1932

THE SADAQAT CAWNPORE R... A...

جمالِ پرتوِ حق سرِ مستقل میں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
(احسن ...)

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

کانپور

فی پرچہ
ایک آنہ

قیمت
ممالک غیر سے سالانہ ----
ششماہی ----
سہ ماہی ----
سالانہ ----
ششماہی ----
سہ ماہی ----

...لد ۱۵ | کان پور چہارشنبہ ۶ جنوری ۱۹۳۲ء مطابق ۲۶ شعبان ۱۳۵۰ھ | نمبر ۱

کانگریس مجلس عاملہ کی منظور شدہ تجاویز

بمبئی یکم جنوری۔ کانگریس کی مجلس عاملہ نے بڑی غور و فکر کے بعد ہز ایکسلنسی وائسرائے کے جواب اور موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل تجویزیں منظور کی ہیں۔

(۱) صدر کانگریس کو اختیار دیا جاتا ہے کہ اگر وہ گرفتار کر لئے جائیں تو وہ اپنا جانشین نامزد کر سکتے ہیں۔

(۲) قومی کفایت شعاری کی ملک سے اپیل کی جائے اور اس سلسلے میں سرکاری عدالتوں اور محکمہ جات تار وغیرہ کا مقاطعہ کیا جائے۔ مجلس کا اجلاس ابھی ہو رہا ہے اور شام کے اجلاس میں مزید تجاویز منظور کی جائیں گی۔ ان تجاویز کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

وائسرائے کے جواب آنے اور اس کا دوبارہ جواب دینے کے بعد کانگریس کی مجلس عاملہ نے فوراً اپنا اجلاس کیا اور کافی غور و خوض کے بعد متعدد نہایت ہی اہم اور طویل تجاویز منظور کیں۔

سب سے پہلی تجویز میں آرڈیننسوں وغیرہ کی مذمت کی گئی ہے اور لارڈ ولنگڈن وائسرائے کے جواب کا حوالہ دیکر یہ قرار دیا گیا ہے کہ کانگریس کے لئے ایسی صورت میں یہ ناممکن ہے کہ حکومت کیساتھ اشتراک عمل کر سکے۔ الا یہ کہ حکومت اپنی موجودہ روش کو بالکل بدل دے نیز اسکی یہ کارروائیاں اور تار کا مضمون یہ ظاہر کرتا ہے کہ دفتری حکومت کا یہ ارادہ نہیں ہے کہ وہ حکومت کے اختیارات باشندوں کو دیدے بلکہ وہ قوم میں انتشار پیدا کرنا چاہتی ہے۔ علاوہ بریں اسے کانگریس پر اعتماد نہیں ہے حالانکہ وہ اس کے اشتراک کی خواہش کر رہی ہے۔ مجلس عاملہ نے آرڈیننسوں کی سختی پر اظہار نفرت کرنے میں ہی کوئی پس و پیش نہیں کیا ہے اور اسے یکسر غیر ضروری قرار دیا ہے۔

اسی کے ساتھ دوسری تجویز میں مجلس عاملہ نے کومیلا کے واقعہ قتل کی نہایت سختی کے ساتھ مذمت کی ہے اور ان دونوں لڑکیوں کی اس کارروائی پر اپنی نفرت کا اظہار کیا ہے جن پر اس واقعہ کا الزام ہے لیکن باوجود اسکے پھر بھی قرار دیا کہ حکومت کیلئے یہ کسی طرح جائز نہیں ہے کہ وہ چند افراد کے جرم کی وجہ سے کل قوم سے بدلہ لینے لگے اور بنگال آرڈیننس جاری کر دے۔

صوبہ سرحد اور صوبجات متحدہ

مجلس عاملہ نے یہ بھی قرار دیا ہے کہ جس طرح بنگال آرڈیننس کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اسی طرح صوبجات متحدہ اور صوبۂ سرحد میں بھی کسی آرڈیننس کی قطعاً ضرورت نہ تھی اور پنڈت جواہر لال نہرو اور شیروانی صاحب کی گرفتاری حقیقت میں آرڈیننس کے مقاصد کے حدود سے باہر تھی ٹھیک اسی طرح خود حکومت کے بیان کے مطابق نہ تو خان عبدالغفار خان کی گرفتاری کا کوئی موقعہ تھا اور نہ صوبۂ سرحد میں آرڈیننسوں کے اجراء کی ضرورت تھی مجلس مذکور نے ان کارروائیوں کی مذمت کے بعد حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ان آرڈیننسوں اور ان کارروائیوں کے جواز کے متعلق فوراً ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرے جسکے ساتھ مجلس اشتراک عمل کرے گی۔

(باقی بر صفحہ ۲ کالم ۲ پر)

مسلم خاتون کا بے پناہ جوش اسلامی

(از منظور حسین ماہر القادری)

ضعیف بیوہ ماں اپنے اکلوتے بارہ سالہ بچے سے جو جیش احرار شامل ہو کر ایوان استبداد کو مسمار کرنے جا رہا ہے مخاطب ہو کر اپنے جوشِ ملی کا اظہار کر رہی ہے۔

اے نورِ نظر بہارِ اُمید
ہے تیری مدد پہ روحِ خالدؓ
...حسن فزا قبائے گلگوںؑ!
آ آئیں ترے سنوار دوں بال
...للہ غنی یہ جوشِ دیں ہے
...یا تو نے کہا؟ غمِ جدائی!
...دیہ کو قبول کریں سرکارؐ
...للہ رے جوشِ مذہبیت
...ں ہاں تجھے یاد ہے زبانی
...سلام کے لئے یتیم بچے!
...سلام ہے تجھکو اے مری جان
...ے جانِ عزیز فخرِ مادر
...ر پہ نہ آئے میل زنہار
...سلام کی شان کو دکھانا
...اسکے خلاف کچھ سنوں گی

اے لختِ جگر نشاطِ صد عید
اسلام پہ اے جری مجاہد
آ آئیں ہی بلائیں لیلوں!
جا شوق سے رن میں اے مرے لال
تکمہ بھی قمیص میں نہیں ہے
میں نے بڑی مراد پائی!
اے کاش یہ آخری ہو دیدار
اس سن میں یہ جذبۂ شہادت
سجادؑ کے طوق کی کہانی
آ میری بیٹیوں کو سن لے
ڈرتا نہیں موت سے مسلمان
تلوار کو رکھنا جگر پر
ہوتی ہو جو گولیوں کی بوچھار
توپوں کی گرج میں مسکرانا
ہاتھوں سے گلے کو گھونٹ دوں گی

جا تجھ پہ ہو فضلِ ربِ غفار
وہ آئی صدائے جیشِ احرار

(مدینہ)

۱ بچہ سرخ قمیص پہنکر جا رہا ہے ۲ سرورِ دو عالم روحی فداک ۳ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
(احسن بمبئی)

ہفتہ وار

صداقت

کانپور، چہار شنبہ ۶ جنوری ۱۹۳۲ء

آئینۂ کانپور
سیاسی رفتار
دفعہ ۱۴۴- اور کرفیو آرڈر کا نفاذ

۴ جنوری کو مولانا محمد علی مرحوم کی یادگار کے سلسلے میں مسلمانوں اور ہندوؤں نے مکمل ہڑتال کی اور ایک بجے دن کو پریڈ گراؤنڈ سے جلوس اور شام کو اسی میدان میں جلسہ مسلمانوں کا ہونے والا تھا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴- کا نفاذ کر دیا اس لیے جلوس اور جلسہ ملتوی کر دیا گیا۔

کانگریس نے بھی مولانا محمد کی یادگار اور مسٹر سوباش چندر بوس اور مسٹر وٹھل بھائی پٹیل (سابق صدر اسمبلی) کی گرفتاری کے سلسلے میں ۴ جنوری کو ہڑتال کی اور شام کو خورد محل پارک میں جلسہ ہونیوالا تھا کہ دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا گیا مگر کانگریس نے دفعہ ۱۴۴ کے اعلان پر بھی جلسہ کرنے کو طے کیا چنانچہ لوگ جوق جوق مسٹن روڈ پر جلسہ کی شرکت کیلئے آنا شروع ہو گئے مگر پولیس نے خورد محل پارک کے راستوں کو روک لیا اسلئے لوگ مسٹن روڈ پر ادھر ادھر گھومنے لگے۔

شہر میں امن و امان قائم رکھنے کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک دستہ فوج کا بھی شہر میں گشت کرایا اور مسٹن روڈ پر خود ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جوائنٹ مجسٹریٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کوتوال شہر اور انچارج کوتوالی موجود رہے اسکے علاوہ پولیس کا بہت کافی انتظام تھا۔

مسٹر جی- جی جوگ اور دیگر چار آدمیوں نے دفعہ ۱۴۴ کے توڑنے کا اعلان کیا اور انکو پولیس نے گرفتار کر لیا۔

کہا جاتا ہے کہ دیگر محلوں میں کانگریس کے کارکنوں نے جلسے کئے مگر پولیس نے موقع پر پہونچکر مجمع لاٹھیوں سے منتشر کر دیا۔

چونکہ حالات نے نازک صورت اختیار کر لی تھی اسلئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کرفیو آرڈر ۷ بجے شام سے ۵ بجے صبح تک کیلئے نافذ کر دیا (کرفیو آرڈر کا نفاذ ۷ جنوری تک رہیگا) کرفیو آرڈر کے نفاذ سے یہ فائدہ ہوا کہ مجمع منتشر ہونے لگا اور شہر میں بالکل سکون ہو گیا۔

۵ جنوری کو مہاتما گاندھی اور سردار ولبھ بھائی پٹیل کی گرفتاری کے سلسلے میں ہندوؤں نے ہڑتال کی۔

آج پولیس نے سٹی کانگریس کے دفتر پر قبضہ کر کے کانگریس آفس پر اپنا قفل لگا دیا اور وہاں لوگوں کے جانے کی ممانعت کر دی گئی مسٹن روڈ پر ۳ بجے کے قریب پھر لوگ مجتمع ہونے لگے۔

اور حکام بھی مسٹن روڈ پر تشریف لے آئے۔

کہا جاتا ہے کہ آج کانگریس نے شہر میں مختلف مقامات پر جلسے کرنے کے انتظامات کئے تھے مگر پولیس نے موقع پر پہونچکر مجمع کو لاٹھیوں سے منتشر کر دیا۔

آج حالات نے زیادہ نازک صورت اختیار کر لی تھی اور

عام طور پر یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ آج ضرور گولی چلیگی مگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے تدبر اور کوتوال شہر کی مستعدی کی بدولت گولی چلنے کی مصیبت سے اہل شہر محفوظ رہے۔ اور بلا گولی چلائے حالات پر حکام نے قابو حاصل کر لیا۔

آج متعدد لوگ گرفتار کیئے گئے اور رات کو مسٹر نرائن پرشاد اور صدر کانگریس کمیٹی بھی گرفتار کر لئے گئے

صاحبزادہ عبد الجلیل مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت سے مسٹر جینی لال- اما شنکر- منی لال بسج بہاری نگم مہاشے شمبھو نرائن کو دفعہ ۱۴۴ کے توڑنے کے جرم میں ایک ایک ماہ قید محض کی سزا دی گئی۔

۶ جنوری کو بھی ہڑتال ہے تمام بازار بند ہیں دیکھئے سہ پہر کو کیا صورت حال رہتی ہے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے احکامات

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے شہر کی حالت پر نظر کرتے ہوئے جو کمیونک شایع کیا ہے اس کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

۴ جنوری سے ۱۴ یوم تک میونسپل حدود کے اندر اور اسکے اردگرد ۵ میل تک کوئی جلسہ یا جلوس نہ نکالا جائے اور نہ کوئی شخص ذاتی طور پر کسی کو ہڑتال کرنیکی ترغیب دے ورنہ وہ دفعہ ۱۴۴ کا مجرم سمجھا جائے گا۔

کرفیو آرڈر ۷ جنوری تک نافذ کیا گیا ہے اور کرفیو آرڈر کی موجودگی میں جن لوگوں کو اپنے کاروبار کیلئے باہر نکلنے کی ضرورت ہو وہ مسٹر گوری پرشاد اور مسٹر عبد الجلیل صاحب ڈپٹی کلکٹران سے باقاعدہ پاس حاصل کر سکتے ہیں۔

حافظ ہدایت حسین صاحب

خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹر ایم- ایل- سی ڈیلیگیٹ گول میز کانفرنس ۳ جنوری کو پونے نو بجے کانپور تشریف لے آئے حافظ صاحب موصوف کی تشریف آوری کا وقت ۱ بجے مقرر کیا گیا تھا اور اسٹیشن پر استقبال کا ارادہ تھا مگر وقت مقررہ سے قبل تشریف لے آنے سے بہت لوگوں کو زحمت ہوئی۔

مجلس احرار کا عام جلسہ

۳ جنوری ۴ بجے سہ پہر کو مجلس احرار کا عام جلسہ زیر صدارت غازی خضر محمد صاحب منعقد ہوا۔ جناب صدر و سید شبیر حسن صاحب قتیل نے لاہور کے چشم دید واقعات نہایت تفصیل کے ساتھ بیان فرمائے۔

سرکاری کمیونک

گذشتہ فساد کانپور میں جن لوگوں کے مکانات کسی طرح منہدم ہوئے ہیں یا جن مسجد دن دشوالون کو نقصانات پہونچے ہیں انکے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک کمیونک شائع کیا ہے کہ وہ لوگ میونسپل بورڈ میں صرف ایک درخواست دیکر تعمیر کر سکتے ہیں۔

مسلم پوسٹل اینڈ آر- ایم- ایس- یونین

آل انڈیا مسلم پوسٹل اینڈ آر- ایم- ایس یونین دہلی کی شاخ کانپور میں بھی قائم ہو گئی ہے اور اسکے لئے حسب ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا:-

صدر:- سید ذاکر علی صاحب ایڈوکیٹ۔
نائب صدر:- سید امجد علی صاحب وکیل۔
سکریٹری:- منشی مرتضیٰ حسین خانصاحب۔
اسسٹنٹ سکریٹری:- منشی عبد الرشید خانصاحب آفریدی۔
خزانچی:- منشی سعادت خان صاحب

کانگریس مجلس عاملہ کی منظور شدہ تجاویز

(بقیہ صفحہ اول)

وزیر اعظم کا بیان

وزیر اعظم برطانیہ کے بیان کے متعلق مجلس عاملہ نے جو تجویز منظور کی ہے اس میں اس کو بالکل غیر اطمینان بخش قرار دیا ہے اور کانگریس کے مطالبات کی روشنی میں اسے بالکل ناکافی ٹھرایا ہے اور یہ قرار دیا ہے کہ بغیر مکمل آزادی کے جس میں فوج پر پورا قبضہ امور خارجہ پر پورا قبضہ اور مالیات پر اس قسم کے تحفظات کے ساتھ پورا قبضہ حاصل ہو جو ہندوستان کے مفاد میں کانگریس مطمئن نہیں ہو سکتی- اسی تجویز میں مجلس عاملہ نے اپنا یہ خیال بھی ظاہر کیا ہے کہ حکومت اس کے لئے ابھی تیار نہیں ہے کہ کانگریس کو ملک کا واحد نمایندہ تسلیم کرے

مجلس نے فرقہ وارانہ مسئلہ کے عدم تصفیہ پر بھی اظہار افسوس کیا ہے اور اس لئے ملک سے اپیل کی ہے کہ وہ اس کی انتہائی کوشش کرے کہ کانگریس میں ملک کی سب جماعتیں اور قومیں شامل ہوں اور وہ سب کی نمائندہ جماعت کہلائی جاسکیں اور وہ اس قسم کا دستور اساسی بنوائے جس سے ہر قوم اور ہر ملت مطمئن ہو سکے۔

مجلس عاملہ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ کانگریس حکومت کے ساتھ اشتراک عمل کر سکتی ہے بشرطیکہ وائسرائے اپنے بیان پر نظر ثانی کریں- اور آرڈینینسوں کے متعلق شکایات کو پورے طور پر دور کر دیں۔

اور اگر حکومت کی طرف سے کوئی اطمینان بخش جواب مندرجہ بالا تجویز کے مطابق نہ آئے تو مجلس عاملہ اسے تصور کرے گی کہ معاہدہ دہلی ختم ہو گیا اور صورت میں قوم کو حکم دیتی ہے کہ وہ سول نافرمانی مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ شروع کر دے۔

سول نافرمانی کی شرطین

مجلس عاملہ نے یہ شرطیں حسب ذیل صورت میں قائم کی ہیں

(۱) کوئی صوبہ، ضلع، تحصیل یا گاؤں اس وقت تک نافرمانی نہیں کر سکتا جب تک کہ وہاں کے باشندے پر امن رہنے کے معنی کو اچھی طرح نہ سمجھ گئے ہوں اور ہر قسم کے جان و مال کے نقصانات کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں

(۲) انتہائی اشتعال کی حالت میں بھی قول، فعل اور اشارہ ہر طرح سے عدم تشدد پر کاربند رہنا پڑے گا- اور اس کا مطلب یہ نہ ہوگا کہ کسی کو ایذا پہنچائی جائے بلکہ خود مصیبت کو برداشت کرنا ہے۔

(۳) سرکاری یا دیگر لوگوں کو نقصان پہنچانے کے لئے ان کا بائیکاٹ ہرگز ہرگز نہ کیا جائے۔

(۴) ولایتی کپڑے کا ہر حال میں مقاطعہ کیا جائے گا۔

(۵) ہر کانگریسی سے کھدر پہننے کی توقع کی جائے گی یہانتک کہ ملوں کے کپڑے بھی استعمال نہ کریں۔

(۶) شراب خانوں اور ولایتی کپڑوں کی دوکانوں پر پکٹنگ لگایا جائے- لیکن تشدد کسی حال میں روا نہ ہوگا

(۷) نمک سازی پھر شروع کی جائے۔

(۸) جلوسوں وغیرہ کو اگر لاٹھیوں یا فیر سے منتشر کیا جائے تو اس کو برداشت کرنا پڑے گا۔

(۹) آرڈینینس کے ماتحت جو احکام دیئے جائیں ان کی خلاف ورزی کی بھی ہدایت کی گئی ہے۔

گول میز کانفرنس لندن میں

جناب خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹر ایم ایل سی کی تقریر

منعقدہ ۲۸ نومبر ۱۹۳۱ء

جناب خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹر ایم-ایل-سی نے گول میز کانفرنس کے مکمل اجلاس منعقدہ ۲۸ نومبر ۱۹۳۱ء میں جو مبسوط تقریر فرمائی تھی اسکی ایک مطبوعہ کاپی ہمکو موصول ہوئی ہے جسکو ہم ذیل میں درج کرتے ہوئے ناظرین سے بغور مطالعہ کی درخواست کرتے ہیں:-

جناب عالی وزیر اعظم نے آج کا یہ اجلاس اس لئے منعقد کیا ہے تاکہ مجلس تشکیل قواعد (فیڈرل اسٹرکچر کمیٹی) کی تیسری اور چوتھی روداد اور مجلس قلیل التعداد جماعت (مائنارٹیز کمیٹی) کی دوسری روداد سنی جائے اور موتمر (کانفرنس) ہذا کے کارنامہ پر بحیثیت مجموعی تبصرہ کیا جائے لیکن مجھے قلیل التعداد جماعات کی روداد میں یہ دیکھکر سخت شرم آتی ہے کہ ہندوستان کے آیندہ دستور العمل کے اصلی مسئلہ کا فیصلہ یعنی قلیل التعداد جماعات کے حقوق کا تصفیہ ابھی تک نہ ہو سکا اگرچہ اس مسئلہ کا طے نہ ہونا ہماری بدقسمتی پر دلالت کرتا ہے لیکن اگر میں یہ عرض کردوں کہ یہ ہماری غلطی کا نتیجہ نہیں تو مجھے امید ہے کہ آپ اور وہ دانشمند مدبرین میری اس گذارش کو حق بجانب قرار دینگے جو اسوقت آپ کے چپ (لارڈ سینکے) دراست (سر سیموئیل ہور) تشریف فرما ہیں ہمنے خلوص کے ساتھ اس پیچیدہ مسئلہ کے حل کرنیکی متواتر کوشش کی اور گو اس کوشش میں کامیابی نہ ہوئی لیکن اسکا اصلی سبب یہ نہیں کہ ہمکو کسی معقول تصفیہ کے منظور کرنے سے انکار رہتا ہے۔

جناب عالی! میں آپکا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے (جو صوبجات متحدہ کی قانونساز مجلس کے مسلمان ارکان کا تنہا نمایندہ ہوں) اس امر کا موقع دیا کہ میں ہندوستان کی سیاسی ترقی کے اہم مسئلہ کے باب میں اپنی جماعت کی روش کے متعلق کچھ عرض کروں، میرے صوبے کی مسلم آبادی صرف ۱۵ فیصدی ہے اسلئے غالباً آپ کو مجھسے یہی امید ہوگی کہ میں ہندوستان کے مستقبل کے متعلق اُن صوبوں کے مسلمانوں کے نقطۂ نظر کو خاص طور سے پیش کروں گا جہاں مسلمان قلت میں ہیں۔

جناب عالی! موتمر ہذا کے گذشتہ اجلاس کے اختتام کے موقع پر آپ نے فرمایا تھا کہ:-

"جسقدر کام ہم اسوقت کر سکتے تھے کر چکے جب آپ ہندوستان جائینگے اور ہم کو اپنے عوام کے تبصرہ کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آپ نے جو کچھ کیا ہے اسپر اُس ردعمل کے ماتحت جو آپ کے عوام آپکے کام پر تبصرہ کرتے وقت ظاہر کرینگے مزید غور و فکر کی گنجائش ہوگی اور اسی طرح ہم حکومت اور پارلیمنٹ کے نمایندوں نے جو کچھ کیا اسپر ہمکو بھی ردعمل کے اثر کے لئے تیار رہنا چاہیئے"

اس امید افزا پیغام کی بنا پر ہم ہندوستان گئے تھے تاکہ وہاں اپنی قوم کے اُن اندرونی جذبات کو معلوم کریں جو وہ ملک کی آیندہ سیاسی ترقی کے متعلق رکھتی ہے۔

جناب عالی! اس امر میں کسی کو ذرا شبہ نہ ہوگا کہ ہندوستان کی دو بڑی جماعتوں میں بہت ہی گہرے اختلافات ہیں جو عرصۂ دراز سے قائم ہیں گزشتہ چند سال میں جس شخص نے ہندوستان کی سیاسی ترقی کی خاطر ان اختلافات کو رفع کرنے کی ذرا بھی کوشش کی ہے اسے بار بار کی ناکامی سے مایوس و شرمندہ ہونا پڑتا ہے بظاہر کوئی ایسی ہستی نظر نہیں آتی جو اسوقت ان دونوں جماعتوں کو اختلافات باہمی کے رفع کرنے پر مجبور کر سکے لیکن جو لوگ میری طرح ان اختلافات کو باعث ننگ سمجھتے ہیں ان سے کم از کم یہ توقع ضرور کیجا سکتی ہے کہ وہ تا بہ امکان ان زخموں کو جلد تازہ نہونے دینگے۔ میں اس افسوسناک امر کا اسی جذبے کے ماتحت اظہار کر رہا ہوں جسکی طرف مینے ابھی اشارہ کیا ہے کیونکہ ہندوستان کی خراب و خستہ حالت اپنی زندگی کے سیاسی، اقتصادی، اور معاشرتی شعبوں کی اصلاح کیلئے پرامن فضا کی طالب ہے جسکا راز جماعتی مسئلہ کے حل میں مضمر ہے جبتک یہ تعلقات ہموار نہوں گے امن کا قائم ہونا محال ہے اگر یہ مسائل حل ہو جائیں اور ہندوستان کی مختلف جماعات سیاسی مقاصد قومیت کے نصب العین کو زیادہ وسیع النظری سے دیکھنے لگیں تو ہندوستان اس معیار پر پہونچ جائے جسکا وہ مستحق ہے۔

ہندوستان کے بعض مدبرین کی تقریرین اور کارگزاریاں عوام میں بالشوزم کی روح پھونک رہی ہیں ان تحریکون نے بالارادہ یا بلاارادہ میری جماعت کو بھی کافی نقصان پہونچایا ہے۔ مسلمانوں نے عدم ادائے لگان میں زیادہ نقصان اُٹھایا ہے۔ اس تحریک کی ابتدا سے ۶ مسلمان ضلع الہ آباد میں اور ایک منجھو رمیں جان بحق تسلیم ہو چکے ہیں۔ جماعتی بلووں میں جب قتل، غارتگری اور عصمت دری کا بازار گرم ہوتا ہے تو زیادہ تر مسلمان ہی سرمشق بنتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ایسے موقعوں پر کانگریس کے جنگی رجز یعنی "مہاتما گاندھی کی جے" کے نعرے خود گاندھی جی کے لئے تکلیف دہ ہوں گے۔ لہذا میں کانگریس اور حکومت دونوں سے پرزور درخواست کرتا ہوں کہ وہ ایسی تدابیر اختیار کریں جن سے ان وحشیانہ حرکات کا اعادہ ناممکن ہو جائے۔ میں کانگریس سے یہ بھی درخواست کرتا ہوں کہ اگر وہ اقتصادی مشکلات کا اور بلووں کے اعادہ کا انسداد کرنا چاہے تو ستیہ گرہ کی تحریک کا دوبارہ اجرا نہ کرے۔

جناب عالی! ۱۹۲۳ء میں اصلاحات کی دوسری قسط پر عملدرآمد شروع ہوا اور اسکے نتائج برآمد ہونے لگے تو ہندوؤں نے مسلمانوں کو مشتبہ نگاہوں سے دیکھنا شروع کیا اس سے مسلمانوں کے شکوک اور زیادہ مستحکم ہوگئے چنانچہ اب وہ اسی لئے اپنے حقوق کی حفاظت پر مصر ہیں دہلی کی اس مشہور تاریخی قرارداد میں مسلمانوں کے کم از کم مطالبات مذکور ہیں جسے مسلمانوں کے تمام دوسرے سیاسی گروہوں کی طرح کانگریسی خیال کے مسلمانوں نے بھی باتفاق آرا منظور کیا تھا۔ ان مطالبات کی منظوری کے بغیر ہندوستان میں مسلمانوں کی زندگی محفوظ نہیں رہسکتی ان مطالبات کے منظور ہونے کے بعد جمہوریت از خود حاصل ہو جائیگی لیکن اگر انھیں منظور نہ کیا گیا تو دستور العمل مسلمانوں کے لئے قابل منظوری نہ ہوگا۔

۱۶ دسمبر ۱۹۳۰ء کو لارڈ سینکے لارڈ چانسلر نے جنکا نام ہمیشہ ہمارے دلوں پر نقش رہیگا مجلس تشکیل تعاہد کی روداد پیش کرتے وقت ہم سے اس تصویر کی طرف دیکھنے کے لئے کہا تھا جسمیں شہنشاہ جارج دوم گھوڑے پر سوار ہیں اور یہ فرمایا تھا کہ "ابتک ہم اس تصویر کے گھوڑے کو دیکھا کئے لیکن جلد ہمارے سامنے ایک مکمل تصویر پیش کیجائیگی اور اسوقت ہماری امداد کی ضرورت ہوگی" مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ بدقسمتی سے وہ مکمل تصویر ابھی تک ہمارے سامنے نہیں آئی ہے نیز یہ کہ اگر میری قوم اس تصویر میں موجود نہ ہوئی تو اس تصویر کی تکمیل کا ارادہ بے سود ہوگا بلکہ اس تصویر کے مکمل ہونے کے بعد اس کے کاغذ کا صحیح و سالم رہنا بھی بہت مشکوک ہوگا۔

مینے گزشتہ سال اسی موتمر میں تقریر کرتے وقت یہ واضح کردیا تھا کہ جبتک کوئی دستور العمل ہندوستان کو صوبہ وار خود مختاری اور مرکزی ذمہ داری نہ دیگا اسوقت تک وہ کامیاب نہ ہوگا۔

اس دستور العمل میں قلیل التعداد اور کثیر التعداد جماعتوں کو ان کے جائز حقوق ملنا چاہئیں۔ میری جماعت ہندوستان کی آئینی ترقی میں سدراہ ہونا نہیں چاہتی۔ لیکن ہم جماعتی مسائل کے حل پر مصر ہیں خواہ وہ باہمی تصفیہ سے یا عدم تصفیہ کی صورت میں حکومت کی طرف سے ہو۔ ہمیں صوبہ وار مختاری اور مرکزی ذمہ داری ضرور ملنا چاہیئے۔ حکومت برطانیہ کے اعلان کے مطابق ہندوستان کی حکومت ہندوستانیوں کے ہاتھ میں ہونا چاہیئے جماعتی مسائل کے تصفیہ کے بعد پارلیمنٹ کو چاہیئے کہ وہ آئینی اختیارات مرکز کے بدلے صوبوں کو دے جو تعاہدی حکومت کے اجزا کی حیثیت سے ہندوستان کی عام بہبود سے تعلق رکھنے والے معاملات کو مرکزی حکومت کے سپرد کرنے کے مجاز ہوں۔ تعاہدی حکومت کے اجزا کی تشکیل و تکمیل مرکزی ذمہ داری سے پہلے ہونا چاہیئے نہ کہ اسکے بعد۔ لیکن انکی تقدیم و تاخیر دستور العمل میں وضاحت کے ساتھ درج ہونا چاہیئے۔ بہر صورت جماعتی مسائل کے تصفیہ کے بغیر کوئی دستور العمل قابل منظوری نہیں ہو سکتا۔ یہ چند روز کی بات ہے کہ مسٹر جناح نے مجلس تشکیل تعاہد کے اجلاس میں تقریر کرتے وقت مسلمانوں کی اس رائے کا صحیح طور پر اظہار کیا تھا کہ جبتک قلیل التعداد جماعتوں کے مسئلہ کا فیصلہ نہو جائے گا اسوقت تک کوئی دستور العمل مکمل نہ ہو سکے گا اور ان لوگوں کے جواب میں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم مسلمان مندوبین کو اس طرح کی باتوں پر اصرار نہ کرنا چاہیئے بلکہ دوسرے معاملات پر بحث میں حصہ لینا چاہیئے یہ فرمایا تھا کہ مسلمان مندوبین کے دل میں یہ شک ہے کہ اگر ہم لوگ جماعتی مسائل کے آیندہ حل کی توقع پر تکمیل دستور العمل میں شرکت کرتے رہے تو مبادا یہ شبہ یقین کے درجے تک پہونچ جائے کہ یہ تمام مسلمانان ہندوستان کے جذبات کا آئینہ ہے۔ مسلمانان ہندوستان جو کچھ سوچ رہے ہیں اسکا اندازہ اس بحری تار سے ہو سکتا ہے جو آج صبح ایک ایسے معزز مسلمان کے پاس سے آیا ہے جو حال .... ہی میں کانگریس سے کنارہ کش ہوئے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ ہمنے یہ تجویز اسلئے منظور کی تھی کہ ہم کسی دستور العمل کی تکمیل میں اسوقت تک شرکت کرنا نہیں چاہتے جبتک ہمیں یہ نہ معلوم ہو جائے کہ ہماری اس دستور العمل میں کیا حیثیت ہوگی۔ اسلئے آپ لوگ جو کچھ کرینگے خواہ وہ تعاہدی حکومت کی تشکیل کے لئے ہو یا قوانین اور مالیات کے لئے اسکے یہ معنی ہوں گے کہ ہماری خاموشی رضامندی سے ایک ایسا دستور العمل بن رہا ہے جس کی بدولت تحفظات کے ساتھ یا انکے بغیر مرکز میں ذمہ داری حاصل ہو جائیگی"۔

اسلئے میں یہ واضح کردینا چاہتا ہوں کہ جو کچھ میں یا دوسرے مسلمان مندوبین بیان کر رہے ہیں اسکے یہ معنی نہیں کہ ایک ایسے دستور العمل کی تشکیل میں ہماری رضامندی شامل ہے جسمیں مرکزی ذمہ داری کیساتھ جماعتی تحفظات شامل نہیں درحقیقت ہم مسلمانان ہندوستان کے نمایندوں کی حیثیت سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہماری قوم کے مطالبات کارروائی میں شامل کر لئے جائیں۔ نیز یہ کہ جبتک ملک معظم کی حکومت اور ہندوستان کی دوسری جماعتیں مسلمانوں کے مطالبات منظور نہ کرلیں گی اسوقت تک تعاہدی حکومت انتقال ذمہ داری کا کوئی خاکہ انکے لئے قابل منظوری نہوگا۔

پیش کردہ مطالبات سکھوں کے علاوہ برطانوی ہندوستان کی م

قوم پرور مسلم رہنماؤن کی مسلمانان ہند سے اپیل

دہلی یکم جنوری۔ ڈاکٹر انصاری۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ ڈاکٹر سید محمود۔ ڈاکٹر محمد عالم اور سید عبداللہ بریلوی ممبران مسلم نیشنلسٹ پارٹی نے مسلمانون کے نام اپیل شایع کی ہے کہ کانگریس نے عدم تشدد کی جو جنگ شروع کی ہے اسمین انہین شامل ہوجانا چاہیئے۔ ہندوستان کو حقیقی آزادی ان غیر اسلامی اور غیر قومی طریقون سے حاصل نہین ہو سکتی جو مسلم مندوبین نے گول میز کانفرنس مین اختیار کر رکہا تہا۔ اس کے حاصل کرنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ برادران وطن کے ساتہہ متحد ہو کر قربانیان اور مصیبتین برداشت کی جائین۔ کیا مسلمانون کی آجکل نسلین اپنے پرانے مقولے کو غلط ثابت کرینگی۔ ہمین اعتماد کامل ہے کہ اس وقت جبکہ ہندوستان ایک دور امتحان سے گذر رہا ہے فرزندان اسلام آزادی حاصل کرنے اور اس کی عزت بڑھانے مین پیچہے نہ رہین گے۔

گواہ استغاثہ کو گولی ماردی گئی

کلکتہ ۳۱۔ دسمبر۔ مسٹر بل برتوادبوی اور چار دیگر نوجوانون کے خلاف شمالی کلکتہ کی ڈکیتی کے سلسلہ مین جو مقدمہ چل رہا ہے۔ اس کے خاص گواہ کو کل شب کو اس کے مکان کے دروازے کے زینہ پر جو ایک تنگ گلی مین واقع ہے۔ گولی ماردی گئی۔ مقتول کی عمر ۱۹ سال کی ہے۔ اور اسکو اسکے قبل تنبیہ دی جا چکی تہی کہ وہ اس مقدمہ مین گواہی نہ دے۔ اس شخص کو اس کے مکان کے ایک شخص نے جس کے بارے مین یہ خیال تہا۔ کہ وہ مقتول کا دوست ہے اسے پکارا۔ جب وہ باہر نکلا تو اس کے گولی ماردی گئی جو اس کے سر مین لگی۔ اس کے بعد قاتل نے مقتول کی ماں کو پکار کر اسکو مطلع کیا کہ اسکا بیٹا بیہوش پڑا ہوا ہے۔ اس نوجوان کو اسپتال لیجایا گیا۔ جہان جانے کے بعد وہ فوراً ہی مر گیا۔ دو بنگالی نوجوانون کو شک پر گرفتار کر لیا گیا ہے۔

حامیان آزادی کیلئے نئی جماعت کی ضرورت ہے

بمبئی ۲ر جنوری۔ مسٹر وٹھل بہائی پٹیل سابق صدر اسمبلی۔ مسٹر سوباش بوس اور مسٹر جنا داس مہتہ نے ایک مشترکہ بیان شایع کیا ہے جس مین انہون نے کانگریس کے مشروط اشتراک کی ہے اور اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ کانگریس رہنما جس مین مہاتما گاندھی بھی شامل ہین ایک دوسرا معاہدہ کرنے کی کوشش کر رہے ہین آج اس کی ضرورت ہے ملک مین ایک نئی جماعت حامیان آزادی کامل کی قائم کیجائے۔

سوباش چندر بوس بھی گرفتار کر لئے گئے

بمبئی ۲ر جنوری۔ ایگولیشن ۳ سنہ ۱۸۱۸ء کے ماتحت مسٹر سوباش چندر بوس گرفتار کر لئے گئے ہین اور کلکتہ میل سے کسی غیر معروف جگہ پر بہیجدئے گئے ہین۔

سرحدی اصلاحی ایڈوائزری کمیٹی

پشاور ۲ر جنوری۔ اصلاحات سرحد کے سلسلہ مین غیر سرکاری ایڈوائزری کمیٹی کا اجلاس گورنمنٹ ہاوس مین ۴ر جنوری کو ہوگا۔ شرکاء کے نام دعوتی خطوط ارسال کردیے گئے ہین۔

جب آپ کو نئی قمیصوں اور پاجاموں کی ضرورت ہو

جب دوسری بار آپ کو نئی قمیصوں اور پاجاموں کی ضرورت ہو تو اپنے سوداگر پارچہ یا درزی کو وائیلا کے بے شمار مختلف نمونہ جات دکھانے کو کہیے ضرور ہی ان میں سے کوئی نہ کوئی آپ کی پسند کا نکل آئے گا۔ اس ملائم اور مضبوط کپڑے کا ایک پاجامہ یا قمیص بنوا لیجئے۔ پھر آپ خود بخود محسوس کریں گے کہ کیوں دنیا بھر میں لوگ "وائیلا" کو باقی کپڑوں پر ترجیح دیتے ہیں۔

وائیلا نہایت ہی ملائم اور گرمی۔ سردی۔ برسات ہر موسم کے لئے آرام دہ کپڑا ہے۔ یہ ہلکے اور گہرے رنگوں میں اور دھاریدار نمونہ کے قمیصوں اور پاجاموں کے لئے اور دھاریدار اور سادہ نمونوں کے مستورات اور بچوں کے اندرونی یا بیرونی کپڑوں کے لئے اور سفید دودھیا یا خاکی رنگوں کے کھیل کی اور شکاری پوشاکوں کیلئے بنتا ہے تمام نمونے خواہ سادہ ہوں یا دھاریدار مضبوطی میں وائیلا کی مخصوص خاصیت سے بہرہ ور ہیں جو کہ اسے کم خرچ بناتی ہے وائیلا کی پوشاک دوسری اقسام کے کپڑوں کی پوشاکوں کی نسبت زیادہ عرصہ تک چلیں گی۔ علاوہ بریں یہ دھوبی کی سخت دھلائیوں کا خوب مقابلہ کر سکتا ہے اور موسمی حالات ان پر اثر انداز نہیں ہو سکتے۔

وائیلا

نہ سکڑنے والا نفیس ٹویل فلالین

Viyella DAY NIGHT WEAR

Manufactured in Great Britain.

"Viyella" (Regd)

DOES NOT SHRINK

For Ladies' Gentlemen's and Children's Wear.

احتیاط رہے کہ آپ اصلی وائیلا ہی خریدیں جس کے کناروں پر مذکورہ بالا تصویر کے مطابق اتر سکنے والا لیبل لگا ہو۔ جس پر یہ نہ ہو وہ ہر گز نہ خریدیں

پائونیر لیڈنگ آرٹیکل مین مہاتما گاندھی کا خیر مقدم کرتا ہے اور ان کی شرائط کا حوالہ دیتے ہوئے گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہے کہ جب مسٹر گاندھی تعاون کرنا چاہتے ہین تو گورنمنٹ کو بہی آرڈننس منسوخ کر دینا چاہیئے

نوجوان کانفرنس کے انعقاد کی ممانعت

بمبئی ۳۱ر دسمبر۔ کمشنر پولیس بمبئی نے من ابتدائے یکم جنوری بمبئی مین ایک ماہ کی مزید مدت کیلئے نوجوان کانفرنس کے انعقاد کی ممانعت کر دی ہے۔

ماہ رمضان اور خدائی رات
فریضہ زکوٰۃ اور امداد تبلیغ

برادران اسلام! جس طرح حکومت جاری کی مالگذاری انکم ٹیکس وغیرہ کے ادا کرنے کے لئے خاص وقت ہوا کرتے ہین اسی طرح اہل ایمان رمضان مین حاکم حقیقی کا انکم ٹیکس یعنی زکوٰۃ ادا کرتے ہین۔

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ یہ ماہ مبارک پھر دیکھنا نصیب ہوا۔ مجھ کو یقین ہے۔ کہ آپ اس ماہ مبارک مین اپنی پاک کمائی کی زکوٰۃ ضرور نکالین گے۔ آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ زکوٰۃ کے حقدار کون لوگ ہین لیکن مین آپ کو بتانا چاہتا ہون کہ تبلیغ بھی زکوٰۃ مین حصہ پانیکی حقدار ہے آپکو ضرور معلوم ہوگا کہ بھولے بھالے مسلمانون کو اسلام سے خارج کرنیکے لیئے مخالفین اسلام مسلسل اور انتہائی کوشش کر رہے ہین وہ لاکھون روپے خرچ کر کے بڑی بڑی جماعتین بنا بنا کر مسلمانون کو مرتد کر رہے ہین۔ انکے مقابلہ کیواسطے بہت سے کام کرنے والے اور بہت بڑا سرمایہ درکار ہے یہ ایک عظیم الشان جہاد ہے اور آپ کے روپے کیلئے اس سے بہتر مصرف نہین مین آپ کا تمام زر زکوٰۃ لیکر دوسرون کو محروم کرنا ہرگز نہین چاہتا آپ زکوٰۃ مین سے جن غریبون کی امداد کرنا چاہتے ہین بیشک کرین یا جن نیک کامون کو زکوٰۃ کا کچھ حصہ دیا کرتے ہون ضرور دین مین صرف یہ چاہتا ہون (اور اسقدر ضرور چاہتا ہون) کہ آپ اپنی زکوٰۃ کا چوتھائی حصہ تبلیغ کو دین اور باقی تین چوتھائی جہان مناسب سمجھین وہان خرچ کرین جو حصہ آپ تبلیغ کو دین گے وہ انشاء اللہ بپابندی قواعد شرع شریف صرف ہوگا۔

سید غلام بھیک نیرنگ بی۔ اے ایڈوکیٹ ہائی کورٹ معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر۔

اجمیر مین ایک نیا جیل خانہ تیار ہو رہا ہے

اجمیر ۹ ار دسمبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بنگال آرڈیننس کے قیدی اس صوبہ مین تبدیل کر دئے جائین گے فوجی چھاؤنی دیول مین ایک جیل تعمیر ہو رہی ہے یہان کی مقامی جیل مین بھی توسیع ہو رہی ہے۔

آل انڈیا مسلم کانفرنس کا جلسہ

کانپور ۲۹۔ دسمبر آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس منتظمہ کا جلسہ ۳ر جنوری کو ساڑھے پانچ بجے شام کو دفتر الامان دہلی مین منعقد ہوگا۔ مولانا شوکت علی۔ مولانا شفیع داؤدی۔ سر اقبال اور دیگر مسلم مندوبین گول میز کانفرنس کے شرکت کی توقع ہے شاہ مسعود احمد ممبر اسمبلی عارضی سکریٹری نواب اسمٰعیل خان سے میرٹھ مین ملاقات کرین گے۔ اس جلسہ مین بہت ہی خاص مسائل پیش ہونے والے ہین۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کی اہم قرار دادین؛

بمبئی یکم جنوری۔ آج کانگریس ورکنگ کمیٹی نے حسب ذیل قراردادین منظور کین۔

(۱) پریسیڈنٹ کو اختیار ہے کہ وہ گرفتار ہو جانے پر دوسرا جانشین منتخب کرے۔

(۲) قوم کو چاہیئے کہ کفایت شعاری سے کام لے اور حکومت کے تمام خدمتی محکمون کو مثلاً محکمہ تار اور عدالت کا بائیکاٹ کرے کمیٹی کا اجلاس تین دن کے لئے ملتوی ہو گیا۔ اس اجلاس مین اس تجویز پر مزید بحث و تخصیص کیجائے گی جسمین ہندوستان

کے حالات اور بالخصوص ... موصیت کی طرف دنیا کی توجہ دلائی گئی ہے کہ اس وقت ملک مین آرڈیننس کے ذریعہ سے حکومت ہو رہی ہے اور اُن سے آزادی اور انصاف کے نام پر مسئلہ ہند مین مداخلت کی استدعا کی گئی ہے۔

خطابات سال نو

دہلی یکم جنوری سنہ ۱۹۳۲ء سال نو کی خوشی مین جو خطابات کی فہرست شایع ہوئی ہے اس کا خلاصہ ہم ذیل مین درج کرتے ہین

کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ سر بی۔ ایل۔ مترا ممبر ایگزیکیٹیو کونسل گورنر جنرل۔ مہاراجہ صاحب پٹنا۔ راجہ صاحب ٹیٹر علی گڑھوال سر جے۔ پی۔ ٹامسن چیف کمشنر دہلی۔ میجر جنرل سر پیٹنا ڈراجرس

سی۔ ایس۔ آئی۔ مسٹر ایچ۔ جی۔ ڈالٹن کمشنر ممالک متحدہ مہاراجہ سر بھیم شمشیر جنگ وزیر نیپال۔

جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ مہاراجہ صاحب سروہ راجپوتانہ نواب صاحب پالن۔ پور

کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ مسٹر ای۔ بی۔ ہاول فارن سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا۔ سر او۔ اے۔ اسمتھ مینجنگ گورنر امپریل بنک انڈیا۔ کلکتہ۔

سی۔ آئی۔ ای۔ مسٹر ایس۔ سی۔ گپتا۔ لیجیس لیٹو۔ اسمبلی ڈپارٹمنٹ۔ مسٹر بیجے کمار۔ بابو سالسٹر ہائی کورٹ بنگال۔ مسٹر ای الف ادبیلیہم کمشنر۔ یو۔ پی۔ مسٹر ڈی۔ ایس۔ برن ایجنٹ۔ جی ای۔ پی۔ ریلوے۔ مسٹر غضنفر علی کمشنر ناگ پور ممالک متوسط خان بہادر جے۔ پی۔ فراج کمشنر انکم ٹیکس بمبئی۔ مسٹر بی جے عرزبان شریف بمبئی۔ خان بہادر سید احمد حسین چیف سکریٹری بنارس اسٹیٹ۔

نائٹ ہڈ (سر) مولوی رفیع الدین احمد وزیر تعلیم بمبئی مسٹر جے سی۔ اسمتھ۔ ممبر اگزیکیوٹیو کونسل۔ یو۔ پی۔ جسٹس سید وزیر حسن چیف جج چیف کورٹ لکھنؤ۔ ڈی۔ بی۔ الادی کرشنا سوامی آیر ایڈوکیٹ جنرل۔ راجہ صاحب جہانگیر آباد ضلع بارہ بنکی۔ صاحبزادہ سلطان احمد خان پولیٹیکل ممبر ریاست گوالیار۔ مسٹر بین بہاری گھوش سابق ممبر اگزیکیوٹیو کونسل بنگال۔

سردار بہادر۔ سردار کامتا سنگھ۔ آنریری مجسٹریٹ اناؤ۔

خان بہادر۔ مولوی سید اعجاز علی کلکٹر و مجسٹریٹ صوبجات متحدہ۔ منشی عبدالحلیم ڈسٹرکٹ و سشن جج۔ چودھری محمد صالح آنریری مجسٹریٹ مارہرہ تحصیل ایٹہ۔ سید عبدالباقی چیف اکاونٹنٹ مسلم یونیورسٹی علیگڈہ۔ خان صاحب حافظ محمد غضنفر اللہ۔ ایم ایل۔ سی۔ ٹھیکیدار الہ آباد۔ حافظ محمد مونس خان اسپشل مجسٹریٹ وتاولی علیگڈہ۔

رائے بہادر۔ پنڈت کملکر دوبے ڈپٹی کلکٹر۔ بابو کامتا پرشاد ککر۔ چیرمین میونسپل بورڈ الہ آباد۔ رائے صاحب پنڈت بمنج چند شرما ڈپٹی کلکٹر۔ بابو کنہیالال چیرمین میونسپل بورڈ آگرہ۔ لالہ اندر نراین اسپشل مجسٹریٹ سکیت تحصیل ایٹہ ٹھاکر رامیشور سنگھ سول سرجن جہانسی۔ بابو ہربشن دیال پنشنر ڈپٹی کلکٹر و آنریری مجسٹریٹ موہان ضلع اناؤ۔ کنور شیو منگل سنگھ اسپشل مجسٹریٹ الہ گنج شاہجہانپور۔

خان صاحب۔ حکیم محمود الحق آنریری مجسٹریٹ میرٹھ منشی حبیب اللہ تحصیلدار۔ سید مہدو حسین سرکل۔ انسپکٹر پولیس سید یعقوب الحسن۔ فتحگڈہ۔ سید ابن علی ایڈیٹر سر اعظم مراد آباد۔ مولوی محمد عبدالسمیع چیرمین میونسپل بورڈ بجنور منشی عبداللہ خان انسپکٹر پولیس۔ منشی عبدالوہاب آنریری اسسٹنٹ اکسائز کمشنر۔

رائے صاحب۔ پنڈت بھگوان پرشاد مصرا اسپشل مجسٹریٹ تحصیل گھوسی اعظم گڈھ۔ ٹھاکر رودھر پرشاد سنگھ آنریری منصف تعلقدار احسان پور پرتاب گڈھ۔ بابو دوارکا پرشاد زمیندار منڈاورہ ضلع بجنور۔ منشی امبیکا پرشاد۔ آنریری مجسٹریٹ ملائے بریلی۔ چودھری شیوراج سنگھ سرپنچ پھپھوندا ضلع میرٹھ۔ منشی جگدیش شنکر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ بابو تارک ناتھ چیٹرجی مینجنگ ڈائرکٹر علی گڈھ کواپریٹو بینک۔ پنڈت مہادیو پرشاد دانچو ہیڈ ماسٹر۔ گورنمنٹ ہائی اسکول بارہ بنکی۔

راؤ صاحب۔ چودھری رگھبر سنگھ۔ آنریری اسسٹنٹ کلکٹر ہاپڑ ضلع بلند شہر۔ چودھری بابو رام یادو ڈپٹی کلکٹر۔

مختصر خبرین

الہ آباد۔ ۲ر جنوری۔ ملک کی سیاسی حالت کے متعلق سر سپرو سے بذریعہ تار گاندھی جی نے جو رائے طلب کی تھی اس کا جواب دے دیا گیا۔ نمائندہ اخبارات کو اپنے بیان دینے سے انکار کر دیا اور صاف صاف لکھدیا کہ مہاتما گاندھی کو جو جواب انہون نے دیا ہے اس کے متعلق کچھ نہین کہہ سکتے۔ اخبارات مین بیان دینے سے مقصد حاصل نہین ہوا کرتا۔ خط و کتابت کو شائع کرنے کا اختیار گاندھی جی کو ہے۔ لیکن معلوم یہ ہوا ہے کہ مہاتما جی نے مختصر تار مین یہ لکھا تھا کہ صلح کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی نے ولایت مین سر سپرو سے وعدہ کیا تھا کہ سول نافرمانی شروع کرنے سے قبل وہ انہین مطلع کر دین گے۔

پیرس۔ یکم جنوری۔ دسمبر پیرس مین مہاتما گاندھی جس بورڈنگ ہاؤس مین ٹھیرے تھے اسکی مالکہ کے خلاف ایک ڈاکٹر اور ایک سوداگر نے جو اس بورڈنگ ہاؤس مین بطور کرایہ دار رہتے تھے ایک مقدمہ دائر کر دیا ہے جس مین اس امر کی شکایت کی گئی ہے کہ مہاتما گاندھی کی آمد پر یہان اتنا زیادہ مجمع ہو گیا جس سے سونا حرام ہو گیا۔ مدعیان نے نیند کے خراب ہو جانے کی عوض مین ۶ پونڈ بطور جرمانہ طلب کیا ہے۔

سرینگر۔ ۲ر جنوری۔ گلانسی کمیشن جو ہندو ممبر جمون کی نمائندگی کر رہا تھا وہ مستعفی ہو گیا ہے۔ جمون کا مسلمان ممبر جمون سے مشورہ کرنے کے لئے روانہ ہو گیا۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ وہ بھی مستعفی ہو جائے گا۔

دہلی۔ ۲ر جنوری۔ آرڈیننس ۱ سنہ ۳۲ء کا نفاذ ہو گیا جو بنگال آرڈیننس کا ضمیمہ ہے چونکہ ضرورت لاحق ہو گئی تھی کہ ارڈیننس ۱۱ سنہ ۳۱ء مین ترمیم کی جائے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۷۲ کے ماتحت گورنر جنرل اپنے اختیارات سے کام لیتے ہوئے آرڈیننس کا نفاذ کرتے ہین اس آرڈیننس کی رو سے مقامی حکومت کو اختیار ہے کہ وہ بجائے ایک کے تین ہائیکورٹ ججان کو مقدمہ کی سماعت کے لئے مقرر کرے

کالی کٹ۔ ۳۱ر دسمبر۔ مدراس گورنمنٹ کے حال ہی کے اعلان کے مطابق موپلا بغاوت کے سلسلہ مین سزا یافتہ ۱۲۰۰ آدمیون کو رہا کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے خطرناک قیدیون کے بارے مین یہ فیصلہ ہوا ہے کہ انکو اسوقت تک حراست مین رکھا جائے جب تک گورنمنٹ کو یہ اطمینان نہ ہو جائے کہ وہ کسی طرح سے ضلع کے امن و امان مین مداخلت نہین کرینگے۔

مہاتما گاندھی و ہز اکسلنسی وائسرائے کی خط و کتابت

بمبئی یکم جنوری - مہاتما گاندھی نے وہ خط و کتابت شایع کری ہے جو اون کے اور وائسرائے کے درمیان مین ہوئی تھی ۲۵ر دسمبر کو گاندھی جی نے وائسرائے کو تار دیا تھا کہ ساحل ہندوستان پر قدم رکھنے سے قبل مجھے صوبہ سرحد اور صوبہ متحدہ مین آرڈینینسون سرحد مین گولی چلنے اور معزز رفیقون کی گرفتاری کی خبر نہ تھی ان سب پر بنگال آرڈینیس ایک ثمرہ ہے مین نہین سمجھتا کہ اسے کیا خیال کرون کیا ہمارے آپ کے درمیان جو تعلقات دوستانہ تھے وہ ختم ہو گئے اور کیا آپ سے ملنے کی امید کرون تاکہ آپ کی ہدایات حاصل کر کے کانگریس کو مشورے سکون جواب بذریعہ تار چاہتا ہون ؛۔

وائسرائے کا جواب

پرائیوٹ سکریٹری مطلع کرتے ہین کہ ہز اکسلنسی نے مجھے خواہش کی کہ مین آپ کے تار مورخہ ۲۹ر دسمبر جس مین - بنگال صوبہ متحدہ اور صوبہ سرحد کا آپ نے ذکر کیا ہے - بنگال کے لئے یہ بہت ضروری تھا اور ہے کہ حکومت اپنے افسران اور معزز شہریون کے قتل کو روکے مین اور میری حکومت کی یہ خواہش ہے اور ملک کی تمام سیاسی جماعتون اور پبلک انجمنون سے دوستانہ تعلقات رکھے - تعلقات ضرور دوستانہ ہونا چاہئے مگر حکومت صوبہ متحدہ اور سرحدی مین کانگریس سرگرمیون کو نظرانداز نہین کرسکتی بیشک آپ کو اس کا علم نہو تا کہ صوبہ متحدہ کی مقامی حکومت موجودہ صورت مین امداد کی ہر امکان کو کوشش کر رہی تھی یکانگریس کمیٹی نے تحریک عدم ادائیگی مالیہ کو جاری کر دیا - جسپر کانگریسی جماعتین بہت تیزی سے اس پروگرام عمل ہین - کانگریس کے اس فعل پر حکومت مجبور رہو ئی کہ وہ تمام بے چینی اور عام فرقہ دارانہ جذبات نفرت کو روکے جن کا روکنا اگر یہ تحریک جاری رہی تو بہت ضروری ہے -
صوبہ سرحد مین عبدالغفار خان اور ان کی ماتحت جماعتین مسلسل حکومت کے خلاف شورش پھیلانے مین سرگرم کار تھین چیف کمشنر کے پیش کردہ شرائط تعاون کو انہون نے اور اون کے احباب نے ٹھکرا دیا اور اعلان وزیر اعظم کے آزادی کامل کے منافی ظاہر کیا -

مہاتما گاندھی کا جواب الجواب

مین اپنے ۲۹ر دسمبر کے تار کے جواب کے لئے یور اکسلنسی کا شکریہ ادا کرتا ہون - اس سے مجکو صدمہ ہوتا ہے کہ یور اکسلنسی نے اس درخواست کو جو انتہائی دوستانہ اسپرٹ مین پیش کیگئی تھی اس طرح مسترد کر دیا ہے جو آپ کے مرتبہ اعلےٰ کے شایان شان نہ تھا - مین آپ سے اُن مسائل کے متعلق روشنی کا طلب گار تھا جس مین حکومت کی نہایت سنگین اور غیر معمولی کارروائیون کی بابت حکومت کا نقطۂ نظر معلوم کرنا چاہتا تھا - اس درخواست کی قدر کرنے کی بجائے یور اکسلنسی نے اس کو ٹھکرا دیا اور مجھ سے خواہش کی کہ مین اپنے پرانے رفقاء کار کو پہلے ہی سے مجرم قرار دیدون اور پھر اس کے بعد مجھ سے یہ بھی کہدیا کہ اگر مین ایسے غیر شریفانہ فعل کا ارتکاب بھی کردون تو ملاقات کے وقت مجھے ان مسائل کو گفتگو کرنے کی اجازت نہ دی جائیگی جو قوم کے لئے ایک خاص اہمیت رکھتے ہین - میری رائے مین آئینی مباحث کی آرڈینینسون اور ان کارروائیون کے مقابلہ کوئی حقیقت نہین رہجاتی جن کا مقابلہ اگر پوری طاقت کے ساتھ نہ کیا گیا تو قوم کی اخلاقی طاقت بالکل تباہ ہو جائے گی - مجکو امید ہے کہ کوئی خوددار ہندوستانی ایک موہوم ضرورت کے بہانہ سے قومی احساس کے فنا کر دینے کا خطرہ برداشت نہین کریگا ایسا دستور اساسی کس کام کا جسپر عمل کرنے کے لئے کوئی خوددار قوم بھی باقی نہ رہ جائے - مین یہان یہ بتا دینا چاہتا ہون کہ صوبہ سرحد کے متعلق جو واقعات آپ کے تار مین بیان کئے گئے ہین ان سے رہنمایان قوم کی گرفتاری غیر معمولی آرڈینینسون کا نفاذ جن کی بدولت ہر شخص کا جان و مال قطعی غیر محفوظ ہو گیا ہے اور غیر مسلح پُرامن ہجوم پر گولیان چلانا جو اپنے معتمد علیہ رہنماؤن کی گرفتاری پر صرف مظاہرہ کر رہا ہو حق بجانب ثابت نہین ہوتا اگر خان عبدالغفار خان نے آزادی کامل کا مطالعہ کیا تو یہ ایک طبعی مطالبہ تھا اور بالکل وہی مطالبہ تھا جو کانگریس سنہ ۱۹۲۹ء مین بلا کسی خطرہ کے پیش کر چکی ہے اور جس کو مین نے انتہائی قوت کے ساتھ لندن مین برطانوی حکومت کے سامنے پیش کیا ہے اس کے علاوہ مین یہ بھی یاد دلانا چاہتا ہون کہ حکومت کو معلوم تھا کہ کانگریس کی ہدایات مین یہ مطالبہ شامل ہے لیکن باوجود اس کے مجھکو لندن کانفرنس مین بطور ڈیلیگیٹ کے بلایا گیا ؛۔

کانگریس کی صدارت

الہ آباد ۱۳ر دسمبر - کانگریس کمیٹی صوبہ متحدہ نے آئندہ اجلاس کانگریس صدارت کے لئے بابو راجندر پرشاد کا نام پیش کیا ہے :۔

صلح بالکل یقینی ہے

لاہور ۱۳ر دسمبر - بورسٹل جیل مین احراری رہنماؤن سے مسلم رہنما جو گفتگو کر رہے ہین ان کے پاس راجہ ہری کشن کول وزیر اعظم کا جواب آ گیا ہے کہ حکومت پنجاب سے گفتگو کیجئے - آئندہ ہفتہ مین کیپٹن سکندر حیات خان لاہور واپس آجائینگے - اسوقت یہ ثالث ان سے ملاقات کرینگے - کل جمون سے راجہ ہری کشن کول بھی مسلم رہنماؤن سے ملنے کیلئے آئے تھے اور آج واپس گئے بہت ممکن تھا کہ تصفیہ آج ہی ہو جاتا لیکن سر شفیع کی علالت کی وجہ سے نہ ہو سکا ؛۔

ہز اکسلنسی وائسرائے کی تقریر

کلکتہ ۳۰ - دسمبر - کلکتہ یورپین ایسوسی ایشن کی سالانہ ڈنر مین موجودہ سیاسی صورت حالات پر اظہار خیال کرتے ہوئے وائسرائے نے فرمایا کہ جب سے مین حکومت ہند کا اعلیٰ افسر مقرر ہو کے ہندوستان آیا ہون اسوقت سے ابتک مین نے پورے طور پر یہ محسوس کر لیا ہے کہ گذشتہ چند ماہ مین حکومت کی جو پالیسی رہی ہے اس کے متعلق سرکاری اور غیر سرکاری افسرون کے دلون مین شکوک پیدا ہو گئے ہین اور ان کے لئے اس کا سمجھنا مشکل ہو گیا ہے ہماری اس پالیسی کے متعلق تو کسی قسم کا شک پیدا نہ ہونا چاہئے کیونکہ اب ہم اس امر کا عزم مصمم کر چکے ہین کہ آئینی اصلاحات کے متعلق اپنے کام کو زیادہ سے زیادہ عجلت کے ساتھ جاری رکھین گے اس موقعہ پر مجھے یہ بھی کہدینا چاہئے کہ ہمین پوری امید ہے کہ برطانی ڈیلی گیٹ فروری کے آغاز مین ہندوستان پہونچ جائین گے اور مجھے یقین ہے کہ گول میز کانفرنس کی کمیٹیان ہندوستان پہونچنے کے عین بعد ہی کام شروع کر دینگی - ایسی حالت مین پورے طور پر یہ واضح کر دینا چاہتا ہون کہ عدم تعاون یا کسی دوسری مخالفانہ تحریک کو آئینی پروگرام مین رخنہ انداز نہ ہونے دیا جائے گا اور تمام ملک مین امن اور قانون کی حفاظت کے لئے ضروری تجاویز اختیار کی جائین گی و تیز اگر کوئی پارٹی نظام حکومت کو مفلوج کرنیکی کوشش کرے گی تو اسکو اس قسم کی کوشش سے باز رکھا جائے گا خواہ اس کی وہ کوشش تحریک عدم ادائیگی لگان کی صورت مین ہو یا عدم ادائیگی مالیہ کی صورت مین یا سیاسی نقطۂ نگاہ سے برطانی مال کے بائیکاٹ کی صورت مین ہو یا ملک کے قانون کی نافرمانی کی صورت مین جو تدابیر حکومت کو اختیار کرنی پڑینگی وہ ایسی انجمنون کے خلاف ہونگی جو کہ آئینی ترقی کے راستہ مین رخنہ انداز ہونگی - جو کہ دیدہ و دانستہ ابتری پھیلانے ملک کی اقتصادی بہتری کا موقع برباد کرنے کی کوشش کرینگی ایسی صورتون مین جو حالت پیدا ہوگی اسکا مقابلہ کرنے کے لئے لوکل گورنمنٹون کو ضروری اختیارات دینے مین حکومت ہند کوئی پس و پیش نہ کرے گی فی زمانہ ہندوستان کے سیاسی حالت کیسی ہے اس سوال کے جواب مین یہ کہا جاسکتا ہے کہ جملہ انصاف اور اعتدال پسند مرد و عورتین جو کہ ہندوستان اور انگلستان مین اکثریت مین ہین اس تجویز کی پوری حمایت کرتے ہین کہ ہندوستانیون کو اپنے ملک کے نظم و نسق کو چند ضروری تحفظات کے ساتھ جن کی تفصیلات منظور کرنی بھی باقی ہین پوری ذمہ داری دیدے جائے ۔

وائسرائے کا آخری جواب

دہلی ۲ر جنوری - وائسرے کے پرائیوٹ سکریٹری نے گاندھی جی کو حسب ذیل جواب دیا ہے ۔
آپ کا تار مورخہ یکم جنوری کو ملا - مین نے اور میری حکومت نے اس پر غور کیا - ہم لوگون کو یہ بیان کرنے سے سخت افسوس ہے کہ آپ کی ہدایات کے مطابق کانگریس ورکنگ کمیٹی نے مشروط تحریک سول نافرمانی پاس کر دی ہے جس کا آپکے مراسلہ اور تجاویز مین ذکر ہے حکومت ان شرائط کے ماتحت عملدرامد نہین کرسکتی جو کسی سیاسی جماعت کی طرف سے بطور دھمکی کی گئی ہون اور نہ حکومت ہند آپ کی پیش کش کو قبول کرسکتی ہے جب تمام صورتین ختم ہو گئین اس وقت بہت غور و فکر کے بعد یہ صورتین اختیار کی گئین - ہز اکسلنسی اور ان کی حکومت تحریک سول نافرمانی شروع کرنے کی دھمکی سے مرعوب ہو کر آپ کو ملاقات کے لئے طلب کرین گی - وہ آپ کو بتا دینا چاہتے ہین کہ کانگریس ان تمام نتائج کی ذمہ دار ہوگی جس کا اس نے اعلان کیا ہے حکومت اس کا مقابلہ کرنے کے لئے بالکل تیار ہے ۔

جواب دیتے وقت گاندھی جی کا چہرہ زرد پڑ گیا

بمبئی ۳ر جنوری - اخباری نمائندون کو جواب دیتے ہوئے تحریک سول نافرمانی کے اجرا کے فوری اثرات سے گاندھی جی کا چہرہ رنج و فکر سے غمگین ہو گیا آپ نے کہا یہ یقینی ہے حکومت کانگریس کے ہر تحریک کو کچل دیگی اور کانگریسی رہنماؤن کو محبوس کرے گی لیکن نتیجہ مین کانگریس ہی کی کامیابی ہے اس جنگ سے نہ صرف ہندوستان کا بلکہ دنیا کا فیصلہ ہو جائیگا - سوراج تشدد کے بادلون مین چمک رہا ہے - وائسرائے کے یہان سے کافی جواب آنے کی امید نہین ہے آج شب مین مہاتما جی کی جماعت احمد آباد روانہ ہو جائے گی ۔

ضروری خبریں

مہاتما گاندھی و سردار بلبھ بھائی پٹیل صدر کانگریس ۴-جنوری کو بمبئی مین گرفتار کرلئے گئے مہاتما گاندھی کو یرودا جیل میں رکہا گیا ہے-

سردار پٹیل نے بابو راجندر پرشاد کو صدر کانگریس نامزد کیا ہے یہ بہی گرفتار ہوگئے ہین اور انہون نے ڈاکٹر انصاری کو کانگریس کا صدر نامزد کیا ہے-

حکومت نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی ورکنگ کمیٹی کو غیر قانون قرار دیدیا ہے-

پنڈت جواہر لال نہرو کو عدالت نے دو سال قید سخت اور ۵۰۰ روپیہ جرمانہ درصورت عدم ادائیگی مزید ۶ ماہ قید سخت اور مسٹر تصدق احمد صاحب شیروانی کو ۶ ماہ قید سخت اور ۱۲۵ روپیہ جرمانہ درصورت عدم ادائیگی مزید ۳ ماہ قید سخت کی سزا عدالت نے دی ہے-

ہز اکسلنسی وائسرائے نے صورت حالات مقابلہ کرنیکے لئے مزید چار آرڈینس اجرا کیا ہے-

نواب صاحب چھتاری نے اپنے عہدہ ہوم ممبری صوبہ متحدہ کا چارج یکم جنوری کو لے لیا ہے-

لاہور کا اخبار "زمیندار" رقمطراز ہے کہ صوبہ سرحد مین اس وقت تک کم و بیش ۲۰ ہزار آدمی گرفتار ہوچکے ہین-

اچھوتون کو مہاتما گاندھی کا جواب

بمبئی ۳۰ر دسمبر- پست اقوام کی چالیس جماعتون کے ساتھ منتخبہ ممبران کا ایک وفد گاندھی جی کی خدمت مین کل شام کو پیش ہوا- ایڈریس مین چھوت کو دور کردینے کی جو مہاتما جی نے کوششین کی تھین اس کو سراہا گیا تھا اور یہ یقین ایڈریس مین دلایا گیا ہے کہ آپ ہی اچھوتون کے نجات دہندہ ہین- گاندھی جی نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ انتخاب جداگانہ کوئی بہتر چیز نہین ہے اگر کانگریس پست اقوام کی امداد پر تیار رہو جائے تو مین ان کے حق کی حمایت کے لئے کھڑا ہوجاؤن- تحفظات اور انتخاب جداگانہ کے خیال کو ترک کردن- عام رائے دہندگی اور مشترکہ انتخاب کے لئے کوشش کیجئے-

آل انڈیا مسلم تعلیمی کانفرنس

رہتک ۲۹ر دسمبر- آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا سالانہ اجلاس ۲۷، ۲۹ر دسمبر کو آنریبل سید رضا علی کی صدارت مین منعقد ہوا- خان صاحب سید نواب صدر مجلس استقبالیہ نے اپنے خطبہ صدارت مین نمایندون کو خوش آمدید کہتے ہوئے ضلع رہتک مین مسلمانون کے تعلیمی فقدان کا اظہار کیا- صدر جلسہ نے اپنے خطبہ مین ایک تجویز پیش کی کہ انٹرنس اور ایف اے مین جو طالب علم اول و دویم ڈویژن مین پاس ہون- ان کو اعلی تعلیم حاصل کرنے کے لئے وظائف دیے جائین- تیسرے ڈویژن کے کامیاب طلبہ کو صنعتی تعلیم کی ہدایت کی جائے- نصاب تعلیم ایسا ہو جس سے طلبا روزی بہی کما سکین- ہر ضلع مین دو تین ایسے پرجوش نوجوانون کی ضرورت ہے جو وہان تعلیم کو عام کرنے کے لئے کوشان ہون آخر مین جناب صدر نے دہشت انگیز جرائم سے اظہار نفرت کیا- مولانا محمد علی مرحوم اور مولانا عبدالماجد بدایونی وغیرہ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی- ایک تجویز یہ بہی پاس ہوئی کہ ہر زنانہ اسکول مین ایک مسلم استانی ضرور ہو-

سلطان ابن سعود اور امام یحییٰ کے درمیان اتحاد

مکہ معظمہ ۲۰-دسمبر- شیخ عبدالرحمن امظہر نے مکہ معظمہ سے مندرجہ ذیل بحریہ ارسال فرمایا ہے حجاز مین قحط جنگ اور مصائب کے متعلق جو افواہین پہیلائی جارہی ہین وہ بالکل غلط ہے حکومت حجاز نے اعلان کیا ہے کہ ۵ شعبان ۱۳۵۰ھ کو سلطان الحجاز کے نمایندون کے درمیان صلح نامہ پر دستخط ہوگئے جس سے ہر دو سلطنتون کے درمیان رابطہ اتحاد قائم ہوگیا ہے- اور قرار پایا ہے کہ ہر دو سلطنتین پناہ گزین مجرم ایک دوسرے کے حوالہ کردین-

الہ آباد کانگریس کمیٹی مین قفل لگادیا گیا

الہ آباد- ۲۹- دسمبر- آج پولیس نے اس عمارت مین جسمین سیوا اول آشرم اور الہ آباد ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کے دفتر واقع ہین قفل لگادیا-

صوبجاتی گاڑھا کانفرنس کا اجلاس

صوبجاتی گاڑھا کانفرنس کا پہلا اجلاس ۲۵ر دسمبر کو زیر صدارت مرزا محمود بیگ بمقام گورکھپور منعقد ہوا- کمیٹی استقبالیہ کے صدر قاضی عادل عباسی نے تحریک کے عملی پہلو پر روشنی ڈالی- اس کانفرنس مین یہ طے ہوا ہے کہ کانفرنس کے سالانہ اجلاسات مختلف مقامات پر منعقد ہوا کرین اس کے علاوہ کانفرنس کے تعمیری کام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے گونڈہ اور بستی کے اضلاع منتخب کئے گئے ہین:-

خواتین کی آل انڈیا کانفرنس

خواتین کی آل انڈیا کانفرنس کا چھٹا سالانہ اجلاس ۲۸ر دسمبر کی سہ پہر کو بمقام سینٹ ہاؤس مدراس زیر صدارت مسز جی- کے راے منعقد ہوا- مسز نظیر حسین صدر کمیٹی استقبالیہ نے ڈیلی گیٹون کا ایک پرزور خطبہ کے ذریعہ خیر مقدم کیا-

آل انڈیا کائستھ کانفرنس

۲۸- دسمبر کو آل انڈیا کانفرنس کا اجلاس زیر صدارت مسٹر کے- سی- ڈے- آئی- سی- ایس- (ریٹائرڈ) بمقام رادھکا ہنسا انسٹی ٹیوٹ ہال پٹنہ منعقد ہوا- جسٹس گلونت سہائے صدر کمیٹی استقبالیہ تھے-

آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس

۲۸- دسمبر کو آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس بمقام بنگلور زیر صدارت مسٹر این- ایس- سبارا و منعقد ہوا ہز ہائینس مہاراجہ صاحب میسور نے ایک پرزور تقریر کے ذریعہ ڈیلی گیٹون کا خیر مقدم کیا-

مسٹر پٹیل کا حریت آموز بیان

بمبئی ۲۶ر دسمبر- مسٹر دٹھل بھائی پٹیل سابق صدر اسمبلی- بیان دیتے ہوئے کہا کہ تیسری گول میز کانفرنس کی ناکام یقینی ہے اب یہ امر توضیح کا محتاج نہین رہا ہے کہ ہندوستان ایک سخت خطرناک حالت کیطرف پیش قدمی کر رہا ہے تجدید تحریک آزادی یقینی ہے- یورپ کے قیام گذشتہ کے تجربہ کی بنا پر کانگریس کو اپنے موجودہ پروگرام مین تغیر و تبدل کرنا چاہیئے- مثالاً برطانوی مال اور بیمہ کمپنیون کا مقاطعہ اب بہت سختی اور تیزی سے کرنا چاہیئے- مہاتما جی کے قیام انگلستان نے کانگریس کے وقار مین کچھ اضافہ نہین کیا- آپ کے خیال مین کانگریس کو جنگ شروع کرنے سے پیشتر فرقہ وارانہ مسائل حل کرنا چاہیئے- اور صرف اس کی طرف اپنی توجہ منعطف کرنا چاہیئے:-

LAL-IMLI
PURE WOOL

بُننے کے اُونی دھاگے

لال املی کے اُونی دھاگوں کے لئے ذمہ لیا جاتا ہے کہ یہ سو فیصدی خالص اُونی ہیں ان کو ہندوستانی کاریگر کانپور میں بناتے ہیں یہ چار اونس کے گولوں میں فوراً استعمال کیلئے تیار رہتے ہیں- ان کے بُنے ہوئے کپڑے دُھلنے میں بہترین اور پہننے میں خوشنما معلوم ہوتے ہیں

مکسچر	تین روپیہ چار آنہ	فی پونڈ
بجیس	تین روپیہ	فی پونڈ
سفید	دو روپیہ بارہ آنہ	فی پونڈ

اس درخت کا نشان دیکھ لیجئے

LALIMLI

ہندوستان میں بنائے جاتے ہیں

مقامی ایجنٹ

مسٹر چرنجی لال درگا داس
مسٹن روڈ کانپور

مفت نمونوں کیلئے ڈپارٹمنٹ نمبر ۸ کو لکھئے

دی کانپور اولن ملز
کانپور

463

آپکے چہرہ کی بے رونقی پاوڈر سے دور نہ ہوگی

چہرہ پر کتنا ہی پاوڈر لگایا جاوے۔ لیکن رونق نہیں آسکتی۔ چہرہ پر رونق اور خوبصورت کرنے کیلیے صاف خون وصاف منی کی ضرورت ہے۔ اس لئے آتنک نگرہ گولیاں کا استعمال کریں۔ یہ گولیاں۔ قبض۔ بدہضمی۔ خون اور منی کی خرابی۔ کمی جریان۔ احتلام۔ رقت منی وغیرہ کو دور کرکے جسم کو خون و منی سے پر کرکے لطف زندگی عطا کرتی ہیں۔ چہرہ پر رونق اور بشاش ہو جائیگا جو ہر آردن سن پاوڈر سے بھی ممکن نہیں قیمت فی ڈبہ صرف ایک روپیہ ۵ ڈبہ چار روپیہ علاوہ محصول۔

بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا ہونیوالی بیرونی نقائص کو صرف دو ہفتہ میں نابود کرکے پوری مردمی حاصل کرنیکے لئے آتنک شکتی ملا اردرجی مرک کا استعمال کریں۔ قیمت فی شیشی صرف پانچ روپیہ۔ مزید آگاہی کیلیے ۹۲ صفحات کی کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرمادیں۔

ویدشاستری۔ جام نگر۔ کاٹھیاوار

لوکل ایجنٹ۔ مسرس عبدالکریم اینڈ سنس مسٹن روڈ۔ کانپور

ڈاکٹر ایچ ایل باٹلی والا اینڈ سنس کمپنی لمیٹڈ بمبئی کی پچاس برس کی سودیشی دوائیں

باٹلی والے کا اگیو مکسچر — یہ دوا انفلوئنزا بخار روزانہ چوتھیا کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت صرف ۸/

باٹلی والے کا ٹانک سیرپ — یہ دوا کمزور اور دبلے بچوں اور کمزور انسانوں کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت صرف ۱۲/

باٹلی والے کا کیورال بام — یہ دوا ہیضہ کی بیماری اور گرمی سے قے و دست روکنے کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ قیمت صرف ۱۳/

باٹلی والے کا واٹر یا مکسچر — یہ دوا دردِ سر درد گردہ اور رگ و پٹھے کے درد کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ قیمت صرف ۱۲/

باٹلی والے کی کونین کی گولیاں — ایک گرین دو گرین کی بوتل میں اعلیٰ کونین سے بنی ہوئی ہیں قیمت ایک گرین کی بوتل ۸/ دو گرین کی بوتل ۱۲/

باٹلی والے کی قوت طاقت کی گولیاں — یہ گولیاں کمزور دبلے کم خون رقیق خون اور دھات کے واسطے بہت اکسیر ہے۔ قیمت صرف ۱۰/

باٹلی والے کا داد کا مرہم — یہ مرہم کھجلی اور جلدی بیماری کے واسطے اکسیر ہے.... قیمت ۶/

باٹلی والے کا دانت کا منجن — یہ منجن دانتوں کو موتیوں کے مانند چمکدار بنا دیتا ہے..... قیمت ۶/

ڈاک کا پتہ: سیاپی روڈ ڈاکخانہ کیڈل روڈ بمبئی

تار کا پتہ:۔ کواش پور بمبئی Cawashpur Bombay

منصورہ اسٹار ٹریڈ مارک SKB رجسٹرڈ نمبر ۶۱۹۸۴

ڈی اسکار ڈاکٹر۔ ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

بانی ڈاکٹر ایس کے برمن

پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دواوں کے بے مثل موجد

بچوں کا پیارا!

لال شر (لال شربت) (REGD)

بچے۔ لڑکے اور پرسوتی کے لئے مثل آبحیات اکسیر ہے۔ میٹھا اور خوش ذائقہ ہونیکی وجہ سے بچے بڑے شوق سے پیتے ہیں۔ اس سے ان کی ہڈی مضبوط جسم قوی اور خون گاڑھا ہوکر کف۔ کھانسی بدہضمی ولاغری رفع ہوتی ہے۔ پرسوتی کی کمزوری اور ان میں دودھ کی کمی کو رفع کرنے کی اسمیں بے مثل طاقت ہے قیمت فی شیشی تیرہ آنے ۱۳/ ڈاک محصول دس آنہ ۱۰/ نمونہ کی شیشی دو آنہ جو صرف ایجنٹوں سے مل سکتی ہے۔

دب۔ دمہ (REGD)

(دمہ کی دوا)

لاکھوں مریضوں پر آزمودہ یہ دوا ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں مشہور ہے۔ دمہ خواہ کتنے ہی زور کا اٹھا ہووے ایک یا دو خوراک پیتے ہی دب جاتا ہے۔ دمہ کے جو مریض اور دوائیں کھا کر نا امید ہوے ہوں اون کو اس دوا کی بھی آزمایش کرنی چاہیے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ چھ آنہ ۶/۱ ڈاک محصول سات آنہ ۷/

نوٹ { ہماری دوائیں سب جگہ دوا خانوں میں فروخت ہوتی ہیں۔ ڈاک خرچ بہت زیادہ ہوگیا ہے اس لئے اسکی کفایت کے لحاظ سے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں۔

صیغہ نمبر (۷۵) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ کانپور نیا گنج میں محمد حنیف محمد نصیر صاحبان

مرض دمہ سوانس اور کھانسی کے لئے

سوانس کاساری اویلہ

دمہ کھانسی نزلہ زکام درد سینہ بلغم کا گرنا۔ سردی سوروکمر وغیرہ تمام امراض اس اویلہ کے استعمال سے نابود ہوکر بدن تندرست و توانا ہو جاتا ہے۔ قیمت بیس تولہ کے ڈبیہ ایک کی ۱۲/

گربھامرت چورن

یہ دوا عورتوں کے لئے امرت سمان ہے۔ حیض کی کمی بیشی بیقاعدگی دور کرکے حیض باقاعدہ لاتا ہے پیٹھ کا درد ہاتھ پیر کی اینٹھن اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کرکے بدن کو تندرست بناتا ہے قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو عمار

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر کاٹھیاوار

بمبئی برانچ۔ ۲۹۳ کالبا دیبی روڈ۔

کانپور ایجنٹ۔۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چوراستہ۔

دہلی ایجنٹ۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک؛ آگرہ ایجنٹ:۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار۔

ہندوستان کے نام مہاتما گاندھی کا پیغام

نمائندہ ایسوسی ایٹڈ پریس کو جواب دیتے ہوئے گاندھی نے بیان کیا کہ مین قوم کے نام حسب ذیل پیغام دیتا ہون۔

بمبئی ۳ جنوری۔ ہز اکسلنسی وائسرائے اور ان کی حکومت کا جواب میرے لئے قابل افسوس ہے بجائے غلطی اول کا اعتراف کرنے کیلئے غلطیون پر غلطیان ہو رہی ہین مشروط ملاقات کو کوئی خوددار آدمی قبول نہین کر سکتا اب ایک دوسری غلطی کی گئی ہے کہ یہ کہکر دروازہ بند کر دیا کر دیا ہے کہ سول نافرمانی کے اجرا کی دھمکی دیکر تم مل نہین سکتے۔ وائسرائے نے معاہدہ دہلی کے خلاف اخلاقی ارتکاب کیا ہے کہ مجھسے ملنے سے انکار کر دیا۔ ہمین اپنے اوپر اعتماد ہے یہ انسانی خاصہ ہے کہ اگر جائز طریقہ سے تکالیف برداشت کی ہین تو حکمرانون مین تبدیلی یقینی ہے۔ جسقدر ہم مصیبتین زیادہ برداشت کرین گے اسی قدر سوراج کی ہم مین اہلیت پیدا ہوگی مین قوم کو وہ ضمانت یاد دلاتا ہون جو افتتاحی اجلاس گول میز کانفرنس مین وزیر اعظم کو پیش کی تھی کہ اگر ہمین سول نافرمانی شروع کرنی پڑی تو آپس مین نفرت انگیز جذبات نہ ہونگے مین ہر ہندوستانی سے امید کرتا ہون کہ وہ اس ضمانت کی پابندی کرے گا۔ جھوٹی افواہون پر یقین نہ کیا جائے جو صبح سے شام تک پھیلائی جاتی ہین

امریکہ کو پیغام دیتے ہوئے کہا کہ ہماری جنگ بین الاقوامی ہے اگر میرے ہموطن اصول عدم تشدد پر قائم رہے تو وہ دنیا کو ایک نیا سبق دین گے۔

مہاتما جی نے نہایت ہی حیرت انگیز طریقہ مین صبح ساڑھے چار بجے دعا کے وقت کہا ممکن ہے کہ میری یہ آخری دعا ہو ہم ذاتی قربانیون کی جنگ شروع کرنے والے ہین اگر تم دعا کے لئے تھوڑا وقت دیتے رہے تو تم حسب مراد اپنی ذات اور اپنے ملک کے لئے کامیاب ہوگے۔ اس دعا سے تمھین تمہارا مقصد حاصل ہوگا۔

صوبہ کانگریس کمیٹی نے دفتر خالی کر دیا

بمبئی یکم جنوری۔ بمبئی پراونشل کانگریس کمیٹی نے باقاعدہ دفتر کانگریس کو خالی کر دیا ہے اور تمام کاغذات دفتر فرنیچر وغیرہ کسی محفوظ مقام کو ہٹا دیا گیا ہے یہ دفتر بالکل سنسان ہو گیا ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE REGD. No. A, 1424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
(احسن بھیجی)

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

قیمت
سالانہ - - - - - عے
ششماہی - - - - عا
سہ ماہی - - - - - ۸؍
ممالک غیر سے سالانہ - - للعہ
ششماہی - - - لعہ
سہ ماہی - - - عا

جلد ۱۵ | کان پور، چہار شنبہ ۱۳ جنوری ۱۹۳۲ء مطابق ۴ رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ | نمبر ۲

سرحیات

(از شاعر انقلاب حضرت جوش ملیح آبادی)

آشفتہ سری اے دلِ ناکام کہاں تک
یہ شکوۂ بے مہریِ ایام کہاں تک

دارائیِ اسلاف پہ تا چند یہ ماتم
انجام تنعم پہ یہ کہرام کہاں تک

اس دغدغۂ گردشِ افلاک سے حاصل
یہ وسوسۂ فتنۂ ایام کہاں تک

بے روح عمل سعی قیامت میں ہے سرگرم
اے ننگِ زمانہ! ہوسِ نام کہاں تک

مردوں کیلئے خلد ہے طوفانِ حوادث
مردوں کیطرح خواہشِ آرام کہاں تک

اُٹھ رعد کے آغوش میں ہے بربطِ معراج
یہ سازِ طرب کی ہوسِ خام کہاں تک

آ! صرصرِ سیلاب میں ہے روحِ شبستاں
یہ ذوقِ شبِ ماہ دلِ آرام کہاں تک

جو دوڑ میں پیچھے تھے بہت بڑھ گئے آگے
اے پائے طلب شستہ اوہام کہاں تک

ایمان کا دعویٰ ترے منہ پر نہیں پھبتا!
اے سستِ عمل دعویٰ اسلام کہاں تک

گردوں پہ حریفوں نے بنائے ہیں نشیمن
اے مرغِ حرم سیرِ لبِ بام کہاں تک

ناداں مہ و خورشید پہ ہے تیری حکومت
یہ گرمیِ آہِ سحر و شام کہاں تک

ہمت ہے تو مطلوب سے خود کیوں نہیں ملتا
یہ سلسلۂ نامہ و پیغام کہاں تک

ہاں دیکھ حریفوں کے چھلکتے ہوئے ساغر
یہ آرزوئے دُردِ تہِ جام کہاں تک

تدبیر سے واقف نہیں جب تیری تمنا
تقدیر پہ یہ بارشِ الزام کہاں تک

کیا قوتِ پرواز پہ ایماں نہیں لاتا؟
اے مرغِ قفس نالۂ تہِ دام کہاں تک

خود دانۂ انگور نچوڑا نہیں جاتا
اغیار سے ننگِ طلبِ جام کہاں تک

روتا ہے کہ اب بوجھ اُٹھایا نہیں جاتا!
سوتی ہوئی ہمت کو جگایا نہیں جاتا!

ادبیات

(ایک حقیقت نگار کے قلم سے) —

جسطرح دنیا میں ہر چیز کو پرکھنے کے لئے ایک کسوٹی موجود ہے، اسی طرح شعر کو پرکھنے کے لئے تنقید از بس ضروری ہے۔ ذیل کی تنقید جسے ذاتیات سے کوئی واسطہ نہیں اور جو صحیح معنی میں تنقید کے جانے کی مستحق ہے درج کیجاتی ہے خدا کرے یہ مبارک اقدام اردو ادب کی کسی خدمت کا ذریعہ بن سکے، انشاء اللہ آیندہ بھی اسی قسم کی تنقیدیں وقتاً فوقتاً شایع ہوتی رہینگی۔

تبسم بابتہ ماہ جنوری میں فقیر محمد سلیم ناطقی کی ایک غزل نظر سے گزری، چند شعر جو باعتبار فن غلط اور عجز بیان پر شاہد ہیں ناظرین صداقت کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں تاکہ ناظرین صداقت بھی اُن سے لطف اندوز ہو سکیں، مطلع ملاحظہ ہو ؎

عشق اور حسن کو ممکن جو ہو یکجا کرنا
فرض ہو اپنے لئے آپ ہی سجدا کرنا

معلوم نہیں اس شعر میں فلسفۂ حسن و عشق کا کون سا ایسا مسئلہ بیان کیا گیا ہے جو فلسفہ کی متداولہ کتابوں میں کہیں نہیں ملتا، شاید سلیم صاحب فلسفہ کے مبادیات سے بھی ناواقف ہیں ورنہ وہ حسن و عشق کی یکجائی کو اتنا محال نہ سمجھتے حسن و عشق کی یکجائی کوئی ایسا مہتم بالشان مسئلہ نہیں، جو فلسفے کی کسی کتاب میں تلاش کیا جائے یہ تو مشاہدات و بدیہیات میں اسقدر واضح ہے کہ اس پر طولانی بحث تحصیل حاصل ہے خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک کو لے لیجئے، جو حُسن کا مظہر اتم تھی تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ آپ میں بھی محبت کے جذبات موجود تھے اور ازواج مطہرات میں آپ کو سب سے زیادہ محبت اُم المومنین حضرت عائشہ سے تھی تو کیا نعوذ باللہ آپ نے اس حسن و عشق کی ایک ساتھ موجودگی کی بنا پر فرزندان اسلام کو اپنے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیا، یا نعوذ باللہ اپنی ذات کو خود سجدہ کیا، اگر اس مثال سے اس غلط خیال کی تشفی نہ ہو تو اس حدیث پر غور کیجئے اللہ جمیل ویحب الجمال، اللہ خود حسین ہے اور حسن کو پسند فرماتا ہے، دوسرا شعر بھی اُلجھی ہوئی ترکیب، پھسپھسی بندش اور عجز کا مکمل نمونہ ہے ؎

اُف ری نیرنگیٔ عالم کی بہارِ دلکش
ذرّے ذرّے کو مجھے محوِ تماشا کرنا

دوسرے مصرعے میں "کو" کے بجائے "کا" ہونا چاہیئے تھا، ممکن ہے کہ اس سہو پر کاتب کو سجدہ ادا کرنا پڑے بہرحال شعر، شعر کی تعریف میں نہیں آتا تیسرا شعر ملاحظہ ہو جو عاری عن المفہوم ہے ؎

ہر قدم پر رہِ تدبیر میں رکھنے والو
تھک کے خود بیٹھنا، تقدیر کا شکوا کرنا

اس شعر پر جتنا بھی غور کیا جاتا ہے اتنا ہی اسے عقل و فہم سے بعد ہوتا جاتا ہے، دوسرے مصرعے میں فنی سقم تو کوئی موجود نہیں البتہ پہلا مصرعہ اس انیسویں صدی کی شاعری میں عجائبات میں شمار کئے جانیکے لائق ہے، خدا جانے یہ "ہر قدم پر رہِ تدبیر میں رکھنے والو" کیا بلا ہے۔ چوتھا شعر بھی ملاحظہ فرمایئے اور دیکھئے کہ شعر کے بامعنی ہونیکے لئے کتنے الفاظ فی بطن الشاعر ہیں ؎

مر بھی سکتا نہیں اور مرنے پہ مجبور بھی ہوں
ہائے اس وعدہ فراموش کا وعدا کرنا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے زبان پہ بھی وہی ہو جو ہے ترے لبیں ہے

ہفتہ وار

صداقت

کانپور چہارشنبہ ۱۳ر جنوری ۱۹۳۱ء

سر میاں محمد شفیع

آنریبل خان بہادر ڈاکٹر سر میاں محمد شفیع نے ۷ر جنوری ۸ بجے صبح کو اپنی کوٹھی واقع مزنگ روڈ لاہور میں ایک ہفتہ کی مختصر علالت کے بعد انتقال فرمایا۔ "انا للہ وانا الیہ راجعون"۔

سر میاں محمد شفیع کو اپنی والدہ سے انتہائی محبت تھی اور چونکہ وہ بیمار تھیں اسلئے سر شفیع کونسلر کی حیثیت سے کلکتہ نہیں گئے بلکہ آپنے ہزاکسلنسی وائسرائے سے یہ کہکر رخصت لے لی کہ میں ابھی ولایت سے آرہا ہوں اور میری یہ خواہش ہے کہ ایام کرسمس اپنی والدہ کی خدمت میں گذاروں گر مشیت ایزدی سے کون واقف تھا کہ بیمار ماں کو بجائے راحت و آرام ملنے کے اپنے لائق فرزند کی جدائی کا صدمہ ہمیشہ کے لیے برداشت کرنا پڑیگا۔

حکومت ہند نے بھی آپکی وفات پر کافی احترام کیا جنوری کو حکومت ہند کے تمام دفاتر بند کردیئے گئے اور حکومت ہند کی ہدایات کے مطابق تمام صوبجاتی حکومتوں نے اس دن اپنے اپنے علم نصف بلندی پر لہرائے اور حکومت ہند کی ہدایت کے مطابق حکومت پنجاب حکومت ہند کے محکمہ تعلیم صحت۔ آراضیات۔ اور امپیریل کونسل آف دی ایگریکلچرل ریسرچ کی طرف سے پھولوں کے ایٹھ سر میاں محمد شفیع کی قبر پر چڑھائے اور ان کے ساتھ یہ الفاظ آویزاں تھے کہ "قابل قدر افسر اور دوست کی وفات پر دلی رنج واندوہ کا اظہار کیا جاتا ہے"۔

سر شفیع کی وفات پر ملک معظم وزیر اعظم وزیر ہند وائسرائے اور مختلف صوبوں کے گورنروں نے تعزیت کے پیغامات بھیجے اور قومی رہنماؤں اور مختلف قومی انجمنوں نے بھی آپکی وفات پر اظہار تعزیت کیا۔

سر میاں محمد شفیع کے سیاسی خیالات چاہے کچھ ہی کیوں نہ ہوں مگر اسمیں کوئی شک نہیں کہ وہ مسلمانوں کے ایک زبردست اور مسلمہ قائد تھے اور انکی وفات سے ہندوستان ایک مایہ ناز فرزند کی خدمات سے محروم ہوگیا۔

ہمارا خیال ہے کہ مرحوم کے پسماندگان کو یہ دیکھکر بہت کچھ صبر ہوگا کہ مرحوم کے ماتم میں انکے ساتھ سارا ملک شریک ہے۔ ہم دست بدعا ہیں کہ خدائے تعالی مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل۔

ہم ذیل میں مرحوم کے مختصر حالات زندگی درج کرتے ہیں:۔

آنریبل خان بہادر ڈاکٹر میاں سر محمد شفیع مرحوم ۱۰ر مارچ ۱۸۶۹ء میں بمقام باغبانپورہ پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی میاں دین محمد تھا۔ میاں سر محمد شفیع نے گورنمنٹ کالج لاہور اور فورمین کرسچن کالج لاہور میں تعلیم پائی۔ اسکے بعد آپ بیرسٹری کا امتحان دینے ولایت تشریف لے گئے۔ جہاں آپنے یہ امتحان نہایت کامیابی کیساتھ پاس کیا اور ۱۸۹۲ء میں بیرسٹر بنائے گئے۔ آپ مندرجۂ ذیل ...... انجمنوں کے صدر تھے:۔

آل انڈیا مسلم لیگ۔ انجمن حمایت اسلام لاہور۔ پنجاب پراونشل مسلم لیگ انجمن ساعیان ہند لاہور۔ آل انڈیا اردو کانفرنس ۱۹۱۱ء۔ اجلاس آل انڈیا مسلم لیگ ۱۹۱۳ء و اجلاس آل انڈیا مسلم لیگ ۱۹۲۷ء۔ اجلاس آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس ۱۹۱۶ء پنجاب ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن ۱۹۱۹ء۔ اسلامیہ کالج کمیٹی لاہور ۱۹۱۷ء-۱۹۱۹ء۔ پنجاب پراونشل بار کانفرنس ۱۹۱۹ء انڈین سولجرز بورڈ ۱۹۲۴ء آل انڈیا نیشنل لبرل لیگ۔ پنجاب پراونشل نیشنل لبرل لیگ۔ اجلاس پنجاب مسلم ایجوکیشنل کانفرنس ۱۹۲۶ء۔ کسموپولیٹن کلب لاہور۔

آپ نے اپنی قانونی قابلیت کی وجہ سے بہت جلد شہرت حاصل کرلی اور نہ صرف پنجاب بلکہ ہندوستان بھر کے بہترین وکلا میں شمار ہونے لگے آپ لاہور ہائیکورٹ کے علاوہ۔ الہ آباد ہائیکورٹ کے بھی ایڈوکیٹ تھے ۱۹۰۹ء سے لیکر ۱۹۱۲ء تک پنجاب لیجسلیٹو کونسل اور امپیریل لیجسلیٹو کونسل کے رکن رہے ۱۹۱۹ء میں وائسرائے کی مجلس منتظمہ میں وزیر تعلیم مقرر کیے گئے۔ اور ۱۹۲۲ء تک اس عہدہ پر فائز رہے ۱۹۲۲ء سے ۱۹۲۴ء تک کونسل آف اسٹیٹ کے رہنما (لیڈر) رہے ۱۹۲۳ء اور ۱۹۲۴ء میں وائسرائے کی مجلس منتظمہ کے نائب صدر کے فرائض انجام دیتے رہے۔ آپ مسلمانوں کی تعلیم میں خاص دلچسپی لیتے رہے۔ اور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے کورٹ کے رکن تھے ۱۹۲۲ء سے ۱۹۲۵ء تک دہلی یونیورسٹی کے پرو چانسلر رہے۔ اپنی قانونی قابلیت کی وجہ سے بہت عرصہ۔ ریاست بہاولپور اور ریاست خیرپور کے قانونی مشیر رہے۔

حکومت ہند نے آپ کو امپیریل کانفرنس لندن میں ہندوستان کے نمایندے کی حیثیت سے بھیجا۔ گول میز کانفرنس کے دونو اجلاسوں ۱۹۳۰ء و ۱۹۳۱ء میں آپ مسلم نمایندے کی حیثیت سے شامل ہوئے اور وہاں سے واپسی پر دسمبر ۱۹۳۱ء میں وائسرائے کی مجلس منتظمہ کے رکن مقرر کیے گئے۔ آپ نے تین چار قانونی کتابیں بھی لکھی ہیں جو بہت مقبول ہوئیں۔ آپ کسموپولیٹن کلب لاہور کے صدر اور نیشنل لبرل کلب لندن جمسفورڈ کلب دہلی جمسفورڈ کلب شملہ۔ اور لاہور جمخانہ کلب لاہور کے رکن تھے۔

سیاسی حلقوں میں یہ افواہ بہت مشہور تھی۔ کہ نئے دستور کے ماتحت آپ کو برما۔ برار۔ یا صوبہ سرحد میں کسی ایک کا گورنر بنایا جائے گا۔ لیکن فرشتہ اجل نے مہلت نہ دی۔ اور آپ ۷ر جنوری کو اس دار فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ کر گئے۔

نقد و تبصرہ

کافوری جنتری اور کلنڈر

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کا کارخانہ اپنی خصوصیات کے لحاظ سے سارے ہندوستان میں شہرت دوام حاصل کرچکا ہے یہ کارخانہ ہر سال کافوری جنتری اور کلنڈر شایع کرتا رہتا ہے چنانچہ امسال ۱۹۳۲ء کے لیے بھی کافوری جنتری اور خوشنما کلنڈر شایع کیا ہے ناظرین کافوری جنتری اور کلنڈر مندرجہ ذیل پتہ سے منگوا سکتے ہیں:۔

ڈایر لیمٹڈ (برائے ڈاکٹر ایس۔ کے برمن) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

علمی جنتری

جنتریوں میں علمی جنتری کو جو قبولیت عام اور شہرت دوام حاصل ہے وہ کسی تعریف کی محتاج نہیں امسال بھی علمی جنتری اپنی خصوصیات کے ساتھ شایع ہوئی ہے ملنے کا پتہ:۔

سید عبد اللہ علم مالک علمی جنتری ٹپکاپور۔ کانپور۔

بمبئی ۱۱ر جنوری۔ سورت سے ایک اطلاع بذریعہ ٹیلیفون موصول ہوئی ہے کہ مسز کستوری بائی گاندھی (اہلیہ مہاتما گاندھی) منی بائی پٹیل مس متھوبن پٹیٹ اور دیگر خواتین کو گرفتار کرلیا گیا۔

سبد گل

عکاس فطرت کے قلم سے

عوام کا یہ خیال بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے کہ اس چودھویں صدی میں جو کچھ نہ ہوجائے تھوڑا ہے،

ولایت کی تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ میں کسی زمانے میں شہر کے تمام چوہے کسی ترکیب سے زمین ہی میں محبوس کردیئے گئے تھے، جب تک ضبط اشتہا کی طاقت رہی یہ غریب دھرتی ماتا کے سینے میں چھپے رہے، لیکن جب صبر کی حدیں ٹوٹ گئیں تو انکی پہلی فوج نے ایک موٹر کے کارخانے پر حملہ کردیا، بس پھر کیا تھا، وہاں کوئی کھانے کی چیز تو تھی نہیں مرتا کیا نہ کرتا، انھوں نے ان موٹروں ہی کو کھانا شروع کردیا جو وہاں بکثرت کھڑی ہوئی تھیں، نوبت باینجا رسید کہ تھوڑی ہی دیر میں نہ وہاں موٹر تھے اور نہ انکا کوئی پرزہ، اسے پڑھکر شاید قارئین صداقت اس شش و پنج میں پڑجائیں کہ بھائی اتنی اتنی بڑی موٹروں کو چوہے کیسے ہڑپ کرگئے تو انھیں یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ امریکہ کے چوہے یہاں کی چوہیوں کی طرح نہیں ہوتے بلکہ وہاں کا سب سے حقیر چوہا ہے وہ بھی کسی طرح کتے سے کم نہیں ہوتا۔

پیرس بھی عجب ناز آفرین ملک ہے اگر وہاں کوئی کسی کے سامنے زور سے بولے تو وہ اسے عدالت کے کٹھرے تک کھینچوا سکتا ہے اور یہ ثابت کرسکتا ہے کہ اسکے زور سے چیخنے کی وجہ سے اسکے کان کے پردے پھٹ گئے یا اسکا دل زور زور سے دھڑکنے لگا، چنانچہ اسی قسم کا ایک واقعہ ابھی حال میں پیش آیا ہے، جب مہاتما گاندھی لندن سے واپس ہوتے ہوئے پیرس کے ایک ہوٹل میں مقیم ہوئے تو انکی وجہ سے زائرین کا ایک تانتا بندھ گیا اور ہوٹل کی رات شور و غل سے شب برات بنگئی، اتفاق سے اس ہوٹل میں ایک فلسفیانہ خیال کے مسافر بھی موجود تھے، جو رات بھر آنے جانے والوں کی وجہ سے پریشان ہوئے اور بمشکل کروٹیں بدل بدل کر صبح کی، لیکن صبح ہوتے ہی انھوں نے سب سے پہلا جو کام کیا وہ یہ تھا کہ عدالت جاکر ہوٹل کی مالکہ پر چھ پونڈ ہرجانے کی نالش داغدی، اور وہ یہ ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں کہ رات کو آرام کی نیند نہ سونے کی وجہ سے انکے دماغی توازن میں فرق آگیا ہے۔

اطلاع وقف مکان برائے مسجد میرپور کانپور

مسمی کنگو خان ولد چھیدی خان قوم پٹھان ساکن میرپور چھاؤنی نے اپنا ایک قطعہ مکان پختہ و خام سفالہ پوش جسکا سابقہ نمبر ۲۱۱ و حال ۸۷ ہے بحق مسجد موسومہ جنگی رستی والہ واقع بازار میرپور جسکو ۱۹۳۰ء میں شہید کرکے از سر نو بنایا گیا تھا۔ اور جو اپنی اسی تعمیر کے لئے خانصاحب حاجی دلدار خان صاحب رئیس کانپور کی ذاتی اور انکے احباب کی مدد کی رہین منت ہے وقف کردیا اور مورخہ ۲۴ر ماہ اکتوبر ۱۹۳۱ء کو بدفتر صاحب سب رجسٹرار شہر کانپور رجسٹری کراکے قبضہ مکان مذکورہ بالا بر مسجد مذکور کو دیدیا۔ اب کنگو خان صاحب اپنی حیات میں اس مکان کے متولی رہینگے اور انکے بعد متولی مسجد مذکور اس مکان کا متولی ہوگا اور اسکے کرایہ سے اخراجات مسجد مذکور پورے کرے گا۔ خدائے بزرگ و برتر ان جملہ مسلمانوں کو جنھوں نے اس خانہ خدا کی تعمیر میں دامے درمے سخنے حصہ لیا جزائے خیر عطا کرے اور جملہ مسلمانوں کو کار خیر کی توفیق دے۔

آئینہ کانپور

ہزاکسلنسی گورنر کی تشریف آوری

۹ جنوری ۴ بجے سہ پہر کو کنگ ایڈورڈ میموریل ہال میں ایک جلسہ کیا گیا جسمیں تقریباً پانچسو معززین شہر اور تاجروں نے شرکت کی اس جلسہ کے صدر ہزاکسلنسی سر مالکم ہیلی گورنر صوبہ متحدہ تھے ہزاکسلنسی گورنر نے جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ :-

کانگریس کی یہ جنگ صرف آپ کی جنگ ہے ہم نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اس موقع پر جو ذرائع ہمارے قبضہ میں ہیں ان سے اس جنگ کا مقابلہ کریں وزیر اعظم کے بیان اور پارلیمنٹ کی کوششوں کے بعد بھی بائیکاٹ کی دھمکی دینا ناقابل معافی جرم ہے ہزاکسلنسی نے فرمایا کہ کیا اس نامنصفانہ تحریک کو جاری رہنے دینا چاہیے جس سے تجارت بند ہو جائے کیا ہندوستان پھر وہی تکلیف دہ سین دیکھنا چاہتا ہے کہ عورتیں دوکانوں کے آگے لٹا دی جاویں اور خریدار لوٹ جاویں اگر ہم تجارتی بائیکاٹ کو بطور معمولی سیاسی مہم کے قبول کریں تو کل جب حکومت خود اختیاری حاصل ہوگی تو جو جماعت قابو یافتہ اور مضبوط ہوگی وہ اپنی خواہش پوری کرانے کی غرض سے قوت کے زور سے تجارت کا بائیکاٹ کر دیگی کیا کوئی شخص اس طرح پر اپنے سرمائے کو خطرے میں ڈال سکتا ہے یا خطرے میں پڑکر ہندوستان کی صنعت کو ترقی دینے کی کوشش کرے گا ہزاکسلنسی گورنر نے کہا کہ ہم آپ کی جنگ میں آپ کی امداد کر رہے ہیں آپ کا بھی فرض ہے کہ حکومت کی امداد کر کے اس خطرے سے محفوظ ہو جیئے۔ آخر میں ہزاکسلنسی نے متنبہ کیا کہ جو کچھ چندہ کانگریس کو دیا جائیگا حکومت اسکو ضبط کرے گی۔

اسکے بعد خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ :-

بائیکاٹ کی وجہ سے تجارت کو شدید نقصانات پہونچے ہیں کانپور کا فساد بھی کانگریس کی مسلسل ہڑتالوں کا نتیجہ تھا آپنے حاضرین سے اپیل کی کہ وہ اپنی قوتوں کو حکومت کی طاقت میں ضم کر دیں تاکہ امن ہو اور ملک کو ترقی نصیب ہو۔

رائے بہادر بابو اودھ بہاری لال نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کانپور کے تاجروں کی ہمدردی اگرچہ سول نافرمانی کے ساتھ نہیں ہے تاہم وہ ہندوستان میں جلد سے جلد سوراج دیکھنے کے متمنی ہیں کانپور کی عام پبلک تعزیری پولیس ٹیکس سے سخت پریشان ہے مہاتما گاندھی ڈاکٹر انصاری اور سردار پٹیل وغیرہ کی ملک میں بہت کافی عزت ہے ان لوگوں کی گرفتاری سے اہل شہر کے دماغ خاص طور پر متاثر ہوئے ہیں۔

لالہ پدم دت نے ہزاکسلنسی کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا۔ مسٹر گیون جونس نے تاجران شہر سے درخواست کی کہ وہ آپس میں متحد ہو کر سول نافرمانی کو جلد سے جلد ختم کرنے کی کوشش کریں۔ سر تھامس اسمتھ نے گورنر صاحب کی تشریف آوری اور اظہار خیال پر شکریہ ادا کیا

کیپٹن ایبٹسن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کہا کہ وہ سول نافرمانی کی جنگ میں جہانتک ممکن ہوگا زیادہ سختی سے کام نہ لینگے۔

آخر میں ہزاکسلنسی گورنر نے مقررین کا شکریہ ادا کیا اور مسٹر ایبٹسن کی تجویز کے مطابق تین چیرز پر جلسہ تقریباً ۶ بجے ختم ہوا۔

میونسپل بورڈ نے ۶ جنوری کے جلسے میں مہاتما گاندھی اور دیگر رہنماؤں کی گرفتاریوں پر اظہار افسوس کی تجویز پاس کی ہے اور ایک دوسری تجویز میں وائسرائے کا مہاتما گاندھی سے ملاقات کرنے سے انکار پر بھی اظہار افسوس کیا گیا ہے۔

میونسپل بورڈ کی تخفیف کمیٹی نے ۱۵ روپیہ سے زائد تنخواہ پانے والے ملازموں کی تنخواہ میں مندرجہ ذیل کمی کی سفارش کی ہے :-

۱۵ سے ۴۹ تک	۵ فیصدی کی تخفیف
۵۰ ، ۹۹ ،	۷½ ،
۱۰۰ ، ۹۹۹ ،	۱۰ ،
۱۰۰۰ سے زائد	۱۵ ،

مسٹر باگلا کا بیان مسٹر رامیشور پرشاد باگلا ایم۔ ایل۔ اے۔ نے سیاسی حالات پر اخباری نمایندوں کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ :-

مجھے یقین کامل ہے کہ وائسرائے نے گاندھی جی کی ملاقات سے انکار کر کے غلط راستہ کی طرف قدم اٹھایا ہے رعایا اور حکومت کے نمایندوں کی گفتگو کا نتیجہ کچھ نہ کچھ اچھا ضرور نکلتا ان آرڈیننسوں سے معزز شہری بھی پریشان ہیں اب تحریک کو تشدد سے نہیں دبایا جاسکتا اب بھی وقت نہیں گیا ہے اور اب بھی کانگریس کا اشتراک حاصل کیا جاسکتا ہے۔

حافظ ہدایت حسین صاحب خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹر ایم۔ ایل۔ سی۔ ڈیلیگیٹ گول میز کانفرنس ہزاکسلنسی وائسرائے کی دعوت پر ۸ جنوری کو دہلی تشریف لے گئے ہیں۔

مسٹر رائے کو سزا مسٹر ایم۔ این رائے جن پر ملک معظم کی حکومت کے خلاف تحریک جنگ کا الزام لگایا گیا تھا انکو عدالت نے ۱۲ سال کیلئے بعبور دریائے شور کی سزا دی ہے۔

سرکاری جلسہ کیپٹن ایبٹسن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک مخصوص حضرات کا جلسہ کیا جسمیں خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب اور نواب خاقان حسین صاحب اسپیشل مجسٹریٹ نے تقریریں کیں اور آخر میں محلہ دار کمیٹیاں اس غرض سے بنادی گئیں کہ وہ اپنے اپنے محلہ میں امن وامان قائم رکھیں۔

احراری رضا کاروں کی واپسی احراری رضا کاروں کا جو ایک جتھا کشمیر کے لئے گیا تھا اور وہ گرفتار بھی ہوگیا تھا انہیں سے صرف دو رضا کار یعنی شیخ محمد ابراہیم پر جرمن نومسلم اور دوسرے محمد صاحب ڈکیتر تو جیل میں ہیں اور بقیہ ۸ رضا کار واپس آگئے ہیں اور انکا بیان ہے کہ ان سے ایک کاغذ پر جو کہ انگریزی میں تھا اور جسکے مضمون کا انکو علم نہیں دستخط کراکے انکو کانپور کا ٹکٹ دلادیا گیا۔

سرخ اشتہار کہا جاتا ہے کہ دیواروں پر اس مضمون کے پوسٹر چسپاں ملے کہ اگر دوکانداروں نے ہڑتال نہ کی تو ان کی جان کی خیر نہیں ہے۔

حلیم اسکول سر میاں محمد شفیع کے انتقال پر ۹ جنوری کو حلیم مسلم ہائی اسکول بطور تعزیت کے بند کر دیا گیا تھا۔

مسٹر پیارے لال کو سزا مسٹر پیارے لال اگروال سکریٹری کانگریس کمیٹی سے ضمانت طلب کیگئی انکار کرنے پر ایک سال کی سزا دی گئی۔

گرفتاریاں ڈاکٹر پرتاپ سنگھ کو ہڑتال کی ڈگی پیٹنے کے الزام میں اور رام نراین ترپاٹھی کو لگان بندی کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔

ہڑتال ۹ جنوری کو ڈاکٹر انصاری کی گرفتاری پر شہر میں ہندوؤں نے ہڑتال کی۔

کانگریس کی جدوجہد ۱۰ جنوری کو سیٹھ گرہ منانے کی غرض سے ہڑتال اور تین بجے دن کو کھدر بھنڈار واقعہ جرنیلگنج سے جلوس نکلنے کا اعلان کیا گیا تھا چنانچہ اس اعلان کے مطابق ۱۰ جنوری کو تمام ہندو بازار بند رہے اور ہندو دوکانداروں نے ہڑتال کی۔ پولیس نے جرنیل گنج کے تمام چوراہوں وغیرہ کا محاصرہ کر لیا اسلیئے وہاں سے جلوس نہیں اٹھ سکا۔ اور رگھوبر دیال نے قریب ۴ بجے دن کو اسی مقام پر آکر اپنے کو پولیس کے حوالہ کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ کسی دوسرے مقام سے ایک مختصر سا جلوس اٹھایا گیا جسکو پولیس نے منتشر کر دیا۔ اور اس سلسلہ میں ۴۴ آدمی گرفتار کیے گئے۔

سرکاری حکم ۱۰ جنوری کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے ہمکو ایک بیان موصول ہوا ہے جسکا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے کہ :-

مجھے مطلع کیا گیا ہے کہ کانگریس مزید ایجی ٹیشن کی تنظیم کی تیاریوں میں مصروف ہے چونکہ اس سے نقض امن کا اندیشہ ہے اسلیئے مندرجہ ذیل احکامات نافذ کیے جاتے ہیں کہ :-

(۱) ۱۰ اور ۱۱ جنوری کو میونسپل حدود یا اسکے ارد گرد ۵ میل تک ۷ آدمیوں سے زیادہ جمع نہ ہونگے۔

(۲) ۱۰ جنوری سے ۱۵ دن تک میونسپل حدود یا ۵ میل اسکے ارد گرد کوئی جلسہ یا جلوس نہیں نکالا جاسکتا۔

(۳) ۱۰ جنوری سے ۱۵ دن تک کوئی شخص میونسپل حدود کے اندر لاٹھی لیکر نہیں نکل سکتا۔

(۴) صرف ۱۰ جنوری کو کوئی شخص کہ جس کا مکان نہ ہو عینیا چوراہے کے ۱۰۰ گز کے فاصلہ پر نہیں جاسکتا۔

(۵) صرف ۱۰ جنوری کیلیئے میونسپل حدود کے اندر کرفیو آرڈر کا نفاذ کیا جاتا ہے یعنی کوئی شخص ۷ بجے شام سے ۵ بجے صبح تک نہیں چل سکتا۔ البتہ مجسٹریٹ اور انچارج تھانہ سے کرفیو آرڈر کے پاس ملسکتے ہیں۔

(۶) ۱۰ جنوری سے ۱۵ دن تک کوئی شخص نہ کوئی ایجی ٹیشن خود کر سکتا ہے اور نہ کسی دوسرے کو ترغیب دیسکتا ہے۔

راسٹریہ اسکول پر قبضہ ۹ جنوری کو راسٹریہ اسکول کی تلاشی لیگئی اور ۱۱ جنوری کو یو۔ پی آرڈیننس کے ماتحت پولیس نے اسکول مذکور پر قبضہ کر لیا۔

قرولی سے حملہ ۱۰ جنوری کو بھوسہ ٹولی میں ایک شخص مسمی عبد الحی پر چند بدمعاشوں نے قرولی سے حملہ کر کے زخمی کیا اسکے جسم پر ۶۔ ۷ زخم آئے۔ اسکو اسپتال بھیجدیا گیا ہے۔

ایوان تجارت کی تجویز ایوان تجارت صوبجات متحدہ نے اپنے گذشتہ جلسہ میں موجودہ سیاسی حالت کے متعلق مندرجہ ذیل تجویز منظور کی ہے :-

ایوان تجارت صوبہ جات متحدہ کی یہ زور رائے ہے کہ وائسرائے نے مہاتما گاندھی سے ملاقات کرنے سے جو انکار کیا ہے وہ ایک نہایت غیر دانشمندانہ طرز عمل ہے اسکے علاوہ مہاتما جی کو قید کر کے حکومت نے ایک نہایت نازک موقع پر رائے عامہ کے ایک بہت بڑے اثر کو ہٹا دیا ہے حکومت نے تشدد آمیز حکمت عملی کا جو اعادہ کیا ہے اس سے سیاسی صورت حال اور زیادہ نازک ہوگئی ہے اور اس سے تجارتی اور صنعتی مفاد کو بہت زیادہ ضرر پہونچنے کا اندیشہ ہے۔

ایوان اس امر پر زور دیتی ہے کہ مہاتما گاندھی کو رہا کر دیا جائے اور پر امن فضا کو قائم کرنے کے لیے ہر ایک ممکن تدبیر اختیار کی جائے تاکہ گول میز کانفرنس کا کام جاری رکھا جاسکے

مسٹر جی جی جوگ مسٹر جی۔ جی جوگ کو عدالت نے ۶ ماہ قید اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔

لاہور ۸ جنوری آج مسٹر لوئس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت سے ملک احمد یار خان ایڈیٹر "زمیندار" کے نام زیر دفعہ ۱۰۸ ایک وارنٹ جاری ہوا ہے کہ زمیندار کی گذشتہ اشاعتوں کی چند خبروں کی بنا پر جن سے امن عامہ میں خلل واقع ہونے کا احتمال ہے ان سے دس ہزار کی ضمانت کیوں نہ طلب کیجائے۔

افغانستان میں پارلیمنٹری نظام حکومت کا قیام

اعلیحضرت شہریار غازی کا جدید دستور اساسی

معزز معاصر "اصلاح" کابل رقمطراز ہے -

اعلیٰ حضرت غازی محمد نادر شاہ تاجدار افغانستان نے آئینی حقوق کے اس مسودہ کو منظور کیا ہے جو حال میں افغانی پارلیمنٹ نے مرتب کیا تھا - (۱) **ولیعہد کے تقرر کا سوال** - افغانستان کے ولیعہد کے انتخاب کا سوال آئندہ افغانی پارلیمنٹ میں ووٹون کے ذریعے سے عمل میں آئے گا -

(۲) **رعاعی اور رعایا** - رعایا اور بادشاہ کے حقوق کی توضیح کردی گئی ہے (۳) **پارلیمنٹ کا انتخاب** - افغان پارلیمنٹ کا انتخاب ہر تیسرے سال ہوا کرے گا جو اعلیٰ ترین مجلس مقننہ ہوگی (۴) جدید پارلیمنٹ کے اجلاس کی صدارت خود اعلیٰ حضرت تاجدار افغانستان کرین گے (۵) جب پارلیمنٹ کا اجلاس بند ہوگا تو پارلیمنٹ کی مجلس منتخبہ شاہ افغانستان کو مشورہ دیا کریگی (۶) **بیگار کی منسوخی** - سوائے جنگ یا ہنگامی ضرورت کے ملک میں بیگار کا سلسلہ بند کر دیا گیا ہے (۷) **لازمی تعلیم** ملک میں لازمی تعلیم لازمی کردی گئی ہے (۸) **آزادی اخبارات** اخبارات کو آزادی دیدی گئی ہے صرف بغاوت پھیلانے اور مذہب کے خلاف ملحدانہ حملون کے لئے سزائین دیجائین گی

(۹) **وزیر اعظم** - شاہ افغانستان بذات خود وزیر اعظم مقرر کیا کرینگے باقی وزراء کا تقرر بھی بادشاہ کی منظوری سے عمل مین آئیگا وزراء کا تقرر اور عزل و نصب شاہ افغانستان کی مرضی پر منحصر ہوگا (۱۰) **نظر ثانی کے اختیارات** - پارلیمنٹ کے فیصلون پر شاہ افغانستان کو نظر ثانی کا اختیار حاصل ہوگا -

(۱۱) **شاہی اختیارات** - افغانی فوج بادشاہون کے زیر اقتدار ہوگی - شاہ افغانستان دول خارجہ کے ساتھ معاہدات مرتب کرین گے اور انھین عفو سلطانی کے اختیارات حاصل ہون گے - (۱۲) **مذہبی آزادی** - افغانستان کے مسلمانون اور غیر مسلمانون کو پوری مذہبی آزادی حاصل ہوگی (۱۳) **مساوات حقوق** - جہان تک بنیادی حقوق شہریت کا تعلق ہے کابل کے شہریون اور باقیماندہ باشندگان افغانستان کے درمیان کوئی امتیاز نہین ہوگا - (۱۴) **حقوق مرافعہ** عدالتی فیصلون کے خلاف وزیر عدلیہ کے پاس مرافعہ دائر کیا جائے گا - وزیر عدلیہ کے فیصلے کی اپیل وزیر اعظم کے پاس کیجائے گی - آخری اپیل شاہ افغانستان کے حضور مین ہوا کرے گی - (۱۵) **افغانی جھنڈا** - ایک دفعہ مین افغانستان کے قومی جھنڈے کی توضیح کی گئی ہے - اس مین سیاہ، سرخ اور سبز تین رنگ ہون گے - جھنڈے پر گندم کے خوشے، منبر اور مینار کا نشان بنایا جائے گا -

صوبہ متحدہ کا نیا ہوم ممبر

لکھنؤ ۸ جنوری معلوم ہوا ہے کہ نواب سر احمد سعید خان ہوم ممبر کے اس نئے تقرر سے جو جگہ آپ کی خالی ہوئی ہے اس پر نواب سر مزمل اللہ خان بطور قائم مقام ہوم ممبر کے کام کرین گے -

صوبہ متحدہ مین ایک نیا آرڈیننس

دہلی ۸ جنوری - آرڈیننس غیر قانونی ترغیب کا نفاذ صوبہ متحدہ مین کردیا گیا ہے -

ڈاکٹر انصاری کو سزا

نئی دہلی ۹ جنوری - ڈاکٹر انصاری کو چھ ماہ قید سادہ اور دوسو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی بصورت عدم ادائیگی جرمانہ ڈیڑھ ماہ قید مزید

زمیندارون کی کانفرنس

الہ آباد ۸ جنوری - زمیندارون صوبہ آگرہ کی ایک کانفرنس مسٹن ہال مین ۱۲ جنوری کو بارہ بجے منعقد ہوگی شرکت کے لئے کسی رقم مالگذاری کی شرط نہین ہے - خیال ہے کہ نواب سر مزمل اللہ خان کانفرنس کی صدارت کرین گے -

اخبار سرچ لائٹ بند کردیا گیا

پٹنہ ۶ جنوری - حکومت کیطرف سے کاپیون کے ضبط کر لئے جانے پر اخبار سرچ لائٹ کے ڈائرکٹرون نے اخبار مذکور کو ایک غیر معین مدت تک بند کرنیکا فیصلہ کیا ہے -

عورتوں کی اندرونی یا بیرونی پوشش کے لئے کوئی کپڑا اس قدر ملائم، خوبصورت اور آرام دہ نہیں ہوتا جتنا کہ نہ سکڑنے والا نفیس ٹویل فلالین **وائیلا** گھر میں یا دھوبی کے یہاں کی سینکڑوں بار کی دھلائی بھی وائیلا کی ملائمت، خوبصورتی و رنگت کو نقصان نہیں پہونچا سکتی -

ہر اچھی پوشش کیلئے **وائیلا** منتخب کرنا چاہئے - باریک اور موٹا دونوں قسموں کا یہ متعدد خوبصورت ڈیزائنوں کا تیار کیا جاتا ہے ایک بار **وائیلا** کا کوئی لباس بنوا کر پہنئے اور پھر آئندہ آپ کبھی ادنیٰ قسم کے کپڑے استعمال نہ کریں گے کیونکہ عمدہ لباسوں کے لئے جو عرصہ تک استعمال کئے جاتے ہیں - موزوں ترین کپڑا ہے - اپنے گھر کے مردوں کی ضروریات کا بھی خیال رکھئے کیونکہ **وائیلا** کی قمیص اور پاجامے نہایت آرام دہ اور دیرپا ہوتے ہیں -

وائیلا

نہ سکڑنے والا نفیس ٹویل فلالین

Viyella DAY + NIGHT WEAR

Manufactured in Great Britain.

"Viyella" (Regd.) DOES NOT SHRINK

For Ladies' Gentlemen's and Children's Wear.

اصلی **وائیلا** کے لئے مذکورہ بالا شکل کے مطابق علیحدہ ہو سکنے والے لیبل پر **وائیلا** کا نام دیکھ لیا کیجئے جس پر یہ نشان نہ ہو اسے ہرگز نہ خریدیئے

آل انڈیا مسلم کانفرنس مجلس عاملہ کی اولوالعزمانہ اقدام کی تیاریان

حالات سرحد کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی کا تقرر

نئی دہلی - ۵ جنوری - نواب اسمٰعیل خان صدر اور مولانا شاہ مسعود احمد سکریٹری آل انڈیا مسلم کانفرنس بورڈ مستعفی ہو گئے ہین اور کانفرنس کی مجلس عاملہ نے یہ استعفے منظور کر لئے ہین۔ معلوم ہوا ہے - کہ ان استعفون کی وجہ ملک کی موجودگی صورت حالات کے متعلق کانفرنس کی پالیسی ہے - نواب صاحب اور مولانا شاہ مسعود احمد اس خیال کے حامی تھے کہ کانفرنس کانگریس کے نقش قدم پر نہ چلے بلکہ مسلمانون کو اپنے طرف عمل مین آزاد کر دیا جائے اتوار اور پیر روز زیادہ تر صوبہ سرحد کے متعلق بحث ہوتی رہی - کل دوپہر کے وقت اجلاس نے اتفاق آرا سے صدر اور سکریٹری کا نادیہ نگاہ رد کرتے ہوئے مندرجہ ذیل قرار دادین منظور کی -

(۱) اس امر کو مد نظر رکھتے ہوئے گول میز کانفرنس کا دوسرا اجلاس مسلم کانفرنس کے مرتب کردہ جملہ مطالبات منظور کرنے مین ناکام رہا اور ملک کی سیاسی حالت اور مسلمانونکے اس رجحان کو پیش نظر رکھتے ہوئے کر وہ سیاسی جد وجہد مین عملی حصہ لینے کے خواہش مند ہین ورکنگ کمیٹی کا خیال ہے کہ بہت جلد اس بات کا فیصلہ کرنا چاہیئے کہ مسلمانانِ ہند کیلئے صحیح راہِ عمل کیا ہے اس لئے مجلس عاملہ ہدایت کرتی ہے - کہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کا اجلاس بہت جلد منعقد کیا جائے اور اس اجلاس کے انعقاد کے متعلق تمام انتظامات مکمل کئے جائین -

(۲) مجلس عاملہ ان سخت گیر آرڈیننسون کو جو صوبہ سرحد مین نافذ کئے گئے ہین نہایت تشویش انگیز نگاہون سے دیکھتی ہے اور ایسے وقت ان کا نتیجہ صرف یہی ہو سکتا ہے - کہ عوام کے دلون سے حکومت کے ساتھ تعاون کا خیال ہو جائے مجلس عاملہ اپنا فرض خیال کرتی ہے کہ اس مشکل کے زمانہ مین صوبہ سرحد کے لوگون کو ہر قسم کی امداد بہم پہنچائی جائے - چونکہ یہان سرحد کا کوئی ایسا شخص موجود نہین - جس سے حالات معلوم ہو سکین - اور ان کے مطابق طریق عمل اختیار کیا جائے اس لئے مولانا شفیع داؤدی اور مولانا مظہر الدین سے درخواست کی جاتی ہے - کہ وہ سرحدی لوگون سے ملاقات کر کے بہت جلد مجلس عاملہ کے سامنے رپورٹ پیش کرین - کہ اس معاملہ مین کیا قدم اٹھانا چاہیئے - مجلس عاملہ مسلمانون سے درخواست کرتی ہے کہ اگر وہ اپنی جد وجہد اور قربانیون کو کامیاب بنانا چاہتے ہین - تو انہین پکے مسلمانون کی سی زندگی بسر کرنی چاہیئے -

مجلس عاملہ نے سکریٹری آل انڈیا مسلم لیگ کے اس خط پر غور کیا جس مین لیگ کا نفرنس مین شامل کرنے کی درخواست کی گئی تھی - لیکن اس رائے کا اظہار کیا گیا - کہ کانفرنس کے آئین کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ اختلاط ناقابل عمل ہے کانفرنس کے سکریٹری کو ہدایت کی گئی - کہ وہ اس معاملہ کی طرف لیگ کے سکریٹری کی توجہ دلائے اور اس کی رائے طلب کرے تاکہ معاملہ اگزیکٹو بورڈ کے سامنے پیش کیا جا سکے - بعد ازان اجلاس نے سر محمد شفیع سر ابراہیم رحمت اللہ کے استعفے منظور کئے - اور سر محمد یعقوب ڈاکٹر شفاعت اللہ خان اور مولانا عبد الحمید بدایونی کو مجلس مین شامل کیا گیا - مولانا شفیع داؤدی کو مسٹر مسعود احمد کی جگہ سکریٹری مقرر کیا گیا -

معلوم ہوا ہے - کہ کانگریس کا آئندہ اجلاس لاہور مین منعقد ہوگا -

مجلس عاملہ کے اجلاس مین مندرجہ ذیل اصحاب نے شرکت کی نواب محمد اسمٰعیل خان (صدر) شاہ مسعود احمد (ایم - ایل - اے) مفتی محمد صدیق - راجہ صاحب سلیم پور سید ذاکر علی - مولانا مظہر الدین حکیم جمیل خان - قاضی مسعود حسن - ان کے علاوہ مولانا حسرت موہانی - اور ڈاکٹر شفاعت خان بھی مجلس کی دعوت پر تشریف لائے ہوئے تھے -

مہاتما گاندھی کی گرفتاری پر لندن کے مدبرین کا تبصرہ

لندن - ۸ جنوری - مجھے نہایت افسوس ہے - کہ ہندوستان مین نازک صورت حالات اس مرحلہ پر پہنچ گئی ہے - یہ تھے وہ الفاظ جو جارج لینسبری پارلیمنٹری لیڈر لیبر پارٹی نے کہے جب آپ نے گاندھی جی کی گرفتاری کی خبر سنی - وائسرائے کے خیال مین ہندوستان کے حالات بہت خراب ہو گئے ہونگے - جنھون نے ان اس طریقہ کے اپنے اختیارات استعمال کرنے کے لئے مجبور کیا - مسٹر لینسبری نے اس رائے کا اظہار کیا - کہ برطانیہ کو دنیا پر یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ وہ اب بھی اس سچائی پر کاربند ہے کہ کسی ملک پر محکومون کی مرضی کے بغیر حکومت نہین ہو سکتی - تشدد کا نہین بلکہ کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرنا پڑے گا - بالفاظ دیگر اس کے یہ معنے ہین - کہ ہم کو یہ دکھانا پڑے گا - کہ گاندھی جی ہندوستانی رائے کے ایک طبقہ کے نمائندے ہین سیاس سے پھر بڑے ہین آپ نے اس رائے کا اظہار کیا کہ جبر و استبداد سے صورت حالات ہمیشہ خراب ہو جایا کرتی ہے - سختی کی پالیسی مرض کا علاج نہین ہے -

سر مائیکل اوڈوائر نے کہا کہ گاندھی کی سرگرمیون کا یہ ناگزیر نتیجہ ہے جب سے گاندھی ہندوستان مین واپس گیا ہے مین یہ امید کر رہا تھا کہ گورنمنٹ نہ صرف کانگریس لیڈرون بلکہ کانگریس کے خزانہ کے خلاف بھی کارروائی کرے گی - آپ نے کہا کہ ۱۹۲۲ء مین گاندھی کی گرفتاری عام پسندیدگی اور تسکین کی نگاہ سے دیکھی گئی تھی - اب بھی یہ گورنمنٹ استقبال اور طاقت کا ثبوت دریا ہے -

لارڈ لائڈ نے کہا کہ حکومت تعزیرات ہند کی اہم دفعات کی خلاف ورزی اگر برداشت نہین کر سکتی تھی - تو گاندھی جی کی گرفتاری ناگزیر تھی - مجھے امید ہے کہ گاندھی جی کے خلاف کھلی عدالت مین مقدمہ چلایا جائے گا - اور ان کے متعلق غیر معمولی طریقہ اختیار نہین کیا جائے گا -

لیبر پارٹی کا آرگن ڈیلی ہیرلڈ ہندوستان کی صورت حالات پر تبصرہ کرتا ہوا اپنے لیڈنگ آرٹیکل مین رقمطراز ہے کہ ہندوستان مین یہ شک بڑھتا جا رہا ہے - کہ گورنمنٹ مرکزین ذمہ داری کے متعلق اپنے ارادون کو پورا کرنے کی دیانتدارانہ خواہش نہین رکھتی - اگر اس شک کو دور کر دیا جائے - تو بغاوت رک جائے گی -

ڈیلی ٹیلیگراف رقمطراز ہے کہ سول نافرمانی کی تحریک افسوسناک ہے لیکن یہ نرم تدابیر سے نہین دبائی جا سکتی اور اس کو دبانے کے لئے ایسی فوری کارروائی جیسی کہ وائسرائے نے کی ہے ضرورت تھی - اخبار مذکور لکھتا ہے کہ وائسرائے نے دکھا دیا ہے کہ گورنمنٹ ہند اب بھی حکومت کرنا جانتی ہے -

اپنے روپیہ کو اپنے ہی ملک میں صرف کیجئے اور ہندوستان کے بنے ہوئے اونی کپڑے خریدیئے ایسا کرنے سے آپکے ہموطن بھائیوں کو روزگار حاصل ہوگا۔

یہ کپڑے دھاریوال میں بنائے جاتے ہیں

اون کی کتائی سے لیکر کپڑوں کی بنائی - رنگائی اور ان کی مکمل تیاری کا کام ہندوستانی ہی کرتے ہیں۔

مقامی ایجنٹ:
امپیریل ایجنسی - جرنیل گنج - کانپور

فہرست اور نمونے میل آرڈر ڈپارٹمنٹ نمبر ۱۴ سے مفت طلب کیجیے۔

دی نیو ایجرٹن اولن ملس
دھاریوال پنجاب

گول میز کانفرنس لندن میں

جناب خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹر ایم ایل سی کی تقریر

(گذشتہ سے پیوستہ)

اب میں "تعاہد تمام ہندوستان" (آل انڈیا فیڈریشن) کی طرف متوجہ ہوکے اس خیال کا اعادہ کرنا چاہتا ہوں جو میں نے گذشتہ سال ظاہر کیا تھا یعنی یہ کہ تعاہد تمام ہندوستان اسقدر سہل الحصول نہیں جسقدر اسکے حامی گزشتہ سال یقین دلاتے تھے اور اس سال یقین دلا رہے ہیں گزشتہ سال جب مہاراجہ رانائے دھولپور نے ایک مفید تنبیہ فرمائی تھی تو اسوقت انہوں نے ایک بہتر نقطۂ نظر کی ترجمانی کی تھی۔ ان کا یہ ارشاد تھا کہ ہندوستانی تعاہد میں والیان ریاست کی شرکت کی نہ حوصلہ افزائی کرنا چاہیئے اور نہ حوصلہ شکنی بلکہ اسے بالکل ان کی مرضی پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ جب تک کسی دستور العمل میں مندرجہ ذیل دو بنیادی اصول ملحوظ نہ رکھے جائینگے اسوقت تک وہ والیان ریاست کے لیئے قابل منظوری نہ ہوگا۔ (۱) والیان ریاست کے شاہانہ اختیارات کا بقا و تحفظ۔ (۲) تاج برطانیہ اور ریاستہائے ہندوستان کے باہمی تعلقات کا دوام۔ دہلی میں جب ایوان والیان ریاست کا جلسہ منعقد ہوگا تو اسپر غور کیا جائیگا اور امید ہے کہ ایسی کوئی تجویز پیش کیجا سکے گی جو مذکورۂ بالا دونوں امور کو پیش نظر رکھکر والیان ریاست کو ہندوستانی تعاہد میں شرکت کا موقع دیگی۔ بہر حال میرے نزدیک یہ کام بہت دیر طلب ہے بلکہ یہ ایک نصب العین ہے جس پر عمل پیرا ہونے کے لیئے ابھی ایک زمانہ چاہیئے ہے۔ اگر برطانوی ہندوستان کو ریاستوں کی شرکت تک حالت منتظرہ میں رکھا گیا تو یہ اچھا نہوگا۔

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ برطانوی ہندوستان کے صوبے ہندوستانی ریاستوں کے بغیر کیوں نہ باہم متحد ہوکے ایک مرکزی تعاہدی حکومت قائم کرسکیں جب ریاستیں اس حکومت میں شریک ہونا چاہیں گی اپنی حسب حیثیت شریک ہوسکیں گی شرکت سے پہلے ان سے یہ درخواست کیجائیگی کہ وہ اپنے یہاں برطانی ہندوستان کی طرح ایوان ادنیٰ (لوور ہاؤس) میں نمایندگی کے لیئے انتخابات کی بنیاد ڈالیں اور ایوان اعلیٰ (اپر ہاؤس) میں نمایندگی کے لیئے ایک ایسی مجلس شوریٰ کے حسب مشورہ نامزدگی کا اصول قائم کریں جو انہی عناصر سے مرکب ہو جن سے برطانی ہندوستان میں حلقہائے رائے دہندگان کی تشکیل ہوتی ہے میرے نزدیک اصولاً والیان ریاست کو زائد از تناسب نیابت دینا صحیح نہیں۔ جب ریاستیں ہندوستانی تعاہد میں شریک ہونگی تو بعض خاص معاملات کی غرض سے شریک ہونگی۔ اگر ریاستوں کو زائد از تناسب نیابت نہ دی گئی تو ان معاملات پر غور و خوض کرتے وقت کسی کے نقصان کا اندیشہ نہ ہوگا کیونکہ ان معاملات کو جداگانہ مصالح یا تہذیب سے کوئی سروکار نہ ہوگا۔ اس لیئے ریاستوں کو زائد از تناسب نیابت دینے کی کوئی معقول وجہ نہو گی ریاستوں کی نیابت تناسب آبادی کے لحاظ سے ہونا چاہیئے۔ میرے خیال میں ریاست کے نمایندوں کو برطانی صوبوں کے اندرونی معاملات میں دخل دینے کی اجازت نہ ہونا چاہیئے ورنہ ان صوبوں کو ریاستوں کے اندرونی معاملات میں دخل دینے کا حق حاصل ہونا چاہیئے۔

جناب والا! آج صبح سر سپرو نے یہ کہا تھا کہ مسلمان ۳۰ فیصدی نیابت چاہتے ہیں۔ اور ریاستیں بھی ۳۰ فیصدی کی خواستگار ہیں تو اس صورت میں کثرت کیلیے کیا رہیگا؟ ریاستوں کے بارے میں جو میری رائے ہے وہ میں ابھی عرض کرچکا ہوں۔ مسلمان ہندوستانی تعاہد کی مجلس قانون ساز میں ۳۳ فیصدی نیابت چاہتے ہیں یعنی ۲۶ فیصدی برطانی ہندوستان کی طرف سے جہاں یہ انکا واقعی تناسب آبادی ہے اور ۷ فیصدی ریاستوں کی طرف سے۔

میں مالی مسائل کے بارے میں مجلس مالیات تعاہد (فیڈرل فائنانس کمیٹی) کے نتائج سے علی العموم متفق اور مجلس ماہرین کے قیام پر علی الخصوص مسرور ہوں جسکا لارڈ پیل کی رو داد کے چوتھے بند میں ذکر آگیا ہے مسٹر رنگاسوامی آئنگر نے ماتحت مجلس کے اجلاس منعقدہ ۲ اکتوبر میں یہ اصول بیان کیا تھا کہ تعاہدی محاصل تمام ارکان تعاہد پر یکساں عائد ہونگے، میں اس اصول سے بالکل متفق ہوں۔ مالی معاملات میں ریاستوں کیساتھ کسی رعایت کی ضرورت نہیں۔ میرے نزدیک سب کو اس خیال سے اتفاق ہوگا کہ صوبوں اور ریاستوں کو محاصل عائد کرنا کا اختیار رہنا چاہیئے بشرطیکہ انکے عائد کردہ محاصل تعاہدی حکومت کی تجویز محاصل کے منافی نہوں۔

رو داد کے بند ۱۳ میں یہ مذکور ہے کہ صوبوں اور ریاستوں کو محاصل عائد کرنے کے جو اختیارات دیئے جائیں انکے ساتھ یہ شرط ہو کہ ان اختیارات کا کسی ایسے طریقے سے استعمال نہ ہوگا جو تعاہدی حکومت کے کسی تجارتی معاہدہ یا بین الاقومی میثاق کے ماتحت اسکی اندرونی ذمہ داریوں کے منافی ہوگا میرے نزدیک یہ ریاستوں کے شاہانہ حقوق میں دست اندازی اور صوبوں کے اس حق مالیتی (فنانشل) یا (رسیڈوری پاور) میں دست درازی کے مرادف ہے جسکے بغیر صوبہ دار خود مختاری بے معنی اور مضحکہ خیز ہوگی۔

میرے خیال میں جن بین الاقومی اقرارناموں کا ارکان تعاہد کے حقوق مالیتی پر اثر پڑتا ہو انکی ایک ایسے نظام کے مطابق تین چوتھائی ارکان کی رائے سے تصدیق ہونا چاہیئے جو خاص اسی مقصد کے لیئے مرتب کیا گیا ہو یہی اصول ترمیم قانون انکم ٹیکس، آئینی قواعد باتحتی قانون مذکور اور ہنگامی اختیارات باتحتی بند ۲۸ رو داد مذکور تعاہد کو پنے تمام ارکان سے رقوم طلب کرنے کا حق حاصل ہونا چاہیئے اور اسلیئے یہ ترمیم بندہائے ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ تعاہدی میزانیہ (فیڈرل بجٹ) کی کمی کو فوراً پورا کرنے کیلیے صوبوں اور ریاستوں دونوں سے رقوم طلب کرنا چاہئیں۔

مجھے کسی ایسی تحقیقات پر اعتراض نہوگا جسکی بدولت ریاستیں اس اس مالی بار سے سبکدوش ہوجائیں جو انپر بسلسلہ رکنیت تعاہد یا کسی دوسری طرح عائد ہوتا ہو اور وہ غیر منصفانہ ثابت ہو مجھے بند ۲۳ سے بالکل اتفاق نہیں، یقیناً میری یہ رائے ہے کہ تعاہدی حکومت کو رکن تعاہد صوبوں اور ریاستوں کے قرضوں کی اشاعت کے اوقات کی تعئین میں مداخلت کا حق حاصل ہونا چاہیئے تاکہ ان قرضوں کا دوسرے صوبے دار یا تعاہدی قرضوں سے تعارض نہ ہوسکے۔ آیندہ تعاہدی قرضے صرف تعاہد کی مالگزاری نہیں بلکہ رکن تعاہد صوبوں اور ریاستوں کی مالگزاری کی بنیاد پر بھی لینے چاہئیں۔

اس موقع پر مجھے ان معاہدات کے بارے میں ایک لفظ کے کہنے کی اجازت دیجیئے جنکا محاصل سے تعلق ہے یہ میری پر زور رائے ہے کہ ایک مجلس قائم ہونا چاہیئے جسکے رکن تعاہد کے اجزائے انتظامی ہوں یہ مجلس اس امر کا فیصلہ کرے گی کہ کن معاہدات کی اس طرح تصدیق ہو جس سے صوبوں کے حقوق میں مداخلت بیجا نہ ہو۔

اب میں مجلس وزارت کی مجموعی ذمہ داری کے متعلق دو کلمے کہنا چاہتا ہوں، اس موضوع پر ماتحت مجلس دستور العمل صوبجات (پراونشل کانسٹی ٹیوشن سب کمیٹی) کی رو داد کے بند ۵ میں بحث کی گئی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ گذشتہ اصلاحات کے ابتدائی چند سالوں میں صوبہائے پنجاب و مدراس میں وزرا فی الجملہ مجموعی ذمہ داری کے ساتھ کام کرتی رہیں اور غالباً آیندہ اصلاحات کے زمانہ میں بھی کام کرتی رہیں لیکن دیگر مقامات پر ذمہ دار نظام (گروپ سسٹم) کے علاوہ اور کوئی نظام کامیاب نہ ہوگا۔ صوبجات بعض صورتوں میں متحد الجنس ہیں اس بنا پر اس قسم کے تجربے کے لیئے موزوں خیال کیئے جاسکتے ہیں لیکن کیا حسب تجویز بندہائے ۹ و ۱۰ رو داد مجلس تشکیل تعاہد اس قسم کا نظام ہندوستان کے سے اس ماتحت بر عظم میں آغاز کار کی حیثیت سے کامیاب ہوسکے گا جسکے مایۂ خمیر پر ریاستوں کے سے پریشان کن دماغ مختلف لحال عناصر کے علاوہ صوبجات متوسطہ صوبۂ بنگال اور صوبۂ سرحدی کے سے باہم غیر مماثل عناصر شامل ہونگے؟

سچ یہ ہے کہ خود مجلس مذکور کو اس امر کا احساس ہے کہ مجموعی ذمہ داری کے اصول پر ہندوستانی تعاہد کی مجلس وزارت کا مرتب کرنا دشوار ہے (ملاحظہ ہو بند ۲۶) اگر مجلس وزارت مجموعی حیثیت سے ذمہ دار ہوئی تو اسکا یہ نتیجہ ہوگا کہ جب کبھی بقائے وزارت کا سوال پیدا ہوگا تو خواہ مسئلہ زیر بحث کا اولاً صرف برطانی ہندوستان سے تعلق ہو" لیکن ہندوستانی ریاستوں کو ایسے موقع پر برطانی ہندوستان کے معاملات میں دست اندازی کا موقع ملیگا جو یقیناً بہت ہی نازیبا ہوگا۔

اب میں دو اور باتوں کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں اول تو میں آپ کی اجازت سے ایک ایسے انگلستان کے تعلیمیافتہ بیرسٹر کی حیثیت سے جسکو ہندوستان کے قانونی معاملات کا ۲۷ سالہ تجربہ حاصل ہے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پریوی کونسل اہل ہند کے لیئے عدل و انصاف کی ایک سد سکندری ہے، اسلیئے اگر پریوی کونسل کی طاقت و ذمہ داری کو ختم کرنیکی کوشش کی گئی تو میں اسکی پر زور مخالفت کرونگا۔ ہندوستان میں ایک ایسی عدالت کی ضرورت ہے جسے خواہ آپ عدالت اعلیٰ (سپریم کورٹ) کہیں یا عدالت تعاہد (فیڈرل کورٹ) لیکن پریوی کونسل کے فرائض کو اپنی ممتاز اور غیر مشکوک حالت میں قائم رہنا چاہیئے۔ ہم اہل ہند کو اس ملک کی سب سے بڑی عدالت کی دیانتداری پر کامل اعتماد ہے۔

میں آخر میں صوبجات کی تقسیم و حد بندی پر زور دینا چاہتا ہوں ہندوستان میں بالفعل صوبوں کی تقسیم و حد بندی غیر فطری ہے چونکہ صوبوں میں ہم جنسی کا پیدا کرنا ضروری ہے اسلیئے میرے خیال میں مجلس تشکیل تعاہد اور موتمر ہذا کا یہ فرض ہے کہ وہ کوئی ایسا انتظام کریں جنکی بدولت برطانی ہندوستان کے صوبوں کی آبادی میں موجودہ حالت سے زائد ہم جنسی و ہم رشتگی پیدا ہوسکے۔

امریکہ کو مہاتماجی کا پیغام

مہاتما گاندھی نے اہل امریکہ کے نام مندرجہ ذیل پیغام ارسال کیا ہے:-

"ایک خوفناک جنگ شروع کرنے کے قبل میری خواہش یہ ہے کہ میں اپنے متعدد امریکن دوستوں سے یہ امید کروں کہ وہ اسکی روداد کا مطالعہ کرتے ہیں اور مظلوم انسانوں کے لیئے اپنے اثر کو کام میں لائیں۔ ہندوستانی جنگ ایک قومی جنگ سے زائد ہے۔ وہ ایک بین الاقوامی اہمیت رکھتی ہے مجھے یقین کامل ہے کہ اگر میرے اہل ملک آخر تک عدم تشدد کی اسپرٹ پر قائم رہیں گے تو وہ دنیا میں ایک جدید دور کا اجرا کریں گے۔"

ڈاکٹر ٹیگور کا پیغام

کلکتہ ۲ جنوری۔ مہاتما گاندھی کیمتعلق ایشیا کے ملک الشعرا ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور نے مندرجہ ذیل بیان اخبارات میں شایع کرایا ہی۔ مہاتما گاندھی کو بغیر یہ موقع دیے ہوئے کہ وہ حکومت کیساتھ مصالحت کرسکیں گرفتار کرلیا گیا ہی۔ یہ واقعہ اس امر پر دلالت کرتا ہی کہ ملک کی تاریخ میں جو حکمرانوں اور رعایا کی دو پارٹیاں ہیں انمیں سے رعایا کو نہایت آسانی کیساتھ نظرانداز کیا جاسکتا ہی لیکن واقعات ہی

تلوار کی حکومت ہماری بربادی کا باعث ہوگی،،

لندن ۶ جنوری ۔ مسٹر جارج لینسبری نے نمایندہ ریوٹر سے بیان کیا کہ اگر ہندوستانیون کو ہم یقین دلادین کہ دیگر نوآبادیات کے مساوی ہم ہندوستان کو بھی حق نوآبادی دینا چاہتے ہین تو وہان ہمارے لئے بالکل امن ہوجاوے پارلیمنٹ منعقدہ ۲۵ فروری کو ہندوستانی معاملات پر بحث ہوگی ۔ لندن کے ایک جلسہ مین مسٹر موصوف نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ غلطی کی پہلی مثال ہے کہ گاندھی جیل مین ہین اور کانگریس خلاف قانون ہے ۔ عارضی طور پر زور روکا جا سکتا ہے لیکن ہمیشگی کے حل مین ناکامیابی ہے ۔ اگر برطانیہ ہندوستان مین تلوار کی قوت سے حکومت کرنا چاہتی ہے ہمین واپس آجانا چاہیئے کیونکہ تلوار ہمارے ہاتھون مین ٹوٹ جائے گی اور ہماری تباہی کا باعث ہوگا ۔ اگر ہم ایماندارانہ ہندوستانی قوم پرستون سے اشتراک عمل کرین تو نہ صرف ہندوستان مین امن ہوگا بلکہ برطانیہ کی تجارت مین بھی اضافہ ہوگا ۔ تیس کرور انسانون کی قوم کے جذبات کو روکنا امر محال ہے ۔

ضلع الہ آباد مین لگان مین معافی کے متعلق غور

الہ آباد ۶ جنوری ۔ ضلع الہ آباد مین موروثی لگان مین مزید معافی دیے جانے کے متعلق کاغذات مکمل ہو چکے ہین معلوم ہوا ہے کہ پہلے جتنی معافی کی منظوری ہوئی تھی اب اس سے سہ چند معافی دی جائے گی ۔

میان سر محمد شفیع کا عالمگیر ماتم

ملک معظم اور سر سیموئل ہور

ملک معظم ۔ اور سر سیموئیل ہور (وزیر ہند) نے سر محمد شفیع کی وفات پر تعزیت کے پیغامات بھیجے ہین ۔ اس وفات سے مرحوم کے گول میز کانفرنس اور لندن کے دیگر دوستون کو سخت رنج اور صدمہ پہنچا ہے ۔

وزیر اعظم مسٹر رامزے میکڈانلڈ

مسٹر رامزے میکڈانلڈ نے مندرجہ ذیل پیغام تعزیت بھیجا ہے ،، مین نے نہایت رنج و اندوہ کے ساتھ اپنے قدیم دوست کی وفات کی خبر سنی ۔ مین اپنے دلی رنج اور ہمدردی کا پیغام بھیجتا ہون ،،

آپ نے سر شفیع کی دختر بیگم شاہنواز کے نام بھی اسی قسم کا ایک تار بھیجا ہے ۔

مسٹر ویجووڈ بین سابق وزیر ہند

سر محمد شفیع کی وفات کی خبر سنکر مسٹر ویجووڈ بین وزیر ہند نے کہا کہ سر محمد شفیع گول میز کانفرنس کی ممتاز ہستیون مین سے ایک تھے مسلمانون کے حقوق کی دلیرانہ ترجمانی کے ساتھ ساتھ آپ نے ہندوستان کی نیشنلزم کے دعادی کو کبھی فراموش نہین کیا ۔ آپ نے کہا ۔ کہ مرحوم کے بے شمار دوستون کی ہمدردی لیڈی شفیع اور بیگم شاہنواز کے ساتھ ہے ،،

مسٹر محمد علی جینا

مسٹر محمد علی جینا نے کہا ۔ کہ ہندوستان ایک بہت بڑی صلح و آشتی کی ایک بہت بڑی طاقت سے محروم ہو گیا ہے ۔ سر محمد شفیع اس نازک وقت مین حکومت اور عوام کے لئے بہت کار آمد ثابت ہو سکتے تھے ۔

لارڈ ولنگڈن

لارڈ ولنگڈن والیسرائے ہند نے مندرجہ ذیل پیغام بھیجا ہے ،، آج صبح کی جانکاہ خبر سے جس قدر رنج مجھے پہونچا ہے مین اس کا اظہار نہین کر سکتا ۔ مین محسوس کرتا ہون کہ مین ایک نہایت قابل اعتماد دوست سے محروم ہو گیا ہون ،،

اس کے علاوہ گورنر پنجاب ۔ سر میلکم ہیلی گورنر یو پی ۔ گورنر صوبجات متوسط ۔ سر جارج شوسٹر وزیر خزانہ ۔ سر جارج بھور وزیر صنعت ۔ نواب بہاولپور ۔ مہترچترال مہاراجہ کپورتھلہ ۔ سر ابراہیم رحمت اللہ صدر اسمبلی ۔ سر فضل حسین صاحبزادہ علی خان ۔ فرزند سر آغا خان ۔ سر عبدالقادر جج لاہور ہائیکورٹ ۔ سر محمد اقبال ۔ شیخ عبدالعزیز سکریٹری انجمن حمایت اسلام لاہور ۔ سر محمد یعقوب ۔ ڈاکٹر گوکل چند نارنگ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ پنجاب ۔ ڈاکٹر نند لال کے نام قابل ذکر ہین ۔

سر محمد شفیع کی جگہ نواب چھتاری کا تقرر

نئی دہلی ۹ جنوری آنریبل نواب سر احمد سعید خان صاحب ہوم ممبر صوبہ متحدہ والیسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر سر محمد شفیع مرحوم کی جگہ مقرر کئے گئے ۔

یورپ کے پچیس ممالک کا ہندوستان سے اظہار ہمدردی

بمبئی ۵ جنوری ۔ جرمنی ۔ آسٹریا ۔ زیکوسلوکیا ۔ نیوزیلینڈ برطانیہ اور دیگر ممالک کے سرکردہ اصحاب جن مین مسٹر فلینسر براکوے ہیرلڈنگ ۔ ولفریڈ ولوک ۔ اور گریسبیٹن وغیرہ شامل ہین کے دستخطون سے کستوری بائی گاندھی کو مندرجہ ذیل بحری پیغام موصول ہوا ہے

،، پچیس ممالک انجمن کی مخالفین جنگ کی بین الاقوامی کونسل آپ سے اور مہاتما جی کے ہندوستانی پیروؤن سے ہمدردی کا اظہار کرتی ہے اور یقین دلاتی ہے کہ وہ ہندوستان کی آزادی کے مطالبہ اور عدم تشدد پر مبنی طریقہ کی حمایت کرے گی ۔

پارلیمنٹ مین مہاتما گاندھی اور سردار پٹیل کی گرفتاری کی گونج

لندن ۶ جنوری ۔ مزدور ممبران کے انتہا پسند ممبران کے اکثر ممبرون نے دستخط کر کے صدر پارلیمنٹ سے مطالبہ کیا ہے کہ اجلاس پارلیمنٹ جلد از جلد طلب کیا جائے تاکہ ان سوالات پر غور کیا جا سکے جو ملک کا مقابلہ کر رہے ہین ۔ ملکی صنعت ۔ انتہائی بربادی پر پہونچ چکی ہے ۔ مہاتما گاندھی اور سردار پٹیل کی گرفتاری سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت ایک خطرناک اور ناجائز پالیسی اختیار کر رہی ہے ۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ انگریز تیس کروڑ ہندوستانیون کے خلاف تشدد کی پالیسی اختیار کرینگے جس کا نتیجہ آخر مین بربادی ہوگا ۔

حکومت اور کانگریس کے درمیان مفاہمت ہونا ضروری ہے

ورنہ گول میز کی کمیٹیون کا کام سودمند ثابت ہوگا

معاصر ،، لیڈر ،، اپنے لیڈنگ آرٹیکل مین رقمطراز ہے کہ والیسرائے نے اپنی تقاریر مین اور حکومت ہند نے اپنے بیان مین اس امر پر زور دیا ہے کہ وزیر اعظم کے بیان جو کہ پارلیمنٹری وائٹ پیپر کے نام سے شائع کیا گیا تھا کی بنا پر ہندوستان کو آنے والی کمیٹیون کے ذریعہ گول میز کانفرنس کے کام کو رکھا جائے ۔ ہمین امید ہے کہ ان کو یہ معلوم کر کے صدمہ گذرے گا ۔ کہ ہندوستان مین عام طور پر اس کو پسندیدہ نگاہ سے نہین دیکھا جاتا ہے اور فیڈرل تعمیری سب کمیٹی کی کارروائیون کے تسلی بخش نہ ہونے کے باعث اس کے شروع مین جو اطمینان حاصل ہوا تھا ۔ دارالعلوم اور دارالامرا مین ۔ گورنمنٹ کی پالیسی کے حامیان کے بیانات نے اسی اطمینان کو مایوسی مین تبدیل کر دیا تھا ۔ ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت ہند کو ایک زیادہ تسلی بخش اور بہر نوع عزیز طریقہ سے کام لینا چاہیئے اگر وہ سرگرم ہندوستان کے موقع اشتراک عمل سے مایوس ہونا نہین چاہتی ۔

ہم یہ نہین کہتے کہ حکومت بغاوت کی حالت مین جبر و استبداد سے کام نہ لے لیکن ہم یہ ضرور کہین گے کہ حکومت کو اعتدال پسندی اور تحمل سے کام لینا چاہیئے اگر ایسا نہین کیا جائیگا تو عوام کو مصیبت کا سامنا کرنا پڑے گا اور عوام حکومت کے درمیان اختلافات کی خلیج وسیع ہو جائے گی ۔ ایسا راستہ تلاش کرنا ضروری ہے جس کو حکومت اور کانگریس دونون پسند کرین اور اس کے بغیر کوئی بھی شخص گول میز کانفرنس کی کمیٹیون کے ہندوستان مین کامیاب ہونے کی امید نہین کر سکتا ہے ۔ معاصر موصوف نے سر سپرو کی تجاویز کی حمایت کی ہے ۔

کانگریس کے لاکھون روپیہ پر گورنمنٹ کا قبضہ

بمبئی ۹ جنوری ۔ ہندوستان بھر مین کانگریس کی مہم کو گورنمنٹ نے بہت بڑی زک دی ۔ ڈپٹی کمشنر پٹیا گارہ اور دو انسپکٹران کے ملک کی سب سے زیادہ دولتمند مارواڑی دوکانون کا معائنہ کیا ۔ دو کانون پر نوٹس کی تعمیل کی گئی جسمین تحریر تھا کہ گورنمنٹ کو معلوم ہوا ہے کہ دوکانون مین غیر آئینی مجالس کا روپیہ جمع ہے لہذا حکم امتناعی جاری کیا جاتا ہے کہ لین دین بند کر دیا جائے ۔ دوکان کے مینیجنگ ڈائرکٹر نے اقرار کیا ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا لاکھ روپیہ دوکان مین جمع ہے جسکا اعلان کانگریس کی طرف سے کیا گیا ہے ۔

یہ درخت اور
LALIMLI
یہ نام
LALIMLI PURE WOOL
لال املی لوئیون
پر دیکھ لیجئے
قیمت
تین روپیہ آٹھ آنہ
فی لوئی
سے
مقامی ایجنٹ
مسرو چرنجی لال درگاداس
مسٹن روڈ کانپور
مفت نمونے
ڈیپارٹمنٹ نمبر ۸ سے طلب کیجئے
دی کانپور اولن ملز کانپور

آپکے چہرہ کی بے رونقی پاؤڈر سے دور نہ ہوگی

چہرہ پر کتنا ہی پاؤڈر لگا جاوے۔ لیکن رونق نہیں آسکتی۔ چہرہ پر رونق اور خوبصورت کرنیکے لئے صاف خون و صاف منی کی ضرورت ہے اس لئے آتنک ابحرہ گولیان کا استعمال کرین یہ گولیان قبض بدہضمی۔ خون اور منی کی خرابی دکمی جریان۔ احتلام۔ رقت منی وغیرہ کو دور کرکے جسم کو خون و منی سے پر کرکے لطف زندگی عطا کرتی ہین۔ چہرہ پر رونق اور بشاش ہوجائیگا جو ہزارون من پاؤڈر سے بھی ممکن نہین۔ قیمت فی ڈبہ صرف ایک روپیہ ۵ ڈبہ چار روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔ بچپن کی غلط کاریونسے پیدا ہونیوالی بیرونی نقائص کو صرف دو ہفتہ مین نابود کرکے پوری مردی حاصل کرنیکے لئے ایک شیشی طلا اردبی مرکب کا استعمال کرین۔ قیمت فی شیشی صرف پانچ روپیہ۔ مزید آگاہی کیلئے ۹۲ صفحات کی کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرمادین۔

وید شاستری۔ جام نگر۔ کاٹھیاوار

لوکل ایجنٹ:۔ مسرس عبدالکریم اینڈ سنس۔ مسٹن روڈ کانپور

ڈاکٹر ایچ ایل باٹلی والا اینڈ سنس کمپنی لمیٹڈ بمبئی کی
پچاس برس کی سودیشی دوائیں

باٹلی والے کا اگیو مکسچر	یہ دوا انفلوئنزا بخار روزانہ چوتھیا کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت صرف ۸
باٹلی والے کا ٹانک سیرپ	یہ دوا کمزور اور دبلے بچوں اور کمزور انسانوں کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت صرف ۱۲
باٹلی والے کا کولرا	یہ دوا ہیضہ کی بیماری اور گرمی سے قے دست روکنے کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ قیمت صرف ۱۳
باٹلی والے کا ڈاک مکسچر	یہ دوا درد سر درد گردہ اور رگ و پٹھے کے درد کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ قیمت صرف ۱۲
باٹلی والے کی کونین کی گولیاں	ایک گرین دو گرین کی بوتل میں اعلیٰ کونین سے بنی ہوئی ہیں قیمت ایک گرین کی بوتل ۸ دو گرین کی بوتل ۱۲
باٹلی والے کی قوت طاقت کی گولیاں	یہ گولیاں کمزور دبلے کم خون رقیق خون اور دھات کے واسطے بہت اکسیر ہے۔ قیمت صرف ۱۰
باٹلی والے کا داد کا مرہم	یہ مرہم کھجلی اور جلدی بیماری کے واسطے اکسیر ہے۔۔۔۔ قیمت ۶
باٹلی والے کا دانت کا منجن	یہ منجن دانتوں کو موتیوں کے مانند چمکدار بنادیتا ہے۔۔۔۔ قیمت ۶

ڈاک کا پتہ:۔ سیاپائی روڈ ڈاکخانہ کیڈل روڈ بمبئی

تار کا پتہ:۔ کواش پور بمبئی Cawashpur Bombay

ٹی ایس

ڈاکٹر۔ ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

SKB

پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دواوں کے بے مثل موجد

بچوں کا پیارا!

لال شربت (لال شربت) (REGD)

بچے۔ لڑکے اور پرسوتی کے لئے مثل آبحیات اکسیر ہے۔ میٹھا اور خوش ذائقہ ہونیکی وجہ سے بچے بڑے شوق سے پیتے ہیں۔ اس سے ان کی ہڈی مضبوط جسم قوی اور خون گاڑھا ہوکر کف۔ کھانسی بدہضمی دلاغری رفع ہوتی ہے۔ پرسوتی کی کمزوری اور ان میں دودھ کی کمی کو رفع کرنے کی اسمیں بے مثل طاقت ہے قیمت فی شیشی تیرہ آنے ۱۳ ڈاک محصول دس آنہ ۱۰ نمونہ کی شیشی دو آنہ جو صرف ایجنٹوں سے مل سکتی ہے۔

دب۔ دمہ (REGD)

(دمہ کی دوا)

لاکھوں مریضوں پر آزمودہ یہ دوا ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں مشہور ہے۔ دمہ خواہ کتنے ہی زور کا اٹھا ہووے ایک یا دو خوراک پیتے ہی دب جاتا ہے۔ دمہ کے جو مریض اور دوائیں کھا کر ناامید ہوئے ہوں اون کو اس دوا کی بھی آزمایش کرنی چاہیئے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ چھ آنہ ۱۶ ڈاک محصول سات آنہ ۷

نوٹ { ہماری دوائیں سب جگہ دوا خانوں میں فروخت ہوتی ہیں۔ ڈاک خرچ بہت زیادہ ہوگیا ہے اس لئے اسکی کفایت کے لحاظ سے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں۔

صیغہ نمبر (۷۵) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ کانپور نیا گنج میں محمد حنیف محمد نصیر صاحبان

مرض دمہ سوانس اور کھانسی کے لئے

سوانس کا ساری ویر

دمہ کھانسی نزلہ زکام درد سینہ بلغم کا گرنا۔ سردی۔ درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اوکیسہ کے استعمال سے نابود ہوکر بدن تندرست و توانا ہوجاتا ہے۔ قیمت بیس تولہ کے ڈبیہ ایک کی ۱۲

گربھامرت چورن

یہ دوا عورتوں کے لئے امرت سمان ہے حیض کی کمی بیشی بیقاعدگی دور کرکے حیض باقاعدہ لاتا ہے پیٹھ کا درد ہاتھ پیر کی اینٹھن اور رحم کی جملہ شکایتین دور کرکے بدن کو تندرست بناتا ہے قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو عہ

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر کاٹھیاوار

بمبئی برانچ۔ ۳۹۳ کالبا دیبی روڈ

کانپور ایجنٹ۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ

دہلی ایجنٹ۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک۔ آگرہ ایجنٹ۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب بہادر جج خفیفہ کانپور

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۵۶ نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۳۱ء

ٹھاکر دلدیکیسری قوم کورمی ساکن کنور پور ڈاکخانہ گوری کرن پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان مین ٹھاکر سائل نے ایک درخواست انسالونسی مشتہر قرار دیے جانے دیوالیہ کے گذرانی ہے اور عدالت نے اسکی سماعت کے لئے ۲۹ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا اجملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسی کو کوئی عذر نسبت درخواست انسالونسی کے ہو بروبرد عدالت ہذا بتاریخ معینہ پیش کرے درصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل مین لائی جاویگی

۲۱ دسمبر سنہ ۱۹۳۱ء بحکم آر۔ پی۔ شرما منصرم خفیفہ کانپور

(مہر عدالت)

ملزم کے سات سو صفحے پر بیان دیا

میرٹھ ۱۰ جنوری۔ مقدمہ سازش میرٹھ مین ملزم ڈانگے نے پورا ایک ماہ مین اپنا تحریری بیان ختم کیا بیانات سات سو صفحات پر ہے اب صرف ملزم نمبکار کا بیان باقی رہگیا ہے منجانب صفائی چار سو گواہان کے نام داخل کیے گئے ہین۔

کانگریس کے پچاس ہزار روپیہ پر پولیس کا قبضہ

بمبئی ۱۰ جنوری۔ سنٹرل بنک آف انڈیا اور پنجاب نیشنل بنک مین بمبئی صوبہ کانگریس کمیٹی پچاس ہزار روپیہ جمع تھا اسپر محکمہ خفیہ پولیس نے قبضہ کرلیا۔ یہ روپیہ تلک سوراج فنڈ بمبئی کانگریس کمیٹی کے نام سے اندراج تھا۔ مگر آرڈیننسون کے نفاذ پر متفرق اصحاب کے حسابات مین تبدیل کردیا گیا تھا پولیس نے حسابات کو چیک کرکے ادائیگی رد کردی۔

گاندھی جی کی گرفتاری پر پادریوں کا احتجاج

لندن ۶ جنوری۔ لندن کے تین پادریون نے اخبارات مین ایک دستخط شدہ بیان شایع کیا ہے کہ مہاتما گاندھی کی گرفتاری برطانوی سابقہ روایات آزادی کے خلاف ہوئی ہے اور ہم اسپر احتجاج کرتے ہین۔

ڈاکٹر انصاری کے جانشین سردار سردول سنگھ

نئی دہلی ۸ جنوری ڈاکٹر انصاری نے اپنی گرفتاری پر سردار سردول سنگھ کو اپنا جانشین مقرر کیا۔

THE SADAQAT CAWNPORE Rd: No. A,1424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
(احسن بسمی ج)

ہفتہ وار

صداقت

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

کانپور

قیمت
سالانہ ... ۳ؔ / شش ماہی ... عہ / سہ ماہی ... ۱ؔ۲
فی پرچہ ایک آنہ
ممالک غیر سے سالانہ ... ۶ؔ / شش ماہی ... للعہ / سہ ماہی ... عہ

جلد ۱۵ | کان پور، چہارشنبہ ۲۰ جنوری ۱۹۳۲ء مطابق ۱۱ رمضان ۱۳۵۰ھ | نمبر ۳

سچ تو یہ ہے راز ہستی آرزوئے دل میں ہے

(از حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب مناذ کا صدیقی)

قیس کا دعویٰ ہے لیلیٰ صرف اسی کے دل میں ہے
لوگ کہتے ہیں نہیں - وہ پردۂ محمل میں ہے

راز الفت ہے کہاں؟ مستور میرے دل میں ہے
سبکو دھوکا ہے کہ بے پردہ کسی محفل میں ہے

دلنشین وہ کیا ہوئے اسرار سارے کھل گئے
میرے دل کی آرزو کا چرچا ہر اک محفل میں ہے

ارتباط چشم و دل کا نام رکھا حسن و عشق
حسن ہے چتون میں انکی عشق میرے دل میں ہے

کفر ہے شرع محبت میں وفا سے انحراف
استقامت کی سرشت قبضۂ قاتل میں ہے

کیوں نہ تڑپے روح قالب میں شہادت کیلئے
کس ادا سے ہم دیکھنا خنجر کف قاتل میں ہے

آرزو کیا دل سے نکلی دل ہی مردہ ہو گیا
سچ تو یہ ہے راز ہستی آرزوئے دل میں ہے

دیکھنے والے تماشا خود تماشہ ہو گئے
آخری ہچکی کیا جادو دم بسمل میں ہے

پاس ناموس محبت خواہش دیدار دوست
جمع ہیں بالین پہ میری جان کس مشکل میں ہے

جو مرا ہمراز تھا آخر وہی نکلا رقیب
بیوفائی سچ بتا اکس کس کے آب و گل میں ہے

باعزیمت جو ہیں ہم آغوش مقصد ہیں فنا
تو ابھی تک مبتلا اندیشۂ منزل میں ہے

رہ آرہی ہیں مگر اس حقیقت میں بھی شک و شبہ کی گنجایش نہیں کہ وہ ایک ایسے وقت میں آرہی ہیں جب حکومت اور کانگریس کے تعلقات کی کشیدگی سے ملک کی فضا مکدر ہو رہی ہے اگر ان کمیٹیوں کے تعمیری کام میں کسی قسم کی رکاوٹ واقع ہوئی تو یہ ایک انتہائی بدقسمتی کی دلیل ہوگی اور بیرونی ممالک میں یہ خیال جڑ پکڑ جائے گا کہ حکومت کسی تعمیری پالیسی پر عامل نہیں اگر حکومت نے تعمیری پروگرام کے متعلق اپنی پالیسی کو کامیاب بنانے کے لیے ساز گار فضا پیدا کی تو یہ اس سے بھی زیادہ بدنصیبی کی نشانی ہوگی اور جو حالات اسوقت پیدا ہو گئے ہیں ان کے پیش نظر یہ کوئی آسان کام نہیں - اگر اس کوشش میں حکومت نے ایک غلط قدم بھی اٹھایا

(باقی صفحہ ۸ پر ملاحظہ ہو)

ملک کی سیاسی حالت پر سر تیج بہادر سپرو کا تبصرہ

الہ آباد ۱۷ جنوری - سر تیج بہادر سپرو نے موجودہ صورت حالات کے متعلق کل ایک اہم بیان شایع کیا ہے آپ فرماتے ہیں کہ انگلستان سے میری واپسی کے بعد گذشتہ ہفتہ کے دوران میں واقعات اس سرعت کے ساتھ وقوع پذیر ہو رہے ہیں کہ یہ کہنا بالکل ناممکن ہے کہ موجودہ جد و جہد کا نتیجہ کیا ہوگا متعدد دیگر اصحاب کی طرح میں بھی اس امر کا اظہار افسوس کرتا ہوں کہ وائسرائے اور گاندھی جی کے درمیان ملاقات کا انتظام نہ ہو سکا ذاتی طور پر میرا خیال ہے کہ گاندھی جی کو وائسرائے سے ملاقات کرنے کا موقع دیدینا چاہیئے تھا۔ تاکہ وہ اپنا نقطۂ نگاہ پیش کر سکتے گو ان میں سے کوئی بھی، اپنی پوزیشن کے استحکام کے متعلق دوسرے کو قائل کرانے کے قابل نہ تھا۔ یہ بات کہ گاندھی جی وائسرائے سے ملاقات کرنے کے لئے بہت بیقرار تھے اس خط سے صاف ثابت ہوتا ہے جو مجھے انکی طرف سے کل ایسے وقت میں موصول ہوا جب انکی گرفتاری کی خبر الہ آباد پہونچ چکی تھی۔ انگلستان روانہ ہونے سے قبل میں نے متعدد مقتدر انگریزوں سے اپنی رائے کا اظہار کیا تھا کہ ہمیں اس امر کے لئے کوشش کرنی چاہیئے کہ کمیٹیوں کے کام میں گاندھی جی کا تعاون متواتر حاصل رہے اب یہ بات ناممکن ہو گئی ہے اور اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ہماری مشکلات میں اضافہ ہو جائیگا - میں نے موجودہ صورت حالات کے متعلق ایک پہلو پر رائے زنی کی ہے اب میرا فرض ہے کہ میں یہ بھی بیان کروں کہ میں گاندھی جی سے کیا کہہ چکا ہوں، تحریک عدم ادائی لگان کے متعلق میرا یقین ہے کہ اس تحریک کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ بہت جلد ملک کی دو جماعتوں کے درمیان جنگ شروع ہو جائے گی اسکا مطلب یہ نہیں کہ میں اس تباہ حالی کے زمانے میں مزارعین کو اقتصادی امداد دینے کے مخالف ہوں اسکے برخلاف میں بہت مسرور ہونگا اگر ان کی حقیقی اعانت کی جائے لیکن اقتصادی مشکلات کا حل اقتصادی ذرائع سے ہونا چاہئے - میرے خیال میں تحریک عدم ادائی لگان میں نہ تو مزارعین کو کسی قسم کی دلچسپی ہو سکتی ہے نہ مالکان آراضی کو لیکن اس تحریک سے ... اس خطرہ کا امکان ہے کہ موجودہ سماجی نظام بالکل تباہ و برباد ہو جائے۔ اس سلسلہ میں تمام مطبوعہ کاغذات کا مطالعہ کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ سر میلکم ہیلی (گورنر یو۔ پی) ...... اس دلکش اور فیاضانہ پالیسی پر عمل کرتے رہے ہیں لیکن اگر مقامی حکومت کی اس پالیسی کے متعلق کسی قسم کی بے اطمینانی تھی تو گفت و شنید کے لئے میدان وسیع تھا میں یہ محسوس کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ کانگریس کمیٹی کا فیصلہ جلد بازی کا نتیجہ ہے۔

الہ آباد ۱۵ جنوری - سر تیج بہادر سپرو نے صوبہ سرحد کے متعلق کسی رائے کا اظہار نہیں کیا - بنگال آرڈیننس کے متعلق سر تیج بہادر سپرو نے لندن میں گاندھی جی کو یہ مشورہ دیا تھا کہ وہ بنگال کا دورہ کر کے معمولی صورت حالات بحال کرنے کے لیے اپنے اقتدار کو کام میں لائیں - سر تیج بہادر سپرو نے اپنے اس بیان کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ سول نافرمانی کے احیاء کے متعلق کانگریس کی مجلس عاملہ کی قرار دادوں یا گورنر جنرل کے منظور کردہ آرڈیننسوں یا گاندھی جی اور دیگر رہنماؤں کی گرفتاری سے ملک کی صورت حالات مستقل طور پر بہتر نہیں ہو سکتی - اسمیں کوئی شک نہیں کہ وزیر اعظم کی مقرر کردہ کمیٹیاں ہند

بسم اللہ الرحمن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
جمال پر توحق عزم مستقل ہے زبان پر بھی وہی جو ہر نہ لیں سے
اسن سبھی
ہفتہ وار
صداقت
کانپور چہارشنبہ ۲۰ جنوری ۱۹۳۲ء

ہندوستان سے سونے کی روانگی

گذشتہ اکتوبر سے سونا نہایت کثرت سے یعنی اوسطاً فی ہفتہ ۲۵ لاکھ ۱۲ ہزار پونڈ کے حساب سے ہندوستان سے انگلستان جارہا ہے چنانچہ گذشتہ تین ماہ میں سونے کی روانگی کے اعداد و شمار دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۶ دسمبر ۱۹۳۱ء تک ہندوستان سے لندن کے لئے ایک کروڑ ۱۰ لاکھ پونڈ سونا جاچکا ہے۔

۸ جنوری کو جو جہاز بمبئی سے لندن کے لئے روانہ ہوا ہے اس میں ۳۵ لاکھ کا سونا بھیجا گیا ہے اس غیر معمولی سونے کی روانگی کے اضافہ سے عام طور پر کاروباری طبقہ میں یہ خیال ہوتا ہے کہ آخر جنوری تک کل ۱۶ کروڑ پونڈ کا سونا ہندوستان سے باہر چلا جائے گا۔

سونے کی روانگی کی بڑی وجہ بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ سونا گران ہوگیا ہے اسلئے کاروباری طبقہ سونے کو ہندوستان سے لیجا کر انگلستان میں پونڈ کی صورت میں تبدیل کرلیتا ہے اور اس تبدیلی کی وجہ سے اسکو کثیر فائدہ ہوتا ہے مگراسی کیساتھ کاروباری طبقہ میں ایک افواہ یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ عنقریب انگلستان بھی جاپان کی طرح بعض دیگر ممالک میں طلائی معیار گولڈ اسٹینڈرڈ کو منسوخ کرنے والا ہے اسلئے کاروباری طبقہ عجلت کے ساتھ سونے کی درآمد کرکے کثیر فائدہ اٹھانے کی کوشش میں منہمک ہے۔

بہرحال ہندوستان سے سونے کی روانگی کی وجہ چاہے کچھ ہو مگر اسکا ایک نتیجہ تو ظاہر ہے کہ انگریزی پونڈ کی ساکھ باوجود اسکے کہ انگلستان میں سونا رائج نہیں دوسرے ملکوں میں بڑھ رہی ہے۔

اسمیں شک نہیں کہ سونے کے گران ہوجانے سے پونڈ کے مبادلہ میں غیر معمولی نفع ہے اور انگلستان کی مصنوعات بہ نسبت پہلے کے آج زیادہ مقدار میں کم روپیہ خرچ کرنے پر حاصل ہوسکتی ہیں۔ لیکن اسی کے ساتھ اس سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اس کثرت سے سونے کی روانگی سے غریب ہندوستان کے افلاس میں بہت کچھ اضافہ ہوجائیگا۔

اگرچہ ہندوستانی کاروباری طبقہ کی طرف سے متعدد بار حکومت سے یہ درخواست کی جاچکی ہے کہ وہ سونے کی روانگی کو قوانین کے ذریعہ سے روکے ورنہ کاروباری حالت کو سخت نقصان ہوپہنچے گا مگر افسوس کہ حکومت نے ابتک اس طرف مطلق توجہ نہیں کی۔

ہمارا خیال ہے کہ حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ ایک ملک کا سونا دوسرے ملک میں جانے کو قانون کے ذریعہ سے روکے تاکہ تجارتی نظام خراب نہ ہونے پائے۔ ہم حکومت سے یہ امید کرتے ہیں کہ وہ سونے کی روانگی کے متعلق کوئی عملی قدم

سبد گل

مولانا شوکت علی صاحب ادام اللہ اجلالہ بھی عجیب و غریب انسان ہیں، جو بات آپکے دماغ شریف میں آتی ہے وہ دنیا میں کسی دوسرے انسان کی کھوپڑی میں آہی نہیں سکتی، آپ نے ہندوستان سے باہر بیٹھکر ہندوستانی مسلمانوں کے لئے ایک انوکھی تجویز اختراع فرمائی ہے، آپ نے اعلان کیا ہے کہ آیندہ سے میں اپنی زندگی خاکسارانہ بسر کیا کرونگا اور اپنے آپ کو مسلمانوں کا ایک ادنی خادم تصور کیا کرونگا، چونکہ اب میں خاکسار ہوگیا ہوں اسلئے مجھ پر لازم ہے کہ میں کپڑے بھی خاکی پہنوں۔

یہانتک تو مولانا کی تجویز اپنی ذات ہی تک محدود تھی، ذرا آگے چلکر وسعت اختیار فرماتے ہیں، اور ارشاد ہوتا ہے کہ چونکہ میں اب خاکی کپڑے استعمال کیا کرونگا اسلئے ہندوستان کے تمام مسلمانوں کو بھی اس تجویز پر لبیک کہتے ہوئے خاکی کپڑے پہن لینے چاہئیں۔

مسلمانوں کے لئے آپ نے سب سے عمدہ اور زرین موقع عید کا سمجھا ہے اور مشورہ دیا ہے کہ وہ اس مبارک دن کے لئے خاکی کپڑے پہلے سے بنوالیں آپ اس تجویز کے ہر منطقی پہلو پر ایک غائر نظر ڈالیں تو آپ کو معلوم ہوجائے گا کہ یہ کسی معمولی انسان کے دماغ کی پیداوار نہیں ہے، بلکہ اسکا مصنف وہ بھاری بھرکم انسان ہے جسکی جلالتمآبی اسے خلافت کے خواب دکھا چکی ہے، اور آج بھی فلسطین میں بیٹھا ہوا وہ یہی چاہتا ہے کہ کسی طرح وہ سلطان عبدالمجید کے سر کا اترا ہوا تاج خلافت اپنے سر پر رکھے، اور دنیا کو دکھادے کہ بمبئی کو بے معنی طور پر دارالخلافہ نہیں بنایا گیا تھا بلکہ یہ بھی راز درون پردہ ہے۔

الٰہا کہ ہندوستان کو افلاس کی خلیج میں گرنے نہ دیگی۔

اخباروں کی زبان بندی

صوبہ کی حکومت کی طرف سے ایک مطبوعہ حکمنامہ تمام اخبارات کو موصول ہوا ہے جسکا ترجمہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں کہ:۔

"حکومت ہند نے لوکل حکومتوں سے درخواست کی ہے کہ وہ اخبارات کو متنبہ کردیں کہ ایسی بات کی اشاعت کہ جسکا تعلق سول نافرمانی کے پروگرام کی تیاری سے ہو خبر یا اشتہار کی صورت میں شائع کی جائے پر اخبار متعلقہ دفعہ ۱۷ (۱) قانون ترمیم ضابطہ فوجداری یا دفعہ ۳ آرڈیننس اخبارات کا مستوجب ہوگا"

تلاشی

(بقیہ آئینہ کانپور)

گذشتہ ہفتہ پولیس نے کاردنیشن پریس اور گنگا نرائن بہاری لال کی دوکان کی تلاشی لی۔

گرفتاریاں

مسٹر آلکرشن سرلا ڈیڑ پرتاپ کی ضمانت منسوخ کرکے انکو گرفتار کرلیا گیا ہے مسٹر ہری ہرناتھ شاستری اور مسٹر بالکرشن میونسپل کمشنر بھی گرفتار کرلئے گئے ہیں گذشتہ ہفتہ میں ۱۵ کے اندر تقریباً دیہاتی سرگرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔

زمیندار سبھا کے جلسے

نرول میں زمینداروں اور کاشتکاروں کا ایک جلسہ ہوا جسمیں کیپٹن ایبٹسن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک پرمغز تقریر کی اور صحیح حالات

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ

۷ جنوری ۱۹۳۲ء کے میونسپل بورڈ کے جلسہ میں آیندہ سال کے لئے کمیٹیوں کے مندرجہ ذیل حضرات چیرمین منتخب ہوئے ہیں:۔

کمیٹی	چیرمین
۱۔ مالی کمیٹی	رائے صاحب لالہ جگوانداس
۲۔ واٹرورکس کمیٹی	مسٹر رائن
۳۔ پبلک ہیلتھ کمیٹی	خانصاحب شیخ محمد ابراہیم
۴۔ پبلک ورکس کمیٹی	شیخ محمد حنیف
۵۔ روڈ ڈیپارٹمنٹ کمیٹی	بابو درگا شنکر میوال
۶۔ سول لین ٹیکس کمیٹی	پنڈت رامیشور دیال دید
۷۔ سٹی ٹیکس کمیٹی	پنڈت اجودھیا ناتھ تواری
۸۔ بلڈنگ ایگزیمنیشن کمیٹی	بابو کیدار ناتھ مرارکا
۹۔ ایجوکیشن کمیٹی	بابو پرچند سروپ
۱۰۔ اسکول کمیٹی	حاجی قمرالدین
۱۱۔ گنگا سدھار کمیٹی	پنڈت رگھبر دیال بھٹ
۱۲۔ ٹاؤن امپرومنٹ کمیٹی	بابو ہنومنت کمار چیڑچی
۱۳۔ لیسنسنگ افسر	بابو دوار کا پرشاد سنگھ
سکریٹری تعلیمی کمیٹی	بابو نرائن پرشاد نگم

امسال پارک کمیٹی کو ٹاؤن امپرومنٹ ٹرسٹ کمیٹی میں اور مسلم قبرستان کو پبلک ہیلتھ کمیٹی میں اور برننگ گھاٹ کو گنگا سدھار کمیٹی میں شامل کرنے بجائے ۱۶ کے ۱۳ کمیٹیاں رکھی گئی ہیں۔

گذشتہ سال کمیٹیوں کے چیرمینی کے لئے ۷ مسلمان منتخب ہوئے تھے مگر امسال صرف ۳ مسلمان منتخب ہوسکے ہیں۔

جھنڈا

گذشتہ ہفتہ میونسپل بورڈ نے حکومت کے ایما سے اپنے دفتر پرسے کانگریس کا جھنڈا اتار دیا ہے۔

تعزیری ٹیکس

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جنرل گنج ہٹیا چوک اور صرافہ کے ہندو دوکانداروں اور مالکان مکان کو ذیل کا نوٹس دیا ہے:۔

اسوقت کانپور میں جو ایجیٹیشن ہورہا ہے وہ محض کانگریسیوں کی وجہ سے ہے اور موجودہ زائد پولیس بھی اسی ایجی ٹیشن کیوجہ سے ابتک نہیں ہٹائی جاسکی۔ اسلئے اس زائد پولیس کا ٹیکس بھی انھیں محلوں کے رہنے والوں پر مساوی طور پر تحقیقات کے بعد تقسیم کردیا جائے گا۔ چونکہ ان محلوں کے دوکانداران اور مالکان مکان اپنے مکانات کو کانگریس کی کارروائیوں کے لئے کانگریسیوں کو دیدیتے ہیں۔ اسلئے اپر یہ ٹیکس کیوں نہ دوچند کردیا جائے البتہ وہ لوگ اس سے مستثنیٰ کردیئے جائینگے جو اپنا تحریری بیان دیکر یہ ثابت کرینگے کہ ان جھگڑوں سے انکو کوئی تعلق نہیں

ہڑتال

۱۸ جنوری کو ہندو دوکانداروں نے شہر میں ہڑتال کی کانگریس کی طرف سے جلوس بھی اٹھنے والا تھا مگر پولیس کی مستعدی کی وجہ سے کوئی واقعی جلوس اٹھنے نہیں پایا۔ آج پولیس نے ۱۳ آدمیوں کو گرفتار کیا رات کو صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کرفیو آرڈر کا نفاذ کردیا تھا۔

سیاسی انجمنیں ناجائز

حکومت نے کانپور کی مندرجہ ذیل انجمنوں کو غیر قانونی جماعتیں قرار دیدیا ہے:۔

(۱) ڈسٹرکٹ اور تحصیل کانگریس کمیٹیاں (۲) یوتھ لیگ (۳) نوجوان بھارت سبھا (۴) کسان سبھا (۵) ہندوستانی سیوادل۔

نقد و تبصرہ

احقاق حق

مہاتما گاندھی کی خود نوشت سوانح عمری کا اردو ترجمہ ڈاکٹر سید عابد صاحب نے "تلاش حق" کے نام سے شایع کیا تھا۔

اسی تلاش حق پر مولوی محمد ادریس خان صاحب نے تبصرہ کیا ہے اور اسکا نام احقاق حق رکھا ہے اس تبصرہ میں مولوی صاحب موصوف نے نہایت تحقیق و متانت سے مہاتما گاندھی کے بعض اقوال سے اختلاف کرتے ہوئے یہ ثابت کیا ہے کہ اگر ان اقوال کو مان لیا جائے تو دنیا کو ایک جدید مذہب سے سامنا کرنا پڑیگا۔ اور ممکن ہے کہ اس سے بہت کچھ نقائص پیدا ہوں۔ کتاب تحقیق و تدقیق کے لحاظ سے قابل قدر ہے۔ تقطیع چھوٹی ۹۶ صفحات۔ قیمت ۵/

ملنے کا پتہ:۔ منیجر عبرت۔ نجیب آباد۔ یو۔ پی

کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ

کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کی گذشتہ سال مختتمہ ۳۱ مارچ ۱۹۳۱ء کی سالانہ رپورٹ کے سرسری معائنہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پورے سال میں بورڈ کے کل ۱۲ جلسے ہوئے جنمیں سے ایک کورم نہ ہونے کی وجہ سے اور دوسرا پنڈت موتی لال نہرو کی وفات کی وجہ سے ملتوی ہوا۔ گذشتہ سال ممبران کی حاضری کا اوسط بھی اچھا رہا۔

اس سال بورڈ کی کل آمدنی ۴۴۰۶۱۶ روپیہ اور خرچ ۴۳۶۰۷۴ روپیہ ہوا۔ گذشتہ سال کی آمدنی و خرچ دونوں نسبتاً زیادہ تھے آمدنی میں کمی کے وجوہات میں سے خاص سبب مالی دقت اور نان کوآپریشن اور لگان نہ ادا کرنے کی تحریک ہے خرچ کی کمی کا سبب آمدنی کی کمی اور گذشتہ سال کا ہندو مسلم فساد ہے جسکی وجہ سے بہت سے بلوں کی ادائی سال کے اندر نہیں ہو سکی۔ اسکے علاوہ بابو رام نرائن گرگ چیرمین نے بورڈ کے اخراجات میں کمی کی طرف خاص طور سے توجہ کی۔ پھر بھی دس سال سے جو برابر آمدنی میں کمی ہو رہی ہے وہ ایک سال میں کس طرح پوری ہو سکتی تھی۔ کمشنر صاحب الہ آباد ڈویزن نے آپ کی ان کوششوں کی تعریف کرتے ہوئے لکھا تھا کہ "میں موجودہ چیرمین کی کوششوں اور بورڈ کی مالی حالت میں ترقی کرنے کی تدبیر کی داد دیتا ہوں"۔

خرچ کی کمی قائم رکھنے کی ایک خاص تدبیر کمشنر صاحب نے بورڈ کو یہ بتلائی تھی کہ وہ تعلیم پر اپنا خرچ کم کردے اسلئے ضلع کے کچھ اسکولوں کو بند کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔

ہم بورڈ کی اس پالیسی کی ہرگز تائید نہیں کر سکتے بورڈ کو ہرگز اسکولوں کو بند نہیں کرنا چاہیئے۔

رپورٹ میں جانوروں کی اچھی نسل بڑھانے کی تدبیروں کے ذکر کے بعد جانوروں کے اسپتالوں کا ذکر ہے گذشتہ سال کی طرح بورڈ کے ۶ اسپتال جاری رہے اور انمیں جانوروں کا علاج کرنے والے ۷ ڈاکٹر برکام کرتے رہے شہر اور بیتارہ کے اسپتال اپنی خاص عمارتوں میں ہیں لیکن دوسرے اسپتالوں کی عمارت درست کا کام روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے نہیں ہو سکا چونکہ میونسپل بورڈ نے جانوروں کے لئے خود اسپتال بنالیا ہے اسلئے شہر کا اسپتال بھی دیہات کی طرف بہت جلد جائیگا۔ اس سال ان اسپتالوں میں ۴۲۱۴۹ جانوروں کا علاج ہوا۔

اسکے علاوہ بورڈ کے دیہاتوں میں ۱۸ اسپتال ہیں جن میں تنخواہ دار اور آنریری ڈاکٹر کام کرتے ہیں۔ اس سال ۸۳۵۱۴۰ آدمیوں نے یہاں اپنا علاج کرایا۔ یہ تعداد پچھلے سال سے زیادہ ہے۔ روپیہ کی کمی سے ان اسپتالوں کی ترقی کے بہت سے کام بند پڑے ہیں اور ایک اسپتال کی شاخ ۲۳ جنوری ۱۹۳۱ء سے بند ہو گئی۔ اس اسپتال کے ڈاکٹر کو نان کوآپریشن کی تحریک میں شامل ہونے کی وجہ سے علیحدہ کردیا گیا تھا۔ معلوم نہیں اس عہدہ پر کوئی دوسرا شخص کیوں مقرر نہیں کیا گیا۔

بورڈ کے مطب اور ادوشدھالیے بھی ہیں۔ اس سال مطب تو سب کے سب بدستور قائم رہے لیکن ایک ادوشدھالیہ بند کردیا گیا اسکے بعد ایک ہومیوپیتھک دواخانہ بھی کھولا گیا ہے۔ اس سے لوگوں کو کافی فائدہ ہوا ہے۔ ان دواخانوں میں ۱۲۶۶۱۳ مریض زیر علاج رہے۔ یہ دیسی دواخانے دیہاتوں میں بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ ڈسٹرکٹ بورڈ نے اتفاق رائے سے موجودہ چیرمین صاحب کے کام کی تعریف کا رزولیوشن پاس کیا ہے۔

وزیر ہند کا اہم بیان

گول میز کانفرنس کی تجویز کردہ کمیٹیوں کے اراکین کی روانگی کے بعد ہی سر سیموئل ہور۔ وزیر ہند نے اخبارات کے نمائندوں کے مجمع میں ہندوستان کی موجودہ حالت اور حکومت کی انسدادی کارروائیوں کے متعلق ایک اہم بیان دیا اس بیان میں انھوں نے یہ توقع ظاہر کی کہ حکومت ہند ان غیر معمولی قوانین کو جو نہی اسے واپس لینے کا وقت آگیا فوراً واپس لے لیگی۔

لڑائی تو مجبوراً کرنی پڑی

انہوں نے کہا کہ لڑائی تو ہم پر زبردستی عائد کر دی گئی اور ہمیں اعلان جنگ مجبوراً قبول کرنا پڑا۔ جس وقت تک اس کی ضرورت رہیگی ہم برابر جنگ کرینگے لیکن میں اس قسم کے طریقوں کو کہنہ طریقے سمجھتا ہوں دو ہی ہفتہ کے اندر ہم لوگ جنیوا میں تحدید اسلحہ اور بین الاقوامی قیام امن کے مسئلہ کو طے کرنے میں مشغول ہوں گے۔

سرحد کی نازک حالت

اس کے بعد سر سیموئل ہور نے ہندوستان کے سیاسی حالات کی تفصیل بیان کی اور کہا کہ اگر حکومت اس چیلنج کو قبول نہ کرتی جو اس کے سامنے پیش کیا گیا تھا تو صوبہ سرحد کی حالت تو پچاس یا سو برس پیچھے ہو جاتی دو سرخ قمیص یا بدالوں کا مسئلہ ایسا تھا کہ اگر حکومت اس کا سدباب نہ کرتی تو اس کو وہاں سے اپنے وجود کو ختم کرنا پڑتا۔ اسی طرح بنگال میں بھی وہ صرف وہی کارروائیاں اختیار کر رہی ہے جو ان حالات میں ایک خود دارانہ حکومت کو اختیار کرنا چاہیئے۔ یہ زیادہ مناسب خیال کیا گیا کہ ابتدا ہی میں اور ایک ہی دفعہ اس قسم کی کارروائی اختیار کیجائے۔ جو تمام شورش کو روک دے بجائے اس کے کہ تھوڑی تھوڑی رہ رہکر اختیار کیجائے۔

حکومت ہو کر رہے گی

سر سیموئل ہور نے اپنے ہندوستانیوں سے یہ توقع کی کہ وہ اسے اچھی طرح محسوس کرلیں گے کہ حکومت نے حکمرانی کا پورا تہیہ کر لیا ہے۔ اسلئے وہ وہی طریقہ اختیار کریگی جو اس صورت میں مناسب ہو۔ انہوں نے کہا کہ "جبتک ہندوستان کی ذمہ داریاں ہمپر ہیں ہم برابر حکومت کریں گے"۔ اختیار کردہ کارروائیوں کا حوالہ دیتے ہوئے سر سیموئل ہور نے کہا کہ اسوقت تک جو کچھ کیا جا چکا ہے اس کا نتیجہ بہت اچھا ہوا ہے اور وہ کارروائیاں کامیاب ہیں بنگال میں اب زیادہ سکون اور اطمینان ہے۔

گاندھی جی کی رہائی اور جلاوطنی،

انہوں نے گاندھی جی کی رہائی یا جلاوطنی وغیرہ کے متعلق کسی قسم کے سوالات کا جواب دینے سے قطعاً انکار کیا لیکن کہا کہ "مجھے امید تھی کہ گاندھی جی کا اعتدال کا طریقہ اختیار کرتے۔ لیکن کانگریس کا انتہا پسند عنصر اس قدر آگے بڑھ چکا تھا کہ اب اس مشین کا گاندھی جی کے لئے روکنا ناممکن تھا"۔ سر سیموئل ہور نے یہ بھی کہا کہ عمال حکومت کا ہرگز یہ منشا نہیں ہے کہ وہ ان ہنگامی قوانین کو ضرورت سے ایک گھنٹہ بھی زیادہ نافذ رکھیں۔ اگر اشتراک عمل کا پھر کوئی جدید جذبہ پیدا ہوا تو انکی طرف سے اسکا یقیناً خیر مقدم کیا جائیگا

گول میز کانفرنس کی کرسیاں

"میں یہ ہرگز نہیں چاہتا کہ گول میز کانفرنس کی وہ کرسیاں جو گذشتہ اجلاس میں پر تھیں۔ آئندہ خالی رہیں بلکہ مجھکو امید ہے کہ وہ جلد پر ہو جائیں گی۔ ہمیں ہندوستان کے مختلف سیاسی طبقوں کے ساتھ اعتماد کرنے میں بڑی مسرت ہوگی"۔

والسرائے اور ملازمین کی خدمات کا اعتراف

سر سیموئل نے والسرائے اور حکومت کے تمام ملازمین کی خدمات کا اعتراف کیا کہ انہوں نے صورت حال کا مقابلہ کرنے میں بڑی تندہی سے کام لیا۔

"زمیندار" کی اشاعت کا عارضی التوا

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن ؛ پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

"زمیندار" کو اعلاء کلمۃ الحق کی پاداش میں جن شدائد و مصائب کا مقابلہ کرنا پڑا اس کا اعتراف ایک نیا کوہ ہے۔ اس سلسلہ مصائب کی نئی کڑی یہ ہے کہ ملک احمد یار کے نام کا ڈیکلریشن منسوخ ہو جانیکے بعد مولانا اختر علی خان آج اپنے نام کا ڈیکلریشن داخل کرنے گئے۔ تو مسٹر لوئس اڈیشنل مجسٹریٹ لاہور نے صاف کہدیا کہ ڈیکلریشن اسوقت تک منظور نہیں ہو سکتا جبتک پریس آرڈیننس کے ماتحت دو ہزار روپیہ کی ضمانت داخل نہیں کی جائیگی چنانچہ کیا گیا کہ "زمیندار" کی اشاعت اسوقت تک ملتوی کر دی جائے جبتک دو ہزار کی رقم فراہم نہ ہو۔ "زمیندار" نے باطل کیساتھ جو غیر مختتم جنگ شروع کر رکھی ہے اس سلسلہ میں اسے جن مکارہ و آلام سے دوچار ہونا پڑیگا۔ ان سے ...

اطلاعنامہ بنام دائنان نسبت تعین تاریخ سماعت درخواست دیوالیہ

بعدالت جناب رائے بہادر پنڈت رگھو بر دیال صاحب بہادر سول ڈسٹرکٹ جج رائے بریلی مقام رائے بریلی

درخواست دیوالیہ نمبر ۱۱۳۔ متفرقہ ۱۹۳۱ء

بمقدمہ قرار دے جانے دیوالیہ مسمی شیو بالک ولد رام دیال قوم لونیا ساکن موضع کرندی پرگنہ و ضلع پرتاب گڈھ

بنام جملہ مہاجنان متعلق مقدمہ مندرجہ صدر۔

ہرگاہ مسمے شیو بالک نے عدالت ہذا میں ذریعہ عرضی مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۳۱ء درخواست کی ہے کہ وہ حسب منشار ایکٹ دیوالیہ نمبر ۵ ۱۹۲۰ء دیوالیہ قرار دیا جائے لہذا جملہ مہاجنان متعلق مقدمہ مندرجہ صدر کو اطلاع دیجاتی ہے کہ عدالت نے تاریخ ۲۳ فروری ۱۹۳۲ء واسطے سماعت درخواست اور لینے بیان مدیون مذکور الصدر کے مقرر کی ہے اگر کسی کو اس معاملہ میں کچھ پیروی کرنا ہو تو وہ اصالتاً یا بذریعہ وکیل جو حال مقدمہ سے بخوبی واقف کیا گیا ہو حاضر ہو۔ فقط

آج تاریخ ۱۱ ماہ دسمبر ۱۹۳۱ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت

(مہر عدالت)

وقت حاضر عدالت دس بجے سے چار بجے تک

وزیر اعظم کے خطوط کمیٹیوں کے صدر کے نام

حق رائے دہندگی کی کمیٹی کی تحقیقات دو خاص مضامین پر مشتمل قرار دی گئی۔ اول صوبجاتی ایوان قانون ساز دوئم وفاقی ایوان قانون ساز پہلے ایوان کے متعلق اسکو تحقیقات درباره توسیع حقوق انتخاب وصفات انتخاب، عورتوں کو حق رائے دہندگی اور اچھوتوں کو حق رائے دہی اور نمائندگی مزدوران کرنا ہوگی۔ دوسرے ایوان کے متعلق انکو برطانوی ہند کے صوبجات میں تعین جگہوں کے متعلق تحقیقات کرنا ہوگی۔ کمیٹی کو امید ہے کہ گواہان سوالات کا جواب بلا فرقہ وارانہ تنازعات میں مباحثہ کیے ہوئے دینگے۔

کمیٹی نے لوکل گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ وہ ایک یوم کسی موضع میں جہاں کہ دیہاتیوں کی جماعتوں سے زائران سے سوالات کریں موجودہ ووٹروں سے گفتگو کریں اور نیز لوگوں سے جو آئندہ ووٹ دینے کے مستحق قرار پائیں گے یا جنکو حق رائے دہندگی حاصل نہ ہو سکے گا ان سے اکر رائے حاصل کریں۔

وزیر اعظم نے چیرمین کمیٹیوں کے نام پہلے تارین مشتہر کر دیئے تھے۔ وزیر اعظم کا خط مارکوئس یوتھین کے نام بھیجا گیا ہے جس میں فرنچائز سب کمیٹی گول میز کانفرنس کی رپورٹ کا حوالہ دیا گیا ہے اسمیں لکھا ہے کہ ہز مجسٹی کی گورنمنٹ کی خواہش ہے کہ آپکی کمیٹی توسیع حقوق رائے دہندگی کے لیے تحقیقات کرے کہ صوبجاتی ایوان قانون ساز میں کہاں تک وسعت دی جا سکتی ہے اور انتظامی نقطۂ نظر سے جماعتی نمائندگی کا طریقہ قابل وسعت ہے یا نہیں انکی تحقیقات اس طریقہ پر عمل میں آنا چاہیئے کہ طریقہ انتخاب کی تجاویز آئینی طریقوں پر مرتب کی جا سکیں۔ جیسا کہ فیڈرل اسٹرکچر کمیٹی کی تیسری رپورٹ میں حقوق رائے دہندگی شہر و دیہات کے متعلق طریقوں کا اظہار کیا گیا ہے۔

وزیر اعظم نے شہری و دیہاتی حقوق رائے دہندگی کے ہر فرقہ کو بموجب انکی مردم شماری کے وسعت دینے کے لیے حوالہ دیا ہے اور فوجی ملازمت میں حصہ دینے اور جدید تعلیمی قیود قائم کرنے کی بابت کمیٹی کے روبرو بیانات دیے جاوینگے ان پر اس پر غور کیا جاوے کہ عورتوں کے حق رائے دہندگی کی بابت زیادہ وسعت دی جاوے اور مزدور نمائندگی موثر قرار دیجاوے۔ وزیر اعظم نے اچھوت ذاتوں کا حوالہ دیتے ہوئے کمیٹی سے درخواست کی ہے کہ اس معاملے کے حل کے لیے اول اسکو یہ دیکھنا ہوگا کہ اچھوت ذاتوں کو کس قدر حق ووٹ دینے کا حاصل ہو جائے گا۔ (عام وسعت دہی کے حقوق کا لحاظ کرکے) دوسرے تحقیقات سے یہ بھی پتہ لگایا جاوے کہ اچھوت ذاتوں میں جداگانہ انتخاب کا اگر عام طور پر یا ان صوبجات میں جہاں وہ آبادی کا ایک علیحدہ یا نمایاں جزو کی حیثیت رکھتے ہیں اچھوتوں کے لیے جداگانہ نیابت کا فیصلہ کیا گیا تو اسکے لیے ذرایع مرتب کیے جائیں۔

جداگانہ نیابت

وزیر اعظم نے اپنے خط کے آخر میں جداگانہ فرقہ وار نیابت کا ذکر کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ "یہ آپ کی کمیٹی کا فرض نہیں ہے کہ وہ فرقہ وار مسئلہ کے حل کی کوشش کرے جیسا کہ آپ واقف ہیں گورنمنٹ کی خواہش یہ ہے کہ خود مختلف فرقے آپس کی گفت و شنید سے اس مسئلہ کو طے کریں تاہم میں اسے بھی تسلیم کرتا ہوں کہ آپکی تحقیقات کا کام جاری نہیں رکھ سکتا اگر آپ کے لیے کام کرنے کے واسطے کوئی اصول نہ ہو لہذا ملک معظم کی حکومت کی خواہش ہے کہ آپ بھی تحقیقات کو یہ سمجھکر جاری رکھیں کہ جداگانہ انتخابات قائم رہینگے۔"

اب کے سال آپ کو نئی قمیصوں اور پاجاموں کی ضرورت ہوگی انکو بنوانے سے پیشتر وائیلا کے مختلف اقسام کے نمونوں کا ملاحظہ کر لیجیے

وائیلا نہایت نفیس بناوٹ کا نہ سکڑنے والا ٹویل فلالین ہے جو کہ تمام معمولی کپڑوں سے دیرپا ہے اس سے نہایت ملائم۔ گرم۔ خوبصورت اور مضبوط قمیصیں اور پاجامے بنتے ہیں۔

پوشش میں اس سے بہترین آرام ملتا ہے صحت اس سے محفوظ رہتی ہے اور پہننے والے کو جاڑے سے بچاتا ہے۔

وائیلا مختلف اقسام کا بنتا ہے۔ قمیصوں اور پاجاموں کیلئے سادہ۔ سفید۔ دودھیا یا خاکی اور مستورات اور بچوں کے فراکوں کیلئے بہت سے خوبصورت اور دھاریدار اور چارخانہ نمونوں میں ملتا ہے۔ اپنی مستورات سے وائیلا کا ذکر کرو۔ وہ اس ملائم۔ نرم اور پھر نہایت مضبوط کپڑے کو از حد پسند کریں گی۔ جب وہ محسوس کریں گی کہ اس کے محفوظ ریشوں کو دھوبی نقصان نہیں پہنچا سکتا تو وہ اس کی مضبوطی کی قائل ہو جائیں گی۔ ان کو یہ بتا دیجئے کہ ان کے رنگ شرطیہ پختہ ہیں۔

وائیلا

نہ سکڑنے والا نفیس ٹویل فلالین

Viyella DAY NIGHT WEAR

Manufactured in Great Britain.

"Viyella" (Regd) DOES NOT SHRINK.

For Ladies, Gentlemen's and Children's Wear.

اصلی وائیلا کے لئے مذکورہ بالا شکل کے مطابق اتر سکنے والے لیبل پر وائیلا کا نام ضرور دیکھ لیا کریں جس پر یہ نشان نہ ہو۔ وہ ہرگز نہ لیں

مالوی جی کی کوششیں

بمبئی ۱۶ر جنوری۔ مالوی جی کی تحریک پر کانگریس اور حکومت کے مابین صلح کرانے کیلیے بمبئی کے لیڈروں میں جو گفتگو کل ×

× اور پرسوں ہوئی تھی بظاہر ابھی تک اسکا کوئی عملی نتیجہ برآمد نہیں ہوا ہے۔

گول میز کانفرنس کی کمیٹیون کے ممبر

نئی دہلی ۱۳ار جنوری۔ مندرجۂ ذیل کمیونک شایع کیا گیا ہے کہ اب ان تین کمیٹیون کے ممبرون کے نام کا اعلان کیا جا سکتا ہے جو جلد ہی گول میز کانفرنس کے سلسلے میں ہندوستان آکر کام شروع کر دینگے۔

کمیٹی متعلق رائے دہندگی

صدر:۔ مارکوئیس آف لوتھین۔

ممبران:۔ سر ورنسٹ بینٹ۔ آر۔ اے۔ بٹلر۔ مارکوئیس آف ڈفرن۔ مارکوئیس آف آوا۔ سر جان کیر۔ میجر جے۔ نیلر آنریبل میری آدا پکفورڈ۔ ڈاکٹر بی۔ آر۔ امبدکار۔ خان بہادر عزیز الحق۔ آنریبل مسٹر اے بلر۔ سر محمد یعقوب۔ دیوان بہادر راماسوامی مدالیر۔ مسز سبرائن۔ سر سندر سنگھ مجیٹھیا۔ مسٹر ایس۔ بی۔ تانبے۔

جوائنٹ سکریٹری:۔ مسٹر جیارنم۔ مسٹر لیتھو بٹا۔

اسسٹنٹ سکریٹری:۔ مسٹر ایس۔ بی تھامسن۔ مسٹر ایف ایچ۔ ٹی وارڈ۔

فیڈرل فنانس کمیٹی

صدر:۔ رائٹ آنریبل لارڈ اسٹینس بری۔

ممبران:۔ سر لوئیس کرشا۔ ایف۔ بی رابنسن اسکوائر لفٹنٹ کرنل کے این۔ ہکسر۔ نواب سر اکبر حیدری۔ مسٹر شنکر راؤ۔ (آپ سکریٹری بھی ہیں) دوسرے سکریٹری مسٹر کے اندرسن

دیسی ریاستون کی تحقیقاتی کمیٹی

صدر:۔ رائٹ آنریبل مسٹر جے۔ سی۔ سی۔ ڈیوڈسن

ممبران:۔ لارڈ ہیسٹنگز میجر جنرل سر ہجنس۔ سر ریگنالڈ گلینسے سر ہارس گویر۔ سر چارلس اسٹورٹ ولیمس۔ مسٹر جے۔ آر مارٹن۔

جوائنٹ سکریٹری:۔ مسٹر بی۔ جے۔ پیٹرک۔ مسٹر کے۔ سی نفر

یہ کمیٹی جن جن ریاستون میں جائے گی وہان کے نمایندون کو مشاورت میں شریک کرے گی۔

اسکے علاوہ ایک ورکنگ کمیٹی بھی ہوگی جو ان ہر سہ کمیٹیون کی سفارشات پر غور کرے گی اور کسی قطعی فیصلہ سے قبل اسکا غور کرنا ضروری ہوگا اس کمیٹی کو اور بھی اہم کام دیئے جائینگے اور اس کمیٹی کے ممبرون کو خود وزیر اعظم نامزد کرین گے۔

مشاورتی کمیٹی

وزیر اعظم نے مندرجۂ ذیل ممبران گول میز کانفرنس کو اس مشاورتی کمیٹی کا ممبر نامزد کیا ہے جسکی صدارت وائسرائے ہند منجانب وزیر اعظم کرین گے:۔

راجہ صاحب سر بلا۔ راؤ بہادر وی۔ ٹی۔ کرشنا۔ چاری نواب لیاقت حیات خان۔ سر منو بھائی مہتہ۔ نواب سر محمد اکبر حیدری۔ سر مرزا محمد اسمٰعیل۔ مسٹر اے۔ سی۔ نیتھال مسٹر اے۔ ایچ غزنوی۔ مسٹر ایم۔ آر۔ جیکر۔ مسٹر ان۔ ایم جوشی۔ ڈاکٹر بی۔ سی۔ مونجے۔ سر اے۔ پی۔ پیٹرو۔ سر سی۔ پی راماسوامی آئر۔ سر تیج بہادر سپرو۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خان کپتان شیر محمد خان۔ رائے بہادر سری نواس۔ سردار صاحب سردار اجل سنگھ۔ مسٹر ظفر اللہ خان۔ سر پرشوتم داس ٹھاکرداس (آپکی شرکت یقینی نہیں ممکن ہے کہ آپ اسمیں حصہ نہ لے سکیں) مسٹر اے۔ لطیفی اور مسٹر بی۔ راما راؤ آخر الذکر دونون صاحبان اس کمیٹی کے سکریٹری بھی ہون گے۔

تشدد آمیز حکمت عملی کی مخالفت

لندن کا شہرۂ آفاق اخبار "نیو اسٹیٹسمن" موجودہ حکومت کی تشدد آمیز حکمت عملی پر تبصرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ کیا تاریخ سے یہ بات ثابت ہو سکتی ہے کہ کبھی قومی تحریک کو ایک مدت دراز تک تشدد سے دبایا جا سکا ہے؟ یہ بالکل بے سود ہے اگر یہ کہا جائے کہ ہندوستان میں ایک بغاوت کو سر کرنے کا مسئلہ درپیش ہے۔ فی الحال ہم کو اسی قسم کی قومی تحریک کا مقابلہ کرنا ہے جس سے کہ ہم کو آئرلینڈ اور مصر میں دوچار ہونا پڑا تھا اور جلد یا دیر میں ہم کو اسی طرح اس تحریک کے سامنے سر جھکانا پڑے گا جیسا کہ ہمکو ان دو ممالک میں کرنا پڑا تھا۔ اور اسکی وجہ صرف یہی ہے کہ ہم تلوار کے ذریعہ حکومت کے مصارف برداشت نہیں کر سکتے۔ ہمکو امن وامان قائم رکھنا چاہیئے۔ لیکن اگر چند مہینون کے اندر ہم ہندوستانیون سے صلح نہ کر سکے تو ہمکو اپنے مفاد کے خاطر ہندوستان چھوڑ دینے کا نوٹس دینا پڑیگا۔ (ہمدم)

لنکاشائر کی تجارت کو زبردست خسارہ

لنکاشائر کی تجارت پارچہ کے متعلق ولایت سے جو تازہ ترین اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوا ہے کہ کہ اس تجارت کو زبردست خسارہ پہونچا ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ لنکاشائر کے کارخانون میں ایک کرور چرخے اور ایک لاکھ رکھے بیکار پڑے ہیں۔ ہندوستان میں لنکاشائر کے کپڑے کی کھپت کسقدر ہوئی ہے اسکا پتہ مندرجہ ذیل اعداد وشمار سے لگتا ہے:۔

سنہ ۱۹۲۹ء کے دوران میں صوبہ بنگال میں ۴۰ کرور ۹۰ لاکھ گز کپڑا آیا تھا۔ سنہ ۱۹۳۰ء میں ۲۱ کرور ۸۰ لاکھ اور سنہ ۱۹۳۱ء کے گیارہ مہینون کے اندر صرف ۴ کرور ۶۰ لاکھ گز کپڑا آیا۔ موجودہ صورت حال سے وہان کے تاجر نا امید ہو گئے ہیں۔

برہما کے لیے اصلاحات کے متعلق وزیر اعظم کا اعلان

لندن ۱۲ار جنوری۔ برہما گول میز کانفرنس کے ابتدائی اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے وزیر اعظم نے اپنے بیان میں گورنمنٹ کی پالیسی کا اظہار کیا اور ملک معظم کا پیغام کانفرنس کے نام سنایا جس میں ہز مجسٹی نے پیغام وفاداری کا دلی شکریہ ادا کیا تھا اور لکھا تھا کہ آپ کی کارروائیان میں دلچسپی کے ساتھ پڑھتا رہا ہوں دیکھتا ہون کہ گورنمنٹ برہما اور گورنمنٹ ہندوستان کے مختلف معاملات مختلف نوعیت کے واقع ہوئے ہیں اور انکی گرہ کشائی کرنا ہوگی۔ مجھکو دلی امید ہے کہ اصلاحات جاری ہونے پر آپکے ملک میں خوشحالی و اطمینان کی حالت پیدا ہو جائے گی۔ اب آپ اپنی محنتون کے نتیجے پر پہونچ چکے ہیں میری آرزو ہے کہ آپ اپنے وطن کو بخیریت واپس جائیں۔

وزیر اعظم نے برہما کانفرنس کے قابل تعریف طریقہ کار پر گورنمنٹ کا اظہار اطمینان کرنے کے بعد برہما کانفرنس نے جو ذمہ دار افسران گورنمنٹ برہما کے کام کا حوالہ دیا ہے اسپر اظہار اطمینان کیا۔

وزیر اعظم نے فرمایا کہ وہ لوگ اس درجہ پر پہونچائے جائینگے جس میں وہ حکومت خود اختیاری کی ذمہ داریان قبول کرنے کے قابل ہو جائیں مجھکو اور میرے ہمنشین کارپردازون کو اس بات پر بڑا گھمنڈ ہے کہ اصلاحات کی پہلی منزل کو ہم نے اختتام پر پہونچا دیا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ بعض لوگ ممکن ہے کہ ناامیدی کا اظہار کرین لیکن میں دیکھتا ہون کہ کوئی وجہ ناامیدی کی نہیں ہے کیونکہ سیاسی آئینی گفت وشنید میں ہمیشہ تاخیر ہوتی ہے۔

جرمنی پھر میدان جنگ میں

جرمنی نے دول یورپ کے سامنے صاف صاف اعلان کر دیا کہ وہ اپنی موجودہ اقتصادی مشکلات کی بنا پر تاوان جنگ ادا کرنے سے قطعاً قاصر ہے گو اسکی یہ اقتصادی تباہ حالی کچھ زیادہ غیر متوقع نہ تھی تاہم اسکے اس انکار نے سارے یورپ میں ہلچل ڈال دی ہے اور تقریباً ہر حکومت میں ایک سیاسی تہلکہ مچ گیا ہے۔ خصوصاً امریکہ پر تو اسکا بڑا اثر پڑا ہے۔ فرانس کے اہل الرائے حضرات کا یہ گمان ہے کہ ڈاکٹر برونگ (نمایندہ امریکہ) نے یہ قدم جرمن قوم پرورون سے متاثر ہو کر اٹھایا ہے فرانسیسی وزیر مالیات نے ایک بیان میں کہا کہ جرمنی نے اس انکار سے معاہدہ واسیلی کو پامال کر دیا ہے اور اب کوئی فرانسیسی اس معاہدہ کا اسطرح پامال ہونا برداشت نہیں کر سکتا جبکہ دستخط ہو چکے ہون اسکی وجہ سے جو صورت حال پیدا ہوگی وہ ناقابل عبور ہوگی۔ خصوصاً اگر اسکے سلسلے میں جدید معاہدون کے خلاف بھی حملے ہونے لگے!

خیال ہے کہ اگر جرمن نے تاوان جنگ ادا نہ کیا تو پھر فرانس اور برطانیہ دونون حکومتوں کے لیے امریکہ کا قرضہ ادا کرنا ناممکن ہو جائے گا۔ امریکہ میں تو اس قسم کی افواہیں ابھی سے پھیل رہی ہیں کہ

یورپ ان قرضوں سے انکار کرنے والا ہے جو اس پر واجب ہیں اور اسے امریکہ کو ادا کرنا ہے۔

ہندوستان میں سنجیدہ ظرافت کے واحد اخبار

پنچ کا سالگرہ نمبر

اپنی دیدہ زیبیوں، ہمدہ اور لاتعداد کارٹونوں اور بہترین مضامین کے انتخاب کے باعث اس قدر مقبول ہوا کہ چار ہی روز میں تمام پرچہ ختم ہو گیا اور اب صرف تھوڑی سی کاپیاں باقی رہ گئی ہیں جنکی قیمت اب ۴ کے بجائے ۱۲ کر دی گئی ہے لیکن اگر آپ اسی وقت سے اسکے مستقل خریدار ہو جائیں تو یہ خاص نمبر بالکل مفت پیش کیا جائے گا جسکے لئے ہمارا دعویٰ ہے کہ آج تک آپنے مزاح لطیف کا اتنا سنجیدہ ذخیرہ کہیں بھی ایک جا نہ دیکھا ہوگا فوراً توجہ فرمائیے۔ ورنہ پھر یہ نمبر سو روپیہ میں بھی نہ مل سکے گا۔ چندہ سالانہ امیرانہ (صہ) چندہ سالانہ غریبانہ (ے)

نوٹ:۔ امیرانہ کا صرف کاغذ عمدہ ہوتا ہے۔

منیجر پنچ لکھنؤ

سیاسی صورت حال کے متعلق گورنمنٹ ہند کا بیان

نمبر ایف ۳۳/۲۴-۱۹۳۱-سیاسی-گورنر جنرل نے بہ اجلاس کونسل بیان ذیل اطلاع عام کیلئے شایع کیا:-

گورنمنٹ ہند کی یہ خواہش ہے کہ موجودہ خطرناک صورت حال میں کانگریس کے رویہ سے اور اسکے سول نافرمانی کرنے کے اعلان کردہ ارادون کی وجہ سے جو سوالات پیدا ہوگئے ہیں انکو عوام کے سامنے پیش کرے۔ ملک معظم کی گورنمنٹ اور نیز گورنمنٹ ہند کی یہ پالیسی ہے کہ ہندوستان کے لئے ایک آئین مرتب کرنے میں انگلستان اور ہندوستان کی جملہ پارٹیون کا زیادہ سے زیادہ تعاون اور انکی رضامندی حاصل کرے اور اسی وجہ سے کانفرنس کا طریقہ کار عمل میں لایا گیا۔ ماہ دسمبر ۱۹۲۹ء میں کانگریس نے اس طریقہ کار پر عمل پیرا ہونے سے دیدہ و دانستہ انکار کردیا اور ترک موالات کی بیکار روش اختیار کی اور چند مہینون کے بعد اس نے سول نافرمانی کی تحریک شروع کردی۔ اسکی وجہ سے جو جانی اور مالی نقصان ہوا اور تجارت اور کاروبار کو جو صدمہ پہونچا اسکی یاد ابتک پبلک کے دماغ میں تازہ ہے۔ یہ تحریک ماہ مارچ ۱۹۳۱ء کے آغاز تک جاری رہی۔ اسوقت کچھ تو اسوجہ سے کہ پبلک کی تائید کم ہوگئی اور کچھ ان کارروائیون کی وجہ سے جو گورنمنٹ ہند نے اسکو دبانے کیلئے کین۔ گورنمنٹ کے لئے یہ تحریک باعث پریشانی نہ ہوگئی۔

اس اثنا میں ۱۹ر جنوری ۱۹۳۱ء کو وزیر اعظم نے اپنا اعلان کردیا تھا اور گورنمنٹ ہند نے ملک معظم کی گورنمنٹ کی منظوری سے یہ طے کیا تھا کہ کانگریس کا تعاون حاصل کرنے کی ایک اور کوشش کی جائے تاکہ وہ اپنی اعلان کردہ پالیسی کو کامیاب کرسکے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ۵ر مارچ ۱۹۳۱ء کو دہلی کا معاہدہ عمل میں آیا۔ اس معاہدہ کا اصلی منشا یہ تھا کہ کانگریس کو گول میز کانفرنس کے آیندہ مباحثون میں شرکت کرنے کا موقع ملے اور اسکے بعد کے نازک ایام میں گورنمنٹ ہند نے اس غرض کو مدنظر رکھا۔ گورنمنٹ ہند اور مقامی گورنمنٹین معاہدہ کی شرایط ایمانداری کے ساتھ قائم رہین اور کوئی بات ان دقتون کو دور کرنے میں اُٹھا نہ رکھی جو کانگریس کی کارروائیون کی وجہ سے متواتر پیش آتی رہیں۔ اُن میں سے چند مشکلات کا ذکر اُن بیانات میں ہے جو گورنمنٹ ممالک متحدہ نے ۱۴ر دسمبر ۱۹۳۱ء کو اور چیف کمشنر صوبۂ سرحد نے ۲۴ر اور ۳۰ر دسمبر ۱۹۳۱ء کو شایع کیے لیکن ان مشکلات کا وجود صرف انہین دو صوبون میں نہ تھا۔ یہ کم و بیش ہر صوبے میں پائی جاتی تھیں اور گورنمنٹ ہند کے پاس معاہدہ دہلی کے خلاف ورزی کے متعدد واقعات کے تحریری بیان موجود ہیں۔ بہرکیف اسوقت سرکار کا روئے سخن کانگریس کی پالیسی کے عام رجحان کی طرف ہے نہ کہ خاص واقعات کی جانب۔ معاہدۂ دہلی کے چند ہی دنوں کے اندر دو باتین ظاہر ہوئیں اور اسوقت سے برابر ظہور میں آتی رہین۔ پہلی بات یہ تھی کہ اس معاہدہ کو آیندہ روش کے لیے لوگون کو تیار کرنے میں استعمال کیا جائے اور دوسری یہ کہ معاہدہ سے فائدہ اُٹھاکر کانگریس نے اپنے وقار کے بڑھانے اور اپنے ممبرون کے لئے ایک ایسا امتیازی درجہ حاصل کرنے کی کوشش کی جو دوسری جماعتون اور عوام کو نصیب نہ تھا۔ تحریک سول نافرمانی کو دوبارہ جاری کرنے کی تیاری کھلم کھلا ہوتی رہی ہے۔ بہانہ یہ تھا کہ کانگریس کہتی تھی کہ گول میز کانفرنس سے کچھ حاصل نہ ہوگا اور انگریز مدبرون کی نیت اچھی نہیں ہے۔ کانگریس اخبارات اور ذمہ دار کانگریسی لیڈر اس قسم کے الزامات برابر لگاتے رہے۔ انھون نے نہ تو نتائج کے انتظار کرنے کی طرف ذرا بھی توجہ کی اور نہ اس بات کا خیال کیا کہ بغیر اعتماد کے حقیقی تعاون ہو ہی نہیں سکتا۔ اس بے اعتباری کے پردے میں کانگریس ایک نئی تحریک چلانے کی تیاری کرتی رہی ہے۔ اسنے دیہات میں اپنی پوزیشن مضبوط کرنے کی طرف خاص زور دیا اور ہر صوبے میں اس نے کوئی ایسا موقع اپنے ہاتھ سے نہیں جانے دیا جس میں اقتصادی صورت حال سے فائدہ اُٹھایا جاسکتا تھا۔ کانگریس نے اپنے والنٹیرون کے نظام کو ترقی دی ہے اور صوبۂ سرحد میں عبدالغفار خان کی مدد سے (جسکو آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے اس صوبے میں کانگریس کا لیڈر تسلیم کیا تھا) لوگون کو ایک بہت بڑی تعداد میں بھرتی کیا جنکو اس خیال سے تیار کیا گیا کہ وہ آیندہ جنگ میں گورنمنٹ کا مقابلہ کرین اس جنگجو ذہنیت کے خطرات گورنمنٹ پر روشن تھے اور یہ ممکن نہ تھا کہ کانگریس کو اسکا علم نہ ہوتا رہا ہو۔ واقعہ یہ ہے کہ اسکی طرف مسٹر گاندھی کی توجہ کئی مرتبہ مبذول کی گئی اور خاصکر انکو اس خطرہ سے آگاہ کیا گیا جو صوبۂ سرحد میں لال قمیص والون کی تحریک اور ممالک متحدہ میں زراعتی شورش سے دہلی معاہدے کے حق میں مضر ہورہی تھیں۔ جن دنون میں گول میز کانفرنس ہورہی تھی صوبہ متحدہ میں عدم ادائیگی لگان کی تحریک شروع کردی گئی۔ اسکے کچھ ہی دن بعد صوبۂ سرحد میں شورش کی تیاری اس زور شور سے کی گئی کہ صورت حال نہایت خطرناک ہوگئی جسکی وجہ سے گورنمنٹ کو اپنی درگذر کرنے کی پالیسی کو مجبوراً ترک کرنا پڑا جسپر وہ ابتک عمل پیرا تھی۔

کانگریس کو ایک ممتاز درجہ دینے کے لیے معاہدے سے مختلف طریقون سے ناجائز فائدہ اُٹھایا گیا۔ معاہدہ دہلی کے بعد چند ماہ تک گورنمنٹ ہند کو متواتر ایسے دعوون کا مقابلہ کرنا پڑا جنکو منظور کرلینے سے ذیل کا کوئی نہ کوئی نتیجہ ظہور میں آتا۔

(الف) فرائض کی انجام دہی وامن وامان قائم رکھنے کے لیے اپنی دیگر صوبجاتی سرکارون کی ذاتی رائے کو پابند کردینا ہوتا۔

(ب) کانگریس کے ان اراکین کو جنھون نے قانون کی خلاف ورزی کی ہو ایسا کرنے والے دوسرے لوگون پر فوقیت حاصل ہو۔

(ج) یہ تسلیم کرلینا کہ کانگریس ایک ایسی جماعت ہے جسکی بات لگان اور مال گذاری کے بارے میں ضرور مانی جائے۔

(د) عام طور سے یہ اصول تسلیم کرلیا جائے کہ ۵ر مارچ کے معاہدے نے کانگریس کو وہ رتبہ دیا جس سے اسکو یہ حق حاصل ہوگیا ہے کہ اسکے ساتھ دیگر جماعتون کے مقابلے میں خواہ وہ سیاسی ہون یا غیر سیاسی گورنمنٹ بہتر سلوک کرے اور اسکو اپنے اور عوام کے درمیان گفت و شنید کرنے کا ذریعہ تسلیم کرے۔

نظام حکومت میں دخل دینے کے ساتھ ساتھ کانگریس نے مختلف طریقون سے ذاتی اور تجارتی آزادی میں بھی دخل دیا ہے۔ پرامن طریقے سے سمجھانے کے بہانے سے کانگریس نے ڈرا دھمکاکر تجارت پیشہ اور دوسرے لوگون پر ناقابل برداشت مظالم کیے ہیں۔

۲۔ آئینی مسائل کو پرامن طریقے سے حل کرنے میں مدد دینے کے مصمم ارادہ سے گورنمنٹ ہند نے کانگریس کی کارروائیون کی طرف سے دیدہ و دانستہ چشم پوشی کی۔ اس نے معاہدہ دہلی کو کالعدم قرار دینے سے احتراز کیا حالانکہ اسکو ایسا کرنے کے لئے کئی موقعے ملے اور اسے ایک ایسا طریقہ کار اختیار کرنے میں کامیابی حاصل ہوئی جس سے مسٹر گاندھی کا گول میز کانفرنس میں شرکت کرنا ممکن تھا۔ جو تقریر گذشتہ یکم دسمبر کو وزیر اعظم نے کی اسمیں انھون نے ان وعدون کی تجدید کی جو انھون نے گذشتہ جنوری میں کئے تھے ایک جانب تو وہ ایک اہم معاملے میں کچھ زیادہ بھی بڑھ گئے۔ انھون نے یہ اطمینان دلایا کہ سرحد کی واجبی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے صوبۂ سرحد ایک گورنر کے ماتحت صوبہ بنا دیا جائے گا اور اسکا وہی رتبہ ہوگا جو دیگر گورنرون کے ماتحت صوبجات کو حاصل ہے نیز انھون نے اس بات کا بھی اعلان کیا کہ تاوقتیکہ دیگر صوبجات میں نیا آئین نہ جاری کیا جائے موجودہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں گورنرون کے ماتحت صوبجات کے بارے میں جو دفعات ہیں انکا نفاذ صوبۂ سرحد میں کردیا جائیگا۔ یہ اعلان گورنمنٹ ہند کی پوری تائید کے ساتھ کیا گیا اور اس صدق دلی کا ثبوت ہے جس سے گورنمنٹ نے آئینی ترقی کے مسئلہ کو اُٹھایا ہے اور اسکی تکمیل کرنا چاہتی ہے۔ وزیر اعظم کے اعلان کے چند ہی روز کے بعد پارلیمنٹ نے زبردست کثرت رائے سے نیشنل گورنمنٹ کی اعلان کردہ پالیسی کو منظور کرلیا۔ دیگر وعدون میں سے ایک وعدہ یہ بھی تھا کہ آئینی ترقی کی اسکیم کو تیزی کے ساتھ ترقی دی جائے اور اس غرض سے اس مسئلہ کے ہر پہلو پر غور کرنے کے لیے مختلف کمیٹیان قائم کیجائین اس وعدے کے مطابق کمیٹیان اب قائم کی جارہی رہیں اور برٹش پارٹیون کے نمایندے ہندوستان کو ۱۵ر جنوری کو روانہ ہوجائینگے۔ گورنمنٹ ہند اپنی طرف سے

میخانہ کا "عید نمبر"

انشاءاللہ یکم فروری ۱۹۳۲ء کو شائع ہوجائیگا

جسمین ہندوستان کے مایۂ ناز مضمون نگارون کے مضامین اور شہرۂ آفاق افسانہ نویسون کے افسانے اور نازک خیال شعرا کی نظمین جو صرف عید سے متعلق ہونگی شائع کیجائینگی اسکے علاوہ اُن متعدد دلفریب اور باصرہ نواز تصاویر سے بھی اس نمبر کو آراستہ کیا جائیگا جو خاص طور پر اس نمبر کیلئے مہیا کی گئی ہین جنکا لطف صرف دیکھنے سے حاصل ہوگا۔

مُفت — یہ شاندار و قیمتی نمبر اُن لوگونکو مفت دیا جائیگا جنکا سالانہ چندہ ۳۱ر جنوری ۳۲ء تک دفتر مین پہونچ جائے گا۔

فریدریت — دو "عید نمبر" خریدنے والیکو ایک "عید نمبر ۱۹۳۱ء" اور تین "عید نمبر" خریدنے والیکو ایک "عید نمبر ۱۹۳۱ء" اور ایک بارہ تصاویر کا البم اور چار "عید نمبر" خریدنے والیکو ایک "عید نمبر ۳۲ء" مفت دیا جائیگا اور ایک "عید نمبر" خریدنے والیکو بارہ تصاویر کا البم بجائے ۶ر کے ۴ر مین دیا جائے گا۔

مشتہرین — "عید نمبر" مین جو ہزارونکی تعداد مین شائع ہونیوالا ہے بحساب مندرجہ ذیل اپنا اشتہار شائع کراکے فائدہ حاصل کرین۔

اُجرت اشتہار ایک صفحہ ۱۲ر نصف صفحہ ۸ر چوتھائی صفحہ ۵ر (اشتہار کا مضمون اور قیمت ساتھ ہی آنا ضروری ہے)

قیمت عید نمبر ۳۲ء — سائز ۲۰×۳۰/۱۶ حجم سو صفحات قیمت صرف ۴ر سالانہ ۵ر ششماہی ۳ر

مینیجر رسالہ میخانہ پارچہ والی گلی لکھنؤ — (اعلان ۵)

اس کام کو انجام دینے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے اور خاص کر ایسی کارروائیاں کر رہی ہے جن سے اسکو یقین ہے کہ صوبۂ سرحد کو چند مہینوں کے اندر وہ رتبہ حاصل ہو جائیگا جو فی زمانہ گورنروں کے ماتحت صوبوں کو حاصل ہے۔

۳۔ جس وقت مسٹر گاندھی ہندوستان واپس آئے اسوقت صورت حال مختصراً حسب ذیل تھی۔ ملک معظم کی گورنمنٹ اور پارلیمنٹ اس بات کی زبان دے چکی تھی کہ اس آئینی رفارم کی اسکیم کو مکمل کرینگی جسکو گول میز کانفرنس کے زیادہ تر نمایندوں نے معقول تسلیم کر لیا تھا۔ انھوں نے یہ بھی وعدہ کر لیا تھا کہ جسقدر جلد ممکن ہوگا اس مقصد کے حصول میں جو عملی مشکلات حائل ہوں ان کو دور کرنے کی جلد از جلد حتی الامکان کوشش کی جائیگی اور اس وعدے کے مطابق انھوں نے ایسا انتظام کر دیا تھا جس سے کچھ مشکلات حل ہو جائیں۔ گورنمنٹ ہند نے وعدہ کر لیا تھا کہ حتی الامکان اس کام میں مدد دے اور جلدی کرے۔ مسٹر گاندھی نے یہ صاف نہیں ظاہر کیا تھا کہ آیا وہ یا کانگریس جسکے وہ نمایندے تھے ملک معظم کی گورنمنٹ کے اسکیم کی تکمیل میں گورنمنٹ کا ساتھ دینے کو تیار ہیں۔ اس اثنا میں کانگریس نے جلد بازی کر کے صوبہ متحدہ اور صوبہ سرحد میں گورنمنٹ سے لڑائی لڑائی چھیڑ دی اور دیگر مقامات میں بھی یہ تجویز پیش کی گئی کہ برطانوی اور اداروں کا مقاطعہ کیا جائے۔ گورنمنٹ کے روبرو خاص سوال یہ پیش تھا کہ آیا کانگریس آئینی مباحثوں میں آئندہ شرکت کرنا چاہتی ہے یا نہیں۔ اور اس اہم معاملہ میں اسکی اور مسٹر گاندھی کے رویہ کو دریافت کرنے کی اشد ضرورت تھی۔ یہ صاف ظاہر تھا کہ تاوقتیکہ صوبہ سرحد اور صوبہ متحدہ میں کانگریس کی کارروائیاں بند نہ ہو جائیں کسی قسم کا بھی تعاون ممکن نہیں ہے۔ یہ بھی صاف ظاہر تھا کہ جب تک سول نافرمانی کی تحریک جاری کرنے کی دھمکی دی جاتی رہے گی تب تک تعاون ہو ہی نہیں سکتا تھا اس بارے میں مسٹر گاندھی کے پہلی جنوری کے تار اور کانگریس کی مجلس عاملہ کی اُن تجاویز نے جسکو اس نے مسٹر گاندھی کے مشورے سے پاس کیا اس مسئلے میں کوئی شک کی گنجائش نہیں چھوڑی۔ سول نافرمانی کے عام اجرا کی صریح دھمکی دیگر جسکا پروگرام پہلے ہی مشتہر کر دیا گیا تھا گورنمنٹ ہند سے کہا گیا کہ ایسے شرائط منظور کر لو جس سے مسٹر گاندھی کو یہ فیصلہ کرنے کا اختیار مل جائے کہ قانون اور امن قائم رکھنے کے لیے کس قسم کی کارروائیاں عمل میں لائی جائیں اور جو کانگریس کو اس کی تخریبی کارروائیاں جاری رکھنے کے لیے آزاد کر دیں۔ ان شرائط کے معاوضے میں جو کچھ بھی تعاون کانگریس کرنا چاہتی ہے وہ مجلس عاملہ کے اعلان سے ظاہر ہے۔ مجلس عاملہ نے اعلان کر دیا ہے کہ وزیر اعظم کا بیان بالکل غیر تشفی بخش اور کانگریس کے مطالبات کے نقطہ نظر سے بالکل ناکافی ہے اور اس لیے یہ مطالبہ کیا ہے کہ اگر سرکار کو اسکا تعاون منظور ہے تو اسے اپنے مکمل آزادی کے مطالبہ پر عمل پیرا ہونے کی پوری آزادی دی جائے۔ ظاہر ہے کہ اس حالت میں گورنمنٹ ہند کو بجز اسکے اور کوئی چارہ نہیں تھا کہ وہ ان مطالبات کو نامنظور کر دے اور قانون شکنی کی تحریک کا مقابلہ کرنے کے لیے تمام ضروری کارروائیاں عمل میں لا دے۔

۴۔ مسٹر گاندھی نے بطور اپنے عقیدہ کے جزو کے یہ بیان کیا ہے کہ خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ لوگوں کو اپنی گورنمنٹ میں دخل دینے کا حق حاصل نہ ہو سول نافرمانی کرنا نہ صرف انکا فطری حق ہے بلکہ سول نافرمانی تشدد اور مسلح بغاوت کا موثر بدل بھی ہے۔ تجربہ نے دفعتاً فوقتاً یہ ثابت کیا ہے کہ اس ملک میں تحریک سول نافرمانی بغیر تشدد کے ہو ہی نہیں سکتی اور مسٹر گاندھی نے خود یہ کہا ہے کہ دس لاکھ جانیں قربان کی جائیں گی۔ سول نافرمانی سے کانگریس کا یہ منشا ہے کہ نظام حکومت کو درہم برہم کر دیا جائے اور گورنمنٹ کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہونچایا جائے اور ایسا کرنے میں اس بات کا ذرا بھی خیال نہ کیا جائے کہ افراد کو کسقدر اذیت پہونچتی ہے۔ یہ تمام آئینی اصولوں کے خلاف ہے اور اگر اسکا مقصد پورا ہو گیا تو کسی قسم کی حکومت کرنا بھی ممکن نہ رہیگا۔ اس وجہ سے اسکے خلاف اپنی پوری قوت صرف کرنے میں گورنمنٹ ہند نہ صرف موجودہ گورنمنٹ کی بلکہ جملہ آئندہ گورنمنٹوں کی بہبودی کے لیے جنگ کر رہی ہے۔ گورنمنٹ کا اسوقت یہ خاص فرض ہے کہ وہ اپنی پوری طاقت کے ساتھ ایسی تحریک کا مقابلہ کرے جس سے ملک کے لیے آئینی ترقی کرنا ناممکن ہو جائے گا۔ گورنمنٹ کا یہ فرض ہے کہ ملک کو اسکی بدلی ہوئی نئی حالت میں ایک ایسا نظام سپرد کرے جسکے چلانے میں کوئی دقت نہ ہو اور اس غرض سے تمام ایسی قوتوں کا مقابلہ کرے جن سے ملک میں بدامنی اور انتشار پھیلنے کا اندیشہ ہو۔ ہندوستان کی پرامن ترقی اس بات پر منحصر ہے کہ گورنمنٹ کا اقتدار قائم رہے اور لوگ قانون کی تعظیم کریں خواہ وہ کوئی بھی گورنمنٹ ہو اور موجودہ گورنمنٹ ہند کو اپنے جانشین کی جانب اپنے فرائض کی انجام دہی میں افسوسناک ناکامیابی ہوگی اگر وہ اس تبدیلی کے زمانے میں اس بنیادی اصول کو نظر انداز ہو جانے یا کسی سیاسی جماعت کو اپنے اختیارات غصب کر لینے دے۔

ایک اور سوال جو کچھ اس سے کم اہمیت نہیں رکھتا یہ ہے کہ آیا کسی سیاسی جماعت کو یہ اجازت دی جائے کہ وہ غیر قانونی طریقوں سے پبلک کو اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے پر مجبور کرے جبکہ زیادہ تر لوگ اسکے اختیار کو تسلیم نہیں کرتے اور اس کے دعووں کے خلاف ہیں گورنمنٹ اپنے فرض کی انجام دہی میں ناکامیاب ثابت ہوگی اگر وہ کانگریس کے ان دعووں کی تائید کرے کہ کانگریس سب پر فوقیت رکھتی ہے الغرض ایک ذی اختیار جماعت ہے یا اسے عملی طور پر ایک متوازی گورنمنٹ کا درجہ حاصل کرنے دے۔

۵۔ جو سوالات اسوقت ملک کے سامنے درپیش ہیں وہ صاف ہیں۔ ایک جانب تو ایک ایسی جماعت ہے جسے ملک کی سیاسی ترقی میں مدد دینے کا دو مرتبہ بے نظیر موقع دیا گیا لیکن اس نے دونوں مرتبہ اس بات کو نامنظور کیا اور دونوں مرتبہ تباہی کے راستے پر گامزن ہونے کو تعمیری کام کرنے پر ترجیح دی۔ یہ اس بات پر تلی ہوئی ہے کہ وہ ایسی فوقیت کے درجے کو حاصل کرنے کی کوشش میں جسکو شاید تمام لوگ پسند نہ کریں ملک کو ناگفتہ بہ نقصان پہونچائے۔ وہ ایسے طریقوں پر عمل پیرا ہونے پر تلی ہوئی ہے جو اگر کامیاب ہوئے تو تمام گورنمنٹ کی بنیاد کو کھود ڈالینگے اور کسی باقاعدہ نظام حکومت کا چلنا فی زمانہ اور آئندہ ناممکن کر دیں گے۔

دوسری جانب آئینی رفارم کے اہم کام میں جسکے لیے ملک معظم کی گورنمنٹ اور پارلیمنٹ نے زبان دیدی ہے تعاون کرنے کا موقع ہے۔ گورنمنٹ ہند نے بھی وعدہ کر رکھا ہے کہ اس کام کو ترقی دے گی اور اس وعدہ کی تکمیل میں وہ کانگریس کی دھمکیوں کی ذرا بھی پروا نہ کرے گی۔ اگر ایک جانب گورنمنٹ ایسی کارروائی عمل میں لاوے گی جس کی کہ ایک غیر قانونی تحریک کے دبانے اور عوام اور افراد کی آزادی کے حفاظت کرنے میں ضرورت ہو تو دوسری جانب وہ ملک معظم کی گورنمنٹ کی پالیسی کی تکمیل میں بھی کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھے گی۔

اس کام میں وہ تمام ایسے لوگوں کے تعاون کی استدعا کرتی ہے جنکو اہل ہند کی فلاح و بہبودی کی دلی خواہش ہے جو طریق انقلاب سے منحرف ہیں اور جنکی یہ خواہش ہے کہ آئینی ترقی کو جسکا ہونا لازمی ہے اسکو منزل مقصود تک پہونچائیں۔

ایچ۔ ڈبلیو۔ امرسن

سکریٹری۔ گورنمنٹ ہند

صوبجات متحدہ کی غیر قانونی انجمنیں

گزٹ صوبجات متحدہ کی ایک غیر معمولی اشاعت مورخہ ۱۲ر جنوری ۱۹۳۲ء کے ذریعہ گورنر با جلاس کونسل نے اعلان کیا ہے کہ

(۱) ایکٹ ترمیم قانون فوجداری ۱۹۰۸ء کے حصہ دوم کی توسیع تمامی صوبجات متحدہ میں کر دیگئی ہے۔ چنانچہ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۱۶ کے مطابق مندرجہ ذیل انجمنیں غیر قانونی قرار دیدی گئی ہیں۔

(۱) ضلع کانپور میں۔ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کانپور۔ ضلع کانپور کی جملہ ٹاؤن اور تحصیل کانگریس کمیٹیاں۔ یوتھ لیگ۔ نوجوان بھارت سبھا۔ انجمن عمال و مزارعین۔ کسان سبھا۔ اور ہندوستانی سیوا دل۔

(۲) ضلع الہ آباد میں۔ پراونشل کانگریس کمیٹی۔ جملہ ڈسٹرکٹ۔ ٹاؤن اور تحصیل کانگریس کمیٹیاں۔ سیوا دل۔ نوجوان بھارت سبھا۔ اور کسان سنگھ

(۳) ضلع بنارس میں۔ سٹی کانگریس کمیٹی۔ بنگالی ٹولہ کانگریس کمیٹی۔ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی۔ مہابیر دل۔ ہندوستانی سیوا دل۔ کاشی ودیاپیٹھ۔ جملہ جنگی کمیٹیاں اور فرمابرداروں کی کمیٹیاں۔

اسکے علاوہ گورنر با جلاس کونسل نے غیر قانونی انجمن کے آرڈیننس کی جملہ بقیہ شرائط کی ضلع کانپور۔ الہ آباد اور بنارس میں توسیع کر دی ہے چنانچہ راشٹریہ ودیالیہ کانپور۔ سوراج بھون الہ آباد۔ دفتر بنگالی ٹولہ کانگریس کمیٹی جو کند ھئی برہمن کے مکان واقع تھانہ دشا سومیدھ بنارس میں واقع ہے سٹی اور ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹیوں کے دفاتر جو بابو شیو پرشاد گپتا کے مکان تھانہ کوتوالی بنارس میں واقع ہیں۔ کاشی ودیاپیٹھ اور گاندھی واقع تھانہ چیت گنج بنارس اور دفتر مہابیر دل مکان دوارکا کلوار واقع تھانہ چیت گنج بنارس مشتہر قرار دیئے گئے ہیں کیونکہ وہ

لال املی

کے کپڑے

ہندوستان میں

بنائے

جاتے ہیں

یہ مارکہ دیکھکر لیجیئے

مفت نمونے کے لیئے
ڈیپارٹمنٹ نمبر ۸ کو لکھیئے

دی کانپور اولن ملس کانپور

آپکے چہرہ کی بے رونقی پاؤڈر سے دور نہ ہوگی

چہرہ پر کتنا ہی پاؤڈر لگایا جاوے لیکن رونق نہیں آسکتی۔ چہرہ پر رونق اور خوبصورت کرنیکے لئے صاف خون وصاف منی کی ضرورت ہے انسداد آتشک نکرہ گولیاں کا استعمال کریں یہ گولیاں قبض۔ بدہضمی۔ خون اور منی کی خرابی دکھی جریان۔ احتلام۔ رقت منی وغیرہ کو دور کرکے جسم کو خون و منی سے پر کرکے لطف زندگی عطا کرتی ہیں چہرہ پر رونق اور بشاشت آجائیگا جو ہزاروں من پوڈر سے بھی ممکن نہیں۔ قیمت فی ڈبہ صرف ایکروپیہ ۵ ڈبہ چار روپیہ علاوہ محصول:۔ بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا ہونیوالی بیرونی نقائص کو صرف دو ہفتہ میں نابود کرکے پوری مردمی حاصل کرنے کے لئے ایک شیشی طلا رد رجی مرک کا استعمال کریں۔ قیمت فی شیشی صرف پانچ روپیہ۔ مزید آگاہی کیلئے ۹۲ صفحات کی کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرمائیں:۔

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاوار

لوکل ایجنٹ:۔ مسرس عبدالکریم اینڈ سنس میسٹن روڈ کانپور

منعقدہ استٹار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ سنہ ۱۸۸۴ء

ڈابر

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

کلکتہ

بانی ڈاکٹر ایس کے برمن

پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے بے مثل موجد

نئے سال کا نیا تحفہ

ڈابر جنتری سنہ ۱۹۳۲ء

سالہائے گذشتہ کی طرح امسال بھی عمدہ سفید چکنے کاغذ پر نستعلیق لکھی ہوئی بہت ہی خوبصورت جنتری شائع ہوئی ہے اس میں بہت سی مفید اور کارآمد باتیں درج ہیں۔ معزز قدردانان مفت طلب فرمائیں

"ڈابر سامان زیبائش کے نمونہ کا بکس"

(اس میں مندرجہ ذیل آٹھ قسم کی سنگار کی چیزیں ہیں)

نمبر۱ "دنت بکتا" دانت کا منجن نمبر۲ "کیش دھونا" بال دھونے کا پوڈر

نمبر۳ "کیش راج" سر کے تیلوں کا شاہ

نمبر۴ "ہیلک صابن" دوا آمیز خوشبودار صابن

نمبر۵ "نہارن اسنو" برائے خوبصورتی نمبر۶ "نہارن پوڈر"

نمبر۷ "اوٹو نہارن" خوشبوئے دل آویز

نمبر۸ "ڈابر مشک لیونڈر" مشک آمیز لیونڈر

قیمت فی بکس ایک روپیہ دس آنہ ۱۰/۱ محصول دس آنہ ۱۰/

نوٹ ہماری دوائیں ہر جگہ دواخانوں میں اور دوکانداروں کے یہاں ملتی ہیں ڈاک محصول بہت بڑھ گیا ہے اس سے بچنے کے لئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خرید یئے۔

(صیغہ نمبر ۷۵) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

(بقیہ مضمون صفحہ ایک)

تو یہ خیال پیدا ہو جائے گا کہ حکومت وزیر اعظم کی پالیسی پر عمل کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی یا کم از کم اس کے نفاذ میں تاخیر کے اسباب پیدا کر رہی ہے میرے خطرات بلاوجہ نہیں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ ہندوستانی اور انگریز اہل الرائے کا ایک طبقہ موجود ہے جو یہ یقین کئے بیٹھا ہے کہ محدود قسم کی آئینی ترقی سے ملک کی سیاسی فضا بہتر کی جا سکتی ہے اس خیال پر عمل کرنے سے ملک کی صورت حالات اور بھی پیچیدہ ہو جائے گی اور ملک اور حکومت کے راستے میں زیادہ مشکلات حائل ہو جائیں گی اور لارڈ ولنگڈن کے لئے لازم ہے کہ ان تمام لوگوں کی ایک کانفرنس منعقد کریں جو اپنے آراء کو نہایت آزادی کے ساتھ بیان کریں اور اسے کمیٹی کا ابتدائی کام تصور کیا جائے حکومت نے آرڈیننسوں کے نفاذ سے جو غیر معمولی طاقت حاصل کر لی ہے انھیں احتیاط کے ساتھ استعمال میں لانا چاہئے۔ کیونکہ ہندوستان میں ایک بہت بڑا طبقہ موجود ہے جو تحریک سول نافرمانی کا قائل نہیں لیکن ہندوستان کے لئے حکومت خود اختیاری حاصل کرنے پر تلا ہوا ہے اور حکومت کے لئے لازم ہے کہ اس طبقے کی ناراضی کے اسباب پیدا نہ کئے جائیں۔

مرض دمہ سوالس اور کھانسی کیلئے

سوالنس کاساری اوسیہ

دمہ کھانسی نزلہ زکام درد سینہ بلغم کا گرنا۔ سردی۔ درد کمر وغیرہ تمام امراض اس ادویہ کے استعمال سے نابود ہو کر بدن تندرست و توانا ہو جاتا ہے۔ قیمت بیس تولہ کے ڈبیہ ایک کی عہ

گرہ بھامرت چورن

یہ دوا عورتوں کے لئے امرت سمان ہے حیض کی کمی بیشی بے قاعدگی دور کرکے حیض باقاعدہ لاتا ہے پیٹھ کا درد ہاتھ پیر کی اینٹھن اور رحم کی جملہ شکایات دور کرکے بدن کو تندرست بناتا ہے

قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو عہ

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر کاٹھیاوار

بمبئی برانچ۔ ۴۹۳ کالبادیوی روڈ۔ لکھنؤ ایجنٹ۔ نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج۔

کانپور ایجنٹ۔ گنگا پرشاد باجپئی نیاگنج چوستہ

دہلی ایجنٹ۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک:۔ آگرہ ایجنٹ: رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

بحکم جناب چودھری راد ھاکشن صاحب بہادر منصف اکبرپور مقام کانپور

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱ قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی اکبرپور مقام کانپور ضلع کانپور

مقدمہ نمبر اجرا ۵۲۲ بابت سنہ ۱۹۳۲ء

مسماۃ چندکا بیوہ مول چند رام قوم کلوار ساکن بازار مردلی پٹیہ ڈیورا ضلع گورکھپور مدعی

بنام

بابو کشن نرائن

بنام بابو کشن نرائن۔ ولد بیدی پرشاد قوم کھتری ساکن بغیہ منی رام شہر کانپور مدعا علیہ

بنام بابو کشن نرائن مدیون ڈگری چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان میں مسماۃ چندکا ڈگریدار نے واسطے نیلام جائداد مقروقہ درخواست گذرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ چھبیس ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۸ر جنوری سنہ ۱۹۳۲ء بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت

مہر عدالت

بحکم جناب منصف صاحب بہادر اٹاوہ

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱و۵)

نمبر مقدمہ ۳۱۶ سنہ ۱۹۳۱ء

عدالت منصفی اٹاوہ ضلع اٹاوہ

اوٹو مین کمپنی بذریعہ محمد عثمان صدیقی قوم شیخ ساکن اٹاوہ محلہ پوستی خانہ مدعی

بنام محمد رفیع ولد قاضی تجمل حسین قوم قاضی ساکن شہر کانپور قلی بازار بر مکان محمد طیب صاحب مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ۱۲/ؑ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۸ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲ر جنوری سنہ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت بحکم رام چرن لال منصرم

THE SADAQAT CAWNPORE Rd: No. A,1424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
(احسن میمی)

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

کان پور

قیمت
ممالک غیر سے سالانہ ...... سے ۶
سالانہ ...... سے ۴
ششماہی ... للعہ
فی پرچہ ایک آنہ
ششماہی ... ۲
سہ ماہی ... ۲
سہ ماہی ... ۱

جلد ۱۵ | کان پور، چہارشنبہ، ۲۷ جنوری ۱۹۳۲ء مطابق ۱۸ رمضان ۱۳۵۰ھ | نمبر ۴

گوشہ نشیں مولوی سے خطاب

(از منظور حسین ماصر القادری)

اے فقیہ مجتہد، اے واقف اسرار دیں — اے مجسم مذہبیت، عارفِ گوشہ نشیں
تیرا اک اک سانس ہی تیرے تقدس کا گواہ — بے ریا سجدوں سے ہاں معمور ہے تیری جبیں
فخرِ رازی، نازِ مالک، اے غزالی کی مثال — کعبۂ اسلامیاں، اے قبلۂ ارباب دیں
فلسفہ کی جان ہی، تو روحِ معقولات ہی — مرکزِ تحقیق ہے، تیری نگاہ نکتہ بیں
بجلیاں تقدیس کی لرزاں تری تسبیح پر — تیرا دل کیا ہے مثالِ نزہتِ عرشِ بریں
پچھلی راتوں میں تری وہ گریۂ پیہم کا جوش — ہاں اثر سے جسکے اکثر بھیگ جاتی ہے زمیں
ہے تذبذب سے منزہ تیرا دامانِ خیال — ہے چٹانوں سے کہیں مضبوط تر تیرا یقیں
وائے ناکامی! کہ تو ہے اور صحنِ خانقاہ — ہائے محرومی! کہ تجھ سا آدمی عزلت نشیں
یا معاذ اللہ ترا احساس جامد ہو گیا — یا تجھے حالاتِ دنیا کی خبر مطلق نہیں

کنجِ عزلت سے خدا کے واسطے باہر تو آ
اور آ کر دیکھ منظر حالتِ اسلام کا!

او بصر مولوی اسلام کی تاریخ کے — حریت کے تاجداروں کی گرفتاری بھی دیکھ
جن سروں سے تھے مشرف قیصر و کسریٰ کے تاج — آ ذرا میدان میں اب انکی ناداری بھی دیکھ
جنکے ماتھے کی شکن سے کانپ جاتا تھا جہاں — آج اُن چہروں پہ گردِ ذلت و خواری بھی دیکھ
وہ جبیں جسکی ضیا باری پہ تھا طلعت کو ناز — اُسکے ہر خط سے عیاں داغ سیہ کاری بھی دیکھ
غیر قوموں کی مسلسل کوششوں سے درس لے — اپنی غفلت پر نظر کر اُنکی بیداری بھی دیکھ
داعیِ امنِ جہاں اسلام کی تاریخ پڑھ — اہل باطل کا غرورِ مسلم آزاری بھی دیکھ
شعبدہ بازانِ باطل کے فریبوں میں نہ آ — سوچ اپنی مصلحت کو انکی عیاری بھی دیکھ
اہل باطل نے ہلا ڈالیں جڑیں اسلام کی — اسیہ غداروں کا اظہارِ وفاداری بھی دیکھ

آ نکل گوشہ سے سجدہ موت کی کانٹوں پہ کر
وقت ہے سب کچھ لٹا دے حرمتِ اسلام پر

(ملاحظہ)

حکومتِ ہند کے سکریٹریٹ میں "جنگ"

کمروں میں میدان جنگ کا نظارہ۔

نئی دہلی ۱۶۔ جنوری۔ گذشتہ تین چار دن سے حکومت ہند کے آرمی ہیڈکوارٹرز میں بڑی ہلچل مچی ہوئی تھی: کمانڈر انچیف نے مختلف ڈویژن کے جنرل افسر کمانڈنگ کی کانفرنس طلب کی اور انہوں نے اپنے افسروں کو الگ بلا کر مشورے کئے۔ اسی طرح ان کے میں جو ہیڈکوارٹرز تھے انہوں نے بھی مشورے کئے اور آخر کاران میں ایک "لڑائی" ہوئی لیکن یہ لڑائی کیسی تھی؟ اور کیوں تھی؟ اس کی تفصیل ذرا صبر کیجئے آپ کو ذیل میں معلوم ہوگی۔

لڑائی کی نوعیت

اس "لڑائی" میں متحارب میں آپس ہی کے آدمی تھے۔ ایک طرف سر رابرٹ کیسکن افسر کمانڈنگ شمالی محاذ اور دوسری طرف سر ٹارکو، ہیتھین افسر کمانڈنگ مغربی محاذ تھے اور ہز اکسلنسی کمانڈر انچیف ان کی "جنگی" نقل و حرکت کا بغور معائنہ کرتے رہے تھے۔

جنگ میں ٹیلیفون کا استعمال

جنگی کارروائیوں میں نقشہ سے پوری مدد لی گئی اور فوجوں کی نقل و حرکت میں جہاں تک ممکن ہو سکا ٹیلیفون سے کام لیا گیا اور اس طرح لیا گیا گویا "میدان جنگ" ہے۔ جانبین نے یہ "فرض" کر لیا تھا کہ ان کی کمان کے ماتحت دو دستے پیدل اور ایک سوار دستہ ہے۔ اور ان کے ساتھ مختلف افسر بھی ہیں جو "افواج" کو حکم دے رہے ہیں

جنگ کس طرح ہوئی؟

دستہ کا صدر مقام ایک الگ کمرے میں قائم کر دیا گیا تھا اور اسی طرح ہر ڈویژن کا صدر مقام دوسرے کمرے میں تھا۔ ہدایت دینے والے نگرانی کرنے والوں کا مرکز سکریٹریٹ کے ایک بڑے ہال میں تھا "متحاربین" کے کمرے اس حال کے دونوں طرف تھے۔ ان لوگوں کو جب تمام احکام دیدیئے گئے تو ان کو یہ بتلایا گیا کہ ان کے "دشمن" کس جگہ ہیں جیسا کہ عموماً میدان جنگ میں معلوم ہو جاتا ہے اس کے بعد وہ اپنی "جنگی" پیشقدمی شروع کرتے تھے۔

تجربہ کا بہترین طریقہ

غرضکہ "یہ جنگ" محض فرضی جنگ تھی اور صرف اسلئے ہر سال ہوا کرتی ہے کہ فوج کے افسروں کو معلوم ہو جائے کہ میدان کے لئے کسی قسم کے تجربہ ضروری ہیں اور وہاں کسطرح کام کیا جاتا ہے۔ یہ ایک طرح کا "جنگی کھیل" ہوتا ہے جس کی تفصیلات بالکل اسی طرح عجیب ہوتی ہیں جیسے میدان جنگ کی اور اس "خیالی جنگ" اور "میدان جنگ" میں تقریباً تمام قوانین کی پابندی کیجاتی ہے جو جنگ کے زمانہ میں ضروری ہوتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جال پر تو حق عزم مستقل ہیں ہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے
حسن سہمی

ہفتہ وار
صداقت

کانپور چہار شنبہ ۲۷ جنوری ۱۹۳۲ء

لکھنؤ کی مسلم کانفرنس

شکر ہے کہ مسلمانوں کے مختلف الخیال رہنماؤں نے بالآخر اسکی ضرورت محسوس کی کہ وہ سب متحدہ متفق ہو کر ملک کے موجودہ سیاسی حالات میں مسلمانوں کیلئے کوئی لائحہ عمل تجویز کریں چنانچہ مولانا حسرت موہانی مولانا ابو الکلام آزاد مفتی کفایت اللہ مولانا ظفر علی خان ڈاکٹر ضیاء الدین ملک فیروز خان نون خواجہ غلام السبطین مسٹر سہروردی خان بہادر حافظ ہدایت حسین مولانا قطب الدین عبد الوالی شیخ مشیر حسین قدوائی اور راجہ صاحب سلیم پور وغیرہ جیسی ذمہ دار ہستیوں نے اس کانفرنس میں شرکت کی۔

اس کانفرنس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ اگرچہ یہ مجمع مختلف زاویہ نگاہ رکھنے والا تھا مگر ہر ایک اُن واقعات سے جو کہ اسوقت ہندوستان میں ہو رہے ہیں یکسان متاثر تھا اسلئے ہر ایک کی یہ دلی خواہش تھی کہ وہ کسی نہ کسی طرح ایک ایسے نکتہ پر پہونچ جائے کہ جس پر سب لوگ متحد و متفق ہو کر حکومت کی موجودہ پالیسی سے انکو جو شکایات پیدا ہوئی ہین اُس پر غم و غصہ کا اظہار کر سکین۔

چنانچہ مسلسل ۱۲ گھنٹہ کی کاوش اور محنت کا یہ نتیجہ نکلا کہ تقریباً ہر ایک نقطہ نگاہ کے لوگونکے تعاون سے چند رزولیوشن (جو کسی دوسری جگہ درج ہین) پاس ہوے۔

ہم کو امید ہے کہ مسلم رہنما اتحاد و اتفاق کے ساتھہ مسلمانون کی رہنمائی کر کے مسلمانون کو ملک کی کسی دوسری جماعت سے پیچھے نہ رہنے دینگے اور ہم مسلم رہنماؤن سے یہ بھی توقع کرتے ہین کہ وہ عجلت یا غیر دانشمندانہ طرز عمل اختیار کر کے مسلمانون کی تباہی کا باعث نہ بنینگے۔

آئینہ کانپور

سرکاری احکامات صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کالجون کے بورڈنگ ہاؤس کے افسران کو یہ حکم دیا ہے کہ اتوار کے دن ۲ بجے دوپہر سے ۵ بجے شام تک ہوسٹل کے طالب علمو کو شہر مین جانے کی اجازت ہے مین صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کانگریس کے ایجی ٹیشن کی وجہ سے اپنے تمام سابقہ احکامات کی تجدید کرتے ہوئے ۲۲ جنوری سے ۲ ماہ کے لئے یہ حکم دیدیا ہے کہ بغیر اجازت میونسپل حدود کے اندر یا اسکے ۵ میل اردگرد کوئی جلوس یہ جلسہ نہ ہونے پائے۔ اور نہ کوئی شخص لاٹھی لیکر چلے۔

زمینداروں کا جلسہ ۲۴ جنوری دو بجے دن کو بدھنو مین زیر صدارت ٹھاکر رگھو نندن سنگھ زمیندار سبھا کا ایک جلسہ ہوا جسمین قرب و جوار کے زمیندرو کاشتکار کثرت سے شریک ہوے۔ سید حشمت علی پرگنہ افسر کانپور نے ایک مدلل اور موثر تقریر کے دوران مین زمیندارون اور کاشتکارون کے تعلقات پر تبصرہ کرتے ہوے تعاون اور امداد باہمی کا مشورہ دیا جس کو حاضرین نے نہایت پسند کیا۔ دیگر مقررون کے بعد مولوی معین الدین احمد تحصیلدار کانپور نے زمیندار سبھا

کی سب کمیٹیون کا از سر نو انتخاب کیا اور جلسہ قریب شام کے برخاست ہوا۔

ہڑتال کے انسداد کی کوشش اس ہفتہ مین صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے شہر کے برآوردہ تاجرون سے ہڑتال کے انسداد کے متعلق گفتگو کی اور اپنے بنگلہ پر ایک جلسہ بھی سر برآوردہ تاجرونکا کیا جسمین کپتان ایٹسین ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک مدلل تقریر کے دوران مین فرمایا کہ روزانہ کی ہڑتال سے کاروبار اور شہر کی اہمیت کو نقصان پہونچنے کا خوف ہے اس لئے ہڑتال نہ کیجائے اور مین تاجرون کو ہر ایک قسم کی امداد دینے کیلئے تیار ہون اور اگر باوجود اسکے ہڑتال کیگئی تو ہڑتال کرنے والون کے خلاف قانونی کارروائی کیجا سکتی ہے۔

تاجرون کا وفد تاجرون کے ایک وفد نے آنریبل مسٹر جے۔ پی سریواستو وزیر تعلیمات کی خدمت مین حاضر ہو کر اپنی شکایات بیان کین وزیر صاحب موصوف نے وعدہ کیا کہ وہ ان کی شکایت کو ہز اکسلنسی گورنر کی خدمت مین پیش کر دینگے۔

فرنچائز کمیٹی حکومت نے حق رائے دہندگی کی کمیٹی کیلئے ۱۲ ممبران کونسل سے منتخب کئے ہین جسمین خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب اور مسٹر کیلاش سریواستو بھی شامل ہین

امپرومنٹ ٹرسٹ حکومت نے کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کے چیف انجنیر مسٹر رولینڈ پرائس کے بجائے مسٹر سری نراین ایگزیکٹو انجنیر کو امپرومنٹ ٹرسٹ کا انجنیر مقرر کیا ہے
امپرومنٹ ٹرسٹ اور میونسپل بورڈ نے مسٹر رولینڈ پرائس کیلئے سفارش کی تھی

ڈسٹرکٹ بورڈ ڈسٹرکٹ بورڈ کے نئے سشن کا پہلا جلسہ ۲۶ جنوری کو زیر صدارت بابو رام نراین گرگ چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ منعقد ہوا معلوم ہوا ہے کہ بورڈ کے ممبران کی اکثریت گورنمنٹ کے اس حکم کے خلاف ہے کہ اس نے دفعہ ۷۳ کی رو سے بقیہ مدت کیلئے موجودہ چیرمین کی چیرمینی قائم رکھی۔ بورڈ کا یہ خیال ہے کہ جدید بورڈ کیلئے نئے چیرمین کا انتخاب ہونا چاہیئے بہر حال حالات کو درست کرنے کیلئے چار روز کیلئے بورڈ کا جلسہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔ حکومت نے صوبہ دار گنگا پرشاد ساکن بہادر پورا پرگنہ بلہور کو فوجی طبقہ کی قائم مقامی کیلئے اور لالہ کلو مل ساکن ملکن پور پرگنہ بلہور کو پست اقوام کی قائم مقامی کیلئے نامزد کیا ہے۔

کھدر بھنڈار پولیس نے کھدر بھنڈار اور چرخہ سانگھا کو مقفل کر دیا ہے اور کھدر بھنڈار کے بہی کھاتہ اور آئرن سیف کو ضبط کر لیا ہے۔

جھنڈے اُتار دئے گئے پولیس نے شہر کے مختلف مقامات کے پارکون وغیرہ سے کانگریسی جھنڈے اتار کر اپنے قبضہ مین کر لئے ہین۔

تلاشیان بابو رام رتن گپتا اور مسٹر بال کرشن کے مکانات کی تلاشی بابو گوری پرشاد ڈپٹی کلکٹر نے لی۔ پولیس نے شہید چرخہ سالہ اور دیسی کھدر بھنڈار کی تلاشی لی

کوکین اور شراب پولیس نے بیل بازار مین ایک مکان کی تلاشی لیکر کوکین اور کچی شراب برآمد کی اور آٹھ رن سولہ دیاں اور انوری طوائف کو گرفتار کر لیا

قیدیون کی منتقلی موجودہ سیاسی تحریک کے سلسلہ مین جو کارکن گرفتار ہوئے تھے، اب تک کانپور ہی مین تھے مگر اب ان قیدیونکو مختلف جیلوں مین منتقل کیا جا رہا ہے عورتون کو فتحگڑھ جیل مین منتقل کر دیا گیا ہے۔

یوم آزادی ۲۶ جنوری کو یوم آزادی منانے کی غرض سے ہندو دکاندارن نے ہڑتال کی ہندو بازار تقریباً بند تھے مگر چوک دصرافہ مین کچھ ہندوؤن کی دوکانین بھی کھلی ہوئی تھین مختلف مقامات سے جلوس اور جلسہ کرنے کی کوشش کی گئی مگر پولیس نے موقعون پر پہونچکر منتشر کر دیا لیکن چوک کے جلوس والے بیٹھ گئے اسلئے انکو گرفتار کر لیا گیا اس موقع پر ڈنڈا چارج بھی پولیس کو مجبوراً کرنا پڑا۔ آج کانگریس والون نے شہر کے مختلف حصون پر جھنڈے لگا دئے تھے اور ایک دیوار پر بھی جھنڈا بنا دیا تھا مگر پولیس نے سب جھنڈے اُتار لئے اور دیوار پر جو جھنڈا بنایا گیا تھا اس پر سفیدی پوت دی گئی۔

گرفتاریان مسز س۔ بی۔ این بہار گو طالب علم کرائسٹ چرچ کالج کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے آرڈیننس کے ماتحت پنڈت منی لال اور پنڈت بھوت شوکل کو ولائتی کپڑے کی پکٹنگ کے سلسلہ مین رام دیوی و شانتی دیوی و متعدد والنٹیر دن کو پولیس نے گرفتار کیا ہے یوم آزادی کے دن جلوس اور جلسہ کرنے کے الزام مین سرلا دیوی کے علاوہ اور متعدد آدمی گرفتار کئے گئے ہین، ۲۷ جنوری کو متعدد دکاندارون کو ہڑتال کرنے کے الزام مین گرفتار کیا گیا ہے۔
ضلع مین تھانہ بدھنو، شیولی، بھوگنی پور، شیو راجپور، جہانگیر پور اور ککوون سے بکثرت کانگریسیون کو پولیس نے گرفتار کیا ہے

سزائین گرد رگھبر دیال کو ۶ ماہ قید سخت اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا جائنٹ مجسٹریٹ کی عدالت سے ہوئی ہے۔ گردجی پر ایک دوسرا مقدمہ گھوڑے کے متعلق بھی چلا گیا ہے
پنڈت بالکرشن شرما اڈیٹر پرتاپ کو جائنٹ مجسٹریٹ کی عدالت سے ایک سال قید سخت اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے
مولوی امیر احمد علوی صاحبزادہ عبد الجلیل اور مسٹر لانگ مین کی عدالت سے مندرجہ ذیل کانگریسی کارکنون کو ۳-۳ ماہ قید سخت اور ایک ایک سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔
مسرس راجہ رام۔ موہن لال۔ رام گوپال۔ ہرسیچند رعدالت جائنٹ مجسٹریٹ نے رام لال کو ۳ ماہ قید سخت اور ۲۰ روپیہ جرمانہ اور بنواری لال کو ۳ ماہ قید سخت اور ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے۔

معافی شیو رتن کو معافی مانگ لینے پر صرف ۲۵ روپیہ جرمانہ کر کے چھوڑ دیا گیا۔
مندرجہ ذیل لوگوں نے چونکہ معافی مانگ لی ہے اسلئے عدالت نے ضمانت اور مچلکہ لیکر ان لوگون کو چھوڑ دیا۔
رام دیال۔ گنگا چرن۔ ننکو۔ رگھوبر دیال۔ منی رام۔ سیتل نند کشور۔ گنگا ساگر۔ برآتی لال اور بیتو لال۔

مولانا حسرت موہانی کا پیغام مولانا حسرت موہانی صدر مسلم کانفرنس منعقدہ سلیم پور ہاؤس ۲۲ جنوری نے وہ تجویز جو گول میز کانفرنس کی کمیٹیون کے بائیکاٹ کے متعلق تھی کمیٹیون کے مسلم ممبران کے پاس بھیجکر لکھا ہے کہ آپ گول میز کانفرنس کی کمیٹیون سے منعفی ہو جائین۔

بحکم جناب مولوی نصیر الدین صاحب علوی ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی جج خفیفہ بباندہ

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۷۰۹ سنہ ۱۹۳۱ء

بعدالت منصفی خفیفہ باندہ ضلع باندہ

مہورا اہیر ساکن گچھا پرگنہ ضلع باندہ مدعی

بنام گجیتو ولد درجن قوم چمار ساکن جگمور پرگنہ موددہا ضلع ہمیر پور مدعاعلیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت [illegible] کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۴ ماہ فروری سنہ ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھہ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہون اور جواب دہی دعوی کی کرین۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ آپ کے احضار کیلئے مقرر ہے واسطے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے بس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون کو جنکی شہادت پر نیز تمام دستاویزات کو جنپر کہ آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہون پیش کرین آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہو گا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۵ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء

انٹرنیشنل گندم کی پوزیشن

(از لالہ درگا داس پوری جالندھری)

امریکہ :- نئی فصلوں کی حالات کے آثار تسلی بخش نظر آرہے ہین - فارم بورڈ کو ۱۰ کروڑ کا نقصان ہوا ہے - یورپین ملکوں کے ساتھ گندم کی امپورٹ ڈیوٹی مین رعایت کرانے کے لئے بذریعہ عہد نامہ کوشش کے درپے ہین - کینیڈا کے گندم کے پول اپنے دفتر ارجن ٹائن اور دیگر غیر ملکوں سے اٹھا رہے ہین -

ارجن ٹائن - گندم کی شپمنٹ نومبر ۱۹۳۱ء کے اخیر تک ۱۹۳۰ء کے پورے سال کی شپمنٹ سے ½ اگنا ہو گئی ہے فرانس سے عہد نامہ کرکے ڈیوٹی گندم امپورٹ ۱۰ فیصدی کم کرالی گئی ہے -

فرانس :- یکم جنوری سے مل والوں کو غیر ملکی گندم زیادہ منگوانے کے لئے گورنمنٹ اجازت دیدی گی - الجریا اور کنیڈا کی گندم دسمبر شپمنٹ کے سودے ہو گئے ہین :-

جرمنی :- ۵۰ ہزار ٹن رائی روس سے خریدی گئی ہے اور عہد نامہ دونوں ملکوں مین ہو گیا ہے کہ جرمنی روس کی گندم کے بدلے اپنے صنعتی مال دیا کرے گا - سیمولینیا کی ملز کو رعایت دی گئی ہے کہ بجائے ۲۵ مارکس فی صد کلو ڈیوٹی کے ۱۱٫۲۵ مارکس دین اور غیر ملکی گندم امپورٹ کی جائے -

آسٹریلیا :- ۱۹۲۷ء ۱۹۲۹ء اور ۱۹۳۰ء کے ہر ایک پورے سال کی شپمنٹ سے زیادہ گندم ۱۹۳۱ء کے پچھلے ۹ ماہ مین ہوئی ہے - تقریباً ہر سال سے دوگنی ہوئی ہے -

برطانیہ :- افواہ ہے کہ نیشنل گورنمنٹ کوٹا سسٹم کو برطانیہ اور ڈومنین مین قائم کرنے کے سوال پر غور کرنے کیلئے بورڈ قائم کرنے والی ہے جس کا پورا کنٹرول گندم سپلائی پر ہوگا - ۱۲ دسمبر ۱۹۳۱ء کے ہفتہ مین برطانیہ نے ۷۶۹۰۰۰ کوارٹر (۴۸۰ پونڈ) کی خرید کی - اتنی زبردست خرید کبھی نہین ہوئی

گندم کی تجارت زبردست

اگست، ستمبر، اکتوبر ۱۹۳۱ء کے مہینوں مین ۱۲ کروڑ ۲۰ لاکھ بشل (۶۰ پونڈ) دنیا کی گندم شپمنٹ ہوا - ۱۹۲۰ء سے آج تک ایسا زبردست دنیا مین شپمنٹ نہین ہوا - امریکہ اور کینیڈا نے ان مہینوں مین ۴ ½ ۸ کروڑ بشل (۶۰ پونڈ) چالان کئے یعنی کل شپمنٹ کا ۴۰٫۱ فی صدی حصہ لیا روس نے ۲۵٫۶ فیصدی ارجن ٹائن نے ۴٫۸ اور آسٹریلیا نے ۱۰٫۷ فیصدی حصہ لیا - یورپ کے ایک شہر صوفیہ مین ایک کانفرنس ہوگی جس مین پولینڈ ہنگری - زیچوسلوواکیا اور رومانیہ کے ڈیلی گیٹ شامل ہون گے اس کا نام انٹرنیشنل کانفرنس ایگریکلچر ہوگا - زراعت کی محفوظی اور ایکسپورٹ کو باقاعدہ بنانے کیلئے - اناج کے ترجیح دئے ہوئے محصول اور زراعت کے انٹرنیشنل کریڈٹ کو باقاعدہ بنانے والے مضمون پر غور ہوگا -

مختصر حالات

ارجن ٹائن اور پلاٹا کی زوردار بکوالی کی وجہ سے شمالی امریکہ نے بھی اپنے بھاؤ گرا دئے - آسٹریلیا کا دباؤ یورپ پر اتنا نہین ہوگا جتنا پلاٹا یا ارجن ٹائن کا - کیونکہ اس کے پاس چین کی طرف سے خریداری ہو رہی ہے - برطانیہ مین امریکہ کی دو سو ملین قرضہ تجویز ۲ اور نیشنل گورنمنٹ کی امپورٹ کو گھٹانے کی پالیسی جس نے کہ اس ریٹ مین مضبوطی پیدا کر دی گندم رکھنے والون کا خیال مندی کی طرف کھسک رہا ہے - روس اور ڈینوبی ملکون کی انٹرنیشنل تجارت سے عنقریب غیر حاضری کا اثر اور بسترطیکہ پلاٹا اور آسٹریلیا کے گندم کے اوفر زیادہ مستقبل مین نہ آنے کا اثر قدرتی طور پر مارکیٹ کی مضبوطی کا اثر کرے گا یہ درست ہے کہ پلاٹا اور آسٹریلیا کی گندم اس مقدار مین جتنی کہ روس اور ڈینوبی علاقے پہلے مہینون مین مہیا کر چکے ہین یورپ کو آئندہ ماہ مین مہیا نہ کر سکین گے - لہذا یورپ اپنی اصلی مقدار کی ضرورت امریکہ سے ہی لیتا رہے گا - یورپ کو یکم جنوری ۱۹۳۲ء سے ۳۱ جولائی تک یعنی ۷ ماہ کے عرصہ مین ۲۶ کروڑ بشل کی کھپت ہوگی - کینیڈا اور یونائیٹڈ اسٹیٹس آف امریکہ دونوں ملک بغیر کسی قسم کی مشکلات کے ایسی گندم کی مقدار کو سپلائی کر سکین گے - عوام مین زبردست امید ہے کہ یورپین ملک موسم بہار مین امپورٹ کی رکاوٹون کو ڈھیلا کرین گے اس لئے ممکن ہے کہ خریدار مذکورہ بالا مقدار سے بھی زیادہ منگوائین گے مگر اس عرصہ مین روس بھی میدان مین آنے کا قابل ہو جائے گا - امریکن تجار کو یقین ہے کہ یورپ کی خریداری سے ان کا اسٹاک تیزی سے گھٹ جائے گا اور امریکہ کے موسم سرما کی فصل کی کمی جس کی عام طور پر امید کی جاتی ہے اس کا نتیجہ مارکیٹ کی مضبوطی کا خیال کرتے ہین - یورپ کی مانگ کے نئے مختلف راؤن کا اظہار پہلے کر چکے ہین -

ہندوستان :- کراچی سے نخود ایک ہزار کوارٹر یورپ کو چالان ہوئے ہین - ہر ایک جگہ موسم خشک ہے - فصل پنجاب مین اوسط سے اچھی ہے یو پی بہار اور اڑیسہ مین کھڑی فصل اچھی ہے سنٹرل صوبہ جات مین باڑی کی بجائی ختم ہونے والی ہے -

نقشہ گندم جو مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۳۱ء کے ہفتہ مین مختلف ملکون سے چالان ہو کر سمندری راستہ سے یورپ اور برطانیہ کو جا رہی ہے

نام ملک جس نے گندم فروخت کی	برطانیہ	یورپ	میزان
یونائیٹڈ اسٹیٹس امریکہ (بندرگاہین)	۱۳۳۰۰۰ کوارٹر	۸۱۹۰۰۰ کوارٹر	۹۵۲۰۰۰ کوارٹر
دنیکو اور برلس روپرٹ 〃	۴۲۹۰۰۰	۳۸۷۰۰۰	۸۱۶۰۰۰
بحیرہ الکاہل کے ساحل کی 〃	۶۸۰۰۰	×	۶۸۰۰۰
ارجن ٹائن 〃	۱۳۱۰۰۰	۱۱۱۰۰۰	۲۴۲۰۰۰
آسٹریلیا 〃	۲۱۱۰۰۰	۴۶۰۰۰	۲۵۷۰۰۰
ہندوستان 〃	۲۰۰۰	×	۲۰۰۰
جنوبی اور شمالی روس 〃	۲۵۰۰۰	۷۴۰۰۰	۹۹۰۰۰
ڈینوب وغیرہ علاقہ جات 〃	۲۲۲۰۰۰	۲۹۴۰۰۰	۵۱۲۰۰۰
میزان	۱۲۲۱۰۰۰ کوارٹر	۱۷۳۱۰۰۰ کوارٹر	۲۹۵۲۰۰۰

کراچی تار :- شکاگو ۱۰/۱ لورپول ۱۶/۱۴ ملز بلٹی ۲۵/۸ - جنوری ۲۵/۸ - ۲۶/۱۲ مارچ - ۱۱/۴ ۲ جولائی نخود کی مانگ کلکتہ کی ہے روٹی ۵ ڈون /۳ - ۲۰ - ۲۱/۵ - ۱۹/۱۴ - ۱۴ / ۲۲ بندر نخود ۲۲/۱۴ ۲۲/۱۲ توریہ ۲ / ۵ سرسون ۳ - ۲۶/۱۰ - جاد ۱۵/۱ - ۱۴ - ریفائینڈ ۱۳/۱۴ کلکتہ خاص گندم کراچی سے خرید رہا ہے -

جالندھر کے بھاؤ :- گندم ماگھ ۹/۱/۲ - چیت ½ ۳/۱۰/۲ بنولہ ماگھ ۹/۱۰/۳ بنولہ چیت ۶/۶/۳

امرتسر کے بھاؤ :- گندم ماگھ ۸/۲ - گندم چیت ½ ۷/۹/۲ باڑی ۸/۳ -

آل انڈیا مسلم کانفرنس کا اجلاس

۳۰،۳۱ جنوری کو دہلی مین آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کا نہایت اہم اجلاس منعقد ہوگا جس مین سرحد کے تحقیقاتی وفد کی رپورٹ پیش کیجائی گی - ہر گول میز کانفرنس کی کمیٹیون کے متعلق طرز عمل اور دیگر اہم مسائل پر غور کیا جائیگا -

مسلم زعمائے ہند کا عظیم الشان اجتماع

۲۴ - جنوری ۱۹۳۲ء کو مسلم زعمائے ہند کا ایک جلسہ سلیم پور ہاؤس مین اس فرض کے لئے طلب کیا گیا کہ وہ ملک کی موجودہ سیاسی صورت حال پر غور و خوض کرکے مسلمانان ہند کے لئے کوئی راہ عمل تجویز کرے چنانچہ ہندوستان کے مختلف گوشون سے ایک بڑی تعداد مسلمان نمایندگان کی جلسہ مین شریک ہوئی اور جلسہ ۱۱ بجے دن سے بصدارت مولانا حسرت موہانی شروع ہوا اور ۱۱ بجے رات تک قائم رہا -

جلسہ نے حسب ذیل رزولیوشن بڑی رد و قدح کے بعد پاس کئے -

(۱) یہ جلسہ گورنمنٹ کی اس جابرانہ پالیسی پر اپنی نفرت کا اظہار کرتا ہے جو اس نے سرحد کے متعلق اختیار کر رکھا ہے اور وہان کے بہادر باشندون پر جو انتہائی ظلم روا رکھا گیا ہے اس پر اپنی بے اطمینانی اور غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے اور ہندوستان کے مسلمانون سے درخواست کرتا ہے کہ رمضان کے آخری جمعہ کے دن تمام ہندوستان مین یوم سرحد منا کر اپنے جذبات کا اظہار کرے اور ان لوگون سے جن کو مصائب کا سامنا پڑا ہے اور پڑ رہا ہے اظہار ہمدردی کرے -

(۲) ہرگاہ کہ وہ مقصد جس کے لئے گول میز کانفرنس کا انعقاد ہوا تھا تکمیل پذیر نہین ہوا اور از بسکہ صدر اعظم برطانیہ کا اعلان مسلمانان ہند کے لئے بھی ناقابل اطمینان ہے لہذا اس کانفرنس کی پختہ رائے ہے کہ جب تک حکومت انگیزی گول میز کانفرنس کے مختلف کمیٹیون کی کارروائی کے آغاز سے قبل کوئی ایک بیان واضح شایع نہ کرے کہ جو مسلمانان ہند کے لئے قابل اطمینان ہو وہ ان مختلف کمیٹیون کے مقاطعہ پر مجبور رہے -

(۳) یہ جلسہ چیف کمشنر صوبہ سرحد کی اس روش کے خلاف پرزور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے کہ اس نے جمیعۃ العلماء ہند کو ان مظالم کی تحقیقات کے لئے اپنے صوبہ مین ایک وفد کے داخل ہونے کی اجازت نہ دی جنھون نے طول و عرض ملک مین اضطراب کی ایک لہر دوڑا دی ہے -

(۴) یہ کانفرنس حسب ذیل حضرات کی ایک سب کمیٹی منتخب کرتی ہے کہ وہ ان ذرائع کو تلاش کرے جس سے ہندوستان کے مختلف مسلم آزاد طبقون مین اتحاد کی کوشش کرے تاکہ باہمی اتحاد پیدا ہو سکے اور راجہ صاحب سلیم پور کو اس کا طلب کنندہ مقرر کرتی ہے -

مولانا قطب الدین صاحب عبد الوالی - مفتی کفایت اللہ صاحب مسٹر آصف علی صاحب بیرسٹر - چودھری خلیق الزمان صاحب - راجہ سلیم پور صاحب - مولانا حسرت موہانی صاحب مسٹر محمد حسین بیرسٹر - مولانا ظفر علی خان صاحب - شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی - نواب محمد اسمٰعیل صاحب - مولانا عبد الحامد صاحب - مولانا ابو الکلام آزاد - مولانا شوکت علی صاحب

(۵) یہ جلسہ اعلان کرتا ہے کہ ریاست کشمیر کی طرف سے جو مظالم مسلمانون پر ہو رہے ہین - ان کی ذمہ داری حکومت حکومت کشمیر کے علاوہ حکومت ہند پر بھی عائد ہوتی ہے نیز یہ جلسہ احرار کی مساعی پر دلی ہمدردی و مبارکباد پیش کرتا ہے -

چین کے حصے بخرے

چین اور جاپان کی آویزش کا بالآخر وہی افسوسناک نتیجہ ہوا کہ چین کے حصے بخرے ہو گئے اور اس کے دو بڑے بڑے صوبے کہنے کو تو کامل طور پر آزاد کر دیئے گئے۔ لیکن انکی کامل آزادی جاپان کی نگرانی مین دے دی گئی ہے۔ شنگھائی کا ایک لاسلکی پیام مورخہ ۱۶ار جنوری مظہر ہے کہ ۱۱ر فروری کو منچوریا اور منگولیا مین کامل آزادی کا اعلان کیا جائے گا۔ اور جشن منایا جائے گا۔

ان دونون صوبون کی آزادی کے ساتھ ساتھ انھین کامل طور پر ایک خودمختار حکومت تو فوراً تسلیم کر لیا جائیگا لیکن معلوم ہوا ہے کہ سردست ان دونون حکومتون کو۔ جاپان کی حفاظت مین دے دیا جائے گا ابھی تک یہ نہین معلوم کہ یہ سیادت کبتک رہے گی۔ اور ان کی شرائط کیا ہین گو جاپان نے اس سلسلہ مین امریکہ کو جو جواب دیا ہے اس مین یہ ظاہر کر دیا ہے کہ چین کی ان دونوں صوبون کو نگرانی اور حفاظت مین لینے سے اس کی ہرگز یہ غرض نہین ہے کہ وہ ان پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ اسی طرح سے جاپانی سفیر متعینہ لندن نے دفتر خارجہ برطانیہ کو یہ اطمینان دلا دیا ہو کہ وہ منچوریا پر ہرگز قبضہ کی نیت نہین رکھتا بلکہ وہ وہان کے دروازے کو ہر دول کے لئے کھلا رکھے گا اور نو حکومتین کے ساتھ معاہدہ کا پابند رہیگا۔

معلوم ہوا ہے کہ نظام اساسی اس قسم کا ہو کہ ایک مجلس عاملہ ملک کا انتظام کرے گی جس کا ایک صدر ہوا کرے گا۔ منچوریا کی حکومت مین تمام صوبہ بشمول جہول ہوگا اسی طرح منگولیا کا وہ علاقہ بھی اس کے اندر رہے گا جو جو اس نام سے پکارا جاتا ہے۔

موضع جگناتھ پور مین گولی چل گئی

حکومت کا ایک کمیونیکے مظہر ہے کہ ۱۵ر جنوری کو موضع جگناتھ پور ضلع بدایون مین ایک شخص مسمی ٹھاکر داس مع ۲۰۰ اشخاص کے جو لاٹھیون سے مسلح تھے کانگریسی جھنڈے لئے ہوئے۔ والنٹیرون کے ساتھ آیا۔ اور کانگریسی نعرے بلند کرنے لگا۔ اسی اثنا مین تھانہ دار حلقہ مین معہ چند زمینداروں اور پولیس کانسٹبلون کے موقع پر پہونچ گئے۔ انھین دیکھکر مجمع کا سرغنہ ٹھاکر داس ایک درخت پر چڑھ گیا اور اپنے ساتھیون کو اشتعال دلاتا رہا۔ جس کی وجہ سے مجمع بے قابو ہو گیا۔ اسپر پولیس نے ٹھاکر داس کو گرفتار کر لیا۔ اسپر اس کے حمایتون نے خشت باری کرنا شروع کر دی جس کے باعث کئی شخص زخمی ہو گئے۔ چنانچہ پولیس کے سب انسپکٹر نے مجبوراً زمینداروں سے گولی چلانے کے لئے کہا۔ جس کے بنا پر مجمع پیچھے ہٹا۔

معلوم ہوا ہے کہ بلوائیون مین سے تین شخص زخمی ہوئے اور ایک شخص مر گیا۔ اس کے بعد مجمع نے دوکان کو لوٹا اور دوکانداروں کو زخمی کر دیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اس امر کا اطمینان ہے کہ پولیس کو اپنی جان کا خطرہ تھا اور گولی واجبی طور پر چلائی گئی۔

لکھنؤ مین ایک خاتون مجسٹریٹ کی تجویز

۲۱-جنوری سنہ ۳۲ء۔ اندیپنڈنٹ نیوز سروس کے نمائندہ خصوصی کو معتبر ذرائع سے یہ اطلاع ملی ہے کہ گورنمنٹ لکھنؤ کے لئے ایک خاتون کا تقرر عہدہ مجسٹریٹی پر کرنے والی ہے۔ اور یہ تقرر نابالغ لڑکون اور خواتین کے مقدمات کے سلسلہ مین عمل مین لایا جائے گا۔

حکومت کی موجودہ حکمت عملی کی مذمت

کلکتہ ۱۲ر جنوری۔ ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور نے وزیر اعظم کے پاس ایک برقی پیام ارسال کر کے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ حکومت کی موجودہ حکمت عملی سے انتہائی بدبختی کا اظہار ہوتا ہے اور اس سے سیاسی گتھی کا حل ہونا بہت مشکل ہو گیا ہے۔

حق رائے دہندگی کی کمیٹی

نئی دہلی ۱۹۔ جنوری۔ سیاسی حلقون مین یہ خبر بہت ہی گرم ہو کہ حق رائے دہندگی کی کمیٹی مین ایک یا دو ارکان کا اضافہ ہوگا

جب آپ دوبارہ اپنے سوداگر پارچہ کے پاس جائیں تو وائیلا کے بے شمار خوبصورت نمونہ جات ضرور ملاحظہ کریں۔ اس کی لبھاؤنی ملائمت اور علی کوالٹی کو خود دیکھیں۔ وائیلا نہ سکڑنے والا نفیس ٹویل فلالین ہی وہ چیز ہے۔ جس کی آپ کو مستورات کے اندرونی و بیرونی ملائم اور آرام دہ کپڑوں کے لئے ضرورت ہے۔

وائیلا معمولی اقسام کے کپڑوں سے بہت زیادہ دیرپا ہے اس واسطے پوشش میں نہایت باکفایت ہے اس کی ملائمت اور خوبصورتی کو متواتر دھلائی سے بھی کوئی ضرر نہیں پہنچتا۔ استعمال سے یہ خراب نہیں ہوتا اور موسمی تاثرات سے مرجھاتا بھی نہیں وائیلا پر دھوبی کی دھلائی بھی اثرانداز نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ خوبصورت ہونے کے ساتھ ہی مضبوط بھی ہے۔

وائیلا ہی وہ کپڑا ہے جسے آپ کو تمام پرآسائش پارچات کے لئے استعمال کرنا چاہئے۔ بے شمار سادہ اور دھاریدار نمونے ہیں۔ جنمیں سے انتخاب کیا جا سکتا ہے۔ وزن میں بھی ہلکے اور بھاری ہیں۔

وائیلا

نہ سکڑنے والا نفیس ٹویل فلالین

Viyella DAY NIGHT WEAR
Manufactured in Great Britain.
"Viyella" (Regd) DOES NOT SHRINK
For Ladies, Gentlemen's and Children's Wear

اصل وائیلا کے لئے مذکورہ بالا شکل کے مطابق اتر سکنے والے لیبل پر وائیلا کا نام دیکھ لیا کریں جس پر یہ نشان نہ ہو۔ وہ ہرگز نہ خریدیئے

ہندوستان اور برطانیہ کی تجارت

سوت کی درآمد کے اعداد و شمار

اواخر نومبر تک کپڑے اور سوت کی درآمد کے اعداد و شمار حسب ذیل ہیں۔

سوت	سنہ ۱۹۲۹ء	سنہ ۱۹۳۰ء	سنہ ۱۹۳۱ء
برطانیہ سے	۱۴ لاکھ پونڈ	۶ لاکھ ۹۰ ہزار پونڈ	۱۰ لاکھ ۴ ہزار پونڈ
جاپان سے	۲۷ لاکھ ۴ ہزار ″	۵ لاکھ ۱۰ ہزار ″	۳ لاکھ ۹۰ ہزار ″
چین سے	۶ لاکھ ۷۰ ہزار ″	۷ لاکھ ۹۰ ہزار ″	۸ لاکھ ۴۰ ہزار ″

کپڑے کی درآمد

برطانیہ سے	۸۰ کروڑ ۱۰ لاکھ گز	۴۴ کروڑ ۳۰ لاکھ گز	۲۰ کروڑ ۱۰ لاکھ گز
جاپان سے	۳۶ کروڑ گز	۲۰ کروڑ ۸۰ لاکھ گز	۴۴ کروڑ ۵۰ لاکھ گز

اب اس درآمد کو اگر قیمت کے لحاظ سے دیکھئے تو یہ فرق اور بھی نمایاں ہو جاتا ہے۔

برطانیہ سے	۲۴ کروڑ ۳۰ لاکھ روپیہ	۱۱ کروڑ ۱۲ لاکھ روپیہ	۵ کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ
جاپان سے	۱۰ کروڑ ۲۴ لاکھ ″	۵ ″ ۲۷ ″	۴ ″ ۳۰ ″

ہندوستان کی صنعتی طاقت

درآمد کی اس کمی سے اس کا بھی اندازہ ہو جاتا ہے کہ ہندوستان روز بروز جانتک کپڑے کا تعلق ہے اپنی احتیاج کو پورا کرتا جارہا ہے چنانچہ ہندوستان میں مل کے کپڑے کی تعداد میں امسال کافی اضافہ ہوا ہے یعنی باوجود کساد بازاری کے یہ مقدار ۲۱ کروڑ گز سے بڑھکر ۲۵ کروڑ گز ہو گئی۔ اس کا اندازہ کپڑے کی کل درآمد سے بھی ہوتا ہے یعنی سوت کی۔

سنہ ۱۹۲۹ء	سنہ ۱۹۳۰ء	سنہ ۱۹۳۱ء
۱۹ کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ	۲۰ کروڑ ۱۰ لاکھ پونڈ	۳۰ کروڑ پونڈ

اور کپڑے کی

۵ کروڑ ۸۰ لاکھ گز	۶ کروڑ ۷۰ لاکھ گز	۲۲ کروڑ ۴۰ لاکھ گز

درآمد ہوئی ہے جس سے ہندوستان کی صنعت پارچہ بافی کی ترقی کا کافی ثبوت مل جاتا ہے اور معلوم ہو جاتا ہے کہ ہندوستان کپڑے کی بیرونی تجارت کو کس طرح روز بروز چھوڑتا جاتا ہے۔

ٹرین میں مسلح ڈکیتی

نواکھالی۔ ۱۹ جنوری۔ جس وقت نمبر ۹۹ آپ ٹرین نالٹر ہیٹو اسٹیشن سے جو لکسم جنکشن سے دس میل کے فاصلہ پر ہے روانہ ہوئی چھ نوجوان جو ریوالوروں سے مسلح تھے میل وان میں گھس آئے اور گارڈ کو ریوالور دکھاکر بالکل خاموش رہنے کی دھمکی دی اور متعدد انشیورڈ لفافہ لیکر چلدئے نقصان کا اب تک کوئی اندازہ نہیں ہو سکا ہے۔

اردو اکاڈمی جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

اردو اکاڈمی جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی اردو علم ادب کی جو بہترین ادبی و علمی خدمات انجام دے رہی ہے اس سے علم دوست حضرات ناواقف نہیں ہم ذیل میں اردو اکاڈمی کے مختصر قواعد درج کرکے ناظرین سے یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ اردو اکاڈمی کے رکن بنکر خود بھی اسکی خدمات سے مستفید ہوں اور دوسروں کو بھی استفادہ کا موقع بہم پہونچائیں اور کارکنان اکاڈمی کی ہمت افزائی کرکے اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔

دیباچہ

جامعہ ملیہ کے مقاصد میں علمی تحقیق اور اشاعت علوم ایک بہت اہم مقصد ہے۔ اس کا جو وسیع اور مکمل نظام ارباب جامعہ کے پیش نظر ہے اسے عمل میں لانا فی الحال ممکن نہیں، اسکے لئے بہتر زمانے کا انتظار ہے، جو بہت جلد آنے والا ہے۔ مگر اس انتظار میں ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہنا مناسب نہیں اسلئے جو کچھ تھوڑی سی بہت علمی خدمت اسوقت ہو سکتی ہے وہ کی جارہی ہے۔ جامعہ کی اردو اکاڈمی کے مختصر قواعد ارباب علم کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں اور ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ اکاڈمی کے رکن بنیں اور اسکے منتظمین کی ہمت افزائی فرمائیں اس ذریعے سے انھیں بڑی آسانی سے اردو کی بہترین نئی کتابیں ہم پہونچ جایا کریں گی اور ایک مفید ادارہ کی مدد بھی ہو جائے گی۔

(ڈاکٹر) سید عابد حسین ایم۔ اے۔ پی ایچ ڈی
ناظم اردو اکاڈمی جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

مختصر قواعد

۱۔ جامعہ ملیہ کا شعبہ تصنیف و تالیف "اردو اکاڈمی" کہلاتا ہے۔
۲۔ اردو اکاڈمی کا مقصد یہ ہے کہ اردو زبان میں مختلف علوم و فنون پر مستند کتابیں لکھوا کے یا دوسری زبانوں سے ترجمہ کراکے شایع کرے۔
۳۔ اکاڈمی ہندوستان کی ان علمی انجمنوں اور ناشروں کے ساتھ اتحاد عمل رکھتی ہے جو اردو زبان کی خدمت کر رہے ہیں اور ان کی قابل قدر کتابوں کی اشاعت میں حسب مقدور مدد کرتی ہے۔
۴۔ اکاڈمی کی طرف سے ایک علمی رسالہ "جامعہ" اور ایک تعلیمی رسالہ "پیام تعلیم" شایع ہوتا ہے۔
۵۔ اکاڈمی کے رکن وہ حضرات ہو سکتے ہیں جو چوبیس روپیہ سال پیشگی ادا کریں یا اگر کسی وجہ سے یکمشت للعہ ادا کرنا ممکن نہو تو ارکان کی سہولت کے لئے یہ صورت بھی ہو سکتی ہے کہ یہ رقم کم از کم چھ چھ روپے کی چار قسطوں میں ہر سہ ماہی کے شروع میں ادا کردی جائے۔
۶۔ ارکان کی خدمت میں ہر سال چوبیس روپے کی کتابیں بھیجی جائیں گی اور "جامعہ" اور "پیام تعلیم" جن کا مجموعی چندہ ساڑھے سات روپے سالانہ ہے بلاقیمت نذر کئے جائیں گے۔
۷۔ ارکان کو سال کے شروع میں اکاڈمی کی مجوزہ مطبوعات کی فہرست بھیجدی جایا کرے گی اور جب کوئی کتاب چھپکر تیار ہوگی تو فوراً ان کی خدمت میں روانہ کردی جائے گی۔
۸۔ اسکے علاوہ ان کتابوں کی فہرست بھی بھیجی جائے گی جو دوسری علمی انجمنوں اور مختلف ناشروں کی طرف سے شایع ہونیوالی ہیں اور ارکان سے درخواست کی جائے گی کہ انمیں سے اپنی کتابیں منتخب فرمالیں جو اردو اکاڈمی کی کتابوں کے ساتھ ملکر چوبیس روپے سے زیادہ کی نہوں یہ کتابیں بھی جسوقت وصول ہوں گی فوراً ارکان کی خدمت میں روانہ کیجائینگی۔

جو صاحب ان شرائط پر اکاڈمی کے رکن بننا پسند فرمائیں وہ ناظم اکاڈمی کو اپنے نام اور پورے پتے سے مطلع فرمائیں۔

ضرورت ہے

۱۔ ایک استانی کی جو میونسپل بورڈ اسکول کے نصاب تعلیم کے مطابق یتیم بچیوں کو تعلیم دے سکے۔
۲۔ ایک ایسے مسلمان تجربہ کار ماسٹر کی جو چھوٹے بچوں کو پانچویں کلاس تک تعلیم دے سکے اور انکی ہمہ وقت نگرانی کر سکے۔
۳۔ ایک حافظ قرآن کی۔ جو مسلم یتیم خانہ کے اوقات تعلیم میں بچوں کو حفظ کرائیں۔ قاری کو ترجیح دی جائے گی۔

تنخواہ اور دوسری شرائط کا فیصلہ بالمشافہ یا بذریعہ تحریر کے ہو سکے گا۔ درخواستیں معہ اسناد قابلیت و کارکردگی بنام آنریری جنرل سکریٹری مسلم یتیم خانہ کانپور۔ آنی چاہئیں۔
فضل حسین جنرل سکریٹری

پورنیہ کا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گولی سے ہلاک ہو گیا

پٹنہ۔ ۱۷ جنوری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مسٹر ایس۔ اے خان آئی۔ سی۔ ایس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پورنیہ شکار کھیل کر واپس آرہے تھے راہ میں اتفاقیہ گولی لگنے سے شکار اجل ہو گئے۔

دھاریوال کے اونی دھاگے
Used all over India
تمام ہندوستان میں استعمال کئے جاتے ہیں
ان کو ہندوستانی کاریگروں نے خاص ہندوستان کے اون سے کات کر تیار کیا ہے۔ دھاریوال کا کوئی بھی سامان غیر ملک سے نہیں منگوایا جاتا
نمونوں کے کارڈ کے لئے ڈپارٹمنٹ نمبر ۱۴ کو لکھیے
مقامی ایجنٹ
دی امپیریل ایجنسی۔ جنرل گنج کانپور
دھاریوال ملس پنجاب میں بنائے جاتے ہیں

لندن سے پشاور تک سڑک

لندن کی ایک خبر مظہر ہے کہ وہان اس تجویز پر غور کیا جارہا ہے کہ لندن سے پشاور تک پختہ سڑک تعمیر کی جائے اس سلسلہ مین یورپ مین سڑکین پہلے سے موجود ہین صرف یہ انتظام کرنا ہوگا کہ مختلف ممالک کی سرحدون پر محاصل وغیرہ کے جو قوانین ہین ان مین کسی قدر آسانیان کردی جائین - صرف ایران ، افغانستان اور ترکی مین سڑکون کی درستی مین فرازحمت ہوگی لیکن امید ہے کہ اس مین کوئی رکاوٹ پیدا نہوگی - پشاور تک یہ سلسلہ قائم ہوجانے کے بعد آسانی کے ساتھ شیر شاہی سڑک کے ذریعہ دہلی اور کلکتہ کو بھی منسلک کردیا جائے گا -

مسلمانون کی حق رائے دہندگی کا مسئلہ

الہ اباد ۱۹ - جنوری - مسٹر ظہور احمد نے مسلم ممبران مجالس قانون ساز کے پاس ایک گشتی چھٹی روانہ کرکے حق رائے دہندگی کی کمیٹی کی اہمیت بتائی ہے اور یہ اپیل کی ہے کہ موقع کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے انکا ایک بے ضابطہ جلسہ ۳۱ جنوری کو بمقام الہ آباد منعقد ہوتا کہ وہ تجاویز مرتب کیجائین - جنھین متحدہ طریقہ پر حق رائے دہندگی کی کمیٹی کے روبرو پیش کیا جائے -

گول میز کانفرنس کی مجلس عاملہ

نئی دہلی ۱۹ - جنوری - ہز اکسلنسی وائسرائے ہند ۲۸ جنوری کو گول میز کانفرنس کی مجلس عاملہ کو طلب کر رہے ہین - معلوم ہوا ہے کہ ۲۵ - جنوری کو ہز اکسلنسی نہایت وضاحت کے ساتھ ورکنگ کمیٹی کے اعتراضات تشریح کرین گے - اور ان اعتراضات کا جواب دین گے جو تین کمیٹیون کے ارکان اور ان موضوعات کے متعلق عائد کئے جاتے ہین جو انھین سپرد کئے گئے ہین -

جگناتھ جی کے مندر کے نقش و نگار

کٹک ۱۴ - جنوری سناتن دھرمی ہندوؤن نے جگناتھ مندر کے نقش و نگار پر پردہ ڈالنے کی تجویز کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے ایک جلسہ کیا - پست اقوام کے داخلہ مندر کے خلاف بھی احتجاج کیا گیا -

دہلی مین زنانہ پولیس کے انتظامات

نئی دہلی ۲۰ - جنوری - دہلی کے سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ایک ایسا عجیب وغریب تجربہ کرنا چاہا ہے جو کم از کم ہندوستان کی تاریخ مین بالکل نیا ہے - سپرنٹنڈنٹ موصوف نے عورتون کا محکمۂ پولیس قائم کرنے کا ارادہ کیا ہے اور اشتہار دیدئے ہین کہ جو عورتین بھرتی ہونا چاہین درخواست دین - ان عورتون کو مفت وردی دی جائے گی اور ہر ایک عورت کو علیحدہ رہنے کے لئے کوارٹر مہیا کئے جائین گے - عورتون کی پولیس صرف عورتون ہی کے لئے ہوگی اور انکو صرف عورتون ہی سے واسطہ پڑے گا -

پبلسٹی ڈپارٹمنٹ مین تقرری

۱۸ - جنوری ۱۹۳۲ء - یوپی - پبلسٹی کیلئے باقاعدہ امتحان کے بعد حسب ذیل لوگونکا تقرر گورنمنٹ نے کیا ہے -

مسٹر شیر احمد علی بی - اے (علیگ) بحیثیت پرنسل اسسٹنٹ

آپ اس کے علاوہ مسٹر اروڑا - مسٹر پنتھ - مسٹر مصرا - مسٹر کیلو آفس سپرنٹنڈنٹ - ایس - ایس نقی - اسٹنو گرافر -

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب بارایٹ لا جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنا برانفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۸۰۹ سنہ ۱۹۳۱ء

بعدالت خفیفہ بہادر کانپور ضلع کانپور

پرمیشوری دین ولد پنڈت موہن لال قوم برہمن ساکن ملازم ای - آئی - آر ریلوے اسٹیشن الہ آباد مدعی

بنام شیو بہادر ولد تلسی رام قوم برہم بھٹ ساکن محلہ تلیانہ متصل مکان بلا تیلی شہر کانپور مدعا علیہ -

ہرگاہ کے مدعی نے آپ کے ایک نالش بابت رقعہ عندالطلب کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۲ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء وقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے حاضر ہوین اور جواب دہی دعوے کی کرین - اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جواب دہی کے تائید مین استدلال کرنا چاہتے ہون پیش کرین - آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا -

یہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا -

مہر عدالت

بحکم آر - پی - شرما منصرم عدالت خفیفہ کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۲۸

بعدالت مال مقام ڈیراپور ضلع کانپور

اوجاگر یا ؤ سنگھ بنام رام دیال وغیرہ

بنام شمبھو دیال وبیر بھو دیال پسران گوکل پرشاد قوم برہمن ساکن کسو پور پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۵ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے بمقام ڈیراپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالت سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون کو جن کی شہادت ہو نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو -

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا -

یہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا -

مہر عدالت دستخط حاکم عدالت

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۴۰

بعدالت مال جناب بابو مرلیدھر صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم - مقام ڈیراپور ضلع کانپور -

پنڈت گلاب رام نمبردار سندرپور گجن پرگنہ ڈیراپور مدعی

بنام اتارو وغیرہ -

بنام پورن ولد دیبی کلوار ساکن سندرپور گجن پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور مدعا علیہ -

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۵ ماہ فروری سنہ ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام ڈیراپور اصالتاً و معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تمکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون کو جن کی شہادت ہو نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو -

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا

یہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۹ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا -

مہر عدالت دستخط حاکم عدالت

لڑکے کی چھاتیون مین دودھ

بٹالہ (پنجاب) یہان ایک پندرہ سالہ لڑکا جو کہ یورپ واپس شدہ ہے لوگون کی دلچسپی کا موجب بنا ہوا ہے - اس کی چھاتیان عورتون کی طرح ابھری ہوئی ہے - ڈاکٹری معائنہ سے معلوم ہوا ہے کہ ان مین دودھ ہے اور آپریشن کے بغیر چھاتی درست نہین ہوسکتی -

فارس سے سونے کی برآمد کی ممانعت

طہران ۱۹ جنوری - حکومت ایران نے سونے کی برآمد کو ممنوع قرار دیا ہے -

الہ آباد مین لیڈی ہیڈ کانسٹبل

الہ آباد ۲۳ - جنوری - مقامی حکام نے مسز البٹ کو الہ آباد کے لئے لکھنؤ کے اتباع مین لیڈی ہیڈ کانسٹبل مقرر کیا ہے ان ہیڈ کانسٹبل صاحبہ نے چھ خواتین تے کو پکٹنگ کرتے ہوئے گرفتار کیا -

نواب مسعود جنگ پھر وائس چانسلر منتخب ہوگئے

علی گڈھ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ نواب مسعود جنگ سید راس مسعود دوبارہ مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر منتخب ہوگئے - کوئی دوسرا امیدوار مقابلہ کے لئے نہ تھا - لہذا انتخاب متفقہ طور پر عمل مین آیا -

الہ آباد - ۲۱ - جنوری - مسٹر حجازی مسعود بیرسٹر نے مولوی شفیع داؤدی کے پاس ایک مکتوب ارسال کرکے آل انڈیا مسلم کانفرنس سے استعفی دیدیا ہے

جنتریوں میں جدید تبدیلیوں کا امکان

موجودہ تقویم جولیس سیزر شہنشاہ روما نے ۴۶ قبل مسیح
ق.م میں رائج کیا تھا پھر ۱۵۸۲ء میں پوپ گریگوری سیزدہم
نے اس میں تھوڑی ترمیم کی۔ اسی مناسبت سے اس کا نام
گریگورین کیلنڈر ہے۔ اگرچہ یہ کیلنڈر اتنے عرصہ سے نافذ العمل
ہے۔ لیکن اس میں مہینوں اور دنوں کی تقسیم جس انداز سے
عمل میں آئی ہے اس سے بہت سی دقتیں محسوس ہو رہی ہیں،
چونکہ پہلے دنیا کا کاروباری حلقہ اس قدر وسیع نہیں تھا اس لئے
ان دقتوں کی طرف خاص طور پر توجہ منعطف نہیں کی گئی لیکن
موجودہ دور ہی چونکہ تجارتی دور ہے۔ اس لئے ایک عرصہ سے
یہ ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ موجودہ کیلنڈر ترمیم طلب ہے
کیونکہ اس کے مہینوں کی تعداد ایک دوسرے سے مختلف ہے
اس لئے مختلف مہینوں اور مختلف سالوں کے دن آپس میں
کوئی ربط نہیں رکھتے جسکی وجہ سے بہت دقتیں پیدا ہو رہی ہیں
دنیا چاہتی ہے کہ سال کی تقسیم اس انداز سے کی جائے۔ کہ ایک
مہینے کے دن دوسرے مہینے کے اور ایک سال کے دن
دوسرے سال سے مختلف نہ ہوں۔ یہ تحریک اگرچہ مدت سے
ہو رہی تھی۔ لیکن ۱۹۲۱ء میں یہ اس حد تک پہنچ گئی۔ کہ
بین الاقوامی ایوان تجارت کو لندن کے ایک اجلاس کی رو
سے جمعیۃ الاقوام سے کہنا پڑا کہ وہ اس موضوع پر خاص طور
پر غور کرے۔ جمعیۃ الاقوام نے اس دعوت پر لبیک کہتے ہوئے
۱۹۲۳ء میں ایک خاص کمیٹی کیلنڈر کی اصلاح کی تحقیقات کرنے
کی غرض سے متعین کی جس نے اس موضوع پر سیکڑوں مختلف
تجاویز پر غور کیا اور ۱۹۲۶ء میں اپنی رپورٹ پیش کی۔
کمیٹی نے اس امر پر خاص طور پر زور دیا تھا کہ قبل اس کے کہ
ترمیم کی کوئی تجویز عملی طور پر قبول کی جائے۔ یہ نہایت ضروری
ہے کہ مختلف اقوام عالم کو موقع دیا جائے۔ کہ وہ اس اہم
مسئلہ پر انفرادی طور پر غور و خوض کریں۔ چنانچہ جمعیۃ الاقوام
نے مختلف اقوام کو جو جمعیۃ کی رکن ہیں۔ اس غرض کے لئے
لکھا کہ وہ اپنی اپنی جگہ کمیٹیاں متعین کر کے کیلنڈر کے تفصیل کے
مسئلہ پر غور کریں اور اپنی اپنی رپورٹ جمعیۃ کو بھیجدیں تا کہ جمعیۃ
ایک بین الاقوامی موتمر منعقد کر کے اس کا فیصلہ کرے۔ چنانچہ
مختلف اقوام نے اپنے اپنے ملک میں ایسی کمیٹیاں بنائیں جن
میں اس پر غور کیا گیا اور انکی رپورٹیں آہستہ آہستہ جمعیۃ کے
پاس آنے لگیں اور مسئلہ پر جمعیۃ کے اجلاس اکتوبر ۱۹۳۱ء میں مذکورہ
بالا بین الاقوامی موتمر کے انعقاد پر غور ہونے والا تھا۔

مختلف تجاویز جو اس ضمن میں پیش ہوئی ہیں ان میں ایک
جزو مشترک اس دقت کا حل ہے جو سال کے ایک دن زائد کی وجہ
سے پیش آ رہی ہیں۔ جیسا کہ ہمیں معلوم ہی ہے۔ موجودہ شمسی سال
کے ۵۲ ہفتہ ایک دن ۳۶۵ دن ہیں۔ اگر سال کے ۳۶۴ دن
ہوتے تو کوئی دقت ہی نہ تھا۔ لیکن یہ جو ایک دن باقی بچتا ہے
یہ ہے۔ اس سارے اختلاف کی اصل جسکی وجہ سے ہر نیا سال سال
گذشتہ سے ایکدن بعد میں شروع ہوتا ہے مثال کے طور پر یوں
سمجھئے کہ ۱۹۳۱ء پنجشنبہ کو شروع ہوا تھا ۵۲ ہفتے ۳۰ دسمبر ۱۹۳۱ء
کو پورے ہو جائینگے اور اس دن چہارشنبہ ہوگا۔ اب اگر سال
پورے ۵۲ ہفتے کا ہوتا تو یکم جنوری ۱۹۳۲ء پھر پنجشنبہ کو ہوتی اور
یہ سال بھی سال گذشتہ کی طرح اسی دن سے شروع ہوتا لیکن
۵۲ ہفتے کے بعد جو ایک دن باقی رہا۔ اس نے ۳۱ دسمبر ۱۹۳۱ء
کی ضرورت پیدا کر دی جس کی وجہ سے یکم جنوری ۱۹۳۲ء
بجائے پنجشنبہ کے جمعہ کے دن آ گئی اور دونوں میں اختلاف شروع
ہو گیا۔ نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ ۱۹۳۲ء میں ہفتے کے دن اور مہینے کی
تاریخیں وہی نہ رہیں جو ۱۹۳۱ء میں تھیں۔

اس دقت کو حل کرنے کے لئے ترمیم کے حامیوں نے یہ سوچا
ہے کہ ۳۶۵ دن کے بعد جو ایک دن بچتا ہے اسے کسی حساب و شمار
میں نہ رکھا جائے بلکہ اس کا نام بلنک ڈے (خالی دن) رکھا جائے
یعنی ۳۰ دسمبر ۱۹۳۱ء کو جس دن چہارشنبہ ہو۔ ہم رات کو سو جائیں،
صبح کو جب اٹھیں تو بجائے اسکے کہ اس دن کو ہم جمعرات ۳۱ دسمبر
کہیں۔ ہم اس کا نام ہی کچھ نہ رکھیں حتی کہ ۲۴ گھنٹے کے بعد جب پھر ہم
سو کر اٹھیں، تو اس دن کا نام جمعہ کے بجائے جمعرات قرار دیں اور
تاریخ یکم جنوری ۱۹۳۲ء قرار دیکر حساب شروع کر دیں۔ اسی طرح ہر سال
کے آخر میں ایک دن "خالی دن" آ جائے گا اور لیپ سال جو آجکل
۳۶۶ دن کا ہوتا ہے نئے کیلنڈر کی رو سے دو دن خالی منا کر
(ایک ۳۰ جون کے بعد اور دوسرا ۳۰ دسمبر کے بعد) پھر وہی ۳۶۴
دن کا سال رکھ لیا جائے گا۔

پھر تجویز ہے کہ چونکہ سال کے دن ۳۶۴ ہو جائینگے اس لئے
چار ہفتے کا ایک مہینہ بنا کر سال کے ۱۳ مہینہ بنا لئے جائیں اس
طرح سے ہر مہینہ اور ہر سال ایک ہی دن سے شروع ہوا کریگا۔ اور
ایک مستقل کیلنڈر دنیا میں رائج ہو جائے گا۔

جہانتک سال یا مہینوں کے دنوں کا تعلق ہے تجارتی حلقہ اس
کے متعلق صائب سے دیکھیگا۔ ہمیں اس سے چنداں واسطہ نہیں۔
اگر یہ ترمیم دنیا کی کوئی عالمگیر دقت کا حل ہو سکتی ہے تو نہایت مبارک
ہو مسلمانوں کا اس میدان میں حصہ ہی کتنا ہے جو تجویز کی مخالفت
یا موافقت میں حصہ لیں گے۔ لیکن ہمیں تو صرف اسی قدر خیال ہے
کہ ممکن ہے کہ اس مسئلہ پر مذہبی نقطہ خیال سے غور کرنے کی ضرورت آپڑے
جس کے لئے ضرورت ہے کہ ابھی سے اپنے گھر میں کچھ فیصلہ کیا جائے ورنہ
عام طور پر مسلمان اکثر سنڈو اکر تہوار پوچھا کرتے ہیں۔

تجویز کا مذہبی پہلو یہ ہے کہ جمعہ مسلمانوں کا مقدس دن ہے اور
اس دن کو وہ قرآنی حکم کے مطابق مناتے ہیں اب فرض کیجئے کہ ۱۹۳۲ء
سے تبدیلی شروع ہوگی۔ لہذا ۱۹۳۱ء کا آخری دن (۳۱ دسمبر) خالی رہیگا۔
اب فرض کیجئے کہ ۳۰ دسمبر ۱۹۳۱ء جمعرات کے دن ہوگا۔ جمعرات کے
بعد جو دن آئیگا وہ موجودہ شمار کے لحاظ سے جمعہ ہوگا (تاریخ خواہ کچھ ہی ہو)
لیکن نئے کیلنڈر کے لحاظ سے اس دن کا نام کچھ نہیں ہوگا۔ اس کے بعد
جو دن طلوع ہوگا۔ وہ موجودہ کیلنڈر کی رو سے ہفتہ (شنبہ) ہوگا لیکن
نیا کیلنڈر اسے جمعہ نام دیگا۔ اب سوال یہ ہے کہ مسلمان جمعہ کا مقدس دن
وہ منائیں جو ۳۰ دسمبر ۱۹۳۱ء جمعرات کے بعد آیا تھا اور نئے کیلنڈر نے
جس کا کوئی نام نہیں رکھا تھا یا وہ دن جو نئے کیلنڈر کی رو سے جمعہ ہوگا
(یعنی جمعرات کے تیسرے دن جب موجودہ کیلنڈر کی رو سے ہفتہ ہوگا)
اگر مسلمان جمعہ وہی منائیں جو جمعرات ۳۰ دسمبر کے بعد آیا تھا تو گویا
نئے کیلنڈر کے جمعہ کے دن سے انھوں نے ایک دن پہلے کا نام جمعہ
رکھا ہے۔ اپنے جمعہ کے بعد دوسرے دن جب یہ اٹھیں گے تو لوگ
اس دن کو جمعہ کہیں گے۔ اسے مسلمان کیا کہیں گے؟ اگر ہفتہ کہیں
تو کیلنڈر کے ساتھ یہ چل نہیں سکتے۔ اگر جمعہ کہیں تو جمعہ ایک دن
پہلے منا چکے ہیں زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ اس کو "جمعہ ثانی" کہہ دیں
تا کہ اگلے دن لوگوں کے ساتھ یہ بھی ہفتہ کہیں۔ لیکن اس طرح
یہ سال بھر ہمیشہ اس دن جمعہ منائیں گے۔ جس دن کا نام دوسرے
لوگ جمعرات رکھیں گے۔ ذیل کے نقشے سے اس کی وضاحت
ہو جائے گی۔

موجودہ کیلنڈر کی رو سے	نئے کیلنڈر کی رو سے	مسلمانوں کے نئے نام کی رو سے
۳۰ دسمبر جمعرات	×	جمعرات
دوسرا دن جمعہ	خالی دن	جمعہ (جو منایا جائیگا)
تاریخ سے ہمیں غرض نہیں ۲ ہفتہ	جمعہ (جمعرات)	خالی یا جمعہ ثانی (جو منایا نہیں جائیگا)
۳ اتوار	ہفتہ	ہفتہ
۴ سوموار	اتوار	اتوار
۵ منگل	سوموار	سوموار
۶ بدھ	منگل	منگل
۷ جمعرات	بدھ	بدھ
۸ جمعہ	جمعرات	جمعرات

اب ظاہر ہے کہ جمعہ نمبر ۱ جو مسلمان منائیں گے اس کا ٹھیک
آٹھواں دن جو ہوگا (جمعہ ہوگا جو پھر منایا جائے گا) لیکن نئے کیلنڈر
کی رو سے یہ آٹھواں دن جمعرات ہوگا۔ گویا پہلے سال مسلمان اس
دن جمعہ منایا کرینگے جس دن کا نام عام لوگ جمعرات رکھیں گے نئے
کیلنڈر کے جمعہ کو "جمعہ ثانی" یا خالی کہنے سے صرف اس قدر فرق
پڑیگا کہ باقی دنوں کا نام مسلمان بھی وہی رکھیں گے جو نئے
کیلنڈر کی رو سے ہونگے لیکن "جمعرات" کے دن تو ضرور جمعہ منانا پڑیگا
اور اگر یہ دونوں کے نام موجودہ صورت سے ہی رکھے جائینگے
تو انکے دنوں میں اور عام لوگوں کے دنوں میں وہ فرق پڑ جائیگا
جو اوپر کے نقشہ کے خانہ نمبر ۱ و نمبر ۲ میں ہے لیکن اگر نئے کیلنڈر
کے ساتھ چلیں گے تو سال بھر تک کیلنڈر کے "جمعرات" کے دن
منائے جائینگے۔ دوسرے سال اور بھی فرق پڑ جائے گا۔ یعنی جمعہ
تو رہے گا اٹل یا ساکن اور کیلنڈر ایک اور بلینک ڈے (خالی
دن) دیدیگا۔ گویا اب اگلی کا جمعہ آئے گا۔ جب دوسرے لوگوں کا
بدھ کا دن ہوگا۔ اسی طرح ہر سال ایک ایک دن کا فرق پڑتا
جائے گا اور لیپ سال میں چونکہ دو دن خالی جائیں گے اس لئے
دو دن کا فرق پڑے گا۔ یعنی کیلنڈر کا اتوار ہوگا۔ اور مسلمان جمعہ
منائیں گے۔ ادھر گرجا میں گھنٹہ بج رہا ہوگا۔ ادھر مسلمانوں کے
خطبے ہوتے ہونگے اور ہر سال مسلمانوں کو یہ فیصلہ کرنا پڑے گا کہ
اس سال فلاں دن "جمعہ" آئے گا۔

یہ دقت اسی صورت میں ہوگی جبکہ مسلمان یہ فیصلہ کر لیں
کہ جو دن آجکل جمعرات کے بعد اور ہفتے سے پہلے آتا ہے وہ دن ہے
جس کا نام خدا نے "جمعہ" رکھا ہے اور جس دن کو جمعہ کا دن منایا جاتا ہے
لیکن اگر یہ فیصلہ ہوا کہ اسی دن کی خصوصیت نہیں جو موجودہ حساب
سے جمعرات کے بعد آتا ہے بلکہ "جمعہ" ایک ایسے دن کا نام ہے جسے ساری
دنیا متفقہ طور پر جمعہ قرار دیدے تو پھر کوئی دقت پیش نہیں آتی
نقشے میں خانہ نمبر ۲ کے تحت جمعرات کے بعد جو دن آئے۔
اسے خالی تصور کر لیں اور اس کے بعد جس دن کا نام لوگ جمعہ
رکھیں گے اسے "یوم الجمعہ" منالیں تو پیچیدگی کسی قدر صاف ہو سکتی
ہے اب واضح ہو گیا ہوگا کہ کیلنڈر کی مجوزہ ترمیم میں مذہبی نقطہ
نگاہ سے کہانتک غور کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم اس اہم مسئلہ میں
کوئی رائے نہیں چاہتے۔ یہ کام مذہبی امور میں درک رکھنے والے
علماء کا ہے۔ چونکہ یہ دیکھا گیا تھا کہ مسلمانوں میں اس کے متعلق
کوئی تحریک نہیں بلکہ عام طور پر یہ کم معلوم ہے کہ ایسی کوئی تحریک
بھی پیش نظر ہے اور اس کا مذہبی شعار پر بھی کچھ اثر پڑے گا۔
لہذا یہ امور گذارش خدمت کر دیئے ہیں۔

لکھنؤ ۲۵ جنوری۔ حکومت صوبہ متحدہ نے مندرجہ ذیل حضرات کو ذیجانتر
کمیٹی کا ممبر منتخب کیا ہے۔ رائے راجیشور بلی راجہ جگناتھ بخش سنگھ۔ نواب محمد
جمشید علی خان۔ خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب ایچ۔ سی ڈسینجی
مسز کیلاش سری واستو۔ مسٹر جے۔ ایچ ڈاردن بابو رام سہائے۔ ڈاکٹر بالویہ
جہینڈت کنزرو رائے صاحب بابو رام۔ ٹھاکر بکرم سنگھ۔ خان بہادر عبید الرحمن۔ ڈاکٹر نہرو۔ یکم فروری کو کمیٹی کا جلسہ ہوگا اور صدر کا انتخاب کیا جائے گا۔

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (نمونہ عام)

درخواست حسب آرڈر ۳۳۔ قاعدہ ۲ ضابطہ دیوانی

عدالت جناب سب جج صاحب بہادر گونڈہ ضلع گونڈہ

متفرقات مقدمہ نمبر ۹۳ سنہ ۱۹۳۱ء

راماننْد ولد بھگوانداس قوم رستوگی ساکن کیسر گنج بازار پرگنہ بٹارا پور ضلع گونڈہ　مدعی

بنام گجادھر پرشاد۔ بلبدر داس۔ رام سرن۔ فرم جوگل کشور بلدیو سہائے　مدعا علیہ

بنام فرم جوگل کشور بلدیو سہائے ذریعہ بندرابن ولد جوگل کشور ساکن شہر کانپور محلہ گڈری بازار

ہرگاہ مسمی راماننْد نے درخواست اس عدالت مین حسب آرڈر ۳۳ قاعدہ ۲ ضابطہ دیوانی گذرانی ہے لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بوقت ۱۰ بجے بتاریخ ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۳۲ء اس عدالت مین حاضر ہوکر درخواست کے خلاف وجہ دکھاؤ اگر ایسا نہ کروگے تو درخواست مذکور تمہاری غیر حاضری مین سماعت کی جاوے گی۔

بتاریخ ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)　　بحکم۔ عبد الحکیم منصرم عدالت

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۶۱۴

بعدالت مال　مقام ڈیرا پور　ضلع کانپور

ٹھاکر بشمبھر سنگھ　مدعی

بنام مسماۃ کیلاسہ کنور　مدعا علیہ

بنام مسماۃ کیلاسہ کنور بیوہ ٹھاکر بھوی سنگھ ٹھاکر ساکن لگائین پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور۔

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ماہے Rs 50/1/5 کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳ ماہ فروری سنہ ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام ڈیرا پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا

یہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۰ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء کو جاری کیا گیا

(مہر عدالت)　　دستخط حاکم عدالت

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۶۱۶

بعدالت مال　مقام ڈیرا پور　ضلع کانپور

ٹھاکر بشمبھر سنگھ　مدعی

بنام مسماۃ کیلاسہ کنور　مدعا علیہ

بنام مسماۃ کیلاسہ کنور بیوہ ٹھاکر بھوی سنگھ ٹھاکر ساکن لگائین پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت لگان ماہے Rs 52/1/7 کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳ ماہ فروری سنہ ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام ڈیرا پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون کو جنکی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

یہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۰ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)　　دستخط حاکم عدالت

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۶۱۵

بعدالت مال　مقام ڈیرا پور　ضلع کانپور

ٹھاکر بشمبھر سنگھ　مدعی

بنام مسماۃ کیلاسہ کنور　مدعا علیہ

بنام مسماۃ کیلاسہ کنور بیوہ ٹھاکر بھوی سنگھ ٹھاکر ساکن لگائین پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ماہے 33/6/6 کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳ ماہ فروری سنہ ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام ڈیرا پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا

یہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۰ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء کو جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)　　دستخط حاکم عدالت

مالوی جی کی اپنے ہموطنون سے اپیل

بمبئی ۲۴ جنوری۔ پنڈت مدن موہن مالوی نے اپنے ہموطنون سے اپیل کی ہے۔ جس کے دوران مین آپ نے اس امر پر زور دیا ہے کہ اس نازک موقع پر ہر ایک شخص کو ایک ایک روپیہ بچا کر قومی کفایت شعاری پر عمل کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد پنڈت جی نے مہاتما جی اور دیگر محبان وطن کی گرفتاری کا ذکر کرتے ہوئے اپنے ہموطنون سے استدعا کی ہے۔ کہ انھین چاہئے کہ وہ اپنی ملک کی آزادی کے لئے تپسیا کرین۔ ان کو چاہیئے کہ وہ اس بات کا حلف لے لین کہ جب تک ہمارے قائد اعظم مہاتما گاندھی اور دیگر محبان وطن جیل مین ہین اور جب تک یہ اقتصادی نازک صورت حال قائم رہے گی اور جب تک ہم اپنی منزل مقصود پر نہ پہونچ جائینگے۔ ہم کسی شے کو اسوقت تک نہ خریدین گے جب تک کہ ہم اسکو اشد ضرورت نہ ہوگی۔ اور اس حالت مین بھی ہم سودیشی ہی چیزین خریدین گے۔

پنڈت جی کا خیال ہے کہ اسکا بہت زیادہ اثر ہوگا آج شب کو مالوی جی بنارس تشریف لے گئے۔

عربی مین نماز اور تلاوت کی ممانعت

قسطنطنیہ سے روائٹر کا ایک تار مورخہ ۲۱ جنوری مظہر ہے کہ کل جمعہ کے دن سے ترکی مین سب سے پہلے دفعہ بجائے عربی کے ترکی زبان مین نماز ادا کی جائے گی اور تلاوت ہوگی۔ اور اس کی ابتدا مسجد ایا صوفیہ سے ہوگی جبکہ مجلس ملیہ ترکیہ کے اراکین کے علاوہ اور بہت سے اعیان حکومت اور عمائدین شہر موجود ہون گے۔ قرار پایا ہے کہ اس کے بعد سے ترکی مین قرآن مجید عربی زبان مین پڑھا نہ جائے۔ کیونکہ ترک اس کے سمجھنے سے بالکل قاصر رہتے ہین۔ اسی طرح نماز بھی وہ بجائے عربی کے ترکی زبان مین پڑھین گے تاکہ وہ سمجھ سکین۔

مسٹر سین گپتا کی گرفتاری کے حالات

بمبئی ۲۰ جنوری۔ پولیس صبح ۷ بجے ایس۔ ایس گینجر نامی جہاز پر مسٹر سین گپتا کو گرفتار کرنے آئی لیکن جب پولیس نے مسٹر سین گپتا کو گرفتار کرنا چاہا تو جہاز کے کپتان نے پولیس کے اس رویہ پر احتجاج کیا کہ وہ ایک شخص کو اطالوی جھنڈے کے زیر سایہ گرفتار کر رہی ہے۔ کپتان نے کہا کہ مجھکو مسٹر سین گپتا کی گرفتاری پر کوئی اعتراض نہین ہے لیکن پولیس کو خود غور کرنا چاہیئے کہ ان کو اس وقت گرفتار کرنا مناسب ہے یا نہین جب تک کہ وہ اطالوی جھنڈے کے زیر سایہ ہین۔ اسپر پولیس اطالوی کونسلیٹ واپس گئی۔ اور وہان سے ضروری ہدایتین حاصل کرکے ساڑھے سات بجے واپس آئی اور اسوقت گرفتاری عمل مین آئی۔

ہوٹلون کے مالکون کو انتباہ

بمبئی ۲۱ جنوری۔ پولیس کمشنر بمبئی نے آج صبح تقریباً پندرہ بیس ہوٹلون کے مالکون کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے ہوٹلون مین کسی ایسے شخص کو ٹھہرنے نہ دین جس پر کانگریس کے کارکن ہونیکا شبہ ہوتا ہو

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

حسب دفعہ ۱۴۲ و ۱۴۳ میونسپل ایکٹ سنہ ۱۹۱۶ء ممالک متحدہ آگرہ و اودھ بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ تشخیص پنجسالہ جسکا نفاذ یکم اپریل سنہ ۱۹۳۲ء سے ہوگا کہ چٹھہ جات یعنی اسیسمنٹ لسٹین چک سابقہ نمبری ۸۸ و ۱۰۴ و ۱۰۵ اجنکے نئے چک نمبری ۸۸ و ۱۰۴ و ۱۰۵ و ۱۰۶ و ۱۰۷ بنائے گئے ہیں اور اُن کے حدود اربعہ ذیل میں درج کیے جاتے ہیں تیار ہوگئے ہیں اور وہ دفتر میونسپلٹی کوپر گنج میں ۱۱ بجے صبح سے ۴ بجے شام تک معائنہ کیے جاسکتے ہیں۔ جن اشخاص کو اپنے مکانات کی تشخیص کے بارے میں کچھ دیکھنا مطلوب ہو وہ وقت مقررہ کے اندر دفتر مذکور میں چٹھہ جات دیکھ سکتے ہیں اور تشخیص وغیرہ کے متعلق اگر کوئی عذر ہو تو تاریخ نوٹس ہذا سے ایک ماہ کے اندر دفتر تشخیص پنجسالہ میونسپل بورڈ میں عذرداری پیش کرسکتے ہیں بعد انقضاء میعاد مقررہ کوئی عذرداری بابت تشخیص وغیرہ قابل سماعت نہ ہوگی۔

حدود اربعہ نئے چک نمبری ۸۸ و ۱۰۴ و ۱۰۵ و ۱۰۶ و ۱۰۷ حسب ذیل ہے۔

چک نمبری ۸۸

اُتر۔ سیسہ مئو نالہ روڈ
دکھن۔ ۵۰ فٹ H/I روڈ
پورب۔ دلیل پوروہ روڈ
پچھم۔ ایل روڈ

چک نمبری ۱۰۴

اُتر۔ نالہ اور پیناجا بر روڈ بی بی۔ اینڈ سی۔ آئی ریلوے ل سائڈنگ تک
دکھن۔ H/I روڈ
پورب۔ ایل روڈ
پچھم۔ بی۔ بی اینڈ سی۔ آئی ریلوے ل سائڈنگ تک

چک نمبری ۱۰۵

اُتر۔ H/I روڈ
دکھن۔ کالپی روڈ
پورب۔ دلیل پوروہ روڈ
پچھم۔ ایل روڈ

چک نمبری ۱۰۶

اُتر۔ H/I روڈ
دکھن۔ کالپی روڈ
پورب۔ ایل روڈ
پچھم۔ بی۔ بی اینڈ سی۔ آئی ریلوے ل سائڈنگ

چک نمبری ۱۰۷

پرانا چک نمبری ۱۰۵ اب چک نمبری ۱۰۷ کردیا گیا ہے۔
نوٹ۔ علاوہ اسکے یہ بھی مشتہر کیا جاتا ہے کہ پرانے چک ۱۰۴ کا وہ حصہ جو کہ بی۔ بی اینڈ سی۔ آئی ریلوے ل سائڈنگ کے غرب کی جانب واقع ہے چک نمبر ۱۰۷ میں شامل کردیا گیا ہے اور یہ کہ تیکونہ ٹکڑا آراضی کا جو کہ سیسہ مئو نالہ روڈ کے شمال میں واقع ہے اور جبکہ سیسہ مئو کالیٹین اور احاطہ نمبری ۱۰/۱۰۴ جو کہ مسٹر ایس۔ آر سرکار کے قبضہ میں ہے واقع ہیں چک نمبر ۱۰۳ میں شامل کردیا گیا ہے۔

سید محمد ابراہیم
اسیسنگ آفیسر
میونسپل بورڈ کانپور

اطلاع نامہ حسب دفعہ ۶ ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۲۶ء ممالک مغربی و شمالی

نمبر مقدمہ ۲۱
بعدالت حاکم پرگنہ بہادر اکبر پور مقام کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش منشی لشن نرائن صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لکھنؤ منیجر کورٹ آف وارڈس لکھنؤ علاقہ بابو رام کمار وغیرہ بنام تم چوبے رودردت وغیرہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت بقایا لگان بتاریخ ۲۸ نومبر سنہ ۱۹۳۱ء صادر ہوئی اور مبلغ ۱۲۱۷/۱۰ جو اب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُنکی تفصیل حاشیہ

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۱۰۰۳	۱۴	۰
خرچہ نالش	۱۲۴	۸	۰
سود بابت زر اصل و خرچہ نالش	۷۸	۱۲	۰
خرچہ اجرائے ڈگری ...	۱۰	۸	۰
سود بابت خرچہ اجرائے ڈگری	۰	۰	۰
میزان ...	۱۲۱۷	۱۰	۰

پر درج کی جاتی ہے۔ اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے۔

لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم چوبے رودردت ولد کرپا شنکر قوم برہمن ساکن موضع سبورن دھجلی دیا شنکر ولد بیراگ نرائن و مسماۃ رادھا کنور بیوہ شمبھو ناتھ اقوام برہمنان ساکنان موضع نرائن ستوئی پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ۱۰۱/۱۲۱۷ جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاع نامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کئے جاؤ۔

پرگنہ اکبر پور موضع بیورانہ شیونی۔

نمبر کھیت	کا ورقبہ		نمبر کھیت	کا ورقبہ	
۱۳۱۱/۲	بیگہ	۱۳ عہ ۵	۱۵۸۱	سکہ	شامل
۱۳۱۴	۳ بو	شامل	۳۰۶۹	سکہ	〃
۱۳۱۵	۱۳ بو	〃	۳۰۷۰	۸ بو	〃
۱۳۱۶	بیگہ ۱۰ بو	〃	۳۰۷۱	۱۴ بو	〃
۱۳۱۶/۱	۱ بو	〃	۳۱۳۵	۳ عسہ	〃
۱۳۱۷/۱	بیگہ ۱۳ بو	〃	۳۱۳۶		〃
۱۳۱۷/۲	۱ بو	〃	۳۱۳۶/۱	۳	〃
۱۵۱۸/۱	۱۷ بو	〃	۳۲۳۰	بیگہ ۵ بو	〃
۱۵۱۸/۲	سکہ	〃	۳۱۲۶/۱	بیگہ ۱۲ بو	〃
۱۵۱۹/۱	۳ بو	〃	۳۱۲۶/۲	۱۵ بو	〃
۱۵۲۱	بیگاں	〃	۳۲۳۱	بیگہ ۱۳ بو	〃
۱۵۲۲	بیگہ ۱۵ بو	〃	۳۲۳۲/۱	بیگاں ۱ بو	〃
۱۵۲۳	۱۷ بو	〃	۳۲۳۲/۲	سکہ	〃
۱۵۵۱	بیگاں ۱۳ بو	〃	۳۲۴۷	بیگاں ۱۹ بو ۵	〃
۱۵۸۰	۱۰ بو ۱۳	〃	۳۲۴۸	۲ عہ	〃
۳۲۵۸	بیگاں ۶ بو	〃	۳۴۳۳	بیگہ ۹ بو	〃
۳۲۶۰	بیگاں	〃	۳۴۳۹	۱۰ بو	〃
۳۲۶۱/۱	۱۳ بو	〃	۳۴۴۰	بیگاں ۱۳ بو	〃
۳۲۶۱/۲	بیگہ ۱۰ بو	〃	۳۴۷۰	۱۰ بو	〃
۳۲۶۲	۸ بو	〃	۳۴۷۱	سکہ	〃
۳۲۶۶	بیگہ ۴ بو	〃	۳۵۴۵	۱۷ بو	〃
۳۲۶۷	بیگاں ۱۴ بو	〃	۳۵۴۶	بیگہ ۱۳ بو	〃
۳۲۶۸	بیگاں ۲ بو	〃	۳۵۴۸	۸ بو	〃
۳۲۷۱/۱	۱۰ بو	〃	۳۶۵۴	بیگاں ۱۳ بو	〃
۳۲۷۱/۲	۱۱ بو	〃	۳۶۵۵	۲ بو	〃
۳۲۷۱/۳	سکہ	〃	۳۶۵۸	بیگاں	〃
۳۲۷۴	۸ بو	〃	۳۶۶۰	۱۹ بو	〃
۳۲۵۵	بیگاں ۱۰ بو	〃	۳۶۶۱	بیگہ ۲ بو	〃
۳۲۵۶	۳ بو	〃	۳۲۵۷/۱	بیگہ ۶ بو	〃
۳۲۷۵	۳ بو	〃	۳۲۵۷/۲	بیگہ ۶ بو	〃
۳۲۸۵	بیگاں ۵ بو	〃	۳۲۳۴	۱۰ بو	〃
۳۲۹۰	بیگاں ۴ بو	〃	۳۲۳۵	۱ بو	〃
۳۲۹۵	۱۴ بو	〃	۶۶ قطعہ	۱۵ بو ۳	مالعہ
۳۴۳۲	۷ بو	〃			

مہر عدالت　　　　دستخط حاکم عدالت

صوبہ سرحد کے گورنر کی تنخواہ

حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ صوبہ سرحد کے گورنر کی تنخواہ ۶۶۰۰ ماہوار اور اکزیکٹو کونسل کے ممبر کی تنخواہ ۴۰۰۰ روپیہ ماہوار ہوگی۔

یہ درخت　اور
یہ نام
LAL-IMLI
PURE WOOL
لال املی لوئیوں
پر دیکھ لیجیے
قیمت
تین روپیہ آٹھ آنہ
فی لوئی
مقامی ایجنٹ
مسرز چھنگی لال درگا داس
مسٹن روڈ کانپور
مفت نمونے
ڈیپارٹمنٹ نمبر ۸ سے طلب کیجیے
دی کانپور اولن ملز کانپور

آپکے چہرہ کی بے رونقی پاؤڈر سے دور نہو گی

چہرہ پر کتنا ہی پاؤڈر لگایا جاوے لیکن رونق نہیں آسکتی۔ چہرہ پُر رونق اور خوبصورت کرنے کیلئے صاف خون وصاف منی کی ضرورت ہے۔ اس لئے آتنک نگرہ گولیاں کا استعمال کریں یہ گولیاں قبض۔ بدہضمی۔ خون اور منی کی خرابی وکمی۔ جریان۔ احتلام رقت منی وغیرہ کو دور کرکے جسم کو خون و منی سے پُر کرکے لطف زندگی عطا کرتی ہیں چہرہ پُر رونق اور بشاش ہو جائیگا جو ہزار دل من پاؤڈر سے بھی ممکن نہیں قیمت فی ڈبیہ صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ کی چار روپیہ علاوہ محصول۔

بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا ہونے والی بیرونی نقائص کو صرف دو ہفتہ میں نابود کرکے پوری مردمی حاصل کرنے کیلئے ایک شیشی طلاء واجی کرن کا استعمال کریں۔ قیمت فی شیشی صرف پانچ روپیہ ۵ر

مزید آگاہی کے لئے ۹۲ صفحات کی کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرماویں۔

ویدشاستری، جام نگر، کاٹھیاوار

لوکل ایجنٹ :- مسرز عبدالکریم اینڈ سنس، مسٹن روڈ۔ کانپور

مرض دمہ سوانس اور کھانسی کے لئے

سوانس کا ساری اولیہ

دمہ کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ دردسینہ۔ بلغم کا گرنا۔ سردی۔ درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کے استعمال سے نابود ہو کر بدن تندرست و توانا ہو جاتا ہے قیمت ۲۰ تولہ کی ڈبیہ ایک کی ۱۲ر

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کے لئے امرت سمان ہے۔ حیض کی کمی بیشی بے قاعدگی دور کرکے حیض باقاعدہ لاتا ہے۔ پیٹھ کا درد ہاتھ پیر کی اینٹھن اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کرکے بدن کو تندرست بناتا ہے قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو ۲ر

راج وید نارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ - ۳۹۳ کالبادیبی روڈ۔ لکھنؤ ایجنٹ نگم میڈیکل ہال ناکہ فتح گنج۔
کانپور ایجنٹ۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ
دہلی ایجنٹ۔ جمناداس اینڈ کو چاندنی چوک آگرہ ایجنٹ۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

بانی

ڈابر
ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن
لیمیٹڈ
کلکتہ

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن

منعقدہ استار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ
سنہ ۱۸۸۴ء

پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے بے مثل موجد
نئے سال کا نیا تحفہ

ڈابر جنتری سنہ ۱۹۳۲ء

سالہائے گذشتہ کی طرح امسال بھی عمدہ۔ سفید۔ چکنے کاغذ پر نستعلیق لکھی ہوئی بہت ہی خوبصورت جنتری شائع ہوئی ہے۔ اس میں بہت سی مفید اور کارآمد باتیں درج ہیں۔ معزز قدردانان مفت طلب فرمائیں

ڈابر سامان زیبائش کے نمونہ کا بکس

(اس میں مندرجہ ذیل آٹھ قسم کی سنگار کی چیزیں ہیں)
نمبر۱۔ "دنت منجن" دانت کا منجن　نمبر۲ "کیش دھونا" بال دھونے کا پوڈر
نمبر۳۔ "کیش راج" سر کے تیلوں کا شاہ
نمبر۴ "ہیلک صابن" دوا آمیز خوشبودار صابن
نمبر۵ "تہارن اسنو" برائے خوبصورتی　نمبر۶ "تہارن پوڈر"
نمبر۷ "اوڈی تہارن" خوشبوئے دل آویز
نمبر۸ "ڈابر مشک لیونڈر" مشک آمیز لیونڈر
قیمت فی بکس ایک روپیہ دس آنہ ۱۰/۱ محصول دس آنہ ۱۰/

نوٹ ہماری دوائیں ہر جگہ دواخانوں میں اور دوکانداروں کے یہاں ملتی ہیں ڈاک محصول بہت بڑھ گیا ہے اس سے بچنے کے لئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خرید یئے۔

(صیغہ نمبر ۷۵) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ کانپور نیا گنج میں محمد حنیظ محمد نصیر صاحبان

SUMMONS FOR DISPOSAL OF SUIT.

(ORDER 5 RULES 1 AND 5)

IN THE COURT OF THE MUNSIF AT AGRA DISTRICT.

Suit No: 808 of 1931

BANARAS BANK LTD. AGRA　　　*Plaintiff.*

VERSUS.

MESSRS. HEYWOOD BROTHERS, AND OTHERS.　*Defendant.*

To *MR. L. A. HAYWOOD, PROPRIETOR OF MESSRS. HEYWOOD BROTHERS, HIDE & SKIN MERCHANTS.*

dwelling at Civil Lines Cawnpore.

Whereas Plaintiff has instituted a suit against you for Rs.1843/8/0 you are hereby summoned to appear in this court in person or by a pleader duly instructed, and able to answer all material questions relating to the suit, or who shall be accompanied by some person able to answer all such questions on the 1st day of February 1932. at 10 (ten) o'clock in the fore noon. to answer the claim; and as the day fixed for your appearance is appointed for the final disposal of the suit, you must be prepared to produce on that day all the witnesses upon whose evidence, and all the documents upon which, you intend to rely in Support of your defence.

Take notice that, in default of your appearence on the day before mentioned, the suit wil be heard and determined in your absence.

Given under my hand and the seal of the court, this 16th day of January 1932.

(Sd)
Amir Haider munsarim
for Munsif.

NOTICE

1. Should you apprehend your witness will not attend of their own accord, you can have a summons from this Court to compel the attendance of any witness, and the production of any document that you have a right to call upon the witness to produce, on applyig to the Court and on depositing the necessary expenses.

2. If you admit the claim, you should pay the money into Court together with costs of the suit to avoid execution of the decree, which may be against your person or property or both.

نوٹس ڈسچارج بنام جملہ قرضخواہان

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب بہادر جج خفیفہ کانپور باختیارات انسالونسی۔

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۱۲ نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۳۱ء

چھوٹے لال واسارام قوم ویش اگروال ساکن جرنیل گنج شہر کانپور انسالونٹ۔

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں انسالونٹ نے ایک درخواست مشعر کئے جانے ڈسچارج کے گذرانی ہے اور عدالت نے اس کی سماعت کے لئے چوتھی مارچ سنہ ۱۹۳۲ء مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسی کو کوئی عذر نسبت درخواست ہذا کے ہو روبرو عدالت ہذا حاضر ہو کر پیش کرے مرقوم ۲۵ جنوری سنہ ۳۲ء

مہر عدالت　　بحکم آر۔ بی۔ شرما منصرم خفیفہ کانپور۔

گاندھی جی کی رہائی کے لئے

امریکہ سے تار

نیویارک ۱۹ جنوری۔ مسٹر ریمزے میکڈانلڈ وزیر اعظم برطانیہ کے نام امریکہ کے ۱۰۶ سربرآوردہ مذہبی پیشواؤں کے دستخط سے ایک تار بھیجا گیا ہے جس میں گاندھی جی کی رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ اس تار پر پادری جے ملک کونل پادری ایف۔ بی۔ فشر اور بی استفن وائز کے بھی دستخط ہیں۔

THE SADAQAT CAWNPORE Rd: No. A, 1424

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے — جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے

(احسن سہیمی)

صداقت

ہفتہ وار

کانپور

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

قیمت
ممالک غیر سے سالانہ ...... ۳ے،
ششماہی ... للعہ،
سہ ماہی ... عا،
سالانہ ... ۳ے،
ششماہی ... عا،
سہ ماہی ... ۱۲؍
فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۵ | کان پور، چہارشنبہ ۳ فروری ۱۹۳۲ء مطابق ۲۵ رمضان ۱۳۵۰ھ | نمبر ۵

ادبیات

نذرِ ذوق

جناب ثاقب کانپوری نے استاد ذوق کی اس مشہور اور سخت ترین غزل پر غزل کہکر اپنی خداداد قابلیت اور کمالِ فن کا جو ثبوت دیا ہے وہ قابلِ تعریف ہے جناب ثاقب نے اس سخت ترین زمین میں بھی اپنے رنگ کو قایم رکھتے ہوئے سدا بہار پھول بکھیر دیئے ہیں ہم ذیل میں استاد ذوق اور جناب ثاقب کی غزلیں ایک ساتھ درج کرتے ہیں، تاکہ قارئین کرام جناب ثاقب کی کوشش سے لطف اندوز ہوں۔ ایڈیٹر

اُستاد ذوق دہلوی

ہر گام پر رکھے ہے وہ یہ ہوش نقشِ پا — ہو خاکِ عاشقاں نہ ہم آغوش نقشِ پا
افتادگاں کو بے سر و ساماں نہ جانیو — دامانِ خاک ہوتا ہے روپوش نقشِ پا
اعجاز پا سے تیرے عجب کیا کہ راہ میں — بول اٹھے منہ سے ہر لبِ خاموش نقشِ پا
اس رہگذر میں کس کو ہوئی فرصتِ مقام — بیٹھے ہیں نقشِ پا بسر دوش نقشِ پا
جسم نزار خاک نشینانِ کوئے عشق — یوں ہے زمیں پہ جیسے تن و توش نقشِ پا
فیض برہنہ پائی مجنوں سے دشت میں — ہر آبلہ بنے ہے دُرِ گوش نقشِ پا
پا بوس درکنار کہ اپنی تو خاک بھی
پہونچی نہ ذوق اسکے ہم آغوش نقشِ پا

جناب ثاقب کانپوری

احساس ہی نہیں تجھے بیہوش نقشِ پا — اک دائرہ ہے نور کا آغوش نقشِ پا
ہونا ضرور چاہیئے کچھ ہوش نقشِ پا — جائے ادب ہے محفلِ خاموش نقشِ پا
حاصل ہوئی ہے اب مجھے معراجِ زندگی — ٹھہرا ہے سر جو لایقِ آغوش نقشِ پا
وارفتگانِ عشق نہیں بیخودِ حیات — رکھتے ہیں ہوش زیست پہ بیہوش نقشِ پا
رنگینیٔ حیات کہ عبرت کی داستاں — کچھ کہہ رہے ہیں یہ لبِ خاموش نقشِ پا
یہ انتہائے شوق تھا میرا کہ ہو گئیں — میری نیاز مندیاں ہمدوش نقشِ پا
تسکین پذیر ہوتی ہیں بیتابیاں مری — وجہ سکوں ہے حلقۂ آغوش نقشِ پا
اے اہلِ ذوق دیکھ لو تم غور سے اسے — ہوتا ہے آج آنکھ سے روپوش نقشِ پا
ثاقب ہو ختم قصۂ انجامِ زندگی
کچھ ایسا درس دیں لبِ خاموش نقشِ پا

گورنر بمبئی کو انتباہ

بعض انگریزی اخبارات کا خیال ہے کہ ہز اکسلنسی گورنر بمبئی کو حکومت کی طرف سے یہ انتباہ ہوا ہے کہ بمبئی کی نازک ترین صورت حال اگر دس دن کے اندر اصلاح پذیر نہوئی تو ہز اکسلنسی کو مجبوراً واپس بلا کر کسی جدید گورنر کا تقرر عمل میں لایا جائے گا۔

نئی دہلی ۳۰ جنوری حیدرآباد کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ریزیڈنسی کا رقبہ اوائل اپریل سے ہز اگزالٹڈ ہائنس نظام حیدرآباد کی حکومت کو واپس کر دیا جائے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پر تو حق عزم مستقل ہیں ہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
احسن سنبھلی

صداقت
ہفتہ وار

کانپور چہار شنبہ ۳ فروری سنہ ۱۹۳۲ء

عدم اعتماد کی تجویز مسترد

سر ہری گوڑ نے موجودہ سیاسی حالت کے متعلق حکومت کی حکمت عملی پر مباحثہ کرنے کے لیے جو تجویز پیش کی تھی اس پر ۲ فروری کے اسمبلی کے اجلاس میں ایک زبردست مباحثہ ہوا جس کا خلاصہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:-

مسٹر ایس۔ سی مترا نے کہا کہ ہندوستان کے قومی جذبات کچھ تشدد سے دبایا نہیں جاسکتا لیکن ہندوستان کو آزادی کی قیمت ضرور ادا کرنا ہوگی۔

مسٹر لال چند نے کہا کہ گورنر جنرل کو آرڈیننسون کے نفاذ کا حق اسیلئے نہیں دیا گیا تھا کہ جنگ کیجائے انگلستان کی پارلیمنٹ میں تو چودھوین صدی میں آرڈیننس منظوری کے لئے پیش کئے گئے تھے لیکن ہندوستان کی اسمبلی میں آج بیسوین صدی میں تو پیش ہونا چاہئے

مسٹر چیٹی نے کہا کہ جب اسمبلی کا اجلاس نہ ہو اور سخت ضرورت کے محسوس ہونے پر آرڈیننسون کا نفاذ ہونا چاہئے اور بشرطیکہ اسمبلی اجازت دینے سے انکار کرے

سر عبدالرحیم نے کہا کہ مجھے اپنی بصارت پر دھوکا ہوا جب کہ مین نے سرحدی آرڈیننسون کو پڑھا یہ آرڈیننس ہر ذی روح انسان کے حقوق انسانیت۔ آزادی اور مالی کو غصب کرنے والے ہین کیا یہی طریقہ ہے کہ جس سے ہندوستان کو سوراج یا نوآبادیات کے قابل بنایا جائیگا میرے نزدیک معمولی قوانین سے بھی حالات پر قابو پایا جاسکتا تھا۔

مسٹر بتوگی نے مسٹر چرچل کی ۳ دسمبر والی تقریر کی طرف متوجہ کیا جسمین انہون نے بیان کیا تھا کہ مختلف صوبجات مین گول میز کمیٹیان کس طرح کام کرینگی جبکہ ان صوبجات مین قانون مارشل لا کی صورت مین موجود ہوگا۔

سید مرتضیٰ نے کہا کہ اگر دوسری حکومت ہوتی تو خان عبدالغفار خان کو جاگیر دیتی کیونکہ انہون نے پٹھانون کو عدم تشدد کی تعلیم دی جو کہ انگریز کا قتل کرنا مذہبی فریضہ خیال کرتے تھے انہی پٹھانون نے اپنے ڈھائی سو فرزندان کو بغیر کسی مقابلہ کے شہید کرادیا۔

سر عبدالقیوم نے مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ خان عبدالغفار خان کی وجہ سے سرحد مین آرڈیننسون کا نفاذ ہوا جاہل آبادی کو وہ حدود قانون کے باہر ہو کر مکمل آزادی کی تعلیم دیتے تھے۔

سر کریرار ہوم ممبر نے بحث کو ختم کرتے ہوئے کہا کہ سر عبدالرحیم جب حکومت بنگال کے ممبر تھے تو اسوقت بھی ایسا ہی آرڈیننس بنگال مین پاس ہوا تھا

سر عبدالرحیم نے جواباً کہا کہ اگر حکومت ہند یہ چاہتی ہے کہ مین نے اس آرڈیننس کے متعلق کیا کیا ہے تو اس کو کاغذات متعلقہ دیکھنا چاہئیے

سر گوڑ کی تجویز کی موافقت مین ۴۴ ووٹ اور مخالفت مین ۶۲ ووٹ آئے اس لئے تجویز مسترد ہوگئی۔

تجویز کی مخالفت مین ۳۹ نامزد شدہ۔ ۹ یورپین اور ۱۴ منتخب شدہ ممبران نے ووٹ دئے۔

آئینہ کانپور

کانسٹی ٹیوشنل لیگ

۳۱ جنوری کو رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ کے بنگلہ پر شہر کے تاجرونکا ایک جلسہ منعقد ہوا جسمین کانگریس کی پالیسی کو نقصان دہ ثابت کرتے ہوئے مندرجہ ذیل اغراض و مقاصد کے ساتھ ایک کانسٹی ٹیوشنل لیگ قائم کیگئی۔

اس جماعت کا نصب العین ہندوستان کے لئے ڈومنین اسٹیٹس حاصل کرنا ہوگا اور صوبجاتی و مرکزی حکومت کو یکسان اختیارات دلانا اور تمام ہندوستان کی اقتصادی حالت کو درست کرنے کی عموماً اور صوبہ متحدہ کی خصوصاً کوشش کرنا مگر فی الحال مندرجہ ذیل امور کے حصول کی کوشش کیجاویگی:-

(۱) صوبہ متحدہ مین ابتدائی اور جبری تعلیم کے اجرا کی کوشش (۲) صوبہ کے زرعی حالت اور صحت وغیرہ کیلئے حکومت سے خاطر خواہ امداد حاصل کرنا۔ (۳) ہندو مسلمانون کے تعلقات۔ بہتر بنانے کی کوشش کرنا (۵) لوکل سلف گورنمنٹ کے اختیارات مین اضافہ کرانا۔ (۶) حکومت کو کفایت شعاری کی طرف متوجہ کرکے ان محکمون پر زیادہ روپیہ خرچ کرانا جس سے ملک کی ترقی ہو۔

اس سیاسی جماعت کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل مین آیا ہے:-

صدر:- رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ

نائب صدر:- لالہ کملاپت۔ حافظ محمد صدیق۔ رائے بہادر بابو اودھ بہاری لال۔ مسٹر کاشی رام۔ بابو برجیندر سروپ۔ رامیشور پرشاد باگلا۔

سکریٹری:- مسٹر کرشن لال گپتا۔

جائنٹ سکریٹری:- سید احمد حسین۔ کدارناتھ مرارکا۔

مرکزی امن سبھا

صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے بنگلہ پر ایک جلسہ ہوا جس مین ایک مرکزی امن سبھا قائم کیگئی۔

اسکے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل مین آیا:-

صدر:- خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹر ایم۔ ایل سی۔

نائب صدر:- خانصاحب شیخ محمد ابراہیم صاحب اسپشل مجسٹریٹ رائے صاحب بابو بھگوانداس آنریری مجسٹریٹ نواب سید خاقان حسین صاحب اسپشل مجسٹریٹ۔

سکریٹری:- بابو سری دھر اگروال صاحب ڈپٹی کلکٹر۔

خزانچی:- رائے صاحب لالہ رگھبر دیال صاحب

مسٹر بالکرشن جہشیری

مسٹر فوردہم جائنٹ مجسٹریٹ نے مسٹر بالکرشن جہشیری کو ۵ سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی جو آپ کے ایک دوست نے داخل کردی اور جہشیری صاحب فوراً رہا کر دیے گئے معلوم ہوا ہے کہ جہشیری صاحب اس کے خلاف اپیل کرینگے

لالہ رامیشور دیال

لالہ رامیشور دیال بارچہ۔ نے عدالت کو ایک تحریر لکھکر دی ہے کہ وہ آئندہ سے حکومت کے خلاف اور کانگریس کی تحریک کی موافقت مین کوئی حصہ نہ لین گے علاوہ ازین دو سو روپیہ امن سبھا کو بھی آپ نے دیا ہے عدالت نے ایک سو روپیہ کا مچلکہ لیکر لالہ صاحب موصوف کو رہا کردیا۔

مچلکہ لیکر رہائی

ہڑتال کے سلسلہ مین جو تاجران گرفتار ہوے تھے انمین سے اکثر تاجرون سے پانچسو پانچسو روپیہ کا مچلکہ لیکر رہا کردیا گیا ہے۔

معافی

مندرجہ ذیل لوگون نے معافی مانگ لی اسلئے انکو ضمانت اور مچلکہ لیکر عدالت نے رہا کردیا۔

ستیل پرشاد۔ جوالا پرشاد۔ کدارناتھ نے اور رام نرائن نے معافی مانگنے کے علاوہ امن سبھا کو بالترتیب ۳۲ اور ۱۵ روپیہ نقد بھی دئے۔

گرفتاریان

مسٹر بالکرشن کپور وکیل اور مسٹر رام سروپ گپتا ایم اے کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔

ولائتی کپڑے کی دوکانون پر پکیٹنگ کے سلسلہ مین جگت نرائن مزاجی لال۔ پوکر سنگھ۔ اور احمد ھیا پرشاد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ سونے لال کو مہاتما گاندھی کی جے بولنے کے الزام مین گرفتار کیا گیا ہے۔

ضلع مین اس ہفتہ مین متعدد گرفتاریان عمل مین آئی ہین۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آج تک۔ تقریباً پانچسو گرفتاریان شہر اور ضلع مین ہوچکی ہین۔

سزائین

مسٹر فوردہم مسٹر حشمت علی مولوی امیر احمد علوی صاحبزادہ عبدالجلیل اور ٹھاکر شیو راکھن سنگھ کی عدالت سے متعدد لوگون کو ۶-۶-ماہ-۳-۳-ماہ- قید سخت اور ۵۰-۵۰- ۲۵-۲۵-۱۰-۱۰- اور ۲-۲- روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔

مسٹر باگلا

مسٹر رامیشور پرشاد باگلا ایم- ایل- اے نے یکم فروری کو لکھنؤ مین ہز اکسلنسی سر میلکم ہیلی گورنر صوبہ متحدہ سے ملاقات کی اور کانپور کے تاجرون کی مشکلات کو بیان کیا ہز اکسلنسی گورنر نے شکایات کو نہایت غور اور توجہ سے سنا

مولانا حسرت موہانی

مولانا حسرت موہانی نے اخبارات کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ انہون نے مسلم کانفرنس سے ہرگز استعفیٰ واپس نہین لیا ہے یہ خبر بالکل غلط شایع کیگئی ہے۔

مسجد و باجہ

۲ فروری کو مغرب کے وقت شتر خانہ کی طرف سے ہندوؤن کا ایک بدھاوا جارہا تھا مسلمانون نے مسجد کے سامنے باجہ روکنے کو کہا اس پر تکرار سے نوبت مار پیٹ کی آگئی چند لوگ زخمی ہوے پولیس کے فوراً آجانے پر معاملہ ختم ہوگیا۔

کریم اللہ کا مقدمہ

فساد کانپور کے سلسلہ مین جو مقدمہ کریم اللہ۔ عبدالرحمن۔ مشتاق۔ کلو اور بین پر چل رہا تھا اس کا فیصلہ آج ڈسٹرکٹ جج نے سنادیا اور ملزمون کو بری کردیا۔

اسسٹنٹ وکیل سرکار

کیپٹن ایبٹسن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اسسٹنٹ وکیل سرکار کی جگہ پر مسٹر گلزار محمد اور سید وحید الحسن وکیل کو مقرر کیا ہے اس تقرر کے متعلق عام طور پر مسلمانون کا یہ خیال ہے کہ عرصہ کے بعد مسلمان وکیلون کو اس کا موقع ملا ہے امید آئندہ مسلمانون کے اس حق کو قائم رکھا جائے گا۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

معلوم ہوا ہے کہ ۱۲ ممبران ڈسٹرکٹ بورڈ نے عدم اعتماد کا رزولیوشن بابو رام نرائن گرگ چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کے خلاف بھیجا ہے

پھانسی کی سزا

بابو راجہ رام صاحب اڈیشنل سشن جج کی عدالت سے دیبی دیال نامی کو پھانسی کی سزا کا حکم ہوا ہے دیبی دیال پر جرم تھا کہ اس نے کاہو کی کوٹھی کے قریب ایک شخص کو پستول سے مار کر اس کا روپیہ چھین کر بھاگنا چاہا تھا۔

فوج کا گشت

۳۰ جنوری کو فوج نے جرنیل گنج وغیرہ شہر کے محلون مین گشت لگایا۔

جھنڈا

۲۸ جنوری کی رات کو کسی شخص نے گنگا کے کنارہ [illegible] کانگریس کا جھنڈا لگادیا تھا مگر پولیس نے اسکو اتار کر ضبط کرلیا۔

زمینداروں کا جلسہ

گھاٹم پور مین زیر صدارت کپتان ایبٹسن۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ایک جلسہ ہوا جسمین قریب قریب جوائے زمینداران اور کاشتکارون نے شرکت کی جناب صدر نے ایک مدلل اور موثر تقریر کے دوران مین کاشتکارون کو زمیندارون سے تعاون عمل کی نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ پنڈت جواہر لال نہرو جو سول نافرمانی کی

وائسرائے کے نام مالوی جی کا مکتوب

مہاتماجی اور دیگر لیڈران کی رہائی کا مطالبہ

بمبئی ۳۰ جنوری - پنڈت مدن موہن مالوی نے اخبارات مین سات ہزار الفاظ کا اپنا ایک مراسلہ جو آپ نے ہز اکسلنسی وائسرائے کے پاس روانہ کیا ہے - شایع کرایا ہے - پنڈت جی نے اس خط کے آغاز مین نہایت تشریح کے ساتھ اس صورت حال کا ذکر کیا ہے جو اسوقت پیدا ہو گئی تہی جبکہ مہاتماجی انگلستان سے ہندوستان واپس آئے تھے - اس کے بعد آپ نے آرڈنینسون کے اجرا - مہاتما گاندھی - اور دیگر رہنمایان ملک کی گرفتاری لاٹھیون کے ذریعہ سے عوام پر حملہ اور مختلف مقامات پر گولی چلائے جانے کے واقعات کو بہی بیان کیا ہے - پنڈت جی کا دعویٰ ہے کہ کانگریس کی جانب سے میثاق دہلی کو شکست نہین کیا گیا ہے - آپ نے یہ بہی کہا ہے کہ حکومت نے کانگریس کے خلاف جو موجودہ حکمت عملی جاری کی ہے - وہ بے اثر ثابت ہو گی - آج کل ایک طرف جو تشدد ہو رہا ہے اور دوسری طرف آئین سازی کی جو کوشش ہو رہی ہے اسکا حوالہ دیتے ہوئے - پنڈت مدن موہن مالوی کی یہ رائے ہے کہ ہندوستانیون کی اکثریت اس حکمت عملی سے یہ مطلب سمجھتی ہے کہ حکومت یہ چاہتی ہے کہ باشندگان ملک از بردستی ایک غیر اطمینان بخش دستور اساسی کو قبول کر لین -

اس مکتوب کے آخر مین پنڈت جی وائسرائے سے یہ اپیل کی ہے کہ موجودہ تشدد آمیز حکمت عملی کو ترک کر دیا جائے - مہاتماجی کو رہا کر کے قانونی دور کو واپس کر دیا جائے - اور مہاتماجی اور کانگریس کو یہ دعوت دیجائے کہ حکومت اور مختلف صوبجات کے باشندون کے درمیان جو متنازعہ فیہ معاملات ہین انپر بحث و مباحثہ کر کے غور کیا جائے -

اور اس طرح سے جو پُر امن فضا پیدا ہو جائے - اسس مین مہاتماجی اور دیگر لیڈران قوم سے آئینی اصلاحات کے مسائل پر تبادلہ خیالات کیا جائے -

اودھ

حضرت مولانا قطب الدین عبدالوالی کا اعلان

جو کانفرنس مختلف الخیال مسلمانون کی ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء کو سیلم پور ہاؤس لکھنؤ مین منعقد ہوئی تھی اس کی تجاویز کو کامیاب بنانے کے لئے جناب مولانا سید فضل الحسن صاحب حسرت موہانی صدر کانفرنس نے مختلف شرکائے کانفرنس کے مشورہ کے بعد حسب ذیل حضرات کی ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو جلد از جلد عملی کام شروع کر دیگی :-

(۱) جناب مولانا فضل الحسن صاحب حسرت موہانی - (۲) جناب مولانا احمد سعید صاحب (۳) جناب چودھری خلیق الزمان صاحب (۴) جناب شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی (۵) جناب مولانا محمد قطب الدین عبدالوالی صاحب (۶) جناب مولانا محمد شفیع صاحب فرنگی محلی (۷) جناب مولانا ظفر علی خان صاحب (۸) جناب مولانا کرم علی صاحب (۹) جناب شاہ مسعود احمد صاحب (۱۰) جناب نواب محمد اسماعیل صاحب (۱۱) جناب مولانا عبدالحامد صاحب (بدایونی)

اس مجلس کے صدر جناب مولانا حسرت موہانی ہونگے اور سکریٹری جناب چودھری خلیق الزمان صاحب اور جوائنٹ سکریٹری جناب مولانا شفیع صاحب و جناب مولانا کرم علی صاحب - فی الحال اس کا دفتر لکھنؤ مین رہےگا -

تجویز ہوا کہ اہم اقدام یہ ہے کہ یوم الدعا کے واسطے پوسٹر اور اشتہار چھپوا کر اقطار ہند مین شائع کئے جاوین جس کا ماحصل یہ ہوگا کہ مسلمان نماز جمعۃ الوداع اپنے سرحدی بھائیون کے واسطے دعا کرین اور حسب امکان اسی روز جلسہ کر کے اظہار ہمدردی کرین اور حکومت کو بتادین کہ ہم اس بیجا جبر و زیادتی سے بہت متاثر ہین جو سرحدی مسلمانون پر کی جا رہی ہے حکومت کو چاہئے کہ جلد از جلد پالیسی کو بدلے -

ضلع ہردوئی مین گولی چل گئی

۲۷ جنوری کو بابو منی لال ایڈوکیٹ نے ہردوئی سے اخبار "لیڈر" کو بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ سمریا تحصیل بلگرام کے میلہ مین والنٹیرون نے بدیشی کپڑے کی دوکان پر دھرنا دیا اور انھین گرفتار کر لیا گیا - بیان کیا جاتا ہے کہ مجمع قابو سے باہر ہو گیا - اور پولیس نے گولی چلائی جسکی وجہ سے ۳ اشخاص ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے ہین - ضلع مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس موقع واردات پر پہونچ گئے ہین - تفصیلات کا انتظار ہے -

ع

آنریبل شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی کا بیان

آنریبل شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی اپنے بیان مین لکھتے ہین :-

"جلسہ مین ہندوستان کے ہر حصہ کے ایک سو پچاس سر برآوردہ مسلمان شریک ہوئے اور باعتبار مختلف الخیال اصحاب کی شرکت کے مسلمانون کا اس سے بڑھکر نمائندہ جلسہ ہونا ناممکن ہے - مجلس مضامین کے لئے جو لوگ منتخب کئے گئے تھے وہ ۱۲ حضرات پر مشتمل تھی - صوبہ سرحد کے متعلق جو قرارداد پیش ہوئی تہی وہ تقریباً متفقہ طور پر منظور کی گئی تہی - صرف دو آدمی اس کے خلاف تھے جن مین سے ایک پنجاب کے وزیر تھے "

جلسہ کے قبل از وقت التوا کے متعلق مشیر میان کا بیان ہے کہ اس کی صداقت اس سے ظاہر ہو جاتی ہے کہ جلسہ مین چار دیگر تجویزین منظور کی گئین - اس قسم کی اگر کوئی خبر مشہور کی جائے تو ظاہر ہے کہ وہ کیونکر صحیح تسلیم کیجائے گی -

مقاطعہ کے متعلق کے بہی مسٹر آصف علی کا ذکر کیا گیا ہے گو یہ صحیح ہے - قوم پرور مسلمانون کی طرف سے اس امر کی تشریح کر دی گئی تہی کہ گو وہ اصولاً تو مقاطعہ سے متفق ہین - لیکن اس کے اسباب سے انہین اتفاق نہین ہے - لیکن انہون نے یہ صاف کہدیا تہا کہ قوم پرور مسلمان بہر صورت مقاطعہ مین سب کا ساتھ دین گے کیونکہ اس کی وجہ مقابلتاً ان کے پاس زیادہ اہم موجود ہے -

چمپارن مین گولی چل گئی

پٹنہ ۲۷ جنوری - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پٹنہ رقمطراز ہین کہ پولیس کو ایک مجمع پر جو موتی ہاری کے ایک پنڈال مین زبردستی داخل ہونا چاہتا تہا مجبوراً گولی چلانا پڑی - گولی چلانے کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ مجمع کو لاٹھیون کے ذریعہ منتشر نہ کیا جا سکا اور اس نے پنڈال کا محاصرہ کر کے پولیس پر خشت باری کرنا شروع کر دی جس کی وجہ سے پولیس کے دو سپاہی زخمی ہو گئے اور متعدد کے خفیف چوٹین آئی ہین - گولی چلنے کے باعث عوام کے دو اشخاص ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے گذشتہ شب کو اسس رقبہ مین مسلح پولیس پہرہ دے رہی تہی -

ع اس تار کے ذریعہ یہ بہی بیان کیا گیا ہے کہ اب تک ہردوئی مین بشمول وہان کی فرمانفرمارانی دویا دیوی کے تقریباً سو اشخاص گرفتار ہو چکے ہین -

اسمبلی کی دیوار پر "لوتھین گو بیک"

نئی دہلی ۳۰ جنوری - اسمبلی چیمبر اور سکریٹریٹ کی عمارت پر کسی نامعلوم شخص نے نہایت جلی سیاہ حرفون مین "لوتھین گو بیک" چھاپ دیا - اور میموریل کے پھاٹک پر کسی نے ایک سیاہ جھنڈا بہی لگا دیا تہا جو فوراً ہٹا دیا گیا -

سر سپرو اور مسٹر جیکر کی وائسرائے سے ملاقات

نئی دہلی ۲۹ جنوری - آج سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکر نے وائسرائے سے مطالبہ کیا - کہا جاتا ہے کہ انہون نے ہز اکسلنسی وائسرائے سے اس بات کی اہمیت ظاہر کی کہ اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ موجودہ تشدد آمیز حکمت عملی مین کم از کم اتنی ترمیم تو ضرور ہی کر دیجائے کہ آرڈنینسون کا نفاذ اتنی سختی سے نہ کیا جائے - یہ بہی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ گول میز کانفرنس کے ان ارکان نے وائسرائے کے روبرو حکومتون اور حکام ضلع کی زیادتیون کی مثالین بہی پیش کین اور چند "غیر قانونی" کارروائیون پر اعتراض بہی کیا -

خیال کیا جاتا ہے کہ ہز اکسلنسی وائسرائے نے کہا ہے کہ ان کے روبرو ایک عرضداشت پیش کیجائے - جسپر آپ نے غور کرنے کا وعدہ کیا ہے -

سکریٹریٹ مین اہم تبدیلیان

۳۱ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء - اطلاع موصول ہوئی ہے کہ عنقریب سکریٹریٹ مین اہم تبدیلیان ہونے والی ہین مسٹر - این - سی - مہتا ۸ ماہ کی رخصت پر اور ڈی - این - مہتا سکریٹری تعلیمات مارچ سے رخصت پر تشریف لے جا رہے ہین - اس کے علاوہ مسٹر بار ریونیو سکریٹری لکھنؤ مین ڈسٹرکٹ مجسٹریٹی کے فرائض مسٹر لے منرو - ڈپٹی کمشنر کی جگہ انجام دینگے -

معاصر زمیندار کا احیاء

معاصر زمیندار لاہور جو حال ہی بند ہو گیا تہا - اب پہر جاری ہو گیا ہے چنانچہ آج اس کا سنڈے اڈیشن مورخہ ۳۱ - جنوری ہمارے پیش نظر ہے اور اسی شان و شوکت کے ساتھ شایع ہوا ہے جو اب سے پہلے اسکو حاصل تہی -

لارڈ ارون کی پرزور تقریر

لندن - ۲۸ جنوری - آج سابق وائسرائے ہند لارڈ ارون نے بمقام لیڈس ہندوستان کی موجودہ سیاسی حالت کے متعلق تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اُن کو اس بات مین بالکل شک نہین ہے کہ معاہدہ کی شکستگی کی ذمہ داری کانگریسی جماعت پر عائد ہوئی ہے کانگریس کے لئے کھلا ہوا راستہ یہ تہا کہ وہ تعمیری آئین سازی پر کاربند ہوتی اسی لئے تو اُنکی رائے مین کانگریس نے جو روش اختیار کی ہے وہ غیر ضروری اور نا منصفانہ ہے آپ کی رائے مین حکومت برطانیہ اور حکومت ہند کے لئے ماسوا اس کے کہ وہ اس کارروائی پر کاربند ہوتی جو اس نے گذشتہ چند ہفتون کے اندر اختیار کی ہے کوئی چارہ نہ تہا - یہ کہا جاتا ہے کہ حکومت نے اس حکمت عملی کو ترک کر دیا ہے جو اس وقت اختیار کی گئی تھی جبکہ آپ وائسرائے تھے لیکن واقعہ ہے کہ یہ کہنا غلط بیانی پر دلالت کرتا ہے - حکومت اسی طرح سے موجودہ حکمت عملی کو ناپسند کرتی ہے جیتنا کہ کوئی دوسرا شخص کرتا ہو اور اُن کے اس طرز عمل سے انتقامانہ جذبات کا اظہار نہین ہوتا -

لارڈ ارون کا خیال ہے کہ اگر وہ اس وقت ہندوستان مین ہوتے تو وہ ہرگز اس حکمت عملی سے اختلاف نہ کرتے جو لارڈ ولنگڈن نے اختیار کی ہے -

مسٹر سی۔آر۔داس کی بہن گرفتار ہو گئین

کلکتہ ۲۶ جنوری۔آج صبح تڑکے شریمتی ارملا دیوی۔مسٹر سی۔آر۔داس مرحوم کی ہمشیرہ۔شریمتی جوتر موئی گنگولی اور مسٹر سیلین رائے جن کو آرجنسی آرڈینینس کے ماتحت نوٹس دیے گئے تھے گرفتار کر لئے گئے۔

رہنمایان ملک کی مجوزہ کانفرنس

لاہور ۲۰ جنوری۔دیوان چمن لال۔ملک کے ہر خیال کے سیاسی لیڈرون سے موجودہ سیاسی حالت کے متعلق خط و کتابت کر رہے ہین اس سلسلہ مین یہ معلوم ہوا ہے کہ اس امر کی کوشش ہو رہی ہے کہ پنڈت مدن موہن مالوی کی صدارت مین بمقام دہلی ایک کانفرنس منعقد کی جائے گی۔جس مین ہر ایک سیاسی خیال کے افراد سے تبادلہ خیالات کیا جا سکے۔چنانچہ ہندو اور مسلمان لیڈرون کی ایک کثیر تعداد کو جن مین۔سر تیج بہادر سپرو۔مسٹر لے رنگا سوامی آئنگر مسٹر ٹی۔سی۔گو سوامی۔ڈاکٹر اقبال۔ملک برکت علی۔بھائی پرمانند مسٹر رامانند۔چٹرجی وغیرہ کے نام دعوت نامے جاری کئے جا چکے ہین اور کانفرنس کا انعقاد اُن تاریخون مین ہوگا کہ پنڈت مدن موہن مالوی اور دیگر ارکان اسمبلی اس مین آسانی سے شریک ہو سکین۔

مہاتما گاندھی کی گرفتاری اور اسمبلی

دہلی ۲۶ جنوری آج اسمبلی مین غیر سرکاری ممبرون کی زیادہ تعداد کی غیر حاضری سے مسٹر رنگا ئر کی تجویز نے کہ مہاتما گاندھی کی گرفتاری پر اظہار نفرت کیا جائے۔غیر سرکاری ممبرون کو مجبور کیا کہ وہ مصالحت کر لین۔سر جارج رینی نے کہا کہ۔اسی مسئلہ پر سر ہری سنگھ گوڑ نے یکم فروری کو تجویز پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔

مسٹر سی۔ایس۔رنگا ئر نے یہ تجویز پیش کی کہ مہاتما گاندھی کی گرفتاری اور سزا یابی پر غور کرنے کے لئے ایوان کا جلسہ برخاست کیا جائے سر جیمس کریرار نے اس پر کوئی اعتراض نہ کیا صدر نے ۲ بجے سہ پہر کو دوسری نشست کا اعلان کیا۔

مسٹر جمنا داس دوارکا داس کی گرفتاری

بمبئی ۲۳ جنوری۔مسز جاہر بائی۔مسٹر جمنا داس دوارکا داس صدر ساتوین ایمرجنسی کونسل اور ۲۰ دیگر اشخاص کو آج یوم آزادی کے سلسلے مین گرفتار کر لیا گیا۔

قانونی کونسل صوبجات متحدہ کا اجلاس

قانونی کونسل صوبجات متحدہ کا آئندہ اجلاس ۱۹ فروری ۱۹۳۲ء سے بمقام لکھنؤ منعقد ہوگا۔معلوم ہوا ہے کہ اس سیشن مین ۲۴ اور ۲۵ فروری کی تاریخین غیر سرکاری تجاویز پر غور کئے جانے کے لئے مقرر کی گئی ہے۔

صوبہ سرحد مین جدید "اصلاحات" کا نفاذ

ہز اکسلنسی وائسرائے نے اسمبلی کے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے صوبہ سرحد کی اصلاحات کے نفاذ کا اعلان کیا ہے اور سرکاری گزٹ مین بھی باضابطہ طور پر یہ شائع کر دیا گیا ہے کہ آئندہ سے صوبہ سرحد بھی گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مجریہ ۱۹۱۹ء کے ماتحت ہوگا اور اس مین مانٹیگو چیمسفورڈ اسکیم کے سابق اصلاحات نافذ کر دی گئی ہین۔

اس سے قبل ایسوسی ایٹڈ پریس کے ذریعہ یہ اطلاع بھی اخبارات مین شائع ہو چکی ہے کہ صوبہ سرحد مین جو مجلس مقننہ بنائی جائے گی اس کے اس کے اراکین کی تعداد چالیس ہوگی اور اس تعداد کو حسب ذیل طریق پر تقسیم کیا جائے گا۔

سکھ ۱ - زمیندار ۲ - ہندو ۵ - نامزد کردہ اراکین غیر سرکاری ۶ مسلمان ۲۰ - نامزد کردہ اراکین سرکاری ۶ -

کشمیر کے سات مواضعات لوٹ لئے گئے

نئی دہلی ۲۷ جنوری نہر جہلم کے کنارے انگریزی علاقہ کے باشندگان نے ریاست کشمیر کے سات مواضعات کو لوٹ لیا مکانات مین آگ لگا دی۔مال غنیمت اونٹون پر لادھکر برطانوی علاقہ مین لیکر بھاگ آئے۔

زنانہ پولیس

نئی دہلی ۳۰ جنوری زنانہ پولیس دہلی کی بھرتی ختم ہو گئی ہے ہندو ۷ ہندوستانی عیسائی اور ایک انگلینڈ کی عورت نوکر رکھا گیا ہے عورتون کی وردی خاکی ہوگی۔

جب آپکو نئے پاجاموں اور قمیصوں کی ضرورت ہو

اگلی مرتبہ جب آپ کو پاجاموں اور قمیصوں کی ضرورت پڑے تو اپنے بزاز یا درزی کو کہئے کہ وہ آپکو وائیلا کے مختلف نمونہ دکھلائے۔ان میں سے کوئی نہ کوئی ضرور ایسا ہوگا جو آپ کو پسند آئے۔اس ملائم اور دیر تک چلنے والے کپڑے کا ایک پاجامہ یا قمیص بنوائیے۔جب آپ کی سمجھ میں یہ بات آئے گی کہ کیوں تمام دنیا میں لوگ وائیلا کو دیگر قسم کے کپڑوں پر ترجیح دیتے ہیں۔

وائیلا ازحد ملائم اور پہننے میں آرام دہ ہے خواہ اس کو آپ گرم موسم میں پہنیں خواہ موسم برسات میں یا موسم سرما میں اور وزنی اور ہلکا تیار ہوتا ہے قمیصوں اور پاجاموں کیلئے دھاریدار نمونہ تیار ہوتے ہیں اور بچوں و خواتین کی اندرونی یا بیرونی پوشاکوں کیلئے دھاریدار یا سادہ نمونوں کا ملتا ہے نیز کھیل کود اور شکار کے لئے دودھیا اور خاکی رنگ کے نمونہ موجود ہیں تمام نمونوں کے کپڑے میں خواہ وہ سادہ ہوں یا دھاریدار اس کی زیادہ دیر تک چلنے کی وہ خاصیتیں پائی جاتی ہیں جن کے باعث "وائیلا" پہننے میں کفایت بخش ثابت ہوتا ہے "وائیلا کی بنی ہوئی پوشاک دیگر کپڑوں کی بنی ہوئی پوشاکوں سے بہت زیادہ عرصہ چلے گی۔علاوہ ازیں دھوبی کے دھونے سے یہ نہیں پھٹتا اور نہ ہی موسمی تغیر و تبدل کے باعث یہ پھیکا پڑتا ہے۔

وائیلا

نہ سکڑنے والی نفیس ٹویل فلالین

Viyella DAY NIGHT WEAR

"Viyella" (Regd) DOES NOT SHRINK

For Ladies', Gentlemen's and Children's Wear

یہ دیکھ لیجئے کہ آپ کو اصلی "وائیلا" ملتا ہے جس پر اوپر کی قسم کا ایک علیحدہ ہو جانے والا لیبل لگا ہوا ہوتا ہے جس پر اس قسم کا لیبل نہ ہو اسے لینے سے انکار کر دیجئے

ہندوستان کی اقتصادی تباہی کا راز

ملکی دولت کا غیر معمولی ذخیرہ غیر ممالک کو سونے کی برآمد کے اعداد و شمار

معاصر ملت کا نامہ نگار بمبئی اطلاع دیتا ہے کہ جب سے انگلستان مین "طلائی معیار" کو منسوخ کیا گیا ہے اور سونے کا نرخ بڑھگیا ہے ہندوستان سے سونے کی برآمدگی مقدار روز بروز بڑھتی جارہی ہو باوجودیکہ ملک کے تجارتی حلقہ کی طرف سے اس امر پر بارہا احتجاج کیا جاچکا ہے کہ حکومت سونے کی برآمد پر کوئی پابندی کرے۔ پھر بھی اب تک اس پر کوئی توجہ نہین کی گئی اور برآمد کی یہ مقدار بڑھتی ہی جارہی ہے گو گذشتہ چار پانچ دن کے عرصہ مین بمبئی کی سرکاری ٹکسال پر کانگریسیون نے پکٹنگ لگادیا ہے جس وجہ سے ٹکسال کئی دن بند رہی۔ تاہم گذشتہ ہفتہ کے دن ۱۶ جنوری کو جو آخری ولائتی ڈاک کا جہاز یہان سے انگلستان گیا ہے اس پر بھی ۲ کروڑ ۶۵ لاکھ ۹۳ ہزار ایک سو چوالیس روپے کا سونا باہر گیا ہے، اور اس کے بعد ۲۶ ستمبر سے اس وقت تک سونے کی درآمد کی کل تعداد ۴۰ کروڑ ۱۲ لاکھ، ۷ ہزار پانسو تریسٹھ روپیہ کی ہوجاتی ہے۔ جوذیل کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتی ہے۔

جہاز	تاریخ	مقدار
"کیتھے" جہاز سے	۲۶ ستمبر سنہ ۱۹۳۱ء کو	۲۵۰۱۵۲۳ روپیہ کا۔
"راولپنڈی"	۳ اکتوبر	۲۲۶۴۱۶۵
"نکورن"	۱۰ اکتوبر	۱۳۱۷۷۰۸۷
"ڈالبرائے آف انڈیا"	۱۷ اکتوبر	۱۸۵۱۸۳۷۹
"رانچی"	۲۴ اکتوبر	۱۲۴۰۷۲۳
"چترال"	۳۱ اکتوبر	۲۲۶۹۴۹۰۷
"وزکنڈہ"	۷ نومبر	۲۵۸۵۶۲۹۳
"رنپورہ"	۱۴ نومبر	۹۳۸۸۳۲۰
"نالدہ"	۲۱ نومبر	۲۴۰۸۹۴۸
"قیصر ہند"	۲۸ نومبر	۲۰۵۰۲۶۸۳
"ملتان" - جہاز سے	۵ دسمبر سنہ ۱۹۳۱ء کو	۲۳۱۵۰۷۵۳ روپیہ کا
دالبرائے آف انڈیا	۱۲ دسمبر	۴۰۹۰۰۱۹۶
اشترتھنبور	۱۹ دسمبر	۴۵۲۳۲۹۹۰
"رانچی"	۲۶ دسمبر	۳۹۹۰۵۱۴۷
"ملاجا"	۲ جنوری	۲۴۵۶۱۴۸۸
"دسنتو"	۹ جنوری	۱۷۱۸۰۷۸۰
"راولپنڈی"	۱۶ جنوری	۳۶۵۹۳۱۴۴

سونے کی برآمد

اور مالوی جی کی رائے

مالوی جی نے اخبارات کے نمائندون کو سونے کی برآمد کے متعلق ایک بیان بغرض اشاعت دیا ہے۔ جس مین انھون نے لکھا ہے کہ مجھے یہ معلوم کرکے بڑا دکھ ہوا کہ ہندوستان سے سونے کی اسقدر کثیر مقدار باہر چلی گئی ہے حکومت ہند کو چاہئے تھا کہ وہ سونے کی اس خریداری سے انکار کردیتی جسے لیکر لوگ اس کے پاس گئے تھے کیونکہ اس کی اصل خواہش تو یہ ہے کہ روپے اور پونڈ کے مبادلہ کو اس شرح پر قائم رکھین جو ہندوستان کیلئے کسی طرح مفید نہین ہے۔ اس طرح اہل ملک کا بھی یہ فرض تھا کہ اس وقت وہ اپنے طلائی ذخیرہ کو باہر نہ نکالتے اور اس سے احتراض کرتے۔ ان کی رائے مین اسوقت اگر سونے کی برآمد کو مسدود کردیا جاتا تو ملک مین اس کی قیمت یقیناً گرجاتی جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ ارزانی ہوجاتی۔ جس کی کسانون اور عام باشندون کو اس وقت سخت ضرورت تھی۔ آخر مین انھون نے اہل ملک سے پھر اپیل کی ہے کہ وہ خدارا سونے کو روکین جو ان کے لئے اور ملک کے لئے دونون کے لئے مفید ہے۔

دیہاتیون کا پولیس پر حملہ

الہ آباد ۲۷ جنوری۔ آج صبح جو اطلاعات موصول ہوئی ہے ان سے معلوم ہوا ہے کہ یوم آزادی کے سلسلہ مین موضع سرسا تحصیل میگا مین جو الہ آباد سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ایک جلسہ منعقد کیا گیا پولیس نے جلسہ کو روکنا چاہا۔ لیکن چند اشخاص نے جلسہ مین تقریر کرنے پر اصرار کیا چنانچہ پولیس نے ان کو گرفتار کیا۔ اسپر دیہاتیون کے ایک مجمع نے پولیس کا تعاقب کیا اور جارحانہ روش اختیار کرکے پولیس پر خشت باری کرنا شروع کردی۔ اور بعد کو لاٹھیان بھی چلائین۔ جس کی وجہ سے تین اشخاص زخمی ہوئے۔ گرفتار شدہ اشخاص کو مجمع نے پناہ دی۔ پولیس کے ایک کانسٹبل کے ہاتھ مین شدید چوٹ آئی۔ ایک دیگر کانسٹبل سب انسپکٹر میجا اور چند تماشائی بھی خفیف طور پر زخمی ہوئے ہین۔

پولیس کانسٹبل پر بم پھینکا گیا

لکھنؤ ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء۔ آج شام کے شروع حصہ مین ۶ بجکر ۴۳ منٹ پر چوراہا نظیر آباد کے قریب مسمی بنی محمد ٹانک تھانہ سعادت گنج پر کسی شخص نے بم پھینکا۔ خوش قسمتی سے وہ بم پھٹا نہین۔ موقع پر فوراً پولیس پہونچی لیکن کسی شخص کا پتہ نہین چل سکا۔ پولیس اس بم کو اٹھالے گئی۔ اس واقعہ سے شہر مین سنسنی پھیل گئی ہے۔

وزیر ہند کی تقریر

لندن ۲۹ جنوری۔ سر سموئیل ہور وزیر ہند نے تقریر کرتے ہوئے صاف بیان کیا کہ یہ غلط ہے کہ مین نے مسٹر گاندھی سے کوئی معاہدہ کیا تھا کانگریس کا رفتار ملک مین کم ہورہا ہے امن قائم رکھنے کے لئے سختی کی جارہی ہے تقریر کے آخر مین وزیر ہند نے کہا کہ گو کتے بھونکا کرتے ہین مگر قافلہ اپنا سفر جاری رکھتا ہے۔

پولیس چوکی جلاکر خاک کردی!

بمبئی ۲۶ جنوری۔ یوم آزادی کے مظاہرون نے شام کو نہایت ہی خراب صورت پیدا کردی جبکہ عام راستون پر بہت سے مقامات پر ہولیان جلائی گئین اور لوگون کا اجتماع اس طرح کیا گیا اس مجمع کو پولیس نے بار بار بیدون سے منتشر کیا جس سے تقریباً تیس آدمیون کو خفیف سی چوٹین آئین اور ایک شخص کانگریس اسپتال مین بھیج لیا گیا۔

۲۷ جنوری کی اطلاع مظہر ہے کہ رات کے ہنگامون کے بعد جب پولیس نے مجمع پر گولی چلائی تھی پولیس کو اطمینان تھا چنانچہ گولی چلانے کے بعد پہرہ اٹھالیا گیا لیکن معلوم یہ ہوتا ہے کہ اس وقت تو مجمع منتشر ہوگیا مگر رات کے سناٹے مین بعد کو ایک مختصر سا مجمع گھاس پھوس لیکر آیا اور پولیس سے چھپ کر پولیس چوکی مار باولی مین آگ لگادی پولیس کو اس کی بعد مین خبر ہوئی۔ لیکن جب تک مدد پہونچے چوکی جل کر خاک سیاہ ہوگئی بلکہ اس کی ملحقہ عمارتون کو بھی خفیف نقصانات ہوئے۔

کشمیر کی حالت خطرناک

جمون ۳۰ جنوری۔ حالت اب تک اطمینان بخش نہین۔ ہوائی جہاز کے ذریعہ میرپور۔ کوٹلی، راجوری اور پونچھ کی حالات کا معاینہ کیا جارہا ہے جمون سے فوج کا دو دستہ نوشہرہ کی طرف روانہ کیا گیا ہے، راولپنڈی سے کوہ مری ہوتے ہوئے انگریزی فوج پونچھ کو روانہ کردی گئی ہے۔ میرپور۔ بھمبر۔ نوشہرہ۔ کوٹلی۔ راجوری مین بے تار کی برقی کے اسٹیشن بنائے جارہے ہین۔ تاکہ حالات جلد از جلد معلوم کئے جاسکین۔

مولانا شوکت علی کی واپسی

بمبئی ۲۹ جنوری۔ آج مولانا شوکت علی اور مسٹر امبیڈکر ڈاک جہاز سے یہان واپس پہونچے اور ہر دو حضرات کے متبعین نے بندرگاہ پر شاندار خیر مقدم کیا۔ مولانا شوکت علی نے ایک بیان کے دوران مین کانگریس کی طرف سے تحریک سول نافرمانی اور گول میز کانفرنس کی کمیٹیون کے بائیکاٹ شروع کئے جانے پر اظہار افسوس کیا؟

مملکت عراق بھی جمعیتہ بین الاقوام مین شامل ہوگئی

لندن ۲۸ جنوری۔ جمعیتہ بین الاقوام کی کونسل نے اس رپورٹ کو منظور کرلیا ہے کہ مملکت عراق کو بھی جمعیتہ بین الاقوام مین اسوقت شامل کرلیا جائے جب وہ برطانوی انتداب سے آزاد ہوجائے برطانوی انتداب لیگ کی آئندہ مجلس تک اُٹھ جائے گا اور اس مجلس مین خود برطانیہ عراق کی شمومیت جمعیتہ کی تحریک کرے گی۔

بمبئی مین یوم سرحد کس طرح منایا گیا

بمبئی ۳۰ جنوری۔ باشندگان سرحد سے اظہار ہمدردی کے لئے کل یہان یوم پشاور منایا گیا حکم امتناعی کے باوجود سی۔ پی ٹینک سے ایک زبردست جلوس نکالا گیا جس کو پولیس نے روک لیا اور منتشر کرنے کی غرض سے لاٹھی چارج کیا۔ اس کے علاوہ متعدد جلوس نکالے گئے بھولیشور مارکیٹ مین مجمع پر پولیس نے تین مرتبہ گولی چلائی ریوالورون کے بارہ فائر کئے گئے جس سے بارہ اشخاص مجروح ہوئے گولیون اور لاٹھیون کے حملہ سے جو لوگ مجروح ہوئے ہین ان کی تعداد ۱۶۰ کے قریب بتائی جاتی ہے۔ صورت حال اب تک نازک ہے جس پر قابو نہین پایا گیا ہے۔

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب بہادر جج خفیفہ کانپور،

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۶۰ نمبر النسا لونسی سنہ ۱۹۳۱ء۔

چھمن پرشاد ولد گہاسی قوم گھوسی ساکن ملازم گودام انجن ڈرایور ای۔ آئی ریلوے کانپور سائل۔

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان مین چھمن پرشاد سائل نے ایک درخواست گذرانی ہے کہ وہ دیوالیہ قرار دیا جاوے چنانچہ عدالت نے اس کی سماعت کے لئے ۱۲ فروری سنہ ۱۹۳۲ء مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرض خواہان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جس کسی کو کوئی عذر نسبت درخواست ہذا کے ہو روبرو عدالت ہذا بتاریخ معینہ پیش کرے درصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل مین لائی جاوے گی

مرقوم ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء۔

(مہر عدالت) بحکم آر۔ بی۔ شرما منصرم عدالت خفیفہ کانپور

سرکاری لگان دینے سے انکار۔ الہ آباد ۲۹ جنوری گورنر صوبہ متحدہ نے ایک اعلان شایع کیا ہے جسمین لکھا ہے کہ ضلع الہ آباد کے اکثر کاشتکارون نے زمیندارون کو لگان دینے سے انکار کردیا ہے اس لئے وہ مطالبہ حکومت براہ راست وصول کرے گی۔

ہز اکسلنسی وائسرائے کی تقریر

موجودہ صورت حال پر

۲۵ جنوری کو ہز اکسلنسی وائسرائے نے اسمبلی کے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے سر محمد شفیع آنجہانی کے وفات پر اظہار افسوس کیا۔ اور کہا کہ انکی وفات نے مجھے ایک ذاتی دوست اور ایک دانشمند مشیر سے محروم کر دیا ہے۔

بیرونی حالت آپ نے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ ہندوستان کے ساتھ ہمسایہ ممالک کے تعلقات نہایت خوشگوار ہین۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ تخفیف اسلحہ جات کی آئندہ کانفرنس کامیاب ہوگی۔ کیپ ٹاؤن کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ یہ خوشی کی بات ہے کہ ہم نے جو ڈیلیگیشن مقرر کیا تھا اُسے ہندوستانی رائے عامہ نے نمایندہ ڈیلیگیشن تسلیم کیا ہے۔ کانفرنس مذکور مین نہایت اہم معاملات پیش ہون گے اور مجھے امید ہے کہ وہ باعزت اور اطمینان بخش طریقہ پر حل ہو جائین گے۔

زرعی حالت زرعی حالت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ قیمتون مین اضافہ ہونا باعث مسرت ہے مقامی حکومتون نے اس بارہ مین اشد ہمدردی سے کام لیا ہے۔ یو۔ پی۔ گورنمنٹ نے مالیانہ مین تقریباً چار کروڑ سے زائد روپیہ کی تخفیف کی ہے۔ پنجاب مین گذشتہ فصل خریف مین چھیالیس لاکھ روپیہ کی کمی کی ہے۔ زرعی ریسرچ کونسل کی سرگرمیان تمام ہندوستان مین دیسی ریسرچ کے کام مین مفید ثابت ہو رہی ہین۔

اقتصادی پوزیشن ملک کی اقتصادی پوزیشن کا ذکر کرتے ہوئے آپنے پاؤس کو وہ تبصرہ یاد دلایا جو آپنے گذشتہ ستمبر مین کیا تھا۔ اور کہا کہ ہمین مشکلات کا سامنا اب بھی درپیش ہے لیکن ہمنے بہت سی مشکلات کا کامیابی کے ساتھ عبور کر لیا ہے۔

آپ نے کہا کہ ملک کی موجودہ حالت کے دو حصے ہین ایک بجٹ کے متعلق اور دوسری ملک کے عام مالی حالت۔

بجٹ کی پوزیشن بجٹ کی پوزیشن بیان کرتے ہوئے آپنے تخفیف کمیٹی کی کارگذاری کا ذکر کیا اور فرمایا کہ تخفیف کے معاملہ مین عملی تجاویز پر غور کرنے اور عوام کے نمایندون کی سفارش پر عمل کرنے مین دنیا مین شاید ہی کسی گورنمنٹ نے خود کو مجالس آئین ساز کا اتنا پابند بنایا ہو۔ جتنا کہ حکومت ہند نے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ گو ستمبر کے ابتدائی اعداد و شمار مین ترمیم کرنے کی ضرورت ہوگی۔ لیکن مین نہین سمجھتا کہ اسمبلی سے اس مرحلہ پر پہلی سکیم مین تبدیلی کرنے یا مزید ٹیکس لگانے کی درخواست کرنا حق بجانب ہوگا۔ لہذا اس سیشن مین کوئی نیا فنانس بل پیش نہین کیا جائے گا۔

جنرل پوزیشن جنرل مالی حالت کا ذکر کرتے ہوئے وائسرائے نے کہا کہ ہندوستان مین جاری اقتصادی حالت نہایت اطمینان بخش ہے اور اس کا دنیا کے کسی بھی ملک کی اقتصادی حالت سے مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ ہندوستان کی چیزون کی دنیا کے تمام بازارون مین مانگ ہے۔ اور ہندوستان کی صنعت اب بھی جاری ہے۔ کپڑے کے ملون مین دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اور وہ منافع پر کام کر رہی ہے کھانڈ کی صنعت اب بھی جاری ہے۔

کھانڈ کی صنعت مین ایسی ترقی کے آثار دیکھتا ہون۔ جو ہندوستان کے لئے نئی ہوگی۔ ہم کہہ سکتے ہین کہ کچھ حد تک ان نتائج کا باعث وہ تدابیر ہین جو گذشتہ دو مالی بلون کی رو سے اختیار کی گئی تھین۔

ایکسچینج کی پوزیشن کا ذکر کرتے ہوئے وائسرائے نے کہا کہ مین دعوے کیساتھ کہہ سکتا ہون کہ ہم نے روپیہ کو سٹرلنگ کے ساتھ جڑا رہنے کا جو فیصلہ کیا تھا۔ اس سے ہندوستان کو پہونچا ہے۔ قرض رواں ۴۸ کروڑ سے صرف ۱۱ کروڑ رہ گیا ہے اور ہم نے مزید قرضہ لئے بغیر ہی ڈیڑھ کروڑ پونڈ قرض ادا کر دیا ہے۔ یہ نہایت شاندار کامیابی ہے۔ بنک کی شرح سود معمول پر آ رہی ہے ایکسچینج پر کنٹرول رکھنے لئے معمولی تدابیر ہوئی ہے کام لیا گیا ہے۔ ہندوستان کی ساکھ مین بہت ترقی ہوئی ہے۔ لندن مین ماہ ستمبر مین ۳½ پونڈ سیکڑہ سود والی سیکورٹیان چار کروڑ ۳۰ لاکھ پونڈ تھین۔ لیکن اب ۵ کروڑ ۵۵ لاکھ ہو گئی ہین۔ روپیہ کی شکل مین ہندوستان کی اشیا خصوصاً روئی کی قیمتون مین کافی اضافہ ہو گیا ہے۔ ایسے پُر امید وقت پر بعض اخبارات ہندوستان کی مالی حالت کا ایسا نقشہ پیش کر رہے ہین۔ جس سے سنسنی پھیل جائے اور خوف اور ناامیدی پیدا ہو۔ وہ کہتے ہین کہ سونے کی برآمد ہندوستان کیلئے تباہ کن ہے۔ مین کہتا ہون کہ جو لوگ سونا فروخت کرتے ہین وہ منافع اٹھاتے ہین۔ اسوقت سونے کی برآمد یقینی طور پر ہندوستان کے لئے مفید ہے۔ اس وقت جبکہ دوسرے ممالک کو سخت اور دشوار گذار مشکلات کا مقابلہ درپیش ہے۔ ہندوستان اپنے وسیع وسائل کے صرف ایک جز و سے کام لیکر اور اپنے سونے کے لاانتہا ذخیرہ مین سے بہت تھوڑا سا سونا دے کہ بین الاقوامی ادائیگی سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔ گذشتہ ۳۰ سال مین موجودہ قیمت کے اعتبار سے ہندوستان مین سات ارب روپیہ کے سونے کا ذخیرہ رہا ہے۔ اس ذخیرہ کے مقابلہ مین چالیس کروڑ روپیہ کے سونے کی برآمد نہایت حقیر چیز ہے۔ سنہ ۱۹۱۵ء و سنہ ۱۹۱۸ء اور سنہ ۱۹۲۱ء مین سونے کی برآمد درآمد سے زیادہ رہی ہے۔ اصل مین غیر جانبدار مشاہدہ سے معلوم ہوگا کہ اقتصادی مشکلات کے دور مین بعض مواقع ایسے بھی آتے ہین جن سے ثابت ہو جاتا ہے کہ ہندوستان مین سونا جمع کرنیکا قدیم رواج ملک کے اقتصادی مفاد کے لئے بہتر ثابت ہو سکتا ہے۔

کرنسی اس کے بعد وائسرائے نے ۴۳ کروڑ روپیہ کی کرنسی کی وسعت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ۲۷ کروڑ روپیہ کی کرنسی پہلے ہی موجود تھی اسلئے اضافہ ۱۶ کروڑ روپیہ کا ہی ہوا ہے۔ اضافہ کی ضرورت روپیہ کی زیادہ مانگ سے لاحق ہوئی۔ جسکی وجہ روپیہ کی قیمت مین اضافہ۔ تجارت مین مزید سرگرمی اور سونا فروخت کرنیوالون کے پاس سونے کی بجائے کرنسی کا رہنا ہے یہ تمام کارروائی بالکل معمولی اور اطمینان بخش ہے اس سے حکومت کو بہت فائدہ پہونچا ہے کیونکہ وہ ہندوستان مین ٹریزری بلون کے پبلک قرضہ کو اور انگلینڈ مین سٹرلنگ قرضہ کو کم کرنے اور اپنی آمدنی مین اضافہ کرنے مین کامیاب ہوئی ہے۔ میرے خیال مین ہماری مالی حالت نہ صرف اطمینان بخش ہے بلکہ ہم دنیا پر یہ ظاہر کرنے بھی حق بجانب ہین کہ اب ہندوستان کی اقتصادی حالت کے بہتر ہونے کی قوی امید ہو گئی ہے۔

سیاسی حالت آخر مین وائسرائے نے سیاسی حالت پر تبصرہ کیا اور کہا کہ جبتک کانگریس نے خود بخود اور بلاواسطہ صلح کے راستہ سے علیحدگی اختیار نہ کی مین نے یا میری حکومت نے مصالحت کے راستہ کو خیرباد نہین کہا۔ کوئی بھی ایسی حکومت جو حکومت کہلانے کی مستحق ہو یہ چیلنج منظور کرنے مین تامل نہین کر سکتی۔ پبلک یا قانون کی خلاف ورزی کرنیوالون کو غلط فہمی مین نہین رہنا چاہیئے۔ اس معاملہ مین کوئی سمجھوتہ نہین ہو سکتا حکومت جہان مخصوص اختیارات کے بیجا استعمال کو روکنے کے لئے تمام ضروری تدابیر اختیار کریگی وہان سول نافرمانی کے خلاف جاری کردہ قوانین اسوقت تک نرم کیے جائینگے جبتک وہ اسباب موجود ہین جن کی وجہ سے یہ قوانین جاری کرنے پڑے تھے۔

گول میز مشاورتی کمیٹیان آئینی اصلاحات اور تعمیری کام کا ذکر کرتے ہوئے وائسرائے نے کہا کہ وزیر اعظم گول میز کانفرنس کے کام کو جاری کرنیکا اعلان کر چکے ہین۔ مشاورتی کمیٹی کوئی نمائشی انجمن نہین ہوگی۔ بلکہ یہ وہ مشین ہوگی جو نہایت اہم آئینی مسائل کا حل کرے گی۔ ہندوستان مین جو کارروائی ہوگی ملک معظم کی حکومت اس سے باخبر رہیگی اور محض اس خیال سے کہ گول میز کانفرنس کا دوسرا اجلاس ختم ہو چکا ہے۔ انگلینڈ مین ہندوستان کے جدید آئین کے ضروری مسائل کی تفصیلات پر غور و خوض بند نہین کیا جائیگا ملک معظم کی حکومت کی سکیم کا یہ ایک اہم جزو ہے کہ گول میز کانفرنس کی طرح ہندوستان مین بھی آئینی اصلاحات کی تفصیلات پر غور و خوض کیا جائے اور لندن مین جو کام کیا گیا ہے اسے اس واسطہ کے ذریعہ جو مین وزیر اعظم کے ساتھ ان کے نائب کی حیثیت سے رکھونگا تقویت پہونچائی جائے۔ اسلئے مشاورتی کمیٹی کا یہ فرض ہوگا کہ وہ اُن خامیونکو پر کرنے مین ملک معظم کی حکومت کی امداد کرے جو گول میز کانفرنس کے تیار کردہ آئین مین رہ گئی ہون۔

کمیٹی کو جو کام کرنا ہے۔ اس کا دائرہ بہت وسیع اور اہم ہے اس لئے کام فوراً شروع کر دینا چاہئے۔ چنانچہ مین نے اس کمیٹی کا اجلاس اسی ہفتہ مدعو کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ امید ہے کہ ہم پہلی ہی میٹنگ مین ایسا سرگرم پروگرام مرتب کر سکین گے جس سے ملک معظم کی حکومت کے مشورہ سے آئین کی تفصیلات پر پورے طور پر اور سرعت کے ساتھ غور و خوض ہو سکے جہانتک میرے دیگر فرائض اجازت دینگے مین خود بھی کمیٹی کے کام مین پوری پوری توجہ دون گا۔

صوبہ سرحد سرحد کا ذکر کرتے ہوئے آپنے کہا کہ نئے آئین مین یہ گورنر کا صوبہ ہوگا۔ موجودہ آئین کو تقویت پہنچانے کے لئے وہان کام شروع ہو چکا ہے اور غیر سرکاری کمیٹی نہایت سرگرمی سے امداد کر رہی ہے۔ انتخابی حلقہ جات اور مجلس آئین ساز کی ترکیب کے متعلق تجاویز وزیر ہند کے پاس بھیجدی گئی ہین اور تفصیلات حل ہو جانے کے بعد مرکزی امداد کے سوال پر اسمبلی کی رائے حاصل کیجائیگی

سندھ سندھ کا ذکر کرتے ہوئے وائسرائے نے کہا کہ اسکے متعلق جو کانفرنس منعقد کرنیکا ارادہ ہے اس کے بارہ مین بھی تجاویز وزیر ہند کو بھیجدی گئی ہین۔ اُمید ہے کہ حکومت جلد ہی کانفرنس مدعو کر سکے گی۔ سندھ کا ذکر کرتے ہوئے وائسرائے نے کہا اس کے متعلق جو کانفرنس کرنیکا ارادہ ہے اسکے بارے مین بھی تجاویز وزیر ہند کو بھیجدی گئی ہین۔ امید ہے کہ حکومت جلد ہی کانفرنس مدعو کر سکے گی آخر مین وائسرائے نے فرمایا کہ اُن مشکلات کے باوجود جنکا کہ ہمین گذشتہ چند ماہ مین مقابلہ کرنا اور جو کہ اب بھی سامنے موجود ہین اور اُن تمام حالات کی یاد کرتے ہوئے جو کہ اس ملک مین میری خدمات کے دوران مین پیش آئے مجھے اپنی ملک زندگی کے آخر مین یہ دیکھکر بڑا فخر و ناز ہوتا ہے کہ مین ہندوستان کو تاج برطانیہ کے ماتحت دیگر نو آبادیات کیساتھ مساوی حصہ داری کے درجہ پر پہنچ رہا ہون جسکا ہندوستان سے وعدہ کیا گیا تھا۔

بمبئی مین ایک ہفتہ کی ہرتال

بمبئی کی تازہ ترین اطلاعات کی بنا پر معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی کے اشتراک عمل کے بغیر اور ملک کی مرضی کے خلاف گول میز کانفرنس کی کمیٹیون کا کام جاری رکھنے کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کی غرض سے بمبئی کی ۲۵ تجارتی انجمنون نے جن مین مارواڑی ایوان تجارت بمبئی کا صرافہ وغیرہ شامل ہین یہ طے کیا ہے کہ من ابتدا ۲۹ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء ایک ہفتہ کی ہرتال کر دیجائے۔

نیلام   نیلام   نیلام

حسب ہدایت ٹرسٹیان جائداد ڈاکٹر مس ۔ ایف ۔ بیچ متوفی کانپور مشتہر کیا جاتا ہے کہ اُنکا ایک قطعہ نہایت مضبوط اور نو تعمیر پختہ

بنگلہ

نامی روز بینک ۔ جو بمقام کانپور سیول لائین گرین پارک پر سٹ چورا ہے سے تھوڑا آگے بڑھکر ہزاری بنگلہ جانے والی سڑک پر کرنیل آر ۔ مینگیز صاحب بہادر کے بنگلہ سے ملا ہوا پنڈت گنگا پرشاد باجپئی کے باغیچہ کے بالکل سامنے واقع ہے اور جو طرح طرح کے پھولون اور پھلوں کے درختون ۔ لان باغیچون بجلی کی روشنی اور بجلی کے پنکھون سے خوب اچھی طرح سجا ہوا ہے مع کل مکانات شاگرد پیشہ اور موٹر خانون وغیرہ کے :۔

بروز اتوار بتاریخ ۷ ر فروری سنہ ۱۹۳۲ء بوقت صبح ۱۰ بجے خاص موقع جائداد پر بالکل بلا قید قیمت نیلام کیا جائے گا ۔

مزید حالات مشتہر سے دریافت فرمائیے :۔

المشتہر

پی ارسٹاین ول آئیڈ کمپنی گورنمنٹ آکشنیرس کانپور

بمبئی مین برطانی کمیٹیوں کے ارکان کا ورود

بمبئی ۳۰ ر جنوری ۔ گول میز کانفرنس کی تین کمیٹیون کے برطانی ڈیلی گیٹ کل " ملتان " جہاز سے ہندوستان پہنچ گئے ہین یہ کمیٹیان ہندوستان مین لارڈ لوتھین ۔ لارڈ ایوسٹس پرسی اور مسٹر جے ۔ سی ۔ سی ڈیوڈسن کی زیر صدارت گول میز کانفرنس کا کام جاری رکھین گی ۔ کانگریس کی جانب سے ان ممبران کا سیاہ جھنڈیون سے خیر مقدم کیا گیا ۔

گول میز کمیٹی کے صدر لارڈ لوتھین نے جہاز سے اترنے کے بعد نمائندہ ایسوشی ایٹیڈ پریس سے فرمایا کہ ہم لوگ صرف اس کام کو محنت سے کرنے کیلئے یہان آئے ہین جو کہ ہمارے روبرو رکھدیا گیا ہے ہم اس سے زیادہ وسیع سیاسی معاملات پر بحث نہ کرین گے ۔ مجھے امید ہے کہ ہندوستانیون کی جملہ جماعتین ہمارے ساتھ زیادہ سے زیادہ اشتراک عمل کرین گی لارڈ لوتھین ۔ لارڈ پرسی او مسٹر

براجلاس جناب مولوی محمد مختار احمد صدیقی صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم گھاٹم پور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ ۔ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء

بعدالت مال تحصیل مقام گھاٹم پور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۲۶۲

کشوری لال ورام سروپ ولیش زمیندار ان موضع بلہا پارہ کلان محال کالکا پرشاد پٹی نمبر ۲ پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور   مدعی

بنام لچھمن نرائن وغیرہ   مدعاعلیہ

بنام نند کشور واشرفی لال دلٹوری لال پسران گوکل قوم کوری ساکنان موضع رنجیت پور بلہا پارہ کلان پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور ۔

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۳ ر ماہ فروری سنہ ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام تحصیل گھاٹم پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھہ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری کے لئے مقرر ہے ۔ واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون کو جن کے شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو ۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر روز مذکور تم حاضر نہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا ۔

یہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳۰ ر ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا :۔

(مہر عدالت)   دستخط حاکم عدالت

گورنر پنجاب پر حملہ کے مقدمہ کا فیصلہ

لاہور ۳۰ ر جنوری ۔ مسٹر درگا داس ۔ زبیر سنگھ اور چمن لال کی طرف سے گورنر پنجاب پر حملہ کے سلسلہ مین سزائے پھانسی کے خلاف جو اپیل ہائیکورٹ مین دائر کیا گیا تھا اُس کا فیصلہ آج سنا دیا گیا ۔ جسٹس ہیریسن اور جسٹس دلیپ سنگھ نے ہر سہ ملزمین کو بری کر دیا :۔

"ان کے تمام ساتھی بذریعہ اسپشل ٹرین آج دوپہر کو گیارہ بجے دہلی کو روانہ ہو گئے ۔ ان مظاہرات سے سائمن کمیشن کی آمد اور اس کے بائیکاٹ کی یاد تازگی ہوگی ۔ مسٹر ڈیوڈسن اور انکے ساتھی ممبران آج شب کو حیدر آباد کو روانہ ہونگے ۔ دہلی کو روانگی کے وقت راستہ مین بہت سے کانگریسی والنٹیرون نے جو کہ سیاہ جھنڈے لئے ہوئے تھے ان کا خیر مقدم کیا اور " لوتھین ۔ جاؤ " " برطانی مال کا بائیکاٹ کرو " وغیرہ نعرے لگائے ۔ گورنر بمبئی بھی لوبرا پیلا ڈس کے قریب سے گزرے جہان کہ والنٹیر کھڑے ہوئے تھے ان کا بھی سیاہ جھنڈیون اور ایسے ہی نعرون سے خیر مقدم کیا گیا ۔:۔

سرحد کے دینی بھائیون کو فراموش نہ کیجیے

ہمارے غیور اور بہادر سرحدی دینی بھائیون پر جو کچھ زیادتیان کی گئی ہین اور جو کچھ ان کی بربادیان ہو رہی ہین اس سے ہر مسلمان بیچین ہے اور ضرورت ہے کہ اسوقت صاف طریقہ سے دنیا پر ظاہر کر دیا جائے کہ مسلمانان ہند جو کل طرابلس " ترکی " ایران اور دوسرے مقامات کے مسلمانون کی محبت مین شاندار ایثار کر چکے ہین آج بھی اپنے سرحدی بھائیون کے مصائب سے اتنا ہی مضطرب ہین جتنا اسلامی برادری کا تقاضا ہے :۔ اسلیئے :۔ ممتاز علماء و اعیان ملت کی اس متفقہ کانفرنس نے جو ۲۴ ۔ جنوری سنہ ۳۲ء کو سلیم پور ہاؤس لکھنؤ مین منعقد ہوئی تھی یہ طے کیا ہے کہ " جمعتہ الوداع " کو ہندوستان کے ہر مقام پر مسلمانان سرحد کیساتھ ہمدردی اور شہدائے سرحد کے ارواح طیبات کے ایصال ثواب کے مناسب تدابیر اختیار کئے جائین ۔

پس ہماری ضروری درخواست

اسلامی شاندار مظاہرے کی ضرورت

سب بھائیون سے یہ ہے کہ وہ اپنے اپنے مقام پر مناسب حال موقع رمضان شریف کے آخری جمعہ کو یوم سرحد منا کر نہ صرف اپنے بھائیون سے علانیہ ہمدردی ظاہر کرین بلکہ حکومت کو بتا دین کہ ۸ کروڑ مسلمانان ہند ان تمام کارروائیون سے مضطرب ہین جو سرحد مین ہوئین اور ہو رہی ہین ۔

(مولانا) فضل الحسن حسرت (موہانی) شیخ مشیر حسین قدوائی (بیرسٹر) فقیر محمد قطب الدین عبد الوالی (فرنگی محلی) چودھری خلیق الزمان (ایڈوکیٹ) مولانا احمد سعید ناظم جمعیتہ العلماء (مولانا) عبد الحامد قادری بدایونی (مولانا) محمد شفیع (فرنگی محلی) مولانا اکرم علی

براجلاس جناب مولوی عبد الحمید خان صاحب بہادر منصف اکبر پور مقام کانپور

سمن بنام مدعاعلیہ بنا بر حاضری اصالتاً بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ ۔ قاعدہ ۳)

بعدالت منصفی اکبر پور مقام کانپور   ضلع کان پور

مقدمہ نمبر ۹۰۹ بابت سنہ ۱۹۳۱ء

پنڈت بنسی دھر ولد رام رتن قوم برہمن ساکن حال نیا گنج شہر کانپور   مدعی

بنام ملا دلیچھنا قوم اہیر ساکن سگریسی پور مزرعہ موضع بجھی پور پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور   مدعاعلیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ۱۵ روپے کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم دیا جاتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۵ ر ماہ فروری سنہ ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن کے عدالت ہذا مین اصالتاً حاضر ہون اور جواب دہی دعوی کی کرین اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون کو حاضر کرین نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہون اسی روز پیش کرین ۔

آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع و فیصل ہوگا

یہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج یکم فروری سنہ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا ۔

(مہر عدالت)   بحکم گنگا سرن نگم منصرم عدالت

لال املی
کے کپڑے
ہندوستان میں
بنائے
جاتے ہیں
یہ مارکہ دیکھکر لیجیے
مفت نمونہ کے لیے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۸ کو لکھیے
دی کانپور اولن ملس کانپور

آپکے چہرہ کی بے رونقی پاؤڈر سے دور نہوگی

چہرہ پر کتنا ہی پاؤڈر لگایا جاوے لیکن رونق نہیں آسکتی۔ چہرہ پُر رونق اور خوبصورت کرنے کیلئے صاف خون و صاف منی کی ضرورت ہے۔ اس لئے آتنک نگرہ گولیاں کا استعمال کریں۔ یہ گولیاں قبض۔ بدہضمی۔ خون اور منی کی خرابی و کمی۔ جریان۔ احتلام رقت منی وغیرہ کو دُور کر کے جسم کو خون و منی سے پُر کر کے لطف زندگی عطا کرتی ہیں۔ چہرہ پُر رونق اور بشاش ہو جائیگا جو ہزاروں من پاؤڈر سے بھی ممکن نہیں قیمت فی ڈبہ صرف ایک روپیہ ۵ ڈبہ کی چار روپیہ علاوہ محصول۔

بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا ہونیوالی بیرونی نقائص کو صرف دو ہفتہ میں نابود کر کے پوری مردمی حاصل کرنے کیلئے ایک شیشی طلاء واجی کرن کا استعمال کریں۔ قیمت فی شیشی صرف پانچ روپیہ ۵ر

مزید آگاہی کے لئے ۹۲ صفحات کی کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرماویں۔

ویدشاستری، جام نگر، کاٹھیاوار

لوکل ایجنٹ:۔ مسرس عبدالکریم اینڈ سنس، مسٹن روڈ۔ کانپور

منعقدہ 1

اسٹار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ

سنہ ۱۸۸۴ء

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لیمیٹڈ

کلکتہ

بانی

ڈاکٹر ایس کے برمن

"پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے بے مثل موجد"

REGD. **"پشٹینا"**

(مقوی باہ گولیاں)

اس مقوی دوا کے استعمال سے معمولی کمزوری نامردی۔ جریان۔ ہاتھ پیروں کا کانپنا۔ حول دل۔ حافظہ کی کمی اور تکان وغیرہ رفع ہوتی ہے۔ دوران استعمال دوا گاہے گاہے ہماری تیار کردہ "جلابن" جلاب کی گولی سے معدہ صاف کر لینا ضروری ہے۔ قیمت دو ہفتوں کی خوراک تیس گولیوں کی ایک روپیہ دو آنہ عہ۔ قیمت جلابن بارہ گولیوں کی شیشی دس آنہ۔ محصول ہر دو شیشی سات آنہ

قیمت نمونہ پشٹینا ۳ر نمونہ جلابن ۲ر

REGD. **کیشراج تیل**

(سر میں لگانے کے تیلوں کا بادشاہ)

یہ خوشبودار تیل بالوں کی جڑوں کو مضبوط اور دماغ کی خشکی دور کر کے تر و تازہ رکھتا ہے۔ یہ اُن مفید اجزاء سے مرکب تیار کیا گیا ہے جو دماغ و آنکھوں کے لئے نہایت مفید ہیں اس کی خوشبو دیرپا اور نہایت دل پسند ہے اسمیں وائٹ آئیل وغیرہ کوئی مضر صحت چیز شامل نہیں ہے قیمت فی شیشی ۱۵ر محصول دس آنہ ۱۰ر قیمت نمونہ ۳ر

نوٹ نمبر ۱:۔ ہمارے یہاں کی آیورویدک دواؤں کی فہرست چھپکر تیار ہو گئی ہے۔ طلب کرنے پر مفت روانہ ہوگی۔ عام خریداروں کو نمونے صرف ہمارے ایجنٹوں ہی سے مل سکتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۲:۔ ہماری دوائیں ہر جگہ دوا فروشوں اور دوکانداروں کے یہاں ملتی ہیں۔ ڈاک محصول بہت بڑھ گیا ہے۔ اس سے بچنے کے لئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیے۔

(صیغہ نمبر ۷۵) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

اخبار لبرٹی سے ضمانت

کلکتہ ۲۶ر جنوری۔ انڈین ڈیلی نیوز پریس کے مالک سے جہاں سے اخبار لبرٹی شائع ہوتا ہے اور اخبار لبرٹی کے پرنٹر سے پریس ایکٹ سنہ ۱۹۳۱ء کے ماتحت تین تین ہزار روپیہ کی علیحدہ علیحدہ ضمانتیں طلب کی گئی ہین

حضور نظام کی تشریف آوری

نئی دہلی کی خبر ہے کہ حضور نظام معہ دو نون صاحبزادگان ۱۲ر فروری کو دہلی تشریف لائینگے اور ۱۰ یوم تک قیام کرینگے بعد اور ہز اکسلنسی والسرائے سے ملاقات کرنے کے بعد حیدرآباد واپس تشریف لے جائین گے۔

مہاراجہ بنارس کی تخت نشینی

بنارس ۲۵ر جنوری ۱۷ر فروری کو ادت نراین سنگھ کی تخت نشینی ادا کیجائیگی والیسرائے کی جانب سے سر مالکم ہیلی گورنر صوبہ متحدہ ایم ادا کرینگے۔

اسمبلی کا فیصلہ

نئی دہلی ۲۶ر جنوری مسٹر ادت کی موافقت اور امام ادت کی مخالفت سے اسمبلی مین طے ہو گیا کہ ہائیکورٹ کے چیف جسٹس کے عہدہ پر ممبران انڈین سول سروس کیجائے وکلاء بیرسٹر وغیرہ کو مقرر کیا جائے۔

مرض دمہ سوالنس اور کھانسی کے لئے

سوالنس کا ساری اولیہ

دمہ کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ درد سینہ۔ بلغم کا گرنا۔ سردی۔ درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کے استعمال سے نابود ہو کر بدن تندرست و توانا ہو جاتا ہے قیمت ۲۰ تولہ کی ڈبیہ ایک کی عہ

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کے لئے امرت سمان ہے۔ حیض کی کمی بیشی بے قاعدگی دور کر کے حیض باقاعدہ لاتا ہے۔ پیٹھ کا درد ہاتھ پیر کی اینٹھن اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کر کے بدن کو تندرست بناتا ہے قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو ۲ر

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ۔ ۳۹۳ کالبادیبی روڈ لکھنؤ ایجنٹ نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج

کانپور ایجنٹ۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ الہ آباد ایجنٹ۔ یونائیڈ اسٹورس چوک

دہلی ایجنٹ۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک آگرہ ایجنٹ۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

بحکم جناب بابو گریس چندر صاحب بہادر منصف پوروہ مقام اناؤ

سمن بغرض انفصال مقدمہ

بعدالت منصفی پوروہ مقام اناؤ

خفیفہ مقدمہ نمبر ۲۵ سنہ ۱۹۳۲ء

کلو ولد بھا قوم کہار ساکن اناؤ ـــــ مدعی

بنام بشن سنگھ وجے۔ ایس بھلا ولد نامعلوم قوم پنجابی ساکن کانپور متصل شوالہ میڈیکل ہال ـــــ مدعا علیہ

ہر گاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ۱۲/۵ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۶ر ماہ فروری سنہ ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی مدعی مذکور کے کرو اور ہر گاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اپنے جواب دعوی کی تائید مین جن گواہون کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر تم استدلال کرنا چاہتے ہو اُسی روز اُن کو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکو تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہو گا۔

آج بتاریخ ۲۸ر ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) بحکم رام بہادر منصرم عدالت منصفی پوروہ مقام اناؤ

ٹیلگراف کے تار کاٹ دیئے

کلکتہ ۲۶ر جنوری۔ اسٹیشن کٹک اور بارنگ کے درمیان ٹیلگراف تار کل شب کو کٹے ہوئے پائے گئے اور اسی وجہ سے پوری ایکسپریس ٹرین دو گھنٹہ لیٹ ہو گئی معلوم یہ ہوتا ہے کہ کسی نے شرارتاً یہ حرکت کی ہے۔

حکومت پنجاب کا فیصلہ

لاہور ۲۸ر جنوری۔ حکومت پنجاب نے مندرجہ ذیل حضرات کی ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو پنجاب یونیورسٹی کے متعلق تحقیقات کرے گی۔

ڈاکٹر راس مسعود۔ مسٹر علی محمد لکھنؤ یونیورسٹی ڈاکٹر گنگا ناتھ جھا۔ الہ آباد یونیورسٹی۔ پروفیسر ہالینڈ آگرہ یونیورسٹی۔ سردار بوٹا سنگھ ممبر کونسل مسٹر بخاری کو تحقیقاتی کمیٹی کا سکریٹری مقرر کیا گیا ہے۔

گول میز کانفرنس کی جماعت عاملہ

نئی دہلی ۲۸ر جنوری گول میز کانفرنس کی جماعت عاملہ کا جلسہ زیر صدارت ہز اکسلنسی والسرائے منعقد ہوا اور طے پایا کہ جلسہ فی الحال ملتوی کر دیا جائے اور ۲۲ر فروری سے پھر جلسہ شروع ہو اور کم از کم ۱۵ ہفتہ تک متواتر ہوتا رہے۔

والیان ریاست کی امداد

نئی دہلی کی خبر ہے کہ ہز اکسلنسی والیسرائے نے ایک اعلامیہ شائع کیا ہے جسمین یہ لکھا ہے کہ متعدد والیان ریاست نے ہز اکسلنسی کی موجودہ پالیسی کو پسند کرتے ہین اور حکومت کو ہر قسم کی امداد دینے کے لئے تیار ہین۔

رات کی تاریکی مین گولہ باری!

شنگھائی ۲۹ر جنوری۔ چینی اور جاپان کی جنگ مین ۲ ہزار چینی زخمی ہوئے ہین ۹ جاپانی مارے گئے ہین اور ۷۴ زخمی ہوئے ہین۔ چینی سپاہیون نے ہوائی جہازون سے گولہ باری کر کے شب کی ہیین شہر چپیی پر قبضہ کر لیا۔ گولہ باری کے نظارہ لوگ اپنے اپنے کوٹھون پر سے دیکھ رہے تھے گولہ باری سے شہر مین آگ لگ گئی ہے جس سے بے حد نقصان ہو رہا ہے۔

چینیون کے قتل کی تعداد نہ معلوم ہو سکی مگر ۲ ہزار زخمی ہوئے ہین۔

جنگ کا اعلان

لندن ۲۸ر جنوری حکومت نانکنگ نے اعلان کر دیا ہے کہ حکومت جاپان کیخلاف جنگ کیجائیگی۔

THE SADAQAT CAWNPORE Rd: No. A, 1424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے   زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
(احسن بیمیؔ)

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

کانپور

قیمت
فی پرچہ ایک آنہ
سالانہ ... ۳ روپے
ششماہی ... ۱۲ آنے
سہ ماہی ... ۸ آنے
ممالک غیر سے سالانہ ... ۶ روپے
ششماہی ... ۳ روپے
سہ ماہی ... ۲ روپے

جلد ۱۵ | کان پور، چہار شنبہ ۱۰ فروری سنہ ۱۹۳۲ء مطابق ۲ شوال المکرم سنہ ۱۳۵۰ھ | نمبر ۶

دولِ گیتی کی بزمِ مشاعرہ

(از جناب شبیر حسین صاحب جوشؔ ملیح آبادی)

انگلستان:-

مری روحِ عمل پر تنگ ہے عالم کی پہنائی   مرے پائے تجارت پر جلالِ تاجِ دارائی
مری مٹھی میں ہے خورشیدِ خاور، بحرِ بے پایاں   مری جودت کے آگے سرنگوں ہوتی ہے دانائی
معاذ اللہ میرے پنجۂ ہمت کی گیرائی

امریکہ:-

مری دولت کے آگے دولتِ قاروں ہے شرمندہ   مرے آئین محکم ہیں، مری تعمیر پائندہ
مرا حال آئینہ مستقبلِ حیرت ساماں کا   مری پیشانیٔ محنت پہ برقِ عزم رخشندہ
مری جانکاہیاں بیدار میری قوتیں زندہ

فرانس:-

جواہر جنگِ عالمگیر کے میرے خزانوں میں   بہشتِ رنگ و بو میرے شگفتہ بوستانوں میں
دلوں میں عشق کی گرمی، سروں میں عقل کا سودا   کبھی گم لحنِ خوباں میں، کبھی جنگی ترانوں میں
مری راتیں نگاروں میں مرے دن کارخانوں میں

جرمنی:-

خرابی سے دوبارہ درسِ استحکام لیتا ہوں   رقیبوں کی نزاعِ باہمی سے کام لیتا ہوں
عروجِ ارتقا کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتا   جو چھٹ جاتا ہے تو پھر بڑھ کے دامن تھام لیتا ہوں
خدا چاہے تو اب پھر تیغِ خوں آشام لیتا ہوں

روس

رواں ہے تیغ میری گردنِ غفلت شعاری پر   مرا دل خوں ہے مزدور کی فریاد و زاری پر
جھکے ہیں کشتِ دہقاں پر مرے امڈے ہوئے بادل   تپاں ہے برق میری خرمنِ سرمایہ داری پر
عرق ہے میری ہیبت سے جبینِ شہریاری پر

جاپان:-

رہِ علم و عمل میں دیر سے ہنگامہ آرا ہوں   ہوائے کاروبارِ شوق و طوفانِ تمنا ہوں
قسم کھائی ہے میری سعی نے بیدار بختی کی   فروغِ زیست کو پیہم نئے سانچے بناتا ہوں
غرورِ ایشیا ہوں محرمِ امروز و فردا ہوں

ترکی:-

مرے افکار میں تہذیبِ نو کی کارفرمائی   عروسِ جذبۂ قومی۔ رہیں بزم آرائی
"مریضِ جاں بلب" سمجھے ہوئے تھی جسکو اک دنیا   خدا کا شکر اب ہے مظہرِ زور و توانائی
توانائی کے سائے میں ہے اعجازِ مسیحائی

ایران:-

تبسم آفریں ہے پھر طلوعِ صبحِ نورانی   کیانی شان و شوکت پھر ہے گرمِ بالِ جنبانی
گھٹا چھائی ہے رکنا باد و بستانِ مصلیٰ پر   برسنے پر ہے جذبِ کاوشِ عزمِ جہانبانی
مبادا ایں جمع یا رب غم از بادِ پریشانی

افغانستان:-

مرے دشتِ وجبل پر مہرِ آزادی کی تنویریں   پڑی ہیں خاک پر ٹوٹی ہوئی ناپاک زنجیریں
مرے ساونت میدانوں میں نکلے ہیں علم کھولے   جبینوں پر ابھر آئی ہیں خودداری کی تحریریں
نگاہوں میں چمکتی بجلیاں ہاتھوں میں شمشیریں

ہندوستان:-

بہائم کا سمندر ہوں، درندوں کا بیاباں ہوں   عدو سے کیا غرض آپس ہی میں دست و گریباں ہوں
خدا کے فضل سے بدبخت ہوں بزدل ہوں ناداں ہوں   مری گردن میں ہے طوقِ غلامی پا بجولاں ہوں
[illegible]

(ناتمام)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
جمالِ پرتو حق عزم مستقل ہیں ہے زبان پہ بھی وہی ہو جو ترے دلمیں رہے — احسن کیمی
ہفتہ وار
صداقت
کانپور چہار شنبہ ۱۰ فروری سنہ ۱۹۳۲ء

جنگ چین و جاپان

بالآخر جاپان کی ملک گیری کی ہوس نے چین سے جنگ شروع ہی کر دی اور اس وقت چین و جاپان کی جنگ بڑے زور و شور سے ہو رہی ہے جاپان چونکہ ایک نہایت طاقتور طاقت ہے اس لئے اسکی فوجیں برابر چین میں بڑھ رہی ہیں۔ منچوریا اور شنگھائی پر جاپان بڑے زور سے حملے کر رہا ہے اور آخری اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپان نے ہاربن پر قبضہ کر لیا ہے جو کہ منچوریا میں سب سے بڑا اسٹیشن اور تجارتی مرکز ہے۔ ہاربن میں چینی فوجوں نے نہایت زبردست جاپان سے مقابلہ کیا مگر کمزور چینی طاقتور جاپانیوں سے روبراہ نہ سکے اور جاپانیوں نے ہاربن پر قبضہ کر ہی لیا۔ جس وقت جاپانی فوجیں ہاربن میں داخل ہوئیں تو ہاربن میں ایک قیامت برپا ہو گئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ چینی فوجوں نے خالی کرنے سے قبل تمام شہر کا ساز و سامان اپنے ہمراہ لیجانے کی کوشش کی اور اس لئے ہاربن میں سناٹا چھا گیا تھا۔ شہر کا سب سے ہیبتناک منظر یہ تھا کہ جو لوگ اس ہنگامہ میں مارے گئے تھے انکی لاشیں سڑکوں پر پڑی ہوئی تھیں اور تقریباً دو سو اہل شہر چینیوں کی جانیں اس ہنگامہ میں ضائع ہوئیں۔

کہا جاتا ہے کہ جنرل تنگ چاؤ اسکے ذمہ دار ہیں کہ ہاربن پر جاپانی قبضہ کریں۔ کیونکہ انکی فوج نے ایک جاپانی ہوائی جہاز کو گولی مار کر گرایا اور ایک سفارتخانہ کو لوٹ لیا اس لئے مجبوراً جاپانیوں نے فوج بھیجکر ہاربن پر قبضہ کیا۔

شنگھائی اور نانکن پر بھی برابر جنگ ہو رہی ہے۔ جاپان بم برسانے کے لئے ۶ انچ دہانہ کی توپوں کو استعمال کر رہا ہے۔

اسوقت لاسلکی خبر رسانی کے تمام ذرائع مسدود ہو گئے ہیں اور صرف ایک جاپانی اسٹیشن باقی ہے امریکہ اور برطانیہ کے بھی دو اسٹیشن جاپانیوں نے تباہ کر دئے مگر بعد کو دونوں حکومتوں سے جاپان نے معافی مانگ کر یہ وعدہ کر لیا ہے کہ وہ انکی مرمت کرا دے گا۔

جاپان جس وقت بمباری کر رہا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک میل تک مسلسل آگ کی دیوار کھڑی ہے۔ یہ گولہ باری ہوائی جہازوں کے ذریعہ سے کیگئی تھی اور تقریباً چار گھنٹہ تک مسلسل ہوتی رہی۔ تباہی اور بربادی کا اندازہ بہت زیادہ کیا جاتا ہے۔

امریکہ نے، تباہ کن جہاز شنگھائی بھیجدئے ہیں اور برطانیہ کا ایک جہاز بھی پہونچ گیا ہے۔

جاپان شنگھائی میں مزید بحری فوجیں بھیجنے کا انتظام کر رہا ہے۔

دیکھئے یہ مشرق بعیدہ کی جنگ کیا رنگ لاتی ہے؟

عید الفطر امسال عید کے دن عموماً مسجدیں خالی تھیں اور عیدگاہ میں غیر معمولی مجمع تھا۔ حسب معمول خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب کے یہاں عید کے دن معززین شہر کا مجمع تھا۔ حاضرین کی چار۔ مٹھائی اور لوازمات سے نہایت فراخدلی کے ساتھ تواضع کی گئی۔

سبدِ گل

(عکاس فطرت کے قلم سے)

آجکل کے پیر بھی عجیب بلائے بے درمان ہوتے ہیں جو اپنے احمق مرید کا دنیا سے لیکر قبر کے کونے تک ساتھ دیتے ہیں جیساکہ جونک تو صرف انسان کا فاسد خون ہی چوستی ہے پر بدنام ہے لیکن اس پیر کی خصلتوں پر شروع سے ابتک پردہ پڑا ہے وہ جنگلی قسم کا بچو ہے جو نہ صرف زندگی ہی میں دوسروں کی کمائی پر عیش و عشرت کی داد دیتا ہے بلکہ مریدوں کے مرجانے کے بعد بھی انکی روح کو نجات دلانے کے جانے کم از کم سال ڈیڑھ سال تک اسکے عزیزوں سے نقدی وصول کرتا رہتا ہے۔ آپ نے کوئی پیر ایسا نہ دیکھا ہوگا جو اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے کسی صنعت و حرفت کے ذریعہ روپیہ پیدا کرتا ہو، وہ جانتا ہے کہ دنیا بیوقوفوں سے بھری ہوئی ہے اور ان سے مذہب کے نام پر فائدہ اٹھانا عقلمند آدمی کا کام ہے، چنانچہ وہ عہد الحیات اور تنازع للبقا میں کوئی حصہ نہ لینے کے باوجود عمدہ سے عمدہ دعوتیں کھاتا ہے اور پیرانی جی کے لئے ان بیوقوفوں سے نذرانے وصول کرتا ہے۔ اسکی عیش و عشرت کے سامنے واجد علی شاہ کی عیاشیاں بھی شرماتی ہیں کیونکہ اسکی رنگ رلیاں تو صرف آوارہ عورتوں ہی تک محدود تھیں، لیکن یہ پیر جب کبھی مریدنوں کو توبہ دینے کے بہانے مرید کے گھر جاتا ہے تو توجہ خاص کے بعد ان عفت مآب خواتین سے پاؤں دبوائے بغیر اسے نیند ہی نہیں آتی، یہ بھی عجیب بات ہے کہ یہ عشق الٰہی رکھنے والے پیر باوجود محبت خداوندی کبھی دبلے نہیں دیکھے گئے، جسے دیکھئے اعلیٰ درجہ کے کپڑے پہنے ہوئے رستم بیل تن کا بچہ بنا گھوم رہا ہے، یہ اتنا برا شقی القلب ہوتا ہے کہ دنیا کے مسلمانوں پر خواہ کتنی ہی مصیبت کیوں نہ آجائے اسکے کان پر جوں تک نہیں رینگتی، (علمائے قوم خلافت کے زمانے سے لیکر آجتک اس طبقے سے یہ کہتے کہتے تھک گئے کہ خدا کے لئے قوم کی خبر لیجئے لیکن اس مدہوش نشہ دنیا کی غفلت پرست دل کو اسکی خبر تک نہ ہوئی۔

حضرت جوش نے ان آدم نما ابلیسوں کے لئے یہ غیر فانی شعر کسقدر مناسب اور برمحل کہا ہے

بتوں کی چاہ میں ہم رشک مجنوں
خدا کے عشق میں وہ دیو پیکر

آئینۂ کانپور

سیاسی حالت کانگریس کی طرف ہر کو مہاتما گاندھی ڈے ور کو سرحد ڈے اور ۶ر کو موتی لال نہرو ڈے کے سلسلے میں ہرتال کا اعلان کیا گیا۔ چنانچہ شہر کے ہندو دوکانداروں نے ہرتال کی۔

۷ر فروری کو تائی جی (دوالدہ مسٹر جوگ) جلوس کی رہنما تھیں جب جلوس جنرلگنج میں الہ آباد بنک کے وہاں پہونچا تو پولیس کے کانسٹبلوں نے جلوس کو منتشر کرنا چاہا مگر اس موقع پر جلوس مشتعل ہو گیا اور پولیس کے دو تین آدمی خفیف سے زخمی ہوئے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ پولیس پر اینٹوں کی بارش کی گئی۔

اسکے بعد کو پولیس کے کانسٹبلوں نے اُن مکانات کی تلاشی لی جہاں سے انکے نزدیک اینٹیں آئی تھیں۔ پولیس کے بے دھڑک مکانات میں چلے جانے سے تاجروں کو سخت شکایات پیدا ہو گئیں۔ اور ان لوگوں کا یہ بھی بیان ہے کہ پولیس نے عورتوں کو زدوکوب کیا مگر پولیس اس سے قطعاً انکار کرتی ہے۔ بہرحال وجہ کچھ ہو تمام ہندو بازار ۷ر فروری سے اس وقت تک برابر بند پڑے ہوئے ہیں جنکی وجہ سے اہل شہر کو کافی دقتیں محسوس ہو رہی ہیں۔

یہ بھی سنا جاتا ہے کہ تاجروں نے ہز اکسلنسی گورنر کو اپنی شکایات لکھکر بھیجی ہیں۔

کانسٹیٹیوشنل لیگ کے ایک وفد نے جسمیں ۱۵-۱۶ ارکین شریک تھے ۹ر فروری کو ۱۲ بجے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے ملاقات کی اور شہر کی موجودہ فضا کے متعلق عرض و معروض کیا معلوم ہوا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے شہر کے کاروباری حالت کو درست کرنے کے لئے اس کا وعدہ کر لیا کہ وہ دوکانداروں کو اس امر کی اجازت دیدینگے کہ چاہے وہ ہرتال کریں یا نہ کریں یہ انکی خوشی پر منحصر ہے۔

مگر اسوقت تک تاجروں نے دوکانیں نہیں کھولی ہیں مگر امید کیجاتی ہے کہ کل تمام بازار کھل جائیں گے۔

کہا جاتا ہے کہ بعض تاجروں کے پاس دھمکی آمیز خطوط بھی آئے تھے کہ اگر دوکانیں کھولی گئیں تو جان کی خیر نہیں ہے۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دو ایک دوکانوں میں آگ لگانے کی کوشش کی گئی تھی۔

یہ بھی افواہ ہے کہ بعض دوکانداروں نے خائف ہو کر اپنے سامان کو اپنے مکانوں میں رکھ لیا ہے۔

بہرحال کیپٹن ایٹکنسن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے برابر کوشش کی جا رہی ہے کہ شہر میں امن و امان قائم رہے اور کسی قسم کا کوئی نقض امن نہ ہونے پائے۔ چنانچہ باوجود ہرتال ہونے کے شہر میں بفضلہ ہر طرح کا امن و امان ہے اور کسی قسم کا کوئی خطرہ یا تشویش نہیں ہے۔

گرفتاری تائی جی (والدہ مسٹر جی جی جوگ) ۵ر فروری کو گرفتار کر لی گئی ہیں۔

لیڈی پولیس کانسٹبل کانپور میں بھی لیڈی پولیس کانسٹبل کا تقرر ہوا ہے۔ چنانچہ اس کے لئے مسز ڈیوس مقرر ہوئی ہیں۔ انکے متعلق صرف عورتوں کی گرفتاری کا کام سپرد کیا گیا ہے

جدید جیل خانہ معلوم ہوا ہے کہ کانپور میں بھی ایک جدید جیل خانہ سیاسی قیدیوں کے لئے عنقریب کھولا جانیوالا ہے

حکام بابو کالی داس سب جج اور بابو پریا چرن اگروال سب جج کا تبادلہ الہ آباد اور شاہجہانپور کو ہوا ہے بابو اوگرہ لال سٹشن و سب جج ہو کر کانپور تشریف لا رہے ہیں۔ منشی عبدالحمید خانصاحب منصف اکبرپور ہو کر کانپور تشریف لائے ہیں۔ کیونکہ بابو رادھا کشن چودھری نے ایک ماہ کی رخصت لی ہے

بقیہ آئینۂ کانپور

منشی جوالا پرشاد منشی جوالا پرشاد صاحب آنریری مجسٹریٹ وکیل و لاپرو فیسر ڈی-اے-وی کالج۔ ۳ر فروری کو ۳ بجے ایک تانگہ پر جاجمؤ گئے اور بنگالی گھاٹ کے وہاں تانگے والے کو ٹھہرنے کو کہہ کر چلے گئے مگر اسوقت تک واپس نہیں آئے باوجود انتہائی تلاش کے منشی جی کا کوئی سراغ نہیں لگ سکا۔ اہل شہر اس واقعہ سے بہت متاثر ہیں کیونکہ منشی جی نہایت مرنجان مرنج بزرگ تھے۔

اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف پبلسٹی مسٹر اے-ایس-جعفری (ڈپٹی کلکٹر) اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف پبلسٹی و مسٹر بشیر احمد علوی بی-اے علیگ پرسنل اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف پبلسٹی ۱۱ر فروری کو کانپور آئیں گے۔

یوم سرحد مسلمانان کانپور نے یوم سرحد اس طرح منایا کہ جمعۃ الوداع کے دن جامع مسجد میں نماز جمعہ کے بعد مولانا حسرت موہانی وچند دیگر حضرات نے تقریریں کیں اور ایک تجویز پاس کی۔

دستور اساسی کی مشاورتی کمیٹی کے اجلاس میں ہز اکسلنسی وائسرائے کی تقریر

ہز ایکسیلنسی لارڈ ولنگڈن نے سہ شنبہ کو گول میز کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی کی صدارت فرمائی جسکا اجلاس قصر وائسرائے میں تین گھنٹہ تک ہوتا رہا۔ ایجنڈے پر غور وخوض کے وائسرائے نے اپنے خیالات پیش کئے اور ارکان نے بحث وتمحیص کی۔ اسکے بعد اجلاس ۲۲ر فروری تک ملتوی رہا۔

وائسرائے کی تقریر

وائسرائے نے کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم سب کام شروع کرنے کے لئے بیتاب ہیں مجھے اُمید ہے ہماری بحث وتمحیص آئینی اصلاحات کی عمارت عظیم کی تعمیر جسکے لئے گذشتہ دوسال کے اندر بہت کام کیا جا چکا ہے اور پارلیمنٹ میں سرعت کے ساتھ قانون منظور کرلنے کے لئے ملک معظم کی حکومت کے لئے بیش قیمت امداد کا باعث ہوگی۔ کمیٹی کا کام اس طریق پر ہونا چاہئے کہ دوسری کمیٹیوں کی تحقیقات کے ساتھ ساتھ انجام پذیر ہوتا رہے۔

کمیٹی کا دائرۂ تحقیقات

ہز ایکسیلنسی نے ایجنڈے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جن امور پر بحث ہوگی ان میں اساسی حقوق کے تحفظ کے لئے انتظامات کا مسئلہ بھی شامل ہے اسکے علاوہ فیڈرل۔ سنٹرل اور پراونشل مضامین کے فیڈرل مرکزی اور صوبجاتی مجالس قانون ساز کے درمیان اختیارات قانون سازی کی تقسیم مسلمانوں کے لئے مرکزی ایک تہائی نشستوں کے مطالبات کا مسئلہ وغیرہ امور پر بحث ہوگی۔ لارڈ ولنگڈن نے اقلیتوں کے مسائل اور فرقہ وار سوال کا تذکرہ کرتے ہوئے دریافت کیا کہ ارکان کس حد تک ان مسائل پر بحث کرنے کے لئے تیار ہیں۔

مسلم مطالبات

آپ نے فرمایا کہ زیر بحث امور میں سے اہم مسئلہ یہ ہوگا کہ فیڈرل مجلس قانون ساز میں مسلمانوں کے ایک تہائی نشستوں کے مطالبہ کی تکمیل کے امکانات دریافت کئے جائیں اور اس مسئلہ امر کا بھی لحاظ رکھا جائے کہ ریاستیں اپنے نمایندے منتخب کرنے میں آزاد ہوں گی نیز ہمیں ان عام آئینی تعلقات پر بحث کرنی ہوگی جو مرکزی حکومت اور صوبوں کے درمیان ظہور پذیر ہونگے۔ ہمیں کاروباری آدمیوں کی طرح کھلے طور پر تسلیم کرلینا چاہئے کہ ہمارے بعض مسائل عام فرقہ وار مسئلہ سے اس طرح وابستہ ہیں کہ جب تک دوسری اقلیتوں کے مسائل حل نہ ہو جائیں ان مسائل کا حل مشکل ہے ہمیں چاہئے کہ اس مشکل کا دیانتداری سے مقابلہ کریں مجھے اعتماد ہے کہ ہم ترقی کرنے کے پر خلوص جذبہ کے ماتحت یہ کام شروع کرینگے اور جب تک یہ مشکل ہمارے راستہ میں حائل رہے گی، ہم دوسری جانب اپنی تحقیقات مکمل کریں گے۔

فرقہ وار مسئلہ کے تصفیہ کی کوشش

ممکن ہوسکتا ہے کہ یہ کمیٹی اس مسئلہ کے حل میں بھی بلا واسطہ یا بالواسطہ اہم خدمات انجام دے لیکن میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جسکی بابت ارکان خواہش کریں گے کہ عارضی تصفیہ سے قبل مبادلہ خیالات کرلیں اور فیصلہ کریں کہ آیا یہ کمیٹی تصفیہ میں امداد دے اور اگر ایسا کرے تو اسکے لئے کونسا مفید طریقہ اختیار کیا جائے۔ اس لئے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اپنے درمیان بحث وتمحیص کے بعد اس مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر فیصلہ کریں۔ کہ آیا یہ کمیٹی فرقہ وار مسئلہ کے حل کے لئے کسی کوشش کے واسطے تیار ہے میں بلاشبہ اس معاملہ میں آپکو ہر ممکن امداد دونگا۔

متفرق مسائل کا تصفیہ

معلوم ہوا ہے کہ متعدد ارکان نے پرزور مطالبہ کیا کہ کوئی دستوری کمیٹی اپنا کام ختم کئے بغیر انگلستان واپس نہ جائے، وائسرائے نے وعدہ کیا کہ میں اس درخواست کو مارکوئیس آف لوتھین اور دوسرے پریذیڈنٹوں کے سامنے پیش کردونگا۔

اس کے بعد عام بحث وتمحیص شروع ہوئی فیصلہ کیا گیا کہ ان مسائل کے علاوہ جن کا ہز ایکسیلنسی نے تذکرہ کیا ہے۔ بعض اور مسائل بھی وزیر اعظم کی خدمت میں پیش کئے جائیں۔ مثلاً ہندوستان کے لئے سپریم کورٹ فوج اور دفاع "صوبجاتی" دستور اساسی وغیرہ۔ فرقہ وار مسئلہ کے متعلق فیصلہ کیا گیا کہ کمیٹی کے باہر سرسری بحث وتمحیص کے ذریعے سے مسئلہ کے حل کی ابتدائی کوشش کی جائے۔ اب ایجنڈے کے لئے وزیر اعظم کی منظوری کا انتظار کیا جائیگا۔ اس رائے کا عام اظہار کیا گیا کہ مشاورتی کمیٹی تینوں دستوری کمیٹیوں کے کام سے پوری پوری واقفیت رکھے۔

قیصر جرمنی اور جنگ کی ذمہ داری

مزدور پارٹی کے ترجمان "ڈیلی ہیرلڈ" نے معزول قیصر جرمنی کے متعلق نہایت دلچسپ خبریں شائع کی ہیں۔ اس کا نامہ نگار ہالینڈ سے لکھتا ہے

آج کل معزول قیصر جرمنی کے پاس برلن کے لوگ کثرت سے آرہے ہیں ظاہر تو یہ کیا جاتا ہے کہ وہ معزول قیصر کے مہمان ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ برلن کی سیاسی جماعتوں کے قاصد ہیں جو قیصر کو برلن کے تازہ ترین سیاسی حالات کے متعلق اطلاعات بہم پہنچانے آتے ہیں۔ معزول قیصر کے حالات عجیب وغریب ہیں اُسے ہالینڈ کی جائداد سے بھی کسی قدر آمدنی ہوجاتی ہے لیکن آمدنی کے بڑے حصہ کے لئے وہ دراصل جرمنی کا مرہون منت ہے کیونکہ اسے ہر سال جرمنی کی جائداد سے دولاکھ پونڈ کی رقم خطیر حاصل ہوتی ہے سوال یہ ہے کہ اگر جرمنی کے اقتصادی حالات زیادہ ناگوار صورت اختیار کرلیں اور جرمنی کی موجودہ حکومت اس جائداد کو ضبط کرلے تو کیا ہوگا؟ یہ سوال ہے جو آج کل قیصر کے فور وفکر کا مرکز بنا ہوا ہے معزول قیصر آج کل ایک کتاب لکھنے میں مصروف ہیں جس میں جنگ عظیم کے اسباب وعلل پر بحث کرکے اپنے آپ کو حق بجانب ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے وہ چاہتے ہیں کہ اپنی موت سے پہلے وہ دنیا کی نظروں میں اپنے آپ کو بے گناہ ثابت کریں۔ آج سے کچھ عرصہ پیشتر جرمنی کے چانسلر فان بیو نے جنگ عظیم کے متعلق ایک کتاب لکھی تھی جس میں قیصر کو جنگ کے لئے ذمہ دار قرار دیا گیا تھا اس کتاب میں فان بیو کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے چونکہ فان بیو کا انتقال ہوچکا ہے اس لئے ولیم اسے اپنے نام سے شائع کرنا نہیں چاہتے یہ کتاب کسی فرضی نام سے شائع ہوگی لیکن دنیا کے لئے یہ جاننا مشکل نہیں کہ کتاب کا مصنف کون ہے۔"

جاپان نے ہاربن پر قبضہ کرلیا

لندن ۸ر فروری۔ چین اور جاپان کی جنگ بڑے زور وشور سے ہورہی ہے اور جاپان کی فوجیں آگے بڑھتی جارہی ہیں انکے حملے منچوریہ کے علاقہ میں بھی اور شنگھائی میں بھی جاری ہیں اور آخری اطلاعات مظہر ہیں کہ اُنھوں نے ہاربن پر بھی قبضہ کرلیا ہے جو منچوریہ میں سب سے بڑا ریلوے اسٹیشن اور تجارتی مرکز ہے۔

ان حملوں کے متعلق لندن سے جو اطلاعات پہونچی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ چھ ہزار جاپانی فوج ہاربن میں جاپانی باشندوں کی حفاظت کے نام سے کل (جمعہ کے دن) داخل ہوئی شہر میں داخل ہونے سے قبل انھیں کئی جگہ منچوریہ میں جنگ کرنی پڑی چینی سپہ سالار اعظم تنگ چاؤ کی فوجوں نے ہاربن کی ایک ایک انچ زمین کے لئے زبردست مقابلہ کیا جس میں خود جاپانیوں کے بیان کے مطابق جاپانیوں کے ۵۰۔ آدمی مارے گئے۔

جس وقت جاپانی فوجیں ہاربن شہر میں داخل ہوتی ہیں شہر میں ایک قیامت بپا ہوگئی! بیان کیا جاتا ہے کہ چینی فوجوں نے شہر کو خالی کرنے سے قبل سارے شہر میں لوٹ مار شروع کردی ان کے جانے کے بعد دکانیں ویران پڑی ہیں نچ کے سامان سڑکوں پر ادھر ادھر بکھرے ہوتے ہیں اور سب سے زیادہ ہیبتناک منظر تو یہ تھا کہ جو لوگ اس ہنگامے میں مارے گئے ان کی لاشیں بھی سڑکوں پر پڑی ہوتی ہیں کہا جاتا ہے کہ تقریباً دوسو چینی باشندوں کی جانیں اس طرح ضائع ہوتی ہیں کیا چینی فوجوں ہی نے اپنے چینی بھائیوں کو قتل کیا؟ یہ حیرت انگیز ہے

جنرل تنگ چاؤ کی فوج ہی اس بات کی ذمہ دار تھی کہ ہاربن پر جاپانیوں کو قبضہ کرنے کی ضرورت ہوئی جسوقت جنرل مذکور اور ایک دوسرے مقابل چینی سردار میں لڑائی ہورہی تھی تو ایک جاپانی فوجی افسر اور کئی جاپانی باشندے اس میں ہلاک ہوگئے تھے۔

جاپانی ہوائی جہازوں کو گولی مار کر گرادیا گیا اور ایک سفارتخانہ لوٹ لیا گیا اس کے بعد جاپانیوں نے فوج بھیجنا طے کیا کہ وہ اپنے باشندوں کی حفاظت کرسکیں مگر ان فوجوں کو چینی ایسٹرن ریلوے لائن سے لے جانے کی روس کی طرف سے اجازت نہیں دی گئی تھی۔

ہاربن کے اس واقعہ کے ساتھ ساتھ شنگھائی میں بھی برابر جنگ ہورہی ہے چپائی شہر اور وو سنگ قلعہ بالکل تباہ وبرباد ہوچکے ہیں جاپانیوں نے ان مقامات کو تباہ وبرباد کرنے اور ان پر بم برسانے کے لئے ۶½ انچ کے دہانہ کی توپیں استعمال کی تھیں۔

چپائی پر جس وقت بمباری ہورہی تھی تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک میل تک مسلسل آگ کی دیوار کھڑی ہے یہ گولہ باری ہوائی جہاز کے ذریعہ بھی ہوئی اور چار گھنٹہ تک برابر جاری رہی۔ تباہی وبربادی کا اندازہ ناممکن ہے لیکن باوجود اسکے معلوم ہوا ہے کہ پچاس ہزار چینی اب تک اپنے اپنے گھروں میں ہیں۔

لارنس کے مجسّمہ پر قومی جھنڈا

لاہور ۸ فروری کل صبح ہائیکورٹ کے نزدیک مال روڈ پر لارنس کے مجسّمہ پر سہ رنگا جھنڈا پایا گیا جھنڈا مجسمہ کے ہاتھ میں تھا پولیس نے جھنڈے کو علیحدہ کردیا

رسالۂ حریم لکھنؤ

کا سالنامہ سنہ ۳۲ء

جسکا ایک عرصہ سے ملک میں انتظار کیا جارہا تھا تیار ہوگیا ہے

اس لئے اگر آپ کا آرڈر اسوقت تک اسکی خریداری کے متعلق نہیں آیا ہو تو فوراً بھیجئے ورنہ پھر آپ کو کف افسوس ملنا پڑے گا۔ اس واحد نمبر میں،

۲۰ گرانمایہ مضامین

دس افسانے ۱۵ نظمیں

اور

بہترین رنگین وسادہ تصاویر ہیں، حجم ۲۵۰ صفحات طباعت وکتابت نفیس، ٹائیٹل ہفت رنگ، جسے دیکھکر ہی آپ کے دام وصول ہوسکتے ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اگر سالنامہ آپ کو پسند نہ آئے تو پڑھنے کے بعد قیمت واپس منگالیجئے۔

قیمت سالنامہ ۱۲ر معہ محصول
چندہ سالانہ (للعہ)

مینیجر رسالۂ حریم لکھنؤ

مظالم سرحد کی آزاد تحقیقات کی حقیقت

۳۱ جنوری کو دہلی میں مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ اسکی کارروائی ابھی تک اخبارات مین نہین آئی ہے اور چونکہ اس کا اکثر حصہ کانفرنس کے سکرٹری مولانا شفیع داؤدی کے خلاف تھا۔ اس لئے انھون نے صرف ایک قرارداد کی اشاعت پر ہی اکتفا کیا ہے۔ اور ان واقعات کو چھپا لیا ہے جو انکے رسوائے عالم وفد سرحد کی رپورٹ کے سلسلہ میں پیش آئے اب وہ تمام شایع کئے جاتے ہیں تاکہ تمام دنیا یہ دیکھ لے کہ ان دونون اصحاب نے صوبہ سرحد کے بے گناہ مسلمانون کی تباہی و بربادی کے لئے کیا سامان مہیا کیا تھا۔ اور انہیں اپنی خواہشات واغراض کی تکمیل میں کس طرح ناکامی ونامرادی کا منھ دیکھنا پڑا

۳۱ جنوری کو جب یہ رپورٹ مولوی مظہر الدین نے مجلس عاملہ کے جلسہ مین پڑھ کر سنائی۔ تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مسلمانان صوبہ سرحد کی فرد قرارداد جرم سنائی جا رہی ہے اور دنیا کا کوئی مکروہ سے مکروہ الزام ایسا نہیں ہے جو انپر نہ تھوپا جا رہا ہون کی شرکت کانگرس کو حکومت نے جبر وتشدد کے لئے جس طرح بہانہ بنایا ہے۔ اسکی تصدیق کی گئی۔ صوبہ سرحد جیسے اسلامی صوبہ مین کانگرسی مسلمانوں اور غیر کانگرسی مسلمان کی تفریق کو نمایان کیا گیا۔

سرخپوش اور خان عبدالغفار خان کی توہین کی گئی۔ سرحد مین تشدد کے متعلق جو خبرین مشہور ہیں انکو افواہ قرار دیکر انکی تردید کی گئی۔ تشدد کے واقعات پر پردہ ڈالا گیا۔ حکومت سے کہا گیا کہ اس نے خواہمخواہ تشدد کرکے خان عبدالغفار خان اور انکی جماعت کے پوزیشن کو بڑھایا۔ اگر وہ ایسا نہ کرتی تو خان موصوف کو کوئی جانتا بھی نہ تھا۔ شہدا اور مجروحین کی تعداد کو چھپایا گیا۔ حکومت کے سرکاری کمیونکون کی تائید کی گئی۔ اور اسی طرح ان تمام واقعات کے متعلق جو آرڈیننون کے اجرا کے بعد اب تک ظہور مین آچکے ہیں۔ اس قسم کا طرز تحریر اختیار کیا گیا جو بے انتہا قابل مذمت تھا۔

مولانا حسرت موہانی کی صاف گوئی

جس وقت یہ رپورٹ پڑھی جا چکی تو سب سے پہلے مولانا حسرت موہانی نے فرمایا کہ اس مین جو کچھ واقعات بیان کئے گئے ہیں وہ سرکاری بیان کے مطابق ہیں ان سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وفد کو غیر سرکاری اور آزاد لوگون کی شہادتین حاصل کرنے کا موقع نہین ملا۔ اور انہون نے جو سرکاری احکام سے سنا اسی کو اپنی رپورٹ مین شامل کر لیا اس رپورٹ سے تو سرحدی مسلمانون کی ہمدردی کی بجائے ان کی اور مذمت ہوتی ہے۔ اور یہ رپورٹ انکا جرمانہ معلوم ہوتا ہے بالخصوص اس رپورٹ مین جس طرح خان عبدالغفار خان اور انکی جماعت کی ہجو کی گئی ہے۔ وہ نہایت افسوسناک ہے۔ جگہ جگہ سرخپوش اور غیر کانگرسی مسلمانون کے امتیازی الفاظ استعمال کرکے رپورٹ لکھنے والون نے حکومت کے تشدد کو حق بجانب ثابت کر دینے کی سعی کی ہے۔ یہ رپورٹ ہمارے نزدیک بالکل سرکاری بیان کے برابر ہے۔ اور ہم اسپر غور بھی نہیں کر سکتے۔

نمایندگان سرحد کا بیان

اسوقت جلسہ مین صوبہ سرحد کی طرف سے ڈاکٹر عبدالاکبر خان تھے مولانا حسرت موہانی کے بعد عبداللہ شاہ نے رپورٹ کے متعلق تقریر فرمائی اور کہا کہ یہ رپورٹ سرتاپا غلط ہے۔ اس مین جو کچھ لکھا گیا ہے وہ سرحد کے حکام کا بتایا ہوا بیان ہے۔ ایک حقیقت ہے کہ ان لوگون کو صوبہ سرحد مین آزادی کے ساتھ کہین جانے اور کہین ملنے کی اجازت نہین دی گئی سوائے چند مقامات کے کہ وہان یہ لوگ گئے اور فوز الینر پہرے ہوئے واپس چلے گئے۔ چارسدہ مین ان لوگون کو بھی اسکی اجازت نہین دی گئی۔ کہ یہ چند گھنٹے قیام کر سکتے انھون نے صرف مجسٹریٹ سے ملاقات کی اور واپس چلے آئے انھون نے سیاسی قیدیون کے کھلے ہوئے احاطہ مین رکھے جانے کے متعلق جس انداز مین لکھا ہے وہ بالکل سرکاری خیال کے مطابق ہے۔ ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ انہیں کسی زخمی یا کسی شہید کے اعزا واقارب سے نہیں ملنے دیا گیا انکا دورہ سرحد صحیح حالات کی تحقیقات کے اعتبار سے بالکل بے معنی رہا۔ اگر واقعی آپکو حالات کی صحیح تحقیقات مقصود ہے تو پھر کوئی اور ڈیپوٹیشن مقرر کیجئے اور اس سے تحقیقات کرا لیجئے۔ یہ رپورٹ تو محض سرکاری اطلاعات کا ایک خلاصہ ہے جو آپ کے سامنے پیش کر دیا گیا ہے۔ اگر ہمارے ساتھ آپ کوئی ہمدردی نہیں کر سکتے

عورتوں کی اندرونی یا بیرونی پوشش کیلئے کوئی کپڑا اس قدر ملائم۔ خوبصورت اور آرام دہ نہیں ہوتا جتنا کہ نہ سکڑنے والا ٹوئیل فلالین "وائیلا" گھر میں یا دھوبی کے یہاں کی سینکڑوں بار کی دُھلائی بھی "وائیلا" کی لائیٹ۔ خوبصورتی ورنگت کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔
ہر اچھی پوشش کے لئے آپ کو "وائیلا" منتخب کرنا چاہئے۔ باریک اور موٹا دونوں قسموں کا یہ متعدد خوبصورت ڈیزائنوں کا تیار کیا جاتا ہے۔ ایک بار "وائیلا" کا کوئی لباس بنوا کر پہنئے۔ اور پھر آیندہ آپ کبھی ادنیٰ قسم کے کپڑے استعمال نہ کریں گے کیونکہ عمدہ لباسوں کیلئے جو عرصہ تک استعمال کئے جاتے ہیں۔ موزوں ترین کپڑا ہے اپنے گھر کے مردوں کی ضروریات کا بھی خیال رکھئے۔ کیونکہ "وائیلا" کی قمیصیں اور پاجامے نہایت آرام دہ اور دیرپا ہوتے ہیں۔

وائیلا

نہ سکڑنے والا نفیس ٹوئیل فلالین

Viyella
DAY NIGHT WEAR
"Viyella" (Regd) DOES NOT SHRINK
For Ladies', Gentlemen's and Children's Wear

اصلی "وائیلا" کے لئے مذکورہ بالا شکل کے مطابق علیحدہ ہو سکنے والے لیبل پر "وائیلا" کا نام دیکھ لیا کیجئے۔ جس پر یہ نشان نہ ہو اسکو ہرگز نہ خریدیے

جنگ چین وجاپان کی اضطراب افزا اطلاعات

برطانی۔ امریکن اور فرانسیسی افواج شنگھائی میں

اسر جنوری شنگھائی کی صورت حالات کو برطانیہ غور کی نگاہ سے دیکھ رہا ہے۔ جب گذشتہ شب ہنگامی صلح نامہ کی خلاف ورزی کے واقعات پیش آئے۔ تو جنگ کی تجدید کا خدشہ پیدا ہو گیا۔

وزیر اعظم اور سر جان سائمن وزیر خارجہ کو حالات سے ہر وقت پورا با خبر رکھا جاتا ہے۔ صبح کو ڈاؤننگ سٹریٹ (نمبر ۱۰) میں ارکان کابینہ کا اہم جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں وزیر اعظم وزیر خزانہ وزیر خارجہ۔ امیر البحر۔ چیف آف امپیریل جنرل سٹاف فیلڈ مارشل سر جارج ملن اور سر رابرٹ وینسی ٹارٹ شامل تھے شنگھائی کی صورت حالات پر بحث تمحیص کی گئی۔ اور بحری اور بری فوجی حالت سے غور وخوض کیا گیا۔

برطانیہ کا احتجاج برطانیہ سفیر متعینہ ٹوکیو نے وزیر خارجہ (جاپان) کو متوجہ کیا ہے کہ جاپانیوں کی موجودہ کارروائی (گولہ باری) سے برطانی رعایا کی جان ومال خطرہ میں ہے۔ سفیر موصوف نے بین الاقوامی رقبہ کو حملہ کا مرکز بنا ہے حکومت جاپان کے رویہ کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ برطانی سفیر نے مطالبہ کیا کہ جلد سے جلد قیام امن کی کوشش کرنی چاہیئے۔

جاپانی سفیر نے یقین دلایا ہے۔ کہ برطانیہ کی تشویش کا پورا پورا احساس ہے۔ نیز وعدہ کیا ہے۔ کہ برطانی رعایا کے جان ومال کی حفاظت کی پوری پوری کوشش کیجائے گی۔ آئندہ بین الاقوامی علاقہ کو حملہ کا مرکز نہیں بنایا جائے گا۔ حکومت امریکہ کی طرف سے بھی ایسی ہی کارروائی عمل میں آئی ہے۔

امریکن بیڑہ کو شنگھائی جانیکا حکم نیویارک کا ایک پیغام مظہر ہے کہ امریکہ سے ایشیائی بیڑہ کو جو امیر البحر کے زیر کمان ہے۔ شنگھائی جانے کا حکم دیدیا گیا ہے۔ امریکن کونسل جنرل متعینہ نانکن نے درخواست کی ہے۔ کہ مزید تباہ کن جہاز نانکن اور دو ہر کو بھیجے جائیں۔

جرمنی کی تشویش برلن کا ایک پیغام مظہر ہے۔ غالباً یورپ میں کسی جگہ بھی چین کی صورت حالات کے متعلق اتنی تشویش نہیں جتنی جرمنی میں ہے۔ خصوصاً اس وجہ سے کہ شاید روس بھی جنگ کی لپیٹ میں نہ آجائے۔ جرمنی غیر جانبدار رہنا چاہتا ہے۔ اخبارات کا بیان ہے۔ کہ چین کو اعلان جنگ کی ذمہ داری اپنے اوپر نہیں لینا چاہیئے۔ یہ بات اس کے حق میں خود کشی کے مترادف ہو گی۔

چین کے نقصانات گذشتہ شام ۷½ بجے چین کے شہر نانٹو سے دھڑا دھڑ گولیاں برسنے لگیں۔

فری پریس جرنل" سے ضمانت کی طلبی

بمبئی ۸ فروری چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ بمبئی نے پریس آرڈیننس کی دفعہ ۷ ضمنی ۱ کے ماتحت "فری پریس جرنل" کے ایڈیٹر اور پبلشروں سے تین تین ہزار کی ضمانت طلب کی ہے۔

پہلا مستقل ہندوستانی چیف جسٹس

نئی دہلی ۸ر فروری جسٹس سر شاہ محمد سلیمان ۱۶ر مارچ سنہ ۱۹۳۲ء سے سر گریم وڈ میرس کی جگہ پر الہ آباد ہائیکورٹ کے مستقل چیف جسٹس مقرر ہوئے ہیں۔

چین کی مشرقی ریلوے کی محافظ فوج کے کمانڈر ٹن چن کے زیر کمان ۳ ہزار چینی افواج نے آج صبح ہرن کے ہر قریب شواتگ چنگ پوسٹیشن کی جاپانی افواج پر پہلے گولہ باری کی پھر سنگینوں سے حملہ کر دیا۔

کئی گھنٹہ کی جنگ کے بعد چینی پسپا ہو گئے ان کے چار سو آدمی مارے گئے جاپانیوں کے ۲۱ آدمی ہلاک اور ۳۰ آدمی زخمی ہوئے شنگھائی میں چین کے مجروحین ومقتولین کا اندازہ ایک ہزار تک لگایا گیا ہے جن میں سے ۶ سو مقتول شامل ہیں۔ نانکن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کثیر التعداد چینی افواج صوبہ ہونن سے نانکن کو کوچ کر رہی ہیں۔ تاکہ مادر وطن کی حفاظت میں حصہ لے سکیں۔

یہ اطلاع ایک چینی ہوا باز نے دی ہے۔ جو ہوائی جہاز میں چینچاؤ سے ہونن میں پہونچا ہے۔

چین کے ہر حصہ سے جاپان کے خلاف حکومت کو امداد دینے کے لئے فوجی افسر دھڑا دھڑ آرہے ہیں۔ جاپان کے خلاف برد آزما ہونے کے لئے کانٹین سے ہوائی جہاز بھیجدئے گئے ہیں۔ چیانگ کے شیک کی بہترین افواج اندرون ملک سے نانکن کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ جاپان کے خلاف فوجی مرکز (ہیڈ کوارٹر) نانکن میں قائم کیا جائے گا۔

چین کی حکومت اور چینی لیڈران میں کسی قسم کا اضطراب نہیں پایا جاتا چپائی میں چینی افواج نے جس استقلال کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کیا ہے اس سے قوم کے جذبات میں حیرت انگیز تبدیلی آگئی ہے۔

دس لاکھ پونڈ کا نقصان چپائی میں آتش بازی سے ۱۰ لاکھ پونڈ سے بھی زیادہ کا نقصان ہوا۔ ایک ہزار سے زاید مکانات اور متعدد کارخانہ تباہ ہو گئے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ سوتی اور ریشمی کارخانوں۔ دوکانوں اور بنکوں کے بند ہو جانے سے ۵ لاکھ آدمی بیکار ہو گئے ہیں۔

بین الاقوامی علاقہ میں کوئی ایک درجن آدمی منتشر گولیوں سے زخمی ہوئے۔ ابھی تک برطانی رعایا کو کوئی نقصان نہیں پہونچا بین الاقوامی علاقہ میں فی الحال ایک ہی خطرہ ہے یعنی باشندوں کے پاس صرف تین دن کے لئے گوشت کا ذخیرہ باقی رہ گیا ہے اور سبزیاں ترکاریاں بھی قریب الاختتام ہیں۔ اور فی الحال دفاتر خوراک کے حاصل کرنے کا بھی کوئی امکان نہیں ہے۔

بین الاقوامی علاقہ پر قبضہ رگبی یکم فروری۔ تازہ ترین خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ شنگھائی میں چین اور جاپان کی افواج کے درمیان غیر جانبدار حلقہ قائم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ جس پر غیر جانبدار دول کی فوجیں قابض رہیں گی یہ سکیم بین الاقوامی علاقہ کے کل والے جلسہ میں پیش کی گئی۔ جو برطانی کونسل جنرل مسٹر برنین کے زیر صدارت منعقد ہوا تھا۔ جلسہ میں امریکن کونسل خانوں کے افسر نیز چین اور جاپان کے فوجی کمانڈر شامل تھے۔

برطانی اور امریکن افواج کی آمد ہانگ کانگ کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ آج آلہ گائل اور سدر لینڈ ہائلینڈرز کی بٹالین جہاز بروک میں شنگھائی روانہ ہو گئی ہیں اسوقت رضاکاروں کے علاوہ شنگھائی میں امریکہ کی ۱۳۰۰ سپاہ ہے جب منیلا سے امریکہ جنگی جہاز پہونچ جائیں گے تو ان میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔

آج برطانی کروزر سفوک (وزنی۔ اہزار ٹن) ہانگ کانگ سے شنگھائی میں پہونچ گیا۔ جس کے سپاہیوں نے خشکی پر اتر کر کروزر رکار نوال کے بحری سپاہیوں کو سبکدوش کیا۔ جو واٹر ورکس کی حفاظت پر متعین تھے۔

فرانسیسی افواج کونسل جنرل فرانس بیان ہے۔ کہ فرانسیسی بٹالین ٹینٹسن سے شنگھائی بھیجدی گئی ہے برطانی۔ امریکن اور فرانسیسی افواج کی اس کمک سے شنگھائی میں غیر ملکی افواج کی تعداد ۱۲ ہزار ہو جائے گی پولیس اور بحری افواج علاوہ بریں ہوں گی

شنگھائی سے رائٹر کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ شنگھائی کے روسی رضاکاروں نے ضلع ہانگ کانگ کی سرحد پر سنٹرل پوسٹ آفس (مرکزی ڈاکخانہ) پر قبضہ کر لیا۔ جس پر جاپانی بحری سپاہی چینیوں کے ساتھ جنگ کرنے بعد مشین گنوں سے آتشباری کر کے قابض ہو گئے۔ جب رضاکاروں نے ڈاکخانہ پر قبضہ کر لیا تو آتشباری بند ہو گئی۔ بازاروں میں الّو بول رہا ہے۔ ہزاروں آدمی منتظر ہیں۔ کہ خاردار تاروں کے جنگلے لگا کر بین الاقوامی علاقہ کو مختلف حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔

شنگھائی میں معرکہ آرائی رگبی ۲ر فروری۔ جاپان نے آج دوپہر کے وقت شنگھائی پر گولہ باری شروع کر دی۔ اس وقت جنگ جاری ہے۔ چینی توپوں کے بعض گولے ہانکیو کے بین الاقوامی رقبہ میں آکر گرے۔ جاپان کی بحری فوج ۲ ہزار کی تعداد میں حملہ کرنے کے لئے طیاریاں کر رہی ہے اور اس کی چار کلدار توپیں شنگھائی پر گولہ باری کر رہی ہیں چینیوں کا خیال ہے کہ وہ ہوائی جہازوں سے اس معرکہ میں کام نہ لیں کیونکہ اس سے بین الاقوامی رقبہ کا امن بھی خطرہ میں پڑ جانے کا احتمال ہے جو چینی اور جاپانی افواج کے مراکز کے درمیان واقع ہے۔ جنیوا میں مفاہمت کی تجویزیں ہو رہی ہیں۔ مگر یہاں صورت حالات لحظہ بہ لحظہ نازک تر ہوتی چلی جارہی ہے۔ جاپان کے جنگی جہازوں کی مہیب توپوں کی آوازوں سے تمام شہر پر ہراس طاری ہے۔

دھاریوال کے اونی دھاگے

Used all over India

DHARIWAL

INDIA

تمام ہندوستان میں استعمال کئے جاتے ہیں

ان کو ہندوستانی کاریگروں نے خاص ہندوستان کے اون سے کات کر تیار کیا ہے۔ دھاریوال کا کوئی بھی سامان غیر ملک سے نہیں منگوایا جاتا نمونوں کے کارڈ کے لئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۴۱ کو لکھیے

مقامی ایجنٹ

دی امپیریل ایجنسی۔ جرنیل گنج۔ کانپور

دھاریوال ملس پنجاب میں بنائے جاتے ہیں

کتب خانہ کی بربادی

شنگھائی کا مشہور کتب خانہ جسمیں مشرقی علوم و فنون کی دس لاکھ نادر و نایاب کتابیں موجود تھیں. جاپانیون کی آتشباری سے جل کر راکھ ہوگیا ہے.

جاسوسی کا شبہ

جاپانیون نے ایک سو پچاس چینیون کو جاسوسی کے شبہ مین گولی سے اڑادیا اور انکی لاشین لاریوں مین بھر کر ٹھکانے لگادین.

شنگھائی کی حالت

ایک برطانی لاسلکی پیغام مظہر ہے کہ شنگھائی مین صورت حالات لمحہ بہ لمحہ خطرناک ہورہی ہے. برطانیہ امریکہ اور فرانس کی حکومتیں اپنی اپنی رعایا کے افراد کی حفاظت کے لئے مزید افواج شنگھائی بھیج رہی ہیں اور ان کے پہنچ جانے سے صورت حالات پر اچھا اثر پڑنے کی توقع ہے. برطانیہ کی بحری کمک امیر البحر کیلی کی قیادت مین جمعہ کو پہنچ جائیگی. امریکہ کی افواج بھی امیر البحر ٹیلر کی قیادت مین ہٹوبا سے بعزم شنگھائی روانہ ہوچکی ہیں. فرانس کی ایک پلٹن بھی آرہی ہے.

عارضی صلح کو موثر بنانے کی کوشش

جاپان بین الاقوامی رقبہ کے بعض حصون کو بطور فوجی مستقر کے استعمال کررہا ہے جس سے اس رقبہ کی امنیت خطرہ مین پڑگئی ہے. غیر جانبدار طاقتین عارضی صلح کو موثر بنانے کی کوششین کررہی ہیں لیکن اسلحہ کی جھنکار سے لوگون کے دل لرز رہے ہیں. آج صبح ہی جاپانی امیر البحر کے اس اعلان سے صورت حالات خطرہ مین پڑگئی تھی کہ عارضی صلح کی شرایط کو نظر انداز کرتے ہوئے چین نے جاپان کے جہازون کو بحری فوج کی سپاہیون اور علمبردار جہاز پر گولہ باری کی ہے. اس لئے جاپان بھی دفاعی کارروائی کرنے پر مجبور ہوگیا ہے. اس اعلان نے دوبارہ جنگ چھڑ جانے کے احتمالات پیدا ہوگئے ہیں. بین الاقوامی رقبہ کا جو حصہ جاپان کے تصرف مین ہے اسمیں سے لوگ بھاگ بھاگ کر برطانیہ اور امریکہ کے حلقہ اثر مین آرہے ہیں.

جاپان کے ارادے

جاپانی عورتون اور بچون کو اپنے علاقہ سے نکال کرلے جارہے ہیں ٹوکیو کی وزارت خارجہ نے اپنے عزایم کے متعلق جو اعلان شایع کیاہے. اس مین لکھا ہے کہ جاپان چین کو بتادینا چاہتاہے کہ وہ آیندہ اس کی بیہودگیان برداشت کرنے کے لئے طیار نہیں. اس اعلان میں جاپان کی شنگھائی پر حملہ کرنے کی وجہ جواز یہ بتائی گئی ہے کہ چینی توپ نے شہر کے اس حصہ پر گولہ باری کی تھی جسمیں جاپانی آباد ہیں. جاپانی جہازون نے نانکن دوشنبہ کی رات کو سوا گیارہ بجے گولہ باری شروع کی جو اگلے دن ایک بجے ختم ہوئی. اس وقت نانکن مین شدید جنگ جاری ہے. حکومت چین نے صوبہ ہنان سے تیس ہزار فوج کو فوراً نانکن بھیجنے کا حکم دیا ہے.

سکون ہوگیا

ایک چینی شاہد کا بیان ہو کہ جاپانی جنگی جہازون پر گولی پہلے چینیون نے چلائی. اس پر جاپانی جہازون نے بھی کوہ لاٹن کے قلعون پر گولی چلانی شروع کردی. حکام نے حکم دیدیا ہے کہ شہر مین تمام روشنی بجھادی جائے. شہر کی آبادی تھوڑی دیر کے لئے تو بالکل پریشان و سراسیمہ ہوگئی. ہر شخص دہشت زدہ ہورہا تھا. لیکن بعد مین امن و سکون بحال ہوگیا.

نانکن مین صورت حالات بد سے بدتر ہوتی جارہی ہے. وزارت خارجہ کا عملہ دفتر کی عمارتون سے دوسری جگہ منتقل ہورہا ہے لیکن برطانوی و امریکی قونصلون نے اپنے ہم قومون کو مشورہ دیاہے کہ وہ مطمئن رہیں اور ادھر ادھر نہ جائیں. جاپانیون کی طرف سے گولہ باری کے بعد فوجین بھی ساحل پر آگئیں. بعد کی اطلاعات مظہر ہیں کہ چینی فوج نے گولہ باری کا جواب نہ دیا اور یہ معرکہ صبح ہوتے ہوتے ختم ہوگیا معلوم ہوگیا ہے کہ تمام برطانوی رعایا مامون و محفوظ رہے.

جاپان کا احتجاج

حکام نانکن کو اس پر بڑی حیرت ہوئی کہ جاپان کے بحری حکام یکایک دفتر خارجہ مین نمودار ہوئے اور انھون نے گذشتہ شب کے واقعات پر احتجاج کیا. اور کہنے لگے کہ جاپانی فوج نے جاپانی جنگی جہازون کی سلامی اتاری تھی جس کا جواب بھی انکی طرف سے انہیں مل گیا.

جاپانی افواج کافی جگہ چھوڑ کر پیچھے کی طرف ہٹ آئی ہیں تاکہ تصادم کا انسداد کیا جائے.

ہانگ کیو مین تصادم کے امکانات بہت زیادہ ہیں اور حالات بہت زیادہ نازک ہورہے ہیں. جاپانیوں نے آبادی کی حدود کے باہر اپنے جنگی جہاز کھڑے کردیے ہیں.

انجمن اقوام

تمام دنیا کی نگاہ انجمن اقوام کی طرف لگی ہوئی ہیں اگر مشرق بعید مین کوئی جنگ چھڑ گئی. تو اسکے خطرات بہت ہمہ گیر ہونگے. بعض حلقون مین یہ خیال بھی ظاہر کیا جارہاہے کہ انجمن اقوام چینی، جاپانی نزاع کا کوئی حل دریافت کرسکی تو یہ تخفیف اسلحہ کی مساعی کی کامیابی کے مترادف ہوگا.

ایک اخبار نویس کی گمشدگی

ایک اخبار نویس مسٹر ایچ سبنس کرمی کی گمشدگی کے متعلق تشویش کا اظہار کیا جارہاہے. مسٹر سبنس ۲۹ جنوری سے غائب ہیں جب وہ اپنی والدہ اور ایک چینی دوست کو مصیبت سے نجات دلانے کے لئے چاپی گئے تھے.

ممالک متحدہ اور تحقیقات

تحقیقات مین شمولیت کے متعلق امریکہ نے نہایت محتاط جواب دیا ہے امریکہ کمیشن سے تعاون کرنے کو تیار ہے لیکن وہ اسکی رکنیت قبول کرنے پر اس لئے آمادہ نہیں کہ انجمن اقوام کی کونسل نے اس کے تقرر کے متعلق کوئی متفقہ فیصلہ نہیں کیا. چونکہ جاپان نے اس قرار داد کی مخالفت کی تھی، جس کے ماتحت کمیشن بھیجا جارہا ہے اسلئے امریکہ جاپان کی خفگی مول نہیں لینا چاہتا.

تازہ ترین اطلاع یہ ہے کہ وزیر خارجہ امریکہ نے امریکن سفیر مقیم ٹوکیو کو پوری آزادی دے دی ہے. کہ وہ ان مدبرین سے اشتراک عمل کرے جو امریکی اور دوسری قومون کے افراد کی جان و مال کے تحفظ کے سلسلہ مین کوئی اقدام کرنا چاہتے ہیں اٹلی نے امریکہ کو پہلے ہی مطلع کردیاہے کہ شنگھائی کی نازک صورت حالات کے متعلق مغربی اقوام کے اقدام کی تائید کرے گا.

فرانس بھی شنگھائی کے معاملہ مین انکی حمایت کریگا.

چین جنگ کرنا نہیں چاہتا

ڈاکٹر ین چینی نمایندہ مقیم جنیوا نے انجمن اقوام کے سکریٹری جنرل کو ایک مراسلہ دیاہے جس پر چینی وزیر خارجہ کے دستخط ہیں اور جسمیں بالفاظ غیر مبہم اس اخباری اطلاع کی تردید کی گئی ہے. کہ چین جاپان سے اعلان جنگ کرنے کی تیاریون مین مصروف ہے چین محض حفاظت خود اختیاری کے طور پر بعض تدابیر اختیار کررہاہے.

خان عبدالغفار خان کا مکان جلادیا گیا؟

پشاور ۴ر فروری فری پریس کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا کہ اتمان زئی مین خان عبدالغفار خان کا مکان جلادیا گیاہے اور مکان کی اراضی پر ہل چلادیا گیاہے ایک تحصیلدار کو وہان مقرر کردیا گیا ہے کہ وہ خانصاحب کی جاگیر کا انتظام کرے اس جاگیر کی آمدنی اب حکومت لے رہی ہے. اور متعلقین کا ماہانہ مقرر کردیا گیاہے ڈاکٹر خان صاحب کا جو مکان پشاور مین ہے اس پر بھی پولیس کا قبضہ ہے.

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

اطلاع دیجاتی ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ سڑکون پر لگے ہوئے پٹرول کے پمپون سے لگ جانے والی آگ سے بچنے کے لئے ۱۹۱۶ء کے یو۔پی میونسپلٹی ایکٹ کی ۲۹۸ جی (اے) (۱۳) دفعہ میں مندرجہ ذیل بائی لاز بنانے کی تجویز کرتاہے.

ایگزیکٹو افسر صاحب کے پاس جو تجویزین اور اعتراضات ۲۵ر فروری ۱۹۳۲ء تک پہونچ جائینگی ان پر میونسپل بورڈ غور کرے گا.

عام سڑکون پر گڑے ہوئے پٹرول کے پمپونکی حفاظت کے لئے ۲۹۸ جی (اے) (۱۳) دفعہ کے مطابق بنا ہوا بائی لاز:-

"کوئی بھی آدمی جو سگریٹ پیتا ہو یا دیا سلائی جلارہا ہو یا روشنی لئے جارہا ہو عام سڑکون پر گڑے ہوئے پٹرول پمپون سے دس فیٹ کے فاصلہ کے اندر نہ جاسکے گا جبکہ اس کو زبانی منع کردیا گیا ہو یا ان مقامات پر نوٹس چسپان کردیا گیا ہو.

سزا

میونسپلٹی ایکٹ ۱۹۱۶ء کی دفعہ ۲۹۹ (۱) کے ذریعہ ملے ہوئے اختیارات کے استعمال کیلئے بورڈ ہدایت کرتاہے کہ جو آدمی مذکورہ بالا بائی لاز کی خلاف ورزی کرے گا اس کو پچاس روپیہ جرمانہ تک کی سزا دی جاسکے گی.

اگر پھر بھی خلاف ورزی قایم رہی تو پہلی سزا ملنے سے خلاف ورزی قایم رہنے تک کے زمانے تک اوسکو روزانہ پانچ ۵ روپیہ جرمانہ کی سزا دی جاسکے گی.

ایس این تیواری
ڈی۔ پی۔ ایچ۔
ایگزیکٹو افسر
میونسپل بورڈ کانپور

برطانی طیارے ایرانی حدود سے نہیں گزر سکتے

معلوم ہواہے کہ حکومت ایران نے اپنے حدود کے اندر سے برطانوی ہوائی جہازون کو گزرنے کی اجازت دینے سے انکار کردیاہے اور سابقہ معاہدون کی تجدید نہین کی ہے چنانچہ اب عراق ہوکر براہ بحرین پرواز کے لئے ایک راستہ کی تلاش ہے.

جزائر غرب الہند میں قیامت خیز زلزلہ

نیو یارک ۴ فروری آج رات کو نصف شب میں سانٹیا گوڈی کیوبہ میں سخت اور تباہ کن زلزلہ آیا جس سے تمام شہر کھنڈر بن گیا ہلاک شدگان کی تعداد کا اندازہ پانچ سو سے زائد ہے ایک ہزار سے زاید اشخاص مجروح ہوتے ہیں ایک گھنٹہ کے اندر تمام شہر خالی ہو گیا اب وہاں لاشیں پڑی ہیں اور زخمی کراہ رہے ہیں زلزلہ کے بعد ایک ہی مکان سے چودہ لاشیں برآمد ہوئی ہیں جو مکان گرنے سے ہلاک ہوئے ہسپتال زخمیوں سے پٹے پڑے ہیں شہر میں فوج گشت کر رہی ہے زلزلہ کے باعث گرجا گھر کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے میونسپل جیل میں تین سو قیدی تھے۔ جو سب کے سب ملبہ میں دب گئے اکثر تو ہلاک ہو گئے اور باقی زخمی یہ شہر جزائر غرب الہند کا بہت بڑا شہر اور کھانڈ کی تجارت کا زبردست مرکز ہے اس کی آبادی ۶۲ ہزار ہے جزیرہ اسمتھ کو بھی سخت نقصان پہونچا ہے

بمبئی میں امن عامہ کو شدید خطرہ

معلوم ہوتا ہے کہ بمبئی کی حالت بہت ہی خراب ہو رہی ہے اور صورت حال قابو سے باہر ہوتی جا رہی ہے چنانچہ حکومت بمبئی کا ایک۔ کمیونک مظہر ہے کہ:۔

"چونکہ شہر بمبئی میں تشدد کی منظم صورت پیدا ہو گئی ہے اور امن عامہ کو شدید خطرہ ہے اس لئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ اب۔ وقت آگیا ہے کہ عوام کی ہنگامہ آرائیوں کو روکنے کے لئے نہایت ہی سخت کارروائیاں اختیار کرے جنھیں وہ حسب قانون اختیار کر سکتی ہے چنانچہ پولیس کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ تشدد پسند مجمع منتشر ہونے سے انکار کرے تو اس پر فیر کر دیا جائے عوام کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ اس قسم کے مجمعوں میں شامل نہ ہوں جو فساد کرنے پر تلا ہوا ہو اور اگر وہ ان میں شامل ہوں گے تو انھیں اپنی ذمہ داری پر اس کے نتائج کے خطرات کو برداشت کرنا پڑے گا۔

مسز آصف علی گرفتار کر لی گئیں

دہلی ۵ رفروری کل پولیس کی ایک جمعیت نے مسز آصف علی کے مکان کا محاصرہ کر لیا اور ان کے گھر کی تلاشی لینے کی خواہش کی مسز آصف علی نے تلاشی کا وارنٹ طلب کیا جس پر پولیس چلی گئی تھوڑی دیر بعد نئی دہلی کی پولیس مکان پر آئی اور ان پمفلٹوں کی تلاشی لینے لگی جو اسمبلی میں پھینکے گئے تھے تلاشی پر کوئی قابل اعتراض شے برآمد نہیں ہوئی:۔

دہلی ۶ رفروری کل رات کو مسز آصف علی بڑائیلے والی گلی میں تقریر کر رہی تھیں کہ خانصاحب عبدالواحد چالیس سپاہیوں کے ہمراہ وہاں پہنچے اور ان کو گرفتار کر لیا آپ اپنی کار میں بیٹھ کر کوتوالی چلی گئیں:۔

حکومت کشمیر کا سرکاری اعلان

جموں ۵ رفروری حکومت کشمیر کا ایک اعلان مظہر ہے کہ کوٹلی تحصیل میں ۲۸ مواضعات جلائے جا چکے ہیں پونچھ میں صورت حالات بدستور ہے باقی علاقہ کی حالت فوج کی نقل و حرکت کے باعث بہتر ہو گئی ہے پونچھ اور نواحی علاقہ پر ہوائی جہاز پرواز کرتے ہیں امید ہے کہ۔ فوج کل تک پونچھ پہونچ جاوے گی بارہ مولا میں ۹ رجنوری کو گولی چلنے سے جو لوگ زخمی ہوئے تھے ان میں سے ایک اسپتال میں۔ مر گیا ہے اوس کو دفن کرا دیا گیا اور کسی قسم کا مظاہرہ نہیں کیا گیا

بحکم جناب بابو جگنبش کشور صاحب بہادر منصف کانپور

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۵۲۳ ۱۹۳۱ء بعدالت منصفی کانپور ضلع کانپور

سری رامچندر جی عرف ست نرائن جی وبہا دیو جی ولچھمن جی وجانکی جی وبالمکند جی براجمان مندر کاکادیو پرگنہ کانپور بہ سربراہکاری مساۃ سیوراجہ کنور بیوہ ٹھاکر مکر دھوج سنگھ وپرسان سنگھ وانت سنگھ پسران ٹھاکر منگل سنگھ ومساۃ مہدی کنور بیوہ چندرپال سنگھ وچندربہوکن سنگھ وراجہ رام سنگھ نابالغ ورام کشن سنگھ نابالغ بولایت دوران مقدمہ مادر خود مساۃ مہدی کنور پسران دجپال سنگھ ٹھاکر ساکنان موضع کاکادیو پرگنہ وضلع کانپور مدعیان

بنام

رام سنگھ ولد کبیری سنگھ ٹھاکر ساکن کاکادیو پرگنہ موضع کانپور و رام ادیت سنگھ وبہوا سنگھ نابالغان پسران اتبل سنگھ بولایت مساۃ رام کلی زوجہ اتبل سنگھ ومساۃ رام کلی زوجہ اتبل سنگھ ٹھاکر ساکنان رتن پور گڈھیا پرگنہ اوریا ضلع اٹاوہ اندر علاقہ منصفی بھپھوند مدعاعلیہم

ہرگاہ مدعیان نے تمہارے نام ایک نالش بابت ۵۵۵/ اراضی تقسیم کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۸-ماہ مارچ ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کر جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ کی کرو اور تم کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو جن پر تم تائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو۔ تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہو۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲ رماہ فروری ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا

مہر عدالت — دستخط بابو لکھپت رائے منصرم

بحکم جناب بابو جگنبش کشور صاحب ٹنڈن بہادر منصف کانپور

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (عام طور پر)

بعدالت منصفی کانپور مقام کانپور ضلع کانپور

مقدمہ دیوانی نمبر ۵۲۳ بابت ۱۹۳۱ء

سری رامچندر جی عرف ست نرائن جی وبہا دیو جی ولچھمن جی وجانکی جی و بالمکند جی براجمان مندر کاکادیو پرگنہ کانپور بسربراہکاری مساۃ سیوراجہ کنور بیوہ ٹھاکر مکر دھوج سنگھ و ٹھاکر نرپال سنگھ ورنجیت سنگھ پسران ٹھاکر منگل سنگھ ومساۃ مہدی کنور بیوہ چندرپال سنگھ وچندربہوکن سنگھ وراجہ رام سنگھ نابالغ ورام کشن سنگھ نابالغان بولایت مساۃ مہدی کنور مادر خود پسران رجپال سنگھ اقوام ٹھاکر ساکنان موضع کاکادیو پرگنہ وضلع کانپور

بنام

تیتا تھو سنگھ وغیرہ

بنام رام سنگھ ولد کبیری سنگھ ٹھاکر ساکن کاکادیو پرگنہ وضلع کانپور ورام ادیت سنگھ وبہوا سنگھ نابالغان پسران اتبل سنگھ بولایت مساۃ رام کلی زوجہ اتبل سنگھ ٹھاکر ومساۃ رام کلی زوجہ اتبل سنگھ قوم ٹھاکر ساکنان رتن پور گڈھیا پرگنہ اوریا ضلع اٹاوہ اندر علاقہ منصفی بھپھوند

چونکہ مساۃ مہدی کنور نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ مسمی چندرپال سنگھ فوت ہو گیا ہے اور مساۃ مہدی کنور اسکی بیوہ وارث ہے لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو تاریخ ۱۸ رمارچ ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھاویں اگر ایسا نہ کرینگے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی۔

آج بتاریخ ۳ رماہ فروری ۱۹۳۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط

مہر عدالت — بابو لکھپت رائے منصرم

بحکم جناب بابو جگنبش کشور ٹنڈن صاحب بہادر منصف کانپور

نوٹس بنام مدعا علیہ نابالغ اور ولی کے

(آرڈر ۳۲ - قاعدہ ۳)

بعدالت منصفی کانپور مقام کانپور ضلع کانپور

مقدمہ نمبر ۵۲۳ بابت ۱۹۳۱ء

سری رامچندر جی وغیرہ ساکن براجمان مندر کاکادیو پرگنہ وضلع کانپور مدعی

بنام

تیتا تھو سنگھ وغیرہ

بنام۔ رام روپ سنگھ وبلوا سنگھ نابالغ پسران اتبل سنگھ بولایت مساۃ رام کلی زوجہ اتبل سنگھ قوم ٹھاکر ساکن رتن پور گڈھیا پرگنہ اوریا ضلع اٹاوہ۔ اندر علاقہ منصفی بھپھوند

ومساۃ رام کلی زوجہ اتبل سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع رتن پور گڈھیا پرگنہ اوریا ضلع اٹاوہ اندر علاقہ منصفی بھپھوند

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعی نے ایک درخواست گذرانی ہے کہ مدعا علیہ نابالغ کا ایک ولی دوران مقدمہ مقرر کیا جاتے لہذا آپ نابالغ مذکور کو اور آپ رام کلی ولی کو اسکی روسے اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر تعمیل اطلاع نامہ ہذا سے ۱۸ رمارچ ۳۲ء کے اندر ایک درخواست اس عدالت میں بابت اپنے یا کسی دوست مدعا علیہ نابالغ کے ولی دوران مقدمہ مقرر کئے جانے کی نسبت نہ گذرانیں گے تو عدالت اغراض مقدمہ ہذا کے تم کو نابالغ مذکور کا ولی مقرر کر دے گی۔

آج بتاریخ ۴ رماہ فروری ۳۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — بحکم بابو لکھپت رائے منصرم

لال املی

کے کپڑے

ہندوستان میں

بنائے

جاتے ہیں

یہ مارکہ دیکھکر لیجیئے

مفت نمونہ کے لیئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۸ کو لکھیئے

دی کانپور اولن ملس کانپور

آپکے چہرہ کی بے رونقی پاوڈر سے دور نہوگی

چہرہ پر کتناہی پاوڈر لگایا جاوے لیکن رونق نہیں آسکتی۔ چہرہ پُر رونق اور خوبصورت کرنے کیلئے صاف خون وصاف منی کی ضرورت ہے۔ اس لئے آتنک نگرہ گولیاں کا استعمال کریں۔ یہ گولیاں قبض۔ بدہضمی۔ خون اور منی کی خرابی و کمی۔ جریان۔ احتلام رقت منی وغیرہ کو دور کرکے جسم کو خون و منی سے پُر کرکے لطف زندگی عطا کرتی ہیں۔ چہرہ پُر رونق اور بشاش ہوجائیگا جو ہزاروں من پاوڈر سے بھی ممکن نہیں۔ قیمت فی ڈبیہ صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ کی چار روپیہ علاوہ محصول۔

بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا ہونیوالی بیرونی نقائص کو صرف دو ہفتہ میں نابود کرکے پوری مردمی حاصل کرنے کیلئے ایک شیشی طلاء واجی کرن کا استعمال کریں۔ قیمت فی شیشی صرف پانچروپیہ ۵ر

مزید آگاہی کے لئے ۹۲ صفحات کی کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرماویں۔

وید شاستری، جام نگر، کاٹھیاوار

لوکل ایجنٹ:۔ مسرس عبدالکریم اینڈ سنس، مسٹن روڈ۔ کانپور

منعقدہ اسٹار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ — بانی

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لیمیٹڈ

سنہ ۱۸۸۴ء کلکتہ — ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن

"پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے بے مثل موجد"

REGD. "پشٹینا"

(مقوی باہ کی گولیاں)

اس مقوی دوا کے استعمال سے معمولی کمزوری۔ نامردی۔ جریان۔ ہاتھ پیروں کا کانپنا۔ حول دل۔ حافظہ کی کمی اور تکان وغیرہ رفع ہوتی ہے۔ دوران استعمال دوا گاہے گاہے ہماری تیار کردہ "جلابن" جلاب کی گولی سے معدہ صاف کرلینا ضروری ہے۔ قیمت دو ہفتوں کی خوراک تیس گولیوں کی ایک روپیہ دو آنہ ۱۲ر قیمت جلابن بارہ گولیوں کی شیشی دس آنہ۔ محصول ہر دو شیشی سات آنہ

قیمت نمونہ پشٹینا ۳ر، نمونہ جلابن ۲ر

REGD. کیشراج تیل

(سر میں لگانے کے تیلوں کا بادشاہ)

یہ خوشبودار تیل بالوں کی جڑوں کو مضبوط اور دماغ کی خشکی دور کرکے تر و تازہ رکھتا ہے۔ یہ ان مفید اجزا سے مرکب تیار کیا گیا ہے جو دماغ و آنکھوں کے لئے نہایت مفید ہیں اس کی خوشبو دیرپا اور نہایت دل پسند ہے اسمیں وائٹ آئیل وغیرہ کوئی مصر صحت چیز شامل نہیں ہے قیمت فی شیشی ۱۵ر محصول دس آنہ ۱۰ر قیمت نمونہ ۳ر

نوٹ نمبر ۱ { ہمارے یہاں کی آیورویدک دواؤں کی فہرست چھپکر تیار ہوگئی ہے۔ طلب کرنے پر مفت روانہ ہوگی۔ عام خریداروں کو نمونے صرف ہمارے ایجنٹوں ہی سے مل سکتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۲ { ہماری دوائیں ہر جگہ دوا فروشوں اور دوکانداروں کے یہاں ملتی ہیں۔ ڈاک محصول بہت بڑھ گیا ہے۔ اس سے بچنے کے لئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیئے۔

(صیغہ نمبر ۷۵) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

مرض دمہ سوالش اور کھانسی کے لئے

سوالش کا ساری اولیہ

دمہ کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ درد سینہ۔ بلغم کا گرنا۔ سردی۔ درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کے استعمال سے نابود ہوکر بدن تندرست و توانا ہوجاتا ہے قیمت ۲۰ تولہ کی ڈبیہ ایک کی عہ

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کے لئے امرت سمان ہے۔ حیض کی کمی بیشی بے قاعدگی دور کرکے حیض باقاعدہ لاتا ہے۔ پیٹھ کا درد ہاتھ پیر کی اینٹھن اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کرکے بدن کو تندرست بناتا ہے قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو ۲ر

راج وید نارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ ۔ ۳۹۳ کالبادیبی روڈ۔ لکھنؤ ایجنٹ نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج

کانپور ایجنٹ۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ الہ آباد ایجنٹ:۔ یونائیڈ اسٹورس چوک

دہلی ایجنٹ۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک آگرہ ایجنٹ۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

(بقیہ صفحہ ۴)

تو کم سے کم اتنی ہی عنایت کیجئے کہ اس رپورٹ کو شایع نکرایئے۔

مولوی مظہر الدین اور مولانا شفیع داؤدی کی رپورٹ پر جس وقت یہ تنقید ہورہی تھی تو کہا جاتا ہے کہ انکا چہرہ زرد پڑگیا۔ اور انکی سمجھ میں نہ آیا کہ اب خود نمائندگان سرحد کی طرف سے اسقدر کھلی ہوئی مذمت کے بعد ہم کیا کریں۔ تھوڑی دیر سوچنے کے بعد انھوں نے کہا کہ اچھا اگر ہم کچھ ترمیم کردیں تو آپ لوگ اس رپورٹ کو منظور کرلیں گے۔ اسپر انہیں یہ جواب دیا گیا کہ اس رپورٹ مین کسی قسم کی ترمیم کی گنجایش نہیں ہے اور جو واقعات بیان کئے گئے ہیں ان کو ہرگز آزاد تحقیقات کا نتیجہ اور معتبر و مستند قرار نہین دیا جاسکتا۔ انجام کار اراکین وفد نے مجبوراً یہ پوزیشن اختیار کرلی کہ دہلی سے تو ہم آزاد گئے تھے مگر سرحد پہنچکر پابند کردیئے گئے! اور یہین وہان آزادی کے ساتھ تحقیقات کا موقع نہ دیا گیا۔ اس پر ایک قرارداد منظور کی گئی، مولانا شفیع داؤدی نے اور مولانا مظہر الدین نے صوبہ سرحدین جو کچھ کیا اسکے متعلق ایک لفظ بھی استحسان کا نہین کہا گیا قرارداد کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کے اس اجلاس کو اپنی مقرر کردہ سب کیٹی کے اراکین کے بیانات پر اچھی طرح غور کرنے کے بعد یہ یقین ہوگیا ہے کہ اس کیٹی کو مقامی حکام نے اس کا موقع نہیں دیا کہ وہ آزاد تحقیقات کرتی۔ حالانکہ سکریٹری محکمہ خارجہ نے اسے یقین دلادیا تھا کہ اس قسم کی تحقیقات کے لئے اسے تمام آسانیاں بہم پہونچائی جائینگی لیکن باوجود اس رکاوٹ کے سب کمیٹی جو واقعات فراہم کرسکی۔ ان سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ سرحد کے بدنصیب اور نہتے باشندون کو مقامی عمال حکومت کے ہاتھوں اندھا دھند تشدد برداشت کرنے پڑے۔ جنکے متعلق اس مجلس کی پرزور رائے ہے کہ فوراً ایک آزاد تحقیقات کرائی جائے تاکہ مسلمانون مین روزافزون بے چینی کو روکا جاسکے۔

(ازمیندار)

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ شرائط اشتہار نیلام

بحکم منشی محمد تقی خانصاحب بہادر سب جج فتحگڈھ (آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۶۶)

بعدالت سب ججی فرخ آباد مقام فتحگڈھ

مقدمہ نمبر ۱۲۸ بابت ۱۹۳۱ء سب ججی جبلپور

راج راجیشوری ٹھاکر سوبھا سنگھ خلف ٹھاکر پرتاب سنگھ ساکن بیل کھیڑا کلاں تحصیل پاٹن ضلع جبل پور — ڈگریدار مدعی

بنام

نمبر ا چندبھوج سہائے } پسران رام کشن قوم برہمن
نمبر ۲ گنگا سہائے } ساکن سکندر پور پرگنہ کمپل تحصیل قایم گنج ضلع فرخ آباد — مدیونان

بنام چتربھوج سہائے ولد رام کشن قوم برہمن ساکن سکندر پور پرگنہ کمپل تحصیل قایم گنج ضلع فرخ آباد

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان ٹھاکر سوبھا سنگھ ڈگریدار نے واسطے نیلام حقیت مندرجہ ذیل درخواست گذرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۱۵ر ماہ فروری ۱۹۳۲ء واسطے طے کرنے شرایط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے

آج بتاریخ ۳ر ماہ فروری ۱۹۳۲ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت بخط انگریزی — مہر عدالت

حقیت زمینداری موضع رنگاپور محال ملانی پرگنہ کمپل تحصیل قایم گنج تعدادی ۲۲-۵-۲ سے ½ حصہ ¼ ۲۵-۴ جسکی مالگذاری مبلغ ۳ر تین روپیہ ہے حصہ چتربھوج سہائے مدیون

نمبر ۲ حقیت زمینداری تعدادی ۱ بسوہ واقع موضع لاولپور گڈھیا پرگنہ کمپل تحصیل قایم گنج تعدادی ۲ بسوہ ۱۰ بسوانسی جسکی مالگذاری مبلغ ۵ر ہے۔ حصہ چتربھوج سہائے مدیون

نمبر ۳۔ باغ نارنگی وغیرہ موضع اگرآباد پرگنہ کمپل تحصیل قایم گنج سرلے حصہ ۳۳۶ ۲-۲ تعدادی ۴-۴۴ ۲-۲۲

چتربھوج سہائے مدیون

اُردو کا بہترین ہفتہ وار اخبار

انجام

جو فتحگڈھ ضلع فرخ آباد سے ۲۵۔ فروری ۱۹۳۲ء سے شایع ہوگا

اگر آپ بہترین معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو انجام کو دیکھئے۔ سالانہ چندہ ۳ر ششماہی ۱۲ر۔ نمونہ مفت

منیجر اخبار انجام فتحگڈھ محلہ فیل خانہ سے طلب فرمایئے

THE SADAQAT CAWNPORE Rd·No. A,1424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے (احسن سہیم)

ہفتہ وار
صداقت

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

کانپور

قیمت

ممالک غیر سے سالانہ ...... ۶؎
سالانہ .... ۵؎
ششماہی ... ۳؎
ششماہی ...... ۲؎
سہ ماہی ... ۲؎
سہ ماہی ...... ۱؎
فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۵ — کانپور، چہارشنبہ ۱۷ فروری ۱۹۳۲ء مطابق ۹ شوال المکرم ۱۳۵۰ھ — نمبر

نشۂ جامِ شہادت ہے حیات جاوداں

(ازجناب جاذب فرسٹی دہلوی)

ہنگامے اُن صحرانشینوں لے مجھے — جن کے نعروں سے تھے ایوانِ جہاں میں زلزلے
برقِ باطل سوز جنکی تیغ میں خوابیدہ تھی — سامنے جن کے شہنشاہوں نے سر نیچے کئے

گلشنِ اسلام پر یارب! خزاں کیوں آگئی
اس چمن کی وہ بہار روح پرور کیا ہوئی

زندگی کی کشمکش میں جب تلک قطرہ رہا — بارہا قطرے سے وہ اک بحرِ بے پایاں ہوا
جب یا آسودگی نے بڑھکے پیغام صدف — زندگی کے راز سے قطعاً ہوا نا آشنا

تو ہی تھا جس نے دیا درسِ حیات اقوام کو
آہ! مسلم! آج تیری زندگی ہے نام کو

تیری حریت کی ہے مشہورِ عالم داستاں — ہے غلامی سے تری مقصود تیرا امتحاں
کیا تجھے اس سارباں سے یہ خبر پہنچی نہیں؟ — نشۂ جامِ شہادت ہے حیاتِ جاوداں

چھوڑدے اب باہمی بغض و عداوت چھوڑدے
زندہ رہنا ہے اگر، طوقِ غلامی توڑدے

ہندوستان کی سیاسی بے چینی کا علاج

لندن ۵ فروری۔ ایک ماہوار رسالہ میں سر تھیوڈور موریسن نے ہندوستان کی تحریک سول نافرمانی پر اظہار رائے کیا ہے، آپ لکھتے ہیں کہ اعلیٰ سرکاری عہدوں پر ہندوستانیوں کے فوری تقرر کے بارہ میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے۔ لیکن موجودہ مطلق العنان سسٹم کو جمہوری نظام (ڈیموکریسی) میں اتنی تیزی کے ساتھ تبدیل کئے جانے پر آپکو شک ہے اسلئے آپکا خیال ہے کہ موجودہ سسٹم کو برقرار رکھتے ہوئے یعنی اس نظام میں ہندوستانیوں کو اپنے گھر کا مالک بنا دیا جائے۔

پولینڈ کے ایک درزی کا خط خدا کے نام

پولینڈ [illegible] ہے جس نے ٹیکسوں کی زیادتی سے باعث مالی پریشانیوں سے عاجز آکر بظاہر نہایت خلوص و اعتقاد کی اسپرٹ میں خدا کو ایک خط لکھا ہے:-

خط لکھکر درزی مذکور نے اسے ڈاک خانہ میں ڈالدیا۔ چنانچہ جب ڈاکخانہ والوں کی نظر خطوط کو چھانٹتے وقت ایک ایسے لفافہ پر پڑی جس پر پتہ کی جگہ صرف "خدائے بزرگ کو ملے" کے الفاظ درج تھے تو وہ حیرت زدہ رہگئے اور انھوں نے اُسے پوسٹ ماسٹر جنرل کے پاس بھیجدیا۔ پوسٹ ماسٹر جنرل نے اس عجیب و غریب خط کو پولینڈ کے فرمانفرما مارشل پلوڈسکی کو دکھلایا جس نے اسے کھولا تو اس کے اندر سے حسب ذیل خط ملا:-

"پیارے خدا!

راقم الحروف وی کنزنسکی درزی جیسا کہ تو جانتا ہے بہت زیادہ قرضدار ہے اور اس کا باعث ٹیکسوں کا وہ بھاری بوجھ ہے جو مجھپر عائد کر دیا ہے چونکہ میں ان ٹیکسوں کو ادا نہیں کر سکتا تھا اس لئے میری املاک کو ضبط کر لیا گیا ہے۔ اس طرح اے میرے پیارے خدا میں سخت مصیبت میں پڑ گیا ہوں اور میں تجھ سے رحم کا خواستگار ہوں کیونکہ مجھے اور میرے اہل و عیال کو فاقوں سے بچانے والا تیرے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ مجھے فوراً ایک ہزار زلوٹی (زلوٹی تقریباً تین سو روپیہ کے برابر) [illegible] خاندان کو بہر فارغ البالی اور خوشی و خرمی نصیب ہو جائے گی"۔

خط کے نیچے درزی کا پورا پتہ لکھا ہوا تھا۔

خط پڑھکر مارشل پلوڈسکی نے اپنے سکریٹری کو بلایا اور حسب ذیل جواب لکھوایا۔

"مسٹر وی کنزنسکی
مجھے تمہارا خط موصول ہوا۔ خط کے ہمراہ پانچ سو زلوٹی دیئے جانے کا حکم شامل ہے۔ مجھے امید ہے کہ تم اپنے وطن کے ایک اچھے اور وفادار شہری ثابت ہوگے۔"

یہ خط جس کاغذ پر لکھکر بھیجا گیا تھا اس پر "کیمپ بلویڈیر" جو مارشل پلوڈسکی کی سرکاری قیامگاہ کا نام ہے کے نام چھپے ہوئے تھے۔

چند دنوں کے بعد شکر گذار درزی کے پاس سے حسب ذیل مکتوب کیمپ بلویڈیر میں پہنچا:

"پیارے خدا۔
تو نے ایک غریب درزی کے ساتھ جو لطف آمیز برتاؤ کیا ہے اس کے لئے میں تیرا بہت بہت شکر گذار ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ تو نیکی اور محبت کا خدا ہے۔ لیکن جب پھر کبھی مجھکو روپیہ بھیجنا تو کیمپ بلویڈیر کے ذریعہ سے بھیجنا کیونکہ وہاں ہر چیز کا نصف فوجی اخراجات کے لئے رکھ لیتے ہیں۔"

"پیغام"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمالِ پر توِ حق عزم مستقل ہے　زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
حسن سمبھلی

ہفتہ وار

صداقت

کانپور چہارشنبہ ۱۷ر فروری سنہ ۱۹۳۲ء

اسمبلی اور اخبارات

حال کے اسمبلی کے اجلاس میں سردار سنت سنگھ کے اس اہم سوال پر کہ اسمبلی کی جو تقریریں اخبارات میں شایع ہوتی ہیں کیا ان تقریروں کی اشاعت کی بنا پر اخبارات کے خلاف آرڈیننسوں کے ماتحت کارروائی کیجا سکتی ہے ؟

اس کے جواب میں آنریبل ہوم ممبر نے کہا کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۶۷ کے ماتحت اسمبلی کے ارکان کو تقریر کی پوری آزادی ہے مگر دفعہ مذکور کا اطلاق اخبارات پر نہیں ہوتا بلکہ اس قسم کے اشاعت کے لئے اخبارات پریس ایکٹ سنہ ۱۹۳۱ء اور آرڈیننس نمبر ۲ مجریہ سنہ ۱۹۳۲ء کے ماتحت ذمہ دار ہو سکتے ہیں

آنریبل ہوم ممبر کے اس مبہم جواب سے بہت کچھ بے چینی پیدا ہو گئی تھی اور ظاہر ہے کہ اگر اخبارات اسمبلی کی کارروائی بھی نہیں شایع کر سکتے تو پھر اخبارات کس مرض کی دوا ہیں اور یقیناً یہ صورت نہایت مضحکہ انگیز ہونے کے علاوہ حزب برطانیہ اور دیگر پارلیمنٹ اوں کے بہ سخت منافی تھی کیونکہ دیگر ممالک کی پارلیمنٹوں کے ممبران کو جہاں تقریر کرنے کی آزادی حاصل ہے وہاں اخبارات کو بھی ان تقریروں کو شایع کر کے پبلک تک پہونچانے کا پورا حق ہے۔

آنریبل ہوم ممبر کے اس مبہم جواب سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اخبارات کو آزادی کے ساتھ اسمبلی کی کارروائی شایع کرنے کے موافق نہیں اور چونکہ اس سے اسمبلی کی کارروائیوں اور مباحثوں کو پبلک تک پہونچنے کا اندیشہ پیدا ہو گیا تھا اس لئے مسٹر سی۔ ایس۔ رنگا آئر نے ہوم ممبر کے غیر تشفی بخش جواب کی بنا پر التوائے اجلاس کی تحریک پیش کرنیکا نوٹس دے دیا تھا۔

صدر اسمبلی کے استفسار پر آنریبل ممبر قانون حکومت ہند نے رائے دی کہ اخبارات میں مجالس قانون سازی کی روئداد کی اشاعت کے متعلق عام ملکی قوانین و آرڈیننسوں کے نفاذ کا اثر نہیں ہو سکتا چونکہ آنریبل ممبر قانون کی یہ رائے حکومت کی رائے کے خلاف تھی اور اسمبلی کی کارروائیوں کی اشاعت میں رکاوٹ پیدا ہونیکا کوئی اندیشہ نہیں رہا اس لئے تحریک التوا واپس لے لی گئی۔

ہمارا خیال ہے کہ آنریبل ممبر قانون کی رائے چونکہ محض آرڈیننسوں سے متعلق ہے اس لئے ضرورت اس کی مقتضی ہے کہ اس مسئلہ کو بالکل واضح اور صاف کر دینا چاہئے کہ جہاں ممبران اسمبلی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ آزادی کے ساتھ اسمبلی میں تقریریں کریں وہاں اخبارات کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ وہ آزادی کے ساتھ ان مباحثوں کو پبلک تک پہونچا سکیں۔

ہڑتال و گرفتاری۔ ۱۷ر فروری کو ہندو بازار سردار سردول سنگھ ڈکٹیٹر انڈین نیشنل کانگریس کی گرفتاری کیوجہ سے بند رہے۔
سہ پہر کو جلوس نکلے اور بکثرت گرفتاریاں عمل میں آئیں۔
آج بابو رام رتن گپتا اور بابو گوبردھن کھنا کو عدم تعمیل نوٹس کی بنا پر

آئینہ کانپور

بابو راجہ رام انجہانی بابو راجہ رام اڈیشنل ڈسٹرکٹ و سشن جج کانپور نے ۱۱ر فروری کو یکایک قلب کی حرکت بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال کیا۔

آپ ۷ لڑکیاں اور ایک نوجوان بیوہ چھوڑی ہے۔

آپ تقریباً ۶-۷ سال سے کانپور میں سب جج اول قائمقام ڈسٹرکٹ و سشن جج اور اڈیشنل ڈسٹرکٹ و سشن جج کے فرائض نہایت خوبی سے انجام دے رہے تھے۔

آپ نے اپنی بے لوث اور اصابت رائے کی وجہ سے اہل کانپور پر خاص اثر کر لیا تھا اس لئے اہل شہر آپ کی بے وقت موت پر بہت متاسف ہیں ہم کو بھی اس جانکاہ حادثہ میں آپ کے پس ماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالےٰ آپ کی روح کو شانتی نصیب کرے اور آپ کے پس ماندگان کو صبر عطا فرمائے

۱۲ر فروری کو کانپور کی تمام دیوانی عدالتیں بابو راجہ رام انجہانی کی تعزیت میں بند رہیں۔

۱۴ر فروری کو سول حکام اور وکلا کا ایک ماتمی جلسہ بار ایسوسی ایشن میں منعقد ہوا جس میں مسٹر کالسٹر ڈسٹرکٹ و سشن جج، مولوی سید محمد منیر صاحب جج خفیفہ اور رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ ایڈوکیٹ وغیرہ نے بابو راجا رام انجہانی کی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوے مؤثر تقریریں کیں اور ایک تعزیتی رزولیوشن پاس کرنے کے علاوہ یہ بھی طے کیا گیا کہ انجہانی کا ایک فوٹو بار ایسوسی ایشن میں لگایا جائے۔

شہر سے چلے جانے کا نوٹس معلوم ہوا ہے کہ بابو رام رتن گپتا، بابو گوبردھن کھنا، پنڈت شیو نرائن مصر، پنڈت رگھوبر دیال بھٹ حکیم کنھیا لال، حکیم بنارسی لال اور بہت سے دیگر ہندو تاجروں کو جنکے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ کانگریس کو کسی نہ کسی طرح امداد دیتے ہیں۔ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے یہ نوٹس دیا گیا ہے کہ انکو ۲ یوم کے اندر حدود میونسپلٹی سے باہرہ میل کے فاصلہ پر قیام کرنے کا کیوں نہ حکم دیا جاوے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کپتان ایبٹسن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ آجکل دہلی تشریف لیگئے ہیں اور ۲۲ر فروری تک واپس آنے کی خبر ہے۔

رائلسٹ انجمن مقامی یورپینوں کا ایک جلسہ ہزاری کلب میں منعقد ہوا اور یہ طے ہوا کہ کلکتہ کی رائلسٹ انجمن کی شاخ کانپور میں بھی قائم کیجائے چنانچہ ابتدائی انتظامات مکمل کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی ۱۹-اشخاص کی مقرر کر دی گئی ہے۔

زمیندار و کسان سبھا کا جلسہ ۱۴ر فروری کو موضع کٹھارہ پرگنہ کانپور میں زمیندار و کسان سبھا کا ایک نہایت شاندار جلسہ زیر صدارت راؤ سردار سنگھ رئیس سی منعقد ہوا جس میں قرب و جوار کے تقریباً پندرہ سو زمینداروں و کاشتکاروں نے شرکت کی۔ شہر سے حکاموں میں مسٹر سری دھر اگروال ڈپٹی کلکٹر و سکریٹری سنٹرل زمیندار سبھا مسٹر حشمت علی حاکم پرگنہ کانپور سید احمد علی پرسنل اسسٹنٹ کلکٹر و مسٹر شاہی ڈپٹی کلکٹر اور مولوی امیر احمد علوی ڈپٹی کلکٹر کے علاوہ ڈاکٹر عشاق حسین رضوی سید احمد شاہ مختار اور مولوی حاجی سید فضل حسین صاحب وغیرہ بھی شریک جلسہ ہوئے۔

سید فضل حسین صاحب ارگنائزر ڈسٹرکٹ نے ایک مؤثر تقریر کے ساتھ جلسہ کا افتتاح کیا اسکے بعد مسٹر شیو رتن کاشتکار سید احمد شاہ مختار اور دھیر سنگھ صاحب مختار و سکریٹری زمیندار و کسان سبھا تحصیل کانپور نے اپنی اپنی تقریروں میں ادائیگی لگان و امن و امان برقرار رکھنے کے فوائد سمجھائے آخر میں مسٹر سری دھر اگروال سکریٹری سنٹرل زمیندار سبھا نے ایک مؤثر تقریر میں امن و امان اور بادشاہ وقت کی اطاعت کے فوائد حاضرین کے دل نشین کئے اختتام جلسہ کے بعد ٹھاکر ہرشنکر سنگھ رئیس کٹھارہ کی طرف سے حاضرین کو ایک پر تکلف ٹی پارٹی دی گئی اور آخر میں حاضرین کے فوٹو لئے گئے کہا جاتا ہے کہ یہ جلسہ مسٹر حشمت علی پرگنہ افسر اور مولوی معین الدین احمد صدیقی تحصیلدار کانپور کی سعی بلیغ کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔

یوم نمک ۱۵ر فروری کو یوم نمک منانے کے سلسلہ میں منیجر دھر پانڈے ڈکٹیٹر اور متعدد کانگریسی کارکن جنہوں نے دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جلوس نکالا تھا گرفتار کر لئے گئے۔

گرفتاریاں بابو نول کشور بہاریہ گرفتار کر لئے گئے جرنیل گنج میں ولائتی کپڑے کی دوکانوں پر پکٹنگ کرنے کے الزام میں مسٹر رام پرشاد، بلدیو پرشاد اور چھیدی لال کو گرفتار کیا گیا ہے۔

اس ہفتہ میں بھی متعدد کانگریس کے کارکن تھانہ نرول۔ تھانہ ڈیرا پور سے گرفتار کر کے کانپور جیل لائے گئے ہیں۔

سزائیں اس ہفتہ میں بھی مسٹر فورڈہم مسٹر حشمت علی۔ اور مولوی امیر احمد علوی کی عدالتوں سے متعدد کانگریس کے کارکنوں کو قید سخت اور جرمانہ کی سزائیں ہوئیں۔

بازار کھل گئے ۱۱ر فروری کو شہر کے تمام ہندو بازار، روز کی ہڑتال کے بعد کھل گئے۔

پستول کی برآمد ۱۳ر فروری کو چمن گنج میں چند مکانات کی تلاشی کے سلسلہ میں ایک مکان سے ایک پستول اور کچھ سامان برآمد ہوا۔ اس سلسلہ میں ۸ آدمی گرفتار کئے گئے ہیں

پتنگ بازی سے موت ۱۲ر فروری کو چوک میں ایک لڑکا پتنگ اڑاتے وقت کوٹھے سے گر کر فوراً مر گیا۔ افسوس!

کانپور فلائینگ کلب کانپور فلائینگ کلب نے اہل شہر کی سہولیت کیلئے ۱۴ر فروری سے یہ انتظام کیا ہے کہ ہر دوسرے اتوار کو پانچ روپیہ فی آدمی لیکر ہوائی جہاز میں بٹھایا جائے۔

پولیس پر حملہ کرنیوالوں کو سزا گذشتہ ۸ر نومبر کو مسٹر اطہر علی صاحب انچارج تھانہ انور گنج و تین کانسٹبلوں پر حملہ کرنیکے الزام میں شیو منگل، ولی محمد کو ۲-۲ سال قید سخت اور حمید بخش، نظیر، بچو اور رحمن کو ایک ایک سال قید سخت کی سزا عدالت سے ہوئی ہے۔

موٹر سے حادثہ ۱۲ر فروری کو سٹن روڈ پر تیزی سے موٹر چلانے کیوجہ سے ایک شخص مجروح ہو گیا۔ زخمی کو اسپتال اور موٹر کو کوتوالی پہونچا دیا گیا۔

عصمت دری ۱۲ر فروری کو مسٹر میکولیم برطانوی سولجر کو عدالت ماتحت نے سشن سپرد کیا ہے ملزم پر یہ الزام تھا کہ اس نے ۲۹ر جنوری کو مس کیتھرین نرس زنانہ اسپتال کے کوارٹر میں گھسکر جبریہ عصمت دری کی کوشش کی تھی۔

بعدالت جناب شیخ اقبال حسین صاحب بہادر منصف ڈلمو۔ رائے بریلی

سمن بغرض انفصال مقدمہ

بعدالت منصفی ڈلمو مقام رائے بریلی

مقدمہ نمبر ۲۰۷ سنہ ۱۹۳۱ء خفیفہ

فرم شیو پرشاد پرماتما دین واقع موضع سمودھا پرگنہ سرینی ضلع رائے بریلی مدعی

بنام پچھپال سنگھ وغیرہ　　مدعا علیہ

بنام پچھپال سنگھ دھرپال سنگھ اقوام ٹھاکر ساکن موضع کھانٹی پرگنہ دودیا کھیڑ تحصیل پوروہ ضلع اناؤ۔

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت للعہ۲۰ کے دائر کی ہے لہذا تمکو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۵ ماہ فروری سنہ ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا

بالشویزم کے بڑھتے ہوئے خطرہ سے انتباہ

۱۹۳۲ء کے متعلق اٹلی کے فرمانفرما کی پیشین گوئی!

اٹلی کے فرمانفرما سائنر مسولینی نے ولایت کے اخبار "دی سٹرڈے ریویو" مین ایک مضمون قلمبند کر کے پیشین گوئی کی ہے کہ سیاسی اور اقتصادی لحاظ سے ۱۹۳۲ء کا سال نہایت ہی اہم اور خطرناک اور مشکلات سے پر ہوگا اور اس سال کے دوران مین متعدد انقلابات و جنگوں کے رونما ہونے کا امکان ہے۔ ذیل مین ہم مسولینی کے اس اہم مضمون کا ترجمہ درج کرتے ہین۔ (ایڈیٹر)

مین اُن لوگون مین سے نہین ہون جو مبالغہ آمیزی سے کام لیتے اور خواہ مخواہ معاملہ کو بڑھا چڑھا کر دکھلاتے ہین تاہم جو لوگ بنی نوع انسان کی بھلائی کے مدعی ہین مین انہین آگاہ کر دینا چاہتا ہون کہ اگر آئندہ موسم تک موجودہ اقتصادی مصائب و مشکلات کا سلسلہ اختتام پذیر نہ ہوا تو پھر اس کے لئے تیار رہنا چاہئیے کہ یورپ کا بہت بڑا حصہ بالشویزم کا شکار ہو جائے گا اس کی علامات صاف اور قطعی طور پر واضح ہین اور ابھی اس کا موقع ہے کہ کوشش کر کے اس صورت حال کو رونما نہ ہونے دیا جاوے۔

ہمین اس غلط فہمی مین مبتلا نہین رہنا چاہئیے کہ تہذیب ایک مستقل عطیہ ہے اور نوع انسان کی فلاح و بہبود کے لئے دنیا از خود فطرتی طور پر مائل بہ ترقی ہے۔ اس سے پیشتر متعدد تہذیبین ناکام ہو کر فنا و برباد ہو چکی ہین اور ان سب صورتون مین علامات پیشتر سے نمایان ہو گئین تھین۔ واقعہ یہ ہے کہ جب ہم اپنے کو اس تہذیب کا جو ہم ورثہ مین پاتے ہین نااہل ظاہر کر دین تو ہمین ہمیشہ یہ یقین رکھنا چاہئیے کہ فطرت کا اٹل قانون ہماری آنکھون کے سامنے اس تہذیب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ دنیا نہ معلوم کتنی عظیم الشان و طاقتور تہذیبون کا مدفن ہے۔ مصر، بابل۔ فارس۔ یونان اور روم آج کہان ہین؟ زمانہ کی ناسازگاری نے اسی طرح اُن کو پیس ڈالا جس طرح مشین ایک پتھر کے ٹکڑے کو سرمہ کر دیتی ہے۔ بعینہٖ آج بھی موجودہ تہذیب و تمدن کی شکستگی کے آثار نمایان ہین۔ طبقہ متوسط غالباً بلا کسی مقاومت کے بالشویزم کا شکار ہو جائے گا ہوا کا رخ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی حال مین جرمنی مین کاشتکارون کی ایک جماعت نے کمیونزم کے اصولون کے قبول کرنے اور جرمن کمیونسٹ پارٹی کی ترقی کے لئے سرگرم کوشش کرنے کا اعلان کیا ہے مزید بر آن طبقہ متوسط کا تعلیم یافتہ عنصر جو جرمنی مین نہایت ہی با اثر گروہ ہے بالاعلان کمیونزم کے اصولون کی خوبیون کے گیت گاتا ہے۔ اس کے علاوہ جن ممالک مین اقتصادی مشکلات و مصائب کے باعث عوام مین بےچینی پیدا ہے وہان کی تلاش ان کو بہت جلد اس چیز کو قبول کرنے پر آمادہ کر رہی ہے جو ان کی فلاح و بہبودی کی توقعات پیش کرتی ہے حقیقت یہ ہے کہ شورش و بےچینی اور تکالیف و مصائب کمیونسٹ اصولون کی ترقی کے لئے بہت سازگار ثابت ہوتے ہین اور یہ امر ذہن نشین رکھنا چاہئیے کہ جہان ایک بار بالشویزم نے دریائے وسچولا کو عبور کیا اور دریائے رائن کی وادی مین اپنے قدم جمائے پھر سارا یورپ اور تمام دنیا مین اس کے متعدی جراثیم پہونچ جائین گے اور مغربی تہذیب و تمدّن کے تحفظ کے لئے کوئی رکاوٹ باقی نہین رہ جائے گی امریکہ کو اس غلط فہمی مین مبتلا نہین رہنا چاہئیے کہ بحر اٹلانٹک کی وسعت اس کو بالشویزم کی بڑھتی ہوئی وبا سے محفوظ رکھ سکیگی سیاسی جراثیم مین یہ خاص تاثیر ہے کہ اگر ابتدا ہی مین ان کا خاتمہ نہ کر دیا جاوے تو وہ بڑے سے بڑے فاصلہ کو بھی عجیب و غریب طاقت کے زیر اثر طے کر لیتے ہین اور دور دراز گوشون مین پہونچ جاتے ہین۔ اب کسی ملک کے لئے یہ ممکن نہین رہ گیا ہے کہ وہ سیاسی یا اقتصادی حیثیت سے دیگر ممالک سے بے تعلق رہ سکے۔

(پیغام)

تاریخ عالم کا ایک حیرت انگیز واقعہ

بہادر خاتون جس سے بادشاہ لرزتے تھے

انیسوین صدی کے اوائل مین ارض و شام کے جبل لبنان پر ایک نہایت ہی حیرت انگیز اور عجیب و غریب ہستی نے نمودار ہو کر ساری دنیا کو ششدر کر دیا۔ یہ ہستی ایک عالی خاندان انگریز خاتون کی تھی جس کا نام لیڈی ہسٹر اسٹینہوپ تھا وہ ایک نواب کی بیٹی اور انگلستان کے مشہور و معروف وزیر اعظم مسٹر ولیم پٹ کی حقیقی بھتیجی تھی وہ اپنے حسن کا ثانی نہین رکھتی تھی اس کے علاوہ وہ نہایت ہی قابل و ہوشیار اور بلند حوصلہ تھی۔ پٹ کے انتقال پر اسے بارہ سو پونڈ سالانہ کی پنشن ملنے لگی لیکن ولایت کی سوسائٹی کی زندگی اس کے کچھ زیادہ پسندیدہ خاطر نہ تھی۔ چنانچہ ۱۸۱۰ء مین اس نے اپنے وطن کو خیرباد کہا اور شام جا کر جبل لبنان پر دروزیون کے درمیان سکونت پذیر ہو گئی اور وہان اس نے آس پاس کے علاقون مین اس قدر اثر و اقتدار قائم کر لیا کہ بڑے بڑے قبائل کے سردار اس کے نام سے کانپنے لگے۔ اس کا اثر روز افزون ترقی پذیر تھا اور بالآخر اس کی پوزیشن اس درجہ مستحکم و طاقتور ہو گئی کہ جب ابراہیم پاشانے شام پر حملہ آور ہونا چاہا تو خاتون مذکور سے جنگ مین غیر جانبدار رہنے کی درخواست کی۔ اس کے ملازمین اور ماتحتون پر اس کا بہت زیادہ رعب تھا۔ اور اس کے کسی ملازم کی یہ مجال نہین تھی کہ اس کی موجودگی مین ہنسے یا اپنا بدن کھجلائے۔

وہ عرب شیوخ کی طرح حقیقتاً تھی نیزہ بازی و دیگر سپاہیانہ فنون مین مشاق تھی اور کہا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ وہ مسلسل تیرہ گھنٹہ تک بولتی رہی چنانچہ اس کے سننے والون مین سے ایک کو تو غش آ گیا۔

اپنی تمام زندگی لیڈی اسٹینہوپ اسی اقتدار و حیرت کے ساتھ بسر کرتی رہی بالآخر جب اس کا انتقال ہو گیا تو کوئی وارث نہ ہونے کے باعث اس کے غلامون نے اس کا محل لوٹ لیا۔

(پیغام)

مولانا شوکت علی کی وائسرائے سے ملاقات

دہلی ۱۴ر فروری۔ مولانا شوکت علی نے کل وائسرائے سے ملاقات کرنے کے بعد اسٹیٹسمین کے نمائندہ سے ملاقات کے دوران مین کہا کہ "وقت آ گیا ہے کہ ہم ہندوستانیون کو پیشکش قبول کر لینی چاہئیے" مولانا نے وائسرائے سے سیاسی معاملات پر دیر تک تبادلہ خیال کیا۔ مولانا نے مزید فرمایا کہ انگلستان اور ہندوستان کے تمام ذمہ دار انگریز حالات کی تبدیلی کے خواہان ہین اور وہ ہندوستانیون پر حکومت کرنا نہین بلکہ ان کے ساتھ کام کرنا چاہتے ہین۔ برطانوی افسران کی خواہش ہے کہ وہ ہندوستان سے دوستانہ تعلقات قائم کرین موجودہ پریشانی اور اضطرابی کی ذمہ داری گاندھی جی پر عائد ہوتی ہے آپ نے فرمایا "مین تمام ہندوستانیون سے اپیل کرتا ہون کہ وہ جدید طریقہ کو آزمائین سول نافرمانی سے دوستی اور حسن تفاہم پیدا نہین ہو سکتا"

مولانا نے وائسرائے بہادر کو ان کی مساعی پر خراج تحسین ادا کیا جو وہ ہندوستان اور برطانیہ کے مابین مصالحت کرانے مین کر رہے ہین۔ لیکن آپ نے مسٹر گاندھی پر الزام لگایا کہ وہ موجودہ بربادی اور مسلمانون کی تباہی کے ذمہ دار ہین۔

گول میز کانفرنس کی مجلس حق رائے دہی کا اعلان

خواتین کو مردون کے مساوی حقوق حاصل ہونگے

مدراس ۱۳ر فروری۔ حق رائے دہی کی کمیٹی نے ایک اعلان شایع کیا ہے جس مین ۱۱ر فروری کے اجلاس کی کارروائی کا خلاصہ دیا گیا ہے۔

اعلان مین مذکور ہے کہ طریق انتخاب کے متعلق کمیٹی کے ممبران کی اکثریت نے بالواسطہ طریق انتخاب کی بجائے بلاواسطہ رائے دہی کے طریق کو ترجیح دی ہے اکثریت نے پست اقوام کے لئے ان کی آبادی کے نصف تناسب سے نشستون کی تخصیص کی حمایت کی ہے۔ اس طرح پست اقوام کو مجوزہ ایوان مین ۱۱۲ نشستون مین سے ۱۱ نشستین حاصل ہون گی۔

عورتون کے متعلق یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ جہان تک حق رائے دہی کی قابلیت کا انحصار ہے عورتون کو مردون کے مساوی حقوق حاصل ہونگے۔ عورتون کے لئے پانچ نشستین مخصوص کیجائین گی۔ اینگلو انڈین اور یورپین کے لئے ایک نشست انتخاب کے اصول پر مخصوص ہو گی۔

کمیٹی نے وحشی اقوام ہندوستانی عیسائیون کے لئے بھی ایک ایک نشست کی سفارش کی ہے۔

یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ عورتون کی نشستین صرف شہری حلقون کے لئے مخصوص ہون گی۔

کمیٹی کی اکثریت ایوان ثانی کی مخالف ہے۔

یرواد اجیل مین گاندھی جی سے ملاقات

بمبئی ۱۱ر فروری۔ آج دوپہر کو کانتی لعل گاندھی ایس وی کیلکر مسز اینا قریشی سیٹھ پنجا بھائی و جھتا بھائی نے گاندھی جی سے یرواد اجیل مین ملاقات کی۔ انٹرویو ایک گھنٹہ سے زاید عرصہ تک جاری رہا۔ گاندھی جی کی صحت اچھی ہے اور وزن قائم ہے گاندھی جی کھجور، ٹماٹر، شہد اور روغن بادام کھاتے ہین اور تجربہ کے طور پر دودھ چھوڑ دیا ہے۔ گاندھی جی دو گھنٹہ چرخہ چلاتے ہین۔

ہندوستان مین سپریم کورٹ کا قیام

اسمبلی مین تجویز منظور ہو گئی

نئی دہلی۔ ۱۱ر فروری۔ آج اسمبلی نے تمام دن مسٹر بھگت رام پوری کے اس رزولیوشن پر بحث کی کہ ہندوستان مین جلد شاہی عدالت قائم کیجائے حکومت غیر جانبدار رہی غیر سرکاری ممبران مین اختلاف رائے تھا رائے شماری پر رزولیوشن ۴۳ کے مقابلہ پر ۱۷ رائے سے پاس ہو گیا۔

نیشنل لبرل فیڈریشن کی اہم قراردادیں!

الہ آباد ۸ فروری۔ مسٹر سی وائی چنتامنی کی صدارت میں نیشنل لبرل فیڈریشن کا اجلاس ہوا سر کاؤس جہانگیر۔ مسٹر جے این باسو۔ مسٹر نارائن پرشاد۔ مسٹر ہنومان سنگھ مسٹر اقبال نارائن گرٹو۔ مسٹر جی کے دیودھر مسٹر آر۔ جی۔ منڈے مسٹر اے۔ ڈی صراف۔ مسٹر جی۔ ڈی۔ ڈالوی۔ اور دیگر متفقہ لبرل شامل تھے۔ ابتداً اجلاس مین گورنر بنگال پر حملہ کے واقعہ کی مذمت کی گئی علاوہ ازین ذیل کے رزولیوشن منظور کئے گئے۔

(۱) ان باتون پر اظہار خیال کرتے ہوئے پہلی گول میز کانفرنس کے آخر میں مزدور گورنمنٹ کی طرف سے وزیر اعظم نے اطمینان بخش پالیسی کا اعلان کیا گول میز کانفرنس کے دوسرے اجلاس مین اس اعلان کی تصدیق کی گئی اور برطانوی پارلیمنٹ کے دو نون ایوانون مین بھی یہ اعلان بطور پالیسی منظور کیا گیا۔ گول میز کانفرنس کے کام کو جاری رکھنے کے لئے ماہ دسمبر مین کمیٹیان بنائی گئین اور اب یہ کمیٹیان اپنا کام کر رہی ہیں۔ ان سب باتون پر اظہار اطمینان کرتے ہوئے نیشنل لبرل فیڈریشن آف انڈیا کی کونسل گورنمنٹ کے اس رویہ پر اظہار مایوسی کرنے پر مجبور ہے کہ وہ گول میز کانفرنس مین مجوزہ آل انڈیا فیڈریشن کی سکیم کی حوصلہ افزائی نہیں کرتی اور مجوزہ رزولیوشنون اور تحفظات کے متعلق ابھی تک کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا گیا

کمیٹیون پر اظہار عدم اطمینان

(۲) یہ کونسل گول میز کانفرنس کی کمیٹیون کی ترکیب پر عدم اطمینان کا اظہار کرتی ہے کیونکہ ان کمیٹیون مین ترقی پسند ہندوستانیوں کے نمایندے نہیں لئے گئے۔ اور فیڈرل فائنس کمیٹی مین برطانوی ہند کا ایک نمایندہ بھی نہیں لیا گیا۔

(۳) کونسل گزشتہ چند ہفتون کے دوران مین ملک کی صورت حالات اور پرخطر واقعات کو تشویش کی نظر سے دیکھتی ہے ان سے پبلک کے دلون مین انتہائی کشیدگی کے جذبات پیدا ہوگئے ہیں۔ کونسل کی متفقہ رائے ہے کہ یو پی مین عدم ادائیگی ٹیکس مہاتما گاندھی سے ملاقات کرنے کے متعلق وائسرائے کے انکار کئی ایک آرڈیننس کا جو وسیع نوعیت کے ہیں لفاذ نکا بلا امتیاز استعمال گورنمنٹ اور عوام مین کشیدگی کے جذبات بڑھانے باہمی گفت وشنید کی ترقی مسدود کرنے۔ اور کسی قسم کے تصفیہ کو جو ایک سال سے پہلے پہلے ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ روکنے کے سلسلہ مین اہم وجوہ ہیں۔ خصوصاً کونسل اس بات پر زور دیتی ہے کہ کچھ آرڈیننسون کی چند دفعات ملک کی تجارتی اور صنعتی ترقی پر بہت برا اثر ہوا ہے۔

(۴) کونسل کانگرس سے کسی قسم کا تصفیہ نہ کرنے کے متعلق وائسرائے کی اعلان کردہ پالیسی اور وزیر ہند کی تازہ تقریر کے لب ولہجہ سے اظہار ناراضگی ظاہر کرتی ہے۔ گورنمنٹ اور ہندوستانی تب ہی امن سے بیٹھ سکتے ہیں جبکہ سختی اور جبر واستبداد کی پالیسی کی جگہ مصالحانہ پالیسی اختیار کی جائے۔ اور حقیقی سیلف گورنمنٹ کے متعلق عوام کا حق فوری تسلیم کر لیا جائے۔

آرڈیننسوں کی تنسیخ!

کونسل اس بات پر زور دیتی ہے کہ آرڈیننس منسوخ کئے جائیں یا کم از کم ان مین ایسی ترمیم کی جائیں تاکہ وہ صورت حالات کی ضرورت کے مطابق کم از کم ضرورت کے لئے استعمال کئے جائیں جب بھی انکو نافذ رکھا جائے۔ انصاف اور انسانی حقوق کو مدنظر رکھکر مصالحت کی پالیسی اختیار کی جائے۔ جلد از جلد مرکزی ذمہ داری کے متعلق نئے آئین کو معرض عمل مین لایا جائے۔ کونسل آخر مین کہدینا چاہتی ہے کہ اگر اس قسم کی پالیسی جلد اختیار نہ کی گئی تو ہندوستان کی

اب کے سال آپ کو نئی قمیصوں اور پاجاموں کی ضرورت ہوگی ان کو بنوانے سے پیشتر "وائیلا" کے مختلف اقسام کے نمونوں کا ملاحظہ کر لیجئے۔

وائیلا نہایت نفیس بنائی کا نہ سکڑنے والا نفیس ٹویل فلالین ہے جو کہ تمام معمولی کپڑوں سے دیرپا ہے اس سے نہایت ملائم۔ گرم۔ خوبصورت اور مضبوط قمیصیں اور پاجامے بنتے ہیں۔

پوشش میں اس سے بہترین آرام ملتا ہے صحت اس سے محفوظ رہتی ہے اور پہننے والے کو جاڑے سے بچاتا ہے۔

وائیلا مختلف اقسام کا بنتا ہے قمیصوں اور پاجاموں کیلئے سادہ سفید۔ دودھیا یا خاکی اور مستورات اور بچوں کے فراکوں کیلئے بہت سے خوبصورت اور دھاریدار اور چارخانہ نمونوں میں ملتا ہے اپنی مستورات سے وائیلا کا ذکر کرو۔ وہ اس ملائم، نرم اور پھر نہایت مضبوط کپڑے کو ازحد پسند کریں گی۔ جب وہ محسوس کریں گی کہ اس کے محفوظ ریشوں کو دھوبی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ تو وہ اس کی مضبوطی کی قائل ہوجائیں گی۔ ان کو یہ بھی بتا دیجئے کہ اس کے رنگ شرطیہ پختہ ہیں۔

وائیلا

نہ سکڑنے والا نفیس ٹویل فلالین

Viyella DAY NIGHT WEAR "Viyella" (Regd) DOES NOT SHRINK
For Ladies, Gentlemen's and Children's Wear

اصل "وائیلا" کیلئے مذکورہ بالا شکل کے مطابق اتر سکنے والے لیبل پر "وائیلا" کا نام دیکھ لیا کریں جس پر یہ نشان نہ ہو اسے ہرگز نہ خریدیئے

کسی سیاسی پارٹی کے لئے گورنمنٹ سے تعاون کرنا مشکل تر ہوتا چلا جاوے گا۔ کونسل نے ایک اور رزولیوشن پاس کیا جسمیں عوام کو ملکی اشیاء استعمال کرنے کی تلقین کی گئی۔

دس ہزار روپے کے کھدر پر پولیس کا قبضہ

بنارس ۸ فروری

اطلاع ملی ہے کہ پولیس نے الہ پور گاندھی آشرم پر چھاپہ مارا۔ اور وہاں سے دس ہزار کی قیمت کے کھدر کو اپنے قبضہ مین لے لیا۔ یہ آشرم صوبہ بھر مین کھدر پیدا کرنے کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ آشرم کے دو کارکن پہلے گرفتار بھی کئے جا چکے ہیں۔

— کلکتہ ۸ فروری۔ شری ایت جے ایم سین گپتا کو دارجلنگ جیل سے کلکتہ جیل مین منتقل کیا گیا ہے۔

لیبر پارٹی کی طرف سے ہندوستان میں متشددانہ حکومت کی مذمت

لندن ۸ر فروری۔ دارالعوام نے ۳۹ آرا کے مقابلہ ۴۳۸ آرار سے لیبر جماعت کی طرف سے حکومت کی ندامت کی قرارداد کو مسترد کردیا۔ اس قرارداد میں کابینہ کی ذمہ داری کے اصول کو ترک کرنے لوگوں کے افلاس کے متعلق کوئی کارروائی نہ کرنے اور ہندوستانی میں دہشت انگیزی کی حکومت شروع کرنے کے الزامات عائد کئے گئے تھے۔

ندامت کی قرارداد مسٹر جارج لینبری نے پیش کی تھی۔ اور مسٹر جے میکسٹن نے انتہا پسند مزدور پارٹی کی طرف سے اس پر ایک ترمیم کا اضافہ کردیا تھا۔ مسٹر لینبری نے ایک متحدہ حکمت عملی کے فقدان اور کابینہ کی ذمہ داری کے اصول کی خلاف ورزی کی مذمت کی۔ اور مسٹر میکسٹن نے حکومت کو اس مشترک اصول کے ترک کرنے پر مبارکباد دی۔ اور افلاس کے متعلق کوئی کارروائی نہ کرسکنے اور ہندوستان میں دہشت انگیزی کی حکومت شروع کردینے پر حکومت کی مذمت کی۔

مسٹر سٹینلے بالڈون کا جواب

مسٹر سٹینلے بالڈون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت نے جدید حالات میں ایک جدید ضرورت کے مقابلہ کے لئے جدید طریقے اختیار کئے ہیں اور مشترکہ عملی کو ترک کرنے میں حکومت پر مشترکہ ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ آپ نے کہا۔ معمولی سمجھ کے آدمی بھی حکومت کی کارروائی کی تعریف کرتے ہیں۔ نیز کہا کہ کابینہ کی ذمہ داری کے اصول کو ترک کرنا قرین انصاف تھا کیونکہ دنیا کے لئے یہ ایک نازک معاملہ ہوتا اگر قومی حکومت کے افتتاح کے چندماہ بعد اس کا کوئی رکن اسسے علیحدہ ہوجاتا۔

وزیر ہند کی تقریر

سر سیموئیل ہور وزیر ہند نے قرارداد مذمت پر آرا لیسے سے قبل متعدد سوالات کے جواب دئے اس سوال کے جواب میں کہ مسٹر گاندھی کی گرفتاری کسی بین فعل کے ارتکاب پر عمل میں آئی ہے آپ نے حکومت ہند کے شائع کردہ بیان کا حوالہ دیا جس کو قرطاس ابیض کے طور پر شایع کیا جائے گا۔ وزیر ہند نے ایک اور سوال کے جواب میں کہا کہ میں مسٹر گاندھی کے ساتھ بنگال آرڈیننسون کے موضوع پر گفتگو کی تھی۔ لیکن کانگریس کے خلاف جاری کردہ آرڈیننسون پر ان کے ساتھ کوئی گفتگو نہیں ہوئی۔ کیونکہ وہ ان کی انگلستان سے روانگی کے بعد نافذ ہوئے تھے۔ آپ نے کہا میں نے مسٹر گاندھی کو صاف طور پر بتادیا تھا۔ کہ جب تک دہشت انگیزی کی تحریک موجود ہے۔ بنگال آرڈیننسون کی منسوخی کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا نیز آپ نے اطلاع دی کہ وائسرائے نے مسٹر گاندھی کے ساتھ آرڈیننسون پر بحث کرنے سے انکار کرنے سے قبل مجھ سے مشورہ لے لیا تھا۔ اور حکومت ہند نے مسٹر گاندھی کو گرفتار کرنے سے قبل ملک معظم کی حکومت سے خط و کتابت کرلی تھی۔

میرٹھ کا مقدمہ سازش

توقع ہے میرٹھ کے مقدمہ سازش کا فیصلہ آئندہ موسم سرما میں سنادیا جائے گا۔ آپ نے کہا تاخیر کی وجہ سے شہادتوں کی زیادتی ہے جو ابھی تک ختم نہیں ہوئیں۔

مسٹر ڈی میکینٹی (لیبر) نے دریافت کیا۔ کہ آیا میرٹھ کے قیدی جو تین سال سے جیل میں ہیں رہا نہیں کئے جائیں گے۔ سر سیموئیل ہور نے نفی میں جواب دیا اور مقدمہ کی سماعت جلد سے جلد ختم ہوجانے کی توقع کا اظہار کیا۔

گول میز کانفرنس کے مصارف

وزیر ہند نے بیان کیا کہ ہندوستانی گول میز کانفرنس کے مصارف کے سلسلہ میں برطانی محصول دہندگان کو ۵۸۰۰۰ پونڈ کا بار برداشت کرنا پڑے گا ہندوستانی خزانہ سے پہلے اجلاس پر ۲۲۸۷۴ پونڈ صرف ہوئے۔ اور دوسرے اجلاس کے مصارف کا اندازہ ۵۹۰۰۰ پونڈ ہے۔ آپ نے کہا کہ گول میز کانفرنس کی تینوں کمیٹیوں کے ارکان کی ہندوستان کو روانگی اور مراجعت لندن کے اخراجات برطانی خزانہ سے پورے کئے جاتے ہیں۔

آرڈیننسون کے ماتحت ۴۶۷۴ گرفتاریاں

سر سیموئیل ہور نے بتایا۔ کہ ۳۱ر جنوری تک ہنگامی اختیارات کے آرڈیننس کے ماتحت ۴۶۷۴ اشخاص گرفتار ہوچکے تھے۔ اور اسوقت تک ۳۰۰۰ اشخاص زیر حراست تھے۔ نیز ۱۲۲۹ اشخاص اس وقت ریگولیشنوں کے ماتحت زیر حراست ہیں۔

نیز ایک اور بیان میں بتایا گیا۔ کہ ۲۶ دسمبر سے ۳۱ر جنوری تک بدامنیون میں ۲۲ مہلک حادثہ ہوئے ہیں۔

سر سیموئیل ہور نے کہا۔ کہ ابھی یہ کہنا قبل از وقت ہے کہ بمبئی میں برطانی مال فروخت کرنے ولے دکانوں پر پکٹنگ ختم ہوگیا ہے۔ نیز فی الحال برطانی مال کی فروخت پر مقاطعہ کے اثرات کا احاطہ کرنا بھی مشکل ہے۔ آپ نے کہا مجھے علم نہیں کہ کس قدر اور کون کون سی جماعتیں خلاف قانون قرار دی جاچکی ہیں۔ لیکن اس الزام میں کوئی صداقت نہیں۔ کہ ٹریڈ یونین کی انجمنوں کو تباہ کرنے کی کوشش کیجارہی ہے۔

"زمیندار"

بنگال کی ملازمتوں میں مسلمانوں کا تناسب

خان بہادر مولوی عالم الزماں صاحب نے بنگال میں سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کے تقرر کے متعلق کئی سوالات کئے۔ جن کے جواب میں مسٹر پرنس ہوم ممبر نے کہا۔ کہ مشرقی بنگال اور آسام کی گورنمنٹ نے ۱۹۰۷ء میں ایک رزولیوشن پاس کیا تھا جس میں بیان کیا گیا تھا۔ کہ فی الحال سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کی تعداد کافی نہیں۔ اور اس بات کی پوری کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ مسلمانوں کے فرقہ کی اہمیت۔ ان کی لیاقت قابلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں اسامیوں کی زیادہ معقول تعداد دی جائے ۱۹۱۳ء میں لارڈ کارمائیکل کے بعد حکومت میں ایسی پالیسی کا اعادہ کیا گیا۔ مگر ایک تہائی اصول کا اطلاق صرف خاص آسامیون اور خاص مقامات تک ہی محدود کیا گیا۔ ۱۹۲۵ء میں ایک اعلان جاری کیا گیا تھا۔ کہ بنگال سول سروس (جونیر اور سینیر) اور محکمہ آبکاری میں میں مسلمانوں کے لئے ۴۵ فی صدی آسامیاں مخصوص رکھی جائیں۔ بشرطیکہ کافی قابل امیدوار مل سکیں۔ اس پالیسی پر تبدریج عمل کیا جارہا ہے۔ مندرجہ ذیل فہرست سے معلوم ہوجائے گا کہ بنگال سول سروس اور اکسائز سروس میں یکم اکتوبر ۱۹۳۱ء تک مسلمانوں کا کیا حصہ تھا۔

بنگال سول سروس (اگزکٹو) یکم اکتوبر ۱۹۲۵ء میں ۳۱۶ آسامیاں میں ۷۹ مسلمانوں کے حصہ میں تھیں ۱۹۲۵ء میں ۳۱۸ میں سے ۹۱ یعنی ۲۸/۸ فی صدی۔ بنگال جونیر سول سروس اکتوبر ۱۹۲۵ء میں ۴۴۸ میں سے ۱۳۴ یعنی ۲۹/۹ فی صدی اکتوبر ۱۹۳۱ء میں سے ۱۴۱ یعنی ۳۹/۶ فی صدی۔

بنگال اکسائز سروس ۱۹۲۵ء میں ۲۴ آسامیوں میں سے ۷ مسلمان نامور تھے۔ یعنی ۲۹/۱ فی صدی۔ ۱۹۳۱ء میں ۱۹ میں سے ۸ مسلمان تھے یعنی ۴۲/۱ فی صدی۔

بحکم جناب حاکم پرگنہ بہادر پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور۔
سمن بموجب دفعہ ۱۹۳ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء
ممالک متحدہ آگرہ و اودھ

مساۃ سرستا کنور بیوہ کیدار ناتھ قوم برہمن ساکن دھرمون پور مزرعہ و موضع رتن پور پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور
بنام مساۃ مولا کنور مدعا علیہ

نوعیت مقدمہ درستی کاغذات موضع رتن پور پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور۔

بنام مساۃ مولا کنور زوجہ دولی چند قوم برہمن مارواڑی ساکن موضع رتن پور پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور۔

ہرگاہ حاضر ہونا تمہارا واسطے انکشاف مقدمہ ضروری ہے لہذا بموجب دفعہ ۱۹۳۔ قانون ۳ سنہ ۱۹۰۱ء تمکو حکم ہوتا ہے کہ تم روبرو اس عدالت کے اصالتاً خواہ بذریعہ مختار مجاز بتاریخ ۱۷ر فروری سنہ ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور حاضر ہو۔

دستخط حاکم عدالت

(مہر عدالت)

مرقوم ۲ر فروری سنہ ۱۹۳۲ء

رجسٹراری کے عہدہ کیلئے انٹرویو

اس ہفتہ میں مسٹر احمد حسین۔ مسٹر آغا مرزا۔ اور مسٹر عبدالرؤف ڈپٹی کلکٹران کا بورڈ آف ریونیو کے دفتر میں انٹرویو ہوا۔ ابھی یہ نہیں معلوم ہوسکا کہ کس کا انتخاب عمل میں آیا لیکن یہ انٹرویو عہدہ رجسٹراری کے لئے ہوا ہے۔

چاندی کے روسی سکون کا حیرت انگیز اخفا

بمبئی ۱۲ر فروری۔ کراچی پولیس نے چار عرب سوداگرون کو جو روسی چاندی کے سکون کی بہت بڑی تعداد چھپا کر گزر رہے تھے گرفتار کرلیا اسی طرح بمبئی کے افسران چنگی نے اسی طرح کے سکون کے بارہ تھیلے برآمد کئے جنکا وزن ۲۲۵۰۰ تولہ تھا اور جن کی قیمت ۱۲۰۰۰ روپیہ ہوتی ہے یہ تھیلے بمبئی کے دو کمیشن ایجنٹون کو آج صبح وصول ہوئے تھے کہ وہ لیبٹ صرف میں لائین۔ ان تھیلوں کو سوداگر حکام چنگی سے چھپا کر لے گئے تھے آج صبح چنگی کے افسروں نے سوداگرون کے مکانات پر چھاپہ مارا اور بحری قانون چنگی کے ماتحت سکون کو اپنے قبضہ میں کرلیا۔

کتوں کے گلے میں بائیکاٹ کے اشتہار

امرتسر ۱۳ر فروری۔ درگیانہ مندر میں بسنت کے میلہ کی وجہ سے مرد و زن ہزاروں کی تعداد میں جمع ہوئے تھے۔ مہابیر دل کے رضاکار انتظام کررہے تھے۔

میلہ میں تین چار کتے بھی دیکھے گئے جن کے گلے میں کاغذ لگے ہوئے تھے جن پر موٹے الفاظ میں "بدیشی مال بائیکاٹ" کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ ایک کتے کے گرد بہت سے لوگ جمع ہوگئے۔ تو اس کتے نے تنگ آکر

برطانیہ عظمی اور اسکی خارجی سیاست

(سر آسٹن چیمبرلین سابق وزیر خارجیہ کے قلم سے)

سر آسٹن چیمبرلین۔ برطانیہ کے اقطاب سیاست مین ایک چوٹی کے قطب تسلیم کئے جاتے ہین۔ انہون نے حال مین ایک مضمون شایع کیا ہے جسمین برطانیہ کی خارجی حکمت پر روشنی ڈالی ہے۔ مضمون پر مغز ہے اور نہایت ہی ذمہ دار قلم سے نکلا ہے۔ اس مضمون کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

تین جغرافی لحاظ

برطانیہ عظمی کی تاریخ تین جغرافی لحاظون پر وجود مین آئی ہے۔ یہی وہ لحاظ ہین جو ہماری خارجی پالیسی کی کشتی کے لئے بادکا کام دیتے اور تمام برطانوی وزارتون کو، اگرچہ وہ کسی پارٹی سے مرکب ہون روشنی کے مینار کی طرح راستہ دکھاتے ہین۔ ہر وزیر خارجہ، قلمدان وزارت ہاتھ مین لیتے ہی اپنے آپ کو ایک امر واقع اور مقررمسلک کے سامنے پاتا ہے اور اگر وہ چاہے بھی تو اپنی راہ الگ بنا نہین سکتا۔ وہ تینون لحاظ حسب ذیل ہین۔

۱۔ انگلستان ایک جزیرہ ہے۔

۲۔ انگلستان کو براعظم یورپ سے صرف ایک چھوٹی سی ابنائے جدا کرتی ہے۔

۳۔ انگلستان ایک عظیم الشان سلطنت کا، جو دنیا کے بڑے حصہ پر پھیلی ہوئی ہے، قلب دماغ بن گیا ہے جسکی شرائین سمندر ہین۔

یہی وجوہ ہین جنکی بناپر برطانیہ نے اپنی بڑی قوت کم سے کم کردی ہے لیکن اپنی بحری قوت سب سے بڑی رکھنے کی کوشش کی ہے۔ برطانیہ کا ہر متنفس یقین ہے کہ اسکی سلامتی صرف اس بات پر موقوف ہے کہ سمندرون پر اسکا اقتدار ہمیشہ قائم رہے۔ برطانیہ کا صرف یقین نہین ہے بلکہ اس کی عملی جد و جہد بھی یہی ہے اور وہ اسمین پوری طرح کامیاب بھی ہوا ہے۔

برطانیہ کی یوروپین سیاست

برطانیہ اگرچہ جزیرہ ہے لیکن براعظم یورپ سے اسے جدا کرنے والی آبنائے اسقدر معمولی ہے کہ کوئی حیثیت نہین رکھتی۔ یہی سبب ہے کہ برطانیہ ہمیشہ یورپ کے معاملات کا بڑی دیدہ دلیری سے معائنہ کرتا رہتا ہے پھر جب سے جہازرانی اور ہوائی پروازنے ترقی کی ہے برطانیہ کی یہ نگرانی بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔

یوروپین معاملات مین سب سے زیادہ اہم معاملہ برطانیہ کی نظر مین یہ ہے کہ "نشیبی علاقون" (یعنی بلجم اور ہالینڈ) کی آزادی برقرار رہے۔ یہ اہمیت اسقدر زیادہ ہے کہ بلجیم اور ہالینڈ کی سرحدون کو برطانیہ خود اپنی سرحد مین تصور کرتا ہے اور ان دونون ملکون کی سلامتی مین اپنی ذاتی سلامتی اگر کوئی سلطنت خطرے مین پڑی۔ برطانیہ مدافعت کیلئے میدان مین کود پڑا۔ چنانچہ سولھوین صدی مین سپین سے نبرد آزمائی کی اور اب بیسوین صدی مین جرمنی سے خونریز لڑائی لڑا اور اسے مجبور کردیا کہ "معاہدہ لوکارنو" مین ہالینڈ اور بلجیم کے بارے مین ایسی شرطین منظور کرے جو سراسر برطانوی مصلحت کے مطابق ہین۔ نیز انگلستان کی ایک بہت بڑی مصلحت یہ بھی ہے کہ جرمنی ہمیشہ زندہ رہے۔ "مجلس اقوام" کے ممبرون مین شامل اور تمام بین الاقوامی معاہدون مین داخل رہے کیونکہ فرانسی خطرے کے ظہور پر برطانیہ کے لئے جرمنی سے امداد حاصل کرنا ضروری ہے۔ برطانیہ کی یہ پالیسی نئی نہین ہے بلکہ پرانی ہے۔ سو برس ہوتے ہین کہ نپولین سے جنگون کے بعد لارڈ کاسلری نے بھی اسی اصول کی بناپر فرانس کو "اتحاد اربعہ" مین داخل کرنا منظور کرلیا تھا تاکہ جرمن خطرے کے مقابلہ مین فرانس سے مدد حاصل کی جاسکے۔ اپنی اس پالیسی کی بدولت برطانیہ ہمیشہ تمام خطرون سے محفوظ رہیگا اگر فرانس اسکے خلاف اٹھے گا تو جرمنی مدد پر آجائے گا اور جرمنی دھمکی دے گا تو ہماری طرف سے فرانس اسکا گلا دبائے گا غرضیکہ یہ دونون سلطنتین ہمیشہ برطانیہ کے لئے ایک دوسرے کے مقابلہ مین سینہ سپر رہین گی۔

مجلس اقوام

برطانیہ نے "مجلس اقوام" کے قیام کا بھی خیر مقدم کیا تھا تاکہ اس مجلس مین اپنے اثر سے فائدہ اٹھا سکے اور دنیا کے امن و امان مین مدد دے۔ لیکن جنگ ہر وقت ممکن ہے اگر جنگ واقع ہو گئی تو برطانیہ صرف دو معاہدون کا احترام کریگی۔ ایک اس پرتگال سے معاہدہ جنکا تعلق پرتگال کی نوآبادیون سے ہے اور معاہدہ "ویرسدا"، جس نے بحراسود اور دردانیال مین اس کی پوزیشن مقرر کردی ہے لیکن فی الحال "مجلس اقوام" کو برطانوی سیاست مین بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ برطانیہ بین الاقوامی معاملات مین کوئی قدم نہین اٹھاتا جب تک مجلس اقوام سے استمزاج نہ کرلے۔ برطانیہ اپنے تمام دوستون کے ساتھ مخلص ہے اور اپنے قدیم دشمنون سے صفائی کرنے کی کوشش مین لگا ہوا ہے۔ ہر سلطنت برطانیہ سے دوستی کرسکتی ہے بشرطیکہ وہ برطانیہ کے معاملات مین دخل نہ دے اور قومون کو اس کے خلاف نہ اکسائے۔

غیر یوروپین سیاست

یورپ سے باہر برطانیہ کی پالیسی کا خلاصہ یہ ہے کہ برطانوی شہنشاہی کے تمام ترقی مواصلات محفوظ رہنے چاہئین۔ اگر ہندوستان۔ آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ سے برطانیہ کے اہم مصالح و مفاد وابستہ نہ ہوتے تو وہ صرف قبضہ کرنا اور نہ سوڈان کو فتح کرتا۔

نہر سویز

نہر سویز برطانوی شہنشاہی کے جسم مین شہ رگ کا حکم رکھتی ہے چونکہ یہ نہر مصر مین واقع ہے اس لئے ہم مصر مین بھی رہنے پر مجبور رہین جس طرح امریکہ گوارا نہین کرسکتا کہ نہر پناما پر کسی دوسری سلطنت کا اقتدار قائم ہو جائے اسی طرح ہم بھی گوارا نہین کرسکتے کہ نہر سویز کے علاقہ پر کوئی غیر اپنا قدم رکھے۔ یہی سبب ہے کہ ہم کسی سلطنت کو بھی مصر کے معاملات مین دخل دینے کی اجازت نہین دیتے۔ اگرچہ وہان کتنا ہی فتنہ فساد عام ہو جائے ہم تمام سلطنتون سے صاف لفظون مین کہہ چکے ہین کہ مصر کے معاملات مین اُن کی ادنی مداخلت کے بھی یہی معنی ہونگے کہ وہ ہمین دعوت مبارزت دے رہی ہین اور یہ کہ ہم ہر مداخلت کی پوری سختی سے مقاومت کرینگے۔

مشرق قریب

مشرق قریب مین ہماری پالیسی کا دارومدار ہماری ہندوستانی مصلحتون پر ہے۔

برطانیہ کی کوئی وزارت بھی کسی حال مین ان کے حقوق سے دستبردار نہین ہوسکتی جو بحر احمر۔ خلیج فارس اور بحر ہند مین ہمین حاصل ہو چکے ہین۔

برطانیہ کی خواہش ہے کہ عراق، ایران اور افغانستان مین طاقتور حکومتین موجود رہین جو اپنی سرحدون کی کماحقہ، حفاظت کرسکین کیونکہ اس طرح حکومتون کا وجود برطانوی مصالح کے لئے ازبس ضروری ہے جنگ سے پہلے ایک مرتبہ کوشش کی گئی تھی کہ افغانستان کو برطانوی اور روسی مصلحتون کے مابین اس کی خود مختاری برقرار رکھتے ہوئے تقسیم کردیا جائے۔ مگر یہ کوشش ناکام رہی۔ مجھے یقین ہے کہ افغانستان پھر کبھی دوبارہ ایسا تجربہ نہین کرے گا۔

مشرق بعید مین ہماری سیاست اور دوستی محبت کی ہے جاپان جب سے دول عظمی مین شامل ہوا ہے اس سے ہمارے تعلقات بہت اچھے رہین ہین۔ ۱۹۰۵ء مین ہم نے اس سے ایک معاہدہ کیا تھا جس کی مدت ۱۹۲۱ء مین ختم ہوگئی۔ لیکن ہمارے مابین دوستی برابر باقی ہے۔

رہ گیا چین تو اس سے ہمارے صرف تجارتی مفاد ہی وابستہ ہین

بعدالت جناب مولوی سید محمد منیر صاحب ایرسٹر جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۳۳۱ سنہ ۱۹۳۱

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور ضلع کانپور

سوائی پرتاب سنگھ ولد نراین سنگھ ٹھاکر ساکن رائے پور پرگنہ و ضلع کانپور مدعی

بنام دولارے قوم برہمن ولد نامعلوم ساکن کرری پرگنہ و ضلع کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت رقعہ للعہ ۹-۱۲ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۹ ماہ فروری سنہ ۱۹۳۲ء وقت دس بجے دن کے اصالتًا یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہون اور جواب دہی دعوی کی کرین اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید مین استدلال کرنا چاہتے ہون پیش کرین۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

یہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۴ ماہ فروری سنہ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا۔ مہر عدالت؛ بحکم آر۔ پی۔ شرما منصرم

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۳۵ نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۳۰ء

دتورام ولد مداری قوم کلوار ساکن محلہ کوپر گنج شہر کانپور انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان مین انسالونٹ نے ایک درخواست توسیع میعاد ڈسچارج کی عدالت ہذا مین ۱۲ر نومبر سنہ ۱۹۳۱ء کو گذرانی تھی اور میعاد ڈسچارج ۱۳ر نومبر سنہ ۱۹۳۱ء ختم ہو چکی تھی چنانچہ نوٹس توسیع میعاد ڈسچارج وسماعت درخواست ڈسچارج ساتھ ہی ساتھ جاری ہونے کے قرضخواہان نے کوئی اعتراض نہین کیا چنانچہ عدالت ہذا نے ۲۹ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء کو میعاد ڈسچارج ۱۳ر نومبر سنہ ۱۹۳۱ء لغایت ۲۱ر نومبر سنہ ۱۹۳۱ء توسیع کردی ہے اور اب بغرض فیصلہ قطعی درخواست ڈسچارج کے ۱۸ر مارچ سنہ ۱۹۳۲ء مقرر ہوئی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے مرقوم ۱۳ر فروری سنہ ۱۹۳۲ء مہر عدالت؛ بحکم آر۔ پی۔ شرما۔ منصرم

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۴۹ نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۳۱ء

گور پرشاد و بیجناتھ پسران گنگادین دہر دواری مل ولد گور پرشاد اقوام برہمن ساکنان بینی گنج تحصیل سندیلہ ضلع ہردوئی انسالونٹیان۔

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان مین مذکورہ بالا انسالونٹیان عدالت ہذا سے چوتھی دسمبر سنہ ۱۹۳۱ء کو دیوالیہ قرار دئے گئے تھے اور انکو ۶ ماہ کی مہلت بغرض داخل کرنے درخواست ڈسچارج کے عطا ہوئی تھی لیکن انہون نے کمپوزیشن اسکیم داخل کی ہے کہ جسکی سماعت کیلئے ۱۹ر فروری سنہ ۳۲ء مقرر ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے مرقوم ۱۳ر فروری سنہ ۳۲ء مہر عدالت؛ بحکم آر۔ پی۔ شرما منصرم

مختصر ضروری خبرین

نئی دہلی - ۱۱ فروری (سرکاری اعلان) وائسرائے کو مہاراجہ راج پیلا - راجہ نسنڈی - نواب باؤنی راجہ لوناودا، نواب سچین - نواب لوہارو، کونسل آف ایجنسی گوالیار اور کونسل آف ایجنسی نابھہ، کی طرف سے پیغامات موصول ہوئے ہین جن مین موجودہ تحریک آزادی کو دبانے کے متعلق حکومت کو طریق عمل کی پرزور تائید کی گئی ہے - اور اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ وہ ہر ممکن ذریعہ سے حکومت کے ساتھ تعاون کرین گے -

مدراس - ۱۱ فروری - گورنر مدراس نے ایک سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے کہا -

" وزیر اعظم، وزیر ہند، اور وائسرائے نے اعلان کردیا ہے کہ حکومت برطانیہ ہندوستان مین حکومت خود اختیار کرنے کے لئے بے قرار ہے - اور دیکھنے کے لئے کس طرح یہ وعدہ بطریق احسن سرانجام دیا جاسکتا ہے ملک مین کمیٹیان دورہ کررہی ہین - اس اثنا مین حکومت ایک ایسی تحریک کے ساتھ مقابلہ کررہی ہے جسے اگر یونہی چھوڑ دیا جائے تو آئینی اصلاحات کو تباہ کرکے رکھ دے گی -

مدراس ۱۱ فروری - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے -

" متعدد مرتبہ حکومت کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرائی گئی ہے - کہ اخبارات مین سول نافرمانی کی تحریک کے مشہور و معروف رہنماؤن کی تصاویر شایع کیجاتی ہین چونکہ ان تصاویر کی اشاعت سے تحریک سول نافرمانی کو تقویت پہونچتی ہے - اس لئے انڈین پریس ایمرجنسی پاورز ایکٹ ۱۹۳۱ء کے سیکشن (۱) کلاز (ایف) کے ماتحت اس کے خلاف کارروائی کی جاسکتی ہے - حکومت یہ امر واضح کردینا چاہتی ہے - کہ آئندہ اس قسم کی تصاویر کی اشاعت پر اخبارات سے ضمانت طلب کیجا سکتی ہے -

احمد آباد - ۱۱ فروری - گجرات سوشل ریفارم ایسوسی ایشن نے فیصلہ کیا ہے کہ جو لوگ شاردا ایکٹ کی خلاف ورزی کرین - ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے ابھی تک بارہ ایسے واقعات کی اطلاع موصول ہوئی ہے انہوں نے جملہ اشخاص متعلقہ کو نوٹس دئے ہین جن مین قانونی چارہ جوئی کرنے کی دھمکی دی گئی ہے -

پشاور - ۱۱ فروری آج یہان سے پشاور کے بدمعاشون کے سرتاج جان کو گرفتار کرلیا گیا - گرفتاری اس الزام مین ہوئی ہے کہ اس نے راولپنڈی سے امرتسر ایک پارسل بھیجا جس مین بہت جلد پھٹ جانے والے بم بھرے ہوئے تھے - اور پارسل پر پتہ اسطرح لکھا جس سے یہ معلوم ہو کہ اس کا فرستندہ داؤد ہے

داؤد کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ بھی جان کا ہم پیشہ ہو نیکےعلاوہ دونوں کے درمیان دشمنی ہے -

کراچی - ۱۱ فروری - پولیس نے آج بے شمار پرانے روسی نقرئی سکے قبضہ مین کئے یہ سکے خفیہ طور پر ہندوستان مین لائے گئے تھے یہ سکے ۱۸۰۱ء کے ہین اور ان پر ملکہ میریا تھیریسیا کی تصویر بنی ہوئی ہے -

سری نگر - ۱۱ فروری - آج بسنت کا دربار منعقد نہ ہوا - کل شہر مین اس مضمون کے - اشتہارات چسپان کئے گئے تھے کہ ماتمی بسنت منائی جائے -

کلکتہ - ۱۱ فروری - گورنر بنگال کی مفروضہ حملہ آور بینا داس کو چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت سے پیش کیا گیا - پولیس نے ۱۵ فروری تک ریمانڈ حاصل کرلیا ہے -

سنٹرل جیل مین اس سے ملاقات کرنے کی اجازت دی دی گئی ہے -

احمد آباد - ۱۱ فروری - گذشتہ شب رائے پور مین چالیس سال کی ایک مرد ۹۰ سال کی لڑکی سے شادی ہونے والی تھی چند نوجوانوں کو اس کا پتہ چل گیا اور انہوں نے پکٹنگ کرکے شادی روک دی - اُن کا یہ بھی ارادہ ہے کہ عدالت مین درخواست دے کر امتناعی احکامات حاصل کئے جائین - تاکہ یہ شادی ناممکن ہو جائے -

قاہرہ - ۱۰ فروری - روس مین مسلمانوں کے ساتھ جو بدسلوکی روا رکھی جاتی ہے - اس کے متعلق جامع ازہر کے ایکٹر نے اعلان کیا ہے کہ تمام مصری مسلمان اس بدسلوکی کے خلاف احتجاج کرین - اور اس مصیبت سے اپنے مسلم بھائیون کو نجات دلانے کے لئے دعا کرین - روسی مسلمانوں کی مصیبت کا حال ان مسلم رہنماؤن سے معلوم ہوا ہے جو کہ ابھی ابھی کوہ قاف کے علاقہ سے آئے ہین -

نیویارک - ۱۰ فروری - ہولی وڈ سے مشہور ناول نویس مسٹر ایڈگر ویلیس کی وفات کی خبر موصول ہوئی ہے -

نئی دہلی - ۱۰ فروری دہلی یونیورسٹی کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد مارچ کے تیسرے ہفتہ مین منعقد ہوگا - معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے جو اس یونیورسٹی کے چانسلر ہین اس سال تقریب مین نہ شامل ہوسکین گے - اور اس مرتبہ یا تو پرو چانسلر خطبہ دین گے یا کوئی اور مشہور ماہر تعلیم -

حضرت مولانا ابوالکلام آزاد ڈکٹیٹر مقرر کئے گئے

لاہور - ۱۲ فروری - سردار سردول سنگھ کیشر ڈکٹیٹر انڈین نیشنل کانگریس گرفتار کرلئے گئے - وہ پشاور جارہے تھے - پولیس نے انہین جانے نہ دیا - معلوم ہوا ہے کہ انہون نے گرفتاری سے پیشتر حضرت مولانا ابوالکلام آزاد کو اپنی جگہ انڈین نیشنل کانگریس کا ڈکٹیٹر نامزد کیا ہے -

اخبارات اراکین اسمبلی کی تقاریر شایع کرسکتے ہین

حکومت ہند کے لارمبر کی رائے

نیو دہلی - ۱۳ فروری - صدر اسمبلی نے ایوان کو مطلع کیا ہے - کہ کل مسٹر رنگا آئر نے اخبارات کے حق پر سوال اٹھایا تھا - کہ آیا وہ اسمبلی کی تقریرین شایع کرسکتے ہین - یا نہین - کل اس سلسلہ مین مسٹر لامبر میرے پاس آئے - اور حسب ذیل بیان دیا مین گذشتہ شب مین باہر جانے کا انتظام کرچکا ہون اس لئے عرض کرتا ہون - کہ آیا صدر اسمبلی میرا تحریری بیان منظور کرین گے - اور میری حاضری معذور فرمائین گے - مین نے مسٹر متر کی درخواست منظور کرلی - ان طرف سے حسب ذیل تحریری بیان موصول ہوا ہے -

" میرے خیال مین اخبارات مین اسمبلی کی کارروائی شایع کرنے مین آرڈی ننس سے کوئی تبدیلی واقع نہین ہوتی -

سر ابراہیم نے کہا - کہ تحریک التوا کا تمام مقصد حاصل ہوگیا ہے - آپ مزید غور و خوض کی ضرورت نہین رہی - مین بھروسہ رکھتا ہون کہ لامبر کی رائے تسلی بخش خیال کیجائے گی کیونکہ آرڈی ننس کے نفاذ سے اسمبلی کی کارروائی کو اخبارات مین شایع کرنے کے لئے کوئی تبدیلی واقع نہین ہوئی

مسٹر ایم - سی - سز - کیا حکومت ہند کی بھی یہی رائے ہے ؟

صدر اسمبلی :- لارمبر کی یہی رائے ہے اور حکومت ہند کی بھی یہی رائے ہے -

ہندوستانی مال کی تجارت مین حکومت مداخلت کرنا نہین چاہتی

دارالعوام مین وزیر ہند کی تقریحات

لندن ۱۱ فروری - میجر جنرل سر ناکس نے دارالعوام مین آج شب کو یہ سوال کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ بحالت موجودہ جبکہ ہندوستان کے دوسرے حصون مین سکون ہورہا ہے بمبئی مین بدامنی کیون جاری ہے

سر سموئل وزیر ہند نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی حکومت کیلئے بیشک مخصوص مشکلات درپیش ہین لیکن یہ خیال کرنا صحیح نہین ہوگا کہ وہ کامیابی حاصل نہین کرسکے گی -

گاندھی جی کی قید کے متعلق سر سموئل ہور نے کہا کہ انسے ملاقات کی اجازت صرف اعزا و اقربا تک ہی محدود نہین ہے بلکہ درخواست پر علیحدہ علیحدہ اسکی حیثیت کے مطابق غور کیا جاتا ہے -

سر لے ڈبلو - ایف ناکس نے سوال کیا کہ کیا یہ نامناسب نہین ہے کہ گاندھی جی کے بیانات کانگریس پریس مین شایع کرنے کی اجازت دیجاتی ہے -

سر سموئل ہور نے جواب دیا کہ حکومت ہند کی خواہش یہ ہے کہ کسی قسم کے بیانات نہ توڑے جائین اور نہ شائع کئے جائین

لیبر ممبر مسٹر ٹامس ولیم نے سوال کیا کہ حکومت کا یہ ارادہ نہین ہے کہ موجودہ قانون اور آرڈی ننسوں کے ماتحت ان ہندوستانیوں کے خلاف کارروائی کرے جو ہندوستان مین ہندوستانی مال خریدنے کا پر امن پروپگنڈا کرتے ہین ؟

LAL-IMLI
PURE WOOL

بُننے کے اُونی دھاگے

لال املی کے اُونی دھاگوں کے لئے ذمہ لیا جاتا ہے کہ یہ سو فیصدی خالص اُونی ہیں ان کو ہندوستانی کاریگر کانپور میں بناتے ہیں یہ چار اونس کے گولوں میں فوراً استعمال کیلئے تیار رہتے ہیں - ان کے بُنے ہوئے کپڑے دھلنے میں بہترین اور پہننے میں خوشنما معلوم ہوتے ہیں

مکسچر	تین روپیہ چار آنہ	فی پونڈ
بجیین	تین روپیہ	فی پونڈ
سفید	دو روپیہ بارہ آنہ	فی پونڈ

اس درخت کا نشان دیکھ لیجئے

ہندوستان میں بنائے جاتے ہیں

مقامی ایجنٹ

مسرز جیرنجی لال درگا داس
مسٹن روڈ کانپور

مفت نمونوں کیلئے ڈپارٹمنٹ نمبر ۸ کو لکھئے

دی کانپور اولن ملز
کانپور

462

آپکے چہرہ کی بے رونقی پاوڈر سے دور نہ ہوگی

ہو پر کتنا ہی پاوڈر لگایا جاوے لیکن رونق نہیں آسکتی۔ چہرہ پر رونق اور خوبصورت کرنے کیلئے صاف خون و صاف منی کی ضرورت ہے۔ اس لئے آتنک نگرہ گولیاں کا استعمال کریں۔ یہ گولیاں قبض۔ بدہضمی۔ خون اور منی کی خرابی و کمی۔ جریان۔ احتلام رقت منی وغیرہ کو دور کر کے جسم کو خون و منی سے پُر کر کے لطف زندگی عطا کرتی ہیں۔ چہرہ پُر رونق اور بشاش ہو جائیگا جو ہزاروں من پاوڈر سے بھی ممکن نہیں۔ قیمت فی ڈبیہ صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ کی چار روپیہ علاوہ محصول۔

بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا ہونیوالی بیرونی نقائص کو صرف دو ہفتہ میں نابود کر کے پوری مردی حاصل کرنے کیلئے ایک شیشی طلاء واجی کرن کا استعمال کریں۔ قیمت فی شیشی صرف پانچ روپیہ ہے۔

مزید آگاہی کے لئے ۹۲ صفحات کی کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرماویں۔

وید شاستری، جام نگر، کاٹھیاوار

لوکل ایجنٹ:۔ میسرس عبدالکریم اینڈ سنس، مسٹن روڈ۔ کانپور

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن

منسعت ستار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لیمیٹڈ

سنہ ۱۸۹۴ء — کلکتہ

پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے بے مثل موجد

REGD. پشٹینا

(مقوی باہ کی گولیاں)

اس مقوی دوا کے استعمال سے معمولی کمزوری، نامردی۔ جریان۔ ہاتھ پیروں کا کانپنا۔ حول دل، حافظہ کی کمی اور تکان وغیرہ رفع ہوتی ہے۔ دوران استعمال دوا گاہے گاہے ہماری تیار کردہ "جلابن" جلاب کی گولی سے معدہ صاف کر لینا ضروری ہے۔ قیمت دو ہفتوں کی خوراک تیس گولیوں کی ایک روپیہ دو آنہ عہ۔ قیمت جلابن بارہ گولیوں کی شیشی دس آنہ ۱۰؍ محصول ہر دو شیشی سات آنہ

قیمت نمونہ پشٹینا ۳؍ نمونہ جلابن ۲؍

REGD. کیشراج تیل

(سر میں لگانے کے تیلوں کا بادشاہ)

یہ خوشبودار تیل بالوں کی جڑوں کو مضبوط اور دماغ کی خشکی دور کر کے تر و تازہ رکھتا ہے۔ یہ ان مفید اجزا سے مرکب تیار کیا گیا ہے جو دماغ و آنکھوں کے لئے نہایت مفید ہیں اس کی خوشبو دیرپا اور نہایت دل پسند ہے اسمیں وہائٹ آئیل وغیرہ کوئی مضر صحت چیز شامل نہیں ہے قیمت فی شیشی ۱۲؍ محصول دس آنہ ۱۰؍ قیمت نمونہ ۳؍

نوٹ نمبر ۱: ہماری یہاں کی آیورویدک دواؤں کی فہرست چھپ کر تیار ہو گئی ہے۔ طلب کرنے پر مفت روانہ ہوگی۔ عام خریداروں کو نمونے صرف ہمارے ایجنٹوں ہی سے مل سکتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۲: ہماری دوائیں ہر جگہ دوا فروشوں اور دوکانداروں کے یہاں ملتی ہیں۔ ڈاک محصول بہت بڑھ گیا ہے۔ اس سے بچنے کے لئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیئے۔

(صیغہ نمبر ۷۵) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ۔ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

اسمبلی میں انقلابی اشتہار کا مضمون

دہلی ۵ فروری۔ کل [illegible] نے اسمبلی میں جو انقلابی اشتہار پھینکا تھا اس کا مضمون [illegible] ہے۔ تم لوگ بحث کرنے والوں کی ایک بیکار جماعت ہو اپنے ملک کی آزادی کی حفاظت کرنے کی طاقت تم میں نہیں ہے۔ بس سپوئل ہونے [illegible] کر سکتے [illegible] کتے رہتے ہیں اور [illegible] جاتا ہے۔ اے تم ہندوستان کے بنے آئین ساز اپنے ملک کی عزت قایم رکھنے کے لئے کام نہیں تمہاری خود داری کہاں ہے اخلاق سے گر جانے [illegible] ایک حد ہوتی ہے۔ قوم کی ایک زبردست تحقیر کے خلاف نہیں بلند پروٹسٹ کرنا چاہئے تھا۔ پروٹسٹ رزولیشن کے ذریعہ نہیں بلکہ اس برائے نام مجلس آئین ساز کی ممبری سے مستعفی کر دینا چاہئے [illegible] پاکھنڈ کو ترک کر دو۔ آخر میں حسب معمول لکھنؤ لکھا ہوا ہے اور اس کے عنوانات مجلس آئین ساز کے ممبران سے تمہارا موقع سو دلیشی ہے۔ غلامی دور کر دو ایوان چھوڑ دو ہیں۔

مرض دمہ سوالش اور کھانسی کے لئے

سوالش کاساری اولیہ

دمہ کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ درد سینہ۔ بلغم کا گرنا۔ سردی۔ درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کے استعمال سے نابود ہو کر بدن تندرست و توانا ہو جاتا ہے قیمت ۲۰ تولہ کی ڈبیہ ایک کی عہ

گرہ امرت چورن

یہ ۱۰۰ عورتوں کے لئے امرت سمان ہے۔ حیض کی کمی بیشی بے قاعدگی دور کر کے حیض با قاعدہ لاتا ہے۔ پیٹھ کا درد، پیر کی اینٹھن اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کر کے بدن کو تندرست بناتا ہے قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو ۲؍

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبی برانچ۔ ۳۹۳ کالبا دیبی روڈ لکھنؤ ایجنٹ۔ نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج۔ کانپور ایجنٹ۔ گنگا پرشاد باجپیئی نیا گنج چورستہ۔ الہ آباد۔ ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک دہلی ایجنٹ۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک آگرہ ایجنٹ۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

صوبہ سرحد کی مجلس آئین ساز

حلقہ ہائے انتخاب کا اعلان کر دیا گیا

نئی دہلی ۶ فروری۔ ایک سرکاری اشتہار شایع کیا گیا ہے جس کی رو سے شمالی مغربی سرحدی صوبہ پر گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعات ۹۲ (الف) اور ۲۹ (الف) کا اطلاق کیا گیا ہے۔ ان دفعات کے ماتحت انتخابات سے متعلق قوانین شایع کئے گئے ہیں۔ اس اعلان میں درج ہے کہ شمالی مغربی سرحدی صوبہ کی کونسل کی ترکیب مندرجہ ذیل ہوگی۔

(۱) مجلس منتظمہ کا ایک رکن (۲) اٹھائیس منتخب اراکین (۳) اسقدر اراکین نامزد کئے جائینگے کہ مجلس منتظمہ کا رکن شامل کر کے ان کی تعداد بارہ تک پہنچ جائے۔ جو اراکین اس طرح نامزد کئے جائیں۔ ان میں سے چھ سے زیادہ سرکاری عہدہ دار نہ ہونگے۔ ۲۰ منتخبہ نشستوں میں سے مسلمانوں کے حوالہ کی گئی ہیں جو کہ مختلف حلقوں سے منتخب کی جائینگی۔ انکی تفصیل درج ذیل ہے:

(۱) پشاور شہر (۲) دیگر شہر (۳) ہزارہ جنوبی (۴) ہزارہ وسطی (۵) ہزارہ شرقی (۶) مانسہرہ (۷) مانسہرہ کا بیرونی علاقہ (۸) دوآبہ اور داؤد زئی (۹) چالیسہ اور بارہ (۱۰) ہشت نگر (۱۱) نوشہرہ (۱۲) رزاڑ اور عثمان زئی (۱۳) اتمان نامہ اور بولکھابا (۱۴) مردان (کامل زئی اور بائی زئی) (۱۵) کوہاٹ مغربی (۱۶) کوہاٹ مشرقی (۱۷) بنوں شمالی (۱۸) بنوں جنوبی (۱۹) ڈیرہ اسمٰعیل خان (شمال مغربی) (۲۰) ڈیرہ اسمٰعیل خان (مشرقی)

مندرجہ ذیل پانچ نشستیں غیر مسلموں کے لئے مخصوص کی گئی ہیں۔ (۱) پشاور شہر (۲) مردان (قصباتی) (۳) ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ قصباتی (۴) ہزارہ قصباتی (۵) کوہاٹ اور بنوں (قصباتی)

شمال مغربی سرحدی صوبے کے پانچ اضلاع متحدہ طور پر سکھوں کا ایک حلقہ انتخاب مقرر کیا گیا ہے۔

دو نشستیں مالکان اراضی کے لئے وقف کی گئی ہیں۔ (۱) ضلع پشاور (۲) شمالی مغربی صوبہ سرحدی جس میں ہزارہ کوہاٹ، بنوں اور ڈیرہ اسمٰعیل خان کے اضلاع شامل ہیں۔

مسلم حلقہ ہائے انتخاب میں پہلے دو کے علاوہ باقی تمام حلقہ ہائے انتخاب قصباتی ہیں۔

لوتھین کمیٹی لکھنؤ میں

لکھنؤ ۶ فروری۔ لوتھین کمیٹی کل دہلی سے یہاں پہونچی۔ سٹیشن سے گورنمنٹ ہاؤس تک پولیس نے بہت انتظام کر رکھا تھا دفعہ ۱۴۴ کی وجہ سے کوئی پبلک مظاہرہ نہ ہو سکتا تھا۔ کچھ کانگریسی رضا کار کالی جھنڈیاں لیکر حضرت گنج گئے تاکہ کمیشن کی آمد پر مظاہرہ کریں لیکن انہیں گرفتار کر لیا گیا ۲۲ رضا کار دیہات سے آ رہے تھے انہیں بھی گرفتار کر لیا گیا کل شام کو دس رضا کار امین الدولہ پارک میں تقریر کر رہے تھے انہیں بھی گرفتار کر لیا گیا۔

سرحدی مسلمانوں سے مولانا شوکت علی کی ہمدردی

بمبی ۶ فروری۔ صوبہ سرحد کے حالات کا مطالعہ کرنے اور مظلوم پٹھانوں سے ہمدردی کرنے کے لئے اس سے پیشتر کئی ایک رضا کوشش کر چکے ہیں لیکن انکو اس امر کی اجازت نہیں دی گئی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ مولانا شوکت علی پٹھانوں کی حالت اور سرحد کے عام

THE SADAQAT CAWNPORE

Regd. No. A, 1424

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

(احسن تیمیمی)

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر

خواجہ عبدالسلام

کانپور

قیمت

سالانہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ للعہ / مشش ماہی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ / سہ ماہی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱ہ

فی پرچہ ایک آنہ

ممالک غیر سے سالانہ ...... للعہ / ششماہی ... للعہ / سہ ماہی ... عہ

جلد ۱۵ | کانپور، چہارشنبہ ۲۴ر فروری ۱۹۳۲ء مطابق ۱۶ر شوال المکرم ۱۳۵۰ھ | نمبر ۸

کلامِ جگر

(از حضرت جگر مرادآبادی)

اپنا ہی سا اے نرگسِ مستانہ بنادے — میں جب تجھے جانوں مجھے میخانہ بنادے

ہر قید سے، ہر رسم سے، بیگانہ بنادے — دیوانہ بنانا ہے مجھے دیوانہ بنادے

اک برقِ ادا، خرمنِ ہستی پہ گرا کر — نظروں کو مری طور کا افسانہ بنادے

تو ساقی و میخانہ بھی، تو نشہ دے بھی — میں تشنۂ مستی، مجھے مستانہ بنادے

ہر دل ہے تری بزم میں لبریز مئے عشق — اک اور بھی پیمانہ سے پیمانہ بنادے

اللہ نے تجھکو مے و میخانہ بنایا! — تو ساری فضا کو مے و میخانہ بنادے

کیا جانئے کیا حال ہو دنیائے نظر کا — تو رنگ جو اپنا نہ حجابانہ بنادے

قطرے میں وہ دریا ہی جو عالم کو ڈبو دے — ذرے میں وہ صحرا ہی کہ دیوانہ بنادے

دریا ہو کہ صحرا مجھے ان سب سے بچا کر — جو چاہے وہ اے جلوۂ جانانہ بنادے

یا دیدہ و دل میں مرے تو آپ سما جا — یا پھر دل و دیدہ ہی کو ویرانہ بنادے

دنیا تو ہے دیوانہ جگر حسن کی خاطر — تو اپنے لئے حسن کو دیوانہ بنادے

کب تک نگہ یار نہ ہوگی متبسم! — تو اپنا ہر انداز حریفانہ بنادے

بتخانہ میں آنکلے تو کعبہ کی بنا ڈال — کعبہ میں پہنچ جائے تو بتخانہ بنادے

جب تک کرمِ خاص کا دریا نہ امنڈ آئے — تو اور بھی حال اپنا سفیہانہ بنادے

جب اہلِ انصاف نظر آئے وہ خود بین — تو ہر نگہ شوق کو افسانہ بنادے

جو موج اٹھے دل سے تری جوشِ طلب میں — سر رکھ کے وہیں سجدۂ شکرانہ بنادے

کونین بھی مل جائیں تو دامن کو نہ پھیلا — کونین کو اس کے لئے بیگانہ بنادے

پھر عرض کر اس طرح جگر شوق و ادب سے — بیباک اگر جرأتِ رندانہ بنادے

بجھ کو نگہ یار قسم میرے جنون کی — ناصح کو بھی میرا ہی سا دیوانہ بنادے

میں ان ترے قدموں پہ مجھے کچھ نہیں کہنا — اب جو بھی ترا لطفِ کریمانہ بنادے

جون میں ہندوستان میں امن و سکون ہو جائیگا

وسطی یورپ اور مشرق بعید میں جنگ شروع ہوگی

بمبئی کے مشہور جوتشی پنڈت شنکر شاستری نے ہندوستان کی سیاسی صورت حال کے متعلق حسب ذیل پیشنگوئی کی ہے :-

جیسا کہ میں بیشتر پیشنگوئی کر چکا ہوں گزشتہ دسمبر سے ہندوستان میں شورش و بےچینی پھیلی ہوئی ہے۔ مئی ۱۹۳۲ء کے بعد اس بےچینی کا خاتمہ ہو کر امن و سکون ہو جائیگا چونکہ جدید سیارہ پلوٹو اوائل ۱۹۳۲ء میں زحل کے مقابل ہوگا اس لئے مغرب کے جوتشیوں کے حساب سے شورش و ہنگامہ و خونریزی سے حکومت کو قدرے نقصان پہونچے گا۔ لیکن میں اس امر کے آثار دیکھتا ہوں کہ ۲۶ر جون کے بعد امن و سکون ضرور پیدا ہوگا کیونکہ اس وقت مشتری برج اسد میں داخل ہوگا۔

انگلستان کی کنزرویٹو جماعت کے بہت سے ارکان کے نقطہ نظر و اصولوں میں نمایاں تبدیلی ہوگی اور وہ لوگ اپنی جماعت سے علیحدہ ہو کر ایک جدید پارٹی قائم کرینگے

اسپین۔ جرمنی۔ اسٹریا۔ اٹلی۔ روس جاپان چین اور وسط یورپ میں جنگ ہونے کا بھی امکان ہے لیکن انگلستان ان لڑائیوں میں حصہ نہ لے گا۔ اور لیبر پارٹی صلح کرانے کی کوشش کریگی۔

عطارد ۲۳ر مارچ کو افق مشرق پر ظاہر ہوگا جس سے حکومت اور رعایا کے درمیان سمجھوتہ ہو جانے اور جملہ سیاسی قیدی بشمول مہاتما جی کے رہا کر دیئے جانے کی امید ہے۔

بہر حال ۲۶ر جون تک ہندوستان میں مکمل طور پر امن قایم ہو جائے گا۔

گول میز کانفرنس کے اختتام پر وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں جو وعدہ کئے تھے۔ ہندوستانی لبرل ان کے پورے کئے جانے کے متوقع ہونگے۔ لیکن گول میز کانفرنس ہندوستان کو جو درجہ عطا کریگی وہ درجہ نوآبادیات سے مختلف ہوگا۔

جانوروں کی قیمت

اس سال کے حساب کے مطابق لندن کے زندہ عجائب خانہ کی مالیت کا اندازہ چالیس ہزار پونڈ لگایا گیا ہے۔ آجکل کی قیمتوں کے لحاظ سے عجائب خانہ میں سب سے زیادہ قیمتی جانور گینڈا ہے جسکی قیمت ایکہزار پونڈ ہے۔ دوسرا نمبر دریائی گھوڑے اور شترگاؤ کا ہے جنکی قیمتیں سات سات سو پونڈ ہیں ہاتھی کی قیمت ۶ سو پونڈ ہے۔ جنگل کے بادشاہ یعنی شیر ببر کی قیمت بہت گر گئی ہے، اور وہ اب چالیس پونڈ میں ملسکتے ہیں۔ چند سال پیشتر شیر کی قیمت سو ڈیڑھ سو پونڈ تھی۔ جنگل کے بادشاہ کی قیمت کے مقابلہ میں آسٹریلیا کی ایک مچھلی کی قیمت قابل ذکر ہے جسکی لمبائی محض ڈھائی فٹ ہے لیکن قیمت سو پونڈ ہے گویا جنگل کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پر توِ حق عزم مستقل ہیں ہے زبان پہ بھی وہی ہو جو ترے دلمیں ہے

ہفتہ وار

صداقت

کانپور چہار شنبہ ۲۴ - فروری سنہ ۱۹۳۲ء

مڈلٹن کمیٹی کی رپورٹ

بالآخر مڈلٹن کمیٹی کی رپورٹ شائع ہوگئی اور ایسوسی ایٹڈ پریس نے اس کا رپورٹ کا جو خلاصہ شائع کیا ہے اسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مڈلٹن کمیٹی نے ۳۴۴ گواہوں کی شہادت لی اور کمیٹی اس نتیجہ پر پہونچی ہے کہ مسلمانوں نے جو شہادتیں دی ہیں وہ بالکل جھوٹ اور واقعات کو نہایت مبالغہ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور اگرچہ ان بیانات کی تائید متعدد لوگوں نے کی ہے مگر جہاں اسقدر مبالغہ ہو وہاں اصلیت کا پتہ لگانا بہت مشکل ہے۔

مڈلٹن کمیٹی کے نزدیک ۳۰ لاکھ فرزندان توحید پر جو مظالم ڈھائے گئے تھے وہ بالکل بے حقیقت ہیں کیونکہ ان مظالم کو بات کا بتنگڑ بنا کر دکھایا گیا ہے۔ اور ان کی تحقیقات مین ان مظالم کی حقیقت ایک افسانہ سے زیادہ وقعت نہین رکھتی۔

مسلمانوں کو جھوٹا اور مسلم رہنماؤں پر سب و شتم کرتے ہوئے کمیٹی نے بادل ناخواستہ اس کا بھی اقرار کیا ہے کہ:۔

"اننت ناگ" مین آتشباری اس وجہ سے ضروری ہوگئی تھی کہ وہان کے حکام نے سخت غفلت اور بد انتظامی کی اور وہان ضرورت نہ رہنے کے باوجود گولیان چلائی گئین اور حکام نے اپنی ذمہ داری کو نہ محسوس کرتے ہوئے ہجوم کو نہایت بزدلانہ طریقہ سے منتشر کیا"

مڈلٹن کمیٹی نے اس واقعہ پر حکام پر ملامت بھی کی ہے مگر اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ حکام اسوقت بدحواس ہو گئے تھے۔

کمیٹی نے "اننت ناگ" کا جو واقعہ لکھا ہے اسی ایک واقعہ سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ مسلمانان کشمیر پر وہان کے حکام نے کسقدر مظالم ڈھائے ہونگے۔ مگر مڈلٹن کمیٹی نے مسلمانون کی شہادتوں کو جھوٹ پر مبنی قرار دیکر ادھر ادھر کے واقعات کو اپنا اساس قرار دیکر نتائج اخذ کرلئے ہین اس لئے کوئی ہوشمند انسان ان نتائج سے مطمئن نہین ہو سکتا۔ مڈلٹن کمیٹی نے یہ بھی لکھا ہے کہ:۔

"اگرچہ ایجی ٹیشن حکومت کے خلاف تھا لیکن وہ کسی خاص فرقہ یا قوم کے خلاف نہ تھا۔"

ہم سمجھتے ہین کہ مڈلٹن کمیٹی کے اس بیان کے بعد مہاسبھائی ہندوؤں اور مہاسبھائی جرائد کو اس پر غور کرنے کا موقع ملے گا کہ انہوں نے خواہ مخواہ کشمیر کے واقعہ کو ہندو مسلم رنگ دیکر اپنی تنگ دلی اور تنگ نظری کا ثبوت دیکر یہ ثابت کر دیا کہ وہ حقیقی آزادی کے طالب نہین ہین۔

نواب مزمل اللہ خانصاحب کا عطیہ

آنریبل نواب سر مزمل اللہ خانصاحب رئیس بھیکم پور وہوم ممبر صوبہ متحدہ ایک علم نواز بزرگ ہین آپ نے ہمیشہ علمی درسگاہوں کو گرانقدر عطیات دیکر انکی اشد ترین ضروریات کو پورا کیا ہے ؎

سبدِ گل

"زبردست مارے اور رونے نہ دے" والی مثل بالکل ٹھیک ہو کشمیر کے غریب و بے دست و پا مسلمانوں پر جو المناک قیامت برپا ہے، چاہیئے تو یہ تھا کہ اسمین بلا امتیاز مذہب و ملت تمام ملک متفقہ صدائے احتجاج بلند کرتا اور یہ ثابت کر دیتا کہ مصیبت زدہ انسانون سے ہمدردی کرنے مین ہمارا مذہب کسی طرح مانع نہین ظلم و ستم جس حصۂ زمین پر بھی ہو ہمارا فرض ہے کہ اُسے اپنی متحدہ طاقت سے ہمیشہ کے لئے فنا کر دین، مگر افسوس کہ ہمنے اس انسانی جذبہ سے بھی عاری ہونے کا ثبوت دیدیا،

مہاسبھائی جرائد اور رہنما مظلوم مسلمانان کشمیر کے خلاف اپنے متعصبانہ جذبات کا انتہائی نفرت انگیز طریقے پر اظہار کر رہے ہین، ان کی تمام تر کوششین اس امر کے ثابت کرنے پر مرکوز ہین کہ کشمیری مسلمان ہندوؤں سکھوں اور دوسری غیر مسلم اقوام کو تباہ و برباد کئے ڈالتے ہین، چنانچہ ابھی حال ہی مین لاہور مین ایک جلسہ ہوا۔ مہاسبھائی سورماؤں کے سرغنہ بھائی پرمانند اسکے صدر تھے آپ نے اپنی شعلہ بار تقریر مین سکھوں کو خوب بھڑکایا اور مسلمانان کشمیر کے قتل کے جواز کا فتویٰ دے دیا دیکھئے یہ مذہبی تعصب اور عدم رواداری ہم ہندوستانیون کو کہان لیجاتی ہے۔

ہمارے خلافت مآب مولانا شوکت علی جنھین شاید بمبئی کی خلافت مل گئی ہے آج کل عجیب بے تکی باتین ہانک رہے ہین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے پہلا جنم ختم کر کے اب دوسرا چولا اختیار کیا ہے، اسلئے کہ کشمیر کے مسلمانون کے متعلق جو الزام اُنہین مہاسبھائی دے رہے ہین وہی مولانا شوکت علی بھی آلاپ رہے ہین۔ آپ نے مسجد فتحپوری دہلی مین علی الاعلان فرمادیا کہ مسلمانان کشمیر کے وہ مطالبات جنھین وہ جائز سمجھ رہے ہین قطعاً غلط اور ناجائز ہین، ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔

سچ ہے غلامی انسان کی تمام عمدہ اوصاف کو فنا کر دیتی ہے یہ غلامی ہی کا اثر ہے کہ آج ہم ہندوستانی ہوائی جہاز پر بیٹھتے ہوئے ڈرتے ہین۔ حالانکہ ابھی حال ہی مین ایک جہازران نے اپنی محیر العقول ہمت کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس کا ہوائی جہاز انتہائی بلندی پر پرواز کر رہا تھا کہ یکایک جہاز کے نیچے حصّے کی ایک کیل نکل گئی جس کی اگر فوری مرمت نہ کیجاتی تو جہاز زمین پر گر کر پاش پاش ہو جاتا۔ لیکن جہازران اس سے مطلق ہراسان نہ ہوا اور اپنی کمر مین ایک پتلی رسّی باندھکر جہاز کے نیچے لٹک گیا اور ہوا مین معلق رہکر اس نے جہاز مین کیل ٹھونک دی۔

(بقیہ) چنانچہ علیگڈھ کالج - علیگڈھ یونیورسٹی اور اسلامیہ اسکول اٹاوہ جب تک دنیا مین قائم رہین گے انکے ساتھ آپ کا نام بھی روشن رہیگا

حال مین نواب صاحب نے بنارس ہندو یونیورسٹی کا معائنہ فرماتے ہوئے دس ہزار کی رقم ہندو یونیورسٹی کو مرحمت فرمائی اور پنڈت مدن موہن مالویہ سے یہ فرمایا کہ:۔

"اس دس ہزار کی حقیر رقم کو آپ نہ دیکھین بلکہ اس اسپرٹ کو دیکھین جسکے ماتحت یہ رقم پیش کی گئی ہے اگر مین دے سکتا تو اس سے دس گنی زیادہ رقم دیتا۔"

ہمارا خیال ہے کہ ملک مین اس وقت اسی قسم کی رواداری اور بے تعصبی کے برتاؤ کی ضرورت ہے اور ہم امید کرتے ہین کہ ہمارے دیگر روساء بھی اس قابل قدر مثال کی تقلید کرینگے۔

آئینہ کانپور

کورٹ آف وارڈس ہم کو معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ کانپور کورٹ آف وارڈس کے دفتر مین آج کل جس قسم کے بیقاعدگیان ہو رہی ہین اس سے دفتر کا تقریباً تمام عملہ سخت شاکی ہے۔

عملہ کیلئے ترقی ایک غیر مترقبہ شئے ہے مگر جب مستحق اور سینیر کی موجودگی مین کسی غیر مستحق جونیر کو ترقی دیدیجاوے تو اس کا اثر کل دفتر پر کیا ہوگا اس کا اندازہ کچھ وہی لوگ لگا سکتے ہین جو کسی دفتر مین ملازم ہوں ہم منیجر صاحب کورٹ آف وارڈس کو اس قسم کے بیقاعدگیوں پر توجہ دلاتے ہوئے یہ امید کرتے ہین کہ وہ آئندہ سے اس قسم کے بے ضابطگیون سے احتراز کرنے کی کوشش کرین گے۔

مولانا عبد الکافی مرحوم مولانا عبد الکافی کی بے وقت وفات سے مسلمانان کانپور کو جسقدر عظیم الشان نقصان پہونچا ہے اس کا اندازہ ہر ایک اہم مسائل کو سلجھاتے وقت مسلمانان کو ہوگا۔

مسلمانون نے ۱۸ر فروری کو اپنی دوکانین بطور تعزیت بند کردی تھین اور بکثرت مسلمان نماز جنازہ اور جنازہ کے ساتھ جریب کی چوکی تک گئے نماز جنازہ حلیم مسلم ہائی اسکول کے میدان مین پڑھائی گئی مسلم اسکول اور دیگر عربی مدارس بھی ۱۸ر فروری کو بند ہوگئے تھے۔

۱۹ر فروری کو جمعیۃ الطلباء کا جلسہ ہوا جس مین مولانا عبد الکافی کے انتقال پر ایک تعزیتی رزولیوشن پاس کیا گیا۔

مسٹر شیشادری کا استعفیٰ مسٹر شیشادری پرنسپل سناتن دھرم کالج نے کالج کی پرنسپلی سے استعفیٰ دیدیا ہے اور گورنمنٹ کالج اجمیر کی پرنسپلی کا عہدہ کو قبول کرلیا ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ - بابو رام نرائن گرگ چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کے خلاف عدم اعتماد اور اعتماد کی تجویزین آئی ہین جو کہ ۲۵ر فروری کے جلسہ مین پیش ہونگی ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبران کی تلون مزاجی بھی نہایت مضحکہ انگیز ہے دیکھئے ۲۵ر کے جلسہ مین وہ چیرمین پر اعتماد کی تجویز پاس کرتے ہین یا عدم اعتماد کی معلوم ہوا ہے کہ کمشنر صاحب الہ آباد ڈویژن نے کانپور تشریف لاکر ڈسٹرکٹ بورڈ کے بعض کاغذات کا معائنہ فرمایا اور ڈسٹرکٹ بورڈ سے مطمئن گئے ڈسٹرکٹ بورڈ کے پاس ۷۵ ہزار روپیہ کی رقم آگئی ہے اسلئے ۳-۴ ماہ کی ماسٹرون کی تنخواہین عنقریب دیجانے والی ہین۔

گرفتاریان اس ہفتہ بھی ولایتی کپڑے کی پکٹنگ وغیرہ کے سلسلہ مین و نیز ضلع مین متعدد گرفتاریاں پولیس نے کین۔

چیمبر آف کامرس یو۔ پی چیمبر آف کامرس کے عہدہ داران کا انتخاب ہوگیا۔ رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ صاحب ایم۔ ایل۔ سی پریسیڈنٹ اور مسٹر رامیشر پرشاد باگلا ایم۔ ایل۔ اے سکریٹری منتخب ہوگئے۔

سیاسی قیدی گرور گمبر دیال اور حمید خان صاحب وغیرہ ۳ سیاسی قیدی کانپور جیل سے لکھنؤ کیمپ جیل کو ۱۹ر فروری کو بھیجے گئے ہین۔

ہڑتال ۱۷-۱۸-۱۹ر فروری ۳ روز کی ہڑتال کے بعد ۲۰ر فروری کو ہندو بازار کھل گئے ہین۔

حکام کپتان ایبٹس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ۶ ماہ کی طویل رخصت پر ولایت تشریف لے جارہے ہین اور آپکی جگہ مسٹر آر ایف موڈی کلکٹر بلند شہر تشریف لارہے ہین۔ مسٹر ایچ۔ جے۔ کالنسٹر ڈسٹرکٹ وسشن جج کا لکھنؤ کو تبادلہ ہوا ہے اور آپکی جگہ مسٹر جے۔ جے۔ ڈبلو۔ اللاسپ تشریف لارہے ہین

فری پریس جرنل سے ضمانت کی طلبی

بمبئی ۱۹ر فروری۔ فری پریس کے جدید پرنٹر اور پبلیشر سے چھ ہزار کی روپئے کی ضمانت طلب کی گئی۔

یو۔پی۔ سول سروس ایسو سی ایشن

۲۰ر فروری ۱۹۳۲ء۔ یو۔ پی سول سروس ایسو سی ایشن کا سالانہ اجلاس ۲۸ر فروری ۳۲ء کو کونسل ہاؤس مین منعقد ہوگا۔

لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس

نئی دہلی ۲۲ر فروری۔ آج مسٹر ہری راج سروپ نے مخالفین کی جانب سے یہ سوال دریافت کیا کہ ملک کے مختلف شہرون مین افواج کو کیون گشت کرایا جاتا ہے۔ مسٹر آتھر ینگ آرمی سکریٹری نے جواب دیا۔ "افواج کی گشت آرڈنینس کی تربیت کا ایک جزو ہے۔ لیکن حال ہی مین ان کا ایک وسیع پیمانہ پر استعمال کیا گیا ہے کیونکہ انکی وجہ سے فوجی اور شہری آبادی مین دوستانہ تعلقات پیدا ہوتے ہین اور بے چینی کے زمانہ مین انکی وجہ سے اعتماد قائم ہوتا ہے"۔ صدر اسمبلی نے اس امر کا اعلان کیا۔ کہ ریلوے بجٹ ۲۹ر فروری کو اور عام بجٹ ۴ر مارچ کو پیش ہوگا۔ آپ نے اس امر کا بھی اعلان کیا کہ ایک کمیٹی اس مقصد کے لئے قائم ہوئی ہے کہ دہلی اور شملہ مین ممبران اسمبلی کی رہایش کے لئے آسانیان بہم پہونچائے۔

صوبجات متحدہ مین تحریک سول نافرمانی کے اسیر

لکھنؤ ۲۲ر فروری۔ سرکاری اعداد شمار کے بموجب ۲۸۴۳ اسیران سیاسی تو آرڈنینسون کے ماتحت محبوس ہین اور ۷۰۴۵ معمولی قانون کے ماتحت یہ اعداد شمار صرف صوبجات متحدہ کے ہین جو گذشتہ ہفتہ تک شمار کی گئی۔ آج تک کل تعداد ۵۳۰۳ ہے اور جو معافی مانگ کر رہا ہو گئے ہین ان کی تعداد ۴۰۹ ہے۔ حالت اب معمولی ہے۔ زیادہ تر اضلاع مین مالگزاری وصول ہو رہی ہے اگرچہ سستی کے ساتھہ

شنگھائی مین شدید جنگ

لندن ۲۲ر فروری۔ شنگھائی کے شمال مین جو جنگ شب کو عملی طریقہ پر بند ہوگئی تھی آج علی الصباح بادوباران مین شروع ہوئی۔ جاپانیون نے چینی مقامات پر حملہ کرنا شروع کردیا۔ ان حملون کا مقصد یہ ہے کہ موضع کیجنگ پر قبضہ کیا جائے۔ چینی سپاہ مشین گنوں کے ذریعہ موضع کیانگاون پر قبضہ کئے ہوئے ہین اور چپائی کی اراضی مین شدید گولہ باری ہوئی ہے۔

سٹلمنٹ کی زندگی حسب معمول ہے حالانکہ تجارت کو شدید نقصان اسلئے پہونچ رہا ہے کہ تجارتی دیسی بنکین موجودہ حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے نقد روپیہ دینے کے لئے تیار نہین ہین۔ دیسی تاجر غیر ممالک کا مال خرید نہین سکتے اسلئے ان اشیاء کو گوداموں مین رکھا گیا ہے جس کی وجہ سے غیر ممالک کے تاجرون اور کسٹمس کو شدید نقصان پہونچ رہا ہے۔

مصر کے ایک اور مینار کا انکشاف

قاہرہ ۱۹ر فروری ایک چوتھا ہرام، جو دو ہزار سال سے صحرا کی ریت کے نیچے دبا پڑا تھا۔ اور جس کے متعلق یقین کیا جاتا تھا کہ وہ برباد ہوگیا۔ پروفیسر سلیم حسن کی کوشش سے مل گیا ہے "چیاپ" کے مینار کے قریب برآمد ہوا ہے سطحی رقبہ جدید

جو انکشاف کا ۲۳۰۰ مربع گز ہے۔ سنگ خارا کے دروازے پر کچھہ الفاظ تحریر ہین جنسے معلوم ہوتا ہے کہ مینار مصر کی پہلی ملکہ کا مقبرہ ہے۔ ممکن ہو۔ اس کی لاش مینار مذکور مین مدفن ہو۔

والسرائے کے یہان اعلیٰحضرت کی ضیافت

۱۶ر فروری کی رات کو ہز اکسلنسی والسرائے نے اعلیٰحضرت حضور نظام اور شہزادگان کو کھانے کی دعوت دی تھی۔ اعلیٰ حضرت تشریف لے گئے رات کو ایک بجے واپسی عمل مین آئی۔

ہوائی جہاز لڑ گیا

لکھنؤ ۲۰ر فروری۔ والسرائے کپ ہوابازی کے مقابلہ مین بارہ ہوائی دہلی سے آگرہ اور جہانسی ہوئے دوپہر کو لکھنؤ پہونچے اور جسوقت وہ لکھنؤ مین زمین پر اتر رہے تھے ایک حادثہ رونما ہوا یعنی لیس موتھہ . . . ہوائی جہاز جو مسٹر بی۔ ڈی مکرجی کی ملکیت مین ہے اور جسکو وہ خود ہی چلا رہے تھے۔ اترتے وقت ہواباز کی لغزش سے ایک ستون سے ٹکرا گیا ہوائی جہاز کے انجن کو نقصان پہونچا اور ہواباز مکرجی کے علاوہ ایک آدھ مسافر بھی زخمی ہوئے علاوہ اس جہاز کے باقی تمام طیارے اسی دن ا۱/۲ بجے براہ آگرہ دہلی واپس چلے گئے مسٹر مکرجی رات کی گاڑی سے روانہ ہوگئے۔

ریاست بھوپال کی ہندو رعایا کی کانفرنس

نئی دہلی ۲۰ر فروری۔ بھوپال گورنمنٹ نے اپنی ریاست کے ہندو باشندون کو یہ اجازت دیدی ہے کہ وہ اپنی شکایات پیش کرنے اور اپنے مذہبی۔ معاشرتی اور سیاسی حقوق قائم کرنے کے لئے ایک کانفرنس منعقد کرسکتے ہین چنانچہ یہ کانفرنس ۱۸ اور ۱۹ مارچ کو بھائی پرمانند ایم۔ ایل۔ اے کی زیر صدارت منعقد ہوگی۔

سرحد مین عید کے بعد سے کانگریسی ایجنٹونکی سرگرمیان

پشاور۔ چیف کمشنر صوبہ سرحد نے مندرجہ ذیل اعلان کیا ہے کہ ضلع پشاور مین کانگریسی ایجی ٹیشن پھیلانے کا پروپیگنڈا۔ کانگریسی ایجنٹوں نے عید کے بعد شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ چارسدہ کے اور اتمان زئی مین خفیہ طور پر جلسے کرنے کی کوشش کی گئی مگر پولیس نے ان کو ناکام بنادیا عین عید کے روز مردان کے قصباتوں کو چارسدہ جمع ہونے کے لئے خطوط بھیجے گئے تاکہ وہ جلسے مین شرکت کر سکین یہ جلسہ تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ مین کیا گیا تھا۔ ان کو مطلع کیا گیا تھا کہ اپنا سرخ لباس سفید لباس کے نیچے پہن کر جلسہ مین آئین۔ پولیس کو وقت سے پہلے خبر لگ گئی۔ چنانچہ ایسی جماعتوں کو جلسہ مین شریک ہونے سے روک دیا۔ اور واپس کر دیا گیا۔ بعض اپنی مرضی سے آپ واپس چلے گئے۔

باوجود اس بے چینی کے ضلع پشاور کی حالت روز بروز ترقی ہے مردان سے فوجی دستہ واپس بلا یا گیا ہے۔ سوائے بٹرک۔ خٹک اور ٹنک تحصیل کے جہان گاہ گاہ بے چینی رونما ہوجاتی ہے۔ سب جگہ امن وسکون ہے۔

جب سے نواب سدہ باہندہ خیلیوں مین مفاہمت ہوئی ہے ڈیر مین امن ہے بعض مشہور آگ لگانے والے باجوڑ اور اتمان خیل کے علاقون مین دریائے ٹیچکوڑہ کے شمال مین اشتعال پیدا کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہین ؛

کارپوریشن مین سیاسی امور پر بحث نہین ہوسکتی

بمبئی ۱۵ر فروری۔ ایڈوکیٹ جنرل نے حکومت بمبئی کو مطلع کیا ہے کہ میونسپل کارپوریشن کو سیاسی امور پر بحث کرنے کا کوئی حق حاصل نہین ہے اس صورت کے سوا جبکہ کسی سیاسی امور کا تعلق کارپوریشن کے نظم ونسق سے ہو۔ ایڈوکیٹ جنرل کی رائے مین ہر وہ تجویز جو شہر کی میونسپل کارپوریشن کی حکومت سے تعلق نہین رکھتی خلاف قاعدہ ہے۔

شاہزادہ کو شاہی حقوق سے محروم کیا جائیگا۔

اشٹاک ہالم ۱۴ر فروری۔ یہ افواہ گرم ہے کہ اگر شاہزادہ لینارٹ نے مس کریسن ملنسوائرشد سے شادی کی تو اُس کو جملہ شاہی حقوق کی وارثت سے محروم کر دیا جائے گا۔ مس مذکورہ ایک تاجر کی لڑکی ہے اور شاہزادہ کی محبوبہ ہے۔

بدیشی مال سر بمہر کھنے پر گرفتار کرلیا جائے گا

سورت کا ایک پیغام مظہر ہے کہ پولیس کے افسرون نے بدیشی پارچہ کے ان سوداگرون سے جنہون نے کانگریس کے جبر سے بدیشی مال کو سر بمہر کر دیا ہے کہا ہے کہ ۳ دن کے اندر اندر مہرین توڑ دین ورنہ انہین گرفتار کر لیا جائے گا۔ کیونکہ مال کو سر بمہر کرنے سے وہ کانگریس کمیٹی کی جو خلاف قانون قرار دی گئی ہے۔ خلاف قانون سرگرمیون کی امداد کر رہے ہین۔

ایوان اسمبلی مین پکٹنگ

نئی دہلی۔ کی اطلاع ہے کہ اسمبلی کے التوائے اجلاس کے ضمن مین سر ہری سنگھ گوڑ ہندوستان ٹائمز کو اطلاع دیتے ہین ۱۱ بجکر چالیس منٹ پر لنچ کے بعد اسمبلی کا اجلاس ہونے والا تھا۔ ایوان مین صرف ۱۹ ارکان داخل ہوئے تھے جبکہ کورم پورا ہونے کے لئے ۲۵ ارکان کی ضرورت تھی۔ سرکاری بنچوں کا وپ لابی مین کھڑا ہوگیا اور پکٹ لگا دیا تاکہ ایوان مین مزید ارکان نہ جاسکین اور کورم پورا نہ ہو۔ صدر نے چار مرتبہ گھنٹی بجائی لیکن ارکان نہ آئے چنانچہ اجلاس ملتوی کیا گیا۔

وزیر ہند کو بھی ہندوستانی اخبارات نہین پہنچتے

بمبئی سماچار کا نمائندہ متعینہ لندن ناقل ہے کہ سر سیموئیل ہور وزیر ہند نے دارالعوام مین جواب دیتے ہوئے بیان کیا ہے کہ ہندوستانی اخبارات پر یہان کوئی پابند عائد نہین کی گئی ہے اور یہ غلط ہے کہ اکثر ہندوستانیوں نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ ان کے خطوط انہین دستیاب نہین ہوتے اور ہندوستانی اخبارات پر بھی بندش عاید کی گئی ہے۔ مندرجہ ذیل اخبارات کی خاص طور سے نگرانی کی جاتی ہے۔

در بمبئی کرانیکل،، "انڈین ڈیلی میل"، "ہندوستان ٹائمز"، "تریبیسون"، "ببپل،، دو بمبئی سماچار"، اور لورکال۔ وزیر ہند نے کہا : ۔ چند ہفتہ سے میرے اخبارات بھی دستیاب نہین ہوتے کرانیکل جاری ہے یا بند ہو چکا۔ اسکے متعلق مجھے انڈیا آفس سے کوئی اطلاع بہم نہین پہونچائی گئی۔ دفتر ہذا کے مہتمم صیغہ اشاعت کی جانب سے جواب ملا۔ یہ معاملہ مقامی حکومت کے ہاتھہ مین ہے اس کیلئے کہ کون سا اخبار بند ہوگیا جواب نہین دیا جاسکتا۔

مسٹر جمنالال بجاج گرفتار

مسٹر جمنالال بجاج کو واردھا پر گرفتار کر لیا گیا۔ دیگر اضلاع مین متعدد بنکون کو مطلع کر دیا ہے کہ کسی کو رقم نہ ادا کیجائے بعض بعض اصحاب کو حساب کتاب کی اجازت نہ دی جائے۔

گورنر بنگال پر حملہ کرنے والی لڑکی کا بیان

کلکتہ ۱۵ر فروری۔ آج اسپشل ٹریبونل کے سامنے مس بینا گورنر بنگال پر حملہ آور لڑکی کا مقدمہ پیش ہوا اس نے اپنے جرم کا اقبال کرتے ہوئے ایک تحریری بیان پڑھا میں نے گورنر بنگال پر اپنے ملک کی محبت میں فیر کیا۔ اس نے کہا کہ میں خیال کرتی ہوں کہ میرے لئے اس سے اچھا اور کچھ نہیں ہے کہ میں ملک کے لئے اپنی جان دیدوں۔ کیونکہ میرے نزدیک آج جو حالات پیدا ہو گئے ہیں وہ محض گورنمنٹ اسکی ذمہ دار ہے۔ مجھے اس معاملہ میں کوئی ذاتی پرخاش یا عداوت نہیں ہے۔ سر اسٹینلی گورنر بنگال ایک آدمی ہیں اور وہ میرے نزدیک اسی طرح ایک اچھے آدمی ہیں جس طرح خود میرا باپ لیڈی اسٹینلی بھی میری ماں کی طرح ایک اچھی عورت ہیں۔ لیکن گورنر بنگال کی حیثیت سے وہ اس نظام کی نمایندگی کر رہے ہیں جس نے میرے ملک کے لاکھوں آدمیوں کو بے چین کر رکھا ہے۔

آج سہ پہر کو تین بجے فیصلہ سنایا جائے گا۔

بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ اسپشل ٹریبونل نے ہائیکورٹ میں مس بینا داس کو نو سال قید سخت کی سزا دی لڑکی نے نہایت خاموشی کے ساتھ فیصلہ سنا۔ ٹریبونل نے متعدد واقعات پر روشنی ڈالی اور جرم کے سنگین ہونے پر تبصرہ کرتے ہوئے مندرجہ بالا سزا کا حکم دیا اور سفارش کی کہ مجرمہ کو جیل کے بی کلاس میں رکھا جائے۔

پنجاب کے چند ایڈیٹراں کی گرفتاری

لاہور ۱۶ر فروری۔ آج شام کو مہاشہ خوشحال چند خورسند ایڈیٹر ہندی روزانہ "ملاپ"، مسٹر گوری شنکر ساگر ایڈیٹر اردو روزانہ ملاپ مسٹر گپت نیت لالے ایڈیٹر اخبار بندے ماترم اور مسٹر دت مینجنگ ایڈیٹر فری پریس پنجاب۔ بہر ایک کو ایمرجنسی اختیارات کے آرڈیننس کی دفعہ ۲۵ کے ماتحت گرفتار کر لیے گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ گرفتاریاں اس خبر کی اشاعت کی بنا پر عمل میں آئی ہے جس میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ حکومت نے خان عبدالغفار خان کا مکان منہدم کر دیا ہے اور جسے فری پریس نے اخبارات کو بھیجا تھا حکومت اس خبر کو بالکل بے بنیاد قرار دیتی ہے

امرتسر ۱۷ر فروری۔ آج کی اطلاع مظہر ہے کہ ایڈیٹران اخبارات اکالی، اہلی، قومی درد۔ خالصہ سماچار اور سادھو سماچار بھی زیر دفعہ ۲۵۔ لاجنبی پادرمس آرڈیننس گرفتار کر لئے گئے۔ ہیں ان اخبارات نے بھی خاندان عبدالغفار خان کے مکان کے مسمار کئے جانے کی غلط خبر شایع کی تھی۔

لیگ اقوام کا جاپان کو پیغام

لندن ۱۷ر فروری۔ لیگ اقوام کی کمیٹی نے حکومت جاپان کے نام ایک پیغام روانہ کیا ہے جس میں اس سے درخواست کی گئی ہے بحیثیت ممبر لیگ اس کا فرض ہے لڑائی سے باز آو اور لیگ کے ذریعہ سب جھگڑے طے کرے۔

پنڈت کرشن کانت مالوی کو سزا

الہ آباد ۱۶ر فروری۔ پنڈت کرشن کانت مالوی ایڈیٹر "ابھودے" کو جو آجکل آرڈیننس کے ماتحت جیل میں قید ہیں اپنے اخبار میں باغیانہ نظمیں شایع کرنے کی بنا پر زیر دفعہ ۱۲۴ تعزیرات ہند ایک سال قید سخت اور ڈیڑھ سو روپیہ جرمانہ اور بصورت عدم ادائیگی جرمانہ مزید تین ماہ قید سخت کی سزا دی گئی ہے یہ سزائے قید آپ کی موجودہ قید کے بعد نہیں بلکہ اسی وقت سے شروع ہو گی۔

صوبجات متحدہ میں گرفتار ہونیوالوں کی تعداد

۱۵ر فروری معلوم ہوا ہے کہ اس وقت تک صوبجات متحدہ میں تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ میں ۳۴۴۴ اشخاص گرفتار ہوئے ہیں۔

گورنر بنگال کی جان کا صلہ

نئی دہلی ۱۶ر فروری۔ ملک معظم نے لفٹنٹ کرنل حسن سہروردی وائس چانسلر کلکتہ یونیورسٹی کو شجاعت اور دلیری کے اس عظیم الشان مظاہرہ پر جو انہوں نے گورنر بنگال کی جان بچانے میں دکھلائی سر کا خطاب عطا کیا ہے۔

جب آپ دوبارہ اپنے سوداگر پارچہ کے پاس جائیں۔ تو وائیلا کے بیشمار خوبصورت نمونہ جات کا ضرور ملاحظہ کریں۔ اس کی لبھاؤنی ملائمت اور اعلیٰ کو خود دیکھیں۔ وائیلا نہ سکڑنے والا نفیس ٹویل فلالین ہی وہ چیز ہے جس کی آپ کو مستورات کے اندرونی و بیرونی۔ ملائم اور آرام دہ کپڑوں کے لئے ضرورت ہے۔

وائیلا معمولی اقسام کے کپڑوں سے بہت زیادہ دیرپا ہے۔ اس واسطے پوشش میں نہایت باکفایت ہے اس کی ملائمت اور خوبصورتی کو متواتر دھلائی سے بھی کوئی ضرر نہیں پہنچتا۔ اور استعمال سے یہ خراب نہیں ہوتا اور موسمی تاثرات سے مرجھاتا بھی نہیں وائیلا پر دھوبی کی دھلائی بھی اثر انداز نہیں ہوتی کیونکہ یہ خوبصورت ہونیکے ساتھ ہی مضبوط بھی ہے

وائیلا ہی وہ کپڑا ہے جسے آپ کو تمام پر آسائش پارچات کیلئے استعمال کرنا چاہئے۔ بے شمار سادہ اور دھاریدار نمونے ہیں جنہیں سے انتخاب کیا جا سکتا ہے۔ وزن میں بھی ہلکے اور بھاری ہیں

وائیلا

نہ سکڑنے والا نفیس ٹویل فلالین

Viyella DAY NIGHT WEAR
Manufactured in Great Britain.
"Viyella" (Regd)
DOES NOT SHRINK
For Ladies', Gentlemen's and Children's Wear.

اصلی وائیلا کے لئے مذکورہ بالا شکل کے مطابق علیحدہ ہو سکنے والے لیبل وائیلا کا نام دیکھ لیا کیجئے جس پر یہ نشان نہ ہو اُسے ہرگز نہ خریدیئے

دبی زبان سے عمال ریاست کی بدحواسیونکا اعتراف

مڈلٹن کمیشن کی رپورٹ

جمون ۱۷ فروری گذشتہ ستمبر مین سرینگر-انت ناگ اور شوپیان مین فسادات ہوئے-ان کے اسباب کی تحقیقات کے لئے مسٹر مڈلٹن آئی-سی-ایس کی صدارت مین ایک کمیٹی مقرر کی گئی تھی-تحقیقات کے بعد اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ شایع کر دی ہے-جس کا خلاصہ درج ذیل ہے-

شوپیان مین آتشبازی ضروری تھی

شوپیان مین پولیس کے گولی چلانے کے واقعہ کے متعلق کمیٹی نے لکھا ہے-کہ شوپیان مین گولی چلانا ضروری اور مبنی بر انصاف تھا میسو بازار مین تھی-آتشبازی ضروری اور جائز تھی-اگرچہ غالبًا چند بلا امتیاز فائر ضرورت نہ رہنے کے بعد بھی کئے گئے-

جامع مسجد سرینگر مین آتشبازی ضروری تھی

جامع مسجد سرینگر مین جو آتشبازی کی گئی-وہ اس وجہ سے ضروری ہو گئی تھی-کہ فوج کا دستہ ایک خطرناک مشکل حالت مین تھا-لیکن اگر حکام وقت دہین موجود رہتے-اور مناسب کاروائیان کی جاتین-تو غالبًا طاقت استعمال کرنے کی ضرورت پیش نہ آتی-

انت ناگ مین بھی آتشبازی ضروری تھی

انت ناگ مین آتشبازی اس وجہ سے ضروری ہو گئی تھی-کہ وہان حکام نے سخت بد انتظامی کا ثبوت دیا-اور ایسا معلوم ہوتا ہے-کہ وہان ضرورت نہ رہنے کے بعد بھی گولیان چلائی گئین-

سری نگر مین فوجی قبضہ کے زمانہ مین جو واقعات ہوئے-ان کے متعلق مسٹر مڈلٹن رقم طراز ہین-کہ-مین نے افواہون کی تحقیقات کے لئے چند عینی شاہدون کے نام نوٹس جاری کئے تھے-لیکن مین نے ان طلبیدہ گواہون کے بیانات پر اکتفا کرنا مناسب نہ سمجھا-اور چند افواہون کے ماخذ معلوم کرنیکی کوشش کی-لیکن ہر ایک افواہ کے متعلق یہ معلوم ہوا-کہ لوگون کے بیانات ذاتی علم پر مبنی نہ تھے اور ان کی تائید مین کوئی قابل اعتماد شہادت نہ مل سکی مثلاً یہ افواہ مشہور تھی-کہ دو شخص سزائے تازیانہ دیئے جانے کے نتیجہ مین ہلاک ہو گئے-لوگ کہتے ہین-کہ اس واقعہ کے عینی شاہد موجود ہین-لیکن جب مین نے ان لوگون سے کہا-کہ عینی شاہدون کو بیان دینے کے لئے اپنے وہ کسی شخص کو نہ لا سکے چنانچہ مجھے یقین ہے-کہ یہ افسانہ بے بنیاد تھا مین نے اس واقعہ کا حوالہ اس وجہ سے دیا ہے کہ جو شہادتین قلم بند کی گئین-وہ ان افواہون سے متضاد تھین-جنھین تعلیم یافتہ جماعت کے اکثر افراد صحیح سمجھے ہین-

مجھے اطمینان ہے کہ عام طور پر شہادتین چھپائی نہین گئین اور مسلمانون نے کوشش کی ہے کہ کمیٹی کے روبرو اپنے تمام واقعات و حالات بیان کر دئے جائین-اس افواہ مین کوئی صداقت نہین-کہ مسلمانون کو مذہب اسلام کے خلاف نعرے لگانے کے لئے مجبور کیا گیا-شہادتون مین جن مختلف نعرون کا ذکر کیا گیا-ان کے خلاف گواہون کی قوت افتراع کی تعریف نہین کی جاسکتی-بلکہ ان کی راست گوئی پر حیرت آتا ہے-

اخبار "سٹیٹسمین" کے نامہ نگار اس کی اہلیہ اور دختر نے ریزیڈنٹ سے جن مظالم کا ذکر کیا ان کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر مڈلٹن نے تحریر کیا ہے-اگر کرنل جانس اور دیگر گواہان یہ باور کرنے مین حق بجانب ہین-کہ دلیرانہ مداخلت نہ کی جاتی تو غالبًا یہ واقعہ شدید ضرب یا ہلاکت پر منتج ہوتا-اسے مختص النواع قرار نہین دیا جا سکتا-اس مدت مین کسی واقعہ مین ضرب شدید پہونچنے کی اطلاع موصول نہین ہوئی جن مضروب اشخاص کا علاج ڈاکٹر کے کیا-ان مین سے کسی کی ہڈی نہین ٹوٹی تھی-اور کسی کو ضرب شدید نہین پہونچی تھی-مجھے یقین ہے کہ اگر اس قسم کا کوئی واقعہ ہوتا تو اسے ضرور ہی میرے علم مین لایا جاتا-عوام کو سزائے تازیانہ نہین دی گئی البتہ عام طور پر سزائے تازیانہ دو روز تک دی گئی تاکہ عوام اس سے عبرت حاصل کرین-بدقسمتی سے سزائے تازیانہ دو روز تک دی جاتی رہی-یہ سزا میدان نمایش مین دی جاتی تھی-اور سڑک سے نظر آتی تھی ایک سو اشخاص کو سزائے تازیانہ دی گئی-مین نے ان مقدمات کی مختصر سماعتون کی روداد کا مطالعہ کیا ہے-اور اس نتیجہ پر پہونچا ہون-کہ یہ سزائین بے بنیاد افواہون کی اشاعت کے انسداد اور اشتعال انگیز نعرون کے سد کئے کے لئے ضروری تھین جن سے فساد کے بڑھ جانے کا خطرہ تھا-

انت ناگ اور شوپیان کے بیان کردہ پولیس اور فوج کے مظالم کے متعلق مسٹر مڈلٹن تحریر کرتے ہین-کہ افواہون بے سر و پا اور بے بنیاد ہین-مین یقین نہین کرتا کہ مسلمانون کو ان کے مذہب کے خلاف نعرے لگانے پر مجبور کیا گیا-

مظالم کی افواہون کو بے بنیاد بتاتے ہوئے مسٹر مڈلٹن اس کی مذمت کرتے ہین-کہ پولیس اور فوج گزرتے وقت عوام تنظیم کے لئے کھڑے ہو جانے پر مجبور کئے جاتے تھے-اور اگر کوئی توقف کرتا تھا-تو اسے زد و کوب کیا جاتا تھا

اسباب فسادات کے متعلق مسٹر مڈلٹن کی رائے یہ ہے-کہ ۲۶ اگست کو سرینگر کے لیڈرون اور وزیر اعظم کے درمیان سمجھوتا ہوا-لیکن چندروز کے اندر ہی اندر یہ پروپیگنڈا شروع ہو گیا-کہ اس سمجھوتہ کی شرائط کو حکام نے ملحوظ نہین رکھا-

شہادت کے دوران مین اس کی خلاف ورزی کے دو واقعات ہی میرے سامنے لائے گئے ہین-لیکن وہ بے بنیاد ہین-اور اسیطرح ممکن ہے دوسرے بیان کہ واقعات بھی مفروضہ ہی ہون-ایسی تقادیر جن مین حکومت پر بددیانتی کا الزام لگایا گیا تھا-بذات خود معاہدے کی خلاف ورزی تھی-اور حکومت کو تشدد کے سوا کوئی چارہ بھی نہ تھا ایسا منظم پراپگنڈا کوئی حکومت برداشت نہین کر سکتی تھی-ورنہ اس کا وقار خطرے مین پڑ جائے گا-

شوپیان مین فساد کا باعث وہ غیر ذمہ دار مسلمان تھے-جنہون نے مقامی حکام کو سازش کرنے کا ملزم ٹھہرایا-اس طرح سے انہون نے مسلمانون کو تشدد پر آمادہ کیا-مسٹر مڈلٹن نے اس کے متعلق لکھا ہے-کہ فسادات بے بنیاد شکوک کی بنا پر رونما ہوئے-اور مسلمانون کی طرف سے اقلیتون کے لئے خطرہ تھا-جن کے متعلق خطرے کا الزام لگایا جاتا ہے مسلمانون نے کوتوالی پر حملہ کیا-جس سے ایک افسر پولیس ہلاک ہو گیا-اس حملہ کے لئے کوئی سند جواز نہ تھی-چنانچہ ان کے دماغ کے لئے جو اقدامات کئے گئے وہ جائز تھے-اور حالات کو بہت اچھی طرح قابو مین لے لیا گیا-

تمام گواہون کی تعداد ۳۸۴ ہے ان اکثریت نے مختلف اشخاص کو اپنا نمایندہ بتایا-اس کارروائی کے دوران مین وہ آخر تک حصہ لیتے رہے مسلمانون کی طرف سے جو شہادت پیش کی گئی اس کے متعلق وہ لکھتے ہین-کہ وہ بالکل جعلی اور سفید جھوٹ ہے-اور اگرچہ متعدد اشخاص نے اسکی تائید کی ہے-لیکن انہون نے حد درجہ مبالغہ کیا ہے شوپیان مین جو گواہیان لی گئین ان کے متعلق مسٹر مڈلٹن نے سخت الفاظ لکھے ہین-کہ وہ شہادت حقیقی یا جعلی شکوک کی پیدا کردہ ہے-اور ان الزامات کے ثبوت مین جو شہادت پیش کی گئی-وہ جھوٹی ہے-آپ نے مثال کے طور پر شہادتون مین سے بہت سے حصص نقل کئے ہین-ایک گواہ نے بیان کیا-کہ اس نے اپنے دو بچون کو ۲۵ دسمبر کے دن فائر کی آواز سے بے ہوش پایا اور وہ ۴۸ گھنٹون تک بے ہوش پڑے رہے اسنے بیان کیا ہے-کہ میری بیوی بچون کو گھر چھوڑ کر اپنے میکے چلی گئی تھی-جبکہ بچے بے ہوش تھے-دیہاتون کے الزامات بے بنیاد ہین-اور ان مین بہت مبالغہ ہے-جہان اتنا مبالغہ ہو وہان اصلیت کا پتہ چلانا مشکل ہو جاتا ہے-

معلوم ہوتا ہے-کہ یہ تمام الزامات عاید کرنے سے ان کا مقصد یہ تھا-کہ جتنی کیچڑ ہو سکے پھینکو آخر کچھ تو کسی پر پڑے گی-

باقی صفحہ (۳) کالم ۳ کے نیچے

اپنے روپیہ کو اپنے ہی ملک مین صرف کیجئے
اور ہندوستان کے بنے ہوئے اونی کپڑے
خریدیئے ایسا کرنے سے آپکے ہموطن
بھائیون کو روزگار حاصل ہوگا

یہ کپڑے دھاریوال.
مین بنائے جاتے ہین

اون کی کتائی سے لیکر کپڑون کی.
بنائی-رنگائی اور ان کی مکمل تیاری
کا کام ہندوستانی ہی کرتے ہین

مقامی ایجنٹ :-
امپریل ایجنسی جنرل گنج کانپور

فہرست اور نمونے میل آرڈر ڈپارٹمنٹ نمبر ۱۸ سے مفت طلب کیجئے
دی نیو ایجرٹن اولن ملس
دھاریوال
پنجاب

یو۔پی لیجسلیٹو کونسل

۱۹ر فروری آج ٹھیک ۱۱ بجے یو۔پی کونسل کا جلسہ ہوا اور صرف دو گھنٹہ کے لئے جلسہ کی کارروائی ہوئی۔ آج کے پروگرام کی خاص چیز یو.پی کے غنڈہ بل پر بحث و مباحثہ تھا۔ لیکن رائے راجیشور بلی صاحب نے یہ اعتراض کیا کہ سلکٹ کمیٹی سے پاس ہو کر یہ بل ۱۵ر فروری ۱۹۳۲ء کو غیر معمولی گزٹ میں شایع ہوا اور آج ممبران کے سامنے پیش ہوا چنانچہ انکو اس بل کے بارے میں کوئی رائے قائم کرنے کا موقع نہیں ملا۔ چنانچہ اس مباحثہ کیلئے کونسل ۲۲ر فروری کے لئے ملتوی کی گئی۔

اجلاس شروع ہوتے ہی سر پیڈرے چیرمین بتیل کے لئے تجویز ہوئے۔ خان بہادر حافظ ہدایت حسین یو۔پی ایڈوائزری کمیٹی۔ ای۔ آئی ریلوے کے غیر سرکاری ممبر منتخب ہوئے۔ مسٹر ظہور احمد دجوتی پرشاد اودیدمصیا بورڈ آف پبلک ہیلتھ کی نمائندگی کے لئے منتخب ہوئے۔ کمایوں ڈویژن کے سلسلہ میں کئی بل پیش کئے گئے جو سلکٹ کمیٹی میں بھیجدئے گئے۔

مسٹر ایف۔ کمنگ۔ مسٹر ٹیکارام۔ مسٹر ساٹھے ڈائرکٹر انڈسٹریز نے بحیثیت جدید ممبران کے حلف وفاداری لیا۔

کونسل کا یہ اجلاس جدید مالیہ سال کا دوسرا سشن ہے غیر سرکاری ممبران کے مقابلہ میں سرکاری ممبران زیادہ تعداد میں تھے۔

۲۰ر فروری ۱۹۳۲ء۔ آج بجٹ کونسل سشن کی دوسری میٹنگ کونسل چیمبر میں ۱۰½ بجے سے شروع ہوئی۔ مسٹر جے۔ ایل سائٹے آئی۔ سی۔ ایس نے حلف وفاداری لیا اس کے بعد ممبران کے سوالات کا وزراء نے جوابات دئے آنریبل فنانس ممبر نے اس کے بعد ۱۹۳۲-۳۳ء کا بجٹ پیش کیا۔ اور اس سلسلہ میں انھوں نے اپنی ایک طویل رپورٹ پڑھی جس میں کہ بجٹ کی تفصیل درج تھی۔

رائے صاحب۔ لالہ انند سروپ و مسٹر اے۔ احمد شاہ نہ موجود ہونے کے باعث پریسیڈنٹ صاحب نے کونسل کی میٹنگ کو ملتوی کر دیا کیونکہ آج کے ایجنڈا پر انہیں دو معزز ممبران کے بل پیش ہونے والے تھے۔ رائے صاحب شمالی ہندوستان کی نہروں کا قانون ۱۸۷۳ء میں کچھ ترمیم چاہتے ہیں اور مسٹر شاہ کو یہ تحریک کرنی تھی کہ چھوٹے بچوں کے جرائم کے سلسلہ میں ایسے ہی عدالتیں قائم کیجائیں۔ جیسا کہ بنگال۔ بمبئی۔ مدراس پریسیڈنسی میں قائم ہیں۔

۲۲ر فروری ۱۹۳۲ء۔ آج کونسل کا اجلاس ۱۰½ بجے شروع ہوا کورٹ آف وارڈس کے متعلق چودھری محمد علی صاحب ایم ایل۔ سی کا وہ رزولیوشن پاس کیا گیا جو پچھلے سال کونسل کے خاتمہ پر پیش کی گئی تھی۔ کہ کورٹ آف وارڈس میں کچھ ترمیم کیجائے جو یکسر کمیٹی کی سفارشات کے مطابق ہو ن چنانچہ اس کو پاس کیا گیا۔ غنڈہ بل پر بحث و مباحثہ نہیں کیا جاسکا۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۴۳۲

بعدالت مال ڈیراپور مقام ڈیراپور ضلع کانپور

ٹھاکر بشمبر سنگھ مدعی بنام کنور بہادر وغیرہ مدعا علیہ

بنام کنور بہادر ولد جھیدی لال و لچھمن پرشاد و رام سروپ پسران سیتارام کایستھ کاشتکار دخیل کار گجنری پرگنہ ڈیراپور۔

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲ر ماہ مارچ ۱۹۳۲ء بوقت دس بجے دن بمقام ڈیراپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بنائے اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

یہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۶ر ماہ فروری ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت دستخط حاکم عدالت

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۶۵۸

بعدالت مال ڈیراپور مقام ڈیراپور ضلع کانپور

ٹھاکر بشمبر سنگھ مدعی

بنام مسماۃ دولاری کنور زوجہ جیت سنگھ ٹھاکر ساکن ندہیا پرگنہ بلہور ضلع کانپور۔

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲ر ماہ مارچ ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام ڈیراپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بنا اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

یہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۶ر ماہ فروری ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت دستخط حاکم عدالت

بحکم جناب بابو بشمبر پرشاد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر ڈیراپور ضلع کانپور۔

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹۷ ایکٹ ۳ ۱۹۲۶ء ممالک مغربی شمالی

بعدالت مال مقام اکبرپور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۹۵۵

چونکہ بمقدمہ نالش بابو جھنگن لعل نمبردار موضع گھولیا پرگنہ اکبرپور بنام تم درگا ولد بلدیو قوم اہیر ساکن کریا پرگنہ بلہور دکاشتکار موضع گھولیا کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا۔ لگان بابت ربیع ۱۳۳۶ف و ۱۳۳۷ف فصلی بتاریخ ۱۷ر نومبر ۱۹۳۱ء صادر ہوئی اور مبلغ ۵۶/۸ جو از روے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں ان کی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۴۰	۷	
خرچہ نالش			
سود بابت زر اصل و خرچہ نالش	۲		
خرچہ اجراء ڈگری	۱۴	۱	
میزان	۵۶	۸	

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے۔ لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم درگا اہیر مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ۵۶/۸ جو از روے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کئے جاؤ۔

تفصیل اراضی

پرگنہ اکبرپور موضع گھولیا محال بابو جھنگن لال

نمبر کھیت ۴۶۹	رقبہ کھیت کا
۴۶۹	۹/۱ر
۵۵۶	۱۲ ی
۵۹۲	۱۹/۱
۵۹۶	۶/۱ی
۴ قطعہ	۵ی

مہر عدالت دستخط حاکم عدالت

بقیہ صفحہ (۵)

اسی طرح جامع مسجد کی ذیل میں مسلم رہنماؤں پر بے دی گئی ہے جو اپنے ہجوم کو قابو میں نہ رکھنے کے لئے غیر حاضر تھے۔ اگر وہ موقعہ پر حاضر رہتے تو شاید فوج کے گولی چلانے کی نوبت نہ پہونچتی۔ حکام بھی اس مذمت سے نہیں بچ سکے۔ چنانچہ سرینگر میں افواج کے مناسب جگہ پر مقرر نہ کرنے اور عملی کارروائی سے ہاتھ روکے رکھنے پر انہیں مطعون کیا گیا ہے۔ اننت ناگ کے حکام کو اپنی داری محسوس نہ کرنے پر ملامت کی گئی ہے۔ اور ہجوم کو منتشر کرنے میں جو انہوں نے بزدلی کا اظہار کیا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ اس وقت ان کے ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے تھے۔

سرینگر کے فسادات کے متعلق آخر میں لکھا ہے۔ کہ اگرچہ یہ ایجیٹیشن مسلمانوں کی طرف سے حکومت کے خلاف تھی لیکن وہ کسی خاص فرقے یا قوم کے خلاف نہ تھی۔

مسلم کانفرنس کو شکست کر دیا جائے

نئی دہلی ۱۶ر فروری۔ اسمبلی کے دس مسلم ارکان نے جن میں ڈاکٹر ضیاالدین۔ کپتان شیر محمد خان آف ڈیلی اور مسٹر یامین خان آنریبل تھے بھی شامل ہیں آل انڈیا مسلم کانفرنس کے شکست کئے جانے کیلئے ایک اپیل شایع کی ہے۔ ان لوگوں کی رائے ہے کہ کانفرنس کو آل انڈیا مسلم لیگ میں ملا دیا جانا چاہئے۔

معاملات کشمیر اور ریاست بھوپال

نئی دہلی ۱۶ر فروری۔ پبلٹی افسر ریاست بھوپال کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ اخبارات کے بعض بیانات سے چونکہ غلط فہمی پیدا ہونیکا اندیشہ ہے اس لئے ہز ہائی نس نواب صاحب بھوپال یہ اعلان کر دینا چاہتے ہیں کہ اگرچہ وہ معاملات کشمیر کے اطمینان بخش طور پر طے پاجانے کے خواہشمند ہیں تاہم ہز ہائنس نہ تو چانسلر ایوان۔ والیان ریاست کی حیثیت سے اور نہ ذاتی طور پر اس معاملہ میں صلح کرانے کیلئے مداخلت کرنا چاہتے ہیں۔

چینی جنرل کا رپورٹر کو بیان

لندن ۱۹ فروری حکومت چین نے جاپان کا الٹی میٹم مسترد کر دیا چینی وزیر خارجہ نے رپورٹر کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ چینی سپاہی زندگی سے موت کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔ بجائے اسکے کہ وہ جاپان کا الٹی میٹم منظور کریں جنرل فان کے طرز عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ چینی جنگ کرنے کو تیار ہیں اور آخر تک لڑنا چاہتے ہیں۔

چاپائی اور دوسونگ کے علاقوں میں بحالت موجودہ خاموشی ہے اگرچہ زبردست فوجی نقل وحرکت بدستور جاری ہے گذشتہ شب رقبہ غیر جانبداری میں بھی چند گولے آن کر گرے۔

ایوان تاجران کا احتجاج

بمبئی ۲۰ فروری۔ انڈین مرچنٹس چیمبر نے کاؤس جی جہانگیر ہال میں ایک جلسہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس میں آرڈیننسوں کے خلاف احتجاج کیا جائے گا اور حکومت کے اس کمیونک کی مذمت کی جائے گی جس میں چیمبر کے سکریٹری کو عام جلسہ کرنے سے روکا گیا ہے۔

اس ہفتہ میں ۱۱۷ لاکھ کا سونا باہر گیا

بمبئی۔ ۲۰ فروری۔ اس ہفتہ کی جملہ برآمد طلا ر ۱۱۷ لاکھ روپیہ کی ہوئی اس سے پہلے ہفتہ میں ۱۰۳ لاکھ کی برآمد ہوئی تھی۔

بمبئی کے ذریعہ سونے کی برآمد میں کمی ہو گئی ہے

ہندوستان کی ہوائی ڈاک

کراچی ۲۰ فروری۔ محکمہ ڈاک وتار کے شعبہ پرواز کی سالانہ روئداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۹۳۰-۳۱ء میں کراچی سے ۵۲ ہوائی جہاز کے جہاز بیرہند گئے۔ اور ۵۰ جہاز ممالک غیر کی ڈاک لیکر کراچی آئے آنے والی ڈاک کا وزن ۱۵۱۷۷ پونڈ تھا۔ اور جانے والی ڈاک کا وزن ۲۷۹۳۴ پونڈ تھا۔ سابق سال میں آنے والی ڈاک کا وزن ۲۰۳۹۲ پونڈ اور جانے والی ڈاک کا وزن ۲۶،۷۴۶ پونڈ تھا۔

ہوائی ڈاک کے ذریعہ ۲،۰۰،۰۰۰ اشیاء مغرب روانہ کی گئیں۔ ہوائی جہاز چھ مرتبہ ایک یوم کی تاخیر سے اور تین مرتبہ دو یوم کی تاخیر سے پہونچے۔ ایک مرتبہ ہندوستانی ہوائی ڈاک کا جہاز مغرب جاتے ہوئے برباد ہو گیا۔ لیکن ہوائی ڈاک بچالی گئی۔

ریاست کشمیر کا جدید انگریز وزیر اعظم

نئی دہلی ۱۸ فروری پبلسٹی افسر ریاست کشمیر کی اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ راجہ ہری کشن کول کی جگہ لفٹننٹ کرنل ایس۔ جے ڈی کالون کی خدمات حکومت ہند سے مستعار لی گئی ہیں جس کی درخواست مہاراجہ کشمیر نے کی تھی اور حکومت ہند اسپر رضامند ہو گئی تھی۔

لفٹننٹ کرنل ایلیٹ جیمس ڈاول کالون آئی۔ اے کی عمر ۴۴ برس کی ہے۔ آپ ۱۹۰۷ء میں ہندوستان میں ملازم ہوئے ۱۹۰۹ء تک ۴۹ ۴۴ فوجی خدمات انجام دیں۔ اس کے بعد حیدرآباد میں ریذیڈنٹ کے پرسنل اسسٹنٹ مقرر ہوئے تھے۔ ۱۹۱۴ء میں آپ حکومت ہند کے محکمہ سیاست میں منتقل کر دیے گئے اور آپ ۱۹۱۵ء میں سنٹرل انڈیا کے گورنر جنرل کے ایجنٹ بنا دیے گئے۔ ۶ سال کے بعد آپ بگھیلکھنڈ میں پولیٹیکل ایجنٹ ہوئے۔ ۱۹۲۴ء میں مہاراجہ ریوا کے خارجی سکریٹری رہے۔ اپریل ۱۹۳۰ء میں ریاست گوالیار کے عارضی ریذیڈنٹ رہے اور مشرقی راجپوتانہ کی ریاستوں کے ایجنٹ کے فرائض بھی انجام دیتے رہے اور اس آسامی پر مستقل ہو گئے ۱۹۳۲ء میں آپ کی خدمات ریاست کشمیر کے لئے مستعار لے لی گئیں۔

علیحدہ برما کا دستور اساسی منظور کر لیا گیا

رنگون ۲۰ فروری۔ اکی مجلس آئین ساز میں دو دن تک وزیر اعظم کے اعلان پر بحث ہوئی اور بالآخر مسٹر یوبا پائی کی ترمیم والا مسودہ قانون منظور کر لیا گیا جسمیں تحریر ہے کہ گو وزیر اعظم کا اعلان کچھ بہت زیادہ ہمت افزا نہیں مگر اسے علیحدہ شدہ برما کے دستور کا سنگ بنیاد سمجھتا ہے۔ وزیر اعظم نے برما کے دستور اساسی کا جو خاکہ دیا تھا۔ اسپر کئی اعتراض کئے گئے۔ متعدد مقرروں نے کہا کہ ریاست ہائے شان اور دیگر برمی پسماندہ ریاستوں کو جداگانہ دستور دئے جائیں اور انہیں اس نظام میں نہ باندھا جائے۔ مقررین کی اکثریت وزیر اعظم کے بیان کردہ دستور کے قبول کرنے کی حامی تھی۔ مسٹر ایم رفیع نے دستور کی تفصیلات بیان کیں۔ اور اسے برما کی تاریخ میں ایک نہایت اہم اضافہ نہ بتایا۔

محکمہ ڈاک وتار کی آمدنی میں ۳۹ لاکھ روپیہ کا خسارہ

عام کساد بازاری کا اثر ۱۹۳۰-۳۱ء کی رپورٹ

دہلی ۲۰ فروری۔ محکمہ ڈاک وتار کی سالانہ رپورٹ بابت سال ۱۹۳۰-۳۱ء سے ظاہر ہوتا ہے کہ اخراجات میں تقریباً ۲۲ لاکھ روپیہ کا اضافہ اور آمدنی میں ۳۹ لاکھ کی کمی ہوئی۔ خسارہ کا سبب عام کساد بازاری اور تجارتی اداروں کی اقتصادی پستی بتایا جاتا ہے۔

پریس مشاورتی کمیٹی کا دوبارہ قیام

نئی دہلی ۲۰ فروری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ۱۹۲۹ء میں مسٹر وی جے پٹیل (جو اس زمانے میں اسمبلی کے صدر تھے) نے ایک پریس مشاورتی کمیٹی مقرر کی تھی جس کے طریق کار کے متعلق جملہ تفصیلات ایک سرکاری اعلان میں کر دی گئی تھیں۔ مذکورہ کمیٹی کو انہیں مقاصد کے لئے دوبارہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جو سر ایڈورڈ ٹیک (صدر) مسٹر آرتھر مور ایم۔ ایل۔ سی۔ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد۔ مسٹر آر۔ ایس سرما۔ ایم۔ ایل۔ اے مسٹر یو این سین مسٹر لے ایچ برٹا اور مسٹر درگا داس پر مشتمل ہو گی۔

گورنر جنرل گوا کا حکم

بمبئی ۲۰ فروری "ٹائمز آف انڈیا" کا اسپیشل نامہ نگار گوا۔ پرتگالی ہندوستان سے اطلاع دیتا ہے کہ وہاں کے گورنر جنرل نے سول نافرمانی میں کسی قسم کا حصہ لینا وہاں کے لوگوں کے لئے ممنوع قرار دیا ہے۔ یہ بھی حکم جاری کر دیا ہے کہ کوئی ہندوستانی جو سول نافرمانی کا حامی ہو حدود گوا میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ مہاتما گاندھی کے پیرووں کا داخلہ بھی ممنوع ہو گیا ہے۔ لیکن نوجوان پارٹی ان احکام کے خلاف پروٹسٹ کر رہی ہے۔ گورنر جنرل نے جواب دیا ہے کہ جو لوگ گوا میں رہتے ہیں وہ پرتگالی ہیں اسلئے انھیں برطانوی ہندوستان کی تحریکوں میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دیجائے گی۔

اخباروں کے ایڈیٹروں کو نوٹس

سیاسی قیدیوں کی تصاویر شائع نہ کرو

بمبئی ۲۰ فروری۔ ورناکیولر اخبارات بشمول "بمبئی سماچار"، اور "سانجھ ورتمان"، کو ایمرجنسی پاورس آرڈیننس کے ماتحت حکومت بمبئی کی جانب سے یہ نوٹس دیا گیا ہے کہ وہ ان لوگوں کی جو سول نافرمانی کے سلسلہ میں گرفتار کئے گئے ہوں تصویریں اور تقریریں شائع نہ کریں۔

کانگریس کے خلاف پروپیگنڈا

الہ آباد ۱۵ فروری۔ سنا جاتا ہے کہ صوبہ متحدہ کی حکومت ایک نئی تجویز پر غور کر رہی ہے جس کے ذریعہ دیہاتوں میں کے کانگریس کے خلاف پروپیگنڈا کیا جائے گا اس سلسلہ میں قسمتوں کے کمشنر۔ کلکٹر۔ ڈسٹرکٹ بورڈ اور دیگر سرکاری و نیم سرکاری افسروں سے مدد ملی جائیگی

کانگریس کا روپیہ ضبط کر لیا گیا

کراچی ۲۰ فروری۔ حکومت بمبئی نے کانگریس کی رقم تعدادی ۲۰۵۳ روپیہ ۲ آنہ جو کراچی کانگریس کی مجلس انتظامیہ کے نام سے سنٹرل بنک پنجاب۔ نیشنل بنک اور سندھ سنٹرل کوآپریٹو بنک میں جمع تھا ضبط کر لیا ہے۔

لڑکے کے جرم کیلئے باپ کو سزا

کلکتہ ۲۰ فروری۔ مسٹر ہیمراج مدلیر کو جو اپنے تیرہ سالہ لڑکے کا پچاس روپیہ جرمانہ ادا نہ کر سکے تھے جو رابگان کے فرتھ پریسیڈنسی مجسٹریٹ نے چھ ہفتہ قید سخت کی سزا کا حکم دیا ہے۔

جدید صدر کانگریس کو نوٹس

کلکتہ ۲۰ فروری۔ مولانا ابوالکلام آزاد ایڈیٹر میں کلکتہ کارپوریشن کو جنھیں سردار سردول سنگھ کولیشر نے اپنی گرفتاری کے بعد کانگریس کا صدر نامزد کیا ہے۔ یہ نوٹس دیا ہے کہ وہ ایک مہینہ تک سول نافرمانی کی تحریک میں حصہ نہ لیں۔

LAL-IMLI
PURE WOOL
بُننے کے اُونی دھاگے

لال املی کے اُونی دھاگوں کے لئے ذمہ لیا جاتا ہے کہ یہ سو فیصدی خالص اُونی ہیں ان کو ہندوستانی کاریگر کانپور میں بناتے ہیں یہ چار اونس کے گولوں میں فوراً استعمال کیلئے تیار رہتے ہیں۔ ان کے بُنے ہوئے کپڑے دُھلنے میں بہترین اور پہننے میں خوشنما معلوم ہوتے ہیں

مکسچر	تین روپیہ چار آنہ	فی پونڈ
مجیٹھی	تین روپیہ	فی پونڈ
سفید	دو روپیہ بارہ آنہ	فی پونڈ

اس درخت کا نشان دیکھ لیجئے

ہندوستان میں بنائے جاتے ہیں

مقامی ایجنٹ

مسرز چرنجی لال درگا داس
مسٹن روڈ کانپور

مفت نمونوں کیلئے ڈپارٹمنٹ نمبر ۸ کو لکھئے

دی کانپور اولن ملز
کانپور

462

آپکے چہرہ کی بے رونقی پاؤڈر سے دور نہوگی

چہرہ پر کتنا ہی پاوڈر لگایا جاوے لیکن رونق نہیں آسکتی۔ چہرہ پر رونق اور خوبصورت کرنے کیلئے صاف خون وصاف منی کی ضرورت ہے۔ اس لئے آتنک نگرہ گولیاں کا استعمال کریں۔ یہ گولیاں قبض۔ بدہضمی۔ خون اور منی کی خرابی وکمی۔ جریان۔ احتلام رقت منی وغیرہ کو دور کرکے جسم کو خون ومنی سے پُر کرکے لطف زندگی عطا کرتی ہیں۔ چہرہ پُر رونق اور بشاش ہوجائیگا جو ہزار دل من پاوڈر سے بھی ممکن نہیں قیمت فی ڈبیہ صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ کی چار روپیہ علاوہ محصول۔

بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا ہونیوالی بیرونی نقائص کو صرف دو ہفتہ میں نابود کرکے پوری مردمی حاصل کرنے کیلئے ایک شیشی طلاء واجی کرن کا استعمال کریں۔ قیمت فی شیشی صرف پانچ روپیہ ؀

مزید آگاہی کے لئے ۹۲ صفحات کی کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرماویں۔

ویدشاستری، جام نگر، کاٹھیاوار

لوکل ایجنٹ:۔ مسرس عبدالکریم اینڈ سنس، مسٹن روڈ۔ کانپور

منعقدہ استار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ سنہ ۱۸۹۴ء

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن

"پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے بے مثل موجد"

REGD. **"پشٹینا"**

(مقوی باہ کی گولیاں)

اس مقوی دوا کے استعمال سے معمولی کمزوری۔ نامردی۔ جریان۔ ہاتھ پیروں کا کانپنا۔ حول دل وحافظہ کی کمی اور تکان وغیرہ رفع ہوتی ہے۔ دوران استعمال دوا گاہے گاہے ہماری تیار کردہ "جلابن" جلاب کی گولی سے معدہ صاف کرلینا ضروری ہے۔ قیمت دو ہفتوں کی خوراک تیس گولیوں کی ایک روپیہ دو آنہ ؏۔ قیمت جلابن بارہ گولیوں کی شیشی دس آنہ۔ محصول ہر دو شیشی سات آنہ
قیمت نمونہ پشٹینا ۳۔ نمونہ جلابن ۲ر

REGD. **کیشراج تیل**

(سر میں لگانے کے تیلوں کا بادشاہ)

یہ خوشبودار تیل بالوں کی جڑوں کو مضبوط اور دماغ کی خشکی دور کرکے تروتازہ رکھتا ہے۔ یہ اُن مفید اجزا سے مرکب تیار کیا گیا ہے جو دماغ وآنکھوں کے لئے نہایت مفید ہیں اس کی خوشبو دیرپا اور نہایت دل پسند ہے اسمیں وہائٹ آئیل وغیرہ کوئی مضر صحت چیز شامل نہیں ہے قیمت فی شیشی ۱۲ر محصول دس آنہ ۱۰ر قیمت نمونہ ۳ر

نوٹ نمبر ۱: ہمارے یہاں کی آیورویدک دواؤں کی فہرست چھپکر تیار ہوگئی ہے۔ طلب کرنے پر مفت روانہ ہوگی۔ عام خریداروں کو نمونے صرف ہمارے ایجنٹوں ہی سے مل سکتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۲: ہماری دوائیں ہر جگہ دوافروشوں اور دوکانداروں کے یہاں ملتی ہیں۔ ڈاک محصول بہت بڑھ گیا ہے۔ اس سے بچنے کے لئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدئیے۔

(صیغہ نمبر ۷۵) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

کانسٹبلوں نے کام کرنیسے انکار کردیا

نئی، ار فروری۔ پندرہ پولیس کانسٹبلوں نے دن بھر اسمبلی میں پہرہ دینے کے بعد لیجسلیٹو لاج کی لاج پارٹی میں پہرہ دینے سے اس بنا پر انکار کردیا کہ وہ ۸ گھنٹے کام کرچکے اور پولیس سروس کے قوانین کے بموجب ان کو آٹھ گھنٹے سے زیادہ کام کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ اس حکم عدولی کے سلسلہ میں تحقیقات جاری ہے۔

برہما کونسل میں حکومت کی شکست

رنگون، ار فروری۔ آج حکومت کو موجودہ اجلاس کے دوران میں دوسری مرتبہ شکست ہوئی۔ ایک غیر سرکاری تجویز جس میں حکومت سے درخواست کی گئی تھی کہ رنگون میں چارسوت بنانے کے کارخانے کھولے جائیں اور اس میں عوام کو سوت بنانا سکھلایا جائے۔ حکومت کی شدید مخالفت کے باوجود رایوں کی زیادتی سے منظور ہوگئی۔

مرض دمہ سوالس اور کھانسی کے لئے

سوالش کاساری اولیہ

دمہ کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ درد سینہ۔ بلغم کا گرنا۔ سردی۔ درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کے استعمال سے نابود ہوکر بدن تندرست وتوانا ہوجاتا ہے قیمت ۲۰ تولہ کی ڈبیہ ایک کی ؏

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کے لئے امرت سمان ہے۔ حیض کی کمی بیشی بے قاعدگی دور کرکے حیض باقاعدہ لاتا ہے۔ پیٹھ کا درد ہاتھ پیر کی اینٹھن اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کرکے بدن کو تندرست بناتا ہے قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو ؏

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ۔ ۳۹۳ کالبا دیوی روڈ لکھنؤ ایجنٹ۔ نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج کانپور ایجنٹ۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چوراستہ۔ الہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک دہلی ایجنٹ۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک آگرہ ایجنٹ۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

بحکم جناب مولوی سید محمد منیر صاحب بارسٹر ایٹ لا جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳۳۵۰ سنہ ۱۹۳۱ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور ضلع کانپور

پنڈت جمنا چرن ولد پنڈت ملدیو پرشاد برہمن الستھی ساکن موضع بنیر ہر پرگنہ گھاٹم پور مدعی

بنام بینی دھر

بینی دھر ولد بابو رام بنیا ساکن حال موضع کلولی تیر بر مکان میکوہر کا رہ پرگنہ ہمیرپور منصفی وضلع ہمیرپور مدعا علیہ

ہرگاہ کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ۱۹۴ للعہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۹ ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۲ء وقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اسم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کر جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۹ ماہ فروری سنہ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا۔

بحکم آر۔ پی۔ شرما
منصرم
مہر عدالت

مولانا شوکت علی سے نہیں ملنا چاہتے

نئی دہلی ۱۷ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ مولانا شوکت علی نے ڈاکٹر انصاری اور مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری صدر مجلس احرار کو جیل میں خط لکھے تھے کہ وہ ان سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں لیکن ڈاکٹر انصاری نے مولانا سے ملنے سے انکار کردیا۔

بمبئی حکومت کا بجٹ میں ۳۷ لاکھ کی کمی،

بمبئی ۱۷ فروری۔ آج بمبئی کونسل کے بجٹ سشن کا افتتاح گورنر کی تقریر سے ہوا گورنر کی تقریر کے بعد سر جی۔ بی۔ پردھان فنانس ممبر نے بجٹ کی افتتاحی تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ حکومت کے بجٹ میں ۳۷ لاکھ روپیہ کی کمی ہے۔

ایڈیٹر پرتاپ کی گرفتاری

لاہور ۱۷ فروری۔ مسٹر نانک چند ناز ایڈیٹر پرتاپ آج صبح گرفتار کرلئے گئے اور ایڈیٹر ویر بھارت کے نام بھی وارنٹ نکلا ہے جسکی بنا خان عبد اللہ خان کا مکان مسمار کردینے والی خبر ہے۔

گاندھی آشرم کی چیزوں کا نیلام

احمدآباد ۱۷ فروری۔ آج معاملتدار کے دفتر میں مہاتما گاندھی کے آشرم سے ضبط کی ہوئی چیزوں کا نیلام ہوا۔ یہ ضبطی لگان نہ ادا کرنے کے باعث ہوئی تھی۔

مہاراجہ بنارس کی گدی نشینی

بنارس ۱۷ فروری۔ آج ہز ایکسلینسی سر مالکم ہیلی گورنر صوبہ متحدہ نے ہز ہائینس مہاراجہ ادت نارائن سنگھ مہاراجہ بنارس کی رسم گدی نشینی ادا کی۔

THE SADAQAT CAWNPORE Rd: No. A, 1424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے　　زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
(احسن سہمی)

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

کانپور

قیمت
ممالک غیر سے سالانہ ...... ؎۸ ؍
ششماہی ... ؎۴ ؍
سہ ماہی .. ؎۲ ؍
سالانہ ...... ؎۳ ؍
ششماہی ...... ؎۲ ؍
سہ ماہی ...... ؎۱ ؍
فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۵ | کانپور، چہار شنبہ ۲ مارچ ۱۹۳۲ء مطابق ۲۳ شوال المکرم ۱۳۵۰ھ | نمبر ۹

حشرِ جذبات

(سحر طراز حضرت ثاقب کانپوری)

ایسا وارفتہ کیا جلوۂ یکتائی نے　　کردیا محو مجھے خود ترے شیدائی نے
ابھی دیکھا بھی نہ تھا چشمِ تماشائی نے　　طور کو پھونک دیا شعلۂ سینائی نے
راہ اک ایسی دکھائی دلِ سودائی نے　　کفر و ایمان کو نہ سمجھا ترے شیدائی نے
پردۂ جہل میں مستور تھی اک شانِ سکون　　مجھ کو برباد کیا تیری شناسائی نے
اپنی ہستی کے تخیل سے بھی بیگانہ بنوں　　شرط یہ اور لگا دی غمِ تنہائی نے
آستانے پہ ترے جھک گئی پیشانیٔ عشق　　مجھکو بدنام کیا ذوقِ جبیں سائی نے
اور بھی لوٹ گئیں ضبطِ محبت کی حدیں　　نہ دیا مجھکو سکون درسِ شکیبائی نے
دامنِ حشر سے وابستہ ہوا دامنِ عشق　　طول کھینچا ہے کہاں تک مری رسوائی نے
سیکڑوں جلوے تھے دامن کشِ دنیائے حیات　　آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا ترے شیدائی نے
اتنے تھے حسن کے چہرے پہ حجاباتِ لطیف　　جلوہ محسوس نہ ہونے دیا رعنائی نے
برہمن وجد میں ہے اور صنمخانہ خموش　　کہہ دیا کان میں کیا حسن کے سودائی نے
کثرتِ جلوہ نے چاہی جو نمائش بھی کبھی　　کردیا اور بھی مستور خود آرائی نے
مختلف طور سے وہ حسن کا افسانہ بنا　　جو سنایا تھا فسانہ ترے شیدائی نے
ضبط سے بھی نہ ہوا رازِ محبت مستور　　کہہ دیا سب لبِ خاموش کی گویائی نے
اللہ اللہ یہ ترا حسنِ فریبِ عرفاں　　کردیا دور مجھے تیری شناسائی نے

ذرے ذرے کی زباں پر ہے فسانہ تیرا
اسکو رسوا کیا ثاقب مری رسوائی نے

موت سے محفوظ رکھنے والی مشین

امریکہ میں ایک مشین ایجاد ہوئی ہے جو موت کا مقابلہ کرتی ہے اور اس وقت تک وہ بہت سے مریضوں کو موت کے منھ سے نکال لانے میں کامیاب ہو چکی ہے۔ یہ ایک آلہ ہے جسکی امداد سے انسان اس وقت بھی خودبخود سانس لیتا رہتا ہے جبکہ اس کے اعضائے رئیسہ جواب دے چکتے ہیں اور اس میں اتنی سکت بھی باقی نہیں رہتی کہ وہ اپنے آپ سے سانس لے سکے۔ اس مشین میں انسان کے رکھدیئے جانے پر اس کے سانس کی آمد و رفت کا سلسلہ منقطع ہی نہیں ہونے پاتا اور وہ برابر خود بخود سانس لیتا رہتا ہے، اس مشین کی شکل کشتی نما ہوتی ہے۔

امریکہ میں ایک شخص کی سانس جو وقت اوکھڑ رہی تھی اور جملہ بڑے بڑے اطبا نے کہدیا تھا کہ اب وہ زیادہ سے زیادہ پانچ دس منٹ اور زندہ رہے گا۔ اسے اس مشین میں بٹھا دیا گیا جس سے اس کے تنفس کا سلسلہ منقطع ہونے سے رہ گیا اور وہ از خود برابر سانس لیتا رہا اور بالآخر ۶ ماہ تک اسی حالت میں رہنے کے بعد وہ تندرست ہو گیا۔

اس مشین سے اسوقت کام لیا جاتا ہے جبکہ پھیپھڑا کام کرنے سے جواب دیدیتا ہے اور اسکی مدد سے انسان سانس برابر لیتا رہتا ہے خواہ اسمیں کچھ دم رہگیا ہو یا نہیں۔ مشین کے اندر رہتے ہوئے کسی شخص کی سانس بند ہی نہیں رہ سکتی، اور جب تک وہ اسکے اندر رہیگا بلا کسی کوشش کے برابر سانس کی آمد و رفت

عجائب و غرایب

حال میں انگریزی زبان میں ایک کتاب تصنیف ہوئی ہے جس میں موجودہ زمانہ کے عجائب و غرایب کا ذکر ہے۔ جنمیں سے چند درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

شہر کنساس (امریکہ) میں ایک اندھا شخص ہے جس کے دونوں ہاتھ بھی غائب ہیں اور وہ حرف پر انگلیوں کے بجائے زبان رکھکر پڑھتا ہے۔ جرمنی میں ریلوے کے دو ملازمیں میں سے ہر ایک نے ۱۷ گھنٹہ میں ۳۵۲ شراب پی تھی۔ روس میں دو آدمیوں نے برابر ۳۶ گھنٹہ تک ایک دوسرے کے چہرے پر طمانچے لگائے تھے۔ لیوبک میں ایک بچہ آٹھ ہفتہ میں بات چیت کرنے لگا تھا اور تیرہ ماہ کا جب وہ ہوا تو اسے پوری انجیل زبانی یاد تھی۔ ایک فقیر ایک ہی مقام پر بیٹھا دس سال تک اپنا ہاتھ بلند کئے رہا۔ چنانچہ اس کی غیر متحرک ہتھیلی پر ایک چڑیا نے اپنا گھونسلہ بنا لیا تھا۔ اسی طرح جس بلندی تک یا جس تیز رفتاری کے ساتھ انسان پرواز کر چکا ہے اس قدر بلندی تک یا تیز رفتاری کے ساتھ پرواز کرنا کسی پرندے کے لئے بھی ممکن نہیں ہے۔

پندرہ لاکھ روپیہ کا سونا سمندر کی نذر

چیربرگ ۲۳ فروری ہیرن گیرنا جہاز سے ۴۶ہم ہیرل سونا اتارا جا رہا تھا کہ زنجیر ٹوٹ گئی اور چھ بیرل سونا اسی وقت سمندر میں ڈوب گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمالِ پرتوِ حق عکسِ نیم مستقل ہیں ہے — زبان پر جو ہی ہو جو تیرے دلیں لے ہے
اسن بمبئی

ہفتہ وار

صداقت

کانپور چہار شنبہ ۲ر مارچ ۱۹۳۲ء

محصول ڈاک مین اضافہ کا نتیجہ

عام طور پر خیال کیاجاتا تہا کہ محصول ڈاک کے اضافہ سے حکومت ہند کو بجائے نفع کے نقصان ہوگا اور اسی بنا پر اضافہ محصول کی مخالفت کی گئی تہی مگر حکومت ہند نے اسکی پرواہ نہ کرتے ہوئے محصول ڈاک و تار مین اضافہ کرہی دیا۔

اب حکومت ہند کے محکمۂ ڈاک و تار کی جو سالانہ رپورٹ شائع ہوئی ہے اسکے اعداد و شمار کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت ہند نے محصول ڈاک و تار مین اضافہ کرکے سخت غلطی کی ہے کیونکہ اس رپورٹ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اضافہ سے بجائے حکومت ہند کو نفع کے نقصان ہوا ہے۔

ہم امید کرتے ہین کہ حکومت ہند ان اعداد و شمار پر نظر کرتے ہوئے ایک دفعہ پہر اضافہ محصول ڈاک و تار کے مسئلہ پر غور کرے گی بہرحال سنہ ۱۹۲۹-۳۰ء مین ٹکٹون کی کتابین ۵۲۳۶۸۰۰ فروخت ہوئی تہین بخلاف اسکے سنہ ۱۹۳۱-۳۲ء مین صرف ۲۱۷۴۵۳ ٹکٹوں کی کتابین فروخت ہوئی ہین اس کمی سے یہ واضح ہوتا ہے کہ سال ماسبق کے مقابلہ مین امسال ۳۰٫۱۳ فی صدی کی کمی ٹکٹوں کے فروخت مین ہوئی ہے۔

سنہ ۱۹۲۹-۳۰ء مین تارون کی تعداد ۱۲۰۶۴۵۳۲ تہی مگر امسال یعنی سال زیر رپورٹ سنہ ۱۹۳۱-۳۲ء مین تارون کی تعداد ۱۲۸۲۵۲۰ رہگئی روپیہ کے حساب سے محکمہ تار کی مین تقریباً ۷۰ ہزار روپیہ کا امسال نقصان ہوا ہے۔

لیکن امسال یعنی سنہ ۱۹۳۱-۳۲ء مین اخبارات کے تارون مین (پریس ٹیلیگرام) کافی اضافہ ہوا ہے جو نہایت حوصلہ افزا ہے

ادبی سالانہ کانفرنس

صوبہ متحدہ کی تیسری ادبی سالانہ کانفرنس ۵-۶-اور ۷ر مارچ سنہ ۱۹۳۲ء کو میور سنٹرل کالج الہ آباد مین منعقد ہوگی۔

اس کانفرنس مین اردو اور ہندی کے ماہرین علم ادب کو مدعو کرکے انسے یہ استدعا کی گئی ہے کہ وہ شریک ہوکر دونوں زبانوں کے وسایل ترقی پر غور کرین اور مختلف ادبی مباحث اور مضامین پر مضامین پڑھکر شرکاے کانفرنس کو مستفید ہونے کا موقعہ بہم پہونچا دین۔

ہم امید کرتے ہین کہ اردو اور ہندی کے ادیب اس کانفرنس مین شریک ہوکر کانفرنس کو کامیاب بنانے کی کوشش فرمائینگے۔

وزیر ہند کی ولولہ انگیز تقریر

دفتر وزیر ہند کے اخراجات کے مباحثہ کا آغاز کرتے ہوئے دار العوام مین سر سیمول ہور وزیر ہند نے فرمایا کہ ملک کی موجودہ اقتصادی سیاسی حالت قابل اطمینان ہے۔ حکومت ہند نے اس موقع پر نہایت انصاف اور قابلیت سے کام لیا ہے۔ آپنے یہ بہی فرمایا کہ صوبہ سرحدی مین سرخ قمیص والون کی تحریک مردہ ہورہی ہے اور صوبجات متحدہ مین سر مالکم ہیلی کے تدبر اور دانشمندی۔

سبدِ گل

زمانہ کی سریع السیر ترقی دیکھہ دیکھہ کر دنیا فوسی خیال کے انسان تو بیچارے غرق حیرت ہین ہی لیکن نئی روشنی کے تعلیم یافتہ بہی اسے استعجاب کی نظروں سے دیکھہ رہے ہین آپ نے اکثر اخبارات مین ممالک غیر کی خبرین پڑہی ہونگی کہ وہان فلان عورت، عورت سے مرد بنگئی۔ چنانچہ ابہی گذشتہ سال کی بات ہے کہ ترکستان مین اسی طرح ایک عورت، اپنی نسائیت کا لباس چہوڑ کر مرد کا چولا اختیار کرچکی ہے، لیکن ہندوستان مین شاید شروع ہی سے الٹی گنگا بہہ رہی ہے، اور غالباً اسے ترقی کا راستہ کا کبھی منھ ہی دیکھنا نصیب نہین ہوا جب کبھی کوئی ترقی ہوتی ہے ترقی معکوس ہی ہوتی ہے چنانچہ تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ خالصہ کالج امرتسر کے ایک سترہ سالہ طالب علم بہی اسی کشمکش مین مبتلا ہے اس سال سے پہلے وہ اچھے خاصے مردانہ صفات سے متصف تھے اور ہوشیار لڑکوں کی طرح کالج مین باقاعدہ تعلیم پارہے تھے لیکن سنہ ۳۲ کے شروع ہوتے ہی انکی زندگی مین انقلاب ہونا شروع ہوا اور اب وہ مردانہ خصوصیات کو چہوڑ کر بڑی تیزی کیساتھہ نسائیت کی طرف دوڑ رہے ہین، جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اب وہ بجائے کالج مین تعلیم پانے کے اسپتال مین ڈاکٹرون کے مشاہدات ومعائنات کا تختۂ مشق بنے ہوے ہین۔

سخت حیرت اس پر ہے کہ یہ حادثہ پنجاب کی سرزمین مین واقع ہوا جو شجاعان پنجاب کا مسکن ہے اگر لکھنؤ مین واقع ہوتا تو زیادہ تعجب کی بات نہ تہی اسلئے کہ وہان کی آب وہوا مین نسائیت زیادہ موجود ہے، بہرحال ہم اس مجبور و بدقسمت طالب علم کے اعزا سے ہمدردی رکہتے ہین اور انہین ہدایت کرتے ہین کہ وہ اس طالب علم کے مکمل عورت ہوجانے کے بعد بہی اسے تعلیم سے محروم نہ کہین۔

امرت دہارا ٹورنامنٹ

امرت دہارا ٹورنامنٹ ۵ مارچ سے ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۳۲ء تک امرت دہارا بھون مین ہوگا۔ آنریبل۔ ڈاکٹر گوکل چند صاحب نارنگ منسٹر لوکل سیلف گورنمنٹ مینجنگ کمیٹی کے چیرمین ۵ر مارچ ۶ بجے شام کو ٹورنامنٹ کا افتتاح کرین گے۔ اور آنریبل جسٹس سید آغا حیدر صاحب جج ہائی کورٹ پنجاب ۱۲ر مارچ کو ساڑھے چھ بجے شام کو کپ۔ مڈل اور انعامات تقسیم کرینگے۔ مقابلے مندرجہ ذیل ہونگے۔

آدمیون کے مقابلے

(۱) سڈول جسم کا مقابلہ (۲) پٹھون کی بناوٹ (۳) چلنے کا مقابلہ۔ (۴۵ سال کی عمر تک ½۷ میل۔ ۴۵ سے اوپر ½۲ میل چلنا ہوگا) (۴) جسمانی کمالیت۔ (۵) وزن اٹھانا (۶) جسمانی لچک کا مقابلہ (۷) کشتی (اسمین صرف طالب علم شامل ہوسکتے ہین) (۸) بیڈمنٹن (۹) گتکا (۱۰) ہینی (۱۱) باکسنگ (مکہ بازی) اس مین طلبا اور گورے سپاہیون کے مقابلے ہونگے (۱۲) مرضی کی ورزشین۔

عورتون اور بچون کے مقابلے

(۱) بیڈمنٹن (۲) چلنے کا مقابلہ (۳) مرضی کی ورزشین (۴) بے بی شو ایک سال سے تین سال کی عمر تک۔

نوٹ۔ داخلہ کی فارمین تمام اسکولوں اور کالجون سے میسرز جگت سنگہ اینڈ برادرس مال روڈ لاہور و ڈی۔ ایم۔ اسی۔ اے۔ آریہ بوک سنگہ گورت بھون لاہور یا براہ راست امرت دہارا فارمیسی سے مل سکتے ہین۔

آئینہ کانپور

ڈسٹرکٹ بورڈ ۲۵ر فروری کے ڈسٹرکٹ بورڈ کے جلسہ مین چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کے خلاف عدم اعتماد کا رزولیوشن پیش ہونے والا تہا۔ مگر ممبران نے عدم اعتماد کا رزولیوشن واپس لے لیا اور کل بورڈ کے ممبران نے بالاتفاق بابو رام نراین گرگ چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ پر اپنے کامل اعتماد کا رزولیوشن پاس کردیا شام کو بابو رام نراین گرگ نے کل ممبران ڈسٹرکٹ بورڈ کو اپنے بنگلہ پر ایک پر تکلف ٹی پارٹی دی۔

میونسپل بورڈ رائے بہادر بابو کرماجیت سنگہ ایڈوکیٹ ایم۔ ایل۔ سی۔ چیرمنی میونسپل بورڈ کی چیرمین کی میعاد ۲۲ر فروری کو ختم ہورہی تہی مگر حکومت نے چیرمنی کی میعاد توسیع آخر دسمبر سنہ ۱۹۳۲ء تک کیلئے کردی ہے۔

امپرومنٹ ٹرسٹ گورنمنٹ نے خان بہادر حاجی عبد القیوم صاحب کے بجائے خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا ممبر مقرر کیا ہے۔

مکاتب اسلامیہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے مکاتب اسلامیہ کیلئے جو ایجوکیشنل کمیٹی امسال منتخب ہوئی ہے اس مین علاوہ مسلمان ممبران ڈسٹرکٹ بورڈ کے خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب سکریٹری اور سید صبیح الدین احمد صاحب سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ جائنٹ سکریٹری اور شیخ حمید احمد صاحب ممبری کی حیثیت سے منتخب ہوئے ہین اس ایجوکیشنل کمیٹی کے صدر منشی حشمت علی صاحب پرگنہ افسر کانپور ہین۔

نمائندگی سے انکار صوبجات متحدہ کی حکومت نے حق رائے دہندگی کی کمیٹی مین یوریشین کو نمائندگی دینے سے اسلئے انکار کردیا کہ انکی آبادی اس صوبہ مین اسقدر بہی نہین ہے کہ انکو ایک نشست بہی دیجا سکے۔

ٹی پارٹی ۲۵ر فروری ۴ بجے سہ پہر کو سید شبیر حسن قتیل صاحب اڈیٹر الانصاف نے اپنے صاحبزادہ سید حضور حسن کی تقریب ختنہ کے سلسلہ مین اپنے مخصوص احباب کو ایک پر تکلف ٹی پارٹی دی۔

"الانصاف" و "پرتاب" سے ضمانت روزنامہ الانصاف سے ڈیڑھ ہزار اور ہفتہ وار پرتاب ہندی سے ۲ ہزار کی ضمانت حکومت نے طلب کی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ پرتاپ نے ۲ ہزار روپیہ ضمانت کا

حکام جے۔ بی لانگفورڈ آئی۔ سی۔ ایس اسسٹنٹ کلکٹر و مجسٹریٹ ہوکر کانپور آرہے ہین۔ مسٹر آئی۔ ڈبلو۔ ولس لائڈ آئی۔ سی۔ ایس اسسٹنٹ کلکٹر و مجسٹریٹ کے متعلق خبر ہے کہ وہ ۱۰ر مارچ سے رخصت پر جانے والے ہین۔ خبر ہے کہ بابو راجہ رام الجہانی کی جگہ پر مولوی ضیاء الحسن صاحب فرسٹ اڈیشنل ڈسٹرکٹ وسشن جج ہونگے اور مولوی ضیاء الحسن صاحب کی جگہ مولوی افتخار حسین صاحب سکنڈ اڈیشنل ڈسٹرکٹ وسشن جج ہوکر میرٹھ سے آرہے ہین۔

سرکاری کمیونک ۲۷ر فروری کو صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ایک نوٹس بغرض اشاعت موصول ہوا تہا کہ ا۔

آج یوم چندر سیکر آزاد منایا جائیگا اور ایک جلوس بہی نکالا جائے گا۔ پبلک کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ اس مظاہرہ مین کسی طرح بہی حصہ نہ لین کیونکہ ممکن ہے کہ پولیس کو گولی چلانی پڑے۔ جس کی ذمہداری خود پبلک پر ہوگی۔

اسی مضمون کی شہر مین ڈگی بہی پٹوا دی گئی تہی۔

بلوہ کانپور کے مقدمات گذشتہ فساد کانپور کے سلسلہ مین جو مقدمات عدالت مین چل رہے ہین۔ انہین سے ہولا گنج کے ملزم تو سشن سپرد کردئے گئے اور جمن گنج کے مقدمہ کے ملزم

ہری کردیے گئے ہین

ہولاگنج کے مقدمہ مین مندرجہ ذیل ملزم سشن سپرد کیئے گئے ہین

(۱) بچوسنگہ پہلوان (۲) سروپ رام (۳) کلوٹ بڑا (۴) کلوٹ چہوٹا (۵) اور منوہر۔ چمن گنج کے مقدمہ مین مندرجہ ذیل ملزم سشن سے بری کیئے گئے ہین:-

(۱) بادل خان (۲) سادل خان (۳) اعظم (۴) عابد (۵) اچہو (۶) چھبن (۷) عبدالرحمن (۸) نواب علی۔

ٹاؤن حال پر جھنڈا ۱۴ فروری کو میونسپل بورڈ کی عمارت پر کسی نے کانگریس کا جھنڈا لگا دیا مگر پولیس نے فوراً پہونچکر اس جھنڈے کو اتار دیا۔

تاجران پارچہ۔ جن ۱۵ تاجرون پارچہ کو ہرتال کے سلسلہ مین گرفتار کیا گیا۔ تہا انمین سے سب نے معافی مانگ کر رہائی حاصل کرلی مگر لالہ گوپال داس نے معافی نہین مانگی اسلئے انکو ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دیگئی۔

جنازہ کا جلوس ۲۴ فروری کو ایک جنازہ کا جلوس نکالا گیا اور جرنیل گنج مین لالہ نرنجن لال بدیشی کپڑے کے تاجر کے مکان کے دہان مختلف قسم کے نعرے لگائے گئے اور سیپنہ کوبی بہی کی گئی۔

دوکان مین آتشزدگی ۲۵ فروری کی صبح کو مسرس سنت لال سری کشن بدیشی کپڑے کی دوکان مین آگ لگ گئی مگر فوراً علم ہو جانے کی وجہ سے بہت معمولی نقصان ہوا کہا جاتا ہے کہ یہ آگ کسی نے لگادی تہی۔

مدرسہ جامع العلوم اور حضور نظام۔ حاجی حافظ محمد ابوسعید خانصاحب مہتمم مدرسہ جامع العلوم نے حضور نظام سے مدرسہ جامع العلوم مین تشریف لانے کی درخواست کی تہی مگر معلوم ہوا ہے کہ حضور نظام نے تشریف لانے سے تو انکار کردیا البتہ مدرسہ جامع العلوم کے ایک وفد کو باریابی کی اجازت مرحمت فرمادی ہے۔

شہر سے چلے جانے کا حکم معلوم ہوا ہے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ہنگامی اختیارات کے باعث بابو گوربرشاد کپور کو شہر سے باہر چلے جانے کا حکم دیا ہے۔

لالہ پہولچند کو بہی یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ شہر سے ۵ میل باہر چلے جاوین۔

پہولوں کی نمائش ۲۷ فروری کو پہولوں کی نمائش گرین پارک مین ہوئی جسمین مختلف قسم کے ۶۶۵ پہولون کے نمونے موجود تھے تقریباً چار سو روپیہ انعامات مین تقسیم کیا گیا انعام پانے والوں مین کیپٹن ایڈمس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بہی مین۔

اسکاؤٹ ۲۲ فروری ۵ بجے شام کو کانپور بی۔ پی۔ بوائے اسکاوٹ ایسوسی ایشن کی طرف سے کرائسٹ چرچ کالج مین لارڈ بیڈن پاول آف گلول کی سالگرہ منائی گئی شہر کے مختلف اسکول کے لڑکوں نے اس سلسلہ مین اچھے اچھے کام کئے۔

پہانسی کی سزا لالہ بدھومل ساکن کرنیل گنج کے قتل کے الزام مین مشتاق کو عدالت سشن جج سے پہانسی کا حکم ہوا ہے۔

قرقی معلوم ہوا ہے کہ چہوٹے لال نیسی دہر تاجر شکر کے یہاں سے۔ ایک بورا شکر کا پولیس ٹیکس نہ دینے کی علت مین قرق کرلیگئی ہے بابو نراین پرشاد اروڑا کے مکان سے پولیس کہلی کا پنکہا گھڑی وغیرا سلئے قرق کرلے گئی ہے تاکہ اسکو نیلام کرکے جرمانہ وصول کرلیا جائے۔

قتل کی دہمکی گورنمنٹ ہارنس فیکٹری کے ملازمان کے پاس اس مضمون کا خط آیا ہے کہ اگر وہ حکومت کی امداد سے باز نہ آوینگے توانکو قتل کردیا جاوے گا۔

پریس کی تلاشی چندرا فینسی پریس کی تلاشی پولیس نے لی مگر کوئی چیز قابل اعتراض نہین نکلی۔

عمارت واپس کردی گئی بہارتہ ودیالہ عمارت کے مالک کی استدعا پر عمارت سے حکومت نے قبضہ اٹھا لیا ہے۔

پہانسی دیدیگئی ۵ فروری کو ایک ہندو بوڑے کو پہانسی دیدی گئی اسکو بلوہ کانپور کے سلسلہ مین پہانسی کی سزادی گئی ہے۔

کانگریس کے دفتر پر قبضہ کانگریس کا دفتر تولہ کے ایک مکان مین کہولا گیا تہا اور یہان سے سول نافرمانی کے احکامات جاری ہوتے تھے پولیس نے بہت کوشش سے اس مکان کا پتہ لگا کر آرڈینینس کے ماتحت اس عمارت اور اسکے سامان پر قبضہ کرلیا ہے۔

ہرتال ۲۰ فروری کو یوم چندرشیکر آزاد کے منانے کے سلسلہ مین ہندو بزازون مین ہرتال رہی ۳ بجے سہ پہر کو فیل خانہ سے ایک جلوس نکالا گیا جو چوڑی محال ہوتا ہوا چوک بزازہ مین آیا پولیس نے اس جلوس کو منتشر کردیا اور آٹھہ آدمیوں کو گرفتار کرلیا گیا

۲۸ فروری کو ہندو دوکاندارون نے ہرتال کی اور تقریباً تمام مشہور ہندو بازار بند رہے۔ اور جلوس نکالا گیا جلوس کو پولیس نے منتشر کردیا۔

سنٹرل زمیندار وکسان سبہا گذشتہ ہفتہ سنٹرل زمیندار وکسان سبہا زیر صدارت خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا وایم۔ ایل۔ سی منعقد ہوئی اور اس کمیٹی کی متعدد شاخین ضلع کانپور مین بنائی گئین تاکہ زمیندار وکاشتکارون کے تعلقات اس کے ذریعہ سے بہتر بنائے جاسکین۔

گرفتاریان ۲۵ فروری کو رام کشن گورکہپوری ورام سروپ ناوی کو زیر دفعہ ۱۰۹ گرفتار کرلیا گیا ہے۔

۲۴ فروری کو جنازہ کے جلوس نکالنے کے سلسلہ مین ۱۴ آدمی گرفتار کئے گئے ہین۔

اسی دن کرشنا دیوی ڈکیٹر کانگریس کمیٹی بہی ایک جلوس نکالنے کے الزام مین گرفتار ہوئی ہین۔

۲۶ فروری کو مسرس چہوٹے لال اور گنگا پرشاد کو زیر دفعہ ۱۲۴ تعزیرات ہند گرفتار کرلیا گیا ہے۔

۲۷ فروری کو ہرنام سنگہ اور ہریسچندر کے علاوہ ۱۶ آدمی اور گرفتار کئے گئے ہین

۲۸ فروری کو حکیم مقبول حسین صاحب ڈکیٹر کانگریس کمیٹی جلوس کی رہنمائی کرتے ہوئے گرفتار کرلئے گئے ہین۔

رام دولارے کو بدیسی کپڑے کی دوکان پر پکٹنگ کے الزام مین گرفتار کیا گیا ہے۔

معافی منی رام حلوائی۔ چھیدی لال۔ بہگوان دین۔ چنی لال اور رام رتن نے معافی مانگ لی اسلئے عدالت نے انکو ضمانت اور مچلکہ لیکر رہا کردیا ہے۔

ایک طالب علم کی گرفتاری رنجن داس چکرورتی طالب علم ہندو یونیورسٹی بنارس کو پولیس نے کانگریس کی معاونت کے الزام مین گرفتار کرلیا ہے۔

سزائین اس ہفتہ مندرجہ حضرات کو سیاسی جرم کی بنا پر سزائین ہوئی ہین:-

مسٹر مہیش چندر ہیڈ ماسٹر بہارتہ ودیالہ کو ۲ سال قید سخت اور ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا۔

نوجوان بھارت کے ڈکیٹر کو ۲ سال قید سخت اور ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا۔

ھیتشی لال ڈکیٹر کانگریس کمیٹی کو ۲ سال قید سخت اور ۲۵ روپیہ جرمانہ کی سزا

مسرس ہیرالال پانڈے۔ رام پرشاد۔ بلدیو پرشاد۔ بنواری لال۔ گیا پرشاد باسدیو۔ تلک سنگہ۔ سکہدیو سنگہ کو ۶-۶ ماہ قید سخت اور ۱۰-۱۰ روپیہ جرمانہ کی سزا۔

مسرس جگن ناتہ کہتری اور بہولا ناتہ کہتری کو ۳-۳ ماہ قید سخت اور ۲۵-۲۵ روپیہ جرمانہ کی سزا۔ گنگا پرشاد کو دو جرموں مین ۶-۶ ماہ قید سخت کی سزا اور ۲۵ روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

پبلک کو اطلاع دیجاتی ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ دفعہ ۲۹۸ (اے) و (سی) کی رو سے بائی لامین مندرجہ ذیل۔ ترمیم کرنا تجویز کرتا ہے۔

اگر کوئی اعتراض یا تجویز کسی شخص کی طرف سے ۲۰ مارچ ۱۹۳۲ء تک ایگزیکٹو افسر صاحب کو ملے گی تو اس پر بورڈ غور کرے گا۔

مسودہ ترمیم

بائی لا کے آخر مین اتنا اور بڑہا دیا جاوے (ا ا ے)۔ پبلک کے آرام کے لئے بورڈ کی طرف سے پانچ پارک اور بنائے جاوین۔

ایس۔ ان۔ تواری
ڈی۔ پی۔ ایچ
ایگزیکٹو افسر
میونسپل بورڈ۔ کانپور۔

۴۴ مسرز۔ درجن۔ بلمن اور رام نراین کو ۸-۸ ماہ قید سخت کی سزا اور ۱۰-۱۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔ تجرگی نراین۔ رام لال کو ۳-۳ ماہ قید سخت اور ۱۵-۱۵ روپیہ جرمانہ کی سزا۔

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب بیرسٹرایٹ لا جج خفیفہ بہادر کانپور

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۲۰ نمبر انسالوینسی سنہ ۱۹۳۱ء

مسٹر وی جی ہیوم ولد مسٹر ٹامس ہیوم قوم عیسائی ساکن وملازم انجن ڈرائیور ای آئی ریلوے کانپور لوکو کوارٹر نمبر ۱۲۷۔ بلاک۔ انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان مین مسٹر ہیوم عدالت ہذا سے ۱۱ دسمبر سنہ ۱۹۳۱ء کو دیوالیہ قرار دیا گیا تہا اور اسکو ۶ ماہ کی مہلت بغرض داخل کرنے درخواست ڈسچارج کے عطا ہوئی تہی اب عدالت نے نوین اپریل سنہ ۱۹۳۲ء بغرض ثبوت قرضہ کے مقرر کی ہے لہذا جسکو اپنا قرضہ ثابت کرنا ہو روبرو عدالت ہذا بتاریخ معینہ ثابت کرے۔ مرقوم ۲۲ فروری سنہ ۱۹۳۲ء۔ مہر عدالت۔ بحکم ار۔ پی۔ سنہا منصرم عدالت

بحکم جناب منشی خلیل الدین احمد صاحب بی۔ اے آنریری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ $\frac{97}{32}$

بعدالت مال۔ منشی خلیل الدین صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر کانپور

امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور — مدعی

بنام کالیچرن — مدعا علیہ

بنام کالیچرن ولد بہوانی قوم چمار ساکن کاشتکار موضع امرائیو پرگنہ ضلع کانپور واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت مالگذاری کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۰ ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے بمقام اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرارواقعی واقف کیا گیا ہو اور کل جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھہ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تمکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے

قانونی کونسل مین بجٹ پر مباحثہ

متعدد محکمون کی شکستگی کی تجویز

۲۶ فروری کو قانونی کونسل صوبجات متحدہ مین سال آیندہ کے بجٹ پر عام مباحثہ ہوا۔ اس سلسلہ مین سب سے پہلے رائے بہادر جگدیو رائے نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ موجودہ بجٹ کی تیاری مین اخراجات کا دارمدار آمدنی پر نہین رکھا گیا ہے۔ آپنے خاص طور سے زرعی آمدنی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جو تخفیف ہوئی ہے وہ برائے نام ہے۔

بابو برجنندن نے اپنی تقریر کے دوران مین ان مدرسین کی اسامیون کی شکستگی کا حوالہ دیا جو پولیس لائینون مین کانسٹبلون کو تربیت دیتے ہین۔ مسٹر سی۔ ایس۔ ٹین فنانس سکریٹری نے مداخلت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ مدرسین جن کی اسامیان شکست کی جارہی ہین۔ ان کو فوراً ہی ملازمت سے علیحدہ نہین کیا جارہا ہے۔

مسٹر ایس۔ ٹی ہالنگ انسپکٹر جرنل پولیس نے فرمایا کہ حکومت ان مدرسین کو ملازمت سے علیحدہ نہ کرے گی۔ بلکہ ان کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈون یا میونسپل بورڈون مین ملازمتین مہیا کرے گی۔

نواب جمشید علی خان نے اس امر پر اطمینان ظاہر کیا کہ اخراجات کو کم کرنے مین جملہ ذرائع کو مدنظر رکھا گیا ہے لیکن اب بھی تخفیف کے لئے جگہ خالی ہے۔

خان بہادر مولوی فصیح الدین نے آنریبل مسٹر بلنٹ فنانس ممبر کو اس نازک زمانہ مین اس کامیابی کے ساتھہ اپنی اس رائے کا بھی اظہار کیا ہے کہ متعدد دیگر طریقے اب بھی باقی ہین جن کے ذریعہ تخفیف کی جاسکتی ہے چنانچہ آپ نے مختلف شعبون مین تخفیف کئے جانے کی تدابیر بتائین۔

رائے بہادر بابو کرا جیت سنگھ نے نامنصفانہ مسٹن ایوارڈ کو صوبہ کے لئے تباہ کن بتایا اور یہ مشورہ دیا کہ اس زمانہ مین جبکہ صوبہ کی مالی حالت اتنی نازک ہورہی ہے یہ بہت ضروری ہے کہ انتظامات کے مصارف مین جتنی کمی ہوسکے کیجائے۔

خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب نے اپنی یہ رائے ظاہر کی کہ اس صوبہ کے مصارف بہت زیادہ ہین۔ اپنے مالی انتظام اور قرض لینے کی حکمت عملی کی پرزور نکتہ چینی کی۔

کنور بکرم سنگھ نے دیہی آبادی کی حالت درست بنانے کے متعلق زور دیا اور یہ بھی مطالبہ کیا کہ زمیندارون کی محافظت کیجائے۔ اور کاشتکارون کو طبی امداد پہونچائی جائے۔

لالہ انند سروپ اور ٹھاکر گرراج سنگھ نے جدید ٹیکسون کے عائد کئے جانے کی تجاویز کی پرزور مخالفت کی۔

مسٹر رام بہادر سکسینہ نے دس فیصدی کی یکسان تخفیف کی مخالفت کرتے ہوئے یہ مشورہ دیا کہ تخفیف تنخواہون کی کمی اور زیادتی کے تناسب سے ہونا چاہیئے۔

جنگ کی تمامتر ذمہ داری جاپان کے سر ہے

لندن ۲۴ فروری۔ سہ شنبہ کے روز متحدہ نیشنل کونسل نے جو ٹریڈ زیونین کانگرس حزب العمال کی مجلس منتظمہ اور دارالعوام لیبر پارٹی کی نمائندہ ہے ایک اعلان شایع کیا ہے جس مین حکومت برطانیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ مجلس اقوام کی کونسل سے درخواست کرے کہ اس مسئلہ پر فوراً غور کیا جائے کہ مجلس اقوام کے تمام اراکین اور وہ تمام سلطنتین جنہون نے معاہدہ امن پر دستخط کئے ہین ٹوکیو سے اپنے سفرا واپس بلالین۔

اس اعلان مین اس امید کا اظہار کیا گیا ہے کہ سفرا کو واپس بلانے کی ضرورت محسوس نہ ہوگی کیونکہ جاپان تمام دنیا کی اس رائے کو نظر انداز نہین کرے گا کہ جنگ ختم ہوجانا چاہیئے۔

اس اعلان مین جاپان کو جنگ کے لئے ذمہ دار گردانا گیا ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ اگر اس وقت سلطنتین مجلس اقوام کا وقار قائم کرنے کے لئے کوئی کوشش نہ کرین گی تو مشرق اور مغرب مین تخفیف اسلحہ کے متعلق تمام امیدین خاک مین مل جائین گی۔

جب آپ کو نئے

پاجاموں اور قمیصوں کی ضرورت ہو

اگلی مرتبہ جب آپ کو پاجاموں اور قمیصوں کی ضرورت پڑے تو اپنے بزاز یا درزی کو کہئے کہ وہ آپ کو **وائیلا** کے مختلف نمونے دکھائے ان میں سے کوئی نہ کوئی ضرور ایسا ہوگا جو آپ کو پسند آئے اس ملائم اور دیر تک چلنے والے کپڑے کا ایک پاجامہ یا قمیص بنوائیے۔ جب آپ کی سمجھ میں یہ بات آئے گی کہ کیوں تمام دنیا میں لوگ **وائیلا** کو دیگر قسم کے کپڑوں پر ترجیح دیتے ہیں۔

وائیلا از حد ملائم اور پہننے میں آرام دہ ہے خواہ اس کو آپ گرم موسم میں پہنیں خواہ موسم برسات میں یا موسم سرما میں اور وزنی اور ہلکا تیار ہوتا ہے قمیصوں اور پاجاموں کیلئے دھاری دار نمونے تیار ہوتے ہیں اور بچوں و خواتین کی اندرونی یا بیرونی پوشاکوں کیلئے دھاریدار یا سادہ نمونوں کا ملتا ہے۔ نیز کھیل کود اور شکار کیلئے دودھیا اور خاکی رنگ کے نمونے موجود ہیں تمام نمونوں کے کپڑے ہیں خواہ وہ سادہ ہوں یا دھاریدار اس کی زیادہ دیر تک چلنے کی وہ خاصیتیں پائی جاتی ہیں جن کے باعث **وائیلا** پہننے میں کفایت بخش ہوتا ہے ــــ "وائیلا" کی بنی ہوئی پوشاک دیگر کپڑوں کی بنی ہوئی پوشاکوں سے بہت زیادہ عرصہ چلے علاوہ ازیں دھوبی کے دھونے سے یہ نہیں پھٹتا اور نہ ہی موسمی تغیر تبدل کے باعث یہ پھیکا پڑتا ہے۔

وائیلا

نہ سکڑنے والا نفیس ٹویل فلالین

Viyella DAY & NIGHT WEAR

"Viyella" (Regd) DOES NOT SHRINK

For Ladies, Gentlemen's and Children's Wear.

یہ دیکھ لیجئے کہ آپ کو اصلی وائیلا ہی ملتا ہے جس پر اوپر کی قسم کا ایک علیحدہ ہونے والا لیبل لگا ہوا ہوتا ہے۔

جس پر یہ نشان نہ ہو اسے ہرگز نہ خریدیئے

نواب صاحب چھتاری کا گرانقدر عطیہ

پشاور ۲۳ فروری۔ وائسرائے کی اکزیکیوٹیو کونسل کے ممبر نواب سر احمد سعید خان آف چھتاری گزشتہ شب کو لاہور روانہ ہوگئے جہان چند گھنٹے قیام کرکے دہلی روانہ ہوجائین گے۔ آپ نے اپنے قیام پشاور مین گذشتہ اتوار کو اسلامیہ کالج پشاور کا معائنہ کیا جہان ٹرسٹیز کالج کے ایٹ ہوم مین شرکت کی اور کالج کو پانچ ہزار روپیہ کا گرانقدر عطیہ مرحمت فرمایا۔

قانونی کونسل صوبجات متحدہ کا اجلاس

۲۴ فروری ۱۹۳۲ء - آج سہ پہر کو لکھنؤ یونیورسٹی گراؤنڈ پر اولمپک ہاکی کے انتخابات کے سلسلہ مین فیض آباد - میرٹھ - آگرہ - لکھنؤ کے کھلاڑی - کانپور لینڈ ریونیو ایکٹ کے متعلق ایک بل پیش کیا اور سلکٹ کمیٹی کی سفارشات بھی پیش کی گئین چنانچہ اسکے لئے ایک قانون بنا دیا گیا - اس کے بعد شمالی ہند کی نہرون اور ذرائع آبپاشی کا بل رائے صاحب لالہ انند سروپ نے پیش کیا چنانچہ اس ایکٹ مین ترمیم منظور کیا گیا - اس کے بعد ایک دلچسپ مباحثہ مسٹر احمد شاہ نمائندہ انڈین کرسچن کے ایک بل سے شروع ہوا - جو زنان بازاری کی روک تھام اور ان کی اصلاح سے متعلق تھا - بڑی دیر تک اسپر مباحثہ ہوتا رہا - اکثر ممبران نے گرم گرم تقریرین کین بالآخر یہ بل بھی داخل کیا گیا - اور اس کے لئے ایک کمیٹی دس ممبران کی بنائی جانی تجویز ہوئی - چنانچہ مختلف ممبران نے مختلف نام پیش کئے جو تقریباً چالیس ہو گئے - اسلئے آئندہ روز انتخاب ممبران کے لئے ووٹنگ ہو گی - اور اس مین دس ممبران کا انتخاب کیا جائیگا -

مسز کیلاش سریواستو کو ایوان کے جملہ طبقون کی جانب سے مبارکباد دی گئی جبکہ آپنے صوبجات متحدہ کے ڈسٹرکٹ بورڈون کے قانون مین ترمیم کا مسودہ قانون پیش کیا - اس مسودہ قانون کا منشا یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈون مین عورتون کو بھی نیابت دیجائے - اگر یہ ترمیمی مسودہ قانون منظور ہو گیا - تو اس کے ذریعہ صوبجاتی حکومت صوبہ کے جملہ ڈسٹرکٹ بورڈون مین ایک ایک خاتون ممبر نامزد کر سکے گی -

کونسل مین چودہری بلدیو کے ایک سوال کے جواب مین آنریبل ہوم ممبر نے فرمایا کہ سول نافرمانی کے سلسلہ مین جو لوگ سزایاب ہو کر جیل مین درجہ "سی" مین رکھے جاتے ہین ان کو اسی قسم کا محنت کا کام کرنا پڑتا ہے جیساکہ معمولی قیدی کرتے ہین - کنوئین سے پانی نکالنا اور چکی پیسنا اس قسم کے کامون مین شامل ہے - "اے" اور "بی" درجون مین جو قیدی رکھے جاتے ہین اُن سے اس قسم کا کام نہین لیا جاتا - سوا اُس حالت مین جبکہ قواعد جیل کے مطابق انھین سزا دیجائے -

چودھری محمد علی نے اس تجویز کو کہ یہ کونسل گورنر بااجلاس کونسل سے یہ سفارش کرتی ہے کہ وہ موجودہ کورٹ آف وارڈس ایکٹ کو ہیگز کمیٹی کی سفارشات کے مطابق ترمیم کرنے کے لئے جلد قانون بنایا جائے جو ماہ جولائی کے اجلاس مین پیش ہوا تھا مباحثہ جاری رہا -

راجہ جگنناتھ بخش سنگھ رہنما انڈپینڈنٹ پارٹی نے اس تجویز کے متعلق یہ ترمیم پیش کی - کہ ان لائنون پر جن کی سفارش ہیگز کمیٹی مین کی گئی تھی کے بجائے مندرجہ ذیل سطور درج کی جائین - کورٹ آف وارڈس کے لئے ایک ایسی آئینی جماعت قائم کی جائے جس کے صدر بورڈ مال کا ایک ممبر ہو - انجمن تعلقداران کے منتخب کردہ دو ممبر اور قانونی کونسل کے منتخب کردہ دو ممبر اس شرط کے ساتھ شامل ہون کہ باستثنائے صدر کسی شخص کو جو ۵ ہزار روپیہ سے کم مالگذاری ادا کرتا ہو اس قسم کی ممبری کا حق حاصل نہ ہو گا -

اس کے علاوہ چند دیگر ترمیمات بھی پیش ہوئین لیکن انہین منظور نہین کیا گیا - بعد کو آنریبل ہوم ممبر نے ترمیمی تجویز کو منظور کر لیا اور وہ بلا کسی تقسیم آراء کے منظور کر لی گئی - بعد ازان مسٹر ڈائی جنتاسنی کے سوال کرنے پر مسٹر بلنٹ ممبر مال نے یہ جواب دیا کہ موجودہ مالی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت کونسل کی اس سفارش کو منظور نہین کر سکتی کہ ۵۰ روپیہ یا اس سے کم کے تنخواہدارون سرکاری تنخواہدارون کی تنخواہ مین کمی نہ کی جائے -

مسٹر موصوف سے ایک دیگر سوال کے جواب مین نواب محمد یوسف وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ نے یہ جواب دیا کہ اس صوبہ کے ۵۸ ڈسٹرکٹ بورڈون اور ۸۰ میونسپل بورڈون مین پست اقوام کے ۸۰ نمایندون کو نامزد کیا ہے -

رائے صاحب لالہ آنند سروپ کے ایک سوال کے جواب مین مسٹر جے - پی - سریواستو وزیر تعلیم نے یہ جواب دیا کہ مالی خرابی کے باعث حکومت زراعت کا وظیفہ نہین دے سکتی - ۲۳ فروری کو غیر سرکاری ممبر کونسل نے یہ تجویز پیش کی کہ موجودہ حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ بالکل بے موقع ہے کہ پولیس کے لئے اشتاروپیہ عطا کیا جائے اس پر مسٹر ایس - ٹی - ہالنس انسپکٹر جنرل پولیس نے خفیہ پولیس کے متعلق ایک زبردست بیان دیا اور ان کی خدمات کا اعتراف کیا -

۲۵ فروری مسٹر برجنندن لال نے یہ تجویز پیش کی کہ یہ کونسل حکومت صوبجات متحدہ سے یہ سفارش کرتی ہے کہ وہ حکومت ہند کو ان کی اس التجا سے مطلع کرے کہ ہندوستان کے لئے جدید دستور اساسی حاصل کرنے کی غرض سے باہمی سمجھوتہ اور اشتراک عمل کرنے کیلئے ملک کی جملہ سیاسی پارٹیون کا ایک جلسہ بہت جلد طلب کیا جائے اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ آج جبکہ ہم اس کونسل مین بحث و مباحثہ کر رہے ہین - ہمارے سیکڑون ہموطن جیلون کو آباد کر رہے ہین - چاہے ہم کو ان کے طریق کار سے اتفاق نہ ہو لیکن ان کے اصلی مقصد پر کوئی شخص حرف زنی نہین کر سکتا مجھے خود سول نافرمانی کی تحریک پر اعتماد نہین ہے لیکن مجھے ان لوگون کی نیک نیتی اور صدق دلی پر کامل اعتماد ہے اور یہ امید ہے کہ ہر ایک برطانوی باشندے کو بھی اسی طرح سے اعتماد ہونا چاہئے آپ نے حکومت سے یہ درخواست کی کہ اسے تشدد آمیز حکمت عملی سے دست بردار ہو جانا چاہیئے -

اروِن گاندھی میثاق کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے لارڈ ولنگڈن سے یہ درخواست کی کہ وہ اس سرزمین پر امن و امان قائم کرین - تاکہ اس ملک کی آیندہ نسلین ان کو اس طرح سے یاد کرین کہ انہون نے اس ملک کو متعدد آفات سے بچایا ہے -

اس تجویز کی تائید حافظ محمد ابراہیم نے کی اور فرمایا کہ کانگریس کے مطالبات واجبی ہین - سول نافرمانی کی تحریک کو چاہے تباہ کن کہا جائے لیکن کانگریس کے مقصد کے متعلق کسی کو شک و شبہ نہین ہو سکتا - اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کانگریس کے مطالبات بہت زیادہ ہین تو اسے ایک جلسہ مین جس مین جملہ پارٹیون کے ممبران شریک ہون طے کر لیا جائے - آپ نے یہ فرمایا کہ کانگریس کی تحریک کو دن بدن تقویت حاصل ہوتی جاتی ہے اور یہ حالت حکومت کی موجودہ پالیسی کے باعث رونما ہو گئی ہے - اس کے طے کرنے کا طریقہ یہی ہے کہ ہر ایک جماعت کا اشتراک عمل حاصل کیا جائے

مسٹر ای - اے بلنٹ ممبر فنانس نے اس سلسلہ مین ایک پرزور تقریر کی جس کے دوران مین یہ فرمایا کہ ہمیشہ یہ کہا جاتا ہے کہ ہم کو اپنے دل مین تبدیلی کرنا چاہیئے - لیکن اس موقع پر مین یہ کہنا چاہتا ہون کہ کانگریس کو اپنے طرز عمل مین تبدیلی کرنا چاہیئے - اور اشتراک عمل کی درخواست کرنا چاہیئے -

رائے راجیشور بلی نے فرمایا - حالانکہ ان کو عدم ادائیگی لگان کی تحریک سے اتفاق نہین ہے لیکن ان کو فنانس ممبر کی تقریر سے بھی اتفاق نہین ہے - آپ کا خیال ہے کہ موجودہ تشدد آمیز حکمت عملی سے کانگریس کو کچلا جا سکتا ہے لہذا یہ ضروری ہے کہ تعمیری ذرائع اختیار کئے جائین -

بالآخر فنانس ممبر نے یہ وعدہ کیا ہے کہ حکومت حتی الامکان امن و امان قائم کرنے کی کوشش کریگی -

نواب جمشید علی خان ہی صرف ایک ایسے ممبر تھے جنہون نے اس تجویز کی مخالفت کی -

مسٹر جے - ایم - کلے چیف سکریٹری اور ہوم ممبر صاحب نے حکومت کے نقطۂ نظر سے موجودہ سیاسی حالت پر تبصرہ کیا - اس کے بعد کونسل کا اجلاس دوسرے دن کے لئے ملتوی کر دیا گیا -

اس کے علاوہ آج سہ پہر کو کونسل نے ٹھاکر ہنومان سنگھ کی تجویز مع ترمیمات کے منظور کر لی - اس تجویز کا مقصد یہ ہے کہ یہ کونسل حکومت سے یہ سفارش کرتی ہے کہ وہ موجودہ تشدد آمیز حکمت عملی کے بجائے مفاہمت اور رواداری کی پالیسی پر عمل پیرا ہو - اور اپنے افسران کو اسی کے مطابق ہدایتین جاری کرے -

ہندوستان خود مختار حکومت کا اہل ہے

لندن ٹائمز مین سر فرانسس ینگ ہسبینڈ کا ایک خط شائع ہوا ہے - جس مین وہ لکھتے ہین کہ ہندوستان مین برطانیہ کو اپنا وقار رکھنا ضروری ہے لیکن وقار کس طرح قائم رکھا جا سکتا ہے ؟

صرف اسی حکومت کا وقار رہ سکتا ہے جس کو رعایا کا اعتماد حاصل ہو اور لوگون کا اعتماد حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے خیالات اور اپنے مقصد کے سمجھنے مین کوئی غلطی نہ کرین سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہندوستان کے بارے مین ہمارے کیا خیالات ہین ؟ آج سے چودہ سال پہلے ہمین اس بارے مین مغالطے نہین تھے ہم نے اعلان کر دیا تھا - کہ ہمارا مقصد ہندوستانیون کو خود مختار حکومت کی منزل تک لیجانا ہے اور یہ بھی ٹھیک ہے کہ ہم منزل [illegible] ہین اور ہندوستانیون کے تعاون کے خواہاں ہین تو ہمین راہ کی تکالیف اور رکاوٹون کا ہر وقت ذکر کرنا چاہیئے - ہمین یہ بتانا چاہیئے کہ ہم نے منزل پر پہونچنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے -

ہندوستان مین امن کا بحال رکھنا نہایت ضروری ہے لیکن صرف ضبط قائم رکھنے سے اعتماد پیدا نہین ہو جائے گا ہندوستان مین وقار صرف اسی طرح قائم رکھا جا سکتا ہے کہ ہم لوگون کو یہ بتا دین کہ ہمین یقین ہے کہ وہ خود مختار حکومت کے بالکل اہل ہین - اور ہم جانتے ہین کہ وہ اتنی ترقی کر سکتے ہین جتنی انہون نے آج تک نہین کی -

مولانا شوکت علی کو ساڑھے سات کروڑ روپیہ ملنے والا ہے

مصری اخبار "البلاغ" نے اپنی ۱۷ فروری کی نوعیت مین "فلسطینی اخبار "فلسطین" کی شائع کردہ ایک عجیب خبر شائع کی ہے - جو ذیل مین درج کی جاتی ہے :-

اخبار "فلسطین" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ :-

"قاہرہ کے ایک بڑے مسلمان کے پاس ایک خط آیا ہے جسے مین نے پڑھا ہے اور جس مین لکھا ہے کہ مولانا شوکت علی اور امام یحیٰی حمید الدین شاہ یمن کے مابین گفت و شنید نہایت کامیاب رہی ہے عنقریب اسلامی دنیا ایک عظیم الشان اسکیم کو معلوم کر کے حیران و ششدر رہ جائے گی - اعلیٰ حضرت نظام حیدر آباد نے طے کر لیا ہے کہ اس اسکیم کے چلانے والون کو ساڑھے سات کروڑ روپیہ دے دین گے - تاکہ وہ اس روپے سے اپنی اسکیم کو کامیاب بنا سکین"

شاہ ایران کی طرف سے ڈاکٹر ٹیگور کو دعوت

ڈاکٹر ٹیگور نے اتوار کو ہوائی جہاز مین پرواز کی جس کے بعد ایک ملاقات کے دوران مین کہا مین اس دن کا منتظر ہون جب مین کلکتہ سے ایران کو بذریعہ ہوائی جہاز جاؤن - شاہ ایران نے آنے کی دعوت دی ہے -

سونے کی برآمد

بمبئی کی خبر ہے کہ ۲۶ر ستمبر تک ہندوستان کے بازاروں سے ۴۹ کروڑ ۵۰ لاکھ ۴ ۵ ہزار ۳ سو ۶ روپیہ کا سونا خرید کر کے ہندوستان سے باہر بھیجا گیا ہے۔

حضور نظام کا فرمان

سکندرآباد کی خبر ہے کہ حضور نظام نے بذریعہ ایک فرمان اس شکایت کی تردید کی ہے کہ ریاست حیدرآباد میں ہندوؤں کی سرکاری ملازمت کے معاملہ میں حق تلفی کی جا رہی ہے ہندوؤں کی کمی کی وجہ یہ ہے کہ وہ امتحانی مقابلہ میں ناکام ہوتے ہیں۔

دعوت چائے

نئی دہلی ۲۶ر فروری۔ ہز اکسلنسی وائسرائے نے ۱۷ سو مہمانوں کو چائے پینے کے لئے مدعو کیا تھا۔ پارٹی بخیر و خوبی ختم ہوئی۔

کونسل کے ممبروں کا تقرر

لکھنؤ ۲۶ر فروری خان بہادر سید عین الدین اور خان بہادر سید ابو محمد کو کونسل صوبہ متحدہ کا ممبر نامزد کر دیا گیا۔

غیر ملکی حکومتوں کا وفد

ٹوکیو ۲۶ر فروری۔ حکومت برطانیہ فرانس۔ اٹلی امریکہ کے نمایندوں نے حکومت جاپان کے نمائندہ سے ملاقات کر کے ان سے کہا کہ شنگھائی میں جنگی کارروائی کو بین الاقوامی علاقہ کے حدود سے دور رکھا جائے۔

سنٹرل بینک کی رپورٹ

بمبئی ۲۶ر فروری سنٹرل بنک کی ایک میٹنگ ہوئی جسمیں اعلان کیا گیا کہ بینک کو ۴۲ لاکھ ۶۱ ہزار ۵ سو ۶۱ روپیہ کا منافع ہوا۔

لیگ آف نیشن کے اخراجات

لندن ۲۵ر فروری سنہ ۱۹۳۱ء کے آخر تک لیگ آف نیشن کے ایک کروڑ ۱۰ لاکھ پونڈ اخراجات ہوئے جسمیں ۱۱ لاکھ پونڈ حکومت نے برطانیہ کو دیئے۔

---

۱۲ مارچ

۱۲ مارچ کو یاد رکھئے اور سوائے امرت دھارا اور اس سے مرکبات کے کل ادویات و کتب نصف قیمت پر لیجیے!

جناب کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید موجد امرت دھارا و اشوگری کی تصنیف کردہ کتب جو ہر انسان کے پڑھنے کے قابل ہیں ۱۲ مارچ کو جو خط ڈالے جاویں گے۔ ان کو نصف قیمت پر ملیں گی! اس اشتہار میں قیمتیں پوری درج کی گئی ہیں!

کام ودیا شاستر حصہ اول

اس کے اندر پچاس فوٹو کی اور ۴۲ دستی تصاویر ہیں یہ سلسلہ مرد و عورت کے تعلقات کے متعلق شروع کیا گیا ہے ابھی نمبر اول رسالہ نکلا ہے۔ جو چھٹی بار چھپکر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہا ہے۔ اسمیں خوبصورتی مرد و عورت کا مفصل بیان مرد و عورت کی اقسام کا مدلل تذکرہ اور مرد و عورت کی قیمت حیات کا بیان ہے قیمت اردو پانچ روپے۔ ہندی چھ روپے

کیا ہم لڑکا یا لڑکی اپنی مرضی پر پیدا کر سکتے ہیں اور حسب خواہش پیدا کرنے کے متعلق آجتک کی ویدک اور یونانی ڈاکٹری مکمل تحقیقات کا علیحدہ علیحدہ بیان کس طرح تبدیلی کیجا سکتی ہے قیمت ۲۔ ہندی ۴۔

رسالہ حفظ ما تقدم طاعون پلیگ کی روک تھام کے متعلق حکیموں ویدوں یا ڈاکٹروں نے آجتک جتنی تحقیقات کی ہے۔ سب اس میں درج ہے۔ قیمت اردو ... ہندی ۱۰ر

رسالہ گھر کا حکیم عام طور پر گھروں میں ہونیوالی امراض کے مختصراً آسان مگر مجرب و آزمودہ سچے نسخے اسمیں دئے گئے ہیں قیمت اردو ۲۰ر ہندی ۴ر

کیا ہم تندرست ہوں صحت و درازی عمر کار از۔ مرد و عورت بچہ بوڑھا۔ تندرست بیمار ہر ایک کو اس رسالہ کے اصولوں کو جاننا چاہیئے۔ تندرستی کے اصول جن پر امیر و غریب عمل کر سکتا ہے۔ بدلائل بیان کئے گئے ہیں قیمت ۸ر ہندی ۱۲ر

رسالہ وضع حمل یہ رسالہ ہر گھر میں پڑھا کر ماؤں کو اسکے تمام مضامین ذہن نشین کرا دینے چاہیں۔ عورت کا اس سے واقف ہونا ضروری ہے۔ اسمیں ۳۲ بامعنی تصاویر ہیں قیمت اردو ۶ر ہندی ۱۰ر

رسالہ میٹھی نیند و فلسفہ خواب ایسی طرز کا پہلا رسالہ جو آج تک ہندوستان میں نہیں لکھا گیا زندگی کا تہائی سے زیادہ حصہ نیند میں جاتا ہے۔ پڑھو اور عمر کو بڑھاؤ قیمت ۱۲ر ہندی ایکروپیہ چار آنہ

رسالہ عجیب طبی مضامین نمبر اول بغایت پبلک کے چند مفید خاص و عام مضامین کا مجموعہ۔ قیمت اردو ۴ر

رسالہ صحت کے دس اصول یہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جسمیں مصنف نے دس ایسے ضروری مگر عام ہر ایک کے قابل عمل اصول مقرر کئے ہیں جنکی پابندی سے صحت ...

سی نعمت حاصل ہوتی ہے۔ اور بڑھاپے میں جوانی کا نوآسکتا ہے۔ قیمت اردو ... ہندی ۱۲ر

ہدایت الموسم ہمارے ملک میں پانچ موسم ہوتے ہیں۔ ان پانچوں کا مفصل بیان ان موسموں کا انسانوں پر اثر ان کے مطابق رہنے کھانے پینے پہننے اور خانہ داری کے اصول ہر موسم میں ہونے والی امراض کا بیان۔ علاج بھی بھی ساتھ ساتھ آیا ہے۔ اسکے علاوہ ہر موسم میں پیدا ہونے والے پھل ترکاریوں کے اوصاف بیان کئے ہیں قیمت اردو ۱۲ر ہندی ایکروپیہ چار آنہ

رسالہ غذا و صحت ظاہر ہے کہ صحت کا غذا سے گہرا تعلق ہے۔ غذا کے متعلق ایک عجیب و غریب کتاب انگریزی میں چھپی ہے۔ اسمیں کھانے پینے کے متعلق بہت ہی ضروری اور دلچسپ تحقیقات کی ہے اسکا ترجمہ کر کے ہم نے چھاپا ہے ہم ناظرین سے درخواست کرینگے کہ وہ ہرگز ہرگز اسکے پڑھنے سے نہ رہیں اسکے پڑھنے سے ضرور صحت والی غذا ہی آپ کھائینگے۔ قیمت اردو ۱۲ر ہندی ایکروپیہ چار آنے ۱؎۴

نوے سال جوان و تندرست کیوں و کیسے امریکہ کا ایک ڈاکٹر نوے (۹۰) سال کی عمر میں جوانوں کیسے اعضا رکھتا ہے اس نے یہ کتاب لکھی ہے کہ میں نے کن کن اصولوں کی پابندی سے اتنی عمر تک جوانی و تندرستی کو حاصل کیا ہے یہ کتاب اسی کا ترجمہ ہے۔ قیمت فی جلد اردو ۴ر

دودھ و اس کی اشیاء ہر انسان کو پڑھنا چاہیئے ہر قسم کے دودھ کے فوائد اور دودھ سے بننے والی تمام اشیاء کا بیان اور فوائد۔ قیمت اردو ایکروپیہ ۴ر ہندی ۱؎۸

دودھ نباتات۔ اس میں دودھ والی تمام نباتات کے دودھ کے فوائد اور اس سے جو ادویات یا کشتہ جات بن سکتے ہیں انکا ذکر ہے۔ قیمت اردو ۶ر ہندی ۸ر

ہپناٹزم اور ذاتی تربیت ہپناٹزم سے دوسروں بعد اپنے کو تندرست کرنے یا قابو کرنے کے طریقے۔ قیمت ۶ر ہندی ۱۴ر

جیو جیٹسو جاپانی کشتی کا طریقہ با تصویر قیمت اردو ۴ر

تصاویر صحت۔ اس میں ایسی تصاویر دی گئی ہیں جن سے پتہ لگے۔ کہ بیٹھنے۔ اٹھنے چلنے کام کرنے کھانا کھانے کے وقت جسم کی صحیح پوزیشن کیا ہونی چاہیئے۔ بڑے مرد و عورت سب بار بار پڑھیں۔ قیمت ...

اہل ہند کی کمزوری کے اسباب اور ان کا علاج۔ اس کی تعریف بہت سے اخباروں میں چھپی ہے۔ اور ہر ایک ہندوستانی کو پڑھنی

چاہیئے۔ قیمت اردو ... ہندی ۱۲ر

پرورش اطفال پبلک اس ضروری مضمون کی طرف توجہ کم کرتی ہے کہ اسی واسطے قوم کمزور ہو رہی ہے۔ اور سب لوگ بچپن میں بہت تکلیف اٹھاتے ہیں۔ اس رسالہ کے اندر پرورش سے متعلق کوئی نقطہ نہیں جسکو واضح نہ کیا گیا ہو ہر گھر میں اس رسالہ کا رہنا آپ کی رہنمائی کریگا۔ قیمت اردو ۴ر ہندی ...

میرے ڈاکٹر چچا نے مجھے معاملات دنیاوی کی تعلیم کیسے دی۔ ایک بچے کو اس کے ڈاکٹر چچا نے جنسی معاملات کی تعلیم نہایت ہی اعلیٰ پیرایہ میں دی ہے ہر ماں باپ کو اسکا جاننا ضروری ہے۔ تاکہ وہ بھی اپنے بچوں کو ان معاملات میں مناسب تعلیم دیکر تباہی کے گڑھے سے بچا سکیں قیمت اردو ۱۰ر ہندی ...

ویرج کے متعلق علمی و طبی تحقیقات۔ ویرج یعنی جسم انسانی کا سورج یا عطر ہے۔ اسکے متعلق پوری واقفیت پہنچائی گئی ہے۔ اعضائے تناسل مردانہ و زنانہ کا ضروری بیان بھی دیا ہے۔ عورتوں کی منی کے متعلق مکمل بحث ہے۔ اور چاند کی تاریخوں کے ساتھ اس کا تعلق کیا ہے قیمت اردو ... ہندی ...

نشانات موت مرض جب حد سے گذر جاوے۔ تب اسکی نشانیاں ہوتی ہیں۔ جب انسان کا آخری پتہ لگتا ہے۔ وہی اس میں درج ہے۔ قیمت اردو ۵ر

تمباکو و اس کے نقصانات۔ مضمون نام سے ہی ظاہر ہے۔ قیمت اردو ۵ر

رسالہ ہلیلہ ہلیلہ کل امراض کیواسطے کافی ہے رسالہ ہذا میں اسکا مکمل بیان درج ہے۔ کل فوائد اور استعمال کے طریقے بھی درج ہیں۔ اردو ۱ر ہندی ۴ر

رسالہ برہمی آجکل بوٹی کے دفع نسیان مقوی دماغ اکسیر علاوہ دافع جریان وغیرہ ہونے کو ہر شخص عام بخوبی جاننے لگ گئے ہیں۔ اسمیں مکمل بیان درج ہے قیمت اردو ... ہندی ۱ر

رسالہ مجربات حکماء ہند نمبر اول۔ اسمیں ویش پبلک کے سال از اپریل ۱۹۰۷ء تا مارچ ۱۹۰۵ء تک کل مجرب نسخہ جات درج ہیں۔ بڑے بڑے نامی حکما، اور ایڈیٹر خادم پبلک کے مجرب نسخہ جات درج ہیں قیمت ۱ر

ایضاً حصہ دوم۔ اسمیں اخبار دیش اپکارک اپریل ۱۹۰۵ء تا مارچ ۱۹۰۷ء یعنی دو سال کے مجرب نسخہ جات کا جو دھونڈ جوابات مراسلات از طرف ایڈیٹر شائع ہوتے رہے ہیں لب لباب اور نچوڑ درج کیا گیا ہے۔ قیمت دو روپے

ایضاً حصہ سوم ویش اپکارک کے دو سال سنہ ۱۹۰۷ء سے سنہ ۱۹۰۹ء تک کے مجربات کا مجموعہ قیمت تین روپے آٹھ آنے

ایضاً حصہ چہارم سنہ ۱۹۰۹ء سے سنہ ۱۹۱۱ء تک کے مجربات کا مجموعہ قیمت ۳ روپے آٹھ آنے

ایضاً حصہ پنجم۔ مجربات اپریل ۱۹۱۲ء سے مارچ ۱۹۱۵ء تک ہیں۔ قیمت سات روپے۔ یہ دو حصوں میں ملسکتی ہے حصہ اول ... دوم ...

گنج مجربات یہ کوفاری کی ایک قلمی بیاض ہی ہے جسکے اندر ہر مرض کے ایسے عجیب نسخہ جات ہیں جو کسی بھی کتاب میں نہیں ملتے۔ کتاب قابل دید ہے قیمت ۱؎۸

علاج بالمفردات۔ اس میں سر سے پاؤں تک صرف ایک ایک دوائی سے علاج بتایا گیا ہے فقیری چٹکلوں کا ذخیرہ ہے۔ قیمت ۴ر

رسالہ خوراک اسمیں مسئلہ خوراک کے ہر پہلو پر بالتفصیل بحث کی گئی ہے اور ضروری و مفید ہدایات از روئے ہندی۔ ویدک۔ یونانی و ایلوپیتھی درج کی گئی ہیں ہندوستانی گھرانوں میں جو کھانے بنائے جاتے ہیں ان کے بنانے کی ترکیبیں بھی لکھی ہیں قیمت فی جلد ۱؎۸

ضروریات زندگی۔ انسانی زندگی کیواسطے کونسی چیزیں ضروری ہیں۔ اور ان سے کس طرح فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے کیسے وہ زندگی کو بڑھانیوالی یا اس کو گھٹانیوالی ہوتی ہیں صحت کی قدر کرنے والے ہر شخص کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اور اپنی اولاد کو کرانا چاہیئے۔ قیمت ایکروپیہ ۱؎۸

ادویات باہ و امراض منی کے متعلق شاید کوئی ہی اچھا نسخہ نہ ہوگا جو اس میں نہ دیا گیا ہو۔ ۳۰ سالہ خزانہ کتابی صورت میں لایا گیا ہے یہ کتاب بڑی ضخیم ہے۔ قیمت ۳ر

رسالہ حکیم و مریض حکیم کو علاج کرنے سے پہلے اور مریض کو علاج کرانے سے پہلے اسکو پڑھ لینا چاہیئے کیونکہ اس میں حکیم و مریض کے تعلقات پر ضروری بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

رسالہ زہروں کا علاج نمبر اول۔ اسمیں زہروں کے علاج کے ضروری نوٹ ہیں۔ اور زہروں کے علاج کے اصول ہیں۔ یونانی ویدک انگریزی کا بیان ہے قیمت اردو ۳ر ہندی ۷ر

ایضاً نمبر دوم۔ اس میں تمباکو شراب چرس افیون گانجا وغیرہ کا ذکر ہے۔ انکا نہر ملنے کے علاج مطابق انکی عادت کے بد نتائج اور چھڑانے کی ترکیب درج ہیں قیمت ایکروپیہ ہندی ایکروپیہ

رسالہ قبض۔ اس رسالہ کے اندر معدہ و آنتوں کی تشریح قبض کی وجوہات۔ انکی اقسام اور انکا علاج ایسے طریق سے لکھا ہے۔ کہ ہر خاص و عام بغیر وید و حکیم صاحبان یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت اردو ۱۰ر ہندی ۱۲ر

کھشی روگ یعنی دق و سل۔ یہ ایک گجراتی کتاب کا ترجمہ ہے جس کے اندر بتایا گیا ہے۔ کہ دق کیا مرض ہے کیسے پھیلتی ہے۔ کیسے اسکی روک تھام ہو سکتی ہے اور کیسے اسکا علاج بغیر دوا قدرتی طریقوں سے ہو سکتا ہے قیمت اردو ۸ر ہندی ۱۲ر

موت کے قاصد کرم و انکی حقیقت اس کتاب کے اندر تمام ضروری امراض مثلاً ملیریا ٹائیفائیڈ پلیگ مرض الیٹرنیل پائیریا وغیرہ کے جرثومے ایکدوسرے تک پہنچنے والے کرم اور انکی عادت کا بیان قیمت اردو ۱۰ر

رسالہ سرعت۔ کل دنیا میں ۹۹ فی صدی سے بھی زیادہ امراض میں مبتلا ہیں جس رسالہ میں انکی مکمل تشریح ہے قیمت اردو ۵ر ہندی ۶ر

رسالہ آتشک باتصویر از روئے ویدک یونانی ڈاکٹری اس مرض کی مکمل تشریح اسباب علامات علاج وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے ایسی کتاب نہیں لکھی گئی رنگین تصاویر مرض کی اصلیت کو ظاہر کر رہی ہیں۔ ۵۰ سے زیادہ نسخہ جات ہیں قیمت اردو تین روپے

رسالہ سوزاک۔ ویدک یونانی ڈاکٹری کی کل تحقیقات دکھا کر مکمل رسالہ ۲۰۰ سے زیادہ نسخہ جات قیمت اردو ۸ر ہندی ۱۲ر

رسالہ درد سر۔ درد سر کی کل اقسام کا از روئے ویدک یونانی ڈاکٹری بیان قیمت اردو ... ہندی ...

رسالہ ہسٹریا۔ اختناق الرحم عورتوں کیواسطے ہسٹریا بہت بری مرض ہے اس رسالہ میں انکی وجہ تسمیہ علامات علاج از روئے ڈاکٹری یونانی ویدک کے جامع طور پر بیان کئے ہیں آج تک اس مرض پر کوئی کتاب نہ تھی قیمت ۸ر ہندی ...

دوش ودیان علم الاخلاط یہ کتاب حکمت کے دروازے کی چابی ہے۔ اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھ لینے سے کبھی انسان علاج میں غلطی نہیں کھاتا۔ اس کتاب کے اندر ویدک یونانی کے ذریعہ وات پت کف یعنی خون صفرا بلغم کی مفصل تشریح کی گئی ہے قیمت اردو ۲ر ہندی ۱۲ر

وات کی امراض علاج قیمت ایکروپیہ آٹھ آنہ رسالہ چیچک۔ قیمت اردو ۴ر رسالہ ملیریا یعنی موسمی بخار۔ قیمت ۵ر۔ ہندی ۸ر سشروت کا ترجمہ حصہ اول قیمت حصہ دوم ۸ر ویدک کے مشہور مشہور مرکبات ۱۲ر اصطلاحات ویدک ۹ر اصطلاحات یونانی ۸ر رسالہ انفلوئنزا ۶ر ہندی ۸ر شودھن دھی علم۔ شفر پالیسی علم افعال الاعضاء سیرپ حصہ اول ۵ر حصہ دوم ۱۰ر جیون ... ایک روپیہ ...

خط وکتابت و تار کا پتہ۔ **امرت دھارا۔ لاہور** المشتہر۔ مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

اگلا صفحہ ملاحظہ فرماویں!

ضمانت ضبط

لاہور کی خبر ہے کہ مجلس احرار کا اخبار احرار کی ضمانت مبلغ ۵۰۰ روپیہ غلط خبر شائع کرنے کے الزام مین ضبط کر لی گئی۔

حج کے مصارف

حکومت حجاز نے مطلع کیا ہے کہ جو اصحاب بغرض حج مکہ معظمہ آنا چاہین تو ان کو ۸ سو روپیہ اپنے ساتھ رکھنا چاہیئے اگر وہ موٹر پر سفر کرنا چاہتے ہین اور اگر اونٹ پر سفر کرین تو صرف ۶۸۰ روپیہ صرف ہوگا اور اگر مدینہ منورہ مین حاضری نہ دین تو موٹر پر سفر کرنے والے کے لئے ۵ سو روپیہ اور اونٹ پر سفر کرنے والے کے لئے ۳ سو ۸۰ سو روپیہ کا صرفہ ہوگا۔

آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کا اجلاس

نئی دہلی کی خبر ہے کہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کا اجلاس مولوی شفیع داؤدی ایم۔ ایل۔ اے کے مکان پر دہلی مین ۵ مارچ ۳۲ء کو منعقد ہوگا۔ اجلاس مین اس بات پر بحث ہوگی کہ مسلم مطالبات کے منوانے کے لئے کیا ذرائع عمل مین لائے جائین اور مسلم حقوق کا جدید دستور اساسی مین کیونکر تحفظ کیا جاسکتا ہے۔

شرح سود مین کمی!!

۲۵ فروری۔ امپریل بنک آف انڈیا نے شرح سود مین کمی کر کے ۶ فیصدی کردی گئی۔

دریائے ہنگلی مین حادثہ

کلکتہ ۲۵ فروری۔ دریائے ہنگلی مین زبردست جوار بھاٹا آجانے کے باعث منگل ار کی شب کو کئی حادثات ہوگئے ایک کشتی جس مین مٹی کا تیل بھرا ہوا تھا کا تخنہ گھاٹ کے قریب ایک بوٹے سے ٹکرا کر غرقاب ہوگئی۔ اس وقت اس کشتی مین تین مانجھی تھے جن مین سے دو بچا لئے گئے لیکن ایک غرقاب ہوگیا رام کرشنو پور گھاٹ کے قریب ایک کشتی بوٹے سے ٹکرا کر غرقاب ہوگئی اس مین آٹے کے ۴ سو پندرہ بورے لدے ہوئے تھے

۱۲ مارچ

۔۱۲ مارچ کو یاد رکھئے اور امرت دھارا اور اس کے مرکبات ونیز کل ادویات وکتب رعایتی قیمت پر لیجئے!

جناب کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید موجد امرت دھارا و اشوگری کی تیار کردہ چند خاص ادویات جن سے لاکھوں مرد و عورت فائدہ اٹھا چکے ہیں ۱۲۔ مارچ کو جو خط ڈاک میں ڈالے جاویں گے ان کو نصف قیمت پر ملینگی۔ اس اشتہار میں قیمتیں پوری درج ہیں!

مردوں کو مرد بنانیوالی چھ اکسیریں و طلا

اکسیر ۱۔ اکسیر ۵ کی طرح تمام کمزوریوں کو دور کرکے پھر سے نئی زندگی بخشتی ہے۔ کمزور کو دلیر بناتی ہے قیمت ۴۸ گولی چار روپے۔ نمونہ ۸ر

اکسیر ۲۴۔ جریان کی بے نظیر دوائی ہے چند دنوں میں ہمیشہ کیواسطے آرام آجاتا ہے قیمت ۲۴ الف دو روپے نمونہ ۸ر۔ ۲۴ ب پانچ روپے نمونہ سوا روپیہ

اکسیر ۵۔ مقوی ادویات کی سرتاج ہے دنیا میں اسکے برابر مقوی دوائی نہیں مل سکتی ہے۔ چند دنوں کے اندر وہ طاقت دکھاتی ہے جو پہلے کبھی نہ دیکھی ہو قیمت ۳۰ گولی ۱۲ روپے۔ ۸ گولی چار روپے

اکسیر ۱۲۔ سرعت کے مریضوں کیواسطے امساک کی بے نظیر دوائی ہے کیونکہ دوسری ادویات کیطرح طاقت کم نہیں کرتی قیمت تین روپے۔ ۲۰ گولی ایک روپیہ

اکسیر ۴۰۔ طلبا اور مجرد لوگوں کیواسطے نعمت ہے کثرت ..... کو دور کرتی ہے قیمت ایک روپیہ نمونہ ۴ر

اشوگری رجسٹرڈ۔ ضعف کے ساتھ ساتھ پیشاب کی زیادتی ہے یا پیشاب میں تنگی آتی ہے تب اس لاثانی اکسیر کا استعمال کریں جو ایک ہی دوائی دونوں فوائد رکھتی ہے۔ قیمت چار روپے۔ نمونہ ایک روپیہ

طلا نمبر ۱۔ اکسیر ۵ کے ساتھ اگر امیر لوگ اسکو بھی استعمال کریں تو کہنا ہی کیا ہے جو لوگ طلا ۱۴ کی قیمت نہیں خرچ کر سکتے وہ اسکو استعمال کریں قیمت پانچ روپے نمونہ ایک روپیہ چار آنے

طلا نمبر ۱۴۔ یوں تو طلاؤں کے سینکڑوں اشتہار نکلتے رہتے ہیں اور خوش کرنے کیواسطے لوگ من مانی تعریفیں کر دیتے ہیں۔ اس طلا کے برابر تمام نقائص کو دور کرنیوالا دنیا میں نہیں ہے قیمت چھ روپے نصف تین روپے

عورتوں و بچوں کیواسطے چند مجرب ادویات

میٹھا پھل رجسٹرڈ۔ یہ ایک عجیب دوائی ہے۔ حمل کے ڈیڑھ ماہ بعد تیسرے ماہ کے شروع میں ایک دن یہ دوائی دودھ سے کھلائی جاتی ہے پس لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے اقرار ساتھ ہے کہ لڑکی پیدا ہوگی تو قیمت واپس کر دیجائیگی۔ قیمت دس روپے

منجن رنجن دوائی اختناق الرحم۔ اس مرض کی مجرب دوائی ہے قیمت ۴ گولی چار روپے نمونہ ۱۰ گولی ایک روپیہ

دوائی بندش خون۔ جب خون علاوہ حیض کے جاری ہو۔ پندرہ دن کے اندر بند ہو جاتا ہے قیمت خوراک ۱۵ دن دو روپے ۳ دن بارہ آنے

ابلا رام۔ کثرت حیض کی بیماری کسی قسم کی اور کسی درجہ میں ہو اس سے آرام ہو جاتا ہے اور کوئی بیتقاعدگی نہیں رہتی۔ قیمت دو روپے نمونہ ۴ر

پتالی۔ خرابی حیض کیواسطے خواہ کسی وجہ سے ہو اکسیر ہے طاقت بخشتی ہے قیمت دو روپے نمونہ ۸ر

سوما دتی۔ عورتوں کے سفید پانی جریان۔ لیکوریا سیلان رطوبت کی اکسیر دوائی قیمت دو روپے نمونہ ۱۲ر

گودھری۔ جن کے اولاد نہیں ہوتی انکے رحم کے اندر گودھری بھری ہو جاتی ہے قیمت پانچ روپے

بچہ لو پھلو۔ یہ سوکھیا مسان کی دوائی ہے بچہ جب سوکھتا جاتا ہو اس دوائی کو کمر پر ملا جاتا ہے باریک کیڑے نکلتے ہیں اور بچہ تر و تازہ ہو جاتا ہے قیمت امرا سے مبلغ ۱۰۰ روپیہ عوام سے پانچ روپے غربا سے ایک روپیہ سوکھیا بچہ لو پھلو کے ساتھ اس کا استعمال کرنا بہت مفید ہے قیمت ۴۰ گولی ایک روپیہ

بال سکھ۔ بچوں کی امراض ہڈیوں کا ضعف قبض دست کھانسی بخار وغیرہ کیواسطے بے نظیر دوائی ہے قیمت ایک روپیہ نمونہ ۴ر

امراض خبیثہ کا قلع قمع

دوائی آتشک ع ۱۳۔ نئے آتشک اور مادہ کو چودہ دن میں آرام ہوتا ہے اور پھر کبھی نہیں ہوتا قیمت چار روپے نصف دو روپے

سارسا پرلا مرکب۔ پرانا آتشک جب خون خراب کر دے یہ دوائی خون صاف کرکے جسم کو کندن بنا دیتی ہے قیمت ۲ روپے نمونہ ۶ر

دوائی آتشک ع ۱۷۔ جلاب آتشک جبکہ آتشک پرانا ہو یا ایسی سخت قسم کا ہو کہ ادویات سے آرام نہ آتا ہو تو اول جلاب لینا مناسب ہوتا ہے یہ دوائی عام طور پر ۳ ماشہ یا ۴ ماشہ کھلائی جاتی ہے جس سے جلاب ہو کر زہر آتشک خارج ہو جاتا ہے جسکو سوچ کر۔ بھاگن چیت میں آتشک کے پھوٹنے کا خطرہ ہو وہ اس موسم کے شروع میں جلاب لے لیں قیمت ۲ ماشہ ایک روپیہ

سوزوشفا رجسٹرڈ۔ سوزاک درجہ اول میں اکسیر کا کام دیتی ہے ۲۴ گھنٹے کے اندر جلن موقوف ہوتی ہے اور تکلیف جاتی رہتی ہے۔ اگر پیپ بھی ساتھ ہو اور جلن بھی ہو تو اول اول اس دوائی کو کھا کر جلن دور کرنی چاہیئے قیمت ۴ ڈرام ایک روپیہ نمونہ ۴ر

رکت شودھک عرق۔ یہ عرق بقایا آتشک وغیرہ کیواسطے مصفی خون کی طرح مفید ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ یہ بالکل بے ضرر ہے قیمت فی بوتل ایک روپیہ چار آنہ

سکھکر شربت۔ علاوہ مندرجہ بالا اوصاف کے خوش ذائقہ ہے اور قبض کشا ہے قیمت فی پونڈ بارہ آنہ

چناک رجسٹرڈ۔ بڑے تجربوں کے بعد ہمارا خود تجویز کردہ نسخہ اکسیر سوزاک ہے جو کہ قرحہ کی حالت کو بے نظیر ہے۔ سوزش ہو جلن ہو پیپ ہو۔ دونوں حالتوں میں سب کو مفید ہے۔ قیمت ۶ گولی چار روپے۔ نمونہ دو گولی ایک روپیہ

چند دیگر ادویات

دوائی بواسیر ع ۳۰۔ خونی و بادی ہر قسم کی بواسیر کیواسطے بے نظیر ہے۔ سالوں کی بیماری دنوں میں دور ہوتی ہے قیمت دو روپے نمونہ ۴ر

دوائی تلی ع ۲۔ تاپ تلی کیواسطے بے نظیر دوائی ہے۔ ہاضمہ کو تیز کرتی ہے قیمت دو روپے نمونہ ۴ر

کرکول رجسٹرڈ۔ ہاضمہ کی بے نظیر دوائی ہے بھوک بڑھاتی اور معدہ و آنتوں کی تمام تکالیف کو دور کرتی ہے۔ قیمت ۹ گولی دو روپے، ۴ گولی ایک روپیہ نمونہ ۴ر

وت ویدیچن رجسٹرڈ۔ جلاب کیواسطے یہ دوائی بے نظیر ہے۔ جتنے جلاب لینے ہوں اس سے اچھی طرح ہو جاتے ہیں قیمت ایک روپیہ نمونہ ۴ر

آرام جان۔ جن کو قبض دائمی رہتی ہے وہ ان گولیوں کو کھایا کریں۔ آہستہ آہستہ بیماری دور ہو جاویگی قیمت ۴۰ گولی ایک روپیہ ۱۰ گولی ۴ر

سنگ توڑ پتھری۔ کنکر گردہ یا مثانہ کو بلا تکلیف بذریعہ پیشاب خارج کرتی ہے قیمت ۲ ماشہ دو روپے

بلادور۔ ان گولیوں سے افیون کی عادت چھوٹ جاتی ہے سینکڑوں چھوڑ چکے ہیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے

اکھ روشن سرمہ ع ۲۔ آنکھوں کی تمام امراض دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ خارش وغیرہ کو اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ بارہ آنے۔ نمونہ ۱۰ر

کرن تیل۔ کان کی امراض۔ درد۔ پیپ۔ زخم شائیں شائیں کی سماعت کے لئے بہت اعلیٰ تیل ہے۔ قیمت ایک روپیہ نمونہ ۴ر

وت نسوار رجسٹرڈ۔ نسوار لینے سے چھینک آنے کے وہ سر درد آدھا سیسی۔ دانت درد۔ کان درد۔ نزلہ زکام وغیرہ دور ہوتے ہیں قیمت ایک روپیہ نمونہ ۴ر

عرق بخار۔ ملیریا موسمی بخار۔ جوڑی دور وزانہ آنے والا دن میں دوبار آنے والا۔ چوتھیہ وغیرہ سب ایک شیشی کے ۳ دن کھانے سے دور ہو جاتے ہیں حکما سینکڑوں شیشیاں منگوا کر اپنے پاس رکھتے ہیں قیمت فی شیشی ۸ر

کمہ رعب رجسٹرڈ۔ مونچھیں بڑھانے کا تیل۔ یہ تیل نہ صرف مونچھوں کو بلکہ ہر جگہ کے بالوں کو بخوبی بڑھاتا ہے ان کی سیاہی کو قائم رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے نمونہ ۸ر

چیت موہنی ابٹن۔ چہرے کے بد نما داغ کیل۔ چھائیاں وغیرہ دور ہو کر چہرہ صاف ہوتا ہے اور جھریاں نہیں پڑتیں قیمت ایک روپیہ نمونہ ۴ر

بال اڑانے کی بے نظیر دوائی۔ اس دوائی کو گھول کر پانی میں لگانے سے ایک منٹ کے اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بے صفائی کمالی جڑھ سے دور ہوتے ہیں قیمت فی ڈبیہ چھ آنے۔ نمونہ ۱۰ر

باغ پھول تیل۔ سر کی خشکی سر درد کو دور کرتا ہے دماغ ترو تازہ رکھتا ہے قیمت ایک روپیہ

مصلح پان۔ ایک چٹکی پان پر رکھ کر دیکھئے پان تیار ہے ویسا ہی رنگ ویسا ہی مزا اس کے علاوہ بد بوئے دہن کو دور کریگا۔ قیمت ایک روپیہ نمونہ ۴ر

گولی پان۔ ایک گولی منہ میں رکھنے سے پان کا مزہ بھی آویگا اور فائدہ ہوگا قیمت ۶ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ ۴ر

کوملپی رجسٹرڈ۔ پاؤں کی بوائی پھٹی ہو یا ہاتھ پھٹے ہوں اس کے استعمال سے بہت جلد آرام آتا ہے قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ

امرت دھارا اور اس کے پانچ مرکبات بھی ۳/۴ قیمت پر ملیں گے۔ یہاں پوری قیمتیں درج کی گئی ہیں!

امرت دھارا کسی تعریف کی محتاج نہیں ہر کوئی جانتا ہے ہر گھر میں رہنی چاہیئے۔ یہ بھی عقلمند سب جانتے ہیں کہ نقلوں پر روپیہ خرچ کرنا وقت پر دھوکا کھانا ہے۔ اس واسطے بہتر ہے کہ ۱۲ مارچ کو ہی اصلی امرت دھارا دو روپے آٹھ آنہ۔ ۱۲ر۔ ۸ر کی بجائے ۱۱۸ر۔ ۱۵ر۔ ۶ر میں حاصل کریں! خط ڈاکخانہ میں ۱۲ مارچ کو ڈالدینا چاہیے خط لکھتے وقت اوپر ۱۲ مارچ کی رعایت لفظ لکھ دینا چاہیئے سہولت کیواسطے مندرجہ ذیل مرکبات بنائے ہیں یہ بھی ۳/۴ قیمت پر ملیں گے۔

امرت دھارا مرہم رجسٹرڈ
یہ تمام جلدی امراض کے واسطے بے نظیر مرہم ہے۔ تمام قسم کے زخم۔ چوٹ۔ رگڑ۔ پھوڑے پھنسیاں۔ داد۔ خارش چنبل۔ ایگزیما۔ چھالے۔ ہاتھ پاؤں کا پھٹنا۔ سوزش جلدی دانے اس سے دور ہوتے ہیں قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ

امرت دھارا لوزنجز یعنی میٹھی ٹکیہ
ولایت سے پیپرمنٹ کی ٹکیہ برائے فروخت ہندوستان میں آتی ہیں۔ ہم نے امرت دھارا ٹکیہ تیار کی ہیں جن کے ذریعے بچے اور نازک مزاج بھی امرت دھارا خوشی سے کھا سکتے ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ایک سو ٹکیہ چار آنے

امرت دھارا صابن رجسٹرڈ
یہ صابن جلدی امراض جیسے داد چنبل۔ پھوڑا پھنسی خارش۔ گرمی دانہ کیل چھائیاں وغیرہ کو دور کرتا ہے ڈس انفکٹنٹ (جرم کش) اوّل درجہ کا ہے۔ قیمت فی بکس تین ٹکیہ چودہ آنے۔ فی ٹکیہ ۵ر

امرت دھارا بام رجسٹرڈ
دردوں پر ملنے کے واسطے نہایت ہی مفید مرکب ہے گاڑھا ہے۔ مگر ملتے ہی پتلا ہو کر جذب ہو جاتا ہے۔ گنٹھیا۔ درد کمر۔ عرق النسا۔ موچ وغیرہ اعصابی و عضلاتی دردوں کو بے نظیر ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ

امرت دھارا الوشن رجسٹرڈ
اس کے غرارے گلے اور دانتوں کی امراض کے واسطے بہت ہی مفید ہیں۔ روئی سے لگانے سے ان کی جڑھیں مضبوط رہتی ہیں اور بعد حجامت لگانے سے جلدی خرابیوں سے محفوظ۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ:۔ امرت دھارا۔ لاہور۔ المشتہر:۔ منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

گول میز کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کی سفارشات

دہلی ۲۳ فروری. گول میز کانفرنس کی مجلس عاملہ کا اجلاس ساڑھے دس بجے وایسرائے ہاؤس میں منعقد ہوا۔ "انفرادی حقوق" پر بحث شروع ہوئی کمیٹی نے ان نکات پر غور کیا جو لندن میں فیڈرل تعمیری کمیٹی نے تجویز کئے تھے. سب سے پہلے یہ طے پایا کہ ان مباحث پر غور کرنا چاہئیے جو خالصۃً برطانوی ہند کی رعایا سے متعلق ہیں. ان چیزوں پر بحث نہ کی جائے. جن کا تعلق ریاستوں کے برطانوی باشندوں یا برطانوی ہند میں رہنے والے باشندوں کے حقوق سے متعلق ہے جب یہ امر طے ہو گیا تو ریاستی مندوبین نے بحث میں شرکت کی. اس کے بعد جائداد کے حقوق کے مسئلہ پر بحث کی گئی - اور پولینڈ کے نمونہ پر طویل غور و فکر پیدا کیا گیا. اور فیصلہ ہوا کہ لندن گول میز کانفرنس میں جو زاویہ نگاہ پیش کیا گیا تھا اس کی تصدیق کی جائے یعنی جائداد کے حقوق کا تحفظ ہونا چاہئیے. سلطنت کے مقاصد کے علاوہ کافی ہرجانہ ادا کرنے پر جائداد ضبطی یا قرقی سے مستثنیٰ رہنی چاہئیے. کمیٹی نے بالاتفاق مذہبی حقوق اور معابد کی آزادی کی ضمانت کو امن اور اخلاق عامہ کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے بلا امتیاز مذہب و ملت متفقہ طور پر منظور کر لیا. جائداد اور صوبجات پر ٹیکس وغیرہ کے متعلق فیصلہ کیا گیا کہ ان پر بحث و تحقیق کسی آیندہ موقع کے لئے ملتوی کر دیا جائے. جائداد کا احترام اور آزادی کا تحفظ قانون کے مطابق کیا جائے. پر امن جماعتوں کو آزادیٔ اظہار رائے اور ایسے یونین قایم کرنے کی جو امن عامہ اور اخلاق کے منافی نہ ہوں کمیٹی نے متفقہ طور پر منظور کر لیا ابتدائی تعلیم مفت دینے کے متعلق اقتصادی حالات کے پیش نظر ناقابل عمل ظاہر کیا گیا تعلیمی معاملات میں فرقہ وار یا دیگر قسم کے امتیازات پر اس وقت غور و خوض کیا جائے گا جبکہ اقلیتوں کی کمیٹی کے مضمون پر بحث و تحقیق کی جائے گی.

نہرو رپورٹ

اس کے بعد کمیٹی نے ان تجاویز پر دفعہ وار غور کیا جو نہرو رپورٹ کی سفارشات کے آرٹیکل نمبر ۴ میں درج تھیں. پھر اقلیتوں کی کمیٹی کی دوسری رپورٹ کے ضمیمہ اول پر بھی غور کیا گیا سفارشات نہرو کمیٹی کی گیارہ دفعات پر بحث کی گئی ان میں سے چار بالکل بیکار رہنے دیا گئے گئے. باقی دفعات جو مذہبی آزادی اور پر امن اجماعات وغیرہ کے متعلق تھیں متفقہ طور پر قبول کر لی گئیں.

مسٹر جیکر ایک فارمولا پیش کرنے کی تیاری کر رہے ہیں کہ قوم اور مذہب کا کوئی ذکر ہے سول حقوق کے متعلق کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ قانون کے نزدیک تمام شہری مساوی درجہ رکھتے ہیں، ڈاکٹر مونجے کی تجویز کے مطابق یہ کلیہ اساسی جدید کے مطابق تمام شہریوں کو "پیس کار یس" اصول کے مساوی حقوق ملنے چاہئیں. بسوائے ہنگامی اختیارات کے جن کا دستور اساسی میں ذکر کیا جائے گا.

حکومت کے مذہب کے متعلق کمیٹی نے ایسے اعلان پر اتفاق رائے ظاہر کی کہ فیڈریشن یا صوبوں کی حکومتوں کا کوئی مذہب نہ ہو. اس سلسلہ میں سر سی. پی راماسوامی نے ملک سرویا کے دستور پر عملدرآمد کرنے کی تجویز کی کہ قانون کے نزدیک تمام مستند مذاہب مساوی ہیں.

۲۴ فروری کی کارروائی

دہلی ۲۴ فروری. آج جو اجلاس منعقد ہوا اسکی کارروائی بہت اہم ہے. چنانچہ اسکے اہم مباحث پیش کئے جاتے ہیں. ڈاکٹر مونجے نے اپنی پوزیشن صاف کرتے ہوئے کہا کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل کے لئے حکومت ملک معظم سے جو اپیل کمیٹی نے کی ہے میں اس میں ذاتی طور پر یہ ترمیم چاہتا ہوں کہ میرا مطلب صرف وزیر اعظم سے تھا کہ وہ فرقہ وارانہ مسئلہ کا حل کریں. مسٹر جیکر نے بلا امتیاز تعلیم کی سکیم پیش کی جو ارکان میں گشت کریگی.

سرکاری سکولوں میں مذہبی تعلیم

نہرو رپورٹ نے ایک سفارش کی ہے کہ سرکاری امدادی سکولوں میں مذہبی تعلیم کی کلاسوں میں حاضری دینا جبریہ نہ رکھا جائے اس دفعہ پر کمیٹی نے آج دیر تک گفتگو کی سر اکبر حیدری اور سر سی پی راماسوامی آئر نے بیان کیا کہ اس سے بہت سی پیچیدگیاں ہو جائینگی. سر مرزا اسماعیل نے کہا کہ یہ معاملہ انفرادی حقوق سے زیادہ انتظامی معاملات سے متعلق ہے

کپتان شیر محمد خان نے فرمایا کہ مسلمان ارکان کی خواہش ہے کہ مسلمان بچوں کے لئے مذہبی تعلیم لازمی کی جائے. بعض ارکان نے یہ رائے ظاہر کی کہ نہرو رپورٹ نے جو اصول پیش کیا ہے وہ قبول کر لیا جائے اکثر ارکان مجلس اس سے متفق نہ تھے بالآخر فیصلہ یہ ہوا کہ اس چیز کو انفرادی حقوق کی حد میں داخل نہ کیا جائے.

سرکاری ملازمتیں

مذہب، نسل، فرقہ کے امتیاز و تخصیص کے ماتحت سرکاری ملازمتوں پر تقرر کے مسئلہ پر بحث نہیں کی گئی. ہاں یہ حق تسلیم کیا گیا کہ موجودہ قانون حکومت ہند کی دفعہ ۹۶ کے اعتبار سے تاج برطانیہ کے ماتحت کوئی ملازمت ایسی نہ ہوگی جس میں کسی برطانوی ہند کے باشندہ کو مذہب نسل فرقہ یا رنگ کی وجہ سے محروم کر دیا جائے گا. یہ بالکل عام ہونگی.

سڑکوں کا استعمال

سڑکوں. کنوؤں اور پبلک باغات اور دیگر رفاہ عام کے اداروں سے فائدہ اٹھانے کا حق تمام شہریوں کو ملے گا کسی کو محروم نہیں رکھا جائے گا. یہ بات باتفاق رائے تسلیم کی گئی کہ مذہبی مقامات "تفریح گاہیں" نہیں تصور کی جائیں گی.

سلطنت کی دیگر فرائض

صحت عامہ کے لئے بڑھانے ماؤں اور بچوں کی نگہداشت، بوڑھوں ضعیفوں ناداروں، اور بیکاروں کے لئے سلطنت کے انتظام کے تمام امور کمیٹی نے مسترد کر دئیے اور کہا کہ یہ سلطنت کے فرائض میں براہ راست داخل نہیں ہوتے.

اسلحہ رکھنے کا حق

طویل بحث ہوئی کہ شہریوں کو تمام ضروری احتیاطوں اور ہدایتوں کے مطابق اسلحہ اپنے پاس رکھنے اور انہیں لیکر چلنے کی عام اجازت ہونی چاہیئے ایک طرف بحث یہ تھی کہ اگر قواعد و ضوابط کو دیکھا جائے تو اسلحہ رکھنے کا "حق" بالکل حق بجانب نہیں رہتا. اس لئے انفرادی حقوق کی بحث میں نہیں آتا. اور اگر بغیر قواعد و پابندی کے اسلحہ رکھنے کا معاملہ پر غور ہو تو یہ نہیں ہو سکتا. بغیر ہدایات اور شرائط کے اسلحہ رکھنے کا حق نہیں دیا جا سکتا. بہر کیف یہ فیصلہ کیا گیا کہ ضوابط کے ماتحت اسلحہ رکھنے کی اجازت دیجائے.

کرپان رکھنے کی اجازت

سکھوں کو کرپان رکھنے کا حق ایک مذہبی ضرورت کی وجہ سے تسلیم کیا گیا

[illegible]ری قوموں اور ہتھیار رکھنے کا حق

کمیٹی نے منظور کیا کہ دوسری قوموں کو یا انکے فرقوں کو ہتھیار رکھنے کی اجازت کے مسئلہ پر غور کیا جا سکتا ہے. بحث کا دروازہ کھلا ہوا ہے.

منعقدہ استار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ

ڈابر

ڈاکٹر ایس. کے. برمن لیمیٹڈ

کلکتہ

سنہ ۱۸۹۴ء

ڈاکٹر ایس. کے. برمن

پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے بے مثل موجد

(سفر و حضر میں کام آنے والا)

REGD

ڈابر دواؤں کے نمونہ کا بکس

(اس میں مندرجہ ذیل بارہ قسم کی دوائیں ہیں.)

نمبر ۱ "کافو" اصل عرق کافور ہیضہ کی خاص دوا نمبر ۲ "پودینہ ہرا" عرق پودینہ نمبر ۳ "جلابن" جلاب کی گولی نمبر ۴ "دب دمہ" دمہ کی دوا نمبر ۵ "لال شربت" بچے لڑکے اور پرسوتی کی ٹانک نمبر ۶ "کولاریا" کولا ٹانک نمبر ۷ آیشیتا مقوی باہ کی گولی. نمبر ۸ "سر یانتا" درد سر کی ٹکیہ. نمبر ۹ "زنگ زنگ" مرہم داد نمبر ۱۰ "بیلاک" کٹے جلے وغیرہ زخموں کا مرہم نمبر ۱۱ "دردانت" دانت درد کی دوا نمبر ۱۲ "درکات" کان درد کی دوا قیمت فی بکس دو روپیہ ۲، محصول ۱۰ دس آنہ

REGD.

"کولاریا"

کولا ٹانک

یہ دل و دماغ اور کلیجہ کو طاقت پہونچانے میں بے مثل ہے. اسکے استعمال سے دل کی دھڑکن، کلیجہ کی کمزوری. تھوڑی محنت سے سانس کا پھولنا دور ہو جاتا ہے اور سخت محنت کرنے پر بھی تھکان نہیں ہوتی اس سے شراب افیون وغیرہ کی بد عادت ترک ہو جاتی ہے اس سے گلا کی آواز سریلی ہوتی ہے. پکچرار مسلم طالب علم اور گانے والوں کو ہر وقت اپنے پاس رکھنا چاہئیے قیمت فی شیشی ایکروپیہ دوا آنہ قیمت نمونہ ۷ محصول سات آنہ، نمونہ صرف ایجنٹ سے مل سکتا ہے.

نوٹ: ہماری دوائیں ہر جگہ دوا فروشوں اور دوکانداروں سے دستیاب ہو سکتی ہیں محصول بہت بڑھ گیا ہے اس سے بچنے کے لئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدئیے.

(صیغہ نمبر ۷۵) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا. پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE Rd: No. A,1424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے ۔۔۔ زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
(احسن مرحوم)

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

کانپور

قیمت

سالانہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۳ روپے
ششماہی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱ روپیہ ۱۲ آنے
سہ ماہی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱ روپیہ
فی پرچہ ایک آنہ
ممالک غیر سے سالانہ ۔۔۔۔۔۔ ۵ روپے
ششماہی ۔۔۔ ۳ روپے
سہ ماہی ۔۔۔ ۲ روپے

جلد ۱۵ | کانپور، چہارشنبہ ۹ مارچ سنہ ۱۹۳۲ء مطابق یکم ذی قعدہ سنہ ۱۳۵۰ھ | نمبر ۱۰

ادبیات

"عزمِ مسافر"

(از جناب دور ہاشمی کانپوری)

یہ ہجومِ برقِ باراں اور یہ تیری جستجو ۔۔۔ ای مسافر ایسے طوفاں میں کہاں جاتا ہے تو
اُف یہ خاموشی کا عالم اور تو گھبراتا نہیں ۔۔۔ ایسی تاریکی میں تیرا قلب تھراتا نہیں
آ، ابھی آرام کر، آ میرا کہنا مان لے
میں ترا ہمدرد ہوں میری صدا پہچان لے

"جواب مسافر"

سینکڑوں طوفان آئیں اس فضائے حال میں ۔۔۔ آ نہیں سکتی ہے لغزش پائے استقلال میں
توڑ سکتا ہے جہاں میں کون میرے نظم کو ۔۔۔ میں سمجھتا ہوں کچھ اپنے احترامِ عزم کو
جانبِ منزل بہرصورت رواں ہو جاؤنگا
میں فنا ہو کر بھی گردِ کارواں ہو جاؤنگا

یو۔پی فرنچائز کمیٹی

۷ مارچ سنہ ۳۲ء آج سے کونسل چیمبر میں یو۔پی فرنچائز کمیٹی شروع ہو گئی اور آج چھ گواہان کے بیانات لئے گئے جنمیں میں عورتیں بھی شامل تھیں۔ عام طور پر بیانات میں نمائندگی اور ڈپرس کلاس کے متعلق بیانات لئے گئے جنمیں نمائندگی کے طریقہ اور انکے استعمال تحفظ کے ذرائع بھی شامل ہیں۔ ان بیانات کا خلاصہ درج ذیل ہیں:۔

مسٹر رائن نے ان سے بیان کیا جسکا تعلق حق رائے دہندگی کی توسیع سے تھا وضاحت کی اور یہ بتایا کہ حق رائے دہندگی کی توسیع اس طرح سے ہونا چاہئے کہ تقریباً دس فی صدی باشندوں کو یہ حق حاصل ہو جائے۔

مسز پایا داس نے عورتوں کی حق رائے دہندگی کی متعلق اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ۲۱ سال کی عمر مقرر ہونا چاہئے اور رائے دینے کیلئے یا خواندگی یا جائداد کی شرط ہونا چاہئے۔ مسز برج دولاری نہرو عورتوں کو بالعموم حق رائے دہندگی عطا کئے جانیکی تائید میں تھیں۔

مسز بنرجی نے بھی حق رائے دہندگی کی توسیع کرنے کی پر زور سفارش کی اور مسٹر احمد شاہ نے مسٹر رائن کی رائے سے اتفاق کیا۔

"ماں کی محبت"

"ڈیلی ہیرلڈ" نے اعلان کیا کہ ایسے واقعات جن سے ماں کی محبت ثابت ہو اور جو چشم دید ہوں، بکثرت لوگوں نے اس قسم کے واقعات لکھکر بھیجے۔ ان میں سے ایک مراسلہ کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

میرا نام "بی گرے" ہے۔ میں ایک ان کا چشم دید واقعہ بیان کرتا ہوں۔ شہر "کنٹ" کے ایک گاؤں میں ایک لڑکی کھیت میں اپنے بھائی کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ پاس ہی آگ روشن تھی۔ دفعتاً لڑکی کے کپڑوں میں آگ لگ گئی۔ لڑکی نے چلانا شروع کیا۔ اس کا بھائی خوف زدہ ہو کر بھاگ نکلا۔ ماں دوسرے کھیت میں موجود تھی۔ لڑکی کو جلتے دیکھکر دوڑ پڑی اور بڑی مشکل سے اس کے کپڑے پھاڑ کر الگ کئے۔

لڑکی بہت جل گئی تھی ڈاکٹر نے کہا وہ بچ نہیں سکتی اِلّا یہ کہ کوئی شخص اپنے جسم کا زندہ گوشت دے اور لڑکی کی جلی ہوئی کھال کی جگہ سی دیا جائے۔

ماں نے کہا میں اپنی کھال دیتی ہوں چنانچہ ڈاکٹر نے ماں کی دونوں رانوں پر سے دو بڑے بڑے ٹکڑے گوشت کے کاٹ لئے! پورے دو گھنٹہ میں ڈاکٹر اپنا کام ختم کر سکا۔

اس واقعہ کو دس برس ہو چکے ہیں مگر ماں ہنوز بیمار اور شفا خانے میں موجود ہے۔ ابتک اس پر آٹھ آپریشن ہو چکے ہیں مگر اسے آرام نہیں ہوتا۔ یہ ممتا بھری عورت میری ماں کے سوا کوئی نہیں۔ خود میں ہی جل گئی تھی اور میری ہی جان بچانے کے

۱۴ برس کی لڑکی لڑکا بن گئی

یہ واقعہ تازہ انگریزی اخباروں نے بیان کیا ہے۔ تفصیل یہ ہے کہ انگلستان کے ایک ساحلی شہر میں ایک لڑکی رہتی ہے ۱۴ برس کی عمر تک اسے سب لوگ لڑکی ہی سمجھتے رہے اور وہ واقعتاً لڑکی بھی تھی لیکن دفعتاً اس کی نسوانیت غائب ہو گئی۔ اور مرد بن گئی۔

جس ڈاکٹر نے اس لڑکی یا لڑکے کا معائنہ کیا تھا اس نے اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" کو حسب ذیل بیان دیا ہے۔

میرے خیال میں لڑکی اب پورا لڑکا ہو چکی ہے۔ میں نے اپنے معائنہ کی رپورٹ "سومرسٹ ہاؤس" میں بھیج دی ہے۔ جہاں نومولود بچوں کی تاریخ پیدائش محفوظ رکھی جاتی ہے۔

ڈیلی ہیرلڈ نے اس لڑکی کا نام شایع کرنے سے انکار کیا ہے لیکن اس کے والد کی مندرجہ ذیل تشریح شایع کی ہے۔

میری یہ لڑکی سنہ ۱۹۱۸ء میں پیدا ہوئی تھی لیکن اس کا جسم لڑکیوں کی طرح نازک نہ تھا، بتدریج اسکی آواز میں بھی نسوانیت باقی نہ رہی اب ڈاکٹر کہتے ہیں کہ وہ لڑکا بن گئی ہے مجھے بھی یقین ہے کہ اس کے چہرہ پر ڈاڑھی کا سبزہ نمودار ہو رہا ہے۔ اگر واقعی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
جمالِ پر توِ حق عزمِ مستقل ہیں ہے زبان پر بھی وہی ہو جو ترے دلمیں رہے
ہفتہ وار
صداقت
کانپور، چہار شنبہ ۹ر مارچ ۱۹۳۲ء

گول میز کانفرنس کی سب کمیٹیان

مسلم کانفرنس کا حکومت سے یہ مطالبہ ہے کہ وہ دستور اساسی کی تشکیل سے پہلے باضابطہ طور پر اس امر کا اعلان کرے کہ مسلمانوں نے گول میز کانفرنس مین جو تحفظ حقوق کے متعلق تجاویز پیش کی تھین اور جو چودہ نکات کے نام سے مشہور ہین انکو حکومت آئندہ دستور اساسی مین شامل کریگی یا نہین۔

حکومت نے مسلمانون کو یہ یقین دلایا تھا کہ وہ اقلیتون کے حقوق کی ضامن ہے اور اسی بنا پر مسلم مندوبین گول میز کانفرنس مین شریک ہوئے تھے لیکن وزیر اعظم نے گول میز کانفرنس کے آخری اجلاس مین جو اعلان کیا ہے وہ اسقدر مبہم ہے کہ اس سے مسلم رہنماؤن کو حکومت کے صحیح ارادون کا علم ہونا تقریباً ناممکن ہو گیا ہے اسی وجہ سے گول میز کانفرنس کے اختتام کے بعد مسلم کانفرنس اس کشمکش مین مبتلا ہے کہ گول میز کانفرنس کی سب کمیٹیون کے ساتھ تعاون کیا جائے یا عدم تعاون۔

ہم بھی سوائے جداگانہ انتخاب کے بقیہ ۱۳ نکات کو مسلمانون کے مفاد کیلئے ضروری سمجھتے ہین اور ہمارا بھی حکومت سے یہ مطالبہ ہے کہ وہ مخلوط انتخاب کے ساتھ بقیہ تیرہ نکات کو آئندہ دستور اساسی مین شامل کرے کیونکہ بلا اسکے مسلمانوں کے حقوق غیر محفوظ ہین۔

مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کی کارروائی کے متعلق جو اطلاعات موصول ہوئی ہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ نے یہ طے کر لیا ہے کہ حکومت کو نہایت صاف الفاظ مین مطلع کر دیا جائے کہ اگر ان کے مطالبات آئندہ دستور اساسی مین شامل کئے گئے تو مسلمان گول میز کانفرنس کی سب کمیٹیون سے تعاون کرینگے ورنہ عدم تعاون۔

ہم بھی مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کی اس تجویز کو معقول اور تدبر پر مبنی سمجھتے ہین اور اسکے ارکان سے یہ امید کرتے ہین کہ وہ اس آخری فیصلہ پر ایمانداری کے ساتھ قائم رہین گے

حکومت ہند کا بجٹ

سر جارج شوسٹر ممبر مال حکومت ہند نے ۷ر مارچ کو اسمبلی مین ۱۹۳۲-۳۳ء کا بجٹ پیش کر دیا۔ بجٹ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۳۱-۳۲ء مین کل آمدنی ۱۲۰ کروڑ ۷۷ لاکھ کی ہوئی اور کل خرچ ۱۳۴ کروڑ ۹۴ لاکھ ہو گا۔ اس حساب سے اس سال ۱۴ کروڑ ۱۷ لاکھ کا نقصان ہو گا۔

آئندہ سال یعنی ۱۹۳۲-۳۳ء کی کل آمدنی کا تخمینہ ۱۲۹ کروڑ ۹۴ لاکھ کا اور خرچ کا تخمینہ ۱۲۷ کروڑ ۸۱ لاکھ کیا گیا ہے۔

گویا آئندہ سال آمدنی کے مقابلہ مین خرچ بقدر ۲ کروڑ ۱۳ لاکھ کم ہو گا۔

آئندہ سال فوج کے اخراجات کے لئے بجٹ مین ۴۶ کروڑ ۷۵ لاکھ کی رقم رکھی گئی ہے۔

سبد گل

(عکاس فطرت کے قلم سے)

اپنو ہی چاہتا ہے کہ مولانا شوکت علی کو عجیب المخلوقات۔ کہدین، بھلا بتائیے کہ دورہ تو آپ کر رہے ہین سرحدی مسلمانوں کے صحیح حالات معلوم کرنے کیلئے اور اخبارات مین کارگزاری تحریر فرماتے ہین دعوتون اور کھانوں کی اخبار خلافت اٹھا کر دیکھ لیجئے تو آپ کو سوائے کھانے پینے کی باتوں کے اور کچھ نہ ملے گا فلان خان صاحب کی دعوت مین اتنی مرغیان کھائین اور فلان سردار صاحب کے یہان اتنے انڈے اڑائے توس مکھن اور چائے کا تو ذکر ہی کیا یہ تو "اونٹ کے منہ مین زیرہ" ہے۔

ہمین زمیندار کی اس تجویز سے کامل اتفاق ہے کہ سرحد کے مسلمان مولانا کو کھلائین تو خوب لیکن ایک تار کول کا ڈبہ بھی دسترخوان پر رکھ لیا کرین تا کہ مولانا کے جسم مین اسکے خوف سے اور زیادہ دبازت نہ پیدا ہو سکے۔

ہمین تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خلافت مآب مولانا نے اپنے تمام عقائد و مقاصد کھانا کھانے ہی پر مرکوز کر دئے ہین اور

"تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است"

پر آپ کا ایمان ہے ورنہ آپ کتنے ہی کم عقل اور اصابت رائے سے محروم کیوں نہ ہوتے مگر اپنے مقصد سفر سے غیر متعلق باتین اسطرح نہ لکھتے، بھلا بتائیے کہ اس چودھوین صدی مین کسی بھلے مانس انسان کو کسی کے ذاتی کھانے پینے سے کیا واسطہ۔

بقیہ آئینہ کانپور

دیہاتی مکاتب ڈسٹرکٹ بورڈ کے دیہاتی مکاتب کے مدرسوں کی تنخواہین ۶-۷-۶ ماہ کی باقی تھین۔ ڈسٹرکٹ بورڈ نے ۳-۳ ماہ کی تنخواہین دیدی ہین مگر ماسٹرون کا یہ مطالبہ تھا کہ بقیہ ۳-۳ ماہ کی تنخواہین بھی فوراً مل جانا چاہئیے چونکہ ایسا نہین ہوا اسلئے تمام ماسٹرون نے ہرتال کر دی ہے اور دیہات کے کل مکاتب یکم مارچ سے بند ہو گئے ہین معلوم ہوا ہے کہ ماسٹرون کا ایک وفد آنریبل وزیر تعلیم سے ملنے والا ہے۔

حکیم سید مقبول حسین حکیم سید مقبول حسین صاحب کانگریس کے ڈکٹیٹر تھے چنانچہ ۴ر مارچ کو جلوس نکالنے کے الزام مین آپ گرفتار کئے گئے ہین۔

ہرتال ۴ر و ۵ر فروری کو ہندو دوکاندارون نے ہرتال کی۔ کہا جاتا ہے ۴ر فروری کو مہاتما گاندھی ڈے اور ۵ر فروری لالہ پھولچند کی گرفتاری کے سلسلہ مین ہرتال ہوئی تھی۔

مسٹر بالکرشن شرما مسٹر بالکرشن شرما اڈیٹر پرتاب سے جرمانہ وصول کرنے کیلئے پولیس انکے مکان پر گئی اور بقدر ضمانت کچھ سامان انکے مکان سے قرق کر لیا۔

نذیر کرکٹ ٹورنامنٹ ۷ر مارچ کو پھول باغ کے میدان مین حلیم مسلم اسکول اور کرائسٹ چرچ اسکول کے درمیان نذیر کرکٹ کپ ٹورنامنٹ کا آخری میچ کھیلا گیا اور حلیم مسلم اسکول کامیاب ہوا لہذا کپ اسکو مل گیا۔

مالگزاری خریف کی وصولیابی ضلع کانپور مین خریف کی وصولیابی کا تناسب حسب ذیل ہے:-

بھوگنی پور	۹۱ فی صدی	گھاٹم پور	۹۰ فیصدی
اکبر پور	۷۱ "	ڈیرا پور	۶۶ "
بلہور	۸۱ "		

پورے ضلع کا تناسب وصولیابی ۸۵ ½ فی صدی ہے

آئینہ کانپور

کمشنر صاحب کمشنر صاحب الہ آباد ڈویژن ۱۰ر مارچ کو تشریف لائینگے۔

سنٹرل زمیندار و کسان سبھا کی طرف سے ۱۰ر مارچ کو گنگا ایڈورڈ میموریل ہال مین ایک جلسہ ہو گا جسمین کمشنر صاحب بھی شرکت کرینگے۔

رائے صاحب لالہ رگھبر دیال ۱۰ر مارچ کو پھول باغ مین کمشنر صاحب و کپتان ایبٹسن کے اعزاز مین ایک ایٹ ہوم دینگے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ خبر ہے کہ آر ایف۔ مُوڈی۔ آئی سی ایس ادیب ای آئندہ ہونے والے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ۱۴ر مارچ کو کانپور تشریف لے آئینگے اور کپتان ایبٹسن ۱۸ر مارچ کو کسی ٹرین سے بمبئی روانہ ہو جائینگے

حکام مولوی ضیاء الحسن صاحب منشی افتخار حسین صاحب اور مسٹر گھوش نے بالترتیب فرسٹ۔ سکنڈ۔ و تھرڈ اڈیشنل ڈسٹرکٹ و سشن جج کا چارج لے لیا ہے خبر ہے کہ مسٹر گھوش صرف گذشتہ فسادات کانپور کے مقدمات کی سماعت کرینگے۔

ہمعصر انصاف حکومت نے ہمعصر روزنامہ انصاف سے ڈیڑھ ہزار کی ضمانت طلب کر کے ۸ر مارچ تک داخل کرنے کی مہلت دی تھی مگر ہمعصر موصوف اسوقت تک ضمانت داخل نہین کر سکا اور مجبوراً ۸ر مارچ کی اشاعت کے بعد اسکو جبریہ تعطیل کرنا پڑی۔

ہم کو تعجب ہے کہ ہمعصر انصاف جیسے محتاط اخبار سے بلا کسی تنبیہ کے حکومت نے کس طرح ضمانت طلب کی بہر حال ہم امید کرتے ہین کہ حکومت جلد طلبی ضمانت کے حکم کو منسوخ کر کے صوبہ کے ایک ہو قرروزنامہ کو مسلمانوں کی خدمت کرنے کا موقع بہم پہونچائیگی۔

ہمعصر انصاف و صدائے مسلم ۵ر مارچ کو کانپور ینگ مسلم ایسوسی ایشن نے ایک جلسہ کر کے یہ طے کیا تھا کہ انصاف کو زندہ رکھنے کے لئے اہل شہر سے ۵ سو روپیہ کا چندہ جمع کرے گی۔ اس تجویز کے خلاف ۷ر مارچ کے صدائے مسلم مین ایک مراسلت شائع ہوئی ہے کہ جس کا مقصد یہ ہے کہ روزنامہ انصاف کے لئے چندہ نہین جمع ہونا چاہئیے اور اسکے خلاف بے بنیاد الزامات قائم کئے گئے ہین

روزنامہ انصاف کی پالیسی سے ہمعصر صدائے مسلم کو چاہے کتنا ہی اختلاف کیون نہ ہو مگر ایک موقر اور ہمعصر روزنامہ کی مصیبت کے وقت اس قسم کی تحریر شائع کرنا نہایت ادنیٰ تنگ دلی کا ثبوت ہے ہمارا خیال ہے کہ پریس کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر ایک اخبار کی مصیبت کو اپنی مصیبت تصور کرے اور اگر پریس اتنی بلند حوصلگی کا ثبوت بھی نہین دے سکتا تو پھر ایسے پریس سے ملک اور قوم کو کیا امید ہو سکتی ہے؟

ہم سمجھتے ہین کہ یہ مراسلت ناداشتہ طور پر صدائے مسلم مین شائع ہو گئی ہے اور ہم امید کرتے ہین کہ اڈیٹر صاحب اس مراسلت کے خلاف ایک نوٹ لکھکر اپنی پوزیشن صاف کر دینگے۔ اور اہل شہر سے یہ اپیل کرینگے کہ وہ روزنامہ انصاف کو زندہ رکھکر اپنی زندگی کا ثبوت دین۔

ہمعصر پرتاب یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ حکومت نے ہمعصر پرتاب ہندی ہفتہ وار سے جو ۲ ہزار کی ضمانت طلب کی تھی وہ اب منسوخ کر دی ہے۔ اور پرچہ بدستور شائع ہونا شروع ہو گیا ہے۔

گرفتاریان و سزائین ہفتہ مختتمہ یکم مارچ تک تحریکات کانگریس کے سلسلہ مین ۲۴۹ کو سزائین ہوئین اور ۲۸ معافی مانگ کر رہا ہو گئے ہین۔

لالہ پھول چند لالہ پھول چند کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے یہ حکم دیا تھا کہ وہ شہر سے باہر چلے جائین مگر انھوں نے اسکی تعمیل نہین کی

نقد و تبصرہ

ہمایوں کا سالگرہ نمبر

اس وقت ہمارے سامنے رسالہ ہمایون کا سالگرہ نمبر ۱۹۳۲ء ہے جس کے متعلق ہم بلا مبالغہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ کارکنان ہمایوں نے آج سے دس سال پیشتر جن خیالات اور جذبات کے ساتھ ہمایون جاری کیا تھا اسمین وہ کامیاب ہیں۔

یہ سالگرہ نمبر بہترین اہل قلم کے نظم و نثر کے مضامین اور تصاویر سے مزین ہے۔ یہ ۲۱۱ صفحات کا بہترین علمی و ادبی مجموعہ اس قابل ہے کہ ہر ایک علم ذوق کے پاس ہو۔ ہم ناظرین سے یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ اس بے بہا مجموعہ کو ضرور خرید کر خود بھی مستفید ہونگے اور کارکنان ہمایوں کی بھی ہمت افزائی کرینگے۔ سالگرہ نمبر کی خوبیوں کو دیکھتے ہوئے عہ قیمت کچھ بھی نہیں۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر ہمایوں۔ لاہور۔

رسالہ حریم کا سالگرہ نمبر

ہمارے صوبہ میں اردو اخبارون و رسالون کی قلت کی سب سے بڑی وجہ صرف یہ ہے کہ یو۔ پی میں اردو اخبارات اور رسالون کی واقعی قدر دانی و ہمت افزائی نہیں کی جاتی۔ اور اسی وجہ سے یہان کے تمام اخبار و رسالے کسمپرسی کی زندگی گذار رہے ہیں۔

یو۔ پی مین زنانہ رسالہ تو شاید ایک بھی نہیں تھا اور یہ ایک بہت بڑی کمی تھی جس کو عرصہ سے محسوس کیا جا رہا تھا شکر ہے کہ ہمارے اولوالعزم دوست نسیم انہونوی نے رسالہ حریم کو لکھنؤ سے جاری کرکے اس کمی کو پورا کر دیا۔ اس وقت ہمارے سامنے رسالہ حریم کا سالگرہ نمبر ہے جو اپنی ظاہری و باطنی خوبیون کے لحاظ سے کسی دوسرے سالنامہ سے پیچھے نہیں ہے۔

یہ سالنامہ بہترین مضمون نگارون کے نثر و نظم کے مضامین اور متعدد سادہ و رنگین تصویرون سے مزین ہے۔

ہم اس شاندار کامیابی پر کارکنان رسالہ حریم کو مبارکباد دیتے ہوئے ناظرین سے یہ سفارش کرینگے کہ وہ نہ صرف سالگرہ نمبر کو خرید کرینگے بلکہ رسالہ حریم کے مستقل خریدار بنکر اپنی عورتون و لڑکیون کو استفادہ کا موقع بہم پہونچا دین اور کارکنان حریم کی ہمت افزائی کرکے ایک ادبی خدمت بھی انجام دین۔ سالگرہ نمبر کی ظاہری و معنوی خوبیون کو دیکھتے ہوئے قیمت ایک روپیہ کچھ بھی نہیں۔ سالانہ قیمت للعہ

ملنے کا پتہ: منیجر رسالہ حریم لکھنؤ۔

میخانہ کا عید نمبر

میخانہ کا عید نمبر اس وقت ہمارے سامنے ہے یہ رسالہ اگرچہ چھوٹے سائز اور حجم کے ساتھ شایع ہوتا ہے اور بظاہر رسالہ کی حیثیت ایسی نہیں ہے کہ وہ کوئی خاص نمبر نکال سکے مگر ہم اپنے کرم دوست اسد انصاری کو مبارکباد دینگے کہ وہ میخانہ کے عید نمبر کے شایع کرنے مین کامیاب ہوئے۔ میخانہ کا حجم اگرچہ صرف ۶۰ صفحات پر مشتمل ہے مگر بلند پایہ مضامین کی وجہ سے یہ عید نمبر یقینی طور پر کامیاب عید نمبر کہلانے کا مستحق ہے بمتعدد تصویرین بھی ہیں ہم ناظرین سے سفارش کرینگے کہ وہ اس مین ایک بہترین عید نمبر کو خرید کر استفادہ حاصل کرین

قیمت عید نمبر صرف ۴ سالانہ: قیمت سالانہ عہ
ملنے کا پتہ:۔ منیجر رسالہ میخانہ لکھنؤ۔

اردو سول کورٹ کمپنین

بابو ارت پرشاد ورما بی۔ اے۔ ایل ایل بی ایڈوکیٹ الہ آباد نے جونیر وکیلوں کی دقتون اور پریشانیون کو محسوس کرتے ہوئے "اردو سول کورٹ کمپنین" کو نہایت محنت اور قابلیت سے ترتیب دیکر شایع کیا ہے۔

فاضل موءلف نے اس کتاب میں تیاری عرضی دعویٰ سے لیکر اختتام مقدمہ تک جن جن قانونی کارروائیوں کی ضرورت ہوتی ہے ان سب کو نہایت شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا ہے اور اس کے متعلق کل قواعد و مسودہ جات بھی درج کر دیئے ہین۔

خیال کیا جاتا ہے کہ اس کتاب سے پیشتر کوئی ایسی قانونی کتاب نہیں تھی جسمیں جملہ ضروری قانونی کارروائیان اور مسودہ جات وغیرہ درج ہون اسی وجہ سے جونیر وکیلوں کو نہایت پریشانی ہوتی رہی اور ان کو مجبوراً محررون کی ہدایت پر عمل کرنا پڑتا ہے مگر فاضل موءلف نے اس کتاب کو تالیف کرکے اس زبردست پریشانی کو حل کر دیا ہے اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر جونیر وکیل صاحبان اس کتاب کا بغور مطالعہ کرین تو ان کو تمام پریشانیوں سے نجات ملجائیگی اور وہ خود محررون کو ہدایت دے سکیں گے۔ محرر صاحبان بھی اس کتاب کے مطالعہ سے اپنی معلومات مین زبردست اضافہ کر سکتے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ قانون پیشہ حضرات اس کتاب کی تالیف سے پورا پورا فائدہ اٹھائینگے۔

کتاب کا حجم ۴۰۳ صفحات کاغذ کتابت چھپائی وغیرہ اچھی قیمت ۶ؔ

ملنے کا پتہ:۔ بی۔ کے۔ ایل۔ سریواستو کمپنی۔ بلوچپورگنج۔ الہ آباد۔

چہار گلشن

یہ کتاب ذیل کے ۴ رسالون کا مجموعہ

تذکرۃ المجتہدین یہ رسالہ مولانا عبدالحیٔ رحمۃ لکھنوی کی تصنیف ہے جسمیں حضرت امام اعظم رح مالک رح شافعی رح حنبل رح بخاری رح مسلم رح ابو داؤد رح ترمذی رح نسائی رح اور ابن ماجہ رح وغیرہم کے اختصار کے ساتھ ضروری حالات لکھے گئے ہیں۔

گلدستۂ دل

یہ دوسرا رسالہ ہے جسمیں مذہب کی تعریف وجوب تقلید کا فرق اور مذہب معین کی تقلید کیونکر واجب ہوئی وغیرہ مشکل مسائل کو عام فہم عبارت مین سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔

میزان المحققین

اس تیسرے مختصر رسالہ میں احناف اور اہل حدیث کے اختلافی مسائل کو نہایت سنجیدگی و متانت سے سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ کتاب ہر ایک مسلمان کے یہان ہونا نہایت ضروری ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ

ملنے کا پتہ:۔ حاجی محی الدین صاحب تاجر کتب نمبر ۳۹۹ موچی بازار بنگلور

حضرت اویس قرنیؒ حضرت اویس قرنی رح کے حالات زندگی حجم ۴۶ صفحات قیمت ۵

علی سالۃ المصافحہ مصافحہ کے متعلق ضروری معلومات اور مسائل قیمت ۲

الحلیب النعم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین جو عربی قصیدہ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے لکھے ہیں وہ مع اردو ترجمہ کے شایع کئے گئے ہیں قیمت ۴

مجموعہ رسائل لتعہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی کے ۹ مسائل کا مجموعہ قیمت ۴

سراج الایمان

مولانا حافظ فیض احمد صاحب نے نہایت مبسوط طریقہ سے ایمان کی توضیح کی ہے حجم ۴۶ صفحات قیمت ۴

ان پانچوں رسالون کے ملنے کا پتہ:۔ حاجی محمد محی الدین تاجر کتب نمبر ۳۹۹ موچی بازار بنگلور۔

جمعیۃ العلماء ہند کی ورکنگ کمیٹی شکست دیگئی

نئی دہلی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ سیاسی صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے جمعیۃ العلماء ہند کی ورکنگ کمیٹی شکست کر دیگئی ہے اور صدر کو ڈکٹیٹر قرار دیکر انھین مجاز کیا گیا ہے کہ وہ صورت حال کو دیکھکر مناسب تدابیر اختیار کرین۔

قبل اس کے کہ آپ کوئی بھی نیا شو خریدیں
فلیکس شوز کا ملاحظہ کر لیجئے

FLEX
ALL-LEATHER SHOES

آکسفورڈ شوز Rs. 5/12 فی جوڑہ سے لیکر......

فل سلیپر Rs. 5/2 فی جوڑہ سے لیکر

اسکول شوز Rs. 4/8 فی جوڑہ سے لیکر......

سروس بوٹ Rs. 8/12 فی جوڑہ سے لیکر

فلیکس شوز ہندوستان میں ہندوستان کے سب سے عمدہ مال سے ہندوستان ہی کے کاریگر تیار کرتے ہیں۔

ذیل کے پتہ پر فروخت ہوتے ہیں
دی کشمیر ہاؤس
مسٹن روڈ کانپور
دی رائل بوٹ ہاؤس
نظیر آباد لکھنؤ

چین میں غیر ملکی افواج کی تعداد

شنگھائی میں فوجی طاقت ہر زمانہ میں مختلف رہی ہے لیکن ۵ فروری ۱۹۳۲ء کو افواج کی جو تعداد وہاں موجود تھی۔ اس کا نقشہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ ہانگ کانگ میں برطانیہ کی تین اور ملایا میں دو بٹالین ہیں۔ دس شنگھائی میں بریگیڈ کا نقشہ حسب ذیل ہے

۱۔ الف اور ایس۔ ایچ	۸۸۱
۲۔ لنکن شائر رجمنٹ	۸۰۱
۳۔ ولٹ شائر رجمنٹ	۸۸۱
۴۔ رائل اسکاوٹ فوسی ہیئر	۸۰۰
۵۔ شنگھائی والنٹیر کور	۱۰۰۰
۶۔ اون ٹین بیٹری	۱۸۶
۷۔ کمپنی آر۔ اے۔ ایس۔ سی	۱۰۰
۸۔ جنرل ہسپتال	۱۰۰
میزان کل	۴۰۲۹

غیر ملکی بریگیڈ کی تعداد حسب ذیل ہے،

ممالک متحدہ امریکہ (۲۲۰۰) فرانس (۲۰۰۰) اٹلی (۵۰۰) مختلف (۵۰۰) میزان کل (۵۲۰۰) بین الاقوامی بحری قوت میں بھی آجکل اضافہ ہو رہا ہے اس وقت بین الملی جنگی جہازات کی تعداد ۴۵ ہے۔ جاپانی فوج کی تعداد حسب ذیل ہے:-

جنگی جہازات (۳۵) فوج (۵۰۰۰) چین کی جنگی قوت کا تخمینہ ہر زمانہ میں مختلف رہا ہے مگر اس وقت چینی فوج کی تعداد تیس ہزار ہے۔ فرانس کی تجویز ہے کہ پانچ ہزار کی تعداد میں فوجی سپاہی مہیا کرے۔ چین میں برطانیہ کی جو فوج متعین ہے اس کا مرکز اور مستقر ہانگ کانگ ہے۔ فوج کی تعداد حسب ذیل ہے۔

شاہی توپخانہ کی فوج (۱۰۳۲) رائل انجیرا (۱۵۵) رائل کور آف سگنل (۱۳۰) پیادہ فوج (۱۴۴۰) فوجی پولیس (۱۶) رائل آرمی چیلین ڈپارٹمنٹ (۹) رائل آرمی سروس کور (۲۷۸) رائل آرمی میڈیکل کور (۲۱۹) رائل آرمی آرڈیننس کور (۲۴) رائل آرمی پے کور (۴۰) رائل آرمی وٹ کور (۲) آرمی ایجوکیشنل کور (۷) آرمی ڈنٹل کور (۵) ہندوستانی اور نوآبادیاتی فوج (۱۶۰۳) اسٹاف (۵۰) عارضی تعداد (۸۰۰) میزان کل ۷۶۰۸ ۱۰

ہندوستان میں جاپانی جوتوں کی درآمد

جب سے ہندوستان میں جاپانی جوتوں کی درآمد شروع ہوئی ہے اس وقت سے ہندوستان کی صنعت جفت سازی کو سخت نقصان پہنچا ہے اور آگرہ اور کانپور کے کارخانے قریب قریب تباہ ہو گئے ہیں۔ لطف یہ کہ جاپانی جوتوں کی درآمد میں ہر سال اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔ ذیل کے نقشہ سے جاپانی جوتوں کی سال بسال ترقی کا حال معلوم ہوگا۔

۱۹۲۶ء ۲۷ میں جاپانی جوتوں کی درآمد اور انکی تعداد	۱۹۱۵۰۰۰
۱۹۲۸ء ۲۷ " " " "	۲۷۶۳۰۰۰
۱۹۲۹ء ۲۸ " " " "	۳۳۲۰۰۰۰
۱۹۳۰ء ۲۹ " " " "	۹۷۶۱۰۰۰
۱۹۳۱ء ۳۰ " " " "	۱۰۹۲۱۰۰۰

جاپانی جوتوں کی مانگ ہر سال برابر بڑھتی جا رہی ہے جس سے جاپان کو بجد فائدہ پہونچ رہا ہے۔

جسپال کے مقدمہ کا فیصلہ

الہ آباد ۸ مارچ۔ آج کو پنڈت تیج نرائن ملا سشن جج نے جسپال کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ ملزم کی دہلی اور لاہور کے دوسرے مقدمہائے سازش

عورتوں کی اندرونی یا بیرونی پوشش کیلئے کوئی کپڑا اس قدر ملائم۔ خوبصورت اور آرام دہ نہیں ہوتا جتنا کہ نہ سکڑنے والا ٹوئیل فلالین "وائیلا" گھر میں یا دھوبی کے یہاں کی سیکڑوں بار کی دھلائی بھی "وائیلا" کی ملائمیت۔ خوبصورتی و رنگت کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔
ہر اچھی پوشش کیلئے آپ کو "وائیلا" منتخب کرنا چاہیئے۔ باریک اور موٹا دونوں قسموں کا یہ متعدد خوبصورت ڈیزائنوں کا تیار کیا جاتا ہے۔ ایک بار "وائیلا" کا کوئی لباس بنوا کر پہنئے اور پھر آئندہ آپ کبھی ادنیٰ قسم کے کپڑے استعمال نہ کریں گے۔ کیونکہ عمدہ لباسوں کیلئے جو عرصہ تک استعمال کیئے جاتے ہیں موزوں ترین کپڑا ہے۔ اپنے گھر کے مردوں کی ضروریات کا بھی خیال رکھئے کیونکہ "وائیلا" کی قمیصیں اور پاجامے نہایت آرام دہ اور دیرپا ہوتے ہیں۔

وائیلا

نہ سکڑنے والا نفیس ٹوئیل فلالین

Viyella DAY NIGHT WEAR
Manufactured in Great Britain.
"Viyella" (Regd) DOES NOT SHRINK
For Ladies', Gentlemen's and Children's Wear.

اصلی وائیلا کے لئے مذکورہ بالا شکل کے مطابق علیحدہ ہو سکنے والے لیبل پر وائیلا کا نام دیکھ لیا کیجئے۔ جس پر یہ نشان نہ ہو اسکو ہرگز نہ خریدئیے

میں ضرورت بتائی جاتی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس شخص کو زیر دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند مسٹر بلڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس محکمہ تفتیش جرائم کو قتل کر دینے کی کوشش کے الزام میں سات سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

حکومت کی کفایت شعاری

الہ آباد ۷ مارچ۔ حکومت کی کفایت شعارانہ سرگرمیوں میں اسکا قوی امکان ہے کہ صوبجات متحدہ میں ڈپٹی کلکٹروں کو بعض اضلاع کا چارج دیکر مجسٹریٹ و کلکٹر بنایا جائے اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو سپرنٹنڈنٹ پولیس بنا دیا جائے ان جدید انتظامات میں ان عہدیداروں کو موجودہ گریڈ کی تنخواہ باضافہ سو روپیہ الاؤنس ملیگا۔ اس تجویز کو ابھی تک باضابطہ طور پر تصدیق نہیں ہوئی ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس جدید انتظام کو ایک درجن اضلاع میں امتحاناً عمل میں لایا جائے گا

لکھنؤ مین حضور دکن کا ورود مسعود

یکم مارچ - آج صبح ساڑھے چھ بجے تاجدار دکن کی شاہی اسپشل ٹرین لکھنؤ چارباغ اسٹیشن مین داخل ہوئی ٹرین مین انیس بوگیاں ہین - اور آگے پیچھے دو انجن لگائے جاتے ہین - ٹرین کو حکام ریلوے نے ڈاک سائڈنگ مین جگہ دی ہے جو شاہی کیمپ سے بالکل ملحق ہے شاہی کیمپ ایک وسیع حلقہ بن گیا ہے جس کے اسٹیشن رخ خوبصورت قنات قائم کی گئی ہے اور اندر متعدد خیمے نصب ہین - جسوقت ٹرین پلیٹ فارم پر پہنچی ہے، پبلک کا انبوہ عظیم دیدار خسروی کے اشتیاق مین موجود تھا شہر کے مسلمانون مین خاص جوش پھیلا ہوا ہے اور وہ جوق جوق شاہی کیمپ کو دیکھنے اسٹیشن پر جا رہے ہین -

اعلیحضرت کا پروگرام

اعلیحضرت کے قیام کے لئے سر راجہ صاحب جہانگیر آباد نے اپنا مکان پیش کیا تھا - لیکن اعلیحضرت نے شاہی اسپشل ہی مین قیام مناسب تصور فرمایا - سوکب شاہی ایک ہفتہ لکھنؤ مین مقیم رہے گا - اور ۸ مارچ کی صبح کو منقعت از حیدرآباد ہو گا -

اسٹاف شاہی

اعلیحضرت کے اسٹاف مین صرف نواب سر امین جنگ بہادر صدر المہام پیشی اور جرنیل عثمان یار الدولہ بہادر ملٹری سکریٹری ہین علاوہ برین چھ سو کے قریب خدمتی ہین - شہزادہ ولیعہد بہادر اور اُن کے بھائی کی طبیعت چونکہ دہلی مین ناساز ہو گئی تھی اس لئے اعلیحضرت نے دہلی سے ان کو حیدرآباد جانے کی اجازت دے دی - مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر و دیگر اراکین سلطنت کو بھی دہلی سے رخصت کر دیا گیا -

شہر کا گشت

۲؍مارچ ۱۹۳۲ء - کل یکم مارچ کو شام کے وقت اعلیحضرت حضور نظام کیمپ سے باہر تشریف لائے اور نصف گھنٹہ کے لئے شہر کا ایک سرسری معائنہ فرمایا -

تاریخی عمارات کا معائنہ

۲؍مارچ ۱۹۳۲ء - آج صبح کو اعلیحضرت حضور نظام نے لکھنؤ کی قدیم اور تاریخی عمارات کا معائنہ کیا - امام باڑہ آصفیہ حسین آباد - پکچر گیلری - کلاک ٹاور کی ٹینگ شاہ نجف وغیرہ کی سیر فرمائی ان مقامات پر ٹرسٹی صاحبان نے حضور کا خیر مقدم کیا -

انٹرویو

۲؍مارچ ۱۹۳۲ء - آج اعلیحضرت حضور نظام کے کیمپ مین راجہ صاحب جہانگیر آباد کے ہمراہ سر عزیز الدین صاحب دیوان دتیا تشریف لائے - اس کے بعد شام کے حصہ مین سر وزیر حسن صاحب چیف جج اودھ چیف کورٹ و نیز راجہ صاحب محمود آباد کو حضور نظام نے شرف باریابی عطا کیا -

مدرسۃ الواعظین کا معاینہ

۲؍مارچ ۱۹۳۲ء آج اعلیحضرت نے شام کو تقریباً ۴½ بجے مدرسۃ الواعظین کے معائنہ کے لئے مع اسٹاف تشریف لے گئے - مدرسہ کے ذمہ دارون نے حضور کا خیر مقدم کیا اور طبقہ علمائے سے حضور کا تعارف کرایا گیا - اعلیحضرت نے قریباً ½ گھنٹہ مدرسہ کا معائنہ فرمایا اور اظہار مسرت کیا

انٹرویو

۲؍مارچ رائے صاحب رام چرن ملاح ایڈوکیٹ ایم ایل سی پریسیڈنٹ آل انڈیا بیک ورڈ لیگ - مسٹر رام سہائے سکریٹری آدی ہندو سبھا - ممبر فرنچائز کمیٹی - سردار گوردیال سنگھ ٹانک بی اے پریسیڈنٹ لیبر پارٹی و سائین قدرت اللہ کو شرف باریابی بخشا گیا -

انٹرویو

۳؍مارچ ۱۹۳۲ء - آج صبح کو اعلیحضرت حضور نظام نے اپنے کیمپ مین قاضی سر عزیز الدین صاحب دیوان دتیا اور دیوان رامپور کو شرف باریابی بخشا - اس کے علاوہ شہر کے اور معززین کو بھی باریاب ہونے کا موقع ملا - جس مین لکھنؤ کے مشاہیر اطبار اور پروفیسران شامل تھے -

گورنمنٹ ہاوس مین لنچ

۳؍مارچ ۱۹۳۲ء - آج اعلیحضرت حضور نظام نے معہ ملٹری سکریٹری کے گورنمنٹ ہاوس مین لنچ تناول فرمایا - گورنمنٹ ہاؤس مین تمام افسران اعلیٰ اور عہدیدارون نے حضور کا خیر مقدم کیا -

ایٹ ہوم

۳؍مارچ ۱۹۳۲ء - آج اعلیحضرت حضور نظام نے شام کو ٹیلر پیلس مین مع اسٹاف کے راجہ صاحب محمود آباد کے ایٹ ہوم مین شرکت فرمائی - راجہ صاحب جہانگیر آباد اور سر وزیر حسن صاحب بھی موجود تھے -

ڈنر

۳؍مارچ ۱۹۳۲ء - آج اعلیحضرت حضور نظام نے شب کو جہانگیر آباد پیلس مین مع اسٹاف کے ڈنر مین شرکت فرمائی - یہ ڈنر راجہ صاحب جہانگیر آباد کیطرف سے حضور کو دیا گیا تھا اور بجلی کی روشنی سے تمام عمارت بقعۂ نور بنی ہوئی تھی - ڈنر پر شہر کے عمائدین و معززین افسران بھی مدعو تھے حضور کا پر تکلف خیر مقدم کیا گیا -

نماز جمعہ مین شرکت

۴؍مارچ ۱۹۳۲ء - اعلیحضرت نے ٹیلہ والی مسجد مین نماز ادا فرمائی -

جامع مسجد کی تعمیر

۴؍مارچ ۱۹۳۲ء - نماز جمعہ کے بعد شہر کے فیاض اور مشہور سوداگر شیخ واجد حسین صاحب نے مبلغ پچاس ہزار روپیہ کی گرانقدر رقم کا عطیہ اس لئے پیش کیا ہے کہ حضور نظام کی لکھنؤ مین تشریف آوری کی یادگار قائم کرنیکے لئے وسط شہر مین ایک جامع مسجد جامعہ عثمانیہ کے نام سے تعمیر کیجائے -

ندوۃ العلماء

۵؍مارچ ۱۹۳۲ء آج اعلیحضرت حضور نظام نے دار العلوم ندوۃ العلماء مین ورود فرمایا - اور اعلیحضرت نے ندوہ کی اس ہفتادہ زمین کا معائنہ فرمایا جسپر کہ مسجد کی تعمیر ہونے والی ہے -

حنا بلڈنگ کا افتتاح

۵؍مارچ ۱۹۳۲ء گذشتہ سہپر کو اعلیحضرت اصغر علی محمد علی تاجر عطر کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر تشریف لے گئے اور جدید عمارت کارخانہ "حنا بلڈنگ" کا افتتاح اپنے دست مبارک سے فرمایا -

مسلم گرلز اسکول

۶؍مارچ ۱۹۳۲ء - مسلم گرلز اسکول مین اعلیحضرت مع افراد خاندان شاہی تشریف لے گئے - خاندان شاہی کی شاہزادیون کے لئے اندرون مدرسہ مین خیر مقدم کیا گیا - اسکول کی طالبات نے قصائد پڑھے - اور سپاسنامہ پیش کیا -

تکمیل الطب کالج

۶؍مارچ ۱۹۳۲ء ۱۲ بجے کے قریب اعلیحضرت نے تکمیل الطب کالج کا معائنہ کیا اور اظہار خوشنودی فرمایا -

مدرسہ عالیہ فرقانیہ

۶؍مارچ ۱۹۳۲ء تقریباً ایک بجے اعلیحضرت مدرسہ عالیہ فرقانیہ مین تشریف لائے - متولی مدرسہ نے سپاسنامہ پڑھا - مدرسہ کیطرف سے مولانا عین القضاۃ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات بطور نذر پیش کی گئین - اعلیحضرت نے مزار مبارک مولانا عین القضاۃ رحمۃ اللہ علیہ پر فاتحہ خوانی فرمائی اور رخصت ہو گئے -

شیعہ کالج

۶؍مارچ اعلیحضرت نے ۱½ بجے دن شیعہ کالج کا معائنہ فرمایا -

عرس شاہ پیر کھمّن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۵؍مارچ ۱۹۳۲ء بعد نماز مغرب شاہ پیر کھمّن صاحب کا عرس اسٹیشن چارباغ پر ہوا - اعلیحضرت کے اسٹاف کے اراکین نے شرکت فرمائی - حاجی رحیم خان صاحب نے انتظام عرس فرمایا - میلاد شریف ہوا اور پھر فاتحہ خوانی ہوئی -

---

ہندوستانی معاملات پر لارڈ اِرون کی تقریر

لندن ۳؍مارچ - گذشتہ شب مین اکسفورڈ مین تقریر کرتے ہوئے لارڈ ارون سابق وائسرائے ہند نے فرمایا کہ قانون کی پابندی ہر حالت مین کی جائے اور ہندوستانی معاملات پر غور کرنیکے بعد مین اس نتیجہ پر پہونچا ہون کہ سیاسی ہندوستان کے جذبات اور اپنے معاملات کا خود انتظام کرنے کی خواہش مین فطرت کا اقتضا ہے اور یہ گذشتہ صد سالہ تاریخ کا نتیجہ ہین انگریز اور تمام دنیا کو سمجھ لینا چاہیئے اور ان سے ہمدردی کرنا چاہیئے اگر ہم وہان کے باشندون کی کی بنیادون کو پامال کر دین تو اس کے معنی خدمت نہین ہے - ہندوستان کی اس موجودہ بے چینی کے زمانہ مین ہماری پالیسی ہمین دوہری مصیبت مین ڈالے گی ایک طرف حکومت کی مضبوطی کو برقرار رکھنا اور دوسری طرف اس قوت کو تسلیم کر لینا جس نے خود کبھی سیاسی معاملات کو حل نہین کیا جلسہ مین جو ہندوستانی تھے انکو مخاطب کرتے ہوئے دریافت کیا کہ کیا آپ اور ہم مل کر ہندوستانی معاملات کا کوئی ایسا حل تلاش نہین کر سکتے جو دنیا کی تاریخ مین ایک عجب واقعہ ہو - اگر ہم ایسا کرنے مین کامیاب ہو گئے تو آنے والی صدیان یاد کرین گی -

اسمبلی مین ریلوے بجٹ

نئی دہلی - ۴؍مارچ - لیجسلیٹو اسمبلی مین آج ریلوے بجٹ پر غور کیا جانا ختم ہوا - جس وقت تقسیم آرا ہونے لگی اُسوقت ایوان مین ریلوے بورڈ کی احتیاجی تخفیفون پر بحث ہو رہی تھی جملہ مطالبات بغیر کسی کمی کے منظور کر لئے گئے - سر جارج رینی نے آئینی ریلوے کے متعلق مباحثہ ختم کرتے ہوئے ان ممبران کے لئے خراج تحسین ادا کیا جنہون نے اس مسئلہ کے متعلق آزادانہ رائے دی تھی اور فرمایا کہ حکومت ہند کے وعدے کے اس مسئلہ کے متعلق ماہرین فن کے ذریعہ مکمل تحقیقات کیجائیگی آج کے مباحثہ مین قوم پرست - انڈیپنڈنٹ اور یورپین پارٹیون کی لیڈرون نے

بحکم تحصیلدار صاحب بہادر ڈیرہ پور ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

نمبر مقدمہ ۱۴۰

بعدالت مال مقام ڈیرہ پور

چونکہ بمقدمہ نالش رادت شیو درشن سنگہ بنام اجرائیل سنگہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت بتاریخ ۸ ستمبر سنہ ۱۹۳۱ء صادر ہوئی ہے اور جواب ازروئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل

	روپیہ	آنہ	پائی	
اصل ۔۔۔۔	۹۹	۱۴	۵	حاشیہ پر درج کی
خرچہ نالش ۔۔۔۔	۶	۸		جاتی ہے۔
سود بابت زر اصل وخرچہ نالش ۔		۱۲		اور جو کہ آج کی
خرچہ اجرائے ڈگری	۲	۴	۶	تاریخ تمک ڈگری
سود بابت خرچہ اجرائے ڈگری	۶	۷		بلا الفاہی ہے
میزان	۹۵	۱۳	۱۱	لہذا بذریعہ

اس تحریر کے تم اجرائیل سنگہ ولد شیو سہائے سنگہ ٹھاکر ساکن جھتاپور دکاشتکار زائد بارہ سال موضع بھندیپو پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور جو ازروئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کئے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۳۲ء

تفصیل اراضی

پرگنہ ڈیرہ پور موضع بھندیپو محال سوائی سنگہ

نمبر کھیت کا	رقبہ کھیت کا	
۲۰۲		
		شامل

مہر عدالت دستخط حاکم عدالت

بحکم جناب بابو گورچرن لال صاحب منصف بہادر محمد آباد ضلع غازیپور

حکم امتناعی حالیکہ جائداد غیر منقولہ بعلت اجرائے ڈگری قابل قرقی ہو

(آرڈر ۲۱ - قاعدہ ۵۴)

بعدالت منصفی مقام محمد آباد ضلع غازیپور

مقدمہ نمبر ۲۹۵ بابت سنہ ۱۹۳۱ء

رام رتن لال پسران گنگا پرشاد ساکن حال محمد آباد ڈگریدار مدعی

بنام بھگوان پرشاد وغیرہ مدیونان

بنام بھگوان پرشاد و مرلی منشی مختار کلکٹری ضلع غازیپور و کولیسر ناتھ پسران منشی کالکا پرشاد مرحوم ساکنان موضع کریدہ متعلقہ چھیش پور کلاں پرگنہ محمد آباد حال وارد معہ بازار غازی پور مدیونان معاعلیہ

ہرگاہ آپ نے ایفاء اُس ڈگری کا نہیں کیا جو آپ پر بتاریخ ۲۴ ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۱ء بمقدمہ نمبر ۲۹۵ سنہ ۱۹۳۱ء بحق ڈگریدار بابت مبلغ ۔۔۔ صادر ہوئی تھی۔ لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ آپ یعنی مدیونان مذکور تا وقتیکہ حکم ثانی اس عدالت سے نہ ہو جائداد مصرحہ فرد تعلیقہ منسلکہ کو بذریعہ بیع یا ہبہ کے یا اور طور پر منتقل کرنے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں اور تمام اشخاص جائداد مذکور بذریعہ خرید یا ہبہ کے یا اور طور پر لینے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں تاریخ پیشی مقدمہ ہذا میں ۹ مارچ سنہ ۱۹۳۲ء مقرر ہے۔

آج بتاریخ ۴ ماہ فروری سنہ ۱۹۳۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

فرد تعلیقہ

نام موضع و پرگنہ	ممن پور پرگنہ محمد آباد
نمبر تعداد حقیت	(۱)
تعداد حقیت نیلام طلب	ہمہ ۱۶ ار کے ۱۴ بقدر حصہ مدیونان
مالگذاری	۶/۲
مالیت تخمیناً	۱۲۰ روپیہ

صوبہ سرحد کا پہلا گورنر

نئی دہلی ۲ مارچ ایک سرکاری کمیونک سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہز مجسٹی ملک معظم نے آنریبل لفٹننٹ کرنل سر رالف گرفتھ کے سی آئی اے کی تقرر بحیثیت گورنر صوبہ شمالی مغربی سرحدی صوبہ منظور فرما لیا ہے اور جس وقت انتظامات مکمل ہو کر صوبہ سرحد گورنر کا صوبہ بنے گا آپ ہی پہلے گورنر ہوں گے۔

تین خواتین آنریری مجسٹریٹوں کا تقرر

ناگپور ۲۷ فروری۔ ضلع ناگپور میں تین خواتین مسز جے ایف میکفاڈن۔ مسز جے۔ کے۔ ایل کاما اور مسز ستی بائی دیو آنریری مجسٹریٹ مقرر کی گئی ہیں اور اُن کو دویم درجہ کے اختیارات دئے گئے ہیں۔

اودھ چیف کورٹ کے ججوں میں تخفیف

لکھنؤ ۳ مارچ محکمہ عدل وانصاف کی تخفیف کے سوالات کے ماتحت تخفیف کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں ان عام خیالات کا اظہار کیا ہے کہ بجائے چیف کورٹ لکھنؤ میں کام پر غور کرتے ہوئے اور تخفیف کا خیال کرتے ہوئے اگر ممکن ہو تو دو جج کم کر دئے جائیں۔ کمیٹی نے خود اس پر اظہار خیال نہیں کیا ہے بلکہ اس سوال کو حکومت کے فیصلہ پر چھوڑ دیا ہے۔ پنجشنبہ کو اجلاس کونسل میں یہ مسئلہ صاف کر دیا گیا نیز رائے یہ معلوم ہوتی تھی کہ چیف کورٹ کے نظام میں تبدیلی کی جائے۔

بمبئی ہائیکورٹ کا مسلمان چیف جسٹس

بمبئی ۳ مارچ۔ آج سرکاری گزٹ میں اعلان ہوا ہے کہ چیف جسٹس کے زمانہ غیر موجودگی میں آنریبل مسٹر جسٹس مرزا علی اکبر خان بار ایٹ لا عدالتیہ کے چیف جج کا کام کریں گے۔

مولانا شوکت علی کی آمد پر مظاہرہ خیبر سرخپوشوں کی گرفتاری

پشاور ۳ مارچ۔ کل چارسدہ میں مولانا شوکت علی کی آمد کے سلسلہ میں کانگریسیوں نے ان کے خلاف مظاہرہ کیا جس میں ساٹھ سرخپوش رضاکار گرفتار ہوئے ہیں۔

دیواداس گاندھی کی سزا یابی

نئی دہلی یکم مارچ۔ میرٹھ کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی کے صاحبزادے دیواداس گاندھی کو ۹ ماہ قید سخت اور ۵۰۰ روپیہ جرمانہ اور بصورت عدم ادائیگی جرمانہ ۴ ماہ مزید قید کی سزا دی گئی ہے۔

دو ہندوستانی سپاہی بھاگ گئے

احمد آباد ۲۷ فروری چھٹی راجپوتانہ فوج کے دو سپاہی اپنی فوج سے دو رائفلیں، ۴۰ کارتوس اور بارود لیکر بھاگ گئے ہیں۔

---

۱۲ مارچ پرسب کی

۱۲ مارچ سنہ ۱۹۳۲ء کو

امرت دھارا کی سلور جوبلی جس شان سے منائی گئی تھی وہ ابتک سب پر روشن ہے جس نے اس میں حصہ لیا تھا کہ اخبارات نے لکھا تھا کہ یہ جلسہ ایک تاریخی واقعہ ہوگیا ہے۔ امرت دھارا کی سلور جوبلی کے بعد اب قدر جوبلیاں ہوں گی ایک اخبار نے لکھ دیا کہ پنڈت صاحب امرت دھارا کے تو موجود بھی ہی جوبلیوں کے بھی موجد کہنے چاہئیں۔ اس وقت سے ۱۲ مارچ کو امرت دھارا کا سالانہ جلسہ برابر منایا جاتا ہے اور ہمارے مہربان اس ۱۲ مارچ کو ہمیشہ یاد رکھتے ہیں۔ ناظرین! ۱۲ مارچ کو اس سال بھی یاد رکھیں۔ گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی امرت دھارا ڈسپنسری میں صحت جسمانی مقابلے ہوں گے۔ اس بار خاص بات یہ رکھی گئی ہے کہ عام لوگوں کا امتحان جسم کرکے ان کو صحت بڑھانے کے واسطے مناسب ہدایات دی جاویں گی اور اگلے سال جو لوگ زیادہ صحت کو بڑھا کر دکھائیں گے ان کو انعام بھی دئے جاویں گے۔ عورتوں کی کھیلوں و چلنے کے مقابلے بھی ہوں گے۔ مریضوں کو ۔۔۔ دن ایک مفت مشورہ دیا جاویگا۔ ۱۲ مارچ کو دھارا کی نمائش جو ۔۔۔ کوئی بتانے والوں کو مفت ادویات دی جاویں گی۔ ۔۔۔

ادویات وکتب کی قیمت میں رعایت

۔۔۔ ۱۲ مارچ تک خط شروع کرنا چاہئیے ۔۔۔ کے صاحب چاہے کارڈ یا خط لکھ دیں یا امرت دھارا دفتر کے باہر ایک بکس پڑا ہوگا۔ اس میں اپنا نام و پتہ و ادویات جو چاہئے لکھ کر ڈال دیں۔ اس کے بعد ایک ماہ کے اندر اندر کسی دن بھی آکر ادویات لے سکتے ہیں۔

جو صاحب چاہیں۔ اس دن روپیہ جمع بھی کرا سکتے ہیں۔ اور باہر کے صاحب اس دن منی آرڈر بھیج سکتے ہیں۔ جن کا روپیہ جمع ہوگا۔ ان کو جب تک وہ روپیہ ختم نہ ہوگا۔ اس رعایت پر یکدم یا چند بار میں بھی ادویات مل سکیں گی۔ اس ایک کام کے واسطے

رعایت یہ ہے

کہ امرت دھارا کے سب کتب پر ۔۔۔ فیصدی ۔۔۔ رعایت ہوگی اور دیگر ادویات وکتب نصف قیمت لینی ۔۔۔ رعایت پر ملیں گی۔ جن کے پاس فہرست نہ ہو وہ ابھی لکھ کر منگوا لیں۔ اور ادویات نوٹ کر رکھیں!

خط وکتابت کا پتہ:- امرت دھارا - لاہور

المشتہر: منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون - امرت دھارا سٹریٹ - امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

جاپان اور فرانس کا خفیہ معاہدہ

"ڈیلی ایکسپریس" کا سیاسی نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کیا جاپان اور ایک یورپین قوم میں کوئی خفیہ معاہدہ ہو چکا ہے۔ یہ سوال ہے جس پر لنڈن واشنگٹن اور برلن میں پس پردہ بیقراری سے غور کیا جا رہا ہے تجدیہ اسلحہ کانفرنس جینوا کے مندوبین میں بھی اس سلسلہ میں تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ اور وہ اس پر غور کر رہے ہیں۔

(۱) جاپان کی طرف سے امن کے سلسلہ میں دوسری طاقتوں کی کوششوں کی مزاحمت

(۲) جاپان کے آرڈرز کی وجہ سے فرانس کے بارود کے حصوں کی قیمت میں اضافہ

یہ دلیل پیش کی جاتی ہے۔ کہ جاپان صرف اسوقت تک غیر مصالحانہ رویہ پر اصرار کرے گا۔ جب تک اسے علم ہے۔ کہ اسے یورپین حمایتی کی امداد حاصل ہے یہ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ جاپان نے گولہ بارود کے جو آرڈر دئے ہیں۔ اس کی تعمیل فرانس سے ہو رہی ہے غلط یا درست طور پر اس سے یہ نتیجہ نکالا جا رہا ہے کہ فرانس اور جاپان میں کوئی خفیہ معاہدہ موجود ہے امریکہ کو یقین ہے کہ معاہدہ کی رو سے منچوریا اور چینی بندرگاہوں کی پالیسی میں جاپان کو فرانس کی حمایت حاصل ہے۔ اس کے عوض میں جینوا اور یورپ میں فرانسیسی پالیسی کو جاپانی کی تائید حاصل ہے۔

یہاں اس بات پر بھی عام رائے زنی کی جا رہی ہے۔ کہ ٹوکیو کا جواب دینے کے لئے فرانس نے امریکہ اور برطانیہ کے ساتھ شریک میں کیوں لیت ولعل کیا ہے۔

۳ لیگ اقوام کے اجلاس میں بھی چین اور جاپان کی باہمی جنگ پر جو بحث ہوئی ہے۔ اس میں بھی فرانسیسی نمائندہ مسٹر پال بونگر کا رویہ بہت حد تک جاپان کے حق میں تھا۔

اگر مخفی معاہدہ کی ہستی ثابت کر دی گئی تو یہ خدشہ ہے کہ امریکہ بھی چین میں اپنے سرمایہ اور اقوام کی افراد کی حفاظت کے لئے چین کے ساتھ سمجھوتہ کرنا پڑے گا۔

بحکم جناب تحصیلدار صاحب بہادر ڈیراپور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۷/۸

بعدالت مال مقام ڈیراپور ضلع کانپور

چودھری رام نرائن موضع محبت برہنہ پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور۔

بنام کاشی وطچمن وغیرہ　　مدعا علیہ

بنام کاشی و لچھمن وادنکار پسران رگھونندن برہمن ساکن محبت برہنہ پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۳ ماہ مارچ ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام ڈیراپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہو گا۔

یہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۴ ماہ مارچ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت　　دستخط حاکم عدالت

اسلحہ خانہ پر حملہ کرنے کے مقدمہ کا فیصلہ

چاٹگام یکم مارچ۔ اسلحہ خانہ پر حملہ کرنے کے مقدمہ میں ۱۲ ملزمین مسمیان اننت سنگھ۔ گنیش گھوش لوک ناتھ بال۔ ایف۔ نندی۔ سبودھ چودھری فقر سین۔ لال موہن سین سبودھ رائے آنند گپتا اور رندھیر داس کو اسپیشل ٹرابیونل نے حبس دوام کی سزا دی ہے۔ آخر الذکر پانچ ملزموں کے لئے یہ سفارش کی گئی ہے کہ اُن کی رحم کی درخواست کی سماعت کی جائے۔ اس کے علاوہ نند لال سنگھ کو زیر دفعہ ۱۱۸ تعزیرات ہند ۲ سال قید سخت کی سزا اور رائل داس کو زیر دفعہ ۳۰۸ تعزیرات ہند ۳ سال قید سخت کی سزا کا حکم دیا گیا۔ اور بقیہ ۱۶ ملزموں کو بری کر دیا گیا۔ جملہ ملزمین کو درجہ (ب) میں رکھا گیا ہے اور انھیں آج دوپہر کو چاٹگام سے کسی نامعلوم مقام کو لیجایا گیا ہے۔ کسی قسم کا مظاہرہ نہیں ہوا۔ مذکورہ بالا ملزمین کو ۱۸ اپریل ۱۹۳۰ء کو پولیس اور ریلوے کے اسلحہ خانوں پر بمقام چاٹگام حملہ کرنے کے سلسلہ میں مختلف تاریخوں میں گرفتار کیا گیا تھا اس سلسلہ میں ناظرین کو یاد ہو گا کہ اسلحہ خانہ لوٹے اور جلائے گئے تھے اور ایک اینگلو انڈین اور ۴ ہندوستانی کے گولی مار دی گئی تھی۔ اس مقدمہ کی سماعت ایک اسپیشل ٹرابیونل میں جس کے صدر مسٹر جے یونی تھے ۲۴ جولائی ۱۹۳۰ء کو شروع ہوئی تھی۔

یو۔ پی مسلم کانفرنس

لکھنؤ ۲۹ فروری یو۔ پی۔ مسلم کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی نے کل راجہ صاحب سلیم پور کی صدارت میں انڈین فرنچائز کمیٹی کے سوال پر غور وفکر کیا۔ اور بالآخر یہ قرار پایا کہ اس سوال کا جواب مرتب کرنا ایک سب کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے جس کی صدارت حافظ ہدایت حسین کرینگے۔ جب جواب مرتب ہو جائے تو ۶ مارچ ۱۹۳۲ء کے اجلاس میں اس پر مزید بحث وتحیص کیجائے۔ مولانا حسرت موہانی سے استدعا کی گئی کہ وہ کمیٹی کے سامنے اظہار خیال فرمائیں۔ یہ سوال بھی کہ آیا یوپی کے مسلمانوں کو گول میز کانفرنس کے ساتھ اشتراک عمل کرنا چاہیئے یا نہیں۔ آئندہ کے لئے اجلاس ملتوی کیا گیا۔

ایک رزولیوشن میں سرحدی صوبہ کی حکومت کے تشدد کے خلاف پاس کیا گیا اور اس مطالبہ پر زور دیا گیا جو کہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کی طرف سے پیشتر کیا گیا تھا۔ پنجاب میں فرقہ وارانہ مسئلہ کی مشکلات پر تبادلہ خیالات ہوا۔ اور اس کے بعد ایک سب کمیٹی مفاہمت کی راہ سوچنے کے لئے مقرر کی گئی۔ ساتھ ایک اور کمیٹی کا تقرر عمل میں آیا جو کہ اس بات پر غور کرے گی کہ آیا اودھ کو علیحدہ صوبہ بنا دینا مفید ہو گا یا کہ نہیں۔

شاہِ دکن خلد اللہ ملکہ تکمیل الطب کالج میں

بتاریخ ۶ مارچ ۱۹۳۲ء بروز یکشنبہ بوقت ۱۲ بجے اعلیٰ حضرت حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہ تکمیل الطب کالج میں تشریف لائے سب سے پہلے جناب شفاء الملک حکیم محمد عبد الحمید صاحب آنریری سکریٹری تکمیل الطب کالج نے آنحضور کے سامنے تکمیل الطب انسٹی ٹیوشن کے مختصر حالات بیان کئے اس کے بعد اعلیٰ حضرت نے کالج کی بعض مخصوص اشیاء کا معائنہ فرمایا جس سے آنحضور بہت محظوظ ہوئے اور آنحضور نے اظہار خوشنودی فرمایا۔ فقط

حکیم جلیل احمد انصاری پروفیسر تکمیل الطب کالج لکھنؤ

یو۔ پی۔ اور سی۔ پی کا مشترکہ انکم ٹکس
خان بہادر ولی محمد انکم ٹیکس کمشنر ہو گئے

الہ آباد ۳ مارچ۔ صوبہ متحدہ اور سی۔ پی کا محکمہ ٹیکس ملا کر ایک کر دیا گیا ہے۔ خان بہادر ولی محمد انکم ٹیکس کمشنر اس مشترکہ نظام کے ہوں گے اطلاع ملی ہے آپ اسی ہفتہ میں چارج لیں گے۔

تعلیم حاصل کرنیکے لئے حکومت کا ایک مسلمان کو وظیفہ

دہلی ۳ مارچ۔ سرکاری کمیونک مظہر ہے حکومت ہند سنٹرل اسٹیٹ اسکالرشپ غیر ممالک میں تعلیم حاصل کرنیکے لئے ہر سال دیتی ہے وہ اس سال مسٹر عبد اللطیف ایم۔ اے ہیمر جی کو کیمبرج میں

شمالی ہندوستان کے
مشہور ترین آیورویدک اوشدھالیہ
سے
برائے نام خرچ پر طبی مشورہ اور امداد حاصل کیجئے

یہ آپ ۱۲ مارچ کو اس طرح کر سکتے ہیں۔ سال بھر میں جو رقم اوسطاً آپ دواؤں اور معالجوں کی فیسوں پر خرچ کرتے ہیں اس کی چوتھائی ہی رقم ہمارے پاس جمع کروا دیجئے۔ جب کبھی آپکے گھر میں کوئی بیمار ہو۔ تو اس کا حال ہمیں لکھ بھیجئے ہم قواعد علاج کیمطابق غور کر کے اس کے مناسب دوا تجویز کر کے نصف قیمت پر روانہ کر دینگے۔ کیونکہ امرت دھارا کے اکتیسویں (۳۱) سالانہ جلسہ کے موقع پر

۱۲ مارچ کو

جو آرڈر ڈاک میں ڈالے جاوینگے یا بذریعہ روپیہ منی آرڈر سے بھیجا جاویگا اسکے ختم ہونے تک ادویات و کتب

نصف قیمت پر

بھیجی جاوینگی اگر آپ فہرست ادویات سے اپنی مفید طلب ادویات پسند کر سکتے ہیں تو ۱۲ مارچ کو ڈاک سے اپنا خط بھیج دیجئے!

فہرست ادویات ابھی مفت منگوا لیجئے!

نوٹ:۔ امرت دھارا اور اسکے پانچ مرکبات نیز کشتہ سونا صرف ۲۵ فیصدی رعایت پر دئے جائینگے

ڈاک و تار کیلئے پتہ:۔ امرت دھارا۔ لاہور

المشتہر

منیجر امرت دھارا فارمیسی امرت دھارا بلڈنگس۔ امرت دھارا سٹرک۔ امرت دھارا ڈاک خانہ لاہور

کانپور میونسپلٹی نوٹس

ہر خاص و عام کو اس نوٹس کے ذریعہ اطلاع دی جاتی ہے کہ میونسپل بورڈ کانپور تفریح گاہون کے متعلق قواعد و ضوابط مین زیر دفعہ ۱۹۸ جے (اے) و (سی) ایکٹ میونسپلٹی مین مندرجہ ذیل ترمیم کرنا تجویز کرتا ہے۔

جو اعتراضات یا تجاویز ۲۰ر مارچ ۱۹۳۲ء تک اگزکٹو افسر صاحب کو موصول ہونگے اُنپر بورڈ غور کریگا۔

مسودہ ترمیم

بائی لا نمبر ا (اے) کے آخر مین مندرجہ ذیل اضافہ کردیا جائے:۔

(۵) دیگر پارک جو پبلک کے لئے بورڈ نے بنائے ہون یا جن کا خرچ بورڈ کے ذمہ ہو۔

دستخط ایس۔ این۔ تواری

ڈی ہیلی۔ ایچ

اگزکیٹو افسر میونسپل بورڈ کانپور

الہ آباد مین ۴ بم پھٹے

اخبار آئی۔ ڈی۔ بی کا نامہ نگار خصوصی مظہر ہے کہ ۲۷ر ۲۸۔ فروری کے دوران مین الہ آباد مین دو مرتبہ بم پھٹے۔ لیکن کوئی شخص زخمی نہین ہوا۔ اس مین سے پہلا بم ۲۷ فروری کی شب کو مٹھی گنج کی چوکی کی چھت پر پھٹا اور دوسرا بم ۲۸ر فروری کو کیلا گنج مین ایک سب انسپکٹر کے کرایہ کے مکان مین پھٹا۔ قبل دو مرتبہ پولیس لائن کی پارک مین بھی بم پھٹ چکے تھے۔

ابھی تک کوئی گرفتاری عمل مین نہین آئی ہے

دو کرسچین خواتین بحیثیت کانسٹبل

کٹک ۲ر مارچ۔ دو کرسچین خواتین نے پولیس مین اپنی بھرتی کرائی ہے اور اُن کو بحیثیت۔ کانسٹبل بھرتی کرلیا گیا ہے تاکہ کانگریسی خواتین کو گرفتار کرسکین چند سنتھالون کی خواتین اُن کی مدد کررہی ہین۔

امریکہ مین ۸۳ لاکھ بیکار

لندن ۲۹ر فروری۔ امریکہ کے مزدورون نے بیکاری کے باعث حکومت سے خیرات طلب کی ہے کہا جاتا ہے کہ مزدورون کی بہتری حالات کی ایجنسیان ٹوٹ گئی ہین اور اب بیکارون کی جنکی تعداد ۸۳ لاکھ تک پہونچ گئی ہے۔ نگرانی نہین کرسکتی ہین کانگریس کو جلد سے جلد ایک قانون کے ذریعہ ساڑھے سات کروڑ پونڈ کی رقم تقسیم خیرات کیلئے منظور کرنی چاہیئے۔

لکھنؤ کے قریب ٹرین کو تباہ کرنیکی کوشش

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بنگال نارتھ ویسٹرن ریلوے پر علی گنج اور روشن پور اسٹیشنون کے درمیان شب کے وقت ریلوے لائن کی ڈھبریون اور سلیپرون کو ہٹا کر ٹرین تباہ کرنیکی کوشش کی گئی تھی لیکن کوئی حادثہ رونما نہین ہونے پایا۔ پولیس تحقیقات مین مصروف ہے۔

گاندھی فلمون پر بندش

نئی دہلی ۲۷ر فروری چیف کمشنر دہلی نے صوبہ دہلی مین مہاتما گاندھی سے متعلق فلمون کے دکھائے جانے پر پابندی عائد کردی ہے کہ مہاتما گاندھی کی واپسی لندن کے فلم نہ دکھائے جائین۔

صوبہ سندھ کی گورنری

بمبئی ۳ر مارچ۔ یہان گرم افواہ ہے کہ سر غلام حسین ہدایت اللہ جو کہ گورنر بمبئی کی اگزکٹو کونسل کے ممبر ہین وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل کے ممبر مقرر کئے جائین گے۔ اور سر جیمس کریرار صوبہ سندھ کے جبکہ وہ علٰحدہ صوبہ بن جائے گا گورنر مقرر ہونگے

نئے گورنر بنگال کے خیالات

لندن ۲ر مارچ۔ رائل امپائر سوسائٹی کی دعوت مین صوبہ بنگال کے آئندہ ہونے والے گورنر سر جان اینڈرسن نے کہا کہ وہ ہندوستان خالی الذہن ہو کر جاتے ہین اور اُن کے سامنے وہان کا جو تجربہ پیش کیا جائے گا اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرین گے کوئی زمانہ جس پر کچھ غور کیا جاسکتا ہے وہ آئرلینڈ کا وہ زمانہ ہے جسمین آئرش رہنماؤن سے اشتراک کیا تھا۔ بدنظمی اور بدعتی قانون کی نہایت ہی خراب بنیاد دین ہین۔

آپکے چہرہ کی بے رونقی پاؤڈر سے دور نہوگی

چہرہ پر کتنا ہی پاؤڈر لگایا جاوے لیکن رونق نہیں آسکتی۔ چہرہ پُر رونق اور خوبصورت کرنے کیلئے صاف خون و صافت منی کی ضرورت ہے۔ اس لئے آتنک نگرہ گولیاں کا استعمال کریں۔ یہ گولیاں قبض۔ بدہضمی۔ خون اور منی کی خرابی و کمی۔ جریان۔ احتلام رقت منی وغیرہ کو دور کرکے جسم کو خون و منی سے پُر کرکے لطف زندگی عطا کرتی ہیں۔ چہرہ پُر رونق اور بشاش ہوجائیگا جو ہزاروں من پاؤڈر سے بھی ممکن نہیں قیمت فی ڈبیہ صرف ایک روپیہ ۵ ڈبہ کی چار روپیہ علاوہ محصول۔

بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا ہونیوالی بیرونی نقائص کو صرف دو ہفتہ میں نابود کرکے پوری مردمی حاصل کرنے کیلئے ایک شیشی طلاء واجی کرن کا استعمال کریں۔ قیمت فی شیشی صرف پانچروپیہ عہ۔

مزید آگاہی کے لئے ۹۲ صفحات کی کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرماویں۔

وید شاستری، جام نگر، کاٹھیاوار

لوکل ایجنٹ:۔ مسرس عبدالکریم اینڈ سنس، مسٹن روڈ۔ کانپور

مشتہرہ اسٹار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

ڈاکٹر ایس کے برمن — سنہ ۱۸۹۴ء — کلکتہ

پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے بے مثل موجد

(سفر و حضر مین کام آنے والا)

REGD — **ڈاکٹر برمن کی دواؤں کے نمونہ کا بکس**

(اس میں مندرجہ ذیل بارہ قسم کی دوائیں ہیں۔)

نمبر ۱ "کافور" اصل عرق کافور ہیضہ کی خاص دوا نمبر ۲ "پودینہ ہرا" عرق پودینہ نمبر ۳ "جلابن" جلاب کی گولی۔ نمبر ۴ "دب دمہ" دمہ کی دوا نمبر ۵ "لال شربت" بچے لڑکے اور پرسوتی کی گھٹی نمبر ۶ "کولاریا" کولاٹانک" نمبر ۷ "لیشٹینا" مقوی باہ کی گولی۔ نمبر ۸ "سر باٹنا" درد سر کی ٹکیہ۔ نمبر ۹ "زنگ زنگ" مرہم داد۔ نمبر ۱۰ "ہیلک" کٹے جلے وغیرہ زخموں کا مرہم نمبر ۱۱ "دردانت" دانت درد کی دوا نمبر ۱۲ "درکان" کان درد کی دوا قیمت فی بکس دو روپیہ عام محصول ۱۰ر دس آنہ

REGD. — **کولاریا**

کولاٹانک

یہ دل دماغ اور کلیجہ کو طاقت پہونچانے میں بے مثل ہے۔ اسکے استعمال سے دل کی دھڑکن، کلیجہ کی کمزوری۔ تھوڑی محنت سے سانس کا پھولنا دور ہوجاتا ہے۔ اور سخت محنت کرنے پر بھی تکان نہیں ہوتی ہے شراب افیون وغیرہ کی بد عادت ترک ہوجاتی ہے اس سے گلے کی آواز سُریلی ہوتی ہے۔ لکچرار معلم طالب علم اور گانے والوں کو ہر وقت اپنے پاس رکھنا چاہیئے۔ قیمت فی شیشی ایکروپیہ آٹھ آنہ قیمت نمونہ ۸ر محصول سات آنہ، نمونہ صرف ایجنٹ سے مل سکتا ہے۔

نوٹ: ہماری دوائیں ہر جگہ دوا فروشوں اور دوکانداروں سے دستیاب ہوسکتی ہیں۔ محصول بہت بڑھ گیا ہے اس سے بچنے کے لئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیئے۔

(صیغہ نمبر ۷۵) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

مرض دمہ سوالنس اور کھانسی کے لئے

سوالنس کا ساری اولیہ

دمہ کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ درد سینہ۔ بلغم کا گرنا۔ سردی۔ درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کے استعمال سے نابود ہوکر بدن تندرست و توانا ہوجاتا ہے قیمت ۲۰ تولہ کی ڈبیہ ایک کی عہ

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کے لئے امرت سمان ہے۔ حیض کی کمی بیشی بے قاعدگی دور کرکے حیض باقاعدہ لاتا ہے۔ پیٹھ کا درد ہاتھ پیر کی اینٹھن اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کرکے بدن کو تندرست بناتا ہے قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو ۲

راج وید نارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ۔ ۳۹۳ کالبا دیبی روڈ لکھنؤ ایجنٹ۔ نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج کانپور ایجنٹ۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ۔ الہ آباد ایجنٹ یونانی میڈیکل اسٹورس چوک دہلی ایجنٹ۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک آگرہ ایجنٹ۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا۔ پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE Rd: No. A,1424

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

کان پور

قیمت
ممالک غیر سے سالانہ ...... ۵؎ | سالانہ ...... ۳؎
ششماہی ... ۲؎ | فی پرچہ ایک آنہ | ششماہی ...... ۱؎
سہ ماہی ... ۱؎ | سہ ماہی ...... ۱؎

جلد ۱۵ | کان پور، چہارشنبہ ۱۶ مارچ ۱۹۳۲ء مطابق ۷ ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ | نمبر ۱۱

ہر زخم دل ہے ایک نمکداں لئے ہوئے

(از جناب منشی محمد معین احمد صاحب شمیم نظامی)

سو حشر ساتھ میں شب ہجراں لئے ہوئے
پھر آئی میری موت کا ساماں لئے ہوئے

اے دہر دیکھ لیں تری حسرت نوازیاں
جاتا ہوں دل کی دل ہی میں ارماں لئے ہوئے

دنیائے عشق میں میری وحشت کی دھاک ہے
پھرتا ہوں سر پہ کوہ بیاباں لئے ہوئے

قرباں تری جفا کے غنی ہیں دل و جگر
ہیں دامنوں میں دولت یکساں لئے ہوئے

فرقت نے لوٹ لی مری دنیائے آرزو
آجاؤ انقلاب کا ساماں لئے ہوئے

مجبور کر دیا ہے دل غم نصیب نے
آیا ہوں تیری بزم میں ارماں لئے ہوئے

گھر گھر تری جفاؤں کے قصے سناؤں گا
در در پھروں گا چاک گریباں لئے ہوئے

ہاتھوں پہ تیرے تیر کے ٹکڑے جگر میں داغ
محشر میں جا رہا ہوں تو ساماں لئے ہوئے

حسن ملیح یار تیرے فیض کے نثار
ہر زخم دل ہے ایک نمکداں لئے ہوئے

ٹکڑے وہ میرے دل کے دکھاتے ہیں غیر کو
پھرتے ہیں مٹھیوں میں گلستاں لئے ہوئے

دامن پہ لخت دل کے ہیں لاشے بشکل خوں
بیٹھا ہوں ایک گور غریباں لئے ہوئے

زنداں میں سر کو پھوڑتے پھرتے ہیں ہم شمیم
سر میں ہوائے سیر گلستاں لئے ہوئے

قانونی کونسل صوبجات متحدہ کی کارروائی

لکھنؤ ۱۰ مارچ۔ قانونی کونسل صوبجات متحدہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ اس موقع پر مسٹر جے۔ پی سریواستو وزیر تعلیم و زراعت نے زراعت کی مد میں ۲۰ لاکھ ۳۰ ہزار ۱۴۱ روپیہ کا مطالبہ پیش کیا اور اس سلسلہ میں فرمایا کہ سال گذشتہ میں اس شعبہ کے متعلق جو نمایاں بات رونما ہوئی تھی وہ تخفیف ہے جسکی تعداد ۵ لاکھ روپیہ ہے۔ اشیا کی قیمتوں کی ارزانی کے باعث اس محکمہ کو بڑی دقتوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس کے علاوہ اس محکمہ کو زراعتی تحقیقات کی کونسل نے ایک لاکھ ۱۷ ہزار روپیہ کا عطیہ اس لئے دیا ہے کہ چاولوں کی کاشت کے متعلق باقاعدہ تحقیقات کی جائے۔ اس کام کے لئے نگینہ ضلع بجنور کو منتخب کیا گیا ہے۔ مزید برآں اس شعبہ نے صوبجات متحدہ کے اندر جدید قسم کی کاشت پنبہ کا بھی معقول انتظام کیا ہے اس جدید روئی کی کھپت کانپور کے ملوں میں ہوتی ہے جسکے باعث یہ امید کی جاتی ہے کہ اس قسم کی کاشت کو مزید ترقی دی جاسکیگی۔ زراعت کے ڈپٹی ڈائرکٹران کی سفارشات بہ تقاوی کے طریقہ پر گنا بطور کاشت تقسیم کیا گیا ہے۔ تخفیف کے متعلق متعدد تجاویز پیش ہوئیں جنھیں اکثر کو یا تو واپس لے لیا گیا یا انھیں مسترد کردیا گیا۔ ابھی مباحثہ ختم نہیں ہوا تھا کہ جلسہ دوسرے دن کے لئے ملتوی ہوگیا۔

محکمہ حفظان صحت کا مطالبہ پیش کیا گیا

۱۱ مارچ کو قانونی کونسل صوبجات متحدہ میں نواب محمد یوسف وزیر متعلقہ نے محکمہ حفظان صحت کا مطالبہ تعدادی ۱۰ لاکھ ۴۲ ہزار ۲۰۰ روپیہ پیش کیا۔ آپ نے اس مطالبہ کو پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ مالی حالت نازک ہونے کے باعث اس محکمہ کی کارروائیوں کو توسیع نہیں دیجا سکی۔ آپ نے اس سلسلہ میں یہ بھی فرمایا کہ ۴ لاکھ ۳۳ ہزار روپیہ کی تخفیف عمل میں آئی ہے بعد ازاں آپ نے اس محکمہ کی مختلف کارروائیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے انتہائی درجہ کی کفایت شعاری کی ہے اور اب اس مد میں کسی تخفیف کی گنجایش نہیں ہے۔

اس کے بعد رائے راجیشور بلی قائمقام رہنما مخالف پارٹی نے بطور احتجاج اس مد میں ایک روپیہ کی تخفیف کئے جانے کی تجویز پیش کی جو منظور کی گئی۔ آپ نے یہ تجویز محض اس لئے پیش کی تھی۔ کہ حکومت نے تحقیقی کمیٹی کی سفارش کے خلاف بجائے ڈائرکٹر محکمہ حفظان صحت کی اسامی کو شکست کرنے کے لئے انسپکٹر جنرل سول ہسپتالات کی آسامی کو تخفیف کردیا ہے۔

رائے راجیشور بلی کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے وزیر متعلقہ نے فرمایا کہ حکومت نے اس مسئلہ پر اچھی طرح سے غور کرلیا ہے اور وہ اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ فی الحال محض کفایت شعاری کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈائرکٹر حفظان صحت کی آسامی کو شکست کردیا جائے۔ بالآخر اس مد میں ۱۰ لاکھ ۴۲ ہزار دو سو روپیہ کا مطالبہ ایک روپیہ کی کمی کے ساتھ منظور کیا گیا۔

اس کے بعد آنریبل فنانس ممبر نے عام انتظامات اور وصولیابی مالگزاری کی مد میں ۴۰ لاکھ ۹۴ ہزار ۲۷ روپیہ کا مطالبہ پیش کیا۔ اس مد میں تخفیف کئے جانے کے متعلق متعدد تجاویز پیش ہوئیں لیکن ان میں سے سب یا تو واپس لے لی گئیں یا مسترد کردی گئیں۔

معلوم ہوا ہے کہ ۳ اپریل ۱۹۳۲ء سے دارالاشاعت کلکتہ سے ایک انگریزی ہفتہ وار اخبار موسومہ "نیشنلسٹ انڈیا" جاری ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
جا لیبھا تو حق عـــــزم مستقل ہیں ہے ۔ زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
حسن سبھی
ہفتہ وار
صداقت
کانپور چہارشنبہ ۱۶ ارمارچ ۱۹۳۲ء

اسمبلی میں بجٹ پر گرماگرم بحث

۱۰ارمارچ کو اسمبلی میں سر جارج شسٹر ممبر مال حکومت ہند کے پیش کردہ بجٹ پر گرماگرم تقریرین ہوئین سر عبد الرحیم نے ایک مختصر اور جامع تقریر مین اس کے مختلف پہلوؤن پر روشنی ڈالی اور تخفیف کے متعلق حکومت نے جو لائحہ عمل اختیار کیا ہے اس پر نکتہ چینی کی آخر مین آپنے ہندوستان سے سونے کی برآمد کا حوالہ دیا اور کہا کہ کسی ملک کے مفاد کے لیئے یہ نہایت ضروری ہے کہ اس کے پاس سونے کا کافی ذخیرہ رہے سونے کی موجودہ برآمد کے متعلق گورنمنٹ نے جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے ۔ یہ ملک کیلئے تباہ کن ہے مین سر جارج شسٹر کے اس خیال سے مخالفت کرتا ہون ۔ کہ اس برآمد کو جاری رکھا جائے ۔

ڈاکٹر ضیاء الدین نے اپنی پرزور تقریر مین گورنمنٹ کی قرضہ کی پالیسی کی سخت مذمت کی اور ایشیا کے درآمد پر ٹیکس عائد کرنے کی پالیسی کی مخالفت کی ۔ آپ نے گورنمنٹ کو متنبہ کیا کہ اگر موجودہ پالیسی جاری رکھی گئی تو ملک تباہی و بربادی کے عمیق غار مین چلا جائیگا ۔ لوگ جس طرح مجبور ہو کر اپنی دولت خزانہ حکومت مین بصورت ٹیکس داخل کر کے اپنے پس ماندہ سرمایہ سے محروم ہو رہے ہین ۔ اس کا آخری نتیجہ بغاوت ہوگا ۔ ہندوستان سے سونا برآمد کر کے حکومت ہندوستان کی اقتصادی تباہی کا مسئلہ حل نہین کرسکتی ۔ بلکہ اس سے ملک مین غربت و افلاس کا اضافہ ہوگا ۔

بھائی پرمانند نے اپنی تقریر مین صوبہ سرحد کو امداد دینے کی سخت مخالفت کی آپنے کہا کہ یہ تجویز دستور حکومت کے بنیادی اصول کے منافی ہے صوبہ سرحد کے لوگ خود ہی اپنے صوبہ کے تمام اخراجات برداشت کرنے کے لیئے تیار ہون گے کیونکہ ان کو نہین اصلاحات عطا کر دئے گئے ہین ۔ مرکزی حکومت کو کیون مجبور کیا جائے کہ وہ اس نئے نظام کی مدد کرے ۔

بھائی پرمانند کی تقریر مین چودہری عبد المتین نے کہا کہ کیون نہ آپ صوبہ سرحد اور پنجاب کو ملا دین بھائی پرمانند نے جواب دیا کہ مین اسکے لیئے تیار ہون شوق سے ملا دیا جاوے بھائی پرمانند نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ غیر مسلم حصہ ملک پر بہت روپیہ صرف کیا جاوے ۔ اور حکومت صوبہ سرحد کافی فضول خرچی کر چکا ہے اگر صوبہ سرحد دربانی کام کر رہا ہے تو یہ کیا ضرور ہے کہ اس پر رقم صرف کی جاوے

سید مرتضیٰ صاحب نے کہا کہ حکومت کو چاہیے کہ وہ لارڈ ارون کی پالیسی پر عمل پیرا ہو کر کانگریس کو راضی کرلے ۔ آپنے فرمایا مجھے افسوس ہے کہ بھائی پرمانند جیسے لوگ نیشلسٹ کی نقاب چہرہ پر ڈال کر ہمیشہ فرقہ پرستی کا مظاہرہ کرتے ہین بھائی پرمانند کے اس طرز عمل کا ثبوت انکی اس تقریر سے بڑھکر اور کیا ہوسکتا ہے ۔ جو انھون نے صوبہ سرحد کو امداد دینے کی خلاف ورزی کی ہے ۔ بہرحال سرحد مین اصلاحات صحیح معنون مین رائج کیئے جا رہے ہین جہان کہ ہندو اور سکھ دونون کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جائیگا ۔ کیونکہ بذریعہ انتخاب پر ہونے والی ۲۸ نشستون مین ۶ نشستین اقلیتون کے لیئے محفوظ کرلی گئین ہین ۔

آئینہ کانپور

قابل تقلید مثال حافظ عبد الرزاق صاحب پنجابی سوداگر نے اپنے صاحبزادہ احسان الحق کی تقریب شادی کے سلسلہ مین ۱۲ ارمارچ کو نوشہ سازی کے دن یتیم خانہ کے نو لڑکے نو لڑکیان اور ۹ خدمتگارون کو جوڑے دئے جو پائجامہ ۔ قمیص ۔ واسکٹ اور ٹوپیون پر مشتمل تھے ۔

عموماً تقریب شادی کے سلسلہ مین یتیم بچون کا کوئی بھی خیال نہین کرتا مگر حافظ صاحب موصوف نے یتیم بچون کو بھی اپنی خوشی مین شامل کرکے نہ صرف اپنی فراخدلی کا ثبوت دیا ہے بلکہ ایک قابل تقلید مثال مسلمانون کے سامنے پیش کی ہے ۔

ہم امید کرتے ہین کہ آئندہ مسلمان حافظ صاحب موصوف کی تقلید کرکے اپنے فرائض سے سبکدوش ہونے کی کوشش کرینگے ۔

ایک افسوسناک واقعہ مسٹر رام رتن مختار جو کہ ناریل بازار مین رہتے ہین ان کے ایک عزیز کا لڑکا کہ جسکی عمر ۴ ۔ سال ہوگی اور جو تخمیناً دس بارہ روپیہ کا زیور پہنے ہوئے تھا ۔ ۹ ر مارچ کو گم ہوگیا ۔ ۱۱ مارچ کو پولیس نے محلہ کھنیا بازار کی گلی مین ایک مزدور کے مکان کی تلاشی لیکر بچے کی نعش برآمد کی اور ظالم و جبار نامی دو مزدورون کو گرفتار کیا ۔

یہ واقعہ نہ صرف افسوسناک بلکہ کانپور کے لیئے شرمناک ہے اور اس واقعہ سے قدرتی طور پر ہر شخص محجوب اور شرمندہ ہے ۔ ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ ایسے سنگ القلب انسانون سے کانپور کو پاک و صاف کرے

اسی سلسلہ مین پنجابی سوداگران کی طرف سے ایک مراسلت شائع کی گئی ہے ۔ جسکو ہم ذیل مین درج کرتے ہین ۔

معلوم ہوا ہے کہ کل دن جمعہ بتاریخ ۱۱ مارچ ۳۲ء کو گونڈہ بہرائچ کے علاقہ کے دو مسلمان مزدور جنمین سے ایک کا نام جبار اور دوسرے کا نام ظالم ہے ایک ہندو بھائی کے بچے کے زیور اتارنے اور قتل کرنے کے الزام مین محلہ کھنیا بازار کی گلی کے اندر سے گرفتار ہوئے ہین اور جن کے پاس سے بچہ کا زیور وغیرہ معہ لاش نکلا ہم مسلمان پنجابی سوداگران اہل محلہ کو اس حادثہ کا نہایت رنج اور افسوس ہے ۔ بچے کے والدین اور عزیزون سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے امید رکھتے ہین کہ بچے پر ایسا ظلم کرنے والے کو پوری سزا دی جاوے گی ۔

ہمعصر انصاف مسلمانان ہند کو عموماً اور مسلمانان کانپور کو خصوصاً یہ سنکر نہایت خوشی ہوگی ، کہ حکومت صوبہ نے انصاف کی ضمانت کے حکم کو منسوخ کردیا ہے ۔ اور ہمعصر انصاف دو ایک روز مین شایع ہونے والا ہے ۔

کمشنر صاحب کا دربار ۱۰ ارمارچ کو کنگ ایڈورڈ میموریل ہال مین کمشنر صاحب الہ آباد ڈویزن کا دربار منعقد ہوا جسمین ۱۲۰ حضرات کو خوشنودی مزاج کی سندین عطا کی گئی ہین ۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر آر ۔ ایف ۔ موڈی ۔ آئی ۔ سی ۔ ایس ۔ او ۔ بی ۔ ای ۔ ۱۴ ارمارچ کو بذریعہ موٹر تشریف لے آئے ۔ اور ۱۸ ارمارچ کو کپتان ایٹیسن سے ضلع کا چارج لے لین گے ۔

کیپٹن ایٹیسن صاحب ۱۸ ارمارچ کو میرٹھ بغرض شکار تشریف لے جاوینگے اور وہان سے واپس ہو کر ۱۴ اپریل کو بمبئی میل سے بمبئی بغرض روانگی یورپ تشریف لے جاوین گے ۔

نولکشور بھارتیہ مسٹر فورڈ ہم جائنٹ مجسٹریٹ کی عدالت سے مسٹر نولکشور بھارتیہ کو بری کر دیا گیا ہے ۔

ایک عورت غائب جھیشری محال سے ایک ہندو عورت کو غائب کرکے لچھارام کے ساتھ شادی کرکے پنجاب بھیجنے کا انتظام کیا گیا تھا مگر پولیس نے عورت کو برآمد کرکے چند ہندوون کو گرفتار کیا ہے ۔

نہر مین نعش ۱۴ ارمارچ کو ایک ۵ ۔ ۶ ماہ کے ہندو بچے کی نعش نہر مین تیرتی دکھائی دی پولیس اس نعش کو اٹھا لے گئی ہے اور تحقیقات مین مصروف ہے ۔

عدالت مین جھنڈا ۱۰ ارمارچ ۲ بجے دن کو مسٹر فورڈ ہم جائنٹ مجسٹریٹ کی عدالت مین مسرز آتمارام اور اننت رام نے جاکر مجسٹریٹ کی میز کے پاس جھنڈا لگا کر نعرے لگائے انکو فوراً گرفتار کرکے ۶ ۔ ۶ ماہ قید سخت اور ۲۰ ۔ ۲۰ روپیہ کی جرمانہ کی سزا دی گئی ۔

ڈاکہ ۱۰ ارمارچ کو مسٹر رام پرشاد کے مکان واقعہ موضع اورا مین مسٹر رام پرشاد کی غیر موجودگی مین ڈاکہ پڑا زیور اور کچھ نقدی لیگئے اور ایک آدمی کو زخمی کیا جو کہ اسپتال مین لایا گیا ہے ۔

ہرتال ۱۳ ارمارچ کو ہندو دکاندارون نے ہرتال کی ٹھاکر پرشاد ڈکٹیٹر نمبر ۱۲ نے جلوس نکالا مگر پولیس نے جلوس کو منتشر کر دیا اور ڈکٹیٹر و دیگر دو شخصوں کو گرفتار کرکے جیل بھیدیا ۔

قلی بازار ۱۳ ارمارچ کو قلی بازار مین ہندوون کی دو پارٹیون مین آپس مین جھگڑا ہوگیا اور دیر تک خشت باری ہوئی مگر پولیس کے آتے ہی جھگڑا ختم ہوگیا ۔

ٹپکا پور ۱۲ ارمارچ کو ٹپکا پور مین تیشری دیوی کے قریب ایک لڑکے کے کچل جانے کی وجہ سے ہندو مسلم فضا پیدا ہوگئی تھی مگر پولیس کے آجانے کی وجہ سے حالات درست ہو گئے ۔

گرفتاریان تھانہ منگل پور سے آرڈیننس کے ماتحت دو ہندوون کو گرفتار کیا گیا ہے ۔

ٹھاکر شیو نرائن سنگھ اور کشن لال دیش کو کانپور اسٹیشن پر پولیس نے گرفتار کرکے جیل بھیجدیا ہے ۔

۹ ر مارچ کو امل چندر کو مسٹن روڈ پر پولیس نے گرفتار کرکے جیل بھیجدیا

سزائین مسرس تاری دیوی ۔ متالال کو ۳ ۔ ۳ ماہ قید سخت اور ۵۰ ۔ ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی مسرس کالی چرن اور گیا پرشاد کو ۶ ۔ ۶ ماہ قید سخت اور ۲۰ ۔ ۲۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ۔

کوکین رام چندر ٹوپی والے کی دوکان واقعہ ٹھٹھرائی مین پولیس نے تلاشی لیکر کوکین کی ۵ پوڑیان برآمد کی ہین ۔

معافی مسرس راد ھے گووند ۔ بیر بہودیال مہرا سنگھ اور مہیش پرشاد نے معافی مانگ لی اسلیئے عدالت نے ضمانت اور مچلکہ لیکر ان کو رہا کردیا ۔

جواریون کی گرفتاری جوہی مین ۱۱ آدمیون کو اور ٹپکا پور مین ۱۷ آدمیون کو جوا کھیلنے کے الزام مین پولیس نے گرفتار کیا ہے ۔

جوہی مین ۷ آدمیون کو گرفتار کیا گیا ہے کہ جنکے پاس سے مال مسروقہ برآمد ہوا ہے ۔

انقلاب پسندنکی گرفتاری ۱۵ ارمارچ کو پولیس نے چند نوجوانون کو معہ ریوالور کے گرفتار کیا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ ان کا تعلق انقلاب پسند جماعت سے ہے

ڈسٹرکٹ بورڈ ڈسٹرکٹ بورڈ نے مدرسین کی بقیہ ۳ ماہ کی تنخواہین اس ماہ مین دیدینے کا وعدہ کرلیا ہے اسلیئے مدرسین نے ہرتال ختم کردی ہے اور دیہات کے مدرسہ سب بدستور کھل گئے ہین ۔

چمن گنج وارڈ میونسپل بورڈ نے طے کر دیا ہے کہ چمن گنج وارڈ کی موجودہ فہرست آویزان کر دیجائے اور عذر داری مین جو نام اندراج کیلیئے بھیجے جاوین انکو بعد تحقیقات فہرست مین درج کر دیا جائے ۔

انتخاب کے لئے نامزدگی کی تاریخ ۱۵ ارابریل اور انتخاب کی تاریخ ۳۰ راپریل مقرر ہوئی ہے ۔

اس وارڈ کی ممبری کے لیئے مندرجہ امیدواران کے اسمائے گرامی لئے جاتے ہین ۔

حاجی فہیم الدین صاحب مالک فہیم آباد ۔ حاجی محمد سعید صاحب ۔ شیخ محمد شفیع صاحب (شفیع آباد) حافظ شفیق احمد صاحب وکیل ۔ سید امجد علی صاحب وکیل

آنریری مجسٹریٹ خیال کیا جاتا ہے کہ بوجہ زیادتی کام ۳ ہندو اور ۳ مسلمان آنریری مجسٹریٹ عنقریب مقرر ہونے والے ہین ۔

نقد و تبصرہ

گلگشت دکن

ہمارے مکرم دوست مولانا صبغت اللہ صاحب شہید انصاری فرنگی محلی ایک مشہور واعظ ہونے کے ساتھ ہی ساتھ ایک اچھے اہل قلم بھی ہیں گذشتہ سال آپ ریاست حیدر آباد دکن بغرض سیاحت تشریف لے گئے تھے۔ سیاحت کے سلسلہ میں جن حالات سے آپ متاثر ہوئے انکو آپ نے نہایت خوبی سے قلمبند کرکے "گلگشت دکن" کے نام سے شایع کیا ہے۔

اس مختصر رسالہ مین مولانا نے ریاست کی روز افزون عمرانی۔ زرعی۔ تمدنی اور اقتصادی ترقیون کا تذکرہ نہایت تحقیق کے ساتھ کیا ہے اور آخر مین ایک نقشہ بھی شامل کیا ہے جس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ریاست مین ہندؤن کو ملازمتون جاگیرون وغیرہ میں کسقدر کافی حصہ ملا ہوا ہے۔

یہ نقشہ نہایت مفید اور کار آمد ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ ہندو مہاسبھائی جو اپنی تنگدلی کی وجہ سے آئے دن یہ آواز لگایا کرتے ہیں کہ ریاست مین ہندؤن کے حقوق خطرہ مین ہیں ان اعداد وشمار کو دیکھکر اپنے بے جا تعصب سے باز آوینگے اور ہندو ریاستون کو یہ تلقین کرنے کی کوشش کرینگے کہ وہ بھی اپنی اپنی ریاستون مین مسلمانون کو اسی طرح حقوق دیکر اپنی مسلم رعایا کو مطمئن کرنے کی کوشش کریں۔

اردو خطبون کا سلسلہ

ہم کو حاجی محمد محی الدین صاحب تاجر کتب بنگلور کا نہایت ممنون ہونا چاہیئے کہ انھون نے زر کثیر صرف کرکے مستند اور معتبر خطبون کا ترجمہ نظم ونثر مین کراکے خطبون کا ایک سلسلہ شایع کیا ہے جسکی ایک ایک کاپی ہم کو بھی موصول ہوئی ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ یہ خطبے اسقدر بلند پایہ اور مستند ومعتبر ہیں کہ ہر ایک مسجد مین انکا ہونا نہایت ضروری ہے ہم امید کرتے ہیں کہ ہر ایک امام صاحب ان خطبون کو منگواکر پڑھینگے تاکہ سامعین خطبون کے مطالب ومعنی سے واقف ہون اور جمعہ کا شرعی مقصد پورا ہو سکے۔ بہرحال اسکی تفصیل یہ ہے کہ:۔

خطبہ مولانا عبدالحیؒ۔

مولانا عبدالحئی صاحب لکھنؤی کے خطبات کا مجموعہ ہے اس کا ترجمہ مولوی محمد یونس صاحب لکھنؤی نبیرہ مولانا عبدالحئی صاحب نے اردو مین کیا ہے۔ حجم ۲۹۲ صفحات قیمت عہ

خطبہ عزیزیہ۔

شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کے خطبون کا مجموعہ اور اس کا منظوم ترجمہ سیماب اکبر آبادی نے کیا ہے۔ حجم ۱۰۰ صفحات قیمت عہ

جامع الخطیب نبویہ۔

پیغمبر اسلام جناب رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خطبہ ارشاد فرمایا ہے اسکا منظوم ترجمہ مولانا سیماب اکبرآبادی نے نظم کیا ہے حجم ۱۴۴ صفحات قیمت عہ

مجموعہ خطب حمیدیہ۔

مولانا عبدالحئی صاحب لکھنؤی کے متفرق خطبات کا مجموعہ اور اس کا منظوم ترجمہ مولانا عبدالحمید خان صاحب نے کیا ہے۔ حجم ۱۴۴ صفحات قیمت ۸

مجموعہ خطب حمیدیہ کلان

شروع مین مولانا ابوالکلام آزاد کا تبصرہ ہے جو کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے حجم ۴۰۳ صفحات قیمت عہ

جامع الخطب۔

قرآن پاک اور احادیث نبوی سے اقتباس کرکے خطبہ لئے گئے ہیں۔ اس کا ترجمہ نظم مین مولانا سیماب اکبر آبادی نے کیا ہے حجم ۱۴۴ صفحات قیمت عہ

خطبہ رشدیہ اس خطبہ کا ترجمہ مولانا سید حسن مرتضیٰ صاحب نے نظم مین کیا ہے حجم ۱۲۸ صفحات قیمت عہ

السقایہ لعطشان الہدایہ۔ مولانا عبدالحئی لکھنؤ کے خطبون کا مجموعہ اور اس کا ترجمہ مولانا فیض احمد صاحب نے نہایت سلیس اردو مین کیا ہے حجم ۲۱۴ صفحات اسکے ساتھ ایک رسالہ احکام جمعہ کا بھی شامل ہے قیمت عہ

مندرجہ بالا خطبون کے ملنے کا پتہ یہ ہے:۔ حاجی محمد محی الدین صاحب تاجر کتب ۳۹۹ سوچی بازار بنگلور۔

ایک ترقی پذیر ہندوستانی کارخانہ کے حالات

جو لوگ کانپور مین بغرض سیاحت آتے ہین ان کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ ہندوستان کے مشہور ومعروف جوتہ بنانیکے کارخانہ یعنی فلیکس کے کارخانہ کا معائنہ کرکے اپنی دلچسپیون اور معلومات مین اضافہ کرین ہندوستان مین صرف ایک یہی ایسا جوتہ بنانے کا کارخانہ ہے کہ جو بہت بڑی تعداد مین نہایت عمدہ اور مضبوط جوتے تیار کرکے ہندوستان کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ فلیکس کے کارخانہ کا معائنہ نہایت دلچسپ اور مفید ہوگا کارخانہ کے مختلف شعبون کے تفصیلی حالات لکھنے کیلئے ہمارے پاس گنجایش نہین لیکن ہم نہایت اختصار کے ساتھ بعض حالات کو ذیل مین درج کرتے ہین کارخانہ مین دو علیحدہ علیحدہ ٹینری ہن ایک مین جوتون کے تلے کا چمڑہ بنایا جاتا ہے اور دوسرے مین جوتون کے اوپر کے حصون کیلئے ملائم وصاف کروم جو کہ ہندوستان مین اپنی خوبیون کے لحاظ سے خاص طور پر مشہور ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ کارخانہ کے معائنہ کرنیوالے کو کارخانہ کے اس شعبہ سے زیادہ دلچسپی ہوگی جہان بوٹ اور شوز بنائے جاتے ہین کیونکہ یہان جوتون کے مختلف اوپر کے حصے نہایت کاریگری اور عمدگی سے مشین کے ذریعہ کاٹے جاتے ہین سیدھے کئے جاتے ہین سیئے جاتے ہین درست کئے جاتے ہین اور ایڑیان لگائی جاتی ہن اور آخر مین انکو ایک نہایت طاقتور مشین مین دبادیا جاتا ہے

ایک نہایت عمدہ اور عجیب وغریب مشین جوتون کے اوپر کے حصے کو درست کرتی ہے۔

اور یہ جوتے مختلف مشینوں سے گذرتے ہوئے اور معائنہ ہوتے ہوئے آخری محکمہ مین پہونچتے ہین جہان وہ صاف کئے جاتے ہین اور آخری معائنہ کے بعد وہ بکسون مین بند کردئے جاتے ہین

یہ بات ظاہر ہے کہ ہاتھ سے بنے ہوے جوتون کے مقابلہ مین یہ جوتے نہایت عمدہ اور مضبوط ہوتے ہین اور انکی اعلےٰ پائیداری وخوبصورتی کو دوسرے ہاتھ سے بنے ہوے جوتے ہرگز نہین پہونچ سکتے۔

فیکٹری معائنہ کرنے کے بعد اگر سیر کرنے والون کے پاس وقت ہو تو وہ مزدورونکے رہنے کی آبادی کی سیر کرسکتے ہین یہان ملازمان معہ اپنے خاندان کے فیکٹری کے بنائے ہوئے آرام دہ وصحت بخش مکانات مین رہتے ہین یہ مکانات سنٹری اصول پر بنائے گئے ہین۔

اس ماڈل موضع مین جہان کہ اس فیکٹری کے مزدور رہتے ہین بچون کے لئے اسکول بھی ہین اور یہان ایک ویلفر سنٹر بھی جاری ہے جہان ڈاکٹر۔ نرس اور دوائیان مفت دستیاب ہوتی ہین۔

اس بہت بڑی آبادی کی سیر کرنے کے بعد سیر کرنے والون کو ٹھیک طریقہ سے بنائے ہوئے ہر قسم کے جوتون پر اصرار کرنے کی اہمیت محسوس ہوگی جبکے ہر ایک جوتے کے تلے مین فلیکس مارکہ کی مشہور مہر لگی ہوئی ہے اور جنکو ہندوستانی سامان سے ہندوستانی کاریگرون نے بنایا ہے۔

ہندوستان کے تمام خاص خاص شہرون کے فلیکس کے ایجنٹون سے فلیکس فیکٹری کے معائنہ کرنے کے کارڈ مفت دستیاب ہوسکتے ہین۔

لیجسلیٹو اسمبلی کی کارروائی

نئی دہلی ۹ مارچ۔ آج لیجسلیٹو اسمبلی مین بجٹ پر عام مباحثہ ہوا لیکن آج کسی دلچسپی کا اظہار نہین کیا گیا لیکن یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جس وقت مطالبات پر ووٹ لئے جائیں گے۔ اسوقت نیشلسٹ جماعت کے ارکان اکزکیٹو کونسل کے مطالبہ کے وقت سیاسی صورت حال پر اور انڈٹ ...

قانونی کونسل صوبجات متحدہ کی کارروائی

۹ مارچ کو قانونی کونسل صوبجات متحدہ مین کل زرعی مطالبہ تعدادی ۲۷ لاکھ ۳۰ ہزار اور ۴۷ روپیہ منظور ہوگیا سارا دن اس مطالبہ کی تحقیقاتی تجاویز پر غور کرتے میں صرف ہوا لیکن اس قسم کی جملہ تجاویز واپس لے لی گئیں۔

بحکم جناب بابو گروچرن اگروال صاحب بہادر منصف محمد آباد ضلع غازیپور

حکم امتناعی حالیکہ جائداد غیر منقولہ لعلت اجرائے ڈگری قابل قرقی ہو

(آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۵۴)

بعدالت منصفی مقام محمد آباد ضلع غازیپور

مقدمہ نمبر ۲۹۵ بابت ۱۹۳۱ء

رام ریکھالال پسر گنگا پرشاد ساکن حال محمد آباد ڈگریدار مدعی

بنام بھگوان پرشاد وغیرہ مدیونان

بنام بھگوان پرشاد محرر منشی متہر المختار کلکٹری ضلع غازیپور وکولیسر ناتھ پسر منشی کالکا پرشاد مرحوم ساکنان موضع کرگپورہ متعلقہ مہیش پور کلان پرگنہ محمد آباد حال وارد مصر بازار غازی پور مدیونان مدعا علیہ

ہرگاہ آپ نے ایفاء اس ڈگری کا نہین کیا جو آپ پر بتاریخ ۱۶ ماہ جولائی ۱۹۳۱ء بمقدمہ نمبر ۲۹۵ ۱۹۳۱ء بحق ڈگریدار بابت مبلغ ۱۳۰۸/۱۱ صادر ہوئی تھی۔ لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ آپ یعنی مدیونان مذکور تا وقتیکہ حکم ثانی اس عدالت سے نہ ہو جائداد مصرحہ فرد تعلیقہ منسلکہ کو بذریعہ بیع یا ہبہ کے یا اور طور پر منتقل کرنے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہین اور تمام اشخاص جایداد مذکور بذریعہ خرید یا ہبہ کے یا اور طور پر لینے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہین تاریخ پیشی مقدمہ ہذا مین ۲۹ مارچ ۱۹۳۲ء مقرر ہے۔

آج بتاریخ ۲۴ ماہ فروری ۱۹۳۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔ مہر عدالت بحکم منصرم عدالت

فرد تعلیقہ

نام موضع وپرگنہ	ممن پور پرگنہ محمد آباد
نمبر تعدادحقیت	(۱)
تعدادحقیت نیلام طلب	منجملہ ۱۶ کے ۴ نقد رحصہ مدیونان
مالگذاری	۵/ ۶/۲
مالیت تخمیناً	

برطانیہ امریکہ اور جاپان کی بحری طاقت

آج کل جب کہ مشرق بعید مین جنگ کے بادل فضاے آسمانی پر چھا چکے ہین اور جنگی جہازون کی توپون کے گولون کی بارش ہو رہی ہے قدرتی طور پر اس جنگ کے نتائج کا اندازہ لگانے کے لیے ہر شخص کی یہ خواہش ہوگی کہ وہ جاپان اور دیگر دول کی جو اس جنگ میں بہت ممکن ہے آگے چلکر شریک ہو جائین جنگی قوت کا اندازہ کرے۔

چین کے جہازون کی تعداد بمقابلہ جاپان کے یقیناً بہت کم ہے اور بحری طاقت کے اعتبار سے جاپان کا شمار اول درجے کی حکمتون مین ہوتا ہے۔

مارچ سنہ ۱۹۳۱ء تک دنیا کی مختلف حکومتون کے پاس بحری جنگی قوت حسب ذیل تھی۔

برطانیہ کے پاس جنگی جہاز	۴۰۹
فرانس "	۳۸۲
روس "	۲۴۹
جاپان "	۱۶۱
امریکہ "	۶۱۹

	برطانیہ	امریکہ	جاپان
جنگی جہاز	۱۴	۱۸	۶
جنگی کروزر	۴	-	۴
معمولی کروزر	۵۳	۱۹	۳۷
سرنگ ڈالنے والے کروزر	۱	۰	۴
ہوائی جہاز لے جانیوالے جنگی جہاز	۸	۳	۵
بڑے رہنمائی کرنے والا جہاز	۱۶	۰	۰
تباہ کن کشتی	۱۳۲	۳۰۹	۱۰۵
آبدوز کشتی	۵۹	۱۰۷	۶۷
چھوٹی جنگی کشتی	۳۳	۰	۰
گن بوٹ	۱۸	۲۰	۱۲
سرنگ اڑانے والی کشتی	۳۳	۴۳	۱۰

ان تفصیلات میں برطانیہ کے ۱۰۸ وہ جہازات بھی شامل ہین۔ جو سنہ ۱۹۳۱ء میں زیر تعمیر تھے اور معمولی قسم کے تھے (ملت)

ایران نے معاہدہ مین توسیع کر دی

دہلی ۹ مارچ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ایران نے شاہی فضائی شاہراہ کی میعاد ٹھیکہ میں توسیع کر دی جس سے ہندوستانی ہوائی ڈاک کے جہاز ایرانی علاقے سے گذرنے کے مستحق ہو گئے اور اب بوشہر لنگھی اور جیک پر اُترا کرین گے۔

عیسائی مشترکہ انتخاب کے حامی ہو گئے

لکھنؤ ۹۔ مارچ۔ شیب جے۔ سرجمیر۔ مسٹر اسر ورہم پروفیسر لکھنؤ یونیورسٹی مسٹر ناگنگر پال وائس پرنسپل کرسچین کالج۔ مسٹر الہی بخش سکریٹری نے اپنے دستخطون سے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں اعلان کیا گیا ہو کہ ہندوستان کے نئے دستور اساسی میں وہ انتخاب مشترکہ کے حامی ہیں فرقہ دارانہ نمایندگی سے ذمہ دار حکومت نہین چل سکتی مشترکہ انتخاب پر ہم لوگون کا اعتماد اسقدر زیادہ ہے کہ اگر دوسری اقلیتین انتخاب جداگانہ کو منظور بھی کر لین پھر بھی ہم دیسی عیسائی انتخاب مشترکہ کے حامی رہین گے۔

اگر موجودات کے اندر انتخاب مشترکہ رائج نہوا تو وہ تحفظات کے ساتھ نشستونکو قبول کر لین گے۔

ڈی ولیرا صدر منتخب ہو گئے

لندن ۹۔ مارچ دس سال کا عرصہ ہوا کہ جو حکومت برطانیہ نے آئرش فری اسٹیٹ کو حکومت خود اختیاری عنایت کی تھی اُس دس سال کے عرصہ مین

اب کے سال آپ کو نئی قمیصوں اور پاجاموں کی ضرورت ہوگی۔ ان کو بنوانے سے پیشتر "وائیلا" کے مختلف اقسام کے نمونوں کا ملاحظہ کر لیجئے

"وائیلا" نہایت نفیس بنائی کا نہ سکڑنے والا ٹویل فلالین ہے جو کہ تمام معمولی کپڑوں سے دیرپا ہے اس سے نہایت ملائم گرم خوبصورت اور مضبوط قمیصیں اور پاجامے بنتے ہیں۔ پوشش میں اس سے بہترین آرام ملتا ہے صحت اس سے محفوظ رہتی ہے اور پہننے والے کو جاڑے سے بچاتا ہے۔

"وائیلا" مختلف اقسام کا بنتا ہے قمیصوں اور پاجاموں کے لئے سادہ سفید دودھیا یا خاکی اور مستورات اور بچوں کے فراکوں کیلئے بہت سے خوبصورت اور دھاریدار اور چارخانہ نمونوں میں ملتا ہے اپنی مستورات سے "وائیلا" کا ذکر کرو۔ وہ اس ملائم، نرم اور پھر نہایت مضبوط کپڑے کو ازحد پسند کریں گی جب وہ محسوس کریں گی کہ اس کے محفوظ رنگوں کو دھوبی نقصان نہیں پہنچا سکتا تو وہ اس کی مضبوطی کی قائل ہو جائیں گی۔ ان کو یہ بھی بتا دیجئے کہ اس کے رنگ شرطیہ پختہ ہیں۔

وائیلا

نہ سکڑنے والی نفیس ٹویل فلالین

Viyella DAY NIGHT WEAR

"Viyella" (Regd) DOES NOT SHRINK

For Ladies, Gentlemens and Children's Wear

اصل "وائیلا" کے لئے مذکورہ بالا شکل کے مطابق اتر سکنے والے لیبل پر "وائیلا" کا نام دیکھ لیا کریں جس پر یہ نشان نہ ہو وہ ہرگز نہ خریدیں

نوابصاحب چھتاری کی میعاد ہوم ممبری میں توسیع

لکھنؤ ۹۔ مارچ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ نوابصاحب چھتاری کے زمانہ ہوم ممبری میں ایک غیر معین مدت کی توسیع کر دی گئی ہے ۲۹۔ نومبر کو ممبر مال نے اعلان کیا کہ نوابصاحب موصوف صرف چار ہزار روپیہ ماہوار لیا کریں گے جس سے سولہ ہزار کی بچت ہوگی بہت جلد سرکاری اعلان کی توقع ہے۔

یہ پہلا موقع ہو کہ سگو بو جماعت کی حکومت نے ملک کی سیاسی باگ مسٹر ڈی کے سپرد کر دی۔ یہ انتخابات کا نتیجہ ہے جس میں آپ کی جماعت کامیاب ہوئی

ہندوستان کی فوجوں میں مختلف اقوام و صوبوں کے سپاہی

انگریزی اور دیسی فوج کا تقابل

بابو نیرد و چودھری بشال بھارت، میں رقمطراز ہیں کہ اسوقت ہندوستان میں جو فوجیں ہیں - اِن میں کلارکوں اور بعض شاگرد پیشوں کو چھوڑ کر ٢٣٤٦٤ سپاہی اور افسر ہیں - جس میں ٦٨٨٧١ انگریز ہیں اور ١٥٤٥٩٣ ہندوستانی ہیں جن میں زیادہ تر پنجاب اور شمال مغربی سرحد کے لوگ پائے جاتے ہیں اور تقریباً ⅛ آدمی نیپال - گڑھوال اور کماؤن وغیرہ کے پہاڑی علاقوں کے ہیں اور ⅛ میں کل ہندوستان شامل ہے ذیل کے اعداد و شمار سے یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ موجودہ فوج کے سپاہیوں میں مختلف صوبجات کے کس قدر آدمی ہیں

صوبہ	تعداد افراد	صوبہ	تعداد افراد
پنجاب	٨٦٠٠٠	نیپال	١٩٠٠٠
صوبہ متحدہ (کماؤن اور گڑھوال کو ہی علاقے)	١٦٠٠٠	راجپوتانہ	١٧٠٠٠
بمبئی	٧٠٠٠	کشمیر	٦٥٠٠
شمالی مغربی صوبہ سرحد	٥٦٠٠٠	مدراس	٤٠٠٠
برما	٣٠٠٠	حیدرآباد	٧٠٠
بلوچستان	٣٠٠	بہاڑ و اوڑیسہ	٣٠٠
وسط ہند	٢٠٠	میسور	١٠٠
وسط متوسط	١٠٠	بنگال	+
آسام	+	جملہ صوبجات	١٩٠٠
کل فرقہ وارانہ تقسیم			١٥٨٢٠٠

یہ تعداد ١٩٢٩ء سے پہلے کی گذشتہ اس تعداد میں ٣٠٠ کی کمی گئی ہے لیکن اس کمی سے صوبوں کے تناسب میں کوئی فرق واقع نہیں ہوا ہے - پھر بھرتی میں خاص احتراز روا رکھا جاتا ہے -

صوبوں میں سے بھی بعض اضلاع میں اور اضلاع میں بھی بعض بعض اقوام کو بھی بھرتی کیا جاتا ہے - فوج میں نصف سے زیادہ پنجابیوں کے ہونے پر بھی یہ بات نہیں ہے کہ تمام پنجابی بغیر قومی و فرقہ اور اضلاع کی تمیز کے بغیر بھرتی ہوسکیں - قاعدہ یہ ہے کہ فلاں قوم کے اس قدر آدمی فلاں مقام سے بھرتی کیے جائیں گے ایک مثال یہ ناظرین کے سمجھ میں آجائیگی تیرھواں فرانٹیر فورس رائفل کے دسویں بٹالین کو لیجیے اس میں ٢٥ فیصدی پنجابی مسلمان بھرتی کیے جاتے ہیں جو شاہ پور - میانوالی - جہلم - راولپنڈی اٹک اور ہزارہ اضلاع کے ہونے چاہیئں ہزارہ کے مسلمانوں صرف تناولی بھرتی کیے جاتے ہیں ٢٥ فیصدی سکھ اور ٢٥ - فیصدی ڈوگرہ ہوتے ہیں گویا اسطرح ¾ بٹالین بنتی ہے - اب ¼ جو بقایا میں رہے اس میں ٣ ½ فیصدی کیمبر خیل آفریدی ٥ فیصدی ملک وال خیل آفریدی ٠ فیصدی ٣ ½ بنگش اور ٣ ½ یوسف زئی ہوتے ہیں - اب فورتھ بمبئی گرینیڈیر کو لیجیے اسکی ہر ایک بٹالین کے ١٢ پلاٹونوں میں سے چار پلاٹونوں کے قائم خانی اور خان زادے ہوتے ہیں چار پلاٹون راجپوتانہ کے جاٹوں کے ہوتے ہیں جو الور - بھرت پور، نابھ (صرف تحصیل باول) بانیر، جودھپور، جے پور، اودے پور، اور اجمیر کے علاقہ جات سے بھرتی کیے جاتے ہیں - لیکن اسمیں بھی قید ہے کہ ہر بٹالین میں جے پور کے جاٹوں کی تعداد ایک پلاٹون سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے - باقی چار پلاٹوں کے ہوتے ہیں جو پنجاب اور صوبۂ دہلی سے بھرتی کیے جاتے ہیں اس سے ناظرین سمجھتے ہیں کہ فوجی بھرتی کس قدر قیود کی ہیں - ذیل میں ہندوستان کے جملہ پیدل و گھوڑ سوار فوج مختلف اقوام کے لوگوں کا تناسب اور اُنکی بھرتی کے مراکز درج کیے جاتے ہیں -

نام قوم	مقام بھرتی	پیدل فوج تناسب فیصدی	سوار فوج تناسب فیصدی
مسلمان			
پنجابی مسلمان	پنجاب خصوصاً شمال مغربی پنجاب	٢٢،٦	١٤،٢٨
گورکھا	نیپال	١٦،٤	x
سکھ	پنجاب	١٦،٥٩	٢٣،٨١
ڈوگرہ	شمالی مغربی پنجاب و کشمیر	٩،٥٤	٩،٥٢
(٥) جاٹ (١)	راجپوتانہ صوبہ متحدہ پنجاب	٧،٩٤	١٩،٠٦٩
(٦) پٹھان (٢)	شمال مغرب صوبہ سرحد	٦،٣٥	٤،٧٦
مرہٹہ	کوکن	٥،٣٣	x
گڑھوالی (٣)	گڑھوال	٣،٦٣	x
صوبۂ متحدہ کے راجپوت	صوبہ متحدہ	٢،٥٥	٤،٠٦
راجپوتانہ کے راجپوت	راجپوتانہ	٣،٣٥	٤،٧٦
کماؤن والے	کماؤن	٦،٠٥	x
گوجر	شمالی مشرقی راجپوتانہ	١،٢٨	x
پنجابی ہندو	پنجاب	١،٢٨	x
اہیر	الور، جے پور	١،٢٤	
مسلمان راجپوت	مانگھڑ	١،٢٨	x
رانگھڑ ضلع انبالہ شامل ہیں		١١،٢٤	٧،٠٤
قائم خانی راجپوت		x	٤،٧٦
(١٨) کاچین - چین پرتا -		١،٠٢٤	x
کرین		١،٠٢٤	x
چین		١،٠٢٨	x
(١٩) دکھنی مسلمان	دکن	٤،٧٦	x
(٢٠) ہندوستانی مسلمان خصوصاً صوبۂ متحدہ		٢،٣٨-١٤	
کل ہندو اور سکھ		٥٠،٥٥٤	٦١،١٩٢
گورکھا		٠٦،٤	x
مسلمان		٢٩،٩٧٤	٣٨،١٨
برمی		٣،٠٧٢	

(١) پانچویں نمبر پر جو جاٹ دکھائے گئے ہیں وہ تین حصوں میں منقسم ہیں (الف) پنجاب کے جاٹ (ب) مشرقی پنجاب اور صوبۂ متحدہ کے جاٹ (ج) راجپوتانہ کے جاٹ - ان تینوں قسم کے جاٹوں میں بہت فرق ہے -

(٢) یہ سب پٹھان صوبہ سرحد کے اِس جانب کے ہیں - ہندوستانی فوجوں میں صرف مندرجۂ ذیل قبیلوں کے مسلمان بھرتی کیے جاتے ہیں (الف) خٹک (ب) یوسف زئی (ج) اورک زئی (س) ملک دین خیل - بنگش اور کیمبر ہیں - یہ آخرالذکر دونوں آفریدی ہیں -

(٣) گڑھوالی برہمن اور گڑھوالی راجپوت علیحدہ علیحدہ بٹالین میں رکھے جاتے ہیں - اِن دونوں کی تعداد بہت کم ہے گویا کل ١٠٠ ہوگی -

آکسفورڈ یونیورسٹی کے گریجوٹ نے جوتوں پر پالش کا کام شروع کردیا

بمبئی ٨ - مارچ - مسٹر ایل گوسوامی نامی ایک بنگالی نوجوان نے جو کہ بلیول کالج آکسفورڈ یونیورسٹی کے گریجوٹ ہیں جوتوں پر پالش کا کام کرنا شروع کیا ہے اس سے جوتوں پر پالش کرنے والوں میں بہت سنسنی پھیل گئی ہے کیونکہ مسٹر گوسوامی نے ایک پیسہ فی جوڑا اُجرت لیکر جوتوں پر پالش کرنی شروع کردی ہے حالانکہ چار ایک آنہ فی جوڑا لیتے ہیں - لیکن مسٹر گوسوامی اپنا کام بلا کسی گھبراہٹ کے کر رہے ہیں اور کہتے ہیں مجھے ایک مشن کو کامیاب بنانا ہے - جسکا مقصد تعلیم یافتہ طبقہ میں جسمانی محنت رائج کرنا ہے - میں اس کام کو جاری رکھوں گا -

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ چند سال قبل دو بنگالی گریجوٹ کلکتہ یونیورسٹی کے رجسٹرار کے پاس گئے تھے اور انھوں نے اپنے اسناد واپس کرنیکی کوشش کرتے ہوئے کہا کہ اِن سے امداد کے بجائے ان کے راستہ میں رخنہ پیدا ہوتا ہے - رجسٹرار نے اِن کو صبر کی تلقین دی اور انمیں سے ایک یونیورسٹی کا دربان مقرر کردیا اور دوسرے کو چپراسی مقرر کرلیا - اِن دونوں نے انٹرویو سے کہا کہ وہ اپنی نئی آسامیوں پر خوش و خرم ہیں کیونکہ انھیں امید ہے کہ ایک دن وہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر بن جائیں گے -

لنکاشائر کو کروڑوں روپیہ کا نقصان

اولڈہم صنعت پارچہ بافی کے ایسوسی ایشن کے سالانہ اجلاس میں صنعت پارچہ بافی کی فیڈریشن کے پریسیڈنٹ مسٹر فریڈلس نے حالات حاضرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ سوتی کپڑوں کی صنعت کا مستقبل قریب حد درجہ مشکوک اور تاریک ہے گو بعض علامتوں سے ایک ہلکی سی امید یہ بھی ہوتی ہے کہ تجارت کی حالت سدھرے گی مسٹر ملس نے اپنی طویل تقریر میں بیان کیا کہ گذشتہ سال تجارت کی حالت ناقابل اطمینان تھی - گو سال آخر حصہ میں کسی قدر حالت امید افزا ہوچلی تھی - جس کی وجہ یہ تھی کہ برطانیہ نے طلائی معیار کو ترک کردیا تھا آڈروں میں عارضی تیزی سے یہ مترشح ہوا کہ جب ہمارے مال کی قیمت کم ہو کر دوسرے ملکوں کے مقابلہ میں آجاتی ہے تو اُسکی مانگ بہت بڑھ جاتی ہے - جب دنیا کا ہر ملک اقتصادی مشکلات میں مبتلا تھا اُسوقت قوم کے لیے ضروری تھا کہ اپنے معیار زندگی کی خوش حالی کے زمانہ میں کم کرے ہماری صنعتوں کے مصارف میں ضروری کمی ہونی چاہیے - مگر ہمارے مزدور ہر طرح اور ہر خیال میں مالکان مل سے اپنی مزدوری - کام کے اوقات وغیرہ کے متعلق لڑنے کو تیار رہتے ہیں اور اس کساد بازاری کے زمانہ میں مالکان مل ایک دوسرے کی ہمدردی کرنے کے بجائے باہم مقابلہ پر اُتر آئے ہیں بین الاقوامی مقابلہ و مسابقت سے ہمارے ملک کو کروڑوں روپیہ کا نقصان ہوا ہے کیا یہ امید رکھنا بے سود ثابت ہوگا کہ ١٩٣٢ء میں تمام تاجروں اور مالکوں کے درمیان اتحاد و اتفاق ہوگا اور ملکی مفاد کو ذاتی منفعت پر ترجیح دی جائے گی - یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ چین اور جاپان کی جنگ کا کیا نتیجہ ہوگا مگر ہمارا سب سے بڑا اور سب سے اہم بازار ہندوستان ہے - اگر وہاں کے سیاسی اختلافات کا دوستانہ طور پر تصفیہ ہو جائے تو بہت بڑی نعمت حاصل ہوگی - دونوں ملکوں کو بیشمار فوائد حاصل ہوں گے اور برطانوی سوتی کپڑوں پر نہایت اچھا اثر پڑے گا -

ڈکٹیٹر جمعیت العلما پر نوٹس کی تعمیل

دہلی ٩ - مارچ مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب ڈکٹیٹر جمعیت العلمائے ہند پر اختیارات ہنگامی کے ماتحت ایک نوٹس تعمیل کیا گیا ہے کہ وہ تقاریر کرنے اور بیانات دینے سے احتراز کریں - مفتی صاحب نے حکم پر دستخط کرنے سے انکار کردیا - جو آپ کے دروازے پر چسپاں کردیا گیا -

حق رائے دہی کمیٹی کا بائیکاٹ کیا جاوے

پنجاب ہندو سبھا کا فیصلہ

لاہور ٧ - مارچ پنجاب ہندو سبھا کی ایگزیکیٹو کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا جس میں کئی رزولیوشن پاس کیے گئے ایک رزولیوشن کے ذریعہ قرار پایا کہ چونکہ حکام نے ہندوں کے مفاد کا عام طور پر اور پنجاب کے ہندو اقلیت کے مفاد کا خاص طور پر بہت کم خیال رکھا ہے جیسا کہ منجملہ دیگر باتوں کے اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ حکومت پنجاب نے کونسل میں یونینسٹ پارٹی کے ممبران کے مقابلہ میں ہندو پارٹی کا صرف ایک ہی ممبر نامزد کیا ہے لہذا سبھا کے خیال میں حق رائے دہی کمیٹی کے سوالات فہرست کا جواب دینے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا -

اضافہ شدہ قیمت کے کارڈ و لفافے

دہلی ٩ - مارچ جب سے ڈاک کے لفافوں اور کارڈوں کی قیمت میں اضافہ ہوا ہے تب سے اُن پر ایک پیسہ مزید ٹکٹ لگانا پڑتا ہے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اب پانچ پیسے اور تین پیسے کے ٹکٹ بھی چھپ کر تیار ہوگئے ہیں اور وہ بہت جلد ڈاکخانوں میں فروخت کے لیے آجاوینگے -

یو۔پی فرنچائز کمیٹی کا جلسہ

۸ مارچ کو بمقام لکھنؤ یو.پی فرنچائز کمیٹی کے روبرو پست اقوام کے نمایندگان بلدیو پرشاد جیسوارا در ہری تیاگی کی شہادتیں قلمبند کی گئیں. جنہوں نے خواتین کو حق رائے دہندگی عطا کئے جانے کی مخالفت کی. اس کے علاوہ رائے اوما ناتھ بلی نواب مرتضیٰ خان اور خان بہادر رضی الدین کی شہادتیں قلمبند کی گیئں.

۹ مارچ ۳۲ء آج کونسل چیمبر میں ۲ بجے سے یو. پی فرنچائز کمیٹی کے ممبران نے بیانات قلمبند کرنا شروع کئے اور ۶ اشخاص پیش ہوئے سب سے زیادہ دلچسپ بیان بابو گوری شنکر کا تھا جو اس صوبہ کے بیک ورڈ کلاس کے نمایندہ ہیں. انھوں نے نہایت اطمینان سے جوابات دیئے اور بحث مباحثہ کے بعد بھی اپنی بات کو قایم رکھا. حالانکہ ممبران نے ان پر زور شور سے حلہ کیا اور سب سے بہترین شہادت مسٹر اے. پی سین بیرسٹر لکھنؤ کی تھی. حالانکہ انھوں نے فیڈرل لیجسلیچر کی نمائندگی کے سلسلہ میں گروپ الکشن کی تجویز پیش کرکے اپنے کو سخت مغالطہ میں ڈال دیا اور مسٹر ویبانگ نے جو کمیٹی کے ممبر ہیں خوب آڑے ہاتھوں لیا.

بابو گوری شنکر کی رائے میں پنج قوموں کو کونسلوں میں الگ جگہ ملنی چاہیئے اور پنج قوموں کے ممبران کو صرف پنج قوم والے ہی انتخاب کریں. آپ کے خیال میں سوا برہمن. چھتری ویش و کالستہ کے تمام ذاتیں پنج قوموں کے زمرہ میں شامل ہیں اور اس طرح وہ تمام آبادی کے ۶۰ فیصدی ہو جاتے ہیں چنانچہ ۶۰ فیصدی جگہوں کی درخواست کی گئی. مسٹر ویبانگ نے اسپر بڑا مذاق کیا کہ آیندہ گورنمنٹ پنج قوم ہی چلائیگی اور تعلیم یافتہ ۱۰ فیصدی ہندو اپنا منھ دیکھینگے. کیونکہ تیس فیصدی مسلمان جگہیں مانگتے ہیں.

خان صاحب سید افضل حسین بی. اے. ایل. ایل. بی جو کہ آل انڈیا کانسٹی ٹیوشنل لیگ کے سکریٹری ہیں نے بیان دیتے وقت فرمایا کہ ووٹ دینے والوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے ہر نوجوان ہر مرد و عورت کو اختیار ہرگز نہ دیا جائے. کیونکہ ہر شخص ووٹ کی اہمیت کو نہیں سمجھتا آپنے گروپ اسکیم کو پسند کیا. آپ مستورات کی حق رائے دہی کے مخالف ہیں لیکن ۸ فیصدی تک گورنمنٹ کی جانب سے انتخاب کیا جا سکتا ہے.

ساہو جوالا پرشاد صاحب آف مراد آباد نے فرمایا کہ گروپ سسٹم ہرگز نہ قایم کیا جائے لیکن ڈاکٹر مالویہ کے سوال پر اپنی تجویز کی کوئی وجہ نہ بیان کر سکے. ساہو جی نے یہ رائے پیش کی کہ آیندہ فیڈرل لیجسلیچر میں زمینداروں اور تاجروں کے حقوق کا خیال رکھتے ہوئے جگہیں مخصوص رکھی جائیں. بابو رام چرن ایڈوکیٹ نے پوچھا کہ زمینداروں اور تاجروں کے لئے جگہیں رکھنے کی کیا ضرورت ہے جب کہ وہ موجودہ کونسلوں اسمبلی میں کافی تعداد میں موجود ہیں. جوالا پرشاد نے جواب دیا کہ اچھوت قوم کی نمایندگی کی کیا ضرورت ہے جبکہ کونسل میں پنج قوم کے ۱۴ نمایندہ موجود ہیں.

بودھ راج ساہنی جالنی کی رائے میں گروپ سسٹم ایک فضول چیز ہے کیونکہ اس سے لوگوں کو سیاسی تعلیم ہرگز نہ حاصل ہوگی. آپ پنج قوموں کے واسطے جگہیں مقرر کرنے کے موافق ہیں مگر مشترکہ ووٹ بر جداگانہ انتخاب میں ہیں. عورتوں کو حق رائے دہندگی دیا جائے لیکن سب کو نہیں.

اے. پی سین. بیرسٹر کی رائے میں جسقدر زیادہ ممکن ہو لوگوں کو حق رائے دہندگی دینا چاہیئے اور ووٹروں کی عورتوں کو بھی حق رائے دہندگی حاصل ہو اگر انکی تعداد کافی ہو تو گروپ سسٹم میں بھی کوئی ہرج نہیں ہے لیکن ساتھ ہی ایک نئی تجویز بھی پیش کی کہ فیڈرل لیجسلیچر کے انتخاب گروپ الکشن سے ہوں اور جو اس کے لئے تعلیم یافتہ آدمی انتخاب کئے جائیں. مسٹر ویبانگ نے کہا کہ گروپ الکشن اور تعلیم یافتہ ہونے کی شرط دونوں متضاد ہیں. مالوی صاحب نے گروپ سسٹم سمجھایا. تو سین صاحب نے اپنی تجویز واپس لے لی.

رام راجپوت سکریٹری دلت جات سدھارک سبھا گورکھپور کی رائے میں گروپ سسٹم تو ٹھیک ہے مگر وہ گروپ بلحاظ ذات ہونا چاہیئے. آپ نے بھی ایک تجویز پیش کی کہ ہر گھر کو دو ووٹ کا حق دیا جائے. اسپر مسز سری واستو نے سوال کیا کہ دونوں ووٹ عورتوں کو ملیں گے کیونکہ گھر والی عورتیں ہوتی ہیں

۱۰ مارچ. آج پھر پراونشل فرنچائز کمیٹی کے ممبران نے چھ اشخاص کا بیان لیا ان میں چار خواتین بھی تھیں ان خواتین کے بیانات زیادہ اچھے اور صاف تھے. تعجب معلوم ہوتا ہے کہ پھر بھی لوگ عورتوں کو کیوں کم عقل خیال کرتے ہیں آج کے بیانات سے دو باتیں خاص سمجھ میں آئیں ایک یہ کہ عورتیں کبھی مذہبی تعصب کو دخل نہ دینگی کیونکہ انکو یہ زیادہ منظور ہوگا کہ آئندہ کونسلوں میں کوئی عورت نہ ہو لیکن یہ منظور ہوگا کہ کونسل کی ممبری کے انتخاب میں ہندو مسلمان یا پنج قوم ہونے کا معاملہ در پیش ہو دوسری بات یہ تھی کہ زیادہ تر انتخاب یہی چاہتے ہیں کہ کسی قوم یا کسی جماعت کے لئے کونسلوں میں جگہیں مخصوص نہ کی جائیں اور جہانتک ممکن ہو لوگ الکشن کے ساتھ کونسلوں میں آئیں جن لوگوں کے آج بیانات قلمبند کئے گئے ہیں حسب ذیل ہیں:-

لیڈی وزیر حسن. لیڈی حبیب اللہ مس ونسٹنٹ مسز نانا وتی. ٹھاکر مشعل سنگھ ہردوئی. بابو شیو کرن ناتھ مصرا فیض آباد.

آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس

۱۰ مارچ ۳۲ء آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس کا تیرا اجلاس بدایوں میں ہوگا. سال گذشتہ کانفرنس کے اجلاس پٹیالہ میں جناب حکیم ناصر الدین صاحب نے کانفرنس کو بدایوں میں مدعو کیا تھا چنانچہ مجلس استقبالیہ کا انتخاب ہو چکا ہے. اس اجلاس کی تاریخیں ۲۷، ۲۸ مارچ ۳۲ء مقرر ہیں.

یو.پی سول سروس ایسوسی ایشن

لکھنؤ ۸ مارچ. گذشتہ ہفتہ میں یو پی سول سروس ایسوسی ایشن انجمن ڈپٹی کلکٹران صوبہ متحدہ کا سالانہ اجلاس زیر صدارت مسٹر اے. ایل. مہندرا. ریٹائرڈ کلکٹر و مجسٹریٹ منعقد ہوا. سالانہ کارروائی مع حسابات و آیندہ بجٹ پر گرم مباحثہ ہو کر طے ہوگیا اور سال رواں کے لئے خان بہادر سید معین الدین صاحب باتفاق رائے سکریٹری مقرر ہوئے.

عبداللہ اور امیر احمد کو پھانسی

کلکتہ ۹ مارچ. عبداللہ اور امیر احمد کو جنھیں مسٹر بھولا ناتھ سین کتب فروش کالج اسٹریٹ کلکتہ اور ان کے دو ساتھیں کے قتل کے الزام میں ہائی کورٹ نے سزائے موت دی تھی آج علی الصباح پریسیڈنسی جیل میں پھانسی دیدی گئی شہر کے زیادہ تر مسلمان دکانداروں نے ہڑتال کر دی تھی. اور مسجد ناخدا میں جو شہر کی سب سے زیادہ مشہور مسجد ہے مسلمانوں کا ایک بہت بڑا مجمع موجود تھا. گھوڑ سوار پولیس اور گورکھے مع سارجنٹوں کے کل شب سے تعینات تھے. اور لال بازار پولیس کے اسٹیشن پر ہنگامی ضرورت کے لئے موٹر لاریاں موجود تھیں. ابھی تک امن و سکون ہے. کلکتہ کارپوریشن میں مسٹر فضل الحق نے ان مسلمانوں کی پھانسی کے خلاف بطور احتجاج التوا کی تجویز پیش کی لیکن وہ نامنظور ہوگئی.

قبل اس کے کہ آپ کوئی بھی نیا شو خریدیں
فلیکس شوز کا ملاحظہ کر لیجئے

FLEX
ALL-LEATHER SHOES

آکسفورڈ شوز
فی جوڑہ Rs. 5/12 سے لیکر......

فل سلیپر
فی جوڑہ Rs. 5/2 سے لیکر......

اسکول شوز
فی جوڑہ Rs. 4/8 سے لیکر......

سروس بوٹ
فی جوڑہ Rs. 8/12 سے لیکر......

فلیکس شوز ہندوستان میں ہندوستان کے سب سے عمدہ مال سے ہندوستان ہی کے کاریگر تیار کرتے ہیں.

ذیل کے پتہ پر فروخت ہوتے ہیں
دی کشمیر ہاؤس
مسٹن روڈ کانپور
دی رائل بوٹ ہاؤس
نظیر آباد لکھنؤ

یوپی فرنچائز کمیٹی

لکھنؤ - ۱۱ مارچ ۱۹۳۲ء - یو پی فرنچائز کمیٹی کے ممبران نے آج بھی کئی آدمیون کے بیانات لئے - اور یہ صحیح طور پر کہا جا سکتا ہے کہ آج زمینداردن کے بیانات تھے چونکہ زیادہ تر یہی زور دیا گیا کہ آیندہ کونسلون مین زمیندار کلاس کے واسطے خاص جگہین مخصوص کیجائین صرف اتنا ہی نہین بلکہ یہ بھی مجوزہ پیش کی گئی - کہ ہمارے صوبہ کی لیجس لیچر مین کونسل کے علاوہ ایک ایسی سنٹ قائم کیجائے جس کے ممبران زیادہ تر امرا ر کلاس کے لوگ ہون اور اس سنٹ کا مقصد یہ بتلایا گیا کہ یہ زمینداردن کے حقوق کی محافظت کرے گا اور کونسل کے لوگو ں کے جذبات کو قابو مین رکھے گا تعلقدار ایسوسی ایشن کے نمایندون نے یہ تجویز خان بہادر نصیح الدین کے سوال پر پیش کی - کہ چونکہ زمیندار لوگ اس صوبہ کی تمام آمدنی کا نصف حصہ گورنمنٹ کو پیش کرتے ہین اسواسطے آئندہ کونسلون کی نصف جگہوں کے مستحق ہین - گروپ سسٹم کے بارے مین زمیندار ایسوسی ایشن کے نمایندون کی یہ رائے تھی کہ یہ طریقہ مفید نہ ثابت ہو گا لیکن ڈاکٹر مالوی کے سمجھانے پر آپنے اس سسٹم کو اس وجہ سے پسند کیا کہ کچھ نہ ملنے کے نسبت آدھی روٹی بہتر ہے - پنڈت رامیشور دیال ڈپٹی کلکٹر بنارس عورتون کی حق رائے دہی کے سخت مخالف تھے - آپ کی سمجھ مین ایسی عورتون کو کونسل مین بھر لینے سے کیا فائدہ کہ جو وہان جا کر نہ سمجھین اسپر مسٹر سریواستو نے سوال کیا کہ گویا سب مرد وہان جا کر سمجھتے ہین - برنچ چند سٹر یو نیو منسٹر رامپور اسٹیٹ کی بھی شہادت ہوئی -

یوپی فرنچائز کمیٹی،

۱۱ مارچ ۱۹۳۲ء لکھنؤ - آج - ایچ - ایچ - ای - ڈی آئی - سی - ایس مسٹر پنالال آئی - سی - ایس - لالہ چمن لال ممبر کونسل آف اسٹیٹ جھانسی پنڈت راج ناتھ کنزرو کے بیانات کمیٹی کے سامنے ہوئے - مسٹر لے - ڈی مسٹر پنالال کے دیہاتی زندگی کے تجربات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی گئی اور اس معاملہ پر بہت دیر تک گفتگو ہوئی کہ فرنچائز (حق رائے دہی) کے بڑھانے سے دقتین پیش آئینگی کس قدر پولنگ افسرون کی تعداد مین اضافہ کرنا ہو گا اور آیا اسقدر افسران ضلعون مین مل بھی سکین گے - ان پڑھ دیہاتیون کو کس طرح سمجھایا جائے گا کہ وہ بیلٹ پر کیسے نشان کرین گے اور یہ بھی ممکن ہے کہ انکی شناخت کے واسطے کوئی ایسا آسان طریقہ نکل آئے وغیرہ وغیرہ باتون پر زیادہ غور و فکر کو کام لیا گیا مسٹر پنالال نے تجویز پیش کی کہ ایسی حالت مین یہ بہتر ہو گا کہ جتنے الکشن کے امیدوار ہون اتنے ہی رنگ کے ڈبے میزون پر لگا دئے جائین اور باقی بلا نشان الگ الگ ڈبون مین اپنے بیلٹ پیپر ڈال دین پنڈت راج ناتھ کنزرو - دیگر اصحاب اس بات کے سخت خلاف تھے کہ کسی قوم یا جماعت مثلاً زمیندار کلاس نیچ اقوام کے لئے ہرگز کوئی جگہین مخصوص نہ کیجائین کیونکہ اس سے آئندہ بڑی سخت دشواری کا سامنا ہو گا - عورتون کے بارے مین ان اصحاب کی

یہ رائے تھی کہ عموماً عورتین مردوں ہی کی طرح سے الکشن ہی کی معرفت کونسل مین آئین اور اگر بالفرض کوئی عورت منتخب نہو تو ناکامیاب عورتون مین سے جسکو زیادہ ووٹ ملے ہون منتخب کر لیا جائے -

انگریزی کا ایک نیا نیشنلسٹ پرچہ

کلکتہ سے عنقریب انگریزی میں ایک نیا ہفتہ وار پرچہ نکلنے والا ہے جس کا نام "نیشنلسٹ انڈیا" ہو گا امید ہے کہ پہلا پرچہ ۳ - اپریل کو شایع ہو جائے گا پرچہ کی پالیسی واغراض خالصتاً نیشنلسٹ رہین گے

نوٹس ڈسچارج بنام قرضخواہان

بحکم جناب سید محمد نصیر صاحب بیرسٹر ایٹ لاء جج خفیفہ بہادر کانپور

۸۶ نمبر انسالونسی ۱۹۳۰ء

رام دیال ولد ٹھاکر پرشاد قوم دیش ساکن ہیکن گنج شہر کانپور انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان مین انسالونٹ نے ایک درخواست منظور کئے جانے ڈسچارج کے گذرانی ہے اور عدالت نے اسکی سماعت کے لئے ۲۲ اپریل ۱۹۳۲ء مقرر کی ہے - لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسی کو کوئی عذر نسبت درخواست ڈسچارج کے ہو روبرو عدالت ہذا بتاریخ معینہ پیش کرے - مرقوم ۹ مارچ ۱۹۳۲ء

بحکم آر - بی - شرما منصرم عدالت خفیفہ

مولانا ابوالکلام آزاد کی گرفتاری

نئی دہلی ۱۲ مارچ - ایک سب انسپکٹر پولیس نے مع چند پولیس کے کانسٹبلون کے مولانا ابوالکلام آزاد کو گرفتار کرکے انھین لاری مین لے گئے آپ سردار سردول سنگھ کی گرفتاری پر کانگریس کے قائم مقام صدر مقرر ہوئے تھے - مولانا صاحب نے لاہور کی مسز زتشی کو اپنا جانشین مقرر کیا ہے -

انسان کے جسم پر الو کا سر

سیوان - ۱۲ مارچ - سیوان اسٹیٹ سے ایک حیرت انگیز اطلاع موصول ہوئی ہے کہ چند دن ہوئے سیوان سے قریب ایک گانون مین ایک عورت کے یہان ایک لڑکی پیدا ہوئی ہے جس کے دو سر تھے اور چہرہ بالکل الو کی طرح کا تھا باقی تمام جسم انسانون کی طرح تھا - اس لڑکی کا نہ صرف چہرہ الو کی طرح تھا بلکہ وہ الو کی طرح چیختی بھی تھی یہ لڑکی صرف ایک دن زندہ رہی -

ایڈیٹر ہندی ملاپ نے معافی مانگ لی

لاہور ۱۲ مارچ حکومت نے ایڈیٹر ہندی ملاپ کے خلاف مقدمہ اٹھا لیا اس لئے کہ انھوں نے معافی نامہ داخل کر دیا ان کے خلاف فری پریس کی فراہم کردہ غلط خبر متعلقہ انہدام مکان خان عبد الغفار خان کی اشاعت پر مقدمہ چل رہا تھا -

چلیشہ ورز ہر دہندہ

۱۱ مارچ ۱۹۳۲ء کچھ عرصہ سے مسماۃ رسولن

عرف مسماۃ سوبھی دختر شکور علی عرف جعفر قوم مسلمان فقیر سکنہ موضع سوبیرا تھانہ کرنیل گنج ضلع گونڈہ لاپتہ ہے پولیس کو اس کی تلاش ہے یہ عورت میلون مین جا کر لوگون کو کھانے مین دھتورہ ملا کر دیتی ہے -

ضبط شدہ لٹریچر

۱۱ مارچ ۱۹۳۲ء حسب ذیل لٹریچر بحق گورنمنٹ ضبط شدہ قرار دیے جا چکے ہین دلیش کی کتاب (ہندی) مرتبہ دیو نرائن دویدی سرسوتی پریس بنارس - سردار بھگت سنگھ - سی - ایف - پریس کانپور ہندی رسالہ شہید پشاور کا سندیش مارتنڈ پریس دہلی - بندے ماترم بنگلہ اخبار - اس کے علاوہ اور بھی چند کتابین ہین جو اس کے قبل شائع ہو چکی ہین -

سولہ سال سے کم عمر قیدیونکی رہائی کا حکم

پٹنہ ۸ مارچ - اطلاع ملی ہے کہ مقامی حکومت نے صوبہ کے جملہ افسران کو ہدایت کی ہے کہ وہ سولہ سال سے کم عمر کے نوجوان سیاسی قیدیوں کو رہا کر دین تاکہ جیل خانجات مین زیادہ ہجوم نہ ہو جائے -

یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ حکومت نے پندرہ ہزار قیدیوں کی رہائش کے لئے پٹنہ جیل کی توسیع کیلئے مبلغ تین لاکھ روپیہ منظور فرمایا ہے -

۵ مارچ تک پٹنہ کیمپ جیل مین سیاسی قیدیونکی تعداد ۴۳۰۰ ہو چکی ہے -

مہاتماجی نہایت خوش و خرم ہین

سریمتی کستوری بائی کا بیان

احمد آباد ۱۲ مارچ - سریمتی کستوری بائی گاندھی مہاتماجی سے ملاقات کرنے کے بعد واپس آگئی ہین ایسوسی ایٹڈ پریس کے ایک نمائندے سے آپنے عندالملاقات یہ بیان کیا کہ مہاتماجی نہایت خوش و خرم ہین اور اپنا وقت زیادہ تر - ندائی - چرخہ کاتنے اور پڑھنے مین صرف کرتے ہین - ابھی تک آپ نے دودھ پینا نہین شروع کیا ہے -

انڈین ڈیلی میل سے ضمانت طلب کیگئی

بمبئی ۱۲ مارچ - مسٹر پوتھن جوزف ایڈیٹر - پرنٹر - اور پبلیشر انڈین ڈیلی میل سے ہنگامی اختیارات کے آرڈیننس کے ماتحت چھ ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے -

سب ڈویزنل مجسٹریٹ کے مکان پر بم بازی

کانڈی ۱۲ مارچ - آج دس بجے شب کو سب ڈویزنل مجسٹریٹ کے مکان پر تین بم پھینکے گئے - لیکن خوش قسمتی سے کوئی شخص مجروح نہین ہوا - وہ جگہ جہان بم گرا تھا شق ہو گئی ہے ابھی تک کسی شخص کی گرفتاری عمل مین نہین آئی ہے -

اخبار "پرتاب" سے ضمانت

لاہور کے اردو اخبار "پرتاب" اور پرکاش اسٹیم پریس کے جہان وہ چھپتا ہے تین تین ہزار روپیہ

کی ضمانت طلب کی ہے معلوم ہوا ہے کہ یہ ضمانت کشمیر کے سلسلہ مین بعض مضامین کی بنا پر مانگی گئی ہے -

گجرات ودیاپیٹھ کے اسباب کی قرقی

احمد آباد ۱۲ - مارچ - شمالی دسکروئی تعلقہ کے معاملت دار نے گجرات ودیاپیٹھ کی دو سیل گاڑیون ۸۸ بنچون اور ایک پانی کی لاری کو ۹۰ روپیہ کا لگان ادا نہ کرنے کے معاملہ مین قرق کر لیا ہے یہ جملہ اشیاء ۲ ماہ حال کو معاملہ دار کے دفتر مین نیلام ہونگی -

مسز سروجنی نائیڈو

بمبئی ۱۵ - مارچ - مسز سروجنی نائیڈو سابق صدر کانگریس آج شام کو بمبئی واپس تشریف لائین اور ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے ملاقات کے وقت فرمایا کہ مین آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی صدارت کا چارج لینے آئی ہون - اس لئے کہ مولانا ابوالکلام آزاد نے مجھ سے دہلی مین کہا تھا کہ مین اُن کی جانشین بنجاؤن -

آل انڈیا پست اقوام کانگریس

مدراس ۱۵ مارچ - آل انڈیا پست اقوام کانگریس کا دوسرا اجلاس کامتی صوبہ متوسط مین بتاریخ ۲۵ و ۲۶ - مارچ زیر صدارت مسٹر منسوی بلیا منعقد ہوگا -

لال املی

کے کپڑے

ہندوستان میں

بنائے

جاتے ہیں

یہ مارکہ دیکھ کر لیجئے

مفت نمونہ کے لیئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۲۸ کو لکھئے

دی کانپور اولن ملس کانپور

اسمبلی میں فدِ سرحد کے متعلق دوبارہ سوال و جواب

حکومت کے تمام خطوط منظر پر آ گئے

دوشنبہ کے دن، ۷ مارچ کو اسمبلی میں مولانا شفیع داؤدی اور اُن کے رفیق "مشن" کے سفر سرحد کے متعلق سوالات کا ایک طویل سلسلہ جاری رہا جن کے جواب میں سر ایولین ہاول سکریٹری فارن اینڈ پولیٹکل ڈیپارٹمنٹ میں نیز پردہ اصلی دعوت نامہ بھی رکھدیا جو مولانا شفیع داؤدی کو حضرت مولانا احمد سعید صاحب کے دولت خانہ پر ۸ رجنوری کو موصول ہوا تھا اور جس کے متعلق نامہ نگار الجمعیۃ نے معاملہ کے سمجھنے کو حل کرتے ہوئے اہم تفاصیل پر روشنی ڈالی تھی - اس خط کے علاوہ ایک اور خط بھی جو فارن سکریٹری نے مولانا شفیع داؤدی کے نام لکھا تھا منظر پر آگیا اور بہت سی خفیہ باتیں ضمنی سوالات کے ذریعہ روشنی میں لے آئی گئیں اس مرتبہ مولانا شفیع داؤدی نے بھی سوالات میں حصہ لیا اور سر ہاول سے اپنے مفید بیان کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا مگر افسوس ہے کہ جس قدر انھوں نے تلبیس کی کوشش کی حقیقت اسی قدر زیادہ عریان ہوتی گئی۔ ہم تمام سوالات اور اُن کے جوابات کا ترجمہ درج ذیل کرتے ہیں قارئین کرام ملاحظہ فرمائیں -

اصلی دعوت نامہ

نقل خط سر ایولین ہاول سکریٹری فارن اینڈ پولیٹکل ڈیپارٹمنٹ۔

بنام مولوی محمد شفیع داؤدی

خفیہ بعنۂ سراز

فارن اینڈ پولیٹکل ڈیپارٹمنٹ

نئی دہلی مورخہ ۵ رجنوری سنہ ۱۹۳۲ء

مائی ڈیر مولوی - میں چیف کمشنر صوبہ سرحد سے ٹیلیفون پر گفتگو کر رہا ہوں اور انھوں نے چیف کمشنر نے مجھ سے یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ آپکو آپکی دساطت سے دو ایک دیگر اراکین آل انڈیا مسلم کانفرنس کو (جو آجکل دہلی میں اپنا اجلاس منعقد کر رہی ہے) صوبہ سرحد کا سفر کرنے اور حالات کا خود مطالعہ کرنے کی دعوت پہنچادوں - اگر آپ یہ دعوت قبول کرلیں تو چیف کمشنر آپ سے صرف یہ مطالبہ کرتا ہے کہ آپ سے صرف یہ مطالبہ کرتا ہے کہ آپ سیدھے پشاور جائیں اور جب پشاور میں رہیں - اُن مقامات کے متعلق جہاں آپکو جانا چاہیے اور اُن لوگوں کے متعلق جن سے آپکو ملنا چاہیے آپ چیف کمشنر کے مشورے کو اپنے لیے رہنما بنائیں اب اگر اس دعوت کو قبول کرنے کا فیصلہ کریں تو براہ کرم مجھے جلد سے جلد مطلع کردیں

آپ کا مخلص

(دستخط) ای - بی - ہاول

پروانہ خوشنودی

نقل خط سر ایولین ہاول سکریٹری فارن اینڈ پولیٹکل ڈیپارٹمنٹ

بنام مولوی شفیع داؤدی بمقام پشاور کیمپ پشاور۔

۲۰ - جنوری سنہ ۱۹۳۲ء

مائی ڈیر مولوی - میں نے چیف کمشنر سے آپکی اس تجویز کے متعلق پھر گفتگو کی آپ اور مسٹر مظہر الدین ہری پور جیل میں جا سکیں لیکن اُنکو پوری طرح یقین ہے کہ اگر آپ نے ایسا کیا تو قیدیوں کو اشتعال ہوگا خواہ اس اشتعال کی وجہ کتنی غلط کیوں نہوں اور اصلاح مصالحت اور رہائی کی جو کارروائی شروع ہو رہی ہے اسمیں دیر ہوگی - اس لیے بہتر ہوگا کہ آپ اپنے مجوزہ دورہ کے اس حصہ کو نکال دیں - بہر حال میں اُمید کرتا ہوں کہ آپکو کوئی معقول وجہ شکایت نہ ہوگی کیونکہ آپ نے جس جگہ جانے کی خواہش کی، آپ گئے ہیں اور جو کچھ آپ نے دیکھنا چاہا ہے دیکھا ہے۔ مرقومہ زیادتیوں کے متعلق آپ سے کہونگا کہ آپ دو امور ذہن نشین کریں اولاً یہ حکومت ابتدا ہی سے حتی الارکان ان زیادتیوں کے خلاف رہی ہے اور ثانیاً یہ کہ اس قسم کے واقعات کی جو ممکن ہے کہ پیش آئے ہوں ضرورت سے زیادہ اشاعت کرنا بڑا اثر ہی پیدا کر سکتا ہے -

"حکومت اور صوبہ سرحد کے باشندوں کے درمیان اس کشیدگی کو اور زیادہ بڑھانا جو ہم سب جلد سے جلد دور کرنا چاہتے ہیں مقامی کانگریس کا آلہ کار بننا ہے"

"جس اسپرٹ میں آپ نے اپنا کام انجام دیا ہے اور رہائیوں اور دیگر معاملات کے متعلق جو مختلف تجویزیں پیش کی ہیں (جنکو چیف کمشنر نے نوٹ کر لیا ہے) اُنکے لیے میں اور چیف کمشنر دونوں آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اگر آپ سمجھدار طبقہ میں سے اپنے دوستوں کو اور دوسرے اثر رکھنے والے حضرات کو اسکی ترغیب دے سکیں کہ وہ کھلم کھلا سامنے آکر گورنمنٹ کے ساتھ تعاون کریں تاکہ اصلاحات کے نفاذ کے لیے جو کارروائی ضروری ہے اُسکی رفتار میں ترقی ہو سکے تو یہ فعل ہمارے لیے مزید تشکر و امتنان کا موجب ہوگا۔

آپ کا مخلص

(دستخط) ای بی - ہاول

آپکے چہرہ کی بے رونقی پاوڈر سے دور نہوگی

چہرہ پر کتنا ہی پاوڈر لگایا جاوے لیکن رونق نہیں آسکتی۔ چہرہ پر رونق اور خوبصورت کرنیکیلئے صاف خون و صاف منی کی ضرورت ہے۔ اس لئے آتنک نگرہ گولیاں کا استعمال کریں۔ یہ گولیاں قبض۔ بدہضمی۔ خون اور منی کی خرابی وکمی و جریان۔ احتلام رقت منی وغیرہ کو دور کرکے جسم کو خون و منی سے پُر کرکے لطف زندگی عطا کرتی ہیں۔ چہرہ پُر رونق اور بشاش ہو جائیگا جو ہزاروں من پاوڈر سے بھی ممکن نہیں۔ قیمت فی ڈبیہ صرف ایک روپیہ ۵ ڈبہ کی چار روپیہ علاوہ محصول

بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا ہوئی اعضائی بیرونی نقائص کو صرف دو ہفتہ میں نابود کرکے پوری مردمی حاصل کرنے کیلئے ایک شیشی طلاء واجی کرن کا استعمال کریں۔ قیمت فی شیشی صرف پانچ روپیہ ۵ر

مزید آگاہی کے لیے ۹۲ صفحات کی کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرماویں۔

وید شاستری، جام نگر، کاٹھیاوار

لوکل ایجنٹ: - مسرس عبدالکریم اینڈ سنس، مسٹن روڈ - کانپور

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لیمیٹڈ

ڈاکٹر ایس کے برمن

مشہور ٹریڈ مارک رجسٹرڈ

سنہ ۱۸۹۴ء - کلکتہ

پچاس سال سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے بے مثل موجد

(سفر و حضر میں کام آنے والا)

REGD "ڈاکٹر برمن دواؤں کے نمونہ کا بکس"

(اس میں مندرجہ ذیل بارہ قسم کی دوائیں ہیں۔)

نمبر ۱ کافوا اصل عرق کافور ہیضہ کی خاص دوا نمبر ۲ "یوعن ہراعرق پودینہ نمبر ۳ "جلابن" جلاب کی گولی نمبر ۴ "مہ سدمہ" دمہ کی دوا نمبر ۵ "لال شربت" بچے لڑکے اور پیر سوتی کی گشتی نمبر ۶ "کولا ریا" کولاٹانک" نمبر ۷ "لیشینا" مقوی باہ کی گولی نمبر ۸ "سر پائنا" دردسر کی ٹکیہ نمبر ۹ "زنگ زنگ" مرہم داد نمبر ۱۰ "ہیلک" کٹے جلے وغیرہ زخموں کا مرہم نمبر ۱۱ "دردانت" دانت درد کی دوا نمبر ۱۲ "درکان" کان درد کی دوا قیمت فی بکس دو روپیہ ۱۲، محصول ۱۰ دس آنہ

REGD. "کولاریا"

کولاٹانک

دل دماغ اور کلیجہ کو طاقت پہونچانے میں بے مثل ہے۔ اسکے استعمال سے دل کی دھڑکن، کلیجہ کی کمزوری، تھوڑی محنت سے سانس کا پھولنا دور ہو جاتا ہے۔ سخت محنت کرنے پر بھی تکان نہیں ہوتی۔ اس سے شراب افیون وغیرہ کی بد عادت ترک ہو جاتی ہے اس سے گلے کی آواز سریلی ہوتی ہے گویا معلم طالب علم اور گلے والوں کو ہر وقت اپنے پاس رکھنا چاہئے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۱۴ قیمت نمونہ ۱۲، محصول سات آنہ، نمونہ صرف ایجنٹ سے مل سکتا ہے۔

نوٹ ہماری دوائیں ہر جگہ دوا فروشوں اور دوکانداروں سے دستیاب ہو سکتی ہیں محصول بہت بڑھ گیا ہے اس لیے اس سے بچنے کے لئے اپنے متعلقہ ہمارے ایجنٹ سے خریدیئے۔

(صندوق نمبر ۷۵) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

مرض دمہ سوالنس اور کھانسی کے لئے

سوالنس کا ساری اولیہ

دمہ کھانسی - نزلہ - زکام - درد سینہ - بلغم کا گرنا - سردی - درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کے استعمال سے نابود ہو کر بدن تندرست و توانا ہو جاتا ہے قیمت ۲ تولہ کی ڈبیہ ایک کی ۱۲ر

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کے لئے امرت سمان ہے۔ حیض کی کمی بیشی بے قاعدگی دور کر کے حیض باقاعدہ لاتا ہے پیٹ کا درد ہاتھ پیر کی اینٹھن اور رحم کی جملہ شکایتیں دفعہ کر کے بدن کو تندرست بناتا ہے قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو ۲

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ - ۳۹۲ کالبادیبی روڈ لکھنؤ ایجنٹ - نگم میڈیکل ہال نالہ فخر گنج کانپور ایجنٹ - گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ - الہ آباد ایجنٹ - یونائیٹڈ اسٹورس چوک دہلی ایجنٹ - جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک آگرہ ایجنٹ - رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا۔ پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE Rd: No. A,1424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے　　زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
(حسرت موہانی)

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

کان پور

قیمت
ممالک غیر سے سالانہ ...... ؁، ششماہی ... ؁، سہ ماہی ... ؁
فی پرچہ ایک آنہ
سالانہ - - - - ؁، ششماہی - - - ؁، سہ ماہی - - - ؁

جلد ۱۵　کان پور، چہار شنبہ ۲۳ مارچ ۱۹۳۲ء مطابق ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ　نمبر ۱۲

جاگ اے ہندوستان

از سید علی مقدس رضوی مقدس اکبر آبادی

گر گئی دنیا ترقی تو ابھی خاموش ہے　　جاگ اُٹھے سونیوالے تو ابھی مدہوش ہے
ہوش میں آ ہوش مین کسطرف کو ہوش ہے　　کیا تجھے سوجھی ہے آخر کسلیے بیہوش ہے
بیحسی چھائی ہے کیسی کس لیے خاموش ہے　　کس لیے بنا ٹھنڈا یہ تیرے دل کا جوش ہے
جب ترقی کے لیے دُنیا محنت کوش ہے　　کس لیے پھر سرد تیرا بادۂ سرجوش ہے

شمع بیداری کی کیوں خاموش اس محفل میں ہے　　لیلئ مقصود آخر کس لیے محمل مین ہے
کارواں اغیار کا معراج کی منزل مین ہے　　ہائے لیکن تو ابھی تحصیل لاحاصل مین ہے
کیسی بیتاب ترقی موج ہر ساحل مین ہے　　کیسی رونق دیکھ تو اغیار کی محفل مین ہے
زندگی اک خاص ظاہر ہر تن بسمل مین ہے　　مُردنی لیکن یہ کیسی اب بھی تیرے دل مین ہے

آنکھ اُس جا کھول اب تو اے مقدس کے وطن　　جس جگہ پر ہون خوشی کے پھول ہر سو خندہ زن
جسجگہ رائج ہو الفت کا محبت کا چلن　　ہو مسرت کی وہ کشور اور صد رشک عدن
لوگ ہون شیر و شکر آپس مین جون روح و بدن　　وہ خوشی کا ملک ہو جس جا نہ ہو کوئی محن
یہ زمین فتنہ گر ہو اور نہ یہ چرخ کہن ہو　　جاگ تو ایسی فضا مین اے مرے پیارے وطن

(ریاست)

رُوس مین اجتماعی زراعت کی اسکیم

مسٹر عزیز آزاد نے اخبار "بمبئی کرانیکل" کو روس سے ایک مضمون ارسال کیا ہے جس سے یہ پتا ہے کہ سودیٹ روس نے اپنے ملک کی زراعتی ترقی کے لیے جو نئی صورت اختیار کی ہے اُس کے کسقدر خوش گوار نتائج ظاہر ہوئے ہیں ہندوستان بھی چونکہ ایک زرعی ملک ہے اس لیے اس اسکیم پر ہمیں بھی اپنے خیالات کو مدنظر رکھتے ہوئے غور کرنا چاہیے کہ روس کی جدید اشتراکی حکومت نے زراعت میں جو ترقی کی ہے اُسکا اندازہ اسطرح ہو گا اگر وہان کے موجودہ حالات کا جنگ عظیم کے پیشتر کے حالات سے مقابلہ کیا جائے۔

سنہ ۱۹۱۶ء میں کاشتکارون کے دو کرور دس لاکھ خاندان یا ۱۱ کرور ۹ لاکھ اشخاص ۸۹۶.... ایکڑ (زمین کی پیمائش کا ایک معیار) زمین کی کاشت کرتے تھے یعنی فی شخص ۷٫۵ ایکڑ زمین کی کاشت کرتا تھا۔

سنہ ۱۹۳۱ء میں ۵ کرور ۹ لاکھ اشخاص دو لاکھ تیرہ ہزار اجتماعی زراعتون میں مجتمع ہو گئے ہین اور ۹ کرور ایکڑ زمین کی کاشت کرتے ہیں یعنی فی کس ۱٫۴ ایکڑ زمین کی کاشت کیجاتی ہے یاد رکھنا چاہیے کہ انقلاب روس سے پہلے زرعی کاشتکارون کی آدھی تعداد ½ حصہ کاشت پر قابض تھی اور باقی ¾ حصہ زمیندارون کے قبضہ میں تھا جن کی (یعنی زمیندارون کی) مجموعی تعداد کاشتکارونکی تعداد کا پانچوان حصہ ہے اس اجتماعی زراعت کا نتیجہ یہ ہوا کہ قابل کاشت زمین کے رقبہ میں ایک کرور ۸۰ لاکھ ایکڑ کا اضافہ ہو گیا ہے اور اسی اسکیم کا نتیجہ ہے کہ روس کے غلہ کا مسئلہ حل ہو سکا سنہ ۱۹۲۷-۳۱ء میں جب کہ زراعت کیحالت سدھر چکی تھی زمیندارون نے حکومت کو جتنا غلہ دیا تھا۔ اسکا ساڑھے تین گنا سنہ ۱۹۳۰ء میں اجتماعی طرز پر زراعت کرنیوالی کاشتکارون نے حکومت کو دیا۔

خام پیداوار مین اضافہ

اجتماعی طرز پر زراعت کرنیسے دوسرا فائدہ یہ ہوا کہ صرف غلہ ہی نہیں بلکہ صنعت و حرفت میں کام آنیوالی خام پیداوار کی کھیتی بھی زیادہ ہونیلگی ہے اس ترقی کا اندازہ سنہ ۱۹۱۳ء اور سنہ ۱۹۳۰ء کے رقبۂ زراعت کے مقابلہ سے ہو سکتا ہے۔

نام پیداوار	رقبۂ زراعت سنہ ۱۹۱۳ء	رقبۂ زراعت سنہ ۱۹۳۱ء
گیہون	۳۲...... ایکڑ	۳۷۰..... ایکڑ
قند جس سے شکر ہوتی ہے	۶۲.... "	۵۰۰۰۰ "
روئی	۷۰۰۰۰ "	۲۵۰۰۷۰۰ "
سن اور اسی کے دیگر پودے	۱۴.... "	۳۰۰۰۰۰ "

مشینون کے استعمال مین اضافہ

ہر قسم کی زراعتی پیداوار مین ترقی ہونیکی وجہ یہ ہے کہ فن زراعت مین مشینون کا استعمال روز افزون پیمانہ پر رائج الوقت کیا گیا ہے جنگ عظیم سے پہلے زراعتی مشینون پر روس کا مجموعی سالانہ صرف ۱۲ کرور روبل کی زراعتی مشینین منگائی گئین سنہ ۱۹۲۹ء میں ۴۰ کرور روبل کی اور سنہ ۱۹۳۱ء مین ۸۰ کرور روبل کی۔

مویشیون کی نسل بھی بڑھ رہی ہے

حکومت کیطرف سے اسکا بھی انتظام ہوا ہے کہ مویشیونکی نسل مین خاطر خواہ اضافہ ہو۔ ۹۵۷ چراگاہین ہین جنمین مویشیون کی نسل بڑھانیکا مستقل انتظام ہے جنمین سنہ ۱۹۳۱ء کے اختتام سینگ والی جانور ۴۰۰۰۰، ۲۱ بھیڑ و بکری اور خنزیر ۴۳۲۰۰ تھے۔

حکومت کے انتظامات کے علاوہ مختلف اشخاص

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جالِ پر تو حق ستم مستقل ہی سہی زبان پر بھی یہی ہے جو تیرے دل میں ہے
حسن مسکینی

ہفتہ وار

صداقت

کانپور، چہارشنبہ ۲۳ مارچ ۱۹۳۲ء

فرقہ وارانہ تصفیہ اور حکومت

مسلمانوں کے حقوق کے متعلق چونکہ حکومت نے ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا اس لیے مسلم کانفرنس کے ارکان کا پیمانہ صبر بھی لبریز ہو گیا اور انھوں نے آل انڈیا مسلم کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی میں یہ تجویز پاس کی تھی کہ اگر حکومت نے مسلمانوں کے مشہور ۱۴ نکات آئندہ دستور اساسی میں شامل نہ کیے تو مجبوراً مسلمانوں کو حکومت سے عدم تعاون کرنا پڑے گا۔ اور یہ امید کی جاتی ہے کہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کا جو اجلاس لاہور میں ۲۱ مارچ کو منعقد ہونے والا ہے۔ وہ بھی اس تجویز پر مہر تصدیق ثبت کر دے گا۔

حکومت نے مسلمانوں کی بے اعتمادی پر نظر کرتے ہوئے ۱۹ مارچ کو دہلی سے ایک سرکاری اعلان شائع کیا ہے جس میں ایک مرتبہ پھر حکومت کی طرف سے یہ یقین دلایا گیا ہے کہ ملک معظم کی حکومت بہت جلد فرقہ وارانہ مسائل کو طے کرنے والی ہے۔ اس اعلان کے الفاظ یہ ہیں:—

"حکومت کو اطلاع ملی ہے کہ فرقہ وارانہ مسائل طے نہ ہونے سے اس پروگرام کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے جس کا اعلان وزیر اعظم نے اپنے دسمبر کے بیان میں کیا تھا ان حالات کی بنا پر ملک معظم کی حکومت یہ مناسب سمجھتی ہے کہ وہ اس وعدہ کا اعادہ پھر کر دے جو وزیر اعظم نے اپنے بیان میں کیا تھا وہ وعدہ یہ ہے۔ کہ:—

اگر ہندوستان کی تمام جماعتوں کے نزدیک قابل قبول سمجھوتہ پیش نہ کر سکیں جس پر آئندہ عمارت کی بنیاد پڑنے والی ہے تو ملک معظم کی حکومت کا یہ قطعی فیصلہ ہے کہ وہ اس مجبوری کو سیاسی ترقی میں مزاحم نہ ہونے دیگی۔ اور لازماً ایک عارضی اسکیم نافذ کر دیگی۔

ملک معظم کی حکومت یہ واضح کر دینا چاہتی ہے کہ وہ ان ذمہ داریوں کو بھی محسوس کرتی ہے جو اس وعدہ میں مضمر ہے اور اس کی تکمیل میں قاصر نہ رہیگی اور وہ مشکل و متنازعہ فیہ مسائل پر نہایت احتیاط کے ساتھ از سر نو غور کرنے میں مصروف ہے اور حکومت کا قطعی ارادہ ہے کہ اس معاملہ میں کوئی غیر ضروری تاخیر نہ ہونے دے۔"

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حکومت نے آل انڈیا مسلم کانفرنس لاہور کے اجلاس سے دو روز پیشتر یہ اعلان شائع کیا ہے تاکہ مسلم کانفرنس میں عدم تعاون کی تجویز پاس نہ ہو سکے۔

مگر ہمارا خیال ہے کہ چونکہ مسلم کانفرنس وزیر اعظم کے دسمبر والے بیان کو مبہم و غیر تسلی بخش قرار دے چکی ہے اس لیے شاید مزید اعلان ان کے لیے تسلی بخش نہ ہو۔ کیونکہ اس اعلان میں کوئی مزید وعدہ نہیں کیا گیا بلکہ صرف اس امر کا یقین دلایا گیا ہے کہ جو وعدہ وزیر اعظم نے کیا تھا حکومت اس کو پورا کرنے کے لیے قطعی طور پر تیار ہے۔

چونکہ اس وقت مسلمانوں کی حیات و ممات کا سوال در پیش ہے اس لیے ہم امید کرتے ہیں کہ مسلم کانفرنس ذاتی اغراض و مقاصد سے بالاتر ہو کر مسلمانوں کے لیے صحیح اور مفید تجویز پاس کرے گی۔

آئینۂ کانپور

ہندو مسلم اتحاد پنڈت دیونرائن پانڈے ان محبان وطن میں سے ایک ہیں جو ہر وقت ہندو مسلم اتحاد کو اپنے پیش نظر رکھتے ہیں اور بلا اس کے وہ انتہائی تکلیف محسوس کرتے ہیں چنانچہ کانپور کے گذشتہ فساد کے بعد سے برابر وہ اس کوشش میں منہمک ہیں کہ کسی طرح کانپور میں ہندو مسلم اتحاد کا نظارہ دیکھنے میں آئے اب معلوم ہوا ہے کہ پانڈے جی ۲۷ مارچ کو پریڈ گراؤنڈ میں ایک ہندو مسلم جلسہ منعقد کرنے اور جلوس نکالنے والے ہیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس کی اجازت دیدی ہے۔

ہم پنڈت جی کی اس تجویز کو کانپور کے لئے نہایت مبارک سمجھتے ہیں اور اہل کانپور سے اس کی پر زور اپیل کرتے ہیں کہ وہ پنڈت جی کی تجویز کو عملی جامہ پہنا کر اپنی حب الوطنی اور قوم پروری کا ثبوت دیں۔

جدید انتظامات۔ گذشتہ فساد میں کانپور کے غنڈوں نے جو شہر کو نقصان پہونچایا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں اور انہیں غنڈوں کی بدولت وقتاً فوقتاً اہل کانپور کو سخت نادم بھی ہونا پڑتا ہے۔ کونسل نے غنڈا ایکٹ کانپور کے لیے پاس کر دیا ہے جس کا نفاذ غالباً اپریل سے ہو جائیگا۔

۲۴ مارچ کی منحوس تاریخ قریب ہے اور شہر میں ان ہی غنڈوں نے مختلف خوفناک افواہیں پھیلا رکھی ہیں۔ ہم کو یہ معلوم کر کے نہایت خوشی ہوئی کہ مسٹر آر۔ الیف۔ موڈی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے آتے ہی یہ انتظام فرمایا ہو کہ تقریباً ڈیڑھ سو غنڈوں کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کر دئے ہیں اور جن کو غالباً گرفتار بھی کر لیا گیا ہے۔ ہم مسٹر موڈی کی اس دور اندیشی کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور توقع کرتے ہیں کہ آپ کے زمانہ میں اہل شہر نہایت امن و امان کی زندگی بسر کریں گے۔ اور اہل شہر سے یہ امید کرتے ہیں کہ وہ ان غلط افواہوں پر قطعی توجہ نہ کریں گے۔

خان بہادر امانت اللہ۔ ہم کو یہ معلوم کر کے نہایت افسوس ہوا کہ کانپور ڈسٹرکٹ جیل کے ہر دلعزیز جیلر خان بہادر منشی امانت اللہ صاحب چار ماہ کی طویل رخصت پر جا رہے ہیں آپ کے زمانہ میں کانپور جیل نے جسقدر مالی ترقی کی ہے وہ روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ رخصت سے واپسی کے بعد پھر کانپور ہی میں تعینات کیے جاوینگے۔

مولانا حسرت موہانی۔ ۱۸ مارچ کی رات کو اکسپرس ٹرین سے بمبئی بغرض حج بیت اللہ تشریف لے گئے۔ اسٹیشن پر بیگم حسرت اور دیگر اعزا کے علاوہ مولانا کے مخصوص احباب و ینگ مسلم ایسوسی ایشن کے ارکان نے آپ کو الوداع کہا۔

ڈسٹرکٹ بورڈ۔ ۲۹ مارچ کو ڈسٹرکٹ بورڈ کی معمولی میٹنگ ہوگی جس میں سینئر وائس چیرمین اور تحصیل کمیٹیوں کے چیرمینوں کا انتخاب عمل میں آنے والا ہے۔

مقدمہ سازش۔ خیال کیا جاتا ہے کہ کانپور میں عنقریب سازش کے مقدمہ کے سلسلہ میں پولیس ایک نمایاں خدمت انجام دینے والی ہے

انقلابی جماعت۔ شہر کی۔ خفیہ پولیس کا یہ خیال ہے کہ شہر میں چند سیکر آزاد اور پربھدر تیواری کی پارٹی کے لوگ موجود ہیں اور ان دونوں میں سخت رقابت ہے اس لیے ہمیشہ ایک پارٹی دوسرے پارٹی کو زک دینے کی کوشش کرتی رہتی ہے پولیس نے بعض انقلابی جماعت کے افراد کو گرفتار بھی کیا ہے گرفتار شدہ لوگوں کے متعلق یہ خیال ہے کہ یہ آزاد پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔

حکیم مقبول حسین۔ حکیم مقبول حسین صاحب کانگریس ڈکٹیٹر کو عدالت جائنٹ مجسٹریٹ سے ایک سال قید سخت اور پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے

اقبال کرشن کپور۔ عدالت نے بابو اقبال کرشن کپور وکیل کو کافی ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے رہا کر دیا ہے

تلاشی۔ مسرز کھنو لال اینڈ سنز مال روڈ کی دوکان میں پولیس نے تلاشی لی مگر کوئی چیز قابل اعتراض برآمد نہیں ہوئی۔

ریڈ کراس ۱۵ مارچ کو ریڈ کراس سوسائٹی کا ایک جلسہ زیر صدارت کپتان ایٹین منعقد ہوا جس میں جدید ممبر بنائے جانیکے علاوہ عہدہ داران و ممبران انتظامیہ کا انتخاب بھی عمل میں آیا۔

جلسہ میں مسٹر موڈی جدید مجسٹریٹ بھی تشریف فرما تھے۔

معافی۔ پنڈت شنکر لال نے چونکہ معافی مانگ لی اس لئے عدالت نے ان کو ضمانت پر رہا کر دیا۔

حکام۔ مسٹر آر۔ الیف۔ موڈی نے کپتان ایٹین سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹی کا چارج لے لیا ہے۔

مسٹر لائڈ جائنٹ مجسٹریٹ ہو کر کانپور تشریف لے آئے اور آپ نے مسٹر فوردہم سے چارج لے لیا مسٹر فوردہم کلکٹر ہو کر اعظم گڈھ تشریف لے گئے۔

جوتا پھینکا گیا۔ ۱۶ مارچ کو مسٹر گروس اسپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں ایک شخص مسمی قمرالدین (قلی بازار نے) جوتا پھینکا مگر اتفاق سے جوتا مجسٹریٹ صاحب کی کرسی کے پیچھے گرا اس کو فوراً گرفتار کر لیا گیا اور اس کے خلاف زیر دفعہ ۳۵۲ مقدمہ چلایا جائے گا۔

گرفتاریاں۔ مسٹر بابو رام کھدر کی قمیض اور سہ رنگی ٹوپی پہنکر شاہراہ پر نعرے لگاتے ہوئے گذرے پولیس نے ان کو فوراً گرفتار کر لیا۔ حسب معمول اس ہفتہ بھی مختلف پرگنوں میں اکادکا گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔

سزائیں۔ حسب معمول اسی ہفتہ میں سیاسی قیدیوں کو مختلف عدالتوں سے قید سخت اور جرمانہ کی سزائیں ہوئیں۔

کانکبج اسکول۔ ۱۵ مارچ کو کانکبج اسکول کے چپراسی سے ایک بکس کہ جسمیں آٹھ سو روپیہ تھا گھسیاری منڈی میں چند بدمعاشوں نے زبردستی چھین کر رفوچکر ہو گئے۔ اب پولیس نے نہایت جانفشانی کے ساتھ اس بکس کو برآمد کر کے رام بھروسہ۔ چھوٹا شیام بلی اور ایک یکہ والے کو گرفتار کیا ہے۔

ڈاکوں کی گرفتاری۔ ۱۴ مارچ کی رات کو پولیس نے اسٹیشن پر رہچوار اور مہابیر کو الہ آباد جاتے ہوئے گرفتار کر لیا۔ ان کے پاس سے دو برقعہ اور ریوالور برآمد ہوا۔ انکا بیان ہے کہ یہ ڈاکہ ڈالنے آئے تھے اور ابھی ان کے ساتھی شہر میں موجود ہیں۔

۱۵ مارچ کو نیز مسمے جیدی لال اور تیواری کو گرفتار کیا گیا ہے ان کے پاس سے چار برقعہ اور پستول کارتوس برآمد ہوئے۔

ٹھنڈی سڑک سے ایک شخص مسمی آزاد بھی گرفتار کیا گیا ہے

قرولی سے حملہ۔ ہرسہ محال میں پنڈت رگھوبر پرشاد کو کسی ہندو بدمعاش نے قرولی سے حملہ کر کے زخمی کر دیا۔

جمعیۃ العلماء۔ گذشتہ ہفتہ جمعیۃ العلماء صوبہ کا ایک وفد مولانا عمر دراز بیگ صاحب کانپور میں آیا اور ایک جلسہ زیر صدارت مولانا حسرت موہانی صاحب منعقد ہوا اور مولانا نے جمعیۃ العلماء کے اغراض و مقاصد کو بالتشریح بیان کیا۔ شہر کے کچھ لوگوں نے چندہ بھی دیا ہے۔

ایک عورت کا قتل۔ ۲۰ مارچ کو گوالٹولی میں مادھو سنگھ ملازم الگن مل کی عورت مساۃ پھول کلی کو کسی نے قتل کر دیا۔ نعش پر کئی زخم تھے۔ پولیس نے اس قتل کے سلسلہ میں گوالٹولی میں چند مکانات کی تلاشی لی اور پنڈت کملا کانت کے مکان سے ایک قرولی برآمد کی ابھی تک اس قتل کے سلسلہ میں کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی ہے پولیس تفتیش میں مصروف ہے۔

تجارت بند کرنیکی کوشش۔ کانگریس کی وار کونسل نے بدیشی کپڑے کے تاجروں کے پاس مطبوعہ اشتہار بیون بک پوسٹ کر کے اس مضمون کے بھیجے ہیں کہ وہ اپنے ولایتی مال پر کانگریس کی مہریں لگوالیں ورنہ انکے لیے برے نتائج ہوں گے کہا جاتا ہے کہ تاجروں نے اس پر غور کرنے کیلئے ایک جلسہ کیا تھا صرف دو تین تاجروں نے مہر لگوانے کی تائید میں رائے دی اور سب خلاف رہے کہا جاتا ہے کہ عنقریب تاجروں کا ایک جلسہ ہو

قانونی کونسل صوبجات متحدہ کا اجلاس

۱۶ مارچ کو قانونی کونسل صوبجات متحدہ میں جملہ مطالبات پر مباحثہ ختم ہوگیا۔ آج جیلوں اور مجرموں کے سٹلمنٹ کا مطالبہ تعدادی تیس لاکھ ۲۶ ہزار روپیہ ۳۶۹ روپیہ منظور ہوگیا۔ آج رائے صاحب آنند سروپ نے بطور احتجاج ایک تخفیف کی تجویز پیش کرتے ہوئے ایک پرزور تقریر کی جس کے دوران میں آپ نے فرمایا کہ صوبجات متحدہ کی جیلوں میں جیل کی تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات کے بموجب اصلاحات نہیں ہو سکے ہیں۔ لیکن جب آپ کو جوابی تقریر کے لئے بلایا گیا تو اس وقت آپ اپنی نشست کو چھوڑ کر کہیں چلے گئے تھے۔ اسپر صدر کونسل نے فرمایا کہ اس قسم کا طرز عمل نہایت افسوسناک ہے۔ اسلئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس تجویز کے ساتھ کیا کیا جائے۔ آپ کو یہ بھی نہیں معلوم ہے کہ ایوان کے روبرو اس مسئلہ کے متعلق کیا معاملہ نہیں کیا جائے۔ اور نہ آپ یہی کہہ سکتے ہیں کہ آیا ممبر متعلقہ اس تجویز کو واپس لینا چاہتے ہیں۔ بہرکیف آپ اس معاملہ میں جو کچھ کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ تجویز کو خلاف قاعدہ قرار دیدیا جائے۔

اس کے علاوہ قیدیوں کی درجہ بندی کے متعلق بھی کئی تقریریں ہوئیں۔ اس سلسلہ میں ٹھاکر منیشور بخش سنگھ نے اپنی اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ ٹی کال قیدیوں کی جو درجہ بندی کی گئی ہے وہ قطعی غیر اطمینان بخش ہے۔

مسز سریواستو نے اپنی پرزور تقریر کے ذریعہ خاتون اسیران فرنگ کی حالت زار کی جانب ایوان کی توجہ مبذول کرتے ہوئے فرمایا کہ انکو معلوم کرکے بڑی حیرت ہوئی ہے کہ خاتون قیدیوں کو لنگا پہنایا جاتا ہے جو کہ اس صوبہ کا لباس نہیں ہے۔ چنانچہ آپ کی رائے میں اگر حکومت ساڑیاں بہم نہیں پہونچا سکتی تو اسے یہ اجازت دیدینا چاہئے کہ یہ عورتیں اپنا لباس خود مہیا کر سکیں۔

مسز سریواستو نے عورتوں سے بچوں کو کافی سامان مہیا نہ کئے جانے اور انہیں دعبہ "ج" میں رکھے جانے کی بھی شکایت کی نواب زادہ محمد لیاقت علی خان نائب صدر نے بھی درجہ بندی کی شکایت کی۔ ان تقریروں کا جواب دیتے ہوئے نواب صاحب چھتاری ہوم ممبر نے یہ وعدہ کیا کہ اگر مسز سریواستو ان کو یہ بتا دیں کہ وہ بچوں کے کھانوں میں کیا تبدیلی چاہتی ہیں تو آپ اسے منظور کرنے کے لئے تیار ہیں قیدیوں کی نظربندی کے متعلق آنریبل ہوم ممبر نے اپنی اس رائے کا اظہار کیا کہ آپ ہر ایک ایسے معاملہ کی تحقیقات کرنے کے لئے تیار ہیں جس آپ کو یہ بتایا جائے کہ درجہ نظربندی غلط طریقہ پر ہوئی ہے لیکن آپ اس بات کے ماننے کے لئے رضامند نہیں ہیں کہ ہر ایک سیاسی خاتون قیدی کو درجہ (الف) یا (ب) میں رکھا جانا چاہئے۔ بالآخر احتجاجی تجویز واپس لے لی گئی۔ اور جیل کا پورا مطالبہ منظور کر لیا گیا۔

۱۷ مارچ کو قانونی کونسل صوبجات متحدہ کے روبرو مسٹر ای۔ ایچ بلنٹ ممبر مالیات نے کاشتکاروں اور ٹھیکیداروں کی اعانت کا مسودہ قانون پیش کیا اور یہ سفارش کی کہ اس بل پر غور کیا جائے۔

اس تجویز کے متعلق ٹھاکر گری راج سنگھ۔ خان بہادر محمد اسمٰعیل راجہ جگناتھ بخش سنگھ وغیرہ نے ترمیمات پیش کیں۔ لیکن بالآخر اس مسودہ پر غور کیا جانا طے ہوا اس کے علاوہ کونسل میں یوپی کورٹ فیس ایکٹ کے ترمیمی مسودہ قانون کی سلکٹ کمیٹی پر مباحثہ ہوا۔ ایک غیر سرکاری رکن نے یہ تجویز پیش کی کہ اس تجویز پر غور کیا جانا کسی آئندہ تاریخ کے لئے ملتوی کر دیا جائے تاکہ قبل اس کے کہ ٹیکس دہندہ پر مزید ٹیکس عائد کرنے سے قبل یہ اطمینان ہو جانا لازمی ہے کہ تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات پر عمل کیا جائے۔

لیکن آپ نے یہ بھی کہا کہ کم از کم نوے دنوں کے لئے مزید ٹیکسوں کا عاید کیا جانا ضروری ہے۔ آپ نے آنریبل فنانس ممبر کو یہ مشورہ دیا کہ اس رپورٹ پر غور کرنے کے قبل یہ ضروری ہے کہ امپیریل ملازمتوں کی بھرتی بند کردی جائے۔ اور ہنگامی تخفیف کو ایک سال کی مزید مدت کے لئے جاری رکھا جائے تاکہ آمدنی اور اخراجات برابر ہو جائیں۔ بالآخر التوا کی تجویز واپس لے لی گئی۔ اور مسودہ قانون پر غور کیا گیا۔

عالمگیر جنگ کب ہو گی

برلن ۱۴ مارچ۔ پچھلے دنوں سے ماسکو کے اخبار موجودہ بین الاقوامی سیاست اور سویٹ روس کی پوزیشن کے متعلق طویل مضامین شایع کر رہے ہیں۔ بالاتفاق تمام روسی اخباروں کی رائے ہے کہ ماسکو کی حکومت بین الاقوامی سیاست خصوصًا جنگ چین وجاپان سے پیدا ہو جانے والی مشکلات اور خطروں کے بوجھ کے نیچے بری طرح دبی جا رہی ہے تخفیف اسلحہ کانفرنس ختم ہو جانے کے بعد سے روسی اخباروں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اس وقت دنیا دو زبردست مخالف دھاروں کے بیچ میں پڑی ہوئی ہے۔ ایک دھارا شہنشاہی پسند قوموں کی جنگی فتوحات کا ہے اور دوسرا سویٹ روس کی امن پسندانہ پالیسی کا؛

اس سلسلہ میں اہم ترین مضمون ماسکو کے اخبار "سرخ ستارے" نے شایع کیا ہے وہ لکھتا ہے:۔

(۱) مشرق بعید میں اس وقت بہت ہی سخت جنگ جاری ہے چین وجاپان ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو رہے ہیں لیکن شہنشاہیت پسند اس جنگ سے فائدہ اٹھا کر اپنی پوزیشن مضبوط کر رہے ہیں۔

(۲) شہنشاہی پسند جماعتوں کی یہ پوری کوشش ہو رہی ہے کہ عام رائے کو مشرق بعید کی صحیح صورت حال سے بے خبر رکھا جائے اور یہ اسطرح کہ غلط خبریں اخباروں میں شایع کرائی جائیں۔

(۳) سرمایہ دار ملکوں میں جنگی کارخانے بڑی مستعدی سے سامان جنگ تیار کرنے میں مصروف ہیں۔ ان حالات میں روس کو جلد عالمگیر جنگ کے شروع ہو جانے کا اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔ خصوصًا فرانس کی طرف سے حکومت ماسکو کا خیال ہے کہ یہ عالمگیر جنگ آیندہ موسم سرما میں شروع ہو جائے گی۔

لوتھین کمیٹی کی آمد

۱۸ مارچ۔ آج شام کو لوتھین کمیٹی لکھنؤ پہونچیگی اس کے کچھ ممبران گورنمنٹ ہاؤس میں مقیم ہونگے اور کچھ لوگ نواب محمد یوسف صاحب منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ کے یہاں قیام کرینگے ۱۹-۲۰ مارچ کو نمائندگان کے بیانات ہونگے ۲۱ مارچ ۱۹۳۲ء کو پراونشل کمیٹی سے مشورہ کریگی۔ غالبًا تعلقداران اودھ کی طرف سے قیصر باغ میں ایٹ ہوم بھی دیا جانے گا۔

آل انڈیا طبی کانفرنس

۱۷ مارچ۔ سکریٹری مجلس استقبالیہ آل انڈیا طبی کانفرنس برادروں سے اطلاع دیتے ہیں کہ امسال کانفرنس کا سالانہ اجلاس بجائے ۲۷-۲۸ مارچ کے اب ۲۳-۲۴ اپریل ۱۹۳۲ء کو بدایوں میں زیر صدارت شفاء الملک حکیم عبد الحمید صاحب لکھنوی منعقد ہونگے۔

بدیشی کپڑے کی دو دکانوں کو آگ لگا دیگئی

فرخ آباد ۱۱ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ فرخ آباد میں بدیشی کپڑے کی دو دکانوں کو کسی نامعلوم شخص نے آگ لگا دی۔ تمام کپڑا جلکر خاکستر ہو گیا ابتک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ نقصان کا اندازہ کئی ہزار

انور پاشا کے قاتل آغا بیکوف کا بیان

مصری معاصر "البلاغ" اپنی ۲۳ فروری کی اشاعت میں لکھتا ہے:۔

سابق روسی افسر فوج "آغا بیکوف" نے جو روس سے اب بھاگ کر رومانیہ پہونچا ہے ایک آسٹرین اخبار کے نمایندے کو شہید انور پاشا کی نسبت ایک بیان دیا ہے۔ آغا بیکوف نے کہا کہ "انور پاشا روس میں پہونچے۔ بالشویک حکومت نے ان کی بڑی آؤ بھگت کی پھر لینن نے انھیں اس بات پر رضامند کر لیا کہ ہندوستان جاکر بغاوت کرادیں اور باغی فوج کی قیادت خود کریں۔ اس مقصد کے لئے انور پاشا کو ایک بڑی رقم بالشویک خزانہ سے ملی اور ماسکو سے بخارا اور افغانستان ہوتے ہوئے ہندوستان روانہ ہوگئے۔ مگر بخارا پہونچنے کے بعد بالشویک حکومت کو معلوم ہوا کہ انور پاشا نے اپنا ارادہ بدل دیا ہے اور بخارا میں خود اپنی سلطنت قایم کرنے کی کوشش شروع کردی ہے۔ چنانچہ انکے مقابلہ کے لئے بالشویک حکومت نے ایک فوج روانہ کردی۔ پھر کچھ روز بعد مجھے اس کام پر مامور کیا کہ کسی طرح انور پاشا کو قتل کر ڈالوں۔

سخت مصائب ومشکلات کا سامنا کرنے کے بعد میں بالآخر انور پاشا کی بخاری فوج میں داخل ہوگیا۔ جس وقت میں پہونچا ہوں معرکہ قتال گرم تھا اور انور پاشا کی بادشاہی وہاں قایم ہو چکی ہے میں آہستہ آہستہ انور پاشا سے قریب ہوا۔ مجھے کسی نے نہیں دیکھا کیونکہ میں بخاری سپاہیوں کی وردی پہنے تھا۔ میرا دل دھڑکنے لگا۔ کہ ایسا نہ ہو وار خالی جائے اور مجھے لوگ پہچان کر مار ڈالیں۔ مگر میں نے دل کڑا کر لیا اور اپنے پستول پر ہاتھ رکھا۔ دفعتًا امد پاشا کا چہرہ نظر آیا مجھے محسوس ہوا کہ اپنے دشمن پر ترس کھا رہا ہوں میں نے اپنے دل کو سخت ملامت کی۔ ایک درخت کی آڑ میں ہو گیا اور جب انور پاشا کی پیٹھ میری طرف ہوئی تو میں نے پستول سے فائر کر دیا! گولی لگتے ہی وہ گھوڑے سے گر پڑا۔ ایک خاصی ہل چل مچ گئی۔ بخاری فوج سپہ سالار کو گرتے ہی دیکھکر بھاگ کھڑی ہوئی۔ میں بھی چپکے سے نکل گیا اور اپنے کام میں کامیاب ہو کر ماسکو لوٹ گیا۔

ڈاکٹر پٹین کو گرفتار کرکے غلطی کی گئی

وزیر ہند سر سموئل ہور نے مسٹر ڈنکن ممبر پارلیمنٹ کو ایک مکتوب تحریر کیا ہے جس میں آپ نے یہ تسلیم کیا ہے کہ ڈاکٹر پٹین غلطی سے گرفتار کئے گئے تھے۔ آپ ۱۵ جنوری کو مدراس میں جبکہ ایک جلوس پر پانی پھینکا جا رہا تھا اس وقت کھدر میں ملبوس تھے۔ وزیر ہند نے مزید برآں یہ بھی تحریر کیا ہے کہ پولیس کے ساتھ انصاف کرنیکی غرض سے یہ امر بھی واضح کر دینا ضروری ہے کہ ڈاکٹر پٹین کی سرگرمیوں کے متعلق کچھ غلط فہمیاں پیدا ہو گئی تھیں وزیر ہند نے پولیس کی غلطی کو تسلیم کر لیا ہے اور اس پر وہ بتر اس برتاؤ پر جو ڈاکٹر پٹین کے ساتھ روا رکھا گیا اظہار افسوس کیا ہے۔

مفتی کفایت اللہ صاحب کو ڈیڑھ سال قید

دہلی ۱۸ مارچ۔ آج مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب اول ڈکٹیٹر جمعیت العلماء ہند کو مسٹر الیف۔ بی۔ پول ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت سے ڈیڑھ سال قید کا حکم سنا دیا گیا۔ عدالت نے اپنے حکم میں تحریر کیا ہے کہ استغاثہ کی شہادتوں سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ ملزم نے ایسی کارروائیوں میں حصہ لیا جن سے خلاف قانون انجمنوں کو تقویت پہنچتی تھی۔ عدالت نے آپ کو اے کلاس کی سفارش کی ہے۔

جزیرۂ قبرص کے سیاسی حالات

بحیرۂ روم کے مشرقی علاقہ مین شام (سیریا) کے مغربی ساحل کے قریب سایپرس (قبرص) نامی ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ جس کا طول ۱۴۰ میل اور عرض ۶۰ میل ہے۔ اور رقبہ ۳۵۰۰ مربع میل ہے اور آبادی تقریباً تین لاکھ ۴۸ کروڑ ہوگی۔ یہان کے باشندے یونانی نسل کے ہین لیکن ۱/۵ حصہ مسلمان بھی آباد ہین۔

پہلے یہ جزیرہ شہنشاہ ٹرکی ماتحت مین تھا۔ لیکن جس وقت شاہ رچرڈ اول انگلینڈ محاربہ صلیبی پر روشلم گیا۔ اس وقت اس نے اسپر قبضہ کر لیا تھا۔ لیکن بعد مین یہان کی حکومت یروشلم کے سپرد کردی۔ کچھ عرصہ کے بعد اسکو پھر سلطنت ٹرکی سے ملحق کردیا گیا ۱۵۷۱ء سے ۱۸۷۸ء تک یہ ٹرکی کے ماتحت رہا لیکن اب ۵۰ سال سے برطانیہ کے قبضہ مین ہے۔ اشخاص کو ہم مذہب ہونے پر بڑی بڑی امیدین بندھ گئین تھین۔ انہون نے حکومت خود اختیاری کے لیے جدوجہد شروع کردی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ وہان ۱۸۸۲ء مین ایک آئینی کونسل قائم کردی گئی۔ جس کے کل ۱۸ ممبر رکھے گئے جن مین چھ سرکاری تھے جن مین آخر الذکر ممبران منتخب شدہ تھے۔ ان منتخب ممبران مین سے تین تو مسلمانون کی جانب سے اور نو غیر مسلم اقوام کی طرف سے منتخب ہوتے تھے۔

یہان یہ بتادینا ضروری ہے کہ ۱۸۷۸ء مین جس وقت روس اور ٹرکی کی جنگ کا خاتمہ ہوا تو سین سیفٹن کے معاہدے کی رو سے ترکون کو مجبور ہو کر اپنا ایک بڑا علاقہ روس کے سپرد کرنا پڑا۔ اس وقت روسیون کی پیش قدمی کے خطرے سے متاثر ہو کر ٹرکی نے انگلینڈ سے معاہدہ کر لیا جس مین قرار پایا کہ اگر روس ٹرکی پر حملہ آور ہو تو انگریز اس کا سد باب کرینگے اس خدمت کے صلہ مین سائپرس (قبرص) کی حکومت انگریزون کے حوالے کردی گئی۔

اگرچہ معاہدہ کی رو سے یہ جزیرہ انگریزون کے قبضہ مین آگیا تھا لیکن اس وقت بھی سلطان ٹرکی قبرص کا فرمانروا سمجھا جاتا تھا۔ ۱۹۱۴ء کے بعد یہ بات بھی نہ رہی کیونکہ جس وقت جنگ عظیم کے دوران مین ٹرکی نے دوستدار سلاطین کے خلاف اعلان جنگ کیا تو برطانیہ اس کا اعلی الاعلان حکمران بن بیٹھا اور اس کو باقاعدہ اپنی سلطنت مین ملحق کر لیا۔

جنگ عظیم کے دوران مین برطانیہ نے یونان کو یہ لالچ دیا کہ اگر تمہارا ملک ہمارے شامل حال ہوجائیگا تو ہم جزیرہ قبرص تمہارے حوالے کردین گے۔ لیکن ۱۹۱۶ء مین جب انھون نے یہ معلوم کیا کہ فرانس ان سے ناراض ہوجائیگا۔ تو انہون نے اپنا وعدہ پورا کرنے سے انکار کردیا۔ لیکن اہل قبرص نے پھر جدوجہد شروع کردی۔ تو تھریس اور سمرنا پر قبضہ کرنے کی غرض سے یونان کے سب سے بڑے مدبر وزنیلا کی تائید کرنا شروع کردی۔ لیکن اس کا بھی اہل قبرص پر کوئی اثر نہ ہوا ۱۹۲۱ء مین وہان کے زیادہ تر باشندون نے آئینی کونسل کا مقاطعہ کردیا اور جن معدودے چند اشخاص نے حصہ لیا ان کی بڑی مذمت کی گئی۔

بعد ازان ۱۹۲۵ء مین پھر ایک کھلوتا ان کے سامنے پھینک دیا اور قبرص کو نو آبادی کا درجہ دے دیا گیا۔ اور اس کی امداد کے لیے ایک اگزیکیٹو کمیٹی مقرر کی گئی۔ جس مین تین غیر سرکاری ممبر تھے پہلو بہان چھ سرکاری اور بارہ غیر سرکاری ممبران رکھے گئے۔ بعد مین جس وقت مزدور پارٹی برسر اقتدار ہوئی اور مسٹر میکڈانلڈ وزیر اعظم ہوئے تو باشندگان قبرص کو یہ امید ہوئی کہ غالباً اب ہمارا مقصد پورا ہوجائیگا۔ چنانچہ ۱۹۲۹ء مین وہان کی آئینی کونسل کے یونانی ممبران نے کہا کہ ہم دست بردار ہونا چاہتے ہین اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ذمہ دار حکومت کے خواہشمند ہین اور ۹۲۸۰۰ پونڈ سالانہ بطور خراج ٹرکی کو دیا جاتا ہے وہ بند کر دیا جائے۔ اور ۱۹۲۱ء کے بعض قدر رقم دی گئی ہو وہ واپس کردی جائے۔ اس غرض سے ایک وفد بھی انگلینڈ پہونچا۔ لیکن کوئی کامیابی نہ ہوئی لیکن کچھ عرصہ بعد وزیر نو آبادی نے جو جواب دیا گیا تھا وہ نہایت مایوس کن تھا۔ مکمل آزادی مسئلہ تو ہمیشہ کے لیے نظر انداز کردیا گیا اور ذمہ دار حکومت کے لیے بھی ویسا ہی جواب دیا گیا جیسا ہندوستان کو دیا جاتا ہے۔ یعنی ابھی آپ نے کافی ترقی نہین کی۔ اور ۹۲۸۰۰ روپیہ کے رقم کے متعلق بھی ٹکا سا جواب ملا کہا کہ ٹرکی کے علیحدہ ہونے پر اس کا جو قومی قرضہ تھا اس کی ذمہ داری اہل قبرص لینی ہوگی۔ یہ رقم سو اس قرضہ کے متعلق ادا کی جاتی ہے چنانچہ اس جواب کا یہ نتیجہ نکلا کہ قبرص مین دن بدن بے چینی پھیلتی جاتی ہے۔ اور گذشتہ ماہ اکتوبر مین یہ خبر موصول ہوئی تھی کہ وہان بغاوت پھوٹ پڑی ہے اور ہائی کمشنر کے بنگلہ کو جلادیا ہے اگرچہ گورنمنٹ برطانیہ جیسی زبردست طاقت کو بھی اس کے دبانے مین کوئی دیر نہ لگی لیکن پھر بھی یہ نہین کہا جاسکتا کہ وہ بے چینی بالکل رفع ہوگئی۔

(خلافت)

آنریبل سر شاہ سلیمان صوبہ متحدہ کے مستقل چیف جسٹس ہوگئے

الہ آباد ۲ مارچ (ا پ) آج الہ آباد ہائیکورٹ مین مستقل چیف جسٹس کی جگہ پر سر شاہ سلیمان فائز ہو گئے اجلاس شروع ہونے سے قبل کل وکلا اور حکام نے آپ کا خیر مقدم کیا سر سلیمان کی عمر صرف ۴۶ کی ہے اور اس صوبہ مین سب سے پہلے ہندوستانی چیف جسٹس آپ ہی مقرر ہوئے ہین۔

نئے چیف جسٹس جب رسمی حلف لے چکے تو وکلا کی طرف سے سر چارلس ایسٹن۔ مسٹر اقبال احمد۔ ڈاکٹر دینشن۔ مسٹر بجانی نے ہز لارڈ شپ کا خیر مقدم کیا۔

سر تیج بہادر سپرو موجود نہ تھے۔ نگران کی طرف سے ایک پیام تھا جس کو پڑھکر سنایا گیا۔ ججون کی طرف سے مسٹر مکرجی نے ان کا خیر مقدم کیا۔ کل مقررین نے نئے چیف جسٹس کے متعدد اوصاف کی مدح سرائی کی سر سلیمان نے جواب مین شکریہ ادا کیا اور یہ امید ظاہر کی کہ انکے فرائض کی انجام دہی مین سب سے لوگ موالات کرینگے۔

برطانیہ کی مالی حالت تسلی بخش ہے

برگئی ۱۵ مارچ۔ آجتکو گذشتہ شنبہ تک کی فرد بقایا کے شائع ہوجانے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گذشتہ ہفتہ کے دوران مین خسارہ بقدر بقدر ۲۸۰۰۰۰۰ پونڈ کے کم ہو گیا اور اس کی تعداد ۲۴۲۰۰۰۰۰ پونڈ تھی درانحالیکہ گذشتہ سال اسی مدت مین مجموعی تعداد ۴۱۴۰۰۰۰ پونڈ تھی مگر یکم اپریل ۱۹۳۲ء سے اس وقت تک اندورون ملک کے ٹیکس وغیرہ سے ۱۷۰۰۰۰۰ ۴۱ پونڈ کی آمدنی ہوئی اور اس مین ۸۹۳۰۰۰۰ پونڈ کی رقم جو ابھی تک واجب الوصول ہے شامل نہین کی گئی۔ ۱۰۱۰۰۰۰ پونڈ کی مزید امدنی سے بجٹ بالکل پورا ہوجائیگا۔ چونگی اور آبکاری کی آمدنی ۹۴۰۰۰۰ پونڈ ہے۔ مجموعی خرچ کا اندازہ ۸۰۷۳۰۰۰ پونڈ ہے جو کہ گذشتہ سال کی نسبت بقدر ۴۲۷۰۰۰۰ پونڈ کے کم ہے۔

قرضاجات رواں کی تعداد اسی ہفتہ مین بقدر ۱۰۱۰۰۰۰ پونڈ کے کم ہوگئی۔

مختلف کانفرنسون کے برطانوی نمایندے

لندن ۱۷ مارچ۔ آنے والی ضروری اور اہم کانفرنسون مین شمولیت کرنے کے لیئے برطانوی وزرا کی نامزدگی عارضی طور پر ہوچکی ہے چنانچہ مسٹر میکڈونلڈ لاسین اپریشن کانفرنس مین خاص حیثیت سے شامل ہین۔ مسٹر والٹر رنسیمن مسٹر تھامس۔ سر ہلی کنلف لسٹر اور سر جے گلمور امپریل کانفرنس اٹاوا مین جائین گے۔ سر جان سائمن اور لارڈ لنڈنڈری تخفیف اسلحہ کانفرنس کے لیئے جینوا کو روانہ ہوجائین گے مسٹر بالڈون کا اٹاوا جانا پارلیمنٹ کے کاروبار پر منحصر ہے۔ کیونکہ مسٹر میکڈونلڈ کی عدم موجودگی مین مسٹر بالڈون ایوان تجارت کے قائد ہون گے۔

جرمنی کے تجارتی اعداد و شمار

برلن ۱۷ مارچ۔

گذشتہ سال کی نسبت اس سال مین جرمنی کی تجارت بہت گرگئی ہے۔ لیکن بحیثیت مجموعی حالت ایسی تشویشناک نہین ہے چنانچہ :-

مال برامد ۵۳۷٫۸ ملیون بمقابلہ ۵۴۱٫۶ ملیون بابتہ جنوری ۱۹۳۲ء اور ۴۸۲٫۷ ملیون مارک بابتہ فروری ۱۹۳۲ء
درآمد ۴۴۴٫۸ ملیون مارک بمقابلہ ۴۲۹٫۸ ملیون مارک بابت جنوری ۱۹۳۲ء اور ۶۲ ملیون بابت فروری ۱۹۳۲ء

سبھاش بابو کے الاونس مین اضافہ

ناگپور ۲ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ مقامی حکومت نے سر تحت سبھاش چندر بوش کو جو خوراکی الاونس دیا جاتا تھا اس مین اضافہ کر دیا ہے آپ سیونی جیل مین مقید ہین اور آپ کے الاونس مین اضافہ کیئے جانیکے متعلق لیجیلیٹو اسمبلی اور مقامی کونسل مین برابر سوالات کیئے گئے۔ اب سبھاش بابو اور ان کے بھائی سرت بابو کو ۱۰۰ روپیہ ماہوار فی کس کا الاونس ہنگامی مصارف کے لیئے اور ساڑھے تین روپیہ یومیہ خوراکی مصارف کے لیئے عطا کیا گیا ہے۔

کوتوالی فرخ آباد کو جلانیکی کوشش

فرخ آباد ۱۸ مارچ فرخ آباد کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا کہ سنیچر کی شب مین صبح کے قریب کسی شخص نے کوتوالی کے اس حصہ مین آگ لگادی جس مین کوتوال رہتے تھے مگر خوش قسمتی سے کسی کو کوئی نقصان نہین پہونچا منشی عبد البصیر خان صاحب کوتوال کا برتاؤ پبلک سے نہایت ہی اچھا تھا۔ مگر عندون نے اپنی اس ناپاک حرکت سے نہ صرف انکو بلکہ ان کے متعلقین کو بھی برباد کرنے کی کوشش کی تھی

کونسل آف اسٹیٹ مین مخالف جماعت

دہلی ۲ مارچ۔ کونسل آف اسٹیٹ مین رائے بہادر رام سرن داس کی قیادت مین ایک مخالف جماعت پروگریسو پارٹی کے نام سے قائم ہوئی ہے صدر کونسل سے ایک کمرہ اور ایک بلاک دینے کی درخواست کی گئی ہے۔ راجہ سر رامپال سنگھ۔ راجہ سر موتی چند رائے بہادر لالہ رام سرن داس سید حسین امام۔ کنور سر یندر سنگھ مسٹر بنرجی ایس۔ سی۔ گھوش مسٹر نائیڈو گروہ رائے بہادر لالہ جگدیش پرشاد۔ مسٹر شیر حسین قدوائی بارایٹ لا مسٹر حسین امام ڈپٹی لیڈر منتخب ہوئے ہین۔

”ممبران فرنچائز کمیٹی کے اور مولانا شوکت علی کا بیان“

مولانا شوکت علی صاحب نے اپنے زبانی بیان مین توتہین کے سوال پر کہا کہ ووٹ دینے کے اختیارات کو بلاکسی امتیاز کے ہر فرقہ اور ہر جماعت پر مساویانہ تقسیم ہونا چاہیے مجھے یقین ہے کہ عورتین مردون سے زیادہ ذہانت کیساتھ ووٹ دے سکیں گی۔

مولانا سے سوال کیا گیا کہ اگر عورتون کو حق رائے دہی ملا تو کیا وہ اپنے حق کو مناسب طور پر کام مین لاسکتی ہین۔ کیونکہ تحریک خلافت ترک موالات اور موجودہ تحریک عدم تعاون کے تجربات سے یہی نتیجہ اخذ ہوتا ہے اگر عورتین کافی تعداد مین منتخب نہ ہوسکین تو عورتون کے لیے نشستین متعین کردی جائین۔ اور عام نشستون مین بھی انہین مقابلہ کا حق حاصل ہو۔ گول میز کانفرنس مین جو کام ہندوستانی خواتین نے کیا ہے اس سے میرے خیال حرف بحرف تصدیق ہوتی ہے۔

دیوان بہادر راما سوامی موڈلر کے سوال پر جواب دیتے ہوے مولانا نے فرمایا کہ عورتونکو وسیع پیمانہ پر حق رائے دہی عطا کرنے کی مسلمانونکی طرف سے مطلق مخالفت نہ ہو گی۔

مسٹر سوبرایان کا جواب دیتے ہوئے ہوئے مولانا نے فرمایا کہ اگر عورتون کو کافی سہولتین دیگئین تو وہ پبلک کامون مین نہایت اہم خدمات دین گی مین یہ رائے اس لیے دے رہا ہون کہ مجھے اپنی والدہ مرحومہ اور بیگم محمد علی کی خدمات عالیہ کا ذاتی تجربہ ہے جس وقت ہم دونون بھائی جیل مین تھے ان دونون نے دو ماہ مین اتنا روپیہ جمع کرلیا تہا جتنا ہم لوگ ۱۰ مہینہ مین جمع کر سکتے تھے۔

سر محمد یعقوب کے سوال پر مولانا نے فرمایا کہ صوبہ کی کونسل مین دوسر ایوان کا کام منتظم پروپیگنڈے سے حاصل ہو جائیگا۔ میرا خیال ہے کہ ساری فضا ایسی بدل جائیگی کہ اس کا تصور اس وقت سر محمد یعقوب نہ کر سکتے ہین نہ مین کرسکتا ہون۔

سر محمد یعقوب یہ فرض کیجیے کہ کونسل پر کانگریس ممبرون کا قبضہ ہو جائے اور وہ لوگ اپنے انقلابی پروگرام کو عملی جامہ پہنانا شروع کردین تو گورنرون کو اختیارات خصوصی نہ رہنے دینے پر حکومت کے استحکامات کی آپ کیونکر ضمانت دیسکتے ہین۔

مولانا میرا تجربہ ہے کہ کانگریسی کارکنان ایسا نہین کرسکتے مین کانگریس کی مخالفت پر کہڑا ہون۔ ان لوگون نے مجھے دبانے کی کوشش کی مگر مین نہ دبا۔

سر محمد یعقوب کیا آپ سمجھتے ہین کہ صرف شوکت علی ان تمام کونسلون پر قابو رکھ سکے گا۔

مولانا نہین ہندوستان مین سیکڑون شوکت علی“ ان تمام کونسلون پر قابو رکہہ سکے گا۔

سر محمد یعقوب تو کیا آپ ایوان ثانی کے اختیارات گورنر کو دینگے

مولانا مین گورنر کے اختیارات کا بہت زیادہ مشتاق نہین ہون سر سندر سنگھ کے مزید استفسارات پر مولانا نے فرمایا کہ مین اس کا حامی نہین ہون کہ کونسل کو برخاست کرنے کا اختیارات گورنر کو دیا جائے

”محکمہ پولیس مین ایک لاکہہ کی بچت“

لکھنؤ ۲ مارچ۔ صوبہ متحدہ مین ریلوے پولیس کو ضلع پولیس کے ساتھ ملحق کردینے سے ایک لاکہہ روپیہ کی بچت ہو جائیگی اس وقت ایسٹ انڈین ریلوے کے ماتحت تین مقامات پر پولیس کے مرکز ہین اگرہ لکھنؤ اور گورکھپور۔ نئی اسکیم کے ماتحت اس نظام کو منسوخ کرکے اٹھہ مقامات۔ اگرہ جہانسی کانپور لکھنؤ۔ بریلی گونڈہ۔ گورکھپور اور مرادآباد مین مرکز قائم ہوگا۔ جن کا تعلق اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل ریلوے پولیس الہ آباد سے ہوگا۔ جن کی ملازمت پچیس ہوچکی ہے انہین پنشن دیدی جائیگی پانچ سال کی ملازمت والے برطرف کردئے جائین گے اور تیس انسپکٹر سب انسپکٹر ہو جائین گے چھوٹے مقامات پر ریلوے تہانے توڑ کر ضلع پولیس سے کام لیا جائے گا۔ نئی اسکیم کا نفاذ غالباً یکم اپریل سے ہوگا۔

بحکم جناب حاکم پرگنہ صاحب بہادر پرگنہ بھوگنی پور مقام کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ا و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ　　۱۹۳۱ء

بعدالت حاکم پرگنہ بھوگنی پور مقام کانپور ضلع کانپور

سید مغضوب علی ولد امان علی قوم مسلمان ساکن موضع سکندرہ پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور حال مقیم قصبہ امیری پور پرگنہ بھرتنہ ضلع اٹاوہ

بنام بیجناتھ ولد کنہیا لال قوم ویش ساکن موضع سکندرہ پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور　　مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت　　کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳۱ مارچ ۱۹۳۲ء وقت ۱۰ بجے مقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی　　کی کرو۔ اور ہر گاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون کو جنکی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۹ ماہ مارچ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت　　مہر عدالت

بحکم جناب بابو جگ بنس کشور ٹنڈن صاحب بہادر منصف کانپور

نوٹس بنام مدعا علیہ نابالغ اور ولی کر

(آرڈر ۳۲ - قاعدہ ۳)

بعدالت منصف صاحب بہادر کانپور

نمبر مقدمہ ۶۵ ۷ بابت ۱۹۳۱ء

ماتادین ولد پرشادی قوم گدریہ بولایت ورفاقت للئن ولد اتوا چچا حقیقی ساکن موضع سہترا پرگنہ و ضلع کانپور　　مدعی

بنام مسماۃ بھگوانی وغیرہ　　مدعا علیہ

بنام مسماۃ بھگوانی مدعا علیہ نابالغ دختر بلدیو بولایت بلدیو پدر خود و بلدیو ولی قدرتی مدعا علیہ نابالغ مذکور قوم گڈریہ ساکن موضع کمال پور پرگنہ بھپوند ضلع اٹاوہ۔

ہر گاہ مقدمہ مندرجہ عنوان مین مدعی نے ایک درخواست گذرانی ہے کہ مدعا علیہ نابالغ کا ایک ولی دوران مقدمہ مقرر کیا جائے لہذا آپ نابالغ مذکور کو اور آپ بلدیو ولی کو اسکی روسے اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر تعمیل اطلاعنامہ ہذا سے ۳۰ مارچ ۱۹۳۲ء کے اندر ایک درخواست اس عدالت مین نسبت اپنے یا کسی دوست مدعا علیہ نابالغ کے ولی دوران مقدمہ مقرر کئے جانے کی نسبت نہ گذرانینگے تو عدالت اغراض مقاصد ہذا کے لئے کسی اور شخص کو نابالغ مذکور کا ولی مقرر کردیگی۔

آج بتاریخ ۱۹ ماہ مارچ ۱۹۳۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم لکھپت رائے منصرم

مہر عدالت

بحکم جناب مولوی محمد عبدالحمید خانصاحب بہادر منصف اکبرپور مقام کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۹۰۵ ۱۹۳۱ء

بعدالت خفیفہ بہادر اکبرپور مقام کانپور

بیکنٹھ ناتھ ولد بیجو لعل قوم برہمن ساکن لکردتی مقام اکبرپور

بنام

میکو ولد کالکا قوم برہمن ساکن کنکرنی پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ۵ کے ڈگری کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ یکم ماہ اپریل ۱۹۳۲ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہون اور جوابدہی دعوے کی کرین اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال مقدمہ کے قطعی تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے۔ کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید مین استدلال کرنا چاہتے ہون پیش کرین آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہون گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ ماہ مارچ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا

بحکم گنگا سروپ نگم منصرم

مہر عدالت

بحکم بابو جگ بنس کشور ٹنڈن صاحب بہادر منصف کانپور

سمن بنا بر تنقیح

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۶۵ ۷ ۱۹۳۱ء

بعدالت منصف صاحب بہادر کانپور مقام کانپور

ماتادین ولد پرشادی قوم گڈریہ بولایت ورفاقت للئن ولد رتو قوم گڈریہ چچا حقیقی ساکنان موضع سہترا پرگنہ و ضلع کانپور　　مدعی

بنام

بنام مسماۃ بھگوانی دختر بلدیو بولایت بلدیو ولد منگلی قوم گڈریہ بلدیو ولد منگلی۔ قوم گڈریہ ساکن موضع کمال پور پرگنہ بھپوند ضلع اٹاوہ

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت رخصتی زوجہ کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳۱ ماہ مارچ ۱۹۳۲ء وقت ۱۰ بجیدن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہون اور جوابدہی دعوٰی کی کرین اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپکے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون کو جنکی شہادت پر نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید مین استدلال کرنا چاہتے ہون پیش کرین آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہون گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۱ ماہ مارچ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا۔

بحکم لکھپت رائے منصرم

مہر عدالت

بہ اجلاس جناب پنڈت کشن نرائن صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر بہادر ڈیرا پور ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۶۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء ممالک

نمبر مقدمہ ۲۲ مغربی و شمالی

بعدالت مال آنریری اسسٹنٹ کلکٹر بہادر درجۂ دوم

مقام ڈیرا پور۔ ضلع کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش شیام سندر سنگھ بنام تم رام لال و گھنا مان پسران ظالم گڈریہ ساکن بھاگ پور پرگنہ بھوگنی پور کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ بقایا لگان بتاریخ ۴ ستمبر سنہ ۱۹۳۱ء مبلغ مالعہ ۱۲۴؍ جواب ازروے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُنکی تفصیل حاشیہ پر درج ذیل کی جاتی ہے

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۱۱۶	۱۰	۰
خرچہ نالش	۵	۲	۶
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش ...		۸	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۲	۱۲	۶
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری ...			
میزان	۱۲۴؍۵		

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے۔

لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم رام لال و گھنا مان پسران ظالم گڈریہ ساکن بھاگ پور پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور۔ مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زرِ مذکور یعنی مبلغ مالعہ ۱۲۴؍ جو ازروے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر بتاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۲۹۔ مارچ سنہ ۱۹۳۲ء

پرگنہ	موضع	محال	نمبر کھیت کا	رقبہ کھیت کا
ڈیرا لاسہ	ٹرہوا	اکبر سنگ	۳۱۲	مال
			۳۱۶	۹ البوہ
			۳۱۸	بیگھہ ۵ البوہ
			۳۱۹	البوہ
			۳ ۱۹/۱۹	البوہ
			۲	بیگھہ ۶ البوہ
			۳۱۹/۲	بیگھہ ۶ البوہ
			۳۲۱/۴	بیگھہ ۱۲ البوہ
			رقبہ	۱۱ البوہ

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

ضرورتِ شادی

یتیم خانہ اسلامیہ کانپور میں ایک لڑکی ناکتخدا قابلِ شادی موجود ہے ضرورتمند معہ اپنے مفصل حالت کے درخواستین آنریری سکریٹری یتیم خانہ اسلامیہ کانپور کے پاس بھیجدیں۔

نیاز مند

محمد فضل حسین آنریری جنرل سکریٹری مسلم یتیم خانہ کانپور مورخہ ۱۴ مارچ سنہ ۳۲ء

کونسل آف اسٹیٹ مین مخالف پارٹی کی تشکیل

نئی دہلی۔ ۱۲ مارچ۔ رائے بہادر لالہ رام سرن داس کی لیڈری مین گیارہ ممبران کی ایک پارٹی بنائی گئی ہے۔ جو کونسل آف اسٹیٹ مخالفت کریگی۔ مسٹر سید حسن امام پارٹی کے لیڈر منتخب ہوے ہین۔

بحکم تحصیلدار صاحب بہادر ڈیرا پور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعۂ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ ع)

نمبر مقدمہ ۲۷۶

بعدالت مال ڈیرا پور مقام ڈیرا پور ضلع کانپور

نواب سید مبارک علی مدعی

بنام نہنون وغیرہ مدعا علیہ

بنام رام رتن ولد نہنون برہمن ساکن بجیت بھرتنو پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور۔

واضح ہو کہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۹ ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام ڈیرا پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمھاری حاضری کے لیے مقرر ہے۔ واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہون کو جن کی شہادت پر۔ نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت آج بتاریخ ۱۳۔ ماہ مارچ سنہ ۳۲ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

بحکم مولوی سید محمد منیر صاحب بار ایٹ لا جج خفیفہ بہادر کانپور۔

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۶۲ سنہ ۱۹۳۲ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور ضلع کانپور

بابو جے نرائن ولد لالہ سیتارام قوم ویش ساکن جوہی کلان شہر کانپور مدعی

بنام چھوٹے لال ولد راجہ دیال قوم کایستھ ساکن موضع سیلن پچھم پارہ پرگنہ و ضلع کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ۱۰/۵ دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۶۔ ماہ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوے کی کریں۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپکو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہونکو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپکو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر آپ بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۹۔ ماہ مارچ سنہ ۳۲ء جاری کیا گیا۔

بحکم آر۔ پی۔ سشرما منصرم

مہر عدالت

بحکم تحصیلدار صاحب بہادر ڈیرا پور ضلع کانپور۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۷۵

بعدالت مال ڈیرا پور بمقام ڈیرا پور ضلع کانپور

نواب سید مبارک علی مدعی

بنام سماۃ ننہی مدعا علیہ

بنام سماۃ ننہی کنور زوجہ گہروان گوری ساکن رورا پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۹ ماہ مارچ سنہ ۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام ڈیرا پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو جو کل امور اہم مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمھاری حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہون کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم تائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے مسموع و فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲۔ ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

فرنچائز کمیٹی کے سامنے سکھوں کی تجاویز

امرتسر ۱۷ مارچ۔ فرنچائز کمیٹی کے مستفسر کے جواب مین سکھ قوم کی طرف سے سکھ رہنماؤن کے دستخط سے حسب ذیل میمورنڈم بھیجا گیا ہے میمورنڈم مین لکھا گیا ہے کہ استحقاق رائے کو اس طرح توسیع دیجائے کہ ۲۱ سال سے ہر بالغ کو رائے دینے کا حق ہو بشرطیکہ وہ کم از کم ۵ روپیہ مالیہ ادا کرتا ہو۔ موضع ذیلدار۔ انعامدار سفید پوش یا نمبردار ہو ۲ روپیہ لگان ادا کرتا ہو۔ پنشن یافتہ ہر طرف شدہ کمشنید یافتہ افسر یا ہندوستانی فوجی سپاہی ہو ۲ روپیہ سالانہ ٹیکس ادا کرتا ہو چار سو روپیہ کی سالانہ آمدنی پر ٹیکس ادا کرتا ہو۔ ۲ روپیہ کی غیر منقولہ جائداد کا مالک ہو ۲ روپیہ سالانہ کرایہ ادا کرتا ہو کسی لوکل باڈی کا ممبر ہو انٹرنس یا اعزازی امتحان ورنیکلر یا زبان کا امتحان پاس کر چکا ہو۔ ووٹر کی بیوی یا بیوہ ہو جداگانہ انتخاب سے نفرت کا اظہار کیا گیا ہے۔ ہم بالواسطہ طریقہ انتخاب کے مخالف ہین ہندوستانی مین پہلے ہی سے فرقہ وارانہ جذبات کافی ہین

نظام حیدرآباد کو ریذیڈنسی ایریا واپس دیدیا گیا

نئی دہلی ۲ مارچ۔ حکومت ہند اور ریاست حیدرآباد کے درمیان خوشگوار تعلقات ہونے کا ثبوت اس امر سے پایا جاتا ہے کہ حکومت نے ریاست مذکور کو ریذیڈنسی ایریا دیدیا ہے۔ ریذیڈنسی ایریا وہ علاقہ ہے جو کہ نظام حیدرآباد کے دارالسلطنت کے اندر واقع ہے اور جو کہ برطانی ریذیڈنسی کے ماتحت ہے یہ علاقہ اس زمانہ سے حکومت ہند کے ماتحت ہے جبکہ برطانوی ریذیڈنٹ کو اپنی حفاظت کے لیے یہ علاقہ اپنے قبضہ مین لے لینا ضروری ہو گیا تھا۔ اب وہ زمانہ ختم ہو گیا اور نظام کی حیثیت یار وفادار کی ہے۔

الہ آباد یونیورسٹی کا امتحان قانون ملتوی ہو گیا

الہ آباد ۱۹ مارچ طلبائے قانون کے میموریندم پیش کرنے پر اکزیکٹو کونسل الہ آباد یونیورسٹی نے یہ طے کیا ہے کہ انکا امتحان بجائے ۲ مئی کے ۴ جولائی سنہ ۳۲ء سے ہوگا

تہذیب مغربی کا کرشمہ

مغرب جہان اور تمام معاملات مین ترقی کی برکات نظر آتی ہے وہان تہذیب جدید نے ازدواج کے مسئلہ مین بھی ایک خاص ترقی کا پہلو شامل کر دیا گیا ہے اور اب یہ چیز انسانی جذبات وحیات کے قید و بند سے نکلکر سائنٹفک اصولون مین تبدیلی کر دی گئی ہے جس سے حسین زندگیون اور شباب و رعنائیون کو سرمایہ داری کا مرادف بنالیا گیا اور اب یہ کوئی تعجب کی بات بھی نہ رہی جس یورپ مین معمولی سی معمولی بات مین فسخ عقد کے مسائل عدالتون تک پہونچ جاتے ہون وہان اس بات سے کوئی حیرت نہین ہوسکتی کہ ایک حسینہ باقاعدہ اپنے حسن کے فروخت مین اخبارے پروپگنڈے سے کام لے اور اپنے تشنہ کامان دیدار سے محض دیدار کی قیمت مین لاکھون پاؤنڈ وصول کرے بردہ فروشی کے لیے تمام دنیا مین قوانین ہین۔ ہندوستان کے بعض مقامات پر ایسے واقعات اگر پیش آتے ہین تو اُن کو کافی اہمیت دے کر تہذیب مشرقی کو جہالت سے تعبیر کیا گیا ہے لیکن یورپ مین ایسے سیکڑون واقعات روانہ پیش آتے رہتے ہین مگر اُسکو ترقی کہا جاتا ہے ہم اس سلسلہ کی کڑی کو ایک دلچسپ واقعہ سے پورا کرتے ہین جو ہم تک انگریزی اخبارات سے پہونچا ہے۔ یورپ کی حسین دوشیزہ نے اپنی شادی کے لیے درخواستیں طلب کین اور اس کے لیے سیکڑون پونڈ محض اس لیے صرف کرنا پڑا کہ عوام کو اس کے حسن کے مظاہرے سے دلچسپی ہو اور دنیا اُسکی زلفِ گرہگیر مین گرفتار ہو جائے یہ دوشیزہ انگلستان کی مشہور مشاطہ نواز اور فتنہ دوران مس گلوریا تھی جس کی زندگی مذاقی ہے کہ وہ ہمیشہ عشاق کے لیے بیچین رہا کرتی تھی اس کا اصلی نام کوئی نہیں جانتا لیکن گلوریا یورپ کا گوشہ نشین زاہد بھی جانتا ہے اور ایک اوباش زندگی بسر کرنے والا بھی جانتا ہے۔ لیکن صرف اس قدر کہ یہ حسن و خوبی کا مجسمہ شباب و رعنائی کا پیکر گلوریا ہے۔ اُس نے اس کام کے لیے کہ اُسکے حسن کی نمائش عام ہوسکے اپنی ہزارون تصویرین بنوائین جو مختلف اوقات مین مختلف پہلو سے کھنچوائی گئین اُس نے آخری مرتبہ جو تصویر کھنچوائی وہ پچاس ہزارویں مرتبہ تھی اور اُس نے ہر مرتبہ اپنی تصویر اپنی کسی جذبہ دلدادہ کے لیے بنوائی اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ وہ کس قدر اپنے حسن کی نمائش کی بھوکی تھی اور ہر مرتبہ اپنے حسن و دوشیزگی کو ایک نئے آہنگ مین دیکھنا پسند کرتی تھی اُس نے صرف تین سال کے اندر تین ہزار فراک اور جسم کے لباس تیار کرائے اور پہنے اس عرصے مین اس بت طناز کے روبرو اُس کے عاشقان ناز کی ایک ہزار درخواستین شادی کی پیش ہوئین اُس نے اپنی جوانی اور شادی کی عمر تک ایسے ہزارون مظاہرے کیے جس سے اُسکی خودنمائی اور خودستائی کا اندازہ ہوتا ہے۔ گلوریا ایک حسین دوشیزہ تھی کہ جو ہر مہینہ مین پیرس صرف اس لیے جایا کرتی تھی کہ فرانس کے ماہرین لباس اس کے حسین جسم کے لباسون پر تبصرہ کرین وہ خود فیشن جدید کی موجد بن رہی تھی اور اس کے ساتھ یہ عجیب حیرت کی بات تھی کہ وہ اپنے جسم کا تمام لباس اپنے ہی ہاتھون سے تیار کرتی تھی۔ اور خود ہی اس مین سلائی کا کام کرتی تھی۔ گلوریا کو جب مقابلتہً سینما کے ایکٹرسون کے سامنے لایا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس حسینہ کی تصویرین ان ایکٹرسون کے مقابلہ مین ہزارون مرتبہ کھینچی گئین۔ اور اُسکی تصاویر سب سے زیادہ جرائد و رسائل مین شائع ہوئین اُسکی تصویر کی اشاعت کے متعلق تحقیقی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ پانچ سال کے اندر اخبار و رسائل مین اسکی تصویرین روزانہ بالالتزام شائع ہوتی ہین بعض مین ہر مہینہ اور بعض اخبارات مین ہر سال گویا اسکی تصویر کا شائع ہونا ضروری سمجھا جاتا تھا۔ دنیائے سینما کی سیر کرنے والے افراد نے مس گلوریا کو مختلف حیثیتون مین دیکھا ہے اور یہان تک اپنے حسن کا مظاہرہ کیا کہ وہ مشترین کے لیے ایک نادر چیز بن گئی۔ کہین وہ کسی منجن کی مشتہر تھی کہین انگریزی مٹھائیون کے ذائقہ اور اقسام پر تبصرہ کرتے ہوئے دیکھی گئی۔ کہین پر لباس ورزش کی نمائش کرنے والی حیثیت مین پائی گئی کہین غذا پر اُسکے خواص اور ماہیت کے ساتھ پروفیسر کیطرح لکچر دیتی ہوئی نظر آئی۔

گذشتہ مہینون مین اُسکے پاس شادی کے لیے دس درخواستین مختلف مقامات سے آئین ایک کناڈا سے دو جنوبی امریکہ سے تین افریقہ سے ۴ دیگر ممالک سے۔ کینڈا کی درخواست کے ساتھ اُسکا سفر خرچ بھی بھیجا گیا تھا اُسکا خیال ہے کہ اپنے ازدواج کے لیے کسی ایسے شخص کا انتخاب ہوسکے جو اُسکی زندگی کا بہترین رہنما ہو اس لیے وہ سینماؤن اور تھیٹرون مین بہت کم جاتی ہے اور زیادہ تر گھر ہی مین زندگی بسر کرتی ہے اب تک کوئی درخواست قبول نہیں کی گئی البتہ ہر طالب وصل کے پاس ایک ایک دستخطی تصویر ضرور موجود ہے اس کے اس پروپگنڈے سے اخباری دنیا فوٹوگرافرون۔ سینما کے مینجرون اور لباس والون کو بے انتہا فائدہ پہونچا ہے۔ اگر دنیائے یورپ مین ازدواج کا یہی طریقہ اختیار کیا گیا تو ظاہر ہے ان گرہون کی آمدنی کا کوئی ٹھکانا باقی نہ رہے گا۔ یونہی یورپ کے لوگ مادی ترقی کے بادشاہ ہین۔ بہت ممکن ہے کہ کوئی حسین دوشیزہ اس سے بہتر کوئی طریقہ ازدواج کے لیے اختیار کرسکے اور وہ اسپر گوے سبقت لیجائے اس لیے کہ یہ ریکارڈ ایک ریکارڈ ہے جس سے یورپ دنیائے حسن و شباب مین یقیناً ایک نہ ایک دن کوئی انقلاب ضرور ہوگا۔

جوتا خواصِ انسانی کا آئینہ ہے

علم الفراست نے اس زمانہ مین بہت ترقی کی ہے اور اس سے بہت سی شاخین ہوگئین آدمی کی طبیعت کا حال اس کے ہاتھ۔ چہرے خط بیٹھنے کی حالت مین ٹانگیں رکھنے سے معلوم ہوجاتا ہے غرضکہ فراست کے بہت سے طریقے معلوم کرلیئے ہین اور اکثر و بیشتر صحیح معلومات فراہم کیے جاتے ہین۔ اب بعض امریکن رسائل مدعی ہین کہ آدمی کا جوتہ بھی اس کی طبیعت کا سچا آئینہ ہوتا ہے۔ ذیل کی تفصیل پڑھنے والے اپنے جوتون مین اپنی طبیعت کا عکس دیکھنے کی کوشش کرین اور پھر فیصلہ کرین کہ یہ دعویٰ کہان تک صحیح ہے

(۱) جس آدمی کے جوتے کا تلا پاؤن کے انگوٹھے سے گھس جاتا ہو اُس آدمی کا خون فاسد ہوگا۔ اور وہ جسمانی اور عقلی کمزوری مین مبتلا ہوگا۔ ذلت پسند بیغیرت ناقابل اعتماد آدمی ہوگا اکثر ایسے لوگ طبیعی موت نہیں مرتے۔ اطبا کا تجربہ ہے کہ تمام پاگلون کا جوتا انگوٹھے کے نیچے ہی سے گھسنا شروع ہوتا ہے۔

(۲) اگر انگوٹھے کے نیچے سے نہیں بلکہ اس کے قریب سے جوتا گھستا ہے تو اس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ آدمی ضدی ہے لالچی ہے اور یہ ضروری نہیں سمجھتا کہ اپنی رائے کے صحیح ہوتے یا غلط ہونے کی جانچ کرے بلکہ اُس پر برابر اڑا رہتا ہے

(۳) اگر جوتا ٹھیک چھنگلیا کے نیچے سے گھسا کرتا ہے تو ایسا آدمی پھوہڑ ہوتا ہے لہو و لعب ہنسی مذاق پسند کرتا ہے۔ ایسے آدمی بہت مصرف ہوتے ہیں اور روپیہ پیسہ پر کبھی انھیں امین نہ بنانا چاہیے۔ ایسے لوگ وفادار شوہر نہیں ہوتے۔ شاعرون۔ گانیوالون مصورون کا جوتا عموماً اسی جگہ سے گھس جایا کرتا ہے

(۴) اگر ٹھیک تلوے کے بیچ سے جوتا گھس جایا کرتا ہے تو ایسا آدمی بہت سنجیدہ عقلمند قوی ارادہ اور خوش اخلاق ہوتا ہے۔ ایسے لوگو پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔ وہ بڑے بڑے کام انجام دے سکتے ہیں۔ وفادار دوست اور وفادار شوہر اور شفیق باپ ثابت ہوتے ہیں۔

(۵) اگر جوتے پر نمایاں شکن پڑجاتی ہیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آدمی چست و چالاک محنتی اور کارآمد ہے۔ تاجر اور دماغی کام کرنے والون کے جوتے اکثر ایسے ہی دیکھے جاتے ہین مارکونی کے جوتے بھی ایسے ہی ہیں۔

(۶) ٹھیک اُنگلیون کے اوپر جوتے پر شکن نمایان ہون تو ایسا آدمی بہت بہادر اور بہت چالاک، مدبر اور اولوالعزم ہوتا ہے۔ بسمارک کی نسبت مشہور ہے کہ اس کا جوتہ اپنی شکنون کیوجہ سے تمام جرمن فوج مین طرح طرح کی پھبتیون کا نشانہ بنا رہتا تھا۔

مسولینی کا جوتہ بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور لینین کا جوتہ تو اوپر کی طرف اُٹھتے اُٹھتے بالکل اُلٹ جایا کرتا تھا۔

(۷) اگر جوتے کی ایڑی سب سے پہلے گھس جاتی ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آدمی جلد غصے مین آجاتا ہے مگر ایڑی کی یہ شناخت ابھی تک پایۂ تحقیق کو نہین پہونچی البتہ یہ دیکھا گیا ہے کہ پادریون۔ صوفیون اور دوسرے ٹھنڈے مزاج والون کے جوتے ایڑی کی جگہ عام طور پر الگ انہین کرتے۔

(ماخوذ)

دھاریوال کے اُونی دھاگے

Used all over India

تمام ہندوستان میں استعمال کئے جاتے ہیں

ان کو ہندوستانی کاریگروں نے خاص ہندوستان کے اُون سے کات کر تیار کیا ہے۔ دھاریوال کا کوئی بھی سامان غیر ملک سے نہیں منگوایا جاتا نمونوں کے کارڈ کے لئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۴ کو لکھیے

مقامی ایجنٹ
دی امپیریل ایجنسی۔ جرنیل گنج کانپور

دھاریوال ملس پنجاب میں بنائے جاتے ہیں

مسلمانان چین

آجکل چین کے مسلمانون کا ایک علمی وفد مصر مین آیا ہوا ہے جس سے حسب ذیل حالات معلوم ہوئے ہیں چین کے باشندون کی کل تعداد تیس کرور ہے - مگر موجودہ مردم شماری کے اعداد وشمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب چین میں ۴۵ کرور کی آبادی ہے جن میں مسلمانون کی تعداد پانچ کرور ہے - چین میں متعدد مذاہب رائج ہیں - چین کا قانون سب کے مساوی ہے اور ہر شخص حریت وآزادی کے ساتھ اپنے مسلک وعقائد کی پیروی کر سکتا ہے - اگرچہ حکومت کے ادارے لامذہب اور بے دین ہین اور کسی مذہب سے اُن کا لگاؤ نہین ہے -

حکومت کے عہدون پر مسلمان مامور ہیں پانچ مسلمان تو فوجی افسر ہیں اور اُن کے علاوہ قریب قریب تمام محکمون میں اِن کی تعداد موجود ہے - فوج میں مسلمانون کی تعداد زیادہ مشہور ہین - قانون عسکری تو عموی ہے لیکن چین کے بعض بلاد میں مسلمانون کی تعداد بہت زیادہ ہے - مین نے مسلمانان چین کی تعداد پانچ کرور بتلائی ہے اس کے مقابلہ مین چین کی کسی قوم کی اتنی تعداد نہین ہے کیونکہ چین میں بچاس مذاہب رائج ہیں جن کے متقدین متشدد ہیں اور کسی ایک مذہب کے پیروکارون کی تعداد پانچ کرور تک نہین پہونچتی ہے چین کے تمام مسلمان احکام قرآن کریم کے مطابق نکاح وطلاق پر عمل کرتے ہین - نکاح کے لیے ... ہے - ہمارے نزدیک طلاق ونکاح کے وثیقے مجلس بلدیہ میں جاری ہوتے ہیں - افسوس کہ مسلمان تعلیم یافتون کی تعداد بہت کم ہے - بعض مقامات پر ۴ فیصدی اور بعض جگہ اس سے بھی کم تعداد ہے - نیز مسلمانون کی مالی حالت بھی قابل اطمینان نہیں ہے - ہر جرم کی سزا قانون مدنی کے مطابق دی جاتی ہے مسلمانان چین اسلامی وضع سے بے خبر ہیں اور سوا ایک مسجد کے جو دخول اسلام کے وقت کورنبوخ کے نام سے تعمیر ہوئی تھی اور کوئی مسجد نہیں ہے - البتہ بعض مقامات پر خستہ اور ویران مساجد ہین جن مین کوئی نماز پڑھنے کے لیے نہین جاتا -

چین کی مسلم خواتین میں کوئی پردہ نہین ہے اور ان کے مردون کے مساوی مدنی حقوق حاصل ہیں -

لال املی
کے کپڑے
ہندوستان میں
بنائے
جاتے ہیں
یہ مارکہ دیکھ کر لیجیئے
مفت نمونے کے لئے
ڈیپارٹمنٹ نمبر ۸ کو لکھیئے
دی کانپور اولن ملس کانپور

جنگ کی تباہ کاریان

برطانیۂ عظمیٰ کا سالانہ بجٹ ۸۰ کرور پونڈ بنتا ہے - اس رقم مین سے برطانیہ ۳۶ کروڑ ۹۰ لاکھ پونڈ اپنے پچھلے قرضۂ جنگ مین دوسری سلطنتون کو ادا کرتا ہے -

" " " ۵ ½ کروڑ، جنگ پنشنون میں صرف کرتا ہے -

" " " ۱۱ کروڑ ۲۰ لاکھ، فوج پر آیندہ جنگ کی تیاریوں کے لیے صرف کرتا رہتا ہے -

گویا ۸۰ کروڑ پونڈ میں سے ۵۳ کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ یا دوسرے لفظون مین ایک پونڈ میں ۱۴ شلنگ (دس آنے مین سات آنے) جنگ ومتعلقات جنگ پر لگاتار رہتا ہے ! ——— برطانیہ، سنتے ہی کہ گزشتہ جنگ میں مظفر ومنصور ہو کر رہا تھا - جب فاتحون کی یہ حالت ہے تو مفتوحوں اور شکست خوردوں کی کیا گت ہوگی ! ——— ہلاکت واتلاف نفوس کے اعداد کو چھوڑ یئے محض مالی تباہ حالیون کے معیار پر بھی ہماری "جہاد"، کو ان کی "جنگ" سے کوئی نسبت ہے ؟ -

بیس کروڑ سال کا نقش پا

ننگ کے قسم کے ایک جانور کے نقش پا چال میں برآمد ہوئے ہیں جسکے متعلق اُثری تحقیقات کے ماہرین نے اندازہ لگایا ہے کہ وہ بیس کروڑ سال قبل کے ہیں - پنجون کے یہ نشان دس انچ طویل ہیں - یہ نشان ایک نیم پختہ پتھر پر ہین جو ماہرین آثار قدیمہ نے مزید تحقیقات کیلیے محفوظ کر لیا ہے - اسطرح ایک اور پتھر پر کتے کے نقش پا

آپکے چہرہ کی بے رونقی پاؤڈر سے دور نہو گی

چہرہ پر کتنا ہی پاؤڈر لگایا جاوے لیکن رونق نہیں آسکتی چہرہ پر رونق اور خوبصورت کرنے کیلئے صاف خون وصاف منی کی ضرورت ہے اس لئے آتنک نگرہ گولیاں کا استعمال کریں - یہ گولیاں قبض - بدہضمی - خون اور منی کی خرابی وکمی - جریان - احتلام - رقت منی وغیرہ کو دور کرکے جسم کو خون ومنی سے پُر کرکے لطف زندگی عطا کرتی ہیں - چہرہ پُر رونق اور بشاش ہو جائیگا - ہزار روپیہ کے پاؤڈر سے بھی ممکن نہیں - قیمت فی ڈبیہ صرف ایک روپیہ ۵ ڈبہ کی چار روپیہ علاوہ محصول

بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا ہونیوالی بیرونی نقائص کو صرف دو ہفتہ میں دور کرکے پوری مردی حاصل کرنے کیلئے ایک شیشی طلاء دواجی کرن کا استعمال کریں - قیمت فی شیشی صرف پانچ روپیہ ۵ر

مزید آگاہی کے لئے ۱۰ صفحات کی کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرمادیں

ویدشاستری، جام نگر، کاٹھیاوار

لوکل ایجنٹ :- مسرس عبدالکریم اینڈ ملکسنس، مسٹن روڈ - کانپور

ڈاکٹر ایس - کے - برمن لیمیٹڈ
بانی
ڈاکٹر ایس کے برمن
سٹار
ٹریڈ مارک
رجسٹرڈ
سنہ ۱۸۹۴ء
کلکتہ

پچاس سلون سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے بے مثل موجد
(سفر وحضر میں کام آنے والا)

REGD "ڈابر دواؤں کے نمونہ کا بکس"

(اس میں مندرجہ ذیل بارہ قسم کی دوائیں ہیں -)

نمبر ۱ "کافو" اصل عرق کافور ہیضہ کی خاص دوا نمبر ۲ "یوڈی" اعرق پودینہ نمبر ۳ "جلاین" جلاب کی گولی - نمبر ۴ "دب دمہ" دمہ کی دوا نمبر ۵ "لال شربت" بچے لڑکے اور پرسوتی کی شیشی نمبر ۶ "کولاریا" کولاٹانک نمبر ۷ "لیشٹیا" مقوی باہ کی گولی - نمبر ۸ "سر بائنا" درد سر کی ٹکیہ - نمبر ۹ "زنگ زنگ" مرہم داد - نمبر ۱۰ "ہیلک" کٹے جلے وغیرہ زخموں کا مرہم نمبر ۱۱ "درد دانت" دانت درد کی دوا نمبر ۱۲ "درد کان" کان درد کی دوا قیمت فی بکس دو روپیہ ۲ محصول ۱۰ر دس آنہ

REGD. "کولاریا"

کولاٹانک

یہ دل ودماغ اور کلیجہ کو طاقت پہونچانے میں بے مثل ہے - اسکے استعمال سے دل کی دھڑکن، کلیجہ کی کمزوری - تھوڑی محنت سے سانس کا پھولنا دور ہو جاتا ہے - سخت محنت کرنے پر بھی تکان نہیں ہوتی ساتھ ہی شراب افیون وغیرہ کی بد عادت ترک ہو جاتی ہے اس سے گلے کی آواز سُریلی ہوتی ہے - لکچرار، علم طالبعلم اور گانیوالون کو ہر وقت اپنے پاس رکھنا چاہیئے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ دو آنہ، محصول سات آنہ، نمونہ صرف ایجنٹ سے مل سکتا ہے -

نوٹ ہماری دوائیں ہر جگہ دوا فروشوں اور دوکانداروں سے دستیاب ہو سکتی ہیں محصول بہت بڑھ گیا ہے اس لئے اس سے بچنے کے لئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیئے -

(صیغہ نمبر ۷۵) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

مرض دمہ سوالنس اور کھانسی کے لئے
سوالنس کا ساری اولیہ

دمہ کھانسی - نزلہ - زکام - درد سینہ - بلغم کا گرنا - سردی - درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کے استعمال سے نابود ہوکر بدن تندرست وتوانا ہو جاتا ہے قیمت ۲۰ تولہ کی ڈبیہ ایک کی ۱۲

گربھ امرت چورن

یہ دوا عورتوں کے لئے امرت سمان ہے - حیض کی کمی بیشی بے قاعدگی دور کرکے حیض باقاعدہ لاتا ہے - پیٹھ کا درد ہاتھ پیر کی اینٹھن اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کرکے بدن کو تندرست بناتا ہے قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو ۲

راج ویدنارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ - ۳۹۳ کالبادیبی روڈ - لکھنؤ ایجنٹ - نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج
کانپور ایجنٹ - گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ - الہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک
دہلی ایجنٹ - جمناداس اینڈ کو چاندنی چوک آگرہ ایجنٹ - رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا اور خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE A,1424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
(احسن سیم ج)

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

کانپور

قیمت
سالانہ
شش ماہی
سہ ماہی
فی پرچہ ایک آنہ
ممالک غیر سے سالانہ
ششماہی
سہ ماہی

جلد ۱۵ | کان پور، چہارشنبہ ۳۰ مارچ ۱۹۳۲ء مطابق ۲۲- ذی قعدہ ۱۳۵۰ھ | نمبر ۱۳

اَدبیات

(از جناب منشی محمد صدیق حسن صاحب صدیق دہلوی)

مسرت کی گھڑی لائی ہے کیا عشرت فزا ہولی
بدلنے آئی ہے کیا غم رسیدوں کی فضا ہولی

سنائیں ہم کہانتک تم سنوگے مہرباں کب تک
ہماری داستانِ دردِ غم کی انتہا ہولی

گماں ہو خلد کا کیونکر نہ پھر خونِ شہیداں سے
زمینِ ہند جب رشکِ زمینِ کربلا ہولی

اسیری میں ہمیں صیاد کیونکر لطف حاصل ہو
مقید رکھے زنداں میں بھلا کھیلیں گے کیا ہولی

کرینگے بول بالا اب مرے گردوں شکن نالے
ترے جور و ستم کی اے ستمگر انتہا ہولی

گرائیں بجلیاں حسنِ فسوں گر نے نشیمن پر
کہ شاخِ آشیاں جل بھن کے اپنی کیمیا ہولی

عبث ہے چارہ جوئی اب دلِ بیمارِ ہجراں کی
زبوں ہونی تھی جو حالت مری وہ دلربا ہولی

دکھائیگی یہ کیا تازہ تماشہ غم رسیدوں کو
کھلائیگی شگوفہ پر شگوفہ کیا نیا ہولی

دوا کا کچھ اثر پایا نہ تاثیرِ دعا دیکھی
مریضِ دردِ فرقت کو مری جاں اب شفا ہولی

لنگوٹی میں یہ کبتک ہند والے پھاگ کھیلینگے
نمائش جسمِ عریاں کی بہت کچھ اے خدا ہولی

گلال آکر اڑایا مٹی دینے کے بہانے سے
یہ کھیلی آپ نے گنجِ شہیداں میں بھی کیا ہولی

تدارک ہو سکا ابتک نہ کچھ بھی زخمِ پنہاں کا
ہمارے دردِ دل کی چارہ گر تجھ سے دوا ہولی

چھٹی ہیں ہر طرف پچکاریاں خونِ شہیداں کی
جہاں میں کھیلتی پھرتی ہے کیا تیغِ ادا ہولی

کہانتک امتحان لیگا تو قاتل سخت جانوں کا
ستم ہے باز آ ظالم بس اب مشقِ جفا ہولی

اگر صدیق حاصل ہو ہمیں کچھ لطفِ آزادی
تو ہم بھی کھیل لیں ہو کر اسیری سے رہا ہولی

(اودھ اخبار)

مغربی تمدن کا نمونہ

بمبئی میں بداخلاقی و عصمت فروشی کے انسداد کیلئے "پاسبانوں کی انجمن" کے نام سے ایک انجمن قایم ہے اسکی مسلسل کوششوں سے گذشتہ دنوں بمبئی کارپوریشن نے زنانِ بازاری کو شہر سے نکالنے کی تجویز منظور کی تھی۔ لعض ذمہ دار معتدر اخبارات کے بیان کے مطابق حکومت نے اس خشک و بے کیف تجویز کو مسترد کرتے ہوئے کارپوریشن کو مندرجہ ذیل معقول و مسکت جواب دیا۔

"یورپ کے بڑے بڑے متمدن شہروں نے بھی عصمت فروش طبقہ کی ضرورت محسوس کرلی ہے اور وہاں بازارِ حسن بھی شہر کے اندر ہوتا ہے باہر نہیں لہذا اگر ہم زنانِ بازاری کو شہر سے نکالدیں گے تو یہ فعل رجعت پسندی کے برابر ہوگا"

آپ اس مدلل جواب پر حیران و متعجب ہونگے اگر آپ ایسا کرینگے تو یقیناً آپ کے سیاسی خیالات و جذبات کا نتیجہ ہوگا۔ ہمارے خیال میں حکومت نے جو کچھ کہا بالکل صحیح ہے۔ بمبئی ہندوستان میں تمدنِ جدید کا سب سے بڑا مرکز ہے اس کو یورپ کے بڑے بڑے متمدن شہروں کی ہمسری کا شرف اسی وقت حاصل ہوتا ہے جبتک اس میں فیشن پرستی عریانی اور بیحیائی کے اخلاق سوز طوفان بیشمار شراب خانوں، سینما ہالوں، رقص گاہوں اور عشرتکدوں کے ساتھ ساتھ اسکی آبادی کے اندر وسیع و عریض چکلے اور لاتعداد زنانِ بازاری بھی موجود ہوں کیونکہ چکلوں کا آبادی کے اندر ہونا بھی تمدنِ جدید کے لوازمات میں سے ہے یورپ کے ہر بڑے شہر نے عصمت فروش عورتوں کے "مفید طبقہ" کی ضرورت کو شدت سے محسوس کرکے اس کو شرفا کے پہلو بہ پہلو آباد کرلیا ہے۔

مشرقی امرا ارباب نشاط کی سرپرستی اور قدردانی کے لئے بیحد بدنام ہیں۔ لیکن کیا عصمت فروش عورتوں کو محمد شاہ رنگیلے اور واجد علی شاہ کے زمانہ میں بھی یہ بلند پایہ نصیب ہوا تھا۔ جو آج مغربی تہذیب و تمدن کے طفیل حاصل ہے! کیا جاہل اور تاریک خیال مشرق نے یورپ کی متمدن آبادیوں کی طرح زنانِ بازاری کو لوازماتِ تمدن میں شامل کیا تھا؟ مشرق کے عیاش و رند مشرب بھی رنڈیوں کو سوسائٹی کا بدترین طبقہ سمجھتے ہیں اور مغرب کے فرزانوں اور اربابِ سیاست کے نزدیک نوعِ انسانی کا یہ بدترین داغ لازمہ تمدن ہے۔ کیا یورپ کی اندھی تقلید کرنے والے ان حقائق سے بالکل بے خبر ہیں!

۲۴ گھنٹہ کیلئے عورتوں کی حکومت

امریکہ والوں کی جدت

امریکہ سے ایک نہایت ہی دلچسپ اور رنگین خبر آئی ہے کہ مشہور شہر "اڈ" میں چوبیس گھنٹوں تک عورتوں کی حکمرانی رہی۔ تفصیل یہ سنی گئی ہے کہ ۲۹ فروری کو لیپ ایر ڈے کی رسم سارے شہر میں دھوم دھام سے منائی گئی۔ کہ دفعتاً امریکن شہریوں کی طبیعت میں شاعرانہ تموج پیدا ہوا۔ اور سب نے متفقہ فیصلہ کرلیا کہ آج کے دن شہر کے تمام بڑے بڑے عہدہ دار عورتوں کے لئے اپنی اپنی کرسیاں خالی کردیں اور ۲۴ گھنٹہ سارے شہر میں عورتیں ہی عورتیں راج کریں۔ چنانچہ شہر کے ۱۶ آلڈرمینوں نے ۱۶ کنواری چھوکریوں کو اپنی اپنی جگہ کے لئے انتخاب کیا۔ ان کے علاوہ اخبار کے ایڈیٹروں بنک کے مالکوں اور فرم اور ہوٹل کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال بہ تو حق عزم مستقل ہی رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
احسن سہسمی

ہفتہ وار
صداقت

کانپور، چہارشنبہ ۲۳ مارچ ۱۹۳۲ء

”اعلان اور ولایتی اخبارات“

حکومت نے فرقہ وارانہ مسائل کے متعلق جو اعلان شائع کیا ہے اس پر ولایتی اخبارات یعنی آبزرور، ”ٹائمز“، مارننگ پوسٹ اور ڈیلی میل وغیرہ نے تبصرہ کرتے ہوئے جو نکتہ چینی کی ہے اس کا خلاصہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

”آبزرور“ تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ہندوستان کو اپنے حال پر چھوڑ دینا سخت قابل اعتراض ہے کیونکہ اس وقت مکمل تحقیقات کی ضرورت ہے اور برطانیہ کا فرض ہے کہ وہ غیر جانبدار ہو کر انصاف کرنے کی کوشش کرے۔

”ٹائمز“، اعلان کی تائید کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ بلاشبہ اس کی ضرورت ہے کہ اصلاحات کا کام جاری رکھا جائے۔ اور اور حکومت فرقہ وارانہ مسائل کا تصفیہ خود کر دے اس کے ساتھ ہی تمام ان سوالات کو جو اس وقت رکاوٹ ثابت ہو رہے ہیں ان کا فیصلہ عارضی طور پر کر دے۔ اور حکومت کو یہ بھی اچھی طرح واضح کر دینا چاہیے کہ ایکبار جو فیصلہ کر دیا جائیگا وہ منسوخ نہ کیا جائیگا۔

اس میں شک نہیں کہ ہندوستان میں ایسی جماعتیں موجود ہیں جو حکومت کے فرقہ وارانہ فیصلہ کو منظور نہ کرینگی مگر اس کی ذمہ داری خود انہیں لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ لوگ خود اپنا فیصلہ نہ کر سکے اور حکومت کو مجبوراً یہ ذمہ داری اپنے سر لینا پڑی۔

”مارننگ پوسٹ“، اعلان کی مخالفت کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ اگر ہندوستان کے گلے زبردستی کوئی آئین منڈھا گیا تو یہ ایک زبردست گناہ ہوگا۔ کیونکہ ایسی حالت میں چین کی طرح ہندوستان میں بھی انارکی پھیل جانے کا خوف ہے۔

”ڈیلی میل“، تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اگر ہندوستان کو سلف گورنمنٹ دی جاتی ہے تو سب سے مقدم بات یہ ہے۔ کہ ہندوستان کے تمام فرقے آپس میں بخوشی کوئی سمجھوتہ کریں ورنہ ڈیموکریسی تو ناممکن ہے۔ البتہ ہندو مسلم تعلقات کی کشیدگی کی وجہ سے فتنہ و فساد کے سوا کوئی اچھا نتیجہ برآمد ہونا مشکل ہے۔

تعجب ہے کہ وہ اعلان کہ جس پر ہندوستان کا کوئی طبقہ بھی مطمئن نہیں اس کو ولایتی اخبارات اس قدر اہمیت دے رہے ہیں۔ اور اس کو وہ اسقدر بڑھا چڑھا کر [illegible] ہے ہیں کہ اگر ہندوستان کو وہ آئین جو کہ حکومت نے ہندوستان کو دینا تجویز کیا ہے اگر دیدیا تو گویا وہ گناہ عظیم کے مترادف ہوگا۔

”ببین عقل و دانش بباید گریست“

- - - - - - - - - -

آئینہ کانپور

برٹش انڈیا کارپوریشن برٹش انڈیا کارپوریشن کے بیلنس شیٹ ”۱۹۳۱ء“ میں تقریباً ۴۰ لاکھ روپیہ کا نقصان دکھایا گیا ہے۔ جو اس کو گذشتہ چند سالوں میں ہوا ہے اور اس نقصان کی وجہ سے ڈائرکٹران نے حصہ داروں سے یہ سفارش کی تھی کہ وہ نقصان کو پورا کرنے کے لیے ۴ر کی آخری قسط نہ لیں اور حصہ کی قیمت [illegible] روپیہ کم کر دیں مگر ۲۶ر مارچ کے جلسہ میں بعد بحث و مباحثہ یہ طے پایا کہ حسب وعدہ ۴ر والی چوتھی قسط حصہ داروں کو ادا کر دی جائے اور حصہ کی قیمت کم نہ کیجاوے۔

امسال یعنی ۱۹۳۲ء کے لیے برٹش انڈیا کارپوریشن کے ڈائرکٹران مندرجہ ذیل ہیں:-

۱ مسٹر اے۔ ایل کاریکی۔	چیرمین
۲۔ مسٹر آر۔ مترپس	سکریٹری
۳۔ لیڈی۔ آر۔ ڈبلو سکرابٹ	ڈائرکٹر
۴ مسٹر سی۔ ٹی۔ ایلن۔ سی۔ آئی۔	”
۵۔ سر۔ پی۔ داٹسن	”
۶۔ مسٹر۔ جی۔ ڈی۔ ٹولیسن	”
۷۔ رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ ایم ایل سی	”
۸۔ لالہ رامیشر پرشاد باگلا ایم ایل اے	”
۹۔ آنریبل رائے بہادر رام سرن داس آف لاہور سی۔ آئی۔ ای جانیم۔ ایس۔ سی	”
۱۰ مسٹر اے۔ ڈی پٹیل بار ایٹ لا آف پٹنہ	

برٹش انڈیا کارپوریشن کا ادا شدہ سرمایہ ۳ کروڑ ۱ لاکھ ۷۵ ہزار ہے جو کہ مندرجہ ذیل طریقہ پر منقسم ہے

پریفرنس شیر فی حصہ ایکسو	۱۸ لاکھ
ڈیفرڈ شیرس فی ” پچاس	۱۳ لاکھ ۷۵ ہزار
آرڈینری شیرس ” ” صر	۲ کرور ۷ لاکھ

ڈسٹرکٹ بورڈ ۲۹ر مارچ کو ڈسٹرکٹ بورڈ کا جلسہ زیر صدارت لالہ رام نرائن گرگ چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ منعقد ہوا۔ سوائے ٹھاکر راجہ سنگھ کے بقیہ کل ۳۳ ممبران موجود تھے۔

بورڈ کی مخالف پارٹی کے رہنما خان بہادر سید بشیر الدین احمد ہیں اور یہ پارٹی صرف ۱۴ ممبران پر مشتمل ہے۔ چیرمین کیساتھ ۱۹ ممبران ہیں۔ مسلمان دونوں پارٹیوں میں مساوی۔ یعنی ۴، ۴ ہیں۔

ٹھاکر بشمبھر سنگھ۔ سینیر وائس چیرمین اور منشی ماجد علی مختار جونیر وائس چیرمین منتخب کیے گئے۔

تحصیل کمیٹیوں کی چیرمینی کے لیے مندرجہ ذیل حضرات منتخب ہوئے ہیں۔

تحصیل کانپور۔	پنڈت رامیشر دیال
” بلہور	پنڈت رام لال شرما
” اکبرپور	پنڈت بینی پرشاد
” ڈیراپور	ٹھاکر کشام سنگھ
” گھاٹم پور	پنڈت کیسری سنگھ
” بھوگنی پور	میر حامد علی

ہم کو افسوس ہے کہ باوجود اس کے کہ بورڈ کی اکثریت کی پارٹی میں ۴ مسلمان شامل ہیں۔ مگر سینیر وائس چیرمین کسی مسلمان کو نہیں کیا گیا اور تحصیل کمیٹی میں بھی صرف ایک ہی چیرمینی مسلمانوں کے حصہ میں آئی جو گذشتہ روایات کے خلاف ہونیکے علاوہ حد درجہ قابل افسوس اور ناقابل برداشت ہے۔

”بورڈ میں کمشنر صاحب کا وہ خط بھی پڑھا گیا جو کمشنر صاحب نے بھیجا تھا اس خط میں کمشنر صاحب نے لکھا تھا کہ چونکہ بورڈ کی مالی حالت بہت زیادہ خراب ہے اور بورڈ اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کے قابل نہیں ہے اس لیے کیوں نہ بورڈ کو توڑ دیا جائے۔

اس کے جواب میں بورڈ نے ایک کمیٹی بنا دی ہے تاکہ وہ تخفیف مصارف تجویز کرکے آمد و خرچ کو مساوی لانے کی کوشش کرے اور کمشنر صاحب کو لکھا گیا ہے کہ بورڈ اپنی حالت درست کرنے کی کوشش میں منہمک ہے۔

مگر جہاں تک ہم کو معلوم ہوا ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ تقریباً دیوالیہ ہو چکا ہے اور اس کے پاس سوائے چند سو روپوں کے کوئی سرمایہ موجود نہیں ہے اگرچہ حکومت نے ۷۵ ہزار روپیہ پیشگی دینے کا وعدہ کیا ہے تاکہ ڈسٹرکٹ بورڈ اپنا کام چلا سکے۔ مگر یہ ظاہر ہے کہ اس طرح کب تک کام چل سکتا ہے۔

بورڈ نے مولوی سید صبیح الدین احمد صاحب سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ کو ۴ ماہ کی رخصت پوری تنخواہ پر اور اس کے بعد ان کے ریٹائرڈ ہونے کی درخواست کو منظور کرتے ہوئے ان کے حسن و خدمات اور ایمانداری کا اعتراف کیا ہے۔ اور اس کے متعلق ایک تجویز بھی منظور کی ہے۔ سید صاحب نے ۳۶ سال گورنمنٹ اور ڈسٹرکٹ بورڈ کی خدمت نہایت ایمانداری اور جانفشانی کیساتھ انجام دی ہے اور ۳۶ سال کی ملازمت کے بعد آپ ریٹائرڈ ہو کر پنشن یاب ہوئے ہیں۔ جہانتک ہمارا خیال ہے کہ سید صاحب موصوف کا کبر کٹرا دل نہایت صاف۔ اور افسران کے بہترین دماغوں سے رہے۔

ہم کو افسوس ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ ایسے نازک وقت میں ایک جفاکش اور ایماندار افسر کی خدمت سے محروم ہو رہا ہے۔ حالانکہ ایسے نازک وقت میں ڈسٹرکٹ بورڈ کو سید صاحب جیسے ایماندار سکریٹری کی اشد ضرورت ہے۔

ایجوکیشن کمیٹی کے ۸ ممبران کا انتخاب بھی آج تھا مگر انتخاب چونکہ بذریعہ بیلٹ تھا اس لیے نتیجہ ابھی معلوم نہیں ہو سکا۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل ممبر ضرور منتخب ہو جائیں گے۔ (۱) پنڈت سری رتن وکیل (۲) ٹھاکر بشمبھر سنگھ۔ (۳) ٹھاکر گلال چندر سنگھ۔ (۴) پنڈت بہاری سنگھ وکیل (۵) چودھری رام اودھین (۶) مہاشے دینڈیال۔ (۷) خان بہادر سید بشیر الدین احمد ایک جگہ کے لیے نہیں کہا جا سکتا کہ کون صاحب منتخب ہوں گے۔

باہر کے چار ممبران کی نامزدگی اپریل کے کسی جلسہ میں مندرجہ طریقہ سے ہو گی:-

۱۔ اسکول ماسٹروں میں سے (ایل۔ ٹی)	۱
۲۔ عورتوں کی تعلیم سے دلچسپی لینے والا	۱
۳۔ اسلامیہ مکاتب کمیٹی سے	۱
۴۔ اچھوت ذات سے	۱

ایجوکیشن کمیٹی کی چیرمینی کے لیے پنڈت سری رتن وکیل اور پنڈت بہاری سنگھ وکیل امیدوار ہیں۔

ایک افسوس ناک موت۔ ہم کو یہ معلوم کر کے انتہائی رنج و افسوس ہوا کہ سید احمد علی صاحب ڈپٹی کلکٹر کا ہفت سالہ بچہ یکایک بیمار ہو کر صرف ۲۴ گھنٹہ کی مختصر علالت کے بعد ۲۵ مارچ کو انتقال کر گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم کو اس جانکاہ حادثہ میں سید احمد علی صاحب کے ساتھ دلی ہمدردی اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالی آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

انتظامات۔ مسٹر آر۔ ڈی۔ موڈی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے نہایت دانشمندی سے کام لیکر ۲۲ مارچ کو تقریباً ۵۰ اغنڈوں کو ایک ہفتہ کے لیے گرفتار کر لیا تھا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ آج یعنی ۲۳ مارچ کو انکو رہا کر کے یہ حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ ۲۴ گھنٹہ کے اندر شہر خالی کر دیں ۲۶ مارچ سے آئندہ دو ماہ کے لیے حدود میونسپل کے ۵ میل اور گرد دفعہ ۱۴۴ بھی نفاذ کر دیا ہے۔

باقی بر صفحہ ۷، کالم ۳ و ۴۔

گول میز کانفرنس اور ہندوستان کا دستور

لندن کے کنگس کالج میں ۳ مارچ کو مسٹر جنیا نے گول میز کانفرنس اور دستور ہند کے عنوان پر ایک نہایت زبردست تقریر کی جس کو سننے کے لیے طلبار اور معززسامعین جمع ہوے تھے کالج کے پرنسپل ڈاکٹر ہنسم جلسہ کے صدر تھے۔ طلبار نے مسٹر جنیا کا نہایت پرجوش خیرمقدم کیا۔ بہت سے ہندوستانی طلبار یورپ کے مختلف حصوں سے اس تقریر کو سننے کے لیے کالج میں آئے ہوے تھے۔

مسٹر جنیا نے اپنی تقریر شروع کرتے ہوئے کہا کہ پہلے گول میز کانفرنس نیز دوسری گول میز کانفرنس کی ابتدا ہی سے مجھے معلوم تھا کہ ہندوستان کے دستوری مسائل پر غور کرنے کے لیے حکومت برطانیہ جو نرالا طریقہ اختیار کر رہی ہے اُس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ کانفرنس کا مقصد فوت ہو جائے گا۔

کانفرنس کی فتوحات

ہر دو کانفرنس کی فتوحات کو اجمالاً بتاتے ہوے مقرر نے بیان کیا کہ ہر دو کوششین ناکام محض ثابت ہوئیں انھون نے بالخصوص دوسری کانفرنس پر زور دیا اور کہا کہ ہندوستان نیز لندن و دیگر اقصائے عالم میں اس پر بہت کچھ بھروسہ کیا جا رہا تھا۔ مگر کانفرنس دراصل ہندوستان کے اصلی مسئلہ پر پردہ ڈالنے کی غرض سے کیجا رہی تھی۔ دوسری کانفرنس ایک بھی اہم بات طے نہ ہونے پائی۔ اور اُس سفید کاغذ (یعنے سرکاری بیان) کی اشاعت پر اس کا اختتام ہوا جس کی وجہ سے وہ پالیسی جو ہندوستان کے آئینی مسائل کی مزید تحقیقات کے لیے برسرکار آئیگی ویسرائے کے نقطۂ نگاہ سے نہایت سادہ وسہل ہے۔

وفاقی حکومت کی تکمیل

آل انڈیا فیڈریشن کی اسکیم پر بحث کرتے ہوئے مسٹر جینا نے کہا کہ ہندوستان کے بہترین دوست اور بدترین دشمن سب نے اسکا ۔۔ کیا ہے کہ اس کی تکمیل کے لیے برسون تک شدید محنت وجانفشانی کی ضرورت ہے۔ تاہم حکومت برطانیہ اس پر مصر ہے کہ اس طرز کی حکومت ہندوستان مین قائم کی جائے اور اس اثنار میں جہان تک اساسی امور کا تعلق ہے ہم ہنوز وہی ہیں جہان پہلے تھے اور حالت کو نازک تر بنانے کے لیے ہندو مسلم مفاہمت کا سوال بار بار سامنے لایا جاتا ہے۔ جبکہ حکومت برطانیہ اس سوال کو تقریباً ہر روز معرض بحث میں لاکر اساسی مسئلہ کو معرض التوار میں ڈالدیتی ہے۔

دو حل طلب سوالات

اس سلسلہ میں مجھے یہ کہنا ضروری ہے کہ دو سوالات حل طلب ہیں۔

پہلا سوال یہ ہے کہ کیا حکومت برطانیہ حقیقتاً مخلص ہے؟ "مینچسٹر گارجین" نے نہایت صحیح لکھا ہے کہ ہز مجسٹی کی حکومت کی پالیسی الفاظ کے اعتبار سے تسلی بخش ہے مگر دراصل حد درجہ رجعت پسند ہے میں اس اخبار کی تنقید سے سراسر متفق ہون مین ہرگز اس پر یقین نہیں کر سکتا کہ برطانوی وزارت کو یہ حق حاصل ہے کہ اس انداز میں گفتگو کرین اور مجھ سے یہ استفسار کرین کہ فرقہ دارانہ مسئلہ کیون طے نہیں پاتا ہے۔

سیاست دان یا برطانوی ارباب حل وعقد اب تک یہ نہیں جانتے کہ آل انڈیا فیڈریشن کا ڈھونگ دراصل ہندوستان کی آزادی میں تعویق وتاخیر پیدا کرنے کا پردہ ہے ہندوستان کو آزادی دینے کا مطلب یہ ہے کہ مرکزی حکومت کو ذمہ داری دیجائے تاکہ ہندوستان اپنے معاملات کا آپ انتظام کر سکتے۔ اگر حکومت برطانیہ صدق دل سے کوئی حرکت نہیں کرنا چاہتی ہے تو اسکی موجودہ پالیسی جیسا کہ سفید کاغذ (سرکاری بیان) میں مذکور ہے صرف بہترین پالیسی نہین بلکہ حد درجہ قابل نفرین پالیسی ہے

قانون وامن کا عذر

برطانوی وزرا اچھی طرح جانتے ہیں کہ آل انڈیا فیڈریشن برسون تک برسرکار نہیں آسکتی۔ ایسی حالت میں حکومت برطانیہ بظاہر اپنا فرض انجام دے رہی ہے مگر اپنے فرائض کی اصلی روح سے دور ہے۔ اور قانون وامن کے نام سے ہندوستان کی حکومت اسی طریقہ پر چلا رہی ہے جس طریقہ پر آج وہاں کی حکومت چلتی ہے۔ ہر وہ شخص جو حکومت کے خلاف ہے اِس کے ساتھ قانون وامن کے نام سے سلوک کیا جا رہا ہے۔

برطانیہ کا اقتدار

ہندوستان میں چند سمجھدار لوگ ہیں مسٹر گاندھی اور انڈین نیشنل کانگریس کو تھوڑی دیر کے لیے نظرانداز کر دو۔ میں اُن آدمیون کیطرف اشارہ کرتا ہون جو "لبرل" یا "موڈریٹ" کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کے سامنے بھی آج یہ سوال درپیش ہے۔

"ہندوستان یا انگلستان"۔ وہ اپنے آپ سے معقول سوال کرتے ہین۔ وہ یہ کہ اگر حکومت برطانیہ ہندوستان کی معاونت کی سچی خواہش نہیں رکھتی ہے تو مختلف فرقون کے درمیان جو مفاہمت ہوگی۔ اس پر کیونکر بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ عقیدہ روز بروز راسخ ہوتا جا رہا ہے اور ہندوستان کی کثیر التعداد جماعت کی یہی رائے ہے۔

میرے نوجوان دوستو آپ یاد رکھین کہ مسائل مدافعت وامور خارجہ کے علاوہ مالیات کی جزوی ذمہ داری پر بھی حکومت برطانیہ کو تفوق و برتری حاصل رہے گی جیسا کہ سرکاری بیان میں نہایت واضح طور پر مذکور ہے۔ اس لیے ہندوستان میں برطانیہ کا اقتدار برقرار رہے گا۔ تاہم ہم سے کہا جاتا ہے کہ فرقہ دارانہ سوال یا کسی اور مسئلہ کے متعلق حکومت برطانیہ کوئی قطعی فیصلہ نہین کر سکتی۔

ہندو مسلم مفاہمت

اب ہندو مسلم سوال پر غور کرنا چاہیے۔ میں مسلمان کے گھر میں پیدا ہون اور مسلمان ہون۔ میں نہایت اخلاص کے ساتھ آپ سے سوال کرتا ہون کہ کیا آپ سمجھتے ہین کہ ہم لوگون کا متفق ہونا ممکن ہے۔ اور اگر ہندو مسلمانون میں مفاہمت ہو گئی تو کیا اس پر اسی وقت تک عمل درآمد ہو سکیگا جب تک اس کے پیچھے کوئی ایسی طاقت یا ایسا آلہ نہ ہو جو ہر دو فریق کو طے شدہ معاہدات پر عمل پیرا ہونے کے لیے مجبور کر سکے۔ میں آپ سے ایک نہایت ہی سادہ سوال کرتا ہون۔ آپ لوگ اس ملک کی سیاست اور اقتصادیات کے طلبہ ہیں۔ آپ برطانیہ کے مسئلہ "ٹیرف" سے بخوبی آگاہ ہیں اگر کل یہان کے باشندگان سے یہ سوال کیا جائے کہ ٹیرف رکھا جائے یا اُٹھا دیا جائے تو کیا انگلستان کے سب لوگ اس پر متفق الرای ہو سکیں گے۔ اس مسئلہ پر تو آپ کی کابینہ کے وزرار بھی متفق نہیں ہیں اس بنا پر کیا آپ یہ کہیں گے کہ یہان کے لوگ معقولیت پسند نہین ہین۔ کیا آپ لوگ یہ کہین گے کہ یہ وطن پرست نہیں ہین۔ کیا آپ لوگ یہ کہین گے کہ یہ لوگ ملک کے مفاد کی خاطر کام نہیں کر رہے ہیں۔ تاہم یہ حقیقت ہے کہ وہ متفق ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ اختلافات کے باوجود آج برطانیہ میں ٹیرف رائج ہے۔ حقیقت نہایت صاف صریح ہے۔ فہرست انتخابات پر جن لوگون کا نام بہ حیثیت ووٹر کے درج ہے وہ ان مسائل کا تصفیہ نہیں کرتے۔ بلکہ حکومت کے پیچھے جو آلہ ہے وہ ملک میں امن قائم رکھتا ہے۔ آلے سے میری مراد پولیس اور فوج ہے مگر ہندوستان کو اپنی فوج پر کوئی اقتدار حاصل نہ ہوگا۔ مین ہندوستان کے مسئلہ کو متعدد مثالون سے ثابت کر سکتا ہون مگر اس وقت صرف یہی ٹیرف کی ایک مثال پر اکتفا کرتا ہون۔

اختلافات کیا ہین

میں یہان تک کہہ سکتا ہون کہ ہمارے اختلافات بہت معمولی ہیں جب ہم لوگ دوسری گول میز کانفرنس مین ملے تو ہمارے اختلافات صرف بنگال اور پنجاب تک محدود تھے۔ سوال یہ تھا کہ پنجاب مین مسلمانون کو ۵۱ نشستین ملنی چاہیین یا ۴۸۔ اور بنگال کے ساتھ بھی یہی سوال درپیش تھا۔ اس کے بعد مرکزی مجلس مقننہ کا سوال تھا۔ وہان بھی یہ سوال عائد تھا کہ مسلمانون کو اس مجلس میں ۲۷ نشستین ملین یا ۳۳۔ مفاہمت کی گفت وشنید ایک یا دو نشستون کے خاطر ناکامی پر ختم ہوئی میں اہل برطانیہ سے پھر یہ سوال کرتا ہون کہ ہندو مسلم سوال بار بار کیون پیش کیا جاتا ہے جب کہ تم اپنے ٹیرف کے مسئلہ کو حل نہیں کر سکتے ہو؟

دورویہ پالیسی

اگر حکومت برطانیہ اس طرز عمل پر قائم رہنا چاہتی ہے جسکو وزیر ہند دوستداری اور قانون وامن کی دورویہ پالیسی کے نام سے موسوم کرتا ہے تو مجھ سے سُن لو کہ یہ پالیسی کامیاب نہیں ہو سکتی یہ دراصل ایک رویہ پالیسی ہے کوئی شخص نہیں کہتا ہے کہ قانون اور امن نہ قائم رکھا جائے۔ مگر کوئی آدمی حکومت برطانیہ کی حمایت نہین کرے گا۔ اگر صرف مضبوط ہاتھون سے حکومت کرنے کی کوشش کیگئی موجودہ ایک رویہ پالیسی کے نتائج سے میں حکومت کو متنبہ کر دیتا ہون۔

ایک طالب علم نے مسٹر جینا سے یہ سوال کیا گول میز کانفرنس اس وجہ سے ناکام ہوئی کہ کانفرنس کے ممبر ہندوستانی باشندگان کے منتخب کردہ نہ تھے بلکہ حکومت کے نامزد کردہ تھے۔ اس کے جواب میں مسٹر جینا نے کہا کہ "ناکامی اسوجہ سے ہوئی کہ حکومت برطانیہ نے کانفرنس میں اپنا کام نہایت ہشیاری اور سیاسی حکمت عملی سے انجام دیا۔"

برطانوی تجارت کے قلب پر ضرب

خواہ ہم اسے کسی راویہ نگاہ سے دیکھین برطانیہ سوتی کپڑے کی درآمد میں گذشتہ مین گذشتہ جنگ عمومی سے اسوقت تک خصوصاً ۱۸ مہینہ کے عرصہ میں غیرمعمولی طور پر کمی ہوئی ہے اور اس سے ہندوستان میں برطانوی تجارت پر سخت ضرب لگتی ہے۔ یہ وہ جملے ہین جو نہ تو ہمارے نہ کسی ایسے آدمی کے ہیں جو تحریک مقاطعہ کا حامی ہو یا جو ہندوستان میں برطانوی مال کے بائیکاٹ کی تائید کر رہا ہو بلکہ یہ مسٹر اینسکف کی مستند رای ہے جو ہندوستانمیں برٹش ٹریڈ کمشنر اور انھون نے ۳۱-۱۹۳۰ء کی سرکاری رپورٹ ہندوستانین گذشتہ سال کی تجارت پر تبصرہ کرتے ہوے لکھا ہے وہ لکھتے ہیں کہ یہ زمانہ گذشتہ دو صدی کے عرصہ میں دونون ملکون کے تجارتی تعلقات کی تاریخ میں ایک نازک ترین زمانہ تھا جو کاروباری میدان میں اسکا بہت ہی غیرمعمولی طور پر ظاہر ہوا ہے اور اس نے تجارت درآمد کے نہایت اہم شعبون کو کمزور کر دیا ہے اور اسکی وجہ سے ہماری تجارت کا مقابلہ کرنے والے جاپان اور جرمنی کا ارزان مال بازار میں پھیل گیا ہے۔

بہرحال اس رپورٹ میں برطانوی تجارت کے جو اعداد وشمار پیش کیے گئے ہین اِن سے پتہ چلتا ہے کہ ۳۱-۱۹۳۰ء مین ہندوستان میں جتنا سوتی مال انگلستان سے آیا تھا وہ اب نصف سے کم بھی ہو گیا ہے یعنی وہ اس صرف ۴۳ فیصدی ۲۹-۱۹۲۸ء مین یہ تناسب ½ ہو گیا تھا اور ۳۱-۱۹۳۰ء میں ⅕ رہا۔

جاپان اور چین کی صلح مشکل ہے

لندن۔ ۲۷ مارچ شنگھائی مین چین اور جاپان کی جو صلح ہو رہی ہے اس مین ایک نہایت ہی تاریک منظر پیش کیا گیا ہے ایک موقعہ تو ایسا آگیا کہ گفتگو منقطع ہوگئی اور نمائندے منتشر ہو گئے۔ مگر برطانوی سفیر نے اپنی دوستانہ کوشون سے ان کو مجبور کردیا کہ وہ دوبارہ اس کی کوشش کرین چین اس کیلئے تیار ہی نہین ہوتا تھا کہ وہ جاپان کی شرائط کو منظور کرے۔ جاپان کی تجاویز کے مطابق چینی افواج اپنے موجودہ محاذ پر برقرار رہینگی اور جاپانی بین الاقوامی اور اس کے متعلقہ رقبہ مین واپس آجائین گی۔ چین۔ جاپان۔ برطانیہ۔ امریکہ فرانس۔ اور اٹلی کے بارہ ممبران فوجی واپسی کو طے کرین گے۔ اور خالی شدہ علاقہ کی چینی پولیس پر امداد غیر ملکی افسران نگرانی کرین گے۔

حکومت چین نے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اوس کے معنی تو یہ ہین کہ بین الاقوامی رقبہ توسیع ہو کر شمال مین کیاوان دود سنگ تک اور مغرب مین ناشنگ ہو جائے۔

امام جامع مسجد دہلی کا فتویٰ

دہلی ۲۷۔ مارچ امام صاحب جامع مسجد نے بعض مقامی علمائے کے نام ایک گشتی مراسلہ جاری کیا ہے جو کل بعد نماز جمعہ جامع مسجد مین ایک جلسہ کرنا چاہتے تھے کہ بجز صرف عبادت کی جگہ ہے وہان کسی قسم کا سیاسی جلسہ نہین ہوسکتا اس خط سے مسلمانون مین سنسنی پھیل گئی۔

لارڈ لوتھین کو پنڈت مالویہ کا جواب

بنارس ۲۷ مارچ پنڈت مالویہ اور مسز نائیڈو دہلی روانہ ہو گئے پنڈت جی نے لارڈ لوتھین کو جواب دیا ہے جس مین آپ سے مشاورتی کمیٹی کے سامنے اظہار خیال کی درخواست کی گئی تھی کہ وہ کسی ایسی کمیٹیون سے اسوقت اشتراک نہین کر سکتے جب تک تمام آرڈیننس واپس نہ لیے جائین تمام سیاسی قیدی رہا نہ کر دے جائین۔ اور اس سخت گیری کی پالیسی کو ختم نہ کیا جائے۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو سزا

دہلی۔ ۲۴۔ مارچ۔ آج مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کو سردار عبدالصمد خان سٹی مجسٹریٹ کی عدالت سے ایک سال قید سخت اور بامشقت اور ڈھائی سو روپیہ جرمانہ کی سزا کا حکم سنا دیا گیا۔ بعد ادائے جرمانہ ۲ ماہ قید مزید بھگتنی ہو گی۔ آپ کے خلاف زیر دفعہ ۱۲۴ الف دو مقدمہ چلائے گئے تھے دونون سزائین ساتھ ساتھ چلین گی۔

۲۴ گھنٹے کے لیئے عورتون کی حکومت ۱۱

بقیہ صفحہ اول

منیجرون نے بھی اپنی اپنی کرسیان عورتون کے لیے چھوڑدین پولیس کے بڑے افسر نے ڈاروتھی وارڈ نامی ایک حسینہ کو اپنی کرسی پیش کر دی۔ پولیس مجسٹریٹ نے ایک دوسری فتانہ عالم مطورلس نامی کے لیے اپنا اجلاس خالی کر دیا۔ رتھ کول نامی ایک مہ جبین اور نازآفرین جو ایک گذشتہ مقابلہ حسن مین اول نمبر پا چکی ہین ایک عجیب وغریب کارنامہ دکھلایا۔ فایر برگیڈ انجن کا چارج اپنے ذمہ لیکر جلتے ہوے مکانون کی آگ بجھانی شروع کردی۔

آگ کے لپکتے ہوے شعلون اور حسن کے اس شرر رقصا مین دیر تک مقابلہ ہوتا رہا۔ غرض پچاس ہزار کی آبادی مین ۲۴ گھنٹون کے لیئے عورتین جملہ ذمہ دار عہدون پر سرفراز ہین اور ستم ظریفی یہ کہ کل عورتین کمسن تھین۔

ہائیکورٹ کی تعطیلات مین تبدیلی

الہ آباد ۱۲ مارچ۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ چیف جسٹس صاحب اس معاملہ پر غور وخوض کر رہے ہین کہ ہائیکورٹ کی سالانہ تعطیلات کا عرصہ بدل دیا جائے۔

بتایا جاتا ہے کہ لارڈ صاحب اس امر کے حق مین ہین کہ تعطیلات ماہ اگست مین شروع کرنے کے بجائے ماہ مئی مین شروع کی جائین۔ اس طرح اگر یہ تبدیلی عمل مین آگئی تو تعطیلات بجائے ماہ اگست سے ماہ اکتوبر تک کے بجائے ماہ مئی سے ماہ جولائی تک ہون گے۔ اور اس عرصہ کے دوران مین سال کے اندر سب سے زیادہ گرمی پڑتی ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ مجوزہ تبدیلی آئندہ سال سے عمل مین آوے گی۔

آرڈی ننس اور حکومت

لندن ۲۳ مارچ۔ دار العلوم کے اجلاس مین آج سر سموئل ہور وزیر ہند نے مسٹر مک انٹائر کے ایک سوال کے جواب مین بتایا کہ حکومت ہند آرڈیننس کو مجالس قانون ساز مین پیش کرنے کا ارادہ نہین رکھتی۔

حکومت بمبئی کا تازہ اعلان

بمبئی ۲۰ مارچ۔ ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات بمبئی نے حسب ذیل اعلان شایع کیا ہے۔

گجرات مین بہ حیثیت مجموعی مالگذاری کی وصولی قابل اطمینان طریق پر جاری ہے لیکن ایک یا دو علاقون مین حکومت سے مقابلہ کرنے کا جذبہ ابھی اب بھی لوگون مین ہے ضلع گھیرا مین موضع راس کے باشندے سب سے زیادہ سرکش ہین۔ چنانچہ اب حکم جاری کر دیا گیا ہے کہ وہان کے کھاتہ دار فوڑا روپیہ روانہ نہ کرین گے۔ تو ان کی زمینین ضبط ہو کر فروخت کر دی جائین گی اور پھر کسی حالت مین وہ واپس نہین ہو سکتین۔

ضلع بھروچ مین تعلقہ جمبوسر کے جن دیہات نے گذشتہ تحریک سول نافرمانی مین مالگذاری ادا کرنے سے انکار کر دیا تھا وہ اب تک سرکشی پر آمادہ ہین اب حکومت یہ چاہتی ہے کہ وہان کے بعض بڑے زمینداورن کی زمین ضبط کر کے فروخت کر دی جائے۔ تاکہ دوسرے لوگون عبرت ہو جائے ضلع سورت مین وصول یابی اچھی طرح ہو رہی ہے اور بقایا زیادہ تر انہین لوگون کے ذمہ باقی ہے جو ادھر ادھر چھپے ہوئے ہین ان کے نام بھی نوٹس جاری ہو چکے ہین۔ اور اگر انہون نے روپیہ نہ دیا تو کھیڑا اور بھروچ کی طرح ان کی زمینین بھی ضبط کی جائین گی۔

لاہور کے اخبار نویسون پر مقدمات

لاہور ۲۱ مارچ۔ آج مسٹر ای ایس لوئیس ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت مین لالہ خوشحال چند خورسند ایڈیٹر ہندی ملاپ۔ لالہ گور شنکر اختر ایڈیٹر ویر بھارت لالہ نانک چند ناز ایڈیٹر پرتاپ کے خلاف ایک معتوبہ خبر شائع کرنے پر مقدمہ زیر دفعہ ۲۵۔ ایمرجینسی پاور آرڈی ننس اور زیر دفعہ ۵۰۰ ضابطہ فوجداری پیش ہوا۔ استغاثہ کی طرف سے خانصاحب قلندر علی خان ایم اے وکیل سرکاری پیش ہوئے۔ خانصاحب نے عدالت سے کہا کہ گورنمنٹ کے احکام موصول ہو چکے ہین کہ ایڈیٹرون نے چونکہ معافی مانگ لی ہے۔ اس لیے جو مقدمات ان کے خلاف چل رہے ہین۔ واپس لے لیے جائین عدالت نے منظور کیا اور زیر دفعہ ۴۹۴ ضابطہ فوجداری سوائے مسٹر دت ایڈیٹر فری پریس کے تمام مقدمات کو واپس لے لیا۔ اور ملزمین مندرجہ بالا کو رہا کر دیا۔

ایوان ہائے تجارت ہند کی فیڈریشن کا سالانہ اجلاس

نیو دہلی۔ ۲۶ مارچ ۱۹۳۲ء۔ انڈین چیمبر آف کامرس کے فیڈریشن نے اپنے سالانہ اجلاس مین یہ تجویز پاس کر کے مطالبہ کیا ہے۔ کہ گورنمنٹ سونے کی خریداری کی طرف متوجہ ہو تاکہ ملک مین سونے کا کافی ذخیرہ جمع ہو جائے اور اس امر کا بھی مطالبہ کیا ہے کہ حکومت ایک ٹریبونل کا تقرر کر کے ہندوستان اور گورنمنٹ برطانیہ کے درمیان مالی ذمہ داریون کی ایک رپورٹ پیش کرے۔

نواب صاحب بھوپال نے اپنی رپورٹ پیش کردی

نئی دہلی ۲۷۔ مارچ ۱۹۳۲ء آج دلی مین والیان ریاست کا ایک باضابطہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس مین چالیس والیان ریاست نے شرکت کی۔ والیان ریاست کے وفد نے جو کام کیا تھا اس کی ایک مفصل رپورٹ پیش کر دی۔ مہاراجہ پٹیالہ نے ان کمیٹو کا بھی تذکرہ کیا جو کہ ۱۱ مارچ کو ترتیب دی گئی ہین۔ اور فرمایا کہ اس کی رپورٹون پر بھی غور کیا جائے۔

انڈین نیشنل چیمبر آف کامرس کا اجلاس

نئی دہلی ۲۶ مارچ۔ مسٹر وال چند ہیرا چند نے انڈین نیشنل چیمبر آف کامرس کی نیشنل کمیٹی کی تیسرے سالانہ اجلاس کی صدارت کرتے ہوے فرمایا کہ بین الاقوامی لحاظ سے ایک ایسی پراثر پالیسی کی ابتدا کی جائے جس سے تخفیف اسلحہ ومحصولات کے مقاصد پورے کئے جا سکین۔

انڈین نیشنل مسلم کانگریس

نئی دہلی۔ ۲۵ مارچ لاہور سے واپسی کے بعد مسلمانون مین خصوصًا ان لوگون مین جو لاہور گئے تھے۔ کانفرنس کا بڑا چرچا ہے۔ چنانچہ اسی سلسلہ مین دہلی کے باخبر حلقون مین یہ افواہ گرم ہے کہ آل انڈیا مسلم کانفرنس اور آل انڈیا مسلم لیگ کو باہم مدغم کرنے کی تحریک ناکامی کے بعد محض با اثر حامیان کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ مسلم کانفرنس کا نام بدلکر انڈین نیشنل مسلم کانگریس رکھدیا جائے اس نام کے بدلنے کی سب بڑے دلیل یہ ہے کہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کے نام سے (قوم پروری) کا اظہار نہین ہوتا ابھی تک یہ نہین کہا جا سکتا کہ اس تجویز کو کانفرنس قبول کرے گی یا نہین لیکن بعض حلقون مین۔ اسے بہت پسند کیا جا رہا ہے۔

عورت کو ہر جگہ جانیکا حق حاصل ہے

لندن ۲۴ مارچ۔ انگلستان کے مشہور ترسٹھ سالہ کنوارے جج مسٹر میکارڈی نے ایک مقدمہ فیصلہ کیا ہے جس مین ایک ڈاکٹر کے خلاف ان کے اسسٹنٹ نے یہ دعوی کیا تھا۔ کہ اولذکر نے اس کی بیوی کو پھسلا کر لبھالیا ہے۔ فیصلہ مین تحریر ہے کہ قانون مین یہ امر بالکل صاف ہے کہ شادی شدہ عورت کو ہر وقت یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق شوہر کے مکان سے باہر ہر وقت جا سکتی ہے اور اس کو روکنے کا کسی کو حق حاصل نہین۔

جسٹس موصوف نے آگے چل کر لکھا ہے کہ مذہبی مسائل کا ان کے سامنے کوئی سوال نہین ہے۔ موجودہ قانون سازی نے نسوانی فطرت مین زبر تغیر پیدا کر دیا ہے۔

گول میز کانفرنس کا آئندہ اجلاس

ہندوستان ٹائمز کا نامہ نگار مقیم لندن رقمطراز ہے کہ گول میز کانفرنس کا آئندہ اجلاس غالبًا اوا آخر مین بمقام لندن منعقد ہو گا۔ اخبارات بار بار اس امر کو جتا رہے ہین کہ ہندوستانی گول میز کانفرنس کا انعقاد لندن مین چاہتے ہین اور برطانوی نقطہ خیال سے مئی مین کانفرنس کا منعقد ہونا موزون خیال کیا جاتا ہے اس صورت مین اجلاس مختصر ہو گا۔ اور زیادہ عرصہ تک جاری نہ رہیگا۔

سابق شاہ اسپین

سابق شاہ اسپین الفانسو آج کل مصر وشام وفلسطین کی سیاحت مین مصروف ہین اور اپنی سرکاری حیثیت اور اس کے لوازمات سے بچنے کے لیے اپنا لقب ڈیوک دی ٹولیڈو قرار دیدیا ہے اسی لقب سے آپ کو دوران سیاحت مین مخاطب کیا جاتا ہے بیروت کے اخبارون نے آپ سے گفتگو کرنا چاہی تھی مگر آپ کے مصاحب خاص نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ اعلی حضرت نے اخبارون سے گفتگو نہ کرنے کا عہد کر لیا ہے کیونکہ اسپین سے جلاوطن ہونے کے بعد آپ نے پہلا جو بیان دیا تھا اسے اخبارون نے مسخ کر ڈالا۔

انتخابات کے متعلق یو۔پی گورنمنٹ کا میمورنڈم

لکھنؤ ۲۳۔ مارچ لوکل گورنمنٹ نے جو میمورنڈم شائع کیا ہے اس مین درج ہے کہ گورنمنٹ اس مرحلہ پر براہ راست ووٹ کا طریقہ دس فی صدی آبادی سے زائد کو عطا کرنے پر آمادہ نہین ہے۔ اگر گروپ سسٹم بطور تجربہ رائج کیا جائے تو گورنمنٹ سفارش کرے گی کہ بیس بیس کے چھوٹے گروپ بنائین جائین۔ استحقاق رائے کے لیئے اپر پرائمری امتحان پاس کی شرط زائد کی جائے عورتون کے استحقاق رائے کے متعلق وہ کسی نتیجہ پر نہین پہونچ سکتے۔ لیکن گروپ سسٹم کو ترجیح دینگے۔ دولت جاتیون کے متعلق اس کا خیال ہے کہ سر دست گورنر کی طرف سے بذریعہ نامزدگی اسپشل نمائندگی عطا کی جائے۔ مالکان اراضیات کے متعلق ان کا خیال ہے کہ انہین چھ کی بجائے ۱۲ نشستین دی جائین۔

امریکہ مین ایک نئی تباہ کن ہوائی مشین کی ایجاد

لندن ۲۲ مارچ مسٹر لسٹر بی بارلو کو جنہون نے ایک نئی قسم کا ہوائی جہاز ایجاد کیا ہے ریاستہائے متحدہ کو اپنی اس بات کی ترغیب دلانے کے لیئے اپنی کوششون مین اتنی کامیابی نہین ہوئی کہ وہان کی گورنمنٹ اس مشین کو اپنے سامان جنگ مین شامل کر کے پھر دنیا پر تخفیف اسلحہ کرنے زور دے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس مشین تباہ کرنے کی اتنی زبردست طاقت ہے کہ دنیا کو حیران کر دے گی۔ مسٹر بارلو اپنی ایجاد کے متعلق تفاصیل بتانے سے انکار کرتے ہین۔

مسٹر بارلو نے ایک ملاقات کے دوران مین کہا کہ ۵ ہزار آدمیون کی طاقت ۲۴ گھنٹون کے اندر ۱۵ ہزار یونٹس پیدا کر سکے گی۔ ہر ایک یونٹ ۲۵ سو سے ۲ ہزار فٹ لمبے میدان کو نیست و نابود کر دے گی۔ گویا اس کے استعمال سے مادہ جات آتشگیر یا بندوق وغیرہ کی کوئی ضرورت نہ رہیگی چونکہ عہدنامہ ورسیلز کے بعد سے اسلحہ جات مین کوئی چندان تخفیف نہین ہوئی۔ اور آئندہ بھی کوئی امکان نہین ہوتا اس لیئے مسٹر بارلو کی تجویز ہے کہ ریاست ہائے متحدہ اس زبردست مشین کو قبضہ مین رکھتی ہوئی دنیا کو تخفیف اسلحہ کرنے پر زور دے سکتی ہے اور اگر کوئی نہ مانے تو اسے تباہ کرنیکی دھمکی دے سکتی ہے۔ مسٹر بارلو یہ بھی کہتے ہین کہ اس مشین کی ایک خاص بات ہے کہ یہ بغیر انسانی کنٹرول کے ایک ہزار میل تک جا سکتی ہے کوئی ملک خواہ کتنا ہی چھوٹا کیون نہ ہو۔ یورپ کے بہت سے حصہ کو تباہ کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کے پاس اس مشین کا راز ہو۔

بمبئی سے پہلے احرار کی "جتھہ کی روانگی"

بمبئی ۲۷ مارچ۔ یہان سے پہلا جتھہ محاذ کشمیر ۲۸ مارچ کو روانہ ہو گیا۔ ایک عظیم الشان اجتماع کیا۔ جتھہ نے شہر کے مختلف محلہ جات کا گشت کیا۔ جس کی وجہ سے یہان جوش پھیلا ہوا ہے۔ منتظمین جلوس کے ہر جگہ ہار پہنائے گئے۔ اور شربت پان سے تواضع کی گئی آزاد میدان مین پہونچکر جلوس ختم ہوا جہان ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس مین حافظ علی بہادر خان کے اخراج پر احتجاج کیا گیا۔ اور ممبران جتھہ کی خدمت مین مبارکباد پیش کی گئی۔ مسلمانان بمبئی ایک دوسرے جتھہ بھیجنے کی تیاری کر رہے ہین۔ اور دہلی کی کوچہ رحمٰن کی مسجد کی بیحرمتی پر یکم اپریل کو یوم مسجد منایا جائیگا جلوس اور جلسہ کا انتظام بھی ہے۔

برمنگھم مین آندھی کی مزید تفصیلات

برمنگھم (الباما) ۲۸ مارچ اب معلوم ہوا ہے کہ جبار جنوبی ریاستون مین ۲۲ مارچ کو جو خوفناک آندھی آئی اس مین تین سو آدمی ہلاک ہوے ڈہائی ہزار زخمی اور سات ہزار بے خانمان ہو گئے ہین۔ مالی نقصانات کا اندازہ پانچ لاکھ پونڈ کیا گیا ہے۔ الباما کے گورنر مسٹر ملر نے ریاست کے باشندون سے مصیبت زدگان کی امداد کے لیئے اپیل کی ہے۔ دوسرے ریاستون مین بھی ایسا ہی کیا گیا ہے۔

روسی حکومت سے مسلمانونکی درخواست

عشق آباد (روس) کا ایک عربی جریدہ رقمطراز ہے کہ باکو کے مسلمانون نے صدر جمہوریہ روس کی خدمت مین ایک درخواست گذاری ہے جس مین حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ مسلمانون کے معابد و مساجد اور اوقات سے وہ سلوک نہ کرے جو عیسائیون کے ساتھ کیا گیا ہے۔ بلکہ مسلمانون کو بدستور آزاد رکھے۔ اور ان کی روایات ملی مین کسی قسم کی مداخلت نہ کرے۔ درخواست مین روسی حکومت کا شکریہ بھی ادا کیا گیا ہے کہ اس نے مسلمانون کے ساتھ اب تک رواداری کا برتاؤ کیا ہے اور مساجد و خانقاہون کو جو نقصان پہونچا ہے اول تو وہ بہت قلیل ہے دوسرے اس کے ذمہ دار عاقبت نااندیش حکومت ہین جن کو کر جاؤن اور مسجدون مین تمیز کرنی نہین آتی۔

درخواست مین یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ روسی نظام حکومت سے مسلمان مطمئن ہین کیونکہ اسلام اس نظام کا مؤید ہے۔ بہ مثال کے طور پر خلفائے راشدین کا نظام حکومت اور اسلام اساس کو پیش کیا گیا ہے۔

گورنمنٹ کیطرف سے اس کا جواب خاطر خواہ ملے گا کیونکہ مسلم باشندون نے نظام حکومت کے خلاف کسی باغیانہ تحریک مین حصہ نہین لیا ہے۔

مسجد کی بے حرمتی کی تحقیقات

دہلی ۲۴۔ مارچ کوچہ رحمان کی مسجد کی بے حرمتی کے متعلق جو غیر سرکاری تحقیقاتی کیٹی معزز مسلمانون کی بنائی گئی تھی اس نے اپنا کام باقاعدہ طور پر شروع کر دیا ہے۔ تقریبًا پندرہ گواہون کی شہادت قلمبند ہو چکی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بعض لوگون نے پولیس کے رویہ کے متعلق بڑے سنسنی خیز بیانات دیے ہین۔

"فرقہ وارانہ سمجھوتہ کیلئے گورنمنٹ کا اعلان

دہلی ۲۶۔ مارچ۔ یہان عام طور پر افواہ ہے کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق چونکہ کوئی سمجھوتہ نہین ہو سکا۔ اس لیئے گورنمنٹ نے اپنے ذمہ۔ لیا تھا کہ وہ سمجھوتہ کرائے گی۔ اب اس سلسلہ مین یہ معلوم ہوا ہے کہ فرقہ وارانہ تصفیہ کے لیے گورنمنٹ مئی کے آخری ہفتہ مین اعلان کریگی

نئے گورنر بنگال تشریف لے آئے

بمبئی ۲۷ مارچ۔ سر جان اینڈرسن گورنر بنگال آج صبح جہاز اینور سے آ گئے گورنر بمبئی کے اے ڈی کانگ نے جہاز پر استقبال کیا ایکسیلنسی نے بیان دیا کہ گذشتہ تجربون کی بناء پر مجھ سے اگر ہندوستان کی کچھ خدمت ہو سکے تو میرے لیئے باعث مسرت ہوگا۔

مسز نائیڈو کی پنڈت مالویہ سے ملاقات

بنارس ۲۷۔ مارچ کل صبح مسز سروجنی نائیڈو بسنت مدن موہن مالویہ کو دیکھنے کی غرض سے یہان تشریف لائین۔ اسٹیشن پر ٹرین سے اترنے کے بعد آپ سیدھی مالویہ جی کی جائے رہائش پر تشریف لے گئین۔ اور تقریبًا دو گھنٹہ تک ان سے گفت و شنید کرتی رہین اس کے بعد دوسری بار پھر گفتگو کی اور تین گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی بعد سہ پہر آپ دہلی کے لیئے روانہ ہو گئین۔

خیال کیا جاتا ہے کہ مالوی جی بھی آج سہ پہر دہلی جانیوالے ہین۔

SUMMONS FOR SETTLEMENT OF ISSUES.

(order 5 Rules 1 and 5)

In The Court of The City munsif of Azamgarh.

Thakur Hardeo Singh Saheb Munsif.

Suit No. 430 of 1931

Raj Bans Singh Plaintiff.

Versus

Brij Bhukhan Singh and others Defendant.

To Brij Bhukhan Singh S/o Jairaj Singh himself and Guardian of Raj Bahadur Singh and Mahesh Singh Rajput Stores No. 23/1 Ejra Street Calcutta

Whereas Plaintiff has instituted a suit against you for Money Suit you are hereby summoned to appear in this Court, in person or by a pleader duly instructed and able to answer all material questions relating to the suit, or who shall be accompanied by some person able to answer all such questions, on the 20th day of April 1932 at 10 o'clock in the fore noon, to answer the claim, and you are directed to produce on that day all the documents upon which you intend to rely in support of your defence.

Take notice that in default of your appearance on the day before mentioned the suit will be heard and determined in your absence.

Given under my hand and the seal of the court, this 4th day of March 1932.

B. O.

(seal of the Court)

Maha bali Misra
munsarim.

عدالت کی میز پر کانگریسی جھنڈا

جبلپور ۲۷ مارچ۔ کل اس واقعہ سے سخت سنسنی پھیل گئی کہ ایک خاتون کانگریس کارکن ایک دیش سیوکا کی ہمراہی مین احاطہ عدالت مین جا کر ایک مجسٹریٹ کی عدالت مین گھس گئین اور اس کی کرسی پر جا کر بیٹھ گئی کیونکہ اس وقت کوئی شخص اس کو اس کی حرکات سے روکنے والا نہ تھا اس لیئے اس نے کانگریس کا جھنڈا میز پر رکھدیا مجسٹریٹ کو آتے دیکھکر دیش سیوکا نے پکارا کہ جلکیگار حاضر ہے مسٹر جگیکار خاموشی سے کمرے مین داخل ہوے اور کرسی چھوڑنے کو کہا۔ عورت نے کہا وہ کرسی اس وقت تک نہین چھوڑیگی جب تک اسے گرفتار نہ کیا جائیگا مجسٹریٹ نے کہا کہ وہ اسے گرفتار نہ کریگا۔ آخرکار زیادہ سمجھانے پر اس نے کرسی چھوڑ دی۔

کانگریس کا دفتر درخت کے نیچے

بمبئی ۲۷ مارچ دو بارسی خبر ملی ہے کہ وہان کانگریسی کارکن نے درخت کے نیچے کانگریس کا دفتر قائم کیا۔ بلیٹن چھاپا اور پکیٹنگ شروع کر دیا ان کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور اس پر بہت سے الزامات کے ماتحت مقدمہ چلایا جائیگا۔

آل انڈیا مسلم کانفرنس مین سر اقبال کا خطبۂ صدارت

لاہور-۲۱- مارچ آل انڈیا مسلم کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوے سر اقبال نے فرمایا کہ ہم اس جگہ اس سوال کا جواب پہونچنے کے لیے جمع ہوے ہیں کہ آیا اس تعاون کو بدستور جاری رکھا جاے جس سے اب تک برطانیہ کی مشکلات کو رفع کیا ہے کوئی اور صورت اختیار کرنے کی ضرورت ہے- مقرر نے مسلمانوں کو کانگرس میں شریک ہونے کا مشورہ نہین دیا کیونکہ اس نے حکومت اور اقلیتوں کے معاہدہ کو شکست دینے اور حکومت کو اس بات پر مجبور کرنے کے لیے کہ وہ اقلیتوں کے معاملات کا تصفیہ صرف کانگرس سے کرے تمام ہندوستان کی نمایندگی ایک غلط دعویٰ کرکے جنگ کا آغاز کردیا ہے-

کوئی ایسا سمجھوتہ مسلمانوں کے لیے قابلِ قبول نہیں ہوسکتا ہے جو مندرجۂ ذیل معاملات پر مبنی نہ ہو-

(۱) جداگانہ انتخاب (۲) اکثریت والے صوبوں میں مسلم اکثریت کے حقوق (۳) صوبۂ سرحد میں اسٹیٹس کا لقیں (۴) صوبجات کی مکمل خود مختاری (۵) پارلیمنٹ سے ہندوستانی صوبہ جات کو اختیارات کا انتقال (۶) وفاقی اجزا میں مساوات (۷) صوبۂ سندھ کی غیر مشروط علیحدگی (۸) مرکز میں ایک تہائی حقوق (۹) صرف وفاقی اور صوبجاتی اعتبار سے موضوعات کی تقسیم-

صوبہ سرحد کے مظالم پر احتجاج

صوبۂ سرحد مین جو مظالم ہو رہے ہیں مقرر نے ان کے خلاف احتجاج اور آرڈیننسوں کی واپسی کا مطالبہ کیا- نیز یہ مطالبہ بھی کیا کہ کشمیر میں ایک اسمبلی قائم کیجاے آپ نے مسلمانوں کو مشورہ دیا...... کہ سیاسی تنظیم کے ساتھ ساتھ ہر صوبہ میں امن تنظیم کی ایک شاخ ہونا چاہیے- پچاس لاکھ روپے کا فنڈ قائم ہونا چاہیے- نوجوانوں کی لیگ کے ساتھ ہندوستان کے تمام شہروں میں رضاکاروں کی کوریں قائم ہونا چاہیے- عورتوں کے تمدنی اور تعلیمی مدارس قائم ہونے چاہییں اور مذہبی علما کی ایک ایسی مجلس قائم کی جائے جو جدید حالات کی روشنی میں اسلامی قوانین کی حفاظت، توسیع و تشریح کرے اس مجلس کو آئینی منظوری حاصل ہونی چاہیے تاکہ اگر مسلمانوں کے ذاتی قوانین کے متعلق مجالس مقننہ میں کوئی بل پیش ہو تو وہ اس مجلس کے مشورہ کے بغیر پاس نہ ہوسکے-

مسلم نمائندوں کا خلفِ عہد

میرے لیے وہ اعلان اب تک ایک راز ہے جو ۲۶ نومبر کو فیڈرل تعمیری کمیٹی میں ہمارے نمایندوں کیطرف سے کیا گیا- اور جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ لوگ بیک وقت مرکزی اور صوبجاتی ذمہ داری کے نفاذ کو تسلیم کرتے ہین- مین نہین جانتا کہ ان کا یہ طرز عمل آیا سمجھوتہ اور ملکی ترقی کی خواہش پر مبنی تھا یا ایسے مخالفانہ اثرات پر جو ان کے دماغ پر عمل کر رہے تھے ۱۵ نومبر کو یعنی اُس دن جب کہ میں ڈیلیگیشن سے جدا ہوگیا تھا مسلم ڈیلیگیٹون نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ فیڈرل تعمیری کمیٹی کی کارروائیوں میں شریک نہیں ہون گے- پھر یہ لوگ اپنے فیصلہ کے خلاف کیوں شریک ہوے؟ کیا فیڈرل تعمیری کمیٹی میں ہمارے نمایندوں کو ۲۶- نومبر کے اعلان کرنے کا اختیار دیا گیا تھا؟ میں ان سوالات کا جواب نہین دے سکتا- مین صرف اتنا کہہ سکتا ہون کہ مسلم قوم اس اعلان ایک بہت بڑی غلطی سمجھتی ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ کانفرنس اس اہم معاملہ پر اپنی راے کا پرزور اظہار کرے گی-

اگر مرکزی ذمہ داری کا قیام آل انڈیا فیڈریشن کے قیام پر منحصر ہے اور اس کے لیے ایک طویل مدت کی ضرورت ہے تو حکومت کو چاہیے کہ برطانی ہند کے صوبون مین ذمہ وار حکومت فوراً نافذ کردے تاکہ اس بنیاد پر لوگ پورے تجربات حاصل کرکے فیڈرل عمارت مرکزی ذمہ داری کا بار برداشت کرنے کے لائق ہو جائیں-

برطانیہ کی راست بازی کی حقیقت

آگے چل کے مقرر نے کہا کہ برطانوی حکومت کے موجودہ رویہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہندوستان میں توازن قائم رکھنے والی غیر جانبداری سے کام لینے کا ارادہ نہیں رکھتی اور اسی سبب سے ہندوستانی فرقے جو زیادہ تر ہندو اور مسلم پر منقسم ہیں ایک قسم کی خانہ جنگی کیطرف رجوع ہیں- ہم نے اکثریت رکھنے والی جماعت سے کوشش کی لیکن اس نے اِن تحفظات کو تسلیم نہیں کیا جن کے چھوڑ دینے سے ہماری قومیت نیست و نابود ہو جائیگی- دوسری صورت یہ تھی کہ ہم برطانویوں سے انصاف کی امید رکھیں جو اس ملک کو مسلمانوں سے لینے کے دن سے یہی دعویٰ کر رہے ہین کہ ہمارا کام ہندوستان میں غیر جانبدارانہ توازن قائم رکھنا ہے- ہم دیکھتے ہیں کہ قدیم برطانوی ہمت اور راستبازی ایک دم تلون پذیر پالیسی سے اسطرح بدل گئی ہے کہ لوگوں کے دلمیں اعتماد قائم نہیں ہوسکتا- اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں وہ صرف اپنی حیثیت کو مستحکم بنانا چاہتے ہیں- اس لیے مسلمانون کو اپنے مفاد کا فیصلہ کرنا ہے اور یہ وہ مسئلہ ہے جو کانفرنس کے کھُلے اجلاس میں طے پانا چاہیے ہندوستانی مسلمانوں کی تاریخ میں سب سے زیادہ نازک وقت آگیا ہے- اب آپ اپنا فرض ادا کریں یا اپنے وجود کو مٹا دیں-

آل انڈیا مسلم کانفرنس کے رزولیوشن

لاہور ۲۲ مارچ- آل انڈیا مسلم کانفرنس کے کھُلے اجلاس میں مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کیے گئے جس میں حکومت سے مندرجۂ ذیل مطالبات منظور کرانے پر اصرار کیا گیا-

(۱) آل انڈیا ملازمتوں اور آئینی حکمرانی میں مسلمانون کو ۳۳ فیصدی اور ایک تہائی فیصدی نمایندگی حاصل ہونا چاہیے-

(۲) ریاستوں مین تمام ملازمتوں مین اور تمام صوبجات کی قانونی انجمنوں میں مسلمانوں کی نمایندگی کا تناسب صوبجاتی کونسلوں میں نمایندگی کے تناسب سے کم نہ ہونا چاہیے-

(۳) ریلوے کے اعلیٰ اور ادنیٰ گریڈ کی ملازمتوں میں مسلمانوں کو کلاز الف کے مطابق نمایندگی حاصل ہونا چاہیے-

(۴) فوج کی کمیشن اور غیر کمیشن والی ملازمتوں میں مسلمانوں کو ۵۰ فیصدی سے کم نمایندگی نہیں ملنی چاہیے- دوسرے رزولیوشن میں اصرار کیا گیا کہ ہرٹوگ کمیٹی کے سفارشات منظور کیجائیں اور مدرسوں میں مسلمان بچوں کے لیے مذہبی تعلیم جاری کیجائے-

تیسرا رزولیوشن جو کہ آخری رزولیوشن تھا جب پیش ہوا تو حکومت برطانیہ کے خلاف اور احرار پارٹی کی حمایت مین نعرے لگاے گئے- لہذا کچھ دیر کانفرنس کی کارروائی بند رہی- بعد ازان محمد حسین نے ایک طویل رزولیوشن پیش کیا جس میں بیان کیا گیا کہ اگر گورنمنٹ ماہ جون کے اختتام تک مسلمانون کے مطالبات منظور کرنے کا اعلان نہ کرے اور وہ مسلمانون کے لیے قابلِ قبول نہ ہو تو گول میز کمیٹیوں کے بائیکاٹ کے لیے موثر تدابیر اختیار کرنے کے واسطے ۳ جولائی کی کانفرنس کی ایگزیکٹو بورڈ کا اجلاس طلب کیا جائے-

علاوہ برین اس رزولیوشن میں یہ بھی مذکور تھا کہ مسلمانون کی سیاسی انجمنوں میں اتحاد قائم کرنے کے لیے مسلم کانفرنس کی مزید شاخیں قائم کیجائین اور فنڈ جمع کیے جائیں اور ورکنگ کمیٹی کو اختیار دیا جائے کہ اگزیکٹو بورڈ کے غور کرنے کے واسطے وہ براہ راست کارروائی کرنے کے لیے پروگرام مرتب کرے- اس رزولیوشن پر بحث کل بھی جاری رہے گی-

ایسوسی- ایٹڈ پریس کی اطلاع مظہر ہے کہ جیسے ہی ڈاکٹر ضیاءالدین اپنی تجویز پیش کرنے کھڑے ہوے جلسہ گاہ میں شور مچگیا- اور حکومت برطانیہ کے خلاف اور "احرار زندہ باد" کے نعرے مجمع لگانے لگا- مسٹر عبدالمجید سندھی نے احراریوں کی تعریف کرکے مجمع کو خاموش کیا اور کہا کہ اس کانفرنس کو اِن کے ساتھ ہمدردی ہے- اس کے بعد مسٹر محمد حسین بیرسٹر الہ آباد نے حسبِ ذیل ترامیم پیش کین کہ حکومت برطانیہ بہت جلد فرقہ وارانہ مسائل کے فیصلہ کا اعلان کرنے والی ہے گذشتہ دو کانفرنسون کے نتائج سے مسلمان کسی طرح پر بھی مطمئن نہیں ہین اور یکم جنوری ۱۹۲۹ء کو مسلمانوں نے جو مطالبات پیش کیے تھے ان کا اب تک حسبِ دلخواہ نتیجہ برآمد نہین ہوا-

ان وجوہات کے ہوتے ہوئے جب تک کہ ان مطالبات کے منظور کرنے کا یقین دلایا نہ جائے مسلمانون کے لیے ناممکن ہے کہ وہ گول میز کانفرنس یا اسکی ماتحت کمیٹیوں سے برابر اشتراک کرتے رہین- حکومت کا فرض ہے کہ وہ جلد از جلد اعلان کردے تاکہ مسلمانون کو علم ہو جاے کہ نئے دستور میں اِنکی کیا پوزیشن ہوگی اگر آخر جون تک فیصلہ نہ کیا گیا تو ۳ جولائی کو ایک اسپشل اجلاس منعقد ہوگا جس میں مقاطعہ کی تدابیر پر غور ہوگا- کوئی دستور مسلمانون کے لیے قابلِ قبول نہ ہوگا جس مین کہ مسلمانون کے مطالبات پورے طور پر منظور نہ کیے جائیں اس وقفہ میں قوم کو منظم ہو جانا چاہیے تاکہ ضرورت کے وقت کام کرسکے- (۱) ملک میں ہر جگہ شاخیں قائم کی جائین (۲) اقتصادی و سیاسی اغراض کے لیے مسلم جماعتون میں اتحاد پیدا کیا جائے (۳) رضاکارون کی بھرتی اس عہد سے شروع کی جاے کہ مطالبات حاصل کرنے کے لیے ہر قربانی کرنی پڑیگی (۴) فنڈ جمع کیا جائے-

مسٹر سندھی نے تائید کرتے ہوے کہا کہ مسلمانون کو اب ایسی جنگ کے لیے تیار ہو جانا چاہیے جس میں نہ صرف برادران وطن بلکہ حکومت بھی اِن کے مطالبات منظور کرنے کے لیے مجبور ہو جائے- بعض لوگون کا خیال ہے کہ احراری جن کی گذشتہ قربانیاں ظاہر ہین وہ بھی کانگریس سے عاجز آچکے ہین- مسلمانون کو اپنے پیروں پر کھڑا ہو جانا چاہیے- وہ کانگریس کو تسلیم نہین کرتے کیونکہ اس نے مسلمانون کے جائز مطالبات کو قبول کرنے سے انکار کردیا- آخر کار سید محمد حسین کی ترمیم منظور کرلی گئی- مسٹر اقبال صدر کانفرنس نے اعلان کیا کہ ایک ممبر نے ان کے پاس ایک تحریر بھیجی ہے کہ اگر حکومت نے مسلم مطالبات کو منظور نہ کیا تو کیا کانفرنس ترک موالات کرے گی اسکا جواب یہ ہے کہ بیشک کرے گی- جس پر احراریوں نے اللہ اکبر کے نعرے لگانا شروع کردیئے-

شاہی تاج کی مرمت

آج کل مسلح پولیس اُس کارخانہ کی دن رات حفاظت کر رہی ہے- جس میں کہ ملک معظم کا شاہی تاج مرمت کے لیے آیا ہوا ہے ہر شخص جو کہ اسی کارخانے کے اندر جاتا ہے- یا اُس سے باہر آتا ہے- بڑی احتیاط کیساتھ اُسکی جامہ تلاشی ہوتی ہے کیونکہ دنیا کی ایک عظیم الشان اور بیش بہا امانت اندر پڑی ہے- یہ تاج ملک معظم پارلیمنٹ کے افتتاح پر پہنکر تشریف لاتے ہیں- گذشتہ موقع پر جب ملک معظم نے فرمایا کہ تاج آپ کے سر پر پوری طرح سے نہیں بیٹھتا تو ٹاور آف لندن سے تاج کو کارخانہ مذکور میں مرمت کی غرض سے منتقل کیا گیا- بڑے مشاق اور آزمودہ کار جوہریوں کا خیال ہے کہ شاہی تاج اتنا قیمتی ہے کہ اسکی قیمت کا اندازہ لگانا ممکن نہیں- اسمین بعض ہیرے نہایت قدیم اور پرانے ہین- اگرچہ ملکہ وکٹوریہ کے زمانے میں وہ تاج میں لگاے گئے تھے- ایک ہیرا بلیک پرنس کے وقت کا ہے

بحکم جناب مولوی سید نصیر الدین صاحب علوی علیگ ایم اے ایل ایل بی جج خفیفہ بہادر باندہ -

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۲۰۷ - سنہ ۱۹۳۱ء ابتدائی

بعدالت خفیفہ منصفی باندا مقام باندا

سیٹھ موہن لال مدعی

بنام شہاب خان مدعا علیہ

بنام شہاب خان ولد امام خان قوم مسلمان چابک سوار ساکن موضع جسپورہ پرگنہ سلالی ضلع باندا مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ۵ کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۸ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے - پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا -

یہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا -

بحکم منصرم عدالت مہر عدالت

بحکم جناب منصف صاحب بہادر لبوان مقام سیتاپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۱۴۴ سنہ ۱۹۳۱ء

بعدالت منصف صاحب بہادر لبوان مقام سیتاپور

محمد خلیل الرحمن مدعی

بنام علی حسین وغیرہ - مدعا علیہ

بنام گنیش پرشاد نابالغ بولایت مساۃ موہن دیوی بیوہ شیام لعل لبوان والے قوم کھتری بدکان لالہ سول چند ٹنڈن محلہ نالہ شہر کانپور ولی گنیش نابالغ -

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایکنالش بابت استقرار حق کے دائر کی ہے لہذا تمکو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۸ اپریل سنہ ۱۹۳۲ بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ اور کوئی شخص ہو۔ جو جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اپنے جواب دعوی کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر تم استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز ان کو پیش کرو -

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا

آج بتاریخ ۱۰ ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا -

بحکم منصرم عدالت مہر عدالت

وقت حاضری بدفتر بعدالت منصف صاحب بہادر لبوان ۱۰ بجے سے ۴ - بجے تک -

---

م منظہر الدین ایڈیٹر الامان منتخب ہوئے ہیں -

دہشت انگیز اشتہارات ۲۵ مارچ کو شہر میں مختلف تجارتی مرکزوں پر سائیکلو اسٹائل مشین پر چھپے ہوئے اشتہارات چسپاں پائے گئے - جس میں کانسٹی ٹیوشنل جماعت اور امن سبھا کی کارروائیوں کی مذمت کی گئی اور غیر کانگریسی جماعتوں اور ولایتی کپڑے کے تاجروں کو دہمکایا گیا تھا -

ایسٹر منڈے - ۲۸ مارچ کو کرائسٹ چرچ کالج گراونڈ میں دیسی عیسائیوں نے ایسٹر منڈے منایا -

کوٹ پتلون - ۲۶ مارچ ۵ بجے شام کو رام دولارے کوٹ پتلون پہنے ہوئے نکلے اور آپکے کپڑوں پر لارڈ لوتھین اور بدیشی کپڑے کے بائیکاٹ کے متعلق لکھا تھا نیا گنج میں پولیس نے ان کو گرفتار کرلیا -

ایک لاوارث موٹر - ۲۵ مارچ کو ایک قیمتی اور نئی موٹر مال روڈ پر کھڑی ہوئی ملی مگر اس کے مالک اور موٹر ڈرائیور کا پتہ نہیں اب پولیس نے تحقیقات سے معلوم کیا ہے کہ یہ موٹر لکھنؤ کے ایک کارخانہ کی ہے اور دو پورشین اسکو کرایہ پر لائے تھے -

احراری رضاکار - محمد ابراہیم نو مسلم جرمنی جو کانپور کے جتھے کے ہمراہ کشمیر گئے تھے اپنی میعاد سزا پوری کرکے ۲۵ مارچ کو کانپور واپس آگئے -

تلاشی - ۲۴ مارچ کو پولیس نے رائے پورہ کے ایک مکان کی تلاشی لی تلاشی میں تقریباً ۲ ہزار کانگریسی ہیں اور ایک ٹائپ کا پریس برآمد ہوا -

دھماکہ - ۲۵ مارچ کو نئی سڑک لوہائی قریب ۴ بجے ایک زبردست دھماکہ ہوا پولیس کی تحقیقات سے یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ دھماکہ ایک پٹاخہ چھوڑانے کی وجہ سے ہوا تھا -

ناجائز شراب - ۲۲ مارچ کو چھاؤنی کی پولیس نے ایک مکان پر چھاپہ مار کر ناجائز کشیدشدہ شراب زیادہ تعداد میں گرفتار کی اور کئی آدمیوں کو گرفتار کیا -

پنڈت مدن موہن مالویہ - پنڈت مدن موہن مالویہ ۲۸ مارچ کو دہلی جاتے ہوئے کانپور اسٹیشن سے گذرے کچھ لوگوں نے آپ سے ملاقات کی کہا جاتا ہے کہ پنڈت جی نے کہ چونکہ حکومت کانگریس کے اجلاس کو غیر قانونی نہیں قرار دے رہی ہے اسلئے کانگریس کمیٹی کے اجلاس کے انعقاد پر غور کیا جارہا ہے -

بقیہ آئینہ کانپور

ہندو مسلم جلسہ - ۲۸ مارچ کو ۶ بجے پریڈ گراؤنڈ پر زیر صدارت ڈاکٹر منظور حسن صاحب ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں ہندو مسلمانوں نے یکساں شرکت کی اور متعدد ہندو مسلمانوں نے اتفاق اتحاد کے فوائد پر تقریریں کرتے ہوئے اہل شہر کو یہ نصیحت کی کہ وہ گذشتہ واقعات کو بھول کر اتحاد و اتفاق سے رہیں - اور یہ تجویز بھی پاس ہوئی کہ آئندہ ایک جلسہ کرکے محلہ وار کمیٹیاں بنادی جائیں تاکہ اتحاد و اتفاق کا جذبہ پیدا کیا جاسکے -

پنڈت دیو نرائن پانڈے کی نیک کوششوں کا یہ جلسہ مرہون منت ہے ہم کو امید ہے کہ پنڈت جی اپنی نیک کوشش میں انشاءاللہ ضرور کامیاب ہوں گے -

پولیس کا اضافہ - کانپور میں دیگر بڑے شہروں کے مقابلہ میں پولیس کم تھی اس سلئے اب حکومت نے یہ طے کیا ہے کہ کانپور میں ۲ - تھانے اور ۱۵ چوکیوں کا اضافہ کیا جاوے کوتوالی کلکٹر گنج سے منتقل ہو کر گلس بازار کی جو کی میں آجاویگی اور ڈسٹرکٹ بورڈ کا دفتر بھی کوتوالی میں شامل کرلیا جاوے گا -

کلکٹر گنج کے تھانے کے انچارج سردار مان سنگھ اور سیسامئو کے تھانے کے انچارج سردار سنت سنگھ ہوں گے -

چوکیاں حسب ذیل مقامات پر قائم ہوں گی (۱) شتر خانہ - (۲) تھنیہ (۳) نوگھڑہ (۴) ہرنیس محال (۵) فلی بازار (۶) فیتھفل گنج (۷) ریل بازار - (۸) سول لائن (۹) جوہی (۱۰) درشن پوروہ (۱۱) گنگا پل - (۱۲) نیا چوک (۱۳) چمنی گنج (۱۴) بذریہ کرنیل گنج (۱۵) بیگم گنج

مولانا حسرت موہانی - مولانا حسرت موہانی ۲۶ مارچ کو ایس - ایس - رحمانی جہاز سے ادائیگی حج کے لئے تشریف لے گئے -

فساد کانپور کی یاد - خان بہادر حافظ ہدایت حسین کے سوال کے جواب میں - مسٹر جے ایم کلے - چیف سکریٹری نے کونسل میں بیان دیا کہ حباشنک گورنمنٹ کو علم ہے گذشتہ فساد کانپور میں ہندو ۱۵۵ - مسلمان ۱۱۹ اور ۲۰ ایسے شخص کہ جن کے متعلق یہ نہ معلوم ہوسکا کہ وہ ہندو تھے یا مسلمان مارے گئے - اور نہ عورت و بچوں کی تعداد معلوم ہوسکی دیہات میں ۴۱ آدمی مارے گئے جن میں مرد ۱۲ عورتیں ۱۱ اور بچے ۱۸ تھے - جو سب کے سب مسلمان تھے -

پنڈت رگھبر دیال بھٹ - پنڈت رگھبر دیال بھٹ وید سکریٹری ہندو مہاسبھا و منیوسپل کمشنر نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اس حکم کی خلاف ورزی کی کہ وہ شہر سے ۱۰ میل باہر چلے جاویں اس سلئے انکو ۲۸ مارچ کو گرفتار کرلیا گیا -

جدید جمیعۃ العلما - مولانا عبدالکافی مرحوم کی وجہ سے جدید جمیعۃ العلما ہند کانپور کے سکریٹری کی جو جگہ خالی ہوئی تھی اس کے لئے مولانا م

اپنے روپیہ کو اپنے ہی ملک میں صرف کیجئے اور ہندوستان کے بنے ہوئے اونی کپڑے خریدیئے ایسا کرنے سے آپکے ہموطن بھائیوں کو روزگار حاصل ہوگا -

یہ کپڑے دہاریوال میں بنائے جلتے ہیں

اون کی کتائی سے لیکر کپڑوں کی بنائی رنگائی اور ان کی مکمل تیاری کا کام ہندوستانی ہی کرتے ہیں -

مقامی ایجنٹ

امپریل ایجنسی - جرنیل گنج - کانپور

فہرست اور نمونے میل آرڈر ڈپارٹمنٹ نمبر ۲۱ سے مفت طلب کیجئے -

دہاریوال دی نیو ایجرٹن اولن ملس پنجاب

علاقہ برار کیمتعلق حضور نظام کا مطالبہ

دہلی ۲۴ - مارچ - معلوم ہوا ہے کہ ہزاکزالٹڈ ہاہنس حضور نظام نے اپنے وزرا کے مشورہ کے مطابق مطالبہ والیسی برار پر نظر ثانی کی ہے اب حضور نظام والیسی کے مصر نہین ہین کیونکہ وزرار کی ہدایت کے مطابق دونون رقبہ جات کے الحاق سے انتظام مین مشکلات پیدا ہو جاوینگے۔ اور حکومت ہند سے پچیس کرور روپیہ ٹھیکہ کے معاوضہ مین واپس لے لیا جائے۔

اب ہزاکزالٹڈ ہائی نس نے پولٹیکل دیپارٹمنٹ کو مطلع کیا ہے کہ اگر وہ برار مین بجانب نظام گورنر کے حق انتخاب کو تسلیم کرے جو آل انڈیا فیڈریشن مین ایک علیحدہ صوبہ بنا دیا جائیگا۔ اور زر معاوضہ ۲۵ کرور سے بڑہا کر ۳۰ کرور تک کر دیا جائے تو وہ مطمئن ہو جائین گے۔ اب جبکہ حق انتخاب گورنر پر حکومت غور کر رہی ہے اب اضافہ کا سوال اور پیدا ہو گیا۔ اور دیکھنا یہ ہے کہ علیحدہ صوبہ ہو کر کیا برار تمام اخراجات برداشت کر سکتا ہے یا نہین۔

خلافت کانفرنس کا اجلاس

بمبئی ۲۳ - مارچ - معلوم ہوا ہے کہ امسال خلافت کانفرنس کا سالانہ اجلاس اجمیر مین مئی کے مہینہ مین ہونا طے پایا ہے۔ خیال ہے کہ اجمیر ایک ایسی جگہ ہے جہان امن وسکون کیساتھ اجلاس ہو سکیگا۔ اور کانفرنس مین کوئی گڑبڑ نہ ہو گی۔ علاوہ برین اسی خیال سے مئی کا مہینہ رکھا گیا ہے کہ اس وقت بہت سے سیاسی امور کا تصفیہ ہو چکیگا۔ کانفرنس کو اپنے فیصلون کو پیش کرنے مین آسانی ہو گی۔ ابھی تک صدر کے نام زیر غور مین۔ کہ جمیعتہ منعقدہ کے مسلم اراکین مین سے کسی کے نام قرعہ پڑے گا۔

مجلس احرار کی رہنمائی جمیعت العلما کریگی

دہلی ۲۲ مارچ مولانا شمس الحق ڈکٹیٹر مجلس احرار نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ آیندہ مجلس احرار کی رہنمائی جمیعت العلما ہند کرے گی اور مجلس احرار اس کے پروگرام کی تابع رہی گی۔

ہڑتال کیوجہ سے سودیشی بازار علیحدہ ہو گیا

بمبئی ۲۲ مارچ - یہان مولجی جیٹھا مارکٹ بالکل ولایتی کپڑے کی بازار تھی لیکن کچھ زمانہ سے ملو کان سودیشی کپڑا بھی فروخت ہونا شروع ہو گیا تھا۔ بدیشی کپڑے کی ہڑتال کی وجہ سے دیسی کپڑا بھی مقفل ہو گیا۔ اب ہندوستان کپڑے کے تاجرون نے اپنی نئی بازار کھولنا طے کیا ہے یہ نئی بازار مولجی جیٹھا اور منگلداس بازار کے درمیان ہو گی۔ آج شاید نئی بازار کا افتتاح ہو گا۔

★ لال املی کے خالص اونی کپڑوں
کی اصلیت
LALIMLI PURE WOOL
نمبر ۲
ہندوستانی کاریگر
لال املی کے خالص اونی
کپڑے صرف ہوشیار ہندوستانی کاریگر ہی تیار کرتے ہیں۔ ان کی کاریگری ہندوستانی صنعت کیلئے باعث فخر ہے
یہ لال املی کے کپڑوں کے سودیشی ہونے کا ایک اور ثبوت ہے ✤
★ آپ خود کسی بُدھ وار کو کارخانے کا ملاحظہ فرما کر ہمارے مذکورہ بالا بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں
دی کانپور اُولن ملز کانپور
جو عرصہ پچاس سال سے زائد کانپور میں اصلی اُونی مال بناتے ہیں

آپکے چہرہ کی بے رونقی پاوڈر سے دُور نہو گی

چہرہ پر کتنا ہی پاوڈر لگایا جاوے لیکن رونق نہیں آسکتی چہرہ پُر رونق اور خوبصورت کرنے کیلئے صاف خون وصاف منی کی ضرورت ہے۔ اس لئے آتنک نگرہ گولیاں کا استعمال کریں۔ یہ گولیاں قبض۔ بدہضمی۔ خون اور منی کی خرابی وکمی۔ جریان۔ احتلام رقت منی وغیرہ کو دُور کر کے جسم کو خون ومنی سے پُر کر کے لطف زندگی عطا کرتی ہیں چہرہ پُر رونق اور بشاش ہو جائیگا جو ہزار درجن پاوڈر سے بھی ممکن نہیں قیمت فی ڈبیہ صرف ایک روپیہ ۵ ڈبہ کی چار روپیہ علاوہ محصول

بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا ہونیوالی بیرونی نقائص کو صرف دو ہفتہ میں نابود کر کے پوری مردمی حاصل کرنے کیلئے ایک شیشی طلاء واجی کرن کا استعمال کریں۔ قیمت فی شیشی صرف پانچ روپیہ صہ

مزید آگاہی کے لئے ۱۹ صفحات کی کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرماویں۔

ویدشاستری، جام نگر، کاٹھیاوار

لوکل ایجنٹ:۔ مسرس عبدالکریم اینڈ سنس، مسٹن روڈ۔ کانپور

مرض دمہ سوالنس اور کھانسی کے لئے
سوالنس کا ساری اولیہ
دمہ کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ درد سینہ۔ بلغم کا گرنا۔ سردی۔ درد کمر وغیرہ تمام امراض اس اولیہ کے استعمال سے نابود ہو کر بدن تندرست وتوانا ہو جاتا ہے قیمت ۲ تولہ کی ڈبیہ ایک کی ۱ؔ
گرہ امرت چورن
یہ دوا عورتوں کے لئے امرت سمان ہے۔ حیض کی کمی بیشی بے قاعدگی دور کر کے حیض باقاعدہ لاتا ہے۔ پیٹھ کا درد ہاتھ پیر کی اینٹھن اور رحم کی جملہ شکایتیں دور کر کے ان کو تندرست بناتا ہے قیمت تولہ دس کے ڈبیہ ایک کی روپیہ دو ۲ؔ
راج وید نارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)
بمبئی برانچ - ۳۹۳ کالبادیبی روڈ لکھنؤ ایجنٹ۔ نگم میڈیکل ہال نادان محل فتح گنج
کانپور ایجنٹ۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چوراستہ۔ الہ آباد۔ ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک
دہلی ایجنٹ۔ جمناداس اینڈ کو چاندنی چوک آگرہ ایجنٹ۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

ڈابر
منعقدہ اسٹار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ
ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لیمیٹڈ
بانی ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن
سنہ ۱۸۸۴ء کلکتہ

پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے بے مثل موجد
(سفر وحضر میں کام آنے والا)

REGD ڈابر دواؤں کے نمونہ کا بکس

(اس میں مندرجہ ذیل بارہ قسم کی دوائیں ہیں۔)

نمبر ۱ "کافو" اصل عرق کافور ہیضہ کی خاص دوا نمبر ۲ "پودین ہرا" عرق پودینہ نمبر ۳ "جلابن" جلاب کی گولی۔ نمبر ۴ "دب دمہ" دمہ کی دوا نمبر ۵ "لال شربت" بچے لڑکے اور زچہ سوتی کی ٹانک نمبر ۶ "کولاریا" کولا ٹانک۔ نمبر ۷ "لیتھینا" مقوی باہ کی گولی۔ نمبر ۸ "سرباٹنا" دردسر کی ٹکیہ۔ نمبر ۹ "زنگ زنگ" مرہم داد۔ نمبر ۱۰ "ہیلک" کٹے جلے وغیرہ پھنوں کا مرہم نمبر ۱۱ "دردانت" دانت درد کی دوا نمبر ۱۲ "درکان" کان درد کی دوا قیمت فی بکس دو روپیہ عام محصول ۱۰ دس آنہ

REGD. کولاریا

کولا ٹانک

یہ دل ودماغ اور کلیجہ کو طاقت پہونچانے میں بے مثل ہے۔ اسکے استعمال سے دل کی دھڑکن، کلیجہ کی کمزوری۔ تھوڑی محنت سے سانس کا پھولنا دور ہو جاتا ہے اور سخت محنت کرنے پر بھی تکان نہیں ہوتی ساتھ شراب افیون وغیرہ کی بد عادت ترک ہو جاتی ہے اس سے گلے کی آواز سُریلی ہوتی ہے۔ گویا ہر علم طالب علم اور گلے مداوں کو ہر وقت اپنے پاس رکھنا چاہیئے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ دو آنہ قیمت نمونہ ۸ محصول سات آنہ، نمونہ صرف ایجنٹ سے مل سکتا ہے۔

نوٹ ہماری دوائیں ہر جگہ دوا فروشوں اور دوکانداروں سے دستیاب ہو سکتی ہیں محصول بہت بڑھ گیا ہے اس لئے اس سے بچنے کے لئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خرید لیجئے۔

(صیغہ نمبر ۷۵) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نعیم صاحبان

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا۔ پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD. No. A. 1424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن — سیمبی

ہفتہ وار صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۵	کان پور چہارشنبہ ۶ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء مطابق ۲۹ ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۰ھ	نمبر ۱۴

اَدبیات

عذرِ شکستِ توبہ

(از حضرتِ جگر مرادآبادی)

اُن مست انکھڑیوں کی قسم کھاکے پی گیا — جب لہر آگئی کوئی، لہراکے پی گیا

ساقی کی ہر نگاہ پہ بل کھاکے پی گیا — لہروں سے کھیلتا ہوا لہراکے پی گیا

بے کیفیوں کے کیف سے گھبراکے پی گیا — توبہ کو توڑ تاڑ کے تھراکے پی گیا

اک شاہدِ خیال کو لپٹاکے پی گیا — باہوں میں باہیں ڈال کے اٹھلاکے پی گیا

میں مست توبہ کرتے ہی پچھتاکے پی گیا — ساغر اُچھال اُچھال کے لہراکے پی گیا

اے رحمتِ تمام مری ہر خطا معاف — میں انتہائے شوق میں گھبراکے پی گیا

سرمستیِ ازل مجھے جب یاد آگئی — دنیائے اعتبار کو ٹھکراکے پی گیا

زاہد یہ میری شوخیِ رندانہ دیکھنا — رحمت کو باتوں باتوں میں بہلاکے پی گیا

آزردگیِ خاطرِ ساقی کو دیکھکر — مجھ کو یہ شرم آئی کہ شرماکے پی گیا

پیتا بغیر اذن یہ کب تھی مری مجال — در پردہ چشمِ یار کی شہ پاکے پی گیا

اس میں مرا قصور نہ ساقی کی کچھ خطا — میں حُسنِ اتفاق سے گھبراکے پی گیا

میں اور شکستِ توبہ بس اب اور کیا کہوں — کیا جانے کس خیال میں گھبراکے پی گیا

اس جانِ میکدہ کی قسم بارہا جگر

کل عالمِ بسیط پہ میں چھاکے پی گیا

ستر کروڑ پونڈ سونا ہندوستان سے باہر

دار العوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سر سیموئل ہور سکریٹری آف انڈیا نے بتایا کہ .... ۵ (پچاس کروڑ) اور ستر کروڑ پونڈ کے درمیان ہندوستان کا سونا باہر بھیجا گیا ہے. لیکن ابھی تک صحیح اعداد وشمار دستیاب نہیں ہوئے.

گزشتہ تیس سال میں ہندوستان کے اندر ۵۲ کروڑ پچاس لاکھ پونڈ کے سونے کی درآمد ہوئی ہے.

انگریزی اخبارات کے تراجم

ناجائز بچوں کے حقوق کا تصفیہ

جاپان کی سپریم کورٹ نے حال ہی میں ایک ناجائز (ولد الحرام) لڑکے کے حقوق کے متعلق ایک منصفانہ فیصلہ صادر کیا ہے جو امید ہے کہ آیندہ کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا" ہونگوکو شہر کے ایک لڑکے کو (جسکی عمر سات سال کی ہے) اس کے باپ نے ان تمام حقوق سے محروم کردیا تھا جو ایک جائز وارث کے لئے قانونی اور شرعی عدالتوں میں تسلیم کئے گئے ہیں. باپ کا عذر یہ تھا کہ یہ لڑکا میرا صلبی لڑکا نہیں ہے بلکہ ناجائز طور پر پیدا ہوا ہے. جاپان کی سپریم کورٹ کے چیف جسٹس ڈاکٹر "ہوزومی" نے مدعی کے دعوی کو خارج کرتے ہوئے فیصلہ دیا کہ حقوق کے معاملہ میں جائز اور ناجائز کا سوال ختم کر دیا جائے کیونکہ وہ بچہ جس کو ناجائز قرار دیا جاتا ہے آخر کہاں جاکر سر چھپائے. اور کس کو اپنا مربی وسرپرست سمجھے. اس کی ماں کی بدبختی کا بچہ کس طرح ذمہ دار ہوسکتا ہے.

چیف جسٹس نے مزید کہا کہ پیدائش کے اعداد وشمار کے مطابق سنہ ۱۹۳۰ء میں جو بچے رجسٹر میں درج کئے گئے ہیں انکی تعداد ۲۰۷۷۰۶۶ ہے جس میں سے ۱۹۳۰۹۷۸ بچے جائز اور ۱۳۰۰۴۸ بچے ناجائز تھے یعنی ۷ فیصدی بچے ناجائز پیدا ہوئے جب یہ واقعہ ہے کہ ایسے بچوں کی ایک معقول تعداد ہر سال پیدا ہوتی ہے تو بہتر بتایا جائے کہ انکی حفاظت کی اور کیا سبیل ہے. سنہ ۱۹۱۸ء تک وہ تمام بچے جو منکوحہ عورتوں سے ناجائز طریق پر پیدا ہوتے تھے. قانونی طور پر جائز تسلیم کئے جاتے تھے

اشتہارات کیلئے ۲۵ کروڑ روپے

کلٹ کمپنی کے بنائے ہوئے استرے اپنی مضبوطی اور پائیداری کے اعتبار سے دنیا میں بہت مشہور ہوگئے ہیں. اور روز بروز انکی مانگ بڑھتی جاتی ہے. اس کمپنی نے ۲۰ سال کے عرصہ میں گیارہ کروڑ اور پچاس لاکھ استرے بنائے. اس کمپنی کے زیر اہتمام چاقو بھی بنائے جاتے ہیں جنکی تعداد ۲۰ سال میں ۸ ارب تک پہنچ گئی ہے. اب اس کمپنی کے کارکنوں نے یہ تجویز کیا ہے کہ اپنے کارخانے کے بنائے ہوئے استرے اور چاقوؤں کو مشتہر کرنے کے لئے بصیغہ اشتہارات ۲۵ کروڑ روپیہ خرچ کیا جائے. یعنی ۲۵ کروڑ روپیہ استرے اور چاقوؤں کے اشتہارات پر خرچ کیا جائے گا. کمپنی نے استروں اور چاقوؤں کا ایک نیا ڈیزائن تیار کیا ہے جس کو مشتہر کرنے کے لئے یہ خطیر رقم خرچ کی جائے گی.

دنیا کا سب سے بڑا گھنٹہ

اویونو اسٹیشن (ٹوکیو) کے سامنے سٹور بلڈنگ پر ایک گھنٹہ لگایا گیا ہے جو تمام دنیا میں سب سے بڑا اور سب سے زیادہ وزنی ہے. اس گھنٹہ کا ڈائمیٹر بیس گز اور چار فٹ ہے. وزن ۵ سو من کا ہے. اس گھنٹہ کی مالک ٹوکیو سب وے کمپنی لمیٹیڈ ہے. منٹ کی جو سوئی ہے اسکی لمبائی سات گز چھ انچ ہے. گھنٹہ کی سوئی کی لمبائی ۶ گز ہے. اور ہر دو منٹ کے فاصلہ کی لمبائی دو گز پانچ انچ ہے. ڈائل پر ایک ایسا مسالہ لگایا گیا ہے جس سے رات کو ہر شخص منٹ اور سکنڈ دیکھ سکتا ہے.

مسٹر سوامورا انجینیر سب وے کمپنی نے اس گھنٹہ کا مقابلہ نیو جرسی (امریکہ) کے اس گھنٹہ گھر سے کیا تھا. جو اب تک دنیا میں سب سے بڑا تسلیم کیا جاتا ہے. نیو جرسی کا گھنٹہ گھر ٹوکیو کے اس گھنٹہ سے بلحاظ ساخت اور وزن نصف کے قریب ہے.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

حال ... عزم ... زبان پر ... تیرے ... ہے

ہفتہ وار

صداقت

چہارشنبہ ۶ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء

گولڈ اسٹینڈرڈ

"گولڈ اسٹینڈرڈ یعنی "طلائی معیار" کا لفظ آج کل اخبار ی دنیا مین عام ہو رہا ہے۔ مگر غالبًا بہت کم لوگ اس کے اصلی مفہوم سے واقف ہون گے۔ لہذا ذیل کے مضمون مین ہم ذرا تفصیل کے ساتھ اس پر بحث کرینگے

سنہ ۱۹۱۴ء یعنی جنگ عظیم سے قبل گولڈ اسٹینڈرڈ کا یہ مطلب لیا جاتا تھا کہ گورنمنٹ نوٹون کے عوض سونے کا سکہ دینے کے لیئے قانونًا ذمہ دار ہے اور سونا بلا کسی دقت کے ایک ملک سے دوسرے ملک مین بھیجا جا سکتا تھا اور اسی زمانہ مین انگلستان مین ساورن اور ہاف ساورن کا سکہ رائج تھا۔ ساورن مین ۱۷۶ء ۱۲۳ اگرین اسٹینڈرڈ سونا ہوتا تھا۔ چاندی اور تانبے کے سکے تھوڑی قیمتون کے لیئے استعمال ہوتے تھے۔

نوٹون کی تعداد محدود تھی اور بنک آف انگلینڈ کو صرف ایک مقررہ تعداد تک نوٹ جاری کرنے کا اختیار تھا اور ان نوٹون کی قیمت کے برابر سونا محفوظ رکھنا پڑتا تھا۔ اور اس طرح یہ نوٹ صرف رسیدون کا کام دیتے تھے اور لوگون کو یہ یقین تھا کہ وہ جب چاہین گے اس کے معاوضہ مین سونے کے سکے حاصل کر سکتے ہین چنانچہ انگلستان کے علاوہ دیگر ترقی یافتہ ممالک مین بھی تقریبًا یہ ہی قاعدہ تھا۔ اٹلی فرانس مین فرانک جرمن مین ریمارک ... ہی مین "لا" اور امریکہ مین "ڈالر" نام کے سونے کے سکے رائج تھے۔

اس طرح دنیا کے تمام ترقی یافتہ ممالک مین کاغذی نوٹ اور سنہری اشرفی کی قیمت یکسان تھی ۔۔

مگر سنہ ۱۹۲۵ء مین پارلیمنٹ نے گولڈ اسٹینڈرڈ ایکٹ کے ذریعہ کاغذی پونڈ کی مالیت طلائی پونڈ کے برابر کردی مگر اس مرتبہ سونے کے سکون کو رائج نہین کیا البتہ بنک آف انگلینڈ کو ان نوٹون کے معاوضہ مین سونے کے سکے دینے کا پابند کردیا۔ اور ہر شخص ایک وقت مین ۱۷ سو کے نوٹ دیکر ۴ سو اونس سونا حاصل کر سکتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک پونڈ کے نوٹ کی قیمت ہر جگہ ۲۰ شلنگ ملنے لگی اور دوسرے ممالک کے لوگ ان کاغذی نوٹون کو بلا سبب دبتی لینے لگے اور کاروبار بلا تکلف چلنے لگا کیونکہ ان کو معلوم تھا کہ ہر وقت وہ بنک آف انگلینڈ سے ۱۷ سو پونڈ کے نوٹون کے معاوضہ مین ۴۰۰ اونس سونا حاصل کر سکتے ہین البتہ بنک آف انگلینڈ کو مقررہ مقدار مین سونا رکھنا ضروری ہوگیا تھا۔ لیکن قریب دو سال سے اشیاء کی قیمتین بہت گھٹ گئین اور بنکون پر آفت آنا شروع ہوگئی۔

یہ معلوم کرنا نہایت ضروری ہے کہ اشیاء کی قیمتین ان کی مالیت یا سونے کی مالیت سے مطابقت رکھتی ہین یعنی دنیا مین جتنا سونا ہے وہ دنیا بھر کی تمام اشیاء کو خریدنے کے لیئے کافی ہے یعنی اگر سونا کم ہوجائے تو اشیاء ارزان ہوجائینگی اور اگر سونا زیادہ ہوجائے تو اشیاء گران ہوجائینگی۔ ص

آئینہ کانپور

کیپٹن اسپٹن ۔ ۴۔ اپریل کو بمبئی میل سے کیپٹن اسپٹن۔ سابق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بغرض سیاحت مشرقی افریقہ و لندن بمبئی کو روانہ ہوگئے۔ اسٹیشن پر سرکاری و غیر سرکاری حضرات کافی تعداد مین موجود تھے۔ کیپٹن اسپٹن نے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ ہر ایک شخص سے ہاتھ ملایا اور گفتگو کرتے رہے نواب سید خاقان حسین اور رائے صاحب لالہ رگھبر دیال نے باترتیب چاندی و گوٹے کے ہار کیپٹن اسپٹن و مسز کیپٹن اسپٹن و دونون بچون کو پہنائے آخر مین حاضرین کا فوٹو لیا گیا اور تالیون کی گونج مین ٹرین روانہ ہوگئی۔

جمعیۃ الطلبار کا احتجاجی جلسہ ۔ یکم اپریل کو احاطہ کمال خان کی مسجد مین جمعیۃ الطلبا کا ایک جلسہ زیر صدارت جناب مولانا عبد الغفار خان صاحب منعقد ہوا اور حسب ذیل تجاویز پاس ہوئین۔

(۱) جمعیۃ الطلبار کانپور کا یہ جلسہ پولیس کی اس وحشت و درندگی اور فرعونیت کے خلاف جو اس نے مسجد کوچہ رحمان دہلی مین ظاہر کی اور جو توہین آمیز رویہ مسجد اور مسجد نشینون کے ساتھ برتا گیا اس کو سخت نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ تحقیقاتی کمیشن مقرر کرے اور ایسے پولیس والون کو جنھون نے مسجد کی توہین کرکے مسلمانان ہند کے قلوب کو پاش پاش کر دیا ہے کیفر کردار کو پہونچا دے۔

(۲) جمعیۃ الطلبار کا یہ جلسہ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند کی گرفتاری پر مبارکباد دیتا ہے اور انکے ایثار قربانی کو نظر استحسان سے دیکھتا ہے

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا حکم ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جہیز محال، جنرل گنج اور شطرنجی محال مین ۸ آدمیون سے زائد مجمع کو خلاف قانون قرار دیکر پولیس کو یہ حکم دیدیا ہے کہ وہ انکو منتشر کردے۔

آرڈیننس نمبر ۲ کے ماتحت بعض مالکان مکان کو اس مطلب کا بھی نوٹس دیا گیا ہے کہ وہ اپنے اپنے مکانات پولیس کو رہنے کے لیئے دیدین۔

عدالت پر کانگریسی جھنڈا ۔ ۴۔ اپریل ۱۲ بجے دوپہر کو گرجا شنکر نامی والنٹیر نے عدالت کلکٹری کی چھت پر چڑھکر کانگریسی جھنڈا لگانے کی کوشش کی اور انقلاب زندہ باد وغیرہ کے نعرے لگائے پولیس نے اس والنٹیر کو گرفتار کر لیا۔

پکٹنگ کا نیا طریقہ ۔ ولایتی کپڑے کی دوکانون پر کانگریس کے والنٹیرون نے پکٹنگ شروع کردیا ہے اور پکٹنگ کا طریقہ یہ نکالا ہے کہ والنٹیر مالکان دوکان کے پیر پکڑ کر بیٹھ جاتے ہین۔

کہا جاتا ہے کہ پبلک جمع ہوجاتی ہے اور وہ شور و غل مچاتی ہے اسی سلسلہ مین کہا جاتا ہے کہ ولایتی کپڑے کے ایک نامور تاجر کو لوگون نے زدوکوب بھی کیا ہے۔

سید شبیر حسن قتیل ۔ سید شبیر حسن قتیل صاحب روزنامہ الانصاف کی ادارت سے مستعفی ہوگئے ہین اور بہت جلد ایک دوسرا روزنامہ نکالنے والے ہین۔

اتحاد سبھا ۔ ۲۔ اپریل کو سبھا متوسین ہندو مسلمانون کا ایک جلسہ ہوا جس مین ہندو مسلمانون نے ایک دوسرے کی طرف سے اپنے دلون کو صاف کرنے کا اعلان کیا اور گذشتہ راصول آئندہ را احتیاط پر عمل کرنے کی ہدایت کی۔

ایک عورت کا قتل ۔ فتح گنج مین ایک مسلمان نے ایک مسلمان عورت کو قتل کرکے اپنے کو پولیس کے حوالے کردیا

آتشزدگی ۔ ۲۷ مارچ کو ۴ بجے دن کو موضع فریدپور تحصیل گھاٹم پور مین آگ لگ گئی۔ تقریبًا ایکسو مکانات جلکر خاک سیاہ ہوگئے۔ اور تقریبًا ۲۵ آدمی بھی جلے جسمین ۴ آدمیون کو زیادہ نقصان پہونچا۔ باوجود انتہائی کوشش کے تقریبًا تمام گاؤن کو خاکستر کرکے آگ قبضہ مین آسکی۔

غرقابی ۔ پرمیشر سہائے طالب علم فرسٹ ایر ڈی اے وی کالج نہ معلوم کس طرح گنگا مین ڈوب گیا نعش گنگا سے نکل آئی ہے۔

ص ۔ جنگ عظیم کے بعد معاہدون کی وجہ سے دنیا کا ۳/۴ سونا امریکہ اور فرانس کے خزانون مین بند ہوگیا ہے۔ اور اسی وجہ سے دنیا اقتصادی مشکلات مین مبتلا ہوگئی ہے کہا جاتا ہے کہ اس وقت امریکہ کے پاس ایک ارب پونڈ اور فرانس کے پاس ۶۰ لاکھ پونڈ سونا موجود ہے۔ اور اسی وجہ سے دنیا کے بنک اور تمام کاروبار فیل ہو رہا ہین سونے کے حصول کی فکر نے گذشتہ سال جرمنی اور آسٹریا کے بنکون کا دیوالہ نکلوا دیا تھا اور گذشتہ ستمبر کے وسط مین بالکل بنک آف انگلینڈ بھی اسی مشکلات مین مبتلا ہوگیا تھا۔ کیونکہ سنہ ۱۹۲۵ء کے قانون گولڈ اسٹینڈرڈ کی رو سے وہ نوٹون کی عوض سونا دینے کا پابند تھا۔ لیکن جس قدر سونے کی کا مطالبہ تھا اتنا سونا اس وقت بنک کے پاس موجود نہ تھا۔

چنانچہ اس دقت کو حل کرنے کے لیئے ۲۱ ستمبر سنہ ۱۹۳۱ء کو پارلیمنٹ نے ایک دوسرے ایکٹ کے ذریعہ پہلا قانون سنہ ۱۹۲۵ء کو منسوخ کردیا۔ اور اس طرح انگلستان ایک مرتبہ پھر گولڈ اسٹینڈرڈ سے علیحدہ ہوگیا۔

چونکہ انگلستان گولڈ اسٹینڈرڈ کا پابند نہین ہے اس لیئے قدرتی طور پر کاغذی نوٹ طلائی پونڈ کے مساوی نہین رہا اور اب کاغذی نوٹ کے معاوضہ مین ۲۰ شلنگ کی قیمت کی ساری چیزین نہین خریدی جا سکتین خود انگلینڈ مین بھی اشیاء کی قیمتین کم و بیش ہوتی رہتی ہین۔

صوبہ متحدہ مین تعلیمی رفتار

صوبہ جات متحدہ کی سرکاری رپورٹ کے اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ صوبہ متحدہ مین۔ ابتدائی ثانوی اور اعلی تعلیم گاہون مین ۱۳ لاکھ ۴۰ ہزار طلبا اور ڈیڑھ لاکھ طالبات زیر تعلیم ہین جس کی تفصیل حسب ذیل ہے :۔

یونیورسٹی	۱۲ ہزار
انگریزی ہائی اسکول	۸۶ ہزار
ورنیکلر مڈل اسکول	۸۱ ہزار
ورنیکلر پرائمری اسکول	۱۱ لاکھ ۵۰ ہزار

مختلف مدارس مین زیر تعلیم لڑکیون کی تعداد مندرجہ ذیل ہے

یونیورسٹی	ایکسو پچاس
انگریزی ہائی اسکول	۱۲ ہزار
ورنیکلر مڈل اسکول	۲۲ ہزار
پرائمری اسکول	ایک لاکھ ۶ ہزار

یونیورسٹی کے ہر ایک طالبعلم پر ۵ سو روپیہ صرف ہوتا ہے۔ لیکن پرائمری اسکولون کے ہر ایک طالبعلم پر ۸ روپیہ سالانہ صرف ہوتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ پرائمری اسکولون کے طلباء کی تعلیم پر بہت کم توجہ دی جاتی ہے۔

۶ سے ۱۱ سال کے لڑکے ۱۷ لاکھ اور لڑکیان ۲ لاکھ بالکل ناخواندہ مین جنکی تعلیم و تدریس کا انتظام ہونا چاہیے۔

سیاسی حقائق کا شاعرانہ فلسفہ

مسلم کانفرنس لاہور میں علامہ اقبال کا خطبہ صدارت

مین ایک تخیل پرست آدمی ہُون

حضرات! ہندوستان کے مسلمان اپنے سیاسی پلیٹ فارمون سے اتنے خطبے سُن چکے ہیں کہ ان میں سے بیتاب عناصر نے ہمارے مشوروں اور فیصلوں کو شک وشبہ کی نگاہوں سے دیکھنا شروع کر دیا ہے ان کا خیال ہے کہ یہ مشورے اور فیصلے اس روح عمل کو کمزور کرنے کا باعث ہوتے ہین۔ جو قلب اسلام میں پوشیدہ ہے اور انجام کار اس روح کو کلیتہً فنا کر ڈالتے ہیں۔ ان میں ایک نے کہا کہ ملک میں اس وقت جو صورت حالات پیدا ہے۔ اس سے عمل وحرکت کی اشتہا تیز ہوتی ہے۔ اور اگر ہمارے رہنما مسلمانان ہند کی خاص پوزیشن کو مدنظر رکھتے ہوے کوئی قطعی راہِ عمل نہ بتا سکے تو نقالی کی وارفتگی اپنا کام کر جائے گی اور ہمارے نوجوان مآل وانجام پر غور کیے بغیر واقعات وحوادث کے سیل میں کود پڑیں گے۔ ایک اور نوجوان نے جس کے انداز وگفتگو سے شباب کی ناشکیبائی ٹپک رہی تھی کہا عمل پہلے سے سوچی سمجھی ہوئی اسکیم کا محتاج نہیں۔ یہ اس منطق کا پابند نہیں جس کی تعلیم اسکولوں میں دیجاتی ہے۔ بلکہ جب یہ انسانی قلب کے نہانخانہ سے نکل کر کھلے میدان میں آ آتے تو اپنی منطق خود پیدا کرلیتا ہے۔ یہ ہمارے نوجوانوں کے موجودہ جذبات واحساسات کا ایک مرقع ہے۔ میں آپ کا ممنون ہوں کہ اس نازک مرحلے پر آپ نے مجھ پر اعتماد کرتے ہوے منصب صدارت پر سرفراز کیا۔ لیکن میں آپکو اس انتخاب پر مبارکباد نہیں دے سکتا۔ کیونکہ آپ نے یقینی ایسے شخص کو اپنا صدر بنایا ہے جو زیادہ تخیل کی دنیا میں رہنے والا ہے شاید آپ کا خیال یہ ہو کہ آپ کو اس نازک موقع پر ایک تخیل پرست ہی کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جہان تخیل کارفرما نہیں ہوتا قوم تباہ ہوجاتی ہے۔ یا شاید آپ سمجھتے ہون کہ لندن کانفرنس کے تجربات کیوجہ سے میں اس اجتماع صدارت کا زیادہ اہل ہون تخیل کو مادی تقیدات سے آزاد رکھ کر ظاہر کرنا ایک الگ کام ہے اور تخیلات کو ذہن سے حقیقتوں کی دنیا میں منتقل کرنے کا راستہ دکھانا بالکل جداگانہ کام ہے جو شخص فطرتاً اور طبعاً اول الذکر وظیفہ کی بجا آوری کا اہل ہے اس کا کام مقابلتہً سہل ہوتا ہے کیونکہ وہ ان مادی تقیدات کو بیک جست عبور کرجاتا ہے جو قدم قدم پر عملی سیاستدانون کے مزاحم ہوتے ہیں۔ جو انسان اول الذکر وظیفہ سے گذر کر آخر الذکر وظیفہ پر آتا ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ مسلسل اور متواتر ان تقیدات کا جائزہ لیتا رہے جنھیں خالص تخیل پرستی کے میدان میں وہ نظرانداز کیے بیٹھا تھا اور اکثر اوقات اسے ان تقیدات کے سامنے جھکنا پڑتا ہے ایسا انسان ایک دائمی ذہنی کشمکش میں مبتلا رہتا ہے اور اس پر بآسانی تضاد وتخالف کا الزام عائد ہوسکتا ہے۔ تاہم میں خوشی سے اس نازک اور مشکل منصب کو قبول کرتا ہون جو آپ نے مجھے عطا کیا ہے۔

نیشنلزم اقبال کی نگاہ میں

سیاسیات کی جڑ حقیقت انسان کی روحانی زندگی میں ہے۔ میرا عقیدہ ہے کہ اسلام ذاتی ارار کا نام نہیں ہے۔ بلکہ یہ سوسائٹی ہے۔ میں اسی لیے سیاسیات میں دلچسپی لے رہا ہون کہ کہیں دورحاضر کے سیاسی معتقدات اسلام کے ابتدائی اصول اور حیثیت کو متاثر نہ کرین۔ میں یورپ کے پیش کردہ نیشنلزم کا مخالف ہون۔ لیکن اس لیے نہیں کہ اگر یہ نیشنلزم ہندوستان میں نشو وارتقا پاجائے گا تو مسلمان اس سے کم فائدہ اُٹھائیں گے۔ بلکہ اس لیے مخالف ہون کہ مجھے اسمیں دہریانہ مادیت کے جراثیم نظر آرہے ہیں۔ جو میرے نزدیک دورحاضر کی انسانیت کے لیے شدید ترین خطرات کا سرچشمہ ہیں حب وطن ایک فطری خوبی ہے اور یہ انسان کی اخلاقی زندگی کا جزو ہے لیکن جو شے ضروری ہے وہ انسان کا عقیدہ ہے۔ اسکا کلچر اور اسکی تاریخی روایات ہیں یہی چیزین ہیں جن کے لیے انسانون کو زندہ رہنا چاہیے۔ اور جن کی خاطر انھیں اپنی جانین قربان کرنی چاہئیں۔ زمین کا وہ ٹکڑا جس کے ساتھ انسان کی روح عارضی طور پر وابستہ ہوتی ہے اس قابل نہین کہ اسے بہت اہمیت دی جائے۔

اتحاد اقوام ممکن ہے

ہندوستان کی مختلف قومون کے درمیان ظاہر اور مخفی ربط وضبط کے جو نقاط ہین۔ اُنھین مدنظر رکھتے ہوے مجھے یقین ہے کہ ہم ایسا یک آہنگ اجتماعی وجود تعمیر کرسکتے ہیں جسکی وحدت اس کثرت سے متاثر نہ ہو جو اس کے لازماً وابستہ رہیگی ہندوستان قدیم کے سامنے یہ عقیدہ پیش تھا کہ وحدت اپنی کی،، کہ قربان کیے بغیر کثرت کیون کرین گئی؟ آج یہ عقدہ اپنی سماوی بلندیون سے اُتر کر ہماری سیاسی زندگی عام سطح پر آگیا ہے اور ہمیں اسے بالکل برعکس شکل مین طے کرنا ہے یعنی کیہ کثرت اپنے تعدد کو قربان کیے بغیر کیونکر وحدت کی شکل اختیار کرسکتی ہے جس حد تک ہماری پالیسی کے اصول ومبادی کا تعلق ہے۔ میں کوئی نئی چیز آپ کے سامنے بیان نہیں کرسکتا جو کچھ ضروری تھا اُسے آل انڈیا مسلم لیگ کے خطبے میں عرض کرچکا ہون۔ مدینہ اس کے بعد علامہ اقبال نے مسلم ڈیلیگیشن کی احمقانہ اور غدرانہ روش پر جو اس نے لندن میں اختیار کی ایک طویل تبصرہ کیا ہے جسکو غیراہم ہونے کے باعث نظرانداز کیا جاتا ہے

آل انڈیا فیڈریشن

اپنے آل انڈیا مسلم لیگ والے خطبے میں مین نے آل انڈیا فیڈریشن کے خلاف آواز بلند کی تھی۔ بعد کے واقعات نے ثابت کردیا کہ آل انڈیا فیڈریشن کی تجویز ہندوستان کی سیاسی ترقی میں رکاوٹ بن رہی ہے مجھے اندیشہ ہے کہ اس فیڈریشن کو عمل مین لانا طویل وقت کا محتاج ہو پھر اگر مرکزی ذمہ داری کا نفاذ آل انڈیا فیڈریشن کی تکمیل پر موقوف ہے۔ تو حکومت کو چاہیے کہ برطانوی ہند کے صوبہ جات میں فوراً ذمہ دار حکومتین رائج کردے تاکہ یہ بُنیادی پتھر مرکزی ذمہ داری کے آنے تک اس قابل ہوجائیں کہ فیڈریشن کی عمارت کا بوجھ سنبھال سکین موجودہ دور کی حقیقی فیڈرل حکومت کے نظام کو پایۂ تکمیل پر پہونچانے کے لیے ابتدائی محنت کی کافی ضرورت ہے۔ میرے پاس یہ یقین کرنے کے وجوہ موجود ہین۔ کہ بعض انگریز مدبرون نے ہمارے رہنماؤن کو یہ غلط مشورہ دیا تھا کہ وہ برطانوی ہند کے صوبون مین ذمہ دار حکومتون کے فوری نفاذ کی مخالفت کرین اور مسلم ڈیلیگیشن سے علیحدگی اختیار کرنے سے چند روز پیشتر ہی میرے دل میں اس قسم کے شبہات پیدا ہو چکے۔

حال مین لفٹننٹ کمانڈر کنوردی نے بھی یہی رائے ظاہر کی ہے صاحب موصوف فرماتے ہیں۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض انگریز سیاستدانون نے ہندمیں اعتدال پسند رہنماؤن کو یہ خراب مشورہ دیا تھا کہ وہ صوبجاتی خودمختاری کی بڑی قسط کو مسترد کردین۔ افسوس کہ یہ مشورہ بلاتامل قبول کرلیا گیا اور عجیب بات یہ ہے کہ مہاتما گاندھی کی روش سے بھی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ خوداختیاری حکومت کی اس قسط پر ہمدردی سے غور کرنے کے لیے تیار تھے۔

سرتیج بہادر سپرو نے لندن میں نیز مرکزی مشاورتی کمیٹی میں صوبجاتی خوداختیاری حکومت سے فوری نفاذ کے متعلق جو روش اختیار کی اسے مدنظر رکھتے ہوے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اعتدال پسند رہنماؤں سے کمانڈر کنوردی کا اشارہ ہندو مدبرون کیطرف نہ تھا۔ بلکہ مسلمان اعتدال پسندون کیطرف تھا جن کا ۲۶ نومبر والا اعلان میری رائے میں وزیراعظم کے اس اعلان کا موجب ہوا کہ مرکزی ذمہ داری اور صوبجاتی ذمہ داری کے نظام بیک وقت نافذ ہون گے۔ اور چونکہ صوبون مین ذمہ داری کے فوری نفاذ کے ساتھ پنجاب وبنگال میں اکثریت کے متعلق ہماری قوم کے مطالبات کی نسبت بھی قطعی اعلان کرنا پڑتا۔ لہذا موجودہ صورت حالات کا اندازہ کرتے ہوے ہمین یہ حقیقت فراموش نہین کرنی چاہیے کہ خود ہمارے رہنماؤن کا رویہ ہی بڑی حد تک اسلامی مطالبات کے متعلق وزیر اعظم کے سکوت کا ذمہ دار ہے جسکی وجہ سے مسلم قوم کے دل میں طرح طرح کے شبہات پیدا ہوگئے ہیں۔

مسلمانون کے خطرات

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ آخری گول میز کانفرنس کے اختتام پر وزیر اعظم کے یاس انگیز اعلان کے بعد اگر ہمین کسی نئی پالیسی کی ضرورت ہے تو اسکی وضع وترتیب کے امکانات کا جائزہ لین فرقہ وار سمجھوتے کے متعلق حکومت کی روش سے مسلمانون کے دل پر طبعاً خطرات طاری ہوگئے ہیں۔ ان کا خیال ہی کہ حکومت ہر قیمت پر کانگرس کا تعاون خریدنے کی کوشش کرے گی اور مسلمانون کے مطالبات میں تکمیل کی تاخیر اسی لیے کی جارہی ہے۔ کہ کانگرس کے ساتھ گفت وشنید کی کوئی نہ کوئی بُنیاد واساس ملجائے سیاسی معاملات کے متعلق حکومت پر بھروسے واعتماد کی پالیسی روز بروز قوم مین نامقبول ہورہی ہے۔ فرنچائز کمیٹی نے حلقہ ہاے انتخاب کی ترتیب اور اُس کے متعلق مسائل پر غور وخوض ملتوی کردیا ہے۔ موجودہ عارضی فیصلے کے جس کا اعلان حکومت کی طرف سے ہوگا) متعلق یہ ظاہر کردینا ضروری ہے کہ فیصلہ خواہ عارضی ہو یا مستقل۔ لیکن وہ مسلمانون کے لیے اسوقت تک باعث اطمینان نہ ہوگا۔ جب تک مسلم اکثریت والے صوبون میں مسلمانون کو اکثریت کے حقوق دینے کا بندوبست نہ کیا جائیگا

مسلمانون سے غیر منظور شدہ مطالبات

جداگانہ انتخاب کو باقی رکھنے اور صوبہ سرحد کو برابر کا درجہ دینے کا یقین دلایا جاچکا ہے۔ لیکن کامل صوبہ جاتی خوداختیاری حکومت پارلیمنٹ سے اختیارات کا براہ راست صوبون کے ہاتھ میں انتقال فیڈریشن کے تمام اجزاے ترکیبی کی کامل مساوات شعبہ جات کی تقسیم فیڈرل سنٹرل اور پراونشل کے بجاے صرف فیڈرل اور پراونشل۔ پنجاب اور بنگال میں اکثریت کے حقوق۔ سندھ کی غیر مشروط علیحدگی اور مرکز میں ایک تہائی نیابت بھی ہمارے قومی مطالبے کے کم اہم اور کم ضروری اجزا نہیں ہین۔ ان معاملات کے متعلق وزیر اعظم کی خاموشی کا نتیجہ کانگرس کے ساتھ جنگ اور باقی ملک کے ساتھ فقدان صلح کی غیردانشمندانہ پالیسی کے سوا کیا نکلا ہے؟ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا موجودہ مہم میں ہم کانگرس کے ساتھ شریک ہوجائین۔ میرا جواب ایک لمحہ تامل کے بغیر نفی میں ہے اس تحریک کے مخفی محرکات کے بغور مطالعہ سے بالکل واضح ہوجائے گا کہ میرا جواب صحیح ہے۔

کانگرس کی تحریک کا شاعرانہ نظریہ

میں سمجھتا ہون کہ کانگرس کی موجودہ تحریک خوف اور غصے پر مبنی ہے۔ کانگرس کے رہنماؤن کا دعویٰ ہے کہ تنہا وہی باشندگان ہند کے نمایندے ہیں گذشتہ گول میز کانفرنس میں ظاہر ہوگیا کہ ان کا یہ دعویٰ صحیح ہے اس پر وہ طبعاً خفا اور رنجیدہ ہیں۔ انھیں معلوم ہے کہ اب اہل برطانیہ اور باقی دنیا۔ ہندوستانیں فرقہ وار مسائل کے فیصلے کی اہمیت سے پورے طور پر آگاہ ہے۔ ہنھیں یہ بھی معلوم ہے کہ اقلیتیں ایک میثاق بنا چکی ہیں اور حکومت برطانیہ اعلان کرچکی ہے

کہ اگر اہل ہند آپس میں سمجھوتہ نہ کرسکے تو حکومت برطانیہ اپنی طرف سے ایک عارضی فیصلے کو نافذ کردیگی۔ کانگرسی رہنماؤں کو اس بات کا اندیشہ ہے کہ حکومت برطانیہ کہین عارضی فیصلے مین اقلیتون کے مطالبات مان نہ لے۔ لہذا اُنھون نے موجودہ مہم شروع کردی ہے تاکہ ایک بے بنیاد دعوی کے لیے سامان تقویت بہم پہونچائیں اس میثاق کو ناکام رکھیں جس کے شامل دستور ہو جانے کا انھیں اندیشہ ہے اور حکومت کو مجبور کریں کہ وہ اقلیتون کا مسئلہ صرف کانگرس کے ساتھ طے کرے۔ کانگرس جس قرارداد کی رو سے سول نافرمانی کی مہم شروع ہوئی ہے۔ اسمین صاف صاف کہدیا تھا کہ حکومت نے چونکہ مہاتما گاندھی کو مُلک کا واحد نمایندہ تسلیم کرنے سے انکار کردیا ہے اس لیے کانگرس نے سول نافرمانی کا فیصلہ کیا ہے پھر وہ اقلیت کسطرح ایک ایسی مہم میں شریک ہوسکتی ہے جو محض حکومت ہی کے خلاف نہیں بلکہ خود اس اقلیت کے بھی ویسی ہی خلاف ہے۔

برطانیہ سے مسلمانون کی بدظنی

لہذا یہ حالات موجودہ کانگرس کی مہم مین شریک ہونا خارج از بحث ہے لیکن اس سے انکار نہین کیا جاسکتا کہ اس وقت آپکو اہم فیصلہ کرنا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ قوم کے موجودہ کیفیت سے اچھی طرح آگاہ ہیں مسلمانوں کے مطالبات کی تکمیل میں حکومت کی تاخیر اور صوبہ سرحد مین آئینی اصلاحات کا عین نفاذ کے وقت بہادر برادران سرحد کے ساتھ بدسلوکی کے باعث ہندوستانی مسلمان برطانیہ کے اوضاع واطوار سے بدظن ہو رہے ہیں اور اکثر اشخاص سوال کررہے ہیں کہ آیا ہندوستان میں تیسری جماعت کی موجودگی واقعی اقلیت کےلیے اس اکثریت کے خلاف ایک حقیقی تحفظ کا ذریعہ ہے جو سیاسی اعتبار سے عنادکیش واقع ہوئی ہے اور اقتصادی لحاظ سے ہمہ گیر جلب منفعت پر کاربند ہے اسکی ایک عمیق تر وجہ بھی ہے۔ حالات واقعات کی تیز رفتار اور سیاسی دنیا کے ناگہانی تغیرات ایک امپیریل جمہوریت کو زیادہ دیر تک کسی قطعی اور معین پالیسی کا پابند نہیں رکھ سکتے علی الخصوص اس حالت میں کہ حکومت کا نظام جماعتی اکثریت و اقلیت پر قائم ہو موجودہ زمانے کے سیاست دانون میں تخیل کا فقدان عیب کے بجاے خوبی ہے فقدان تخیل اعلی سیاسی تصورین دوام وتغیر کا ربط وضبط معلوم کرنے سے قاصر رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ موجودہ زمانے کے سیاست دان وسیع تصورات کی دولت سے تہی دست ہوتے ہیں اور مفلس انسانون کیطرح دستی کمائی پر گذارا کرتے ہین۔

مخالفون سے اتحاد نہیں ہوسکتا

ہندوستان جیسے محکوم ملک میں تعاون کرنے والی جماعتیں طبعًا اس خیال پر مجبور ہیں کہ حکومت پر مصیبت کے وقت اِن قومون کا اپنے سیاسی رویہ پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہنا پارٹیون کی نظرون میں کم قیمت یا بیوقعت ہوگا جو انگلستان کا وقتاً فوقتاً برسر اقتدار آتی رہینگی انگلستان کی سیاسی پارٹیون کے مقاصد اور نوعیت خواہ کچھ ہو آپکو چاہیے کہ اپنی پالیسی کی بنیاد بالغ نظرانہ ملی مفاد پر رکھیں اور اس پالیسی کو ایسا بنائیں کہ ساری برطانیہ قوم پر اسکا گہرا اثر پڑے اس جنگ میں شریک ہونا حماقت ہے جس مین فتح و نصرت کے ثمرات ان لوگون کے ہاتھ میں چلے جانے کا اندیشہ ہو تو کھلے دشمن ہین یا ہمارے جائز سیاسی مقاصد کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں رکھتے موجودہ صورت حالات میں اپنی قوم کو پیش آمدہ مشکلات سے رہا کرنے کے لیے جدید راہ عمل تجویز کرتے وقت آپ کا فرض ہے کہ جس اندیشہ کا میں نے اظہار کیا ہے اُس کا سدباب کرین تاکہ آپ کی قوت عمل کے ثمرات سے آپ کی قوم پورے طور پر متمتع ہو۔

انگریزون کا قابل اعتماد رویہ

اب میں مسئلہ کی حیثیت کو بالکل واضح کیے دیتا ہون۔ انگریزون نے ذمہ لیا تھا کہ اگر دوسری گول میز کانفرنس کے بعد مختلف قومون کے نمایندے ہندوستان واپس جاکر فرقہ دار مسئلہ کا کوئی باہمی تصفیہ نہ کرسکے۔ تو وہ اُسکا ایک عارضی فیصلہ کردیں گے۔ چونکہ انگریز ہندوستان کے متخالف قومون کے درمیان توازن قائم رکھنے کے لیے ایک ثالث کی حیثیت رکھتے ہیں اس لیے اس حیثیت سے ان کا وعدہ بالکل مناسب تھا۔ لیکن حکومت برطانیہ کا موجودہ رویہ مظہر ہے کہ وہ ہندوستان میں غیر جانب دار ثالث کی حیثیت سے عامل رہنے کی نیت نہیں رکھتی اور بالواسطہ گویا ہندوستانی اقوام یعنی ہندوؤن اور مسلمانون کو ایک قسم کی خانہ جنگی کیطرف لے جارہی ہے ہم نے اکثریت رکھنے والی قوم کو خوب آزمایا ہے لیکن وہ ان تحفظات کے تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں۔ جن کو ہم ایک ایسی قوم کی حیثیت سے جو اپنی زندگی خود مختارانہ بسر کرنے کا عزم رکھتی ہے ترک نہیں کرسکتے۔ کیونکہ ان کے ترک میں ہمارا استیصال مضمر ہے دوسرا طریقہ ہمارے لیے یہی تھا کہ ہم انگریزون سے انصاف کی امید رکھتے۔ کیونکہ انھون نے جب سے اس ملک کو مسلمانون سے لیا ہے وہ ہمیشہ اس کے دعویدار رہے ہیں کہ ان کی حیثیت ہندوستان میں توازن قائم رکھنے کے لیے ایک غیر جانب دار ثالث کی ہے لیکن ان میں ہم نے دیکھا کہ قدیم برطانوی جرأت و دیانت کی جگہ ایک متزلزل اور غیر مستقل حکمت عملی نے لے لی ہے جس پر کوئی اعتماد نہیں کرسکتا اور جو محض اس غرض سے انگریزون نے اختیار کر رکھی ہے کہ ہندوستان میں اپنی پوزیشن کو سہولت کے ساتھ قائم رکھ سکیں اب مسلمان اس مسئلہ پر غور کرنے کے لیے مجبور ہوگئے ہیں کہ ان کی موجودہ حکمت عملی جس سے اب تک انگریزون کی مشکلات تو دور ہوگئیں۔ لیکن مسلمان قوم کے لیے مفید نتیجہ مترتب نہ ہوسکا آخر کب تک بدستور جاری رہے گی یہ ایک مسئلہ ہے جس کا تصفیہ مسلم کانفرنس کے اجلاس عام کے ذمے ہے میں موجودہ مرحلہ پر صرف یہی کہہ سکتا ہون کہ اگر تم موجودہ عملی کو ترک کردینے کا فیصلہ کرو۔ تو تمھاری فوری فرض یہ ہوگا کہ ساری قوم کو ایسے ایثار کے لیے تیار کردو جس کے بغیر کوئی خوددار قوم عزت کی زندگی بسر نہین کرسکتی ہندوستان کے مسلمانوں کی تاریخ میں نہایت نازک وقت پہونچا ہے اب دو ہی راستے ہیں اپنا فرض ادا کرو یا مرجاؤ۔

حضرات! اب میں آپ حضرات کی توجہ کو اُن دو مسائل کیطرف مبذول کرانا چاہتا ہون۔ جنھون نے مسلمانان ہند کو سخت تشویش میں مبتلا کر رکھا ہے۔ میری مراد صوبۂ سرحد کشمیر سے ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ بھی ان مسائل کی اہمیت کو محسوس کرتے ہیں۔

صوبۂ سرحد

بلاشبہ یہ امر موجب مسرت ہے کہ حکومت نے کم از کم صوبۂ سرحد کی سیاسی حیثیت کے متعلق ہمارا مطالبہ پورا کردیا ہے۔ گو ابھی ہمین یہ دیکھنا ہے کہ یہ سیاسی حیثیت اس صوبے کے حقیقی نظم ونسق میں کیا صورت اختیار کرتی ہے۔ جرائد کی اطلاعات مظہر ہیں کہ راے دہی کے معاملے میں حکومت نے جو قواعد نافذ کیے ہیں وہ دوسرے صوبون کی نسبت زیادہ وسیع اور فیاضانہ ہین معلوم ہوا ہے کہ جدید اصلاحات آیندہ مہینے سے پوری نافذ العمل ہوجائینگی لیکن جس چیز نے اس اقدام ترقی کی شان کو خاک میں ملا رکھا ہے وہ یہ ہے کہ اعلان اصلاحات کے ساتھ ہی جبر وتشدد کی ایک ایسی مہم شروع کردی گئی ہے جو مارشل لا سے کچھ بہت زیادہ مختلف نہیں۔ آئینی پہلو سے جس مراعات کا ثبوت دیا گیا ہے۔ اسکو انتظامی پہلو میں سخت گیری اور غیر مآل اندیشی سے بالکل ضائع کردیا گیا ہے۔ ممکن ہے حکومت کے پاس صوبۂ سرحد کے بعض اشخاص کی انتہا پسندانہ سرگرمیون کو روکنے کے لیے وجوہ ودلائل بھی ہون لیکن ہمہ گیر تشدد کی حکمت عملی کو ثابت کرنے کے لیے اس کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ ہندوستان کے دوسرے حصون میں بھی ایسی ہی جدوجہد جاری رہی ہے لیکن حکومت نے اسکو روکنے میں خاصی حد تک ضبط سے کام لیا ہے صرف صوبۂ سرحد ہی مین تشدد نے ایسی صورتین اختیار کی ہین جو کسی مذہب حکومت کے شایان شان نہیں ہین۔ اگر زبانی اطلاعات صحیح ہیں تو صوبۂ سرحد میں انگریز افسرون کے دلون کی اصلاح قلمرو برطانیہ کے مفاد کے لیے ان آئینی اصلاحات سے بھی زیادہ اہم اور ضروری ہے جو اس صوبہ مین نافذ کیجارہی ہین گرفتاریون اور سزایابون کی تعداد کے متعلق کوئی قطعی وحتمی معلومات ابتک حاصل نہین ہوئین لیکن اخبارون کے سرسری بیانات سے واضح ہوتا ہے کہ ہزارون انسان گرفتار ماخوذ اور نظر بند کیے جاچکے ہیں۔ حکومت کو سوچنا چاہیے کہ آیا رعایت اور تشدد کی دو متضاد پالیسیان افغانون جیسی خوددار قوم کو مرعوب اور خاموش کرسکین گی؟ (باقی آیندہ۔)

مردون کو حق راے دہندگی سے محروم کرکے نظام عورتون کے حوالہ کردیا جائے

لاہور ۲۷ مارچ دومنز ایجوکیشنل کانفرنس کے زیر اہتمام ایک اہم پبلک جلسہ عورتون کو حق راے دہندگی دینے کے سوال پر بحث کرنے کے لیے مسٹر بی۔ ایل۔ لیارام کی صدارت مین منعقد ہوا۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا۔ ملک برکت علی تقریر کرتے ہوے کہا کہ یہ سوال تقریبًا فیصل شدہ ہے کہ عورتون کو حق راے دہندگی دیا جائے مگر سوال یہ ہے کہ اسکی نوعیت کیا ہو۔ آیا ووٹر مردون کی عورتون کو ووٹ کا حق ہو یا عورتون کو اپنی اہلیت پر ہو۔ جہان تک عورتون کو اپنی قابلیت پر ووٹ ملنے کا تعلق ہے۔ یہ تقریبًا ناممکن ہے۔

انگلستان عورتون کو ۱۹۱۸ء پالیمنٹری ووٹ کا حق ملا۔ میرے خیال میں ہندوستان مین عورتون اور مردون کے ووٹون کا معیار برابر کے اصول پر ہونا چاہیے۔ مجھے اس امر کا خیال نہین کہ نشستیں عورتین لیتی ہین یا مرد۔ لیکن میں اس امر کے حق مین ہون کہ عورتون کو جداگانہ نیابت حاصل ہو۔

پروفیسر دیوان چند شرما۔ پروفیسر دیوان چند شرما نے کہا کہ مین نوع انسان کو تقسیم کرنے کو نہین مانتا۔ اور میرے خیال میں شہریت کے اصول پر سب کے حقوق ہونا چاہئین۔ اور برابر کے مواقع ہونے چاہئیں۔ ہم ہندوستان کو بلند نہیں کرسکتے جب تک عورتین ہمارے ساتھ نہ ہون۔ عورتیں قومون کو تعمیر کرتی ہین۔ اس لیے جب تک انھیں پورے حقوق نہ دیے جائیں۔ کوئی بہتری نہین ہوسکتی۔

مس شاہ نواز۔ (میان شاہ نواز کی دختر) نے تقریر کرتے ہوے کہا کہ عورت اور مرد ایک درخت کے دو پتے ہیں۔ مرد اقبال سے حکومت کرتا ہے۔ اور عورت قلم سے۔ ہم اس بنا پر حقوق طلب نہین کرتے کہ مردون کے حقوق کیا ہیں۔ ہم انسانیت کی بنا پر ان حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں اور شادی کا ووٹ کا معیار بنانا نہایت غلط ہے اور نہ ہمارے خیال میں جائداد ووٹ کا معیار ہے۔ بہترین طریقہ بالغون کو حق راے دہندگی کا ہے۔ افسوس ہے کہ مردون میں افسوسناک فرقہ دارانہ جذبات ہیں ہمین فخر ہے۔ کہ عورتون میں کچھ نہین۔

پروفیسر عبدالمجید نے کہا کہ مین نہایت سنجیدگی سے کہتا ہون کہ میرے خیال میں مردون کو حق راے دہندگی سے محروم کرکے نظام عورتون کے حوالہ کردینا چاہیے۔ کیونکہ مرد ہندوستان میں یکجہتی پیدا کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ اُنھون نے ہندوستان کے مفاد کو فرقہ داری اور ذاتی مفاد کی تباہ کردیا ہے میرے خیال میں اگر یہ کام عورتون کے حوالہ ہو۔ تو یہ تفرقات نہایت آسانی ختم ہوجائین گے۔

امتحانات سنہ ۱۹۳۲ء صوبجات متحدہ

الہ آباد ۳۱۔ مارچ سنہ ۳۲ء کے امتحانات ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ آج سے شروع ہوگئے۔ ہائی اسکول کے امتحان میں کل تعداد شرکا کی ۱۰۱۰۵ ہے اور امتحان ۵۱ مرکزون پر ہورہا ہے جو تمام صوبہ میں تقسیم ہین۔ انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں تین ہزار دوسو دو طلبا شریک ہوئے ہیں یہ امتحان ۲۲ مرکزون مین ہورہا ہے۔ ۳۴۳ طلبا۔ کامرس میں امتحان دے رہے ہین جس کے ۹ مرکز ہیں۔ اور ۶۴ طلبا زراعت میں امتحان دے رہے ہیں جس کے دو مرکز ہیں۔ آج ہی لڑکیون کا انگلو ورناکیولر مڈل امتحان اور ورناکیولر مڈل امتحان بھی شروع ہیں۔ جس سے علیحدہ علیحدہ ۷۱۴۔ اور ۱۵۴۱۔ طالبات شریک ہین۔ ۱۸۔ اپریل

ہولی صاحبہ کا پیغام اہل ہند کے نام

سب لوگ جانتے ہیں کہ مین پریم یعنی سچی محبت کا اوتار ہون۔ جس وقت سے یہ دنیا پیدا ہوئی ہے اس کے ساتھ ہی میرا ظہور بھی عالم افروز ہوا۔ نرسنگھ اوتار کے زمانہ سے تو مجھکو دنیا کا ہر فرد بشر جان گیا۔ اس کے بعد رام چندر مہراج اور کرشن چند آنند کند کی ہولیاں برج اور اجودھیا مین میرے پریم کی بدولت اس دھوم دھام سے ہوئین۔ کہ آجتک ان کے دید کی تمنا رکھون کے دلون مین موجود ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستان کے مختلف حکومتون کے زمانہ مین ہر حاکم وقت نے میرے سالانہ دورون کو قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ اس کا خاص سبب یہی تھا کہ کسی کو میرے لشکر طرب پیکر کے لیے رسد رسانی کی کچھ فکر نہ کرنا پڑی کیونکہ میرے ساتھ ہر قسم کا سامان آرام و احتشام اللہ میاں کے منتظمان قدرت خود مہیا کر دیا کرتے ہین۔ مثلاً نیا غلہ۔ گلابی جاڑے کی صحت بخش آب و ہوا ہر گلی کوچے مین گانے بجانے کی دلکش آواز ہر فرقے کے لوگون مین میل ملاپ کی دلی خواہش پھوٹ پر ہر طرف سے لعنت وملامت کی پھٹکار استقبال کے لیے بسنتی سی بڑے بڑے ارنڈون کے درختون کا جا بجا سر دان چمن کی طرح استادہ رہنا۔ بچھڑے ہوے لوگون مین ملاقات کی خواہش حتی کہ پیران صد سالہ کو بھی جوانی کی ترنگ سفید بالون مین رنگ سرخ کا خضاب بچون مین بھی کھیل کود کی امنگ کثرت سے شادی بیاہ بیاہ کے تب۔ کانفرنسون اور انجمنون مین۔

لچھے دار لکچر۔ آزادی کے رنگ کے ایجاد کی فکر وغیرہ یہ ایسے سامان ہین جو دنیا کے کسی بادشاہ اور مرتاض کو بھی نصیب نہیں۔ بہر کیف مین اپنے منہ میان مٹھو بننا نہیں چاہتی۔ تم لوگ خود غور کرلو کہ میری بساط کتنی ہے۔ آج تک میرا کسی منھ زور نے بائیکاٹ نہیں کیا اور نہ مین نے کسی کے ساتھ سوائے بھلائی کے برائی کی مین ہمیشہ حکام وقت اور اس کی رعایا کیساتھ پریم کا رنگ کھیلتی رہی اور ملک کی حالت بغور جانچتی ہی ابکی سال دورے مین مین نے دربار لکھنؤ کے اڈیٹر سے بحالت خواب ملاقات کی اور دربار کے مزاج کا حال پوچھا وہ فوراً چونک کر اٹھ بیٹھا اور کہنے لگا کہ یہ کئی سال سے مالی حالت کی کمزوری کے عارضے مین مبتلا ہے اور روز بروز کمزور اور دبلا ہوتا جاتا ہے۔ اس مرض کا نسخہ حکیم اجمل خان صاحب آنجہانی اور دیگر حکمائے یونان کے پاس نکلا اور نہ طبیبان چھوائی ٹولہ وغیرہ نے کچھ فکر کی اور نہ لکھنؤ کے میڈیکل کالج کو اس علالت کی فکر ہوئی بلکہ میرے نزدیک اس کا علاج شفاخانہ پبلک روسائے قدردان علم۔ یوپی گورنمنٹ اور اس کے وزرائے علم دوست کے ہاتھ مین ہے کیونکہ ان کی نظر سے یہ مریض گذرتا بھی ہے اور وہ صاحب بھی۔ جو یوپی کے اخبارات کے نگران ہین اس مریض کی فریاد بھی کئی بار سن چکے ہون گے بس مین نے اس مایوس اڈیٹر کا یہ بیان سن کر دل ہی دل مین افسوس کیا کہ یارب یہ کیا معاملہ ہے یہ دربار جو عالی جناب ملک معظم جارج پنجم دام سلطنتہ کی

تاجپوشی کی ایک علمی یادگار ہے کیون کس مپرسی کی حالت مین بیمار پڑا ہے۔ لہذا مین سوچتی ہون کہ جلد اسے کوئی ایسی مقوی دوا دیجائے کہ وہ بالکل چنگا ہو جائے اور آئندہ ہولی تک جب مین یہان پھر آؤن اس کو موٹا تازہ کودتا پھاندتا دیکھون۔ ہان میرے نزدیک تو اس کا علاج بہت ہی آسان ہے۔

یعنی جو لوگ اس مریض کے قریب ترین ہین سب سے پہلے وہ اس کی صحت قائم رکھنے کی فکر کرین۔ یعنی اس کے خریدار بنائین یہان کے راجے مہاراجے۔ رؤسا حکام عہد جنکا اس شاہی یادگار کے قائم رکھنے کا ولولہ ابتک ہے نسخہ اوراد بلا کر چنگا کر دین۔ اگر خدانخواستہ ایسا انتظام نہ ہوا دربار کی مفارقت کا منھ مجھ سے دیکھا نہ جائے گا مین دربار کے پیرانہ سال اڈیٹر سے جس نے سرکار دولتمدار کی ملازمت ۳۸ سال تک بخیر خوبی و مستعدی کیساتھ انجام دی ہے اور جس نے ۱۶ - ۱۷ سال سے اس دربار کے مفید مضامین سے سرکار اور پبلک کی خدمت کی ہے اور جو بہت سی مذہبی اخلاقی اور تعلیمی کتابون کا مصنف ہے اور جس کی پنشن کی آمدنی دربار کے ماہانہ نقصان کو برداشت نہیں کرسکتی ہدایت کرتی ہون کہ وہ ابھی اپنی کمر ہمت چست رکھے اور یاس کی کیچڑ سے علیحدہ رہکر ہولی کے رنگ سے اپنے دربار کو غسل کرا دے تاکہ یہ مصرع مفید حال ہو جائے۔ ؎

مژدۂ از غیب برون آید و کارے بکند

آئرلینڈ کے صدر کا بیان

لندن ۱۴ مارچ۔ خراج اور حلف وفاداری کے متعلق آئرش فری سیٹ کے صدر مسٹر ڈی ولیرا کا رویہ معلوم کرنے کی غرض سے مسٹر ڈنگل فٹ ممبر پارلیمنٹ نے ان سے انٹرویو کیا مسٹر ڈی ولیرا نے فرمایا کہ معاہدہ کی رو سے تو ممبر پارلیمنٹ کے لیے حلف وفاداری اٹھانا لازمی نہیں البتہ متعلقہ کلاز کی رو سے ہم چاہتے ہین کہ اسی کلاز کو کانسٹی ٹیوشن سے نکالدین تمام لوگون کی بھی یہی خواہش ہے۔ گذشتہ دس سال کے تمام فساد کی جڑ حلف وفاداری ہے۔ اگر ہمین اس فساد کی ۴

۴ جڑ کو دور کرنے کی اجازت نہین دیگئی تو یہ ناقابل برداشت ہو جائیگی کسی بیرونی جماعت کو ہمین دائمی فساد کا شکار بنانے کا کیا حق ہے۔

خراج کے متعلق آپ نے فرمایا کہ خراج آئرش فری سیٹ کے آئین کی رو سے ہی طلب کیا جاسکتا ہے۔ یہ آئین رضاکارانہ اور خانگی آئین ہے۔ ہمارا ارادہ اسے منسوخ کرنے کا ہے اور ہمین ایسا کرنے کا حق حاصل ہے۔

مسلم بھائیونکی خدمت مین ایک ضروری پیغام

مین اب تک رہین بستر ہون۔ سوائے قلمی خدمت کے کچھ نہیں کرسکتا واللہ وقت آچکا ہے کہ مغرب مین پھر پہ خلوص نی دین اللہ افواجا کا رنگ پیدا ہو جائے۔ صرف نو ماہ ہوئے جب یورپ اور امریکہ کی ایک بڑھتی ہوئی مسیحی جماعت نے علی الاعلان یہ کہدیا کہ ہم عیسوی اصولونکو چھوڑتے ہین اور اس کی جگہ نئے مذہب کے اصول تلاش کرتے ہین۔ اس جماعت مین جس کا نام موڈرنسٹ ہے ہزارون فضلائے عیسائیت ہین۔ گذشتہ ۱۵ سال مین یہ لوگ ایک ایک عیسوی عقیدہ کو بعد از تحقیق علی الاعلان چھوڑ چکے ہین۔ نہ وہ مسیح کو خدا کا بیٹا مانتے ہین۔ نہ اس کے کفارہ کے قائل ہین۔ ان کی ان کی اس تلاش مذہب کو پورا کرنا ہمارا فرض ہے۔ ہمین تبلیغ اسلام بھیجنے کی تو ہر جگہ توفیق نہین اس اعلان پر مین نے مغربی لائبریریون مین مفت لٹریچر بھیجنا شروع کیا۔ اس وقت وہ بااثر ہو گیا ہے۔ قبولیت اسلام کے خطوط آرہے ہین۔ اگر ہم مین مذہب پھیلانیکا شوق ہو۔ تو شوق اسلام اس طبقہ مین خصوصاً پیدا ہو گیا ہے۔ جو ہمارے حکمران ہین۔ میری سمجھ مین سیاسی عظمت حاصل کرنے کا اس سے بہتر اور کوئی طریق نہین۔ کہ ان لوگون کو حلقہ بگوش اسلام کیا جائے۔

یہ صدا ایک رہین بستر کی ہے۔ اگر آپ میرے ساتھ شریک ہو جائین۔ اور کچھ امداد بھیجین تو مین ہزارون کاپی اسلامک ریویو کی مفت بھیجدون۔ ایک دس سال مین مغربی ضیا کا رنگ پلٹ جائیگا۔

خواجہ کمال الدین

لکھنؤ احرار پارٹی کے ڈکٹیٹر کی گرفتاری

لکھنؤ ۴ اپریل ۱۹۳۳ء۔ لکھنؤ احرار پارٹی کے ڈکٹیٹر محمد اسمعیل اسلم گرفتار کرلے گئے۔

۱۳ جاگیرین نیلام ہوگئین

پٹنہ ۲۰ مارچ۔ بقایا مالگذاری کی ماہ جنوری کی قسط وصول نہ ہونے کے باعث ۳۵۹ جاگیرون کے نیلام کا اعلان کیا گیا تھا اس مین سے ۱۳ آج کلکٹر نے نیلام کردین ہین۔ ان کو نیلامی سے مستثنیٰ قرار دینے کے لیے کوئی درخواست پیش نہین کی گئی تھی

سونا کی برآمد کو روکنے کی سعی

بمبئی ۲۰ مارچ سونے کو ہندوستان سے باہر جانے سے روکنے کے لیے بمبئی بلین مارکیٹ کے تاجرون نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ آئندہ سونا نہ لین گے

تکمیل الطب کالج لکھنؤ

بتاریخ ۲۰ مارچ ۱۹۳۳ء بروز یکشنبہ بوقت ۴ بجے سہ پہر تکمیل الطب کالج مین بصدارت جناب سر راجہ صاحب جہانگیر آباد بالقابہ ایک جلسۂ عام منعقد ہوا جس مین ممبران کیٹی انتظامی اور سکریٹری تکمیل الطب کا انتخاب عمل مین آیا یہ امر بہت زیادہ باعث مسرت ہے کہ امسال علاوہ قدیم ممبران کیٹی انتظامی کے جناب راجہ صاحب محمود آباد بالقابہ کا اسم گرامی بھی باتفاق آرا فہرست ممبران کیٹی انتظامی مین شامل کیا گیا۔

حکیم جلیل احمد انصاری

پروفیسر تکمیل الطب کالج لکھنؤ

بنگال مین کتنی غیر قانونی جماعتین ہین

کلکتہ ۲۴ مارچ۔ مزید چار جماعتون کو غیر قانونی قرار دیا گیا ہے اور اب تعداد ۷۵ ہو گئی ہے

انڈین ڈیلی میل کی اشاعت بند ہوگئی

بمبئی ۲۳ مارچ۔ ہائی کورٹ سے اپیل خارج ہو جانے کے بعد اخبار انڈین ڈیلی میل سے چھ ہزار روپیہ کی ضمانت داخل کرنیکا مطالبہ قائم رہاہے اس کو دیکھتے ہوے اخبار نے اپنی اشاعت ملتوی کردی

دھاریوال کے اونی دھاگے

Used all over India

تمام ہندوستان میں استعمال کیے جاتے ہیں

ان کو ہندوستانی کاریگروں نے خاص ہندوستان کے اون سے کات کر تیار کیا ہے۔ دھاریوال کا کوئی بھی سامان غیر ملک سے نہیں منگوایا جاتا نمونوں کے کارڈ کے لیے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۴۱ کو لکھیے

مقامی ایجنٹ
امپیریل ایجنسی جنرل گنج کانپور

دھاریوال ملس پنجاب میں بنائے جاتے ہیں

آئرلینڈ کی آزاد حکومت اور برطانیہ

"لندن" ۲۰ مارچ - آئرلینڈ کی آزاد حکومت اب اس جواب پر غور کر رہی ہے جو برطانیہ نے آئرلینڈ کے ہائی کمشنر کو بھیجا ہے برطانیہ نے اس جوابی مراسلہ مین آئرلینڈ کے گورنر کے اختیارات کی وضاحت کی ہے - اور لکھا ہے کہ معاہدہ برطانیہ و آئرلینڈ دفعات ۱ تا ۴ - اس بات کو صاف طور سے ظاہر کرتی ہین کہ حلف وفاداری معاہدہ مذکور کا ایک جزو لاینفک ہے اور دفعات ۱-۲ سے یہ بالکل اظہر من الشمس ہے کہ آئرلینڈ کی آزاد حکومت کی بالکل وہی پوزیشن ہے - جیسی کہ کناڈا کی ہے - دفعہ ۴ کی رو سے آئرلینڈ کی آزاد حکومت مین حلف وفاداری کا لینا ضروری چیز ہے -

اس جوابی تحریر مین اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ یہ آزاد حکومت قانوناً اور اخلاقاً اس کے لیے مجبور ہے کہ سالانہ خراج برابر ادا کرے - سنہ ۱۹۲۶ء کے مالی بیان کے دفعہ ۶ مین معاہدہ کی خاص شرط یہی ہے اور ایرش فری اسٹیٹ کے سابق اٹارنی جنرل نیز جوڈیشل کمیٹی نے جسکا انھون نے اس موضوع کے متعلق حوالہ دیا ہے اس بات کا صاف اعلان کیا ہے - کہ فری اسٹیٹ پر ہر طرح سے لازم ہے کہ پورا خراج ادا کرے -

آئرلینڈ کی طرف سے اس تحریر کا جواب

"آئرلینڈ" کی آزاد حکومت کے کابینہ کے اجلاس کے بعد گو اس وقت تک کوئی اعلان نہین کیا گیا - لیکن نمائندہ رویٹر کو معلوم ہوا ہے کہ کابینہ آئرلینڈ اپنے جواب مین اس بات کی تائید کرے گا کہ جس حلف وفاداری سے بحث کر رہے ہین - جس کا تذکرہ سابق صدر کاسگریو کی حکومت مرسپاردہ - شورحکومت مین ہے -

جہان تک سالانہ خراج کا تعلق ہے معلوم ہوا ہے کہ آئرش فری اسٹیٹ اس بات پر زور دیگی کہ شمالی آئرلینڈ اپنے صوبہ کے متعلق سالانہ خراج روک لینے کی مجاز کی گئی ہے اور یہ کہ فری اسٹیٹ بھی اس کی حقدار ہے کہ وہ اپنے حصہ کی رقم روک لے -

سکھون کے شرائط

لاہور ۲۷ مارچ - سردار اجل سنگھ نے جو گول میز کانفرنس مین سکھون کی نمائندہ کی حیثیت سے گئے تھے - سکھ پولیٹیکل کانفرنس کے اجلاس مین اعلان کیا کہ ہمارے خاص خاص مطالبات یہ ہین کہ کسی فرقہ کو مجالس قانون ساز مین دستوری اکثریت نہ دی جائے سکھون کو پنجاب کی مجلس مقننہ مین اسی تناسب سے نشستین ملین جس تناسب سے مسلمانون کو ان صوبون مین دی جائین جہان وہ اقلیت مین ہین - انھون نے کہا کہ دنیا کی تاریخ مین ایسا کوئی دستور اساسی نہ ملے گا - جس مین کسی جماعت اور کسی فرقہ کو دستوری طریقہ پر اکثریت دی دیدی جائے - تحفظات ہمیشہ اقلیتون کو دیے جاتے ہین تاکہ وہ اکثریتون کی زیادتیون سے محفوظ رہ سکین نہ کہ اکثریت کو کہ وہ اقلیت کو دبائے رہین - انھون نے پنجاب مین سکھون کی اہمیت کو ظاہر کیا - اور بتلایا کہ علاوہ ایک طاقتور قوم کے صوبہ کی مالگذاری مین بھی انکا بڑا حصہ ہے - انھون نے کانگریس اور حکومت دونون کی روش پر اعتراض کیا جو ان کی طرف سے سکھ مطالبات کے متعلق اختیار کی گئی - دستور اساسی کا تذکرہ کر کے انھون نے کہا کہ ہندوستان مین اس طرح کا دستور اساسی تو قائم ہو نہین سکتا - جو کنیڈا آسٹریلیا اور دیگر نوآبادیات مین رائج ہے سکھون کے متعلق انھون نے بتایا کہ وہ کسی اسکیم کو قبول نہین کر سکتے - جس مین مالیات پر پورے اختیارات ہندوستانیون کو حاصل نہ ہو جائین - کانفرنس نے جو قرارداد منظور کی ہے اس مین پنجاب کی مجلس مقننہ مین تیس فیصدی نمائندگی ملنی چاہیے اور انتظامات حکومت مین انھین وہی حصہ ملنا چاہیے - جو دیگر صوبون مین مسلمانون کو دیا جاوے

ایوان تجارت ہند کے اجلاس کا فیصلہ

نئی دہلی ۲۰ مارچ - چیمبر آف کامرس کی فیڈریشن نے مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کیا ہے -

فیڈریشن محسوس کرتی ہے کہ لندن کی گول میز کانفرنس مین فیڈریشن کے نمائندون کی شرکت کا نتیجہ کچھ نہین نکلا - اور صرف فیڈریشن کو اخراجات برداشت کرنے پڑے ہین چنانچہ اس تجربہ کے پیش نظر فیڈریشن کے خیال مین مشاورتی کمیٹی کے ساتھ فیڈریشن کے نمائندون کے تعاون کا کوئی مفید نتیجہ اس صورت مین نکل سکتا ہے جب گورنمنٹ سچے دل سے موجودہ پالیسی کو ترک کر کے ہندوستان کے ترقی پسند طبقہ کے ساتھ مالی خود مختاری - تحفظات مخصوص صیغہ جات اور تجارتی حقوق کے سوال پر بحث کرنے کے لیے تیار ہو جائے - اور اس مطلب کے لیے مشاورتی کمیٹی کو فنانس سے متعلقہ امور پر غور کرنے لیے پوری آزادی دی جائے اور تجارتی حقوق کو برٹش اور ہندوستانی ماہرین کی ایک مشترکہ کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے اس کمیٹی مین جو ماہرین شامل کیے جائین ایسے خاص شخص ہونے چاہیین جن پر فیڈریشن کو اعتماد ہو -

کل انڈین چیمبر آف کامرس کے اجلاس کا آخری دن تھا بند کمرے مین اس سوال پر غور کیا گیا کہ کانفرنس کمیٹیون کے متعلق چیمبر کو کیا رویہ اختیار کرنا چاہیے - اس کے بعد پریزیڈنٹ نے اگلے سال کی ایگزکٹو کمیٹی کے ممبرون کے نام کا اعلان کیا - سر پرشوتم داس ٹھاکر داس نے شرح تبادلہ کے متعلق ایک رزولیوشن پیش کیا جو اتفاق رائے سے پاس ہو گیا - اس رزولیوشن مین روپے کو سٹرلنگ کے ساتھ ملحق کرنے کے خلاف مندرجہ ذیل وجوہ کی بنا پر پروٹسٹ کیا گیا -

سٹرلنگ کا مستقبل گورنمنٹ ہند کے ہاتھ مین نہین ہے اور نہ ہو سکتا ہے دنیا کے مستقبل مین سٹرلنگ کی کیا قیمت ہو گی - اس کا انحصار دنیا کی عام اقتصادی حالت اور انگلینڈ کی اقتصادی پوزیشن پر ہو گا - اور ممکن ہے کہ یہ قیمت ہندوستان کے لیے نقصان دہ ثابت ہو - (۳) سٹرلنگ کی پوزیشن اس وقت غیر مستحکم ہے اس لیے روپیہ کی پوزیشن کو مستحکم رکھنے کی غرض سے اسے سٹرلنگ کے ملحق کر دینے کا اصول بالکل غلط ہے -

والیان ریاست اور آئندہ دستور اساسی

"نئی دہلی" ۲۰ مارچ ایوان والیان ریاست کی ایک منتخب کمیٹی آجکل دہلی مین ہندوستان کے مجوزہ دستور اساسی پر غور و خوض کر رہی ہے - کئی دن ہوئے اس کے جلسے ہو رہے ہین اور معلوم ہوا ہے کہ ان مین تجاویز اور شرائط پر غور کیا جا رہا ہے جن کے منظور ہو جانے پر والیان ریاست وفاق ہند مین شریک ہو سکتے ہین - چنانچہ کل کے اجلاس مین ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایک تجویز اس قسم کی پیش ہوئی کہ والیان ریاست کو اگر وفاق ہند مین پچاس فی صدی نیابت اور حقوق دیے جائین - تب وہ اس مین شرکت پر آمادہ ہین - یہ تجویز کمیٹی مذکور مین ابھی زیر غور ہے اسی کے ساتھ ساتھ مرکزی مجلس قانون ساز کے متعلق بھی یہ مسئلہ درپیش ہے کہ یہ مجلس ایک ایوانی ہو یا دو ایوانی اور ریاستون کے لیے اس مین نمائندگی کے لیے کونسا طریقہ اختیار کیا جائے - سر اکبر حیدری کرنل ہکسر - مسٹر مقبول محمود جن کا تعلق ریاستون کے وزرا کی جماعت سے ہے بحث مین کافی حصہ لے رہے ہین ہز ہائی نس نواب صاحب بھوپال - مہاراجہ بیکانیر - اور مہاراجہ پٹیالہ - کوشش کر رہے ہین کہ کوئی صورت باہمی تصفیہ کی نکل آئے اور ایسا خاکہ تیار ہو جائے کہ اس پر سب رضامند ہو سکین -

سنڈہرسٹ فوجی کالج کے ہندوستانی امیدوار

نیو دہلی یکم اپریل - فوجی کالج کے داخلہ کے لیے ۲۲۴ طلبا نے درخواستین پیش کین جس مین سے ۴۰ مسلمان ۱۰۰ ہندو ۵۰ سکھ - ۷ ہندوستانی عیسائی ۱۰ انگلو انڈین ۳ ہندوستانی یوروپین - اور مختلف اقوام جنمین سب سے زیادہ امیدوار پنجاب سے شامل ہین

ایوان والیان ریاست مین وایسرائے کی تقریر

نئی دہلی - آج ایوان والیان ریاست کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے وایسرائے نے فرمایا کہ مجھے اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ ان اہم اصلاحات کو حل کرنے کے لیے جو کہ ایوان کے روبرو زیر بحث ہے نمایان کامیابی حاصل کر لی گئی ہے - مجھے مطلع کیا گیا ہے کہ ان مین سے ایک مسئلہ یہ تھا کہ والیان ریاست اور جاگیردار برطانی ہند مین علاقہ حاصل کرنا چاہتے ہین - اس معاملہ مین بھی کافی ترقی کی جا چکی ہے اور مجھے امید ہے کہ انفصالی فیصلہ ہو جائے گا -

اس کے بعد ریاستون کے تعلق اور دوسرے مسائل کا ذکر کرنے کے بعد وایسرائے نے فرمایا کہ والیان ریاست اور مین خود یہ بخوبی محسوس کرتے ہین کہ جبر و تشدد خود کوئی مقصد نہین - بلکہ ذریعہ ہے یہ زبردست عقیدہ ہے کہ ہم جلد ہی آئینی تواریخ مین ایک نئے باب کا اضافہ کر سکین گے - اور مین اس امر کا عزم کر چکا ہون کہ جس طرح بھی ممکن ہو گا امن قائم کیا جائے گا - اور اس کی موجودگی مین ہی آئین کے قیام کی جانب قدم بڑھانا ہو گا - مین اس کے لیے مشکور ہون کہ مین والیان ریاست کی امداد پر بھروسہ کر سکتا ہون -

---

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب بارسٹر جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۳)

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور مقام کانپور ضلع کانپور -

مقدمہ نمبر ۲۵۶۴ بابت سنہ ۱۹۳۱ء

برج کمار عرف دولی ولد پنڈت سرجو پرشاد قوم برہمن ساکن موضع سے لسو پرگنہ بلہور ضلع کانپور — مدعی

بنام انور علی ولد واحد علی قوم مسلمان شیخ ساکن قصبہ دیوہہ پرگنہ بلہور ضلع کانپور — مدعا علیہ

بنام انور علی ولد واحد علی قوم مسلمان شیخ ساکن قصبہ دیوہہ پرگنہ بلہور ضلع کانپور — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت ۲۲۵ روپیہ کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۲ ماہ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن کے عدالت ہذا مین اصالتاً حاضر ہون اور جوابدہی دعوی کی کرین - اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے - پس آپکو لازم ہے - کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون کو حاضر کرین نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہون اسی روز پیش کرین آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہون گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہو گا -

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۹ ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا -

دستخط آر - بی شرما منصرم - (مہر عدالت)

ہز اکسلنسی وائسرائے کی خدمت مین وفد

نئی دہلی ۱۱ اپریل - ہز اکسلنسی وایسرائے کی خدمت مین مسلمانون کا ایک وفد باریاب ہوا اور مسلمانان کشمیر کی تکلیف کے متعلق ایک تحریری درخواست پیش کر کے حکومت ہند سے امداد کا طلبگار ہوا -

کرکٹ ٹیم

بمبئی - یکم اپریل، ہندوستانی کرکٹ ٹیم انگلستان کے کھلاڑیون سے مقابلہ کرنے کے لیے روانہ ہو گئی -

برطانیہ اور آئرلینڈ کا جھگڑا

اصل معاہدہ کیا ہے

آج کل ڈی ویلرا کی گورنمنٹ اور حکومت برطانیہ کے درمیان حلف وفاداری اور لگان ادائیگی کے متعلق جھگڑا چل رہا ہے اس جھگڑے کو کما حقہ سمجھنے کے لئے اینگلو آئرش معاہدہ کے مطالعہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے ناظرین کی واقفیت کے لیے ذیل میں معاہدہ کی ضروری دفعات کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

آئرلینڈ کی آئینی حیثیت بھی وہی ہو گی جو کہ برطانی سلطنت کی دیگر نوآبادیات۔ مثلاً آسٹریلیا۔ نیوزیلینڈ اور جنوبی افریقہ کی ہے۔ اس کی (آئرلینڈ کی) ایک پارلیمنٹ اور اس پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ایک ایگزیکٹیو ہو گی۔ اس پارلیمنٹ کو ملک کے امن اور آئرلینڈ کی اچھی گورنمنٹ کے لیے قوانین بنانے کا اختیار رہیگا۔ اور آئرلینڈ کی گورنمنٹ آئرش فری اسٹیٹ کے نام سے مشہور ہو گی۔

(۲) اس معاہدہ کی رو سے برطانوی پارلیمنٹ اور گورنمنٹ کے ساتھ تعلق میں آئرش فری اسٹیٹ کی حیثیت کنیڈا کی نوآبادی کے مساوی ہو گی اور تاج برطانیہ یا تاج برطانیہ کے نمائندے اور امپیریل (برطانوی) پارلیمنٹ اور کنیڈا کی نوآبادی کے متعلق کے تعلقات پر جو قانون و رواج اور آئینی دستور حاوی ہیں۔ وہی آئرش فری اسٹیٹ کے ساتھ ان کے تعلقات پر حاوی ہوں گے۔

(۳) آئرلینڈ میں تاج برطانیہ کا نمائندہ اسی طریق اور دستور کے مطابق مقرر کیا جائیگا۔ جس طریق سے کہ کنیڈا میں کیا جاتا ہے۔

(۴) آئرش فری اسٹیٹ کی پارلیمنٹ کے ممبروں کو جو حلف وفاداری اٹھانا ہوگا اس کی عبارت یہ ہو گی۔ میں بروئے قانون قائم شدہ آئرش فری اسٹیٹ کے آئین کا سنجیدگی سے وفادار اور پابند ہوں گا۔ اور یہ کہ ہز مجسٹی شاہ جارج پنجم اور ان کے جانشینوں کا وفادار ہوں گا

(۵) آئرش فری اسٹیٹ سلطنت برطانیہ کے ان قرضہ جات اور جنگ عظیم کی پنشنوں کے ایسے تناسب کی ذمہ دار ہو گی۔ جو واجب اور منصفانہ ہو۔ آئرلینڈ کو اس امر کا حق ہو گا کہ وہ بعض قرضہ جات اور پنشنوں کو ناجائز سمجھکر بٹہ کھاتہ میں ڈالنے کا دعوے کرے یہ ایک فیصلہ ایک یا ایک سے زیادہ غیر جانبدار اشخاص جو سلطنت برطانیہ کے شہری ہوں پر مشتمل ایک ثالث کرے گا۔ کہ کون سے قرضہ جات بٹہ کھاتے میں ڈالنے کے قابل ہیں۔ فیصلہ برطانیہ کرے گی۔

(۶) جب تک برطانیہ اور آئرلینڈ کی حکومتوں کے درمیان کوئی ایسا انتظام نہ ہو جائے جس کے ماتحت کہ آئرش فری اسٹیٹ اپنی ساحلی حفاظت کا بوجھ اٹھا سکے۔ تب تک ساحلی حفاظت کا کام ملک معظم کی امپیریل طاقتوں کے ہاتھ میں ہوگا۔ مگر آئرش فری اسٹیٹ کو اتنے جہاز تعمیر کرنے اور رکھنے کا اختیار ہوگا جتنے کہ مالیات یا ماہی گیری کی حفاظت کے لئے ضروری ہوں۔

اس آرٹیکل کی مذکورہ بالا شرائط پر پانچ سال کے بعد برطانیہ اور آئرلینڈ کی حکومتوں کے نمائندوں کی ایک کانفرنس میں تبصرہ ہوگا اور اس امر کا فیصلہ کیا جائیگا۔ کہ آئرلینڈ اپنی ساحلی حفاظت میں کتنا حصہ لے سکتا ہے۔

(۷) امن کے زمانہ میں ایسی بندرگاہیں اور دیگر مراعات جو ملحق ہیں درج ہیں یا دیگر ایسی مراعات جن کا وقتاً فوقتاً حکومت برطانیہ اور آئرش فری اسٹیٹ کے درمیان فیصلہ ہوگا (ب) جنگ کے زمانہ غیر ملکی طاقتوں کے ساتھ تعلقات کی کشیدگی کے وقت ایسی بندرگاہیں یا دیگر مراعات جو ایسی حفاظت جس کا ذکر اوپر آیا ہے کے لیے امپیریل گورنمنٹ کو درکار ہوں اگر آئرش فری اسٹیٹ اپنی فوج رکھے تو تخفیف کے بین الاقوامی اصول کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے فوج کی وہ تعداد حکومت برطانیہ کی فوج کے اس تناسب کے مطابق ہو کر جو آئرلینڈ اور برطانیہ کی آبادی میں ہے۔ برطانیہ اور آئرلینڈ کی بندرگاہیں دیگر ممالک کے جہازوں کے لئے کھلی ہوں گی۔ بشرطیکہ وہ جہاز محصول باقاعدہ ادا کریں۔

(۸) آئرش فری اسٹیٹ ان ججوں۔ افسروں۔ ممبران پولیس اور دیگر پبلک ملازمین کو جو علیحدہ کر دئے جائیں۔ یا گورنمنٹ میں تبدیلی کے نتیجہ کے طور پر ریٹائر ہو جائیں۔ کافی معاوضہ دیں۔ بشرطیکہ اس انتظام کا اطلاق امدادی پولیس فورس کے ممبران اور ان اشخاص پر جو آئندہ دو سال میں برطانیہ میں آئرش کانسٹیبلری کے لئے بھرتی کئے جائیں۔ نہ ہو گا۔ ایسے اشخاص کے معاوضہ اور پنشن کی ذمہ داری برطانوی گورنمنٹ ہوگی

انڈین نیشنل کانگریس کا سالانہ اجلاس

بمبئی۔ ۱۴ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ انڈین نیشنل کانگریس کا سالانہ اجلاس امسال ۲۴ کو بجائے پریٰ کے نئی دہلی میں زیر صدارت پنڈت مدن موہن مالویہ منعقد ہوگا۔

نئی دہلی ۱۴ اپریل۔ انڈین نیشنل کانگریس کا ۴۷واں سالانہ اجلاس بمقام دہلی ماہ اپریل کے آخری ہفتہ میں منعقد کرنے کے انتظامات عمل میں آرہے ہیں۔ پنڈت پیارے لال شرما ایڈوکیٹ میرٹھ کمیٹی استقبالیہ کے صدر اور مسٹر جے این سہانی سابق ایڈیٹر ہندوستان ٹائمز اور لالہ شنکر جوائنٹ سکریٹریان منتخب ہوئے ہیں۔ بابو چندر پرشاد کی عدم موجودگی میں جو فی الحال جیل میں ہیں پنڈت مدن موہن مالوی سے صدارت کی درخواست کی گئی ہے۔ حکام ضلع سے کانگریس کے لیے ایک قطعہ اراضی مخصوص کرنے کی اور پوسٹل اور ریلوے حکام سے حسب معمول آسانیاں بہم پہونچانے کی درخواست کی گئی ہے

کانگریس کو مولانا شوکت علی کا انتباہ

بمبئی۔ ۱۴ اپریل۔ مولانا شوکت علی نے مسٹر پیٹی نیڈو قائم مقام صدر انڈین نیشنل کانگریس کے پاس ایک مکتوب ارسال کرکے ان کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کی ہے کہ بمبئی کے ایک ہردلعزیز مسلمان رہنما سر ابراہیم سلیمان قاسم مٹھا کے فرم کا بائیکاٹ کیا جارہا ہے اس سلسلہ میں آپنے موصوفہ کو یہ بتایا ہے کہ اگر یہ بائیکاٹ ہٹایا نہ گیا۔ تو اس کے خلاف انتقامی تدابیر اختیار کی جائینگی۔ آپ نے مسز نیڈو سے اس امر کا پرزور مطالبہ کیا ہے کہ وہ کانگریس پر اپنا اثر ڈالیں تاکہ اس ملک میں دنگے اور فساد نہ ہوسکیں۔ جو اس قسم کی جلد بازی و فتنہ پردازی کا نتیجہ ہوتے ہیں

کیمپ جیل میں بغاوت

پٹنہ ۱۴ اپریل پھلواری کیمپ جیل میں ۲۰۰ سیاسی قیدیوں نے پھلواری کیمپ جیل میں بغاوت کرکے جیل کے پھاٹک کو گھیر لیا اور وہاں آکر وارڈوں پر حملہ کیا اور جیل کے کمپاؤنڈر کو شدید زخمی کیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سیاسی قیدیوں سے یہ حرکت اس تادیبی کارروائی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کی غرض سے ہوئی تھی جو دو سیاسی قیدیوں کے خلاف اس بنا پر عمل میں آئی تھی کہ انہوں نے خاص غذا دیے جانے کا مطالبہ پورا نہ کئے پر حکام جیل کو برا بھلا کہا تھا اس بغاوت کے دفعیہ کے لیے پولیس بلائی گئی اور اس نے لاٹھی سے حملہ کرکے اس مجمع کو رفع دفع کیا۔ کہا جاتا ہے کہ سات قیدی خفیف زخمی ہوئے ہیں۔

سب انسپکٹر کو گولی مار کر ہلاک کردیا

نصف شب کو ریلوے اسٹیشن پر قاتلانہ حملہ حملہ آور نے خودکشی کرلی

کلکتہ ۱۴ اپریل ایک بنگالی نوجوان دہلی ایکسپریس ٹرین کے ذریعہ کلکتہ جارہا تھا کہ مادھو پور ریلوے اسٹیشن پر خفیہ پولیس کے سب انسپکٹر نے اس سے یہ دریافت کیا کہ اس کے پاس اس ریوالور کا جو اس کے پاس موجود تھا لائسنس ہے اس سوال کو سنتے ہی اس نوجوان نے سب انسپکٹر مذکور کو گولی ماردی جو فوراً ہی مرگیا اس کے بعد نوجوان نے اپنے بھی گولی مار کر خودکشی کرلی۔ ایک مسافر بھی زخمی ہوا ہے یہ حادثہ نصف شب کو رونما ہوا تھا۔

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

حسب دفعہ ۶۴ میونسپل ایکٹ دوم سنہ ۱۹۱۶ء صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ۔ ہر خاص و عام کو بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ چٹھہ جات تشخیص پنج سالہ کانپور میونسپلٹی جنکا نفاذ یکم اپریل سنہ ۱۹۳۲ء سے شروع ہوگا۔ تیار ہوگئے ہیں۔ اور وہ دفتر میں روزانہ باسوائے تعطیلات کے ۱۱ بجے صبح سے ۴ بجے شام تک معائنہ کئے جاسکتے ہیں۔

سید محمد ابراہیم

ایسنگ افسر

میونسپل بورڈ کانپور

یکم اپریل سنہ ۱۹۳۲ء

اسمبلی کا اجلاس

نئی دہلی ۱۴۔ اپریل آج اسمبلی نے بلا کسی مزید ترمیم کے ہندوستانی فوج کے فضائیہ کے مسودہ قانون کو منظور کرلیا

مسٹر رنگا آئر کے ایک سوال کے جواب میں سر جارج رینی نے اعلان کیا کہ اٹاوہ اکنامک کانفرنس میں ترجیحی محاصل اگر کوئی پالیسی منظور بھی کی گئی۔ اور کانفرنس مذکور میں شرکت کرنے والے ہندوستانی وفد نے اس پر رضامندی کا۔ اظہار کیا۔ تب بھی اس پر اس وقت تک عملدرآمد نہیں ہوگا۔ جبتک اسمبلی اس کی تصدیق نہیں کردیگی کہ وہ ہندوستان کے مفاد کے مطابق ہے۔

کانفرنس مذکور میں جو ہندوستانی وفد شریک ہوگا اسکے ارکان حسب ذیل ہوں گے :- سر اٹوال چٹرجی۔ (لیڈر) مسٹر شنمکھم چیٹی۔ سر پدمجی جنوالا۔ حاجی عبداللہ ہارون۔ صاحبزادہ عبدالصمد خان اور سر جارج رینی۔

ٹرین اور بیل گاڑی میں تصادم

لاہور۔ ۵۔ اپریل آج صبح ۷ بجکر ۴ منٹ پر ڈالو والی اور رنبیر سنگھ پورہ کے درمیان ایک مسافر گاڑی کے انجن اور بیل گاڑی میں تصادم ہوگیا۔ جس سے گاڑیبان اور دو بیل ہلاک ہوگئے۔

یوپی مین گرفتاریان

لکھنؤ ۲۰ مارچ۔ حکومت یوپی کا تازہ ترین اعلان مظہر ہے تاحال گرفتاریون کی تعداد ۵۰۴۳ تک پہنچ گئی ہے اور ۴۰۰۷ اشخاص رہا ہو چکے ہین۔

مسٹر رنگا سوامی آئنگر کا انتقال

دہلی یکم اپریل اسمبلی کے اجلاس مین مسٹر کے روی رنگا سوامی آئنگر کے انتقال پر اظہار رنج افسوس کیا گیا۔ مسٹر آئنگر پندرہ سال تک مرکزی مجالس قانون ساز کے ممبر رہ چکے ہین۔

درخت کاٹ دیا گیا

الہ آباد ۳۰ مارچ آج الفریڈ پارک کا درخت کاٹ دیا گیا جس کے نیچے مشہور انقلاب پسند چندر شیکھر آزاد افسران خفیہ پولیس کیساتھ مقابلہ کرتے ہوئے کام آیا تھا۔ غالباً اس کا مطلب سیاسی مظاہرون کو روکنا ہے۔

خودکشی

لندن ۴ اپریل مسٹر ایڈورڈ ممبر پارلیمنٹ اپنے مکان مین مردہ پائے گئے۔ ایک بندوق بھی نکلی۔

چہرہ کی بیرونقی پاوڈر سے دور نہوگی

چہرہ پر کتنا ہی پاوڈر لگایا جاوے لیکن رونق نہیں آسکتی چہرہ پر رونق اور خوبصورت کرنے کیلئے صاف خون و صاف منی کی ضرورت ہے۔ اس لئے آتنک نگرہ گولیاں کا استعمال کیجئے یہ گولیاں قبض، بدہضمی خون اور منی کی خرابی و کمی جریان احتلام رقت منی وغیرہ کو دور کرکے جسم کو خون و منی سے پر کرکے لطف زندگی عطا کرتی ہیں چہرہ پر رونق اور دلکشی ہو جائیگا جو ہزاروں من پاوڈر سے بھی ممکن نہیں۔ قیمت فی ڈبہ صرف ایک روپیہ ۵ ڈبہ کی چار روپیہ علاوہ محصولڈاک بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا ہونیوالی بیرونی نقائص کو صرف دو ہفتہ میں نابود کرکے پوری مردی حاصل کرنے کیلئے ایک شیشی طلاء راجی کرن استعمال کریں۔ قیمت فی شیشی صرف پانچ روپیہ
مزید آگاہی کے لئے ۹۲ صفحات کی کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرماویں

وید شاستری، جام نگر، کاٹھیاوار

لوکل ایجنٹ: مسرس عبدالکریم اینڈ سنس ہسٹن روڈ۔ کانپور

بحکم سید خورشید حسین صاحب سب جج بہادر اناؤ

سمن بغرض قرارداد امور تنقیح طلب

آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی
مقدمہ نمبر ۷ سنہ ۱۹۳۲ء

عدالت جناب سب جج صاحب بہادر مقام اناؤ
لالہ مرلیدھر ولد لالہ بنسگوپال قوم اگروال ساکن قصبہ بانگرمئو پرگنہ بانگرمئو ضلع اناؤ۔ مدعی
بنام سری نواسپال سنگھ ولد کرشن پال سنگھ و اننت پال سنگھ عرف سنت پال سنگھ سری نواسپال سنگھ وغیرہ مدعا علیہم
بنام سری نواسپال سنگھ و تیج پال سنگھ نابالغ ولد اننت پال سنگھ بولایت اننت پال سنگھ پدر خود ساکنان موضع رام پور کسمہا پرگنہ اتھہا تحصیل و ضلع پرتاب گڈھ و منور بخش ولد علی بخش۔ قوم کنجڑہ ساکن موضع سلانگنج پرگنہ ملانوان تحصیل بلگرام ضلع ہردوئی مدعا علیہم
واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بیعنامہ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۶ ماہ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ مدعی مذکور کی کرو اور تم کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کو جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔ مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ تمہاری غیر حاضری مین مسموع اور فیصل ہوگا۔
آج بتاریخ ۹ ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔
وقت حاضری بدفتر سب ججی اناؤ ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک
پیشی تقرر ولی۔ ۱۳ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء
پیشی بیان تحریری۔ ۱۶ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء
(نوٹ) مسمی تیج پال سنگھ نابالغ مدعا علیہ ۲ کا ولی اوسکا باپ اننت پال سنگھ ہونا تجویز ہوا ہے۔ لہذا جس شخص کو کچھ عذر ہو پیشی مقررہ پر پیش کرے بعد کو سماعت نہوگی۔ بحکم کنہیا لال منصرم سب ججی اناؤ۔

مجلس اقوام سے جاپان کی علیحدگی

ٹوکیو ۲۲ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت جاپان یہ سوچ رہی ہے کہ اگر جمعیتہ اقوام نے اس بات پر اصرار کیا کہ منچوریہ کے معاملات مین اس کے قواعد کے دفعہ ۱۵ کی پابندی کی جائے تو وہ جمعیتہ کی رکنیت سے انکار کر دیگی۔

برطانیہ کو مشورہ

ڈاکٹر ڈی۔ ایچ رودرفورڈ کا انڈین ریویو مین ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کا مطلب ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔
جاپان اور چین مین جو کچھ ہو رہا ہے وہ ہی بعض تبدیلیون کے ساتھ برطانیہ ہندوستانیون مین کر رہا ہے۔ انگلستان اپنی موجودہ پالیسی کی وجہ سے ریاستہائے متحدہ امریکہ کو کھو بیٹھا ہے۔ اگر برطانیہ ہندوستان کو اپنی سلطنت کا حصہ دار رکھنا چاہتا ہے تو اسے بلا تاخیر کے جیلون کے دروازے کھول دینے چاہئین۔

مسلم کانفرنس کی تجویز کا جواب

لندن ۲۰ مارچ۔ مسائل ہند پر بحث کرتے ہوئے دارالعلوم مین وزیر ہند نے مسلم کانفرنس کی منظور شدہ تجاویز کا ذکر کیا اور کہا کہ ہم دھمکیون سے اپنے پروگرام سے پیچھے نہین ہٹ سکتے۔ وزیر ہند کی تقریر سے یہ بھی واضح ہوتا تھا کہ حکومت کانگریس کا مقابلہ کرنے اور اسکے کچلنے کے لئے فرقہ وارانہ طریقہ پر سیاسی جماعتین قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

بنگال مین آرڈیننس کا نفاذ

نئی دہلی ۳۰ مارچ۔ حکومت ہند نے ایک نیا آرڈیننس جاری کیا ہے جس کے تحت ہنگامی اختیارات کے آرڈیننس مجریہ سنہ ۱۹۳۲ء اور بنگال کے آرڈیننس مجریہ سنہ ۱۹۳۱ء مین ترمیم کی گئی ہے یہ آرڈیننس سنہ ۱۹۳۲ء کا آٹھوان آرڈیننس ہوگا

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کرکے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کرکے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

امساک کے لئے بے نظیر دوا ہے قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ

پنوسکت واری روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہوکر از سرنو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ علاوہ محصول ڈاک

راج وید نارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ ۳۹۳ کالبا دیوی روڈ
لکھنؤ ایجنٹ نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج
کانپور ایجنٹ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چوراہا
الہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک
دہلی ایجنٹ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک
آگرہ ایجنٹ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

منعقدہ ۱۸۷۴ء رجسٹرڈ ٹریڈ مارک SKB

ڈی ایس بی
ڈاکٹر۔ ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

بانی ڈاکٹر ایس کے برمن

پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے بے مثل موجد
(سفر و حضر میں کام آنے والا)

REGD ڈاکٹر برمن دواؤں کے نمونہ کا بکس

(اس بکس میں حسب ذیل بارہ قسم کی دوائیں ہیں۔)
نمبر ۱ کافور اصل عرق کافور ہیضہ کی خاص دوا نمبر ۲ بخار کی دوا نمبر ۳ جلاپ کی گولی نمبر ۴ دمہ کی دوا نمبر ۵ لال شربت بچے کی دوا نمبر ۶ کولارٹونک نمبر ۷ قوی ہاضمہ کی گولی نمبر ۸ دردسر کی ٹکیہ نمبر ۹ رنگ ریگ مرہم داد نمبر ۱۰ پلاسٹک کٹے جلے وغیرہ زخموں کا مرہم نمبر ۱۱ دانت درد کی دوا نمبر ۱۲ درد کان کی دوا قیمت فی بکس دو روپیہ محصول ۱۰ آنہ

REGD. کولاریا

کولاٹانک
یہ دل دماغ اور کلیجہ کو طاقت پہونچانے میں بے مثل ہے۔ اسکے استعمال سے دل کی دھڑکن، کلیجہ کی کمزوری، سانس کا پھولنا دور ہو جاتا ہے۔ سخت محنت کرنے پر بھی تکان نہیں ہوتی۔ شراب افیون وغیرہ کی بد عادت ترک ہو جاتی ہے۔ گلے کی آواز شیریں ہوتی ہے۔ طالبعلم اور گانے والوں کو ہر وقت اپنے پاس رکھنا چاہیئے قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول سات آنہ۔ ہر جگہ ایجنٹ سے مل سکتا ہے۔

نوٹ: ہماری دوائیں ہر جگہ دوا فروشوں اور دوکانداروں سے دستیاب ہو سکتی ہیں محصول بچانے کیلئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیئے۔

صندوق نمبر ۵ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ کانپور نیا گنج محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD No. A 1494

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۵ | کانپور چہارشنبہ ۱۳ اپریل ۱۹۳۲ء مطابق ۶ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ | نمبر ۱۵

ادبیات

(از مولانا مفتی سید مہدی حسن صاحب آزاد)

تیری بزمِ ناز سے جو اے ستم پرور اُٹھا
عالمِ رنج والم، دنیائے غم لیکر اُٹھا

کوئے قاتل کی زمیں اے دل بدل سکتی نہیں
تو قیامت کر بپا یا فتنۂ محشر اُٹھا

دیکھنی ہے تجھ کو گر اوس روئے زیبا کی بہار
چاک کردے چلمنوں کو پردہائے در اُٹھا

بزمِ مے میں منتظر ساقی کے دینے کا نہو
خود ہی بڑھکر جام لے مینا اُٹھا ساغر اُٹھا

جو گیا تیری حریمِ ناز میں وہ مٹ گیا
جو ترے در پر گرا وہ جان ہی دے کر اُٹھا

وقت ہے سوز و گدازِ دل سے غافل کام لے
نالۂ جانکاہ کر ہنگامۂ محشر اُٹھا

زندگی جاودان مضمر ہے بس اس راز میں
جو قدم بھی تو اُٹھائے موت کے منھ پر اُٹھا

سازگارِ طبع یا ناسازگارِ طبع ہو
اب قدم میرا تو سوئے کوچۂ دلبر اُٹھا

یہ مری بیتابیٔ الفت قیامت خیز ہے
یعنی اس سے بارہا ہنگامۂ محشر اُٹھا

قطع کی ہے راہِ اُلفت اِس ہجومِ ضعف پہ
ہر قدم پر میں نئی منزل گرا، گر گر اُٹھا

خود زمانہ ہی ادب آموزِ اہلِ دہر ہے
کر دیا اُس نے اُسی کو سرنگوں جو سر اُٹھا

خوب پہلے سوچ لے انجام اسکا سوت ہے
یوں قدم اے دل نہ سوئے کوچۂ دلبر اُٹھا

بعد مُردن ہو گی اے آزاد آزادی نصیب
اس بہارِ بے خزاں کا لطف تو مر کر اُٹھا

دہلی میں انڈین نیشنل کانگریس کے اجلاس کی تیاریاں

دہلی ۱۵ اپریل۔ انڈین نیشنل کانگریس کا سینتالیسوان اجلاس اپریل کے آخری ہفتہ میں دہلی میں منعقد ہوگا۔ استقبالیہ کمیٹی کے صدر پنڈت پیارے لال شرما ایڈوکیٹ مقرر ہوئے ہیں مسٹر ساہنی اور لالہ شنکر لال جوائنٹ سکریٹری منتخب ہوئے ہیں۔ صدارت کے لیے پنڈت مدنموہن مالویہ کا انتخاب عمل میں آیا ہے۔ جس کی قبولیت کا پنڈت جی نے اعلان بھی کردیا ہے۔

کانگریس کے پنڈال کے لیے استقبالیہ کمیٹی نے حکام کے سامنے یہ تجویز پیش کی ہے کہ ان کو کمپنی باغ (گاندھی گراؤنڈ) تیس ہزاری کا میدان اور کوٹلہ فیروز شاہ کی کھلی جگہ میں سے کوئی جگہ مل جائے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جواب دیا ہے کہ وہ اس تجویز پر غور کر رہے۔

دہلی میں منعقد ہونے والے اجلاس کے متعلق بمبئی میں مسز سروجنی نائیڈو نے کہا کہ گو ساٹھ ہزار کانگریسی جیلوں میں محبوس ہیں۔ مگر ابھی کروڑوں باقی ہیں جن پر کانگریس کے اجلاس کا انحصار ہے۔ کانگریس زندہ ہے اور مجھے کانگریس کا اجلاس کرنے میں کوئی پریشانی نہیں ہے۔ لیکن تمام ہندوستان میں خیال کیا جارہا ہے کہ ایسی حالت میں کہ کانگریس کے تمام سربرآوردہ لیڈر جیلوں میں ہیں۔ مجلس عاملہ اور دیگر کانگریس کمیٹیاں خلاف قانون قرار دی جاچکی ہیں پھر کس طرح نمائندوں کا انتخاب عمل میں آسکتا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ہیگ ہوم ممبر نے یقین دلایا ہے کہ دہلی میں کانگریس کا اجلاس منعقد کرنے کی اجازت دیدی جائے گی۔ لیکن اگر سول نافرمانی کی حمایت یا تصدیق کی گئی تو گرفتاریاں عمل میں آئیں گی۔ یقین کیا جاتا ہے کہ دہلی کے اجلاس میں سول نافرمانی سے اختلاف نہیں کیا جائیگا۔ اور مالویہ اور سروجنی نائیڈو جلد گرفتار کرلی جائیں گی۔

نئی دہلی ۶۔ اپریل۔ مسٹر جے این ساہنی جنرل سکریٹری مجلس استقبالیہ کے خط کے جواب میں مسٹر اے ایچ لی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مندرجہ ذیل مکتوب ارسال کیا ہے۔

آپ کی چٹھی مورخہ ۴ اپریل کے جواب میں مجھے چیف کمشنر نے یہ عرض کرنے کی ہدایت کی ہے کہ انہوں نے یہ معاملہ حکومت ہند کے روبرو پیش کیا تھا۔ حکومت ہند نے انہیں مطلع کیا ہے کہ چونکہ کانگریس نے سول نافرمانی کی تحریک جاری کر رکھی ہے اس لئے حکومت ہند کانگریس کا سالانہ اجلاس منعقد کرنے کی اجازت نہیں دے سکتی۔ اس صورت میں کانگریس کے اجلاس کے لیے زمین دینے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

مہاتما گاندھی کا خط وزیر ہند کے نام

یہ یقین کرنے کے لیے کافی وجوہات موجود ہیں کہ مہاتما گاندھی اور سر سموئل ہور کے درمیان خط و کتابت ہو رہی ہے معلوم ہوا ہے کہ مہاتما جی نے اپنی تازہ ترین مکتوب میں سول نافرمانی کے متعلق اپنے عقیدہ کا اعادہ کیا ہے کہ یہ عقیدہ میری زندگی کے ساتھ ہی ختم ہوگا۔ جب تک میں زندہ ہوں گا یہ عقیدہ بھی کسی نہ کسی صورت میں رونما ہوگا۔ مہاتما گاندھی نے یہ تحریر کیا ہے کہ میں ہمیشہ معقولیت پسند رہا ہوں اور آئندہ بھی مجھے معقولیت پسند ہی پائیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پر ترے حق عزم مستقل میں ہے — زبان پر بھی ہو جو تیرے دلیں ہے

ہفتہ وار

صداقت

کانپور چہارشنبہ ۱۳ اپریل ۱۹۳۲ء

گورنر بنگال کے خیالات

ہز اکسلنسی سر جان انڈرسن گورنر بنگال نے ۱۹ اپریل کو یوروپین الیسوسی۔ ایشن ایوان تجارت ہند برٹش انڈیا ایسوسی ایشن اور مارواڑی ایسوسی ایشن کی طرف سے اڈریس قبول کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا اور مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار کیا۔

یوروپین ایسوسی ایشن کے جواب مین فرمایا کہ

مین آپ لوگون کے اس اضطراب کی قدر کرتا ہون جو ملک کی سیاسی ترقی کے متعلق آپ نے ظاہر فرمایا ہے مین اور اس مسئلہ کو مین بہی اسی نظر سے دیکھتا ہون جس نظر سے آپ دیکھتے ہین اس ملک کی ترقی کے لیئے آپ لوگون کو بہت کچھ کرنا ہے۔ اور اگر یوروپین و انڈین باشندگان اتحاد کے ساتھ ترقی کے راستہ پر قدم رکھین تو بہت جلد ترقی ہو گی۔ آپ نے اس کا یقین بہی دلایا کہ آئندہ اس صوبہ کے لیئے جو دستور مرتب ہونے والا ہے۔ اس مین ان تجاویز کا اثر نمایان ہوگا۔ جو آپ کی انجمنون کی طرف سے پیش کیجاوینگی

ہز اکسلنسی گورنر نے اس پر زور دیا کہ اگرچہ اس وقت ملک مین جو آرڈیننس جاری ہین ان کا اثر بہت دور رس ہے تاہم تین ماہ تک جاری رہنے کے بعد اس اندیشہ کی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ امن و قانون پسند باشندگان کو ان کے اجرا سے کسی قسم کا کوئی خطرہ لاحق ہے۔

ہز اکسلنسی نے اس خیال اور خوف کو معقول نہ تصور کرتے ہوئے فرمایا کہ ابتک چونکہ کسی نے ایسا دستور نہین پیش کیا ہے جسکو ہندوستان کے تمام عناصر قبول کرین۔ اس لیئے موجودہ بحث و مباحثہ سے جو نتیجہ اخذ ہو گا۔ وہ حقیقت نہ ہو گی بلکہ ایک عکس ہو گا۔

ہز اکسلنسی گورنر نے برٹش انڈین ایسوسی ایشن کے اس یقین دلانے پر شکریہ ادا کیا کہ اس کے ممبران غیر متزلزل طور پر تاج برطانیہ کے وفادار رہینگے۔

ہز اکسلنسی گورنر نے ہز اکسلنسی وائسرائے کی اس رائے سے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ جب تک نگان اراضی محفوظ مضمون مین شامل رہیگا۔ اور بندوبست دوامی کو مفاد ملکی کے خلاف نہ ثابت کیا جائیگا۔ حکومت کسی ایسی کوشش کو پسند نہ کریگی جس سے اس قانونی انتظام مین مداخلت ہوتی ہو۔

آئندہ دستور مین مخصوص نمائندگی کے متعلق گورنر نے کہا کہ ہندوستان کے حالات مین ایسے اسباب موجود ہین کہ جنکا تقاضا ہے کہ زیادہ مستقل عناصر کو زیادہ نمائندگی کا حق دیا جاوے آپ لوگوں نے ہمیشہ فوائد حاصل کیئے ہین اور حکومت بہی آپ کی امداد کے لیئے تیار ہے۔ مگر آپ کو چاہیئے کہ اپنی رعایا کو بہی ان فوائد سے کسی حد تک ممتع ہونے کا موقع دین

نماز عید الضحیٰ متولی صاحب عیدگاہ نے اعلان کیا ہے کہ ۱۷ اپریل روز یکشنبہ کو ٹہیک ۹ بجے نماز عیدگاہ مین ہوگی۔

آئینہ کانپور

ایک امریکن نوجوان کا قبول اسلام۔ گذشتہ ہفتہ مسٹر ڈی۔ ڈبلو۔ ایک امریکن نوجوان جن کی عمر تقریباً ۲۳ سال ہو گی۔ جامع مسجد مین مشرف بہ اسلام ہوے اور عبدالحق نام رکھا گیا۔

کہا جاتا ہے کہ یہ نوجوان تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہین انہون نے اسلام قبول کرنے کے بعد دفتر اخبار انصاف مین مندرجہ ذیل بیان دیا ہے:۔

" مذہب حق کی تلاش مین مین سرگردان رہا اور آخر کار اس نتیجہ پر پہونچا کہ دنیا مین صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس مین حقانیت اور صداقت ہے۔

میرے خیال مین صرف اسلام ہی بنی نوع انسان کا مذہب ہو سکتا ہے۔

اسلام مین برادرانہ مساوات اور یکجہتی بلا کسی غرض کے ہے اسلام کی یہ تعلیم نہایت اعلیٰ ہے کہ صرف ایک خدا کی پرستش کرو

سودیشی نمائش۔ خبر ہے کہ یو۔ پی۔ چیمبر آف کامرس کی طرف سے سودیشی نمائش کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

گرمیون مین تعطیلات۔ بار ایسوسی ایشن نے اپنے ایک جلسہ مین یہ تجویز پاس کر کے الہ آباد ہائیکورٹ سے استدعا کی ہے کہ گرمیون کی تعطیلات ۲۰ مئی سے ۵ رجولائی تک ہوا کرے

لڑکون کی فروخت۔ پولیس نے ریل بازار سے پنڈت جانکی پرشاد اور جگدمبا پرشاد کو اس الزام مین گرفتار کیا ہے کہ وہ یتیم خانہ اس غرض سے قائم کیئے ہوے ہین تا کہ اس کی آڑ مین لڑکے فروخت کیئے جاسکین۔

بنگالی محال۔ گذشتہ فساد کانپور کے سلسلہ مین جو ہندو ماخوذ تھے ان مین سے ۳۔ بری کر دے گئے۔ اور بقیہ کو سشن سپرد کر دیا گیا۔

افیون۔ تھانہ انور گنج کی پولیس نے بابو پوروہ سے ایک ہندو کے مکان سے ایک چھٹانک افیون برآمد کی ہے اور مالک مکان کو گرفتار کر لیا ہے۔

زائد پولیس۔ فسادات کانپور کے سلسلہ مین جو زائد پولیس یہان متعین تہی وہ ہٹالی گئی ہے اور جدید چوکیون کے اضافہ کے سلسلہ مین سول پولیس متعین کر دیگئی ہے

شوگر ملس مین تیندوا۔ شوگر ملس کو پر گنج مین ایک تیندوا نہ معلوم کہان سے چلا آیا۔ اور اس نے دو آدمیون پر حملہ کر کے زخمی کیا جو اسپتال مین پہونچا دے گئے۔ جس مین سے ایک شخص مر گیا۔ مسٹر ببل نیجرل نے فوراً بندوق سے فیر کر کے تیندوے کو مار ڈالا۔

جعلی نوٹ۔ معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے جعلی نوٹ گرفتار کیئے ہین۔ جو کہ کانگریس نے اپنی طرف سے جاری کیئے ہین = نوٹ بمبئی کے مطبوعہ ہین۔

لالہ پہول چند جین۔ لالہ پہول چند جین کو عدالت نے ایک سال قید سخت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے۔

لالہ بالکرشن مہیشری۔ لالہ بالکرشن مہیشری کو عدالت ماتحت نے پانچسو روپیہ جرمانہ کی سزا دی تہی اپیل دائر کرنے سے عدالت سشن سے یہ جرمانہ معاف ہو گیا ہے۔

پنڈت رام ناتھ۔ ۷ اپریل کو پنڈت رام ناتھ اس الزام مین گرفتار کرے گئے۔ کہ وہ اشتعال انگیز کتابین فروخت کرتے ہین۔

شیو ناتھ عرف بسو بابو۔ شیوناتھ عرف بسو بابو ولایتی کپڑے کی

دو کان پر پکٹنگ کرنے کے الزام مین گرفتار کر لیے گئے عدالت جائنٹ مجسٹریٹ سے ۶ ماہ قید سخت اور ایکہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔

عدالت مین مہاتما گاندھی کی جے کا نعرہ لگانے کے الزام مین مزید ایک یوم کی قید سخت اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دیگئی۔

ہڑتال و گرفتاریان۔ ۶-۷-۸-۹-۱۲ اور ۱۳ اپریل کو ہندو بازارون مین ہڑتال کی گئی۔ اور متعدد جلوس نکالے گئے۔ جس کو پولیس نے منتشر کر دیا۔ اور متعدد گرفتاریان ہر روز عمل مین آئین۔

خانہ تلاشی۔ لالہ پہول چند جین جن کو حال مین ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے پولیس نے ان کے بنگلہ واقع جوہی کی تلاشی لی مگر کوئی چیز قابل شکایت نہین برآمد ہوئی

پکٹنگ۔ اس ہفتہ ولایتی کپڑے کی دو کانون پر روزانہ کانگریس کے رضاکارون نے پکٹنگ کیا اور ایک روز جرنیل گنج کے ڈاکخانہ پر بہی پکٹنگ کیا گیا۔ اور روزانہ متعدد رضاکارون کو پولیس نے گرفتار کیا۔

یوم نمک۔ یوم نمک کے سلسلہ مین ۱۰ اپریل کو ہندو بازار بند رہے اور جابجا نمک بنانیکی کوشش کی گئی پولیس نے موقع پر پہونچکر نمک بنانے کے برتن توڑ ڈالے اور بنانے والون کو گرفتار کر لیا۔

سزائین۔ بنی لال کو اپنے مکان مین جھنڈا لگانے کے جرم مین ۶ ماہ قید سخت اور ایکسو روپیہ جرمانہ کی سزا دیگئی۔

مسٹر گرجا شنکر کو عدالت کی عمارت پر جھنڈا لگانیکے جرم مین ۶ ماہ قید سخت اور زیر دفعہ ۱۴۸ ایک سال قید سخت اور ایکسو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔

سوامی اونکار سروپ کو ۶ ماہ قید سخت اور ایکسو روپیہ جرمانہ کی سزا دیگئی۔

مسٹر س جہا سیر اور اور جراج کو ۶-۶ ماہ قید سخت اور پچاس پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔

مسرس مادہو سنگہ بتی سنگہ۔ جھیدالال وغیرہ وغیرہ کو ۶-۶ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی۔

مسرس۔ چندر۔ گوپی ناتھ کو ۶-۶ ماہ قید سخت اور ایک ایک سو روپیہ جرمانہ کی سزا دیگئی ہے

جواریون کی گرفتاری۔ مسٹر مارش اسمتھ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ایک مکان پر چھاپہ مار کر ۵۔ جواریون کو گرفتار کیا ہے

چرس۔ ۱۲ اپریل کو دہلی سے آتے ہوے کانپور اسٹیشن پر مسمی رام ناتھ و بتیا رام کو انسپکٹر آبکاری نے تلاشی لیکر ۹½ سیر و ۱۰ سیر چرس برآمد کی۔

مسٹر بنواری لال۔ مسٹر بنواری لال مشہور تاجر پارچہ بہی گرفتار کرلیئے گئے ہین۔

غنڈا ایکٹ۔ اوجاگر لال کو چھپر محال مین غنڈا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے۔

یوم ودیارتھی۔ ۱۲ اپریل کو گنیش شنکر ودیارتہی آنجہانی کی سالانہ یادگار منانے کے سلسلہ مین ہندو بازار بند رہے اور ایک جلوس نکالا گیا جسمین ۳ نوجوان عورتین اور ۵ رضاکار آنجہانی کا فوٹو اور کانگریس کا جھنڈا لیکر نکلے انکے پیچھے تماشائیون کا ہجوم تہا مگر سب ننگے سر اور خاموش تھے۔ تہوڑی دیر کے بعد پولیس نے ان تینون عورتون اور ۵ رضاکارون کو گرفتار کر لیا۔

آبکاری کی دوکانات کا نیلام۔ ڈسٹرکٹ ایکسائز افسر کانپور اطلاع دیتے ہین کہ ۱۸ و ۱۹ اپریل ۱۲ بجے دن کو

سیاسی حقائق کا شاعرانہ فلسفہ

مسلم کانفرنس لاہور میں علامہ سر اقبال کا خطبۂ صدارت

(۲)

عبد الغفار خان

عبد الغفار خان کو سرحدی افغانون میں یقیناً بہت بڑا اثر و اقتدار حاصل ہے۔ لیکن جس چیز نے اس کے دائرۂ اقتدار کو اس علاقے کی آخری سرحدون تک اور صوبۂ سرحد کے ناخواندہ دیہاتیون تک وسیع کردیا ہے وہ غیر دانشمندانہ تشدد کی حکمت عملی ہے جو حکومت نے آجکل اختیار کر رکھی ہے حکومت اس حقیقت سے بے خبر نہیں ہوسکتی کہ اس نازک موقع پر مسلمانان ہند کی آل انڈیا حکمت عملی نے صوبہ سرحد کے مسلمانون کے اس رجحان کو موثر طریق پر روک رکھا ہے کہ وہ کانگریس کے ساتھ غیر مشروط اتحاد کیے علمبردارون کے جا ملیں ممکن ہے کہ حکومت کے نقطۂ نگاہ سے بعض مشکلات بھی موجود ہوں، لیکن میرا خیال ہے کہ اگر انتظامی معاملات میں ذرا مختلف طرز عمل اختیار کیا جاتا تو صورت حالات یقیناً اصلاح پذیر ہوجاتی معلوم ہوتا ہے کہ صوبۂ سرحد کی سیاسی صورت حالات کو ایسی حالت میں بد سے بدتر بنا دیا گیا جب کہ نرمی اور ملائمت کی جگہ عملی رواج پا چکی تھی اور متشددانہ طرز عمل ایک ایسے وقت میں اختیار کیا گیا جب کہ مرض کا حقیقی علاج تجویز ہو چکا تھا۔ حکومت جس قدر جلد صوبۂ سرحد سے متشددانہ قوانین اُٹھالے اسی قدر اس صوبہ کے لیے اور حکومت کے لیے مفید ہوگا موجودہ صورت حال نے ہندوستان بھر کے مسلمانون کو بے حد اضطراب میں مبتلا کر رکھا ہے۔ اگر حکومت نے اس معاملہ مین مسلمانون کے جذبات کو فرو کرنے کی کوشش نہ کی تو یہ امر دانشمندی سے بالکل بعید ہوگا۔

کشمیر

رہا کشمیر کا معاملہ تو یہ ضروری نہین کہ مین ان تاریخی حقائق کو بیان کرون جن پر اس علاقہ کے تازہ واقعات مبنی تھے۔ جس قوم میں خودی اور خودداری کا شعلہ تقریباً بجھ چکا تھا اس کا بظاہر دفعتہً زندہ بیدار ہوجانا ان مصائب و آلام کے باوجود جو اس قوم کو غیر ضروری طور پر برداشت کرنے پڑے ان لوگون کے لیے موجب مسرت ہونا چاہیے۔ جو زمانۂ حاضرہ کی ایشیائی اقوام اندرونی جد و جہد کے محرم اسرار ہیں۔ باشندگان کشمیر کا مطالبہ قطعی طور سے حق و انصاف پر مبنی ہے اور مجھے اس حقیقت میں کوئی شبہ نہیں کہ ایک ذہین اور ہنرمند قوم میں اپنی شخصیت کی حقیقت کا یہ جدید احساس پایان کار نہ صرف ریاست کے لیے بلکہ بحیثیت مجموعی اہل ہند کے لیے بھی طاقت و قوت کا ذریعہ ثابت ہوگا۔

ہندوون کا انتقامی رویّہ

لیکن سب سے زیادہ افسوسناک یہ امر ہے کہ ہندوستان کی فرقہ دارانہ کشیدگی اور مسلمانان ہند کی اپنے کشمیری بھائیوں سے طبعی و قدرتی ہمدردی کے باعث ہندوؤن میں ایک قسم کی انتقامی سوزش پیدا ہوگئی ہے۔ اور ایک وحشیانہ نظام حکومت کو محفوظ رکھنے کے جنون میں اس طرز حکومت کے لازمی نتائج کو پان اسلامک منصوبون اور کشمیر پہ انگریزی اقتدار کے مسلط کرنے کی سازشون سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس قسم کی شورش سے مسئلہ کشمیر کو جو فرقہ وار رنگ دیدیا گیا ہے اسکا نتیجہ وہی ہوا جو ہونا تھا کہ نہایت وحشیانہ تشدد شروع کردیا گیا جس سے کشمیر میں مدت مدید تک بے قانون حکومت کا سلسلہ جاری رہا ہے۔ اخبارات کے بیان کے مطابق صوبہ جمون کے بعض حصون میں نظم حکومت کاملاً تباہ ہوچکا ہے اور آجکل صرف انگریزی افواج کا وجود کم از کم ان مقامات میں جہان یہ فوج موجود ہے امن و انتظام کے قیام کا ضامن ہے بعض مقامات پر حکام ریاست نہایت مہیب اور شرمناک تشدد کے مرتکب ہوئے ہیں جس کی زبانی اطلاعات اب تک موصول ہورہی ہیں۔ ایسے حالات میں تحقیقاتی کمیشن بھی بالکل بے نتیجہ ثابت ہورہے ہیں۔ مڈلٹن رپورٹ اہم حقائق تسلیم کرنے کے باوجود صحیح نتائج کے استخراج میں ناکام ہورہی ہے اور اس سے مسلمانون کو قطعاً اطمینان نہین ہوا حقیقت یہ ہے کہ معاملہ اس حد سے بہت آگے بڑھ چکا ہے۔ جہاں تحقیقاتی کمیشنون سے موثر نتائج مرتب ہوسکتے ہیں۔ آج دنیا بھر کے لوگون میں احساس نفس روز بروز ترقی پذیر ہے جو اپنا اعتراف اس صورت میں کرنا چاہتا ہے کہ جو طاقت لوگون پر حکومت کر رہی ہے اسمین انھیں روز افزون حصہ دیا جائے۔ سیاسی غلامی وحشی اور جنگلی لوگون کے لیے تو مناسب ہے لیکن جب عوام کے زاویہ نگاہ میں تغیر پیدا ہو جائے تو نظم حکومت کے بہترین مقاصد کا تقاضا یہ ہے کہ معقول اصلاحات رائج کرنے سے ہرگز پہلوتہی نہ کیجائے۔ بعض دوسرے مطالبات کے علاوہ جو غالباً کشمیر کے مخصوص حالات کا نتیجہ ہین۔ اہل کشمیر کسی قسم کی نمایندہ اسمبلی کا قیام بھی چاہتے ہیں۔

موجودہ تحریک کے صحیح معنی سمجھو

ہمیں امید رکھنا چاہیے کہ والیٔ ریاست اور حکومت ہند حتی الامکان عوام کے مطالبات پر ہمدردانہ غور کرین گے۔ مجھے کوئی شبہ نہیں کہ نئے وزیر اعظم صاحب اس انتظامی دانشمندی سے کام لے کہ جو انگریزون کی مخصوص قابلیت ہے۔ معاملہ کی تہ تک پہنچ جائین گے اور ایک نفیس یعنی پامال قوم کی سرگرمی عمل کو اظہار کا موقع دین گے جس نے قدیم ہندوستان کو اپنے بعض بہترین دماغون سے مالامال کرنے کے علاوہ مغلون کے کلچر میں نہایت دلفریب اضافہ کیا تھا۔ ممکن ہے کہ کاشمیر کی آئینی اصلاحات کے راستے میں بعض رکاوٹیں ہون جسطرح ہمارے ملک میں موجود ہیں لیکن مستقل امن و امان کے قیام کی مصلحت کا تقاضا یہ ہے کہ ان رکاوٹون پر جلد سے جلد قابو پالیا جائے۔ مگر موجودہ تحریک کے حقیقی معانی صحیح طور سے نہ سمجھے گئے اور اس کے وجوہ ان اطراف میں تلاش کیے گئے۔ جن مین وہ نہیں مل سکتے تو مجھے اندیشہ ہے کہ حکومت کشمیر کا مسئلہ بہت زیادہ پیچیدہ ہوجائے گا۔

مستقل لائحۂ عمل

یہ ظاہر ہے کہ ہمارے مطالبات کے متعلق حکومت برطانیہ نے جو رویّہ اختیار کر رکھا ہے اور صوبۂ سرحد اور کشمیر میں جو نازک صورت حالات پیدا ہوچکی ہے۔ وہ ہماری توجہ کی محتاج ہے لیکن ہمین صرف انھیں معاملات پر اپنی فوری توجہ کو محدود نہ رکھنا چاہیے بلکہ ان طاقتون کا صحیح اور واضح تصور ہمارے پیش نظر ہونا چاہیے۔ جو نہایت خاموشی سے مستقبل کو اپنے سانچے میں ڈھال رہی ہین اور ہمین ملک کی آیندہ رفتار کے پیش نظر اپنی قوم کے لیے ایک مستقل لائحۂ عمل تیار کرنا چاہیے۔ بعض اوقات ہندوستان کی موجودہ جد و جہد کی یہ تعبیر کیجاتی ہے کہ ہندوستان مغرب کے خلاف بغاوت کر رہا ہے۔ میں اسے مغرب کے خلاف بغاوت نہیں سمجھتا کیونکہ اہل ہند ادارات کے قیام کا مطالبہ کر رہے ہیں جن کا مغرب خود حامی ہے۔ یہ ایک بالکل علیٰحدہ سوال ہے کہ انتخابات کی قمار بازی، پارٹی لیڈرون کا خدم و حشم اور پارلیمنٹون کی خالی خولی نظر فریب تماشے ان کسانون کے لیے موزون ہون گے یا نہیں جو جمہوریت جدیدہ کے مالیات و اقتصادیات کے سمجھنے سے یکسر قاصر ہین۔

طرفین جنگ کون کون ہیں

تعلیم یافتہ شہری ہندوستانی جمہوریت کا مطالبہ کر رہے ہیں اقلیتیں محسوس کر رہی ہیں کہ وہ اپنی اپنی کلچر کے اعتبار سے علیٰحدہ علیٰحدہ مستقل حیثیت رکھتی ہیں۔ انکو اندیشہ ہے کہ ان کی ہستی معرض خطر میں ہے۔ لہذا انھیں تحفظات چاہئیں لیکن اکثریت جنھیں اپنے وجوہ سے جو سب کو معلوم ہیں تحفظات مہیا کرنے سے انکار کر رہی ہے۔ اکثریت ایک ایسی قومیت پرستی کا علمبردار ہونے کا مجبوراً دعویٰ کر رہی ہے جو مغربی نقطۂ نظر کے اعتبار سے لفظاً درست ہے۔ لیکن ہندوستان کیطرف دیکھیے تو واقعات و حقائق کے اعتبار سے باطل ثابت ہوتی ہے۔ اس طرح ہندوستان کی موجودہ جد و جہد میں انگلستان و ہندوستان نہیں ہین بلکہ یہ پیکار اکثریت رکھنے والی قوم اور اقلیتون کے درمیان ہے اور اقلیتین مذہبی جمہوریت کے اصول کو اُسوقت تک تسلیم کرنے کی استطاعت نہیں رکھتین جب تک ان اصول مین ہندوستان کے حقیقی حالات زندگی کے مطابق مناسب ترمیم و اصلاح نہ کردی جائے۔

مشرق و مغرب کا ذہنی فرق

مہاتما گاندھی کے سیاسی طور طریقون سے یہ بھی ظاہر نہین ہوتا کہ یہ تحریک نفسانی معنون مین بغاوت ہے، یہ طور طریقے آفاقی شعور کے متخالف نمونون (یعنی مشرقی اور مغربی) کی یکجائی سے پیدا ہوئے ہین۔ مغربی انسان کی ذہنی ترکیب اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایک تاریخی تسلسل رکھتی ہے۔ اس کی زندگی اس کی حرکت اور اسکا وجود وقت سے وابستہ ہے۔ مشرقی انسان کا آفاقی شعور غیر تاریخی ہے۔ مغربی انسان کے نزدیک اشیا تدریج و ارتقا کے ماتحت ہیں اور اپنا ماضی حال اور مستقبل رکھتی ہیں لیکن مشرقی انسان کے نزدیک ان اشیاء کا وقوع فوری ہے وہ قید زمان سے آزاد ہیں اور اُنکا وجود محض حال سے وابستہ ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام جو حرکت زمانی کو حقیقت کا ایک مظہر سمجھتا ہے۔ ایشیا کی ساکن آفاقی تصویر مین ایک غیر اور اجنبی معلوم ہوتا ہے۔ انگریز چونکہ مغربی ہین اس لیے وہ ہندوستان میں سیاسی اصلاحات کا تصور صرف اسی طریق سے کرسکتے ہیں کہ وہ اصلاحات تدریج و ارتقا کے نظام کے مطابق تکمیل پائیں اور مہاتما گاندھی چونکہ مشرق کا انسان ہے اس لیے اسے انگریزون کے اس رویہ پر شبہ ہوتا ہے کہ وہ غلبۂ طاقت سے دستبردار ہونے پر آمادہ نہیں ہین۔ لہذا وہ فوری حصول مقصد کے لیے ہر قسم کے سلبی اور تخریبی ذرائع اختیار کرتا ہے۔ دونون ایک دوسرے کی فطرت و طبیعت کے سمجھنے کی قابلیت نہیں رکھتے جس کا نتیجہ ہے کہ بغاوت رونما ہو رہی ہے۔

اقوام ایشیا اُٹھ کھڑی ہونگی

یہ مناظر محض ایک آنے والے طوفان کے آثار ہیں جو سارے ہندوستان اور ایشیا کے باقی حصون پر چھا جائے گا یہ قطعاً اس سیاسی تمدن کا لازمی نتیجہ ہے۔ جس نے انسان کو ایک ایسی چیز تصور کر رکھا ہے جس سے جلب منافع کیا جاوے حالانکہ انسان ایک شخصیت ہے، جسکو خالص کلچر طاقتون سے نشو و نما اور ترقی دینی چاہیے۔ اقوام ایشیا یقیناً اس قابو چیانہ اقتصاد کے خلاف اُٹھ کھڑی ہونگی۔ جسکو مغرب نے ترقی دیکر ایشیا کی قومون پر عائد کر رکھا ہے۔ ایشیا اپنی غیر منضبط انفرادیت کے ساتھ زمانۂ حال کی مغربی سرمایہ داری کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔

تمھارا دین نئی دنیا پیدا کرسکتا ہے

جس دین کے تم علمبردار ہو۔ وہ فرد کی قدر و قیمت کو تسلیم کرسکتا ہے اور اُسکی اسطرح تربیت کرتا ہے کہ وہ اپنا سب کچھ خدا اور بندے کی خدمت میں صرف کردے۔ اس دین قیم کے ممکنات ممکنات مضمر ابھی ختم نہیں ہوئے۔ یہ دین اب بھی ایک نئی دنیا پیدا کرسکتا ہے۔ جس مین غریب امیرون کے ٹیکس وصول کرین۔ جس میں انسانی سوسائٹی مادون کے مساوات پر نہیں بلکہ روحون کے مساوات پر قائم ہو۔ جس مین ایک اچھوت ایک شہزادی سے شادی کرسکے۔ جس مین ذاتی ملکیت محض ایک ودیعت ہو۔ اور جس میں سرمایہ کو اسطرح المضاعف ہونے کا موقع نہ دیا جائے کہ وہ اصلی دولت آفرین طبقہ پر غلبہ پا جائے۔

قومی ذہنیت یکسر بدل دینی چاہیئے

تمھارے دین کی یہ عظیم الشان بلند نظری ملاؤن اور فقیہون کے فرسودہ اوہام میں جکڑی ہوئی ہے اور آزادی چاہتی ہے روحانی اعتبا

بھابی جان نے بلی ماری

از جناب فضل حق صاحب قریشی دہلوی

اس گھر کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ ہر چیز آنکھوں میں غائب ہو جاتی ہے۔ ابھی رکھی اور ابھی تلپٹ۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ زمین کھا گئی یا آسمان کھا گیا۔ ؟ بھلا غضب خدا کا۔ رات کو اپنے ہاتھ سے دودھ کی بھری لٹیا رکھی تھی اب اس کے پیندے میں ایک چلو بھی نہیں ہے ...... اور یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ فقیر کی دعا ہے۔ کہ جس روز لٹیا گنجینہ کے باہر رہ گئی اسی دن دودھ غائب۔ سوائے نوکروں کے اور کون ہو سکتا ہے۔ گھر کے آدمیوں کو کیا ضرورت کہ رات کے وقت چوری چھپوں دودھ کو سیں۔ ان کے واسطے اللہ کا دیا سب کچھ ہے۔ کسی بیری کی بندی ہو تو وہ ایسا ہی کریں ......"

بھابی جان کی اس آندھی بوچھار کو سن کر ماما سے سہائی نہ ہو سکی ہاتھ کا کام کاج چھوڑ چھاڑ فوراً کمرے میں آئی اور اس طرح گرجنے لگی۔ گویا مردہ کفن پھاڑ کر بولا ....!

بس بیوی جی بس زبان سنبھال کر بولو۔ یہ الزام کسی اور کو دینا۔ جو تمہاری ٹیڑھی سیدھی باتیں سہہ سکتی ہو ہم نے نوکری کی ہے ہاتھ نیچے ہیں ذات نہیں بیچی ہے۔ لو اور سنو۔ یہ بھی کوئی قرینہ ہے کہ مفت خدا میں ہم کو دبالی ہو۔ سچ کسی نے کہا ہے کہ غریب کی جورو سب کی بھابی۔ لیکن نہ بیوی جی۔ ہم نہیں سن سکتے تم رئیس زادی ہو اپنے گھر کے لیئے میں غریب ہوں تو اپنے گھر کیلئے تیس دن کولھو کے بیل کی طرح اپنی چنڈری کو بیلتی ہوں تب کہیں جا کر پانچ روپلی اور صبح و شام چار روٹیاں کٹورہ بھر سالن نصیب ہوتا ہے۔ تم کون سے نوتے ٹکے پر کھا دیتی ہو جو اتنا اعزاز جتاتی ہو... بس آج تو بابو جی آئیں میں صاف صاف کہدوں گی کہ مجھ سے تمہاری ٹکڑ غلامی نہیں ہوتی۔ کوئی انتظام کر لو مجھے نوکریاں بہت تمہیں مامائیں بہت خدا سب کا رازق ہو

اب بھابی جان کو یہ فکر ہوئی کہ اگر ماما نے نوکری سے جواب دیدیا تو غضب ہو جائے گا۔ ابھی دو دن کے لیے وہ نہیں آئی تھی تو انہوں نے ہزاروں نکتوڑے توڑ کر تور کے ٹکڑے چبائے تھے اب اُس کو رام کرنا ضروری تھا۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ بھی خیال تھا کہ اپنی بات ورور ہے اور چھوٹے باپ کی بیٹی نہ بننا پڑے لہذا مصنوعی طور پر اظہار ناراضگی کرتے ہوئے کہا...... وہ کیا خوب! ذرا سی بات کا ترکھا تو بہت لگ جاتا ہے۔ لیکن کبھی ٹھنڈے دل سے یہ بھی سوچا ہوتا کہ آخر دودھ کہاں چلا جاتا ہے کل تمہارے ہی سامنے لٹیا رکھی تھی۔ بتا وہ خالی کیوں ہو گئی؟

ماما نے تڑخ کر جواب دیا جانے میری جوتی۔ میں اسکی رکھوالی تھوڑی کرتی ہوں جو مجھ سے پوچھا جا رہا ہے پی گئی ہو گی بلی مردار مجھے کیا خبر........"

"بلی" ! بھابی جان نے قطع کلام کرتے ہوئے حیرت سے کہا خوب! اب مجھے اس گھر وائے میں آئے مہارجب (ماہ رجب) میں گیارہ مہینے ہو جائیں گے میں نے تو یہاں آج تک بلی کی شکل بھی نہیں دیکھی۔ یہ دوسری بات ہے کہ از غیبی گولا بن کر آتی ہو گی جو کسی کو دکھلائی نہیں دیتی اور اپنا کام کر جاتی ہے"

اس افلاطونی بحث کا سلسلہ ابھی یہیں تک پہونچا تھا۔ کہ چڑیوں کی چوں چوں اور بلی کی میاؤں میاؤں" سنائی دی بھابی جان اور ماما کی نظریں بیک وقت صحن کی طرف اٹھ گئیں۔ ایک عجیب نظارہ تھا۔ جس سے بھابی جان محجوب ہو گئیں اور ماما کے چہرے پہ مسرت کی لہریں لرزاں تھیں۔

ماما نے ناک پر انگلی رکھ کر طنزاً کہا اسے لو اب بتاؤ یہ بلی ہے یا ماہی کا بچہ؟ تم تو کہتی تھیں کہ بلی دکھائی نہیں دیتی اب یہ کہاں سے آ گئی؟ ذرا اچھی طرح دیکھ لو۔ اسی جانور کو بلی کہتے ہیں۔"

بھابی جان کھسیانی ہنسی ہنس رہی تھیں اور بلی اپنے شکار کی تاک میں پنجے جمائے بیٹھی تھی ...... کھسیانی ہنسی کا انجام عموماً غصہ کی شکل میں ہوتا ہے۔ چنانچہ بھابی جان کا پارہ بھی حد اعتدال سے بڑھ گیا انھوں نے آؤ کو دیکھا۔ نہ تاؤ۔ قریب پڑا ہوا ایک لٹیرا اٹھایا اور تان کر بلی پر مارا نشانہ چوک گیا اور بجائے بلی کے گھڑونچی پر رکھی ہوئی صراحی کے لگا۔ چونکہ وہ لٹیرا اسی گھوڑوں کی طاقت سے پھینکا گیا تھا اس لیئے صراحی کا لڑھک جانا زیادہ تعجب کی بات نہیں ہے۔ لیکن یہ امر کس قدر مضحکہ خیز ہے کہ صراحی کٹھے کے پیالے پر گری جس کو گھڑونچی کے نیچے اس غرض سے رکھدیا تھا کہ ٹھنڈک میں جم جائے گا پانی مل کر کٹھے کی چھینٹیں اڑیں اور انگنی پر پھیلے ہوئے دوپٹے پر افشاں ہو گئی۔ بلی ڈر کر بھاگی اور جلدی میں غسل خانے کے اندر گھس گئی۔

ایک تو کریلا کڑوا دوسرے چڑھا نیم۔ غصہ پہلے ہی کیا کم تھا ایک چھوڑ تین تین چیزوں کے نقصان نے اور بھی آگ لگا دی اور بھابی جان جل بھن کر کوئلہ ہو گئیں۔ آتش انتقام کو سرد کرنے کے لئے اٹھیں اور لپک کر غسل خانہ کے کواڑ بند کر دیئے۔ پھر دوڑی دوڑی کمرے میں گئیں تاکہ خوب بلی کی دھن کی بنانے کے لیے موٹی سی لکڑی لے آئیں۔ مگر واپسی میں اتفاق سے پھٹے ہوئے ٹاٹ میں ٹانگ الجھی اور قلابازیاں کھاتی ہوئی صحن میں چاروں شانے چت جا پڑیں دن کے وقت تارے نظر آنے لگے ہاتھ میں سے لکڑی چھٹکر باورچی خانہ میں ماما کی کمر پر لگی وہ جو گھبرا کر اچھلی تو گھی کی قلفی الٹ گئی گھی پگھلا ہوا تھا سب بہہ گیا۔ اس اثنا میں خالہ بلی جن کے پکڑنے کی انتہائی کوشش کی جا رہی تھی غسل خانے کے روشندان میں سے نکل کر ملحقہ چھت پر چھلانگ مار چکی تھی۔ بھابی جان منھ تکتی رہ گئیں اور بلی تو بلی اس کی مونچھ کا ایک بال بھی ہاتھ نہ آیا۔

اسی روز رات کو میں حمید صاحب سے گفتگو کر رہا تھا اور بھابی جان اپنی بچی کو دودھ پلاتے پلاتے خود ہی سو گئی تھیں اس عمر کی عورتوں کی نیند گویا پڑیا میں ہوتی ہے۔ کمر ٹکاتے ہی دنیا و مافیہا کی خبر نہیں رہتی۔ پھر ایسے گھوڑے بیچ کر سوتی ہیں کہ بھیرا جھنجھوڑو چیخ چیخ کر اپنا گلا پھاڑ لو۔ مگر مجال ہے کہ وہ ٹس سے مس ہو جائیں۔ وہاں تو مردوں سے شرط لگی ہوتی ہے اٹھیں کیسے ...... میں نے سوچا کہ اس وقت کچھ مذاق کرنا چاہیے۔ چنانچہ بچہ کی تکینی اٹھا کر بھابی جان پر پھینکی۔ لیکن وہ خلاف توقع چونک پڑیں اور ہڑ بڑا ادھر ادھر دیکھا پھر آہستہ آہستہ آیۃ الکرسی پڑھنے لگیں میں نے پوچھا بھابی جان! خیر تو ہے بلا نصیب دشمناں کیا حال ہے بائیں! ائیں .... یہ اضطراب .... یہ گھبراہٹ ..... بتاؤ تو کیا بات ہے..... تو یہ ہے ...... منھ سے بولو.......

بھابی جان پاگلوں کی طرح چاروں طرف دیکھ رہی تھیں میرے اصرار پر انہوں نے بیان کرنا شروع کیا میں نے ابھی ابھی ایک نہایت وحشتناک خواب دیکھا ہے اوئی تو بہ! کس قدر ڈراونا تھا۔ محض خیال کرنے سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں میں نے دیکھا کہ میں ایک وسیع میدان میں حق تو سبحان تن تنہا اکیلی کھڑی ہوں اور جہاں تک نگاہ جاتی ہے۔ بلیاں ہی بلیاں نظر آتی ہیں کوئی چھوٹی بالشتیا ہے کوئی بڑی اڈھیک ہے کوئی موٹی بھینس ہے کوئی سوکی چرخ۔ لیکن رنگ سب کا سفید ہے ایکا ایکی چار پانچ بلیاں اپنے پنجوں میں زنجیریں لیے ہوئے آئیں اور مجھکو قید کر کے کہا چلو ہمارے بادشاہ نے بلایا ہے میں ساتھ چلی گئی کیا دیکھتی ہوں کہ وہ کالی کلوٹی بلی جو دوپہر کو ہمارے صحن میں بیٹھی تھی ایک تخت پر براجرہی ہے بس کاٹو تو میرے بدن میں خون نہیں اس نے مجھے دیکھتے ہی اپنی دم پھیلائی کمر کسی قدر اونچی کی اور اپنی زبان میں کچھ حکم دیا جس کو میں نہ سمجھ سکی وہی بلیاں جنہوں نے مجھے قید کیا تھا۔ تڑاتڑ ہنٹر مارتی ہوئی مجھے ایک اونچی مینار پر لے گئیں۔ نیچے شیطان کی آنت سے بھی زیادہ لمبا دریا سانپ کی طرح بل کھا رہا تھا۔ میرا دل دہل گیا کر بھی کیا سکتی تھی وہی مثل ہے "دم نہ مارو ستمگر گذارد" اللہ پر بھروسہ کر کے آنکھیں بند کر لیں مگر کان ان کی طرف لگے ہوئے تھے اور کلیجہ دھڑک رہا تھا انھوں نے آپس میں کچھ کھسر پھسر کی اور مجھے دھکا دیدیا میں دھڑام سے نیچے گری۔ دریا کی تہ میں پڑا پتھر میرے سر میں لگا۔ اور بس آنکھ کھل گئی۔

ہنسی کے مارے میرے پیٹ میں بل پڑ رہے تھے بھابی جان کی تند بولیں۔ خدا کا شکر ادا کرو کہ بچ گئیں وہ جنات تھے کچھ لیا دیا سامنے آ گیا ورنہ اس سرزمین سے کوئی زندہ سلامت واپس نہیں آتا۔ کل صبح اٹھتے ہی آدھ پاؤ کڑوے تیل میں دو پیسے اور مٹھی بھر مونگ دال کر حلال خوری کو نذر دیدینا اور آئندہ کے لئے کانوں پر ہاتھ رکھو اس موئی کو پکڑ کر کیا اچار ڈالو گی ہم تو یہ کہتے ہیں کہ ہر شخص اپنی چیز کی ہوشیاری خود کرے بے غوری برتی ہو جو وہ دودھ پی جاتی ہے۔

لیکن بھابی جان کو ضد تھی کہ میں بلی کو ضرور ماروں گی ورنہ روز خواب میں پریشان کرے گی۔ فوراً ایک بڑے گھونس دان میں جس کے اندر بلی آسانی سے بند ہو سکتی ہے گوشت کا پارچہ لٹکا کر صحن میں رکھدیا کہ رات کو بلی اس کی خوشبو پر آئے اور بند ہو جائے۔ یہ کارروائی کر کے وہ لیٹ گئیں اور لیٹتے ہی سو گئیں اگر دل نہیں چاہتا تھا لیکن زیادہ رات گذر جانے کے بعد مجھے اٹھنا پڑا۔ اور اپنے گھر چلا گیا۔

صبح سویرے حمید صاحب اٹھے اور ناشتہ کا سامان لینے کے لئے بازار چلے گئے۔ انہوں نے صحن میں رکھے ہوئے گھونس دان پر نگاہ بھی نہیں ڈالی کیونکہ عموماً ایسی باتوں میں دلچسپی نہیں لیتے۔ کچھ دیر بعد بھابی جان بھی اٹھیں، اسٹوو (STOVE) روشن کیا اور چائے کے لئے پتیلی میں پانی رکھدیا یکایک انہیں اپنے قیدی کا خیال آیا۔ انہیں کامل یقین تھا کہ بلی ضرور بند ہو گئی ہو گی۔ اور اسی امید میں باہر آئیں۔ لیکن توقعات کی پامالی ہوئی۔ اصل بات یہ تھی کہ بلی کے مقررہ وقت پر آنے سے پہلے ایک موٹے چوہے نے اندر گھس کر گھونس دان کا دروازہ بند کر دیا تھا۔ اور ایک کونے میں سہما ہوا بیٹھا تھا کیونکہ خالی بلی اپنے پنجے کی مدد سے گوشت کا پارچہ نکال کر ہڑپ کر چکی تھیں اور اب اسے پکڑنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ وہ سلاخوں میں سے اپنا پنجہ اندر ڈالتی لیکن چوہا پھدک کر دوسری طرف چلا جاتا اور یہ میاؤں کہہ کر نئی ترکیب لڑاتی پھر کیا تھا بھابی جان کی آنکھوں میں خون اتر آیا لکڑی لے کر اسے مارنے کیلئے لپکیں عجیب تماشا تھا آگے آگے بلی اور پیچھے پیچھے بھابی جان تمام کمرے میں آل انڈیا ریس ٹورنامنٹ کا مزہ آ رہا تھا لیکن بلی کسیطرح ہاتھ نہیں آتی تھی۔ کبھی کمرے میں کبھی باہر کبھی اوپر کبھی نیچے اسی دوڑ دھوپ میں تین چار چینی کے پیالے، رکابیاں شیشہ کے گلدان۔ عطردان وغیرہ ٹوٹ گئے۔ تیل کے کنستر نے سنگار میز سے لڑھک کر تمام چاندنی کو چکنا کر دیا۔ بچی جاگ اٹھی اور بسور بسور کر رونے لگی۔ آخر بلی نے باہر کے دروازہ کا رخ کیا بھابی جان تعاقب میں تھیں۔

میں اس وقت حمید صاحب کچھ انڈے حلوا کچوریاں وغیرہ لے کر اندر داخل ہو رہے تھے دونوں کی زور سے

تکر ہوئی۔ اور قلابازیاں کھاتے ہوئے دھڑام سے زمین پر آرہے۔ گھر کے سب چھوٹے بڑے مدد کے لیے بھاگے۔ صحن میں کیلے کا چھلکا پڑا ہوا تھا۔ بھابی جان کی نند صاحبہ کا اس پر پاؤں پڑا اور پھسل گیا وہ بھی لڑھکتی ہوئی ان دونوں میں جا ملیں بچوں نے جب یہ روح فرسا منظر دیکھا تو چلا چلا کر رونا شروع کر دیا۔ محلہ کی عورتوں نے بھی اس شور و غل کی آواز سنی اور اپنی اپنی چھتوں پر چڑھکر جھانکنے لگیں کہ آخر صبح صبح یہ کیا قیامت برپا ہو رہی ہے کسی نے اظہار تاسف کیا اور کسی نے قہقہہ لگا کر زخموں پر اور بھی نمک چھڑک دیا ایک نے مستفسرانہ لہجہ میں پوچھا۔ اے بی ہمسائی یہ کیا ہوا ؟۔ دوسری نے ہمدردی سے کہا۔ دیکھو تو غریب کی ناک میں سے خون بہ رہا ہے ایک کا قول تھا اور وہ انڈے وغیرہ تو موری میں جا پڑے

حمید کپڑے جھاڑتے ہوئے اٹھے اور بھابی جان کو قہر آلود نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کمرے میں چلے گئے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہ بھڑ دن کا چھتہ ہے۔ زبان ہلاتے ہی غضب ہو جائیگا اسی لیے خاموشی اختیار کرنی بہتر سمجھی۔ لیکن سلطانہ (بھابی جان کی نند) سے کیونکر سمائی ہو سکتی تھی۔ بجلی کی مانند کڑکیں اور بادل کی طرح برس پڑیں .... توبہ ایسی بھی کوئی ڈھیٹ عورت ہو ہزار مرتبہ کہا لاکھ مرتبہ سمجھایا کہ دلہن یہ بچپن چھوڑ دو زمانہ نام دھریگا کہ عمو کے خاندان کی بہو کیسی ہڑدنگی ہے۔ لیکن تمہارے کان پر جوں نہیں چلتی۔ اب جو بلی مارنے کی سوجھی ہے تو بلی مار کر رہینگی۔ خواہ زمانہ ادھر سے ادھر ہو جائے لیکن اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہیں آئینگی۔ ایک کا دن آج سویرے سویرے ہمارے بھی چوٹ لگ گئی اور وہ بھی کمبخت سردی کی چوٹ۔“

”چوٹ لگ گئی تو ہماری بلا سے“ بھابی جان نے جلکر کہا ہم نے تھوڑی کہا تھا کہ خدا کے لیئے ہمیں اٹھاؤ ہم مر رہے ہیں تم کیوں اندھے بگلوں کی طرح دوڑیں جو گر پڑیں قصور تمہارا ہے بلکہ الٹی جوتی میرے متھ پر آ لگی۔ اور ....

کیا خوب۔ سلطانہ نے قطع کلام کیا۔ گدھے کی آنکھوں میں نون دیا۔ اس نے کہا کہ میری آنکھیں پھوڑ دیں خیر علی خیر قصور معاف کرو۔ اب جو کچھ ہوا سو ہوا آئندہ کو کان پکڑو کہ ایسی خطا اب نہیں ہو گی۔ اگر ایک لفظ بھی زبان سے نکالیں تو چور کی سزا وہ ہماری سزا کیونکہ ہمیں معلوم ہو گیا کہ آجکل کے زمانے میں نیکی کا بدلہ بدی ہے۔“

اسی روز شام کو میں حمید صاحب کے ساتھ صحن میں بیٹھا ہوا گفتگو کر رہا تھا۔ سلطانہ سوجی ہوئی ناک پھپھا منہ پھلائے ایک کونے میں اٹھوائی کھٹوائی لیئے پڑی تھیں۔ اور بھابی جان دھوبیا دیدہ صاف رسالہ پڑھنے میں مشغول تھیں۔ گویا جلتا انگارا تھا کہ بوند پڑی اور بھسل گئی۔ میں نے چپکے سے کہا۔ ذرا بھابی جان کمرے میں دیکھنا وہ کون ہے،، انہوں نے اچک کر اندر کیطرف دیکھا۔ خالہ بلی نہایت متانت سے بیٹھی اپنے شکار کا انتظار کر رہی تھی۔

وہ مسکرائیں لیکن قبل اس کے کہ اٹھکر بلی کو پکڑیں۔ حمید صاحب نے ڈپٹ کر کہا۔ بس کہاں چلیں ابھی صبح کو اتنی جھک جھک ہو چکی ہے لیکن اپنی ضد سے باز نہیں آتی ہو۔ مگر جناب بھابی جان بھی بھابی جان تھیں۔ انہوں نے ایک کان سنا دوسرے سے اڑا دیا اور بس ایک ہاتھ میں موٹی سی بید اور دوسری میں رضائی لیکر دبے پاؤں اندر گئیں بلی اس قدر محو تھی کہ اسے بالکل خبر نہ ہوئی یہاں تک کہ بھابی جان نے جلدی سے رضائی اس پر ڈالدی اور دھنا دھن لکڑی سے مارنا شروع کر دیا۔ بلی کی شرافت دیکھئے کہ اس نے چوں بھی نہ کی اور مار کھاتی گئی۔ جب بھابی جان کا سانس پھول گیا تب کہیں اپنا ہاتھ روکا انہیں یقین تھا کہ بلی کبھی کی مر چکی ہوگی تاہم رضائی کو ہٹاتے ہوئے ڈر لگتا تھا۔ کہ کہیں وہ زندہ ہو اور پلٹ کر کاٹ لے۔ کچھ دیر کھڑی سوچتی رہی لیکن جب بلی نے جنبش نہیں کی تو لکڑی کے سرے سے رضائی کو پلٹا اور ڈرتے ڈرتے نگاہ ڈالی۔

”اوئی یہ کیا ؟“ بھابی جان نے تعجب سے کہا اور مری ہوئی بلی کو ایک ہاتھ میں پکڑ کر باہر نکل آئیں اس کا پیٹ پھٹ چکا تھا اور اندر بھرا ہوا گودڑ اور گھانس اور پھونس باہر تھا۔

حمید صاحب نے تعجب سے کہا۔ ”ایں یہ بلی کیسی ؟“ ......

اچھا اچھا میں سمجھ گیا۔ یہ کپڑے کی بنی ہوئی مصنوعی بلی تھی بھئی واللہ کمال ہے۔ ہنستے ہنستے ان کے پیٹ میں بل پڑ گئے۔ بھابی جان نے قہر آلود ترچھی نگاہ سے میری طرف دیکھا کیونکہ وہ اپنے قیافہ سے یہ معلوم کر چکی تھیں کہ یہ کارستانی سوائے میرے اور کسی کی نہیں ہو سکتی۔

میں نے مسکرا کر کہا کہ بھابی جان ! بس تمہاری قسم پوری ہو گئی۔ تم نے اپنی دانست میں بلی کو مار دیا۔ اب اس کی قسمت وہ مرے یا مرے۔ جس طرح حضرت ابراہیمؑ کی چھری کے نیچے جنت سے دنبہ آ گیا تھا۔ اسی طرح تمہاری لکڑی کے سامنے بجائے اصلی کے مصنوعی بلی آ گئی۔“ بھابی جان کی نند صاحبہ بھی انتہائی ضبط کے باوجود مسکرائے بغیر نہ رہ سکیں۔

ساجی

حکم امتناعی درحالیکہ جائداد غیر منقولہ لعلت اجرائے ڈگری قابل قرقی ہو

(آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۵۴)

بعدالت جناب اڈیشنل کلکٹر صاحب بہادر مقام کانپور ضلع کانپور

مقدمہ نمبر ۱۲۔ اجرائے ڈگری بابت سنہ ۱۹۳۱ء

مہری رو کمنی کرشن داس ریونی رام تواری سربراہ کاری شیشن نرائن تواری مندر پراگ نرائن کانپور۔ مدعی

بنام بخت علی وغیرہ مدعا علیہ

بنام صاحب علی ولد رحمو قوم فقیر ساکن موضع سرائے پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ آپ نے ایفا اس ڈگری کا نہیں کیا جو آپ پر بتاریخ ۴ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۲۷ء بمقدمہ نمبر ۲۲۳ سنہ ۱۹۲۸ء بحق ڈگریدار بابت مبلغ (۲۱-۱۳-۹ ۱۴۴۵ روپیہ) صادر ہوئی تھی لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ آپ یعنی مدیون مذکور تاوقتیکہ حکم ثانی اس عدالت سے صادر نہ ہو جائداد مصرحہ فرد تعلیقہ منسلکہ کو بذریعہ بیع یا ہبہ کے یا اور طور پر منتقل کرنے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں اور تمام اشخاص جائداد مذکور بذریعہ خرید یا ہبہ کے یا اور طور پر لینے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں ۱۴ اپریل سنہ ۳۲ء پیشی مقرر ہے۔

آج بتاریخ ۱۹ ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

حقیت زمینداری تعدادی ۹ بسوا ۔ ۲ بسوانسی (للعہ بیگہ) ازان مدیونان واقع موضع ہیرا محال رام سنگھ پٹی ۸ عشہ پرگنہ بھوگنی پور زیر نیلام ہے۔

مہر عدالت دستخط حاکم عدالت

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب بہادر جج خفیفہ کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ کانپور

۵۳ نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۳۱ء

بشیر اللہ ولد بخش اللہ قوم مسلمان ساکن شفیع آباد چمن گنج شہر کانپور انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں بشیر اللہ عدالت ہذا سے ۲۶ فروری سنہ ۱۹۳۲ء کو دیوالیہ قرار دیا گیا تھا اور اس کو ۶ ماہ کی مہلت بغرض ادخال درخواست ڈسچارج کے عطا ہوئی تھی اب عدالت نے ۲۳ مئی سنہ ۱۹۳۲ء بغرض ثبوت قرضہ کے مقرر کی ہے۔ لہذا بذریعہ نوٹس جملہ قرضخواہان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اپنا اپنا قرضہ بتاریخ معینہ ثابت کریں۔ مرقوم ۸ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء

مہر عدالت بحکم آر۔ بی۔ شرما منصرم خفیفہ کانپور

نوٹس ثبوت قرضہ بنام قرضخواہان

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب بہادر جج خفیفہ کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ کانپور

۴۳ نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۳۱ء

فرم شیو چرن لال سیتارام قرضخواہان سائل

بنام جیالال لچھمی نرائن انسالونٹان

جیالعل و لچھمی نرائن پسران اچھو لعل اقوام اگروال ساکنان پور بیا محال شہر کانپور انسالونٹان

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں جیالعل و لچھمی نرائن عدالت ہذا سے ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۳۲ء کو دیوالیہ قرار دیے گئے تھے اور ان کو ۶ ماہ کی میعاد بغرض داخل کرنے درخواست ڈسچارج کے عطا ہوئی تھی۔ اب عدالت نے ۲ مئی سنہ ۱۹۳۲ء بغرض ثبوت قرضہ کے مقرر کی ہے۔ لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسی کو کوئی قرضہ ثابت کرنا ہو روبرو عدالت ہذا بتاریخ معینہ ثابت کرے

مرقوم ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۳۲ء

مہر عدالت بحکم آر۔ بی۔ شرما منصرم

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب بہادر جج خفیفہ کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۸۰ نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۲۹ء

سیتارام مالک فرم سالگ رام ناتھ متھر مل واقع جنرل گنج شہر کانپور انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں رسیور نے رپورٹ مشعر توسیع میعاد ڈسچارج گذارنی تھی اس پر عدالت نے ۶ ماہ کے لیے میعاد توسیع کر دی ہے اور میعاد ۲۳ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء سے توسیع کی گئی ہے۔ انسالونٹ ۲۳ جولائی سنہ ۱۹۳۲ء تک درخواست ڈسچارج داخل کرے مرقوم ۲ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء

مہر عدالت بحکم آر۔ بی۔ شرما منصرم

مولانا شوکت علی کی شادی

کراچی۔ ۹ اپریل یہ خبر انتہائی مسرت کے ساتھ سنی جائیگی کہ منتخم اسلام مولانا شوکت علی اپنی ان یورپین پرائیوٹ سکریٹری سے شادی کرنے والے ہیں جو آپکے ہمراہ گول میز کانفرنس سے آئی ہیں اور جو کراچی میں اسلام قبول کر چکی ہیں۔ اس سلسلہ میں مولانا نے ایک ملاقات کے دوران میں کوئی گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔ یہ خبر معاصر سندھ آبزرور نے بہم پہونچائی ہے۔

(بقیہ صفحہ ۳)

ہم خیالات و جذبات کے ایک قید خانے میں محبوس ہیں جو صدیون کی مدت میں ہم نے اپنے گرد خود تعمیر کر لیا ہے اور ہم بوڑھون کے یے شرم کا مقام ہے کہ ہم اپنے نوجوانون کو اُن اقتصادی سیاسی بلکہ مذہبی بحرانون کا مقابل کرنے کے قابل نہ بنا سکے جو زمانہ حاضر میں آنے والے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ساری قوم کی موجودہ ذہنیت کو یکسر بدل دیا جائے۔ تاکہ پھر وہ نئی آرزوون، نئی تمناؤن اور نئے نصب العینون کی اُمنگ کو محسوس کرنے لگے۔ ہندوستانی مسلمان اپنی اندرونی زندگی کی گہرائیون کے تجسس کو مدت سے ترک کر چکا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ اسکی زندگی میں رنگ و آہنگ اور رونق و درخشانی کا نشان تک نہین رہا اور ہر وقت اس امر کا خطرہ ہے کہ کہین وہ بعض طاقتوں سے جن کے متعلق اُسے بنایا جاتا ہے کہ وہ کھلی جنگ مین شکست نہین دے سکتا بزدلانہ و نامردانہ سمجھوتہ نہ کرلے جو شخص ناسازگار ماحول کو بدل دینے کی خواہش رکھتا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ اپنی اندرونی ہستی میں کامل تغیر و تبدل پیدا کرے۔ خدا قومون کی حالت کو نہین بدلتا۔ جب تک وہ قومین ایک قطعی اور معین نصب العین کی روشنی میں اپنی روزانہ فعالیت کے دائرہ کو متواتر روشن اور منور کر کے اپنی حالت کو خود بدل لیں۔ جب تک کوئی شخص اندرونی زندگی کے استقلال پر پورا ایمان نہ رکھے وہ کچھ بھی حاصل نہیں کرسکتا۔ یہی ایمان ہے جو قوم کی نظر کو اس منزل پر جمائے رکھتا ہے اور اسے دائمی تزلزل سے بچاتا ہے۔ گذشتہ تجربہ سے جو سبق تمھیں حاصل ہوا ہے اسکو خوب یاد کرلو۔ کسی طرف سے کوئی توقع نہ رکھو۔ اگر تم چاہتے ہو کہ تمھارے مقاصد حاصل ہون تو اپنی پوری "خودی" کو صرف اپنے آپ پر مرتکز کرلو اور حقیقی مردانگی سے اپنے آپ کو پختہ و استوار کرلو۔

ترقی پسند طاقتون کو بیدار کرو

مسولینی کا اصول یہ تھا کہ جس شخص کے پاس فولاد ہے اسی کے پاس روٹی ہے لیکن میں اسمین ترمیم کر کے کہتا ہون کہ جو شخص خود فولاد ہے اس کے پاس سب کچھ ہے۔ "سخت بنجاؤ اور سخت محنت کرو۔ انفرادی اور اجتماعی زندگی کا یہی راز ہے۔ ہمارا نصب العین بالکل معین اور واضح ہے۔ وہ نصب العین یہ ہے کہ آیندہ دستور میں اسلام کے لیے ایسا مقام اور ایسی حیثیت حاصل کرین کہ وہ اس ملک میں اپنی تقدیر کے منشا کو پورا کرنے کے مواقع پا سکے۔ اس نصب العین کی روشنی میں یہ ضروری ہے کہ قوم کی ترقی پسند طاقتون کو بیدار کیا جائے اور اس کی ان قوتون کا منظم کیا جائے جو اب تک خوابیدہ ہیں۔ شعلۂ حیات دوسرون سے مستعار نہیں لیا جاسکتا۔ وہ اپنی روح کے آتشکدہ میں روشن کیا جاسکتا ہے۔ اس ضرورت کا تقاضا یہ ہے کہ سرگرمی سے تیاریان کیجائین اور ایک اضافی طور پر پروگرام وضع کیا جائے اب سوال یہ ہے کہ ہمارا آیندہ پروگرام کیا ہو میرا خیال یہ ہے کہ اس پروگرام کا ایک حصہ سیاسی اور دوسرا کلچرل ہونا ضروری ہے۔

تجاویز

میں آپ حضرات کے غور و خوض کے لیے تجاویز چند پیش کرنا چاہتا ہون

صرف ایک سیاسی انجمن

اول۔ ہمیں دیانتداری کے ساتھ یہ تسلیم کرلینا چاہیے کہ جن حضرات سے موجودہ سیاسی جد و جہد میں مسلمانان ہند کی سرگرمیون میں رہنمائی کی توقع کی جاتی ہے وہ سیاسی خیالات کے اعتبار سے اب تک خالی الذہن ہین۔ ظاہر ہے کہ اس صورت حال کی ذمہ داری ملت پر ہرگز عائد نہین ہوتی۔ عامۃ المسلمین مین ایثار و قربانی کی سپرٹ بلاشبہ موجود ہی خصوصاً جب اس ملک میں آیندہ حیات و ممات کا مسئلہ درپیش ہو۔ زمانہ حال کی تاریخ میرے اس دعوے کی شاہد و عادل ہے۔ قصور ہمارا ہے۔ مسلمانون کا نہین۔ ان کی رہنمائی جس طریقہ سے کیجاتی ہے وہ طریق ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا جسے خالص مسلمانون کے تخیل کی پیداوار سمجھا جاسکے۔ اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بعض اوقات نہایت نازک موقعون پر ہماری سیاسی جماعتون میں افتراق و انشقاق پیدا ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان جماعتون میں وہ نظم و ضبط پوری طرح نشو و نما نہین پاتا جو سیاسی جماعتون کی زندگی اور قوت کے لیے بیحد ضروری ہے۔ اس عیب کو دور کرنے کا طریقہ میرے نزدیک یہی ہے کہ مسلمانان ہند کیطرف ایک سیاسی انجمن ہو۔ جس کی صوبجاتی اور اضلاعی شاخیں سارے ملک میں پھیلی ہوئی ہین اس کا نام جو آپ کا جی چاہے رکھ لیجئے۔ ضروری امر صرف ایک ہے اس کا نظام ترکیبی ایسا ہونا چاہیے کہ ہر سیاسی خیال و عقیدہ کی جماعت کے لیے اسمیں اکثریت حاصل کر کے قوم کو اپنے خیالات اور اپنے طریقہ ہائے کار کے مطابق چلانے کا امکان موجود ہو۔ میری رائے مین ایک طریقہ ہی جس سے افتراق و لشنت کا سد باب ممکن ہے۔ اور اسی طریقے سے ہندوستان میں اسلام کے بہترین مقاصد کے بہ مسلمانون کی متفرق طاقتون کو ضبط و اتحاد کے نظام میں لایا جاسکتا ہے۔

(۳)

ایک قومی سرمایہ

دوم میری تجویز یہ ہے کہ یہ مرکزی انجمن فی الفور ایک قومی فنڈ فراہم کرے جس کی مقدار کم از کم پچاس لاکھ روپیہ ہو۔ بلاشبہ اس زمانے میں مالی مشکلات بہت زیادہ ہیں۔ لیکن آپ یقین رکھیے کہ اگر آپ مسلمانون کے سامنے موجودہ صورت حالات کی تشویش انگیز اہمیت کو پوری طرح ثابت کرنے کی مخلصانہ کوشش کرین تو مسلمان آپ کی آواز پر لبیک کہنے میں ہرگز پہلو تہی نہ کرین گے۔

یوتھ لیگین اور جوش رضا کاران

سوم میری تجویز یہ ہے کہ اسی مرکزی انجمن کی ہدایت و نگرانی کے ماتحت ملک بھر میں یوتھ لیگیں اور کیل کانٹے سے لیس رضا کارون کی کورین تیار کیجائین۔ جو علی الخصوص خدمت عامہ۔ اصلاح رسوم اور تنظیم تجارت اسلامی کے لیے اپنے آپ کو وقف کردین۔ قصبات اور دیہات مین اقتصادی پروپیگنڈا کرین۔ خصوصاً پنجاب میں جہان زمیندارون کا قرضہ اس قدر نازک صورت اختیار کر چکا ہے ہم اس بات کا انتظار نہیں کرسکتے کہ کسانون میں کوئی انقلابی تحریک پیدا ہو جائے جو اس مصیبت کا آخری علاج ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب میں بھی حالات اس درجہ انتہا تک پہنچ چکے ہیں جس پر سنہ ۱۹۲۵ء میں چین پہنچ گیا تھا اور وہان کسانون کی لیگیں قائم ہو گئیں تھیں۔ سائمن رپورٹ مین یہ بھی یہ حقیقت تسلیم کی گئی ہے کہ کسان اپنی آمدنی کا "حصہ معقول" سلطنت کی نذر کر دیتا ہے۔ بلاشبہ سلطنت بھی اسکے عوض مین اسکو امن و امان تجارت اور رسل و رسائل کی سہولتین مہیا کرتی ہے۔ لیکن ان "برکات" کا نتیجہ صرف یہی نکالا گیا ہے کہ محاصل میں ایک قسم کی سائنٹفک باضابطگی پیدا ہو گئی ہے مشینون کی بنی ہوئی اشیا نے دیہاتی اقتصاد کو تباہ کر دیا ہے اور کسان کی فصلیں تجارت کی لپیٹ میں ہو گئی ہیں جس کا نتیجہ کسان کو ساہوکارون اور تجارتی گماشتون کے منصوبون کا شکار بنا دیا ہے پنجاب میں خصوصاً یہ معاملہ بے حد نزاکت و اہمیت اختیار کر چکا ہے۔ میں چاہتا ہون کہ مجوزہ یوتھ لیگیں اس معاملہ کے متعلق پروپیگنڈا میں خاص مہارت حاصل کریں اور اسطرح کسانون کو اُن کی خاطر موجودہ غلامی اور محکومی سے نجات دلانے میں ان کی امداد کرین۔ میری رائے میں ہندوستان کے مسلمانون کا مستقبل پنجاب کے مسلمان کسانون کی آزادی پر منحصر ہے اس لیے لازم ہے کہ جوانی کی آگ یقین کے شعلون میں پیوست ہو کر فروغ حیات کو روشن تر بنادے اور ہماری آیندہ نسلون کے لیے خیالات و اعمال کی ایک نئی دنیا پیدا کردے قوم صرف زمانہ حال اور بے شمار مرد و زن کے مجموعے ہی کا نام نہیں ہے۔ جب تک قوم کی اس نا آزمائندہ لا محدودیت کو مد نظر نہ رکھا جائے جو اس کی اندرونی ہستی کی گہرائیوں میں خوابیدہ ہے اسوقت تک ایک زندہ حقیقت کی حیثیت سے اسکی حرکت و حیات کے معنی سمجھ میں نہین آسکتے۔

کلچرل ادارات

چہارم میری تجویز یہ ہے کہ ہندوستان میں بڑے بڑے شہرون میں مردانہ و زنانہ کلچرل ادارے قائم کیے جائین۔ ان ادارات کو سیاسیات سے کوئی تعلق نہ ہو۔ ان سب کا سب سے بڑا وظیفہ یہ ہونا چاہیے کہ اسلام نے نسل انسانی کی مذہبی اور کلچرل تاریخ میں جو کارنامے زمانۂ ماضی میں کیے ہیں اور جو کچھ وہ مستقبل میں کرنے والا ہے۔ انکا صحیح مسلمان بچون کے دلون میں پیدا کر کے ان کی خوابیدہ روحانی طاقتون کو بیدار اور منظم کیا جائے۔ کسی قوم کی ترقی پسند قوتون کو بیدار کرانے کا طریقہ صرف یہی ہے کہ اس کے سامنے ایک نئی راہ عمل پیش کی جائے جس کا مقصد یہ ہو کہ فرد کی زندگی کو بہتر بنایا جائے۔ تاکہ وہ قوم کو زندگی کے علیحدہ علیحدہ حرف پارون کے ایک انبار کی حیثیت سے نہیں۔ بلکہ ایک معین و مشخص مجموعہ کی حیثیت سے جو داخلی جمعیت و اتحاد کا سرمایہ دار ہے محسوس کرے اور تجربہ و مشاہدہ سے اسکی ہستی کا قائل ہو۔ جب ایک دفعہ یہ قوتیں بیدار کیجائین تو وہ نئی کشمکشون کے تازہ امنگ کو برانگیختہ کردیتی ہین۔ اس اندرونی آزادی کا احساس دلادیتی ہین جو مزاحمت اور کشمکش سے بصیرت اندوز ہوتی ہے اور ایک نئے احساس خودی کی امیدون کو تازہ کر دیتی ہے ان ادارات کو ہماری قدیم و جدید تعلیمی درسگاہون کے ساتھ گہرا تعلق رکھنا ہوگا۔ تاکہ ہماری تعلیمی مساعی کے تمام اطراف بالآخر ایک ہی مقصد پر مرتکز ہو جائینگے۔ اس سلسلے میں ایک عملی تجویز ابھی پیش کیے دیتا ہون

ہارٹوگ کمیٹی کی سفارشیں

ہارٹوگ کمیٹی کی رپورٹ میں جو ہمارے سیاسی مسائل کے ہیجان میں بظاہر نذر فراموشی ہو چکی ہے۔ مندرجۂ ذیل سفارشین کی گئی ہیں جو میرے نزدیک مسلمانان ہند کے لیے بے حد اہمیت رکھتی ہیں۔

"اسمیں کوئی شبہ نہین۔ کہ اگر صوبجات میں جہان مسلمانون کی تعلیمی ترقی مین مذہبی مشکلات مزاحم ہوتی ہین۔ مذہبی تعلیم کا ایسا انتظام کیا جاسکے جس سے یہ قوم اپنے بچون کو معمولی مدارس میں بھیجنے پر راغب و مائل ہو سکے تو تعلیم کا سرکاری نظام کفایت شعاری اور عمدگی تعلیم دونون میں ترقی کرے گا اور قوم کو تعلیمی واماندگی کی ذلت اور اسکے نقصانات سے آزاد کرنے کا کام بہت بڑی حد تک انجام پاجائے گا۔

ہم کو پوری آگاہی ہے کہ اس قسم کے انتظامات آسان نہین ہین۔ اور دوسرے ممالک میں اِن کی وجہ سے بہت اختلاف آرا پیدا ہوا ہے۔ لیکن ہماری رائے میں اب وقت آگیا ہے کہ عملی تدابیر وضع کرنے میں عزم مصمم سے کوشش کیجائے (صفحات ۲۰۴-۲۰۵)

پھر صفحہ ۲۰۶- پر تحفظات پر بحث کرتے ہوئے- رپورٹ مظہر ہے کہ لہذا اگر سرکاری نظام تعلیم کے اندر بحالات موجودہ ایسے خاص انتظامات کردیے جائیں اور کچھ مدت تک قائم بھی رکھے جائین جو مسلمانون کو قومی زندگی اور ترقی کی تحریک میں پورا حصہ لینے کے قابل بنادین۔ تو ہماری رائے میں یہ امر صحیح اصول جمہوریت یا صحیح اصول تعلیم کے ہرگز منافی نہ ہوگا کاش ہم کہہ سکتے کہ تحفظات کی سرے سے کوئی ضرورت ہی نہیں لیکن ہماری یہ خواہش یقیناً ہے کہ تحفظات حتی الامکان کم سے کم ہونے چاہئیں کیونکہ ان سے تعلیمی نظام مین پیچیدگیان پیدا ہوتی ہیں۔

اس لیے بجائے خود اُن کا وجود کو ناپسندیدہ ہے لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ ان کے بغیر مسلمان بدستور تعلیم مین واماندہ رہینگے اور علیحدہ علیحدہ ادارات تعلیمی کے نظام سے جو بڑے بھلے مواقع ان کو حاصل ہیں انہی پر قناعت کرنے پر مجبور ہون گے۔ تو ہمین بلا تامل تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ قومی حکمت عملی کی وسیع بنا پر تحفظات حق بجانب ہین۔ اور ان کے سوا کوئی چارہ نہین"

مجوزہ کلچرل ادارات کا فرض ہوگا اور جب تک وہ قائم نہ ہو سکین آل انڈیا مسلم کانفرنس کو یہ خیال رکھنا چاہیے کہ ہارٹوگ کمیٹی کی اِن سفارشات پر عمل درآمد ہو جائے کیونکہ یہ سفارشات اس مسئلہ کی بنا پر کی گئی ہیں کہ ہماری قوم بحالات موجودہ تعلیم مین پس ماندہ ہو جانے کی وجہ سے چند در چند نقصانات اُٹھا رہی ہین۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء
نمبر مقدمہ ۹ دفعہ ۴۴ ۱۹۳۱ء
بعدالت حاکم پرگنہ کانپور مقام کانپور ضلع کانپور
ٹھاکر گرجر سنگھ مدعی
بنام جودہا ولد گوہنان قوم اہیر ساکن حال مکنا پور
پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت دفعہ ۴۴ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۶ ماہ اپریل ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہر گاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بنائے اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۸ ماہ اپریل ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا

مہر عدالت: دستخط حاکم عدالت

الہ آباد میں گولی چلائی گئی

الہ آباد - ۱۰ اپریل - کل شب کو الہ آباد میں قومی ہفتہ کے سلسلہ میں ایک جلوس نکالا گیا - حکم امتناعی کے باوجود جلوس ممنوعہ حد سے باہر نکل گیا اور اسے کیننگ اور اسٹینلی سڑکوں کے اتصال پر روکا گیا - چنانچہ سرکار جلوس اسی مقام پر لیٹ گئے - اور ان کے پیچھے سڑک کے ہر دو جانب تماشائیوں کا ایک جھنڈ موجود تھا پولیس کا ایک دستہ جلوس کی روک تھام کئے ہوئے تھا اور مجسٹریٹ صاحبان اس مقام کی کاروائی دیکھنے میں مصروف تھے اور مسلح پولیس کا ایک دستہ لاری میں موجود تھا۔ مسٹر مینرس سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی موقع پر تشریف لیگئے اور چند انتظامات دیکھکر واپس گئے۔

سوا نو بجے شب کو سپرنٹنڈنٹ پولیس واپس آئے اور انھوں نے تماشائیوں کو بے قابو پایا چنانچہ انہیں نے پولیس یہ حکم دیا کہ وہ مجمع کو ستیہ گرہیوں سے علیحدہ رکھے اس کے ساتھ ہی ساتھ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے اپنی توجہ ستیہ گرہیوں کی جانب بھی مبذول رکھی اور مسٹر ایس - ڈی - اُپادھیائے کو جو پنڈت موتی لعل جی کے پرائیوٹ سکریٹری ہیں - پکڑ لیا اسکے علاوہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عوام پر حملہ کر کے ان کو منتشر کرنے کا حکم بھی دیدیا گیا تھا اس کے بعد عوام کی جانب سے خشت باری شروع ہوئی - کہا جاتا ہے کہ پولیس نے جو لاٹھی چارج کیا ہے اس کے دوران میں متعدد اشخاص بشمول خواتین زخمی ہوئے ہوے ہیں - لیکن ان کی صحیح تعداد نہیں معلوم ہوسکی ہے - اس سلسلہ میں مسز موتی لال نہرو کے شدید زخمی ہونے کی بھی اطلاع موصول ہوئی ہے کہا جاتا ہے کہ آپ ستیہ گرہیوں کے گروہ کے وسط میں کرسی پر بیٹھی ہوئی تھیں کہ کسی شخص نے ان کو کرسی سے ٹہک دیا اور ان کے سر پر ڈنڈا یا لاٹھی ماری - جب مسٹر مینرس مسز موتی لال نہرو کو آنند بھون لے گئے تو مسٹر جواہر لال نہرو نے ایک پرائیوٹ ڈاکٹر کو ان کے علاج کے لئے بلایا۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کے تقریباً نصف درجن زخم لگے ہیں ان میں سے سر کا زخم بہت ہی شدید ہے اور اس سے بہت خون بہا ہے -

اس کے علاوہ یہ بھی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مجمع نے ارکان پولیس اور مسٹر ہیگوان سہائے جوائنٹ مجسٹریٹ پر بھی حملہ کیا چنانچہ مجسٹریٹ صاحب موصوف شدید زخمی ہوئے ہیں سپرنٹنڈنٹ پولیس کا بیان ہے کہ مجمع قابو سے باہر ہو گیا تھا اور اس نے خشت باری شروع کر دی تھی۔ اس لئے پولیس کو لاٹھی چارج کا حکم دیا گیا تھا۔

بعد کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے - کہ آج شام تک الہ آباد کی صورت حال پر سکون رہی آج صبح ایک یا دو مقامات پر برطانوی سپاہ تعینات تھی - لیکن شام تک اسے ہٹا لیا جائیگا - اور اس کے بجائے مسلح گارد تعینات کیا گیا - علاوہ خشت باری کے پرائیوٹ مکانوں سے ٹیلیفون کے تاروں کے کاٹنے کی بھی اطلاع موصول ہوئی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ گھنٹہ گھر پر قومی جھنڈا بلند کیا گیا - لیکن فوراً ہی عمال حکومت کے ذریعہ سے اتروا دیا گیا - ۷ بجے شام تک حالت نہایت پر سکون معلوم ہوتی تھی - لیکن بوقت ایک دوسرا جلوس شہر سے نکلا اور کیننگ اور اسٹینلی سڑکوں کے گوشہ میں روکا گیا - آج پھر کل کی طرح پولیس موقع پر پہونچی کیونکہ حکام اس جلوس کو جو سول لائن میں آنے والا تھا رد کرنے والے تھے۔

الہ آباد ۱۱ اپریل بعد کی اطلاع سرکاری مظہر ہے کہ دو دیگر اشخاص جو ہنگامہ میں زخمی ہوئے تھے فوت ہو گئے - ایک اور شخص کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ بھی جانبر نہ ہو سکا ان تین مزید اموات کے علاوہ ۲۶ یا ۳۲ مجروحین ایسے ہیں جنکا علاج ہو رہا ہے معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے بندوقوں سے [illegible] فیر کئے تھے۔

ٹرین پر گولیاں چلائی گئیں

کلکتہ - ۱۱ اپریل ابھی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ نارتھ بنگال ایکسپریس کے گارڈ کے ڈبہ پر جیسے ہی کہ ٹرین ملجہا اسٹیشن سے روانہ ہوئی گولیاں چلائی گئیں - گاڑی حرکت میں تھی لہذا گولیاں ڈبہ کے بعض حصص پر پڑیں اور کوئی شخص مجروح نہیں ہوا -

ایک پوسٹ مین مسمی شیخ تیشلدار جو بلیا گھاٹ پوسٹ آفس سے متعلق تھا ڈاک کا تھیلہ لئے ہوئے جا رہا تھا کسی نامعلوم شخص نے ریوالور سے اس پر گولی چلائی - اور اسکو زخمی کر کے ڈاک کا تھیلہ لے اڑا ڈاک کے تھیلہ میں انشیور پارسلوں کے اپٹیمیشن تھے اور بیرنگ خط تھے - زخمی پوسٹ مین کی حالت اسپتال میں نازک ہے کوئی گرفتاری اب تک عمل میں نہیں آئی -

نوابصاحب چھتاری کی میعاد میں توسیع

نئی دہلی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ہز مجسٹی ملک معظم نے آنریبل کپتان نواب سر محمد احمد سعید خان آف چھتاری ممبر اگزیکیوٹیو کونسل گورنر صوبجات متحدہ میں یکم جنوری ۱۹۳۳ء تک کے لئے توسیع کر دی ہے۔

منبع الطب کالج لکھنؤ کا سالانہ امتحان

منبع الطب کالج کا سالانہ امتحان حسب معمول ۲ - ۳ - ۴ - ۵ - مئی ۱۹۳۲ء مطابق ۲۵ لغایت ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ روز دوشنبہ سہ شنبہ چہار شنبہ و پنجشنبہ ۲ بجے دن سے منبع الطب ہال میں لیا جائیگا۔

حسب دفعہ ۲۴ و ۲۵ بطریق پرائیوٹ شریک امتحان ہونیوالے طلاب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اپنی درخواستیں مع فیس مقررہ و نقول اسناد وغیرہ اس مطبوعہ فارم پر جو ہمیں دفتر سے مل سکتا ہے ۲۵ اپریل ۱۹۳۲ء تک بھیجدیں اس کے بعد کسی درخواست پر غور نہ کیا جائیگا۔ اور بعد منظوری حاضر نہ ہونے والے طلبا کی فیس امتحان اور درخواست داخلہ داخل دفتر کر دی جائیگی۔

قواعد و ضوابط دستور العمل و احکامات امتحانکی پابندی بہر حال لازمی ہو گی - امتحان کے مطبوعہ پرچہ امتحان گاہ میں ٹھیک وقت پر تقسیم ہو جائینگے دستور العمل - فارم درخواست - داخلہ کا پی امتحان و دیگر ضروری کاغذات ۲ ٹکٹ موصول ہونے پر بھیجدئے جائیں گے۔

پتہ - حکیم محمد ہادی رضا آنریری سکریٹری - منبع الطب کالج لکھنؤ

★ لال املی کے خالص اونی کپڑوں کی اصلیت

LALIMLI PURE WOOL

نمبر ۲

ہندوستانی کاریگر

لال املی کے خالص اونی کپڑے صرف ہوشیار ہندوستانی کاریگر ہی تیار کرتے ہیں۔ ان کی کاریگری ہندوستانی صنعت کیلئے باعث فخر ہے

یہ لال املی کے کپڑوں کے سودیشی ہونے کا ایک اور ثبوت ہے *

★ آپ خود کسی بدھ وار کو کارخانے کا ملاحظہ فرما کر ہمارے مذکورہ بالا بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں

دی کانپور اولن ملز کانپور

جو عرصہ پچاس سال سے زائد کانپور میں اصلی اونی مال بناتے ہیں

TRADE MARK

436

بین الاقوامی مزدوروں کی کانفرنس

نئی دہلی، ۷ اپریل ایک سرکاری مراسلہ مظہر ہے کہ بین الاقوامی لیبر کانفرنس کا سولہوان اجلاس ۱۲ اپریل ۱۹۳۲ء کو بمقام جنیوا منعقد ہوگا۔ اس مین شریک ہونے کے لئے جو ہندوستانی وفد جائے گا۔ اس کے ممبران حسب ذیل ہین۔

سرکاری مندوبین۔ سر بھوپندر ناتھ مترا جو ہندوستان کے ہائی کمشنر مقام لندن ہیں اور سر اتو ال چٹرجی۔

سرکاری مندوبین کے مشیر۔ مسٹر اے ڈبریں دفتر ہند۔ سکرٹری و مشیر مسٹر کے آرمنین آئی سی ایس۔ مالکون کے مندوب مسٹر آر کے سمنوکم چٹی ایم ایل اے مزدورون کے مندوب۔ دیوان جمن بار ایٹ لا۔

سابق خدیو مصر اور تخت فلسطین

آستانہ کے اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ سابق خدیو مصر نے مستقل فلسطین مین توطن اختیار کرنیکی اجازت حاصل کر لی ہے۔

چہرہ کی بیرونقی پاوڈر سے دُور نہ ہو گی

چہرہ پر کتنا ہی پاوڈر لگا یا جاوے لیکن رونق نہیں آ سکتی چہرہ پُر رونق اور خوبصورت کرنے کیلئے صاف خون و صاف منی کی ضرورت ہے۔ اس لئے آتنک نگرہ گولیاں کا استعمال کیجئے یہ گولیاں قبض۔ بدہضمی خون اور منی کی خرابی و کمی جریان احتلام رقت منی وغیرہ کو دور کر کے جسم کو خون و منی سے پُر کر کے لطف زندگی عطا کرتی ہیں چہرہ پر رونق اور بشاشت ہو جائیگا جو ہزاروں من پاوڈر سے بھی ممکن نہیں۔ قیمت فی ڈبیہ صرف ایکروپیہ ۱ ۵ ڈبیہ کی چار روپیہ علاوہ محصولڈاک بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا ہونیوالی بیرونی نقائص کو صرف دو ہفتہ میں نابود کر کے پوری مردی حاصل کرنے کیلئے ایک شیشی طلاء واجی کرن استعمال کریں قیمت فی شیشی صرف پانچ روپیہ ۵ء

مزید آگاہی کے لئے ۹۲ صفحات کی کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرماویں

ویدشاستری، جام نگر، کاٹھیاوار

لوکل ایجنٹ: مسرس عبدالکریم اینڈ سنس، ہسٹن روڈ۔ کانپور

کانپور مینوسپلٹی نوٹس

سربمہر ٹنڈر مینوسپل بورڈ کے چپراسیون (پیون) کی موسم گرما کی وردیون (یونیفارم) کے لیے درکار ہین جو کہ مینوسپل بورڈ کے دفتر مین ۲۵ اپریل ۱۹۳۲ء ۲ بجے تک وصول کئے جاوینگے۔

ٹنڈروں کے ساتھ کپڑے کا نمونہ ضرور ہونا چاہیے۔

تفصیل سامان مطلوبہ یہ ہے:۔

(۱) کوٹ و پائجامہ سفید درل (سودیشی) ۸
(۲) کوٹ و پائجامہ خاکی درل ۱۱۲
(۳) صافہ لال کپڑے کے (ہر ایک ۹ گز لانبا) ۱۲
(۴) پٹکا لال کپڑے کا (ہر ایک ۳ گز لانبا) ۴
(۵) سفید پٹیان (۷ و × ۴، ، ، فٹ لانبی ۴۶ انچ چوڑی ۲ جوڑ

ایس۔ ان۔ تیواری
ایگزیکٹیو افسر
مینوسپل بورڈ کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء

نمبر مقدمہ ۷۲۹

بعدالت تحصیلدار صاحب گھاٹم پور مقام گھاٹم پور ضلع کانپور

چودہری جدونا تھ سنگھ زمیندار قابض تحصیل ضلع بی بی پور پرگنہ گھاٹم پور مدعی

بنام بھگوندین وغیرہ ۵ مدعا علیہ

بنام بھگوندین ولد کھرگو وکلوا و کجنوان پسران متھرا و مرجیا ولد دنکوا اقوام اہیر ساکنان بی بی پور و بلدیوتا ولد دنکوا اہیر ساکن اکبرپور پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور۔ مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۱ ماہ اپریل ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام گھاٹم پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۸ ماہ مارچ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت: دستخط حاکم بخط انگریزی

مسٹر موتی لال کے الزامات کی تردید

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ الہ آباد نے ایک کمیونیکے جاری کر کے ان الزامات کی تردید کی ہے جو مسٹر موتی لال جی نے عائد کیے ہیں کہ انکو ایک یوروپین افسر نے زدو کوب کیا اور مسٹر اودھیا ئے کو سپرنٹنڈنٹ نے پیٹا تھا اس بیان کی تردید کی گئی ہے کہ مسٹر اکرام حسین

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ایکروپیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

امساک کے لئے بے نظیر دوا ہے قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ

پنوسکت واری روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ ایک روپیہ لعہ علاوہ محصول ڈاک

راج وید نارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ ۳۹۲ کالبادیبی روڈ — لکھنؤ ایجنٹ نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج
کانپور ایجنٹ۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ — الہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک
دہلی ایجنٹ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک — آگرہ ایجنٹ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

منعقدہ اسٹار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ سنہ ۱۸۸۴ء — کلکتہ — بانی ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن

پچاس سال سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے بے مثل موجد

ہیضہ سے اپنی جان بچانے کے لئے

(اصلی عرق کافور — کافور — REGD)

ہیضہ۔ گرمی کے دست۔ پیٹ کا درد اور بدہضمی وغیرہ کو دُور کرنیکی بے خطا دوا۔ جہاں کہیں ہیضہ پھیلا ہو وہاں ایک یا دو بوند استعمال کرنے سے ہیضہ میں مبتلا ہونیکا ڈر نہیں رہتا۔
ہر ایک گھر اور سفر میں اسے پاس رکھنا ضروری ہے
قیمت فی شیشی چھ آنہ ۶؍ محصول تین شیشیوں تک سات آنہ ۷؍

(پیشاب آور کی دوا — یورا — REGD)

ہیضہ سوزاک جلندھر خواہ اور کسی وجہ سے پیشاب بند یا کم ہو جائے "یورا" استعمال کیجئے۔ اس کے صرف دو ہی تین بار کے استعمال سے پیشاب کھل کر صاف آنے لگتا ہے۔
قیمت فی شیشی چھ آنہ ۶؍ محصول سات آنہ ۷؍

(آنکھ آنے کی دوا — آئی ٹونک — REGD)

آنکھ اٹھنا، سوزش۔ کرک۔ پانی بہنا اور گرد و غبار۔ دھوال۔ دھوپ کی تیزی وغیرہ کی وجہ سے آنکھ کی سرخی۔ اس کے تین چار دنوں کے استعمال سے جاتی رہتی ہے۔
قیمت فی شیشی نو آنہ ۹؍ محصول دو شیشی تک سات آنہ ۷؍

نوٹ:۔ ہماری دوائیں ہر جگہ فروخت ہوتی ہیں۔ ڈاک محصول بہت بڑھ گیا ہے اسلئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خرید فرمائیں۔ نمونہ صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے۔

صیغہ نمبر ۷۵ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ: کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا پرنٹر خواجہ عبدالواحد مالک انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۵	کان پور، چہارشنبہ ۲۷ اپریل ۱۹۳۲ء مطابق ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ	نمبر ۱۶

ادبیات

جناب احسن مارہروی

ولولے دل میں نہیں جوش طبیعت میں نہیں
اب جیون کیا کہ ابھرنا مری قسمت میں نہیں

خنجرِ ناز کی شوخی نہیں گھٹتی نہ گھٹے
اس طرف بھی تو کمی شوقِ شہادت میں نہیں

جمع خاطر بھی ہے قابو میں ہے دل بھی لیکن
تم مرے بس میں رہو یہ مری قدرت میں نہیں

جناب جگر مرادآبادی

وہ حقیقت کہ جو محدود حقیقت میں نہیں
دل کی وسعت میں ہے کونین کی وسعت میں نہیں

لفظ و معنی میں نہیں جلوۂ صورت میں نہیں
عشق وہ چیز ہے جو حرف و حکایت میں نہیں

یوں بھی تکمیل غم عشق ہوا کرتی ہے
اس کی قسمت میں ہوں میں جو مری قسمت میں نہیں

جناب اصغر حسین پوروی

میں جو آزاد نہیں تو بھی ہے آزاد کہاں
کیا ترا حسن مرے دامِ محبت میں نہیں

جناب مولوی نصیرالدین علوی

ناوکِ افگن یہ ترے تیر کہاں جاتے ہیں
ہات تیرا تو کہیں گردشِ قسمت میں نہیں

عشق سرمایۂ راحت ہے کہ سرمایۂ غم
دل مصیبت میں بھی ہے اور مصیبت میں نہیں

سب فریبِ نظر و چشم تماشائی ہے
ورنہ کچھ فرقِ مجاز اور حقیقت میں نہیں

جناب قمر بدایونی

شکوۂ مہر و وفا سن کے وہ فرماتے ہیں
میری عادت میں تو ہے آپ کی قسمت میں نہیں

یوں تو جنت جسے کہتے ہیں وہ جنت ہے مگر
میری نظروں میں وہ منظر ہے جو جنت میں نہیں

جناب وصل بلگرامی

حاصلِ رازِ حقیقت ہے محبت کا پیام
زندگی کا مری مفہوم مسرت میں نہیں

مجھ پہ ہے سارے زمانہ کے مصائب کا ہجوم
وہ بھی ملتا ہے مجھے جو مری قسمت میں نہیں

اے زمانہ کی نگاہوں کو بدلنے والے
کیا بدلنا مرے دل کا تری قدرت میں نہیں

جناب حفیظ مجیبی

تو بھی موجود اگر ہو تو وہی ہے دنیا
ورنہ کچھ بات نئی وصل سے فرقت میں نہیں

اس تحیر کا برا ہو کہ نہیں ہوشِ الم
وصل تو وصل ترا ہجر بھی قسمت میں نہیں

جناب طیش مارہروی

آشیاں کے لئے اک عمر ترستے گذری
چار تنکے بھی اگے مری قسمت میں نہیں

شرکتِ غیر سے محفوظ ہے یہ ربطِ لطیف
تیری نفرت میں ہے جو بات محبت میں نہیں

ہیچ ہے دولتِ کونین مری نظروں میں
تو جو قسمت میں نہیں کچھ مری قسمت میں نہیں

جناب بسمل فرخ آبادی

یادِ جاناں تو خفا ہے تو منا لوں آجا
بے رخی تیری گوارا شبِ فرقت میں نہیں

توڑ کر آس دریار سے جانے والے
لوٹ بھی آ، یہ روا مسلکِ الفت میں نہیں

مجھ سا محروم بھی دنیائے محبت میں نہیں
انتہا یہ ہے کہ غم بھی مری قسمت میں نہیں

عاشق ذبیح بالیوی

ترک بیداد کا غم بھی نہیں بیداد سے کم
چین عاشق کو میسر کسی حالت میں نہیں

جناب دلیر مارہروی

موت نے مجھ کو سلایا ہے جگاؤ نہ مجھے
موت کی نیند میں ہوں نیند کی غفلت میں نہیں

تو نے پھر مشقِ ستم کے لئے کیوں یاد کیا
ہم وہی تو ہیں جو اربابِ محبت میں نہیں

اس جفا کار کو مجبور ترحم کر دے
کیا یہ اے قادرِ مطلق تری قدرت میں نہیں

ہائے بے مائیگیٔ دل کہ یہ نوبت پہنچی
خوں فشانی کا بھی اب جوش طبیعت میں نہیں

عازمِ گورِ غریباں ہے کوئی حشر خرام
سونے والو اٹھو اب دیر قیامت میں نہیں

جناب حامد کاسگنجوی

کفر و ایمان کی کشاکش میں پڑی ہے دنیا
بندۂ عشق ہی اس قیدِ مصیبت میں نہیں

ہر تڑپ دل کی مجھے دیتی ہے پیغامِ حیات
خود کشی تو کہیں اس درد کی صورت میں نہیں

جناب مولانا سُہا

خواب ہی خواب تھا اندوہ وفا سے پہلے
اب وہ دنیا ہی مرے عہدِ محبت میں نہیں

انگریزی اخبارات کے تراجم

تمام یورپ میں بیکاروں کی تعداد

گزشتہ چند ماہ میں انٹرنیشنل لیبر آفس سے جو اعداد و شمار دستیاب ہوئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۹۳۱ء میں بیکاروں کی تعداد میں عالمگیر ترقی ہوئی ہے۔ ان فراہم شدہ اعداد و شمار سے بیکاروں کی صحیح تعداد کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا کیونکہ ایسے ملک بھی ہیں جہاں بیکاروں کی تعداد درج رجسٹر نہیں کی جاتی اسلئے یہ یقین کرنا چاہئے کہ ذیل کے اعداد و شمار بیکاروں کی اصل تعداد سے کم ہیں جو دنیا کے مختلف گوشوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ذیل کے اعداد و شمار تین طریقوں سے حاصل کئے گئے ہیں۔ اول ان بیمہ کمپنیوں سے جنہیں بیکار اگر اپنا بیمہ کراتے ہیں۔ دوسرے ٹریڈ یونین سے اور تیسرے بیکاروں کے محکمہ تبادلہ سے۔ ان تینوں ذرایع سے سنہ ۱۹۳۱ء میں بیکاروں کے جو آخری اعداد و شمار معلوم ہوئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔ سنہ ۱۹۳۰ء کے بیکاروں کی تعداد بریکٹ (خطوط وحدانی) میں درج کر دی گئی ہے:۔

آسٹریلیا ۔ ۱۲۲۲۰ ۳۶ (۳۳۶۹۰۹) ، ہنگری ۔ ۵۵۴ ۔ ۵ (۵۶۷۵)

بلجیم ۔ ۲۲۰۲۸۶ (۱۱۵۰۱۹) ، فنلینڈ ۔ ۱۶۱۴ (۹۳۳۶)

زیکوسلوویکیا ۔ ۶۳۳۲ ۱۴۸ (۹۳۴۷۶) ، فرانس ۔ ۲۷۸۶۸۳ (۱۱۴۷)

ڈنمارک ۔ ۱۰۵۵۸۲ (۱۰۹۶۱) ، آزاد شہر ڈینزگ ۔ ۳۰۹۱۸ (۲۱۸۷)

جرمنی ۔ ۷۱۴۱۳ ، ۶۰ (۴۸۸۹۹۲۵) ، اٹلی ۔ ۱۰۱۵۲۷۰ (۶۶۳)

برطانیہ عظمیٰ اور آئرلینڈ ۔ ۹۰۷۸۵ ، ۲۸ (۲۶۶۲۸۴۲) ، لتھویا ۔ ۱۲۶۸۲ (۱۰۰۲۷)

ہالینڈ ۔ ۱۵۷۹۳۳ (۸۱۲۰۴) ، نیوزیلینڈ ۔ ۱۹۴۶۱ (۵۹۶۷)

کناڈا ۔ ۱۰۶ ، ۳۵۲ (۲۸۲۹۶) ، ناروے ۔ ۳۶۴۳ ۴۳ (۲۸۷۹۶)

ہنگری ۔ ۴۶ ۳۱۱۴ (۲۵۵۸۳) ، پولینڈ ۔ ۳۲۵۷۸ (۳۱۰۴)

سویڈن ۔ ۲۱۲ ، ۷۷ (۵۶۲۷۳) ، رومانیا ۔ ۳۹۳۴ (۳۶۲۱۲)

ٹریڈ یونین رپورٹ کے مطابق ممالک متحدہ امریکہ میں ایک سال کے اندر بیکاروں کی تعداد میں کافی اضافہ ہو گیا ہے۔ سنہ ۱۹۳۰ء میں دسمبر تک امریکہ کے اندر بیکاروں کی تعداد ۱۶ فیصدی تھی اور سنہ ۱۹۳۱ء میں دسمبر کے آخر تک ۲۱ فیصدی ہو گئی۔ امریکن فیڈریشن لیبر کے آخری اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ میں اسر، بیکاروں کی تعداد (۸۰۰۰۰۰۰) تراسی لاکھ ہے۔

۱۹۳۱ء اور سنہ ۳۲ء کے موسمِ سرما میں بیکاروں کی تعداد میں جو اضافہ ہوا ہے اس کے اعداد و شمار میں درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

ہفتہ وار صداقت

کانپور چہارشنبہ ۲۷ اپریل ۱۹۳۳ء

اقتصادی آزادی کی ضرورت

ہمارا خیال ہے کہ ہندوستان کو سیاسی آزادی سے زیادہ اقتصادی آزادی کی ضرورت ہے کیونکہ اقتصادی آزادی حاصل ہو جانے کے بعد ہر ایک ہندوستانی خوش حالی فارغ البالی اور زندگی کی تمام راحتوں سے مالا مال ہوگا۔ اور اُسکے بعد اہل ہند کے لیے سیاسی آزادی کا حاصل کرنا زیادہ مشکل نہ ہوگا کیونکہ اسوقت ہندوستان مالی مشکلات سے بے نیاز ہوگا اور ہمارا یہ بھی خیال ہے کہ ہندوستان کو اقتصادی آزادی حاصل ہونے کے بعد فرقہ دارانہ کشمکش سے بھی ہمیشہ کے لیے نجات حاصل ہو جائیگی اور حقیقی معنون میں اہل ہند عیش و آرام کی زندگی بسر کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

بعض لوگون کا یہ خیال ہے کہ حکومت کسی ایسی تحریک کو کامیاب نہ ہونے دیگی کہ جس کا تعلق ہندوستان کی اقتصادی ترقی سے ہو لیکن ہم اس کے تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں کہ حکومت خالص آئینی و اقتصادی تحریک کی مخالفت کرکے خواہ مخواہ اپنے کو مزید مشکلات میں مبتلا کرے گی اگرچہ یہ واقعہ ہے کہ بعض مقامات پر سودیشی بھاؤن اور بائی کاٹ یا لیگون کی حکومت نے مخالفت کی گر اس تصویر کا دوسرا رُخ ہمارے سامنے نہیں ممکن ہے کہ اُن مقامات پر سودیشی تحریکات کے رہنما اسکی پردہ میں سیاسی اغراض و مقاصد کی تبلیغ کرتے ہون اس لیے مجبوراً مقامی حکومتون کو ان سودیشی تحریکات کے خلاف مزاحمت کرنے کی ضرورت لاحق ہوئی ہو،

ہمارا خیال ہے ان سودیشی تحریکات کو سیاسی اغراض و مقاصد سے قطعاً علیحدہ کرکے محض اقتصادی بنیادوں پر قائم کیا جائے اور حکومت کو یقین دلایا جاوے کہ اس تحریک کا مقصد لنکا شائر، مانچسٹر اور لیور پول کی آبادی کو افلاس میں مبتلا کرنا نہیں بلکہ اس تحریک کا حقیقی مقصد یہ ہے کہ اہل ہند کو افلاس اور فاقون سے نجات دلائی جائے تاکہ اہل ہند بھی اس قابل ہو سکیں کہ وہ پیٹ بھر روٹی اور تن بھر کپڑا عزت و حرمت کے ساتھ پہن سکین اور ہندوستان کی مالی حالت اس قابل ہو جائے کہ وہ دوسرے آزاد ممالک کے پہلو بہ پہلو کھڑا ہو سکے،

ہمارا خیال ہے کہ جو لوگ فطرتاً امن پسند ہونے کے ساتھ محب وطن بھی ہیں اُن کا فرض ہے کہ وہ اقتصادی تحریک میں شامل ہون اور اُنکی رہنمائی اپنے ذمہ لیکر اس تحریک کو کامیاب بنانے میں جد وجہد شروع کر دیں تاکہ اس اقتصادی تحریک کو کامیابی نصیب ہو اور اہل ہند افلاس اور فاقہ کشی سے نجات حاصل کر سکیں،

سودیشی تحریک کے سلسلہ میں یہ خبر نہایت امید افزا ہے کہ دیوان بہادر ہیرالال دیسائی سابق وزیر حکومت بمبئی سودیشی تحریک کے پروگرام میں نہایت زبردست حصہ لے رہے ہیں اور آپکی رہنمائی میں یہ تحریک احمد آباد میں نہایت کامیاب ہو رہی ہے چنانچہ احمد آباد میں ایک عظیم الشان سودیشی نمائش منعقد ہو رہی ہے،

ہم وثوق کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر سودیشی تحریک کو سیاسیات سے قطعاً علیحدہ کرکے چلایا جائے تو حکومت ہرگز اُسکی مخالفت نہ کرے گی اور اُسکے ثبوت میں ہم اپنے صوبہ کے ہوم ممبر صاحب کے اس بیان کو پیش کرتے ہیں جو آپ نے گذشتہ کونسل کے اجلاس میں ٹھاکر رام پال سنگھ کے جواب میں فرمایا تھا کہ:-

"ایسے کھدر بھنڈار بادا سے جن کا مقصد سیاسی نہ ہو انکی سرگرمیوں میں حکومت مزاحمت کرنا نہیں چاہتی اور جن چار یا پانچ مقامات پر مزاحمت کیگئی ہے اگر وہ سیاسی جد و جہد سے قطعاً علیحدہ رہنے کا یقین دلاویں تو حکومت اس کے لیے تیار ہے کہ وہ اُنکی عمارتیں اور سامان واپس کردے"

اس قسم کا ایک بیان حکومت بمبئی بھی دے چکی ہے ان بیانات سے صاف واضح ہوتا ہے کہ حکومت خالص سودیشی تحریکات میں مزاحمت کرنا نہیں چاہتی ہمارا خیال ہے کہ اگر ان بیانات کی روشنی میں دیسی مصنوعات کو ترقی دینے کی کوشش کیجائے تو نہایت وثوق کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے کہ سودیشی تحریکات کو نہایت زبردست کامیابی حاصل ہو اور اہل مُلک فاقہ و افلاس سے نجات حاصل کرکے عیش و آرام کی زندگی بسر کرنے کے قابل ہو جائیں،

باقی اڈیٹوریل صفحہ ۷ پر ملاحظہ کیجیے

آئینۂ کانپور

مینوسپل بورڈ، مینوسپل بورڈ کی وائس چیرمینی کا انتخاب ۲۰- اپریل کے بورڈ میں ہونے والا تھا، سابق وائس چیرمین حافظ محمد صدیق کے مقابلہ مین مسٹر محمد بشیر بارایٹ لا امید وار تھا اور دونوں طرف سے زبردست جد وجہد ہو رہی تھی مگر ۸- ممبران بورڈ کی تحریری درخواست پر چیرمین صاحب نے اس انتخاب کے مسئلہ کو ملتوی کر دیا۔

مسٹر رائن نے اس التوا کی مخالفت کرتے ہوے چیرمین صاحب سے یہ استدعا کی کہ وہ اس التوا کے مسئلہ پر بورڈ کی راے لے لیں،

شیخ محمد حنیف صاحب نے التوا کی مخالفت کرتے ہوے کہا کہ جن ۸ ممبروں نے التوا کی درخواست دی تھی چونکہ اُنمین سے ۴ ممبران آج کے بورڈ میں موجود ہین اس لیے التوا کی ضرورت نہیں رہتی،

چیرمین صاحب نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اپنی رولنگ کو واپس لینے پر مجبوری کا اظہار کیا اور بورڈ کو یہ یقین دلایا کہ وہ اس انتخاب کے لیے بورڈ کا ایک خاص جلسہ منعقد کرین گے،

مندرجۂ ذیل ۱۴ ممبران بطور احتجاج جلسہ سے اُٹھکر چلے آئے مگر چونکہ بورڈ کا کورم تھا اس لیے بورڈ کی کارروائی بدستور جاری رہی:-

(۱) بابو برجیندر سروپ (۲) بابو رام نرائن گرگ (۳) چودھری مہیشری پرشاد، (۴) بابو مدن گوپال (۵) ڈاکٹر سندر لال (۶) شیخ محمد حنیف، (۷) خان بہادر سید بشیر الدین، (۸) سید احمد حسن، (۹) خانصاحب شیخ محمد ابراہیم، (۱۰) سید محمد رضا، (۱۱) حاجی محمد شفیع (۱۲) میاں محمد سعید، (۱۳) بابو رحمت اللہ (۱۴) مسٹر محمد بشیر۔

جونیر وائس چیرمینی کے لیے بابو نرائن پرشاد نگم امیدوار ہیں اور اسوقت تک انکے مقابلہ میں کوئی اور امیدوار نہیں ہے،

ڈسٹرکٹ بورڈ، ۳۰- اپریل کو ڈسٹرکٹ بورڈ کا معمولی جلسہ منعقد ہوگا جس میں ایجوکیشن کمیٹی کے لیے باہر کے چار امیدوار منتخب ہونگے اس انتخاب کے لیے بھی زبردست جد وجہد ہو رہی ہے اور بہت لوگ امیدوار ہیں۔

ایجوکیشن کمیٹی کی چیرمینی کے لیے، پنڈت سری رتن وکیل، اور پنڈت بہاری سنگھ وکیل امیدوار ہیں اور چونکہ بورڈ کے منتخب شدہ ممبران دونوں امیدوارون میں مساوی تقسیم ہو گئے ہیں اس لیے دونون امیدوارون کی یہ زبردست جد وجہد ہے کہ ہماری پارٹی کے امیدوار نامزد ہو جاویں،

سودیشی لیگ۔ ۲۳- اپریل کو ۵ بجے سہ پہر کو بالکا ودیالیہ میں زیر صدارت ڈاکٹر سین ایک جلسہ منعقد ہوا اور یہ طے پایا کہ کانپور میں ایک سودیشی لیگ قائم کیجائے جس کا مقصد صرف یہ ہو کہ سودیشی چیزون کو ترقی دینے کی کوشش کیجاوے مگر اس لیگ کو کسی قسم کی سیاسی تحریکات سے کوئی واسطہ نہ ہوگا، اس لیگ کے لیے مندرجۂ ذیل عہدہ داران کا انتخاب ہیں آیا:-

صدر ڈاکٹر سین،

نائب صدر:- پرنسپل چٹرجی۔

" حافظ محمد صدیق۔

سکریٹری سید ذاکر علی ایڈوکیٹ

اسکے علاوہ دو سکریٹریان اور ۲۱- ممبران انتظامیہ میں منتخب کیے گئے جس میں مسٹر ہون اور پرنسپل مسٹر ہیرالال کھنا بھی شامل ہین،

اتحاد سبھا- ۲۴- اپریل ۸ بجے رات کو اتحاد سبھا کا دوسرا جلسہ زیر صدارت ڈاکٹر بھلے منعقد ہوا جس میں علاوہ صدر کے حافظ محمد صدیق، پنڈت جوتی پرشاد کھنا اور ڈاکٹر جنک پرشاد نے اتحاد و اتفاق پر زبردست تقریریں کیں،

پنڈت دیو نرائن پانڈے نے سبھا کے اغراض و مقاصد مندرجۂ ذیل پیش کرکے پاس کرائے،

(۱) مختلف اقوام ہند کے اندر میل جول پیدا کرکے اُنکی روزمرہ کی حالت کو ایسا بنا دیں جس سے وہ آرام سے اپنی زندگی بسر کر سکین۔

(۲) مختلف اقوام ہند کے اندر دنیاوی کاروبار میں سے فرقہ دارانہ تعصب کو مٹانا۔

(۳) مختلف اقوام ہند کے نوجوانون کا اخلاق ایسا درست کرنا جس سے وہ اپنے ہمسایہ کے ساتھ فرض ہمسایگی ادا کر دیں،

(۴) مختلف اقوام ہند کے اندر سلسلہ اخوت قائم کرنا

(۵) ترقی ملک و ملت کے لیے ہر ممکن کوشش کرنا یہ بھی طے کیا گیا کہ خالی مکانون کو آباد کرنے کے لیے ہندو مسلمان ایک دوسرے کی امداد کرین،

اتحاد سبھا کو مضبوط بنانے کے لیے ممبر، محافظ، اور رکن بنائے جاویں اور ممبری کی فیس ۲ر محافظ کی ۱۲ر اور رکن کی ۵ روپیہ سالانہ مقرر کیگئی،

افسوسناک موت، ہمکو یہ معلوم کرکے نہایت افسوس ہے کہ رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ ایڈوکیٹ ایم، ایل، سی، چیرمین مینوسپل بورڈ کے بھائی جرن جیت سنگھ ریٹائرڈ تحصیلدار کا یکایک قلب کی حرکت بند ہو جانے کی وجہ سے لکھنو میں انتقال ہو گیا انجہانی کی نعش ۲۳- اپریل کو کانپور لائی گئی اور کریا کرم کیا گیا۔

ہمکو اس جانکاہ حادثہ میں رائے بہادر صاحب اور نیز دیگر پس ماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خداے عزوجل آنجہانی کو غریق رحمت کرے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے

ذاتیات، ۲۲- اپریل کو منشی دیا نرائن نگم آنریری مجسٹریٹ واڈیٹر زمانہ و آزاد کے منجھلے صاحبزادے مسٹر شیام نرائن نگم، ایم، اے، ایل ایل، بی، ڈپٹی کلکٹر کی شادی بابو نرائن پرشاد نگم ایڈوکیٹ کے یہان ہوئی اس بارات میں ہندو مسلمان عیسائی حکام و معززین سب نے شرکت کی اور بابو صاحب موصوف نے باراتیوں کو ایک پرتکلف دعوت دی۔

چیمبر اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی خط وکتابت

چیمبر اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی خط وکتابت، کانپور میں ولایتی کپڑے پر پکٹنگ کی وجہ سے جو حالات پیدا ہو گئے ہیں اُس پر مسٹر اے - ایل کاریگی چیرمین اپر انڈیا چیمبر آف کامرس نے مسٹر آر، ایف موڈی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ایک خط لکھکر توجہ دلائی تھی جس میں لکھا گیا تھا کہ اگر حکام کپڑے کے تاجرون کی حفاظت نہ کرینگے تو کانپور میں کپڑے کا کاروبار تباہ ہو جائیگا جس کی وجہ سے ہزارہا آدمی بیکار ہو جائینگے،

خط میں رضاکارون کی شرارتوں اور عوام کی جابرانہ کارروائیون کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے،

مسٹر موڈی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اِس کا جواب دیتے ہوے لکھا ہو کہ اصل سوال یہ ہے کہ بازار میں امن وامان قائم رکھا جائے اور اس کے لیے مجھے یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ بلا خاص ضرورت کے میں اسمیں مداخلت نہ کروں دوسرا مشورہ مجھے یہ دیا گیا ہے کہ میں بازار مین کافی پولیس رکھون تاکہ اگر کوئی واقعہ رونما ہوجاے تو اُسکا فوراً تدارک ہو سکے -

۴- اپریل کو ایک بڑے تاجر پارچہ نے مجھے جو خط لکھا تھا اُسکا خلاصہ یہ ہے کہ:-

کانگریس کے رضاکار بدیشی کپڑے کی دوکانون میں گھسکر دوکاندار و خریدار کے پانون پکڑ لیتے ہیں اور یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ جب تک وہ اسکا وعدہ نہ کرینگے کہ نہ آیندہ ولایتی مال کا آرڈر دیں گے اور نہ موجودہ کپڑا فروخت کریں گے اسوقت تک وہ پیر پکڑے رہینگے، اُسکا قدرتی نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ اگر کوئی خریدار دوکان میں آگیا ہے تو وہ جان چھوڑا کر بھاگتا ہے اور دوسرے خریدار نہین آتے آڑہتیہ بھی خریداری سے علیحدہ رہتے ہیں، رضاکارون کے ساتھ ساتھ امن سکن عوام کا مجمع بھی ہو جاتا ہے جو دوکانداروں کو گالیان دینا شروع کر دیتا ہے مجمع میں اکثر آدمی وہ ہوتے ہیں، جو دیسی کپڑے کی دوکاں کے ملازم ہوتے ہیں اور وہ دوکانوں میں جوتے پھینکتے اور مار پیٹ شروع کر دیتے ہیں اور یہ مجمع ہمہ وقت مستقل رہتا ہے جس سے ہمہ وقت خطرہ رہتا ہے کہ دوکان لُٹ نہ جاوے اور جلا نہ دی جاوے،

اس تحریر سے صحیح حالات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے پولیس کثیر تعداد میں موجود رہتی ہے اور مجسٹریٹ بھی تعینات کر دیے گئے ہیں اگر کوئی خاص واقعہ ہوا تو خاص سختی کیجاوے گی،

گذشتہ فسادات کانپور، گذشتہ فسادات کانپور کے سلسلہ میں مشتاق کو سشن جج صاحب کی عدالت سے پھانسی کی سزا ہوئی تھی اور جس کا اپیل عدالت ہائی کورٹ میں دائر ہے اب معلوم ہوا ہے کہ اسکی پیشی ہائی کورٹ میں ۲ مئی کو ہوگی -

موضع گبرھا میں مسلمانون کے قتل کے الزام میں جن ۷ ہندوؤں کو سشن جج صاحب کی عدالت سے سزاے قید ہوئی تھی اُنکی اپیل ہائی کورٹ میں دائر تھی عدالت ہائی کورٹ نے سب غریبون کی سزاؤن میں تخفیف کرتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ یہ مقدمہ اپنی نوعیت کا پہلا مقدمہ ہے اور عدالت کے تجربہ میں اسوقت تک ایسا مقدمہ کبھی نہیں آیا،

پنڈت مالویہ، پنڈت مدن موہن مالویہ ۲۳ اپریل کی رات کو دہلی جاتے ہوے کانپور اسٹیشن سے گذرے کچھ لوگون نے جاکر آپ سے ملاقات کی -

پنڈت رگھبر دیال بھٹ، پنڈت رگھبر دیال بھٹ وید وسکریٹری ہندو سبھا و مینوسپل کمشنر کو عدالت سے ایک سال قید محض اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے،

چند نوجوانون کی گرفتاری، ایس، جی، ویسائی، سکریٹری ٹریڈ یونین کانگریس اور شیام سندر، وشنو ناتھ اور مسٹر ارجن اروڑا کو پال روڈ کے چوراہے پر خفیہ پولیس نے دفعہ ۱۷- کے ماتحت گرفتار کر لیا ہو-

شہر چھوڑنے سے انکار، رام سنگہ رضاکار کانگریس کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ شہر چھوڑ دے مگر اس نے شہر چھوڑنے سے انکار کر دیا اور پولیس نے اُسکو گرفتار کر لیا،

دس ہزار کی ضمانت، سکریٹری ٹریڈ یونین کانگرس نے حکومت سے دس ہزار کی ضمانت طلب کی ہے،

شہر چھوڑنے کا حکم، پنڈت رام شنکر، پنڈت کیلاش ناتھ، پنڈت میکولال، پنڈت متھرا پرشاد اور بچولال چونکہ دو ہفتہ سے جیل میں ہین ان کو جیل سے رہا کر کے یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ ایک ماہ کے لیے شہر سے باہر چلے جاویں،

قبول اسلام، بقرعید کے دن عیدگاہ میں مولوی محمد مشتاق احمد صاحب پیش امام عیدگاہ کے ہاتھ ایک ہندو نے اسلام قبول کیا،

تاجروں کی شکایت، بدیشی کپڑے کے تاجرون نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے یہ شکایت کی ہے کہ کانگرس کے رضاکار آکر ان کے پیر پکڑ لیتے ہیں، اور جب تک کانگرس کے معاہدے پر دستخط نہیں کرا لیتے اس وقت تک اُسکے پیر نہیں چھوڑتے،

معافی، پرشادی لال نے عدالت سے معافی مانگ لی اس لیے ایک سو روپیہ جرمانہ کر کے رہا کر دیے گئے،

غنڈا ایکٹ، غنڈا ایکٹ کے ماتحت پھنی لال، بھوانی، اور بھورے کو گرفتار کر لیا ہے،

ایک انگریز سپاہی کو ۲ ماہ کی سزا، اڈیشن جج صاحب کی عدالت سے ایک انگریز سپاہی کو دو ماہ قید سخت کی سزا اس جرم میں دی گئی ہے کہ اُس نے ۲۹- جنوری کو سینٹ کیتھارائن اسپتال میں جاکر ایک ہندوستانی عورت کے ساتھ جبریہ فعل ناجائز کیا،

مسکرات کی دوکانون کا نیلام، ۱۸- اپریل کو زیر نگرانی بابو سری دھر اگروال اکسائز افسر شہر اور تحصیل گھاٹم پور کی شراب کی دوکانون کا نیلام ہوا، گذشتہ سال میں دس دوکانون کی بولی ہوئی تھی ۵۸۳۰۳، روپیہ امسال ۱۲ دوکانون کے لیے ۱۰۷۷۵۰ روپیہ کی بولی ہوئی،

ناجائز شراب، اکسائز انسپکٹر نے آٹادہ بازار میں ایک ہندو کے مکان کی تلاشی لیکر ناجائز شراب برآمد کی ہے اور ایک شخص کو گرفتار بھی کیا ہے

تلاشی، مسٹر رام چندر شاستری کے مکان واقعہ گوالٹولی کی پولیس نے تلاشی لی مگر کوئی چیز قابل شرکت برآمد نہیں ہوئی،

چوک میں بہاری جی کے مندر کے قریب ایک مکان کی پولیس نے تلاشی لی اور کچھ نوٹس پولیس اپنے ہمراہ لیگئی،

اسٹیشن کی نگرانی، کہا جاتا ہے کہ اس طرف پولیس نے اسٹیشن پر کافی نگرانی اس لیے رکھی کہ کوئی شخص دہلی کانگریس میں شرکت کے لیے تو نہیں جا رہا ہے،

سزائیں، جن کانگرس کے رضاکارون نے بدیشی کپڑے کے تاجرون سے جبریہ کانگرس کے معاہدہ پر دستخط کرائے تھے اور پکٹنگ کرتے ہوے گرفتار ہوئے تھے اُنکو عدالت نے دفعہ ۴۵۱ کے ماتحت ۲-۲ سال قید سخت کی سزا دی ہے - مسماۃ شکنتلا اور لکشمی دیوی کو ۶-۶ ماہ قید سخت اور ایک ایک سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے -

جوگل کشور، ننکورام، الفت حسین، ننکو اور ماشنکر کو ۶-۶ ماہ قید سخت اور ایک ایک سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے،

شیو نرائن، کالیداس، سہدیو سنگہ، چھوٹے سنگہ، بدھو، گور پرشاد، رام پرتاب کو ۶-۶ ماہ قید سخت کی سزا دیگئی،

چھوٹے لال کو ۶- ماہ قید سخت کی سزا اور ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دیگئی،

بابو لال کالیستھ کو ۴ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی،

گور چرن کو تین ماہ قید سخت کی سزا دی گئی،

یہ نادر موقع ہاتھ سے نہ جانے دیجئے

صرف پندرہ روز کے واسطے فلیکس شوز بہت ہی گھٹی ہوئی قیمت پر فروخت ہوں گے

وہ جو کہ عقلمند ہیں اپنے شہر کی فلیکس ایجنسی میں فوراً جائیں گے تاکہ سب سے عمدہ سودا ملے. تمام قسموں کے فلیکس شوز کی مناسب قیمتیں گھٹا دی گئی ہیں اور نیچے کے دیئے ہوئے نمونے عمدہ شوز کے مثال ہیں جو کہ اب گھٹی ہوئی قیمت پر مل سکتے ہیں

فل سلیپر یہ کمال کا نمونہ ہے جو کہ ہر موقع پر پہنا جا سکتا ہے اس کا اپر سب سے عمدہ کروم چمڑے کا آرام دہ اور دیرپا ہوتا ہے۔
گھٹی ہوئی قیمت Rs. 3/15

آکسفورڈ شو
عمدہ شیپ دار یہ ایک مردوں کا شوز ہے وضعدار اور سب موقعوں میں پہننے پر آرام دہ ہے
گھٹی ہوئی قیمت Rs. 4/15

FLEX FOOTWEAR

فلیکس شوز اصلی سودیشی شوز ہے جو کہ سب سے عمدہ مال سے تیار کئے جاتے ہیں فلیکس شوز چھ سو سے زیادہ خاص خاص ایجنٹ ہندوستان کے تمام خاص خاص قصبوں میں نارتھ ویسٹ ٹینری کمپنی کی مقررشدہ قیمت پر فروخت کرتے ہیں.

مندرجہ ذیل پتوں پر ملتے ہیں:-
الہ آباد شو اسٹورس، چوک الہ آباد — دی کشمیر ہوس، مسٹن روڈ، کانپور
مسرز نواب اینڈ کو، چوک بنارس — مسرز فرینڈ اینڈ کو. بریلی
دی چندرہ بوٹ ہوس میرٹھ

F.42

کانگریس کی مجلس استقبالیہ خلاف قانون قرار دیدی گئی

شملہ ۱۹- اپریل- آج صبح ایک غیر معمولی گزٹ شائع ہوا ہے- جسمین اعلان کیا گیا ہے کہ :-

چونکہ چیف کمشنر دہلی کی رائے میں وہ جماعت جو انڈین نیشنل کانگریس کے ۴۷وین اجلاس کی مجلس استقبالیہ کے نام سے مشہور ہے اپنے مقاصد کے اعتبار سے قانون مین دخل در معقولات کرتی ہے اور امن وقانون کی بحالی کے لیے مضرت رسان ہے اسی کے ساتھ ساتھ اس سے امن عامہ سخت خطرہ میں ہے لہذا چیف کمشنر زیر دفعہ ۱۶- ایکٹ قانون ترمیم فوجداری سنہ ۱۹۰۸ء اعلان کرتے ہیں کہ اس ایکٹ کے باب دو کے ماتحت یہ جماعت خلاف قانون ہے-

انڈین نیشنل کانگرس کے ۴۷ویں اجلاس کی مجلس استقبالیہ خلاف قانون قرار دینے کا اعلان کے بعد پولیس نے مجلس استقبالیہ کے تقریباً بارہ ممبرون کے مکان کی تلاشی لی جن میں مسٹر پیارے لال شرما صدر مجلس استقبالیہ لالہ شنکر لال- مسٹر جے- این سہانی- مولانا عبداللہ اور لالہ ہردیال سنگھ کے مکانات کی تلاشی لی گئی' مجلس استقبالیہ کے دفتر کی بھی تلاشی لی گئی ،

نئی دہلی ۲۱ اپریل، مسٹر جے، این، سہانی اور لالہ شنکر لال جنرل سکریٹریان مجلس استقبالیہ کانگرس کو گرفتار کر لیا گیا ہے ، بعد کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ مسرس شنکر لال اور سہانی کے علاوہ اسوقت تک کانگرس کمیٹی کی مجلس کے پانچ مزید ارکان گرفتار ہوئے ، یہ حضرات مسرس رام شنکر داس ، مولانا عبداللہ، نرائن داس گرگ ہنوت سہائے اور دمو درداس بعید ہیں- اسکے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں مسز کوہلی اور مسز ساہنی کو بھی گرفتار کیا گیا ہے ، لیکن نئی دہلی کے تازہ ترین تارون سے یہ معلوم ہوا ہے کہ اسوقت تک کل ۹ گرفتاریاں ہوئی ہیں ، مسز ساہنی کی گرفتاری کی خبر غلط ہے' اڈیٹر "ہندوستان ٹائمس" شامل ہیں ، گرفتار شدہ اشخاص میں صرف ایک خاتون مسز کوہلی کو گرفتار ہوئی ہیں مسز ساہنی کی گرفتاری کی خبر غلط ہے ،

شملہ ۲۱- اپریل ، گزٹ کی ایک غیر معمولی اشاعت سے معلوم ہوا ہے کہ چیف کمشنر دہلی نے آرڈیننس نمبر ۲ سنہ ۱۹۳۲ء کی دفعہ ۳ (۱) کے ماتحت انڈین نیشنل کانگرس کے ۴۷ ویں اجلاس کے دفتر کو جو کھاری باولی دہلی میں واقع ہے ایک مشتہرہ مقام قرار دے دیا ہے کیونکہ وہ ایک غیر قانونی انجمن کے کام میں آتا ہے -

مولانا شوکت علی کی شادی

فرنگی دُلھن کے لیے پانچہزار روپیہ کا مہر

بمبئی ۱۲ اپریل- آج تین بجے سہ پہر کو مولانا شوکت علی کی شادی مسز براؤن نامے ایک انگریز خاتون کے ساتھ ہوئی جو حال میں مشرف باسلام ہوئی ہیں- خلافت ہاؤس میں نکاح پڑھایا گیا ، بمبئی کے قاضی نے اس شادی کے جملہ مراسم ادا کیے ،

مولانا کی اہلیہ محترمہ پارک شائر انگلستان کی رہنے والی ہین اور ان کی ماں کاروبار لندن میں ہے ، انکی پہلی شادی ایک عرب شاہزادے سے ہوئی تھی اور اس کے انتقال کے بعد مسٹر براؤن ایک آئرش مسلمان کے ساتھ ہوئی تھی جن پر خلافت کے رضاکارون کے ساتھ حال ہی میں بمبئی میں مقدمہ چلایا گیا تھا ، یہ خاتون مولانا شوکت علی کے ساتھ گول میز کانفرنس کے اختتام پر ہندوستان آئی تھیں - حال ہی مولانا کی شادی کی خبر سے خلافتی حلقہ میں مخالفت پیدا ہوگئی تھی کہ اسلامی شریعت کے اعتبار سے یہ عقد صحیح نہیں ہے ، لیکن مولانا نے جو شادی کرنے پر تلے ہوئے تھے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمایندہ سے کہا کہ میں ۱۸- سال سے رنڈوا ہون ، اور میں اپنے پہلے نکاح کی یادگار تازہ کرنے میں خوش ہون گزشتہ گرمیوں کے موسم اُن کو یہ مہذب اور ہمدرد انگریز خاتون ملی ہے جسکو وہ اپنے لیے عصاے پیری سمجھتے ہیں اور یہ خاتون اِنکے کامون میں مدد دے گی'

شادی کی رسم نہایت خاموشی کے ساتھ خلافت کمیٹی کے دفتر کے اوپری حصہ میں انجام پائی ، صرف نصف درجن اشخاص مع ایک خاتون کے شریک تھے ، قاضی صاحب نے کلام مجید کا ایک رکوع پڑھا اس کے بعد ایجاب وقبول ہوا ، نکاح کے بعد قاضی صاحب نے دونون کے نام درج رجسٹر کیے ، مہر کی رقم پانچہزار طے پائی ،

مولانا شوکت علی کے صاحبزادے مسٹر زاہد علی اس تقریب میں شریک نہ تھے اور جب انکو عقد کی خبر ملی تو متحیر ہوئے اور اس نکاح کی سخت مخالفت کی آپنے کہا میں نے والد صاحب کو یہ نکاح کرنے سے باز رہنے کی لاکھ لاکھ کوشش کی مگر وہ نہ مانے

حریم امارت میں ولادت

۲۰- اپریل سنہ ۱۹۳۲ء شب کے دو بجے ہز ہائی نس بیگم صاحبہ دام اقبالہا (آف رام پور) کے یہان دختر نیک اختر پیدا ہوئیں ، زچہ وبچہ ماشاراللہ اچھے ہیں رعایا کو عام خوشی ہے ، آج دفاتر میں تعطیل ہے -

حق رائے دہندگی کی کمیٹی کی سفارشات

شملہ ۱۹- اپریل ہندوستانی حق رائے دہندگی کی کمیٹی نے شہادتوں کا قلمبند کیا جانا ختم کر دیا ہے اور اب اس کمیٹی کے ارکان اپنی رپورٹ تیار کرنے مین مصروف ہیں اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کمیٹی کے ارکان نے نہایت یکجہتی اور اتحاد عمل کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیے ہیں جو اس کمیٹی کے ہندوستانی اور انگریز دونوں ممبرون کے لیے قابل تحسین ہے اور اس سے لارڈ لوتھین کی قابلیت کا اور ہردلعزیزی کا اندازہ لگتا ہے بالعموم ذمہ دار حلقون میں یہ خیال ہے کہ ارکان کمیٹی مذکور اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ اتفاق رائے سے رپورٹ تیار ہو ، بہرکیف لارڈ لوتھین کے خیال کے مطابق جیسا کہ انھون نے اس دعوت میں جو مسٹر چنتامنی وغیرہ نے اس سالگرہ کے موقع پر کیا تھا ، خوشہ خاص مفاد کے نمائندوں سے ہے ، ڈاکٹر امبیدکر حتی الامکان جداگانہ انتخاب کی حمایت کرین گے ، عورتون کی نمایندگی کے مسئلہ کے حل ہو جانے کی امید ہے ، خیال کیا جاتا ہے کہ ہر ایک اُس عورت کو جس کا خاوند ووٹر ہو حق رائے دہندگی عطا ہو جائے گی ، اور تعلیمی لیاقت کا بھی خیال ہوگا خاص مفاد کی نمایندگی کے متعلق بھی ممبران کو اتفاق نہیں ہے ، بہرکیف یا تو بالائی یا زیرین ایوان میں انکو نمایندگی عطا کیجائے گی ،

سابق گورنر بنگال کا لندن مین اظہار خیال

لندن ۱۷ اپریل مسٹر اسٹینلے جیکسن سابق گورنر بنگال نے لندن میں واپسی پر ریوٹر کو انٹرویو دیا اُس کے دوران میں ہندوستانی مشکلات کی بڑی وجہ اقتصادی کساد بازاری ہے ، جس کی وجہ سے کسی حد تک دہشت زدگی رونما ہوگئی ہے اور اگر حالات بہتر ہو گئے تو ہندوستان سب سے پہلا ملک ہوگا جو اپنے پیرون پر کھڑا ہو سکے ، کیونکہ تمام ضروری ذرائع اس ملک کے اندر ہی موجود ہیں یہ کہنا مشکل ہے آیا گزشتہ پانچ سال کے عرصے مین مجموعی طور پر صورت حالات بہتر ہوئی ہے لیکن جہانتک بنگال کا تعلق ہے گورنمنٹ نے شروع سے ہی تحریک سول نافرمانی کو قابو کرنے کا انتظام کر لیا ہو - اسطرح حالات بہت خراب نہیں ہونے پائے ،

ماہ جون میں حکومت اور کانگریس کے درمیان صلح ہوگی

ایک جوتشی کی پیشین گوئی

مدراس ۱۵- اپریل ، گجرات کے شہرۂ آفاق نجومی ادارہ موسومہ گاندھی جوتشی نیلائم واقع تیردتنی نے یہ پیشنگوئی کی ہے کہ حکومت اور گاندھی کے درمیان ۲۸- جون تک صلح ہو جائے گی ، اور اس تاریخ کے قبل مہاتما گاندھی کی غیر مشروط رہائی بھی عمل میں آئے گی ، اس پیشینگوئی کے مطابق حکومت کے نمایندے ہندوستانی لیڈرون کے مقابلہ میں اس صلح کرانے میں زیادہ حصہ لین گے ،

آپ کہتے ہیں کہ مہاتما جی کے زائچہ کو دیکھکر آپ اس نتیجہ کو پہونچے ہیں ، آپ نے یہ بھی پیشنگوئی کی ہے ۲- جون کے بعد ایک عالمگیر جنگ ہوگی ، جو چند مہینون تک جاری رہے گی ، اور اس جنگ کے اختتام پر سارے جہاں میں امن قائم ہو جائے گا ،

سول نافرمانی کی تحریک بند نہ ہوگی

کانگریس کے سالانہ اجلاس کا مقصد

نئی دہلی ۱۳- اپریل (ا- پ) کانگرس کے سالانہ اجلاس پر امتناعی حکم نافذ ہونے کے متعلق تحقیقات کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۲۹- مارچ کو آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی مختلف تنظیمون کے نام ایک سرکلر شائع کیا گیا ہے جس میں ان کو یہ اطلاع دی گئی ہے کہ پنڈت مدن موہن مالوی اور دوسرے احباب کے مشورے سے یہ طے ہوا ہے کہ انڈین نیشنل کانگرس کا سالانہ اجلاس دہلی میں اپریل کے آخری ہفتہ میں منعقد ہو ، سرکلر حسب ذیل امور درج تھے ،

پنڈت مالویہ نے کانگریس کے اجلاس میں صدارت کرنے کی ذمہ داری قبول کر لی ہے ، موجودہ حالات میں ظاہر ہے کہ کانگرس کا اجلاس نہایت مختصر ہوگا ، موجودہ نظام کے مطابق صدارتی تقریر کے بعد حسب ذیل تجاویز پیش ہونگی -

(۱) اس کا دوبارہ اعلان ہوگا کہ کانگریس کا نصب العین آزادی کامل ہی ،

(۲) مجلس عاملہ کے آخری اجلاس کی تجاویز کی حمایت کیجائے گی اور بعض حالات کے ماتحت سول نافرمانی کی از سر نو زندہ کیا جائے گا ،

(۳) اس امر کی پھر تصدیق کیجائے گی کہ کانگریس کے صرف تنہا نمایندے مہاتما گاندھی ہیں اور اُن ہی کو حق حاصل ہے کہ کانگریس کے خیالات کا اظہار کریں -

اس سے صاف ظاہر ہے کہ دہلی کے اجلاس کا سب سے اہم مقصد یہ ہے کہ سول نافرمانی کے پروگرام کی تصدیق کیجائے اسطرح بعض حلقوں کی شائع کردہ یہ افواہ یک قلم غلط ثابت ہو جاتی ہے کہ کانگرس کے اجلاس دہلی کا مقصد یہ ہے کہ سول نافرمانی تحریک بند کر دی جائے'

ریلوے کی آمدنی میں کرور کی کمی

شملہ ۱۹- اپریل (ا- پ) ریلوے کی آخری رپورٹ جو اب شائع ہوئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یکم اپریل سنہ ۳۱ء سے ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۳۲ء تک جملہ آمدنی ۰۰،۰۰،۶۴،۱۵،۸۱ روپے ہوئی جو سال گذشتہ کی آمدنی کے مقابلہ میں ۰۰،۰۰،۲۲، روپے کم ہے اور سنہ ۳۰-۱۹۲۹ء کے مقابلہ میں ۰۰،۰۰،۱۶۱ روپیہ کم ہے -

صوبہ سرحد کا پہلا وزیر

پشاور ۱۵- اپریل سر عبدالقیوم جو گول میز کانفرنس کے ایک مندوب ہیں اور جو برسون سے اسمبلی اور دوسرے مقامات میں صوبہ سرحد کا اصلاحات دینے کی جد وجہد کرتے رہے ہیں ان کو رسمی طور پر صوبہ سرحد کی صوبجاتی حکومت

صوبہ سرحد میں دورِ جدید کا آغاز

ویسرائے نے افتتاحی رسم بشان وشوکت ادا کی

پشاور ۱۸-اپریل- آج صوبۂ سرحد کی افتتاحی رسم نہایت شان وشوکت کے ساتھ ادا کی گئی، سر رالف گریفتھ جو اب تک صوبہ سرحد کے چیف کمشنر تھے اور جنھوں نے تقریبًا ساری عمر صوبۂ سرحد کی خدمت میں گذرانی ہو وہ اس صوبہ کے سب سے پہلے گورنر مقرر ہوئے،

گورنر کی گدی پر بیٹھنے اور اصلاحات کی افتتاحی رسم وکٹوریہ میموریل ہال مین نہایت جاہ وجلال کے ساتھ کی گئی، پشاور کے ۲۰۰ سول اور ملٹری افسروں کے علاوہ سیکڑون لمبی داڑھی والے خان قبائل سردار رزق برق درباری لباسون میں مجتمع تھے، ہز ہائنس مہتر آف چترال، سر عبد القیوم خان، سر محمد اکبر خان، شیر علیخان، وغیرہ قابل ذکر حضرات شریک رسم تھے،

لیڈی گریفتھ ہلکے سنہرے رنگ کا لباس زیب تن کیے ہوئے تھیں اور ان کے سر پر بھورے رنگ کی ٹوپی تھی، گیلری سے بیشمار ہندوستانی خواتین محو تماشا تھیں،

ویسرائے پورے درباری پوشاک میں ملبوس تھے اور کاؤنٹس آف ویلنگڈن زرد پوشاک میں تھیں- اُن کے ہال میں داخل ہوتے ہی ۲۱ توپون کی سلامی ہوئی، یہ دونون صاحبان سنہرے تخت پر جلوہ افروز ہوئے جو خاص اسی موقع کے لیے دہلی سے لایا گیا تھا،

سر ایولن ہاؤل، معتمد خارجہ نے سر رالف گریفتھ کو گدی پر بٹھانے کی رسم ادا کرنے کا افتتاح کیا، سر رالف گریفتھ ممبر کے نیچے کھڑے ہوگئے اور فرائض منصبی کو انجام دینے اور تاج برطانیہ کے وفادار رہنے کا حلف لیا اُسوقت سب لوگ کھڑے ہوئے تھے، اس کے بعد سر رالف گریفتھ مع لیڈی گریفتھ تخت کے داہنے جانب ویسرائے کے بازو میں جا بیٹھے، ۱۷ توپون کی سلامی اور قومی نغموں کے ساتھ رسم کا اختتام ہوا

پشاور ۱۹-اپریل- آج صبح بھی سرحد کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گی جب کہ ہز اکسلنسی لارڈ ولنگڈن ویسرائے ہند نے صوبہ سرحد کی پہلی مجلس قانون ساز کا افتتاح فرمایا- اس تقریب کے موقع پر ملک معظم کے خاص پیغام نے اور بھی اہمیت کو دوبالا کر دیا، اس پیغام کو ہز اکسلنسی ویسرائے نے پڑھکر سُنایا اور ویسرائے نے اعلان کیا کہ صوبۂ سرحد کا قانون جرائم ایک سال تک ملتوی رہے گا- تاکہ اس اسپرٹ کا اندازہ ہو سکے جس کے ماتحت حکومت نے یہ عملی قدم اُٹھایا ہے،

ملک معظم کے پیغام میں یہ الفاظ تھے کہ "آج مجھکو انتہائی مسرت ہے کہ میں شمالی مغربی سرحدی صوبہ کو گورنر کا صوبہ قرار دیئے جانے کی اجازت دے رہا ہون جو حکومت ہند کے ماتحت رہے گا، اور مجھکو انتہائی خوشی ہے کہ آپ اپنی تجاویز کو عملی صورت میں دیکھ رہے ہیں صوبہ سرحد کے امن وسکون اور بہتر حکومت پر بہت بڑی حد تک تمام ہندوستان کے امن وسکون کا دار ومدار ہے اور مین باشندگان صوبہ سرحد سے متوقع ہون کہ وہ تبدیلی نظام جو آج میری جانب سے ویسرائے انجام دے رہے ہیں اُن کے صوبہ اور تمام ہندوستان کے لیے مفید ہوگا میں ویسرائے ہند کے ذریعہ تمام باشندگان صوبۂ سرحد کی نئی مجلس قانون ساز اور حکومت صوبۂ سرحد کو اپنی دلی مبارک باد پیش کرتا ہون اور یہ میری دلی دعا ہے کہ آج کی یہ تقریب آپ کے لیے ترقی کا زینہ ثابت ہو،

ابنِ سعود نے حاجیون کو ڈنر دیا

منا حجاز ۱۹-اپریل- اسمٰعیل غزنوی نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے پاس مندرجۂ ذیل برقی پیغام روانہ کیا ہے،

ہز مجسٹی سلطان ابنِ سعود نے ۱۳- اپریل کو قصر شاہی میں جملہ حاجیون کو ایک پرتکلف دعوت دی، ڈنر کے بعد ہز مجسٹی نے حجاز کے معاملات پر روشنی ڈالی اور جو لوگ موجود تھے اُن سے یہ درخواست کی کہ وہ اسلامی اتحاد کو قائم رکھیں، مصری، عراقی، ہندوستانی، نمائندون نے جو اس موقع پر موجود تھے ہز مجسٹی کا شکریہ ادا کیا کہ اُنھوں نے اپنی مملکت مین امن وامان قائم کیا ہے اور اُن کے اعلانات کے متعلق اتفاق ظاہر کیا،

جمعہ ۱۵-اپریل کو نہایت اطمینان کے ساتھ حج کے مراسم ادا ہوئے عرفات اور منا میں جو بہم رسانی آب- حفظان صحت وغیرہ کے جو انتظامات کیے گئے تھے، وہ نہایت اطمینان بخش تھے جس کے باعث کوئی متعدی مرض رونما نہیں ہو سکا-

صوبہ سرحد کی پہلی مجلس قانون ساز

منتخب اور نامزد ممبرون کی مکمل فہرست

پشاور ۱۷- اپریل (ا- پ) صوبۂ سرحد کی پہلی مجلس قانون ساز کی انتخابات میں حسب ذیل ممبران کامیاب ہوئے،

پیر بخش خان (پشاور) مسٹر کے بی سلطان محمد خان (جنوبی ہزارہ) مسٹر سمندر خان (مشرقی ہزارہ) خان محمد عباس خاں، مسٹر عبد القیوم خان، مسٹر ارباب عبد الرحمان خان، خان عبد الغفار خان بیرسٹر خان بہادر تاج محمد خان، نواب حمید اللہ خان، نواب سر صاحبزادہ عبد القیوم خان، مسٹر محمد ایوب خان، نواب باز محمد خان، مسٹر غلام حسن علیشاہ، خان بہادر غلام حیدر خان، مسٹر حبیب اللہ خان پلیڈر، مولوی نار بخش پلیڈر، رائے صاحب مہر چند کھنا- رائے بہادر کرم چند، مسٹر لادھا رام، رائے صاحب روچی رام، مسٹر ہدایت اللہ لولان، مسٹر عبد الحمید خان-

نامزد ممبران

معلوم ہوا ہے کہ سرحدی کونسل کی ممبری کے لیے حسب ذیل ممبران نامزد ہوئے ہیں،

مسٹر غلام ربانی اور مسٹر سلطان حسن خاں (ہزارہ) ملک رحمٰن خان- خان بہادر عبد الغفور خان (زادہ دیہی صاحب لیجسلیٹو کونسل کے صدر مقرر ہوئے ہیں، نواب زادہ اللہ نواز خان (ڈیرہ اسمٰعیل خان) صوبہ سرحد کا سول سکریٹریٹ آفس ۵- مئی سے پشاور میں بند ہو جائے گا اور نتھیا گلی میں ۹ مئی کو کھل جائے گا،

جاپان اور روس کے تعلقات میں کشیدگی

ہر دو ممالک کے الزامات

لندن کے تازہ ترین برقی پیغامات سے معلوم ہوا ہے کہ ہاربن کے متصل جاپانیون کی فوج کی ٹرین کے اُڑائے جانے کے سلسلہ میں جس کے بارے میں جاپانیون کا خیال یہ ہے کہ یہ روسی کمیونسٹون کی حرکت تھی روس اور جاپان کے تعلقات میں کشیدگی پیدا ہوگئی ہے، جاپانیون کا یہ بھی بیان ہے کہ سوویٹ نے کہ فوجی دستے مشرق بعید میں جمع کر رکھے ہیں اور یہ ممکن ہے کہ اُن کو مشتعل کیا جائے،

اس کے برخلاف سوویٹ کے سرکاری حلقون کی جانب سے یہ الزام عائد کیا جاتا ہے کہ جاپان وہی وہائٹ گارڈس کو ملازم رکھے ہوئے ہے تاکہ وہ تخویف آمیز کارروائیون کو عمل میں لائیں اور بدنام چینی ایسٹرن ریلوے میں سوویٹ کے اہلکارون کو کوس، چنانچہ گذشتہ چند دنون کے اندر ان اہلکارون کو مکمل طور سے گرفتار کر لیا گیا ہے اور یہ گرفتاری جاپانیون کی فوج کی ٹرین کو اڑا دینے کے سلسلہ میں ہوئی ہے سوویٹ اخبارات مشرق بعید میں ایک جنگ ہونے کے امکان پر نہایت وضاحت کے ساتھ مباحثے کر رہے ہیں اور اس امر کا اظہار کر رہے ہین کہ جاپان کی لکھوکھا فوج اس بات کے لیے تیار ہے کہ وہ روسیون کا مقابلہ کرے، روس اور جاپان کے درمیان کشیدگی کے باوجود جاپانی حکومت نہایت پرسکون طریقہ پر اس صورتِ حال پر غور کر رہی ہے اور اسکا خیال ہے کہ کوئی نازک صورت حال پیدا ہوگی

جنرل ٹیمس کی افواج ہاربن سے اس لیے جارہی ہیں کہ امن وامان قائم کیا جائے اور اسطرح سے اس امر کا اظہار کیا جائے کہ جاپانی اہلکار روس کے ساتھ نبرد آزمائی کا خیال نہیں رکھتے

اخبار صداقت میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

اپنے روپیہ کو اپنے ہی ملک مین صرف کیجئے اور ہندوستان کے بنے ہوئے اونی کپڑے خریدیئے ایسا کرنے سے آپکے ہموطن بھائیونکو روزگار حاصل ہو گا

یہ کپڑے دھاریوال مین بنائے جاتے ہین

اون کی کتائی سے لیکر کپڑوں کی بُنائی- رنگائی اور ان کی مکمل تیاری کا کام ہندوستانی ہی کرتے ہین-

مقامی ایجنٹ:-
امپیریل ایجنسی- جنرل گنج- کانپور

فہرست اور نمونے میل آرڈر ڈپارٹمنٹ نمبر ۱۴ سے مفت طلب کیجئے-

دی نیو ایجرٹن اولن ملس

دھاریوال پنجاب

گول میز کانفرنس کے متعلق مزید کارروائیاں

مجلس مشاورت کا دوسرا اجلاس ۲۳ مئی کو ہوگا

شملہ ۱۲ اپریل، حسب ذیل سرکاری مراسلہ شائع ہوا ہے :-

ہز اکسلنسی ویسرائے نے گول میز کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی کے ممبروں کی سفارشوں پر غور کرنے کے بعد وزیراعظم کی رضامندی سے کمیٹی کے آیندہ اجلاس کے لیے حسب ذیل ایجنڈا مرتب کیا ہے،

(۱) فہرست اول "الف"، کی مندرجۂ ذیل مدیں جن پر غور کرنا باقی ہے،

۱- مضامین کی متذکرۂ صدر عنوان میں تقسیم،

(الف) سڑکیں، ریل، گھاٹ وغیرہ۔

(ب) دریائے جہازرانی۔

(ج) لائٹ ہاؤس۔

(د) انڈین آڈٹ ڈیپارٹمنٹ۔

(ہ) تجارت۔

(و) تجارتی کمپنیاں اور دوسری انجمنیں۔

(ز) اسلحہ جات کی نگرانی،

(ح) ریلوے پولیس۔

نوٹ مضامین کی تقسیم کے متعلق بعض مسائل اُسوقت تک معرض التوا میں چھوڑ دیے گئے ہیں جب تک خاص کمیٹیوں کی رپورٹیں موصول ہو جائیں

۲- دیسی ریاستوں کی حدود میں ریلوے حلقے۔

۳- وہ رقبے جن پر مرکزی حکومت کا نظم و نسق رہے گا،

۴- مستثنے رقبے،

۵- ریاستوں کے فیڈریشن میں داخل ہونے پر باہمی معاہدات کی صورتیں۔

۲- ممبروں کی درخواست پر ملتوی شدہ مضامین

۱- اختیارات قانون سازی کی مرکزی اور صوبجاتی مجالس قانون ساز میں تقسیم۔

۲- فیڈریشن یا وفاقی مجلس قانون ساز کی ساخت اور اُس کے ممبروں کی تعداد۔

۳- جب فیڈرل سے مختلف مرکزی مضامین یا مسودات قانون پر بحث و تمحیص ہو اس وقت تک مجلس قانون ساز کیا طریقے اختیار کرے گی اُس کی تشریح و توضیح۔

۴- مسائل مدافعت۔

(الف) ایک معینہ مدت کے لیے معمولی مصارف مدافعت کے متعلق تفصیلی انتظامات۔

(ب) مجلس قانون ساز میں فوجی محکمہ کی نمایندگی،

۵- مالی تحفظات۔

۶- مرکزی اور صوبجاتی حکومتوں میں اگزیکٹو گورنمنٹ کے آئینی تعلقات،

۷- عام صوبجاتی آئین۔

۸- جدید مضامین۔

(الف) ہائی کمشنر کی آیندہ پوزیشن اور اُس کے [illegible]

(ب) صوبجاتی سرحدوں کی از سر نو ترتیب۔

(ج) جدید صوبجات۔

(۳) خاص کمیٹیوں (مثلاً فیڈرل فائنس کمیٹی، فرنچائز اور اسٹیٹ انکوائری کمیٹی) کی رپورٹوں پر بحث و تمحیص بشرطیکہ مجلس مشاورت اجلاس شروع ہوتے وقت تک وہ رپورٹیں موصول ہو جائیں،

۱۳- جنوری کے شائع شدہ سرکاری مراسلہ میں مذکور ہے کہ مجلس مشاورت کو چاہیے کہ اپنی آخری سفارشوں کے مرتب کرنے سے پیشتر اُن تین کمیٹیوں کی سفارشوں پر پوری طرح غور و خوض کرے جن کو ہز مجسٹی کی حکومت نے خاص آئینی مسائل پر غور کرنے کے لیے مقرر کیا ہے اس نے یہ رپورٹیں مجلس مشاورت کے ایجنڈے میں داخل کردی گئی ہیں،

قاعدے کے مطابق کمیٹیوں کی جب رپورٹیں تیار ہو جائیں گی اس کے بعد یہ رپورٹیں مجلس مشاورت کو دی جائیں گی تاکہ وہ مناسب سفارشیں پیش کرسکیں، ہر ممکن عجلت کے ساتھ اس پر عمل کیا جائے گا مگر انگلینڈ اور ہندوستان میں ان رپورٹوں کے یکبار کی شائع ہونے میں ضرور کچھ نہ کچھ وقت صرف ہوگا مجلس مشاورت کے ممبروں کو اس کے لیے بھی کچھ وقت کی ضرورت ہوگی کہ ان رپورٹوں کا مطالعہ کریں- اسلیے اس کا گمان نہیں کہ مجلس مشاورت کے ایجنڈے کے اس حصہ پر ۳- جون سے قبل غور کیا جاسکے۔

مجلس مشاورت نے آخری اجلاس میں یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ وہ بغیر کسی التوا کے اپنا اجلاس اُسوقت تک جاری رکھے گی جب تک ایجنڈے میں داخل شدہ تمام مضامین پر غور نہ کرلیا جائے۔ مگر اسپر عمل ہونا اس وجہ سے ناممکن ہے کہ سابق انتظام کے مطابق ۲ر مئی کو مجلس مشاورت کا اجلاس شروع ہوتا اور اُس وقت تک رپورٹیں نہیں پیش کیجاسکیں گی اس لیے اس لیے ویسرائے نے اب یہ طے کیا ہے کہ مجلس مشاورت کا دوسرا اجلاس کسیقدر تاخیر سے شروع ہو، لہذا اس کمیٹی کے ممبران کو دعوت دیجاتی ہے کہ ۲۳- مئی سے مجلس مشاورت کے اجلاس میں شریک ہوں۔

ہندوؤں اور اچھوتوں میں تصادم

مندر میں ستیہ گرہ

بمبئی ۱۵- اپریل ناسک کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۲۰- اچھوت ستیہ گرہی مع اپنے رہنماؤں کے جو کالارام کے مندر میں ستیہ گرہ کر رہے تھے گرفتار کرلیے گئے، گرفتار شدہ اشخاص میں چند عورتیں بھی شامل تھیں، پولیس نے مندر کے روبرو ایک حلقہ بنالیا ہے اور وہ کسی کو آنے جانے نہیں دیتے، آج رام نومی کے باعث سناتنی ہندوؤں کی ایک بڑی تعداد کالارام کے مندر میں جارہی ہے، گذشتہ چند دنوں کے اندر اچھوتوں کی ایک بڑی تعداد آگئی ہے تاکہ وہ اپنے حقوق کو قائم کرسکیں۔

صورت حال نازک ہونے کے باعث ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری یہ حکم دیا ہے کہ مندر کے ... اگز کے فاصلہ تک کوئی شخص مٹرگشتی کرتا ہوا نہ دکھائی پڑے اور نہ اس کے قریب بیٹھا ہوا دکھائی دے' پولیس کی ایک بہت بڑی تعداد امن و امان قائم رکھنے کے لیے موجود تھی، سناتنیوں اور اچھوتوں کے درمیان ایک یا دو مرتبہ تصادم ہوگیا، اور دس اشخاص گرفتار کرلیے گئے، بعد کو عورتوں کو مندر کے اندر داخل ہونے کی اجازت دیدی گئی، پولیس نے مجمع کو چلتا پھرتا رکھا اور اُن کو ایک مقام پر ٹھہرنے کی اجازت نہیں دی، جس کے باعث کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہیں ہوسکا دریا کے کنارے نہایت ہنگامہ خیز مجمع تھا، سیکڑوں آدمی تالابوں میں اشنان کر رہے تھے لیکن کوئی شخص رام کنڈ میں جس پر پولیس کا گارد تھا..... غسل نہیں کرسکا،

ناسک ۱۵- اپریل، سناتن دھرم ہندوؤں کی بہت بڑی تعداد آج کالارام کے مندر کے اندر داخل ہوئی، اس کے بعد سہ پہر کو مہروں (اچھوتوں) کا ایک جلوس پولیس کی نگرانی میں داخل ہوا،

سناتنی ہندو رتھ کا ایک جلوس نکالنے والے ہیں لیکن پولیس انھیں ایسا کرنے سے منع کر رہی ہے تاکہ سناتنی ہندوؤں سے تصادم نہ ہوجائے،

• ناسک ۱۵- اپریل، بعد کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ ناسک کے ایک مندر میں اچھوتوں نے زبردستی داخل ہونے کی کوشش کی جس کے باعث اِن کے اور اعلیٰ قوم کے ہندوؤں کے درمیان تصادم ہوگیا، اور خشت باری شروع کی، جس کے باعث ایک شخص شدید زخمی ہوگیا، اچھوت مندر کے چاروں طرف گشت لگا رہے تھے، ۱۱- بجے دن تک تو امن قائم رہا لیکن اس کے بعد اچھوتوں نے اعلیٰ قوم کے ہندوؤں پر حملہ کیا، پولیس نے امن قائم کیا اور ۱۶- اچھوتوں کو گرفتار کرلیا گیا،

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱- قاعدہ ۶۶)

بعدالت سب جج دوم بہ اختیار خفیفہ مقام کانپور
ضلع کانپور

مقدمہ نمبر ۱۴۷۷ بابت سنہ ۳۱ء

نمبر اجرا ۲۵۶ سنہ ۳۱ء

مسرس جی، ایف کیلسر اینڈ کمپنی لمیٹڈ۔　　مُدعی

بنام

سیول ملٹری ہوٹل بذریعہ نواب اسحاق احمد مالک ہوٹل، مدیون ڈگری　　مدعا علیہ

چونکہ بمقدمہ مندرجۂ عنوان مسرس، جی، ایف کیلسر اینڈ کمپنی لمیٹڈ ڈگریدار نے واسطے نیلام مال مفروقہ کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ کہ تاریخ ۵ر مئی سنہ ۳۲ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۱۲- اپریل سنہ ۳۲ء بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا،

بحکم انوپ سنگھ منصرم،　　مہر عدالت

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۷۹ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء ممالک مغربی و شمالی

نمبر مقدمہ 206

بعدالت مال　　مقام ڈیرہ پور

چونکہ بمقدمہ نالش، پنڈت ادہاری لال، بنام تم سکھا سنگہ وغیرہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ بتاریخ ۲۵- فروری سنہ ۳۱ء صادر ہوئی مبلغ [illegible] جو از روے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل درج ذیل کیجاتی ہے،

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	68	8	3
خرچہ نالش	19	14	9
سود بابت زر اصل و خرچہ نالش	4	6	0
خرچہ اجرائے ڈگری ...	4	1	9
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	6	7	0
میزان	103	5	9

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر ہذا کے تم سکھا سنگہ ولد سردار سنگہ ٹھاکر ساکن بری اری و چتر سنگہ ولد سردار سنگہ ساکن رام پور مرزعہ بتی پارہ ڈگرا و چھوٹے للو سنگہ ولد جودھا سنگہ ساکن گجنیری پرگنہ غازی پور، ضلع فتحپور، و چھیدی سنگہ ولد نران سنگہ ٹھاکر ساکن کٹری پرگنہ اکبر پور، مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ [illegible] جو از روی ڈگری واجب الادا ہیں، اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجۂ ذیل کھیتوں سے جن کی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ،

تاریخ پیشی ۱۸- مئی سنہ ۳۲ء

تفصیل اراضی

پرگنہ	موضع	محال	نمبر کھیت	رقبہ کھیت
ڈیرہ پور	سیف آباد	مکٹ سنگہ	[illegible]	بیگھ
			[illegible]	[illegible] بسوہ
			۱۹۱ / ۳	مال ۱۱ بسوہ

دستخط حاکم بخط انگریزی　　مہر عدالت

حفظان صحت پر لکچر

۱۹- اپریل لکھنؤ، بستی میں گذشتہ ہفتہ میں عوام کو حفظان صحت کے ذرائع پر مختلف طریقوں سے لکچر دیکر سمجھایا گیا اور بتایا گیا کہ وہ کسطرح ان خرابیوں سے بچ سکتے ہیں، جو اُن کے لیے خطرناک ہیں،

کانگریس کا اجلاس ہوگیا

دہلی ۲۴- اپریل، آج صبح سے شہر میں خصوصاً چاندنی چوک اور اُس کے مستقل محلوں اور کوچوں میں بڑی ہلچل ہے، پولیس کا بہت زیادہ انتظام شب ہی سے کردیا گیا تھا، جگہ جگہ کانسٹبلوں کی ٹولیاں متعین تھیں، سوار پولیس بھی گشت کررہی ہے، موٹر لاریاں ہر طرف دوڑ رہی ہیں اور جہاں کہیں پولیس کو شبہ ہوتا ہے لوگوں کو گرفتار کرلیا جاتا ہے-

بیان کیا جاتا ہے کہ کل صبح کو مندوبین کا ایک جلسہ ہوا جنھین سرینڈو نے بحیثیت قائم مقام صدر مجلس مضامین کا رکن نامزد کردیا تھا جو کئی دن پہلے دہلی آگئے تھے، انھوں نے کئی تجویزیں منظور کی ہیں ان تجویزوں کی نقول نو بجے کے بعد سے چاندنی چوک میں برابر جب پولیس ذرا غافل ہوتی ہے، ہزاروں کی تعداد میں تقسیم ہورہے ہیں جنھیں لوگ دوڑ دوڑ کر لے لیتے ہیں،

ان قراردادوں کی، جن کے متعلق اب تک قطعی طور پر نہین معلوم ہوا کہ وہ سب کی سب پندرہ منٹ کے اندر اس اجتماع میں جو گھنٹہ گھر کے پاس صبح نو بجے ہوا اور جسے کانگریس کا اجلاس قرار دیا جاتا ہے منظور بھی ہوئیں یا نہیں، اُن کی تعداد صرف پانچ ہے-

اسی طرح مجلس استقبالیہ کے صدر کی تقریر کا چھپا ہوا اشتہار بھی معلوم ہوا ہے چاندنی چوک میں تقسیم کیا گیا ہے، ابھی تک صدارتی تقریر کے متعلق نہین معلوم کہ وہ کیا ہے،

معلوم ہوا ہے کہ کئی دفعہ جب گھنٹہ گھر کے پاس یا کوتوالی کے سامنے مجمع زیادہ ہوگیا تو لاٹھی چارج بھی کیا گیا ہے،

دس بجے کے قریب دو موٹر لاریاں جو خواتین سے بھری ہوئی تھیں جب چاندنی چوک سے گذری ہیں تو بڑا ہیجان پیدا ہوگیا تھا- یہ خواتین لاریوں کے اندر سے نعرے بلند کررہی تھیں اور چاندنی چوک کا مجمع تھا کہ بیتاب اور بیقرار ہوکر دوڑ رہا تھا ان لاریوں کے آگے اور پیچھے سپاہیوں کی حفاظتی لاریاں بھی تھیں

چاندنی چوک کی تمام دوکانین بلا استثنا صبح سے بند ہیں اور سارا کاروبار رکا ہوا ہے، نئی سڑک دریبہ اور چاوڑی بازار میں بھی ہڑتال ہے،

سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ کانگریس کے ۴۷ وین اجلاس کے سلسلہ میں چار دن کے اندر ۶۳۰ گرفتاریاں عمل میں آئیں ۱۸- اپریل کو ۱۵۹، گرفتاریاں ۲۱ اپریل کو ۹ گرفتاریاں عمل میں آئین، اور آج ۲۴ اپریل کو ایک بجے دن تک ۳۶۹، گرفتاریاں عمل میں آچکی ہیں،

نئی دہلی ۲۵، اپریل- کل جن لوگوں کی گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں ان میں سے مسٹر گنگا دھر ولیش پانڈے قائم مقام صدر کانگریس بھی تھے جن کو مسز سروجنی نائیڈو نے نامزد کیا تھا اور جو صرف ۴۰ گھنٹے تک صدر رہ سکے-

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵، قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۴۴ سنہ ۱۹۳۲ء

بعدالت منصفی اکبر پور، ضلع کانپور

شیو نرائن سنگھ ولد کنور ٹیک سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع چندورہ پرگنہ اکبر پور حال مقیم چمن گنج شہر کانپور مدعی

بنام دولارے سنگھ وغیرہ،

دولارے سنگھ ولد للو سنگھ قوم ٹھاکر، ساکن موضع ہنس پور مزرعہ دیورائٹ پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ مُدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ۶۲۵/ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۲- ماہ مئی سنہ ۱۹۳۲ء وقت ۱۰- بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں، اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں، آپکو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا-

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۰- ماہ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا،

دستخط حاکم　　مہر عدالت

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

نمبر مقدمہ 7

بعدالت مولوی اسلام نبی خانصاحب بہادر حاکم پرگنہ تحصیل حسنگنج ضلع اوناؤ

کپتان گوری چرن صاحب بہادر ساکن شہر لکھنو محلہ بیرہانہ　　مدعی

بنام مہدی حسین، ولد مظفر علی قوم شیخ ساکن قصبہ موہان پرگنہ موہان ضلع اوناؤ، حال وارد ضلع ہردوئی محلہ ادریش گنج　　مدعا علیہ

ہرگاہ کہ مُدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابتہ بے کے دائر کی ہے لہذا تمکو حکم ہوتا ہے کہ تباریخ ۷، ماہ مئی سنہ ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰- بجے دن کے بمقام اوناؤ اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے، حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ کی کرو اور تم کو لازم ہے کہ اُسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو جن پر تم تائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو،

تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے مسموع اور فیصل ہوگا

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۹- ماہ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا،

دستخط حاکم　　مہر عدالت

لارنس کے مجسمہ کو نقصان پہونچایا گیا

لاہور ۲۴، اپریل، چار سکھوں نے جو ہتوڑوں اور دیگر ہتھیاروں سے مسلح تھے آج ۸- بجے شام کو لارنس کے مجسمہ کو جو مال روڈ پر ہے نقصان پہونچایا، معلوم ہوا ہے کہ ان لوگوں کو اُسیوقت گرفتار کرلیا گیا ہے، جب یہ لوگ مجسمہ کو نقصان پہونچا رہے تھے، تو انقلابی نعرے بلند کرتے جاتے تھے، معلوم ہوا ہے کہ مجسمہ کی تلوار

(بقیہ صفحہ ۲)

گلنسی کمیشن کی سفارشات

مسلمانان کشمیر کو حکومت کشمیر سے، شکایات تھیں کہ ریاست میں انکی بعض مساجد واوقاف غیر مسلمون کے قبضہ مین ہیں عیدگاہ کا انتظام ان کے ہاتھ میں نہین ہے تعلیم مین ان کی ترقی کا مطلق خیال نہین کیا جاتا ہے بکری کی تجارت میں محصول مذہبیت کی بنا پر لگایا جاتا ہے، تبدیل مذہب کی بنا پر لوگوں کو پریشان کیا جاتا ہے اور ملازمتوں میں اُن کے حقوق دانستہ پامال کیے جاتے ہیں،

ان شکایات کی بنا پر حکومت ہند نے کشمیر مین تحقیقات کے لیے گلانسی کمیشن مقرر کیا تھا، چنانچہ کمیشن نے تحقیقات کے بعد اپنی رپورٹ مع سفارشات کے حکومت کشمیر کے سامنے پیش کردی اور مہاراجہ کشمیر نے نہایت بیدار مغزی کے ساتھ ان سفارشات کو منظور فرماکر ایک فرمان کے ذریعہ اس امر کا اعلان کردیا ہے کہ وہ ان سفارشات کو جلد نافذ کردینگے

مہاراجہ صاحب کشمیر کے فرمان کے مطابق مسلمانون کے وہ مساجد واوقاف جو کہ غیر مسلمون کے قبضہ میں ہیں اونسے واپس دلادیے جائیں گے- عیدگاہ کا انتظام اُن کے سپرد کردیا جائے گا،

اذان کے متعلق جو شکایات پیدا ہونگی اُنکی کامل تحقیقات کرکے مجرموں کو خواہ وہ سرکاری ہوں یا رعایا سخت سزائین دیجاوینگی-

مسلمان بچوں کو وظائف اور یکمشت عطیات دیکر ان کو تعلیم میں آگے بڑھایا جائے گا، عربی تعلیم دینے کے لیے مُلا تیار کیے جاوین گے، اساتذہ انسپکٹروں اور دیگر ملازمتوں میں مسلمانوں کے لیے گلنسی کمیشن سے جو سفارشات کیں ہیں اُنکے مطابق مسلمانوں کو جگہ دی جائے گی،

مالگذاری کے متعلق "مالکانہ ریاست"، حدود ریاست میں منسوخ کردیا جائے گا، اور اس قسم کے دیگر شکایات پر کافی توجہ کرکے جلد اصلاحات کی جاوین گی، ہمارا خیال ہے کہ یہ اصلاحات مرض

لال املی کے خالص اونی کپڑوں کی اصلیت

LALIMLI
PURE WOOL

نمبر ۳

کوئی کپڑا غیر ملک سے نہیں منگوایا جاتا

لال املی ملز میں کوئی بھی کپڑا دوسرے ملک سے نہیں منگایا جاتا ہے اور اس کی کوئی ضرورت بھی نہیں ہے کیونکہ لال املی کے ہوشیار ہندوستانی کاریگر ایسا اعلیٰ درجہ کا اونی مال بناتے ہیں- جو کسی حالت میں بھی بدیشی کپڑوں سے گھٹیا نہیں ہوتا اور شروع سے اخیر تک

آپ کے ہی ملک میں بنایا جاتا ہے

کسی چہار شنبہ کے دن لال املی ملز میں آکر خود دیکھنے سے اسکی تصدیق ہوسکتی ہے-

دی کانپور اولن ملز
کانپور

TRADE MARK

بقیہ صفحہ (۱)

تمام یورپ میں بیکاروں کی تعداد

فرانس ۵۳۲، نیوزلینڈ ۵۰۸، لتھونیا ۱۱۶، بلجیم ۹۸، نادرلینڈ ۹۴، فلینڈ ۳، زیکوسلاوکیا ۵۰، اٹلی ۵۲، ڈنمارک ۴۹، رومانیا ۳۶، سویڈن ۳۵، رسٹونیا ۳۳، ہنگری ۳۰، کناڈا ۲۵، جرمنی ۴۲، ناروے ۲۰، آئرش فری اسٹیٹ ۱۸، اسٹریلیا ۱۲، آسٹریا ۷، برطانیہ عظمیٰ، (پولینڈ کے اندر بیکاروں کی تعداد میں ۴ فیصدی کی تخفیف ہوئی ہے) مگر اس لمبی فہرست میں روس کے بیکاروں کی تعداد ظاہر نہیں کیگئی،

دنیا کا سب سے بڑا قیمتی تاج

لندن میں ایک سنار کی دوکان پر پولیس کا زبردست پہرہ لگا ہوا ہے اور وہ اس کی رات دن حفاظت کر رہی ہے، جو شخص دوکان میں داخل ہوتا ہے اُسکو شک و شبہ کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ دوکان میں سب سے زیادہ قیمتی خزانہ موجود ہے، بادشاہ انگلستان پارلیمنٹ کے افتتاح کے موقعہ پر جس تاج کو پہنتے ہیں، اُسکی مرمت مشہور اور اپنے فن کے اُستاد سنار کر رہے ہیں، ملک معظم نے گزشتہ موقع پر جب تاج کو پہنا تو آپ نے شکایت کی یہ ٹھیک نہیں اس لیے اُسکو ٹور آف لندن سے جوہری کی دوکان میں محافظ گارڈ کی نگرانی میں پہونچا دیا گیا یہ تاج تمام دنیا میں سب سے زیادہ قیمتی اور خوبصورت ہے ایک جوہری نے ابھی حال میں کہا تھا کہ کھلے بازار میں اسکی قیمت کا اندازہ لگانا ناممکن ہے، اگرچہ یہ تاج ملکہ وکٹوریہ کیلیے سنہ ۱۸۳۸ء میں بنایا گیا تھا، مگر اس کے جواہرات بہت قدیم ہیں، جواہرات میں چھوٹی مُرغی کے انڈہ کے برابر "ملکہ سیاہ" کا ایک یاقوت ہے۔

مسٹر ونسٹن چرچل کی شان امتیازی

مسٹر ونسٹن چرچل بڑے ہی قسمت آزما شخص ہیں۔ انھوں نے پچاس برس کی زندگی میں کئی اہم پارٹ کیے ہیں، وہ سپاہی رہے۔ اخبارات کے نامہ نگار رہے، مصنف رہے پینٹر رہے، خطیب رہے، ریاست داں رہے اور کابینہ کے وزیر ہوئے غرض وہ جس حصۂ عمر میں جو کچھ بھی رہے، امتیازی شان سے رہے۔

ان کے جنگی کارنامے نہایت شاندار ہیں جب وہ تیس برس کے تھے اُنھوں نے زبان کی ایک لاجواب تاریخ لکھی تھی جس کا حق اشاعت آٹھ ہزار پونڈ میں فروخت کیا (بتیس ۳۲) برس کی عمر میں یہ کابینہ کے وزیر ہوگئے کسی شخص پر اس سے زیادہ نکتہ چینیاں نہ ہوئی ہونگی جتنی مسٹر چرچل پر ہوئی ہیں۔ یہ اصل میں اُن لوگوں میں ہیں جنھیں نکتہ چینیاں اُبھارتی ہیں پرنس بسکو نے اِن کے متعلق کہا تھا کہ اور لوگوں کی غلطیوں کو تو کریدنا پڑتا ہے اور ونسٹن چرچل اپنی غلطیاں خود ہی کرید کر لوگوں کے منھ پر رکھدیتا ہے۔

مسٹر برنارڈ شا نے ایک دفعہ گفتگو کے دوران میں کہا تھا کہ مسٹر ونسٹن چرچل سوشلزم سے پریشان نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ اسقدر عقلمند ہیں کہ ہر سوسائٹی میں ان کا گذارا ہو جائیگا۔

اس کے علاوہ ونسٹن چرچل میں حاضر جوابی کا مادہ بھی بہت پایا جاتا ہے۔ ایک دفعہ ایک پارٹی کے موقعہ پر ایک مہمان خاتون نے ونسٹن چرچل سے کہا مسٹر چرچل میں چاہتی ہوں آپ مونچھیں یا داڑھی ضرور بڑھالیں۔ مجھے آپ کا یہ صاف چہرہ اُسیقدر بُرا لگتا ہے جسقدر آپکے سیاسی خیالات مسٹر چرچل نے فوراً مگر نہایت سکون سے اُس خاتون کو جواب دیا بیگم صاحبہ آپ اس فکر میں نہ پڑیئے کیونکہ آپکو نہ میرے سیاسی خیالات سے کوئی واسطہ پیدا ہوگا اور نہ ہی مصفا گالوں سے!

برطانیہ کی تجارت میں پانچ ارب روپیے کا خسارہ

لندن ۲۰۔ فروری (بذریعہ ہوائی ڈاک، گذشتہ سال برطانیہ کی تجارتی حالت جس قدر پراگندہ ہو چکی ہے اس سے ہمارے ناظرین واقف ہونگے برطانی تجارت کو از سر نو سابقہ معیار پر لانے کے لیے درآمد پر جس طرح روک تھام کی جا رہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ کو شدید خسارہ کے باعث میزانیہ کے توازن قائم رکھنے کے لیے خاص توجہ دینے پڑی۔ برطانی تجارت کے لیے سنہ ۱۹۳۰ء کا سال نہایت خراب تھا لیکن سنہ ۱۹۳۱ء میں گذشتہ سال کی نسبت بہت ہی زیادہ ناگفتہ بہ حالت رہی اور اگر سنہ ۱۹۳۰ء کا سنہ ۱۹۳۱ء سے مقابلہ کیا جائے تو ظاہر ہوتا ہے کہ برطانیہ کو تجارت کے سلسلہ میں پانچ ارب کا خسارہ اُٹھانا پڑا جسکی تفصیل یہ ہے۔

درآمد و برآمد	(لاکھ پونڈ)	
درآمد	۸۶۲۱۷۴۰۰	سنہ ۱۹۳۱ء
برآمد	۴۵۳۱۹۹۱۰۰	〃
کل	۱۳۱۵۳۷۳۸۰۰	〃
درآمد	۱۰۴۳۹۷۵۲۰۰	سنہ ۱۹۳۰ء
برآمد	۶۵۷۵۹۰۸۰۰	〃
کل	۱۷۰۱۵۶۶۰۰۰	〃

غرضیکہ برطانی تجارت میں سنہ ۱۹۳۰ء کا موازنہ اگر سنہ ۱۹۳۱ء سے کیا جائے تو آخر الذکر کو سال میں برطانیہ کی تجارت ۳۹ کروڑ پونڈ یعنی سوا پانچ ارب کا نقصان اُٹھانا پڑا ہے۔ اس لیے جنگ عظیم کے بعد سنہ ۱۹۳۱ء کا سال برطانیہ کی تاریخ تجارت میں نہایت ہی مایوس کن ثابت ہوتا ہے۔

ہندوستان کی بےچینی کا تجارت پر اثر

برطانی تجارت کو سنہ ۱۹۳۱ء میں جو نقصان پہونچا ہے اُسکے پورا کرنے کیلیے گورنمنٹ برطانیہ کی ہدایت پر لارڈ ارون سابق ویسرائے نے ہندوستان میں پیدا شدہ بےچینی کی مساعی کی تاکہ برطانی تجارت پر باہمی کشمکش کے باعث کوئی ناگوار اثر نہ پڑے مگر معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی موجودہ سیاسی بےچینی انتشار کے باعث برطانیہ کی تجارت برآمد پر ناگوار اثر پڑا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب تک ہندوستان میں امن و امان قائم نہیں ہو جاتا اسوقت تک برطانیہ کی تجارت سرسبز نہیں ہو سکتی۔

برطانیہ کی تجارت برآمدہ کو صدمہ

برطانیہ کی تجارت برآمد کو سخت نقصان پہونچا ہے سنہ ۱۹۳۰ء میں پونے ۶۶ کروڑ کی تجارت برآمد تھی۔ لیکن سنہ ۱۹۳۱ء میں سوا ۵۴ کروڑ پونڈ رہ گئی یعنی صرف تجارت برآمد میں برطانیہ کو پونے تین ارب کا نقصان رہا جنین دو تین اشیاء کے اعداد و شمار سے آپکو بڑے بھاری نقصان کا اندازہ معلوم ہو سکے گا۔

جنس	(لاکھ پونڈ سنہ ۱۹۳۱ء)	(لاکھ پونڈ سنہ ۱۹۳۰ء)
کوئلہ	۳۴۶۵۳۷	۴۵۶۶۱۲
لوہا و فولاد	۳۰۴۱۰۲	۵۰۲۶۰۰

اسطرح ولایتی سوت اور پارچہ میں بھی سخت نقصان اُٹھانا پڑا ہے

ولایتی پارچہ کی برآمد

پارچہ	سنہ ۱۹۳۱ء	سنہ ۱۹۳۰ء	سنہ ۱۹۲۹ء
لاکھ گز	۱۷۶۲	۲۴۰۶۸	۳۶۷۰۶
قیمت لاکھ پونڈ میں	۳۷۲	۶۱۳	۹۹۳

ولایتی پارچہ کی برآمد سنہ ۱۹۱۹ء میں ایک ارب ۳۲½ کروڑ پونڈ کی تھی جو سنہ ۱۹۳۱ء میں کم ہو کر صرف نصف ارب روپیہ کی رہ گئی جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دیسی ملوں کی حالت میں خوشگوار اضافہ ہو رہا ہے۔

چہرہ کی بیرونقی پاوڈر سے دُور نہو گی

چہرہ پر کتنا ہی پاوڈر لگایا جاوے لیکن رونق نہیں آسکتی چہرہ پُر رونق اور خوبصورت کرنے کیلئے صاف خون و صاف منی کی ضرورت ہے اس لئے آتنک نگرہ گولیاں کا استعمال کیجئے یہ گولیاں قبض بدہضمی خون اور منی کی خرابی وکمی جریان احتلام رقت منی وغیرہ کو دور کر کے جسم کو خون و منی سے سیر کر کے لطف زندگی عطا کرتی ہیں چہرہ پر رونق اور دلکشش ہو جائیگا جو ہزاروں من پاوڈر سے بھی ممکن نہیں۔ قیمت فی ڈبہ صرف ایکروپیہ ۵ ڈبہ کی چار روپیہ علاوہ محصولڈاک

بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا ہونیوالی بیرونی نقائص کو صرف دو ہفتہ میں نابود کر کے پوری مردی حاصل کرنے کیلئے ایک شیشی طلاء واجی کرن استعمال کریں۔ قیمت فی شیشی صرف پانچروپیہ ۵ر

مزید آگاہی کے لئے ۱۸ صفحات کی کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرماویں

ویدشاستری، جام نگر، کاٹھیاوار

لوکل ایجنٹ، مسرس عبدالکریم اینڈ سنس ہسٹن روڈ۔ کانپور

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ

بانی ڈاکٹر ایس۔ کے برمن

منتخبہ اسٹار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ

سنہ ۱۸۸۴ء

پچاس سال سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے بےمثل موجد

ہیضہ سے اپنی جان بچانے کے لئے

ہیضہ۔ گرمی کے دست۔ پیٹ کا درد اور بدہضمی وغیرہ کو دُور کرنیکی بےخطا دوا۔ جہاں کہیں ہیضہ پھیلا ہو وہاں ایک یا دو بوند استعمال کرنے سے ہیضہ میں مبتلا ہونیکا ڈر نہیں رہتا۔

ہر ایک گھر اور سفر میں اسے پاس رکھنا ضروری ہے

قیمت فی شیشی چھ آنہ ۶ر محصول تین شیشیوں تک سات آنہ ۷ر

ہیضہ کی دوا رس عرق کافور (REGD)

سوزاک۔ جلندھر خواہ اور کسی وجہ سے پیشاب بند یا کم ہو گیا ہو تو "یورا" استعمال کیجئے۔ اس کے صرف دو ہی تین بار کے استعمال سے پیشاب کھُل کر صاف آنے لگتا ہے۔

قیمت فی شیشی چھ آنہ ۶ر محصول سات آنہ ۷ر

پیشاب بند ہونے کی دوا یورا (REGD)

آنکھ اُٹھنا، سوزش، کرکراہٹ، پانی بہنا اور گرد و غبار، دھواں، دھوپ کی تیزی وغیرہ کی وجہ سے آنکھ کی سرخی۔ اس کے تین چار دنوں کے استعمال سے جاتی رہتی ہے۔

قیمت فی شیشی نو آنہ ۹ر محصول دو شیشی تک سات آنہ ۷ر

آنکھ آنے کی دوا آئی لوشن (REGD)

نوٹ:۔ ہماری دوائیں ہر جگہ فروخت ہوتی ہیں۔ ڈاک محصول بہت بڑھ گیا ہے اسلئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خرید فرمائیں۔ نمونہ صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے۔

صیغہ نمبر ۷۵ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ: کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ایکروپیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

امساک کے لئے بےنظیر دوا ہے قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ

پنوسکت واری روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ علاوہ محصول ڈاک

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ ۳۹۳ کالبادیوی روڈ لکھنؤ ایجنٹ نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج

کانپور ایجنٹ۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ الہ آباد ایجنٹ ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک

دہلی ایجنٹ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک آگرہ ایجنٹ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD No. A 1494

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۵ | کان پور، چہار شنبہ ۴ مئی ۱۹۳۲ء مطابق ۱۳۵۰ھ | نمبر ۱۷

نکتۂ ایمان کی تفسیریں

(از علامہ محمد اقبال)

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اسکے زورِ بازو کا
نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

ولایت، پادشاہی، علمِ اشیا کی جہانگیری
یہ سب کیا ہیں؟ فقط اک نکتۂ ایماں کی تفسیریں

براہیمی نظر پیدا مگر مشکل سے ہوتی ہے
ہوس چھپ چھپکے سینوں میں بنا لیتی ہے تصویریں

تمیزِ بندہ و آقا فسادِ آدمیت ہے
حذر اے چیرہ دستاں سخت ہیں فطرت کی تعزیریں

حقیقت ایک ہے ہر شے کی خاکی ہو کہ نوری ہو
لہو خورشید کا ٹپکے اگر ذرہ کا دل چیریں

یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتحِ عالم
جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

چہ باید مرد را طبعِ بلندے مشربِ نابے
دلِ گرمے نگاہِ پاک بینے جانِ بیتابے

فرقہ وارانہ مسئلہ کا تصفیہ اور جدید عارضی اصلاحات کا نفاذ

ماہ جون میں حکومت ہند کے دستور میں تبدیلی کی جائیگی

بمبئی ۲۰ اپریل۔ "بمبئی کرانیکل" کو معلوم ہوا ہے کہ مرکزی ذمہ داری۔ انتخابات۔ اور حق رائے دہی کے مسائل میں مشکلات اور ہندوستانی والیان ملک کے طرز عمل کے ماتحت دو سال سے قبل۔ فیڈرل دستور اساسی کی ترویج ممکن نہیں۔ لیکن اس عرصہ میں حکومت کی طرف سے جو دستوری وعدے کئے گئے۔ ان کے ثبوت اور اعتدال پسندوں کو مطمئن کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ اصلاحی تبدیلیاں ضرور کر دی جائینگی۔ جون سے قبل فرقہ وارانہ مسئلہ پر وزیر اعظم کا اعلان کیا جائے گا۔ اور اس کے ساتھ ہی حکومت ہند کے دستور میں ترمیم کے لئے ایک مسودہ قانون بھی ایوان پارلیمنٹ کے روبرو پیش ہوگا۔

اس مسودہ قانون کا نفاذ وزیر اعظم کے اس اعلان دسمبر پر مبنی ہوگا جو مانفورڈ سکیم کی بجائے جدید ایسی کا آئینی اعلان بننے والا ہے۔ مسودہ قانون کی خاص دفعات میں گورنر جنرل کے اختیارات سے متعلقہ کلاز میں اس طرح ترمیم کی جائیگی۔ کہ انکے ذریعہ وہ مرکز میں ذمہ داری کے عنصر کو داخل کر سکیں اور مکمل صوبجاتی آزادی سر سیموئل ہور کے اعلان کردہ تحفظات کے مطابق جن کا وزیر ہند نے جنوری کی تقریر میں دار العوام میں تذکرہ کیا۔ رائج کر دی جائے۔

خان قلات کی تخت نشینی

کوئٹہ ۲۶ اپریل۔ تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ ایک وائسرائے نے "قلات" کے خان کو گدی نشین کیا ہے۔ یہ تقریب نہایت تزک و احتشام سے ادا ہوئی اور اطراف و اکناف کے تقریباً .. سرداروں نے اس میں حصہ لیا۔ بعض سردار اس تقریب میں شرکت کے لئے ... میل کا سفر کر کے آئے تھے۔ وائسرائے نے ہز ہائینس نواب بہادر میر اعظم خان کو گدی نشین کرتے ہوئے اپنی تقریر میں فرمایا کہ:۔

یہ بالکل پہلا اتفاق ہے کہ ایک وائسرائے ہوائی جہاز کے ذریعہ کوئٹہ آیا ہے اور اسی طرح تاریخ میں یہ بھی پہلا واقعہ ہے کہ اس نے "قلات" کے خان کو گدی نشین کیا ہے۔ وائسرائے نے کہا۔

اس ریاست کا مالیہ بہت دنوں سے ٹھیک صورت میں قایم ہو چکا ہے اور مال گذاری کا انتظام آپ کے وزیر اعظم کرتے ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ "قلات" جدید طریقہ حکومت سے اچھی طرح روشناس ہو رہا ہے اور توقع ہے کہ انکی توجہ سے اس میں اور ترقی ہوگی۔

میں یور ہائینس کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ آپ نہ صرف قلات کے رئیس ہیں بلکہ سرداروں کے لیڈر بھی ہیں اس لئے میں آپ سے توقع رکھتا ہوں کہ آپ ریاست کے معاملات میں اپنے سرداروں سے اشتراک عمل کرینگے اور ان کے حقوق کی نگہداشت کریں گے اور انکی روایات کا احترام کرینگے۔ اور سرداروں کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ یور ہائینس کا احترام کریں۔

جواب میں ہز ہائینس خان صاحب "قلات" نے تقریر کی جس میں وائسرائے کا خیر مقدم کرتے ہوئے لینے بجا نی کی جگہ اپنی گدی نشینی کا اظہار شکر کیا اور برطانوی حکومت سے اپنی غیر متزلزل حکومت کا اظہار کرتے ہوئے یہ وعدہ کیا کہ وہ اپنی ریاست میں جلد سے جلد اصلاحات دینگے اور اپنی ریاست سے بیگانہ طریقہ مسدود کر دینگے۔

اصلاحات سرحد کے متعلق سر عبد القیوم کا بیان

پشاور ۲۵ اپریل۔ سر عبد القیوم صوبہ سرحد کے پہلے وزیر نے ایسوسی ایٹیڈ پریس کے نمائندہ کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ ہم باشندگان صوبہ سرحد ملک معظم کے اس مشفقانہ پیغام کے لئے جو انھوں نے کونسل کی افتتاح کے وقت بھیجا ہے تہ دل سے ممنون ہیں۔ اور ہم ہز اکسلینسی وائسرائے کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جو تکلیف اٹھا کر صوبہ سرحد تشریف لائے۔ اور صوبہ سرحد کو وہ اصلاحات عنایت کیں جن سے انکا درجہ دوسرے صوبوں کے برابر ہو گیا۔

سر عبد القیوم نے کہا کہ:۔ ہم وائسرائے کے اس اعلان کا بھی خیر مقدم کرتے ہیں جس کی رو سے انھوں نے قوانین جرایم کو ایک سال کے لئے صوبہ سرحد سے اٹھا لیا ہے غرض صوبہ سرحد کو جو اصلاحات ملی ہیں وہ سب معقول ہیں اور وائسرائے کے ان الفاظ سے کہ یہ اصلاحات پہلی قسط ہیں اور جب ہندوستان کا نیا دستور مرتب ہوگا۔ تو صوبہ سرحد کو بھی حصہ ملیگا۔ ہمارے مستقبل کو روشن کر دیا ہے۔ آخر میں میں یہ کہدینا چاہتا ہوں کہ اقلیتوں کے متعلق وائسرائے نے جو کچھ فرمایا ہم نے بہت توجہ سے سنا۔ یہ ہمارا پہلا فرض ہوگا کہ ہم اقلیتوں میں اعتماد کی روح پھونکیں اور بہترین نظم و نسق کے ذریعہ ہر

تبسم خیال

مشاہیر سخن کی غزلیات کا مجموعہ۔ پاکٹ سائز

ایڈیشن گلیز ڈپیپر۔ دیدہ زیب طباعت
صرف پانچ پیسہ کے ٹکٹ روانہ فرما کر پتہ ذیل سے طلب فرمائیے۔

مینجر گوہر حیات ایجنسی ٹیکا پور کانپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے — زبان پر حق ہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

کانپور، چہارشنبہ ۴ مئی ۱۹۳۲ء

ہندوستان کے متعلق دارالعوام میں مباحثہ

حسب معمول دارالعوام کے اجلاس میں انڈیا کونسل کے اخراجات کی منظوری لیتے وقت ہندوستان کی سیاسی حالت پر مباحثہ ہوا:۔

سر سیموئل ہور وزیر ہند نے ایک مفصل تقریر کے دوران میں ہندوستان کی سیاسی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

حکومت نے جو روش اختیار کی تھی وہ برابر اس وقت تک اس پر قایم ہے یہ روش دو اصولوں پر مبنی ہے یعنی "قیام نظم" اور "ترقی" اور اس اصول کی تائید دارالعوام بھی زبردست اکثریت کے ساتھ کر چکا ہے۔ آپ نے چیلنج دیکر کہا کہ کوئی شخص اس سے بہتر حکومت کے لئے طریق کار نہیں تجویز کر سکتا اور نہ کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ حکومت نے اس اصول کی خلاف ورزی کی ہے جسکی قرطاس ابیض میں تشریح موجود ہے

آپ نے اس کا اقرار کیا کہ ہندوستان میں نہایت اہم سیاسی مسائل درپیش ہیں اور ہندوستان ایک نازک دور سے گزر رہا ہے لیکن آپ نے سامعین سے یہ درخواست کی کہ وہ ان تمام معاملات کو انفرادی حیثیت سے نہیں بلکہ مجموعی حیثیت سے دیکھیں۔

آپ نے کہا کہ اگرچہ لارڈ ولنگڈن وایسرائے کا پیری کا زمانہ ہے اور اس عمر میں انکو کامل آرام لینے کی ضرورت ہے مگر باوجود اس پیرانہ سالی کے آپ نے نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ ہندوستان کے حالات کا مقابلہ کیا جو صد درجہ قابل تعریف و توصیف ہے۔

آپ نے کہا کہ اگرچہ گذشتہ ۱۲ مہینے نہایت تشویش کے گذرے ہیں اور مجبورًا اخراجات میں تخفیف کرنا پڑی ہے، مگر باوجود اس کے نتائج امید سے زیادہ امید افزا ثابت ہوئے ہندوستان کی اقتصادی حالت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ باوجود انتہائی مشکلات کے اس وقت ہندوستان کی مالی حالت گذشتہ ۶ ماہ کی مالی حالت کے مقابلہ میں بہت بہتر ہے۔ اشیاء کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں ٹیکسوں کی آمدنی میں بھی اضافہ ہوا ہے مالگذاری اور لگان کی رقمیں بھی وصول ہو رہی ہیں اور اس سے سرکاری قرضہ کی رقم بھی نہایت آسانی کے ساتھ فراہم ہوگئی ہے۔ ان تمام باتوں سے اس امر کا یقین ہوتا ہے کہ گذشتہ ستمبر کے مقابلہ میں اسوقت ہندوستان کی مالی پوزیشن زیادہ مستحکم ہے۔

صاحب وزیر ہند نے اس الزام کی نہایت سختی کے ساتھ تردید کی کہ چونکہ ہندوستان میں بہت سے مرد و عورتیں قید ہیں اسلئے ہندوستان پر وہی مظالم کئے جا رہے ہیں جو کسی زمانہ میں روس میں ہوتے تھے۔ آپ نے کہا کہ جو وقت مسٹر لینز بری وزارت میں شامل تھے۔ اس وقت ہندوستان میں قید ہونے والوں کی تعداد اس سے دوچند تھی۔ آپ نے سامعین سے ایک مرتبہ پھر درخواست کی کہ وہ حالات و واقعات پر نہایت ٹھنڈے دل سے غور کریں اور بلا سوچے سمجھے تسلیم نہ کرلیں کہ ہندوستان اسوقت انقلابی حالت میں مبتلا ہے آپ نے کہا کہ یہ میری قطعی رائے ہے کہ ہندوستان میں اسوقت کوئی غیر معمولی بات نہیں پیدا ہوئی ہے بلکہ توقع سے زیادہ ہندوستان کی حالت بہتر ہے بشرطیکہ ان حالات کو پیش نظر رکھا جائے جو کہ اسوقت تمام دنیا میں رونما ہیں۔

صاحب وزیر ہند نے کہا کہ میں نے ان تمام الزامات کی نہایت احتیاط کے ساتھ تحقیقات کی جو گذشتہ مباحثہ کے دوران میں پولیس اور دیگر عمال حکومت کے ذمہ لگائے گئے تھے کہ انھوں نے آرڈیننسوں کا استعمال نہایت بیجا طریقہ سے کیا مگر تحقیقات کے بعد یہ تمام الزامات بالکل غلط ثابت ہوئے ہیں آپ نے کہا کہ مجھے اس کا یقین ہو چلا ہے کہ یورپ اور برطانیہ میں حکومت کے خلاف نہایت غلط پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ آخر میں آپ نے کہا کہ حکومت ہرگز غلط پروپیگنڈے سے مرعوب ہو کر اپنے اصولوں میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتی۔

مسٹر جارج لینز بری جو آجکل پارلیمنٹ میں ایک چھوٹی سی جماعت کے ساتھ مخالفین حکومت کے لیڈر بنے ہوئے ہیں صاحب وزیر ہند کی مخالفت میں تقریر کرتے ہوئے کہا مجھے یقین ہے کہ سر سیموئل ہور نے ہندوستان کے متعلق جو پالیسی اختیار کی ہے وہ آخرکار ناکامیاب ثابت ہوگی آپ نے ہندوستانیوں کی قربانی صبر و ضبط اور عدم تشدد کی پالیسی کی تعریف کی اور کہا کہ صرف ہندوستانیوں کو ہی یہ حق حاصل ہے کہ وہ فیصلہ کریں کہ ہندوستان پر کس طرح حکومت کی جائے آپ نے کہا کہ کیا اٹاوہ کانفرنس میں جو لوگ شریک ہیں انکو یہ حق حاصل ہے کہ وہ جو طریق کار چاہیں ہندوستان کے متعلق اختیار کریں۔ آپ نے کہا کہ جو وہاں فیصلہ کیا جائے۔ اُسکی آخری منظوری ہندوستان کی اسمبلی سے لینا چاہئے۔

مسٹر سیلسن نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کو اپنے اوپر خود حکومت کرنے کا اختیار ہونا چاہیئے آپ نے ص

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ

میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ اس مرتبہ بجائے ۴ مئی کے ۶ مئی کو منعقد ہوگا جسمیں وائس چیرمین کا انتخاب بھی ہونے والا ہے، حافظ محمد صدیق سابق سینئر وائس چیرمین اور مسٹر محمد بشیر بار ایٹ لا میں زبردست مقابلہ ہے دونوں طرف سے زبردست جد و جہد ہو رہی ہے

ڈسٹرکٹ بورڈ

۳۰ اپریل کو زیر صدارت بابو رام نرائن گرگ چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ بورڈ کا جلسہ ہوا جسمیں ایجوکیشن کمیٹی کے لئے باہر سے ۴ مندرجہ ذیل ممبران منتخب کئے گئے:۔

۱۔ سید صبیح الدین احمد (مکاتیب اسلامیہ)
۲۔ مسز بھٹناگر (تعلیم نسوان)
۳۔ پنڈت اما شنکر دکشٹ (مدرسین)
۴۔ رام بھروسے (پسماندہ اقوام)

بورڈ میں سے ایجوکیشن کمیٹی کے لئے مندرجہ ذیل ۸ ممبروں کا اعلان کیا گیا ہے:۔

(۱) پنڈت سری رتن وکیل (۲) مسٹر ماجد علی مختار۔ (۳) ٹھاکر بشمبر سنگھ (۴) پنڈت منوہر لال۔ (۵) ٹھاکر بہاری سنگھ وکیل (۶) خان بہادر سید بشیر الدین احمد (۷) چودھری رام ادھین (۸) بھلشے دینڈیال۔

خیال کیا جاتا ہے کہ پنڈت سری رتن وکیل ایجوکیشن کمیٹی کے چیرمین منتخب ہو جائینگے

چمن گنج وارڈ

۳۰ مئی کو چمن گنج وارڈ کا انتخاب عمل میں آیا پولنگ افسر مسٹر شاہی ڈپٹی کلکٹر تھے دیگر امیدواروں کے مقابلہ میں حاجی محمد سعید صاحب تاجر چوب کو بکثرت ووٹ ملے لہذا پولنگ افسر صاحب نے حاجی محمد سعید صاحب کے میونسپل بورڈ کے ممبر منتخب ہو جانے کا اعلان کر دیا

آنریری مجسٹریٹ

رائے صاحب لالہ روپ چند جین اور خان بہادر حاجی عبدالقیوم صاحب کو گورنمنٹ نے آئندہ مزید ۵ سال ۱۲ مئی کے لئے دوبارہ آنریری مجسٹریٹ مقرر کیا ہے۔

ذاتیات

منشی دیا نرائن نگم آنریری مجسٹریٹ و اڈیٹر زمانہ و آزاد کی دختر کی شادی بابو شیو نرائن نگم برادر زادہ بابو سرجو پرشاد وکیل کے ساتھ ۲ مئی کو ہوئی منشی صاحب موصوف نے اس شادی کے سلسلہ میں معززین شہر و حکام کو ایک پرتکلف دعوت ۳ مئی کی رات کو دی۔

منشی محمد حمزہ صاحب مشہور تاجر چرم نے اپنے صاحبزادہ و صاحبزادی کے عقد کے سلسلہ میں یکم مئی کو اہل شہر و معززین کو ایک پرتکلف دعوت دی۔

گرفتاری

۲ مئی کو بدیشی کپڑے کی دوکان پر پکٹنگ کرنے کے سلسلہ میں ۲ والنٹیر گرفتار کئے گئے ہیں۔

۳ مئی کو ایک کانگریس کارضا کار کانگریس بلیٹن تقسیم کرتا ہوا پریڈ پر گرفتار ہوا ہے۔

فسادات کانپور

گذشتہ فسادات کانپور کے مقدمہ کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل لوگ عدالت مسٹر گردس شکلا سے بری کر دئیے گئے ہیں۔

شیخ عبدالحق صاحب تاجر موزہ و بنیان چوک عبدالحئی صاحب۔ نواب خان کابلی۔ رائے صاحب لالہ بھگوانداس آنریری مجسٹریٹ۔ بابو شیو پرشاد بینکر اٹاوہ بازار۔

اڈیٹر پرتاپ کا مقدمہ

۳ مئی کو مسٹر بالکرشن شرما اڈیٹر پرتاپ کے مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ جو گواہ موجود تھے۔ انکی گواہی ہوئی۔ پنڈت جواہر لال نہرو پنڈت گووند بلبھ اور مسٹر رفیع احمد قدوائی کے بیانات بذریعہ کمیشن جیل میں ہونگے۔

حکام

پنڈت جگدیشر ناتھ کول سب جج دوم سشن و سب جج ہو کر فتحپور تشریف لے گئے ہیں۔

بابو رادھا کشن چودھری منصف اکبرپور سب جج دوم ہوئے ہیں۔

مسٹر اگروال منصف اکبرپور ہو کر باہر سے تشریف لائے ہیں۔

مسٹر ایچ جے۔ فرامیٹن۔ آئی۔ سی۔ ایس ایڈیشنل کلکٹر کا تبادلہ ہو گیا ہے اور آپ چارج دیکر تشریف لیگئے مسٹر جے۔ ایس کے اس ڈپٹی کلکٹر نے رخصت لی ہے اور کانپور سے چارج دیکر تشریف لے گئے۔

ٹھاکر شیو راکھن ڈپٹی کلکٹر نے بھی بوجہ بیماری ۴ ماہ کی رخصت لی ہے۔

مسٹر اے ناتھ شکلا ڈپٹی کلکٹر ۵ مئی تک کانپور سے جانے والے ہیں۔

خطوط برباد کرنیکی کوشش

۲۹ اپریل کو کرانچی خانہ کے ایک لیٹر بکس میں تیزاب ڈالا گیا جسکی وجہ سے متعدد خطوط خراب ہو گئے۔

مہاتما گاندھی کی مذمت

۲۸ و ۲۹ اپریل کو ہندوستان کی ری پبلک آرمی جماعت کی طرف سے ۸ صفحات کا مطبوعہ پمفلٹ تقسیم کیا گیا جسمیں مہاتما گاندھی کے اصولوں کی مذمت اور تشدد کی تعلیم دی گئی تھی

قرولی سے حملہ

۲۸ اپریل کو ریل کے پل کے قریب ایک شخص پر قرولی سے حملہ کر کے ۵۵ روپیہ چھین لئے گئے۔

ایک پلٹن کا قیام

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے زیر صدارت ایک جلسہ ہوا جسمیں حکومت کی امداد کے لئے ایک پلٹن کی بنیاد ڈالی گئی۔ اسکے صرف فوجی آدمی ممبر ہو سکتے ہیں اور یہ پلٹن حکومت کو سول نافرمانی کے انسداد میں مدد دیگی۔

ٹیلیگرام کے تار

گذشتہ مارچ میں ضلع اناؤ میں ٹیلیگرام کے تار کاٹ ڈالے گئے تھے۔ پولیس ملزموں کی تلاش میں تھی ۲۹ اپریل کو مسٹر مختار حسین سب انسپکٹر پولیس نے عین اسوقت جبکہ ملزم میتن کے

یورپ نے مراکش کو کس طرح برباد کیا

مراکش پر فرانسیسی قبضہ سے پہلے اسمین ایسے اسباب پیدا ہوگئے جن کا قدرتی طور پر یہ نتیجہ ہونا چاہیے تھا کہ ملک سے حریت کی روح فنا ہو جائے، وہ اسباب و علل جن کی بنا پر یہ سب کچھہ ہوا حسب ذیل ہیں :-

(۱) تمام ملک میں جہالت کی تاریکی غالب ہوگئی جس سے سیاسی غلامی زنجیرین بھی پاؤن میں ڈالدین،

(۲) سلاطین مراکش کو عیش پسندیون نے ملک پر قرضہ کا بار لاد دیا - سرمایہ کی کمی نے ٹیکس بڑھانے پر مجبور کیا جس نے باشندون کو پریشان کردیا،

(۳) وزراء ملک اور فوجی سپہ سالارون کی طماعی اور خیانت نے حکومت میں بدنظمی پیدا کردی،

(۴) اجنبی سازش کا ہر طرف جال بچھا ہوا تھا

(۵) اِن اسباب نے خانہ جنگیان پیدا کردیں اور ملک امن و امان سے دور ہوگیا،

۲۷ رجب سنہ ۱۲۹۰ھ میں مولائی حسن سیدی محمد تخت نشین ہوئے یہ سلطان اگرچہ بیدار مغز تھا اس نے انگلستان اور فرانس سے رسوخ حاصل کرنے مین بڑی کوشش کی، لیکن اُسنے اُنھیں کامیاب نہین ہونے دیا، وہ چاہتا تھا کہ ملک مین اصلاح کرے نوجوانون اور لڑکون کو حصول تعلیم کی غرض سے یورپ بھیجے، ملک میں جنگی کارخانہ جات کی بنیادین قائم کرے، مگر فرانس کی سازشون نے اسکی بیدار مغزی کو عملی صورت اختیار نہ کرنے دی، الجزائر مراکش کا ہمسایہ تھا اور اسپر فرانس قابض تھا، چنانچہ اُس نے پیرون صوفیون اور ملاؤن کے بھیس میں جاسوسی فوجین مراکش مین جہالت کا دور دورہ تھا اس لیے ان صوفیون کا داؤن اُنپر چل گیا، فرانس کو اسکا موقع ملا کہ وہ مراکش مین حکومت مراکش کے خلاف ظلم و استبداد کا پروپیگنڈا کرکے فرانس کے عدل و انصاف اِن کے دلون میں جاگزیں کردے، مولائی حسن کی وفات پر اسکا بیٹا عبدالعزیز تخت نشین ہوا، اگرچہ ابتدا میں اسکو بھی اصلاح کرنے کا موقع ملا، لیکن فرانس کی عیاری نے اسکو بھی تعیش پسند بنادیا، اسپین سے حسین عورتیں لائی گئیں، خزانے خالی کئے گئے، نتیجہ یہ ہوا کہ قرض کی ضرورت محسوس ہوے، فرانس نے مراکش کو قرضہ کے جال میں پھانس لیا، اور رفتہ رفتہ فرانس کے اثرات نے مراکش پر پوری طرح قبضہ شروع کردیا، ملک میں کوئی قانون نہ تھا محض حکام کا حکم زبانی قانون تھا، اس لیے عوام کی جان و آبرو محفوظ نہ تھی، چنانچہ فرانس کی حمایت قبول کرنا بہت آسان تھا، آخر مراکش کا ہر تاجر فرانس کے زیر اثر ہوگیا، وزیرون کی یہ حالت تھی کہ کوئی فرانس کا تنخواہ دار تھا، کوئی انگلستان و جرمنی کا اپنے وطن کی خدمت سے کیسکو سروکار نہ تھا، ان تمام باتون کا نتیجہ عام پریشانی تھی اور لوگ اِس سے نجات حاصل کرنے کے لیے بیقرار تھے، کہ دفعتًا شمالی فارس مین ایک صوفی کے علم بغاوت بلند کردیا، اسکا نام ابوحمارہ تھا یہ فرانس کے لیے فرائض جاسوسی ادا کرتا تھا، سلطان نے اسکو دبانے کی کوشش کی لیکن وزیر جنگ باغیون سے ساز باز کرچکا تھا، ابھی یہ بغاوت ختم نہ ہوئی تھی کہ دار بیضا میں کچھہ فرانسیسی قتل کردیے گئے، فرانس کے لیے کافی موقع تھا کہ وہ اپنا کام شروع کرے اور وہ اسی طرح منتظر تھا، چنانچہ فورًا شہر پر قبضہ کرلیا، اِدھر سلطان اِن مشکلات میں مبتلا تھا، اِدھر اسکے بھائی عبدالحفیظ نے بغاوت شروع کردی اور چونکہ فرانس اسکو خفیہ طور پر مدد دے رہا تھا اِس لیے اکثر قبائل اِس کے اثر میں آگئے، مجبورًا سلطان نے اپنے بھائی کے حق میں تاج و تخت سے دست برداری اختیار کرلی، عبدالحفیظ سلطان بنا لیکن فرانس کا آلہ کار تھا اِس لیے مراکش اِس کے غلامانہ ذہنیت سے برہم ہوگئے، اِس لیے ایک صوفی خواجہ محمد کتانی نے کمر ہمت مضبوط باندھ لی، اور فوجیں جمع کرنے کے لیے روانہ ہوگیا، تاکہ عبدالحفیظ کا مقابلہ کرے، لیکن اس کے نقل و حرکت کی خبر فرانس کو مل گئی، انھون نے شاہی فوج روانہ کرکے راستہ ہی میں شیخ محمد کتانی کو گرفتار کرلیا اور محل شاہی میں لاکر اسپر خونخوار شیر کو چھوڑ دیا، جب یہ واقعہ مشہور ہوا تو قبیلہ بنی مطیر نے علم بغاوت بلند کردیا، یہ قبیلہ مراکش کا سب سے زیادہ طاقتور قبیلہ تھا، اسی کے ساتھ ہی سلطان کے بھائی مولائی زین نے بھی بغاوت شروع کردی، کچھہ اس کے مددگار بھی جمع ہوگئے، پایہ تخت کے خاص تاجرون نے بھی بغاوت کردی، کیونکہ سلطان انکو بُری طرح سے لوٹ رہا تھا، فوج میں بھی شورش ہو گئی، کیونکہ یہ لوگ فرانسیسی اور انگریزی افسران سے نالان تھے، سلطان کا حمیولنن فرانسیسی جاسوس تھا اس نے مشورہ دیا کہ اس بغاوت کا دبانا اس کے امکان سے باہر ہے، لہذا ایسی صورت مین فرانس سے مدد لی جائے، سلطان راضی ہوگئے، مدد کی درخواست روانہ کی گئی، فرانسیسی فوجیں مراکش میں گھس پڑیں اور قتل عام کرکے اس بغاوت کو دبایا، بغاوت کا تو خاتمہ ہوگیا لیکن خود فرانس اقتدار مسلط ہوگیا، سلطان غلامی کے لیے مجبور تھے چنانچہ سنہ ۱۹۱۲ء میں فرانس کے مراکش پر اپنی حمایت یا دوسری لفظون میں قبضہ کا اعلان کردیا اس وقت سے مراکش غلامی کی لعنت میں مبتلا ہے،

ہندوستان کو پانچ کروڑ کا فائدہ

آجکل ہندوستان پر جو مصیبت نازل ہوتی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے، کوئی شبہ نہیں کہ سیاسی فضا کے مکدر ہونے سے بھی بہت سی مصیبتون میں اضافہ ہوجاتا ہے اور تجارتی کاروبار میں کساد بازاری سے بھی بہت ناگوار اثر پڑتا ہے مگر فضول خرچی ان تمام مشکلات میں جسطرح قابلِ عبور مشکلات پیدا کررہی ہے اس لیے ہندوستانیون کو کفایت شعاری کی ضرورت ہے، مگر یہ کفایت شعاری اسوقت ممکن ہے جب کہ عیش و عشرت کے سامان کو خیرباد کہا جائے، جیسے سودیشی کپڑے کی کھپت سے ہندوستان کی اقتصادی حالت بہتر ہوسکتی ہے، ٹھیک اسیطرح تمباکو و شراب وغیرہ اشیا سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے،

چنانچہ ممالک غیر سے تمباکو اور سگریٹ وغیرہ کی صورت میں جو مال آتا ہے اُس کی تفصیل ذیل میں درج کیجاتی ہے جس سے بہت کچھہ سبق حاصل کیا جاسکتا ہے،

درآمد

جنس	سنہ ۳۰-۱۹۲۹ء (پونڈ)	سنہ ۳۱-۱۹۳۰ء (پونڈ)	سنہ ۱۹۳۱ اپریل تا نومبر (پونڈ)
تمباکو	۱۰۰۳۰۷۱۰	۴۹۳۵۷۹	۳۳۸۱۰۹۱
چرٹ و سگرٹ	۵۳۸۴۹۷۵	۳۰۵۹۷۹۲	۱۱۹۴۴۱۷
قیمت جو ممالک غیر میں گئی			
تمباکو	۲۷۹۷۰۹۹	۱۵۱۱۵۰۰۹	۷۰۸۷۸۲۳ پونڈ
چرٹ و سگرٹ	۲۰۳۰۷۵۷۴	۱۲۲۴۸۱۴۴	۴۲۹۰۲۴۰ ”

اگرچہ گذشتہ سال کی نسبت امسال اس آمدنی میں کمی قدرے واقع ہوگئی ہے، پھر بھی تمباکو و سگریٹ کے نام پر ہندوستان سے بہت بڑی رقم ممالک غیر میں جاتی ہے،

اگر لوگ اس قسم کے غیر اشیا کا استعمال بند کردیں تو ہندوستان کو بڑا فائدہ پہونچ سکتا ہے ہندوستان میں تمباکو نوشی کے مقابلہ میں شراب نوشی تو اس سے بھی زیادہ نقصان آجکل سکرات کی درآمد بڑی کثرت سے ہورہی ہے جس کا　　کو حسب ذیل اعداد و شمار میں مل سکتا ہے،

درآمد شراب

جنس	سنہ ۱۹۲۹-۳۰ء	سنہ ۱۹۳۰-۳۱ء	سنہ ۱۹۳۱ء
شراب گیلن	۷۷۷۹۰۰۳	۷۱۸۲۴۳۵	۳۲۰۷۸۷۴
قیمت جو ممالک غیر مین گئی			
روپیہ	۳۷۶۶۳۴۵	۳۳۱۷۳۰۱۳	۱۳۹۱۷۴۹

تمباکو اگر خراب ہے تو شراب اس سے بھی زیادہ مضر ہے اس لیے اگر آپ اُسے استعمال میں نہ لائین تو پانچ کرور سالانہ کی بچت ہوسکتی ہے، ہندوستان کی فلاح و بہبود کا انحصار اسپر بھی منحصر ہے کہ وہ سامان تعیش کے استعمال سے اجتناب کریں،

۵ اور تیسرے اعلیٰ زندگی کا قیام جسکی تکمیل پانچ سال کے عرصہ میں ہوجانی چاہیے، اس اسکیم کی روسے سنہ ۱۹۳۵ میں یعنی صرف تین سال کے بعد ہر شخص کو آٹا مکھن، گوشت، ترکاریاں اور دودھ ملے گا جو موجودہ اعداد کے اعتبار سے یا پانچ گنا ہوتا ہی ساتھ ہی ساتھ حکومت رہنے کے لیے جدید مکانات تیار کرائیگی اور تنگی مکانات کی دقت کو دور کردیگی

(ہندوستان ٹائمز)

روس کا آیندہ

پانچ برس کا تعمیری لائحہ عمل

عوام کی حیات کو مجبورکو خوشگوار اور بہتر بنانے کے ارادے

روس کے اولیں پنج سالہ لائحہ عمل کا مقصد یہ تھا کہ ملک کا اقتصادی وقار اس حد تک بڑھا دیا جاے کہ وہ فوری ترقیات کے ذریعہ یوروپ کی صنعتی ممالک میں اولیں جگہ حاصل کرنے اور بے انتہا صنعتی ممالک میں اولیں جگہ حاصل کرنے اور بے انتہا صنعتی کارخانے قائم کردے تاکہ ملک کی فراوانی پیداوار کا صرف حاصل ہوسکے، اسکیم کے پہلے تین برسون میں بے انتہا ترقی کی گئی، حتی کہ سنہ ۱۹۳۱ء کے سال مین جو انتہائی کساد بازاری اور اسکیم کا چوتھا سال ہے اقتصادیات کی اعلےٰ کونسل نے ایک ارب روبل (روسی سکہ) کی مصنوعات فروخت کیں، اگرچہ یہ تعداد سنہ ۱۹۳۰ء کی بکری میں ۲۰ فیصدی اضافہ ظاہر کرتی ہے مگر سویٹ تخمینہ کے اعتبار سے پھر بھی کم ہے، سنہ ۱۹۳۱ء سے تربیت نا یافتہ اور غیر ذمہ محنت میں کی کیوجہ سے مصنوعات میں بھی کمی پیدا ہوگئی ہے اور اسکیم کی کامیابی کے لیے ایک زبردست خطرہ پیدا ہوگیا ہے، اس کا ثبوت یہ ہے کہ مزدورون کو تربیت یافتہ بنانے کی اسکیم پر عمل کیا جاتا ہے اور کاشتکارون کے دلون مین بھی یہ جذبہ پیدا کیجارہی ہے کہ وہ دستکاری کی طرف مائل ہوں،

پہلے پانچ برسون میں معمولی مصنوعات کو جن میں سوت اور غذا بھی شامل ہے بڑی مصنوعات کے مقابلے مین باعتبار اہمیت دوسرا نمبر دیا گیا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مزدورون کی تعداد میں کمی پیدا ہوگئی، سویٹ نے اب معاملات کو اچھی طرح سمجھہ لیا ہے اور آیندہ پانچ برس کے تعمیری لائحہ عمل میں اس قسم کے تجاویز شامل ہیں جن کے ذریعہ عوام کے معیار زندگی کو بہتر بنانے کی ہر ایک کوشش کیجائے گی،

زراعت کل مسئلہ ہے

کیونکہ روس ایک زرعی ملک ہے اس لیے جہان تک مستقبل کا تعلق ہے زراعت ہی خاص مسئلہ ہے، تقریبًا فیصدی انفرادی مزرعہ جات کو متحدہ بنادیا گیا ہے اور مزید اتحادی مزرعون کو اور حکومتی جائدادون کے ذریعہ اتحادیہ　　جات کی پالیسی کو تکمیل تک پہونچانے کی بے انتہا کوششیں کیجارہی ہین، حکومتی جائدادیں اور اتحادی مزرعجات کارخانون کی شکل میں مصروف کار ہیں جنھیں غلہ کے کارخانون کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، موجودہ زمانہ میں مزروعہ علاقہ تیرہ کرور ۷۵ لاکھ ہیکٹر ہے،

مختصر یہ ہے کہ آیندہ پنج سالہ لائحہ عمل میں بالخصوص تین چیزیں شامل ہیں جن کی تعمیل سنہ ۱۹۳۰ء تک لازمی ہے، اول تو خام اشیاء کا مسئلہ ہے جس میں صرف موجودہ ذخیرہ میں اضافہ ہی کی اسکیم شامل نہیں بلکہ جدید ذرائع کی تحقیق بھی شامل ہے دوسرے تمام پیداوار میں اضافہ کرنا اس لیے کہ روس کا ارادہ ہے کہ پانچ سال کے اختتام پر یعنی سنہ ۱۹۳۷ء میں امریکہ سے ڈیڑھ گنا زیادہ پیدا کرنے کے قابل ہو جائے اور

ہندوستان میں سودیشی کپڑے کی تیاری اور کھپت

ہندوستانی صنعت پارچہ بافی کی ترقی پر ملک کی فلاح وبہبود کا انحصار ہے

جسم کی حفاظت اور اسکی پرورش کے لیے خوراک، جائے رہائش اور ستر پوشی ان تین باتون کی ضرورت پڑتی ہے ہندوستان کے باشندون کے لیے ملک میں خاطر خواہ غلہ پیدا ہوتا ہے، دوسری ضرورت جائے رہائش کی ہے اس لیے بھی یہان بہت بہت گنجایش ہے رہی تیسری ضرورت کپڑے کی مگر ہماری بدنصیبی ہے کہ گذشتہ صدی سے ہم اِس کے لیے غیرون کے محتاج ہورہے ہیں اب تک یہان باہر سے جو مال آتا رہا ہے اُن میں کپڑے کی مقدار زیادہ پائی جاتی ہے :-

جنس	سنہ ۱۹۲۸/۲۹ء	سنہ ۱۹۲۹/۳۰ء	سنہ ۱۹۳۰/۳۱ء	آخرالذکر دو سال کی
	(کرور روپیہ)	(کرور روپیہ)	(کرور روپیہ)	
سوت اور کپڑا	۶۳.۲	۵۹.۴	۶۵.۲	۳۴.۲
ریشم اور ریشمی پارچہ	۵.۰	۴.۵	۲.۹	۱.۶
نقلی ریشمی پارچہ	۴.۷	۴.۳	۳.۰	۱.۳
اون اور اونی پارچہ	۶.۰	۴.۲	۳.۳	۱.۹
کل	۷۷.۹	۷۲.۴	۷۴.۴	۳۹.۰

مندرجہ بالا اعداد وشمار پر نظر ڈالنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان اپنی ضرورت کے لائق خود کپڑا بناسکیگا، گذشتہ دو سال میں ہمارے ملک نے جو کوششین کی ہین اُسکا نتیجہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بیرونی پارچہ کی درآمد میں بہت کچھ کمی واقع ہوگئی ہے اور ملکی پارچہ سازی سے ملک کی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کیجارہی ہے اور ایک نہ ایک دن ملک اِس سلسلہ ملک اپنے پانون پر کھڑا ہوجائیگا اگر لوگ یہ فیصلہ کرلیں کہ غیرملکی کپڑا کیسا ہی ارزان اور خوشنما ہونے پر بھی نہ لیں گے تو یقیناً ملک کی ضروریات کے لیے سودیشی کپڑا تیار ہوسکے گا، ایک صدی پہلے تک یہان ہماری ضروریات پورا کرنے کے لیے پارچہ بافی ہوتی تھی اور صرف یہی نہیں بلکہ ہندوستانی پارچہ کی شہرت دور دراز تک پہنچ چکی تھی،

ہندوستانی روئی ہندوستان میں روئی بہت پیدا ہوتی ہے اس بارے میں ہندوستان کا درجہ دوسرے نمبر پر ہے، سوت کاتنے اور پارچہ باقی کا کام پہلے ہر گانون میں ہوتا تھا اور آج بھی ملون اور دستی کرگھون سے بڑی مقدار میں کپڑا تیار کیا جاتا ہے، یہان صنعت وحرفت کی ترقی کا آغاز بھی سوت کاتنے اور پارچہ بافی کے ملون سے ہوا ہے، لنکاشائر اور دیگر مقامات کی ملون کے مقابلہ میں ہندوستانی ملیں برقرار ہیں، ابتدا میں دیسی ملون کے تیار شدہ مال پر بھی حکومت محصول لیا کرتی تھی اسکو بند ہوے ابھی بہت عرصہ نہیں گذرا ہے اپنے ملک کے ساختہ مال پر محصول عائد کرنا اس ملک کے سوا ے دنیا میں کہین دیکھنے میں نہیں آئے گا، ایسے مشکلات کے وقت مین بھی ہماری سودیشی ملون نے بھی اب تک ہماری بہت کچھ حفاظت کی ہے اور اگر اس صنعت کو منظم شکل میں فروغ دیا جائے تو بدیشی پارچہ کی جگہ حاصل کرلینا نہایت آسان ہے

ہندوستانین کپڑے کا استعمال

ہندوستان مین اوسطاً ۰۰...۵ کرور گز کپڑا کام میں لایا جاتا ہے، اسمیں سے ⅗ حصہ کپڑا اسوقت بھی ملکی ملون اور دستی کرگھون سے تیار ہوتا تھا حالانکہ اسوقت بھی سودیشی تحریک کیجانب بالکل توجہ نہیں دی جاتی تھی، گذشتہ دو سال مین سودیشی تحریک کی وجہ سے غیر ملکی پارچہ کی درآمد مین بہت کچھ کمی واقع ہوگئی ہے اور سودیشی پارچہ مین اس مقدار سے اضافہ ہوگیا ہے، اگرچہ یہ بیداری برقرار رہی تو سودیشی پارچہ کی مانگ مین مزید ترقی ہوجائیگی اور ملون میں کام کرنے والے مزدورون کی حالت بھی سدھر جائے گی، بیکاری میں کمی واقع ہوجائے گی اور زیادہ نفع یہ ہوگا کہ دیہات میں دستی کرگھون کا رواج از سرِ نو جاری ہوگا، کسان کھیتی کرنے کے باوجود بھی اس کام کو کرسکین گے، اور اس سے لگان اور مالگذاری کا بار بھی کم ہوجائے گا،

اسکی کافی وجوہ بھی موجود ہیں کہ ہندوستان بڑی مقدار میں کپڑا تیار کرسکتا ہے، یہان جو بدیشی پارچہ فروخت ہوتا ہے اُسکی وجہ یہ نہین ہے کہ یہان خاطر خواہ پارچہ تیار نہیں ہوتا بلکہ اکثر لوگ بدیشی پارچہ کی دلفریبی کا شکار ہوگئے ہیں، حالانکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ حتی الامکان سودیشی پارچہ استعمال میں لانا چاہیے، اسیں ملک کی ترقی وبہبودی کا راز مضمر ہے

مولانا شوکت علی کی نئی شادی

مولانا شوکت علی نے اپنی شادی کے متعلق بعض اخبارات کو حسب ذیل بیان دیا ہے مسلمانون کے لیے یقیناً عبرت انگیز ہے اور سبق آموز ہے،

مولانا فرماتے ہین :-

بظاہر جو لوگ خدمت قوم کرتے ہیں اُس کی نجی کی زندگی کچھ نہیں ہوتی اُن کا ہر کام پبلک ہوتا ہے، میں اپنے متعلق بھی اپنے ہی انداز بن لوگون کو اپنی نجی حالات کی تفصیلات بتادیتا ہون لوگون کی نگاہون میری جو حیثیت ہے اسکی بنا پر مین رعایت اور عزت کا مستحق ہون لیکن شرارت کرنے والے اپنا کام کررہے ہیں -

مجھ مین جو کچھ خوبیان ہین اور جو عزتین مجھے حاصل ہین وہ مجھے عورتون ہی کے طفیل سے حاصل ہوئی ہین میری باپ کا جسوقت انتقال ہوا جب کہ میری مان کی عمر صرف ۲۲ - سال کی تھی، بی امان ایک محترم خاتون تھیں، انہی نے ہمیں تعلیم دی اور اتنا بڑا کیا، ۲۲ سال کی عمر تک ہر مصیبت میں اُن کے پاس جاتا تھا، انھون نے ہمیشہ ہمت اور بہادری کا مجھے سبق دیا، بیس سال تک میرا گھر خوشی کا مرکز تھا، جس کے بعد میری بیوی کا انتقال ہوگیا اور مین تنہا رہ گیا اب اٹھارہ سال سے میرا کوئی گھر نہین ہے حالانکہ میں ہر روز اسکی جستجو میں رہتا تھا یہ مین تنہائی کی زندگی گذار رہا ہون میں کام کرتے ہوے مرنا پسند کرتا ہون مجھے حق ہے کہ مین بھی اپنا ایک چھوٹا سا گھر بناؤن تاکہ مین اپنی قوم کے لیے چند سال تک، اور مفید خدمات کرسکون مجھے اپنے خاندان میں باوجود تلاش کرنے کے کوئی بیوی نہ مل سکی اور میں اسکا منتظر تھا کہ کہین سے ملے،

در میری عائشہ رض اب میری زندگی میں شریک ہوگئی ہے، میں نے اسلامی شریعت کے عین مطابق ایک سچی مسلمہ شادی کرلی ہے، اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے جس میں رنگ نسل اور قوم کی کوئی تفریق نہیں ہے، وہ مخلص مسلمہ ہے اور ایک تعلیم یافتہ لڑکی ہے اور مجھ پر فدا ہے کیونکہ مین نے اسکے ساتھ ہمیشہ مہربانی کی ہے، مجھے بڑی خوشی ہے کہ مین نے جسوقت اس سے یہ درخواست کی وہ مجھ سے شادی کرے اور میرے کامون میں مددگار ہوجائے تو اسنے اُسے قبول کرلیا اور ایک مسلمان کیطرح میرے ساتھ ہوگئی وہ عربی اور فارسی اور اردو سیکھ رہی ہے اور مجھے روزانہ میری انگریزی خط وکتابت میں مدد دے رہی ہے،

مجھے اپنی اس بیوقوفی پر فخر ہے خلافت کمیٹی کے نئے انتخابات اسی مہینہ میں ہونے والے ہین، اسوقت کل معاملات مسلمانون اور اپنے رفقاء کار کے سامنے پیش کردونگا، جن میں متعلق مجھے پیغامات مبارکباد بھیج رہے ہین، مین نے اپنے ارادے میں اپنے لڑکے اپنے بھائی اپنے اعزا اور اپنے دوستون کو مداخلت کرنے کا موقع نہین دینا چاہتا میں جس عورت کی عزت کرتا تھا اُس سے مین نے درخواست کی اُس نے اُسے قبول کرلیا، کسیکو کیا حق ہے کہ وہ اُس میں مداخلت کرے! میں اسکے بعد امریکہ جارہا ہون، میری بیوی میرے ساتھ ہوگی جو وہان اہل امریکہ کو اسلام کے متعلق واقفیت پہونچانے میں میری مدد کرے گی میں ۱۵- اکتوبر کو امریکہ پہونچ جاونگا، اور ہر ہفتہ پانچ یا چھ تقریریں کرونگا،

مسٹر زاہد علی کا بیان

مولانا شوکت علی کے نوجوان لڑکے مسٹر زاہد علی نے جن کی عمر پچیس سال ہوگی اور جو اسوقت موجود نہ تھے باہر سے آن کر جب نکاح کی خبر سُنی تو وہ بہت ہی متعجب ہوئے،

ایک پریس کے نمایندے کو بیان دیتے ہوئے مسٹر زاہد علی نے اس شادی سے اختلاف کا اظہار کیا اور کہا کہ میں نے اپنے والد کو شادی سے باز رکھنے کی کوشش کی تھی - مگر میری نصیحت کارگر نہوئی،

مسٹر زاہد علی اور دیگر خلافتی کارکن بھی یہ شادی پسند نہیں اُن کا بیان ہے کہ اسمین بہت سے قانونی خامیاں موجود ہیں اور شریعت اسلامیہ کی روسے بھی ناجائز

نکاح کے وقت مس فرا جسے انگریزی لباس میں ملبوس تھین اُن کے منھ پر نقاب نہ تھی اگر چہ گذشتہ آٹھ یا نو یوم سے وہ پردہ کرتی تھیں، اور انھون نے کسی شخص سے بغیر مولانا صاحب گفتگو بھی نہ کی تھی،

مسز شوکت علی کون ہیں

معلوم ہوا ہے کہ مولانا کی یہ انگریزی بیوی پارک شائر کی رہنے والی ہے اور تقریباً دو سال ہوے کہ اس نے ایک عرب سے شادی کی تھی جس سے ایک لڑکا موجود ہے، کچھ عرصے کے بعد اس عرب کے متعلق یہ افواہ سُنی گئی کہ اس کا انتقال ہوگیا، یہ لڑکی جس کی عمر تقریباً ۲۳ سال بتائی جاتی ہے امداد کیغرض سے حضرت مولانا محمد علی مرحوم کے پاس پہونچی اور اپنی سرگذشت بیان کی حضرت مولانا مرحوم نے اُسے اپنی نگرانی میں رکھا اور نومسلم انگریز مسٹر رائٹ سے نکاح کرادیا، جسے خلافت کے رضاکارون کی تنظیم کے لیے بمبئی لایا گیا اور ہر دو میاں بیوی بمبئی آگئے، مسٹر عبداللہ کاڈل رائٹ اسوقت حیدرآباد میں موجود ہیں اور انھیں معلوم ہے کہ ان سے ان کی بیوی کی علیحدگی کیون ہوئی اور آیا مسز رائٹ کی عدت بھی پوری ہوئی یا نہیں،

کلکتہ میں جعلسازی کا ایک عجیب وغریب مقدمہ

خفیہ پولیس کا بھیس بدلکر ایک موٹر پر قبضہ کرلیا

کلکتہ ۲۳ اپریل، ایک شخص نے اپنے آپکو سی، آئی، ڈی کا افسر بتاکر ایک شخص موٹر میں خوب سیر کی، اور بالآخر ایک دن اُس موٹر کو لیکر غائب ہوگیا، نتیجہ یہ ہوا کہ پولیس نے اسے شبہ میں گرفتار کرلیا اور جب اسے تھانہ لایا گیا تو اصلی واقعہ کا پتہ چلا، کہا جاتا ہے کہ ملزم جس کا نام راج ناتھ مصر ہے، وکٹوریہ میموریل کے قریب کھڑا ہوا تھا، مسٹر ایچ گھوش اپنی موٹر لیے جارہے تھے ملزم نے موٹر کو روکا اور لائسنس طلب کیا، مسٹر گھوش نے کہا کہ وہ پولیس افسر کے کیسکو لائسنس نہین دکھا سکتے، ملزم نے اپنے آپکو خفیہ پولیس کا افسر بتایا اور ایک ریوالور دکھا کر مسٹر کو ڈرایا اور انھین پکڑ کر ایک خاکی وردی والے کے پاس لے گیا اور اسے مسٹر گھوش کو تھانے لیجانے کی ہدایت کی، مسٹر گھوش نے خائف ہوکر اس سے منت سماجت کی جس پر ملزم نے پتہ لکھکر اُنھیں چھوڑدیا، دوسرے روز ملزم مسٹر گھوش کے مکان پر پہونچا اور کہا کہ آج ہمین سیر کو جانا ہے اپنی موٹر میں لیچلو اور ایک روز مسٹر گھوش کی آنکھ بچاکر موٹر کو لیکر فرار ہوا، مسٹر گھوش نے تعاقب کیا لیکن موٹر ذری سی دیر مین بہت دور نکل گئی

اخبار صداقت مین اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

تمام یو، پی میں تحریک کانگریس کے خلاف جلسے

لکھنو ۲۷۔ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء، یو پی کے تمام اضلاع میں سول نافرمانی سے بیزاری ظاہر کیجارہی ہے ہفتہ گذشتہ میں متعدد جلسے اس کے خلاف منعقد ہوئے،

ضلع رائے بریلی میں ایک جلسہ ہوا جس میں سردار خانصاحب میجر وصوبیدار نے تقریر کی، سلون میں ڈسٹرکٹ ایسوسی ایشن کا جلسہ منعقد ہوا، اعظم گڈھ میں پرچے تقسیم کیے گئے، زمیندار اپنی جماعتیں بنارہے ہیں جن میں کاشتکار داخل ہورہے ہیں، ہنڈوالی رسوان سجوری میں نو جلسے ہوے، ایں پوری پٹواری سرکل میں امن سبھا برانچ کے ۷۶۹ جلسے ہوے مخصوص مقررین نے ۱۲ جلسے کیے بسلسلہ نمایش ایک جلسہ ہوا جس میں زمینداروں اور کاشتکاروں کو اتحاد کی دعوت دیگئی، کمشنر صاحب نے ایک تقریر کی، اگرہ میں ۷ جلسے ہوے تحصیل فتح آباد میں ۲ جلسے ہوئے جس میں ہزاروں آدمیوں نے شرکت کی، ایٹہ میں رفاہ لیگ کے ۲ جلسے ہوئے، جس میں کسان زمیندار اور تجار شریک ہوئے، بنارس ڈسٹرکٹ میں متعدد جلسے ہمیرپور میں زمیندار سبھا کے دو بڑے جلسے ہوے جس میں ۹۰ آدمی شریک ہوئے، فتحپور میں ۲۰ جلسے، متھرا میں ۴۳، جلسے گورکھپور میں رورل بورڈ کے ماتحت ۳۱۔ جلسے سلطانپور میں متعدد جلسے، فرخ آباد، سلیم پور، تالگرام میں کواپرینو لیگ کے دو جلسے الموڑہ میں دو جلسے، ہردوئی میں تاجروں کا ایک بڑا جلسہ منعقد ہوا پیلی بھیت میں ۵۰ زمینداروں اور کاشتکاروں کا جلسہ ہوا، جونپور میں ٹھاکر انند دت سنگھ کی صدارت میں زراعتی سبھا کا ایک جلسہ ہوا جس میں تقریباً کئی سو آدمیوں نے شرکت کی، بہرائچ میں کئی جلسے کاشتکاروں کے ہوئے، گڈھوال میں شانتی سبھا کا جلسہ ہوا، نینی تال، بلیا، اوناؤ میں پرچے تقسیم کیے گئے، میرٹھ کے دیہاتوں میں کسانوں اور زمینداروں کو یہ بتلایا گیا کہ وہ لگان بندی میں کوئی حصہ نہ لیں، بستی میں ۴۸ جلسے کانپور کی مختلف تحصیلوں میں ۱۴ جلسے منعقد ہوئے،

(ا۔ ن۔ س)

یو، پی، کے اضلاع میں وقوعات ڈکیتی

لکھنو ۲۷۔ اپریل، اضلاع یو۔ پی میں ۱۲ اپریل سے ۱۶، اپریل تک حسب ذیل مقامات پر ۲۲ واقعات مسلح ڈاکہ زنی کے ہوئے۔ جنکی تفصیل یہ ہے،

آگرہ ۱، ایٹہ ۱، اٹاوہ ۲، فتح گڈھ ۲، جھانسی ۱، میرٹھ ۲، گونڈہ ۱، کھیری ۱، سیتاپور ۱، الہ آباد ۱، بستی ۱، کانپور ۳، گورکھپور ۲، مرزاپور ۱، جملہ ۲۲ -

(ا - ن - س)

حکومت ہند کو چودہ کروڑ روپیہ کا خسارہ

شملہ ۲۷، اپریل، مارچ سنہ ۱۹۳۲ء میں جو سال ختم ہوتا ہے، اس کے متعلق اعداد و شمار کے آخری نقشے تیار ہوچکے ہیں، اسمیں شک نہیں کہ محصول بڑھانے سے چار کروڑ کی آمدنی بڑھ گئی لیکن اس کے ساتھ ہی اس امر سے انکار نہیں کیا جاسکتا، کہ اگر مارچ سنہ ۱۹۳۱ء ٹیکسوں سے آجکل کے ٹیکسوں کا مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حکومت کو چودہ کروڑ کا خسارہ ہوا ہے،

باسٹھ شوہر

مسز تھریسا دان جو ابھی بنام خدا چوبیس ہی سال کی تھیں، ۱۹، دسمبر سنہ ۱۹۳۲ء کو شفلیڈ کی عدالت میں پیش ہوئیں الزام یہ تھا کہ انھوں نے بغیر طلاق لیے دوسری شادی کر لی ہے،

خاتون موصوف نے ہنسکر فرمایا اس کی ایک شادی ہی پر کیا منحصر ہے میں نے تو اب تک ۶۲ شادیاں کی ہیں اور اللہ کے فضل سے سارے کے سارے شوہر زندہ ہیں، طلاق ولاق سے مجھے غرض نہیں جب دل میں آیا کسی سے شادی کرلی، دل اُکتا گیا چل کھڑی ہوئی، "شما بخیر من بسلامت" یہ مشق دلبری میں نے صرف پانچ سال سے شروع کی ہے اور خدا رکھے ایشیا، امریکہ، افریقہ غرض ہر جگہ میرے شوہر موجود ہیں،

فیڈرل فنانس کمیٹی کی رپورٹ

شملہ ۲۸۔ اپریل، معلوم ہوا ہے کہ فیڈرل فنانس کمیٹی کی رپورٹ ۷، مئی سنہ ۳۲ء کو انگلستان اور ہندوستان دونوں مقامات میں شائع ہوجائیگی

وزیر ہند کا اعلان دہلی کی گرفتاریوں کے متعلق

برطانوی دارالعوام میں مسٹر مارگن جونس مزدور ممبر نے دہلی میں کانگریس رہنماؤں کی گرفتاری پر سوال کیا جس کے جواب میں وزیر ہند نے کہا کہ غیر قانونی جلسے کو روکنے کے لیے حفاظتی تدابیر کا اختیار کرنا ضروری تھا تاکہ کانگریس کی غیر قانونی کارروائیوں کا سد باب ہوسکے، اس کے سوال کے جواب میں کہ کیا آرڈیننسوں کے ماتحت کانگریس غیر قانونی جماعت ہے وزیر ہند نے کہا کہ من حیثیت الجماعت کانگریس کو خلاف قانون نہیں کیا گیا، بلکہ انفرادی طور پر مقامی، کمیٹیوں کو خلاف قانون قرار دیا گیا ہے، اس جلسہ کے متعلق تشریح کرتے ہوئے کہا کہ وہ غیر قانونی جلسہ تھا کہ کانگریس

تمام یو، پی میں گرفتاری اور رہائی

لکھنو ۲۸۔ اپریل، صوبجات متحدہ میں اسوقت تک تحریک کانگریس اور سول نافرمانی کے سلسلہ میں ۷۷۶۹، گرفتاریاں ہوچکی ہیں ان میں سے ۱۰۴۶، آدمیوں نے معافی مانگ کر رہائی حاصل کرلی، (ا۔ ن۔ س)

مسز سروجنی نیڈو کی برودا جیل میں منتقلی

بمبئی ۲۸، اپریل، مسز سروجنی نیڈو جنھیں کل ایک سال قید محض کی سزا دی گئی تھی، آج صبح برودا جیل میں منتقل کردی گئی ہیں۔

حکومت ہند ایک کروڑ پونڈ قرض لے گی

سرکاری اعلان شائع ہوا ہے کہ وزیر ہند نے ایک کروڑ پونڈ قرض لینے کا اعلان کیا ہے قیمت خرید ۹۵ فیصدی اور اس پر ۵، فیصدی سالانہ سود ملے گا، یہ رقم ۱۵، جون سنہ ۱۹۴۷ء کو ادا کیجائیگی لیکن وزیر ہند کو یہ اختیار ہوگا کہ لندن گزٹ میں تین ماہ کا نوٹس دیکر ۱۵، جون سنہ ۱۹۴۲ء کے بعد کبھی بھی واپس کردے، لندن میں ۲۷، اپریل سنہ ۱۹۳۲ء کو قرض لیا جائے گا، اور ہندوستان میں امپیریل بنک آف انڈیا کے کلکتہ، بمبئی، مدراس رنگون اور کراچی کے دفتروں میں قرض لیا جائیگا

بائیکاٹ کی تبلیغ جرم نہیں ہے

احمد آباد، ۲۸، اپریل، احمد آباد کے قائم مقام سیشن جج نے چار اسکولی لڑکوں کو جنھیں درام گام کے فرسٹ کلاس مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۱۷(۱) ایکٹ ترمیم قانون شدہ فوجداری تین تین ماہ قید سخت کی سزا اور پچاس پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دی تھی، رہا کردیا اور اپنے فیصلہ کے دوران میں فرمایا "جہاں تک مجھے معلوم ہوسکا ہے کوئی قانون ایسا نہیں ہے جو غیر ملکی یا برطانوی مال کے بائیکاٹ کو جرم قرار دے،

انگلستان کا تعلیمی خرچ

انگلستان کی تمام آبادی کی تعداد ہندوستان کے ایک بڑے صوبہ کی تعداد سے زیادہ نہیں ہے اس کے اس کے ساتھ وہاں تعلیم کے سلسلہ میں جو خرچ ہوتا ہے اور وہاں کی تعلیمی سرگرمی اور کوشش کا آئینہ ہے اور اسمیں ہمکو اپنی حالت کا صحیح نقشہ نظر آتا ہے گذشتہ سال اور اس سال کے اخراجات کی تفصیل اس بیان کو واضح کرتی ہے:-

نام مجلس	سنہ ۱۹۲۹ء	سنہ ۱۹۲۸ء
۱۔ مجلس تعلیم	۴۱۶۴۹۸۹۹ پونڈ	۴۱۲۱۵۸۲۸ پونڈ
۲۔ عجائب خانہ برطانیہ	۲۸۳۵۵۹ "	۲۸۰۸۵۷ "
۳۔ شاہی جنگی عجائب خانہ	۱۲۹۴۵ پونڈ	۱۳۰۳۹ پونڈ
۴۔ عجائب خانہ لندن	۴۹۶۲ "	۴۸۱۰ "
۵۔ قومی نگارخانہ	۳۴۶۲۵ "	۳۹۲۸۲ "
۶۔ قومی تصویرخانہ	۷۹۰۳ "	۸۱۵۳ "
۷۔ مجموعہ نولیس	۱۱۰۳۷ "	۱۱۱۳۶ "
۸۔ علمی تحقیقات وغیرہ	۲۲۸۲۷۸ "	۲۲۵۰۸۵ "
۹۔ ویلز کے کالج و یونیورسٹیاں	۱۵۸۶۰۰۰ "	۱۵۷۹۰۰ "
۱۰۔ تعلیم عامہ متعلق اسکاٹلینڈ	۶۱۷۳۴۸۵ "	۶۰۳۶۱۶ "
۱۱۔ نگارخانہ اسکاٹلینڈ	۱۰۷۲۸ "	۱۰۷۳۸ "
۱۲۔ قومی کتبخانہ	۷۰۵ "	۴۷۵ "
میزان	۵۰۰۰۴۱۲۶ "	۴۹۴۹۲۴۴۹ "

گذشتہ سال سے اس سال ۵۱۱۶۷۷ پونڈ زائد منظور کیے گئے

(معارف)

دوسری خواندگی کی کامیابی پر مسٹر ڈی ویلرا کا بیان

لندن ۲۰۔ اپریل، آئرش پارلیمنٹ میں (۱۴۸) ممبر تھے جن میں صرف (۶) کی اکثریت سے مسٹر ڈی ویلرا کے مسودے کی دوسری خواندگی کامیاب رہی مسٹر کاسگریو نے مسٹر ڈی ویلرا کے [illegible] کرتے ہوئے کہا کہ اس مسودے کا مقصد اصل میں یہ ہے کہ انگلو آئرش معاہدہ کے وقت مسٹر ویلرا نے جو زک اُٹھائی تھی اُسکو دور کیا جائے مسٹر ڈی ویلرا نے اسکا جواب دیتے ہوے کہا کہ یہ مسودہ اصل میں برطانیہ کے اس اقرار کا امتحان ہے جو اس نے آئرلینڈ کو بظاہر سلطنت برطانیہ میں مساوی حیثیت کا رکن تسلیم کرنے کے متعلق کیا ہے،

صداقت میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجیے

سوداگرانِ پارچہ

نئے ڈیزائن
قیمتیں کم
زیادہ ڈسکونٹ

ان تینوں وجوہات کی بنا پر آپ دہاریوال کے نمایندوں سے ملاقات کریں۔ جو ہندوستان بھر کا دورہ کررہے ہیں۔ دہاریوال کی تمام ساختہ اشیاء خالص اون سے تیار کی جاتی ہیں اور ہندوستانی۔ کاریگروں کے ہاتھ کی بنی ہوئی ہیں

تھوک نرخ کی فہرست کیلئے ڈیپارٹمنٹ نمبر کو لکھیں

دی نیو ایجرٹن وولن ملز۔ دہاریوال۔ پنجاب

ایک شوہر نے اپنی بیوی کی دوسرے سے شادی کردی

مہذّب امریکہ کی تہذیب کا نیا نمونہ

نیو یارک سے بذریعہ ڈاک ایک نہایت دلچسپ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ نیلا لونگ میں ایک مقدمہ زیر سماعت ہے واقعہ یہ ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو اپنا رشتہ دار بنا کر ایک دوسرے شخص کے ساتھ شادی کرادی، نئے خاوند نے جو واقعہ سے بے خبر تھا اس کے عوض پانچہزار ڈالر سابقہ خاوند کو بطور دلالی کے دیے شادی کا سرٹیفکٹ حاصل کیا گیا اور شادی ہوگئی، یہ بھولا شخص اسقدر خوش ہوا کہ اس نے نوازش کا شکریہ ادا کرتے ہوے، بیوی کے پہلے خاوند کو بھی اپنے مکان میں رکھ لیا، تین ہفتہ کے بعد عورت اور پہلا خاوند غائب ہوگئے تو یہ معاملہ پولیس کے سپرد کیا گیا، اب ہر دو خاوند اور عورت جیل مین ہیں۔

چہرہ کی بیرونقی پاوڈر سے دُور نہو گی

چہرہ پر کتنا ہی پاوڈر لگایا جاوے لیکن رونق نہیں آسکتی چہرہ پُر رونق اور خوبصورت کرنے کیلئے صاف خون و صاف منی کی ضرورت ہی۔ اس لئے آتنک نگرہ گولیاں کا استعمال کیجئے یہ گولیاں قبض، بدہضمی خون اور منی کی خرابی و کمی جریان احتلام رقت منی وغیرہ کو دور کرکے جسم کو خون و منی سے پُر کرکے لطف زندگی عطا کرتی ہیں چہرہ پر رونق اور دلکشش ہو جائیگا جو ہزاروں من پاوڈر سے بھی ممکن نہیں۔ قیمت فی ڈبہ صرف ایکروپیہ ۵ ڈبہ کی چار روپیہ علاوہ محصولڈاک

بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا ہونیوالی بیرونی نقائص کو صرف دو ہفتہ میں نابود کرکے پوری مردی حاصل کرنے کیلئے ایک شیشی طلاء واجی کرن استعمال کریں قیمت فی شیشی صرف پانچ روپیہ ہے،

مزید آگاہی کے لئے ۹۲ صفحات کی کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرمادیں

ویدشاستری، جام نگر، کاٹھیاوار

لوکل ایجنٹ: مسرس عبدالکریم اینڈ سنس، ہٹن روڈ۔ کانپور

منعقدہ اسٹار مارک رجسٹرڈ
ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ
بانی
ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن
سنہ ۱۸۸۳ء

پچاس سال سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے بیمثل موجد

لال شربت (REGD)

بچوں کی تندرستی کے لئے میٹھا!
ماں کی طاقت کے لئے مقوی!!

(لال شربت) بچے۔ لڑکے۔ اور پرسوتی کے لئے مثل آبحیات اکسیر ہے۔ اس کے پینے سے بچوں کی ہڈی مضبوط ہوتی، خون گاڑھا ہوتا اور جسم طاقتور ہوکر چہرہ خوبصورت ہو جاتا ہے۔ پرسوتی کی نقاہت اور دودھ کی کمی دور کرنے کی اسمیں خاص صفت ہے۔

قیمت فی شیشی تیرہ آنے ۱۳ار محصول دس آنہ ۱۰ار نمونہ کی شیشی دو آنہ ۲ر

لوودن ہرا (REGD) عرق پودینہ

یہ پودینہ کی سبز پتیوں سے بنا ہے۔ اس سے پیٹ پھولنا، کھٹی ڈکار آنا، پیٹ کا درد اور ریاحی امراض جلد مٹتے ہیں۔ بچوں کی بدہضمی اور دودھ کی قے کو دور کرنے میں اس سے بڑھکر دوسری کوئی دوا نہیں ہے قیمت بڑی شیشی چودہ آنہ ۱۴ار محصول، چھوٹی شیشی ۱۰ار محصول ۷ر نمونہ کی شیشی تین آنہ ۳ر

نوٹ ہماری دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ ڈاک محصول بہت بڑھ گیا ہے اس لئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹوں سے خرید فرمائیں۔ نمونہ صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے۔

صیغہ نمبر ۷۵ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر

مہاتما گاندھی ½ ۱ سال تک ہندوستان مین آزاد زندہ رہین گے

لی ٹیم، ۲۵ را پریل ہسٹر چرودیگیہ نرائن شاستری بی۔ اے جنتا گنتو پلم سے لکھتے ہین کہ یہ پیشین گوئی کر چکا ہون کہ نومبر سنہ ۱۹۳۱ء مین مہاتما گاندھی کی لندن سے واپسی پر ہندوستان میں زبردست انقلاب آئیگا، اور اکتوبر سنہ ۱۹۳۲ء تک یہی حالت رہیگی سنہ ۱۹۳۱ء میں مین نے ۲۵۔ پیشینگویان کیں جن میں سے ۲۲ درست ثابت ہوئیں اور دو ابھی ثابت ہونگی، جن کے لیے ڈیڑھ سال کا عرصہ باقی ہے، اب مہاتما گاندھی کی آیندہ زندگی کے متعلق میں پیشینگوئی کرتا ہون، اُن کی زندگی اکتوبر سنہ ۳۲ء تک کوئی واقعہ نہ ہوگا، یہ زمانہ اس قدر شاندار ہوگا کہ ایسا وقت اس سے پہلے کبھی نہیں آیا اور نہ ہی آیندہ آئےگا، اس عرصہ میں آپ کی صحت بھی اچھی رہے گی، ہر کوشش مین کامیابی ہوگی، جس چیز کو ہاتھ لگائیں گے، وہ سونا ہو جائےگی، جنوری، فروری، اور جولائی سنہ ۳۲ء میں اُنکی صحت قدرے خراب ہوگی، اور اُلجھنین رہیگی، ستمبر سنہ ۱۹۳۲ء میں آپ کو قدم قدم پر کامیابی ہوگی، جنوری سنہ ۱۹۳۴ء سے ستمبر سنہ ۱۹۳۴ء تک گاندھی جی زندگی خوشگوار رہے گی سنہ ۱۹۳۴ء کے آخر میں گاندھی جی پر پھر مصیبتیں نازل ہونگی، یہ سال آپ کی زندگی کا ۶۵ وان ۶۶ وان سال ہوگا، یہ وقت آپکی زندگی کے لیے بھی خطرناک ہے گاندھی جی آزاد ہندوستان مین ½ ۱ سال زندہ رہیں گے، لیکن مستقبل قریب میں ۲۰، جون سے ۲۲، جولائی سنہ ۱۹۳۲ء کا زمانہ نہایت خوشگوار ہوگا،

دنیا کا وہ انسان جسکی پانچ سلطنتین مقروض تھین

مگر نفس کا شکار ہوکر خودکشی پر مجبور ہُوا

ٹائمز آف انڈیا نے حال میں ایور کروگر دنیا کے نامور کروڑ پتی متمول شخص کی دولت کا اندازہ اور اسکے کاروباری اعداد و شمار حسب ذیل صورت میں پیش کیے ہین۔

(۱) کروگر اینڈ ٹال کمپنی کل حصص ۶۰۰۰۰۰۰، کل سرمایہ ۲۱۲۷۲۰۰۰ پاؤنڈ،

(۲) سوڈیشن ماچس کمپنی، کل حصص ۳۶۰۰۰۰۰ کل سرمایہ ۶۶۴۴۲۰۰۰ پونڈ،

(۳) انٹرنیشنل میچ کارپوریشن، کل سرمایہ ۲۵۱۰۰۰۰۰ پونڈ،

(۴) تینون کمپنیون کا مجموعی سرمایہ = ۱۰۳۲۰۰۰۰۷ پاونڈ

سونے کی کانون میں حصہ:۔ ان کمپنیون کے علاوہ سونے کی کانون میں اسکے حصے تھے علاوہ ازیں سویڈن کے شمال میں ایک کان کا مالک تھا اس نے حسب ذیل سلطنتون کو رقوم قرض دے رکھی تھیں،

ملک	تعداد قرض
(۱) لاٹادیا	۱۲۰۰۰۰۰ پاؤنڈ
(۲) ہنگری	۷۲۰۰۰۰۰ پاؤنڈ
(۳) جگوسلافیہ	۴۴۰۰۰۰۰ پاؤنڈ
(۴) رومانیہ	۶۷۰۰۰۰۰۰ پاؤنڈ
(۵) جرمنی	۲۵۰۰۰۰۰۰ پاؤنڈ

(نوٹ)

اس قدر دولت کے بعد بھی نفس نے اسے دھوکہ دیا اور جعلی حسابات تیار کیے جس کے باعث کچھ عرصہ کے بعد کام فیل ہوگیا اور گرد گرتے خودکشی کرلی۔

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کرکے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کرکے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ایکروپیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

امساک کے لئے بے نظیر دوا ہے قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ

پنوسکت واری روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہوکر ازسر نو اصلی طاقت وقوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ ایک روپیہ لعہ علاوہ محصول ڈاک

راج وید نارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ ۳۹۲ کالبادیبی روڈ
لکھنؤ ایجنٹ نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج
کانپور ایجنٹ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چوراستہ
الہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک
دہلی ایجنٹ جمناداس اینڈ کو چاندنی چوک
آگرہ ایجنٹ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد۔ انتظامی پریس کان پور

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD, NO; A, 1424

جمالِ پر تو حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

قیمت سالانہ ۵ ششماہی ۳

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۵	کان پور، چہارشنبہ ۱۱ مئی ۱۹۳۲ء مطابق ۴ محرم الحرام سنہ ۱۳۵۰ھ	نمبر ۱۸

حالِ دل کس کو سنائیں کوئی اہلِ دل نہیں

(از جناب منظور حسین صاحب ماہر القادری)

عرصۂ ہستی جنونِ عشق کے قابل نہیں
اس میں وسعت ہے بہت لیکن بقدرِ دل نہیں

میں نے مانا میری نظریں دید کے قابل نہیں
آپ کے جلوے اگر چاہیں تو کچھ مشکل نہیں

کھیلتا ہوں اس طرح طوفان کی موجوں کے ساتھ
یعنی مجھ کو حسرتِ نظارۂ ساحل نہیں

منزلِ الفت میں کب کا ہو گیا ہوتا ہلاک
وہ تو یوں کہئے مجھے اندازۂ مشکل نہیں

اے ستمگر یہ جفائیں یہ نئے سامانِ غم
کوئی پتھر ہے مرے پہلو میں گویا دل نہیں

اک اشارہ میں ہزاروں سو گئے غفلت کی نیند
وہ نگاہِ مست غافل ہو مگر غافل نہیں

موت کے طعنے نہ دو ترکِ تمنا پر نہ جاؤ
وہ بھی آسان ہے مجھے یہ بھی کوئی مشکل نہیں

کس لئے پروانہ اپنی جان سے بیزار ہے
شاید اس کو اعتبارِ عشرتِ محفل نہیں

چیر کر ہر خاک کے ذرّہ کا سینہ دیکھئے
کون ہے ایسی جگہ جو یار کی منزل نہیں

فصلِ گل میں مستِ رنگ و بو ہے ہر اہلِ چمن
ایک شبنم ہے کہ جو انجام سے غافل نہیں

خاک کے ذرے، چمن کے پھول اور دریا کی موج
کون ایسا ہے جوان میں یادگارِ دل نہیں

ایک مرکز پر سمٹ آئے ہیں اجزائے حیات
دل سمجھ رکھا ہے جسکو درحقیقت دل نہیں

اور کیا ماہر کیا جائے خموشی کے سوا
حالِ دل کس کو سنائیں کوئی اہلِ دل نہیں

کرشمۂ قدرت کے چند حیرت انگیز واقعات

ہوا کھانے، کنوئیں میں جھانکنے اور غسل کرنیسے عورتوں کے بچے پیدا ہونیکے حالات

قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہونے کو منکرین جھٹلاتے ہیں اور کیہ اس پر اعتراض کرتے ہیں لیکن خود ایک ہندی ہندو اخبار "سدھا" ہندو تاریخ کے حوالے سے حسب ذیل حیرت انگیز واقعات تحریر کرتا ہے۔

(اڈیٹر)

یہ عجیب بات ہے کہ عورتوں کی حکومت دنیا کے ہر پردے پر پائی جاتی ہے اسکا سب سے قدیم ثبوت مہا بھارت سے ملتا ہے کہ جب تک ارجن دنیا کو فتح کرنے کو نکلے تو انہیں ایک ایسا بھی ملک ملا جہاں پر صرف عورتیں ہی عورتیں تھیں اور جہاں پر ایک رانی حکومت کرتی تھی اس حکومت میں مرد کی گذر نہ تھی اگر کوئی تاجر آ بھی نکلا تو ایک ماہ سے زیادہ عرصہ تک اسکو قیام کرنے کی اجازت نہ تھی اور اگر کسی نے خلاف ورزی کی تو اسکو ہلاک کر دیا جاتا تھا۔ انکی محبت سے جو اولاد پیدا ہوتی ان میں سے لڑکیوں کو رکھ لیا جاتا اور لڑکوں کو ختم کر دیا جاتا۔

کنوئیں کا پانی دیکھنے سے حمل

سنہ ء کے آغاز میں چین کی حکومت ہان نامی خاندان کے ہاتھ میں تھی انکی عہد کی تاریخ میں لکھا ہوا ملتا ہے کہ کوریا کے نزدیک ایک جزیرہ میں صرف عورتیں ہی آباد تھیں اور اس ملک میں ایک عجیب کنواں تھا جسکا پانی دیکھنے ہی سے حمل رہ جاتا تھا۔ ایک دوسری چینی کتاب میں جاوا کے نزدیک ایک دوسرے جزیرہ کا ذکر کیا گیا ہے کہ جہاں عورتیں دکن کی سمت سے ہوا چلنے پر اپنے جسم کے کپڑے اتار دیتی تھیں جس سے وہ حاملہ ہو جاتی تھیں

ہوا سے حمل

گوانی کے (عربی مشہور مورخ) نے چین کے نزدیک ایک ایسا جزیرہ بتایا ہے کہ جہاں عورتیں ہوا سے حاملہ ہو کر لڑکیاں پیدا کرتی تھیں۔ پانچویں صدی کی ایک چینی کتاب میں ایک عجیب بات لکھی ہے جسکو تاریخی بھی لکھا جاتا ہے کہ ڈوسنگ سے ہزاروں میل کے فاصلہ پر عورتوں کی حکومت ہے۔ وہاں کی عورتیں گوری ہوتی ہیں۔ لیکن انکا تمام جسم بالوں سے چھپا رہتا ہے اور سر کے بال اسقدر لمبے ہوتے ہیں کہ زمین پر لٹکتے رہتے ہیں ہر سال کے پہلے یا دوسرے ماہ میں وہ ایک ندی میں غسل کرتی ہیں جس سے انکے حمل رہ جاتا ہے۔ چھٹے یا ساتویں ماہ میں زچہ بن جاتی ہے۔ ان عورتوں کے جو بال اگتے ہیں اور ان میں جو سفید ہوتے ہیں انہیں چوس کر بچے پرورش پاتے ہیں۔ یوم پیدائش سے ۱۰۰ دن کے بعد چلنے لگتے ہیں اور ۳ سال میں وہ جوان ہو جاتے ہیں۔

باتسائن کے کام سوتر میں (جو تیسری صدی کا لکھا ہوا بتایا جاتا ہے) عورتوں کی حکومت کا تذکرہ ہے چھٹی صدی کے مشہور نجم براہ مہر نے بھی زنانہ حکومت کا ذکر کیا ہے۔ ساتویں صدی میں مشہور چینی سیاح ہندوستان کی سیاحت کے لئے آیا تھا اس نے بھی برہم پور نامی شہر کا ذکر کیا ہے جس کو وہ مشرقی زنانہ حکومت سے موسوم کرتا ہے جسکی وسعت اس نے تبت تک بتائی ہے۔ نیز ایک دوسرے ملک کا بھی پتہ دیا ہے جو مغربی زنانہ حکومت کے نام سے نامزد تھا۔ کشمیر کے اقبالمند راجہ ملتا دیت جب تسخیر عالم کے لئے نکلے تو انکو بھی عورتوں کی حکومت دستیاب ہوئی تھی۔ ان تمام کے بیانات سے (یعنی براہ مہر سے لیکر ملتا دیت) معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کی حکومت کوہ ہمالہ کی ترائی میں کہیں تھی۔ اگرچہ مہابھارت کی کتھا جنوب کی جانب اشارہ کرتی ہے۔ اس سے مورخوں نے اس کے مقام کا اندازہ مالابار یا اس کے قریب جوار کے نزدیک جزیرہ لنکا میں لگایا ہے۔

پانی پینے سے حمل

ہمبرگ کے گرجہ گھر کی تاریخ میں لکھا ہے کہ بحرۂ بالٹک کے مشرقی ساحل پر عورتوں کی حکومت تھی۔ جہاں کی عورتیں صرف پانی پینے سے حاملہ ہو جاتی ہیں اور یہ بھی روایت ہے کہ وہ گرفتار شدہ یا تاجروں کی صحبت سے حاملہ رہ جاتی ہیں انکے لڑکے تو بدصورت ہوتے ہیں لیکن لڑکیاں خوبصورت ہوتی ہیں۔

کولمبس کی رائے

کولمبس نے بھی اپنے روزنامچہ میں ایک جگہ لکھا ہے کہ جزیرہ منٹی نینی میں صرف عورتیں ہی رہتی ہیں وہاں سے دس بارہ میل پر کریناہی ایک جزیرہ ہے جہیں صرف مرد ہی مرد رہتے ہیں۔ وہ مقررہ وقت پر منٹی نینی میں آتے ہیں اور پھر واپس چلے آتے ہیں انکی صحبت سے جو بچے پیدا ہوتے ہیں وہ کریب میں روانہ کر دیئے جاتے ہیں اور لڑکیاں اپنی ماؤں کے پاس رہ جاتی ہیں۔ بعض بعض کی رائے میں عورتوں کی حکومت میکسیکو یا جنوبی امریکہ میں تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے زبان پر مری ہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

کانپور ۔ چہار شنبہ ۱۱ مئی سنہ ۱۹۳۲ء

نوجوان ہندوؤں کو بھائی پرمانند کا مشورہ

حال میں کراچی میں ہندو نوجوانوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی تھی جس کے صدر بھائی پرمانند تھے آپنے اپنے خطبۂ صدارت میں ہندو نوجوانوں کو جو مشورہ دیا ہے وہ نہایت غور سے پڑھنے کے قابل ہے ہم کو بھائی پرمانند کے اس خیال سے تو اتفاق ہے کہ ہندو نوجوان کو سول نافرمانی کی تحریک سے محفوظ رہنا چاہیے مگر یہ الٹی منطق سمجھ میں نہیں آئی کہ چونکہ کانگریس کی تحریکوں سے مسلمانوں کو تقویت پہونچتی ہے اس لیے ہندو نوجوانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ متحد ہو کر مسلمانوں کا مقابلہ کریں ؎

"بہ بین عقل و دانش بباید گریست"

بہر حال بھائی پرمانند ممبر اسمبلی کے خطبۂ صدارت کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

ہندو نوجوانوں کو سول نافرمانی کی تحریک سے قطعی علٰحدہ رہنا چاہیے کیونکہ ان تحریکوں سے ہندوؤں کو کوئی فائدہ نہیں پہونچتا آپنے اس خیال کی تردید کی کہ کانگریس ہندوؤں کی انجمن ہے اور فرمایا کہ کانگریس کی بنیاد ہی غیر ہندوؤں نے رکھی تھی اور انھوں نے کانگریس کو اس طریقے پر قائم کیا ہے کہ وہ کبھی بھی خالص ہندو انجمن نہیں بن سکتی اس سلسلہ میں آپ نے بتلایا ہے کہ کانگریس لیڈروں کی پالیسی سے ہمیشہ بلا واسطہ اور بالواسطہ طور پر مسلمانوں کو تقویت پہونچتی رہی ہے اور اسطرح کانگریس کی پالیسی ہندوؤں کی کمزوری کا باعث بنی ہے آپ نے فرمایا کہ کانگریس نے ہمیشہ ہندوؤں کو حکومت سے لڑوایا اور مسلمانوں کو مطمئن کرنے کے لیے ان کے فرقہ وارانہ مطالبات کے لیے اپنا سر جھکا دیا،

آپ نے آنجہانی لوکمانیہ تلک کی تعریف و توصیف کرتے ہوے ہندوؤں کو انکے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی اور فرمایا کہ چونکہ مسلمان اپنی سلطنت علٰحدہ قائم کرنا چاہتے ہیں اسلیے ہندوؤں کا فرض اولیں ہے کہ وہ باہم متحد و متفق ہو کر سنگھٹن کی تحریک کو کامیاب بنائیں اور سلطنت برطانیہ سے علٰحدہ ہونے کا خیال ترک کر کے برطانوی حکومت کے زیر سایہ زندگی بسر کرنیکو اپنا نقطۂ خیال قرار دیں،

سیاسی قیدیوں کے متعلق سرکاری تخمینہ

پنڈت مدن موہن مالویہ نے جیل جانے سے پہلے ایک بیان شائع کیا تھا جس مین انھوں نے لکھا تھا کہ اسوقت تک سارے ہندوستان سے تقریباً اسی ہزار آدمی جیل جا چکے ہیں اسی بیان کو پنڈت جی نے اپنے حال کے تازہ بیانیں بھی ذکر کیا ہے جو انھوں نے سر سموئیل ہور وزیر ہند کے بیان کے جواب میں شائع کیا ہے لیکن حکومت ہند نے سیاسی سزا یافتگان کی صوبہ وار جو فہرست شائع کی ہے اسمیں سیاسی سزا یافتگان کی تعداد مالوی جی کی تعداد سے نصف کے قریب ہے سرکاری تخمینہ کے مطابق چار ماہ کے عرصہ میں سول نافرمانی کے سلسلہ میں جو لوگ گرفتار ہوے ہیں انکی مجموعی تعداد ۳۴ ہزار ۵ سو ۶۸ بتائی گئی ہے جسکی تفصیل صوبہ وار درج ذیل ہے،

صوبہ	تعداد	صوبہ	تعداد
صوبۂ بنگال	۹۱۵۱	صوبۂ متحدہ	۸۸۸۵
صوبۂ بمبئی	۷۵۳۴	صوبۂ بہار	۵۹۸۷
صوبۂ سرحد	۴۵۲۴	صوبۂ متوسط	۲۸۳۱
صوبۂ مدراس	۱۸۵۰	صوبۂ پنجاب	۱۳۶۶
صوبۂ دہلی	۱۱۵۰	صوبۂ آسام	۹۰۰
صوبۂ اجمیر	۱۷۵	بنگلور	۱۱۷
کورگ	۸۶		

اس تعداد میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو اپنی سزا کی میعاد ختم کر کے رہا ہو چکے ہیں اور رہا شدہ کی تعداد تقریباً نو ہزار بتائی جاتی ہے،

فیڈرل فنانس کمیٹی کی رپورٹ

گول میز کانفرنس کے گذشتہ اجلاس میں ہندوستان کے مالیات کے متعلق تحقیقات کرنے کے لیے جو فیڈرل فنانس کمیٹی زیر صدارت لارڈ پیل پرسی بنائی گئی تھی اس نے ہندوستان میں کئی مہینے تحقیقات کے بعد اپنی رپورٹ مرتب کر کے شائع کر دی ہے،

معلوم ہوا ہے کہ یہ رپورٹ نہایت قیمتی معلومات اور مفید تجاویز پر مشتمل ہے اور اس رپورٹ مین ہندوستان کی مرکزی و صوبجاتی حکومتوں کی موجودہ مالی حالت کو نہایت قابلیت کے ساتھ دکھایا گیا ہے اور اس قسم کے مفید تجاویز پیش کی گئی ہے کہ جس کے ذریعہ وفاقی حکومت اپنی مالی مشکلات سے عہدہ برآ ہو سکیگی لیکن ارکان رپورٹ کا خیال ہے کہ بڑھتے ہوئے اخراجات کو جدید آمدنی کے ذریعہ سے پورا کرنے کے متعلق وہ امید افزا خیالات نہیں رکھتے مگر باوجود ان مشکلات کے رپورٹ میں ہندوستان کی آیندہ مرکزی و صوبجاتی حکومتوں کے لیے جدید ذرائع آمدنی کی ایک طویل خدمت پیش کی گئی ہے۔

مسلم لیگ کونسل کا اجلاس

اسوقت جبکہ ملک ایک نہایت اہم دور سے گذر رہا ہے یہ ایک قدرتی امر ہے کہ جملہ سیاسی مجالس ان اہم مسائل کے متعلق جن سے ملک کو دوچار ہونا پڑے گا اپنی کوئی رائے قائم کر کے اپنے متعلقین کی رہنمائی کا فرض ادا کریں چنانچہ خدا کا شکر ہے کہ مسلم لیگ نے بھی اسی طرف توجہ کی ہے اور دہلی کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۵ مئی کو دہلی میں لیگ کی کونسل کا ایک اجلاس منعقد ہوگا اور اس اجلاس میں موجودہ ملک کی سیاسی حالات پر غور و خوض کر کے یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے،

خطوط تباہ کرنے کی تحریک

خطوط تباہ کرنے کی تحریک بد قسمتی سے تمام صوبوں میں جاری ہو گئی ہے اور ملک مختلف حصوں میں ڈاک کو طرح طرح کے نقصان پہونچانے کی کوشش کی جا رہی ہے لاہور کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں کے صدر ڈاکخانہ کے لیٹر بکس پر ایک سپاہی کا پہرہ لگا ہوا ہے، لیکن اس کے باوجود جب صبح کو لیٹر بکس کھولا گیا تو بہت سے خطوط جلے ہوئے پائے گئے لیٹر بکس کے اندر تیزاب بھی موجود تھا اسی طرح دیگر صوبوں میں بھی خطوط کو تباہ کرنے کی کوشش کیجاتی ہے

ہمارا خیال ہے کہ جو لوگ اس قسم کے حرکات کرتے ہیں وہ ملک اور قوم کے سخت دشمن ہیں اور ہر ایک محب وطن کا یہ فرض ہے کہ وہ اس قسم کے شریر انسانوں کو گرفتار کرانے میں حکومت کی امداد کریں گے،

گورنر صوبجات متحدہ

ہز اکسلنسی سر مالکم ہیلی گورنر صوبجات متحدہ ۱۲ مئی کو نینی تال سے شملہ تشریف لیجانے والے ہیں اس سفر کے متعلق عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس غرض سے کیا جا رہا ہے کہ ہز اکسلنسی گورنر شملہ جا کر ہز اکسلنسی لارڈ ولنگڈن وایسرائے ہند کے ساتھ صوبہ کی موجودہ سیاسی حالات پر تبادلہ خیالات کریں خیال کیا جاتا ہے کہ ہز اکسلنسی سر مالکم ہیلی ہز اکسلنسی لارڈ ارون سے آرڈیننسوں کے متعلق بھی مشورہ کرینگے کیونکہ موجودہ آرڈیننس کی مدت تقریباً ڈیڑھ ماہ میں ختم ہو جائے گی،

آنریبل سر وزیر حسن

لکھنؤ کی ایک خبر مظہر ہے کہ آنریبل مسٹر جسٹس سر وزیر حسن چیف جج اودھ چیف کورٹ لکھنؤ کو اعلیٰ حضرت نظام نے بذریعہ تار حیدر آباد دکن طلب کیا ہے اور سر موصوف آیندہ ہفتہ حیدر آباد دکن تشریف لے جا رہے ہیں اور ایک ماہ وہاں قیام کرنے کا ارادہ رکھتے ہین،

باخبر حلقوں میں اس طلبی کو اسپر محمول کیا جا رہا ہے کہ اعلیٰ حضرت نظام آنریبل سر سید وزیر حسن کو حیدر آباد دکن کی عدالت العالیہ کا چیف جج بنائیں گے،

والیان ریاست کا مشاورتی جلسہ

ہندوستان میں آیندہ جو دستور الاساسی نافذ ہونیوالا ہے اس کے سلسلہ میں ہندوستانی والیان ریاست آجکل اس امر پر غور و خوض کر رہے ہیں کہ مرکزی پارلیمنٹ میں والیان ریاست کی پوزیشن کیا ہوگی اور انکو مرکزی پارلیمنٹ میں کسقدر نمایندگی ملنا چاہیے، معلوم ہوا ہے کہ ۷ مئی کو دہلی میں والیان ریاست اور اُن کے وزرا کا ایک جلسہ منعقد ہوا ہے جس میں ہز ہائنس مہاراجہ صاحب بیکانیر اور اُن کے وزیر اعظم منو بھائی مہتہ نے ایوان والیان ریاست کے گذشتہ اجلاس دہلی میں جو فیصلے اس سلسلہ میں عمل میں آئے تھے انکی تشریح و توضیح کی جلسہ میں جو مباحثہ ہوا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شرکاء جلسہ کی اکثریت اس نقطۂ خیال کی حامی تھی کہ مرکزی پارلیمنٹ کے ایوان بالا میں ریاستوں کو مساوی اور ایوان زیریں میں آبادی کے تناسب سے نشستیں ملنی چاہیئں،

معلوم یہ ہوتا ہے کہ والیان ریاست اس خیال میں منہمک ہیں کہ ہندوستان کو جو کچھ ملے اُسکو وہ ہضم کر لین اور ہندوستانیوں کو موچی موچی بنا رہنے دیں،

مصری وزیر اعظم

مصر میں بھی ہندوستان کیطرح ایک تشدد پسند جماعت کا وجود پایا جاتا ہے جو کہ وقتاً فوقتاً عمال حکومت پر قاتلانہ حملے کرتی رہتی ہے اور ہندوستانی انقلاب پسندوں کی یہ جماعت بھی اس غلط فہمی اور گمراہی میں مبتلا ہے کہ وہ اس تشددانہ طریقے سے ملک کو آزاد کرا لیگی چنانچہ اس حال میں اسی جماعت کیطرف سے ایک بم ٹرین کو اڑانے کے لیے رکھا تھا جس میں مصر کے وزیر اعظم صدقی پاشا معہ اپنے چند دیگر وزرا کے سفر کر رہے تھے مگر خدا کے فضل سے وزیر اعظم اور دیگر رفقا کو کسی طرح کا کوئی نقصان نہین پہونچنے پایا، البتہ ریلوے لائن کے دو محافظ اس حرکت کیوجہ سے ہلاک ہوگئے،

صدر جمہوریہ فرانس پر قاتلانہ حملہ

یورپ کی سیاست کی گتھیاں برابر پیچیدہ ہوتی جا رہی ہیں دنیوی حکومتوں کے اتحاد اور جرمنی کے مسائل خود ہی کیا کم تشویشناک تھے کہ اب ایک روسی کے ہاتھوں صدر فرانس کے قتل نے یوروپ کی فضا کو خراب سے خراب تر کر دیا ہے اس واقعہ کے بعد سے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ فرانس اور بلجیم میں بے پناہ روسی پناہ گزینوں کے اوپر اس واقعہ کا خاص طور پر اثر ہوگا اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ حملہ آور نے صدر جمہوریہ فرانس پر قریب ہی سے متعدد فیر کیے تھے، جس سے ایک گولی آپ کے سر میں اور دوسری داہنی بغل مین سرایت کر گئی لیکن آپ کی حالت خراب ہوتی گئی اور ۷۔ مئی کو آپ کا اسپتال مین انتقال ہوگیا،

اس قاتلانہ حملہ کی تمام دنیا میں مذمت ہو رہی ہے ہر ایک ملک کے سربر آوردہ مدبرین تعزیتی پیغام ارسال کر رہے ہیں چنانچہ ہمارے ملک معظم شہنشاہ جارج پنجم نے بھی ایک تعزیتی پیغام ارسال کیا ہے،

حملہ آور گرفتار ہو گیا ہے کہ اس افسوسناک واقعہ کے بعد مقتول صدر کے جانشینی منتخب کرنے کا مسئلہ درپیش ہوگا اور دستور اساسی کے مطابق نیشنل اسمبلی کا اجلاس اس کام کے لیے طلب کیا جائے گا اس سلسلہ میں امید کیجاتی ہے کہ ایم، بی، ہون جو فی الحال سینٹ کے صدر ہیں آپ کے جانشینی پر منتخب ہو جا سکین گے،

بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کا قاتل پاگل تھا لیکن باخبر حلقوں میں یہ خبر باور نہیں کیجاتی بلکہ اس قتل کو سیاسی خیال کیا جا رہا ہے،

موٹر کے حادثہ سے دردناک موت

اتفاقی حادثات کیوجہ سے اکثر موتیں ہوتی رہتی ہین مگر بعض حادثہ ایسا ہوتا ہے کہ وہ انسان کا دل ہلا دیتا ہے چنانچہ اسی قسم کے ایک حادثہ کی اطلاع رنگون سے موصول ہوئی ہے کہ وہاں ۵ مئی

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ

میونسپل بورڈ کی سینئر وائس چیرمینی کے امیدوار حافظ محمد صدیق اور محمد بشیر بار ایٹ لا مین زبردست مقابلہ ہونے کی وجہ سے اہل شہر اس انتخاب مین خاص طور پر دلچسپی لے رہے تھے۔ اور معلوم ہوا ہے کہ ۲ مئی کی رات کو باوجود آندھی اور پانی کے تقریبًا ساری رات فریقین کی طرف سے زبردست جدوجہد ہوتی رہی۔ ۹ مئی کے بورڈ مین بھی تماشائیون کا بہت کافی مجمع تھا۔ جلسہ مین بھی دونون فریقون کی طرف سے برابر کوشش ہو رہی تھی مگر جب وائس چیرمینی کا مسئلہ بورڈ مین پیش ہوا تو خلاف توقع صرف بابو نرائن پرشاد نگم اور محمد بشیر بار ایٹ لا کے نام پیش ہوئے۔

مسٹر محمد بشیر کی موافقت مین ۱۷ ووٹ۔

(۱) مسٹر جے۔ جی۔ رائٹ (۲) لالہ چنی لال مہیشری (۳) بابو رام نرائن ہنگر (۴) بابو رام نرائن گرگ (۵) بابو مدن گوپال وکیل (۶) مہنت گوبردھن داس (۷) لالہ بھگوانداس راہیر دال (۸) حاجی امین الدین (۹) حاجی محمد شفیع (۱۰) شیخ محمد حنیف (۱۱) میان محمد سعید پنجابی (۱۲) خان بہادر سید بشیر الدین احمد (۱۳) خان صاحب شیخ محمد ابراہیم (۱۴) سید محمد رضا (۱۵) سید احمد حسین (۱۶) حاجی محمد سعید (۱۷) محمد بشیر بار ایٹ لا۔

بابو نرائن پرشاد نگم کی موافقت مین ۱۳ ووٹ:-

(۱) حافظ محمد صدیق (۲) بابو برجیندر سروپ (۳) بابو ہیمنت کمار چٹرجی (۴) بابو بھگوانداس (۵) چودھری میشری پرشاد (۶) ڈاکٹر سندر لال (۷) لالہ کروری مل (۸) بابو دوارکا پرشاد سنگھ (۹) پنڈت بابو لال مصر (۱۰) بابو امیشر پرشاد ماگلا (۱۱) لالہ سالک رام (۱۲) بابو جنگ بہادر (۱۳) بابو نرائن پرشاد نگم

۵ ممبرون نے ووٹ نہیں دیا۔

(۱) پنڈت اجودھیا ناتھ تواری (۲) پنڈت امیشر مصر (۳) بابو رحمت اللہ (۴) مسٹر مرارکا (۵) پنڈت ستیش نرائن تیواری۔ اور بابو درگا شنکر لال وردین مین شریک نہیں ہوئے۔

محمد بشیر بار ایٹ لا سینئر وائس چیرمین اور بابو نرائن پرشاد نگم جونیر وائس چیرمین منتخب ہوگئے

بورڈ نے ۲ مئی کے جلسہ مین جر بجیت سنگھ اکھتانی کی وفات پر ایک مندرجہ ذیل تعزیتی رزولیوشن پاس کیا ہے:-

رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ کے بڑے بھائی رائے صاحب شر یمان جر بجیت سنگھ کی وفات پر بورڈ اپنے سخت رنج کے جذبات کا اظہار کرتا ہے اور مرحوم کی روح کی شانتی کے لئے دعا کرتا ہے اور آپکے خاندان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہے۔

محرم کیلئے سرکاری انتظامات

دوران عشرہ محرم مین تقریبًا ۵۴ جلوس نکلتے ہیں جسکے لئے پولیس کا بہت کافی انتظام کر دیا گیا ہے۔

مسٹر موٹوی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے شہر کو چار حصون پر تقسیم کرکے ہر ایک حصہ کا انچارج ایک ڈپٹی کلکٹر کو بنا دیا ہے۔ مسٹر لائیڈ جائنٹ مجسٹریٹ اور خود ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھی شہر کی نگرانی رکھیں گے۔ ہر ایک چوکی پر مسلح سپاہیون کی کافی تعداد موجود رہے گی۔

چونکہ مسٹر مارش سمتھ آجکل بیمار رہیں اسلئے ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس بذات خود پولیس کی نگرانی رکھیں گے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جلوسون کے متعلق احکامات جاری کر دیئے ہیں اکھاڑون کو اسلحہ لینے کے لئے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سے اجازت لینے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس حکم کی منادی بذریعہ ڈگی کرا دی گئی ہے کہ کسی اکھاڑے کو بغیر لائسنس کے اسلحہ لیکر چلنے کی اجازت نہیں ہے۔

حادثات

محمد مقیم صاحب خویش خان بہادر سید بشیر الدین احمد جو کہ کلکتہ مین ملازم تھے۔ دریا مین ڈوب کر انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تقریبًا ۲ سال ہوئے کہ مرحوم کی شادی ہوئی تھی آپ نے اپنی یادگار مین ۳ خوردسال بچیان چھوڑی ہیں اور ایک نوجوان بیوہ۔

ہم کو اس جانکاہ حادثہ کا دلی افسوس ہے اور ہم دست بدعا ہیں کہ خدائے تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

یہ معلوم کرکے ہم کو انتہائی افسوس ہوا کہ محمد معین الدین احمد صاحب تحصیلدار تحصیل کانپور کی والدہ کا آگرہ مین انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہماری خدائے عزوجل سے دعا ہے کہ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت مین جگہ عطا فرماوے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔

ہم کو یہ معلوم کرکے افسوس ہوا کہ چمن گنج وارڈ کے مشہور حکیم حاجی حافظ محمد سمیع الدین خان صاحب کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ آپ کو اپنے جوار رحمت مین جگہ عطا فرماوے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

پھانسی کی سزا

اسٹس کنگ اور جسٹس ٹام کی عدالت والہ آباد ہائیکورٹ مین مشتاق احمد عمرہ ۲ سال ساکن کنگھی محال ملزم گوشتہ قتل کا پنور کی اپیل بناراضی فیصلہ سشن جج کانپور پیش تھا۔ عدالت العالیہ ہائیکورٹ نے عدالت سشن جج کے فیصلہ کو بحال رکھتے ہوئے اپیل خارج کر دی ہے۔ اسلیئے ملزم کو اب پھانسی کی سزا دیدیجائیگی

علمون کا جلوس

محرم کی آج چوتھی تاریخ ہے اور حسب معمول علمون کے جلوس نکلنا شروع ہوگئے ہیں چنانچہ یکم محرم کو نواب صاحب گذائون کا تعزیہ اور ۳ محرم کو فراش خانہ کے علمون کا جلوس نکلا۔ جلوس کے ساتھ کوتوال صاحب جائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ و ڈپٹی مجسٹریٹ موجود ہوتے ہیں پولیس کا انتظام نہایت معقول ہے اور خدا کی ذات سے پوری توقع ہے کہ کانپور کا محرم نہایت امن وامان کے ساتھ ہو جائے گا۔

غازی خضر محمد

۸ مئی کی شام کو جہانسی اکسپریس سے مولوی حاجی خضر محمد صاحب خادم کعبہ وصدر مجلس احرار کانپور بعد ادائیگی حج خانہ کعبہ تشریف لے آئے ہیں۔

بدیشی پارچہ فروش پر حملہ

گزشتہ ہفتہ ایک بدیشی پارچہ فروش مسمی امراؤ لال کا ایک ملازم صبح کے وقت چہل قدمی کرکے اپنے مکان واپس آرہا تھا کہ کسی شخص نے اس پر حملہ کیا امراؤ لال کا بیان ہے کہ حملہ آور کانگریسی تھے اور انھون نے مجھ سے کہا کہ بدیشی کپڑا بیچنا چھوڑ دو میں نے انکار کیا تو انھون نے مجھکو اتنا مارا کہ میرے زخمون سے خون جاری ہوگیا اس زدوکوب کو راہگیرون نے دیکھا مگر کسی نے دخل نہیں دیا۔ پولیس تحقیقات مین مصروف ہے۔

جرنل گنج مین پیوپولیس

حکومت نے جرنیل گنج مین ایک سو مسلح سپاہیون کو متعین کرکے انکی تنخواہیں باشندگان محلہ سے وصول کرنے کا حکم دیا ہے۔

جلسے

۷ مئی کو حلیم مسلم ہائی اسکول کے اساتذہ و طلبا کا ایک جلسہ حلیم مسلم ہائی اسکول مین منعقد ہوا جسمیں محمد بشیر بار ایٹ لا سکریٹری حلیم مسلم ہائی اسکول کی کامیابی سینئر وائس چیرمین پر مبارکباد دی گئی۔

۹ مئی کو حکیم محمد سمیع کے انتقال کی وجہ سے حلیم مسلم ہائی اسکول مین تعطیل کر دی گئی۔ اور ایک تعزیتی جلسہ بھی منعقد ہوا۔

دریا مین ایک بچہ کی لاش

۸ مئی کو دریا مین گنگا کے پل کے نزدیک ایک ہندو بچے کی نعش برآمد ہوئی ہے خیال کیا جاتا ہے کہ یہ بچہ چلتی ٹرین سے گر گیا ہے۔

قرولی سے ایک عورت قتل

۵ مئی کو سیسہ مئو مین کوشیلا دیوی نامی ایک عورت کو کسی نے قرولی سے زخمی کرکے ہلاک کر دیا۔

ریوالور دکھا کر لوٹ لیا

۵ مئی کو العفت رائے ٹھیکہ دار نے یہ رپورٹ پولیس کو لکھائی ہے کہ بیلی کوٹھی کے قریب کئی آدمیون نے ریوالور دکھا کر ۳۰ روپیہ مجھ سے چھین لئے۔

سرخ اشتہارات

۶ مئی کو انڈین ری پبلکن آرمی کی جانب سے سرخ اشتہارات تقسیم کئے گئے۔

کانگریسی بلیٹن

بجلی کے کھمبون پر صوبجاتی کانگریس کا ۱۲ صفحات کا ہندی مین چھپا ہوا بلیٹن چسپان پایا گیا جس مین اس پولیس ٹیکس کی مخالفت کی گئی تھی جو جرنیل گنج بازار پر لگایا گیا ہے اور اس کے علاوہ خلافت جلا کی تحریک سے کانگریس کی بے تعلقی کا اظہار کیا گیا ہے

اتحاد سبھا کا پروگرام

۱۔ شہر کے کسی کسی حصہ میں آئے دن اتحاد کے مضمون اور ضرورت پر تقریر کرنا۔

۲۔ اتحاد پیدا کرنے والے مضمونون کی اشاعت ہندی اور اردو زبان مین کرکے عوام کی خدمت مین مفت پیش کرنا۔

۳۔ مذہبی کتابون کا ترجمہ ہر دو زبان میں کرنا اور مختلف مذاہب مین اسکا پرچار کرنا۔

۴۔ تواریخون مین سے پچھلے ایسے واقعات ڈھونڈھ کر لوگون مین پھیلانا جس سے باہمی اتحاد مضبوط ہوتا جائے

۵۔ خودغرض ہندو مسلمانون کی زیادتیان لوگون کو ظاہر کرکے انکی اصلی صورت مین انہیں عوام کے سامنے ظاہر کرنا۔

۶۔ ایک نیا اخبار نکالنا جو بلارورعایت صاف صاف باتین عوام کی خدمت مین پیش کرے۔

۷۔ ملک کے شاعرون اور ادیبون کا ایسا سنگٹھن کرنا جو ملک کے لئے بہتر مضمون لکھ سکیں۔

۸۔ اور ایسے منصوبون پر کام کرنا جو یک بیک سامنے آجائیں

اپیل

اتحاد سبھا کے اغراض ومقاصد آپ کے سامنے ہیں سبھا ہذا کا پروگرام بھی آپ کے سامنے ہے سبھا ابھی اپنے عالم طفولیت مین ہے اسکے پاس کام بہت اور سرمایہ قلیل ہے بغیر سرمایہ کے کوئی کام پایہ تکمیل تک پہنچ نہیں سکتا۔ طے کیا گیا ہے کہ سبھا کے رکن محافظ مددگار اور ممبر بنائے جائیں۔ رکن کی دس روپیہ سالانہ۔ محافظ کی پانچ روپیہ مددگار کی دو روپیہ اور ممبر کی معین ہو چکی ہے۔ اسکے علاوہ آپ جوکچھ بھی عطیہ اس کار خیر مین عطا فرمائینگے سبھا اسے بخوشی قبول کریگی آپ صاحبان سے یہ سبھا امید قوی رکھتی ہے کہ کسی نہ کسی صورت سے اس سبھا کی مالی امداد کرینگے۔ تاکہ یہ کار خیر پایۂ تکمیل تک پہونچایا جاسکے۔

سکریٹری اتحاد سبھا کانپور

بی اماں کے صاحبزادہ کی شادی

آئے دن بوڑھے رنڈوون کی جوان باکرہ لڑکیوں سے شادی کرلینے کی خبریں آتی ہیں اور کوئی خبر بھی نہیں ہوتا لیکن ماہ گذشتہ کے آخری ہفتہ مین جب یہ خبر آئی کہ ۱۲ اپریل کو بوڑھے بابائے خلافت نے ایوان خلافت مین کسی باکرہ سے نہیں بلکہ ایک رانڈ یا مطلقہ ولایتی میم سے نکاح پڑھوالیا تو ہمارے اخبارون نے زمین وآسمان سر پر اٹھالیا بھرے حیاب کے کارٹون ساقی تلے لگے۔ تاریخی مادے نکلے نثرین گل افشانیاں عرض طومار باندہ دیا۔ حالانکہ یہ ایک پرائیوٹ معاملہ ہے خود مولانا کا بیان یہ ہے کہ چونکہ وہ امریکہ مین اسلام کی تبلیغ کا قصد رکھتے ہیں۔ اس مشن کو کامیاب بنانے کیلئے انھون نے اپنی پیاری عائشہ کو شریک زندگی بنایا ہے۔ یہ عائشہ پہلے مسز رائن تھین۔ پچھلی گرمیون مین مولانا اسکو پرائیوٹ سکریٹری بنا کر ولایت سے ہندوستان لائے تھے۔ اتنے دنون ساتھ رہنے سہنے سے مزاج مل گئے دل مل گیا۔ اور آخر مین شرع ہوگئی۔ اتنی سی بات تھی جسے افسانہ کردیا۔

حکومت ہند کی طرف سے اصلاحات کی اسکیم کی تائید

ہندوستان میں پہلے صوبجاتی حکومت خوداختیاری رائج کی جائیگی

اسٹیٹسمین کا نامہ نگار شملہ سے لکھتا ہے

حکومت ہند کے ان مباحث کے بعد جن مین بعض مین لارڈ لوتھین نے بھی حصہ لیا ہے یہان کے سیاسی حلقون مین یہ توقع کی جا رہی ہے کہ پارلیمنٹ مین ہندوستان دستوری ارتقا کے سلسلہ مین صرف ایک ہی مسودہ پیش ہوگا جس کا مفاد یہ ہوگا کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے صوبجاتی خودمختاری ہندوستان کو عطا کردی جائے اور اس کے بعد جیسے ہی بعض اہم شرائط کی تکمیل ہو جائے مرکز میں پوری وفاقی ذمہ داری بجائے انہین کہا جا سکتا کہ ایسی اسکیم کے متعلق ملک معظم کی حکومت کیا طرز عمل اختیار کرے گی، لیکن اس حقیقت کے پیش نظر کہ ہندوستان کے بیسون مسائل ابھی غور طلب باقی ہین اور برطانوی کابینہ اور پارلیمنٹ دونو اس سال معمول سے زیادہ مصروف ہین یہ ناممکن معلوم ہوتا ہے کہ جدید ہندوستانی دستور حکومت کی تدوین جیسی اہم چیز پر پارلیمنٹ مین آیندہ موسم بہار تک بحث ہو سکے تا آیندہ موسم گرما سے قبل وہ منظور ہو سکے، اسکے علاوہ بعض وجوہ بھی ہین جنکی بنا پر یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ ہندوستان کی نئی کونسلون کا انتخاب اور دوسرے ابتدائی مراحل سنہ ۱۹۳۳ء سے پہلے طے نہ ہو سکین گے ایسی حالات میں یہ احتمال کیا جاتا ہے کہ پارلیمنٹ میں جدید حکومت ہند سے متعلق دو علیحدہ تجاویز پیش کرنے سے نہ صرف یہ کہ ملک کو فائدہ نہ پہونچے گا بلکہ اگر بے سوچے سمجھے اصلاحات کی پہلی قسط ہندوستان کو عطا کر دی گئی تو ملک مین سیاسی اشتباہ و اضطراب بڑھ جائے گا

مرکز اور صوبجات کے تعلقات کا مسئلہ

ایک اور وجہ جو دستور کے نفاذ مین تاخیر کی ذمہ دار بتائی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ پارلیمنٹ غالباً ہر نوبت پر مرکز اور صوبجاتی حکومت خوداختیاری عطا کرنے کے متعلق ہوگا تو مرکز کے موجودہ تعلقات مین صرف اس حد تک ترمیم کیجائیگی کہ صوبون سے متعلق چند خاص اختیارات جو اس وقت مرکز کو حاصل ہین وہ صوبجات کی حکومتون کو واپس کر دیئے جائین اور اسی سلسلہ مین پارلیمنٹ اور ہندوستان کے مدبرین تو غالباً یہ بھی معلوم کرینگے کہ ایسے تحفظات آیندہ فیڈریشن مین مرکز اور صوبون کے تعلقات پر کسطرح نظرانداز ہونگے اس لیے یہ قیاس کیا جا رہا ہے کہ صرف ایک ہی مسودہ پارلیمنٹ مین پیش ہوگا جس مین صوبجاتی حکومت خوداختیاری کے شرائط کے ساتھ مرکز اور صوبون کے تعلقات کی ضروری ترمیم کا اصول بتا دیا جائے گا اور آیندہ جو وفاقی دستور حکومت کو عطا ہونے والا ہے اسکا مکمل خاکہ بھی اسمین ہوگا،

مرکزی ذمہ داری مین تاخیر ہوگی

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سیاسی مبصرین کے نزدیک صوبجاتی خودمختاری کے بعد مرکز مین ذمہ داری عطا کرنے مین ۱۸ مہینے سے زیادہ تاخیر نہین ہو سکتی،

اب اگر ان تجاویز پر عمل کیا گیا تو ایک طرف صوبون کو فنانس اور دوسری ذمہ داریون کے ساتھ اپنی خوداختیاری حکومت کو چلانے کا تجربہ حاصل ہوگا، اور دوسری طرف صوبجاتی حکومتین اپنی وفاقی ذمہ داریون کو ایک موزون اور مناسب صورت مین تشکیل دے سکیں گی،

وقت کا تعین نہیں کیا جا سکتا

وفاقی اصول اور شرائط کی تکمیل کے لیے وقت مقرر کر دیا گیا تو اُسکے معنی یہ ہونگے کہ جو کام اس سلسلہ میں ہو رہا ہے اس مین سخت جلد بازی سے کام لیا جائے گا اس جلد بازی سے اس کار کی تکمیل مین اس سے زیادہ تاخیر ہو جائے جتنی معمولی حالات مین ہو سکتی ہے یا پھر یہ صورت ہو گی کہ لوگ جلدی میں ان ذمہ داریون کو نظرانداز کرنے لگیں گے جو اس تجویز میں پائی جاتی ہین اس اعتبار سے غالباً بُرائی یہ ہے کہ جام صاحب نے روسا کے اجلاس کو اس ہفتہ مین طلب کیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اُنھون نے یہ تہیہ کر لیا ہے کہ وہ روسا کو اُن کے جواب سے چونکا دین گے اور ہندوستان کے ارتقا کی اسکیم کے ساتھ اُنھین کھینچے کھینچے پھرنے سے روک دینگے،

نئی رپورٹ کے متعلق لارڈ لوتھین کا بیان

شملہ ۳ مئی، لارڈ لوتھین نے پریس کو ایک بیان دیتے ہوئے اسکی امید ظاہر کی کہ فرنچائز کمیٹی رپورٹ کے متعلق جو خیال آرائیان ہو رہی ہین اُنھیں کوئی اہمیت نہ دی جائے گی بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ جب تک رپورٹ شائع نہ ہو صحیح صحیح یہ اندازہ لگانا بہت مشکل ہے کہ اس مین کیا ہے، اور اسطرح یقیناً جو سامات بھی لگائے جائین وہ گمراہ کن یا نامکمل ہونے ضروری ہین،

انگلستان کی پارلیمنٹ کے افتتاح کا طریقہ

بہت کم لوگون کو معلوم ہوگا کہ انگلستان کی پارلیمنٹ کے ہر اجلاس سے قبل افتتاح کسطرح ادا کیجاتی ہے، لہذا ذیل مین ہم وہ دعا درج جس سے برطانوی پارلیمنٹ کے ہر اجلاس کا افتتاح ہوتا ہے اور اسکے اراکین معمولاً بحث و مباحثہ میں حصہ لیتے ہین۔

اے خدائے بزرگ و برتر بس تیرے ہی حکم سے جہان کے بادشاہ حکومت کرتے ہین اور دنیا کے شہریار انصاف کرتے ہین اور تجھ ہی سے تمام مشورے اور عقل ہمین ملتی ہے،

ہم تیرے ناکارہ غلام جو تیرے نام پر یہان جمع ہوے ہین نہایت ہی عاجزی کے ساتھ تجھ سے استدعا کرتے ہین کہ تو اوپر سے ہمارے لیے آسمانی عقل و دانش فرما اور ہمارے تمام مشورون مین ہماری رہنمائی کر اور قبول کر کہ تیرے خوف کو مد نظر رکھتے ہوے اور اپنے تمام ذاتی مفادون، تعصبون اور طرفداریون کو برطرف کرتے ہوے ہمارے تمام مشورون کا نتیجہ صرف تیرے مبارک نام کو بلند کرتا ہو۔ سچے مذہب اور عدل کا حصول اور بادشاہ کی حفاظت، عزت اور مسرت ہو، رعایا کی آسایش، امن و ملک کی آسودگی اور خوش حالی ہو اور افراد و اقوام کے دلون کو اس محبت اور اخوت کے رشتہ مین منسلک کر کے ایک دوسرے کو ملا دینا ہو جسکی تعلیم ہمین مسیحیت نے ہمارے شفیع اور خداوند یسوع مسیح کے ذریعہ سے دی ہے آمین!۔

(لیڈر)

فرنچائز کمیٹی کی اہم سفارشات کیا ہون گی

(۴۲) فیصدی بالغون کو حق رائے دینے کی سفارش

شملہ مئی کو ممبران فرنچائز کمیٹی نے رپورٹ پر دستخط کر دیے اور وہ اسی ہفتہ شملہ سے اپنے مقامات کو واپس جائین گے لارڈ لوتھین ۱۱ مئی کو کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز لندن روانہ ہو جائین گے،

سیاسی حلقون مین اس رپورٹ کے متعلق جو معتبر اطلاع ملی ہے وہ یہ ہے کہ اصولی اور بنیادی مسائل پر ممبران کمیٹی کا کامل اتفاق ہے مثلاً حق رائے دہی کی توسیع وغیرہ لیکن ابھی تفصیل سے یہ نہین بتایا جا سکتا ہے کہ ان سفارشات کی نوعیت کیا ہے، اختصار کے ساتھ اسقدر معلوم ہو سکا ہے کہ کمیٹی کی تجویز کے مطابق اگر عمل کیا جائے تو ہندوستان کے ۶ کروڑ ۵ لاکھ عورتون مین سے لاٹھ لاکھ عورتون کو حق رائے دہی دیا گیا ہے یعنی ہر پانچ مردون مین مقابل ایک عورت رکھی گئی ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مسٹر تانبے اور مسٹر چنتامنی مسٹر باکھلے، اسمبلی کے لیے اس سے زیادہ وسیع پیمانہ پر حق رائے دہی چاہتے ہین، جتنے پر کمیٹی کے دوسرے ممبر متفق ہین،

اس کے متعلق اطلاع یہ ہے کہ کمیٹی کی اکثریت بالغان کی آبادی پر (۴) فیصدی حق رائے دہی کی مؤید ہے اور یہ لوگ ۱۴ فیصدی کا مطالبہ کر رہے ہیں میجر ملز کمیٹی کے ایک انگریز پارلیمنٹری ممبر نے یہی معلوم ہوا ہے کہ ایک نوٹ مین مسٹر تانبے وغیرہ کی تجویز کی تائید کی ہے، صوبجاتی کونسلون کے متعلق یہ تجویز ہے کہ ہر صوبہ کی کونسل دس برس بعد یہ دریافت کرنے کے لیے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرے کہ حق رائے دہی بالغان مین اس صوبہ مین وسیع کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں

مزدورون اور اچھوتون کی نشستین

اچھوتون کے بارے میں فرنچائز کمیٹی نے حق رائے دہی کی شرائط بہت کم کر دی ہین، کہ ان کی کل آبادی میں سے دس فیصدی کو رائے دہی کا حق ہو سکے اور مزدورون کے لیے کمیٹی نے سارے ہندوستان میں ۳۴ نشستین دونو صوبجاتی کونسل اور اسمبلی مین منظور کی ہین، عرض زمیندار، تاجر یونیورسٹی اور اچھوتون کے لیے نہایت موزون نمایندگی کے لیے سفارش کی گئی ہے،

معلوم ہوا ہے کہ دو مسلمان ممبرون نے خواتین کی رائے دہی عطا کرنے کی مخالفت کی تھی، لیکن مسٹر سبارائن نے ایک علیحدہ نوٹ مین خواتین کے لیے اس سے بھی زیادہ حقوق رائے دینے کی اپیل کی ہے، اسی طرح مسٹر سندر سنگھ مجیٹھیہ بھی زمیندار طبقہ کو اس سے زیادہ نشستین دینے پر زور دیا ہے،

اختلافی نوٹ: - فرنچائز کمیٹی کے اکثر ممبر ۷ مئی کو ان اختلافی نوٹون پر جو بعض ہندوستانی ممبرون کیطرف سے رپورٹ میں شریک کیے گئے ہین ایک مختصر سی یادداشت مرتب کرنے کے لیے جمع ہوے تھے، یہ اجلاس گویا غیر رسمی تھا۔ اس میں مسٹر تانبے مسٹر چنتامنی مسٹر باکھلے اور مسٹر سبارائن کو بھی مدعو نہین کیا گیا یہ کمیٹی کی آخری کاروائی تھی جس کے بعد ممبران کمیٹی کا کام ختم ہو گیا،

معلوم ہوا ہے کہ آج ہی رات کو بہت سے ممبر اپنے اپنے مقامات کو واپس جانے ہیں،

صوبہ سرحد کی پہلی کونسل کا اجلاس

آزاد پارٹی کیطرف سے آرڈیننسونکی واپسی کی تجویز

پشاور ۲۰ مئی، صوبۂ سرحد کی پہلی کونسل کا پہلا اجلاس ۱۸ مئی کو ایبٹ آباد مین شروع ہوگا اور ۲۷ مئی تک جاری رہے گا، اس اجلاس کے اہم مسائل یہ ہیں، ۱۸ مئی کو سال آیندہ کے بجٹ پر بحث اور ۱۹ مئی نائب صدر کونسل اور اسٹانڈنگ کمیٹی کے چار ممبرون کا انتخاب سرکاری مسائل کے لیے پروگرام مین ۷ دن کیے گئے ہین، اور غیر سرکاری مسائل کے لیے دو دن، ابتک اس اجلاس کے پیش ہونے کے لیے بہت سی تجاویز کی اطلاعیں موصول ہو چکی ہین، چونکہ صدر اور سکریٹری لاہور میں تھے اس لیے ابتک کسی تجویز کی سرکاری منظوری کا اعلان نہین ہوا،

مسٹر پیر بخش خان (انڈی پنڈنٹ) نے حسب ذیل سات قراردادون کے پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے

(۱) صوبہ سرحد سے سارے آرڈیننسون کے اُٹھا لینے کا مطالبہ

(۲) سارے سرحدی قیدیونکی رہائی اور حالیہ سیاسی ہنگامون کے دوران مین جو جرمانے وصول ہوئے ہین اُنکی واپسی اور جو جائدادین ضبط ہوئین ہیں اُنکی واگذاشت کا مطالبہ

(۳) سیاسی سرخ قمیص قیدیونکی رہائی کا مطالبہ۔

(۴) مالگذاری اور آبیانہ میں ۵۰ فیصدی محاصل کی تخفیف کا مطالبہ،

(۵) صوبہ سرحد سے آنریری مجسٹریٹ و آنریری سب ججون کو برخاست کا مطالبہ،

شوکت علی کا نکاح اور عبدالماجد کی طلاق

خواجہ حسن نظامی کا بیان

شوکت علی صاحب نے اسٹھ سال کی عمر میں ایک انگریزی لڑکی سے شادی کی ہے جس کا تمام ہندوستان کا چرچا ہو رہا ہے، مجھے انکی شادی پر کوئی اعتراض نہیں ہے مگر اس بات پر اعتراض ہے کہ وہ اپنے نفسانی شوق کو اسلامی تعلیم سے منسوب کر رہے ہیں اور اُنھون نے نہایت بیحیائی سے اخبارون میں شائع کرایا ہے کہ اسلام کی تعلیم یہی ہے اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بھی میری طرح بڑھاپے میں شادی کی تھی اور اسلام کہتا ہے کہ جنت عورتون کے قدموں کے نیچے ہے، مگر شوکت علی صاحب کی یہ دونون باتین غلط ہیں، اور اسلام سے ناواقف اور بے بہرہ ہونے کی علامت ہیں، اسلام کی تعلیم مین کہین بھی یہ نہین لکھا کہ جنت عورتون کے قدموں کے نیچے ہے بلکہ اسلام کی تعلیم تو یہ ہے کہ جنت تلوارون کے سایے کے نیچے ہے۔

(الجنۃ تحت ظلال السیوف)

اور یہ بھی صحیح نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نفس کی خواہش کے لیے بڑھاپے مین شادیان کی تھیں، کیونکہ حضرت نے ملک عرب کے مختلف قبائل کی خانہ جنگی کو روکنے اور اُن کو متحد کرنے کے لیے پچاس پچاس اور ساٹھ ساٹھ برس کی چند بڑھیا عورتون سے نکاح کیے تھے، تاکہ وہ سب قبیلے رسول اللہ کی قرابتداری کی وجہ سے ایکدل ہو جائین، شوکت علی صاحب نے جو بیانات شائع کیے ہیں اِن کی وجہ سے اسلام بدنام ہوگا اور رسول اللہ کی غیر قومون کی نظرون میں تحقیر ہوگی، اسواسطے ہر مسلمان کو شوکت علی صاحب کے بیانات کی جن مین شیطنت اور شرارت اور گستاخی بھری ہوئی ہے علی الاعلان تردید کرنا چاہیے، خصوصًا اس برابری کی کہ میری طرح رسول اللہ نے بڑھاپے مین شادی کی تھی،

اسی طرح عبدالماجد صاحب، بی، اے ایڈیٹر اخبار "سچ" نے بھی اپنے ایک نفسانی فعل کو اسلامی تعلیم سے منسوب کرکے اسلام کا اور مسلمان قوم کا ایک بڑا جرم کیا ہے، وہ دعوی کرتے ہیں کہ میں مولوی اور مذہب اسلام سے واقف ہون، اِن کے گھر میں بیوی موجود تھی، اور بچے بھی تھے اور ان کو دوسری شادی کی کچھ بھی ضرورت نہ تھی، مگر انھون نے نفس کی خواہش سے ایک اور لڑکی سے نکاح کیا، اور تین مہینے اسکو اپنے گھر میں رکھکر بغیر کسی سبب اور معقول وجہ کے لڑکی کو طلاق دے دی جس صدمے سے اُس بیچاری کو دق ہو گئی اور اب وہ بستر مرگ پر ایڑیاں رگڑ رہی ہے اور اُس نے ایک دردناک تحریر کے ذریعہ اپنی مظلومیت کی ساری مسلمان قوم سے فریاد کی ہے، مگر عبدالماجد صاحب دیتے ہیں کہ طلاق دینا تو اسلام کی تعلیم ہے میں نے اسلام کے خلاف کوئی کام نہیں کیا،

عبدالماجد صاحب جھوٹ بولتے ہیں اگرچہ وُہ سچ اخبار کے ایڈیٹر ہیں، کیونکہ اسلام کی تعلیم یہ نہیں ہے کہ جب چاہا بے وجہ اور بے قصور بیوی کو طلاق دیدی رسول اللہ کی سنت میں کہین بھی اسکا ذکر نہین ہے، یعنی حضور کے عمل سے یہ ثابت نہیں ہے کہ آپ کسی بیوی کو طلاق دی ہو، بلکہ حضرت نے طلاق کو سب سے بڑا فعل فرمایا ہے،

شوکت علی صاحب اور عبدالماجد صاحب نے اسلامی تعلیم کے غلط حوالے دیکر غیر مسلم قومون کے سامنے اسلام کو ذلیل اور رسوا کرنے کی دانستہ شرارت کی ہے اور تمام مسلمان قوم کو حق ہو گیا ہے کہ ان دونون سے بازپرس کیجائے اور سختی سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ دونون اپنے اس قول سے توبہ کریں جو اُنھون نے اسلام کو بدنام کرنے کے لیے شائع کیا ہے اور صفائی سے اقرار کریں کہ اسلام کو اِن کے اس فعل سے تعلق نہیں ہے انھون نے جو کچھ کیا اپنے نفس کی غلامی کیوجہ سے کیا،

لکھنؤ میڈیکل کالج کے متعلق تحقیقاتی کمیٹی کا تقرر

کنگ جارج میڈیکل کالج لکھنؤ کے اسپتال کے متعلق پبلک کو جو شدید شکایات تھیں، اُن شکایات کی تحقیقات کے لیے لکھنؤ یونیورسٹی کے اگزکٹو کونسل نے حسب ذیل حضرات کی ایک کمیٹی مقرر کردی ہے:-
(۱) پنڈت جگت نرائن صاحب وائس چانسلر (۲) انسپکٹر جنرل آف سول اسپتال صوبجات متحدہ اور (۳) آنریبل راجہ سر رامپال سنگھ صاحب آف کری سدھولی،

اس تحقیقاتی کمیٹی نے پبلک سے درخواست کی ہے کہ میڈیکل کالج اسپتال کے اسٹاف یا انتظامات کے متعلق جن لوگون کو کوئی شکایت ہو وہ اپنی شکایات تحریر کرکے ۱۵، جون تک رجسٹرار صاحب لکھنؤ یونیورسٹی کے پاس بھیجدین، شکایت کرنے والوں کو ساتھ ہی یہ بھی تحریر کردینا چاہیے کہ آیا وہ کمیٹی کے روبرو زبانی شہادت دینے اور اپنی شکایات کی تائید میں شہادتین پیش کرنے کے لیے تیار ہیں۔

۴۷ ویں کانگرس کے صدر احمد آباد لیجائے گئے

معلوم ہوا ہے کہ انڈین نیشنل کانگرس کے اجلاس دہلی کے صدر سیٹھ رنچھوڑداس امرت لال کو دہلی کی پولیس احمد آباد لیگئی ہے اور اُس نے احمد آباد پولیس کے حوالے کردیا ہے، آپ کے ساتھ نوجیون پریس کے اسسٹنٹ مینجر مسٹر پوپٹ لال پٹواری کو بھی لایا گیا ہے، اور اُن کے مقدمات کی سماعت بہت جلد ہونے والی ہے۔

پنجاب میں سیاسی قیدیون کی تعداد

ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ صوبۂ پنجاب میں یکم جنوری ۳۲ء سے اسوقت تک ایکہزار ایکسو تینتیس قیدی سزایاب ہو چکے ہیں جن میں بیس درجۂ (الف) ۲۴ درجہ (ب) میں اور بقیہ درجہ (ج) میں رکھے گئے ہیں،

خطوط جلانے کی وبا

خطوط جلانے اور اسطرح سے پوسٹل بائیکاٹ کی تبلیغ کو اشاعت کرنے کی تحریک نہایت شدومد سے جاری ہے، ملک کے مختلف حصوں سے اس قسم کی خبرین برابر موصول ہو رہی ہیں، اس سلسلہ میں میرٹھ ناگپور اور کراچی کے پیغامات خاص طور پر قابل ذکر ہین جن کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان مقامات پر آجکل اس تحریک کے باعث بہت ہی پریشان ہیں،

حیدرآباد کے قریب نمایشی خوفناک آتشزدگی

گانوٗن والے پریشان ہوگئے مگر یہ صرف فلم تیار کرنے لیے تھا

ایسٹرن فلم کمپنی کے زیر اہتمام پہلا اُردو متکلم فلم "شکاری" تیار ہوا ہے جو کسی یورپین کمپنی نے اُردو زبان میں تیار کیا ہے، اس فلم مین ہندوستان کی اب سے سو سال پہلے کی حالت کا منظر پیش کیا گیا ہے، اسی فلم کی تیاری کے لیے حیدرآباد کے قریب ایک گانون بناکر اُس میں آگ لگادی گئی ہے اور آتشزدگی سے گانون والے جو فلم سازی سے لاعلم تھے سخت پریشان ہوئے اُنھون نے مشتعل آگ کے شعلون کو بلند ہوتے دیکھا اور ساتھ ہی ساتھ گھوڑون پر سوار ڈاکو بھی نظر آئے پس وہ بیحد خائف ہوئے مگر بعد میں اُن کو مطمئن کردیا گیا کہ یہ ایک قسم کا گھر پھونک تماشا ہے

آئرلینڈ نے حلف وفاداری اُڑادیا

معلوم ہوا ہے کہ آئرش پارلیمنٹ مین حلف وفاداری اڑانے کا مسودہ قانون منظور ہو گیا ہے دیکھیے برطانیہ و آئرلینڈ کے تعلقات پر اس کا کیا اثر پڑتا ہے،

ہندوستان سے برہما کی علیحدگی

برہما میں ہندوستان سے علیحدگی کی تجویز کی مخالفت روز بروز بڑھ رہی ہے آل برہمی ایسوسی ایشن کی جنرل کونسل اس علیحدگی کی پرزور مخالفت کر چکی ہے اب آل برہما سمگا سماگی کے سالانہ اجلاس مین ایک رزولیوشن منظور کرکے وزیر اعظم برطانیہ کی مجوزہ اسکیم اصلاحات کو ناقابل قبول قرار دیا گیا ہے اور ہندوستان سے برہما کی علیحدگی کی مخالفت کی گئی ہے،

انڈین سول سروس کے کامیاب امیدوار

گذشتہ جنوری میں بمقام دہلی انڈین سول سروس کا امتحان ہوا تھا۔ اُسمیں حسب ذیل ۵ اُمیدوار کامیاب ہوے ہیں :-

مسٹر ایس ایس وانچو، مسٹر پی گوپال کرشن راؤ، مسٹر ٹی رام بھدرن، مسٹر پی ٹی راجن نائر اور مسٹر پرم نرائن ٹنڈن،

ان کے علاوہ چار امیدوارون کو بذریعۂ نامزدگی مقرر کیا جائے گا،

ایک فرانسیسی فسانہ

ایک موچی تھا جو صبح سے تا شام گایا کرتا تھا، اُسکو دیکھکر اور سن کر مجکو مسرت پیدا ہوتی تھی، اس کا گانا سن کر یہ خیال ہوتا تھا جیسے اُسے کوئی فکر نہ ہو، کوئی غم نہ ہو، اُسکا پڑوسی ڈوڈیو دولت میں کھیلتا تھا لیکن شاذونادر ہی اس کے کوئی مسرت آمیز گیت سنائی دیتا شاذونادر ہی اُسے آرام کی نیند نصیب ہوتی، یہ پڑوسی پادشاہ کا خزانچی تھا، کبھی کبھی جب خزانچی اس موچی کو صبح کے وقت کبھی سوتے ہوے دیکھتا تو وہ سوچتا "کاش کہ نیند کہیں قیمت پر مل سکتی تو میں اُسکو بہت سی خرید کر آنکھون میں بھر لیتا،

ایکدن ڈوڈیو نے موچی کو بلا کر کہا، "ہیلو! دوست! تم ایک سال مین کیا کماتے ہو؟"

ایک سال میں؟ موچی نے کہا، ایک سال کا تو مجھے پتہ نہیں۔ مین کبھی ایک پیسہ بھی جمع نہیں کرتا ہون"

اچھا تو پھر یہ بتاؤ کہ تم روز کیا کماتے ہو؟

"روز، کبھی زیادہ کبھی تھوڑا، لیکن افسوس کہ ہفتے میں چھٹیاں اور تہوار بہت آجاتے ہیں، ہر روز کسی سینٹ کا دن آجاتا ہے۔ اور لوگ کام نہیں دیتے،

ڈوڈیو نے اسکی سادگی پر ہنستے ہوے کہا، اچھا پڑوسی میں تمھیں بادشاہ بنادون گا، یہ تو ایک سو کراؤن ہین انھین جمع رکھو جب ضرورت ہو تو خرچ کرو۔

یہ کہہ کر ڈوڈیو نے اسے سو کراؤن کی ایک تھیلی دی، موچی اُسے لے کر اتنا خوش ہوا، جیسے پچھلے سو برس میں دنیا نے جتنی دولت پیدا کی ہو، وہ سب اسکے پاس آگئی ہو، وہ گھر آیا اور اپنی کوٹھری میں ایک جگہ زمین کھود کر اس نے تھیلی کو دبا دیا، اور اُس کے ساتھ ہی اپنی ہنسی اور مسرت اور گیتون کو بھی دفن کردیا۔

اب وہ بہت شاذونادر گاتا تھا، اسکی آواز میں اتنی زندگی، ہر وقت اُسے فکر دامنگیر رہتی تھی، جہان اسکا خزانہ دبا ہوا تھا، اب رات کو اگر چوہے بھی ادھر

کیا فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ سے مایوسی پیدا ہوگی

شملہ ۶ مئی۔ مولوی سر محمد یعقوب ایم۔ ایل۔ اے۔ ممبر انڈین فرنچائز کمیٹی اور آنریری سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ کا حسب ذیل برقی پیام موصول ہوا ہے:۔

لارڈ لوتھین آئے اور عنقریب واپس جانے والے ہیں اور کانگریس کے مخالفانہ مظاہرات کے باوجود جن کا ذکر ہم لوگ صرف اخبارات میں پڑھتے رہے۔ ہر جگہ انکا دل سے استقبال ہوا۔ اور ہندوستان کی مہمان نوازی کو برقرار رکھتے ہوئے نہایت فراخدلی سے انکی خاطر و مدارات کی گئی۔

فرنچائز کمیٹی تحقیقات کی پہلی منزل ختم کر چکی اور ہر فرقہ کی طرف سے ہر صوبہ میں پوری طرح اسکے اشتراک عمل کیا گیا کمیٹی کے صدر لارڈ لوتھین نے خود کو ہندوستان میں ایک سب بڑا ماہر آئین اور اعلیٰ صفات کا مدبر سیاست ثابت کر دیا ہے کمیٹی کی رپورٹ کے متعلق اخبارات میں انکشافات ہوئے ہیں اور اسکی تجاویز کے اثرات کے متعلق خیالات ظاہر کئے جا چکے ہیں۔ رپورٹ کی اصلی خوبی یا برائی اسکے مضامین کو غور سے پڑھنے کے بعد ہی ظاہر ہوگی۔ لیکن میں یہ نہیں چاہتا کہ مسلمانوں کے درمیان غلط امیدیں پیدا کروں بلکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ رپورٹ کے شایع ہونے پر جو مایوسیاں پیدا ہونگی مسلمان انکے مقابلہ کے لئے تیار رہیں۔

ذاتی طور پر ہندوستانی مسلمانوں کے مستقبل کے متعلق میں کوئی اچھی امید نہیں رکھتا جسکی خاص وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں حد درجہ افتراق و انتشار ہے اور وہ بالکل غیر منظم ہو رہے ہیں گو ہر مسلمان اس کا احساس کرتا ہے تاہم انکو دور کرنے کے لئے کوئی عملی کارروائی نہیں کی جاتی ہے مسلمانوں کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ بہت جلد انکو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا۔ اگر وہ فی الفور متحد نہ ہو جائینگے اور اپنے آپکو منظم نہیں کرینگے۔ تو انکا مستقبل سخت تاریک ہوگا۔ بہر حال مجھے ہمیشہ سے زیادہ یقین ہو چکا ہے کہ اگر فرنچائز کمیٹی اور دوسری کمیٹیوں کے مقاطعہ کرنیکی تجویز پر مسلمان اپنی بے وقوفی سے عمل کرتے تو انکی پوزیشن اور بھی بدتر ہو جاتی۔

نوٹس ثبوت قرضہ بنام جملہ قرضخواہان

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالوینسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۲ نمبر انسالوینسی سنہ ۱۹۳۲ء

منگلی ولد چھنا قوم مہتر ساکن انور گنج شہر کانپور انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں منگلی سائل عدالت ہذا سے ۲۹ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء کو دیوالیہ قرار دیا گیا تھا اور اس کو ۱۰ ماہ کی مہلت بغرض داخل کرنے درخواست ڈسچارج کے عطا ہوئی تھی۔ اب عدالت نے ۲۴ جون سنہ ۱۹۳۲ء بغرض ثبوت قرضہ کے مقرر کی ہے لہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اپنا اپنا قرضہ روبرو عدالت ہذا ثابت کریں۔

مرقوم ۱۱ مئی سنہ ۱۹۳۲ء

بحکم آر۔ بی۔ شرما۔ منصرم
جج خفیفہ بہادر کانپور

مہر عدالت

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالوینسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۵۰ نمبر انسالوینسی سنہ ۱۹۳۰ء

لال محمد ولد فتو قوم مسلمان ساکن بابو پورہ شہر کانپور

انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں لال محمد عدالت ہذا سے ۲۲ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء کو دیوالیہ قرار دیا گیا تھا اور اس کو ۹ ماہ کی مہلت بغرض داخل کرنے درخواست ڈسچارج کے عطا ہوئی تھی۔ اب عدالت نے ۱۸ جون سنہ ۳۲ء بغرض ثبوت قرضہ کے مقرر کی ہے۔ لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس قرضخواہ کو اپنا قرضہ ثابت کرنا ہو روبرو عدالت ہذا بتاریخ معینہ ثابت کرے۔ مرقوم ۳ مئی سنہ ۱۹۳۲ء

بحکم آر۔ بی۔ شرما
منصرم عدالت خفیفہ کانپور

مہر عدالت

بحکم جناب پنڈت کشن نرائن صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم بہادر ڈیراپور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۴۹/۳۵۱

بعدالت آنریری اسسٹنٹ کلکٹری مقام ڈیراپور ضلع کانپور!

منشی مادھو پرشاد — مدعی

بنام منی عرف دمان وغیرہ — مدعا علیہم

بنام منی عرف دمان ولد چھیدی بسماۃ کوسیا زوجہ چھیدی قوم برہمن ساکن گملو پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور ہرگاہ واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳۰ ماہ مئی سنہ ۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام ڈیراپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ ماہ مئی سنہ ۳۲ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

اجلاس جناب مولوی سعید عمر صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم بہادر بلہور ضلع کانپور

بعدالت مال مقام بلہور ضلع کانپور

(آرڈر ۲۱ - قاعدہ ۵۴)

مقدمہ نمبر ۴۷۷ بابت سنہ ۳۲ء

پنڈت بلدیو پرشاد زمیندار موضع بلہور پرگنہ بلہور — مدعی

بنام:۔ چندی ولد بھورا قوم بڑھئی ساکن و کاشتکار موضع مدار الہ پرگنہ بلہور مدعا علیہ

ہرگاہ تم نے ایفائے ڈگری کا نہیں کیا جو تم پر بتاریخ ۲۴ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۳۰ء بمقدمہ نمبر ۴۲۲۱ سنہ ۱۹۳۲ء بحق بلدیو پرشاد مدعی بابت مبلغ ... صادر ہوئی تھی۔ لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ تم مدیون مذکور تا وقتیکہ حکم ثانی صادر نہ ہو جائداد معرضہ فرد تعلیقہ منسلکہ کو بذریعہ بیع یا ہبہ کے یا اور طور پر منتقل کرنے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہو اور تمام اشخاص جائداد مذکور بذریعہ خرید یا ہبہ کے یا اور طور پر لینے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں۔

آج بتاریخ ۵ ماہ مئی سنہ ۳۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

فرد تعلیقہ

ایک قطعہ مکان پختہ — پرگنہ بلہور

محدودہ ذیل

پورب	پچھم	اوتر	دکھن
تالاب	تالاب	دروازہ بود	ادسر

۱۱ درخت امبہ و دو درخت جامن واقعہ بنجر ی موجودہ ادسر

پورب	پچھم	اوتر	دکھن
دوکار	تالاب	ادسر	ادسر

۱۳ درخت امبہ موجودہ ادتر

پورب	پچھم	اوتر	دکھن
ادسر	تالاب	ادسر	ادسر

پیشی ۱۹ مئی سنہ ۱۹۳۲ء مقرر ہے

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

مشتہری بلا فیس

حکم منسوخی دیوالیہ

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالوینسی

۷۳ نمبر انسالوینسی سنہ ۱۹۳۰ء

کدارناتھ ولد لسکھ رائے قوم ویش ساکن ناریل بازار شہر کانپور — انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں انسالونٹ نے اپنے قرضخواہان کا روپیہ ادا کر چکا ہے اور کمپوزیشن اسکیم داخل کی تھی چنانچہ عدالت نے حکم دیوالیہ مورخہ ۱۰ جولائی سنہ ۳۲ء بمقابلہ کدارناتھ انسالونٹ آج منسوخ کر دیا ہے۔ لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے۔

مرقوم ۲۰ اپریل سنہ ۳۲ء

بحکم آر۔ بی۔ شرما
منصرم عدالت خفیفہ کانپور

مہر عدالت

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

اطلاعنامہ درخواست حصول حکم مشعر منسوخی ڈسمسی نالش

(آرڈر ۹ قاعدہ ۹ (۲))

عدالت جج خفیفہ مقام کانپور

مقدمہ دیوانی/مال نمبر ۳۴۲۸ بابت سنہ ۱۹۳۱ء

متفرقہ نمبر ۲۲۶ بابت سنہ ۱۹۳۱ء

فرم بشیشر ناتھ موہن چند ٹمبر مرچنٹس ساکن واقعہ کرانچی خانہ شہر کانپور — مدعی سائل

بنام

عظیم اللہ

بنام عظیم اللہ ولد نامعلوم قوم مسلمان ساکن حال محلہ چمن گنج شہر کانپور۔ مدعا علیہ فریق ثانی

ہرگاہ مدعی مذکور الصدر نے اس عدالت میں درخواست حصول حکم مشعر منسوخی ڈسمسی نالش نامبردہ حسب ہدایت عدالت ہذا تاریخ ۴ نومبر سنہ ۱۹۳۱ء کو پیش کی ہے لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم اس عدالت میں بتاریخ ۱۳ جون سنہ ۱۹۳۲ء اصالتاً یا بذریعہ وکیل عدالت ہذا یا بذریعہ مختار مجاز حسب ضابطہ اور واقف حال مقدمہ کے حاضر ہو کر وجہ (اگر کوئی ہو) ظاہر کرو کہ نامبردہ کی درخواست کیوں نہ منظور کی جائے۔

میرے دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۲۸ ماہ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء کو جاری کیا گیا۔

بحکم آر۔ بی۔ شرما
منصرم عدالت خفیفہ کانپور

مہر عدالت

—— بمبئی ۶ مئی۔ بمبئی کے جوتشیوں کی انجمن نے ہندوستان اور برطانیہ کے متعلق حسب ذیل پیشین گوئی کی ہے:۔

ستمبر اور دسمبر سنہ ۱۹۳۲ء میں انگلستان کے کابینہ وزارت کی حالت نازک ہو جائیگی۔ بیکاری۔ بنکوں کا دیوالہ۔ ہڑتالیں زیادہ ہونگی۔

ہندوستان میں ۱۷ دسمبر سنہ ۱۹۳۲ء کو کانگریسیوں کی تکلیف کا خاتمہ ہو جائے گا۔ ہندوستان میں امن و امان ہوگا۔ کانگریس موجودہ دور پر فتح پائیگی۔ اور ۱۸ مئی سنہ ۴۲ء کو ہندوستان آزاد ہو جائے گا۔

اگرچہ اب بھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کانگریس یا سرخ پوشوں کی تحریک صوبہ سرحد میں بالکل دب گئی ہے لیکن اس خبر سے کہ تقریباً دو ہزار سرحدی کانگریسی اس امر کے تحریری وعدے دیکر کہ آیندہ وہ کانگریسی تحریک میں حصہ نہیں لینگے۔ رہا ہو چکے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رہنماؤں کی گرفتاری کے بعد لوگوں کا وہ پچھلا جوش و خروش باقی نہیں رہا ممکن ہے انہیں یہ سمجھایا گیا ہو کہ جدید اصلاحات کے ذریعہ اس کے مطالبات پورے کر دیئے گئے ہیں۔ اور اس پر ان لوگوں نے مزید جد و جہد کی ضرورت نہ سمجھتے ہوئے اس قسم کے وعدے کر لیتے ہیں۔

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ نمبر مقدمہ ۲۳۱

بعدالت مال ڈیرا پور ضلع کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش متھرا سنگھ بنام تم سوہنان کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت بتاریخ ... صادر ہوئی اور مبلغ ۱۶۵/۲/۱ جواب ازروے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں انکی تفصیل درج ذیل ہے

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	126	8	1
خرچہ نالش	15	6	
سود بابت زر اصل و خرچہ نالش	5	0	0
خرچہ اجرائے ڈگری گذشتہ مع سود	7	0	0
سود بابت خرچہ اجرائے ڈگری	2	12	9
گوٹ	6	7	3
میزان	165	2	1

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم سوہنان ولد دیا لودھ ساکن رام پور راہہ متھورا پرگنہ سرائے میر ضلع فرخ آباد مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ۱۶۵/۲/۱ جو ازروے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہیں بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ،

تاریخ پیشی ۲۴ مئی سنہ ۱۹۳۲ء

تفصیل اراضی

پرگنہ ڈیرا پور موضع دیگاؤں

نمبر کھیت	رقبہ کھیت	نمبر کھیت	رقبہ کھیت
		۹۵۲	۱۲ بسوہ
۹۰	بیگہ ۹ بسوہ	۹۹۱	بیگہ ۱ بسوہ
۹۱	۱ بسوہ	۹۹۲	۵ بسوہ
۹۱	بیگہ ۹ بسوہ	۹۹۳	۶ بسوہ
۹۲	بیگہ ۷ بسوہ	۹۹۵	۲ بسوہ، ۳ بسوہ
۹۳	بیگہ ۱۷ بسوہ		۲ بسوہ، ۱ بسوہ
۹۳	بیگہ ۱۱ بسوہ	۹۹۶	شامل
۹۳۸	بیگہ ۱۹ بسوہ	۹۹۷	شامل
۹۴۰	بیگہ ۲ بسوہ	۹۹۹	۱ بسوہ
۹۶۰	بیگہ ۱۱ بسوہ		۱ بسوہ

دستخط حاکم — مہر عدالت

دنیائے اسلام

میرا مشاہدہ ہے کہ افغانستان، شام، فلسطین، مصر، طرابلس، ٹونس الجزائر، مراکش ان تمام ملکوں میں مسلمان عورتوں کی جو حالت ہے اس سے ہزار ہا گنا زیادہ بہتر روس کی مسلمان عورتوں کی حالت ہے۔

اسلامی دنیا میں صرف ترک عورتیں ہی روس کی مسلمان عورتوں کے مقابلہ میں پیش کیجا سکتی ہیں، بالشویک انقلاب کتنا ہی مضر و غلط ہو مگر اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ روس کے مسلمان خصوصاً مسلمان عورتوں کو اس نے زندہ کر دیا ہے اور وہ اس کا احسان کبھی نہ بھولیں گی،

مسلمان خواتین روس

(ایک جرمنی سیاح ہندوستان کے قلم سے)

ترکی عورت کی بیداری سنہ ۱۹۰۹ء سے شروع ہوئی ہے جبکہ ایک ترکی افسر کی نوجوان بیوی نے قسطنطنیہ کے میدان "بایزید میں" بے نقاب ہو کر مردوں کے سامنے سیاسی آزادی اور حقوق نسوان پر نہایت پرجوش تقریر کی اسوقت سے ترک عورت کی بیداری و ترقی تیزی سے آگے بڑھتی رہی یہاں تک کہ کمال پاشا نے اسے بالکل مکمل کر دیا۔

تاتاری عورت

موجودہ بالشویک دور حکومت سے پہلے روس میں مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ تھی، لیکن زار کی سلطنت ختم ہوتے ہی مسلمانوں کو ہر قسم کی آزادی مل گئی اور ترقی کی تمام راہیں ان پر کھل گئیں، لیکن اس انقلاب حکومت نے سب سے زیادہ نفع عورتوں کو پہنچایا اور میں اپنے مشاہدے کے بعد پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ تمام دنیا کے مسلمانوں میں روس کی مسلمان عورتیں سب سے زیادہ ترقی یافتہ ہیں،

تاتاری جمہوریت سنہ ۱۹۲۱ء میں قائم ہوئی اور اسوقت سے تاتاری عورت نے آزادی حاصل کر کے ترقی حاصل کرنا شروع کر دی تقریباً ۸۰ فیصدی عورتیں تعلیم یافتہ ہیں اور بکثرت ایسی ہیں کہ اُن کے علم و فہم پر خود یورپ کی عورتیں رشک کر سکتی ہیں۔

آذربائیجان کی عورت

آذربائیجان بھی روسی مسلمانوں کی ایک جمہوریت ہے اس ملک کے باشندے بڑے ذہین ہوتے ہیں یہ لوگ نسلاً ترک ایرانی ہیں بالشویک انقلاب عام ہو گیا اور بیداری و تعلیم پھیل گئی، آذربائیجان کی جمہوریت پہلی حکومت اسلامی ہے جس نے حقوق اسلام کا اعتراف کیا اور عورتوں کو ترقی کرنے کی پوری آزادی دیدی کیا یہ عجیب بات نہیں کہ ماسکو کی مرکزی سوویٹ حکومت میں آذربائیجان کی نمائندگی یہاں کی ایک مسلمان عورت کر رہی ہے

کریمیا کی عورت

جزیرہ نمائے کریمیا کے باشندوں سے زیادہ مسلمانان روس میں کوئی متمدن نہیں یہ اپنی عادات و اخلاق میں بالکل ترکوں کیطرح ہے اور بہت ترقی کر چکے ہیں لیکن عجب بات یہ ہے کہ اتنی ترقی و تہذیب کے باوجود کریمیا میں عورتوں کی تربیت دیر میں شروع ہوئی ہے،

وسط ایشیا کی عورت

جمہوریت ترکستان کے باشندے زار عہد حکومت میں سب سے زیادہ مظلوم تھے، لیکن بالشویک انقلاب نے انمیں بیداری پیدا کر دی ہے اگرچہ زنانہ تعلیم کی رفتار بہت سست ہے مگر ترکستان کی کئی لڑکیاں اسوقت برلن یونیورسٹی میں بھی زیر تعلیم ہیں،

ترکستانی عورت

زار کی سلطنت میں ترکستانیوں کی حیثیت حبشیوں سے زیادہ نہ تھی ایک قسم کی خانہ بدوشی کی زندگی بسر کرتے تھے نہ تعلیم تھی، نہ تہذیب لیکن اب یہ قوم شائستہ ہو گئی ہے اور زنانہ تعلیم بھی اس میں شروع ہوں، مدارس کے علاوہ خود برلن میں دو لڑکیاں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱، قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی مقام نگینہ ضلع مراد آباد

مقدمہ نمبر ۷۵۷ بابتہ سنہ ۱۹۳۲ء

منشی رعایت احمد ولد منشی عنایت احمد قوم شیخ ساکن برایوں حال وارد مراد آباد معہ منشی قیام الدین وغیرہ ڈگریدار — مُدعی

بنام منشی بخش ولد بہادر علی و مسماۃ بشیرن زوجہ منشی الٰہی بخش مذکور قوم شیخ ساکنان نگینہ حال وارد کانپور محلہ پھول گلی احاطہ کلن میاں، — مدعا علیہ

بنام منشی الٰہی بخش و مسماۃ بشیرن — مدیون ڈگری

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان منشی رعایت احمد ڈگریدار نے واسطے نیلام جائداد مکفولہ کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ ۱۹، ماہ مئی سنہ ۱۹۳۲ء واسطے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۴، مئی سنہ ۱۹۳۲ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

افواج کو ہندوستانی بنانیکے لیے ہندوستانی کوششیں

فوجی اکاڈمی کے امتحانات میں داخلہ کی افسوسناک حالت

ہندوستانی فوجی اکاڈمی میں داخلہ کے لیے مقابلہ کے امتحان میں بارہ سو امیدواروں کے لیے درخواستیں طلب کی گئیں جس میں سے ۳۶۱ درخواستیں موصول ہوئیں (۳۱ مارچ) حسب ذیل نقشہ سے ثابت ہو گا کہ ہر صوبہ میں فوجی ملازمت کے لیے کسقدر ذوق و شوق پیدا ہو چکا ہے اور کونسی قوم کسقدر حصہ لے رہی ہے،

صوبہ	آبادی	مسلمان	ہندو	سکھ	دیگر
پنجاب	۲۳۵۸۰۰۰۰	۵۸	۶۹	۵۲	۴
یوپی	۴۸۴۰۰۰۰۰	۱۰	۲۵	۳	۶
سرحد	۲۴۲۵۰۰۰	۱۲	۷	۳	—
بمبئی	۲۱۸۵۵۰۰۰	-	۱۹	—	۴ پارسی
دہلی	۶۳۶۲۶۴	۱	۸	۴	۲
سی-پی	۱۵۵۰۸۰۰۰	-	۶	۰	۱
بہار اڑیسہ	۳۷۶۷۶۰۰۰	-	۳	۱	۰
ریاستہائے پنجاب	۴۹۱۰۰۰۰	-	۲	۶	-
برہما	۱۴۶۴۶۰۰۰	۱	۲	۱	۱
بنگال	۵۰۱۲۲۰۰۰	۱	۶	—	—
مدراس	۴۲۵۴۲۰۰۰	۱	۵	۰	۲
پرنس آف ویلز کالج کے یہاں طلباء ہیں		۵	۲	۴	—
متفرق مقامات مع ریاستہائے ہند		۳	۱۶	۲	۳
میزان کل	—	۹۲	۱۷۰	۷۶	۲۳

لال املی کے خالص اونی کپڑوں کی اصلیت

LALIMLI PURE WOOL

نمبر ۳

کوئی کپڑا غیر ملک سے نہیں منگوایا جاتا

لال املی ملز میں کوئی بھی کپڑا دوسرے ملک سے نہیں منگایا جاتا ہے اور اس کی کوئی ضرورت بھی نہیں ہے کیونکہ لال املی کے ہوشیار ہندوستانی کاریگر ایسا اعلیٰ درجہ کا اونی مال بناتے ہیں۔ جو کسی حالت میں بھی بدیشی کپڑوں سے گھٹیا نہیں ہوتا اور شروع سے اخیر تک

آپ کے ہی ملک میں بنایا جاتا ہے

کسی چار شنبہ کے دن لال املی ملز میں آکر خود دیکھنے سے اسکی تصدیق ہو سکتی ہے۔

دی کانپور اولن ملز
کانپور

TRADE MARK

L 457

تمام دنیا مین مسلمانون کی تعداد

تقریبا ۷۰ کروڑ فرزندان توحید

تازہ مردم شماری ۱۹۳۰ء کے مطابق دنیا بھر کے مسلمانوں کی تعداد حسب ذیل ہے۔

شمالی افریقہ	۲۹۴۶۸۰۰۰	ہندوستان	۸۹۱۱۸۵۰۴
مغربی افریقہ	۶۰۱۱۱۰۰۰	ملایا	۲۰۳۴۰۹۲
وسطا اور جنوبی افریقہ	۹۲۸۰۰۰۰	چین	×۹۸۰۰۰۰۰
مشرقی افریقہ	۷۲۵۷۰۰۰	انڈوچائنا جاوا وغیرہ	۹۵۹۸۵۰۰۰
مشرقی یوروپ	۱۲۳۲۰۰۰۰	دیگر ممالک	۶۶۸۰۳۷
سودیٹ روس	۱۲۳۲۵۰۰۰	میزان کل	۲۹۶۰۷۰۶۳۳
مشرق قریب ایشیائے کوچک	۳۱۷۲۰۰۰۰		

(نیرایسٹ)

چہرہ کی بیرونقی پاوڈر سے دور نہو گی

چہرہ پر کتناہی پاوڈر لگایا جاوے لیکن رونق نہیں آسکتی چہرہ پُررونق اور خوبصورت کرنے کیلیئے صاف خون و صاف منی کی ضرورت ہی۔ اس لئے آتنک نگرہ گولیاں کا استعمال کیجئے یہ گولیاں قبض، بدہضمی خون اور منی کی خرابی و کمی جریان احتلام رقت منی وغیرہ کو دور کرکے جسم کو خون و منی سے پُر کرکے لطف زندگی عطا کرتی ہیں چہرہ پر رونق اور دلکشش ہو جائیگا جو ہزاروں من پاوڈر سے قطعی ممکن نہیں۔ قیمت فی ڈبہ صرف ایکروپیہ ۵ ڈبہ کی چار روپیہ علاوہ محصولڈاک بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا ہونیوالی بیرونی نقائص کو صرف دو ہفتہ میں نابود کرکے پوری مردی حاصل کرنے کیلئے ایک شیشی طلاء واجی کرن استعمال کریں۔ قیمت فی شیشی صرف پانچروپیہ صہ،

مزید آگاہی کے لئے ۹۲ صفحات کی کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرماویں

ویدشاستری، جام نگر، کاٹھیاوار

لوکل ایجنٹ: مسرس عبدالکریم اینڈ سنس، ہٹن روڈ۔ کانپور

منتخبہ اسٹار مارک رجسٹرڈ — سنہ ۱۸۸۴ء

بانی ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

ڈاکٹر ایس کے برمن

پچاس سال سی ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے بیمثل موجد

بچوں کی تندرستی کے لئے — لال شربت (REGD) — ماں کی طاقت کے لئے

میٹھا! — مقوی!!

(لال شربت) یہ بچے۔ لڑکے۔ اور پرسوتی کے لئے مثل آبحیات اکسیر ہے۔ اس کے پینے سے بچوں کی ہڈی مضبوط ہوتی، خون گاڑھا ہوتا اور جسم طاقتور ہوکر چہرہ خوبصورت ہو جاتا ہے۔ پرسوتی کی نقاہت اور دودھ کی کمی دور کرنے کی اس میں خاص صفت ہے۔

قیمت فی شیشی تیرہ آنے ۱۳ار محصول دس آنہ ۱۰ار نمونہ کی شیشی دوآنہ ۲ر

جالودن ہرا (REGD) عرق پودینہ

یہ پودینہ کی سبز پتیوں سے بنا ہے۔ اس سے پیٹ پھولنا، کھٹی ڈکار آنا، پیٹ کا درد اور ریاحی امراض جلد مٹتے ہیں۔ بچوں کی بدہضمی اور دودھ کی قے کو دور کرنے میں اس سے بڑھکر دوسری کوئی دوا نہیں ہے۔ قیمت بڑی شیشی چودہ آنہ ۱۴ار محصول، چھوٹی شیشی ۱۰ار محصول، نمونہ کی شیشی تین آنہ ۳ر

نوٹ ہماری دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ ڈاک محصول بہت بڑھ گیا ہے اس لئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹوں سے خرید فرمائیں۔ نمونہ صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے۔

صیغہ نمبر ۷۵ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر

لیبر لیڈر کا ہندوستانیون کے نام پیغام

اخبار ہندو مدراس کے نامہ نگار متعینہ لندن نے آنریبل جارج لینسبری پارلیمنٹری لیڈر پارٹی کے ساتھ ہندوستان کی صورت حالات کے متعلق انٹرویو کیا، جس کے دوران میں انھون نے اپنے ہندوستانی دوستون کو مندرجۂ ذیل پیغام دیا:۔

میرے ہندوستانی دوستون کو میرا یہ پیغام پہونچا دو کہ میں امید کر رہا ہون اور مجھے یقین ہے کہ جس تاریک دور سے وہ گزر رہے ہین وہ بہت جلد ختم ہو جائے گا، مجھے یقین ہے کہ مہاتما گاندھی کی تعلیم بہترین ہے، تشدد بے فائدہ ہے، اگر سیتہ گرہ ہر ایک غلام قوم اور فرد کا جس پر جبر ہو رہا ہو حق ہے جب ایک اہل برطانیہ نے یہ دیکھ لیا کہ ہندوستانی موجودہ آزمائش مین کسطرح سے پورے اُتر رہے ہین تو میرا خیال ہے کہ وہ نہ صرف اِن کے استقلال کی داد دہی دیں گے، بلکہ گورنمنٹ کو جھکنے کے لیے مجبور کرینگے، مگر ہندوستان میں مہاتما گاندھی اور اُن کے دوستون کے ساتھ جو سلوک ہو رہا ہے جب میں اسکو سنتا ہون، تو مجھے امن اور قانون کی بحالی کے کوئی آثار نظر نہین آتے، یہ وقت ہے کہ ہم گورنمنٹ سے مطالبہ کرین کہ وہ طاقت پر انحصار نہ رکھے بلکہ مصالحت کی پالیسی اختیار کرے، اور بلا تاخیر آئین مرتب کریں، میرا یقین ہے کہ جب تک آرڈیننسون کو منسوخ نہین کیا جائے گا، تب تک آئینی تبدیلیان ناکام رہینگی، اسوقت ضرورت اس بات کی ہے، کہ اہل برطانیہ لوگون کو یہ ذہن نشین کرادیا جائے، کہ ہندوستان پر دلیل سے نہین بلکہ سختی سے حکومت کیجارہی ہے، لیبر پارٹی اس پالیسی کے خلاف آواز بلند کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھیگی، اور عنقریب ہی پارلیمنٹ میں ہندوستان کی صورت حالات پر پھر بحث چھیڑیگی، بیان کو جاری رکھتے ہوے مسٹر لینسبری نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ گول میز کانفرنس کے لیبر ڈیلی گیٹ اس امر پر اصرار کرینگے کہ ہندوستان کے لیے سلف ڈٹرمینیشن، اور سلیف گورنمنٹ کے اصول کو ملاحظہ تسلیم کرلیا جائے،

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب بہادر

بلہور، ضلع کانپور

نوٹس حسب دفعہ ۱۸۱ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

نمبر مقدمہ ۳

سری رادھا کرشن جی سربراہکاری مساۃ لالہ صاحبہ زمیندار یہ موضع ڈیراپور، گردھر سنگہ پرگنہ بلہور ضلع کانپور مُدعی

بنام مہادیو پسر و وارث منولو متوفی قوم اہیر ساکن کرسوہی مرزعہ موضع کٹارہ پرگنہ کانپور

ہرگاہ مسمی مہادیو کو نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی سری رادھا کرشن جی سربراہکاری مساۃ لالہ صاحبہ زمیندار نے ایک درخواست بنا بر بیدخلی بعلت بقایا لگان تمہارے اوپر ہماری روبرو گذرانی ہے لہذا تم کو چاہیے کہ اندر ۳۰ یوم تعمیل نوٹس ہذا سے کل روپیہ جس کی تفصیل نیچے درج ہے معہ کل مقدمہ کے ہمارے اجلاس میں ادا کردو ورنہ اراضی سے بے دخل کردیے جاؤگے یا اندر ۳۰ یوم نوٹس ہذا سے جواب دہی کرو

نمبر	رقبہ	لگان	سنہ	مطالبہ
۳۲۱/۱	۶ البوہ	عہ	سنہ ۳۷ فصلی	عہ
۳۲۱/۲	۱۵ البوہ	شال		
۲ قطعہ	بیگھہ ۱۱ البوہ	عہ	سنہ ۳۰۸	عہ

وصول	باقی	سود	میزان
معافی	عہ	۱۲/۳	عہ ۱۲/۱
	معہ	۱؍	عہ
	معہ	صہ	۱۰/۱ لعہ

تاریخ پیشی ۲۰ مئی سنہ ۱۹۳۲ء مقرر ہے

دستخط حاکم : مہر عدالت :

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کرکے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو رفع کرکے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ایکروپیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

امساک کے لئے بے نظیر دوا ہے قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ

پنوسکت واری روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہوکر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ ایک روپیہ لعہ علاوہ محصول ڈاک

راج وید نارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ ۳۹۲ کالبادیوی روڈ لکھنؤ ایجنٹ نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج

کانپور ایجنٹ۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ الہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک

دہلی ایجنٹ جمناداس اینڈکو چاندنی چوک آگرہ ایجنٹ رگھوناتھ اینڈکو سیوکا بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا۔ بہ نظر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD, No; A, 1424

جمال پرتوِ حق عـــزم مستقل میں رہے　　زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن

ہفتہ وار

صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۵	کانپور چہار شنبہ ۲۵ مئی ۱۹۳۲ء مطابق ۱۸ محرم الحرام ۱۳۵۱ھ	نمبر ۱۹

اب غلامی کی شبِ دیجور کا انجام ہے

(از جناب میر اللہ بخش تسنیم)

ناامیدی - آرزو کا خون - فسردہ خاطری　　غیر کی ہمت پہ جلنے کا یہی انعام ہے

جن کو ہر دم آرزو رکھتی ہے بیتاب عمل　　مرتسم لوحِ زمانہ پر انہیں کا نام ہے

پردہ سنجِ حریت اس باغ میں ہیں ہم جہاں　　ہر نفس میں قید تازہ ہر قدم پر دام ہے

ہے شکستِ آرزو صد آرزو اندر کنار　　ہمتِ عالی بھی اے غافل کبھی ناکام ہے

پاس ہے کم ہمتی کو اپنی حفظِ وضع کا　　کوتہی کا مفت میں تقدیر پر الزام ہے

جن لبوں سے اٹھکے جاتی تھیں دعائیں عرش پر　　اب یہ حالت ہے کہ ان پر شکوۂ ایام ہے

خون آنکھوں میں جبینیں پُرشکن سینے بلند　　کھیلنا ہے سر سے جنگجو ان کا یہ اقدام ہے

مل چکا ہے اور آزادی کو اذنِ انتشار　　اب غلامی کی شبِ دیجور کا انجام ہے

دل میں ہونی چاہیئے موجود جینے کی تڑپ　　ورنہ فطرت کی رواں بخشی جہاں میں عام ہے

پرورش قربانیِ افراد سے ہے قوم کی　　زندگی کے باغ کا ہر پھول خوں آشام ہے

اس لئے اے محفلِ امید کو آباد رکھ

لیس للانسان الا ما سعیٰ کو یاد رکھ

ہندوستان اور کینیڈا کی لائبریریاں

کینیڈا میں اسوقت ۱۱۰۰ لائبریریاں ہیں۔ ان میں ۶۴۴ تو بغیر فیس کی لائبریریاں ہیں۔ اور ۱۲۳ یونیورسٹیوں اور دیگر انجمنوں کے کتب خانہ ہیں جنہیں ۵۹ سرکاری۔ ۵۶ تجارتی اور صنعتی وحرفتی لائبریریاں ہیں اور ۲۰۹ دوسرے قسم کے کتب خانہ ہیں۔ ان تمام لائبریریوں میں کل ۹۴۲۰۸۵۸ کتابیں ہیں۔ وہاں کی سب سے بڑی لائبریری میکگل یونیورسٹی کی ہے جسمیں ۴۱۱۰۰۰ کتابیں ہیں۔ دوسرے درجہ پر پارلیمنٹ کینیڈا کی لائبریری ہے جسمیں ۴۰۰۰۰۰ کتابیں ہیں۔ تیسرا درجہ ٹورنٹو یونیورسٹی کی لائبریری کا ہے جس میں ۹۰۰۰۰ لاکھ کتابیں ہیں۔ لاکھ ڈیڑھ لاکھ کتابوں کی تو متعدد لائبریریاں پائی جاتی ہیں۔

یہاں کی سب سے قدیم لائبریری لوبر و کیوبیک کی ہے جسکی آبادی ۹۰۴ افراد پر مشتمل ہے۔ اور لائبریری میں صرف ۴۰۰۰ کتاب ہیں۔ کینیڈا کی آبادی ایک کروڑ ہے۔ لیکن، ایک ہندوستان ہے کہ جسکی آبادی ۳۵ کروڑ ہے۔ لیکن نہ یہاں اسقدر لائبریریاں ہیں اور نہ کتابیں ہیں۔ یہاں سب سے بڑی کلکتہ کی امپیریل لائبریری ہے لیکن وہاں بھی ۲۵۰۰۰ سے زیادہ کتابیں نہیں ہیں اور نہ ہندو یونیورسٹی کی لائبریری میں ہی ۶۰ ہزار سے زیادہ کتابیں ہیں۔

صوبجات متحدہ کی جرائد واخبارات

صوبجات متحدہ کی انتظامی رپورٹ بابت ۳۱-۱۹۳۰ء کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس صوبہ کے جرائد واخبارات کی تعداد میں اضافہ ہوکر ۶۲۰ سے ۶۲۹ ہوگئی ان میں سے ۳۶ روزانہ ۱۹ اخبارات ہفتہ میں دوبار ۲۰۲ ہفتہ وار ۲۲۳ ماہانہ شایع ہوئے۔ ان میں سے الہ آباد سے ۹۱۔ لکھنؤ سے ۸۴ کانپور سے ۵۴۔ بنارس سے ۵۲۔ آگرہ سے ۴۸۔ میرٹھ سے ۲۷۔ علی گڑھ سے ۲۶۔ اٹاوہ سے ۲۴۔ گورکھپور سے ۱۷۔ مراد آباد سے اور سہارنپور سے ۱۵۔ متھرا سے ۱۴۔ بجنور اور مظفرنگر سے ۱۱۔ اخبارات نکلتے رہے۔

زبان کے اعتبار سے ۴۰۔ اخبارات انگریزی میں ۲۲۵ اردو اور ۲۵۳ ہندی میں شایع ہوتے۔

دسمبر ۱۹۲۹ء میں کانگریس کے ذریعہ مکمل آزادی کی تجویز پاس ہوجانے کے بعد سے ہندوستانی اخبارات کی اکثریت نے انتہا پسند روش اختیار کی جسکے باعث ان کے خلاف دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند کارروائی کی گئی۔ چنانچہ ۴ اخبارات پر مقدمے چلائے گئے ۳۵۔ اخبارات سے ضمانت طلب کی گئی اور ۳۰۶ اخبارات کو تنبیہ کی گئی۔

صوبجات متحدہ کے اخبارات کی حکمت عملی سے متعلق رپورٹ مذکور میں مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔

اخبار "لیڈر" نے سول نافرمانی کی تحریک کی مخالفت کی اسکے ساتھ ہی ساتھ وہ عمال حکومت کی سخت نکتہ چینی کرتا رہا اور فوری ڈومینین اسٹیٹس عطا کئے جانے کا مطالبہ کرتا رہا اخبار "پائینیر" حکومت کی تائید کرتا رہا۔

اخبار آئی۔ ڈی۔ ٹی۔ سابق مہاراجہ نابھہ کی رہائی کا مطالبہ کرتا رہا۔ اخبار اسٹار سول نافرمانی کی مخالفت کرتا رہا اور مسلمانوں کے حقوق کا مطالبہ کرتا رہا۔

"آج" اودیہ تاپ نے سب سے زیادہ سول نافرمانی کی تائید کی لیکن پریس آرڈیننس کے باعث یہ اخبارات بند ہوگئے۔ ورتمان سے بھی اس آرڈیننس کے ماتحت ضمانت طلب کی گئی "مہوش" "چاند" اور "ابھیودے" بھی سول نافرمانی کی تائید کرتے رہے۔

اخبار "بھارت" "لیڈر" کا تتبع کیا۔ اخبار "آنند" بھی کانگریس کا حمایتی بن گیا۔ پریس آرڈیننس کے باعث سودیش مہری کرشن۔ ویر بھارت بند کردیئے گئے۔

سوریہ۔ گڑھوالی۔ گیان شکتی۔ کاری پور سماچار ولیش مترا اور کمان ایسے اخبارات ہیں جنھوں نے سول نافرمانی کی مخالفت کی مسلم اخبارات میں جن اخبارات نے سول نافرمانی کی حمایت کی ان میں "مدینہ" سب سے اہم ہے۔ جدت اور ہمدم بھی انتہا پسند تھے۔ اس لئے ان کی اشاعت بند ہوگئی۔ لیکن بعد کو ہمدم پھر شایع ہوا۔ لیکن اسکی کوئی متعینہ حکمت عملی نہیں رہی۔

اودھ اخبار نے کانگریس کی بند الفاظ میں حمایت کی۔

حقیقت نے اکثر حکومت کی تائید کی ہمت اور مستقل فیڈرل حکومت کے حمایتی تھے۔

شہزادہ یمن سمندر میں ڈوب گئے! بمبئی سے مولانا شوکت علی صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ: شہزادہ سیف الاسلام امام یمن کے دوسرے صاحبزادہ جو نہایت ہی بہادر اور نیک نفس شخص تھے، اپنے دو ساتھیوں کو سمندر کی لہروں سے بچاتے

رجسٹرڈ ایل نمبر [illegible]

THE SADAQAT CAWNPORE

[illegible] زبان پر ہے [illegible] دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۱۵	کانپور چہارشنبہ ۱۸ مئی ۱۹۳۲ء	نمبر ۱۹

بمبئی کا ہندو مسلم فساد

آہ! ہندوستان بھی کیسا بدنصیب ملک ہے کہ آئے دن یہاں ہندو مسلمان آپس میں لڑکر ایک دوسرے کا خون پانی کی طرح بہاتے ہیں۔ ابھی کل کی بات ہے کہ ۲۴ مارچ ۳۱ء کو کانپور کے ہندو مسلم غنڈوں نے ہمارے شہر میں قیامت کبریٰ برپا کردی تھی۔ اور نہایت بے دردی کے ساتھ امن پسند شہریوں کی جان و مال کو قتل و غارت سے تباہ و برباد کردیا تھا۔ اور تقریباً ۸ روز بجائے گورنمنٹ کی حکومت کے ان ہی غنڈوں کی حکومت کا دورہ ہوگئی تھی۔ اور یہ ظاہر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا حکومت اپنے تمام ساز و سامان کے باوجود ان غنڈوں پر قابو نہیں حاصل کرسکتی۔

آج محرم کے موقعہ پر اسکی سالگرہ بمبئی میں اسی شان و شوکت کے ساتھ منائی جاتی ہے۔ اور ہندو مسلم غنڈوں نے وہاں کے امن و امان کو ۸ روز تک تباہ و برباد رکھا۔ سرکاری تخمینہ کے مطابق ۱۳۳ جانیں تلف ہوئیں جسمیں ۹۰ ہندو اور ۴۱ مسلمان اور ۱۶۰۹ آدمی زخمی ہوئے۔ جسمیں ۷۹۷ ہندو اور ۸۰۳ مسلمان ایسوسی ایٹڈ پریس کا خیال ہے کہ ۱۵۰ جانیں تلف ہوئی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے ۱۷۹ مقامات پر آگ لگائی گئی۔ ۲۵۰ وارداتیں لوٹ مار کی ہوئیں۔

کانپور میں تو پولیس کو اس کا موقع ہی نہیں ملا کہ وہ گولی چلاکر بلوہ کو فرو کرتی مگر بمبئی میں کہا جاتا ہے کہ ۷۰ مرتبہ پولیس نے گولی چلائی مگر باوجود اس کے ۸ روز سے پیشتر غنڈوں پر حکومت قابو نہ حاصل کرسکی جو حد درجہ قابل تعجب اور افسوس ہے۔

ہم جیسا کہ اوپر عرض کرچکے ہیں کہ سرکاری تخمینہ کے مطابق ۱۳۳ اور ایسوسی ایٹڈ پریس کے بیان کے مطابق ۱۵۰ جانیں تلف ہوئیں اسی طرح بمبئی کے بازاروں میں جو خون بہایا گیا اسکی وجہ سے بہت سی عورتیں بیوہ ہوئی ہونگی، بہت سے بچے یتیم اور بہت سے وہ لوگ کہ جن کو فساد سے کوئی تعلق نہیں وہ موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ یہ سب ان لوگوں نے کیا جو ایک ہی شہر میں رہتے ہیں اور کانپور کے تجربہ کے بعد ہم کہہ سکتے ہیں کہ بہت سے وہ لوگ جو حقیقتاً قاتل اور ملزم تھے انکا ایک بال بھی بیکا نہ ہوا ہوگا۔ اور وہ مال و دولت لیکر کسی اور شہر کی سیر میں منہمک ہونگے۔

کیا ہم اہل بمبئی سے یہ دریافت کرسکتے ہیں کہ آخر یہ ۱۵۰ جانیں کس مقصد کے لئے قربان کی گئی ہیں اور اس جانی نقصان سے اہل بمبئی یا ہندوستان کو کوئی فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ اور اگر اس قربانی میں کوئی ملکی یا ملی فائدہ منظور رہا ہوتا تو بھی غنیمت تھا مگر ہمارے نزدیک تو اس تلاف جان سے سوائے نقصان اور فرقہ وارانہ اختلاف کے اضافہ کے اور کوئی فائدہ متصور نہیں ہوسکتا

کیا ہم اہل بمبئی سے یہ عرض کرسکتے ہیں کہ وہ ذرا دیر کے لئے اپنی گردنیں جھکا کر غور کریں۔ کہ انہوں نے اس فتنہ و فساد سے اپنے فرقہ یا مذہب کی کیا خدمت انجام دی ہے۔

کیا اس فساد کے بعد ذرا بھی یہ امید کی جاسکتی ہے کہ مسلمان دب کر اپنے حقوق سے دست بردار ہوجائینگے۔ یا ہندو دب کر مسلمانوں کے حقوق تسلیم کرسکینگے کیا ان دونوں قوموں کو کبھی بھی یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ان شرمناک جھگڑوں کی بدولت دنیا انکے مذہب کے متعلق کیا رائے قایم کریگی؟

افسوس!

جرنیل گنج پر پولیس کا ٹیکس

جرنیل گنج میں جو زائد پولیس ۳ ماہ کے لئے تعینات کی گئی ہے۔ اسکے مصارف کا اندازہ ۸۰۰ ہزار کیا گیا ہے۔ یہ رقم جرنیل گنج کے باشندگان سے وصول کی جائے گی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک سرکلر جاری کیا ہے جسمیں تشریح کی گئی ہے۔ کہ یہ ٹیکس کن کن رقبوں سے لیا جائے گا۔

گنیش شنکر اگنہانی

گنیش شنکر اگنہانی کی لڑکی کی شادی ۱۲ مئی کو ہوگئی۔

ہندوستانی چیمبر

یو.پی چیمبر آف کامرس کے ممبران میں ایک عرصہ سے چپقلش چلی آرہی ہے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ اقلیت کی پارٹی کے ممبران نے چیمبر سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ اور ایک اور دوسرا چیمبر بنانے کی تجویز ہے کہا جاتا ہے کہ اس چیمبر کے لئے قریب مجالس کے ممبر بن گئے ہیں۔

آئینہ کانپور

ڈسٹرکٹ بورڈ کی تعلیمی کمیٹی

۲۳ مئی ۳۲ء ۱۲ بجے دوپہر کو ڈسٹرکٹ بورڈ کے ایجوکیشن کمیٹی کا جلسہ بغرض انتخاب چیرمین ایجوکیشن کمیٹی بابو رام نرائن گرگ چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کی رہنمائی میں منعقد ہوا۔ ۱۲ ممبران میں سے دس ممبران نے جلسہ میں شرکت کی میٹنگ چیرمینی کے لئے منشی ماجد علی اور ٹھاکر بشمبر سنگھ کے نام پیش ہوئے اور دونوں اصحاب کو مساوی یعنی ۵-۵ ووٹ ملے لہذا بابو رام نرائن گرگ نے ٹھاکر بشمبر سنگھ کو چیرمین کے فرایض ادا کرنے کا حکم دیا۔ اور ٹھاکر بشمبر سنگھ کرسی صدارت پر آکر بیٹھ گئے۔

خان بہادر سید بشیر الدین نے بابو رام نرائن گرگ کی مداخلت کو بے قاعدہ قرار دیا اور بطور احتجاج میٹنگ سے وہ خود مع دیگر اپنے چار ساتھیوں کے اٹھکر چلے گئے۔

ٹھاکر بشمبر سنگھ نے جلسہ کی کارروائی کو جاری رکھا اور پنڈت سری رتن کا نام ایجوکیشن کمیٹی کی چیرمینی کے لئے پیش ہوکر بالاتفاق پاس ہوا۔ انکے موافق مندرجہ ذیل ممبران نے ووٹ کیا: ٹھاکر بشمبر سنگھ۔ سید صبیح الدین احمد۔ مسٹر اما شنکر مسٹر رام بھروسے اور پنڈت سری رتن۔

دوسری پارٹی نے جلسہ سے اٹھکر دوسرے کمرے میں جلسہ کیا اور بالاتفاق ٹھاکر بہاری سنگھ کا نام ایجوکیشن کمیٹی کی چیرمینی کے لئے پیش ہوکر بالاتفاق پاس ہوا۔ آپکے موافق مندرجہ ذیل ممبران نے ووٹ کیا:- خان بہادر سید بشیر الدین احمد۔ منشی ماجد علی چودھری رام ادھین۔ مہاشے دیندیال اور ٹھاکر بہاری سنگھ۔ کہا جاتا ہے کہ ٹھاکر بہاری سنگھ کی پارٹی کے لوگ عدالت دیوانی میں دعویٰ بھی دائر کرنے والے ہیں۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کو ۳ ماہ کا نوٹس

کہا جاتا ہے کہ حکومت نے ڈسٹرکٹ بورڈ کو اس امر کا نوٹس دیا ہے کہ اگر وہ اپنی مالی حالت ۳ ماہ کے اندر درست نہ کریگا تو حکومت مجبوراً بورڈ کو توڑکر کے انتظامات اپنے ہاتھ میں لے گی۔

اس میں شک نہیں کہ بورڈ میں پارٹی بندیوں کی وجہ سے کوئی کام نہیں ہوسکتا مگر باوجود اس کے ہم اسکے خلاف ہیں کہ حکومت بورڈ کو توڑکر اس کے انتظامات اپنے ہاتھ میں لے لے۔ حکومت کو چاہیئے کہ وہ بورڈ کو حالت درست کرنے کے لئے ایک سال کی مہلت دے۔ کیونکہ ۳ ماہ کی مدت اسقدر کم ہے کہ اس قلیل مدت میں بورڈ کوئی خاطر خواہ اصلاح نہیں کرسکتا۔

رخصتی پارٹی

۲۳ مئی کی صبح کو مولوی سید صبیح الدین احمد سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ نے سکریٹری شپ کا چارج مسٹر ماتھرام انجینئر بورڈ کو دیدیا۔ اور آپ چار ماہ کی رخصت کے بعد بورڈ کی ملازمت سے ریٹائر ہو جائینگے۔

۶ بجے شام کو بورڈ کے اسٹاف نے سید صاحب کے اعزاز میں ایک شاندار ایٹ ہوم دیا جسمیں بابو رام نرائن گرگ چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ اور بعض ممبران بورڈ نے بھی شرکت کی۔

مولوی محبوب اللہ صاحب نے ایک پر زور قصیدہ سید صاحب کی تعریف و توصیف میں پڑھا۔ اسکے بعد بابو ماتھرام سکریٹری بورڈ نے ایک پر مغز تقریر کے دوران میں سید صاحب موصوف کی ۲۳ سالہ حسن کارگذاری کی تعریف کی۔ اسکے بعد سید صبیح الدین صاحب نے اپنے اسٹاف کی تعریف کرتے ہوئے انکو یہ صلاح دی کہ وہ ہمیشہ اپنے افسر کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے رہیں سب سے آخر میں بابو رام نرائن گرگ چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ نے فرمایا کہ جیسے اپنے پورانے تجربہ کار سکریٹری پر فخر تھا اور مجھے امید ہے کہ حال کے سکریٹری بھی انکے نقش قدم پر چلینگے۔

۷ بجے کے قریب یہ پارٹی نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ اور سب نے سید صاحب موصوف کو الوداع کہا۔

محرم

امسال محرم کے جلوس نہایت شان و شوکت کے ساتھ نکلے اگرچہ بارانوں کی کثرت سے یہ خوف تھا کہ کہیں محرم کے جلوس اور بارات میں تصادم نہ ہوجائے مگر مسٹر موڈی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے تدبر اور دوراندیشی اور مسٹر لائیڈ جوائنٹ مجسٹریٹ اور خان صاحب منشی امتیاز محمد خاں صاحب کی مستعدی اور حسن انتظام کی بدولت کوئی ناگوار واقعہ وقوع پذیر نہیں ہونے پایا۔ اور ایک موقعہ پر یہ خوف تھا کہ کہیں انتظامات میں فرق نہ آجائے مگر اس کو کوتوال صاحب نے نہایت ہوشیاری اور عقلمندی سے رفع دفع کردیا۔

حکام

بابو گوری پرشاد ڈپٹی کلکٹر کا تبادلہ جالون کو ہوا ہے اور آپکی جگہ ٹھاکر سنگھ ڈپٹی کلکٹر جالون سے تشریف لارہے ہیں۔ مسٹر رائے ناتھ شکلا ڈپٹی کلکٹر اب کانپور سے نہیں جائینگے بلکہ اب مستقل طور پر سٹی کا کام انجام دینگے۔ کپتان یو۔ ایس۔ گپتا اسسٹنٹ سرجن صدر اسپتال کا تبادلہ ہردوئی کو ہوا ہے اور آپکی جگہ ڈاکٹر بی ایل گپتا تشریف لائے ہیں۔

آتشزدگیاں

گزشتہ ہفتہ ڈاکٹر جواہر لال کی دوکان واقعہ مسٹن روڈ پر آگ لگ گئی۔ دوکان کا ایک حصہ ڈاکٹر صاحب کی ملکیت تھا جو کہ غیر بیمہ شدہ تھا اور دوسرا حصہ ایک اور صاحب کا تھا وہ بیمہ شدہ تھا۔

ماسٹر محمد حفیظ صاحب کی دوکان واقعہ جرنیل گنج میں آگ لگ گئی۔ نقصان کافی ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ دوکان کا بیمہ تھا۔

صوبجات متحدہ کے میونسپل بورڈ و امپروومنٹ ٹرسٹ

صوبجات متحدہ کی انتظامی رپورٹ بابتہ سنہ ۳۲-۱۹۳۱ میں اس صوبہ کی میونسپلٹیوں کے متعلق یہ تحریر ہے کہ لیجسلیٹو کونسل میں ایک غیر سرکاری ممبر کی تحریک پر بنارس میونسپل بورڈ کے معاملات کی تحقیقات کرنے کے لیے تین ممبروں کی ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر ہوئی جسکے صدر ایک ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ وسیشن جج قرار پائے یہ کمیٹی بنارس میونسپل بورڈ کے بجز اله معاملات کی تحقیقات کرکے اپنی سفارشات پیش کرے گی، خورجہ میونسپل بورڈ کی حالت بھی اطمینان بخش نہ تھی، بورڈ نے اپنی حالت درست کرنے کے لیے اپنے ملازمین کی تنخواہوں میں کمی کی اور اُن کے پراویڈنٹ فنڈ میں مداخلت کرنا چاہی لیکن جب اس کے باوجود بھی اس بورڈ کا بجٹ درست نہ ہوسکا حکومت نے من ابتداء ۱۵، اکتوبر سنہ ۱۹۳۱ء اس بورڈ کو دو سال کے لیے معطل کر دیا۔

آگرہ میونسپل بورڈ کے متعلق اور خاص طور سے اس بورڈ کی بہمرسانی آب کے متعلق کئی شکایتیں موصول ہوئیں چنانچہ حکومت نے اس بورڈ کو تنبیہ کی ہے کہ اگر وہ ۶ ماہ کے اندر اپنے نقائص دور نہ کرے گا، تو حکومت اس کے لیے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرے گی، صوبجات متحدہ کے میونسپلٹوں کے ایکٹ ترمیم کے باعث پست اقوام کے تقریباً ۲۵ نمایندے مختلف میونسپلٹوں کے رکن نامزد ہوئے،

کانپور میں شدید فرقہ وارانہ فساد ہونے کے باعث وہاں میونسپل انتخابات کو ایک سال کے لیے ملتوی کرنا پڑا، چنانچہ اس مطلب کے لیے قانونی کونسل صوبجات متحدہ میں ایک مسودۂ قانون بھی منظور کیا گیا، الہ آباد میونسپل بورڈ کے انتخابات بھی فرد انتخابات کے متقائص اور عدالت کے ایک حکم امتناعی کے باعث فروری سنہ ۱۹۳۱ء تک کے لیے ملتوی کر دے گئے، سال رواں کے اندر ایک خاتون میونسپل بورڈ میرٹھ کی ممبر منتخب ہوئیں اور حکومت نے بیلا پرتاب گڑھ کی میونسپل بورڈ کے لیے ایک خاتون کو نامزد کیا۔

رپورٹ مذکورۂ بالا میں اس صوبہ کے امپروومنٹ ٹرسٹوں کے بارے میں مندرجۂ ذیل نوٹ موجود ہے

(۱) لکھنؤ، نزہی اسکیم کے متعلق سڑکوں کی تعمیر کی گئی اور اس کے ساتھ ہی ساتھ بند نالے بھی بنائے گئے، برحانہ میں سڑکیں از سر نو تعمیر ہوئیں، بٹلر روڈ اور بارود خانہ کی سڑکوں کی مرمت ہوئی بشیرت گنج کی اسکیم تیار ہے اور اُسے حکومت کے روبرو پیش کیا جائے گا، کھلے میدانوں کی حالت ویسی ہی ہے جیسی گذشتہ سال تھی، لال باغ کے چوراہہ کی جملہ اراضیات فروخت ہوگئیں، دیگر اراضیات کو ٹھیکہ پر دیدیا گیا، لال کنواں میں جو دوکانیں زیر تعمیر تھیں، وہ مکمل ہوگئیں برحانہ، نزہی، موتیا اور سول لائنس میں عمارت کا کام جاری ہے،

(۲) الہ آباد، اس سال ترقی کی رفتار بہت سست رہی مالی مشکلات نے باعث ۲۰ ہزار کا عطیہ نہیں ملسکا، اسٹاف کا خرچہ نصف کر دیا گیا ہے، میر گنج کے لیے ۷،۶۹ لاکھ روپیہ کی جائداد حاصل کیگئی،

(۳) کانپور، اس سال قدیم ہی اسکیموں میں اکتفا کی گئی، فرقہ وارانہ فسادات کے باعث کوئی ترقی نہیں ہوسکی سیسامؤ کی اسکیم کو ہر دلعزیزی حاصل ہے،

یورپ میں دوسری جنگ کا سامان

جرمنی اور ترکی کا اتحاد، برطانیہ اور فرانس کی چالیں

حال میں ڈینوب کانفرنس کے نام ایک کانفرنس لندن میں منعقد ہوئی تھی اور اُسکا مقصد یہ تھا کہ تمام وہ سلطنتیں جو دریائے ڈینوب کے کنارے واقع ہیں، باہم اقتصادی معاملات میں متحد ہوجائیں کانفرنس میں عملی اسکیم بنانے کی ہر چند کوشش کی گئی مگر کامیابی حاصل نہ ہوئی،

"ہند جدید" ایک مقالہ کے دوران میں لکھتا ہے کہ غازی مصطفےٰ کمال پاشا اس مقصد کی سخت جد و جہد کر رہے ہیں کہ دول بلقان اور ترکی کے مابین اقتصادی اتحاد قائم ہوجائے، اس اتحاد سے غازی کا مقصود اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ ملک کیر یورپ میں سلطنتوں کے شر سے بلقان اور ترکی دونوں ہمیشہ کے لیے نجات پاجائیں چنانچہ اس غرض سے قسطنطنیہ میں متعدد بلقانی کانفرنسیں اس سال اور گذشتہ سال منعقد کی گئیں اور بہت کامیاب رہیں۔

انگلستان اور فرانس کو ظاہر ہے کہ یہ بلقانی ترکی اتحاد کسی حال میں گوارا نہیں ہوسکتا، کیونکہ اس اتحاد کے قائم ہوتے ہی یورپ پر فرانسیسی اور برطانوی اثر کا خاتمہ ہوجائے گا، اور ترکی کو اپنے جغرافی موقع اور سیاسی توازن کیوجہ سے غیر معمولی اہمیت و اقتدار حاصل ہوجائے گا چنانچہ ترکی کی ان کوششوں پر پانی پھیرنے کیلیے انگلستان اور فرانس نے ڈینوب کانفرنس منعقد کی، چونکہ دونوں میں باہم سخت رقابت بھی موجود ہے اس لیے یہ کانفرنس کامیاب نہ ہوسکی، مگر قوی احتمال ہے کہ کامیابی کے لیے مزید کوششیں کیجائیں گے، اور عجب نہیں کہ انگلستان اور فرانس اپنے مقصد میں بامراد ہوجائیں،

جرمن قوموں کا اتحاد

ترکی مقاصد کی مخالفت کے لیے ایک اور اہم وجہ بھی ہے جس نے انگلستان اور فرانس کو ڈینوبی اتحاد قائم کرنے پر آمادہ کر دیا ہے۔ وہ وجہ یہ ہے کہ جرمنی اور آسٹریا باہم اتحاد کے طالب ہیں، دونوں ملکوں میں ایک ہی قوم آباد ہے اور اب جنگ عظیم میں دونوں کے یکساں مغلوب ہوجانے کے بعد جرمن قوم کے اُبھرنے کا بہترین ذریعہ یہی ہوسکتا ہے کہ آسٹریا اور جرمنی کی حکومتیں باہم ایک ہوجائیں پوری جرمن قوم اس اتحاد کی حامی ہے مگر فرانس اور انگلستان مخالف ہیں، پچھلے دنوں جب جرمنی اور اسٹریا میں تجارتی اتحاد قائم ہونے لگا تو انگلستان اور فرانس نے بڑی مخالفت کی، فرانس نے تو اعلان جنگ تک کر دینے کی دھمکی دیدی تھی اس لیے کہ یہ دونوں حکومتیں اچھی طرح جانتی ہیں کہ جرمنی اور آسٹریا کی حکومت ایک ہوجانیکا نتیجہ یہ ہوگا کہ یورپ میں جرمن قوم سب سے زیادہ طاقتور ہوجائے گی، اور سیاسی جہاز کا بادبان اسی کے ہاتھ میں آجائے گا، اسی قدر نہیں بلکہ اتحاد کے ظہور میں آتے ہی ہنگری بھی اس میں شامل ہوجائے گا اور یوگوسلاویا سے اپنے وہ علاقہ بہ جبر واپس لے لیگا جو جنگ کے بعد اتحادیوں نے یوگوسلاویا کو دے دیے ہیں، ساتھ ہی روس بھی بسارابیا کا مطالبہ کرے گا، اسطرح ایک نئی جنگ چھڑ جائے گی،

غرضیکہ ایک طرف ترکی مقاصد کو دک دینے اور دوسری طرف جرمن قوموں کے اتحاد کو روکنے یا کم از کم اس سے مقابلہ کے لیے ایک نیا جتھا پیدا کر دینے کے لیے ڈینوبی اتحاد کی اسکیم انگلستان اور فرانس کے سامنے آئی ہے،

ترکوں کی نئی تجویز

تازہ عربی اخباروں میں ترکی اخباروں کے جو اقتباس شائع ہوئے ہیں ان میں سے معلوم ہوتا ہے کہ ترک ڈینوبی اتحاد کے بہت سخت مخالف ہیں اور اُسے اپنے لیے شدید خطرہ تصور کرتے ہیں، اِن کا خیال ہے کہ اگر انگلستان اور فرانس ڈینوبی ریاستوں کو متحد کرنے میں کامیاب ہوگئے تو پھر ترک بحر سفید کی چھوٹی سلطنتوں اور ملک کا اتحاد قائم کرنے کی کوشش کریگی جو ڈینوبی اتحاد کا توڑ اور جواب ہوگا، ترکوں کا خیال ہے کہ ڈینوبی اتحاد کے مقابلہ میں ترکی، بلغاریہ، یونان، البانیہ، مصر و شام ایک زبردست و مؤثر اتحاد قائم کر سکتے ہیں،

اس تفصیل سے واضح ہوتا ہے کہ دول یورپ کو پچھلی ہولناک جنگ سے کوئی نصیحت حاصل نہیں ہوئی وہ بدستور اپنی پرانے طرز پر چل رہی ہیں، اور سیاسی جوڑ توڑ اور سازشوں سے کام نکالنا چاہتی ہیں ظاہر ہے کہ اس صورت حال میں عالمگیر امن و امان کا خواب کبھی پورا نہیں ہوسکتا،

برطانوی اخبارات میں ہندوستانی مسائل

آجکل برطانوی اخبارات ہندوستانی مسائل اور اصلاحات کے موضوعات پر دلچسپ مضامین شائع کر رہے ہیں اور ہر طبقہ کا اخبار اپنے خیال کے مطابق ہندوستانی مسائل پر رائے زنی کرتا ہے چنانچہ اخبار "ٹائمس" اپنے ایک افتتاحیہ کے دوران میں رقمطراز ہے کہ اس بات سے کہ اہل ہند فرقہ وارانہ مسائل کا تصفیہ خود نہیں کر سکے ہیں اصلاحات کے اجرا میں کوئی تاخیر نہ ہونا چاہیے اور ہز مجسٹی کی حکومت کو اس مسئلہ کا تصفیہ کرکے کم از کم عارضی طور پر اسے طے کر دینا چاہیے، لیکن اس کے برخلاف "مارننگ پوسٹ" جو برطانوی رجعت پسند جماعت کا ارگن ہے اخبار ٹائمس کے کھلے الفاظ میں مذمت کر رکھا ہے اور اہل برطانیہ کو یہ بتا رہا ہے کہ اُنھیں آئرلینڈ سے سبق لینا چاہیے اور اس غلطی کا مرتکب نہ ہونا چاہیے

جو ان سے آئرلینڈ کے معاملہ میں سرزد ہوئی ہے

آرڈیننسوں کی واپسی

لندن ۱۰ مئی مسٹر ڈیوڈ گرین فیل (مزدور) نے دار العوام میں سر سیمول ہور وزیر ہند سے استفسار کیا کہ آیا وہ آرڈیننسوں کی واپسی کی سفارش کے امکان پر غور کرینگے،

سر سیمول ہور نے جواب دیا کہ اس سلسلہ میں کچھ کہنا فی الحال قبل از وقت ہوگا، آرڈیننسوں کی میعاد جولائی تک ختم ہوگی اس وقت حالات کا جو رخ ہوگا اُسکو ملحوظ رکھتے ہوئے آیندہ طریق پر غور کیا جائے گا،

سر سیمول ہور نے مزید کہا کہ وزارت ہند، حکومت ہند صوبجاتی حکومتوں کے درمیان مسلسل مشاورت جاری ہے،

جمہوریہ فرانس کے نئے صدر

موسیو دومر کی وفات کے بعد جمہوریہ فرانس کی صدارت کے انتخاب کے لیے موسیو پین لیوے، موسیو بردواں، موسیو پال فوری اور موسیو مارتیل کا مشین کا مقابلہ تھا، جن میں موسیو پین لیوے نے اپنا نام واپس لے لیا، موسیو بردوں کثیر اکثریت سے منتخب ہوگئے،

مسٹر چرچل کو ایک انگریز کا مشورہ

لندن ۸، مئی۔ مسٹر چرچل کو مسٹر سونسٹر نے مشورہ دیا ہے کہ وہ سیاسات عالم سے علیحدہ ہوکر مصنف، مصور یا انجنیر کی حیثیت سے زندگی بسر کریں تو زیادہ مناسب ہوگا، مسٹر سولنسز نے یہ بھی کہا کہ مسٹر چرچل کے لیکچروں کی انگلستان میں ضرورت نہیں ہے، انھیں امریکہ واپس چلا جانا چاہیے،

اخبار صداقت میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

چلتی ریل پر مسلح ڈاکہ

ڈھاکہ سے چلتی ریل پر ایک ڈکیتی کی پھر خبر آئی ہے جس میں ۳۲ ہزار روپیہ غائب کرلیا گیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ تیج گاؤن اور ڈھاکہ کے مابین جس وقت ٹرین انجینیرنگ اسکول گیٹ کے پاس پہونچی ہے تو دو نوجوانوں نے جو تیسرے درجے مین سفر کر رہے تھے زنجیر کھینچ لی، اور ریل کو فوراً روک لیا دھکیشوری کی چوکی کے پاس پانچ چھ نوجوان ایک ٹیکسی لیے ہوئے انتظار کر رہے تھے وہ بھی پہونچ گئے اور چوکیدار مسٹر پٹسٹ کو جو چوکی پر متعین تھا پستول مار کر ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد یہ سب کے سب اُس ڈبے میں گھسے جس میں روپے کی تھیلیاں تھین اور اُنھین لے اور موٹر میں سوار ہو کر بھاگ گئے، بینکس ہال اسٹریٹ پر ان کی بدنصیبی سے موٹر پنکچر ہوگیا، چنانچہ وہان سے وہ اسپر سے اُتر کر اور جلدی میں روپیون کی کچھ تھیلیاں موٹر ہی پر چھوڑ کر پیدل بھاگے، پولیس ان نوجوانون کی تلاش میں سرگردان ہے۔ مسٹر بیٹسٹ کو شفاخانہ میں داخل کر دیا گیا ہے، روپیہ ۳۲ ہزار کے قریب نوٹون اور نقدی کی شکل میں تھا جو نرائن گنج کے ایک مارواڑی فرم میں جا رہا تھا،

مولانا شوکت علی سے حساب فہمی کا مطالبہ

اخبار خلافت راوی ہے کہ وہان کے ایک سالسٹر کے ذریعہ سے مسٹر ایس اے شیخ نے مولانا شوکت علی کو رجسٹرڈ نوٹس دیا ہے کہ وہ خلافت کی آمد و خرچ کے حسابات شائع کرین تاکہ مسلمانون کو یہ معلوم ہو کہ یہ قومی امانت غلط طور پر صرف نہین ہو رہی ہے، بصورت دیگر قانونی چارہ جوئی کی جائے گی، نوٹس میں لکھا ہے کہ چھوٹانی ملس اور اخبار خلافت و خلافت پریس نقصان کے ساتھ چل رہے ہین، جسکی وجہ بدانتظامی ہے،

لکھنؤ کے لیے حضور نظام خسروانہ عطیہ

والی دکن نے لکھنؤ میں اپنی تشریف آوری کے موقع پر لکھنؤ کے مختلف خلائق دوست اور خیراتی انجمنون کے لیے ۲۵ ہزار روپیہ عطا کیا تھا اور اس کام کے لیے، سر وزیر حسن کی صدارت میں اس عطیہ کی تقسیم کے لیے ایک کمیٹی مقرر کی تھی جس نے اس عطیہ کو مندرجہ ذیل طریقہ پر تقسیم کیا ہے۔

دیانند کالج ۵۰۰ روپیہ، ممتاز دارالیتامیٰ ۲۰۰۰، آل انڈیا شیعہ یتیم خانہ ۲۰۰۰، سر پرام یتیم خانہ ۲۰۰ روپیہ، اپیفنی چرچ کا بیوہ خانہ ۱۰۰ روپیہ، ہیئت جوزف اسکول کا یتیم خانہ ۲۰۰، سینٹ فرانسس اسکول کا یتیم خانہ ۵۰۰، لیڈی کینارڈ اسپتال ۱۵۰۰ روپیہ، انکمیل الطب کالج ۲۰۰۰ روپیہ انجمن انسداد دق وسل ۵۰۰، ڈفرن اسپتال ۵۰۰، شاہی شفا خانہ ۱۰۰۰ روپیہ، صحتگاہ ہومیوپیتھک ڈسپنسری ۲۰۰، ٹڈ لکلی کالج ۳ ہزار روپیہ، مہادیو پرشاد ہومیوپیتھک ڈسپنسری ۲۰۰، بلرام پور اسپتال ۵۰۰، موتیچند رستوگی اسپتال ۱۰۰۰ روپیہ، ناطمیہ کالج ۷۵۰ روپیہ، مدرسہ قدیمیہ ۷۵۰ روپیہ دارالعلوم ندوۃ العلما، ۱۰۰۰ روپیہ دلاودیا لیہ کالج ۷۵۰ روپیہ، ویدک کینیا پاٹھ شالہ ۲۵۰ روپیہ ہر بیتی گرلس اسکول ۱۰۰۰ روپیہ، ایک آنہ فنڈ ۵۰۰ روپیہ، اسٹریچرس ہوم ۵۰۰ روپیہ، سیوا سمتی برائے اسکاوٹس ایسوسی ایشن ۲۵۰ روپیہ انجمن پست اقوام ۲۵۰ روپیہ، آدی ہندو سبھا ۲۵۰ روپیہ، انجمن خواتین لکھنؤ کا خیراتی فنڈ ۵۰۰ روپیہ، مدرسہ نظامیہ ۵۰۰ روپیہ، مدرسہ تعلیم الاسلام نسوان ۵۰۰ روپیہ۔

خان عبد الغفار خان

پٹنہ سے فری پریس کا ایک تازہ ترین پیام مظہر ہے کہ خان عبد الغفار خان ہزاری باغ ہی کے سنٹرل جیل مین ایک شاہی قیدی کی حیثیت سے محبوس ہین اور اسی میں ان کے بھائی ڈاکٹر خان اور بھتیجے بھی ہین،

پیام مذکور مظہر ہے کہ انھیں قانون سنہ ۱۸۱۸ء کے تحت نظر بند رکھا گیا ہے اور یہ حکومت ہند کیطرف سے احکام جاری ہوئے تھے، صوبۂ بہار کو اس معاملے میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں ہے انھین رہنے کے لیے پوری بارک دیدی گئی ہے کہ وہ اس میں آرام سے رہیں، ان کی خدمت کے لیے کئی قیدی بھی مامور کردیے گئے ہین لیکن انھین ملاقات کی اجازت نہین ہے۔

اسی جیل میں صوبۂ بہار کے تمام سربرآوردہ کانگریسی قائدین بھی ہیں، بابو راجندر پرشاد بھی جو پورتی کے مجوزہ کانگریس کے منتخب شدہ صدر تھے، اسی جیل میں ہین مگر خان موصوف کو ان لوگون سے ملنے کی قطعاً اجازت نہیں ہے،

گذشتہ عید الضحیٰ کے موقع پر معلوم ہوا ہے کہ خان موصوف کو یہ اجازت دیدی گئی تھی کہ وہ جیل کے دوسرے مسلمان قیدیون کے ساتھ جاکر نماز پڑھ لیں، سوائے اس ایک موقع کے انھین اور کبھی موقع نہین ملا کہ وہ کسی دوسرے کی صورت دیکھ سکتے

جیل میں اگر انھیں کسی سے ملنے اور بات کرنے کی اجازت ہے تو وہ صرف حکام جیل یعنی سپرنٹنڈنٹ جیلر صاحب اور ڈپٹی جیلر صاحب ہیں یا ان کے کام کرنے والے قیدی، انکے علاوہ کوئی شخص ان کے قریب نہیں جا سکتا،

معلوم ہوا ہے کہ انھون نے سپرنٹنڈنٹ جیل سے یہ کہا تھا کہ انھیں جیل کے تمام قواعد کے مطابق ان کے اعزہ سے ملنے کی اجازت دی جائے اور کم سے کم ان کے بھائی اور بھتیجے کو جو اسی جیل مین ہین ان کے پاس رکھ دیا جائے، عمال جیل نے کہا کہ چونکہ ان کا تعلق حکومت بہار سے نہیں ہے اس لیے اس بارے میں وہ کوئی کارروائی نہیں کرسکتے، لیکن اس کے متعلق وہ لکھیں گے اور پھر جیسا حکم آئے گا ویسا کیا جائے گا۔

سنہ ۱۹۳۲ء کے محرم پر فسادات

بمبئی کا خونین ہنگامہ

۱۴۷ ہلاک، اور ۱۲۵۷ زخمی، لوٹ مار اور خوفناک واقعات

"ناگدیوی اسٹریٹ بمبئی مین محرم کی سبیل پر چندہ مانگنے والے بچون کو ہندو دوکاندار کو زدوکوب کرنے کی وجہ سے بمبئی مین ۱۴-مئی کو جو فسادات شروع ہوئے تھے وہ پورے زور تک جاری ہیں لوٹ، مار، قتل و غارتگری کا بازار گرم ہے فوج، اور مسلح پولیس، مسلح موٹر گاڑیان ۵۷ مرتبہ بلوائیون پر گولیان چلائی گئیں، ۱۰۰۴ افراد گرفتار کیے گئے اور ۱۴۷، افراد ہلاک، ۱۲۵۷ زخمی ہوچکے ہین مساجد، و منادر پر حملے، عورتون اور راہگیرون پر حملہ و قتل کے واقعات عام ہیں، شمالی حصہ مین ۴۶ کارخانے بیکار ہوچکے ہیں، جس سے ایک لاکھ مزدورون سے شدید خطرہ لاحق ہے، پولیس فسادات روکنے میں مصروف ہے، کروڑون روپیہ کے نقصانات کا اندازہ ہے سینکڑون دوکانیں لوٹ لی گئیں، تقریباً ۸۵ سے زائد مکانات پر آگ لگائی گئی، سرکاری تخمینا ہے کہ ۸۹ ہندو اور ۹۴ مسلمان ہلاک اور ۷۹۷ ہندو اور ۳۸۳ مسلمان زخمی ہوئے ہیں،

کلکتہ مین محرم

یوم عاشورا کو کلکتہ میں ایک شدید ہندو مسلم فساد ہوتے ہوتے پولیس کی مداخلت کے باعث رک گیا کہ جب محرم کا جلوس گذر رہا تھا تو ایک ہندو لڑکے نے ایک مکان پر سے جلوس میں ایک پتھر پھینکا اس حرکت سے جلوسی مسلمان سخت مشتعل ہوگئے، فوراً پولیس نے مداخلت کی اور مجمع کو منتشر کرنا چاہا، لیکن مجمع نے اُسپر بھی پتھر برسائے جس کی وجہ سے ایک یوروپین ڈپٹی کمشنر اسسٹنٹ کمشنر پولیس اور بہت سے کانسٹبلون کے چوٹین آئین اس ہنگامہ میں پولیس نے گولیان چلادیں، مجمع منتشر ہوگیا معلوم ہوا ہے کہ ۲۰، زخمی اسپتال بھیجے گئے جن میں صرف ۲ کے گولیون کے زخم تھے، ان زخمیون کی حالت نازک نہیں ہے،

ریاست جیپور مین محرم پر کشمکش

جے پور ۱۹ مئی ہوا ہے ادھوپور میں ہندوؤن نے اس چبوترہ پر جہاں ہمیشہ تعزیے رکھے جاتے تھے، ہندوؤن نے ایک بت (بالاجی) کا رکھکر جھنڈی گاڑ دی، مسلمانون کیطرف سے اس مسئلہ کو حکام جیپور کے علم میں لایا گیا۔ جنھون نے فیصلہ کیا کہ محرم کے ایام میں جھنڈا اُتار دیا جائے ہندوؤن نے اس حکم کی تعمیل سے انکار کردیا اور بطور احتجاج اپنی دکانیں بند کردیں، اسکے بعد ہزارونکی تعداد میں اس چبوترہ پر جمع ہوگئے تاکہ وہان تعزیے نہ رکھنے دیں، پولیس پر سنگباری کی گئی مگر خوش قسمتی سے مسٹر ینگ انسپکٹر جنرل پولیس نے حکمت عملی سے صورت حالات پر قابو پالیا اور تعزیے امن وامان کے ساتھ دفن کردیے ورنہ شدید ہنگامہ کا اندیشہ تھا

لارڈ لوتھین کا لندن مین تازہ بیان

جلد سے جلد ہندوستان کو نیا دستور ملنا چاہیے

لندن ۲۰ مئی لارڈ لوتھین فرنچائز کمیٹی کے صدر آج ہوائی جہاز سے لندن پہونچے انھون نے اخبارات کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ "اسوقت انگریزی تجار اور خود ہندوستانی یہ معلوم کرنے کی فکر میں ہین کہ ہم کیا چاہتے ہین؟ اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی رائے عامہ نے ہمارے کام میں بڑی دلچسپی لی اور جب ہماری تجویز شائع ہوگی تو اسکی مخالفت اور موافقت میں بھی اسیطرح دلچسپی لے گی، اسمیں شک نہیں اسوقت ہندوستان کی سب سے بڑی خواہش ہے کہ جلد سے جلد ہندوستان کا آیندہ دستور پارلیمنٹ سے منظور ہوجائے چار برس کے عرصہ میں مختلف سب کمیٹیون کے اجلاس لندن میں ہوئے اسلیے جس قدر جلد ان کی سرگرمیون کا نتیجہ نکلے اُسیقدر ہندوستان

دھاریوال کے اونی دھاگے
DHARIWAL
INDIA
Used all over India
تمام ہندوستان میں استعمال کیے جاتے ہیں
ان کو ہندوستانی کاریگروں نے خاص ہندوستان کے اُون سے کات کر تیار کیا ہے۔ دھاریوال کا کوئی بھی سامان غیر ملک سے نہیں منگوایا جاتا
نمونوں کے کارڈ کے لئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۴۱ کو لکھیے
مقامی ایجنٹ
امپیریل ایجنسی - جنرل گنج - کانپور
دھاریوال ملس پنجاب
میں بنائے جاتے ہیں

کیا انسان کو مرنے سے پہلے موت کی اطلاع ہو جاتی ہے

ہر وہ ہستی جو اس دنیا میں زندگی کا کیف حاصل کر رہی ہے اُسے ایک روز موت سے ہم آغوش ہونا یقینی ہے' آسمان کی بلندیوں سے موت کے فرشتے کا پیغام دُنیا کو درس عبرت دے رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ وہ زمانہ قریب ہے جب دنیا سے محبت کرنے والے انسان تجھے ہمیشہ کے لیے دنیا سے علیحدہ ہونا پڑے گا، انسانی کان ان آوازوں کو سنتے ہیں اور درحقیقت سنتے ہیں ایسے صدہا واقعات دنیا مین پیش آئے ہیں کہ موت کے فرشتے کا پیام انسانون کے کانون میں پہونچ گیا لیکن اس آواز کو صرف وہی سنتا ہے جس کی زندگی کا چراغ گل ہونے والا ہوتا ہے، چنانچہ ایسے بیشمار واقعات ہیں کہ مرنے والون نے پہلے سے اپنی موت کے بارے میں اپنے متعلقین کو اطلاع دی ہیں اور عین اُسی وقت اُسی دن وہ مرے ہیں جس وقت کے لیے انھون نے کہا ہے،

دہلی کا مشہور واقعہ ہے کہ ایک لڑکی کی شادی ہوئی شادی کے بعد یہ لڑکی بیمار نہیں ہوئی اس لڑکی کی شادیکو مشکل سے تین چار مہینے ہوئے ہونگے ہون گے کہ ایک روز اس نے نہایت درد بھرے انداز سے اپنے شوہر سے کہا کہ میری زندگی کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے، میری زندگی کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے میری زندگی زیادہ سے چار مہینے کی اور باقی ہے مین تمکو خوشی سے اجازت دیتی ہون کہ میرے بعد تم شادی کر لینا، اگر تم نے کسی قسم کی میرے بعد میری محبت کی وجہ سے تکلیف اُٹھائی اور دوسری شادی سے پرہیز کیا تو مجھے روحانی تکلیف ہوگی ین کہہ سکتا تھا کہ تندرست اور توانا لڑکی واقعی مرجائیگی وہ کسے متعلق تھا کہ موت کا فرشتہ اس سے یہ الفاظ کہلوا رہا ہے، چنانچہ ٹھیک چار مہینے کے بعد معمولی بخار کے بعد اس لڑکی کا انتقال ہو گیا، اور اس کی موت کے بعد اس واقعہ کا عام طور پر لوگوں کی زبانوں پر چرچا رہا تھا'

انگلستان کے مشہور و معروف شخصیت مسٹر ڈبلو ٹی، اسٹیڈ سے کون واقف نہیں آپ کا واقعہ بھی اسی ضمن میں انتہائی دلچسپ ہے، آپ نے جب مشہور جہاز ٹیٹانک کے ذریعہ سے امریکہ جانے کا ارادہ کیا تو آپ اپنی زندگی سے بالکل نا امید تھے، سفر سے پہلے آپ نے اپنا وصیت نامہ مُرتب کیا اور اپنے تمام احباب سے صاف لفظوں مین کہدیا کہ "میں ہمیشہ کے لیے انگلستان کو الوداع کہہ رہا ہون اور مجھے یقین کامل ہے کہ یہ میرا سفر آخرت ہے" یہ الفاظ مسٹر اسٹیڈ کی زبان سے نکل نہیں رہے تھے، بلکہ قدرت ان سے کہلوا رہی تھی، ٹیٹانک وہ جہاز تھا جس کے بنانے والون کا یہ دعویٰ تھا کہ وہ کبھی کسی سمندری مصیبت کا شکار نہیں بن سکتا، جہاز کے بنانے والے اپنی اعلےٰ اور غیر فانی صنعت پر مغرور تھے مگر ان تمام باتون کے باوجود مسٹر اسٹیڈ کو زندگی کی کوئی امید نہ تھی جہاز برف کے پہاڑ سے ٹکرایا اور ڈوب گیا، مسٹر اسٹیڈ بھی جہاز کے ساتھ سمندرون کی لہروں میں دفن ہو گئے، مسٹر اسٹیڈ نے جو کچھ کہا تھا وہ موت کے فرشتے کا پیغام تھا۔

اسی قسم کا حیرت انگیز واقعہ بنگال میں پیش آچکا ہے، ایک شخص کا یکایک انتقال ہو گیا، اور اُس نے چار بچون اور ایک بیوہ کو ماتم کرنے لیے دنیا میں چھوڑ دیا، یہ بچے ماں کے پاس اپنے چچا کی نگرانی میں رہتے تھے، ایک روز بیوہ نے خواب میں دیکھا کہ اُسکا شوہر آیا ہے، خواب کی مدہوشی نے اُسے ایسا خود رفتہ کیا کہ وہ بھول گئی کہ کبھی وہ بھی بیوہ تھی، اس کی نگاہون کے سامنے گذشتہ پرکیف زندگی آگئی، اس کو ایسا معلوم ہوا کہ گویا اسکا شوہر کسی سفر سے واپس آیا ہے، اور اب وہ دوبارہ پھر جا رہا ہے، شوہر نے رخصت ہونے سے پہلے بیوی سے کہا کہ "ایک لڑکے کو میرے ساتھ کر دو میرا تنہائی میں جی گھبرائے گا"

بیوہ بخوشی راضی ہو گئی اور منجھلے لڑکے کو شوہر کے ساتھ جانے کی اجازت دیدی، باپ لڑکا لیکر چلدیا، تھوڑی بعد بیوہ کی آنکھ کُھل گئی تو اُس نے کسی کے کراہنے کی آواز سُنی گھبرا کر اُٹھی تو کیا دیکھتی ہے کہ منجھلا لڑکا ٹایفائڈ میں مبتلا ہے، صبح ہوتے ہوتے بخار کی حدت بے انتہا بڑھ گئی اور شام تک لڑکا مر گیا، ایکدن پہلے کون کہہ سکتا تھا کہ یہ لڑکا مر جائے گا لیکن موت کے فرشتے نے لڑکے کی ماں پہلے ہی سے یہ پیام سُنا دیا تھا،

ہزارون مرنے والون نے یہ موت کی صدائیں سُنی ہونگی اور ہزارون کو یہ آوازیں ایک نہ ایک دن اس خواب غفلت سے بیدار کریں گی جس میں وہ پڑے ہوے ہیں ان دردناک واقعات میں مغرور انسان کے لیے ایک زبردست راز پوشیدہ ہے، نشہ عیش میں مست رہنے والے انسان! قبل اس کے کہ تیرے کان اس دردناک صدا سے آشنا ہوں سنبھل تاکہ اس صدا کے سننے کے بعد تجھے اپنی زندگی کی بربادی کا افسوس نہ ہو اور دنیا میں کچھ ایسا کام کرجا کہ آخری وقت کے لمحون میں جو تیری روحانی ... کا باعث ہو سکے خداوندا ہمیں اور سب کو یہ دن دیکھنا ہے، موت کے فرشتے آسمان کی بلندیون سے صدا دے رہے ہیں، اے مجھے دُنیا کے ہر فرد و بشر کو توفیق دے کہ جب یہ تیرا پیغام ہمارے کانون تک پہونچے تو ہم پورے اطمینان کے ساتھ اس دنیا کو خیرباد کہہ سکین اور دنیا سے آخرت کے لیے کچھ سامان ہمارے پاس ہو تاکہ روز حشر کی ندامت اور عذاب الٰہی سے ہم بچ سکین اور ابدی زندگی کی سچی راحت ہم کو میسر آسکے۔ (ماخوذ)

مو سکے دوش ہو جاتے ہین کہ سب سے پہلا انڈا خدا نے خود ہی پیدا کیا تھا لیکن بے دلیل ہے، اگر تم علمی لائل دبراہین سے کوئی فیصلہ کن جواب دے سکو تو مین نہایت ممنون ہونگا"

وہ "کیا انڈے کا مسئلہ تمام حقائق کائنات پر چسپاں ہو سکتا ہے؟"

میں "بیشک ضرور ہے کہ شروع شروع گیہوں کا سب سے پہلا دانہ موجود ہوا ہو۔ سب سے پہلی بلی ہو سب سے پہلی گائے ہو سب سے پہلی بکری ہو۔ سب سے پہلا انسان ہو۔ اگر تم

صفحہ ۶ کا چوتھا کالم

مُرغی پہلے پیدا ہوئی یا انڈا!

ایک دلچسپ مکالمہ

(ذیل کے دلچسپ مضمون کے لیے ہم "الہلال" کے اوراق پارینہ کے مرہون منت ہیں)

پہلی مجلس

میرا بھائی ایک ایسا ہی "آزاد خیال" شخص ہے جیسے آزاد خیال اشخاص بیسوین صدی کی عام پیداوار ہیں، بحث و مباحثہ کا اسے بہت شوق ہے اپنے تیز اور قطعی خیالات کے اظہار میں کبھی تامل نہیں کرتا اور جب کبھی گفتگو کرتا ہے تو اُسکا معارضہ سخت اور حجت بے جھجک ہوتی ہے، ایک دن مجھ سے کہنے لگا "مجھے یقین نہیں آتا کہ" بلعام" کی گدھی بولی ہو جیسا کہ توراۃ مین بیان کیا گیا ہے،

میں نے جواب دیا:۔

"مین نہایت خوش ہون گا کہ اگر دنیا بھر کے گدھوں کا منہ باندھ دیا جائے اور وہ کبھی اپنی کرخت آواز دنیا کو نہ سنا سکیں"

میرا جواب بھائی نے مذاق پر محمول کیا وہ سنجیدہ تھا اور علمی مباحث میں ہرگز مذاق گوارا کر سکتا تھا، سنے چین بجبین ہو کر کہا:۔

مین مہمل گفتگو پسند نہیں کرتا سنجیدہ دقیق مباحث میں میرا جی لگتا ہے۔"

میں نے کہا:۔

"بہت بہتر کوئی سنجیدہ مسئلہ پیش کرتا کہ میں سنجیدگی سے گفتگو کروں"

ایک لمحہ غور کرنے کے بعد کہنے لگا:۔

"تعجب ہے آپ ہمیشہ مجھی سے سوال چاہتے ہیں، یہ کیا ضرور ہے کہ سدا میں ہی حملہ آور ہون اور آپ مدافعت کریں، آج خود آپ ہی کیون نہ پہلا گولہ پھینکیں کیا مجھ پر حملہ کرنے کی جرأت نہیں رکھتے؟

میں نے جواب دیا:۔

کیون نہین یہ کسی عمارت کا ڈھا دینا تعمیر سے زیادہ آسان ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ تم کوئی عمارت ہی نہیں رکھتے، تمھارے پاس کوئی مثبت چیز ہے ہی نہین صرف انکار اور منفی پہلو ہے، پھر مین کس چیز پر حملہ کرون؟ تاہم ایک مسئلہ مین تمھاری زبان سے ائمہ الحاد کے فتویٰ سننا چاہتا ہون"

اس نے وعدہ کیا کہ میرے ہر سوال پر سنجیدگی کے ساتھ بحث کرے گا اور ملحدین کے افکار پوری وضاحت سے پیش کردیگا،

مین نے سوال کیا

"مُرغی پہلے پیدا ہوئی یا انڈا؟"

ساتھ ہی مین نے کہا،

سوال بالکل اور صاف ہے "معتقد علما نے اسے ضرور حل کیا ہوگا، تمھارے کیا رائے ہے؟"

وہ کچھ گھبرا سا گیا:۔

"یہ سوال بے فائدہ معلوم ہوتا ہے اسپر بحث کی کیا ضرورت ہے؟"

اُس نے جواب دیا.

"ممکن ہے تمھارا خیال صحیح ہو"

مین نے کہا:۔

لیکن اگر میری ذاتی رائے پوچھتے ہو تو میں اس سوال کو بہت اہم سمجھتا اور تمھارے جواب کا بے چینی سے منتظر ہوں خود تم نے مجھ سے سوال کی خواہش کی تھی اب تمھیں جواب سے گریز نہیں کرنا چاہیے"

وہ:۔ یہ سوال بظاہر بالکل معمولی ہے لیکن دراصل اپنے اندر ایک دقیق فلسفی بحث چھپائے ہے یا تو آپ اسے کسی دوسری شکل مین پیش کیجیے" یا اپنا مقصود واضح کر دیجیے"

میں:۔ تم بہت ڈر رہے ہو حالانکہ تمھیں ڈرنا نہیں چاہیے یہ سوال کچھ جال نہیں ہے جسمین پھنس جاؤ گے مجھے اس موضوع کے متعلق صرف اسی ہی واقفیت ہے کہ انڈا مرغی کے پیٹ سے نکلتا ہے اور مُرغی بچے سے بنتی ہے"

اس نے میری تصدیق کی پھر میں نے کہا:۔

"اگر یہ سچ ہے تو کیا علم طبقات الارض کے امام سر چارلس لائل نے یہ اصل قرار نہیں دیدی ہے کہ "ماضی کو حاضر کے دلائل سے واضح کرنا چاہیے"

وہ:۔ بیشک

میں "تو انڈے اور مُرغی کا یہ معاملہ ہمیشہ سے یونہی چلا آرہا ہے؟"

وہ۔ "ہاں۔ تو ضرور ہے کہ پہلی مُرغی اور پہلے انڈے کا وجود اپنی اپنی جگہ پر مستقل ہوگا؟"

وہ۔ بیشک"

مین:۔ "اگر یہ صحیح ہے تو پہلی مُرغی انڈے سے وجود میں آئی۔ کیونکہ وہ انڈے سے پیدا نہیں ہوئی ہے اگر یہ تسلیم کر لیا جائے تو سر چارلس لائل کا اصول ٹوٹ جاتا ہے۔ کیونکہ حاضر کا مشاہدہ اس کے خلاف ہے اور ماضی کو واضح نہیں کرتا ہم دیکھتے ہیں کہ مُرغی پیدا ہوتی ہے اور حاضر کی اس دلیل مشاہدہ سے ہمیں یہی کہنا چاہیے کہ ہمیشہ مُرغی انڈے سے پیدا ہوتی رہی ہے مگر تمھیں ابھی تسلیم کرنا پڑا کہ سب سے پہلے انڈے سے پیدا نہیں ہوئی"

اسپر وہ دیر تک خاموش رہنے کے بعد بولا:۔

"آپ نے یہ بلا بحث یہ کیسے تسلیم کر لیا کہ سب سے پہلے مُرغی بغیر انڈے کے موجود ہوئی؟ خود مُرغی کوئی مستقل وجود نہیں ہے یہی انڈے کی ترقی یافتہ مکمل صورت ہے۔ اگر ہم صحیح علمی اصول کی روشنی میں غور کریں تو فوراً اس نتیجہ پر پہونچ جائیں گے۔ کہ انڈا پہلے ہوا ہے لہذا ہم یقین سے کہہ سکتے ہین کہ سب سے پہلی مُرغی بھی انڈے ہی سے وجود میں آئی ہے"

میں "بہت خوب تو اب یہ طے پاگیا کہ سب سے پہلی مُرغی انڈے ہی سے پیدا ہوئی ہے یعنی انڈے کا وجود مرغی کے وجود سے پہلے ہوا یعنی سب سے پہلا انڈا مرغی کے پیٹ سے نہیں نکلا۔ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے تو بھی لائل کا نظریہ ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ حاضر ماضی کی تائید نہیں کر رہا ہے۔ سراسر مخالف ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ ہر انڈا مُرغی ہی سے پیدا ہوتا ہے پھر یہ بھی بتاؤ کہ اگر سب سے پہلا انڈا مُرغی سے پیدا نہین ہوا تو کہاں سے آیا؟ کیونکر آیا؟ کب آیا؟"

وہ۔ "میں سمجھ گیا۔ آپ مجھے یہ کہنے پر مجبور کر رہے ہیں کہ انڈا خدا نے پیدا کیا"

میں۔ "سائل ہون مجیب نہیں ہوں مجھے معلوم ہے کہ آسمانی کتابوں کے قائل اس سوال کا یہ صاف اور معمولی جواب دیکر

ایک امریکن اخبار کا برطانیہ کو مشورہ

ہندوستان کے متعلق اپنے رویّہ کی وضاحت کرتے ہوے نیو یارک (امریکہ) کا مشہور اخبار "ورلڈ ٹومارو" رقمطراز ہے کہ ہندوستان کو جو برطانوی راج سے بہت فائدہ پہونچا ہے، ممکن ہے کہ بیسوں سال تک ہندوستانی اس قابلیت کے ساتھ حکومت نہ کر سکیں جس قابلیت سے انگریز کرتے ہیں لیکن ہماری رائے میں تمام متعلقہ پارٹیوں کی بھلائی کے لیے یہ بہتر ہے کہ ہندوستان کو برطانوی سلطنت سے علیحدہ ہونے پر مجبور کرنے کی بجائے سلطنت کے اندر ہی درجہ نوآبادیات دیدیا جاے، آجکل مشرق و مغرب میں اتحاد قائم کرنے کی اشد ضرورت ہے، آزاد اور مطمئن ہندوستان کو آزادی دیکر اُسے درجۂ نوآبادیات کے برابر بنا دیا جائے، آگے چلکر اخبار مذکور لکھتا ہے کہ ہندوستانیوں کی جذبۂ آزادی سے ہمیں پوری ہمدردی ہے، اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ بہت کم ہندوستانیوں نے آزادی کا مطالبہ کیا ہے تو ہم کہیں گے کہ بڑی بڑی اصلاحات اور انقلاب ہمیشہ اقلیتوں کے بل پر ہی ہوا کرتے ہیں، سمجھدار ہندوستانی برطانوی راج کے جاری رہنے کے خلاف ہیں، اور سلطنت سے علیحدہ ہونے کا مطالبہ روز بروز بکڑتا جا رہا ہے۔ انگلینڈ کے لیے ہندوستان پر امن و عافیت کے ساتھ حکومت کرے گا دن ہمیشہ کے لیے چلا گیا ہے،

[illegible] روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جب تک ہندوستانیوں کی طرف سے موثر تدابیر اختیار نہ کیجائیں گی تب تک انگلینڈ ہمیشہ کے لیے ہندوستان کا اقتدار ہاتھ سے نہ چھوڑے گا، برطانوی مدبروں کا یہ خیال کہ دیگر نوآبادیات کے مساوی درجہ حاصل کرنے کے لیے ہندوستان بیسوین سال تک انتظار کرے گا، ہمیں خیال خام معلوم ہوتا ہے ہمارے خیال میں ہندوستان کے برطانیہ کو مجبور کرنے کا سب سے زیادہ موثر طریقہ عدم تشدد پر مبنی، گاندھی جی کا عدم تعاون ہے اگر ہندوستانی اجتماعی طور پر اس پر عمل کریں تو یہ کامیاب ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا، اگر گاندھی جی نے سلطنت برطانیہ کی مسلح قوت پر فتح اور تشدد کے بغیر آزادی حاصل کرلی تو ان کی کامیابی کو عالمگیر اہمیت حاصل ہو جائے گی، مغربی تہذیب کو عدم تشدد پر مبنی کسی ایسے موثر طریقہ کی اشد ضرورت ہے جو جنگ کا نعم البدل ہے۔

اگر برطانوی تیر و تفنگ نے عدم تعاون کی تحریک کچل دی تو ہندوستانی غالباً تشدد کی آڑ لیں گے اور بیہودہ برطانیہ سے مکمل علیحدگی سے کم شے قبول نہیں کریں، اسوقت ہندوستان میں قومیت کی لہر خوب جوش پر ہے اور عدم تشدد سے اسکا جوش ہلکا نہ ہوا تو اس کے چھٹ جانے کا اندیشہ ہے، جتنی جلد ہندوستان کو سیلف گورنمنٹ ملیگی اتنا ہی جلد وہ اختلافات کی ان گہری وادیوں کو عبور کریگا جو سامنے درپیش ہیں، اگر ہندوستانی قوم پرست تشدد آمیز بغاوت کے لیے مجبور ہو گئے تو فارغ البالی اور امن و آشتی کا راستہ ناقابل عبور ہو جائے گا،

ہم گاندھی جی کو نہ صرف اس زمانہ کی اعلےٰ ترین ہستی بلکہ معمولی دانشمند مدبر خیال کرتے ہیں، ان کا عالم [illegible] سیاسی رسوخ ان کے مہاتما پن پر منحصر ہے ان کا یہ مذہبی عقیدہ کہ روحانی طاقت ناقابل شکست ہے ہندوستان میں برطانوی اقتدار کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے لیکن اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم گاندھی جی کو مکمل اور نکتہ چینی سے بالاتر خیال کرتے ہیں،

عجائب و غرائب

قربان گاہ

شہر میکسیکو کے عجائب خانہ میں ایک گول پتھر رکھا ہوا ہے کہتے ہیں یہ دنیا میں سب سے بڑا خونی مقام ہے" ازٹیکس قوم جو اسپینی لوگوں کی آمد سے یہاں آباد تھی اگر خونخوار اور وحشی نہ تھی، مگر وہ جشن تاجپوشی اور تواریخ کے دل ہزاروں لوگوں کی قربانیاں کرکے اُنکے دیوتا کے سامنے چڑھایا کرتی تھی کولمبس کے آنے سے چھ سال پہلے یہاں "جنگ کے دیوتا" کے نام پر ایک مندر بنایا گیا تھا، اور ان کے جشن افتتاح میں قیدیوں کی دو میل لمبی قطار کو اسی پتھر پر ذبح کیا گیا تھا۔ اوران کے پہلو سے دل نکالکر دیوتا کی نذر کیے گئے کہتے ہین یہ قربانیاں چاروں طرف ہوتی رہیں، جب اسپینی وہاں پہونچے ہین تو اُنھوں نے ٹوکالی کے مندر کے قریب ایک لاکھ چھتیس ہزار سر پڑے ہوے پائے،

شہر لندن صرف ایک میل مربع آباد ہی

یہاں صرف ۱۳۷۰۶، آدمی رہتے ہیں۔

سنہ ۱۹۲۱ء کی مردم شماری کے بموجب خاص شہر لندن میں ۱۳۷۰۶، آدمی رہتے ہیں اسکا رقبہ صرف ایک میل مربع ہے اسکی چہار دیواری رومیوں سے عہد کی ہے وہ گلی جو لندن وال کے نام سے مشہور ہے اصل میں وہی اسکی عہد ہے۔

اس ایک میل مربع کے اندر لندن کا میر بادشاہ ہے، حضرت ملک معظم بھی اگر یہاں تشریف لاتے ہیں تو میر صاحب سے اجازت لیے بغیر اندر داخل نہیں ہوتے، یوں تو لندن کے چاروں طرف ۲۰ بڑے بڑے محلے آباد ہیں، لیکن وہ سب بعد کی آبادی ہے، اصل لندن صرف ایک میل مربع کے اندر ہی آباد ہے، جب آبادی بڑھتی گئی تو دوسرے محلے آباد ہوتے گئے، ابتوان کی وسعت ۱۱ مربع میل ہے۔ اصل شہر لندن کا انتظام جدا ہے وہاں کی پولیس بھی جو ہے جو بینک تک تو بااختیار ہے اس سے آگے دوسری پولیس کی ہے،

ام الملوک

میری لیٹیشیا راموٹینو سے زیادہ دنیا میں کون خوش قسمت ہوگا کہ ۱۳- بچے ہوے اور سب کے سب صاحب تخت و تاج بنے سب سے بڑا بیٹا جوزف اسپین کا شہنشاہ بنا، اس سے چھوٹے نپولین نے آدھی دنیا پر حکومت کی، جیروم نے ویسٹ فیلیا کی اور کوئی نے ہالینڈ کی عنان سلطنت سنبھالی،

لوشیں کو خدا نے کینیو کی حکمرانی عطا کی، میریا کرولن نیپلس کی اور المیا، ٹاسکینا کی ملکہ بنی، مگر تاجداروں کی ان کا آخر وقت بڑی مسیبت میں گذرا۔ ایک ایک کرکے ساری اولاد اُسکے سامنے ہی ختم ہو گئی اور یہ بچاری سنہ ۱۸۳۶ء میں تنہائی کی حالت میں راہی عالم بقا ہوئی

ستره ساله نانی

سنری ایک خوبصورت حبشی لڑکی ابھی پورے آٹھ سال کی بھی نہ تھی کہ اسکی شادی کلابار (افریقہ) جزیرے کے بادشاہ سے ہو گئی، جب پورے آٹھ سال چار ماہ کی ہوئی تو ایک لڑکی کی ماں جان بنگئی، اور آٹھ سال بعد اس لڑکی کے بھی بچہ ہو گیا۔

کوئی یہودی محراب طیطس سے نہیں گذر سکتا

رومۃ الکبریٰ کے پرانے کھنڈروں میں طیطس کی بنائی ہوئی ایک محراب ہے جو فتح یروشلم کی یادگار ہے، بیت المقدس کا برباد کرنے والا طیطس یہودیوں کی نگاہ میں بہت مردود ہے، اور یہودیوں کے علما نے متفقہ طور پر یہ فتویٰ دیدیا ہے کہ جو اس محراب کے اندر سے ہو کر گذرے گا وہ کافر ہو جاے گا۔

یہ محراب سنہ ۸۰ء میں تعمیر ہوئی تھی اسوقت سے اب تک کوئی یہودی اس کے اندر سے ہو کر نہیں گزرا اور نہ کبھی نکل سکتا ہے،

لڑائی کے زمانہ میں چند یہودیوں نے دعویٰ کیا تھا کہ ہم اس محراب کے اندر سے گذرے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ جب وہ یہ عمل کر رہے تھے تو یہودی شریعت کے بموجب وہ یہودی ہی نہیں رہے تھے،

تین فٹ کا آدمی

پیٹرز برگ (افریقہ) میں ایک آدمی رہتا ہے جس کا نام پیٹر ہے، اس کا قد تین فٹ سے بھی کم ہے مگر بھلے مانس دس بیویاں ہیں، اور ۳۷ بچوں کا باپ ہے،

امریکہ کے نسوانی قیدخانہ کے خصوصیات

ولایتی جریدہ "السٹریٹڈ لندن نیوز" میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں نیویارک کے ایک جدید جیل کے حالات بتلائے گئے ہین، یہ جیل عورتوں کے لیے تعمیر ہوا ہے اور اسمیں قیدیوں کے لیے آرام و تفریح کا کافی سامان رکھا گیا ہے حقیقت یہ ہے کہ کہنے کو تو یہ ایک جیل ہی ورنہ ہزار ہا رہائشی مکانات سے بہتر ہے ہم اس جیل کے دلچسپ حالات ناظرین کے مطالعہ کے لیے درج کرتے ہیں،

نیو یارک میں خواتین قیدیوں کے لیے ایک جدید قیدخانہ یا زیادہ معنوں میں ایک "ایوان"، تعمیر کیا گیا ہے، جس پر تین لاکھ ساٹھ ہزار پونڈ لاگت آئی ہے، جیل کیا ہے عالیشان و جدید فیشن کے [illegible] کا ایک سلسلہ ہے جو ۴۱۰ خوبصورت اور آرام دہ خواب گاہوں پر مشتمل ہے، اس "ایوان" میں بارہ منزلیں ہیں، اسکی چھت پر ایک پر فضا باغ ہے، جہاں ٹینس کورٹ اور آفتابی غسل کے کمرے ہین

اس عمارت کو دیکھکر کسیکو بھی یہ گمان نہیں ہوسکتا کہ یہ کوئی ہوٹل نہیں بلکہ قیدخانہ ہے چنانچہ اسکی تعمیر کے بعد سے برابر بہت سے لوگ آکر اس کے کمروں کا کرایہ دریافت کیا کرتے ہیں اور دربان کو بتلانا پڑتا ہے کہ اس ہوٹل کا کرایہ کچھ بھی نہیں ہے اور یہاں وہ عورتیں بالکل مفت رہ سکتی ہیں جو قانون کی جکڑ بندیوں میں پرواہ نہیں کرتین اور اپنی خواہشات کا قانون سے زیادہ احترام کرتی ہین، اکثر عورتوں کو جنھوں نے اس قسم کے سوالات کیے ہیں یہاں کے نہایت ہی پر مذاق دربان نے بتلایا ہے کہ "میم صاحبہ" آپ اپنے شوہر کو گولی مار آئیے پھر آپ سے کوئی کرایہ نہیں لیا جائے گا اور آپ بالکل مفت یہاں رہ سکیے گا،،

اس عمارت کی درمیانی منزل میں قیدیوں کی خوابگاہیں ہیں، یہ کمرے کافی وسیع ہیں اور ان میں سے ہر ایک کا رقبہ ½۱۰×½۶ فٹ ہی، اسمیں ٹھنڈا اور گرم دونوں قسم کا پانی ہر وقت موجود رہتا ہے قیدیوں کی دلبستگی و تفریح کے لیے ایک بڑے کمرے میں سلائی کی برقی بھی لگی ہوئی ہیں، عمارت کی تعمیر اس طرح عمل میں آئی ہے کہ وہ دنیا کا سب سے زیادہ صحت بخش قیدخانہ ہے متعلق ایک کتب خانہ بھی ہے جس مین مختلف علوم و فنون پر تقریباً پانچہزار کتابیں ہیں،

اس قیدخانہ مین کئی کمرے خاص طور پر اس امر کیلیے بنا دیئے گئے ہیں کہ وہاں قیدی عورتیں اپنے اعزا دوستوں اور قانون مشیروں سے ملاقات کریں، ان کمروں میں ایک شیشہ کی دیوار بھی بنائی گئی ہے جس کے ایکطرف قیدی عورت بیٹھتی ہے اور دوسری طرف اس سے ملاقات کو آنے والے لوگ، یہ دیوار ایسی ہے کہ اس پر بندوق یا ریوالور کا کوئی اثر نہیں ہوسکتا درمیانی دیوار حائل ہونے کے باعث قیدی اور اُسکے ملنے والے میں کردوں کے ذریعہ باتیں ہوتی ہین،

اس قیدخانے کے قیدیوں کو اس بات کا بھی حق حاصل ہے کہ جب وہ اپنے دوستوں کو خط لکھین تو اس میں اپنے یہ قیدخانہ کی سڑک اور مکان کا نمبر لکھدیں تاکہ دوسروں پر یہ ظاہر نہ ہو کہ وہ قیدخانہ میں مقید ہین،

بقیہ صفحہ پانچ

اگر تم انڈے کی گتھی سلجھا دو تو میں باقی تمام کائنات کو اسی پر قیاس کر لونگا - اور ہم آفرینش کا راز دنیا پر کھول سکین گے"،

وہ " آفرینش کا سوال بہت قدیم سوال ہی لیکن حقیقت ہے کہ کائنات تدریجی ارتقا کے ساتھ وجود میں آئی ہے" میں یہ سچ ہے لیکن اصل حیات اس سے مستثنیٰ ہی- زندگی کا پہلا تخم ضرور ہے کہ پہلے پیدا کیا گیا ہو نظریہ ارتقاء مجھے مرعوب نہین کرسکتا- ارتقا کیلئے ضروری ہی کہ پہلے سے کوئی وجود موجود ہو اور اسمیں تدریجی ترقی ہوئی ہو لیکن عدم محض میں کیونکر ترقی ممکن ہی؟ ضرور ہی کہ پہلے انڈے کا وجود تسلیم کرو پھر اسپر خلقت کی عمارت کھڑی کرو بس میرا سوال یہی ہی کہ وہ سب سے پہلا انڈا کہاں سے آیا"

وہ " میں ڈاکٹر باسٹن کے اس نظریہ سے بالکل متفق ہوں کہ ہر جاندار بے عضو جان مواد سے وجود میں آیا ہی" میں،، لیکن کسلئے اُو انڈال نے اس نظریہ کو باطل قرار دیا ہی اور تمام علما نے وہی قدیم نظریہ تسلیم کیا ہی کہ جاندار، جاندار سے موجود ہوئے"

مرکز میں ذمہ داری ابھی نہیں ملیگی

لندن ۱۹ مئی، لیبر پارٹی کے ارگن "ڈیلی ہیرلڈ" کے سیاسی اڈیٹر نے بیان کے مطابق اس امر کا بہت زیادہ امکان ہے کہ موسم گرما کے اختتام پر پارلیمنٹ کا اجلاس ملتوی ہونے سے پیشتر ہی ہندوستان کے متعلق ایک بل دارالعوام میں پیش ہوگا،

اڈیٹر مذکور کا بیان ہے کہ لوتھین کمیٹی کی رپورٹ آج ہی کل میں برطانوی وزارت کے پاس پہونچ جائے گی اور حکومت کا فی الحال مرکز میں ذمہ داری عطا کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے چنانچہ اس سلسلہ مین کابینہ یہ قطعی طور پر طے کرچکا ہے کہ ابتدا میں صوبجات کو خود مختاری ملنی چاہیئے اور مرکز میں ذمہ داری آیندہ کے لیے ملتوی رہنا چاہیئے،

اخبار زمیندار کا دوبارہ اجرا

اخباری خلقوں مین یہ خبر نہایت اطمینان و مسرت کے ساتھ سُنی جائے گی کہ لاہور کے شہرۂ آفاق روزنامہ "زمیندار" کو از سر نو جاری کرنے کی غرض سے "زمیندار نیوز پریس لمیٹڈ" نامے ایک رجسٹری شدہ کمپنی قائم کی گئی ہے، فی الحال مولانا ظفر علی خان، مسٹر آصف علی بیرسٹر دہلی، مولانا عبد الحلیم، مسٹر ایس ڈی حسن کو اس کمپنی کے ڈائرکٹرون میں شامل کیا جاچکا ہے اور یہ امید کی جاتی ہے کہ دیگر قوم پرست مسلمان لیڈر بہت جلد اس کمپنی مین بحیثیت ڈائرکٹرون کے شامل ہونگے

پٹنہ کے قریب محرم پر شدید ہنگامہ

پٹنہ ۲۰ مئی ہندو مسلم فساد ہوجانے کے متعلق وارث علی گنج سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے، یہ مقام گیا میں ایک بہت بڑی مارکیٹ ہے، فساد کی وجہ یہ ہے کہ بازار کے قریب ایک تعزیہ رکھا گیا تھا بعض ہندون نے اسپر شدید اعتراض کیا اور اس کے بعد فساد شروع ہوگیا جس میں دو کانین لوٹی گئیں، رضاور کو نقصان پہونچایا گیا، سب ڈویژنل آفیسر نے تحقیقات کے بعد ۵۰ افراد کو گرفتار کیا جن میں سے بہت سے چھوڑ دیے گئے، بہت سے لوگ مکانات کو چھوڑکر دیگر مقامات پر چلے گئے مارکیٹ بند ہے نواحی علاقوں سے غنڈے جمع ہو رہے ہین ہندو سوداگران کی طرف سے گورنر کو ایک تار دیا گیا ہے،

ویسرائے کی کونسل مین تبدیلی

شملہ ۲۰ مئی اس امر کا قرینہ پایا جاتا ہے کہ ہز اکسلنسی جو ہی تک ویسرائے کی ایگزیکیٹو کونسل میں صرف ہز ایکسلنسی کمانڈر انچیف۔ سر جی رل مر ، سر فرنیک نوئیس ہیٹر ہیگ، سرالنی پاسن چودھری ظفراللہ خان اور سرسی پی راما سوامی آئر پر مشتمل ہوگی،

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵، قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۳۷ ۱۱ سنہ ۱۹۳۲ء

بعدالت خفیفہ جج صاحب بہادر کانپور

میونسپل بورڈ کانپور — مدعی

بنام مساۃ جھبولا زوجۂ محمد بخش قوم شیخ ساکن محلہ گوالٹولی شہر کانپور و مساۃ اللہ رکھی زوجۂ محمد بخش قوم شیخ ساکن محلہ گوالٹولی شہر کانپور،

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ ‎۱۴؍۱۱ کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۷ ماہ مئی سنہ ۱۹۳۲ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالت سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں، اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لیے مقرر ہے، واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپکو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا،

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ماہ سنہ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا۔

بحکم آر۔ پی۔ شرما منصرم عدالت جج خفیفہ کانپور

مہر عدالت

آئرش پارلیمنٹ نے حلف وفاداری کو منسوخ کردیا

لندن ۲۰ مئی آج آئرش پارلیمنٹ میں مسٹر ڈی ویلرا کا مسودہ تیسری خواندگی کے لیے پیش کیا گیا مسٹر ہیگ گلی گن مسٹر کاسگریو کی پارٹی کے ممبر نے ایک ترمیم پیش کی کہ خواہ حلف وفاداری ممبران پارلیمنٹ سے لیا نہ جائے لیکن اسکو قانون اور دستور میں باقی رکھنا ضروری ہے اور اپنی تقریر میں اسنے یہ بھی بتایا کہ مسٹر ڈی ویلرا اسکے مجاز نہیں ہین کہ حلف وفاداری کو دستور منسوخ کردیں اس ترمیم پر ووٹ لیے گئے اور یہ (۶۱) کے مقابلہ میں (۷۷) مسترد ہوگئی، مسٹر ڈی ویلرا نے کہا کہ وہ اندر معاہدہ [illegible]بات کے قطعی مجاز ہیں کہ حلف وفاداری کو دستور سے محسوس کردین چنانچہ ان کے مسودہ کی تیسری خواندگی شروع ہوگئی اور سخت بحث مباحثہ کے ووٹ لیے گئے اصل مسودہ (۶۹) کے مقابلہ میں (۷۷) سے منظور ہوگیا،

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعۂ ضابطۂ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۳۳۱ سنہ ۱۹۳۰ء

بعدالت مال تحصیل اکبرپور مقام اکبرپور، ضلع کانپور

بابو رام کمار و بابو تیج کمار نابالغان پسران منشی بشن نرائن قوم کہار گو بولایت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لکھنو ساکن محلہ حضرت گنج شہر لکھنو — مدعی

دوارکا وغیرہ — مدعا علیہ

بنام مساۃ بیوہ دوارکا قوم برہمن ساکن موضع سرسٹی پرگنہ خسرامئو ضلع فرخ آباد،

واضح ہو کہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳۱ ماہ مئی سنہ ۱۹۳۲ء بوقت دس بجے دن بمقام اکبرپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمھاری حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو،

تو تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے مسموع اور فیصل ہوگا،

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۴ ماہ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا،

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

کابل مین دو نئے پلونکی تعمیر

شملہ ۲۰ مئی قندھار جمن کی سڑک پر تیزی سے درستی اور تعمیر کا کام جاری ہے اور حکومت کابل نے دریائے کابل پر دو نئے پلون کی تعمیر کا کام جاری کردیا ہے ایک پل "مداغ" پر بنیگا جو دری لوگر مین واقع ہے اور دوسرا پل سروبی کے قریب تیار ہوگا

بحکم جناب سید محمد عبد الصمد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر دوم تحصیل قائم گنج،

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

صوبۂ آگرہ، نمبر مقدمہ ۲۵۶

بعدالت مال تحصیل قائم گنج، مقام قائم گنج ضلع فرخ آباد

چونکہ بمقدمہ نالش نواب سید محمد تقی عرف آغا حید رئیس شمس آباد،

بنام تم دھرمائی ولد نرپت کسان جھجھوٹہ پٹی پرگنہ شمس آباد بحیم کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایہ لگان بابتہ سنہ ۱۳۳۷ و ۱۳۳۸ف بتاریخ ۲۷۔ اکتوبر سنہ ۱۹۳۱ء صادر ہوئی اور مبلغ جواب از روے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُنکی تفصیل درج ذیل ہے،

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	[illegible]	۰	۰
خرچہ نالش	[illegible]	۱	۳
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	[illegible]	۱۲	۹
خرچہ اجرائے ڈگری	[illegible]	۴	۰
سود بابت خرچہ اجرائے ڈگری		۰	۰
میزان	[illegible]	۲	۰

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا تیفار ہی ہے، لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم مدیون مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ [illegible] جو از روے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ، تاریخ پیشی ۳۱۔ مئی سنہ ۱۹۳۲ء مقرر ہے

تفصیل اراضی

پرگنہ	موضع	محال	نمبر کھیت	رقبہ کھیت
شمس آباد	بحیم پور رکہٹا	خواجہ احمد محمد تقی	۱۶۸ و ۶۲۹	
			۶۳۰ و ۶۳۳	
			۶۳۴ و ۶۳۵ و ۱۴	۸ -
			۶۶۵ و ۶۶۶	
			۹۶۳ و ۹۶۶	[illegible]

دستخط حاکم عدالت، مہر عدالت

LALIMLI
PURE WOOL
TRADE MARK
لال اِملی کی خالص اُونی لوئیاں
جو کہ ہندوستان میں ہندوستانی کاریگر بنائے ہیں
نمبر ۲۲۴ لوئیاں ۴۵ × ۹۰ ۳ روپیہ ۸ آنے فی لوئی
" ۲۲۴ " ۵۰ × ۱۰۶ ۴ روپیہ ۸ آنے
" ۳۱۶ " ۵۰ × ۱۰۶ ۵ روپیہ
مفت نمونوں کیلئے ڈیپارٹمنٹ نمبر کو لکھو
دی کانپور اُولن ملز کانپور

حکومت ہند کا جدید سرکلر

اخبار پرتاب کو معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ ہند کیطرف سے محکمۂ ڈاک کے متعلق ایک تازہ سرکلر شایع کیا گیا ہے جسکی رو سے یہ حکم دوبارہ بحال کر دیا گیا ہے کہ جس کارڈ لفافہ یا پارسل وغیرہ پر مہاتما گاندھی کی تصویر ہو اُسے روک لیا جاے، مذکورۂ بالا حکم گذشتہ سول نافرمانی کی تحریک کے دوران میں بھی جاری کیا گیا تھا، مگر گاندھی اروِن سمجھوتہ کے بعد واپس لے لیا گیا تھا، یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مہاتما جی کے علاوہ سول نافرمانی کرنے والے دیگر لیڈروں کی تصویروں کو قابل اعتراض قرار دیا گیا ہے علاوہ ازیں "برطانوی مال کا بائیکاٹ کرو"، "سوتنتر بھارت"، اور دیگر تمام ایسے فقروں کو جن سے سول نافرمانی کو تقویت پہونچنے کا احتمال ہو قابل اعتراض خیال کیا جائیگا۔

صوبجات متحدہ میں دھان کی تحقیقات

معلوم ہوا ہے کہ حکومت کا ارادہ ہے کہ جسطرح سے اس صوبہ میں مختلف مقامات میں فارم کھول رکھے ہیں اسیطرح نگینہ میں ایک فارم خاص اس غرض کے لیے کھولا جائے کہ وہاں دھان کے مختلف اقسام کا تجربہ کیا جائے تاکہ اسکی پیداوار میں ترقی کی صورتوں کا پتہ لگایا جاسکے۔

(ملت)

چہرہ کی بیرونقی پاوڈر سے دُور نہو گی

چہرہ پر کتنا ہی پاوڈر لگایا جاوے لیکن رونق نہیں آسکتی چہرہ پُر رونق اور خوبصورت کرنے کیلئے صاف خون و صاف منی کی ضرورت ہے۔ اس لئے آتنک نگرہ گولیاں کا استعمال کیجئے یہ گولیاں قبض، بدہضمی خون اور منی کی خرابی و کمی جریان احتلام رقت منی وغیرہ کو دور کر کے جسم کو خون و منی سے پُر کر کے لطف زندگی عطا کرتی ہیں چہرہ پر رونق اور کشش ہو جاۓ گا جو ہزاروں من پاوڈر سے بھی ممکن نہیں۔ قیمت فی ڈبیہ صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ کی چار روپیہ علاوہ محصولڈاک بچپن کی غلط کاریوں سے پیدا ہونیوالی بیرونی نقائص کو صرف دو ہفتہ میں نابود کر کے پوری مردی حاصل کرنے کیلئے ایک شیشی طلاء واجی کرن استعمال کریں قیمت فی شیشی صرف پانچ روپیہ ۵ر
مزید آگاہی کے لئے ۹۲ صفحات کی کتاب کام شاستر بالکل مفت طلب فرماویں

ویدشاستری، جام نگر، کاٹھیاوار

لوکل ایجنٹ: مسرس عبدالکریم اینڈ سنس ہسٹن روڈ۔ کانپور

بحکم بابو امبکا پرشاد صاحب بہادر منصف اٹاوہ

سمن بغرض انفصال مقدمہ
(آرڈر ۵، قاعدہ ۱ و ۵)
نمبر مقدمہ ۳۰۹ سنہ ۱۹۳۱ء
بعدالت منصفی اٹاوہ ضلع مین پوری
چودھری ایشر دیال بالغ و جگدمبا پرشاد نابالغ برفاقت چودھری ایشر دیال مذکور برادر حقیقی خود پسران و وارثان قابضان جائداد چودھری رگھبر دیال مرتھن متوفی قوم کایستھ ساکنان و زمینداران موضع پراسستہ اٹاوہ مدعیان

بنام

ہوری لال ولد چتری قوم مہاجن ساکن موضع روشن پور پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور متعلقہ منصفی اکبرپور مقام کانپور مدعاعلیہ

ہرگاہ کہ مدعیان نے تمہارے نام ایک نالش بابت اعــ سـماللعوسـ۵ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۱ ماہ مئی ۱۹۳۲ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوا ور جوابدہی دعویٰ کی کرو ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تمکو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر تم اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو، تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا،
بثبت میرے دستخط و مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱ مئی ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا، بحکم منصرم عدالت
مہر عدالت

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵، قواعد ۱ و ۵ مجموعۂ ضابطۂ دیوانی ۱۹۰۸ء)
نمبر مقدمہ ۹۵۶
بعدالت مال مقام ڈیراپور ضلع کانپور
چرونجی لال مدعی
بنام گرند سنگھ مدعاعلیہ
گرند سنگھ ولد چتر سنگھ قوم ٹھاکر ساکن منورپور پرگنہ بلہور ضلع کانپور، مدعاعلیہ

واضح ہو کہ مُدعی نے تمہارے نام نالش بابت کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۰ ماہ مئی ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام ڈیراپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔
اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تم بروز مذکور حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔
بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت آج بتاریخ ۱۰ ماہ مارچ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا،
مہر عدالت دستخط حاکم عدالت

مسٹر بپن چندر پال کا انتقال

کلکتہ ۲۰ مئی مسٹر بپن چندر پال مشہور و معروف اخبار نویس اور سابق نیشنلسٹ لیڈر ۷۶ برس کی عمر میں انتقال کر گئے،

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

امساک کے لئے بے نظیر دوا ہے قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ

پنوسکت واری روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ علاوہ محصول ڈاک

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ ۳۹۳ کالبادیبی روڈ لکھنؤ ایجنٹ نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج
کانپور ایجنٹ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ الہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک
دہلی ایجنٹ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک آگرہ ایجنٹ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

منتخب و استطارہ ٹریڈ مارک رجسٹرڈ

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

بانی ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن سنہ ۱۸۸۴ء

پچاس سال سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے بیمثل موجد

بچوں کی تندرستی کے لئے میٹھا! لال شربت REGD ماں کی طاقت کے لئے مقوی!!

(لال شربت) یہ بچے۔ لڑکے۔ اور پرسوتی کے لئے مثل آب حیات اکسیر ہے۔ اس کے پینے سے بچوں کی ہڈی مضبوط ہوتی، خون گاڑھا ہوتا اور جسم طاقتور ہو کر چہرہ خوبصورت ہو جاتا ہے۔ پرسوتی کی نقاہت اور دودھ کی کمی دور کرنے کی اس میں خاص صفت ہے۔
قیمت فی شیشی تیرہ آنے ۱۳ر محصول دس آنہ ۱۰ر نمونہ کی شیشی دو آنہ ۲ر

جلودن برا (REGD) عرق پودینہ

یہ پودینہ کی سبز پتیوں سے بنا ہے۔ اس سے پیٹ پھولنا، کھٹی ڈکار آنا، پیٹ کا درد اور ریاحی امراض جلد مٹتے ہیں۔ بچوں کی بدہضمی اور دودھ کی قے کو دُور کرنے میں اس سے بڑھکر دوسری کوئی دوا نہیں ہے قیمت بڑی شیشی چودہ آنہ ۱۴ر محصول، چھوٹی شیشی ۱۰ر محصول، نمونہ کی شیشی تین آنہ ۳ر

نوٹ ہماری دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ ڈاک محصول بہت بڑھ گیا ہے اس لئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹوں سے خرید فرمائیں۔ نمونہ صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے۔

صیغہ نمبر ۷۵ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ: کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD. NO. A 1494

جمال پر توِ حق عزم مستقل میں رہے — احسن
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے — سمبھی

ہفتہ وار

صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۵ | کان پور، چہار شنبہ یکم جون ۱۹۳۲ء مطابق ۲۵ محرم الحرام ۱۳۵۱ھ | نمبر ۲۰

مرثیۂ غرناطہ

(از جناب مولانا محمد زبیر صاحب روحی)

آہ غرناطہ وہ تیری شان و شوکت کیا ہوئی　　ساری دنیا دنگ تھی جس سے وہ ثروت کیا ہوئی
تیرے دریاؤں میں یہ موجیں نہیں ہیں زینہار　　عظمتِ رفتہ کے غم میں ہے زمیں اب اشکبار
یہ نسیم صبح کے جھونکے نہیں ہیں بے خبر　　آسماں تیری مصیبت پر ہے پیہم نوحہ گر

سطحِ دریا پر نہیں تیری جبیں پر تو فگن　　خوشنما محلوں کی برہم ہو گئی ہے انجمن
قصرِ حمرا کا وہ گنبد زرنگاریں کیا ہوا　　اور ہر مینار اس کا خاک میں کیا مل گیا
تیری برباد عظمتوں پر چرخ بھی ملتا تھا ہاتھ　　جبکہ رخصت کر رہا تھا انکو تو حسرت کے ساتھ

قصرِ حمرا کیا ہے گویا پیکرِ صد انتظار　　مدتوں سے اپنی تنہائی پہ ہے یہ سوگوار
گھاس کے بن میں کھڑا ہی یوں ہی صدہا سال سے　　اور کہتا ہے یہ گویا اب زبانِ حال سے
بر مزارِ ما غریباں نے چراغے نے گلے　　نے پرِ پروانہ سوزد نے صدائے بلبلے

اب کہاں محفل میں وہ رازو نیازِ عاشقی　　ہو گیا خاموش کیسا آہ سازِ عاشقی
سوزِ پروانہ ہی باقی ہے نہ شمعِ انجمن　　اب کہاں وہ نالۂ بلبل کہاں رنگِ چمن
آہ غرناطہ ہے کیا اب تجھ میں کھنڈروں کے سوا　　دیکھکر سیاح تجھکو کرتے ہیں آہ و بکا
بلبلیں جاتی ہیں افریقہ سنانے داستاں　　ہیں جہاں فرزند تیرے آج بھی نالہ کناں

انکی تیغیں کھنچ گئیں اور جوش اک پیدا ہوا　　ہر بہادر اپنے گھوڑے پر سوار اب ہو گیا
بحر کی جانب سبھوں نے مل کے حملہ کر دیا　　نعرۂ تکبیر سے صحرائے اعظم گونج اٹھا
سوئے مغرب جب اٹھی ان کی نگاہِ خونچکاں　　برف پوش انکو نظر آنے لگے کوہِ گراں
دیکھکر منظر یہ، سجدے میں مجاہد گر پڑے　　یہ کہا چلا کے اور پھر بے بسی پر رو دئیے
آہ غرناطہ! تجھے افسوس ہم نے کھو دیا　　اُف ہماری غفلتوں نے ہم کو یوں رسوا کیا
انکے رونے پر سمندر کی تھیں موجیں اشکبار　　اور نسیم صبح باغ بھی تھی دیکھکر یہ بے قرار

(ترجمہ)

ایک امریکن شہر میں لکڑی کا سکہ

تاریخ عالم میں پہلی مرتبہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کی ریاست واشنگٹن کے شہر ٹینٹو میں لکڑی کا سکہ رائج ہوا ہے۔

یہ واقعہ اس اقتصادی تباہی کا ایک حیرت انگیز نتیجہ ہے جس کا امریکہ اس وقت شکار ہو رہا ہے اور جس کے باعث امریکہ کے مالیانہ میں اسی کروڑ پونڈ کی کمی پڑ رہی ہے۔ گزشتہ دو سال کے اندر امریکہ میں تین ہزار بنک بند ہو چکے ہیں۔

ٹنیٹو میں یہ لکڑی کا سکہ اس اقتصادی قحط کا مقابلہ کرنے کے لئے رائج کیا گیا ہے جو ایک مشہور بنک کے بند ہو جانے کے باعث شہر میں پھیلا ہوا ہے۔

اس سکہ کو اصلی سکہ کی جگہ بازاروں اور کاروبار میں مروج ہونے اور بلا پس و پیش قبول کئے جانے کا ذمہ شہر کے تاجروں کی انجمن نے لیا ہے اور یہ بنک کے دوبارہ کھلجانے کے چھ ماہ بعد تک جاری رہے گا۔ چار ہزار ڈالر کی مالیت کے نئے سکے بنائے گئے ہیں جن میں سے آٹھ ڈالر لکڑی کے اور باقی سب کاغذ کے ہیں۔

لکڑی کے سکوں میں ایک ڈالر سینٹ اور ۲۵ سینٹ کے سکے شامل ہیں۔ ایک سکہ برطانوی نوٹ کے برابر لمبا چوڑا ہے اور بہت پتلی لکڑی کے دو ٹکڑوں سے بنایا گیا ہے اور انھیں کاغذ کے ایک ٹکڑے کے ذریعہ جوڑ دیا گیا ہے۔

ان سکوں کا وزن معمولی لفافوں کے برابر ہے یہ لکڑی جس کو سٹکا اسپروس کہتے ہیں ٹینیٹو کی خاص پیداوار ہے اور اس سے بہت خوبصورت لکیر کھینچنے والی پٹری بنائی جاتی ہے لہذا سکہ بنانے کے لئے اس لکڑی کو استعمال کرنے سے اس تجارت کو کافی فائدہ ہوا ہے۔ یہ سکے نہایت ہی خوبصورت بنے ہوئے ہیں۔

یہ لکڑی کے سکے امریکہ کے عام سکوں کے ساتھ ساتھ بلا کسی پس و پیش کے ٹینیٹو میں جاری ہو گئے۔ اور شہر کے باہر دوسرے مقامات پر نوادر شیاء کے شائقین نے ۲۵ سینٹ والے سکے جمع کرنے کے لئے ایک ایک ڈالر میں خرید کئے ہیں۔

سنہ ۱۹۲۰ء میں جرمنی کے اکثر شہروں میں سے سکے اقتصادی تباہی کا مقابلہ کرنے کے لئے بنائے گئے تھے۔ ان میں سے اکثر سکے المونیم لوہے اور جستے کے تھے۔ ایک دوکان پر صابن کے چھوٹے ٹکڑے بطور ریزگاری دئیے جاتے تھے۔ سنہ ۱۹۱۵ء میں گھینٹ میں لوہے کے سکے استعمال کئے جاتے تھے آسٹریا اور اٹلی میں بھی اسی قسم کے سکے سنہ ۱۹۱۵ء میں استعمال کئے گئے تھے۔

ساڑھے تین کروڑ میل کے فاصلہ سے باتیں

امریکہ کے ایک انجنیر نے ایک حیرت انگیز ایجاد دنیا کے سامنے پیش کی ہے۔ اس نے ایک آلہ ٹرانس مٹر (پیغام رسان) تیار کیا ہے جسکے ذریعہ اگر سیارہ مریخ آباد ہے تو وہاں کے لوگوں کے ساتھ بھی گفتگو ممکن ہو سکیگی۔ کیونکہ موجد کا دعویٰ ہے کہ اس آلہ کے ذریعہ ساڑھے تین کروڑ میل کے فاصلہ سے باتیں کیجا سکتی ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
ہفتہ وار
صداقت
جلد (۱۵) کانپور چہارشنبہ یکم جون سنہ ۱۹۳۲ء نمبر (۳۰)

ہندوستان کی پستی و زبون حالی

ہندوستان اپنے قدیم روایات کی وجہ سے ایک نہایت بلندپایہ ملک ہو اور اپنی جزافیائی حالات کی بنا پر یہ ملک بذات خود ایک براعظم کی حیثیت سے کم نہین ہندوستان اپنے حدود اربعہ کی مضبوطی و استحکامات کا بہترین نمونہ ہے اور اندرون ملک مین بہت ایسی دیسی ریاستین ہین جوکہ اپنے رقبہ و آبادی کی حیثیت سے یورپ کی بڑی بڑی سلطنتون کا مقابلہ کرسکتی ہین۔ اور یہ [illegible] بظاہر ہندوستان کا چپہ چپہ اس قدر سرسبز و شاداب ہے کہ کسیکو اس کا گمان بھی نہین ہوسکتا کہ یہان کی آبادی فقر و فاقہ میں مبتلا ہے مگر باوجود ان تمام حالات کے اسوقت ہندوستان انتہائی پستی و افلاس مین ہے یہ یقین دلانے کے لیے کہ ہندوستان تعلیمی اور مالی حالت مین کس قدر کمزور ہے ذیل مین چند اعداد و شمار درج کیے جاتے ہین اسکو پڑھکر ہندوستان کی بدقسمتی پر رویے کیونکہ یہ اعداد و شمار ہندوستان کی پستی وزبون حالی کا صحیح عکس ہے،

ہندوستان کے افلاس اور فقر و فاقہ کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہین کہ یہان ہر شخص کی اوسط روزانہ آمدنی ایک آنہ ایک پائی بتلائی جاتی ہے بخلاف اس کے دیگر ممالک کے باشندون کی روزانہ آمدنی اس سے بہت زیادہ ہے مثلاً امریکہ کے باشندون کی روزانہ آمدنی کا اوسط نو روپیہ گیارہ آنہ ہے برطانیہ مین چار روپیہ ایک آنہ، اور فرانس و جاپان مین تین روپیہ نو آنہ

ہندوستان تعلیمی حالت مین بھی دیگر ممالک کے مقابلہ مین بہت پیچھے اور پست ہے یہان مردون مین ۵ فیصدی اور عورتون مین ایک فیصدی تعلیم کا اوسط ہے بخلاف اس کے جرمنی مین مرد اور عورتین سو فیصدی تعلیم سے بہرہ ور ہین جاپان میں مرد ۹۸ اور عورتین ۹۶ فیصدی فرانس مین مرد ۹۶ اور عورتین ۹۴ فیصدی اور انگلستان مین مرد ۹۳ اور عورتین ۹۱ فیصدی تعلیم یافتہ ہین

ہندوستان کی آبادی ۳۴ کرور ہے جس کے لیے ابتدائی مدارس کی تعداد ۲ لاکھ ۶ ہزار بتائی جاتی ہے بخلاف اس کے امریکہ کی دس کرور آبادی کے لیے ۳۰ لاکھ نشتر ہزار جاپان کی ۶ کروڑ ۵۰ لاکھ آبادی کے لیے ۷۱ لاکھ ۶ ہزار اور انگلستان کی ۴ کرور ۴ لاکھ ۳۰ ہزار آبادی کے لیے ۸۶ ہزار ابتدائی مدارس ہین

آپ نے مندرجۂ بالا اعداد و شمار سے ہندوستان کی مالی و تعلیمی پستی کا اندازہ لگاہی لیا ہوگا، لگے ہاتھون سوشل حالت کا اندازہ بھی لگا لیجئے۔ ہندوستان کی عورتون کی مجموعی تعداد ۱۵ کرور ۴۹ لاکھ ۲۶ ہزار ۹ سو ۲۶ بتائی جاتی ہے،

جس مین ۲ کرور ۶۸ لاکھ ۳۴ ہزار ۸ سو ۳۸ عورتین بیوہ ہیں،

ان بیوہ عورتون میں ۵ سال تک عمر کی بیوہ عورتین ۱۵ ہزار ایک سو ۳۹، ۱۰ سال تک عمر کی ۳ لاکھ ۴۲ ہزار ایکسو ۴۴، ۲۰ سال تک عمر کی ۵ لاکھ ۷۱ ہزار ۸ سو ۹۸، ۲۵ سال تک عمر کی عورتین ۹ لاکھ ۶۶ ہزار ۶ سو ۷۱، ۳۰ سال تک عمر کی ۱۵ لاکھ ۱۶ ہزار ۷۴۲، ۳۵ سال تک عمر کی ۳۳ لاکھ ۴۵ ہزار ایک سو ۲۲، ۴۰ سال تک عمر کی ۲۲ لاکھ ۳۳ ہزار ۵ سو ۶۹ بیوہ عورتین ہین

ہندو عورتون کی مجموعی تعداد ۱۰ کرور ۸۵ لاکھ ۱۲ ہزار ۸ سو ۲۵ ہے جس میں ۲ کرور ۲ لاکھ ۵۰ ہزار ۵ سو ۷ عورتیں بیوہ ہیں،

مسلمانون عورتون کی تعداد مجموعی ۳ کرور ۲۳ لاکھ ۸۹ ہزار ۸ سو ۴۸ ہے جس میں ۴۷ لاکھ ۱۲ ہزار ۵ سو ۶۳ بیوہ عورتین ہیں،

جب تک آپ ملک کی تعلیمی مالی اور معاشرتی حالت کو درست نہ کر سکینگے کیا اسوقت تک آپ یہ امید کرسکتے ہین کہ ملک حقیقی معنون میں ترقی کرسکے گا؟

بمب سازی

خدا جانے ہندوستانی انقلابی تحریک کے پیش نظر کیا نتائج ہین بہرحال ابھی تو صرف یہی معلوم ہو رہا ہے کہ اپنے ہاتھ سے اپنی کلہاڑی اپنے پیرون پر مارنے کا نام انقلاب پسند تحریک ہے بم سازی ریوالور اندازی بندوق بازی سے سوا اسکے اور کچھ نہین کہ اپنی کمزوری کا اعتراف کیا جائے اور اپنی راہ مین خود اپنے لئے کانٹے بچھائے جائین یہ خبر یا اسی قسم کی خبرین اب ہمارے لئے کچھ زیادہ اہمیت نہیں رکھتین کہ کہین بم برآمد ہوا ہم پھٹا لیکن ہم یہ ضرور سمجھتے ہین کہ یہ طریقہ ہمارے لیے سم قاتل ہے اور اس سے ہر وقت ہم کو نقصان پہونچ سکتا ہے ابھی ہاوڑہ سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ چار اشخاص کو ۲۹ مئی کو ایک مکان سے اس لیے گرفتار کیا کہ وہ بم سازی میں مصروف تھے کہ بم پھٹ گیا، پولیس اطلاع پاتے ہی وہان پہونچی اور انھین بم سازون میں سے دو کو بری طرح زخمی

آئینہ کانپور

مولانا حسرت موہانی کی تشریف آوری

۲۵ مئی کی شام کو بذریعۂ دہلی اکسپرس مولانا حسرت موہانی بعد ادائے حج بیت اللہ کانپور تشریف لائے اور اسٹیشن پر معززین شہر نے آپ کا پرجوش استقبال کیا ڈاکٹر ابوالفرح مولانا کو اسٹیشن سے سیدھے ٹپکاپور لے گئے اور وہان مینیجنگ بورڈ انصاف کیطرف سے حاضرین کی خاطر و مدارات فواکہات اور چائے شربت سے کیگئی، اور جناب ذوروکلام نے پرزور مسدس پڑھے یہ پرلطف صحبت تقریباً ۹ بجے رات کو ختم ہوئی،

ایک پرتکلف ڈنر

۲۷ مئی ۸ بجے رات کو کرزن پارک میں شیخ حمید احمد صاحب نے محمد بشیر صاحب بی کام، بار ایٹ لا آنریری مجسٹریٹ و سینیر وائس چیرمین میونسپل بورڈ کے اعزاز میں ایک نہایت پرتکلف ڈنر دیا جس مین تقریباً ایک سو ...... ہندو مسلمان پارسی اور عیسائی معززین شہر اور حکام نے شرکت کی سٹرلینچ اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و کلکٹر بھی ڈنر میں شریک تھے،

ویدا اور اطبا صاحبان کا جلسہ

۲۲ مئی کو کانپور کے ویدا اور اطبا صاحبان کا ایک جلسہ جبں اوشدھالیہ مین زیر صدارت جناب حکیم سید ابوالعلا صاحب ناطق منعقد ہوا اور بالاتفاق مندرجۂ ذیل تجویز منظور کی گئی،

(۱) اس جلسے کی رائے میں بورڈ آف انڈین مڈیسین یو۔پی نے ویدا اور اطبائے صوبہ کی رجسٹری کے لیئے جو قواعد و ضوابط مرتب کیے ہین وہ اپنی موجودہ صورت میں ویدا اور اطبا کی پوزیشن کے منافی اور اونکی سخت تحقیر و توہین کے باعث ہین اور بجائے اس کے کہ دیسی [illegible] علاج کو اس سے تقویت اور ترقی ہو بلکہ انکی عزت اور وقار کو نہایت صدمہ پہونچنے کا خوف ہے اس لیئے یہ جلسہ اپنی شدید بے چینی اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے ان قواعد و ضوابط کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے اور بورڈ آف انڈین مڈیسین یو پی سے عدل و انصاف کی اپیل کرتے ہوئے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ رجسٹرڈ وید و اطبا کو وہی حقوق دیئے جاوین جو رجسٹرڈ ڈاکٹرون کو حاصل ہین،

کانگریس آشرم

۲۷ مئی کو پولیس نے کانگریس آشرم پر چھاپہ مار کر کچھ کاغذات اپنے قبضہ میں کیے اور مندرجہ ذیل لوگون کو گرفتار کرلیا:۔

مسرس رام لال، بھولا ناتھ، بلدیو پرشاد، للو، بلدیو سنگھ، شمبھودیال، اور پرتاب سنگھ

خطوط جلانے کی کوشش

معلوم ہوا ہو کہ ۲۳ مئی کو جنرل گنج کلکٹر گنج، چوک، نئی سڑک، اٹاوہ بازار، قاسم گنج کے لیٹر بکسون میں جلے ہوئے خطوط پائے گئے،

کانپور کاٹن ملس،

کانپور کاٹن ملس مین کسی شخص نے ۴۰ چرخون پر چڑھا ہوا سوت کاٹ ڈالا مینجر ملس نے پانچسو روپیہ دینے کا اعلان کیا ہے جو کہ اس شخص کا پتہ بتائے گا،

خالی مکان میں آگ لگادی گئی

چودھری مہیشری پرشاد مختار و میونسپل کمشنر کے مکان واقع بیکن گنج میں کسی شخص نے آگ لگادی پولیس کی اطلاع پر فائر بریگیڈ فوراً آگیا اور آگ بجھادی گئی مکان خالی تھا اور معلوم ہوا ہے کہ کچھ زیادہ نقصان نہیں ہوا،

ناجائز شراب

۲۶ مئی کی رات کو آبکاری انسپکٹر نے ایک مکان پر چھاپہ مار کر ناجائز شراب اور شراب بنانے کا سامان گرفتار کیا اور کچھ لوگون کو بھی گرفتار کیا جن کو بعد میں ضمانت پر رہا کر دیا،

صنعت و حرفت کا دفتر

ہم کو یہ معلوم کر کے نہایت تعجب ہوا کہ حکومت نے یہ طے کیا ہو کہ ڈائرکٹر آف انڈسٹریز کا دفتر سول لین متصل کچہری جیسے مرکزی مقام سے نواب گنج ٹیکنا جیکل انسٹی ٹیوٹ کی عمارت میں منتقل کر دیا جائے،

یہ ظاہر ہے کہ صنعت و حرفت کے دفتر کو ایسے مقام پر ہونا چاہیے کہ جس سے اہل شہر و نیز دوسرے شہر کے لوگ بوقت ضرورت بہ آسانی امداد یا معلومات حاصل کرسکیں اور اگر بہ سہولت یہ ضرورت نہ پوری ہوسکے تو اسکا وجود اور عدم دونون یکسان ہے

چند سال قبل بھی یہ دفتر نواب گنج میں تھا اور اسی ضرورت کو محسوس کرکے دفتر کو نواب گنج سے منتقل کرکے شہر کے مرکزی مقام پر لایا گیا تھا،

ہرکورٹ ٹیکنالیجیکل انسٹی ٹیوٹ تحقیقاتی کمیٹی کی سفارش پر یہ دفتر شہر کے مرکزی مقام سے نواب گنج کو منتقل کیا جارہا ہے،

عام خیال ہے کہ تحقیقاتی کمیٹی نے دفتر کو نواب گنج میں منتقل کرنے کی سفارش کرکے ایک بہت اہم غلطی کی ہے اور ممکن ہے کہ اس منتقلی کی وجہ سے اس دفتر کے فوائد سے پبلک محروم ہو جائے،

بہرحال ہم امید کرتے ہین کہ حکومت پبلک کے فوائد پر نظر کرتے ہوئے اس مسئلہ پر ایک دفعہ دوبارہ غور کرنے کی زحمت گوارا کرے گی،

خانہ تلاشی اور اسلحہ کی برآمد

۲۵ مئی کو شیو نرائن کے مکان واقع [illegible] انگلس سینیر سپرنٹنڈنٹ پولیس و مسٹر لائڈ جائنٹ مجسٹریٹ نے تلاشی لی اور وہان سے ایک بندوق اور ایک پستول دو بم، تیزاب کی ایک بوتل، کیمیاوی مرکبات کی ۳ بوتلین

کیا آرڈیننس اپنے مقصد میں کامیاب ہے

آجکل یہ افواہ گرم ہے کہ آرڈیننس کی مُدت چونکہ ۱۳ر جولائی کو ختم ہونے والی ہے اس لیے حکومت نے ۱۳ر جولائی کے بعد وہ سادی جائداد اُس کے مالکون کو واپس کردے گی جن پر پولیس نے سول نافرمانی کے سلسلہ مین قبضہ کرلیا تھا، مگر وہ ضبط نہیں کی گئین تھیں اور یہ کہ جو جائدادیں اس سلسلہ مین ضبط ہوچکی ہین اُن پر بھی حکومت غور کررہی ہے،

موجودہ حالات میں یہ باور کرنا مشکل ہے کہ ان افواہون میں کوئی حقیقت بھی ہے یا نہیں کیونکہ اب تک حکومت کیطرف سے ایسی ہدایات نہیں موصول ہوئیں ہیں تاہم ہم حکومت کو مبارکباد دین گے اگر یہ افواہ صحیح ثابت ہوئی،

اسمین شک نہیں اسوقت ہمارا مطالبہ یہی ہے کہ آرڈیننس دوبارہ جاری نہ کیے جائین، اور نہ اُنکی تجدید ہو، یہی خیال ہندوستان کا ہے اور ہندوستان کے باہر انگلستان میں بھی ہندوستان کے دوستون کا یہی خیال ہے، ہمین ابھی تک یہ پتہ نہین ہے کہ لندن مین ہمارے وہ کون دوست ہین جنھون نے آرڈیننس کے سلسلہ میں اسقدر دلچسپی کا اظہار کیا ہے، لیکن ہمارا نامہ نگار مقیم لندن لکھتا ہے کہ:-

ان ہمارے احباب نے لندن میں ایک جلسہ کیا تھا، اسمیں مسٹر زید اقوار اور ڈاکٹر ثانتن بھی اور ون کے ساتھ شریک جلسہ تھے اور اس جلسہ یا کانفرنس مین حکومت سے یہ مطالبہ کیا گیا تھا، کہ وہ آرڈیننسون کی تجدید کو آیندہ روا نہ رکھے، اس کانفرنس مین جتنے احباب شریک تھے ان سب کا یہی خیال معلوم ہوتا تھا، لیکن انھین اس بات کا یقین تھا کہ وائٹ ہال والون کا بھی یہی نقطۂ خیال ہوگا، یہ پہلی وجہ ہے ہمارے شبہ کی، دوسری وجہ یہ ہے کہ سر ابراہیم رحمت اللہ صدر مجلس مقننہ بہت جلد شملہ جانے والے ہین تاکہ ویسرائے سے گفتگو کرکے اسمبلی کے آیندہ اجلاس کا تعین کرین ہم نہین سمجھ سکتے کہ اس کے متعلق ہم کیا خیال کرین کیا اسمبلی کا یہ اجلاس معمولی اجلاس ہے جو ہمیشہ شملہ میں ہوا کرتا ہے یا کوئی غیر معمولی اجلاس ہے جو اس لیے طلب کیا جارہا ہے کہ آرڈیننسون کے مسئلہ پر غور کرے جن کی مدت ۱۳ر جولائی کو ختم ہورہی ہے -؟

یہی ایک سوال ہے جو موجودہ حالات کے اعتبار سے اہمیت رکھتا ہے اور کوئی وجہ نہین کہ حکومت اس کا جواب نہ دے، ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت نے آرڈیننس کے متعلق کچھ سوچ ضرور لیا ہے اگر یہ صحیح ہے تو وہ کیون صاف طور پر اپنے فیصلہ کا اعلان نہین کردیتی اور خواہ مخواہ کانگریس کے فیصلہ کو مبہم کررہی ہے،

ہمارے خیال میں ان آرڈیننسون کے لیے آرڈیننس جاری کرکے تجدید نہین کیجائے گی، لیکن بہرحال یہ تجدید بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ اُن آرڈیننسون کو قانون قرار دیدیا جائے، ہم چاہتے ہین کہ حکومت ہند اسکو محسوس کرے کہ نہ یہ طریقہ بہتر ہے نہ وہ اور نہ یہ طریقہ انڈیا ایکٹ کی روح کے لیے مناسب ہے، آرڈیننس چاہے کسی روپ میں مرتب ہون ہندوستان کے لیے مضر ہین

آرڈیننس یا تو اپنا مقصد پورا کرچکے ہین یا ناکام رہے ہین اگر وہ اپنا مقصد حاصل کرچکے ہین تو یقیناً اُن کے دوبارہ نفاذ کی ضرورت نہیں اور اگر وہ اپنے مقصد میں ناکام رہے ہین تو ظاہر ہے کہ ایسی تدبیر کو اختیار کرنے کی ضرورت نہ ہونی چاہیے جو ناقص ہے اور پھر ہم یہ سُن رہے ہین کہ حکومت ہند اصلاحات کے سلسلہ مین کوئی عملی قدم اُٹھانے والی ہے پس ایسی صورت میں ایک طرف یہ آرڈیننس کی حکومت ہے اور دوسری طرف اصلاحات کے لیے ملک کو تیار کرنے کی کوشش کیجائے کس حد تک موزون اور مناسب ہوسکتی ہے اور کس حد تک یہ نئے اصلاحات مفید ثابت ہوسکتے ہین اس اعتبار سے ہماری یہ قطعی راے ہے کہ آرڈیننس کی تجدید کسی حالت مین ملک کی سیاسی فضا کو درست نہیں کرسکتی، (لبرٹی)

ہندوستان میں ہوائی جہازوں سے دلچسپی

ہندوستان اور برما کے ہوائی کلب نے ۱۹۳۲ء کی رپورٹ شائع کی ہے جس مین پتہ چلتا ہے کہ ۱۹۳۱ء میں ہندوستان میں ہوائی جہازون کی ترقی رہی ہے اور برابر جگہ جگہ کلب قائم ہوتے گئے ہین اس رپورٹ میں اس پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ تخفیف مصارف نے کلب کے مقاصد کو نقصان پہونچایا دسمبر ۱۹۳۱ء میں کلب کے ممبر ۱۰۲ رہ گئے حالانکہ ۱۹۳۰ء مین ان ممبرون کی تعداد (۳۱۷) تھی اسکی وجہ سے دسمبر کی یہ رپورٹ بتاتی ہے کہ بہت سے کلب کے ممبر اس لیے کلب سے خارج کردیئے گئے کہ اُنھون نے دو-دو برس سے فیس ادا نہین کی تھی ۱۹۳۱ء (۳۱) نئے ممبر شامل ہوئے اور (۳۵) ممبرون نے استعفیٰ دیدیا،

نومبر مین کلب نے اپنی رپورٹ ڈائرکٹر ہوائیات کی خدمت مین بھیجی تھی جس پر اُنھون نے مالی کساد بازاری کے پیش نظر حکومت کے عطیات میں کمی کردی اور اسی اعتبار سے کلب کے اخراجات مین بھی کمی کی ہدایت کردی،

پہلے ہر کلب کو بیس ہزار روپیہ گرانٹ ملا کرتا تھا لیکن اب بجائے بیس ہزار کے سولہ ہزار روپے سال کا گرانٹ منظور ہوا یہ تخفیف ضروری تھی مگر اس سے کلب کی سرگرمیوں میں بہت بڑا اثر پڑا چار کلبون کو تین برس پہلے جو ایرو پلین دیئے گئے تھے ان کی زندگیان ختم ہوچکین اور اب انکی مرمت کی ضرورت تھی یہ تجربہ سے ثابت ہوچکا ہے کہ ایرو پلین ہندوستان یہان کی آب وہوا کے اعتبار سے تین برس تک ٹھیک رہ سکتا ہے اسکے بعد اسکو مرمت کی ضرورت ہوا کرتی ہے حالانکہ یہ لندن میں پانچ برس تک رہتا ہے،

ہندوستان کے ہوائی کلب نہایت استقلال سے ترقی کررہے ہیں اور ہوائی جہازون کے مالکون کی تعداد بڑھتی جارہی ہے ہندوستان کے ہر کلب کے ممبرون نے تقریباً ہندوستان کے ہر گوشہ کا چکر لگایا ہے لیکن اب تک ہندوستان سے باہر نہین گئے، پالسنو پونڈ کا ایک انعام ایک ہندوستانی ہواباز کے لیے رکھا گیا تھا جو ہندوستان سے کیپ ٹاون تک پرواز کرجائے ایک مرتبہ یہ کوشش ہوئی تھی لیکن اس کے بعد کسی نے پرواز کی جرأت نہین کی، ہندوستانی جو لندن میں ہوائی تعلیم حاصل کررہے تھے وہ اپنی تعلیم ختم کرکے ہندوستان واپس آچکے ہین، ہم اُن کو کلب میں خدمتین دے سکینگے، ہمارے پاس ہندوستان کے ہر گوشہ سے ہوائی جہاز کی تعلیم کے متعلق استفساری خطوط آرہے ہین اور ہم ان کی اس سلسلہ میں رہنمائی کرتے رہے ہین، کلب نے ہندوستانی

صفحہ ۵ آخر ۴ کالم ملاحظہ ہو

کربلا کی قربانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے

اسلامی سال کا آغاز محرم سے شروع ہوتا ہے، یہ وہ مبارک اور لائق فخر ومباہات مہینہ ہے جس میں اسلام کی ایک عظیم الشان حقیقت کا عالم آشکارا کرنے کے لیے وقت کے سب سے بڑے اور سب سے مقدس انسان نے خود کو اور اپنے اعزا واقربا کو انتہائے بیکسی ومظلومی کے عالم میں شہید کرادیا تھا،

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو جو واقعہ ۱۰ر محرم کو پیش آیا وہ تاریخ عالم میں اپنی نظیر نہیں رکھتا لیکن انتہائی حسرت وافسوس کا مقام ہے کہ اتنی شاندار قربانی اور عظیم المرتبت اسوۂ حسنہ کو مسلمانون نے رائیگان اور ضائع کرنے میں انتہائی بے دماغی سے کام لیا اور ایک ایسی مثال جو تمام اقوام ملل کے لیے حریت حقہ اور جمہوریت خالصہ اصول پروری اور عزیمت، قربانی، فدویت اور استقلال اور ثبات قدم کے اعتبار سے مشعل ہدایت کا کام دے سکتی تھی، اسکو آنسوؤں میں گم کردیا گیا،

اللہ تعالیٰ کیطرف سے تمام زمین کی مٹی کی دیکھ بھال کے بعد جب بہترین خمیر کا انتخاب کرکے کوئی پیکر انسان تیار کیا جاتا ہے اور اسکو حسن، اخلاق، تقویٰ وطہارت عزیمت و استقلال، فداکاری وجانبازی اور زخارف دنیوی سے بے نیازی اور مناصب ومراتب سے بے پروائی کا ملکوتی جذبہ دے کر دنیا میں بھیجا جاتا ہے تو اس کا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ جب وہ اپنی زندگی کی ہنگامہ خیز اور انقلاب آفرین حرکت عمل سے انسان کے سامنے عظمت وشرافت کی بہترین مثالین پیش کرکے رفیق اعلےٰ سے جاملے تو لوگ اسکے مصائب پر آنسو بہاکر رہ جائیں یا بہت کرین تو اُسکی قبر کو پرستش گاہ بناکر خدا پرستی سے منہ موڑ جاتے ہیں، افسوس ہے کہ پوری انسانی تاریخ ابن آدم کی اس گمراہی سے معمور ہے کہ اُس نے اعاظم رجال کے مقصد تخلیق کو اپنی بے خبری وجہالت کے باعث فنا کرکے اسے زبانی عقیدت ومحبت کا مرکز بنادیا، حالانکہ خدا کے نیک بندے اس لیے آتے ہین اور قانون قطرت سالہا سال اُن کا خمیر مایہ تیار کرنے میں اس لیے صرف کردیتا ہے کہ وہ انسان کے سامنے شرافت وعظمت اخلاق اور نیکی وطہارت کے حسن وجمال کا بہترین نمونہ پیش کردیں اور جب کبھی قومون اور ملکون کے سامنے اسی قسم کے حالات پیش آئیں تو اُن کا نمونہ اُن کی رہنمائی کرے اور اُنکی مصائب انگیزی اور فداکاری اُن کے دلون کو قوی اُن کے ایمانون کو مضبوط اور اُن کے استقلال کو قائم رکھے،

لیکن جس گمراہی کا اوپر ذکر کیا گیا اسکا ہدف سب سے زیادہ اس امام عالیمقام کو بنایا گیا جس نے سب سے زیادہ روشن انداز مین قربانی وایثار اور استقلال اور عزیمت کا ثبوت دیا تھا، امام حسین علیہ السلام نے یزید کے گورنر کی افواج قاہرہ کے مقابلہ مین صلح وجنگ کی بہترین مثال پیش کرکے بتادیا کہ ایک سچے مسلمان کا بہترین اخلاق یہ ہے کہ وہ قوت وطاقت کے سامنے محض اس لیے نہ جھک جائے کہ وہ قوت اور طاقت ہے، اور اس سے مقابلہ کرنے میں جان ومال کی تباہی وبربادی ہے اور انتخاب امیر میں انسان کی رائے ایک ایسی قیمتی اور عظیم القدر شے ہے کہ اس کی حفاظت اور صیانت کے لیے اگر انسان نہ صرف اپنی جان بلکہ اپنے دوستون عزیزوں کی جان اور نہ صرف اپنا آرام بلکہ اپنے وابستگان دامن کا عیش و آرام بھی قربان کردے تو یہ سودا نہ مہنگا ہے نہ نقصان کا موجب، اس لیے کہ اسلام نام ہے اُس ضابطہ حیات کا جو انسان کو حریت حقہ کا شرف کامل عطا کرسکتا ہے اور اسکی بنیادی تعلیم یہ ہے کہ وہ انسان دنیا کی ہر طاقت کے رعب اور ہیبت سے بے نیاز ہوکر اس خوف کو جو انسان کی فطرت میں ودیعت کیا گیا ہے صرف خالق ارض وسما کے لیے مخصوص کردے، اس سے ہٹ کر جو شے ہے وہ صرف اسوقت تک محبت یا خوفزدگی کی مستحق ہے جبکہ وہ حق صداقت کے معیار پر پوری اُترے، امام حسین علیہ السلام نے ایک خلاف آئین اور خلاف اصول حکومت سے بغاوت کرکے اپنا سب کچھ انتہائی مظلومی کے ساتھ قربان کردیا، انھون نے پوری کوشش کی کہ جنگ نہ ہو اور خانوادۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کربلا کے بے آب وگیاہ میدان میں شہید نہ ہو لیکن دشمنون نے مفر اور نجات کے تمام راستے بند کردیئے صرف ایک راستہ کھلا رکھا اور وہ غیر مشروط استسلام کا تھا، امام حسین علیہ السلام نے داعیٔ حق اور ایک پرستار صداقت کیطرح اس راستے پر چل کر جان بچالینے سے انکار کیا اور تمام آنے والی انسانی نسلون کے لیے اپنی قربانی کو بطور مثال چھوڑدیا، پھر کس قدر افسوس وحسرت کا مقام ہے کہ آج دنیا ایک اس قدر جلیل القدر امام اور اس قدر شاندار قربانی کی قدردانی کرتے ہوئے صرف چند آنسو بہالینا ہی محبت سمجھتی ہو، حالانکہ اس شاندار قربانی کا مقصد یہ تھا کہ امت اس سے ہدایت اور رہنمائی حاصل کرے، انسانی شرف کے اس بلند ترین معیار پر فخر کرے اور اتنی عظیم الشان شہادت کے حصول پر مسرت کا اظہار کرے،

شہید غم کی لاش پر شہر جھکا کے رویئے
وہ آنسو کو کیا کرے جو منہ لہو سے دھوچکا

(مدینہ)

سیاست میں فراخ دلی بہترین و مفید نتائج پیدا کرتی ہے

انگلستان کو آئرلینڈ اور پنجاب کے جنگی قانون سے سبق لینا چاہیے

ہندوستان میں تشدد و سخت گیر پالیسی کے حامی شکست کھائیں گے

مشہور فاضل و نکتہ چین پروفیسر بیرولڈ لاسکی نے وزیر ہند کے بیان متعلقہ ہندوستان پر تبصرہ کرتے ہوئے "دی انڈین ریویو" میں لکھا ہے کہ:-

ایسٹر کی تعطیل کے ایام میں پارلیمنٹ بند ہونے سے پیشتر سر سیموئل ہور نے ہندوستان کی حالت کے متعلق ایک مختصر بیان دیا تھا جس کا خلاصہ یہ ہے، :-

(۱) حالات اس سے خراب نہیں ہے جیسی ماہ دسمبر میں کانگرس کے ساتھ کیے ہوئے سمجھوتے کے ٹوٹنے سے پہلے تھی،

(۲) اگرچہ آرڈیننس سخت ہیں لیکن حالات کی روک تھام کے لیے اس قسم کی تدابیر کی ضرورت ہے،

(۳) پولیس کے زدوکوب کرنے والے الزامات بے بنیاد ہیں، خصوصاً مسٹر پیٹر فری میں سابق ممبر پارلیمنٹ کے معاملہ کو گورنمنٹ مدراس نے غلط بتایا ہے،

سر سیموئل ہور کی ذہنیت کی تہ میں جو منطق کام کر رہی ہے اُسکا سمجھنا دشوار ہے، اِن کے پہلے بیان کے متعلق چند حسب ذیل اہم نکات قابلِ غور ہیں،

(۱) جنوری سے ابتک تقریباً ..... ۴ آدمی گرفتار کیے جا چکے ہیں،

(۲) کانگرس کے زیادہ تر لیڈر جیل میں ہیں،

(۳) کانگریس سے ملحق درجنوں انجمنیں غیر قانونی قرار دی جا چکی ہیں،

(۴) بمبئی میں بائیکاٹ کی تحریک پورے زور پر ہے

(۵) روزمرہ پولیس کے ساتھ عوام کے تصادم کی خبریں شائع ہوتی ہیں، جن میں لاٹھی چارج اور گولی معمولی باتیں ہو گئیں ہیں،

(۶) عورتیں انقلاب پسندوں کی جماعت میں شریک ہو رہی ہیں،

(۷) شمال، مغربی سرحد کی بے امنی اس درجہ تک پہونچ گئی تھی کہ اس سخت گیری کی پالیسی سے دبایا گیا ہے،

(۸) اخبارات کا گلا زیادہ سے زیادہ گھوٹا جا رہا ہی یہاں تک کہ اب اسمبلی کی کارروائی شائع کرنا خطرہ سے خالی نہیں، ہی۔

دو میں سے ایک

واقعہ یہ ہے کہ دوسری گول میز کانفرنس کے وقت متذکرہ امور میں سے کسی بات کا وجود بھی نہ تھا، اگر سر سیموئل ہور کی رائے میں حالت کلپہلے سے خراب ہونا نہیں ہے تو کیا وہ پارلیمنٹ کو اس کے ذریعہ برطانی روایا کو یہ بتانے کی مہربانی فرمائیں گے کہ کن وجوہ کی بناپر وہ یہ تسلیم کریں گے کہ حالت خراب ہو رہی ہے، اگر آرڈیننس کی صورت حالات کی لحاظ سے زیادہ سخت ہیں تو حالت دوسری گول میز کانفرنس کے ضرورت خراب ہونی چاہیے، کیونکہ اسوقت آرڈیننسوں کی ضرورت نہ تھی،

گاندھی جی پنڈت جواہرلال نہرو اور ڈاکٹر انصاری اور اُن کے رفقا سے ہندوستان کے دستورِ اساسی کے متعلق گفت و شنید کرنے سے انکار کرنے کے بعد کیا سر سیموئل ہور ہمیں یہ بتانے کی عنایت فرمائیں گے کہ دستورِ اساسی مرتب ہو جانے پر اسکو عملی صورت دینے کے لیے وہ کس پر بھروسہ رکھیں گے سر فتح بہادر سپرو اور اُن کے رفقا اعتدال پسند بیشک لائق ہیں لیکن سر سیموئل ہور کو اس امر کا پتہ ضرور ہوگا کہ ہندوستان کی آبادی میں ان کے موید صفر کے برابر ہیں،

سیاسی نقطہ نگاہ سے یا عقل کی کوتاہی کے باعث کانگرس سے چاہے جیسی غلطیاں کیوں نہوئی ہوں لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہندوستانیوں کی جانب سے ترجمانی کرنے میں کوئی دوسری جماعت اسکی ہمسری نہیں کر سکتی، اس بات کرنے سے انکار کرنا ایسا ہی ہے جیسے کہ کسی تنازعہ کے سلسلہ میں کسی انجمن معدنیات سے گفت و شنید کرنے سے بچکر مسٹر ٹریڈ یونین جیسی کسی دوسری انجمن کے ساتھ شرائط طے کرنا سر سیموئل ہور کو اچھی طرح معلوم ہونا چاہیے کہ جس نظام کی تائید کم سے کم دو ہندوستانی لیڈر بھی نہ کر سکیں، جو آج جیل میں مقید ہیں، وہ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتا، ان کی قید کا ہر ایک دن لوگوں کے مزاج کا پارہ چڑھنے کے باعث ہو رہا ہے اور مسئلہ ہند کا حل ہونا نہایت دشوار ہوتا جا رہا ہے،

آئرلینڈ کی تحریک سے سبق

اس کے علاوہ تاریخی تجربہ پہلے سے ہی ہے اس امر کو صاف کر دیتا ہے کہ جس قسم کے آرڈیننس ہندوستان پر عائد کیے گئے ہیں اُنکو مینی بر انصاف نہیں کہا جا سکتا ان کی نوعیت سے رائے عامہ کا حکومت کے خلاف ہو جانا لازمی ہے کیونکہ وہ طاقت کے استعمال اور مخالفت کرنے ہی سے اپنا مقصد پورا کر سکتے ہیں، اس قسم کی پالیسی تھوڑے دنوں کے لیے چاہے کامیاب ہو جائے لیکن انجام کار ناکامیاب ہونا لازمی امر ہے، جس کے بعد وہ اور بھی خراب اثرات چھوڑ جاتی ہے اور جن مشکلات کو دور کرنے کیلیے وہ کام میں لائی جاتی ہے، ان کے دور کرنے کے بجائے مزید مشکلات پیدا کرنے کا سبب بن جاتی ہے، آئرلینڈ کی تاریخ کی سرسری معلومات بھی سر سیموئل ہور کو بتا دینگی، بشرطیکہ ان میں کچھ سیکھنے کی تمنا باقی رہ گئی ہو، ایک دن آئے گا خواہ اب نہیں چار دن بعد ان کے ساتھ سمجھوتے کے لیے گفت و شنید کرنا لازمی ہے، لہذا اسطرح کا بگاڑ کر لینا کہ تلخی پیدا ہو جائے بھاری غلطی ہے،

پولیس کی زیادتی کی شکایت

سر سیموئل ہور پولیس کی زیادتیوں کو قابلِ نظر انداز سمجھتے ہیں، واقعی یہاں انگلینڈ میں جہاں ہمارے پاس کوئی عینی شاہد موجود نہیں ہے ہمارے لیے یہ ثابت کرنا ممکنات میں سے نہیں ہے کہ ہم ان کی باتوں کو غلط ثابت کر دیں،

لیکن ہمیں یہ بات یاد رکھنا چاہیے کہ اس قسم کی حالت کی موجودگی میں اعتراضات کی تردید کرنا گورنمنٹوں کے لیے ایک معمولی سی بات ہوتی ہے لیکن مسٹر فری میں، پنڈت مدن موہن مالوی اور پادری پیٹن جیسے اصحاب کی شہادتوں کی موجودگی میں جب تک ان کے بیانات کی تردید غیر جانبدارانہ اشخاص پر مشتمل ایک کمیشن کے ذریعہ سے نہ کی جائے اُسوقت تک میں سرکار کی اس بات کو صحیح تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہو سکتا کہ ان کے عقائد و دیگر الزامات غلط ہیں،

یوکرین میں پولینڈ کے کارنامے، روس میں لال اور سفید جماعتوں کا تصادم، آئرلینڈ میں کالی اور گوری فوج کی کارروائی اور ۱۹۱۹ء میں پنجاب میں جنگی قانون کا نفاذ ان سے واقف ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہی کہ حکومتیں ہمیشہ اپنی زیادتیوں سے انکار کرتی رہتی ہیں حالانکہ غیر جانبدارانہ تحقیقات سے یہ ثابت ہوتا رہا ہے کہ جو الزامات لگائے جاتے ہیں وہ کافی حد تک اپنے اندر اصلیت رکھتے ہیں،

میں سر سیموئل ہور کو متنبہ کرتا ہوں کہ ان کے پاس کہ ان کے پاس جو سالہ موجود ہے اسکی پڑتال ایک ایسے کمیشن سے کرا دیں کہ جس کا صدر برطانی عدالت کا کوئی جج ہو اور ممبروں میں سر دیسجو ڈین ہسٹر نودلیس دکنسن، مسٹر آر ایچ ٹانی اور مسٹر آر جے بوتھی جیسے اصحاب ہوں لیکن اگر ان کا یہ خیال ہے کہ انڈیا آفس جو کچھ بھی کہدے گا برطانوی لوگ اُسپر ایمان لے آئیں گے، تو واقعی انھیں اسکا علم نہیں ہے کہ ہندوستان کے ساتھ برطانی اشخاص کو کسقدر دلچسپی ہے؟

جس وقت حکومت باگ ڈور مزدور گورنمنٹ کے ہاتھ میں تھی تو یہ امید کیجاتی تھی کہ لارڈ اروِن، مسٹر بین اور سلینکے کی مشترکہ عقل غالباً ذمہ دار حکومت کے ذریعہ برطانیہ اور ہندوستان کے درمیان حقیقی ربط و ضبط پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائے گی،

لارڈ سینکے نے تو یہاں تک کہدیا کہ اس مقصد کی تکمیل کے لیے اس قومی گورنمنٹ میں شریک ہوا ہوں

سرکار کی ذہنیت بدل گئی

لیکن جو لوگ واقعات کا غور سے مطالعہ فرما رہے ہیں انھیں یہ بات صاف طور پر دکھائی دیتی ہے کہ اب حکومت کی ذہنیت میں بھاری تبدیلی پیدا ہو گئی ہے، پہلے جہاں تعاون اور سمجھوتہ آکی پالیسی کا نصب العین تھا وہاں اب تشدد ہے اور اب اس تحریک روحِ رواں وہ لوگ بنے ہوئے ہیں جن کے دل میں ہندوستان کے متعلق کوئی ہمدردی نہیں ہے اور وہ تفرقہ انگیز پالیسی اور سخت تشدد سے ہندوستانی قوم کی خواہشات کو کچلنے کے لیے پرانی چالیں چل رہے ہیں جس کا نتیجہ یہ نکلیگا کہ آخر کار وہ ناکامیاب رہیں گے آئرلینڈ اور امریکہ میں انھوں نے اسی پالیسی پر عملدرآمد کیا لیکن وہ ناکامیاب رہے، روس نے پولینڈ اور آسٹریا نے اٹلی میں اسکا تجربہ کیا اور لکھا کہ اس پالیسی سے ہمیشہ خرابی پیدا ہوتی ہے،

برک کا مقولہ

"سیاست میں فراخ دلی ہمیشہ بہترین نتائج پیدا کرتی ہے، اور مفید ثابت ہوتی ہے" برک کا یہ مقولہ اگر ہم یاد رکھیں تو قرین الیقین ہے کہ آج بھی ہندوستانی لیڈروں سے ہمارا سچا سمجھوتہ ہو جانا ممکنات میں سے ہے سر سیموئل ہور اس مقولہ کو بھول گئے ہیں اور وہ ایسے کام کر رہے ہیں جس سے دن بدن کشیدگی بڑھنے کا اندیشہ ہے،

سرحدی مجلس آئین کے نائب صدر کا انتخاب

ہندوؤں کیطرف سے "اظہارِ ملال"

ایبٹ آباد، ۲۴ مئی، خان بہادر عبدالحلیم خان صاحب کو مجلس آئین ساز کا نائب صدر منتخب کر لیا گیا تمام غیر مسلم ارکان مجلس نے جن کی تعداد سات ہے ایک بیان شائع کیا ہے، کہ جب کسی مجلس آئین ساز کا صدر اکثریت میں سے چن لیا جائے یا نامزد کر لیا جائے تو قاعدے کی رو سے اسکا نائب صدر اقلیت میں سے منتخب یا نامزد ہونا چاہیے، اصول ہے کہ اکثریت اس اصول کے ساتھ ہمدردی نہیں رکھتی اور نائب صدر اقلیت میں سے چن لیا جاتا ہے،

اس بیان سے رائے بہادر کرم چند، رائے بہادر ایشر داس، سردار راجہ سنگھ، رائے صاحب رچی رام لالہ لدھا رام، رائے صاحب دہرچند گھتہ اور بابا نرنجن سنگھ بیدی کے دستخط ہیں،

دہلی سے دہرہ دون کا سفر ڈنر ٹرین

دہلی ۲۴ مئی اطلاع ملی ہے کہ پہلی جون سے ایسٹ انڈین ریلوے نے ایک نئی گاڑی کا انتظام کیا ہے جو دہلی کے مسافروں کو رات کے کھانے کے بعد لے جائے گی اور صبح ناشتہ کے وقت مسوری پہونچا دے گی، اور مسوری سے شام کو گاڑی روانہ ہوگی اور صبح کو دہلی پہونچا دیگی،

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور
نمبر ۲۵ انسالونسی ۱۹۳۲ء

عدالتِ جج خفیفہ بہادر کانپور

سید نثار حسین و سید اسحاق حسین قوم مسلمان ساکن بازار رام نرائن شہر کانپور قرضخواہ سائل،

بنام سید آفاق حسین ولد سید سلیمان حسین، قوم مسلمان ساکن احاطہ نواب دولہ صاحب بازار رام نرائن قرضدار فریقثانی،

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں سائل نے درخواست انسالونسی گذرانی ہے کہ سید آفاق حسین فریقثانی دیوالیہ قرار دیا جاوے اور عدالت نے اسکی سماعت کے لیے یکم جولائی ۱۹۳۲ء مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا اہر و خاص کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جس کیسکو کوئی عذر ہووے روبرو عدالت ہذا بتاریخ معینہ پیش کرے درصورت عدم حاضری فریقثانی، کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی،

مرقوم ۲۳ مئی ۱۹۳۲ء
بحکم آر، پی، شرما، منصرم جج خفیفہ کانپور
مہر عدالت

اٹاوہ کانفرنس مین "شاہی ترجیح" پالیسی پر بحث مسئلہ اور اسپر فاضلانہ تبصرہ

ایسی حالت میں جب کہ "اٹاوہ" کانفرنس میں ہندوستان کے نمایندے بغرض شرکت جا رہے ہین ذیل کا مضمون جو ہندوستان پر اقتصادی نقطہ نظر سے "شاہی ترجیح" کی عدم ضرورت کے متعلق شایع کیا جاتا ہے ناظرین کے لیے باعث دلچسپی ہوگا:-

ہندوستان پر "شاہی ترجیح" کی اقتصادی نقطہ نگاہ سے ضرورت نہیں ہے اور یہی وجہ گزشتہ زمانہ میں اس قسم کی تجویز نامنظور کی گئی تھی،

سنہ ۱۹۰۳ء میں لارڈ کرزن کے عہد میں بھی چار وجوہ سے شاہی ترجیح کی پالیسی کو ناقابل عمل قرار دیا گیا تھا اور سنہ ۱۹۲۱-۲۲ء میں فسکل کمیشن نے بھی اسکو ہندوستان کے لیے نقصان دہ بتایا تھا،

ہندوستان کی مالی حالت

ان حالات کے پیش نظر یہ دیکھنا ہے کہ سنہ ۱۹۰۳ء کے بعد اور اسی طرح سنہ ۱۹۲۱ء کے بعد ہندوستان کی اقتصادی حالت اور تجارت میں اصلاح واقع ہوئی ہے یا نہین، اس سلسلہ میں سرکاری اعداد و شمار متعلقہ تجارت حسب ذیل ہیں،

ہندوستان کی تجارت میں ممالک غیر کا حصہ

ملک	قبل از جنگ (درآمد)	(برآمد)	بوقت جنگ (درآمد)	(برآمد)	بعد از جنگ (درآمد)	(برآمد)
برطانیہ سلطنت	۶۹-۷	۴۱۰۱	۶۵۰۴	۵۱-۷	۶۵۰۲	۴۲۰۴
ممالک غیر	۳-۳	۸۰۹	۳۴-۷	۴۸۰۳	۳۴۰۸	

ملک	سنہ ۱۹۲۶ء	سنہ ۱۹۲۷ء	سنہ ۱۹۲۸ء	سنہ ۱۹۲۹ء	سنہ ۱۹۳۰ء
	درآمد، برآمد	درآمد، برآمد	درآمد، برآمد	درآمد، برآمد	درآمد، برآمد
برطانیہ	۵۴۰۹، ۳۸۵	۵۴۰۶، ۴۰۱۱	۵۴۰۱، ۳۵۰۵	۳۱۰۰	
ممالک غیر	۴۵۰۱، ۵۵-۱	۴۵-۴، ۶۸۰۵	۵۹۰۹، ۴۵۰۹	۶۴-۳، ۴۸-۴	۶۴۰

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سنہ ۱۹۲۱ء کے بعد سے ہندوستان کی تجارت درآمد برآمد میں کوئی بڑی تبدیلی واقع نہیں ہوئی، مذکورۂ بالا اعداد و شمار سے بخوبی معلوم ہوسکتا ہے کہ ہندوستان میں برطانوی مال ½ حصہ کا آتا ہے اور باقیماندہ دیگر ممالک سے آتا ہے،

سنہ ۱۹۳۱ء میں مرکس کمیشن نے جو رائے دی تھی اس کے خیال سے ہندوستان کو شاہی ترجیحی پالیسی سے کوئی فائدہ پہونچتا نظر نہین آتا، ہندوستانی مال میں اشیاء خوردنی بہت کم تعداد مین باہر جاتی ہے، ہندوستان کی برآمد میں چائے کپاس، سن، چمڑا اور تخم گندم، خاص طور پر قابل ذکر ہے جن کی مقدار حسب ذیل نقشے سے ظاہر ہوسکتی ہے،

ہندوستان کی برآمد

سال	سلطنت برطانیہ سنہ ۱۹۲۸ء	سنہ ۱۹۲۹ء	سنہ ۱۹۳۰ء	ممالک غیر سے سنہ ۱۹۲۸ء	سنہ ۱۹۲۹ء	سنہ ۱۹۳۰ء
چائے	۹۰-۷	۹۱-۸	۱۹-۲	۹-۳	۸-۲	۸-۸
کپاس	۶-۹	۷-۷	۶-۸	۹۳-۱	۹۳-۲	۹۸-۲
چمڑا	۴۵-۲	۴۷-۷	۵۴-۴	۵۴-۸	۵۲-۳	۴۵-۶
تخم	۱۷-۱	۱۹-۵	۱۷-۵	۸۱-۵	۸۰-۵	۸۲-۵
سن	۲۳-۵	۲۰-۸	۱۷-۶	۷۶-۵	۷۹-۲	۸۲-۴
گیہوں	۵۱-۱	۴۷-۹	۵۲-۹	۴۸-۹	۲۵-۱	۴۷-۱

مذکورۂ بالا اعداد و شمار سے معلوم ہوسکتا ہے کہ برطانوی مال کے مقابلہ میں مذکورۂ بالا اشیاء کی پسندیدگی کی ضرورت نہین، ممالک غیر میں چاہے جس قدر دیگر ممالک کی اشیاء ارزاں فروخت ہوتی ہے، اسی نرخ میں سلطنت برطانیہ میں فروخت کرنے کے لیے بھیجنے سے پسندیدگی کے باعث ہندوستان کو نقصان پہونچنا ضروری ہے، اکثر اشیاء کی فروخت پر برطانیہ کو ترجیح دینے سے قبل یہ دیکھنا ضروری ہے، اکثر اشیاء کی فروخت پر برطانیہ کو ترجیح دینے سے قبل یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آیا سلطنت برطانیہ کے خریدنے کی طاقت مضبوط ہے یا نہین کیونکہ شاہی ترجیح دینے کے باعث ہندوستانی مال ممالک غیر میں جانے سے رُک جائے گا،

ترجیح کیسے دی جائے؟

لارڈ کرزن کے عہد حکومت کی نسبت اسوقت محصول بڑھانے سے دونوں ممالک کو فائدہ ہوسکتا ہے، بڑے بڑے شہرون میں فن زراعت کو ترقی دینے اور اسکو عملی جامہ پہنانے کی تحریک شروع ہو رہی ہے چاول کی پیداوار کے لیے اٹلی، جاپان، اور کیلیفورنیا کوشش کر رہی ہے اس سے چاول کی پیداوار میں بڑا اضافہ ہوگیا ہے، اس لیے اگر ہندوستان کے علاوہ دیگر مال کے روبرو سلطنت برطانیہ میں شاہی ترجیح کی دیوار کھڑی کردی جائے تو ہندوستان کو فائدہ ہوسکتا ہے،

اور اگر ہندوستان کے مفاد کے لیے سلطنت برطانیہ کی ترجیحی پالیسی نہیں ہوسکتی تو پھر پارچہ کی درآمد کے لیے تحفظ کی پالیسی پر عملدرآمد ہونا چاہیے، ایسی صورت مین برطانیہ کے علاوہ دیگر غیر ملکی پارچہ جات کو بند کرنے سے فائدہ ہوسکتا ہے نہین تو ہندوستانی کپاس کا کثیر ذخیرہ ہندوستانی کارخانوں کو استعمال کرنا چاہیے تاکہ دونوں صورتون کی نسبت زیادہ ملک کو فائدہ حاصل ہوسکے،

ایسی حالت میں ہندوستان مین ممالک غیر سے کپڑا نہ آئے اور ممالک غیر کی ملین ہندوستانی روئی کو نہ خریدین اور جاپان جو ہندوستانی روئی کا ۵۰ فیصدی خریدار ہے، یہ نہ خریدے تو ہندوستانی کسانو کو بھاری نقصان اُٹھانا پڑے گا،

ہندوستانی کسانونکی پامالی

ہندوستانی ملون میں بھی وہی روئی استعمال ہوتی ہے جسکی جاپان میں ضرورت ہے، لیکن باریک تار کی روئی سردست ہندوستانی ملیں بڑی تعداد میں استعمال نہین کرسکتیں، گویا اسطرح اگر ممالک غیر کی روئی کا تیار کردہ بدیشی کپڑے کو ترجیح دی جائے تو ہندوستانی کسانون کی پامالی مین کوئی شک و شبہ نہین رہتا چونکہ ہندوستان میں برٹش مال کو پسند کیا جاتا ہے مگر ریٹ پالیسی کے پالیسی کے باعث اس سے ہندوستانی رعایا پر بار پڑ رہا ہے،

اسمبلی مین سنہ ۱۹۳۰ء مین یہ جدید قانون وضع کیا گیا اسوقت سر جارج رینی نے لنکاشائر کو فائدہ پہنچانے کا اقرار کیا تھا، لیکن کپڑے کی گران قیمت ہو جانے سے ہندوستان میں اس مال کی کھپت نہیں ہوسکتی،

اٹاوہ کانفرنس کا مقصد

اٹاوہ کانفرنس مین ہندوستانی رعایا پر مستقل طور سے بار ڈالے جانے کی تجویز کی جا رہی ہے، مگر ہندوستان کی مالی حالت دیکھتے ہوئے یہ ہرگز واجب نہیں ہے،

سنہ ۱۹۳۰ء کے بعد دو سال مین ابھی لنکاشائر ارزاں قیمت پر پارچہ کی بہم رسانی نہیں کرسکا، کیونکہ لنکاشائر میں پرانے ڈھنگ کی مشیں اور بیکاری کے اخراجات کو دیکھتے ہوئے دو سال تک اس کا جاپان کے مقابلہ میں ڈٹنا مشکل امر ہے، اس لیے اگر لنکاشائر اور جاپان مین سخت مقابلہ آرائی ہے جس کا اندازہ ذیل کے اعداد و شمار سے ہوسکتا ہے،

جاپان

قسم پارچہ	سنہ ۱۹۲۹ء	سنہ ۱۹۳۰ء	سنہ ۱۹۳۱ء
کورا کپڑا	۳۹۱۰۶۳ ہزار گز	۱۲۲۷۵۵ ہزار گز	۱۳۶۳۸۰۱ ہزار گز
دھویا ہوا	۷۲۰۵ " "	۱۸۹۹۱ " "	۴۴۶۶۳ "
رنگین	۱۰۶۹۳۷ " "	۵۲۱۴۸ " "	۶۶۸۴۶ " "

برطانیہ

قسم پارچہ	سنہ ۱۹۲۹ء	سنہ ۱۹۳۰ء	سنہ ۱۹۳۱ء
کوڑا کپڑا	۳۶۲۱۴۵ ہزار گز	۱۳۲۴۰ ہزار گز	۱۴۲۸۵۳ ہزار گز

ہندوستانی مال

قسم پارچہ		
کورا کپڑا	۱۰۰۹۳۹۵ ہزار گز	۱۳۳۴۰۴۴ ہزار گز
رنگین	۳۰۴۰۴۴ " "	۳۹۱۷۸۵ " "

جاپان زیادہ مقدار مین باریک مال تیار کرتا ہے اس سے برطانیہ کو زد پہنچتی ہے، کیونکہ لنکاشائر کا نرخ تیز ہوتا ہے اور جاپان ارزان نرخ پر پارچہ کی بہم رسانی کرتا ہے اور رعایا کو فائدہ پہنچاتا ہے، لیکن اور لنکاشائر کے مفاد کی غرض سے جاپان کو پسپا کرنے سے رعایا کو فائدہ نہین پہونچتا، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہندوستان کی مالی مفاد کی غرض سے کسی بھی ملک کو ترجیح دینے کی پالیسی درست نہیں ہے یہی نہیں بلکہ ہندوستان جو تحفظ محصول کا بار اُٹھا رہا ہے، اس پسندیدگی کا جو بار پڑے اُس سے دوسرون کے کاروبار کی ترقی کے لیے ہندوستانی رعایا کے قربانی دی جاتی ہے، اس لیے دوسرون کے مفاد کے لیے ہندوستان کیون زیر باری اُٹھائے، اس لیے اٹاوہ کانفرنس میں اس ترجیحی پالیسی کی مخالفت کرنا ازبس ضروری ہے،

برطانیہ کے سیاحونکی فضولخرچیان

ایسٹر کی تعطیلات میں ۲ کروڑ روپیہ اُڑا دیا

بورڈ آف ٹریڈ کے محکمہ اعداد و شمار نے حال ہی مین برطانیہ کے سیاحون کی فضولخرچی پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ سال یعنی سنہ ۱۹۳۱ء میں دنیا کے سیاحون تعداد میں کمی واقع ہونے پر بھی، انگلینڈ کے ۹ لاکھ سیاح ممالک میں ایام تعطیلات گذارنے کے لیے روانہ ہوئے تھے اور اُنھون نے کم سے کم ڈیڑھ کروڑ روپیہ اُڑا دیا سنہ ۱۹۳۰ء ایسے سیاحون کی تعداد ۱۰ لاکھ اور سنہ ۱۹۲۹ء مین ۹ لاکھ سے زیادہ تھی حالانکہ جنگ یورپ سے پہلے اسکی تعداد میں ۷ لاکھ سے کبھی زیادہ اضافہ نہ ہوتا تھا جس ایک لاکھ سے زیادہ تاجرون کی تعداد شمار کی جاتی ہو لیکن امسال اس تعداد میں بڑی کمی واقع ہوگئی ہے، فرانس کے بحری ساحلون پر جو ہوٹل کھُلے ہوئے ہین اور جن کا دارومدار برطانوی سیاحون پر منحصر تھا، اس مرتبہ تعطیلات ایسٹر مین انھین بھاری نقصان اُٹھانا پڑا ایک ہوٹل ایام تعطیلات ایسٹر مین ۵۰۰ انگریز سیاحون کے لیے قیام کا انتظام کیا کرتا تھا، اس مین اب کے دفعہ صرف ۱۸ سیاح اقامت پذیر ہوئے اس تعجب خیز تبدیلی کے باعث ایک تو پونڈ کی قیمت میں کمی ہے اور کچھ انگریزون کے دل میں ممالک غیر میں نہ جاکر اپنے ہی ملک میں سیر و سیاحت کا رجحان پیدا ہوا ہے اور اس امر کی بھی کوشش ہو رہی ہے کہ اب برطانوی بحری ساحل جو تفریح طبع کے لیے خاص طور پر موزون ہین انھیں چھوڑ کر انگریز دوسرے ممالک مین جاکر سیر و سیاحت کا لطف اُٹھایا نہ کرین گویا اس تحریک کا خاص مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ جہان تک ہوسکے ملک کا پیسہ باہر نہ جائے اور اُس سے اہل ملک ہی زیادہ سے زیادہ مستفید ہون

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

ہر اُن اشخاص کو جو اندر حدود میونسپلٹی کانپور زمین بنا بر کسی کاروبار یا دوکانداری وغیرہ پرمٹ فیس پر میونسپلٹی سے حاصل کیے ہوئے ہیں اور انھوں نے پرمٹ کی تجدید نہیں کرائی ہے. ذریعہ مشتہری و منادی آگاہ کیا جاتا ہے کہ ویسے لوگ اندر پندرہ (۱۵) یوم بعد داخل فیس ڈگی خود پرمٹ کی تجدید کرالین ورنہ بعد انقضا سے میعاد جو اشخاص پرمٹ کی تجدید نہیں کرادیں گے ان کے خلاف کارروائی قانونی عمل میں لائی جاویگی۔

۲۶ مئی سنہ ۱۹۳۲ء

ڈاکٹر ایس - این - تواری
ایکزیکیٹو افسر
میونسپل بورڈ - کانپور

(بقیہ صفحہ ۳ کالم ۴) ہوا بازون کے تقرر کا بھی ایک شعبہ رکھا ہے جسمین اسوقت تک (۱۲۷) ہندوستانی مقرر ہوچکے ہین (۳۰) ہندوستانی خدمات پر لگائے گئے ہین (۱۲۸) افسر بھی کام کر رہے ہین (۶۹) مزدوروں سے کام لیا جاتا ہے ہندوستان کے اس فن سے دلچسپی کی مین مثال یہ ہے کہ ایک برس مین ہندوستان مین جس قدر پرواز ہوئی ہے وہ یورپ کے مقابلہ مین (۵۰،۶۷) [illegible]

اگر انگلستان کا مقاطعہ کردیا جائے تو کیا ہو؟

۱۷۵۹ء کی نسبت برطانیہ کی تجارت میں حیرت انگیز زوال

جنگ یورپ سے پہلے برطانی تجارت کا بول بالا تھا لیکن جنگ شروع ہوتے ہی اسکی تجارت کو سخت صدمہ پہنچنے لگا اور تجارتی منافع کے بجائے اُسپر قرضہ کا انبار بڑھنے لگا تجارت میں کمی اور قرضہ میں اضافہ برطانیہ کیلئے وبال جان ہورہا ہے انگلینڈ کی کل آمدنی کا دسواں حصہ قرضہ کی قسط سود کے طور پر ادا ہوتا ہے اسوقت ۹۰ لاکھ ۴۰ ہزار جنگی قرضہ انگلینڈ کو امریکہ کا ادا کرنا ہے جنگ کے بعد سے دولت کی دیوی نے انگلینڈ سے منہ موڑنا شروع کردیا اور وہ دن بدن اقتصادی کمزوری کا شکار ہوتا چلا گیا، لیکن ان جمعیت الاقوام کا وجود ظہور میں آیا اور قرار پایا کہ سلاطین کو غیر مسلح کرنے کی تجویز کو عملی جامہ پہنایا جائے مگر سلطنت کے تحفظ کا خرچ دن بدن بڑھتا ہی چلا گیا اسوقت سلطنت برطانیہ کی حفاظت کے اخراجات ۸ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ ہیں اور تین کروڑ پونڈ تو صرف بحری افواج پر خرچ ہوتا ہے ۱۹۳۰ء میں ملکی دفاع کا خرچ ۳۱ شلنگ ۹ پنس تھا فرانس ۲۷ شلنگ ۵ پنس جرمن میں ۱۰ شلنگ ۹ پنس اور کینڈا میں فی کس تین شلنگ ۱۱ پنس خرچ پڑتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جنگ یورپ نے انگلینڈ کی کس قدر دولت پر ہاتھ صاف کیا،

اس کثیر خرچ کے ساتھ ہی تجارت میں بھی کمی واقع ہونے لگی ۱۷۵۹ء میں انگلینڈ کو در آمد۔ برآمد کی تجارت سے ۱۰ لاکھ پونڈ حاصل ہوتا تھا اور ایک صد سال یعنی ۱۸۵۹ء میں در آمد میں ۶۵ کروڑ پونڈ اور برآمد سے ۵۲ کروڑ پونڈ کی آمدنی ہوئی۔ یعنی کل تجارت ۱۰۵ کروڑ کی ہوئی اور ۱۹۲۱ء ۳۴۹ کروڑ پونڈ تک نوبت پہنچی کیونکہ ۱۹۲۱ء میں ۱۸۹ کروڑ پونڈ کم ہوگئی اور ۱۹۳۰ء میں صرف ۱۵۲ پونڈ کروڑ ہی آمدنی رہ گئی،

حالانکہ اشیا کی قیمتوں میں اضافہ ہونے کے باعث اعداد و شمار میں سابقہ کی نسبت زیادتی دکھائی گئی ہے،

۱۹۱۳ء کی نسبت ۱۹۳۱ء میں برآمد مال میں فیصدی ۳۲ اور درآمد میں ۳ فیصدی کی کمی واقع ہوئی،

بیکاروں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہونے کے باعث آج ان کی تعداد ۳۰ لاکھ تک پہنچ چکی ہے، حالانکہ اس سے قبل بیکاروں کی تعداد دس لاکھ سے زیادہ نہ تھی،

ایک ماہر اعداد و شمار نے اندازہ لگایا ہے کہ ہر ایک مزدور سالانہ ۲۰۰ پونڈ قیمت کا مال پیدا کرسکتا ہے جواب نہیں کرسکتا،

انگلینڈ میں اشیا خوردنی ۶۰ فیصدی ممالک غیر سے آتی ہیں اور اگر دوسرے ممالک انگلینڈ کا مقاطعہ کردیں تو اہل انگلینڈ کو دو وقت جینا دشوار ہوجائے،

(برقی)

اشتہار بازی اور کامیابی تعلق

ایڈورٹائزنگ ایسوسی ایشن کے صیغۂ تحقیقات نے انگلینڈ کے متعدد فرموں کے حساب کتاب کا معائنہ کیا ہے تاکہ یہ معلوم ہوسکے کہ اشتہارات کے ذریعہ کامیابی کا کہاں تک تعلق ہے،

تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ ایک سال کے عرصہ میں ۳۱۳ فرموں کے منافع میں اضافہ ہوا ہے جبکہ صرف ۹۳ کا منافع گذشتہ سال سے دس فیصدی کا کم ہوگیا ہے، چونکہ گذشتہ سال اشیاء کی قیمت میں بہت کچھ کمی واقع ہوگئی ہو اس لیے یہ خیال کیا جاتا ہو کہ جن کوٹھیوں کے منافع میں ۱۰ فیصدی کی کمی ہوئی ہے اُن کے مال کی برآمد اور خریداروں کی تعداد میں کوئی کمی واقع نہوئی ہوگی ان ۴۵۲ کمپنیوں میں ۳۱۰ فیصدی ایسی ہیں جو اشتہار کے ذریعہ اپنی اشیاء کی فروخت کرتی ہیں،

ایسوسی ایشن ہذا نے اپنے بیان میں لکھا ہے کہ اس نتیجہ سے یہ امر صاف طور سے ظاہر ہوتا ہے کہ کمپنیاں اس کساد بازاری کے زمانہ میں اپنے اشتہاروں کو برقرار رکھنے کی طاقت ہے وہی دیگر کمپنیوں کے مقابلہ میں نفع اُٹھاسکتی ہیں،

(ٹائمز آف انڈیا)

نوٹس ثبوت قرضہ بنام قرضخواہان

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی۔

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور،

۲۲ نمبر انسالونسی ۱۹۳۱ء

سید حسین ولد ذاکر حسین قوم مسلمان ساکن لاٹوش روڈ کانپور انسالونٹ،

ہرگاہ مقدمہ مندرجۂ عنوان میں سید حسین عدالت ہذا سے ۱۸ مارچ ۱۹۳۲ء کو دیوالیہ قرار دیا گیا تھا اُسکو ۹ ماہ کی مہلت بغرض داخل کرنے درخواست ڈسچارج کے عطا ہوئی تھی اب عدالت نے دوسری جولائی ۱۹۳۲ء بغرض ثبوت قرضہ کے مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسیکو اپنا قرضہ ثابت کرنا ہو روبرو عدالت ہذا ثابت کردے، مرقوم ۲۸ مئی ۱۹۳۲ء

مہر عدالت: بحکم آر، پی، شرما، منصرم عدالت خفیفہ کانپور۔

مراسلات

(نامہ نگاروں کی رائے سے اڈیٹر کا متفق ہونا ضروری نہیں)

کاروائی مجلس انتظامیہ مدرسہ عالیہ فرنگی محل

مدرسہ عالیہ قدیمیہ فرنگی محل واقع ٹکسال لکھنؤ کی مجلس انتظامیہ کا ایک غیر معمولی جلسہ ۲ مئی ۱۹۳۲ء منعقد ہوا جس میں دوسرے انتظامی امور کے علاوہ حسب ذیل رزولیوشن باتفاق آرا پاس ہوئے،

(۱) مجلس انتظامیہ کا یہ غیر معمولی جلسہ اعلیحضرت ہز اگزالٹڈ ہائینس حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ کے وقتی عطیہ تعدادی سات سو پچاس نہایت خلوص و ادب کے ساتھ اعلیٰ حضرت کی خدمت اقدس میں جذبات تشکر و امتنان پیش کرتے ہوئے ترقی اقبال و دولت کی دُعا کرتا ہے

(۲) حیدر آباد ڈپوٹیشن کمیٹی لکھنؤ کے ارکین خصوصاً جناب چیف جسٹس سر سید وزیر حسن صاحب بہادر بالقابہ کیخدمت میں مدرسہ قدیمیہ کو عطیہ حضور نظام سے مستفیض کرنے پر ہدیہ تشکر پیش کرتا ہے،

(۳) یہ جلسہ طے کرتا ہے کہ عطیہ حضور نظام سے افتادہ زمین مدرسہ پر تعمیر کا سلسلہ جلد شروع کردیا جائے،

انجمن ستارۂ ادب کا مشاعرہ

۴ جون ۹ بجے رات کو شیخ عبد اللطیف عرف ماٹھو کے دولتخانہ واقع فراشخانہ میں انجمن ستارۂ ادب کیطرف سے ایک بزم مشاعرہ زیر صدارت شیخ عبد القادر صاحب تحسین منعقد ہوگی،

مصرعہ طرح حسب ذیل ہے:-

"آسمان کو میں دکھا دیتا اثر فریاد کا"

اس مشاعرہ میں یہ بھی انتظام کیا گیا ہے کہ جناب مولانا سید شبیر حسن صاحب قتیل سابق اڈیٹر انصاف وحال اخبار اقدام پریس کی اہمیت اور اُسکی ضرورت پر ایک پرزور تقریر کریں گے،

امید کہ تمام حضرات مقررہ وقت پر تشریف لاکر خاکسار کو ممنون فرمائیں گے،

محمد یامین خان جوہر
آنریری سکریٹری انجمن ستارۂ ادب کانپور

میونسپل بورڈ کے بائی لاز

میونسپلٹی کے بعض بائی لاز اس قدر تعجب انگیز ہیں کہ اُسکو دیکھکر حیرت ہوتی ہے اور انہی بائی لاز کی بنا پر انسپکٹران بورڈ کو من مانی کاروائیوں کا اچھی طرح موقع ملجاتا ہے، میونسپل بورڈ کے بائی لاز کے مطابق تقریباً کانپور کے تمام محلوں میں طوائفوں کے رہنے کی ممانعت ہے مگر جن طوائفوں کے ذاتی مکانات ہیں وہ بآرام ہر محلہ میں رہ سکتی ہیں اسطرح ایک ہی محلہ میں ایک طوائف کو رہنے کی ممانعت اور ایک کو اجازت ہے

ابھی حال میں اس بائی لاز کے سلسلہ میں آگرہ میونسپلٹی کا ایک مقدمہ اتفاق سے عدالت العالیہ میں پہونچ گیا فاضل ججان نے اپیل منظور کرتے ہوئے اس بائی لاز کی سخت مذمت کی ہے مگر باوجود اس کے بورڈ نہ تو بائی لاز تبدیل کرتا ہے اور نہ اس قسم کے مقدمات انسپکٹران بورڈ دائر کرنا بند کرتے ہیں چنانچہ حال میں کانپور میونسپلٹی کے ایک انسپکٹر صاحب نے مسماۃ ہیرا بائی اور اُسکی ایک بہن کا جو کہ چوڑی محال میں اپنے ذاتی مکان میں رہتی ہے چالان کردیا اور بینچ مجسٹریٹ صاحب نے اُس پر جرمانہ بھی کردیا، اس کا اپیل عدالت اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و کلکٹر کی عدالت میں ہوا مسٹر آئے ہون بیرسٹر نے اس مقدمہ کی پیروی کی عدالت نے اس بائی لاز کو لغو قرار دیتے ہوئے اپیل کو منظور کرکے مسماۃ ہیرا بائی اور اُسکی بہن کو بری کردیا اور جرمانہ واپس دلادیا،

معلوم ہوا ہے کہ مسماۃ ہیرا بائی پر اس سے پیشتر تین مرتبہ اس قسم کے مقدمات دائر ہوچکے ہیں، اور ہر مرتبہ وہ بری ہوجاتی ہیں کیا اس قسم کے مقدمات دائر کرنے سے انسپکٹران بورڈ، بورڈ کی سبکی کا باعث نہیں ہوتے ہیں، اور کیا ان انسپکٹران کو یہ بھی نہیں معلوم کہ بورڈ کا قانون کیا ہے؟

بہر حال امید کیجاتی ہے کہ بورڈ کے ذمہ دار عہدہ داران اس قسم کے معاملات پر اپنی توجہ مبذول کرکے ایسے واقعات کا سد باب کرنے کی کوشش کرینگے،

ایک واقفکار

مسلم شعرا کی کانفرنس

مسلمانان مدراس کے جدید بیداری کا اظہار ایک نہایت ہی دلخوش کن اور نیک فال ہے کہ خان صاحب اے عبد الکریم مالک کریم بیڑی فیکٹری و چھاپہ خانہ کی مسلسل کوششوں کی بدولت ایک انجمن موسوم بہ ترغیب الصلاۃ کا استحکام عمل میں آیا ہے، جس کی اغراض میں سے باقاعدہ روزانہ نماز ادا کرنے ضرورت مسلم پبلک کے دماغ پر نقش کرنا اور نماز ادا کرنے کے واسطے سب مسلمانوں کو مسجد میں لیجانے کے خیال سے شہر کے ہر ایک محلہ میں نماز کمیٹیاں قائم کرتا ہے

اس انجمن کی سر پرستی میں لالی ہال اوڈنٹ روڈ مدراس میں گزشتہ دنوں مسلم شعرا کی ایک کانفرنس (مشاعرہ) منعقد ہوئی تھی اور شعرا کے کلام سے مستفید ہونے کیلیے ایک ہزار سے زائد کا مجمع ہوا تھا، اس مجلس کی صدارت کا فرض جناب محمد منور صاحب بہادر گوہر نے ادا کیا، تھا، شہر اور قرب وجوار کے ۵۰ سے زیادہ مسلم شعرا جمع ہوئے تھے، اور ہر ایک نے اس موقعہ کے لیے خاص طور پر تیاری ہوئی، ھ

ھ نماز کی فضیلت و برکات پر عمدہ نظم پڑی تھی، انکے علاوہ لاہور، جلندھر، بمبئی، بنگلور، بنگال، گوالیار، اندور، اجمیر، وغیرہ دور دراز مقامات سے بھی نظمیں وصول ہوئی تھیں، جو اس موقعہ پر نذر جناب سید شبگت اللہ صاحب کور اور جناب عبد الحمید صاحب زید، کی نظموں کو حاضرین نے بہت پسند کیا۔

جناب مولانا عبد اللطیف فاروقی، سید سلطان محی الدین بھینی، حاجی، ٹی اذ۔ عظیم، فضل قیوم صدیقی منظور اور محمد فخر الدین، الفت وسیع جمیلہ کا تذکرہ کرنا اس سلسلہ میں ضروری ہے، جو اس جلسہ کی کامیابی کے ذمہ دار تھے،

اس جلسہ کے مصارف جیب ہمدل نہایت فیاضی کے ساتھ خانصاحب، اے عبد القیوم نے برداشت کیے تھے، ٹھنڈے پانی چاے، پان وغیرہ سے حاضرین

سرحدی کونسل مین حکومت کی متفقہ مخالفت

راولپنڈی ۲۴ مئی، صوبہ سرحد کی کونسل کا اجلاس کل صبح بعض رقمون کی منظوری کے سلسلہ مین شروع ہوا لیکن آبکاری کی رقم ممبرون نے اسی پالیسی کے تحت منظور نہین کی، صرف ایک مطالبہ دو لاکھ، ۹۷ ہزار مالگذاری کے اخراجات کے لیے منظور ہوا، مگر اس پر بھی سخت نکتہ چینی کی گئی اور مالگذاری کے نظم ونسق کو قابل اصلاح بتایا گیا رکن مالیات نے ایوان کو یقین دلایا کہ جس حد تک ممکن ہے جلد سے جلد ان شکایات کا انسداد کر دیا جائے گا،

چوراسی ہزار کا مطالبہ جو آبکاری کے محکمہ کے لیے کیا گیا تھا ایوان نے مسترد کر دیا اور اس مطلب کو مسترد کرنے مین ساری پارٹیان متحد تھیں اور سرکاری وزرا بھی غیر سرکاری ممبرون کے ساتھ ہو گئے تھے، کونسل کا اجلاس کل تک کے لیے ملتوی ہو گیا، دوسرے دن جنگلات کے لیے چھ لاکھ کے مطالبہ پر بحث ہو گی،

ایبٹ آباد ۲۵ مئی، کل سرحدی کونسل کے جنگلات زراعت اور عام نظم ونسق وعدل وانصاف کے لیے مطالبات منظور کیے گئے، بڑے بڑے مطالبات کے سلسلہ مین ممبران کی جانب سے جزوی تخفیف کی تجاویز پیش کی گئین لیکن وزیر مالیات کے اس بیان پر کہ وہ امور زیر غور کی پوری تحقیقات کرینگے واپس لے لی گئین، مطالبات پر بحث کے دوران مین اسیران سیاسی کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے اس پر شدید نکتہ چینی کی گئی، اور حکومت پر زور دیا گیا کہ وہ سیاسی قیدیون کے ساتھ زیادہ بہتر سلوک کرے خان عبدالرحیم نے حکومت کو آگاہ کیا کہ جو اسوقت جیلون مین ہین اُنھین سے آیندہ اسکو واسطہ پڑے گا،

روسی سرحد پر جاپانی فوج کی نقل وحرکت

ہاربن (منچوریا ۲۵ مئی) واقعات اس قسم کے پیدا ہو رہی ہین جن کے پیش نظر روس اور جاپان مین جنگ یقینی خیال کی جاتی ہے، جاپانی فوجی چھاؤنی کے قیام کے بعد جو مکڈن سے منتقل کی گئی ہے جنرل ہونجو، جاپانی ڈکٹیٹر یہان پہونچ گئے ہیں اس کے ساتھ ہی یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ جاپانی فوج نے چینی مشرقی ریلوے کی جانب اور دریاے سنگاری کے زیرین حصہ مین قدم بڑھانا شروع کر دیا ہے اور وہ بہت جلد روسی سرحد پر پہونچنے والی ہیں،

چینی مشرقی ریلوے پر روسیون کا قبضہ ہے جو اس کی حفاظت کر رہی ہے مشرقی ریلوے اور سنگاری دریا پر قبضہ کرنے سے مقصد یہ ہے کہ چینی فوج کے مزید اقدام کو روکا جائے جو منچوریہ مین قائم شدہ گورنمنٹ کے خلاف بغاوت برپا کرنا چاہتی ہے، منچوریہ کی جدید حکومت جاپان کے زیر حمایت ہے،

صدر جمہوریہ جرمنی کے نام والی افغانستان کا برقیہ

اعلیٰ حضرت شاہ نادر خان نے ذیل کا برقیہ وان ہنڈن برگ صدر جمہوریہ جرمنی کے نام ارسال فرمایا ہے،

جمہوریہ جرمنی کے لیے آنجناب کے دوبارہ انتخاب پر آپکو اور آپکی قوم کو مبارکباد دیتا ہون اور آپکی اور ملت نجیب کی خوشحالی کا آرزومند ہون،

وان ہنڈن برگ نے اس برقیہ کے جواب میں ذیل کا تار اعلیٰ حضرت غازی کے نام ارسال کیا ہے:-

"منصب صدارت میرے دوبارہ انتخاب پر آپ نے ... [illegible] ... بہ منصب اعلیٰ ... "

امرت ... لی
پوشیدہ امراض کا علاج
قیمت ایک روپیہ
نمونہ ۲ر
عرق ...
قیمت ... سب
... رس
نمونہ ۲ر
چھوٹو ...
... دوا خانہ ... دہلی

روس میں مزدوروں کی ترقی

روس بھی آج سے چند سال پہلے بیکاری کے چنگل میں مبتلا تھا، لیکن سنہ ۱۹۳۰ء سے یہاں بیکاری کا نام ونشان بالکل نہیں رہا ہے سنہ ۱۹۲۸ء سے سنہ ۱۹۳۲ء تک مزدوروں کی تعداد میں خاطر خواہ ترقی ہوتی رہی جس کا ثبوت حسب ذیل اعداد وشمار سے ملے گا،

سال	مزدوروں کی تعداد
سنہ ۱۹۲۸ء	۱۴۵۰۰۰۰۰۰
سنہ ۱۹۲۹ء	۱۲۳۰۰۰۰۰۰
سنہ ۱۹۳۰ء	۱۴۳۰۰۰۰۰۰
سنہ ۱۹۳۱ء	۱۸۵۰۰۰۰۰
سنہ ۱۹۳۲ء	۲۱۰۰۰۰۰۰

نہ صرف مرد بلکہ عورتیں بھی محنت مزدوری کرتی ہیں اور عورتوں میں بھی کوئی بیکار نہیں ہے، ان گذشتہ چار سال میں عورتوں کی بڑی تعداد میں مزدوری کا کام شروع کر دیا ہے روس میں ۱۶ سال کا کم عمر آدمی مزدوری نہیں کر سکتا،

مزدور پیشہ عورتوں کی اجرت مردوں کی نسبت نصف بھی نہ تھی رفتہ رفتہ یہ فرق مٹتا گیا ۱۶ سال سے اٹھارہ ۱۸ سال تک کی عمر کے مزدوروں سے صرف ۶ گھنٹہ کام لیا جاتا ہے اس عمر میں تقریباً تمام مزدور وظیفہ پر کام کرتے ہیں،

اجرت میں اضافہ:- تقریباً ہر ایک سرمایہ پرست ملک میں مزدوروں کی اجرت میں کمی ہو رہی ہے مگر تعجب ہے کہ روس میں تو اجرت کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے سنہ ۱۹۰۳ء میں وہاں مزدوروں کا اوسط اجرت صرف ۲۵ روپیہ تھی لیکن اب وہ بہت بڑھ گئی ہے جس کا اندازہ آپ مندرجہ ذیل اعداد وشمار میں لگا سکتے ہیں،

سال	فیصدی
سنہ ۱۹۲۴ء	۲۹٫۴۲
سنہ ۱۹۲۶ء	۵۷٫۰۲
سنہ ۱۹۲۸ء	۷۰٫۲۴
سنہ ۱۹۳۰ء	۸۳٫۸۰
سنہ ۱۹۳۱	۶۰٫۷۱

سنہ ۱۹۳۱ء کے اول سات ماہ میں اجرت میں اضافہ کا اوسط ۸ء۱۱ فیصدی رہا سنہ ۱۹۲۸-۲۹ء سے لیکر سنہ ۱۹۳۱ء اجرت کی شکل میں جو رقم دی گئی اُسکا حساب ذیل میں درج کیا جاتا ہے

سال	رقم
سنہ ۱۹۲۸-۲۹	۱۷۸۰۱۰۰۰۰۰
سنہ ۱۹۳۱ء	۲۱۰۰۰۰۰۰۰۰
سنہ ۱۹۳۲ء	۲۶۰۰۰۰۰۰۰۰

ابھی یہ اضافہ میں صرف کارخانوں کے مزدوروں کا حصہ نہیں ہے بلکہ کھیتوں میں جو کام کرتے ہیں اُن کا بھی حصہ ہے، کھیتوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی تعداد میں سنہ ۱۹۲۷ء کی نسبت آج ڈھائی چند گنہ بڑھ گئی ہے۔

کام کے وقت میں کمی:- لیکن تعجب ہے جہاں اجرت میں اضافہ ہو رہا ہے وہاں کام کے وقت میں کمی جا رہی ہے مندرجہ ذیل اعداد وشمار سے معلوم ہو گا

سال	فیصدی
سنہ ۱۹۱۴ء	۷٫۰۱ گھنٹہ
سنہ ۱۹۱۳ء	۷٫۸۶ "
سنہ ۱۹۱۲ء	۷٫۶۰ "
سنہ ۱۹۳۱ء	۷٫۰۲

جو مزدور خطرناک کارخانوں میں کام کرتے ہیں اُن کے وقت میں اور بھی کمی کی ہے،

مزدوروں کی صحت تعلیم وتربیت کا خیال سویٹ گورنمنٹ کو بہت ہے سنہ ۱۹۲۲ء سے لیکر اب تک مزدوروں کی ترقی کے سلسلہ میں حکومت نے جو خرچ کیا ہے اُسکا حساب ذیل میں درج ہے،

سال	رقم
سنہ ۱۹۲۸ء	۵۴۵۰۰۰۰
سنہ ۱۹۳۰ء	۹۹۰۰۰۰۰
سنہ ۱۹۳۲ء	۱۷۰۰۰۰۰۰

کارخانوں میں مہلک واقعات بھی کم ہو گئے ہیں، حاملہ مزدور عورتوں کو بچہ پیدا ہونے سے دو ماہ پیشتر اور دو ماہ بعد تک کی اجرت دی جاتی ہے اور جو عورتیں دفتر میں کام کرتی ہیں اُنھیں ۶ ہفتے پہلے اور ۶ ہفتہ بعد تک کی رخصت دی جاتی ہے،

لاہور میں سب ججوں کا امتحان

نومبر میں منعقد ہوگا

لاہور ۲۴ رمئی ہائیکورٹ سے اطلاع ملی ہے کہ سب ججوں کے امیدواروں کا امتحان ہائیکورٹ کی طرف سے ۲ رنومبر کو شروع ہوگا اور ۱۰ رنومبر تک جاری رہے گا، درخواستیں ڈسٹرکٹ اور سیشن سے ۱۵ راگست تک لی جائے گی اور بعض خاص صورتوں میں پہلی اکتوبر تک بھی درخواستیں لی جائیں گی لیکن پہلی اکتوبر کے بعد کوئی درخواست منظور نہ کیجائیگی امیدوار اپنے اپنے ضلع کے ڈسٹرکٹ اور سیشن ججوں کے پاس درخواستیں بھیجیں گے جو اپنی سفارش کے ساتھ ہائیکورٹ میں روانہ کریں گے،

حکومت ہند کے خزانے میں نقد روپیہ

کلکتہ ۲۳ رمئی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ حکومت ہند کے پاس گزشتہ ماہ میں ۹۳۰۱۶۰۰۰ نقد موجود تھا منجملہ اُن کے ۳۱۵۳۶۰۰۰ روپیہ ضلع کے خزانوں میں اور ۱۴۸۰۰۰۰ روپیہ امپیریل بنک آف انڈیا میں تھا،

اگر آپ تجربہ کرکے دیکھیں گے تو ضرور یقین ہو جاوے گا کہ

قبض و بدہضمی | خون اور منی کی خرابی | جریان احتلام سرعت انزال رقت منی | سخت سے سخت نامردی

دل و دماغ اور معدہ | قوت حافظہ کی کمزوری | وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کرنے کے لئے

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں لاثانی اور شرطیہ علاج ہیں

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ للعہ

صحت وتندرستی کی لغت، نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر مفت طلب فرماویں

آتنک نگرہ فارمیسی جامنگر کاٹھیاواڑ

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ
رجسٹرڈ ٹریڈ مارک
سنہ ۱۸۸۴ء

پچاس سال سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے بے مثل موجد

دردسر کے مریضوں کے لئے

سرباتنا (REGD) سر و ریاحی درد کی ٹکلی

آدھے، خواہ سارے سر میں کسی وجہ سے کیسا ہی درد کیوں نہو اس دوا سے فوراً آسٹ جائے گا۔ ریاحی درد۔ پٹک۔ چمک۔ ٹیس وغیرہ دور کرنے میں بے مثل ہے۔

قیمت فی شیشی نو آنہ ۹ر محصول آٹھ شیشیوں تک سات آنہ ۷ر نمونہ کا پیکٹ ڈیڑھ آنہ ۱؎ا

بچوں کے لئے مفید!

ڈابر کلوروڈائین (Regd)

(پیچش۔ مروڑ۔ اسہال و درد شکم کی مشہور خانگی دوا۔)

یہ باحتیاط صاف کی ہوئی اجزا سے تیار ہونے کی وجہ سے اور کلوروڈائینوں کی نسبت زیادہ مفید ہے ہیضہ اور اسہالی دست۔ پیچش۔ مروڑ۔ کھانسی۔ اپھرا۔ ریاحی درد۔ درد گردہ کی ایک مفید دوا ہے۔

قیمت فی شیشی آٹھ آنہ ۸ر محصول تین شیشیوں تک سات آنہ ۷ر

نوٹ: ہماری دوائیں ہر جگہ فروخت ہوتی ہیں۔ محصول بہت بڑھ گیا ہے۔ اس لئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خرید فرمائیں۔ نمونہ صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے۔

صیغہ نمبر ۶۵ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ۔ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کرکے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری وسستی کو دفع کرکے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت۔ ۴۰ گولی کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

امساک کے لئے بے نظیر دوا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

نوسکت واری روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت وقوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ، علاوہ محصولڈاک

راج ویدنارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جامنگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ ۳۹۳۔ کالبا دیوی روڈ | لکھنؤ ایجنٹ۔ نیم میڈیکل ہال ناکہ فتح گنج
کانپور ایجنٹ۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ | الہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک
دہلی ایجنٹ۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک۔ | آگرہ ایجنٹ۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD, NO; A. 1124

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن سمبی

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳ ششماہی ۶ محصولڈاک

فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۱۵ | کان پور، چہار شنبہ ۸ جون ۱۹۳۲ء مطابق ۳ صفر ۱۳۵۱ھ | نمبر ۲۱

پیامِ بیداری

(از جناب فیاض اختر علیگ)

اس سے بڑھ کر بھی جہاں میں کوئی ناشاد نہیں اپنی عظمت کا زمانہ بھی جسے یاد نہیں
اس پہ ہر وقت ہنسا کرتا ہے ہر غنچہ و گل جو گلستاں میں تو رہتا ہے اور آزاد نہیں
سچ بتا دے مجھے یہ راز کہ کیا بات ہے جو ایک آزادِ ازل دہر میں آزاد نہیں
کیا ترے بازوے پرزور میں قوت نہ رہی یا ترے ہاتھ میں اب خنجرِ فولاد نہیں
دیدیا پنجۂ شہ زور نے کیا تجھ کو جواب یا تجھے قصۂ خیبر شکنی یاد نہیں
کیا ترے قلب میں اب سخ غلامی نہ رہا یا تجھے کچھ الم خاطرِ ناشاد نہیں
کیا ترے قبضہ میں اب برقِ جہاں سوز نہیں یا تجھے جوہرِ شمشیر زنی یاد نہیں

تجھ میں کمزوری ہمت کبھی ایسی تو نہ تھی
جیسی اب ہے تری حالت کبھی ایسی تو نہ تھی

اٹھ اور اب اٹھ کے ذرا شورِ قیامت بن جا عمرؓ و حیدرؓ و حمزہؓ کی شجاعت بن جا
ایک ذرہ کے لئے چھان ابھی دشت و جبل ایک قطرے کے لئے قلزمِ عشرت بن جا
اپنے چہرے پہ عیاں جوہرِ ذاتی کر لے ہر نظر کے لئے آئینۂ حیرت بن جا
بادشاہوں کی طرح جان ہی دیدے یا پھر زینتِ مسند و اورنگِ حکومت بن جا
آسماں سر بھی اٹھا کر نہ تجھے دیکھ سکے خاک سے اٹھ کے ذرا عرش کی رفعت بن جا
شبستانِ جہالت پہ چمک صورتِ مہر ظلمتِ شب کے لئے صبحِ حقیقت بن جا
اپنی ہستی سے ہٹا دے یہ حجاباتِ نظر جلوۂ شمعِ تجلائے رہ الفت بن جا

دیر والوں کو رہِ کعبۂ مقصود دکھا
شانِ ہاروں دکھا، شوکتِ محمود دکھا

تیری ہستی کا یہ منشا ہے کہ تو شاد رہے بادشاہوں کی طرح دہر میں آزاد رہے
جس چمن سے تو گذر جائے بمستانہ روی واں نہ گلچین رہے پھر اور نہ صیاد رہے
تو اگر دیکھ لے دنیا کو بہ اندازِ عتاب تو غریبوں پہ ستم ہو نہ یہ بیداد رہے
تیرے انصاف سے مظلومِ فضا ؤ نہیں کہیں شورِ نالہ ہو نہ ہنگامۂ فریاد رہے
جب کسی بزم پہ پڑ جائے تری نظرِ کرم واں ستمگر کو نہ پھر طرزِ ستم یاد رہے
سر بلند دل کے ترے سامنے سر جھک جائیں اور اشاروں پہ ترے چرخ کی بنیاد رہے
سارے عالم میں جہاں چاہے، جدھر سے گذرے ہر زباں پر یہ دعائیں ہوں کہ تو شاد رہے

ہاں مگر تیری زبان پر ہو کوئی نغمۂ قوم
اور سینہ میں رہے دل کی جگہ جذبۂ قوم

جب یہ ہو جائے تو ہر ذرۂ دنیا تیرا صرف دنیا ہی نہیں عالمِ عقبیٰ تیرا
دنگ رہ جائیں تجھے دیکھ اجرامِ فلک اس بلندی پہ ہو دنیا میں ستارا تیرا
تیری صورت سے عیاں حسنِ ازل ہو جائے چاند حسرت سے تکے عارضِ زیبا تیرا
امتیازات کی جب شان یہ ہو جائے تو پھر رفعتِ مہر تری، اوجِ ثریا تیرا
آسمانوں پہ ترے گیت ہوں جو سو نہیں کہیں اور فرشتوں کی زباں پر کہیں چرچا تیرا

صاحبِ عرش بھی فرمائے کہ انسان ہے تو
آدمی کیا ہے فرشتوں کی بھی اب جان ہے تو

(الاٰمان)

صدر پولیٹکل کانفرنس کی گرفتاری

امرتسر ۶ جون ۲۰ اشخاص مع چار عورتوں کے شہر میں گرفتار کئے گئے جب وہ جلوس کی صورت میں جا رہے تھے۔ امرتسر کی مسری ستی ہم دیوی نے اپنے آپ کو پنجاب پولیٹکل کانفرنس کا صدر ظاہر کیا اور دہلی کانگریس کے رزولیوشن پڑھ کر سنائے پولیس ان کو حوالات لے گئی۔ جہاں بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ کانفرنس کے سلسلہ میں ۵۰ آدمی گرفتار ہوئے۔

ہوڑہ پولیٹکل کانفرنس

کلکتہ ۶ جون۔ مولوی جلال الدین مع ۱۹ دوسرے اشخاص کے گرفتار کئے گئے ہیں جو مولوی صاحب موصوف ہاوڑہ میں ڈسٹرکٹ پولیٹکل کانفرنس کی کوشش کر رہے ہیں۔ جس کا اعلان بذریعہ اشتہارات کیا گیا تھا۔ ایک رضاکاروں کے جلوس کے بعد ایک جلسہ کیا گیا جس کو پولیس نے منتشر کر دیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

ہفتہ وار صداقت

جلد ۱۵ کانپور چہارشنبہ ۸ جون ۱۹۳۲ء نمبر ۲۱

فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ

گول میز کانفرنس کے فیصلہ کے مطابق حکومت برطانیہ نے ہندوستان مین حق رائے دہندگی کے مسئلہ کی تحقیقات کے لیئے جو ایک کمیٹی زیر صدارت لارڈ لوتھین مقرر کی تھی اس نے تین ماہ مین علاوہ صوبۂ متوسط اور آسام کے ہندوستان کے تمام صوبون کا دورہ کیا اور اسی طرح اس کمیشن نے ۹۸۶۰ میل کا سفر طے کرکے جو تحقیقات کی ہے اُسکی رپورٹ ۱۳ جون کو شائع ہوگئی اس رپورٹ کی پہلی جلد جو ۳ جون کو شائع ہوئی ہے وہ ۲۸۶ صفحات پر مشتمل ہے اور اسمیں ۲۲ ابواب ہین اس رپورٹ مین ممبران کے اختلافی نوٹ بھی شامل ہین اور اکثریت کی جانب سے اس رپوٹ کی تصدیق بھی بقیہ دو جلدین رپورٹ کے بعد مین شائع کیجا ئینگی جس مین گواہان کے بیانات کے اقتباسات ہونگے اس پہلی جلد کا خلاصہ ہم کسی دوسرے صفحہ پر شائع کررہے ہیں رپورٹ کے سرسری مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس رپورٹ سے پبلک کو کچھ زیادہ دلچسپی نہ ہوگی کیونکہ اصلی مسائل جو اس وقت ملک میں درپیش ہین اُسکا ابھی تک کچھ فیصلہ نہیں ہوا ہے اصل یہ ہے کہ جبوقت تک فرقہ دارانہ مسائل کا فیصلہ نہ ہوگا اسوقت تک پبلک کو محض جزیات سے زیادہ دلچسپی ہونا تقریباً محال ہی، کیٹی نے سب سے بڑا غضب یہ کیا ہی کہ حق رائے دہندگی بالغان کو ناقابل عمل تصور کر کے بالکل مسترد کر دیا ہی اور دلیل یہ پیش کیگئی ہی کہ اگر بالغان کو رائے دہندگی کا حق دے دیا جائے تو ووٹرون کی تعداد ۱۲ کرور ہو جائیگی اور اسطرح انتخابات کے انتظامات مشکل ہو جائینگے۔

بہرحال کمیٹی نے ملک بیداری کا اعتراف کرتے ہوئے یہ سفارش کی ہے کہ موجودہ ۷۰ لاکھ ووٹران کے بجائے آیندہ ۳ کرور ۶۰ لاکھ لوگون کو حق رائے دہندگی کا دیا جائے ہر کمیٹی نے رائے دہندگی کا معیار تعلیم اور جائداد کو قرار دیتے ہوئے جائداد کا معیار اسقدر کم کر دیا ہے تاکہ موجودہ ووٹران کے تناسب میں پنچ گنا اضافہ ہو جائے، عورتوں کے حق رائے دہندگی کے مسئلہ مین بھی کمیٹی بلا متاثر ہوئے نہیں رہ سکی اور عورتوں کو کافی حق رائے دہندگی دیگئی ہے نیز یہ حق بھی عورتون کو دیا گیا ہے کہ جن عورتون کے شوہر صاحب جائداد ہون اُن عورتون کو رائے دینے کا حق حاصل ہوگا، اچھوتون مزدوروں اور دیگر تجارتی پیشہ حضرات کے لیے علیحدہ علیحدہ حلقہہائے انتخاب اور مراعات کی سفارش بھی کمیٹی نے کی ہے،

کمیٹی نے تعلیم کے معیار کو بھی گھٹا کر مردون کے لیے پرائمری تعلیم اور عورتون کے لیے محض خواندہ ہونا کافی سمجھا ہے۔

بالغان کو اگر رائے دہندگی کا حق دیا جاتا تو اس صورت مین ۱۲ کرور اشخاص کو رائے دینے کا حق ملجاتا مگر کمیٹی نے صرف ۳ کرور ۶۰ لاکھ اشخاص کو رائے دینے کی سفارش کی ہے اور اسطرح آیندہ ۲۷ فیصدی لوگون کو رائے دینے کا حق حاصل ہو جائیگا تعلیم یافتہ اشخاص کا تناسب اس ملک مین صرف ۸ فیصدی ہے اس طرح تعلیم سے سہ گنے اشخاص کو رائے دینے کا حق حاصل ہو جائیگا،

بہرحال دیکھیے ملک کی مختلف جماعتین اس رپورٹ کو کس نقطۂ نظر سے دیکھتی ہین،

آئینہ کانپور

خطوط جلانے کا سامان ۴ جون کو ۳ نوجوانون نے کوتوالی مین آکر کانگریس کمیٹی کی چند کاپیان اور گندھک کے تیزاب کی ایک بوتل پیش کی اور کہا کہ یہ چیزین بعض لوگون نے انکو اس غرض سے دی تھین کہ وہ لیٹر بکسون مین یہ تیزاب کو ڈالدین،

ریلوے ایڈوائزری بورڈ ریلوے ایڈوائزری بورڈ کا جلسہ ریلوے اسٹیشن کے کمیٹی روم میں زیر صدارت ڈویزنل سپرنٹنڈنٹ الہ آباد منعقد ہوا زیر بحث معاملات مین آمدنی کی کمی مسافرون کی آسائش، پانی کی بہم رسانی اور ہندوستانی ریفرشمنٹ روم کے کرایہ کے شامل تھے،

مینوسپل بورڈ بورڈ کے گذشتہ جلسہ مین ۲۰ ممبران نے یہ رزولیوشن پیش کیا ہے چونکہ شہر کی مالی حالت بہت خراب ہو رہی ہے اس لیے بورڈ کے ٹیکسون مین بھی تخفیف کر دیجاوے،

سُرخ اشتہارات یکم جون کو مختلف مقامات پر سُرخ اشتہارات تقسیم کیے گئے جو کہ ہندوستان کے جمہوری ایسوسی ایشن کیطرف سے تھے اور اسپر مسٹر پرکاش کے دستخط تھے اس اشتہار مین جماعت مذکور کے اصول بیان کیے گئے تھے.

باٹا کمپنی BATA باٹا کمپنی جو یورپ مین لیڈیز جوتون کا بہترین کارخانہ کہا جاتا ہے۔ اس نے اب مردون کے جوتون کیطرف اپنی پوری توجہ مبذول کردی ہے اور وہ اپنے جوتون کا مرکز ہندوستانکو بنانا چاہتا ہے چنانچہ اس نے جوناگڈھ ضلع ہگلی میں ایک بہت بڑا قطعۂ اراضی اس غرض کے لیے لے لیا ہے کہ وہ یہان ایک بہت بڑا کارخانہ کھول دے تاکہ وہ ہندوستان میں باٹا کے جوتے بہت سستے دامون فروخت کرسکے باٹا نے ہندوستان میں اپنے جوتے پھیلانے کے لیے عملی کام شروع کر دیا ہے، اور سارے ہندوستان میں صوبہ وار ایجنٹ مقرر کردیے ہین

چنانچہ صوبۂ یو-پی کے لیے مسٹر میر محمد زمان صاحب ایک نہایت خلیق ملنسار اور چست وچالاک ایک پنجابی نوجوان مقرر ہوکر آئے ہیں اور آپ کا قیام گرانڈ پریڈ کوٹھی شیخ ولایت علی مین ہے، آپ یہان مال روڈ اور سٹشن روڈ پر باٹا کے شوروم کھولنا چاہتے ہین، چنانچہ مال روڈ پر اولمپیو کے قریب ایک ہفتہ کے اندر باٹا کے شوروم کھل جانے کی امید کیجاتی ہی

مہاتما گاندھی ڈے، ۵ جون کو مہاتما گاندھی ڈے منایا گیا ہندو دوکاندارون نے اپنی اپنی دوکانیں بند رکھین چوک بزازہ مین کانگریس کے تیئسوین ۲۳ نوجوان ڈکٹیٹر مسٹر متصدی لال گرفتار کریئے گئے کہا جاتا ہی کہ انھون نے اپنے تقریر کا خلاصہ جو کہ چھپا ہوا تھا لوگون کیطرف پھینکا، جنرل گنج مین بابو ولادی لال تقریر کرتے ہوئ گرفتار کرلیے گئے اور نیا گنج مین بابو پیاری لال کانگریس بلیٹن پڑھتے ہوے گرفتار کیے گئے ہین۔

انڈین ڈومینین لیگ آنریبل خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب ممبر کونسل آف اسٹیٹ نے انڈین ڈومینین لیگ قائم کی ہے اور آپ نے پشاور و پنجاب کا دورہ کرکے وہان اس کے ممبر بکثرت بنائے ہین چنانچہ آپ کانپور مین بھی اسکی ایک شاخ قائم کرنا چاہتے ہین اور اسی غرض کے لیے ۶ مئی ۶ بجے شام کو آپ نے اپنے بنگلہ پر ایک جلسہ کیا جسمین شہر کے تقریباً تمام نمایندہ حضرات نے شرکت کی،

مولوی انیس احمد صاحب دہلوی نے لیگ کے اغراض ومقاصد بتاتے ہوے کہا کہ اس لیگ کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کو نوآبادی کے طرز کی حکومت دلانے کی کوشش کیجائے،

مولانا کرم علی وسید ذاکر علی وکیل نے اس لیگ کی اس لیے مخالفت کی کہ چونکہ مسلمانون کی نمایندہ جماعت تھی، مسلم لیگ اور مسلم کانفرنس کے سیاسی عقائد کے خلاف اس لیگ کا مقصد ہے اس لیے اسکا قیام مسلمانون مین تفریق کا باعث ہوگا،

آخرین آنریبل خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب نے فرمایا کہ بحث ومباحثہ کے لیے تو بہت کچھ گنجائش ہے، اور چونکہ ہم لوگ نیک نیتی کے ساتھ اس کا قیام نہایت ضروری سمجھتے ہین اس لیے جو اصحاب اسکے ممبر بننے کے لیے تیار ہون وہ اپنے اپنے دستخط کردین جلسہ مین تقریباً ۳۵ حضرات نے شرکت کی تھی جس مین سے تقریباً آٹھ اصحاب نے دستخط نہین کیے اور بقیہ سب حضرات نے دستخط کر دیئے، اور جلسہ برخاست ہُوا۔

روزنامہ اقدام ہمارے صوبہ مین اُردو روزنامون کی کمی نہیں ہے بلکہ قحط ہے مگر خدا کا شکر ہے کہ کانپور جیسی بنجر زمین سے انصاف اور صدائے مسلم کے علاوہ ایک تیسرا روزنامہ جاری ہوا ہی اس روزنامہ کی تعریف مین ہم اس قدر عرض کر دینا کافی سمجھتے ہین کہ یہ مولانا سید شبیر حسین صاحب قتیل کی زیرادارت شائع ہو رہا ہے،

ہم امید کرتے ہین کہ نہ صرف اہل شہر بلکہ صوبہ کے مسلمان روزنامہ اقدام کے تمسکات قرض حسنہ جو کہ پانچ پانچ دس دس روپیہ کے کارکنان اقدام نے جاری کیے ہین اُن کو لیکر کارکنان اقدام کی ہمت افزائی فرمائیں گے،

خطابات سالگرہ، ملک معظم کی سالگرہ کی تقریب کے سلسلہ مین امسال جو فہرست خطابات کی ۳ جون کو شائع ہوئی ہے اُسمیں کانپور کے حصہ مین صرف دو خطابات آئے ہین، پنڈت گنگا پرشاد باجپئی آنریری مجسٹریٹ چھاؤنی (کیلاش مندر) رائےصاحب، اور مسٹر سی، ایس، اسمتھ، پوسٹ ماسٹر کانپور ایم، بی، ای، کے خطابات سے سرفراز کیے گئے ہیں، ہم اس اعزاز پر دونون اصحاب کیخدمت میں ہدیۂ مبارکباد پیش کرتے ہین،

(بقیہ آئینہ کانپور)

ڈسٹرکٹ بورڈ کی تعلیمی کمیٹی:- ڈسٹرکٹ بورڈ کی ایجوکیشن کمیٹی کی چیرمین کے انتخاب میں چونکہ جھگڑا ہو گیا ہے۔ اس لیے طے کیا گیا ہے کہ تا فیصلہ ڈپٹی انسپکٹر مدارس چیرمینی کے فرائض انجام دیں۔

لالہ رام سروپ گپتا:- لالہ رام سروپ گپتا ایم۔ اے ممتاز کانگریسی کارکن جو کہ ۱۶ فروری کو بچھرایاں مین زیر دفعات ۱۷-الف و ب ضابطہ فوجداری گرفتار ہوئے تھے اور ڈیڑھ سال قید سخت اور پانچ سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی۔ اپیل کرنے سے عدالت سشن جج صاحب کے یہان سے صاف بری ہو گئے ہیں۔

ایک کانگریسی خاتون:- شرنا دیوی چونکہ جیل میں بیمار ہوگئیں اس لیے حکومت نے آپ کو رہا کر دیا ہے۔

کانگریس کا دفتر- ۴ جون کو کوپر گنج میں پولیس نے ایک مکان پر چھاپا مار کر مسٹر گنگا سہائے چوبے، پیارے لال اور سالگرام اگروال کو گرفتار کیا اور مکان کی تلاشی لینے پر کانگریس کے کاغذات بھی برآمد ہوئے کہا جاتا ہے کہ اسی مکان میں کانگریس کا دفتر تھا۔

ایک افسوسناک واقعہ:- اکبر پور کے نائب تحصیلدار ایک کانسٹیبل کی رائفل سے اتفاقی طور پر زخمی ہو گئے ہیں

ٹیلرنگ شاپ کی تلاشی:- ۲ جون کو پولیس نے پرکاش ٹیلرنگ شاپ چوک بزازہ کی تلاشی لی چند ضبط شدہ کتابیں نکلیں اسی سلسلہ میں نوبن چندر اور رام گوپال کو گرفتار کیا گیا ہے۔

مسئلہ تاجران چوب و میونسپل ریلیف فنڈ

مجھے نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ اخبار صدائے مسلم کانپور کی عرصۂ دراز سے یہ پالیسی ہے کہ بورڈ اور اوسکی سب کمیٹیوں کے تمام فیصلوں کا جو اپنے معاملات میں بالکل آزاد ہیں تنہا ذمہ دار مجھے ٹھیرایا جاتا ہے اور اسطرح خواہ مخواہ ایک طرف تو مجھے بدنام کرنے کی بمبالغہ آمیز کوشش کیجاتی ہے اور دوسری طرف شہر میں فرقہ وارانہ اختلافات کو وسیع کیا جاتا ہے لیکن مین نے کبھی ایسی باتون کا جواب دینا پسند نہیں کیا آج میرے نظر سے صدائے مسلم مورخہ ۵ر جون ۳۲ء گذرا جس مین بہت کچھ بلا دلیل الزامات مجھ پر لگائے گئے ہیں مین اُن تمام باتون سے قطع نظر کرکے صرف دو امور کا جواب دیتا ہون اڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہین "کہ جب تاجران چوب کا مسئلہ ایجنڈا میں بھی شامل بھی کیا گیا تو آج دو ماہ سے اُسپر بحث نہین کیجاتی،، اور اُسکا تنہا ذمہ دار مجھے قرار دیا گیا ہے واقعہ یہ ہے کہ یہ مسئلہ سب سے پہلے ۲۰ر اپریل ۳۲ء کے ایجنڈے میں آیا تھا مگر اُس روز ایک خاص وجہ سے چند مسلمان ممبران بورڈ جلسہ سے چلے آئے تھے لہٰذا اُنکی عدم موجودگی کی بنا پر حافظ محمد صدیق اور حاجی قمرالدین صاحبان کے کہنے پر ملتوی کردیا گیا حالانکہ مسٹر راؤ اور دیگر حاضر الوقت چند ہندو ممبران کی یہ خواہش تھی کہ اُسکو اُسی روز طے کردیا جاوے دوبارہ معاملہ ۶ر مئی کے ۳۲ء کے ایجنڈے میں آیا اُس روز ۲۳ ممبران بورڈ نے بشمول جملہ مسلمان ممبران کے پھر التوا کی خواہش کی اور وہ ملتوی ہوگیا سہ بارہ یہ مسئلہ ۱۸ر مئی ۳۲ء کے ایجنڈے میں آیا تو اوس وقت ایک ممبر بورڈ نے میری توجہ اس بات پر دلائی کہ یہ معاملہ بورڈ کے سامنے نہیں آسکتا ہے لہٰذا مجھے اُسپر رولنگ دینا چاہیے چونکہ معاملہ پیچیدہ اور غور طلب تھا فوراً اُس پر کوئی رولنگ دینا مناسب نہیں تھا اسوجہ سے مین نے دوسرے بورڈ کے لیے رولنگ دینے کے واسطے معاملہ اُٹھا رکھا چوتھے مرتبہ یہ معاملہ یکم جون ۳۲ء کے ایجنڈے میں آیا اور ابھی اس آئیٹم پر پہونچنے نہین پائے تھے کہ بورڈ کا وقت ختم ہوگیا اور جلسہ برخاست ہوگیا بہر حال بالسمنڈی کے مسئلہ پر بحث نہ ہونے کے صحیح واقعات یہ ہین دوسرا اعتراض ریلیف کے متعلق ہے آپ فرماتے ہین کہ مسلمان مظلومین کو جو گذشتہ ہندو مسلم فسادات مین تباہ ہوئے اُنکو اب تک میونسپل ریلیف کمیٹی سے امداد نہین ملی یہ صحیح ہے کہ ہندؤن یا مسلمانون کو کسیکو بھی امداد اب تک میونسپل بورڈ سے نہین ملی ہے، مگر اسکا مین ذمہ دار نہیں ہوں میونسپل بورڈ نے ابتدا میں پچاس ہزار روپیہ گورنمنٹ ریلیف فنڈ مین دیدیا جاوے لیکن دوسرے ہندو مسلمان ممبران نے اس سے اختلاف کیا چنانچہ بورڈ کی جانب سے چند سب کمیٹیاں بغرض تحقیقات اور سفارشات کے قائم کردی گئیں ایک عرصہ بعد کمیٹیون کی رپورٹ آئی لیکن پچاس ہزار روپیہ کے تقریباً سوا لاکھ روپیہ کے سفارش کی گئین مجبوراً بورڈ کو ایک سنٹرل کمیٹی تمام درخواستوں پر نظر ثانی کرنے کے واسطے بورڈ کو بنانا پڑی سنٹرل کمیٹی مین میرے علاوہ بابو برج اندر سروپ مسٹر نرائن پرشاد نگم پنڈت اجودھیا ناتھ تیواری مسٹر ہمنٹ کار جرجی پنڈت رگھبر دیال بھٹ خانصاحب شیخ محمد ابراہیم اور حاجی قمرالدین صاحب شامل کیے گئے سنٹرل کمیٹی کے کئی جلسے ہوئے اور بالاتفاق گیارہ ۱۳۸۶ کی سفارش کی گئیں اور کسی ہندو یا مسلمان ممبر نے اُس کے فیصلون سے اختلاف نہین کیا چنانچہ جملہ ممبران سنٹرل کمیٹی دو رپورٹ بتاریخ یکم جون ۳۲ء کو بغرض منظوری بورڈ مین پیش ہوئی اسوقت محمد ابراہیم صاحب اور دو ایک ممبران نے چند مخصوص اشخاص کیلیے مزید سفارش کرنا چاہی لیکن حافظ محمد صدیق صاحب نے یہ تجویز پیش کی کہ سب کمیٹیون کی سفارشات میں رسدی تخفیف کرکے ابتدائی تجویز کے مطابق پچاس ہزار روپیہ تقسیم کیا جاوے چنانچہ یہ تجویز بالاتفاق منظور ہوگئی میں نے یا کسی نے اُس سے اختلاف نہین۔ مجھے امید ہے کہ تمام معاملہ فہم اور سنجیدہ اصحاب اِن الزامات ہو کیا یہ ہین اصل واقعات جن پر تمام رنگ آمیزی کی گئی ہے کا جو میرے خلاف لگائے گئے ہین بہتر فیصلہ کرسکیں گے،

(وکرماجیت سنگھ) چیرمین کانپور میونسپل بورڈ ۵ر جون ۳۲ء

شاردا ایکٹ کے ماتحت شادی روکدی گئی

پونہ ۱۳ر مئی شاردا ایکٹ کے ماتحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حکم دیا کہ ایک نابالغ لڑکی چندربھاگو ساکن موضع سرو کو عدالت مین پیش کیا جائے کیونکہ اسکی شادی ہونے والی ہے سب انسپکٹر پولیس نے اس حکم کی تعمیل کی اس لڑکی کی والدہ نے بھی درخواست دی کہ اسکی سوکن میری لڑکی کو لیگئی ہے اور ایک شخص کے ساتھ شادی کرکے اُس سے روپیہ اینٹھنا چاہتی ہے اور اُسے امبل نامی گاؤن مین لے گئی ہے اور کل شادی ہونے والی ہے، اس پر سب انسپکٹر پولیس موقعہ پر پہنچا اور "دولہن" کو پکڑ کر کلکٹر پونہ کے سامنے پیش کردیا، لڑکی زیورات اور کپڑون سے لدی ہوئی تھی" دولھا،، شادی کرنے کے لیے آرہا تھا اُسے گرفتار کرلیا گیا، کلکٹر نے لڑکی کو اُسکی والدہ کے سپرد کردیا،

پشاور مین شہدائے وطن کی یادگار

شہر مین ہڑتال

پشاور ۱۳ر مئی ناظم صاحب مجلس خلافت پشاور بذریعہ تار ہمین مطلع فرماتے ہین،

۱۳ر مئی ۱۹۳۰ء کو دو سال قبل جو فرزندان وطن شہید ہوگئے تھے اُنکی دوسری سالانہ یادگار منانے کے لیے بازار کلان شہر پشاور مین مسلمانون نے اہتمام کیا جامع مسجد اور دیگر مساجد مین نمازیں پڑھی گئین اور ایصال ثواب کے لیے مسلمانون نے خیرات کی شہر مین ہڑتال ہی سوگ منایا جارہا ہے،

انڈین فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ

حق رائے دہی بالغان کی تجویز مسترد کردیگئی

انڈین فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ شائع ہوگئی ہے اور اسکی پہلی جلد ہمین موصول ہوچکی ہے، اس جلد کے علاوہ دو جلدین اور ہین جن مین صوبہ جاتی فرنچائز کمیٹیون کی یادداشتین شائع کی گئی ہین، شہادتون کا خلاصہ ور ضروری اقتباسات ابھی تک شائع نہین ہوئے ہین جو آیندہ شائع کیے جائیں گے،

مسائل زیر غور بحث و نظر اور اُن کے متعلق سفارشات و تجاویز بھی جلد میں تجویز کی گئی ہیں اس لیے نتائج کے اعتبار سے یہی جلد حاصل تحقیقات ہے، علاوہ اختلافی نوٹون اور ضمنی تصریحات کے جو مختلف اراکین کمیٹی کی جانب سے ضبط تحریر مین لائی گئین ہین، خود کمیٹی کی رپورٹ ۲۰۳ صفحات پر مشتمل ہے جس کے بعد تجاویز کا خلاصہ بھی کمیٹی کی دفتر نظامت کی جانب سے تیار کرکے شامل جلد کردیا گیا ہے، چنانچہ پوری رپورٹ کا ترجمہ قارئین کرام کیخدمت مین پیش کرنا تقریباً ناممکن ہے اس لیے ہم کمیٹی کے نتائج و سفارشات کا وہ مکمل خلاصہ درج کرتے ہیں، جو خود رپورٹ میں ایک حصہ کے طور پر شامل کیا گیا ہے،

لیکن اس خلاصہ کو درج کرنے سے قبل ضرورت اس امر کی ہے کہ قارئین کرام کو اس کمیٹی کے متعلق جزوی معلومات بہم پہونچادی جائے، یہ کمیٹی گول میز کانفرنس کا دوسرا اجلاس ختم ہوجانے کے بعد دسمبر ۱۹۳۱ء میں وزیراعظم برطانیہ کے ہدایت کے موافق وجود میں آئی تھی ۲۹ر دسمبر کو وزیراعظم نے کمیٹی کے صدر کو ایک مکتوب لکھا تھا جس مین کمیٹی کا دائرہ تفتیش بیان کیا گیا تھا، کمیٹی کے اراکین حسب ذیل تھے :-

مارکوئیس آف لوتھین، سی، ایچ، نائب زیر ہند صدر، سر جان کرکے ی، ایس، آئی، کے، سی، آئی، ای نائب صدر، ڈاکٹر بی، آر، امبیدکر، خان بہادر مولوی عزیزالحق، کے مسٹر آر، آر، بکھیل، سر ارنیسٹ سنٹ ممبر پارلیمنٹ، مسٹر آر، اے بٹلر ممبر پارلیمنٹ، مسٹر سی، وائی، چنتامنی، مارکوئیس آف ڈفرن اینڈ آوا، آنریبل مسٹر ای، ملر، میجر جے ملزایم، سی ممبر پارلیمنٹ، دیوان بہادر، اے، راماسوامی مدالیار، آنریبل میری پکفرڈ ممبر پارلیمنٹ، مسٹر پی، براؤن، سردار بہادر سر سندر سنگھ مجیٹھیا، مسٹر ایس، بی تامبے، سر محمد یعقوب، سر ذوالفقار علیخان،،

اس کمیٹی کے برطانوی اراکین ۲۹ر جنوری کو انگلستان سے ہندوستان پہونچ گئے اور یکم فروری سے کمیٹی کا کام شروع کردیا، تین ماہ کے عرصہ میں اراکین کمیٹی نے ۷۸۹ میل کا سفر کیا اور تمام صوبون میں سوائے صوبہ متوسط اور صوبہ آسام کے گشت کرتے رہے، کمیٹی کے اخراجات کا اندازہ نہین بتایا گیا ہے، تین ماہ کے عرصہ مین کمیٹی نے خود بھی شہادتین لین اور صوبجاتی کمیٹیون کے ذریعہ تحریری بیانات بھی وصول کیے، کمیٹی کے اخذکردہ نتائج اور اُسکی سفارشات کا خلاصہ حسب ذیل ہے،

حصہ اول، حق رائے دہی کی بنیاد

حق رائے دہی بالغان — کمیٹی مختلف مقامی حکومتون اور صوبجاتی کمیٹیون کے ساتھ اس رائے مین متفق ہے اگرچہ حق رائے دہی بالغان کے فوائد بہت زیادہ ہیں مگر انتظامی و دیگر وجوہ کی بنا پر مکمل حق رائے دہی بالغان کا نفاذ ناممکن العمل ہے باب دوم (پیراگراف ۱۶ تا ۲۹)

حق رائے دہی بالغان کی اصلاح شدہ صورتین کمیٹی نے حق رائے دہی بالغان کی مندرجہ ذیل اصلاح شدہ صورتون پر بھی غور کیا ہے، مگران سبکو بوجوہ چند در چند مسترد کردیا ہے:-

الف - حق رائے دہی بالغان کو بالواسطہ رائے شماری جاری کیا جائے تمام آبادی بیس، پچاس، سو، یا اور کسی مناسب تعداد کے گروہون مین تقسیم کردیجائے ہر گروہ اپنے اراکین اپنے اراکین مین سے ایک یا دو یا اُن سے زائد ثانوی رائے دہندے منتخب کرے جو اپنی رائے سے مجلس مقننہ کے اراکین کا انتخاب کرین، (باب سوم پیراگراف ۴۲-۴۷)

(ب) حق رائے دہی بالغان کو عمر کی مخصوص تحدید کے ساتھ جاری کیا جائے۔ مثلاً تیس اور چالیس چار کے درمیان کوئی عمر مقرر کردی جائے، (باب سوم پیراگراف ۴۸)

(ج) بڑے بڑے شہرون میں حق رائے دہی بالغان جاری کیا جائے (پیراگراف ۵۰)

(د) لوکل بورڈون کے منتخب شدہ اراکین کو حق رائے دہی دیکر بالواسطہ طریقہ جاری کیا جائے (پیراگراف ۵۱)

کمیٹی نے بالواسطہ اور بلاواسطہ طریقون کو ملاکر حق رائے دہی کا ایک طریقہ جاری کرنے پر بھی غور کیا ہے اور اسکو بھی مسترد کردیا ہے (باب چہارم پیراگراف ۵۴ تا ۵۶)

کمیٹی نے اس تجویز پر غور کیا ہے کہ چونکہ ذمہ دار حکومت کے قیام کے ساتھ حق رائے دہی کی توسیع خطرات سے خالی نہین ہے اس لیے فی الحال وہی حق رائے دہی باقی رکھا جائے جو اسوقت جاری ہے اور اس میں توسیع نہ کیجائے مگر کمیٹی نے اس کے متعلق یہ فیصلہ کیا ہے کہ موجودہ حق رائے دہی غیر اطمینان بخش اور ناکافی ہے۔

کمیٹی کی سفارشات — اِن طریقہ ہائے انتخاب پر غور کرنے کے بعد جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے کمیٹی اسکی سفارش کرتی ہے کہ بلاواسطہ حق رائے دہی میں توسیع کیجائے اور جہانتک ممکن العمل ہو اس امر کو ملحوظ رکھا جائے کہ وزیراعظم کے مکتوب کے مطابق، "قوم کا کوئی اہم فرقہ اپنی ضروریات اور آرا کو ظاہر کرنے کے ذرائع سے محروم نہ رہ جائے" اس کمیٹی کو گول میز کانفرنس کے فرنچائز سب کمیٹی کے ساتھ اس امر مین اتفاق ہے کہ صوبون مین حق رائے دہی کی توسیع اسطرح ہونی چاہیئے کہ ۱۰ فیصدی اور ۲۵ فیصدی کے درمیان آبادی کو حق رائے دہی ملجائے اور اس کے ساتھ ساتھ مختلف فرقون مین رائے دہی کی قوت کو مناسب طور پر تقسیم کرنے کا انتظام بھی ہونا چاہیئے (باب پنجم پیراگراف ۵۷ تا ۷۵) وفاقی جمعیۃ مقننہ کے لیے حق رائے دہی کے متعلق سفارشات آیندہ اشاعت،

حصہ دوم صوبہ جات

ابواب ششم وہفتم، حق راے دہی کی بنیاد اور صوبجاتی حق راے دہی کی اسکیمین

کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ تمام صوبون مین حق راے دہی مندرجۂ ذیل صفات کی بنا پر ہونی چاہیئے :-

(الف) ملکیت - کمیٹی سفارش کرتی ہو کہ ملکیت کو جواب تک حق راے دہی کی بنیاد رہی ہے ایک صفت کے طور پر قرار رکھا جائے مگر اسکی سطح اس قدر کم کر دی جائے کہ آبادی کا بہت بڑا حصہ راے دہی سے مستفید ہو سکے ملکیت کی مجوزہ صفت اپنی نوعیت اور اپنی صلیح کے اعتبار سے ہر صوبہ مین وہان کے حالات کے مطابق مختلف ہوگی اور کمیٹی کی راے مین سارے صوبون مین یکسان معیار ناممکن العمل ہو،

(ب) تعلیم کمیٹی کی یہ بھی تجویز ہے کہ ملکیت کے علاوہ تعلیم کی صفت بھی جاری کیجاے اور جہان تک ممکن ہو اسے تمام ملکون مین یکسان رکھا جائے کمیٹی مردون کے لیے اپر پرائمری یا اُس کے مساوی کوئی دوسرا تعلیمی درجہ اور عورتون کے لیے صرف حروف شناسی بطور صفت کے مقرر کرنے کی سفارش کرتی ہے :-

اس کے علاوہ کمیٹی حسب ذیل نفوس کو بھی حق راے دہی دینے کی سفارش کرتی ہے :-

(۱) مردون کی بیویان جنھین موجودہ صوبجاتی مجالس مقننہ کے لیے ملکیت کی بنا پر حق راے دہی حاصل ہے،

(۲) مزدورون کے لیے جو حلقہ ہاے انتخاب خاص طور پر بناے جائین گے، ان کے اراکین،

(۳) اچھوت اقوام کے اراکین جن کے لیے مخصوص صفت راے دہی مقرر کی جا سکتی ہین،

(۴) انکم ٹیکس ادا کرنے والے محصول گزار۔

ان تجاویز کا اثر یہ ہوگا کہ راے دہندگان کی تعداد ستر لاکھ سے تین کروڑ ساٹھ لاکھ ہو جائے گی، جن مین سے دو کروڑ ترانوے لاکھ بیاسی ہزار مرد ہون گے اور چھیاسٹھ لاکھ بیس ہزار عورتین ہون گی، ہونگی کل آبادی کے ۱۴،۱ فیصدی اور کل بالغان کی ۲۷،۲ فیصدی حصہ کو حق راے دہی ملجاوے گی اجن بالغ مردون کو حق راے دہی ملے گا اُن کا تناسب ۱۰،۵ فیصدی ہوگا، (پیراگراف ۶۸ تا ۷۶ و ۸۱ تا ۸۵)

باب ہشتم عورتون کا حق راے دہی نمایندگی

حق راے دہی — کمیٹی نے راے دہندگان کی فہرست مین عورتون اور مردون کا تناسب ۱: ۴ رکھنے کی کوشش کی ہے، چونکہ ملکیت اور تعلیم کی مجوزہ صفات کے ماتحت عورتون کو اس قدر تعداد حق راے دہی حاصل نہین کر سکے گی ان کا تناسب مردون سے ۱: ۴ ہو جاے اس لیے کمیٹی نے یہ بھی سفارش کی ہے کہ ان عورتون کو بھی حق راے دہی دیدیا جاے جو حرف شناس ہون، یا اُن کے مردون کی بیویان ہون جنھین موجودہ صوبجاتی مجالس مقننہ کے لیے ملکیت کی بنا پر حق راے دہی حاصل ہے، شوہرون کی ملکیت پر حق راے دہی حاصل ہوگا، اس کے ماتحت علاوہ شوہر کے اسکی صرف ایک بیوی راے دہندہ ہو سکے گی جس عورت کو اپنے شوہر کی زندگی مین حق راے دہی حاصل ہو جائے گا وہ اُسکی مدت کے بعد بھی اُس حق کی مالک رہے گی لیکن اگر اُس نے دوسری شادی کر لی تو اُسکا ساقط ہو جائے گا، (پیراگراف ۲۱۵ و ۲۱۶)

کمیٹی کی تجاویز سے مردون کی فہرست راے دہندگان ساڑھے چار گنی اور عورتون کی اکیس گنی ہو جاتی ہی، (پیراگراف ۲۱۷)

صوبجاتی مجالس مقننہ کے لیے زنانہ راے دہندون کی تعداد تقریباً چھیاسٹھ لاکھ بیس ہزار ہو جائیگی،

نمایندگی — فہرست راے دہندگان مین مجوزہ اضافہ کے علاوہ کمیٹی یہ بھی سفارش کرتی ہو کہ پہلے دس سال مین عورتون کے لیے ۲ فیصدی سے ۵ فیصدی تک نشستین صوبجاتی مجالس مقننہ مین محفوظ کر دی جائین، جب تک کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کا فیصلہ ہو جاے اور ہر صوبہ کی مجلس مقننہ کے اراکین کی صحیح تعداد متعین نہ کر دی جائے کہ ان نشستون کے متعلق اور زیادہ مفصل سفارش نہین کر سکتی، جو عورتون کے لیے محفوظ ہونا چاہیے، جو نشستین محفوظ کیجائین وہ مخصوص عام حلقہ ہاے انتخاب مین کیجائے۔ وہ حلقے خواہ شہری ہون یا دیہاتی مگر اسی غرض کے لیے بناے جائین اور انھین عورتین اور مرد دونون اصناف کے راے دہندے شامل ہون، اس مرحلہ پر ان حلقہ ہاے انتخاب کے متعلق کوئی قطعی تجویز پیش نہین کیجا سکتی ہے، لیکن انھین اسوقت بنایا جائے جبکہ علاقہ وار حلقون کی از سر تو تحدید ہو رہی ہو (پیراگراف ۲۲)

بندرگاہون پر فرانسیسیونکا صرف خطیر

بحری فوج بڑھانیکی زبردست تیاریان

فرانس نے ۱۹۳۱ء مین اپنے بندرگاہون کے بڑھانے مین جدید اضافہ کرنے اور ترقی دینے پر (۵۱۹۴۰۰۰) پونڈ صرف کیا ہے تقریباً ۳۰۰۰۰۰ پونڈ بڑی بڑی بندرگاہون پر صرف ہوا ہی - (۱۷۱۵۰۰۰) دوسرے درجہ کے بندرگاہون کے لیے مختص کر دیا گیا تھا (۲۹۴۰۰۰) روشنی کے سمندری مینارون کے بنانے پر صرف کیا ڈنکارک پر ایک جدید گھاٹ اور لنگر ڈالنے کا مقام بنایا گیا ہے بعض نئی عمارتین بھی اس بندرگاہ کے گرد بنائی گئی ہین، فرانس اپنی بندرگاہون کو مضبوط کر رہا ہے تاکہ اسکی ہوائی اور بحری قوت بڑھنے کے ساتھ بندرگاہون مین مضبوط ہو جائین ۱۹۱۳ء مین روڈین کی بندرگاہ شروع کی گئی تھی جو کچھ عرصہ سے بند تھی اب اُس پر بھی تعمیر شروع کر دی گئی ہے،

اکثر دریاؤن پر جدید بندرگاہین اور گھاٹ بنائے جا رہے ہین مثلاً گراونڈی وردڈن اور تیورڈیکین پر جہازون کے بنانے کے کارخانے بھی اکثر مرکزی مقامات پر بنائے گئے ہین اور جہاز سازی کی صنعت کو فرانس مین بہت شوق سے سیکھا جا رہا ہے، اب اس نے ساری توجہ ہوائی اور بحری قوتون کی تنظیم اور ان محکمون کی ترقی کیطرف مبذول کرادی ہے (ٹائمز آف انڈیا)

مسز مالویہ کو ایکسال قید سخت

الہ آباد ۲ جون پنڈت مدن موہن مالویہ کی بہو دیا وتی مالویہ کو ایک سال قید سخت کی اس لیے سزا دی گئی کہ انھون نے الہ آباد ڈسٹرکٹ کانفرنس میں خدمت صدارت

خطابات سالگرہ

جی، سی، ایس، آئی

ہز ہائینس نواب صاحب بھوپال، ہز اکسلنسی سر مالکم ہیلی - گورنر صوبجات متحدہ -

کے، سی، ایس، آئی

سر فضل حسین ممبر کونسل گورنر جنرل،

سی آئی، ای،

مسٹر محل جوائنٹ سکریٹری لیجیلیٹو ڈیپارٹمنٹ حکومت ہند مسٹر ہیرس سابق مشاورتی انجنیر حکومت ہند ۔ لفٹنٹ کرنل میکی ڈائرکٹر پاسیٹر انسٹی ٹیوٹ شیلانگ،

جی، سی، آئی، ای

خان آف قلات مہاراجہ صاحب دیتیا،

کے، سی، آئی، ای

سر آرتھر نسن، ممبر مالیات متوسط، مسٹر کش سکریٹری شعبۂ مال حکومت ہند-

سی، آئی، ای

مسٹر نکسن عارضی جوائنٹ سکریٹری شعبۂ مال حکومت ہند (رخصتی) مسٹر حیدر ممبر پبلک سروس کمیشن حکومت ہند، مسٹر ہگ کمشنر بردوان ڈویژن کرنل بناٹائن کمانڈر فرسٹ انفینٹری بریگیڈ (رخصتی) مسٹر لطیفی سکریٹری مشاورتی کمیٹی گول میز کانفرنس، مسٹر لسٹر سکریٹری محکمۂ دفتر اصلاحات برہما، مسٹر گڈنی سکریٹری حکومت صوبۂ سرحدی مسٹر گریڈ انسپکٹر جنرل پولیس بنگال، مسٹر اچانڈ چیف افسر ڈیٹر محکمۂ جنگلات مدراس، کرنل کمینر بی انسپکٹر جنرل سول اسپتالات پنجاب، کرنل ہنس ڈپٹی برہما انڈ ہیڈ پنٹ ڈسٹرکٹ، مسٹر نون چیف انجنیر رنگون، مسٹر رونالڈس کمشنر پولیس مدراس مسٹر گارڈن کلکٹر ناسک، مسٹر وارڈن کلکٹر صوبجات متحدہ، کپتان کلارک ڈپٹی کمشنر تھراؤ دی مسٹر اڈ سپرنٹنڈنگ انجنیر لائلڈ برج، مسٹر بیور پوسٹ ماسٹر جنرل بمبئی- لفٹنٹ کرنل ہنزلے سابق اسٹاف افسر ایڈوائزر ایجنیف افواج ریاستہاے ہند، مسٹر ڈوافسر مال لائڈ بیرج، مسٹر نبی بخش محمد حسین چیف منسٹر ریاست بہاولپور شاہ محمد یحیٰی بیرسٹر مونگیر، مسٹر متھا سابق سینٹری کمشنر ریاست بروڈہ،

نائٹ

مسٹر لیکی ایجنٹ ریاستہاے مغربی ہند، مسٹر رسل چیف کمشنر ریلوے، مسٹر والرج مدراس ہائیکورٹ مسٹر ونٹ کمشنر اصلاحات حکومت ہند، مسٹر ڈننگ ایڈیشنل سکریٹری محکمۂ مال حکومت ہند، مسٹر فریسر جوڈیشل کمشنر صوبۂ سرحدی مسٹر اسمتھ چیف انجنیر حکومت پنجاب، کرنل نیڈہم آئی ایم ایس، (ریٹائرڈ) مسٹر مسٹو سپرنٹنڈنگ انجنیر لائلڈ بیرج، مسٹر ایچ پی دستور چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ بمبئی، کرنل ہکسر پولٹیکل منسٹر ریاست گوالیار، مسٹر الفریڈ واٹسن ایڈیٹر اسٹیٹسمین

کلکتہ،

کراؤن آف انڈیا

لیڈی علیشاہ، والدۂ آغاخان،

کے- بی، ای

لفٹنٹ کرنل بسکو پولٹیکل ریزیڈنٹ خلیج فارس

سی، بی، ای

مسٹر زیک کلکٹر بہادر اڑیسہ، مسٹر اسٹارٹ سٹلمنٹ آفسر جرائم پیشہ اقوام بمبئی، لفٹنٹ کرنل تھرج ڈپٹی انسپکٹر جنرل فوجی پولیس برہما مسٹر منشی رام سنگھ سپرنٹنڈنٹ پولیس صوبۂ متحدہ،

او، بی، ای،

مسٹر کیشو پائی ڈائرکٹر اسپتال دق مدراس، میجر بارکر ڈپٹی کمشنر، انیسن، مسٹر پارٹیو ڈپٹی کمشنر ضلع پیاپان برہما، مسٹر سان بار صدر کیرن نیشنل سوسائٹی اصلاع تھراودی وپردم مسٹر فلاٹ ڈپٹی کنسرویٹر محکمۂ جنگلات برہما مسٹر گریگاری چیف پرنسپل افسراین، ڈبلو، آر، مسٹر آن گیان ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس تھراودی مسٹر مغل باز خان اسسٹنٹ پولٹیکل افسر خیبر مانک لال لو بھائی اسسٹنٹ کلکٹر اسسٹنٹ کلکٹر محکمۂ نمک، مسٹر میور ہیڈ ڈپٹی کنسرویٹر محکمۂ جنگلات انسن برہما، مسٹر بلونت سنگھ پوری ریڈکراس سوسائٹی، مسٹر اسٹیفورڈ ڈپٹی کمشنر ہنزادہ برہما، میجر ٹامس کیمیکل انجنیر حکومت پنجاب، مسٹر ہاٹ بھیٹ مئو برہما مسٹر ڈودس محکمۂ جنگلات برہما، مسٹر والٹن انجنیر محکمۂ برقیات صوبجات متحدہ،

راجہ (موروثی)

فرمانرواے گلھندی اوڑیسہ، فرمانرواے سنگلی،

راجہ (ذاتی)

مسٹر جوالا پرشاد بجنور، صوبجات متحدہ سردار چرن جیت سنگھ آف کپورتھلہ،

شمس العلماء

مولانا منور علی، لکچرار ڈھاکہ یونیورسٹی،

مہامہوا پادھیاے

پنڈت جگیندر ناتھ رکھی لکچرار سنسکرت کالج کلکتہ، پنڈت مکند جھا بخشی، دھرم سماج سنسکرت کالج مظفر لو بہار اڑیسہ،

اکیا مہا پنڈتا

آپاوادن بداشی سیادو باہین رنگون،

دیوان بہادر (ذاتی)

وجار گو لوجی گروٹھیکہ دار محکمۂ پبلک ورکس مدراس، مسٹر ن لوٹی متیھیس کاشتکار نیگو مدراس پریسیڈنسی، سر سنگھ آئنگر گوپال سوامی آئنگر سکریٹری حکومت مدراس، گوپال داس ہسانند قائم مقام اگزیکیوٹو انجنیر سندھ روڈ نگر، سنگھ رام مشلی ایم ایل سی، پریسیڈنٹ ڈسٹرکٹ لوکل بورڈ،

شروع کا شروع مین

حج کے متعلق مسودات قانون

جمعیت علماء ہند کی مجلس مشاورت کا فیصلہ

ارکان جمعیۃ مرکزیہ علمائے ہند و دیگر اہل علم و اہل الرائے حضرات کی مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۶ و ۲۷ مئی ۱۹۳۲ء کو بمقام مرادآباد زیر صدارت حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی منعقد ہوا، شرکائے اجلاس میں حسب ذیل حضرات قابل ذکر ہیں :-

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی، مولانا عبدالرحمن صاحب، مولانا محمد نعیم صاحب، پنجاب، مولانا فخرالدین صاحب، مولانا فضل صمدانی صاحب، پشاور، مولانا محمد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار، مولانا حفظ الرحمن صاحب، ڈابھیل، مولانا محمد صادق صاحب کراچی، مولانا عبدالحق صاحب مدنی، مولانا محمد شفیع صاحب فرنگی محل لکھنؤ، مولانا قاسم علی صاحب، مولانا محمد میاں صاحب، مولانا مرزا حمید اللہ بیگ صاحب، مولانا مصلح الدین صاحب، قاری عبداللہ صاحب، مولانا واحد رضا صاحب، مولانا خلیل الرحمن صاحب، مولانا محمد فاضل صاحب، مولانا محمد راشد حسین صاحب، مولانا مرزا علی نذر بیگ صاحب، ہلال احمد صاحب زبیری، حافظ محمد محسن صاحب کراچی، مولانا محمد اسمٰعیل صاحب، مولانا مرزا حسن یار بیگ صاحب، حکیم انظار احمد صاحب، مولانا احمد شفیع صاحب، مولانا عمر دراز بیگ صاحب،

مجلس نے حج کے متعلق ہرسہ مسودات قانون کے متن شروع سے آخر تک سننے اور اپنی متعدد نشستوں میں تقریباً بارہ گھنٹے تک بحث وتمحیص کرنے کے بعد حسب ذیل قرارداد منظور کی جسے عامۃ المسلمین اور مسلم اراکین، اسمبلی، وکونسل آف اسٹیٹ کی آگاہی کے لیے شائع کیا جاتا ہے :-

قرارداد

مجلس مشاورت کا یہ جلسہ جس میں ارکان جمعیۃ مرکزیہ علمائے ہند و دیگر اہل علم و اہل الرائے حضرات شریک ہیں گورنمنٹ ہرسہ مسودات قانون متعلق معلمین پورٹ حج کمیٹی ترمیم انڈین مرچنٹ شپنگ ایکٹ مجریہ ۱۹۲۳ء کی تمام دفعات پر غور وخوض کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچا ہے کہ،

(۱) مسودۂ قانون معلمین کی بنیاد جس وجوہ پر رکھی گئی ہے اُن کا تعلق جہاں تک ہندوستان سے ہے وہ بہت بڑی حد تک غیر واقعی ہیں اور علاوہ اس امر کے کہ حکومت کے بیان کردہ مقاصد کی تکمیل بھی اس قسم کی قانون سازی سے ممکن نہیں ہے یہ مسودۂ قانون بہت سے مفاسد کا باعث ہوگا،

مثلاً

(الف) اس مسودۂ قانون کی وسعت کے اعتبار سے جو عالم یا دیگر اشخاص کسی زائر کے لیے کوئی ہدایت بلا لائسنس دینگے وہ سب کے سب مجرم ہوں گے،

(ب) معلوفین اور معلمین حجاز جو بسا اوقات قدیم حجاج سے ملاقات اور طلب اعانت کے لیے آتے ہیں اور جو کبھی دوسرے لوگوں کو حج کی ترغیب بھی دیتے ہیں اور رہنمائی بھی کرتے ہیں اِن سب کے لائسنس کا لزوم ایک ناجائز اثر ڈالنے کے علاوہ بہت سے کار خیر بند ہونے کا باعث ہوگا،

(ج) حج کی ترغیب اور حجاج کی رہنمائی ایک دینی خدمت ہے اس پر لائسنس کا لزوم مذہبی آزادی کے منافی ہے اس لیے یہ مذہب اسلام میں بیجا مداخلت ہوگا،

اور

(۲) مسودۂ حج کمیٹی اپنی موجودہ شکل میں قطعاً غیر مفید اور ناقابل برداشت ہے،

کیونکہ

(الف) حج کمیٹی کی ترکیب ایسی رکھی گئی ہے جس پر سرکاری حیثیت غالب ہے اور ایسی کمیٹی پر نہ پبلک کا اعتماد ہو سکتا ہے اور نہ حجاج کو فائدہ پہونچنے کی توقع ہو سکتی ہے،

(ب) پورٹ حج کمیٹی کے ارکان کی کورم ۵ رکھا گیا ہے اور پانچ ہی سرکاری عہدیدار ممبر تجویز کیے گئے ہیں جس کے معنی یہ ہوئے کہ اگر پانچ سرکاری ملازمین ہی جو چاہیں حج کمیٹی کے نام سے کرلیں تو جائز ہو جائے

(ج) لوکل گورنمنٹ اور گورنر جنرل باجلاس کونسل کو اس مسودۂ قانون میں اتنے وسیع اختیارات دیے گئے ہیں کہ جب وہ چاہیں حج کمیٹی کو وہ بذریعہ قواعد کے ذریعہ کسی مزید ناقابل برداشت شکل میں تبدیل کردیں،

(د) اراکین کے انتخاب کو آپشن (مزید اراکین کو اپنے اندر شامل کرنا) کے متعلق بھی قواعد وضوابط بنانے کا اختیار محض لوکل گورنمنٹ کو دیدیا گیا ہے جس میں آزاد مسلمانوں کی رائے عامہ کو کوئی دخل نہ ہوگا،

(ہ) کمیٹیوں کے اہم امور کے متعلق قواعد سازی کا اختیار کل لوکل گورنمنٹوں کو دیا گیا ہے جس میں مسلمانوں کی رائے عامہ کو کوئی دخل نہ ہوگا اس حیثیت سے ان قواعد کے ماتحت جو کمیٹی بھی ہوگی کسیطرح قابل اعتماد نہیں ہو سکتی،

(و) پورٹ حج کمیٹی کے صدر کی نامزدگی لوکل گورنمنٹ کیطرف سے ہوگی جس میں اسکی بھی تفصیل نہیں ہے، کہ وہ منتخب شدہ ممبران میں سے ہوگا، یا گورنمنٹ کا نامزد کردہ، مسلم ہوگا یا غیر مسلم،

(ز) اگزیکٹو افیسر اور دیگر ملازمین کی تقرری بھی لوکل گورنمنٹ کیطرف سے ہوگی اور اس صورت میں وہ پورٹ حج کمیٹی کے کنٹرول میں وہ مشکل سے رہ سکیں گے اور غرباء حجاج کو ان سے نفع پہونچنے کی بہت کم توقع ہے

(ح) پورٹ حج کمیٹیوں کو مسودۂ قانون میں کوئی ایسا اختیار نہیں دیا گیا ہے کہ اگر جہاز ران کمپنیاں کے مالک یا ملازمین جہاز حجاج کو کوئی تکلیف پہونچائیں تو وہ اُن کے خلاف مؤثر کارروائی کرسکیں، بجز اسکے کہ وہ زائرین کی شکایتیں حکام متعلقہ تک پہونچائیں جو محض غیر مؤثر اور ایک بیکار شے ہے،

(ط) پورٹ حج کمیٹیوں کی سب کمیٹیوں کو معائنہ جہاز میں اگر جہاز کے ماسٹر یا دیگر آفیسر آسانیاں بہم نہ پہونچائیں تو ایسی صورت میں ان کے خلاف صرف سرکاری نامزد کردہ صدر کو استغاثہ دائر کرنے کی اجازت دینا بالکل غیر مؤثر ہے،

(ی) دفعہ ۲۰۸ الف فقرہ (ب) انڈین مرچنٹ شپنگ ایکٹ ۱۹۲۳ء (ہندوستانی تجارتی جہاد رانی کا قانون) کے ماتحت زائرین کی جمع کردہ امانتوں کو اسطرح پر رکھنا کہ جس سے سود حاصل ہو سخت قابل اعتراض ہے

(یا) زائرین کی جو امانتیں یا اُن کے ٹکٹوں کے جو کرایہ واپس نہ ہوا متوفی زائرین کا سامان جو اُن کے ورثہ تک نہ پہونچ سکے اُن سبکو موجودہ حکومت کی ملکیت قرار دینا کسیطرح درست نہیں ہے،

(یب) پورٹ حج کمیٹی کے ارکان کی صفات کا کوئی تعین اس مسودہ میں نہیں کیا گیا ہے،

ہاں اگر پورٹ حج کمیٹی کا مسودۂ قانون ایسا ہوتا کہ جس کی رو سے

(۱) پورٹ حج کمیٹی کی ترکیب میں مسلم منتخب شدہ نمائندوں کی رایوں سے تمام اراکین منتخب کیے جاتے ہیں یا کم سے کم اُن کی غالب اکثریت ہوتی،

(۲) اور تمام اراکین کے لیے یہ صفات مقرر کردی جاتیں کہ عاقل بالغ متدین اور ذی اثر اور حجاج سے ہمدردی رکھنے والے مسلمان ہوں گے اور بعض ارکان کا حاجی ہونا ضروری قرار دیا جاتا،

(۳) کمیٹی کو اپنا صدر منتخب شدہ ارکان میں سے از خود منتخب کرنے کا اختیار ہوتا،

(۴) اگزیکٹو افیسر اور دیگر ملازمین کی تنخواہ لوکل گورنمنٹ دیتی اور اُن کے تقرر و برخاستگی کا حق کمیٹی کو ہوتا،

(۵) اور کمیٹی کے اختیارات اس حد تک ہوتے کہ جن کی بنا پر جہاز اور ساحل کے ملازمین کمیٹی کی شکایات فوراً رفع کرنے پر مجبور ہوتے،

(۶) اور کمیٹی کی کارروائیوں کے متعلق قواعد وضوابط بنانے کا اختیار کمیٹی کو ہوتا جسکو لوکل گورنمنٹ کی منظوری کے بعد قابل نفاذ قرار دیا جاتا،

(۷) اور وہ تمام قابل اعتراض باتیں نہ ہوتیں جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے،

تو ایسی قانونی پورٹ حج کمیٹیوں سے حجاج کو کوئی نفع پہونچنے کی امید ہو سکتی تھی،

اور

(۳) انڈین مرچنٹ شپنگ ایکٹ مجریہ ۱۹۲۳ء میں جو پابندیاں حجاج پر عائد کی گئی ہیں، اور جو پہلے سے ہی ناقابل برداشت ہیں اور جن پر ہمیشہ سے اعتراض کیا جارہا ہے ان میں موجودہ مسودہ ترمیم نے کوئی خوشگوار تبدیلی نہیں پیدا کی ہے، جس سے حجاج کو آسانی بہم پہونچے اور شرعی نقطۂ نظر سے قابل اعتراض نہ ہو، بلکہ بعض صورتوں میں مزید ناقابل برداشت پابندیاں عائد کردی گئی ہیں، اور جن اصلاحات کی ضرورت ایک عرصہ سے محسوس کیجارہی ہے ان کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا ہے،

مثلاً

(الف) حجاج کا اپنی مرضی کے مطابق خود کھانا اور چائے قہوہ تک پکانے تک کو جرم قرار دے دیا گیا ہے،

(ب) واپسی ٹکٹوں یا زر امانت کے لزوم کا جو طریقہ باوجود بعض مستثنیات کے ابتدا سے قابل اعتراض تھا، مستثنیات کو ساقط کرکے اسے زیادہ سخت بنا دیا گیا ہے،

(ج) ہیضہ اور چیچک کے ٹیکہ کو لازم کردیا ہے اور کامران قرنطینہ اور بھپارے کے ذلیل ترین کو منسوخ نہیں کیا گیا ہے،

(د) حاجیوں کے لیے جہاز پر صرف سولہ مربع فٹ اور چھیانوے فٹ مکعب جگہ مخصوص کردی گئی اور تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے شہادت دینے والے مسلم اکابر کے اس مطالبہ پر توجہ نہیں کی گئی ہے جو کہ حاجیوں کے لیے کم سے کم ۲۴ فٹ مربع اور ۱۴۴ فٹ مکعب جگہ ہونا ضروری ہے

(ہ) جہاز پر حجاج کی آسائش کے لیے کافی بیت الخلاء اور غسلخانوں وغیرہ کے متعلق قواعد نہیں بنائے گئے ہیں

(و) نیچے کے درجوں میں ہوا کے لیے برقی پنکھوں اور روشنی اور پانی کا کافی انتظام کرنے کے لیے جہاز ران کمپنیوں کو قانوناً مجبور نہیں کیا گیا ہے،

(ز) بچوں کے لیے ریلوے قواعد کے مطابق کرایہ میں تخفیف اور استثناء کا قانون نہیں بنایا گیا ہے،

(ح) جہازوں کے کرایہ میں تخفیف کے متعلق حج تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات پر کوئی توجہ نہیں کی گئی ہے،

(ط) حج تحقیقاتی کمیٹی کی دیگر راست رسان اور مفید سفارشات کو آئینی شکل نہیں دی گئی ہے،

(ی) جہاز پر طبی انتظامات کے سلسلہ میں مسلمان ڈاکٹر اور مسلمان طبیب اور مسلمان لائق دایہ اور واقف کار غسال وغسالہ کے تقرر کو لازم نہیں کیا گیا ہے؛

(یا) حاجیوں کی جمع شدہ امانت یا ٹکٹ کی قیمت کی قیمت کو حجاج کے واپس نہ ہونے کی صورت میں ان کو یا ان کے ورثہ کو از خود ادا کرنے کی ذمہ داری نہیں لی گئی ہے بلکہ وصول کرنے کی مشکلات میں انکو یا اُن کے ورثا کو مبتلا کردیا گیا ہے،

(نوٹ) :- اگر واپسی کا ٹکٹ یا واپسی کی رقم بطور امانت جمع کرانا بالفرض ناگزیر بھی ہو اور کوئی دوسری صورت ممکن ہی نہ ہو تو حجاج کے واپس نہ ہونے یا فوت ہونے کی صورت میں ان کی رقم انکو یا اُن کے ورثا کو واپس کرنے کی ذمہ داری اس فریق پر عائد ہونی چاہیے جو اس قسم کی پابندیاں عائد کرتا ہے،]

(یب) واپسی ٹکٹ کی قیمت یا امانت جمع کردۂ حجاج بصورت عدم واپسی ۶ ماہ کے بعد حکومت کی ملک قرار دیدی گئی ہے،

صفحہ ۷ پہلا کالم کے آخر

لنکاشائر اور ہندوستان کا قطع تعلق

ایک برطانوی اخبار کا تبصرہ

لنکاشائر کے صنعت پارچہ بافی میں اسوقت جو سُرد مہری پیدا ہو گئی ہے اسکی وجہ بڑی حد تک ہندوستان کے سیاسی حالات ہین اس سے کسیطرح انکار نہین کیا جاسکتا (لندن کا اخبار چلڈرنس نیوز) رقمطراز ہے کہ ہندوستان میں لنکاشائر کی تجارت کا سارا انحصار اس ملک کے امن و امان و انگلستان کے ساتھ خوشگوار تعلقات پر منحصر ہے،

گذشتہ جنگ عموی سے قبل ہندوستان لنکاشائر کے مال کا سب سے بڑا گاہک تھا، اس کی تین کروڑ آبادی کیضرورت کو لنکاشائر بآسانی پورا کر رہا تھا، خود ہندوستان میں جو کارخانے پارچہ بافی کے ہین اُن کا تیار شدہ کپڑا اس قدر موٹا ہوتا تھا کہ وہ اسے پسند نہین کرتے تھے لیکن اب چند سالون کے عرصہ مین بمبئی اور احمد آباد کی ملون نے بہت ترقی کر لی ہے اور ان کا ہنر صنعت پارچہ باتی میں چوتھا ہے، نیز انھون نے آہستہ آہستہ اپنے ملک کے بازار پر قبضہ کر لیا ہے، اور لنکاشائر کو بیدخل کر دیا ہے،

گو اسوقت ہندوستان میں کم و بیش پونے سات کروڑ پونڈ کا سوت تیار رہتا ہے لیکن اسے پھر بھی ساڑھے چار کروڑ پونڈ کے قریب لنکاشائر سے منگانا پڑتا ہے اسی طرح سوتی کپڑے کے سلسلہ مین بھی ہندوستان کم و بیش ۱۲ کروڑ گز کپڑا تیار کرتا ہے جو اس کی ضرورت کے اعتبار سے کم ہوتا ہے اور اسے ۳۲ کروڑ گز منچسٹر سے منگانا پڑتا ہے،

چنانچہ ہندوستان ہمارے بازارون مین سب سے بڑا بازار تھا جنگ سے پہلے تو اس ملک میں ہم دس کروڑ کا ہر سال سوتی مال بھیجا کرتے تھے ہندوستان مین جنگ سے پہلے ہی سودیشی کی تحریک شروع ہو گئی تھی جس کا مطلب یہ ہے کہ ہندوستانی مال خرید و ٹھیک اسیطرح جسطرح ہم یہان یہ کہتے ہین کہ برطانوی مال خریدو یہ تحریک جس کی سب سے زیادہ زد برطانوی مال پر پڑتی ہے ۱۹۳۰ء مین بہت زیادہ پھیل گئی تھی اور اُسے بڑی قوت حاصل ہو گئی تھی،

گذشتہ سال ہندوستان مین سوت کی جو درآمد ہوئی وہ اس قدر کم تھی کہ صرف دو کرور ۹۰ لاکھ پونڈ ہوئی اسیطرح کپڑا بھی ۸۹ کروڑ گز ہوا، افسوس ہے کہ تازہ اعداد و شمار میں مزید کمی معلوم ہوئی ہے

بہر حال موجودہ مشکلات مشکل بھی ہین اور مبہم بھی برطانوی تجارت کو ہندوستان مین صرف دیسی مصنوعات کا ہی مقابلہ کرنا نہیں ہے بلکہ اسے جاپان کا مقابلہ بھی کرنا پڑ رہا ہے، جیسے برطانوی مصنوعات کے مقابلہ میں ہندوستان کو کبھی کبھی ترجیح بھی دیدی جاتی ہے،

اس مسئلہ کا حل عرصہ سے کیا جا رہا ہے جو یہ نہین ہے کہ لوگون کو یہ بتایا جائے کہ ہندوستان مین برطانوی مصنوعات کا تحفظ ہمارے لیے کسیطرح موزون نہیں ہے کہ ہم خود تو یہ کہین کہ برطانوی مصنوعات خریدو اور ہندوستانی جب یہ کہین کہ ہندوستانی مصنوعات خریدو تو اُنھین کہنے نہ دیں،

یہ اس قسم کے معاملات ہین کہ انہین عام طور پر عقل کام نہین دیتی اور کوئی نہین بتا سکتا کہ آیندہ کیا ہوگا، بہر کیف ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آیندہ ہندوستان میں ہمارے لیے صرف سوت کا بازار باقی رہیگا پھر بھی اِس پر بہت کچھ ہندوستانی کارخانے قابض ہو جائین گے،

بقیہ صفحہ (۵)، ملاحظہ ہو

(نوٹ) :- یہ صورت کسیطرح صحیح نہیں ہے، ہان بعض ایسی شرائط کے ماتحت جو شرعی نقطۂ نگاہ سے مقرر کیجائین،

حج کمیٹی اس کے صرف کرنے کی مجاز ہو سکتی ہے]

ان تمام وجوہ متذکرۂ صدر کو پیش نظر رکھتے ہوے اس مجلس کے نزدیک ہر سہ مسوداتِ قانون مسلمانون کے لیے کسیطرح قابلِ قبول نہین ہین اور مجموعی اعتبار سے حجاج کے لیے مفید ہونے کے بجاے مذہبی مداخلت کا باعث ہیں جو ہر طرح قابلِ نفرت و ملامت ہے،

نیز یہ جلسہ مسلم ارکان اسمبلی، کونسل آف اسٹیٹ بالخصوص ارکان مجلس منتخبہ کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ حکومت کے ان مسودات کو بغیر مذکورہ بالا مفاسد کے دور کیے ہوے بصورت موجودہ ہرگز منظور نہ کرین ورنہ اس خطرناک اقدام کی ذمہ داری حکومت کے ساتھ ساتھ انپر بھی عائد ہوگی،

(حضرت مولانا)

ابوالمحاسن محمد سجاد

آل انڈیا مسلم لیگ کی کانسل کے اجلاس کی اہم تجاویز

دہلی ۱۳۰ر مئی آل انڈیا مسلم لیگ کی کانسل کا اجلاس ۲۹ر مئی کو دہلی مین منعقد ہوا جس کی مختصر کارروائی "الامان"، میں اُسی دن درج کی جا چکی ہے، اجلاس چودھری ظفر اللہ خان کی صدارت مین شروع ہوا قابل ذکر حاضرین مین، سر محمد یعقوب، مسٹر حسن امام، نواب احمد یار خان دولتانہ، میان عبد العزیز، مولانا محمد مظہر الدین مالک اخبار "الامان"، مسٹر اکبر علی اور مفتی محمد صادق بھی شریک تھے، چار گھنٹے تک اجلاس ہوتا رہا، ضروری تجاویز کا لب لباب آج درج کیا جاتا ہے،

سب سے پہلے فسادات بمبئی پر اظہار افسوس کا ایک رزولیوشن پاس ہوا، جس مین ہندوؤن کی زیادتیون اور نازیبا اشتعال انگیز حرکات کی مذمت کیگئی جن اخبارون نے مسلمانون پر تہمت تراشی کی اور اُنکے خلاف غلط خبرین شائع کین ان کے خلاف نفرت کا اظہار کیا گیا دوسرے رزولیوشن مین حکومت برطانیہ و حکومت ہند کی توجہ اسطرف مبذول کرائی کہ مرکزی اور صوبجاتی مجالس آئین ساز میں مسلمانون کی نیابت

اڑیسہ کو علیحدہ صوبہ بنایا جاے

صوبہ مین ہائیکورٹ یا یونیورسٹی نہوگی

شملہ ۲۶ر مئی (ا۔پ) اڑیسہ کمیٹی کی رپورٹ شائع ہو چکی ۳ برس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اڑیسہ کو ایک علیحدہ صوبہ بنایا جاسکتا ہے جس کا رقبہ تقریباً ۳۳ ہزار میل مربع اور جس کی آبادی تقریباً ۸۲ لاکھ ۷۷ ہزار ہوگی، اسمین اڑیسہ ڈویژن راے پور ڈسٹرکٹ، گنجم ڈسٹرکٹ کا زیادہ حصہ اور ویزاگاپٹم ایجنسی کے قطعات زمین شامل ہونگے، اس صوبہ کی بنیادی آمدنی ایک کروڑ ۳۶ لاکھ ۵۸ ہزار ہے اور اس کے بنیادی معارف جسمین بار قرض بھی شامل ہے ایک کروڑ ۵۲ لاکھ ۵۰ ہزار ہے، موخرالذکر مین علیحدگی کے مصارف بھی ختم کیے جائیں گے جسکی مقدار تقریباً ۱۸ لاکھ ۳۲ ہزار ہوگی اسطرح صوبہ کو پہلے سال میں ۳۴ لاکھ ۱۵ ہزار روپیہ کا خسارہ ہوگا اور اس سال کے معمولی خسارہ کو اس مین ختم کرنے سے پہلے کا جملہ خسارہ ۲۵ لاکھ ۲۱ ہزار ہو جائیگا،

تحقیقاتی کمیٹی نے تفصیلات پر غور کرتے ہوئے، زبان قومیت لوگون کے طرز عمل، جغرافیائی حالت اقتصادی مفاد اور انتظامی سہولتون پر بحث کی ہے سرحد کی دونون جانب کے لوگون کے خیالات کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا، آمدنی اور مصارف کے تخمینہ مین کمیٹی نے موجودہ لگان کو ملحوظ رکھکر اقتصادی انتظامات کا لحاظ رکھا ہے،

ہائیکورٹ اور یونیورسٹی سے محرومی

نئے صوبۂ اڑیسہ مین اپنی کوئی ہائیکورٹ ہوگی، اور نہ یونیورسٹی طویل مدت کے قیدی اور کانسٹبل وغیرہ کی تعلیم کے لیے اُسکو صوبۂ بہار کے قید خانے اور وہین کی تعلیم گاہوں پر بھروسہ کرنا پڑے گا جس کے مصارف میں صوبۂ بہار اور اڑیسہ بھی مدد دے گا، کمیٹی نے موجودہ قوانین کو ملحوظ رکھا ہے، اور نئی حکومت اور وہان کی مجلس قانون ساز پر اسکو منحصر رکھا ہے اور نئی حکومت اور وہان کی مجلس قانون ساز پر اسکو منحصر رکھا ہے کہ اگر وہ چاہین تو قوانین مین مزید تغیر و تبدل کریں، ملازمتون کے متعلق موجودہ نرخ تنخواہ پر نفاذ ہوگا، آل انڈیا خدمات کے سلسلہ مین ضروری ہوگا، کہ دوسرے صوبون سے عہدہ داران عارتیاً لیے جائیں، بہرحال اس مسئلہ مین زیادہ تر زبان کی دشواریاں حائل ہون گی، مگر اس کے لیے کوئی دوسرا چارہ کار نہیں،

قرض اور اُس کا سُود

قرض میں تخفیف اور اُس کے سود کے متعلق کمیٹی کا وہی خیال ہے جو سندھ کی مالی کمیٹی نے ظاہر کیا ہے، یعنی یہ انتظام کیا جائے کہ نئے صوبۂ اڑیسہ مین جو جائداد یا ملکیت واقع ہو اُسپر صوبۂ اڑیسہ قبضہ کرے، اور جو صوبۂ بہار کے علاقہ مین ہے اُسپر وہی صوبہ قابض ہو اور جو مدراس مین پڑتا ہو وہ صوبۂ مدراس کو دیدیا جائے اور جتنی جائداد جس صوبہ کو ملے اُسی مناسبت سے قرض کا بار بھی منتقل کیا جائے،

کمیٹی توقع رکھتی ہے کہ تجارت کی سرد بازاری ختم ہوتے اور چیزون کی قیمت مین اضافہ ہونے پر آمدنی مین بھی اضافہ ہوگا اور آہستہ آہستہ مصارف بھی ترقی ہوگی جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ پندرہ سال مین ۳ لاکھ ۲۱ ہزار سے بڑھکر ۴ لاکھ ۹۳ ہزار ہو جائے گا، کمیٹی کا خیال ہے کہ ابتدائی خسارہ یا خسارۂ مابعد نئے ٹیکسون سے پورے نہین کیے جاسکتے، کوئی ایسا مقررہ معیار نہین ہے جس سے پتہ چلے کہ مجوزہ جدید ٹیکسون سے کس قدر آمدنی ہوگی مگر یہ امر یقینی ہے کہ ان نئے ٹیکسون سے کوئی خاطر خواہ آمدنی نہ ہوگی، اِس لیے خسارہ کو پورا کرنے کی اِس کے سوا اور کوئی صورت نہین کہ جدید ذرائع آمدنی صوبہ کو منتقل کیے جائین یا مرکزی حکومت وامداد دے، یا ان اِن دونون تدابیر سے مشترکہ خسارہ کو پورا کیا جائے،

علیحدگی کے بعد

کمیٹی کی راے ہے کہ اڑیسہ کے علیحدہ ہو جانے کے بعد صوبۂ بہار کا رقبہ ۷۰ ہزار مربع میل کے قریب ہوگا اور اُس کی آبادی تقریباً تین کروڑ تیس لاکھ کی ہوگی اور مدراس کی آبادی مین ۲۷½ لاکھ کی کمی ہو جائیگی اور اس کے رقبہ میں بھی ۱۸ ہزار مربع میل کی کمی ہو جائیگی، سکریٹریٹ اور اعلیٰ حکام میں کوئی تخفیف نہ ہوگی اور دوسری ملازمتون مین بھی بعض معمولی تخفیف ہوگی، گنجم کا تھوڑا حصہ جو بچ رہیگا وہ آسانی سے ویزاگاپٹم ڈسٹرکٹ میں ضم ہو جائیگا،

سرحد مین تغیر و تبدل ہونے سے ہندو اور مسلمانون کی تناسب آبادی مین بھی کچھ فرق ہو جائے گا، بہار کی مجلس قانون ساز مین مسلمانونکی نشستون میں کافی اضافہ ہوگا،

کمیٹی یہ ظاہر کرتی ہے کہ دوسرے صوبون میں جو ہندو مسلم فسادات ہوتے رہتے ہیں اُن سے اڑیسہ بالکل محفوظ رہے گا، یہان مسلمانون کی تعداد بہت کم ہے، تیلوگو کی اقلیت بھی کچھ زیادہ نہیں ہے اور اڑیا لوگون سے اُنکے تعلقات اتنے کشیدہ نہین ہو سکتے جتنے کہ اکثر ہندو اور مسلمانون کے تعلقات ہو جاتے ہیں،

اس کمیٹی کے صدر مسٹر ایس پی او ڈونل تھے اور اسکے ممبرون میں مسٹر ٹی ارپھوکون اور مسٹر ایچ ام مہتا وغیرہ تھے،

صہ کے مسئلہ پر جلد انقطاعی فیصلہ صادر کر دیا جائے تاکہ انکو اپنی پوزیشن معلوم ہو جائے اور ہندوستان مین جو کشمکش ہو رہی ہے، اُسکا سد باب ہو سکے اور ترقی کی راہ مین جو دقیتین پیدا ہو رہی ہین اُنکو دور کیا جاسکے،

صفحہ ۷ ملاحظہ ہو

خطابات سالگرہ

بقیہ صفحہ ۴

مشرقی خاندیش بمبئی ،

سردار بہادر (ذاتی)

صوبیدار میجر کپتان بیہرٹہو آسام ، سردار کاہن سنگھ زمیندار و سابق جج ہائیکورٹ ناہبہ پنجاب ، سندر سنگھ گیانی نارتھ ویسٹرن ریلوے ،

رائے بہادر

بابو منموہن سہائے ایم ایل سی رئیس و زمیندار تلہر ضلع شاہجہانپور ، لالہ شیو پرشاد سنگھ ، ایم ، ایل ، سی تعلقہ دار کھجور گانوں ، رائے بریلی ، کنور سلطان سنگھ آنریری مجسٹریٹ اور ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ لکھنو ، ضلع علیگڈھ ، پنڈت ہر سہائے پاٹھک آنریری مجسٹریٹ و چیرمین میونسپل بورڈ اٹاوہ ، سیٹھ سری نرائن آنریری مجسٹریٹ و بگراؤ جھانی ضلع بدایون ، بابو پھول چند موگھا ڈپٹی لیگل ریمیمبرینسر حکومت صوبجات متحدہ ، ڈاکٹر رگھونندن لال میڈیکل کالج لکھنو ،

خان بہادر

صوبہ متحدہ

سردار محمد شاکرداد خان ، زمیندار ، ایم ، ایل سی بریلی ، منشی محمد حمید رضا خان ، ایم ، ایل ، سی ۔ زمیندار ممبر میونسپل بورڈ میں پوری ، قاضی عزیز الدین احمد بلگرامی ڈپٹی کلکٹر ، حافظ محی الدین سکریٹری بورڈ آف پبلک ہیلتھ ، ہیڈ دیپارٹمنٹ ، شیخ صادق علی آنریری مجسٹریٹ ، ہائیر ، مرزا احمد بیگ سرکل انسپکٹر پولیس آنریری لفٹنٹ ۔ سید محسن شاہ بہادر ، آنریری مجسٹریٹ و سکریٹری ڈسٹرکٹ سولجر بورڈ میرٹھ ،

رائے بہادر

صوبہ متحدہ ، بابو گنگا رام یادو ڈپٹی کلکٹر مظفر نگر ، چودھری شام سندر نرائن سنگھ آنریری مجسٹریٹ میرٹھ ، بابو بھیل بہاری ریپورٹر ہائیکورٹ الہ آباد ، ٹھاکر راجیشری پرشاد سنگھ تحصیلدار ضلع پرتابگڈھ

پنڈت رام چندر پانڈے جیلر ڈسٹرکٹ جیل بنارس بابو چھوٹے لال میڈیکل افسر انچارج ڈسٹرکٹ بورڈ سفری اسپتال پیلی بھیت ، پنڈت ہردے نرائن بکلانی رئیس و زمیندار دہرہ دون ، بابو شمبھو دیال بھٹناگر پروپرائٹر و اڈیٹر "آفتاب" و "کسان" فیض آباد ٹھاکر رگھونندن سنگھ انسپکٹر پولیس صوبہ متحدہ لالہ اودھ نرائن اسسٹنٹ انجینیر محکمہ تعمیر عامہ لالہ فتح چند سکریٹری و انجینیر ڈسٹرکٹ بورڈ بجنور چودھری شام لال سابق ممبر میونسپل بورڈ الہ آباد ،

خانصاحب

صوبہ متحدہ ، آنریری لفٹنٹ محمد رضا صدیقی علی گڈھ ، شیخ فضل الرحمن آنریری مجسٹریٹ سہارنپور ، مرزا خیرات بیگ وائس چیرمین میونسپل بورڈ فیروز آباد ، سید علی احمد جعفری ، ڈپٹی انسپکٹر مدارس بریلی ، سید محمد حسین تحصیلدار صدر بازار بدایون ، سید شبیر سید تحصیلدار بریلی ، منشی عبد الحمید خان بی ، اے ڈپٹی کلکٹر بہرائچ ، سید واحد علی جیلر ڈسٹرکٹ جیل الہ آباد ، چودھری محمد مسعود زمیندار بارہ بنکی ، قاضی محمد اکرم سرکل انسپکٹر پولیس ڈیرہ دون ،

آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا اجلاس

بقیہ صفحہ ۶

بنگال مسلم لیگ نے جو ریزولیوشن پاس کیے ہیں کانسل آنکی تائید کی اور سکریٹری کو یہ اختیار دیا کہ وہ بنگال کے سرکردہ مسلمانوں اور مسلمان انجمنوں اور جماعتوں سے یہ دریافت کریں کہ بنگال مسلم لیگ نے حق رائے دہی بالغان مخلوط انتخاب بلا تحقیق نشست برائے مسلمانان بنگال کا فیصلہ کیا ہے ۔

حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کرائی گئی ہے کہ جمعیۃ الاقوام میں آیندہ جو وفد ہندوستان بھیجا جائے اُسکا کارکردہ کوئی مسلمان ہو ،

بمبئی کی وزارت میں کسی مسلمان کے نہ ہونے پر اظہار ملال کیا گیا اور گورنر کی توجہ اس ضروری امر کیطرف مبذول کرائی گئی ،

کانسل نے مجلس عاملہ کو یہ اختیار دیا کہ وہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی سے گلنسی کمیشن کی سفارشات پر گفتگو کرے اور اُن پر عمل کرانے کے لیے وسائل اختیار کرے سندھ برین کمیٹی فیڈرل اقتصادی مجلس تحقیقات اور فرنچائز کمیٹی کی رپورٹوں پر غور کرنے کے لیے ایک مجلس مقرر کی ہے ،

کانسل نے پنجاب لیگ کی ان تجاویز کی تائید کی جو جداگانہ انتخاب حق رائے دہی نسوان اور پنجاب میونسپل بل کے متعلق اُس نے پاس کی تھیں ، آخر میں کانسل مسلم کانفرنس سے الحاق کرانے کے لیے اور اس کے لیے وسائل تجویز کرنے کے لیے ایک مجلس مقرر کی گئی ،

سمن بغرض انفصال مقدمہ

نمبر مقدمہ

(آرڈر ۵ قولعدادہ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ بیدخلی ۸۲ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

بعدالتِ مال پرگنہ بلہور مقام کانپور ضلع کانپور

پنڈت سورج پرشاد ولد مصری لال برہمن دوبے ساکن بدراجپور پرگنہ بلہور　　مُدعی

بنام رگھوناتھ سنگھ و بہادر سنگھ پسران نرائن سنگھ و مسماۃ پھول کنور جسا سنگھ اقوام ٹھاکر ساکنان موضع براجپور پرگنہ بلہور ،　　مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے ایک نالش بابتہ بیدخلی دفعہ ۸۲ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۲ ماہ جون سنہ ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کچہری کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتایید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا ۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲ ماہ جون سنہ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا ،

دستخط حاکم عدالت　　مہر عدالت

سمن بغرض انفصال مقدمہ

نمبر مقدمہ ا

(آرڈر ۵ قواعد ادہ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ بیدخلی دفعہ ۸۲ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

بعدالتِ مال پرگنہ بلہور　مقام کانپور ضلع کانپور

پنڈت سورج پرشاد ولد مصری لال دوبے ساکن براجپور پرگنہ بلہور　　مُدعی

بنام رگھوناتھ سنگھ و بہادر سنگھ پسران نرائن و مسماۃ پھول کنور بیوہ جسا سنگھ اقوام ٹھاکر ساکنان موضع براجپور پرگنہ بلہور ضلع کانپور ،　　مدعا علیہ

واضح ہو کہ مُدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بیدخلی کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۲ جون سنہ ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کچہری کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو حاضری کے لیے تمہاری مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتایید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تم بروز مذکور حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا ۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲ ماہ جون سنہ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا ، دستخط حاکم عدالت　　مہر عدالت

نوٹس ڈسچارج بنام جملہ قرضخواہان

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ کانپور

۹۲ نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۳۰ء

ہنسی دھر ولد ذکی قوم ویش ساکن نوگھڑا محال شہر کانپور انسالونٹ

بنام راجہ رام ولد تلشی رام تلشی رام ولد نامعلوم اقوام سُنار ساکنان موضع سروسی پرگنہ و ضلع اناؤ گنگا ولد نامعلوم قوم کلوار ساکن گھومتی محال شہر کانپور ۔ قرضخواہان ، ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں ہنسی دھر انسالونٹ نے ایک درخواست مشعر کیے جانے ڈسچارج عدالت ہذا میں گزرانی ہو اور عدالت نے اس درخواست ڈسچارج کی سماعت کے لیے ۱۷ جون سنہ ۳۲ء مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسی کو کوئی عذر کرنا ہو روبرو عدالت ہذا بتاریخ معینہ پیش کرے

مرقوم ۶ جون سنہ ۱۹۳۲ء

مہر عدالت

بحکم آر ۔ پی ۔ سنسر ہا منصرم عدالت

دوائیاں خریدتے وقت

اصلی اور نقلی کی تمیز کرو !

نقلی موتی نگ روپ کے لحاظ سے اصلی موتی کا کام دے سکتے ہیں لیکن دوا ... پر استعمال نہیں کئے جا سکتے نقلی دوائی استعمال کرنا اپنی صحت کو خطرہ میں ڈالنا ہے ۔ یاد رکھیے نقل ...

کام نکالنی ہوئی بھی کسی مصیبت کے وقت ایسا دھوکہ دیگی کہ پھر ...

امرت دھارا

... سنکڑوں امراض کیلئے رام بان ہے ۔ کچھ لوگ اس کی بڑھتی ہوئی بکری دیکھ کر اس کی نقل ... پبلک کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے رہتے ہیں ...

اس لئے آپ کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ آپ ہمیشہ پنڈت جی کا نام دیکھکر اصل امرت دھارا ہی خرید کریں !

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے نصف ایک روپیہ چار آنے ۔ نمونہ ۲ آنے

... مصنفہ پنڈت صاحب کی فہرست ... مفت بھیجے جاتے ہیں !

خط و کتابت کیلئے پتہ ——— امرت دھارا ۱۱۵ لاہور

المشتہر ۔ منیجر امرت دھارا ... امرت دھارا روڈ ... لاہور

گلینسی کمیشن کی رپورٹ شائع ہو گئی

کشمیر مین اسمبلی کے قیام کی سفارش

سری نگر تیسری جون گلانسی کمیشن کی رپورٹ کل شائع ہو گئی ہے، رپورٹ مین ایک مجلس قانون ساز کے قیام کی سفارش کیگئی ہے جس مین منتخب شدہ ممبران کی اکثریت ہو، مسٹر گلینسی نے سفارش کی ہے کہ اسمبلی مین ۳۳ منتخب شدہ ممبران ہونے چاہیئن جن مین ۲۰ مسلمان، ۱۱ ہندو ایک سکھ اور ایک بدھ ہو، طریق انتخاب جداگانہ ہو اور مجموعی آبادی کے دس فیصدی حصہ کو راے دہی کا حق حاصل ہو، اسمبلی کو مہاراجہ کی آخری منظوری کے ماتحت قانون بنانے اور سرکاری قوانین کی تصدیق، نجی مسودہ ہاے قوانین اور ریاستی بجٹ پر بحث کرنے کا اختیار حاصل ہو گا،

اگر آپ تجربہ کر کے دیکھیں گے تو ضرور یقین ہو جاوے گا کہ

قبض و بدہضمی	خون اور منی کی خرابی	جریان احتلام سرعت انزال رقت منی	سخت سے سخت نامردی
دل و دماغ اور معدہ	قوت حافظہ کی کمزوری	وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کرنے کے لیے	

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں لاثانی اور شرطیہ علاج میں

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ للعہ

صحت و تندرستی کی لغت نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر مفت طلب فرماویں

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

ٹی اے
ڈاکٹر ایس۔ کے برمن
لمیٹڈ
رجسٹرڈ

پچاس سال سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے بے مثل موجد

درد سر کے مریضوں کے لئے

سر باتنا (REGD) سر درد یا کسی درد کی ٹکلی

...بیا ہی درد کیوں نہ ہو اس دوا سے فوراً جاتا رہے گا۔ ریاحی درد۔ چک۔ چمک۔ ٹیس وغیرہ دور کرنے میں بے مثل ہے۔

قیمت فی شیشی ... محصول ڈاک ... نمونہ کا پیکٹ ...

ہر عیالدار کے لئے مفید!

ابر کلورو ڈائن (Regd)

(پیچش۔ مروڑ۔ اسہال و درد شکم کی مشہور خانگی دوا۔)

... کلورو ڈائنوں کی نسبت زیادہ مفید ہے ... پیچش۔ مروڑ۔ کھانسی۔ اپھارہ۔ ریاحی درد۔ درد گردہ کی ایک مفید دوا ہے۔

قیمت فی شیشی ... محصول ... سات آنہ

نوٹ ہماری دوائیں ہر جگہ فروخت ہوتی ہیں۔ محصول بہت بڑھ گیا ہے۔ اس لئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خرید فرمائیں۔ نمونہ صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے۔

حبیبہ نمبر ۵۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ۔ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر

بحکم جناب بابو جگبنس کشور ٹنڈن صاحب بہادر منصف کانپور

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۶۵۵ سنہ ۱۹۳۲ء

بعدالت منصفی کانپور ضلع کانپور

شیو دیال عمر تخمیناً ۶۲ سال ولد ہردین قوم بقال ساکن منصفی پرگنہ و ضلع کانپور — مدعی

بنام رام سیوک عمر تخمیناً ۳۰ سال ولد کامتا پرشاد قوم برہمن ساکن بہنس پرگنہ و ضلع کانپور و الیشور دین ولد بلدیو پرشاد برہمن ساکن موضع موہ گانون پرگنہ و ضلع کانپور — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ... کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳۰ ماہ جون سنہ ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰½ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس شخص کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہون اور جوابدہی دعوی کی کرین، اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپکو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہون کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کرین

آپکو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہو گا،

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۸ ماہ مئی سنہ ۱۹۳۲ء کے جاری کیا گیا،

بحکم لکھپت راے منصرم عدالت منصفی کانپور،

(مہر عدالت)

بحکم جناب مولوی سید محمد منیر صاحب بارایٹ لا جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

نمبر مقدمہ ۱۳۵۸ سنہ ۱۹۳۲ء

بعدالت خفیفہ کانپور

رام کشور ولد کیدار ناتھ قوم برہمن مصر ساکن فیلخانہ کانپور، — مدعی

بنام شیو نرائن ولد من راکھن قوم برہمن دکچھت ساکن موضع کرڈیا پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ... کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۵ ماہ جون سنہ ۱۹۳۲ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس شخص کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہون اور جوابدہی دعوی کی کرین اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپکو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہون کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہون پیش کرین،

آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہُوگا،

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۸ ماہ مئی سنہ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا،

بحکم آر، پی، شرما، منصرم عدالت خفیفہ کانپور، (مہر عدالت)

سر عباس علی بیگ کا انتقال

یہ خبر انتہائی افسوس کے ساتھ سنی جائیگی کہ سر عباس علی بیگ سابق ممبر انڈیا کونسل ۸۰ سال کی عمر مین قلب کی حرکت بند ہو جانے سے انتقال کر گئے،

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ایک روپیہ

رمن ولاسی گولیاں

امساک کے لئے بے نظیر دوا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ

پنوسکت واری روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت ۲ تولہ کی ڈبیہ ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ ۳۹۳ کالبا دیوی روڈ — لکھنؤ ایجنٹ۔ نجم میڈیکل ہال ناکہ فتح گنج

کانپور ایجنٹ۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چوراستہ — الہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک

دہلی ایجنٹ۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک۔ — آگرہ ایجنٹ۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبد السلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا۔ پرنٹر خواجہ عبد الواحد انتظامی پریس کانپور،

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD, NO: A, 1424

جمال پر توحق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن

ہفتہ وار

صبیؔ

صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۵ | کان پور، چہارشنبہ ۲۲ جون سنہ ۱۹۳۲ء مطابق ۱۷ صفر سنہ ۱۳۵۱ھ | نمبر ۲۲

تو نوحہ کنِ قسمتِ ناکام ہے ابتک

(از جناب اللہ بخش تسنیم صاحب)

ناکامیٔ تدبیر سبب دل شکنی کا
فطرت ہی حقیقت میں تری خام ہے ابتک

لپٹے ہوئے شعلوں سے ہیں جانباز مگر تو
سرگشتۂ کیفیتِ انجام ہے ابتک

دل منزلِ صد یاس بہ آغوشِ تمنا
جاں مصدرِ صد شکوۂ ایام ہے ابتک

زیں ابلقِ ایام پہ ہے اہلِ ہمم کا
تو نوحہ کنِ قسمتِ ناکام ہے ابتک

ہے تشنۂ تکمیل ابھی ذوقِ عبادت
خدمت میں صلے کی ہوس خام ہے ابتک

ہے ذوقِ جہاں طالبِ پیکارِ مسلسل
تو شایقِ آغوشِ دل آرام ہے ابتک

اٹھی تھی صدا از رہِ فاران سے جس کی
گو نجا ہوا دنیا میں وہ پیغام ہے ابتک

ہے تشنگیٔ ارض طلب عالم بالا
فطرت کی وہی بارشِ انعام ہے ابتک

ہے ذوق تمنا ترا اب تک متنا ہی
پا بستۂ راہ و روشِ خام ہے ابتک

صحرا میں ہے کیا لطف رم و چم نہیں معلوم
تو آہوئے پا بستۂ صد دام ہے ابتک

خمیازہ کش آزادی کی ہے روح جہاں میں
مسلم کی وہی صبح وہی شام ہے ابتک

طوفان زمانے میں ہے کافر منشی کا
تسنیم مگر پیروِ اسلام ہے ابتک

ہندوستان اپنی ہی پیداوار پر کروڑوں روپیہ کا منافع دیگر ممالک کو کسطرح ادا کرتا ہے۔

ہندوستان مفلس ملک ہے ممالک غیر میں ۲۵۰ کروڑ روپیہ سالانہ کی پیداوار برآمد کی جاتی ہے اور اسکے معاوضہ مین حسب ذیل اشیا درآمد کی جاتی ہیں۔

(۱) لوہا اور فولاد کے سامان ۳۲ کروڑ روپیہ (۲) دیگر دہات کا سامان ۶ کروڑ روپیہ (۳) کوئلہ ۴ کروڑ روپیہ (۴) مشین اور بجلی کا سامان ۲۵ کروڑ روپیہ (۵) ریلوے کا سامان ۲۵ کروڑ روپیہ (۶) چاقو چھریاں اور پرزے ۷ کروڑ روپیہ (۷) ہر قسم کا روغن ۱۰ کروڑ روپیہ (۸) شیشے کے گلاس اور چمنیاں ایک کروڑ (۹) صابون ۲½ کروڑ (۱۰) سگرٹ ۳½ (۱۱) چمڑے کا سامان ۵ کروڑ (۱۲) ادویات ۳½ کروڑ (۱۳) چینی سامان ۱۰ کروڑ (۱۴) چینی کا سامان ۴ کروڑ (۱۵) پارچہ ۷۲ کروڑ روپیہ

اس میں سے ۶۵ فیصدی سال انگلینڈ سے آتا ہے باقی مال امریکہ جرمنی، جاپان، سویڈن، بلجیم اٹلی اور فرانس وغیرہ سے آتا ہے۔ درآمد و برآمد کی یہ حالت صرف ایک سال سے نہیں بلکہ سالہا سال سے چلی آتی ہے۔ اگر غیر ملکی اربوں کا سامان ہندوستان کو دیتے ہیں تو کروڑوں روپیہ کا منافع حاصل کرکے اپنے ملک کو مالدار بناتے ہیں۔

ہندوستان میں ۵۰ کروڑ من چاول اور ۲۲ کروڑ من گیہوں سالانہ پیدا ہوتا ہے۔ ہندوستان کو جس قدر کپڑے کی ضرورت ہوتی ہے اس کا ½ حصہ ہندوستانی کارخانوں میں تیار ہوتا ہے۔ اور ½ باہر سے منگانا پڑتا ہے اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ ملک میں پارچہ، دیا سلائی، ادویات صابون اور تمام اقسام کے تیل اور چمڑے کا سامان یہاں تیار کرکے ملک سے کروڑوں روپیہ کے باہر

جانے سے بچایا جائے۔

بالشویک روس کی جدت طرازی

سوئٹ روس میں ایک مرتبہ اور دیوانگی اور جنونانہ جذبات کا دورہ پڑنے والا ہے۔ حکومت نے ایک تجویز کے ذریعہ زرعی فارموں کی توسیع کا حکم دیا ہے۔ روس کے اخبار "ازدستیا" اور پراوڈا اور دیگر سرکاری اور اشتراکی پرچے باقاعدہ پروپگنڈا بازی میں مصروف ہیں اس سلسلہ میں سب سے زیادہ دلچسپ بات ہے کہ "خرگوش" کی افزایش نسل کے لئے ایک کافی عملہ قایم کیا ہے تاکہ اس طرح گوشت کی کمی کو پورا کیا جائے۔ اس محکمہ کے صدر کمار بڈمادین مقرر کئے گئے ہیں کہ وہ آیندہ جنوری سے قبل تقریباً ایک کروڑ خرگوش مہیا کرینگے۔ یہ تمام خرگوش بہترین قسم کے ہونگے صدر محکمہ خرگوش اس قسم کے خرگوشوں کی افزایش نسل دریائے والگا کے دہانے کے قریب ایک مقام پر کرینگے۔

یہ محکمہ میکاوب کے مقام کے نزدیک تقریباً دو ہزار ایکڑ زمین محفوظ کر لیگا جہیں خرگوشوں کی افزایش نسل کی کوشش کی جائیگی امید کی جاتی ہے کہ اس "خرگوش خانہ" سے تقریباً ۶۲۰۰۰ ہزار نر بغرض حصول نسل دستیاب کئے جائینگے۔ چنانچہ محکمہ ہذا نے ایک مرکزی ادارے کے ماتحت کام شروع کر دیا ہے۔ جسے "ازدستیا" نے دنیا کا سب سے بڑا "خرگوش خانہ" تصور کیا ہے۔

یہ خرگوش خانہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء کو وزارت زراعت کی طرف سے کھولا گیا اور لینن اکاڈمی اور اگریکلچرل سائنس کے ساتھ ملحق کر دیا گیا بدیں شرط کہ دو ہزار ماہرین "خرگوش" اور ۴۰ اسپیل آنریری ڈاکٹر بھی اس سال کے اندر اندر تیار کئے جائیں وزارت زراعت نے تقریباً ۲۴۷۱۰۰ ایکڑ زمین خرگوشوں کی افزایش نسل کے لئے مخصوص کی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ اسطرح سنہ ۱۹۳۲ء میں ۵۰۰۰۰ ٹن خرگوش کا گوشت مہیا ہو سکے گا۔ اور .... ۵ ملیٹ حالانکہ سنہ ۱۹۳۱ء میں ۱۳۰۰ ٹن مہیا ہونگے اور صرف ۱۲۰۰۰۰ سپلیٹ گوشت کے ہ

۴ اگرچہ خرگوشوں کی نسل کا پروپگنڈا بعض شہروں میں کامیاب رہا مگر بہت سے شہروں میں اس کا بہت عمدہ اثر نکلا ہیں گریڈمیں مکانوں کی چھتوں پر خرگوش پلنے شروع ہو گئے ہیں۔

۴ اپریل کو پراوڈا نے لکھا کہ "خرگوش" کے گوشت کی بیرون ملک میں بہت مانگ ہے اور لندن والے ایک ہفتہ میں ۲۰ لاکھ خرگوش کہاتے ہیں۔ اور بلجیم میں ہر ایک مکان والا خرگوش پالتا ہے اور یہ کہ کوئی شخص ایسی صورت میں کہ وہ خرگوش نہ رکھتا ہو۔ نہ تو مکان لے سکتا ہے اور نہ کرایہ پر دے سکتا ہے یہ تمام اطلاعات اس وجہ سے شایع کی گئیں کہ روس میں خرگوش کی افزایش نسل کا شوق پیدا ہو۔ اور وہ اسے سامان خوراک کے طور پر استعمال کریں اسکے علاوہ اسکی تسلی دیجا رہی ہے کہ عوام کو اس سے پریشان نہ ہونا چاہئے اس لئے کہ ان کی پرورش کی نگرانی کا کام کمیونسٹ پارٹی کے ذریعہ کیا جائے گا۔ یہ روس کا وہ دوسرا پروگرام ہے جس پر ابتک عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔

(الامان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۱۵ | کانپور چہارشنبہ ۲۲ - جون ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۲

جاپان اور امریکہ میں جنگ کا خطرہ

گذشتہ سال جاپان نے چین سے جنگ کر کے منچوریا پر زبردستی قبضہ کر لیا تھا۔ چنانچہ آج کل امریکہ اور جاپان میں منچوریا کے مسائل کے متعلق زبردست گفت و شنید ہو رہی ہے اور بہ ظاہر قرائن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ جاپان منچوریہ سے متعلق اپنی رائے تبدیل نہیں کرنا چاہتا۔ اس لئے بہت ممکن ہے کہ امریکہ اور جاپان کے درمیان جنگ چھڑ جائے چونکہ بحرالکاہل مدت مدید سے مختلف ممالک کے درمیان مناقشات کا باعث ہے اور اس کی تاریخ بھی نہایت طول طویل ہے لہٰذا ہم ذیل میں اس مسئلہ کے متعلق چند ضروری اور اہم واقعات ناظرین کے مطالعہ کے لئے پیش کرتے ہیں کہ:-

چین کے شمال میں ایک خطۂ زمین ہے جس کو منچوریا کہتے ہیں اور جہاں سے زمانہ قدیم میں چین کے شہنشاہ آتے تھے۔ منچوریا جو انگلستان اور آئرلینڈ کے رقبہ سے سہ گنا زیادہ بڑا ہے چین کی زیر نگرانی ہے یعنی وہ چین میں شامل تو نہیں ہے لیکن اس میں اب تک چین ہی کی حکومت قائم تھی۔ چالیس برس کا عرصہ گذرا کہ روس نے بحیرۂ زرد کے ساحل پر قبضہ جمانے کے خیال سے چین پر زور دینا شروع کر دیا کہ وہ ساحل منچوریا کے چند مقامات روس کو دیدے ۱۸۹۸ء میں چین نے وہ مقامات روس کو دیدیے لیکن جب سنہ ۱۹۰۰ء میں چین نے چاہا کہ غیر ملکیوں کو منچوریا سے خارج کر دیں تو روس نے اُسے پسپا کر دیا اور پورے منچوریا پر قبضہ کر لیا۔

منچوریا اور جاپان کے درمیان میں کوریا واقع ہے اس اندیشہ کے باعث کہ کہیں روس کوریا پر بھی قبضہ کرنے کا خیال نہ کرے جاپانیوں نے روس سے مطالبہ کیا کہ منچوریا چھوڑ دیں۔ لیکن روس نے سنی ان سنی ایک کر دی لہٰذا سنہ ۱۹۰۲ء میں جاپانیوں نے انگلستان سے جس کے روس اور فرانس کے ساتھ خوشگوار تعلقات نہ تھے دوستانہ تعلقات پیدا کئے اور سنہ ۱۹۰۴ء میں انگلستان کے بھروسہ پر جاپان نے پھر روس سے منچوریا خالی کر دینے کا مطالبہ کیا۔

روس نے انکار کر دیا اور جنگ چھڑ گئی جاپان نے روس کو شکست فاش دیکر منچوریا میں روس کے جملہ مقبوضات پر قبضہ کر لیا اور منچوریا میں ایک ریلوے لائن کی تعمیر کے حقوق اپنے واسطے محفوظ کر لئے اور ریلوے لائن کے چاروں طرف بہت کافی حصہ زمین پر قبضہ کر لیا۔ منچوریا کے باقی حصہ پر حکومت کا حق چین کو مل گیا۔ لیکن سنہ ۱۹۱۰ء میں جاپان نے کوریا پر قبضہ کر لیا۔

جنوبی منچوریا میں جاپان نے اپنی ریلوے لائن تعمیر کرائی اور اس کے چاروں طرف زمین پر قبضہ کر لیا اور وہاں بہت کافی دولت صرف کی۔ چینیوں نے اس سلسلہ میں کچھ کام نہ کیا۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد وہ لاکھوں کی تعداد میں آ کر منچوریا میں آباد ہو گئے اور تجارت اور زراعت میں مشغول ہو گئے اور اس ذریعہ سے انہوں نے منچوریا کو ایک متمول خطۂ زمین بنا دیا۔ لیکن جاپانیوں کو منچوریہ کی آب و ہوا راس نہ آئی اور وہ وہاں آباد نہ ہوئے۔

یہ صورت حال سنہ ۱۹۱۴ء تک قائم رہی جنگ عظیم میں جاپان نے اتحادیوں کا ساتھ دیا اور اس نے بحیرۂ زرد کے اُن مقامات پر قبضہ کر لیا جو جرمنی کے زیر اثر تھے اور جنھیں ۱۸۹۸ء میں جرمنی نے چین سے چھین لیا تھا اس وقت جاپان نے وعدہ کیا تھا کہ وہ ان مقامات کو چین کو واپس کر دیگا۔ لیکن اُس نے اپنے وعدے کا ایفاء نہ کیا بلکہ اس کے بجائے چین کو پریشان کرنا شروع کر دیا۔ سنہ ۱۹۱۵ء میں جاپان نے چین سے مطالبہ کیا کہ وہ ایک معاہدہ پر دستخط کر دے جس میں ۲۱ شرطیں تھیں جنھیں اگر چین مان لیتا تو جاپان کو حق مل جاتا کہ چین میں جو دل چاہے کرے لیکن چین نے چند کے علاوہ باقی شرائط ماننے سے انکار کر دیا۔

جنگ عظیم کے اختتام پر سنہ ۱۹۱۸ء میں جاپان اور امریکہ کے درمیان چین اور منچوریا کے مسائل کے سلسلہ میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ آسٹریلیا۔ کناڈا اور منچوریا کے مسائل کے سلسلہ میں اختلاف رائے پیدا ہو گیا۔ آسٹریلیا۔ کناڈا اور نیوزیلینڈ امریکہ کے موافق تھے لیکن اس وقت بھی انگلستان جاپان کا دوست رہا۔

امریکہ نے ان جملہ ممالک کو واشنگٹن میں ایک کانفرنس منعقد کرنے کا مشورہ دیا سنہ ۱۹۲۱ء میں یہ مجوزہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں شرکت سے پیشتر انگلستان کو یہ علم ہو گیا کہ اگر امریکہ اور جاپان کے درمیان جنگ چھڑ گئی تو کناڈا۔ آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ امریکہ کا ساتھ دیں گے لہٰذا واشنگٹن کانفرنس میں یہ طے پایا کہ امریکہ فرانس انگلستان اور جاپان کے مابین دوستانہ تعلقات کا قیام ہو جائے اور بحرالکاہل کے جملہ مسائل پر کسی قسم کی کارروائی بغیر آپس میں مشورہ کے نہ کی جائے

کچھ عرصہ کے بعد سنہ ۱۹۲۲ء میں امریکہ۔ فرانس۔ انگلستان۔ اٹلی۔ بلجیم۔ ہالینڈ۔ پرتگال۔ جاپان اور چین کے مابین ایک نیا معاہدہ ہوا جسمیں یہ طے پایا کہ بحرالکاہل کی ساحل کی تجارت میں سب کو آزادی دی جائے اور کوئی ملک اس خطہ میں دیگر ممالک سے مشاورت کئے بغیر کوئی کارروائی نہ کرے۔

گذشتہ ستمبر میں دفعتاً جاپان نے اعلان کیا کہ منچوریا میں بہت بدنظمی کا عالم ہے۔ لہٰذا جاپان کا ارادہ ہے کہ اس پر قبضہ کر کے اس کی حالت سدھارے *

لیکن ایک بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ امریکہ اور جاپان کے مابین جنگ شروع ہونے کی حالت میں خواہ انگلستان امریکہ کا ساتھ دے یا نہ دے لیکن کناڈا آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ تو یقیناً امریکہ کا ساتھ دینگے۔

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ میونسپل بورڈ نے اپنے گذشتہ جلسہ میں مندرجہ ذیل تجاویز پاس کر کے بغرض منظوری گورنمنٹ بھیجی ہیں:-

(۱) واٹر ریٹ بجائے ایک آنہ کے تین پیسہ فی روپیہ کر دیا جائے۔

(۲) ہاؤس ٹیکس سے ۵/ ماہوار کی تشخیص کے مکانات معاف کر دیئے جاویں۔

(۳) پانی کا نرخ بجائے ۳ ہزار گیلن فی روپیہ کے ۵ ہزار گیلن فی روپیہ کر دیا جائے۔

(۴) فیر ول کے چارج میں ۲۵ فی صدی کمی کر دیجائے

ہم کو امید ہے کہ حکومت اِن تجاویز کو جو کہ پبلک کے فوائد کے لئے نہایت ضروری ہیں ضرور منظور کریگی۔

ایک تجویز یہ بھی پاس کی گئی ہے کہ میونسپل بورڈ میں مزدوروں کے لئے ۳ جگہیں مقرر کر دیجاویں کانپور میں مزدوروں کی آبادی بہت کافی ہے اور بورڈ میں اُن کی نمایندگی تقریباً صفر ہے اس لئے ہمارا خیال ہے کہ حکومت کو مزدور آبادی کے تناسب سے اس کے لئے جگہیں مقرر کر دینا چاہیئے علیحدہ حلقہ انتخاب کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔

بورڈ نے ایک تجویز یہ بھی پاس کی ہے کہ پنڈت رگھبر دیال بھٹ جو کہ میونسپل بورڈ کے ممبر ہونے کے علاوہ ایک ممتاز شہری ہیں اُن کو بجائے سی کلاس کے اے کلاس ملنا چاہیئے۔

ہم کو افسوس ہے کہ بورڈ میں وقتاً فوقتاً کسی نہ کسی صورت میں ذبیحہ گاؤ کا مسئلہ بعض ناعاقبت اندیش ہندو ممبران لے آتے ہیں چنانچہ گذشتہ جلسہ میں بھی پنڈت اجودھیا ناتھ تیواری نے ایک تجویز پیش کر دی کہ:-

یہ جلسہ طے کرتا ہے کہ گھی و دودھ کی کمی کو دور کرنے کے لئے حدود میونسپل بورڈ میں ذبیحہ گاؤ ممنوع قرار دیا جائے۔ مگر چونکہ یہ تجویز بے قاعدہ تھی اِس لئے شیخ محمد ابراہیم صاحب نے چیرمین صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہوئے اُن کی رولنگ چاہی اور چیرمین صاحب نے اِس تجویز کو ملتوی کرتے ہوئے آئندہ اپنی رولنگ دینے کا وعدہ کیا۔

تاجران چرم کے گودام فراش خانہ سے اور تاجران چوب کی دکانات صدر بازار کنال روڈ اور کرنیل گنج سے ہٹائے جانے کی تجاویز کثرت آراء سے مسترد ہو گئیں۔

مولانا آزاد سبحانی مولانا آزاد سبحانی آج کل گاڑھے کی تحریک کے سلسلہ میں دورہ کر رہے ہیں چنانچہ گذشتہ ہفتہ آپ کانپور بھی تشریف لائے اور متعدد جلسہ کر کے آپ نے گاڑھے کے استعمال کی لوگوں کو تلقین کی۔ مگر آپ کے ساتھ کانپور میں ایک نہایت افسوسناک واقعہ پیش آیا کہ ناچ گھر کے جلسہ سے جب مولانا واپس ہو رہے تھے تو ایک پولیس کانسٹبل آپ کو گرفتار کر کے کوتوالی لے گیا۔ مگر بعد کو افسر دویم کوتوالی نے معذرت کے ساتھ آپ کو واپس کر دیا۔

کیا ہم حکومت سے دریافت کر سکتے ہیں کہ اس کانسٹبل نے کس کے حکم سے مولانا کو گرفتار کیا؟ اور اگر بلا کسی کے حکم کے گرفتار کیا تو اس پولیس کانسٹبل کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

محمد مشتاق کو پھانسی گذشتہ فسادات کانپور کے سلسلہ میں محمد مشتاق کو فیض آباد میں ۱۸- جون کو پھانسی دیدیگئی نعش بذریعہ موٹر لاری کانپور لائی گئی اور ۸ بجے رات کو کانپور پہونچ گئی اور تقریباً ۲½ بجے رات کو قبرستان میں دفن کر دیگئی۔ جنازہ کے ساتھ مسلمانوں کا بہت ہجوم تھا۔

مسجد و باجہ کا قضیہ ۱۴- جون کی رات کو ایک بارات مسجد بانس منڈی کے پاس سے گذر رہی تھی کچھ غیر ذمہ دار مسلمانوں نے باجہ روکنے کو کہا مگر باراتیوں نے باجہ نہیں روکا اس لئے خفیف سی مارپیٹ ہو گئی باراتیوں نے بعد کو پولیس میں رپورٹ لکھوائی اور کچھ لوگ گرفتار کر لئے گئے جو بعد میں ضمانت پر رہا کر دیئے گئے۔

حلیم مسلم ہائی اسکول ہم کو یہ معلوم کر کے نہایت خوشی ہوئی کہ حکومت نے حلیم مسلم ہائی اسکول کی گرانٹ میں ایک سو پچیس روپیہ اضافہ کر دیا ہے۔

لُو سے اموات ایک ہفتہ سے کانپور میں نہایت شدت سے لُو چل رہی ہے جسکی وجہ سے ۳- انگریز اور ۲۰ ہندوستانی مر گئے۔

موسمی حالت کانپور میں ایک ہفتہ سے اس شدت سے گرمی ہو رہی ہے اور لو چل رہی ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنی عمر میں ایسی لُو چلتے نہیں دیکھی۔ لُو کی وجہ سے نہایت کثرت سے لوگ مر بھی رہے ہیں۔

مسٹر متر اور مسٹر گھوش اڈیشنل ڈسٹرکٹ سشن جج پر بھی لُو کا اثر ہو گیا تھا۔

خدا کا شکر ہے کہ ۲۰ جون کی شام کو بارش ہو گئی اور گرمی و لو کی تکالیف سے لوگوں کو نجات حاصل ہو گئی۔

ڈسٹرکٹ بورڈ معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے ڈسٹرکٹ بورڈ کو اپنی مالی حالت درست کرنے کے لئے مزید ۳ ماہ کی مہلت دی ہے

مالگذاری کہا جاتا ہے کہ فصل ربیع میں مالگذاری کی ادائیگی کافی ہو رہی ہے اور لگان بھی بلا کسی دقت کے وصول ہو رہا ہے۔

مشتاق مرحوم کی قبر کے متعلق ایک غلط افواہ

کانپور میں بعض ہستیاں ایسی ہیں کہ انکو رات دن سوائے الکشن کے اور کچھ نظر ہی نہیں آتا چنانچہ اسی الکشن کے سلسلہ میں شیخ محمد ابراہیم صاحب کو بدنام کرنیکے لئے ایک نہایت غلط اور بے بنیاد خبر مشہور کیگئی ہے۔ کہ شیخ صاحب نے مشتاق مرحوم کی قبر کیلئے زمین دینے سے انکار کر دیا۔ واقعہ یہ ہے کہ کوئی شخص بھی شیخ صاحب کے پاس قبر کی زمین کیلئے اجازت مانگنے نہیں آیا ہم اُمید کرتے ہیں کہ مسلمان اس غلط اور بے بنیاد خبر پر مطلق اعتبار نہ کرینگے۔

ریل کا ڈبہ جل گیا سرسول اسٹیشن کے قریب فرسٹ و سکنڈ کلاس کے ریل کے ڈبے میں اتفاقاً آگ لگ گئی ریل روک دی گئی مگر ریل کا ڈبہ جل کر خاک سیاہ ہو گیا۔

اسلام اور سیاسیات حاضرہ پر سلطان ابن سعود کی بصیرت افروز تقریر

۱۰ ذی الحجہ کو پیر کے روز جلالۃ الملک سلطان ابن سعود والی حجاز و نجد نے قصر ملوکی میں حجاج کو حسب معمول ضیافت دی جس میں اعیان حکومت کے علاوہ سات آٹھ سو سربرآوردہ حجاج نے بھی شرکت فرمائی اس موقعہ پر عظمۃ السلطان نے ایک برجستہ تقریر کی جس کا ترجمہ معاصر ام القریٰ کی تازہ اشاعت سے ذیل میں درج کیا جاتا ہے :-

اسلام سب سے بڑی نعمت ہے

عظمۃ السلطان نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جو سب سے بڑا انعام و اکرام کیا ہے وہ اسلام کی نعمت ہے اور اسی اللہ بزرگ و برتر نے بندوں کے درمیان عدل و انصاف کا قانون جاری کیا اور اس مقصد کے لیے اس انسان کامل اشرف کو مبعوث فرمایا جس کے متعلق قرآن خود شاہد عدل ہے لقد جاء کم رسول من انفسکم خدائے کریم کے انعام و فضائل اسقدر ہیں کہ ان کا شمار نہیں ہو سکتا،

(۱) سب سے پہلے ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اسلام کی نعمت کا اعتراف کرے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی معصوم کو مبعوث فرما کر جو احسان عظیم فرمایا ہے اسکا شکر بجا لائے، نبی کریم کو اللہ تعالیٰ نے تمام خطاؤں سے مبرا کرکے ہدایت انسانی کے لیے بھیجا جیسا کہ کلام الٰہی اس امر پر ناطق ہے ان ھو الا وحی یوحیٰ اس بعثت سے مقصد یہ ہے کہ لوگ خدا کا تقرب حاصل کریں اور اپنی عبودیت کا اعتراف یہ بھی خدا کا فضل ہے کہ مسلمانوں پر اس نے پنجگانہ نمازیں فرض کیں اور انکو حکم دیا کہ وہ جماعت میں بالخصوص جمعہ میں شریک ہوں اور پھر اس کے مقاصد و فضائل بھی بیان کردیے۔ اس بقعۂ مبارکہ میں جو وحی و تنزل کا منبع ہے جمعہ کو یوم اکبر قرار دیا، پس ہم پر واجب ہو گیا کہ خدا کی ان نعمتوں کا نہ صرف زبان سے اعتراف کریں بلکہ جوارح اور اعضا کے ساتھ اس کا اظہار کریں،

(۲) دوسری ضروری بات اتحاد کلمۃ المسلمین اور تعاون و تناصر ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم کو تمام انسانوں کے لیے اسوۂ حسنہ اور نمونۂ عمل بنا کر بھیجا ہے اس لیے ضروری ہے کہ ہم آپکی اور آپ کے اصحاب کی پیروی اور تاسی کریں،

مسلمانوں کی ذلت کے اسباب

کیا تم کو معلوم ہے کہ دین الٰہی کسطرح تباہ ہو رہا ہے اور مسلمانوں میں کیسے کیسے فتنے ظاہر ہو رہے ہیں؟ یہ صرف اس لیے کہ مسلمانوں میں اختلاف ہے، اگر ہم عہد اول پر نظر ڈالیں تو ہم کو معلوم ہو جائے گا کہ عہد اول کے مسلمانوں کی فتوحات، ان کی بت شکنی کے اور اُن کا فیضان عمومی وغیرہ کا بنی اور سرچشمہ اتحاد بین المسلمین اور عمل اور نیت کا اخلاص تھا، لیکن جب ان میں اختلاف و شقاق رونما ہوا تو وہ ذلیل ہو گئے اور خدا نے انپر دشمنوں کو مسلط کر دیا، اب بھی اگر مسلمان اتحاد و اتفاق کیطرف مائل ہو جائیں تو ان کا گذشتہ شرف و مجد عود کر آئے،

باری تعالیٰ کا فرمان ہے: ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم (اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو تبدیل نہیں کرتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو تبدیل نہ کرے) آج مسلمان علی تنویم کا معمول بنے ہوئے غفلت کی نیند میں سرشار ہیں اس لیے اب انکا مسلح ہونا واجب ہو گیا ہے، اسلحہ دو ہیں اول ہوائی جہاز و نیز فراہمی اور دیگر ضروری اسلحہ سو یہ تو ذرا مشکل ہے کیونکہ اس معاملہ میں مسلمان دشمنوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ دوسرا ہتھیار جو بہت عظیم ہے وہ تقویٰ اور خدا کی رسی کو مضبوط پکڑنا ہے میں اپنے نفس کے لیے بھی اسی کی نصیحت کرتا ہوں اور تم کو بھی اسکی تلقین کرتا ہوں، اگر تم اس پر عامل ہو گئے تو دین و دنیا کی عزت تمھارے قدم چومے گی اس امت کی اصلاح اس طریق پر ہو سکتی ہے جس سے عہد اول کی اصلاح ہوئی، میں کہتا ہوں کہ تم ہر قسم کی قوت پیدا کرو خواہ وہ سیاسی قوت ہو یا زراعت اور صنعت و حرفت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجنبی زبانوں کی تعلیم کا حکم فرمایا ہے، کیونکہ یہ بھی دشمنوں پر غلبہ پانے کے لیے ایک قوت ہے اسی طرح آپ کے اصحاب نے بھی بعد میں اجنبی زبانوں کو سیکھا،

معترضین سے خطاب

لوگوں میں حجاز اور اہل حجاز کے متعلق مختلف افواہیں پھیلائی جا رہی ہیں، ہم سے پہلے اس سرزمین پر اشراف اور اتراک نے حکومت کی ہے اور ان میں کے لوگ ایسا بھی موجود ہیں انکو معلوم ہے کہ یہاں کسقدر معاصی اور خونریزی کا دور دورہ تھا اور کسطرح امن و امان مفقود تھا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس زمین کا امین بنایا تو ہم نے استطاعت اسکی خدمت کی، ہم صرف اللہ کے بندے ہیں، ہمارا سوائے مذہب اسلام اور شرع شریف کے نہ کوئی مسلک ہے نہ مذہب، اگر کسیکو مذہب کی رو سے کوئی اعتراض ہے تو وہ بیان کرے کیونکہ حق پوشی ایک لعنت ہے اگر کسی کے پاس سلف صالحین اور ائمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی کوئی دلیل ہو تو بیان کردے تاکہ ہم پر حجت قائم ہو جائے، کتاب و سنت سے اگر کوئی شخص ہمکو نصیحت کرنا چاہے تو ہم اسے قبول کرینگے خواہ وہ نصیحت کرنے والا بڑا ہو یا چھوٹا، جلیل ہو یا حقیر اس کے سوا ہم کسی چیز کو تسلیم نہیں کریں گے اور کتاب و سنت کی ہر مخالف چیز کو ہم رد کر دیں گے، ہم صاف کہتے ہیں کہ ہم دو چیزوں کو ہرگز قبول نہ کریں گے اگرچہ تمام اہل زمین ہم کو قتل کر ڈالیں اور ہم میں سے ایک کو زندہ نہ چھوڑیں،

(۱) اول یہ کہ دین مبین میں تغیر و تبدل کیا جائے خواہ وہ رائی کے دانہ کے برابر ہی کیوں نہ ہو،

(۲) دوسری وہ چیز جو ہماری آزادی و استقلال اور وطنی شرف کے منافی ہو،

میں صرف عملی آدمی ہوں

میں صرف خالی باتیں بنانے والا آدمی نہیں ہوں میں ایک عملی آدمی ہوں جب میں کوئی بات کہوں گا تو اسپر عمل بھی کرکے دکھاؤں گا، یہ بات میرے مذہب اور شرف کے خلاف ہے کہ کوئی ایسی بات منہ سے نکالدوں جس سے پیچھے عمل کی قوت نہ ہو، آخر لوگ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟ کیا چاہتے ہیں کہ میں زبان سے کچھ کہدیا کروں اور پھر خاموش ہو کر بیٹھ جاؤں؟ بھلا ایسے قول سے کیا فائدہ جو عمل کی نعمت سے محروم ہو؟ میں خود ان لوگوں سے شاکی رہتا ہوں جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں کیونکہ ان کا شر دشمنوں کے شر سے زیادہ نقصان رساں ہوتا ہے،

والی حجاز کے جرائم کی فہرست

مسلمانوں کی کیفیت تو یہ ہے کہ جب وہ کسی نصرانی و عیسائی سے گفتگو کرینگے تو اسکا ادب کریں گے اور شرافت سے جواب دیں گے لیکن جب وہ مسلمانوں سے گفتگو کرینگے تو اُن پر بہتان بندیاں شروع کر دیں گے گویا وہ ان کے دشمن ہیں، کہتے ہیں کہ ابن سعود نے اور یہ کیا حالانکہ وہ بالکل جھوٹ اور بہتان ہوتا ہے، مسلمانوں نے تو حرمین شریفین کے صدقات و اوقاف کو بھی بند کر دیا اور انھوں نے لوگوں کو حج اور زیارت بیت اللہ سے روکا اور یہ سب ابن سعود کی خاطر! لیکن میں دریافت کرتا ہوں کہ ابن سعود نے وہ کونسا عمل کیا ہے جو شریعت حقہ کے خلاف ہے؟ کیا ابن سعود نے کوئی بت نصب کر دیا ہے اور کہدیا ہے کہ تم اللہ کے سوا اسکو پوجو؟ کیا ابن سعود نے شراب و زنا، فسق و فجور کو مباح کر دیا ہے؟ کیا ابن سعود نے شریروں کو چھوڑ کر فساد پھیلایا ہے؟ آخر وہ کونسا کام ابن سعود نے کیا ہے جو شریعت اور عربی شرافت کے خلاف ہے؟

خدا کی قسم میں اجنبی اور غیر مسلم سے صرف ایک دفعہ ڈرتا ہوں اور ان لوگوں سے تین ہزار مرتبہ ڈرتا ہوں جو اسلام کے مدعی ہیں، مجھے اس بات کے بیان کرنے میں مسلمان معذور تصور کریں گے کیونکہ جو کچھ میں نے کہا وہ حق و سچائی پر مبنی ہے،

انگریزوں سے قرض لینے کی حقیقت

لوگ کہتے ہیں کہ حجاز میں قحط ہے اور بارش کی قلت کو میری طرف منسوب کرتے ہیں، یہ بھی کہتے ہیں ابن سعود نے انگریزوں سے قرض لیا ہے، حقیقت یہ ہے کہ میں نے کبھی حجاز کا مال قبضہ میں نہیں لیا بلکہ میں نے خدا کے فضل سے حجاز و اہل حجاز کی حالت درست کی، امن و امان قائم کیا اور ظالموں کو اُن کے کیفر کردار تک پہونچایا اور تمام مملکت میں خلیج فارس سے بحر احمر تک اور حبشا اور جیزان سے لیکے مقامات تک شرعی حدود قائم کیے اور یہ سب اللہ کے فضل و کرم سے ہوا! کہتے ہیں کہ حجازی لوگ بارش کی قلت کے باعث ہلاک ہو گئے، اللہ تعالیٰ مختار ہے جو چاہے کرے اگر اسنے بارش کو روک دیا تو ابن سعود کا اسمیں کیا قصور ہے؟ اصل قصور ان مسلمانوں کا ہے جنھوں نے اہل حرمین کے اوقاف و صدقات روک رکھے ہیں اور لوگوں کو مختلف طریقوں سے حج بیت اللہ سے باز رکھنے کی کوشش کرتے ہیں، خدا کی قسم میرے پاس مال و دولت نہیں ہے میرے پاس صرف تلوار اور قرآن شریف ہے، میں علی الاعلان کہتا ہوں، کہ اگر کوئی اسلامی یا وہ مسلمان تاجر یا مسلمانوں میں سے کوئی امیر اس سرزمین کے لیے کوئی بھلائی کا کام کرنا چاہتا ہے تو اہلاً و سہلاً و مرحبا بشرطیکہ ہمارے ملک ہمارے استقلال اور ہمارے شرف و مذہب کے خلاف کوئی اقدام نہ ہو،

انگریزوں سے قرض لینے کے متعلق میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں، جس کے سوا کوئی رب نہیں کہ میں نے انگریزوں اور اُن کے علاوہ دوسروں سے قرض لینے کا کوئی ارادہ نہیں کیا، (الجمعیۃ)

دعوت روح

منجانب انجمن آئینۂ ادب بالسنڈی کانپور

جناب والا، تسلیم

بتقریب تشریف آوری ابو الفاضل جناب راز صاحب چاندپوری ایک مخصوص مشاعرہ حسب تفصیل ذیل منعقد ہوگا، مقامی سخن سنج حضرات کے علاوہ لکھنؤ وغیرہ سے بھی چند مخصوص شعرا کی تشریف آوری کی امید ہے، آپ سے استدعا ہے کہ از راہ کرم قدم رنجہ فرما کر اپنے کلام بلاغت نظام سے سامعین کو محظوظ اور نیاز مند کو مرہون منت فرمائیں،

عنوان نظم :- زندگی،

مصرعہ طرح : چشمک ہے یہ بھی برق تجلی نواز کی (قافیہ، ردیف)

مقام :- حلیم مسلم ہائی اسکول کانپور

تاریخ :- ۲۵ جون بروز شنبہ وقت ۹½ بجے شب،

نوٹ :- (۱) پابندی وقت کا لحاظ لازمی ہے،

(۲) شعراء کرام تیرہ اشعار سے زیادہ پڑھنے کی زحمت نہ فرمائیں،

(۳) غیر مدعو حضرات صف سامعین میں تشریف فرما ہوں گے،

العارض

مصطفیٰ حسین نیر بی، اے، (علیگ) آنریری سکریٹری انجمن آئینۂ ادب، کانپور

دنیا کو مصائب سے نجات دلانے کی دعا

اسقف اعظم نے چھ سو لفظوں کا اعلان بذریعہ براڈ کاسٹنگ تمام دنیا کو بھیجا ہے جس میں الحاد کے خلاف اقوام عالم کو متحد ہونے کی اپیل کی ہے،

اعلان مذکور میں اشتراکیت اور مبالغہ آمیز قوم پروری پر حملے کیے گئے ہیں اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ انہی چیزوں کے باعث دنیا میں بد امنی جرائم تشدد کی کثرت ہوتی جاتی ہے، خدا اور کلیسا کی نفرت سے دنیا میں امن و مسرت نہیں ملسکتی، بلکہ اس سے دنیا کی تمام قومیں مصیبت میں مبتلا ہونگی، وہ چند اشخاص جو دنیا کی تمام دولت پر قابض ہیں اور جن کی وجہ سے عالم مصائب میں مبتلا ہے وہ خود ہی اکثر مصائب کا شکار ہو جاتے ہیں اور اپنے ساتھ دوسروں کو بھی قعر مذلت میں گھسیٹ لے جاتے ہیں نصرانیت ہرگز حب وطن کی مخالف نہیں کہ لوگ اپنے وطن سے محبت رکھیں لیکن خود غرضی کو ہر حال میں ترک کرنا ضروری ہے،

پوپ کے حکم کے مطابق ۲۰ جون سے انسان کو موجودہ مصائب سے نجات دلانے کے لیے دعا کرنے کا ہفتہ شروع ہوگا، اس نے اپنے پیروؤں سے اپیل کی ہے کہ اس مدت میں ہر قسم کی تفریح سے باز رہیں،

انڈین فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ

(گزشتہ سے پیوستہ)

باب نہم ۔ صوبجاتی مجالس مقننہ مین مزدورون کی نمایندگی

(۱) زرعی مزدور، کمیٹی متعدد تجاویز مثلاً گروپ سسٹم (گروہون مین تقسیم) گھرانون کو حق رائے دہی، اجیرون کو حق رائے دہی، کرایہ دارون کی صنعت پر غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچی ہے کہ جب تک حق رائے دہی کو اس حد تک وسیع نہ کردیا جائے جو کمیٹی کی رائے مین ناممکن العمل ہے اُسوقت زرعی مزدورون، کو اُنکی مخصوص حیثیت میں حق رائے دہی نہیں دیا جاسکتا، لیکن کمیٹی کو یہ اطمینان ہے کہ حق رائے دہی کی سفارش کی گئی ہے اس کے ماتحت اس طبقہ کو ایک حد تک نمایندگی حاصل ہو جائیگی بالخصوص اسوجہ سے کہ اچھوت اقوام کے لیے جو زراعت پیشہ طبقہ ہیں کافی تعداد رکھتی ہیں، ایک حق رائے دہی تجویز کیا گیا ہے (پیراگراف ۲۲۷ تا ۲۳۳) کمیٹی نے اسطرح زرعی مزدورون کے لیے مخصوص نمایندگی کی سفارش بھی نہیں کی ہے اور اس سلسلہ میں جو تجاویز پیش کی گئی تھیں اُنھیں مسترد کردیا ہے ۔ (پیراگراف ۲۳۴)

(۲) **صنعتی مزدور** ۔ کمیٹی صرف ٹریڈ یونین (تجارتی انجمنوں) کو بلاشرکت غیرے نمایندگی کی بنیاد تسلیم نہیں کرسکتی (پیراگراف ۲۴۶) اور صرف نامزدگی کو اس مسئلہ کا آیندہ اطمینان بخش حل خیال نہیں کرتی (پیراگراف ۲۴۳) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ صنعتی مزدورون کو مخصوص نمایندگی دی جائے اور ان کے حلقہ ہائے انتخاب رجسٹرڈ ٹریڈ یونینون کے علاوہ حسب ذیل نوعیت کے ہون، (پیراگراف ۲۴۵ و ۲۴۶)

کمیٹی کے نزدیک یہ امر بے انتہا اہم ہے کہ ٹریڈ یونینون اور مزدورون کو مخصوص حلقہ ہائے انتخاب میں کسی ایک ہی صنعت یا علاقہ کے اندر مشترک رائے دہندے پیدا نہ ہوسکیں، چونکہ اس مسئلہ پر مقررہ وقت میں کافی غور کرنا ممکن نہیں ہے اس لیے کمیٹی اپنی سفارش کو صرف اسی مسئلہ تک محدود رکھتی ہے کہ صوبجاتی مجالس مقننہ میں مزدورون کے لیے کس قدر نشستیں محفوظ ہونا چاہیے، اور ٹریڈ یونینون اور مخصوص حلقہ ہائے انتخاب کے درمیان ان نشستون کی تقسیم کو اُسوقت کے لیے چھوڑے دیتی ہے جب کہ حلقہ ہائے انتخاب کی عام طور پر از سرنو تحدید کیجائے گی (پیراگراف ۲۵۳)

مذکورۂ بالا بنیاد پر کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ موجودہ نو نشستون کے مقابلہ مین آیندہ کے لیے صوبجاتی مجالس مقننہ مین کل ۳۸ نشستیں مزدورون کے لیے محفوظ کردی جائیں، کمیٹی کی مفصل تجویز حسب ذیل ہے،

مدراس ۶ بمبئی ۸ بنگال ۸
صوبۂ متحدہ ۳ پنجاب ۳ بہار واڑیسہ ۴
صوبۂ متوسط ۲ آسام ۴ (پیراگراف ۲۵۵ تا ۲۵۷)

جو ٹریڈ یونین حلقۂ انتخاب کا ایک فرد بننا چاہتا ہو اُس کے لیے ضروری ہے کہ وہ کم سے کم ایک سال سے رجسٹرڈ ہو اور اس کے اراکین کی تعداد کم سے کم ایک سو ہو، اگر کسی ایسی صنعت یا تجارت میں کوئی ٹریڈ یونین ہے جس کے لیے مخصوص حلقۂ انتخاب علیحدہ کردیا گیا ہے تو اُسے انتخاب کے لیے اسی علاقہ یا صوبہ کے دوسرے ٹریڈ یونینون سے ملادینا چاہیے، جہان کہیں ٹریڈ یونین کا حلقۂ انتخاب ایک ہی علاقہ تک محدود ہو وہان رائے شماری بلاواسطہ ہوسکتی ہے، لیکن جہان کہیں ایک حلقہ میں متعدد مرکز ہیں وہان ایک انتخابی کالج بننا چاہیے جس میں مختلف یونینون سے مندوبین آنے چاہیں اور ہر سو مزدورون کے لیے ایک مندوب ہونا چاہیے اگر حالات کا تقاضا ہو تو زیادہ اہم اور مخصوص ٹریڈ یونینون کے لیے نسبتاً زائد نشستیں خاص طور پر مقرر کیجاسکتی ہیں (پیراگراف ۲۴۷)

مزدورون کے حلقہ ہائے انتخاب میں رائے دہندون کی جو صفات تجویز کی گئی ہین وہ یہ ہین کہ ہر رائے دہندہ کم سے کم ۱۲ سال کی عمر کا ہو اور جو کم سے کم چھ ماہ سے کسی رجسٹرڈ ٹریڈ یونین کا چندہ دینے والا رکن ہو، (پہلے انتخاب کے لیے مخصوص طور پر کمیٹی نے یہ سفارش کی ہے کہ کم سے کم تین ماہ سے ایسے رجسٹرڈ ممبر ہونے کی شرط لگائی جائے جو کم سے چھ ماہ سے قائم ہو) کسی ٹریڈ یونین کے حلقۂ انتخاب میں صرف وہی شخص امیدوار ہوسکے جو ٹریڈ یونین ایکٹ کے ماتحت کسی یونین کا معمولی ممبر یا اعزازی ممبر یا عہدہ دار ہو اور اس حیثیت میں کم سے کم ایک سال رہ چکا ہے (پیراگراف ۲۴۹)

مزدورون کی مخصوص حلقہ ہائے انتخاب کی فہرست رائے دہندگان میں وہ تمام مزدور شامل ہونے چاہیئں جو کسی کارخانہ کی فہرست میں درج ہون نیز وہ ملازمین بھی ہونے چاہیین جو کسی ایسے صنعتی کاروبار میں ملازم ہون جو کم سے کم دس آدمیون کو ملازم رکھتا ہو،

رائے دہندگاں کے لیے جو صفات تجویز کی گئی ہین (پیراگراف ۲۵) وہ یہ ہیں کہ ہر رائے دہندہ کم سے کم ۱۲ رسال کی عمر رکھتا ہو اور فہرست رائے دہندگاں کی تیاری یا نظر ثانی سے چھ ماہ قبل سے مسلسل ملازمت کررہا ہو، کلرکون اور نگرانے والے عملہ کو رائے دہندگی کا حق نہیں ملنا چاہیے (پیراگراف ۲۵) کمیٹی کے نزدیک یہ امر نہایت اہم ہے کہ امیدوارون کی حیثیت ایسی ہونی چاہیے کہ وہ حقیقتاً اپنے حلقۂ انتخاب کے مزدورون کی حمایت کے اہل ہون لیکن وہ اس مقصد کے لیے مخصوص صفات مقرر کرنے کے لیے رضامند نہین ہے (پیراگراف ۲۵۲)

باب دہم، پسماندہ طبقے (اچھوت)

تعریف ۔۔۔ اس کمیٹی کی رائے میں پسماندہ طبقون کی اصطلاح ان لوگون کے لیے استعمال کیجانی چاہیے جو ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں (۷) اور (۸) کے عنوانات کے مطابق "اچھوت" سمجھے جاتے ہیں، ان مین ہندوستان کے قدیم یا پراچین باشندون یا اُن ہندوؤن کو شامل نہیں کرنا چاہیے یا کسی دوسری وجہ سے پسماندہ ہین مگر انھیں اچھوت نہیں سمجھا جاتا (پیراگراف ۲۸۲ و ۲۸۳)

تعداد ۔۔۔ کمیٹی اچھوتون کے متعلق مندرجۂ ذیل اعداد و شمار کو صحیح تسلیم کرتی ہے :۔

مدراس	۷۱۰۰۰۰۰
بمبئی	۱۷۰۰۰۰۰
بہار واڑیسہ	۴۳۰۰۰۰۰
صوبۂ متوسط	۲۹۰۰۰۰۰
آسام	۶۵۵۰۰۰

بنگال، یو، پی اور پنجاب کے متعلق اس معلومات کی بنا پر جو تحفظ کرنے کی تاریخ تک موصول ہوچکی ہے، کمیٹی کوئی قطعی اعداد و شمار پیش نہیں کرسکتی لیکن کمیٹی یہ سفارش کرتی ہے کہ مردم شماری مذکورۂ بالا تعریف کے مطابق آخری فیصلہ کرنے کے لیے تحقیقات کرنی چاہیے، اگر لوکل گورنمنٹ کو یہ اطمینان ہو جائے کہ کوئی مخصوص ذات یا اُسکی زبردست کوئی اکثریت یہ نہیں چاہتی کہ اس کے ساتھ اچھوتون کا جیسا سلوک کیا جائے تو اُسکی خواہشات کا احترام کرنا چاہیئے آیندہ مرحلہ پر فہرستون کی نظر ثانی کیوقت اس سلسلہ میں مزید غور و خوض کیا جائے گا ۔ (پیراگراف ۲۹۹)

چونکہ ان صفات کے ماتحت جو عام طور پر رکھی گئی ہیں اچھوتون کی رائے دہندون کی تعداد انکی آبادی کے مقابلہ میں دس فیصدی بھی نہیں ہوگی اس لیے یہ کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ اچھوتون کے لیے کسی قدر مختلف حق رائے دہی مقرر کیا جائے اور حسب ذیل تجاویز پیش کرتی ہے :۔

(الف) مدراس کمیٹی اور صوبۂ متوسط میں دیہاتی خدمتگارون کو حق رائے دہی دیدیا جائے،

(ب) ان اچھوتون کو حق رائے دہی دیدیا جائے جو حروف شناس ہین، کمیٹی مقامی حکومتوں کو اس کا مکمل اختیار دیتی ہے کہ وہ اچھوت رائے دہندون کو قابل اطمینان سطح تک لانے کے لیے ان کے علاوہ اور کوئی طریقہ اختیار کرنا چاہین وہ کریں، لیکن کمیٹی یہ سفارش کرتی ہے کہ تمام صوبون میں اس امر کی امکانی جدوجہد کرنی چاہیے کہ اچھوت رائے دہندونکو اِن کی آبادی کے تناسب تک لایا جائے یا کم سے کم اُنکی آبادی دس فیصدی حصہ کو ضرور حق رائے دہی دیدیا جائے، البتہ بہار واڑیسہ کے اس اصول سے مستثنےٰ ہے کیونکہ وہان عام حق رائے دہی کا تناسب بلی کل آبادی کے مقابلہ میں نو فیصدی ہے،

باب یازدہم چھوٹی اقلیتیں اور مخصوص مفاد

چھوٹی اقلیتین ۔۔۔ کمیٹی کی اکثریت اس اصول سے متفق ہے کہ یورپینون ہندوستانی عیسائیوں، اور انگلو انڈینوں کو جدید مجالس مقننہ میں نمایندگی حاصل ہونی چاہیئے، لیکن اسوقت تک کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کا تصفیہ نہ ہوجائے کمیٹی یہ سفارش نہیں کرسکتی کہ انھیں کتنی کتنی نشستین ملنی چاہیئں، (پیراگراف ۳۱۶)

مخصوص مفاد ۔۔۔ کمیٹی یہ سفارش کرتی ہے کہ آجکل تجارت وصنعت وحرفت زمینداروں اور یونیورسٹیو کے لیے جو نشستیں مخصوص ہیں وہ رہنی چاہیئن گران کی تعداد مجالس مقننہ کے اراکین کی تعداد بڑھ جانے کے باعث اضافہ نہیں ہونا چاہیے، حلقہ ہائے انتخاب کی از سرنو تحدید کے موقع پر زمیندارون اور تاجرون کی نشستون کو بھی ایک دوسرے کے ساتھ ملا دینے پر غور کیا جانا چاہیئے مجالس مقننہ میں نمایندگی کے لیے اب جن تجارتی اور صنعتی دائرون کو منظور کیا گیا ہے وہ کمیٹی کی رائے میں تجارت اور صنعت و حرفت کی نمایندگی کرنے کی پوری طرح اہل ہین اور اس لیے کمیٹی اسکی سفارش نہیں کرتی کہ موجودہ تجارتی حلقہ ہائے انتخاب میں کسی قسم کی زیادتی کیجائے، کمیٹی اپنے اس حق کو محفوظ رکھتی ہے کہ اگر ضرورت ہو تو فرقہ وارانہ تصفیہ کی روشنی میں اپنے رائے کو بدل دے (پیراگراف ۳۱۷)

کمیٹی کے نزدیک ان صوبون کے لیے جہاں یہ طریقہ رائج نہیں ہے، یہ تجویز قابل غور ہے کہ جو دو کانیں ایوان تجارت کی رکن ہین، اُن کے نام علیحدہ علیحدہ فہرست رائے دہندگان میں دیے جائیں، اور وہ رائے دینے کے لیے اپنے کسی آدمی کو بھیجا کرین، (پیراگراف ۳۲۵)

کمیٹی اس تجویز کی حمایت کو اپنے لیے مبنی برانصاف نہیں سمجھتی کہ ہندوستانی یورپین کاروباری انجمنیں اپنے نمایندے مخلوط انتخاب کے ذریعہ منتخب کریں،

ہندوستانی تاجروں نے مخلوط نمایندگی کا کوئی مطالبہ نہیں کیا ہے اور جہاں تک یوروپین تاجروں کا تعلق ہے کمیٹی کو اطمینان ہے وہ بحالتِ موجودہ مخلوط انتخاب کے مخالف ہیں، جب تک کہ یوروپین اور ہندوستانی تاجرون کی باہمی مفاہمت نہ ہوجائے اسوقت تک کمیٹی موجودہ پوزیشن میں ترمیم کو صحیح قرار نہیں دے سکتی،

یونیورسٹیون کے معاملہ میں اراکین کمیٹی کی اکثریت کا خیال یہ ہے کہ زیادہ فائدہ گریجوئیٹون کو حق رائے دہی دینے میں ہے نہ کہ صرف سینیٹ یا کورٹ کو، اسکی حمایت میں ایک دلیل یہ ہے کہ اکثر سینیٹ نامزدہ اراکین پر مشتمل ہوتی ہے،

باب دوازدہم، قدیم باشندے اور پہاڑی قبائل

ضروری ہے کہ قدیم باشندون اور پہاڑی قبائل کے مفاد کی حفاظت مؤثر نمایندگی سے کیجائے، اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر دستور اساسی میں اسکا کوئی انتظام کیا جائے، کمیٹی اس محدود وقت میں جو اس کے پاس تھا اس مسئلہ پر مناسب تحقیقات نہیں کرسکی ہے اور اس لیے کوئی قطعی رائے دینے سے معذور ہے، لیکن وہ خیال کرتی ہے کہ متعلقہ مقامی حکومتون کو اس مسئلہ کی مزید تحقیقات کرنی چاہیئے اور جب حلقہ ہائے انتخاب کی از سرنو تحدید کا وقت آئے تو اُسے پھر پیش کرنا چاہیئے (پیراگراف ۳۴۳) اس دوران میں یہ کمیٹی ایک ایسی تجویز کیطرف صوبۂ آسام صوبۂ بہار واڑیسہ، صوبۂ متوسط اور مدراس کی مقامی حکومتون کو توجہ دلاتی ہے جو اس کے سامنے پیش کی جاچکی ہے یعنی دیہات کے کھیون کے ذریعہ انتخاب کرایا جائے، کمیٹی اسپر برزور سفارش کرتی ہے کہ نامزدگی کے مقابلہ میں کوئی نہ کوئی طریقہ انتخاب کا اختیار کیا جائے تو قابل ترمیم ہے (پیراگراف ۳۴۲) کمیٹی اس خیال کو تسلیم کرتی ہے کہ قدیم باشندے اچھوتوں سے ایک بالکل مختلف فرقہ ہیں اور اُن دونوں فرقون کو کسی صورت میں بھی نمایندگی کے لیے ملانا نہیں چاہیے، (پیراگراف ۳۴۲)

باب سیزدہم، فوجی ملازمت کی صفت

کمیٹی کی اکثریت یہ سفارش کرتی ہے کہ فوجی ملازمت کی موجودہ صفت کو قائم رکھا جائے، لیکن وہ اس کے خلاف

(بقیہ صفحہ ۹ پر)

مسلمانان کشمیر کی قربانیون کا صلہ

آئینی حقوق کے متعلق مسٹر گلینسی کی سفارشات

مسٹر گلینسی کی صدارت میں کشمیر کے لیے آئینی اصلاحات پر غور وبحث کی غرض سے جو کمیٹی بنی تھی اُسکی سفارشات شائع ہو گئی ہیں مہاراجہ نے مسٹر گلینسی کی سفارش کے مطابق فرنچائز یا حق راے کے مسئلے کی تحقیقات کے لیے ایک فرنچائز کمیٹی بنادی ہے،

کانفرنس کے سامنے اہم مسائل یہ تھے :-

(۱) کیا کشمیر مین اسمبلی کا قیام مناسب ہے،؟

(۲) اگر سوال کا جواب اثبات میں ہے تو اس اسمبلی کے وظائف کیا ہونا چاہیئں ؟

(۳) فرنچائز کی بنیاد کیا رکھی جائے ؟

(۴) اسمبلی کی ہیئت ترکیبی کیا ہو ؟

پہلے مسئلے کے متعلق کسی قدر اختلاف راے تھا، دوسرے مسئلے پر تقریباً سب ارکان متفق تھے، تیسرے اور چوتھے مسئلہ کے متعلق بہت زیادہ اختلاف تھا اور اس اختلاف کے دور ہونے یا متفقہ رپورٹ پیش کرنے کا چونکہ کوئی امکان نظر نہیں آتا تھا اس لیے صاحب صدر نے اپنی سفارشات پیش کردی ہین، اور سفارشات کے دوران مختلف زاویہ نگاہ کیطرف بھی وہ اشارے کرتے گئے ہیں،

بعض ممبرون کی رائے یہ تھی کہ ریاست کشمیر کے حالات میں اختلال نمایان ہے لہذا اس موقع پر اسمبلی کا قیام درست نہ ہوگا لیکن زیادہ ممبرون کی رائے یہ تھی کہ اسمبلی کا تجربہ کرنا چاہیے، لہذا مسٹر گلینسی نے سفارش کی ہے کہ اسمبلی قائم کیجائے،

اسمبلی کے اختیارات

رپورٹ مظہر ہے کہ اسمبلی کے وظائف کے متعلق علے العموم اتفاق راے تھا اس باب میں مسٹر گلینسی کی سفارشات یہ ہیں:-

(۱) جو مسودات خالص محفوظ صیغون سے تعلق رکھتے ہون (مثلاً مہاراجہ اور حکمران خاندان کے افراد کی ذات سے تعلق رکھنے والے مسودات یا امور خارجہ اور فوج سے تعلق رکھنے والے مسودات) اِن کے سوا تمام سرکاری مسودات اسمبلی کے سامنے پیش ہون لیکن اسوقت تک یہ مسودات قانون کی شکل اختیار نہ کرینگے جب تک اسمبلی انکی تصدیق نہ کریگی مہاراجہ بہادر کو حق حاصل ہوگا کہ جب ضرورت محسوس کرین تو ریاست کے نظم ونسق کی بہتری کے لیے آرڈیننس نافذ کردین ایسے آرڈیننس چھ ماہ تک جاری رہیں گے الا یہ کہ مہاراجہ بہادر انھیں قبل از وقت منسوخ فرمادین ہز ہائی نس نظم ونسق کی بہتری کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسمبلی کے مسترد کردہ مسودات قانون کو بھی نافذ کرنے کے لیے مجاز ہون گے"،

(۲) "مختلف ارکان پرائیوٹ مسودات پیش کرنے کے بھی مجاز ہون گے اور ایسے مسودات اسمبلی میں منظور ہونے کے بعد مہاراجہ بہادر کی منظوری سے نافذ ہوسکیں گے لیکن یہ ضروری ہے کہ اس نوع کے مسودات میں مندرجہ ذیل امور ملحوظ کیے جائیں،

ا - یہ خالص محفوظ امور سے تعلق نہ رکھتے ہون،

ب - مہاراجہ بہادر سے بغیر اجازت لیے کوئی ایسا مسودہ قانون پیش نہ ہوسکیگا جس میں کوئی جدید ٹیکس تجویز کیا جائے گا جو موجودہ ٹیکسون میں اضافہ یا تخفیف کی تجویز پر مشتمل ہوگا،

ج - کوئی شخص ایسا مسودہ قانون پیش نہ کرسکے گا جو کسی دوسری قوم کے مذہبی مراسم مذہبی اعمال اوقاف یا شریعت پر اثر انداز ہو اس قسم کا مسودہ اپنی قوم کے متعلق بھی کوئی شخص اسی وقت پیش کر سکے گا جب کہ اُس قوم کے منتخب ممبرون کی دو تہائی تعداد اسکی موید ہوگی اور ایسے مسودے کیلئے مہاراجہ بہادر سے اجازت حاصل کرنی ضروری ہوگی،

د - کسی مسودہ قانون کی رو سے کسی قوم پر کوئی نئی پابندی عائد نہ کیجا سکے گی،

ہ - جاگیرداروں اور پٹہ دارون کو سندات وپٹہ جات کی رو سے جو حقوق حاصل ہین اپنر کوئی مسودہ قانون اثر انداز نہ ہوگا،

و - جب تک مہاراجہ صاحب بہادر سے منظوری حاصل نہ کرلی جائے، کوئی مسودہ ایسا پیش نہ ہوسکے گا جو کسی ایسے علاقہ یا جاگیر سے تعلق رکھتا ہو جہان ریاست کے عام قوانین عائد نہیں ہوسکتے،

ز - مہاراجہ صاحب بہادر مجاز ہوں گے کہ کسی مسودہ قانون کو بعد منظوری دوبارہ اسمبلی کے پاس مزید غور وبحث کے لیے بھیجدیں"،

مندرجہ بالا تجاویز پر تقریباً کسب ارکان متفق ہیں، بعض دوسری تجاویز بھی پیش کیگیین، مثلاً

(۱) "کوئی ایسا مسودہ قانون پیش جو کشمیر اور جمون کے باشندون پر اثر انداز ہو جنہین رعایا کے حقوق حاصل نہین ہین"!

مسٹر گلینسی فرماتے ہین کہ ان تجاویز کو منظور کرنے کی کافی معقول وجہ نظر نہیں آتی"،

قرار دادون اور استفسارات کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ بغیر کسی پابندی کے اسمبلی مین پیش ہوسکین گے بہ شرطیکہ وہ،

(۱) اُن مسائل وامور سے متعلق نہون جن کی صراحت اوپر کیجا چکی ہے"

(۲) "مستقر کے سوا کسی دوسری قوم کے مذہبی مراسم، اوقاف اور شریعت پر اثر انداز نہ ہون البتہ صدر ایسے استفسارات اور قرار دادون کی اجازت دے سکتا ہے اور جن امور کے متعلق وہ ضرورت محسوس کرے گا مہاراجہ بہادر سے استصواب کرے گا"،

(۳) "اُن مسائل وامور کے متعلق نہ ہون جو کسی عدالت میں زیر تحقیق ہون"

اسمبلی کا صدر ریاست کے مالی سال (بحالات موجودہ یکم کاتک بادسط اکتوبر) سے چند روز قبل اسمبلی میں بجٹ کے متعلق بحث کی تاریخ کا اعلان کردے گا، اس تاریخ سے ایک ہفتہ قبل ضروری ہوگا کہ وہ بجٹ کی ایک کاپی اُردو زبان میں معہ تشریحات ضروریہ ہر ممبر کے پاس بھیجدے ممبرون کو حق ہوگا کہ وہ ضروری سوالات کرلیں یا محفوظ صیغوں کے سوا کسی معاملہ کے متعلق کوئی مشورہ پیش کرین اسمبلی کے ممبرون کی تقریرین قانونی کارروائیون کی پابندی سے آزاد ہونگی یعنی اسمبلی کے اندر کی تقریرون کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہ کی جاسکیگی ایک تجویز یہ پیش کی گئی ہے کہ اسمبلی کے قیام کے ساتھ ہی غیر سرکاری ممبرون کی ایک سٹینڈنگ کمیٹی بنادی جائے جو فنانس صحت عامہ وغیرہ کے متعلق حکومت کی پالیسی سے آگاہی کے ضرورتاً مشورے دے سکے،

حق راے دہی

کانفرنس کے ارکان علے العموم اس بات پر متفق ہین کہ ریاست کی کل آبادی کا دس فیصدی حصہ ضرور ووٹر بن جائے اس غرض کو مد نظر رکھتے ہوئے تفصیلی سفارشات کے لیے ایک فرنچائز کمیٹی کا قیام ضروری ہوگا، کانفرنس کے ممبرون نے جو تجویزین پیش کین وہ مختلف تھین، مسٹر گلینسی کی سفارشات یہ ہیں،

(۱) ایک سو روپے یا اس سے زیادہ سالانہ مالیہ ادا کرنے والا شخص (۲) ایک ہزار روپے یا اوس سے زائد مالیت کی غیر منقولہ جائداد رکھنے والا شخص (۳) طبابت یا قانون وغیرہ پیشون سے تعلق رکھنے والے اصحاب (۴) کم از کم پچیس روپے ماہانہ پنشن پانے والے لوگ (۵) کم از کم بیس روپے سالانہ میونسپل ٹیکس ادا کرنے والے اشخاص (۶) خطاب یافتہ اصحاب ذیلدار، نمبردار سفید پوش (۷) کم از کم بچاس روپے سالانہ ادا کرنے والے جاگیردار اور پٹے دار (۸) میٹرک یا اُس کے برابر ورنیکلر درجے تک تعلیم یافتہ اصحاب،

مندرجہ ذیل اشخاص فرنچائز سے استفادہ کے حق دار نہ ہون گے (۱) عورتیں (۲) اکیس سال سے کم عمر کے اشخاص (۳) پاگل (۴) دیوالیے (۵) کسی فوجداری عدالت سے کم از کم چھ مہینے کی قید کے سزا یافتہ (قید پانچ سال کی مدت گذر جانے کے بعد ایسے لوگون سے پابندی اُٹھ جانے کے بعد، (۶) ایسے اشخاص جن سے کوئی عدالت نیک چلنی کے لیے ضمانت طلب کر چکی ہو (۷) ایسے اشخاص جو ریاست کی رعایا نہ ہون اور انتخاب سے قبل مسلسل پانچ سال تک ریاست مین نہ رہ چکے ہون،

بعض ممبرون نے عورتون کو حق راے دینے کی تجویز پیش کی، لیکن علی العموم اسکی مخالفت کی گئی مندرجہ ذیل اشخاص اسمبلی کی ممبری کے امیدوار نہ بن سکین گے (۱) جنکی [illegible] سال سے کم ہو (۲) جن کو حق رائے کا حاصل نہ ہو (۳) جو اَن پڑھ ہون یا سرکاری زبان یعنی اردو لکھ اور سمجھ نہ سکتے ہون (۴) جو سرکاری ملازم ہون (۵) برطرف شدہ سرکاری ملازم (۶) جو اول درجے کی رعایا نہ ہون اول درجے کی رعایا مین وہ لوگ شامل ہین جو انتخاب سے قبل کم از کم پندرہ سال سے متواتر ہون،

ممبرون کی تعداد

کشمیر کی کل آبادی ساڑھے چھبیس لاکھ ہے اور چنانی کی جاگیرون اور بعض دوسرے علاقون کو مستثنیٰ کرنے کے بعد آبادی بتیس لاکھ رہ جاتی ہے تقریباً سوا دو لاکھ نفوس لداخ اور گلگت میں رہتے ہیں باقی سب جمون وکشمیر میں مسٹر گلینسی لکھتے ہیں کہ اسما کو [illegible] صاحب موصوف نے کل ممبرون کی تعداد ساٹھ رکھی ہے جن مین ۳۳ منتخب ممبر ہون کے بائیس سرکاری وغیر سرکاری نامزدہ ممبر اور پانچ وزراء جو بہ حیثیت عہدہ اسمبلی کے ممبر ہونگے

مسٹر گلینسی کی تحریر کے مطابق ریاست بھر مین مسلمانون کی آبادی چھہتر فیصدی ہے ان کا مطالبہ یہ تھا کہ اسمبلی میں آبادی کی بنا پر نشستین دی جائین لیکن اس طرح ہندون اور سکھون اور بدھون کی نشستین بہت کم ہوجائین گی لہذا زائد از استحقاق نیابت کے اصول پر یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ۳۳ منتخب نشستوں میں سے بیس مسلمان ہوں گیارہ ہندو ایک بدھ اور ایک سکھ، سکھ چار نشستون کا مطالبہ کر رہے تھے لیکن اُن کی آبادی اتنی کم ہے کہ دوسرون کا حق مارے بغیر اُن کی خواہش پوری نہیں کیجا سکتی البتہ نامزدگی مین اس بات کا خیال رکھا جائے گا، کہ ایک سکھ اس علاقے میں سے نامزد کردیا جائے جسکی طرف سے منتخبہ ممبر نہ ہو،

جداگانہ انتخاب

طریق انتخاب کا مسئلہ بے حد اہم تھا بعض ممبرون نے کہا تھا کہ ہندوستان میں جداگانہ انتخاب کو فرقہ وارانہ منافست میں زیادتی کا موجب سمجھا جاتا ہے لیکن مسٹر گلینسی لکھتے ہین کہ ریاست میں اسوقت جو افسوسناک صورت حالات رونما ہے اُسکی علت جداگانہ انتخاب نہین ہے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ بلدیہ سری نگر میں مخلوط انتخاب کے نفاذ کی وجہ سے مختلف قومون میں مخاصمت اور بے اعتمادی بڑھ گئی اور کشیدگی کی موجودہ حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے مخلوط انتخاب کا نفاذ خالی از خطرہ نہیں، لہذا جداگانہ انتخاب کی سفارش کیگئی ہے

دھاریوال کے اُونی دھاگے
Used all over India
تمام ہندوستان میں استعمال کئے جاتے ہیں
ان کو ہندوستانی کاریگروں نے خاص ہندوستان کے اُون سے کات کر تیار کیا ہے۔ دھاریوال کا کوئی بھی سامان غیر ملک سے نہیں منگوایا جاتا
نمونوں کے کارڈ کے لئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۴ کو لکھیے
مقامی ایجنٹ۔
امپیریل ایجنسی جنرل گنج کانپور
دھاریوال ملس پنجاب میں بنائے جاتے ہیں

نامزدہ ممبرون کی تعداد بائیس ہوگی اُن کے علاوہ پانچ وزیر بحیثیت عہدہ اسمبلی کے ممبر ہونگے بائیس نامزدہ ممبرون میں سے کم ازکم ایک تہائی غیر سرکاری ہونگے نامزدگی کے معاملہ میں مہاراجہ بہادر کو کلی اختیارات حاصل ہونگے یہ بھی سفارش کی گئی ہے کہ وزیراعظم اسمبلی کا صدر ہو یا کسی دوسرے وزیر کو مہاراجہ بہادر صدر بنا دین اسمبلی کی مدت تین سال ہوگی،

اسمبلی کے علاوہ ڈسٹرکٹ بورڈون کے قیام کی بھی تجویز کی گئی ہے مختلف ضلعون کے افسر اپنے ضلعون کے ذیلدارون کا جلسہ ہر سال منعقد کر لیا کرینگے جن میں تحصیلدار اور ریڈ کراس اور سیر بھی شامل ہوا کرینگے۔ ریڈ کراس کے فنڈ میں سے جو رقم کسی ضلع کو مل سکے گی حاکم ضلع اُسے مدنظر رکھتے ہوئے ہر ذیلدار کی ضرورت دریافت کر لیا کرے گا، اور اس کے مطابق خرچ کر دیا کرے گا، ذیلدارون کو اسکولون کی بابت رلیف اور حفظان صحت کے متعلق بھی مشورہ دینے کا حق ہوگا اودھم پور کی وزارت مین واڑ بھدروہ اور رامسیں پر مشتمل ہے ذیلدارون کا جمع کرنا مشکل ہے، لہذا حاکم ضلع خود ذیلدارون سے مشورہ کر لیا کرے گا،

میونسپلیٹون کے متعلق سفارشات کا خلاصہ یہ ہے:-

۱- ووٹرون کی تعداد کم ازکم دس فیصدی کر دی جائے،

۲- منتخب عنصر نصف سے کسی قدر زیادہ کر دیا جائے، بلدیہ سری نگر کے متعلق تمام امور وزیر متعلقہ کے سامنے پیش ہین، بلدیات کے لیے غیر سرکاری رزیڈنٹون کی تجویز کی عام طور پر تائید نہیں کی گئی،

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵- قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳۰ ۱۴۸ سنہ ۱۹۳۲ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور ضلع کانپور

فرم بنسی دھر نتھول ساکن نیا گنج شہر کانپور مدعی

بنام کیدار ناتھ بیجناتھ مدعاعلیہ

جواہرل ولد نامعلوم قوم ویش ساکن جرنیل گنج شہر کانپور مالک فرم کیدارناتھ بیجناتھ جرنیل گنج کانپور،

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت [illegible] کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۳ ماہ جون سنہ ۱۹۳۲ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کی حالت سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہون اور جوابدہی دعویٰ کی کریں، اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون کو جنکی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہون پیش کرین، آپکو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہون گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا، بہ ثبت مہر و دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ یکم ماہ جون سنہ ۳۲ء جاری کیا گیا۔

بحکم آر، پی، شرما منصرم عدالت مہر عدالت

شملہ میں آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کا اجلاس

اہم تجاویز

فرنچائز کمیٹی کی سفارشات مسلمانون کے لیے مضر ہین

شملہ ۸ جون، آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کا ایک اہم اجلاس فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ پر غور کرنے کے لیے آج منعقد ہوا جس میں سر عبدالرحیم ڈاکٹر شفاعت احمد خان، سید مرتضیٰ صاحب سید "حبیب" غلام محمد صادق، مسٹر حسین امام، اور مولانا شفیع داؤدی اور دیگر حضرات شریک ہوئے ایجنڈے میں بحثیں فرنچائز کمیٹی رپورٹ، گلنسی کمیشن رپورٹ، پرسی مالیاتی کمیٹی کی رپورٹ اور آگرہ کے فسادات پر غور کرنا شامل تھا، حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیے گئے،

خاص مفاد کے حلقے آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ فرنچائز کمیٹی کی خدمات کا اعتراف کرتی ہے کہ اس نے بلاواسطہ حق رائے دہی کی نہایت پختہ بنیاد پر توسیع کر دی ہے، لیکن مجلس عاملہ رپورٹ کی بعض سفارشات کی جانب توجہ مبذول کرانا چاہتی ہے، جن سے یہ خدشہ محسوس ہو رہا ہے کہ وہ ہندوستان میں حقیقی جمہوری نظام کے قیام اور اصل نیابت کی راہ میں مشکلات [illegible] جس سے ملک کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے اگر ان سفارشات پر عمل ہو تو رائے دہندگان میں ایسی جماعت بندی پیدا ہو جائے گی جس سے فیڈرل اور صوبجاتی مجالس آئین ساز سے خاطرخواہ نتائج برآمد ہو سکیں گے، اور اس لیے مجلس عاملہ تجویز کرتی ہے کہ بعض سفارشات کی ترمیم کیجائے تاکہ دستور کی ترقی مین کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو، مجلس عاملہ فرنچائز کمیٹی کی توجہ مندرجہ ذیل امور کیطرف مبذول کراتی ہے:- (۱) مجلس عاملہ کی یہ قطعی رائے ہے کہ اصولاً خاص حلقہ ہائے انتخاب قائم کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہے، کیونکہ یہ یقین کیا جاتا ہے کہ جدید دستور اساسی کی بہترین اور پختہ بنیاد علاقہ جاتی انتخابی حلقون کی تنظیم ہو سکتی ہے یہ حلقے ایسے ہین کہ وہ اپنے علاقے کے تمام لوگون کی ضروریات پالیسی اور مختلف مفاد کے جذبات کی ترجمانی دیانتداری سے بوجہ احسن کر سکتے ہین، مجلس عاملہ یہ امر واضح کرنا چاہتی ہے کہ فرنچائز کمیٹی نے جو سفارشات عام حلقہ ہائے انتخاب کے لیے کی ہین ان سے تمام جماعتون کے انتخابات میں جنکی کمیٹی نے سفارش کی ہے، سہولت پیدا ہو جائے گی، پس مجلس عاملہ اس دلیل اور دیگر وجوہ کی بنا پر مخالفت کرتی ہے کہ جدید حلقہ ہائے انتخاب قائم کیے جائیں یا موجودہ حلقہ ہائے انتخاب کو یا ان جماعتون کے لیے جن کا کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں ذکر کیا ہے برقرار رکھا جائے، لیکن اگر بعض صوبجات میں کچھ مخصوص حلقہ ہائے انتخاب کا برقرار رکھنا ضروری متصور ہو تو مجلس عاملہ مندرجہ ذیل بنیادی اصول کی موجودگی میں اس پر رضامند ہو جائے گی۔

(الف) **مخصوص مفاد کے حلقے عارضی ہونگے** مخصوص مفاد کے لیے جو حلقے قائم کیے جائیں وہ عارضی ہون یعنی صرف دور عبوری کے لیے ہون، اس وقفہ کے گذرنے کے بعد یہ حلقے توڑ دیے جائین گے،

(ب) چونکہ ان حلقون کی غالب اکثریت پالیسی نقطہ نظر اور اُن کے اعتبار سے بے انتہا فرقہ پرست واقع ہوئے تھے، اس لیے سخت ضرورت ہے کہ تمام مجالس آئین سازی مسلمانون کو اُن کے تناسب کے مطابق نیابت کا حق ملنا چاہیے ورنہ ان کے حقوق تمام مجالس آئین ساز میں مارے جائیں گے،

ہائے انتخاب کے لیے کی ہین ان سے ان کا حق ملنا چاہیے ورنہ ان کے حقوق تمام مجالس آئین ساز میں مارے جائینگے

(ج) **مزدور** مزدورون کے لیے کوئی حلقہ نہ بنایا جائے مجلس عاملہ کی حتمی رائے ہے کہ کمیٹی نے توسیع رائے دہی کے متعلق جو سفارشات کی ہین ان سے مزدورون کا حلقہ رائے دہی نہایت عمدہ اور پختہ طور پر بڑھ جائیگا اور تمام مجالس آئین ساز میں ان کی مناسب نمایندگی ہو جائے گی، علاوہ ازین پسماندہ اقوام کے افراد کی طاقت رائے دہی کو بڑھانے کے لیے جو سفارش کمیٹی نے کی ہین ان سے بھی ان کے ووٹرون کی تعداد بڑھ جائے گی جو مزدورون کے مفاد کا بھی تحفظ کرے گی، اس لیے مزدورون کے لیے علحدہ حلقہ تیار کرنے کی کیا حاجت رہ جاتی ہے، مجلس عاملہ کو سخت تعجب ہے کہ کمیٹی نے صنعتی (یعنی شہرون کے) مزدورون کو کافی نیابت دینے کا انتظام کر دیا ہے ان کے لیے نشستین معین کر دین لیکن ملک کے سب سے غالب و بااثر مزدور طبقے یعنی زراعت پیشہ مزدورون کے حقوق کا تحفظ نہین ہوا۔ اور ان کے مطالبات کو درخور اعتنا بھی نہین سمجھا گیا۔

(د) **عورتوں کے شہری حقوق** عورتون کے ساوی شہری حقوق کی مجلس عاملہ مخالف نہیں ہے اور مردون کیطرح انھیں بھی رائے دہی دینا ضرور خیال کرتی ہے ان کو حق رائے دہی دے کر فرنچائز کی وسعت دینے اور اُس کے عام استعمال کی بھی مخالف نہیں لیکن اسکی تائید نہین کر سکتی کہ عورتون کے لیے جو تجاویز دی گئی ہین ان سے ووٹرون کے مختلف انواع کے مفاد میں سخت برہمی پیدا ہوگی اور تمام انتخابی مشینری میں گڑبڑ پیدا ہو جائے گی، مجلس عاملہ کو معلوم نہیں کہ ملک میں عورتون کے کسی منتظم ادارہ نے اس انوکھی حق رائے کا مطالبہ کیا تھا، جو اس ملک کی عورتون کو دیا گیا ہے، کمیٹی کی ایک سفارش یہ ہے کہ صاحب جائداد ووٹر کی بیوی بھی حق رائے دہی رکھتی ہے، ڈبل ووٹ کا یہ طریقہ رائج کرنا حد درجہ قابل اعتراض ہے،

انڈین فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ

بقیہ صفحہ ۴

خلاف ہے کہ اس صف میں ہندوستانی "آگزیلری" یا "ٹیریٹوریل" افواج کے اراکین بھی شامل کر لیے جائیں کمیٹی اسکی سفارش نہیں کر سکتی، کہ غیر فرقہ وارانہ نوعیت کے مخصوص فوجی حلقہ ہائے انتخاب بنائے جائیں،

باب چہاردہم، صوبجاتی مجالس مقننہ کے اراکین کی تعداد

مجالس مقننہ کے اراکین کی تعداد کے متعلق قطعی فیصلہ کرنے کے لیے فرقہ وارانہ مسئلہ کے تصفیہ کا انتظار کرنا پڑیگا اس دوران میں کمیٹی اپنی سفارش پیش کیے دیتی ہے جس کی تفصیلات فرقہ وارانہ مسئلہ کے تصفیہ کے بعد قابل ترمیم ہونگی کمیٹی کی رائے میں مقامی حکومتون اور صوبجاتی کمیٹیون کی تجویز کے مطابق صوبجاتی مجالس مقننہ کے اراکین کی تعداد موجودہ منتخب شدہ اراکین کی دوچند اور سہ چند اور سہ چند تعداد کے درمیان ہونی چاہیے (پیراگراف ۳۰) اس مجوزہ اضافے سے صوبجاتی مجالس مقننہ کے اراکین کی کل میزان جو اسوقت ۸۷۲ ہے اور جس مین ۷۶۰ منتخب شدہ اراکین شامل ہیں۔ ۱۵۰۰ اور ۱۷۵۰ کے درمیان ہو جائے گی اگر دوسرا ایوان ہوا تو زیادہ رہے گی اور اگر دوسرا ایوان ہوا تو کم رہے گی، (پیراگراف ۳۷۳)

باب پانزدہم، ایک رکن والے اور متعدد اراکین والے حلقہ ہائے انتخاب۔

یہ مسئلہ ایسا ہے کہ اس پر فی الحال کوئی قطعی رائے ظاہر نہیں کیجا سکتی، کیونکہ اسکا تعلق فرقہ وارانہ مسئلہ سے ہے جو کمیٹی دائرہ تنقیح سے باہر ہے، بہرحال کمیٹی کی سفارش یہ ہے کہ اگر کہیں متعدد اراکین والے "حلقہ ہائے انتخاب" قائم کیے جائیں تو وہان رائے محدود کے مقابلہ میں رائے محدود کے مقابلہ میں رائے معدود عیہ کے استعمال کو ترجیح دی جائے،

Cumulative vote رائے شماری کا ایک طریقہ ہے جو ان حلقہ ہائے انتخاب میں رائج کیا جا سکتا ہے جہان سے متعدد اراکین منتخب ہونے والے ہون، اس طریقہ کے مطابق ایک رائے دہندے کو اسی قدر رائیں دینے کا حق حاصل ہوتا ہے جتنی کہ نشستیں ہون، اور یہ امر کہ وہ اپنی تمام رائیں مختلف امیدوارون میں تقسیم کر دیتا ہے یا کسی ایک ہی امیدوار کو ساری دیدیتا ہے اس کے اختیار تمیزی پر چھوڑ دیا جاتا ہے،

نوٹس ڈسچارج بنام جملہ قرضخواہان

بحکم صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور با اختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

جنا پرشاد ولد جگناتھ قوم برہمن ساکن محلہ بادشاہی ناکہ شہر کانپور انسالونٹ،

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں انسالونٹ نے ایک درخواست مشتہر کیے جانے درخواست ڈسچارج کے گذرانی ہے اور عدالت نے اسکی سماعت کے لیے ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۳۲ء مقرر کیگئی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہاں کو اطلاع دیجاتی ہے،

مرقوم ۱۴ جون سنہ ۱۹۳۲ء

بحکم آر، پی، شرما منصرم عدالت خفیفہ کانپور،

مہر عدالت

کم حیثیت اقلیتیں

(۲) مجلس عاملہ اسکی مخالف نہیں ہے کہ ملک کی کم حیثیت اقلیتون کو مناسب نیابت نہ دی جائے لیکن جس تجویز سے مسلمانوں کے حقوق نیابت اور مجالس آئین ساز پر بالواسطہ یا بلا واسطہ اثر پڑتا ہو تو اسکی حمایت نہین کر سکتی۔

سرحد و بلوچستان کی نشستیں

(۳) وفاقی مقننہ کے لیے صوبجات کی نشستوں کی تقسیم جو فرنچائز بجٹ کمیٹی گول میز کانفرنس نے کی تھی اور جسکی تائید ہندوستانی کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں کی ہے اسپر یہ مجلس عاملہ رائے ظاہر کرتی ہے کہ سرحد بلوچستان کے لیے جو نشستیں دی گئیں ان کی تعداد بہت غیر منصفانہ اور قطعی نا قابل قبول ہیں فیڈرل تعمیری کمیٹی گول میز کانفرنس کے مسلمان ارکان نے ان نشستوں پر اسی وقت غیر منصفانہ ہونے کا اعتراض کر دیا تھا اس پر مجلس عاملہ نہایت زور کے ساتھ یہ تجویز کرتی ہے کہ صوبۂ سرحد کو ایوان بالائی میں دو نشستیں اور ایوان زیرین کے لیے تین نشستین ان نشستوں میں سے ملنی چاہیئں جن کی فیڈرل تعمیری کمیٹی نے سفارش کی تھی،

فیڈرل ایوان زیریں

(۴) فیڈرل ایوان زیرین کا حجم نسبتاً محدود رکھا جائے تو بہتر ہے، کیونکہ وفاقی آئین سازی کا یہی تقاضا ہوتا ہے فیڈرل تعمیری کمیٹی نے اس ایوان کے لیے تین سو نشستیں تجویز کی تھیں اس مقدار میں کوئی اضافہ نہ کرنا چاہیے تھا۔

مخصوص جماعتیں

(۵) مخصوص جماعتوں کی بابت فیڈرل اور صوبجاتی مجالس آئین ساز کے لیے نہیں چاہیئے،

اقلیتوں کے صوبہ میں پاسنگ

(۶) رائے اقلیتوں کے صوبوں یعنی یوپی بمبئی، بہار اڑیسہ، آسام، مدراس اور سی۔پی میں موجودہ پاسنگ ساری کونسل کے لیے جاری کر دیا جائے، پنجاب و بنگال میں مسلم حلقہ ہائے انتخابات اکثریت میں ہونے چاہیئں، جو گران وزن ہوں، !

صوبوں کے مسلم نمائندے

(۷) مجلس عاملہ کی پرزور رائے ہے کہ وفاقی ایوان بالا کے مسلم ارکان کا انتخاب صرف مختلف صوبوں کے مجالس آئین ساز کے مسلمانوں پر چھوڑ دیا جائے، اور ایوان بالائی میں صوبوں۔ کہ مسلم ارکان کے تناسب میں کبھی کمی نہ کیجائے،

صرف تناسب آبادی کا اصول

(۸) مجلس عاملہ یہ امر واضح کر دینا چاہتی ہے کہ وفاقی مقننہ کے کسی ایوان میں بھی وہ ریاستوں کے پاسنگ کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتی فیڈرل تعمیری کمیٹی میں مسلمان مندوبین نے جس پالیسی کا اظہار کیا تھا اسکی تائید کیجاتی ہے اور لہذا تجویز کیا جاتا ہے کہ دونوں ایوانوں میں ریاستوں کی نیابت کا کوئی اصول سوائے تناسب آبادی کے قبول نہیں کیا جا سکتا،

فیڈرل مالیات

اس کے بعد فیڈرل مالیات کی کمیٹی کی رپورٹ پر توجہ کیگئی،

ایک ریزولیوشن میں بعض نہایت اہم ترمیمات تجویز کیگیئں اور یہ امر واضح کیا گیا ہے کہ برطانوی ہند کی عدم نیابت کی وجہ سے مالیات کمیٹی کا کام تشنۂ تکمیل رہ گیا،

مالیاتی خود اختیاری

مجلس عاملہ نے اپنی تجاویز مین نہایت زور کے ساتھ اس امر کو واضح کیا ہے کہ صوبجات کو مکمل مالیاتی خود اختیاری دیدی جائے، مطالبہ کیا ہے کہ دیسی ریاستوں سے فیڈرل حکومت کے تمام اخراجات کا متناسب حصہ ضرور وصول کیا جائے،

وزیر ہند کیخلاف ۲۵ ہزار روپیہ کا دعوے

لاہور ۱۵-جون-پنڈت اننت رام جوتشی نے وزیر ہند کے خلاف ۲۵ ہزار روپیہ کا دعوی سردار ہرنام سنگھ سب جج لاہور کی عدالت میں دائر کیا ہے مستغیث کا بیان ہے کہ وہ ۱۲ اپریل ۱۹۳۱ء کو لاہور سے جموں روانہ ہوا تاکہ یوراج کشمیر کی سالگرہ کی تقریب میں شرکت کر سکے جس گاڑی میں مستغیث سفر کر رہا تھا وہ وزیرآباد کے اسٹیشن پر ٹرین سے علیحدہ کی گئی مستغیث کا بیان ہے کہ حکام ریلوے کی بے پرواہی سے ایک انجن انکی گاڑی سے ٹکرا گیا جس سے وہ شدید مجروح

جدید نظام حکومت کیلئے تبادلۂ خیال

سر سپرو اور مسٹر جیکر کی والسرائے سے ملاقات

یہ خیال تو عرصہ سے کیا جا رہا ہے کہ اب جلد ہی جدید نظام حکومت کے متعلق حکومت کی طرف سے کوئی نہ کوئی اعلان ہونے والا ہے اور حکومت اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے کہ کیا طریقہ کار اختیار کیا جائے لیکن آج کل یہ سوال خصوصیت کے ساتھ سیاسی حلقوں میں پھیلا ہوا ہے۔ چنانچہ شملہ کی تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۷ جون کو سر تیج بہادر سپرو ہز ایکسلنسی والسرائے سے ملے اور اسی دن شام کو سر سپرو اور مسٹر جیکر دونوں ملنے والے تھے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ دونوں اصحاب کس غرض سے والسرائے سے ملے ہیں البتہ خیال یہ ہے کہ اس ملاقات میں دو اہم مسائل پر تبادلۂ خیال ہوا ہوگا۔ اول تو فرقہ وارانہ تصفیہ کے متعلق اور دوسرے جدید نظام کو عمل میں لانے کی تدابیر کے متعلق یہی دونوں مسائل چند ہفتوں سے زیر غور اور زیر بحث تھے اور انہی پر حکومت کی تمام تر توجہ تھی۔ بہرحال یہ اُمید کی جاتی ہے کہ کچھ نہ کچھ نہایت دلچسپ نتیجہ برآمد ہونے والا ہے۔ اگزیکیٹو کونسل کا تبادلۂ خیال اب اس حد تک پہونچ چکا ہے۔ کہ کوئی قطعی اظہار رائے ہو جائے اور وزیر ہند کوئی قطعی فیصلہ صادر کر دیں۔ ماہرین سیاست کا خیال ہے کہ یہ وقت نہایت اہم ہے اور بہت ممکن ہے کہ کچھ خلاف توقع نتائج پیدا ہو جائیں جن کا کسی کو وہم و گمان بھی نہیں ہے۔ بہرحال سر سپرو اور والسرائے کی ملاقات کی تفصیلات ابھی تک راز میں ہیں اور کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ اس سلسلہ میں کیا ہوگا۔ ممکن ہے کہ جلد تر کوئی اعلان ہو جائے۔

علی گڈھ سے نواب مزمل اللہ خان صاحب کے پرائیویٹ سکریٹری بذریعہ تار مطلع کرتے ہیں کہ مولوی محمد سمیع اللہ خان صاحب چہرہ کے زخم کی تکلیف کو برداشت نہ کر سکے اور

امرت گولی
چونسٹھ امراض کا علاج
قیمت ایک روپیہ
نمونہ ۲/
گندھارس
پیچش اسہال کے واسطے
رام بان قیمت ایک روپیہ
نمونہ ۲/
ہیضہ کی اکسیر دوائی
قیمت صرف ایک روپیہ
قیمت فی شیشی ایک روپیہ
امرت دھارا
تمام امراض کا کافی علاج
عرق بخار
قیمت ۸/
امرت صابن
جلدی امراض کا قلع قمع
قیمت فی بکس ۱۴/

تمام سیاسی قیدیوں کی مشروط رہائی کا حکم

مہاراجہ کشمیر وجموں کا تازہ اعلان

سری نگر ۵ جون مہاراجہ کشمیر نے جملہ کشمیری پنڈت سیاسی اسیرون اور زیر سماعت قیدیوں کو اس بنا پر رہا کر دیا ہے کہ وہ آیندہ اجی ٹیشن میں شریک نہ ہونگے دیگر فرقون کے قیدیوں پر بھی اس کا اطلاق ہوگا، لیکن سردست میرپور، راجوڑی اور بھمبر کے اضلاع میں اس حکم کا اطلاق نہیں ہوتا، سات اور آٹھ بجے شام کے درمیان جملہ قیدی رہا کر دیے جائیں گے، معلوم ہوا ہے کہ یہ بھی جاری کر دیا گیا ہے کہ ہڑتالی طلبہ کو اُن سے جرمانہ وصول کیے بغیر اسکون اور کالجون میں بھرتی کر لیا جائے، مہاراجہ کشمیر نے اس سلسلہ مندرجہ ذیل اعلان کیا ہے:-

اس امر کا اطمینان کرنے یئے مہاراجہ صاحب کے حکم کے مطابق حق رائے دہی کی جو کمیٹی مقرر کی گئی ہے اس کے کام کے لیے موافق فضا پیدا ہو جائے گی مہاراجہ صاحب نے یہ اعلان کیا ہے کہ جملہ فرقون کے سیاسی اسیر اور زیر سماعت قیدی یہ وعدہ کرنے پر کہ وہ آیندہ ہر قسم کے ایجی ٹیشن سے گریز کرینگے رہا کر دیے جائیں، سردست اس حکم کا اطلاق میرپور وزارت اور راجوڑی تحصیل میں نہیں ہوگا، جہان کے متعلق مہاراجہ صاحب کی حکومت کو ابھی تک یہ اطمینان نہیں ہوا کہ وہان پر صورت حالات پورے طور پر سکون ہو گئی ہے، اب تک جن اشخاص نے مندرجۂ بالا وعدہ کر دیا ہے وہ رہا کر دیے گئے ہیں،

سری نگر ۶ جون جمون اور کشمیر کے لیڈر سیٹھ عبدالصمد جو آرڈیننس کے ماتحت سزایاب ہوگئے تھے وہ اپنے ۳۵ رفقا کے ساتھ گزشتہ رات کو رہا کر دیے گئے ہیں،

جس وقت ان کی رہائی کی اطلاع مسلمانون کو پہونچی تو دہ ہزارون کی تعداد میں جیل کی کھلی جگہ میں جمع ہو گئے، اسی وجہ سے محبوسین کو جیل سے باہر نکالنے میں تاخیر ہو گئی، معلوم ہوا ہے کہ ان لوگون کی رہائی سے مسلمانون میں خوشی اور مسرت کی لہر دوڑ گئی ہے،

صوبۂ سرحد میں ہنگامی آرڈیننس کا نفاذ

شملہ ۶ جون، گورنر جنرل باجلاس کونسل نے صوبۂ سرحد میں ہنگامی آرڈیننس کی دفعات ۱۱۲ اور ۲۶ اور خلاف قانون انجمنون کے آرڈیننس کے دفعات ۲-۳-۴-۵-۱-۶-۷ اور ۹ کی توسیع کرنے کا اعلان کیا ہے، ان دفعات کی توسیع کے یہ معنی نہیں ہیں کہ حکام صوبہ کو کوئی نئے اختیارات دیے گئے ہین، ان دونون آرڈیننسون کی دفعات ۱۹۳۱ء کے ۲ دین اور ۵ دین آرڈیننس مین جو کہ ۲۴ دسمبر کو صوبہ میں نافذ کیے گئے تھے پہلے ہی سے موجود ہیں، ان دفعات کی توسیع سے صرف یہ مراد ہے کہ آرڈیننسون کی تاریخون کے متعلق دیگر صوبجات اور اس صوبہ کے درمیان مطابقت پیدا کر دی جائے، مذکورۂ بالا آرڈیننس جن کو صوبۂ ہذا میں نافذ کیا گیا ہے ۴ جنوری ۱۹۳۲ء کو نافذ کیے گئے تھے اور اب تک وہ نافذ ہیں:-

---

حکم امتناعی درحالیکہ جائداد غیر منقولہ بہ علت اجرائے ڈگری قابل قرقی ہو،

(آرڈر ۲۱، قاعدہ ۵۴ و ۵)

بعدالت اڈیشنل کلکٹر صاحب بہادر

مقدمہ نمبر ۴۷۵ اجرائے ڈگری بابتہ ۱۹۳۱ء

سری رو کمنی کرشن داس جی سربراہکاری پنڈت شیش نرائن تواری　　مُدعی

بنام پربھودیال　　مدعا علیہ

بنام پربھو دیال ولد جانکی پرشاد کایستھ ساکن اود دہا پرگنہ بھوگنی پور وکانڈھی پرگنہ بھوگنی پور

ہرگاہ آپ نے ایفاء اس ڈگری کا نہین کیا جو آپ پر بتاریخ ۲۹ ماہ نومبر ۱۹۲۸ء بمقدمہ نمبر ۲۱ ۱۹۲۸ء بحق ڈگریدار بابت مبلغ ۵۰/ صادر ہوئی تھی، لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ آپ یعنی مدیون مذکور تاوقتیکہ حکم ثانی اس عدالت سے صادر نہو جائداد مصرحہ فرد تعلیقہ منسلکہ کو بذریعہ بیع یا ہبہ کے یا اور طور پر منتقل کرنے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہین اور تمام اشخاص جائداد مذکور بذریعۂ خرید یا ہبہ کے یا اور طور پر لینے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہین:-

تاریخ پیشی ۲۳ جون ۱۹۳۲ء مقرر ہے

آج بتاریخ ۱۸ ماہ جون ۳۲ء میرے دستخط او مہر عدالت سے جاری کیا گیا،

شرد تعلیقہ

سیعت زمینداری تعدادی ۴ بسوہ منجملہ ۴ بسوہ موضع کانڈھی محال سری رو کمنی کرشن پرگنہ بھوگنی پور مین
½ حصہ تواز ان پربھودیال و ½ توازن جگت نرائن و
½ حصہ پریم نرائن و ½ شیو گوپال،

دستخط حاکم عدالت　　مہر عدالت

اگر آپ تجربہ کریں گے تو ضرور یقین ہو جاوے گا کہ

قبض و بدہضمی		خون اور منی کی خرابی		جریان احتلام سرعت انزال رقت منی	سخت سے سخت نامردی
دل و دماغ اور معدہ		قوت حافظہ کی کمزوری		وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کرنے کے لئے	

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں لاثانی اور شرطیہ علاج ہیں

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ ۱۲ مصر

صحت و تندرستی کی نعمت نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر مفت طلب فرمادیں

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ

رجسٹرڈ ٹریڈ مارک　سنہ ۱۸۷۵ء

پچاس سال سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے بے مثل موجد

دردِ سر کے مریضوں کے لئے

سر باتنا (REGD) مسرور یاحی درد کی ٹکلی

آدھے خواہ سارے سر میں کسی وجہ سے کیسا ہی درد کیوں نہو اس دوا سے فوراً مٹ جائے گا۔ ریاحی درد۔ چمک۔ ٹیس وغیرہ دور کرنے میں بے مثل ہے۔

قیمت فی شیشی نو آنہ ۹ر محصول ۲ شیشیوں تک سات آنہ ۷ر نمونہ کا پیکٹ ڈیڑھ آنہ ۱٫ر

ہر عمر والوں کے لئے مفید۔

(Regd) ڈابر کلورو ڈائن

(پیچش۔ مروڑ۔ اسہال و درد شکم کی مشہور خانگی دوا)

یہ باحتیاط صاف کی ہوئی ادویہ سے تیار ہونے کی وجہ سے اور کلورو ڈائنوں کی نسبت زیادہ مفید ہے۔ پیلے اور اسہالی دست۔ پیچش۔ مروڑ۔ کھانسی۔ ابھرا۔ ریاحی درد۔ درد گردہ کی ایک مفید دوا ہے۔

قیمت فی شیشی آٹھ آنہ ۸ر محصول تین شیشیوں تک سات آنہ ۷ر

نوٹ: ہماری دوائیں ہر جگہ فروخت ہوتی ہیں۔ محصول بہت بڑھ گیا ہے۔ اس لئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خرید فرمائیں۔ نمونہ صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے۔

پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ۔ کانپور۔ نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

امساک کے لئے بے نظیر دوا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

نوسکت واری روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت ۱ تولہ کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ علاوہ محصول ڈاک

راج ویدنارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ ۳۹۳ کالبا دیوی روڈ　لکھنؤ ایجنٹ۔ نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج
کانپور ایجنٹ۔ گنگا پرشاد دیا جیٹی نیا گنج چورستہ　الہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک
دہلی ایجنٹ۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک۔　آگرہ ایجنٹ۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے　　زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
احسن　　سبحی

صداقت

ہفتہ وار

REGD. NO. A. [illegible]

قیمت سالانہ [illegible] ششماہی [illegible]

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۵ | کان پور چہار شنبہ ۲۹ جون ۱۹۳۲ء مطابق ۲۴ صفر ۱۳۵۱ھ | نمبر ۲۳

سوگوارانِ حسین سے خطاب

(از جناب جوش ملیح آبادی)

انقلابِ تند خو جس وقت اٹھائیگا نظر　　کروٹیں لیگی زمیں، ہوگا فلک زیر و زبر
کانپ کر ہونٹوں پر آجائیگی روحِ بحر و بر　　وقت کا، پیرانہ سالی سے بھڑک اٹھیگا سر
موت کے سیلاب میں ہر خشک و تر بہ جائیگا
صرف اک نام حسینؑ ابن علیؓ رہ جائیگا

کون؟ دھوکے میں جو دنیا کے نہ آیا وہ حسینؑ　　سر کٹا کر بھی نہ جس نے سر جھکایا وہ حسینؑ
جس نے مر کر غیرتِ حق کو جلایا وہ حسینؑ　　موت کا منہ دیکھکر جو مسکرایا وہ حسینؑ
کانپتی ہے جس کی پیری کو جوانی دیکھکر
ہنس دیا جو تیغِ قاتل کی روانی دیکھکر

ہاں نگاہِ غور سے دیکھ لے گروہِ مومنیں　　جا رہا ہے کربلا خیر البشر کا جانشیں
آسماں ہے لرزہ براندام جنبش میں ہے زمیں　　فرق پر ہے سایہ گستر شہپرِ روح الامیں
اے شکوہِ نو! السلام اے خفتہ گلیو! الوداع
اے مدینے کی نظر افروز گلیو! الوداع

ہوشیار اے ساکت و خاموش کوفی! ہوشیار　　آرہے ہیں دیکھ وہ اعدا قطار اندر قطار
ہونیوالی ہے کشاکش درمیانِ نور و نار　　اپنے وعدوں پر پہاڑوں کیطرح رہ استوار
صبح قبضہ کرکے رہتی ہے اندھیری رات پر
جو بہادر ہیں اڑے رہتے ہیں اپنی بات پر

لو کے جھکڑ چل رہے ہیں غیظ میں ہے آفتاب　　سرخ ذروں کا سمندر کھا رہا ہے پیچ و تاب
تشنگی گرمی تلاطم، آگ، وحشت اضطراب　　کیوں مسلمانو! یہ ہلچل، اور آلِ بوتراب
کس خطا پر تم نے بدلے ان سے گن گن کے لئے
فاطمہؓ نے انکو پالا تھا اسی دن کے لئے

لو وہ مقتل کا سماں ہے وہ حریفوں کی قطار　　بڑھ رہی ہے نہر لو وہ سامنے بیگانہ وار
وہ ہوا اسلام کا سرتاج مرکب پر سوار　　وہ فضا میں برق سی چمکی، وہ نکلی ذوالفقار
سینۂ فولاد سے پیہم شرار اڑنے لگے
رن میں وہ تیغِ علیؓ چمکی وہ سر اڑنے لگے

دور تک ہلنے لگی گھوڑوں کی ٹاپوں سے زمیں　　کوہ تھرانے لگے۔ گھبرا گئی فوجِ لعیں!
زد پر آکر کوئی بچ جائے نہیں ہرگز نہیں　　لو حسینؑ ابن علیؓ نے وہ چڑھائی آستیں
آستیں چڑھتے ہی خونِ ہاشمی گرما گیا
ناخدا ہشیار دریا میں تلاطم آ گیا

ظہر کے ہنگام کچھ جھکنے لگا جب آفتاب　　ذوقِ طاعت نے دلِ مولیٰ میں کھایا پیچ و تاب
آکے خیمے سے کسی نے دوڑ کر تھامی رکاب　　ہو گئی بزمِ رسالت میں امامت باریاب

تشنہ لب ذروں پہ رودِ آرزو بہنے لگا
خاک پر اسلام کے دل کا لہو بہنے لگا

آفریں چشم و چراغِ دودمانِ مصطفےٰ　　اے وفا پر مرنے والے مرحبا صد مرحبا
مرتبہ اسلام کا تو نے دو بالا کر دیا　　ذبح ہو کر تو زمانے کو سبق یہ دے گیا
کشتیِ ایماں کو خونِ دل میں کھینا چاہیئے
حق پہ جب آنچ آئے تو یوں جان دینا چاہیئے

اے محیطِ کربلا، اے ارضِ بے برگ و گیاہ　　جراتِ مردانۂ شبیرؑ کی رہنا گواہ
حشر تک گونجینگے تجھ میں نعرہ ہائے لا الہ　　کج رہے گی فخر سے آدم کے ماتھے پر کلاہ
یہ شہادت اک سبق ہے حق پرستی کے لئے
اک ستونِ روشنی ہے بحرِ ہستی کے لئے

تم سے کچھ کہنا ہے اب اے سوگوارانِ حسینؑ　　یاد بھی ہے تم کو تعلیمِ امامِ مشرقین
تابکے بھولے رہوگے غزوہ بدر و حنینؑ　　کبتک آخر ذاکروں کے تاجرانہ شور و شین
ذاکروں نے موت کو سانچے میں ڈھالی نہیں
یہ حسینؑ ابن علیؓ کے چاہنے والے نہیں

کہہ چکا ہوں بار بار، اور اب بھی کہتا ہوں یہی　　تجھ کو شیعوں سے جو روکوں، دوزخی ہوں دوزخی
لیکن اتنی بات ہے لے نو اسیرِ بزدلی!　　اپنی نبضوں میں روان کر خونِ سرجوشِ علیؓ
ابن کوثر! پہلے اپنی تلخ کامی کو تو دیکھ
اپنے ماتھے کی ذرا مہرِ غلامی کو تو دیکھ

کور ہو وہ آنکھ، اس غم میں نہ ہو جو اشکبار　　آتشِ دوزخ اسے کھا لے نہ ہو جو سوگوار!
لیکن اس سے یہ نہیں مقصد کہ ہو جاؤ نزار　　کھول کر رکھ دو کمر سے وقتِ ماتم ذوالفقار
سوزِ دل کی آنچ بھی ہو اشک افشانی کے ساتھ
آگ کی لہریں بھی ہوں بہتے ہوئے پانی کے ساتھ

جسکو ذلت کا نہ ہو احساس، وہ نامرد ہے　　ننگِ پہلو ہے وہ دل، جو بے نیازِ درد ہے
حق نہیں جینے کا اسکو، خون جسکا سرد ہے　　خودکشی لازم ہے اسکو، جسکا چہرہ زرد ہے
وقت بیداری کہ غالب ہو سکے جو نوم پر
خاک ایسی خفتہ ملت پر، تف ایسی قوم پر

زندہ رہنا ہے تو میر کاروان بنکر رہو　　اس زمیں کی پستیوں میں آسماں بنکر رہو
دورِ حق میں، لالہ زار و بوستاں بنکر رہو　　عہدِ باطل ہو تو مرگِ ناگہاں بنکر رہو
دوستوں کے پاس آؤ نور پھیلاتے ہوئے
دشمنوں کی صف سے گذرو آگ برساتے ہوئے

دورِ محکومی میں راحت کفر، عشرت ہے حرام　　دوستوں کی چاہ، آپس کی محبت ہے حرام
علم ناجائز ہے دستارِ فضیلت ہے حرام　　انتہا یہ ہے غلامی کی عبادت ہے حرام
سایۂ ذلت سے مومن کا گزرنا بھی حرام
صرف جینا ہی نہیں ہے بلکہ مرنا بھی حرام

(مدینہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

ہفت وار صداقت

جلد (۱۵)　　۲۹ - جون سنہ ۱۹۳۲ء　　نمبر ۲۳

ہندوستان کا مستقبل

حکومت اور کانگرس کے درمیان جو کشمکش ہو رہی ہے اوسکی وجہ سے سارا ہندوستان نہ صرف اقتصادی مشکلات میں مبتلا ہو گیا ہے بلکہ ہندوستان کا امن و امان بھی جاتا رہا۔

کہا جاتا ہے کہ اس کشمکش کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ حکومت کے اعداد و شمار کے حساب سے ۶۰ ہزار اور کانگرس کے اعداد و شمار کے لحاظ سے ۸۰ ہزار ہندوستانی جیل جا چکے ہیں ملک کی موجودہ فضا اور حالت اب ایسی ہو گئی ہے کہ ہر ایک محب وطن کو یہ فکر لاحق ہو گئی ہے کہ کسطرح حکومت اور کانگریس میں سمجھوتہ ہو جائے تاکہ اس دور کشمکش سے نجات ہو،

چونکہ صلح کے لیے عام خواہش نظر آتی ہے اس لیے اس قسم کی افواہیں بھی اُڑ رہی ہیں کہ صلح ہونے والی ہے ان افواہوں کو اس سے اور تقویت ہوتی ہے کہ ڈاکٹر سپرو اور مسٹر جیکر نے ویسراے سے ملاقات کی ہے کہا جاتا ہے کہ یہ ملاقات سیاسی ہے اور جلد کوئی بہتر نتیجہ اسکا نکلنے والا ہے مسز نایڈو نے بھی سرونٹ آف انڈیا کے ممبران سے ملاقات کی ہے مگر اس مُلاقات کو بجاے سیاسی ملاقات کے ذاتی ملاقات کہا جاتا ہے بہرحال یہ ملاقاتیں چاہے سیاسی ہوں یا ذاتی مگر عام خواہش یہ ضرور نظر آتی ہے کہ موجودہ دور ختم ہو کر امن و امان کا دور شروع ہو،

چونکہ مسٹر سیموئر ہور وزیر ہند ۲۷ جون کو ہندوستان کے متعلق اعلان کرنے والے ہیں اور ۴ جولائی کو ہندوستان میں نافذ شدہ آرڈینسوں کی مدت بھی ختم ہونے والی ہے، اس لیے مدبرین کا یہ خیال ہو رہا ہے کہ غالباً یہ آرڈیننس دوبارہ نافذ نہیں کیے جائینگے اور حکومت سیاسی قیدیوں کو چھوڑ کر ان کو ایک دفعہ اس کا موقع پھر دیگی کہ وہ اطمینان قلب کے ساتھ وزیر ہند صاحب کے اعلان پر غور و خوض کریں،

اگرچہ یہ خیال ایک قیاس سے زیادہ کوئی وقعت نہیں رکھتا مگر ہمارے نزدیک حکومت اور ہندوستان کے لیے اس سے زیادہ کوئی رائے مفید نہیں ہو سکتی اس لیے اگر آرڈیننس دوبارہ نافذ کر دیے گئے اور سیاسی قیدیوں کو جیل کے اندر بند رکھا گیا تو پھر صاحب وزیر ہند کے اعلان پر غور کون کرے گا اور ملک میں کون ایسی طاقت ہے کہ جو صاحب وزیر ہند کے اعلان کے نفع و نقصان کو پبلک کے ذہن نشین کریگی،

لہٰذا ہم حکومت سے یہ امید کرتے ہیں کہ وہ آرڈیننسوں کو دوبارہ نافذ نہ کرے اور سیاسی قیدیوں کو چھوڑ کر اپنی بلند نظری کا ثبوت دیکر اہل ملک کو صحیح معنوں میں ہندوستان کے مستقبل پر غور کرنے کا موقع دے گی،

کانپور میں کانفرنس کا ہنگامہ

شہر اور ضلعوں کے کانپور پولیٹیکل کانفرنس کا ہنگامہ ۲۶ جون کو ہوا جس کی مفصل کارروائی ذیل میں درج کیجاتی ہے:۔

۲۶ جون ۳ بجے رات کو پولیٹیکل کانفرنس کے اشتہارات جابجا شہر میں چسپاں پائے گئے جن کو پولیس نے اُتار لیے اُسی وقت ۷ آدمیوں کی ایک جماعت قومی نعرے لگاتی ہوئی نہر پار کے محلوں سے ہولاگنج پہونچی جہاں پولیس نے ان کو گرفتار کر لیا،

صبح سات بجے سرسیا گھاٹ میں دریا کے بیچ بیچ ناؤ پر زیر صدارت راجہ رام شاستری سبجکٹ کمیٹی کی ایک میٹنگ ہوئی جو ۹ آدمیوں پر مشتمل تھی کہا جاتا ہے کہ اس میں ۶ تحصیلوں کے ڈیلیگیٹ بھی شریک تھے جس وقت کہ یہ لوگ ریزولیوشن پاس کر کے دریا کے کنارے آئے تو ان کو پولیس نے گرفتار کر لیا گرفتاری کے وقت ۱۱ سوہر داس قومی نعرے لگانے کے الزام میں گرفتار کر لیے گئے،

۸ بجے صبح ہی سے پولیس نے پھول باغ میں لوگوں کی آمد و رفت بند کر دی تھی لیکن اسی طرح تین رضاکار پہونچ گئے اور جھنڈے کی پرارتھنا کرتے ہوئے گرفتار کر لیے گئے، ۹ بجے صبح ایک دوسری جماعت ۴ آدمیوں کی پھول باغ میں جھنڈے کی پرارتھنا کرتے ہوئے گرفتار کی گئی،

۴ بجے شام کو کلکٹر گنج میں ترنگے جھنڈے کی پوشاک میں ۳ آدمی سب سے پہلے پہونچے جن کو پولیس نے گرفتار کر لیا اس کے بعد سری بامن جی راؤ پترے سکریٹری استقبالیہ کمیٹی، مع متعدد ڈیلیگیٹوں کے پہونچے جن کے بازوں پر بیج لگے ہوئے تھے۔

گنگا پرشاد چیرمین استقبالیہ کمیٹی نے کنوئیں پر کھڑے ہو کر اپنی تقریر شروع کر دی پولیس نے فوراً چیرمین سکریٹری اور بیج لگے ہوئے ڈیلیگیٹوں کو گرفتار کر لیا اور مجمع کو منتشر کر دیا،

جنرل گنج سے ایک جماعت کلکٹر گنج کے لیے روانہ ہوئی جو کہ ۳۰ رضاکار کے وہاں گرفتار کر لیگئی چوک سے ایک جماعت پنڈت اُما شنکر کی زیر سیادت روانہ ہوئی جس میں کچھ لوگ گرفتار کر لیے گئے،

کہا جاتا ہے کہ ۹ بجے رات تک متعدد چھوٹی چھوٹی ٹولیوں کو پولیس نے گرفتار کیا اور گرفتاریوں کی تعداد ۷۰ بتائی جاتی ہے

آئینہ کانپور

مسجدوں میں دعا حسب قرارداد کانپور کی مسجدوں میں بھی ۲۵ جون یوم جمعہ کو بعد نماز جمعہ ہر ایک مسجد میں مطبوعہ دعا پڑھی گئی

جامع مسجد میں بعد دعا کے مولانا حسرت موہانی نے ایک زبردست اور مدلل تقریر کے دوران میں موجودہ اسلامی سیاست پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمانوں نے معتدل لیڈروں کا بہت کچھ ساتھ دیا، مگر اب مسلم پبلک ان لوگوں کی پالیسی کا ساتھ نہیں دے سکتی کیونکہ یہ حضوری لیڈر سواے اپنے ذاتی اغراض و مقاصد کے پبلک مفاد کا مطلق خیال نہیں کرتے اور اپنے اغراض کے لیے یہ قومی مفاد کو فروخت کر رہے ہیں مسلم پبلک کو اب مخلص لیڈروں کی ضرورت ہے اور ان نرم لیڈروں کی بھلائی اسی میں ہے کہ وہ مخلص لیڈروں کے مقابلہ میں خود علیحدہ ہو جائیں،

آپ نے مسلمانوں کو نصیحت کی کہ وہ ضرورت کے وقت قربانی کے لیے تیار ہو جائیں کیونکہ کوئی قوم بلا قربانی کے ترقی نہیں کر سکتی مولانا نے ڈومینین لیگ کی تحریک پر اپنے سخت غصہ کا اظہار کرتے ہوئے اس کے بانیوں پر ملامت کی اور فرمایا ان لوگوں کو ملکی سیاست سمجھنے کا مطلق شعور نہیں ہے اور نہ ان لوگوں کو مسلم پبلک کیطرف سے کوئی بات کہنے کا حق حاصل ہے،

سیاسی رفتار گذشتہ ہفتہ میں کانگریسی رضاکاروں نے ولایتی کپڑے کی دو کانوں پر پکٹنگ کیا اور متعدد رضاکاروں کو پولیس نے گرفتار کیا،

مسٹر پرسوتم داس، اور بابو رام سروپ کو پولیس نے اس الزام میں گرفتار کیا ہے کہ انکی وجہ سے شہر اور ضلع میں کانگریس کی تحریک تقویت پاتی ہے،

شہر سے چلے جانیکا حکم مسٹر موڈی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے آرڈیننس کے ماتحت مندرجہ ذیل حضرات کو ایک ماہ کیلیے شہر سے چلے جانے کا حکم دیا ہے:۔
(۱) مسٹر جگناتھ صراف (۲) کشن چند (۳) پنچم (۴) کاشی نرائن (۵) شمبھو ناتھ (۶) گردہاری لال (۷) گرجا شنکر (۸) رام چندر متصدی (۹) رام ناتھ ٹنڈن،

پولیس سے جنگ مہابیر تیلی ساکن سرکی محال کے یہاں پولیس ٹیکس وصول کرنے گئی مگر ٹیکس انسپکٹر پولیس سے جھگڑا کیا گیا اس لیے مہابیر تیلی کو گرفتار کر لیا گیا،

ایک بنگالی عورت پر حملہ کوئنس پارک میں ایک بنگالی عورت پر ایک فوجی سپاہی نے حملہ کرنا چاہا کہ لوگوں نے اس انگریز سپاہی پر حملہ کر کے خوب پیٹا۔

مارواڑی لڑکی کی نعش پولیس نے ایک مارواڑی لڑکی کی نعش برآمد کی ہے کہ جس کا سر اور ہاتھ پیر علیحدہ کٹے ہوئے ہیں۔

تین بچے ایک ساتھ پیدا ہوئے سکھو اہیر ساکن کچیانہ کی عورت کے یہاں ۲۳ جون کو ایک ساتھ تین لڑکے پیدا ہوئے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ اب تک تینوں بچے زندہ ہیں،

دیبی دین کی نعش دیبی دین جس نے کالو کی کوٹھی کے دربان پر ریوالور چلایا تھا اور اس کو پھانسی کا حکم عدالت سے ہوا تھا چنانچہ اُس کو آگرہ آباد جیل میں پھانسی دے دی گئی اسکی نعش ۲۵ جون کو لائی گئی نعش کو دیکھنے کے لیے ہندوؤں کا کافی مجمع تھا،

دفعہ ۱۴۴ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ۲۵ جون سے ایک ہفتہ کے لیے شہر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے، اور اُسکے رو سے کوئی شخص جلوس یا جلسہ وغیرہ شہر کے اندر نہیں کر سکتا،

ناجائز چرس آبکاری انسپکٹر نے لالہ اجاگر مل کے مکان کی تلاشی لیکر ۱۲ سیر چرس گرفتار کی، اور لالہ اُجاگر مل لکشمی نرائن کو گرفتار کر لیا،۔

دو بمب برآمد ہوئے مسٹر لائڈ جائنٹ مجسٹریٹ نے بمعیت مسٹر مان سنگھ سب انسپکٹر پولیس ایک مکان کی تلاشی لیکر دو بمب برآمد کیے،

ناک کاٹ لیگئی تیپشری محال میں پنڈت ہردے نرائن نے ایک عورت مسماۃ پھولوتی کنور کی ناک کاٹ لی پولیس نے موقع پر پہونچکر پنڈت جی کو گرفتار کر لیا۔

بمبئی کا لوٹا ہوا کپڑا ۲۰ جون کو پولیس نے کنہیا لال ویش کو اس الزام میں گرفتار کیا ہے کہ اُس کے پاس سے بمبئی کے فساد کا لوٹا ہوا کپڑا برآمد ہوا اور وہ اس کپڑے کو فروخت کر رہا ہے۔

خانہ تلاشی ۲۰ جون کو پولیس نے غلام محمد قصاب ساکن تلی بازار کے مکان کی تلاشی لی مگر کوئی چیز قابل شکایت نہیں نکلی۔

پولیس نے رام بھروسے کے مکان کی تلاشی لی ایک قرولی برآمد کی اور کرشن کمار کو گرفتار کیا۔

چہلم ۲۶ جون کو چہلم بخیر و عافیت ہو گیا پولیس کے انتظامات کافی تھے،

مشاعرہ ۲۵ جون کی رات کو حلیم اسکول ہال میں زیر صدارت جناب ناطق صاحب ایک بزم مشاعرہ منعقد ہوئی۔

حکام مولوی محمد جنید صاحب سب جج دوم ہو کر کانپور تشریف لا رہے ہیں

منشی مہتاب علیصاحب نے تشریف لا کر منشی معین الدین صاحب تحصیلدار صدر سے چارج لے لیا ہے،

مسٹر لائڈ جائنٹ مجسٹریٹ دو ہفتہ کی رخصت پر تشریف لے گئے ہیں۔

ہوائی جہاز کو صدمہ گذشتہ ہفتہ ایک ہوائی جہاز کانپور سے دہلی جاتا ہوا بوجہ انجن کی خرابی کے گر گیا جہاز کو بھی صدمہ پہونچا اور مسافر بھی زخمی ہوئے،

آتش زدگی گذشتہ ہفتہ جنرل گنج میں ایک اسٹیشنری دوکان میں آگ لگ گئی دوکان بیمہ شدہ تھی اور مالک دوکان ایک ہندو تھے،

ہائی اسکولوں کے امتحانات کا نتیجہ کانپور کے ہائی اسکولوں کے لڑکے حسب ذیل شریک اور کامیاب ہوئے:۔
(۱) دیانند اسکول ۸۶ میں ۷۰ –
(۲) سناتن دھرم اسکول ۱۷ میں ۵۱
(۳) پرتھی ناتھ اسکول میں ۴۶ میں ۳۶
(۴) گورنمنٹ اسکول ۵۸ میں ۴۰
(۵) مارواڑی اسکول ۴۱ میں ۲۸
(۶) حلیم مسلم اسکول میں ۲۹ میں ۱۹
(۷) کانپور اسکول میں ۲۷ میں ۹
(۸) کھتری اسکول میں ۲۵ میں ۲۴
(۹) میونسپل اسکول ۲۱ میں ۱۱
کامیاب ہوئے،

روس پر انقلابات کا اثر

ڈاکٹر ٹیگور نے اپنی سیاحت کے بعد روس کے متعلق ایک بیان دیا ہے کہ روس کے چشمدید حالات بنائے ہین آپنے بتایا ہے کہ ایک زمانہ میں روس قدیم رسم ورواج کی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا لیکن انقلاب کی تیز و تند آندھیون نے ان زنجیروں کو تار عنکبوت بنا دیا اور ہر وہ چیز جس پر قدامت کا رنگ چڑھ گیا تھا اُسکو بالکل مٹا دیا گیا، اب روس کی دنیا بالکل نئی دنیا معلوم ہوتی تھی، آپ نے کہا کہ اگر روس کا یہ انقلاب بجائے تعمیر کے تخریب کیطرف اقدام کرتا تو شاید زیادہ قدر کے قابل وہ کارنامے ہوتے، لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ روس نے جدت طرازی کی ایک کامیاب کوشش کی اہل روس اصلاحات کے معاملہ میں بڑی تیزی دکھا رہے ہیں اور اُنکی لغت میں کاہلی اور سست رفتاری کا کہین ذکر بھی نہیں ہے، گو یہ واقعہ صحیح ہے کہ اُس کے پاس دولت کی کمی ہے اور مغرب کے مقابلے میں اُن کے پاس وہ تنعم بھی نہیں ہے لیکن اس کے باوجود اُن کا عزم اُنکا استقلال اُنکی ہمت خود اپنی مثال ہے روسی مدت تک خود کو ایک تنہا ذات سمجھتے تھے مگر آج وہ بات نہیں ہے آج ہر روسی کے دلمیں یہ خیال قائم ہے کہ وہ جنت کی فضا میں مصروف خرام ہے جہاں اس کے پاس کسی قسم کا رنج و غم نہیں ہے، مجھے بڑی حیرت ہے کہ مغربی سیاح روس کے افلاس کا مرثیہ پڑھتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ ڈاکٹر میٹرو ایک اعلی سرکاری افسر ہیں مگر اُن کے کمرے میں کسی قسم کی آرایش نہیں ہے نہ کوئی فرش ہے بلکہ صرف ایک میز کمرے کے ایک کونے میں رکھی تھی، روس میں کوئی شخص اس بات کو اپنی توہین و بے عزتی نہیں خیال کرتا اگرچہ اہل مغرب کے لیے یہ باتین اُسکی شان سے گری ہوئی خیال کیجاتی ہیں، روس میں مساوات اور رواداری کا یہ عالم ہے کہ وہاں کے امراء و غربا میں کوئی امتیازی شان نہین ہے، سوسائٹی کے نزدیک جو درجہ ایک امیر کو دیا جاتا ہے وہ غریب طبقہ کے ایک فرد کو بھی ملتا ہے، روس کی سوسائٹی میں برتری اور افضیلت کا معیار علم و تہذیب، فن وکمال پر منحصر ہوتا ہے دولتمندی کوئی مخصوص امتیاز نہیں پیدا کر دیتی روس پر عام طور سے یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ اصلاحات نے وہان کی اشتراکی زندگی خانگی کو بالکل برباد کر دیا والدین سے قطعی بے پرواہ ہیں، لیکن ایک روسی نوجوان نے درمیان ملاقات میں ڈاکٹر ٹیگور سے بتایا کہ اُس کا باپ ایام سرما میں شہر کے کاموں میں مصروف رہا کرتا تھا اور گرمائی زمانہ میں، جنوبی میدانون میں اپنے مالک کے مویشی کی نگرانی میں مصروف رہا کرتا تھا اسوجہ سے ہمیں اپنے باپ سے ملاقات کم ہوتی تھی لیکن اب جب کہ مین اسکول سے واپس آتا ہوں تو روزانہ اپنے باپ سے ملاقات کرتا ہون اس لیے کہ وہ مکان پر موجود ملتا ہے، ڈاکٹر صاحب سے ایک عورت نے کہا کہ جدید عہد حکومت میں انتظامی معاملات میں اسدرجہ آسانیان پیدا کر دی ہیں کہ خانگی تنازعات کا کوئی امکان ہی باقی نہیں رہا والدین کو اچھی طرح سے اپنے فرائض کا احساس رہتا ہے وہ اپنے اولاد کی عمدہ تربیت میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں خواتین روس میں بھی ایک انقلاب ہو گیا ہے اور کافی اصلاح پذیر ہو چکی ہین، دیہاتی زندگی میں کافی اور نمایان فرق پیدا ہو گیا ہے ایک دیہاتی خاتون نے اپنی زندگی اور دیہاتی حالات کا تذکرہ کرتے ہوے بتایا کہ موجودہ روس کو ہندوستان کے حالات سے گہری دلچسپی ہے اور اُنکو اُنکے معاملات میں ازحد ہمدردی ہے اُس نے یہ خیال ظاہر کرتے ہوے بڑے جوش سے بتایا کہ اگر کہیں یہ ممکن ہوتا کہ میں اپنا گھر بار اور اپنے بچون کو چھوڑ سکتی تو یقیناً ڈاکٹر ٹیگور کے وطن کی ہمدردی کے لیے ہندوستان جاتی بہرحال جہان تک اُس کے انقلاب جدید کا تعلق ہے روس کے ذرہ ذرہ میں آثار حیات موجود ہیں اور وہ خود ہی عملاً اس زندگی جنت بنانے کی کوشش میں مصروف ہین اور وہ دن قریب ہے کہ دنیا کے بہترین متمدن ممالک میں شمار کیا جا سکے اور وہان کی دولتمندی غیر ممالک کو قابل رشک بنا دے گی،

عدم ادائے ٹیکس کا خمیازہ

دھاروار کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ضلع کاروا تعلقہ سدا پور میں پولیس اور ریونیو افسر نے ایک سو سے زیادہ خاندانون کی جائدادیں قرق کرلی ہین، جنھون نے ٹیکس دینے سے انکار کر دیا ہے اور اُنکی جائدادون کا نیلام کیا گیا ہے، نیلام شدہ جائدادون کی واپسی کے لیے خریدارون کے مکانات کے سامنے ستیہ گرہ کی جارہی ہے، بہت مال مالکان واپس کر دیا گیا ہے، کئی سرکاری ملازموں نے گاے، بھینس، اور برتن وغیرہ خرید کیے ہین، محکمۂ پبلک ورکس کے ایک کلرک نے ایک گاے خریدی جس پر دو عورتون اس کے مکان کے سامنے ستیہ گرہ شروع کر دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ گاے مالک کو واپس پہونچ گئی، ایک ہیڈ کانسٹبل نے کچھ مویشی خرید کیے ہیں جس پر دو عورتون نے اس کے سامنے مقاطعہ جوعی شروع کر دیا آج بھوک ہرتال کا پچپیسون دن ہے،

مشاورتی کمیٹی کا آیندہ اجلاس

مشاورتی کمیٹی،، کے آیندہ پروگرام کے متعلق وزیر ہند نے دارالعوام میں جو جواب دیا ہے، اس کے متعلق یہان ذمہ دار حلقون سے استصواب کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی مذکور غالباً آیندہ ماہ اگست میں دوبارہ کارروائی شروع کرے گی، کمیٹی کے اجلاس میں مشکلات یہ حائل تھین کہ فرقہ وار حقوق کا تصفیہ نہیں ہوا تھا، اور گول میز کانفرنس کی تین مقرر کردہ کمیٹیون میں کسی ایک کی بھی رپورٹ تیار ہو کر پیش نہین ہوئی تھی، تاہم آیندہ اجلاس کی کارروائی کے لیے مواد فراہم ہو رہا ہے امید ہے کہ اجلاس دو ہفتہ تک جاری رہے گا، اور ایجنڈا میں بہت سے مسائل ہون گے، جن پر بحث ہونگی خیال ہے کہ سر سیوا سوامی ایر اور چودھری ظفر اللہ خان مجلس کی رکنیت سے استعفا دے دینگے، کیونکہ وہ ان ایام میں وسیرائے کی کونسل کے رکن ہون گے، لیکن گمان غالب ہے کہ اُنکی جگہ کسی دوسرے کا تقرر نہ ہوگا، تاکہ جب وہ موجودہ فرائض سے سبکدوش ہون تو پھر مجلس مین شریک ہو سکیں،

شام مین جمہوریت قائم ہوگئی

خاتم عزت پاشا جو بمبئی میں قیام فرما کر سلطان عبدالحمید خاں مرحوم اور سلطان محمد کی صاحبزادیون کی ریاست مالیر کوٹلہ اور ریاست مالیر کوٹلہ اور ریاست بلیہ کے شاہزادون کے ساتھ شادی کے متعلق بیگم صاحبہ جنجیرہ سے بات چیت کر رہی ہین، ان کو اپنے والد محترم محمد علی عابد عزت پاشا کا برقیہ موصول ہوا ہے کہ وہ جمہوریہ شام کے صدر منتخب ہو گئے ہین،

ہندوستان اور انگلستان کی تجارت

ہز ہائی نس جام صاحب نوانگر، چانسلر ایوان والیان ہند نے لیورپول میں اشتمار بازون کی ایک انجمن کے سالانہ جلسہ کے نام ایک خط مین لکھا ہے کہ انگلستان اور ہندوستان کے کاروباری حضرات کو کیا کوئی ایسی جگہ ملسکتی ہے جہان وہ سیاسی مشکلات سے بچکر کاروبار کر سکیں! جام صاحب کے خیال میں ہندوستان اور برطانیہ میں ابھی ایسے لوگ موجود ہیں جو باہمی تجارتی تعلقات کو قائم رکھنا چاہتے ہین،

مس سلیڈ کے تجربات جیل

ڈیلی ہیرلڈ کا خاص نامہ نگار مقیم بمبئی لکھتا ہے:-

مس سلیڈ (شریمتی میراں بائی) نے جو اپنی میعاد قید ختم کرنے کے بعد آرتھر روڈ جیل سے رہا ہوئی ہین بیان کہ ہندوستان میں سیاسی قیدیون کو بدترین قسم کے اخلاقی قیدیوں کے ساتھ رکھا جاتا ہے، انگریز امیر البحر کی لڑکی مس سلیڈ عیش وآرام کی زندگی کو خیرباد کہہ کر مہاتما گاندھی کی پیروی ہوئی ہے انھین گذشتہ فروری میں پولیس کے حکم کے خلاف ورزی کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اُنھون نے مجھے بتایا کہ قید کے پہلے دو مہینے میں ایک باورچی خانہ میں رہی میں اپنی روٹی خود پکایا کرتی تھی اور باہر میدان میں سویا کرتی تھی مجھے فرنیچر مہیا نہیں کیا گیا تھا مین صبح کا وقت پڑھنے اور چرخہ کاتنے میں اور شام کا وقت دوسرے پولٹیکل قیدیون کو اُنکی مشقت میں امداد دیکر گزارتی تھی، مجھے اپنے متعلق تو کوئی شکایت نہیں لیکن دوسری کلاس کے قیدی عورتون کیحالت بہت خراب تھی، انھین اخلاقی قیدیون کے ہمراہ رکھا گیا تھا اور جیل کے وارڈرین اُن کو تنگ کرتی تھی اور اُنکی توہین کرتی تھین، میں نے پولٹیکل قیدیون کے ساتھ اس سلوک کے خلاف پروٹسٹ کیا تھا، اخلاقی اور پولٹیکل قیدیون کو ایک ہی کوٹھری میں سونا پڑتا تھا حکام جیل خود مختار ہین اور قیدیون کے ساتھ اُنکا سلوک غلامون کا سا ہے عورتون کے لیے کپڑے لے لیے جاتے ہین اور اُن کے بجاے انھیں جیل کے کپڑے مہیا کیے جاتے ہین سزا کے تیسرے مہینے ایک شکایت کی بنا پر جیل کمیٹی نے مجھے بارکون مین بھیجدیا، جہان مجھ روزانہ ۱۲½ گھنٹے اور اتوار کو پندرہ گھنٹے بند رکھا جاتا تھا، مین نے حکام جیل کو تنبیہ کر دی تھی کہ اس قسم کے سلوک سے وہ نوجوان لڑکیون کو اور! تاون کے دلون میں زیادہ کشیدگی پیدا کر رہے ہیں

سمجھوتہ کرانیوالونکو گاندھی جی کا جواب

(مدراس - ۱۲ر جون) اخبار ہندو کا نامہ نگار مقیم لندن تار سے اطلاع دیتا ہے کہ گاندھی جی نے سمجھوتہ کرانے کے لیے کوشش کرنے والون دوستون کے جواب کے استفسار کے جواب مین لکھا ہے کہ وہ اپنے کانگریسی دوستون سے آزادانہ طور پر تبادلہ خیالات کے بغیر کوئی قطعی تجاویز پاس نہیں کر سکتے، گاندھی جی نے سر رابندر ناتھ ٹیگور کی اپیل کی تائید کی ہے، گاندھی کا جواب بڑی تاخیر سے انڈیا آفس کی معرفت موصول ہوا،

صوبجاتی آزادی جنوری سنہ ۱۹۳۴ء مین دیجائے گی

امرت بازار پتر کا کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ موجودہ بنگال کونسل کی عمر میں ایک اور سال کے لیے توسیع کر دی گئی ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کو صوبجاتی آزادی بہت جلد دے دی جائے گی، خیال ہے کہ اس پر جنوری سنہ ۱۹۳۴ء سے عمل شروع ہو جائے گا، اس نئے کانسٹی ٹیوشن کے ماتحت مجالس ہاے قانون ساز کا انتخاب نومبر سنہ ۱۹۳۴ء میں شروع ہوگا،

سیاسی قیدیونکی تعداد

آجکل بمقام نینی تال قانونی کونسل صوبجات متحدہ کا جو اجلاس ہو رہا ہے اُس میں مسٹر چنتامنی نے ایک سوال کے ذریعہ دریافت کیا تھا کہ آیا آنریبل مسٹر ہوم ممبر مہربانی کر کے بتلائین گے کہ تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ مین ۲۱-۱۹۳۰ء میں کتنے لوگ سزایاب ہوئے تھے اور اُنمیں کتنے قیدیون کو "اے" کلاس دیا گیا اور کتنے "بی" اور "سی" کلاس مین رکھے گئے اور سنہ ۳۳-۱۹۳۱ء کی تحریک کے سلسلہ میں ان مختلف مدت کے اعداد و شمار کیا ہیں، آنریبل نواب صاحب

بقیہ صفحہ ۴

اس نشان کا دھیان رکھئے

Dhariwal Shrikrishna

322 Lohi

REGISTERED

یہ ایک خوبصورت لوئی نظر آتی ہے
ہاں - واقعی!

Dhariwal

دھاریوال
کی
خالص اُونی لوئی نمبر ۳۲۲
جوکہ
ہندوستان میں کاتی - بنی - رنگی اور تیار
کیجاتی ہے مقامی ایجنٹ

امپیریل ایجنسی جنرل گنج کانپور

مفت نمونوں کے لئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۳ کو لکھو
دی نیو ایجرٹن اولن ملز
دھاریوال پنجاب

سیاسی قیدیوں کی تعداد (بقیہ صفحہ ۳)

چھتاری نے اس کے جواب میں فرمایا کہ ۳۲-۱۹۳۱ء کی ۷۶ ۴۳ - اشخاص تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ میں میں سزایاب ہوئے تھے جن میں سے ۲۶۲ "اے" کلاس میں ۵۹۲ "بی کلاس میں اور بقیہ "سی" کلاس میں رکھے گئے تھے ۳۲-۱۹۳۱ء میں تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ میں اسوقت تک ۵۸۷ ۸ اشخاص سزایاب ہوئے ہیں جن میں سے ۷۶ "اے" کلاس میں ۲۶۰ "بی کلاس میں اور بقیہ "سی" کلاس میں رکھے گئے ہیں،

حامیان صلح کی جنگی تیاریان

اب اگر یورپ میں کوئی جنگ چھڑے تو اسمیں ایسے ایسے خوفناک ہتھیار استعمال کیے جائیں، گے جن کے مقابلہ میں گذشتہ جنگ یورپ کے ہتھیاروں کو کوئی نسبت ہوگی، فوج کا معمولی پیدل سپاہی اب میگزین رائفل سے نہیں بلکہ دگرس پیڈرسن ٹائپ کے سلف پوڈر سے کام لے گا، یہ نو ایجاد ہتھیار ایک منٹ میں پچاس فیر کرسکتا ہے اسطرح اسکی ہلاکت آفرینی کا اندازہ کیجیے اور اسپر بھی غور کیجیے کہ اس کی ایجاد نے کارتوس بنانے والے فرموں کے کاروبار کو کس قدر بڑھادیا ہے

جرمنی نے حال میں ہاگرالٹ کے نام سے ایک نئی پروار گولی ایجاد کی ہے، یہ موجودہ بہترین رائفل کی گولی سے دوگنی رفتار سے جاتی ہے اور فولاد کے نصف انچہ موٹی چادر کو توڑ سکتی ہے یہ نو ایجاد گولی جسم میں گوشت یا ہڈیوں میں سوراخ کرکے دوسری جانب نہیں نکلتی، بلکہ گوشت کو پھاڑتی ہوئی نکلتی ہے، اور اسکا زخم بہت ہولناک ہوتا ہے،

ہنڈن کی ہوائی نمائش مین جن جنگی طیارون نے حصہ لیا تھا ان میں آر، اے، ایف، کی رفتار ۲۲۰ میل فی گھنٹہ ہے اور اسمیں چھ مشین گنین بھی ایسی ہین جو ایک منٹ میں چار سو پچاس فیر کریں، گویا دوسرے الفاظ میں یوں سمجھنا چاہیے کہ یہ ہلاکت آفرین طیارہ بوقت جنگ ایک منٹ میں تین ہزار گراز کی خوفناک پروار گولیان برسائیگا

۳۲-۱۹۳۱ء میں ہندوستان کی تجارت

بعض اہم اعداد و شمار

مالی سال ۳۲-۱۹۳۱ء کے متعلق حکومت ہند کیطرف سے کرنسی کنٹرولر کی جو رپورٹ شائع ہوگئی ہے یہ رپورٹ ہندوستان کی اقتصادی حالت کو ایک مفید روئداد ہے جو ان لوگون کے لیے جنھیں ہندوستان کی اقتصادی حالت سے کچھ بھی دلچسپی ہوگی، نہایت اہم ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گذشتہ ستمبر میں جب کہ سونے کے معیار کو انگلستان میں معطل کیا گیا ہے اور اس کے بعد کے واقعات کا ہندوستان کی تجارت پر کیا اثر پڑا ہے،

ہندوستان کی فوقیت

سال زیر روئداد میں تجارت کے اعداد و شمار دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان کی تجارت بہ نسبت گذشتہ سال کے زیادہ رہی ہے یعنی ۳۱-۱۹۳۰ء میں اسکی تجارت غیر ملکی تجارت سے صرف ۳۷ کروڑ ۲۰ لاکھ کی زیادہ تھی لیکن امسال ۶۰ کروڑ ۵۰ لاکھ زیادہ ہے اسکی تفصیل حسب ذیل اعداد سے اچھی طرح واضح ہوجاتی ہے،

	۳۱-۱۹۳۰ء میں	۳۲-۱۹۳۱ء میں
بساط خانہ کے مال کی برآمد	۲-ارب ۲۰ کروڑ ۹۴ لاکھ	۱-ارب ۵۵ کروڑ ۳۲ لاکھ کی
دوبارہ برآمد	۱۵ " ۵ "	" ۶۶ " ۴ "
درآمد سامان بساط خانہ	۱-ارب ۶۲ کروڑ ۱۷ لاکھ	
نقدی کیصورت میں زین	" ۴۳ " ۲۴ "	۱-ارب ۲۵ کروڑ ۶۹ لاکھ

کرنسی کیحالت

اس رپورٹ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ سال بھر کے عرصہ میں ۲۰ کروڑ ۵۷ لاکھ روپیہ کی قیمت کی کرنسی مین بھی اضافہ ہوا، سال زیر رپورٹ میں سونے کی خریداری ۱۲ کروڑ ۵۷ لاکھ ۱۸ ہزار ۵ سو اونس کی ہوئی،

سونے کے معیار کو معطل کرنے کا اثر

رپورٹ مظہر ہے کہ ستمبر مین جب سونے کے معیار کو معطل کردیا گیا تو اس سے کاروباری طبقہ میں بہت کچھ سکون پیدا ہوگیا، خصوصاً ہندوستان میں سونے کا جو نرخ جو روز بروز بڑھتا جارہا تھا وہ رک گیا، اس کے علاوہ اس سلسلہ مین سب سے زیادہ جو اہم بات ہے وہ یہ ہے کہ اسی کی وجہ سے اجناس کی روز بروز قیمت گرتی جارہی تھی وہ رک گئی رپورٹ میں سونے کی برآمد کے اعداد و شمار بھی نہایت تفصیل کے ساتھ دیے گئے ہین، دوران سال میں ۷۵ کروڑ ۹۷ لاکھ روپیہ کا سونا ملک سے باہر گیا ہے جو سب سے بڑی تعداد ہے چونکہ سونے کی قیمت گر گئی تھی اس لیے اسکی اچھی خاصی مقدار ٹکسال میں کوٹ کر آرہی تھی چنانچہ ۱۹۳۱ء کے آخر میں ۷۲۲۲ ۹ تولہ سونا جسکی قیمت ایک کروڑ ۰ ۹ لاکھ روپیہ ہوتی ہے ٹکسال میں واپس آچکا تھا، اس کے بعد جب ستمبر میں سونے کا معیار منسوخ کیا گیا تو سونے کی قیمت میں متفرق آگیا اور وہ چڑھنے لگی، چنانچہ دسمبر ۳۱ء تک وہ انتہائی قیمت پر پہونچ گیا اس مہینہ میں ساڑھے سترہ کروڑ کا سونا ہندوستان سے باہر چلا گیا،

چاندی کی قیمت مین کمی کی وجہ زیادہ تر سونے کی قیمت میں اتار چڑھاؤ تھی نومبر ۱۹۳۲ء میں چاندی کی قیمت سب سے زیادہ تھی یعنی ۲۱ ۱/۲ فی سیکڑہ تولہ ہوگئی تھی لندن میں بھی اسیطرح اسکی قیمت بڑھ گئی تھی اس قیمت کی بڑھنے کی وجہ زیادہ تر افواہ تھی کہ حکومت برطانیہ سونے کی جگہ چاندی کو معیار تبادلہ قرار دینے والی ہین لیکن جب اسطرف سے مایوسی ہوگئی تو پھر اسکی قیمت رکی اور آہستہ آہستہ گرنے لگی،

کرنسی پر اثر

سونے کی برآمد کیوجہ سے حکومت کو کرنسی میں اضافہ کرنا پڑا یعنی دوران سال مین ۷ ۴ کروڑ ۴۴ لاکھ روپیہ بڑھایا گیا،

نوٹ بھی دوران سال میں ۲۰ کروڑ ۵۷ لاکھ روپیہ کے جاری ہوئے، (ملت)

جارج شوسٹر کا بیان

سر جارج شوسٹر کا بیان ممبر حکومت ہند جہاز "راجپی" کے ذریعہ ۱۸ جون کی سہ پہر کو ولایت روانہ ہوگئے، آپ نے ملک ہند کی اقتصادی حالت کے متعلق ایک اہم بیان دیا جس کے دوران مین آپ نے بتایا کہ فی الحال ہندوستان کی مالی اور اقتصادی حالت خراب تو ضرور ہے لیکن دیگر ممالک کے مقابل مین ۵۰ فیصدی بہتر ہے

بمبئی کے فساد مین مقتولین کی تعداد

فسادات کے سلسلے مین کل مجروحین و مقتولین کی صحیح تعداد حسب ذیل ہے،

قوم	زخمی	ہلاک
ہندو	۹۹۳	۱۱۲
مسلمان	۹۹۶	۶۶
دیگر اقوام	۲۶	۰۰۰
میزان کل	۲۰۱۸	۱۷۸

انڈین فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ

گزشتہ سے پیوستہ

باب شش دہم، صوبون کا دوسرا ایوان

یہ سوال کہ صوبون میں دو ایوانات ہونے چاہیئں یا نہیں حقیقتاً ایک دستوری سوال ہے جو اس کمیٹی کے دائرۂ تنقیح سے باہر ہے، جب تک یہ مسلہ طے نہ ہوجائے اسوقت تک ایوان بالائی کے لیے تفصیلات میں جانا بالکل بے کار ہوگا، کمیٹی نے اس سلسلہ میں موافق اور مخالف دلائل پیش کردیے ہین اور اپنی رائے ظاہر کرنے سے احتراز کیا ہے،

باب ہفدہم، چھوٹے صوبے، دہلی، کورگ، اجمیر مارواڑ

کمیٹی ان صوبون کے متعلق ان مسائل کی تحقیقات نہین کرسکی ہے جو حق رائے دہی سے تعلق رکھتے ہین اور نہ ان صوبون مین سے کسی صوبہ میں سوائے دہلی کے جاسکی ہے اس لیے وہ ان صوبون مین حق رائے دہی کے متعلق اظہار رائے کرنے سے معذور ہے لیکن بہرحال کمیٹی دہلی کے معاملہ میں یہ خیال کرتی ہے کہ اس کے ہمسایہ صوبون مین جس حق رائے دہی کی سفارش کی گئی ہے وہ اس کے لیے بھی کافی ہوگا، اور یہ تجویز پیش کی ہے کہ جسوقت حلقہ ہائے انتخاب کی ازسرنو تجدید ہورہی ہے اس وقت ان صوبون کے مسئلہ پر غور کیا جائے اور یہ غور مقامی حکومتون کی اس رائے کو سامنے رکھکر کیا جائے جو کمیٹی کی رپورٹ شائع ہونے کے بعد ظاہر کی جائیں (پیراگراف ۳۹۵)

حصہ سوم - وفاق

باب ہشتدہم، تمہید، وفاقی مجلس مقننہ مین برطانوی ہندی کے مختلف صوبون کی نشستون کا تعین

فیڈرل اسٹرکچر کمیٹی نے وفاقی مجلس مقننہ میں مختلف صوبون کے لیے نشستون کی جو تعین تجویز کی ہے اسمیں ترمیم کرنے کی ضرورت کو ثابت نہیں کیا جاسکا ہے اور کمیٹی کو اس امر کی اطمینان ہے کہ یہ تعین کسی ایک صوبون کے لیے بغیر اسکے نہیں بدلی جاسکتی کہ دوسرے صوبون کے ساتھ ناانصافی کی جائے (پیراگراف ۳۹۰)

باب نہدہم، سینٹ

اس کمیٹی کو فیڈرل اسٹرکچر کمیٹی کے ساتھ اس امر میں اتفاق ہے کہ سینٹ کے اراکین کا انتخاب صوبوں کی مجالس مقننہ کو کرنا چاہیے اور انتخاب قابل انتقال رائے منفردہ (single transferable vote) رائے منفردہ کے ذریعہ ہونا چاہیے (پیراگراف ۳۹۹) سینٹ کے اراکین کو معدود میں کمیٹی نے اضافہ کی سفارش نہیں کی ہے (پیراگراف ۴۰۰)

کمیٹی صوبجاتی مجالس مقننہ کو اسکی آزادی دیتی ہے کہ وہ سینٹ کے اراکین کا انتخاب اپنے اراکین میں سے کریں یا اپنے اراکین مین سے کرین یا اپنے باہر سے جس کسیکو بہترین نمایندہ قرار دیں اسے منتخب کرلیں بحیثیت مجموعی وہ اس کے حق مین ہین کہ صوبجاتی مجالس مقننہ میں جو نشستیں سینٹ کے اراکین کی وجہ سے خالی ہون انکو ضمنی انتخاب سے پر کیا جائے، دستور اساسی میں اس امر کی اجازت نہ دی جائے کہ ایک ہی شخص سینٹ اور صوبجاتی مجلس مقننہ دونون کا رکن ہوسکے، اس مسئلہ پر کہ ہر انتخاب عمومی کے بعد فوراً سینٹ کے تمام اراکین کا انتخاب بھی ہونا چاہیے یا ہر تیسرے سال کے بعد ۱/۲ یا ۱/۳ اراکین منتخب ہونا چاہیئں اسی وقت بحث ہوسکتی ہے جب کہ فرقہ وارانہ مباحث کو بھی زیر غور لایا جائے اس لیے یہ کمیٹی فی الحال اس کے متعلق آخری فیصلہ سے احتراز کرتی ہے اور صرف اس کے موافق اور مخالف دلائل اور متبادل صورتین بنانے پر اکتفا کرتی ہے، (پیراگراف ۴۰۱، ۴۰۲)

باب بستم، وفاقی جمعیتہ مقننہ

وفاقی جمعیتہ مقننہ کے لیے صوبجاتی مجالس مقننہ کیطرح بالواسطہ طریق انتخاب نہین بلکہ بلاواسطہ طریق انتخاب ناگزیر ہے (پیراگراف ۴۰۶)

کمیٹی یہ سفارش کرتی ہے کہ انتخابی وجوہ کی بنا پر وفاقی جمعیتہ مقننہ کی نشستون میں اس تعداد کی نسبت اضافہ کیا جائے جو فیڈرل اسٹرکچر کمیٹی نے مقرر کی ہے یعنی ۲۰۰ کو بڑھا کر ۳۰۰ کردیا جائے، لیکن صوبون کے درمیان ان نشستون کی تقسیم اسی نسبت کے مطابق کیجائے جو فیڈرل اسٹرکچر کمیٹی نے مقرر کی ہے۔ پیراگراف ۴۰۰)

کمیٹی نے اس امر پر غور کیا کہ وہی حق رائے دہی جو صوبجاتی مجالس مقننہ کے لیے مقرر کیا گیا ہے وفاقی جمعیتہ کے لیے بھی کہان تک ممکن العمل ہوگا، لیکن اسنے کچھ تو اس بنا پر کہ صوبوں کے جدید رائے دہندے ناتجربہ کار ہون گے اور کچھ اس بنا پر کہ موجودہ حالات میں حلقہ ہائے انتخاب اس قدر وسیع ہوجائیں گے کہ ان کا انتظام غیر ممکن ہوگا اس تجویز کو مسترد کردیا گیا ہے،

اس کمیٹی کی سفارش یہ ہے کہ وفاقی جمعیتہ مقننہ کے لیے وہی حق رائے دہی حق انتخاب مقرر کردیا جائے جو اسوقت صوبجاتی مجالس مقننہ کے لیے رائج ہے اور اس میں صرف مردون اور عورتون کے لیے ایک تعلیمی صفت بڑھادی جائے، مردون کے لیے تعلیمی صفت میٹریکولیشن یا اسکول لیونگ کا امتحان یا مدرسون اور پاٹ شالون کا کوئی ایسا امتحان جو ان امتحانات کے مساوی ہو مقرر کیجائے اور عورتوں کے لیے چونکہ ان مین تعلیم بہت کم ہے صرف اپر پرائمری درجہ کی قابلیت صفت کے طور پر رکھی جائے چونکہ اسطرح ۰۰۰۰۰ ۷۵ مردون کے مقابلہ مین صرف ۰۰۰۰۰ ۵ عورتین حق رائے دہی سے مستفید ہوسکین گی اس لیے کمیٹی کی تجویز یہ ہے کہ سب سے پہلی فہرست رائے دہندگان مین تمام عورتون کو شامل کرلیا جائے جو صوبجاتی مجالس مقننہ کے لیے صرف حروف شناسی کی بنا پر رائے دہندہ قرار دی گئی ہوں، اور پھر اس کے بعد آئندہ ان ہی عورتون کو اس فہرست مین داخل کیا جائے جو اپر پرائمری تک تعلیم حاصل کرلین، کمیٹی کی اس سفارش کو منظور کرنے سے تقریباً ۰۰۰۰۰ ۸۰ باشندون کو حق رائے دہی ملے گا۔ اگر وہ تمام عورتیں جن کو مردم شماری کی رپورٹ مین حروف شناس لکھا گیا ہے اپنے تمام فہرست رائے دہندگان مین درج کرادیں تو ان کی تعداد ۰۰۰۰۰ ۷۵ مردون کے مقابلہ مین ۰۰۰۰۰ ۱۵ ہوگی (پیراگراف ۴۰۹)

چونکہ صوبۂ متوسط مین مجلس مقننہ کے لیے رائے دہندون کی موجودہ تعداد بہت کم ہے اس لیے کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ اس صوبہ مین وفاقی جمعیتہ مقننہ کے لیے رائے دہندون کی تعداد دوگنی کردینی چاہیے (پیراگراف ۴۱۱)

کمیٹی کی تجاویز کے مطابق وفاقی جمعیتہ مقننہ کے لیے رائے ہندون کی میزان اسی اور نوے لاکھ کے درمیان ہوگی اور موجودہ

تعداد ۱۱۴۰۰۰۰ ہے ، کمیٹی کی تجویز یہ ہے کہ دستور اساسی مین ایک مدت متعین ہونی چاہیئے جس کے بعد وفاقی جمعیتہ مقننہ کے لیے حق راے دہی پر دوبارہ غور کیا جائے (پیراگراف ۴۱۲)

باب بست ویکم - وفاقی مجلس مقننہ مین مخصوص نمایندگی

کمیٹی کی تفصیلی سفارشات حسب ذیل ہین جن فرقہ دارانہ تصفیہ کے بعد بشرط ضرورت ترمیم کا حق محفوظ رکھا ہے :-

(الف) **عورتیں** — ہر صوبہ وفاقی جمعیتہ مقننہ کے لیے ایک عورت کو ضرور منتخب کرے ، اسطرح انکی میزان نو ہو جائے ، طریق انتخاب یہ ہونا چاہیے کہ صوبجاتی مجالس مقننہ جن مین خود بھی مرد اور عورتیں شامل ہون گے اپنے اراکین مین سے یا اپنے باہر سے کسی عورت کو منتخب کریں مگر کوئی عورت جمعیتہ مقننہ کے لیے اپنی رضامندی کے بغیر نامزد نہ کیجائے - (پیراگراف ۴۱۸)

(ب) **پسماندہ طبقے** — اس غرض کے لیے کہ پسماندہ طبقون کی کافی تعداد وفاقی جمعیتہ مقننہ میں آسکے ان کے متعلق حق راے دہی صرف حروف شناسی کی صفت کا ذرا اضافہ کر دیا جائے ، اس صفت کے بعد کم سے کم پسماندہ طبقات کی ۲ فیصدی آبادی کا حق راے دہی ملجائیگا ، اور چونکہ تمام آبادی کے صرف ۳ فیصدی حصہ کو حق راے دہی دینے کی تجویز ہے اس لیے اس کمیٹی کی راے مین پسماندہ طبقون کا یہ تناسب مناسب ہوگا ؛ (پیراگراف ۴۲۰)

(ج) **تجارت** — آیندہ تمام تجارتی نمایندگی جمعیتہ مقننہ میں مرکوز ہونی چاہیے فی الحال کمیٹی چار نشستین ہندوستانی تاجرون کو اور چار یورپین تاجرون کو دینا چاہتی ہے ، کمیٹی نے اس تجویز پر غور کیا ہے کہ ہندوستانی اور یورپین تاجر اسکی مخالفت کرینگے اور بعض ہندوستانی فرقیں بھی جداگانہ انتخاب کے موافق ہونگی اس لیے وہ دونون کو مدغم کرنے کی راے نہیں دیتی بلکہ یہ خیال کرتی ہے کہ اس معاملہ کو زیر غور رکھا جائے اور اگر آیندہ ہندوستانی اور یورپین تاجر اس کے لیے آمادہ ہو جائین تو ان دونون کو ملا کر مخلوط انتخاب کر دیا جائے (پیراگراف ۴۲۱)

(د) **مزدور** — وفاقی جمعیتہ مقننہ میں آٹھ نشستیں مزدورون کے لیے علٰحدہ کر دینی چاہئین جہان تک ممکن ہو سکے انتخاب ٹریڈ یونینون کے ذریعہ کرایا جائے اور جن صنعتون میں ٹریڈ یونین نہین ہین ان مین مزدورون کی نمایندگی کے مسئلہ پر اسوقت مزید غور کیا جائے جب کہ حلقہ ہاے انتخاب کی از سر نو تحدید ہو رہی ہے اراے دہندون اور امیدوارون کی صفات وہی ہونی چاہیئں جو صوبجاتی مجالس مقننہ کے لیے مقرر کی گئی ہین اور فرق صرف اتنا ہونا چاہیے ، انتخابی مندوب کے لیے راے دہندون کی تعداد بجای ...اکے تین سو ہونی چاہیئے (پیراگراف ۴۲۲)

اس مسئلہ پر بحیثیت مجموعی اسوقت دوبارہ غور کرنا پڑے گا جب کہ حلقہ ہاے انتخاب کی از سر نو تحدید ہو رہی ہوگی ، اس دوران میں کمیٹی نے بعض مخصوص صنعتون کے لیے مخصوص قوم پر زور دیا ہے

(ہ) **زمیندار** — کمیٹی کی اکثریت نے اس تجویز سے اتفاق کیا ہے کہ زمیندارون کی نمایندگی کو برقرار رکھا جائے مگر وہ اسکو ضرور نہیں سمجھتی کہ جمعیتہ مقننہ کی تعداد میں جو اضافہ کیا جائے ،

(و) **چھوٹے صوبے** — کمیٹی ان صوبون میں سے سوائے دہلی کے اور کسی صوبہ مین نہین جاسکی اور ان کی ضروریات کے متعلق تفصیلات پر غور کر سکی ، اس لیے وہ ان کے متعلق کوئی سفارش نہین کرتی ہے ، لیکن اس کمیٹی کے سامنے ایسی پر زور درخواستیں پیش ہوئی ہین جن کا منشا یہ ہے کہ دہلی کو ایک نشست اور ملنی چاہیے ، اور کمیٹی یہ خیال کرتی ہے کہ جب نشستون کی عام تقسیم عمل مین آئے اسوقت اس مسئلہ پر دوبارہ غور کیا جائے ،

سمن بغرض قرارداد امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۵۴ سنہ ۱۹۳۲ء

عدالت منصف صاحب بہادر ، قیصر گنج مقام بہرائچ

سری رکھس دہاری جی بھگوان سربراہکاری پنڈت رگھو بر پرشاد ساکن بڑادسیان ضلع ہردوئی - مدعی

بنام گور بخش وغیرہ مدعاعلیہ

بنام برتھا سنگہ ولد کوتی سنگہ ومساۃ امرائی بیوہ گنیش سنگہ وجگر یو سنگہ وہیر بخش سنگہ پسران رام اوتار سنگہ ساکنان اکبر پور بزرگ پرگنہ حسام پور تحصیل قیصر گنج ضلع بہرائچ مدعاعلیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابت حق شفع کے دائر کی ہو لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ بتاریخ ۸ ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۲ء وقت ۱۰ بجے بر اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی مدعی مذکور کی کرو اور تم کو ہدایت کیجاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کو جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو ،

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ تمھاری غیر حاضری مین مسموع اور فیصل ہوگا

آج بتاریخ ۱۲ ماہ مئی سنہ ۳۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا ،

بحکم منصرم عدالت منصفی قیصر گنج مقام بہرائچ

(مہر عدالت)

انگلستان میں ہندوستانی طلبہ

ہائی کمشنر محکمہ تعلیم کی سالانہ رپورٹ

لندن کی ایک اطلاع منظر ہے کہ ہائی کمشنر انڈیا کے محکمہ تعلیم کی سنہ ۱۹۳۱ء کی سالانہ رپورٹ شائع ہو گئی ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ سنہ ۳۱-۱۹۳۰ء میں برطانی یونیورسٹیون میں تعلیم پانے والے ہندوستانی طلبہ ۱۸۹۱ تھی ان مین ۴۱۶ طلباء انز آف کورٹ میں قانون کی تعلیم حاصل کر رہے تھے ، برٹش یونیورسٹیون میں جو طلباء سمندر پار سے تعلیم حاصل کرنے کے لیے آتے ہین ان مین ہندوستانی طلباء کی تعداد سب سے زیادہ ہوتی ہے ، اس سال کل ۵۴۲۸ طلبا آئے ہین جن میں سے ۱۸۹۱ ہندوستانی تھے ، ہندوستانی طلباء نے مختلف

یونیورسٹیون کالجون اور تعلیمی درسگاہون مین بہت اچھا ریکارڈ قائم کیا ہے ،

ایران کے قیمتی جواہرات کی امریکہ کو روانگی

قومی ضروریات کی چیزین خریدی جائینگی

طہران ۱۸ جون ایران کے شاہی خزانہ کے قیمتی جواہرات پانچ مضبوط وپائدار صندوقون میں بند کرکے امریکہ روانہ کیے گئے ہیں ، ان کی مقامی قیمت کا اندازہ ایک کرور پچاس لاکھ ڈالر کے قریب کیا جاتا ہے یقین ہے کہ امریکہ مین ان جواہرات کی قیمت زیادہ حاصل ہو سکے گی حکومت ایران ان کے بدلے ریلوے انجن بحری جہازات کے انجن قوت برقی ، زراعت اور پارچہ بافی کی مشینیں خریدنا چاہتی ہے یہ چیز صیغہ راز میں ہے کہ حکومت نے امریکہ کس شخص کے پاس جواہرات روانہ کیے ہیں مگر گمان غالب ہے کہ ان کا امین ایرانی خزانہ کا سابق مشیر ہے جو اتفاق سے امریکن ہے ، جواہرات کے صندوق ہوائی جہاز کے ذریعہ طہران سے براہ ماسکو برلن روانہ کیے گئے ہیں ،

ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ پاس ہو گیا

آنریبل مسٹر جے پی سری واستو وزیر تعلیم صوبجات متحدہ کے ڈسٹرکٹ بورڈون کے مسودۂ قانون کی ترمیم کے لیے جو مسودۂ قانون پیش کیا تھا وہ بغیر تقسیم آراء کے منظور ہو گیا ،

اس مسودہ قانون کے ذریعہ دیہی رقبون مین دیسی زبانون کی تعلیم کو ترقی دیجا سکے گی ،

صوبجات متحدہ کے جیلونکی تحقیقاتی کمیٹی

پنڈت مدن موہن مالوی نے صوبجات متحدہ کی جیلون کی جو تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی ہے - اس کا جلسہ گزشتہ یکشنبہ کو ڈاکٹر کاٹجو کے مکان واقع الہ آباد میں منعقد ہوا ،

اس جلسہ مین یہ طے ہوا کہ سیاسی قیدیون کے ساتھ جو بدسلوکیان صوبجات متحدہ کے جیلونمین کی جاتی ہین انکی تحقیقات کی جائے چنانچہ اس کام کے لیے مختلف مرکزون کے لیے کمیٹیان مقرر کی گئیں ، مسٹر اقبال کرشن کپور ایڈوکیٹ کانپور ، اور بابو گوپی ناتھ سری واستو سکرٹریان کمیٹی اس سلسلہ مین اس صوبہ کے مختلف مقامات کا دورہ کرین گے ، کمیٹی مذکور یہ پسند کرتی ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی ذاتی شکایت رکھتا ہو یا کسی ایسے شخص کے بارے مین شکایت کرنا چاہتا ہو جو جیل میں ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ اپنا تحریری بیان جو بہت ہی واضح صحیح مختصر اور مبالغہ سے بری ہو روانہ کرے اور اگر ضرورت پڑے گی تو شکایت کنندہ کو بغرض شہادت کمیٹی کے روبرو طلب کیا جائے گا ، معاملہ

لال املی کے خالص اونی کپڑوں کی اصلیت

LALIMLI PURE WOO

نمبر ۳

کوئی کپڑا غیر ملک سے نہیں منگوایا جاتا

لال املی ملز میں کوئی بھی کپڑا دوسرے ملک سے نہیں منگایا جاتا ہے اور اس کی کوئی ضرورت بھی نہیں ہے کیونکہ لال املی کے ہوشیار ہندوستانی کاریگر ایسا اعلیٰ درجہ کا اونی مال بناتے ہیں - جو کسی حالت میں بھی بدیشی کپڑوں سے گھٹیا نہیں ہوتا اور شروع سے اخیر تک

آپ کے ہی ملک میں بنایا جاتا ہے

کسی چارشنبہ کے دن لال املی ملز میں آکر خود دیکھنے سے اسکی تصدیق ہو سکتی ہے -

دی کانپور اولن ملز کانپور

TRADE MARK

بحکم جناب بابو جگنبس کشور ٹنڈن صاحب بہادر منصف کانپور

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱و ۵)

نمبر مقدمہ ۶۵۵ سنہ ۱۹۳۱ء

بعدالت منصفی کانپور، ضلع کانپور،

شیودیال عمر تخمیناً ۶۲ سال ولد ہردین قوم اقبال ساکن مفضی پرگنہ وضلع کانپور مدعی،

بنام رام سیوک عمر ۳۰ سال ولد کامتا پرشاد قوم برہمن ساکن رہیتی پرگنہ وضلع کانپور و ایشوری ولد بلدیو پرشاد برہمن ساکن موضع مہوہ گانوں پرگنہ و ضلع کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ ... کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳۰ ماہ جون سنہ ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس شخص کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں، اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر دیگر جملہ دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کریں،

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا،

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳۰ ماہ مئی سنہ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا،

بحکم لکھپت رائے سنصرم عدالت منصفی کانپور :مہر عدالت:

بحکم جناب بابو گردھرن صاحب اگروال منصف بہادر اکبرپور مقام کانپور

سمن بنام مدعا علیہ بنا بر حاضری بغرض قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵، قاعدہ ۳)

بعدالت منصفی اکبرپور مقام کانپور۔

نمبر مقدمہ ۶۸ بابت سنہ ۱۹۳۲ء

گیا پرشاد ولد گوکل پرشاد ساکن گورگانوں پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور مدعی

بنام رام بھروسے وغیرہ

بنام رام بھروسے ولد گوپال داس کوری ساکن قلی بازار شہر کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت باثبات حق ملکیت وغیرہ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ تم بتاریخ ۳۰ ماہ جون سنہ ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن عدالت ہذا میں اصالتاً حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور تم کو لازم ہے کہ اُسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو۔

تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا،

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۷ ماہ جون سنہ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا،

بحکم گنگا سروپ نکم سنصرم :مہر عدالت:

بحکم جناب بابو جگنبس کشور صاحب ٹنڈن بی، اے، ایل ایل بی منصف صاحب بہادر منصفی کانپور

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (عام طور پر)

بعدالت منصفی کانپور ضلع کانپور،

مقدمہ دیوانی نمبر ۱۰۴۳ بابت سنہ ۱۹۲۹ء

نمبر متفرقہ ۱۰۰ نمبر متفرقہ بابتہ سنہ ۱۹۳۲ء

نمبر اجراء ۱۴۸۷ سنہ ۱۹۳۱ء

شیوسیوک ولد لالہ امیشر داس قوم ویش ساکن جرنیل گنج شہر کانپور عذردار،

بنام نگھیل داس وغیرہ

بنام نگھیل داس (۲) بھیرون پرشاد) پسران نابالغان اندنی بولایت موہنی رام قوم برہمن ساکن برسٹ گھاٹ شہر کانپور،

(۳) اندنی ولد لچھمی قوم برہمن دوبے ساکن برسٹ گھاٹ شہر کانپور،

ساکنان حال نزد جہنت گنگا داس مقام رائے بریلی اودھ،

چونکہ شیوسیوک عذردار نے درخواست اس عدالت میں گزرانی ہے، کہ جائداد مفرد قہ بحق عذردار واگذاشت فرمائی جاوے،

لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ دوسری جولائی سنہ ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن قبل دوپہر کے اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھاویں، اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی،

آج بتاریخ ۱۵ ماہ جون سنہ ۱۹۳۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا،

بحکم لکھپت رائے سنصرم :مہر عدالت:

مولانا شوکت علی کا فری پریس کے ایڈیٹر پر دعوی

فسادات کے موقع پر خبر رساں ایجنسیوں اور اخباروں کے ذریعہ اکثر غلط اور بے بنیاد خبریں شائع ہو جاتی ہیں، جن کے باعث عوام میں بڑی بے چینی اور اضطراب پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ فسادات بمبئی کے موقع پر فری پریس جرنیل اور بلیٹن میں مولانا شوکت علی کے متعلق چند ایسی خبریں شائع ہوئی تھیں جن کے بارے میں مولانا موصوف کا خیال ہے کہ اُن کے باعث اُنکی کافی توہین ہوئی ہے چنانچہ انھوں نے ۱۶ر جون سنہ ۱۹۳۲ء کو چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ بمبئی کے اجلاس میں مسٹر سدانند اڈیٹر اور مسٹر ڈی، ایس، نرکارنی پرنٹر اور پبلشر فری پریس جرنل اور بلیٹن پر ازالہ حیثیت عرفی کے الزام میں مقدمہ دائر کیا ہے مجسٹریٹ نے درخواست استغاثہ منظور کر لی ہے اور مسٹر سدانند اور نرکارنی کے خلاف سمن جاری کر دیے ہیں،

مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی جیل میں علالت

ملتان ۱۴ر جون، معاصر الجمعیۃ کو معتبر ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ تین چار روز ہوئے حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند گرمی کی وجہ سے نیو سنٹرل جیل میں سخت بیمار ہوگئے اور تین گھنٹہ تک بیہوش پڑے رہے جیل کی طرف سے علاج کیا گیا، اب قدرے افاقہ ہے،

برطانوی اور غیر برطانوی اشیا کا محصول

احمد آباد کے مالکان مل کی انجمن نے ٹیرف بورڈ کے روبرو مطالبہ پیش کیا ہے کہ برطانوی اور غیر برطانوی اشیا پر مساوی محصول عائد کیا جائے اس سلسلہ میں انجمن مذکور کیجانب سے بیان کیا گیا ہے کہ ہندوستانی تجارت کے مفاد کے خاطر اسکی کافی محافظت ہونا چاہیے،

صوبجاتی کانفرنس بنگال

کلکتہ میں ۴۸ گرفتاریان

صوبجاتی کانفرنس بنگال کے متعلق کل کے اخبار میں یہ اطلاع مظہر ہے کہ پولیس نے متعدد مکانات پر چھاپے مارے، اور بہت سے لوگوں کو گرفتار کیا، لیکن ۱۰ر جون، جو کانفرنس کی مقررہ تاریخ تھی اُسکی اطلاعات آج موصول ہوئی ہیں کہ کالج اسٹریٹ اور پرنسپل مارکٹ میں جلسہ منعقد کرنے کی کوشش میں جو رہی گرفتاریاں عمل میں آئیں اس کے علاوہ شہر کے مختلف حصوں میں اور بھی گرفتاریاں ہوئیں

اسی سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ۵ار جون کو حکومت کی طرف سے اگزیکیٹو افسر کلکتہ کارپوریشن کو اس مضمون کا ایک نوٹس دیدیا گیا تھا کہ ۱۵ر جون کی نصف شب سے ۱۷ر جون کی صبح تک تمام پارک اور اسکوائر جو کارپوریشن سے متعلق ہیں بند رکھے جائیں تاکہ ان پر اجلاس منعقد نہ ہو سکے، اس کے علاوہ امرجینسی آرڈینس کے ماتحت تقریباً چالیس اشخاص کو جن میں مسٹر سی، آر، داس کی ہمشیر، ڈاکٹر رائے اور مسٹر ا ے، پی، سین، بھی ہیں اور اُن کے علاوہ تیرہ اخبارات کے مالکان اور اڈیٹر بھی ہیں کہ یہ سب پندرہ دن تک تحریک میں کوئی حصہ نہ لیں، اور اخبارات اس کانفرنس کے متعلق کوئی خبر شائع نہ کریں،

ضبط شدہ لٹریچر

لکھنو، ۱۶ر جون، پولیس کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ حسب ذیل رسائل بحق گورنمنٹ ضبط شدہ قرار دیے گئے ہین۔

(۱) "اُردو رسالہ" "دوکھد گھنگھرپلے دوشالہ میں آوے گی، مرتبہ ایس۔ ایل۔ ورما۔ شملہ بحکم گورنمنٹ پنجاب ضبط کیا گیا،

(۲) بنگلہ زبان کی ایک کتاب، ایک سنگت بحکم بنگال گورنمنٹ ضبط ہوا۔

(ا۔ ن۔ س)

مسٹر منظر علی سوختہ کی رہائی

صوبجات متحدہ کے کانگریسی فرمانفرما مسٹر منظر علی سوختہ اور سات دیگر اشخاص کو کانگریسی ہفتہ منائے جانے کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا تھا لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ ان لوگون رہا کر دیا گیا ہے کیونکہ انکے خلاف کافی ثبوت نہیں پہونچ سکا،

[illegible]

قانونی کونسل صوبجات متحدہ کی کاروائی

۱۶ر جون کو قانونی کونسل صوبجات متحدہ میں دو نہایت ہی اہم بل پیش ہوئے،

پہلے بل کا مفہوم یہ تھا کہ اس صوبہ میں رنڈی بازی کا انسداد کیا جائے لیکن جب یہ مسودۂ قانون فی الواقع پیش ہوا تو ایک مسلمان ممبر نے اس پر اعتراض کیا اور صدر نے اس اعتراض کو منظور کر لیا، بعد کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ جب اس بل کی تیسری خواندگی کونسل کے روبرو پیش ہوئی تو اس پر ووٹ لیے گئے، ۳۰ اشخاص نے مسودۂ قانون کے موافق اور ۵۰ نے اس کے خلاف رائے دی اس لیے یہ مسودۂ قانون مسترد ہو گیا

دوسرا مسودہ قانون مسٹر کیلاش سری واستو نے پیش کیا اس مسودۂ قانوں کا منشا یہ ہے کہ صوبجات متحدہ کے ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ کی ترمیم اسطرح سے ہو کہ انمیں خواتین کی نمایندگی اچھی طرح سے ہو سکے، اس مسودۂ قانون کے باعث حکومت ہر ایک بورڈ میں ایک قانون ممبر نامزد کریگی، سلیکٹ کمیٹی نے جس کے آنریبل نواب محمد یوسف صاحب وزیر لوکل سلف گورنمنٹ تھے صدر کے فیصلہ کن ووٹ سے یہ طے کیا تھا کہ عورت کی نامزدگی کرتے ہوئے وزرا کو فرقہ وارانہ تناسب رکھنا چاہیے بالآخر یہ ترمیم پیش کی گئی کہ یہ مشروط فقرہ حذف کر دیا جائے لیکن یہ ترمیم منظور نہ ہو سکی،

صوبجاتی کانفرنس بنگال

انڈین نیشنل کانگریس کے اجلاس دہلی کے بعد اب اس قسم کے اجلاسوں کا فیشن سا ہو گیا ہے کہ حکومت سے چھپا کر اُنکے انتظامات مکمل کیے جائیں، پھر مشتہر کیے جائے تمام انتظامات ہو چکے ہیں اور پھر یکبارگی کہیں وہ اجلاس کسی نہ کسی صورت سے منعقد کر دیے جائیں گویا یہ صرف حکومت کو چیلنج ہوتا ہے کہ قانون شکنی ہو رہی ہے اور اگر روک سکے تو روکے چنانچہ بالکل یہی حال کلکتہ میں ہوا جہان بنگالی صوبجاتی کانفرنس (جو خلاف قانون قرار دی جا چکی ہے) کے متعلق تمام شہر میں متعدد مقامات پر چھاپے مارے اور ۱۵ر جون کو تقریباً ۱۹ کانگریسی کارکنوں کو جن میں خواتین بھی شامل تھیں گرفتار کر لیا، اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکام ضلع نے یہ انتظام کیا ہے کہ سیالدہ کو مفصلات کے تمام ٹکٹ ان لوگوں کے لیے بند کر دیے جائیں جن پر ذرا بھی یہ شبہ ہو کہ وہ کلکتہ جا کر شرکت کرینگے،

بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ اسی سلسلہ مین گرفتاریون کی تعداد ۴۳ تک پہونچ گئی ہے جس میں ۴ خواتین بھی شریک ہیں اور دوسرے لوگوں کے علاوہ مسٹر کے، پی، چٹرجی افسر تعلیمات کلکتہ کارپوریشن بھی گرفتار ہو گئے،

صوبجاتی کانفرنس منعقد کرنے کی کوشش

احمد آباد میں بھی گرفتاریان

کلکتہ کیطرح احمد آباد میں بھی صوبجاتی کانفرنس بھی منعقد کرنے کی کوشش کیگئی اور اس سلسلہ میں وہان بھی تقریباً چالیس گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں، چنانچہ ۱۴ر جون کو صبح کے وقت مندوبین کے جتھے مختلف مقامات سے روانہ ہوئے اور گرفتار کر لیے گئے شام کو متعدد جلوس نکالے گئے اور ایک ایک کر کے سب گرفتار کر لیے گئے مختصر یہ کہ کانفرنس منعقد کرنے اور کانفرنس نہ ہونے دینے کی کوششیں ایک، دوسرے کے مقابلہ میں نہایت جوش سے ہوئین

اطلاعنامہ حسب دفعہ ٨٠ ایکٹ ٣ سنہ ١٩٢٦ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ٤١٠

بعدالت مال ڈپٹی صاحب مقام ڈیراپور

چونکہ بمقدمۂ نالش شیو جی لال بنام مساۃ پاروتی کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت ربیع سنہ ١٣٣٦ لغایتہ سنہ ١٣٣٨ فصلی بتاریخ ١٣ دسمبر سنہ ١٩٣٠ء صادر ہوئی اور مبلغ ... جوازروے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل درج ذیل

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	٦٧	٩	٣
خرچہ نالش	٩	١٠	٦
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	٩	١	٢
خرچہ اجراے ڈگری	٢	١	٩
سود بابتہ خرچہ اجراے ڈگری	٦	١١	٣
میزان	٩٤	١٢	٩

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر ہذا کے تم مساۃ پاروتی بیوہ مرلیدھر مصر ساکن متوہ پرگنہ بلہور ضلع کانپور۔ مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ... جوازروے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجۂ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ۔

تاریخ پیشی ٧ جولائی سنہ ١٩٣٢ء مقرر ہے

پرگنہ	موضع	نمبر کھیت کا	رقبہ کھیت کا
ڈیراپور	بنی پارہ خورد	٢٠ بیگہ ...	...
		٥٨ بیگہ ...	٤
		٦٣ ...	
		٣ قطعہ ...	...

دستخط حاکم عدالت　　　مہر عدالت

برما میں کوئی غلطی نہیں ہے اس لیے اس پر نظر ثانی کی درخواست پر غور نہیں کیا جاسکتا۔

بحکم بابو جگبنس کشور ٹنڈن صاحب بی اے ال ال بی منصف کانپور

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (عام طور پر)

بعدالت منصفی مقام کانپور ضلع کانپور

مقدمہ دیوانی نمبر ٥١٥ بابت سنہ ١٩٣٠ء

متفرقہ نمبر ٥٥ بابت سنہ ١٩٣٢ء

سردیشور ولد سومدت وجیت ساکن راجہ رام پور پرگنہ بلہور ضلع کانپور

بنام مساۃ کھاتا کنور وغیرہ　　　فریقثانی

(١) بنام مساۃ کھاتا کنور بیوہ رام پرتاب سنگھ ٹھاکر موضع کانکھیری پرگنہ بیلانی ضلع باندہ (٢) رگھوناتھ سنگھ ولد گنگا سنگھ ٹھاکر ساکن موضع لال پور پرگنہ و ضلع کانپور بولایت مساۃ مہرانا کنور زوجہ سورج سنگھ ولیہ سارٹیفکٹ یافتہ ساکن قصبہ بلہور ضلع کانپور مالک جائداد مجیت سنگھ مدعاعلیہ متوفیہ

چونکہ سائل نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ مقدمہ کا حسب دفعہ ١٥٢ ضابطہ دیوانی ڈگری کی درستی فرمائی جائے،

لہذا آپکو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ٢٣ جولائی سنہ ١٩٣٢ء بوقت ١٠½ بجے دن قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھا دینا۔ اگر ایسا نہ کرینگے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی،

آج بتاریخ ٢٣ ماہ جون سنہ ١٩٣٢ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا،

بحکم کیپٹ راے منصرم عدالت　　مہر عدالت

مسلم کانفرنس کے بیان کی مذمت
شیخ مشیر حسین قدوائی کا بیان

لکھنؤ ١٨ جون آنریبل شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی ممبر کونسل آف اسٹیٹ نے مسلمانوں کے اُس بیان پر جو سر آغا خان نے ولایت میں شائع کرایا ہے حسب ذیل بیان اخبارات کو بغرض اشاعت بھیجا ہے:

مسلمانوں کے نام سے جو یادداشت ولایت میں شائع ہوئی ہے، اس کے متعلق میں اپنے بھائیوں سے اسی قدر کہہ سکتا ہوں کہ ذلت آمیز خوشامد اور غلامانہ اطاعت و وفاداری کے اظہار سے دنیا میں کوئی قوم اپنے حقوق نہیں حاصل کر سکتی، بھیک کے ٹکڑوں پر کسی قوم کی پرورش نہیں ہوئی، خیرات مانگنے والوں کو آج کل ٹھوکریں ماری جاتی ہیں اور بھیک منگوں کو خیرات خانوں میں بند کر دیا جاتا ہے، مجھے کسی اور سے کم اسلام اور مسلمانوں سے محبت نہیں ہے اور نہ میں ہندوؤں کی اُس انتہائی فرقہ پرستی کو اچھا سمجھتا ہوں جس پر قوم پرستی کا غلاف چڑھا ہوا ہے، لیکن اسی کے ساتھ مسلم یادداشت میں تہمت تراشی اور بزدلانہ حملوں سے کام لیا گیا ہے اسکو بھی سخت ناپسند کرتا ہوں کیونکہ اس سے مسلمانوں کو انگریزوں کے ہاتھوں کوئی فائدہ نہیں پہونچ سکتا

علیحدگی سندھ کی مخالفت کی کانفرنس کا رزولیوشن

حیدرآباد (سندھ) ٢٠ جون، مسٹر سیمپون سنگھ ایم ایل سی کی صدارت میں سندھ کانفرنس منعقد ہوئی اور ایک رزولیوشن پاس کیا گیا کہ سندھ کو بمبئی کے صوبہ سے علیحدہ نہیں کیا جائے اس کے لیے حسب ذیل دلائل پیش کیے گئے ہیں،

١۔ سائمن کمیشن کی "مجلس بمبئی" نے جس کے صدر سر شاہنواز بھٹو تھے ایک راے کے مقابلہ پر ١٦ آرار سے علیحدگی سندھ کی تجویز کو قطعی مسترد کر دیا تھا،

٢۔ سائمن کمیشن کی مقرر کردہ شرائط سندھ میں پوری نہیں ہوئی ہیں۔

٣۔ گول میز کانفرنس میں سندھ کی علیحدگی کے مسئلہ پر سندھ کے ہندوؤں کی شنوائی بغیر غور کیا گیا۔

٤۔ سندھ سب کمیٹی کے غیر مسلم ارکان (جنھیں سندھ کے حالات سے بہت ہی کم واقفیت تھی) کو مسلمان ارکان کیطرف سے چونکہ یہ یقین دلایا گیا تھا کہ سندھ مالی اعتبار سے مستحکم ہوگا، اپنے پیروں پر کھڑا ہوگا اور خسارہ نہیں دے گا اس لیے انھوں نے علیحدگی سندھ کے اصول پر رضامندی کا اظہار کر دیا تھا، علاوہ ازیں چونکہ سندھ مالی خسارہ کا صوبہ ہے اس لیے علیحدہ نہ ہونا چاہیے ورنہ لارڈ رسل کی صاف رولنگ کی قطعی خلاف ورزی ہوگی جو انھوں نے دی تھی کہ سندھ سب کمیٹی کی راے میں اگر سندھ مالی اعتبار سے اپنے پیروں پر خود کھڑا ہونے کے قابل ہو سکے تو علیحدہ ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔ کانفرنس نے حکومت کو مطلع کیا ہے کہ سندھ کے ہندو علیحدگی سندھ کے بالکل مخالف ہیں وہ کبھی اس فیصلہ کو قبول نہیں کرینگے صدر کو اختیار دیا گیا کہ وہ اس تار کی اصل بس وزیر اعظم برطانیہ اور بمبئی کی حکومت کو بھیجدیں،

کانپور میونسپلٹی نوٹس

بذریعہ نوٹس ہذا عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ زمانہ انتخاب ممبران میونسپل بورڈ قریب آرہا ہے اور جملہ اشخاص جن کے مطالبہ جات دفتر میونسپل بورڈ میں مورخہ ٣١ اگست سنہ ١٩٣٢ء تک کلیتاً ادا نہ ہو جاوینگے ادنکو اپنے نام ووٹر لسٹ (فہرست راے دہندگان) میں قائم رکھنے یا ممبری کے امیدوار ہونے کے مستحق نہ ہونگے لہذا ہر خاص و عام کو چاہیے کہ وہ جملہ مطالبہ جات ذمگی خود کی تحقیق دفتر میونسپل بورڈ میں کرلیں اور کل مطالبہ جات سابقہ و حال ٣١ اگست سنہ ١٩٣١ء تک دفتر ہذا میں جمع کر دیویں

دستخط وکرماجیت سنگھ
راے بہادر، ایم، ایل، سی،
چیرمین
میونسپل بورڈ کانپور

برما کے ایک وفد کو حکومت کا جواب

رنگون ٢٠ جون، حکومت نے ایک وفد کے جواب میں شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ فہرست راے دہندگان ...

نقل خریدنا دوراندیشی نہیں!

دام زیادہ دے کر بھی اصل خریدنا عقلمندی ہے

نقل خریدنا کسی حالت میں عقلمندی نہیں ہے کیونکہ اصل کی خوبیاں نقل میں کہاں۔ پر دوائیاں خریدنے کے متعلق یہ غلطی کرنا تو دوراندیشی کو بالکل چھٹی دینا ہے ... دولت صحت اور زندگی سب کو خطرہ میں ڈالنا کون سی عقلمندی ہے۔ ...

"امرت دھارا" رجسٹرڈ

... کچھ لوگ اس کی بڑھتی ہوئی بکری دیکھ کر اس کی نقلوں سے پبلک کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے رہتے ہیں ... پبلک کی صحت و دولت کا نقصان نہ ہو۔

اس لیے یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ آپ ہمیشہ پنڈت جی کا نام دیکھ کر اصل امرت دھارا ہی خریدا کریں!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے نمونہ آٹھ آنہ

... کارخانہ کی دیگر جاسوس ادویات کی فہرست ... مفت بھیجے جاتے ہیں:

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ — امرت دھارا ١١٥ لاہور

المشتہر: منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ، امرت دھارا بھون، امرت دھارا سڑک، امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

ہفتہ دعا کو یاد رکھو

جمعہ ۲۴ جون ۱۹۳۲ء سے جمعہ یکم جولائی ۱۹۳۲ء تک

حضرت مولانا قطب الدین عبدالوالی فرنگی محلی، علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال، مولانا شاہ سلیمان صاحب پھلواری سلف، مولانا حسرت موہانی و دیگر علما کرام و اکابر ملت نے مسلمانان ہند سے حال ہی میں ایک دردمندانہ اپیل کی تھی۔ کہ یوم جمعہ تاریخ ۲۴ جون سے یکم جولائی ۱۹۳۲ء یوم جمعہ تک جمعہ کی نمازوں کے علاوہ ہر مسجد میں پنجوقتہ نمازوں میں مسلمان درگاہ رب العزت میں انتہائی خشوع وخضوع سے دعا کریں کہ وہ اپنے رحم وکرم سے انکو قوت عمل عطا کرے کہ وہ آزادی وطن کے لئے ایسی اولوالعزمی سے جدوجہد کریں جو انکے پاک مذہب کے احکام اور انکی شاندار روایات کے شایان ہو اور آزاد وطن میں اپنی قوم کے لئے باعزت زندگی حاصل کرنیکی ثابت قدمی اور فداکاری سے سعی کریں۔ حضرات ممدوح کو بحد مسرت ہے کہ تمام ملک کے اطراف وجوانب سے دیگر علما کرام اور اکابر ورہنمایان ملت نے اس اپیل کی تائید کی اور جمہور مسلمین نے اس تحریک کو لبیک کہا ہے۔ اور انتظامات میں شرکت کے لئے جوش وسرگرمی کا اظہار کیا ہے۔ حضرات موصوف اسکو ملت وملک کے لئے فال نیک تصور کرتے ہیں اور ایک مرتبہ پھر مسلمانان ہند کی خدمت میں اپنے اپیل کی تجدید کرتے ہیں تاکہ جمعہ آیندہ تک کوئی مسلمان اس سے بے خبر نہ رہے۔ مسلم پریس جس نے اس تحریک کی نشر واشاعت میں مدد کی ہے۔ مسلمانوں کے شکریہ کا مستحق ہے۔ اور متوقع ہے کہ یہ امداد یکم جولائی تک جاری رہے گی۔ اور اخبارات برابر یاد دہانی اور تاکید کرتے رہیں گے۔

مطبوعہ دعا معہ ہدایات اخبارات میں طبع کرانے کے علاوہ تمام ملک میں وسیع پیمانہ پر تقسیم کی گئی ہیں جہاں نہ پہونچی ہوں فوراً ذیل کے پتے سے طلب کریں اور ہر جگہ سے رپورٹ اخبارات کو روانہ کی جائے اور ایک نقل ذیل کے پتے پر بھی روانہ کردیجائے تاکہ تحریک کے مجموعی اثر کا اندازہ کیا جاسکے۔

خاکسار سید ذاکر علی بسلیم پور ہاؤس لکھنؤ
۲۰ جون ۱۹۳۲ء

دعا

اے ارحم الرحمن اے عزت ودولت کے مالک اور اے ہر قوی سے زیادہ توانا وقادر پروردگار! مسلمانوں پر اپنا رحم وکرم فرما، اور اس نازک وقت میں جب کہ ملک میں سیاسی تبدیلیاں واقع ہورہی ہیں اور جبکہ مسلمانوں کے لئے اپنے مذہب پر قایم رہ کر ایک باعزت زندگی بسر کرنے کا سامان دشوار نظر آرہے ہیں۔ انکی اعانت فرما اور اپنے پاک صلعم کے طفیل میں یہ توفیق عطا فرما کہ مسلمان مسلمان بنکر زندہ رہیں اور محبت وطن کے دوش بدوش اپنے پاک مذہب کی جو بنی نوع انسان کی دینی ودنیوی صلاح وفلاح کا واحد ذریعہ ہے تمام وکمال تعمیل کرتے رہیں، خدایا شہداے اسلام کا واسطہ ان کو قوت بخش کہ اس راہ میں سرگرم عمل ہوکر ہر ایثار وقربانی کے لئے تیار ہوجایئں اور قومی رہنماؤں کو توفیق عطا فرما کہ وہ اس امتحان کے وقت میں آزادی وطن اور ملی حقوق کی پوری استطاعت اور دلیری سے حمایت کریں۔ اور کسی خوف یا لالچ سے ملک وملت کو نقصان پہونچانے والا کوئی عمل نہ کریں۔

اے قادر مطلق! مجاہدین اسلام کا واسطہ ہمارے کمزور بازوؤں میں قوت عطا فرما اور ہمارے مردہ دلوں اور پست حوصلوں میں جان ڈالدے کہ ہم حق کی حمایت کے لئے مستعد ہوجایئں اور سخت سے سخت مصیبت کو خوشی سے گوارا کریں۔ اے مجیب الدعوات ہماری دعا قبول فرما۔ ہم تیری اور صرف تیری استعانت طلب کرتے ہیں کہ ہم کو عمل کی توفیق عطا کر۔ آمین یارب العالمین آمین۔

ہدایات

ہر مسلمان سے بہایت ادب سے التجا ہے کہ وہ ہر امکانی سعی فرماکر اپنے حلقہ اثر میں ہر عاقل بالغ مسلمان کو اسکی اطلاع کردیں پہلے جمعہ کو بتاریخ ۲۴ جون اور دوسرے جمعہ کو بتاریخ یکم جولائی نماز سے قبل ان مساجد میں جہاں جمعہ کی نماز ہوتی ہے، بار بار اعلان ھ کردیں کہ نماز کے بعد یہ خصوصی دعا ہوگی. ممکن ہوسکے تو شہروں اور قصبات میں ڈھنڈورے کے ذریعہ اعلان کرادیا جائے۔ اسلامی انجمنیں، اور نوجوان رضاکار اور کارکن اس میں سرگرمی سے حصہ لیں پنجوقتہ نمازوں میں جملہ مساجد میں ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اس دعا کے جاری رکھنے کا مناسب انتظام کردیں اور مرد اپنے گھروں میں مستورات کو بھی باخبر کردیں کہ وہ بھی اپنی نمازوں میں دعا کرتی رہیں موجودہ سیاسی صورت حال کا خلاصہ جو کتابی صورت میں اسی کے ہمراہ شایع کیا جارہا ہے اس کو مسلمان خود پڑھیں اور اپنے ناخواندہ بھائیوں کو بھی مطلع کردیں۔

اس تحریک کی روئداد اخبارات کو روانہ کردیجائے اور اس کی ایک نقل ذیل کے پتہ پر بھی ضرور بھیجدی جائے تاکہ تمام ملک کی مجموعی حالت کا اندازہ ہوسکے۔ خاکسار

سید ذاکر علی بسلیم پور ہاؤس. قیصرباغ لکھنؤ

فوجی کالج کا افتتاح

بمبئی ۱۲ جون۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ شہر پونہ میں ایک شاندار عمارت میں ایک فوجی کالج کی بنیاد ڈالی گئی۔ یہ عمارت مرہٹہ شہزادوں کی یادگار ہے اس عمارت میں ۱۰۰ طالب علم نہایت فراغت سے رہ سکتے ہیں۔

اگر آپ تجربہ کرکے دیکھیں گے تو ضرور یقین ہوجاوے گا کہ

سخت سے سخت نامردی	جریان احتلام سرعت انزال رقت منی	خون اور منی کی خرابی	قبض و بدہضمی
وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کرنے کے لئے	قوت حافظہ کی کمزوری	دل ودماغ اور معدہ	

مقویات سرتاج عالم آتشک نگرہ گولیاں لاثانی اور شرطیہ علاج ہیں

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ للعہ

صحت وتندرستی کی لغت نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر مفت طلب فرماویں

آتشک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

منعقدہ استار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ سنہ ۱۸۹۴ء

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ کلکتہ

بانی ڈاکٹر ایس کے برمن

پچاس سال سے ہندوستانی پٹینٹ دواؤں کے بے مثل موجد

دردسر کے مریضوں کے لئے

سرباتنا (REGD) سردریاحی درد کی ٹکلی

آدھے خواہ سارے میں کسی وجہ سے کیسا ہی درد کیوں نہو اس دوا سے فوراً مٹ جائے گا۔ ریاحی درد۔ ٹیک۔ چمک۔ ٹیس وغیرہ دور کرنے میں بے مثل ہے۔

قیمت فی شیشی ۹ آنہ محصول ۱ تا ۳ شیشیوں تک سات آنہ، نمونہ کا پکیٹ ڈیڑھ آنہ ہر عیالدار کے لئے مفید!

ڈابر کلورو ڈائین (Regd)

(پیچش۔ مروڑ۔ اسہال ودرد شکم کی مشہور خانگی دوا)

یہ باحتیاط صاف کی ہوئی اسے تیار ہونیکی وجہ سے اور کلورو ڈائنوں کی نسبت زیادہ مفید ہے ہیضہ اور اسہالی دست پیچش۔ مروڑ۔ کھانسی۔ ابھرا۔ ریاحی درد۔ درد گردہ کی ایک مفید دوا ہے

قیمت فی شیشی آٹھ آنہ محصول تین شیشیوں تک سات آنہ

نوٹ ہماری دوائیں ہر جگہ فروخت ہوتی ہیں، محصول بہت بڑھ گیا ہے۔ اس لئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خرید فرمائیں۔ نمونہ صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے۔

صیغہ نمبر ۵، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ۔ کانپور نیاگنج میں محمد حفیظ محمد نصیر

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کرکے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری وسستی کو دفع کرکے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

امساک کے لئے بے نظیر دوا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

نوسکت داری روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہوکر از سر نو اصلی طاقت وقوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ علاوہ محصولڈاک

راج ویدنارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ ۲۹۴۔ کالبادیوی روڈ لکھنؤ ایجنٹ۔ نگم میڈیکل ہال ناکہ فتح گنج
کانپور ایجنٹ۔ گنگا پرشاد باجپئی نیاگنج چورستہ الہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک
دہلی ایجنٹ۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک۔ آگرہ ایجنٹ۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD. No. A. 1424

جمالِ پر توِ حق عشقِ مستقل میں رہے — احسن

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے — بسمل

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

قیمت سالانہ ۔ ششماہی

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۶ | کانپور، چہارشنبہ ۶ جولائی سنہ ۱۹۳۲ء مطابق یکم ربیع الاول سنہ ۱۳۵۱ھ | نمبر ۲۴

پیغام بنام ہند

(از شیخ فدا حسین صاحب فدا مسلم بنک کانپور)

سرزمین ہند اے سرمایہ دار آبرو
اے تو فخر ایشیا اے کائنات آرزو

اے رہین منت اغیار اے بے خانماں
جادۂ منزل سے تو بھٹکا ہوا ہی کارواں

ایک دن وہ تھا کہ تیرا نام خضر راہ تھا
کہہ رہا تھا تو جہاں آباد مثل کاہ تھا

قلب مشرق کے لئے گویا تو الفت زار تھا
چشم مغرب کیلئے تو دعوت دیدار تھا

آج کیوں محفل تری افسانہ ہو کر رہ گئی
ساغر دل سے مئے الفت چھلک کر بہ گئی

آج تیرے ساز کا ہر تار کیوں بے ربط ہے
نغمۂ آواز ہی محروم ربط و ضبط ہے

آج کیوں تیری فضا فریاد سے معمور ہے
آہ محشر زار ہیں گویا صدائے صور ہے

ہو رہے ہیں سبحہ و زنار کیوں یورش پسند
فطرت آزاد ہوتی ہے اسیر قید و بند

بربریت کا بتا آسیب کس کے سر پہ ہے
عصمت مظلومیت کا خون کس کے سر پہ ہے

یہ درندہ خوئی تیری موت کا پیغام ہے
یاد رکھ اس جنگجوئی کا برا انجام ہے

دیکھ کر خنجر بدست ظالم جب بسمل ہوئے
کیوں نہ بازوئے ستم اٹھتے ہی خود شل ہوئے

بسملوں کی جانکنی سن کر ہنسے تو دیکھا کیا
کیوں نہ اس نظارۂ خونیں سے تو اندھا ہوا

جذبۂ مہر و وفا دل سے ترے مفقود ہے
آستین ظلم تیری اب بھی خون آلود ہے

لائق غارت گری! تو ظلم کی تفسیر ہے
مقتل حب وطن! تو قابل تعزیر ہے

بدنما قشقہ ہے تو پیشانی تہذیب پر
ڈوب مر بے شرم! بحر ہند میں اے ڈوب مر

کام سے پہلے فریب کام کو بھی سوچ لے
اپنے اس آغاز سے انجام کو بھی سوچ لے

گھر میں پنجہ آزمائی کو نہ آبادی سمجھ
خانہ جنگی کو سدا تمہید بربادی سمجھ

سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے اختیار تمیزی کو بہتر سے بہتر صورت میں کام لا کر اس ملک کے بدنصیب باشندوں کی مدد کریں کیونکہ وہ اسے خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ اخبارات کو غیر محدود قوت حاصل ہے. ایک ہی خبر کو پہلے صفحہ پر جلی سرخیوں سے دے کر غیر ضروری اہمیت دیجاتی ہے لیکن اسی کو اندر کے صفحات میں کسی کالم کے نیچے معمولی سرخیوں سے دیا جائے تو اسکا کوئی اثر نہیں ہوتا. نیز اسی طرح سے مقالات افتتاحیہ میں بہت سے اہم مسائل عدم توجہی کی بنا پر لوگوں کے

اتحاد قومی اور جرائد وطن

اخبار نویسوں سے مسلمان رہنماؤں کی مخلصانہ اپیل

مولانا ابوالکلام صاحب آزاد، مولانا حسین احمد صاحب ڈاکٹر سیف الدین کچلو، ملک برکت علی، مولانا سجاد صاحب ڈاکٹر محمود صاحب، مسٹر آصف علی مولانا عارف ہسوی، مولانا عبدالباری فرنگی محلی اور چودھری خلیق الزمان صاحب کے دستخطوں سے مندرجہ ذیل بیان بغرض اشاعت موصول ہوا ہے:-

ان لوگوں کے لئے جو باشندگان ہند کو باہم متحد اور خوشحال دیکھنے کے آرزو مند ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ ان میں خودداری پیدا ہو اور غیر ملکی نگاہ میں انکا وقار قایم ہو، یہ امر بیحد تشویشناک ہے کہ بعض حلقوں سے ان عناصر کی جو مندرجہ بالا مقاصد کے حصول کی راہ میں حائل ہیں، یا تو پرورش کی جا رہی ہے یا انہیں اسقدر منچلا ہونے کا موقعہ دیا جا رہا ہے کہ انکی وجہ سے معمولی باہمی خوش معاملگی کو سخت صدمہ پہنچنے کا اندیشہ ہے.

جبتک فرقہ وارانہ مسئلہ کا تعلق بعض قومی اور ملکی مسائل تک جو فرقہ وارانہ حقوق کی طلب پر مبنی تھے. محدود تھا یہ امید تھی کہ یہ اختلاف رائے بحث و مباحثہ کی حد سے نہ بڑھے گا. چنانچہ ہر خیال کے لوگوں کی یہ کوشش تھی کہ اسکا کوئی حل تلاش کیا جائے در حقیقت جاری اب بھی یہ مخلصانہ کوشش ہے کہ اس باہمی خانہ جنگی کا کسی خوشگوار تصفیہ کے ذریعہ خاتمہ ہو اور ضروری امور کا فیصلہ ہو جائے کیونکہ مختلف جماعتوں اور ملتوں کے خواہ مخصوص مطالبات کچھ بھی ہوں، بالآخر انہیں کسی ایسے اصول پر متفق ہونا پڑیگا جو اجتماعی مفاد کے لئے ضروری ہو جس میں کسی قوم اور کسی جماعت کی تفریق نہ ہو سکیگی اور جسکے تمام عناصر کے حقوق اور مفاد کا یکساں طور پر تحفظ ہوگا.

"ہم لوگ بھی ان امور کے تصفیہ کے لئے اسی قدر بیقرار ہیں جسقدر ان حقوق کے مدعیان ہو سکتے ہیں اور ہم دوسروں کے بھروسہ پر تفریق کے سخت مخالف ہیں لیکن ہمیں اندیشہ ہے کہ جس طریقہ سے اس اختلاف کو ظاہر کیا جا رہا ہے اس سے مزید کشیدگی اور تلخی پیدا ہوگی اور بجائے اسکے کہ ٹھنڈے دل سے ان مسائل پر غور کیا جا سکے باہمی جذبات میں سخت اشتعال پیدا ہو رہا ہے جس کا نتیجہ مقصود کے بالکل خلاف ہوگا. پھر بھی اگر یہ بات صرف انہی لوگوں تک محدود رہتی جو اپنے جذبات کو قابو میں رکھ سکتے ہیں تو شاید زیادہ نقصان نہ ہوتا. مگر جب یہ تلخیاں اور کشیدگیاں اخبارات میں پھیل جائیں جنکی معاش کے دوسرے راستے بدقسمتی سے قانونی پابندیوں کی وجہ سے مسدود ہو گئے ہیں اور عامۃ الناس کو یہ زہر پلایا جانے لگے تو اس سے سخت خطرات کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو جاتا ہے.

حال میں اس قسم کی ذہنیت کا جو مظاہرہ بمبئی اور بعض دیگر مقامات پر ہوا ہے اور جسکے سلسلہ میں مجروحین اور مقتولین کے بیانات نہایت ہی جگر خراش تفصیلات سننے میں آئی ہیں. ان لوگوں کی عبرت کے لئے کافی ہونا چاہئے جو اپنی زبان اور اپنی قلم کو اپنی ذمہ داریوں کو کماحقہ محسوس کئے بغیر استعمال کرتے ہیں اور نتائج کا خیال کئے بغیر آگ سے کھیلتے ہیں. زبان اور جوش کو قابو میں رکھ کر کبھی کسی کو نقصان نہیں پہنچ دیا گیا ہے البتہ اس کے خلاف اس کے ذریعہ نہایت ہی بہتر مقاصد کو تباہ کر ڈالا گیا ہے.

اعتدال سے زیادہ جوش میں جن جذبات کا اظہار کیا جاتا ہے انکا نتیجہ ہمیشہ برا ہوتا ہے. آج جبکہ قصداً شرارت کی جا رہی ہے اور اس قسم کے لوگ میدان میں نکل آئے ہوں تو یہ معاشرت اور مجلس کی نگاہ میں بدترین گناہ ہے اور اگر کوئی اخبار نویس اور لیڈر اپنے آپ کو اس کا مرتکب کرتا ہے تو وہ ناقابل معافی ہے ہم نہایت خلوص دل سے ہر خیال اور ہر جماعت کے اخبار نویسوں سے خواہ وہ یورپین ہوں یا ہندوستانی ہوں. ہندو ہوں یا مسلمان ہوں یا کسی اور قوم کے ہوں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر آتی عزم مستقل ہیں رہتے زبان پر بھی جو جی میں ہے دلیں ہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۱۶	۶ جولائی سنہ ۱۹۳۲ء	نمبر ۲۴

صاحب وزیر ہند کا اعلان

سر سیموئل ہور وزیر ہند نے ۲۷ جون کو دارالعوام میں مسائل ہند کے مباحثہ کے دوران میں ایک اہم اعلان فرمایا جس کو ہز اکسیلنسی وائسرائے نے ہندوستان میں بھی شایع کر دیا۔

صاحب وزیر ہند کے اس اعلان پر کہ ۲ جولائی کو جن آرڈیننسوں کی میعاد ختم ہونیوالی ہے ان کو ترمیم و تنسیخ کے ساتھ دوبارہ نافذ کر دیا جائے گا ہندوستان نے نہایت تعجب کے ساتھ سنا اسلئے کہ عام طور پر امید کی جاتی تھی کہ ہندوستان کی فضا کو پرسکون بنانے کے لئے آرڈیننسوں کے اختیارات کو دوبارہ نافذ نہ کیا جائیگا کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ انکی موجودگی میں ملک کی فضا کا درست ہونا غیر ممکن ہے اور ضرورت بھی اسی امر کی مقتضی تھی کہ آرڈیننسوں کو دوبارہ نہ زندہ کر کے آیندہ اصلاحات پر ٹھنڈے دل سے غور و خوض کرنے کا موقع دیا جاتا۔

دوسری گول میز کانفرنس کے اختتام پر صاحب وزیر اعظم نے دارالعوام میں یہ یقین دلایا تھا کہ مختلف کمیٹیوں کے اختتام پر تیسری گول میز کانفرنس منعقد کیجائیگی مگر صاحب وزیر ہند نے اس تازہ اعلان مین کانفرنس کے انعقاد کو غیر ضروری اور تعویق کا باعث قرار دیتے ہوئے اس کو ملتوی کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے اور گول میز کانفرنس کی جگہ پارلیمنٹ کی مشترکہ کمیٹی کو دینے کی سفارش کی ہے اور اسکو یہ حق بھی دیا گیا ہے کہ وہ ہندوستانی رائے عامہ کے نمایندون سے تجاویز کے متعلق گفت و شنید کرے۔

گول میز کانفرنس کے مندوبین کے طریقہ انتخاب سے اہل ہند چاہے مطمئن ہوں یا نہوں مگر اس سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ گول میز کانفرنس کے ہندوستانی اور انگریز ارکان کی حیثیت بالکل مساوی نہیں اور ایسی صورت میں کانفرنس کے فیصلہ کی تشکیل میں ہندوستانیوں کی آواز کو بہت کچھ اہمیت اور وزن حاصل تھا مگر صاحب وزیر ہند کی موجودہ تجویز کے بعد تو ہندوستانیون کی حیثیت مشترکہ پارلیمنٹ کی کمیٹی کے سامنے ایک مشیر سے زیادہ نہیں ہو سکتی اور یہ ظاہر ہے کہ اس حیثیت تحقیری کو کوئی ہندوستانی چاہے وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو ہرگز پسند نہ کریگا۔

صاحب وزیر ہند نے سرکاری طور پر یہ اعلان کر دیا ہے کہ صوبوں کو ذمہ دارانہ حکومت فوراً دیدیجائیگی اس کے لئے اہل ہند صاحب وزیر ہند کے ممنون ہیں مگر اسی کے ساتھ صاحب وزیر ہند نے فیڈریشن اسکیم کے متعلق جسقدر مبہم الفاظ استعمال کئے ہیں اس سے یہ خوف پیدا ہوتا ہے کہ فیڈریشن کی اسکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک مدت مدید درکار ہے۔

سب سے آخر میں ہم کو اس پر تعجب ہے کہ صاحب وزیر ہند نے فرقہ وارانہ فیصلہ کو اب تک معلق رکھا ہے۔ حالانکہ حکومت کا اولین فرض تھا کہ وہ سب سے پہلے فرقہ وارانہ حقوق کا فیصلہ کر دیتی تاکہ ہندوستان کے مختلف فرقون کو اطمینان قلب کے ساتھ ہندوستان کے مستقبل پر غور و خوض کرنے کا موقع مل سکتا کیا حکومت نے کبھی اس پر بھی غور کیا ہے کہ بلا فرقہ وارانہ تصفیہ کے ذمہ دار حکومت کامیاب ہو سکتی ہے؟

ہم حکومت برطانیہ سے بمنت استدعا کرتے ہیں کہ وہ صاحب وزیر ہند کے اعلان کے مطابق تیسری گول میز کانفرنس منعقد کر کے ہندوستان کے تمام مسائل کا تصفیہ کر دے تاکہ اہل ہند اور حکومت دونون کو اطمینان کی زندگی نصیب ہو سکے۔

ہمارا خیال ہے کہ ہندوستان کا کوئی طبقہ بھی یہ نہیں چاہتا کہ ہندوستان کے مجموعی مفاد اور وقار کو نقصان پہونچے البتہ یہ اور بات ہے کہ کوئی فرقہ اپنے حقوق کا اتلاف گوارا نہیں کر سکتا اسلئے ہماری دلی خواہش ہے کہ اقلیت و اکثریت کے حقوق کا اس طرح تصفیہ کیا جائے کہ آپس کی خانہ جنگی اور نفاق کا خاتمہ ہو اور اہل ہند اتحاد و اتفاق کے ساتھ ہندوستان کے مستقبل کو درخشان کرنے کے لئے یکجان دو قالب ہو کر کوشش کر سکیں۔

زمیندار کا دوبارہ اجرا

مولانا ظفر علی خانصاحب نے زمیندار کے ذریعہ ملک و وطن کی جو شاندار خدمات انجام دی ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں، مولانا کی حق گوئی اور پرجوش طبیعت نے پنجاب کو پنجاب بنا دیا، مولانا اپنی حق گوئی کی بدولت ہمیشہ حکومت کے معتوب رہے ہیں اور اسکی بدولت انکو نقصانات عظیم بھی برداشت کرنے پڑے مگر انھون نے جس استقلال اور جرأت کے ساتھ زمیندار کی زندگی قایم رکھی یہ انہیں کا حصہ تھا اور اسکی مثال ہندوستان کا کوئی دوسرا پرچہ نہیں دیسکتا۔

زمیندار کو افغانستان کشمیر اور موجودہ تحریک کے سلسلہ مین بھی نقصانات اٹھانا پڑے اور بالآخر ۳ ہزار کی ضمانت طلب کر لینے کی وجہ سے زمیندار کی اشاعت تقریباً ۸ ماہ تک رکی رہی۔

مولانا نے اب زمیندار کو قوم کے سپرد کر دینے کا ارادہ کیا ہے اور وہ یقینی اپنی خدمات کی بنا پر اس کا مستحق ہے کہ قوم اسکو اپنے ہاتھون مین لیکر اسکی مالی پوزیشن کو مضبوط کرے۔ چنانچہ مولانا کی تجویز ہے کہ زمیندار لمیٹیڈ کمپنی قایم کر دیجائے چنانچہ اس مقصد کو لیکر زمیندار کا دوبارہ اجرا ہوا ہے۔ ہم مسلمانون سے اپیل کرینگے کہ وہ زمیندار کمپنی کے حصہ خرید کر کے ایک قومی پرچہ کو زندہ رکھنے کی کوشش کریں

سبد گل

مس میو کی تصنیف پر اظہار غضب کے چند سال کے اندر ہی صوبہ متحدہ اپنی غیرت و حمیت کا مظاہرہ ایسی شان سے کرتا ہے کہ اُس کے تیتیس چنے ہوئے داغوں کی حق تلفی ہوگی۔ اگر اُن کا یہ کارنامہ دنیا کے تمام ملکوں میں بہت جلد براڈ کاسٹ نہ کر دیا گیا، بلا شبہ ایسی غیرت قومی والا صوبہ سب سے اول سوراج کا حقدار ہو کر ملک کے دوسرے حصوں کے لئے نمونہ بنے گا۔

ایسے موقعوں پر حکومت کیطرف سے پہلے ہی زیر بحث تجویز سے بے تعلقی کا اظہار کر دیا جاتا ہے تاکہ امتحان میں کامیابی کا سہرا بلا شرکت غیرے قوم کے نمایندون کے سر رہے اور حکومت کی یہ توقع پوری ہو جاتی ہے تجویز کی مخالفت میں گل افشانی و نغمہ سنجی کرنے والے بزرگ جوش حمایت میں از خود رفتہ ہیں کہ بقول پانیر۔ تقریر و تردید کے میدانیں جوہر معقولیت کا پیکر بنے ہوئے ہیں!

تجویز کی سب سے زیادہ پر زور موافقت اُس قابل انسان کیطرف سے ہوئی جو مس میو کا ہم مذہب ہے۔ اور سب سے زیادہ پرجوش مخالفت اُسکی طرف سے جو "شیر خدا" کا ہم مسلک کہلاتا ہے!

جو تعریف ان حضرات کی قوت گویائی کی تھی ویسی ہی تعریف ایک ایسے بزرگ کے صبر و ضبط کی تھی جو ملک کے مسلمہ نامیاروں اور رہنماؤں میں شمار ہوتے ہیں

تجویز مسترد کرنے والوں میں اس میدان کے مسلمان سپاہیوں کی تعداد اپنے تناسب سے کم نہیں رہنے پائی، جن میں حافظ بھی تھے صوفی بھی تھے، ملا بھی تھے

٭ ٭ ٭

۵ کروڑ بہرحال ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالی مولانا کو اپنے مقاصد میں کامیاب کرے اور ملک قوم کی خدمت کے لئے زمیندار کو دائمی زندگی عطا فرماوے

(بقیہ آئینہ کانپور)

عدالت میں کانگریسی جھنڈا

۲۷ جون کو سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں پنڈت رام جی شرما۔ گانگریسی جھنڈا اور پولیٹیکل کانفرنس کا خطبہ صدارت دیاس شدہ تجاویز لے کر داخل ہوئے اور کانگریسی نعرے لگا کر ایک ہنگامہ برپا کر دیا۔ اور تجاویز وغیرہ کو تقسیم کیا۔ پولیس نے فوراً مسٹر شرما کو گرفتار کر لیا!

٭ ٭ ٭

علامہ اقبال صدر آل انڈیا مسلم کانفرنس نے سید ذاکر علی صاحب سکریٹری یو پی مسلم کانفرنس قیصر باغ لکھنؤ کے نام حسب ذیل برقی پیغام ارسال فرمایا ہے۔ وقت بیحد نازک ہے افتراق کا موقع نہ آنے دیجئے۔ مولانا شفیع داؤدی سے ملکر خوش اسلوبی سے معاملات کو طے کیجئے۔ اکثریت کا مطالبہ یہ ہے کہ اجلاس ملتوی کر دیا جائے (اقبال)

حضرت علامہ نے مولانا شفیع داؤدی سکریٹری آل انڈیا مسلم کانفرنس کے نام حسب ذیل تار بھیجا ہے۔ نازک حالت پیدا نہ کیجئے۔ استعفا واپس لے لیجئے۔ سید ذاکر علی اور دوسرے حضرات سے ملکر بوجہ احسن معاملہ کو طے کر لیجئے۔ التوا کا مطالبہ اکثریت کا مطالبہ ہے

آئینہ کانپور

ڈسٹرکٹ بورڈ! کہا جاتا ہے کہ حکومت نے ڈسٹرکٹ بورڈ کے بجٹ کو منظور کر لیا ہے۔ اور اسی وجہ سے یہ امید کیجاتی ہے کہ شاید اب بورڈ کو حکومت اپنے ہاتھ میں نہ لے۔

مکاتب اسلامیہ! معلوم ہوا ہے کہ مکاتب اسلامیہ ڈسٹرکٹ بورڈ نے سید صبیح الدین احمد صاحب سابق سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ کے بجائے حاجی قمر الدین صاحب کو مکاتب اسلامیہ کا ممبر منتخب کیا ہے۔

لال املی گر گئی ۲۹ جون کی شام کو سخت ہوا کی وجہ سے کانپور کا مشہور معروف لال املی کا درخت جو کہ کانپور اولن ملس کے ٹریڈ مارک ہونے کی وجہ سے ساری دنیا میں مشہور تھا گر گیا۔

کانکنج اسکول کانکنج اسکول کے ایک ٹھیکیدار نے اپنے دو ہزار روپیہ کے معاوضہ میں اسکول کی بلڈنگ مالیتی ۳۰ ہزار روپیہ کو نیلام کرا دیا۔

فسادات کانپور کی یاد مسٹر الاسپ ڈسٹرکٹ و سشن جج کی عدالت سے ۲۷ جون کو گیبو ملزم ساکن محلہ گھسکیانہ انور گنج کو زیر دفعہ ۲۹۵ تعزیرات ہند کے جرم میں ۶ سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔

مسٹر بی سی گھوش اڈیشنل ڈسٹرکٹ و سشن جج کی عدالت سے سرجو ملزم ساکن محلہ پریڈ کو زیر دفعہ ۲۹۶ تعزیرات ہند حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا ہوئی ہے۔

مسٹر انگلس مسٹر انگلس پرنسپل پولیس ٹریننگ اسکول مراد آباد قائم مقام سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ۳۰ جون کو مسٹر مارشل اسمتھ کو چارج دے دیا!

مسٹر انگلس کو کیمپ سٹانٹ میں الوداعی دعوت دیگئی تھی جس میں انھوں نے ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ:۔

پولیس کا اولین فرض ہے کہ وہ ہر ممکن طریقہ سے پبلک کی خدمت اور اُن کے حقوق کی نگہداشت رکھے۔

شہر سے اخراج کا حکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے آرڈیننس کے ماتحت مسٹر سرس راؤ سے موہن اور درگا پرشاد کو شہر سے چوبیس گھنٹہ کے اندر چلے جانے کا حکم دیا ہے

گرفتاری! ۳۰ جون کو مسٹر گھوش کو پولیس نے اس الزام میں گرفتار کر لیا ہے کہ انھوں نے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بلا اجازت شہر میں داخل ہو گئے

کانگریس کی طرف سے خطوط! کہا جاتا ہے کہ کانگریس کیطرف سے متعدد خطوط دوکانداروں کے نام آئے ہیں جمیں روپیہ کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

ہرتال! ۴ جولائی کو مہاتما گاندھی ڈے منانے کے سلسلے میں ہندوؤں نے ہرتال کی اور تمام ہندو بازار بند رہے

سزائیں۔ مسٹر لاگ مین مجسٹریٹ درجہ اول

(بقیہ)

وزیر ہند کے بیان کے متعلق مسٹر جیکر کا بیان

تیسری گول میز کانفرنس کا مطالبہ

سر سیموئل ہور وزیر ہند نے ہندوستان کے سیاسی مستقبل کے متعلق دارالعوام میں جو معنی خیز بیان دیا ہے اس کے باعث ملک کے ہر ایک حصہ میں بے چینی اور اضطراب کے اثر نمایاں ہیں ملک کے سربرآوردہ لبرلون تک نے وزیر ہند کے اس بیان کی پرزور مخالفت کی ہے، اعتدال پسندون کے سرغنہ مسٹر سی وائی، چنتا منی کا بیان اشاعت دیروزہ مین شائع ہو چکا ہے، آج ناظرین کے روبرو سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکر کے خیالات پیش کیے جاتے ہین، ان حضرات نے اپنے بیان کے دوران مین سب سے پہلے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ اس بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ قدامت پسندون کی اکثریت کا حکومت پر بہت بڑا اثر پڑا ہے، آپ لوگون کی یہ بھی راے ہے کہ موجودہ بیان اس طرز عمل سے بالکل مختلف ہے جو گول میز کانفرنس کے انعقاد کے وقت اختیار کیا گیا تھا۔ اور

جو جدید بیان دیا گیا ہے اسمیں فیڈرل اسٹرکچر کمیٹی اور گول میز کانفرنس کے اجلاس کے منعقد نہ ہونے کی جو اطلاع دی گئی ہے اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت برطانیہ کی حکمت عملی سے تجاوز کیا جا رہا ہے آپ نے یہ بھی تجویز کیا ہے کہ اگر گول میز کانفرنس کا مکمل اجلاس نہ طلب کیا جائے جس کے ارکان ایک میں اعتماد رکھتے ہون، تاکہ وہ کمیٹی کے کام پر قطعی تبصرہ کر چکے،

ان حضرات کو اس سے بھی اختلاف ہے کہ قبل اس کے کہ لینڈ ریشس کا مسئلہ طے ہو اس کے افراد اس بات کے لیے تیار ہو جائین کہ وہ اشتراک عمل کر سکتے ہین یا نہین کیونکہ اس کے معنی یہ ہون گے کہ صوبے یہ طے کرین کہ وہ فیڈریشن میں شامل ہونگے یا نہین۔

ہنگامی اختیارات کا استعمال جاری رہیگا

دارالعوام میں وزیر ہند کا اعلان

لندن ۲۷ جون دارالعوام میں ہندوستان پر مباحثہ میں سر سیموئل ہور نے کہا کہ ہم اس نتیجہ پر پہونچے ہین کہ ۳ جولائی کو ایک ایسی ناگہانی پیش کہ خاص اختیارات سے کام لینا ناگزیر ہو جائیگا، لہذا آرڈینینسون کے ماتحت اکثر اختیارات ہنگامی آرڈینینس ہین سے بعض کا نفاذ دوبارہ نہین کیا جائیگا اور نہ کوئی جدید آرڈینینس جاری کیا جائے گا"،

حکومت ہند چاہتی ہے ان اختیارات کو اپنی صوبجات تک محدود رکھا جائے جہان ان کی حقیقی ضرورت ہو، اور صوبجات میں صرف ان اضلاع مین جہان ایسے آرڈینینسون کا نفاذ ناگریز تصور کیا جائے"،

سر سیموئل ہور نے کہا کہ وہ حکومت کے فوری پروگرام کو بالتشریح منظر پر لانا چاہتے ہین اور مطالبہ کرنا چاہتے ہین کہ دارالعوام سنجیدگی کے ساتھ اور عملی طریقہ پر ان رکاوٹون کو ہٹانے میں امداد کرے جو انتظامی ترقی کے راستہ میں اب بھی حائل ہین، انکی تقریر صرف دو عنوان کے ماتحت ہوگی ایک تو فرقہ وارانہ مسئلہ اور دوسرا آئینی طریقہ کار"

آرڈینینسو پر مزید تقریر کرتے ہوے سر سیموئل ہور نے کہا کہ جو عام طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے وہ تحریک سول نافرمانی کے کچلنے میں قطعی کامیاب ہے بلکہ بعض جگہ تو توقعات سے کہین زیادہ کامیاب ثابت ہوا ہے، اور یہ کہنا کہ اختیارات کا بکثرت اور ناجائز استعمال کیا گیا ایک غیر منصفانہ الزام ہے، آرڈینینس سخت ضروری تھے، لیکن یہ ثابت کرنے کے لیے کہ تحریک سول نافرمانی حکومت کی منظم تدابیر کے سامنے کبھی کامیاب نہین ہو سکتی یہ سختی بالکل حق بجانب تھی،

سر سیموئل ہور نے دارالعوام میں بطور یاددہانی کہا کہ مرکز صوبجات مین کوئی آئینی ترقی اسوقت تک ناممکن ہے جبتک فرقہ وارانہ مسئلہ حل نہ ہو جائے، حکومت کو یہ توقع تھی کہ آپس میں طے ہو جائے گا، لیکن نتیجہ معلوم صرف اسی حد تک نہین کہ حکومت کی توقعات غلط ثابت ہوئین بلکہ گذشتہ چھ ماہ کے اندر اندر فرقہ وارانہ مسئلہ مین مجموعی حیثیت سے اور زیادہ پیچیدگیان پیدا ہو گئین،

مسئلہ زیر بحث کی پیچیدگیون کو دیکھتے ہوئے اور لندن میں وزیر اعظم کی ناگریز موجودگی کو پیش نظر رکھتے ہوئے کسی تاریخ کا تعین ناممکن ہے لیکن حکومت نے آئینی پروگرام کے اختتام کا تہیہ کر لیا ہے اور مختلف النوع مشکلات کے باوجود موسم گرما میں فیصلہ سنا دیا جائے گا،

یہ کام ضرور سر انجام دیا جائے، تو ہندوستانیون کا تعاون اور بھی سہل ہو جائیگا اور خصوصاً اسوقت جب کہ پارلیمنٹ کے ناقابل تردید فیصلے صادر کیے ہین اور آئینی اصلاحات کو حقیقی جامہ پہنانے کے لیے یہ اہم ترین موقع آگیا ہے، حکومت کا یہ فیصلہ یقیناً بہت عمدہ اثر پیدا کرے گا، مین نے جس پروگرام کا تذکرہ کیا ہے وہ اس توقع پر مبنی ہے کہ مجلس مشاورت کا کام ختم ہو جانے کے بعد مشترکہ منتخبہ کمیٹی سے تحقیقات کرائی جائے جس کے ساتھ ہی یہ عین اغلب ہے کہ مجلس مشاورت کی بحث و تمحیص سے یہ بات ثابت ہو سکتی ہے کہ باضابطہ مزید مشورہ کے بغیر متعین تجاویز کو مشترکہ منتخبہ کمیٹی کے غور کرنے کے لیے مرتب نہین کیا جا سکتا ہے البس ان صورتون مین حکومت ملک معظم کو جدید انتظام کرنا پڑے گا، گو اس سے یہ پروگرام التوا مین پڑ جائیگا لیکن حکومت اسکی اہمیت کو نظر انداز نہ کریگی، جبتک کہ حکومت کے مقاصد جو کہ اس کے پیش نظر ہین ناکام اور بیسود ثابت ہو جائین، حکومت کا یہ خیال ہے کہ لندن مین مزید گفت و شنید کے لیے جو کمیٹی بلائی جائے اس کے ارکان اور اُنکی تعداد کا فیصلہ اس امر کے عین مطابق ہونا چاہیے کہ مزید بحث و تمحیص کے لیے کن اصحاب اور کتنے اصحاب کی ضرورت ہوگی، حکومت ملک معظم ان اصول پر کاربند ہو کر توقع کرتی ہے کہ اسطرح ایک طرف برطانوی اور ہندوستانی

ہندوستان کو کیا کیا ملنے والا ہے! وزیر ہند کا اعلان

پہلے صوبجاتی اختیارات دیجائینگی، مرکزی ذمہ داری اور فیڈریشن بعد مین

آیندہ مجلس مشاورت کا پارلیمنٹ کمیٹی سے تعاون، فرقہ وارانہ مسئلہ کا حل موسم گرما مین ہوگا

شملہ ۲۷ جون ویسراے نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے، جو وزیر ہند نے دارالعوام میں آج دیا ہے:-

گول میز کانفرنس کے سامنے ملک معظم کی حکومت کی اس پالیسی کا اعلان کیا گیا تھا کہ وہ اپنی تدابیر پر اسطرح عمل کرنا چاہتی ہے کہ انھیں جلد از جلد آئینی جامہ پہنایا جا سکے، چنانچہ پارلیمنٹ نے اسکی تصدیق کر دی تھی، گول میز کانفرنس میں طے شدہ امور کو تقویت پہونچانے کے لیے تین کمیٹیان تحقیقات مطالب کے لیے مقرر کی گئی تھیں جو حال ہی مین انگلستان سے واپس آئی ہین۔ ان دو کمیٹیون کی رپورٹین حکومت ملک معظم کی ہاتھ میں آگئی ہے، تیسری کمیٹی کی رپورٹ بھی عنقریب سامنے آنے والی ہے، اس لیے وہ آیندہ پروگرام کے متعلق اعلان کرنے کے لیے اب ضرورت محسوس کرتی ہے،

واحد مسوّدۂ قانون اپنے پروگرام کے بڑے کارنامے میں حکومت سب سے پہلے ایک واحد مسوّدۂ قانون پیش کرے گی جس میں صوبجاتی خود اختیاری اور صوبجات و ریاستہاے ہند کی فیڈریشن کے قیام کے لیے یکجا سفارش کیجائے گی، حکومت کا اس بل سے یہ منشاء ہے کہ وفاق کے حقیقی انعقاد کے لیے ضروری باتون کی تکمیل کا انتظار کیے بغیر ہی صوبجات میں بہت ہی جلد نیا آئین جاری کر دیا جائے چونکہ حکومت ملک معظم کی پالیسی کا یہ خاص پہلو ہے، کہ فیڈریشن (جو اسکا حقیقی مقصد ہے) تمام ہندوستان کی فیڈریشن ہو اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وفاق میں شامل ہونے والے تمام ارکان اس کے لیے پہلے سے بھی تیار ہون اور یہ کہ پارلیمنٹ کے سامنے جو تجاویز پیش کیجائین وہ ہر طرح مکمل ہون، بل پیش ہونے کے وقت یہ یقین ہو جانا چاہیے کہ صوبون، ریاستون، وفاقی حکومت اور پارلیمنٹ کو اپنا اپنا فرض پورا کرنے کے قابل بنانے اور وفاق کی عمارت کو مستحکم و پختہ کرنے کے لیے مالی اور دیگر امور قابل اطمینان ہون اور یہ کہ قابل تحفظ مفاد کے لیے عملی اور مؤثر حفاظت کا یقین ہو جائے، حکومت کا یہ ارادہ ہے کہ حتی الامکان ان اسباب کو پیدا کرنے اور شرائط کو پورا کرنے کے لیے اپنی تمام کوششین صرف کر دے اور تفصیلات معلوم کرنے کے بعد تمام مشکلات اور رستہ کے روڑون کو ہٹانے مین کامیاب ہو جائے پس حکومت نے نہایت غور کے ساتھ ایک طریقہ عمل بنایا ہے، جس کے ذریعہ سے وہ ایک طرف ان مشکلات پر کامیابی کے ساتھ عبور حاصل کرے گی اور دوسری طرف ہندوستان کے اہل الراے کے ساتھ تعاون اور مشاورت کرنے سے مستفید ہو سکے گی جو کہ گول میز کانفرنس نے پیدا کر دی ہے،

تیسری گول میز کانفرنس نہین ہوگی موجودہ صورت حال پر کامل غور و خوض کرنے کے بعد حکومت کی یہ راے ہے کہ معاملات اب اس سطح پر پہونچ گئے ہین کہ اگر بڑے بڑے اجتماع کیے جائیں مثلاً گول میز کانفرنس یا فیڈرل تعمیری کمیٹی کی طلبی تو اس سے سوای اہم و ضروری معاملات کے تصفیہ میں التوا پیدا ہونے کے اور کچھ نہین ہوگا۔ اس لیے وہ اس نتیجہ پر پہونچے ہین کہ اہم مسائل کا فوری علاج اس پروگرام پر عمل کرنے سے ہوگا، جس کا طریقہ گو کسیقدر مختلف ہوگا مگر اس سے مکمل فائدہ حاصل ہو جائے گی جو اسوقت تک کے تمام کام کی حقیقی روح روان رہی ہے

فرقہ وارانہ مسئلہ کا فیصلہ کب ہوگا حکومت سب سے پہلے مشکلات راہ کو صاف کرنے کی کوشش کرے گی اور پھر فرقہ وارانہ مسئلہ کے ان پہلوؤن پر فیصلہ صادر کرے گی جو اسوقت تک ترقی کی راہ مین حائل ہین، حکومت اس فیصلہ کے قبل شرائط پر آجکل غور کر رہی ہے، اگر نادیدہ و غیر متوقعہ دشواریان پیدا نہ ہو گئین تو اسی موسم گرما میں فیصلہ کا اعلان کر دیا جائے گا

دوم:- یہ فرض کر لینے کے بعد کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کا حل ان مشکلات پر عبور حاصل کرے گا جو ترقی کی راہ مین حائل ہین مجلس مشاورت کا اجلاس فوراً طلب ہوگا جو اسوقت تک برابر جاری رہے گا، جب تک اسکی پردگی کے تمام اہم مسائل پر حتمی طور پر راے قائم نہ ہو جائے، جن مین بعض ایسے مباحثہ بھی ہین جن پر گول میز کانفرنس یا اُن کی کمیٹیون نے لندن میں غور نہین کیا تھا،

ریاستون کے معاملات باین شرط کہ مجلس مشاورت مین ان معاملات پر غور کیا جائے گا، حکومت برطانیہ ایسے اسباب و مطالب پر برابر غور کر رہی ہے جن کے ذریعہ وہ برطانوی ہند اور ریاستون کے پیچیدہ معاملات کو جلد از جلد طے کر سکے، حکومت ملک معظم کو امید ہے کہ مجلس مشاورت کے غور و فکر کے بعد مالی مشکلات وغیرہ معاملات ہی ایسے باقی رہ جائین گے جن پر لندن مین صرف چند ایسے آدمیون سے ہی بے ضابطہ طور پر مشورہ کرنا مناسب ہوگا، جو ذاتی تجربہ کی بنا پر ان معاملات پر راے زنی کرنے کے اہل ہونگے، اگر یہ امید پوری ہو گئی، تو بے ضابطہ طور پر مشورہ کرنے کے بعد مندرجۂ ذیل طریقہ پر ہند نے پارلیمنٹ کے مرحلہ کو عبور کرنے پر آمادہ ہو جائین گے۔

ہندوستانیون سے مشورہ حکومت ملک معظم سمجھتی ہے کہ ہندوستان کے اہل الراے سے آخری گفتگو صرف انقطاعی تجاویز پر بحث کرنے سے ہو سکتی ہے جو سودمند ثابت ہوگی،

پارلیمنٹ کی کمیٹی پس حکومت یہ تجویز کرتی ہے کہ کسی بل کے پیش کرنے سے قبل پارلیمنٹ کے ہر دو ایوانون کے اجلاس طلب کر لیے جائیں جو آئینی کے مطابق حکومت کی انقطاعی تجاویز پر غور کرنے کے لیے ایک "مجلس منتخبہ" مرتب کرین، اور اسے یہ اختیار ہین کہ وہ ہندوستانی راے عامہ کے نمایندون سے ان تجاویز کے متعلق گفت و شنید کر سکے مابعد حکومت کی یہ خواہش رہی ہے کہ آئینی اصلاحات کے متعلق تجاویز پر غور کرنے کے لیے کسی نہ کسی موقع پر پارلیمنٹ کے دونون ایوانات کی ایک مشترکہ منتخب مجلس طلب کیجائے، حکومت ملک معظم کو امید ہے کہ اسطرح کرنے سے ایک بل کے نفاذ سے قبل یہ اہم

ہندوستان کی آزادی کے متعلق مسلمانانِ ہند کا مطمحِ نظر

مسلم کانفرنس کے گمراہ کُن پروپیگنڈا کا جواب

اراکین جمعیۃ علمائے ہند اور ہندوستان کے دیگر سربرآوردہ مسلم زعماء کی جانب سے حسبِ ذیل اعلان اس بیان کے جواب میں شایع کیا گیا ہے جو شملہ اور لندن میں ساتھ ساتھ بعض اراکین مسلم کانفرنس کے دستخطوں سے جاری ہوا ہے :-

ابھی حال میں ایک طویل بیان شملہ سے بعض اراکین مسلم کانفرنس نے شایع کیا ہے کہا جاتا ہے کہ اسی بیان کو انگلستان بھی سر آغاخان نے بعض ترمیمات کے بعد شایع کرایا ہے اسوقت ہمارے سامنے اول الذکر بیان موجود ہے اس بیان پر دستخط کرنے والوں نے اپنے مخصوص خیالات و ارادکا ایسے پیرایہ میں اظہار کیا ہے کہ ہندوستان میں اور ہندوستان کے باہر جو لوگ یہاں کے صحیح حالات و واقعات سے ناواقف ہیں ان کے لیے اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جانے کا قوی امکان پیدا ہو جاتا ہے کہ ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی وہی راے ہے جو ان لوگوں نے اپنے بیان میں ظاہر کی ہے، اگر یہ حضرات اپنے بیان میں اس امر کی صراحت کر دیتے کہ ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ ہماری ذاتی راے ہے اور مسلمانانِ ہند کی اکثریت کے لیے انتہائی تذلیل و توہین کا سامان مہیا نہ کرتے تو ہمیں اسکی ہرگز ضرورت پیش نہ آتی کہ ہم ایسے وقت میں ان لوگوں کے بیان پر توجہ کریں جب کہ ملک ایک نہایت نازک دور سے گذر رہا ہے اور موجودہ حالات کے باعث عوام الناس سخت ہیجان و اضطراب میں مبتلا ہیں، ملک کے ہزاروں فرزند مصائب برداشت کر رہے ہیں، تقریبًا پچاسی ہزار مرد اور عورتیں، نوجوان، اور بوڑھے، جاہل عالم جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں پڑے ہوے سڑ رہے ہیں ہم ان عبرت انگیز دعاوی کو دیکھ کر جو ان لوگوں نے اپنے بیان میں پیش کیے ہیں اس پر مجبور ہو گئے ہیں کہ اپنا ایک بیان شایع نہ کریں تاکہ صحیح صورت حال روشنی میں آجائے اور ہندوستان کے مسلمان بیرون ہند خصوصًا مسلمانانِ عالم کی نگاہوں میں ذلیل ہونے سے محفوظ رہیں،

ایک ایسے وقت میں جب کہ ہندوستان انقلابی دور سے گذر رہا ہے دوسرے ممالک کیطرح یہاں بھی قدرتی طور پر متعدد سیاسی گروہ اور جماعتیں پیدا ہو گئی ہیں بالخصوص ایسی حالت میں کہ ہندوستان مختلف ملتوں کا گہوارہ ہے، اور یہاں مذہبی اعتقادات کی بنا پر قوموں کی تقسیم ہے ان گروہوں اور جماعتوں کا پیدا ہونا اور بھی زیادہ یقینی تھا لیکن ان مختلف الخیال طبقات کو جو اسوقت ہندوستان میں موجود ہیں سیاسی اور فرقہ وارانہ حیثیتوں سے حسبِ ذیل طریقہ پر بآسانی تقسیم کیا جاسکتا ہے :-

(۱) ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں میں ایسے گروہ موجود ہیں جو اپنے نفس، قدرتی اور اجتماعی قوت پر اعتماد نہیں رکھتے، اور نہ انھیں دوسری قوموں سے انصاف و رواداری کی کوئی توقع ہے، اس گروہ کے افراد انفرادًا اجتماعًا برابر اپنے عجیب غریب دعاوی پیش کرتے رہتے ہیں اور ان دعاوی کے اظہار میں ذلت آمیز طریقے اختیار کرنے سے کبھی نہیں چوکتے وہ برطانیہ کے ساتھ اپنی انتہاے زیادہ وفاداری کو اپنے لیے باعث فخر و مباہات سمجھتے ہیں اور بغیر شرم و ندامت محسوس کیے ہوئے برطانیہ کی دوامی غلامی پر اپنی رضامندی کا اظہار کرتے رہتے ہیں یہ لوگ صرف قلم اور زبان کے مالک ہیں اور محض نوک زبان اور قلم سے اپنے مقاصد پورا کرنے چاہتے ہیں

(۲) دوسرے گروہ کا مقصد جس میں ہر ملت کے افراد شامل ہیں یہ ہے کہ موجودہ طرزِ حکومت کو دلائل اور گفت و شنید سے بدلا جائے اس گروہ کی سطح یقینًا پہلے گروہ سے نسبتًا بلند ہے، وہ ایک ایسا دستور چاہتا ہے جو تمام ملتوں کے لیے قابلِ قبول ہو اور جس سے ہندوستانی اپنے گھر کے مالک بن سکیں، اگرچہ اس گروہ کا عملی میدان بہت زیادہ محدود ہے اور وہ حصول آزادی کے لیے کوئی جد وجہد نہیں کرتا مگر اسے تمام تحریکات سے ہمدردی ہوتی ہے جو ہندوستان کو آزاد کرانے کے لیے ان لوگوں کیطرف سے جاری کیجائیں جن سے حصول مقصد کے بعض طریقوں میں اسے اختلاف بھی ہے اس گروہ میں مسلمانوں کی تعداد کسی دوسری ملت کی افراد سے کسیطرح کم نہیں ہے،

مگر ان دونوں گروہوں کی خصوصیت یہ ہے کہ انہیں کسی گروہ کو عوام الناس میں کوئی رسوخ حاصل نہیں ہے،

(۳) ہر ملت کا تیسرا گروہ قوم کی حقیقی اور قدرتی طاقتوں پر کامل اقتدار رکھتا ہے اور ملک کی زبردست اکثریت اس گروہ کو اپنا قائد و رہنما تسلیم کرتی ہے اس گروہ کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کو مندرجۂ ذیل اصولوں کے ماتحت برطانوی تسلط سے جلد از جلد نجات دلائی جائے :-

الف کسی ملت یا کسی طبقہ کا مفاد کسی دوسری ملت یا طبقہ کے مفاد کے ماتحت نہ ہونا چاہیے اور تمام ملتوں کو یہ اطمینان حاصل ہونا چاہیے کہ وہ اپنے ملک پر خود حکومت کرتی ہیں،

(ب) ہر ملت کو دوسری ملت کے مقابلہ میں اپنے سیاسی، مذہبی، اقتصادی، اور تمدنی حقوق کی حفاظت کے لیے ضمانتیں حاصل ہونی چاہئیں اور اسکا اطمینان ہونا چاہئے کہ کسی ملت یا کسی ملک کا (بشمول برطانیہ) تسلط قائم نہیں رہے گا اور نہ کوئی ملت اپنے تحفظ و بقا کے لیے کسی دوسرا ملت یا ملک کی دست نگر رہے گی

(ج) وفاقی حکومت کو مکمل ذمہ داری حاصل ہونی چاہیے جس میں دوسری ممالک کے ساتھ تعلقات خارجہ کی تعیین و تشخیص بھی شامل ہو اور وفاقی صوبے کاملًا خود مختار ہونے چاہئیں اور صوبۂ سرحد کو ہر حیثیت سے دوسرے صوبوں سے مساوی ہونا چاہیئے،

(د) صوبوں کی از سرِ نو تقسیم اس اصول پر ہونی چاہیے کہ جن لوگوں کی زبان مشترک ہو اور جو یکساں تمدنی و اقتصادی مفاد رکھتے ہوں ان کو اپنے متعلق فیصلہ کرنے کا خود حق دیا جائے مثلًا سندھ اُڑیسہ، اور دوسرے علاقے جن کے باشندے مندرجۂ بالا اصول پر علٰحدگی کا مطالبہ کریں

(ہ) نظامِ حکومت کے مصارف ملک کی اقتصادی حالت کے ساتھ مطابقت کرنے کے لیے [illegible] سے کم

(و) کسانوں اور مزدوروں کو ملک کی حکومت میں مناسب حصہ ملنا چاہیے۔

انڈین نیشنل کانگریس بھی جو ہر ملت کے اس تیسرے گروہ کی نمایندہ انجمن ہے ان ہی اصولوں کی پابند ہے جو لوگ عدم تشدد کے ساتھ تحریک عصیانِ مدنی پر عقیدہ رکھتے ہیں ان میں سے ہزاروں جیلوں میں جا چکے ہیں اور ان میں مسلمانوں کی تعداد اپنی آبادی کے تناسب سے کچھ زیادہ کم نہیں ہے،

تیسرے گروہ کے مسلمانوں کو دوسری ملتوں کے ان افراد پر جو اس گروہ میں شامل ہیں ایک خاص امتیاز و تفوق حاصل ہے اگرچہ مسلمانوں کی ایک کافی تعداد براہ راست بھی کانگریس میں شامل ہے مگر انکا ایک بڑا طبقہ ایسا بھی موجود ہے جو کانگریس کی حمایت کرتے کے ساتھ ساتھ اپنی امتیازی انفرادیت کو برقرار رکھے ہوے ہے، جمعیۃ علماے ہند اس طبقہ کی نمایندہ جماعت ہے اور چونکہ اس میں علماء کرام کی غالب اکثریت ہے اس لیے ہندوستان کی مسلم آبادی کا بہت بڑا حصہ اسکی تقلید و پیروی کرتا ہے جیسا کہ ان مظاہروں سے وقتًا فوقتًا ثابت ہوتا رہتا ہے جو جمعیۃ کی آواز پر ملک کے طول و عرض میں کیے جاتے ہیں، اور جس کی ایک تازہ مثال ۱۰ جون کے عام جلسوں کی صورت میں پیش کیجا چکی ہے، نیشنلسٹ مسلم پارٹی جس کی اکثریت کانگریس میں شریک ہے ملک کے باثر اور انگریزی تعلیم یافتہ مسلمانوں پر مشتمل ہے، جمعیۃ علماے ہند اگرچہ ایک مستقل اور ممتاز انجمن ہے مگر اسکا نصب العین کمل آزادی ہے جس پر وہ آجتک برابر عمل پیرا رہی ہے، دوسری ملتوں میں سے کسی ملت کی فرقہ وارانہ انجمنوں کا یہ نصب العین نہیں ہے اور نہ اس مقصد کے پیش نظر ان میں سے کسی انجمن نے آج تک کوئی کام کیا ہے، سنہ ۱۹۲۰ء کی تحریک میں جمعیۃ علماے ہند اور نیشنلسٹ مسلم پارٹی کے عہدہ داران اور اراکین نے قید و بند کے مصائب برداشت کیے تھے اور کم سے کم چودہ ہزار مسلمان جیل گئے تھے اور کئی سو مسلمانوں نے اپنی جانیں قربان کی تھیں موجودہ تحریک میں بھی ہزاروں مسلمان جیلوں میں گئے ہیں جن میں تقریبًا چار سو علماء شامل ہیں اور صوبۂ سرحد کے مسلمانوں کی ایک زبردست تعداد نے جانیں بھی دی ہیں ان مسلمانوں کی غالب اکثریت جمعیۃ العلماء ہند کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تحریک میں شریک ہوئی،

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں صحیح صورت حال واضح ہو جاتی ہے اور امید کیجاتی ہے کہ ان سطور کو پڑھ کر ہندوستان میں اور ہندوستان کے باہر مسلمانانِ ہند کے مطمح نظر کا صحیح اندازہ لگایا جاسکے گا، ہم نے جس دستور اساسی کا خاکہ اوپر پیش کیا ہے اس کے ماتحت ہمیں آیندہ کسی ملت کیطرف سے معاندانہ روش کا اندیشہ نہیں ہے، حقیقتًا ہمیں اسکا پورا یقین ہے کہ جو نظام حکومت مندرجہ بالا اصولوں پر مبنی ہوگا، اسمیں انصاف حاصل کرنا زیادہ آسان ہوگا اور کسی بے انصافی یا ظلم و تعدی کے خلاف کامیابی کے ساتھ جنگ کی جاسکے گی،

اب صرف ان لوگوں کا ذکر باقی رہ جاتا ہے جنھوں نے اپنے حد سے بڑھے ہوئے ادعائے حب جوش و خروش سے متاثر ہو کر مغرب کے انقلابی طریقوں کو اختیار کیا ہے اور تشدد کی حرکات پر اُتر آئے ہیں، ان لوگوں کی سرگرمیوں کو روکنے کے لیے برابر تحریر و تقریر کے ذریعہ کوششیں کیجاتی رہی ہیں اور اُن حالات پر کانگریس پر یہ اتہام لگانا انتہائی دروغگوئی ہوگی کہ اس نے تشدد کے جرائم سے کسی قسم کی اقل قلیل ہمدردی بھی ظاہر کی ہے یا اسے کسی صورت میں برداشت کیا ہے، اس بیان کو ختم کرنے سے قبل ہم یہ بھی واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ صوبۂ سرحد کے مسلمانوں کے متعلق یہ کہنا کہ انھوں نے تحریک آزادی میں جو حصہ لیا ہے وہ کسی خارجی اثر کا نتیجہ ہے اور اسکا انحصار خود ان کی قوت فیصلہ پر نہیں ہے ان کی انتہائی توہین و تذلیل ہے،

اسمیں شک نہیں کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کا کوئی اطمینان بخش حل ابھی تک نہیں ہو سکا ہے مگر اسکی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے، اس کے متعلق ہم اس موقع پر ان لوگوں کی واقفیت کے لیے جو واقعات سے پوری طرح آگاہ نہیں ہیں یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ جمعیۃ علماء ہند نیشنلسٹ مسلم پارٹی اور کانگریس نے اپنے اپنے فارمولے تیار کیے تھے اور اگر ان سب کو ملا کر ان پر غور کیا جاتا تو ضرور کوئی ایسا تصفیہ ہو جاتا جس پر تمام ملتوں کیطرف سے بڑی از بیش اتفاق ممکن ہوتا مگر قبل اس کے کہ یہ مقصد حاصل ہوگا ندھی جی کو دفعتًہ گول میز کانفرنس میں شرکت کی غرض سے لندن جانا پڑا اور جیسے ہی کہ وہ لندن سے واپس آئے فورًا حکومت نے کانگریس کے خلاف جنگ جاری کر دی اور گاندھی جی اور دوسرے لیڈر جیلوں کی چار دیواری میں مجبور ہو گئے چنانچہ یہ جنگ ابھی تک جاری ہے، برطانوی حکومت نے جس فرقہ وارانہ تصفیہ کا اعلان کیا تھا اس پر ابھی تک کچھ لوگوں کی نظریں لگی ہوئی ہیں پر ہمیں دیکھنا ہے کہ وہ تصفیہ کسی ایک ملت کے لیے بھی کس حد تک قابلِ قبول ہوتا ہے،

سب سے آخر میں ہم ہندوستان کی تمام ملتوں اور بیرونِ ہند کے باشندوں کو یہ یقین دلانا چاہتے ہیں کہ ہندوستان کے مسلمان آزادی کی محبت میں کسی دوسری ملت سے پیچھے نہیں ہیں، اور ان کی یہ خواہش ہے کہ وہ امن اور اتحاد کے ساتھ زندگی بسر کریں اور ملک کو انتہائی عروج تک پہنچانے کے لیے برادران وطن کے دوش بدوش جد وجہد میں مصروف رہیں، خود داری، خود اعتمادی اور بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود مسلمانوں کے مذہبی عقائد میں داخل ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ان اصولوں کے پابند رہکر اسلام کی زیادہ خدمت انجام دے سکتے ہیں،

اسماے گرامی دستخط کنندگان

(مولانا) سید حسین احمد مدنی (صدر المدرسین دار العلوم دیوبند) (مولانا) محمد انور شاہ کشمیری (ڈابھیل)۔ (مولانا) قطب الدین عبد الوالی (فرنگی محل لکھنؤ) (مولانا) معین الدین احمد (اجمیر)۔ (مولانا) عبد المحاسن محمد سجاد (نائب امیر الشریعۃ بہار) (مولانا) عبد الحکیم الصدیقی (ڈکٹیٹر جمعیۃ علماے ہند)۔ (مولانا) ظفر علیخان (لاہور) (مسٹر) ملک برکت علی (بیرسٹرایٹ لا، لاہور)۔ (مولانا) محمد صادق (کراچی)۔ (مسٹر) آصف علی (بیرسٹرایٹ لا، دہلی) (مولانا) محمد عنایت اللہ (فرنگی محل لکھنؤ) (مولانا) محمد شفیع انصاری (فرنگی محل لکھنؤ) (سیٹھ) یعقوب حسن (مدراس) (مولانا) فضل اللہ (وانمباڑی۔ مدراس) (مولانا) محمد یٰسین (راے پور سی۔ پی)۔ (مولانا) محمد چراغ الدین (سیالکوٹ) (مولانا) محمد اکرم خان (کلکتہ) (مولانا) مجیب الرحمٰن (کلکتہ) (مولانا) عبد الرزاق (ملیح آبادی۔ کلکتہ) (مسٹر) پیر بخش (ایم ایل سی، پشاور)۔ (ڈاکٹر) عبد الرب۔ نشتر (پشاور) (خان) علی گل خان (پشاور) (مولانا) عبد الحنان (لاہور) (مولانا) مفتی محمد نعیم (لدھیانہ) [illegible] محمد حفظ الرحمٰن

ویسرائے نے اختیارات خصوصی کا آرڈیننس جاری کیا

گزشتہ ماہ جنوری میں جو آرڈیننس جاری ہوئے تھے انکی میعاد ۳۰ر جولائی کو ختم ہو جائیگی، اکثر ارباب سیاست کا خیال تھا کہ میعاد ختم ہو جانے پر ان کی تجدید نہ ہوگی لیکن خلاف توقع ہز اکسلنسی لارڈ ولنگڈن نے اپنی قلم کی گردش سے "اختیارات خصوصی کا آرڈیننس" کے نام سے ایک ایسا آرڈیننس جاری کیا ہے جس میں ہنگامی اختیارات غیر قانونی ترغیب دہی، غیر قانونی انجمنون اور بائیکاٹ کے آرڈیننس کی زیادہ تر شرائط شامل ہو گئی ہین بالفاظ دیگر اب حکومت کا ایک ہی آرڈیننس وہی کام دے گا جو اس سے قبل چار آرڈیننسون کے ذریعہ انجام پاتا تھا، اس سلسلہ میں ایک خاص بات جو قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ اس آرڈیننس کے ذریعہ چند وسیع اختیارات کو حذف کر دیا گیا ہے، یہ اختیارات وہ ہین جن کے ذریعہ اشیا کی بہم رسانی کی نگہداشت ہوتی تھی، جائداد منقولہ کو ضبط کر لیا جاتا تھا، مزید پولیس کا تقرر ہوتا اور عوام الناس کو فائدہ پہونچانی والی خدمات کی نگہداشت ہوتی تھی اس کے ساتھ ہی ساتھ چند اختیارات ایسے ہین جن کا اطلاق سارے ہندوستان پر ہوتا ہے، اس مین سے سب سے اہم وہ اختیار ہے جس کے ذریعہ پریس ایکٹ کی ترمیم کی گئی، جملہ باقی اختیارات کی گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے بموجب کسی صوبہ یا اس کے کسی حصہ مین توسیع کی جا سکتی ہے لیکن ان کا نفاذ اسوقت تک نہین ہو سکتا جب تک کہ مقامی حکومت انکو مشتہرہ قرار نہ دیدے،

اس کے علاوہ برطانوی ہند کے مندرجۂ ذیل حصے آرڈیننس کے جملہ اختیارات سے بری رہین گے:-

(ا) سرحدی صوبہ کے پانچ اضلاع،

(ب) پنجاب کے منجملہ ۲۹، اضلاع ۱۷، اضلاع بشمول قسمتہائے ملتان اور راولپنڈی علاوہ ۲ اضلاع کے۔

(ج) صوبجات متحدہ کے منجملہ ۴۸۔ اضلاع کے ۲۶ اضلاع،

(د) بنگال کے ۱۱۔ اضلاع،

(ہ) صوبجات متوسط کے منجملہ ۲۲۔ اضلاع کے دس اضلاع۔

(و) آسام کے منجملہ ۱۴۔ اضلاع کے ۱۰ اضلاع۔

یہ حصے اسوقت تک آرڈیننس کے اطلاق سے بری رہین گے جب تک کہ ان مقامات کے باشندے حکومت کو مجبور نہ کرین کہ وہان اسکی خاص شرائط کا اطلاق کیا جائے،

(۲) اس کے علاوہ مدراس، آسام، صوبجات متحدہ اور اجمیر، میواڑ میں آرڈیننس کی وہ شرائط جو سابقہ اختیارات ہنگامی کے آرڈیننس مین شامل تھین استعمال نہ کی جائینگی،

(۳) غیر قانونی ترغیب دہی کے آرڈیننس کے اختیارات صوبجات متحدہ کے اکیس[۲۱] اضلاع بمبئی کے ایک ضلع اور اجمیر میواڑہ کی ایک چھوٹے سے رقبہ مین محدود رہین گے،

(۴) ہر صوبہ مین بعض اضلاع ایسے ہون گے جس مین اس آرڈیننس کے اکثر اختیارات کا نفاذ نہ ہوگا،

اس سلسلہ مین یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بنگال اور مدراس کی حکومتون نے سرکاری بیانات کے ذریعہ اس جدید

اس آرڈیننس کا اپنے صوبون مین اطلاق کر کے یہ بتایا ہے کہ کون کون اضلاع اس سے مستثنیٰ رہین گے اور کس حد تک یہ آرڈیننس کن کن اضلاع مین اثر پذیر ہوگا

حکومت صوبجات متحدہ نے بھی اپنے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعہ اس آرڈیننس کے باقی اختیارات کا نفاذ جن کا اطلاق اس صوبہ پر ہوتا ہے صوبۂ ہذا کے مندرجۂ ذیل اضلاع پر ۳۰ جون سے کر دیا ہے:-

سہارنپور، میرٹھ، بلند شہر، علی گڑھ، متھرا۔ آگرہ، فرخ آباد، اٹاوہ، کانپور، فتحپور، الہ آباد جھانسی، ہمیرپور، بنارس، غازی پور، لکھنؤ رائے بریلی، ہردوئی، سلطانپور، پرتابگڈھ، بارہ بنکی

وزیر ہند کے بیان کے متعلق ڈاکٹر کچلو کا اعلان

(دہلی - ۲۸ر جون) ڈاکٹر سیف الدین کچلو قائمقام صدر انڈین نیشنل کانگریس نے وزیر ہند کے تازہ اعلان کے متعلق ایک انٹرویو مین کہا۔ "سر سیمول ہور کا بیان ماڈریٹون کے پر حیث ہو، ہم کانگریسی گول میز کانفرنس مین یقین نہین رکھتے اور نہ ہی ہم نے کبھی امید ظاہر کی ہے کہ اس سے کوئی نتیجہ بر آمد ہوگا، کانفرنس کے طریقون کو ہمیشہ کے لیے دفن کر دیا گیا ہے، اس سے ان ماڈریٹون اور لبرلون کی آنکھین کھلجائینگی، جو ملک کو کانفرنس کے طریقون کے اثر کے متعلق اپدیش کرتے رہتے تھے، ڈاکٹر صاحب نے اس مضمون پر مفصل بیان کو کسی دوسرے موقع پر اٹھا رکھتے ہوئے آرڈیننسون کی تجدید کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ اس سے دنیا پر ثابت ہو جائیگا کہ آرڈیننس آج ہندوستان کی آزادی کی خواہش کو دبا نہین سکا،

وزیر ہند کا بیان

رہنمایان ملک کے قلم سے

سر سیمول ہور کے بیان کے متعلق مسٹر سری نواس شاستری نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے ان سے پتہ چلتا ہے کہ مسٹر شاستری جیسا مدبر بھی ان کے اس بیان سے غیر مطمئن ہے، ان کی رائے یہ ہے کہ حکومت کے موجودہ تصفیہ نے انکو انتہائی درجہ تحقیر آمیز بنا دیا ہے، انکو نہایت سنجیدگی کے ساتھ اس بات پر غور کرنا چاہیے، کہ مستقبل مین ان کو کیا کرنا چاہیے مسٹر ایم، سی چاگلہ جو مسلمانون کے ایک قوم پرست رہنما ہین۔ سر سیمول ہور کے بیان کے متعلق اپنی رائے ظاہر کی ہے کہ اس سے اصل واقعات کا پتہ لگ گیا ہے اور لبرلون کو بھی مایوسی ہو گئی ہے، ماہ دسمبر مین وزیر اعظم نے ارکان گول میز کانفرنس سے چند حتمی وعدے کیے تھے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ وعدے بالائے طاق رکھے گئے ہین۔

ضرورت ہین مجلس عاملہ کے جلسے کی ضرورت ہین براہ کرم اجلاس کو آخری جولائی پر ملتوی کر دیا جائے،

مسلم کانفرنس کے اجلاس کا التوا

ڈاکٹر سر محمد اقبال کا بیان

وزیر ہند کے بیان سے ہندوستان کی تقریباً ہر جماعت پر کچھ نہ کچھ اثر پڑا ہے چنانچہ مسلم کانفرنس بھی اس اثر سے خالی نہین، حال میں ڈاکٹر سر محمد اقبال صدر آل انڈیا مسلم کانفرنس نے اپنے ایک بیان مین فرمایا ہے کہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کے اگزیکٹو بورڈ کے متعدد ممبر اس بات پر غور کر رہے ہین کہ مسلم کانفرنس بورڈ کا جو جلسہ ۳ر جولائی کو الہ آباد مین منعقد ہونے والا ہے اسکو آخر جولائی تک کے لیے ملتوی کر دیا جائے پھر بھی مجلس عاملہ کا ایک جلسہ جلد تر حالات حاضرہ پر غور کرنے کے لیے منعقد ہوگا، بورڈ کے جلسہ کے التوا کے متعلق آپ نے فرمایا ہے کہ حالانکہ مجکو اس کا اندازہ ہے اس تبادلۂ خیال اور اس مشاورتی جلسہ کے لیے مسلمانان ہند کسقدر بیچین ہین مگر مین بحیثیت صدر کے اس التوا کو جائز طور پر مناسب سمجھتا ہون اس لیے کہ اب وزیر ہند کے اعلان کا اور مجوزہ اصلاحات کا ہم سے خاص تعلق ہو گیا ہے ہمارا آئندہ پروگرام اس اعلان سے بہت کچھ وابستہ ہے،

سر سپرو اور مسٹر جیکر کا بیان

لیڈران بمبئی کی تائید

سر سپرو اور مسٹر جیکر نے وزیر ہند کی تقریر کے متعلق جو اپنا مشترکہ بیان شائع کرایا تھا اسکی سر چمن لال سیتلواڈ، سر فیروز سیٹھنا، سر کاؤس جی جہانگیر، مسٹر ایچ، پی، موڈی، این، ایم جوشی ممبران گول میز کانفرنس نے تائید کی ہے،

حکومت ہند کی سفارشات

کلکتہ ۲۶ر جون شملہ سے لبرٹی کا نامہ نگار سیاسی رقمطراز ہے بنگال کے فرقہ وارانہ سفارشات بھیجی گئی ہین انہین ذیل کی سفارشین شامل ہین،

۱۔ جداگانہ انتخاب لیجسلیچر

۲۔ لیجسلیچر مین ۲۵۰ نشستین ہون گی، جن مین ۱۱۷ مسلمانون کے لیے مخصوص کیجائینگی، ہندوؤں اور اچھوتون کو متحدہ نیابت ۸۰ ہوگی اور باقی ماندہ نشستون کے لیے مخصوص حلقہ ہائے انتخاب بنائے جائین گے،

۳۔ فرقہ وارانہ نمائندگی مین ذیل کی تعداد کا لحاظ رکھا جائے گا،

۴۔ مسلمانون کے لیے ۴۶۰۸ فیصدی نشستین

ہندوون کے لیے ۳۱۰۲ 〃 〃

صوبۂ بنگال ہندو اور مسلمانون کی متحدہ آبادی ۹۸ فیصدی ہے، جس مین مسلمان ۵۶ فیصدی ہین۔ مذکورۂ بالا تقسیم نیابت کی رو سے جو ۴۲ فیصدی نشستین بچتی ہین، جس مین مسلمانون کا بڑا خسارہ ہوگا۔

اگر حکومت ہند کی اس سفارش کو ملک معظم کی حکومت منظور کرے گی تو ظاہر ہے کہ بنگال کونسل مین مسلمانون کی نشستین بہ لحاظ آبادی بہت گر جائین گی۔ لہذا اس دستور کو مسلمانون کی کوئی حمایت قبول کرنے کے لیے تیار نہین ہوگی۔

علماء و زعماء کا بیان

(بسلسلہ صفحہ ۴)

(سیوہارہ) - (قاضی احمد حسین (رئیس گیا) (شاہ) محمد عمر (رئیس گیا) (ڈاکٹر منظر الحق گور (بمبئی) (مسٹر) ہلال احمد زبیری (دہلی) (مولانا) سعید رزمی بھوپال (اجمیر) (مولانا عبد الوہاب (دربھنگہ) سید محمد جعفری (دہلی) (مولانا) عثمان غنی (پھلواری شریف) (مولانا) سید محمد لطف اللہ رحمانی (سجادہ نشین خانقاہ رحمانیہ مونگیر) (مولانا عبد الصمد رحمانی (مونگیر) (مولانا شاہ) محمد شاہد (سجادہ نشین دائرہ اجمل الہ آباد) (مسٹر) شاہد احمد مرتان (اڈیٹر مشیر رنگون) (حکیم) فتح محمد سیوہانی (کراچی) (مولانا) محمد اسرائیل (اتمانزئی) (مسٹر محمد اسمعیل (وکیل چھپرہ) (مولانا حکیم) عبد العزیز (دربھنگہ) (مولانا) سید محمد میان (مراد آباد) (مولانا قاری) محمد عبد اللہ (مراد آباد) (شیخ رفیع الدین) (مراد آباد) (مولانا عبد العزیز (گجرانوالہ) (مولانا عبد اللہ) (دیوبندی) (بٹالہ) نظام الدین (وکیل چمپارن) (شیخ عدالت حسین) (بتیا (شیخ) محمد یوسف (مراد آباد) (مولانا ابو الوفا (شاہجہانپور) (مولانا مفتی سید مہدی حسن (راندیر) (مولانا مفتی) اسمٰعیل محمد نسیم اللہ (رنگون) (ڈاکٹر سید محمود (بیرسٹر ایٹ لا چھپرہ) (مولانا عارف ہسوی (دہلی) (ڈاکٹر) سعید احمد دہلی) (قاری) محمد عباس حسین (دہلی) (شیخ محمد صدیق ایڈوکیٹ دہلی) (مولانا حکیم) سید انظار احمد (مراد آباد) (حاجی) سید محمد اسمٰعیل (مراد آباد) (مسٹر) سید محمد احمد کاظمی۔ (ایڈوکیٹ) سہارنپور) (مسٹر) محمد عبد الحق ایڈوکیٹ (سہارنپور) (حافظ) محمد یوسف انصاری (سہارنپور) (حافظ) منظور احمد (سہارنپور) (سید علی عباس (وکیل سہارنپور) (شیخ) محمد اسمٰعیل (سہارنپور) (مولوی) محمود حسن (سہارنپور) (مولوی) فیض الحسن (سہارنپور) (مولوی) حشمت علی (سہارنپور) منظاہر احمد خان (سہارنپور) (مولوی) محمد ظریف احمد (سہارنپور) (مولوی) نور محمد خان (سہارنپور) (مسٹر) منفعت علی ایڈوکیٹ سہارنپور) محمد یسین (سہارنپور) (مسٹر) شریف احمد وکیل (سہارنپور) (مولانا) خلیل الرحمٰن (مراد آباد) (مولانا) قاسم علی (سہارنپور) (مولانا) سراج احمد (ڈابھیل) (مولانا) نصر اللہ خان (بجنور) (مولوی) عبد اللطیف (رئیس بجنور) (مسٹر) رفیع الدین وکیل (مونگیر) (مسٹر) خلیل اللہ وکیل (مونگیر) (مولانا) محمد عزیز گل (دیوبند) (مولوی) محمد عثمان بلوچ (کراچی) (حافظ) شریف حسین (کراچی) (ڈاکٹر احمد سعید (کراچی) (حکیم) علوی (کراچی) (مولانا عبد الباقی (لاہور) (مولوی) قمر علی (لاہور) (مولوی) عبد الرفیق (لاہور) (مولوی شمس الدین (لاہور) (منشی) محمد ظفر (سہارنپور) (حاجی) محمد اسحاق (مرچنٹ (سہارنپور) (حافظ) عبد الغفار (سہارنپور) محمد احمد مرچنٹ سہارنپور۔

علامہ اقبال کو ملک فیروز خان اور ڈاکٹر شفاعت احمد کا برقیہ

شملہ ۲۸ر جون ملک فیروز خان نون، ڈاکٹر شفاعت احمد خان اور ڈاکٹر ضیاء الدین احمد نے سر محمد اقبال اور مولانا شفیع داؤدی صدر اور سکریٹری مسلم کانفرنس کے نام ذیل کا برقیہ ارسال کیا ہے؛

چونکہ سرکاری طور پر معلوم ہو چکا ہے کہ ملک معظم کی حکومت نے موسم گرما ہی مین فرقہ وارانہ تصفیہ کا اعلان کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے اس لیے فی الحال ۳ر جولائی کو الہ آباد

غنچۂ اتحاد

باہمی اتحاد قایم کرنے کی غرض سے اتحاد سبھا کانپور نے "غنچۂ اتحاد" نام کا ایک ماہواری رسالہ نکالنے کی تجویز پاس کی ہے۔ اس رسالہ مین ہندوستان کے چیدہ چیدہ شاعروں کے کلام اتحاد کے مضمون پر رہیں گے۔ ہندوستان کی معاشرتی اور مجلسی زندگی کو درست کرنے کے لئے ہر ایک اردو جاننے والے کا فرض ہی کہ اس غنچۂ اتحاد کا خریدار بنے قیمت صرف عگ سالانہ ہوگی۔

ساتھ ہی اتحاد کمیٹی ہندوستان کے چیدہ چیدہ شاعروں سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اتحاد کے مضمون پر لکھے ہوئے اپنے زرین کلام رسالہ ہذا کے دفتر مین روانہ کرنے کی تکلیف گوارا فرمائین۔

دیو نرائن پانڈے

دفتر غنچۂ اتحاد ریل بازار کانپور

لاہور کا پندرہ روزہ بالتصویر رسالہ

"گلچین"

جو عنقریب

آسمان ادب پر آفتاب بن کر طلوع ہونیوالا ہی

اسکی ادارت ملک کے مشہور شاعر و انشا پرداز

مولوی سید ابو محمد ثاقب کانپوری کے ہاتھوں میں ہو گی!

اسکا معیار پنجاب کے صحافت مین سب سے بلند ہوگا اس کے مضامین علمی و تحقیقی رنگ میں آپ اپنا جواب ہونگے اس کی ولولہ انگیز نظمیں اور وجد آفرین غزلین روح کو بیدار کردینگی اسکے افسانے ملک کے سامنے افسانون کا ارتقائی درجہ پیش کرینگے اسکی با اصول تنقیدین موجودہ ادب میں ایک انقلاب پیدا کردینگی اسکی تصویرین جدید آرٹ کا بہترین نمونہ ہونگی۔ اس کا اجرا، ادبی ذوق رکھنے والون کو تمام دوسرے رسائل کی خریداری سے بے نیاز کردیگا۔ گلچین تھکے ہوئے دماغون کو دعوت نشاط اور مضمحل روح کو زندگی کا پیام دیگا۔ اس کا پہلا نمبر ہزارون کی تعداد مین شایع ہوگا۔ مشتہرین اس موقعہ سے کافی فائدہ اٹھا سکتے ہیں عام اشاعت کیلئے باوجود پندرہ روزہ ہونے کے سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے۔ نمونہ کسی حال میں بھی مفت روانہ نہ ہوگا۔ اس کے لئے چار آنہ (۴) کے ٹکٹ آنا ضروری ہے۔ سالانہ نمبر، عید نمبر اور بہار نمبر خریدار حضرات کو مفت روانہ کئے جائینگے۔

منیجر رسالہ گلچین چراغ الدین روڈ مزنگ لاہور

ڈاکٹر انصاری بغرض علاج یورپ جا رہے ہیں

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر انصاری جن کی رہائی ۷ جولائی کو عمل میں آ ویگی ہنوز علیل ہیں اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ آپ رہائی کے بعد عازم یورپ ہونگے کیونکہ آج کل آپ عرق النساء کے مرض میں مبتلا ہیں اس کے قبل آپ متعدد ڈاکٹروں کا علاج کرا چکے ہیں لیکن قابل الذکر فائدہ نہ ہوسکا چنانچہ آپ کا ارادہ ہے کہ اب یورپ جا کر وہاں کا بہترین علاج کریں اور ماہرین فن کے کمالات سے مستفید ہوں۔

مدرسہ فیض عام کھنیاں بازار کانپور

میں

۱۔ بچون کی تعلیم و تربیت پر جملہ مدارس سے زیادہ توجہ دیجاتی ہے۔

۲۔ اردو، حساب انگریزی وغیرہ مضامین کا نصاب جملہ دیگر مدارس سے بہترین ہے۔

۳۔ دینوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینیات (فقہ، تاریخ قرآن پاک حافظہ و ناظرہ) پر خاص توجہ مبذول کی جاتی ہے۔

۴۔ ورزش جسمانی اور کھیلوں کا خاص انتظام ہے۔

۵۔ تعلیم مفت دیجاتی ہے۔ ۶۔ تعطیلین بہت کم ہوتی ہیں آپ اپنے بچون کو بہت جلد داخل کیجئے۔ مدرسہ ۱۰ جولائی سے کھل جائے گا۔

الداعی الی الخیر

(شیخ) عزیز الحق مددگار ناظم مدرسہ

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۱۲۶

بعدالت مال مقام ڈیرہ پور ضلع کانپور

سکھی لال — مدعی

بنام نتھی وغیرہ — مدعا علیہ

بنام سنتو کھی ولد شیو دیال قوم کورمی ساکن بریا پور پرگنہ اوریا ضلع اٹاوہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۹ ماہ جولائی ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے بمقام ڈیرہ پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کر جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور ہر گاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون کو جنکی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲ر ماہ جون ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت (مہر عدالت)

بحکم مسٹر شنکر لال صاحب بہادر سب جج علی گڑھ

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قواعد ۵)

نمبر مقدمہ ۴۲ ۱۹۳۲ء

بعدالت سب جج علیگڈھ

بابو شیو پرشاد خلف بابو کاشی پرشاد قوم ویش اگروال ساکن قدیم دہلی حال ٹیڈیکیٹ علی گڑھ — مدعی

بنام بابو ساگرمل ولد پنڈت حکومت رائے قوم برہمن حال کانپور ایجنٹ فورڈ میکڈانلڈ دفتر کانپور — مدعا علیہ

ہر گاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت للعہ [illegible] ۱۵/۲ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۱ر ماہ جولائی ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً

یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کر جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور تم کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۷ر ماہ جون ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا۔

بحکم مفرم عدالت (مہر عدالت)

بحکم جناب بابو گرد چرن اگروال صاحب بہادر منصف اکبر پور مقام کانپور

اطلاعنامہ واسطے ظاہر کرنے وجہ اس امر کے کہ حکم ڈگری قطعی کیوں نہ صادر کیا جاوے

بعدالت منصفی اکبر پور مقام و ضلع کانپور

مقدمہ متفرقہ نمبر ۳۰۳ ۱۹۳۲ء

رام چرن و رام ادہار پسران دیالی اقوام کورمی ساکنان مغل پور مزرعہ موضع بہتی پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور ڈگریدار سائل

بنام میوہ لال نابالغ پسر جیالال بولایت مسماۃ سکھا مادر خود و ولیہ نابالغ مذکور قوم کورمی ساکنان سجور پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور — مدیون ڈگری فریق ثانی۔

بنام مسماۃ سکھا بیوہ جیالال قوم کورمی ساکن موضع سجور پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور مادر و ولیہ قدرتی میوہ لال نابالغ مدیوں — فریق ثانی

ہر گاہ مدعی ڈگریدار مذکور الصدر نے درخواست صدور حکم قطعی واسطے بیعیات جائداد مرہونہ و مکفولہ ڈگری نمبری ۳۰۳ ۱۹۳۰ء کہ جو بتاریخ ۳ ماہ جنوری ۱۹۳۱ء عدالت ہذا سے صادر ہوئی تھی بمطالبہ مبلغ [illegible] گذرانی ہے لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تم کو کوئی عذر نسبت صادر ہونے حکم قطعی نیلام جائداد مذکورہ کے ہو تو اس عدالت مین بتاریخ ۲۳ر ماہ جولائی ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ مختار مجاز حاضر ہو کر پیش کرو۔

آج بتاریخ ۲۹ر ماہ جون ۱۹۳۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم گنگا سروپ بحکم مفرم عدالت (مہر عدالت)

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ ۱۹۲۶ء

(صوبہ آگرہ)

نمبر مقدمہ ۲۳۲

بعدالت مال ڈیرا پور مقام ڈیرا پور ضلع کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش مسماۃ روپ رانی زمیندار موضع دولا ولی بنام تم کالی چرن وغیرہ کے جو عدالت نیفیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ بقایا لگان ۱۳۳۶ و ۱۳۳۷ فصلی بتاریخ ۱۳ر اگست ۱۹۳۱ء صادر ہوئی اور مبلغ ۲۹ عہ جو بابت ازروئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں ان کی تفصیل ذیل میں درج کیجاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصلی ...	۱۳	۵	۱۰
خرچہ نالش	۵	۷	۰
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۰	۱	۸
خرچہ اجرائے ڈگری	۱۰	۱	۳
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	۰	۰	۰
میزان	۲۹	۱۵	۹

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ادا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم بہو عرف بابو رام ولد گوری شنکر قوم برہمن ساکن کیونرہ پرگنہ اوریا ضلع اٹاوہ (۲) کالکا ولد بہوری برہمن و ستیلا پرشاد ولد گوری شنکر قوم برہمن ساکن دولا ولی مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ۲۹ عہ جو ازروئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاع نامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہیں بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ

تاریخ پیشی ۱۱ر جولائی ۱۹۳۲ء مقرر ہے

تفصیل اراضی

پرگنہ	موضع	محال	پٹی
ڈیرا پور	دولا ولی	کیدار ناتھ	۱

نمبر کھیت کا	رقبہ کھیت کا	
۲۲۹	۱۱ کر	
۲۳۰	بیگہ	شامل ۱۵ آر
۲ قطعہ	۱۱ کر بیگہ	۱۵ آر

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

بحکم جناب مولوی محمد احمد صدیقی اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر گھاٹم پور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۰۴۶ ۱۹۳۲ء

بعدالت تحصیل گھاٹم پور ضلع کانپور۔

لالہ رام چرن لال ولد لالہ لیکھ چند قوم ویش اگروال ساکن انور گنج شہر کانپور نمبردار موضع گڑھا محال جودھا سنگھ بانگر پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور — مدعی

بنام شیو راج سنگھ وغیرہ — مدعا علیہ

بنام

بھان سنگھ ولد کالکا سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع گڑھا پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۹ ماہ جولائی ۱۹۳۲ء بوقت دس بجے دن بمقام گھاٹم پور تحصیل اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کر جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہر گاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال مقدمہ قطعی کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہاری مسموع اور فیصل ہوگا

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت آج بتاریخ ۹ جون ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا (مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

بحکم جناب بابو رام اوگرہ لال صاحب سری واستو سشن سب جج بہادر کانپور

نوٹس بنام مدعا علیہ نابالغ اور ولی کے

(آرڈر ۳۲ قاعدہ ۳)

بعدالت سشن سب جج اول بہادر کانپور

مقدمہ نمبر ... بابتہ سنہ ۱۹۳۱ء

اجودھیا پرشاد وغیرہ ... مدعی

بنام مسماۃ شیریں بیگم وغیرہ ... مدعا علیہ

بنام

آغا محمد علی عمر تخمیناً ۱۷ سال پسر آغا محمد حسین بولایت آغا محمد یوسف ولی سرٹیفکیٹ یافتہ ساکن ٹپکاپور شہر کانپور ولی قدرتی مدعا علیہ نابالغ مذکور

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعی نے ایک درخواست گذرانی ہے کہ آغا محمد علی مدعا علیہ نابالغ کا ایک ولی دوران مقدمہ آغا محمد یوسف مقرر کیا جائے لہذا آپ نابالغ مذکور کو اور آپ آغا محمد یوسف ولی کو اس کی رو سے اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اگر آپ ۱۵ر جولائی سنہ ۱۹۳۲ء تک ایک درخواست اس عدالت میں نسبت اپنی یا کسی دوست مدعا علیہ نابالغ کے ولی دوران مقدمہ مقرر کیے جانے کی نسبت نہ گذارینگے تو عدالت اغراض مقدمہ ہذا کے لیے کسی اور شخص کو نابالغ مذکور کا ولی مقرر کر دیگی۔

آج بتاریخ ۲۷ر جون سنہ ۱۹۳۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم سنفرم عدالت

مہر عدالت

سیٹھ چھوٹانی کا انتقال

مدینہ کے ایک برقی پیغام مجریہ ۳۰ جون سے معلوم ہوا ہے کہ شہر بمبئی کے سربرآوردہ تاجر آل انڈیا سنٹرل خلافت کمیٹی کے سابق صدر اور کانگریس کی مجلس عاملہ کے ایک ممتاز رکن سیٹھ میاں حاجی جان محمد چھوٹانی نے اس عالم فانی سے ملک جاودانی کی راہ لی۔

خدا آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے فاتحہ خوانی کے مراسم بمبئی میں ادا ہوں گے۔

وزیر ہند کے بیان پر مسٹر انڈریوز کا اضطراب

۲۹ر جون کو مسٹر سی الف انڈریوز آکسفورڈ سے لندن پہونچے تاکہ ہندوستانی صورت حالات پر مسٹر میکڈانلڈ سے ملاقات کریں مسٹر ریمزے میکڈانلڈ وزیر اعظم کے لوزان میں ہونے کے باعث مسٹر انڈریوز چاہتے ہیں کہ وزیر اعظم کو بذریعہ تار اس صورت حالات سے مطلع کریں جو سر سموئیل ہور کے بیان سے پیدا ہو گئی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ وزیر اعظم تاوان کے سوال پر اس قدر منہمک ہیں کہ آپ ہندوستان کیطرف اپنی توجہ مبذول ہی نہیں کر سکتے فری پریس کے ساتھ انٹرویو کے دوران میں مسٹر انڈریوز نے کہا کہ مجھے سر سموئیل ہور کے بیان میں یہ دیکھ کر بے حد مایوسی ہوئی کہ اس میں مفاہمت کی نوعیت کی کوئی بھی بات نہیں پائی جاتی آپنے ہندوستان کی صورت حالات پر تبصرہ کیا ہے وہ سراسر ہندوستانی دانش کی تذلیل ہے آپ نے اس بات کا ذکر تک نہیں کیا۔ آیا گورنمنٹ ہند کیطرف سے کانگریس کے ساتھ گفت و شنید کی کوئی تحریک شروع بھی کی گئی ہے۔ ریفارم بل کے اور ۲۳

نوٹس بنام قرضخواہان بابتہ درخواست ڈسچارج

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب بہادر سب جج خفیفہ کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۲۵ نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۳۱ء

گوپال داس وغیرہ انسالونٹیان

لچھمی نراین دوار کا ناتھ پسران گوپال داس اقوام کھتری ساکنان نیلخانہ شہر کانپور۔ انسالونٹیان

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں انسالونٹیان نے ایک درخواست ڈسچارج عدالت ہذا میں گذرانی ہے اور عدالت نے اس درخواست کی سماعت کے لئے تیس ۳۰ جولائی سنہ ۱۹۳۲ء مقرر کی ہے۔ لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسی قرضخواہ کو کوئی اعتراض ہووے روبرو عدالت ہذا بتاریخ معینہ پیش کرے درصورت عدم حاضری کارروائی یک طرفہ عمل میں لائی جاوے گی المرقوم ۴ر جولائی سنہ ۱۹۳۲ء

بحکم آر پی شرما منصرم

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مہر عدالت

اتحاد قومی اور جرائد وطن

بقیہ صفحہ اول

لیکن ایک بالکل غیر اہم مسئلہ پر مقالہ لکھ کر اُسے اہم بنا دیا جاتا ہے اگر صحافت مخلوق کی اور حکومت کی اصلاح کا ایک بہترین ذریعہ ہے تو اس کے لئے سب سے زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے حالانکہ ہم ان لوگوں کو کوئی سبق دینا نہیں چاہتے جن سے عوام کی صحیح قیادت اور رہنمائی کی توقع کیجاتی ہے لیکن ہمیں اُمید ہے کہ ہماری درخواست رائیگاں نہیں جائیگی۔

آخر میں عوام سے بھی اپیل کی گئی ہے کہ وہ اس قسم کے لوگوں سے ہوشیار رہیں جو مختلف طریقوں سے حقوق کا سوال اٹھا کر نہایت ہوشیاری کیساتھ اپنے مخصوص اغراض کیلئے فرقہ وارانہ مسائل کو ان کے سامنے اسطرح پیش کرتے ہیں کہ اُن کے جذبات مشتعل ہوں انہیں متنبہ کیا گیا ہے کہ جہاں تک سیاسی مسائل کا تعلق ہے اُن کو وہ ذمہ دار رہنماؤں کے لئے چھوڑ دیں۔ کہ جو تمام پہلوؤں پر نظر رکھتے ہیں خود ان جھگڑوں میں نہ پڑیں اور اُن سے متاثر نہ ہوں۔

۲۴

آئندہ طریق کار کے متعلق یہ امر کہ مسٹر چرچل تک نے سر سموئیل ہور کی تقریر کی مذمت کی ہے اس بات کی کافی وضاحت ہے۔ کہ موجودہ گورنمنٹ مصالحتی کارروائی سے انکار کر کے رجعت پسندی میں کس حد تک بڑھ گئی ہے

امرت گولی
چونسٹھ امراض کا علاج
قیمت ایک روپیہ
نمونہ ۲

گندھا رس
پیچش اسہال کے واسطے
رام بان قیمت ایک روپیہ
نمونہ ۲

مہران و آتا
ہیضہ کی اکسیر دوائی
قیمت صرف ایک روپیہ

عرق بخار
تین دن کے اندر روزانہ
قیمت ۸

پھوڑے پھنسی
بچوں کے سوکھا مسان کی عجیب دوا

کھوپڑی فنو دوا
دواخانہ شاہی بازار

کھوی قنود وید بھوشن پنڈت ...
منی رام وید

بحکم جناب بابو رام اوگرہ لال صاحب سری واستو سشن سب جج بہادر کانپور

سمن بنام مدعا علیہ بنابر حاضری بغرض قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۳)

بعدالت سشن سب جج اول کانپور

مقدمہ نمبر ۱۰۲ بابتہ سنہ ۱۹۳۱ء

اجودھیا پرشاد ولد بیجناتھ و دوارکا پرشاد و بہاری گو ساکن ٹپکاپور شہر کانپور و سری ناتھ سرن ولد بیجناتھ بلہو داس بہار گو ساکن نیا چوک شہر کانپور ..... مدعی

بنام مسماۃ شیریں بیگم وغیرہ مدعا علیہ

مسماۃ شیریں بیگم عمر تخمیناً ۶۰ سال فاطمہ سلطان عمر تخمیناً ۵۶ سال دختران محمد رضا شیرازی و آغا محمد یوسف عرف چھنے عمر تخمیناً ۱۵ سال پسر آغا محمد رضا و مسماۃ رضیہ سلطان عمر تخمیناً ۳۳ سال دختر آغا محمد حسین و آغا محمد علی عمر تخمیناً ۱۷ سال و مسماۃ نادر جہان بیگم عمر تخمیناً ۱۵ سال پسر آغا محمد حسین ساکنان ٹپکاپور ضلع کانپور

ہرگاہ کہ مدعیان نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ ... کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۵ر جولائی سنہ ۱۹۳۲ء بوقت دس بجے دن عدالت ہذا میں حاضر ہو اور جواب دہی دعویٰ کی کرو۔ اور تم کو لازم ہے کہ اُسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو جن پر تم بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو۔

تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۷ جون سنہ ۳۲ء جاری کیا گیا۔

بحکم سنفرم عدالت سشن سب جج اول کانپور

مہر عدالت

بحکم جناب منشی مہتاب علی صاحب تحصیلدار بہادر
کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۱۵۰

بعدالت مال مقام کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش پنڈت گنگا پرشاد نمبردار موضع سیڑھی محال سردار سنگھ پرگنہ و ضلع کانپور - بنام تم ہر بخش سنگھ کے جو عدالت میں فیصل ہوا - ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ ... بتاریخ ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۳۱ء صادر ہوئی - اور مبلغ ۱۶۱ روپیہ ۱۴ آنہ ۶ پائی جواب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں - اُن کی تفصیل ذیل میں درج کیجاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۱۱۸	۹	۶
خرچہ نالش	۱۷	۵	۰
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۷	۷	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۱۸	۹	۰
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	۰	۰	۰
میزان	۱۶۱	۱۴	۶

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے - لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم ہر بخش سنگھ ولد سردار سنگھ ٹھاکر ساکن سیڑھی پرگنہ کانپور مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ۱۶۱ روپیہ ۱۴ آنہ ۶ پائی جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کئے جاؤ -

پرگنہ	موضع	محال	نمبر کھیت	رقبہ کھیت
کانپور	سیڑھی	سردار سنگھ	۹۸	[illegible]
			۹۹	[illegible]
			۱۰۰	[illegible]
			۱۰۲	[illegible]
			۱۱۱	[illegible]
			۵ قطعہ	[illegible]

دستخط حاکم بخط انگریزی
نشت مہر عدالت

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم دوار کا ولد ننوں کاچھی ساکن اجیر ولی پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ۳۸ روپیہ ... جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں - اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہیں بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ - تاریخ پیشی ۱۳ جولائی سنہ ۳۲ء مقرر ہے۔

تفصیل اراضی

پرگنہ	موضع	محال	نمبر کھیت	رقبہ کھیت
ڈیراپور	سکھ	کاپیجن	۶۱۱	[illegible]

دستخط حاکم بخط انگریزی
نشت مہر عدالت

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء
صوبہ آگرہ -

نمبر مقدمہ ۳۸۴

بعدالت مال مقام ڈیراپور ضلع کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش برج بہاری لال بنام تم بھورا کے جو عدالت میں فیصل ہوا - ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ سنہ ۱۳۲۶ لغایتہ ۱۳۳۸ فصلی بتاریخ ۱۴ اگست سنہ ۱۹۳۱ء صادر ہوئی اور مبلغ ۱۲۸ روپیہ ۹ آنہ ۶ پائی جواب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں - اُن کی تفصیل ذیل میں درج کیجاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۹۴	۱۲	۶
خرچہ نالش	۱۹	۱۴	۹
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۴	۹	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۲	۱۳	۰
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری (اگر کٹ)	۷	۸	۳
میزان	۱۲۸	۹	۶

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم بھورا عرف رام چرن ولد ننوں برہمن ساکن اجیت مل پرگنہ اوریا ضلع اٹاوہ مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ۱۲۸ روپیہ ۹ آنہ ۶ پائی جو از روئے ڈگری مذکور کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہیں بیدخل کیوں نہ کئے جاؤ -

تاریخ پیشی ۱۴ جولائی سنہ ۳۲ء مقرر ہے۔

تفصیل اراضی

پرگنہ - موضع	نمبر کھیت	رقبہ کھیت
ڈیراپور - مارحاصل، محال بالادین	۲۰۳	[illegible]
	۲۰۵	[illegible]
	۲۰۶	" "
	۵۸۲	[illegible]
میزان	۳	[illegible]

دستخط حاکم بخط انگریزی
نشت مہر عدالت

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء
صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۴۰۸

بعدالت مال مقام ڈیراپور ضلع کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش تعاسی رام بنام تم رنکا کے جو عدالت میں فیصل ہوا - ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ سنہ ۱۳۳۶ لغایتہ ۱۳۳۸ فصلی بتاریخ ۲ دسمبر سنہ ۱۹۳۱ء صادر ہوئی اور مبلغ ۳۸ روپیہ ۱ آنہ جواب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل ذیل میں درج کیجاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۲۳	۰	۰
خرچہ نالش	۶	۸	۰
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۰	۹	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۱	۱۳	۹
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری (اگر کٹ)	۶	۲	۳
میزان	۳۸	۱	۰

کانپور میونسپلٹی نوٹس

بذریعہ نوٹس ہذا عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ زمانہ انتخاب ممبران میونسپل بورڈ قریب آرہا ہے اور جملہ اشخاص جن کے مطالبات دفتر میونسپل بورڈ میں موجودہ ۳۱ اگست سنہ ۳۲ء تک کلیتاً ادا نہ ہو جاوینگے اون کو اپنے نام ووٹر لسٹ (فہرست رائے دہندگان) میں قائم رکھنے یا ممبری کے امیدوار ہونیکے مستحق نہ ہونگے - لہذا ہر خاص و عام کو چاہئیے کہ وہ جملہ مطالبہ جات کی خود کی تحقیق دفتر میونسپل بورڈ میں کرلیویں - اور کل مطالبہ جات سابقہ و حال ۳۱ اگست سنہ ۱۹۳۲ء تک دفتر ہذا میں جمع کردیں -

دستخط وکرماجیت سنگھ
رائے بہادر - ایم - ایل - سی - ایڈوکیٹ
چیرمین میونسپل بورڈ کانپور

آغاخاں ایک جہاز تیار کرانے والے ہیں

معلوم ہوا ہے کہ ہز ہائی نس آغاخاں اپنے لئے ایک نہایت بیش قیمت جہاز تیار کرانے والے ہیں - جسکا ٹھیکہ ایک ولایتی کمپنی کو دیا جانے والا ہے جہاز کی تیاری کا صرفہ ۵ لاکھ پونڈ بتایا جاتا ہے۔

وزیر ہند کے اعلان پر
سر آغاخاں اور مسٹر جناح کی نکتہ چینی

سر آغاخاں نے سر سموئیل ہور وزیر ہند کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اُن کو اندیشہ ہے کہ وزیر ہند کا اعلان ہندوستان میں بے چینی رفع کرنے کے بجائے اور تیز کردیگا کیونکہ ہندوستان میں پوری خوشی نہیں ہے، ہندوستان میں کافی بیداری ہوچکی ہے اور وہ ملک حقیقی اصلاح کے لئے بے چین ہے - آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ایسے موقع پر جبکہ رائے عامہ کو اپنے ساتھ لینا ضروری ہے برطانوی کابینہ کا یہ فیصلہ کہ گول میز کانفرنس کی اب ضرورت نہیں نہایت افسوسناک واقعہ ہے۔

گاندھی جی سے مصالحت کی گفتگو
یرودا جیل میں مسٹر ایمرسن کی ملاقات

کانپور کا اخبار ورتمان لکھتا ہے کہ الہ آباد کے سیاسی حلقوں میں یہ خبر بڑے زور سے اڑ رہی ہے کہ حکومت ہند کے ہوم سکریٹری مسٹر ایمرسن نے متواتر چار دن تک یرودا جیل میں گاندھی جی سے گفتگو کی ہے وہاں مصالحت کے متعلق ایک مسودہ بھی تیار ہوا ہے جس کی ایک نقل پنڈت جواہر لال نہرو کے پاس بھیجی گئی ہے جو پنڈت مالوی کو بھی دکھائی گئی ہے - یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ گاندھی نے کہا ہے کہ مصالحت کا جو حصہ لگان کے متعلق ہے اُس میں پنڈت جواہر لال نہرو کی رائے بغیر میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

آگرہ کی خبر ہے کہ مولانا شوکت علی معہ بیگم صاحبہ رام پور جاتے ہوئے یہاں سے ۳۰ جون کو گذرے

منشور استار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ سنہ ۱۸۹۴ء
ڈی - اف
ڈاکٹر - ایس - کے - برمن
لمیٹڈ
کلکتہ
بانی
ڈاکٹر ایس - کے - برمن

پچاس سال سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے بے مثل موجد
دردِ سر کے مریضوں کے لئے

سر باتنا (REGD) سر درد یا کی درد کی ٹکلی

آدھے خواہ سارے میں کسی وجہ سے کیسا ہی درد کیوں نہو اس دوا سے فوراً ست جائے گا ریاحی درد - پلک - چک - ٹیس وغیرہ دور کرنے میں بے مثل ہے -
قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ محصول ڈاک ۳ شیشیوں تک سات آنہ - نمونہ کا پکٹ ڈیڑھ آنہ -
ہر عیالدار کے لئے مفید!

(Regd) ڈابر کلوروڈائین

(پیچش - ہرڑوڑ - اسہال و درد شکم کی مشہور خانگی دوا)

یہ باحتیاط صاف کی ہوئی اشیا سے تیار ہونیکی وجہ سے اور کلوروڈائنوں کی نسبت زیادہ مفید ہے
ہیضہ اور اسہالی دست پیچش - مروڑ - کھانسی - ایچرا - ریاحی درد - درد گردہ کی ایک مفید دوا ہے۔
قیمت فی شیشی ۱۲ آنہ - محصول تین شیشیوں تک سات آنہ -

نوٹ ہماری دوائیں ہر جگہ فروخت ہوتی ہیں، محصول بہت بڑھ گیا ہے - اس لئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خرید فرمائیں - نمونہ صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے۔

صیغہ نمبر ۵ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ - کانپور نیا گنج میں محمد حنیف محمد نصیر

باہتمام منشی عبدالرحمن صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD, NO: A, 1424

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۶ | کانپور چہارشنبہ ۱۳ جولائی ۱۹۳۲ء مطابق ۸ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ | نمبر ۲۵

دنیا کے بدلتے ہوئے حالات کا نقشہ

(از جناب ظفر علی خان صاحب)

کھنچوں میں اس انداز سے برسات کا نقشہ
حاجت نہ رہی کچھ بھی سکندر کی خضر کو
ابر کرم آیا ہے کھل اے چشم بصیرت
گلشن میں بہار آئی ہری ہوگئی ہر شاخ
چلتے ہوئے طوفان ہیں ہر دید کے قابل
روتا ہے ادھر ابر تو ہنستی ہے ادھر برق
جب بوٹ کی ٹھوکر سے گرا میں تو وہ بولے
دنیا جسے کہتے ہیں وہ ہے بازی شطرنج
کیا دیکھتے ہو چرخ ستمگار کی صورت
جو دوست ہیں منہ پر وہ پس پشت ہیں دشمن
پانی کے عوض ہوتی ہے وسکی سے تواضع
دنیا میں جمع ہیں دین کے ارکان خصوصی
اس عہد کے اشرار ہیں طاغوت کی صورت
دن رات اڑاتے ہیں مزے حضرت واعظ
ظاہر میں تو مسجد کی ہے محراب مقابل
حوروں کی دعا مانگتے ہیں پڑھ کے نمازیں
تعویذ مریدوں کو دیا کرتے ہیں لکھ کر
ارشاد یہ ہوتا ہے کرو خدمت مرشد
اُلو کوئی پھنس جائے تو ہوتے ہیں بہت خوش
صد سالہ ہیں ڈاڑھی ہے بڑھی سر بھی گھٹا ہے
یہ شکل یہ اشغال یہ اعمال یہ افعال
کچھ ان میں ہیں اللہ کے بندے بھی مگر کم

آنکھوں میں پھرے جس سے طلسمات کا نقشہ
ہے سامنے لٹکا ہوا ظلمات کا نقشہ
اور دیکھ لے اللہ کی آیات کا نقشہ
یہ اسم کی تصویر ہے وہ ذات کا نقشہ
قدرت کے عناصر کے فسادات کا نقشہ
ہے خوب زمانے کے یہ حالات کا نقشہ
کیا صاف کھنچا ہے یہ مری لات کا نقشہ
ہر چال میں کھنچتا ہے یہاں مات کا نقشہ
لٹکا ہے بلندی پہ اک آفات کا نقشہ
بس اتنا ہے لوگوں کی ملاقات کا نقشہ
اس دور میں بدلا ہے مدارات کا نقشہ
کھنچتا ہے کچھ ابلہ نکبے بھی حالات کا نقشہ
اس دور کے اخبار ہیں طامات کا نقشہ
دلکش ہے بہت آپکے اوقات کا نقشہ
دل میں ہے مگر خلد کے باغات کا نقشہ
خالی نہیں علت سے مناجات کا نقشہ
یوں کھینچتے ہیں اپنی کرامات کا نقشہ
مخصوص یہ ہے انکی ہدایات کا نقشہ
دیکھے کوئی اس فخر و مباہات کا نقشہ
دیکھے تو کوئی قبلۂ حاجات کا نقشہ
یہ عہد ہے محشر کی علامات کا نقشہ
ہے شعر میں یہ عام خیالات کا نقشہ

(زمیندار)

گھوڑونچی کا کاشت

(ایک مزاحیہ افسانہ)

از حضرت نسیم انھونوی

افیونیوں کے متعلق یوں تو صدہا وقعے مشہور ہیں، بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ دنیا میں جسقدر واقعات جنوں اور بھوتوں کے مشہور ہیں. ان سے زیادہ ہی افیونیوں کی دلچسپ حماقتوں کی داستانیں ہیں، جو اکثر و بیشتر فرضی ہیں لیکن ان سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ دنیا میں جس درجہ ناکارہ بیوقوف مست، کثیف اور گپی یہ طبقہ ہوتا ہے اتنا اور کوئی بھی نہیں.

ناظرین صرف میں بیشتر ایسے حضرات ہونگے جنہوں نے افیونیوں کے صدہا لطائف سنے ہونگے . اور ایک آیک افیونی انکی نظر سے بھی گذرا ہو گا. لیکن کمتر ایسے ناظرین ہونگے جنہوں نے انکا چکلہ (جہاں افیونیوں کا اجتماع رہتا ہے) بھی دیکھا ہو. خوش قسمتی سے لکھنؤ میں پاٹا نالہ، فتح گنج، نیا گاؤں اور چند اور محلوں میں اب تک ایسے اڈے موجود ہیں اور انکی شان دلربائی ایسی ہیں کہ کوئی شخص ادھر سے نکل جائے . اور چند منٹ تک محو حیرت ہوکر انسانوں کے اس گندے اور بحر العقول طبقہ کو نہ دیکھے .

افیونی کے ناکارہ ہوجانے کا خاص سبب بھی ہے کہ یہ انسان کو انتہائی بزدل بنا دیتی ہے اور وہ اسکیمیں تو بڑی سے بڑی سوچنے لگتا ہے لیکن عمل ایک پر بھی نہیں کرسکتا لیکن شاہی زمانہ کی ایک نہایت دلچسپ داستان انھیں احمقوں سے تعلق رکھتی ہے . اور اس میں افیونیوں کو جس درجہ کامیابی ہوئی تھی اسے سوچکر میں بھی کئی بار یہ ارادہ کر چکا ہوں کہ افیون کھانا شروع کردوں اور گھوڑونچی کی کاشت بھی .

شاہی زمانہ میں ایک بار افیونیوں کے ایک گروہ نے بیکاری سے تنگ آکر آپس میں یہ طے کیا کہ "بھائی جس وقت انسان باہر نہیں جاتا کامیاب نہیں ہوتا - دیکھو محمود غزنوی جب اپنا وطن چھوڑ کر ہندوستان آیا تب ہی تو اس کو لاکھوں من سونا ملا . سکندر بادشاہ اگر یونانیوں سے نہ نکلتا تو کیونکر دنیا بھر کا بادشاہ ہو جاتا . ہم لوگ بھی قابل ہیں اور روپیہ پیدا کر سکتے ہیں . اس کے لئے پردیس جانا ضروری ہے. بہر حال آپس میں طے ہوگیا اور پورا گروہ حقے چلمے ، افیون کی ڈبیاں مگنے کی گٹھیا، اور نمبا کو و کوئلہ وغیرہ سے لیس ہو کر پردیس کو روانہ ہوگیا . ایک ماہ تک متواتر سفر کرنے کے بعد سب کے سب ایک دوسرے شہر میں پہنچ گئے . اور ایک سرائے میں قیام کرکے سب نے سوچنا شروع کیا کہ کیا کرنا چاہیے . کسی نے کہا کہ بادشاہ کے یہاں درخواست دیکر فوج میں نوکری کرلی جائے . کسی نے کہا افیون کی دوکان کھولی جائے . اس میں یہ بھی فائدہ ہے کہ افیون پینے میں خوب آئیگی . کسی نے کہا بھائی گھوڑے کی کاشت کی جائے تو بہتر ہے کہ پیداوار بھی ہوگی - تو واللہ ایک ایک کے چار چار ہو جائینگے یہ ترکیب سب کو پسند آئی، اور سب حقہ کی نے منہ سے نکال کر بولے - واللہ میاں صاحب بات لاکھ روپے کی بتائی ہے . سوجھ بوجھ ہی کا سب معاملہ ہے . بس بھائی اور سوچنے سمجھنے کا وقت نہیں ہے کوئی اچھی سی زمین لے کر اس میں حضرت علی کا نام لیکر کھیتی شروع کردی جائے .

غرض متفقہ طے ہو جانے کے بعد سب بٹیر دن کی تھیلیاں دبائے ضلودار کے یہاں پہونچے . سرائے کے پاس ہی ایک بیگہ زمین پڑی تھی جس میں چہار

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے — زبان پر بھی ہو جو تیرے دل میں ہے
ہفتہ وار
صداقت
جلد ۱۶ — ۱۳ر جولائی سنہ ۳۲ء عیسوی — نمبر ۲۵

ایک غلط پالیسی کی بدولت بے چینی

اس وقت جبکہ کانگریس حکومت سے عدم تعاون کیے ہوئی ہے حکومت کا یہ فرض اولین تھا کہ وہ مسلمان اور ہندو اعتدال پسند جماعت کو خوش اور مطمئن رکھنے کی انتہائی کوشش کرتی اور دوسری گول میز کانفرنس کے اختتام پر وزیر اعظم نے جو بیان دیا تھا۔ اسکی حرف بحرف عملی تائید کیجاتی۔ تاکہ کانگریس کا زور کم ہو کر اعتدال پسند جماعت کا دور دورہ ملک میں ہوتا اور حکومت و رعایا دونوں کو چین کی زندگی نصیب ہوتی۔

مگر نہ معلوم کن وجوہات کی بنا پر حکومت نے یہ مناسب نہیں سمجھا اور سر سیموئیل ہور وزیر ہند نے ۲۷ جون کو ایک ایسا اعلان شایع کر دیا کہ جس سے سارے ہندوستان میں بے چینی اور مایوسی کی ایک لہر پیدا ہو گئی۔ عام طور پر مسلمان تو اس اعلان سے اس لئے ناخوش ہیں کہ۔ حکومت نے فرقہ وارانہ تصفیہ کو مزید کھٹائی میں ڈالدیا۔ حکومت کو شاید یہ معلوم نہیں کہ مسلمان کس قدر اضطراب کے ساتھ حکومت کے فیصلہ کے منتظر ہیں۔ اور ایک ایک لمحہ انکے لئے کسقدر شاق ہو رہا ہے۔

ہندو لبرل جماعت کے ارکان اس اعلان سے اسلئے ناخوش ہیں کہ ان کے نزدیک تمام جد و جہد بیکار ہو گئی۔ اور ملک میں ان کو روسیاہی نصیب ہو گی کیونکہ ان کا خیال ہے کہ تیسری گول میز کانفرنس کو ختم کر کے دونوں ایوانوں کی مشترکہ کمیٹی کے سپرد ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ حکومت نے اپنی پالیسی تبدیل کر دی ہے۔

چنانچہ سر سپرو اور مسٹر جیکر نے مشاورتی کمیٹی سے استعفیٰ دیتے ہوئے استعفیٰ کے وجوہات پر ایک خط بھی شایع کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ حکومت نے طریقہ کار بدل دیا ہے اور یہ تبدیلی ظاہری نہیں بلکہ حقیقی ہے اسلیے مشاورتی کمیٹی کی کارروائی اب گول میز کانفرنس کے سامنے نہیں ہو گی اسلیے وہ مستعفی ہوئے ہیں

چونکہ اس استعفیٰ سے سرکاری حلقوں میں پریشانی رونما ہوئی اسلیے سر سیموئیل ہور وزیر ہند نے ۸ جولائی کی رشین سوسائٹی کے ڈنر کے موقع پر ہندوستان کے متعلق ایک اور تقریر کی ہے جو مقابلتاً ۲۷ر جون کی تقریر سے بہت بہتر ہے اور اس تقریر میں صاحب وزیر ہند نے ہندوستان کو یہ یقین دلانے کی کوشش کی ہے کہ ۲۷ر جون کے اعلان کا ہرگز یہ مقصد نہیں ہے کہ طریقہ کار کی تبدیلی کی وجہ سے حکومت کی پالیسی میں بھی تبدیلی ہو گی۔ بلکہ اس تبدیلی کا مقصد یہ ہے کہ جلد سے جلد دونوں ایوانوں کی مشترکہ کمیٹی ہندوستان کے لئے دستور اساسی مرتب کر کے پارلیمنٹ اور دار الامرا کے سامنے پیش کر کے منظور کرائے۔ اور اس طرح اس طریقہ کار سے ہندوستان کو بجائے نقصان کے فائدہ پہونچے گا۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ دونوں گول میز کانفرنس میں روپیہ اور وقت خرچ ہونے کے باوجود سوائے تقریروں کے کام کچھ بھی نہ ہو سکا۔ اس لئے وقت اور روپیہ کو بچانے کے لئے یہ طریقہ کا اختیار کیا گیا ہے۔

سر چمن لال سیتلواد کی دعوت پر گول میز کانفرنس کے ممبران ۹ جولائی کو بمبئی میں جمع ہوئے شرکت کرنے والوں کی تعداد ۱۴ بتائی جاتی ہے کہا جاتا ہے کہ انھوں نے بعد بحث و مباحثہ یہ طے کیا ہے کہ چونکہ سر سیموئیل ہور وزیر ہند کے اعلان سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ملک معظم کی حکومت کی پالیسی میں بنیادی۔ تبدیلی ہوئی ہے۔ اسلئے انکے لئے یہ ناممکن ہے کہ وہ دستور اساسی کے کام میں مزید اشتراک عمل کر سکیں

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سر سیموئیل ہور وزیر ہند کے اعلان سے لبرل جماعت بہت زیادہ مایوس ہوئی ہے اور یہ جماعت اس حد تک تیار ہو گئی ہے کہ وہ حکومت سے عدم تعاون کرے

ہمارا خیال ہے کہ سر سیموئیل ہور وزیر ہند نے ایک غلط قدم اٹھا کر ہندوستان کی فضا کو اور مکدر بنا دیا ہے صاحب وزیر ہند کو یہ سمجھنا چاہیئے تھا کہ اگر حکومت سے مسلمان اور ہندو لبرل ناراض ہو گئے تو پھر حکومت سے تعاون کرنے والی کونسی جماعت رہ جائیگی۔

ہم حکومت سے اب بھی یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ جلد سے جلد فرقہ وارانہ تصفیہ کر کے مسلمانوں کو اور تیسری گول میز کانفرنس منعقد کر کے ہندو لبرل کو مطمئن کر دے۔ تاکہ اطمینان کے ساتھ آیندہ دستور اساسی کے متعلق تمام امور انجام پذیر ہوں اگر حکومت کسی طرح تیسری گول میز کانفرنس منعقد کرنے کو تیار نہ ہو تو ہمارے نزدیک ایک صورت ہو سکتی ہے کہ دونوں ایوانوں کی مشترکہ کمیٹی کو آپٹ ممبر ہندو اور مسلمان بھی کر دے جاویں تاکہ ہندوستانیوں کی حیثیت بھی وہی ہو جاوے جو کہ مشترکہ کمیٹی کے یوروپین ممبران کی ہو اور ہندوستان کے لئے جو دستور اساسی مرتب ہو اس میں ہندوستانیوں کو بحث میں حصہ لینے کا حق ہو اور پارلیمنٹ کے سامنے ہندوستانیوں کی [illegible]

آئینہ کانپور

موضع برہم پور کی امداد!

ہم کو یہ معلوم کر کے نہایت افسوس ہوا کہ موضع برہمپور پرگنہ بلہور جو کہ کانپور سے صرف ۱۲ میل کے فاصلہ پر ہے اتفاقاً آگ لگ جانے کی وجہ سے جلکر خاک سیاہ ہو گیا۔ کہا جاتا ہے کہ موضع کے جلجانے کی وجہ سے وہاں کی آبادی کی بہت خراب حالت ہے۔ قرب کے تالابوں کا پانی خشک ہو گیا ہے اور تقریباً ۲۴ بڑے بڑے گوداموں کے جلجانیسے تقریباً تین ۳ ہزار کا نقصان ہوا ہے۔ مویشیوں کی حالت بھی نہایت ابتر بتائی جاتی ہے۔ مسٹر آر۔ ایف۔ موڈی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر بنرجی پرگنہ افسر اور مسٹر اگروال سپلائی آفیسر نے خود موقع پر جاکر لوگوں کی امداد کی ہے اور ہر دلعزیز و رحم دل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے گورنمنٹ سے اس امر کی سفارش کی ہے کہ وہ ان کو تقاوی دے چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر موڈی کی کوششوں کی بدولت گورنمنٹ ایک کثیر رقم بطور تقاوی دینے کو تیار ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مخیر حضرات سے بھی باشندگان موضع کی امداد کے لئے درخواست کی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ مخیر حضرات باشندگان موضع کی مالی امداد کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہوں گے

یوم النبی کا جلوس

معلوم ہوا ہے کہ حسب معمول امسال بھی یوم النبی کا۔ جلوس ینگ مسلم ایسوسی ایشن کی زیر نگرانی بعد نماز ظہر پریڈ گراونڈ سے اُٹھے گا۔ اور قدیم راستوں سے ہوتا ہوا پھول باغ جائے گا۔ اور نماز عصر کی ادائے گی کے بعد مقررہ راستوں سے پریڈ گراونڈ میں واپس آئے گا۔

حافظ ہدایت حسین لبرکہ خان بہادر

معلوم ہوا ہے حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹر ایم ایل سی کو مسلم کانفرنس بنگال کی صدارت پیش کی گئی تھی مگر آپ علالت کی وجہ سے قبول نہ کر سکے۔

مولانا حسرت موہانی

مولانا حسرت موہانی مولانا آزاد سبحانی اور سید ذاکر علی صاحب آزاد پارٹی کے جد و جہد کے سلسلہ میں کلکتہ تشریف لے گئے ہیں۔

رتھ جاترا کا جلوس

رتھ جاترا کا جلوس حسب معمول امسال دو روز نہایت شان شوکت کیساتھ اٹھا کوتوال شہر و نیز دیگر افسران نے خود جلوس کی رہنمائی کی اور جلوس بخیر و عافیت اختتام پذیر ہو گئے۔

پولیس کانفرنس

یو پی نان گزیٹیڈ پولیس۔ ایسوسی ایشن کی سالانہ کانفرنس ۳۰ و ۳۱ جولائی کو زیر صدارت مسٹر آر این مارش اسمتھ سپرنٹنڈنٹ پولیس منعقد ہو گی انتظامات بڑے پیمانہ پر ہو رہے ہیں۔ اور کافی ڈیلیگیٹوں کی شرکت کی اُمید کیجاتی ہے کانفرنس میں پولیس کے حقوق کے متعلق غور و خوض کیا جائے گا

ریلوے آنریری مجسٹریٹ!

مسٹر بری جون گنگولی وکیل کو حکومت نے ریلوے مقدمات کرنے کے لئے۔ ریلوے [illegible]

ایک نوجوان کی پراسرار موت!

کہا جاتا ہے کہ شکاریوں کی ایک جماعت کے ساتھ ایک نوجوان مسلمان گیا تھا مگر جماعت کیساتھ یہ واپس نہیں آیا۔ معلوم ہوا ہے کہ دو روز کی تلاش کے بعد ایک موضع کے کنوئیں سے اس کی لاش برآمد ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ مرحوم کے جسم پر گولی کے نشان بھی تھے مرحوم اپنے والدین کا اکلوتا لڑکا تھا۔ اور ابھی حال میں اس کی شادی ہوئی تھی۔

دولھن غایب ہو گئی!

کہا جاتا ہے کہ ایک۔ خوبصورت لڑکی کا باپ دو جگہ اپنی لڑکی کی بات چیت طے کر رہا تھا کہ ایک فریق کو یہ معلوم ہوا کہ دوسرے فریق ہے اس نے کچھ روپیہ لے کر شادی کا وعدہ کر لیا ہے۔ اس پر ناکامیاب پارٹی کچھ جمعیت کے ساتھ اس کے مکان پر آئی اور لڑکی کے باپ کو علیحدہ لے گئی اور اسی درمیان میں لڑکی کو ایک یکہ پر بٹھا کر غایب کر دیا گیا کہا جاتا ہے کہ باوجود تلاش کے اس وقت تک پتہ نہیں چل سکا۔

بندوق سے لڑکی زخمی

بابو کاشی ناتھ۔ ساکن ٹکاپور کے مکان کے ایک کمرہ میں ایک بندوق رکھی ہوئی تھی کہ نہ معلوم کس وجہ سے وہ چل گئی۔ بندوق بھری ہوئی تھی ایک ۹ سالہ لڑکی خفیف زخمی ہو گئی ڈاکٹروں نے فوراً آکر مرہم پٹی کر دی۔ اور لڑکی کی حالت اچھی ہے۔

گذشتہ فساد کی یاد!

گذشتہ فسادات کانپور کے مقدمات کے سلسلہ میں کریم اللہ و نیز دیگر ۸ ملزمان پر زیر دفعہ ۱۰ تعزیرات ہند واقع محلہ کھپرا محال و کنگھی محال جو مقدمہ چل رہا تھا اوسکا فیصلہ مسٹر لانگ مین مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت سے ہو گیا کہا جاتا ہے کہ عدالت نے ملزموں کو صاف بری کرتے ہوئے اپنے فیصلہ میں یہ لکھا ہے کہ یہ مقدمہ ملزموں کے خلاف بنایا ہوا تھا۔

الہ آباد ہائی کورٹ نے غفور اور مہنگی کی سزا بجائے ۵ سال کے دو سال کر دی ہے

کانیکنج اسکول

کانیکنج اسکول کی عمارت ۲ ہزار روپیہ کے عوض نیلام نہیں بلکہ قرق ہوئی ہے اگر دو ہزار روپیہ جمع کر دیا گیا تو اسکول کی عمارت بچ جاوے گی۔

موٹر سے حادثہ

مال روڈ پر ایک عورت ایک موٹر سے زخمی ہو گئی ہے

آگرہ اور کانپور

کہا جاتا ہے کہ گذشتہ ہفتہ کئی روز تک آگرہ اور کانپور کے درمیان تار کا سلسلہ اس لئے بند رہا کہ آندھی کی وجہ سے تار کے کئی کھمبے اکھڑ گئے تھے۔

نہر میں لاش

ایک ہندو کی لاش جو کہ مضبوطی کے ساتھ بندھی ہوئی تھی نہر سے نکالی گئی ہے پولیس تحقیقات میں مصروف ہے

اسکول ماسٹر کی ناک

کہا جاتا ہے کہ لکشمی سرن لال نگم ماسٹر میونسپل اسکول کی دو ہندو بدمعاشوں نے ناک کاٹ لی اور فرار ہو گئے

تلاشی۔ پولیس نے ٹھاکر گنگا بخش سنگھ ساکن باندہ بازار [illegible]

ہندو اور مسلمان ناظرین اخبار

کیا اس کرۂ زمین پر ہندوستان کے علاوہ کوئی اور ملک بھی ایسا ہے جہاں گالی بکنا روزمرہ اور ہر وقت کا معمول ہو۔ خاص تقریبات کا دستور ہو، اس کو برا نہیں اچھا خیال کیا جائے۔ کھانے اور پینے کی چیزوں کے برابر سمجھا جائے۔ جہاں یہ گندہ شغل ایسا خوش گوار و خوش ذائقہ معلوم ہوتا ہو۔ کہ اس کو ساز و باجہ پر گایا بھی جائے۔ جہاں انسان صورت لوگوں کے بڑے بڑے جھنڈ، جنہیں باپ اور بیٹے خسر اور داماد، چچا اور بھتیجے سب ہی کوئی ہیں ایک ساتھ اس گندے شغل میں آلودہ۔ شاہراہوں، اور عام سڑکوں پر گشت کرتے ہوں۔ باپ اور بیٹیوں کے منھ سے جھڑنے والے بیشرمی کے ساتھ یہ **خوب صورت پھول**، ہر عمر کی بیٹیوں اور ماؤں کے کانوں میں بے تکلف پہونچتے ہوں جہاں بیسویں صدی کے وسط میں بھی عورت کی عزت ایسے بلند درجہ پر ہو کہ اس کو خاص طور پر مخاطب بنا کر یہ ہندوستانی پھول اسکی طرف اچھالے جائیں جہاں شودروں کے ساتھ بنیئے اور دوسرے لوگ بھی یکساں طور پر اس رسم و شغل کو اچھا سمجھتے ہوں جہاں باپ اور دوسرے بزرگ اپنے بچوں کو اس کی عملی تعلیم دیتے ہوں۔ جہاں یہ گالی پسند و گالی شعار آبادی کثرت سے ہو اور انتہائی حجاب کی باتوں کو انتہائی بے شرمی سے پھیپھڑوں کی پوری قوت کے ساتھ منھ سے ادا کرتی ہو جہاں کا تعلیم یافتہ طبقہ بھی اس کو برا نہ سمجھتا ہو بلکہ اس سے خوش ہوتا اور محظوظ ہوتا ہو، اس کے خلاف کبھی برائے نام بھی کوشش نہ کرکے گندہ زبانی کی گویا داد دیتا اور پشت پر ہوں۔ کی ہمت افزائی کرتا ہو، جس ملک میں منھ اور زبان کی اس کیفیت کو قانون جائز رکھتا ہو جہاں کی اخلاقی حالت ایسی پستی میں گری ہوئی ہو اور جو ملک، ابھی اسقدر نیم وحشی ہو کیا سوراج اس کے لئے جلد مقدر ہو سکتا ہے۔ اور کیا آسمان اسکی تہذیب و تادیب کے لئے دوسروں کو ابھی عرصہ تک مسلط نہ رکھے گا؟

اسوقت جسم کی عریانی سب سے زیادہ مغرب میں جلوہ افروز ہے لیکن زبان کی عریانی پر صرف اس کے غلام فخر کر سکتے ہیں۔

اسلم عفی عنہ

سلطان ابن سعود کی حکومت خطرے میں

انقلاب کی تیاریاں اور قبائل کی جدوجہد

حجاز کی اقتصادی مشکلات روز افزوں ترقی کر رہی ہے اور گذشتہ دو سال کی خشک سالی نے ان کو اور بھی زیادہ کر دیا ہے۔ ملک کے موجودہ حالات پیش نظر رکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ جلد ہی حکومت کا تختہ الٹ دینے کے لئے منظم طور پر انقلاب شروع ہو جائے گا۔ چنانچہ حالیہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ خلیج اکیاب اور بحیرۂ قلزم کے جنوبی ساحل پر عرب قبائل کثیر التعداد میں مجتمع ہو رہے ہیں۔ اور حکومت کے خلاف بغاوت کرنے کی تیاریاں میں مشغول ہیں صنعا اور جنوبی فلسطین میں بھی انقلابی تحریکات زوروں پر ہے۔

معاصر "انڈنگ پوسٹ" کا نامہ نگار خصوصی راوی ہے کہ اس بیس تیس سال کے عرصہ میں حجازی عربوں کے دو جنگجو قبائل شمال کیطرف منتقل ہو رہے ہیں۔ اور جنوبی فلسطین اور صنعا کے مغربی علاقو میں سکونت پذیر ہوتے جا رہے ہیں۔ یہ بدو قبائل چونکہ زراعت وغیرہ نہیں کر سکتے اس لئے مذکورہ بالا حصوں میں ان کی ہجرت بار خاطر ہو رہی ہے لیکن اس کی روک تھام بھی نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ چھوٹے چھوٹے جرگوں میں بتدریج ہجرت کر رہے ہیں قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بدوی قبائل کسی خفیہ سازش کے ماتحت منظم ہو رہے ہیں اور صرف مرد ہی کثیر تعداد میں ریگستانوں سے گذر کر حجاز کی طرف آ رہے ہیں ان کے مال مویشی اور عورتیں وغیرہ ہمراہ نہیں ہیں۔ حجاز کیطرف یہ غیر معمولی پیشقدمی خطرے سے خالی نہیں۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ سلطان ابن سعود اپنے ملک میں بھی ہر دلعزیز نہیں ہے۔ اور پڑوسی حکومتوں کے ساتھ بھی ان کے تعلقات دوستانہ نہیں ہیں۔ اسلئے اگر ان بدوی قبائل کو تھوڑی بہت کامیابی ہوئی تو بہت ممکن ہے۔ کہ صنعا اور فلسطین اور شرق اردن کے قبائل بھی سرحد کو عبور کر کے ان کیساتھ ملجائیں گے۔ اور موجودہ حکومت کے خلاف صف بستہ کھڑے ہو جائیں جو اس وقت تک اپنے معاہدوں کو پورا کرنے سے قاصر رہی۔

یمن ہی ایک ایسا عربی علاقہ ہے جو کہ ابھی تک مغربی اثرات سے الگ رہا ہے لیکن وہ بھی اب برطانیہ کے ساتھ ایک سیاسی معاہدہ کرنے پر غور کر رہا ہے لفٹنٹ کرنل برنارڈ بیلی برطانوی ہائی کمشنر متعینہ عدن کو حکومت برطانیہ نے بعض ہدایات اس بارے میں دی ہیں تا کہ امام یمن کے نمائندوں کیساتھ معاہدہ کرنے کا اہتمام کریں امام یمن کا خاندان ۹۰۰ سنہ سے لگاتار ملک پر حکمران ہے ترکوں کے زمانے میں اور ترکوں

ہم کو گورنمنٹ کے جدید پروگرام پر کوئی اعتماد نہیں

سر سپرو اور مسٹر جیکار مشاورتی کمیٹی سے مستعفی ہو گئے

الہ آباد ۸ رجولائی سر تیج بہادر سپرو نے مشاورتی کی رکنیت سے اپنا استعفا داخل کر دیا ہے اپنے ایک مکتوب میں جو لارڈ ہز اکسیلنسی لارڈ ولنگڈن چیرمن مشاورتی کمیٹی کے نام سے ارسال کیا گیا ہے سر تیج بہادر سپرو نے نہایت وضاحت اور موثر طریقہ سے وہ اسباب و علل بیان کر دیے ہیں۔ جن کی وجہ سے مستعفی ہونیکی نوبت آئی اپنے اس خط میں سر تیج بہادر تحریر فرماتے ہیں کہ:—

جملہ تنقیحات پر کامل غور و خوض کرنے کے بعد میں ان وجوہ کی بنا پر اس نتیجہ تک پہونچا ہوں کہ طریقہ عمل میں جو تغیر و تبادل واقع ہوا ہے وہ صرف صورت شکل یا طریقہ کا ہی معاملہ نہیں ہے بلکہ اصلیت کا ہے۔ اب تک جو طریقہ عمل اختیار کیا جا رہا تھا اس پر مجھے کامل اعتماد تھا۔ لیکن جدید طریقہ عمل پر مجھے کوئی اعتماد حاصل نہیں ہے۔

لہذا میں محسوس کرتا ہوں کہ ایسی حالت میں میری شرکت مشاورتی کمیٹی میں جو اب گول میز کانفرنس کی مجلس عاملہ نہیں رہی۔ غیر مفید ہو گی

پس میں اس مشاورتی کمیٹی سے اپنا استعفا پیش کرتا ہوں

دستور اساسی میں اہل ہند سے مدد لیجائیگی

ہندوستانی منتخب کمیٹی کے اسیسر نہیں گے

لندن، رجولائی سر سیموئیل ہور نے لندن میں ایک تقریر کرتے ہوئے اور رائٹر ایجنسی نے ایک مستند پیغام کے ذریعہ سے اس امر پر زور دیا ہے کہ جو سرکاری پیغام ۲۷ر جون کو دربارہ آئینی پروگرام سنایا گیا تھا اس پر تمام اعتراضات ایک غلط فہمی کے باعث ہو رہے ہیں وزیر ہند نے فرمایا ہے کہ: ہندوستانی سے مدد لینے کی حسب قدر تمنا اس وقت ہم لوگوں کو تھی جبکہ گول میز کانفرنس کا پہلا اجلاس طلب کیا گیا تھا اتنے ہی خواہشمند ہم اب بھی ہیں۔

سر سیموئیل ہور نے فرمایا کہ منتخب کمیٹی کے طریقہ عمل میں ایسا تغیر کر دیا جائیگا کہ جس سے ہندوستانیوں کو صرف بحیثیت ایک گواہ کے شریک کیا جا سکے گا۔ بلکہ وہ کمیٹی مذکور کی بحث و تمحیص میں بھی حصہ لے سکیں گے۔ اور ریوٹر ایجنسی نے یہ لکھا تھا کہ وسیع علم اور تجربہ کے ہندوستانیوں جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کے ساتھ اسطرح بیٹھیں گے گویا وہ اسیسر ہیں۔

علاوہ ازیں کمیٹی کو ہندوستانی گواہوں کے بیانات قلمبند کرنے کا بھی اختیار حاصل ہوگا۔ کمیٹی کے تقرر سے قبل پارلیمنٹ میں گورنمنٹ کی آئینی اسکیم پر ایک مباحثہ ہو جسے ایک قرطاس ابیض کی صورت میں شایع کیا جائے گا۔

اس اسکیم کیلئے ضروری مصالہ مشاورتی کمیٹی کے اخذ کردہ نتایج سے فراہم کیا جائیگا۔ اور ان نتایج میں کمیٹی کے ممتاز ممبروں اور دیگر حضرات لندن سے گفت و شنید کر کے ترمیم کیجائے گی۔

مسودہ قانون پارلیمنٹ میں پیش ہونے سے قبل سلیکٹ کمیٹی کا جا بسر ایک ایسی کارروائی ہے جس کی کوئی سابقہ نظیر موجود نہیں ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گورنمنٹ اس امر کے لئے کسی قدر فکرمند ہے کہ کوئی ناقابل تغیر و تبدل فیصلہ ہونے سے پیشتر ہندوستان کی رائے عامہ سے مشورہ کر لیا جائے۔

اسمبلی کے ممبران کا حکومت کیخلاف احتجاج!

جدید آرڈیننس بغیر مشورہ کئے کیوں نافذ کیا گیا

شملہ - ۲ر جولائی - غالباً اسمبلی کا آئندہ اجلاس ہنگامہ خیز ہوگا۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ بعض ممبران اسمبلی اس طریق کار کے متعلق عذرات پیش کریں گے جس کے بموجب آرڈیننس اختیارات خصوصی بلا مشورہ مرکزی مجالس آئین ساز نافذ کر دیا گیا۔

اسی سلسلہ میں جلد ہی شاید ایک بیان بھی شایع ہوگا۔ جسمیں آئینی پروگرام کے متعلق سر سیموئیل ہور نے جس طرح ممبران اسمبلی کو فراموش کیا ہے احتجاج کیا جائیگا۔

چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ اسی بارے میں کوشش کیجا رہی ہے کہ اسمبلی کی تمام جماعتوں کے ممبران اس احتجاج کی

بنارس میں مجلس مشاورت

ساری گفتگو صیغہ راز میں ہے۔

دہلی ۸ رجولائی بنارس میں مالوی جی کے یہاں تازہ سیاسی مسائل پر جو گفتگو ہو رہی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ ختم ہو گئی۔ تفصیلات بالکل صیغہ راز میں ہیں ڈاکٹر کچلو اور مسٹر آصف علی کے علاوہ جمعیتہ العلماء ہند کے ڈکٹیٹر حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی بھی مشاورت کے لئے مدعو کئے گئے تھے اچاریہ کرپلانی کے متعلق بھی معلوم ہوا ہے کہ وہ بھی موجود تھے ڈاکٹر کچلو مسٹر آصف علی اور مولانا حسین احمد صاحب کل واپس آ گئے۔

مشاورت میں کیا کیا باتیں ہوئیں شرکا اسے بتلانے سے احتراز کرتے ہیں تاہم یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس مشاورت کوئی اہمیت حاصل نہیں ہے۔

پارلیمنٹ میں کانگریس کیساتھ تعاون کرنے پر بحث

مخالف جماعت کے رکن مسٹر لانسبری کا نوٹس

لندن ۷ رجولائی معلوم ہوا ہے کہ مسٹر لانسبری نے (جو برطانوی پارلیمنٹ کے دار العوام کے مخالف جماعت کے لیڈر ہیں) حکومت سے یہ دریافت کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ ہندوستان کی موجودہ نازک سیاسی صورت حالات کے پیش نظر جبکہ اعتدال پسند حکومت کی تازہ حکمت عملی سے ناراض ہو گئے ہیں حکومت کی پوزیشن کیا ہے اور آیا وہ ان کو مطمئن کرنیکے لئے کوشش کریگی۔ اگر ایسا ہے تو وہ کونسا ذریعہ اختیار کرے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر لانسبری اس امر پر زور دیں گے کہ کانگریس کے ساتھ سمجھوتہ کی اشد ضرورت ہے مسٹر لانسبری کے مذکورہ نوٹس پر ۱۴ر جولائی ۱۹۳۲ء کو دار العوام میں زبردست اور گرما گرم مباحثہ ہوگا۔

میں شملہ کی ہدایات پر عمل کرنے کو اپنی، اسلام کی

اور نوع انسانی کی تحقیر سمجھتا ہوں

"ڈاکٹر اقبال کا بیان"

لاہور۔ ۱۰ر جولائی ڈاکٹر محمد اقبال صدر مسلم کانفرنس نے ذیل کا بیان اخبارات کو بغرض اشاعت ارسال فرمایا ہے

آل انڈیا مسلم کانفرنس کے بعض ممتاز ہستیوں کی سرکردگی میں ۱۴ جولائی ۱۹۳۲ء کو الہ آباد میں جو جلسہ عام منعقد ہوا۔ اُس کی کارروائی کا میں نے بالاستیعاب مطالعہ کیا۔ میں کانفرنس کے ماتحت ایک انڈیپنڈنٹ پارٹی کی تشکیل و قیام کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ میں نے مسلم کانفرنس کے اجلاس لاہور کے خطبۂ صدارت میں ذیل کے خیالات کا اظہار کیا تھا:۔

یہ بسا اوقات دیکھا گیا ہے کہ ملت کی رہنمائی کے مسئلہ پر میں ہے اس کے مالہ و ما علیہ پر آزادانہ غور و فکر نہیں کیا جاتا۔ اس کا نتیجہ نہایت نازک مواقع پر تشتت و افتراق ہوتا ہے اور ہماری سیاسی مجالس اس کی آماجگاہ بن جاتی ہیں۔ چنانچہ ان مجالس میں وہ تنظیم و تربیت نہیں پائی جاتی جو سیاسی جماعتوں کے اقتدار اور بقا کے لئے اساس کا حکم رکھتی ہے۔ اس مرض مزمن کے علاج کے لئے میری تجویز یہ ہے کہ ہندی مسلمانوں کی صرف ایک سیاسی مجلس ہونی چاہئے جس کی شاخیں طول و عرض کشور ہند میں پھیلی ہونا چاہئیں۔ اسکا جو نام چاہیں آپ رکھ لیں۔ لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ اس آئین اس قدر جامع ہو کہ اسمیں متفاوت الخیال و متفاوت العقیدہ جماعتوں کے برسر اقتدار آنے کی گنجائش ہو۔ کہ وہ اپنے معتقدات اور طریق کار کے مطابق ملک و ملت کی رہنمائی کر سکیں۔ میری رائے میں تشتت اور افتراق کے انسداد اور اسلام اور ہندوستان کے مفاد عمومی کے لئے شیرازہ بندی و تنظیم و قواعد ملی کی یہ واحد سبیل ہے۔

پس مجھے کوئی شبہ نہیں ہے کہ اس نوع کی ایک پارٹی قائم کر کے مولانا حسرت موہانی اور اُن کے رفقا نے صراط مستقیم کیطرف اقدام کیا ہے۔ بہرحال میں سمجھتا ہوں کہ مولانا شفیع داؤدی کے استعفا کے بعد جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ اُس کی وضاحت کر دوں۔ نیز الہ آباد کے جلسہ میں التوائے اجلاس کو میرا فعل قرار دے کر جو احتجاج کیا گیا ہے اس کی حقیقت بھی واضح کر دوں۔

میں ایمانداری کے ساتھ سمجھتا ہوں کہ مولانا شفیع داؤدی اپنے اقدام میں حق بجانب نہیں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اخبارات میں ان کا استعفا چھپنے کے بعد فوراً میں نے ان سے درخواست کی کہ وہ اسے واپس لے لیں اور سید ذاکر علی وغیرہ سے مل کر معاملات کو بعنوان احسن طے کر لیں۔ جہاں تک اگزیکٹو بورڈ کے اجلاس کے التوا کا تعلق ہے۔ میں نے بعض اسباب کی بنا پر التوا کا مشورہ دیا۔ یہ مشورہ میرے خیال میں نہایت صائب تھا۔ نہ صرف اس سبب سے کہ مولانا شفیع داؤدی۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خاں اور میرے پاس اس کے متعلق بہت سے تار موصول ہوئے تھے بلکہ اس سبب سے کہ مجلس عاملہ نے اپنے اجلاس شملہ میں جس میں بد قسمتی سے میں شریک نہ ہو سکا تھا مولانا شفیع داؤدی کو یہ اختیار دیا تھا کہ اگر اُن کی رائے میں ۳۱ر جولائی تک فرقہ وارانہ تصفیہ کے متعلق کسی اعلان کی کوئی توقع نہیں معلوم ہو تو وہ التوائے اجلاس کا اعلان کریں تمام ملک کو ہلا دینے والی یہ تجویز مجلس عاملہ کے تمام حاضر ارکان نے باتفاق رائے منظور کی۔ مولانا شفیع داؤدی نے بھی بطیب خاطر یہ ذمہ داری قبول کی۔ اب میں نہیں سمجھ سکتا کہ اپنے استعفا اور اپنے بعد کے بیانات میں انہوں نے اس حقیقت کی طرف کیوں اشارہ نہیں کیا

ان حالات میں میرے بارے میں یہ کہنا کہ میں نے مختار مطلق کی حیثیت اختیار کر لی تھی۔ شاید قرین انصاف نہیں ہے۔ میری رائے میں التوا کی خواہش کانفرنس کے ارکان کی اکثریت کی خواہش تھی۔ میری ذاتی رائے بھی یہی تھی۔ میں اس مسئلہ پر کافی غور و تعمق کے بعد اس فیصلہ پر پہونچا۔ کہ اگرچہ ملت کا یہ فرض ہے کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کے غیر تشفی بخش تصفیہ کی صورت میں حکومت سے لڑے لیکن مجھے محض اس بنا پر کہ حکومت ایک مقررہ میعاد کے اندر اعلان حقوق نہ کرنے کی مجرم ہے انہیں کوئی فاضلانہ اقدام کرنے کا مشورہ نہیں دینا چاہئے۔

ان واضح حقائق کی تصریح کی بعد مسلمان اب فیصلہ کر سکیں گے کہ التوا کے اجلاس کے متعلق میرا مشورہ شملہ کے اشارات و ہدایات کا مرہون منت تھا۔ یا نہیں۔ میں نے اپنی نجی یا قومی زندگی میں کبھی کسی دوسرے کے ضمیر کا اتباع نہیں کیا میں سمجھتا ہوں کہ جو شخص ایسے موقع پر کہ ملت کے مسائل مہمہ معرض خطرہ میں پڑے ہوئے ہوں دوسروں کے چشم و ابرو کا پابند ہے وہ اسلام اور نوع انسانی کی تحقیر کرتا ہے

مجھے ایک مرتبہ پھر اس حقیقت کی وضاحت کرنے اجازت دیجئے۔ کہ جو لوگ اس وقت التوا اجلاس کے حامی تھے اُن کی اس روش کی یہ توجیہ ہرگز نہ ہونی چاہئے۔ کہ وہ ضرورت پڑنے پر قرارداد لاہور کو جامہ عمل پہنانے میں تامل و تعلل سے کام لیں گے جب تک کوئی خاص ضرورت نہ پیدا ہو جائے ملت کا فرض ہے کہ وہ اپنی مجموعی طاقت کو بصیغہ محفوظ رکھے۔ تدبر و دانش کا اقتضا یہ نہیں ہے کہ غیر ضروری امور پر اپنی صلاحیتیں ضایع کر دی جائیں بلکہ آڑے وقتوں کے لئے انہیں محفوظ رکھا جائے

(م۔ ن۔ ا)

جاپانی مال کے محصول میں اضافہ کیا جائے

بمبئی۔ جون ایوان تجارت ہند کے اکثر ارکان نے وزیر تجارت ہند کی خدمت میں ذیل کا تار ارسال کیا ہے:۔

ہم آپ کی توجہ اس امر کی طرف منعطف کراتے ہیں کہ جاپان ہندوستان کی گھریلو صنعتوں سے بھی مقابلہ کر رہا ہے اور جاپان میں روئی کپاس کی صنعتوں کی وجہ سے اس سرگرمیوں میں اضافہ ہو رہا ہے اس کمیٹی کا احساس ہے کہ اس سلسلہ میں بھاری محصول عائد کیا جانا ضروری ہے اس کمیٹی کو افسوس ہے کہ اب تک روپے کی شرح مبادلہ سٹرلنگ پر منحصر ہے جس سے ہندوستانی صناعوں کا سراسر نقصان ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت کو اپنی اس پالیسی سے ہاتھ دھونا پڑے گا حکومت سے درخواست ہے کہ وہ اس سلسلہ میں ہماری تجویز پر غور کرے اور اُس کی رائے ہو کہ بعض تجارتی انجمنوں سے بھی استصواب کیا جائے تو ہم ان تجارتی انجمنوں کے نمائندوں کا ایک وفد اس کی خدمت میں بھیج سکتے ہیں۔

مسٹر ڈی ویلرا نے خراج کی ادائی سے انکار کر دیا!

دارالعوام میں آئرلینڈ کے متعلق اہم انکشافات

آئرلینڈ کے تاجروں وغیرہ میں بے چینی

برطانیہ میں آئرلینڈ کے مال پر سو فیصدی محصول!

لندن۔ ۱۴ر جولائی آخری وقت پر مسٹر ڈی ویلرا نے حکومت انگلستان کو صاف اور کورا جواب دیدیا کہ سالانہ جو رقم حسب معمول آئرلینڈ کی طرف سے آیا کرتی تھی وہ ادا نہیں کیجائے گی بیشتر کی خط و کتابت سے اور باہمی گفت و شنید سے یہ طے پایا تھا کہ اس سالانہ رقم کی ادائی کا معاملہ ایک ثالثی عدالت میں پیش کیا جائے اور ابھی تک اس ٹربیونل کی بناوٹ وغیرہ پر بحث ہو رہی تھی۔ کہ مسٹر ڈی ویلرا نے ادائی سے ہی انکار کر دیا۔

اب یہ صاف طور پر معلوم نہیں ہو سکا کہ آیا مسٹر ڈی ویلرا امپائر ٹربیونل کے ذریعہ بھی فیصلہ کرنے پر آمادہ ہیں یا نہیں۔ اس پر وزیر نو آبادیات مسٹر تھامس نے گذشتہ رات دارالعلوم میں زور دیا تھا کہ اگر اس سالانہ رقم کی ادائی سے انکار کر دیا گیا تو آئرلینڈ سے آنے والے مال تجارت پر سو فیصدی محصول لگا دیا جائے گا تاکہ اس طریقہ سے یہ رقم حاصل کر لی جائے یہ تحریک ۲۲۴ موافق اور ۳۱ مخالف ووٹوں سے پاس کی گئی۔

مسٹر تھامس کہنے لگے کہ حسبقدر مفاہمت اور مصالحت کی کوشش ہم نے کی ہے کوئی بھی حکومت کرنے کو تیار نہ ہوتی۔ اور اب بھی اگر آزاد حکومت اپنی روش کو دوستانہ کرنے کے لئے تیار ہو گی تو ہم صلح کے لئے ہاتھ بڑھائیں گے۔ لیکن اگر یہ معاندانہ طرز عمل جاری رہا تو پھر ہم نتائج سے بے پرواہ ہو کر وہی کچھ کریں گے جو ایسی حالت میں ہم کو کرنا چاہئے

الوائمیں چہ می گوئیاں

مزدور ممبر مسٹر آرتھر گرین وڈ نے کھڑے ہو کر کہا کہ آزاد حکومت آئرلینڈ سالانہ خراج کی رقم کو کسی دیگر مد میں اس وقت تک جمع کرنے کے لئے تیار ہے جب تک کہ باہمی فیصلہ نہیں ہو جاتا۔

مسٹر تھامس اور سر آرتھر چیمبرلین نے حیرانگی کے لہجہ میں بڑے اصرار کے ساتھ دریافت کیا کہ آخر اس اطلاع کا ذریعہ کونسا ہے اور کیا وہ معتبر ذریعہ ہے۔؟ مسٹر آرتھر نے اس کا جواب دینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ یہ بالکل صحیح ہے کہ آزاد حکومت ایسا کرنا چاہتی ہے

سرکاری اطلاع

مسٹر تھامس نے بعد میں بیان کیا کہ مسٹر ڈی ویلرا نے متنازعہ رقم الگ رکھ دی ہے جو تا فیصلہ محفوظ رہے گی۔ ایسا کرنے سے مفاہمت میں آسانی پیدا ہو سکتی ہے اور اس مرحلہ پر بھی حکومت ثالثی عدالت کے تقرر پر رضامند ہے۔ بشرطیکہ امپائر کورٹ پر مشتمل ہو۔

آزاد حکومت میں تشویش

تجارتی اور سیاسی حلقوں میں مسٹر ڈی ویلرا کا نوٹ شایع ہونے کے بعد بڑی تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے لیکن نوٹ کے جس حصہ میں ثالثی عدالت کے تقرر پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے خیال پیدا ہوتا ہے کہ بالآخر یہ معاملہ ثالثی عدالت میں پیش کیا جائے گا وزیر نو آبادیات مسٹر تھامس بھی ایک فولادی عزم کے ساتھ یہ اعلان کر رہے ہیں کہ برطانیہ کو نہیں بلکہ آزاد حکومت آئرلینڈ کو ہی نیچا دیکھنا پڑیگا۔

توقع ہے کہ مسٹر ڈی ویلرا اب بار بار نہیں لیں گے وہ تو اب یہ کہہ رہے ہیں کہ اقتصادی مشکلات کی وجہ سے وہ معمولی رقم ادا کرنے سے معذور ہیں

آئرلینڈ کے تجارتی ادارے کی یہ خبر سن کر حکومت برطانیہ ان کے مال تجارت پر سو فیصدی محصول عائد کرنے کا عزم کر چکی ہے بہت تشویش کا اظہار کر رہے ہیں اور کاروبار میں اب ہی سے تنزل شروع ہو گیا ہے مویشیوں کی قیمتیں ابھی سے بہت گر گئی ہیں۔ اور مویشی کے بیوپاری کہہ رہے ہیں کہ انہیں اپنا کاروبار بند کرنا پڑے گا۔

زمینداروں کا ایک جلسہ بھی اسی بارے میں طلب کیا جا رہا ہے

اخبارات کو انتباہ

بمبئی۔ ۹ر جولائی آج گورنر بمبئی سے سردار سلیمان قاسم سر ابراہیم رحمت اللہ امیر آف بمبئی وغیرہ نے ملاقات کی۔ حکومت بمبئی نے تمام اخبارات کے نام خطوط بھیجے ہیں کہ اور لکھا ہے کہ فسادات کی مبالغہ آمیز خبریں شایع کرنا ممنوع ہے اگر کسی نے اس حکم کی خلاف ورزی کی تو اس کے خلاف مقدمہ چلایا جائے گا۔

قائم مقام گورنر

ناگپور ۹ر جولائی۔ سر آرتھر نلسن کو صوبہ متحدہ کا قائم مقام مقرر کیا گیا ہے۔

ضلع لندن مین ایک پارسی قارون کی فردوسی عشرتگاہ

سونے چاندی کے محلات مین زر و جواہر کی بارش، مشرقی طرز کے مکانات و حمام

لندن کے نزدیک قصبۂ ڈنڈسر مین ایک ہندوستانی امیر کا ایک محل ہے جسکو اسکی طلائی سجاوٹ کے باعث، طلائی کل کے نام سے مخاطب کیا جاتا ہے چنانچہ اسکی سجاوٹ اور خوبصورتی کے باعث ایک انگریزی مضمون کا ترجمہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے

انگلینڈ کے بادشاہون کے قدیم شاہی محلون سے ۳ میل کے فاصلہ پر ونڈسر مین ایک اور بھی محل ہے جو تقریباً مشرقی عجائبات کا ایک قابل قدر نمونہ ہے، باہر سے دیکھنے مین یہ پرانے ڈھنگ کا ایک معمولی محل معلوم ہوتا ہے لیکن اسکی پرانی چوبی دیوارون کے اندر گویا علاؤالدین کے تہ خانہ کی شان و شوکت بند کر رکھی ہے

یہ محل پہلے صدر لینڈ کی مرحومہ ڈچیز (بیگم) کی ملکیت تھا لیکن اب ایک ہندوستانی متمول سر دھن جی بھابو من جی کے قبضے مین ہے جس کے شاہی خرچ و خیرات نے لوگون کو محو حیرت کر دیا ہے۔

آٹھ سال تک باشندگان ونڈسر اس بارے مین قیاس آرائیان کیا کرتے تھے کہ سر دھن جی بھائی کے زمین کے اردگرد جو میلون لمبی چار دیواری کھنچی ہوئی ہے اس کے اندر کون کون سے عجائبات بند ہین راور ی پادر دی سنتری ہمیشہ پہرہ دیتے ہین اور شائقین کو محل کے پاس تک نہین پھٹکنے دیا جاتا۔

مشرقی باغ کا نمونہ

محل کے اندر ایک باغ ہے جس کو باغ ارم کا نمونہ سمجھنا چاہیئے۔ گل و گلزار سے فضا مین ایک عجیب بہار نظر آتی ہے۔ پودون اور جھاڑیون کو ایسے ڈھنگ سے تراشا گیا ہے کہ انسانون اور حیوانون اور قدیم زمانے کے دیوؤن کی سی شکل بن گئی ہے، حوضون مین ہندوستان اور چین کے سمندرون کے مانند طرح طرح کے جانور پائے جاتے ہین،

پھولون کے پودے دنیا کے دور دراز ممالک سے لاکر لگائے گئے ہین اور وہ اسقدر خوبصورت ہین کہ محتاج بیان نہین، ایک ایک پودے کو خریدنے اور اُن کو یہان لانے مین بہت خرچ ہوتا ہے، ان کی نگرانی ایسے اہرین فن کے سپرد ہے جن کی تنخواہین سُنکر کتنے ہی تاجرون کے منہ مین پانی بھر آتا ہے۔

اپنی ریلوے

اپنے احباب کی آسایش کے لیے سر دھن جی بھائی نے اپنے اس پر فضا باغ مین ایک چھوٹی سی ریل بھی چلا دی ہے اور دریا کے کنارے پر گھوڑون کی دوڑ کے لیے ایک گھوڑ دوڑ کا میدان بھی بنوا دیا گیا ہے،

سر دھن جی بھائی کی عورتون مین بڑے بڑے امیر شریک ہوا کرتے ہین اور کوئی بھی مہمان وہان سے سونے کی یا جواہرات سے مرصع تحفہ حاصل کیے بغیر نہین جا سکتا

سونے کا انبار

محل کے اندر دھات کا بھی جس قدر بھی سامان ہے وہ سب یا ٹھوس سونے کا ہے یا اسپر سونے کا پترا چڑھا ہوا ہے، غسلخانہ مین پانی کی ٹونٹیان اور بجلی کے سوئچ تک سونے کے ہین، جھاڑ فانوس وغیرہ بھی طلائی ہین اور بڑے قیمتی ہین، دھن جی بھائی کی خوابگاہ تو گویا عشرت مشرق کا ایک نمونہ ہے!

اگرچہ سب جگہ سونا ہی سونا دکھائی دیتا ہے لیکن کہین بھی ان میل اور بھدا معلوم نہین ہوتا، مشرق کے کاریگرون نے اسے ایسے ڈھنگ سے بنایا ہی کہ سونے کے سوائے وہان کسی چیز کا کام ہی نہین ہے۔

سر دھن جی بھائی نے ۸ سال سے اس آبادی مین اپنا سلسلہ قائم کیا ہے، اسوقت سے ان کی سخاوت کا گھر گھر چرچا ہے انھون نے برٹش لیجن نامی رضا کارون کی فوج شاخ ونڈسر کو اپنے اپنے اجلاس منعقد کرنے کے لیے مکان بنانے کو ۶۵ ہزار روپیہ مرحمت کیا ہے اور اُسکے بینڈ کی وردی بھی بنوا دی ہی اسی پر اکتفا نہین کیا گیا ہے بلکہ اس کے جملہ ممبران کو معہ عیال و اطفال دعوت دی اور کوئی بھی آدمی ایک پونڈ یا ۱۰ شلنگ کے نوٹ کا رختصانہ لیے بغیر وہان جانے نہیں دیا گیا،

ڈنڈسر کے قلی ان کی آمد سُنکر نہایت مسرت و شادمانی کا اظہار کیا کرتے ہیں کیونکہ جب وہ اس اسٹیشن پر اُترتے ہین تو قلیو نپر پونڈ اور نوٹون کی بارش کیے بغیر نہیں رہتے، سر دھن جی اسوقت اپنی نوجوان لیڈی، تین متبنی بچون دو لڑکے ایک لڑکی کے ہمراہ، ہیروگیٹ مقام مین اقامت پذیر ہین، موسم سرما ہندوستان میں گذارنے کے بعد وہ یہان بھی کچھ دن آکر اقامت پذیر ہوا کرتے ہین،

دریا بہ حباب اندر

دنیا: ۔ مین دس لاکھ سے زیادہ آبادی کے شہر ۴۰ ہیں،

لندن: ۔ مین تقریباً ۸ کرور ۶۰ لاکھ آدمی موٹر بس کے ذریعہ سالانہ سفر کرتے ہین،

فرانس کے قابل اشخاص میں صرف ۱/۲ حصہ یعنی ایک کروڑ ۳۰ لاکھ آدمی شادی کرتے ہین،

لندن: ۔ کے چڑیا گھر مین ہاتھی کو سدھانے کے لیے ہر سال ۸ گیلن تیل صرف ہوتا ہے،

امریکہ: ۔ میں کپڑے دھونے اور رنگنے پر لندن کی کیفیت ایک سال مین ۱۸ کرور پونڈ زیادہ صرف ہوتا ہے

وینا: ۔ مین بہت سے عمدہ صحت بخش عمدہ مقام آر ٹک ہے کیونکہ اس علاقہ مین مرض کے جراثیم زندہ نہیں رہ سکتے،

فرانس: ۔ مین سو مین سے ۳۲ اشخاص کے اولاد ہوتی ہی نہین اور ۲۵ فیصدی مین ایک اولاد ہوتی ہے

جرمن: ۔ ایک ایسی گیس تیار ہوئی ہے جس سے اُڑتے ہوے ہوائی جہاز دن کو روکا جا سکتا ہے

برلن: ۔ مین ایک عورت اپنے دونون ہاتھ اور پاؤن سے لکھ سکتی ہے،

ترکی: ۔ میں ایک جدید قانون نافذ کیا گیا ہے جس کی رو سے موٹر ڈرائیور کو شادی کے متعلق سارٹیفکٹ داخل کر دینا پڑتا ہے کیونکہ حکومت کا خیال ہے کہ شادی شدہ اشخاص اپنی ذمہ داری کی مزید توجہ رکھتا ہے،

دنیا مین: ۔ ویسٹرن ریلوے کمپنی کی نیٹعلیم ٹرین سب سے زیادہ تیز رفتار ہے،

سلک مروارید

مذاق نہین ہے ۔ یہ زندگی کی ایک سچائی ہے، انسان بیوقوف ہے اگر اپنا نقصان دیکھکر روتا ہے، نقصان پر بھی روح کو غور کرنے اور خدا کی بندگی کرنے کا وقت ملتا ہے اور سچائی کے ذریعہ سے بھی خدا تعالی اُسیوقت مستفید کرتا ہے، (ٹالسٹائی)

تم اپنے دشمنون سے محبت کرو جو تم پر مظالم ڈھائین تم اُنکی بہتری کے لیے دعا کرو، (حضرت عیسیٰ)

اگر عوام الناس کے مفاد کا معاملہ ہو اور تم میرے لیے احترام اور موت کے دو پہلو رکھو تب بھی مین اس پر غیر جانبدار رہکر غور کرونگا (شیکسپیر)

تو ہستی سے بغلگیر ہو رہا ہے لیکن تجھے ذرا بھی فکر نہین مجھے بخوبی معلوم ہے کہ دنیا کی کسی شے کو بقا حاصل نہیں ہے، (حضرت علیؓ)

لقمان سے کسی نے پوچھا کہ تو جو کیدار تھا حکیمون کے درجہ پر کیسے پہونچ گیا، اُس نے کہا تین باتون سے (۱) سچ بولنے سے (۲) خاموش رہنے سے اور (۳) بدون کی صحبت سے کنارہ کشی اختیار کرنے کے باعث (لقمان)

گناہ گنہگارون کی شرارت کا نعم البدل ہی، اعلی معیار یعنی نجات تو صداقت کے شیدائی کو حاصل ہوتی ہے، (زور اسٹر)

فکر ایک قسم کی بزدلی کا نام ہے، یہ زندگی کو زہریلا بنا دیتی ہے،

خوف، یہ انسانون کو دوسرون کا غلام بناتا ہی اور یہی ظالمون کی بیڑی ہے۔ (فرینگ)

کبھی بھولکر بھی بُرا سلوک نہ کرو کیونکہ بدسلوکی حیوانیت کا مظہر ہے،

کام کرو دنیا کا راز اسی مین مضمر ہے، نیکنامی کی شہرت کام کرنے ہی سے ہوتی ہے (ڈینیل دلکی)

اپنے فرض کو اپنے سامنے دیکھکر پسپا ہونا اخلاقی جرأت کی کمی کا باعث ہے، (کنفوشیش)

یہ سخت محسن کشی مین داخل ہے کہ تم اپنے اس بھائی سے جھوٹ بولو جو تم پر بھروسہ رکھتا ہے اور تمہین حق گو سمجھتا ہے (رسول کریم)

جسوقت آفت نازل ہو تو یہ سمجھ لینا چاہیے، تمہین دنیا مین ہمیشہ زندہ رہنا ہے، لیکن دنیا مین زندہ رہتے وقت یہ خیال کرنا کہ گویا کل ہی تم کو ملک الموت کا لقمہ بننا ہے، (دست ایڈیش)

ہمیشہ خدا سے دعا مانگو اور اسکی خواہش کو پورا کرنے کی کوشش کرو، طمع اور بدکاری سے دور رہو جن کے زیر اثر قابل شخص بھی تذبذب مین پڑ جاتا ہے، یہ خدا کی قدرت ہی کہ بعض اوقات پاک دین بھی صداقت کی شناخت کرنے سے عاری رہ جاتی ہین، (اکبر)

رباعیات عمر خیام کا سب سے قدیمی نسخہ

پریسیڈنسی کالج کلکتہ کے پروفیسر محفوظ الحق گذشتہ پیر کو بنگال ایشیاٹک سوسائٹی کے اجلاس مین "رباعیات عمر خیام" کا ایک ایسا نسخہ دستیاب ہونے کا انکشاف کیا کہ جو اب تک دستیاب شدہ نسخہ جات مین سب سے پرانا نسخہ ہے۔ یہ نسخہ سنہ ۱۴۳۲ء کا تحریر شدہ ہے۔ بوڈلیئن لائبریری آکسفورڈ کا مشہور نسخہ جو اب تک سب سے زیادہ قدیم مانا جاتا ہے وہ سنہ ۱۴۶۰ء کا لکھا ہوا ہے اس حساب سے یہ نسخہ ۲۸ سال پیشتر کا سمجھنا چاہیے

پروفیسر صاحب نے کہا کہ یہ بیش قیمت نسخہ لکھنو کے ایک قدیم رئیس کی پرانی کتابون مین پڑا ہوا تھا اور حسن اتفاق سے اسکو لکھنو کے مشہور علوم اور فنون کے شیق نوگری پرشاد سکسینہ کے دکھانے کو لایا گیا اُنھون نے اسکی اہمیت کو سمجھا اور مالک کو بتایا اور بعد ازان اُنھین اپنے کتب خانے کے لیے حاصل کرنے مین بھی کامیابی ہو گئی،

اُنھون نے یہ بھی بتایا کہ اس نسخہ مین کل ۲۰۶ رباعیان ہین ان مین ۵۵ ایسی ہین جو اب تک دستیاب شدہ کسی بھی قدیم نسخہ مین اِن کا اندراج نہیں تھا، ممکن ہے کہ تمامتر عمر خیام کی تصنیف نہ ہون، لیکن کچھ تو ہونگی ہی ان نسخون کا کاتب کرمان (ایران) کا کوئی کیوان بن محمد الطرکی تھا۔ اس نسخہ املائی غلطی بالکل نہیں ہے، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ خود بھی بڑا فاضل تھا، اس لیے یہ نسخہ سب سے قدیم ہی نہیں بلکہ سب سے صحیح بھی ہے

انھیں پروفیسر صاحب نے دو سال قبل رباعیات ہذا کی سب سے قدیم قلمی نسخہ کی دستیابی کے متعلق اطلاع دی تھی اور وہ نسخہ بھی ہندوستان کے ہی کسی کتب خانہ سے برآمد ہوا تھا،

مصر کی کامل آزادی کیلئے جد و جہد

برطانیہ سے تصفیہ کی گفتگو کرنیکی تحریک

مصر اور برطانیہ کے تعلقات گو کچھ زیادہ خراب نہیں ہیں تاہم کم لوگوں کو یہ معلوم ہوگا کہ ایک عرصہ سے برطانیہ اور مصر کے درمیان بعض معاملات معلق چلے آرہے ہیں اور چند سال قبل ان کے متعلق گفتگو شروع ہونیکے لئے ناکمل صورت میں ختم ہو گئی تھی ۔ وہ اسی طرح اب تک معرض التوا مین پڑی رہی ہے اس عدم تصفیہ کی وجہ سے برطانیہ اور مصر کی تجارت اور دیگر امور میں بعض اوقات سخت مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں مصر میں جماعت کا وفد جو انتہا پسندونکی جماعت ہے کامل آزادی کا مطالبہ کر رہا ہے۔ اور ہمیشہ یہی کہتے رہتے ہیں کہ مصر میں مصریوں کا اقتدار رہیگا۔ ان کے اسی اصول کی وجہ سے صاحب السعادۃ مصطفی نحاس پاشا جانشین سعد پاشا زاغلول کی وزارت کو توڑ دیا گیا تھا اور اس کے ساتھ پارلیمنٹ کا بھی خاتمہ کر دیا گیا تھا لیکن کشمکش کی صورت حال ظاہر ہے کہ زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہ سکتی تھی ۔ چنانچہ قاہرہ کی تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ مصری دفتر خارجہ نے برطانیہ کو مطلع کر دیا ہے کہ حکومت مصریہ حکومت برطانوی سے برطانوی مصری معاہدہ کی تکمیل پر گفتگو کرنے کو ہر وقت تیار ہے خیال ہے کہ حکومت مصر اوائل موسم سرما میں اس قسم کی ایک باقاعدہ تحریری یادداشت بھی حکومت برطانیہ کے پاس بھیج دے گی م

آل انڈیا مسلم کانفرنس کی سکریٹری شپ سے استعفا!

مولانا شفیع داؤدی کا بیان!

۳ر جولائی کو منتظمہ بورڈ کا ایک جلسہ منعقد کرنے کے متعلق آل انڈیا مسلم کانفرنس لاہور کی قرارداد بالکل اور صاف تھی۔ ۳ر جولائی کا جلسہ جبتک کہ ویسے ہی واضح اسباب پیدا نہوں ملتوی نہیں کیا جاسکتا تھا اس واسطے میںنے ۱۴ر جون کو ایک جلسہ کے انعقاد کے متعلق نوٹس اراکین کے پاس روانہ کر دیئے تھے۔ جس وقت ہم لوگوں کو یہ اطلاع ملی تھی کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کے فیصلہ کا اعلان اختتام جون سے پہلے نہیں ہو سکتا۔ اور یہ بالکل ناگزیر ہے اسی وقت سے ہم لوگوں نے انتہائی کوشش شروع کردی تھی کہ کوئی ایسی واضح شکل سامنے آئے جس سے صحیح راہ عمل کا پتہ چل سکے۔ لیکن باوجود میری انتہائی جد وجہد کے کوئی ایسی شکل سامنے نہ آئی یہاں تک کہ ۲۰ر جون کو وزیر ہند نے دارالعلوم میں بیان دیا کہ۔ جس میں انھوں نے یہ اعلان کہ حکومت فرقہ وارانہ مسئلہ کے تصفیہ پر غور کر رہی ہے۔ اور اسی موسم گرما کے اندر اسکا اعلان کر دیا جائیگا۔ میرے خیال میں یہ بیان بھی ۳ر جولائی کے جلسہ کو ملتوی کرنے کے لئے کافی نہ تھا۔ اسی لئے میں نے ۲۰ر جون کو ارکان کے پاس یاد دہانی کے خطوط روانہ کرنے شروع کر دیئے۔ جن میں ۳ر جولائی کے جلسہ کی اہمیت کی طرف انہیں متوجہ کیا۔ اس دوران میں مسلم کانفرنس کے چند ممبروں کی طرف سے میرے پاس بہ کثرت تار اس امر کے متعلق پہونچے کہ ۳ر جولائی کا جلسہ ملتوی کر دیا جائے۔ کیونکہ ان حضرات کے خیال میں۔ وزیر ہند کا بیان التوا کی کافی وجہ تھی۔ لیکن میں ان کے خیال سے متفق نہیں ہوا۔ اور یاد دہانی کے لئے خطوط روانہ کرتا رہا۔ جب میں خطوط روانہ کر چکا تو مجھے ڈاکٹر سر محمد اقبال صدر مسلم کانفرنس کا ایک تار ملا جس میں انھوں نے مجھے حکم دیا تھا کہ ۳ر جولائی کا جلسہ ملتوی کر دیا جائے۔

چنانچہ میں نے ایک تیسری نوٹس ۲۹ر جون کو ممبران منتظمہ بورڈ کے پاس روانہ کیا کہ اور انھیں اطلاع دی کہ صدر کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے میں نے جلسہ ملتوی کر دیا ہے۔

دوسرے گذشتہ واقعات کی طرح یہ واقعہ بھی میرے لئے نہایت سبق آموز ثابت ہوا ہے۔ میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ میرے ان چند احبابوں نے جنکا تعلق مسلم کانفرنس سے ہے۔ ابھی تک قومی تنظیم کی اہمیت کو محسوس نہیں کیا ہے۔ اور منظم شدہ جماعت کی آواز کو جس اظہار صاف الفاظ میں کیا جائے۔ کوئی قدر نہیں کرتے لاہور کانفرنس کی وہ تجویز باہمی تصفیہ سے منظور ہوئی تھی۔ اور اس کو ان تمام حضرات نے جو وہاں موجود تھے منظور کیا تھا لازم یہ تھا کہ کانفرنس کے تمام ممبر اس قرارداد کی ہر ممکن قربانی سے احترام کرتے تب اس کانفرنس کی عزت دوسروں کی نگاہوں میں بھی ہوتی اس وقت جبکہ ملک میں ایک جمہوری دستور کی ابتدا ہو رہی ہے عوام کی آواز کی جو منظم شدہ عنوان سے ظاہر ہو بہر حال قدر کرنی چاہئے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر کانفرنس کے ذمہ دار ارکان ہمت کر کے جلسہ میں موجودہ مخصوص حالات کی تشریح کرتے تو منتظمہ بورڈ کے ارکان اسے اچھی نگاہوں سے دیکھتے اور کوئی معقول طرز عمل اختیار کرتے۔

میرے خیال میں ۳ر جولائی کے جلسہ کا التوا مسلم کانفرنس کے نظام پر ایک کاری ضرب ہے۔ اس لئے میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اس طرز عمل کے خلاف پرزور احتجاج کروں۔ تاکہ ہماری آئندہ قومی زندگی میں اسکا اعادہ نہونے پائے لہذا میں آل انڈیا مسلم کانفرنس کے سکریٹری کے عہدہ سے مستعفی ہو رہا ہوں اور اپنا استعفی صدر کانفرنس کے پاس بھیج رہا ہوں۔

محمد شفیع داؤدی

دفتر آل انڈیا مسلم کانفرنس بانکی پور پٹنہ

۳۰ر جون ۱۹۳۲ء

مشتہری بلانیس

بحکم جناب مسٹر سید محمد منیر صاحب بیرسٹر

ایٹ لا جج خفیفہ بہادر کانپور

عدالت خفیفہ کانپور

۱۷ نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۳۱ء

گنگا پرشاد و گیا پرشاد پسران بالا پرشاد اقوام درزی ساکنان رنجیت پوروہ شہر کانپور انسالونٹیان

ہرگاہ گنگا پرشاد و گیا پرشاد مذکورہ بالا نے اپنے ڈسچارج کی درخواست اندر میعاد نہیں داخل کی ہے جس کی وجہ سے عدالت نے حکم مورخہ ۲۳ر جنوری سنہ ۱۹۳۱ء مشتہر قرار دیئے جانے دیوالیہ بتاریخ ۴ر جون سنہ ۱۹۳۲ء منسوخ کر دیا ہے

لہذا بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے۔ المرقوم ۶ر جولائی سنہ ۱۹۳۲ء

بحکم آر۔ پی۔ شرما
منصرم عدالت خفیفہ کانپور
مہر عدالت

نوٹس ڈسچارج بنام قرضخواہان

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور
باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۲۰ نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۳۱ء

مسٹر بی۔ جی ہیوم ولد مسٹر ٹامس ہیوم قوم عیسائی ساکن ۱۳/۷ لوکو کوارٹرس ای آئی ریلوے کانپور انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مسٹر ہیوم انسالونٹ نے ایک درخواست مشتہر کئے جانے ڈسچارج عدالت ہذا میں داخل کی ہے اور عدالت نے اُس کی سماعت کے لئے ۱۲ر اگست سنہ ۱۹۳۲ء مقرر کی ہے

لہذا بذریعہ نوٹس ہذا تمام قرضخواہوں کو اطلاع دیجاتی ہے المرقوم ۷ر جولائی سنہ ۱۹۳۲ء

بحکم آر۔ پی۔ شرما
منصرم عدالت جج خفیفہ کانپور
مہر عدالت

بحکم جناب مولوی محمد جنید صاحب سب جج دوم بہادر کانپور

سمن ادخال بیان تحریری

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۶ بابت سنہ ۱۹۳۲ء

بعدالت سب ججی دوم کانپور

اندرپال۔ ورام کرشن پسران پراگ نراین مرحوم بولایت اجودھیا پرشاد ولی نابالغ ساکن نگرہا پرگنہ کچن داؤ ضلع ہردوئی۔ مدعی

بنام جے شنکر لال وغیرہ مدعا علیہ

بنام (۱) جے شنکر لال ولد لال بہاری برہمن دیکشت ساکن موضع بھیسو پرگنہ بلہور ضلع کانپور ڈاکخانہ شیوراجپور
(۲) لشن ناتھ عرف پتوا ولد جے شنکر لال بولایت مسماۃ رکمنی کنور زوجہ جے شنکر لال مادر و ولیہ قدرتی

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابتہ رہن نامہ 2/5/8/0 کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۵ر ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور بیان تحریری داخل کریں۔

آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۹ جولائی سنہ ۳۲ء جاری کیا گیا۔

بحکم انوپ سنگھ جین منصرم
عدالت سب ججی دوئم کانپور
مہر عدالت

بحکم جناب مولوی محمد جنید صاحب جج دویم بہادر کانپور

نوٹس بنام مدعا علیہ نابالغ اور ولی کے

(آرڈر ۳۲ ۔ قاعدہ ۳)

بعدالت سب ججی دویم کانپور

مقدمہ نمبر ۶ بابت سنہ ۱۹۳۲ء

اندرپال ورام کرشن پسران پراگ نراین مرحوم بولایت اجودھیا پرشاد ولی نابالغ ساکن نگرہا پرگنہ کچن داؤ ضلع ہردوئی۔ مدعی

بنام لشن ناتھ عرف پتوا پسر نابالغ جے شنکر لال ساکن موضع بھیسو پرگنہ بلہور ضلع کانپور ڈاکخانہ شیوراجپور۔ مدعا علیہ نابالغ

ومسماۃ رکمنی کنور زوجہ جے شنکر لال ادر حقیقی و ولیہ قدرتی وولی دوران مقدمہ ساکن موضع بھیسو پرگنہ بلہور ضلع کانپور ڈاکخانہ شیوراجپور۔ ولی قدرتی مدعا علیہ نابالغ مذکور

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعی نے ایک درخواست گذرانی ہے کہ مدعا علیہ نابالغ کا ایک ولی دوران مقدمہ مقرر کیا جائے لہذا آپ نابالغ مذکور کو اور آپ مسماۃ رکمنی کنور ولی کو اس کی رو سے اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تعمیل اطلاع نامہ ہذا سے اندر میعاد ۱۵ر جولائی سنہ ۳۲ء کے ایک درخواست اس عدالت میں نسبت انکے یا کسی دوست مدعا علیہ نابالغ کے ولی دوران مقدمہ مقرر کیے جانے کی نسبت نہ گذرانینگے تو عدالت اغراض مقدمہ ہذا کے لئے کسی اور شخص کو نابالغ مذکور کا ولی مقرر کر دیگی ۔ آج بتاریخ ۵ا ماہ

بحکم جناب محمد منیر صاحب بار ایٹ لا جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ا و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۰۱۷ سنہ ۱۹۳۲ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

بابا گنگا داس عمرہ ۵ برس چیلہ بابا سنی داس ساکن اجیت بھون چھپرا محال کانپور۔ مدعی

بنام لچھمی نراین ولد منا لال برہمن چوک کانپور و لچھمی شنکر شکل ولد یاگیشور شکل ساکن حال چھپرا محال کانپور۔ مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ مالیتی ۲۴۰ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۲ ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۲ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کے کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جواب دہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۴ر ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا۔

بحکم آر۔ پی۔ شرما
منصرم عدالت جج خفیفہ کانپور
مہر عدالت

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب بار ایٹ لا جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ا و ۵)

نمبر مقدمہ ۵۶۹ / ۴ سنہ ۱۹۳۱ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

پنالال ولد نند رام قوم ویش ساکن نوگڑھ شہر کانپور مدعی

بنام شیدی خاں وغیرہ مدعا علیہ

بنام شیدی خاں ولد نامعلوم پٹھان ساکن کراکٹ ضلع جونپور و نور محمد مغلیہ ساکن کہاگا ضلع فتح پور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ ۔/۔۵ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۹ر ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۲ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع و فیصل ہوگا

بہ ثبت میرے دستخط و مہر عدالت کے آج بتاریخ ۵ ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا

بحکم آر۔ پی۔ شرما منصرم
جج خفیفہ کانپور
مہر عدالت

سندھ کانفرنس کی رپورٹ شائع ہوگئی

مالی مشکلات پر عبور حاصل کرنے کی تجاویز و سفارشات

شملہ ۱۴ر جولائی۔ اورنگ کمیٹی کے نام سے ماہرین اقتصادیات کی ایک کمیٹی اس لیے قائم کی گئی تھی کہ سندھ کو علیحدہ کرنے کے سلسلہ میں مالی پیچیدگیوں کی تحقیقات کرے اسکی رپورٹ سے جو ماہرین کی قطعی رائے تھی یہ معلوم ہوا کہ مالی مشکلات اور دشواریاں اس قدر ہیں کہ سندھ کو آسانی کے ساتھ بمبئی سے علیحدہ نہیں کیا جاسکتا اس باب میں سرکاری تحقیقات کے لیے ایک سندھ کانفرنس قائم کی گئی جس کے صدر مسٹر اے ایف۔ برین تھے انھوں نے اورنگ رپورٹ کی روشنی میں آیات سندھ کا عمیق مطالعہ و مشاہدہ کیا اور کل انھوں نے اپنی رپورٹ شائع کردی ان کی رائے ہے کہ سندھ کی مالی مشکلات اس قدر خوفناک و ناقابل عبور نہیں ہیں جیسی کہ اورنگ کمیٹی کے ماہرین اقتصادیات نے اپنی رپورٹ میں ظاہر کی ہیں مسٹر برین نے سفارشات کی ہیں کہ سندھ کو علیحدہ کرکے اسکی مالی حالت کو مستحکم کرنے اور بجٹ کے خسارہ کو پورا کرنے کے لیے کیا وسائل اختیار کیے جائیں چنانچہ ان کی رائے ہے کہ سکھر کے بند سے ۱۹۴۲ء کے بعد جو مالی منفعت حکومت کو ہوگی اسے اگر سندھ کے خسارے میں لگا دیا جائے تو اس کا میزانیہ برابر ہو جاتا ہے اور نہایت آسانی کے ساتھ اسے علیحدہ کیا جاسکتا ہے بارہ سال میں سندھ اپنے پاؤں پر اچھی طرح کھڑا ہو جائے گا، اورنگ کمیٹی کے اخراجات اور آمدنی کی مدون سکے جو نقشے دیے تھے برین کانفرنس میں نہیں ناقدانہ نظر ڈالی ہے مثلاً مسٹر برین کا تخمینہ ہے کہ اگر سندھ علیحدہ کر دیا جائے تو یکم اپریل ۱۹۳۲ء کو بجٹ کا خسارہ ۰.۸۰ لاکھ پچاس ہزار ہوگا اورنگ کمیٹی نے اس خسارہ کی مقدار ایک کروڑ آٹھ لاکھ ۴۵ ہزار تخمین کی تھی، اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ماہرین کے تیار کردہ تخمینوں میں احتساب و اعتراض کی گنجائش ہے، مسٹر برین کی دریافت ہے کہ سندھ کے بجٹ میں چھ سال تک مسلسل خسارہ ہوتا رہے گا اس اثنا میں سکھر کے بند سے جو مزید مالیہ وصول ہوگا وہ سود کی ادائگی میں چلا جایا کرے گا لیکن اس کے بعد میزان میں آمدنی کی مد کا اضافہ ہوتا رہے گا:

آمدنی اور خرچ

اس ماہرین کی کمیٹی نے ایک کروڑ ۸۰ لاکھ ۲۲ ہزار روپیہ کی آمدنی کا اندازہ لگایا تھا، اور کمیٹی کی رائے میں اخراجات کا اندازہ ۲ کروڑ ۷۰ لاکھ ۸۲ ہزار روپیہ کا تھا جس سے ۹۷ لاکھ ۴۰ ہزار روپیہ سالانہ کا خسارہ ہوتا ہے، ان اعداد و شمار میں سکھر بریج شامل نہیں ہے،

ہندو ممبروں کی ہٹ دھرمی

سندھ کانفرنس کے ہندو ممبروں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ اورنگ کمیٹی میں بجٹ کے خسارہ کی جس رقم کا تخمینہ لگایا تھا بالکل درست نہیں ہے سندھ کو اس سے زیادہ خسارا ہوگا، وہ اس رقم میں تقریباً ۲۶ لاکھ کا اور اضافہ کرنے کے خواہشمند تھے لیکن کانفرنس کی اکثریت اس کوشش میں تھی کہ عملی طور پر سندھ کا خسارہ ۳۰ لاکھ سے متجاوز نہ ہو اس لیے انھوں نے ایسی تجاویز اور عملی سفارشات پیش کی ہیں جس سے اس خسارہ بھی بالآخر ختم کیا جاسکتا ہے بلکہ بچت دکھائی جاسکتی ہے سکھر کے سندھ کی اسکیم کے سلسلہ میں مسٹر برین نے یہ ظاہر کیا ہے کہ سکھر کے بند کا سندھ کفیل نہیں ہوسکتا بلکہ خود بند کو ہی اسکا کفیل بنانا پڑے گا کانفرنس کی اکثریت نے کہا ہے کہ سندھ کی حکومت ابھی بہت مہنگی ہے اس میں مزید تخفیف اور کفایت شعاری پیدا کی جاسکتی ہے اور مزید ٹیکسوں کے ذریعہ سے بالآخر سندھ کو ایک مستحکم صوبہ بنایا جاسکتا ہے:—

فرقہ وارانہ مسائل کے متعلق برطانی حکومت کا فیصلہ

کونسلیں مشترکہ انتخاب کا فیصلہ کریں گی

لندن ۵ر جولائی وزیر ہند نے دارالعوام میں جدید ہندستانی دستور کے متعلق جو اعلان کیا تھا اس میں اس امر کی طرف بھی اشارہ تھا کہ برطانوی حکومت عنقریب فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق اپنے انقطاعی فیصلہ کا اعلان کردے گی۔ باخبر حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت نے فیصلہ تو مرتب کر لیا ہے لیکن اُس کے جزئیات پر مفصل بحث و تحیص نہیں ہوئی ہے۔ مزید براں مخالف جماعت کو بھی بعض امور سے اختلاف رائے ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ برطانوی حکومت نے مسلم مطالبات کے پیش نظر جداگانہ انتخاب کو برقرار رکھا ہے۔ اور یہ فیصلہ کیا ہے کہ اگر اس وقت کسی صوبجاتی مجلس قانون ساز نے کثرت رائے سے (جسمیں اقلیت کے ⅔ ممبران کی رائے شامل ہوگی) مشترکہ انتخاب کے اصولوں کو تسلیم کر لیا تو اس صوبہ میں مشترکہ انتخاب جداگانہ کی جگہ جاری ہو جائے گا۔

اس طرح حکومت نے جداگانہ سے مشترکہ انتخاب کی جانب رجوع کرنے کے لئے وقت کی قید نہیں لگائی ہے معلوم ہوا ہے کہ برطانوی حکومت نے مرکز اور صوبوں میں اقلیتوں کیلئے نشستوں کی تخصیص کے اصول کو بھی تسلیم کیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ قید لگادی ہے کہ وفاقی مجلس قانون ساز (فیڈرل اسمبلی) نے جدید دستور کی کارفرمائی کے تجربہ کے دوران میں نشستوں کی تخصیص کو غیر ممکن العمل خیال کیا تو وہ آئینی اکثریت کے ذریعہ اس اصول کو منسوخ کرسکے گی۔

اچھوتوں کی نمایندگی کے متعلق معلوم ہوا ہے، اختلاف رائے ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مخالف جماعت اچھوتوں کو مخصوص نمایندگی دینے کے حق میں نہیں ہے۔ لیکن کابینہ کی اکثریت اچھوتوں کے لئے مخصوص نمایندگی کم سے کم سال کے واسطے لابد تصور کرتی ہے۔ لیکن مزدوروں اور یونیورسٹی کی مخصوص نمایندگی سے اتفاق ہے

یوپی۔ نان گزیٹیڈ پولیس کانفرنس کانپور

یو۔پی۔ نان گزیٹیڈ پولیس ایسوسی ایشن کی سالانہ کانفرنس بمقام کانپور بتاریخ ۳۰ و ۳۱ جولائی ۱۹۳۲ء منعقد ہوگی۔ اور اس کا افتتاح جناب آنرایبل مارشل اسمتھ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس و آنریری سکریٹری انڈین پولیس ایسوسی ایشن فرمادیں گے۔ اُن افسران و ماتحتان سے جو شرکت کانفرنس کے خواہشمند ہوں۔ درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنی تاریخ رسیدگی کی اطلاع جناب سردار مان سنگھ صاحب افسر اسٹیشن کوتوالی کانپور و آنریری سکریٹری کمیٹی استقبالیہ یوپی نان گزیٹیڈ پولیس کانفرنس کو براہ راست دیں۔ کمیٹی استقبالیہ نے براہ مہربانی نمایندگان کے قیام خورونوش کا انتظام کر دیا ہے۔

خادم نیازمند
امیرالدین آنریری سکریٹری

قایم مقام چیف جسٹس

الہ آباد۔ ۹ر جولائی آیندہ دوشنبہ کو سر شاہ محمد سلیمان بغرض سیر و تفریح لنکا کیلئے روانہ ہو جائینگے اور آپ کی جگہ پر سر لال گوپال مکرجی کام کریں گے۔

سرکاری ریلوں کی آمدنی

شملہ۔ ۹ جولائی۔ ۲۵ر جون ختم ہونے والے ہفتہ میں تمام سرکاری ریلوں کی آمدنی ۱۵۸ لاکھ ہوئی گذشتہ ہفتہ میں ۱۶۳ لاکھ روپے کی آمدنی ہوئی تھی

بلیکنر محمد عادل۔ سعد ادین پرنٹر و پبلشر نے فیض اسلامی پریس کانپور میں چھاپ کر شائع کیا۔

جھوٹے دوست کی طرح

نقلی دوا مصیبت میں دھوکہ دیتی ہے

نقلیں اصل کی خوبیوں کا دھوکہ دینے کے لئے ہی بنائی جاتی ہیں۔ اس لئے اصل کی خوبیاں نہ رکھنے والی دوائیوں کی نقلیں نہ صرف دام کا ہی نقصان کرتی ہیں بلکہ کسی وقت پر دھوکہ دینے کی وجہ سے پرخطر ہوتی ہیں۔ نقل پر آپ بھروسہ نہیں کرسکتے ہیں۔ کوی نو دوید بھوشن پنڈت ٹھاکردت شرما ویدا ایڈیٹر دیش اپکارک لاہور کی بنائی ہوئی

"امرت دھارا" رجسٹرڈ

ہی سینکڑوں امراض کے لئے رام بان ہے۔ کچھ لوگ اس کی بڑھتی ہوئی بکری دیکھ کر اس کی نقلوں سے پبلک کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ پبلک کی صحت و دولت کا نقصان نہ ہو۔ اس لئے آپ کو مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ آپ ہمیشہ پنڈت جی کا نام دیکھ کر اصل امرت دھارا ہی خریدا کریں

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ۔ نصف ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ آٹھ آنے

ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کے ساتھ ہوتی ہے۔ ہندوستان کی جس زبان میں چاہئیے۔ خط میں لکھ دیں مفصل حالات کے واسطے رسالہ امرت منگوائیں۔ کارخانہ کی دیگر چار سو دوایات کی فہرست اور طبی کتب مصنفہ پنڈت صاحب کی فہرست اور رسالہ امراض مخصوصہ مرداں بھی حسب ضرورت منگانے پر مفت بھیجے جاتے ہیں

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ ——— امرت دھارا ۱۵ لاہور

المشتہر: منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بلڈنگس۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

گھوڑونکی کاشت

(بقیہ صفحہ اول)

زیواری ہی کھنچی تھی۔ افیونیوں اسکا محصول ادا کرکے ۶ ماہ کے لئے لیا۔ اور لکھوا دیا کہ گھوڑونکی کاشت کریں گے۔ ضلعدار نے بیوقوف سمجھ کر یہی لکھ بھی لیا افیونیوں نے زمین کرا سے خوب جوتا اور کہیں سے ایک گھوڑی خرید کر اسے ٹکڑے ٹکڑے کرکے تمام زمین میں جگہ جگہ دفن کر دیا۔ اس کے بعد اُن کا روز معمول تھا کہ صبح کو اور شام کو جاکر کھیت میں افیون گھولتے، پیتے، اور حقے کے کش لگاکر پیداوار کے متعلق گفتگو کرتے رہتے،

ایک مہینہ گذرا۔ دو گذرے تین گذرے اور چوتھا بھی گذر گیا۔ مگر گھوڑے تو درکنار انکھوے بھی نہیں نکلے۔ لیکن اس کے بعد ہی برسات کا موسم آگیا۔ اور پندرہ روز میں تمام زمین پر گھانس ہی گھانس نکل آئی۔ افیونیوں کو گونہ اطمینان ہوا کہ کچھ پیداوار تو ہوئی۔ گھانس روز بروز بڑھنے لگی پانچ مہینہ گذر گئے تھیٹا شروع ہو گیا۔ مگر گھوڑے نہیں اُگے۔

ایک روز ایک تازہ نووارد افغانی تاجر کئی سو گھوڑے لیکر اسی شہر میں وارد ہوا، شام ہو چکی تھی ٹھہرنے کے لیئے اگر کوئی جگہ بھی تھی تو وہی سرائے لیکن اتنے گھوڑونکے دانہ گھاس کا انتظام نہ ہو سکتا تھا چنانچہ بھٹیارے نے بتایا کہ قریب ہی ایک احاطہ ہے اور اُس میں کافی گھانس ہے شب کو گھوڑوں کو اسی میں بند کر دیجئے۔ افغانی نے یہی کیا، رات بھر گھوڑے خوب گھانس کھاتے رہے اور افغانی آرام سے سرائے میں سوتا رہا۔ صبح اتفاق سے اسی روز افیونی اپنی اپنی افیون کی پیالیاں، حقے۔ اور گنڈیریاں پونڈے کی لئے ہوئے اپنی کھیت کی طرف روانہ ہوئے۔ راستہ میں ایک نے کہا یار معلوم ہوتا ہے کہ بیج بھی واپس نہ ملے گا۔ برسات بھی اچھی ہوئی لیکن پھر بھی پیداوار کچھ نہیں پڑ تو اتنے بڑے بڑے ہو گئے۔ مگر پھل ایک بھی نہیں نکلا دوسرے نے کہا، تقدیر کی باتیں ہیں۔ قسمت ہر وقت ساتھ رہتی ہے تیسرے نے کہا اللہ کی دین سے نا امید نہ ہونا چاہیئے حضرت علیؓ چاہیں تو ایک دن میں سب کچھ ہو سکتا ہے۔ ۳

۴۔ یکایک کھیت کے سامنے پہونچے تو گھوڑے ہنہنا ہنہنا کر زمین و آسمان ایک کر رہے تھے۔ افیونیوں نے گھوڑوں کی آواز سنکر بے تحاشا دوڑنا شروع کر دیا حقے الگ گر گئے۔ افیون کی پیالیاں الگ۔ واللہ گھوڑے پیدا ہو گئے۔ اہاہا، کیسے کیسے عربی، خوب خوب جانور ہیں۔ کھیت کا دروازہ بند کر دیا اور ایک افیونی نے۔ قفل لاکر ڈالدیا۔

افیونیوں کی خوشی کی انتہا نہ تھی ہر ایک خوشی کے مارے کپّا ہوا جا رہا تھا لیکن تھوڑی ہی دیر کے بعد۔ افغانی اپنے نوکروں کو لے کر کھیت کے دروازہ پر پہونچا۔ افیونی نے پوچھا "آپ کون ہیں" افغانی نے کہا "گھوڑوں سوداگر" افیونی ہنس کر کہا "پیدا ہوتے دیر نہیں۔ سوداگر آگئے۔ بھائی ابھی ہم چھانٹینگے

تب بیچیں گے۔ ابھی واپس جاؤ۔ افغانی نے چکرا کر کہا۔ ہم اپنے گھوڑے لینے آئے ہیں، یہ قفل کس نے لگایا۔

افیونیوں نے غرا کر کہا۔ "کیسے گھوڑے؟ ابے یہ تو ہم نے بوئے تھے۔ اب پیدا ہوئے ہیں۔ تیرے گھوڑے کہاں سے آئے۔ افغانی نے ایک ٹھوکر مار کر افیونی کو گرا دیا اور زبردستی قفل توڑنے لگا۔ افیونی رونے اور چلانے لگے ہائے دیلا من کرتا ہی سپاہی جو ادھر سے گذر رہے تھے۔ دوڑ آئے۔ اور دونوں فریق کو گرفتار کر لیا مقدمہ عدالت تک پہونچا۔ اور جب جرح دیکھا گیا تو کیست گھوڑے بونے لیلئے لیا گیا تھا۔ افیونی جیت گئے اور افغانی ڈیپوٹ کر دیا گیا۔

ممکن ہے یہ قصہ بالکل فرضی ہی ہو۔ مگر گذشتہ زمانے میں اس قسم کے واقعات کا ہونا تعجب نہیں۔ (مترجم)

گول میز کانفرنس

بمبئی ۹ر جولائی معلوم ہوا ہے کہ سر چمن لال سیتلر کی دعوت پر آج سہ پہر کو یہاں گول میز کانفرنس کے چودہ ڈیلیگیٹ جمع ہوئے اور تین گھنٹہ کے بحث ومباحثہ کے بعد وہ ایک متفقہ فیصلہ پر پہونچنے میں کامیاب ہو گئے ہیں ان حضرات نے فیصلہ کیا ہے کہ ملک معظم کی حکومت کی پالیسی میں بنیادی تبادلی کے باعث جسکا اعلان سر سیموئیل ہور نے کیا ہے ان کے لئے یہ ممکن نہیں ہوگا کہ وہ دستور سازی کے کام میں

سمّن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۳۴۹۹

بعدالت مال مقام ڈیراپور ضلع کانپور

درگا سنگھ — مدعی

بنام رمیا ولد للوا کاچھی ساکن سہایل پرگنہ بدھونہ ضلع اٹاوہ — مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ لگان کے دائر کی ہے۔ لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۸ ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۲ء بوقت دس بجے دن بمقام ڈیراپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم تائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تم بروز مذکور حاضر نہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ یکم ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

اگر آپ تجربہ کرکے دیکھیں گے تو ضرور یقین ہو جاوے گا کہ

قبض و بدہضمی — خون اور منی کی خرابی — جریان احتلام سرعت انزال رقت منی — سخت سے سخت نامردی

دل و دماغ اور معدہ — قوت حافظہ کی کمزوری — وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کرنے کے لیئے

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں لاثانی اور شرطیہ علاج ہیں

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ للعہ

صحت و تندرستی کی لغت، نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر مفت طلب فرماویں

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن

لمیٹڈ

مارک — رجسٹرڈ — سنہ ۱۸۹۴ء

پچاس سال سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے لیے مثل موجد

درد سر کے مریضوں کے لئے

سرباتنا (REGD) سر دیاحی درد کی ٹکی

آدھے خواہ سارے میں کسی وجہ سے کیسا ہی درد کیوں نہو اس دوا سے فوراً سٹ جائے گا ریاحی درد، پلک، چمک، ٹیس وغیرہ دور کرنے میں بے مثل ہے

قیمت فی شیشی نو آنہ ۹ محصول ۱ تا ۳ شیشیاں تک سات آنہ، نمونہ کا پیکٹ ڈیڑھ آنہ ا،ر

ہر عیالدار کے لئے مفید!

(Regd) ڈابر کلورو ڈاین

(پیچش۔ مروڑ۔ اسہال و درد شکم کی مشہور خانگی دوا۔)

یہ باحتیاط صاف کی ہوئی اسے تیار ہونیکی وجہ سے اور کلورو ڈائنوں کی نسبت زیادہ مفید ہے ہیضے اور اسہالی دست پیچش۔ مروڑ۔ کھانسی۔ اپھرا۔ ریاحی درد۔ درد گردہ کی ایک مفید دوا ہے۔

قیمت فی شیشی آٹھ آنہ ۸ محصول تین شیشیوں تک سات آنہ

نوٹ ہماری دوائیں ہر جگہ فروخت ہوتی ہیں، محصول بہت بڑھ گیا ہے۔ اس لئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خرید فرمائیں۔ نمونہ صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے۔

صیغہ نمبر ۵، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ کانپور۔ گنج محمد حفیظ محمد نصیر

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کرکے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کرکے بدن کو فربہ، طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ایک روپیہ

رمن ولاسی گولیاں

امساک کے لیئے بے نظیر دوا ہے قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

یوسکت واری روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت ۲ تولہ کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ علاوہ محصول ڈاک

راج ویدنار این جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ ۲۹۲۔ کالبادیوی روڈ — لکھنؤ ایجنٹ۔ ہمدم میڈیکل ہال نادرہ گنج

کانپور ایجنٹ۔ گنگا پرشاد رماچی پیانگنج جوہستہ — الہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک

دہلی ایجنٹ۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک — آگرہ ایجنٹ۔ رگھوناتھ اینڈ کمپنی کناری بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا بہ نظر خواجہ صبا ... انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD, No; A, 14.

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے — احسن
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے — سبحی

ہفتہ وار

صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ [illegible] ششماہی [illegible]

جلد ۱۶ | کان پور چہار شنبہ ۲۰ جولائی ۱۹۳۲ء مطابق ۱۵ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ | نمبر ۲۶

ارمغان عقیدت

(از جناب مولوی محمد سعید عثمانی صاحب)

مادر گیتی کا فرزند گرامی مرتبت — جس کی فطرت ہے اساس رحمت پروردگار
جس نے آتے ہی بدل ڈالا نظام کائنات — جس کی "ہاں" کا منتظر تھا انقلاب روزگار
جس نے کی تکمیل اخلاق بنی نوع بشر — جس نے کی بنیاد تہذیب و تمدن استوار
مرتبہ جس نے کیا دنیا میں عورت کا بلند — اور بڑھایا زیردستوں کا جہاں میں اعتبار
جس نے نسل و رنگ کے معیار کو ٹھکرا دیا — نیکیوں کو جس نے ٹھہرایا فضیلت کا مدار
جس نے آزادی کی دی آکر غلاموں کو نوید — جس کی دولت نے گداؤں کو بنایا تاجدار
منبع جود و عطا سرچشمۂ لطف و کرم — مطلع انوار حکمت مصدر حلم و وقار
پاسبان ملک و ملت رہنمائے شرق و غرب — سرور اعیان عالم سید والا تبار
نیر اوج سعادت مہبط روح الامیں — کاشف سر حقیقت شافع روز شمار
خسرو فقر انتساب و عالم امی لقب — مایۂ صد نازش دانشوران روزگار
جلوۂ نور قدم حسن دل افروز حدوث — جامع علم و عمل ہم بے خود و ہم ہوشیار
زینت بزم جہاں فخر عرب ناز عجم — خواجۂ کون و مکاں شاہنشہ دولت مدار
آسمان علم و حکمت کا درخشاں آفتاب — اس کا استدلال محکم اس کی حجت استوار
احمد مرسل کہ حرز جاں ہے اس کا نام پاک — دل فدا اس نام پر جاں اسکی حرمت پر نثار
رحمۃ للعالمیں کہف الورےٰ خیر الانام — خلق را مخدوم و حق را بندۂ طاعت گذار

کس زباں سے شکر عثمانی کرے اس کا ادا
ہیں بنی نوع بشر پر اس کے احسان بیشمار

(زمیندار)

وزیر ہند کا تیسرا بیان اپنی صفائی میں

لندن ۱۴ جولائی۔ دارالعوام میں سرسموئیل ہور وزیر ہند نے مسٹر مارگن فرد ورکن کے سوال کے جواب میں ایک فصیح اور طویل تقریر کی جس کے دوران میں آپ نے اس طریقہ عمل کی حمایت کی جس کا آپ نے ۲۷ جون کو اعلان کیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے اس امر پر سخت افسوس ہے کہ میرے دوست سرتیج بہادر سپرو اور ان کے رفقا ہمارے ساتھ تعاون نہیں کرینگے اور دستوری پروگرام کو مکمل نہیں کرائینگے۔ آپ نے فرمایا کہ میں ان دوستوں کی اعانت کا بہت مشتاق ہوں۔ سرسموئیل ہور نے کہا کہ دستوری معاملات کے بحث و مباحثہ کو جلد از جلد ختم کرنے کی بہت سخت ضرورت ہے خود ہندوستانیوں کی طرف سے اسپر زور دیا گیا تھا۔ اسی لئے میں نے ایک ایسا طریقہ عمل تجویز کیا تھا جس سے یہ پروگرام بہت ختم ہوسکتا اور غیر ضروری التوا ہونے پاتا۔ آپ نے اپنے طریقہ عمل کی وکالت کرتے ہوئے کہا کہ حکومت اگر صوبجاتی خود اختیاری اور مرکزی ذمہ داری کے دو بل علیحدہ علیحدہ حقوق میں پیش کرتی تو کسی صورت سے یہ پروگرام جلد از جلد ختم نہیں ہوسکتا تھا صوبجاتی خود اختیاری کے بل کے پاس ہونے کے بعد مرکزی ذمہ داری کا سوال سامنے آتا۔ اور اس کے مختلف فیہ مسائل حل کرنے کے لئے لندن میں طویل رسمی محفلیں منعقد کرنی پڑتیں۔ سرتیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکر خصوصاً دیگر اہل الرائے ہندوستانی عموماً اس طوالت کار کو کبھی مستحسن نظروں سے نہ دیکھتے۔ غرض یہ کہ اگر ایک معقول وقفہ وقت میں دستور سازی کا کام ختم کرنا تھا تو پھر ایک بل کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ تھا اور ایک بل کے لئے طویل اور وسیع کانفرنسیں منعقد کرنے کی اب کوئی ضرورت باقی نہیں تھی۔

آپ نے اس اعتراض کا بھی جواب دیا کہ دسمبر میں وزیر اعظم نے جو عہد کیا تھا انگریز اب اسے توڑنے کی فکر کررہے ہیں لیکن وزیر اعظم نے ہندوستانیوں کے ساتھ تعاون جاری رکھنے کا جو وعدہ کیا تھا۔ اسمیں کسی خاص طریقہ عمل کا تعین نہ ہوا تھا۔ اس کے بعد سے ایک جدید صورت حال یہ پیدا ہوگئی ہے کہ فرقہ وارانہ مسئلہ پر حکومت سے فیصلہ کرنے پر برابر زور دیا جارہا ہے۔ اور کانگریس کے عدم تعاون کی وجہ سے صورت حال میں ایک خاص پیچیدگی ہوگئی ہے۔ اسلئے طریق عمل کو اگر بدلا جائے تو اسے وعدہ کی شکست نہیں کہا جاسکتا۔ آپ نے فرمایا کہ پارلیمنٹری منتخبہ کمیٹی میں گول میز کانفرنس کی تمام اسپرٹ موجود ہوگی اور ہندوستانیوں کو حکومت کی پیشکردہ مفصل و واضح تجاویز پر بالمشافہ گفتگو کرنے کا موقع حاصل ہوگا آپ نے یہی فرمایا کہ دس روز قبل میں نے جو طریقہ عمل پیش کیا اس کے علاوہ اگر کوئی اور طریقہ عمل ہندوستانی اہل الرائے طبقہ کی طرف سے پیش کیا جائے جس سے دستور سازی میں سرعت و کامیابی کی امید ہو تو میں اسپر بھی غور کرنے کے لئے تیار ہوں۔

سرسموئیل ہور کی تازہ تقریر پر سپرو و جیکر کے اعتراضات

الہ آباد ۱۵ جولائی۔ سرتیج بہادر سپرو نے حسب ذیل بیان پریس کے نام ارسال کیا ہے۔

۱۵ روز کے عرصہ میں سرسموئیل ہور کی یہ تیسری تقریر ہے جو میں نے ابھی پڑھی ہے۔ سرسموئیل ہور جسقدر اپنے طریقہ عمل کی وکالت کرتے ہیں اتنا ہی اسے اور الجھا دیتے ہیں۔ سرسموئیل ہور کو کٹر دستوں پر اعتماد ہے ان کے ساتھ کون کام کریگا۔ ان کے ساتھ کچھ لوگ دستور سازی کے کام میں شریک ہوجائینگے۔ لیکن جسوقت دستور "کتاب آئین" میں درج ہوکر ملک کے سامنے آئے گا تو معلوم ہوگا کہ حقیقی اور اصلی اداروں کو پس پشت ڈال دینے سے کیا نتیجہ نکلا ہے۔ اور ملک اسے کن نظروں سے دیکھیگا۔

سرسموئیل ہور نے اس کے ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ وزیر اعظم اور لارڈ لوتھین نے گول میز کانفرنس کو آخر میں طلب کرنے کا وعدہ نہیں کیا تھا حالانکہ یہ ایک ایسی کھلی ہوئی بات ہے کہ سب کو معلوم ہے سرسموئیل ہور نے کہا ہے کہ ہمیں ہندوستانی اہل الرائے کے ساتھ تعاون کرنے کا بہت اشتیاق ہے۔ میری رائے میں یہ تعاون بالکل ہوسکتا ہے کیونکہ گول میز کانفرنس کا تبادلہ خیال ایک مساوی حیثیت کی نوعیت رکھتا ہے اور پارلیمنٹری کمیٹی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
ہفتہ وار صداقت
جلد ۱۶ ۲۰ جولائی ۱۹۳۲ عیسوی نمبر ۲۶

ہز اکسیلنسی گورنر صوبجات متحدہ کی تقریر

سر میلکم ہیلی گورنر صوبجات متحدہ نے ۱۶ جولائی کو بنارس ڈسٹرکٹ بورڈ کے ایڈریس کے جواب میں جو تقریر کی تھی اس کے دوران میں آپ نے سیاسی مسئلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

اقتصادی انقلاب کے باعث عام حالات میں جو بدنظمی پیدا ہو رہی ہے۔ اس کو ان لوگوں نے اور بڑھا دیا ہے جنھوں نے کسی خاص غرض سے ایک طبقہ کو دوسرے طبقہ کے خلاف کھڑا کر دیا ہے۔ اور جتنے لوگ اقتصادی مشکلات میں مبتلا ہیں ان سب کو نظام حکومت کے خلاف متحد کر دیا ہے اگر اثر و اقتدار رکھنے والے لوگوں نے متحد و متفق ہو کر ان نادر مواقع سے فائدہ نہ اٹھایا۔ جو وسیع اختیارات رائے دہی کے ذریعہ عوام کے نمائندگان کو حاصل ہونے والے ہیں یا اس مکمل ذمہ دار حکومت سے متمتع ہونے کی کوشش نہ کی گئی جو دستور جدید کے ذریعہ عنقریب برسرکار آنے والی ہے تو خطرات برقرار رہیں گے بلکہ پہلے سے زیادہ خطرناک صورت اختیار کریں گے۔

سر میلکم ہیلی ان چند مدبروں میں ہیں۔ جنکی قابلیت مسلم ہے چنانچہ مندرجہ بالا اقتباس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے کس قدر صحیح نبض شناسی کی ہے۔ مگر ہم کو افسوس ہے کہ حکومت سبب مرض سے لاپرواہ ہو کر مرض کے تدارک میں منہمک ہے ہم کو ہز اکسیلنسی کی اس رائے سے کلیتاً اتفاق ہے کہ موجودہ حالت میں حکومت کو پریشانی صرف اس وجہ سے لاحق ہے کہ جو لوگ اقتصادی مشکلات میں مبتلا ہیں اُن کو حکومت کے خلاف مجتمع کر دیا گیا ہے ہمارا خیال ہے کہ اگر حکومت اقتصادی مشکلات کو حل کرنے کا بندوبست کر دے تو حکومت کی پریشانی خود بخود رفع ہو جائے گی۔ آگے چل کر ہز اکسیلنسی گورنر نے فرمایا کہ:-

"اس نازک وقت میں جن لوگوں نے حکومت کی امداد وحمایت کی ہے میں انکا شکر گذار ہوں۔ مگر میں آپ حضرات کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں جس طرح میں نے اس سے پیشتر دوسرے لوگوں کو بھی متنبہ کیا ہے کہ اگر نئے اختیارات غلط ہاتھوں میں پہونچ گئے تو اس سے نہ آپ کو فائدہ پہونچے گا۔ اور نہ آپ کے صوبہ کو آپ کو یہ توقع نہیں رکھنی چاہئے کہ موجودہ حکومت ہمیشہ قائم رہے گی جس کے اوصاف اور نقائص خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہوں اس میں کم از کم یہ خوبی ہے کہ انتظامی معاملات میں فرقہ بندی یا جانبداری کے اصول سے بالکل پاک ہے آیندہ انتظام حکومت اب اس پارٹی کے ہاتھ میں آئے گا جو انتظام میں غلبہ اور اکثریت حاصل کرے گی معمولی امور کے متعلق اس سے باہر کوئی طاقت نہ ہوگی اختیارات ان لوگوں کو حاصل ہونگے جو رائیں حاصل کرنے کے لئے اپنی قوتوں کو پوری طرح منظم کر سکیں گے۔ اور جو اس کے لئے تیار ہونگے کہ انتخابی جنگ میں صرف کرنے کے لئے اپنی پارٹی میں کافی سرمایہ جمع کر سکیں اور جو اپنے آپ کو پارٹی کے قواعد و ضوابط کا پابند رکھ سکیں گے۔ جو لوگ اس سبق کو نظر انداز کر دیں گے اور خواب غفلت میں مبتلا رہیں گے وہ اس وقت بیدار ہوں گے۔ جب پانی سر سے گذر جائے گا۔ اور نقصانات کی کسی طرح تلافی نہ ہو سکے گی۔ اور جدید تغیرات کے بعد سیاسی پردہ داری کو کہیں جگہ نہ ملے گی اب بہت سے لوگ ایسے ہیں جنکو ان واقعات کے تسلیم کرنے پر آمادہ کرنا مشکل نظر آتا ہے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو ان آنے والے واقعات کا احساس رکھتے ہیں مگر محض اپنے خطرے کا اظہار کر کے خاموش ہو جاتے ہیں۔ مگر میں نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ حقیقت ہے اور تم اسکو روک بھی نہیں سکتے یہ واقعات تمھارے سامنے ایک ندی کی طرح ہیں جن کو تمھیں عبور کرنا ہے اگر تم اپنے مستقبل کو محفوظ و مامون دیکھنا چاہتے ہو تو ندی کے کنارے پر کانپتے ہوئے بیٹھے رہنا بیکار ہے یہ توقع رکھنی بے سود ہے کہ ندی کا پانی خشک ہو جائے گا ابھی سے کشتی کا بنانا شروع کرو اور اپنے مستقبل کے آپ مالک بنو"

سر میلکم ہیلی کی تقریر کا یہ حصہ اقلیت اور کمزور جماعتوں کے لئے نہایت سبق آموز ہے ہم خصوصاً مسلمانوں کو ہز اکسیلنسی کی اس تقریر پر متوجہ کر کے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر انھوں نے سیاسی جدوجہد میں ایسی ہی غفلت اور لاپرواہی سے کام لیا تو بقول ہز اکسیلنسی جو کچھ ان لوگوں کو نقصانات ہونگے اس کی کسی صورت میں بھی تلافی ممکن نہ ہو سکے گی۔ کیا مسلمان ہز اکسیلنسی کے ان جملوں پر غور کریں گے کہ:-

موجودہ حکومت ہمیشہ قائم نہیں رہ سکتی اور آیندہ حکومت اکثریت اور جدوجہد کرنے والوں کے ہاتھوں میں ہوگی جو لوگ خواب و غفلت میں مبتلا رہیں گے اور پانی کے سر سے گذر جانے کے بعد بیدار ہونگے تو ان کے نقصانات کی کسی طرح تلافی نہیں ہو سکے گی۔ جو لوگ باوجود احساس کے محض اپنے خطرات کا اظہار کر کے خاموش ہو جاتے ہیں انکو سوائے نقصان کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا اگر تم اپنے مستقبل کو محفوظ و مامون دیکھنا چاہتے ہو تو ندی کے کنارہ پر کانپتے ہوئے اس خیال میں بیٹھے رہنا کہ ندی خشک ہو جائے بیکار ہے بلکہ فوراً کشتی بنانا شروع کر دو تاکہ آیندہ مستقبل کے مالک بن بیٹھو۔ ہم مسلمانوں سے یہ امید کرتے ہیں کہ وہ سر میلکم ہیلی کے

آئینہ کانپور

حسب معمول امسال

بارہ وفات کا جلوس

بھی بارہ وفات کا جلوس زیر انتظام ینگ مسلم ایسوسی ایشن ۱۲ ربیع الاول بروز اتوار ۲ بجے دن کو پریڈ کے میدان سے اٹھا جس میں تقریباً شہر کی سات انجمنوں نے شرکت کی باوجود شدید گرمی کے مجمع بہت کافی تھا۔ اور شہر کے بعض معززین بھی جلوس میں شریک تھے جن کی خدمت میں ینگ مسلم ایسوسی ایشن کی طرف سے پھولوں کے ہار پیش کئے گئے۔

امسال سبیلیں بہت کثرت سے لگائی گئی تھیں۔ مگر خاص بات یہ تھی کہ یو پی کرانہ سیوا سمتی کی طرف سے نیا گنج میں ایک سبیل لگائی گئی تھی۔ اور سبیل والے نہایت خلوص و محبت کے ساتھ آب سرد پیش کرتے تھے۔ ینگ مسلم ایسوسی ایشن کی طرف سے بھی بعض معززین ہندوؤں کی خدمت میں پھولوں کے ہار پیش کیے گئے یہ نظارہ رواداری اتحاد و اتفاق قابل دید تھا۔ اور ہماری خدا سے دعا ہے کہ اہل کانپور اسی رواداری کے ساتھ اپنے مذہبی فرائض ادا کر کے اپنی گذشتہ روایات کو تازہ کریں۔

جلوس تقریباً ساڑھے پانچ بجے پھول باغ پہونچا۔ جہاں نماز عصر ادا کرنے کے بعد اپنے مقررہ راستوں سے مسٹن روڈ ہوتا ہوا پریڈ واپس آیا۔ امسال یہ بھی خاص انتظام تھا کہ طبی انتظام بھی کیا گیا تھا اور جو رضاکار شدت گرمی کی وجہ سے بے ہوش ہو جاتے تھے ان کو اسٹریچر پر لٹا کر علحدہ لیجایا جاتا تھا۔ اور ان کو ہر طرح کی طبی امداد دیجاتی تھی۔ یہ طبی انتظام "ایک ہمدرد قوم جماعت" انجام دیتی تھی۔ جو حال ہی میں قایم کی گئی ہے جلوس کے ہمراہ ابتدا سے انتہا تک کوتوال صاحب شہر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس اور منشی حشمت علی علی صاحب ڈپٹی کلکٹر موجود رہے پولیس کا انتظام نہایت بہتر اور عمدہ تھا۔ مسٹن روڈ پر مسٹر آر ایف موڈی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھی جلوس دیکھنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ جلوس کے انتظامات کے لئے سید ذاکر علی صاحب ایڈوکیٹ۔ سید واجد حسین صاحب اور شیخ محمد حنیف صاحب سوداگر چرم کی خدمات قابل ستائش ہیں

ینگ مسلم ایسوسی ایشن کی طرف سے بعض معززین کو تلاش حق نامی ایک تبلیغی افسانہ بھی نذر کیا گیا۔

۱۳ ربیع الاول کی رات

میلاد شریف

کو زیر انتظام ینگ مسلم ایسوسی ایشن محفل میلاد مسجد مچھلی بازار کے اندر منعقد ہوئی۔ اور مولانا آزاد سبحانی نے ایک پر درد اور عالمانہ تقریر فرمائی جسمیں مولانا نے مسلمانوں کی حالت پر تبصرہ فرمایا اور مسلمانوں کو کفایت شعاری اور گاڑھے کے استعمال کی نصیحت فرمائی تقریر نہایت دلچسپ تھی جسکو حاضرین نے بہت پسند کیا اور قریب ۱ بجے ختم ہوئی۔

مسجد مچھلی بازار کو برقی قمقموں سے خاص طور پر سجایا گیا تھا۔ جس سے مسجد مچھلی بازار ایک بقعۂ نور بنی ہوئی تھی۔ سڑک پر بھی کافی برقی روشنی تھی

ڈسٹرکٹ بورڈ!

معلوم ہوا ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے ۲۰ ممبران نے ایک رزولیوشن اس مضمون کا بھیجا ہے کہ تعلیمی کمیٹی میں جو چار ممبران باہر سے لئے گئے ہیں ان کو علحدہ کر کے دوسرا انتخاب کیا جائے کہا جاتا ہے کہ یہ رزولیوشن ۱۵ اگست کے بورڈ کے جلسہ میں پیش ہوگا

غنڈا ایکٹ

غنڈا ایکٹ کے ماتحت پولیس نے ۲۹ ہندو اور ۱۹ مسلمانوں کو گرفتار کر کے جیل بھیجدیا ہے اور انکی ضمانت نہیں لی گئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ابھی مزید گرفتاریاں ہونگی۔

تاڑی خانے

۱۶ جولائی کو تحصیل کانپور ڈیرا پور اور اکبر پور کے تاڑی خانے کا نیلام ہوا سال گذشتہ ان تاڑی خانوں کا نیلام ۴۹۰۰۵ کو ہوا تھا مگر امسال ۲۵۰۰۰ روپیہ کا ہوا یعنی ۲۲۰ کا بولی میں اضافہ ہوا امسال کانگریس کیطرف سے پکٹنگ وغیرہ نہ تھی

امن پلٹن

مسٹر بیج اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی زیر صدارت امن پلٹن کا ایک جلسہ ہوا جسمیں امن پلٹن کے صدر و ناظم اور نیز مرکزی زمیندار و کسان سبھا کے ناظم و مہتمم تبلیغ و اشاعت اور دیگر کارکنوں کو حسن انتظام کے سلسلہ میں طلائی تمغہ دیے گئے

مل ہڑتال

مسٹر مدن گوپال سکریٹری آزاد مزدور سبھا نے اخبارات کو اطلاع دی ہے کہ نیچا تھوادین ملز کے مزدوروں نے اس لئے ہڑتال کر دی کہ ان کی مزدوری کم کر دی گئی ہے اور جو کام ہو چکا ہے اس کی مزدوری بھی کم دی جاتی ہے اور مزدوروں کو جسمانی سزائیں بھی دیجاتی ہیں۔

مزدور سبھا اور مالکان مل سے اس کے متعلق گفتگو ہو رہی ہے۔

دفعہ ۱۴۴

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ۱۶ جولائی سے ایک ہفتہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے۔ تاکہ اس درمیان میں کوئی شخص حدود میونسپلٹی کے اندر لاٹھی وغیرہ لے کر نہ نکلے مگر جلوس بارہ وفات کے علم وغیرہ اس حکم سے مستثنیٰ کر دیے گئے تھے

گرفتاری

۱۲ جولائی کو پولیس نے نہرایہ سٹر گوردیال ارستھی کو گرفتار کر لیا ہے

لیٹر بکس

جرنیل گنج کے لیٹر بکس میں کسی نے آگ لگا دی جس سے متعدد خطوط جل گئے

دوکان میں آتشزدگی

لالہ بلاقی داس تاجر ولایتی کپڑے جرنیل گنج میں کسی نے آگ لگائی تھی مگر فوراً معلوم ہو جانے کی وجہ سے آگ بجھا دی گئی اور کچھ نقصان نہیں ہونے پایا۔

تماشا مفت

۱۶ اور ۱۷ جولائی کو وکٹوریہ کارنیوال میں محکمہ زراعت کیطرف سے مختلف اقسام کے اجناس کے بیجوں و نیز مختلف ہلوں کی نمائش کیگئی ہے۔ اور اس کے متعلق اردو ہندی اور انگریزی میں لٹریچر بھی مفت تقسیم کیا گیا۔ ۱۷ جولائی کو زمیندار و کسان سبھا کا جلسہ ہوا وکٹوریہ کارنیوال نے ان دنوں کے لئے داخلہ مفت کر دیا تھا۔

کارنیوال میں گرفتاری

۱۷ جولائی کو کارنیوال میں مسرس "پیارے لال سری لال- سری پال- سندری رام- اور رام گوپال" گرفتار کر لیے گئے۔ اور انکو ۶-۶ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی۔

مسٹر نراین سنگھ

مسٹر نراین سنگھ جو بیرسٹری پڑھنے کے لئے لندن جانے والے تھے ان کو پولیس نے ۱۸ جولائی کو گرفتار کر لیا۔

ہڑتال

۱۹ جولائی کو ہندو دوکانداروں نے ہڑتال کی

طریق کار کا اختلاف صوری نہیں بلکہ معنوی ہے!

وائسرائے کو مسٹر جیکر کی اہم مراسلات

مسٹر جیکر نے ذیل کی مراسلت وائسرائے کے پاس ارسال کی ہے

"یور اکسلنسی"

ان اسباب کی بنا پر جن پر میں اس بیان میں روشنی ڈال چکا ہوں۔ جو میں نے پریس کو دیا ہے اور جس کی ایک نقل جناب کے ملاحظہ کے لئے ارسال کیجارہی ہے میں مجلس مشاورت سے اپنا استعفا جناب کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ میں بہت غور و فکر کے اس آخر نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ میں مجلس مشاورت کے لئے مفید و کار آمد ثابت نہو سکوں گا

گول میز کانفرنس سے میرے تعاون کا سبب اس کا طریق کار تھا۔ ہمارا خیال تھا کہ ہم باہمی اتحاد اتفاق و خوش معاملگی کے ساتھ اور کچھ دو اور کچھ لو کے اصول پر عمل کرتے ہوئے ہندوستان کے آیندہ نظام حکومت کے متعلق آئینی گتھیاں سلجھا سکیں گے۔ جو ہندوستان اور انگلستان دونوں کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ اس بڑی مہم میں شریک ہونے کے لئے میں نے لارڈ اروِن کی دعوت قبول کرلی۔ میں نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ ہندوستان کی تاریخ کا نیا دور شروع ہونے والا ہے لارڈ اروِن نے گول میز کے مقاصد کا اعلان پہلی نومبر ۱۹۲۹ء کو کیا اور اس کے بعد ۹ جولائی ۱۹۳۰ء کو اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے اس کی تفصیلات پر روشنی ڈالی۔ ان کے اعلان کے بموجب حکومت کی نظر میں گول میز کانفرنس کا مقصد صرف بحث و مباحثہ نہ تھا بلکہ اس کا اہم ترین مقصد یہ تھا کہ دونوں ممالک کے باشندے جمع ہوجائیں اور ان کے باہمی تصفیہ پر پارلیمنٹ میں صحیح تجویزیں بھیجی جاسکیں۔ اور گذشتہ ۲ دسمبر کو قرطاس ابیض کی تائید والی قرارداد پیش کرتے ہوئے وزیر اعظم نے بھی اسی خیال کا اظہار کیا تھا۔

وزیر اعظم کے اعلان کے مطابق ہندوستانیوں سے گفت و شنید اسوقت تک جاری رہنی چاہئے

جب تک کہ معاملہ طرفین کی رضا کے مطابق نہ ہوجائے جب گفت و شنید کرنے والی جماعتیں اس پر دستخط کر دیتیں تو اس وقت یہ مسودہ دار العوام میں منظوری کے لئے پیش کیا جاتا اگر یہ منظور ہوجاتا تو فوراً عمل ہوتا اور اگر دار العوام اس کی موافقت نہ کرتا تو پارلیمنٹ کا ہر ممبر اختیار رجاعت اسے عدم اعتماد کے ووٹ کے مترادف خیال کرتی۔ اور اس کے انداز کی تدبیر سوچتی۔

اس صورت حالات کے ماتحت گول میز کانفرنس کے ساتھ میں تعاون کرنے کے لئے تیار ہوگیا۔ اور دیگر حضرات کی طرح میں نے بھی دو مرتبہ لنڈن میں اس کانفرنس میں شرکت کی۔ اور باوجود ذاتی نقصانوں کے میں نے اپنی تمام کوشش اسپر محض اسی خیال سے صرف کردی کہ اس کے نتائج ملک اور قوم کے لئے خوشگوار اور کامیاب ہوں گے۔

وزیر ہند کی تقریر سے جیمیں آیندہ طریق کار کا لائحہ عمل پیش کیا گیا ہے مجھے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انھوں نے گول میز کانفرنس کے طریقہ کار سے عمداً انحراف کیا ہے

یہ نیا طریقہ کا ر فیڈرل اسٹرکچر کمیٹی اور گول میز کانفرنس کو ختم کر دیتا ہے۔

مجلس مشاورت کی حدود عمل و ہئیت ترکیبی کو تبدیل کرتا ہے اور بل پیش ہونے کے قبل دونوں ایوانوں کی مشترکہ کمیٹی کے سامنے منتخب ہندوستانیوں کے لئے حاضر ہونیکا موقع بہم پہونچا دیتا ہے۔ جو تبدیلی ہوئی ہے وہ ہندوستانیوں کو اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہونے دے گی

میں فرض کرلیتا ہوں کہ کہ ہندوستانی جو مشترکہ کمیٹی سے تبادلہ خیالات کے لئے بھیجے جائینگے وہ ۱۹۲۹ء کے منٹگیر بل کیطرح صرف تماشائی بن کر نہ جائیں گے بلکہ پھر بھی مجھے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستانی مشترکہ منتخب کمیٹی کے رکن نہیں ہو سکتے۔ اور ایسی کمیٹی پارلیمنٹ میں کسی بیرونی عنصر کے فیصلوں کی کسی طرح کی ذمہ دار نہیں ہو سکتی۔ اس کے بعد میں یہ بتلا دینا چاہتا ہوں کہ مشترکہ کمیٹی سے تبادلہ خیالات کرنا گول میز کانفرنس کے طریقہ کار سے بالکل مختلف ہے جس کی رو سے تصفیہ کے لئے ہندوستانی اور برطانوی نمائندوں دونوں کی رضا ضروری تھی۔ اور اس کی بنا پر ایک تجویز پارلیمنٹ میں پیش کیجاتی۔

اس جدید طریق کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستانیوں کو مشترکہ کمیٹی کے اظہار خیالات کے تمام مواقع بہم پہونچائیں جائیں۔ مگر ساتھ ساتھ اس کے آخری فیصلہ کا اختیار خاص برطانوی حکومت کے ہاتھ میں ہوگا۔ جو ہندوستانی اور برطانوی نمائندوں کے آزادانہ تصفیہ کے مطابق نہیں بلکہ کلیتاً اپنی ذمہ داری پر حکومت برطانیہ کرے گی۔

یور اکسلنسی کو میں یاد دلاتا ہوں کہ ان دونوں طریقوں کا فرق خود وزیر اعظم نے دار العوام کے ایک جلسہ میں بتلایا تھا۔ ممدوح کے الفاظ یہ تھے:۔

سائمن کمیشن کے تقرر کرنے کے بعد حکومت کا ارادہ تھا کہ اس رپورٹ کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک دستور اساسی کی نبیاد رکھی جاتی۔ اور اس کے مسودہ کو دونوں ایوانوں کی مشترکہ کمیٹی کے سامنے پیش کیا جاتا۔ اور جس وقت یہ کمیٹی اس کے آئین و ضوابط پر غور کر رہی ہوتی اس وقت ہندوستانی نمائندوں کو بطور گواہ شہادت کے لئے پیش کیا جاتا۔ انھیں مشاورت سے کوئی تعلق نہ ہوتا بلکہ وہ صرف بحیثیت گواہ کے پیش ہوتے اور اظہار خیال کرتے مجھے اس کا بہت زیادہ احساس ہے کہ وزیر اعظم کے ان وعدوں سے جن کا اظہار انھوں نے گول میز کانفرنس سے پہلے اور بعد کیا سخت انحراف کیا گیا اور اس وقت بعض عناصر ان طریقوں کو ختم کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں جو قدامت پسندوں کے لئے ہمیشہ اندرائن اور بکائین کا حکم رکھتے تھے۔

مجھے نہایت افسوس ہے کہ تمام اچھے کام جیسے ہم نے دو برس میں انجام دیئے تھے اور ہمارے باہمی خوشگوار تعلقات بغیر ہماری رضامندی کے برباد اور ختم کر دیے گئے

اگر یہ کام جاری رہتا اور کسی نتیجہ پر پہونچ جاتا تو میں یقین کرتا ہوں کہ برطانیہ کی دھوم تمام دنیا میں مچ

وائسرائے کے نام سر تیج بہادر سپرو کا مکتوب

مجلس مشاورت کے استعفا کے اسباب

سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکر نے مجلس مشاورت سے استعفا دیتے ہوئے وائسرائے کو خطوط بھیجے ہیں۔ ان کا مفہوم قریباً ایک ہی ہے۔ مسٹر جیکر کا خط دوسری جگہ درج ہے اور سر سپرو کے مکتوب کا وہ حصہ جو مسٹر جیکر کے مکتوب سے کسیقدر مختلف ہے درج ذیل ہے:

وعدہ خلافی

اگر آل انڈیا فیڈریشن بنائی گئی تو وہ بھی ملک معظم کی حکومت حکومت ہند اور ہندوستانی ریاستوں کا مرکب ہوگی۔ اور انجام کار اسے بھی پارلیمنٹ کی منظوری حاصل کرنا پڑے گی لیکن افسوس ہے کہ جدید لائحہ عمل کے ماتحت مشترکہ کمیٹی کے روبرو کسی ایسے اشتراک عمل کا بھی امکان موجود نہیں۔ مشاورتی کمیٹی گول میز کانفرنس کی مجلس عاملہ بنایا تھا۔ اس سلسلہ میں آپ کی توجہ وزیر اعظم کی اس تقریر کی طرف منعطف کرانا چاہتا ہوں جو دوسری گول میز کانفرنس کے آخری دن کی گئی تھی۔ مشاورتی کمیٹی کی ہئیت کا اعلان کرتے ہوئے وزیر اعظم نے فرمایا تھا کہ انجام کار ہمیں ساری اسکیم پر نظر ثانی کرنے کے لئے پھر ایک مرتبہ جمع ہونا پڑے گا۔ میجر اسٹیلی کے ایک سوال کے جواب میں وزیر اعظم نے ان ہی خیالات کی مزید تائید کی تھی انھوں نے کہا تھا کہ گول میز کانفرنس آخری وقت تک قائم رہے گی۔ اور ہمیں آخری غور و فکر کے لئے ایک مرتبہ پھر جمع ہونا پڑے گا۔ اس طرح ۹ دسمبر کو لارڈ لوتھین نے بھی دار الامرا میں اسی خیال کا اظہار کیا تھا کہ تمام اسکیم پر غور و فکر کرنے کے لئے گول میز کانفرنس آخری وقت تک کسی نہ کسی شکل میں قایم رہے گی۔

گول میز کانفرنس کی طوالت کا علاج۔ اگر گول میز کانفرنس کے عمل کو بہت طویل خیال کیا جائے۔ تو ملک معظم کی حکومت ایک چھوٹے پیمانہ پر ایک دوسری کانفرنس کے انعقاد کا بندوبست

باقی کہ اسنے ایک قوم کو محکوم رکھ کر اسے افہام و تفہیم اور مسالمت و رواداری کے ذریعہ سے آزادی حاصل کرنے کا سبق سکھایا۔ اور انھیں انقلاب تلخ کا میوہ اور غیر خوشگواریوں کے دور سے گذرنا نہ پڑے گا۔ لیکن بد قسمتی سے ایسا نہیں ہوا مجھے اجازت دیجیئے کہ اس معاملہ کو یہیں ختم کردوں اگرچہ اس اس کے نتائج بیان کرنے کے لئے دل میں بے پناہ خواہش موجود ہے

بڑے غور و خوض کے بعد اس اسباب کو مد نظر رکھ کر میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ طریق کار سے جو گریز کیا گیا ہے وہ صرف صوری نہیں بلکہ معنوی ہے پرانے طریق کی نسبت میرا اعتقاد اب تک غیر متزلزل ہے۔ مگر نئے طریقہ کو میں قابل اعتماد بالکل نہیں سمجھتا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ میرا مجلس مشاورت میں حصہ لینا بالکل غیر مفید ہے کیونکہ یہ گول میز کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی باقی نہیں رہی جس کی وجہ بھی صاف ہے کہ اب کوئی ایسی کانفرنس نہوگی جو اس کے کام پر آخری بار تبصرہ کرے

لہذا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ یور اکسلنسی کی خدمت میں اپنا استعفا پیش کردوں آخر میں اپنا خط یور اکسلنسی کے شکریہ پر ختم کرتا ہوں کہ آپ نے مجلس مشاورت کے ایک رکن کی حیثیت سے مجھ پر لطف و عنایت کی اور خلق کی نظر گوشے سے وہ مجھ کو اس سلوک پر فخر ہے۔

کر سکتی تھی لارڈ سینکی کی رہنمائی سے گذشتہ دو سال میں فیڈرل اسٹرکچر کمیٹی نہایت مفید کام انجام دے چکی ہے میرا خیال ہے کہ اگر انھیں دوبارہ موقع دیا جائے تو ان کی خدمات بہت زیادہ مفید ثابت ہوگی اس لئے فرقہ وارانہ مسئلہ کے تصفیہ سے ان کا راستہ میں جو مشکلات حائل ہیں وہ اس وقت تک یقینی طور پر دور ہوجاویں گی۔ اور ہندوستانی ریاستوں کے نمایندوں کے مسائل بھی طے ہوجائیں گے

کانفرنس کی ضرورت

برطانوی ہند سے قریباً تیرہ یا چودہ نمایندے انگلستان جائیں گے اور میرا خیال ہے کہ یہ تعداد ان ہندوستانیوں سے زیادہ نہیں ہوگی جنھیں بطور گواہ کمیٹی کے ساتھ مشورہ کی غرض سے بھیجا جائے گا۔ اگر اس بات کو بھی فرض کرلیا جائے کہ ہندوستان میں مشاورتی کمیٹی کے خاتمہ کے بعد لندن میں کسی کارروائی کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ تو میرا خیال یہ ہے کہ ان حالات میں بھی گول میز کانفرنس کی ضرورت سے انکار محال ہے۔ میں جدید دستور کے فوری ارتقاء کا دل سے حامی ہوں۔ لیکن میں یہ نہیں سمجھ سکتا کہ ان حالات میں جبکہ مشترکہ منتخب کمیٹی میں شرکت کی غرض سے ہندوستانی ارکان کو بھی بھیجا جائے گا۔ اور مشاورتی کمیٹی میں مباحث کے وقت ایک دوسرے اجتماع کی بھی توقع ہے بہر وقت میں کفایت کیونکر ممکن ہے یہ ایسا وقت ہے جبکہ مشاورتی کمیٹی کے لئے کسی معین تجاویز کو پیش نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ گول میز کانفرنس اور اس کے نمایندوں میں مشترکہ رضامندی کا جو اصول طے ہوا تھا اب اسے محض تائید سے تعبیر کیا جائے گا۔ وزیر اعظم نے بالا تقریر میں ان دونوں طریقوں کی یہ الفاظ ذیل تشریح فرمائی ہے

"جب سائمن کمیشن کا تقرر عمل میں آیا تھا تو اس وقت جب حکومت کو کمیشن کی رپورٹ موصول ہوئی تو اس کا ارادہ یہ تھا کہ اس رپورٹ پر دستور کے مسودہ کی ترتیب کا کام شروع کر دیا جائے اور اسے اس ایوان میں پیش کرنے کے بعد دونوں ایوانوں کی مشترکہ کمیٹی کے حوالہ کر دیا جائے اور جب یہ مشترکہ کمیٹی جدید دستور کی تفصیلات پر غور کرے گی تو اس وقت ہندوستانیوں کو گواہوں کی حیثیت میں دعوت دیجائے گی انھیں مشورہ پیش کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا۔ گواہوں کی مانند وہ اپنے خیالات پیش کرسکیں گے یہ ان کی پوزیشن کا اجمالی خاکہ ہے۔

اعلان کے نقائص

میری نظر میں وزیر اعظم نے جو پوزیشن اس وقت اختیار کی تھی۔ اور جبکہ اب اعلان ہو چکا ہے وہ حقیقی طور پر ایک ہی چیز ہے۔ جہاں تک پالیسی کا تعلق ہے کہ ملک معظم کی حکومت نے یہ قطعی طور پر اعلان کر دیا ہے کہ ایک ہی بل کے ذریعہ سے تمام مسایل طے کر دیے جائیں گے اس میں صوبجات کے لئے خود اختیاری حکومت و صوبجات کی فیڈریشن اور ریاستیں بھی شامل ہوں گی۔

۲ جولائی ۱۹۳۲ء کا شملہ کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ صوبجات کو فیڈریشن میں شریک ہونے یا شریک نہ ہونے یہ کامل اختیار حاصل ہوگا حالانکہ اس کا صحیح مقصد یہ کہ یہ اختیار صوبجات کو نہیں۔ بلکہ ریاستوں کو حاصل ہوگا ہر حال وزیر ہند کے بیان سے یہ بات تو ظاہر ہے کہ پہلے

صوبجاتی خود اختیاری حکومت کا نفاذ ہوگا۔ اور بعد میں جب وہ تمام تجاویز تیار ہوگئیں۔ جو پارلیمنٹ کی روبرو پیش کیجائیںگی تو ریاستوں کی مرضی کے مطابق انھیں بھی فیڈریشن میں شامل کر لیا جائے گا۔ میرے نزدیک فیڈریشن کی تکمیل کا یہی ایک خاکہ ہے اگرچہ وقت کے متعلق ابھی بہت کچھ انتظار کرنا پڑے گا۔

مرکزیت اور صوبجاتی خود اختیاری۔

مجھے اس بات پر ہرگز مسرت نہیں ہوئی کہ صوبجات میں خود اختیاری حکومت نافذ ہوجائے گی اور مرکز کی تقدیر بدستور معلق رہے گی۔ ممکن ہے کہ میری رائے غلط ہو لیکن یہ واقعہ ہے کہ ۱۹۳۰ء سے میں نہایت شدو مد اور دیانت داری سے ان خیالات کا حامی ہوں۔ لیکن مجھے اس بات کا یقین ہے کہ صوبجاتی خود اختیاری حکومت کے ساتھ اگر مرکز میں بے یقینی اور تغیرات کا اندیشہ لاحق رہا تو ہندوستان کے سیاسی طبقات میں کسی اطمینان کے رونما ہونے کی ہرگز توقع نہیں۔ بلکہ میری حقیر رائے میں ملک کے اتحاد کے تمام امکانات قطعی طور پر زائل ہوجائیں گے۔ اور آئندہ کسی تعمیری کام کی توقع نہیں رہے گی۔ میں ان خیالات کے اظہار کو آپ کی نظروں سے اوجھل رکھنا نہیں چاہتا لہذا صاف صاف عرض کر دیا ہے۔

آخری گذارش

میں مشاورتی کمیٹی کے لئے ہر ممکن کامیابی کا آرزو مند ہوں لیکن میں نہیں سمجھتا کہ اس کمیٹی سے کسی صورت میں بھی گول میز کانفرنس کی فیڈرل اسٹرکچر کمیٹی کی ضرورت سے انکار ہوسکتا ہے۔ اگر ملک معظم کی حکومت کے نمائندہ یا برطانوی پارٹیاں شریک نہ ہوئیں تو یہ ظاہر ہے کہ کچھ نتیجہ حاصل نہیں ہوسکے گا۔ ممکن ہے کہ اس کمیٹی اور والیان ریاست میں کوئی مفاہمت پیدا ہوجائے لیکن ملک معظم کے نمائندوں اور برطانوی پارٹیوں کی عدم شرکت کی صورت میں یہ مفاہمت بھی بے نتیجہ ہی ثابت ہوگی۔

ان حالات کے پیش نظر میں نے تمام غور و فکر کے بعد یہی فیصلہ کیا ہے کہ چونکہ طریق کار میں تغیر کا اعلان ہوچکا ہے اس لئے میں یہ مناسب خیال کرتا ہوں کہ میں مشاورتی کمیٹی کی رکنیت سے سبکدوش ہوجاؤں اس کمیٹی نے ایسی خود مختار صورت اختیار کرلی ہے کہ اب اس کے فیصلہ گول میز کانفرنس میں پیش نہیں کئے جائیں گے لہذا میں اس کمیٹی کی رکنیت سے مستعفی ہوتا ہوں۔

برطانیہ کے مطمح نظر میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی

لندن۔ ۸ جولائی سر سموئیل ہور وزیر ہند کے کل شام کو لندن میں مرکزی ایشیا کی سوسائٹی کی دعوت کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہر ہندوستانی نے جس کے ساتھ میں نے گذشتہ دو سال میں خط و کتابت کی ہے۔ مجھ پر زور دیا ہے کہ آئینی اصلاحات کے میدان میں سرعت عمل اور واضح فیصلہ کرنے کی ضرورت کو محسوس کیا جائے۔ میں اس امر میں اپنے ہندوستانی احباب کیساتھ متفق ہوں۔ بے یقینی کا طویل زمانہ ہر شخص کے لئے برا ہے اس سے شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں۔ حکومت کی بے وقعتی ہوتی ہے۔ اور دوستی کی بنیادوں کو نقصان پہونچتا ہے

ہم بھی بے یقینی کے زمانے کا جلد سے جلد خاتمہ کرنے کے لئے بہت بیتاب تھے۔ چنانچہ ہم اس نتیجہ پر جا پہنچے۔ کہ اس طریق کار میں جس کے ماتحت آئینی تغیرات پر بحث ہورہی ہے۔ سرعت سے کام لینا چاہئے ہماری طرف سے طریق کار میں تبدیلی پیدا کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ حکمت عملی میں بھی تبدیلی کر دی گئی ہے۔ ہم آج بھی اسی طرح بیتاب ہیں جس طرح ہم اس وقت تھے جب ہم گول میز کانفرنس میں ہندوستانی نمائندوں سے پہلی دفعہ ملے تھے لیکن ہم نے محسوس کیا کہ اگر واجبی مدت میں فیصلے کرنے مطلوب ہیں تو ہمیں طویل اور رسمی بحث و تمحیص کو چھوڑنا پڑے گا۔ جو ہم دو سال سے کر رہے ہیں اور اس کے بجائے زیادہ آزادانہ اور واضح مشاورت سے کام لینا پڑے گا۔ لیکن اس اعلان کے بعد چند گھنٹے کے اندر اندر ہندوستانیوں کا ایک طبقہ فی الفور اس غلط نتیجہ پر پہنچا یا گیا کہ اس میں ہندوستانی رائے دہندوں کی مزید ضرورت باقی نہیں رہی۔ اور تبدیل شدہ طریق کار کا مطلب ہے کہ مقاصد میں تبدیلی واقع ہوگئی ہے

اگر ہمارے ہندوستانی احباب ہمارے پروگرام پر غیر جانبداری سے بغور نظر ڈالیں گے تو انھیں معلوم ہوگا کہ ان کی نکتہ چینیاں بیان کے مطلب کو غلط سمجھنے پر مبنی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے مشترکہ کمیٹی کے طریق کار کو جو دونوں ایوانوں کے ارکان پر مشتمل ہوگی اور جس کے سامنے سرکاری تجاویز پیش کیجائیں گی۔ بالخصوص غلط سمجھا ہے ہماری آئینی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہوگا کہ پارلیمنٹ میں ایک آئینی مسودہ پیش ہونے سے قبل اسطرح کی مشترکہ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوگا ہوگا۔ اس عدیم النظیر تجویز پر اس لئے عمل کیا گیا ہے کہ فیصلہ کرنے سے قبل ہندوستانیوں کی خواہشات معلوم کرلی جائیں علاوہ ازیں حکومت ارادہ رکھتی ہے کہ دونوں ایوانوں کو کہے کہ اس طریقہ پر اتفاق رائے کریں جس کے ماتحت ہندوستانیوں کو صرف گواہ کے طور پر پیش ہونے کا موقع ہی نہ دیا جائے گا۔

مجھے یقین ہے کہ میں نے غلط فہمی کے ازالہ میں بہت کچھ کہہ دیا ہے۔

مسٹر سلینٹ جان فلبی نے اپنی تقریر میں حکومت پر زور دیا کہ حلقہ ہائے انتخاب کے متعلق لوتھین کمیٹی کی تجاویز کو نظر انداز کر دیا جائے اور کہا کہ ہندوستانیوں کے لئے ترکی کے طرز کے دو درجہ کے حلقہ ہائے انتخاب بہت موزوں ہیں۔

نیز آپ نے تجویز کیا کہ آئندہ وائسرائے ہندوستانی ہو۔

اس میں دو باتیں بیان کی گئی ہیں پہلی یہ کہ شملہ میں مشاورتی کمیٹی جن نتائج پر پہونچے گی۔ وہ ملک معظم کی حکومت کے لئے کسی اسکیم کے مرتب کیے جانے سے پیشتر کافی مصالحہ ہم پہونچائیں گے۔ اور ان میں وہ ترامیم کی جائیں گی جو لندن میں بحث و مباحثہ کے بعد تجویز کی جائیں گی۔ دوسرے مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی میں ان کا درجہ اسیسروں کا ہوگا۔ اور ہندوستانی نمائندوں کو ان کے وسیع علم اور تجربہ کی بنا پر منتخب کیا جائے گا

وزیر ہند شوق سے کہتے ہیں کہ ہم نے ان کی جدید اسکیم کو اچھی طرح سمجھ نہ سکنے کی وجہ سے یہ رویہ اختیار کیا ہے۔ وزیر ہند کے بیان نے صورت حالات کو بدتر بنا دیا ہے۔ ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ قدامت پسند کس طرح گول میز کانفرنس کے برباد کرتے رہے ہیں۔ اور خصوصاً گذشتہ نومبر سے ان کا جو رویہ رہا ہے اسکا بھی ہمیں اچھی طرح علم ہے ہم نے اس کے خلاف لندن میں احتجاج کیا تھا۔ اور وزیر ہند کے پاس باضابطہ عرضداشتیں بھیجیں تھیں۔

سر سموئیل ہور اور حکومت اس بات کا اعلان کرسکتے ہیں کہ انہوں نے دیدہ و دانستہ پرانے طریقہ کو ترک کر کے جدید طریق اختیار کیا ہے۔ اور تب یہ سوال پیدا ہوگا کہ آیا یہ طریقہ ٹھیک ہے اور سیاسی اور اخلاقی طور پر اس کی صفائی پیش کیجا سکتی ہے قدامت پسندوں کا رویہ اب ہندوستانیوں کے خلاف سخت ہوگیا ہے اور وہ اپنی اس کارروائی کے لئے بہترین بیانات دے سکتے ہیں۔ اس لئے ہم صورت حالات کے نازک امور کے بیان کرنے سے دریغ نہیں کرسکتے ہیں۔ اگر پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی تو سر سموئیل ہور گول میز کانفرنس کے دوبارہ انعقاد کے متعلق وزیر اعظم کے کھلے بیان کی نسبت خاموشی سے کیوں کام لے رہے ہیں۔

یوپی۔ کونسل کا اعلان

سیاسی قیدی رو بصحت ہو رہے ہیں۔

نینی تال۔ ۹ جولائی پچھلے دنوں لیجسلیٹو کونسل میں چند مقتدر سیاسی قیدیوں کی صحت کے متعلق حکومت سے استفسار کیا گیا تھا۔ اس کے جواب میں مندرجہ ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے

پنڈت جواہر لال نہرو کو جب سے نینی تال لایا گیا ہے اُن کی صحت اچھی ہورہی ہے شام کو وقت خفیف سا بخار ہوتا ہے۔ چھاتی میں دائیں جانب ابھی تھوڑا سا درد باقی ہے تجویز کیجا رہی ہے کہ ایکس رے کے ذریعہ سے سبب مرض کی تشخیص کر کے علاج کیا جائے۔

پنڈت گوبند بھی اب رو بصحت ہیں لیکن ابھی پشت میں کچھ درد کی شکایت باقی ہے زیادہ فکر کی بات نہیں ہے۔

شو پرشاد گپتا کو مئی میں ملیریا کا حملہ ہوا تھا لیکن اب بالکل درستگی ہے سری پرکاش کو ہضم کی شکایت تھی چنانچہ اسے داخل اسپتال کر دیا گیا تھا اس کی صحت اب اچھی ہے اور وزن بھی بڑھ رہا ہے

یوپی میں گرفتاریوں کی تعداد

نینی تال ۱۳ جولائی۔ صوبہ جات متحدہ میں ۱۰ جولائی تک ۱۰۳۵۲ اشخاص سزایاب ہوچکے ہیں

وزیر ہند کی طفل تسلیوں کا جواب

سر تیج بہادر سپرو کی کھری کھری باتیں!

الہ آباد ۹ جولائی سر سموئیل ہور کی حال کی تقریر کے متعلق انٹرویو کرتے ہوئے سر تیج بہادر سپرو نے کہا میں نے وہ تقریر بڑی احتیاط کے ساتھ پڑھی ہے جو سر سموئیل ہور نے لندن میں سنٹرل ایشین سوسائٹی کے ڈنر کے موقع پر ۷ جولائی کو کی تھی یہ تقریر اس مفروضہ سے شروع ہوتی ہے کہ ہم لوگوں نے جدید تجویز کو بالکل نہیں سمجھا۔ سر سموئیل ہور نے جدید تجویز کو یہ کہہ کر حق بجانب بتایا ہے کہ اس کی وجہ سے گذشتہ دو سال میں ختم نہ ہونے والی بحثوں کی جگہ آزادانہ دوستانہ اور قطعی مشوروں کے لئے موقع ملجائے گا لیکن اگر یہ سچ ہے کہ تو اس قدر عجلت سے کام کیوں لیا گیا۔

وزیر ہند نے اور ان کی ہم جلیسوں کی تجویز ہے کہ پرانا طریقہ تاخیر کا موجب ہو رہا ہے اس لئے اس کی جگہ ایک تیز رفتار طریق استعمال کیا جائے تاکہ فیڈریشن کو کسی آئندہ غیر معین زمانہ پر موقوف رکھا جائے اس وقت اگر شرائط پوری ہوجائیں تو تجویز کو عملی صورت دیجائے اس تجویز کی زیادہ تر وجہ یہ ہے کہ صوبجاتی خود مختاری دے دی جائے۔

سر سموئیل کی دوسری بات مشترکہ منتخب کمیٹی کے متعلق ہے گو اس کی آپ نے جو تشریح کی ہے اس کے متعلق یہ سوال کیا جاتا ہے کہ کیا بحثوں میں جو شرکت کا حق ہے کیا اس میں گورنمنٹ کے ساتھ معاہدہ کرنے کا حق شامل ہے جبکہ گول میز کانفرنس کی بنیاد ڈالی گئی تھی۔ اب ہمیں نہ گورنمنٹ کیساتھ اور زیادہ جنگ کرنا پڑے گی اور نہ اس سے یہ سوال کرنا پڑے گا۔ کہ جدید طریق کے زیر بحث وہ ہمارے ساتھ کس حد تک متفق ہے صرف منتخب کمیٹی ہی یہ رپورٹ پارلیمنٹ میں پیش کرسکتی ہے۔ کہ ہندوستانی بیرونی لوگوں کی حیثیت سے صرف بحث میں شریک ہوسکتے ہیں اس خیال کا لارڈ برکن ہیڈ کے خیال سے مقابلہ کیجئے۔ جو آپ نے ایوان امرا میں سائمن کمیشن کے تقرر کی تجویز پیش کرتے وقت ظاہر کیا تھا آپ نے انڈین کمیٹی کے فرائض کا ذکر کرتے ہوئے جو سائمن کمیشن کے پہلو بہ پہلو مقرر کی گئی تھی کہا کہ یہ بات غیر معقول طور پر فرض کرلی گئی ہے کہ ہندوستانیوں کو کمیشن کے سامنے محض گواہوں کی حیثیت سے حاضر ہونا پڑے گا یہ درست نہیں ان کو برابری اور صداقت کی سپرٹ کے ساتھ کمیشن کے جلیسوں کی حیثیت سے تعاون کے لئے مدعو کیا گیا ہے۔

۷ جولائی کو لندن سے بحری تار بھیجا گیا ہے جو بیک وقت سر سموئیل ہور کی تقریر کے ساتھ شائع ہوا۔

ایک سکنڈ ہینڈ
بندوق کی
ضرورت ہے
جو بلجیم کی نئی چلی ہوئی بندوقوں میں نہ ہو بلکہ کسی مشہور انگلش میکر کے کارخانے کے اور اچھی حالت میں ہو اگر کوئی صاحب اپنی بندوق علیحدہ کرنا چاہیں یا کوئی صاحب جنکا لائیسنس منسوخ ہوا ہو فروخت کرنا چاہیں تو پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں
مولوی محمد فضل حسین ایڈیٹر البرایہ کانپور

مسلم انڈیپنڈنٹ پارٹی کے قیام کا مقصد

شیخ مشیر حسین قدوائی کا مراسلہ

لکھنؤ ۱۱ جولائی (اے پ) مسٹر مشیر حسین قدوائی نے جو کونسل آف اسٹیٹ کے ممبر ہیں اور الہ آباد میں جو مسلم انڈیپنڈنٹ پارٹی قائم ہے اس کے عارضی صدر ہیں۔ حسب ذیل مراسلہ مراسلہ شایع کیا ہے جس میں اپنی پارٹی کے قیام کے مقصد کو اسطرح ظاہر کیا ہے:۔

(۱) آل پارٹیز مسلم کانفرنس کے عہدہ داروں کو مطلق العنانیت سے باز رکھا جائے اور ان کو کانفرنس کے منڈیٹ کے احترام پر مجبور کیا جائے۔

(۲) کانفرنس کی اس خصوصیت کو برقرار رکھا جائے کہ اس میں ہر پارٹی کے لوگ شامل ہیں۔ اور اس کی حیثیت ایسی نہ کر دیجائے کہ عہدہ داروں کی ہر تجویز پر فوراً عملدرآمد ہو جائے۔

(۳) کانفرنس اور ملک کے سامنے یہ مقصد ہے کہ ہندوستان میں ایک فیڈریشن قائم ہو جس میں تمام اختیارات اور ذمہ داریاں ہندوستانیوں کے ہاتھ میں ہوں۔ اور فیڈریشن کے اجزاء ترکیبی کے بجائے خود کل اختیار حکومت کی حیثیت رکھتے ہوں۔ اس مقصد کو کسی طرح پس پشت نہیں ڈالا جاسکتا ہے

ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے یہ انڈیپنڈنٹ پارٹی کانفرنس کے اندر اور اس سے باہر بھی کوشش کرے گی اور فرقہ کے امتیاز کے بغیر دوسری جمعیتوں اور افراد سے بھی اشتراک عمل کرنے میں کوئی پس وپیش نہ کریگی۔ بلکہ ہر شخص کی امداد کا خیر مقدم کریگی۔

دستور اساسی کے متعلق وزیر ہند کا بیان

ہندوستانیوں سے تعاون کی توقع

لنڈن ۱۳ جولائی ۱۹۳۲ء دارالعوام کا اجلاس برخاست ہونے سے پہلے ہندوستان پر مباحثہ شروع ہوا تو سر سیموئیل ہور نے کہا کہ بعض نہایت ضروری اور اہم ضرورتوں کے ماتحت دستور اساسی کو جلد از جلد مرتب کرنا ضروری ہے اور پارلیمنٹ کے لئے بھی اس کے سوائے کوئی چارہ کار نہیں کہ حکومت کی تجاویز کو تسلیم کرے اور گورنمنٹ تہ دل سے مشورتی کمیٹی کے ذریعہ ہندوستانیوں کی طرف سے اشتراک عمل کرنا چاہتی ہے۔ موسم گرما اور خزاں میں انفرادی طور پر ہندوستانی اکابرین کے ساتھ گفت وشنید ہوگی اور ہر ممکن کوشش کیجائیگی کہ دستور اساسی جلد از جلد مکمل ہو جائے۔

لیبر لیڈر کی دھمکی

دارالعوام کا اجلاس ختم ہونے کے بعد مسٹر لینبری سے رائٹر کا ایک نمایندہ ملاقی ہوا تو وہ کہنے لگے کہ اگر حکومت کا موجودہ طرز عمل یہی رہا اور پالیسی بھی یہی رہی تو لیبر پارٹی حکومت کیساتھ تعاون نہیں کرسکتی اور میرا خیال ہے کہ وہ وقت جلدی آنے والا ہے جبکہ وائسرائے ہند جن کی نسبت خیال ہے کہ وہ تمام سابقہ وائسرائوں کی نسبت زیادہ اعتدال پسند ہیں ضرور بذات خود جاکر گاندھی جی سے مشاورت کریں گے۔ تاکہ موجودہ ناخوش گوار صورت حال بہت جلد ختم ہو جائے

لبرل پارٹی کے الٹی میٹم کا نتیجہ

تقریباً چالیس ممبر علیحدہ ہونے والے ہیں!

شملہ ۱۲ جولائی آج اسمبلی کے انڈیپنڈنٹ پارٹی کے ممبر سر عبدالرحیم اور مسٹر ایچ پی موڈی نے ہندوستان کی سیاسی حالات پر دیر تک گفتگو کی تاکہ متفقہ لائحہ عمل تیار کریں

سردار اجل سنگھ جو مشورتی کمیٹی کے تنہا سکھ ممبر ہیں وہ بھی یہاں آگئے ہیں اب تک یہ نہیں معلوم ہوا کہ لبرل پارٹی الٹی میٹم کا حکومت کیا جواب دیگی

جب وائسرائے واپس ہونگے تو شملہ کے حکام ان کے سامنے اپنی تجاویز پیش کریں گے

یہاں لوگوں کے رائے معلوم ہوتی ہے کہ پھر گول میز کانفرنس کے طریقہ عمل کا اعادہ ہوگا تاکہ اب تک جو کچھ ہو چکا ہے وہ بیکار نہ ہو جائے۔ یہاں عام طور پر افسوس ظاہر کیا جاتا ہے کہ لنڈن والوں نے ان انتہاپسندوں کیطرف توجہ نہ کی جو ان کو برخاست دیجاتی ہیں

معلوم ہوتا ہے کہ اگر جلد اعلان نہ کیا گیا تو لبرل پارٹی کے اور ممبران بھی علیحدگی اختیار کرتے جائیں گے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ اس طرح گول میز کے تقریباً چالیس ممبر علیحدہ ہو جائیں گے

بعض ممبران مثلاً سکھ ممبر اس وقت تک انتظار کریں گے جب تک فرقہ وارانہ مسائل کا فیصلہ نہ سنا دیا جائے

سکھوں کا بیان ہے کہ ہمیں یہ دیکھنے کا انتظار ہے کہ پنجاب کے آیندہ دستور میں ہمارے فرقہ کی کیا پوزیشن ہوگی اگر حکومت برطانیہ کا فیصلہ ہمارے خلاف ہوا تو ہم اس پر حق بجانب ہونگے کہ مشاورتی کمیٹی سے اشتراک عمل کریں۔

بہر حال اس وقت تک تمام مسائل معلق ہیں اور سرکاری حلقہ میں امید کیجاتی ہے کہ تازہ اعلان سے لوگوں کا جو اعتماد متزلزل ہو گیا ہے اس کو حاصل کرنے کے لئے پورے طور پر اس مسئلہ میں نظر ثانی کیجائیگی

لبرل فیڈریشن نے بھی عدم تعاون کا اعلان کردیا

بمبئی ۱۱ جولائی نیشنل لبرل فیڈریشن کی کونسل نے وزیر ہند کے تازہ اعلان پر غور وخوض کرنے کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ وہ آئینی تحقیقات کے بعد آیندہ مراحل میں حکومت کے ساتھ تعاون نہیں کریگی۔ کونسل نے اپنے آیندہ تعاون کے لئے یہ شرط قرار دی ہے کہ گول میز کانفرنس کے طریق کار کو (جس سے حکومت کے انحراف کے خلاف کونسل نے شدید احتجاج کیا ہے) بحال کیا جائے۔

کونسل نے ایک قرارداد اس مضمون کی بھی منظور کی ہے کہ صوبجاتی آزادی کے ساتھ مرکزی ذمہ داری کا قیام اشد ضروری ہے۔

کونسل نے جدید آرڈیننس کے نفاذ کے خلاف پرزور احتجاج کیا ہے۔ اور حکومت پر زور دیا ہے کہ اُسے مفاہمت اور میانہ روی کی پالیسی اختیار کرنی چاہئے کونسل نے تحریک سول نافرمانی کی مخالفت کی ہے

۴ مقامات کے کارخانہ داروں چیمبر اور کامرس اور دیگر صنعتی مجلسوں کے ارکان پر مشتمل تھا۔

ہندوستانی تجارت کیلئے قوانین وضع کیئے جائیں

شملہ ۱۱ جولائی ان تشویشناک حالات کے بارہ میں جو جاپانی سکوں کی قیمت گرجانے کی وجہ سے پیدا ہوگئے ہیں تجارتی اور صنعتی وفد کے نمایندوں نے سر سی پی راما سوامی آئر وزیر تجارت اور سر ایلن پارسن وزیر مال سے ملاقات کی اس ملاقات کے دوران میں اس امر پر بحث کی گئی کہ سوتی مال اور دیگر اشیاء صنعت وحرفت مثلاً جوتوں، ہوزری، سیمنٹ اور رنگ وروغن میں جاپان کے موجودہ مقابلہ سے کس قدر نقصان دہ نتائج پیدا ہوئے ہیں۔ نمایندوں نے بیان کیا کہ جاپانی سرمایہ داروں اور صنعت گروں نے امریکن روئی کو بکثرت خرید کرنے سے کس طرح موجودہ حالات پیدا کر دیئے ہیں۔ اور استدعا کی کہ دیگر ممالک کیطرح یہاں بھی ایسے قوانین مرتب کیے جائیں جن سے ملک کی تجارت اور صنعت کا تحفظ ہو۔ تاکہ اور کارخانہ دار اگر ان قوانین کی مدد سے ایسے حالات میں فائدہ اٹھا سکیں۔

یہ وفد بمبئی۔ بنگال۔ اپرانڈیا۔ احمد آباد اور دیگر

دوائیاں خریدتے وقت

اصلی اور نقلی کی تمیز کرو

نقلی موتی رنگ روپ کے لحاظ سے اصلی موتی کا کام دے سکتے ہیں لیکن دوائی کے طور پر استعمال نہیں کئے جاسکتے نقلی دوائی استعمال کرنا اپنی صحت کو خطرہ میں ڈالنا ہے۔ یاد رکھیے نقل کھوٹے کھوٹے کام نکالتی ہوئی بھی کسی مصیبت کے وقت ایسا دھوکہ دیگی کہ پھر پچھتائے کچھ نہ بنیگا کوی دنو دوید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید ایڈیٹر دیش اپکارک لاہور کی بنائی ہوئی

امرت دھارا

ہی سینکڑوں امراض کیلئے رام بان ہے۔ کچھ لوگ اس کی بڑھتی ہوئی بکری دیکھ کر اس کی نقلوں سے پبلک کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ پبلک کی صحت و دولت کا نقصان نہ ہو اس لئے آپ کو مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ آپ ہمیشہ پنڈت جی کا نام دیکھکر اصل امرت دھارا ہی خرید کریں!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ آٹھ آنے

ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کے ساتھ ہوتی ہے۔ ہندوستان کی جس زبان میں چاہیئے خط میں لکھ دیں۔ مفصل حالات کیواسطے رسالہ امرت منگوا دیں! کارخانہ کی دیگر چار سو ادویات کی فہرست وطبی کتب مصنفہ پنڈت صاحب کی فہرست اور رسالہ امراض مخصوصہ مرد وزن بھی جس کو ضرورت ہو مانگنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں!

خط وکتابت تار کیلئے پتہ: ـــــــ امرت دھارا ۱۵ لاہور

المشتہر:۔ مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سڑک۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

برلن میں علمی و ادبی بازار

مصنفوں، کتابوں، اخباروں وغیرہ کی نمائش

برلن شہر کی نیڈ اسٹراس سٹریٹ کے ایک عظیم الشان ہوٹل میں ہر ہفتہ میں دو دفعہ ادبی بازار لگتا ہے مصنف اپنی تصانیف کو لیکر برائے خرید و فروخت وہاں پہنچتے ہیں نظم و نثر، ناول، مضامین، ناٹک سائنٹفک، مذہبی، اخلاقی اور مجلسی تصانیف، فلسفہ، خوشبودار [illegible] لڑکی گیرے اور علم حیوانات پر مضامین لکھے ہوئے ہوتے ہیں لیکن تعجب ہے کہ ناٹک، ناول اور مذہبی مضامین کی جس قدر کھپت ہوتی ہے دوسرے مضامین سے اس قدر دلچسپی کا اظہار نہیں کیا جاتا، ان کے علاوہ کتا، گھوڑا، مرغی انڈا وغیرہ کے سلسلہ میں تحقیقاتی کتابیں کثرت سے فروخت ہوتی ہیں علم نوجوانی کی بھی بڑی کھپت ہے، لیکن سائنس کی کتابیں دوچار ہی فروخت ہوتی ہیں ان تصانیف کی قیمت ۲۰۰۰ مارک (۵ سے ۲۵ ڈالر ایک ہوتی ہے)، لیکن بعض بعض تصنیف کی قیمت ۲۰۰ ڈالر سے لیکر ۱۰۰۰ ڈالر تک ہوسکتی ہے، اس بازار کو خود مصنفین نے کھولا ہے اس قدر تصانیف اس بازار میں آتی ہیں کہ بعض اوقات تو یہ خیال دامنگیر ہوتا ہے کہ اس قدر خریدار کہاں سے آئیں گے، ناشر و پبلشر زیادہ تر متمول ہوتے ہیں اور وہ کسی طالبعلم مصنف کو بہت ہی کم دیا کرتے ہیں اس سے مصنفین نے یہ بازار جاری کیا ہے اور جب سے یہ بازار کھولا ہے مصنفین کی قدر و منزلت میں خاطر خواہ اضافہ ہوگیا ہے، غیر ملکی ناول اور ناولوں کے ترجمہ جرمن زبان میں کر کے [illegible] کر رہے ہیں اور لطف یہ ہے کہ اس بازار میں مصنفین کو بذات خود آ کر اپنی تصنیفات فروخت کرتے ہیں،

ٹھیک اسی طرح مصنفین بھی اپنی تصانیف کو آواز لگا کر فروخت کرتے ہیں،

فرانس اور جرمنی میں سٹینٹ ایجادات کی رفتار

فرانس میں نقلی ریشم کے اس قسم کے موزے بنائے جاتے ہیں کہ جس پر بارش کی تری کا کوئی اثر نہیں ہوتا اور ان کو کیچڑ وغیرہ لگ سکتی ہے

چاولوں سے نقلی ریشم بنایا جاتا ہے اس لئے چاولوں کا اگر اسطرح استعمال ہوتا رہا تو انسان کھائیگا کیا۔

چھتری میں برقی روشنی لگائی گئی ہے تاکہ برساتی رات میں ٹھوکر نہ کھائے،

رات کو حاجت ہو ہوائی جائے تو روشنی نہ کرنی پڑی اس لئے استرے میں برقی روشنی لگادی گئی ہے؛

الارم (گھنٹی) ہوتے ہی انسان بیدار ہوجاتا ہے لیکن اس کے جراثیم کو صدمہ پہنچتا ہے، اس لئے جرمن میں پلنگ کے پیچھے بجلی لگائی گئی ہے جس وقت اٹھتا ہو اسوقت بستر پر دھکا لگتا ہے اور اس سے جراثیم بھی قلق نہیں ہوتے

تمام دنیا میں سونے کی مقدار

تمام دنیا میں ...... ۱۱۳۳۹۰ ڈالر کا سونا ہے جس میں

یورپ میں ...... ۵۸۶۷ ڈالر

فرانس میں ...... ۲۶۸۳ ڈالر

ایشیا میں ...... ۲۵ ڈالر

جس میں ہندوستان کا حصہ بھی آجاتا ہے اعداد و شمار ۱۹۳۱ء کے ہیں ۱۹۳۲ء میں تو ہندوستان سے بڑی مقدار میں سونا باہر چلا گیا ہے،

اسلام کے مستقبل پر ایک مغربی پروفیسر کے خیالات

ممالک اسلامیہ میں حیات و ترقی کا نیا دور

ڈنمارک کی یونیورسٹی کے پروفیسر مسٹر فاربرووان نے آج ایک سال پہلے اپنی یونیورسٹی میں "اسلام اور اسکا مستقبل" کے عنوان سے ایک لکچر دیا تھا جو نہ صرف مسلمانوں میں بلکہ وسیع النظر غیر اسلامی طبقوں میں بھی بڑی دلچسپی سے پڑھا گیا، یہ لکچر پیرس میگزین میں شائع ہوچکا ہے، مجلہ شہاب (قسطنطنیہ) نے اس لکچر کو فرانسیسی سے عربی میں ترجمہ کرکے شائع کردیا ہے جس کا اردو ترجمہ ملخصاً ذیل میں درج کیا جاتا ہے،

اسلام کی غیر محسوس ترقی

پروفیسر فاربرووان نے فرمایا، اسلام کسی ایسے مذہب کا نام نہیں ہے جو فطرتاً چہار دیواری میں رہنے پر مجبور ہو بلکہ وہ نام ہے ایسے اصول اور آئین حیات کا جو زمان و مکان کے قیود سے بالاتر ہے اور جس پر نوع انسانی کی فکری اور عملی زندگی کا دارومدار ہے، ہر وہ اصول جو قانون جاریہ کے لازوال چشمہ سے نکلا ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ جذب و کشش کی ایک دنیا اپنے اندر رکھتا ہو اور جس کے آئین اور مقررہ ضوابط طوعاً وکرہاً انسانی زندگی میں نامعلوم کیفیت کے ساتھ مل جل جائیں، کیونکہ قدرت کا مخفی ہاتھ کبھی جھوٹے قوانین کی آبیاری نہیں کرتا اور باطل حق کیطرح فروغ نہیں پاتا، ہم دیکھ رہے ہیں کہ اسلام اپنے دور اول سے ہی انسانی دماغ پر قبضہ کرچکا ہے اور وہ غیر محسوس کیفیت کے ساتھ ہر سوسائٹی میں اثر و نفوذ کرتا جارہا ہے۔ اسلام کے متبعین کے جو نقوش قرطبہ، غرناطہ، اشبیلیہ، بغداد اور دہلی میں چھوڑے ہیں وہ اسلام کا ایک مجسم اور غیر متحرک پروپیگنڈہ ہیں، گو ہم محسوس نہ کریں لیکن جب ایک غیر مسلم سیاح ہسپانیہ آثار و اطلال پر نظر ڈالتا ہے تو اسکی روح خواہ مخواہ نفس اسلام کیطرف کھنچتی ہے اور وہ مصنوعات سے صانع کی قدر و قیمت کے اعتراف پر مجبور ہوجاتا ہے،

موجودہ عیسائیت دہریت کا دوسرا نام ہے

بلاشبہ اب مسلمانوں میں اتحاد کلمہ کے فقدان سے وہ پہلی سی شان موجود نہیں رہی ہے جو مدتوں تک خود مسیحی اقوام کا مسجود بنی رہی ہے لیکن تاہم اسلام کے اثر سے ہم انکار نہیں کرسکتے، آج تو بے شک مسیحیت کو فروغ ہے کیونکہ مادی ذرائع پر اسکا پورا قبضہ ہے لیکن اسکی مثال ایک صاف ستھری قبر کی مانند ہے جو اوپر سے شفاف اور اندر غلاظت سے لبریز ہو، موجودہ عیسائیت تو دہریت اور الحاد میں تبدیل ہوچکی ہے، اصل عیسائیت تو مدتوں سے ناپید ہے، وہ لوگ جو اساقفہ کہلاتے ہیں، موجودہ عیسائیت انکو بھی ہڑپ بناچکی ہے، اگر سچ پوچھو تو کہنا پڑے گا کہ تیسری صدی عیسوی کے بعد عیسائیت پر ریاکار اور خودغرض لوگوں کا قبضہ ہوگیا تھا اور وہ اسکی اصلی روحانیت کو فنا کرچکے تھے، جب چوتھی صدی میں عیسائیت ناپید ہوچکی تھی تو آج اصلی عیسائیت کو تلاش کرنا سعی لاحاصل ہے،

مستقبل میں غلبۂ اسلام

لیکن اس کے مقابلہ میں اسلام کی حقیقی روح اب بھی اسیطرح موجود ہے جسطرح خلفائے اسلام کے زمانہ میں موجود تھی اور جس کا نمونہ پیغمبر اسلام چھوڑ گئے تھے اس مختصر تقابل سے آپ کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ روحانیت کے اعتبار سے اسلام کا درجہ کتنا بلند ہے اور اصلیت کے اعتبار سے اسلام کے اصول کس قدر محفوظ ہیں اسی بنا پر میرا خیال ہے کہ آئندہ جس مذہب کو غلبہ حاصل ہوگا وہ اسلام ہے کیونکہ روحانیت کو ہمیشہ مادیت پر غلبہ حاصل رہا ہے،

بعض سطحی خیال کے لوگ اقلیت و اکثریت کو دیکھا کرتے ہیں اور اپنی کثیر تعداد پر ان کو بڑا غرور ہوتا ہے لیکن یہ محض ایک دھوکہ ہے جو صرف جہالت کی پیداوار ہے،

میں اپنے خیال کا مکرر اعادہ کرتا ہوں کہ آئندہ اسلام کی وسعت پذیر طاقت کے سامنے مغرب کی شمع مدہم پڑ جائیگی، گو اسلام کا ڈھانچہ بدل جائے مگر روح وہی ہوگی، میرے خیال کی تائید اس واقعہ سے اور بھی ہوتی ہے کہ اسلامی سیاست ترقی کے دور سے گزر رہی ہے، آج سے پندرہ سال پہلے اسکی حالت نہایت ردی تھی مگر اب اسکی ہمہ گیری کا ہم کو بھی معترف ہونا پڑتا ہے،

اسلامی ممالک کی نشاۃ ثانیہ

ٹرکی جو مغرب کی اصلاح میں مرد بیمار تھا وہ اب قوی اور جوان ہوگیا ہے اور مصطفی کمال کی قوت معجزانہ طریق پر ترقی کے مدارج طے کررہی ہے ایران کی حالت اطمینان بخش ہے اور اسکا داخلی استحکام اس بات کی دلیل ہے کہ وہ عنقریب یوروپ کے لیے خطرہ ہوجائے گا میں یہ بات اس لیے نہیں کہتا کہ میں اسلامی ممالک کے خلاف پروپیگنڈہ کررہا ہوں بلکہ اس لیے کہ مستقبل میں اسلامی سیاست ہی کو غلبہ حاصل ہونے والا ہے، افغانستان نے کافی طور پر یہ ثبوت بہم پہونچادیا ہے کہ وہ زندہ ترقی پذیر اور مہذب ملک ہے اور وہ اپنی داخلی سیاست میں وحدہ لاشریک ہے، مصر کے راستے میں البتہ کانٹے ہیں مگر وہ بھی رفتہ رفتہ ہٹادیے جائیں گے، حجاز کے والی سلطان ابن سعود نے ایک ایسی پالیسی کی بنیاد ڈالی ہے جو اسلام کے دور اولیں کی یادگار اور قرآنی احکام کے حامل ہیں، سلطان ابن سعود اسوقت عربی ممالک کا سب سے بڑا فرمانروا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جزیرۂ عرب کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں کا پشتیبان بھی یہی شخص ہے۔ (الجمعیتہ)

بنگال مسلم کانفرنس

کلکتہ ۱۱ جولائی۔ بنگال مسلم کانفرنس کا جلسہ زیر صدارت مسٹر ایچ اے غزنوی گذشتہ نصف شب کو ختم ہوا مسلمانوں کے نقطۂ نظر کے مطابق جدید دستور اساسی اور مسلمانان صوبہ کی فلاح وبہبود کے متعلق متعدد قراردادیں منظور کی گئیں۔ اصل تجویز کے ذریعہ اس بات پر زور دیا گیا کہ ہندوستانیوں کے مناسب حال اگر کوئی طریقہ حکومت ہوسکتا ہے تو وہ فیڈرل طریقہ ہے۔ مگر ساتھ ساتھ اس کے مکمل ذمہ داری اور اختیارات زائدہ بھی اس کے اجزائے ترکیبی کو دیدیے جائیں اور مرکزی حکومت صرف انہیں امور کی دیکھ بھال کرے جو مفاد عامہ کے متعلق ہوں اور خصوصیت کے ساتھ اس کے سپرد کردیے جائیں

اور آل انڈیا فیڈریشن کے تمام حصوں میں کوئی امتیاز و تفریق باقی نہ رکھا جائے۔ تمام اختیارات پارلیمنٹ سے صوبوں کو منتقل کردیے جائیں۔ اور کسی کو فیڈریشن میں اس وقت تک شامل نہ کیا جائے جبتک اجزائے ترکیبی پہلے سے راضی نہ ہوجائیں۔ اور مسلمانوں کی کونسل میں اکثریت حاصل نہ ہوجائے۔ کوئی آئین مسلمانوں کے لئے قابل قبول نہ ہوگا جبتک وہ مذکورہ بالا مطالبات پر پوری طرح حاوی نہ ہو

منجملہ اور تجاویز کے ایک تجویز یہ بھی تھی کہ فیڈرل فنانس کمیٹی کی رپورٹ کے خلاف احتجاج کیا جائے جس نے بنگال کو ایسا مفلس بنادیا ہے کہ اسکے لئے خود اپنا خرچ چلانا دشوار معلوم ہوتا ہے۔ اور دوسری تجویز یہ منظور کیگئی کہ عورتوں کے حق رائے دہی کے خلاف جد وجہد کیجائے کانفرنس نے یہ بھی تجویز کیا ہے کہ بنگال کے ہر شہر قصبہ اور گاؤں میں مسلمانوں کی تنظیم قائم ہونی چاہیے تاکہ اگر فیصلہ ص[م] ان کے حق میں ہو تو آئندہ دستور کے خیر مقدم کے لئے تیار رہیں اور اگر ان کے مطالبات نامنظور ہوں تو ہر ممکن طریقہ سے ان کو منظور کرائیں۔

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۳۲ء

صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۲۳۲

بعدالت مال ڈیرا پور مقام کانپور ضلع کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش مساۃ روپ رانی زمیندار بہ موضع دونڈولی بنام تم کالیچرن وغیرہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ بقایا لگان سنہ ۳۶ و سنہ ۳۷ ف بتاریخ ۱۳ اگست سنہ ۱۹۳۰ء صادر ہوئی اور مبلغ للعہ ۲۹ ۱۵ ر جواب زر و ڈگری مذکور واجب الادا ہیں۔ ان کی تفصیل ذیل میں درج کیجاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۱۳	۵	۱۰
خرچہ نالش	۵	۷	۰
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۱	۱	۸
خرچہ اجرائے ڈگری	۱۰	۱	۳
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	۰	۰	۰
میزان	۲۹	۱۵	۹

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ادا رہی ہے لہٰذا بذریعہ اس تحریر کے تم بیو عرف بابو رام ولد گوری شنکر قوم برہمن ساکن کیوڑہ پرگنہ اوریا ضلع اٹاوہ (۲) کا لکا ولد مورلی برہمن (۳) دیپلا پرشاد ولد گوری شنکر قوم برہمن ساکن دونڈولی مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ للعہ ۲۹ ۱۵ ر جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں ۱۵ روز کے اندر تاریخ وصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جو کہ بابتہ بقایا ڈگری تمہارے واجب الادا ہیں بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۲۳ جولائی سنہ ۱۹۳۲ء مقرر ہے

تفصیل اراضی

پرگنہ	موضع	محال	پٹی
ڈیرا پور	دونڈولی	کیدار ناتھ	عـ۱

نمبر کھیت کا	رقبہ کھیت کا	
۲۲۹	۱۱ ر ۷	۱۵ ار
۲۳۰	سکر	شامل
۲ قطعہ	بیگہ ۱۱ ر ۷	۱۵ ار

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

صوبہ سرحد کے پالیٹیکل افسر پر بم

پشاور ۱۲ جولائی (ا-پ) گزشتہ جمعہ کی شب کو بڑا خبار کے اسسٹنٹ پالیٹیکل افسر مسٹر ظریف خاں پر جارحانہ حملہ ہوا۔ مگر حملہ آور کو کامیابی نہیں ہوئی مسٹر ظریف خاں اپنے مکان کے برآمدہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حملہ آور نے اسپر ایک بم پھینکا۔ بم حد درجہ خطرناک تھا مگر خوش قسمتی سے وہ پھٹا نہیں تو حملہ آور فرار ہوگیا۔ مگر دو اشخاص شبہ پر گرفتار کر لیے گئے ہیں۔ تحقیقات جاری ہے۔

سوویٹ روس سے انگریزی کمپنی کے مطالبات

رگبی۔ ۱۱ جولائی ستمبر ۱۹۳۰ء کو بین الاقوامی عدالت نے میسرز لینا گولڈ فیلڈ لمیٹیڈ کو ایک کروڑ ۳۰ لاکھ پونڈ کی ڈگری سوویٹ روس کے خلاف صادر کی تھی۔ اس کے متعلق آج وزیر خارجہ سر جان سائمن نے دار العوام میں بیان کیا کہ اس وقت رقم نہ ادا کرنے کی وجہ سے حکومت برطانیہ سوویٹ روس سے پوری رقم ڈگری کی ادائیگی کا مطالبہ کرے گی اور اسکی ادائیگی کے لئے بہت جلد ضروری کارروائی کیجائے گی۔

مسٹر پٹیل سے ڈی ویلیرا کی ملاقات

لندن ۱۲ جولائی مسٹر وی۔ جے۔ پٹیل لندن سے واپس آگئے ہیں۔ ریوٹر کے نمایندے سے ملاقات کے دوران میں آپ نے فرمایا کہ ڈبلن میں مسٹر ڈی ویلیرا کے ساتھ ہندوستانی معاملات پر گفتگو ہوئی۔ لیکن آپ نے یورپ کے "ایک دوست ملک" سردار کو ہندوستان کے حقیقی واقعات سے آگاہ کیا۔ آرڈیننس کے سلسلہ میں بھی تبادلہ خیال ہوا۔

کشمیر میں آرڈیننس کی تجدید!

سرینگر۔ ۱۱ جولائی ہنگامی اختیارات کے قانون ۱۲ اور ۱۳ کی میرپور وزارت اور تحصیل ام پور اور راجوری میں مزید چھ ماہ کے لئے توسیع کی گئی ہے دیگر مقامات میں بھی حسب ضرورت وزیر اعظم کے حکم سے یہ قانون نافذ ہو سکے گا۔

ترکی مجلس اقوام میں شامل ہو گیا

قسطنطنیہ ۹ جولائی مجلس ملیہ انگورہ (پارلیمنٹ) نے جمعیۃ اقوام میں ترکی کی شرکت کی دعوت کو جو اسی کی طرف سے موصول ہوئی ہے بالاتفاق منظور کر لیا۔ یہ دعوت گزشتہ ہفتہ جنیوا سے آئی تھی۔

لڑکوں اور لڑکیوں کی مشترکہ تعلیم!

ہبگلی ۱۲ جولائی ہگلی کالج میں "مشترکہ تعلیم" کے اصول پر عمل کیا جا رہا ہے۔ اور لڑکوں کی تعلیم کے جملہ انتظامات پورے کیے گئے ہیں۔ لیکن بعض قدامت پسند طبقوں نے اس نئی اسکیم کی مخالفت کی ہے معلوم ہوا ہے کہ حکام کالج مخالفت کے باوجود اپنی اسکیم کو بروئے کار لانے پر مصر ہیں۔

آئرش ڈیوٹی بل!

لندن ۱۱ جولائی آئرش۔ فری اسٹیٹ اسپیشل ڈیوٹی بل ہر دو ایوانوں میں پاس ہو گیا اور ملک معظم کی منظوری باقی ہے۔ جو کہ جلدی ہی حاصل کیجائے گی۔

گول میز کانفرنس کی طرف رجوع کا مشورہ

لندن ۱۱ جولائی سر سیمویل ہور کی تجاویز سے گول میز کے اعتدال پسند مندوبین نے جو اختلاف کیا ہے اس سے انگلستان کے اکثر ہوا خواہان ہند جو فوری تصفیہ کے منتظر تھے ایک حد تک مایوس ہو گئے اور ان کی کوشش ہے کہ کسی نہ کسی شکل میں گول میز کانفرنس کے طریق کار سے رجوع کیا جائے

سرکاری حلقہ خاموشی کے ساتھ ان تمام اختلافات پر غور کر رہے ہیں۔

مانچسٹر گارڈین لکھتا ہے کہ ہم پھر سائمن کمیشن کی طرف رجعت کر رہے ہیں۔ اور حکومت کو آل انڈیا فیڈریشن ہر خیال کے ہندوستانی مدبر دنیکے شدید اختلافات کے باوجود قائم کرنا پڑے گا سیاسی حلقے اس امر پر زور دے رہے ہیں کہ ہندوستانیوں کی زیادہ سے زیادہ رضا مندی ہی پر کامیابی کا انحصار ہے اور اگر ضرورت ہو تو گول میز کانفرنس ہی کے ذریعے سے آہستہ آہستہ اس کام کی تکمیل کیجائے۔

گورنر بمبئی کی خطاب یافتہ سرداروں سے توقع

پونا ۱۲ جولائی۔ گورنر بمبئی نے سرداروں کا ایک دربار منعقد کیا جس میں تقریباً چوراسی اصحاب کو خان بہادر رائے بہادر اور خان صاحب کے خطابات اور کئی حضرات کو خلعت بخشی

اس کے بعد مختلف مصنوعات پر تقریر فرماتے ہوئے وزیر ہند کے تازہ اعلان کا مختصر سا حوالہ دیکر سرداروں سے توقع ظاہر کی کہ وہ اصلاحات کے زود ترین نفاذ پر اظہار خوشنودی کریں گے۔

گورنر جنرل نافرمانی کرے تو پھر

لندن ۱۱ جولائی مسٹر ڈی ویلیرا کی ممانعت کے باوجود گورنر جنرل نے وہ تمام خط و کتابت شایع کر دی جو کہ اس کے اور مسٹر ڈی ویلیرا کے درمیان ہوئی تھی اب امر تنقیح یہ رہا کہ جب گورنر جنرل وزیر اعظم کے حکم کی خلاف ورزی اور نافرمانی کرے تو پھر آئینی طور پر کیا کرنا چاہئے۔ یہ ایک سوال ہے جو کہ ماہرین سیاست کے لئے دلچسپی پیدا کر رہا ہے اور امید ہے کہ اس واقعہ سے اور بھی مزید پیچیدگیاں پیدا ہونگی۔ آزاد حکومت آئرلینڈ نے اول اول تو اس خط و کتابت کو شایع کرنے کی ممانعت کر دی لیکن بعد میں جب دیکھا کہ گورنر جنرل خود پردہ اٹھا رہے ہیں۔ تو پھر اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ دیکھا کہ وہ خط و کتابت شایع ہو جائے

گورنر یوپی کے اعزاز میں ڈنر!

لکھنو ۱۳ جولائی ۱۹۳۲ء۔ نینی تال سے اطلاع ملی ہے کہ نواب صاحب چھتاری نے اپنے قیام گاہ واقع برو کیل ہاوس پر سر مالکم ہیلی اور لیڈی ہیلی کے اعزاز میں ایک شاندار ڈنر دیا جس میں مسٹر اور مسز بلنٹ مسٹر اور مسز جی۔ پی سری واستو وزیر تعلیم۔ آنریبل نواب محمد یوسف مسٹر کلے۔ مسٹر ہالن۔ شیخ حبیب اللہ وغیرہ نے شرکت کی ڈنر نہایت شاندار تھا اور نہایت ہی پر تکلف تھا۔

افغانستان اور ہندوستان کی سرحد کا تنازعہ

شملہ ۱۳ جولائی معلوم ہوا ہے کہ حال ہی میں دکلم کے مقام پر برطانیہ اور افغانستان کے متحدہ کمیشن کا اجلاس منعقد ہوا تاکہ افغانستان و ہندوستان کی سرحد کی خط کے تعین میں ۱۸۹۵ء میں جو غلطی رہ گئی تھی۔ اس کی تصحیح کر دی جائے کمیشن تمام متنازعہ سوالات کا تسلی بخش تصفیہ کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے

دنیا کے مشہور ترین موچی کا انتقال

سر ٹامس باٹا ہندوستان آتا ہوا مارا گیا۔

پراگ ۱۲ جولائی اطلاع مظہر ہے کہ مسٹر باٹا ٹامس جو زنکو سلوو کیا کے سب سے متمول اور زبردست تاجر تھے اور جن کے جوتوں کی تجارت کی شہرت دنیا کے ہر گوشہ میں چمک اٹھی تھی۔ طیارے میں سوار ہو کر ہندوستان آ رہے تھے۔ لیکن راستہ میں۔ حادثہ ہو گیا۔ جسمیں آپ ہی موت کی نظر ہو گئے۔

مسٹر باٹا دنیا بھر میں سب سے بڑے تجار تھے۔ آپ کے بہت سے کارخانے دو ہزار دکانات تھیں اور آپ کا مال چند دنوں سے بانی ممالک کے مال کی نسبت بہت ارزاں بکتا رہا ہے اور ابھی تک بکتا ہے

آئرلینڈ کے مال پر محصول!

لندن ۱۲ جولائی۔ شعبہ مالیات کے فیصلہ کے ماتحت جو مال تجارت آئرلینڈ سے انگلستان میں آئیگا اس پر بیس فیصدی محصول عائد کیا جائے گا۔ ان اشیا میں وہ زندہ جانور بھی شامل ہیں۔ جو کہ خوراک کے کام آتے ہیں۔ مکھن۔ انڈے۔ ملائی۔ مرغی وغیرہ پر بھی اسی شرح سے محصول لگایا جائے گا۔

ریلوں کو ایک ہفتہ میں چار لاکھ کا خسارہ

شملہ ۱۲ جولائی سرکاری ریلوں کی آمدنی بابتہ ہفتہ مختتمہ ۲۵ جون میں ۵۰۰ لاکھ روپیہ رہی جو ہفتہ ماسبق سے بقدر چار لاکھ روپیہ کم ہے اور ہفتہ سال گذشتہ سے بقدر ۲ لاکھ روپیہ کم رہی۔

ہفتہ واری رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرکاری ریلوں کی آمدنی میں کساد بازاری کی وجہ سے ہفتہ بہ ہفتہ کمی ہوتی جا رہی ہے۔

گورنر صوبجات متحدہ کا انتباہ

بنارس ۱۶ جولائی آج منٹو ہاوس میں بنارس ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے ہز اکسیلنسی سر مالکم ہیلی گورنر صوبجات متحدہ کو سپاسنامہ پیش کیا گیا۔

سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے ہز اکسیلنسی نے اس خطرہ کی جانب اشارہ کیا جو اصلاحات کے نفاذ کے بعد اختیارات کے غلط ہاتھوں میں چلے جانے سے لاحق ہوگا۔ آپنے ان لوگوں کو جو امن و امان کے قیام کے خواہاں ہیں مشورہ دیا کہ وہ اپنے کو منظم بنائیں اور ضرورت پڑنے پر قربانیاں کرنے کے لئے بھی تیار رہیں۔ تاکہ جدید دستور اساسی پر عملدرآمد میں انھیں موثر آواز حاصل ہو۔

مولانا مجیب الرحمن کی گرفتاری

نئی دہلی ۱۶ جولائی۔ آج سہ پہر کو دفتر جمعیۃ العلماء ہند کے دفتر میں مولانا مجیب الرحمن م

۳ کو مولانا عبد الحلیم ڈکٹیٹر جمعیۃ العلماء ہند کا پیغام نماز جمعہ کے بعد مسلمانوں کو سنانے کی بنا پر گرفتار کر لیا گیا۔

بحکم جناب بابو جگت نیس کشور ٹنڈن صاحب بہادر منصف کانپور

سمن بنام مدعا علیہ بنا بر حاضری اصالتاً

بغرض قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۳)

بعدالت منصفی کانپور مقام کانپور

مقدمہ نمبر ۷ بابتہ ۱۹۳۲ء

سورج دین ولد بندا قوم تعال ساکن پرانی دلہائی نیا گنج شہر کانپور — مدعی

بنام مسماۃ دہنپتی وغیرہ — مدعا علیہ

بنام بابو رام سہائے نگم وکیل عدالت کانپور ولی مسماۃ دہنپتی نابالغہ ساکن دانہ خوری محال کانپور

ہرگاہ کہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابتہ رخصتی کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ تم بتاریخ ۳۰ ماہ جولائی ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰½ بجے دن کے عدالت ہذا میں اصالتاً حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو اور تم کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو جن پر تم بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو

تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے مسموع اور فیصل ہوگا

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۵ ماہ جولائی ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا

بحکم لکھیت رائے سرشتہ‌دار — عدالت منصفی کانپور

مہر عدالت

بحکم جناب بابو جگت نیس کشور ٹنڈن صاحب بہادر منصف کانپور

نوٹس بنام مدعا علیہ نابالغ اور ولی کے

(آرڈر ۳۲۔ قاعدہ ۳)

بعدالت منصفی کانپور مقام کانپور

مقدمہ نمبر ۷ بابتہ ۱۹۳۲ء

سورج دین ولد بندا تعال ساکن پرانی دلہائی نیا گنج شہر کانپور — مدعی

بنام مسماۃ دہنپتی وغیرہ — مدعا علیہ

بنام مسماۃ دہنپتی مدعا علیہ نابالغ

و بابو رام سہائے وکیل نگم ولی قدرتی مدعا علیہ نابالغ مذکور ساکن دانہ خوری محال کانپور

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعی نے ایک درخواست گذرانی ہے کہ مدعا علیہ نابالغ کا ایک ولی دوران مقدمہ مقرر کیا جاوے۔ لہذا آپ نابالغ مذکور کو اور آپ بابو رام سہائے نگم وکیل ولی کو اس کی رو سے اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تعمیل اطلاع نامہ ہذا سے ۳۰ جولائی ۱۹۳۲ء کے اندر آپ درخواست اس عدالت میں نسبت اپنے یا کسی دوست مدعا علیہ نابالغ کے ولی دوران مقدمہ مقرر کیے جانے کی نسبت نہ گذرانینگے تو عدالت اغراض مقدمہ ہذا کے لئے کسی اور شخص کو نابالغ مذکور کا ولی مقرر کر دیگی

آج بتاریخ ۱۵ ماہ جولائی ۱۹۳۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم لکھیت رائے سرشتہ‌دار — عدالت منصفی کانپور

مہر عدالت

دنیا میں کسقدر بکرے ذبح ہوتے ہیں

ایک دلچسپ نقشہ

دنیا میں بطور خوراک کس قدر جانور ذبح کیے جاتے ہیں ان کا شمار لگانا تو دشوار ہے لیکن مندرجہ ذیل ممالک میں ایک سال کے اندر کس قدر بکرے ذبح کیے گئے ان کا عدد حسب ذیل ہیں:-

امریکہ	۱۴۰۲۳۰۰۰	کروڑ
اسٹریلیا	۱۲۷۵۹۸۸۲	کروڑ
نیوزلینڈ	۱۰۷۴۳۹۹۱	کروڑ

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کیسا بلانوش ہے تاکہ دنیا میں ۱۹۲۹ء کی مویشی شماری کے مطابق تقریباً ۴۳۷۵۲۹۰۰۰ ارب بکرے اور بکریاں ہیں!

حکومت حجاز اور اٹلی میں معاہدہ ہو گیا!

معاصر ام القریٰ میں حکومت حجاز اور اٹلی کے مابین جو معاہدہ ہوا ہے اس کی شایع ہو گئی ہے ہم معاصر موصوف سے معاہدہ کے دفعات کا خلاصہ ذیل میں درج کرتے ہیں:-

مملکت نجد و حجاز اور مملکت الیطالیہ کے مابین معاہدہ موت کی وتکمیل حکومت حجاز اور حکومت اٹلی کے مندوبین کی موجودگی میں بمقام جدہ ۱۰ ر فروری ۱۹۳۲ء میں ہوئی

(۱) حکومت اٹلی نے جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کی حکومت کو تسلیم کر لیا اور جانبین تصدیق و توثیق کی۔

(۲) پہلی دفعہ کے ذیل فریقین نے حکومت حجاز اور حکومت اٹلی کے مابین سیاسی تعلقات اور قونصل خانوں کے قیام پر اتفاق کیا۔

(۳) دونوں حکومتوں کے باہمی تعلقات کی محافظت کرلائے گی۔ اور کوئی ایسا قانون شایع نہیں کیا جائے گا جو کسی فریق کی نشتار یا مفاد کے خلاف ہو۔

(۴) ہر حکومت کی رعایا املاک و اشخاص کے اعتبار سے پورے استفادہ اور تمتع کا حق رکھینگے۔

(۵) ہر دو حکومتیں ایک دوسرے کی رعایا کی حیثیت کو تسلیم کریں گی۔

(۶) اٹلی کی مسلم رعایا جو حج کی غرض سے حجاز آئے گی تو حکومت حجاز ان کی سہولیت کا خیال رکھے گی۔ اٹلی کا کوئی مسلم باشندہ اگر حجاز میں فوت ہو جائے تو حکومت حجاز اس کے مال کی محافظ ہو گی۔ اور اسکا مال اسکے شرعی ورثا کے حوالہ کر دے گی۔

(۷) اس معاہدہ کے دو نسخہ مرتب کیے گئے ہیں ایک عربی میں دوسرا اطالوی زبان میں دونوں نسخوں کا متن ایک ہے۔

اس معاہدہ کا نفاذ عنقریب عمل میں آئے گا

جدہ ۳ شوال ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۰ ر فروری ۱۹۳۲ء

(دستخط) فیصل ابن عبد العزیز

(دستخط) جوید وسول لانسو

تجارتی معاہدہ کی تکمیل

حکومت حجاز اور حکومت ایطالیہ میں تجارتی معاہدہ بھی ہو گیا ہے جس کی دفعات کا خلاصہ حسب ذیل ہے

(۱) حکومت حجاز اور حکومت اٹلی کے مابین تجارتی معاہدہ کی تکمیل کی گئی۔

(۲) فریقین نے ایک دوسرے کے جہازات اور تجارتی اسباب کی چنگی اور دیگر محصولات کی ادائی پر اتفاق کیا۔

(۳) فریقین کی مرضی کے مطابق مناسب موقع پر ڈاک اور تار کے معاملہ میں بھی اتفاق کر لیا جائے گا۔

(۴) اقتصادی تعلقات اور سواحل بحر احمر پر تجارت ہم کے متعلق اصول و ضوابط پر اتفاق کیا گیا۔

اس معاہدے کے نسخے بھی عربی اور اطالوی زبان میں ہیں جن کا متن ایک ہے۔

(دستخط) فیصل ابن سعود

(دستخط) جوید وسول لانسو

بحکم جناب مسٹر انساب احمد صاحب منصف بہادر قایم گنج ضلع فرخ آباد

سمن بنام مدعا علیہ بنا بہ حاضری اصالتاً بغرض

(قرار داد امور تنقیح طلب!

آرڈر ۵ قاعدہ ۳)

بعدالت منصفی دیوانی بمقام قائم گنج۔

مقدمہ نمبر ۱۰۶ بابتہ ۱۹۳۲ء

لالہ رام سروپ ولد لالہ ایشر پرشاد قوم ویش اگروال ساکن قائم گنج محلہ نوئیم گنج پرگنہ کمپل۔ مدعی

بنام جوگل کشور ولد لالہ گنگا رام قوم ویش اگروال ساکن قایم گنج حال موجود شہر کانپور محلہ نواب گنج چشمہ وغیرہ فروش مدعا علیہ

بنام جوگل کشور ساکن حال شہر کانپور محلہ نواب گنج چشمہ وغیرہ فروش

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ معمہ ۵ کے دائر کی ہے لہذا حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۰ ماہ اگست ۱۹۳۲ء وقت دس بجے دن عدالت ہذا میں اصالتاً حاضر ہو اور جواب دہی دعویٰ کی کرو اور تم کو لازم ہے کہ اُسی روز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہو گا

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲ ر ماہ جولائی ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم بدری پرشاد منصرم
عدالت منصفی قایم گنج ضلع فرخ آباد

اٹاوہ کانفرنس کیلئے نمائندوں کی روانگی!

لندن ۱۳ ر جولائی آج دخانی جہاز ایمپرس آف انڈیا کے ذریعہ برطانوی کابینہ کی ڈیلی گیشن اوٹاوہ کانفرنس کے لیے کینیڈا روانہ ہو گئی

مسٹر بالڈون (جو برطانوی ڈیلی گیشن کے لیڈر ہیں)۔

اگر آپ تجربہ کر کے دیکھیں گے تو ضرور یقین ہو جاوے گا کہ

قبض و بدہضمی	خون اور منی کی خرابی	جریان احتلام سرعت انزال رقت منی	سخت سے سخت نامردی
دل و دماغ اور معدہ	قوت حافظہ کی کمزوری	وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کرنے کے لئے	

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں لاثانی اور شرطیہ علاج ہیں

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ للعہ

صحت و تندرستی کی لغت، نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر مفت طلب فرماویں

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

منقعدہ اسٹار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ

بالی

ڈاکٹر ایس کے برمن

سنہ ۱۸۸۴ء

کلکتہ

پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کا سب سے بڑا کارخانہ

برسات میں ملیریا کا خوف

جوڑی تاپ (REGD) (فصلی بخار و طحال کی دوا)

سے ہر سال لاکھوں مریض صحت پاتے ہیں۔ برسات کے ساتھ ہی ملیریا بخار ہوتا ہے اسلئے آپ کو بھی مناسب ہے کہ اسکی ایک شیشی منگا کر اپنی اور دوسروں کی جان بچائیں۔ کیونکہ ملیریا، باری کا بخار، اور بڑھی ہوئی طحال کو گلانے کی یہ لاجواب دوا ہے۔ اکترا۔ تجاری چوتھیا طحال اور کالا بخار اس سے دفع ہوتا ہے۔ یہ خون کی خرابیوں کو دور کر کے گاڑھا کرتی ہے۔ اس کے استعمال سے اجابت بھی خلاصہ ہوتی ہے۔ قیمت شیشی کلاں پندرہ آنہ ۱۵ ر شیشی خورد نو آنہ ۹ ر محصول شیشی کلاں دس آنہ ۱۰ ر شیشی خورد سات آنہ ۷ ر

دوا کھانے کے پہلے

دوا کھانے کے بعد

رنگ رنگ (REGD) مرہم داد

بنا پر انا داد خواہ کھجلی کیسی ہی کیوں نہ ہو، اسکے استعمال سے فوراً دور ہوتی ہے اور طرہ یہ کہ کسی قسم کی سوزش یا تکلیف نہیں ہوتی۔ قیمت فی ڈبہ چار آنہ ۴ ر محصول چھ ڈبوں تک سات آنہ ۷ ر نمونہ دو آنہ ۲ ر

نقلی دواؤں سے ہمیشہ ہوشیار رہیئے

نوٹ:- ہماری دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں، بغرض کفایت محصول ڈاک اپنے مقامی ہمارے ایجنٹوں سے خریدیں نمونہ صرف ایجنٹوں ہی سے دستیاب ہو سکتا ہے۔

صیغہ نمبر ۷۵ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:- کانپور نیا گنج میں مسرس محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

امساک کے لئے بے نظیر دوا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

ینو سکت واری روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ علاوہ محصول ڈاک

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ ۲۹۳۔ کالبادیوی روڈ

کانپور ایجنٹ۔ گنگا پرشاد ماچیی نیا گنج جو رستہ

دہلی ایجنٹ۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک۔

لکھنؤ ایجنٹ۔ نگم میڈیکل ہال ناکہ فتح گنج

الہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک

آگرہ ایجنٹ۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبد السلام صداقت پرنٹر کا جوسر سے شایع ہوا۔ پرنٹر خواجہ عبد الواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD. NO: A. 1424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۲ (16)	کان پور چہارشنبہ ۲۷ جولائی ۱۹۳۲ء مطابق ۲۲ ربیع الاول ۱۳۵۰ھ	نمبر ۲۷

فسادِ بمبئی کا اجمالی خاکہ

(از حضرت منیر الہ آبادی)

سنو بغور سنو اے فدائیانِ وطن
حدیث درد سناتا ہے نوحہ خوانِ وطن
خطا معاف مگر اے برادرانِ وطن
بڑھائی لڑکے بہم خوب تم نے شانِ وطن

رچا یا نام سے مذہب کے اک طویل فساد
دعا قبول ہوئی "انقلاب زندہ باد"

بشر بشر کا گلا کاٹ کر نہال آیا
تو سطحِ شیشۂ انسانیت پہ بال آیا
زمیں کو سکتہ ہوا، آسمان کو حال آیا
وطن کے نیرِ اقبال پر زوال آیا

وہ ظلم ڈھائے کہ پتھر بھی در حجاب ہوا
پگھل کے شرم سے آہن بھی آب آب ہوا

بلند شعلۂ انگارۂ جحیم ہوئے
جو بھائی بھائی تھے آپس میں وہ غنیم ہوئے
چلی وہ تیغ کہ لاکھوں کے دل دو نیم ہوئے
ہزاروں طفل جگر سوختہ یتیم ہوئے

دلوں پہ صد با عروسوں کے کوہِ غم ٹوٹا
جب انکے سامنے نوشو نکا اُن کے دم ٹوٹا

قلوبِ ہندو مسلم پہ وہ وبا آئی ؛
اثر سے جس کے نہ ہر شخص نے اماں پائی
سجا دو طرف سے میدانِ جنگ آرائی
لگا دکھانے ہر اک سورما بیر یکتائی ؛

یہ بڑھ کے سینہ میں اُس کے چھری اُتار آیا
وہ اُٹھ کے اسکے دو ہم مشربوں کو مار آیا

ہوس نے غلبہ کیا اسطرح سے فطرت پر
چلائے مردوں نے چاقو نحیف عورت پر
چھرو نکے حملے ہوئے طفلِ بے حقیقت پر
خدا کی مار ہو اس بزدلانہ حرکت پر

مزہ تو یہ ہے نہ ممنونِ اعتماد ہوئے
کمینے اپنی ان حرکات پر بھی شاد ہوئے

طریقِ دین پہ بھی سختیاں شدید ہوئیں
جنازے رسوا ہوئے ارتھیاں پلید ہوئیں
جفائیں اور کئی عقل سے بعید ہوئیں
شوالے ڈھائے گئے مسجدیں شہید ہوئیں

دل و دماغ پہ کچھ ایسی چھا گئی لعنت
بنا دی لوگوں نے رام و رحیم کی درگت

یہ کیا کہ حادثہ دردناک کر ڈالا
قبائے صلح و محبت کو چاک کر ڈالا
امید و بیم کا قصہ ہی پاک کر ڈالا
تمہاری آگ نے تمکو بھی خاک کر ڈالا

یہی رہا جو تمہارا مذاق بیدادی
تو مل سکے گی نہ تا حشر تم کو آزادی

خدا کرے کہ جہاں کا نیا نظام بنے
صدا منیر کی مطبوعِ خاص و عام بنے
وفورِ عشق سے دل فائز المرام بنے
غلامِ ہند کا ہر فرد شادکام بنے

چراغِ امن سے روشن گلی گلی ہو جائے
ضیائے طور سے معمور بمبئی ہو جائے

فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق مسٹر ہارنیمن کی پیشینگوئی

مسٹر بی جی ہارنیمن بمبئی کرانیکل میں لکھتے ہیں کہ معتمد ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ فرقہ وارانہ فیصلہ مرتب ہو چکا ہے اور عنقریب وزیر اعظم سنانے والے ہیں۔ کچھ روز سے وزیر ہند اور حکومت ہند کے درمیان سلسلہ گفت و شنید جاری تھا چند ہفتہ قبل حکومت ہند نے وائٹ ہال کو ایک مراسلہ بھیجا تھا جس کا وزیر ہند کی طرف سے جواب موصول ہو گیا ہے جس میں ہوم گورنمنٹ کے خیالات پیش کئے گئے ہیں - اور برقی پیاموں کے ذریعہ بحث و مباحثہ کے بعد تمام امور کا فیصلہ ہو چکا۔ اب صرف اعلان کی دیر ہے۔ مگر ۲۷ جولائی سے پہلے اسکا اعلان ہرگز نہ ہوگا۔ شاہی ترجیحات کے متعلق حکومت کو اوٹاوہ کانفرنس کا انتظار ہے - اگر وہ مسئلہ حکومت برطانیہ کے اطمینان کے مطابق طے ہو گیا تو اس کے بعد ہی فرقہ وارانہ مسئلہ کا فیصلہ سنا دیا جائے گا - ورنہ ممکن ہے کہ اعلان میں تاخیر ہو اور اس میں کچھ ترمیم و تبادلہ ہو - اس واقعہ کی اہمیت ظاہر ہے

حکومت نے مشہور ۱۴ مطالبات کو مسلمانوں کا مطالبہ تصور کیا ہے ان میں سے بعض منظور ہو گئے اور بعض مسترد البتہ جداگانہ انتخاب نمبر ۵ کو قطعی طور پر منظور کر لیا ہے - یہ جداگانہ انتخاب سات سال کے لئے منظور کیے جاتے ہیں

مطالبہ ۱ نامنظور ہوا جسکا مقصد تھا کہ باقی ماندہ اختیارات (ریزی ڈوآیری پاورس) خود مختار صوبجاتی حکومت کو حاصل رہیں گے۔ حکومت اس کو منظور کرنے کے لئے تیار نہیں۔

مطالبہ ۲ بھی نامنظور ہوا جسکا منشا یہ ہے کہ ہر صوبہ کو یکساں خود مختار حکومت دیجائے آسام پنجاب - صوبہ سرحد اور سندھ کو ٹیکس - امن و قانون - اور مزدوروں کی نگرانی کے متعلق محدود خود اختیاری ملے - (مزدوروں کی نگرانی کے مسئلہ کو آسام سے تعلق ہے -

مطالبہ ۳ منظور ہوا - جس کا منشا یہ ہے کہ اقلیتوں کو کافی نمائندگی حاصل ہوگی -

مطالبہ ۴ بھی منظور ہوا جس کا مطلب یہ ہے کہ مرکزی مجلس قانون ساز میں مسلمانوں کو کم از کم ⅓ حصہ نمائندگی حاصل ہو

مطالبہ ۶ صوبوں کی از سر نو تقسیم اس طرح نہ ہو کہ پنجاب صوبہ سرحد اور بنگال میں مسلمانوں کی اکثریت پر اثر پڑے یہ مطالبہ منظور نہیں ہوا کیونکہ یہ مسئلہ اس کمیشن کے ہاتھ میں چھوڑ دیا جائے گا جو حدود کو طے کریگا۔

مطالبات ۷، ۸، ۹ منظور ہو گئے ان میں سے پہلا یہ ہے کہ ہر فرقہ کو مذہبی آزادی حاصل ہو دوسرا یہ ہے کہ کوئی مسودہ قانون پاس نہ ہوگا - اگر کسی فرقہ کے تین چوتھائی ممبروں نے اس کی مخالفت کی مگر یہ مسئلہ صرف مذہب اور تمدن تک محدود رہیگا - سوشل یا سیاسی نوع کے عام قانون پر اس قسم کا کوئی اثر نہ پڑے گا - تیسرا یہ ہے کہ سندھ کو بمبئی سے علیحدہ کر دیا جائے یہ منظور ہوا ہے مگر معلوم ایسا ہوتا ہے کہ بلوچستان اور سندھ ایک صوبہ ہو جائے گا

نمبر ۱۰ صوبہ سرحد بلوچستان اور دوسرے صوبوں کو اصلاحات ملیں یہ بھی منظور ہو گیا ہے - نمبر ۱۱ دستور میں ایک ایسی دفعہ ہو کہ مسلمانوں کو کل ملازمتوں میں کافی حصہ ملے - یہ مطالبہ نامنظور ہوا - نمبر ۱۲ آئین میں مسلم تمدن تعلیم زبان - مذہب وغیرہ کی ترقی کیلئے کافی استحفاظ کا مطالبہ بھی منظور ہوا - یہ ضروری نہیں سمجھا جاتا ہے کہ ملکی آئین میں اسطرح کے تحفظات درج ہوں - کیونکہ دستور کی عام ترتیب و تشکیل ایسی ہوگی جس سے ان باتوں کی حفاظت ہو سکے علاوہ اسکے گورنروں کو اسکا اختیار ہوگا کہ ان امور کے متعلق مسلمانوں کے تعداد کو نقصان پہونچانے والے مسودات قانون کو اپنے اختیارات خصوصی سے . . . کر دیں - نمبر ۱۳ مرکزی یا صوبجاتی کابینہ اس طرح مرتب ہوا گی کہ کم از کم ⅓ نمائندگی مسلمانوں کو حاصل ہو یہ مطالبہ بھی گویا نامنظور کیونکہ یہ دستور میں شامل نہ ہوگا - مگر گورنروں سے کہا جائیگا کہ اس "کنونشن" تصور کریں یعنی عملاً ایسا ہی ہوا کرے - نمبر ۱۴ آخری مطالبہ ہے کہ مرکزی حکومت کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ دستور میں اس وقت تک کوئی تبدیلی کرے جب تک مرکز کے تمام اجزائے ترکیبی اس پر متفق نہ ہوں -

یہ مطالبہ زیر بحث ہی نہیں آیا کیونکہ مرکزی مجلس قانون ساز کو اسکا کوئی اختیار نہ ہوگا کہ دستور میں کسی طرح کی تبدیلی کر سکے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے — زبان پہ بجلی ہی ہو جو تیرے دلیں ہے
ہفتہ وار
صداقت
جلد ۱۶ | کانپور چہارشنبہ ۲۷ر جولائی ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۷

سکھوں کی غیر مدبرانہ روش

گول میز کانفرنس کو عملی طور پر ختم کر دینے کے بعد آیندہ ملک کو جو دستور اساسی ملنے والا ہے اس کی حقیقت کسی سیاست داں سے مخفی نہیں مگر افسوس ہے کہ باوجود ان نازک حالات کے بھی ہندوستان کی فرقہ وارانہ اور خود غرضانہ حقیقت کسی طرح راہ راست پر نہیں آتی اور ہر ایک خود غرض جماعت قومیت کا جامہ پہنکر ملک کے حقیقی مفاد کو نقصان پہونچانے کے درپے نظر آرہی ہے۔

چنانچہ سکھوں نے مسلمانوں کی پنجاب میں اکثریت کے خلاف ایک طوفان بے تمیزی برپا کر رکھا ہے۔ اور حال کے شملہ کے ایک جلسہ میں انہوں نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے اس سے اُن کی انتہائی تنگ نظری اور ملک سے غداری کا ثبوت ملتا ہے۔

اس شملہ کے جلسہ میں سکھوں کے لیڈر سردار گیانی شیر سنگھ نے اپنی تقریر کے دوران میں تو یہاں تک فرما دیا کہ:۔

"وہ کسی صورت میں مسلم اکثریت کے ماتحت نہیں رہ سکتے"

سردار اجل سنگھ اس جلسہ میں فرماتے ہیں کہ:۔

"پنجاب کو سکھوں نے تلوار کے زور سے فتح کیا تھا اس لئے یہاں مسلم راج نہیں قایم ہو سکتا"

اسی شملہ کے جلسہ میں مندرجہ ذیل مفہوم کی ایک تجویز بھی پاس کی گئی ہے۔

"سکھوں کا ارادہ ہے کہ اگر پنجاب میں کوئی ایسا دستور اساسی نافذ کیا گیا۔ جسمیں ان کے وسیع اور مختلف مفاد کا پورا تحفظ نہ کیا گیا تو وہ اس کی امکانی مزاحمت کریں گے اور وہ اس کو پسند کریں گے کہ صوبہ کو حکومت خود اختیاری نہ دیجاوے۔"

اس تجویز میں یہ بھی دھمکی دی گئی ہے کہ "اگر پنجاب میں مسلمانوں کی اکثریت قایم کر دی گئی تو قومی جدوجہد کے لئے ایک لاکھ سکھ اپنی خدمات پیش کرنیکے لئے تیار ہیں"

سردار اجل سنگھ نے اپنی تقریر کے دوران میں یہ بھی فرمایا ہے کہ:۔ "چونکہ سکھوں نے پنجاب کو فرقہ دارانہ راج سے نجات دلائی تھی اس لئے اب دوبارہ وہ کسی فرقہ وارانہ حکومت کو تسلیم نہیں کر سکیں گے"

اگر بالفرض محال سکھوں کا یہ کہنا تسلیم کر لیا جائے تو کیا مسلمانوں کا یہ کہنا اُن کے نزدیک حق بجانب ہوگا کہ:۔

"چونکہ مسلمانوں نے سارا ہندوستان تلوار کی زور سے فتح کیا تھا اس لئے وہ کسی صورت میں ہندوستان میں ہندو راج قایم نہیں ہونے دیں گے۔"

ہمارا خیال ہے کہ شاید ہی کوئی ذی عقل انسان سکھوں کے اس اصول کو قابل عمل سمجھے۔

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ کسی قوم کی اکثریت کو اقلیت کے سانچے میں کس طرح ڈھالا جا سکتا ہے معلوم یہ ہوتا ہے کہ سکھ قوم اپنی بہادری کے زعم میں عقل و خرد کو بالکل کھو بیٹھی ہے یا وہ تمام دنیا کو بے وقوف سمجھتے ہیں یا اُن کو اپنی بہادری اور طاقت کے متعلق مالیخولیا ہو گیا ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ایک لاکھ سکھوں کی خدمات کا اعلان کرکے تمام دنیا کو مخوف کر دیں گے۔ کیا جس ذہنیت کا ثبوت سکھ دے رہے ہیں اگر اسی قسم کی ذہنیت پنجاب کے مسلمان بھی دیں تو پھر سکھوں کا کیا حشر ہو گیا ایک لاکھ سکھوں کے مقابلہ میں چند لاکھ مسلمان اپنی خدمات نہیں پیش کر سکتے ؟

کیا سکھ اس قسم کے اوچھے واروں سے پنجاب کی مسلم اکثریت کو اقلیت کے قالب میں ڈھال سکتے ہیں ؟

اور کیا حکومت ایسی نادان ہو گئی ہے کہ چند لاکھ سکھوں کی دھمکی سے مرعوب ہو کر ۸ کروڑ مسلمانوں کو ناخوش کر دیگی اور بالفرض محال اگر حکومت ایسا کرے تو کیا ۸ کروڑ مسلمان اس ناجائز طرز عمل کو سکون قلب کے ساتھ برداشت کر سکتے ہیں۔؟

اس میں شک نہیں کہ سکھ ایک بہادر اور قربانی کرنے والی قوم ہے اور اسکا اقتضاء یہ ہے کہ کوئی قوم سکھوں کے حقوق کو غصب نہیں کر سکتی مگر معلوم ہوتا ہے کہ ان کو اپنی بہادری اور قربانی کا بہت غلط اندازہ ہے اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہم دوسروں کے حقوق کو غصب کر لیں

ہم کو آخر میں اس کہنے میں ذرا بھی دریغ نہیں کہ یہ تمام فتنہ و فساد محض ویٹج کے اصول کی بنیاد پر رونما ہو رہے ہیں۔ سیاست میں رو رعایت کی مطلق گنجائش نہیں بلکہ جو قوم جہاں جس قدر ہوگی وہ اپنا قدرتی حق پانے کی مستحق ہے اس لئے ہم نہایت صفائی کے ساتھ یہ کہدینا چاہتے ہیں کہ ہندوستان میں ویٹج کے اصول کو تسلیم کرنے کے معنی یہ ہیں کہ ہندوستان کو نقصان پہونچایا جا رہا ہے ہم کو افسوس ہے کہ مسلمان ویٹج کے اصول پر تلے ہوئے ہیں حالانکہ ویٹج کا اصول مسلمانوں کے مفاد کے سخت منافی ہے ہم ایک فد مسلم لیڈروں کی توجہ پھر اس طرف منعطف کرکے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ وہ براہ خدا نہایت ٹھنڈے دل سے اس پر غور کریں کہ ویٹج کا اصول مسلمانوں کے مفاد کے منافی ہے یا مفید۔؟

ہمارے نزدیک مسلمانوں کو نہایت صاف الفاظ میں اس امر کا اعلان کر دینا چاہئے کہ وہ ہندوستان کے کسی صوبہ میں بھی ویٹج کے اصول کو تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں۔

ہم حکومت سے بھی بہ ادب یہ عرض کریں گے کہ وہ ہندوستان کے لئے ویٹج کے اصول کو ہرگز ہرگز نہ تسلیم کرے اور جو فرقہ دارانہ اعلان اول ہفتہ اگست میں ہونے والا ہے اس میں حکومت اس امر کا اعلان کر دے کہ جس صوبہ میں جس قوم کی جسقدر آبادی ہے اسکو اتنے ہی حقوق دیئے جاوینگے ہم ایک فد مسلم رہنماؤں سے پھر عرض کرینگے وہ ذاتی اغراض سے بالاتر ہو کر مسلمانوں کے

نقد و تبصرہ

شمع ادب

اس نام کا ایک رسالہ چھوٹی تقطیع پر زیر ادارت جناب سید ابن علی صاحب بی اے لکھنؤ سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ جس کا پہلا نمبر ہمارے سامنے ہے رسالہ علمی و ادبی مضامین کے لحاظ سے بلند پایہ ہے ہم امید کرتے ہیں کہ ناظرین رسالہ کی خریداری کرکے سید صاحب موصوف کی ہمت افزائی کریں گے قیمت صرف ۱۲ سالانہ

ملنے کا پتہ منیجر صاحب رسالہ شمع ادب لکھنو۔

حیات احمد بن حنبل رح

دنیائے اسلام کا دارومدار چار اماموں پر ہے جس میں سے ایک امام احمد بن حنبل رح بھی ہیں اردو میں ان چاروں میں سے تین اماموں یعنی امام شافعی رح اور امام ابوحنیفہ رح اور امام مالک رح کے تذکرے لکھے جا چکے ہیں۔ مگر امام حنبل رح کے حالات سے دنیائے اردو ابھی تک بے بہرہ تھی ہم کو مولانا شاہ محمد عزیز الدین صاحب پھلواری کا ممنون ہونا چاہیئے کہ انھوں نے حیات امام احمد حنبل رح لکھ کر اس کمی کو پورا کر دیا ہے جناب شاہ صاحب نے "حیات امام احمد حنبل رح" نہایت تحقیق و تدقیق کے ساتھ لکھی ہے۔ اور خصوصاً خلق قرآن کا واقعہ جو کہ معتصم باللہ کے زمانہ میں ہوا ہے نہایت شرح و بسط کے ساتھ لکھا ہے۔ اس کے متعلق کسی نے خوب کہا ہے کہ ؎

"حنبل رح ہوتا ہے دُرّے پیٹھ پر کھانے کے بعد"

خلق قرآن کے مسئلہ پر امام حنبل رح کا عقیدہ بہت شرح و بسط کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ بہر حال کتاب اس قابل ہے کہ ہر ایک مسلمان کے گھر میں ہو۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ناظرین اس رسالہ کو منگاکر ضرور امام احمد بن حنبل رح کی زندگی کے حالات سے مستفید ہونگے قیمت ۱۲ار ملنے کا پتہ منیجر مجیبیہ بک ڈپو۔ پھلواری شریف پٹنہ۔

ڈاکٹر ... بھتیجے اور حکیم نابینا کے بیٹے کی بارات نے کچھ دیر کانپور اسٹیشن پر قیام کیا۔ براتیوں کے لئے ۳ ڈبہ فرسٹ کلاس کے مخصوص تھے۔ اور دولھا دلہن وکل باراتی کھدر کے لباس میں ملبوس تھے۔

دس عدد بم برآمد ہوئے! ۲۲ر جولائی کو پولیس نے ایک شخص جگیشور برہمن ساکن چوبے گولہ کے مکان کی تلاشی دیسی شراب کے ناجائز کشیدگی مخبری کے سلسلے میں لی مکان مذکور سے علاوہ سامان و آلات کشید ناجائز شراب کے دس عدد بم تیار شدہ نکلے اور اس کے علاوہ پوٹاش گندھک اور آہنی کیلیں بھی برآمد ہوئیں یہ شخص اناؤ کا رہنے والا بتایا جاتا ہے۔

ایک سالہ کار بڈھے کو سزا! عدالت سشن سے امجد علی ایک ۸۰ سالہ بڈھے کو ایک ہفت سالہ معصوم لڑکی کے ساتھ ناجائز فعل کرنے کی کوشش کے جرم میں ۴ سال قید سخت کی سزا ہوئی

ایک ہندو عورت غائب بیوہ پنڈت منی لال ساکن گڈریہ محال اپنے ۱۴ سالہ لڑکے سے لڑکر زیورات اور نقد روپیہ لیکر غائب ہو گئی ہے۔

ایک اغوا شدہ لڑکی ملگئی - رام نراین نے ایک لڑکی مسمی چھپا کو اغوا کیا تھا پولیس نے تحقیقات کرکے رام نراین

آئینہ کانپور

لگان کی وصولی ضلع کانپور میں ۳۰ر جون تک جو وصولیابی ہوئی ہے اس کا اوسط یہ بتایا جاتا ہے کہ لگان کی وصولیابی ۶۷ فیصدی اور آبپاشی کا اوسط ۴۹ فیصدی ہے۔ لگان اور آب پاشی کی مدت ۳۰ ستمبر تک کی ہے۔ اس سے امید کیجاتی ہے کہ سو فی صدی مطالبہ وصول ہو جائے گا۔ جو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور پرگنہ افسران کی خوش انتظامی کا بیّن ثبوت ہے وصولیابی کی تفصیل درج ذیل ہے کہ:۔

تحصیل	لگانی اراضی	آب باشی
(۱) اکبرپور	۷۵ فی صدی	۴۷ فی صدی
(۲) بھوگنی پور	۷۴ " "	۶۲ " "
(۳) ڈیرا پور	۶۹ " "	۵۴ " "
(۴) بلہور	۶۳ " "	۵۰ " "
(۵) گھاٹم پور	۶۵ " "	۳۶ " "
(۶) کانپور	۶۲ " "	۳۲ " "

پبلسٹی ڈپارٹمنٹ پبلسٹی ڈپارٹمنٹ حکومت کے زیر ہدایت ۲۴ر جولائی کو موتی محل ٹاکیز نے ایک ایسا فلم دکھایا تھا کہ جسمیں زراعت کے متعلق کچھ معلومات تھیں۔ ضلع کے کاشتکاری طبقہ کے استفادہ کیلئے اس دن کا ٹکٹ نصف کر دیا گیا تھا۔

ڈسٹرکٹ بورڈ! ڈسٹرکٹ بورڈ کے جن تین ممبروں نے ایک رزولیوشن اس مضمون کا بھیجا تھا کہ ایجوکیشن کمیٹی کے چار باہر کے ممبروں کو علیحدہ کرکے اس کا انتخاب دوبارہ کیا جائے ان میں ہی خود ممبروں نے اپنے اپنے نام واپس لے لیے ہیں۔

ہز ایکسلینسی وائسرائے ہز ایکسلینسی وائسرائے لارڈ ولنگڈن دہلی جاتے ہوئے ۲۴ر جولائی ۴ ½ بجے دن کو کانپور اسٹیشن سے گذرے اسٹیشن پر پولیس کا بہت کافی انتظام تھا۔

شہر سے اخراج کا حکم! بابو بلدیو پرشاد اور اسسٹنٹ صدر سٹی کانگریس کمیٹی ڈسٹرجی جی جوگ مشہور کانگریسی کارکن کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے آرڈیننس کے ماتحت ۲۴ گھنٹہ کے اندر شہر سے باہر چلے جانے کا حکم دیا ہے۔ یہ دونوں حضرات حال ہی میں اپنی اپنی سزا کی میعاد پوری کرکے جیل سے باہر آئے تھے یہ حکم ۲۴ر جولائی کو دیا گیا تھا۔ مسٹر جوگ گرفتار کر لئے گئے۔

گرفتاریاں! چونکہ مسٹر کرشن کار ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم کے مطابق شہر سے باہر نہیں گئے اس لئے پولیس نے ان کو گرفتار کر لیا ہے۔

کاشی بابا ساکن گوالٹولی کے مکان کی پولیس نے تلاشی لیکر کانگریسی بلیٹن اور کچھ دیگر کاغذات برآمد کیے۔ اور کاشی بابا کو گرفتار کر لیا ہے۔

نوجوان سبھا کے ستائیسویں ڈکٹیٹر مسٹر ہنومان داس اور اٹھائیسویں ڈکٹیٹر مسٹر رام نراین سنگھ کو ایک ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔ ستائیسویں ڈکٹیٹر کو ۳۰ روپیہ جرمانہ دو در صورت عدم ادائیگی مزید ۳ ماہ قید سخت کی سزا بھی ہوئی ہے۔

ہڑتال! ۲۴ر جولائی کو پنڈت مالویہ کی تجویز کے مطابق کانپور کے ہندوؤں نے بھی یوم آرڈیننس منایا اور تقریباً تمام ہندو بازار بند رہے۔

کھدر پوش بارات ۲۳ر جولائی کو گونڈہ سے دہلی جاتے ہوئے ڈاکٹر انصاری کے

حیاتِ قدسی کا ایک مرقع

اور دربارِ نبوّت میں ایک ہندو فاضل کا نذرِ عقیدت

مسٹر ایچ، سی کمار بی اے، ایل ٹی ایس، اسلامیہ کالج لاہور میں ایک تقریر آن حضور کے حالات پر فرمائی تھی جس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

تنہا اسی قسم کی روحون کے ذریعہ سے
خدا کا ال عنایت سے اپنی اتنی روشنی دکھا دیتا ہے کہ ہم تاریکی
میں اُسے دیکھ کر اوپر اُٹھ سکیں، (انگریزی نظم)

مسیح کے متعلق کہا گیا تھا کہ وہ اپنی قوم یہود کے لیے آئے لیکن انھین کی قوم نے ان کو نہ پہچانا، یہی قدر سچائی کے متعلق رسول عربی کے متعلق بھی یہی کہا جا سکتا ہے آپ قریش میں تشریف لائے اور قریش ہی نے آپ ابتدا مین نہ پہچانا انسان کی یہ انوکھی خصوصیت ہے کہ وہ اپنی معمولی زندگی کو چھوڑنا نہین چاہتا جب اسکو فائدہ پہونچانے والے صداقت کی علمبردار زندہ ہوتے ہین تو وہ انکو ایذا پہونچاتا ہے، جب وہ وفات پا جاتے ہیں، تو انکی سنگ مرمر کی یادگارین تعمیر کراتا ہے،

قریش اللہ کے گھر کے محافظ تھے، عرب اور ہمسایہ ممالک کے بہت سے قبائل کے وہ مذہبی پیشوا تھے، تاہم اس خدا کے گھر میں خدا کی پرستش نہین ہوتی تھی، اس مقدس مقام مین تین سو ساٹھ بُت تھے، کہ ہر سال کا ایک ایک دن ایک ایک بُت کی پرستش کے لیے مخصوص تھا، اور جب خدا کی مرضی ہوئی کہ ایک ایسے رسول کو بھیجے کہ ان کو ایک خدا کی پرستش کیطرف واپس آنے کی دعوت دے تو اُن کے ذاتی مفاد نے بالکل اندھا اور بہرا کر دیا۔ پہلے انھون نے سعی کی کہ نبی کو رشوت دیکر خاموش کر دین، جب اسمین ناکام رہے تو انھون نے قتل کی دھمکی دی، لیکن یہ خدا رس انسان، یہ خدا کا مُرسل، حقانیت کا علمبردار مضبوط چٹان کیطرح حق پر قائم رہا، اور جب اس کے چچا ابو طالب نے جن کو نبی کے ساتھ کمال درجہ محبت تھی سمجھایا تو کہا،

اے چچا! اگر یہ لوگ میرے داہنے ہاتھ پر سورج رکھدیں اور بائین ہاتھ پر چاند کہ میں اپنے کام کو چھوڑ دون تو ہرگز باز نہ آؤنگا، جب تک کہ خدا اپنے کام کو پورا نہ کرے یا میں اس کوشش میں مر نہ جاؤن،

ابتدائے نبوت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کا کام پورا کرنے کی بیقراری کے ساتھ ابتدا نہ کی،، ابتدائے حیات سے آپکو روشنی کی خلوص کے ساتھ تلاش تھی اور آپ انسانون اور واقعات کا شاہدہ بہت غور کے ساتھ کرتے تھے، دو مرتبہ آپ شام کے دور دراز حصص کا تجارتی اغراض کے لیے سفر کر چکے تھے، آپکے ہموطنون کو آپ کے دیانت کے متعلق اس قدر عقیدت تھی کہ آپکو الامین یعنی قابل اعتماد اور دیانت کے نام سے یاد کرتے تھے، اپنے تدبر سے آپ مختلف قبائل مین ایک مرتبہ خونریزی روک چکے تھے واقعہ یہ تھا کہ ہر قبیلہ حجر الاسود کو دوبارہ دیوار کعبہ میں لگانے کے متعلق اپنا حق ظاہر کرتا تھا۔ آپنے اس جھگڑے کو نہایت خوبی کے ساتھ طے کر دیا، تاہم جب غارِ حرا میں آپکو پہلی مرتبہ روشنی ملی جہان مسلسل ایام بسر کرنا آپکی عادت تھی تو آپ پریشان ہوگئے اور یہ نہ سمجھے کہ اس کے کیا معنی ہین، اس امتحان کے وقت اپنے حرم محترم کے پاس کانپتے ہوے دوڑ کر تشریف لائے تو شریف خدیجہ نے آپکی ڈھارس بندھائی اور کہا،

"اطمینان رکھیے خدا ایسے شخص کو دھوکا نیں دیگا جو اپنی قوم کا امین ہے"

اسلام کے پہلے پرستار یہ اعلی دماغ خاتون پیغمبر صلے اللہ علیہ کی پہلے سے معتقد تھیں اور حضرت علی جن کو "سیف الاسلام" کہا گیا ہے لیکن جن کو "روح الاسلام" کہنے سے مجھے راحت ہوتی ہے آپ کے بعد ایمان لائے، آپ نبی اکرم کے پیارے چچا ابو طالب کے بیٹے تھے جنھون نے رسول کا ہر حالت میں ساتھ دیا، لیکن جو اپنے قدیم مذہب کو چھوڑنے پر آمادہ نہ ہوسکے، زید حضرت خدیجہ کے آزاد کردہ غلام، تیسرے، حضرت ابو بکر جو تھے مومن تھے، لیکن قریش کی سخت ایذا رسانی کے باعث تبلیغ کا کام انسانی قوت سے زیادہ بعید تھا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم، کے اٹل ایمان اور محیر العقول ہمت کے سوائے کسی طرح پورا نہیں ہوسکتا تھا، تین سال سخت محنت کے بعد مومنون کی تعداد کل تیس ہوئی، ان میں اسلام کے جواہر اعلی دماغ اور مدبر اعظم (حضرت) عمرؓ بھی تھے، حضرت عمرؓ کا تبدیل مذہب کا واقعہ اس قدر عجیب تھا کہ مسیحت میں سال حمار ی کا، لیکن نفسیات کے طالب علم کے لیے یہ ایک معمولی واقعہ ہے اور پروفیسر جیمس نے اپنی کتاب "مذہبی عقائد کا تنوع"، میں اس قسم کی مثالیں بہت قلمبند کی ہین،

حضرت عمرؓ ہاتھ میں تلوار لیکر گئے تھے کہ محمد کو قتل کردین راستہ میں ان کو یہ سخت صدمہ ہوا کہ خود انکی بہن اسلام قبول کر چکی ہین، وہ غصہ کی حالت میں اپنی بہنوئی کے گھر میں گھس گئے، اور دیکھا کہ آپکی ہمشیرہ واقعی کلام اقدس پڑھ رہی ہین یہ دیکھ کر مومنہ کے قتل کرنے کو تلوار اُٹھائی، لیکن انھون نے درخواست کی جو میں پڑھ رہی ہون اسے ایک دفعہ پڑھ تو لو، اس پر اس تحریر کو اُنھون نے اپنے ہاتھ مین لیا اور پڑھنے لگے، قرآن کا پڑھنا تھا کہ وہ ایمان لے آئے، جو شخص قتل کرنے کو آیا تھا نماز کے لیے ٹھہر گیا وہان سے سرپٹ دوڑے ہوئے، خود نبی کی خدمت مین حاضر ہوئے، نبی کے مریدون کو بہت تشویش ہوئی لیکن عمر بڑھے اور آقا کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔

اسلام کا انقلاب یہ باتین گو بہت نادر تھیں لیکن قریش کو غصہ لانے کے لیے کافی تھیں، مومنین کا ایک گروہ پہلے ہی ہجرت کر کے حبش جا چکا تھا، اور اس ملک کے مسیحی حکمران کے پاس جا کر پناہ گزین ہوا تھا، قریش نے ان کے پیچھے اپنے آدمی روانہ کیے کہ حبشیون کو مہاجرین کے خلاف مشتعل کرین، بادشاہ حبش نے ان مسلمانون کو بلایا کہ الزام کا جواب دیں، انکے ترجمان جعفر نے اس زمانہ میں عرب کے قبائل کی حالت اور محمدؐ کی روحانی تعلیم کے اثر پر بہت روشنی ڈالی۔

"ہم بتون کی پرستش کرتے تھے، زنا کے عادی
تھے، مردار کھاتے تھے، انسان کے ہر جذبہ
کی تذلیل کرتے تھے، اور بجز جبر و قوت کے
کسی قانون کو نہ مانتے تھے، خدا نے ہم مین ایک
شخص پیدا کیا، جس کی شرافت، سچائی، ایمانداری
اور صفائی کا ہمکو پہلے سے علم تھا، اس نے ہمین
خدا کی وحدانیت تسلیم کرنے کی دعوت دی سچ
بولنے کی ہدایت کی، امانت کی تعلیم دی، رحم
کرنے کی ترغیب دی، اور اپنے ہمسایون کے
حقوق کی حفاظت کی تاکید کی اس نے ہمین ممانعت
کی کہ عورتون پر اتہام نہ لگائین، یتامی کے مال
کو نہ کھائین، بُرائی سے بچین، نماز پڑھیں
زکوٰۃ دیں، روزہ رکھیں، ہم اسپر ایمان
لے آئے، اور اسکی تعلیم کو قبول کر لیا"

ہجرت قریش نے اس کے بعد معاشرتی مقاطعہ کا حربہ استعمال کیا، قریش نے تہیہ کر لیا کہ وہ ہاشمیوں سے مناکحت، یا بیع و شری نہ کرینگے تین طویل سال تک بنی ہاشم شہر کے ایک خاص محلہ مین محدود کر دیے گئے اور بیرونی دنیا سے بالکل علٰحدہ ہو گئے دوسرے سال میں جب رسول کی وفا شعار بیوی خدیجہ اور پیارے چچا ابو طالب نے وفات پائی تو معاملات اور بھی سخت ہو گئے، یہ موقعہ ایسا تھا کہ ضرب کاری لگائی جاتی اور قریش نے اس موقعہ کو استعمال کرنے میں کچھ دیر نہ لگائی، ایک شب کو نوجوانوں کے ایک دستہ نے ہاتھون مین تلوار لیکر محمد کے مکان کا محاصرہ کر لیا اور اس موقع کی جستجو میں منتظر رہے کہ موقعہ ملے اور نبی کے سینے پر اپنی تلوار اُتارین لیکن سعدی کا مقولہ ہے کہ ع

دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست

محمدؐ بچکر نکل گئے اور قریش ہمیشہ سے زیادہ غضبناک ہوئے اپنے دوست اور رشتہ دار کے مکان پر پہونچکر محمد ایک اُونٹ پر سوار ہوئے جو پہلے سے اس کام کے لیے تیار رکھا گیا تھا، لیکن سوار ہونے سے پہلے آپ نے اسکی پوری قیمت ادا کر دی، معاملات کے متعلق رسول اللہ کو اس قدر احتیاط تھی، ابو بکر کے ساتھ آپ مدینہ کیطرف روانہ ہوئے، جہان کے آپکے بہت سے ساتھی پہلے جا چکے تھے، جب صبح ہوئی تو ایک غار میں چھپ گئے غضبناک قریش اُس موقع پر پہونچے گھوڑون کی ٹاپ کی آواز ابو بکر کے کانون تک پہونچی اور انھون نے کہا کہ "غضب ہوگیا، یہ لوگ اتنے بہت سے ہین، ہم صرف دو ہین" رسول نے بیخوفی کے ساتھ کہا "ہم تین ہین خدا بھی ہمارے ساتھ ہے، ان سادہ الفاظ میں نبی کریم کی تمام تعلیم اور فلسفہ کا خلاصہ ہے، کون شخص ہے جو اس حقیقت سے انکار کر سکے کہ اگر ایک انسان کے ساتھ بھی خدا ہو تو وہ سب پر غالب ہے، یہ کہنے کی تو ضرورت ہی نہین کہ دشمنون کو ان دوستون کے تلاش کرنے میں جن کے ساتھ خدا تھا ناکامی ہوئی،

اخوت اسلامیہ کی بنیاد مدینہ میں انصار نے مہاجرین کو دعوت دی کہ انکی جائداد مین شریک ہو جائین اور اسطرح اس اخوتِ اسلامی کی بنیاد رکھی گئی جو ان تمام صدیون کے عرصہ میں اسلام کی نمایاں خصوصیت رہی ہے، زیادہ عرصہ گذرا تھا کہ مومنین کے لیے ایک مسجد کی تعمیر کا مسئلہ درپیش ہوا، اس موقعہ پر بھی رسول نے دوسرون کی جائداد کے لیے جن احتیاط کی ضرورت ہے اس کا اظہار کیا، ایک مرتبہ حضرت ابو بکر کے اونٹ کی قیمت ادا کر کے سوار ہوے اس مرتبہ انھون نے خانہ خدا کی تعمیر کے لیے ایک ایسی زمین استعمال کرنے سے انکار کر دیا جسکی قیمت ادا نہین کی گئی تھی اور جب تک پوری قیمت ادا نہین کر دی گئی اُس پر عمارت بنانا آپ نے منظور نہیں کیا،

رسُول کی مذہبی رواداری مدینہ مین بھی نبی کی مشکلات کا خاتمہ نہیں ہوا یہاں پر آپکو دوگونہ کام کرنا تھا اور تو بیرحم دشمن کے حملہ کی تیاریاں کرنا تھی اور دوسرے مدینہ کے چارون طرف کے عربون اور یہودیون کو کسطرح متحد کرنا تھا ان اقوام کے ساتھ جو معاہدہ کیا گیا اس سے حضور کی قابلیت کا اندازہ ہوتا ہے، ایک اقتباس درج ذیل ہے:-

"مختلف قبائل یہود اور جو مدینہ میں آباد ہیں مسلمانون کے ساتھ ملکر ایک قوم (کان امۃ واحدۃ) کے اجزا رہون گے یہ لوگ اپنے مذہب پر مسلمانون کی طرح آزادی سے عامل رہین گے یہود کے گاہکون اور حلیفون کو بھی وہی آزادی اور حفاظت حاصل ہوگی، مسلمان ہر مجرم، اور امن و انصاف کے دشمن سے نفرت کریں گے کوئی مجرم کو نہیں بچائے گا خواہ وہ اس کا رشتہ دار قریب ترین ہی کیون نہ ہو"

آخری جملہ اس قابل ہے کہ سونے کے الفاظ میں لکھا جائے اور ہر ہندوستانی کے سامنے لٹکایا جاوے جو اپنے کو قائد کہتا ہے یا جسے لوگ قائد کہتے ہین، موجودہ فساد پر قابو پانے کا یہی سبب ہے کہ کوئی شخص اس پر آمادہ نہیں ہے کہ اپنے خاندان کے یا اپنے ہم مذہب مجرم کو قانون کے حوالہ کر دے،

ایک اور دلچسپ رواداری اسی رواداری کا ایک اور نمونہ وہ شبان ہے جو امام سینٹ کیتھرین کی خانقاہ کے راہبون کو عطا کیا گیا، اس کے ذریعہ سے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے اپنے ذمہ یہ لیا ہے اور اپنے تمام پیرون کو یہ ہدایت کی ہے کہ وہ مسیحیون ان کے معابد، اون کے پیشواؤں کے مکانات کی حفاظت کرین اور ان کو تمام نقصانات سے بچائیں، غیر منصفانہ محاصل، پادریون کا اخراج، یا کسی مسیحی کو مذہب کے معاملہ میں مجبور نہ کرین اگر مسیحیون کو اپنے کلیسا یا خانقاہ کی درستی کی ضرورت ہو تو مسلمانون کی ہدایت کی گئی کہ ان کی امداد کرین، اس امداد کو قرار دیا گیا کہ ان کے مذہب مین شرکت کے برابر نہیں ہے بلکہ ان کی ضرورت کے وقت مین امداد کرنا ہے، اگر مسلمان خارجی مسیحیون کے خلاف برسر پیکار ہون تو اس عقیدہ کے باعث کسی مسیحی کے ساتھ حقارت کا برتاؤ نہ کیا جائے ہر مسلمان جو کسی مسیحی کے ساتھ حقارت کا برتاؤ کرے باغی سمجھا جائے گا،

(سید امیر علی - اسپرٹ آف اسلام)

حضرت خالد بن ولید کا قبول اسلام ہم غزوہ بدر چھوڑکر آگے بڑھتے ہین جس کے متعلق عقیدہ تھا کہ فرشتون کی امداد سے فتح ہوئی (جن لوگون کو جنگِ عظیم کے واقعات کا علم ہے وہ اس خیال کو محض اوہام پرستی سمجھکر نہین ٹال دین گے) غزوہ احد کے ذکر کو بھی چھوڑتے ہین جس مین خود محمدؐ کے زخم آیا، چھ سال جلا وطنی مین گذر گئے اور مہاجرین کو وطن کی یاد ستانے لگی، نبی کریم سات سو مسلمانون کے ساتھ حج کے لیے روانہ ہوئے، قریش نے ان کو شہر مقدس میں داخل ہونے دیا، بالآخر یہ فیصلہ ہوا کہ محمدؐ اس سال مدینہ واپس چلے جائین، آیندہ ان کو شہر میں ٹھہرنے کی تین روز اجازت ہوگی، آیندہ سال آپ جب شہر مین گئے تو تمام قریش نے اپنے مکانات کو خالی کر دیا اور اُسوقت تک شہر مین نہیں آئے جب تک محمدؐ اور اُن کے پیرو واپس نہین چلے گئے، مسلمانون نے اس کے مقابلہ میں اسقدر نرمی اور شرافت کا طرزِ عمل اختیار کیا کہ اُن کے بہت سے سخت ترین دشمنون کا دل پانی ہوگیا اور خالد بن ولید جنھون نے احد مین مسلمانون کے خلاف نہایت سخت جنگ کی تھی مسلمان ہوگئے،

فتح مکہ اب وقت آگیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی قوت محسوس کی کہ مکہ مین پناہ گزین کی حیثیت سے نہین بلکہ فاتح کی حیثیت سے داخل ہون، آپ ایک فوج لیکر شہر کیطرف بڑھے، قریش نے محسوس کیا کہ مدافعت فضول ہے انھون نے اطاعت قبول کی اور مکہ قریب قریب بغیر جنگ کے فتح ہوگیا،

ہم نے دیکھا کہ کسطرح رسول کی اسوقت جب کہ وہ ابو بکر کے ساتھ غار حرا مین پوشیدہ تھے خدا کے حاضر و ناظر ہونے کا احساس تھا اور اس لیے وہ بالکل بے خوف تھے، اب ہم یہ دیکھتے ہین کہ مکہ مین فاتحانہ داخلہ کے وقت ان کو اسی درجہ احساس

(باقی صفحہ ۱۷ پر)

ہمارے احبار و رہبان

یا ایہا الذین آمنوا ان کثیرا من الاحبار والرہبان لیاکلون اموال الناس بالباطل ویصدون عن سبیل اللہ۔

(مسلمانو یقیناً بہت سے علما اور مشائخ لوگوں کے مال بغیر حق کھاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں)

مسلمانوں کو مخاطب کر کے یہ بات کیوں بتائی گئی؟ کیا محض یہود وغیرہ کی شکایت مقصود ہے۔ کیا مسلمان ان سے بغیر متفق ہونے کا ارادہ کر رہے تھے۔ جس سے باز رکھنے کو اس حقیقت سے آگاہ کیا گیا؟ کیا قرآن میں ایک بات بھی بغیر اعلیٰ غرض وغایت کے ارشاد فرمائی گئی ہے؟ یہود و نصاریٰ اور مشرکین کی جتنی شکایتیں ہیں سب سے مقصود اس بات کی تاکید ہے کہ تم اپنی حفاظت اچھی طرح کرنا ورنہ تم میں بھی اس کی استعداد ہے، تم بھی ان اعمال و حرکات کی طرف مائل و ران میں مبتلا ہوگے اور تم سے بھی اللہ تعالیٰ یونہیں ناخوش ہوگا۔

علمائے یہود و نصاریٰ رشوتیں لے کر فتوے دیتے تھے اور عوام کو دھوکا دے کر ان کا مال کھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ ہم کو راضی کر لوگے تو اللہ راضی ہو جائیگا۔ کیا آج اکثر مسلمان احبار و رہبان کی بھی یہی حالت نہیں۔ کیا وہ بھی اپنے بے زر خرید غلاموں کو اپنی خوشنودی میں اللہ کی رضا نہیں بتاتے ہیں۔ یہی لوگ پھر راہ حق سے روکنے والے بھی ہو جاتے ہیں کیونکہ ذاتی اغراض درمیان میں آجاتے ہیں اور یہ لوگ حق کے دشمن ہو جاتے ہیں۔ جیسے یہود وغیرہ رحمۃ للعالمین داعی باذن اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول اسلام کے دشمن ہو گئے تھے۔

زنہار ازاں قوم نباشی کہ فریبند
حق را بسجودے و نبی را بہ درودے

منظلومین الور قانونی امداد سے بھی محروم ہیں

وائسرائے کے نام مولانا غلام بھیک نیرنگ کا برقی پیغام!

انبالہ ۲۰ر جولائی سید مظہر حسین بی اے ایل ایل بی وکیل نے ازراہ کرم ان تمام مسلم ملزمین کی نمایندگی کی خدمت اپنے ذمہ لی ہے جنہیں الور کی عدالتوں سے سزا ہو چکی ہے اور ... ہو گئے ہیں آج ہز اکسیلینسی وائسرائے اور آنریبل چودھری ظفر اللہ خاں کو حسب ذیل برقی پیغام روانہ کیا گیا ہے جس سے حالت واضح ہو جائے گی۔

ریاست الور میں مسلمانوں کے خلاف بہت سے فوجداری مقدمات دائر کیے گئے ہیں۔ ایک کو سزائے موت دی گئی ہے اور ۲۶ کو دو دو سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے سیکرٹری انجمن خادم الاسلام کو دو سال قید کی سزا ملی ہے　　　نے ریاست کے خوف سے انھیں قانونی امداد دینے سے انکار کر دیا۔ سید مظہر حسین وکیل انبالہ نے چیف جسٹس الور سے ملاقات کر کے درخواست کی کہ انھیں ملزموں کی نمائندگی کی اجازت دیجائے لیکن اس نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ کسی وکیل یا ریاست کے مقرر کردہ کسی دوسرے وکیل پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ ہم درخواست کرینگے کہ آپ اس معاملہ کی طرف فوری توجہ مبذول فرمائیں۔

(سید غلام بھیک نیرنگ جنرل سکریٹری جمعیت تبلیغ الاسلام شہر انبالہ)

گاندھی جی کی رہائی کا مطالبہ

اسمبلی میں سوالات

شملہ ۱۷ر جولائی اسمبلی کے آیندہ اجلاس میں مسٹر لال چند نا ملن رائے اور مسٹر بھویت سنگھ سوال فرمائی کے سلسلہ میں دریافت کریں گے۔ زیر حراست قیدیوں اور دیگر سیاسی قیدیوں کے ساتھ جب وہ پولیس کی حراست میں ہوتے ہیں کیا سلوک کیا جاتا ہے نیز گاندھی جی پنڈت جواہر لال نہرو اور دیگر کانگریسی لیڈروں کو نئی اصلاحات کے نافذ کیے جانے سے پہلے ہی رہا کر دیا جائے۔

لارڈ اروِن کی تازہ تقریر

لندن ۱۸ر جولائی وزارت میں شامل ہونے کے بعد لارڈ اردن نے جو سب سے پہلی تقریر کی ہے اس میں ہندوستان کا بھی ذکر کیا ہے لفربسک میں تقریر کے دوران میں انہوں نے کہا کہ اگر انھیں یہ یقین نہ ہوتا کہ حکومت ہندوستان کے ساتھ جو کچھ کر رہی ہے مخلصانہ کر رہی ہے تو وہ اس میں ہرگز شامل نہ ہوتے حکومت اور پارلیمنٹ نے ہندوستان کے متعلق ایک ایسے طریقہ کار کا وعدہ کر لیا ہے کہ جسکا مطلب ہندوستان کے لئے ایک وفاق کی تعمیر ہے۔ نیز اس کے انتظامات کی ذمہ داری اسکے سر ڈالی جائے مگر اس شرط کے ساتھ کہ مختلف جماعتوں کے مفاد محفوظ رہیں جو خود ہندوستان کے لئے مفید ہو۔

ہندوستان کے بہی خواہوں کو یہ فکر یقیناً رنج ہوگا کہ معتدلین نے دستور اساسی کی تدوین کے کام میں حکومت کے ساتھ اشتراک عمل کر لینے کا فیصلہ کر لیا ہے انہوں نے کہا کہ میرا تو اسکے متعلق صرف یہی خیال ہے کہ ان کو سر سیموئیل ہور کی تقریر کو سمجھنے میں غلط فہمی ہوئی۔ اور انہیں غلط طریقہ پر یہ سمجھایا گیا کہ حکومت کانفرنس کے طریقے کو بدل کر

ہنگامی اختیارات کے آرڈیننس کی قانونی حیثیت

عدالت عالیہ بمبئی کا فیصلہ

بمبئی ۲۰ر جولائی ہائیکورٹ کی فل بنچ نے نظر ثانی کرنے کی درخواست پر غور کر کے آج فیصلہ سنادیا اس درخواست میں دو نکات زیر بحث تھے۔ اول یہ کہ ہنگامی اختیارات کے آرڈیننس کا اجرا بمبئی میں جائز طور پر لیا گیا۔ یا نہیں۔ دویم یہ کہ آیا آرڈیننسوں کی قائم کردہ خاص عدالتوں کے فیصلہ پر ہائی کورٹ کو نظر ثانی یا ان کی دیکھ بھال کرنے کا اختیار سلب کر لیا گیا ہے۔ چیف جسٹس سر جان بیومانٹ نے آرڈیننس کا اجرا بمبئی میں جائز قرار دیتے ہوئے فیصلہ کیا کہ اگرچہ آرڈیننس کے قانون فوجداری اور لیٹرز پیٹنٹ کے ماتحت ہائی کورٹ کے اختیارات الگ کر دیئے ہیں۔ لیکن پھر بھی گورنمنٹ آف انڈیا کی دفعہ ۱۰۷ کی ماتحت ہائی کورٹ کے اختیارات سلب نہیں کئے گئے۔

آگے چل کر چیف جسٹس نے کہا کہ تجربہ شاہد ہے کہ قوانین میں اکثر بے اعتدالیاں و بدعنوانیاں ہوتی رہتی ہیں۔ لہذا میرا خیال ہے کہ یہ کہنا انصاف پر مبنی ہوگا کہ عدالت عالیہ کو ماتحت عدالتوں کی بے پروائی اور بے اعتدالی کی دیکھ بھال کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ لہذا ہمیں لازم ہے کہ نظر ثانی کرنے کی درخواستوں پر غور کریں۔

آئرلینڈ میں برطانی کوئلہ کی درآمد پر سخت محصول!

لندن ۱۸ر جولائی۔ برطانیہ نے انتقاماً جو سو فیصدی محصول آئرلینڈ کے مال پر لگایا ہے۔ اس کے مقابلہ میں آئرش فری اسٹیٹ پارلیمنٹ میں برطانی کوئلہ کی درآمد کے خلاف ایک مسودہ قانون پیش کیا گیا ہے۔ انگریزی اور سکاٹش کوئلے کی درآمد سے آئرلینڈ کو بیس لاکھ پونڈ سالانہ کی آمدنی تھی اگر یہ بل پاس ہو گیا تو آئرلینڈ کو ہر سال اتنا عظیم خسارہ برداشت کرنا پڑے گا جرمن کے تاجر کوئلہ ڈبلن پہونچ گئے ہیں اور اپنے ہمراہ کوئلہ کا نمونہ بھی لے گئے ہیں امید کیجاتی ہے کہ جرمنی تاجروں سے یہ معاملہ ہو جائے گا۔ کہ وہ آئرلینڈ کی پیداوار کے بدلے میں اپنے کوئلہ کی درآمد کریں۔ جرمن کو اپنے کوئلہ کی کھپت کے لئے آئرلینڈ اچھا مارکیٹ مل گیا ہے مسٹر ل رو، ممبر آئرستی پارلیمنٹ جو کسی زمانہ میں مسٹر ڈی ویلرا کے ہمراہ لنکن کی جیل سے بچکر نکل گئے تھے انھوں نے آج دوپہر کو سینٹ میں اس بل کی سخت مخالفت کی ہے۔

ڈبلن ۱۸ر جولائی سینیٹ نے برطانیہ کے خلاف ہنگامی مسودہ قانون کی دوسری خواندگی بغیر تقسیم آراء کے منظور کر لی۔ مسٹر ڈی ویلرا نے بحث کے دوران میں کہا کہ "میں برطانیہ سے گفت و شنید کرنے کے لئے جا رہا ہوں اور معاملہ کو سلجھانے کے لئے ہر ممکن کوشش عمل میں لاؤنگا۔ البتہ مجھ سے یہ نہ ہو سکے گا۔ کہ میں آئرلینڈ کے باشندوں کے حقوق کو برطانیہ کے حوالے کر دوں" آپ نے مزید کہا کہ میری خواہش ہے کہ انگلستان اور آئرستان کے مشکلات حل ہو جائیں

لیکن مجھے اس سے قطعی انکار ہے کہ آئرلینڈ برابر پچاس لاکھ پونڈ برطانیہ کو بطور خراج ادا کرتا رہے"

فرقہ وارانہ مسئلہ گاندھی جی اور سر آغا خاں پر چھوڑ دیا جائے

مسٹر شیر حسین قدوائی کا بیان

لکھنو ۱۹ر جولائی۔ مرکزی سکھ لیگ کی تجویز پر چلنے کے بعد مسٹر شیر حسین قدوائی صدر انڈی پنڈنٹ پارٹی نے پریس کے نمایندہ کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ میں اس تجویز کا نہایت خوشی سے خیر مقدم کرتا ہوں کہ فرقہ وارانہ مسئلہ ہندوستانیوں کے آپس میں تصفیہ کرنے کے لئے چھوڑ دیا گیا ہے جبکہ انگلستان میں دوسری گول میز کانفرنس کے موقع پر میں نے ثالثی کیلئے دو نام تجویز کئے تھے۔ ہز ہائی نس آغا خاں اور گاندھی جی اگر سکھوں کو گاندھی جی پر اعتماد ہے تو اب بھی بہترین طریقہ یہی ہے کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کو گاندھی جی اور آغا خاں پر چھوڑ دیا جائے

تمام ہندوستان کو ان دونوں لیڈروں کا کہنا مان لینا چاہیئے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس وقت تو صرف یہی سوال ہمارے سامنے ہے کہ مکمل نظام حکومت ہندوستانیوں کے ہاتھوں میں دے دیا جائے مخلوط یا جداگانہ انتخاب کا مسئلہ یا پاسنگ کے مسئلہ کو اصل کام میں حائل نہ ہونے دینا چاہیئے اگر متفقہ طور پر جدوجہد نہ کی گئی تو آئینی دستور اگرچہ کچھ بھی ہو۔ مگر وہ تسلی بخش نہیں ہو سکتا۔

نواب سکندر حیات خاں کا جانشین

لاہور ۱۹ر جولائی۔ نواب سکندر حیات خاں وزیر مال کو گورنری کے عہدہ پر فائز کرنے کے بعد حکومت پنجاب کے لئے ابھی ان کی جگہ وزیر مال کے تقرر کا سوال باقی تھا۔

سو ان کی جگہ مسٹر ڈی آئی۔ ایچ بوآئڈ کو وزیر مال مقرر کیا گیا ہے۔ اور مسٹر کیلورٹ قائم مقام فنانس ممبر کا گورنر کی اگزیکیوٹو کونسل کے نائب صدر کی جگہ تقرر کیا۔

یکم ستمبر سے ریلوے میں ہڑتال

مدراس ۱۸ر جولائی۔ ملازمین ریل کی انجمن کی مجلس عاملہ نے مدراس میں ۱۴ر ۱۵ر اور ۱۶ر جولائی کو جلسہ کر کے کامل غور و خوض کے بعد طے کیا کہ ریلوے بورڈ نے جو جواب ان کی شکایات اور مطالبات کا دیا ہے۔ وہ حد درجہ غیر اطمینان بخش ہے اسلئے اگر معاملات ٹھیک طریقہ پر طے نہوں تو یکم ستمبر سے ہڑتال کیجائے صدر اور سکریٹری انجمن کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اسکے لیے فوری انتظامات کریں اور ماتحت انجمنوں کو سرمایہ کی فراہمی اور ہڑتال

ایک سکنڈ ہینڈ بندوق کی ضرورت ہے

جو بلجیم کی نئی چلی ہوئی بندوقوں میں سے نہ ہو بلکہ کسی مشہور انگلش میکر کے کارخانے کی بنی ہوئی اور اچھی حالت میں ہو اگر کوئی صاحب اپنی بندوق علیحدہ کرنا چاہیں یا کوئی صاحب جن کا لائسنس منسوخ ہوا ہو فروخت کرنا چاہیں تو پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

مولوی فضل حسین اڈیٹر البرید کانپور

بستی میں جشن یوم النبی صلعم کے نظارے

سرکار دو عالم کی بارگاہ میں غلاموں کا اظہار عقیدت و ارادت

حسب دستور سابق امسال پھر جشن یوم النبی بستی میں نہایت جوش و عقیدت کے ساتھ منایا گیا۔ ماہ مبارک ربیع الاول کے چاند کے طلوع ہونے سے قبل ہی ایک مجلس مرتب کی گئی جسکا خاکسار ناظم منتخب ہوا کمیٹی نے فوراً اپنا کام شروع کر کے بارہ یوم تک مسلسل عید میلاد کا جشن منایا۔ جس میں ہر روز ایک نئے مقرر اپنے ذکر و بیان سے شیفتگان و دلدادگان رسول کریم صلعم کے جراحت ہائے نہاں کیلئے سامان صد ہزار نمکداں پیدا کرتے رہے روشنی و شیرینی کا روزمرہ انتظام رہا۔

یوم النبی کا جلوس

۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ ہجری مطابق ۱۷ جولائی ۱۹۳۲ء کو ۴ بجے صبح سے تکبیر کی صدائیں کانوں میں آنے لگیں۔ پرانی بستی کے پرجوش مسلمانوں نے تمام شب محفل میلاد منعقد و جاری رکھی۔ اور چار بجے صبح سب لوگ جوق در جوق۔ محبت و عقیدت کا ایک طوفان خیز سمندر لہراتے ہوئے یکہ بازار کی طرف روانہ ہوئے تاکہ عیدگاہ میں جمع ہوں جہاں سے جلوس روانہ ہونے والا تھا یہاں کثیر تعداد میں ہر طبقہ اور ہر گروہ کے مسلمان نماز فجر سے قبل موجود ہو گئے۔ چنانچہ علم اسلامی بلند کیا گیا اور تمام مسلمانوں نے اس کے نیچے کھڑے ہو کر پہلے اس بات کا مظاہرہ کیا کہ وہ حرمت اور ناموس رسالت صلعم کے معاملہ میں ایک ہیں۔ اور اپنے باہمی اختلافات و انتشار کو بالکل پرے رکھ کر محبت و عقیدت رسول صلعم کے معاملہ میں یک دل و یک زبان بارگاہ صمدیت میں کھڑے ہیں۔ چند نعتیہ نظموں کے بعد سب لوگوں نے کھڑے ہو کر درود و سلام کا ہدیہ دلوں کے جوش اور روح کی انتہائی عقیدت کے ساتھ سبز گنبد والے کے دربار میں نذر کیا۔ اس کے بعد باہر نکلکر جلوس ترتیب دیا گیا جس میں رضاکاروں کا گروہ دور دور تک ایک نہایت خوشنما حلقہ بنائے ہوئے تھا۔ اور درمیان میں علم اسلامی ہدایت و رہنمائی کرتا تھا نعت خواں نہایت جوش و ارادت سے حضور روحی فداہ صلعم کی شان اقدس میں اپنے خلوص و محبت و افتخار غلامی کا اظہار کرتے تھے اور تمام مجمع درود کی صداؤں اور تکبیروں کے نعروں سے گونجتا تھا۔ یہ جلوس جابجا ٹھہرتا ہوا عیدگاہ سے روانہ ہو کر یکہ بازار کی خاص سڑک سے گذر کر پرانی بستی کے دکھن دروازہ اور گل بازار سے ہوتا ہوا پانڈے بازار کے آخری سرے پر جا کر رکا۔ جہاں سے لوگ منتشر ہو گئے۔ صبح چھ بجے سے جلوس گیارہ بجے تک حرکت میں تھا اور تخمیناً ۲½ میل کی مسافت طے کی۔ لیکن دلوں کے جوش اور طبیعتوں کی امنگوں میں سوائے اضافہ کے کمی نہیں ہوئی۔ بازار کے مسلمانوں نے اپنی اپنی دوکانیں نہایت خوبی سے آراستہ کی تھیں اور جابجا سبیل۔ مٹھائی۔ پان۔ اور شربت وغیرہ کے انتظامات تھے۔

عید میلاد النبی صلعم

شام کو شیخ کرم حسین صاحب کی کوٹھی کے احاطہ میں نہایت شاندار اور اعلیٰ پیمانہ پر میلاد شریف منعقد کی گئی۔ جسمیں رضاکاروں نے پھاٹک کی آرائش اور شامیانوں کی زینت میں خاص سعی و کوشش سے کام لیا تھا۔ یوں تو پانڈے بازار سے عیدگاہ تک جھنڈیاں لگی تھیں۔ اور کتبہ، آیات قرآنی، اور احادیث مبارکہ آویزاں تھے اور آراستگی میں سارا شہر عروس نو کیطرح سنوارا ہوا معلوم ہوتا تھا مگر محفل میلاد کی جگہ خصوصیت سے آراستہ کی گئی تھی۔ اس محفل میں ہندو اصحاب کے مدعو کرنے کا خاص اہتمام کیا گیا تھا۔ اور اکثر ہندو وکلاء و معززین شہر شریک ہوئے تھے۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید اور نعتیہ نظموں سے ٹھیک ساڑھے سات بجے شام کو شروع ہوئی۔ ۸½ بجے سے جناب مولانا مولوی عبد السلام صاحب لکھنوی کا وعظ شروع ہوا اور قریب ۱۰½ بجے درود و سلام پر مجلس نہایت خیر و خوبی سے انجام کو پہونچی مولانا عبد السلام موصوف نے سیرۃ مبارکہ سرکار دو عالم صلعم پر ایک بسیط وعظ فرمایا جو سامعین نے بہت پسند کیا۔ دو ہزار سے زاید انسانوں کا مجمع تھا ہندو اصحاب کے لئے شیرینی اور برف وغیرہ کے انتظامات علیحدہ تھے۔ ہندو اصحاب محفل میلاد میں نہایت ذوق شوق سے شریک ہوئے جس کے لئے جمیع مسلمانان بستی ان کے ممنون ہیں۔

تبلیغ رسالت

[illegible] رشید رضا۔ مولانا سید سلیمان ندوی اور دیگر علمائے اسلام کی کتابیں جو سیرۃ پاک پر طبع ہوئی ہوئی ہیں۔ کثیر تعداد میں منگا کر زیادہ تر ہندو اور انگریزی داں طبقہ اور بالعموم عام طریقہ پر تقسیم کی جا رہی ہیں۔ تاکہ دنیا کو ہمارے آقا و مولا صلعم کی زندگی کے حالات معلوم ہوں جو دنیا کے لئے واحد اسوۂ حسنہ ہے

خاتمہ

الغرض جملہ کارروائی متعلق "یوم النبی" نہایت شان و شوکت اور پوری کامیابی کے ساتھ سرانجام ہوئی جس کے لئے مسلمانان بستی مستحق مبارکباد ہیں۔ میں جملہ رضاکاران اسلامی کا نہایت ممنون ہوں۔ کہ انہیں کی مساعی جمیلہ سے اس کار خیر میں اس درجہ عظمت و نصرت حاصل ہوئی۔ مجھے مولوی نذیر الدین صاحب مینائی ایڈیٹر اخبار "انصاف" بستی اور مولوی محمد مرتضیٰ صدیقی صاحب وکیل سے بھی امداد خصوصی حاصل ہوئی۔ جسکا میں تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ صاحبان موصوف نے محض اپنا فرض اسلامی سمجھ کر اس کار خیر و برکت میں میرا ہاتھ بٹایا خداوند کریم سے دعا ہے کہ وہ مسلمانان بستی کے اس اظہار عقیدت و محبت کو قبول فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

خادم
سید نعیم الدین احمد وکیل
سکریٹری یوم النبی کمیٹی بستی۔

اوٹاوہ کانفرنس کا افتتاح

اوٹاوہ ۲۱ جولائی آج یہاں سلطنت برطانیہ کی اقتصادی کانفرنس کا افتتاح ملک معظم کے خطبہ سے ہوا۔ جسے کناڈا کے گورنر جنرل نے کانفرنس میں پڑھکر سنایا۔ اس خطبہ میں اعلان کیا گیا تھا کہ یہ کانفرنس تاریخ کے ایک جدید ورق کا آغاز کرتی ہے۔ جس پر ان زبردست کوششوں کو ضبط تحریر میں لایا جائے گا۔ جو دنیا کی مشکلات کو دور کرنے کے لئے عمل میں لائی جاویں گی۔

آگے چل کر ملک معظم کے خطبہ میں یہ یاد دلایا گیا ہے کہ سلطنت برطانیہ کی بنیاد باہمی اشتراک عمل کے اصول پر ہے۔ اقتصادی تعاون کے اصول کو عملی جامہ پہنا کر کانفرنس ایسی مفید قوتوں کا آغاز کرے گی جن کے مفید اثرات سارے عالم پر محیط ہوں گے

بعد میں متعدد ڈیلیگیٹوں نے بشمول مسٹر بالڈون اور سر اتول چٹرجی نے تقریریں کیں

شملہ میں گورنر پنجاب کی رسم حلف وفاداری ادا ہو گئی

نہایت دلچسپ مختصر دربار

شملہ ۱۹ جولائی دی آنریبل خان بہادر کپتان سکندر حیات خاں ایم بی ای نے آج سوا تین بجے سہپر کو پنجاب کی گورنری کا باقاعدہ چارج لیلیا۔ اور قائمقام جنوبیٹی لاہور سر ایلن رڈ نے آپ سے حلف وفاداری اٹھوالیا۔ گورنری کے عہدہ پر فائز ہونیکے مراسم نہایت سادگی لیکن خوبصورتی و دلفریبی کیساتھ عمل میں آئے گورنر پنجاب کی سرکاری رہائش گاہ بارنس کورٹ کے وسیع رقص گاہ میں کپتان سکندر حیات

آنکھوں کا علاج مفت

ہمارا سرمہ جو کہ سیکڑوں مریضوں کو فائدہ پہونچا چکا ہے۔ جالا۔ ماڑا۔ دھند۔ ڈھلکا۔ پھلی۔ ناخونہ اور نظر کی کمزوری میں بہت مفید ہے اس کے استعمال سے کتنے ہی اندھے سجا کھے ہو گئے ہیں۔
آئیے اور مفت سرمہ لگوا کر فائدہ اٹھائیے۔
وقت ۸ بجے صبح سے ۹ بجے دن تک
گنگا دین چھاونی والا لاٹوش تی بازار کانپور

اس موسم کی بیماریاں

تمام ہاضمہ کی خرابیاں ہیں۔ آج کل اگر ہاضمہ کو خراب نہ ہونے دیا جائے۔ اور ذرا سی خرابی ہوتے ہی اسے روک دیا جائے تو صحت برقرار رہ سکتی ہے۔ اس لئے آج کل

امرت دھارا

کا بکثرت استعمال جاری رکھنا چاہیئے۔ کوئی بھی تکلیف ہو جائے۔ اسی پر زور دینا چاہیئے۔ اسے دستوں میں انار دانہ کے پانی سے بار بار پینا چاہیئے۔ اس کا استعمال ہر قسم کے انفلوئنزا وغیرہ بخاروں سے محفوظ رکھیگا۔ کیونکہ وہ کمال درجہ کی انٹی سپٹک بھی ہے۔ ہاضمہ ٹھیک رہیگا۔ تو قدرت کی نعمتوں سے فائدہ ہی فائدہ اٹھائیں گے۔ اور آج کل بھی صحت کی ترقی ہوتی دیکھیں گے۔

گھر میں رکھیئے۔ جیب میں رکھیئے

بھولئے نہیں صحت۔ روپیہ اور وقت سب کو بچاوے گی!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ آٹھ آنے (۸/)

احتیاط نقلوں سے بچو کیونکہ سخت اور بیہودہ امراض میں دھوکہ دیکر دکھ و تشویش کو بڑھا دیں گی صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔

خط و کتابت و تار کا پتہ:۔ امرت دھارا ۱۱۵ لاہور

المشتہر
منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سٹرک۔ امرت دھارا ڈاک خانہ۔ لاہور

کارخانہ میں دیاسلائیاں کس طرح بنتی ہیں

جرمنی، سوئیڈن، جاپان، اور جرمنی کی فیکٹریوں میں دیاسلائی کی صنعت

ہندوستان میں تین ارب دیاسلائیوں کا سالانہ خرچ یہاں کے دیاسلائی کے کارخانوں کے حالات

قدیم زمانہ میں لوگ آگ جلانے کے لیے دو لکڑیوں سے ایک دوسرے سے رگڑ کر آگ پیدا کر لیا کرتے تھے اور آگ کو قائم رکھنے کے لیے بڑی مقدار میں ایندھن لگانا پڑتا تھا اور براہمنوں کے یہاں تو گیہ کی آگ کبھی بجھنے نہیں دیا جاتا تھا، لوگ اس کوشش میں تھے کہ کوئی ایسی ترکیب معلوم کی جائے جس سے آگ آسانی کے ساتھ پیدا کی جائے اول گندھک کی ایجاد ہوئی اور اسکو لکڑی کے باریک ٹکڑوں کے سرے پر لگایا گیا، لیکن اچھی طرح کام نہ چلا بعد میں چقماق کی تلاش کی گئی جس سے آگ کی چنگاریاں جھڑتی ہیں، لیکن یہ ترکیب بھی دقت طلب ثابت ہوئی مسٹر بی بنرجی، ایم، ایس نے لکھا ہے کہ دیاسلائی کا زمانہ ابھی تک دور تھا کہ ۱۸۰۵ء سے دیاسلائی بنانے کی کوشش میں ہونے لگی لیکن کئی سال سے کامیابی نہ ہو سکی، اسوقت ہندوستان میں تین ارب دیاسلائی کی کھپت ہے مقدر دیسی کارخانوں کے ہوتے ہوئے ابھی بڑی تعداد میں کارخانوں کے قائم ہونے کی ضرورت ہے اس لیے ہندوستان کے سرمایہ داروں کو اس طرف توجہ اپنی مبذول کرنا چاہیے۔

دیاسلائی کا مالہ

دیاسلائی بنانے کے لیے بہت سی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے جن میں سب سے ضروری چیز لکڑی ہے، بنگال، برہما، اور آسام کے جنگلوں میں اس قسم کی لکڑی بڑی مقدار میں دستیاب ہو سکتی ہے اس کے متعلق ٹرپس مارسٹ میمایرس، کتاب دیکھنے کی بڑی ضرورت ہے اسمیں یہ بتایا گیا ہے کہ کون کون لکڑی دیاسلائی کے لیے کارآمد ہو سکتی ہے اور وہ کہاں سے دستیاب ہوتی ہے یہاں کیمیاوی اشیاء کی فہرست لا حاصل ہے جن سے دیاسلائی بنائی جاتی ہے، کیونکہ سائنٹفک طریقے سے حسب ضرورت وہ تیار ہو سکتی ہے،

ہندوستان میں بھی کیمیاوی کارخانوں میں بھی اضافہ ہو رہا ہے جو ارزاں قیمت میں زیادہ زیادہ کیمیاوی اشیاء تیار کر دیتے ہیں،

دیاسلائی بنانے میں دو قسم کے کیمیاوی اشیاء کی ضرورت پڑتی ہے، ان کے علاوہ دیاسلائی میں رگڑ پیدا کرنے یا رنگ چڑھانے کی غرض سے چند دیگر اشیاء کی بھی ضرورت ہوتی ہے آکسی ڈائز بیلول درجہ میں یہ چیزیں شامل ہوتی ہیں، پیلا فاسفورس، گندھک زرد رنگ خفی، سلفائیڈ دوسرے درجہ میں یعنی آکسی درجہ میں یعنی پوٹاس، کلوریٹ، لیڈ پیر آکسائیڈ سرخ رنگ اور پوٹاس ڈائیکرومیٹ کا مکچر، مگانیز ڈائی آکسائیڈ اور سرخ رنگ کا مکچر، پوٹاش بائی کرومیٹ، لوہے کا سرخ رد کسائیڈ، عنبر، مردار سنگ جست اور لیڈ وغیرہ ان کے علاوہ رگڑ پیدا کرنے کے لیے یا دوسری غرض کی تکمیل کے لیے بھی چند اشیاء کی ضرورت پڑتی ہے شیشہ کا پوڈر، ابرک پوڈر، بانوریت کا پوڈر، ملتو سیریل اور کھریا مٹی وغیرہ اور دیاسلائی کا بکس تیار کرنے کے لیے گم سیجنگ گیل، گم ٹریگا سینتھ، عربی گوند اور ڈکسٹرائن وغیرہ کی بھی ضرورت پڑتی ہے، رنگنے کے لیے لیمپ، بلیک کروم یلو ولیڈ کرومیٹ، وغیرہ کی ضرورت پڑتی ہے، خشک دیاسلائی کی لکڑیوں کو گلائی ہوئی ملائم پیرے فین کے سولیوشن ڈبا دیتے ہیں تاکہ وہ جلدی سے آگ پکڑ لیں،

مشنری کا سامان

دیاسلائی بنانے کے لیے جن کل پرزوں کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ جرمنی جاپان اور سوئیڈن سے منگائے جاتے ہیں جرمن اور سوئیڈن کی ساختہ مشنری نہایت مضبوط ہوتی ہے،

۱۸۳۲ء میں اول ہی اول دیاسلائی کا وجود منظر پر آیا اور اس ایجاد کے ہوتے ہی ممالک میں دیاسلائی کی صنعت وتجارت کا کاروبار ہونے لگا لیکن ملک سوئیڈن اس بارے میں سب سے سبقت لے گیا۔

۱۹۱۴ء یعنی جنگ یورپ کے آغاز تک دنیا بھر میں سوئیڈن کی دیاسلائی کا بول بالا تھا لیکن ایام جنگ کے دوران میں وہاں اس قدر دیاسلائی تیار نہو سکی جس قدر مشرقی ممالک کے لیے درکار تھیں، اس لیے جاپان نے اسکو دور کرلے کے لیے ارادہ کیا اور تھوڑے ہی دنوں میں جاپان کے مشرقی ممالک کے بازار دنیں پر تسلط جمالیا، ہندوستان میں بڑی مقدار میں دیاسلائی آنے لگی، حکومت نے سوچا کہ اسپر محصول لگانے سے آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا، چنانچہ دیاسلائی پر ڈیوٹی (محصول) کے لگ جانے سے اسکی قیمت میں اضافہ ہوگا اور لوگوں کو پہلے سے بھی زیادہ قیمت ادا کرنی پڑی، اس لیے ہندوستان کے سرمایہ داروں کو یہ خیال ہوا کہ ہندوستان میں دیاسلائی کی صنعت کو فروغ دینا چاہیے لیکن ان کی قیمت بھی بہت زیادہ ہوتی ہے اس سیے معمولی سرمایہ کے لوگ ان کو نہیں خرید سکتے، جاپانی کلیں کمزور ہوتی ہیں اور بہت دن تک کام نہیں دے سکتیں لیکن ان کی قیمت کم ہونے کے باعث سرمایہ دار بھی ان کو خرید کر دیاسلائی کا کار جاری کر سکتے ہیں اور جہاں مزدور ارزاں دستیاب ہوتے ہیں وہاں تو انھیں خوب فائدہ ہو سکتا ہے دیاسلائی بنانے کی کلیں اب کلکتہ میں بھی تیار ہونے لگی ہیں اور انکی امداد سے بنگال میں بھی دیاسلائی کی صنعت کا کام گھریلو دستکاری میں شامل ہو گیا ہے،

لکڑی کا چھلکا ہاتھ سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے اس کے اسکے لیے کسی کل کی ضرورت نہیں چھلکا اتر جانے پر لکڑی کے کندے آری یا کسی دوسری شیں سے بھی کاٹے جا سکتے ہیں،

چھیلنے یا کاٹنے کی مشین

جاپانی قاعدے کی رو سے لکڑی کے لودوں سے دیاسلائی کی سلائیاں کاٹنے کے لیے ایک مشین ہوتی ہے اس شین میں ایک ایسا حصہ ہوتا ہے کہ وہ ٹھیک دیاسلائی کے برابر لمبا اور اتنا ہی موٹا ہوتا ہے تاکہ اس کے ذریعہ لکڑی کے لودوں سے پتلی پتلی سلائیاں کٹ کٹ نکلتی جاتی ہیں اس مشین میں اس قسم کی سلائیاں کاٹنے والے پرزوں کی کئی کئی قطاریں ہوتی ہیں ان کے اندر سے جو دیاسلائیاں نکلتی ہیں وہ کافی چکنی ہوتی ہیں یعنی ان پر دوبارہ پالش کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی جاپانی مشین سے زیادہ مزدوروں کی ضرورت ہوتی ہے لیکن جرمنی یا سوئیڈن کی ساختہ مشینوں میں اس قدر مزدوروں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جیساکہ پہلے بھی اشارہ کیا جا چکا ہے، سیلر کی بیلنگ مشین ۲۰۔ ایس جی ایچ ٹائپ کی ہوتی ہے ۳۰×۴۰×۴۰ ہزار سلائیاں نکلتی ہیں یعنی دس گھنٹے کام کرنے پر اس مشین کے ذریعہ ۲۲ ہزار دیاسلائی تیار ہو جاتی ہیں برخلاف کی جاپانی مشین سے بھی اتنا ہی کام ہوتا ہے لیکن اس میں زیادہ تر مزدوروں کی ضرورت ہوتی ہے، جاپانی قاعدہ کی رو سے یہ سلائیاں ایک بانس کی جھاڑو سے بار اُلٹ پلٹ کر ہوا میں خشک ہو جاتی ہیں یہ بانس کی جھاڑو صرف اس غرض سے بنائی جاتی ہے جن میں بھاپ کے ذریعہ حرارت پہنچا کر وہ حرارت دو پنکھوں کے ذریعہ کمروں کے چاروں طرف پہنچائی جاتی ہے یہ سلائیاں تار کے ساختہ پراتوں پر زطباقوں میں پھیلائی جاتی ہے خشک ہو جانے پر بالائی دروازہ کے ذریعہ باہر نکال لی جاتی ہیں اور ان خشک شدہ سلائیوں پر ایک گھومنے والے برتن میں پالش کی جاتی ہیں، جاپانی قاعدے سے خشک شدہ سلائیوں پر اس طریقے سے پالش نہیں کی جاتی بلکہ ٹوٹی پھوٹی سلائیوں کو نکال کر باہر پھینک دیتے ہیں پھر صاف صاف تیلیوں کو ہر ایک ذریعہ مشین میں ہموار کرنے کے لیے لگاتے ہیں اس کام کے لیے ہرالوکی آٹی مشین نہایت کارآمد اور ارزاں بھی ہے اس کے بعد ہموار شدہ سلائیوں کو ہاتھ سے طباقوں میں چنتے ہیں اور فریمنگ مشین میں دیتے ہیں ہموار کرنے اور سلائیوں کو طباقوں میں بھرنے کے دونوں کام جرمنی اور سوئیڈن مشین سے ایک ہی دفعہ ہو جاتا ہے،

جاپانی اور جرمنی کی مشینوں کا موازنہ

فریم فیسلنگ مشین یا بکس کے اندر سلائیاں جرمنی کی مشین جاپانی فریمنگ مشین دو تختوں کے ساتھ فریم لگائے جاتے ہیں لیکن جرمن کی مشین میں صرف ۵۰ تختے لگائے جاتے ہیں اس لیے جاپانی مشین کے ذریعہ کام ہونا چاہیے کیونکہ اسمیں دس سے زیادہ تختے ہوتے ہیں، لیکن یہ بات نہیں ہے، جرمنی کی مشین میں محنت کم پڑتی ہے اس لیے معمولی قابلیت کے آدمی بھی اس کے ذریعہ جاپانی مشین کی نسبت زیادہ سلائیاں بکسوں میں بھر سکتا ہے جاپانی مشین کے نہایت طاقتور اور کام سیکھا ہوا آدمی دس گھنٹے میں ۳۶ سے ۴۰ فریم بنا سکتا ہے لیکن اسی عرصہ میں معمولی کام سیکھا آدمی ۳۵ سے ۲۰ فریم بنا سکتا ہے جاپانی قاعدہ کی رو سے سلائیوں کے قدیم سیٹو کے ساتھ اوپر رکھے جاتے ہیں فریمنگ مشین میں جو سر اطباق پر رکھا رہتا ہے وہی سر اس سیٹم کے اوپر بھی رکھتے ہیں پھر ان کے اوپر سے ایک وزن دار تھالی دبا کر ان کے سروں کو ہموار کیا جاتا ہے پھر تھال سے دبے ہوئے ہوئے سروں کو پیرے فین میں دباتے ہیں اسوقت اسکی گرمی ۲۰۰ سے ۲۴۰ فارن ہیٹ تک ہونی چاہیے پھر ان غرق شدہ سروں کو اوپر کی جانب کھڑا کر کے ان فریموں کو ان طاقوں میں رکھ دیتے ہیں تاکہ گرم ہو جائیں پیرے فین کی حرارت کا ٹھیک اندازہ لگانے کے لیے اس میں چند خشک لکڑیاں بھی پھینک دینی چاہییں اگر پیرے فین تیلیوں کے پاس رفتہ رفتہ گھومنے لگا تو ٹمپریچر درست سمجھنا چاہیے پیرے فین کو گرم کرنے کے لیے بھاپ زیادہ کارآمد ہے کیونکہ آگ کے شعلہ پر گرم کرنے سے زیادہ تر پیرے فین اڑ کر ہوا میں چلا جاتا ہے سلائیوں کو دبانے کے بعد انھیں پنکھے میں ٹھنڈی ہوا میں تھوڑی دیر رکھنا اچھا ہوتا ہے اس کے بعد سلائیوں کو آخری حرارت دی جاتی ہے جب وہ آخری دفعہ خشک ہو کر تیار ہو جاتی ہیں اگر عمدہ دیاسلائی بنانا ہو تو ایسا لازمی طور پر کرنا پڑے گا کیونکہ اگر ایک دفعہ ہوا دیے بغیر رکھدی جائے تو اسکا مسالہ برابر نہیں پہنچتا اور جلاتے وقت اسمیں سے چنگاریاں اُڑ کر دیاسلائی کے بکس کو جلا دیتی ہے اور یا کوئی اور نقصان کر دیتی ہیں جاپانی طریقہ پر دیاسلائی کے جو کارخانے جاری ہیں ان میں جو برتن خشک کرنے کے کام میں آتے ہیں وہ لکڑی کے ہوتے ہیں انمیں طاق کی دو قطاریں ہوتی ہیں ہر ایک طاق میں ۵ افریم رکھے جاتے ہیں لیکن جرمن کے ہر ایک کارخانہ میں خشک کرنے کے ظروف آہنی ہوتے ہیں جن میں صرف ایک قطار طاقوں کی ہوتی ہے اور ہر ایک طاق میں ۱۰ فریم رکھے جاتے ہیں برتنوں کو ایک ہی قطار میں رکھنا اچھا ہے جس سے ہر ایک طاق میں ۲۵ فریم رکھنے کی جگہ ہو سلائیوں کے خشک کرنے کا ڈھنگ جرمن کا جاپان سے مختلف ہے سلائیوں کے جب اچھی طرح سے خشک ہو جائیں تو اس خشک کرنے والے فریم سے نکال لیتے ہیں اور فریم بھی ایک قسم کی مشین کے ذریعہ خشک کرنے والی مشین سے علیحدہ کر لیے جاتے ہیں ہیرا ایوک خالی کرنے والی مشین بہت ارزاں اور کارآمد ہے فریم بنانے اور خشک کرنے کے مقام پر رکھنے اور خالی کرنے کا سب کام آجکل جرمن اور سوئیڈن کی مشین میں ہے نہایت ارزاں قیمت میں ہو سکتا ہے بکس کے اندر دیاسلائی بھرنے کا کام مزدوروں سے کرانا چاہیے کیونکہ مشین سے کام کرانے میں یہ خوف دامنگیر رہتا ہے کہ رگڑنے سے کہیں آگ نہ لگ جائے،

بحکم جناب مسٹر محمد منیر صاحب بابرائٹ لا جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۳۳۴ سنہ ۱۹۳۲ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور ضلع کانپور

کانپور آٹوموبائیل کمپنی سول لائن شہر کانپور مدعی

بنام فرم بلاس رائے ہردت رائے

رام نراین مالک فرم بلاس رائے ہردت رائے نوگھرا شہر کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ قیمت پٹرول وغیرہ کے دائر کی ہے۔ لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۹ ماہ جولائی ۱۹۳۲ء وقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز پیش کرو تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۰ جولائی ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا۔ مہر عدالت۔ بحکم آر پی شرما منصرم عدالت خفیفہ کانپور

حیات قدسی کا ایک مرقع

(بقیہ صفحہ ۳)

ہے کہ فتح خدا کی وجہ سے ہوئی،

گو قریش کے مظالم کی داستاں بہت طویل تھی، لیکن آپ نے اپنے پرانے جانی دشمنوں سے فرمایا،

اے قریش کی اولاد تمھارا کیا خیال ہے کہ میں تمھارے ساتھ کیا برتاؤ کرونگا"

انھوں نے جواب دیا "رحم اور مہربانی کے ساتھ اے رحم دل بھائی اور بھتیجے!"

طبری کا قول ہے کہ یہ الفاظ سنکر محمدؐ کی آنکھوں مین آنسو بھر آئے اور آپ نے فرمایا "مین تم سے اسطرح بولون گا جیسے یوسف نے اپنے بھائی سے کلام کیا تھا، مین آج کے دن تم پر ملامت نہ کرون گا، خدا معاف کرے گا"

فتح اور رنج کے وقت رسول کے دل مین ہمیشہ خدا کا خیال رہتا تھا، کہا مہاتما بدھ نے بھی نہین کہا ہے کہ "نفرت کبھی نفرت سے بند نہین ہوتی، نفرت کو محبت فتح کرتی ہے"،

اختتام نبوت

اس کے بعد رسول کی دنیوی قوت کا عروج شروع ہوا چار دانگ عالم سے وفود آنے لگے جو اپنے ساتھ خراج اور حلفِ وفاداری لائے لیکن آپکی دنیوی حیات کا خاتمہ قریب تھا،

حجۃ الوداع کے وقت مؤمنین کو مخاطب کرکے آپ نے فرمایا کہ "اے خدا میں نے اپنا پیغام پہونچایا میں تجھے اسکا شاہد بناتا ہون۔"

مدینہ میں وفات سے قبل آپ کا آخری خیال یہ تھا کہ جو کچھ قرض رہ گیا ہو وہ ادا کردین آپنے فرمایا کہ "دو بندون کے سامنے شرمانا خدا کے سامنے محجوب ہونے سے بہتر ہے"

بعض لوگ ایسے ہین جن کو اس عظیم الشان انسان کی زندگی میں کم خوبیان نظر آتی ہین، ان سے میں کہونگا کہ مہربانی کرکے انسانون میں بعض قسم کی بیماریان "مانی فصل پر وفیسر جیمس کی کتاب "دی ناک ٹو نیچرا ینڈ اسٹوڈینٹس" میں پڑھے،

(نوٹ) لہ فاضل مقرر نے مقالہ کے اختتام پر جس پیرا گراف پر گیا ہے اسمیں نہایت لطیف پیرایہ میں لکھا ہے کہ جن لوگون کو نبی آخرالزمان صلعم کی زندگی میں خرابیان نظر نہین آئیں وہ اندھے ہین،

ےہ بعض مسلمان قارئین کو یہ ناگوار گذرے کہ میں نے ہر جگہ پر حضور کے نام کے آگے صلوٰۃ و السلام کے فقرات کیون نہ لکھے، ترجمہ مین مین نے نہایت احتیاط رکھی ہے کہ چونکہ تقریر ایک غیر مذہب کے فاضل کی ہے لہذا حتی الوسع کوئی لفظ ادھر سے اُدھر نہ ہو جائے،

جدید اصلاحات کا مسودہ ۱۹۳۳ء میں پیش ہوجائیگا

بمبئی ۲۴ جولائی۔ ٹائمس آف انڈیا کے نامہ نگار مقیم لندن کو معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم مسٹر ریمزے میکڈانلڈ فرقہ وارانہ مسئلہ کے تصفیہ پر آخری غور کر رہے ہیں۔ خیال ہے کہ انہیں اس اعلان میں ابھی کم سے کم ایک ہفتہ اور لگے گا۔ اس اعلان کے بعد فہرست ورکنگ کمیٹی کے انعقاد کا انتظام کیا جاوے گا۔ نامہ نگار مذکور کا بیان ہے کہ وزیر اعظم کا خیال ہے کہ کمیٹی اپنا کام جلد ختم کرے گی اور آیندہ اکتوبر تک پارلیمنٹ کی مشترکہ کمیٹی کا تقرر عمل میں آئیگا۔ چونکہ انگلستان کی تمام سیاسی جماعتیں اس بارے میں متفق ہیں کہ اصلاحات کے کام کو جلد سے جلد ختم کیا جائے۔ اسلئے خیال ہے کہ کمیٹی کے کام میں کچھ زیادہ تاخیر نہ ہوگی اور چند ہفتہ تک لوگ کمیٹی اسکام کو ختم کر دیا جائے گا۔ اسلئے بعید امید ہے کہ فروری ۱۹۳۳ء تک اصلاحات جدید کا مسودہ دار العوام

نوٹس ثبوت قرضہ بنام قرضخواہان

بحکم جناب سید محمد بشیر صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور۔ باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۲۵ نمبر انسالونسی ۱۹۳۲ء

سید نثار حسین سائل بنام آفاق حسین انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں سید آفاق حسین ولد نواب سلیمان حسین خاں ساکن احاطہ نواب دولہ صاحب ساکن بازار رام نراین شہر کانپور انسالونٹ عدالت ہذا کو بتاریخ یکم جولائی ۱۹۳۲ء دیوالیہ قرار دیا گیا ہے اور اس کو چھ ماہ کی مہلت بغرض داخل کرنے ڈسچارج کے عطا ہوئی تھی۔ اب عدالت نے ۱۳ / اگست ۱۹۳۲ء بغرض ثبوت قرضہ کے مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرض خواہان کو اطلاع دی جاتی ہے

المرقوم ۲۵ / جولائی ۱۹۳۲ء

بحکم آر۔ پی۔ شرما منصرم
عدالت خفیفہ کانپور

مہر عدالت

لندن ۲۵ / جولائی اخبار "ڈیلی میل" کا سیاسی نامہ نگار تحریر کرتا ہے کہ ہندوستان کے فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق حکومت برطانیہ اپنا فیصلہ اوائل اگست میں صادر کرے گی

بہ اجلاس جناب شیخ زادہ منشی محمد مہتاب علی صاحب

اسسٹنٹ کلکٹر ممبر دوم بہادر تحصیل کانپور

(آرڈر ۵ قاعدہ ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۶۸۶ سنہ ۱۹۳۲ء

بعدالت تحصیلدار صاحب بہادر کانپور مقام کانپور

سید محمد آصف ولد سید محمد اشرف زمیندار و نمبردار تابعی تحصیل موضع مظفر پور بحال محمد آصف پرگنہ کانپور مدعی

بنام جولا وغیرہ　　مدعا علیہ

بنام جولا ولد کالکا و مسماۃ دلکی بیوہ درگا اقوام لوہار ساکنان قاضی کٹرہ مزرعہ موضع مظفر پور پرگنہ و ضلع کانپور　　مدعا علیہم

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۶ / ماہ اگست ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن مقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے بخوبی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمھاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بلغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔ بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲ جولائی ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت　　مہر عدالت

---

۴ دوران مقدمہ مقرر کیے جانے کی نسبت نہ گذرانینگے تو عدالت اغراض مقدمہ ہذا کے لئے کسی اور شخص کو نابالغ مذکور کا ولی مقرر کر دیگی۔

آج بتاریخ ۲۲ / ماہ جولائی ۱۹۳۲ء میرے اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت　　مہر عدالت

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۶ سنہ ۱۹۳۱ء

بعدالت جناب حاکم پرگنہ بہادر بھوگنی پور مقام کانپور ضلع کانپور۔

ٹھاکر راج اندر بہادر سنگھ ولد متھرا سنگھ قوم ٹھاکر ساکن خان پور و نمبردار موضع ساکن بزرگ محال ہونکل سنگھ پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور　　مدعی

بنام شہنشاہ حسین وغیرہ　　مدعا علیہ

بنام محمد عباس نابالغ پسر محمود الحسن عرف شہزادہ بولایت مسماۃ بلقیس فاطمہ ہمشیرہ خود زوجہ سردار حسین ولد سبحان علی و مسماۃ بلقیس فاطمہ دختر محمود الحسن عرف شہزادہ زوجہ سردار حسین ولد سبحان علی ساکنان کوٹھی نواب محسن الملک صاحب واقع شہزادہ و مسماۃ سعیدہ بیگم زوجہ عزیز حسن ساکن محلہ سرائے شیخ شہزادہ　　مدعا علیہم

واضح ہو کہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابتہ بقایا مالگذاری کے دائر کی ہے۔ لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۹ / ماہ جولائی ۱۹۳۲ء بوقت دس بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمھاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بلغیر حاضری تمھارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲ / ماہ جولائی ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا

مہر عدالت　　دستخط حاکم عدالت

نوٹس بنام مدعا علیہ نابالغ اور ولی کے

(آرڈر ۳۲ قاعدہ ۳)

بعدالت حاکم پرگنہ بہادر بھوگنی پور مقام کانپور ضلع کانپور

مقدمہ نمبر ۶ بابتہ سنہ ۱۹۳۱ء

ٹھاکر راج اندر بہادر سنگھ ولد متھرا سنگھ قوم ٹھاکر ساکن خان پور و نمبردار موضع ساکن بزرگ محال ہونکل سنگھ پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور　　مدعی

بنام شہنشاہ حسین وغیرہ　　مدعا علیہ

بنام محمد عباس نابالغ پسر محمود الحسن ساکن کوٹھی نواب محسن الملک شہزادہ برفاقت مسماۃ بلقیس فاطمہ و مسماۃ بلقیس فاطمہ زوجہ سردار حسین ولی قدرتی مدعا علیہ نابالغ مذکور ساکن کوٹھی نواب محسن الملک شہزادہ　　مدعا علیہم

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعی نے ایک درخواست گذرانی ہے کہ مدعا علیہ نابالغ کا ایک ولی دوران مقدمہ مقرر کیا جاوے۔ لہذا آپ نابالغ مذکور کو اور آپ مسماۃ بلقیس فاطمہ ولی کو اس کی رو سے اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۳۲ عیسوی یوم کے اندر ایک درخواست اس عدالت میں نسبت اپنے یا کسی دوست مدعا علیہ نابالغ کے ولی ص

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء ممالک مغربی و شمالی

بعدالت حاکم پرگنہ بہادر بھوگنی پور مقام کانپور۔

پتی لال ولد متی لال قوم اہیر ساکن جلپورہ پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور　　مدعی

بنام رام پرشاد ولد گیادین و ڈال و مہادیو ولد بھکاری قوم اہیر ساکن گلے کا پوروہ پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور مدعا علیہ

چونکہ بمقدمہ نالش بقایا لگان حسب دفعہ ۹۰ ایکٹ ۳ سنہ ۲۶ء بنام تم مہادیو وغیرہ کے جو عدالت حاکم پرگنہ بہادر بھوگنی پور میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ دفعہ ۹۰ ایکٹ ۳ سنہ ۲۶ء بتاریخ ۱۷ / ستمبر ۱۹۳۱ء صادر ہوئی اور مبلغ ۲۸۰-۵-۹ جواز روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں ان کی تفصیل ذیل میں درج کیجاتی ہے

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۲۱۵	۱۴	۹
خرچہ نالش	۳۳	۱۲	۰
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۲۹	۳	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۱	۸	۰
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	۰	۰	۰
میزان	۲۸۰	۵	۹

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم رام پرشاد مذکور کو۔ اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ۲۸۰-۵-۹ جواز روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں۔ اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ وصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہیں بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۵ اگست ۱۹۳۲ء مقرر ہے

تفصیل اراضی

پرگنہ بھوگنی پور موضع ٹوڈر پور

نمبر	نمبر کھیت کا نمبر	رقبہ کھیت کا رقبہ	رقبہ
۵	۱۱۷/۲	بیگہ ۱ بر	بیگہ ۲ بر
۱۶	۱۱۷/۳	۱۵ بر	۶ بر
۲۰	۱۱۸	۵ بر	۶ بر
۲۵	۱۲۳	۱۴ بر	۱۹ بر
۲۶	۱۳۳	۴ بر	بیگہ ۳ بر
۲۹	۱۲۸	۹ بر	بیگہ ۵ بر
۷۱	۱۴۹	۴ بر	بیگہ ۲ بر
۷۲	۱۵۰	بیگہ ۱۶ بر	بیگہ ۳ بر
۸۵	۱۵۱	بیگہ ۱۱ بر	بیگہ ۱۷ بر
۹۱	۲۹۵	بسوا ۱۰ بر	۱۷ بر
۹۲	۳۰۳	بیگہ ۱۶ بر	بسوا ۱۴ بر
۱۰۲	۴۰۵	بیگہ ۱۹ بر	بیگہ ۱۲ بر
۱۰۳	۴۱۴	بسوا ۱۸ بر	۴ بر
۱۰۴	۴۱۸	بسوا ۳ بر	۹ بر
۱۰۰	۴۸۳		بیگہ ۷ بر
۱۰۵/۱	۴۸۶/۱	۵ بر	۵ بر
۱۰۵/۲	۴۸۶/۲	۳ بر	بسوا ۳ بر
۱۱۲	۴۹۰	۲ بر	بسوا
۱۱۳	۴۱۲	بیگہ ۲ بر	بیگہ
۱۱۵/۱	۲۱	۱۸ بر	۹ بر

گول میز کانفرنس منعقد ہوگی

شملہ کے سیاسی حلقوں کی خیال آرائیاں

گول میز کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی سے اُس کے سربرآوردہ اراکین ڈاکٹر سپرو وغیرہ کے مستعفی ہونے سے جو صورت حال پیدا ہوگئی ہے اس پر حاوی ہونیکے لئے (شملہ سے اخبار دو ہندوستان ٹائمس "کا نامہ نگار رقمطراز ہے) کہ جو صورتیں حکومت کے زیر غور ہیں۔ اسمیں گول میز کانفرنس کے تیسرے انعقاد کی تجویز بھی ہے لیکن اس کی شرط کہا جاتا ہے کہ یہ ہوگی کہ اس اجلاس کی کارروائیوں کی وجہ سے پارلیمنٹ کی مشترکہ کمیٹی کی تجویز پر عمل درآمد میں کوئی خلل واقع نہو

لیکن ابھی اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ مخلوط کمیٹی اور گول میز کانفرنس کا "رشتہ" کیا ہوگا اور دونوں کی کارروائیوں کو کسطرح باہم منسلک کیا جائے گا۔

اسیطرح جو لندن سے رنج کے طور پر خبریں آئی ہیں اُن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے اُسکی وجہ سے ذمہ دار عمال حکومت یہ غور کر رہے ہیں کہ انکو کیا کرنا چاہیئے۔ آیا وہ اپنے طریقہ کو بدل دیں یا اسی پر قائم رہیں۔ دونوں صورتوں میں وہ انتظار کر رہے ہیں کہ نفع کس میں زیادہ ہوگا۔

خیال ہے کہ سردست اس کے متعلق کوئی اعلان نہیں کیا جائے گا۔ حکومت اسکا انتظار کر رہی ہے کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کے تصفیہ کے اثر کو دیکھے اور اندازہ کرے کہ اس سے مزید ۴

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۴۶۱

بعدالت مال مقام ڈیرا پور ضلع کانپور

نرنجن سنگھ مدعی بنام اودھ جگیرا مدعا علیہ

بنام اودھ جگیرا ولد کسری اکبار ساکن بیانگ پور مزرعہ خان پور پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور   مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۶ ماہ اگست ۱۹۳۲ء بوقت دس بجے دن کے بمقام ڈیرا پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمھاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم تائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۱ ماہ جولائی ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا

دستخط حاکم عدالت

نشان مہر عدالت

بحکم جناب مسٹر جمیل احمد صاحب بہادر منصف حوالی بریلی

سمن بنابر تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۵)

نمبر مقدمہ ۲۲۰ سنہ ۱۹۳۲ء

بعدالت منصفی حوالی بریلی ضلع بریلی

پربت سنگھ ولد کشور سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع برہی پورہ پرگنہ ستاسی تحصیل بسولی ضلع بدایوں   مدعی

بنام محمد احسن ولد نامعلوم قوم شیخ پنجابی ساکن حال شہر کانپور بازار کلکٹر گنج نمبر ۸۲   مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت استقرار حق کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ یکم ماہ ستمبر ۱۹۳۲ء وقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے۔ یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی تنقیح ذکریں

آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۱ ماہ جولائی ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا۔

بحکم سر رشتہ عدالت

عدالت منصفی حوالی بریلی

نشان مہر عدالت

تازہ ولایتی

ولیعہد قیصر جرمنی! ڈاک سے

جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں اُن میں یہ خبر کہی جگہ ملی کہ جرمنی میں اس امر کی کوشش کیجا رہی ہے کہ سابق قیصر کے خاندان کو جرمنی کے تحت حکومت پر واپس لایا جاوے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنی کے موجودہ صدر مارشل فان ہنڈن برگ اس کوشش میں ہیں کہ وہ صدارت سے علیحدہ ہو جائیں اور سابق قیصر جرمنی کے لڑکے یعنی سابق ولیعہد کو جرمنی کا صدر بنا دیں

ان کو اپنے ان ارادوں میں کہاں تک کامیابی ہوگی۔ اخبارات اس کے متعلق فی الحال بالکل خاموش ہیں۔

سیاسیات اٹلی میں نازک صورت حال

پانچ وزراء بیک وقت مستعفی ہو گئے

روم ۲۰ رجولائی وزارت اٹلی کے پانچ ارکان نے استعفیٰ دیدیا ہے ان استعفوں سے تمام ملک میں سخت سنسنی پھیل گئی ہے

ان استعفوں متعلق سرکاری توضیح یہ کی جاتی ہے کہ یہ مسولینی کے وقتاً فوقتاً حکومت میں تبدیلی کرتے رہنے کی اسکیم کا نتیجہ ہے ان پانچ وزراء کے علاوہ انڈر سکریٹریوں نے بھی استعفے دیدیئے ہیں۔

اگر آپ تجربہ کر کے دیکھیں گے تو ضرور یقین ہو جاوے گا کہ

قبض و بدہضمی	خون اور منی کی خرابی	جریان احتلام سرعت انزال رقت منی	سخت سے سخت نامردی
دل و دماغ اور معدہ	قوت حافظہ کی کمزوری	وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کرنے کے لئے	

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں لاثانی اور شرطیہ علاج ہیں

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ للعہ

صحت و تندرستی کی لغت نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر مفت طلب فرماویں

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

منعقدہ اسٹار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ

بانی

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن

سنہ ۱۸۸۴ء

پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کا بے مثل بڑا کارخانہ

برسات میں ملیریا کا خوف

جوڑی تاپ

REGD (فصلی بخار و طحال کی دوا)

سے ہر سال لاکھوں مریض صحت پاتے ہیں۔ برسات کے ساتھ ہی ملیریا بخار ہوتا ہے اسلئے آپ کو بھی مناسب ہے کہ اسکی ایک شیشی منگا کر اپنی اور دوسروں کی جان بچائیں۔ کیونکہ ملیریا، باری کا بخار، اور بڑھی ہوئی طحال کو گلانے کی یہ لاجواب دوا ہے۔ اکترا۔ تجاری۔ چوتھیا طحال اور کالا بخار اس سے دفع ہوتا ہے۔ یہ خون کی خرابیوں کو دور کر کے گاڑھا کرتی ہے۔ اس کے استعمال سے اجابت بھی خلاصہ ہوتی ہے۔ قیمت شیشی کلاں پندرہ آنہ ۱۵؍ شیشی خورد نو آنہ ۹؍ محصول شیشی کلاں دس آنہ ۱۰؍ شیشی خورد سات آنہ ۷؍

دوا کھانے کے پہلے

دوا کھانے کے بعد

رنگ رنگ

(REGD)

مرہم داد

نیا پرانا داد خواہ کھجلی کیسی ہی کیوں نہ ہو، اسکے استعمال سے فوراً دور ہوتی ہے اور طرہ یہ کہ کسی قسم کی سوزش یا تکلیف نہیں ہوتی۔ قیمت فی ڈبہ چار آنہ ۴؍ محصول چھ ڈبوں تک سات آنہ ۷؍ نمونہ دو آنہ ۲؍

نقلی دواؤں سے ہمیشہ ہوشیار رہیئے

نوٹ:۔ ہماری دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں، بغرض کفایت محصول ڈاک اپنے مقامی ہمارے ایجنٹوں سے خریدیں نمونہ صرف ایجنٹوں ہی سے دستیاب ہو سکتا ہے۔

صیغہ نمبر ۷۵ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ کانپور نیا گنج میں مسرس محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

امساک کے لئے بے نظیر دوا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

نیوسکت واری روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ علاوہ محصولڈاک

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ ۳۹۳۔ کالبا دیوی روڈ

لکھنؤ ایجنٹ۔ نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج

کانپور ایجنٹ۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چوراستہ

الہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک

دہلی ایجنٹ۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک۔

آگرہ ایجنٹ۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD. NO. A. 1424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۹ | کان پور چہارشنبہ ۳ اگست ۱۹۳۲ء مطابق ۲۹ ربیع اول ۱۳۵۱ھ | نمبر ۲۸

چاندنی رات

(حضرت جوش ملیح آبادی)

الاماں کیا چاندنی چھٹکی ہوئی ہے دشت میں
یہ شگوفوں کا تبسم یہ ستاروں کا جمال
دھندلی دھندلی پتیوں پر یہ پھیلی چاندنی
جا بجا یہ ابر کے ٹکڑے نہیں تاروں کی تڑپ
یہ بساطِ نہر پر چاندی کی نازک دھاریاں
چادرِ آبِ رواں پر یہ ضیائے مرتعش
تیرتا پھرتا ہے یہ بادل کے ٹکڑوں میں ہلال
یہ کلی پر قطرۂ شبنم میں ہے نورِ قمر
یہ گھنی شاخوں میں چھن کر آ رہی ہے چاندنی
مدحِ فطرت میں نہیں اشعار یہ وردِ زباں
ہاں اگر ماتم کے قابل ہے یہ احساسِ شکست
آہ اے فطرت تری برنائیوں کے سامنے
عکس تیرا ذوقِ گویائی کو سے دیتا ہے لب
تیری محرابِ تجلی میں وفورِ شرم سے

وجد کے قابل ہے اے دل یہ بہشتِ سبزہ زار
موجِ رنگیں کے یہ ہلکورے یہ دریا کا نکھار
آبجو کی راگنی پر یہ سکوتِ کوہسار
دور تک یہ جھاڑیوں میں جگنوؤں کا انتشار
یہ جبینِ آب پر الماس کے نقش و نگار
جدولِ موجِ خنک پر یہ نقوشِ بے قرار
یا زمرد کا سفینہ درمیانِ جوئبار
آنکھ کی پتلی میں یا غلطاں ہے عکسِ روئے یار
یا دلِ شب میں تصورِ صبح کا ہے بے قرار
یہ جبینِ نطق کے سجدے ہیں اے پروردگار
قامتِ فطرت پہ ملبوسِ زباں ہے تار تار
بہترین الفاظ ہو جاتے ہیں میرے شرمسار
راگنی تیری زباں کا توڑ دیتی ہے ستار
سر جھکا لیتا ہے مرے زورِ بیاں کا افتخار

تیرا دریا نطق کی وادی میں بہہ سکتا نہیں
آدمی محسوس کر سکتا ہے کہہ سکتا نہیں

اوٹاوا کانفرنس کیا ہے!

برطانوی سلطنتوں کے اقتصادی نظام پر غور و فکر

ہندوستان پر اس کا کیا اثر پڑے گا!

اوٹاوہ کانفرنس کے نمائندگان پر عدم اعتماد کا ریزولیوشن نہ صرف مختلف صوبجات کی تجارتی انجمنوں کا ہے بلکہ تاجران ہند کی سب سے بڑی انجمن نے بھی ان نمائندگان سے اظہار بیزاری کیا ہے کیونکہ وہ ہندوستان کی جانب سے منتخب شدہ نمائندے نہیں ہیں بلکہ سرکاری طور پر ان کو نامزد کیا ہے۔ چنانچہ تجارتی انجمن کا اقتصادی اعتراض یہ ہے کہ:۔

ہندوستان ایک زراعتی ملک ہے اور اس کی آمد کا ۔۔ فیصدی حصہ خام مال پر انحصار رکھتا ہے۔ خام جنس کی مانگ چہار جانب سے ہوتی ہے لیکن تیار مال کا کوئی نرخ دریافت نہیں کرتا۔ پھر دیگر ممالک کی نسبت برطانیہ کی خام جنس کا نرخ گراں ہوتا ہے لیکن ہندوستانی خام جنس کی مانگ برطانیہ اور سلطنت کی نو آبادیوں سے زیادہ ممالک غیر سے ہونے لگی ہے۔ اس لئے شاہی ترجیح کی پالیسی پر اگر عملدرآمد کیا گیا تو ہندوستان کو ہر حالت میں خسارہ میں رہنا پڑیگا۔ اور اگر سلطنت برطانیہ کے ساتھ تجارتی کاروبار میں شریک ہونے سے ممالک غیر سے ہندوستان کا جو تجارتی کاروبار ہے وہ بھی خراب ہو جائیگا۔ اس کساد بازاری کے زمانہ میں تجارت کی موجودہ رو کو بند کر کے نئے ڈھنگ سے تجارتی کاروبار شروع کرنے سے ہندوستان کے لئے نہایت خطرناک ہے اس وجہ سے کوئی نیا قدم اٹھانے میں چیقدی سے کام لینگے اس بات کو ثبوت پہنچانے کے لئے ہندوستان کی تجارت درآمد کے اعداد و شمار پر ایک سرسری نظر ڈالنا چاہیئے کیونکہ یہ اعداد و شمار خود ہی زبان حال سے اصلی حقیقت کو آشکار کر رہے ہیں۔

برطانیہ سے درآمد

قبل از جنگ ۔۔ ۶۲ فی صدی ۱۹۳۱ء ۔ ۴۲ فیصدی
سنہ ۳۱-۱۹۳۰ء ۳۷ ″

قلمرو برطانیہ کی برآمد

قبل از جنگ ۔۔ ۶۹ فیصدی ۳۰-۱۹۲۹ء ۵۱ فیصدی
سنہ ۳۱-۱۹۳۰ء ۔۔ ۴۶ ″

ممالک غیر کی درآمد

قبل از جنگ ۔۔ ۳۰ فیصدی ۳۰-۱۹۲۹ء ۔۔ ۴۸ فیصدی
سنہ ۳۱-۱۹۳۰ء ۔۔ ۵۳ ″

برطانیہ سے برآمد

قبل از جنگ ۔۔ ۲۵ فیصدی ۳۰-۱۹۲۹ء ۔۔ ۲۱ فیصدی
سنہ ۳۱-۱۹۳۰ء ۲۴ ″

ممالک غیر سے برآمد

قبل از جنگ ۔۔ ۵۸ فیصدی سنہ ۱۹۱۳ء ۴۹ فیصدی
سنہ ۳۱-۱۹۳۰ء ۔۔ ۶۰ فیصدی

مذکورہ اعداد و شمار بالکل ریکٹ سرکار سے مہیا کئے ہوئے ہیں ان کے ساتھ اگر لندن کے "ڈی انڈین ریویو" کے اعداد و شمار کا موازنہ کیا جائے تو اس رسالہ کے حساب سے تجارتی اعداد و شمار کی پڑتال سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان اور برطانیہ کی تجارت میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ جنگ عظیم سے پہلے قلمرو برطانیہ میں سے ہندوستان کی درآمد کے سلسلہ میں ۶۰ فیصدی مال کی آمد تھی لیکن سنہ ۱۹۲۹ء میں ۵۲ فیصدی پر نوبت پہنچی اور سنہ ۳۱-۱۹۳۰ء میں ۴۴ فیصدی پر نوبت پہنچی۔ اور جنگ سے پہلے ہندوستان برآمد کے سلسلہ میں ۴۱ فیصدی مال قلمرو برطانیہ میں روانہ کرتا تھا۔ اور سنہ ۳۰-۱۹۲۹ء میں ۴۶ فیصدی اور سنہ ۳۱-۱۹۳۰ء میں ۹۳ فیصدی پر آ گیا۔

اس سے ایک رجحان طبیعت پیدا ہوگئی ہے کہ ہندوستان کی تجارت سلطنت برطانیہ سے کم ہوتی جاتی ہے۔ اور ممالک غیر سے تجارت درآمد و برآمد میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ اس کا صاف یہ مطلب ہے کہ شاہی ترجیح کی پالیسی سے ہندوستان کو جکڑ دیا جائے۔ اور اس کا مطلب اس کے گلے میں اتھاہ پانی میں ڈالنے کے سوائے کچھ نہیں ہے

ہندوستان کو مزید چوسنے کا جدید طریقہ اوٹاوہ کانفرنس میں نکالا جائے گا۔

سلطنت برطانیہ میں دیگر قلمرو تو آزاد ہیں کینیڈا اور آسٹریلیا اپنے مفاد سے دستبردار نہیں ہو سکتے۔ کینیڈا، امریکہ کے تجارتی کاروبار سے دستبردار ہو سکتا ہے۔

(باقی بر صفحہ ۴ کالم ۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
جمال پر توحق عزم مستقل میں ہے — زبان پر بھی ہو جو ہر ے لیں ہے
ہفتہ وار
صداقت
جلد ۱۶ | کانپور چہار شنبہ ۳ راگست سنہ ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۸

فرقہ وارانہ مسائل اور حکومت

ملک کی یہ انتہائی بدقسمتی ہے کہ باوجود انتہائی جدوجہد کے بھی فرقہ وارانہ مسائل کو ہمارے رہنما ابتک نہ طے کرسکے حالانکہ عقل ودانش کا تو یہ تقاضا تھا کہ گول میز کانفرنس میں شرکت سے پہلے ہی ان مسائل کو طے کرنے کے لئے ایک کانفرنس مدعو کرکے آپس میں مزم وگرم حیثیت سے یہ مسئلہ طے کرلیا جاتا مگر افسوس ہے کہ ہمارے رہنماؤں نے اپنی خود غرضی کی بنا پر ان مسایل کو طے کرنے کے بجائے زیادہ مشکل اور اہم بنا دیا اور دونوں گول میز کانفرنس کے علاوہ ہندوستان میں جو کمیٹی ان مسائل کو طے کرنے کیلئے حکومت نے مقرر کی تھی اس میں بھی یہ مسائل طے نہ ہوسکے اور بالآخر مجبوراً اس کے فیصلہ کا مجاز حکومت کو بنا دیا گیا۔ اگرچہ یہ امر اہل ہند کے لئے کچھ کم قابل شرم نہیں۔ کہ انہیں اس قدر اہمیت بھی نہیں کہ وہ آپس کے معاملات کو باوجود انتہائی کوشش کے بھی طے کرسکیں

موجودہ حالت میں فرقہ وارانہ مسائل نے اس قدر اہمیت حاصل کرلی ہے کہ بلا مبالغہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان مسائل کے حسب منشا طے ہونے ہی پر ہندوستان کی قسمت کا دارومدار ہے۔ مگر اس کے ساتھ یہ امر بھی کچھ آسان نہیں کہ ہندو۔ سکھ۔ اچھوت۔ اور مسلمانوں کے حسب منشا تمام معاملات طے ہوجائیں۔ چنانچہ حکومت بھی اسی کشمکش وپیچ میں مبتلا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ ابتک فرقہ وارانہ مسائل کا تصفیہ نہ کرسکی۔

اب معلوم ہوا ہے کہ برطانوی پارلیمنٹ کے ۴ راگست کے اجلاس میں ہندوستان کے دیگر مسائل کے ساتھ فرقہ وارانہ مسایل کے تصفیہ کے متعلق بھی غور وخوض ہونے والا ہے۔ ہم مدبرین برطانیہ سے یہ امید کرتے ہیں کہ وہ فرقہ وارانہ مسائل کے طے کرنے میں اس کا ضرور لحاظ رکھیں گے کہ ہندوستان کی کسی فرقہ کو حقیقی نقصان نہ پہونچنے پائے اور فیصلہ ایسا ہو کہ جس سے ہندوستان کا ہر طبقہ ایک حد تک مطمئن ہوجائے۔

بہرحال ہماری دعا ہے کہ پارلیمنٹ فرقہ وارانہ مسائل کا جو تصفیہ کرے وہ اہل ہند کے لئے اطمینان بخش ہو اور ہندوستان کی موجودہ فضا اس سے درست ہوجائے۔

الور میں مسلمانوں پر مظالم!

ہندوستان میں فرقہ وارانہ تعصب کی جو سموم ہوا چلی ہے وہ اب برٹش انڈیا سے متجاوز ہوکر دیسی ریاستوں میں بھی اپنا قبضہ ودخل کررہی ہے چنانچہ کشمیر کے قضیہ نامرضیہ کو ختم ہوئے ابھی کچھ زیادہ عرصہ نہیں گذرا تھا کہ الور کے مسلمانوں کے متعلق بھی نہایت وحشتناک خبریں آنے لگیں۔ اور اب تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ریاست الور کے مسلمان مظالم سے عاجز آکر اپنا گھر بار اور وطن چھوڑ کر دہلی اور اجمیر وغیرہ ہجرت کرکے آرہے ہیں۔

مہاراجہ الور نے ایک اعلان شایع کرکے مسلمانوں کی شکایات کی تردید کی ہے اور اسمیں لکھا ہے کہ مہاراجہ صاحب الور تعصبات مذہبی سے بالاتر ہیں اعلان مذکور میں لکھا گیا ہے کہ:—

(۱) ریاست الور میں کوئی مسجد نہیں گرائی گئی۔ (۲) صغر سنی کی شادی کے قانون کا نفاذ مسلمانوں سے زیادہ ہندوؤں پر ہے۔ (۳) مذہبی تعلیم پر کوئی رکاوٹ نہیں (۴) مساجد کے سامنے باجہ عمداً کہیں نہیں بجایا گیا (۵) ڈاڑھی مونچھ منڈانے کا حکم پولیس اور فوج کے لئے ہے عام لوگوں کو اس حکم سے کوئی واسطہ نہیں (۶) چونکہ ریاست کے باشندوں کی زبان ہندی ہے اس لئے عدالت کی زبان بھی ہندی ہے (۷) ملازمتوں کے متعلق مسلمانوں کو شکایت کا موقع نہیں ہے کیونکہ بڑے بڑے فوجی افسران اور پرسنل اسٹاف کے ارکان مسلمان ہیں۔ (۸) لباس میں بھی اچکن پائجامہ اور پگڑی داخل ہے جو ہندو لباس کے بجائے مسلم لباس کہا جاسکتا ہے (۹) تبدیلی مذہب کے بارے میں بھی کوئی امتیاز نہیں (۱۰) بیرونی وکلاء کو ہمیشہ سے حدود ریاست میں وکالت کرنے کی ممانعت ہے

اگرچہ اس اعلان میں مسلمانوں کی تمام شکایات کی تردید کی گئی ہے مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں کی شکایات اس لئے ناقابل تردید کہی جاسکتی ہیں کہ وہ ہجرت کررہے ہیں اور اس ناقابل تردید ثبوت کے مقابلہ میں مہاراجہ صاحب کے اعلان کو ہم کیا کوئی منہیدہ انسان وقعت نہیں دے سکتا۔

ہم مہاراجہ صاحب الور سے عرض کریں گے کہ محض تردید کرکے وہ مسلمانان الور یا ہندوستان کے مسلمانوں کو مطمئن نہیں کرسکتے بلکہ ضرورت یہ ہے کہ جن حالات کی بنا پر ریاست الور کے مسلمان ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے ہیں اسکا تدارک کیا جائے تاکہ ریاست کے مسلمانوں کو آرام کی زندگی نصیب ہوسکے ہم مہاراجہ صاحب سے عرض کرینگے کہ وہ اس معاملہ کو طول نہ دیں اور فوراً ایک غیر جانبدارانہ کمیشن مقرر کرنے کا اعلان کردیں تاکہ صحیح حالات منظر عام پر آجائیں اور مسلمانوں کو واقعی جو شکایات ہوں ان کا مہاراجہ صاحب تدارک کردیں ہم حکومت سے بھی یہ امید کرتے ہیں کہ وہ کشمیر کیطرح شروع میں خاموش رہ کر حالات کو بد سے بدتر نہ بننے دیگی بلکہ فوراً اس مسئلہ پر توجہ کرکے

آئینۂ کانپور

پولیس کانفرنس! ۳۰ رجولائی کو کنگ ایڈورڈ میموریل ہال میں صوبہ جات متحدہ کے نانگزیٹڈ افسران پولیس کی پہلی کانفرنس نہایت شان وشوکت کے ساتھ منعقد ہوئی مسٹر آر۔ این مارش اسمتھ سپرنٹنڈنٹ پولیس کانپور نے کانفرنس کا افتتاح کیا اور ایک تقریر کی اسکے بعد پنڈت گوپال رام شوکل پبلک پراسیکیوٹر صدر کانفرنس نے اپنا خطبۂ صدارت پڑھا اور اسکے بعد مسٹر امیر الدین ڈالیسوسی ایشن کی سالانہ رپورٹ پڑھکر سنائی آخر میں سبجکٹ کمیٹی کی نشست ہوئی اور چند تجاویز پاس کی گئیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس کانفرنس میں تقریباً ڈیڑھ سو ڈیلیگیٹ باہر سے آئے تھے۔

فسادات کانپور کا فنڈ! فسادات کانپور کے سلسلہ میں حکومت کو جو عطیات ملے تھے اس کا حساب آڈٹ ہوکر شایع ہوگیا ہے اس فنڈ میں کل ۱۷ ہزار چار سو ۵۸ روپیہ ۱۱ ر آنہ ۶ پائی وصول ہوا جسمیں سے ۱۴۶۱ اشخاص کو مندرجہ ذیل شہر ودیہاتی رقبہ میں ۷۰ ہزار ۵ سو ۲۷ روپیہ ۸ ر تقسیم کیے گئے اور اسٹاف پر ۸ سو ۳۷ روپیہ ۳ ر آنہ ۶ پائی خرچ ہوا اور ۳۴ ۹ روپیہ ۷ ر مئی سنہ ۱۹۳۲ء تک بینک میں باقی ہے روپیہ کی وارڈ وار تقسیم مندرجہ ذیل ہے:—

۱۔ تحصیل اکبرپور	۴۰ آدمیوں کو	۱۶۷۵	روپیہ
۲۔ تحصیل کانپور	۳۷ "	۳۷۳۵	"
۳۔ سول لائن وارڈ	۱۰۷ "	۶۴۳۵	"
۴۔ انور گنج وارڈ	۵۱۳ "	۲۱۳۲	"
۵۔ مول گنج وارڈ	۲۹۷ "	۲۱۶۷۷	"
۶۔ ٹیکاپور وارڈ	۱۶۱ "	۶۸۳۵	"
۷۔ نیا گنج وارڈ	۲۱۶ "	۸۰۰۵	"
۸۔ مسلم مصیبت زدگان کو بصورت پارچہ پوشیدنی بذریعہ محمد نظیر صاحب		۱۵۷	روپیہ
۹ گم شدہ درخواست والوں کو		۱۳۰	روپیہ

ڈسٹرکٹ بورڈ! معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے ڈسٹرکٹ بورڈ کے ایجوکیشن کمیٹی کے چیرمینی کے قضیہ کا فیصلہ اس طرح کردیا کہ گذشتہ انتخاب کو ناجائز قرار دیکر جدید انتخاب کا حکم دیا ہے جدید انتخاب ۶ راگست کو ہونے والا ہے ۲۳ رمئی کو جو انتخاب ہوا تھا اسمیں سے پنڈت سری رتن شوکل وکیل اور ٹھاکر بہاری سنگھ وکیل کو پانچ پانچ ووٹ مساوی ملے تھے اور پنڈت منوہر لال دمسر بھٹناگر غیر حاضر تھیں اگر اس انتخاب میں بھی یہ دونوں حضرات دونوں پارٹیوں میں منقسم ہوگئے تو اس مرتبہ بھی انتخاب نہ ہوسکے گا

بورڈ ونمیں اختلاف! دھن کٹی کے زمین کے فروخت کے مسئلہ کو میونسپل بورڈ نامکمل اور امپرومنٹ ٹرسٹ مکمل خیال کرتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ امپرومنٹ ٹرسٹ نے حکومت کے پاس یہ مسئلہ بغرض تصفیہ بھیجدیا ہے۔

تخویف آمیز نوٹس خبر ہے کہ ایک مستور ولایتی کپڑے کے تاجر کو بائیکاٹ کمیٹی کی طرف سے ایک نوٹس اس مضمون کا موصول ہوا ہے کہ اگر انہوں نے ۱۵ روز بطور جرمانہ کے فوراً ادا نہ کیے تو وہ سخت سے سخت سزا کے لئے تیار ہوجائیں

شہر چھوڑنے کا حکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مسٹر شمبھو دیال گپتا کو ایک ہفتہ کے لیے شہر سے چلے جانے کا حکم دیا ہے۔

ٹرین روکنے پر گرفتاری! مسز برج راج اور سیوا داس گھاٹم پور اور بینارا اسٹیشنوں کے درمیان زنجیر کھینچ کر ریل روکنے کے الزام میں گرفتار کرلیے گئے ہیں۔

رہائی! مسٹر لانگ مین مجسٹریٹ سٹی کی عدالت سے مسز گنگا رام اور پریم لال کو بے قصور سمجھ کر رہا کردیا گیا ہے۔

مسٹر بال کرشن شرما مسٹر بال کرشن شرما اڈیٹر اخبار پرتاب کرجن پر ایک مضمون کی اشاعت کی بنا پر عرصہ سے مقدمہ چل رہا تھا اب ان کو مسٹر ہوڈی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت سے ڈیڑھ سال قید کی سزا ہوئی ہے۔ مسٹر شرما کی موجودہ سزا کی میعاد ختم ہونے کے بعد یہ سزا شروع ہوگی۔

مسٹر جوگ! مسٹر جی جی جوگ جن کو شہر سے چلے جانے کا حکم ہوا تھا اور اس کی خلاف ورزی کرنے پر گرفتار کرلیے گئے تھے اب عدالت سے انکو ۲ سال قید کی سزا ہوئی ہے اور سی کلاس دیا گیا ہے۔

مولانا آزاد سبحانی! آج کل مولانا آزاد سبحانی کانپور تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اور آپ نے مسلم اسکول اور فراش خانہ میں زبردست تقریریں کی ہیں جسمیں آپ نے مسلمانوں کو سادہ زندگی میں رہنے اور کھدر استعمال کرنے کی تلقین کی ہے۔

موسم! خدا کا شکر ہے کہ دو تین روز سے کانپور میں بھی بارش کثرت سے ہورہی ہے گذشتہ رات کو برق ورعد کا بڑا زور شور تھا اور معلوم ہوا ہے کہ گھوخاں کے احاطہ میں بجلی گری جسکی وجہ سے دو آدمیوں کو خفیف سا صدمہ پہونچا۔

عمدہ تعلیم کا نتیجہ

قابل ماسٹر کی موجودگی میں اسکول کا نتیجہ ہمیشہ اچھا ہوتا ہے چنانچہ میونسپل مڈل اسکول کرنیل گنج کانپور کے ساتویں کلاس کا امسال کا نتیجہ نہایت اچھا رہا یعنی حساب جامیٹری۔ الجبرا۔ اور ہسٹری جیسے سخت مضامین میں سو فی صدی لڑکے کامیاب ہوئے اور مزید برآں یہ کہ کئی لڑکے ڈسٹنکشن میں بھی آئے یہ شاندار کامیابی پنڈت چتولال تیواری ماسٹر کی ان تھک کوششوں کا نتیجہ ہے

ہم امید کرتے ہیں کہ متعلقہ افسران ایسے قابل ماسٹروں کے حقوق کا خیال کرکے ان کی ہمت افزائی کریں گے۔

(ایک واقف کار)

ریاستوں کی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ

فیڈرل فینانس سب کمیٹی کے نظریہ سے اختلاف

شملہ ۲۷ جولائی - ریاستہائے ہند کی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ شایع ہو گئی ہے - اور اب تین کمیٹیوں کا کام ختم ہو گیا ہے - جنہیں گول میز کانفرنس کے دوسرے اجلاس کے اختتام پر وزیر اعظم نے مقرر کیا تھا - رپورٹ متفق علیہ ہے - اور فیڈریشن میں شامل ہونے والی ہر ریاست کے لئے اس میں مالی تصفیہ کے متعلق مکمل تجاویز موجود ہیں۔

کمیٹی کا کام یہ تھا کہ وہ حکومت ہند اور حکومت انگلستان کے ساتھ ریاستوں کے موجودہ مالی تعلقات کا صحیح صحیح اندازہ لگائے - (یعنی اس امر کا اندازہ ہو سکے کہ بعض ریاستیں حکومت ہند کی کس قدر مالی امداد کرتی ہیں اور بعض کو کس حد تک مراعات حاصل ہیں - اور ان کی نوعیت کیا ہے) تاکہ اُن مشکلات کا اندازہ ہو سکے جو فیڈرل فنانس کے راستہ میں حائل ہیں - اور فیڈرل ذرائع کے تناسب سے بہرہ ور نہیں ہونے دیتیں -

حالات کے تفصیلی غور و فکر اور بعض ریاستوں کی طرف سے مالی امداد کے مسئلہ کی نوعیت و اصلیت پر غور کرنے کے بعد کمیٹی اس نتیجہ پر پہونچی ہے کہ ممکن ہے کہ ان مسائل کے لئے کوتاریخی جواز موجود ہو - لیکن فیڈریشن کے قیام کی حالت میں بعض اجزا کی طرف سے فیڈریشن کے جملہ عناصر کی امداد کسی منطقی پہلو سے کسی طرح حق بجانب نہیں - اس بنا پر وہ معافی کی مستحق ہیں - اور فیڈرل سٹرکچر کمیٹی کی فنانس کمیٹی نے جو اکال پیش کیا ہے اور فیڈرل نظم و نسق کے متعلق جو تجاویز پیش کی ہیں وہ اس سلسلہ میں قطعاً کارآمد نہیں۔

صرف اس امداد کو مشروط طور پر قابل معافی خیال کیا گیا ہے - جو خاص اور مقامی مقاصد کے لئے قرض خواہ ریاستوں نے مقروض ریاست کے قرض کی وصولی کو حکومت برطانیہ کے حوالے کر دیا تھا اس لئے کہ ریاستوں کا مسئلہ مزید وضاحت کا محتاج ہے - اور حکومت برطانیہ کے لئے یہ مشکل ہے کہ وہ قرض کی صحت کے لئے قرض کو منتقل کرنے والی ریاستوں کی محتاج ہو - کمیٹی نے ریاستوں کی فوری امداد کیلئے جو اپنے مجموعی محاصل کے پانچ فیصدی حصہ سے زاید ادا کرتی ہے - فیڈرل فنانس کمیٹی کی سفارشات کی تائید کی

فوجی خدمات کے صلہ میں جو قطعات زمین عطا کئے گئے ہیں اُن کی تعداد قریباً سینتیس لاکھ ہے اور انہیں اس صورت میں تقسیم کیا گیا ہو:

بڑودہ	۲۲ ر ۹۸ لاکھ
گوالیار	۱۱ ر ۷۸ لاکھ
اندور	۱ ر ۱۱ لاکھ
سانگلی	۱ ر ۱۰ لاکھ

حیدرآباد کے تعلق میں کسی ایسے قرض کی سفارش نہیں کی گئی - اس ریاست نے ان مراعات پر خاص فوجی انتظامات کو ترجیح دی ہے - یہ سفارش کی گئی ہے کہ صوبجات کی طرف فیڈرل محاصل کی براہ راست امداد کے ساتھ ہی ایسے قرضوں میں بھی عملی تخفیف شروع ہو جائے گی - کمیٹی نے فیڈریشن کے عملی حصول تک بعض ریاستوں میں فوجی دستوں کی امداد کے سوال کو نظر انداز کر دیا ہے -

حکومت ہند نے ریاستوں کے ساتھ معاہدات نمک سے تمام ملک کی نمک کی پیداوار کا اجارہ لے لیا ہے - کاٹھیاوار اور کچھ کے علاوہ کسی ریاست پر کوئی فوری شرط عائد نہیں کی گئی - ان دو ریاستوں میں نمک کی تجارت اور تیاری پر جو پابندیاں عائد ہیں - اُن کے ازالہ سفارش کی گئی ہے بشرطیکہ نمک سازی کے منبع پر فیڈرل سالٹ ڈیوٹی کی فراہمی کی اجازت ہو -

بعض ریاستوں یا اُن کے باشندوں کو موجودہ نظم و نسق کے ماتحت مرکزی محاصل کیلئے نمک کا محصول ادا کرنے میں چھیالیس لاکھ ۷ ہزار ستاون روپے پانچویں لاکھ پچاس ہزار پونڈ کی رعایت حاصل ہے - اگر مجوزہ طریق کے ماتحت کاٹھیاوار اور کچھ پر بھی محصول عائد کیا گیا - تو اس رعایت میں ساٹھ ہزار پاؤنڈ کی کمی واقع ہو جائیگی

بحری محصول سے ۳۱-۱۹۳۰ء میں تمام ریاستوں کی جو رعایت حاصل تھی - اس کا اندازہ ۴۲ - ۱۸۲ لاکھ روپیہ ہے - غیر معین مستقبل کے پیش نظر کمیٹی نے محصولات کی معافی کے صلہ میں جو ریاستوں کو حاصل ہے کسی خاص رقم کا تعین نہیں کیا - البتہ اس بات کو محسوس کیا ہے کہ ریاستہائے کوچین کی بندرگاہ اور ٹراونکور کے سلسلہ میں اس کی ضرورت ہے اور یہ سفارش کی گئی ہے کہ ان حقوق کی خریداری کا سلسلہ شروع ہو جانا چاہئے - اور جو بندرگاہیں بلا شرکت غیرے ریاستوں کے قبضہ میں ہیں وہاں باہمی مفاہمت کی تجویز پیش کی گئی ہے

پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف کے سلسلہ میں کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ ریاستوں کی طرف سے اپنے محکمہ ڈاک کی امداد و اعانت انہیں مالی امداد سے سبکدوش نہیں کر سکتی بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ جن ریاستوں میں سرکاری خط و کتابت کے لئے بلا معاوضہ ٹکٹ دیے جاتے ہیں - یا ایسی خط و کتابت کو انڈین پوسٹل ڈیپارٹمنٹ کے ذریعہ بلا معاوضہ نقل و حرکت کی اجازت دیجاتی ہے ان ریاستوں میں ہی دس لاکھ ستائیس ہزار پچیس روپے کی رقم وصول کیجائے

مسئلہ زر کو منافع کا بہترین ذریعہ تصور کرنے کے بعد کمیٹی نے یہ سفارش نہیں کی - کہ فلزاتی سکوں کے منافع کو بھی مراعات میں شامل کیا جائے - بلکہ حیدرآباد کے تعلق میں بھی جہاں کرنسی نوٹ بنائے جاتے ہیں اس نقطۂ نظر سے اختلاف کیا ہے بلکہ یہ سفارش کی گئی ہے کہ سالانہ سترہ لاکھ کی رقم کو رعایت تصور کیا جائے

والیان ریاست کی طرف سے نمک - نقل و حرکت کے محصول اور کسٹم ڈیوٹی کی پابندیوں کے سلسلہ میں کسی چیز کو منسوخ نہیں کیا گیا انجام کار فیڈریشن کے ماتحت والیان ریاست کو جو مراعات حاصل ہونگی کمیٹی نے اُن کے تسلسل اور وائسرائے اور صوبجاتی گورنروں تک توسیع کی سفارش کی ہے

وزیر ہند کیخلاف چار ہزار کی ڈگری

کرشناگر - ۲۷ جولائی - عدالت سب جج ندیا نے مسماۃ زبیدہ خاتون کو وزیر ہند کے خلاف چار ہزار کی ڈگری مع کل خرچہ کے دلگئی - مسماۃ مذکورہ نے اپنے شوہر مسمی رجب علی کی موت پر جو منشی گنج ریلوے اسٹیشن پر ایک انجن سے کچل کر مر گیا تھا وزیر ہند پر ۲۰ ہزار ہرجانہ کا دعوی کیا تھا سب جج نے اپنی تجویز میں لکھا ہے کہ رجب علی مذکور کی موت ملازمین ریلوے کی بے احتیاطی سے واقع ہوئی -

جاپان میں ہندوستانی باشندوں کے دلچسپ حالات

ہندوستان سے تجارت کسطرح ہوتی ہے

جاپان میں صرف تین سو ہندوستانی ہیں - ان میں سے زیادہ تر کوبے میں بود و باش رکھتے ہیں - کوبے اپ ٹو ڈیٹ اور زمانہ حال کا ایک خوبصورت شہر ہے - یہاں جاپان کے اکثر تارک الوطن آباد ہیں اوساکا سے تیس ۳۰ میل کے پر آبادشدہ کوبے تجارت کا اہم مرکز ہے - اور مشرق کے مانچسٹر کے لقب سے مشہور ہے -

ٹوکیو جو دارالسلطنت ہے اور یوکوہاما میں کم تعداد میں ہندوستانی آباد ہیں اگرچہ یہاں کے ہندوستانی زیادہ تر تاجر ہیں پھر بھی بعض ہندوستانی بعلم سٹینو گرافر - اکوئنٹنٹ کے طور پر ملازمت کرتے ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ۵۰ سال سے ہندوستانیوں نے یہاں تجارت کی بنیاد رکھی ہے - لیکن اول ہی اول یہاں کسی ہندوستانی کا کامیاب ہونا دشوار امر ہے - لیکن جو پہلے وہاں گئے تھے اُن میں ٹاٹا - ساسون - سی آبل ، اسومل وغیرہ خاندان کا نام صف اول میں آتا ہے - ان تین سو ہندوستانیوں میں سندھی اول درجہ میں ہیں - ہندو ، مسلمان - گجراتی پنجابی ، مدراسی ، پارسی ، بنگالی بھی ہیں وہ اتفاق کے ساتھ سکونت پذیر ہیں - اور باہمی تعلقات بھی خوشگوار ہیں -

نصاب تجارت

جو ہندوستانی تاجر جاپان میں درآمد و برآمد کی تجارت کے لئے آئے اُس کے پاس خاطر خواہ صورت میں روپیہ ہونا چاہئے - اور وہ روپیہ کسی یوروپین - امریکن ، یا جاپانی بینکوں میں بہ امانت رکھا جائے تو تجارت اعلی معیار پر لانے کے لئے بڑی سہولیت حاصل ہو سکتی ہے - بینک جس وقت تاجر سے روپیہ لیتا ہے تو اُس کے اطمینان کے لئے ہندوستان میں اسکی ضمانت کے لئے ایک معزز ہندوستانی کی ضرورت ہوتی ہے اس وقت وہ بینک میں روپیہ جمع کرنے والوں میں ایک معتبر شخص سمجھا جاتا ہے -

اگر آپ ۲۰۰۰۰ ہزار روپیہ بینک میں جمع کریں تو آپ کو دستاویز خریدتے وقت گٹ یعنی فلاں حد تک روپیہ کی آزادی حاصل ہوگی -

اس کے بعد ہندوستانی تاجر کو ایک آفس رکھنا پڑتا ہے کیونکہ اہل کارخانہ کے نمائندے اپنے نمونہ جات لے کر اُس دفتر میں آویں گے بعد ازاں آپ کو اس کے ساتھ کنٹرکٹ کرنا پڑتا ہے - اور کارخانہ والوں کے نمائندے تمہاری فرمایش نوٹ کرینگے اور آپ جو قیمت مقرر کریں گے وہ ادا کردی جائیگی - مال پر قبضہ ہو جائے گا اور اس کو جہاز پر لاد دیا جائے گا مال کا بیمہ بھی کرا دیا جائے گا اُس سے نقصان کا ذرا بھی خدشہ نہیں رہتا - پہلے تو ہندوستانی تاجروں کو بینکوں کے ساتھ کاروبار کرنے میں دشواری حائل ہوتی تھی لیکن اب نہیں -

ہندوستانی تاجر کم سرمایہ کے باعث بینکوں سے تعلق رکھتے ہیں - جاپانیوں کے پاس اگر سرمایہ نہو تو جاپانی بینکوں کے توسط سے مال روانہ کر دیتے ہیں - برٹش بینک انہیں روپیہ نہیں دیتا - یہاں ہندوستانی بینک کی ضرورت ہے - وغیرہ ، وغیرہ ، یہ باتیں وہ لوگ کہتے ہیں جو ادنی معیار پر تجارت کرتے ہیں لیکن جاپانی بینک اپنے ملک کے لوگوں کو امداد دیتے ہیں -

جاپان انڈسٹریل بینک جیسی کمپنیوں کو ممالک غیر میں جاپانی مال کی کھپت ہو - اسکے لئے گورنمنٹ جاپان سے مدد ملتی ہے -

جاپانی اپنی تجارت کے نشو و نما کیلئے ٹرکی ، ایران ، ابی سینیا ، اور دیگر مشرقی ممالک کے ساتھ کاروبار کرتے ہیں - اس سے ہر ایک جاپانی تاجر کو ملک اور بینک کیجانب سے امداد حاصل ہوتی ہے - اور یہ قدرتی امر ہے کہ تاہم ہندوستانی بھی اس قسم کی امداد کے لئے اُمید رکھ سکتے ہیں - لیکن جاپان میں ہندوستانی تاجر جس قدر سرمایہ لگا رہے ہیں اگر اسکو منظم صورت دیدی جائے تو بہت اچھا ہو

جاپان میں برطانوی تاجر غیر ملکی ہونے کے باعث ہندوستانیوں کے مانند رہتا ہے - برٹش بینکوں کی پالیسی یہاں بہت اچھی ہے روپیہ جمع کرنے والا چاہے ہندوستانی ہو ، چینی ہو ، جاپانی ہو ، اور چاہے برطانوی ہو یکساں حقوق رکھتے ہیں - ایک وفد نے برطانی بینک سے کہا تھا کہ ہم ہندوستانی تاجروں کو کیوں امداد دیں وہ تو جاپانی مال خرید کر ہمارے مانچسٹر کے مال کو نقصان پہونچاتے ہیں -

جاپان میں ایک ہندوستانی بینک جاری کرنے کی بڑی ضرورت ہے

جاپان سے ریشمی پارچہ کی بڑی مقدار ہندوستان میں آتی ہے ۱۵ مارچ ۱۹۳۱ء میں جاپان نے دیگر ممالک میں ۲۰۰ ۳۴۲ ۳۵ ین ریشم روانہ کیا جس میں سے ہندوستان - نے ۲۲۲ ۱۹۹۰ ین کی قیمت کا ریشم خریدا تھا ہندوستان سے روئی جاپان میں جاتی ہے -

ٹاٹا خاندان نے سب سے پہلے جاپان میں آکر کاروبار تجارت شروع کیا ہندوستان میں سالانہ ۶۰ لاکھ روئی کی گٹھریاں تیار ہوتی ہیں - جس میں سے ۲۵ لاکھ روئی کی گٹھریاں جاپان جاتی ہیں - اس کے علاوہ جاپان مصر سے بھی روئی خریدتا ہے اور ۸ لاکھ گٹھریاں امریکہ سے خریدتا ہے - اس کے علاوہ ہندوستان سے ایک درجن سے بھی زیادہ اشیاء جاپان خریدتا ہے ،

انڈین ایکسپریس

اوٹاوہ کانفرنس کیا ہے !

(بقیہ صفحہ اوّل)

اور نہ آسٹریلیا اپنا گیہوں ممالک غیر میں بھیج سکتا ہے - آئرلینڈ کا معاملہ ابھی تک جھول ہی رہا ہے اور جنوبی افریقہ سے تو حاصل ہی کیا ہو سکتا ہے اس لئے صرف ہندوستان ہی ایسا ملک ہے کہ جو برطانیہ کی زیر نظر ہے -

وزیر اعظم اور مدبرین برطانیہ نے ایک مزید غلط فہمی پھیلانے کی کوشش کی ہے کہ دنیا کی تجارتی حالت کو استوار بر لانے کے لئے اوٹاوہ کانفرنس ایک شاہراہ کی مانند ہو لیکن اُس کو کوئی بھی عقلمند شخص تسلیم نہیں کر سکتا کہ عالمگیر تجارتی بہبودی و فلاح کے لئے اوٹاوہ کانفرنس کا انعقاد عمل میں لایا گیا ہے یہ بالکل غلط ہے کہ اور سچی بات تو اس کے بالکل برعکس ہے -

آل انڈیا فیڈریشن کی تکمیل میں سخت رکاوٹیں

شملہ ۲۸ر جولائی۔ شملہ سے سول اینڈ ملٹری گزٹ کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے کہ آل انڈیا فیڈریشن کی تکمیل میں ابھی سخت رکاوٹیں موجود ہیں۔ اور بعض والیان ریاست اس کی پیچیدگیوں کا احساس کرکے اس سے کم دلچسپی لے رہے ہیں جو بیشتر اس کے پرجوش حامیوں میں تھے

معلوم ہوا ہے کہ حکومت نظام اس بات پر مصر ہے کہ حکومت ہند پر تمام ذمہ داریاں پورے طور پر عائد ہیں جو الیٹ انڈیا کمپنی کے معاہدہ مذکورہیں ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حیدرآباد فیڈریشن میں شامل نہیں ہوگا تاوقتیکہ تمام پیچیدہ مسائل طے نہ ہو جائیں۔

ایک سپرنٹنڈنٹ پولیس کو گولی سے زخمی کر دیا گیا

کومیلا ۳۰ر جولائی کل ایک پولیس افسر مسٹر ای۔ بی ایلیسن سپرنٹنڈنٹ پولیس کو گولی سے زخمی کر دیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تین اشخاص نے ان پر ریوالور سے فائر کئے مسٹر موصوف کے پیٹ میں گولی لگی جسکے باعث وہ زخمی ہو گئے حملہ آوروں میں سے دو بھاگ گئے لیکن ایک گرفتار کر لیا گیا گولی لگنے کے بعد انہیں اسپشل ٹرین سے ڈھاکہ پہونچایا گیا مقامی اسسٹنٹ سرجن ان کے ہمراہ تھے۔

مسٹر ایلسن اپنے اردلی کے ہمراہ موٹر سائیکل پر اپنے بنگلہ پہونچے فوراً ایک نوجوان نے پیچھے سے ریوالور سے فائر کیا گولی ان کی پشت میں لگی اور پیٹ میں داخل ہو گئی شبہ میں ایک نوجوان گرفتار کر لیا گیا ہے سڑکوں اور گلیوں میں پولیس گشت لگا رہی ہے۔

سکھ نمائندے کو مشاورتی کمیٹی سے مستعفی ہو جانا چاہئے

امرتسر ۲۳ر جولائی گذشتہ شام سکھ ڈیپوٹیشن لیگ کا اجلاس ہوا جسمیں گول میز کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی سے سکھ نمائندے کے مستعفی ہونیکے مسئلہ پر بہت دیر تک غور کیا گیا۔ مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا۔

مشاورتی کمیٹی سے لبرلوں کے مستعفی ہو جانیکے بعد سکھ نمائندے کو کمیٹی میں اُنہیں رہنا چاہئے۔ لیکن اگر سردار اجل سنگھ یہ ضروری خیال کریں کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کا حل ہونے تک پبلک کے مفاد میں ان کا مشاورتی کمیٹی میں رہنا ضروری ہے۔ تو وہ ابھی مستعفی نہ ہوں لیکن اگر فرقہ وارانہ مسئلہ کا حل تسلی بخش طریقہ پر ہوا تو اُن کو اسی وقت فوراً ہی مستعفی ہو جانا چاہئے'

وزیر ہند کی تبدیلی قلب کی کوئی توقع نہیں

سر سپرو کا اظہار خیال

بمبئی ۲۶ر جولائی۔ لبرلوں اور جوابی تعاونیوں سے پونا میں مشورہ کرنے کے بعد سر تیج بہادر سپرو پیر کی صبح بمبئی پہونچے اور بمبئی لبرلوں سے مشورہ کرنے میں کامل طور پر مصروف رہے۔ اور ایک لبرل لیڈر کی طرف سے کھانے کی دعوت کے موقعہ پر ان سے آزادانہ تبادلہ خیالات کیا۔ سر تیج بہادر سپرو نے غالباً اس بات پر زور دیا کہ سر سموئیل ہور کی طرف سے تبدیلی قلب کی انہیں کوئی توقع نہیں ہے اور وزیر ہند کے آخری اعلان کو بنیاد قرار دے کر انہیں اپنی راہ نکالنی چاہئے۔

بعض لبرلوں نے سر تیج بہادر سپرو کی مایوسانہ طرز عمل سے اختلاف کیا۔ کیونکہ جیسا کہ کہا جاتا ہے انہیں امید ہے کہ لارڈ اروِن اپنا اثر استعمال کریں گے گول میز کانفرنس کے اصول کو دوبارہ زندہ کر دیں گے ان کی خواہش یہ ہے کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کے فیصلہ تک انتظار کیا جائے اور اس کے بعد صورت حال پر غور کیا جائے یہ غیر رسمی کانفرنس بغیر کسی کے فیصلہ کے ختم ہوئی۔ سر سپرو رات کو الہ آباد روانہ ہو گئے

تمام دنیا تحدید اسلحہ کی حامی ہے!

لندن ۲۸ر جولائی۔ مسٹر آرتھر ہنڈرسن جنیوا میں چھ ماہ گذارنے کے بعد جہاں انہوں نے موتمر تحدید اسلحہ کی صدارت کی۔ لندن واپس آگئے ہیں۔

انہوں نے جریدہ اسٹار کے نمائندہ سے ملاقات کرتے ہوئے بیان کیا کہ اگرچہ کانفرنس کے نتائج کلیتہً اطمینان بخش نہیں لیکن بعض کامیابیاں ایسی ہیں کہ اُن کے متعلق اظہار یاس مناسب نہیں۔ انہوں نے کہا کہ "لوگ یہ بات فراموش کر رہے ہیں کہ جنیوا میں ۶۴ اقوام کے نمائندہ موجود تھے جن کے مسائل قوت حرب ایک دوسرے سے بالکل مختلف تھے۔ اور اتنے نقطہ ہائے نظر میں مطابقت پیدا کرنا آسان کام نہ تھا۔ تاہم یہ بات غیر ممکن نہیں کہ ہنوز ہم نے ہمارے سامنے ہوور کی تجاویز ہیں۔ اور سائمن کی یہ قرار داد ہے کہ معاندانہ اسلحہ کی بندش کر دی جائے اور معاہدہ ورسیلز کی ایک دفعہ کے روئے جرمنی اس بات پر رضامند ہو چکا ہے کہ عام تحدید اسلحہ کیلئے راستہ صاف کرنے کی غرض سے پہلے خود اپنی فوجی طاقت کم کر دے علاوہ ازیں تمام اہل عالم کی خواہش ہے کہ تحدید اسلحہ عمل میں لائی جاوے ان امور کے پیش نظر حصول حقیقت میں کامیابی کی بہت بڑی حد تک توقع ہے

(برطانوی لاسلکی پیغام)

ایسا موقع پھر ہاتھ نہ آئے گا

اس لئے آپ بھی

رسالۂ حریم لکھنؤ

جسکا چندہ سالانہ للعہ ہے

کے رعایتی اعلان سے فائدہ اُٹھائیے

اور اسی وقت

للعہ کا منی آرڈر یا وی۔ پی کا آرڈر روانہ فرماکر ایک سال کے لئے رسالہ حریم اپنے نام جاری کرائیے۔ اور مندرجہ ذیل کتب میں سے چھ انعامی کتب جو آپ کو پسند ہوں مفت حاصل کیجئے۔ کتابوں کے نام اور اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے۔

انعامی کتب مندرجہ ذیل ہیں

شریف بدمعاش — زر پرست — شریف چور کلاں — الٹی گنگا فقیر — کرشمۂ رقابت
بچھڑوں کا ملاپ — غیطان زاں — بہادر ترک — جنگ طرابلس — لاڈو بیگم
وفادار دولھن — ترکی حرم سرا — بالشویک شہزادی — سراب فیشن — میاں پوت
انجام محبت — عروج و زوال — انار کلی — فطرتی جاسوس — بلائے بد
معرکۂ ٹیونس — چینی قزاق — حسن انجیلنا — آئینۂ زندگی — طرحدار لونڈی
حاجی بغلول — بیوی کی شرارت — بت شکن — اخلاق محمدی — معرکۂ سمرنا

المشتہر

ڈائرکٹر — نسیم انہونوی، "حریم" امین آباد لکھنؤ

"پنجاب" میں مسلمانوں کو صرف چالیس فیصدی نشستیں ملینگی

"بمبئی کرانیکل" کی مزید پیشینگوئی

بمبئی ۲۹ رجولائی - آج کی اشاعت میں "بمبئی کرانیکل" رقمطراز ہے کہ وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق ہم نے گذشتہ ہفتہ پیشینگوئی کی تھی اس پر ملک میں سخت ہلچل مچ گئی ہے - اور بالخصوص شمالی ہند میں اسپر سخت چہ میگوئیاں ہورہی ہیں - جس کی وجہ یہ ہے کہ پیش کردہ تجاویز کو ہر فرقہ والے حد درجہ قابل اعتراض سمجھتے ہیں - بہرحال ہمیں جو اطلاعات موصول ہوں اور جن کو ہم مستند سمجھیں - ان سے اپنے ناظرین کو آگاہ کردیں -

ٹائمس آف انڈیا ہماری پیشینگوئی کو خیالی بتاتا ہے، مگر صبر و سکون کے ساتھ انتظار کرنے کے بعد اس کو معلوم ہوگا کہ ہمارے اندازہ کی کوئی بات خیالی نہیں ہے اور آج جو مزید پیشینگوئی کیجاتی ہے وہ بھی بالکل صحیح ثابت ہوگی -

پنجاب کے مختلف فرقوں میں اس مسئلہ پر چہ میگوئیاں ہورہی ہیں کہ مسلمانوں کو وہاں اکثریت حاصل ہوگی یا نہیں ہمارے گذشتہ ہفتہ کے اندازہ میں اسکا ذکر نہ تھا چونکہ یہ مسئلہ ہمارے نکات میں شامل نہ تھا بہرحال اب ہم قطعی طور پر بیان کر سکتے ہیں کہ حکومت کا ہرگز یہ ارادہ نہیں کہ مسلمانوں کو بنگال یا پنجاب میں آئینی اکثریت دے پنجاب میں نشستوں کا تعین ہوچکا ہے اور وہ حسب ذیل ہے

۵ فی صدی نشستیں زمینداروں تاجروں اور مزدوروں کے لئے محفوظ ہونگی بنگال میں بھی یہی حساب ہوگا اس کے بعد پنجاب میں ۱۵ فیصدی نشستیں سکھوں کو دیجائینگی اسکے بعد صرف ۸۰ فی صدی نشستیں بچتی ہیں جنمیں سے ۴۰ فیصدی نشستیں مسلمانوں کو ملینگی اور ۴۰ فی صدی ہندوؤں اور عام نشستوں کے لئے باقی رہ جائینگی -

صوبہ سرحد میں مسلمانوں کو ۰۰ فی صدی جگہ ملیگی ۳۰ فی صدی ہندوؤں کے لئے محفوظ رہے گی اور ۱۰ فیصدی گورنران کونسل کے ہاتھ میں اس غرض سے محفوظ رہے گی کہ عدم مساوات کو مٹانے کیلئے وہ جسکو چاہیں دیں دوسرے صوبوں میں بھی اکثریت و اقلیت کے معاملہ میں اسی اصول پر عملدرآمد ہوگا یعنی طور پر فرقہ وارانہ [illegible]

بحکم جناب منشی مرلیدھر صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر ڈیراپور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۵۸۲

بعدالت مال مقام ڈیراپور ضلع کانپور -

بابو منگلی پرشاد نمبردار گوریاپور پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور مدعی

بنام گنپان وغیرہ مدعاعلیہ

بنام سکھاسی ولد بلدیو درزی ساکن زنتیان پور پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور - مدعاعلیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۸ رماہ اگست ۱۹۳۲ء بوقت دس بجے دن بمقام ڈیراپور اصالتاً یامعرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو - اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ لبغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج.

بتاریخ ۲۹ رماہ جولائی ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

بحکم جناب منشی مرلیدھر صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر ڈیراپور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۵۸۰

بعدالت مال مقام ڈیراپور ضلع کانپور

بابو منگلی پرشاد نمبردار گوریاپور پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور مدعی

بنام مدھوا ولد بلدیو تیلی ساکن جھنجھک پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور مدعاعلیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۸ رماہ اگست ۱۹۳۲ء بوقت دس بجے دن بمقام ڈیراپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو -

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا -

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۹ رجولائی ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا

مہر عدالت دستخط حاکم عدالت

الہ آباد یونیورسٹی ۰ ۷ ہزار روپیہ قرض لیگی

الہ آباد ۲۶ رجولائی مالی مشکلات سے تنگ آکر اور سرکاری امداد میں کمی کے باعث مجبور ہوکر الہ آباد یونیورسٹی نے (معلوم ہوا ہے) کہ ۷۰ ہزار روپیہ قرض لینے کا فیصلہ کیا ہے حکومت نے یونیورسٹی کو مطلع کیا ہے کہ ۱۹۳۲-۳۳ء کے میزانیہ میں ۲۶۰،۲۱ روپیہ کے بجائے ۹۸،۲۷ روپیہ کی رقم محفوظ کیگئی ہے معلوم ہوا ہے کہ یونیورسٹی کو ۰۰۰،۹۹ روپیہ کا مجموعی خسارہ پورا کرنا ہے

پنجاب میں سکھوں کی شورش کا انسداد

علامہ اقبال کا بیان

سکھ لیڈروں نے حال میں ایک اعلان شایع کرکے پنجاب میں مسلمانوں کی اکثریت کو آئینی طریقہ پر معین کردینے کے خلاف جو بیان شایع کیا تھا اور جس میں انہوں نے یہ کہا تھا کہ خواہ کچھ ہو وہ اس تصفیہ کو ہرگز ہرگز قبول نہ کریں گے علامہ اقبال صدر مسلم کانفرنس نے اس کے جواب میں ایک بیان شایع کیا ہے

انہوں نے اپنے بیان میں فرمایا کہ سکھوں نے جو روش اس وقت اختیار کیا ہے اس کی کوئی شخص تعریف نہیں کرسکتا - ان کا یہ کہنا کہ ان کے سامنے اس وقت دستوری مسئلہ سے بڑھ کر فرقہ وارانہ مسئلہ ہے - ان لوگوں کے لئے جو ملک کی ترقی کی خاطر اس امر کی کوشش کررہے ہیں کہ کوئی صورت نکل آئے بہت ہی مایوس کن ہے بحیثیت مجموعی ہندوستان کے مقاصد کو ان امور کے تصفیہ میں کسی طرح نظر انداز نہیں کیا جاسکتا -

علامہ موصوف نے سکھوں کے بیان کی زبان اور لہجہ کے متعلق کہا "کہ اس کی غرض سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ سکھوں میں مسلمانوں کے مفاد کے خلاف جوش پیدا کیا جائے ان لوگوں نے اپنے بیان کی تائید میں تاریخی دلائل پیش کرنے کی جو کوشش کی ہے اس کا مطلب بھی اس غرض کے سوا اور کچھ نہیں ہوسکتا

آپ نے کہا کہ پنجاب میں سکھوں کا طرز عمل جسے ہندوؤں کی بھی تائید حاصل ہے قدرتی طور پر اقلیتوں کے ذریعہ اس خطرہ کو زیادہ قوی اور مستحکم کررہا ہے جو انہیں اکثریت کی طرف سے تھا ان کے دونوں اس سے پہلے جو خطرات تھے سکھوں کی موجودہ روش کا یہ لازمی نتیجہ ہے کہ ان پر رد عمل ہو اور ہندوستان کی آئندہ تاریخ میں اس کے نتائج نہایت ہی خراب ظاہر ہوں -

بہرکیف جہاں تک ہم لوگوں کا تعلق ہے ہماری حیثیت بالکل واضح ہے - ہندوستان کے مسلمان اپنے حقوق کے لئے اتنے ہی کوشاں ہیں جتنے وہ ہندوستان کی آئینی ترقی کے لئے، وہ مرکز میں اکثریت کی طرف سے حکومت کے اصول کو تسلیم کرتے ہیں اسے ان صوبوں میں بھی جہاں پر وہ درسے زیادہ اقلیت میں ہیں وہ اکثریت کو اس شرط کے ساتھ تسلیم کررہے ہیں کہ بعض صوبوں میں انہیں قدرتی طور پر آسانیاں حاصل ہے وہ حاصل رہیں -

علامہ موصوف نے مسلمانوں کی کسی جماعت میں اختلاف کی افواہوں کی تردید کی اور کہا کہ وہ سب باہم متفق ہیں

تاجران مانچسٹر سے جام صاحب کا خطاب

لندن ۲۸ رجولائی بمبئی کو اگر تمہارے ساتھ تجارت کرنے سے انکار ہے تو میں تمہارا ساتھ دینے کو تیار ہوں" یہ وہ الفاظ ہیں جو ہز ہائنس جام صاحب نوانگر نے کل ہندی برطانی تجارت کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے لوریوں کے کانسٹی ٹیوشنل کلب کے سامنے ادا فرمائے آپ نے فرمایا کہ میں نے نوانگر میں امریکہ کی تمام تجارت روک دی ہے - اور ایک کمپنی بنائی ہے جو صرف برطانیہ کے ساتھ کاروبار کرے گی سر برآوردہ برطانوی اور ہندوستانی تجار کی ایک کانفرنس کو مشورہ دیتے ہوئے جام صاحب نے فرمایا کہ آپ کروڑ ریاستی رعایا کو نہ بھولئے جو برطانیہ اور بالخصوص م

جاپانی مال پر محصول عائد کرنیکے متعلق تحقیقات کیجائیگی

حکومت ہند کا فیصلہ

شملہ ۲۵ رجولائی حکومت ہند نے مندرجہ ذیل اعلان شایع کیا ہے :-

حکومت ہند کو انجمن مالکان کارخانجات احمد آباد و بمبئی کے دو مکتوب موصول ہوئے ہیں جن میں حکومت سے یہ التجا کی گئی ہے کہ چونکہ اس (جاپانی سکہ) کی قیمت میں کمی ہوجانیکی وجہ سے سوتی مال کی قیمت بہت کم ہوگئی ہے لہذا جاپان کے سوتی مال پر مزید محصول عائد کیا جائے علاوہ مذکورہ بالا انجمنوں کے متعدد ایوانات تجارت و نیز تجارتی انجمنوں نے بھی جن میں بمبئی بنگال - ایر انڈیا، کراچی، ایوان تجارت میسور انڈین چیمبر آف کامرس کلکتہ اور انڈین مرکنٹائل چیمبر بمبئی نے بھی اس کی تائید کی تھی حکومت سے نیز یہ بھی درخواست کی گئی ہے کہ انڈین ٹیرف ایکٹ کے ماتحت اس سلسلہ میں مناسب کارروائی کیجائے ایکٹ ہذا کے ماتحت حکومت کو مندرجہ ذیل اختیارات حاصل ہیں :-

اگر گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل ضروری تحقیقات کے بعد اس امر سے مطمئن ہوجائیں کہ برطانی ہند میں غیر ممالک سے ایسا مال آتا ہے جسکی وجہ سے ہندوستان کی بنی ہوئی اشیاء کی حفاظت کرنا لازمی ہے تو وہ حسب ضرورت محصول میں اضافہ یا تخفیف کرسکتے ہیں - حکومت نے ان اختیارات کے ماتحت یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس مسئلہ کو تحقیقات کے واسطے فوراً ٹیرف بورڈ کے سپرد کیا جائے کہ آیا انڈین ٹیرف ایکٹ کے ماتحت محصول میں اضافہ کرنیکی ضرورت ہے یا نہیں حکومت توقع کرتی ہے کہ ٹیرف بورڈ جلد ہی اپنی رپورٹ حکومت کے روبرو پیش کرے گا -

Dhariwal Shrikrishna
322 Lohi
REGISTERED
اس نشان لیبل کو دیکھا کیجئے
یہ ایک خوبصورت لوئی نظر آتی ہے مال - واقعی!
Dhariwal
دھاریوال کی خالص اونی لوئی نمبر ۳۲۲
جو کہ ہندوستان میں کاتی بنی - رنگی اور تیار کیجاتی ہے مقامی ایجنٹ
امپیریل ایجنسی جنرل گنج کانپور
مفت نمونوں کے لئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۴ کو لکھو
دی نیو ایجرٹن اولن ملز دھاریوال پنجاب

بورڈ آف میڈیسن یوپی

نتائج امتحانات اپریل - مئی - جون سنہ ۱۹۳۲ء

مڈیکل

رشی کل آیورویدک کالج ہردوار

سے حسب ذیل امیدواروں نے دوسرے سال کا امتحان پاس کیا ہے جنکے نام بلحاظ قابلیت درج کیے جاتے ہیں۔

بلحاظ قابلیت	رول نمبر	نام امیدوار	ڈویزن
۱	۶	کشیترا پال گپتا	فرسٹ ڈویژن
۲	۱	بالکرشن ڈمریل	"
۳	۸	رام کرشن	سکنڈ ڈویژن
۴	۱۲	وداکار شرما	"
۵	۲	بلونت رائے پرشوتم بہائی پٹیل	"
۶	۵	جگندر اچندر شوکل	تھرڈ ڈویژن
۷	۱۰	رام نگینہ پانڈے	"
۸	۹	رام کرشنا گیر	"

رشی کل آیورویدک کالج ہردوار سے

حسب ذیل امیدواروں نے چوتھے سال کا امتحان پاس کیا ہے جن کے نام بلحاظ قابلیت درج کیے جاتے ہیں۔

بلحاظ قابلیت	رول نمبر	نام امیدوار	ڈویزن
۱	۵	جگدیش پرشاد شرما	سکنڈ ڈویژن
۲	۶	کاشی ناتھ شرما	"
۳	۸	نرندر ناتھ شرما	"
۴	۴	ہری کرشنا سوالی	تھرڈ ڈویژن
۵	۳	گووند رام پانڈے	"
۶	۱	بھگوان شرما	"
۷	۹	راوانند شرما	"
۸	۷	کیدار ناتھ گپتا	"

یونانی میڈیکل اسکول الہ آباد سے

حسب ذیل امیدواروں نے دوسرے سال کا امتحان پاس کیا ہے جنکے نام بلحاظ قابلیت درج کیے جاتے ہیں:۔

بلحاظ قابلیت	رول نمبر	نام امیدوار	ڈویزن
۱	۵	محمد فائق علی خاں	فرسٹ ڈویژن
۲	۱	عبدالحمید خاں	"
۳	۳	احمد حسین رضوی	"
۴	۹	سید اخلاق احمد	سکنڈ ڈویژن
۵	۴	عظیم الدین	"
۶	۶	محمد کاظم	"
۷	۷	محمد نور	"
۸	۸	محمد شفیع الدین صدیقی	تھرڈ ڈویژن
۹	۲	عبداللہ نوی	"

اسٹیٹ ایڈیڈ یونانی اسکول لکھنؤ سے

حسب ذیل امیدواروں نے دوسرے سال کا امتحان پاس کیا ہے جن کے نام بلحاظ قابلیت درج کیے جاتے ہیں:۔

بلحاظ قابلیت	رول نمبر	نام امیدوار	ڈویژن
۱	۱۶	مرزا احمد علی	فرسٹ ڈویژن
۲	۱۷	عبیدالرحمان	"
۳	۱۸	سید انصار حسین	"
۴	۲۳	سید سعید حسین	"
۵	۹	سید ابن الحسن	سکنڈ ڈویژن
۶	۲۰	سید اجتبیٰ حسین	"
۷	۱۳	محمد عبدالغفور	"
۷	۱۵	محمد مقبول احمد	"
۸	۲۵	ولایت اللہ	"
۹	۱۴	محمد حامد حسن نامی	"
۱۰	۲۴	سید مسیح حیدر زیدی	"
۱۱	۱۰	عبدالحق فاروقی	"
۱۲	۱۲	ہردے موہن نگم	"
۱۳	۲۲	سید سعید احمد	"
۱۴	۲۱	سید جلیل احمد	تھرڈ ڈویژن
۱۵	۱۱	انور علی	"

یونانی مڈیکل اسکول الہ آباد سے

حسب ذیل امیدواروں نے چوتھے سال کا امتحان پاس کیا ہے جن کے نام بہ لحاظ قابلیت درج کیے جاتے ہیں:۔

بلحاظ قابلیت	رول نمبر	نام امیدوار	ڈویزن
۱	۵	حکیم اللہ	فرسٹ ڈویژن
۲	۱۱	محمد عمر	"
۳	۸	محمد فضل کریم	سکنڈ ڈویژن
۴	۷	محمد عبداللہ	"
۵	۱۰	محمد محسن	"
۶	۹	محمد اسحٰق خاں	"
۷	۱	عبدالجبار خاں	"
۸	۶	محمد فریدالدین خاں	"
۹	۳	احمد اللہ خاں	تھرڈ ڈویژن
۱۰	۲	عبدالسلام	"
۱۱	۴	علی رضا	"

یونانی کالج مسلم یونیورسٹی علیگڈھ سے

حسب ذیل امیدواروں نے تیسرے سال کا امتحان پاس کیا ہے جنکے نام بلحاظ قابلیت درج کیے جاتے ہیں۔

بلحاظ قابلیت	رول نمبر	نام امیدوار	ڈویزن
۱	۴	محمد یوسف صدیقی	فرسٹ ڈویژن
۲	۵	الیس ایم عزیز احمد	"
۳	۱	عزیز اللہ خاں	سکنڈ ڈویژن
۴	۹	ضیاء الدین احمد	"
۵	۷	سید جعفر حسین	"
۶	۲	فیاض عمر	تھرڈ ڈویژن
۷	۶	سید حسن رضا	"
۸	۸	سید محمد محمود	"
۹	۳	مرزا مرتضیٰ حسین	"

یونانی کالج مسلم یونیورسٹی علیگڈھ

سے حسب ذیل امیدواروں نے پانچویں سال کا امتحان پاس کیا ہے جن کے نام بہ لحاظ قابلیت درج کیے جاتے ہیں:۔

بلحاظ قابلیت	رول نمبر	نام امیدوار	ڈویزن
۱	۱۴	ضرغام علی خاں	فرسٹ ڈویژن
۲	۵	ایم عبدالرشید	"
۳	۴	اصغر حسین	سکنڈ ڈویژن
۴	۱۱	محمد مصطفیٰ احمد اعظمی	سکنڈ ڈویژن
۵	۸	محمد ادریس فاروقی	"
۵	۱۰	محمد لقمان حیدر	"
۶	۹	محمد الیاس اعظمی	"
۷	۶	محمد علیم الدین	"
۸	۳	بشیر احمد	"
۹	۱۳	سید محمد احمد خاں	"
۱۰	۱۲	محمد سلیم الدین	"
۱۱	۱	انور علی	"
۱۲	۷	محمد انجم	تھرڈ ڈویژن
۱۳	۴	مفیض الدین سرکار	"

وزیر حسن
چیرمین بورڈ آف انڈین میڈیسن یوپی
لکھنؤ ۱۰ر جولائی سنہ ۱۹۳۲ء

لکھنؤ میں انڈیپنڈنٹ پارٹی کا پہلا جلسہ

اغراض و مقاصد کی تشریح

لکھنؤ ۲۵ر جولائی گنگا پرشاد میموریل ہال میں شیخ مشیر حسین قدوائی کی صدارت میں مولانا حسرت موہانی کی انڈی پنڈنٹ پارٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ شرکا میں مولانا حسرت موہانی مولانا آزاد سبحانی" سید ذاکر علی صاحب" شاہ مسعود احمد صاحب اور دیگر لوگ شریک ہوئے۔

تقریر صدارت کے دوران میں شیخ مشیر حسین قدوائی نے کہا کہ جب صورت حال ناقابل برداشت ہوگئی تو کچھ مسلمانوں نے مجبور ہو کر ایک جگہ ملکر یہ فیصلہ کیا کہ ایک جدید پارٹی قائم ہونی چاہئے جو ملک کی رائے عامہ کو اصل مقصد کی طرف براہ راست مبذول کرا سکے۔ یعنی ایک ایسے وفاق کا قیام جسکا اختیار کامل اور جسکی ذمہ داریاں اور حقوق بالکل آزاد ہوں اور جو قطعاً ہندوستانیوں کے ہاتھ میں ہوں۔ نیز وفاق کا ہر شریک اپنی اپنی جگہ کامل آزاد سلطنت کی طرح ہو۔

اس پارٹی کا مطمح نظر یہ ہوگا کہ ہندوستانیوں میں ایک خالص سیاسی مذاق پیدا کیا جائے جس پر نہ فرقہ داری کا رنگ ہو نہ ذاتی تعلقات اس پر نظر انداز ہوں پارٹی اپنی جگہ ایک بالکل آزاد جماعت ہوگی۔ اور کسی جماعت سے ملحق یا ماتحت نہ ہوگی۔ مولانا آزاد سبحانی نے بھی اسی قسم کی گرم اور جوشیلی تقریر کی۔

بعد کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ انڈی پنڈنٹ پارٹی کے اگزیکیٹو بورڈ کا پہلا اجلاس گنگا پرشاد میموریل ہال میں منعقد ہوا۔ جسکی صدارت مولانا حسرت موہانی نے کی حسب ذیل قراردادیں جنمیں پارٹی کے مقاصد اور مطمح نظر وغیرہ کی وضاحت کی گئی ہے۔ بالاتفاق منظور کر لئے گئے

(۱) آل انڈیا وفاق کے تمام اجزائے ترکیبی کو کامل خود اختیاری حاصل ہو۔ عاملہ اور مالیات پر پورا پورا اختیار و نظم ہو اور ان اجزائے ترکیبی کو علاقہ وارانہ اختیارات ملے ہوئے ہوں اور ان اجزا کے درمیان کوئی فرق و امتیاز نہ پیدا کیا گیا ہو۔ سب کے اختیارات و حقوق مساوی ہوں۔

(۲) اختیارات پارلیمنٹ کی طرف سے صوبجات کو براہ راست منتقل ہوں۔ کوئی محکمہ اس وقت تک وفاقی نہ بنایا جائے جب تک کہ اجزائے وفاق اس کے لئے متفق نہ ہوں

(۳) طریقہ رائے دہندگی بالغان کے اصول پر مبنی ہو۔

اگر مندرجہ بالا اصول جدید دستور اساسی میں شامل نہ کئے گئے تو انڈی پنڈنٹ پارٹی کا عزم ہے کہ ہر جائز طریقہ سے وہ اس دستور کو فنا کرنے کے لئے سعی کرے گی۔

اس اجلاس نے آرڈیننسوں کے دور حکومت کی بھی مذمت کی اجلاس کی رائے میں کوئی عمدہ دستور اس وقت تک تیار نہیں ہو سکتا جبتک کہ کامل آزادی رائے حاصل نہ ہو۔ آرڈیننسوں کے دور دہشت میں کوئی دستور پیدا ہونا ناممکن ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو کا ایکسریسے معائنہ

الہ آباد ۲۸ر جولائی پنڈت جواہر لال نہرو کا ایکسرے سے معائنہ کرنے سے معلوم ہوا کہ آپکے پھیپھڑے مکمل طور پر معمولی حالت میں ہیں اور تپ دق کی کوئی علامت نہیں معلوم ہوتی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آپ کو کچھ دانتوں کی تکلیف کی شکایت تھی۔ جس کی وجہ سے آپ کو حسب منشا دنداں ساز کے پاس لیجایا گیا آپ کے ہمراہ جیلر بھی گئے تھے آپ کے دانتوں کا دو گھنٹہ تک معائنہ کیا گیا۔

بواسیر کی بے نظیر دوائی

۷ دن میں ہمیشہ کیواسطے آرام

ہماری دوائی بواسیر کو ۷ دن جو مریض بواسیر کھالیگا۔ ایشور چاہے تو عمر بھر اُس کو بواسیر پھر تکلیف نہ دیگی۔ پانی یا عرق سونف سے صبح و شام کھانی ہوتی ہے اور بس۔ قیمت ۷ دن کی دوائی صرف ۔ر روپیہ ہے۔ جو کہ اگر آرام نہ آوے تو واپس کر دی جاوے گی۔ اگر کسی حالت میں کچھ کسر رہ جاوے تو لکھنے پر اور دوائی مفت بھیجی جاوے گی۔

جلدی دوائی منگوا کر اس نامراد مرض سے نجات پائیے

(قیمت ۵۶ گولی تین روپے ۔ر)

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ "امرت دھارا" لاہور

المشتہر مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ لاہور

فرقہ وارانہ مسئلہ کا پنجابی حل

دہلی ۲۴ر جولائی معلوم ہوا ہے کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل کے متعلق حکومت پنجاب اور حکومت ہند نے اپنا مراسلہ روانہ کردیا ہے۔ اس کے متعلق پنجاب کونسل میں ۱۷۵ نشستیں ہونگی۔ جن میں سے ۱۶۱ عوام کے نمائندوں کے لئے اور ۱۴ نشستیں مخصوص مفاد کی نمائندگی کیلئے ہونگی۔ معلوم ہوا ہے کہ مراسلہ میں ان نشستوں کی تقسیم حسب ذیل طریقہ پر کرنے کی سفارش کی گئی ہے یوروپین ۲ نشستیں۔ ہندوستانی عیسائی ۲۔ سکھ ۳۱ ہندو ۴۲ مسلمان ۸۴ اس طریقہ پر پنجاب میں مسلمانوں کو ½ ۵۰ فی صدی ہندوؤں کو ۲۶ فی صدی اور سکھوں کو ۱۹ فیصدی اور یوروپینوں میں ۶ اور عیسائیوں کو ۲ فیصدی نشستیں حاصل ہونگی۔ مخصوص نشستوں میں سے عورتوں کو ۴ جاگیرداروں کو ۴ مزدوروں کو ۴ تاجروں کو ایک اور بلوچیوں کو ایک نشستیں حاصل ہونگی۔

یہ بھی عین اغلب معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے سندھ کو صوبہ بمبئی سے علیحدہ کرکے صوبہ بلوچستان میں شامل کردیا جائے

کپتان کولڈسٹریم کے قتل کا مقدمہ
ملزم عبدالرشید کو سزائے موت

نتیا درہ ۲۸ر جولائی آج مسٹر جے ایلمنڈ ڈسٹرکٹ جج نتیا درہ نے عبدالرشید اردلی کو کپتان کولڈسٹریم۔ سول سرجن شیا درہ کا قاتل قرار دیا اور اس کے لئے سزائے موت تجویز کی۔

ملزم نے اقبال جرم کیا۔ اور کوئی صفائی پیش نہیں کی۔ لیکن اس کی طرف سے سرکاری خرچ پر ایک وکیل مقرر کردیا گیا تھا پانچوں مسلمان اسیسروں نے متفقہ طور پر مجرم قرار دیا۔ اور یہ رائے ظاہر کی کہ اس نے قتل کا ارتکاب نہایت بے دردی سے اور بغیر کسی اشتعال کے کیا ہے۔

مہاراجہ الور کو تار اور وفد کی روانگی

آج مورخہ ۲۹ر جولائی ۱۹۳۲ء کو انجمن اتحاد و ترقی لاہور کیطرف سے مہاراجہ الور کو ایک برقی پیام ارسال کیا گیا ہے جس میں مہاراجہ الور سے درخواست کی گئی ہے کہ ہمارے وفد کو تحقیقات حالات حاضرہ کی اجازت دی جائے۔

سیکریٹری انجمن اتحاد و ترقی لاہور۔

ولیعہد حضور نظام حیدرآباد ولایت کو

حیدرآباد ۲۸ر جولائی شہزادہ اعظم جاہ جو نظام حیدرآباد کے بڑے صاحبزادے اور ولیعہد ہیں۔ ڈاکٹروں کی ہدایت کے مطابق بہت جلد ولائت جانے والے ہیں آپ کے ہمراہ آپ کی اہلیہ بھی ہونگی آپ ماہ اگست میں ایک اطالوی جہاز سے جسکا نام وکٹوریہ ہے روانہ ہونگے اور غالباً ماہ نومبر میں ہندوستان واپس آئینگے چھوٹے شہزادے معظم جاہ بھی غالباً ماہ ستمبر میں اپنی اہلیہ کے ہمراہ ولائت جائیں گے۔

ڈاکٹر مونجے مشاورتی کمیٹی سے مستعفی ہو رہے ہیں!

کلکتہ ۳۰ر جولائی ڈاکٹر مونجے کے مشاورتی کمیٹی سے مستعفی ہونے کے متعلق مسٹر بدراج جین سکریٹری آل انڈیا ہندو سبھا نے بیان کیا کہ اب ڈاکٹر مونجے کے مشاورتی کمیٹی میں رہنے کا کوئی سوال ہی نہیں جبکہ تمام اُن مدبروں نے استعفیٰ دیدیا ہے جو ذرا بھی ترقی پرور خیال رکھتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر مونجے نے ہوائی ڈاک سے حال ہی میں ایک خط بھیجا ہے جس میں آپ نے عوام کو مطلع کیا ہے کہ میں ہندوستان واپس آکر فوراً استعفیٰ دیدونگا۔

پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ میں تخفیف کی تجویز!

شملہ ۳۰ جولائی جنرل تخفیف سب کمیٹی نے اپنی رپورٹ کے تیسرے حصہ میں جواب شائع ہوگیا ہے۔ حکومت ہند کے خارجی و سیاسی محکمہ میں ۱۔کرور ۳۵ لاکھ روپیہ کی تخفیفات کی سفارش کی ہے اس محکمہ کا کل خرچ ساڑھے چھ کروڑ روپیہ ہے اس طرح گویا بیس فیصدی سے زیادہ تخفیف کی تجویز ہوئی ہے اس کے علاوہ کمیٹی نے محکمہ میں ہندوستانی عنصر کے بڑھائے جانے کی سفارش کی ہے۔ اور شکایت کی ہے کہ اس سلسلہ میں بہت کم ترقی کی گئی ہے رپورٹ میں یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ اس محکمہ کے اکثر اخراجات فوجی نوعیت کے ہیں۔ اور انہیں فوج کے بجٹ میں شامل کیا جانا چاہئے۔ اور تجویز کیا گیا ہے کہ فوج کے تفصیلی بجٹ کی طرح اسمبلی کے سامنے اس محکمہ کا بھی تفصیلی بجٹ بغرض تبصرہ پیش کیا جانا چاہئے کمیٹی کی ایک اہم سفارش اس مطلب کی ہے کہ بعض اخراجات مثلاً افغانستان، خلیج فارس۔ عرب اور ترکستان کی پولیٹیکل ایجنسیاں کے اخراجات ملک معظم کی حکومت کو برداشت کرنا چاہئے۔

ایڈیٹر الجمعیۃ کے خلاف نوٹس

دہلی ۳۰ر جولائی۔ چیف کمشنر صوبہ دہلی کی طرف سے ہلال احمد صاحب زبیری بی اے ایڈیٹر الجمعیۃ کے نام گذشتہ شب کو آٹھ بجے ذیل کا نوٹس موصول ہوا ہے۔

ہرگاہ کہ چیف کمشنر دہلی کو اس امر کا اطمینان حاصل ہوگیا ہے کہ ہلال احمد زبیری ایڈیٹر الجمعیۃ دہلی کے خلاف دفعہ ۴ (۱) آرڈیننس اختیارات خصوصی عذابجریہ ۱۹۳۲ء کے ماتحت کارروائی کرنے کے کافی وجوہ موجود ہیں۔ اس لئے یہ ہدایت کیجاتی ہے کہ:-

(۱) آپ آئندہ سے ایسے کاموں سے جو امن عامہ کے منافی ہوں یا ایسی تحریک سے جو نقص امن کا موجب ہوسکتی ہو یا حکومت کیخلاف کسی قسم کے عمل یا پروپیگنڈا سے اجتناب کریں گے

(۲) آپ علاقہ نمبر ۶ کی حدود کی اندر رہیں گے اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس شہر دہلی کی اجازت کے بغیر ان حدود کو نہ چھوڑیں گے۔

یہ احکام آئندہ نوٹس تک نافذ رہیں گے ان احکام کی خلاف ورزی پر مذکورہ بالا آرڈیننس کی دفعہ ۷ کے ماتحت دو سال کی قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دیجا سکتی ہیں۔

دستخط چیف کمشنر صوبہ دہلی

نوٹس ڈسچارج بنام قرضخواہان

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۶۵ نمبر انسالونسی ۱۹۳۰ء

جگناتھ عرف کندی لال ولد گوبرپرشاد قوم ویش اگروال ساکن جنرل گنج شہر کانپور انسالونٹ

بنام

(۱) بھگوانداس لچھمن داس کاہو کی کوٹھی کانپور

(۲) کانجند جگناتھ جنرل گنج کانپور

(۳) بٹھل داس بچھیل چند کاہو کی کوٹھی کانپور

(۴) سماۃ سرستی زوجہ نراین داس ساکن اٹا وہ بازار کانپور قرضخواہان۔

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں جگناتھ انسالونٹ نے ایک درخواست شرکیے جانے ڈسچارج کے گذرانی ہے۔ اور عدالت نے اس کی درخواست کی سماعت کیلئے دوسری ۲ر ستمبر ۱۹۳۲ء مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ لوگوں کو جو کچھ عذر کرنا ہو روبرو عدالت ہذا بتاریخ معینہ پیش کرو درصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی

المرقوم ۲۰ر جولائی ۱۹۳۲ء

مہر عدالت　بحکم آر پی شرما منصرم عدالت خفیفہ کانپور

نوٹس ڈسچارج بنام قرضخواہان

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور۔

۶۴ نمبر انسالونسی ۱۹۳۱ء

گیا پرشاد ولد منشی لشن دیال قوم کایستھ ساکن مال روڈ شہر کانپور انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں انسالونٹ نے ایک درخواست شرکیے جانے ڈسچارج کے گذرانی ہے عدالت نے اس درخواست کی سماعت کیلئے ۲۶ر اگست ۱۹۳۲ء مقرر کی ہے۔ لہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جس کسی کو کوئی عذر ہو وے روبرو عدالت ہذا بتاریخ معینہ پیش کرے درصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

المرقوم ۱۶ر جولائی ۱۹۳۲ء

بحکم آر پی شرما منصرم
عدالت خفیفہ کانپور

مہر عدالت

نوٹس ڈسچارج بنام جملہ قرضخواہان

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۳۴ نمبر انسالونسی ۱۹۳۱ء

رگھوناتھ ولد بابو چھو رام قوم برہمن ساکن ٹکواپور پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں رگھوناتھ انسالونٹ نے ایک درخواست شرکیے جانے ڈسچارج کے گذرانی ہے اور عدالت نے اسکی سماعت کیلئے ۳ر ستمبر ۱۹۳۲ء مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسی کو کوئی عذر کرنا ہو روبرو عدالت ہذا بتاریخ معینہ پیش کرے درصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

بحکم آر پی شرما منصرم عدالت خفیفہ کانپور　المرقوم ۲۶ جولائی ۱۹۳۲ء

مہر عدالت

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۵۳۷

بعدالت مال اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم مقام ڈیراپور ضلع کانپور۔

بالک رام ولد کنجی لال قوم برہمن ساکن و نمبردار موضع اندرکھ محال ستی دین پٹی نمبر ایک پرگنہ ڈیراپور　مدعی

بنام مصری لال　مدعا علیہ

بنام مصری لال ولد ستی دین قوم برہمن ساکن حال سمیرپور پرگنہ و ضلع کانپور و کاشتکاران ساقط الملکیت موضع مذکور

مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۳ ماہ اگست ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام ڈیراپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جواب دعویٰ کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات جن پر تم تائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۳ ماہ جولائی ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت　دستخط حاکم عدالت

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۵۳۸

بعدالت مال اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم مقام ڈیراپور ضلع کانپور۔

بالک رام ولد کنجی لال قوم برہمن ساکن و نمبردار موضع اندرکھ محال ستی دین پٹی نمبر ۳ پرگنہ ڈیراپور　مدعی

بنام　مصری لال　مدعا علیہ

بنام مصری لال ولد ستی دین قوم برہمن ساکن ہمیرپور پرگنہ و ضلع کانپور کاشتکار ساقط الملکیت موضع مذکور　مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۳ر اگست ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام ڈیراپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جواب دہی دعویٰ کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تمکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم تائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔ اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع و فیصل ہوگا۔ بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۳ جولائی ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت　دستخط حاکم عدالت

مولانا شفیع داؤدی کا اہم اعلان

اگر ہمارے مطالبات حکومت نہ مانی تو ہم جنگ کرینگے

پٹنہ ۲۰ جولائی - مولانا محمد شفیع داؤدی ایم، ایل اے بذریعہ تار ہمیں اپنا بیان ارسال فرمایا ہے جو درج کیا جاتا ہے -

میں نے فرقہ وارانہ مسئلہ کے اعلانات کے متعلق قیاس آرائیوں کو جو صاحب مبطی کرانیکل اور دیگر غیر مسلم پریس نے شایع کی ہیں - مجھے معلوم نہیں کہ یہ کہاں تک درست ہیں لیکن یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر یہ اعلان انہی خطوط پر ہوا جو ان پیشینگوئیوں میں ظاہر کئے گئے ہیں تو یہ مسلمانوں کو کسی طرح بھی منظور نہ ہوگا جب تک اعلان میں مسلمانوں کے بیان کردہ مطالبات شامل نہ ہوں گے یہ اعلان مسلمانوں کے لیئے ہرگز قابل قبول نہ ہوگا - اگر مسلمانوں کے مطالبات تسلیم نہ کئے گئے تو اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ ہوگا کہ اپنے حقوق کی خاطر جنگ کریں اور جدید دستور کی ہر ممکن طریقے سے مخالفت کریں اور بے شمار قربانیاں دینے میں مطلق پس و پیش نہ کریں کیونکہ یہ مسلمانان ہند کی موت اور زیست کا سوال ہوگا - اس غرض سے میں مسلم کانفرنس میں ایک پارٹی بنا رہا ہوں اور اس کے اغراض و مقاصد کے بارے میں ایک طویل بیان جاری کیا ہوں۔

پنجاب یا بنگال میں مسلمانوں کو آئینی اکثریت نہ دینے کی افواہ!

وزیر ہند - لارڈ سانکی - لارڈ لوتھین وغیرہ سے تبادلہ خیالات کے بعد ڈاکٹر مونجے کا بیان

کلکتہ ۲۵ جولائی لندن سے لبرٹی کے سیاسی نامہ نگار کا تار ہے کہ ڈاکٹر مونجے نے سر سیموئیل ہور - لارڈ سانکی - لارڈ لوتھیان اور دیگر چند اصحاب سے بات چیت کی ہے مسٹر میکڈانلڈ کی رائے یہ معلوم ہوئی ہے کہ آپ کو سر دست کسی ایسے شخص سے بات چیت نہ کرنی چاہیئے کہ جس کا تعلق کسی فرقہ کے ساتھ ہو - ڈاکٹر مونجے کی رائے یہ ہے کہ برٹش گورنمنٹ کا مقصد چاہے کچھ ہی ہو مگر یہ یقینی ہے کہ کسی فرقہ کو پنجاب یا بنگال میں اکثریت حاصل نہ ہوگی -

اس طور سے میرے اس تار کی تصدیق ہوگی جو میں نے چند ہفتہ بیشتر روانہ کیا ہے -

مجھے معلوم ہوا ہے کہ سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکر کی طرف سے سرکاری حلقوں میں ظاہر کیا گیا ہے کہ اصلاحات کے ضابطہ کے معاملہ میں تمام ہندوستان جس میں کانگریس شامل ہے ان کا حامی اور ہم خیال ہے گورنمنٹ نے اگر ان کی جگہ کچھ تبدیلی کو دینے کے لئے کوئی کوشش کی تو وہ بیکار ہو جائے گی -

---

لندن میں گول میز کانفرنس کا ایک اجلاس ہونیوالا ہے

شملہ ۲۶ جولائی گورنمنٹ اگرچہ گول میز کانفرنس کا اجلاس لندن میں بلانے کے لیے تیار نظر نہیں آتی - لیکن یہ خیال عام پایا جاتا ہے کہ مشاورتی کمیٹی اور جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی میں رشتہ کی کڑی جوڑنے کیلئے اس امر کی کوشش کیجا رہی ہے کہ ایک ایسی کانفرنس لندن میں بلائی جاوے کہ جس سے خرچ بھی کم آئے اور کام بھی نکل آئے

بحکم جناب منشی مرید ہی صاحب اسسٹنٹ کلکٹر بہادر درجہ دوم

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر ۱۵۱۹

بعدالت مال مقام ڈیراپور ضلع کانپور

بابو منگلی پرشاد　　مدعی

بنام اگم سنگھ وغیرہ　　مدعا علیہ

بنام سلطان سنگھ و ملایم سنگھ پسران منوہر سنگھ اقوام ٹھاکر ساکن ملکھان پور پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ لگان چھٹے کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۰ ماہ اگست سنہ ۱۹۳۲ء بوقت دس بجے دن بمقام ڈیراپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو - اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو - پیش کرو -

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا -

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۳ ماہ جولائی سنہ ۳۲ء جاری کیا گیا -

مہر عدالت　　دستخط حاکم عدالت

لاہور ۲۶ جولائی آج آنریبل مسٹر جسٹس کری نے سید عطاء اللہ بخاری کی اپیل کا فیصلہ سنا دیا - سید صاحب کو مسٹر ایسر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ۲۴ مارچ اور ۱۸ اپریل کو دہلی میں دو باغیانہ تقریریں کرنے کے جرم میں زیر دفعہ ۱۲۴ الف ایک سال قید سخت اور ڈھائی سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی تھی فاضل جج نے اپیل مسترد کردی اور سزا کو بحال رکھا۔

اگر آپ تجربہ کرکے دیکھیں گے تو ضرور یقین ہو جاوے گا کہ

قبض و بدہضمی - خون اور منی کی خرابی - جریان احتلام سرعت انزال رقت منی - سخت سے سخت نامردی - دل و دماغ اور معدہ - قوت حافظہ کی کمزوری - وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کرنے کے لیئے

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں لاثانی اور شرطیہ علاج ہیں

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ للعہ

صحت و تندرستی کی لغت، نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر مفت طلب فرماویں

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

بانی　　ڈاکٹر ایس کے برمن

ڈاکٹر ایس کے برمن لیمیٹڈ

منعقدہ - اسٹار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ - S.K.B.

سنہ ۱۸۹۴ء　　کلکتہ

پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کا کارخانہ

بخار کے بے چینی کی حالت میں

جوڑی تاپ REGD. (جوڑی بخار و طحال کی دوا)

ہر سال لاکھوں مریض فائدہ اٹھاتے ہیں! اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی ملیریا (جوڑی بخار) کا آنا بند ہو جاتا ہے - یہ خون کو گاڑھا کرتی اور طحال کو گلاتی ہے - اس کے استعمال سے اکترا - تیہیا - چوتھیا بخار جاتا رہتا ہے اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے -

قیمت شیشی کلاں پندرہ آنہ ۱۵ا　محصول دس آنہ ۱۰ا

〃 خورد نو آنہ ۹ا　〃 سات آنہ ۷ا

دوا کھانے کے پہلے　　دوا کھانے کے بعد

REGD. ڈابر پرانے ملیریا بخار کی گولی

ہڈی میں سمائے ہوئے بخار کو نکالتی ہے!

اسمیں کونین برائے نام بھی نہیں ہے لرزہ کا بخار کہنہ ہو جانے پر باری سے نہ آکر بیش و کم ہمیشہ رہتا ہے - ایسی حالت میں یہ دوا حیرت انگیز اثر دکھاتی ہے - قیمت فی شیشی بارہ آنہ ۱۲ا محصول سات آنہ ۷ا

رنگ رنگ REGD. داد کا مرہم نیا یا پرانا کیسا ہی داد خواہ خارش کیوں نہ ہو اس کے لئے یہ تیر بہدف ہے اور طرہ یہ کہ کسی قسم کی سوزش یا تکلیف نہیں ہوتی -

قیمت فی ڈبیہ چار آنہ ۴ا محصول چھ ڈبیہ تک سات آنہ ۷ا نمونہ فی ڈبیہ دو آنہ ۲ا

نقلی دواؤں سے ہمیشہ ہوشیار رہیئے

نوٹ: ہماری دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں - بغرض کفایت محصول ڈاک اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خرید کریں - نمونہ صرف ایجنٹوں ہی سے مل سکتا ہے -

صیغہ نمبر (۷۵) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ: کانپور بانس منڈی محمد حمید و محمد نظیر صاحبان

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کرکے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کرکے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

امساک کے لئیے بے نظیر دوا ہے - قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

یوسکت واری روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ علاوہ محصول ڈاک

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ ۳۹۲ - کالبادیوی روڈ　　لکھنؤ ایجنٹ - نگم میڈیکل ہال ناکہ فتح گنج

کانپور ایجنٹ - گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ　　الہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک

دہلی ایجنٹ - جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک -　　آگرہ ایجنٹ - رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس سے شایع ہوا - پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس، کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD, NO; A 1424

جمال پر تو حقِ عزم مستقل میں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن — صبحی

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۶ | کان پور، چہارشنبہ ۱۰ اگست ۱۹۳۲ء مطابق ۷ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ | نمبر ۲۹

"کالی و ربد مست گھٹا"

(حضرت جوش ملیح آبادی)

اٹھی گھٹا وہ رنگ و بو کا کارواں لئے ہوئے — جلو میں کائنات کی جوانیاں لئے ہوئے

زمین تشنہ کام کی جمائیوں کے سامنے — شراب لالہ رنگ کی گلابیاں لئے ہوئے

ہجوم سوز و ساز سے وفور پیچ و تاب سے — دقیق و نرم دامنوں میں بجلیاں لئے ہوئے

سیاہیوں کے سلسلہ میں تیرگی کی موج میں — جنوں فروش کاکلوں کی داستاں لئے ہوئے

کبھی یہاں کبھی وہاں ہر ایک سو رواں دواں — بتانِ فتنہ خیز کی سی شوخیاں لئے ہوئے

پیام جاں لئے ہوئے ہر ایک رس کی بوند میں — ہر ایک رس کی بوند میں پیام جاں لئے ہوئے

کدھر ہے جوش بدلیاں رواں ہیں سوئے میکدہ — سیاہیوں کے حاشیہ میں سرخیاں لئے ہوئے

سائبیریا کی سرحد کے معاملہ پر روسی جاپانی آویزش کا پھر آغاز

یورپ کا شاگرد جاپان مسلح ہو کر میدان جنگ میں اترنا چاہتا ہے

روسی و جاپانی تصادم سے خرمن امن عالم جل اٹھے گا

جاپان اور سوویٹ روس کے درمیان جنگ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اور اس خطرے نے اب اہم صورت اختیار کرلی ہے۔ جاپانی فوج کے افسر روس پر حملہ کرنے کے لئے عرصہ دراز سے تاک لگائے بیٹھے ہیں سائبیریا کی سرحد پر دو شہر کھابروسک اور بلیگوویشچنسک واقع شمالی منچوریا پر تجارتی نقطۂ نگاہ اور فوجی اقتدار کے زاویہ نگاہ سے اپنا قبضہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

کھابروسک سے آگے ٹرانس سائبیرین ریلوے لائن کا دریائے آمور سے اتصال ہوگیا ہے اور ولادی ووسٹک سائبیریا مشرقی چینی ریلوے کی سڑک کے مابین اگر کوئی بندرگاہ ہے تو وہ ولادی واسٹوک ہے اور تجارتی کاروبار کے لئے یہ سود مند ہونے ان شہروں پر ہی جاپان کی نظر لگی ہوئی ہے۔

جنگ ہوگی اس کا اندازہ لگانے کے لئے جاپانی فوج کا جائزہ لگانے کی ضرورت ہے اس وقت جاپانی بری فوج کے افسر زیادہ خوف نہیں کھاتے لیکن ۱۹۲۲ء روس کیا کیا صورت اختیار کرے گا اس سے وہ نہایت لرزاں ہیں نیز ایشن اکا بھی خوف ہے کہ ریاستہائے متحدہ (امریکہ) چین پر اپنا تسلط جمانے کے لئے جاپان پر حملہ کرے گا لیکن یہ خطرہ درست ہے لیکن نہیں کہا جاسکتا کہ یہ بات کہاں تک ٹھیک ہے۔

بلیگوویشچنسک اور کھابروسک پر جاپان اپنا قبضہ جمائے تو اسکی حالت منچوریا میں نہایت استوار بن سکتی ہے اور روس اپنی ترقی کے لئے بالکل محروم ہو جائے۔

کچھ عرصہ سے واشنگٹن، لندن اور برلن میں یہ تذکرے ہو رہے ہیں کہ اگر جاپان سوویٹ روس پر حملہ آور ہوگا تو روس مقابلہ آوری نہیں کرے گا کہ روس چائنیز ایسٹرن ریلوے کے لئے کسی قسم کا اعتراض اٹھائے جس کا قصور بیٹھا ہوا ہے۔ اس بات کی تائید مذکورہ بالا بیان ہوتی ہے۔

سائبیریا میں جنگ کے بادل امنڈ آئے تو وہ روس کے لئے نہایت نقصان دہ ہے اور روس جو پروگرام عمل میں لا رہا ہے اسکو سخت پہونچے گا۔

دوسرے جاپان پر اگر امریکہ اور لیگ اسمبلی کے دباؤ پڑے تو اسکو منچوریا کی موجودہ پوزیشن کو ترک کرنا پڑے اور ساتھ ہی سائبیریا کا ملک میں سے جس قدر آراضی پر اسکا فیصلہ ہو چکا ہو اسکو بھی ترک کرنا چاہیئے۔

۲۰ فروری کو ماسکو میں جاپانی سفیر کو کی ہروٹی نے یہ قول دیا ہے کہ جاپانی فوج ہاربن کی مشرق میں چائنیز ایسٹرن ریلوے کے راستہ میں کبھی بھی پیشقدمی کرنے کا مرتکب نہ ہوگا۔

جاپانی فوج کے جنرل پوڈا نے عہد شکنی کی ہے جنرل پوڈا نے حال میں جنرل رون فوبین اور اس کے معتمد رفقار کو سائبیریا کی سرحد کے باہر نکال دیا اگر روس سرحد پر جنرل ون یون کے لوگوں کو غیر مسلح کرنے میں معذور ہو اور اسکی روک تھام کے لئے کوئی خواہش نہ رکھتا ہو تو جنرل پوڈا ان لوگوں کے تعاقب میں روس میں داخل ہونے سے بہت کچھ خطرہ ہے۔

اگر جنرل پوڈا سائبیریا میں داخل ہو جائے تو یہ امر ثابت ہو سکتا ہے کہ جاپان کی فوج روس سے برسرپیکار ہونے کے لئے آمادہ ہے سفید روس سائبیریا پر حملہ آور ہوا اور ساتھ ہی جاپان بھی فوج کشی کے لئے تیار پایا جائے گا۔ اس لئے روس کو ان سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے

سفید روسی روس سے بھاگ کر چین میں چلے گئے یہ سخت تکلیف میں ہیں اور جنگ کا بحران ص

ص انتظار کر رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اس سے روس میں انقلاب واقع ہو جائے گا۔ اور یہ لوگ قدیم شہنشاہی کو پھر قائم کرسکیں گے۔

۲۰ مارچ کو جاپان نے روس کو یہ اطمینان دلایا تھا کہ جاپانی شمال منچوریا میں سفید روس کے جذبات کو دبا دینگے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ اس کا ثبوت فراہم کیا گیا ہے منچوریا اور چین میں کل ۲۰،۰۰۰ سفید گارڈ کے فوجی اپنے ہتھیاروں کو صاف کر رہے ہیں اور ان کا افسر اعلیٰ ٹے ٹرش "سنگھائی میں فرنچ کنسشن میں رہتا ہے۔ اور وہاں ایک بڑا کیمپ ہے، اور یہاں سے وہ روپیہ کے لئے امریکہ سے اپیل کرنے والا ہے۔

سائبیریا میں جنگ ہونے سے جاپان کو پیش قدمی میں بڑی امداد حاصل ہو سکتی ہے۔ اور روس بھی بے خبر نہیں ہے اور وہ مشرق بعید کے ممالک میں ٹرانس سائبیرین ریلوے کے راستہ ۱۰،۰۰۰ جرار لشکر کو اسواری روانہ کر رہا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں جاپان تیسری اور چودہویں ڈویزن کے ۲۴ فوجی رجمنٹ سنگھائی سے ہاربن صرف ایک ہفتہ میں روانہ کرنے کی تیاری میں لگا ہوا ہے۔

جاپان روس پر حملہ آور ہو تو اس بارے میں امریکہ اور یورپ کا طرز عمل بہت کچھ اہم ہے۔

اگر جاپان، امریکہ اور انگلینڈ کی غیر جانبداری حاصل نہ کرسکے تو اسکی حالت برعکس ہو جانے کا امکان ہے۔ اور اسکی وجہ سے جاپان کو بارود گولہ اور کیمیاوی ہتھیار کے حاصل کرنے کے لئے بڑی بڑی مشکلات کا سامنا ہوگا۔

نمبردار کی آنکھیں نکال کر قتل کردیا

ریاست نابھ میں ایک خوفناک ڈاکہ

لاہور ۶ اگست۔ نابھ سے اطلاع ملی ہے کہ ۲ اگست کی شب کو تقریباً ۸ بجے رنجیت سنگھ نمبردار کے مکان پر ڈاکہ پڑا۔ ڈاکوؤں کی تعداد ایک درجن کے قریب بتائی جاتی ہے۔ حملہ آور بندوقوں اور بھالوں سے مسلح تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ڈاکوؤں نے نمبردار کی آنکھیں بھالوں سے نکال کر اسے قتل کردیا۔ اندازہ ہے کہ ڈاکو تقریباً ۱۵ ہزار روپیہ کا مال لیکر فرار ہو گئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے زبان پر مری ہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۱۶ | کانپور - چہارشنبہ - ۱۰ اگست ۱۹۳۲ء عیسوی - | نمبر ۲۹

فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق حکومت کا بیان

باہمی فیصلہ منظور کرلیا جائے گا!

نمایندگان ہند چونکہ فرقہ وارانہ مسائل کا تصفیہ خود نہ کرسکے تھے اس لئے سب ملکر باوجود وزیراعظم برطانیہ کے انکار کے اس کا فیصلہ اُن کے سپرد کردیا تھا مگر اب چونکہ اس کے فیصلہ کا وقت قریب آگیا ہے اور بعض اخبارات کی اطلاع کی بناپر ہندوستان کی ہر جماعت اس فیصلہ سے اپنی بیزاری کا اعلان کررہی ہے لہذا ان حالات کی موجودگی میں حکومت نے ایک اعلان شائع کردینا ضروری سمجھا چنانچہ اعلان مذکور میں ظاہر کیا گیا ہے کہ:-

"ہندوستانیوں کا فرض ہو کہ حکومت جو کچھ فیصلہ کرے اُس کو بلاچون وچرا قبول کرلیں کیونکہ حکومت فیصلہ کرنے سے اس لئے انکار کررہی تھی کہ یہ ہندوستان کا ذاتی معاملہ ہے اور اُس کو خود وہی بہتر طریقہ سے طے کرسکتے ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ ایک بہتر نظام حکومت اُس وقت تک عمل نہیں ہوسکتا کہ جب تک تمام متعلقہ جماعتیں اشتراک عمل کیلئے تیار نہ ہوجائیں اور غیر متعلق جماعتوں کو باہمی معاملات میں دخل دینے کی ضرورت لاحق ہو مگر یہ طریقہ کار آخر کامیاب نہ ہوسکا۔ اور حکومت کو مجبور کیا گیا کہ فرقہ وارانہ مسائل کا تصفیہ وہ کرے چونکہ ہندوستانیوں کی خواہش پر حکومت نے فرقہ وارانہ فیصلہ کی ذمہ داری اپنے سر لی ہے اس لئے اب ہندوستانیوں کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ حکومت کے فیصلہ کو غلط کہیں یا اُس کے فیصلہ سے انکار کریں چونکہ ہر ایک جماعت نے اپنے حقوق سے زاید مطالبات طلب کیے ہیں اس لئے یہ غیر ممکن ہے کہ ہر ایک جماعت کے لفظ بہ لفظ مطالبات منظور کیے جاسکیں لہذا ایسی صورت میں نہ صرف حکومت بلکہ کوئی طاقت بھی ہر ایک جماعت کو مطمئن نہیں کرسکتی لیکن باوجود ان دقتوں کے حکومت یہ کوشش کررہی ہے کہ ہر ایک جماعت کی دلدہی کرے اور کسی جماعت کو وہ مایوس نہ ہونے دے حکومت کے پاس سوائے اس کے اور کوئی طریقہ کار نہیں تھا۔ اس لئے اہل ہند سے یہ امید کیجاتی ہے کہ وہ اس فیصلہ کے قبول کرنے میں اس جذبہ کو پیش نظر رکھیں گے کہ جس کے ماتحت یہ فیصلہ حکومت کے سپرد کیا گیا تھا اگر باوجود ان تمام باتوں کے حکومت کے فیصلہ سے اہل ہند غیر مطمئن ہوں حکومت کے فیصلہ کے بعد اور جدید دستور اساسی کی منظور ہونے سے پہلے ہندوستان کی تمام جماعتیں متفقہ طور پر کوئی فیصلہ کرلیں تو حکومت اپنے فیصلہ کو مسترد کرکے ہندوستان کے باہمی فیصلہ کو قبول کرے گی۔"

اسمیں شک نہیں کہ جبکہ حکومت کی مرضی کے خلاف حکومت کے ذمہ فرقہ وارانہ مسائل کا تصفیہ رکھا گیا تھا تو اب اہل ہند کس منہ سے یہ کہتے ہیں کہ ہم حکومت کے فیصلہ کو منظور نہیں کرسکتے حقیقت تو یہ ہے کہ اہل ہند کا فرض ہے کہ وہ آنکھیں بند کرکے حکومت کے فیصلہ کو منظور کرلیں۔ کیونکہ انہیں کی نالائقی کی بدولت یہ صورت پیدا ہوئی ورنہ اگر خود یہ لوگ آپس میں بیٹھ کر فیصلہ کرلیتے تو اس کی نوبت کیوں آتی؟

مگر ہم صاحب وزیر ہند کی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکتے کہ انہوں نے نہایت دانشمندی سے کام لے کر اس امر کا اعلان کردیا کہ اگر اہل ہند حکومت کے فیصلہ کو ناپسند کرتے ہیں تو اگر اب بھی یعنی حکومت کے فیصلہ کے بعد اور جدید دستور اساسی کے منظور ہونے سے پہلے ہندوستان کے تمام جماعتیں متفقہ طور پر کوئی باہمی فیصلہ کرلیں تو حکومت اپنے فیصلہ کو مسترد کرکے اس باہمی فیصلہ کو قبول کرے گی

حکومت نے یہ اعلان کرکے ایک دفعہ پھر اہل ہند کی صلاحیت کا امتحان لینا چاہا ہے کیا ہم اہل ہند سے یہ توقع کرسکتے ہیں کہ وہ حکومت کے اس اعلان سے فائدہ اٹھاکر آپس میں بیٹھکر فرقہ وارانہ مسائل کا تصفیہ کرنے کی کوشش کریں گے؟

مصالحت کی کوشش

صاحب وزیر ہند کے تازہ اعلان کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ سکھوں کو اپنی غلطی محسوس ہونیلگی اور انہوں نے اپنی پوزیشن پر غور کرنیکے بعد یہ مناسب سمجھا کہ بجائے اعلان جنگ کے مسلم لیڈروں سے تنہا مصالحت کرلی جاوے چنانچہ شملہ کی تازہ اطلاع سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سردار موہن سنگھ ممبر اسمبلی کے قیام گاہ پر ۳ سکھ اور مسلم لیڈران کا ایک جلسہ ہوا جسمیں ایک سب کمیٹی بنادیگئی ہے جو کہ پنجاب کے فرقہ وارانہ مسئلہ پر غور وخوض کرکے اس کا حل دریافت کرنے کی تدبیر سوچے گی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس جلسہ میں غالباً سکھوں نے مصالحت کے لئے دو تجویزیں پیش کی ہیں۔ اول تو یہ کہ پنجاب میں مخلوط انتخاب نافذ کیا جائے اور مسلمانوں کیلئے پچاس سے زیادہ نشستیں مخصوص کردی جائیں اور دوسری تجویز یہ ہے کہ ہندوؤں اور سکھوں کو ملاکر جتنی نشستیں دیجاویں اس سے ایک نشست مسلمانوں کو دیجاوے اور باقی نشستیں [illegible]

آئینہ کانپور

زنانہ ڈفرن اسپتال کی امداد

چونکہ ہر مذہب وملت کے نزدیک اسپتال کی امداد کرنا نہایت ضروری اور کار خیر سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے اہل ثروت حضرات اسپتال قائم کرتے اور اُس کو امداد دیتے ہیں۔ آپ کے شہر میں بھی ایک زنانہ ڈفرن اسپتال موجود ہے جو وقتاً فوقتاً آپ کی ضروریات کو حتی المقدور پورا کرتا ہے۔ مگر یہ ظاہر ہے کہ بلا روپیہ کے کوئی کام بھی بحسن وخوبی انجام پذیر نہیں ہوسکتا زنانہ ڈفرن اسپتال کی روز افزوں ضروریات کو پورا کرنے کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ چنانچہ یہ طے کیا گیا ہے کہ ۱۴، ۱۶، ۲۱، ۲۸، ۳۱ اگست اور ۴ ستمبر کو نہایت عظیم الشان دنگل کیے جاویں اور ان دنگلوں سے جو روپیہ وصول ہو وہ ڈفرن اسپتال کو دیا جائے۔

زنانہ ڈفرن اسپتال کی امداد کی ضرورت کیلئے کسی دلیل وبرہان کی ضرورت اسلیے نہیں کہ اہل شہر خود اس سے مستفید ہوتے رہتے ہیں۔ اور ان کو خود اُس کی امداد کا خیال ہونا چاہئے مگر پھر بھی ہم اہل شہر سے یہ اپیل کریں گے کہ وہ نہایت کثرت سے ان دنگلوں میں شریک ہو کر ہم خرما وہم ثواب کے مصداق بنیں!

ڈسٹرکٹ بورڈ کی تعلیمی کمیٹی!

۸ اگست کو ڈسٹرکٹ بورڈ کی تعلیمی کمیٹی کے چیرمین کے انتخاب کے لئے ایک جلسہ ہوا جسمیں خان بہادر سید بشیر الدین صاحب کے سوا بقیہ گیارہ ممبران نے شرکت کی منشی ماجد علی صاحب نے ایک تحریری رزولیوشن پیش کرکے اس جلسہ کو غیر قانونی اس لئے بتایا کہ بورڈ میں ایک رزولیوشن آیا ہوا ہے کہ باہر کے چاروں ممبروں کو علیحدہ کرکے جدید انتخاب کیا جاوے مگر چونکہ اکثریت نے اس کی تائید نہیں کی اسلئے منشی ماجد علی۔ چودھری رام ادھین بہاتے دین دیال۔ اور ٹھاکر بہاری سنگھ بطور احتجاج جلسہ سے اٹھ کر چلے گئے بقیہ سات ممبران نے جلسہ کی کارروائی شروع کرتے ہوئے ٹھاکر بسمبھر سنگھ صاحب کو عارضی چیرمین منتخب کیا۔ اور اسکے بعد مسٹر کھنا کی تحریک اور پنڈت منوہر لال کی تائید سے پنڈت سری رتن شوکلا کا نام تعلیمی کمیٹی کی چیرمینی کے لئے پیش ہوا اور چونکہ کوئی دوسرا نام پیش نہیں کیا گیا اسلئے جناب صدر نے پنڈت سری رتن شوکلا کے انتخاب چیرمینی کا اعلان کرکے جلسہ برخاست کردیا

شہر چھوڑنے کا حکم

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مسٹر رام ناتھ ٹنڈن رام گوپال کو نوٹس دیا ہے کہ چونکہ تمہاری موجودگی شہر کے امن وامان کے لئے باعث خطرہ ہے اس لیے فوراً شہر چھوڑدو

کانگریس کے ڈکٹیٹر

کانگریس کے ۲۵ ویں ڈکٹیٹر مسٹر تمبر داس کو پولیس نے گرفتار کرلیا ہے

ہرتال!

۴ اگست کو یوم مہاتما گاندھی کے سلسلہ میں ہندو دکانداروں نے ہرتال کی۔

خانہ تلاشی

۴ اگست کو پولیس نے ایک مقفل مکان کے قفل کو توڑ کر خانہ تلاشی لی اور ایک سائیکلو اسٹائل کی مشین معہ ضروری سامان ضبط شدہ لٹریچر۔ اور کانگریسی بلیٹن وغیرہ برآمد کیے۔

پراونشیل گارڈھا کمیٹی

مولانا آزاد سبحانی نے تشریف لاکر یہاں پراونشل گارڈھا کمیٹی قائم کردی۔ جسکے صدر مولانا سید شاہ ابوطاہر اور سکریٹری قاضی محمد انعام اللہ مقرر ہوئے ہیں

غنڈا ایکٹ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے استفسار پر حکومت صوبہ نے مطلع کیا ہے کہ جو لوگ غنڈا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کیے جاچکے ہیں وہ ضمانت پر رہا کیے جاسکتے ہیں۔

ڈاکو گرفتار

موضع بمنی تھانہ بٹھور میں ڈاکوؤں کا ایک گروہ تھا۔ ۵ اگست کی رات کو اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے معہ حلقہ انسپکٹر انکو گرسوں نہر کے پل پر گھیر کر ۶ آدمیوں کو گرفتار کرلیا۔ بقیہ بھاگ گئے یہ ڈاکو بندوقوں اور پستولوں سے مسلح تھے۔

کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن

۹ اگست ۷ بجے شام کو ورتمان کے دفتر میں زیر صدارت منشی دیانرائن نگم ایڈیٹر زمانہ وآزاد کانپور پریس کے نمایندوں کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جسمیں مسٹر اوستھی نے ایک مختصر تقریر میں کانپور کے پریس کی کسمپرسی پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک پریس ایسوسی ایشن قائم کرنے کی ضرورت بتائی چنانچہ بالاتفاق یہ طے ہوا کہ ایک پریس ایسوسی ایشن قائم کیجائے اور اس کا نام "کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن" رکھا جائے قواعد وضوابط بھی مرتب کرلیے گیے اور عہدہ داران وممبران انتظامیہ کا انتخاب بھی عمل میں آگیا۔ داخلہ کی فیس عہ اور چندہ سالانہ ۸ٰ رکھا گیا ہر ماہ کے پہلے اتوار کو انتظامیہ جلسہ کا ہونا طے ہوا ہے اور سالانہ انتخاب ماہ اکتوبر میں۔ مجلس انتظامیہ کا کورم ۵ اور عام جلسہ کا کورم کل ممبران کا چوتھائی حصہ ۵ ممبران کی استدعا پر خاص جلسہ ہونا طے ہوا ہے۔ یہ انتخاب ایک سال کے لئے ہوا ہے جیکے یہ مندرجہ ذیل عہدہ داران وممبران انتظامیہ کا انتخاب عمل میں آیا ہے:-

صدر:- منشی دیانرائن نگم ایڈیٹر زمانہ وآزاد

نائب صدر:- سید شبیر حسین قتیل ایڈیٹر اقدام

اوستھی جی ورتمان

سکریٹری مسٹر ہری شنکر ودیارتھی پرتاپ

جائنٹ سکریٹری:- منشی شوکت علی ایڈیٹر غریب

خزانچی:- خواجہ عبدالسلام ایڈیٹر صداقت

ممبران انتظامیہ:-

(۱) مولانا حسرت موہانی ایڈیٹر مستقل
(۲) مولوی حاجی سید فضل حسین ایڈیٹر البرید
(۳) قاضی انعام اللہ مالک صدائے مسلم
(۴) مولوی محمد یعقوب خاں ایڈیٹر انصاف
(۵) مسٹر راجہ رام ایڈیٹر مزدور
(۶) مسٹر جوگل کشور ایڈیٹر پرتاپ
(۷) مسٹر دھون ایڈیٹر ورتمان
(۸) مسٹر سوایارام بھسین نمایندہ ایسوشی ایٹڈ پریس

ایک خاکروب کی بدمعاشی

دینا نامی ایک خاکروب اور اُس کی بہن نے

حق سوراج اور حق طلاق بہ زوجہ

بلاشبہ ہندوستان کا نصب العین سوراج ہونا چاہئے اور کسی قوم کا بھی اس سے کم پر قناعت کرنا اسکی شدید پستی و مردگی کا ثبوت ہوگا - اس سے بھی کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ حصول مدعا کے مبارک وقت تک اپنی لگاتار کوشش میں ذرا بھی فرق نہ آنا چاہئے گو وہ برسوں تک بار آور نہ ہو لیکن اگر اسکے ساتھ ساتھ مشکلات اور ناکامیوں کے وجوہ و اسباب پر بھی غور و فکر والی نظر کام کرتی رہے - تو قدرتاً ان کے دماغ کا بندو بست ہوتا رہیگا - اور آزادی کا زمانہ قریب ہوتا جائیگا - انصاف و صداقت بہر حال واجب رقابل ستایش ہے - اور اپنے عیوب پر نظر رکھنے کے بجائے اُن کی طرف سے آنکھ بند کرنا یعنی اُنکو اچھا سمجھتے رہنا بلاشبہ خرابیٔ عقل اور گرفتاری عتاب کی علامت ہے -

یہ واقعہ اور یہ حقیقت اگرچہ کافی اہمیت رکھنے والی بات ہے لیکن اگر اس سے قطع نظر بھی کر لیجئے کہ اتنے سال گزر چکنے کے باوجود بھی چھوٹے شہروں کے لوکل بورڈس کی حالت کیا ہے لوگ اُن سے کس قدر نالاں ہیں، اُنکی سڑکیں اور دیگر انتظامات سوراج کی سفارش کرتے ہیں یا اُن کے سپرستش کی - اُن کی حالت و کیفیت امیدواروں کے جوش و خروش اور ممبروں کے مقصد و مطلب سے سوراج کی اہلیت ثابت ہوتی ہے یا عدم اہلیت - اور اس سے بھی ماتحتوں کے لئے ہندوستانی افسر کس درجہ کا پیکر عذاب ثابت ہوتا ہے اور انگریز افسر کس درجہ کا انسان - اور اُن کی شدت و فرعونیت اور معقولیت و انسانیت آزادی کے لئے ہماری اہلیت ظاہر کرتے ہیں یا محکومی کے لئے - اور اس بات سے بھی قطع نظر کر لیجئے کہ ہمارے کانپور و بمبئی وغیرہ اس ملک کے نیم وحشی ہونے کی تصدیق کرتے ہوئے ہمیں آزاد حکومت کا مستحق ثابت کر سکتے ہیں یا محکومیت کے عذاب کا سزاوار -

ان تمام باتوں سے قطع نظر کیجئے چشم پوشی کیجئے جا ہے جو کچھ کیجئے لیکن کیا قدرت کے اس دستور سے بھی آپ ناواقف بن سکتے ہیں کہ حکومت اور تنگ دلی، آزادی، اور تنگ نظری، استقلال اور کم ظرفی دنیا کی تاریخ میں آجتک عرصہ کے لئے کبھی نہیں جمع ہوئیں

حکومت ان لوگوں کو دی جاتی ہے کہ جو سب کو ایک خدا کا مخلوق سمجھتے ہیں وراثت ارضی اُن کو مرحمت فرمائی جاتی ہے جو خدمت خلق کا جذبہ رکھتے ہیں - یہ نعمت اُس ظرف میں رکھی جاتی ہے جو اس کے قابل ہو - کیا حکومت ایسے ملک کے پاس کبھی رہی ہے جہاں غیر ملکی افسروں کو اپنے قومی افسروں پر ہزار ترجیح دیجاتی ہو - دلوں میں اُن کی عزت ہو اور زبان سے نفرت ہو، کیا سوراج کے قابل وہ ملک ہو سکتا ہے جہاں چھوٹے چھوٹے فرقے آپس میں ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکتے ہوں - جہاں ایک محکمہ کا افسر یہ جذبہ رکھتا ہو کہ اس کے نائب سے لیکر چار دب کش تک دوسرے فرقہ کا ہونے پائے، اور جہاں بچوں کی درسی کتب میں شیوا جی اور افضل خاں کی کشتی، محمود کا گرز اور سومناتھ کا پجاری، اور علاؤالدین خلجی کی تصویر پیش کیجاتی ہوں -

قدرت کبھی ظلم نہیں کرتی اور نہ غلطی کرتی ہے اور اس لئے ایسے نااہل ملک کو سوراج عطا کرنے کا خیال بھی اُس کی حکمت بالغہ کے خلاف ہوگا تا وقتیکہ اس میں اس نعمت کی قدر و عزت کی پوری صلاحیت نہ پیدا ہو جائے دنیا میں کسی تنگ دل، تنگ ظرف، تنگ نظر قوم کو یہ انعام کبھی نہیں ملا ہے بلکہ حکمران قوم ایسے عیوب میں مبتلا ہونے سے حکومت سے محروم کر دی گئی ہے -

دوسری بڑی نااہلیت جسمیں ہمارا ملک گرفتار ہے غصب حقوق کی لعنت ہے - غور کرنے کی بات ہے کہ جس قوم کے مرد اپنی شریک زندگی اپنی باعث راحت اپنی باعث وجود اور آیندہ نسلوں کی باعث وجود بلکہ مادر نوع انسانی کے حقوق غصب کیے ہوئے ہے - جو اس بڑے گناہ کے ارتکاب میں پشتوں سے گرفتار ہے جو اس زمین پر ایک قابل شرم سرکشی کی مجرم ہو رہی ہے، وہ اسی زمین پر حکومت مانگتی ہے سوراج کی طلبگار ہے "حلوا خوردن را روئے باید" سے وہ تجاہل کرتی ہے عورت ہندو ہو یا مسلم اُس کی عملی حیثیت ایک قسم جائداد سے زیادہ مشابہ ہے - ایک شریر و بدچلن شوہر جس قدر چاہے بیداد و بیدردی کا مجرم اور اپنی عورت کا بے شرم حاکم بنا رہے - عورت اُس سے چھٹکارا حاصل کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتی، ہندی مسلمانوں میں بھی "خلع" معدوم کر دیا گیا ہے - اور کسی کو بھی اس کی پروا نہیں - اسمبلی میں قابل اتباع اور قومی درد رکھنے والے سارڈا صاحب کو دیکھ کر کوئی ایسی پروا کی زحمت نہیں کرنا چاہتا - جو بی بی خود پرورش و کفالت کرتی ہے اپنے ناکارہ شوہر بلکہ اُس کے رشتہ داروں تک کی وہ بھی یہاں ایسی بے شرمی سے بری طرح ستائی جا سکتی ہے کہ اپنی زندگی کی تلخی پر موت کو ترجیح دیتی ہے لیکن اپنی حالت کو بہتر نہیں بنا سکتی اُس کا قومی و ملکی قانون اُس کی مدد کرنے سے انکار کرتا ہے اسکو صرف عیسائی مذہب میں جا کر پناہ اور چھٹکارا مل سکتا ہے اور "سارے جہاں سے اچھے ہندوستاں ہمارے" تجھے کب تک شرم نہ آئے گی غافل مسلمانوں کی لاپروائی اور بھی قابل ماتم ہے عورت کی عزت و حقوق کے بارے میں بھی وہ عرب قبل اسلام کی طرف مائل ہیں - عیب قرآنی طلاقوں - حلالہ کی لعنت - ترک عقد بیوہ - زوجہ سے بدسلوکی وغیرہ وغیرہ ناپاکیوں میں آلودہ ہیں - قوم اور نسل انسانی کیلئے باعث عار بنے ہوئے ہیں مغرب کے زیر اثر ازدواجی تعداد کو معیوب بنا رکھا ہے - اگرچہ بیواؤں اور ناکتخداؤں کی تعداد میں زیادتی ہو رہی ہے - عوام میں حسن سلوک کیجگہ زوجہ پر حکومت - استبداد - اور بدسلوکی ہے - عقد بہ شرط حق طلاق بہ زوجہ بالکل جائز و قابل عمل ہے تاہم خلع سے محروم اور مصائب میں گرفتار عورت کی طرف سے ایسی غفلت و لاپروائی دیے جیتی ہے کہ اُس سے مرتد ہو کر نجات حاصل کرنے پر شرم و غیرت نہیں آتی لیکن حق طلاق بہ زوجہ کی شرط کے ساتھ عقد کرنا شاید معیوب خیال کیا جاتا ہے اور ایک ہزار میں ایک جگہ بھی سننے میں نہیں آتا - او ہندی مسلمان تو بھی تو سوراج چاہتا ہے کیا خدا اس قوم کی حالت بدل دیگا جو اپنی حالت کو سدھارنا بھی نہیں چاہتی؟

اصلم عمر

اعلان واجب الامتنان

جناب حضرت حکیم حاجی حافظ سمیع الدین خاں صاحب دہلوی مرحوم و مغفور کی وفات حسرت آیات پر جو ناقابل تلافی نقصان سارے شہر کو اور خصوصاً محلہ چمن گنج کو پہونچا ہے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی مرحوم کے وصال کے بعد اس محلہ میں کوئی ایسا قابل و معتمد طبیب رہا تھا جس کی جانب رجوع کیا جا سکے اور اس وجہ سے اہل محلہ کو سخت تکلیف و پریشانی تھی اب ہمارے اصرار پر جناب حکیم سید محمد اظہر الدین حسن صاحب نے اپنا مطب محلہ فراشخانہ سے اٹھا کر چمن گنج میں مسجد کے قریب محمد علی پارک کے سامنے منتقل کر دیا ہے - حکیم صاحب موصوف نہایت ذہین - ذکی طباع تجربہ کار اور ہمدرد بزرگ ہیں - نہایت نباض اور تشخیص کامل رکھتے ہیں - بیس پچیس سال سے مطب فرماتے ہیں - میونسپلٹی نے آپ کے مطب کو مدت تک سو روپیہ ماہوار کا وظیفہ دیا تاکہ آپ عوام کو بآسانی اپنے مطب سے فائدہ پہونچا سکیں - آپ اکثر بیرون شہر بھی بلائے جاتے ہیں - اور آپ کا فیض دور دور تک جاری ہے نیز آپ عالیجناب ملک التجار الحاج خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب ممبر کونسل آف اسٹیٹ کے طبیب خاص ہیں ایسا بارہا ہوا ہے کہ جہاں بڑے بڑے ڈاکٹر اور اطبا ناکام رہے قدرت نے آپ کے دست فیض اثر سے مریضوں کو شفایاب کیا یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ حکیم صاحب ممدوح نے ہماری استدعا قبول فرمائی اور اس محلہ میں فروکش ہوئے ہمیں یقین ہے کہ اہل محلہ اور ساکنان شہر کانپور حکیم صاحب موصوف سے رجوع فرما کر آپ کی حذاقت اور مسیحائی سے مستفیض ہونگے

المعــــــــــلن

(مولوی) محمد احمد صدیقی الہ آبادی - لیاقت اللہ خاں چیف سنیٹری انسپکٹر - عبدالحمید خاں بی اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر حلیم مسلم ہائی اسکول کانپور - خاں قدرت اللہ خاں دیوانہ بریلوی - سید محمد فیض اللہ عرف چھنگا شاہ - عزیز محمد اکاؤنٹنٹ فوج - محمد عبدالعزیز اورسیر - غلام محمد سنیٹری انسپکٹر - سید محمد سمیع اللہ سنیٹری انسپکٹر ملا جہانگیر شاہ - زاہد علی ایڈ ایڈیشنل جج اول کانپور - ضامن علی پیشکار ڈسٹرکٹ جج سوم کانپور - فیاض علی ملازم ڈائرکٹر آف انڈسٹریز کانپور - سید حامد علی کلرک حلیم پوسٹ فیکٹری کانپور - چودھری محمد ابراہیم - سید عبدالرحیم کلرک میونسپل بورڈ - تصدق علیخاں چیف سنیٹری انسپکٹر - سلامت علی صدیقی پیشکار رجسٹری محمد انور ڈسٹرکٹ انجینئری - مولانا محمد طاہر حسین - سید منظور الحسن - سید اعجاز حسین کلرک - الگن مل و حاج احمد - محمد شفیع محمد عطا - سراج احمد نجیب اللہ - محمد عبدالحق - برج بہاری لال آفس سپرنٹنڈنٹ کلکٹری -

رام گوپال آفس سپرنٹنڈنٹ میونسپل بورڈ - دیو کی نندن سنہا ہیڈ کلرک دفتر ڈائرکٹر آف انڈسٹریز - ہر پرشاد بھٹناگر کلرک کوپراٹیو کمپنی کانپور - پنڈت ادب نرائن مٹھو - جگناتھ پرشاد - بیتو لال ٹھیکہ دار و کارخانہ دار لوہا - سیسہ مئو کانپور

حکومت ہند کے مصارف میں تخفیف

محکمہ خارجہ میں ڈیڑھ کروڑ روپے کم کرنے کی کوشش

جنرل پرسپس سب کمیٹی" نے محکمہ خارجہ اور سیاسیہ کے عام مصارف میں تقریباً ڈیڑھ کروڑ روپے کم کرنے کی کوشش کی ہے رپورٹ مذکور اس کو مفصل بیان کیا گیا ہے کہ زمانہ حال میں کس طرح مصارف میں آہستہ آہستہ اضافہ ہوتا گیا ہے اور اس پر زور دیا گیا ہے کہ ہندوستانی عہدہ داروں اور ملازموں سے تمام محکمہ کو پر کرنے کی رفتار میں اضافہ کیا جائے - کیونکہ اس کی موجودہ رفتار نہایت سست ہے -

اس وقت محکمہ ہذا کے مصارف تقریباً ۶½ کروڑ ہیں اس میں تخفیف کرنے کی تجاویز پیش کرتے ہوئے رپورٹ نے نہایت واضح طور پر اس کو بیان کیا ہے کہ صوبہ سرحد سے لیکر تمام عرب اور خلیج فارس تک یہ محکمہ کیا کیا خدمات انجام دے رہا ہے -

کمیٹی کی سفارشات میں سب سے اہم تجویز یہ ہے کہ اس محکمہ کے مفصل سیاسی مصارف کے تخمینہ کو مجلس قانون ساز میں پیش ہونا چاہئے اور بعض مصارف جن کو فوج سے تعلق ہے ان کو فوجی تخمینہ میں شامل ہونا چاہئے

دیوان بہادر ہرملاس سارڈا نے ایک اختلافی نوٹ بھی رپورٹ میں شامل کر دیا ہے جس میں اجمیر میواڑ کے تعلیمی اور طبی مصارف میں تخفیف کرنے کی مخالفت کی ہے

اس سب کمیٹی پر ابتدا سے آج تک چالیس پچاس ہزار روپیہ صرف ہوئے ہیں -

مسٹر پٹیل امریکہ کیوں جا رہے ہیں!

لندن ۳ اگست معاصر ٹائمز راوی ہے کہ مسٹر وی جی پٹیل سابق پیسکر انڈین لیجسلیٹو اسمبلی جلد ہی امریکہ کو روانہ ہونے والے ہیں اور وہاں کچھ عرصہ تک رہ کر جاپان کے راستہ واپس ہندوستان آجائینگے - مسٹر پٹیل تین ماہ تک انگلستان میں رہے ہیں اپنے پروگرام کے متعلق انہوں نے یہ ظاہر کیا ہے کہ کوئی خاص اور مقررہ پروگرام نہیں ہے وہ تین ماہ تک امریکہ میں ٹھہریں گے اور اس کے بعد سال آئندہ کے شروع میں واپس آجائینگے

ریوٹر کا ایک نمایندہ جب اُن سے ملاقی ہوا تو وہ کہنے لگے کہ اس دورہ سے میرا واحد مقصد یہ ہے کہ امریکہ کو - ہندوستان کے موجودہ صحیح حالات سے آگاہ کیا جائے علاوہ ازیں اور بھی سیاسی کام متفرق طور پر کرنے ہونگے ساتھ ہی مسٹر پٹیل کہنے لگے کہ گذشتہ چند ماہ سے برطانیہ اور ہندوستان کے تعلقات میں کوئی خاطر خواہ مفاہمت نہ ہو سکی مشاورتی کمیٹی سے معتدل طبقہ کا مستعفی ہو جانا ظاہر کرتا ہے کہ حالات خراب ہیں -

بنگال کے مسلمانوں کا مطالبہ

کلکتہ یکم اگست جب بنگال کے مسلمانوں کو بنگال لیجسلیٹو کونسل میں اکثریت حاصل نہ ہو جائے کسی دستور کو وہ لوگ ہرگز نہ قبول کرینگے - بنگال کے مختلف اضلاع سے جو اطلاعات آئی ہیں انسے ظاہر ہوتا ہے کہ مختلف مقامات پر اسی قسم کی تجاویز پاس ہوئی ہیں کہا جاتا ہے کہ مذکورہ بالا تجویز کی نقلیں برقی پیام کے ذریعہ ویسرائے اور گورنر کے پرائیویٹ سکریٹری کو بھیج دی گئی ہیں -

لمحۂ فکریہ!

کیا اخبارات بچون کے لیے مفید ہین؟

اس سوال کا جواب پروفیسر ڈبلو، بی ہٹکن دیتے ہین کہ اگر والدین چاہین تو اخبارات بچون کے لیے مفید ہو سکتے ہین مگر کتنے والدین ایسے ہین جو اخبار بینی سے واقف ہین؟ غالبًا ایک فیصدی بچون کے اخبار پڑھنے سے قبل ہمارا فرض ہے کہ ہم والدین کو بتائین کہ اخبار کسطرح پڑھا جاتا ہے اس تمام مسئلہ کا انحصار والدین پر ہے،

بعض امریکن اہم خبرون کے متعلق صحیح راے قائم کرنے کے لیے کافی وقت صرف کرتے ہین، نیویارک اور شکاگو کا میرا ذاتی تجربہ ہے کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص اخبار بینی کے لیے ۵ منٹ روزانہ صرف کرتا ہے مگر عام مرد اور عورتین اسی کام کے لیے آدھ گھنٹہ روزانہ صرف کرتین ہین اور کم قابلیت کے آدمی تو اس سے بھی زیادہ وقت صرف کرتے ہین اور جو کچھ پڑھتے ہین اُس سے بہت زیادہ اثر قبول کرتے ہین حالانکہ وہ عمومًا اہم نکات سے کوئی واسطہ نہین رکھتے، مختصر یہ کہ کمتر قابلیت کے لوگ مذکورۂ بالا دانشمند طبقہ کے مقابلے مین الفاظ اور الفاظ کے معنی اور اصطلاحات کو اچھی طرح نہیں سمجھتے،

اُن عقلمند والدین کو جو اپنے بچون کو اخبار پڑھانے کے خواہشمند ہون گے بیک وقت دو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا اول تو یہ وہ خود اخبار کو اچھی طرح نہین پڑھتے، دوسرے یہ کہ وہ چیز جس سے اُنھیں کام لینا ہے خود اچھی نہیں ہوتی، بڑے بڑے شہرون کے چند بڑے بڑے اخبارات کے علاوہ عام طور سے اخبارات سطحی اور بد مذاق ہوتے ہین، مگر ایک ذہین اخبار بین تیز و تند سُرخیون اور بیکار چیخ پکار مین دبی ہوئی روزانہ کی اہم خبرون کو جو اندر کے صفحات میں ہوتی ہین تلاش کر لیتا ہے، ایسے والدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ کانٹون سے گلاب توڑنا جانتے ہُون اور اپنے بچون کو بتانے سے قبل وہ خود دنیا کی اہم خبرون کے حاصل کرنے کے لیے طریقے سے واقف ہون، غریب والدین کی ذمہ داری اتنی زبردست ہے!

نہ منع کرو نہ زبردستی

اب بچون کو لیجیے، سب سے پہلے مین کچھ اصولی باتین عرض کرتا ہون اول یہ کہ بچون کو خواہ وہ بہت ہی چھوٹے ہون ہرگز ہرگز اخبارات پڑھنے سے منع نہین کرنا چاہیے یہ طریقہ بچون کے دلون مین اخبارات کیطرف سے نفرت بڑھا دیتا ہے اور وہ اخبارات کو بُری شے تصور کرنے لگتے ہین، نیز کبھی بچون کو مجبور نہ کیا جائے کہ وہ اخبارات پڑھیں اس قسم کی ہر ایک حرکت خواہ اس میں تفنن ہی شامل ہو نہایت مہلک اور مضر ہے،

جہان تک اخبارات پُرمذاق (پنچ) کا تعلق ہے، ہمین وہ تھکے ماندے والدین اچھی طرح یاد ہین جو فرصت کے اوقات میں ان اخبارات سے اپنے دل و دماغ کو تسکین دیا کرتے ہین، پنچ اخبارات کا اور سنجیدہ اخبارات کا وہ حصہ جو لطائف اور ظرائف سے متعلق ہوتا ہے بچون کے لیے بالعموم دلچسپ ہوتا ہے اور پانچ برس کی عمر سے لیکر ۱۲ برس کی عمر تک کے بچے بالخصوص نہایت ذوق و شوق سے پڑھتے ہین خوش قسمتی سے اس قسم کے اخبارات اور اس قسم کے مضامین و لطائف بالعموم مفید ہوتے ہین، پریون کی کہانیون اور جھوٹے افسانون کے مقابلے میں یہ مضامین زیادہ سچے ہوتے ہین اس کا ثبوت ہماری روزانہ زندگی ہے جس میں اس قسم کے واقعات رات دن ہوتے ہین اگر ہر مذاقیہ مضمون کو شروع سے آخر تک پڑھتے ہین اور اُس کے نتیجے تک پہنچنے کے لیے بچے کو مجبور کیا جائے تو اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ بچہ ابتدائی واقعات بھی بھول جائے گا، اور مین اس بات کی ضمانت دیتا ہون کہ اس قسم کے مضامین پڑھنے سے بچہ کوسون بھاگنے لگے گا،

اب عشق و محبت، جنگ و پیکار، قتل و غارت اور اتفاقیہ اموات کی خبرون کو لیجیے، اگر اس قسم کی خبرون کو پڑھنے سے بچون کو روکا جائے تو کوئی عمدہ نتیجہ برآمد نہ ہوگا، اور یہ کسیطرح بھی درست نہین کہ انسانی زندگی کے صحیح حالات و واقعات سے بچون کو لاعلم رکھا جائے اور اس کے بجاے اُن کے سامنے انسانی اعمال و افعال کی غلط تصویر پیش کر دیجائے، بہت سے بالغین کیطرح بچے بھی اخبارات کے پہلے صفحے کو سرسری نظر سے پڑھ جاتے ہین، پہلے صفحے پر محبت، جرائم، تو پچیوں کے کارنامے اور دیگر حادثون کے متعلق خبرون کو موٹی موٹی سُرخیون اور اضطراب پیدا کرنے والے الفاظ کے ساتھ دیا جاتا ہے جو مدنظر لوگون کے لیے ہوتی ہین، ایک اچھا خاصہ بچہ قتل اور جرائم کے واقعات سے اپنی دلچسپی ظاہر نہین کر سکتا جتنی ایک بڑے آدمی کو ہوتی ہے اُسے ان خبرون کو سرسری طور پر پڑھنے دیجئے، یہ درست نہین کہ وہ انسان کے بہادرانہ اور جرأت آمیز کارنامون سے بالکل بے خبر رہین، اگر والدین اس قسم کی خبرون کو پڑھنے سے بچے کو سختی یا نرمی سے منع کرینگے اور اُن خبرون اور مضامین کے پڑھنے کی اجازت دین گے جن مین گپ بازی اور قیاس آرائی کے علاوہ کچھ نہین ہوتا تو وہ اپنے اس طرز عمل کے ذریعہ بچے کے دماغ پر اول الذکر خبرون کی اہمیت کو مسلط کر دین گے، اس لیے جب بچہ کی نظر پہلے صفحہ پر دوڑے تو خاموشی بہترین شے ہے اور جب بچہ ان خبرون کے متعلق دریافت کرے تو جواب دینا چاہیے کہ اخبار مین یہ خبرین اسوجہ سے شائع کی گئی ہین کہ دوسرے عبرت حاصل کرین اور عامۃ الناس محفوظ رہ سکیں،

اصل مسئلہ ۱۲ برس یا اس سے زائد عمر کے بچون سے شروع ہوتا ہے اب سوال ہے سمجھ کر پڑھنے کے لیے بچون کی ہمت افزائی کا، واقعات حالیہ پر اُن کے سامنے گفتگو کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اُنھین دلچسپی پیدا ہو، اس کام کے لیے سب سے بہتر وقت کھانے کا ہے، ہر ایک مباحثہ نہایت دوزانہ اور ہر قسم کی پابندی سے آزاد ہونا چاہیے، یہ وہ وقت ہوتا ہے جب بچہ اسکول کی نفرت آمیز زندگی سے بیزار ہوتا ہے اسوقت بچہ کو تعلیم دینا بیوقوف کا کام نہین،

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ بچہ کو اسوقت کسطرح تعلیم دیجائے؟ اس کا طریقہ یہ ہے کہ بچے کو بتایا جائے کہ اخبارات مین یہ خبر شائع ہو رہی ہے کہ امریکہ کے ۵ ۲ کروڑ بشل گیہون کے بدلے مین برازیل کی کافی کے ایک لاکھ پچاس ہزار بنڈل آتے ہین ایک اڈیٹر لکھتا ہے کہ اس گیہون کے جو برازیل جاتا ہے ہین ایک ارب ۳۵ کروڑ روٹیان ملین اور اب ۴ ارب ۴ کروڑ ۲۵ لاکھ کافی کی پیالیان ملین گی عقلمند والدین اس خبر پر اچھی خاصی بحث کر سکتے ہین کہ اب امریکہ کے خاندانون مین کتنی مدت تک اس کافی کا دور چلتا رہے گا، اور کسطرح پنیر، مکھن، اور ٹوسٹ کھائے جائین گے اس کے بعد بتایا جائے کہ آجکل ہمارا ملک بے خبر جاہلون کیطرح تجارتی راہ مین گامزن ہے ہم کافی کے بدلے مین گیہون دیتے ہین، ہندوستانی گڑ کے تبادلہ میں تمباکو بھیجتے ہین غرضکہ اسیطرح اس مسئلہ کے ہزارون پہلو نکل سکتے ہین اور اُنھین حسب منشا بڑھایا جا سکتا

پڑھنے کا طریقہ

ہر شخص کو چاہیے کہ وہ کسی مقصد کو مقرر کر کے اور انتخاب کر کے پڑھے، بچون کو تربیت دینے کے بہت سے طریقے ہین بہت بچے بیاض کے شائق ہوتے ہین، والدین بچون کو بتادین کہ اخبارات کی بیاض کسصورت مین بنائی جا سکتی ہے، پھر دیکھیے آپ بچہ کو بیاض مین منہمک پائین گے،

چھوٹے بچے جب ہوائی تجربے کے متعلق گفتگو کرتے ہیں یا پڑھتے ہین یا ہوائی جہازون مین سوار ہوتے ہین تو ساتوین آسمان پر پہونچ جاتے ہین، صرف اخبارات ہی وہ ذریعہ ہین جن سے بچے کو اس سلسلے مین ہر قسم کی معلومات حاصل ہو سکتی ہین خواہ وہ خبرین، اور تصاویر وغیرہ سے بچے بتدریج بآسانی سمجھ سکتا ہے بعض بچون کو جغرافیہ بہت دلچسپ معلوم ہوتا ہے ایسے بچے کو اپنی بیاض مین اپنے پیارے وطن کی تمام خبرون کو جمع کرنا چاہیے، کسی بچہ کو وہ مضامین جو زیادہ مضامین کی خبر دے کر اپنی بیاض مین جمع نہین کرنا چاہیے بلکہ اکثر بچون کو تو ایک ہی مضمون سے اگر ایسا کیا گیا تو مرادو بجائے گی،

بچون کی بیاض کو صرف اخبارات کی خبرون کا پابند نہین بنا دینا چاہیے، تمام معقول اطلاعات نقشہ جات، تصاویر، رسائل کے مضامین اسٹامپ، سکے بھی شامل ہونے چاہئین، اسیطرح خبرین، دوسرے مضامین اور روزمرہ زندگی کے حالات اور دلچسپیون سے مکمل ہو جائین گی،

ایک خاندان موجودہ زمانہ کے اطلاعات کا کھیل ہر جمعہ کی رات کو کھانا کھاتے وقت کھیلے، باپ ہر بچہ سے گذشتہ ہفتہ کی خبرون کے متعلق پانچ سوالات کرے، ہر ایک سوال کے پانچ نمبر ہونے چاہئین اور غلط جواب کے لیے صفر زیادہ موزون ہے جو بچہ سب سے زیادہ نمبر حاصل کرے اُسے معمولی سا انعام دیا جائے، یہ طریقہ کتنا مفید ہوگا، ہر شخص تجربہ کر کے دیکھے،

(جاپان ٹائمز)

بالشویک روس کا فوجی اور ہوائی نظام

چھ کروڑ بچون اور ۲۳ لاکھ عورتون کی فوجی تعلیم

روس کی سوا تین کروڑ فوج جنگ کا انتظار کر رہی ہے

ایک اخبار نویس نے ماسکو کے ایک بالشویک افسر سے مندرجۂ ذیل سوال کیا جب آپ کا یہ خیال ہے کہ سرمایہ دار حکومتین بالشویک حکومت کو آئے دن دھمکیان دیتی رہتی ہین تو پھر اسکی کیا وجہ ہے کہ آپ کی فوج کی تعداد بہت کم ہے؟"

افسر مذکور نے اس کے جواب مین کہا کہ" ہماری سُرخ فوج سے مراد فوجی سپاہ نہین ہین بلکہ سُرخ فوج مین کمانڈر اور افسر وغیرہ شامل ہین رہا عام طور پر فوجی سپاہ کا سوال سو وہ کوئی خاص جماعت نہین ہے بلکہ تمام روسی باشندے حکومت کے سپاہی ہین،

یہ جواب فی الحقیقت واقعات پر مبنی ہے، سوویٹ گورنمنٹ جسطرح سیاسی معاشرتی اور اقتصادی انقلابات سے گزر رہی ہے اسی طرح اسکا فوجی نظام بھی انقلاب کے زیر اثر ہے روس کا ہر باشندہ جسکو شہری حقوق حاصل ہین وہ جنگی ادارون کی کسی نہ کسی شاخ سے وابستہ ہے، اسوقت فوجی اسکولون مین ۱۷ سال کے چھ کروڑ بچے زیر تعلیم ہین اسیطرح "روسو دیا چم" سوسائٹی کے ماتحت ساٹھ ہزار وہ اشخاص فوجی تعلیم حاصل کر رہے ہین جو مزدور، کلرک اور دفترون مین کام کر رہے ہین، "روسو دیا چم" سوسائٹی مین ایک کروڑ بیس ہزار ممبر ہین۔

"کوم سومول" جو اشتراکی نوجوانون کی لیگ ہے اسمین ۱۶ سال سے لیکر ۲۲ سال تک کی عمر کے پچاس لاکھ ممبر ہین، ان نوجوانون کو فوجی تعلیم کے علاوہ دیگر فنون کی تعلیم بھی دیجاتی ہے،

عورتون کی فوجی ترتیب

عورتون میں بیس لاکھ عورتین جنگ اور دیگر پبلک کامون کے تیار کی جا رہی ہین تاکہ وہ کاشت، صنعت و حرفت، تجارت اور دیگر شہری کامون مین مردون کے بجاے اپنے فرائض انجام دین، دو لاکھ پچاس ہزار عورتین خاص طور پر مدارس حربیہ مین زیر تعلیم ہین، تاکہ وہ جنگی سپاہیون کی طرح میدان مین نکل کر کام کر سکین، ۱۹۳۰ء مین پچاس عورتون کو اکاڈیمی مین مطالعہ کی اجازت دی گئی تھی کہ وہ فوجی افسرون اور کمانڈرون کی پوزیشن حاصل کرنے کی قابلیت پیدا کریں،

چونکہ روس مین ریلون کی کمی کے باعث سفر کی سہولتین مہیا نہین ہین اس لیے بالشویک حکومت ہوائی مواصلات کے لیے بڑے پیمانہ پر کام کر رہی ہے، گذشتہ سال ہوائی ترقی کے سلسلہ مین ۵۰۰۰۰۰۷ پونڈ خرچ کر چکی ہے، اور ۱۹۳۲ء کے آخر تک ہوائی راستہ کی مسافت ۶۹۲۷۰ تک پہنچ جائیگی۔

روس مین ایک لاکھ آدمیون کو تعلیم دی جا رہی ہے تاکہ وہ فارغ ہو کر عام باشندون کو سکھائین کہ جنگ کے موقعون پر وہ کسطرح زہریلی گیسون سے اپنی حفاظت کر سکتے ہین، روس مین اس طریقہ سے تعلیم دی جا رہی ہے جس سے جنگ یا صلح دونون موقعون پر کام لیا جا سکتا ہو۔

تین کروڑ گیارہ لاکھ منظم فوج

سوویٹ گورنمنٹ کے اپنے اندازہ کے مطابق روسی فوج کی تعداد بہت زیادہ ہے اس سے مراد وہ فوج ہے جو منظم اور با ضابطہ ہے حال ہی میں ایل ایم گگانوویچ، جوزف اسٹالین اور وزیراعظم مولوٹو نے روسی افواج کی جو تعداد ظاہر کی ہے وہ تین کروڑ گیارہ لاکھ ہے، "لگانوویچ" نے بیان کیا کہ ہمارے دشمنون کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہمارے [illegible] ہے، منظم فوج [illegible] جنت نرائن کا استعفیٰ جو آپ نے تفصیل مختلف طبقات [illegible]

ٹریڈ یونین	۱۱۰۰۰۰۰	والنٹیر ڈیفنس ۹۰۰۰۰۰
سوویٹ ڈیلی گیٹ	۱۰۰۰۰۰	نوجوان اشتراکی ۵۰۰۰۰۰
پائینیر	۴۰۰۰۰۰	کمیونسٹ پارٹی ۲۰۰۰۰۰

(الجمعیۃ بحوالہ کرنٹ ہسٹری)

بحکم جناب رائے بہادر ٹھاکر چھپال سنگھ صاحب بہادر ڈسٹرکٹ جج بارہ بنکی

حکم قرارداد دیوالیہ

بعدالت ڈسٹرکٹ جج صاحب بہادر بارہ بنکی
بمقدمہ دیوالیہ ۴۰ سنہ ۱۹۳۲ء

دربارہ درخواست مورخہ ۹ مارچ سنہ ۱۹۳۲ء بنابر دیوالگی مدخلہ سرجو ولد رگھوبر قوم کورمی ساکن موضع بروَلی ملک پرگنہ ستر کہہ ڈاکخانہ بہانمؤ تحصیل نوابگنج ضلع بارہ بنکی درخواست مندرجہ بالا پیش ہو کر بموجب حکم مورخہ ۲۰ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء

حکم ہوا کہ

سرجو دیوالیہ قرار دیا گیا۔ اس کو چاہئے کہ وہ درخواست بریت اندر ۶ ماہ داخل کرے اور قرضخواہان اپنا قرضہ اندر ایک ماہ ثابت کریں

المرقوم ۵ اگست سنہ ۱۹۳۲ء

بحکم منصرم
عدالت ڈسٹرکٹ و سشن جج
بارہ بنکی

مہر عدالت

کیا ریاست الور کے خلاف تحریک بے بنیاد ہے؟

مہاراجہ الور اپنی رعایا کو ایک نگاہ سے دیکھتے ہین

ریاست الور کے خلاف الزامات کی سرکاری مراسلہ سے تردید

نئی دہلی ۳۰ جولائی، ہز ہائینس مہاراجہ الور کی حکومت کی طرف سے حسب ذیل بیان شائع ہوا ہے:-

مہاراجہ الور کی حکومت کو اسکا علم ہے کہ ریاست الور کے خلاف دہلی، اجمیر، لاہور اور دیگر مقامات میں بعض اشخاص کی طرف سے تحریک کیجارہی ہے اس تحریک کے محرکین اکثر جلسون مین یہ بیان کرتے ہین کہ ریاست الور کی حکومت مذہبی معاملات مین مداخلت کرتی ہے اور مسلمان کو قرآن کی تعلیم سے روکتی ہے ہز ہائینس کی حکومت کو کسی ایسے احکام کی اطلاع نہیں ہے جس سے کسی طرح یہ ثابت ہوتا ہو کہ مذکورہ بالا الزامات صحیح ہوسکتے ہین ایک دفعہ پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ کیطرف سے ایک نئی سڑک کی تعمیر شروع ہوئی، فوراً بعض آدمیون نے ایک پرانی عمارت جو اس راستہ مین پڑتی تھی مسجد قرار دیدی حالانکہ وہ عمارت تقریباً سات سال سے بیکار پڑی ہوئی تھی اور ریاست کے کاغذات مین اس کے متعلق یہی مذکور تھا کہ وہ ایک تبارہ ہے بہرحال ہز ہائینس نے مسلم رعایا کو بلایا اور کہا کہ پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ کے احکام نے سڑکون کی تعمیر کے لیے نقشہ تیار کیا ہے انہین سے جس راستہ کو چاہین پسند کریں، مسلمانون کے نمایندے جمع ہوے ہین اور سب نے الور کے ڈاکٹر محمد علی کو اپنا نمایندہ بنایا جنھون نے بیان کہ "ہم سب مہاراجہ کے بچے ہین اور ان کو ہم اپنے باپ کے برابر سمجھتے ہین، ہم اس مسئلہ کو ان ہی کے ہاتھ مین چھوڑتے ہین وہ جسطرح چاہین فیصلہ کرین، تو تبارہ کو منہدم کرادین"

ہز ہائینس نے کہا کہ ہم رعایا کے دلی جذبات سے واقف [illegible] اسقدر خراب ہو رہی ہے تاہم [illegible] لیے ہین یہ اعلان [illegible] کرتا ہون کہ سڑک کی تعمیر کا کام ترک کردیا جائے گا"

اس کے بعد اس طبقہ کے پرائیوٹ اسکولون کے متعلق ایک تحریک شروع کردی، تقریباً ۵ سال پہلے یہ حکم نافذ ہوا تھا کہ ہندو خواہ مسلمان بھی اگر اسکول کھولنا چاہین تو انکیلئے کی مزاحمت نہین کیجائے گی، البتہ اسکول کھولنے سے پہلے اجازت لے لی جائے اور ریاست سے ان کا ملاحظہ ہوتا رہے گا کیونکہ ہز ہائینس کی حکومت کو اس کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ ریاست یا حکومت برطانیہ کے خلاف کوئی تازہ پروپگنڈا پھیلایا جائے یا غلط تعلیم نہ دی جائے،

پانچ سال تک کسی نے اس حکم کی تعمیل نہ کی اس کے بعد ناظم نے یہ حکم نافذ کیا کہ تمام اسکول عارضی طور پر بند کردیے جائین اور مذکورہ بالا حکم کے مطابق طلب کیجائے جو فوراً دیدی جائے گی، بہت سے لوگون نے اس حکم کی تعمیل کی اسکے بعد ہز ہائینس کیطرف سے ایک نیا گزٹ شائع ہوا جس کا مفہوم یہ تھا کہ مذہبی مکتب یا پاٹ شالہ کھولنے کے لیے صرف دس روز پہلے ریاست کو اطلاع دے دی جائے مگر دنیوی علوم کے اسکولون کے لیے اجازت طلب کرنا ضروری ہے، اس گزٹ مین نہایت واضح طور پر لکھا ہوا تھا کہ مطلوبہ اطلاع ان مذہبی تعلیمات کے لیے ضروری نہین ہے جو مساجد یا مندرون مین دی جاتی ہے، اور نہ قرآن یا دیگر مذہبی امور کی تعلیم کے لیے ضروری ہے جو مذہبی احکام کے مطابق دی جاتی ہے، یہ احکام گذشتہ مئی مین صادر ہوئے اور اب تک اس کے متعلق تحریک جاری ہے، برطانوی ہند کے مختلف مقامات مین جو جلسے ہوئے ہین اور ان مین جو تجاویز منظور ہوئی ہین سب اس امر پر مرکوز ہین کہ ریاست نے مذہبی تعلیم مین مداخلت کی ہے

حالانکہ یہ امر حقیقت سے بالکل دور ہے۔

ایک الزام یہ بھی ہے کہ مسلمانون کو اپنے مقامات کی مدافعت کے لیے ضروری سہولتین نہین دی جاتی ہین، ہز ہائینس کی حکومت کا خیال ہے کہ یہ الزام اس بنا پر عائد کیا جاتا ہے کہ ریاست کے باہر کے وکلا کو یہان آنے کی اجازت نہین ہے مگر یہ حکم آج کا نہین برسون سے نافذ ہے اور اکثر ریاستون مین اسکا عملدرآمد ہوتا ہے،

یہ مراسلہ اس لیے نہین شائع کیا جارہا ہے کہ صداقت پر پردہ ڈالدیا جائے، بلکہ ریاست کے باہر کے مسلمانون پر حقیقت حال کا اظہار مقصود ہے، جس مہاراجہ نے ۲۵ ہزار روپیہ علی گڈھ یونیورسٹی کو مذہبی تعلیم کے لیے دیا ہو اس کے لیے یہ کیونکر ممکن ہے کہ وہ مسلمانون کے مذہب کے خلاف کوئی حکم نافذ کرے گا،

افسوس کی بات ہے کہ برطانی ہند کے کئی مقامات مین فرقہ وارانہ مناقشات شروع ہوگئے ہین، بظاہر جس بنا پر ہر فرقہ اپنے آپکو منظم کر رہا ہے وہ جمہوریت اور حق رائے دہی کا سوال ہے، یورپ مین جسطرح سیاسی جماعتین ہین چونکہ ہندوستان ایک مذہبی ملک ہے۔

متعلقہ پالیسی پر تنقید کیے بغیر ہز ہائینس کی حکومت سچی اور مخلصانہ تنقید کو سننے کے لیے آمادہ ہے مگر ساتھ ہی یہ خواہش کرتی ہے کہ جو لوگ ریاست کے خلاف بے بنیاد پروپگنڈا کرکے رعایا کے دماغ کو مسموم کر رہے ہین وہ حالات کا مطالعہ کرین اور اسکا احساس کرین کہ ہز ہائینس کی حکومت اور ہز ہائینس اپنی تمام رعایا کو بغیر کسی جانبداری کے ایک نگاہ سے دیکھتے ہین اور صدیون سے جو روایات قائم ہین انکو جاری رکھنا چاہتے ہین اور جسطرح ہندو و مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ بھائیون کیطرح رہتے ہین اسی طرح رہین گے ہر مذہب کی روح ہے،

کیا حکومت نیا قرض لینا چاہتی ہے

بمبئی کے تاجرون میں یہ افواہ گرم ہے کہ حکومت ہند عنقریب روپیے کی صورت میں نیا قرض لینے والی ہے حکومت کو یکم اکتوبر تک ۱۱ کرور روپیہ ادا کرنا ہے۔ یہ وہ قرض ہے جو چھ فیصدی کے حساب سے جاری ہوا تھا اور جس کی ادائی ۱۹۳۲ء تک ہو جانی چاہیے تھی بہت سے لوگوں نے اپنے قرض کو نئے قرض میں بدل لیا- اور ۱۱ کرور روپیے کا قرض ہنوز واجب الادا ہے آیندہ تین سال میں حکومت کو تقریباً ۷۳ کرورڈ روپیہ ادا کرنا ہے اس لئے اس کی ضرورت ہے کہ نئے قرض لئے جائیں جسکی ادائی کی مدت طویل ہوگی-

---

ویسرائے نے آرڈیننس جاری کرکے تاج برطانیہ کی توہین کی

ہائی کورٹ میں ملکۂ وکٹوریہ کے فرمان کا حوالہ

تمام سیاسی قیدیون کو رہا کردیا جائے

بمبئی، پیر- ہائیکورٹ مین چیف جسٹس اور مسٹر جسٹس ناناوتی کے اجلاس مین مسٹر جے، کے، ایم ہر کرنے ایک ۸۵ سالہ برہمن نے عذرداری پیش کی بنیاد ملکہ وکٹوریہ کے فرمان ۱۸۵۸ء پر تھی، عدالت نے ابھی احکام نہین جاری کیے عذرداری کے خیال مین فرمان ملکہ کے بعد ویسرائے کے آرڈیننس خلاف قانون ہین، اس لیے مسٹر بھولا بھائی جے ڈیسائی، مسٹر سورج دلبھ داس، ڈاکٹر ایم، ایس، گوڑ، اڈیٹر ہلال مسٹر رتی لال ٹھاکو اور تمام لوگ جو نظر بند یا سزایاب ہوگئے ہین وہ قابل رہائی ہین،

عذرداری نے بیان کیا کہ فرمان ملکہ ۱۸۵۸ء کا آخری پیرا گراف مظہر ہے کہ ہندوستان پر صرف شہنشاہ معظم کی رعایا کے مفاد کی خاطر حکومت کیجائے گی لیکن گورنر جنرل کو گورنمنٹ آف انڈیا کی دفعہ ۲، کے تحت ہم پر حکومت کرنے کی طاقت دی گئی ہے اس لیے انھون نے غلطی سے عذرلنگ کے ساتھ خلاف قانون آرڈیننس جاری کرکے احکام تاج برطانیہ کے خلاف ہندوستان کی بہبودی کو تباہ کرنے کا ارادہ کرلیا ہے اس لیے وہ گورنمنٹ آف انڈیا کی دفعہ ۱۲۸ کی رو سے جرم کے مرتکب ہوئے، تمام آرڈیننس خلاف قانون ہین کیونکہ وہ فرمان ملکہ کے خلاف ہین اور ان کی بنیاد حقائق پر نہین-

(۱) عدالت کو اعلان کردینا چاہیے کہ گورنر جنرل کا یہ رویہ تاج برطانیہ کی توہین ہے اور اسکی بڑی خوشنودی کا سبب ہے-

(۲) جتنے آرڈیننس ۱۹۳۱ء سے اب تک جاری ہوئے انھین روک دیا جائے،

(۳) حکومت بمبئی کو حکم دیا جائے کہ وہ مندرجۂ بالا اشخاص کو رہا کردے،

(۴) عذرداری کو اجازت دی جائے کہ وہ تاج برطانیہ کے مفاد کی خاطر اسکی طرف سے استغاثہ کرے،

عذرداری نے یہ دعوی تاج برطانیہ کے مفاد کی حفاظت کے لیے کیا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ تاج برطانیہ حسب ذیل امور پر بازپرس کرے

(۱) آرڈیننس کے اجرا سے گورنر جنرل نے تاج برطانیہ کی توہین کی کیونکہ اس نے ملکۂ وکٹوریہ کے فرمان مجریہ ۱۸۵۸ء کی خلاف ورزی کی ہے، اور ہندوستانی رعایا کی اطاعت و فرمانبرداری میں دست اندازی کرکے تاج برطانیہ کے اقتدار کو نقصان پہونچانے کی کوشش کی ہے، گورنر جنرل کا آرڈیننس جاری کرنا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۶۵ کی خلاف ورزی ہے جس سے تاج کے احکام کی نافرمانی ہوتی ہے، اور رعایا کی اطاعت اور محافظت میں دست اندازی ہوتی ہے، اس امر کی حمایت مین مستغیث نے بہت سے قوانین پیش کیے کہ اس تاج کے مفاد کی خاطر عذرداری کرنے کا استحقاق حاصل ہے، گرچہ دفعہ ۹۰ (۲) ضابطۂ دیوانی کے ماتحت ایڈوکیٹ جنرل کو اس قسم کی عذرداری کا حق ہے تاہم مستغیث کو اس قسم کی حرکت سے کہین ممانعت نہین کیگئی ہے- قانوناً پرائیوٹ اشخاص کو تاج کیطرف سے مقدمہ کرنے کا حق ہے اور مستغیث اپنی موجودہ عمل سے محض اپنے فرائض انجام دے رہا ہے ادھر ۵

۵ اور اسکے لیے تاج کی اجازت ضروری نہین-

اس کے بعد مستغیث نے یہ ثابت کیا ہے کہ عدالت ہذا کو موجودہ مقدمہ کی کارروائی کا حق حاصل ہے اور اسکی تحقیقات کرسکتی ہے کہ گورنر جنرل نے آرڈیننس جاری کرکے تاج کی توہین کی ہے یا نہین-

اپنے روپیہ کو اپنے ہی ملک میں صرف کیجئے اور ہندوستان کے بنے ہوئے اونی کپڑے خریدیئے ایسا کرنے سے آپ کے ہموطن بھائیونکو روزگار حاصل ہوگا

یہ کپڑے دھاریوال میں بنائے جاتے ہیں

اون کی کتائی سے لیکر کپڑوں کی بنائی- رنگائی اور ان کی مکمل تیاری کا کام ہندوستانی ہی کرتے ہیں

مقامی ایجنٹ:-
امپیریل ایجنسی- جنرل گنج - کانپور

فہرست اور نمونے سیل آرڈر ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۴ سے مفت طلب کیجئے

دی نیو ایجرٹن اولن ملس
دھاریوال پنجاب

پراونشل مسلم ایجوکیشنل کانفرنس صوبہ متحدہ کا آئندہ اجلاس

صوبہ کی تعلیمی کانفرنس تقریباً آٹھ سال سے اس صوبہ میں مسلمانوں کی تعلیمی خدمت انجام دے رہی ہے اور اس کے سالانہ اجلاس بدایوں۔ الہ آباد۔ پیلی بھیت۔ فرخ آباد۔ میرٹھ۔ اٹاوہ۔ اور سہارنپور میں منعقد ہوتے رہے ہیں ان اجلاسوں کی صدارت کے فرائض نواب سر مزمل اللہ خاں ڈاکٹر و جسٹس سر شاہ محمد سلیمان۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خاں۔ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد۔ خان بہادر حافظ ہدایت حسین بیرسٹر ایٹ لا اور نواب صدر یار جنگ بہادر جیسے علم دوست اور فاضل بزرگان قوم انجام دے چکے ہیں۔

عرصہ سے ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ روہیلکھنڈ کے صدر مقام بریلی میں جو سیکڑوں سال سے شمالی ہند کے مسلمانوں کی تہذیب و تمدن کا مرکز رہا ہے اس مجلس کو دعوت دیجائے اس غرض کے لئے ایک مشاورتی جلسہ اسلامیہ ہائی اسکول بریلی کی عمارت میں ۳۰ رجولائی ۱۹۳۲ء کی شام کو خان بہادر شیخ خلیل الدین احمد صاحب اسپیشل مجسٹریٹ اور چودھری اشتیاق احمد صاحب میونسپل کمشنر کی تحریک پر منعقد ہوا جسمیں با اثر مقامی حضرات کے علاوہ خان بہادر مولوی فصیح الدین ایم ایل سی اور مولانا سید طفیل احمد صاحب جائنٹ سکریٹری آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس بھی جو حسن اتفاق سے بریلی میں موجود تھے شریک جلسہ ہوئے سید الطاف علی بی اے علیگ کی تحریک اور خان بہادر شیخ خلیل الدین احمد صاحب کی تائید سے خان بہادر مولوی فصیح الدین صاحب صدر جلسہ منتخب کیے گئے۔ آپ پراونشل کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر ہیں اس لئے آپ نے اپنی ذاتی واقفیت سے کانفرنس کی گذشتہ تاریخ اور اس کی کامیابی خدمات کو مختصر طور پر بیان کرنے کے بعد شہر بریلی میں اس کے انعقاد کی ضرورت کا اظہار کیا۔ خان بہادر صاحب کی تقریر کے بعد سید الطاف علی بی اے نے باقاعدہ تحریک کی کہ پراونشل کانفرنس کو مسلمانان بریلی کی طرف سے دعوت دی جائے۔ کہ وہ اپنا آئندہ اجلاس تعطیلات دیوالی میں یعنی ۲۹ ر ۳۰ ر ۳۱ ر اکتوبر کو بریلی میں منعقد کرے اور اس غرض کے لئے مجلس استقبالیہ ترتیب دیجائے یہ تحریک اتفاق رائے سے منظور ہوئی اور مجلس استقبالیہ ترتیب دی گئی جس کے عہدہ دار حسب ذیل مقرر کیے گئے۔

(۱) خان بہادر شیخ خلیل الدین احمد صاحب اسپیشل مجسٹریٹ صدر

(۲) مولوی حافظ ظہور الدین صاحب ایڈوکیٹ میونسپل کمشنر و سابق ممبر کونسل و چودھری اشتیاق احمد صاحب میونسپل کمشنر — نائب صدر

(۳) مولوی عبد الواحد صاحب اسپیشل مجسٹریٹ و منیجر اسلامیہ ہائی اسکول بریلی — سکریٹری

(۴) سید الطاف علی بی اے علیگ جائنٹ سکریٹری

انتخاب عہدہ داران کے بعد تقریباً ایکسو معززین شہر کے نام فہرست اراکین میں درج کیے گئے اور یہ طے ہوا کہ آئندہ اس کمیٹی کو ممبران کی فہرست میں اضافہ کرنیکا اختیار رہیگا۔ آخر میں اجلاس کانفرنس کی صدارت کا مسئلہ پیش ہوا تجویز ہوا کہ آئندہ جلسہ میں اسکا فیصلہ ہونے کے بعد پراونشل کمیٹی کو اطلاع دی جائے اور تقسیم کام کی سب کمیٹیاں بھی آئندہ جلسہ میں ترتیب ہوں اس قدر کارروائی کے بعد جلسہ بعد شکریہ صدر ختم ہوا۔

جلسہ ختم ہونے پر مولوی اکرام عالم صاحب ایڈوکیٹ بدایوں بھی تشریف لائے اور انہوں نے اپنے مفید مشوروں سے مستفیض فرمایا۔

الطاف علی

جائنٹ سکریٹری مجلس استقبالیہ

بریلی

یکم اگست ۱۹۳۲ء

ایران کے حالات سننے کیلئے لوگوں کا ہجوم

مسٹر دین شا کی حالات ایران پر تقریر

بدھ کے روز سر کاؤس جی جہانگیر ہال میں مسٹر دین شا ایرانی سالیسٹر نے اپنے حالیہ سفر ایران کے متعلق تقریر کی جس کے سننے کے لیے بہت سے مشہور خانوں کی عورتیں اور مرد آئے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستانی پارسیوں کو اپنے قدیم وطن ایران سے کس قدر دلچسپی ہے۔ مسٹر ایرانی جو ڈاکٹر ٹیگور شاعر کے ساتھ ایران گئے تھے انہوں نے رضا شاہ پہلوی سے چند سال پہلے کے ایران کی تصویر کھینچی تھی۔ جس وقت ملک میں ابتری اور اختلاف پھیلا ہوا تھا۔ اس ہفت سال کی قلیل مدت میں رضا شاہ پہلوی نے ایران کی حالت کو بالکل بدل دیا ہے بعض سڑکیں وہاں ایسی تیار ہو گئی ہیں جو یورپ کی بہتر سڑکوں کا مقابلہ کرتی ہیں جن کی باقاعدہ کچہریاں ٹرینڈ قانون دانوں سے معمور ہیں۔ اور جدید اسلحہ سے مسلح پولیس اور فوج کے کافی انتظام کی وجہ سے جان و مال دونوں محفوظ ہیں۔

مسٹر ایرانی نے حاضرین کے سامنے اپنے ذاتی تجربوں کی بنا پر خاص اداروں اور ایرانی تحقیقوں کے متعلق بیان کیا اور اپنی تقریر کے اخیر میں برقی لالٹین کے ذریعہ ایران کی نسبت سنیما دکھایا۔

مسٹر طالع یار خاں نے کہا کہ مسٹر ایرانی نے ظاہر کیا ہے کہ چند سال کے عرصہ میں ایران کی صورت کس قدر تبدیل ہو گئی ہے۔ جس طرح ایران ترقی کر رہا ہے اس سے اُمید ہے کہ وہ دنیا کی بڑی قوموں کے درمیان اپنی جگہ لے لیگا۔ (چیرز)

امید کیجاتی ہے کہ ایران جانے والے لوگوں میں ہر سال اضافہ ہوتا رہیگا۔ لیکن وہ ایسے لوگ ہونا چاہئے جو تعلیم یافتہ اور قابل ہوں اور ایرانیوں کو وہ اپنی ہندوستان میں رہنے کی حالت کو ذہن نشین کرا سکیں اور جب وہ ہندوستان واپس ہوں تو یہاں کے لوگوں کو ایران کے واقعات کو ٹھیک طور پر بتا سکیں اس سے ان دونوں علیحدہ شدہ بھائیوں میں ایک قسم کی مفاہمت باہمی پیدا ہو جائیگی۔

یہ سمجھوتہ دونوں کے لئے بہتر ہوگا۔ اور اس سے ان ملکوں کو بھی فائدہ ہوگا۔

اوٹاوہ کانفرنس میں کینیڈا کی تجاویز

اوٹاوا ۱۴ اگست۔ کینیڈا کی ڈیلی گیشن نے اپنی تجاویز آج صبح برطانوی نمائندوں کے حوالے کردیں اور کہا جاتا ہے کہ وہ گندم۔ مچھلی۔ گوشت۔ مویشیوں۔ مکھن۔ پنیر۔ سبزیوں وغیرہ کے متعلق بڑی صاف اور واضح ہیں۔ گفت و شنید تھوڑی دیر تک ہوتی رہی۔ اور اس کے بعد ملتوی کر دی گئی۔ تاکہ اس عرصہ میں برطانوی ڈیلی گیٹوں میں آپس میں گفت و شنید کرنے کا کافی موقع مل جائے

زندگی کی کشمکش میں آپ مصروف ہوں!

امرت دھارا کو ضرور پاس رکھیں کیونکہ یہ آپ کو بہت سی تشویش خرچ اور تکلیف سے بچائے گا جو آپ نے

یہ بات ذہن نشین کر لیجئے

کہ امرت دھارا صرف ہماری ایجاد ہے جس کا اصل نسخہ سوائے ہمارے کوئی نہیں جانتا ہے! امرت دھارا کی خوبی کے باعث ہی ہر ایک شخص امرت دھارا کا مالک بننا چاہتا ہے امرت دھارا کی اسقدر شہرت دیکھ کر جھوٹے اشتہار مختلف ناموں سے ایسے ہی اوصاف کی ادویات مشتہر کر کے لوگوں کو یقین دلانا چاہتے ہیں۔ کہ یہ امرت دھارا ہی کے برابر ہے۔ کتب فروش اپنی کتب کی بکری کا ذریعہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ وہ لوگوں کو یہ بتا دیں۔ کہ ان کی کتاب میں امرت دھارا کا نسخہ ہے۔ مگر یہ سب جھوٹے ہیں۔ اور نقلیں ہیں!

اصل کوئی نہیں جانتا ہے

ہم نقل آب حیات بھی بنا کر رکھتے ہیں! اور بارہ آنے (۱۲/) فی شیشی بیچتے ہیں جبکہ امرت دھارا کی اتنی شیشی کی قیمت دو روپے آٹھ آنے ہے۔ امرت دھارا کی چھوٹی شیشی نمونہ کی قیمت صرف آٹھ آنہ (۸/) ہی۔

"امرت دھارا"

ان کل امراض کا جو عام طور پر گھروں میں بوڑھوں، بچوں، جوانوں، مردوں یا عورتوں کو ہوتی رہتی ہیں جسکی علاج کیلئے ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کے ساتھ ہوتی ہے ہندوستان کی جس زبان میں چاہیئے خط میں لکھ دیں۔ مفصل حالات کیواسطے رسالہ امرت منگوا دیں۔ کارخانہ کی دیگر چار سو ادویات کی فہرست اور طبی کتب مصنفہ پنڈت صاحب کی فہرست اور رسالہ امراض مخصوصہ مردان بھی جس کو ضرورت ہو۔ مانگنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں!

احتیاط نقلوں سے بچو۔ کیونکہ سخت دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر دکھ و تشویش کو بڑھا دینگی صحت کے معاملے میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کریں

ہر شہر میں ملتی ہے یا اس پتہ سے منگوالیں:۔ "امرت دھارا" ۱۱۵ لاہور

المشتہر

منیجر "امرت دھارا" اوشدھالیہ "امرت دھارا" بھون "امرت دھارا" سٹرک "امرت دھارا" ڈاکخانہ لاہور

ایک کروڑ کی جائداد سے دست برداری

باپ اور بیٹے میں سیاسی اختلاف

سیٹھ گوونداس کی بے مثل قربانی

جبلپور ۵ راگست۔ سیٹھ گوونداس جو صوبہ متوسط کا مشہور کانگریسی لیڈر ہیں اُس نے جبلپور سے آنے کے بعد راجہ گوکل داس کے محل میں رہنا بند کر دیا ہے چونکہ جیل جانے سے پیشتر اُس نے عہد کیا تھا کہ اگر اُس کے باپ نے اپنے اسامیوں سے لگان وصول کیا تو وہ محل میں نہیں آئے گا اپنے اسامیوں کو خود اُس نے مشورہ دیا تھا کہ لگان مت دو۔

سیٹھ گوونداس کے والد دیوان بہادر سیٹھ جیونداس نے مشترکہ خاندان کی جائداد کو تقسیم کرنے کا مطالبہ کیا تھا اس لئے سیٹھ گوونداس جائداد میں اپنے تمام حقوق سے دست بردار ہو گیا۔ جس کی مجموعی قیمت تقریباً ایک کروڑ روپیہ بتائی جاتی ہے دیوان بہادر نے اپنے لڑکے کے نام ایک خط لکھا تھا جسمیں مذکور ہے کہ سیٹھ گوونداس کے سیاسی اصول کی بنا پر خاندان کے لوگوں پر حکومت کا غیظ و غضب نازل ہو رہا ہے اور ان کو بہت نقصان بھی اٹھانا پڑا ہے۔ ولایتی کپڑوں کے مقاطعہ کے باعث ۱۹۲۱ء سے خاندان کو کپڑوں کی تجارت کی مد میں ۶۰ ہزار روپے سالانہ کا نقصان اٹھانا پڑا ہے ریونیو کورٹ کے مقاطعہ سے ۱۹۲۱ء و ۱۹۲۲ء کے درمیان ایک لاکھ روپے کا نقصان ہوا پار سال محل کی جائداد منقولہ کے ضبط ہونیسے خاندان کے اقتدار کو زبردست دھکا لگا۔

سیٹھ گوونداس اپنے باپ کے نہایت ہی مطیع لڑکے ہیں اور اپنے لیے اس کو نازیبا بات تصور کرتے ہیں کہ اپنے باپ سے جائداد تقسیم کریں۔ اور رام چندر جی کی مثال پیش نظر رکھ کر تمام جائداد سے دست بردار ہو جانا بہتر تصور کرتے ہیں وہ اپنے لئے اس کو بھی ذلت تصور کرتے ہیں کہ غریبوں پر ظلم اور تشدد کر کے جو جائداد حاصل کی گئی ہے اُسمیں حصہ لیں وہ غریب کاشتکاروں کو موجودہ غلامی سے نجات دلانیکے لئے اپنی تمام جائداد بلکہ زندگی تک قربان کر دینگے مگر محل کی عیش و عشرت کی زندگی کو گوارا نہ کریں

کل جبلپور کے ڈسٹرکٹ کورٹ مذکورہ بالا تمام مضامین کے ساتھ دست برداری کی رجسٹری ہو گئی ہے

مہاجرین الور کو جمعیۃ علمائے ہند کا صحیح مشورہ

جمعیۃ کے نظریہ سے مولانا ظفر علی خاں کا کامل اتفاق

لاہور ۳ اگست آج "زمیندار" کے نمائندہ نے الور اور مہاجرین الور کے مسئلہ پر مولانا ظفر علیخاں صاحب سے گفتگو کی۔ اس سوال کے جواب میں کہ جو مسلمان الور سے ہجرت کرکے آئے ہیں انہیں جمعیۃ علمائے ہند کے مشورہ کے مطابق واپس جانا چاہئیے یا نہیں - مولانا نے فرمایا کہ:-

"میں جمعیۃ علمائے ہند کا ایک رکن ہونے کی حیثیت سے جمعیۃ کے مشورہ سے حرف بحرف متفق ہوں اور میرا خیال ہے کہ مہاجرین کو اگر جلد واپس نہ بھیج دیا گیا اور ہجرت کا سلسلہ جاری رہا تو ان مظلوم مسلمانوں کا بھی وہی حشر ہوگا جو افغانستان کو ہجرت کرنے والوں کا ہوا تھا اور ایک حکومت جب مہاجرین کی مہمانداری کی تاب نہ لاسکی تو دہلی اور دوسرے مقامات کے غریب مسلمان اس کساد بازاری کے زمانہ میں مہاجرین الور کی کہاں تک خاطر تواضع کر سکیں گے - یہ صحیح ہے کہ مسلمانوں میں ابھی یہ جذبہ باقی ہے کہ وہ اپنے کسی اسلامی بھائی کو بھوکا ننگا نہیں دیکھ سکتا اور آدھی روٹی خود کھائیگا تو آدھی اپنے مہمان کو کھلائیگا - لیکن یہ چیز خود مسلمانان الور کی غیرت وحمیت کے منافی ہے کہ ریاست الور میں اکثریت میں ہونے کے باوجود وہاں تمام پرامن اور ممکن ذرایع سے کام لینے کے بجائے وہ گھربار اور جائداد واملاک سے دستبردار ہوکر وہاں سے ہجرت کر آئیں۔

جو مظالم بیان کیے جاتے ہیں ریاست کی طرف سے ان کی تردید ہو رہی ہے اگرچہ یہ صحیح ہی ہیں تو تردید سے کم از کم یہ ثابت ہوتا ہے کہ ریاست کے ارباب بست وکشاد اپنی طرف ان باتوں کی نسبت اپنے لئے باعث ننگ و عار تصور کرتے ہیں - اور ان حالات پر مسلمانان الور کو ہجرت کرکے دوسری جگہ جا رہنے کی بجائے ریاست کے بیان کی عملی تردید کرنی چاہئیے آخر یہ کیا بات ہوئی کہ مسلمانوں کی مسجدیں ڈاک خانوں اور پاٹ شالوں میں تبدیل کردی جائیں - اور مسلمان ان کی مدافعت کے بجائے دہلی کی راہ لیں میں اس کو اسلامی غیرت کے منافی سمجھتا ہوں اگر یہ شکایات صحیح ہیں اور ضرور صحیح ہیں تو مہاجرین کو جمعیۃ علمائے ہند کے مشورہ کے مطابق فوراً واپس جانا چاہئیے اور ریاست کے اندر رہ کر عمال ریاست کی زیادتیوں کو قلع قمع کرنے پر اپنی تمام قوت عمل صرف کردینی چاہئیے - اور انہیں یقین رکھنا چاہئیے کہ ہندوستان کے آٹھ کروڑ مسلمانوں کی طاقت اُن کی دعائیں ان کی امداد مسلمانان الور کے شامل حال ہیں اور دنیا کی کوئی طاقت انہیں فنا نہیں کرسکتی -

(زمیندار)

جنوبی امریکہ کی ریاستوں میں جنگی تیاریاں

لندن ۴ اگست - پیرس اور بولیویا نے لیگ اقوام کی تجویز کو منظور کرلیا ہے کہ مردو حکومتوں کے متنازعہ فیہ معاملات لیگ اقوام میں پیش کیے جائیں - حکومت پارا گوئے پہلے ہی سے ایسا کرنے پر رضامند ہے اس لئے توقع ہے کہ خونریز جنگ کا خوفناک سلسلہ منقطع ہوجائیگا

لیکن متخاصم حکومتوں سے جو اطلاعات ملی ہیں اُن سے اس خبر کی تصدیق نہیں ہوتی - کیونکہ وہ اپنی فوجیں تیار کررہی ہیں اور پارا گوئے کے ارباب حکومت اپنی فوجوں میں زہریلی گیس کی حفاظتی ٹوپیاں تقسیم کررہے ہیں - کیونکہ اُن کا خیال ہے کہ عنقریب حکومت بولیویا ہوائی تاخت شروع کرنے والی ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اعلان جنگ کے بعد فوجی تیاریاں برابر جاری ہیں۔

پارا گوئے کے دریائی بندرگاہ میں پولیس کو ان سولین کے خلاف طاقت کا استعمال کرنا پڑا جو کہ رضاکار بن کر میدان جنگ کی طرف جانا چاہتے تھے۔

نوعمر لڑکیاں جنگی وزارت سے استدعا کررہی ہیں کہ ان کو رائفل کا استعمال سکھایا جائے بچے گلی کوچوں میں فوجی قواعد کرتے اور قومی گیت گاتے ہیں -

حکومت بولیویا کا وزیر خارجہ یہ اندیشہ کررہا ہے کہ اگر اسی طرح جنگ کا سلسلہ جاری رہا تو غیر جانبدار ریاستیں ایک طرح کی ناکہ بندی کردیں گی جو کہ حکومت پارا گوئے کے لئے مفید ثابت ہوگی

حکومت ارجن ٹائن نے اپنے ایک سرکاری اعلان میں یہ ظاہر کیا ہے کہ متخاصم حکومتیں جو علاقے ایک دوسری حکومت کے فتح کریں گی اُن کی الحاق کو قطعاً تسلیم نہیں کیا جائیگا یہ دوسرے الفاظ میں اُن کی نارضامندی کا مظاہرہ ہے

ساتھ ہی اُس کے وزیر خارجہ کا خیال ہے کہ جلدی خاطر خواہ مفاہمت کی صورت پیدا ہوجائے گی۔

عظیم الشان دنگل

ہر خاص وعام کو واضح ہو کہ ڈفرن اسپتال کی امداد کیلئے ۱۴ اگست بروز اتوار - ۱۶ اگست بروز منگل اور ۲۱ اگست بروز اتوار کو بہت بڑا عظیم الشان دنگل بہ سرپرستی عالیجناب آر - الیف موڈی اسکوائر ادر - بی - ای - آئی - سی - ایس - کلکٹر و ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور بمقام باغ پنڈت اجودھیا ناتھ تواری وکیل متصل انور گنج اسٹیشن کانپور اور ۲۸ اگست بروز اتوار و ۳۱ اگست بروز بدھ و ۴ ستمبر بروز اتوار لالہ رام چرن لال کے باغ تھانہ انور گنج کانپور کی پشت پر ہوں گے

کانپور کی پبلک سے التماس ہے کہ اس نیک کام کی امداد کے لئے بڑی سے بڑی تعداد میں تشریف لاویں کیونکہ ایک پنتھ دو کاج کی مثل صادق آتی ہے خیرات کی خیرات اور ہندوستان کی بہادری اور فن کشتی کی ترقی -

ڈاکٹر بھاٹیہ اور ڈاکٹر گکٹڑ نے استعفے دیدیے

میڈیکل کالج میں مریضوں کیساتھ سلوک کے متعلق سیرتت بجگت کی ... کا نتیجہ

لکھنؤ - ۸ اگست معلوم ہوا ہے کہ میڈیکل کالج اسپتال میں نادار اور غیر مستطیع مریضوں کے ساتھ خراب برتاؤ کے متعلق چند ماہ سے پبلک میں جو بےچینی پھیل گئی تھی - اور جسکی بنا پر پنڈت جگت نرائن وائس چانسلر لکھنؤ یونیورسٹی نے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کردی تھی اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے جس کے بعد اب میڈیکل کالج سے ڈاکٹر بھاٹیہ اور ڈاکٹر گکٹر نے استعفے دے دیے ہیں -

وزیر ہند کے اعلان کیخلاف احتجاج

بمبئی میں سنٹرل ایسوسی ایشن کی کونسل کا جلسہ

بدھ کے روز شام کو پارسی سنٹرل ایسوسی ایشن کی کونسل کا جلسہ ہوا - جس میں مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش ہوا:-

وزیر ہند کے اعلان مورخہ ۲۷ جون اور اس کی تشریح پر کافی غور کرکے پارسی سنٹرل ایسوسی ایشن کی کونسل کا خیال ہے کہ ہونے والی گول میز کانفرنس میں گذشتہ گول میز کانفرنس کی طرح ہندوستانی اور یوروپین ممبروں میں نیا دستور العمل تیار کرنے کے سلسلہ میں مساوی اشتراک عمل نہ ہوگا - اس لئے کونسل گول میز کانفرنس کے طریقہ کار کے خلاف احتجاج کرتی ہے - جو مسٹر ریمزے میکڈانلڈ اور لارڈ ارون کے وعدہ کے خلاف ہے اور کونسل کی رائے میں یہ نیا طریقہ مسلمہ دستور العمل نہیں ہو سکتا اس لئے کونسل وزیر اعظم اور وزیر ہند پر زور دیتی ہے کہ اپنے فیصلہ پر نظرثانی کرے - اور گول میز کانفرنس کے پہلے طریقہ پر تمام جماعتوں کے اشتراک عمل کا حاصل کرنے کی از سر نو تجدید کرے

گول میز کانفرنس کا طریقہ کار جاری رہیگا

اخبار ٹائمز کی پیشین گوئی

لندن ۵ اگست وزارت ہندوستانی سب کمیٹی کے تازہ مباحثوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس خیال کو تقویت حاصل ہوگئی ہے کہ ہندوستان کے فرقہ دارانہ مسئلہ کے عارضی حل کی تجاویز قطعی صورت اختیار کررہی ہیں -

اخبار "ٹائمز" کا خیال ہے کہ اس مہینہ کے خاتمہ سے پیشتر ہی فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق وزیر اعظم کے فیصلہ کا اعلان انگلستان وہندوستان میں بیک وقت کیا جاوے گا - بظاہر حالات معلوم ہوتا ہے کہ ابھی مزید مشاورت ہوگی اور اگرچہ بقول سر سموئیل ہور اس طریقہ سے نتیجہ پر پہنچنے میں قدرے تاخیر ہوگی - تاہم یہ تاخیر ایسی نہیں ہوگی کہ جس سے حکومت کی یہ خواہش پوری نہ ہوسکے - کہ ہندوستان کے آئندہ اصلاحات کے سلسلہ میں قانون سازی کا کام آئندہ سال شروع ہوکر اختتام پذیر بھی ہوجائے -

آگے چل کر اخبار ٹائمز رقم طراز ہے کہ گول میز کانفرنس ابھی جاری رہے گی خواہ لفظاً نہ سہی - خیال کیا جاتا ہے کہ ایک تیسری اور آخری کانفرنس جس کے ارکان کی تعداد محدود ہوگی لیکن جسمیں جملہ جماعتوں ومفادوں کے نمائندے شامل ہوں گے لندن میں آئندہ موسم خزاں میں منعقد ہوگی اور اس کے اجلاس کے اختتام سے پیشتر ہی حکومت کی تجاویز ایک جوائنٹ سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کردی جائے گی

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب بارایٹ لا جج خفیفہ بہادر کانپور

(عام طور پر)

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ دیوانی نمبر ۵۶۹ سنہ بابت ۱۹۳۱ء

پنالال ولد نندرام قوم دیش ساکن نوگھرا شہر کانپور مدعی

بنام شیدی خاں وغیرہ　　　مدعاعلیہ

بنام شیدی خاں ولد نامعلوم ساکن کراکٹ ضلع جونپور و نور محمد ولد نامعلوم قوم پٹھان ساکن کھاگا ضلع فتحپور

چونکہ پنالال نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ اوسنے لہنا اسٹیٹ کیشو پرشاد دھابیر پرشاد کا خرید کیا ہے اسلئے بجائے پی کے بنرجی نام پنا لال کا مدعی میں درج کیا جاوے - لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو تباریخ ۲۳ اگست سنہ ۱۹۳۲ء بوقت دس بجیدن قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہوکر درخواست کے خلاف وجہ دکھادیں اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی اور یہ قیاس کیا جائیگا کہ آپ اس مقدمہ میں ولی مقرر کیے جانے پر رضامند ہیں

آج بتاریخ ۵ ماہ اگست سنہ ۱۹۳۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا - بحکم آر - پی تنخر

مہر عدالت:　　　منصرم عدالت خفیفہ کانپور

مولانا حسین احمد صاحب مدنی کا پیغام

ساتویں ڈکٹیٹر مولانا مفتی محمد نعیم صاحب مقرر کیے گئے

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی ڈکٹیٹر پنجم جمعیۃ علمائے ہند نے اپنی گرفتاری کے وقت جو (مظفر نگر اسٹیشن پر عمل میں آئی) ساتواں ڈکٹیٹر مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی کو مقرر فرمایا - گرفتاری کے وقت مولانا نے ذیل کا بیان دیا:-

میں تمام مسلمانوں سے بزور درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے فرائض کو پہچانیں اور جہاں تک ممکن ہو مذہب وطن اور قوم کو جملہ خرابیوں سے بچائیں اور اُن کی عزت کو چار چاند لگائیں -

بالخصوص طلبہ کے لئے درخواست کرتا ہوں کہ وہ قلق و اضطراب اور جزع و فزع سے بالکل کنارہ کش رہیں اور مردانہ وار بلاشورش وشغب اپنے فرائض مذہبی اور ملکی انجام دیں جو کام بھی کیا جائے محض لوجہ اللہ اور لاعلائے کلمۃ الاسلام عالی حوصلگی اور استقلال سے ہو - واللہ ولی التوفیق -

ننگ اسلاف

(مولانا) حسین احمد غفرلہ

اگر مسلمان ویٹج لینے یا دینے سے انکار کر دیں تو کیا ہوگا

قوم پرور مسلمانوں کے خیالات

لاہور ۳ راگست قوم پرور مسلمانوں نے سکھ مسلم اختلافات کے متعلق اب اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔

ملک برکت علی صاحب فرماتے ہیں کہ ویٹج اس لئے مانگا جاتا ہے کہ کسی قدرتی اکثریت کو اقلیت میں بدل دیا جائے سکھوں کا مطالبہ ان کی تعداد آبادی سے بہت زیادہ ہے اور دراصل اس مطالبہ کا منشاء یہ ہے کہ اسی صوبہ میں جہاں مسلمانوں کی آبادی ۵۴ فیصدی ہے زائد ہے وہاں سکھ اور ہندوؤں کی آئینی اکثریت ہو جائے۔

مسٹر ملک محمد دین ممبر لیجسلیٹو کونسل فرماتے ہیں کہ موجودہ مشکلات سے باہر ہونے کا صرف یہی ایک طریقہ ہو سکتا ہے کہ مسلمان کسی صوبہ میں ویٹج دینے یا لینے سے انکار کر دیں اس طرح مسلمانوں کو تناسب آبادی کے مطابق پنجاب ۵۵ فیصدی بنگال میں ۵۶ فیصدی اور صوبہ سرحد میں ۸۰ فیصدی نشستیں ملیں گی اور اگر سندھ ایک علیحدہ صوبہ ہو گیا تو وہاں بھی مسلمانوں کو ۷۳ فیصدی نشستیں ملینگی۔

ممبر مجلس انتظامیہ حکومت مدراس کا انتقال!

لندن ۴ راگست سر طامس مور سابق ممبر "مدراس اگزیکیٹو کونسل" کا ۵۰ سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔

حضور نظام کی رعایا پروری

ٹوٹے ہوئے بتوں کی جگہ نئے بت رکھ دیئے گئے!

سکندر آباد ۲ راگست - حیدر آباد میں کسی ہندو کے مندر کو کسی نے توڑ ڈالا تھا - جس پر شہر میں ہلچل مچی ہوئی تھی - اس لئے حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ اُن کی جگہ پر نئے بت رکھ دیئے جائیں، چنانچہ اتوار کو حکومت کے خرچ سے پرانے بتوں کی جگہ پر نئے بت ڈال دیئے گئے - مذہبی رسوم کے ساتھ نئے بتوں کو رکھنے کی تقریب انجام پذیر ہوئی - تین سو برہمنوں کو دعوت ہوئی اور سینکڑوں غربا و مساکین کو کھانا کھلایا گیا - سناتن دھرمی ہندوؤں نے بڑے مجمع کے ساتھ حضور نظام کے لئے دعا کی اور ان کی بڑی تعریف و توصیف کی اور ہندوؤں کی وفاداری اور ممنونیت کا اظہار کیا گیا - بتوں کو توڑنے والے بدمعاشوں کا اب تک پتہ نہیں لگا۔

اوٹاوہ کانفرنس کب ختم ہوگی

اوٹاوہ - ۳ راگست ۱۹۳۲ء - کنیڈا کے وزیر اعظم نے امپیریل اکنامک کانفرنس کے متعلق پیشین گوئی کی تھی کہ غالباً وہ ۲۰ راگست ۱۹۳۲ء سے پہلے پہلے کامیابی کے ساتھ ختم ہو جائے گی۔

چنانچہ بعض بین الاقوامی اخباروں کے نمائندے بھی اُن سے ملاقی ہوئے تو انہوں نے یہی کہا کہ کانفرنس بڑی کامیابی کے ساتھ ترقی کر رہی ہے - گندم کے بارہ میں انہوں نے کہا کہ اُسکے محصولات وغیرہ کے متعلق خاص طور سے تفوق کو پیش نظر رکھنا پڑے گا - اور اس پر غور کیا جا رہا ہے۔

پارچہ کی درآمد کنیڈا میں حتی الوسع جائز قرار دی جائیگی اور اس کے لئے آسانیاں بہم پہونچانے کا سامان فراہم کیا جائے گا - لیکن اس حد تک کہ کنیڈا کے اپنے کارخانوں کو نقصان نہ ہو نچے - کیونکہ خود کنیڈا کی صنعت پارچہ بافی دنیا میں بڑی ممتاز ہے - اور اعلی درجہ کی شمار کی جاتی ہے۔

پنڈت جگت نراین کا استعفی منظور ہو گیا

لکھنؤ ۶ راگست - کل لکھنؤ یونیورسٹی کی اگزیکیٹو کونسل کے جلسہ میں پنڈت جی موصوف کا آپ نے خرابی صحت کی بنا پر لکھنؤ یونیورسٹی کی وائس چانسلری سے دیا تھا منظور ہو گیا - اور آپ کی جگہ ڈاکٹر پرانجپئی سابق پرنسپل فرگوسن کالج پونہ اور ممبر کونسل وزیر ہند کو اتفاق رائے سے یونیورسٹی کا وائس چانسلر منتخب کیا ہے ڈاکٹر پرانجپئی آئندہ اکتوبر سے اپنے عہدہ کا چارج لے لیں گے۔

بحکم جناب بابو رادھا کشن صاحب چودھری منصف بہادر اکبر پور مقام کا[illegible]

اطلاعنامہ واسطے ظاہر کرنے وجہ اس امر[illegible] کہ حکم بیعات قطعی کیوں نہ صادر لیا جا[illegible]

مقدمہ متفرقہ نمبر ۳۰۳ سنہ ۱۹۳۲ء

بعدالت منصفی اکبر پور مقام و ضلع کانپور

رامچرن و رام ادہار پسران دیالی اقوام کوری سا[illegible] منل پور مزرعہ بھتی پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور ڈگریدار[illegible]

بنام میوہ لال نابالغ پسر جیالال بولایت مساۃ سکھا[illegible] خود ودولیہ نابالغ مذکور قوم کوری ساکن موضع سیجو پرگ[illegible] بھوگنی پور ضلع کانپور مدیون ڈگری فریق ثانی

بنام مساۃ سکھا بیوہ جیالال قوم کوری ساکن موضع سیجو پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور مادر و ولیہ قدرتی میوہ لال نابالغ مذکور فریق ثانی

ہرگاہ مدعی ڈگریدار مذکور الصدر نے درخواست سدور حکم قطعی واسطے بیعات جائیداد مرہونہ و مکفولہ ڈگری نمبری ۳۰۳ سنہ ۱۹۳۰ء کہ جو بتاریخ ۳ رماہ جنوری سنہ ۱۹۳۱ء عدالت ہذا سے صادر ہوئی تھی بمطالبہ مبلغ صا[illegible] ۵۹۱ گذرانی ہے لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تم کو کوئی عذر نسبت صادر ہونے حکم قطعی نیلام جائیداد مذکورہ کے ہو تو اس عدالت میں بتاریخ ۱۹ ر ماہ اگست سنہ ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ مختار مجاز حاضر ہو کر پیش کرو۔

آج بتاریخ ۲۵ ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم گنگا سروپ نگم مہر عدالت
منصرم عدالت

اگر آپ تجربہ کر کے دیکھیں گے تو ضرور یقین ہو جاوے گا کہ

قبض و بدہضمی		خون اور منی کی خرابی		جریان احتلام سرعت انزال رقت منی	سخت سے سخت نامردی
دل و دماغ اور معدہ		قوت حافظہ کی کمزوری		وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کرنے کے لئے	

مقویات سرتاج عام آتنک نگرہ گولیاں لاثانی اور شرطیہ علاج ہیں

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایکروپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ للعہ

صحت و تندرستی کی لغت، نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر مفت طلب فرماویں

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

منعقدہ استار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ

ڈاکٹر ایس. کے برمن لمیٹڈ

بانی ڈاکٹر ایس. کے برمن

سنہ ۱۸۸۴ء کلکتہ

پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کا کارخانہ

بخار سے بے چینی کی حالت میں

جوڑی تاپ REGD. (جوڑی بخار و طحال کی دوا)

ہر سال لاکھوں مریض فائدہ اٹھاتے ہیں! اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی ملیریا (جوڑی بخار) کا آنا بند ہو جاتا ہے - یہ خون کو گاڑھا کرتی اور طحال کو گلاتی ہے - اس کے استعمال سے اکترا - تیہیا - چوتھیا بخار جاتا رہتا ہے اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے۔

قیمت شیشی کلاں پندرہ آنہ ۱۵ر محصول دس آنہ ۱۰ر
" خورد نو آنہ ۹ر " سات آنہ ۷ر

دوا کھانے کے پہلے — دوا کھانے کے بعد

ڈابر برائے ملیریا بخار کی گولی REGD.

ہڈی میں سماتے ہوئے بخار کو نکالتی ہے!

اسمیں کونین برائے نام بھی نہیں ہے، لرزہ کا بخار کہنہ ہو جانے پر بادی سے نہ اکثر تپش و کم ہمیشہ رہتا ہے - ایسی حالت میں یہ دوا حیرت انگیز اثر دکھاتی ہے - قیمت فی شیشی بارہ آنہ ۱۲ر محصول سات آنہ ۷ر

رنگ رنگ REGD. داد کا مرہم نیا یا پرانا کیسا ہی داد خواہ خارش کیوں نہ ہو اُسکے لئے یہ تیر بہدف ہے۔ اور طرہ یہ کہ کسی قسم کی سوزش یا تکلیف نہیں ہوتی۔

قیمت فی ڈبہ چار آنہ ۴ر محصول چھ ڈبہ تک سات آنہ ۷ر نمونہ فی ڈبہ دو آنہ ۲ر

نقلی دواؤں سے ہمیشہ ہوشیار رہیئے

نوٹ ہماری دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں - بغرض کفایت محصول ڈاک اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خرید کریں۔ نمونہ صرف ایجنٹوں ہی سے مل سکتا ہے۔

صیغہ نمبر (۷۵) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ: - کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ایکروپیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

امساک کے لئے بے نظیر دوا ہے - قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

نوسکت واری روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ، علاوہ محصولڈاک

راج وید نارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ ۳۹۲ - کالبادیبی روڈ لکھنؤ ایجنٹ - امین میڈیکل ہال نالہ فتح گنج

کانپور ایجنٹ - گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ الہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک

دہلی ایجنٹ - جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک - آگرہ ایجنٹ - رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد [illegible]

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD, NO; A, 1424

جمال پرتوِ حق عــــزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
احسن

ہفتہ وار

صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۶	کان پور چہارشنبہ ۱۷ اگست ۱۹۳۲ء مطابق ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ	نمبر ۳۰

اسلام اور آزادی

(از جناب جوش ملیح آبادی)

اے مسلماں! دیکھ چشمِ غور سے اُمّ الکتاب
اس صحیفے میں نظر آئیگی تجھکو کائنات
ضابطہ قرآن میں ہے منحصر دن رات کا
تیرے بارے میں، مگر تخئیل محرومی نہیں
تول اس نکتے کو خود اپنے دلِ بیتاب میں
یا یہ منشا ہو کہ تو ہے شاد کامی کے لئے
جب یہ صورت ہو تو ای زحمت کشِ کربِ مدام
تجھکو چھانا تھا خدا نے تاج شاہی کیلئے
ہو گیا تو کس لئے مانوس ان آلام سے
اپنی محکومی پہ قانع ہو اگر کوئی غلام
تیرے حج، تیری مناجاتیں تری صوم و صلوٰۃ
دیکھکر طاعت تری کہتا ہے ربِّ کارساز
سینۂ ایمانِ مصنوعی میں خنجر بھونک دو
صرف اک دھبہ نہیں سرتاقدم داغی ہو تو
آگیا ہے وقت نازک ہائے نگ اے ناداں پناہ
حق فروشی جزو لاینفک ہی تیرے نام کا
تیرا پیغمبر تھا سوتوں کو جگانے کے لئے
جس پیمبر تو نے بنایا تھا غلاموں کو امام
سُن کہ جینے کا اُسے دنیا میں کوئی حق نہیں
زن ہو ایسا مرد جو سیف و قلم رکھتا نہیں،

دالمیگا ہر ورق میں زندگی کا تجھکو باب
پائیگا ہر صفحۂ زریں میں تفسیر حیات
ذکر ہے دنیا کی ہر چھوٹی سی چھوٹی بات کا
بھول کر قرآن میں احکام محکومی نہیں،
چُوک شاید ہو گئی اللہ سے اس باب میں
تیری پیشانی نہیں مُہر غلامی کے لئے
بنگیا تو کیوں خلافِ مرضیِ مولیٰ غلام
تیرا ماتھا تو بنا تھا کج کلاہی کے لئے
یہ تو اے ناداں! بغاوت ہی تری اسلام سے
حسبِ قولِ مصطفیٰ اسکی عبادت ہو حرام
انمیں اک شے بھی دلا سکتی نہیں تجکو نجات
ای فرشتو! اسکے منہ پر مار دو اسکی نماز
نارِ دوزخ میں غلامی کی عبادت جھونکدو
اے غلام بنو! اسلام کا باغی ہے تو
اب ادای فرض کی سینے میں ہو روحِ گناہ
نام تو لیتا ہے کیوں پیغمبر اسلام کا
وہ تو آیا تھا غلامی کو مٹانے کے لئے
اسکے سردار سلطاں ہو کہ پنجاہیں غلام
ماسوا کے سامنے جو ٹیکتے جھککر جبیں
مرد ہے جو موت کے سر پر قدم رکھتا نہیں

(مدینہ)

ترکی کا ولی اللہ
غازی مصطفےٰ کمال کے ذاتی حالات
ایک رفیق رزم و بزم کا بیان

شیخ سعید آفندی قسطونی معاصر ہند کے ایک ترک نامہ نگار ہیں۔ غازی پاشا کے ساتھ معرکہائے رزم اور جلسہائے بزم میں شریک رہے ہیں۔ انھوں نے اناطولیہ کے میدانوں میں جہاد و غزا کی لذتیں چکھی ہیں اور اب فتح و نصرت کے مزے لوٹ رہے ہیں وہ مصطفےٰ کمال کی پوری زندگی سے واقف ہیں اور ترکی بلکہ اسلام کے اس بطل جلیل کے متعلق ان سے زیادہ معتبر شہادت کسی کی نہیں ہوسکتی ہم ذیل میں اُن کے مکتوب کا خلاصہ درج کرتے ہیں۔

غازی کمال پاشا ولی اللہ ہیں!

غازی کو میں اور میری طرح اکثر ترک، اللہ سبحانہ، و تعالیٰ کا برگزیدہ و مقرب بندہ یقین کرتے ہیں اب ہمارے ملک کی وہ حالت نہیں رہی ہے جو ۱۹۱۴ء میں تھی، بالکل کایا پلٹ ہوگئی ہے۔ ایک نئی زندگی کا دور دورہ ہے۔ اور اس زندگی کے خالق بحکم الٰہی غازی مصطفےٰ کمال پاشا ہی ہیں۔ اب ہماری قوم میں وہ حماقت و جہالت باقی نہیں رہی جو ہر سر نگے سیار کو ولی اللہ مان لینے پر آمادہ کرتی تھی اب کوئی پاگل مجذوب قرار پاکر پوجا نہیں جاتا، بلکہ قید خانہ میں قید کر دیا جاتا ہے۔ اب کوئی جبہ و عمامہ و ریش دراز کا حامل ولی اللہ تسلیم نہیں کیا جاتا۔ اس نئے دور میں ولی اللہ اور مقرب بارگاہ خداوندی وہی شخص مانا جاتا ہے جو خدمت خلق میں فنا ہوکر اللہ کی سب سے بڑی عبادت بجالاتا ہے وحریت و آزادی کی مدافعت اپنی جان سے کرتا ہے۔ اور جس کی زندگی کا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ شکم پری کرے بلکہ یہ ہوتا ہے کہ بندگان خدا کو مصائب و آلام سے نجات دلائے۔ چونکہ غازی مصطفےٰ کمال پاشا نے اپنے آپ کو اس مقام اعلیٰ و ارفع کا مستحق ثابت کر دیا ہے۔ اس لئے ترک قوم اپنا سب سے بڑا پیشوا اور اللہ کا برگزیدہ بندہ یقین کرتی ہے۔ اور آپ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ صدر اول میں سلف صالحین اسی شخص کو سب سے زیادہ برگزیدہ سمجھتے تھے جو خلق الٰہی کا سب سے زیادہ خدمتگزار ہوتا تھا۔

چال چلن

غالباً ہندوستان میں بھی سب لوگ جانتے ہونگے کہ غازی نے اپنی بیوی لطیفہ خانم کو کئی سال ہوئے طلاق دیدی ہے۔ لیکن یہ بات شاید لوگوں کو معلوم نہ ہوگی کہ طلاق کے بعد ان کا چال چلن کیسا رہا ہے؟

یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ ترکی میں مغربی تہذیب عام ہوگئی ہے۔ اور مرد و عورت باہم آزادانہ مل سکتے ہیں۔ مگر انگورہ میں کوئی شخص ایسا نہیں جسے یہ حقیقت معلوم نہ ہو کہ غازی کا چال چلن نہایت اعلیٰ اور ہر قسم کے شبہات سے بالا ہے۔ روز بکثرت عورتیں بھی ان سے ملتی ہیں۔ وہ ناچوں میں بھی شریک ہوتے ہیں، مگر آجتک کسی نے نہیں سنا کہ غازی نے کسی عورت کو دوسری نظر سے دیکھا ہو۔ خود عورتیں بھی اس بات سے اچھی طرح واقف ہیں اور اکثر مذاق میں موصوف کو غازی کے نام سے پکارا کرتی ہیں۔ ایک مرتبہ چند بے تکلف دوستوں نے غازی کو چھیڑنا شروع کیا۔ آپ نے بہت سنجیدہ ہوکر فرمایا یہ "بات نہیں ہے، کہ مجھ میں نفس امارہ موجود نہیں ہے۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ اعلیٰ اخلاق کا نمونہ پیش کرکے ترکی قوم کی اخلاقی اصلاح کروں۔

ایک اور موقعہ پر دوستوں نے بہت مجبور کیا کہ شادی کر لیجئے جس سے حسین بیوی مل سکتی ہے۔ مگر غازی نے اداس ہوکر جواب دیا "میں شادی کر چکا ہوں۔ ترکی قوم سے میری شادی ہو چکی ہے اور میں زندگی بھر اس کا وفادار بنا رہونگا۔ (بقیہ مضمون صفحہ ۱۶ پر)

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر حق، عزم مستقل میں ہے زبان پر بھی جو جو ہے دلمیں ہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۱۶ | ۱۷ر اگست ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۰

فرقہ وارانہ مسئلہ کا فیصلہ!

بالآخر ۱۷ر اگست کو حکومت نے فرقہ وارانہ مسئلہ کے تصفیہ کا اعلان بیک وقت انگلستان اور ہندوستان میں کردیا۔ اعلان مذکور پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت نے اگرچہ ... ایمانداری کے ساتھ یہ کوشش کی ہے کہ وہ ہر ایک فرقہ کے مطالبات کو کسی حد تک منظور کرکے اُن کو مطمئن کردے مگر اس اصول پر کاربند ہونے کا قدرتی نتیجہ یہ نکلے گا کہ کوئی جماعت بھی حکومت کے اس فیصلہ سے مطمئن نہ ہوسکے گی

ہمارے خیال میں حکومت نے سب سے بڑی غلطی یہ کی ہے کہ اُس نے اصول کو بالائے طاق رکھ کر ہر جماعت کے جائز وناجائز مطالبات کو کسی حد تک پورا کرنے کی کوشش کی ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا نظر آرہا ہے کہ ہر ایک جماعت اس فیصلہ سے ناخوش ہوگی۔ اس فیصلہ میں سب سے بڑی ناانصافی پنجاب وبنگال کے ساتھ ہوئی ہے۔ کہ وہاں کی ۵۴ اور ۵۵ فی صدی آبادی کو ۴۷ ر ۶۲ اور ۴۹ ر ۱ فی صدی نیابت دیگئی ہے یعنی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کردیا گیا ہے

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ حکومت نے دنیا کے کس اصول کے مطابق اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کردیا ہے اور کیا کوئی دستور اساسی کسی اکثریت کو تباہ وبرباد کرکے کامیاب ہوسکتا ہے؟

بہر حال دیکھئے کہ ہندوستان حکومت کے اس فیصلہ کو کس نظر سے دیکھتا ہے؟

پولیس کی شاندار کامیابی

۱۳ر اگست کو پولیس کی ایک جماعت نے آدھی رات کے بعد کانپور میں مسٹر بگیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل مسٹر مارش اسمتھ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کی سرکردگی میں متعدد محلوں میں انقلابیوں پر بیک وقت یورش کی اور انقلابیوں کو گرفتار کیا۔ محلہ کھیانہ میں صوبہ دار تیو لال کے مکان سے اجندر دت نگم کو گرفتار کیا اس کے پاس سے ایک ریوالور وپستول اور متعدد کارتوس برآمد ہوئے یہ شخص کئی سازش کے مقدمات میں ماخوذ ہے اور اس کی گرفتاری کے لئے انعام کا اعلان ہوچکا ہے محلہ دلیانہ میں ماسٹر رام دولارے اور امبکا پرشاد باجپئی کو معہ ۱۷ عدد کارتوسوں کے گرفتار کیا گیا ہے کرسواں میں ہلدیو باجپئی کو گرفتار کیا گیا اس شخص نے سپرنٹنڈنٹ پولیس پر پانچ فیر کیے مگر سب نشانے خالی گئے البتہ منشی اصغر حسین سب انسپکٹر ایک گولی سے مجروح ہوگئے مگر زخم خوفناک نہیں ہے یہ شخص بڑی مشکل سے گرفتار ہوا ہے۔ چھپر محال میں بھی ایک شخص معہ کارتوس کے گرفتار کیا گیا ہے۔ محلہ پرمٹ میں پنچم لال بادی کو معہ ایک ریوالور اور ۵ کارتوسوں کے عبدالہادی غلام جیلانی سب انسپکٹر نے گرفتار کیا۔ پنچم لال کے علاوہ اس محلہ سے سات اور انقلابی گرفتار کیے گئے ہیں۔ سناتن دھرم کے طالب علم رام نرائن چوری کو بھی گرفتار کیا گیا ہے اسکے پاس سے ۳۰ کارتوس نکلے ہیں

فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق حکومت کا اعلان

پنجاب وبنگال میں مسلمانوں کو اکثریت نہیں دی گئی!

علیحدگی سندھ کی تجویز معرض التوا میں

مسلمانوں سکھوں۔ اچھوتوں اور عیسائیوں کیلئے جداگانہ انتخاب!

اس بیان میں جو وزیر اعظم نے پچھلی یکم دسمبر کو ہز میجسٹی کی گورنمنٹ کی طرف سے راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے دوسرے اجلاس کے ختم ہونیکے وقت کیا تھا اور جسکی تائید پارلیمنٹ کے دونوں ہاؤسوں نے فوراً کردی تھی یہ بات صاف طور سے ظاہر کردی گئی تھی کہ اگر ہندوستان کے فرقے اُن فرقہ وارانہ مسئلوں پر جھگڑے طے کرنے میں کانفرنس کامیاب نہیں ہوئی تھی کوئی ایسا سمجھوتہ نہ کرسکیں جو سب فریقوں کو منظور ہو تو ہز میجسٹی کی گورنمنٹ کا یہ پختہ ارادہ تھا کہ محض اسوجہ سے ہندوستان کی قانونی ترقی رکنے نہ دی جائیگی اور یہ کہ وہ خود ایک چندروزہ تجویز نکال کر اُس کے ذریعہ سے اس رکاوٹ کو دور کردینگے

۲۔ جب ہز میجسٹی کی گورنمنٹ کو یہ اطلاع ملی کہ فرقوں کے آپس میں سمجھوتہ نہ کرسکنے کی وجہ سے نئی طرز حکومت کے بنانے میں دقتیں پیش آرہی تھیں تو انہوں نے پچھلی ۱۹ر مارچ کو بیان کیا کہ وہ ان مشکل اور جھگڑوں کے مسئلہ پر جو پیدا ہوتے ہیں دوبارہ غور کرنے میں مشغول ہیں۔ اب اُن کو اس بات کا اطمینان ہوگیا ہے کہ نئے طرز حکومت میں کم تعداد والی جماعتوں کی حیثیت سے تعلق رکھنے والے مسئلوں کی کم سے کم کچھ صورتوں کے فیصلہ کے بغیر نیا طرز حکومت بنانے میں اور زیادہ ترقی نہیں کی جاسکتی۔ ۳۔ اس لئے ہز میجسٹی کی گورنمنٹ نے یہ طے کیا ہے کہ وہ ہندوستانی طرز حکومت کے متعلق تجویزوں میں جو مناسب وقت پر پارلیمنٹ کیسامنے پیش کیجائینگی۔ ایسے احکام بھی شامل کریں گے جن سے مندرجہ ذیل تجویز پر عمل کیا جاسکے اس تجویز کا منشا صرف یہ ہے کہ صوبہ کی مجلس قانون ساز میں برٹش انڈیا کے مختلف فرقوں کی نمایندگی کے لئے کیا کیا کارروائی کیجائے۔ اس بات پر غور کرنا کہ مرکزی مجلس قانون ساز میں نمایندگی کے لئے کیا انتظام کیا جائے اُن وجوہات سے جو ذیل کے فقرہ ۲۰ میں دیے ہوئی ہیں اس پر موقوف کردیا گیا ہے۔ اس تجویز کی منشا کو محدود کرنیکے فیصلہ کے یہ معنی نہیں کہ گورنمنٹ نے یہ نہیں سمجھا کہ نیا طرز حکومت بنانے میں کم تعداد والی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے بعض دوسرے مسئلوں کا طے کرنا بھی لازم ہوگا۔ بلکہ یہ فیصلہ اس امید سے کیا گیا ہے کہ جبکہ نمایندگی کے طریقہ اور تناسب کے بنیادی مسئلہ پر گورنمنٹ نے پہلے اپنا فیصلہ دیدیا ہے تو ممکن ہے کہ مختلف فرقے ایسے دوسرے فرقہ وارانہ مسئلوں کے متعلق کوئی طریقہ کارروائی نکال سکیں جنکے بارہ میں اب تک مناسب تحقیقات نہیں کیگئی۔ ۴۔ ہز میجسٹی کی گورنمنٹ کی خواہش ہے کہ یہ بات بالکل صاف طور سے سب لوگوں کے سمجھ میں آجائے کہ وہ ایسے کسی سمجھوتہ میں جو اُن کے فیصلہ کی نظرثانی کی غرض سے شروع کیا جائے کوئی فریق نہ سمجھے جائیں گے۔ اور وہ کسی ایسی درخواست پر جو اس میں ردوبدل کرانے کی غرض سے کی جائے غور کرنے کے لئے تیار نہوں گے جب تک وہ درخواست

ان تمام فریقوں کی طرف سے نہو جن پر اسکا اثر پڑتا ہے لیکن اُن کی یہ سب سے بڑی خواہش ہے کہ اگر خوش قسمتی سے کسی سمجھوتہ کو سب فریقین منظور کرلیں تو اُس میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالی جائے۔ اس لئے اگر نئے ایکٹ۔ گورنمنٹ ہند کے قانون بننے سے پہلے اُن کو اس بات کا اطمینان ہوجائے کہ اُن فرقوں نے جن کا تعلق ہے ایک دوسری عملی تجویز پر یا تو صرف ایک یا زیادہ گورنر کے صوبوں کی بابتہ یا کل برٹش ہند کی بابت آپس میں سمجھوتہ کرلیا ہے تو وہ پارلیمنٹ کو اس بات کی سفارش کرنیکے لئے تیار رہیں گے کہ اُن احکامات کے بجائے جنکا خاکہ اسوقت دیا گیا ہے وہ دوسری تجویز قائم کردیجائے

۵۔ گورنروں کے صوبوں میں قانون ساز مجلسوں میں یا اگر کوئی اپر چیمبر ہو تو لور ہاوس میں جگہیں اس طریقہ سے مقرر کیجائیں گی۔ جیسا نقشہ منسلکہ میں ظاہر کیا گیا ہے

۶۔ ان جگہوں کے لئے انتخاب جو مسلمان۔ یوروپین اور سکھ کانسٹیٹیوانسی (حلقہ انتخاب کنندگان) کے لئے مقرر ہیں۔ بذریعہ اُن ووٹروں (رائے دہندگان) کے ہوگا۔ جو علیحدہ فرقہ وارانہ الیکٹوریٹ (حلقہ انتخاب کنندگان) میں رائے دیں اور یہ سب ملکر صوبہ کے کل رقبہ کی نمایندگی کرینگے۔ (سوائے کسی ایسے حصوں کے جو خاص صورتوں میں رقبہ متعلقہ انتخاب سے بچھڑے ہوئے ہونے کی وجہ سے علیحدہ کردیئے جائیں) خود نئے قانون میں اس بات کا انتظام کردیا جائے گا۔ کہ عرصہ دس سال کے بعد اُن فرقوں کی رضامندی کے ساتھ جنپر اسکا اثر پڑتا ہے انتخاب کے اس انتظام یا اسی قسم کے دوسرے انتظامات کی جو ذیل میں درج ہیں نظرثانی کا اختیار دیدیا جائے۔ مختلف فرقوں کی رضامندی معلوم کرنے کے لئے مناسب ذریعہ نکالے جائیں گے۔ ۷۔ وہ سب قابل انتخاب کنندگان جو کسی مسلم۔ سکھ۔ ہندوستانی عیسائیوں کی (دیکھو ذیل کا فقرہ ۱۰) انگلو انڈین (دیکھو ذیل کا فقرہ ۱۱) یا یوروپین کانسٹیٹیوانسی (حلقہ انتخاب کنندگان) میں درج دفتر نہیں ہیں۔ عام کانسٹیٹیوانسی میں ووٹ دینے کے حقدار ہوں گے۔ ۸۔ صوبہ بمبئی میں کچھ چنے ہوئے بہت سے ممبروں کے عام حلقہ جات انتخاب کنندگان میں سات جگہیں مرہٹوں کے لئے مخصوص کردی جائینگی۔ ۹۔ پنچ قوموں کے ممبر جو ووٹ دینے کے قابل ہیں کسی عام حلقہ جات انتخاب کنندگان میں ووٹ دینگے اس لحاظ سے کہ مدت دراز تک یہ قومیں محض اس ذریعہ سے مجلس قانون ساز میں کافی نمایندگی حاصل نہ کرسکیں گی کچھ خاص جگہیں اُن کو دیجائیں گی جیسا کہ نقشہ میں ظاہر کیا گیا ہے یہ جگہیں خاص حلقہ جات انتخاب کنندگان کے اندر

انتخاب کے ذریعہ سے پُر کیجائینگی اور حلقہ جات مذکورہ میں پنچ قوموں کے صرف انھیں ممبروں کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہوگا جو انتخاب کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ ہر شخص کو ایسے خاص حلقہ انتخاب کنندگان میں ووٹ دینے۔ جیسا اوپر بیان کیا گیا ہے۔ یہ بھی اختیار ہوگا کہ وہ عام حلقہ انتخاب کنندگان میں ووٹ دے، مقصد یہ ہے کہ یہ حلقہ جات انتخاب کنندگان ایسے چنے ہوئے رقبوں میں بنائے جائیں جہاں پنچ قوموں کی تعداد سب سے زیادہ ہو۔ اور یہ کہ سوائے صوبہ مدراس کے وہ کسی صوبہ کے کل رقبہ میں نہ پھیل جائیں۔ بنگال میں یہ ممکن معلوم ہوتا ہے کہ بعض عام حلقہ جات انتخاب کنندگان میں ووٹروں کی بہت بڑی تعداد پنچ قوموں میں سے ہوگی۔ اسلئے جب تک کہ مزید تحقیقات نہو اُن ممبروں کی کوئی تعداد مقرر نہیں کی گئی ہے جو اس صوبہ میں خاص پنچ قوموں کے حلقہ جات انتخاب کنندگان کی طرف سے منتخب کئے جائیں گے۔ منشا یہ ہے کہ پنچ قوموں کو بنگال کی مجلس قانون ساز میں کم از کم دس جگہیں حاصل ہوجائیں اس امر کا ابھی قطعی طور سے فیصلہ نہیں ہوا کہ ہر صوبہ میں ٹھیک ٹھیک کن اشخاص کو (اگر وہ انتخاب کرنے کے قابل ہوں) پنچ قوموں کے خاص حلقہ جات انتخاب کنندگان میں ووٹ دینے کا حق حاصل ہوگا۔ یہ فیصلہ حسب معمول اُن عام اصولوں کی بنا پر کیا جاوے گا جنکی سفارش فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ میں کی گئی ہے ممکن ہے کہ شمالی ہند کے بعض صوبجات میں تبدیلی کی ضرورت پڑے جہاں کہ اچھوت پنے کے عام طریقہ جانچ کے عائد کرنے کا شاید یہ نتیجہ ہو کہ صوبہ کے خاص حالات کے لحاظ سے فیصلہ مذکور بعض صورتوں میں مناسب نہو۔ ہز میجسٹی کی گورنمنٹ کا خیال ہے کہ ایک خاص مدت کے بعد پنچ قوموں کے اُن خاص حلقہ جات انتخاب کنندگان کی ضرورت نہ رہیگی۔ انکا منشا یہ ہے کہ نئے طرز حکومت میں اس بات کا انتظام کردیا جائے کہ حلقہ جات مذکور بیس سال کے عرصہ کے بعد قائم نہ رہیں یعنی اگر وہ اس سے پیشتر انتخاب کے متعلق نظرثانی کے ان عام اختیارات کے بموجب جنکا حوالہ فقرہ ۶ میں دیا گیا ہے منسوخ نہ کردیے جائیں۔ ۱۰۔ اُن جگہوں کے لئے انتخاب جو ہندوستانی عیسائیوں کے لئے دیجائینگی اُن ووٹروں کے ذریعہ سے ہوگا جو علیحدہ فرقہ وارانہ حلقہ جات انتخاب کنندگان میں ووٹ دینگے۔ اس بارہ میں قریب قریب کوئی شک معلوم نہیں ہوتا کہ عملی مشکلات کی وجہ سے شاید سوائے صوبہ مدراس کے ہندوستانی عیسائیوں کے ایسے حلقہ جات انتخاب کنندگان نہ بن سکیں گے جو تمام صوبہ میں پھیل جائیں اور اس لئے صوبہ میں صرف ایک یا دو چنے ہوئے رقبوں میں ہندوستانی عیسائیوں کے خاص حلقہ جات انتخاب کنندگان بنانے پڑیں گے ان رقبوں کے ہندوستانی عیسائی ووٹر کسی عام حلقہ انتخاب کنندگان میں ووٹ دیں گے ممکن ہے کہ صوبہ بہار اور اُڑیسہ میں خاص انتظام کی ضرورت پڑے کیونکہ وہاں پر ہندوستانی عیسائیوں کے فرقہ کی ایک بہت بڑی تعداد قدیم قوموں میں سے ہے۔ ۱۱۔ انگلو انڈینوں کو جو جگہیں دیجائینگی اُن کے لئے انتخاب اُن ووٹروں کے ذریعہ سے کیا جائیگا جو علیحدہ فرقہ وارانہ حلقہ جات انتخاب کنندگان میں ووٹ دینگے

(باقی مضمون برصفحہ ۶)

ممالکِ متحدہ کی کونسل میں انسدادِ عصمت فروشی کے مسودۂ قانون کا حشر!

اس مفید مسودہ قانون کا حشر گذشتہ جون کے اجلاس کونسل میں جو قابلِ شرم حشر ہوا اُس کے متعلق نہ صرف اس صوبہ کے اخبارات نے اظہارِ افسوس کیا بلکہ دوسرے صوبوں کے اخبار مثلاً تیج اور ریاست وغیرہ نے مضحکہ اڑایا جس سے اس صوبہ کے رائے عامہ کے متعلق ایک قسم کی غلط فہمی پھیلنے کا احتمال پیدا ہوگیا ہے کیونکہ جب یہ شہرت ہوگی کہ اس صوبہ کی کونسل کی کثرتِ رائے نے عصمت فروشی جیسے فعلِ قبیح کے انسداد کو روا نہیں رکھا تو اس سے دنیا یہی سمجھے گی کہ یہ صوبۂ متحدہ کے عوام کی ذہنیت کا پرتو ہے اس لیے اب جبکہ کونسل کے گذشتہ اجلاس کی سرکاری رپورٹیں شائع ہوچکی ہیں ہم ضروری سمجھتے ہین کہ اس مسودہ کی پیشی کی ابتدا اور ان تقریرون کا خلاصہ جو اسکی مخالفت اور موافقت میں ہوئین اُردو داں پبلک کے سامنے رکھدین اور عوام کو یہ بتادین کہ اسکی نامنظوری کے کیا اسباب ہوئے، ہم نے آخر میں مخالف اور موافق ووٹ دینے والے ممبرون کے اسمارِ گرامی بھی لکھدیے ہین تاکہ صوبہ کی ہندو مسلم آبادی اپنے اپنے نمایندون کی جو انتخاب جداگانہ کی برکت کے بدولت کونسل انھیں کے پرچون سے کونسل مین جاتے ہین، مذہبیت اور اخلاقی بلندی کا اندازہ ہوجائے، ہم نے انگریزی تقریرون کا یہ خلاصہ اُردو میں ایک جگہ جمع کرکے اپنے محترم معاصرین اور مضمون نگارون کے سامنے جو رائے عامہ کی نمایندگی کرتے ہین اتنا مواد رکھدیا ہے کہ وہ اپنے اپنے کالمون مین اپنی اظہار رائے کرسکین ہم بھی آیندہ فرصت مین بعض بعض تقریرین تفصیل کے ساتھ رائے ظاہر کرنے کا ارادہ رکھتے ہین،

ابتدائی تاریخ مسٹر ای احمد شاہ نے نومبر ۱۹۲۱ء کے اجلاس انسدادِ عصمت فروشی کی غرض سے ایک مسودۂ قانون پیش کیا تھا اس مسودہ کو قانونی تکملہ کی غرض سے نواب گورنر جنرل ہند کے پاس برائے حصول اجازت بھیجا گیا اور دوسری ۱۹۳۲ء کو اجازت عطا ہوگئی اس مسودہ کا منشا یہ تھا کہ عصمت فروشی کا انسداد باضابطہ منظم قانون سے کیا جائے،

ابتدائی مسودہ مین انسداد کی تدابیر اس مسودہ میں انسدادِ عصمت فروشی کے حسبِ ذیل ذرائع تجویز کیے گئے تھے

(الف) نابالغ لڑکیون کو کسب خانون اور پیشہ ور طوائفون کے قبضہ سے رہا کرنے کے لیے حکام کے اختیارات کی توسیع و تقویت،

(ب) بدقماش کرایہ دارون کی مداخلت کے لیے مالک مکان اختیارات کی تفویض،

(س) مندرجۂ ذیل حالتون میں سزا تجویز کی گئی تھی،

(۱) ہروہ شخص جو کسب خانے رکھے یا کسی جگہ کو بحیثیت کسب خانہ استعمال کرنے کی یا پیشہ عصمت فروشی کی ترویج کے لیے روا داری کرلے،

(۲) بھڑوے وقرم و دیگر اشخاص جو زنانِ بازاری کے کسب پر بسر کرتے ہیں،

(۳) ہروہ شخص جو کھلے بازار کسی عورت یا لڑکی کو پیشہ وری کے لیے ورغلائے،

(۴) ہروہ شخص جو نابالغ لڑکیون کو بھگانے کی عصمت فروشی کا سبب ہو یا ممد و معاون ہو اور

(۵) ہروہ شخص جو نابالغ لڑکیون کو ایسے مقام پر مقید کرے جہاں عصمت فروشی کا پیشہ ہوتا ہو،

کونسل میں مسودہ کی پہلی پیشی پہلی فروری ۱۹۳۲ء اس مسودہ پر پہلی بار غور کیا گیا اور حسبِ معمول موافق و مخالف تقریرین ہوئیں چار گھنٹے سے زیادہ کے سرگرم بحث و مباحثہ کے بعد یہ مسودہ ایک منتخب کمیٹی کے حوالہ کیا گیا کہ وہ اس پر غور اور حسبِ ضرورت ترمیم کرے،

منتخب کمیٹی کا اجلاس اپریل گذشتہ میں اس کمیٹی کا اجلاس نینی تال میں منعقد ہوا جس نے مسودہ کے چند مقاصد مین ترمیم کردی ایک اہم تغیر ترمیم کی صورت مین حسبِ ذیل تھا،

”اُن لڑکیون کی عصمت فروشی جن کا یہ آبائی پیشہ ہو یا جو قوم کی طوائف ہین اس قانون کے دائرۂ عمل سے بیرون سمجھی جائین گی“

کونسل کے اجلاس مین منتخب کمیٹی کی تجاویز پر غور ۱۵ جون ۱۹۳۲ء جب یہ تجویز نظرِ ثانی کے لیے کونسل میں پیش ہوئی تو فریق مخالف کے طرف سے اس ترمیم پر بہت زور دیا گیا جس کا اندازہ ذیل کی تقریرون سے ہوسکتا ہے،

خان بہادر حافظ ہدیت حسین بیرسٹر ایٹ لا نے کہا کہ اگر یہ ترمیم منظور نہوئی تو نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک گروہ جس نے ایک خاص پیشہ مین دسترس گاہ حاصل کی ہے بلا اپنی کسی ذاتی خطا کے اپنی رفع ضروریات سے قاصر رہیگا

خان بہادر مولوی فضل الرحمن خان نے جو اس ترمیم کے ایک زبردست معاون تھے کہا کہ بجائے انسداد کے بے عصمتی مختلف حلقون میں پھیل جائے گی اگر طوائفون کا فرقہ جو جداگانہ ہے بالکل مٹادیا گیا،

نوابصاحب چھتاری نے ترمیم کی تجویز سے اختلاف کیا اور فرمایا کہ اگر ترمیم منظور کی گئی تو قانون ناقابلِ عمل اور اپنے منشا کے منافی ہوجائے گا کسی قانون مین ایسی دفعہ کا وجود جس سے ملک میں عصمت فروشی کے آبائی پیشہ کی موجودگی کا اقرار پایا جائے تمام عالم کی نظرون مین ہندوستان کے پاک دامن پر داغ کی صورت مین نظر آئے گا،

ڈپٹی پریسیڈنٹ نوابزادہ لیاقت علیخان نے فرمایا کہ جس وقت مس میو کی کتاب طبع ہوئی ایک ہلچل مچ گئی تھی، اب ہم کیا منہ لیکر دنیا کی نظرون کے سامنے آئین گے اگر ہم اپنے قانون مین اس قسم کی ترمیم کرین جس سے اس امر کا اظہار ہو کہ ہمارے ملک مین کچھ خاندان اور فرقے ایسے ہین جن مین عصمت فروشی کا بازار گرم ہے اور یہ کہ اس ملک کے باشندے معتد بہ تعداد مین عصمت فروشی پر گذر اوقات کرتے ہین،

کنور جگبان سنگھ نے جو اس ترمیم کے محرک تھے مباحثہ کا جواب دیتے ہوئے کونسل سے اس امر کی درخواست کی کہ وہ جذبات کی بنا پر اس ترمیم پر معترض ہون، ان کی راے مین کسی جزو قانون مین ایک امرِ واقعی کی حقیقت سے اقرار کرنے میں دامن پر داغ نہین لگتا، آخرالامر تجویز ترمیم نامنظور رہوئی،

نظرِ ثالث کی تحریک کا مسئلہ اس قانون کے ایک جزو پر بحث و مباحثہ میں سارا دن صرف ہوگیا اور نظرِ ثانی کا مرحلہ بھی طے ہوگیا، ایک ممبر نے اس تجویز قانونی پر سہ بارہ غور کرنے کی تجویز سے حسب منشا آرڈر ۵ ضمن ۱۲ اختلاف کیا، پریسیڈنٹ نے اعتراض کو منظور کرتے ہوئے مسٹر احمد شاہ کو اس امر کی ہدایت کی کہ وہ سہ بارہ غور کرنے کی تحریک دوسرے دن کرین،

نظرِ ثالث کے موقع پر سخت اختلاف اور چودھری محمد علی کی انوکھی منطق اس تجویز پر نظرِ ثالث کے دوران مین سخت اختلاف ہوا جس کے لیڈر چودھری محمد علیصاحب تھے، انھون نے کہا کہ اس بل کو ایک نامزد ممبر نے پیش کیا ہے جو کسی حلقہ کا ذمہ دار نہین ہے، ان صوبہ جات مین یہ ناگفتہ بہ پیشہ اسقدر نہیں پایا جاتا جتنا کہ کلکتہ، مدراس اور بمبئی کے شہرون میں جو سمندر کے کنارے واقع ہین رائج ہے عصمت فروشی جس کا رواج عرصہ دراز سے ہے ایک نامزد ممبر کے کردینے سے نہیں مٹ سکتی، حتی کہ اگر قانون بھی چاہے تو اسکا انسداد نہین کرسکتا، ہندوستانی طوائفین کامل رقاصہ گذری ہین اور رقص کے ہنر کا تعلق مذہب سے رہا ہے اگر یہ قانون بنادیا گیا تو اسکا انجام ان عورتون کے لیے جو رقص کا پیشہ کرتی ہین محض بربادی و پریشان حالی ہوگا، دیگر ممالک مین ہر رقاصہ کی قدر و منزلت کی جاتی ہے تو کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ ہندوستان مین انہی قدر و منزلت کے ساتھ ہمت افزائی نہ کی جائے، ہزارون رقاصہ عورتون کو ان کے ذریعہ معاش سے محروم کردینا جو ان کے عصمت کے نظریہ کے موافق ہے بہت بڑا ظلم ہوگا ان کے لیے وہ مکانات جہان انکو عصمت فروشی کے پیشہ سے بچاکر رکھا جائے گا قید خانون سے بدتر ہون گے جو آزادی کی زندگی اور ایک آزاد پیشہ کی عادی رہی ہین آخرکار مقرر نے اپنی تقریر کو ختم کرتے ہوئے نہایت بردباری اور اخلاقی ہیجان کے اظہار کے ساتھ کہا کہ اس تجویز کے محرک کا منشا قانون کے زور سے ان لڑکیون کو ان کے آبائی پیشہ سے محروم کرکے اپنے مذہب پر لانا ہے، ان کے نزدیک جمیع اعتراضات مین سب سے زیادہ قابلِ قبول یہ اہم اعتراض تھا اور انھون نے امید ظاہر کی کہ یہ مجلس اس حکمت عملی کے فریب مین نہ آئے گی،

شیخ محمد حبیب اللہ اور فطرتِ انسانی آپ نے اس قانون کی منظوری سے اختلاف کرتے ہوئے مسٹر احمد شاہ کے اخلاقی اور مذہبی سرگرمی کی داد دی لیکن یہ بھی کہا کہ انھون نے انسانی فطرت کو مطلقاً نظرانداز کردیا کسی جنس کے جذبات فطری کو روکا نہین جاسکتا چہ جائیکہ انسداد کیا جائے، اگر مسٹر احمد شاہ نے کسب خانون کے جواز کی تحریک مثل فرانس کے گورنمنٹ سے کی ہوتی تو ان کا نظریہ بالکل صحیح متصور ہوتا، ہندوستانیون کو طوائفون کے فرقے کی شرم کی مطلق ضرورت نہین ہے، مقرر نے اس بات کا اندیشہ ظاہر کیا کہ اس قرار کے بٹنے سے عورتون کے مختلف گروہون مین عصمت فروشی کی وبا پھیل جائے گی اور ان عورتون پر برا اثر پڑے گا جو تنگ اپنی پاکدامنی اور نیک شعاری کے لیے مشہور ہین، انسدادِ عصمت فروشی نہ ممکن ہے اور نہ قابلِ عمل اور یہ تجویز قانونی ایک تصویر خیالی کی حیثیت رکھتی ہے جسکو نامنظور ہونا چاہیے،

راؤ کرشن پال سنگھ کی جدت طرازی راؤ کرشن پال سنگھ نے کہا کہ یہ تجویز ایک نعمت بےشک خیال کیجاتی اگر اس پیشہ برائی کا وجود ہوتا مگر اسکا وجود نہین ہے، اگر رقاصہ عورتون کے لیے یہ قانون بنادیا گیا تو درحقیقت یہ ایک بدنصیبی ہوگی، سمجھ مین نہین آتا کہ اس کے علاوہ اور کون سے ذرائع ان پیشہ ورون کی بسر اوقات کے لیے اس بل کے محرک تجویز کرسکتے ہین تاوقتیکہ اس سے بہتر کسی پیشہ کی تجویز نہ کردی جائے یہ تحریک صحیح نہین سمجھی جائے گی قدیمی عصمت شعاری کی تلقین کا وقت اب نہین رہا، ایکصدی پیشتر اسکا امکان تھا،

نواب سر حافظ محمد سعید خانصاحب بالقابہ ہوم ممبر کی غیر جانبداری حسب نوابصاحب چھتاری ہوم ممبر نے کہا کہ گورنمنٹ کے نمایندے نظرِ ثالث کی اوٹنگ میں غیر جانبدار رہین گے، یہ تجویز سوشل ریفارم کے لیے تھی جس سے بہت اہمیت کے ساتھ اختلاف کیا گیا، آنریبل ممبرون کو اس کا بخوبی علم ہے کہ سوشل ریفارم کی تجویزین جو پبلک کی ضرورت کے درجۂ امکان سے باہر

مسز سریو استوا کی تقریر اس تجویز قانونی کی تائید نہایت انہماک و اہمیت کے ساتھ مقررین کی ایک بڑی جماعت نے کی، مسز کیلاش سریواستوا نے جو گروہ اُناث کی تنہا نمایندہ تھیں ان ممبرون کے طریق عمل پر جنھون نے بل سے اختلاف کیا بہت اظہار تاسف کیا، یہ سوشل ریفارم کی ایک بہت ہی مفید تجویز تھی اور اس قابل تھی کہ اسکی تائید کیجائے، چودھری محمد علی کے اس خیال کا حوالہ دیتے ہوئے کہ آزاد شدہ لڑکیون کو جبراً و قہراً تبدیلِ مذہب کرنا پڑیگا، مسز سریو استوا نے کہا کہ ”خواتین کا مذہب سوائے ان کی اخلاقی پاکبازی کے اور کیا ہے“،

خان بہادر مولوی فصیح الدین نے کہا کہ عصمت فروشی عذابِ خدا ہے، اور نہ صرف ہنون بلکہ تمام طبقۂ اُناث کے لیے باعثِ ذلت ہے، مقرر نے یہ بھی کہا کہ میرا مذہب نہایت وضاحت کے ساتھ کھلے الفاظ میں اسکو گناہ قرار دیتا ہے -

نوابزادہ لیاقت علیخان کی انصاف پسندی آپ نے اپنا اظہار خیال یون کیا کہ اُن ممبران کی تقریرین جنھون نے بل سے اختلاف کیا ہے یا تو منشا کی تجویز کی ناواقفیت پر مبنی ہین یا اس مجلس کو فریب مین لانے کے لیے کی گئی ہین، اس تجویز کا منشا یہ نہین ہے کہ عصمت فروشی کا نام و نشان مطلقاً مٹادیا جائے بلکہ اصل غرض نفس فروشی کی سربازاری اور عصمت فروشی کا انسداد ہے اب یہ کہنا بالکل خلافِ محل ہے کہ اس تجویز کے لیے رائے عامہ کی پشت پناہی لازمی ہے جسوقت مجلسِ انتخاب کے تقرر کی تحریک پیش تھی ہر ممبر یہ تجویز پیش کرسکتا تھا کہ اس پر پبلک کی رائے لے لیجائے، گذشتہ جلسہ کے اختلاف و مباحث مین حصہ لینے کے بعد گورنمنٹ کی طرف سے غیر جانبداری کا اعلان بالکل نازیبا ہے مقرر نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے کہا کہ آج جو ووٹ اس بل کے خلاف دیا جائے گا وہ اس صوبہ مین بازارِ عصمت فروشی کی تنظیم کا ممد و معاون ہوگا،

محرک کا جواب مخالفین کے اعتراضون کا جواب مسٹر احمد شاہ نے نہایت پرزور اور قطعی دلائل کے ساتھ دیا، چودھری محمد علی کے اس خیال کا جواب

کہ وہ بہ حیثیت ایک نامزد ممبر کے سیاسی حلقہ کے نمایندے نہیں ہین یون دیا کہ میرا سیاسی حلقہ اُن تمام لوگون کی روشن ضمیری ہے جو اقوامی فرقہ وارانہ اور ملکی خیالات کے مصنوعی موانع سے بالاتر ہے وہ لوگ جن کا یہ خیال ہے یا جو اس خیال کا بہادہ کرتے ہین کہ اس خرابی کا وجود ہی نہین انکی مثال اُن کبوتر دن کی ہے جو بلّی کی چاپ پاکر اپنے پرو نین سر چھپالیتے ہین اور سمجھ لیتے ہین کہ وہ خطرہ سے خالی ہین کچھ ممبر دن نے اس خرابی کے وجود کا اقرار تو کیا مگر یہ بھی کہا کہ اس کا وجود اس زیادتی کے ساتھ نہین ہے جتنا کہ پریسیڈنسی کے صدر مقامات کلکتہ بمبئی مدراس مین محرک نے ان کو فارسی کا مقولہ یاد دلایا کہ

''گربہ کشتن روزِ اول''

انھون نے کہا کہ اس خرابی کی جڑ پہلے ہی کاٹ دینا چاہیے ورنہ جسطرح ایک مچھلی سارے تالاب کو گندہ کرتی ہے، ایک ذاتِ واحد سوسائٹی مین ناپاکی، آزار اور موت کو پھیلا دینے کے لیے کافی ہوگی، محرک نے اس امر پر بحث کی کہ یہ تجویز کسیطرح ہیولائے خیال نہین کہی جاسکتی اور حالتِ موجودہ مین ہر قسم کی بد فردشی (بدفروشی کے) کے انسداد کے لیے کافی نہین ہے محرک نے کہا کہ مین تو اس مقولہ کا پابند ہون کہ آہستگی کے ساتھ تیز رفتاری چاہیے اور بس میری تجویز صرف پیشہ عصمت فروشی سے سروکار رکھتی ہے، لہذا تجویز نہ سخت ہے اور نہ قابل عمل یہ تجویز فی الحقیقت سوسائٹی کی ایک مہلک خرابی کے مقابلہ کرنے کے لیے ایک درمیانی ذریعہ عمل ہے ایسی ہی ایک تجویز مدراس کونسل مین مسز موتھی لکشمی ردئی کی تحریک پاس ہوچکی ہے اور بمبئی اور برہما مین بھی ایسی تجاویز قانون کا جامہ پہن چکی ہے، ممالک متحدہ کو پیچھے نہ رہنا چاہیے، گذشتہ دسمبر کے آلِ انڈیا کونسل کے اجلاس مین جو تعلیمی اور تمدنی رفارم کے لیے منعقد ہوا تھا خواتین نے عصمت فروشی کے خلاف قانون سازی کی درخواست کی تھی اس اعتراض کے جواب مین کہ (سیکس انٹنکٹ) نسائیت کا انسداد نہین ہوسکتا اور کہ بعد القیاس زمانہ سے مرد اور عورت کے تعلقات چلے آتے ہین اور کہ بڑے بڑے تاجدارون، برگزیدہ افراد رفارمرون اور خدا کے پیغمبرون نے اس خرابی کو مٹانے کے لیے اپنی امکانی کوشش کی اور قابل افسوس ناکامی اُٹھائی محرک نے عمل تزکیہ نفس کا حوالہ دیا جو ہر مذہب مین جواز کیساتھ پایا جاتا ہے، ایسی بدنصیب لڑکیون کے ہاتھون جنس کی آلودگی کا خیال ایک مہیب تصویر پیش کرتا ہے، فطرتِ جنس ایک اہم فطرت ہے اسکو نیست و نابود کردینے کی ضرورت نہین ہے، صرف ترویج کے پاک سلسلے ہی سے ایک اعتدالی تعلق قابل رواداری ہے، وقتی اور غیر مستحکم ازدواج چند رند مزاجون کا خواب و خیال ہے اور کبھی اور کسی طریقہ پر رائج الوقت نہین جسکو نہ تو مہذب سوسائٹی نے روا رکھا اور نہ تاریک افریقہ کے وحشی قومون نے قبول کیا۔

جن لوگون نے طوائفون کے پیشہ کی حمایت رقص و رنگ کے قابلِ قدر ہنر کی بنا پر کی تھی مقرر نے ان کو اس امر کا یقین دلایا کہ اس ہنر کو ہنر کی صورت مین مٹانے کے لیے مین آخری شخص ہونگا، اور ایک ہنر کی حیثیت سے گانے کو ترقی دینا چاہیے لیکن کسی حالت مین اور کسی طرح پر ان مین سے ایک کو بھی عصمت فروشی کا پروانہ نہین بنانا چاہیے،

ان لوگون کے جواب مین جنھون نے یہ خیال کیا کہ اس مسئلہ کی دشواریان ناقابلِ برداشت ہین محرک نے جذبات مین ہیجان پیدا کردینے والی تقریر کی اور ہمت مردان مدد خدا کا سبق یاد دلایا، کیا خدا کی مدد کا بھروسہ نہ کرنا چاہیے یا ان کمزور ہستیون کیطرح ہو کچھ نہین کرسکتین دل چھوڑ دینا چاہیے قبل اس کے جد و جہد شروع ہو مرد میدان اور بندۂ ایمان ہونا چاہیے، کام نیک ہے مہلک خرابی کا مقابلہ کرنا چاہیے کامیابی ضرور ہوگی، محرک نے اس بات کا اطمینان ہر مذہب کے ممبرون کو دلایا کہ عیسائی بنانا میرے منشاء سے بہت دور ہے اور بل مین ایک دفعہ کا حوالہ دیا جس کا منشاء صاف صاف یہ ہے کہ ایسی لڑکیون کی خبرگیری اور ہدایت ان کے مذہب کی افراد کے ذمہ چاہیئے۔

آخر مین محرک نے مس میو کے اُن بدنما دھبون کی طرف توجہ دلاتے ہوئے جو اُنھون نے ہندوستان کے دامن پر لگائے ہین اس بل کو پاس کرنے کی درخواست کی تاکہ دنیا کے سامنے سُرخ رو ہوسکین، ہم ایک جماعت کی حیثیت سے اور ایک مہذب سوسائٹی کے اعتبار سے اس پیشہ کی رواداری نہ کرین گے، ہماری سوسائٹی اسکو برا کہتی ہے اور ہمارا قانون اسکو دور کردے گا

وُوٹ شماری کا نتیجہ

اس بل پر ووٹ لے گئے ۳۰ ممبرون نے موافقت کی اور ۳۵ نے مخالفت جس کی تفصیل یہ ہے:۔

مسودہ کی موافقت میں حسبِ ذیل تیس ۳۰ ممبرون نے رائے دی،

شیخ افضال الدین حیدر، مسٹر ای احمد شاہ، رائے صاحب لالہ انند سروپ، ٹھاکر بلونت سنگھ گہلوٹ، رائے بہادر برج لال بدہوار، مسٹر او ایم چینی، چودھری دھریا سنگھ، خان بہادر مولوی فصیح الدین بابو گجادھر پرشاد، خان بہادر حافظ عصنفر اللہ، شیخ امتیاز احمد راجہ جگناتھ سنگھ بخش سنگھ، پنڈت جوتی پرشاد اوپادہیا ساہو جوالا سرن کوٹھی والا، رائے بہادر کامتا پرشاد ککڑ ٹھاکر کیشب چندر سنگھ، نواب زادہ لیاقت علیخان، خانصاحب محمد مقصود علیخان، مسٹر ایل ایم میڈلے، خان بہادر مسٹر محمد اسمٰعیل، سردار بہادر ٹھاکر زائن سنگھ نگی، پنڈت پریم بلب بلول، مسٹر محمد رحمت خان، رائے صاحب بابو رام چرن، پنڈت شری سد پات پانڈے، راؤ بہادر کنور سردار سنگھ، سردار محمد شاکر داد خان، مسٹر ای ایم سوٹر، راجہ سری کشن دت دوبے، مسز جے پی سریواستوا،

اسمارِ گرامی اُن ممبرون کے جنھون نے انسداد عصمت فروشی کی مخالفت میں ووٹ دیے،

خان بہادر محمد عبد الباری، سید علی ظہیر، چودھری ارجن سنگھ، رائے بہادر بابو ودھ بہاری لال، چودھری بھروسے، مسٹر بھوندو رام، راؤ بہادر ٹھاکر بکرم سنگھ، مسٹر برج نندن لال، مسٹر دھاری، خان بہادر مولوی محمد فضل الرحمٰن خان، چودھری گھسیٹا، ٹھاکر گرج راج سنگھ، خان بہادر مولوی سید حبیب اللہ، شیخ محمد حبیب اللہ، خان بہادر محمد ہادی یار خان، خان بہادر حافظ محمد ہدایت حسین، خان بہادر سید جعفر حسین، چودھری جگرناتھ، کنور جگیان سنگھ، ٹھاکر جنگ بہادر سنگھ، بشٹ راؤ کرشن پال سنگھ، چودھری محمد علی، شاہ نذر حسین، مسٹر پرما، رائے بہادر چودھری رگھوراج سنگھ۔ رائے راجیشوری پرشاد، چودھری رام ادہن، بابو رام بہادر سکسینہ، چودھری رام چندر چودھری رام دیال، لالہ شیام لال، مسٹر ٹاپو رام، سید یوسف علی، مسٹر ظہور احمد،

یہ ہے خلاصہ ان حالات کا جن کی بدولت اس مفید مسودۂ قانون کو نامنظوری کا منہ دیکھنا نصیب ہوا اور صرف ۵ ووٹون سے ناکامی ہوئی،

ایک غلط فہمی کا ازالہ

اس تجویز کی نامنظوری سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ ہمارے صوبہ کے تمام ہندوؤں مسلمانون اور عیسائیون کی عام ذہنیت وہی تھی جس کا اظہار ان کے نمایندون کی اکثریت نے کونسل مین بیٹھکر کیا، کیونکہ اس روئداد کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک خاص حلقہ نے اپنی اس ذہنیت کا اظہار ایک خاص اثر کے ماتحت کیا تھا اس خاص حلقہ مین ہندو مسلمان دونون کے نمایندے شامل تھے اور چودھری گھسیٹا، مسٹر بھوندو وغیرہ جیسے لوگ بھی کسی نہ کسی وجہ سے اسی گروہ میں آگئے تھے تعجب تو یہ ہے کہ مسٹر چنتامنی اور رائے راجیشوری جیسی ہستیان ایسے اہم اخلاقی سوال پر خاموش کیون رہین، صرف خاموشی نہین بلکہ ووٹ دینے کے وقت یہ لوگ جلسہ میں موجود نہ تھے، عام خیال ہے کہ اگر مسٹر چنتامنی کی پارٹی جس کے لیے کوئی وجہ نہین ہوسکتی تھی کہ وہ مُلک کی شوشل ترقی کی تحریک کی مدد نہ کرین غیر جانبدار نہ رہتی یا مسٹر بھوندو اور چودھری گھسیٹا جیسے ٹائپ کے نمایندے وقت کے وقت دوسری طرف نہ ہوجاتے تو یہ مسودہ ضرور پاس ہوجاتا،

ایک دوسری کوشش کی ضرورت

ہمین معلوم ہوا ہے کہ کونسل کے بعض ممبران کا خیال ہے کہ اس مرتبہ کی ناکامیابی سے ہمت نہ ہارجانا چاہیے بلکہ آیندہ موقع پر پھر ایک مسودہ اسی نامنظور شدہ مسودہ کے اصول پر بلکہ اس سے زیادہ مکمل کونسل مین پیش کرکے اسکو پاس کرانا چاہیے کیونکہ یہی ایک طریقہ ہے جس سے کونسل اس حب الوطنی کے مخالف اور غیر اخلاقی عمل کا داغ مٹا سکتی ہے۔

(ذوالقرنین)

کیا سر سموئیل ہور مستعفی ہوجائیں گے

شملہ ۷ اگست - یہاں یہ افواہ بڑے زور کے ساتھ پھیل رہی ہے کہ سر سموئیل ہور وزیر ہند اختلافات کی وجہ علیحدہ ہوجائینگے جس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ انھوں نے جو جدید اسکیم پیش کی تھی حکومت چاہتی ہے کہ اُسے واپس لے لیا جائے اور گول میز کانفرنس کا اجلاس بلایا جائے - جس میں والیان ریاست اور اعتدال پسند بھی شامل ہوں گے - یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر سر سموئیل ہور علیحدہ ہوگئے تو اُن کی جگہ لارڈ اروِن سابق وائسرائے ہند کو وزیر بنایا جائے گا کیونکہ اُن کو وزارت میں اس لئے لیا گیا ہے کہ وہ ہندوستان کے معاملہ میں حکومت کی مدد کرسکیں۔

چھہتر کرور سے زیادہ کا سونا ہندوستان سے نکل گیا!

بمبئی ۶ اگست اس ہفتہ میں بمبئی سے غیر ممالک کو جانے والے سونے کی مقدار بہت کم ہوگئی ہے "جہاز کورفوایر" جو آج سہ پہر کو بمبئی سے لندن روانہ ہوا ہی تقریباً ۱۲۳ لاکھ روپیہ کا سونا تھا۔

جب سے انگلستان نے طلائی معیار ترک کیا ہے ۷۶ کرور ۹۴ لاکھ روپیہ کا سونا بمبئی سے باہر جا چکا ہے۔

مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کی اہم تجاویز

نئی دہلی ۷۔ اگست (ا-پ) آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کا اجلاس سر محمد اقبال کی صدارت مین منعقد ہوا جس مین حسبِ ذیل تجاویز منظور ہوئین،

(۱) مجلس عاملہ سکھون کے اقلیتون کے میثاق مین شریک ہونے کی خواہش کے بعد استحسان دیکھتی ہے اور وہ لوگ شملہ مین بعض مسلمانون سے جو گفت و شنید کر رہے ہین اس کا خیر مقدم کرتی ہے، مگر مجلس عاملہ کی رائے ہے کہ ممکن ہے کہ اس گفت و شنید سے فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق حکومت برطانیہ کے اعلان کو ملتوی کرنے کا کام نہ لیا جائے اس لیے جو مسلمان شملہ مین اس گفت و شنید مین حصہ لے رہے ہین، ان سے درخواست کیجاتی ہے کہ جب تک حکومت اپنا فیصلہ نہ سنادے اُسوقت تک اس گفت و شنید کو ملتوی رکھین،

(۲) مجلس عاملہ پُر زور طور پر یہ رائے رکھتی ہے کہ موجودہ نزاکت حالات کو پیش نظر رکھکر اور اسکو ملحوظِ خاطر رکھکر کہ آیندہ مزید پیچیدگیان پیدا ہونے والی ہین حکومتِ برطانیہ کا فرض ہے کہ فرقہ وارانہ مسائل کے متعلق اپنا فیصلہ بغیر کسی مزید تاخیر کے سُنادے"،

مجلس عاملہ نے ریاست الور کے مسلمانون کے حالات کے متعلق ایک طویل تجویز منظور کی جس مین مذکور ہے کہ تمام معاملات کو وائسرائے کے پاس پیش کرنے کے لیے ہز اکسلنسی کے پاس ایک وفد بھیجا جاوے اور مسلمانون کی تمام شکایات دفع کرنے لیے ایک آزاد کمیشن مقرر کرنے کی درخواست کیجائے

اس کے علاوہ وزیر ہند اور وائسرائے کے نام برقی پیغام بھیجے جائین کہ وہ ریاست الور کی نازک حالت کی طرف جلد متوجہ ہون،

مجلس عاملہ نے مسلمانون سے اپیل کی کہ وہ مہاجرین الور کی امداد کریں،

مجلس عاملہ نے یہ تجویز بھی منظور کی کہ مسلمانانِ ہند کی عام رائے ہے کہ تحریک کشمیر کے سلسلہ مین مجلس احرار کے جو لوگ قید خانے بھیجے گئے ہین وہ فوراً رہا کردیے جائین اس لیے حکومت پر زور دیا جاتا ہے کہ احراری محبوسین کو فوراً رہا کردیا جائے،

چونکہ پنجاب کے بعض اطلاع مین تلوار قانون اسلحہ جات کی زد سے باہر ہے اور دوسرے اضلاع مین اس کے لیے لائسنس لینا ضروری ہے اس لیے مجلس عاملہ کی رائے ہے کہ سارے پنجاب مین تلوار سے لائسنس کی قید اُٹھالی جائے پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے ممبرون سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس معاملہ مین ضروری تدابیر اختیار کریں،

آل انڈیا مسلم کانفرنس کے ایگزیکیوٹیو بورڈ کا دوسرا اجلاس حکومت کے فیصلہ کے بعد دہلی مین ہوگا، بورڈ کے ممبرون کو اجلاس کے دس روز پہلے ضروری اطلاع دے دی جائے گی،

حاضرین مین حسبِ ذیل حضرات تھے:۔

ملک فیروز خان نون، مولانا منظہر الدین، سید حبیب شاہ، سید ذاکر علی، مولانا شفیع داؤدی، سید حسین امام، غلام السبطین، اور مفتی محمد صادق

ملک فیروز خان نون، مجلس عاملہ کے اجلاس مین شریک ہونے کے بعد شملہ سکھ مسلم کانفرنس مین بھی شریک ہوئے،

اسپین کی بغاوت ختم ہوگئی!

میڈرڈ ۱۱ اگست اسپین میں ۱۰ اگست کو شہنشاہیت پسندون نے جو بغاوت کردی تھی اس کا اب خاتمہ ہوگیا اور ملک

آل انڈیا آزاد پارٹی اور اُس کا نصب العین

صوبجات کو کامل حکومت خود اختیاری دی جائے

ہر بالغ کو حق رائے دہی حاصل ہو!

گذشتہ چند سال سے اس کی اشد ضرورت محسوس کیجارہی تہی کہ کوئی خالص سیاسی پارٹی قائم کی جائے جس کے ذریعہ سے مسلمانوں میں سیاسی بیداری، سیاسی احساس، اور سیاسی فکر پیدا ہو، ہندوستان کی سیاسی تحریکوں اور نصب العین میں جمہوریت - برابری، برادری، اور آزادی کا اسلامی تخیل داخل کرکے مسلمانوں کی طرف سے ہندوستان کا وہ حق وطنیت ادا کیاجائے جو مسلمانوں پر واجب ہے۔ اور ہندوستان کے تمام فرقوں اور قوموں کے درمیان جمہوری مساوات اور سیاسی مقاصد میں اتحاد قائم کرکے آزادی اور جمہوریت کے بلند ترین نصب العین کو حاصل کرنے کے لئے ایسی متفقہ جدوجہد کی راہ نکالی جائے جسمیں فرقہ وارانہ عصبتیں دراندازنہوں۔ بعض زعمائے ملت کی طرف سے برابر تحریک جاری رہی بابار ارادہ بھی کیا گیا صورتیں بنی اور بگڑیں۔ مگر جب تک وقت نہ آیا کچھ نہ ہوا۔

قدرت نے اس کار عظیم کے لئے جولائی ۱۹۳۲ء کا پہلا ہفتہ مقرر فرمایا تہا اسی ہفتہ میں تمام سامان جمع ہوئے۔ مشیر منزل میں انڈیپنڈنٹ پارٹی کی بنیاد پڑی اور تیسری جولائی کو الہ آباد کے پبلک جلسہ میں مولانا حسرت موہانی نے اس اہم تاریخی واقعہ کا اعلان فرمایا۔ کہ انڈیپنڈنٹ پارٹی قائم ہوگئی اور اس پارٹی کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان میں آزاد متحدہ ریاستوں کا وفاق قائم کرے

To Establian d Federation of Freel-unaited States of India.

وفاق کی بہی دو قسمیں ہیں ایک مرکزی اور دوسری لامرکزی اس موقع پر ان دونوں اقسام کی اجمالی تشریح ضروری ہے۔ تاکہ لوگوں کو انڈیپنڈنٹ پارٹی کا نصب العین سمجھنے میں جو غلط فہمی پیدا ہورہی ہے وہ دور ہوجائے مرکزی وفاقی حکومت وہ ہے۔ جس کے اجزائے ترکیبی (یعنی ریاستیں اور صوبے) کامل طور پر آزاد نہوں۔ اور اُن کے اندرونی معاملات میں بہی مرکزی حکومت مداخلت کرسکے۔ کانگریس نے راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے دوران اس طرز حکومت کو پسند کرلیاہے لیکن انڈیپنڈنٹ پارٹی اس کو ہندوستان کے لئے مضر سمجھتی ہے یہ طرز حکومت کو ظاہری صورت میں جمہوری ہو لیکن معنًا اور نتائج کے اعتبار سے بالکل جمہوریت کے منافی اور مستبدانہ ہوگا۔ لہٰذا جو فیڈریشن (وفاقی طرز حکومت) انڈیپنڈنٹ پارٹی کا نصب العین ہے وہ لامرکزی ہے۔ جس میں تمام صوبے دریاستیں کامل طور پر آزاد ہیں مرکزی حکومت آزاد ریاستوں اور صوبوں کے اندرونی معاملات میں کوئی کوئی مداخلت نہ کرسکے۔ مرکز کے تحت میں صرف وہ صیغے ہوں جو صوبے اور ریاستیں بالاتفاق مرکز کے حوالے کریں اور برطانوی ہند کے صوبوں کو کم ازکم اتنی اندرونی آزادی حاصل ہو جتنی اوسط درجہ کی دیسی ریاستوں کو اس وقت حاصل ہے۔ یہ طرز حکومت جمہوری ہے اور اسی کے ماتحت ہندوستانی آزادی اور جمہوریت کی انتہائی منزل تک ترقی کرسکتے ہیں۔ گویا کانگریس اور انڈیپنڈنٹ پارٹی کے درمیان مرکزی اور لامرکزی کا فرق ہے اور یہ زمین وآسمان کا فرق ہوا غالباً اب لوگوں کو یہ سمجھنے میں دشواری نہ ہوگی کہ کانگریس کے ہوتے انڈیپنڈنٹ پارٹی بنانے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔

انڈیپنڈنٹ پارٹی کے تین بڑے اصول

(۱) الف۔ صوبجات میں کامل حکومت خود اختیاری (کمپلیٹ پراونشل آٹونومی) معہ کامل عاملانہ ومالی اختیار۔ (ب) اختیارات مابقی فیڈریشن کے اجزائے ترکیبی (صوبوں اور ریاستوں) کو حاصل ہوں۔ (ج) فیڈریشن کے تمام اجزائے ترکیبی مرتبہ اور اختیار میں برابر ہوں۔

(۲) اختیارات پارلیمنٹ سے براہ راست صوبوں کو منتقل کیے جائیں۔ کوئی صیغہ اس وقت تک وفاقی نظام کو تفویض نہ کیاجائے جب تک کہ فیڈریشن کے آزاد اجزائے ترکیبی اس پر متفق ہوں

(۳) حق رائے ہر بالغ کو حاصل ہو

اگر اس مطالبہ کا ایک جزو بہی دستور حکومت میں موجود نہ ہوا تو انڈیپنڈنٹ پارٹی اس دستور حکومت کو درہم وبرہم کرنے کے لئے ہر ممکن اور جائز طریقہ استعمال کریگی جس میں برطانوی مال کے استعمال کے ترک بہی شامل ہے

قواعد وضوابط کا اجمالی بیان

(۱) آزاد پارٹی کا نام انگریزی میں انڈیپنڈنٹ پارٹی اور اردو میں آزاد پارٹی ہوگا۔

(۲) ہر عاقل وبالغ جو آزاد پارٹی کے نصب العین پر دستخط کردے گا پارٹی کا ممبر سمجھا جاوے گا۔

(۳) آزاد پارٹی کے ارکان ہر انجمن کے رکن ہوسکتے ہیں بشرطیکہ اس انجمن کے مقاصد واغراض آزاد پارٹی کے مقاصد واغراض کے منافی نہوں

(۴) آزاد پارٹی کے عام ممبروں کی کوئی فیس وکنیت نہ ہوگی۔

آزاد پارٹی کی ہیئت ترکیبی

مجلس عاملہ:۔ اس میں تمام ارکان شریک ہیں۔

بورڈ۔ یہ تمام ہندوستان کے ۱۰۰ سو بتفصیل ذیل منتخب اور ۲۵ کوآپٹیڈ کل ۱۲۵ ارکان پر مشتمل ہے

یو پی۔ (۱۵) پنجاب (۱۵) بنگال (۱۵)
بہار (۱۰) دہلی (۵) مدراس (۷) بمبئی (۷)
سندہ (۷) سی پی اور برار (۷) آسام (۳)
صوبہ سرحد (۵) اجمیر (۲) بلوچستان (۲)

ورکنگ کمیٹی:۔ معہ عہدہ داران گیارہ ارکان پر مشتمل ہے۔

صدر:۔ مشیر حسین صاحب قدوائی
نائب صدر:۔ مولانا آزاد سبحانی
جنرل سکریٹری:۔ مولانا حسرت موہانی
سکریٹری سید حسن ریاض

ارکان ورکنگ کمیٹی:۔ عبداللطیف صاحب فاروقی (مدراس) سابق ایم ایل اے احمد دین صاحب (لاہور) حاجی نور محمد احمد صاحب (بمبئی) راغب حسن صاحب کلکتہ) سید ذاکر علی صاحب لکھنو۔ ہلال احمد صاحب زبیری (دہلی)

فرقہ وارانہ مسئلہ کے اعلان سے ہر قوم کا مطمئن ہو جانا ناممکن ہے

حکومت ہند کا تصریحی اعلان

شملہ۔ ۸ راگست۔ حکومت ہند نے حسب ذیل سرکاری اعلان شایع کیاہے:۔

فرقہ وارانہ مسئلہ کے تصفیہ کا اعلان عنقریب ہونے والاہے اعلان میں امر واضح کیاجائے گاکہ آیندہ صوبجاتی مجالس مقننہ میں ہندوں، مسلمانوں سکہوں اور دیگر ملتوں کو نشستیں کس تناسب سے دی جائینگی اس اعلان پر متعدد اہم پیچیدہ ضمنی سوالات ومباحث کے متعلق بہی فیصلہ کیاجائے گا مثلاً امیدواروں کے انتخاب کا طریقہ مخصوص مفاد کے لئے خاص تحفظات اور جداگانہ ومخلوط انتخاب کی بحث وغیرہ وغیرہ لیکن اس اعلان کا زبردست اور اہم ترین مدعا یہ تبانا ہوگا کہ آیندہ دستور کے مطابق صوبجاتی مجالس مقننہ میں کس قوم کا کتنا تناسب نیابت رکھا جائے گا۔

فرقہ وارانہ نیابت کی ضرورت!

ہندوستان میں فرقہ وارانہ نیابت کی ضرورت کیوں ہے اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے سرکاری اعلان مظہر ہے کہ:۔

ہندوستان ایک نہایت ہی عظیم الشان انسانی آبادی ہے جس میں ۳۵ کرور سے زاید نفوس .... آباد ہیں۔ دنیا کا کوئی گوشہ اور ملک نہیں ہے (بشمول چین) کہ جہاں اسقدر بڑی تعداد انسانوں کی آباد ہو مثلاً خیال کیجئے کہ ہندوستان کی آبادی امریکہ کی آبادی سے تقریباً سہ گنی ہے۔ ہندوستان میں نسل تمدن۔ ذات پات مذہب وغیرہ کی بہت بڑی منافرت داختلاف ہے جدید جمہوری نظام کے ادارہ کو چلانے کے لئے اور ان اصول ونکات کو سمجھنے کے لئے ہندوستانی سوسائٹی کے مختلف طبقوں میں مختلف مدارج ہیں ہر طبقہ کا زاویہ نگاہ مختلف ہے لہٰذا یہ امر ...... حد درجہ لابدی ہے کہ ہندوستان کو آیندہ دستور اساسی کے رو سے ایسی جمہوری ذمہ دار حکومت ملنے والی ہے کہ جسمیں اقلیتوں کے مفاد کا تحفظ اور نیابت کا التزام واہتمام خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے۔ ہندوستان جیسے ملک میں بس یہی ایک طریقہ ایسا ہے کہ جس سے اکثریت کے غیر محدود اختیارات سے اقلیت کے مفاد کا تحفظ کیا جاسکتا ہے۔ فرقہ وارانہ نیابت کی اہمیت اس وقت سے تسلیم کیجاتی ہے جب سے کہ ہندوستان میں پہلی مرتبہ جمہوری حکومت نظام جاری کیا گیا تہا۔ اس وقت سے برابر اس جانب توجہ اور دلچسپی بڑھتی رہی ہے بالخصوص ۱۹۱۹ء کی مانٹیگو چیمسفورڈ سکیم اور اصلاحات کے زمانہ سے "

اس کے بعد نوٹ میں یہ بیان کیا گیاہے کہ فرقہ وارانہ مسئلہ پر عارضی اعلان کرانے کے لئے حکومت برطانیہ کس طرح آمادہ ہوئی۔ اور کن واقعات کو دیکھتے ہوئے حکومت برطانیہ نے یہ ذمہ داری لی۔

بادل ناخواستہ!

" حکومت کے فیصلہ کو مسترد کرنے کا ہندوستانیوں کو کوئی حق نہوگا۔" کے عنوان سے نوٹ مظہر ہے:۔

"حکومت برطانیہ نے بار بار نہایت زور کے ساتھ یہ امر واضح کردیا تہا کہ اس معاملہ میں وہ مداخلت کرنا نہیں چاہتی جو تمام وکمال ہندوستانیوں کا اپنا معاملہ ہے نیز یہ بات بہی حکومت نے ظاہر کردی تہی کہ اگر فرقہ وارانہ معاملات کا تصفیہ فریقین کے درمیان خود طے ہوجائے تو وہ جدید دستور کی کارکردگی میں بہت مفید ہوگا۔ بہ نسبت اس کے کہ کوئی بیرونی طاقت اس فیصلہ کو ہندوستانیوں پر مسلط کردے بہرکیف جب حکومت سے مجلس مشاورت نے اس مشکل اور پریشان کن معاملہ کو ہاتہ میں لینے کی کوشش کی تو اس نے بادل ناخواستہ قبول کرلیا مگر کوئی وعدہ وعید نہیں کیا گیا تہا۔ یہ امر کہ حکومت برطانیہ فرقہ وارانہ مسئلہ کا فیصلہ کرنے پر آمادہ نہ تہی اور اسے ہندوستانیوں نے مجبور کیا

(باقی بر صفحہ ۶ کالم ۳)

دھاریوال کے اُونی دھاگے

Used all over India

تمام ہندوستان میں استعمال کئے جاتے ہیں

ان کو ہندوستانی کاریگروں نے خاص ہندوستان کے اُون سے کات کر تیار کیا ہے۔ دھاریوال کا کوئی بھی سامان غیر ملک سے نہیں منگوایا جاتا نمونوں کے کارڈ کے لئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۴ کو لکھیے

مقامی ایجنٹ: امپیریل ایجنسی جنرل گنج کانپور

دھاریوال ملس پنجاب میں بنائے جاتے ہیں

فرقہ وارانہ فیصلہ

(بقیہ مضمون صفحہ ۲)

اس وقت منشاء یہ ہے کہ اس امر کی پابندی کے ساتھ کہ اگر کوئی عملی مشکلات پیش آئیں تو اُن کے بارہ میں تحقیقات کیجائیگی اینگلو انڈین کے حلقہ جات انتخاب کنندگان ہر صوبہ کے کل رقبہ میں پھیل جائیں اور پوسٹل بیلٹ (پوشیدہ رائے بذریعہ ڈاک) کا استعمال کیا جائے لیکن ہنوز کوئی آخری فیصلہ نہیں ہوا

۱۲۔ اُن جگہوں کے پر کرنے کا طریقہ جو پچھڑے ہوئے رقبوں کے نمائندوں کے لئے مقرر کی جائینگی۔ ہنوز زیر تحقیقات ہے اور اُن جگہوں کی تعداد جو اس طرح سے مقرر کی جائیں گی۔ اسوقت تک عارضی سمجھنا چاہیے کہ جب تک کہ اُن آئینی انتظامات کا جو ایسے رقبوں کے متعلق کئے جائینگے۔ آخری فیصلہ نہ ہو جائے

۱۳۔ ہز مجسٹی کی گورنمنٹ اس بات کو بہت اہم سمجھتی ہے کہ اس قسم کا انتظام ہو جائے کہ نئی قانون ساز مجلسوں میں کم از کم تھوڑی سی تعداد میں عورتیں بھی ممبر ہوں۔ وہ شروع میں ہی اس بات کو محسوس کرتے ہیں کہ یہ مقصد اسوقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کہ جگہوں کی کچھ تعداد خاص طور سے عورتوں کے لئے مقرر نہ کر دی جائے۔ وہ یہ بھی محسوس کرتے ہیں کہ جو عورتیں ممبر ہوں وہ بہت زیادہ تعداد میں ایک ہی فرقہ کی نہوں ان کو ہنوز کوئی ایسا طریقہ نہیں ملا جس سے کہ یہ اندیشہ بھی نہ رہے اور وہ نمائندگی کی بقیہ اس تجویز کے مطابق بھی ہو جس پر عمل کرنا انہوں نے ضروری سمجھا ہے سوائے اس کے کہ ہر خاص عورت کی جگہ کے لئے حلقہ انتخاب کنندگان کو ایک ہی فرقہ کے ووٹروں پر محدود کر دیا جائے اسلئے عورتوں کی خاص جگہیں خاص طور سے مختلف فرقوں میں تقسیم کی گئی ہیں جیسا کہ نقشہ منسلکہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ امر کہ ان خاص حلقہ جات انتخاب کنندگان میں انتخاب کے لئے ٹھیک ٹھیک کن ذرائع کا استعمال کیا جائے گا۔ ہنوز زیر غور ہے

۱۴۔ وہ جگہیں جو مزدوروں کے لئے مقرر کیجائینگی غیر فرقہ وارانہ حلقہ جات انتخاب کنندگان سے پر کیجائینگی۔ ابھی اس امر کا فیصلہ نہیں ہوا کہ انتخاب کے متعلق کیا انتظامات کئے جائینگے لیکن بہت ممکن ہے کہ زیادہ تر صوبوں میں مزدوروں کے حلقہ جات انتخاب کنندگان جزواً ٹریڈ یونین اور جزواً خاص حلقہ جات انتخاب کنندگان ہونگے جیسی کہ فرنچائز کمیٹی نے سفارش کی ہے۔

۱۵۔ وہ خاص جگہیں جو تجارت۔ صنعت و حرفت۔ معدنیات و کاشت سے تعلق رکھنے والے اشخاص کے لئے مقرر کی جائینگی چیمبرس آف کامرس اور مختلف جماعتوں کے کئے ہوئے انتخاب کے ذریعہ سے پر کیجائیں گی۔ اس بات کے جاننے کے لئے کہ انتخاب کے متعلق کیا کیا خاص انتظامات کرنے پڑیں گے مزید تحقیقات کی ضرورت ہے۔

۱۶۔ وہ خاص جگہیں جو زمینداروں کو دی جائینگی۔ زمینداروں کے خاص حلقہ جات انتخاب کنندگان کے کئے ہوئے انتخاب کے ذریعہ سے پر کیجائینگی۔ ۱۷۔ وہ طریقہ جو یونیورسٹی کی جگہوں کے لئے انتخاب کرنے میں کام میں لایا جائے گا۔ ہنوز زیر غور ہے۔

۱۸۔ ہز مجسٹی کی گورنمنٹ کے لئے یہ ممکن نہیں ہو سکا کہ صوبوں کی قانون ساز مجلسوں میں نمائندگی کے ان مسئلوں کو طے کرنے میں بہت سی تفصیل کی باتوں کو چھوڑ دیں تاہم حلقہ جات کا مقرر کرنا ابھی باقی ہے انکا ارادہ ہے کہ یہ کام ہندوستان میں جلد سے جلد شروع کر دیا جائے ممکن ہے کہ بعض صورتوں میں حلقہ جات انتخاب کنندگان کی محدودگی جگہوں کی ان تعداد میں جو اس وقت دی گئی ہیں کسیقدر ردوبدل کی وجہ سے فی الحقیقت بہتر ہو جائے۔ ہز مجسٹی کی گورنمنٹ اپنے لئے اس بات کا اختیار رکھتی ہے کہ ایسی غرض کے لئے اس قسم کا تھوڑا بہت ردوبدل کر دے بشرطیکہ اس ردوبدل سے مختلف فرقوں کی اصلی میزان پر فی الواقع کوئی اثر نہ پڑے تاہم صوبہ جات بنگال اور پنجاب کی صورت میں اس قسم کا کوئی ردوبدل نہ کیا جائے گا۔

۱۹۔ صوبوں میں دوسرے چیمبروں کی ساخت کے مسئلہ پر آئینی ساختوں میں ہنوز کافی غور نہیں کیا گیا اور بجز اس کے کہ کوئی فیصلہ اس بارہ میں کیا جائے کہ کون کون سے صوبوں میں دوسرے چیمبر ہوں گے یا اُن کے بنانے کی کوئی تجویز تیار کیجائے۔ اس مسئلہ پر اور زیادہ غور کرنے کی ضرورت ہے۔ ہز مجسٹی کی گورنمنٹ کا خیال ہے کہ کسی صوبہ کے اپر ہاؤس کی ساخت اس قسم کی ہونی چاہیئے کہ اس سے مختلف فرقوں کی اس اصلی میزان میں جو لوور ہاؤس کی ساخت سے حاصل ہوئی ہے۔ کچھ خلل نہ پڑے

۲۰۔ ہز مجسٹی کی گورنمنٹ اس وقت مرکزی مجلس قانون ساز کے قد و ساخت کے مسئلہ پر غور کرنا نہیں چاہتی کیونکہ دوسرے مسئلوں کے علاوہ اس میں ہندوستانی ریاستوں کی نمائندگی کا سوال بھی شامل ہے جس پر اور زیادہ غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اس مجلس کی ساخت کے اوپر غور کرنے کے وقت وہ مجلس ہذا میں تمام فرقوں کی کافی نمائندگی کے حقوق کا پورا خیال رکھینگے۔

۲۱۔ ہز مجسٹی کی گورنمنٹ نے پیشتر ہی یہ اصول منظور کر لیا ہے کہ اگر خرچ برداشت کر سکنے کافی ذریعے مہیا ہو جائیں تو سندھ کو ایک علیحدہ صوبہ بنا دیا جائے۔ چونکہ ان مالی مسئلوں کی جو اہمیں شامل ہیں فیڈرل فائننس کے دوسرے مسئلوں کے ہمراہ نظر ثانی کرنی پڑے گی۔ ہز مجسٹی کی گورنمنٹ نے یہ بہتر سمجھا کہ خاص صوبہ بمبئی اور صوبہ سندھ کے علیحدہ علیحدہ قانون ساز مجلسوں کے متعلق اعداد کے علاوہ موجودہ صوبہ بمبئی کی قانون ساز مجلس کے متعلق اعداد بھی اسوقت شامل کر دیئے جائیں۔

۲۲۔ وہ اعداد جو صوبہ بہار اور اڑیسہ کے متعلق دیئے گئے ہیں موجودہ صوبہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اڑیسہ کو ایک علیحدہ صوبہ بنانے کا مسئلہ ہنوز زیر تحقیقات ہے

۲۳۔ اس امر سے کہ ممالک متوسط کہ جس میں برار بھی شامل ہے مجلس قانون ساز سے تعلق رکھنے والے اعداد شامل کرئے گئے ہیں یہ معنی نہیں کہ برار کی آئندہ آئینی حیثیت کے متعلق کوئی فیصلہ ہو گیا ہے۔

لندن

مورخہ ۱۴؍اگست ۱۹۳۲ء

(نقشہ صفحہ ، پر ملاحظہ کیجئے۔)

بحکم جناب بابو جگت جنس کشور صاحب شنڈن منصف بہادر کانپور

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳۶۹ سنہ ۱۹۳۲ء

بعدالت منصفی کانپور

فرم حاجی عنایت اللہ محمد حنیف واقعہ نئی سڑک کانپور بذریعہ محمد حنیف ولد حاجی عنایت اللہ ساکن نئی سڑک کانپور مالک فرم مذکور — مدعی

بنام فرم ابوالحسن عبدالعزیز — مدعا علیہ

ابوالحسن ولدنا معلوم قوم مسلمان ساکن تلی بازار کھنکانہ کانپور مالک فرم ابوالحسن عبدالعزیز — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ ۱ للعہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳۱ ماہ اگست سنہ ۱۹۳۲ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے۔ حاضر ہوں اور جواب دہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن آپ اپنی جواب دہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲ ماہ اگست سنہ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا۔

بحکم

مہر عدالت

رامیشر دیال منصرم عدالت منصفی کانپور

نینی تال۔ ۱۶ اگست۔ آنریبل مسٹر ای۔ اے ایچ بلنٹ ممبر مال حکومت صوبہ متحدہ طبی مشورہ پر فوراً چار ماہ کی رخصت پر جا رہے ہیں۔ آپ کی صحت سخت خراب ہے آپ کی عدم موجودگی میں مسٹر جے۔ ایم کلے چیف سکریٹری قائم مقام

آجکل ہاضمہ کا پورا خیال رکھیں

آجکل اس کی خرابی سے صحت بگڑتی ہے بخار وغیرہ بھی سب اسی کے فساد ہیں۔ ہاضمہ کا پورا پورا خیال رکھیں۔ تو تمام موسمی تکلیفوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اس موسم میں ہی صحت کی ترقی ہو سکتی ہے۔ ہاضمہ کو مکمل صحت میں رکھنے کے لئے

"امرت دھارا"

کا استعمال بکثرت جاری رکھنا چاہیئے کوئی بھی تکلیف ہو جائے۔ اسی پر زور دینا چاہیئے۔ اسے دستوں میں انار دانہ کے پانی سے بار بار پینا چاہیئے اس کا استعمال ہر قسم کے انفلوئنزا وغیرہ بخاروں سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ وہ کمال درجہ کی انٹی سپٹک بھی ہے۔ ہاضمہ ٹھیک رہے گا۔ تو قدرت کی نعمتوں سے فائدہ ہی فائدہ اٹھائیں گے۔ اور آجکل بھی صحت کی ترقی ہوتی دیکھیں گے۔

گھر میں رکھیئے جیب میں رکھیئے

بھولیئے نہیں صحت۔ روپیہ۔ وقت سب کو بچاویگی!

قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنے نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ ۸؍

احتیاط:۔ نقلوں سے بچو کیونکہ سخت امراض میں دھوکہ دیکر دکھ و تشویش بڑھا دیں گی صحت کے معاملے میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔

خط و کتابت و تار کا پتہ :۔ امرت دھارا ۱۱۵ لاہور

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سٹرک۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور۔

سلسلہ صفحہ ۶

فرقہ وارانہ فیصلہ کا نقشہ

صوبہ کی کونسلوں میں (حرف لورہا دس میں) جگہوں کا مقرر کیا جانا

صوبہ	عام	پنچ قومیں	پچھڑے ہوئے رقبوں کے نمائندے	سکھ	مسلمان	ہندوستانی عیسائی	اینگلو انڈین	یوروپین	تجارت - صنعت و حرفت معدنیات و کاشت خاص (۱)	زمینداران خاص	یونیورسٹی خاص	مزدور خاص	میزان
مدراس	۱۳۴ (۶ عورتیں شامل ہیں)	۱۸	۱	...	۲۹ (ایک عورت شامل ہے)	۹ ایک عورت	۲	۳	۶	۶	۱	۶	۲۱۵
بمبئی (مع سندھ)	۹۷ (ب) (۵ عورتیں شامل ہیں)	۱۰	۱	...	۶۳ (ایک عورت شامل ہے)	۳	۲	۴	۸	۳	۱	۸	۲۰۰
بنگال	۸۰ (ج) (۲ عورتیں)	(ج)	...	...	۱۱۹ (دو عورتیں شامل ہیں)	۲	۴ (ایک عورت)	۱۱	۱۹	۵	۲	۸	۲۵۰
ممالک متحدہ	۱۳۲ (چار عورتیں)	۱۲	...	...	۶۶ (دو عورتیں شامل ہیں)	۲	۱	۲	۳	۶	۱	۳	۲۲۸
پنجاب	۴۳ (ایک عورت)	...	...	۳۲ (ایک عورت)	۸۶ (دو عورتیں شامل ہیں)	۲	۱	۱	۱	۵ (د)	۱	۳	۱۷۵
بہار و اڑیسہ	۹۹ (۳ عورتیں)	۷	۸	...	۴۲ (ایک عورت شامل ہے)	۲	۱	۲	۴	۵	۱	۴	۱۷۵
ممالک متوسط (مع برار)	۷۷ (۳ عورتیں)	۱۰	۱	...	۱۴	...	۱	۱	۲	۳	۱	۲	۱۱۲
آسام	۴۴ ایک عورت (ہ)	۴	۹	...	۳۴	۱	...	۱	۱۱	...	...	۴	۱۰۸
صوبہ سرحد مغربی و شمالی	۹	...	...	۳	۳۶	...	...	...	...	۲	...	...	۵۰
بمبئی (سندھ کے بغیر)	۱۰۹ (ب) (۵ عورتیں)	۱۰	۱	...	۳۰ ایک عورت	۳	۲	۳	۷	۳	۱	۷	۱۷۵
سندھ	۱۹ ایک عورت	...	...	...	۳۴ (ایک عورت)	...	...	۲	۲	۲	...	۱	۶۰

(۱) ان جماعتوں کی ساخت جنکے ذریعہ سے ان جگہوں کے لیے انتخاب کیا جائے گا - اگرچہ اکثر صورتوں میں یا تو خاص طور سے یوروپین یا خاص طور سے ہندوستانی ہونگے - آئینی طریقہ پر مقرر نہ کیجائے گی - اسلئے ہر صوبہ میں یہ ممکن نہیں ہے کہ یقینی طور پر یہ کہا جا سکے کہ کتنے یوروپین اور کتنے ہندوستانی علیحدہ علیحدہ منتخب کئے جائینگے - لیکن یہ اُمید کیجاتی ہے کہ شروع میں تعداد تقریباً اس طرح ہوگی :-

مدراس میں ۴ یوروپین اور ۲ ہندوستانی - بمبئی میں مع سندھ کے ۵ یوروپین اور ۳ ہندوستانی - بنگال میں ۱۴ یوروپین - اور ۵ ہندوستانی ممالک متحدہ میں ۲ یوروپین اور ایک ہندوستانی پنجاب میں ایک ہندوستانی - بہار و اڑیسہ میں یوروپین اور ۲ ہندوستانی ممالک متوسط میں (بشمول برار) ایک یوروپین اور ایک ہندوستانی - آسام میں ۸ یوروپین اور ۳ ہندوستانی - بمبئی میں (بغیر سندھ) ۴ یوروپین اور تین ہندوستانی سندھ میں ایک یوروپین اور ایک ہندوستانی -

(ب) ان جگہوں میں سے ۷ جگہیں مرہٹوں کے لئے مخصوص رکھی جائیں گی -

(ج) جیسا کہ بیان کہ فقرہ ۹ میں تشریح کی گئی ہے بنگال میں پنچ قوموں کی خاص جگہوں کی تعداد جو ۱۰ سے زیادہ نہ ہوگی ابھی مقرر نہیں ہوئی عام جگہوں کی تعداد ۸۰ سے اسقدر کم ہوگی کہ جتنی پنچ قوموں کی خاص جگہوں کی تعداد -

(د) منجملہ ان کے ایک جگہ تمندار کی ہے - زمینداروں ۴ جگہیں ان خاص حلقہ جات انتخاب کنندگان میں سے پر کیجائیں کی جنمیں مشترکہ انتخاب ہوتا ہے - حلقہ جات انتخاب کنندگان کی تقسیم سے یقین ہوتا ہے کہ ایک ہندو ایک سکھ اور دو مسلمان ممبر منتخب کیے جائینگے

(ہ) عورتوں کی یہ جگہ شلانگ کے غیر فرقہ وارانہ حلقہ انتخاب کنندگان میں سے پر کیجائیں گی -

LALIMLI
PURE WOOL
لال اِلی کی خالص اُونی لوئیاں
جو کہ
ہندوستان میں ہندوستانی کاریگر بناتے ہیں
نمبر ۲۲۴ لوئیاں ۴۵ × ۹۰ ۳ روپیہ ۴ آنے فی لوئی
" ۲۲۴ " ۵۰ × ۱۰۹ ۴ روپیہ ۴ آنے "
" ۳۱۶ " ۵۰ × ۱۰۸ ۴ روپیہ ۱۲ "
مفت نمونوں کیلئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۸ کو لکھو
دی کانپور اولن ملز کانپور

عظیم الشان دنگل

ہر خاص و عام کو واضح ہو کہ ڈفرن اسپتال کی امداد کیلئے ۲۱ اگست بروز اتوار کو عظیم الشان دنگل ہے سرپرستی عالیجناب آر ایف موڈی اسکوائر او - بی - ای - آئی سی ایس - کلکٹر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور بمقام باغ پنڈت اجودھیا پرشاد تیواری وکیل متصل انور گنج اسٹیشن کانپور ہوگا -

کانپور کی پبلک سے التماس ہے کہ اس نیک کام کی امداد کیلئے بڑی سے بڑی تعداد میں تشریف لاویں کیونکہ ایک پنتھ دو کاج کی مثل صادق آتی ہے خیرات کی خیرات اور ہندوستان کی بہادری اور فن کشتی کی ترقی -

سمویل ہور کے اعلان کے خلاف احتجاج

موجودہ حالت میں اشتراک عمل نہیں ہو سکتا!

سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی نے بہت سے ہندوستانی لیڈروں کا دستخطی منفسٹو شایع کیا ہے ہم خیال کرتے ہیں کہ ۱۷ر جون کا جو ہندوستان کی نسبت وزیر ہند نے نیا اعلان کیا ہے اور گول میز کانفرنس کے طریقہ کار کو جس طرح بدلا ہے وہ ناقابل قبول ہے اس اعلان سے ہندوستانی اور برطانوی مندوبین کے درمیان مساوات باقی نہیں رہتی۔ اور جو تجاویز پارلیمنٹ میں پیش ہونے والی ہیں ان کے سمجھوتہ کی بنیاد کھوکھلی ہو جاتی ہے۔

گول میز کانفرنس کا یہ طریقہ انھیں خیالات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سوچا گیا تھا کہ یہ کام آسانی سے مکمل ہو سکے۔

ان واقعات کے ماتحت ہماری کھلم کھلا رائے ہے کہ ملک کے بہترین مفاد کا مقتضی یہ ہے کہ جن لوگوں کو آئندہ دستور العمل کی ترتیب دی جا رہی ہے۔ وہ اس وقت تک اشتراک عمل نہ کریں گے جب تک کہ پہلا طریقہ نہ برتا جائے گا۔

وزیراعظم کے فیصلہ سے اختلاف بڑھ جائینگے

ڈاکٹر انصاری کے خیالات

بمبئی چہارشنبہ۔ ڈاکٹر ایم اے انصاری نے بمبئی کرانیکل کے نامہ نگار کو ایک بیان دیا ہے جسمیں وہ فرماتے ہیں کہ گذشتہ نومبر میں جس وقت دوسری گول میز کانفرنس کا تماشہ ہو رہا تھا اسی وقت ایک مستند ذریعہ سے اطلاع ملی کہ کانگریس کو پامال کرنے کے لئے حکومت آرڈیننس تیار کر رہی ہے اور ان تیاریوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ وائسرائے نے مہاتما گاندھی کو انٹرویو کی اجازت نہ دی اور اس کے بعد کانگریسی لیڈروں کو قید خانہ میں بند کر دیا۔

ڈاکٹر صاحب نے برلز کی اس بنا پر تعریف کی کہ وزیر ہند کے جدید طریقہ عمل کے خلاف ان لوگوں نے نہایت عمدہ طور سے متحدہ مظاہرہ کیا ہے مگر انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایک کانگریسمین ہونے کی حیثیت سے میں اس معاملہ کو لائق توجہ نہیں تصور کرتا ہوں

ڈاکٹر صاحب نے نہایت پرزور الفاظ میں بیان کیا کہ کوئی فرقہ وارانہ فیصلہ جو جداگانہ انتخاب پر مبنی ہوگا اقلیتوں کو ویٹو دیا جائے گا اور اکثریت کے لئے نشستیں محفوظ رہیں گی اس سے ملک میں اختلاف اور ناخوشگواری پیدا ہوگی۔ ڈاکٹر صاحب نے نہایت پرزور الفاظ میں بیان کیا کہ ایک کانگریسمین قوم پرور اور مسلمان ہونے کی حیثیت سے مجھے یقین ہے کہ مشترکہ انتخاب ہی مسلمانوں اور ہندوں اور سکھوں اور دیگر فرقوں کے لئے صوبجاتی نیز مرکزی مجالس قانون ساز میں جہاں کہیں بھی وہ اقلیت میں ہوں بہترین استحفاظ ہے۔"

یرودا جیل میں مہاتما گاندھی مسز سروجنی نائیڈو اور مسٹر ایس اے بریلوی سے ملاقات کرنے کی حکومت نے ڈاکٹر صاحب کو اجازت نہیں دی ہے اس کے متعلق سوال کرنے پر ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ مجھے تعجب ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو سے ملنے کی مجھکو اجازت دیگی۔ اور دوسرے تین دوستوں سے ملنے کی اجازت نہ دیگی۔ پنڈت جواہر لال نہرو سے ملنے کی فوراً اجازت دے دی گئی لیکن یرودا جیل میں سپرنٹنڈنٹ کو جواجازت کیلئے لکھا جس کا جواب ۶ر اگست کو حیدر آباد میں نفی میں ملا میں کسی سیاسی بحث و مباحثہ کے لئے اجازت نہیں چاہتا تھا۔ پنڈت جواہر لال سے تو میں اس غرض سے ملا تھا کہ ان کی صحت کا معاینہ کروں چنانچہ انکا طبی معاینہ کیا اسی طرح یرودا کے دوسرے دوستوں سے بھی محض سوشل طور پر ملنا چاہتا تھا بالخصوص اس وجہ سے مجھے ملنے کی زیادہ خواہش تھی کہ میں ایک طویل مدت کے لئے یورپ جا رہا ہوں میں پہلے جرمنی جاؤں گا جہاں عمیق ایکسرے (برقی شعاع) سے علاج کراؤنگا پھر وائنا کو جاؤنگا جہاں قلب کی شکایتوں کا علاج کراؤنگا میں کب تک یورپ میں ٹھیرونگا اس کا دار و مدار میرے ڈاکٹروں کے مشورہ پر ہے ممکن ہے کہ چھ ماہ بلکہ اس سے زیادہ مدت تک مجھے وہاں رہنا پڑے

مسٹر ہرکارے کا استغاثہ نامنظور

آرڈیننس جائز ہیں!

بمبئی ۹ر اگست چیف جسٹس اور مسٹر جسٹس ناناوتی نے بمبئی ہائی کورٹ کی طرف سے اس استغاثہ کو نامنظور کر دیا جو گذشتہ ہفتہ مسٹر جی۔ کے ہرکارے نے دیا تھا جسمیں بیان کیا تھا کہ اسپشل پاورس۔ آرڈیننس ناجائز اور قابل منسوخی ہیں اور اسیوقت مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی ۔ مسٹر سیواجی ولبھ داس اور ان کانگریسی لیڈروں کی رہائی کا مطالبہ کیا جو آرڈیننس کے تحت محبوس یا سزایاب ہو چکے ہیں

استغاثہ میں بیان کیا گیا تھا کہ ملکہ وکٹوریہ کا فرمان اس بات کا ضامن ہے کہ ہندوستانیوں پر ان کے مفاد کی خاطر حکومت کیجائے گی اس لئے گورنر جنرل کا شایع کردہ آرڈیننس ناجائز ہے

عدالت نے استغاثہ کو نامنظور کرتے ہوئے کہا کہ مستغیث کو اس میں حق مداخلت حاصل نہیں اور ہائی کورٹ کی پوری بینچ اسکا فیصلہ کر چکی ہے کہ آرڈیننس جائز ہیں۔

اگر آپ تجربہ کر کے دیکھیں گے تو ضرور یقین ہو جاوے گا کہ

تبض و بدہضمی | خون اور منی کی خرابی | جریان احتلام سرعت انزال رقت منی | سخت سے سخت نامردی
دل و دماغ اور معدہ | قوت حافظہ کی کمزوری | وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کرنے کے لئے

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں لاثانی اور شرطیہ علاج ہیں

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ للعہ

صحت و تندرستی کی لغت، نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر مفت طلب فرماویں

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

منعقدہ ۱۸۹۴ء

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ

سٹار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ

بانی ڈاکٹر ایس۔ کے برمن

پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کا کارخانہ

بخار کی بے چینی کی حالت میں

جوڑی تاپ REGD. (جوڑی بخار و طحال کی دوا)

ہر سال لاکھوں مریض فائدہ اٹھاتے ہیں! اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی ملیریا (جوڑی بخار) کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ یہ خون کو گاڑھا کرتی اور طحال کو گلاتی ہے۔ اس کے استعمال سے اکترا۔ تیہیا۔ چوتھیا بخار جاتا رہتا ہے اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے۔

قیمت شیشی کلاں پندرہ آنہ ۱۵ر محصول دس آنہ ۱۰ر

" خورد نو آنہ ۹ر " سات آنہ ۷ر

دوا کھانے کے پہلے — دوا کھا لینے کے بعد

REGD. ڈاکٹر برمن ملیریا بخار کی گولی

ہڈی میں سماتے ہوئے بخار کو نکالتی ہے!

اسمیں کونین برائے نام بھی نہیں ہے' لرزہ کا بخار کہنہ ہو جانے پر باری سے نہ آکر بیش و کم ہمیشہ رہتا ہے۔ ایسی حالت میں یہ دوا حیرت انگیز اثر دکھاتی ہے۔ قیمت فی شیشی بارہ آنہ ۱۲ر محصول سات آنہ ۷ر

رنگ رنگ REGD. داد کا مرہم نیا یا پرانا کیسا ہی داد خواہ خارش کیوں نہ ہو اسکے لئے یہ تیر بہدف ہے۔ اور طرہ یہ کہ کسی قسم کی سوزش یا تکلیف نہیں ہوتی۔

قیمت فی ڈبہ چار آنہ ۴ر محصول چھ ڈبہ تک سات آنہ ۷ر نمونہ فی ڈبہ دو آنہ ۲ر

نقلی دواؤں سے ہمیشہ ہوشیار رہیئے

نوٹ ہماری دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ بغرض کفایت محصول ڈاک اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خرید کریں نمونہ صرف ایجنٹوں ہی سے مل سکتا ہے۔

صیغہ نمبر (۷۵) پوسٹ بکس کلکتہ

ایجنٹ:- کانپور نیا گنج میں محمد حنیف محمد نصیر صاحبان

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

امساک کے لئے بے نظیر دوا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

ینوسکت واری روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ علاوہ محصولڈاک

راج ویدنارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ ۲۹۳۔ کالبادیوی روڈ

لکھنؤ ایجنٹ۔ نگم میڈیکل ہال نادرہ فتح گنج

کانپور ایجنٹ۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ الہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک۔

دہلی ایجنٹ۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک۔ آگرہ ایجنٹ۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور میں چھپا

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD, No; A, 1424

جمال پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن — ہفتہ وار — عبھی

صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۶ | کان پور چہارشنبہ ۲۴ اگست ۱۹۳۲ء مطابق ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ | نمبر ۳۱

معلوم تجھ کو قیمتِ خواب گراں نہیں

(از حضرت عبقری صاحب)

کافی ستم کو وسعتِ کون و مکاں نہیں — یعنی بقدرِ ظرف مرا امتحاں نہیں

آہوں پہ زور قدرتِ ضبطِ فغاں نہیں — ہشیار اب، کہ خیر تری آسماں نہیں

اس حسنِ برق تاب کا جلوہ کہاں نہیں — وہ کو لسنا ہے طور جہاں بجلیاں نہیں

بعد ممات کشمکشِ جسم و جاں نہیں — اب امتحاں یہ ہے کہ کوئی امتحاں نہیں

کنجِ لحد میں دولتِ بیدار مل گئی — معلوم تجھ کو قیمتِ خوابِ گراں نہیں

جاگیں گے میری تلخ نوائی سے رات بھر — آجائے میٹھی نیند یہ وہ داستاں نہیں

ذروں میں برق طور ہے قطروں میں موج نور — دل میں ترے تڑپتی ہوئی بجلیاں نہیں

مدت ہوئی کہ اٹھ گئیں وہ حشر خیزیاں — اب جنبشِ نظر میں کوئی امتحاں نہیں

لیکر چلا ہوں نالۂ آتش فشاں کی فوج — اب میں نہیں زمیں پہ یا آسماں نہیں

اشکِ چکیدہ دل حسرت پرست ہوں — شکوہ نہیں زباں پہ لب پر فغاں نہیں

دل بادہ کش کا نشۂ نخوت سے پاک ہے — اس خانۂ خدا میں خودی کا نشاں نہیں

سنئے نہ مجھ سے بیخودیٔ غم کی داستاں — قابو میں اب نہیں مرے بس میں زباں نہیں

پشتِ زمیں کا بارِ گراں کیوں ہے عبقری
اتنا خیال کیوں تجھے اے آسماں نہیں

(خلافت)

افسانہ

"باباجی کا بم"

مسٹر بوائز سول سروس کا امتحان پاس کرنے کے بعد ہی ہزاری باغ کے جوائنٹ مجسٹریٹ مقرر ہوئے تھے۔ ولایت میں آپ نے بم بازی کے متعلق متعدد خبریں سنی تھیں اور آپ ہندوستان میں آتے ہی انگریزوں کے قتل کے کئی ہولناک واقعات بھی رونما ہوئے تھے جکے باعث آپ بہت ہی محتاط رہتے تھے، آپ نے شہر کے دور ایک بنگلہ لیا تھا اور وہاں ہر وقت دو انگریز سنتریوں کا پہرہ رہتا تھا۔ ہر ایک آدمی جو صاحب سے ملنے آتا تھا اسکی نہایت سختی کے ساتھ جانچ ہوتی تھی

ایک روز رات کو مسٹر اور مسز بوائز چند سنسنی پیدا کرنے والے واقعات کے متعلق تبادلہ خیالات کرنے لگے۔

مسز بوائز:۔ آجکل چاٹگام اور مدنا پور سے برابر سویلینوں کے مرڈر کا نیوز آرہا ہے جس کے باعث طبیعت بہت پریشان رہتا ہے ہم لوگوں کی لائف بڑا ڈینجر میں ہے"۔

مسٹر بوائز:۔ ڈیر میم صاحب۔ آپکو بالکل گھبرانا نہ چاہئیے ہم لوگ ان بدمعاشوں کا سر کچل دیگا"!

مسز بوائز!۔ "آپ ٹھیک کہتا ہے لیکن روز مرڈر مرڈر کا نیوز پڑھتے پڑھتے ہم بہت پریشان رہتا ہے کہ ہم ولایت واپس جاسکے گا۔ یا نہیں"

مسٹر بوائز:۔ "آپکا تعلق weaker sex سے صنف نازک سے ہے اسلئے آپکا دل بہت کمزور ہے، ڈر کا کوئی بات نہیں ہے ہم لوگوں نے ایسا قانون بنا دیا ہے کہ یہ کالا آدمی چوں نہیں کرسکتا۔ اب بہت جلد ان بدمعاش انارکسٹوں کا خاتمہ ہوجائے گا اور ہم لوگ مزے کرے گا"!

ہم نے کانگریس والوں کے بھی چھکے چھڑا دیئے ہیں اور یہ تحریک بالکل ختم ہوگئی ہے۔ ان کے بڑے بڑے سردار جیل خانوں کا ہوا کھا رہا ہے اب کوئی بدمعاش سر نہیں اٹھا سکتا۔ آپ کو کوئی فکر نہ کرنا چاہیئے۔ دوسرے یہ کہ ہم لوگوں کا بنگلہ سٹی سے بالکل الگ ہے۔ اور ہر وقت سولجروں کا پہرہ رہتا ہے کوئی پرندہ پر نہیں مار سکتا آپ مزے سے سوئیے"!

اس کے بعد دونوں صاحب و میم آرام کرنے لگے

دوسرے دن علی الصباح مسز بوائز سو رہی تھیں کہ یکایک "بم بم" کی آواز نے انکو چونکا دیا اور وہ فوراً ہی بستر سے اٹھ پڑیں فوراً ہی صاحب کو بھی جگایا اور گھبرائی ہوئی آواز میں کہنے لگیں "ڈیر مسٹر بوائز" بم بم" کا آواز کہاں سے آرہا ہے، ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ انارکسٹوں نے ہم کو گھیر لیا ہے"۔

مسٹر بوائز:۔ میم صاحب یہاں انارکسٹ کہاں سے آیا لیکن اس اثنا میں صاحب کو بھی "بم بم" کی صدا سنائی دی۔ ان کے بھی ہوش اور حواس جاتے رہے اور فوراً ہی ٹیلیفون کے رسیور کو اٹھا کر اسے سپرنٹنڈنٹ پولیس کے بنگلہ سے کنکٹ کر دیا اور کہنے لگے۔

"ہلو" مسٹر مارش۔ فوراً کانسٹبلوں کو لیکر یہاں آجائے ہمارے بنگلے کو انارکسٹوں نے گھیر لیا ہے"!

فون ملتے ہی مسٹر مارش سپرنٹنڈنٹ پولیس مع ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ایک تھانیدار اور بیس کانسٹبلوں کے مسٹر بوائز کے بنگلہ پر پہونچے۔ انکو بھی "بم بم" کی آواز سنائی دی۔ غور سے سننے کے بعد یہ معلوم ہوا کہ یہ آواز پاس کی ایک جھونپڑی سے آرہی ہے، فوراً ہی ان لوگوں نے اس جھونپڑی کو گھیر لیا۔ وہاں ایک بڈھا آدمی "بم بم" کر رہا تھا، ان لوگوں نے اس سے کہا کیا تم بم بناتے ہو بم کہاں ہے؟۔ جھونپڑی کا چپہ چپہ تلاش کر ڈالا گیا۔ بالآخر ایک کانسٹبل کو پوتی سے چھپا ہوا ایک گول دکھائی دیا جس کو دیکھکر وہ مارے خوشی کے چلا اٹھا" ہم کو بم مل گیا"! لیکن جب پاس پہونچے تو معلوم ہوا کہ وہ مہادیو جی کی مورتی تھی۔ اب ان لوگوں کے اصل واقعہ سمجھ میں آیا کہ بابا مہادیو جی کی پوجا کرتے ہوئے" بم بم" کر رہے تھے۔

(اودھ اخبار)

چھ سو خواتین بنگال جیل میں

مجلس مقننہ بنگال کے اجلاس میں ایک سوال کے جواب میں سر پرود وش مستر نے بتایا کہ بنگال کے جیلوں میں اس وقت ۶۰۰ خواتین قید ہیں جو سول نافرمانی کی تحریک میں ماخوذ ہوئی ہیں۔ ان میں سے صرف ایک اے کلاس میں اور ۵، ۷ بی کلاسوں میں ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے زبان پر بھی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۱۶ | کانپور، چہارشنبہ ۲۴ر اگست ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۱

فرقہ وارانہ فیصلہ

ہم گذشتہ اشاعت میں فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق یہ لکھ چکے ہیں کہ عام طور پر اس فیصلہ کو ہندوستان کی کوئی جماعت منظور نہ کریگی۔ چنانچہ اس وقت تک جن قومی جرائد اور رہنماؤں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اُس سے ہمارے خیال کی تصدیق ہوتی ہے۔

حکومت نے جداگانہ انتخاب کو منظور کرکے قوم پرست مسلمانوں کے جذبات کو پامال کردیا ہے اور غالباً فرقہ پرست مسلمان بھی اس فیصلہ سے مطمئن نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ مسٹر جناح کے مشہور چودہ نکات کا اس فیصلہ میں کچھ زیادہ خیال نہیں رکھا گیا ہے اور چونکہ آل انڈیا مسلم کانفرنس اپنے یکم جنوری ۱۹۲۹ء کے اجلاس میں جو کہ ہز ہائینس سر آغا خاں کی صدارت میں ہوا تھا اس پر نہایت شدومد کا اظہار کرچکی ہے کہ بلا ان مطالبات کے وہ کسی دستور اساسی کو منظور نہ کرے گی اور اس کی تصدیق اپریل ۱۹۳۱ء میں بھی ہوچکی ہے اسلئے یہ امید کیجاتی ہے کہ دہلی میں جو آل انڈیا مسلم کانفرنس کے ایگزیکیٹو بورڈ کا جلسہ ہو رہا ہے وہ بھی اس فیصلہ کو منظور نہ کرے ہم مسلمانوں کی آگاہی کیلئے آل انڈیا مسلم کانفرنس کے اجلاس یکم جنوری ۱۹۲۹ء کی کارروائی ذیل میں درج کرتے ہیں:-

مسلم کانفرنس ۱۹۲۹ء کا فیصلہ

"ہندوستان کے مسلمان کسی دستور اساسی کو خواہ اُس کو کوئی مرتب یا تجویز کرے اس وقت تک قبول نہیں کریں گے۔ جب تک کہ وہ ان اصولوں کی تصدیق نہ کرے جو مندرجہ ذیل تجویز میں پیش کئے گئے ہیں:-

(۱) ہندوستان کی وسعت اور اس کی نسلی، لسانی، انتظامی جغرافی، یا ملکی تقسیمات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہندوستانی حالات کے مطابق ہندوستان کیلئے صرف وفاقی طرز حکومت ہی مناسب ترین اور موزوں ترین طرز حکومت ہے۔ جسمیں ان ریاستوں کو جو اس وفاقی حکومت کے اجزائے ترکیبی کی حیثیت رکھتی ہوں، کامل خودمختارانہ اور فیصلہ کن اختیارات حاصل ہوں اور مرکزی حکومت کو صرف ان امور کے متعلق قطعی اختیارات حاصل ہوں جو مشترکہ مفاد سے تعلق رکھتے ہوں اور جو دستور اساسی کی رو سے خاص طور پر اسے تفویض کیے گئے ہوں

(۲) یہ ضروری ہے کہ کوئی ایسا مسودہ قانون، قرارداد، تحریک یا ترمیم جو بین الملی معاملات کے متعلق ہو کسی مجلس مقننہ میں خواہ وہ صوبہ دار ہو یا مرکزی پیش نہ کیا جائے یا زیر بحث نہ لایا جاسکے یا منظور نہ کیا جائے اگر اس ملت کے جس پر اس کا اثر پڑتا ہو خواہ وہ ہندو ملت ہو یا مسلم ملت تین چوتھائی ارکان کی اکثریت اس مجلس مقننہ میں اس کے پیش کرنے اس پر بحث و مباحثہ کرنے یا اسکو منظور کرنے کی مخالفت کریں۔

(۳) مسلمانوں کا یہ حق کہ مختلف ہندوستانی مجالس مقننہ میں جداگانہ حلقہ ہائے انتخاب کے ذریعہ اپنے نمائندہ منتخب کریں ملک کا موجودہ قانون ہے اور مسلمان اپنے اس حق سے بغیر اپنی رضامندی کے محروم نہیں کیے جاسکتے۔

(۴) ان حالات کے ماتحت جو اس وقت ہندوستان میں موجود ہیں اور جب تک یہ حالات موجود رہیں گے مختلف مجالس مقننہ اور دیگر آئینی خودمختار انجمنوں میں مسلمانوں کی نیابت اپنے جداگانہ حلقہائے انتخاب کے ذریعہ ضروری ہے تاکہ حقیقی نمائندہ جمہوری حکومت قائم کیجائے

(۵) اس وقت تک جب تک کہ مسلمانوں کو یہ اطمینان نہ ہوجائے کہ دستور اساسی میں اُن کے حقوق اور مفاد کی مناسب حفاظت کی گئی ہے وہ کسی صورت میں بھی اس پر رضامند نہ ہوں گے خواہ وہ مشروط یا غیر مشروط طریقہ پر مخلوط حلقہ ہائے انتخاب قائم کیے جائیں۔

(۶) مذکورالصدر تقاضے کیلئے یہ ضروری ہے کہ مسلمان مرکزی اور صوبجاتی کابینوں میں اپنا جائز حصہ حاصل کریں

(۷) یہ ضروری ہے کہ مختلف مجالس مقننہ اور آئینی خودمختار انجمنوں میں مسلمانوں کی نیابت ایک ایسے طریقہ پر مبنی ہو جس سے ان صوبوں میں جہاں مسلمانوں کی آبادی اکثریت میں ہے مسلمانوں کی اکثریت میں کسی صورت سے بھی فرق نہ آئیگا اور ان صوبوں میں جہاں مسلمانوں کی اقلیت ہے کسی حالت میں بھی ان کی نیابت اس سے کم نہ ہوگی جو اُن کو موجودہ قانون..... کے ماتحت حاصل ہے۔ (۸) ہندوستان کے تمام صوبوں میں مسلمانوں کی نمائندہ جمعیتوں نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ ہندوستان میں بحیثیت مجموعی تمام مسلمانوں کے مفاد کے مناسب تحفظ کی غرض سے مرکزی مجالس مقننہ میں مسلمانوں کو ۳۳ فیصدی نیابت کا حق ملنا چاہئے۔ اور یہ کانفرنس اس مطالبہ کی کامل تائید کرتی ہے

(۹) نسلی، لسانی، جغرافی، اور انتظامی دعوؤں کی بنا پر سندھ بقیہ احاطہ بمبئی سے کوئی بھی مناسبت نہیں رکھتا اور وہاں کے باشندوں کے مفاد کے لحاظ سے اس کا غیر مشروط طور پر ایک علیحدہ صوبہ بنانا جسمیں ہندوستان کے دیگر صوبوں کی طرح اپنا علیحدہ نظام حکومت اور مجلس قانون ساز موجود ہو ضروری ہے۔ ہندو اقلیت کو اس کے تناسب آبادی سے زیادہ اسی طرح مناسب اور مؤثر نمائندگی دیدی جائے جس طرح کہ مسلمانوں کو ان صوبوں میں دیجاسکتی ہے جہاں اُن کی آبادی میں اقلیت ہو۔ (۱۰) صوبہ سرحد اور بلوچستان میں اسی طریقہ پر جو ہندوستان کے دیگر صوبوں میں اختیار کیا جائے آئینی اصلاحات کا نفاذ نہ صرف ان صوبوں کے مفاد کے خیال سے بلکہ بحیثیت مجموعی تمام ہندوستان کی آئینی ترقی کے لحاظ سے بھی ضروری ہے ان صوبوں کی ہندو اقلیتوں کو ان کے تناسب آبادی سے زیادہ اسطرح مناسب اور مؤثر نمائندگی دیدی جائے جس طرح کہ مسلمانوں کو ان صوبوں میں دیجاسکتی ہے جہاں کہ ان کی آبادی اقلیت میں ہو۔ (۱۱) انتظام ہندوستان کے مفاد کے لحاظ سے یہ ضروری ہے کہ دستور اساسی میں لیا بندوبست کیا جائے جس کی رو سے سرکاری اور آئینی خودمختار انجمنوں کی ملازمتوں میں اہلیت کے واجبات کا مناسب لحاظ رکھتے ہوئے مسلمانوں کو دیگر ہندوستانیوں کیساتھ مناسب حصہ دیا جائے (۱۲) ہندوستان کے موجودہ معاشرتی، سیاسی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ۔ ۵

جبتک کل مطالبات منظور نہ ہوں مسلمان کسی دستور کو تسلیم نہ کرینگے

مسلمانوں کے باقی مطالبات دستور سے زیادہ اہم ہیں۔

آل انڈیا مسلم کانفرنس کے بورڈ کی اہم تجاویز

نئی دہلی ۲۱ر اگست، مسلم کانفرنس کے اگزیکیٹو بورڈ نے حسب ذیل تجاویز منظور کی ہیں:-

بورڈ کی رائے ہے کہ صوبجاتی مجالس قانون ساز میں مسلمانوں کی نمائندگی کے متعلق حکومت برطانیہ نے جو فیصلہ کیا ہے وہ مایوس کن ہے کیونکہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کی تجاویز میں مسلمانوں کے جو مطالبات درج ہیں اُن کا بہت کم حصہ منظور ہوا ہے۔ برطانوی فیصلہ کے مطابق (الف) پنجاب اور بنگال میں جداگانہ انتخاب کے ذریعہ مسلمانوں کو آئینی اکثریت کا حق حاصل نہیں ہوتا ہے۔ (ب) صوبہ متحدہ، بہار و اڑیسہ اور مدراس کی مجالس قانون ساز میں مسلمانوں کو اس وقت جو ویٹج حاصل ہے اسمیں بھی تخفیف ہوجاتی ہے۔ (ج) صوبہ سرحد میں غیر مسلم اقلیتوں کو اتنا ویٹج دیا گیا ہے جو اُن کی آبادی کے مقابلہ میں کتنا ہے جو اُس ویٹج سے بہت زیادہ ہے جو مسلمانوں کو مسلمانوں کی اقلیت والے صوبوں میں دیا گیا ہے۔ (د) اصلاحات کی عام اسکیم سے برطانوی بلوچستان کو خارج کردیا گیا ہے (ہ) سندھ کی علیحدگی کے مسئلہ کو سابق کیطرح مشروط رکھا گیا ہے۔ (۲) بورڈ کو یہ اعلان اس امر کا اعتراف کرتا ہے کہ حکومت برطانیہ نے کل متعلقہ فرقوں کے مطالبات کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے اور اس کا علی الاعلان اعتراف کرتا ہے کہ اس فیصلہ سے مسلم مطالبات کا ایک حصہ پورا ہوتا ہے اور نہایت پرزور طور پر یہ مطالبہ کرتا ہے کہ ہندوستان کے مسلمان کسی دستور کو اس وقت تک قبول نہیں کرسکتے جبتک کہ وہ تمام مطالبات منظور نہ ہوں جو جنوری ۱۹۲۹ء کی تجویز میں درج ہیں اور جن کی مزید تشریح و تصدیق اپریل ۱۹۳۱ء میں ہوگئی ہے۔

بورڈ نہایت زوردار الفاظ میں اسکا اعلان کرتا ہے کہ مسلمانان ہند کسی دستور کو اس وقت تک منظور نہ کریں گے جب تک اس میں فیڈرل گورنمنٹ کے کل اجزائے ترکیبی میں مساوی درجہ کی خود اختیاری حکومت نہ قائم ہوتی ہو اور یہ اصول تسلیم کرلیا جائے کہ اختیارات پارلیمنٹ سے مرکزی حکومت کو نہیں بلکہ صوبجاتی حکومتوں کو منتقل ہوں گے بورڈ حکومت برطانیہ پر مزید زور ڈالتا ہے کہ وہ فوراً اس کا اعلان کردے کہ آئندہ دستور ہندان اصولوں پر مبنی ہوگا جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اگزیکیٹو بورڈ کی یہ رائے ہے کہ بنگال کے مسلمانوں کیساتھ سخت ناانصافی کی گئی ہے کیونکہ ہز میجسٹی کی حکومت نے اپنے فیصلہ میں اس مسلمہ اصول کی خلاف ورزی کی ہے کہ کوئی اکثریت مساوات یا اقلیت میں متبدل نہیں ہوسکتی۔

(۳) علیحدگی سندھ کا مسئلہ مسلمانان ہند کے اہم مطالبات میں شامل ہے اسلئے بورڈ کا اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ بغیر کسی مزید تاخیر کے سندھ کو علیحدہ کردیا جائے۔

(۴) حکومت برطانیہ کے فیصلہ کے اعلان سے سیاسی فضا میں جو تبدیلی پیدا ہوگئی ہے۔ اس کو پیش نظر رکھ کر بورڈ ہندوستان کے مسلمانوں سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ دوسری فرقوں سے دوستانہ تعلقات جاری رکھیں۔ اور اپنے حقوق کی حفاظت کیلئے ہر طرح مستعد رہیں اور کل آئینی ذرائع سے اپنے باقی مطالبات حاصل کریں جنکو وہ دستور کے تعین سے زیادہ اہم سمجھتے ہیں جلسہ میں اہم اراکین شریک تھے جن میں حسب ذیل حضرات قابل ذکر ہیں:-

ڈاکٹر شفاعت احمد خاں۔ نواب جمشید علی خاں مولانا شفیع داؤدی۔ حافظ ہدایت حسین۔ مسٹر محمد یامین خاں حاجی وجیہ الدین۔ نواب محمد یوسف۔ کنور اسمٰعیل علی خاں۔ حاجی رحیم بخش۔ ملک فیروز خاں نون نواب اسماعیل خاں۔ سر محمد اقبال۔ اور ڈاکٹر ضیاءالدین۔

آئینہ کانپور

طغیانی کا خطرہ! یہ خطرہ پیدا ہوگیا تھا کہ ۲۰ر اگست کو دریائے گنگا میں طغیانی آئے گی اس لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اسکے متعلق نہایت کافی انتظامات کردیے تھے۔ یعنی منشی حشمت علی صاحب پرگنہ افسر کانپور اور مسٹر نبرجی پرگنہ افسر ملہور نے اپنے اپنے پرگنہ میں گشت کرکے جو آبادی دریا کے کنارے تھی اُن کو کافی طور متنبہ کردیا تھا کہ وہ وہاں سے منتقل ہوجائیں گنگا پار پولیس اور سیوا سمتی کا نہایت معقول انتظام تھا مگر خدا کا شکر ہے کہ پانی بڑھا تو مگر اس نے کوئی خوفناک صورت نہیں اختیار کی۔

تانگہ یونین! ۲۱ر اگست کو تانگہ یونین کا ایک جلسہ ہوا جسکے صدر سید ذاکر علی صاحب ایڈوکیٹ اور سکریٹری مسٹر سورج پرشاد شاستری منتخب کیے گیے۔

سودیشی لیگ! ۱۴ر اگست ۶ بجے شام کو زیر صدارت ڈاکٹر دسین بالکا ودیالیہ میں بالی انڈین سودیشی لیگ کی مجلس انتظامیہ کا ایک جلسہ ہوا جسمیں بابو نرائن پرشاد نگم ایڈوکیٹ وائس چیرمین منتخب کئے گئے اور ضلع میں کام کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی گئی جس کی نگرانی بابو صاحب موصوف کے سپرد کی گئی

۲۸ر اگست کو پنڈت ہردے ناتھ کنزرو تشریف لانے والے ہیں لہذا آپ کی تشریف آوری کے متعلق پروگرام طے کیا گیا۔

---

۵ یہ ضروری ہے کہ ہندوستان کے دستور اساسی میں مسلمانوں کے تمدن کے تحفظ اور مسلمانوں کی تعلیم، زبان، مذہب، شخصی قانون، اور مسلمانوں کی خیراتی اداروں کے تحفظ اور ترقی اور سرکاری امداد میں ان کے مناسب حصہ کے لئے مناسب تحفظات شامل کیے جائیں۔

(۱۳) جبکہ یہ ضروری ہے کہ دستور اساسی میں یہ قرار دیا جائے کہ ہندوستان کے دستور اساسی میں اس کے نفاذ کے بعد کوئی تغیر و تبدل اس وقت تک نہیں کیا جائے گا جب تک کہ وہ تمام ریاستیں جنپر ہندوستانی وفاقی حکومت (انڈین فیڈریشن) مشتمل ہو متفقہ اس کی خواہش نہ کریں گی

بالوڈ میونسپل کمیٹی کا دوسال کیلئے تعطل

الہ آباد ۲۰ر اگست۔ ہز اکسیلنسی گورنر نے اپنے وزرا کے مشورہ کے مطابق بالوڈ میونسپل بورڈ کو

حکومت برطانیہ نے فرقہ وارانہ فیصلہ کیون سنایا ہے

اختلافی مسائل مین عادلانہ توازن قائم کرنے کی کوشش

وزیر اعظم کی تشریحات

ذیل میں وہ بیان درج کیا جاتا ہے جو وزیر اعظم سلطنت برطانیہ نے فرقہ وارانہ مسائل کے متعلق اپنا آخری فیصلہ دیتے ہوئے شائع کیا ہے :-

" نہ صرف بحیثیت وزیر اعظم کے بلکہ بحیثیت ہندوستان کے ایک دوست کے جو دو سال کی اقلیتون سے تعلق رکھنے والے مسائل سے غیر معمولی دلچسپی لیتا رہا ہے میں محسوس کرتا ہون کہ میرے لیے فرقہ وارانہ نمایندگی کی اس نہایت اہم فیصلہ کے بارے مین جس کا آج حکومت کی جانب سے اعلان کیا جارہا ہے بطور تشریح چند الفاظ کا اضافہ کرنا ضروری ہے،

ہماری ہرگز یہ خواہش نہ تھی کہ ہم ہندوستان کے فرقہ وارانہ اختلاف میں مداخلت کرین، اسکو ہم نے گول میز کانفرنس کے دونون اجلاسون کے دوران مین جب کہ ہم نے اس امر کی انتہائی کوشش کی تھی کہ ہندوستانی ان امور کا تصفیہ باہمی مفاہمت سے کرلین نہایت اچھی طرح سے واضح کردیا تھا -

ہم کو شروع ہی سے اس کا احساس تھا کہ ہم جو فیصلہ بھی کرین گے اس پر خالصًا ہر فرقہ کے مجموعی مطالبات کی تکمیل کے نقطۂ خیال سے رائے زنی کا آغاز غالبًا ہوگا لیکن ہمین یقین ہے کہ بالآخر ہندوستان کو برطانی منو لیتھ میں ایک نیا مرتبہ حاصل ہو جائے گا،

ہمارا فرض بالکل صاف وصریح تھا کہ چونکہ مختلف فرقے باہمی رضامندی سے اپنے معاملات طے کرتے مین ناکام رہے تھے اور اس سے آئینی ارتقا کی راہ مین ناقابل ارتفاع دشواریان پیدا ہوگئی تھین اس لیے حکومت کا فرض تھا کہ اس بارے مین عملی اقدام کرے،

لہٰذا ان مواعید کے مطابق جو گول میز کانفرنس میں حکومت کی جانب سے ہندوستانی نمایندون کی متواتر درخواستون کے جواب مین کئے گئے تھے، اور ان بیانات کے مطابق جو برطانی پارلیمنٹ کے سامنے پیش کیے گئے تھے اور جو اس نے منظور کرلیے تھے حکومت نے مختلف صوبجاتی مجالس قانون ساز مین نمایندگی کی ایک اسکیم شائع کر رہی ہے جس کے متعلق اس کا ارادہ ہے کہ وہ مناسب وقت پر اسکو برطانی پارلیمنٹ کے سامنے پیش کردے گی، الا یہ کہ خود ہندوستانی فرقے اس عرصہ میں باہمی فیصلہ سے کسی بہتر اسکیم پر رضامند ہو جائیں،

ہم لوگ بہت خوش ہون گے اگر مجوزہ مسودہ کے قانون بن جانے سے پیشتر مختلف فرقے باہم کوئی متفقہ تصفیہ کرلیں، لیکن گزشتہ تجربات کی بنا پر حکومت کو یقین ہے کہ مزید گفت وشنید کا کوئی فائدہ نہ ہوگا،

اور وہ کسی فریق کی حیثیت سے اسمیں شریک نہ ہوگی، بہرحال وہ بڑی خوشی سے اس پر رضامند اور آمادہ ہوگی، کہ گورنر کے صوبون میں سے ایک یا ایک سے زائد صوبون کے متعلق یا پورے برطانوی ہند کے متعلق حکومت کی پیش کردہ اسکیم کے بجائے ایک دوسری اسکیم کو قبول کرے جس پر کل متعلقہ فرقے متحد اور متفق ہون، حکومت کے فیصلہ کی قدر کرنے کے لیے یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ کن حالات کے ماتحت یہ فیصلہ صادر ہوا ہے گزشتہ کئی سال سے اقلیتون کا یہ مطالبہ رہا ہے کہ ان کے حقوق کی نگہداشت کے لیے جداگانہ انتخاب ضروری ہے اس لیے حال کی آئینی ترقی کے کل مدارج میں جداگانہ انتخاب پر عملدرآمد ہوا ہے، اگرچہ حکومت مشترکہ انتخاب کے یکسان نظام کو بہت زیادہ ترجیح دیتی تاہم اس کے لیے یہ امر ناگزیر ہوگیا کہ جن تحفظات کو اقلیتین اب تک بہت اہمیت دیتی ہین ان کو مسترد نہ کرے، اس کا کچھ حاصل نہ ہوگا کہ ان اسباب کی تحقیقات کیجائے جن کی بنا پر گذشتہ زمانہ میں یہ واقعات ظہور پذیر ہوئے ہیں، مین تو مستقبل کو پیش نظر رکھتا ہون، میں یہ دیکھنا چاہتا ہون کہ ہندوستان کے بڑے اور چھوٹے فرقے صلح اور دوستی کے ساتھ اسطرح مل کر کام کرین کہ پھر خاص طرز کے تحفظات کی ضرورت باقی نہ رہے، اس اثنا میں حکومت کے لیے ضروری ہے کہ حقیقت حال پر نگاہ رکھے اور مذکورہ بالا مرکزی نمایندگی کو برقرار رکھے،

فیصلہ مین دو دلچسپ باتین ہین جن کی طرف اشارہ کرنا ضروری ہے ایک پسماندہ فرقون کے متعلق اور دوسری خواتین کے نمایندگی کے متعلق ہے، حکومت اس اسکیم کو ہرگز حق بجانب نہیں قرار دے سکتی جس مین مذکورہ بالا ہر دو فرقون کے ضروری تحفظات کا سامان نہ ہو،

پسماندہ فرقون کے متعلق ہمارا خاص یہ مقصد رہا ہے کہ جن صوبجات مین وہ کثرت سے موجود ہین ان کی مجالس قانون ساز مین ان (پسماندہ اقوام) کے حسب مرضی.. نمایندے وکالت کرنے والے مہیا ہوسکیں، اور ایسے انتخابی طریقے مروج نہ ہون جو کہ ہمیشہ کے لیے ان کو علیحدہ رکھنے کا موجب ہون، پسماندہ اقوام کے لیے ووٹر عام ہندو حلقہ ہائے انتخاب مین ووٹ دین گے اور ایسے حلقون کے منتخب شدہ ممبران اس سیکشن کی ذمہ داریون سے متاثر ہون گے لیکن آیندہ بیس سال تک خاص نشستون کی ایک تعداد پسماندہ اقوام کے مخصوص حلقون سے منتخب ہوگی، اور خصوصًا ان حلقون سے جنمیں یہ ووٹر خاص طور پر زیادہ ہین، پسماندہ اقوام کے بعض ممبرون کو دو ووٹ دینے کا طریقہ اس بنا پر معقول اور حق بجانب معلوم ہوتا ہے کہ ان کے مطالبات خاطر خواہ طور پر ظاہر ہوسکین گے اور ان کی اصلی پوزیشن مین بہت کچھ اصلاح ممکن ہوگی،

خاتون کے ووٹرون کے متعلق یہ ظاہر ہے کہ گذشتہ چند سالون سے ہندوستان میں عورتون کی تحریک ترقی کا پہلو لیے ہوئے ہے ہندوستان خاطر خواہ طور پر اسوقت تک ترقی نہ کرسکے گا جب تک کہ خواتین تعلیم یافتہ اور نمایاں اثر رکھنے والے شہریون کی حیثیت نہ دی جائے اگر عورتون کو مذہب کی بنا پر نشستین دی جائین تو ایسا کرنے پر بہت سے اعتراضات ہونے لگین گے، اس لیے اگر ان ہی اصولون پر عورتون کے لیے نشستین محفوظ رکھی اور خاتون ممبران ہر فرقہ مناسب تناسب کے ساتھ منقسم ہو جائین تو موجودہ حالات میں اس کے سوا اور کوئی چارۂ کار نہیں ہے،

اس توضیح کے بعد مین اسکیم ہذا کو ہندوستانی فرقون کے سامنے اس حیثیت سے پیش کرتا ہون کہ ہندوستان کی موجودہ پوزیشن کے متعلق مختلف فیہ مطالبات کے درمیان مناسب و عادلانہ توازن قائم کرنے کی کوشش کی گئی ہے ان کو چاہیے کہ اسے قبول کرلین اگرچہ ان مین سے کسی کے تمام مطالبات فی الحال پورے نہین ہوتے کیونکہ ہندوستان کی آئینی ترقی کے دوسرے مرحلے میں اسکے سوا اور کوئی قابل عمل اسکیم دستیاب نہین ہوسکی،

اس اسکیم پر تنقید کرتے وقت ان کو یاد رکھنا چاہیے کہ جب ان سے بار بار یہ کہا گیا کہ کوئی اسکیم پیش کرین جس سے سب کے سب فرقے مطمئن ہو جائین تو وہ خود بالکل ناکام ثابت ہوئے،

اخیر پر مین یہ کہدینا ضروری خیال کرتا ہون کہ اس سوال کا آخری فیصلہ خود ہندوستانیون کے ہاتھ مین ہے، حکومت زیادہ سے زیادہ یہ توقع رکھتی ہے کہ اسکا فیصلہ ایسی مشکلات کو رفع کرنے کا موجب ہوگا جو کہ آئینی ترقی کے رستے مین حائل ہوسکتی ہین اور اہل ہند کو اس قابل کردے گا کہ وہ اپنی تمام تر توجہ پوری یکسوئی کے ساتھ دیگر ایسے مسائل کیطرف منعطف کرسکین، جو کہ آئینی اصلاحات کے بارے مین تصفیہ طلب ہین، تمام ہندوستانی فرقون اور جماعتون کے لیڈرون کو یاد رکھنا چاہیے کہ ہندوستان کی آئینی ترقی کے اس تشویشناک اور حوصلہ آزما دور میں فرقہ وارانہ تعاون ہی آیندہ ترقی کا ضامن ہوسکتا ہے، اور جدید دستور اساسی کو مرتب کرنے کی ذمہ داری ایک عزم کے ساتھ اپنے سر لینا ان کا پہلا فرض ہے،

حج کے متعلق اسمبلی مین نیا مسودہ

آجکل یہ اعتراض کیا جارہا ہے کہ واپسی ٹکٹ خریدنے کے متعلق جو اسمبلی میں حجاج کے لئے نیا مسودہ پیش ہے وہ مذہب اسلام کے خلاف ہے یا حجاج پر کسی قسم کی پابندیاں عائد کرتا ہے اور اس سے جو زائرین جانا چاہیں گے اُن پر پابندیاں عائد کی جائنگی حالانکہ یہ غلط ہے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ جو لوگ سالہائے سال زائرین کی حیثیت سے جایا کرتے ہیں ان پر حکومت ہند کو ہمیشہ ایک کافی معقول رقم اسطرح خرچ کرنا پڑتی ہے کہ جو لوگ بے سرو سامانی میں ہندوستان سے جاتے ہیں ان کو واپسی کے وقت سخت مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور جس ذوق شوق سے زائرین حجاز کی زیارت کے لئے جاتے ہیں وہ چندونوں کی تکالیف برداشت کرنے کے بعد دور ہوجایا کرتا ہے اور ہندوستان کی یاد انکو پریشان کیا کرتی ہے اور لامحالہ وہ حکومت ہند سے روپیہ مانگ کر ہندوستان واپس آیا کرتے ہیں حجاز میں باقاعدہ حکومت جو قائم ہے وہ اس قسم کی گداگری کے سخت مخالف ہے اور خود ہندوستان کے نام پر دھبہ لگتا ہے اور خود حجاج کو سخت تکالیف و مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے علاوہ بریں یہ مفلس جو حجاج کی حیثیت سے جہازوں پر جاتے ہیں جو تکالیف برداشت کرتے ہے اس سے وہی خوب واقف ہیں اسلیے ہمارے خیال میں واپسی کا ٹکٹ خرید کرنا کسی طرح بھی مضر نہیں - اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ وہ وہ لوگ جو مصیبت برداشت کرکے کسی نہ کسی طرح حجاز پہنچ جایا کرتے ہیں وہ نہ جائینگے اور حکومت ہند یا حکومت حجاز سے دست سوال نہ دراز کریں گے پھر بھی یہ ہی کہ حج انھیں پر فرض ہے کہ جو اُس کے اہل ہیں جو فارغ البال ہوں اور جو لوگ نان شبینہ کو محتاج ہوں ان کو اس وقت تک نہیں جانا چاہیے جب تک وہ واپسی کے ٹکٹ کا انتظام نہ کرسکتے ہوں -

نواب سر عبدالقیوم وزیر حکومت سرحد صوبہ کا بیان

پشاور - ۱۹ اگست سر عبدالقیوم وزیر حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ نے فرقہ وارانہ مسئلہ پر حسب ذیل خیالات کا اظہار کیا ہے :-

جیسا کہ خیال تھا فرقہ وارانہ مسئلہ کا برطانوی حل جس پر سب کی نظریں لگی ہوئی تھیں آگیا - مگر وہ ہر ایک کے لئے قابل اطمینان نہیں ہوسکتا جہانتک شمال مغربی سرحدی صوبہ کا تعلق ہے اسے دیگر گورنری صوبوں کے مطابق سیاسی اہمیت وحیثیت دی گئی ہے اور آیندہ دور حکومت میں اس کی کونسل کو بھی وہی اہمیت حاصل ہوگی جیسی دیگر صوبوں کی کونسلوں کو غیر مسلم اقلیتوں کو اُن کی آبادی کے تناسب سے سہ گنا نیابت دی گئی ہے - ہم اس پر معترض نہیں ہیں اور نہ ہوسکتے ہیں کیونکہ اقلیتوں کے ساتھ دوستانہ برتاؤ کرنے کے ہم ہمیشہ سے قائل ہیں بلکہ ہم تو دنیا کے سامنے ایک نہایت خوشگوار مثال قائم کرنا چاہتے ہیں کہ ایک غیور اکثریت اقلیت کیساتھ کس قدر روادارانہ سلوک کرتی ہے - اور اسے رضامند رکھ سکتی ہے بشرطیکہ اقلیت اس رواداری کی قدر کرے اور خوشگوار تعلقات قائم رکھنے پر آمادہ نظر آئے

لیکن ہمیں یہ دیکھ کر سخت افسوس ہوتا ہے کہ ہندوؤں کی جانب سے اس رواداری کا مطلق اظہار نہیں ہوتا- چنانچہ آپ دیکھئے کہ مدراس میں مسلمانوں کی تقریبًا اتنی ہی تعداد ہے کہ جتنی ہندوؤں اور سکھوں کی سرحد میں ہے لیکن وہاں کے ہندو مدراسی مسلمانوں کو اُن کی تعداد سے دوگنا زیادہ نیابت دینے کے لئے اور رواداری ظاہر کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں -

خیر - مسلمانوں کو سب سے زیادہ مایوسی جس باب میں ہوئی ہے وہ بنگال وپنجاب کا معاملہ تھا - بنگال وپنجاب میں مسلمانوں کو ان کی جائز آئینی اکثریت سے محروم کردیا گیا ہے - بالخصوص بنگال میں جہاں مسلمانوں کو اپنے جائز حقوق کے تحفظ میں سخت دقتیں پیش آئیں گی. -

اعلان کا ایک اور قابل لحاظ پہلو یہ ہے کہ بعض صوبوں میں مسلمانوں کا پاسنگ کم کردیا گیا ہے جو اس وقت تک انھیں ملا ہوا تھا-

لیکن مسلمانوں کے جائز مطالبات پر چاروں طرف سے جیسی یورش ہوئی اور خود مسلمانوں کی صفوں میں اختلال ہوجانے کی وجہ سے جیسا نقصان ہوا اُس کی موجودگی میں اور ملک کی موجودہ صورت حال کو دیکھتے ہوئے اس سے بہتر اور کوئی بھی حل نہیں ہوسکتا تھا

سیٹھ یعقوب حسن صاحب کا بیان

مدراس ۱۸ اگست فرقہ وار تصفیہ پر اظہار خیالات کرتے ہوئے مدراس کے قوم پرست مسلم لیڈر سیٹھ یعقوب حسن فرماتے ہیں کہ :-

مدراس کو تباہ کرنیکے لئے قوم پرست مسلمان ایک بھاری طاقت ہیں - اور کوئی تصفیہ خواہ وہ کسی ذریعہ سے ہوا ہو آخری فیصلہ تسلیم نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ قوم پرست مسلمان اس کی تصدیق نہ کردیں بیان کو جاری رکھتے ہوئے سیٹھ صاحب فرماتے ہیں کہ جب اس انجمن (کانگریس سے مراد ہے) کے ممبر جو اکثریت کے فرقہ کی طرف سے کوئی فیصلہ کرنے کے مجاز ہیں آرڈینینسوں کے عدم جیلوں کیطرح جیلوں کے باہر بھی ہاتھ پاؤں سے بندھے ہوں تو مختلف فرقوں کے آپس میں کسی سمجھوتہ پر پہونچنے کی کیا امید ہوسکتی ہے اگر گورنمنٹ

فرقہ وارانہ فیصلہ پر

ملک کے جرائد اور عمائد کی رائیں

ویر بھارت

جہاں تک پنجاب کا تعلق ہے مسلمانوں کو کچھ ملا ہے جو وہ چاہتے تھے۔ گویا دوسرے الفاظ میں ٹوڈی مسلمانوں کو اُن کی وفاداری کی پوری قیمت ادا کر دی گئی ہے انھیں مسلم راج دیدیا گیا سکھوں کے لئے ۱۸ء۲ فیصدی نشستیں مخصوص کر دی گئیں اور ہندوؤں کو ۲۷ فی صدی حقوق ملے گویا پنجاب کی قسمت کا فیصلہ ہو گیا ہے۔

اس اعلان کا ملک پر کیا اثر ہوگا؟ کیا دیش اسے قبول کرے گا ان باتوں کا جواب مستقبل کے پردہ میں چھپا ہوا ہے بہرحال ہمیں ٹھنڈے دل کے ساتھ اس بیان پر غور کرنا چاہئے اور پھر دیکھنا چاہئے کہ ہم اپنی حفاظت کیلئے کیا کر سکتے ہیں سکھوں نے گرنتھ صاحب کے حضور میں قسمیں کھائی تھیں کہ وہ کسی فرقہ کا راج قبول نہ کریں گے لیکن حکومت نے ان باتوں کو نہیں سنا اگر سنتی تو اپنے فیصلہ میں ترمیم کر لیتی اسلئے یہ ظاہر ہے کہ سکھ حصول مقصد کے لئے کوئی اور راستہ اختیار کریں گے

پرتاپ

گورنمنٹ نے جو کچھ کرنا تھا کر دیا اب ملک کی قسمت میں اس فیصلہ پر رونے کے لئے بہت وقت ہی صرف اتنا کہنا ہی کہ اس بدقسمت ملک کے نصیبوں میں امن نہیں لکھا۔ کانگریس تو پولٹیکل طور پر اس فیصلہ کو تسلیم نہ کرے گی ہندو اور سکھ فرقہ وارانہ حیثیت میں ہندو ہے تو مجھے کچھ امید نہیں ہال خالصہ ہے میں نہیں سمجھ سکتا کہ وہ گورنمنٹ پر کتنا دباؤ ڈال سکے گا۔ ہندو اور سکھ اپنی بات منوا سکیں یا نہ۔ بے چینی تو قایم رہے گی

ایک بات اور ہے اس فیصلہ کو فرقہ وارانہ رنگت دینے سے پرہیز کرنا چاہئے اگر ملتا ہو تو کون چھوڑتا ہی مسلمانوں کو معلوم تھا کہ گورنمنٹ انھیں دینا چاہتی ہے وہ کیوں چھوڑتے ہمیں شکایت سرکار سے ہونی چاہئے نہ کہ مسلمانوں سے۔

بندے ماترم

قوم پرستوں کی نظروں میں اس تصفیہ کو ناقابل قبول سمجھنے کیلئے یہی بات کافی ہے کہ اس کا دارومدار فرقہ دار حلقوں پر ہے ان کے لئے اصل "آئینی" سول محکومی کی جگہ سوراج کا قیام ہے نہ کہ یہ فرقہ دار بانٹ مسٹر راجگوپال آچاریہ نے درست فرمایا ہی کہ آئین کے باقی حصوں کو ایک طرف چھوڑ کر سب سے پہلے اس فرقہ دار بانٹ کی طرف متوجہ ہونا برٹش حکومت کے طریقوں کو خوب واضح کرتا ہے اس طریقہ سے اصل آئینی سوال پس پشت ہو جاتا ہی اور فرقہ دار منافقت خوب جوبن پر آجاتے ہیں

قوم پرست اس تصفیہ کو بلا لحاظ اس بات سے کہ کس فرقہ کی اقلیت کے کشکول میں کیا ڈالا گیا ہے مسترد کر دیں گے۔ لیکن فرقہ پرست لیڈروں کا زاویہ نگاہ اس طرح کا نہیں ہو سکتا ان میں سے غالباً مسلمان لیڈر تو اب مطمئن ہو جائینگے پنجاب کے ہندو اور سکھ لیڈر بھی ضد غصہ میں ہوں گے کہ ان کی اقلیتوں سے وہ سلوک نہیں ہوا کہ جو سلوک دوسری اقلیتوں سے دوسری جگہ ہوا ہے لیکن اس غصہ میں انھیں یہ نہ سمجھ لینا چاہئے کہ اب "مسلم راج" قائم ہو گیا۔ اس طرح کے گمراہ کن الفاظ سے عوام کو مشتعل کرنا وطن سے اور سچائی سے دشمنی ہی

ٹریبیون

پنجابی کی مثل مشہور ہی کہ "میٹھا میٹھا ہڑپ اور کڑوا کڑوا تھو" ہندوستان کے باقی صوبہ جات میں جہاں ہندو اکثریت ہے مسلم اقلیت کا حق وزن بدستور سابق قایم رکھا گیا۔ برخلاف اسکے مسلمان اکثریت نے ہندوؤں کو حق سے محروم کر دیا گیا ہے چنانچہ مسلم اکثریت والے صوبجات میں ہنود کی حالت اور بھی بُری ہو جائے گی بہ نسبت وہ جامتی بیوی کی طرح سے مسلمانوں کی ہر جگہ حمایت کی گئی ہے سکھوں کی حیثیت بھی کوئی زیادہ بہتر نہ ہوگی ان کو حق پاسنگ دیا گیا ہے مگر نہ ہونے کے برابر۔

قومیت متحدہ ہند کے زاویہ نگاہ اس اعلان پر غور کرنے سے کئی اہم امور سامنے آجاتے ہیں مثلاً اس نئی تجویز سے سوراج وجمہوریت کا اصول ناممکن ہو کر رہ جاتا ہے آزاد و کامران ہندوستان کے خواب کے ہونے کے امکانات فنا ہو جاتے ہیں۔

حکومت برطانیہ نے بڑی ہوشیاری سے مرکزی مجلس کے مسئلہ پر التوا میں ڈال کر ہندوستانیوں کے لئے صوبجاتی معاملات میں مشغول و محو ہو جانے کے سامان بڑی ہوشیاری سے پیدا کر دئیے ہیں تاکہ عوام صوبجاتی مسائل کے دلائل میں پھنسے رہیں اور مرکزی معاملات پر غور و فکر کا خیال بھی ذہن میں نہ لا سکیں ہندوستان کے لئے یہ موقعہ بہت ہی نازک ہے۔ بھارت ورش کی نجات صرف اسی امر سے ہی ہو سکتی ہے کہ اہل ہند متفقہ طور پر اس حل کو نہایت حقارت سے ٹھکرا دیں تا آنکہ حکومت برطانیہ اس پر نظرثانی کرنے پر مجبور کر دی جائے۔ یا ہندوستان کا عقلمند سیاسی طبقہ کثرت آراء سے کوئی دوسری تجویز نہ پیش کر دے

جریدہ ایڈوانس

فرقہ وارانہ اعلان نہایت نقصان دہ اور غیر مفید ہے اس اعلان سے یہ مظاہرہ کیا گیا ہے کہ حکومت نے فرقہ پسندوں کے سامنے سر جھکا دیا ہے اس اعلان میں بنگال اور پنجاب کی ہندو آبادی سے نہایت غیر منصفانہ [illegible] کیا گیا ہے اگر اس اعلان کا مطلب صرف بنگال کی چند باغی جماعتوں کی سرگرمیوں کا انتظام کر لینا تھا تو ہمارے خیال میں [illegible] اعلان سے تدبر کا خون بہایا گیا ہے فرقہ وارانہ اعلان اس بات کی صاف دلیل ہے کہ فرقہ پسندوں نے اپنی منھ مانگی مراد پائی اور میدان جیت لیا ہے وزیراعظم نے اپنے رجعت پسند حامیوں کو خوش کرنے کی پوری پوری کوشش کی ہے اور مسٹر چرچل اور اُن کے انڈیا آفس والے ماتحتوں کا مقصد ایک حد تک پورا ہو گیا ہے لیکن ابھی سے اِن کی کامیابی کی تکمیل نہیں ہوئی۔

جریدہ لبرٹی "فرقہ دارا اعلان ہندوستان اور قوم پرستی پر نہایت بد اثر ڈالتا ہے۔ اعلان کی شرائط صرف ناجائز اور غیر منصفانہ ہی نہیں بلکہ نہایت توہین آمیز اور شر انگیز بھی ہیں۔ آخر میں جریدہ مذکور نے یہ لکھا ہی کہ اگر حکومت کو آیندہ کی ترمیم میں ناکامی نظر آتی تھی تو کیا وہ اس سے بہتر اعلان بھی نہیں کر سکتی تھی۔

یہ اعلان صرف سابق سوشلسٹ لیڈر مسٹر ریمزے میکڈانلڈ ہی کو مبارک ہو۔

انند بازار پتر کا

"انند بازار پتر کا" نے اعلان کی پرزور مذمت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس فرقہ وارانہ اعلان نے نہ صرف ہندوستان کے مختلف مسائل میں اور زیادہ پیچیدگی پیدا کر دی ہے بلکہ جہاں تک بنگال کا تعلق ہے بنگالیوں کو اور اُن کے جذبات کو ہمیشہ کیلئے مردہ کر دینے کی کوشش کی گئی ہے

امرت بازار پتر کا

امرت بازار پتر کا نے فرقہ وارانہ اعلان کو نہایت مہمل اور ملک کی روح کو ہمیشہ کیلئے چھین لینے والا اعلان قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ مسلم طبقہ کو جو حقوق پنجاب اور بنگال میں آئے ہیں۔ ان کو بنظر غور دیکھنے سے صاف ظاہر ہے کہ وزیر اعظم کا یہ اعلان بڑے درجہ کی ناانصافی پر مبنی ہے اور ہر حالت میں ناجائز اور غیر معقول ہے۔ مسلم طبقہ کو ضرورت سے زیادہ حقوق دیے گئے ہیں اور ہندوؤں کے پہلے حقوق بھی غصب کر لئے گئے ہیں

آخر میں امرت بازار پتر کا نے مسٹر ریمزے میکڈانلڈ پر واضح کیا ہے کہ وزیر ہند کے اس فرقہ دارانہ اعلان کو کوئی حق پسند فرقہ قبول نہ کرے گا۔

سول اینڈ ملٹری گزٹ

آخرکار حکومت برطانیہ نے فرقہ وارانہ مسئلہ کا حل ملک کے سامنے پیش کر دیا وزیر اعظم کے اس اعلان کی رو سے ہر ایک صوبہ میں مختلف اقوام کی آبادی کا لحاظ رکھتے ہوئے جداگانہ انتخاب کے ذریعہ ان کی نشستوں کی تخصیص کر دی گئی ہے۔ صوبہ پنجاب کے مسئلہ کو اس خوبی سے حل کیا گیا ہے کہ کسی انصاف پسند و صلح پسند انسان کے لئے اسمیں اعتراض کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ مسلمانوں کو علی اکثریت عطا کر دی گئی ہے۔ ۴۷ء۹ فیصدی مسلم حلقہ ہائے انتخاب سے اور قریباً ۲ فیصدی زمینداران کے حلقہ ہائے انتخاب میں سے ارکین مجلس کا انتخاب ہوگا اس طریقہ سے ایک فعال مسلم اکثریت کے قیام کا امکان بالکل یقینی ہو گیا

فری پریس جرنل

چونکہ فرقہ پرستوں کے سامنے آہ و بکا کرنیکا کوئی فائدہ نہیں اس لئے باقی آزاد پسند طبقوں سے پرزور اپیل کیجاتی ہے۔ کہ وہ اس نازک وقت میں اپنی قوم پرستی اور ملک پرستی کا اعلیٰ ثبوت دیں۔ اور عملی طور پر دکھا دیں کہ ہندوستان کو خالص آزادی چاہئے نہ کہ غلامی کا طمع سوراج کے حصول کی جدوجہد میں فرقہ پرستوں کی کوئی وقعت نہیں۔ خواہ وہ کسی رنگ میں ہی کیوں نہ اپنے آپ کو پیش کریں اور غلاموں کے جھگڑوں سے حریت پسندوں کو کوئی سروکار نہیں

بمبئی کرانیکل

بمبئی - ۱۸ اگست آج صبح تمام مقامی جرائد نے فرقہ دارا اعلان کی پرزور مخالفت کی ہے۔

بمبئی کرانیکل لکھتا ہی کہ صدر اعظم کا اعلان نہ صرف مایوس کن اور ناقابل قبول ہے بلکہ خوفناک اور مہیب بھی ہے اس سے اکثریت مبدل بہ اقلیت ہو چکی ہے اور اقلیت کی اکثریت کی قربانی سے نشو و نما کی گئی ہی چونکہ اس اعلان سے مختلف فرقوں میں نفاق پھیلنے کا بہت زیادہ امکان ہے اس لئے اس کو مسترد کر دینا لازمی ہی۔ قوم پرستوں اور حریت پسند لوگوں کو آخر دم تک اسے مسترد کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

جریدۂ مسلمان کلکتہ

نشستوں کی اس تقسیم پر مسلمانان بنگال بالخصوص اور مسلمانان پنجاب اطمینان کا اظہار نہیں کر سکتے بلکہ مخلوط انتخاب کی ترویج کی صورت میں بنگال و پنجاب کے مسلمانوں کو یہ موقع حاصل تھا کہ مسلم ممبران کی اکثریت ہو جاتی مگر اب یقینی اکثریت کے حصول کے تمام دروازہ مسدود کر دیئے گئے ہیں۔

ایسٹرن ٹائمز لاہور

اس اعلان سے مسلمانوں کو مایوسی ہوتی ہے۔ اس بات کی کوئی قطعی امید نہیں ہو سکتی کہ مسلمان اکثریت حاصل کر سکیں گے۔ اور اگر اکثریت حاصل بھی ہوئی تو انھیں علی اکثریت کیلئے اقلیتوں یا خاص حلقوں کا شرمندہ احسان ہونا پڑے گا۔ مسلمان اس فیصلہ کو قبول نہیں کر سکتے۔ ہندوؤں اور سکھوں کو اب بھی چاہئے کہ اگر وہ مخلوط انتخاب رائج کرنا چاہتے ہیں تو مسلمانوں سے جلد تعاون کریں

ڈاکٹر کچلو

دہلی جدید - ۱۷ اگست - دوران ملاقات میں ڈاکٹر کچلو صدر کانگریس نے فرقہ وارانہ تصفیہ کی اعلان کی نسبت تبصرہ فرماتے ہوئے کہا کہ :-

میں نے ابھی اس تصفیہ کا بنظر غائر مطالعہ نہیں کیا لیکن سرسری نظر سے دیکھنے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ یہ اعلان مفاد وطن پروری کے بالکل منافی اور کانگریس کے منتہائے مقصد کے سراسر خلاف ہی۔ جداگانہ طریق انتخاب نے ہندوستانی اقوام کے ٹکڑے کر دیے ہیں موجودہ صورت میں اسے کانگریس بھی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہوگی۔ مسلمانوں کے کسی طبقہ کو بھی اس سے تسلی نہیں ہو سکتی اس تصفیہ کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ تمام ملک میں شورش اور بدامنی پھیل جائے گی۔ جس کی ساری ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔

علامہ اقبال

سر محمد اقبال صدر آل انڈیا مسلم کانفرنس نے ایسٹرن ٹائمز کے نمائندہ سے فرقہ وارا اعلان کے متعلق ذیل کے خیالات ظاہر کیے جو کچھ مجھے مسلمانوں سے اس وقت کہنا ہے وہ یہ ہے کہ مسلمان خاموشی کیساتھ اس تصفیہ کے ہر ہر پہلو پر غور کریں۔ اور اُس کے مختلف مفاد پر غور و تبصرہ کرتے ہوئے یہ بھی خیال رکھنا ضروری ہے کہ اس وقت ملک میں مسلمانوں کی کیا پوزیشن ہے اور یہ فیصلہ اُن کے مستقبل پر بحیثیت مجموعی کیسا اثر انداز ہوگا۔ اس کام کے انجام کے لئے نہایت صبر آزما دماغ سوزی کی ضرورت ہے

اس وقت میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا کہ کیونکہ مسلمانوں کی معاملہ فہمی پر مجھے پورا بھروسہ ہے آل انڈیا مسلم کانفرنس کی اگزیکیٹو بورڈ کا جلسہ ۲۱ اگست کو دہلی میں ہوگا اس اعلان پر تنقید و تبصرہ کر کے ایک مفصل بیان شائع کیا جائے گا۔

ملک محمد امین

میرے خیال میں مخلوط انتخاب کو نامنظور کردینا ملک کے لئے بہت بڑی بدقسمتی ہے۔ ساری طاقتوں کے توازن کی باگ یوروپین نمائیندوں کے ہاتھ میں ہوگی۔ اور اُن کے حسب خواہش معاملات فیصل ہوا کریں گے۔ اس وقت ملک کی عام آواز انتخاب مخلوط کی حمایت میں ہے اور خود وزیر اعظم نے گول میز کانفرنس میں تسلیم کیا تھا کہ جداگانہ انتخاب قومیت کی ترقی کے لئے سخت مضرت رساں ہے فی الحقیقت یہ اعلان مختلف قوموں کی کشمکش میں اضافہ کرنے والا ہے

سوال :- کیا آپ بحیثیت نیشنلسٹ مسلم کے اس اعلان کو تسلیم کرتے ہیں۔

جواب :- ہندوستانی قومیت کا ہر بہی خواہ ایسے اعلان کو ناقابل تسلیم قرار دے گا کیونکہ یہ ملک کے مفاد عامہ کے خلاف ہے

سوال۔ اس اعلان کو تسلیم کرنے سے انکار کر کے کونسا اقدام کیا جاسکتا ہے

جواب حکومت برطانیہ پر دباؤ ڈالا جانا چاہیئے کہ اس اعلان کو واپس لے اور جداگانہ انتخاب کے عوض انتخاب مخلوط رائج کرے

احمد یار خاں دولتانہ

اعلان پر غور و تفکر کرنے کے بعد یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ حکومت برطانیہ نے اپنی روایتی فراست و تدبر سے کام لے کر فرقہ وارانہ عقدہ لاینحل کا اس خوبی سے فیصلہ کیا ہے کہ منصف مزاج اور غیر متعصب اشخاص اسے بنظر استحسان دیکھیں گے کیونکہ مختلف جماعتوں میں توازن قائم رکھنے کے لئے محض یہی فیصلہ ممکن ہوسکتا ہے

اگرچہ ہنود اور سکھ لیڈروں کی داد و لا سے مرعوب ہو کر پنجاب و بنگال میں مسلمانوں کی آئینی اکثریت قطعی طور پر تسلیم نہیں کی گئی مگر پنجاب میں مسلم اراکین کی اکثریت کے قوی و یقینی امکانات پیدا کردیے گئے ہیں۔ اور بنگال کونسل میں اس طریقہ سے مسلم حقوق کا تحفظ کیا گیا ہے کہ اُن کے مفاد کی مخالفت میں کوئی جماعت بھی صف آرا نہیں ہو سکے گی

مسٹر غزنوی کا بیان

مانٹیگو چیمسفورڈ کی اصلاحات کی رو سے مسلمانوں کو کیا ملا انھیں ۴۰ فیصدی حقوق بذریعہ انتخاب حاصل تھے علاوہ ازیں انھیں سرکاری اقلیت کی بنا پر سرکاری ارکان کی حمایت حاصل تھی

اب اس اعلان کے ذریعے سے صرف ۸ فیصدی مزید نشستیں دی گئی ہیں اور سرکاری ارکان کا عنصر غائب ہے اگرچہ حلقہ مستورات کی ۸ فیصدی بظاہر معلوم ہوتی ہے مگر عملاً اس میں مسلمانوں کا نقصان ہوگا۔

اعلان کی تفصیل سے پتہ چلتا ہے کہ یوروپین دیسی عیسائیوں اور اینگلو انڈین جماعتوں کے مطالبات پورے کردیے ہیں۔ صرف مسلم اقلیت کے حقوق کو ہر جگہ تسلیم کرنے سے قطعی اعراض کیا گیا ہے یہ امر واضح ہو کہ حکومت بنگال نے مسلمانان بنگال کی وکالت بہت کمزور آواز سے کی ہے گورنر بنگال ان کے حالات سے بالکل ناواقف ہیں۔ کیونکہ ابتک انھیں مسلمانوں کے کسی نمائیندہ سے تبادلہ خیالات کا موقع نہیں ملا مسلمانوں کا خیال ہے کہ یہ بیشتر و بیشی عدم مشاورت کا نتیجہ ہے کہ حکومت برطانیہ نے ان کی یہ حق تلفی کی ہے۔

گیانی شیر سنگھ کا بیان

پنجاب کونسل میں مسلمانوں کی اکثریت سات نشستوں سے تسلیم کرلی گئی ہے۔ یعنی کھلم کھلا مسلم راج عمل میں لایا گیا ہے یہ نکتہ قابل غور ہے کہ مسلمان میثاق لکھنؤ اور سر فضل حسین کی قرارداد ۱۹۱۸ء کی رو سے ۵۰ فیصدی پر رضامند ہوگئے تھے مسلمان ۱۹۲۴ء تک ۴۷ فیصدی پر رضامند رہے۔ اب حکومت برطانیہ نے بحران کے مطالبات سے ان کی ۲۵ فی صدی نشستیں منظور کرلی ہیں۔

اس ناانصافی کی تمام ذمہ داریاں ارباب اعلان پر عاید ہوتی ہیں سکھوں کو جوش میں نہیں آنا چاہئے بلکہ اس حق تلفی کے خلاف ایک زبردست تحریک شروع کردینا چاہئے۔ اس دستور کے نفاذ سے سکھوں کی سیاسی موت یقینی ہے ہمارا اب یہ فرض ہے کہ اس کا زور و شور سے مقابلہ کریں اور بطور احتجاج تمام کونسلوں سے مستعفی ہو جائیں۔

ڈاکٹر گوکل چند نارنگ

نئے دستور کے نفاذ کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندوستان کے اور بھی زیادہ حصے بخرے کر دیے جائیں گے ہمیشہ سے میرا یہ اعتقاد ہے کہ ایسی اصلاحات جن کی بنیاد جداگانہ انتخاب پر ہو ایک زہریلے دودھ کے پیالے سے کم نہیں۔ اس پیالے کی وسعت میں اضافہ کردیا گیا ہے اور اسی نسبت سے زہر کی مقدار بھی بڑھ گئی ہے

سردار نہال سنگھ ایڈوکیٹ سکریٹری سکھ تعلیمی کانفرنس

وزیر اعظم کا اعلان عدل و انصاف کی توہین ہے اس کی رو سے سکھوں کی حیثیت غلاموں کی سی ہو جاتی ہے یہ کیسی بے انصافی ہے کہ عہد ماضی میں مسلمانوں پر حکومت کرنے والی قوم اب مسلمانوں کی محکوم کردی جائے وقت آگیا ہے کہ سکھ اپنے اعلانوں اور حلفوں کا احترام کرتے ہوئے ایک زبردست تحریک شروع کردیں حتی کہ اس اعلان میں خاطر خواہ تبدیلی ہو جائے

سردار امر سنگھ صدر سکھ آل پارٹیز کانفرنس

یہ اعلان نہایت مایوس کن اور مقصد جمہوریت کے سراسر خلاف ہے شاید سکھوں کو غدر ۱۸۵۷ء اور جنگ یورپ میں خدمات کی یہ سزا دی گئی ہے۔ صوبہ پنجاب میں مسلم راج کے قیام سے فرقہ وارانہ آگ اور بھی بھڑک اُٹھے گی۔ امن عامہ کا تقاضہ یہ ہے کہ کم از کم اس صوبہ میں نئی اصلاحات کا نفاذ نہ کیا جائے بلکہ مسلمانوں کے تمام مطالبات پورے کردیے گئے ہیں اور سکھوں اور ہندوؤں کو حصول سوراج کی یہ سزا دی گئی ہے۔ وقت آگیا ہے کہ دونوں جماعتیں متحد ہو کر اس کا مقابلہ کریں

پروفیسر دیوان چند شرما

لاہور۔ ۱۷ر اگست پروفیسر دیوان چند شرما نے جو بیان پریس کو بھیجا ہے وہ حسب ذیل ہے

فرقہ دار اعلان نے مجھے از حد مایوس کردیا ہے جس کے چار وجوہ حسب ذیل ہیں۔

سب سے اول یہ بات ہے کہ اس اعلان سے صحیح معنوں میں جمہوریت قائم نہیں ہوسکتی۔ دوم یہ کہ اس سے فرقہ وارانہ مخالفت پیدا ہونے کا امکان ہے سوم یہ کہ اس اعلان سے ہندوستانی عورتوں کی سیاسی دلچسپی کو اگر مد نظر رکھا جائے تو ان سے انصاف نہیں کیا گیا اور آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سب کچھ مسلمانوں کو دیا گیا ہے اور پنجاب اور دیگر مقامات کے ہندو اور سکھوں کے حقوق کے مسئلہ میں نہایت بے انصافی سے کام لیا گیا ہے۔

رہنمایان بنگال کی آراء

کلکتہ ۸ر اگست ہر فرقہ اور ہر خیال کے مقامی لوگ کل کے فرقہ وارانہ اعلان کی زور و شور سے مخالفت کرتے ہیں

مسٹر جے این باسو رکن کونسل رہنمائے سیلز پارٹی فرماتے ہیں کہ یہ اعلان ہمیں مانٹیگو رڈ سکیم سے ایک قدم اور پیچھے ہٹا دیتا ہے اور یہ اعلان مساوی حقوق کی پالیسی کے بالکل منافی ہے مسٹر این کے باسو رکن کونسل کا خیال ہے کہ بنگالیوں کو ہندوستان میں سیاسی سوجھ بوجھ کے جرم میں اس اعلان کے ذریعہ سے کافی سزا دی گئی ہے۔

مسٹر بی۔ سی بسواس رکن کونسل آف سٹیٹ کی رائے میں اس اعلان کا اصل مطلب یہ ہے کہ حکومت فرقہ پرستوں کے سامنے جھک گئی ہے۔

مسٹر الیس کے چودہری کہتے ہیں کہ اس اعلان نے انگریزوں اور مسلمانوں کی مفاہمت پر برطانوی کابینہ کی رضامندی کی مہر ثبت ہوگئی ہے

مسٹر ٹی سی گوسوامی کی رائے ہے کہ اس اعلان سے ہندوستان کی سیاسیات کا کئی مختلف اور متضاد حصوں میں تقسیم ہوجانا یقینی امر ہے (ڈیلی ہیرلڈ)

سر چمن لال سیتلواد کا بیان!

بمبئی ۸ر اگست سر چمن لال سیتلواد مندوب گول میز کانفرنس نے ایک ملاقات کے دوران میں فرمایا کہ ہندوستانیوں نے انگریزی حکومت کو فیصلہ کرنے کے لئے خود ہی تو مجبور کیا تھا اس کے سوا وہ کر ہی کیا سکتے تھے کہ اس کے تصفیہ کو کم از کم عارضی طور سے تو منظور ہی کرلیں دستور کی تشکیل میں شرکت کریں بشرطیکہ حکومت گول میز کانفرنس کی تجدید کردے انہوں نے مزید فرمایا کہ یوروپینوں کو عموماً اور بنگال میں خصوصاً بہت

تصفیہ حقوق کے اعلان کی مذمت

سیف الدین کچلو

فرقہ وارانہ اعلان قوم پرستی کی روح کے خلاف اور شجر سوراج کی جڑوں پر کلہاڑی ہے اسلئے کانگریس اسے کسی حالت میں قبول نہیں کرسکتی

وی۔ جے پٹیل

فرقہ دار اعلان سے برطانیہ کا ہندوستان پر قبضہ مستقل ہو گیا

پنڈت نانک چند

پنجاب کے ہندو جداگانہ نیابت کو کبھی رائج نہ ہونے دیں گے

بمبئی لبرل فیڈریشن

ہمیں اس اعلان کے تاثرات سے مغلوب ہو کر آئندہ اہم آئینی مسائل پر غور کرنے میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ پیدا کرنی چاہئے

ایم سی راجہ

اس فرقہ دار اعلان سے ہم سب کچھ کھو بیٹھے ہیں۔

دی سکھ لیڈر مسٹر فنسلو

ملک معظم کی حکومت کے اعلان نے سکھوں کے اس اعتماد کو جو انھیں حکومت کے انصاف اور دیانتداری پر تھا متزلزل کردیا۔

مسٹر ایم سی چھاگلہ

اس اعلان سے اگر کسی کو کچھ فائدہ پہونچا ہے تو وہ بجز برطانوی تجارتی طبقہ کے اور کوئی نہیں۔

مسٹر بی۔ داس

آخر مسلم فرقہ پرستوں نے میدان جیت لیا اور برطانوی حکومت کو آئیندہ تاریخ میں غیر جمہوری حکومت کے نام سے یاد کیا جائے گا۔

میاں احمد یار دولتانہ

اس اعلان کو وہ لوگ کبھی قبول نہیں کرسکتے جو غیر منصفانہ نگاہ سے اس کی اصلیت پر غور کرنے کی زحمت گوارا کریں

اپنے روپیہ کو اپنے ہی ملک میں صرف کیجئے اور ہندوستان کے بنے ہوئے اونی کپڑے خریدیئے ایسا کرنے سے آپکے ہموطن بھائیوں کو روزگار حاصل ہوگا۔

یہ کپڑے دھاریوال میں بنائے جاتے ہیں

اون کی کتائی سے لیکر کپڑوں کی بُنائی۔ رنگائی اور ان کی مکمل تیاری کا کام ہندوستانی ہی کرتے ہیں۔

مقامی ایجنٹ
امپیریل ایجنسی۔ جنرل گنج۔ کانپور

فہرست اور نمونے میل آرڈر ڈپارٹمنٹ نمبر ۴۱ سے مفت طلب کیجئے

دی نیو ایجرٹن اولن ملس
دھاریوال پنجاب

عالمگیر پیغام

جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے نام

راجہ مہندر پرتاپ کا مکتوب

راجہ مہندر پرتاپ پینگٹ (چین) سے تحریر فرماتے ہیں کہ:-

انڈین ریویو، بالتواتر اور بلا وقفہ آپ کا پیغام لایا ہے اس قدر باقاعدگی کے ساتھ تو نہیں البتہ وقفوں کے ساتھ ہماری عالمگیر فیڈریشن نے بھی اپنے نظریہ آپ کی خدمت میں پیش کئے ہیں۔ ہمارا بھی ایک مقصد ہے اور ہمارا بھی ایک پروگرام ہمارا خیال ہے کہ عنقریب اُسے انڈین نیشنل کانگریس اپنا اصول کار قرار دے لیگی اطالیہ اول درجہ کی قوت سے مطمئن ہو جائے گا - روس بین الاقوامیت کے ماتحت ترقی کرے گا چین عالمۃ الناس کے تین اصولوں کی رہنمائی میں از سر نو زندہ ہو جائیگا مگر مجھے یقین ہے کہ ہندوستان جہاں قدیم آرین تہذیب کی گنگا بہ رہی ہے جہاں اسلامی عقائد کی جمنا مصروف خرام ہے اور جہاں عیسائیت کا سرسوتی مچل رہا ہے انسانیت نواز عالمگیر فیڈریشن کا علم بلند کرے گا۔ اس لئے قدرتی طور پر مجھے امید ہے کہ ہمارے تمام ہندوستانی بھائی خواہ وہ وطن میں ہو یا بیرون وطن ہمارے اس پیغام کی اشاعت میں از راہ کرم ہماری امداد کریں گے۔

یورپ کی جنگ عظیم میں چین اور جاپان کی جنگی حالت اور ہندوستانیوں میں ہمارے داخلی تنازعات ایسے عظیم الشان عالمگیر تعلیم کے طالب ہیں جو شہریوں کو اپنے اپنے شہر دل سے باہر کسی ہمہ گیر شے کی طرف متوجہ کر دے شک و شبہ اور نفرت و حقارت کی باد سموم نے اور اس کے ہولناک نتائج نے ایک عرصہ دراز سے انسانی سوسائٹی کے اندر تباہی و بربادی مچا رکھی ہے اب ہمیں ایسے فلسفے کی ضرورت ہے جو بلاشبہ ہماری انسانی نسل کے اتحاد کے اصول پیش کرے ہماری اس تمام دنیا میں جہاں زمین ہے ہمارے گرد ایک ہی قسم کی فضا ہے اور ایک ہی سورج ہمارے لئے روشنی مہیا کرتا ہے چہرے رنگوں کا اختلاف آب و ہوا کے اختلاف کے نتیجہ ہے - اور صورتیں بالخصوص اپنے اپنے ماحول کے مطابق ہیں رنگ اور صورت کا اختلاف ہمیں ایک دوسرے کا دشمن نہیں بناتا بلکہ زیادتی پسند اور جنگجویانہ طبع ہم میں افتراق پیدا کرتی ہیں - ہم پر حکومت کرتی ہیں اور ہم کو تباہ و برباد کرتی ہیں اس قسم کے لوگ کسی قوم یا نسل کے جذبات کی برانگیختگی سے کام لیتے ہیں اور اپنے مفاد کی غرض سے مذہبی و فرقہ وارانہ تنازعات پیدا کر دیتے ہیں - ہندوستان کے مصائب چین کی تکالیف افریقہ کی غلامی مزدور پیشہ طبقہ اور صنعتی جماعتوں کی اقتصادی تباہی کی ذمہ داری زیادتی پسند جنگجو طبقہ کی فریب کاریاں ہیں - اب ہمیں اس دنیا کی متحدہ تعلیم کا علم بلند کرنا ہے جو عرصہ دراز سے ہو توقف بنتی رہی ہے ہمیں نسل انسانی کے بہترین جذبات کے نغمے سناتے ہیں ہمیں اپنے اندر اور اپنے ماحول میں انکاری اسپرٹ کو ترقی دینا ہے ہمیں خدمت کے ذریعہ حصول مسرت کے طریقوں کو سیکھنا اور سکھانا ہے۔ اس نظریہ کی بنیاد کچھ بھی نہیں ہے اس سے بہتر کوئی دوسری علی تدبیر نہیں جو ہمیں اپنے اپنے مقامات پر اپنی اپنی کوششوں کے لئے آمادہ و تیار کر دے سوسائٹی کا صحیح معیار اور سوسائٹی میں ہماری صحیح پوزیشن تنہا اس بات کی ضمانت ہے کہ عالمگیر انسانی خاندان کے رکن بن سکتے ہیں۔

جنوبی افریقہ میں رہنے والے میرے ہندوستانی دوستو! ہندوستان اور ہندوستانیت کے متعلق اتنا زیادہ مت لوہو اور نہ اتحاد ایشیا میں اپنے لئے کوئی جگہ حاصل کرو - تم افریقہ میں ہو۔ تمہیں عالمگیر فیڈریشن میں شرکت کرنا چاہئے - اس طرح تم اپنے ہم وطنوں اور صحیح الخیال یوروپینوں سے بھائی چارہ قائم کر سکتے ہو اُن سے کہو کہ تمہارے دشمن وہ خود غرض افراد ہیں جو اپنے اغراض کی تکمیل کے لئے اپنے ہمسایوں کو کام میں لاتے ہیں اس تجویز کے ذریعہ اگر تم خود غرض اور نیک لوگوں کے مابین امتیازی نشان گاڑ دوگے اور اگر تم موخر الذکر طبقہ کا اعتماد حاصل کر لوگے تو یقین رکھو کہ تم اپنی بھی مدد کر سکوگے اور ہندوستان کی بھی اور انسانیت کی بھی۔

(ملت)

بنگال کونسل میں دلچسپ سوالات

کلکتہ کی خبر ہے کہ بنگال کونسل میں متعدد ممبروں نے ہوم ممبر سے سوالات کیے تھے - ہوم ممبر نے سوالوں کا جواب دیا جس سے حسب ذیل حالات معلوم ہوئے :-

۳۶۸ انقلابیوں کو جو نظر بند کئے گئے ہیں اس وقت حکومت اُن کے خاندان کو مالی امداد دے رہی ہے۔

جنوری سے لیکر جولائی ۳۲ء تک آرڈیننس کے ماتحت ۲۴ چھاپہ خانوں کے خلاف کارروائی کیگئی اور ۳۸ چھاپہ خانوں اور اخباروں کو تنبیہ کیگئی۔ جنوری سے لیکر ۳۰ مئی تک سول نافرمانی کی تحریک میں ۱۰۸۷۳ آدمی گرفتار کیے گئے جنمیں ۸۹۷۲ مردوں اور ۵۷۱ عورتوں کو سزا دی گئی - ۶۵۱ مردوں اور ۲۹ عورتوں کو روک لیا گیا۔ اور ۳۲۲۷ آدمیوں کی نقل و حرکت پر پابندی لگادی گئی - قید کی میعاد ختم ہونے سے قبل ۹۵۳ مردوں اور ۹۲ عورتوں کو رہا کیا گیا - ۱۹۵۵ آدمیوں پر جرمانہ کیا گیا جنمیں ۳۸۸ آدمیوں کی جائداد سے جرمانہ وصول کیا گیا - اس طرح جرمانہ کی مجموعی رقم ۱۳۹۴۴۸ روپیہ ہے۔

۱۴ عمارتوں پر اسلئے قبضہ کیا گیا کہ آنمیں فوج کے سپاہی رکھے جائیں۔

۹۳ انقلاب پسندوں کو دیولی کیمپ میں منتقل کیا گیا۔

سرکاری باہمی گفت و شنید کا دروازہ بالکل کھلا رکھا گیا ہے فرقہ وارانہ مسئلہ کے اس حل کو یقیناً قبول کر لینا چاہئے اور جبتک آپس کوئی سمجھوتہ ہو اس وقت تک اس پر عملدرآمد ہونا چاہیئے۔

بنگال میں قتل و خونریزی کی طویل فہرست

دہشت انگیزی کے انسداد کیلئے جدید مسودہ قانون

مجلس قانون ساز میں ہوم ممبر کا بیان

کلکتہ ۹ راگست آج سپہر کو بنگال مجلس قانون ساز میں مسٹر آر این ریڈ ہوم ممبر نے مسودہ قانون انسداد دہشت انگیزی کو پیش کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ موجودہ حکومت نے دہشت انگیزی کے انسداد کے مسئلہ کو اس خیال سے نظر انداز کر دیا کہ حکومت عنقریب تبدیل ہونے والی ہے اور جب دستور ہند کا نفاذ ہوگا اُس وقت اس کے انسداد کی کوشش کیجائیگی تو ملک یقیناً تباہی کی طرف مائل ہوگا اور حکومت ہند کے متعلق لوگ کیا خیال کریں گے؟ محکمہ امن و قانون کے ذمہ دار وزرار کے سپرد ہوتے ہی دہشت انگیزی کی تحریک طلسماتی طریقہ پر ہرگز فنا نہیں ہوگی - اس حقیقت کو جانتے ہوئے موجودہ حکومت کو چاہئے کہ اسمیں کوشش کرے کہ جب حکومت کی باگ نئے ہاتھوں میں سپرد ہو تو اُس کے پاس ایسے آلات و ذرائع بھی موجود ہوں جن سے انقلابی سازشیں تحریک کو کامیاب ہونے سے باز رکھا جائے۔

اس کے بعد ہوم ممبر نے یہ تجویز پیش کی کہ مسودہ قانون زیر بحث کو ایک مجلس منتخبہ کے سپرد کر دیا جائے اور اس امر کی تشریح کرتے ہوئے کہ اس قانون کی ضرورت کیوں لاحق ہوئی؟ یہ کہا کہ انقلابی سازش ہمیشہ ہمارے پیش نظر ہے اور اس سازش سے جو ناگوار واقعات ہوتے رہتے ہیں وہ بار بار ہماری توجہ میں آتے رہتے ہیں دسمبر ۱۹۳۰ء کے بعد جو واقعات ہوئے ہیں اُن ہی پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ ۱۴ دسمبر کو کومیلا میں مسٹر اسٹیونس کا قتل ہوا یا ٹیا (چٹاگام) میں ۱۲ جون کو کیپٹن کیمرون کو مار ڈالا گیا - ۶ فروری کو سر اسٹینلی جیکسن پر قاتلانہ حملہ ہوا - ۳۰ اپریل کو مدنا پور میں مسٹر ڈگلاس کا قتل ہوا - ۲۷ جون کو ڈھاکہ میں کمکشیا پرساد سین کو قتل کیا گیا - ۲۹ جولائی کو کومیلا میں مسٹر ایلسن پر مہلک حملہ ہوا اور پھر ۵ اگست کو سر الفریڈ ڈیٹس پر حملہ کیا گیا - اسی طرح ۳۱-۱۹۳۰ء کے سانحات کی بھی فہرست نہایت طویل ہے ان حالات کو پیش نظر رکھ کر حکومت یہ نتیجہ نکالنے پر حق بجانب ہے کہ ملک کی حالت ایسی مخدوش ہے کہ اسپیشل قانون کا وضع کرنا ضروری ہے ہوم ممبر نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ایمرجنسی - پاورس آرڈیننس کی جگہ پر جو اسپیشل پاورس آرڈیننس جاری ہوئے ہیں اُن کی مدت دسمبر میں ختم ہو جائے گی اس لئے حکومت چاہتی ہے کہ اس کو اسپیشل اختیارات آرڈیننس کے ختم ہونے پر بھی حاصل ہیں تاکہ دہشت انگیزی کا مقابلہ کیا جا سکے اور اس لئے یہ مسودہ قانون پاس ہو کر قانون ہو گیا تو اس کے باب اول کو جہانتک تعلق ہے اُس کا نفاذ اولاً چاٹگام میں ہوگا - اور ضرورت لاحق ہونے پر دوسری جگہ اُس کو نافذ کیا جائے گا اور اس کا دوسرا باب سارے بنگال سے متعلق ہے کونسل نے مزید بحث و مباحثہ کے بعد کثرت آرا سے مسودہ زیر بحث کو مجلس منتخبہ کے سپرد کیا۔

اس مسودہ کا نام مسودہ انسداد تحریک دہشت انگیزی ہے مسٹر ایس سی رائے چودھری کی یہ ترمیم کثرت رائے سے نامنظور ہوئی کہ رائے عامہ دریافت کرنے کے لئے مسودہ زیر بحث کی اشاعت کیجائے

مسودہ قانون کے مخالفین نے صرف ہندو ممبران تھے یوروپین اور مسلم ممبران نے حکومت کی تائید کی بعض مسلم ممبران غیر جانبدار رہے۔

مخالفین کا اصل اعتراض یہ تھا کہ مسودہ ہذا کا جو مقصد بتایا جاتا تھا وہ ہرگز حاصل نہ ہوسکا جس آرڈیننس پر موجودہ مسودہ کی بنیاد ہے اس پر عملدرآمد ہوتے ہوئے دہشت انگیزوں کی تحریک جاری ہے جو لوگ ایک ہاتھ میں ریوالور اور دوسرے ہاتھ میں زہر لیکر قتل کا ارادہ کرتے ہیں اُن کو یہ مسودہ قانون اپنے ارادہ سے ہرگز باز نہیں رکھ سکتا

حکومت کے فیصلہ کی حمایت میں سر علی امام کا اعلان

رانچی - ۱۸ راگست - سر علی امام ایک خاص ملاقات کے دوران میں اس تصفیہ پر اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

ملک اس پر راضی ہو گیا تھا کہ وزیر اعظم فرقہ وارانہ مسئلہ کا حل پیش کریں اب اگر کسی قوم نے اسکی مخالفت کی تو وہ قطعی ناانصافی ہوگی درانحالیکہ یہ صاف ظاہر ہو چکا ہے کہ غیر

۲۱۶

امرت دھارا (رجسٹرڈ)

(تمہارے گھر کا حکیم)

بیماری تکلیف تشویش اور خرچ سے بچاتی ہے ہمیشہ پاس رکھو!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (۲/۸) نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے (۱/۴) نمونہ آٹھ آنہ

مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ "امرت" مفت منگوا لیں!

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ :- امرت دھارا ۱۱۵ لاہور

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس

قطعات اراضی واسطے مکانات و دکان و بنگلوں کے کریسٹ گیپا گنڈ میں درمیان گوالٹولی و ایلگن مل کے فروخت ہو رہے ہیں اور جلد ختم ہو جاویں گے۔ دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ سے خریدیئے اور نقشہ ملاحظہ کیجئے قیمت بہ اقساط ادا ہو سکتی ہے

باجلاس جناب شیخزادہ منشی محمد مہتاب علی صاحب صدیقی اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم تحصیل کانپور

نوٹس

حسب دفعہ ۱۸ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

نمبر مقدمہ ۳۵۴

لچھمی سنگھ نابالغ بولایت مساۃ مہادی دیوی قوم برہمن شو کلاین ساکن سول لائن کانپور — مدعی

بنام بھگوا[1] و بدلوا[2] و دلا[3] پسران مہادیو قوم اہیر ساکنان موضع ہتھروا پرگنہ و ضلع کانپور — مدعاعلیہم

اس تحریر کے ذریعہ تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تمہارے ذمہ لگان مبلغ 76/8/0 و سود مبلغ 12/8 جملہ مبلغ 88/0/0 روپیہ بابتہ سنین ۱۳۳۷ف لغایتہ سنہ ۱۳۳۹ف یافتنی مدعی زمیندار کے ہے۔

لہذا اس رقم بقایا کو تم اندر تیس یوم تاریخ تعمیل نوٹس ہذا سے عدالت جناب تحصیلدار صاحب بہادر تحصیل کانپور میں ادا و بیباق کر دو یا اگر کوئی عذر خلاف دعوی کے کرنا ہو تو وہ عدالت مذکور میں پیش کرو ورنہ اراضی مندرجہ ذیل سے بیدخل کر دیے جاؤ گے

تاریخ پیشی ۳ر ستمبر سنہ ۱۹۳۲ء

تفصیل اراضی

نمبر	رقبہ	لگان
۱۳۷۸ / ۱	سالم	۸ر
۱۶۷۸ / ۲	بگہ ۱۳ اجر	
۲ قطعہ	۱۳ بسوے	۸ر

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

سر تیج بہادر سپرو حکومت کی حمایت میں

الہ آباد - ۱۰ر اگست - سر تیج بہادر سپرو نے حسب ذیل بیان آج شایع کیا ہے:-

اسمیں شک نہیں کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کا حل کوئی معیاری حل نہیں ہے لیکن ایک حل جو باہمی سمجھوتہ اور بہ خلوص نیت پر مبنی ہو ہر ایک کو مطمئن کر بھی نہیں سکتا یہ امر کہ بعض حلقوں سے اسپر خوب لے دے ہو رہی ہے کچھ غیر متوقع نہیں یہ تو پہلے ہی نظر آتا تھا

باہمی سمجھوتہ کی عدم موجودگی میں بلند خیال سیاسی عقائد اصول نکات جمہوریت پر اصرار کرنا قطعی ناممکنات میں سے ہے اور اگر ان پر اصرار کیا گیا تو ظاہر ہے کہ ہر فریق مطمئن نہیں ہو سکتا یہ (عمومی مخلوط انتخاب) جمہوریت کے اصول کے لحاظ سے نہایت درجہ عمدہ طریق انتخاب ہے۔ اور اصول جمہوریت کے عین مطابق لیکن ہندوستان کی موجودہ صورت دیکھتے ہوئے کہ اقوام ہند میں باہمی سمجھوتہ نہیں ہے اس سے بہتر اور کوئی حل نہیں ہو سکتا۔

پس مختلف اقوام کے لئے جو سفارش کی گئی ہیں وہ اس سے مختلف ہو سکتی تھیں مگر موجودہ حالت میں اس میں ترمیم کی گنجائش نظر نہیں آتی میں اس طبقے کے تحفظ کا جس قدر حامی ہوں اور کسی چیز کا نہیں۔ یہی حال عورتوں کا ہے کو انھوں نے جداگانہ انتخاب کا مطالبہ نہیں کیا تھا مگر دیکھنا چاہئے کہ حکومت نے یہ اعلان کن حالات اور مجبوریوں کے تحت کیا ہے میں نے ان پر غور کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ

حکومت اس سے بہتر اور فیصلہ سر دست نہیں کر سکتی تھی میں اس کی کسی طرح بھی مذمت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں اور نہ وزیر اعظم کی نیک نیتی پر شبہ کر سکتا ہوں کیونکہ اس قسم کا حل جس قدر اہم مشکل اور پیچیدہ امر تھا وہ ظاہر ہے

مولانا حسرت موہانی

لکھنو - ۲۰ر اگست آج مولانا حسرت موہانی صاحب نے نمائندہ انڈپینڈنٹ نیوز سروس سے ایک انٹرویو کے درمیان فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ جس وقت تک انڈپینڈنٹ پارٹی کے اصولوں کے مطابق صوبجات کی کامل آزادی فیڈریشن کی لامرکزیت اور ایڈلٹ فرنچائز کا کوئی فیصلہ نہو اس وقت تک ہمارے نزدیک یہ چیزیں ہیچ ہیں اور ناقابل توجہ گورنمنٹ نے یہ بیان محض اس لئے شایع کیا ہے کہ اہم مطالبات کے بجائے لوگوں کی توجہ صرف ان چیزوں میں الجھ کر رہ جائے۔

مولانا مفتی عنایت اللہ

لکھنو ۲۰ر اگست مولانا مفتی عنایت اللہ صاحب فرنگی محلی نے نمائندہ انڈپینڈنٹ نیوز سروس سے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ گورنمنٹ نے مخلوط انتخاب کی خلاف ورزی کر کے انتہائی نامناسب طرز عمل اختیار کیا کہ آپس میں لڑوا دو مچا دو - لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ جو ہندوستانی لیڈر فرقہ وارانہ طریقوں کے پابند ہیں ان کو اس بیان پر شکایت ہونا چاہئے - خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان و سکھ - کیونکہ انھوں نے آپس میں لڑ کر کے اور نیشنل کانگریس کے فیصلہ کو ٹھکرا کر اپنے کو گورنمنٹ کے حوالے کر دیا ہے

مولانا آزاد سبحانی

لکھنو ۲۰ر اگست - مولانا آزاد سبحانی نے فرمایا کہ:- حکومت کا فیصلہ حقوق چونکہ فیصلہ اختیارات کے بغیر شایع ہوا ہے لہذا وہ فرع بلا اصل ہونے کے باعث ان لوگوں کے لئے قطعی ناقابل توجہ ہے جو فرع سے زیادہ اصل کی فکر میں ہیں۔ یعنی وہ پہلے یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ ہندوستان کو کیا ملا - اس کے بعد یہ سمجھنا چاہتے ہیں کہ جو کچھ ہندوستان کو ملا اسمیں سے کس ہندوستانی فرقہ کو کیا ملا۔

بحیثیت ایک عام اصولی محب وطن ہونیکے میں اس بے اصل و اساس نقشہ فروغ کو ناقابل توجہ ٹھہراتا ہوں اور خواہش رکھتا ہوں کہ ہر ہندوستانی اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرے

پنڈت مدن موہن مالوی

بنارس ۲۰ر اگست پنڈت مدن موہن مالوی نے فرقہ وارانہ فیصلہ کے

سر دست اپنی رائے ظاہر کرنے سے انکار کر دیا ہے

ہز ہائینس آغا خاں

لندن - ۱۹ر اگست - ہز ہائنس آغا خاں جو اس وقت فرانس میں تشریف فرما ہیں - انھوں نے ٹیلیفون پر ریوٹر کو مطلع کیا ہے کہ:-

وہ بحالت موجودہ فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل پر کوئی بیان دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

گول میز کانفرنس کے سکھ ارکان

شملہ ۲۰ر اگست فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق برطانوی حکومت کے فیصلہ کے خلاف صدائے احتجاج کے طور پر سردار اجل سنگھ اور سردار سمپورن سنگھ سکھ ارکان گول میز کانفرنس نے مشاورتی کمیٹی کی رکنیت سے استعفے دیدیئے ہیں

پنجاب میں فرقہ وارانہ مصالحت کیلئے گفتگو

شملہ ۲۰ر اگست پاینر کا نامہ نگار کا بیان ہے کہ آئندہ ہفتہ مسلمانوں - سکھوں - اور ہندوں کے درمیان بمقام لاہور گفت و شنید شروع ہونے والی ہے تاکہ فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق آپس میں کوئی سمجھوتہ کیا جائے سکے مسلمانوں کا نوجوان طبقہ جس کی پشت پر ممتاز مسلم لیڈر ہیں اس گفت و شنید کی تجویز کا محرک ہے معلوم ہوا ہے کہ مسلمانوں کی جدید تجویز کی بنیاد مخلوط انتخاب ہے۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

نمبر مقدمہ ۱۴ منافع دفعہ ۲۲۶ ایکٹ ۳ سنہ ۲۶ء

بعدالت مال پرگنہ بہادر کانپور

پنڈت رام آسرے — مدعی

بنام سر نام سنگھ — مدعاعلیہ

بنام سر نام سنگہ ولد سردار سنگھ ٹھاکر ساکن رائپور مزرعہ بھولی پرگنہ کانپور — مدعاعلیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲ر ماہ ستمبر سنہ ۳۲ء بوقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات جن پر تم بتائیدانی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہو گا۔ بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲ر ماہ اگست سنہ ۳۲ء جاری کیا گیا۔ مہر عدالت

دستخط حاکم عدالت

LALIMLI
PURE WOOL

بننے کے اونی دھاگے

لال املی کے اونی دھاگوں کے لئے ذمہ لیا جاتا ہے کہ یہ سو فیصدی خالص اونی ہیں ان کو ہندوستانی کاریگر کانپور میں بناتے ہیں یہ چار اونس کے گولوں میں فوراً استعمال کیلئے تیار رہتے ہیں - ان کے بنے ہوئے کپڑے دھلنے میں بہترین اور پہننے میں خوشنما معلوم ہوتے ہیں

رنگیچر — تین روپیہ چار آنہ — فی پونڈ
رنگین — تین روپیہ — فی پونڈ
سفید — دو روپیہ ۱۴ آنہ — فی پونڈ

مقامی ایجنٹ

مسرز چرنجی لال درگا داس
مسٹن روڈ کانپور

مفت نمونوں کیلئے ڈپارٹمنٹ نمبر ۸ کو لکھیے

دی کانپور اولن ملز
کانپور

اس درخت کا نشان دیکھ لیجئے

ہندوستان میں بنائے جاتے ہیں

مہاتما گاندھی کی جیل کی زندگی

طبی مشیروں نے دست راست کا استعمال روک دیا

بمبئی ۲۰ر جولائی بیان کیا جاتا ہے کہ یرواڈہ جیل میں گو طبی مشیروں نے مہاتما گاندھی کو دست راست کے استعمال سے روک دیا ہے لیکن آپ کی جسمانی صحت بظاہر بالکل اچھی ہے آپ آج کل دن بھر مگن لال کا ایجاد کردہ پاؤں سے چلانے والا چرخہ کاتتے رہتے ہیں جن لوگوں نے آپ سے جیل میں ملاقات کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ کانگریس نے جو کامیابیاں حاصل کی ہیں اُن سے مہاتما جی مطمئن ہیں۔ مہاتما جی کا خیال ہے کہ ملک کی موجودہ سرگرمیاں کو بہت جلد کامیاب ثابت ہونگی لیکن طویل سزاؤں والے سیاسی قیدیوں کو پوری مدت بھی جیل میں نہ گذرانی پڑیگی۔

مہاتما گاندھی کے نام جو خطوط آتے ہیں وہ سپرنٹنڈنٹ کے احتساب کے بعد مہاتما تک پہونچتے ہیں۔ پہلے تو احتساب میں صرف دو تین دن صرف ہوتے تھے لیکن اب چار ہفتہ سے دو دو تین تین ہفتوں کے بعد ملتے ہیں حال ہی میں ہدایات شایع ہوئی ہیں کہ مہاتما کے خطوط پر سپرنٹنڈنٹ کے بجائے ہوم ڈیپارٹمنٹ یا انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات احتساب کرے گا۔ اور اب تمام خطوط سرکاری ترجمان کے پاس جاتے ہیں چنانچہ یہی وجہ ہے کہ خطوط بہت دیر کے بعد مہاتما تک پہنچتے ہیں۔

مس میرابین سے ملاقات کی اجازت دینے سے حکومت نے انکار کر دیا تھا۔ جس پر مہاتما نے ملاقاتیں ترک کر دی تھیں اُس کے بعد اُن کے لئے خط و کتابت کا ہی مشغلہ باقی رہ گیا تھا لیکن اب موجودہ احتساب

غازی مصطفےٰ کمال کے ذاتی حالات

(گذشتہ سے پیوستہ)

سادگی و خاکساری غریب سے غریب آدمی بھی اُن سے مل سکتا ہے۔ بچے انھیں راستہ میں دیکھ کر دوڑ پڑتے ہیں اور ٹانگوں میں چمٹ جاتے ہیں۔ غازی انھیں گود میں اُٹھا لیتے ہیں اور پیار کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ بعض دوستوں نے اعتراض کیا کہ آپ کیوں ایسا کرتے ہیں؟ یورپ سنے گا کہ ٹرکی جمہوریت کا صدر ایسی خفیف حرکتیں کرتا ہے تو کیا کہیگا غازی نے جواب دیا کہ "مجھے یورپ کے فیصلہ کی پروا نہیں ہے۔ یہی بچے وہ ہیں جن پر میری تمام امیدوں کا دار و مدار ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر ٹرکی قوم آیندہ فخر کرے گی۔"

غازی کے رہنے کا مکان بہت سادہ ہے وہ خود اپنے ہاتھ سے اپنا بوٹ صاف کرتے ہیں۔ بارہا کمرے میں جھاڑو بھی خود ہی دیتے ہیں اپنے ذاتی کام خود اپنے ہی ہاتھ سے کرنا پسند کرتے ہیں اور نوکروں سے کم از کم مدد لیتے ہیں۔

معمولات! علی الصباح بیدار ہو جاتے ہیں۔ اور ایک گھنٹہ ورزش کے بعد کام میں لگ جاتے ہیں کھانے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے اُن کے سکرٹری ہمیشہ کوشش کرتے رہتے ہیں کہ وقت پر کھانا کھلا دیں مگر دوپہر کا کھانا اکثر ناغہ ہو جاتا ہے سکرٹری تقاضہ کرتے رہتے ہیں کہ کھانے کا وقت ہو گیا مگر غازی برابر "ٹھہرو" ہی کہے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وقت نکل جاتا ہے بارہا یہ بھی ہوتا ہے کہ کام کرتے جاتے ہیں اور ڈبل روٹی کے ٹکڑے چباتے جاتے ہیں۔ سونے کا بھی کوئی وقت مقرر نہیں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کئی کئی رات نہیں سوتے لیکن بیداری کے وقت میں کبھی فرق نہیں پڑتا بہت ہی کم لوگ ایسے ہونگے جو اُن سے پہلے اُٹھ جاتے ہوں ہم لوگ جب بیدار ہوتے ہیں تو اکثر غازی کو چہل قدمی سے واپس آتے دیکھتے ہیں۔ ایک مرتبہ کسی نے اعتراض کیا کہ آپ قوم کے لئے نمونہ ہیں۔ آپ کے معمولات کی یہ بے ترتیبی یقیناً برا اثر ڈالے گی۔ اور لوگ انتظام اور ڈسپلن کے عادی نہ بن سکیں گے۔ امیر غازی نے جواب دیا کہ بےشک عام آدمی کے معمولات بہت مرتب اور باضابطہ ہونا چاہئے لیکن دور انقلاب میں رہنماؤں کا تمام وقت اصلاح قومی پر صرف ہونا چاہئے۔ نہ کہ اپنی ذات پر، اپنے فرائض کی ادائیگی میں انھیں ہر لحاظ سے باضابطہ ہونا چاہئے لیکن اُن کی شخصی زندگی اتنی اہمیت نہیں رکھتی کہ اُس کے بدلے قومی کاموں کا نقصان کیا جائے

دوستوں سے وفاداری! ایک مرتبہ لوگوں نے دیکھا کہ غازی کے دسترخوان پر ایک نہایت ہی اجڈ گنوار میلے کپڑے پہنے اور آستینیں چڑھائے بڑی بے تمیزی سے چپڑ چپڑ کر کے کھانا کھا رہا ہے اس پر اشارے ہونے لگے عصمت پاشا وغیرہ بھی موجود تھے غازی نے لوگوں کا تعجب دیکھ کر کہا "کہ یہ میرا بھائی سلیم آغا ہے بچپن میں ہم دونوں ساتھ کھیلتے تھے۔ اکثر ہم میں مار پیٹ ہو جایا کرتی تھی۔ اس کی پیشانی پر جو نشان ہے وہ میرے ہی ہاتھ کے لگائے ہوئے ایک زخم کی یادگار ہے یہ سنکر گنوار کہنے لگا "مصطفےٰ مگر تم یہ کیوں بھول جاتے ہو کہ ایک دن میں تمہیں گھونسہ سے ادھ موا کر ڈالا تھا اور تم چارپائی پر لدکر اپنے گھر گئے تھے غازی پاشا یہ سنکر ہنسنے لگے اور کہا "مگر تمھیں بھی یاد ہوگا کہ میری ماں نے تمھاری اچھی طرح گوشمالی کی تھی۔

عظیم الشان دنگل

ہر خاص و عام کو واضح ہو کہ ڈفرن اسپتال کی امداد کے لئے عظیم الشان دنگل بہ سرپرستی عالیجناب آر. ایف. موڈی اسکوائر او. بی. ای. آئی. سی. ایس کلکٹر و ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور ۲۸ر اگست بروز اتوار و ۳۱ر اگست بروز بدھ و ۴ر ستمبر بروز اتوار لالہ مانجر لال کے باغ تھانہ انورگنج کی پشت پر ہوں گے

کانپور کی پبلک سے التماس ہے کہ اس نیک کام کی امداد کے لئے بڑی سے بڑی تعداد میں تشریف لاویں کیونکہ ایک نتیجہ دو کاج کی مثل صادق آتی ہے خیرات کی خیرات اور ہندوستان کی بہادری اور فن کشتی کی ترقی

اگر آپ تجربہ کر کے دیکھیں گے تو ضرور یقین ہو جاوے گا کہ

قبض و بدہضمی	خون اور منی کی خرابی	جریان احتلام سرعت انزال رقت منی	سخت سے سخت نامردی
دل و دماغ اور معدہ	قوت حافظہ کی کمزوری	وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کرنے کے لئے	

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں لاثانی اور شرطیہ علاج ہیں

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ للعہ

صحت و تندرستی کی لغت، نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر مفت طلب فرماویں

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

منعقدہ ۱۸۹۴ء

اسٹار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ

بانی

ڈاکٹر ایس. کے. برمن لیمیٹڈ

ڈاکٹر ایس. کے. برمن

سنہ ۱۸۹۴ء

پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کا کارخانہ

بخار سے بے چینی کی حالت میں

جوڑی تاپ REGD. (جوڑی بخار و طحال کی دوا)

ہر سال لاکھوں مریض فائدہ اٹھاتے ہیں! اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی ملیریا (جوڑی بخار) کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ یہ خون کو گاڑھا کرتی اور طحال کو گلاتی ہے۔ اس کے استعمال سے اکترا۔ تیہیا۔ چوتھیا بخار جاتا رہتا ہے اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے۔

قیمت شیشی کلاں پندرہ آنہ ۱۵ر محصول دس آنہ ۱۰ر
" خرد نو آنہ ۹ر " سات آنہ ۷ر

دوا کھانے کے پہلے

دوا کھانے کے بعد

REGD. **ڈابر برائے ملیریا بخار کی گولی**

ہڈی میں سمائے ہوئے بخار کو نکالتی ہے!

اسمیں کونین برائے نام بھی نہیں ہے۔ لرزہ کا بخار کہنہ ہو جانے پر بادی سے نہ آکر بیش و کم ہمیشہ رہتا ہے۔ ایسی حالت میں یہ دوا حیرت انگیز اثر دکھاتی ہے۔ قیمت فی شیشی بارہ آنہ ۱۲ر محصول سات آنہ ۷ر

رنگ رنگ REGD. داد کا مرہم نیا یا پرانا کیسا ہی داد خواہ خارش کیوں نہ ہو اُسکے لئے یہ تیر بہدف ہے۔ اور طرہ یہ کہ کسی قسم کی سوزش یا تکلیف نہیں ہوتی۔

قیمت فی ڈبہ چار آنہ ۴ر محصول چھ ڈبہ تک سات آنہ ۷ر نمونہ فی ڈبہ دو آنہ ۲ر

نقلی دواؤں سے ہمیشہ ہوشیار رہیئے

نوٹ ہماری دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ بغرض کفایت محصول ڈاک اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خرید کریں۔ نمونہ صرف ایجنٹوں ہی سے مل سکتا ہے۔

صیغہ نمبر (۷۵) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ: کانپور نیا گنج میں محمد حنیف محمد نصیر صاحبان

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

امساک کے لئے بے نظیر دوا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

یونوسکت واری روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت ۲ تولہ کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ علاوہ محصول ڈاک

راج ویدنا رائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ ۲۹۳۔ کالبادیوی روڈ
لکھنؤ ایجنٹ۔ نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج
کانپور ایجنٹ۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ
الہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک
دہلی ایجنٹ۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک۔
آگرہ ایجنٹ۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

مہتمم خواجہ عبد السلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا۔ پرنٹر خواجہ عبد الواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

RFGD, NO; A, 1424

جمال پر تو حقِ عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
احسن

ہفتہ وار

صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۶ | کان پور، چہارشنبہ ۳۱ اگست سنہ ۱۹۳۲ء مطابق ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۱ھ | نمبر ۳۲

لیڈری کا رجز

(زبان حال سے)

کیوں مرا علم و عمل اے بندہ پرور دیکھئے
میری کوٹھی دیکھئے اور میرا موٹر دیکھئے

مجھ پہ لازم ہی نہیں پابندی صوم و صلوٰۃ
کھلوئیں میری گویائی کے جوہر دیکھئے

یاد ہیں مجھ کو مقولے برک و ڈسرائل کے
انجمن میں کسطرح دیتا ہوں لکچر دیکھئے

کیا ہوا گر درس قرآں میں اٹکتی ہے زباں
ہاں مرا زورِ بیاں پیش گورنر دیکھئے

مجھ کو حاصل ہے خوشامد میں وہ معراجِ کمال
آپ گر سنئیے مرا منہ ہوکے ششدر دیکھئے

اب بدل لئے اپنے معیارِ شرافت کے اصول
کنج عزلت چھوڑئیے اور آکے باہر دیکھئے

ہے شریف اتنا وہ جس کے پاس جتنی ہے رقم
تجربہ منظور ہو پاس رکھ کر دیکھئے

الغرض مانیں نہ مانیں آپکو ہے اختیار
میں یقیناً ہوں مسلمانوں کا لیڈر دیکھئے

منحصر ہے کہ اب دنیا کا ہے اس پہ عمل
ہنگیا تھا جو اک ایران کا سخنور دیکھئے

نیک باش و خرس باش یا سگ مردار باش
ہرچہ باشی باش عرفی اندکے زردار باش

(اقدام)

مسلمانوں کے دستوری نظریے

آج نیشنلسٹ مسلم کانفرنس اور جمعیۃ علماء کے فارمولے پیش خدمت ہیں تاکہ اس امر کا اندازہ لگنے میں آسانی ہو جائے کہ مسلمان کیا چاہتے تھے اور انہیں کیا ملا۔

نیشنلسٹ مسلم کانفرنس کا فارمولا

(۱) ہندوستان کے آیندہ دستور اساسی میں نمایندگی کی بنیاد بالغوں کو حق رائے دہی کے ساتھ مخلوط انتخابات پر ہونی چاہیئے۔ لیکن اگر بالغوں کیلئے حق رائے دہی تسلیم نہ کیا گیا تو پھر حق رائے دہی میں اتنی وسعت دیدی جائے کہ جسمیں وہ تمام اشخاص شامل ہو سکیں جو کسی قسم کی مالگزاری کرایہ یا محصول ادا کرتے ہوں۔

(۲) (الف) حق رائے دہی بالغان یا صرف حق رائے دہی جو مالگزاری کرایہ اور محصول پر مبنی ہو اسکے ساتھ صرف ان اقلیتوں کے لئے انکی آبادی کے تناسب سے اغیار سے صوبہ کی مجالس مقننہ میں نشستیں معین ہوں جو ۲۵ فیصدی سے کم ہیں۔ لیکن انہیں زاید نشستوں میں بھی حصہ لینے کا اختیار حاصل ہو۔

(ب) ان صوبوں میں جہاں مسلمانوں کی آبادی ۲۵ فیصدی سے کم ہے وہاں آبادی کے تناسب سے انکی نشستیں معین کر دی جائیں لیکن انہیں اس کا اختیار رہے کہ وہ زاید نشستوں میں بھی حصہ لے سکیں۔ لیکن ایسی صورت میں اگر دیگر فرقوں کو انکی آبادی کے تناسب سے زیادہ نشستیں دیجائیں تو مسلمان بھی اسکے مستحق ہونگے اور انہیں جس اعتبار سے زاید نشستیں اس وقت حاصل ہیں وہ برقرار رہیں گی۔

(۳) مرکزی مجلس مقننہ کے دونوں ایوان میں مسلمانوں کو ایک تہائی ⅓ نشستیں حاصل ہوں۔

(۴) ملازمتوں میں ہر قسم کا تقرر پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ ہو اور قابلیت کا کم سے کم معیار رکھا جائے اور کسی فرقہ کے جائز حقوق کو نظر انداز نہ کیا جائے اور ماتحت آسامیوں پر کسی جماعت کو تفوق اور اجارہ حاصل نہ ہو۔

(۵) مرکزی اور صوبوں کی وزارتوں میں مسلم مفاد کا کافی طور پر اس معیار کے ذریعہ لحاظ رکھا جائے جو مجالس قانونساز کی مختلف جماعتوں میں باہمی طور پر طے ہو جائے۔

(۶) سندھ کو ایک علیحدہ صوبہ بنایا جائے۔

(۷) صوبہ شمالی و مغربی سرحد اور بلوچستان کو بالکل اسی نوعیت کی اصلاحات دیجائیں جس نوعیت کی اصلاحات ہندوستان کے دیگر صوبوں کو ملیں۔

(۸) اگر مجوزہ دستور اساسی وفاقی ہو تو اختیارات غیر مصرعہ حکومت وفاقی کے اجزاء ترکیبی کو حاصل ہوں۔

(۹) (الف) بنیادی حقوق میں اس قسم کی دفعہ بھی شامل ہو جسمیں تمام شہریوں اور تہذیب تمدن۔ زبان رسم الخط تعلیم پیشہ اور انکے مذہبی مراسم۔ اوقاف اور اقتصادی مفاد سب محفوظ رہیں۔

(ب) شخصی قوانین اور بنیادی حقوق کا تحفظ دستور اساسی میں سادہ اور صریح دفعات کے ذریعہ کر دیا جائے۔

(ج) جہانتک بنیادی حقوق کا تعلق ہے دستور اساسی میں کوئی ترمیم نہ ہو سکیگی۔ الا کہ مرکزی مجلس قانونساز کے دونوں ایوانوں کے اراکین کی ¾ تعداد اسکی تائید کرے۔

(۱۰) وفاقی دستور اساسی میں (الف) صوبوں کی مجلس قانون ساز کے لئے کوئی خاص حلقۂ انتخاب ہوگا اور (ب) نہ صوبوں میں کوئی دوسرا ایوان ہوگا۔

جمعیۃ علمائے ہند کا فارمولا

(۱) ہندوستان کی مختلف ملتوں کے کلچر زبان۔ رسم الخط پیشہ۔ مذہبی تعلیم مذہبی تبلیغ۔ مذہبی اداریے۔ مذہبی عقائد مذہبی اعمال عبادتگاہیں۔ اوقاف آزاد ہونگے۔ حکومت ان میں مداخلت نہ کرے گی۔

(۲) دستور اساسی میں اسلامی پرسنل لا کی حفاظت کے لئے خاص دفعہ رکھی جائیگی جسمیں تصریح ہوگی کہ مجالس مقننہ اور حکومت کی جانب سے اسمیں مداخلت نہ کیجائیگی اور پرسنل لا کی مثال کے طور پر یہ چیزیں فٹ نوٹ میں درج کی جائینگی۔ مثلاً احکام نکاح۔ و طلاق رجعت عدت۔ خیار بلوغ۔ تفریق زوجین خلع عنین و مفقود نفقہ زوجیت۔ حضانت۔ ولایت نکاح و مال۔ وصیت۔ وقف وراثت۔ تکفین و تدفین قربانی وغیرہ)

(۳) مسلمانوں کے ایسے مقدمات فیصل کرنے کے لئے جنمیں مسلمان حاکم کا فیصلہ ضروری ہے مسلم قاضیوں کا تقرر کیا جائیگا اور انکو اختیارات تفویض کئے جائینگے۔

(۴) صوبوں اور فیڈرل اسمبلی میں اقلیتوں کے سیاسی اور دیگر حقوق کی حفاظت کے متعلق شکایات سننے اور فیصلہ کرنے کے لئے سپریم کورٹ قایم کیا جائے گا جو مختلف ملتوں کے ارکان پر مشتمل ہوگا اسکے فیصلوں کی تنفید فیڈرل حکومت کریگی۔

(۵) صوبہ سرحد اور بلوچستان اور ان صوبوں میں جو نئے قایم کئے جائیں طرز حکومت وہی ہوگا جو دیگر صوبوں میں قرار دیا۔

(۶) سندھ کو علیحدہ مستقل صوبہ بنا دیا جائے گا اور اس کا نظم اس طرح قایم کیا جائیگا کہ اسکی آمدنی اسکے مصارف کو کافی ہو جائے

(۷) حق رائے دہی تمام بالغوں کو دیا جائیگا اور کسی صورت میں کوئی ایسا طریقہ قبول نہ کیا جائیگا جس سے کوئی ملت اپنے تناسب آبادی کے مطابق رائے دہندگی کے حق سے محروم رہ جائے

(۸) طریقۂ انتخاب مخلوط ہوگا۔

(۹) پنجاب بنگال میں کسی ملت کے لئے ریزرویشن کیا جائیگا اور اگر کوئی اقلیت ریزرویشن کے لئے اصرار کرے تو تمام ملتوں کی نشستیں تناسب آبادی کے اعتبار سے ریزرو کر دی جائینگی باقی صوبوں کی انتخابی مجالس اور فیڈرل اسمبلی میں اقلیتوں کی نشستیں تناسب آبادی کے مطابق ریزرو کر دی جائینگی، اور مزید نشستوں کے لئے مقابلہ کرنے کا بھی حق حاصل ہوگا۔

(۱۰) طرز حکومت وفاقی ہوگا۔ تمام صوبے کامل خود مختار ہونگے فیڈرل اسمبلی کو صرف وہی اختیارات دئے جائینگے جنکا تعلق تمام ہندوستان کیساتھ یکساں ہوگا غیر مقبوضہ اختیارات صوبوں کو حاصل ہونگے۔ الا یہ کہ تمام صوبے بالاتفاق تسلیم کرلیں کہ غیر مقبوضہ اختیارات فیڈرل اسمبلی کو دئے جائیں۔

(۱۱) ملازمتوں میں تقرر ایک غیر جانبدار پبلک سروس کمیشن کیطرف سے کیا جائیگا جو لیاقت کا کم از کم معیار تقرر کے اصول کا لحاظ رکھیگا کہ اس معیار کے ماتحت ہر ملت اپنے تناسب آبادی کے موافق حصہ پانے سے محروم نہ رہے نیز ماتحت ملازمتوں میں کسی خاص فرقہ کی اجارہ داری نہ ہوگی تمام فرقوں کا انکو واجبی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

ہمال پر توبق عزم مستقل میں ہے · زبان پر مبی بھی ہو تو بیری میں ہے

صداقت ہفتہ وار

جلد ۱۶ | ۳۱ راگست ۱۹۳۲ عیسوی | نمبر ۳۲

اٹاوہ کانفرنس

قبل اسکے کہ اٹاوہ کانفرنس کی کامیابی اور اس کے معاہدوں کے متعلق رائے زنی کیجائے یہ ضروری معلوم ہوتا ہو کہ ناظرین کرام کو اس کانفرنس کے متعلق یہ بتایا جائے کہ یہ کیا چیز ہے۔

برطانوی مقبوضات، مستعمرات اور ممالک سلطنت برطانیہ کے درمیان تجارتی تعلقات کو مستحکم اور متعین کرنیکے لئے آج سے ۳ سال قبل ایک شاہی تجارتی کانفرنس منعقد کی گئی تھی۔ مگر چونکہ وہ زمانہ موجودہ زمانہ سے بہتر تھا اس لئے اس وقت یہ کانفرنس عملی حیثیت سے کامیاب نہو سکی۔ مگر موجودہ عالمگیر اقتصادی تباہی و بربادی نے اس کانفرنس کی ضرورت پر بغور متوجہ کیا۔ چنانچہ وزیر اعظم کنیڈا کی زیر صدارت کنیڈا کے مشہور تجارتی مقام اٹاوہ میں یہ کانفرنس آج سے دو ماہ قبل منعقد ہوئی جسمیں مقبوضات برطانیہ مستعمرات اور سلطنت برطانیہ کے تمام نمایندوں نے شرکت کی دو ماہ کی کاوش اور جد و جہد کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام معاہدات طے ہو گئے۔

برطانوی اخبارات کا خیال ہے کہ کانفرنس کو نہایت شاندار کامیابی نصیب ہوئی۔ بہرحال حکومت برطانیہ اور حکومت ہند کے درمیان بھی ایک معاہدہ ہوا ہے جو کہ منظوری کیلئے ہندوستان کی اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔ جس کے منظور ہونے کے بعد اس معاہدہ پر عمل درآمد ہو سکے گا۔ کہا جاتا ہے کہ ہندوستانی مندوبین نے اس معاہدہ میں ہندوستانی تجارت برآمد کی ترقی و توسیع اور ہندوستانی مصنوعات کی حفاظت کا خاص طور پر خیال رکھا ہے۔ حکومت نے تجارتی معاہدات کی تفصیلات جو شایع کی ہیں وہ ہم آج ذیل میں درج کرنے پر اکتفا کرتے ہیں اور اس کے حسن و قبح پر آئیندہ تبصرہ کریں گے۔

اوٹاوہ کانفرنس کے معاہدہ کے مطابق سلطنت متحدہ کی طرف سے دوسرے ممالک کی نسبت ہندوستان کے خاص خاص مال کو دس فیصدی ترجیح ملے گی۔ اس کے مقابلہ میں بعض غیر ملکی چیزوں پر محصول بڑھا دیا گیا ہے۔ ہندوستان برطانوی مال پر بحری محصول میں دیگر ممالک کے مقابلہ میں خاص قسم کی موٹروں پر ۷½ فیصدی محصول کم کرے گا۔ اور دس فیصدی کم محصول حسب ذیل اشیاء پر لے گا۔ عمارتی سامان، ادویات، مٹی اور چینی کے برتن، لوہے کے اوزار، فوٹو گرافی، وائرلیس، اور جراحی کا سامان۔ المونیم تانبہ، شیشہ، جرمن سلور، جست، پیتل، رنگ، اور رنگسازی کا سامان، کاغذ، سٹیشنری، ربڑ کے ٹائر وغیرہ۔ اس سلسلہ میں اُن اشیاء پر مزید رعایت ہوگی جو ہندوستان میں بنتی ہیں۔ اور جنکی حفاظت کیلئے محصول عائد کیا گیا ہو مثلاً اشیاء خوردنی، بوٹ شوز، برتن، دھات کے بٹن، رسے، مصنوعی چمڑہ۔ صابن، کھلونے اکھیل کا سامان چھتریاں، سیاہی، فرش کا کپڑا، آئل کلاتھ شراب، کوکو، چاکولیٹ، مٹھائی، جیلی، ڈبوں میں بند پھل، منجمد دودھ، سر کو لگانے اور بال اُڑانے کا تیل، کپڑے کے بارے میں یہ شرط ہو کہ سوتی، ریشمی، اور مصنوعی ریشم کے کپڑے کے متعلق اسوقت تک کوئی فیصلہ نہیں کیا جاتا جبتک انڈین ٹیرف بورڈ کی رپورٹ شایع نہیں ہو جاتی مگر یہ رپورٹ شایع ہو جانے کے بعد بھی اس مال پر بھی دس فیصدی کی رعایت دیجائیگی سوائے اس مال کے جس پر حفاظتی محصول لگایا گیا ہو۔ نوآبادت کیساتھ باہمی ترجیحی سلوک کا انتظام کیا گیا ہے اسکی رو سے نوآبادیوں میں ہندوستان کی روئی سوتی مصنوعات چائے قہوہ، اور روغنی بیج، قالین، اور ٹاٹ کیساتھ محصول لگانے میں دیگر ممالک کے مقابلہ میں رعایت کی جائے گی۔

آئینۂ کانپور

مولوی سید محمد منیر صاحب جج خفیفہ

غالباً اہل شہر کو یہ معلوم کر کے نہایت افسوس ہوگا کہ کانپور کے ہر دلعزیز مولوی سید محمد منیر صاحب بار ایٹ لا جج خفیفہ کا تبادلہ شاہجہاں پور کو بحیثیت سشن جج ہوا ہے سید صاحب موصوف پانچ سال ہوئے کہ بحیثیت منصف یہاں تشریف لائے تھے۔ اس طویل عرصہ میں آپنے جسقدر محنت، بے لوثی، ایمانداری اور اخلاق کیساتھ اپنے فرائض انجام دیے ہیں اسکے لیے نہ صرف پبلک بلکہ بار ایسوسی ایشن کا ہر ایک ممبر بھی معترف ہے۔

ہمارا خیال ہو کہ سید صاحب موصوف کے اخلاق حمیدہ کو عرصہ تک اہل شہر فراموش نہیں کر سکتے۔

حکام مولوی سید محمد منیر صاحب بار ایٹ لا جج خفیفہ کانپور کا تبادلہ شاہجہان پور کو بحیثیت سشن جج ہوا ہے اور آپ کی جگہ پر مسٹر راج راجیشر سہائے سشن جج مظفر نگر سے تشریف لا رہے ہیں۔

بورڈ میں مزدوروں کی نمایندگی

۲۳ر اگست کو مزدور سبھا کے ایک وفد نے مسٹر موڈی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی خدمت میں حاضر ہو کر میونسپل بورڈ میں مزدوروں کی نیابت اور اپنی دیگر ضروریات کو بیان کیا مسٹر موڈی نے نہایت ہمدردی کیساتھ ان مسائل پر غور کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

ہم خود اس کو محسوس کرتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ کانپور میں مزدوروں کی تعداد نہایت کافی ہے۔ مگر بورڈ میں اُنکی نیابت مطلقاً نہیں۔ ہم چونکہ علیحدہ نمایندگی کے سخت مخالف ہیں اس لئے اس کی مخالفت کرتے ہوئے ہم یہ عرض کریں گے کہ مشترکہ انتخاب کیساتھ بورڈ میں انکے لیے چند جگہیں متعین کر دی جائیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ مسٹر موڈی اس اصول پر حکومت سے انکے لیے سفارش کریں گے اور چونکہ الیکشن چند ماہ بعد ہونے والا ہو اسلئے حکومت جلد بورڈ میں مزدوروں کی نمایندگی کے متعلق جلد فیصلہ کریگی تاکہ آیندہ انتخاب میں اُن کی نمایندگی بھی بورڈ میں ہو سکے۔

میونسپل بورڈ اور معافی کرایہ

۲۴ر اگست کو کلکٹر گنج کے سوداگران کے ایک وفد نے رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ چیرمین میونسپل بورڈ کی خدمت میں حاضر ہو کر تجارت کی کساد بازاری پر توجہ دلاتے ہوئے یہ عرض کیا کہ پٹری کا کرایہ جو کہ تخمیناً بیس ہزار روپیہ ہو معاف کر دیا جائے چیرمین صاحب نے کہا کہ اگر نصف روپیہ ادا کر دیا جائے تو نہایت خوشی سے بقیہ نصف کرایہ کی معافی کیلئے حکومت کو لکھا جا سکتا ہے ورنہ اسکی وصولیابی کیلئے قانونی کارروائی کیجاویگی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس فراخدلی سے سوداگران کلکٹر گنج ضرور فائدہ اٹھاویں گے۔

حکومت نے مالگذاری معاف کر دی

ناظرین نے ان ہی کالموں میں موضع برہمتی پور کی آتش زدگی کے واقعات پڑھے ہوں گے اور اندازہ کیا ہوگا کہ اس موضع کے باشندگان کو آتش زدگی سے کس قدر کثیر نقصانات برداشت کرنے پڑے تھے ان واقعات سے مسٹر موڈی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھی بغیر متاثر ہوئے نہ رہ سکے۔ چنانچہ انہوں نے معافی مالگذاری کیلئے حکومت کو لکھا۔ اب معلوم ہوا ہو کہ حکومت نے مسٹر موڈی کی سفارش منظور کرتے ہوئے موضع مذکور کی مالگذاری کا بڑا حصہ معاف کر دیا ہے۔

پنڈت ہردے ناتھ کنزرو

۲۰ر اگست کو مسٹر ہردے ناتھ کنزرو بذریعہ موٹر کانپور تشریف لائے۔ خورد محل پارک میں زیر صدارت پرنسپل لالہ دیوان چند ایک عام جلسہ ہوا جسمیں موصوف نے ایک نہایت زبردست سودیشی چیزوں کے استعمال پر تقریر کی۔ آپ کے علاوہ لالہ دیوان چند پنڈت اجودھیا ناتھ تیواری اور سید ذاکر علی صاحب ایڈوکیٹ سکریٹری سودیشی لیگ نے بھی تقریریں کیں سکریٹری صاحب نے اسکا بھی اعلان کیا کہ دسہرہ کی تعطیل میں بالکا ودیالیہ میں سودیشی چیزوں کی ایک نمائش ہوگی۔ آخر میں میجک لالٹین کے ذریعہ سودیشی چیزیں بھی دکھائی گئیں

۲۹ر اگست کو ڈی۔ اے۔ وی۔ کالج میں پنڈت ہردے ناتھ کنزرو نے فرقہ وارانہ فیصلہ پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

ہندو سبھا ۔ ہندو سبھا کی مجلس انتظامیہ کا ایک جلسہ بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ منعقد ہوا جسمیں فرقہ وارانہ فیصلہ کو ہندو قوم کیلئے ناقابل قبول بتایا گیا۔

ڈاکوؤں کی گرفتاری

۲۹ر اگست کو مسٹر بنیج اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور مسٹر واسن اڈیشنل سپرنٹنڈنٹ پولیس نے تمام دن کوشش کر کے ۲۸ ڈاکوؤں کو گرفتار کر لیا ہو۔ صرافہ اور دھوبی محال میں دو دوکانوں کا پتہ چلا ہے کہ جہاں ڈاکو ڈاکہ کا مال فروخت کیا کرتے تھے۔ کچھ مال برآمد کیا گیا ہے اور مزید گرفتاریاں بھی ہونے والی ہیں۔

کانگریسی جلوس

۲۸ر اگست کو کانگریس کی طرف سے ایک جلوس نکالا گیا۔ جلوس جس وقت بادشاہی ناکہ کے وہاں پہونچا تو پولیس نے جلوس کو منتشر کر کے ۲۸ اٹھائیس ڈکٹیٹر مساۃ برجرانی اور ودیا دیوی اور دھرم دیوی کو گرفتار کر کے جیل بھیجدیا۔

پکٹنگ رائے صاحب لالہ گوپی ناتھ تاجر ولایتی پارچہ کی دوکان پر پکٹنگ کے سلسلہ میں ۳ رضاکار گرفتار ہوئے ہیں۔ ۲۰ر اگست کی رات کو لالہ صاحب موصوف کے مکان پر پکٹنگ کرنیکے لئے رضاکار گئے تھے مگر پولیس نے بیجناتھ اور دیودت کو گرفتار کر لیا۔

بچوں کا اغوا۔ بچوں کو اغوا کر کے اُن سے بھیک منگوانیکا کام چند ہندو کرتے تھے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ۳ ہندوں کو ۲-۲ سال قید سخت کی سزا ہو چکی ہے۔ جانکی ملزم نے مسٹر موہن بیرسٹر کی معرفت اپیل دائر کی تھی۔ سید افتخار حسین صاحب اڈیشنل ڈسٹرکٹ و سشن جج نے یہ لکھتے ہوئے کہ بچوں کا اغوا کرنا اور پھر اُن سے بھیک منگوانا سوسائیٹی کے لیے سخت مضر ہے۔ اپیل خارج کر دی۔

اینٹی ہرتال لیگ کے خلاف اشتہارات

اینٹی ہرتال لیگ واسن پلٹن کی مخالفت میں سائیکلو اسٹائل مشین پر چھپے ہوئے اشتہارات شہر میں تقسیم ہوئے ہیں

ڈاکٹر کچلو کی گرفتاری پر ہرتال

ڈاکٹر سیف الدین کچلو صدر نیشنل کانگریس کی گرفتاری کے سلسلہ میں ۲۷ر اگست کو شہر کے ہندوؤں نے ہرتال کی۔

سزائیں۔ مسٹر لائیڈ جائنٹ مجسٹریٹ کی عدالت سے ۳ رضاکاروں کو پکٹنگ کرنے کے الزام میں ۲-۲ سال قید سخت کی سزا ہوئی

برجرانی دیوی اٹھائیسویں ڈکٹیٹر کو ۲ سال قید سخت اور دھرم وتی دیوی۔ ودیا دیوی کو ڈیڑھ ڈیڑھ سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے اور ایک لڑکے کو ۱۰ بید لگانے کی سزا ہوئی ہے۔

غلام محمد کی گرفتاری

خفیہ پولیس نے بادشاہی ناکہ پر منشی غلام محمد کو گرفتار کیا تلاشی لینے پر شولا پور ڈے نامی ایک کتاب برآمد ہوئی۔

بلند آواز مسٹر لائیڈ جائنٹ مجسٹریٹ نے دو حضرات پر اسلئے پانچ پانچ روپیہ جرمانہ کیا ہو کہ وہ عدالت میں بہت بلند آواز سے گفتگو کرتے تھے۔

لیٹر بکس میں آگ پریڈ کے ایک لیٹر بکس میں کسی نے تیزاب ڈال کر آگ لگا دی

بندوقیں ضبط کہا جاتا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے چند لوگوں کی بندوقوں کا لیسنس بے احتیاطی سے رکھنے کی وجہ سے ضبط کر لیا ہے۔

آتشزدگیاں

۲۷ر اگست کو ۲ بجے رات کو لالہ [illegible] چھاپہ والے کی دوکان واقع چاول منڈی میں آگ لگ جانے سے سارا سامان جل کر خاک سیاہ ہو گیا۔ لالہ صاحب موصوف کے پوتے کیدار ناتھ و نیز چند اور لوگ بھی زخمی ہوئے تھے اب معلوم ہوا کہ کیدار ناتھ جو کہ مالک دوکان کے پوتے تھے مر گئے ہیں دوکان کا بیمہ ۵ ہزار کا تھا۔ اور لالہ کیدار ناتھ کی جان کا بیمہ ۱۲ ہزار کا تھا۔

۲۳ر اگست کو گڈریہ محال میں مسٹر مولا بخش کی دوکان میں آگ لگ گئی تھی مگر آگ قابو میں فوراً ہی آ گئی اس لئے کچھ زیادہ نقصان نہیں ہوا۔

سیتارام محال میں بھی ایک دوکان میں آگ لگی تھی مگر یہاں بھی کچھ زیادہ نقصان نہیں ہونے پایا۔

لال املی ناظرین نے ان ہی کالموں میں پڑھا ہوگا کہ کانپور کے مشہور و معروف لال املی کے کارخانہ کا ٹریڈ مارک یعنی لال املی کا درخت گر گیا تھا اب ۲۹ر اگست کو اسی مقام پر اسی درخت کے بیج کا ایک پودا مسٹر کریگ منیجر لال املی کی موجودگی میں لگایا گیا ہے۔ اس موقع پر مسٹر کریگ نے فرمایا کہ ہم کو امید ہے کہ پودا اپنی نشو و نما کیساتھ ساتھ کارخانہ کی ترقی پر بھی اثر انداز ہوگا۔

بدیشی سگریٹوں پر پکٹنگ

نیا گنج میں سگریٹوں کی دو کانوں پر پکٹنگ کرنے کے الزام میں۔ رگھوبر پرشاد، بہی پرشاد۔ اور رام پھل کو گرفتار کر لیا گیا ہو۔

دو مزدور ٹرین سے کٹ گئے

۲۳ر اگست کو گرینڈ ٹرنک روڈ اور ای۔ آئی ریلوے کے مقام اتصال پر دو مزدور جو ریلوے لائن پر سے کوئلہ جمع کر رہے تھے ٹرین سے کٹ کر مر گئے

غنڈہ ایکٹ غنڈہ ایکٹ کے ماتحت جو لوگ گرفتار کئے جانے والے تھے وہ لاپتہ ہیں۔ انکا سامان پولیس قرق کر رہی ہے۔

ناجائز شراب۔ سید ابرار حسین انسپکٹر آبکاری ماہون نے مواضعات نوبستہ۔ سکر آکور۔ دہی آکور۔ میں تلاشی لیکر کثیر مقدار میں ناجائز شراب اور آلات کشیدگی گرفتار کیے ہیں۔

دو ڈاکخانے توڑ دیے گئے

۳۱ر اگست کے بعد کلکٹر گنج اور جنرل گنج کے ڈاکخانہ توڑ دیے جائیں گے اور اُن کی جگہ ایک ڈاکخانہ جنرل گنج میں بیپول بنک کے پاس کھولدیا جائے گا جسمیں تار اور پبلک فون کا انتظام بھی رہیگا۔

جواریوں کی گرفتاری

ہر بار بہرہ میں پولیس نے خانہ تلاشی لے کر جوا کھیلتے ۱۵ اشخاص کو گرفتار کیا۔

مسٹر نرونا کے یہاں چوری

مسٹر نرونا مشہور نیلام کنندہ مال روڈ کے یہاں سے قیمتی تیس۔ چالیس ہزار روپیہ کے جواہرات کی چوری ہو گئی ہے

فرقہ دارانہ فیصلہ پر

وزیر اعظم کے اعلان کا دوسری تجاویز سے مقابلہ

نمبر شمار	عنوانات	حکومت برطانیہ کا فیصلہ	آل پارٹیز کانفرنس کی رپورٹ	قوم پرور مسلم کانفرنس کی قرارداد	جمعیۃ علمائے ہند کا فارمولا	مسلم کانفرنس کے منظور شدہ جناح کے ۱۴ نکات
۱	مذہبی معاشرتی اور لسانی تحفظات	×	حکومت کی جانب سے مذہب معاشرت اور زبان میں عدم مداخلت کا وعدہ۔	تہذیب تمدن، مذہب، زبان، رسم الخط، تعلیم، اوقاف، اقتصادی مفاد اور پرسنل لا (شخصی قوانین) کا تحفظ	تہذیب، تمدن، مذہب، زبان، رسم الخط، تعلیم، اوقاف، اقتصادی مفاد اور پرسنل لا کا تحفظ تمام تصریحات کیساتھ، محکمۂ قضا کا قیام،	(۷) ہر ملت کی کامل مذہبی آزادی یعنی عقائد، عبادت، رسم، تبلیغ، ادارت اور تعلیم کی آزادی حاصل ہو (۱۲) دستور اساسی میں مسلمانوں کے مذہب، تمدن، اور شریعت اور پرسنل لا کے تحفظ کا خاص خیال رکھا جائے۔ اور مسلمانوں کی تعلیم، زبان، مذہب، پرسنل لا اور خیراتی اداروں کیلئے سرکاری یا مقامی حکومت کی امداد میں کافی حصہ ملے
۲	صوبوں کی خود مختاری	×	ایک خاص حد تک خود مختاری	مکمل خود مختاری اور اختیارات باقی صوبوں کے لئے مخصوص	مکمل خود مختاری اور اختیارات باقی صوبوں کے لئے مخصوص	(۱) ہندوستان کی آیندہ حکومت کا دستور اساسی وفاقی یا فیڈرل ہو جس میں صوبوں کی حکومتوں کو خود مختاری اور بقیہ تمام اختیارات حاصل ہوں۔
۳	صوبوں کی مساوات	×	کامل مساوات کا اعتراف جس میں صوبہ سرحد صوبہ بلوچستان و صوبہ سندھ شامل ہیں	کامل مساوات بشمول صوبہ سرحد، بلوچستان و سندھ	کامل مساوات بشمول صوبہ سرحد، بلوچستان و سندھ	(۲) ہندوستان کے ہر صوبہ کو مساوی خود مختاری حاصل ہو۔
۴	صوبہ سرحد کا معاملہ	(۱) دوسرے صوبوں کے ساتھ مساوات پر سکوت (۲) غیر مسلم اقلیتوں کو تین گنی نیابت جسکی وجہ سے مسلمانوں کا تناسب کم ہو گیا	(۱) دوسرے صوبوں کیساتھ مساوات (۲) غیر مسلم اقلیتوں کیلئے صرف تناسب آبادی سے نشستوں کی تخصیص	(۱) دوسرے صوبوں کے ساتھ مساوات (۲) غیر مسلم اقلیتوں کیلئے صرف تناسب آبادی سے تخصیص اور اگر وہ زائد طلب کریں تو مسلم اقلیتوں کو بھی پاسنگ کا حق	(۱) دوسرے صوبوں کے ساتھ مساوات (۲) غیر مسلم اقلیتوں کیلئے صرف تناسب آبادی سے تخصیص اور اگر وہ زائد طلب کریں تو مسلم اقلیتوں کو بھی پاسنگ کا حق	(۱۰) صوبہ سرحد میں بھی اسی پیمانہ پر اصلاحات نافذ کی جائیں جس پیمانہ پر دوسرے صوبوں میں نافذ ہوں۔
۵	صوبہ بلوچستان کا معاملہ	اصلاحات سے محرومی	مکمل اختیارات و اصلاحات جو دوسرے صوبوں کو دی جائیں۔	مکمل اختیارات و اصلاحات جو دوسرے صوبوں کو دی جائیں	مکمل اختیارات و اصلاحات جو دوسرے صوبوں کو دی جائیں	×
۶	صوبہ سندھ کا معاملہ	علیحدگی سے اعلان گریز	مسلمانوں کی خواہش پر بہر صورت علیحدگی کا اعلان اور مساوی درجہ	صوبہ بمبئی سے علیحدگی کا قطعی فیصلہ اور مساوی درجہ	صوبہ بمبئی سے علیحدگی کا قطعی فیصلہ اور مساوی درجہ	(۹) سندھ کو صوبہ بمبئی سے الگ کر دیا جائے
۷	مرکز میں نیابت	×	تناسب آبادی کے اعتبار سے نشستوں کی تخصیص میں اور مزید نشستیں حاصل کرنے کا استحقاق	⅓ نیابت	×	(۴) مرکزی مجالس قانون ساز میں مسلمانوں کی نمائندگی کسی حالت میں ⅓ سے کم نہ ہو
۸	وزارتوں میں نیابت	×	×	مسلم مفاد کا رواج کے ذریعہ تحفظ	مسلم مفاد کا رواج کے ذریعہ تحفظ	وزارتوں میں خواہ وہ صوبہ کی ہوں یا مرکزی مسلمان وزرا ضرور رہیں۔ اور کسی صورت میں ایک تہائی سے کم نہ ہوں۔
۹	ملازمتوں میں حصہ	×	×	۱۔ کم سے کم معیار قابلیت ۲۔ جائز حصہ کا تحفظ	۱۔ کم سے کم معیار قابلیت (۲) جائز حصہ کا تحفظ	(۱۱) دستور اساسی میں اس قسم کی کوئی تجویز ہونی چاہئے جس کے مطابق سرکاری ملازمتوں میں اور مقامی اداروں میں مسلمانوں کو بھی قابلیت وغیرہ کا لحاظ رکھتے ہوئے کافی حصہ ملے
۱۰	سپریم کورٹ کا قیام	×	سپریم کورٹ کے قیام کی سفارش	×	سپریم کورٹ کا قیام جو اقلیتوں اور صوبوں کے درمیان فیصلہ کا کامل اختیار رکھتا ہو	×
۱۱	طریق انتخاب	جداگانہ انتخاب (سوائے صوبہ سرحد کے ہر صوبہ میں آئینی اقلیت کے قیام کے ساتھ۔)	مخلوط انتخاب (حق رائے دہی بالغان کیساتھ)	مخلوط انتخاب (حق رائے دہی بالغان کیساتھ)	مخلوط انتخاب (حق رائے دہی بالغان کیساتھ)	(۵) فرقہ وارانہ جماعتوں کی نمائندگی موجودہ طریقہ کے مطابق جداگانہ نیابت کے ذریعہ بدستور قائم رہے۔ لیکن ہر ملت کے لئے ہر وقت یہ کھلا رہنا چاہئے کہ وہ جس وقت چاہے جداگانہ انتخاب کو ترک کر کے مشترکہ انتخاب اختیار کرے
۱۲	مسلم اقلیتوں کے صوبوں کا مسئلہ	میثاق لکھنؤ سے بھی کم پاسنگ کیساتھ نشستوں کی تخصیص	تناسب آبادی کے حساب سے نشستوں کی تخصیص اور زائد نشستیں حاصل کرنے کا حق	تناسب آبادی کے حساب سے نشستوں کی تخصیص اور زائد نشستیں حاصل کرنیکا حق اور اگر دوسری اقلیتیں پاسنگ مانگیں تو پاسنگ	تناسب آبادی کے حساب سے نشستوں کی تخصیص اور زائد نشستیں حاصل کرنیکا حق اور اگر دوسری اقلیتیں پاسنگ مانگیں تو پاسنگ	×
۱۳	حکومت ترکیبیہ یا مرکزیہ کا مسئلہ	×	حکومت مرکزیہ وحدانیہ	حکومت ترکیبیہ لامرکزیہ کا قیام	حکومت ترکیبیہ لامرکزیہ کا قیام	×
۱۴	حق رائے دہی کا مسئلہ	×	حق رائے دہی بالغان یعنی مسلم رائے دہندگان کا تناسب مسلم آبادی مساوی	حق رائے دہی بالغان یا کم از کم رائے دہندگان کا تناسب آبادی کے مطابق	حق رائے دہی بالغان یا کم سے کم رائے دہندگان کا تناسب آبادی کے مطابق	×
۱۵	صوبہ پنجاب کا معاملہ	جداگانہ انتخاب کیساتھ صرف ۴۹ فیصدی نشستوں کی تخصیص اور مخلوط انتخاب سے ملاکر زائد سے زائد ۵۰ فیصدی نیابت	مخلوط انتخاب و حق رائے دہی بالغان کے ساتھ ۵۶ فیصدی سے زائد نشستیں حاصل کرنیکا حق	مخلوط انتخاب اور حق رائے دہی بالغان کے ساتھ ۵۶ فیصدی سے زائد نشستیں حاصل کرنیکا حق	مخلوط انتخاب اور حق رائے دہی بالغان کیساتھ ۵۶ فیصدی سے زائد نشستیں حاصل کرنیکا حق	(۶) اگر کسی زمانہ میں کسی صوبہ میں از سر نو حلقہائے انتخاب بنائے
۱۶	صوبہ بنگال کا معاملہ	جداگانہ انتخاب کیساتھ صرف ۴۷ فیصدی نشستوں کی تخصیص اور مخلوط انتخاب سے ملاکر بھی اقلیت کا قیام	مخلوط انتخاب اور حق رائے دہی بالغان کیساتھ ۵۴ فیصدی سے زائد نشستیں حاصل کرنیکا حق	مخلوط انتخاب اور حق رائے دہی بالغان کیساتھ ۵۴ فیصدی سے زائد نشستیں حاصل کرنیکا حق	مخلوط انتخاب اور حق رائے دہی بالغان کے ساتھ ۵۴ فیصدی سے زائد نشستیں حاصل کرنیکا حق	جائیں تو صوبجات بنگال اور پنجاب اور سرحد میں مسلمانوں کی اکثریت پر اسکا کوئی اثر نہ پڑے

فرقہ وارانہ فیصلہ پر
مُلک کے جرائد اور عمائد کی رائیں

مسز تمبے کا بیان

ناگپور ۱۹ ر اگست۔ مسز درام بائی تمبے نے جو صوبہ متوسط کی مجلس قانون ساز میں واحد رکن قانون ہیں۔ فرقہ وارانہ حل کو بالکل پسند نہیں کیا۔ خصوصاً اس جگہ جہاں عورتوں کی پوزیشن کا حوالہ دیا گیا ہے اور فرقوں کے درمیان عورتوں کو نشستیں تقسیم کرنے کا ذکر ہے۔ انھوں نے کہا کہ جہاں تک انھیں علم ہے عورتوں کو اپنے کیلئے فرقہ وارانہ انتخاب کا دعویٰ نہ تھا اگرچہ انھوں نے عورتوں کیلئے نشستیں محفوظ کرنے کی درخواست کی تھی۔ لیکن وہ فرقہ وارانہ بنیاد پر انتخاب نشست کے خلاف تھیں عورتوں کو جو عام انتخاب میں نشستیں دیگئی ہیں خصوصاً صوبہ متوسط میں۔ اُن کی رائے میں وہ بالکل ناکافی ہیں۔

مسز سوبارائن کا بیان

بمبئی ۱۹ ر اگست۔ مسز سوبارائن نے جو گول میز کانفرنس کی ممبر تھیں فرقہ وارانہ تصفیہ پر بیان دیتے ہوئے کہا:۔ میں عورتوں کی نمائندگی کے متعلق حکومت کی تجویز سے پریشانی محسوس کرتی ہوں۔ مجھے تو یہ پسند ہے کہ آئندہ مجالس مرکزی قانون ساز میں اشتراک عمل کیا جائے لیکن میں اس اسکیم کی کامیابی پر یقین نہیں رکھتی۔ انھوں نے کہا کہ یہ بات تکرار کے ساتھ بیان کیگئی ہے کہ اگر عورتوں کی نشستوں کو محفوظ کر لیا گیا تو بھی ان کی تقسیم فرقہ وارانہ بنیاد پر ہونی چاہیئے میں نے اس بات کو گول میز کانفرنس میں نجائز کمیٹی اور دا اس کے علاوہ بھی ظاہر کر دیا تھا۔ ملا تنگ ہندوستانی عورتوں میں فرقہ وارانہ انتخاب کی مخالفت کی گئی ہے اور اس بات کو فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ میں عورتوں کی نمائندگی کی فصل میں تقسیم کر لیا گیا ہے۔

بیگم شاہ نواز کی اپیل

بیگم شاہ نواز نے ہر فرقہ سے اپیل کی ہے کہ وزیر اعظم کے فیصلہ کو قبول کر لیں کیونکہ ملک کی بہلائی کیلئے ہر شخص اور ہر فرقہ کو قربانی کرنے کی ضرورت ہے۔ بیگم ممدوح نے یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ حکومت اگر خواتین کیلئے فرقہ وارانہ اصول پر نشستیں محفوظ نہ رکھتی تو اچھا تھا کیونکہ اکثر خواتین تحفظات کیخلاف ہیں۔ بیگم کے نقطہ نظر سے خواتین کیلئے جو نشستیں محفوظ ہوئی ہیں وہ بالکل ناکافی ہیں اور صوبہ سرحد کی خواتین کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

مسٹر شریف ایم۔ ایل۔ سی کا بیان

ناگپور ۱۹ ر اگست۔ پریس کے ایک بیان میں فرقہ وارانہ فیصلہ کی نسبت مسٹر ایم دائی شریف۔ ایم ایل سی کہتے ہیں کہ مفاد ملک کی خاطر نہایت سنجیدگی کے ساتھ حکومت کے فیصلہ کو قبول کر لینا چاہیئے۔ تاکہ اصلاحات کے آئندہ مدارج میں سہولیت پیدا ہوسکے۔ انھوں نے کہا کہ صوبہ سرحد اور صوبہ متوسط میں مقابلہ کرنیسے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ گول میز کانفرنس میں صوبہ متوسط کے مسلمانوں کی عدم نمایندگی کی وجہ سے مسلمانوں کے حقوق پر آزادانہ غور نہیں کیا گیا جس طرح صوبہ سرحد کے ہندوؤں کا خیال کیا گیا ہے۔

سر ہری سنگھ گور کا بیان

ناگپور ۱۸ ر اگست۔ سر ہری سنگھ گور نے فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق کہا کہ:۔

میری یہ خواہش تھی کہ برطانیہ ہندوستان کے دو بڑے فرقوں کے مطالبات کو اس طرح منظور کرے کہ فیصلہ کو مشترکہ اور جداگانہ دونوں انتخاب پر مبنی رکھے اور فرقہ وارانہ تناسب کو ہر حال میں برقرار رکھا جائے لیکن چونکہ ایسا نہیں ہوا ہے اسلئے ہندو یہ کہتے ہیں کہ ان کو شکست ہوئی پنجاب اور بنگال میں مسلمان جو کچھ چاہتے تھے اُن کو مل گیا کیونکہ بنگال میں مسلمان اور یوروپین مل کر زبردست اکثریت قائم کرلیں گے اور پنجاب میں تو اُن کی اکثریت براہ راست متیقن کر لیگئی ہے صوبہ متوسط میں مسلمان ۳ فی صدی سے کچھ ہی زیادہ ہیں اُن کو ۱۴ نشستیں مل گئیں تو کونسل میں کوئی خاص فرق پیدا نہیں ہوجائے گا۔ مگر برطانیہ کے فیصلہ سے اُس کی یہ خواہش نمایاں ہوجاتی ہے کہ اصلاحات کی آئندہ قسط میں ہندوستان میں جمہوری قومی یا نیم قومی حکومت قائم نہو بلکہ محض نیابتی حکومت ہو جسمیں مختلف فرقوں اور جماعتوں کے نمایندے ہوں ہم اس سے انکار نہیں کر سکتے کہ بہت سے فرقوں میں ابتک قومیت کا احساس پیدا نہیں ہوا ہے آپ نے آخر میں یہ کہا کہ مجھے یقین ہے کہ مختلف جماعتوں کے لیڈر باہم تصفیہ کرلیں گے اور بغیر کسی خارجی مداخلت کے اسکیم مکمل کر لینگے

سر آتول چٹرجی

اٹاوا ۱۹ ر اگست۔ فرقہ وارانہ فیصلہ کے بارے میں جب سر آتول چٹرجی ممبر کونسل وزیر ہند سے اظہار خیال کیلئے کہا گیا۔ تو انہوں نے کسی قسم کی رائے کا اظہار کرنے سے انکار کر دیا دیگر ممبران بھی بہت متامل تھے سر آتول چٹرجی نے صرف اتنا کہا کہ فرقہ وارانہ سوال کے متعلق کسی دوسری پارٹی کو ثالث بالخیر بنانا قومی وقار کے لئے بہت ہتک آمیز ہے اب کوئی ایسا معیار موجود نہیں ہے جسکو پیش نظر رکھ کر فرقہ وارانہ فیصلہ کو پرکھا جائے بہرحال امید ہے کہ ہندوستان کے تمام فرقے اور جماعتیں اب مطمئن ہو جائیں گی

شیخ مشیر حسین قدوائی

آنریبل شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی نے فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ جہانتک میرا ذاتی خیال ہے نیز جہاں تک انڈیپنڈنٹ پارٹی کا تعلق ہے میں انتخاب اور حقوق انتخاب کے مسئلہ کو کچھ زیادہ اہمیت نہیں دیتا اصل سوال یہ ہے کہ ہمیں کس حد تک حکومت خود اختیاری ملے گی۔ آپ نے کہا کہ میرے خیال میں مسلمانوں نے پنجاب اور بنگال میں جداگانہ انتخاب کر کے سخت غلطی کی۔ وہ اس کی شدید سزا انھیں اسطرح مل گئی کہ ان کی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کر دیا گیا حالانکہ مسٹر میکڈانلڈ نے گول میز کانفرنس کے اجلاس میں اس بے آئینی سے بیزاری کا اظہار کر دیا تھا۔ بنگال اور پنجاب میں میزان عیسائیوں کے اور یوروپینوں کے کے ہاتھ میں دے دی گئی ہے۔ چنانچہ بنگال میں سرکاری جماعت بدستور قائم رہے گی گو اس کا نام اب دوسرا ہوگا۔ یعنی اینگلو انڈین۔

مسٹر لینسبری کا حکومت کو مشورہ

وزیر اعظم اور ان کی حکومت کی نیک نیتی کو تسلیم کرتے ہوئے میں یہ دیکھنے سے قاصر ہوں کہ سب سے زیادہ مشکل اور متنازعہ فیصلہ تمام متعلقہ لوگوں کی رضامندی اور اتحاد عمل حاصل کئے بغیر کیونکر ہو سکتا ہے۔

یہ فقرے مسٹر لینسبری نے فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق پریس کو بیان دیتے ہوئے کہے۔ انھوں نے مزید فرمایا کہ ” ایسی حقیقت کے پیش نظر کہ سب لوگوں نے عظیم مشکلات کو مان لیا ہو یہ خیال کرنا ممکن نہیں کہ فیصلہ تسلیم کیا جاسکتا ہے یا کیا جائے گا لیکن سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ وہ لوگ جو ہندوستان کے سب سے بڑے حصہ کی طرف سے بولنے کا حق رکھتے ہیں جیلوں میں ہیں یا موجودہ نظام حکومت کیخلاف ہیں آگے بڑھنے سے پہلے حکومت کا فرض ہے کہ وہ ہندوستان کی تمام ترقی کرتی ہوئی طاقتوں کو اپنا طرفدار بنانے کی کوشش کرے ایسی فضا پیدا کرے جو گول میز کانفرنس کے ابتدائی دنوں میں موجود تھی۔ اور ہندوستان کے ایسے نمایندوں کی مختصر سی انجمن منعقد کرے جسمیں بعض اسیر رہنما اور خصوصاً مہاتما گاندھی اور ان کے رفقاء کار شامل ہوں تاکہ ہندوستان کی مرکزی حکومت کیلئے مشنری تیار کی جاسکے۔

مسٹر چھاگلا کا بیان

بمبئی ۱۷ ر اگست مسٹر ایم سی چھاگلا نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ فرقہ وارانہ مسائل کے متعلق مسلمان فرقہ پرستوں کی تمام امیدیں سراب ثابت ہوئی ہیں اُن کا متحدہ مطالبہ اور عمارت جسے یہ لوگ ہندوستان میں تعمیر کرنا چاہتے ہیں اس کا بنیادی پتھر پنجاب اور بنگال کی آئینی اکثریت تھی لیکن انھیں وہ بھی حاصل نہ ہوئی البتہ جس قوم کو زیادہ فائدہ ہوا ہے وہ بنگال میں برطانیہ کی تجارتی جماعت ہے اور میزان کا توازن اُس کے اختیار میں ہوگا اور دارالعوام میں جو طریقہ آئرش پارٹی نے اختیار کیا تھا ویسے ہی یہ جماعت ثابت ہوگی۔ مسلمانوں کو اگر کچھ حاصل ہوا ہے تو وہ صرف جداگانہ انتخاب ہے جو میثاق لکھنؤ کے مطابق انھیں پہلے ہی حاصل ہے اور دو صوبوں میں اپنی اکثریت کو قربان کیا ہے حالانکہ مشترکہ انتخاب کے ذریعہ وہ ایسے قدرتی طور پر حاصل کرسکتے ہیں آپنے عورتوں کے معاملہ میں جداگانہ انتخاب طریق نیابت کی بیحد مذمت کی اور کہا کہ مسلمان قوم پرست اس فرقہ وار تصفیہ کو جس کی بنیاد جداگانہ انتخابات پر رکھی گئی ہے کسی صورت میں بھی قبول نہیں کرسکتے خاتمہ پر آپنے کہا کہ وزیر اعظم کے فیصلہ کی قیمت تو اس صفحہ قرطاس کے برابر بھی نہیں ہے جس پر وہ شائع ہوا ہے اس سے کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ نہ ہی کوئی مطمئن ہوا ہے بلکہ اس سے فرقہ وارانہ مسائل اور پیچیدہ ہوجائیں گے

راجہ نریندر ناتھ کا بیان

شملہ ۱۷ ر اگست راجہ نریندر ناتھ اور مسٹر موہن لال نے اخبارات کو ایک بیان دیا ہے جسمیں کہا ہے کہ ہم تذبذب کے بغیر اعلان کرتے ہیں کہ فرقہ وارانہ فیصلہ میں ہندوؤں کے ساتھ بہت بے انصافی روا رکھی گئی ہے اس میں ہندوؤں کو جو نشستیں دی گئی ہیں وہ اس سے کم ہیں جتنی کہ انھیں آبادی کے تناسب پر ملنی چاہیئے مسلمانوں کو جہاں بھی وہ اقلیت میں ہیں زاید از استحقاق نیابت دی گئی ہے۔ پنجاب میں مسلمانوں کیلئے جداگانہ انتخاب برقرار رکھا گیا ہے حالانکہ وہ یہاں اکثریت میں ہیں اس کے باوجود ان کو اکیاون نشستیں دیگئی ہیں

اور باقی قوموں کے حصہ میں چوراسی آتی ہیں جسمیں سے ہندوؤں اور سکھوں کو اتنی سے زیادہ نہ مل سکیں گی۔ یہ مسلمانوں کے مطالبہ سے بھی زیادہ ہے جداگانہ انتخاب اور مسلمانوں کیلئے سات نشستوں کی اکثریت کے تحفظ کا مطلب یہ ہوگا کہ صوبوں میں امن وسکون کی بحالی کے لئے گورنر کو اکثر مداخلت کرنی پڑا کرے گی۔

خان بہادر الیس جان محمد

پونہ ۱۸ ر اگست۔ خان بہادر الیس جان محمد ایم بیگ سردار نورالدین نواب شاہ رخ خاں مسٹر آدم کمشنر نے انجمن اتحاد اسلام پونہ کی طرف سے حسب ذیل برقی پیغام ہز اکسیلینسی گورنر سکریٹری اصلاحات کمشنر اور کلکٹر کو ارسال کیا ہے:۔

” مہربانی فرما کر فرقہ وارانہ تصفیہ کے اعلان کے متعلق جو بیحد اطمینان بخش ہے ہماری طرف سے شکریہ ادا ادا کریں آج شب کو ہم جلسہ منعقد کر رہے ہیں۔

مسلمانان کراچی

کراچی ۱۷ ر اگست۔ مسلمانان کراچی نے فرقہ وارانہ تصفیہ کے اعلان کا عموماً خیر مقدم کیا ہے اور ان کا خیال ہے کہ یہ اعلان پیچیدہ مسائل کا بہترین اور معقول حل ہے۔ اگرچہ مسلمانوں کو مرکزی مجالس قانون ساز میں مسلمانوں کی نیابت کا تصفیہ صوبجاتی حکومتوں میں زائد اختیارات علیحدگی سندھ کی مشکلات کا پوری طرح احساس ہے لیکن انھیں اس امر سے بیحد مایوسی ہوئی کہ ان مسائل کے تصفیہ کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ البتہ امید کیجاتی ہے کہ ان مسائل کا تصفیہ جلد کیا جائے گا اور حکومت مرکزی مجلس قانون ساز تمام اقلیتوں کو مناسب نمایندگی دیجائے گی۔

مسٹر جیکار کا بیان

مسٹر جیکار نے ایک بیان دیا ہے جسمیں مذکور ہے کہ فرقہ وارانہ فیصلہ ایک قابل افسوس رجعت قہقری ثابت ہوگا۔ اس فیصلہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وزیر اعظم پر لوگوں کا کافی اثر ہے۔ اس سے فرقہ وارانہ اختلافات کو تقویت پہونچتی ہے اور فرقہ وارانہ سمیت بڑھتی ہے۔ اور اس کا اثر اس حد تک پہونچا ہے جو ابتک اس کے اثر سے پاک تھے اس سے کچھ ایسی صورتیں پیدا ہوگئی ہیں کہ فرقہ پرور مسلمان بھی اپنے کو اس فیصلہ پر مبارک باد نہیں دے سکتے۔ بلکہ کچھ لوگوں کو اس پر حیرت ہوگی کہ یہ قابل قبول بھی ہوسکتا ہے یا نہیں۔ جس کے لئے ہندوستان میں اکثریت رکھنے والے فرقہ سے افتراق اور برطانیہ سے اتحاد پیدا کیا گیا ہے وہ فرقہ جسے بہت فائدہ اس فیصلہ سے ہوا ہے وہ یوروپین ہیں اس کے ساتھ گویا معجزہ ظاہر ہوا ہے۔ گو وہ آبادی کے لحاظ سے صرف نصف فیصدی ہیں تاہم انکو گیارہ نشستیں بنگال کونسل میں ملی ہیں۔ ان کے علاوہ ۱۴ نشستیں تجارتی حلقہ سے انکو ملیں گی اور اسطرح ناقابل رشک قوت توازن انکو ہوجائیگی۔

میثاق لکھنؤ نے ہندوستان کو ہندو اور مسلمانوں میں منقسم کر دیا تھا موجودہ فیصلہ سے اس کی مزید تقسیمیں ہوجائینگی کی ہندو عورت مسلمان عورت یوروپین۔ اینگلو انڈین۔ سفید عیسائی رنگین عیسائی۔ اعلی ذات کے ہندو اور پس ماندہ ہندو اور تجارتی ہندو۔ جنوبی ہند وغیرہ وغیرہ حصوں میں منقسم ہوجائیں گے۔ اس فیصلہ سے والیان ریاست کیلئے ایک زبردست انتباہ ہے انھیں خیال رکھنا چاہیئے کہ جب فیڈرل گورنمنٹ قائم ہو اور ان کی ریاستوں میں اصلاحات شروع ہوں اسوقت فرقہ وارانہ اصول ہاں لاگو ہونے پائیں

مسٹر جمناداس مہتہ

بمبئی ۱۷ر اگست - مسٹر جمناداس مہتہ بار ایٹ لا صدر آل انڈیا ریلوے منس فیڈریشن نے فرمایا کہ :-

مسٹر میکڈانلڈ نے اب اس نام نہاد فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل کا اعلان کردیا ہے جو چھ ماہ سے پک رہا تھا اور اس کی مثال وہی ہے کہ "کھودا پہاڑ نکلا چوہا" اور چوہا بھی محض معمولی چوہا نہیں ہے بلکہ اسمیں فرقہ دارانہ زہر کے جراثیم ملے ہوئے ہیں - اس کا اثر ہندوستان پر پیڑھیوں تک رہیگا - اس سے ہندوؤں کو بہت نقصان پہونچا ہے اسمیں شک نہیں کہ اس سے ہندوؤں کے سیاسی جذبات کو کچلنا مقصود ہے - گو وہ ظاہرہ طور پر مسلمانوں کو ضرورت سے زیادہ نمایندگی اور اسپشل تحفظ کا حق دیدیا گیا ہے - لیکن اصل میں وہ بھی اپنے اہل ملک کیساتھ رعایا ہی بن کر رہیں گے اقلیتوں کو جلد یا دیر میں یہ محسوس ہوجائیگا کہ وہ نوکر شاہی کے ذریعہ بیوقوف بنا دیے گئے ہیں اور ان کے ہاتھوں کی کٹھ پتلیاں بن گئے ہیں - ہندوستانی قوم پرستی کو سیاسی مصلحت کی دیوی پر قربان کردیا گیا ہے اور برطانی ملوکیت پرستی ہندوستان کی آزادی کی سخت دشمن ہے فیصلہ ہر فرقہ کیلئے مضر ثابت ہوگا مجھے یہ کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں ہے کہ مزدور جماعتیں اس کو ہاتھ تک نہ لگائیں گی

مسٹر جے این بسو

مسٹر جے این بسو ممبر کونسل و ممبر گول میز کانفرنس نے فرمایا کہ فرقہ وارانہ فیصلہ ہمیں منٹفورڈ سکیم سے بھی پیچھے لیے جارہا ہے اور یہ اس پالیسی کے قطعی خلاف ہے جو ہندوستان میں سیاسی بیداری پیدا کرنے کے لئے اختیار کی گئی تھی -

مسٹر ٹی سی گوسوامی

مسٹر ٹی - سی گوسوامی کا خیال ہے کہ اس سے ہندوستان کی سیاسی زندگی میں متعدد جماعتیں پیدا ہونا لازمی ہیں -

لالہ سری رام

دہلی - ۱۸ر اگست - لالہ سری رام سرکردہ ہندو لیڈر میونسپل کمشنر فرماتے ہیں کہ ہندوؤں کے نقطۂ نگاہ سے فرقہ وارانہ مسئلہ کا اس سے بدترین حل کوئی نہیں ہوسکتا لیکن یہ سب ہندوؤں ہی کی بدولت ہے - ہندوؤں ہی سے دلت جاتیوں کا علیحدہ کردینا بہت ہی نقصان دہ

دیوان بہادر آر وگیہ سوامی مدلیار

مدراس - ۱۷ر اگست - دیوان بہادر آروگیہ سوامی مدلیار سابق وزیر (جو ہندوستانی عیسائی ہیں اور جو ہمیشہ عیسائیوں کیلئے مخصوص نشستوں کے ساتھ مشترکہ انتخاب کے حامی رہے ہیں - فرماتے ہیں کہ یہ فیصلہ ہندوستانی عیسائیوں کیلئے غیر مفید ہے اور اس میں خوش ہونے کی کوئی بات بھی نہیں ہے -

لالہ جگن ناتھ

ممکن ہے کہ پنجاب کے مسلمان خوشی سے پھول کر کُپّا ہو رہے ہوں کہ انہیں آئینی اکثریت ملگئی - لیکن کیا وہ ذرا غور کریں گے کہ وہ کونسی ٹھوس چیز ہے جسکا اکیاون فی صدی انھیں ملا ہے - خیالی چیز کا ۵۰ فی صدی بھی خیال ہوتا ہے - برٹش گورنمنٹ نے مسلمانوں پر عنایات کی بارش صرف اس لئے کی ہے کہ وہ انھیں قومی اور حب الوطنی کی طاقتوں کے خلاف جنگ آزمائی میں بطور ساتھی استعمال کرسکے -

فرقہ وارانہ تصفیہ اور مہاتما گاندھی

پونا - ۱۷ر اگست - معلوم ہوا ہے کہ جس وقت فرقہ دار تصفیہ کے متعلق مہاتما گاندھی جی کو بتایا گیا تو آپ نے صرف اتنا کہا کہ یہ تو پہلے ہی توقع تھی کہ دارایت کی لعنت کو ہندوستان سے باہر نہ نکلنے دیا جائے گا -

مسٹر پٹیل کا اظہار خیال

لندن ۱۷ر اگست - فرقہ دار حل کے متعلق مسٹر وی جے پٹیل سابق صدر اسمبلی نے حسب ذیل خیالات کا اظہار کیا ہے - اس حل کا منشا یہ ہے کہ ہندوستان پر برطانی قبضہ جاری رکھنے میں مددگار ثابت ہو - فرقہ جات اور جماعتوں کو مزید تقسیم کرکے یہ ابتری پیدا کردے گا -

مسٹر آصف علی صاحب بیرسٹر

دہلی - ۱۸ر اگست - مسٹر آصف علی نے فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق حسب ذیل بیان دیا ہے

یہ قسمت کا کھیل ہے کہ وہ فرقہ پرست بھی جو اپنے آپ کو بادشاہ کی وفادار رعایا بیان کرتے تھے اور جنہوں نے وزیر اعظم کو ثالثی فیصلہ کے لئے کہا تھا - وہ بھی برٹش کیبنٹ کے فیصلہ کا احترام کرنے کے بجائے اسے ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتے ہیں - کانگریس کیلئے اس فیصلہ میں کوئی بات ایسی نہیں جس کی اسے توقع نہ تھی - مگر اس کارروائی میں کانگریس پارٹی نہ تھی - اب یہ اس پوزیشن میں ہے کہ ان لوگوں کو جو اس فیصلہ سے مطمئن نہیں ہے کسی باہمی سمجھوتہ تک پہونچنے کیلئے اپنی خدمات پیش کرے مگر جب تک کانسٹی ٹیوشن کی آخری تشکیل اور فیڈرل لیجسلیچر کے اختیارات کا پتہ نہ لگ جائے تب تک آخری سمجھوتہ کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوسکتی

پراونشل خلافت کمیٹی دہلی

دہلی - ۱۸ر اگست - پراونشل خلافت کمیٹی نے وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ حل پر اس بنا پر بے اطمینانی کا اظہار کیا ہے کہ مسلمانوں کو پنجاب و بنگال میں آئینی اکثریت نہیں دی گئی ہے - خلافت کمیٹی کی مجلس منتظمہ نے اسی سلسلہ میں مسٹر جناح کے چودہ نکات دہراتے ہوئے یہ رائے قائم کی ہے کہ برطانی حکومت نے ان کے بنیادی مطالبات کو ٹھکرادیا ہے لہذا مسلمانوں کو ہندوستان کے آئندہ دستور کی ترتیب میں شریک نہیں ہونا چاہئے - یہ بھی تجویز کی گئی ہے کہ مسلمانوں کے آئندہ رویہ پر غور کرنے کے لئے آل انڈیا خلافت کمیٹی کانفرنس کا جلد کہیں اجلاس کرنا چاہئے -

ڈاکٹر محمود اللہ جنگ کے خیالات

ڈاکٹر محمود اللہ ایس جنگ سکریٹری صوبجات متحدہ نیشنلسٹ مسلم کانفرنس نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ قوم پرور مسلمانوں نے پہلے ہی ان بھائیوں سے کہا تھا کہ اب اس طرح آنکھیں بند کرکے کسی کو ثالث نہ بنائیے اور اس فرقہ دارانہ طرفداری کو ترک کردیجئے آج اس بیان سے ظاہر ہوگیا کہ وہ لوگ صحیح کہتے تھے اس فیصلہ کے بعد تو مسلمانوں کی حیثیت سابقہ حیثیت سے بھی خراب ہوگئی - اب دیکھنا ہے کہ ہمارے فرقہ پرست بھائی کونسی عملی تدابیر اختیار کرتے ہیں - خدا کیلئے ہمیں اب تو اپنے اختلافات کو بھول جانا چاہئے - کہ ہم ملک اور ملت کے لئے کوئی کام کرسکیں -

ڈاکٹر فاروقی کی رائے

ڈاکٹر - ایچ - ایچ - فاروقی (الہ آباد) نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اس فیصلہ کو دیکھنے کے بعد یہ سوالات پیدا ہوتے ہیں کہ اس کے ذریعہ سکھوں کے مطالبات رد کئے گئے کیا مسلمانوں کے حقوق محفوظ ہوگئے ؟ اور انہوں نے اس کے ذریعہ بنگال و پنجاب میں اپنی اکثریت کو حاصل کرلیا - اور کیا ہندو اس فیصلہ سے کلی طور پر مطمئن ہیں ؟ بہر حال اس کا حقیقی جواب تو جو کچھ ہے وہ ظاہر ہے لیکن اس جماعت کی بھی کمی نہیں ہے جس کا پیشہ یہ ہے کہ سرکاری طور پر جو کچھ شایع ہو وہ اس کی حمایت کرے لیکن ڈاکٹر فاروقی نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ یہ فیصلہ ان کو بھی مطمئن نہیں کرسکتا - میرے خیال میں اب ان کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں - اور انہیں باہمی فرقہ وارانہ لڑائی سے باز آجانا چاہئے -

خلافت

مسلمانوں کے مشہور ۱۴ مطالبات جو اسی صفحہ پر درج ہیں اُن کا وزیر اعظم کے فیصلہ سے مقابلہ کرنے پر صاف ظاہر ہے کہ مطالبات نمبر ۱ - ۲ - ۶ - ۸ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - اور ۱۴ کے متعلق ہنوز کوئی بات طے نہیں ہوئی اور مطالبہ نمبر ۷ میں بنگال کے متعلق مسلمانوں کے مطالبہ کو مسترد کردیا گیا ہے (خلافت)

سرسی - پی - رائے

کلکتہ ۱۲ر اگست - سرسی پی رائے نے فرقہ وارانہ تصفیہ کے متعلق نمایندہ پریس کو دوران ملاقات میں تبلایا کہ مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کا یہ فیصلہ نہایت رجعت پسندانہ ہے اس سے تو مختلف جماعتوں میں تصادم ہوجائے گا اور ہندوستان کے نیشنلزم کی بڑھتی ہوئی رفتار میں رکاوٹ پیدا ہوجائے گی - یہ بات میرے دل و دماغ میں کبھی بھی نہیں آسکتی تھی کہ مسٹر ریمزے میکڈانلڈ جیسا آدمی جس نے "گورنمنٹ آف انڈیا" اور "ہندوستانیں بیداری" جیسی کتابیں لکھی ہوں - لارڈ کرزن کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرے گا -

یہ ایک حقیقت ہے کہ طاقت کے نشہ سے آدمی کی آنکھیں بدل جاتی ہیں - جس شخص نے اپنی پارٹی کو توڑ دیا ہو اس سے ہندوستان کیلئے کیا توقع کیجاسکتی ہے -

حاجی عبداللہ ہارون

لندن ۱۸ر اگست - فرقہ دارانہ حقوق کے فیصلہ کے متعلق حاجی عبداللہ ہارون کی رائے یہ ہے کہ پنجاب کے متعلق فیصلہ کو غیر اطمینان بخش نہیں کہا جاسکتا - لیکن آپ نے مسلمانان ہند سے اپیل کی ہے کہ فیصلہ پر ٹھنڈے دل سے اور سنجیدگی کے ساتھ غور کریں - اور موجودہ وقت سے فائدہ اٹھاکر مستقبل کیلئے پروگرام مرتب کریں آپ نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ ہندوستان کی قومیں اب بھی اپنے مستقبل کا خود فیصلہ کرلیں گی اور اس طرح باہمی خوشنودی اور رواداری پیدا کرکے ہندوستان کیلئے ترقی اور فوائد کا باعث بنیں گی -

مسٹر فینر براکوے

مسٹر فینر براکوے نے کہا کہ ہندوستانی رائے عامہ حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہندوستان کے لوگ

★ لال املی کے خالص اونی کپڑوں کی اصلیت

LALIMLI
PURE WOOL

نمبر ۲

ہندوستانی کاریگر
لال املی کے خالص اونی

کپڑے صرف ہوشیار ہندوستانی کاریگر ہی تیار کرتے ہیں - ان کی کاریگری ہندوستانی صنعت کے لئے باعث فخر ہے

یہ لال املی کے کپڑوں کے سودیشی ہونے کا ایک اور ثبوت ہے :

آپ خود کسی بدھ دار کو کارخانے کا ملاحظہ فرماکر ہمارے مذکورہ بالا بیان کی تصدیق کرسکتے ہیں ★

دی کانپور اولن ملز کانپور
جو عرصہ پچاس سال سے زائد کانپور میں اصلی اونی مال بناتے ہیں

TRADE MARK

456

موٹر لاریوں کے متعلق اطلاع

سرکاری کمیونک

چونکہ صوبجات متحدہ میں کافی تعداد میں موٹر لاریاں کرایہ کیلئے چلائی جارہی ہیں اسلئے پبلک کو اطلاع دیجاتی ہے کہ موٹر لاری کی خریداری سے پیشتر سپرنٹنڈنٹ پولیس سے یہ دریافت کرلینا چاہئے کہ مزید موٹر لاری چلانے کی اجازت مل جائے گی یا نہیں -

ڈبلو - کرسٹی
ڈپٹی سکریٹری گورنمنٹ ممالک متحدہ

آئینی اسمبلی میں ہندوستان کے لئے جدید دستور اساسی بنالیں میں تصفیہ کی تفصیلات میں پڑنا نہیں چاہتا کیونکہ میں محسوس کرتا ہوں کہ برطانیہ کیطرف سے جو بھی دستور نافذ ہوگا وہ کامیاب نہیں ہو سکیگا۔ لیکن صرف اسی قدر کہتا ہوں کہ تجارت کو تو چون نشستیں دیگئیں لیکن مزدوروں کو صرف ۲۸ ملیں۔

ملک خدا بخش

ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ ۲۱ر اگست۔ صوبہ سرحد کی کونسل کی انڈیپنڈنٹ پارٹی کے رہنما ملک خدا بخش نے ایک اخباری نمائندہ سے دوران ملاقات میں فرقہ دار...... فیصلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ فیصلہ میں بہت سے امور کا تصفیہ کیا گیا۔ اس سے ہندوستان کی غلامی کی مدت زیادہ کرنا مقصود ہے۔ فرقہ داری کے راستہ کا سدباب نہیں کیا گیا بلکہ اس کے برعکس فیصلہ نے ملک کو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ اور قوم کے بجائے جماعتوں کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ جو لوگ اس غلط فہمی میں تھے کہ فیصلہ سے فرقہ دارانہ مناقشات دور ہو جائیں گے انہیں مایوسی ہوئی ہوگی۔ ملک میں امن قائم کرنے کے بجائے فیصلہ نے فرقہ دار کشیدگی کی بہت زیادتی کر دی ہے۔ کیونکہ اسمیں نہ مسلمانوں کے چودہ نکات پورے طور پر منظور کئے گئے ہیں اور نہ سکھوں کے سترہ نکات۔ فیصلہ کی عام مذمت کے پیش نظر اس کی کامیابی کے ساتھ نافذ ہونے کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ اس کے بعد آپ نے مخلوط انتخاب اور بالغوں کی حق رائے دہی کو ہندوستان کی آزادی کیلئے ضروری قرار دیا ہے اور رہنماؤں کو آپس میں سمجھوتہ کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔

یو پی۔ لبرل ایسوسی ایشن کا نظریہ

الہ آباد۔ ۲۴ر اگست۔ آج شام کو یو پی لبرل ایسوسی ایشن کا اجلاس زیر صدارت مسٹر سی وائی چنتامنی منعقد ہوا جس میں فرقہ دارانہ حل پر غور کیا گیا۔ طویل بحث کے بعد مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے۔

یو پی لبرل ایسوسی ایشن حکومت کے اعلان کردہ فرقہ دارانہ فیصلہ کی مذمت کرتی ہے کیونکہ اس میں جداگانہ فرقہ دارانہ اور جماعتی انتخابات کو برقرار رکھا گیا ہے۔ اور متعدد مفاد کو جداگانہ نمائندگی دی گئی ہے جو کہ عام قومی جذبات کے پیدا ہونے کے راستہ میں زبردست رکاوٹ ہے اور جس سے فرقہ دارانہ تلخی بڑھنے کا اندیشہ ہے۔ فیصلہ پنجاب۔ بنگال کی ہندو اقلیت کے ساتھ بے انصافی ہے جن کو ان کی آبادی کے تناسب سے بھی کم نشستیں دی گئی ہیں اور بنگال و آسام میں یورپینوں کو زیادہ نمائندگی دی گئی ہے فرقہ دارانہ فیصلہ کی مذمت کرنے کے بعد ایسوسی ایشن نے عوام سے اپیل کی ہے کہ فیصلہ کی غیر تسلی بخش نوعیت کا خیال نہ کرتے ہوئے آزادی حاصل کرنے کی کوشش جاری رکھو۔

مسٹر کیلکر کا بیان

پونہ ۲۴ر اگست۔ مسٹر این۔ سی کیلکر نے آج رات کو فرقہ دارانہ فیصلہ پر بحث کرتے ہوئے کہا کہ:۔ ہم جس کے اہل تھے وہی فیصلہ ہمارے لئے کیا گیا لیکن اسی کے ساتھ یہ بھی کہا کہ بالکل اسی قسم کا فیصلہ ہمارے لئے حکومت برطانیہ کو کرنا چاہئے تھا۔ انہوں نے کہا کہ معاہدہ لکھنو کی رو سے امید تھی کہ تقریباً دس سال میں حالت بدل جائے گی۔ لیکن اس

فیصلہ نے اس امکان کو تباہ کر دیا۔ جس آئین کی بنیاد فرقہ پرستی ہو۔ یہ وہ آخری چیز تھی۔ جس کو ہندوستان چاہتا تھا۔ اس فیصلہ نے ہندوستانیوں کو دو قوموں میں تقسیم کر دیا ہے۔

ایوان تجارت ہند

منگل کی شام کو ایوان تجارت ہند کے ایک جلسہ میں فرقہ وارانہ فیصلہ پر خیال آرائیاں ہوئیں بہت سے ممبروں نے فیصلہ پر اعتراض کئے کیونکہ اس میں جداگانہ انتخاب کا اعلان کیا گیا ہے۔ ایک ممبر نے بیان کیا کہ گاندھی جی تجارت وصنعت و حرفت کیلئے بھی جداگانہ نشستوں کے خلاف تھے بہت بحث و تحیص کے بعد ایک سب کمیٹی تقرر ہوا کہ وہ اس مسئلہ پر غور کرے اور طے کرے کہ اس ایوان کو اس فیصلہ پر اپنی کیا رائے ظاہر کرنا چاہیے۔

چودھری خلیق الزماں

وزیر اعظم کے اس فیصلہ میں جو کچھ خامیاں ہیں انکی ذمہ داری اس ہندو سبھائی لیڈروں پر عائد ہوتی ہے جنہوں نے مسلم نیشنلسٹوں کی معقول تجویز کو بھی منظور نہیں کیا۔ آپ کی رائے میں اس فیصلہ میں سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ جداگانہ انتخاب کو قائم رکھ کر اقلیتوں کے صوبوں میں مسلمانوں کو ہندوؤں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔

ملت

سب سے زیادہ افسوسناک امر تو یہ ہے کہ حکومت نے صرف صوبوں کی مجالس قانون ساز میں نشستوں کے تناسب کے تعین اور طریق انتخاب کے علاوہ کسی دوسرے مسئلہ کو چھوا تک نہیں۔ اس سلسلہ میں بھی سب سے زیادہ پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کی اکثریت کے تحفظ کا مسئلہ درپیش تھا جسے ہمارا قطعی خیال ہے کہ اس فیصلہ کے بعد شدید ترین نقصان پہونچا ہے۔ کیونکہ ان دونوں صوبوں میں مسلمانوں کی صاف اور صریح اکثریت کو تسلیم کرنے سے قطعاً انکار کر دیا گیا۔ فرقہ پرور حضرات کا سب سے بڑا مطالبہ انہی دونوں صوبجات میں مسلمانوں کی اکثریت کو قائم کرنے کا مطالبہ تھا اور اس اعلان میں سب سے پہلے اسی کو ٹھکرا دیا گیا ہے۔ اب رہا یہ کہ مسلمانوں کو اس قربانی کے عوض میں کونسی دولت عطا ہوئی ہے تو وہ جداگانہ انتخاب ہے ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ جداگانہ انتخاب سے مسلمان اس کمی اور نقصان کو کیونکر پورا کر سکتے ہیں۔ جو ان کی واجبی اکثریت کو دونوں صوبوں میں تباہ کر کے انہیں پہنچایا گیا ہے۔

مشتہری بلا فیس

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور
۱۳ نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۳۰ء

چرنجی لال ولد ... لال پسران نامعلوم اقوام ساکنان کلکٹر گنج شہر کانپور　انسالونٹان

چونکہ مقدمہ ہذا میں باوجود انقضا میعاد ڈسچارج انسالونٹان نے درخواست ڈسچارج نہیں گذرانی ہے لہٰذا عدالت نے حکم دیوالیہ مورخہ ۲ر جولائی سنہ ۱۹۳۱ء بمقابلہ انسالونٹان ۱۲ر اگست سنہ ۳۲ء کو منسوخ کر دیا ہے لہٰذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے

المرقوم ۱۵ر اگست سنہ ۳۲ء

مہر عدالت　بحکم آر پی شرما منصرم عدالت خفیفہ کانپور

اپیل

گورنمنٹ کو یقین ہے کہ صوبہ میں اس قسم کے گولی بارود والے ہتھیاروں کی کافی تعداد موجود ہے جن کے بارے میں کوئی لائسنس نہیں لیا گیا اور جن پر کسی حاکم کی نگرانی نہیں ہے یہ ایک خطرناک بات ہے کیونکہ عام لوگوں کے فائدہ کی غرض سے اس بات کی بہت ضرورت ہے کہ حاکموں کو اس امر کی پوری اطلاع ہونی چاہئے کہ گولی بارود والے ہتیار کن شخصوں کے قبضوں میں ہیں ان کے متعلق کیا کارروائی ہوئی ہے اور کون کون سے ہتیار گم ہو گئے ہیں۔ نہ صرف صوبہ میں بہت سی ہتیار بند ڈکیتیاں ہوئی ہیں بلکہ یہ معلوم ہوا ہے کہ بہت سے ناسزاوار اشخاص جیسے کہ خوف دلانیوالے اور انقلاب پسند بغیر لیسنس کے گولی بارود والے ہتیاروں۔ خاص کر ریوالوروں اور پستولوں پر قبضہ رکھتے ہوں۔ سنہ ۱۹۳۱ء میں مار پیٹ کے ۲۹۲ جرموں کی جن میں گولی بارود والے ہتیار کام میں لائے گئے تھے اس صوبہ میں پولیس کو اطلاع ملی تھی۔ اس تعداد میں ۵ جرائم شامل نہیں ہیں جنمیں گولی بارود والے ہتیار محض خوف دلانے کی غرض سے لیجائے گئے یا دکھلائے گئے تھے۔

حضور گورنر صاحب بہ اجلاس کونسل اس کوشش میں عام لوگوں کی مدد چاہتے ہیں کہ اس قسم کے تمام ہتیار حاکموں کی نگرانی میں لائے جاویں۔ اس لئے صاحب ممدوح ایسے شخص سے جس کے قبضہ میں بغیر لائسنس کے گولی بارود والے ہتیار ہوں یا ان لوگوں میں سے جو لیسنس لینے سے بری ہیں ہر ایسے شخص سے جسکے پاس بغیر رجسٹری کئے ہوئے گولی بارود والے ہتیار ہوں اپیل کرتے ہیں کہ وہ ان ہتیاروں کو ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۳۲ء سے پیشتر کسی تھانہ میں جمع کر دے یا کسی مجسٹریٹ کو دیدے یا ان کے بارے میں اس کو تحریری اطلاع دیدے۔ اور گورنمنٹ وعدہ کرتی ہے کہ کسی شخص پر جو تاریخ مذکور سے پیشتر ایسا کرے گا مقدمہ نہ چلایا جائے گا اور اگر اس قسمت کا کلکٹر جہیں کہ گولی بارود والا ہتیار جمع کیا گیا ہو یا اس کے متعلق اطلاع کی گئی ہو اس ہتیار کے بارے میں لیسنس دیا جانا موجودہ قواعد کے بموجب مناسب سمجھے تو اس شخص کو ایک لائیسنس عطا کر دیا جائے گا۔ ان صورتوں میں جہیں لیسنس عطا نہ کیے جائینگے ہتیار فروخت کر دیے جائیں گے اور جو قیمت وصول ہوگی وہ ہتیار کے مالکان کے حوالے کر دی جائے گی۔ ہر ایسے شخص سے بھی جو اس امر سے واقف ہو کہ بغیر لیسنس کے کوئی گولی بارود والا ہتیار کسی دوسرے شخص کے قبضہ میں ہے اپیل کی جاتی ہے کہ کسی مجسٹریٹ کو یا پولیس کو اس کی اطلاع کر دے

یہ اپیل لوگوں کے فائدہ اور حفاظت کی غرض سے کی جاتی ہے۔ اس لئے حضور گورنر صاحب بہ اجلاس کونسل امید کرتے ہیں کہ لوگ بخوشی اس کے مطابق عمل کریں گے

نینی تال
مورخہ ۱۳ اگست سنہ ۳۲ء

ڈبلیو۔ کرسٹی
ڈپٹی سکریٹری۔ گورنمنٹ ممالک متحدہ

۱۸۰

زندگی کی کسی کشمکش میں آپ مصروف ہوں

امرت دھارا کو ضرور پاس رکھیں کیونکہ یہ آپ کو بہت سی تشویش خرچ اور تکلیف سے بچا دیگی

گرمیوں کا موسم ہے!

ان دنوں میں ہیضہ اور بدہضمی کی شکایات بہت ہوجاتی ہیں۔ پیاس بہت لگتی ہے۔ پانی بہت پیا جاتا ہے۔ پیٹ پھول جاتا ہے۔ دست و بدہضمی اور پیٹ کے ...

امراض اس ساری طاقت کا ستیاناس کر دیتے ہیں جو کہ سردیوں میں حاصل کی ہوئی ہوتی ہے سو اسطے آجکل کے دنوں میں

امرت دھارا کی شیشی ہر وقت پاس رکھو!

امرت دھارا کی دو چار بوندیں وہ کام دینگی کہ آپ حیران ہو جائینگے یہ وقت بے وقت کی تکلیف گھبراہٹ و فکر سے بچاتی ہے

جس گھر میں موجود ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ ایک بڑا ڈاکٹر گھر میں موجود ہے

چاہے کوئی بیماری ہو استعمال کریں ضرور فائدہ ہوگا بہت عجیب چیز ہے۔ ہزارہا استعمال کرنے والوں میں سے چھتیس ۳۶ ہزار سے زاید کی رائے ہے

امرت دھارا ہر وقت ہر ایک کو ہمیشہ پاس رکھنی چاہئے۔ جانے کسی نہ کسی وقت ضرورت پڑ جائے

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ آٹھ آنے

استعمال کی کتاب شیشی کے ساتھ ملتی ہے ہندوستان کی جس زبان میں چاہئے خط میں لکھدیں۔ مفصل حالات کیلئے رسالہ امرت منگوا دیں ... اور رسالہ امراض مخصوصہ مردان بھی ... ضرورت ہو منگنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں۔

احتیاط نقلوں سے بچو کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر دکھ و تشویش کو بڑھاویگی صحت کے معاملے میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ امرت دھارا ۱۱۵ لاہور

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر ۸ دفعہ ۷۹

بعدالت حاکم پرگنہ بہادر بھوگنی پور مقام کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش مہنت سنگھ ولد شیورتن سنگھ قوم ٹھاکر ساکن سردمکیرہ پرگنہ اکبرپور زمیندار موضع سیوامئو محال منالال پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور ڈگری دار بنام تم دیبی غلام ولد رام سہائے قوم برہمن ساکن موضع سیوامئو پرگنہ بھوگنی پور کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ سنہ ۱۳۳۴ف لغایتہ سنہ ۱۳۳۶ف بتاریخ ۲۵ر نومبر سنہ ۱۹۲۵ء صادر ہوئی اور مبلغ ۹ر۵ عہ۲۹۲ جواب ازروئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل ذیل میں درج کیجاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۲۲۱	۱	۰
خرچہ نالش	۲۷	۴	۰
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۳۱	۶	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۵	۱۲	۶
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	-	-	-
	۲۸۵	۷	۶
خرچہ	۶	۱۴	۳
میزان	۲۹۲	۵	۹

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم دیبی غلام ولد رام سہائے قوم برہمن ساکن موضع سیوامئو پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ۹ر۵ عہ۲۹۲ جو ازروئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہیں بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ

پرگنہ	موضع	محال	پٹی
بھوگنی پور	سیوامئو	منالال	۱ع

نمبر	رقبہ	لگان
۲۲	۱۶ بگر	۳ر
۳۲	۱۳ بگر	״
۱۰۰	۱۸ بگر	״
۱۹۳	۸ بگر	״
۱۹۶	۱۱ بگر	״
۲۱۳	۳ بگر	״
۳۱۲	[illegible]	״
۳۱۸/۱	۱۱ بگر	״
۳۶۳	۸ بگر	״
۳۸۱/۲	۳ بگر	״
۱۰ قطعہ	[illegible]	[illegible]

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

بہ اجلاس جناب شیخ زادہ منشی محمد مہتاب علی صاحب صدیقی اسسٹنٹ کلکٹر بہادر درجہ دوم تحصیل کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۲۴۱

بعدالت مال تحصیل کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش مجنوں لال بنام تم جگپال سنگھ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ لگان بتاریخ ۲۰ر مئی سنہ ۱۹۳۲ء صادر ہوئی اور مبلغ ۱ر۴ عہ۱۲۸ جواب ازروئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل ذیل میں درج کیجاتی ہے

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۱۰۰	۱	۷
خرچہ نالش	۱۶	۱۱	۶
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۱	۳	۰
خرچہ اجرائے ڈگری ...	۳	۷	۰
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری ...	۶	۱۳	۰
میزان	۱۲۸	۴	۱

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم جگپال سنگھ ولد منا سنگھ ٹھاکر کریگاؤں ساڑہ پرگنہ کانپور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ۱ر۴ عہ۱۲۸ جو ازروئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہیں بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ۔ تاریخ پیشی ۶ر ستمبر سنہ ۱۹۳۲ء مقرر

پرگنہ	موضع	محال	پٹی
کانپور	کریگاؤں ساڑہ	×	۱۱

نمبر	رقبہ	نمبر	رقبہ
۱۳۸۸	۴ بگر	۱۵۳۵	۱۶ بگر
۱۵۵۴/۱	۱۸ بگر	۱۵۴۳	۶ بگر
۱۵۵۴/۲	۱۸ بگر	۱۵۴۴	۱۳ بگر
۱۵۵۵/۱	۲ بگر	۱۵۴۵	۱۴ بگر
۱۵۵۵/۲	۳ بگر	۱۵۴۶	۱۰ بگر
۱۵۲۷	۱۱ بگر	۱۶۷۵/۳	۱۴ بگر
۱۵۲۸	۱ بگر	۱۶۷۵/۴	۷ بگر
۱۵۳۳	۶ بگر	۱۶ قطعہ	۲ بگر
۱۵۳۴	۲ بگر	لگان	۶ر۲

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

نوٹس ڈسچارج بنام جملہ قرضخواہان

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالوننسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۴۴ر نمبر انسالوننسی سنہ ۱۹۳۰ء

بلدیو ولد رام دین قوم کورمی ساکن فیروزہ پور پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور — انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں انسالونٹ نے ایک درخواست مشعر کیے جانے ڈسچارج کے گذرانی ہے۔ اور عدالت نے اسکی سماعت کیلئے ۴ر نومبر سنہ ۳۲ء مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسی کو کوئی عذر نسبت درخواست ڈسچارج کے ہو وہ روبرو عدالت ہذا تاریخ معینہ پیش کرے ۔

۵ درصورت عدم حاضری کاروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی

المرقوم ۳۰ر اگست سنہ ۳۲ء

بحکم آر۔ پی۔ شرما

منصرم عدالت خفیفہ کانپور

مہر عدالت

مدینہ

سرکاری مسلمان بیتابی کے ساتھ منتظر تھے کہ اُنکی سہ سالہ وفاؤں کا صلہ کیا ملتا ہے؟ اگر تھوڑی دیر کیلئے یہ تسلیم کرلیا جائے کہ مسلم کانفرنس کے اجلاس دہلی منعقدہ یکم جنوری سنہ ۱۹۲۹ء میں آغاخاں کی زیر صدارت جو تجاویز پیش کی گئی تھیں اور اُسکے بعد مسلم کانفرنس کے اجلاسوں میں اور مسٹر جناح کے چودہ نکات میں جو مطالبات پیش کیے گئے ہیں۔ وہ مسلم کانفرنس کے نقطۂ نگاہ تمام مسلمانوں کے مطالبات ہیں۔ تو ہمیں یہ کہدینے میں کوئی باک نہیں کہ فرقہ وارانہ مسائل کا برطانوی فیصلہ اس لحاظ سے بھی مسلمانوں کیلئے مایوس کن ہے۔ اور اُن کی توقعات کو پورا نہیں کرتا۔

ہند جدید

مسلمان ہر صوبے میں اقلیت رکھتے ہیں۔ صرف پنجاب اور بنگال ہی میں اُن کی چھ سات اکثریت ہے۔ لیکن تمام مسلمانوں کی خوشامدوں اور مسلم کانفرنس کی غداریوں کا یہ انعام ملا ہے کہ ان دونوں صوبوں میں بھی مسلمانوں کو ہمیشہ کیلئے اقلیت میں کر دیا گیا ہے۔ پنجاب کونسل کی کل ایک سو چھتر نشستوں میں سے صرف ۸۶ نشستیں دیگئی ہیں۔ بنگال میں اور بھی زیادہ ناانصافی کی گئی ہے۔ دو سو پچاس نشستوں میں سے مسلمانوں کو صرف ۱۱۹ نشستیں دیگئی ہیں، یعنی ۴۸ فی صدی سے کچھ ہی زیادہ حالانکہ تازہ مردم شماری کی رو سے بنگال میں مسلمانوں کی آبادی تقریباً ۵۸ فی صدی ہے۔

زمیندار

وقت کا سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ اس قانون سے بجز ان خوش نصیب لوگوں کے جو کونسلوں کے ممبر ہو جائیں گے۔ یا پانچ پانچ ہزار کی وزارتوں یا دوسرے کثیر المشاہیر عہدوں پر مقرر کر دیے جائیں گے۔ تمام ہندوستانیوں کو کیا فائدہ پہونچے گا۔ کیا گیہوں روپیہ کے تیس سیر ہو جائینگے کیا گھی روپیہ کا دو سیر بکنے لگے گا۔؟ کیا غریب کے دسترخوان پر نان جویں اور ماش ہر کی دال کے بجائے شیرمال اور قورمہ کھایا جائے گا؟ کیا فوج کا خرچ گھٹا کر نصف کر دیا جائے گا۔ کیا تعلیم لازمی اور مفت ہو جائے گی؟ کیا مالیہ اراضی گھٹا کر آدھا کر دیا جائے گا۔ کیا وہ جنھیں تن ڈھکنے کو تہمد اور لنگوٹی تک میسر نہیں خوش قطع لباس پہننے کے قابل ہو جائیں گے؟

ظاہر ہے کہ یہ کچھ بھی نہوگا۔ پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کی نمائندگی کا تناسب خواہ نوے فی صدی بھی ہو جائے مدراس اور ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں ہندو خواہ سو فی صدی نشستیں بھی لے جائیں لیکن یہ ساری نمائندگی کس کی ہوگی؟ یقیناً برطانیہ کے نظام استعمار کی کہ یہ ساری کونسلیں اور ان کونسلوں کا سارا قانون اسی کے سانچہ میں ڈھلا ہوا ہے اور جو کچھ آج تک ہوتا رہا ہے وہی سرمایہ داروں اور زبردست آزاروں کے حق میں تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ آئندہ بھی ہوتا رہے گا۔

سیاست

پنجاب میں نشستوں کا فرقہ وار و غیر فرقہ وار تعین بھی قابل ملاحظہ ہے۔ حکومت نے اسطرح نشستوں کو تقسیم کیا کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان غیر فرقہ وار حلقہ ہائے نیابت کے نمائندے وہی کام کریں گے جو پہلے سرکاری ملاک کیا کرتا تھا۔

ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور

اپنے حکمرانوں کی رعونت اور اپنی بے بسی کو مد نظر رکھتے ہوئے میں لب پر حرف شکایت لانا بھی اپنی ہتک تصور کرتا ہوں۔ ہم ایسی طاقت سے انصاف کی اُمید نہیں رکھتے جو اپنے مفاد کی خاطر ہمارے اختلافات کو دوام کی صورت دے دیتی ہے۔ اور اس امر سے لاپرواہ ہوجاتی ہے کہ آخر کار اس کا انجام خود اس کے حق میں اچھا نہیں ہوسکتا۔ جہاں ہماری کوئی دلیل اور ہمارا کوئی لفظ مؤثر ثابت نہیں ہوسکتا۔ وہاں خموشی ہی بہتر ہے

یہ آزمودہ کار رہنماؤں کا کام ہے کہ ایسے ذرائع دریافت کریں جن سے ہماری مختلف جماعتیں متحد ہو کر ان خاص مراعات اور غیر منصفانہ اختلافات پر خط تنسیخ پھیر دیں جو بنی نوع انسان کی مشترکہ بنیادوں کے ٹکڑے اُڑا دیں گی

لیڈر

الہ آباد ۱۷ر اگست معلوم ہوتا ہے کہ "لیڈر" فرقہ وارانہ فیصلہ کو اطمینان بخش خیال نہیں کرتا۔ یہ اخبار لکھتا ہے کہ فیصلہ کے سودہ کے متعلق ہمارا خیال ہے کہ یہ کہنا صحیح نہیں جیسا کہ حکومت نے کہا ہے کہ یہ فیصلہ کسی جماعت کو پوری طرح سے مطمئن نہیں کرسکتا۔ ہمیں علم نہیں ہوسکتا جب تک کم از کم ایک قوم اس بات کا ارادہ نہ کرے کہ کبھی اپنے آپ کو مطمئن ظاہر نہیں کرے اس کے رہنما بجا طور پر فخر کرسکتے ہیں کہ وہ واجبی توقعات سے زیادہ کامیاب ہوگئے ہیں یہ اخبار فیصلہ پر تفصیلی تبصرہ کرنے کے بعد بنگال میں برطانی تاجروں اور چائے کی کاشت کرنے والوں کی انجمن کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھنے کا مضحکہ خیز خیال کرتا ہے اور آخر میں سوال کرتا ہے کہ آیا اس فیصلہ سے امن قائم ہوجائے گا؟

خان بہادر حافظ ہدایت حسین

خان بہادر حافظ ہدایت حسین بار ایٹ لا ممبر گول میز کانفرنس نے ...

بہ اجلاس جناب مولوی مختار احمد صاحب صدیقی۔ اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر گھاٹم پور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۱۹۲

بعدالت مال مقام گھاٹم پور ضلع کانپور

مسماۃ بیٹی کنور — مدعی

شیو پرشاد وغیرہ — مدعا علیہ

بنام شیو پرشاد و گیا پرشاد و منشی پسران بدری اقوام کورمی ساکنان موضع بلہا پارہ کلاں پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور — مدعا علیہم

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۶ر ماہ ستمبر سنہ ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام گھاٹم پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمھاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم تائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۳ ماہ اگست سنہ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

انقلاب پسند تحریک کو کچلنے کی تدابیر

شملہ - کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ بنگال میں انقلاب پسندوں کی تحریک کو کچلنے کیلئے جو فوج بھیجی جارہی ہے حکومت صرف اسی پر اکتفا نہ کرے گی بلکہ بیان کیا جاتا ہے کہ سرکاری حلقے مزید فوج بھرتی کرنے کے امکانات پر غور کر رہے ہیں - اس وقت ہندوستان کی فوجی طاقت ۲ لاکھ ۵۷ ہزار ہے اور صدر جمہوریہ امریکہ کی اسکیم کے مطابق اینگلو انڈین اس پر زور دے رہے ہیں کہ مزید پانچ لاکھ فوج کا اضافہ کیا جائے یہ فوج کانگریس کی تحریک کو دبانے کا کام کرے گی

پسنجر ٹرین کو گرانیکی کوشش

لکھنو ۲۷ر اگست - گذشتہ شام کو آغامیر کی ڈیوڑھی اور اسٹیشن ڈالی گنج کے درمیان ٹرین نمبر ۱۱ کو گرانے کی کوشش کی گئی - کہا جاتا ہے کہ لائن کے اوپر ایک بڑا پتھر اس کارروائی کے سلسلہ میں رکھ دیا گیا تھا - ٹرین پوری تیزی سے جارہی تھی کہ پیش آنے والے حادثہ کی اطلاع ہوگئی - اور ہوشیار ڈرائیور نے فوراً گاڑی کو روک لیا -

کہا جاتا ہے کہ یہ بھی انقلابی تحریک کا شاخسانہ ہے - پولیس مصروف تفتیش ہے -

ہز ایکسلنسی وائسرے کا پروگرام

شملہ ۲۷ر اگست - ہز ایکسلنسی وائسرائے آج شام کو شملہ سے دیرہ دون تشریف لے گئے -

دیرہ دون میں آپ تقریباً ایک ہفتہ تک قیام پذیر رہیں گے اس اثنا میں آپ سربر آوردہ سیاسی صورت حالات پر تبادلۂ خیالات کریں گے

کھدر کے تحفظ کا مسودۂ قانون

شملہ ۲۷ر اگست - اسمبلی میں ۶ ستمبر کو مسٹر گیا پرشاد سنگھ ہندوستان کے کھدر کے تحفظ کے متعلق اپنا مسودہ قانون پیش کر کے تحریک کریں گے کہ اس پر غور کریں گے - حکومت کی طرف سے سر سی پی رامے سوامی آئر ممبر تجارت اس مطلب کی ترمیم پیش کریں گے کہ مسودہ قانون مذکور پر غور کئے جانے کے بجائے پبلک کی رائے دریافت کرنے کے لئے اُسے مشتہر کر دیا جائے -

ڈاکٹر کچلو کو دو برس کی سزا

امرتسر ۲۷ر اگست - آج مجسٹریٹ نے مقامی ڈسٹرکٹ جیل میں ڈاکٹر سیف الدین کچلو قائم مقام صدر کانگریس کے مقدمہ کی سماعت کی - آپ کو آرڈیننس کے ماتحت یہ حکم دیا گیا تھا کہ آپ انبالہ اور لاہور ڈویژن میں داخل نہوں - اس حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ۲۲ر اگست کی شب کو آپ گرفتار ہوئے تھے - ڈاکٹر صاحب نے مقدمہ کی کارروائی میں نہ تو کوئی حصہ لیا - اور نہ کوئی صفائی ہی دی - مجسٹریٹ نے آپ کو دو سال قید سخت اور ۲۵۰ روپیہ جرمانہ اور در صورت عدم ادائے گی جرمانہ چھ ماہ مزید قید سخت کی سزا دی - آپ کی جیب سے ایک نوٹ دستیاب ہوا - جو جرمانہ میں جمع کر لیا گیا - کہا جاتا ہے کہ بہت جلد آپ کو کسی دوسری جیل میں منتقل کر دیا جائے گا -

سابق صدر اسمبلی کا تازہ بیان

رمسرڈم ۲۶ر اگست - اسلحہ کی کانفرنس کے آغاز ہونے کے قبل مسٹر وٹھل بھائی پٹیل سابق صدر اسمبلی نے پریس کے ایک نمائندہ کو اپنا بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان میں صـ

بہ اجلاس جناب شیخ زادہ منشی محمد مہتاب علی صاحب صدیقی اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر تحصیل کانپور -

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

بعدالت مال تحصیل کانپور

نمبر مقدمہ ۲۴۲

چونکہ بمقدمہ نالش مجنوؔل بنام تم شیو نندن کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ لگان بتاریخ ۲۰ مئی سنہ ۱۹۳۲ء صادر ہوئی اور مبلغ ۷۱ جواب ازروئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۵۲	۵	۶
خرچہ نالش	۸	۱۳	۰
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۱	۲	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۳	۷	۰
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	۵	۱۳	۰
میزان	۷۱	۸	۶

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم شیو نندن ولد نراین برہمن ساکن شیو پور پرگنہ کانپور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ۷۱ جو ازروئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جنکی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہیں بیدخل کیوں نہ کئے جاؤ - تاریخ پیشی ۶ ستمبر سنہ ۱۹۳۲ء مقرر ہے

تفصیل اراضی

پرگنہ کانپور موضع شیو پور محال اجودھیا پرشاد

نمبر کھیت کا	رقبہ کھیت کا	
۲۱۷۷/۱	۹ بجر ۱۰ البوا سنی	سلے
۲۱۸۹	سانے ۶ "	
۲۲۲۳	۱۷ بجر "	۶ع
۲۴۷۳	بکر ۷ بجر "	
۵ قطعہ	۱۳ ایکڑ ۱	

مہر عدالت   دستخط حاکم عدالت

اگر آپ تجربہ کر کے دیکھیں گے تو ضرور یقین ہوجاوے گا کہ

قبض و بدہضمی | خون اور منی کی خرابی | جریان احتلام سرعت انزال رقت منی | سخت سے سخت نامردی

دل و دماغ اور معدہ | قوت حافظہ کی کمزوری | وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کرنے کے لئے

مقویات سرتاج عالم آتشک نگرہ گولیاں لاثانی اور شرطیہ علاج ہیں

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ للعہ

صحت و تندرستی کی لغت نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر مفت طلب فرماویں

آتشک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

منعقدہ استار ٹریڈ مارک SKB رجسٹرڈ سنہ ۱۸۹۴ء

باقی ڈاکٹر ایس - کے - برمن

ڈاکٹر ایس - کے برمن لمیٹڈ

پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کا کارخانہ

بخار کی بے چینی کی حالت میں

جوڑی تاپ REGD. (جوڑی بخار و طحال کی دوا)

ہر سال لاکھوں مریض فائدہ اٹھاتے ہیں! اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی ملیریا (جوڑی بخار) کا آنا بند ہوجاتا ہے۔ یہ خون کو گاڑھا کرتی اور طحال کو گلاتی ہے۔ اس کے استعمال سے اکترا۔ تیہیا۔ چوتھیا بخار جاتا رہتا ہے اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے۔

قیمت شیشی کلاں پندرہ آنہ ۱۵ر محصول دس آنہ ۱۰ر

" خورد نو آنہ ۹ر " سات آنہ ۷ر

دوا کھانے کے پہلے   دوا کھانے کے بعد

REGD. ڈابر برائے ملیریا بخار کی گولی

ہڈی میں سمائے ہوئے بخار کو نکالتی ہے!

اسمیں کونین برائے نام بھی نہیں ہے لرزہ کا بخار کہنہ ہوجانے پر باری سے نہ آکر بیش و کم ہمیشہ رہتا ہے۔ ایسی حالت میں یہ دوا حیرت انگیز اثر دکھاتی ہے۔ قیمت فی شیشی بارہ آنہ ۱۲ر محصول سات آنہ ۷ر

رنگ رنگ REGD. داد کا مرہم نیا یا پرانا کیسا ہی داد خواہ خارش کیوں نہ ہو اُسکے لئے یہ تیر بہدف ہے۔ اور طرہ یہ کہ کسی قسم کی سوزش یا تکلیف نہیں ہوتی۔

قیمت فی ڈبیہ چار آنہ ۴ر محصول چھ ڈبیہ تک سات آنہ ۷ر نمونہ فی ڈبیہ دو آنہ ۲ر

نقلی دواؤں سے ہمیشہ ہوشیار رہیئے

نوٹ ہماری دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ بغرض کفایت محصول ڈاک اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خرید کریں۔ نمونہ صرف ایجنٹوں ہی سے مل سکتا ہے۔

صیغہ نمبر (۷۵) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ: کانپور نیا گنج میں محمد حنیف محمد نصیر صاحبان

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کر کے سست عاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

امساک کے لئے بے نظیر دوا ہے - قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

یوسکت واری روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ علاوہ محصول ڈاک

راج ویدنارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ ۳۹۳ - کالبادیوی روڈ   لکھنو ایجنٹ - نگم میڈیکل ہال نادان محل فتح گنج

کانپور ایجنٹ - لنگر شاد با جپئی نیا گنج چورستہ   الہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک

دہلی ایجنٹ - جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک -   آگرہ ایجنٹ - رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبد السلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا) بر نٹر خواجہ عبد الواحد انتظامی پریس کانپور -

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD. No. A. 142

جمال پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے   زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
احسن   بسمی

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

قیمت سالانہ ۶ ر ششماہی ۳ ر

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۶	کان پور، چہار شنبہ ۷ ستمبر ۱۹۳۲ء مطابق ۵ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ	نمبر ۳۳

کلامِ اثر

(از جناب مرزا جعفر علی خان بی اے اثر لکھنوی)

زہے مقدور اگر انساں یوں مجبور ہو جائے
کہ جو منظور ہو تجھکو وہی منظور ہو جائے

چھپائے دل میں بیٹھے ہیں وہ حسرت تیرے دیوانے
زباں تک آتے آتے جو شرار طور ہو جائے

نہ گزرے یاد میں تیری اگر اک سانس عاشق کی
یہ حالت ہو کہ مرنے کی خبر مشہور ہو جائے

انا الحق کی صدا گونجا کرے گی رہتی دنیا تک
کمالِ عشق ہے ناظر اگر منصور ہو جائے

اُسی سے ہے اثر لذت اگر ہے زندگانی میں
وہ دل جو درد کا پیمانہ بنکر چور ہو جائے

نیازِ عشق جبتک بے نیازِ حق و باطل تھا
کیا جس خاک پر سجدہ وہی کعبہ وہی دل تھا

ستم تو دیکھ پونچھے بھی تو دامن سے مرے پونچھے
وہ اشکِ یاس جنمیں خونِ تمنا کا شامل تھا

پشیماں تیرے دشمن ہوں سرِ محشر بھی کہدونگا
دلِ بسمل نے مارا مفت میں نام قاتل تھا

اُسے اک تربتِ گمنام پر روتے ہوئے دیکھا
وہ ظالم جس کو اندازِ ستم کا اپنے مشکل تھا

وہی مینوش ہیں لیکن اُمنگیں وہ نہیں باقی
نگہ ساقی کی پھرتے ہی دگرگوں رنگِ محفل تھا

نہ آیا حکمِ آزادی تو پیغامِ اجل آیا
مرے کانوں میں کچھ بدلا ہوا شورِ سلاسل تھا

اب کوئی روکے تو کیونکر سیلِ اشکِ ناب کو
بیقراری لے گئی ساتھ اپنے دل کی تاب کو

سازِ دل سے پھوٹ نکلیں نغمہائے رنگ رنگ
جنبشِ تارِ نگہ درکار ہے مضراب کو

بیقراری پر اضافہ آہ و زاری کا ہوا
یہ سمجھتے تو نہ سمجھاتے دلِ بیتاب کو

نیند کے حیلے سے وہ برہم زنِ مژگاں ہوا
ہم نشیں اب ہم یوہیں ترسا کرینگے خواب کو

کام حسبِ مدعا کوئی نہیں ہوتا اثر
ہم سے جیسے دشمنی ہے عالمِ اسباب کو

حکومت کے خلاف قاتلانہ حملوں کی فہرست!

جریدہ ٹائمس آف انڈیا نے مسٹر گراسبی ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ پولیس ڈھاکہ پر حالیہ قاتلانہ حملے کے سلسلے میں ان تمام حملوں کی فہرست شایع کی ہے جو گذشتہ چار سال سے حکام یا حکومت پرستوں پر کئے جا رہے ہیں۔ قارئیں ملاحظہ فرمائیں! (مدیر)

۱۹۲۸ء

۱۷ دسمبر۔ لاہور مسٹر سانڈرس کا قتل

۱۹۲۹ء

۸ اپریل۔ دہلی۔ جمعیۃ مقننہ میں بم پھینکا گیا

۲۲ اپریل صوبہ سرحد۔ ایک سپاہی نے کپتان ہیکر لفٹنٹ کو گولی سے ہلاک کر دیا۔

۱۴ جون۔ وزیرستان۔ کپتان ایم اسٹفن کو زرمق جاتے ہوئے راستے میں گولی سے ہلاک کر دیا۔

۲۳ دسمبر۔ دہلی، وائسرائے کی ٹرین کو اڑانے کی کوشش کی گئی۔

۱۹۳۰ء

فروری۔ لاہور مسٹر لوئیس ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو گولی سے ہلاک کرنیکی سعی کی گئی اور مسٹر لوئیس کے ایک دوست پر جسکو انھوں نے اپنی موٹر کار سواری کے لئے دیدی تھی گولی چلائی گئی۔

۲ فروری۔ لورالائی سارجنٹ آلوس کو جبکہ وہ شکار میں گیا ہوا تھا قتل کر دیا گیا۔

۲۴ فروری۔ لنڈی کوتل، لفٹنٹ ہاکس اسسٹنٹ انجنیر کو قتل کر دیا گیا۔

۱۸ اپریل۔ چاٹگام ریلوے اور پولیس کے اسلحہ خانہ پر انقلاب پسندوں کے حملوں سے دو یوروپین ہلاک ہوئے

۲۰ مئی۔ ملتان سپرنٹنڈنٹ پولیس بم سے زخمی ہوا

۲ جون۔ لائل پور۔ جناب کالج کے احاطہ میں بم پھینکا گیا۔

اگست۔ جھالسی اکسٹرا پر حملہ کرنیکی کوشش کیگئی

۲۵ اگست کلکتہ، سر ٹیگارٹ کمشنر پولیس پر بم پھینکے گئے

۲۸ اگست۔ ڈھاکہ، انسپکٹر جنرل پولیس کو قتل کر دیا گیا، اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کو سخت زخمی کیا گیا۔

۱۵ اکتوبر۔ لاہور مسٹر اسمتھ انسپکٹر پولیس پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔

۱۹ اکتوبر بمبئی، سارجنٹ ٹیلر اور اسکی بیوی پر گولیان چلائی گئیں۔

۲۸ اکتوبر۔ برہما، اس ٹرین کو تباہ کرنیکی کوشش کی گئی جسمیں حکومت برہما کے اہم اراکین سفر کر رہے تھے۔

۲۶ اکتوبر۔ کلکتہ یوروپین اسسٹنٹ کمشنر پولیس کے مکان میں بم پھٹا۔

۴ دسمبر۔ حیدر آباد۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے احاطہ میں بم پھٹا

۸ دسمبر۔ کلکتہ لفٹنٹ کرنل سمپسن کو قتل کر دیا گیا

۹ دسمبر۔ لاہور۔ کپتان میگ سینگن کو گولی سے ہلاک کر دیا گیا۔

۲۳ دسمبر۔ لاہور۔ مسٹر مانٹمورنسی گورنر پنجاب کو گولی سے زخمی کیا گیا۔

۱۴ دسمبر۔ دیوا، برہما، انجنیر محکمہ جنگلات کو قتل کر دیا گیا

۱۹۳۱ء

۱۸ فروری۔ چارسدہ، اسسٹنٹ کمشنر کو قتل کرنے کی کوشش کی گئی۔

۱۷ مارچ۔ کریہ نگر سپرنٹنڈنٹ پولیس کے مکان میں بم پھینکے گئے

۶ اپریل۔ چارسدہ اسسٹنٹ کمشنر کو پھر قتل کرنے کی کوشش کی گئی،

۷ اپریل۔ مدناپور۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو گولی سے ہلاک کر دیا۔

۷ مئی کانپور۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے پاس خط بھیجا گیا

۲۲ جولائی۔ پونا۔ قائمقام گورنر بمبئی پر گولی چلانے کی کوشش کی گئی۔

۲۳ جولائی صوبہ متوسط۔ لفٹنٹ مبلیں اور لفٹنٹ ڈشی ہان پر ٹرین میں قاتلانہ حملہ، اول الذکر بعد میں مر گئے۔

۲۷ جولائی۔ علی پور۔ ڈسٹرکٹ وسشن جج کو قتل کر دیا گیا

۲۱ اگست۔ ڈھاکا۔ کمشنر ڈھاکا پر گولی چلائی گئی

۲۸ اکتوبر۔ ڈھاکا، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پر حملہ آور ایک گروہ نے گولی چلائی جس سے انکی آنکھ ضایع ہو گئی۔

۲۹ اکتوبر۔ کلکتہ۔ پریسیڈنٹ یوروپین ایسوسی ایشن پر گولی سے حملہ کیا گیا۔

۱۴ دسمبر۔ کومیلا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گولی سے ہلاک کر دیا گیا

۱۹۳۲ء

۲۰ جولائی۔ ڈھاکہ۔ ایک سارجنٹ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا

۶ فروری۔ کلکتہ۔ گورنر بنگال پر ایک بنگالی لڑکے نے گولی چلائی۔

۲۶ اپریل انجیر، چیف کمشنر پر گولی سے حملہ کیا گیا

۳۰ اپریل۔ مدناپور مسٹر ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو گولی سے ہلاک کیا گیا۔

۲۹ جولائی۔ کومیلا۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ پولیس کو گولی سے ہلاک کر دیا گیا۔ ۵ اگست۔ ایڈیٹر اسٹیٹسمین پر گولی چلائی گئی!

THE SADAQAT CAWNPORE

حال پر تو تو حرم مستقل میں ہے　زبان پر جو کچھ ہے دہ تیرے دلیں ہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۱۶ | کانپور چہارشنبہ ۷ ستمبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۳

ہز اکسلینسی وائسرائے کی تقریر

ہز اکسلینسی وائسرائے نے ۵ ستمبر کو شملہ میں لیجسلیٹو اسمبلی کا افتتاح کرتے ہوئے ایک نہایت طویل تقریر ارشاد فرمائی ہے جسمیں تمام موجودہ ملکی مسائل پر تبصرہ کیا گیا ہے:-

ہز اکسلینسی نے اپنی تقریر میں گذشتہ ۸ ماہ کی مشکلات کا تذکرہ کرتے ہوئے اس پر اظہار مسرت کیا ہے کہ حکومت ہند کے تعلقات غیر ملکی حکومتوں سے نہایت اچھے رہے کاشتکاروں کی پریشانی کی وجہ آپنے غلہ کی ارزانی قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ جب دنیا کا کاروبار بدستور چلنے لگیگا - اسوقت ہندوستان کو بھی فائدہ پہونچیگا - آپنے کاشتکاروں کے مسئلہ کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے افسوس کیساتھ اس امر کا اظہار کیا ہے کہ حکومت مالی مشکلات کی وجہ سے ۳۳-۱۹۳۲ء کیلئے ایگریکلچرل ریسرچ کیلئے مقررہ پانچ لاکھ کی رقم نہ دیسکے گی - چونکہ ہندوستان ایک زرعی ملک ہے اسلیئے ہندوستان کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ کاشتکاری کے متعلق تحقیقات کرکے اسکی زرعی قوت کو بڑھایا جائے - مگر افسوس ہے کہ حکومت نے جو پانچ لاکھ کا عطیہ اسکے متعلق دیا ہی تھا وہ مالی مشکلات کی وجہ سے ملتوی کر دیا - کیا یہ ممکن نہیں تھا کہ بجائے اس عطیہ کے کسی اور عطیہ کو ملتوی کیا جاتا؟ عام خیال ہے کہ ملک کی اقتصادی حالت محض غلہ کی گرانی سے درست نہیں ہو سکتی بلکہ ملک کی اقتصادی حالت اُسی وقت درست ہوگی جبکہ خود ہندوستان اپنی تمام ضروریات کو خود پورا کر سکے گا - اور ملک کا روپیہ ملک کے اندر رہے گا -

ہز اکسلینسی نے حج کے متعلق مسودات قانون کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ گذشتہ اجلاس دہلی میں حاجیوں کی امداد دینے کیلئے ۳ بل پیش کیے گئے تھے - مگر چونکہ بعض کے متعلق اعتراضات کیے گئے ہیں اسلیئے انکو فی الحال ملتوی کر دیا گیا ہے یہ ظاہر ہے کہ حج کے متعلق جو قانون بنے والا ہے اس سے حکومت کا مطلب ہے کہ حجاج کو فائدہ پہونچے - لہذا ہم یہ عرض کرینگے کہ حج کے متعلق جو قوانین حکومت بنائے اسکے مسودہ کو پہلے شائع کر دے تاکہ پبلک اس پر کافی نکتہ چینی کر سکے - اور اسکے بعد یہ مسودہ قانون بننے کیلئے اسمبلی میں پیش کیا جائے اور اس مسودہ پر صرف مسلمانوں کی رائے شماری پر فیصلہ کیا جائے - تاکہ قانون بننے پر حکومت پر کوئی الزام نہ عائد ہونے پائے

حکومت ہند و حکومت برطانیہ کے درمیان اوٹاوہ کانفرنس میں جو معاہدہ ہوا ہے اس پر آپ نے اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ معاہدہ قانون بننے کیلئے اسمبلی کے سامنے آئے گا - یہ معاہدہ ایسا ہے کہ ۶ ماہ کے نوٹس کے بعد ہندوستان اسے منسوخ کر سکتا ہے - مجھے امید ہے کہ آپ حضرات میرے ساتھ ممبران وفد کا شکریہ ادا کرینگے کہ جنہوں نے اوٹاوہ میں ہندوستان کی جانب سے معاہدہ کیا۔

ہز اکسلینسی نے ہندوستان کی اقتصادیات پر تبصرہ کرنے کے بعد سیاسی مسائل پر توجہ فرمائی اور سول نافرمانی اور کانگریس کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ کانگریس کا نظام دور تک پھیلا ہوا ہے اور اسکی حمایت غیر کانگریسی بھی کرتے ہیں - اور چونکہ سول نافرمانی کی تحریک ابھی تک ختم نہیں ہوئی ہے اسلیئے حکومت بھی اپنے انتظامات میں کمی نہیں کر سکتی - اور اپنی پالیسی پر قائم ہے چونکہ موجودہ آرڈیننسوں کی مدت دسمبر تک ختم ہو جائے گی اسلیئے حکومت کا ارادہ ہے کہ آرڈیننس کی ضروری دفعات کو مستقل قانونی شکل میں لایا جاوے اسلیئے ایک بل حکومت اسمبلی میں پیش کرے گی - کہ صوبجاتی حکومتیں اپنی ضروریات کو دیکھکر صوبجاتی کونسلوں میں آرڈیننس کی بعض دفعات کو منظور کرالیں - ہم سمجھتے ہیں کہ ہر ایک پر امن شہری کا یہ فرض ہے کہ وہ سول نافرمانی کی تحریک کو ناکامیاب بنانے میں حکومت کا ساتھ دے -

بنگال میں تشدد کے جو واقعات وقوع پذیر ہوئے ہیں اس سے ہر ایک محب وطن کو انتہائی قلق اور افسوس ہے اور حقیقت یہ ہے کہ نوجوانوں کا یہ طرز عمل ہندوستان کے نام پر بدنما دھبہ ہے ہر محب وطن کی یہ دلی خواہش ہے کہ بنگال کے دہشت انگیز واقعات کا کسیطرح سد باب ہو -

سب سے آخر میں ہز اکسلینسی نے فرمایا کہ حکومت نے یہ طے کر دیا ہے کہ ایک محدود تعداد میں برطانوی علاقہ اور ریاستوں کے نمائندوں کو وسط نومبر میں لندن بلایا جائے اور گول میز کانفرنس ایک خاص نظام اور ایجنڈے کے ماتحت کیجائے - اور اس کانفرنس کی کارروائی کو منسٹر کمیٹی اور پارلیمنٹ کے ساتھ پیش کر دی جائے

اس طرح حکومت نے ملک کی اس متحدہ آواز کا خیال کیا کہ جو ملک نے گول میز کانفرنس ختم کر دینے پر اُٹھائی تھی - مگر اب سوال یہ ہے کہ ہندوستان سے کون کون نمائندے جاتے ہیں - اگر مہاتما گاندھی اس کانفرنس میں شریک نہ کیے گئے تو سوال یہ رہتا ہے کہ سول نافرمانی کی تحریک کی موجودگی میں اصلاحات کامیاب بھی ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ مسلمانوں کی نمائندگی ہی سر آغا خاں - ڈاکٹر شفاعت احمد خاں ایسی قسم کے بزرگوں سے ممکن نہیں بلکہ مسلمانوں کی نمائندگی ڈاکٹر انصاری و سر علی امام جیسے رہنما ہی کر سکتے ہیں -

بہرحال ہم کو خوش ہونا چاہیے کہ حکومت نے ہندوستان کی آواز کو سنکر تیسری گول میز کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کر دیا ہے - اور ہم حکومت سے یہ بھی توقع کرتے ہیں کہ وہ نمائندوں کے انتخاب میں بھی اپنی فراخدلی کا ثبوت دے کر اہل ہند کو مطمئن کرنے کی کوشش کرے گی -

آئینہ کانپور

سبزی منڈی کا قضیہ! کہا جاتا ہے کہ ۵ ستمبر کو ملازمان بورڈ نے پولیس کی امداد سے پریڈ پر کنجڑوں کی دوکانات پر حملہ بول کر اُن کے تمام سامان کو زبردستی چھین لیا اور اُن کو زدوکوب بھی کیا -

اسی بے عنوانی کے سلسلہ میں ایک وفد نے مسٹر موڈی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے ملاقات کرکے تمام حالات بیان کیے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے فون پر چیرمین صاحب میونسپل بورڈ سے گفتگو کی - تو انہوں نے اپنی لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انھوں نے اس قسم کا کوئی حکم نہیں دیا اسکے بعد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے وفد کو یہ یقین دلایا کہ سبزی فروشوں کے ساتھ آیندہ اس قسم کا برتاؤ نہ کیا جا سکے گا -

ہم نہیں سمجھتے کہ کن اختیارات کے ماتحت ملازمان بورڈ یا پولیس کانسٹبلوں نے ان لوگوں کے ساتھ اس قسم کا سخت برتاؤ کیا؟ ہم امید کرتے ہیں کہ چیرمین صاحب میونسپل بورڈ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس اُن لوگوں کو کافی سرزنش کریں گے کہ جنھوں نے اس قسم کا غیر ذمہ دارانہ طرز عمل اختیار کیا ہے تاکہ ماتحتوں کو تنبیہ ہو اور آیندہ اس قسم کا غیر ذمہ دارانہ طرز عمل نہ اختیار کیا جا سکے -

حکام! اب معلوم ہوا ہے کہ مولوی سید محمد منیر صاحب جج خفیفہ کانپور کی جگہ پر بابو چتر بہاری لال صاحب تشریف لا رہے ہیں -

دیوانی عدالتوں میں تعطیل! تعطیل کلاں کے سلسلہ میں ۹ ستمبر سے صوبہ آگرہ کی دیوانی عدالتوں میں ایک ماہ ۵ یوم کی تعطیل ہو گئی - اب یہ عدالتیں ۱۱ اکتوبر کو کھلیں گی -

مقدمہ سازش! کہا جاتا ہے کہ کانپور میں جن انقلابیوں کی گرفتاری ہوئی ہے اُن کی شناخت جلد جیل کے اندر ہونے کے بعد مقدمہ سازش کانپور کی کارروائی شروع ہونے والی ہے

بم اور کارتوس! ۵ ستمبر کو پولیس نے متعدد جگہ تلاشی لے کر بم اور کارتوس برآمد کیے - اور لوگوں کو گرفتار کیا - چنانچہ اسی سلسلہ میں سری کشن - رادھا کرشن ساکن ہربنس محال کے مکان کی تلاشی لے کر دو تیار شدہ بم برآمد کیے - اسی محلہ میں گنگا پرشاد کے مکان کی تلاشی لینے پر دو سو کارتوس اور بم کے خول برآمد ہوئے -

ہرندر سنگھ طالب علم انٹرنس کلاس ساکن کرنیل گنج کے مکان کی تلاشی لی گئی اور اُس کو گرفتار کر لیا گیا -

ناج گھر اور گوالٹولی میں خانہ تلاشی لینے پر چوری کا سامان برآمد ہوا اور تین ہندوؤں کو گرفتار کر لیا گیا

ہرتال ۴ ستمبر کو حسب معمول گاندھی ڈے کے سلسلہ میں شہر کے تمام ہندو بازاروں میں ہرتال کی گئی -

جلوس! ۴ ستمبر کو کانگرس کی طرف سے ایک جلوس نوگھڑہ سے اٹھا ہٹیہ کے قریب آنے پر پولیس نے اس جلوس کو منتشر کر دیا - اور ٹھاکر شنکر سنگھ اور مہابیر پرشاد کو گرفتار کر لیا -

تار کاٹنے کی وبا! ۳۱ اگست کو الہ آباد اور کانپور کے درمیان ریلوے تار کسی نے کاٹ دیے جسکی وجہ سے ریلیں بہت تاخیر میں پہونچیں -

کانگرس کا سامان! پولیس دفتر کانگرس پر قبضہ کیے ہوئے تھی - اب معلوم ہوا ہے کہ پولیس دفتر کانگرس کا سامان اٹھائے گئی ہے -

آگ لگانیکی کوشش! مسٹر نرسوہن لال رام نرائن تاجر ولایتی پارچہ کی دوکان میں کسی نے ناسفورس ڈالدیا جسکی وجہ سے آگ لگ گئی مگر فوراً چوکیدار کو علم ہو گیا - اسلیئے آگ بجھا دی گئی - اور کچھ نقصان نہیں ہونے پایا -

سزائیں! جائنٹ مجسٹریٹ کی عدالت سے ۴ ستمبر کے جلوس نکالنے کے جرم میں ٹھاکر شنکر سنگھ اور مہابیر پرشاد کو دو دو سال قید سخت کی سزا دی گئی -

ایک لاہوری کی گرفتاری! پنجاب ہوٹل واقعہ بادشاہی ناکہ پر پولیس نے بی - این - کھنا - کو اس شبہ میں گرفتار کیا ہے کہ وہ پنجاب کے ایک قتل کے سلسلہ میں لاہور سے بھاگ کر آئے ہیں -

بجلی گری! ۶ ستمبر کی رات کو بارش اور برق و رعد کا نہایت زور شور تھا - چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ سرسیا گھاٹ کے ایک مندر پر بجلی گری - جس کی وجہ سے مندر کی دیوار شق ہو گئی ہے -

ایک عورت کو گورے اٹھا لیگئے! ۳ ستمبر کو ایک ہندو عورت جو کہ بھگوت گھاٹ پر نہانے جا رہی تھی - دو گورے سپاہی ایک ہندو کی امداد سے اس عورت کو تانگہ پر بٹھا کر رفوچکر ہو گئے -

ایک لڑکا مشین سے کٹ گیا - یکم ستمبر کو جگی لال کملاپت کے مل میں ایک ہندو لڑکا مشین سے کٹ کر مر گیا -

ایک لڑکے کا غائب! نہال سنگھ نامی ایک نوجوان لڑکا کلیان پور سے کانپور آیا جو غائب ہو گیا ہے

ریل روکنے کی سزا - مسٹر گنگولی اسپیشل مجسٹریٹ نے پریم ناتھ تواری کو زنجیر کھینچ کر ریل روکنے کے جرم میں دس روپیہ جرمانہ کی سزا دی

آتشزدگی - بیگم گنج میں ایک ہندو کے مکان میں آگ لگ گئی تھی مگر فائر بریگیڈ کے فوراً آ جانے سے کچھ نقصان نہیں ہونے پایا -

پھانسی کی سزا! میکو لال تیلی کو تلیانہ کے قتل کے مقدمہ میں عدالت اڈیشنل ڈسٹرکٹ و سشن جج سے پھانسی کی سزا کا حکم ہوا ہے -

جبار نامی مزدور کو کہ جس نے ایک معصوم بچہ کو قتل کرکے زمین میں دفن کر دیا تھا - پھانسی کی سزا کا حکم ہوا تھا عدالت العالیہ ہائی کورٹ نے بھی اسی حکم کو قائم رکھا ہے اسلیئے اس کو کانپور جیل میں ۲۱ ستمبر کو پھانسی دی جاوے گی -

ٹھگوں کی گرفتاری! پولیس نے بدمعاش ٹھگوں کے ایک گروہ کو گرفتار کرکے اُن کے پاس سے چوری کا بہت سامال برآمد کیا ہے -

فیس میں اضافہ - ہم کو معلوم ہوا ہے کہ بعض اسکولوں

ہندوستان کو آزادی عطا کرنا برطانیہ کا فرض اولین ہے صدر اعظم کا اعلان قومیت پرستی کیلئے نہایت خطرناک ہے

سودیشی مال نہ خریدنے والے ہندوستانی غدار ہیں

پارلیمنٹ کے رکن مسٹر ہیلس کا ہنگامہ خیز بیان!

بنگلور ۱۳ر اگست! مسٹر ایچ کے ہیلس پارلیمنٹ کے قدامت پسند ممبر سیاسیات سے واقفیت حاصل کرنیکی غرض سے ہندوستان تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپ نے اخباری نمائندے سے دوران گفتگو میں کہا کہ جب سے برطانیہ نے ہندوستان زمین پر اپنا قدم جمایا ہے اُس وقت سے آج تک ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان نفاق اور بے اعتمادی کے مظاہرے ہو رہے ہیں۔

مسٹر ہیلس نے یہ بھی فرمایا کہ اگر برطانوی مدبرین تھوڑی سی جرأت سے کام لیکر ہندوستان کی حکومت کی باگ ہندوستانیوں کے ہاتھ میں دیدیں۔ تو دنیا کے بدترین حب پسندسے بھی خراج تحسین وصول کریں گے۔ اور برطانیہ کو دنیا کی سلطنتوں میں ایک امتیاز خصوصی حاصل ہو جائے۔ ہندوستان کی قسمت کی باگ انگلستان کے رجعت پسندوں کے ہاتھ میں ہے۔ لہذا ہندوستانیوں کا یہ خوف بالکل بجا ہے کہ انھیں ہرگز کسی انصاف اور بھلائی کی توقع نہیں ہو سکتی جبکہ ان کی قسمت کی باگ حکومت انگلستان اور اس کے تنگ نظر عہدہ داروں کے ہاتھ میں ہے"

مسٹر ہیلس نے فرقہ وار فیصلہ کے اعلان پر اظہار افسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ہندوستانی اپنے ملک کو عروج کے نصف النہار پر دیکھنا چاہتے ہیں تو انھیں فرقہ پرستی کی ذہنیت کو جذبات قومی دلی میں فوراً تبدیل کر دینا چاہئے۔ ہمیں امید ہے کہ ہندو اور مسلم لیڈر جلد سے جلد کوئی باہمی تصفیہ کریں گے۔ اور اس طرح موجودہ سکیم کی سب سے بڑی رکاوٹ دور ہو جائے گی۔ جس نے قومیت کو خواب و خیال بنا رکھا ہے۔

سودیشی خرید کی تحریک پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم ایسی تحریک کو روکیں تو ہم سے بڑھکر منافق دنیا میں کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا اگر ہندوستانی اپنے ملک کی تیار کردہ اشیاء کو چھوڑ کر برطانوی مال ہی خریدیں۔ تو ان کو غدار کہنا بالکل بجا ہو گا۔ برطانیہ کی بھی غالباً یہی آرزو ہو کہ ہندوستانی اس سے وہی چیز خریدیں جسے اُن کا ملک مہیا نہ کر سکتا ہو یہ میری ایک التجا تھی۔ مجھے یقین ہے کہ کوئی شخص جسے فہم و ادراک سے کچھ بھی حصہ ملا ہے۔ اس سے انکار نہیں کر سکتا

جاپان دنیائے تجارت کیلئے عموماً اور ہندوستانی صنعت کیلئے خصوصاً نہایت خطرناک ثابت ہو رہا ہے تا وقتیکہ اس کی درآمد پر کافی محاصل نہ بڑھائے جائیں ہندوستانی صنعت کا زندہ رہنا محال ہے

اٹاوہ کے تجارتی تصفیہ کے متعلق آپ نے کہا کہ اس میں ہندوستان اور برطانیہ کے دوستانہ تعلقات اور فوائد کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ جس کی اہمیت کا احساس ابھی ہندوستانیوں کو نہیں ہو سکا۔ اٹاوہ کانفرنس نے لاکھوں کروڑوں بیکار مزدوروں کے جسم میں نئی روح پھونکدی ہے۔

آخر میں مسٹر ہیلس نے فرمایا کہ جسطرح ہندوستان انگلستان کا دست نگر ہے بالکل ویسے ہی انگلستان بھی ہندوستان کی امداد کا محتاج ہے دونوں ممالک کے مفاد اس قدر ملتے جلتے ہیں کہ انہیں ایک دوسرے پر اعتماد کرنا نہایت ضروری ہے۔

لہذا ان دونوں ممالک میں کامل اعتماد و اور دوستی کی ضرورت اس سے کہیں زیادہ ہے کہ ایک دوسرے کا بائیکاٹ کیا جائے اور آپس میں نفرت و خصومت پھیلائی جاوے۔

مولانا ابوالکلام آزاد کا اہم بیان

کلکتہ یکم ستمبر! مولانا ابوالکلام آزاد نے ایک ملاقات کے دوران میں فری پریس کے نمائندہ سے فرمایا کہ صدر اعظم کا فرقہ وار اعلان ہندوستانی قومیت پرستی کیلئے نہایت خطرناک ہے اس اعلان نے ایک فرقہ کو خواہ مخواہ دوسرے فرقہ کے خلاف ابھار دیا ہے حالانکہ سوائے یوروپینوں کے اور کسی کو کچھ بھی نہیں ملا۔ مولانا نے فرمایا کہ کلکتہ اور دیگر مقامات کے قوم پرستوں نے جو تبصرے اس اعلان پر کئے ہیں۔ وہ گمراہ کن اور غلط ہیں۔ بجائے اس کے کہ وہ مسلمانوں کی تائید کرتے اور کہتے کہ انہیں بھی کچھ نہیں ملا۔ اور اُن کو دعوت عمل دیتے تاکہ دونوں قومیں آپس میں متحد ہو کر حصول حقوق کی جنگ کو جاری رکھتیں۔ انہوں نے نام نہاد مسلم راج کو پانی پی کر کوسنا شروع کر دیا ہے

گول میز کانفرنس میں کوئی اصلی نمائندہ نہ تھا

اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے مولانا نے فرمایا۔ کہ:—

گول میز کانفرنس میں ایک نمائندہ بھی ایسا نہ تھا جسے صحیح معنوں میں ہندوستان کا نمائندہ قرار دیا جا سکتا بخلاف اس کے وہ سب کے سب حکومت کے منتخب کردہ تھے۔ جنہوں نے عہد کر لیا تھا کہ وہ کوئی خاطر خواہ تصفیہ نہ ہونے دیں گے۔ تاکہ دنیا پر یہ ظاہر کیا جائے کہ ہندوستانی ابھی معمولی سے معمولی جھگڑوں کا کرنے کے بھی قابل نہیں ہیں۔ مولینا نے فرمایا کہ صدر اعظم کے اعلان نے مسلمانوں کے مشہور چودہ مطالبات میں سے صرف ایک کو پورا کیا ہے جسے ہم جداگانہ انتخاب کہتے ہیں لیکن اس سے بھی مسلمانوں کو بنگال میں آئینی اکثریت حاصل نہیں ہوئی۔ آخر میں مولانا نے فرمایا کہ مولوی اسمٰعیل خاں اور مسعود احمد سے توقع کیجاتی ہے کہ وہ کانگریس اور قوم پرست مسلمانوں کی باہمی مفاہمت کیلئے جدید تدابیر سوچینگے مسلمان صحیح رنگ میں نظر آجائینگے اگر ہندو ایک دفعہ جرأت کر کے مخلوط انتخاب کی بنا پر مسلمانوں کو آئینی اکثریت دیدیں

گول میز کانفرنس کا مکمل بائیکاٹ

سکھ کونسل کے رزولیوشن

لاہور۔ ۳۱ر اگست۔ سکھ جنگی کونسل کا اجلاس سردار امر سنگھ جی کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں سردار اجل سنگھ اور سردار سمپورن سنگھ کو اُن کے مشاورتی کمیٹی سے مستعفی ہو جانے پر مبارکباد دیگئی اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ کوئی سکھ کسی طرح بھی گول میز کانفرنس یا اسکی کمیٹی میں شریک نہو ایک رزولیوشن میں قرار پایا کہ پنجاب میں اس وقت تک صوبجاتی آزادی نافذ نہ کیجائے جب تک کہ فرقہ وارانہ سمجھوتہ نہ ہو جائے۔

ایک رزولیوشن کے ذریعہ یہ رائے بھی ظاہر کی گئی کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل کے سلسلے میں سکھوں کیساتھ جو سلوک روا رکھا گیا ہے وہ سکھ پنتھ کی تذلیل کے مترادف ہے بدیں وجہ مرکزی اور صوبجاتی مجالس آئین ساز کے جملہ سکھ ممبران بطور آئینی پروٹسٹ کے مستعفی ہو جائیں اور ان ہی نشستوں کے لئے دوبارہ انتخاب میں کھڑے ہوں تاکہ یہ امر عیاں ہو جائے کہ وہی اپنے فرقہ کے حقیقی نمائندے ہیں۔

مولانا شوکت علی اور فرقہ وارانہ اعلان

بمبئی۔ ۲ر ستمبر۔ فرقہ وارانہ فیصلہ کے سلسلہ میں دوران ملاقات میں مولانا شوکت علی فرمایا کہ فیصلہ میں ہمارے اختلافات سے خوب خوب فائدہ اٹھایا گیا ہے مجھے سخت مایوسی ہے کہ ہمارے مابین کوئی مفاہمت نہیں ہو سکی اسلئے مسلمانوں کو سوائے اسکے کوئی چارہ نہیں کہ وہ اس فیصلہ کو تسلیم کر لیں خواہ وہ کسی قسم کا ہو۔

فیصلہ کی تفصیلات کے سلسلہ میں مولانا نے ارشاد فرمایا کہ بنگال میں مسلمانوں کیساتھ ناانصافی کی گئی ہے۔ بنگال میں مسلمانوں کو ۵۱ فیصدی ملنا چاہئے تھا سندھ کی علیحدگی بھی بہت ضروری تھی اگر صوبہ سندھ مالی اعتبار سے کمزور ثابت ہوتا تو جہانتک اکثریت کے مفاد کا تعلق ہے خواہ حکومت بمبئی پورا کرے یا حکومت ہند اسکیلئے برابر ہے

مولانا شوکت علی امریکہ جا رہے ہیں!

بمبئی ۲ر ستمبر۔ مولانا شوکت علی ستمبر کے آخری ہفتہ میں یا اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں تین ماہ کے لئے امریکہ تشریف لیجا رہے ہیں۔ وہاں آپ تقریریں فرمائیں گے۔

اس لیبل کا دھیان رکھئے

322 Lohi

یہ ایک خوبصورت لوئی نظر آتی ہے مال دائمی!

Dhariwal

دھاریوال کی خالص اُونی لوئی نمبر ۳۲۲ جو کہ ہندوستان میں کاتی۔ بنی۔ رنگی اور تیار کیجاتی ہے مقامی ایجنٹ

امپیریل ایجنسی جنرل گنج۔ کانپور

مفت نمونوں کیلئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۴ کو لکھو دی نیو ایجرٹن اولن ملز دھاریوال پنجاب

سرحدی کونسل میں انسداد زنا کا مسودہ قانون!

پشاور ۲ر ستمبر۔ مجلس خلافت صوبہ سرحد میں زنا کے انسداد کے لئے انتہائی کوشش کر رہی ہے۔ اس مقصد کیلئے مجلس نے بارہا قحبہ خانوں میں پکٹنگ لگایا۔ اور قربانیاں کیں۔ اس سلسلہ میں مسٹر پیر بخش نے کونسل میں ایک مسودہ قانون پیش کیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ حدود بلدیہ کے اندر انسداد زنا کے لئے اختیارات تفویض کیے جائیں۔ یہ مسودہ قانون عوام کی رائے معلوم کرنے کی غرض سے شایع کر دیا گیا ہے لہذا مجلس خلافت قومی اداروں اور ائمہ مساجد سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اس مسودہ قانون کی حمایت میں قرار دادیں منظور کریں اور اسکی نقول ۵ اکتوبر سے پہلے معتمد سرحدی کونسل ایبٹ آباد کے نام بھیجدیں۔ اور مجلس خلافت پشاور کو اسکی اطلاع دیں (اللہ بخش یوسفی جنرل سکریٹری مجلس خلافت پشاور)

جامع مسجد دہلی کا قضیہ

مسٹر آصف علی بیرسٹر کا بیان

دہلی۔ ۲ر ستمبر۔ قضیہ جامع مسجد دہلی کے سلسلہ میں مسٹر آصف علی بیرسٹر نے ذیل کا بیان اخبارات کو بھیجا ہے!

قضیہ جامع مسجد کے سلسلہ میں جو وحشتناک افواہیں حکومت کے رویہ کے متعلق گرم ہیں ان کے بارے میں جو سرکاری اعلان چیف کمشنر نے شایع کیا ہے اسمیں آپنے ان حکام کے ناجائز رویہ کو جو مسجد کے معاملات کا بحیثیت اسکے شاہجہانی وقف اور قدیمی یادگار ہونے کے انتظام کرتے ہیں اپنے منتظمین کے بیان کی تردید کر دی ہے۔ جامع مسجد اور اسکی وقف جائداد کو حکومت کسی قانون کی رو سے بھی ضبط نہیں کر سکتی چہ جائیکہ ایسٹ انڈین کمپنی کو جو ۱۸۵۷ء میں مغل بادشاہ کی محض کارپرداز اور ایجنٹ کی حیثیت رکھتی تھی اس قسم کی مداخلت کا کوئی حق ہوتا۔ ۱۸۶۲ء کی شرائط کیمطابق جسقدر حوالے دیے گئے ہیں وہ نہایت غیر موزوں اور بے محل ہیں۔ اسمیں شک و شبہ کی کوئی گنجایش نہیں کہ مسجد کی تمام وہ جائداد جسمیں بہت سے گاؤں بھی شامل ہیں غیر مشروط طریق پر مسجد کو واپس ملجانی چاہئے لیکن ۱۸۶۲ء کا وفا کیشان ازلی نے حکومت کو اسبات کی اجازت دیدی ہے کہ وہ مسجد کی جائداد میں دست اندازی کرے۔ حکومت کو اختیار حاصل ہے کہ وہ ہر اس شخص کو گرفتار کرے۔ آزادی مسجد کا غلط استعمال کرے لیکن لوگوں کی زبان بندی کا اختیار نہ حکومت کو ہے اور نہ مسجد کے منتظمین کو۔ کیونکہ صرف خدا کا گھر ہی ایک ایسی جگہ ہے جہاں مسلمانوں پر زبان بندی کی پابندیاں عائد نہیں کی جا سکتیں۔

مسلم کانفرنس نے کیا مانگا تھا اور حکومت نے کیا دیا

نمبر	مسلم کانفرنس نے کیا مانگا تھا	حکومت نے کیا دیا	کیفیت
۱	وفاق ہند کے اجزاء ترکیبیہ کو کامل اختیارات حاصل ہوں اور اُن کے درمیان کوئی فرق و امتیاز نہ ہو یعنی برطانوی ہند کے صوبوں اور دیسی ریاستوں کی حیثیت ہر طرح مساوی ہو۔	×	فرقہ وارانہ "فیصلہ" میں اس مطالبہ سے متعلق کامل سکوت اختیار کیا گیا، مگر گول میز کانفرنس اور اُسکے بعد گول میز کی کمیٹیوں میں جو کارروائی اب تک ہو چکی ہے، حکومت اجزاء ترکیبیہ کو کامل اختیارات دینا نہیں چاہتی اور برطانوی ہند کے صوبوں اور دیسی ریاستوں میں امتیاز قائم کرنا چاہتی ہے۔
۲	صوبہ سندھ کو جدید دستور اساسی کے نفاذ سے قبل ہی علیحدہ کر دیا جائے اور اسکا مالی نظام ایسا رکھا جائے کہ وہ کسی کا محتاج نہ ہو۔	غیر مشروط علیحدگی کا اعلان نہیں کیا گیا	سندھ کے مالی تحقیقات کے لیے جو کمیٹی مقرر کی گئی تھی اور جو کانفرنس اسی غرض سے منعقد کرائی گئی تھی اس میں سندھ کو اپنا بار خود برداشت کرنے کے قابل بنانے کی تدابیر اختیار نہیں کی گئیں بلکہ یہی فیصلہ کیا گیا کہ سندھ اپنا بار برداشت نہیں کر سکے گا، اس سے حکومت کا رویہ معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ علیحدگی سندھ میں کیسے روڑے اٹکا رہی ہے،
۳	صوبۂ سرحد کو بھی ہندوستان کو دوسرے صوبوں کے مانند اختیارات دیے جائیں،	×	فرقہ وارانہ فیصلہ میں اس مسئلہ کے متعلق سکوت ہے مگر گول میز کانفرنس کی کارروائی اور جدید اصلاحات کے نفاذ کا اعلان صاف طور پر ظاہر کر رہا ہے کہ صوبۂ سرحد کو دوسرے صوبوں کے مساوی اختیارات حاصل نہیں ہونگے، صوبۂ سرحد کے مالی نظام اور پولیس وغیرہ پر مرکز کا قبضہ رہے گا اور گورنر کو مخصوص زائد اختیارات بھی دیے جائیں گے،
۴	صوبۂ بلوچستان کو دوسرے صوبوں کیطرح اصلاحات دی جائیں،	اصلاحات دینے سے انکار کر دیا گیا،	سائمن رپورٹ میں صوبۂ بلوچستان کو اصلاحات دینے کی صریحاً مخالفت کی گئی تھی اس کے بعد سے حکومت برابر اسکے خلاف رہی، اور فرقہ وارانہ فیصلہ میں برطانوی ہند کے صوبوں کی جو فہرست دی گئی ہے اُسمیں بلوچستان نہیں ہے جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ مسلم اکثریت کا ایک صوبہ فنا کے گھاٹ اُتار دیا گیا ہے،
۵	تمام اختیارات صوبوں کو براہ راست پارلیمنٹ سے دیے جائیں اور بغیر صوبوں کی مرضی کے کوئی صیغہ وفاقی نہ بنایا جائے،	×	فرقہ وارانہ فیصلہ میں اس امر پر کامل سکوت ہے مگر حکومت کے پیش نظر جو نظام اسوقت ہے اُسمیں مرکز کے ماتحت صوبے ضرور رکھے جائیں گے اور یہ مطالبہ درخور اعتنا نہ سمجھا جائیگا،
۶	وفاقی مجلس مقننہ میں مسلمانوں کی نیابت ۳۳ ⅓ فیصدی رکھی جائے،	اس کا وعدہ کرنے سے انکار کر دیا گیا۔	مسلمانوں کے اس مطالبہ کے متعلق فرقہ وارانہ فیصلہ میں یہ کہا گیا کہ چونکہ ریاستوں کا معاملہ طے نہیں ہوا اس لیے اس کے متعلق کوئی اعلان نہیں کیا جا سکتا اس کے قبل گول میز کانفرنس میں یہ بتایا جا چکا ہے کہ اس قدر نیابت مسلمانوں کو نہیں دی جائے گی،
۷	مسلم اقلیتوں والے صوبوں میں مسلمانوں کو جو پاسنگ حاصل ہے وہ برقرار رکھا جائے،	مسلم اقلیتوں والے صوبوں میں پاسنگ کم کر دیا گیا اور اسی حساب سے دوسری اقلیتوں کو گھٹا دیا گیا اور صوبۂ سرحد اور بلوچستان میں پاسنگ دیا سرحد میں دوسری اقلیتوں کو جو پاسنگ دیا وہ اس تناسب سے بہت زیادہ تھا جو مسلمانوں کو ملا،	مسلم اقلیت والے صوبوں میں مسلمانوں کا تناسب میثاق لکھنؤ سے بھی کم رکھا گیا جس پر دوسری اقوام رضامندی کا اظہار کر چکی ہے اور منتخب شدہ اراکین میں مسلم اراکین کا اسوقت جو تناسب ہے اس سے بھی بعض صورتوں میں تناسب کم کر دیا گیا اور صوبۂ سرحد میں دوسری اقلیتوں کو دو چند اور سہ چند نیابت دی گئی اور اسطرح اس مطالبہ کی خوب دھجیاں اڑائی گئیں۔
۸	مسلمانوں کے لیے جداگانہ انتخاب برقرار رکھا جائے۔	منظور کر لیا گیا	مسلم کانفرنس کا صرف یہی ایک مطالبہ ایسا ہے جسکو شرف قبولیت حاصل ہوا ہے، مگر بدقسمتی سے اس مطالبہ کی منظوری بھی موجودہ حالات میں مسلمانوں کے لیے زہر ہلاہل کا حکم رکھتی ہے، جیسا کہ انجمنوں میں ظاہر کیا جا چکا ہے، مسلمان سوائے صوبۂ سرحد کے ہر جگہ اقلیت میں ہیں اس لیے جداگانہ انتخاب سے جو اکثریتیں آئیں گی وہ مسلمانوں کو خوب پیسیں گی، اس طریق انتخاب کی منظوری محض اسلیے کی گئی ہے کہ یورپینوں، اینگلو انڈینوں اور دیسی عیسائیوں کے لیے اسکا جواز پیدا کیا جائے نیز یہ کہ حکومت کے خلاف متحدہ محاذ پیدا نہ ہو سکے،

نمبر	مسلم کانفرنس نے کیا مانگا تھا	حکومت نے کیا دیا	کیفیت
۹	فہرست رائے دہندگان ہر صوبہ میں اسطرح تیار کیجائے کہ ہر فرقہ کے رائے دہندے اسکے تناسب آبادی کے مطابق ہوں،	×	فرقہ وارانہ فیصلہ میں سکوت ہے لیکن فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ شائع ہو چکی ہے وہ صاف بتلا رہی ہے کہ مسلم کانفرنس کا یہ مطالبہ ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا گیا، رائے دہندگی کا معیار اسطرح مقرر کیا جا رہا ہے کہ آبادی کا تناسب فہرست رائے دہندگان میں قائم نہیں رہتا
۱۰	تمام فرقوں اور افراد کے بنیادی حقوق کا تحفظ دستور اساسی میں کیا جائے، اور اگر حکومت اسکی خلاف ورزی کرے تو اسکے انسداد کی صورت بتائی جائے	×	کامل سکوت ہے، کچھ نہیں معلوم کہ جب پارلیمنٹ میں مسودۂ قانون پیش ہوگا تو اس قسم کی دفعات بڑھائی جائیں گی یا نہیں گو امید نہیں کہ یہ مطالبہ بھی حکومت کے نقطۂ نظر سے مذموم سمجھا جائے گا
۱۱	کسی مجلس قانون ساز میں کوئی بین الملی مسودۂ قانون پیش یا منظور نہ ہو سکے اگر مسلم اراکین میں سے ¾ اراکین اسکی مخالفت کریں،	×	فرقہ وارانہ فیصلہ میں سکوت ہے گو ان ارادوں کا اظہار کیا جا چکا ہے ان سے حکومت برطانیہ کا عندیہ معلوم ہو گیا ہے اور اس مطالبہ کو ہرگز منظور نہیں کرے گی،
۱۲	صوبجاتی اور وفاقی ہیئت حاکمہ میں مسلمانوں کے حقوق کا کافی خیال کیا جائے،	×	فرقہ وارانہ فیصلہ میں کامل سکوت ہے حتیٰ کہ معلوم کہ اسکا کوئی اہتمام کیا جائیگا یا نہیں، اغلب یہ ہے کہ تمام معاملہ گورنروں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جائیگا
۱۳	حکومت کی تمام وفاقی اور صوبجاتی ملازمتوں میں مسلمانوں کو مناسب حصہ دیا جائے،	×	فیصلہ میں سکوت ہے اس لیے اس مطالبہ کے متعلق بجز مایوسی کے اور کوئی بات نہیں کہی جا سکتی، حکومت اسی صورت حال کو قائم رکھیگی جو اسوقت ہے اگرچہ ہدایات موجود ہیں مگر ان پر کوئی عمل نہیں ہوتا
۱۴	ہندوستان کے دستور میں کل اجزاء نظام ترکیبی کی متفقہ رائے کے بغیر کوئی تبدیلی نہ ہو سکے،	×	فیصلہ میں سکوت ہے مگر ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ بحالات موجودہ جبکہ مطالبات کو تسلیم کرانے کی کوئی جد و جہد نہیں کیگئی، حکومت برطانیہ یہ حق اپنی ہی رکھیگی، زیادہ سے زیادہ گورنروں سے استصواب رائے کر لیا جایا کریگا، آخری اختیار پارلیمنٹ کو ہوگا۔
۱۵	مسلمانوں کے پرسنل لا میں رد و بدل کرنے کا کسی حکومت کو اختیار حاصل نہ ہو۔	×	فرقہ وارانہ فیصلہ میں اسکا کوئی اعلان نہیں کیا گیا اور نہ بنیادی مطالبہ کے طور پر مسلم کانفرنس نے اسپر دوبارہ زور دیا جس کا مطلب یہ ہے کہ جسطرح ابتک پرسنل لا میں مداخلت ہوتی رہی اسیطرح آئندہ بھی ہوتی رہیگی
۱۶	مذہبی قضایا میں اسلامی قانون کے مطابق انفصال مقدمات کے لیے قاضی مقرر کیے جائیں،	×	ایضاً
۱۷	اگر کسی مجلس قانون ساز میں کوئی مذہبی مسودۂ قانون پیش ہو تو اسپر صرف مسلم اراکین ہی رائے دیسکیں	×	اسپر بھی سکوت اختیار کیا گیا ہے اور اُسکا حشر بھی وہی ہوگا جو نمبر ۱۱ کی کیفیت میں درج ہے۔
۱۸	تمام تعلیمی کمیٹیوں کی ترکیب میں مسلمانوں کا تناسب صوبجاتی مجالس قانون ساز کے مطابق ہو،	×	جب وزارتوں کے تناسب ہی پر سکوت کیا گیا تو اس مطالبہ کی کیا حیثیت تھی، اُسے بھی مسترد سمجھنا چاہیئے۔
۱۹	مسلمانوں کی ابتدائی تعلیم کے لیے سرکاری امداد اس صوبہ میں اسی تناسب سے دی جائے جس تناسب سے کہ اس صوبہ میں مسلمانوں کی نمائندگی ہو،	×	ایضاً
۲۰	دولت مشترکۂ ہند کی زبان اُردو رکھی جائے جو فارسی یا ہندی رسم الخط میں ہو،		فرقہ وارانہ فیصلہ میں سکوت ہی، یہ امر تقریباً یقینی ہے کہ حکومت انگریزی ہی کو سرکاری زبان رکھے گی،
۲۱	پنجاب اور بنگال میں جو مسلم اکثریت ہو اسکو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچایا جائے یعنی پنجاب ۵۶ فی صدی اور بنگال ۵۴ فیصدی نشستیں دی جائیں،	پنجاب میں ۴۹ فیصدی اور بنگال میں ۴۷ فیصدی نشستیں محفوظ کی گئیں اور مخصوص حالات کی وجہ سے نشستیں مخلوط انتخاب سے حاصل کرنیکا امکان بتایا گیا	اسطرح حکومت برطانیہ نے بنگال میں مسلمانوں کی آئینی اقلیت قائم کر کے انہیں یورپینوں، اینگلو انڈینوں وغیرہ کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا اور پنجاب میں بھی آئینی اکثریت نہ ہونے دی، ۵۶ اور ۵۴ فیصدی کے مطالبے قطعاً رد کر دیے گئے، یہ دونوں مسلم اکثریت والے صوبے اب کسیطرح مسلم اقلیت والے صوبوں سے مختلف نہیں ہیں،

(بقیہ صفحہ ۳ ملاحظہ ہو) ۲۲-۱۹۲۱ء میں جو فسکل کمیشن بیٹھا تھا اُس کے اکثر ممبروں نے بھی اس کے اُٹھا دینے کی سفارش کی غرضکہ ۲۳-۱۹۲۲ء میں یہ چنگی اُٹھا دی گئی لیکن پھر بھی جاپان کے چھکڑا اور ارزاں مال کے ساتھ ہندوستان کا مال مقابلہ میں نہ ٹھیر سکا کیونکہ ۴ سالہ ایام جنگ کے جاپان کو اپنا مال کھپانے کا اچھا موقع ملگیا، جاپان کی مزدوری اسقدر ارزاں ہے اور انتظام اتنا اچھا ہو کہ جاپان ہندوستان سے روئی لیکر جاپانی چنگی ادا کرتا ہو اور پھر اس سے مال تیار کر کے ہندوستان میں لاتا ہو گویا اس طریقے سے وہ ۲۵ فیصدی چنگی گورنمنٹ کو ادا کرتا ہو پھر بھی ہندوستانی مال سے سستا پڑتا ہو۔

انگریزی مال کا تو بالکل خاتمہ ہی سمجھئے اور اسکی وجہ یہ ہو کہ جاپان کا مال چھکڑا اور ارزاں ہے اور دوسری وجہ یہ ہو کہ ہندوستان میں سودیشی اشیاء کا رواج دن بدن بڑھتا جاتا ہے لیکن پھر بھی بازاروں میں تسلط جمانے کیلئے یہ انگریز بڑی کوشش کر رہے

فرقہ وارانہ فیصلہ پر مسٹر پٹیل کا فاضلانہ تبصرہ!

ہندوستان میں خانہ جنگی کے امکانات

لندن میں مسٹر وٹھل بھائی پٹیل سابق صدر لیجسلیٹو اسمبلی سے فرقہ وارانہ فیصلہ پر سوالات کیے گئے۔ آپ نے تبلایا کہ اس فیصلہ سے برطانوی رجعت پسندوں کے اس دعوی کی قلعی کھل جاتی ہے۔ کہ وہ ہندوستان کو جمہوری سلف گورنمنٹ کیلئے تیار کرنے میں خلوص دل سے مصروف ہیں۔ اس فیصلہ پر ایک غیر جانبدارانہ مبصرہ اس نتیجہ پر پہونچے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس کی ہر ایک سطر کا ہر ایک فقرہ نہایت احتیاط سے تحریر کیا گیا ہے۔ اور اس سے انکا مقصد ہندوستانی اقوام کو محض ایک دوسرے کیخلاف کھڑا کرنے بھڑکانے اور منتشر کرکے زیادہ عرصہ تک ہندستان کو اپنے قابو میں رکھنے کا ہے

گذشتہ دس سال میں فرقہ وارانہ نیابت اور انتخاب خصوصی نے ہندوستان کو بیحد نقصان پہونچایا ہے۔ لیکن اس کے باوجود گورنمنٹ نے فرقہ وارانہ فیصلہ کے ذریعے ایک زہریلے طریقہ کو ہر ایک ممکن طریقے سے وسعت دیدی ہے اسمیں کچھ شک نہیں کہ اس فیصلہ سے ملک میں بدامنی پیدا ہو سکتی ہے اور عین ممکن ہے کہ خانہ جنگی شروع ہو جائے۔

مسٹر پٹیل نے تبلایا کہ پہلی مرتبہ ۱۹۲۸ء سوتھ برو کمیٹی نے سکھوں کے فرقہ وارانہ حقوق کی حفاظت کیلئے جداگانہ حلقہ کا اصول دریافت کیا۔ لیکن سکھوں نے اس وقت سے اپنے جداگانہ مفاد کا کبھی خواب میں بھی خیال نہیں کیا۔ اس فیصلہ نے عیسائیوں تک کو جو ایک ہی جماعت ہے یوروپینوں۔ اینگلو انڈینوں۔ اور عیسائیوں گویا تین فرقوں میں منقسم کر دیا ہے۔ عورتوں نے لوتھیان کمیٹی کے سامنے شہادت دیتے ہوئے صاف طور پر کر دیا تھا کہ ہمیں جداگانہ نیابت نہیں چاہیئے لیکن ان کی اس چیخ و پکار کی بھی کوئی شنوائی نہیں ہوئی ہاں اس میں شک نہیں کہ ایک پراسرار پولیٹیکل جماعت کو ضرور کامیابی ہوئی ہے۔ اور اس کی وجہ سے بقیہ تمام فرقوں کو بھی اس دنگل میں لاکر کھڑا کر دیا گیا ہے

لطف کی بات یہ ہے کہ یہ فیصلہ اس وقت کیا گیا ہے جبکہ بنگال کونسل نے مسلمان ممبران کی مدد سے مشترکہ انتخاب کے حق میں رزولیوشن پاس کر دیا تھا۔ اور اچھوتوں کا ایک کثیر حصہ مسٹر راجہ کی سرکردگی میں مشترکہ انتخاب کے حق میں رائے دے چکا تھا۔

چونکہ گورنمنٹ کے نظروں میں یوروپین عیسائی ہندوستان کے سب سے بڑے حصہ دار ہیں ... ... اس لئے انہیں سب سے بڑا حصہ دیا گیا خاص کر بنگال میں

جہاں دس پچاس ہزار شخص ہیں ان کے لئے اور اینگلو انڈینوں کیلئے جو ان کے دنا دار غلام ہیں۔ تیس نشستیں مخصوص کر دی گئی ہیں۔ آسام میں بھی یہی چال چلی گئی ہے یہ فیصلہ خود اپنے آپ مذمت کر رہا ہے۔ برٹش گورنمنٹ یہ کہتی ہے کہ چونکہ فرقہ وارانہ لیڈر خود گورنمنٹ ہی کے پیدا کردہ ہیں۔ اور ان کی پالیسی ان کی اپنی ذاتی اغراض سے وابستہ ہے۔ یہ خود ساختہ لیڈر ہندوستانی عوام کی نمائندگی کا دعوی نہیں کر سکتے اور برٹش گورنمنٹ اس جماعت کو کہ جو کل ہندوستان کی نمائندہ ہے واحد نمائندہ جماعت تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ وہ انڈین نیشنل کانگریس کے اس دعوی کو تسلیم کرکے ان کے نتائج کا سامنا کرنے سے خوف کھاتی ہے۔ لہذا اس نے ان فرقہ وارانہ کو اہمیت دیکر میدان میں کھڑا کر دیا ہے۔ تاکہ مہذب دنیا اس امر کو قبول کرے کہ ہندوستان ایسی بری طرح منقسم ہو چکا ہے کہ اس کے متحد ہونے کوئی امید ہی نہیں ہو سکتی

ملک کی نمائندہ جماعت

اس پالیسی کی آڑ میں کانگریس کو کچلنے کی ہر ایک ممکن کوشش کیجا رہی ہے۔ لیکن یہ امر واقعہ ہے کہ ہندوستان میں یہی ایک جماعت ہے جو ملک کے نام پر نمائندگی کا دعوی کر سکتی ہے گورنمنٹ بھی سمجھتی ہے کہ اگر وہ کانگریس کے اس دعوی کو تسلیم کرلے تو اسے ہندوستانی آئین کی ساخت اور فرقہ وارانہ مسائل میں مداخلت کرنے کا حق باقی نہیں رہتا۔ درحقیقت اس سے خود گورنمنٹ کی ہستی کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ اس لئے۔ اس قسم کا فرقہ وارانہ فیصلہ ہندوستان کے گلے مڑھا گیا ہے۔

برطانیہ اور سلطان ابن سعود کے مابین جنگ

قاہرہ۔ ۱۹ر اگست۔ (بذریعہ ہوائی ڈاک) مصر اور شام و فلسطین کے اخباروں میں حد درجہ تشویش انگیز خبریں شائع ہو رہی ہیں۔ اور سب کا لب لباب یہ ہے کہ برطانیہ اور سلطان ابن سعود کی مابین جنگ ہونی والی ہے میں نے بہت جستجو کی مگر سرکاری حلقوں میں کوئی بات بھی معلوم نہو سکی۔ میری یہ تمام معلومات مختلف اخباروں اور باخبر عرب حلقوں سے حاصل ہوئی ہیں۔

شرق اردن کو الٹی میٹم یہ بات تقریباً اب تسلیم کرلی گئی ہے کہ ابن رفادہ کی بغاوت، امیر عبداللہ نے کرائی تھی۔ حکومت نجد و حجاز کو اس بات کا اتنا یقین ہے کہ اس نے شرق اردن کی حکومت کو اس مضمون کا ایک تہدیدی نوٹ بلکہ کہا جاتا ہے کہ الٹی میٹم بھیجدیا ہے کہ اس نے ابتک حجاز کیخلاف جتنی شرارتیں کی ہیں ان پر اظہار ندامت کرے اور شرق اردن کے وزیر اعظم شیخ عبداللہ سراج کو معزول کردے

شرق اردن کے قبائل کا ہیجان! ساتھ ہی شرق اردن کے بدوی قبایل نے امیر عبداللہ سے بڑی سختی کیساتھ مطالبہ کیا ہے کہ انگریزی معاہدہ کی دفعات میں تبدیلی کریں انگریزی نگرانی سے ملک کو نجات دلائیں۔ انگریز عہدہ داروں کو برطرف کردیں ملک میں پارلیمنٹری آزاد حکومت قائم کردیں۔ قبائل نے یہانتک دھمکی دی ہے کہ اگر ان کے یہ مطالبہ منظور نہ کیے جائنگے تو پیدا ہونے والی صورتحال کی تمام ذمہ داری امیر عبداللہ اور ان کی حکومت کے سر ہوگی

رضا رکابی شاہ کی طلبی! سعودی حکومت کی دھمکی اور ماتحت قبایل کی سرکشی سے شرق اردن کی حکومت بیحد خوفزدہ ہو گئی ہے۔ چنانچہ امیر عبداللہ نے فوراً رکابی شاہ کو طلب کیا ہے جو ان کے پرانے دوست و مددگار ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ رکابی شاہ وزیر اعظم بنا دیے جائیں گے۔

تاکہ ایکطرف سعودی حکومت مطمئن ہو جائے اور دوسری طرف قبایل پر بھی قابو حاصل کیا جاسکے۔ کیونکہ رکابی شاہ کو قبائل کے حالات کی بہت زیادہ خبر ہے رکابی شاہ عمان پہونچ چکے ہیں اور حالات کا مطالعہ شروع کر دیا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ چند ہی روز کے اندر رضا رکابی شاہ کی وزارت کا اعلان ہو جائیگا

عقبہ پر انگریزی قبضہ! عقبہ ابتک حکومت شرق اردن سے ملحق سمجھا جاتا ہے۔ اگرچہ سلطان ابن سعود نے یہ الحاق کبھی تسلیم نہیں کیا۔ لیکن اب فلسطینی اخبار پوری تاکید سے روایت کرتے ہیں کہ انگریزوں نے عقبہ پر اپنا جنگی قبضہ قائم کر دیا ہے اور اسے شرق اردن سے علیحدہ کرکے براہ راست اپنی حکومت کے ماتحت کر دینے والے ہیں انگریزوں نے مختلف مقامات سے اپنی فوجیں عقبہ کو روانہ کرنا شروع کر دی ہیں خود فلسطین کے ہائی کمشنر نے ہوائی جہاز پر بیٹھ کر سرحدوں کا کئی بار معائنہ کیا ہے عقبہ سے وادی الرم اور ابو سلوان پھر بطن غول اور پھر معاون کا دورہ کیا ہے اور فوجیں جابجا متعین کر دی گئی ہیں۔ جہاں دائمی طور پر انگریزی فوج کا ہیڈ کوارٹر بنایا جائے گا۔ اور یہ کہ مصر کی بجائے عقبہ ہی میں زیادہ انگریزی فوجیں رہا کریں گے۔

سعودی حکومت کی مخالفت! لیکن یہ ظاہر ہے کہ سعودی حکومت کسی حال میں بھی عقبہ پر انگریزی قبضہ گوارا نہیں کر سکتی کیونکہ عقبہ کو انگریزوں کے حوالے کے معنی یہ ہوں گے کہ حجاز کی آزادی پر فاتحہ پڑھ دیا جائے یہی سبب ہے کہ سعودی حکومت فلسطینی اخباروں کے بقول انگریزی قبضہ روکنے کیلئے جنگی تیاریاں کر رہی ہے۔ بلکہ اس وقت بھی اسکی ایک بڑی فوج عقبہ کے بالکل قریب موجود ہے یہ وہی فوج ہے جو ابن رفادہ کی سرکوبی کیلئے آئی تھی۔ اور ابتک واپس نہیں ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی تعداد دس ہزار ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ نجد و حجاز میں عام بھرتی جاری ہے اور ہر طرف سے فوجیں حجاز کی شمالی سرحدوں کیطرف حرکت کر رہی ہیں۔ ۴

۴ کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ آیندہ کیا پیش آنے والا ہے لیکن یہ یقین ہے کہ اسوقت صورت حال بہت ہی خطرناک ہو گئی ہے۔ اگرچہ سلطان اور برطانیہ دونوں کی خیریت اسی میں معلوم ہوتی ہے کہ جنگ نہو دوستی برابر باقی رہے لیکن جب تک شرق اردن میں امیر عبداللہ موجود ہیں ہمیشہ نئے نئے جھگڑے ضرور پیش آتے رہیں گے۔

LALIMLI
PURE WOOL
بننے کے اونی دھاگے

لال املی کے اونی دھاگوں کے لئے ذمہ لیا جاتا ہے کہ یہ سو فی صدی خالص اونی ہیں۔ ان کو ہندوستانی کاریگر کانپور میں بناتے ہیں یہ چار اونس کے گولوں میں فوراً استعمال کے لئے تیار رہتے ہیں۔ ان کے بنے ہوئے کپڑے دھلنے میں بہترین اور پہننے میں خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔

اس درخت کا نشان دیکھ لیجئے

ہندوستان میں بنائے جاتے ہیں

مقامی ایجنٹ

مسرز چرنجی لال درگا داس
مسٹن روڈ۔ کانپور

مفت نمونوں کے لئے ڈپارٹمنٹ نمبر ۹ کو لکھئے

دی کانپور اولن ملز
کانپور

بہترین تحفہ

موقع کو چھوڑ کر بدقسمت نہ بنئے

ہفتہ وار "پیغام" جو اپنے دلچسپ افسانوں۔ دلکش نظموں۔ اور اعلی پایہ کے مضامین کے باعث اردو صحافت میں امتیازی درجہ رکھتا ہے۔ ہر ماہ اپنے خریداروں کو سو روپیہ بطور انعام تقسیم کرتا ہے۔ یکم ستمبر سے جدید انعامی سلسلہ شروع ہوگا۔ فوراً خریدار بنکر اس انعام میں شریک ہوجئے۔ چندہ سالانہ تین روپیہ۔ ششماہی ایک روپیہ بارہ آنہ (عہ)
منیجر "پیغام" لکھنؤ

اطالیہ کا بے پناہ انسان!

عزم و ارادہ اور قوتِ بُردباری کا عظیم الشان پیکر

بینی ٹو مسولینی کے مکمل حالاتِ زندگی

اٹلی کے موجودہ ڈکٹیٹر بینٹو مسولینی کی پیدائش، ڈودیا (اٹلی) نامی چھوٹے سے گانوں میں ۲۹ جولائی ۱۸۸۳ء میں ہوئی تھی ان کے والد لوہار کا کام کرتے تھے ایک مرتبہ مسولینی کو ایک لڑکے نے پیٹا جسکی شکایت مسولینی نے اپنے باپ سے کی لیکن اسکے غیور والد نے جواب دیا کہ:-

"تم عورت نہیں ہو جو دوسروں سے مار کھا کر شکایت کرنے آئے ہو جاؤ اُس سے بدلہ لو اور جب تک اُس سے انتقام نہ لو میں تمھیں گھسنے نہ دونگا،

اپنے آنسوؤں کو پونچھ کر مسولینی اُٹھا اور پتھر کا ایک ٹکڑا تیز کیا اور پھر اِس لڑکے کے قریب جا کر اُس نوکدار پتھر سے اُسکو زخمی کیا، والد کی تعلیم کا یہ اثر پڑا کہ وہ کسی سے دبکر نہیں رہنا چاہتا، بلکہ دوسروں کو اپنے تحت میں رکھنا چاہتا تھا،

تعلیم و تربیت: جسوقت مسولینی کو اسکول میں داخل کیا گیا تو وہاں بھی اسکا شمار ہوشیار لڑکوں میں ہونے لگا، بڑی محنت و مشقت کے بعد اس نے ۱۸ سال کی عمر میں اسکول ماسٹر کا ڈپلومہ حاصل کر لیا، اور فوراً ہی اسکول میں ماسٹر بھی مقرر ہو گئے وہاں کی تعلیم کا یہ اثر پڑا کہ ان کے خیالات شوشلسٹ ہو گئے اور اسکا یہ نتیجہ نکلا کہ وہ اٹلی کی شوشلسٹ تحریک سے ہمدردی رکھنے لگے ان خیالات کی وجہ سے ملازمت کو خیرباد کہا، اور اعلیٰ تعلیم کے لیے سوئیٹزرلینڈ چلے گئے اور وہاں محنت و مزدوری سے کھاتے کماتے رہے، وہ ایام نہایت مصیبت میں گذرے، لیکن کبھی بھی آپ کی زبان پر حرفِ شکایت نہ آیا، مزدوری کرتے کرتے آپ نے جینوا یونیورسٹی سے فرینچ ڈپلومہ حاصل کیا، لیکن مزدوری کرنے کے باعث انکی زندگی خراب ہو گئی، لیکن پھر بھی دوڑ دھوپ کے بعد انھوں نے ٹریڈ یونین قائم کی،

مسولینی کی جلاوطنی:- ایک دفعہ ہڑتال کرانے کی پاداش میں ان کو جلاوطنی کی سزا دی گئی، وہ دوسرے مقام پر چلے گئے لیکن وہاں بھی اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ انھیں اس ضلع سے بھی نکالدیا گیا اور انھیں سوئٹزرلینڈ کے کسی بھی ضلع میں نہیں رہنے دیا، آخرکار وہ اٹلی آگئے اور ایک اسکول میں ملازمت کر لی اور ساتھ ہی ملک کے معاملات میں دخل دینا شروع کر دیا،

مسولینی کی گرفتاری:- سیاسی جد و جہد کرنے کے الزام میں انھیں ۱۹۰۹ء میں گرفتار کر لیا گیا اور اُسدن سخت سزا دی گئی اور اُس وقت سے پولیس انھیں انقلاب پسند کہنے لگی اس سال ان کی شہرت کا اندازہ سن کر ٹرنٹو کی لیبر چیمبر نے انکو دعوت دی اور اپنے یہاں انکو سکریٹری کے عہدہ پر مقرر کر دیا اُنھوں نے اس پارٹی کے اخبار میں بھی کام شروع کر دیا لیکن بعد میں پارٹی سے اختلافِ رائے ہونے پر انھیں مستعفی ہونا پڑا اور ایک دوسرے شوشلسٹ اخبار میں کام کرنے لگے اور ساتھ ہی جرمن زبان کا مطالعہ کرنا شروع کر دیا، اور ایک باغیانہ مضمون لکھنے کے باعث انھیں آسٹریا سے خارج کیا گیا،

ان کی زندگی کا باقی حصہ شوشلسٹ سرگرمیوں میں صرف ہوا اور اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھنے کے لیے ۱۹۱۰ء میں اپنا ایک اخبار جاری کیا ۱۹۱۲ء میں مسولینی نے دیگو میلا کانگریس میں کام کرنا شروع کر دیا اور تھوڑے عرصے میں ان کا شمار بڑے بڑے لیڈروں میں ہونے لگا اور کانگریس نے اپنے اخبار کا چارج بھی انھیں دیدیا، اور انکی شبانہ روز محنت سے اخبار کی روزانہ اشاعت ۴۸ ہزار سے تجاوز کر کے ایک لاکھ ہو گئی، ۷ جون سے یکم جون ۱۹۱۲ء تک یوم سرخ منایا گیا اس کے ڈکٹیٹر (روحِ رواں) مسولینی ہی تھے آپکی پارٹی نے بڑی سرگرمی کا مظاہرہ کیا لیکن اس سے آپکو یہ معلوم ہو گیا کہ عوام بھی انقلاب کے لیے تیار نہیں ہیں انھیں ایام میں شاہنشاہ اٹلی پر بم پھینکا گیا لیکن وہ بال بال بچ گئے، بعض شوسلسٹوں نے شاہنشاہ کے بچ جانے پر مبارکباد دی، لیکن مسولینی نے اسکی مخالفت کی اور اپنے اخبار میں لکھا کہ "دنیا میں بہت سے ایسے ملک ہیں کہ اگر ان حکمرانوں کو پھانسی پر نہ لٹکایا جائے تو تخت و تاج سے تو انھیں فوراً برطرف کر دیا جائے"

مسولینی کی زندگی میں انقلاب: جنگِ عظیم کے بعد سے تو مسولینی کی زندگی یکایک بدل گئی اور انھوں نے جنگ کے حق میں تلقین کرنی شروع کر دی، کیونکہ اُن کا خیال تھا کہ جنگ کے بعد ایسی حکومت قائم کی جا سکتی ہے جو انصاف پر مبنی ہو شوسلسٹ اُن سے سخت ناراض ہو گئے اور انھوں نے مسولینی کو میلان کی شوسلسٹ اسمبلی میں اپنی صفائی پیش کرنے کا حکم دیا جس سے اُنھوں نے تنزلی کے عہدہ اِدارات سے استعفا دیدیا۔

مسولینی کا غصہ:- جب وہ میلان سوسلسٹوں کی اسمبلی میں تقریر کرنے لگے تو لوگوں نے انھیں سخت سُست کہنا شروع کر دیا۔

اور بڑی بڑی باتوں سے انھیں متہم کیا، انھیں غدار کرایہ کا ٹٹو اور دشمن کے نام سے مخاطب کیا گیا اسپر مسولینی کو غصہ آگیا اور شیشہ کا گلاس اُٹھا کر میز پر دے مارا جس سے اُن کے ہاتھ سے خون بہنے لگا سب لوگ سکتہ میں آگئے،

مسولینی کی پیشینگوئی:- بعد میں انھوں نے کہا کہ: تم مجھ سے نفرت کرتے ہو کیونکہ مجھ سے پبلک محبت کرتی ہے اور ہمیشہ کرتی رہے گی تم مجھ اس لیے پارٹی سے علیحدہ کرتے ہو کہ آپ لوگ مجھ سے حسد کرتے ہیں ایک وقت آنے والا ہے جب کہ میں ملک کا سردار ہونگا اور تمھیں اس ملک سے نکالدونگا ۲۴ مئی ۱۹۰۵ء کو اٹلی میں جنگِ عظیم میں حصہ لینے کا اعلان کر دیا اور مسولینی نے آپ کو والنٹیروں میں داخل کرا لیا، اور اسی سال انھیں محاذِ جنگ پر بھیجا گیا ان کے رفیق یہ چاہتے تھے کہ مسولینی ہماری رہنمائی کرے، لیکن انھیں دوسری ڈیوٹی ... گئی اور انھوں نے سخت شکست اُٹھائی لیکن زبان پر ایک حرفِ شکایت بھی نہ آیا، اور اُن کی ڈائری لکھا، ۲۳ فروری ۱۹۱۷ء میں وہ سخت زخمی ہو گئے، اور صحتیاب ہونے پر اُنھوں نے پھر اپنے اخبار کا کام جاری کر دیا۔

ایک جدید پارٹی کی بنیاد: ۲۳ مارچ ۱۹۱۹ء میں مسولینی نے ایک جدید پارٹی کی بنیاد رکھی جس کا نصب العین یہ تھا کہ اٹلی کو شاہراہِ ترقی پر لیجایا جائے اس پارٹی میں صرف ۱۵ افسر تھے،

۱۹۱۹ء میں مسولینی میلان کیجانب سے امیدوار

ہندوستان کی جیلوں میں اسیرانِ سیاسی کی تعداد!

حکومتِ ہند کا اعلان

شملہ کی اطلاع مظہر ہے کہ جولائی کے آخر تک سیاسی اسیروں کی جو تعداد جیلوں میں تھی اور جن لوگوں نے اسوقت تک معافی مانگی۔ اُن کے اعداد سرکاری طور پر شائع کیے گئے ہیں۔ جنھیں عام معلومات کے لیے درج کیا جاتا ہے۔

صوبہ	اواخر جون مرد	اواخر جون زن	میزان	اواخر جولائی مرد	اواخر جولائی زن	میزان	معافیاں لغایۃ جولائی مرد	معافیاں لغایۃ جولائی زن	میزان
مدراس	۱۸۲۳	۲۰۷	۲۰۳۰	۱۶۱۱	۱۶۳	۱۷۷۴	۴۱	×	۴۱
بمبئی	۴۴۷۹	۳۷۵	۴۸۵۴	۴۱۳۱	۳۱۶	۴۴۴۷	۵۷	۶	۶۳
بنگال	۳۳۲۴	۲۲۰	۳۵۴۴	۳۴۹۰	۲۰۳	۳۶۹۳	۶۵۰	۱۲	۶۶۲
یوپی	۵۶۹۹	۱۶۴	۵۸۶۳	۴۸۲۳	۱۳۱	۴۹۵۴	۲۴۸۴	۵۷	۲۵۴۱
پنجاب	۹۴۱	۶۵	۱۰۰۶	۸۵۵	۴۰	۸۹۵	۱	×	۱
بہار واڑیسہ	۲۶۲۱	۴۹	۲۶۷۰	۲۴۸۴	۵۸	۲۵۴۲	۲۰۱	۳	۲۰۴
سی پی	۱۵۱۰	۹۵	۱۶۰۵	۱۱۳۰	۳۶	۱۱۶۶	۴۲۳	۳	۴۲۶
آسام	۷۰۴	۴۳	۷۴۷	۴۸۴	۳۸	۵۲۲	۱۸۸	۱۰	۱۹۸
سرحد	۳۳۱۲	۱	۳۳۱۳	۱۹۸۷	۱	۱۹۸۸	۲۶۲۱	×	۲۶۲۱
دہلی	۳۶۸	۱۸	۳۸۶	۳۶۴	۲۰	۳۸۴	۳۹	۲	۴۱
کرگ	۱۲۲	×	۱۲۲	۶۷	×	۶۷	۱۵	×	۱۵
اجمیر میواڑہ	۱۴۵	۵	۱۵۰	۹۷	۴	۱۰۱	۱۳	×	۱۳
میزانِ کل	۲۸۳۴۸	۱۲۳۹	۲۹۵۸۷	۲۳۷۱۲	۱۰۲۰	۲۴۷۳۲	۶۵۵۲	۹۲	۶۶۴۴

مجسٹریٹ نے معافی مانگ لی!

سہارنپور یکم ستمبر۔ کچھ عرصہ ہوا کانگریس کے والنٹیر کو ایک مجسٹریٹ نے بارہ بید لگوائے تھے جس پر مجسٹریٹ کے خلاف قانونی کارروائی کی گئی۔ اب مجسٹریٹ نے مستغیث کے وکیل کو لکھا کہ مجھے اس واقعہ پر دلی افسوس ہے لہذا آپ کارروائی ختم کر دیں۔

اڑلیسہ کو علیحدہ صوبہ بنا دیا جائے

شملہ یکم ستمبر معلوم ہوا ہے کہ ۱۰ ستمبر کو ہز اکسیلنسی وائسرائے کی خدمت میں ایک وفد جائے گا جو یہ مطالبہ کریگا کہ اڑلیسہ کو علیحدہ صوبہ بنا دیا جائے!

۲۹۵

زندگی کی کسی کشمکش میں آپ مصروف ہوں!

امرت دھارا کو ضرور پاس رکھیں تاکہ آپ کو بہت سی تشویش خرچ اور تکلیف سے بچاویگی

امراض معدہ کا موسم ہے

آجکل معدہ اور پیٹ کے امراض کا موسم ہے ان سب سے خوفناک ہیضہ ہے

امرت دھارا

جو کہ معدہ کی کل امراض اور ناامردی مرض کیلئے بہترین حفظ ماتقدم و کامیاب علاج ہے!

متواتر استعمال کرتے ہیں

قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ نمونہ آٹھ آنہ

ترکیب استعمال کتاب شیشی کے ساتھ ہوتی ہے ہندوستان کی جس زبان میں چاہیں خط لکھ کر مفصل حالات کیواسطے رسالہ امرت منگواویں کارخانہ کی دیگر چار سو ادویات و طبی کتب مصنفہ پنڈت صاحب کی فہرست اور رسالہ امراض مخصوصہ ... مفت بھیجے جاتے ہیں!

[illegible]

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ امرت دھارا ۱۵ لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا و شفاء الیہ امرت دھارا ... امرت دھارا روڈ ... لاہور

ہز اکسیلنسی وائسرائے کا اسمبلی میں اعلان

گول میز کانفرنس نومبر میں منعقد ہوگی

شملہ ۵ ستمبر - آج ایوان مجلس قانون ساز میں ہز ایکسیلینسی وائسرائے نے ہندوستان کی صورت حال اور جدید انتظامات پر تقریر فرماتے ہوئے وہ اہم اعلان بھی فرمایا - جس کا انتظار فرقہ وارانہ فیصلہ کے بعد سے کیا جا رہا تھا - ایوان میں تمام ممبر موجود تھے اور گیلریاں کھچا کھچ بھری ہوئی تھیں۔

ہز اکسیلنسی نے فرمایا کہ میرے عہد کے اٹھارہ مہینے کچھ ایسی مالی اور انتظامی دشواریوں میں گذرے ہیں کہ جن کی مثال نہیں ملتی لیکن اسی کے ساتھ ساتھ حکومت نہایت سلامت روی سے ذمہ دار حکومت کی ترتیب میں مصروف تھی - اور اب اس سلسلہ میں کچھ امید افزا خیالات کا اظہار کیا جا سکتا ہے - آج اس جد و جہد کے خوش گوار نتائج کے اظہار کے ساتھ مستقبل قریب کی امید دلائی جا سکتی ہے :-

ہز اکسیلنسی نے فرمایا کہ حکومت برطانیہ، برطانوی پارلیمنٹ اور برطانوی افراد کی منظور شدہ پالیسی صرف یہ ہے کہ ہندوستان کو ایک ہندوستان گیر وفاقی نظام اور مرکز میں وسیع ترین قابل عمل ذمہ دار حکومت مع صوبجاتی اختیارات کے سپرد کر دیے حکومت گرمیوں بھر جدید اصلاحات کی نفاذ کی تدابیر پر غور کرتی رہی ہے اور ان اصلاحات کے عمل میں لانے کی تجاویز مرتب کرنے میں مصروف رہی ہے -

ہز اکسیلنسی نے فرمایا کہ اس اہم ترین کام کے سلسلہ میں میں حکومت کی طرف سے آنریبل ممبروں کو یاد دلانا چاہتا ہوں اور نہایت صفائی سے کہتا ہوں کہ ہم اب جس نتیجہ پر پہونچے ہیں اور ہم نے جو کچھ اب تک کیا ہے - اب اس میں باہمی اعتماد اور اشتراک عمل کی اشد ضرورت ہے - تاکہ ہم اپنے کام کو آخری منزل تک پہونچا دیں - اور ہم اپنی خدمات اور اپنی محنتوں کو اپنے سامنے بار آور دیکھ لیں - اور ہماری امیدیں ہماری نگاہوں کے سامنے پوری ہو جائیں -

ہز اکسیلنسی نے وزیر ہند کے اعلان کے مطابق جون کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ :- مجھکو یہ اعلان کرنے کا ذمہ دار بنایا گیا ہے کہ اور میں آنریبل ممبروں کو مطلع کرتا ہوں کہ ملک معظم کی حکومت نے یہ طے کر لیا ہے کہ لندن میں مزید تبادلہ خیال کا موقع دیا جائے جس کے امکان کا ذکر وزیر ہند کے اعلان میں بھی تھا - لہذا اس جدید گول میز کانفرنس میں ملک معظم کی حکومت کی یہ تجویز ہے کہ ریاستہائے ہند اور برطانوی ہند کے مندوبین کی مختصر جماعت کو مدعو کرتے تاکہ وہ جا کر نومبر کے وسط میں یکجا ہو سکیں -

اس صورت سے مقصد صرف یہ ہے کہ ملک معظم کی حکومت کی اعلان شدہ پالیسی کے متعلق سب ملکر کسی باہمی سمجھوتہ میں کامیاب ہو سکیں اور ان سوالات کو متفقہ طور پر طے کر دیں - جو ابھی تک حل نہیں ہوئے ہیں مندوبین کی حیثیت کے متعلق ہز اکسیلنسی نے کہا ان کی حیثیت بالکل وہی ہوگی جو گذشتہ گول میز کانفرنس کے اجلاسوں میں تھی - البتہ اُن کی تعداد میں گذشتہ اجلاسوں کی نسبت کچھ ضرور کمی کر دی جائے گی - اس صورت سے اول تو کانفرنس کا یہ اجلاس پبلک اجلاس نہ بن سکے گا - دوسرے اس کا کام مقررہ ایجنڈے کے مطابق باقاعدگی کیساتھ انجام پا جائے گا اور اس کانفرنس میں تبادلہ خیال کا مقصد واحد یہ ہوگا کہ زیادہ سے زیادہ نکات پر سب باہمی تصفیہ کر کے کسی ایک مرکز پر آ جائیں اور کوئی ایک سمجھوتہ کر لیں۔

تیسری گول میز کانفرنس

معاصر "پاینر" رقمطراز ہے کہ وائسرائے ہند اور سر تیج بہادر سپرو کی ملاقات کے متعلق مختلف قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں - اگرچہ دہرہ دون سے تو کچھ اور معلوم نہیں ہو سکا - لیکن بمبئی کی خبر رساں ایجنسیوں کو بہت کچھ معلوم ہو گیا ہے اور ان کا بیان ہے کہ وائٹ ہال اور شملہ کے باہمی اختلافات مٹ چکے ہیں اور اب تیسری گول میز کانفرنس کے انعقاد کے متعلق کسی قسم کا شک و شبہ نہیں رہا - ہمارا خیال ہے کہ مجوزہ کانفرنس نومبر کی پہلی تاریخ کو شروع ہوگی - لیکن صرف کانفرنس کے انعقاد سے تمام مشکلات کا خاتمہ نہیں ہو جائے گا ابھی معتدل الہندوں اور لبرلوں کا معاملہ بھی کھٹائی میں پڑا ہوا ہے - اس میں شک نہیں کہ حکومت نے اُن کے اکثر و بیشتر مطالبات کو تسلیم کر لیا ہے اور وہ اب آئین سازی سے الگ رہنے کے فیصلہ کو منسوخ کر دیں گے - لیکن سوال یہ ہے کہ حکومت کی اتنی مراعات سے مطمئن ہو جائیں گے - صرف ایک صورت ہے جو ان کو مطمئن کر سکتی ہے - وہ یہ کہ تیسری گول میز کانفرنس میں حسب سابق اُن کے بارہ نمایندے لیے جائیں - لیکن نو پیدا شدہ صورت حالات اس کے برعکس ہے اور عین ناممکن ہے کہ اس معاملہ میں اُن لوگوں کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے یہی وہ رکاوٹ ہے - جو گول میز کانفرنس کی کامیابی کے راستہ میں حائل ہے اور جس کے دور کرنے کے لئے اعلیٰ سیاست دانی کی ضرورت ہے -

وزیر ہند کا خیال ہے کہ صرف بیس نمایندوں کو شرکت کی دعوت دی جائے - لیکن حکومت ہند اس بات پر مصر ہے کہ اس تعداد کو بڑھا کر پچیس کر دیا جائے بعض حلقوں میں یہ خبر گشت لگا رہی ہے کہ نمایندوں کے ناموں کا فیصلہ ہو چکا ہے لیکن یہ صحیح نہیں کیونکہ نمایندوں کے انتخاب سے پہلے لبرلوں کا مشورہ ضروری ہے اور موجودہ گفت و شنید کا سلسلہ اس مشورہ کے پیرایہ آغاز ہے - یقین کیساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ کن کن لوگوں کو شرکت کی دعوت دی جائے گی - لیکن ہمارے خیال میں ذیل کی فہرست ایسے افراد پر مشتمل ہے جن میں سے اکثر کو نمایندگی کی دعوت دیجائے گی :-

سر تیج بہادر سپرو - مسٹر جیکار - مسٹر مدلیار مسٹر شاستری - مسٹر پرسوتم داس ٹھاکر داس - ڈاکٹر امبیدکر - سر آغا خاں - مسٹر جناح - ڈاکٹر شفاعت احمد خاں - مسٹر تجمل - اور سر عبد القیوم - ممکن ہے کہ اس فہرست میں ترمیم و تنسیخ کر دی جائے -

آل انڈیا مسلم لیگ کا فیصلہ

شملہ ۴ ستمبر - سر ذو الفقار علیخاں کی صدارت میں آل انڈیا مسلم لیگ کی جماعت عاملہ کا جلسہ ہوا اس جلسہ میں مختلف صوبہ جات سے سر برآوردہ حضرات نے شرکت کی جماعت عاملہ نے حسب ذیل تجاویز پاس کیں :-

تجویز نمبر۱ - حکومت کا فرقہ وارانہ فیصلہ مسلمانوں کے مطالبات کو پورا نہیں کیا - پھر بھی اس فیصلہ سے سیاسی ترقی کے راستے میں جو رکاوٹیں پیدا ہو گئی تھیں - وہ دور ہو گئی ہیں - کونسل یہ بھی نہیں کہہ سکتی کہ اصلاحات کا جو خاکہ تیار کیا جائیگا - وہ مسلمانوں کے قابل قبول ہوگا بھی یا نہیں :- تجویز نمبر۲ لیگ کا گول میز کانفرنس کے مسلمان ممبروں سے مطالبہ ہے کہ ہندوستان کیلئے حکومت خود اختیاری حاصل کرنے میں دوسرے غیر مسلم ممبروں کے ساتھ ملکر کوشش کریں گے - مگر مسلمانوں کے مطالبات کا ضرور لحاظ رکھیں - تجویز نمبر۳ لیگ کا یہ اجلاس مسلمانان پنجاب اور بنگال کو اکثریت نہ ملنے پر سخت احتجاج کرتا ہے - لیگ کو افسوس ہے کہ مسلمانان پنجاب کو باوجودیکہ اکثریت نہیں ملی لیکن سکھ پھر بھی مسلمانوں کے خلاف شور مچا رہے ہیں - جس سے فرقہ وارانہ اختلافات اور بڑھ رہے ہیں - تجویز نمبر۴ - لیگ کی رائے میں یہ انتہائی ضروری ہے کہ سندھ کو بمبئی سے فوراً علیحدہ کر دیا جائے - اور اسکی علیحدہ حکومت ہند کے جدید قانون میں شامل کیجائے - تجویز نمبر۵ - لیگ حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ اصلاحات کے نفاذ کرنے میں عجلت سے کام لیا جائے - اور مرکز میں تحفظات کے ساتھ ساتھ اختیارات عطا کئے جائیں فیڈریشن کا مسئلہ والیان ریاست کے شامل یا نہ شامل ہونے کی وجہ سے ملتوی نہ کیا جائے تجویز نمبر۶ وزیر ہند کے اعلان کو پیش نظر رکھتے ہوئے لیگ کا خیال ہے کہ گول میز کانفرنس کے سابق نظام کو قائم رکھا جائے تاکہ ہندوستان اور انگریز نمایندگان میں اتحاد قائم رہے - تجویز نمبر۷ لیگ اس مطالبہ کو پیش کرتی ہے کہ مرکزی کونسل میں مسلمانوں کو ایک تہائی نشست عطا کیجائے -

اطلاع نامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ عیسوی

بعدالت مال ڈیراپور مقام ڈیراپور

نمبر مقدمہ ۲۹۵

چونکہ مقدمہ نالش منی رام بنام تم چندن کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ ۱۳۳۷ف لغایتہ ۱۳۳۸ف بتاریخ ۴ ستمبر سنہ ۱۹۳۱ء صادر ہوئی اور مبلغ ۸/۱۸۷ جواب ازروئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل ذیل میں درج کیجاتی ہے -

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۱۵۳	۷	۰
خرچہ نالش	۱۶	۱۲	۹
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۵	۱۴	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۲	۱۲	۹
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	۰	۵	۰
گزٹ	۶	۷	۰
میزان	۱۸۷	۳	۰

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ادا رہی ہے - لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم چندن ولد بستی گڈریہ ساکن دیوناں پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زرمذکور یعنی مبلغ ۸/۱۸۷ جو ازروئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ -

تاریخ پیشی ۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۳۲ء مقرر ہے

تفصیل اراضی :-

پرگنہ ڈیراپور موضع امولی ٹھاکران

نمبر کھیت	رقبہ کھیت
۱۰۴	۱۱کر
۱۱۸	۱۴کر
۱۲۳	۱۹بر
۱۲۵	شامل ۴بر
۱۳۱	۱۱بر
۱۳۲	۱۴بر
۱۳۹	شامل ۱۵بر
۱۴۰	[illegible]
۱۴۸	۹کر
۱۵۰	[illegible]
۲۳۷	۳کر
۹ قطعہ	[illegible]

مہر عدالت

(دستخط حاکم عدالت)

LALIMLI
PURE WOOL
TRADE MARK
لال املی کی خالص اونی لوئیاں
جو کہ
ہندوستان میں ہندوستانی کاریگر بناتے ہیں
نمبر ۴۲۳ لوئیاں ۵۴ × ۹۰ ۳ روپیہ ۴ آنے فی لوئی
" ۴۲۴ " ۵۰ × ۱۰۴ ۴ روپیہ ۴ آنے "
" ۳۱۶ " ... ۴ روپیہ ۱۲ آنے "
مفت نمونوں کیلئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۸ کو لکھو۔
دی کانپور وولن ملز کانپور

آل انڈیا انڈیپنڈنٹ پارٹی کی اپیل

لکھنؤ - ۳ ستمبر - مسٹر شبیر حسین قدوائی نے اپنا ایک طویل بیان پریس کے دیا ہے - جس میں آپ نے بحیثیت صدر کے اپیل کی ہے کہ بحیثیت ایک غیر فرقہ وارانہ انجمن ہونے کے آل انڈیا انڈیپنڈنٹ پارٹی کو ہر پارٹی سے اپیل کرنے کا یہ موقع حاصل ہے کہ ایسے نازک موقع پر فرقہ وارانہ اعلان کی وجہ سے ہندوستان کے خاص مطمح نظر سے کہیں توجہ نہ ہٹ جائے - غیر مطمئن قومیں احتجاج کر سکتی ہیں - لیکن اس طرح کام کرنا کہ جس سے فرقہ وارانہ ذہنیت بڑھے اور فرقہ وارانہ اعلان ایک جنگ بنجائے نہایت غیر دانشمندانہ اور حب الوطنی کے خلاف ہے چار برس کے بحث و مباحثہ کے بعد یہ وقت آگیا ہے کہ متفقہ طور سے برٹش کابینہ کو یہ مجبور کیا جاوے کہ وہ اپنے تیہ انگریزوں کے منتخب کردہ ہندوستانیوں کے سامنے نہ رکھیں - بلکہ ملک کے سامنے اور اس کے سیاسی اداروں کے سامنے رکھے - اور اس مجوزہ بل کی اشاعت کردے تاکہ اسیر ہندوستانیوں کو تنقید کا موقع ملے برٹش وزارت کو ہندوستانیوں کے خیالات معلوم ہیں - اس لئے اب اس کی ضرورت نہیں ہے کہ ایک سال بعد وزارت اس اسکیم کو پیش کرے اور اب راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں کسی بحث و مباحثہ کی ضرورت نہیں ہے - یہ میری پیشین گوئی ہے کہ جو آئین اس وقت بنایا جارہا ہے کسی سچے محب وطن اور قوم پرور کو ہرگز مطمئن نہ کر سکے گا - اسلئے کہ انتظامیہ اور مالی تحفظات کا پھر بھی اسوقت تک تعلق رہے گا جب تک متفقہ طور پر ہندوستان اپنی پوری قوت صرف نہ کردے -

پولیس افسر کو گولی ماردی

پشاور ۵ ستمبر - گذشتہ جمعہ کی صبح کو قصبہ تاجوری میں تھانہ ملازئی کے اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس عطا محمد خاں جو اسی شب کو تاجوری آئے تھے مردہ پائے گئے آپ کو کسی نامعلوم شخص نے گولی مار کر مار ڈالا - اسی کمرے میں بہت سے اور لوگ بھی سو رہے تھے - اس بزدلانہ قتل کی اطلاع پاکر سپرنٹنڈنٹ پولیس اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس فوراً موقع پر پہونچ گئے - اور تحقیقات شروع کردی - ابھی تک قاتل کا سراغ نہیں ملا ہے اور نہ قتل کی وجہ معلوم ہوسکی ہے لیکن ایک اضطراب پھیلا ہوا ہے -

انجمن طبیہ صوبجات متحدہ کا جلسہ

لکھنؤ - آج شام کو ۵ بجے انجمن طبیہ صوبجات متحدہ کی مجلس منتظمہ کا ایک جلسہ بصدارت حکیم سید احمد حسین صاحب منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں :-

انجمن طبیہ کا یہ جلسہ حکیم خواجہ کمال الدین صاحب کی خدمات کا اعتراف کرتے ہیں اُن کے مستحق ہوجانے نیز امسال انڈین میڈیسن بورڈ کی نمایندگی کے لئے بوجہ اپنے مشاغل نہ تیار ہونے پر اظہار افسوس کرتا ہے اس کے بعد جدید نمایندہ کا انتخاب کیا گیا - اور حکیم عبدالمعید صاحب بالاتفاق انجمن طبیہ صوبجات متحدہ کی طرف سے انڈین میڈیسن بورڈ کی نمایندگی کے لئے منتخب کئے گئے - آخر میں جلسہ نے یہ طے کیا کہ منجانب انجمن سکریٹری صاحب اس انتخاب کی اطلاع بذریعہ ٹیلیگرام آنریبل نواب محمد یوسف صاحب منسٹر لوکل سیلف گورنمنٹ و جسٹس سید سر وزیر حسن صاحب چیرمین انڈین میڈیسن کو جلد از جلد دے دیں -

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۱۰۰ سنہ ۱۹۳۲ء

بعدالت جناب منصف صاحب بہادر قیصر گنج مقام بہرایچ

رام سروپ شاہ ولد بدری شاہ قوم حلوائی ساکن جرول پرگنہ جام پور ضلع بہرایچ　　مدعی

بنام سری کشن داس وغیرہ　　مدعاعلیہ

بنام لچھمی نرائن ولد نامعلوم قوم اگروال ساکن شہر کانپور محلہ پورانا چکلہ بمکان سری کشن داس　　مدعاعلیہ

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت مبلغ ... کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۰ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۳۲ء بوقت دس بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی مدعی مذکور کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اپنے جوابدعوی کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر تم استدلال کرنا چاہتے ہو - اُسی روز اُن کو پیش کرو مطلع رہو کہ اگر روز مذکور اگر تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا -

آج بتاریخ ۳۰ ماہ اگست ۱۹۳۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا -

مہر عدالت　　بحکم منصرم عدالت منصفی قیصر گنج مقام بہرایچ

اقتصادی جنگ ختم کردو!

آئرش پارلیمنٹ سے کاشتکاروں کا مطالبہ

ڈبلن - ۲ ستمبر منشن ہاؤس میں ڈبلن میتھ اور کلڈیر کے کاشتکاروں اور ٹیکس ادا کرنے والوں کا ایک جلسہ میں ایک قرارداد کی رو سے آئرش پارلیمنٹ سے مطالبہ کیا گیا کہ برطانیہ سے جو اقتصادی جنگ جاری ہے وہ فوراً ختم کردی جائے آزاد حکومت کے ہر حصّہ سے اپیل کی گئی ہے کہ ڈبلن میں ۵ ستمبر کی کانفرنس کو کامیاب بنانے میں جلسہ کرکے

اگر آپ تجربہ کرکے دیکھیں گے تو ضرور یقین ہوجاوے گا کہ

قبض و بدہضمی	خون اور منی کی خرابی	جریان احتلام سرعت انزال رقت منی	سخت سے سخت نامردی
دل و دماغ اور معدہ	قوت حافظہ کی کمزوری	وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کرنے کے لئے	

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں لاثانی اور شرطیہ علاج ہیں

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ

صحت و تندرستی کی لغت، نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کا نام شاستر مفت طلب فرماویں

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

منقبہ استار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ　　ڈاکٹر ایس - کے برمن لمیٹڈ　　بانی　　ڈاکٹر ایس - کے برمن　　سنہ ۱۸۹۴ء

پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کا بے مثل بڑا کارخانہ

روگ کا گھر کھانسی

کف کف REGD. (کف - کھانسی و سردی کی لاجواب دوا) پیتے ہی کھانسی کو دباتی اور کف کو پتلا کرتی ہے -

کھانسی بہت ہی خوفناک مرض ہے - اسے کبھی بھی خفیف نہ سمجھیں - "کف کف" کے پیتے ہی کھانسی دب جاتی ہے کف خواہ کھانسی کی کیسی ہی زیادتی کیوں نہ ہو یہ دوا دور کرنے کا دعویٰ رکھتی ہے - قیمت فی شیشی کلاں ایک روپیہ چھ آنہ محصول دس آنہ - قیمت شیشی خورد بارہ آنہ محصول سات آنہ

ہیلک صابون REGD. دوا آمیز خوشبودار - آپ عمدہ سے عمدہ ولایتی صابن کے بجائے روزانہ اسے استعمال کرسکتے ہیں - اس کے متواتر استعمال سے جلدی بیماریوں کے ہونے کا احتمال نہیں رہتا - اور خارش خسرہ - پھنسی - مہاسہ - ریزن اور جلدی خشکی وغیرہ دفع ہوتی ہے - قیمت فی ٹکیہ سات آنہ محصول سات آنہ - نمونہ دو آنہ

ہیلک مرہم REGD. کٹے جلے چوٹ وغیرہ پر لگانے کا مشہور مرہم - ہیلک سے حادثہ زدہ چوٹ - زخم - سوزش - داد - سیلان خون اور آگ سے جلنے کا زخم فوراً آرام ہوتا ہے - فٹ بال کرکیٹ - جمناسٹک - کثرت وغیرہ کے کھلاڑیوں کو اور کارخانہ میں کام کرنے والوں کو ہمیشہ اپنے پاس رکھنا چاہیئے - اسمیں چربی یا کوئی ناپاک چیز وغیرہ نہیں ہے - قیمت فی ڈبہ دس آنہ محصول تین ڈبوں تک سات آنہ - نمونہ فی ڈبی دو آنہ

نقلی دواؤں سے ہمیشہ ہوشیار رہیئے

نوٹ: ہماری دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں - بغرض کفایت محصول اپنے مقامی ہمارے ایجنٹوں سے خریدیں - نمونہ صرف ایجنٹوں ہی سے دستیاب ہوسکتا ہے -

صیغہ نمبر (۷۵) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ :- کانپور نیا گنج میں مسرس محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کرکے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کرکے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ایک روپیہ

رمن ولاسی گولیاں

امساک کے لئے بے نظیر دوا ہے - قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ

یوسکت واری روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے معدوم ہوکر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

راج ویدنارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ ۲۹۳ - کالبا دیبی روڈ　　لکھنؤ ایجنٹ - نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج

کانپور ایجنٹ - گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ　　الہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک

دہلی ایجنٹ - جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک　　آگرہ ایجنٹ - رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD, NO; A, 142

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
احسن — سبحی

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۶	کان پور، چہارشنبہ ۱۴ ستمبر ۱۹۳۲ء مطابق ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ	نمبر ۳۴

نوائے راز

(ابوالفاضل راز چاندپوری)

مطرب خوش کار نے دونوں کو یکدل کردیا
سوز قلب بے نوا کو ساز محفل کردیا

عشق حق آگاہ نے وادیدہ دل کردیا
ماسوائے حسن ہر جلوہ کو باطل کردیا

مانتا ہوں اے نگاہ شاہد رنگین ادا
اک اشارے میں دوبالا حسن محفل کردیا

کون تھا یہ سامری فن کیا کہا کیا عشق تھا
اے ترے قربان طلسم زیست باطل کردیا

پرتو حسن حقیقت کی کرشمہ سازیاں
بت کدے کو سجدہ گاہ صاحب دل کردیا

یہ خدا جانے کہ کس عالم میں تھا پیر مغاں
اک نظر میں آشنائے حق و باطل کردیا

اے جزاک اللہ وے صل علی خضر طریق!
راہ گم کردہ کو ہم آغوش منزل کردیا

مطلع انوار وحدت ہے جبین برہمن
سجدۂ بے لوث نے ناقص کو کامل کردیا

عشق کافر ساز کا احساں بھولوں گا کبھی
مجھ کو کافر کیا بنایا صاحب دل کردیا

ہوشیار اے ناخدائے کشتی امید وبیم
میں نے دل کو بے نیاز فکر ساحل کردیا

اُف یہ لحن دلنشیں یہ نغمۂ وجد آفریں!
آہ ظالم! کیوں مجھے رسوائے محفل کردیا

خیر دیکھا جائیگا جو کچھ بھی ہو کارش بخیر
نذر ساقی اب تو میں نے شیشۂ دل کردیا

راز تیری خوشنوائی کی حقیقت کھل گئی
تو نے تو کچھ اور پھیکا رنگ محفل کردیا

لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس شملہ

جب ۵ ستمبر کو شملہ میں مجلس مقننہ ہند کا پہلا اجلاس شروع ہوا اور وائسرائے نے اپنا خطبۂ افتتاحیہ ختم کرلیا تو سر ابراہیم رحمت اللہ کرسی صدارت پر بیٹھے اور جدید ممبران کے حلف اٹھانے کے بعد سوالات کے وقت میں ہوم ممبر نے ایک ممبر کو جواب دیا کہ حکومت ہند اور مسٹر گاندھی کے درمیان کوئی خط وکتابت نہیں ہوئی، البتہ گاندھی کو حکومت یا وزیر ہند سے نامہ وپیام کرنے کا حق حاصل ہے۔

فرقہ وارانہ تصفیہ پر تحریک التوا۔ مختلف سرکاری مسودات قانون

پیش ہونے کے بعد بھائی سردار سنت سنگھ نے فرقہ وارانہ تصفیہ کے خلاف تحریک التوا پیش کرتے ہوئے کہا: "پنجاب ہند وہندوستان" اسکے شدید مخالف ہے۔ گول میز کانفرنس میں ان افراد کو بھیجا گیا تھا جو ہندوستانی رائے عامہ کے ترجمان نہ تھے۔ مسلمانوں کے متعلق کہا وہ "ٹوڈیوں" کے ہاتھ میں جس کے لیڈر وزیر ہند ہیں کھیل رہے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے سر فضل حسین، چودھری ظفر اللہ خان، سردار سکندر حیات خاں صرف ایک سیٹ زائد کے پنجاب میں خواہاں تھے مگر اقلیتوں کے پیکٹ میں ۵۱ فیصدی اور فرقہ وارانہ فیصلہ میں مسلمانوں کو ۴۹ فیصدی نشستیں دیدی گئیں۔

سر ہری سنگھ گوڑ نے کہا جداگانہ انتخاب قایم کرکے بنگال کے ہندو اور مسلمانوں پر ظلم کیا گیا ہے۔ یہ تصفیہ ناقابل عمل ہے اور اس سے اشتراک عمل کی بجائے ملتوں میں اختلافات وسیع ہوجائینگے۔ سر راما سوامی آئر نے حکومت کی طرف سے کہا۔ فرقہ وارانہ تصفیہ گول میز کانفرنس تو خیر ایک طرف خود آل پارٹیز کانفرنس بھی نہ کرسکی۔ آپ نے کہا اسمبلی کا صحیح دائرہ کار ملک کی سوشل، اقتصادی اور دیگر مسائل پر غور وخوض کرنا ہے نہ کہ فرقہ وارانہ مسئلہ پر۔ مسٹر غزنوی نے کہا بنگال میں اکثریت رکھنے والی قوم کو اقلیت میں تبدیل کرنا ناقابل برداشت ہے اور کہا سکھوں کا مناسب پاسنگ حاصل کرنے کے باوجود خانہ جنگی کی دھمکیاں دینا قابل افسوس امر ہے۔ سر کاؤس جی جہانگیر نے کہا فرقہ وارانہ تصفیہ سے کوئی شکایت نہیں گاندھی جی بھی سکھوں اور مسلمانوں کے لئے جداگانہ انتخاب قبول کرچکے تھے۔ سر عبدالرحیم نے کہا بنگال میں یوروپین اور اینگلو انڈینوں کو ۹ نشستیں دینا تعجب انگیز ہے۔ مسٹر مارگن نے کہا یا تو اقوام ہند کو فیصلہ قبول کرنا چاہئیے ورنہ اپنا متحدہ فیصلہ پیش کرنا چاہئیے۔ مسٹر ینوگی نے کہا گول میز کانفرنس کی شکست کا باعث مسلمان تھے کہ وہ اچھوتوں کو نقصان پہونچا کر سکھوں کو ایک نشست دے رہے تھے۔ اور اس کا خطرہ ظاہر کیا کہ بنگال میں مزدوروں اور یونیورسٹی کی نشستوں میں سے کچھ اور نشستیں مسلمان حاصل کرلینگے اور اسی طرح اپنا ایوان تجارت قایم کرکے ہندوؤں کو تجارتی نشستیں بھی قبضہ میں لے لیں گے۔

مسٹر شاہنواز کا خالصہ جی کو جواب۔ میاں شاہنواز نے کہا گول میز کانفرنس کی گفتگوؤں کی ناکامیابی کا سبب سکھ ہیں۔ وزیر نے ملتوں کے درمیان توازن قایم رکھنے پر ایماندارانہ عمل کیا ہے۔ آپ نے کہا مسلم کانفرنس مسلم لیگ نے مسلمانوں کے لئے ۵۶ فیصدی کا مطالبہ کیا ہے۔ سر فضل حسین غیر ہی قوم کے واحد نمائندہ ہیں۔ آخر کار ۶ بجے اس تجویز پر بحث ختم ہوگئی اور تجویز گرگئی!

۶ ستمبر سوالات کے وقت میں ہوم ممبر نے مسٹر داس کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ کلکتہ ہائیکورٹ کے فیصلہ کا قانون انسداد شادی نابالغان پر اثر نہ پڑیگا۔ ہندو دیویوں کو طلاق کے مسودہ قانون کو گشت میں بھیجے جانے کی تجویز ۵۳ کے مقابلہ میں ۳۰ آراء سے منظور ہوگئی۔ شاردا ایکٹ میں ترمیم کا مسودہ قانون رائے بہادر کرشنا آچاریہ نے پیش کیا۔ پنڈت سیندر ناتھ شاردا ایکٹ کے خلاف مذہبی دلائل پیش کررہے تھے کہ تحریک التوا کا وقت آگیا اور بحث ملتوی ہوگئی۔

مصارف افواج پر تحریک التوا۔ مسٹر بی داس نے عدالت تحقیقات مصارف افواج کے دائرہ کار کے سلسلہ میں حکومت کے خلاف تجویز ملامت بدیں وجہ پیش کی کہ عدالت کے دائرہ کار میں ہندوستان کا یہ مطالبہ بھی شامل کرلیا گیا ہے کہ برطانیہ کو ہندوستان کے فوجی اخراجات میں حصہ لینا چاہئیے۔ مسٹر ستیہ مورتی نے کہا عدالت تحقیقات کے دائرہ کار نے شکوک پیدا کردیئے کیونکہ اسکی رپورٹ وزیر اعظم کو بھیجنا اور کارروائی خفیہ رکھنے کی تجویز ہے حالانکہ کارروائی اس ایوان کے روبرو پیش ہونی چاہئیے۔ آرمی سکریٹری نے کہا کہ اس عدالت کے روبرو ہندوستان ایک وکیل اور ایک بیرسٹر کے ذریعہ اپنے مطالبات پیش کریگا مطالبات حکومت ہند تیار کررہی ہے۔ سر الن پارسن نے کہا انقطاعی فیصلہ برطانوی حکومت اور حکومت ہند کے باہمی سمجھوتہ سے ہوگا۔ رپورٹ بعد تیاری ایوان کے روبرو رکھی جائیگی۔ مولانا شفیع داؤدی نے کہا کہ چونکہ اسکا تعلق مالیات ہند سے ہے۔ اس لئے اس ایوان کو آگاہ ہونا ضروری تھا۔ لیکن اب جبکہ "عدالت" کا اعلان ہوچکا ہے تو صرف یہ صورت باقی رہ جاتی ہے کہ ہندوستان کے وکیلوں میں سے ایک مسٹر جناح ہوں۔ مسٹر داس نے بحث کا جواب دیتے ہوئے اپنی تجویز کو برطانوی حکومت اور دفتر جنگ کے خلاف مذمت کی اور تجویز ۱۸ کے مقابلہ میں ۴۹ آراء سے گرگئی۔

۷ ستمبر۔ مجلس مقننہ ہند کے اجلاس میں آج غیر سرکاری مسودات قانون پیش کئے گئے۔ اس سے قبل سوالات کے وقت مسٹر گیا پرشاد سنگھ نے فسادات بمبئی کے متعلق مختلف سوالات کئے جن کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ہیگ ہوم ممبر نے کہا:-

حکومت بمبئی جس وقت فرقہ وارانہ کشیدگی ختم ہوئی تو سرکاری رپورٹ شایع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ہوم ممبر نے کہا حکومت بمبئی نے ۲۰ مئی کو جو سرکاری بیان شایع کیا تھا اور جسمیں فسادات کی ابتدا کا تذکرہ تھا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مختلف حادثات جو ناگدیوی اسٹریٹ میں ہوئے وہی اس افسوسناک فرقہ وارانہ فسادات کے فوری اسباب تھے۔

میں ان سرکاری بیانات کی طرف آنریبل ممبر کی توجہ منعطف کرونگا جو بمبئی گورنمنٹ نے وقتاً فوقتاً شایع کئے ہلاک شدگان کی کل تعداد من ابتداء ۱۴ مئی لغایۃ ۱۵ جولائی حسب ذیل ہے:-

ہلاک شدگان کی تعداد

از ۱۴ مئی لغایۃ ۱۵ جولائی ۱۹۳۲ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پر تو حق عزم مستقل ہیں رہے ۔ زبان پر بھی ہو جو تیرے دلمیں ہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۱۶ | کانپور۔ چہارشنبہ ۱۴ ستمبر ۱۹۳۲ء عیسوی۔ | نمبر ۳۴

پسماندہ اقوام کو جداگانہ انتخاب دینے کی مخالفت!

۲۰ ستمبر سے مہاتما گاندھی فاقے کرنا شروع کر دینگے!

وزیر اعظم اور وزیر ہند سے مہاتما گاندھی کی خط و کتابت

مہاتما گاندھی نے ایک خط ۱۱ مارچ ۱۹۳۲ء کو سر سموئیل ہور وزیر ہند کو فرقہ وارانہ فیصلہ سے قبل لکھا تھا جسکا صاحب وزیر ہند نے جواب بھی دیدیا تھا۔ فرقہ وارانہ فیصلہ کے شایع ہونیکے بعد مہاتما گاندھی نے مسٹر ریمزے میکڈانلڈ وزیر اعظم برطانیہ سے خط و کتابت کی جو مہاتما گاندھی کی استدعا پر حکومت نے شایع کر دی ہے

چونکہ یہ خط و کتابت نہایت اہم ہے اور پرچہ تقریباً تیار ہو چکا تھا اسلئے ہم اُس خط و کتابت کے صرف وزیر اعظم کے حصّہ کو ایڈیٹوریل موقوف کر کے ایڈیٹوریل کالموں میں درج کرتے ہیں۔ اور صاحب وزیر ہند کی خط و کتابت کو بعد میں شایع کریں گے۔ :۔

وزیر اعظم کے نام گاندھی جی کا خط! حسب ذیل

خط گاندھی جی نے ۱۸ اگست ۳۲ء کو وزیر اعظم برطانیہ کے نام تحریر کیا تھا:۔

محبّ دوست۔

اسمیں شک نہیں کہ سر سموئیل ہور نے آپ کو اور کابینہ کو میرا ۱۱ مارچ کا خط دکھایا ہوگا۔ جو پسماندہ اقوام کے معاملہ کی بابت ہے اس خط کو مذکورہ بالا خط کا ایک جزو سمجھکر مطالعہ کیا جائے بلکہ دونوں کو ایک ساتھ ہی پڑھا جائے۔

حکومت برطانیہ نے ہندوستان کی اقلیتوں کی نیابت کے متعلق جو تصفیہ کیا ہے مَیں نے اسپر راتوں کی نیند حرام کر کے غور و فکر کیا ہے۔ مَیں نے سر سموئیل ہور کو جو خط لکھا اور سینٹ جیمز پیلس لندن میں ۱۳ نومبر ۱۹۳۱ء کو اقلیتوں کی کمیٹی کے سامنے جو اعلان کیا تھا انپر عمل پیرا ہوتے ہوئے مَیں آپ کے فیصلہ کیخلاف جان لڑا دینے کیلئے تیار ہوں۔ کام میں جس طریقہ پر کر سکتا ہوں وہ یہ ہے کہ موت کے آغوش میں جانیکے لیے متواتر برت رکھوں۔ نمکین یا سادہ پانی اور سوڈے کے علاوہ کوئی کھانا نہ کھاؤں۔ یہ برت درمیان میں صرف اس وقت ہی ٹوٹ سکیگا۔ جب حکومت برطانیہ خود یا رائے عامہ کے دباؤ سے اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرے اور پسماندہ اقوام کیلئے فرقہ وارانہ نیابت کی اسکیم واپس لیلے۔ اور اُنکے نمائندہ عام حلقہ ہائے انتخاب سے عام حق رائے دہی کے ماتحت خواہ وہ کتنی ہی وسیع کیوں نہو منتخب کیے جائیں۔

اگر حکومت نے مذکورہ بالا طریقہ پر اپنے فیصلہ پر نظر ثانی نہ کی تو مجوزہ برت ۲۰ ستمبر کی دوپہر سے شروع ہو جائیگا۔ میں مقامی حکام سے یہ درخواست کر رہا ہوں کہ وہ اس خط کا مسودہ بذریعہ بحری تار آپ کو روانہ کر دیں۔ تاکہ آپکو کافی وقت کی آگاہی مل جائے۔ مینے کافی میعاد مقرر کی ہے اسلئے یقین ہے کہ سست ترین ذریعہ سے بھی یہ آپ کو وقت پر مل جائیگا۔ میں یہ بھی درخواست کرتا ہوں کہ سر سموئیل ہور کو جو چٹھی مینے لکھی تھی وہ اور میرا ۱۱ مارچ کا خط فوراً شایع کر دیا جائے۔ میں نے جیل کی قواعد کی پوری پابندی کی ہے۔ اور مینے اپنی خواہش اور ان خطوط کے متعلق سوائے دو رفقا سردار ولبھ بھائی پٹیل اور مسٹر مہادیو ڈیسائی کے کسی سے ذکر نہیں کیا۔

مینے جو فیصلہ کیا ہے میں اُسپر افسوس کرتا ہوں۔ لیکن ایک مذہبی آدمی ہونیکی حیثیت سے جیسا کہ میں اپنے آپ کو سمجھتا ہوں میرے سامنے اور کوئی راستہ ہے بھی نہیں۔ جیسا کہ میں سر سموئیل ہور کے خط میں تحریر کر چکا ہوں۔ اگر حکومت نے اپنی پریشانی سے بچنے کیلئے مجھے رہا بھی کر دیا تو بھی میرا برت جاری رہیگا کیونکہ میں اس فیصلہ کی مخالفت کرنے کیلئے کسی اور طریقہ کی امید نہیں کرتا۔ اور نہ ہرگز میری یہ خواہش ہے کہ باعزت طریقہ کے علاوہ کسی اور طریقہ سے رہائی حاصل کروں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میرا فیصلہ غلط ہو۔ اور میری یہ رائے بھی غلط ہو۔ کہ پسماندہ اقوام کو جداگانہ انتخاب دینے سے انکا یا ہندو مذہب کا نقصان عظیم ہوتا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو غالباً غلطی ہے کہ میں اپنے فلسفہ حیات کے دیگر حصص میں بھی غلطی کر چکا ہوں۔ اگر ایسا ہوا اور میں فاقہ کرکے مر گیا تو میری زندگی کی تمام غلطیوں کا کفارہ ہو جائیگا۔ اور اُن لاکھوں مرد و زن کے سر سے وہ بوجھ ہٹ جائیگا جو میری فرزانگی پر معصوم بچوں کیطرح اعتقاد رکھتے ہیں۔ لیکن اگر میرا یہ فیصلہ صحیح ہے جیسں کہ مجھے کچھ شک نہیں تو زندگی کے اُس مطمح نظر کو پورا کرنیکے لیے جسے میں ۲۵ سال سے آزما رہا ہوں اور جسمیں کہ مجھے اچھی کافی کامیابی بھی ہوئی ہے۔ ایک اقدام عمل ثابت ہوگا

آپ کا مخلص دوست

(دستخط) ایم۔ کے۔ گاندھی۔

وزیر اعظم کا جواب!

خط منجانب مسٹر ریمزے میکڈانلڈ ۱۰۔ ڈاؤننگ اسٹریٹ ۸ ستمبر ۳۲ء

ڈیر مسٹر گاندھی۔

مجھے آپ کا خط ملا۔ جس سے حیرت ہوئی۔ اور یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ بہت دلی رنج بھی ہوا۔ علاوہ اسکے میں یہ خیال کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آپنے یہ خط ملک معظم کے اس فیصلہ کے متعلق جو پسماندہ اقوام کے متعلق ہے۔ اور جسکا حقیقی منشا کیا ہے اس بارہ میں غلط فہمی کا شکار ہو کر تحریر کی ہے ہمنے اس بات کو سمجھا ہے کہ آپ ہندو قوم سے اقلیتوں کو مستقل طور پر علیحدہ کر دینے کے قطعی خلاف ہیں۔ آپنے اس بارہ میں اپنی پوزیشن گول میز کانفرنس کی کمیٹی کی اقلیت کے روبرو اچھی طرح واضح کر دی تھی نیز آپنے اس امر کو اس خط میں بھی واضح کر دیا تھا جو آپنے سر سموئیل ہور کو ۱۱ مارچ کو تحریر کیا تھا۔ ہم کو یہ بھی معلوم تھا کہ آپکے خیال کی ہندوؤں کی ایک بڑی تعداد حمایت کرتی ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں ہمنے نہایت غور و خوض سے کام لیا اور جب فرقہ وارانہ تصفیہ کا حل تیار کر رہے تھے تو ہم نے اسپر بہت سوچ بچار کیا۔

پسماندہ اقوام کی انجمنوں کیطرف سے ہمارے پاس جو بیشمار اپیل آئے اور ان گفتہ بہ معاشرتی حالات جنمیں کہ وہ عرصہ سے زندگی بسر کرنے پر مجبور کیے جا رہے ہیں اور جسکا آپنے بھی اعتراف کیا ہے دیکھتے ہوئے ہم قطعی مجبور تھے کہ اُنکے حقوق کی مجالس آئین ساز میں حفاظت کریں۔ لیکن ہم نے اسکی پوری احتیاط کی تھی کہ اُنھیں ہندو دنیا سے کسیطرح بھی علیحدہ نہ کیا جائے آپنے ۱۱ مارچ کے خط میں خود ہی اس امر کا اعتراف کیا کہ آپ مجالس آئین ساز میں اُنکی نیابت کے مخالف نہیں ہیں۔

قوت کی تقسیم کے مطابق پسماندہ اقوام ہندو قوم کا جزو رہیں گی اور ہندو حلقہ جات انتخاب کیساتھ مساویانہ حقوق رکھیں گی۔ لیکن پہلے بیس سال کیلئے اگرچہ پہلے انتخابی طور پر وہ ہندو قوم کا جزو رہیں گے۔ لیکن انھیں ایک محدود تعداد حلقہ جات خصوصی کے ذریعہ اپنے حقوق کے تحفظ کیلئے وہ ذرائع دیئے جائینگے جو ہمارے نزدیک موجودہ صورت حالات میں اُنکے لئے نہایت درجہ ضروری ہیں۔ جہاں کہیں یہ حلقہ جات تیار کئے جائینگے پسماندہ اقوام کے افراد کو عام ہندو حلقوں میں ان کی ووٹنگ کو محروم نہ ہونے دیا جائیگا۔ برخلاف اس کے کہ ان کو دو رائیں ملیں گی تاکہ ہندو قوم میں انکی ممبریت بجنسہ قائم رہے۔ اور کوئی فرق بھی نہ ہونے پائے۔ ہم نے دانستہ طور پر ایسی صورت پیدا کرنیسے احتراز کیا جسے آپ فرقہ وارانہ انتخاب برائے "پسماندہ اقوام" کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ ہم نے کوشش کی کہ ہر طریقہ سے ہندو سوسائٹی کے اتحاد کو قائم رکھا جائے۔ اور پسماندہ اقوام کے افراد کے تمام رائے دہندگان عام یا ہندو حلقوں میں شامل رہیں تاکہ اونچی ذات کے ہندو انکی رائے کے متوقع رہیں یا پسماندہ اقوام کا امیدوار اونچی ذات کے تعاون کی امید رکھے غرض ہر طرح ہندو قومیت کو برقرار رکھنے کی سعی کی گئی۔ اس امر کے باوجود ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ذمہ دار حکومت کے ابتدائی زمانہ میں جبکہ صوبجات میں طاقت اس جماعت کے ہاتھ میں آجائیگی۔ جسکی مجالس آئین ساز میں اکثریت حاصل ہو۔ اسلئے یہ امر ضروری معلوم ہوا کہ پسماندہ اقوام جنکی بابت آپنے سر سموئیل ہور کے خط میں یہ تحریر کیا تھا کہ اونچی ذات کے ہندوؤں نے صدیوں سے انکو کچل کر رکھا ہے تو صوبوں میں سے سات صوبوں میں اپنی قوم کے چند ممبر مجالس آئین ساز میں بھیجیں تاکہ وہ بھی اپنی مشکلات کو پیش کریں اور اپنے خلاف مجالس آئین ساز سے باہر ان فیصلوں کو روکیں۔ اور حکومت بھی اُن کے مطالبہ پر غور کیا کرے مطلب یہ ہے کہ انھیں بھی اپنی حالت کے پیش کیے جانیکا موقع دیا جائے جس سے سر صاحب تم انکار نہیں کرینگا۔

ہم نے یہ خیال نہیں کیا تھا کہ مخلوط انتخاب میں خاص نمائندگان کا انتخاب نشستوں کی تخصیص کے ذریعہ پسماندہ اقوام کیلئے موجودہ صورت حالات میں بھی فراغدی حق رائے دہی کے ماتحت جو قابل عمل ہو وہ ممبران حاصل ہو جائینگے جو انکی حقیقی طور پر نمائندگی کا حق ادا کر سکیں گے۔ اور اسکیلیے جوابدہ ہونگے۔ کیونکہ تمام صوبوں میں ایسے ارکان اکثریت کے ذریعہ منتخب کیے جائینگے۔ جنمیں اونچی ذات کے ہندو شامل ہوں گے۔

ہماری سکیم کے ماتحت پسماندہ اقوام کو جو ابتدائی خاص فوائد حاصل ہونگے یعنی محدود حلقہ جات انتخاب کے علاوہ اُنکو عام انتخابی حقوق بھی عام ہندو حلقوں میں بھی حاصل ہونگے۔ وہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے اس طریقہ نیابت سے قطعی مختلف ہوں گے۔ جو مسلمانوں جیسی اقلیت کے لئے جداگانہ فرقہ وارانہ حلقہ جات کے ذریعہ قائم کیے گئے ہیں مثلاً ایک مسلمان ایک عام حلقہ میں رائے نہیں دے سکتا اور نہ امیدواری بن سکتا ہے۔ برخلاف اسکے پسماندہ اقوام کا انتخاب شدہ رکن ایک عام حلقہ کیلئے بھی رائے دے سکتا ہے اور امیدوار کھڑا ہو سکتا ہے مسلمانوں کیلئے جو نشستیں علاقوں کے لحاظ سے رکھی گئی ہیں۔ انکی تعداد فطری طور پر اس امر کے تابع رکھی گئی ہے کہ اُنکے لیے مزید علاقوں میں نشستیں حاصل کرنا ممکن نہیں ہے اور بیشتر صوبجات میں پانسگ۔ اپنی آبادی سے زیادہ حاصل ہے۔ پسماندہ اقوام کے مخصوص حلقوں کیلئے مخصوص نشستوں کی تعداد جو مقرر کی جائیگی۔ دیکھنے میں چھوٹی معلوم ہوگی چنانچہ اس کو اسطرح مقرر کیا گیا ہے کہ پسماندہ اقوام کیلئے نمائندگان کی کم از کم تعداد مجالس آئین ساز میں ہو جنکو کہ صرف پسماندہ اقوام نے ہی منتخب کیا ہو۔ انکے خاص نشستوں کا تناسب پسماندہ اقوام کی فی صدی آبادی سے ہر جگہ کم ہے۔

جہانتک میں آپکے طریقہ عمل کو سمجھ چکا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ برت رکھکر مرنا چاہتے ہیں جو ایک انتہا پسندانہ طریق عمل ہے اسکا مطلب اس امر کی حصولیابی نہیں ہے کہ پسماندہ اقوام کو ہندوؤں کیساتھ مشترکہ انتخاب کا حق حاصل ہو کیونکہ یہ تو پہلے ہی سے دیا جا چکا ہے۔ اور نہ ہی اسلئے کہ ہندوؤں میں اتحاد و ضبط قائم رہے کیونکہ یہ بھی پہلے سے موجود ہے۔ بلکہ محض اسلئے کہ پسماندہ اقوام کو جو آج سخت ناانصافیوں اور مصائب کا شکار ہو رہے ہیں اس امر سے روکا جائے کہ وہ اپنی مرضی سے مجالس آئین ساز میں نمائندوں کو بھیج سکیں جنکا اُنکے استقبال پر ایک نہایت وسیع و گہرا اثر پڑے گا۔ چنانچہ ان ہی برانگیختہ دو دانشمند تجاویز کی موجودگی میں آپ کے فیصلہ کی منطق کو سمجھنے سے قاصر ہوں اور یہ سمجھتا ہوں کہ آپنے یہ غلط رائے واقعات کو غلط طور پر سمجھنے کی وجہ سے قائم کر لی ہے۔

ہندوستانیوں کی ایک عام درخواست کے جواب میں جبکہ وہ آپس میں کوئی قطعی فیصلہ نہ کر سکے تھے۔ حکومت نے اپنی مرضی کیخلاف اقلیتوں کے مسئلہ پر فیصلہ کرنا منظور کیا تھا۔ چنانچہ اب جبکہ حکومت یہ فیصلہ کر چکی ہے اس سے پھرنے کی امید ظاہر کردہ شرط کے سوا اور کسی طرح نہیں رکھی جا سکتی۔ لہٰذا میرا جواب یہ ہے کہ حکومت کا فیصلہ بدستور قائم رہیگا۔ اب صرف مختلف ملتوں کا باہمی طے کردہ فیصلہ ہی ان دیگر انتخابی انتظامات کی جگہ لے سکتا ہے جبکو حکومت نے متعدد بار ہندو عادی کی مخلصانہ جانچ پڑتال کے بعد مرتب کیا ہے آپنے تحریر کیا ہے کہ خط و کتابت جسمیں آپکا خط مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۳۲ء بنام سر سموئیل ہور بھی شامل ہے شایع کر دیا جائے چونکہ یہ ایک غیر منصفانہ فعل ہوگا کہ آپکی نظربندی آپکے فاقہ کا سبب ظاہر کرنے میں مانع ہو۔ لہٰذا میں آپکی درخواست منظور کرتا ہوں اور آخر میں آپسے حکومت کی سکیم کی تفصیلات پر پھر سنجیدگی کیساتھ غور کرنیکی درخواست کرتا ہوں اور آپ جو طریقہ عمل اختیار کر رہے ہیں اُسپر نظر ثانی اور اسکے متعلق یہ فیصلہ کرنے کیلئے کہ آیا وہ منصفانہ ہے یا نہیں دوبارہ التماس کرتا ہوں۔

میں ہوں آپکا مخلص ..... (جے ریمزے میکڈانلڈ)

گاندھی جی کا تیسرا خط!

مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کو گاندھی جی نے ۹ ستمبر کو یہ خط بھیجا:۔

آج مجھے آپ کا وہ مخلصانہ اور صاف گو خط بذریعہ تار ملگیا۔ جو آپنے میری تحریر کے جواب میں لکھا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ آپنے میرے مجوزہ فعل کو ایسے عنوان کیساتھ پیش کیا ہے اور ایسے معنی اخذ کیے ہیں کہ جو میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھے۔ مینے اُسی طبقہ کیجانب سے یہ کہنے کی جرات کی ہے جسکے مفاد کو قربان کرنے کی ذمہ داری آپ مجھ پر عائد کر رہے ہیں۔ کہ میں برت رکھکر اپنی جان دیدونگا

(باقی بر صفحہ ۷ کالم ۳ و ۴)

ہزایکسلنسی لارڈ ولنگڈن وائسرائے ہند کی تقریر

سول نافرمانی کی تحریک کے انسداد کیلئے اپیل!

تیسری گول میز کانفرنس کے انعقاد کا اعلان!

شملہ ۵ ستمبر۔ آج اسمبلی کے اجلاس میں ہزایکسلنسی وائسرائے نے ہندوستان کے مختلف مسائل اور دستوری اصلاحات کے طریق کار پر مفصل تقریر کی۔ آپنے کہا کہ میری ۱½ سالہ حکومت کے دوران میں ملک کو فقید المثال اقتصادی و انتظامی مشکلات سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ لیکن باوجود ان سخت مشکلات کے وہ ملک معظم کی حکومت کیساتھ تعاون کرتے ہوئے آہستہ آہستہ ذمہ دار حکومت کے منتہائے مقصود تک بڑھتا رہا ہے۔

حکومت ہند کے رکن اعلیٰ ہونیکی حیثیت سے آج میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ گذشتہ چند ماہ کے کارنامہ اور آئندہ کیلئے چند امید افزا اور دل خوش کن الفاظ آپکے گوشگذار کردوں مجھے بڑی مسرت ہے کہ امسال ہماری حکومت کو سرحدی معاملات میں کچھ زیادہ زحمت نہ اٹھانی پڑی۔ جسکا تلخ تجربہ گذشتہ ایام میں ہوتا رہا تھا۔

ہندوستانی ریاستیں! یہ فی الحقیقت مسرت کا مقام ہے کہ والیان ریاست آہستہ آہستہ شاہی کونسل کے عناصر ترکیبی کے ایک اہم عنصر بننے پر آمادگی ظاہر کررہے ہیں۔ ہزاگزالٹیڈ ہائینس نظام حیدرآباد نے اس معاملہ میں سب سے پہلی مثال قائم کی جس کی تقلید ۱۹۳۱ء میں والی میسور نے بھی کی۔ ابھی حال میں حکومت ہند نے مہاراجہ بڑودہ کو بھی کونسل میں شامل ہونے پر رضامند کیا ہے!

معزز ارکان کو خوب یاد ہوگا کہ ٹیرف بورڈ اور شاہی زراعتی کمیٹی کی سفارش پر حکومت نے ایک سوگر ایکٹ منظور کرکے ہندوستان میں شکر کی تجارت کو محفوظ کردیا۔ اس ایکٹ کا فائدہ یہ ہوا کہ دیکھتے دیکھتے شمالی ہند میں شکر کے ۲۴ کارخانے کھل گئے اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ اور اسطرح ملک میں شکر کی تجارت میں زراعتی اور صنعتی دونوں لحاظ سے شاندار اضافہ ہوگیا!

اقتصادی حالت! معزز ارکان کو یہ بھی یاد ہوگا کہ مینے گذشتہ ستمبر اور فروری میں ہندوستان کے غریب کسانوں کی اقتصادی مشکلات کیطرف اشارہ کیا تھا۔ اسوقت اگرچہ حالت نسبتاً کچھ اچھی ہے تاہم اسے بہتر نہیں کہا جاسکتا! زراعتی پیداوار کی قیمت روز بروز گرتی جارہی ہے۔ اور تجارت کا بازار عام طور پر نہایت سرد نظر آرہا ہے! تاوقتیکہ دنیا کی تجارت دوسری کروٹ نہ لے ...... ہندوستان کے بازار میں کوئی نمایاں ترقی نہیں ہوسکتی۔ اس اثنا میں مقامی حکومتیں حتی الامکان ملک کی مشکلات دور کرنیمیں سرتوڑ کوششیں کررہی ہیں۔ ان حکومتوں نے بلحاظ ضرورت مالیہ میں تخفیف کی ہے۔ لبا اوقات مزارعین کو زرنقد کی صورت میں معقول رقمیں بطور قرض دی گئیں حکومت صوبہ متحدہ نے حال ہی میں ایک زراعتی قرضہ کمیٹی قائم کی ہے سی۔ پی کی حکومت کونسل میں ایک مسودہ قانون پیش کرنے والی ہے کہ جسکا مقصد یہ ہے کہ کسانوں سے قرضہ کا بار بہت کچھ ہلکا کردیا جاوے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ اقدامات کسانوں کی موجودہ حالت میں قابل قدر تغیر پر منتج ہونگے۔

مجھے یہ سنکر بڑی خوشی ہوئی کہ امسال کی فصل عام طور پر اچھی ہوئی ہے۔ ابتک موسم سازگار رہا اسلئے کاشتکاری کے حالات قابل اطمینان ہیں۔ اور یہ خبر بھی سنی جارہی ہے کہ غلہ کے نرخ میں کچھ کچھ اضافہ ہورہا ہے۔

مسودۂ حج! دہلی کے گذشتہ اجلاس میں میری حکومت نے حج کمیٹی کی سفارشات پر حجاج کے متعلق تین ۳ مسودے پیش کئے پہلا مسودہ یہ تھا کہ انڈین مرچنٹ شپنگ ایکٹ مجریہ ۱۹۲۳ء میں ترمیم کیجائے۔ تاکہ حاجیوں کو لیجانے والے جہاز انکے آرام وصحت کا خاص طور پر خیال رکھیں اور اسکے سامان اپنے جہاز میں بروقت مہیا رکھیں۔ دوسرے مسودہ کا مقصد یہ تھا کہ جس بندرگاہ سے حاجی مکہ کو روانہ ہوتے ہیں وہاں حج کمیٹی کا تقرر عمل میں آئے۔ تاکہ حاجیوں کو حجاز جانے اور وہاں سے واپس آنے میں مزید سہولیت ہو تیسرا مسودہ یہ تھا کہ پیشہ ور معلمین حجاج کی سرگرمیوں سے برطانوی ہند بالکل محفوظ کردیا جائے۔ اور اسطرح حاجیوں کو دھوکا اور فریب دینے والوں کے ہاتھ سے نجات دلوائی جائے۔

یہ مسودات ماہ جون و مئی میں منتخبہ کمیٹی کے روبرو پیش کئے گئے۔ مجھے منتخبہ کمیٹی نے دوسرے مسودہ کے متعلق جو رپورٹ دی ہے اسے آئندہ اجلاس میں پیش کیا جائیگا۔

ہندوستان کی اقتصادی ساکھ! معزز ارکان کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ گذشتہ اجلاس کے بعد ہندوستان کی ساکھ بتدریج بڑھ رہی ہے۔ اپریل کے بعد سے ہم نے تین مرتبہ گرانقدر قرضہ کی وصولی کا اعلان کیا جس کی میزان کل اٹھاون کروڑ روپیہ تھی۔ لیکن نہایت مسرت کا مقام ہے کہ باوجود اس کے کہ منافع صرف ۴½ فیصدی تھا۔ پھر بھی قرضہ کی رقم گھنٹوں اور دنوں میں پوری ہوگئی۔ علاوہ ازیں ہماری ٹریزری بل کا قرضہ جو اگست ۱۹۳۱ء میں ۸۴½ کروڑ روپیہ تھا اب کم ہوتے ہوتے ۴۲½ کروڑ پر آگیا۔ اور اب ہم بجائے ۴½ فیصدی کے محض ۳½ فیصدی منافع دے رہے ہیں۔

ہندوستان پر احسان! ہماری ساکھ کی ترقی کا سب سے بڑا باعث انگلستان کی قومی حکومت ہے جسنے اپنے غیر معمولی تدبر سے کام لیتے ہوئے جنگ عظیم کے دوارا ب پونڈ کی رقم ۵ فیصدی منافع گھٹا کر ۳½ فیصدی کردیا۔ میری دلی تمنا ہے کہ ہندوستان کی اقتصادی حالت بہت جلد درست ہوجائے۔ اور اگرچہ گیہوں اور بنولے وغیرہ کے نرخ میں اضافہ ہورہا ہے تاہم ابھی یہ کہنا مناسب نہیں معلوم ہوتا کہ زمانہ نے اپنا رخ ترقی کیطرف یک لخت بدل لیا ہے۔

ریلوے! ریلوے کی مالی حالت ابتک تشویشناک ہے شرح ٹکٹ اور محاصل کے اضافہ سے ہمیں امید ہوچلی تھی کہ امسال ایک کروڑ روپیہ ایدآمدنی ہوجائیگی۔ لیکن سہ ماہی حسابات دیکھنے سے ہماری امیدیں زائل ہوتی جارہی ہیں۔ گذشتہ سال ایک ماہ میں ایک کروڑ روپیہ کی کمی واقع ہوئی حالانکہ گذشتہ سال خود ریلوے مفاد کیلئے بدترین سال سمجھا جاتا تھا اور اگرچہ امسال ریلوے اخراجات میں چھپن ۵۶ لاکھ کی کمی کردی گئی ہے۔ تاہم امسال سالگذشتہ کے مقابلہ میں ہمیں نصف کروڑ کا خسارہ برداشت کرنا پڑا!

فوجی حالت! گذشتہ اور موجودہ سال کی تخفیف کے باوجود ہمارے فوجی اخراجات نہایت گراں بار ہیں بدقسمتی سے محض صوبہ سرحدی ہی نہیں بلکہ دوسرے مقام پر بھی اکثر مزید فوج کی ضرورت پیش آتی رہی۔ فسادی جنگی کے تباہ کن اثرات کو بھی اس سلسلہ میں پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ علاوہ ازیں معزز ارکان جانتے ہیں کہ میری حکومت نے بنگال میں ایک مزید فوج بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ جو لوگ حکومت کے وفادار ہیں۔ ان کو تقویت پہونچے مجھے یقین ہے کہ ہر صاحب فہم حکومت کے اس اقدام کو بنظر استحسان دیکھیگا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس قسم کے اقدام کیلئے گرانقدر رقم کی ضرورت پیش آتی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ عوام فوج میں تخفیف کرنیکا مطالبہ کررہے ہیں لیکن یہ اظہرمن الشمس ہے کہ اسمیں مزید تخفیف سے امن عامہ کو سخت خطرہ لاحق ہوگا۔ میرا خیال ہے کہ بارہ سال کے قلیل عرصہ میں فوجی مصارف سے سترہ کروڑ کی کمی کے بعد مزید تخفیف کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

میں نہایت مسرت کیساتھ اعلان کرتا ہوں کہ حکومت ہند فوجی خدمات اور افسروں کو تعلیم دینے کیلئے ہندوستان میں فوجی اسکول قائم کررہی ہے۔ اور پہلے ہی داخلہ میں ہرطرف سے کافی تعداد میں امیدوار ٹوٹ پڑے تھے مجھے یقین ہے کہ تبدریج ہندوستان کا فوجی نظام زمانہ قدیم کی یاد دلائیگا۔

اوٹاوہ کانفرنس! اب میں اُٹاوہ کانفرنس کے متعلق چند کلمات کہہ دینا مناسب سمجھتا ہوں ہندوستان اور برطانیہ میں جو تجارتی معاہدہ ہوا ہے وہ میرے خیال میں اہم مسئلہ ہے۔ حکومت برطانیہ نے آزاد تجارت کے متعلق اپنی قدیم پالیسی ترک کرکے میری حکومت سے استدعا کی کہ جدید معاہدہ کیلئے ایک وفد بھیجا جائے تاکہ برطانوی نمایندوں سے گفتگو کرکے یہ طے کرے کہ وہ ایک دوسرے کے تجارتی مفاد کو اوروں پر ترجیح دیں گے۔ آپ حضرات کو معلوم ہے کہ اسکے کا لعدم ہونے اوٹاوہ میں کوئی تجارتی تصفیہ اسوقت تک نہیں ہوسکتا جب تک لیجسلیٹو اسمبلی اس بات کا اعلان نہ کردے کہ اسمیں ہندوستان کا مفاد بدرجہ اتم موجود ہے۔

معزز حضرات، آپ کو معلوم ہوگا کہ برطانیہ کو ترجیح دینے کے بعد بھی آپ کو تجارتی اشیا پر محصول لگانیکا حق باقی رہتا ہے۔ میری حکومت آپ کو جلد اس تصفیہ کو عملی جامہ پہنانے کیلئے مدعو کریگی۔ اور آپ کی مدد کیلئے نمایندگان اُٹاوہ کے دو رکن بھی موجود رہیں گے۔ اس کیساتھ ہی آپ کو یہ مشورہ بھی ضرور دونگا کہ اسوقت جبکہ نظام ملک میں اکثر تبدیلیاں ہورہی ہیں۔ یہ کیسطرح مناسب نہ ہوگا کہ آپ ایک طویل مدت کیلئے کسی قسم کا تجارتی معاہدہ کرلیں۔ بلکہ صورت یہ ہونی چاہئے کہ ہر جماعت چھ ماہ پیشتر نوٹس دیکر اس تصفیہ سے آزاد ہوسکتی ہے۔

تحریک سول نافرمانی! اب میں سیاسیات کیطرف متوجہ ہوتا ہوں اور اسے پہلے تحریک نافرمانی کے ابتدائی اسباب و علل پر تبصرہ بہتر معلوم ہوتا ہے معزز حضرات، آپ کو یاد ہوگا کہ جس وقت مسٹر گاندھی اور انکے برطانوی نمایندوں کیساتھ مصالحت اور جدید نظام حکومت کے متعلق گفت و شنید کررہے تھے اسوقت مسٹر گاندھی کے چند مقلدوں نے بعض صوبوں میں نہایت خطرناک تحریک شروع کردی تھی جس سے حکومت کو فوری خطرہ کا احساس ہونیلگا۔

صوبۂ یو۔ پی۔ میں عین اس وقت جبکہ کسان اقتصادی مشکلات میں گرفتار تھے۔ عدم ادائیگی محاصل کی تحریک نہایت زور و شور سے اٹھائی گئی۔ اگر اس خطرناک تحریک کو جاری رہنے دیا جاتا تو وہاں کی زراعتی آبادی کی تباہی اور بربادی یقینی تھی۔

سرخ پوش! صوبہ سرحد میں سرخپوشوں کی جو شورش اٹھی وہ بالکل انقلابی قسم کی تھی۔ ہزاروں کی تعداد میں رضاکار جمع ہوگئے۔ اور انھیں بالکل فوجی طریقہ طریقہ پر تربیت دیجاتی تھی۔ اس تحریک نے اتنا زور پکڑا کہ سارے ہندوستان کا امن خطرہ میں پڑگیا۔ یہانتک کہ حکومت کیلئے مزید رواداری کو راہ دینا بالکل ناممکن ہوگیا۔ میری حکومت نے ان دونوں خطرناک تحریکوں کیخلاف اسوقت اقدام کرنا مناسب سمجھا۔ جبکہ خود کانگریس والوں نے ملک میں از سر نو تحریک سول نافرمانی شروع کی۔

جبر کی حکمت عملی جاری رہیگی! گذشتہ ۵ جنوری کو جبکہ میں آپ حضرات کیسامنے تقریر کررہا تھا۔ اس وقت یہ ساری باتیں تازہ تھیں۔ لیکن اسوقت ان کے نتائج بالکل مبہم تھے۔ لیکن مینے کھلے الفاظ میں یہ اعلان کردیا تھا کہ جو تحریکیں میری متمدن اور پرامن حکومت میں خلل انداز ہونگی یا جن سے امن عامہ کو خطرہ لاحق ہوگا انہیں کچل دینے کیلئے میری حکومت ہر طاقت کا استعمال کرنا جائز سمجھیگی۔ آٹھ ماہ سے ہماری یہی پالیسی رہی اور میں کھلے الفاظ میں بتادینا چاہتا ہوں کہ یہ پالیسی جاری رہیگی۔ یہ ایک ایسی پالیسی ہے جسکے ذریعہ سے بہت بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے

گرفتاریاں اور سزائیں! اس تحریک کے آغاز میں دو ماہ کے اندر بتیس ۳۲ ہزار سے زائد اشخاص گرفتار ہوئے اس وقت سے گرفتاریاں کم ہوتی گئیں اور اکثر قیدی میعاد قید پوری کرکے رہا ہوگئے اور بعض نے معافی مانگ کر رہائی حاصل کرلی۔ اسوقت جیل میں سیاسی قیدیوں کی تعداد تیزی کیساتھ کم ہوتی جارہی ہے۔ گذشتہ اپریل میں جیل میں سب سے بڑی تعداد ۳۲ ہزار پانسو تھی لیکن جولائی کے آخر میں یہ تعداد گھٹ کر ۲۴ ہزار تک پہنچ گئی۔ اور اس وقت سے ابتک پانچ ہزار کی مزید کمی ہوئی ہے

کانگریس کی طاقت! میں یہ تسلیم کرنیکے لئے تیار نہیں ہوں کہ سول نافرمانی کی تحریک ختم ہوگئی یا اب حکومت کو اس سے کوئی خطرہ نہیں رہا۔ کانگریس ایک بہت بڑی جماعت ہے۔ جسے تعلیم یافتہ طبقہ کی گہری ہمدردی حاصل ہے یہ اب بھی سول نافرمانی کی پالیسی کی حامل ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جب کبھی موقع ہاتھ آتا ہے وہ اس تحریک کو ابھارنے کی کوشش کرتی ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ کانگریسی لیڈروں کو کیسے معلوم ہوگا کہ انکی تحریک ناکام ثابت ہوئی۔ لیکن اتنا ضرور کہہ سکتا ہوں کہ جبتک حکومت کی موجودہ پالیسی جاری رہیگی۔ اسوقت تک یہ تحریک ہرگز کامیاب نہیں ہوسکتی۔

مجھے یاد ہے کہ جس وقت کانگریس نے سول نافرمانی تحریک کا از سر نو اعلان کیا تھا۔ اسوقت مینے اپنی حکومت سے متفق ہوکر فیصلہ کرلیا کہ اس تحریک کو اپنے جائز اختیارات کا اعلان کرکے آرڈیننس کے ذریعہ بالکل کچل دیا جائے چونکہ آرڈیننس کا زمانہ چھ ماہ کے بعد ختم ہوجاتا ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بغیر اس حربہ کے تحریک سول نافرمانی کا مقابلہ کرنا دشوار ہے۔ لہذا میں نے دوراندیشی کو راہ دیکر بیلی جون کو ایک جامع آرڈیننس دوبارہ نافذ کردیا۔ لیکن اسکا خاص طور پر خیال رکھا گیا۔ کہ یہ آرڈیننس ان علاقوں میں نافذ نہوں جہاں اس کی ضرورت محسوس نہیں کیجاتی۔

ان آرڈیننسوں کا زمانہ آیندہ دسمبر تک ختم ہوجاتا ہے میری حکومت اب اسپر غور و خوض کررہی ہے کہ ان کی میعاد ختم ہوجانیکے بعد تحریک سول نافرمانی کیخلاف کونسا حربہ استعمال کیا جائے گا۔ آخر ہم اس نتیجہ پر پہونچے کہ ملک کے عام قوانین میں ان آرڈیننسوں کے اکثر شرائط شامل کرکے ہمیشہ کیلئے حفظ ماتقدم کے اسباب مہیا کرلیں۔ ہمارے خیال میں ایسا کرنا نہایت ضروری ہے اس سے محض یہی فائدہ نہوگا کہ تحریک سول نافرمانی ختم ہوجائے گی بلکہ مستقبل میں ہر قسم کی تحریک کیلئے ایک ضرب کاری ثابت ہوگا۔

مرکزی مجلس قانون ساز میں ان آرڈیننسوں کو قوانین کی تشکیل دینے کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ جن صوبوں میں تحریک سول نافرمانی کا زور ہے وہاں کی مقامی حکومتوں کو اختیار کامل دیدیا جائے کہ بشرط ضرورت وہ ہر وقت آرڈیننس کی دفعات نافذ کرسکتی ہیں۔

میری حکومت کی یہ کوئی دلی تمنا نہ تھی کہ آرڈیننسوں کو قانون میں تبدیل کیا جاتا لیکن کانگریس کے لیڈروں کے جابرانہ اقدامات اور سیاسی اعتقادات نے میری حکومت کو اسپر مجبور کردیا کہ حفظ ماتقدم کے طور پر آرڈیننسوں کو قانونی شکل میں

پیش کر دے

ملک معظم کی حکومت کا خاص اصول بقول وزیر اعظم یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ ذمہ داریاں مجلس قانون ساز کو دیجائیں۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ حکومت کو رائے عامہ کی آواز پر چلنا چاہئے۔

کانگریس پر تشدد کا الزام! میرے خیال میں میرا یہ استدلال غلط نہیں کہ کانگریس نے اپنے مقاصد حاصل کرنیکے لئے جو ذرائع اختیار کیے ہیں وہ آئینی نہیں بلکہ تشدد پر مبنی ہیں۔ کانگریس ایک طرف عوام کو اور دوسری طرف حکومت کو اپنے زاویہ نگاہ کیمطابق چلنے پر مجبور کرتی ہے۔ اگرچہ یہ حقیقت ہے کہ کانگریس جسمانی قاعدہ کا مظاہرہ نہیں کرتی تاہم جو طریقہ وہ استعمال کرتی ہے وہ قاعدہ کے مطابق بلاشبہ تشدد پر محمول کیا جاسکتا ہے۔ اسکا مقصد محض یہ ہے کہ جو لوگ اس سے اختلاف کرتے ہیں۔ انسے اپنے خیالات کی زبردستی تائید کرائے

بمبئی اور بنگال! شہر بمبئی کے واقعات نے ان مقاصد اور طریقوں کی بخوبی وضاحت کر دی ہے اسکا نتیجہ یہ ہے کہ تجارت اور انفرادی آزادی میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ جو عوام کی فلاح وبہبودی کیلئے تباہ کن ہے اور حکومت اسکی انتہائی مخالفت کرنیپر مجبور ہے۔

اس فلسفہ تشدد کا ایک اور زیادہ مجرمانہ مظاہرہ بنگال میں ہوا ہے۔ یہاں بھی ایسے اشخاص پائے جاتے ہیں۔ جنہوں نے عوام سے اپنی خواہشات کے پورا کرانے کا تہیہ کر لیا ہے، لیکن اس سلسلہ میں وہ دہشت انگیزی، قتل، اور دیگر متشددانہ جرائم کا ارتکاب کر رہے ہیں! اور ان جرائم کی فہرست روز بروز طویل ہوتی جاتی ہے؟ حال میں چند متشددانہ جرائم کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ ان کے ذکر کی چنداں ضرورت نہیں۔ آپ کو انکا بخوبی علم ہے۔ مسٹر ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مڈناپور مسٹر کے۔ پی سین سپشل مجسٹریٹ ڈھاکہ اور مسٹر ایلیسن ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ پولیس ڈھاکہ قتل کر دیے گئے! لیکن سر الفریڈ واسپ واٹسن۔ مدیر سٹیٹسمین، اور مسٹر گراسبی سپرنٹنڈنٹ پولیس پر جو حملہ کیے گئے۔ وہ ناکام رہے، اسی تحریک کے میں ڈکیتیوں کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ جن جرائم قتل کا بھی ارتکاب کیا جاتا ہے۔ یہ تحریک تشدد سر دست خاص طور پر سرکاری افسروں اور حکومت کے اعیان وانصار کی خلاف استعمال کیجا رہی ہے۔ لیکن اگر دہشت انگیزوں کو قوت حاصل ہو گئی، تو اس تحریک کو اس تمام اشخاص کیخلاف بیدردی سے استعمال کرینگے جو اُن کی مزاحمت کریں گے۔ اسطرح پر نظام حکومت خود اختیاری کے قیام کی تمام توقعات خاک نامرادی میں دفن کر دی جائینگی۔ اور دہشت انگیزوں کے رہنما مظالم کے ایسے طریقوں کی ترویج کرسکیں گے جو مہذب ومتمدن اشخاص کی نگاہ نہایت قابل نفرت ہیں۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جو طریقہ کسی مقصد کے حصول کیلئے اختیار کیے جاتے ہیں۔ وہ اس حصول کے بعد بھی عرصہ تک استعمال میں لائے جاتے ہیں۔

اختیارات خصوصی کی ضرورت! لہذا میں تمام پابند قانون شہریوں سے پرزور درخواست کرتا ہوں کہ وہ حب وطن کے اس غلط جذبہ سے متاثر ہو کر خطرات کو نظر انداز نہ کریں اور ایہ رائے قائم نہ کریں کہ یہ تحریک تشدد انکیلئے اور عوام کیلئے مفید ثابت ہوگی۔ حکومت نے اس تحریک کی شدید مخالفت کا تہیہ کر لیا ہے۔ اور اسے توقع ہے کہ وہ لوگ جنہیں مفاد ملک دل وجان سے عزیز ہے اسکام میں اسکی سرگرمی سے امداد کریں گے ان حالات کے پیش نظر حکومت بنگال مجلس وضع قوانین سے درخواست کر رہی ہے کہ اسے اس تحریک کا مقابلہ کرنیکی غرض سے خاص اختیارات تفویض کیے جائیں۔ اب میری حکومت کیلئے یہ امر ضروری ہوگا کہ اس مقامی قانون کی منظوری کے بعد آپکی خدمت میں جلد اسی قسم کا ایک مسودہ قانون پیش کر دے

آئین سازی کا کام! اس موقع پر یہ بتلا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ گذشتہ جنوری کے بعد میں نے معزز اراکین کے روبرو تقریر کی تھی۔ کیا کیا آئینی ترقی ہوئی۔ دوسری گول میز کانفرنس نے کامل تحقیقات کے بعد حق رائے دہی۔ فیڈرل مالیات اور ریاستوں کے بعض مطالبات کو چھوڑ دیا گیا۔ اور ملک معظم کی حکومت نے یہ کام تین مجالس ماتحت کے سپرد کر دیا تھا حق رائے دہی کی کمیٹی کے صدر لارڈ لوتھین تھے۔ فیڈرل فینانس کمیٹی صدر لارڈ ... تھے اور ریاستوں کی تحقیقاتی کمیٹی کے صدر رائٹ آنریبل جے سی۔ سی۔ ڈیوڈسن تھے۔ انکا دائرہ عمل وسیع تھا۔ اور زیر تحقیق مسائل دشوار اور پیچیدہ تھے تو ان تینوں کمیٹیوں نے نہایت سنجیدگی سے کام کیا۔ فیڈرل فینانس کمیٹی کی رپورٹ مئی میں اور مجلس حق رائے دہی کی رپورٹ جون میں شایع ہوئی۔ ریاستوں کی تحقیقاتی کمیٹی نے بہت سی ریاستوں کا دورہ کیا اور انسے بہت بڑے تاریخی اور اعداد وشمار کے مواد کی چھان بین کرنا پڑی۔ لہذا اسنے رپورٹ جولائی میں انگلستان واپس جاکر شایع کی۔

کمیٹیوں کا گرانقدر کام! میں یہ نہیں بتانا چاہتا کہ ان کمیٹیوں کی رپورٹوں میں کیا لکھا ہے کیونکہ آپ انھیں پڑھ چکے ہیں جن مسایل پر بحث کیگئی ہے وہ آئین سازی کے سلسلہ میں خاص اہمیت رکھنے والے تھے اکثر مسائل مختلف فیہ تھے لیکن ہم سب اسبات پر اتفاق کر سکتے ہیں کہ ان کی رپورٹیں نہایت گرانقدر ہیں

ان کمیٹیوں کی تحقیقات کے دوران میں صوبہ سرحد کو اصلاحات تفویض کر دیگئیں۔ اور وہ گورنر والے صوبوں کا ہم پلہ بنا دیا گیا ہے۔ چنانچہ میں خود اپریل میں پشاور گیا اور جدید مجلس وضع قوانین کا افتتاح کیا۔

سندھ۔ اوڑیسہ۔ برہما! مئی کے آخر میں حدود اوڑیسہ کی تعین کی کمیشن کی رپورٹ شایع ہوئی،

جون میں صدر نے سندھ کانفرنس کے روبرو اپنی رپورٹ پیش کی۔ جسکا مقصد ان مالی دشواریوں پر غور وخوض کرنا تھا جو سال گذشتہ ماہرین کی کمیٹی نے معلوم کی تھیں! اس موسم خزاں میں برہما میں عام انتخاب ہوگا جسمیں اس مسئلہ کا فیصلہ عوام کی مرضی پر چھوڑ دیا جائیگا کہ آیا یہ صوبہ ہندوستان سے علیحدہ کیا جائے یا نہیں۔ اس اثنا میں علیحدگی کی صورت کی جو مالی حالت ہوگی۔ اس کی تحقیقات کیجارہی ہے تاکہ رپورٹ ایک عدالت خصوصی کے روبرو پیش کیجا سکے۔ مشاورتی کمیٹی نے جسکا صدر میں ہوں دہلی میں گرانقدر کام انجام دیا لیکن فرقہ وارانہ دشواریوں کی وجہ سے سخت رکاوٹیں پیدا ہوئیں۔

فرقہ وار تصفیہ! حکومت کو یقین ہے کہ صوبجاتی کونسلوں میں مختلف فرقوں کی نمایندگی کا بہترین حل وہی ہوسکتا ہے کہ جو وہ خود تجویز کریں۔ لیکن مختلف فرقے کوئی سمجھوتہ نہ کرسکے۔ بالآخر ملک معظم کی حکومت نے اپنا فیصلہ صادر کر دیا۔ کیونکہ اس مسئلہ کے تصفیہ کے بغیر ہندوستان کیلئے جدید دستور اساسی وضع کرنا ممکن نہ تھا لیکن یہ ایک قدرتی امر تھا کہ مختلف فرقے جنہوں نے اپنے مطالبات میں کوئی کمی نہ کی اور اس طرح مصالحت کے امکانات کو کم کر دیا۔ برطانوی اعلان تصفیہ حقوق سے کلیتہً مطمئن نہیں۔

تین طریقے! اب تین طریق ہائے کار باقی ہیں۔ یا تو حکومت کے مجوزہ حل کو قبول کر کے اُس کی اساس پر دستور اساسی تیار کر لیا جائے یا اسبھی مختلف فرقے متفقہ طور پر حقوق کے متعلق کوئی اور تصفیہ کرلیں یا آئین سازی کی تمام امیدیں ترک کر دی جائیں میرے خیال میں حقیقی ترقی اس طرح ہوسکتی ہے کہ لوگ فرقہ وار زاویہ نگاہ کو ترک کر دیں اور ملک کے مفاد عمومی کو مدنظر رکھیں

آئندہ نظام! تحقیقاتی کمیٹی کی روداد وں کی اشاعت اور فرقہ وار تصفیہ کے بعد ہم آئین سازی کے آخری مراحل میں پہونچ گئے ہیں لیکن قبل اسکے کہ آئندہ کارروائی پر روشنی ڈالی جائے یہ بتا دینا بہتر ہوگا کہ ابتک کیا کچھ ہوچکا ہے۔ اور دوسری گول میز کانفرنس نے وفاقی نظام کا ڈھانچہ تیار کر لیا ہے۔

برطانوی حکمت عملی! پہلی گول میز کانفرنس کے اختتام پر وزیر اعظم کی تقریر میں ملک معظم کی حکومت کی جو حکمت عملی ظاہر کیگئی تھی۔ اسے حکومت حزب المخالف نے منظور کیا جو اس وقت برسر اقتدار تھی۔ اور دوسری گول میز کانفرنس کے ختم پر گورنمنٹ نے اسے قبول کیا۔ اب اگر ہندوستان میں آل انڈیا فیڈریشن قائم کر دیا گیا اور مرکز اور صوبوں میں امکانی وسیع ترین ذمہ داریاں دیدیگئیں تو مخالفین نے بھی اسے ایک جماعت کا فیصلہ قرار نہیں دیا۔ اب یہ حکومت برطانیہ، برطانی پارلیمنٹ اور باشندگان برطانیہ کی قبول کردہ حکمت عملی ہے۔ اب جدید دستور کو کامیاب بنانے کیلئے صرف باہمی اعتماد واشتراک عمل کی ضرورت ہے۔

مسودہ قانون ایک ہوگا! کامل غور وخوض کے بعد ۲۷ رجون کو وزیر ہند کا اعلان کر چکے ہیں کہ وفاقی انتظام کے تمام مرکزی اور صوبجاتی مسائل ایک ہی مسودہ قانون میں منضبط کر دیئے جائینگے سفارشات کی تکمیل کے بعد پارلیمنٹ کی ایک مجلس منتخبہ بنائی جائیگی۔ جو ہندوستانی نمایندوں کی مشاورت کیساتھ ان تجاویز پر مزید غور وخوض کرے گی۔ مشاورتی کمیٹی سے جو توقعات وابستہ کیگئی تھیں وہ پوری نہیں ہوئیں۔ لہذا فیصلہ کیا گیا کہ لندن میں مزید بحث وتمحیص کا موقع بہم پہونچایا جائے۔

تیسری گول میز کانفرنس! اب لندن میں ریاستوں اور برطانی ہند کے نمایندے طلب کیے جائیں گے۔ تاکہ اہم تصفیہ طلب مسائل کے متعلق ملک معظم کی پالیسی کے متعلق کوئی مفاہمت کر لی جائے

اس اجلاس میں ہندوستانی نمایندوں کا مرتبہ گول میز کانفرنس کے مندوبین کے مساوی ہوگا۔ لیکن اسکی حیثیت تنگ غیر رسمی ہوگی۔ یہ اجلاس عام نہوگا۔ اور اس کیلئے کوئی مفید ایجنڈا تیار نہیں کیا جائیگا

حقیقی کامیابی والیان ریاست اور باشندگان ہند کی رضا مندانہ امداد واشتراک عمل ہی ذریعہ حاصل ہوسکتی ہے لہذا ہمیں چاہئے کہ ہم بے اعتمادی اور رشک وشبہ کے جذبات کو دلوں سے نکالدیں اور ایک دوسرے کی نیک نیتی پر بھروسہ کریں۔ فرقہ وار کشیدگی کو جلد سے جلد دور کر دیں اور عمیق ترین اشتراک عمل سے ہندوستانیں قوم پرستانہ جذبہ پیدا کریں۔ کیونکہ ہندوستان صرف اسی طرح دول عالم کی صف میں اپنا مناسب درجہ حاصل کرسکتا ہے

ہز اکسلینسی گورنر کا سرمائی دورہ!

الہ آباد ۱۰ ستمبر۔ اسیئے کہ سر میلکم ہیلی گورنر صوبجات متحدہ اپنا سرمائی دورہ الہ آباد سے حسب معمول نومبر میں کرینگے اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ ہز اکسلینسی دربار بھی منعقد کریں گے جسمیں خطابات سنادکو تمغہ جات اور خلعت کی سند دیجائیگی

میونسپل بورڈ کانپور اور کھدر

تقریباً دس سال کا زمانہ گذرا ہوگا جب کانگریسی کثرت سے میونسپل بورڈ کانپور میں پہونچے تھے اور ڈاکٹر مراری لال صاحب نے کانپور میونسپل بورڈ کے چیرمین کے عہدہ کی باگ ڈور سنبھالی تھی اس زمانہ میں پنڈت رام پرشاد مصرا ممبر کی کوشش اور محنت سے بورڈ نے ہاتھ سے کتے اور بنے ہوئے کھدر کو چونگی کے محصول سے بری کرنیکا رزولیوشن پاس کیا تھا۔ اسوقت میونسپل وچھاونی بورڈوں کی جوائنٹ کمیٹی کی مخالفت کیوجہ سے اس رزولیوشن پر عملدرآمد نہیں ہوسکا تھا۔ اسکی مخالفت کیوجہ سے گورنمنٹ نے اسکو منظور نہیں کیا تھا۔ جوائنٹ کمیٹی میں ہمیشہ سے کثرت بورڈ کے ممبران ہی کی ہے اور میونسپل بورڈ کے چیرمین صاحب اُسکے چیرمین ہوتے ہیں۔ لیکن بورڈ ہی کے ممبران نے وہاں بیٹھ کر بورڈ کی اتفاق رائے سے پاس کئے ہوئے اس رزولیوشن کو بیرحمی کیساتھ ٹھکرا دیا۔

گذشتہ سال یہ رزولیوشن پھر بورڈ میں لالہ رام رتن گپتا نے (جو اس وقت جیل میں ہیں) پاس کرایا تھا۔ لیکن جوائنٹ کمیٹی نے اس سفارش کو منظور نہیں کیا جب یہ آئٹم بورڈ میں آیا اس وقت پنڈت رگھوبر دیال بھٹ (جو اسوقت جیل میں ہیں) نے کہا تھا کہ جوائنٹ کمیٹی میں کثرت میونسپل بورڈ ہی کے ممبران کی ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ میونسپل بورڈ کے ممبران ہی نے وہاں بیٹھ کر بورڈ کے رزولیوشن کیخلاف ووٹ دیا ہے اسلئے یہ معاملہ پھر غور کیلئے واپس کر دیا جاوے۔ لیکن اس دفعہ بھی انہوں نے ایسا ہی کیا۔ جب یہ رزولیوشن پھر بورڈ میں آیا اسوقت بھٹ جی جیل جا چکے تھے۔ اور جوائنٹ کمیٹی کے فیصلہ پر بورڈ کی بھی مہر لگ گئی۔ اس دفعہ یہ رزولیوشن گورنمنٹ کے پاس تک بھی نہیں پہونچ سکا۔

کیا یہ بات کانپور بورڈ کیلئے شرمناک نہیں ہے خصوصاً ان حالات میں جب صوبہ کی متعدد میونسپلٹیاں کھدر پر چنگی کا محصول معاف کرچکی ہیں جنمیں الہ آباد بورڈ بھی شامل ہے۔

الہ آباد میونسپل بورڈ نے چھاونی بورڈ کی مخالفت کرنے پر بھی یہ رزولیوشن گورنمنٹ کے پاس بھیجدیا تھا۔ گورنمنٹ نے اُس کو منظور کرتے ہوئے جو خط الہ آباد بورڈ کو لکھا تھا اسمیں گورنمنٹ نے اس معاملہ پر غور کرتے ہوئے نوٹ کیا ہے کہ اس صوبہ کی ۱۵ دوسری میونسپلٹیوں نے کھدر کی چنگی معاف کر دی ہے۔ اور اس کی رائے میں جو مالی نقصان ہوگا وہ بہت ہی خفیف ہے۔ اس حالت میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کانپور کا بورڈ اسقدر گر گیا ہے کہ حب الوطنی میں وہ دوسرے بورڈوں کے سامنے اپنا سر اونچا نہیں اٹھا سکتا۔ اگر ایسا نہیں ہے تو بورڈ کو اس سوال پر غور کرنا مناسب ہے اور اسکو اپنی جائنٹ کمیٹی کے قائم مقاموں کو اس رزولیوشن کے حق میں ووٹ دینے کیلئے پابند کرنا چاہئے۔

(ویدنراین باجپئی)

اطلاع

ہر خاص وعام کو دوبارہ آگاہ کیا جاتا ہے کہ میں اپنے لڑکے مسمی محمد وکیل کو عرصہ ۳ ماہ سے علیحدہ کر دیا ہے لہذا کوئی صاحب مسمی محمد وکیل کو قرض نہ دیں اگر دینگے تو میں اور میرا ... اور میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ اس قرض کے ذمہ دار نہونگے

محمد حسین گھڑی ساز ... گنج نمبر ۴۴/۳۵ کانپور

مرہٹون کے خاندان "پیشوا" کا زوال کیسے ہوا؟

برطانیہ نے مرہٹہ سردارون کو کیونکر زیر کیا ایک دلچسپ تاریخی مقالہ

باجی راؤ نے مرہٹون کی حکومت کو کیسے برباد کیا اور ایسے زبردست خاندان پیشوا کا انجام کیا ہوا اسکی رقت انگیز داستان ذیل میں درج کیجاتی ہے :-

گنگادھر شاستری کے قتل کے بعد سے برٹش رزیڈنٹ الفنسٹن کے ساتھ باجی راؤ کے تعلقات دن بدن زیادہ خراب ہوتے چلے گئے، اور ایسی حالت میں باجی راؤ پیشوا نے سیواشیو مانکیشور کو بھیجکر الفنسٹن سے ملاقات کرنے کی غرض سے مدعو کیا۔

۱ مئی ۱۸۱۷ء کو یہ واقعہ ظہور میں آیا اُسوقت باجی راؤ نے دل کھولکر باتین کیں جس کا خلاصہ مسٹر برگزنے اپنی ڈائری میں قلمبند فرمایا ہے، یہ انگریز اپنے رسالہ کے ساتھ ملاقات کرنے گیا تھوڑی دیر تک ابتدائے گفتگو کے بعد باجی راؤ نے اپنے اکثر آدمیون کو باہر جانے کے لیے حکم دیا اور خاص موضوع پر گفتگو کرنا شروع کیا اور اور فرمایا کہ صاحب آج مین نے آپکو ایک خاص ملاقات کے لیے مدعو کیا ہے اور اسکی خاص وجہ یہ ہی کہ میرے اور آپکے تعلقات غلط فہمی میں مبتلا ہوتے جاتے ہین اس غلط فہمی مین مبتلا ہوتے جاتے ہین اس غلط فہمی کو دور کرنا چاہئے۔ میرے دل میں آپ کے متعلق ذرا بھی خیال نہیں ہے مین نے تمھاری ہی پناہ میں نشو ونما پائی ہے،

مرحوم نارائن راؤ کا قتل اسکے محافظون کے ہاتھون ہونے کے بعد مرحوم رگھناتھ راؤ نے عنان حکومت اپنے ہاتھ مین لی، اب ارباب حکومت کو ناگوار گذرا اور اُنھون نے ایک سازش کی بنیاد رکھی اسوقت سیندھیا ہلکر اور گائیکواڑ اپنے طاقتورون سے مزید ربط ضبط بڑھاکر ان سے دوستانہ معاہدہ کیا، بعدازان خود میرے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا تو مجھے پونہ چھوڑنا پڑا اُسوقت مین نے بلاخوف وخطر بمبئی مین پہونچکر گورنمنٹ برطانیہ کی پناہ لی اور ان کی ہی امداد سے پیشوائی گدی حاصل کی پھر بھلا مین ان کا احسان بھول کر گورنمنٹ برطانیہ کے خلاف ہو سکتا ہون اور ایسا خیال تمھارے دل مین کبھی نہین آنا چاہیئے،

میرے اس تمام جسم نے ایڑی سے لیکر چوٹی تک انگریزون کے آب ودانہ کی پرورش پائی ہے، پھر یہ مین کیسے فراموش کرسکتا ہون، اچھا اسکو بھی جانے دیجئے لیکن کیا مین یہ نہین سمجھتا کہ انگریزون کی حکومت یہان کیسے قائم ہوئی اور اس مین کس قدر طاقت ہے اور جس نے بھی اسکی مخالفت کی وہ یکے بعد دیگرے صفحۂ ہستی سے نابود ہو گئے ایسے زبردست حیدر اور اُسکے فرزند ٹیپو کی کیا حالت ہوئی؟ اور کیا مین یہ نہین جانتا کہ انگریزون کی زبردست فوج کے مقابلہ مین ہندوستانی فوجون کو شکست حاصل ہوتی ہے،

جن سیندھیا اور ہلکر نے ۵۰ سال سے ہندوستان کو ہلا مارا اُن کا انگریزون سے مقابلہ پر کیا حال ہوا؟ اُنکا سخت نقصان جان ومال ہوا،

کیا مین اس بات سے بے خبر ہون؟ ایک دفعہ نہیں دو دفعہ نہین بلکہ جب کبھی بھی دیسی فوجون نے انگریزی فوجون سے مقابلہ کیا اسیوقت شکست کھائی اور بھاری نقصان ہوا اب ... اس سے ناواقف ہون؟ کہ جب میری باقاعدہ فوج نہین ہے تو پلٹنون میں مغربی طرز کیسے تیاری ہوسکتی ہے

مین ایسی حالت مین انگریزون سے برسرپیکار ہونا چاہون، یہ خیال آپ کے دل مین کیسے پیدا ہوا۔ میرے متعلق آپ کسی قسم کا شک وشبہ نہ رکھیں، اس قسم کی ایک تقریر مرہٹی زبان مین کی گئی جس مین ذرا بھی غصہ کا جذبہ نظر نہیں آتا۔

لیکن باجی راؤ کو اس قسم کی گفتگو کے باوجود آخری جنگ مین اُنکو پسپا کر کے انھین شمالی ہند میں برہماورت میں جلاوطن کیا گیا جسکی شہادت تاریخ دے رہی ہے،

ذیل کی باتین اسکی زندگی پر مزید روشنی ڈال رہی ہیں۔

۵ نومبر ۱۸۱۷ء باجی راؤ نے رزیڈنٹ پر حملہ کیا اور اسوقت کھرکی پونہ میں جنگ ہوئی اور وہان سے وہ فرار ہو گیا آخر کار ۲ جون ۱۸۱۸ء برار کے نزدیک کھیری کے مقام پر ملکم صاحب کو حکومت سے دست برداری لکھدی اور اس کے بعد متعدد انتظامات عمل مین لائے گئے اور ۱۷ اگست ۱۸۱۸ء میں باجی راؤ برہماورت جانے کے لیے روانہ ہو گیا اور ان کے ساتھ کپتان جان نامی ایک انگریز ۱۸۱۹ء سے ۱۸۲۵ء برہماورت مین رہا باجی راؤ کے خاندان اور بٹھور کی آبادی کے سمیت کل ۱۵ ہزار آدمی اس کے ہمراہ تھے بٹھور یعنی برہماورت بطور جاگیر باجی راؤ کو دیدیا گیا رامچندر ٹکیٹس صوبے دار نامی شخص اُن کا معتمد تھا،

باجی راؤ کی برہماورت میں اقامت کے حالات اس طور پر قابل مطالعہ ہین :-

باجی راؤ نے برہماورت مین ایک عمدہ اور عالیشان محل تعمیر کرواکر یوروپین طرز پر اسکی سجاوٹ کی دیوان خانہ کو بڑے بڑے شیشے الآت اور جھومرون سے آراستہ کیا گیا، زری کے پردے ریشمی اور زری کے غالیچون سے اسکو آراستہ پیراستہ کیا تھا اور پیشوای جاہ وجلال کا نقشہ مجسمہ صورت میں رونما ہو رہا تھا، سونے چاندی کے دروازے، ہاتھی گھوڑے، اور چاندی سونے کے زیورات ہودج وانباری، میانہ، رتھ پالکی وغیرہ یہ سارا سامان موجود تھا اور اس کے ساتھ ہی گئے ہرن وغیرہ بھی پائے جاتے تھے،

گویا برہماورت پیشواؤن کی ایک جدید دارالسلطنت کے طور پر نمایان ہو رہی تھی،

باجی راؤ کی دریادلی اور دینداری کا شہرہ عام طور پر پایا جاتا تھا دکن، کاشی اور پریاگ وغیرہ سے براہمنون کی آمد ورفت رہی جہان انھین روزمرہ کھانا اور نذرانہ ملتا رہا اور روز برہم بھوج ہوتا اور وہ جگہ اب بھی "دردی"، کے نام سے مشہور ہے،

باجی راؤ کی فیاضانہ طبیعت کے باعث صرف براہمن ہی نہین بلکہ ہرایک فن کے باکمال بھی وہان موجود تھے، پہلوان، گویا، بین ساز وخیرہ وغیرہ اہل کمال کا مجمع تھا، اور ان کے کمال کے مطابق انہین انعام واکرام دیا جاتا تھا، یابم بھٹ، وادر نامی پہلون باجی راؤ کے دربار مین ہمیشہ رہتا تھا، اس نے نواب اودھ کے پہلوان کا تکبر ایک منٹ میں خاک مین ملادیا، دوسرے پہلوان بھی باجی راؤ کے پاس تھے، باجی راؤ شوقین اور عیاش تھا، اور ذہنیت آخیر تک قائم رہی۔

سردار رگناتھ راؤ دکن سے کاشی کی جاترا (زیارت) کے لیے گئے اُسوقت باجی راؤ بھی وہان تھوڑے عرصہ تک رہا جس کا دلچسپ احوال اُنھون نے تیرتھ جاترا کے مضمون مین لکھا ہے، تیرتھ یاترا کے بعد باجی راؤ نے رگھناتھ راؤ کو برہماورت میں مدعو کیا، اور لکھا کہ یاترا کے بعد واپسی پر یہاں رونق افروز ہون اسوقت باجی راؤ اور رگھناتھ راؤ کی عمر ۷۵ سال کی تھی، برہماورت برہماورت مین آخری پیشوا نے ۱۴ جنوری ۱۸۵۱ء میں وفات پائی۔

ہندوستانی غدر

باجی راؤ کی صحبت کے ۳، آدمی بعدازان ۱۸۵۷ء کے سپاہی غدر مین بہت مشہور ہوئے خود اسکا متبنی لڑکا ناناصاحب دوسرے ناتیا ٹوپی اور اس کا والد اناٹوپی (صحیح لفظ ٹوپلے) ٹوپلے پول کا باشندہ تھا اور رگ ویدی دیسی براہمن تھا، رگھناتھ راؤ کے ساتھ وہ برہماورت گیا تھا، تاتیا دیکھنے مین بڑا خوبصورت معلوم ہوتا تھا ۱۸۱۷ء مین اسکی عمر تقریباً ۵ سال کی تھی اور ۱۸ اپریل ۱۸۵۹ء میں سیپری مین اسکو پھانسی کی سزا ہوئی اور تیسری ہستی جھانسی کی رانی لکشمی بائی تھی اس کے والد موروپنت ہے اور والدہ بھاگیرتھی بائی کاشی جی مین جمناجی اپا کے پاس رہتی تھی، جمناجی اپا وفات پاگئے بعدازان موروپنت مع قبیلہ باجی راؤ کے یہان چلے گئے برہماورت مین اس کے یہان لڑکی پیدا ہوئی اس کا نام منو بائی تھا جسکی شادی جھانسی کے گنگادھر نولکر کے ساتھ ۱۸۴۲ء مین ہوئی اس کا نام لکشمی بائی رکھا گیا اس کا بچپن ناناصاحب اور اُن کے بھائیون مین گذرا ۱۸۵۳ء مین گنگادھر راؤ کا انتقال ہو گیا اُسوقت بائی نے ایک متبنی لیکر حکومت کے کاروبار کو چلایا، بعدازان لکشمی بائی انگریزون کے ساتھ جنگ کرتی ہوئی ۱۸ جون ۱۸۵۸ء مین گوالیار کے نزدیک جان دیدی اسوقت اسکا متبنی لڑکا ۹ سال کا تھا،

پیشواؤن کے خاندان کا خاتمہ کس قدر حسرتناک طریقہ پر ہوا جسکی حقیقت راجواڑہ باجی راؤ کی دختر بیبابائی آپٹے نے جو کیفیت بیان کی وہ از حد عبرتناک ہے اور اگر یہ بائی اس حقیقت کو آشکارا نہ کرتی تو یہ معلوم بھی نہ ہوسکتا تھا کہ باجی راؤ کے تین متبنی اور اُن کی عورتون کے ساتھ کیا گذر گئی، یہ امر کسیکو بھی نہ معلوم ہوتا۔

باجی راؤ کے ۳۳ سال تک برہماورت مین عیش وآرام کی زندگی بسر کی ۷۵ سال کی عمر کے باوجود بھی اُس کے پر رونق چہرے پر ایک سُرخی تھی،

جی راؤ کے بعد اس کے متبنی بیٹے ڈھونڈو پنت ناناصاحب نے ۸ لاکھ روپیہ سالانہ وظیفہ کرنے کے لیے بہت کچھ دوڑ دھوپ کی لیکن کامیابی حاصل نہوئی۔

بعدازان ہندوستانی حکام کے توسط سے اس کے حاصل کرنے کی کوششین کین پھر بھی مایوسی کا سامنا ہوا،

جولائی ۱۸۵۷ء مین ناناصاحب کانپور چھوڑ کر اجودھیا کے علاقہ مین چلے گئے اور آخر کار وہ مع قبیلہ جس مین ان کے بھائیون کا قبیلہ اور ان کے بھتیجے اور ان کا قبیلہ اور کسم بائی آپٹے سمیت حدود نیپال مین چلے گئے

غدر کے آغاز سے پہلے ناناصاحب اور رانی لکشمی بائی ایک جگہ جمع نہین ہوئے، آخر کار ۱۲ اکتوبر ۱۸۵۸ء مین ٹھاکا نامی گاؤن مین بروز بدھ ناناصاحب کا انتقال ہو گیا ناناصاحب کے متعلق جو غلط روایات بیان کی جاتی ہے وہ بالکل غلط ہین

بحکم جناب شیخزادہ منشی محمد مہتاب علی صدیقی صاحب بہادر، اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم کانپور

تیجا سنگھ مدعی — سمن لغرض انفصال مقدمہ — بنام بھیادین مدعاعلیہ

نمبر مقدمہ ۷۶۴ (بقایا لگان حسب دفعہ ۱۳۲ ایکٹ ۳ ۱۹۲۶ء)

بعدالت مال مقام تحصیل کانپور ضلع کانپور

تیجا سنگھ ولد بلدیو سنگھ ٹھاکر ساکن کاپور زمیندار موضع کماپور محال ہمت سنگھ پرگنہ کانپور — مدعی

بنام بھونیاں دین ولد دھوان اہیر کاشتکار موروثی موضع کماپور محال ہمت سنگھ پرگنہ وضلع کانپور — مدعاعلیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے۔ لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۴ ماہ ستمبر ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو۔ در جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور ہر گاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم تائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھاری مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۸ ماہ ستمبر ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا۔

(دستخط حاکم عدالت) — مہر عدالت

دھاریوال کے اونی دھاگے

DHARIWAL — INDIA

Used all over India

تمام ہندوستان میں استعمال کئے جاتے ہیں

ان کو ہندوستانی کاریگروں نے خاص ہندوستان کے اون سے کات کر تیار کیا ہے۔ دھاریوال کا کوئی بھی سامان غیر ملک سے نہیں منگوایا جاتا

نمونوں کے کارڈ کے لئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۴۱ کو لکھیے

مقامی ایجنٹ: امپیریل ایجنسی جنرل گنج کانپور

دھاریوال ملس پنجاب میں بنائے جاتے ہیں

لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس شملہ

(بقیہ مضمون صفحہ اول)

ہندو ۱۳۰ مسلمان ۷۶ دیگر اقوام ایک ۲۱۲

زخمی افراد کی تعداد

ہندو ۱۲۵۹ مسلمان ۱۲۶۴ دیگر اقوام ۳۱ کل ۲۵۵۴

مسٹر داس نے کہا مسلسل فرقہ وارانہ فسادات کے پیش نظر فرقہ پرست لیڈروں کو خارج البلد کر دیا جائے۔ ہوم ممبر بلاشبہ یہ ایک مضبوط اقدام ہوگا۔ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد کیا یہ بتایا جا سکتا ہے کہ فرقہ پرست لیڈر کون ہو سکتا ہے اور اُسکی تعریف کیا ہے۔ ہوم ممبر:۔ میں ڈاکٹر صاحب سے متفق ہوں۔ فرقہ پرست لیڈر کی تعریف نہیں کیجا سکتی مسٹر جوشی:۔ بمبئی کے ایک فرقہ پرست دہشت انگیز اور بنگال کے دہشت انگیز میں کیا فرق ہے اور حکومت دہشت انگیزی کی ایک نوعیت اور دوسری نوعیت میں کیوں فرق روا رکھتی ہے ہوم ممبر:۔ کیا آنریبل ممبر کا اس سوال سے یہ مطلب ہے کہ بمبئی میں کوئی ایسی جماعت موجود ہے کہ منظم قاتلانہ سرگرمیوں کے باعث دہشت انگیزی کے اصول پر عملدرآمد کرتے ہوئے حکومت کو الٹنا چاہتی ہے۔ مسٹر جوشی:۔ ہاں میں ایسا ہی سمجھتا ہوں۔ ہوم ممبر:۔ میں نہایت افسوس کیساتھ اس خیال سے اختلاف کرتا ہوں۔ مسٹر داس:۔ کیا حکومت اور سوسائٹی کو نقصان پہونچانیکے نتائج ایک ہی نوعیت کے نہیں ہوتے؟ ہوم ممبر:۔ بلاشبہ دونوں کے نتائج برے ہیں مگر معاملات اپنی نوعیت میں قطعاً ایک دوسرے کی مخالف ہیں؛ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد:۔ اگر یہ تسلیم کر لیا جاوے کہ جو دہشت انگیزوں اور فرقہ پرست لیڈروں کی نوعیت ایک ہی ہے تو کیا مہربانی فرما کر بتایا جائیگا کہ اس اصول کے ماتحت اس ایوان کے کتنے اراکین خارج البلد کیے جائیں گے۔

ہوم ممبر:۔ یہ ایوان کے فیصلہ کرنے کا مسئلہ ہے۔

سردار سنت سنگھ کے سوال کا جواب دیتے ہوئے ہوم ممبر نے کہا:۔ مرکزی حکومت کے خزانہ سے مولانا شوکت علی کو کوئی رقم ادا نہیں کی گئی۔ مسٹر لالچند نول رائے کیا میں یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ یہ کام مولانا شوکت علی نے محض شکرگذاری کے خاطر مفت ہی میں کیا تھا۔ ہوم ممبر:۔ میں نہیں سمجھ سکا کہ آنریبل ممبر کا شکرگذاری سے کیا مقصد ہے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ میرا اول جواب قطعی صاف اور غیر مشکوک تھا۔ مسٹر لالچند نول رائے۔ اگر حکومت ہند نے کوئی رقم ادا نہیں کی تو کیا حکومت بمبئی یا کسی اور حکومت نے امداد دی۔ ہوم ممبر:۔ نہیں۔

کانگریسی لیڈروں کی رہائی نئے آئین کے نفاذ سے قبل کانگریسی لیڈروں کی رہائی کے متعلق مسٹر ہیگ ہوم ممبر نے فرمایا کہ اس سوال پر حکومت کا رویہ اب بھی ویسا ہی ہے جیسا کہ وزیر ہند نے گذشتہ اپریل میں دارالعوام میں ظاہر کیا تھا یعنی کسی ایسے شخص سے جسکا تعلق تحریک سول نافرمانی سے ہو تعاون کا کوئی سوال اٹھایا نہیں جا سکتا۔

لاٹھی چارج حکومت کا موجودہ اقدام و پالیسی

جواہر لال نہرو کی رہائی:۔ مسٹر ہیگ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ حکومت ہند نے یو پی گورنمنٹ کو پنڈت جواہر لال نہرو کی رہائی کے متعلق کوئی حکم نہیں دیا مسٹر لالچند نول رائے نے سوال کیا کہ حکومت کیجانب موجودہ متشددانہ اقدام لاٹھی چارج و دیگر غیر معمولی طریق کار اور بچوں اور لڑکوں کے جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں اُن کے والدین کو جیل خانہ بھیجنے کی طرز عمل کو جاری رکھیگی مسٹر ہیگ نے جواب دیا کہ حکومت یہ اعتراف کرنیسے معذور ہے کہ موجودہ تحریک سے عہدہ برآ ہونیکے لیے کیا صحیح طریق کار جاری رکھا جا رہا تھا۔ گرامی کے ساتھ ہی ہوم ممبر نے اس تجویز سے اختلاف کیا کہ حکومت نے ناصواب تشدد اختیار کرنے کی پالیسی اختیار کی ہے۔

لالچند نول رائے:۔ کیا آنریبل ممبر اسکا احساس کرتے ہیں کہ متشددانہ اقدام پر عملدرآمد کرنیسے حکومت کیخلاف الٹے نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ ہوم ممبر:۔ حکومت ہر اس خاص خطرہ کے مقابلہ کیلئے مناسب کارروائی کر رہی ہے جسکی پیشقدمی کی وہ ذمہ دار نہیں۔

مسٹر نول رائے:۔ کیا حکومت یہ محسوس کرتی ہے کہ اگر صلح جویانہ طریق کار اختیار کیا جائے تو یہ حالت پیدا نہیں ہو سکتی۔ ہوم ممبر:۔ جب کسی شخص پر حملہ کیا جا رہا ہو تو وہ صلح جویانہ طریق سے جواب نہیں دے سکتا۔

تحریک نافرمانی میں گرفتاریوں کی تعداد

سوالات کے دوران میں ہوم ممبر نے کہا کہ تحریک نافرمانی کے دوبارہ اجرا سے ۳۰ جولائی ۱۹۳۲ء تک ۶۵ ہزار ایکسو ۲۶ افراد تمام ہندوستان سے سزایاب ہوئے ۳۱ جولائی ۱۹۳۲ء کو ۲۴۲۷۳ افراد جیل میں تھے انمیں ۲۰۲۰ عورتیں تھیں۔

تعاون کی شرط! لیکن اگر مسٹر گاندھی ایسے تعلقات سے دوبارہ قائم کرنیکا رجحان ظاہر کریں گے جو کہ گذشتہ گول میز کانفرنس کے خاتمہ تک کانگریس اور حکومت کے درمیان قائم تھے تو اُن کو اس واقعہ سے حکومت کو مطلع کرنے میں کوئی دقت پیش نہ آئیگی۔ لیکن ایک بات قطعی عیاں ہے کہ حکومت مشروط تعاون منظور نہ کریگی یعنی تعاون کیلئے کانگریس یا گاندھی کی کوئی شرط منظور نہ کیجائے گی۔

جدید طریقہ کار قابل قبول ہے

بشرطیکہ اہم اصولوں کو صاف کر دیا جائے!

بمبئی ۱۰ ستمبر۔ مغربی ہند کی نیشنل لبرل ایسوسی ایشن کی کونسل نے آج مندرجہ ذیل تجاویز منظور کی ہیں:۔

(۱) یہ کونسل ملک معظم کی حکومت کی اُس رویہ کا خیر مقدم کرتی ہے کہ وزیر ہند کے طریقہ کار کو جو انھوں نے ۲۷ جون کی تقریر میں ظاہر کیا تھا نظرانداز کر دیا اور یہ کونسل جدید طریقہ کار کو قابل قبول سمجھتی ہے بشرطیکہ ایسی مبہم اور مشکوک باتیں جو مندرجہ نکات کے متعلق ہیں صاف کر دی جائیں تاکہ گول میز کانفرنس کا مقصد صحیح طور پر پورا ہو سکے۔

(الف) کانفرنس کا ایجنڈا مرتب کرتے وقت جدید دستور کے متعلق خود حکومت وہ سوالات نہ رکھے جو نمائندوں کو اُس کے نزدیک پیش کرنا ہوں گے۔ بلکہ خود نمائندوں کو اس کا موقع دیا جائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سوالات ایجنڈے میں رکھیں۔ اور اُن پر تبادلہ خیالات کریں

(ب) حالانکہ پریس کو ممکن ہے کہ کانفرنس کی کارروائی میں حاضری کا موقع نہ ملے۔ لیکن ایسے انتظامات ہونا چاہیئے کہ صحیح ترین واقعات اور کانفرنس کے حالات سے اطلاع ملتی رہے۔

(ج) جب تجارتی ماہرین سے مشورہ لیا جائے تو مالی تحفظ کا مشورہ قطعی طور پر کانفرنس خود طے کر دے۔

(۱) صوبجاتی نظام اور مرکزی اختیارات کے درمیان جسقدر کم فاصلہ ممکن ہو کیا جائے۔ چند ماہ سے زیادہ دونوں کے عطا ہونے میں فصل نہ ہو۔ اس لئے کہ بغیر اس کے وفاقی نظام کے عملدرآمد میں مشکلات کا سامنا ہوگا

(۲) اس کونسل کی توقع ہے کہ کانفرنس کی برطانوی مندوبین میں برطانوی پارلیمنٹ کی ہر جماعت کے نمائندے شامل ہوں گے۔

(۳) یہ کونسل پرزور طریقہ پر اس رائے سے متفق ہے کہ ہندوستان کو خالص خود مختار حکومت دینے اور اُس کو کامیاب بنانے کا واحد طریقہ یہی ہے کہ جلد سے جلد پرسکون امید افزا اور قابل اعتماد فضائیں ملک میں پیدا کر دی جائیں۔

آخر میں یہ کونسل حکومت اور کانگریس دونوں سے اپیل کرتی ہے کہ حکومت اپنی سخت پالیسی اور کانگریس تحریک سول نافرمانی کو روک دے۔

ہندو مہاسبھا کی صدارت

بمبئی ۱۰ ستمبر ہندو مہاسبھا کے چوبیسویں سالانہ اجلاس دہلی کیلئے جو ۲۴-۲۵-اور ۲۶ ستمبر کو ہونیوالی ہے احاطہ بمبئی کی ہندو سبھا نے مسٹر جیکا اور مسٹر این۔ سی۔ کیلکر کے نام پیش کئے تھے لیکن کلکتہ کی ایک اطلاع مورخہ ۱۰ ستمبر سے معلوم ہوا ہے

گھر میں رکھنے والی چھ چیزیں جن کا ثانی دو جہان میں نہیں!

امرت دھارا

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون ... امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ امرت دھارا ۱۱ لاہور

نئی گول میز کانفرنس

ارکین اور مندوبین کا انتخاب!

شملہ کے حلقوں میں یہ خبر گشت لگا رہی ہے کہ لندن کی آیندہ کانفرنس کیلئے حکومت مندوبین کے نام کی ایک عارضی فہرست تیار کر رہی ہے - پیلے ہندوستان ٹائمس آف انڈیا رقم طراز ہے) برطانوی ہند کے مندوبین کے نام منتخب کیے جائینگے اور ۲۷ ستمبر کو والیان ریاست سے ہز اکسیلنسی وائسرائے کی گفتگو کے بعد ریاستوں کی مندوبین کی فہرست مرتب کیجائیگی - مکمل فہرست اختتام ماہ ستمبر سے پہلے شایع کر دی جائے گی - تاکہ مندوبین وسط اکتوبر میں جہاز پر سوار ہو سکیں -

معلوم ہوتا ہے کہ نئی کانفرنس میں ایک ماہ سے زیادہ مدت صرف نہیں ہوگی - کیونکہ اسے ہندوستانی اصلاحات کے مسودہ قانون پر رائے دینی ہوگی - جو پہلے ہی سے تیار ہے نومبر سے پہلے ہی یہ معلوم ہو جائیگا کہ کانفرنس ناکام رہی یا کامیاب ہوئی -

امید کی جاتی ہے کہ سر سی پی راما - سوامی آئر اور چودھری ظفر اللہ کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دیجائیگی - تاکہ وہ لوگ ان معاملات کو کانفرنس میں کام میں لا سکیں - جو وائسرائے کی مجلس عاملہ کے تفصیلی مباحثوں سے اُنھیں حاصل ہوئی ہیں -

اگرچہ مسٹر ایم - آر جیکر - کی رائے ابتک ظاہر نہیں ہوئی ہے پھر بھی یہ بات تسلیم کر لی گئی ہے کہ ہندو سبھا کی مخالفت کے باوجود وہ سر تیج بہادر سپرو کیساتھ انہا[illegible] اشتراک عمل ترک نہیں کریں گے - تاکہ اُن کے نقطۂ نگاہ کے اظہار کیلئے انھیں پوری قوت حاصل رہے

لابی حلقوں میں آیندہ کانفرنس سے کوئی خوش گوار توقع نہیں پائی جاتی - اُن کا خیال ہے کہ ۲۲ ستمبر کو جمعیتہ مقننہ میں مہاتما گاندھی اور دیگر کانگریسی رہنماؤں کی رہائی کے مسئلہ پر جو بحث ہوگی اس سے معلوم ہو جائے گا کہ حکومت کانگریس سے گفت و شنید کرنے یا لیڈروں کو رہا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی - رہائی کے متعلق تمام خیال آرائیاں بے بنیاد ہیں -

برطانوی ہند تقریباً پندرہ یا سترہ مندوبین منتخب کئے جائیں گے - جن میں اکثر لبرل اور انڈیپنڈنٹ خیال سے لوگ ہوں گے -

اب جبکہ فرقہ وارانہ فیصلہ ہو چکا ہے امید کی جاتی ہے کہ مندوبین کے انتخاب پر فرقہ وارانہ نمایندگی کا کوئی اثر نہ پڑے گا - لیکن ایک مشکل سوال یہ ہے کہ سکھوں، پنجابی ہندوؤں، اور ہندو مہاسبھا کے مطالبہ کے پیش نظر بنگ کے خیالات کون پیش کرے گا -

(بقیہ صفحہ ۲ کا) گاندھی جی کے خط سے واضح ہوتا ہے کہ وہ تمام ہندوؤں کے لئے مشترکہ نیابت چاہتے ہیں - آخر میں مجھے یہ امر واضح کر دینا چاہئے کہ اُنکو نگی ذمہ داری سب سے زیادہ ہے جو سزا رہے ہیں کیونکہ وہ ہمارے زمانہ کے سب سے بڑے ہندوستانی ہیں

وزیر اعظم اور وزیر ہند سے مہاتما گاندھی کی خط و کتابت

(بقیہ مضمون صفحہ ۲)

میں نے یہ سمجھا تھا کہ میرا یہ انتہائی اقدام عمل بذات خود کسی خود غرضانہ معنی کی حو کہ آپ مجھ پر عائد کر رہے ہیں - کافی طور پر سد باب کر دیگا چنانچہ بلغیر کسی اصرار کے میں یہاں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ میرے لئے یہ معاملہ ایک خالص مذہبی نوعیت رکھتا ہے -

محض یہ امر کہ پسماندہ اقوام کو دو ووٹ ملیں گے ہندو سوسائٹی کو منتشر ہونے یا اُن کو نقصان پہونچانیکے اعتراض کی تشفی نہیں کر دیتا - جداگانہ انتخاب کے قیام میں مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک زہر کا ٹیکا لگایا جا رہا ہے جسکا مقصد ہندو مذہب کی بیخ کنی کرنا ہے - اور جیسے پسماندہ اقوام کو بھی کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا -

اب سوائے عنایت مجھے اس امر کے اظہار کی بھی اجازت دیجئے کہ خواہ آپ کتنا ہی ہمدردانہ نظریہ رکھتے ہوں آپ ایک ایسے معاملہ میں جو دو فریقین کیلئے حد درجہ ضروری ہے - اور مذہبی حیثیت رکھتا ہے - آپ کسی درست نتیجہ پر نہیں پہونچ سکیں گے - اگر پسماندہ اقوام کو ضرورت سے بھی زیادہ نیابت دیجائے تو میں تب بھی آپ کی مخالفت نہ کرونگا -

اصل میں میں جس امر کے خلاف ہوں وہ یہ ہے کہ وہ آئینی طور پر خواہ وہ محدود شکل میں ہی کیوں نہو ہندوؤں سے علیحدہ کر دیے جائیں اگر آپ کا فیصلہ برقرار رہے اور جدید قانون کا نفاذ شروع ہو جائے تو کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندو مصلحین نے جو حیرت انگیز کام اپنے پسماندہ بھائیوں کو ہر شعبۂ حیات میں اُبھارنے کے سلسلہ میں کیا ہے اور اب بھی اُس کیلئے وقف ہیں وہ مبارک کام رُک جائیگا ؟ بہت ممکن ہے کہ آپ کے خط سے غلط فہمی پیدا ہو جائے - اسلئے میں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ آپکے فیصلہ سے پسماندہ اقوام کے سوال کو علیحدہ کرنیکے یہ معنی نہیں ہیں کہ میں آپ کے فیصلہ کے دیگر حصص بھی اسطرح قابل اعتراض ہیں - فرق صرف یہ ہو کہ دیگر مجھے اس ذاتی قربانی کیلئے مجبور نہیں کرتے جیسا کہ پسماندہ اقوام کے معاملہ نے میرے میرے ضمیر کو مجبور کیا -

آپ کا وفادار دوست

(ایم - کے - گاندھی)

گاندھی جی کے عزم پر عمائد کی آراء

سر سپرو نے تجویز کیا ہے کہ سرکردہ ہندوؤں کا ایک وفد گاندھی جی کی خدمت میں حاضر ہو کر انسے برت ملتوی کرنیکی درخواست کرے اور ایک وفد تمام ملک میں گھوم کر دلتوں کو یقین دلائے کہ ہندو اُنکے ساتھ انصاف کرنا چاہتے ہیں اور اسطرح مشترکہ انتخاب کیلئے حمایت حاصل کرے - رائے بہادر ایم سی راجہ صدر آل انڈیا دلت جاتی الیوسی ایشن نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے - کہ میں نے گاندھی جی وزیر ہند اور وزیر اعظم کے درمیان خط و کتابت کو بغور پڑھا ہے گو مرنے تک برت جاری رکھنے کے گاندھی جی کے فیصلہ سے ہر ایک شخص متحیر ہوا ہوگا - لیکن میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ اس سے دلت جاتیوں کے مسئلہ کو طرف دنیا کی توجہ مبذول ہوگی جسکی وہ حقیقت میں مستحق تھیں - وہ اصحاب جنکو یہ امید تھی کہ حکومت برطانیہ ہماری امداد کریگی - گول میز کانفرنس کے حالات کی رفتار کو دیکھکر مایوس ہو گئے تھے اور فرقہ وارانہ فیصلہ کے بعد یہ محسوس کر لیا تھا کہ ہمارے کاز کو جو نقصان پہونچا ہے اُسکی تلافی نہیں ہو سکے گی اور ہم جنکو اعلیٰ ذات کے ہندو نے سماجک طور سے اچھوت بنا رکھا ہے حکومت کے ذریعہ سیاسی طور پر بھی اچھوت بنا دیے گئے ہیں

LAL-IMLI
PURE WOOL

بُننے کے اونی دھاگے

لال املی کے اونی دھاگوں کے لئے ذمہ لیا جاتا ہے کہ یہ سو فی صدی خالص اونی ہیں - ان کو ہندوستانی کاریگر کانپور میں بناتے ہیں یہ چار اونس کے گولوں میں فوراً استعمال کے لئے تیار رہتے ہیں - ان کے بُنتے ہوئے کپڑے دُھلنے میں بہترین اور پہننے میں خوشنما معلوم ہوتے ہیں -

مکسچر	تین روپیہ چار آنہ	فی پونڈ
رنگین	تین روپیہ	فی پونڈ
سفید	دو روپیہ ۱۲ آنہ	فی پونڈ

اس درخت کا نشان دیکھ لیجئے

ہندوستان میں بنائے جاتے ہیں

مقامی ایجنٹ

مسرز چھنجی لال درگا داس
مسٹن روڈ - کانپور

مفت نمونوں کے لئے ڈپارٹمنٹ نمبر ۹ کو لکھئے

دی کانپور اولن ملز
کانپور

بحکم جناب منشی محمد بہتاب علی صاحب صدیقی اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم کانپور

نوٹس

حسب دفعہ ۱۴ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

نمبر مقدمہ ۳۷۲

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب بہادر کانپور

سری مہادیو جی سربراہ کار بابو لال بہاری ولد پرانداس ویش ساکن و زمیندار موضع محسن پور محال رمیں کنور پرگنہ وضلع کانپور

بنام منوال ولد جدہا کاچھی ساکن محسن پور حال موضع مالوں پرگنہ بلہور - مدعا علیہ

اس تحریر کے ذریعہ سے تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تمہارے ذمہ لگان مبلغ [illegible] و سود مبلغ [illegible] جملہ مبلغ [illegible] بقایا بابتہ سین [illegible] لغایتہ [illegible] یافتنی سری مہادیو جی سربراہ کار بابو لال بہاری زمیندار کے ہے لہٰذا اس قدر بقایا کو تم اندر تیس یوم تاریخ تعمیل نوٹس ہذا سے عدالت جناب تحصیلدار صاحب بہادر تحصیل کانپور میں ادا بیباق کر دو - یا اگر کوئی عذر خلاف دعوی کے کرتا ہو تو وہ عدالت مذکور میں پیش کرو ورنہ اراضی مندرجہ ذیل سے بیدخل کر دیے جاوگے -

تاریخ پیشی ۱۹ ستمبر ۱۹۳۲ء مقرر ہے

موضع محسن پور محال رمیں کنور پرگنہ کانپور

نمبر	رقبہ	لگان
۳۵۶	[illegible]	[illegible]
۳۵۸	[illegible]	
۳۵۸/۲	[illegible]	
۳ قطعہ	[illegible]	[illegible]

تعداد رقم بقایا [illegible]

مہر عدالت

(دستخط حاکم عدالت)

بحکم جناب تحصیلدار منشی محمد بہتاب علی صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم کانپور

اطلاع نامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۱۹۴

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب بہادر مقام کانپور

چونکہ مقدمہ نالش لالہ اجودھیا ناتھ تعلقدار بنام تم ٹیکا برہمن کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت سنہ ۱۳۳۶ف لغایتہ سنہ ۱۳۳۹ف بتاریخ ۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۳۱ء صادر ہوئی اور مبلغ [illegible] جواب اندر وے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل ذیل میں درج کیجاتی ہے -

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۴۴	-	۶
خرچہ نالش	۵	۱۴	۹
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۱	۱۵	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۵	۵	-
میزان	۵۷	۳	۳

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہٰذا بذریعہ اس تحریر کے تم ٹیکا ولد ٹھاکر قوم برہمن ساکن کسولی پرگنہ وضلع کانپور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ [illegible] جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاع نامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا میں بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ -

تاریخ پیشی ۱۹ ستمبر ۱۹۳۲ء مقرر ہے

پرگنہ کانپور موضع چھترا محال گھنشیام سنگھ پٹی نمبر ۲

نمبر	رقبہ	لگان
۷۹۹	[illegible]	[illegible]
۸۰۷	[illegible]	[illegible]
دو قطعہ	[illegible]	[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم عدالت

والیان ریاست کو وائسرائے نے طلب کیا ہے

شملہ ۔ ۸ ستمبر ہز اکسیلنسی وائسرائے نے ہندوستان کے والیان ریاست کی ایک مشاورتی کانفرنس شملہ کی چوٹیوں پر منعقد کرنیکا ارادہ کیا ہے جسمیں فیڈریشن اور مرکز کے متعلق تبادلہ خیال ہوگا ۔ یہ کانفرنس ۲۰ ستمبر کو شروع ہوگی ۔ اور چند دن میں ختم ہو جائے گی ۔ معلوم ہوا ہے کہ والیان ریاست کے ہمراہ اُن کے خاص خاص وزراء بھی اس کانفرنس میں شریک ہونگے ۔ مندرجہ ذیل والیان ریاست کو مدعو کیا گیا ہے ۔

ہز ہائینس مہاراجہ نوانگر ۔ مہاراجہ دھولپور ۔ مہاراجہ پنا ۔ مہاراجہ بیکانیر ۔ نواب صاحب بھوپال مہاراجہ پٹیالہ ۔ راجہ صاحب سنگھلی ۔ مہاراجہ الور ۔ مہارانا جھالاوار ۔ اور مہاراول ڈونگرپور ۔ مہاراجہ بڑودہ ۔ مہاراجہ کشمیر ۔ مہاراجہ میسور ۔ مہاراجہ اندور مہاراجہ کولہاپور ۔ مہاراجہ ٹراونکور ۔ مہاراجہ اودے پور ۔ مہاراجہ جے پور ۔ مہاراجہ جودھپور مہاراجہ دیوال ۔ نواب بہاولپور مہاراجہ کوچ بہار مہاراو کچھ ۔ اور نواب صاحب مالیر کوٹلہ ۔ علاوہ انکے ہز اگزالٹیڈ ہائینس نظام حیدرآباد و راجہ صاحب سربلا کو بھی مدعو کیا ہے

باہمی عدم تصفیہ کے باعث مرکزی ذمہ داری میں رخنہ

مُلک کے مفاد اور سیاسی مصالح کا اسوقت کیا تقاضہ ہے،

(از جناب برق الہ آبادی)

جناب برق الہ آبادی کا ایک گرانقدر فکرانگیز سیاسی مضمون گذشتہ اشاعت میں درج کیا جاچکا ہے آج کا مضمون اس سے بھی زیادہ مفید ہے کہ قارئیں اسے بغور مطالعہ کرینگے

سنہ ۳۱ء کے اختتام کے قریب تو ٹھوس سیاسی ترقی کی امیدیں یقیناً بہت کچھ پوری ہوتی نظر آتی تھی، لیکن اب تو کچھ ناامیدی سی ہوگئی ہے، اسوقت تو مرکز میں ذمہ داری گویا کہ ہماری مٹھی ہی میں تھی، لیکن اب تو نظر سے اوجھل ہوگئی، آخر یہ ایسا کیوں ہوا کیا اسکی وجہ یہ ہے کہ ہندوستانیوں کو جب تو مرکزی ذمہ داری کی ضرورت تھی اور اب نہیں یا یہ کہ اسوقت تو والیان ریاست سے امداد کی زیادہ توقعات تھیں اور اب اُن کا جوش و خروش رفوچکر ہوگیا ہے کہ اسوقت تو مزدور حکومت برسر اقتدار تھی اور اب اُسکا وہ زور نہیں رہا، دراصل مذکورہ بالا باتوں سے ایک بھی اسکا باعث نہیں بلکہ بڑی وجہ فرقہ وارانہ حقوق کی باہمی تصفیہ کر لینے میں ناکامی کے دوسرے ذمہ دار نہیں بلکہ ہم میں سے ہر ایک فرقہ کم و بیش موردالزام ہے وزیر اعظم نے تو ہمیں پہلے ہی متنبہ کر دیا تھا کہ ہماری یہ ناکامی مرکز میں ذمہ داری کے لیے بڑا رخنہ ثابت ہوگی، تاریخ شاہد ہے کہ ہر قسم کی ذمہ دار حکومت کا انحصار باہمی اعتماد و اتحاد پر ہے اور اُن کے بغیر وہ ہرگز کامیاب نہیں ہوسکتی اس لیے اُن حالات میں ہندوستانیوں کو عطا کردہ ہر قسم کی ذمہ دار حکومت غیر حقیقی ثابت ہوگی جس کی ذمہ داری صرف ان ہی پر عائد ہوتی ہے،

ابھی تو مزید خطرات پیش نظر ہیں، وزیر اعظم کے کمل صوبجاتی خودمختاری کی بابت ہمت افزا الفاظ میں ہمارے سامنے تشریح کی وہ ہماری ہوگئی تھی، لیکن قسمت نے ہمارا ساتھ نہیں دیا اور ہندوستانی لیڈروں نے وزیر اعظم کی پیشکش کو ٹھکرا دیا اب فی زمانہ ہمارا کیا حال ہے؟ ہم مع تحفظات کے صوبجاتی خودمختاری کا مطالعہ کر رہے ہیں، کیونکہ ہم الیاتی اور اقتصادی کمزوریوں سے نجات اور ملازمتوں کے مفاد کے لیے تحفظات کا خاطر خواہ انتظام کر دیا جائے تو پھر ذمہ دار حکومت کہاں باقی رہ جاتی ہے؟

ادھر تو ہندوستانی اصلاحات پر مباحث ہو رہے ہیں انکے متعلق مزید تحقیقات کیجا رہی ہے اور ترقی دینے کے لیے تجاویز مرتب ہو رہی ہیں، اور ادھر ہم اُن کے لیے ذرا بھی تیار نہیں معلوم ہوتے بلکہ ہم اسی حالت پر قائم ہیں جو آج سے تین چار سو برس بیشتر تھی،

مسلمانوں کو طاقتور ہندو راجا پر فتح صرف اُن ہی کی باہمی نوک جھونک کیوجہ سے ہوئی تھی،

کئی صدیوں میں جب مسلمانوں میں بھی اتفاق نہ رہا تو ملک پر مغربی اقوام کا تسلط ہوگیا ہماری خدا سے دعا ہے کہ وہ اپنی قدرت سے ہم میں اتفاق پیدا کر دے، تاکہ ہم ترقی کی راہ پر گامزن ہوسکیں،

ہندوستان اور جاپان کی تجارتی کشمکش

جاپان کیطرف سے ہندوستان کو دھمکی!

اوساکا ۔ ۵ ستمبر جاپانی مال پر ہندوستان کے امتناعی محصول کیخلاف سوتی پارچہ کے تجارتی حلقوں میں سخت بےچینی پھیلی ہوئی ہے ۔ پارچہ بافی کی تین انجمنوں نے جنمیں اسپنرز ایسوسی ایشن بھی شامل ہے ایک بیان شایع کیا ہے کہ اگر ہندوستان کا طرز عمل درست کیا جائیگا تو جاپان کو چند تدابیر اختیار کرنی پڑینگی ۔ ان انجمنوں کی یہ رائے ہے کہ گذشتہ کو دھوتی کی قیمت این ۵۴ سن تھی لیکن اسمیں ۲۷ سن صرف اس خام روئی کی قیمت میں وضع ہو جاتے ہیں ۔ اور باقی ۲۰ سن دھوتی کی ساخت اور کارخانہ کی اخراجات کی قیمت ہے بمبئی نے فی دھوتی ایک سن پیش کیا ہے

اگر آپ تجربہ کر کے دیکھیں گے تو ضرور یقین ہو جاوے گا کہ

قبض و بدہضمی	خون اور منی کی خرابی	جریان احتلام سرعت انزال رقت منی	سخت سے سخت نامردی
دل و دماغ اور معدہ	قوت حافظہ کی کمزوری	وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کرنے کے لئے	

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں لاثانی اور شرطیہ علاج ہیں

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایکروپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ للعہ

صحت و تندرستی کی لغت، نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر مفت طلب فرماویں

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ایکروپیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

امساک کے لئے بےنظیر دوا ہے ۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

یوسکت واری روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت ۱ تولہ کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ علاوہ محصولڈاک

راج ویدنارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ ۲۹۳ ۔ کالبادیوی روڈ

لکھنؤ ایجنٹ ۔ نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج

کانپور ایجنٹ ۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ

الہ آباد ایجنٹ ۔ یونائیٹڈ اسٹورس چوک

دہلی ایجنٹ ۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک ۔

آگرہ ایجنٹ ۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

ڈاکٹر ایس ۔ کے برمن لمیٹڈ

بانی ڈاکٹر ایس ۔ کے برمن — ٹریڈ مارک رجسٹرڈ — سنہ ۱۸۹۴ء

پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کا بےمثل بڑا کارخانہ

روگ کا گھر کھانسی

کف کف REGD.

(کف ۔ کھانسی و سردی کی لاجواب دوا) پیتے ہی کھانسی کو دباتی اور کف کو پتلا کرتی ہے ۔

کھانسی بہت ہی خوفناک مرض ہے ۔ اسے کبھی بھی خفیف نہ سمجھیں ۔ "کف کف" کے پیتے ہی کھانسی دب جاتی ہے کف خواہ کھانسی کی کیسی ہی زیادتی کیوں نہ ہو یہ دوا دور کرنے کا دعویٰ رکھتی ہے ۔

قیمت فی شیشی کلاں ایکروپیہ چھ آنہ ۱۰ ار قیمت شیشی خورد بارہ آنہ ۱۲ار محصول سات آنہ ۷ر

بیلک صابون REGD.

دوا آمیز خوشبودار

آپ عمدہ سے عمدہ ولایتی صابن کے بجائے روزانہ اسے استعمال کر سکتے ہیں اس کے متواتر استعمال سے جلدی بیماریوں کے ہونے کا احتمال نہیں رہتا ۔ اور خارش، خسرہ، پھنسی، مہاسہ، برین اور جلدی خشکی وغیرہ دفع ہوتی ہے ۔

قیمت فی ٹکیہ سات آنہ ۷ر محصول سات آنہ ۷ر نمونہ دو آنہ ۲ر

بیلک مرہم REGD.

کٹے جلے چوٹ وغیرہ پر لگانیکا مشہور مرہم بیلک سے حادثہ زدہ چوٹ ۔ زخم ۔ سوزش ۔ داد ۔ سیلان خون اور آگ سے جلنے کا زخم فوراً آرام ہوتا ہے ۔ فٹ بال کرکٹ ۔ جمناسٹک ۔ کثرت وغیرہ کے کھلاڑیوں کو اور کارخانہ میں کام کرنے والوں کو ہمیشہ اپنے پاس رکھنا چاہیئے ۔ اسمیں چربی یا کوئی ناپاک چیز وغیرہ نہیں ہے ۔

قیمت فی ڈبہ دس آنہ ۱۰ار محصول تین ڈبوں تک سات آنہ ۷ر نمونہ فی ڈبی دو آنہ ۲ر

نقلی دواؤں سے ہمیشہ ہوشیار رہیئے

نوٹ ہماری دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں ۔ بغرض کفایت محصول اپنے مقامی ہمارے ایجنٹوں سے خریدیں ۔ نمونہ صرف ایجنٹوں ہی سے دستیاب ہو سکتا ہے ۔

صیغہ نمبر (۷۵) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ ۔ کانپور نیا گنج میں مسرس محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD, NO; A, 1424

جمال پر توِ حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
حسن سمبھی

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۶	کان پور، چہارشنبہ ۲۱ ستمبر ۱۹۳۲ء مطابق ۱۹ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ	نمبر ۳۵

انتخاب مشاعرہ فیض آباد

اُلجھا ہے دل تصورِ مژگانِ یار میں
گل سے سوا مزا مجھے آتا ہے خار میں

شاید کسی نے چھیڑ دیا دل میں ساز غم
دھیمی سی اک صدا ہے کچھ اشکوں کے تار میں

پائے طلب میں ہمت مردانہ چاہیئے
گلشن بھی مل رہے گا اسی خارزار میں

میں ہوں بھی یا نہیں مجھے اتنی خبر نہیں
یوں جذب ہو گیا ہوں غمِ روزگار میں

اے باغبان شرط محبت کو دے دعا
خود آشیان کو پھونک رہا ہوں بہار میں

نیرنگیاں جنوں کی چمن میں ہیں دلفریب
جامے قبا کئے ہیں گلوں نے بہار میں

مجھ کو تو بحر عشق کی طغیانیوں سے کام
اٹھنے دو سیلِ غم کو دلِ بیقرار میں

بس رہنے دیجے آبلۂ دل نہ توڑیئے
طوفان ہوگا ورنہ بیابانِ روزگار میں

وحشی بنا ہے ایک جہاں اک نگاہ سے
ہے سحرِ سامری کا اثر چشمِ یار میں

منہ میں زباں ہے اور نہیں شکوہ سنج لب
پھر کیوں کہیں مزا نہیں بیدادِ یار میں

سیرِ چمن تمہیں کو مبارک ہو بلبلو
ہم تو اسیر ہو گئے فصلِ بہار میں

یوں منقلب ہوتی یہ دنیائے آرزو
ثابت ہوا کہ حشر ہے رفتارِ یار میں

(ماخوذ از آفتاب)

حج کمیٹی کا مسودۂ قانون اسمبلی میں منظور ہو گیا

شملہ، ۱۷ ستمبر۔ اجلاس کی کارروائی خلاف معمول صدر جمعیۃ پر اعتماد کی تجویز سے اہم ہو گئی جسے آغاز اجلاس ہی میں سرکاری لیڈر سر سی پی راماسوامی آئر نے پیش کی. اس کے بعد سوالات کے سلسلہ میں اراکین نے کسی قدر سرگرمی کا اظہار کیا۔

سر سی. پی نے سر ابراہیم رحمت اللہ صدر سے درخواست کی کہ وہ جو تجویز پیش کرنے والے ہیں، وہ اس قسم کی ہے کہ اگر صاحب صدر کرسی صدارت کو تھوڑی دیر کے لئے کسی اور کے سپرد کردیں تو زیادہ اچھا ہے تاکہ لوگ آزادی کے ساتھ اظہار خیال کرسکیں، سر ابراہیم نے فوراً سر ہری سنگھ گوڑ کو صدر بنادیا اور خود اُٹھ کر چلے گئے۔

سر سی. پی نے اپنی تقریر میں پنجاب کے ایک اخبار کا ذکر کیا جس نے ایک مضمون میں صاحب صدر کی نیت پر حملہ کیا تھا اور یہ تجویز پیش کی کہ جمعیۃ کا یہ اجلاس صدر پر اپنے کامل اعتماد کا اظہار کرتا ہے،

سر سیواسوامی نے صدر کے احترام اور اعزاز کو قائم رکھنے پر زور دیا اور یہ کہا کہ جمعیۃ مقننہ کے صدر کو جو اختیارات اور جو اعزازات حاصل ہیں انکی بنا پر یہ خود جمعیۃ مقننہ کے لئے باعث توہین ہوگا کہ اسکے صدر کی توہین کی جائے اسلئے اگر ایوان صدارت پر اپنے اختیار کا اظہار کریگا تو اس طرح وہ اپنے ایک واجبی فرض کو ادا کرے گا۔

سر سی. پی کی تقریر کے بعد کوئی دوسری تقریر نہیں ہوئی اور تجویز بالاتفاق منظور ہوئی۔

سوالات کے دوران میں متعدد سوالات فوجی دستوں کی تخفیف کے متعلق تھے جو سردار سنت سنگھ نے کئے تھے. ان وجوہات کے سلسلہ میں شاہ مسعود احمد مسٹر جادھو اور دیگر اراکین نے ضمنی طریقہ پر شرکت کی

ساردا ایکٹ کی خلاف ورزی

پنڈت سین کے سوال کے جواب میں ہوم ممبر نے بتایا کہ قانون تحدید سن ازدواج کے ماتحت اس وقت تک کل ۴۳ مقدمات چلائے گئے ہیں جن میں سے پندرہ مقامات میں سزا دی گئی، دو مقدمات میں قید محض کی سزا دی گئی. دس میں صرف جرمانے کئے گئے اور ایک میں مقامی حکومت نے معاف کردیا.

سر فرینک نوائس نے بتلایا کہ جب سے تار کی شرح میں اضافہ ہوا ہے محکمہ تار کی آمدنی کم ہو گئی ہے۔

موپلا قیدیوں پر سوالات

موپلا قیدیوں کی رہائی کے مسئلہ پر بکثرت سوالات کئے گئے. مسٹر ہیگ نے بتلایا کہ اسوقت سوائے ۳۵ قیدیوں کے کل یا تو رہا ہوگئے ہیں یا انکی رہائی کے احکام جاری کئے جاچکے ہیں ان لوگوں کی رہائی کا جہانتک اندازہ کیا گیا ہے صوبہ کے امن وسکون پر کوئی اثر نہیں پڑا ہے۔

انھوں نے یہ بھی بتلایا کہ ۳۷ موپلا قیدیوں پر جنپر ۱۹۲۱ء میں بغاوت کرنے کا الزام تھا، اب کوئی پابندی نہیں ہے. صرف تین جیل میں ہیں بقیہ آزاد ہیں، ایک پر معمولی نگرانی ہو رہی ہے اور ایک ہی حراست میں ہے. مقامی حکومت ان لوگوں کے ساتھ نرمی کررہی ہے۔

پورٹ حج کمیٹی کا مسودۂ قانون

سوالات کے بعد پورٹ حج کمیٹی کا مسودہ قانون پیش ہوا. سر عبد الرحیم نے اپنی تقریر پھر شروع کی اور کہا کہ جمعیۃ علمائے ہند کو بعض پروپیگنڈا کرنے والوں نے گمراہ کردیا ہے اور وہ عازمان حج سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں (؟) انھوں نے کہا کہ مسودہ کی ہر دفعہ کا مقصد عازمان حج کو آسانی پہونچانا ہے. حکومت صرف مسلمانوں کی نمائندوں کی امداد کریگی اور کچھ نہیں. اس قانون کی بالکل وہی نوعیت ہے جو ان قوانین کی ہے جو ہندوستان کے اندر جاتریوں اور میلوں وغیرہ کے انتظام کے لئے نافذ ہیں. انھوں نے ایوان سے درخواست کی کہ وہ اشاعت کی تجویز منظور کرکے اس قانون میں دیر نہ لگائیں.

سر عبد الرحیم نے شاہ مسعود احمد صاحب سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ اپنی ترمیمات کو واپس لے لیں.

سر محمد یعقوب نے بھی مسودہ کو شائع کرنیکی تجویز کی مخالفت کی اور کہا کہ مسلمان اس قسم کی کمیٹیوں کے لئے عرصہ سے شور مچا رہے تھے اب جبکہ یہ قانون پیش ہے اسکی اشاعت کی تجویز منظور کرکے اس میں تاخیر کرنا لاحاصل ہے اسلئے کہ اسلامی مذہبی انجمنیں اس پر اپنی رائے کا اظہار کرچکی ہیں۔

چودھری ظفر اللہ خان اور جمعیۃ علمائے ہند

چودھری صاحب نے اپنی تقریر میں جمعیۃ علمائے ہند کا نام لیکر اسکے اعتراضات کے جوابات دینے کی کوشش کی. انھوں نے ثابت کیا کہ یہ قانون کوئی مذہبی قانون نہیں ہے اسکی وجہ سے عازمان حج پر کوئی پابندی عاید نہیں ہوتی بلکہ اسکا مقصد یہ ہے کہ انکے سفر کو اور انکے قیام حجاز کو ایسا کیا جائے کہ وہ کم سے کم تکلیف دہ رہ جائے. انھوں نے کہا کہ جو لوگ اس قانون سے فائدہ اٹھانا نہیں چاہتے وہ نہ اٹھائیں مسودہ پر اسکے محاسن کے اعتبار سے غور کرنا چاہیئے نہ کہ مختلف انجمنوں کی رائے سے متاثر ہو کر پورٹ حج کمیٹیوں میں علماء کی شرکت کی تجویز کے متعلق چودھری صاحب نے فرمایا کہ قانون میں اس قسم کی کوئی شرط نہیں کہ اراکین صرف مخصوص خیال کے لوگوں کو منتخب کریں وہ اپنی خواہش کے مطابق علماء کو شامل کرسکتے ہیں۔

شیخ صادق حسین صاحب نے اس کمیٹی پر یہ اعتراض کیا تھا کہ وہ بالکل سرکاری ہے جسکا چودھری صاحب نے جواب دیا کہ اس میں ایسے لوگوں کو رکھا گیا ہے جو انتظام سے واقف ہوں

مولانا شفیع داؤدی صاحب نے بھی مسودہ کی اشاعت کی مخالفت کی اور منتخبہ کمیٹی کی خدمات کا حوالہ دیا جس نے نامزد اراکین کے عنصر کو بہت کم کردیا اور منتخب شدہ کو بڑھا دیا. انہیں اب اس بات پر زور دینا چاہیئے کہ کمیٹی میں وہی لوگ شامل ہوں جنہیں ملک کے بہترین مفاد کا خیال ہو۔

اس کے بعد معظم صاحب نے بھی علماء کی شرکت کی مخالفت کی اور کہا کہ انکو شامل کرکے کمیٹی کی اہمیت کو کم کرنا چاہیئے

مولانا سید مرتضیٰ صاحب بہادر نے ایک موثر تقریر کی آپنے کہا کہ یہ غلط ہے کہ اگر علماء کو کمیٹی میں شامل کیا گیا تو اس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا. آپنے جمعیۃ علمائے ہند کے متعلق فرمایا کہ اس بارے میں اس کا یہ فیصلہ کہ حکومت مداخلت فی الدین کا ارتکاب کر رہی ہے صحیح ہے۔

ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے اپنی تقریر میں سرکاری ڈاکٹروں کو کمیٹی میں داخل کئے جانے پر زور دیا. ۴

۴ مسٹر باجپئی نے رسمی طریقہ پر اشاعت کی مخالفت کی جسکے بعد یہ تجویز مسترد ہوگئی۔

شاہ مسعود احمد صاحب کی ترمیمیں

شاہ مسعود احمد صاحب نے متعدد ترمیموں کو پیش کرنے کا نوٹس دیا تھا جس میں سے آپکی پہلی ترمیم کہ پورٹ حج کمیٹی کے ملازمین ہمیشہ مسلمان ہوں صرف دو اراکین کی تائید کیوجہ سے مسترد ہوگئی اسکے بعد بقیہ ترمیموں کو بھی انھوں نے پیش نہ کیا اور مسودہ منظور ہو گیا شاہ صاحب نے اظہار رنج ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
جمال پر توقِ عزم مستقل ہیں ہے — زبان پر بھی ہو جو تیرے دل میں ہے
ہفتہ وار صداقت
جلد ۱۶ | کانپور - چہارشنبہ - ۲۱ ستمبر ۱۹۳۲ عیسوی | نمبر ۳۵

مہاتما گاندھی کا اچھوت اقوام کیلئے مرنے کا ارادہ

مہاتما گاندھی نے دوسری گول میز کانفرنس کے موقع پر کہا تھا کہ اگر اچھوت اقوام کو جداگانہ انتخاب کی لعنت میں گرفتار کیا گیا تو مجھے اپنی جان تک دینے میں عذر نہ ہوگا۔ چنانچہ مہاتما گاندھی نے سیاسی حالات کے بغور مطالعہ کے بعد گذشتہ مارچ کو سر سموئل ہور وزیر ہند کو ایک خط لکھ کر اپنے ارادے سے مطلع کر دیا اور فرقہ وارانہ فیصلہ کے بعد انہوں نے مسٹر ریمزے میکڈانلڈ وزیر اعظم کو خط لکھ کر اس امر کا اعلان کر دیا کہ اگر حکومت نے اپنے فیصلہ میں تبدیلی نہ کی تو میں ۲۰ ستمبر سے فاقہ کشی شروع کر کے اپنی جان دیدونگا اور سوائے نمک کے پانی یا سوڈے کے کچھ نہ کھاؤنگا نیز یہ بھی لکھا کہ میری خط و کتابت کو فوراً شایع کر دیا جائے چنانچہ حکومت نے مہاتما گاندھی کی خط و کتابت کو فوراً شایع کر دیا۔

مہاتما گاندھی کے فاقہ کشی کے ارادہ نے تمام دنیا کو حیرت میں ڈالدیا۔ اور حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ مہاتما گاندھی کو فاقہ کشی شروع کرنیکے بعد فوراً رہا کر دے مگر اس شرط کیساتھ کہ وہ موجودہ تحریک کے سلسلہ میں کوئی کام نہ کریں۔ مگر مہاتما گاندھی نے اسکو منظور نہیں کیا۔ اسلئے حکومت نے بھی اپنے ارادہ کو ترک کر کے اس امر کا اعلان کر دیا کہ:۔

”گاندھی جی کو جیل ہی میں رکھا جائیگا اور ساتھ ہی ساتھ اچھوتوں کے مسئلہ پر اُن کو اظہار خیالات، دفتر سے ملاقات، اور رہنمائی نسے ملنے، اور خط و کتابت کی پوری آزادی دیدیجائیگی“

حکومت کے اس فیصلہ سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اگر ہندو قوم اور اچھوت اقوام میں اس مسئلہ کے متعلق سمجھوتہ ہوجائے۔ تو حکومت اسکے تسلیم کرنے کیلئے تیار ہے اگر واقعی حکومت کا مہاتما گاندھی کو آزادی دینے سے یہی مطلب ہے کہ جسکو ہم محسوس کرتے ہیں تو حکومت کی یہ روش ازحد قابل تعریف و تحسین ہے۔

اسمیں شک نہیں کہ ہندو قوم نے صرف اچھوت اقوام کو نہ صرف انتہائی ذلیل و خوار بلکہ تقریباً انسانی حقوق سے بھی محروم کر رکھا تھا۔ اور جسکا اقرار خود مہاتما گاندھی کو بھی ہے۔ ہندو ریفارمر اور خود مہاتما گاندھی عرصہ سے اچھوت اقوام کی ترقی کے لیے کوشاں تھے مگر اسکا اقرار کرنا پڑتا ہے کہ ابتک سوائے صفر کے اور کچھ نہ ہوسکا۔ مگر مہاتما گاندھی کی اس دہمکی نے برسوں کے اصلاحی کام کو منٹوں میں پورا کر دیا۔ اور ہندو قوم میں نہ صرف ایک نئی روح پیدا ہوگئی بلکہ ایک کھلبلی سی مچ گئی اور مہاتما گاندھی کی فاقہ کشی سے پیشتر ہندوؤں نے ہر ایک شہر و قصبہ میں جلسے کر کے اچھوت اقوام کیلئے اپنے مندر کھول دیئے اور اسمبلی کے ہندو اراکین نے ایک جلسہ میں یہ بھی طے کر دیا کہ ہم اچھوتوں کو حکومت سے زیادہ نشستیں دینے کیلئے تیار ہیں۔

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ سوائے ڈاکٹر امبیڈکر کے اور تمام اچھوت رہنما مخلوط انتخاب کے موافق ہیں پنڈت مدن موہن مالویہ کی تحریک پر بمبئی میں تمام ہندو اور اچھوت رہنماؤں کا جلسہ ہو رہا ہے اور امید کیجاتی ہے کہ دونوں میں سمجھوتہ ہوجائے گا۔ اور مہاتما گاندھی جیسے بلند پایہ شخص کی جان عزیز ایسے معمولی کام کیلئے ضایع ہونے پائے گی۔

اسمیں شک نہیں کہ مہاتما گاندھی کا مقصد نہایت اعلیٰ ہے مگر چاہے مقصد اس سے بھی اعلیٰ تر ہو مگر ہم کسیطرح بھی خودکشی کے ارادہ کی تعریف و توصیف نہیں کر سکتے بہرحال ہماری خدا سے دعا ہے کہ اچھوت اقوام مخلوط انتخاب پر راضی ہوجائے تاکہ ہندوستان کی مایہ ناز ہستی کی جان عزیز ضایع ہونے پائے ہم کو حکومت کے تدبر سے بھی امید ہے کہ وہ سمجھوتہ کو فوراً تسلیم کر کے اچھوتوں کیلئے بتعین سیٹ مخلوط انتخاب منظور کرے گی۔

آئینہ کانپور

گذشتہ ہفتہ!

ہم کو افسوس ہے کہ گذشتہ ہفتہ کے حالات کانپور بوجہ اہم مسائل کے درج اخبار نہو سکے آج ہم فرداً فرداً اہم واقعات کا خلاصہ ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

اسسٹنٹ پبلسٹی ڈائرکٹر! گذشتہ ہفتہ مسٹر رام بابو سکسینہ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ڈپٹی کلکٹر و اسسٹنٹ پبلسٹی ڈائرکٹر کانپور تشریف لائے۔ آپ ایک مشہور ادیب ہیں اور آپنے اردو ادب پر ایک اعلیٰ پایہ کی انگریزی میں تاریخ لکھی ہے۔ جسکا ترجمہ مرزا عسکری صاحب نے اردو میں شایع کیا ہے۔ ۱۱ ستمبر کو آپنے مقامی اڈیٹران سے ملاقات فرمائی اور سناتن دھرم کالج میں طالب علموں کے سامنے ایک نہایت مبسوط اور مدلل تقریر کی۔ ۱۲ ستمبر کو رادت پور اور ۱۳ ستمبر کو شیوراج پور میں زمیندار و کسان سبھا کے جلسوں میں جو کہ بالترتیب رائے بہادر بابو اودھ بہاری لال ایم۔ ایل۔ سی۔ اور خان بہادر حافظ ہدایت حسین بار ایٹ لا ایم۔ ایل۔ سی۔ کی زیر صدارت منعقد ہوئے شریک ہو کر نہایت مدلل و مبسوط تقریریں کیں۔ جسکے متعلق کہا جاتا ہے کہ حاضرین پر اُن تقریروں کا نہایت اچھا اثر ہوا۔

زمیندار و کسان سبھا کے جلسے! مسٹر رام بابو سکسینہ اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف پبلسٹی کی تشریف آوری کے سلسلہ میں ۱۲ و ۱۳ ستمبر کو رادت پور اور شیوراج پور میں زمیندار و کسان سبھا کے جلسہ منعقد ہوئے ان جلسوں کی کامیابی شیخ زادہ منشی محمد مہتاب علی صاحب صدیقی تحصیلدار صدر تحصیل اور مولوی سعید عمر صاحب تحصیلدار بلہور کی ان تھک کوششوں کی مرہون منت ہے۔ شیوراجپور کے جلسہ میں مسٹر آر۔ ایف۔ مودی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر پنچ اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ ایم۔ ایل۔ سی۔ چیرمین میونسپل بورڈ نے بھی شرکت فرمائی اور رائے بہادر صاحب نے ایک تقریر بھی کی۔

خیالی فساد! فساد کیوقت شہر کے انتظامات پر قابو حاصل کرنیکے لئے یہ طے کیا گیا تھا کہ بطور حفظ ماتقدم عمل کیا جائے۔ چنانچہ طے شدہ پروگرام کے مطابق ۱۱ ستمبر کو ٹھیک ۱۱ بجے دن کو ہارلس فیکٹری لال املی وغیرہ سے خطرہ کی سیٹیاں بجنے لگیں جو اس امر کا اعلان تھا کہ شہر میں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ سیٹیوں کی آواز سنتے ہی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جائنٹ مجسٹریٹ ڈپٹی کلکٹران سپرنٹنڈنٹ پولیس کوتوال شہر سب انسپکٹران پیدل و سوار مسلح وغیر مسلح سپاہی فوراً اپنی جگہوں سے چلکر شہر کے ناکوں پر متعین ہوگئے اور مصنوعی فساد کے روکنے کیلئے جد و جہد کرنے لگے۔ باوجود بارش کے تقریباً ۲ گھنٹہ تک یہ جد و جہد جاری رہی۔

راجندرہ گو پہل کاٹن مل! راجندر گوریٹی کاٹن مل کے ڈائرکٹران یعنی رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ ایم۔ ایل۔ سی۔ اور بابو گوری شنکر عرف اوبابو کے درمیان مل کے انتظامات کے متعلق اختلاف ہوجانیکی وجہ سے یہ معاملہ عدالت میں آگیا ہے اور حکم امتناعی حاصل کرنیکے لئے کمرشل جج صاحب کی عدالت میں ۱۰ ستمبر کو یہ معاملہ پیش ہوا عدالت نے بابو گوری شنکر و جنرل منیجر مذکور کے نام حکم امتناعی جاری کرتے ہوئے امپیریل بنک آف انڈیا کو بھی حکم دیدیا کہ وہ کپاس وغیرہ رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ کو دیدے مگر اس حکم امتناعی کے خلاف الہ آباد ہائیکورٹ میں ڈاکٹر تیج بہادر سپرو نے سر ڈکپور کیطرف سے اپیل دائر کی اور عدالت العالیہ نے یہ حکم دیا کہ تا فیصلہ عدالت ماتحت حکم امتناعی پر عمل درآمد نہ کیا جائے اور موجودہ انتظامات میں تبدیلی نہ کیجائے۔

امپرومنٹ ٹرسٹ! مسٹر ای۔ ایم۔ سوٹر ایم۔ ایل۔ سی۔ چیرمین کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ ۶ ماہ کی رخصت پر ولایت تشریف لیگئے ہیں اور آپ کی جگہ رائے بہادر بابو اودھ بہاری لال ایم۔ ایل۔ سی۔ سکریٹری ٹرسٹ چیرمین مقرر ہوئے ہیں

گورنمنٹ اسکول۔ مسٹر گوبٹ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ اسکول کا تبادلہ ہوگیا۔ اور آپ کی جگہ رائے بہادر بابو اشرفی لال کے آنیکی خبر ہے۔

مہاتما گاندھی کا روزہ! مہاتما گاندھی کے روزہ کے سلسلہ میں ۱۵ ستمبر کو بابو برجندر سروپ کے بنگلہ پر سربرآوردہ ہندوؤں کا ایک جلسہ ہوا جسمیں طے پایا کہ حکومت سے استدعا کیجائے کہ وہ مہاتما گاندھی کو غیر مشروط طور پر رہا کر دے اور یہ بھی طے پایا کہ شہر کانپور کے کل مندر اچھوتوں کیلئے کھول دیے جائیں اور ان تمام اغراض کیلئے ۱۵ آدمیوں کی ایک کمیٹی بنادیگئی ہے بمبئی میں ہندو لیڈروں کی جو کانفرنس ہو رہی ہے اسمیں شرکت کیلئے ڈاکٹر مراری لال اور چند دیگر اصحاب بمبئی روانہ ہوگئے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ شہر کے تقریباً تمام مندر اچھوتوں کیلئے کھول دیے گئے ہیں۔ اور اچھوت جوق جوق مندروں میں داخل ہورہے ہیں ۱۹ و ۲۰ اگست کو شہر کے ہندوؤں نے بہت عظیم الشان ہڑتال کی۔

۱۹ اگست کو خود دمحل پارک میں بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ کی زیر صدارت ہندوؤں کا ایک نہایت عظیم الشان جلسہ ہوا جسمیں آل انڈیا رزولیوشن حاضرین نے کھڑے ہو کر پاس کیا۔

بابو نراین پرشاد اروڑا نے دوسرے دن کیلئے لوگوں سے روزہ رکھنے اور گنگا پر جاکر دعا مانگنے کی استدعا کی۔

۲۰ ستمبر کو خود دمحل پارک میں ۶ بجے پنڈت باجپائی جی کیساتھ ایک بہت بڑے مجمع نے دعا مانگی۔

ڈاکٹر جواہر لال نے وزیر اعظم برطانیہ کو بدیں مضمون ایک تار بھیجا ہے کہ کانپور میں ۱۸ جلسے ہوچکے ہیں جسمیں بے شمار لوگوں نے شرکت کر کے مہاتما گاندھی پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا ہے

مقدمہ سازش! مقدمہ سازش کانپور کے سلسلہ میں مسٹر دیشونا تھ ٹنڈن ساکن ٹہیہ کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے

گرفتاری۔ پولیس نے دفعہ ۱۷ (الف) کے ماتحت ڈی اے۔ وی۔ کالج کے مندرجہ ذیل تین طلبا کو گرفتار کیا ہے مسٹر راجندر اگروال، نند کشور ورما، اور رتیو لال۔

پنڈت بالکرشن شرما۔ پنڈت بالکرشن شرما اڈیٹر پرتاپ اور گرو رگھبر دیال فیض آباد جیل سے کانپور ایک مقدمہ کے سلسلہ میں لائے گئے تھے

مسٹر شاستری! مسٹر ہری ہرناتھ شاستری کو حکومت نے شدید علالت کی وجہ سے رہا کر دیا ہے۔ اور آپ کانپور آگئے ہیں

حکیم کنہیا لال۔ حکیم کنہیا لال کی بیوی سماۃ گنگا دیوی کے دو سو روپیہ جرمانہ وصول کرنے کی غرض سے پولیس نے حکیم جی کے مکان پر چھاپا مار کر کچھ سامان قرق کر لیا ہے۔

سودیشی لیگ کا جلوس! ۱۰ ستمبر کو سودیشی لیگ کے دفتر واقع نال روڈ سے ایک جلوس سودیشی سامان کا اٹھایا گیا تھا جسمیں سودیشی سامان ٹھیلوں پر تھا اور جلوس کیساتھ بینڈ باجہ بھی تھا جلوس خاص خاص سڑکوں سے بطور نمایش کے گذرا

سودیشی نمایش! سودیشی لیگ کیطرف سے سودیشی نمایش نال روڈ بالکا ودیالیہ کی عمارت میں ۷ اکتوبر سے ہونے والی ہے۔

ہتکاری سبھا! ۲۵ ستمبر کو آٹھ بجے رات کو اگروال ہتکاری سبھا کا سالانہ جلسہ نیا گنج میں ہوگا۔

اڈوائزنگ کمیٹی! آیندہ ہونے والے میونسپل انتخابات کیلئے جو ووٹر لسٹیں تیار ہوئی ہیں اونپر نظر ثانی کرنیکے لئے میونسپل بورڈ نے ایڈوائزنگ کمیٹی بنادی ہے جسکے ممبر بابو برجندر سروپ اور حاجی قمر الدین منتخب ہوئے ہیں

غنڈا ایکٹ! ڈسٹرکٹ جج صاحب نے ٹریبونل کی تحقیقات کے بعد حکومت سے غنڈا ایکٹ کے ماتحت ۹ اشخاص کو شہر چھوڑنے کی سفارش کی ہے۔

اتحاد سبھا۔ اتحاد سبھا کا ایک جلسہ کرائسٹ چرچ کالج میں منعقد ہوا جسمیں مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا:۔

صدر:۔ مسٹر ایس سی چٹرجی پرنسپل کرائسٹ چرچ کالج
نائب صدر:۔ ڈاکٹر حسین۔ حافظ محمد صدیق
سکریٹری:۔ پنڈت دیونراین پانڈے
اسسٹنٹ سکریٹری:۔ سید ایوب احمد صبر شاہجہانپوری

رام رتن گپتا۔ لالہ رام رتن گپتا کانپور کے مشہور تاجر پارچہ جو آجکل جیل میں ہیں۔ انہوں نے سپرنٹنڈنٹ جیل کو اطلاع دیدی ہے کہ وہ مہاتما گاندھی کی پیروی میں ۲۰ ستمبر سے ۲۶ ستمبر تک روزہ رکھیں گے۔

ایک زمیندار گولی کا نشانہ۔ پنڈت دیبی چرن تواری زمیندار اسیٹھرا پر کسی نے بندوق سے ۲ فیر کیے مجروح زمیندار اسپتال میں داخل ہے فیر کرنے والے کا پتہ اب تک نہیں لگا۔

ریل گاڑی روک لی! بلہور اسٹیشن کے قریب چھوٹی لائن کی ٹرین کو دو ہندوؤں نے زنجیر کھینچ کر روک لیا پولیس نے اُن دونوں کو گرفتار کر لیا ہے

بھائی گردری امل! بھائی گردری امل میونسپل کمشنر ✻

گاندھی جی کے عزم فاقہ کشی پر ملک میں تشویش و اضطراب

اچھوتوں، اور اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کی مجلس مفاہمت کا عام مطالبہ،

مختلف طبقہ کے سیاسیین کی افکار و آرا

ڈاکٹر امبیدکر کا تبصرہ

بمبئی ۱۳ر ستمبر۔ مہاتما گاندھی نے جو یہ فیصلہ کیا ہے کہ اگر حکومت نے اچھوتوں کے متعلق فرقہ وارانہ اعلان میں ترمیم نہیں کی تو وہ فاقہ کشی کرکے اپنی زندگی کا خاتمہ کردیں گے اسکے متعلق بمبئی کے اچھوتوں کے رہنما ڈاکٹر امبیدکر نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمایندے سے ملاقات کرتے ہوئے کہا

"میں ان سیاسی کرتبوں کی پرواہ نہیں کرتا۔ مہاتما گاندھی نے فاقہ کشی سے اپنے کو ہلاک کرلینے کی جو دھمکی دی ہے۔ وہ کوئی اخلاقی جنگ کی حیثیت نہیں رکھتی۔ بلکہ محض ایک سیاسی کرتب ہے۔ اگر وہ اس بات پر مصر ہیں تو یہ انکی قدرتی نہیں بلکہ مصنوعی موت ہوگی۔ ڈاکٹر امبیدکر نے یہ بھی کہا کہ میں ایسے شخص کی تعریف و توصیف کرسکتا ہوں جو دنیا سے لڑ کیساتھ اپنے حریف سے مساویانہ شرائط پر گفتگو کرے لیکن میں اس قسم کے سیاسی کرتبوں سے متاثر نہیں ہوسکتا۔ میں اپنے فیصلہ پر بدستور قایم ہوں۔ اگر مہاتما گاندھی ہندو قوم کے مفاد کیلئے جنگ کرتے ہوئے اپنی جان قربان کرنیکے لئے تیار ہیں تو اچھوتوں کو بھی مجبوراً اپنے مفاد کے تحفظ کیلئے اپنی جانیں قربان کرنی پڑیں گی۔ ازاں بعد نامہ نگار مذکور نے ڈاکٹر صاحب کو مسٹر ایم سی راجہ کے اخیال سے مطلع کیا کہ اگر ڈاکٹر امبیدکر جداگانہ نیابت کا مطالبہ ترک کردیں اور مخلوط نیابت کا اصول تسلیم کرلیں تو اب بھی صورت حالات اصلاح پذیر ہوسکتی ہے لیکن ڈاکٹر امبیدکر نے بروز اعلان کیا کہ میں ایسا کرنے سے قاصر ہوں،

مسٹر جی۔ ڈی۔ برلا۔

کلکتہ ۱۳ر ستمبر مجھے اس فیصلہ سے کوئی تعجب نہیں ہوا یہ امر افسوسناک ہے کہ وزیر ہند نے مہاتما گاندھی کی ۱۱ مارچ کی دھمکی کو کوئی اہمیت نہیں دی ہے۔ اگر خدا نے چاہا تو شر سے خیر کی صورت پیدا ہوجائے گی۔ اچھوتوں کے ساتھ کوئی تسلی بخش فیصلہ کرلینا دشوار نہیں لیکن اسمیں بھی مہاتما گاندھی کی رہنمائی کی ضرورت ہے حکومت کو چاہیے کہ وہ مہاتما گاندھی اور دوسرے سرکردہ رہنماؤں کو رہا کردے اگر اچھوتوں سے استصواب کیا جائے تو انمیں سے ۹۰ فیصدی مہاتما گاندھی کی حمایت کریں گے۔

سر تیج بہادر سپرو

الہ آباد ۱۳ر ستمبر۔ مہاتما گاندھی کو اس عظیم الشان اقدام سے قبل رہا کردینا ضروری ہے۔ فرقہ وارانہ مسائل کا تصفیہ وہی کرسکتے ہیں۔ اگر وہ ناکام رہے تو یہ کام کوئی دوسرا شخص انجام نہ دے سکے گا۔ بہرکیف انھیں اسبات کا موقع دینا چاہیئے فوری ضرورت یہ ہے کہ اُن کی جان بچائی جائے۔

مسٹر۔ کے۔ این۔ باسو

کلکتہ ۱۳ر ستمبر۔ اسمیں شک نہیں کہ ہندو قوم سے اچھوتوں کی آئینی علیحدگی ہندو قوم کیلئے تباہ کن ہے۔ جیسا کہ مہاتما گاندھی نے اپنے خط میں بیان کیا ہے۔ لیکن میری پختہ رائے یہ ہے کہ فرقہ وارانہ اعلان یقیناً اسبات کا مقتضی نہیں۔ کہ ایسی گرانقدر زندگی قربان کردی جائے۔ میرے خیال میں ہندو قوم اس حملے سے بھی بچ جائیگی۔ فرقہ وارانہ اعلان نے اچھوتوں اور دوسرے ہندوؤں کے درمیان افتراق پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔

مسٹر۔ ایم۔ سی۔ راجہ

شملہ ۱۳ر ستمبر۔ رائے بہادر ایم، سی، راجہ صدر آل انڈیا اچھوت سبھا، جو اسمبلی میں اچھوتوں کے نمایندہ ہیں۔ اپنے بیان کے دوران میں فرماتے ہیں کہ ہمیں امید تھی کہ حکومت برطانیہ ہماری امداد کریگی۔ لیکن گول میز کانفرنس میں جو واقعات پیش آئے اُنسے ہمیں نا امیدی ہوگی اور برطانی اعلان تصفیہ حقوق کے بعد ہم محسوس کرینگے کہ اب نقصان کی تلافی نہیں ہوسکتی، اور ہمیں جنھیں ہندوؤں نے معاشرتی اچھوت قرار دیا تھا حکومت برطانیہ نے سیاسی اچھوت قرار دیا۔ میری رائے ہے کہ اچھوت کا طبقہ کا ہر فرد مہاتما گاندھی کا شکر گذار ہوگا کہ انھوں نے اس سوال کو اُٹھا کر دنیا کی ایک عجیب صورت حالات پیدا کردی جسکی وجہ سے اچھوتوں میں بہت جلد نئی زندگی پیدا ہوسکتی ہے۔ اور وہ ترقی کرسکتے ہیں،

علامہ سر محمد اقبال

لاہور ۱۳ر ستمبر۔ علامہ سر ڈاکٹر محمد اقبال اپنے بیان کے دوران میں فرماتے ہیں:۔

مجھے اسبات پر تعجب ہے کہ وہ شخص جو کل تک قومیت متحدہ ہند کا حامی تھا۔ اور ہندوستانی اقلیتوں کی بیداری کو جو سیاسی قوت میں اضافہ کا لازمی نتیجہ ہے بہ نگاہ نفرت دیکھنے کا خوگر تھا۔ آج ہندو قومیت کی علانیہ حمایت کو فروری سمجھتا ہے اس واقعہ سے مسلمانوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں کہ مہاتما گاندھی جو ہمیشہ قومیت متحدہ کی حمایت کرتے رہے ہیں وہ آج فرقہ وارانہ اعلان کو ہندو قومیت کے لیے صاف تباہی بتا رہے ہیں۔ اگر اچھوتوں کو جداگانہ نیابت دینا ہندو قومیت کو تباہ کرنا ہے تو مخلوط نیابت کا اختیار کرنا ایک اقلیت کیلئے پیام اجل ہے۔ مہاتما گاندھی نے اپنے طرز عمل سے ثابت کردیا ہے کہ جو اقلیتیں اپنی ہستی برقرار رکھنے کی خواہشمند ہیں انھیں جداگانہ نیابت ہرگز ترک نہیں کرنی چاہیے۔ رہا خودکشی کا معاملہ اسلام میں بالکل ممنوع ہے۔

ڈاکٹر ٹیگور

کلکتہ ۱۴ر ستمبر مہاتما گاندھی جو کچھ فیصلہ کرچکے ہیں اس پر نکتہ چینی کرنا بے سود اور بے کار ہے۔

رائے زادہ ہنسراج

ڈلہوزی۔ ۱۴ر ستمبر۔ رائے زادہ ہنسراج نے لالہ دنی چند کے نام حسب ذیل برقی پیغام ارسال کیا ہے۔

مہاتما گاندھی کی جان بچانے کے لئے ہمیں انتہائی کوشش کرنی چاہیے ہمیں مشاورت کرکے وسائل و ذرائع معلوم کرنے چاہئیں۔ میری خدمات سے آپ جسطرح چاہیں فائدہ اٹھاسکتے ہیں تمام فرقوں کے ہمدرد اشخاص کی ایک کانفرنس منعقد کیجائے۔

"بمبئی کرانیکل"

بمبئی ۱۴ر ستمبر۔ اس برت کا نتائج کا اندازہ لگانا دشوار ہے ملک کے اولین فرض ہے کہ مہاتما گاندھی کو برت شروع نہ کرنے دے یا اُسے جلد سے جلد ختم کرادے تمام ملک کو یک آواز اس کی فوری رہائی کا مطالبہ کرنا چاہیے۔ اسمیں جو تاخیر ہوگی وہ اُنکے اور ملک کیلئے خطرناک ہوگی

مسٹر جمشید مہتہ پرشاد

بنارس ۱۳ر ستمبر۔ مہاتما گاندھی کے اہم فیصلہ کے اسباب واضح کردیے گئے ہیں وزیر اعظم سے اچھوتوں کو جداگانہ انتخاب دینے کے جو اسباب بیان کیے ہیں وہ کوئی وزن نہیں رکھتے۔ سائمن کمیشن نے بھی اچھوتوں کو دوسرے ہندوؤں سے علیحدہ کرنے کی مخالفت کی ہے۔ اگر مہاتما گاندھی کو خدمت ملک و قوم کیلئے زندہ رکھنا ہے تو ہندوؤں کو اچھوتوں کا مسئلہ حل کرنا پڑے گا۔

مسٹر پی۔ بالو

شملہ ۱۴ر ستمبر۔ پچھلے دنوں دہلی میں جو آل انڈیا اچھوت کانفرنس منعقد ہوئی تھی اُس کی مجلس استقبالیہ کے صدر مسٹر پی بالو۔ مہاتما گاندھی کے عزم صمیم پر اظہار آزردگی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

میں اس جذبہ کی صمیم قلب سے قدر کرتا ہوں کہ مہاتما گاندھی نے اچھوتوں کیلئے اپنی جان عزیز تک قربان کرنیکا عہد کیا ہے میں بالفاظ صریح کہدینا چاہتا ہوں کہ یہ محض گیدڑ بھبکی نہیں ہے بلکہ اسکا ہر لفظ سابرمتی کے اس درویش کے عزم و ارادہ پر گواہ ہے۔ گاندھی جی کو اس دھمکی سے باز رکھنے کی ایک ہی صورت ہے کہ اچھوت اقوام کے زعماء کی ایک کانفرنس منعقد کیجائے جسمیں ایک درمیانی نقطہ پر پہونچنے کی مخلصانہ کوشش کیجائے۔ نشستوں کی تخصیص کیساتھ انتخاب مخلوط ہمارے فرقہ کے بہترین مفاد کی حفاظت کرسکیگا۔

مسٹر کے نٹرجن کی تجویز

بمبئی۔ ۱۴ر ستمبر۔ مسٹر کے نٹرجن ایڈیٹر سوشل ریفارمر نے اخبارات کو ذیل کا پیام بھیجا ہے:۔

ذیل کے طریقہ سے اچھوتوں کی نمایندگی کا مسئلہ نہایت خوش اسلوبی سے حل کیا جاسکتا ہے جو یقیناً وزیر اعظم اور مہاتما گاندھی دونوں کو مطمئن کرسکے گا۔

"طریقہ یہ ہے" کہ اچھوت عام نشستوں میں شامل کر لئے جائیں اور وہ ہمیں ووٹ دیں اگر اچھوتوں کے نمایندے اپنی آبادی کے تناسب کے لحاظ سے منتخب نہ ہوسکیں تو ایک ضمنی انتخاب عمل میں لایا جاوے جسمیں ووٹ دینے والے محض اچھوت ہوں اور اسطرح باقیماندہ نشستیں پر کیجائیں۔ گاندھی جی خیال کے مطابق مخلوط انتخابات کے ذریعے سے جو نمایندگان کی تعداد کافی ہوجائے۔ تو اسوقت ضمنی انتخاب کی جنگ کوئی ضرورت نہ پڑے گی۔

ڈاکٹر امبیدکر کا تازہ بیان

مسٹر کے نٹرجن کے خیالات کے متعلق ڈاکٹر امبیدکر سے استفسار کیا گیا جسپر انھوں نے حسب ذیل خیالات کا اظہار کیا۔ میں نہیں سمجھتا کہ مسٹر کے نٹرجن کی تجاویز اور وزیر اعظم کے فیصلہ میں کیا اختلاف ہے۔ برطانوی فیصلہ کے مطابق پسماندہ ہندوؤں کو اسکا حق حاصل ہے۔ کہ عام انتخابات میں امیدوار کی حیثیت سے کھڑے ہوں صرف اتنا سا فرق معلوم ہوتا ہے کہ سرکاری فیصلہ کیمطابق ہر دو انتخابات یکبارگی ہونگے۔ اور مسٹر نٹرجن کی تجویز کے مطابق عام انتخاب کے بعد ایک ضمنی انتخاب ہوگا۔

ڈاکٹر امبیدکر سے سوال کیا گیا کہ اگر مشترکہ انتخاب کیساتھ پسماندہ ہندوؤں کیلئے کافی نشستیں محفوظ کردی جائیں تو آپ مطمئن ہوجائیں گے۔ جسپر انہوں نے نفی میں جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں مطمئن نہیں ہونگا کیونکہ میں کمیت و کیفیت یا تعداد و خوبی دونوں چاہتا ہوں

ڈاکٹر امبیدکر سے یہ بھی سوال کیا گیا کہ کیا موجودہ نزاکت حالات کو دور کرنیکے لئے آپ کوئی تجویز پیش کرسکتے ہیں جسپر انھوں نے جواب دیا کہ مسٹر گاندھی خود ہی اپنی تجاویز پیش کریں۔

اچھوتوں اور ہندو سے پنڈت مالوی کی اپیل

بنارس ۱۳ر ستمبر۔ پنڈت مدن موہن مالوی نے مہاتما گاندھی کی فاقہ کشی کے متعلق حسب ذیل بیان شایع کیا ہے

اس خبر کو سنکر سارے ملک پر وحشت و سراسیمگی کا عالم طاری ہورہا ہے کہ مہاتما نے پسماندہ ہندوؤں کی طرف سے فاقہ کشی کرکے اپنے آپ کو ہلاک کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔

مسٹر میکڈانلڈ نے گاندھی جی کو خط لکھتے ہوئے نہایت ہی سرد مہری سے بیان کیا ہے کہ حکومت برطانیہ کا فیصلہ برقرار رہیگا۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ اگر کل فرقوں نے باہم تصفیہ کرکے موجودہ معاملے کے متعلق کوئی انتظام کیا تو اسکو حکومت کے فیصلہ کا قائم مقام بنایا جاسکتا ہے۔

کوئی دوسرا ہندو ایسا نہیں ہے کہ جسنے ہندو جاتی کی اور خاصکر پسماندہ ہندوؤں کی ترقی و اصلاح کیلئے مہاتما گاندھی سے بڑھکر کام کیا ہو۔ اُنہوں نے بار بار کہا ہے کہ اچھوتوں کیلئے جداگانہ انتخاب قائم کرنا انکے لئے بھی انتہائی مضرت رساں ہے جتنا ہندو سوسائٹی کیلئے نقصان دہ ہے۔ اُنھوں نے اپنے اعتقاد کی پختگی کا یہ ثبوت اسطرح پیش کیا ہے کہ اگر پسماندہ ہندوؤں کو ہمیشہ کیلئے عام ہندوؤں سے الگ کیا گیا تو اسکے خلاف آخری احتجاج کرکے وہ اپنی زندگی کو ختم کردینگے۔ جداگانہ انتخاب سے ہندو اور اچھوتوں کے درمیان کی خلیج وسیع تر ہوتی جائیگی۔ حالانکہ اس خلیج کو دور کرنیکے لئے مہاتما اور دوسرے ہندو مصلحین ایک عرصہ سے جدوجہد کررہے ہیں۔

حکومت برطانیہ اس خیال سے ذرا بھی سراسیمہ نظر نہیں آتی ہے کہ سب سے زیادہ معزز ہندوستانی کی زندگی اُسکے فیصلہ کے قربانگاہ پر قربان ہونیوالی ہے۔ مگر کوئی ہندوستانی مادر وطن اور بنی نوع انسان کیلئے ایسے زبردست نقصان کے خیال کو برداشت نہیں کرسکتا۔

یہ بات حد درجہ تکلیف دہ ہے کہ ہم لوگ مجالس قانون ساز میں اچھوتوں کی نمایندگی نیز ہندو مسلم اور سکھوں کی نمایندگی کے متعلق کوئی مفاہمت نہ کرسکے۔ لیکن گذشتہ ناکامیوں کے باوجود یہ بات قومی تباہی اور ناقابل محو شرم و ذلت کے مترادف ہوگی۔ کہ مہاتما گاندھی کی زندگی کے ضایع ہونے کے اندیشہ کی حالت میں بھی پسماندہ ہندو اور عام ہندوؤں کے لیڈر مسئلہ مذکور کے متعلق کسی مفاہمت پر نہ پہونچ سکیں۔

میں اپنے کل پسماندہ ہندو بھائیوں اور دوسرے ہندو لیڈروں سے اپیل کرتا ہوں کہ باہم مجتمع ہوں اور اس ارادہ کیساتھ معاملہ پر بحث و مباحثہ شروع کریں۔

مہاتما جی کی جان بچاؤ

مسٹر پی۔ جے دیو الکھکر جو بمبئی کے پسماندہ ہندوؤں کے قوم پرور لیڈر ہیں۔ اُنھوں نے اپنے انٹرویو کے دوران میں بیان کیا کہ ہمیں اس امر کی امکانی کوشش کرنی چاہیے کہ کسطرح مہاتما جی کی جان بچائیں ڈاکٹر امبیدکر کے متعلق بہترین بات یہ ہوگی کہ ہم اُن کو اور اُنکے خیالات کو بالکل نظر انداز کردیں۔

پنجاب کے اچھوتوں کی کانفرنس

لاہور۔ ۱۴ر ستمبر (خاص تار) پنجاب اچھوت ادھار منڈل نے ایک بیان شایع کیا ہے جسمیں یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ پنجاب کے پسماندہ ہندوؤں کی کانفرنس فوراً منعقد کی جائے اور ملک کے بہترین مفاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے مشترکہ انتخاب کی غیر مشروط حمایت کریں اور اس مقصد کی تکمیل میں مہاتما جی کو تقویت پہونچائیں۔

منڈل نے یہ بھی طے کیا ہے کہ ۲۰ر ستمبر کو سارے صوبہ پنجاب میں روزہ اور دعا کا دن منایا جائے۔

سر فیروز سیٹھنا کا بیان

آنریبل سر فیروز سیٹھنا نے اخباری نمایندہ سے حسب

ذیل خیالات کا اظہار کیا:-
حکومت نے فرقہ وارانہ مسائل کا جو فیصلہ دیا ہے اس میں مہاتما گاندھی کے خیالات کو نظر انداز نہیں کیا گیا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کیلئے جداگانہ انتخاب باقی ہے۔ اور کسی مسلمان کو عام انتخاب میں ووٹ دینے کا حق نہیں مگر پسماندہ ہندو ممبر کو ایک عام ہندو ہونے کی حیثیت سے عام انتخاب میں رائے دینے کا حق ملا ہے۔

مسٹر سرینواس کا بیان

مدراس ۱۳ ستمبر۔ رائے بہادر آر سرینواس ایم۔ ایل سی۔ مندوب گول میز کانفرنس (اچھوتوں کیطرف سے) نے مسٹر گاندھی کے تہیہ پر اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خواہ مسٹر گاندھی نے خودکشی ہی کا کیوں نہ تہیہ کر لیا ہو۔ لیکن کیا یہ تحریک ختم ہو جائیگی۔ یا آگے ترقی کرے گی۔ اس سے اچھوت قوم متاثر نہ ہوگی یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ اچھوتوں کو اس موقع پر دبنا چاہیے ان کا حل تو صرف سیاسی حقوق حاصل ہوں اور وہ اپنی اصلی حالت کو درست رکھ سکیں۔

مسٹر کیلکر کا بیان

مسٹر این۔ سی۔ کیلکر نے ٹائمز آف انڈیا کے نمائندہ سے کہا کہ شملہ کی خبر سے ان کو ایک خوفناک دھکا لگا ہے۔ لیکن چونکہ میں سکا قائل ہوں کہ آئندہ بھلا ہی ہوگا۔ اس لئے مسٹر گاندھی کو مرنے نہیں دیا جائیگا۔

مسٹر ہیلس کی پیشگوئی

کلکتہ ۱۳ ستمبر۔ اسٹار آف انڈیا میں ایک مضمون مسٹر ای۔ کے ہیلس کا شائع ہوا ہے جس میں وہ مسٹر گاندھی کے فیصلہ پر لکھتے ہیں کہ کچھ دنوں میں ہندوستان کے اندر خانہ جنگی چھڑ جائے گی۔ اور اس صورت حال سے حکومت اور ہندوستان دونوں پر بہت بڑا اثر پڑے گا۔ اور اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ یا تو ملک تباہ ہو جائے گا یا اُس کو نجات مل جائے گی اور اس کی تمام ذمہ داری لیڈروں پر عائد ہوتی ہے۔ وہ یاد دلاتے ہیں کہ انھوں نے اخبار کے ذریعہ اپنے مضامین میں یہ تجویز پیش کی تھی کہ دہلی میں ایک ہندوستانی گول میز کانفرنس طلب کیجائے اور ایک دفعہ تمام باتوں کا تصفیہ کر لیا جائے۔

مسٹر جوشی کی رائے

مسٹر ایم۔ این۔ جوشی۔ ممبر گول میز کانفرنس نے مراسلت پر اظہار رائے دیتے ہوئے کہا کہ گاندھی جی کے فیصلہ نے قابل اعتراض صورت حال پیدا کر دی ہے جس کیلئے ضرورت ہے کہ حکومت اونچی ذات والے ہندو اور اچھوت لیڈر سنجیدگی کیساتھ غور کریں۔ اچھوت قوم کے مسئلہ نمائندگی کا بہترین حل یہ ہے کہ اچھوتوں کیلئے مخلوط انتخاب کیساتھ آبادی کی بنیاد پر نشستوں کا تحفظ کر دیا جائے اور یہ بات مسٹر گاندھی اور دوسرے سیاسی لیڈروں کی رہائی پر منحصر ہے جو آرڈیننس کے ختم کرنے پر سول نافرمانی کو روک سکتے ہیں۔ اور اسطرح آئندہ گول میز کانفرنس میں کانگریس بھی حصہ لیگی۔

مسٹر پٹیل کا مشورہ

لندن ۱۳ ستمبر ۱۹۳۲ء ہندوستانی مجلس قانون ساز کے سابق صدر مسٹر وی۔ جے۔ پٹیل آجکل لندن میں ہیں انھوں نے گاندھی جی سے ایک بحری پیغام کے ذریعہ استدعا کی ہے کہ اچھوتوں کو جداگانہ انتخاب ملنے کیخلاف احتجاج کے طور پر جو انھوں نے بھوک ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا ہے اوس پر نظر ثانی کریں۔

برطانوی اخبارات

لندن ۱۲ ستمبر برطانوی اخبارات میں وہ تمام خط و کتابت شایع ہو رہی ہے جو کہ گاندھی جی اور حکومت برطانیہ کے ذمہ دار افراد کے درمیان ہوئی تھی۔ اور جسمیں گاندھی جی نے یہ دھمکی دی تھی کہ اچھوتوں کو جداگانہ انتخاب ملنے کی حالت میں وہ ۲۰ ستمبر سے فاقہ کشی شروع کر دیں گے۔ تا آنکہ وہ ہلاک ہو جائیں۔ اسپر تنقید کرتے ہوئے اکثر اخبارات کی رائے ہے کہ چونکہ ہندوستانی فرقہ وار جماعتیں آپس میں فیصلہ نہیں کر سکے۔ اسلئے حکومت نے اُن کی استدعا پر جو فرقہ وارانہ فیصلہ کیا ہے وہ قائم رہنا چاہئے کیونکہ معاملہ صرف حکومت انگلشیہ اور گاندھی جی کے درمیان ہی نہیں ہے۔ بلکہ حکومت اور ہندوستانیوں کے درمیان ہے۔

ٹائمز

لکھتا ہے کہ انگلستان کی رائے عامہ حکومت کی ذمہ داریوں کو مدنظر رکھتے ہوئے جو کہ ہندوستان کی مختلف جماعتوں کی طرف سے اسپر عائد ہوئی ہیں۔ ضرور حکومت کی تائید کرے گی خود کو فاقہ کشی سے ہلاک کر دینے کی صورت میں گاندھی جی کے سادہ لوح معتقدین اُن کو شہید خیال کریں تو کریں لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے مذہبی اور سیاسی معتقدات کی بنا پر اپنی ہلاکت کا الزام حکومت پر ڈالنا چاہتے ہیں اور اسبات پر غور نہیں کرتے کہ اُن کے اہل ملک آپس میں سمجھوتہ کرنے سے قاصر رہے ہیں اسی حقیقت کے ماتحت حکومت انگلشیہ نے انکی استدعا پر ثالث بالخیر کا فرض ادا کیا ہے ہندوستان کی مختلف جماعتوں اور فرقوں کو چاہئے کہ وہ گاندھی جی کو ہلاکت سے بچانے کے لئے آپس میں مفاہمت کریں۔

ڈیلی ہیرلڈ

شایع شدہ خط و کتابت پر تنقید کرتا ہوا لکھتا ہے کہ اہل مغرب گاندھی جی کی اس ذہنیت کو حقیقی طور پر سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اور یہ ایسی ہی ذہنیت ہے کہ جسنے انگلستان اور ہندوستان کے درمیان اختلاف کی ایک خلیج حائل کر دی ہے۔

اگر گاندھی جی "قومی آزادی" کے نام پر خود کو قربان کر دینے کا اعلان کرتے تو یہ ایک حد تک معقول بات ہو سکتی تھی لیکن اس وقت تک انھوں نے ایک نہایت معمولی سی بات پر بھوک ہڑتال کرنیکا عزم کر لیا ہے پسماندہ اقوام کیلئے جداگانہ انتخاب تو جدید دستور اساسی کو مرتب کرنے کی ایک چیز ہے اس کو گاندھی جی نے اخلاقی اور مذہبی رنگ دینا چاہا ہے گاندھی جی کی ایسی ذہنیت نے ہی چھ ماہ تک حکومت کو آخری فیصلہ کرنے میں متامل رکھا ہے اس کے باوجود اگر گاندھی جی اپنے اس عزم کے ماتحت قیدخانہ میں یا قیدخانہ سے باہر ہلاک ہو گئے تو یہ ہندوستان اور انگلستان دونوں کیلئے ایک بڑا افسوسناک واقعہ ہوگا۔ ابھی اسکو عملی طور پر شروع کرنے میں چند دن کا وقفہ ہے۔ اسلئے اگر کوئی خاطر خواہ مفاہمت ہو جائے تو اچھا ہے ورنہ فاقہ کشی سے ہلاک ہونیکی ذمہ داری حکومت اور خود گاندھی جی پر بڑی شدت سے عائد ہوگی۔

ڈیلی ٹیلیگراف

لکھتا ہے کہ گاندھی جی کی نیک نیتی اور خلوص میں تو کوئی کلام نہیں لیکن انکا یہ عزم کسیطرح بھی معقول اور درست نہیں کہلا سکتا بھلا اگر ڈاکٹر امبیدکر اچھوت اقوام کیلئے براہ راست نمائندگی حاصل کرنے کیلئے جو کہ ان کی اہمیت میں بہت زیادہ اور ضروری ہے خود کو ہلاک کرنیکا عزم کریں تو کیا ہم اُن کو حق بجانب سمجھیں گے۔ یہ واقعی یہ افسوسناک امر ہے لیکن اگر انصاف سے کام لیا جائے تو اس قسم کی دھمکی کا حکومت پر کوئی اثر نہیں ہونا چاہیے۔

مارننگ پوسٹ

لکھتا ہے کہ گاندھی جی کا یہ عزم معقول معلوم نہیں ہوتا۔ وہ ہندوؤں کے پرجوش نمائندے ضرور ہیں اور ہندوؤں کو ہندوستان میں زبردست معاشرتی اہمیت حاصل ہے یہ بھی سچ ہے کہ گاندھی جی کو ذاتی طور پر اچھوتوں سے ہمدردی ہوگی۔ اور فراخدلی سے اُنکے ساتھ انسانیت کا برتاؤ کرنا چاہتے ہوں گے لیکن کانگریس یا ہندو مذہب میں جمہوریت کا کوئی پہلو موجود نہیں مساوات اور ذاتوں کی تمیز یکجا نہیں ہو سکتی۔ انکا یکجا ہونا غیر ممکن ہے۔ ہندوستان میں دونوں دال کبھی گوارا کیجا گو تو اوہ آتشگیر معاملہ سے بھڑک اٹھے گا۔ حکومت نے اپنا فیصلہ صادر کر دیا اور کروڑوں بے زبان انسانوں (اچھوتوں) کیساتھ ظلم کرنا نہیں چاہتی۔ اور محض اس خیال سے متاثر ہو کر کہ مبادا گاندھی جی اپنے اس مجنونانہ فعل سے اپنے اوپر ہلاکت وارد کریں۔

فاقہ کشی میں گاندھی جی کا ساتھی

لندن ۱۳ ستمبر ۱۹۳۲ء پرانے قوم پرست ہندو یہ سنکر کہ گاندھی جی نے ۲۰ ستمبر ۳۲ء سے بھوک ہڑتال شروع کر دینے کا ارادہ کر لیا ہے بہت تشویش کا اظہار کر رہے ہیں چنانچہ لندن یونیورسٹی کے ایک ہندوستانی برہمن طالبعلم نے اعلان کیا ہے کہ وہ بھی ۲۰ ستمبر ۱۹۳۲ء فاقہ کشی شروع کر دیگا۔ حتی کہ وہ مر جائے یا حکومت گاندھی جی کا مطالبہ پورا کرے۔ مسٹر نیمبری نے ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ گاندھی جی کی "شہادت" اگرچہ خود ساختہ ہوگی لیکن یہ پھر بھی اہم ہے مناسب ہو کہ برطانی نمائندوں اور گاندھی جی کو دوبارہ مفاہمت کا موقع دیا جائے تاکہ وہ باہمی گفت و شنید کو ایک مرتبہ پھر آزمالیں ہم اپنا فیصلہ زبردستی کسی کے گلے میں کیوں ٹھونسیں۔ اس سے تو خواہ مخواہ کی گڑبڑی ہوگی اور بس۔

اچھوتوں کی گاندھی جی سے اپیل

احمدآباد ۱۵ ستمبر۔ مقامی اچھوت اقوام کے تین رہنما شب گذشتہ بمبئی روانہ ہو گئے ہیں تاکہ ڈاکٹر امبیدکر سے ملکر اونپر زور ڈالیں کہ وہ اپنے خیالات تبدیل کر دیں اور مہاتما گاندھی برت سے مرنیکا ارادہ ملتوی کر دیں۔

مسٹر اے۔ وی۔ ٹھاکر ممبر سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی بھی اسی مقصد کیلئے شب گذشتہ ڈاکٹر امبیدکار کے پاس گئے ہیں۔

مسٹر کیکابھائی نے جو احمدآباد کے اچھوتوں کے لیڈر ہیں یرووداہ جیل میں گاندھی جی کو خط لکھا ہے کہ وہ برت سے مرنیکا ارادہ ملتوی کر دیں۔

ڈاکٹر مونجے کی اپیل

کلکتہ ۱۵ ستمبر۔ آج ڈاکٹر مونجے یہاں پہونچے اور اپنے ایک بیان میں آپنے کہا کہ گاندھی جی نے برت رکھکر جان دینے کا نہایت تکلیف دہ ارادہ کر لیا ہے یہ عزم اسلیے کیا گیا ہے کہ راسخ الاعتقاد ہندوؤں کے دلوں میں اچھوتوں کیلئے جگہ نکل آئے ڈاکٹر مونجے نے ایک اپیل بھی کی ہے کہ چھوت چھات کو دور کر دینا چاہیے اور ملک کے ہر شہر ہر قصبہ ہر موضع میں ۲۰ ستمبر کو جو گاندھی جی کے برت رکھنے کا دن ہوگا۔ رسم ستیاگرہ منائی جائے

نیویارک سے گاندھی جی کو پیغام

نیویارک ۱۴ ستمبر۔ سکندرناتھ گھوش صدر نیشنل کانگریس امریکہ نے مہاتما گاندھی کو ایک بحری پیغام بھیجا ہے کہ وہ برت رکھنے کا ارادہ ملتوی کر دیں۔ اس بحری پیغام میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ ہندوستان اور ہندوستان اور ہندوستان کے دوست جو تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں آپ کی زندگی کی قدر کرتے ہیں آپ اس قیمتی قربانی کو اسطرح ضایع نہ کیجئے۔

مولانا شوکت علی کا بیان

بمبئی ۱۳ ستمبر۔ مولانا شوکت علی نے نمائندہ پریس سے دوران ملاقات میں کہا کہ میں گاندھی جی کے برت کے متعلق انھیں بہت زیادہ اندیشہ نہیں ہے یہ جھگڑا اوف دو ہندو جماعتوں کے درمیان ہے انھوں نے گول میز کانفرنس میں ڈاکٹر امبیدکر کو مدد دی تھی لیکن وہ اس فعل کے متعلق آزاد ہیں۔ کہ اپنے مستقبل کے متعلق کانگریس سے سمجھوتہ کریں۔

مسٹر چھاگلہ کا بیان

مسٹر چھاگلہ نے کہا کہ میں رفع شکایت کیلئے برت رکھنے کے مسئلہ پر کوئی رائے نہیں دے سکتا۔ لیکن جداگانہ نیابت سے گاندھی جی کی مخالفت قابل تحسین ہے۔

باشندگان لکھنؤ میں اضطراب

لکھنؤ ۱۵ ستمبر۔ مہاتما جی کے عزم خودکشی نے ایک عام ہیجان و اضطراب پیدا کر دیا ہے چنانچہ آج شام کو ۶ بجے امین الدولہ پارک میں باشندگان لکھنؤ کا ایک زبردست جلسہ بصدارت پنڈت جگت نراین صاحب ملا ایڈوکیٹ منعقد ہوا۔

صدر نے اپنے طویل خطبہ میں موجودہ اضطراب پر اظہار رائے کرتے ہوئے ہندوؤں اور اچھوتوں سے اپیل کی کہ وہ اس موقع کو غنیمت سمجھیں۔ اور جلد از جلد ایک سمجھوتہ کر لیں۔ اچھوت جو حقوق مانگیں اُن کو دیا جائے اُنکیساتھ مساویانہ سلوک کیا جائے انکو مندروں میں جانے کی اجازت دیجائے۔ مہاتما جی کی قیمتی زندگی کو بہرحال بچانے کی کوشش کیجائے۔

چودھری خلیق الزماں

نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جداگانہ نیابت کو ہم خود بھی ہندوستان کی عظمت کیلئے مضر سمجھتے ہیں اچھوتوں کو چاہئے کہ وہ ہندوؤں سے علیحدگی نہ اختیار کریں۔ ورنہ دونوں کو نقصان ہوگا۔

مولانا قطب الدین

عبدالوالی نے تقریر کے دوران میں کہا کہ مہاتما جی ایک مذہبی پیشوا ہیں اور ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم کسی مذہبی پیشوا کو بچانے کی کوشش کریں۔ جلسہ نے بالاتفاق حسب ذیل تجاویز منظور کیں۔

(۱) باشندگان شہر لکھنؤ کا یہ جلسہ مہاتما گاندھی کے اس ارادے کو کہ وہ برٹش گورنمنٹ کے فیصلہ سے متاثر ہو کر فاقہ کر کے اپنی جان نذر کر دینگے۔ نہایت بے چینی و پریشانی سے دیکھتا ہے جسمیں اچھوت ذاتوں کیلئے انتخاب جداگانہ کا طریقہ رکھا گیا ہے جس سے ہندو قوم میں تفریق ہونا لازمی ہے اور لیڈران قوم سے درخواست کرتا ہے کہ وہ جلد از جلد ایسی تجاویز اختیار کریں کہ اُس سے تصفیہ کا فیصلہ مخلوط انتخاب کیساتھ ہو جائے۔

(۲) یہ جلسہ مہاتما گاندھی کو یقین دلاتا ہے کہ باشندگان لکھنؤ گورنمنٹ کے اس فیصلہ کو ترمیم کرنے کی کوشش کریں گے اور ہندو لیڈران سے درخواست کرتا ہے کہ اچھوت ذات کا سطح بلند کرنے میں ہر طریقہ سے کوشش کریں۔

مسٹر اینڈریوز

لندن ۱۳ ستمبر۔ مسٹر اینڈریوز نے فاقہ کشی کے عزم کی خبر مانچسٹر میں سنی۔ اور فوراً ایکسپریس سے لندن آئے اور ۲½ بجے "جمعیت مفاہمت ہند" کے جلسہ میں شریک ہوئے

مسٹر اینڈریوز مہاتما گاندھی کے مطالبہ کی تکمیل کیلئے حکام سے ملکر ہر امکانی کوشش کریں گے جمعرات تک ہندوستان روانہ ہو جائیں گے۔

مسٹر لیز بری کا اظہار خیال

لندن ۱۳ ستمبر۔ مسٹر لیزبری جماعت مزدور کے لیڈر نے کہا کہ ہندوستانیوں کے معاملات کا موجودہ حالت میں بہترین حل یہ ہے کہ ہم ہندوستانیوں سے کہدیں کہ اپنے معاملات کو آپس میں طے کر لیں۔ اور نتائج خواہ کچھ ہوں ہندوستانیوں سے کہدیا جائے لو یہ ہے تمہارا ملک۔ اس کے ساتھ جو تم چاہتے ہو کرو۔ خدا تمہاری امداد کرے۔

مسٹر راجہ اور وایسرائے کی ملاقات

شملہ ۱۴ ستمبر ہز ایکسیلنسی وایسرائے نے آج اچھوتوں کے نمائندے راؤ بہادر مسٹر ایم۔ سی۔ راجہ کو اسمبلی میں شرف ملاقات بخشا

پسماندہ اقوام کو جداگانہ انتخاب دینے کی مخالفت

صاحب وزیر ہند اور مہاتما گاندھی کی خط و کتابت

گذشتہ اشاعت میں مہاتما گاندھی اور وزیر اعظم برطانیہ کی خط و کتابت شایع کیجا چکی ہے آج مہاتما گاندھی اور سر سموئیل ہور وزیر ہند کی خط و کتابت ذیل میں درج کیجاتی ہے:۔

صاحب وزیر ہند کے نام مہاتما گاندھی کا خط

مہاتما گاندھی نے ۱۱ مارچ ۱۹۳۲ء کو یرودا جیل سے سر سموئیل ہور وزیر ہند کے نام مندرجہ ذیل خط روانہ کیا تھا:۔

مکرمی سر سموئیل ہور!

غالباً آپکو یاد ہوگا کہ میں نے گول میز کانفرنس میں اپنی تقریر کے خاتمہ پر جبکہ اقلیتوں کا مطالبہ پیش کیا گیا تھا یہ کہا تھا کہ اگر پست اقوام کیلئے جداگانہ انتخاب منظور کیا گیا تو میں اپنی جان دیدونگا میں نے یہ بات کسی ہنگامی جوش کے ماتحت نہیں کہی تھی اور نہ اس سے میرا مقصد کسی استعارہ کو استعمال کرنا تھا یہ ایک نہایت سنجیدہ بیان تھا مجھے توقع تھی کہ جب میں ہندوستان واپس پہونچونگا تو اس بیان کے مطابق کم سے کم پست اقوام کیلئے جداگانہ انتخاب کیخلاف زبردست رائے عامہ پیدا کرنیکی کوشش کرونگا۔ لیکن ایسا ہونا تھا نہ ہوا۔ جن اخبارات کے پڑھنے کی مجھے اجازت ہے اُنسے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ملک معظم کی حکومت کیجانب فرقہ وارانہ فیصلہ کے اعلان کا ہر وقت امکان ہے۔ پہلے تو میں نے یہ خیال کیا کہ اگر جداگانہ انتخاب پست اقوام کیلئے جاری کیا گیا تو میں اپنا عہد پورا کرنیکے لئے اسوقت ایسے ذرایع اختیار کرونگا جو میرے نزدیک ضروری ہونگے۔ لیکن میں نے محسوس کیا کہ قبل از وقت برطانی حکومت کو اطلاع دیے بغیر کچھ کرنا غیر مناسب ہوگا کیونکہ قدرتاً میرے مذکورہ بالا بیان کو وہ اہمیت نہیں دیسکتی تھی جو میں نے دی تھی۔

پست ذاتوں کیلئے جداگانہ انتخاب رائج کرنیکے خلاف مجھے جو اعتراضات ہیں اُنکا اعادہ میں غیر ضروری سمجھتا ہوں میں ایسا محسوس کرتا ہوں کہ میں انہی میں سے ایک ہوں انکا معاملہ دوسروں کے مقابلے میں بالکل مختلف بنیاد پر قائم ہے میں مجالس مقننہ میں اُن کی نمایندگی کا مخالف نہیں ہوں میں تو انکی حمایت کرونگا کہ ان میں سے ہر ایک بالغ مرد و عورت کو بلالحاظ معیار تعلیم و جائداد فہرست رائے دہندگان میں شامل کرلینا چاہیئے۔ خواہ دوسروں کیلئے حق رائے دہندگی کی اُن سے زیادہ سخت شرائط ہوں۔ لیکن مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ جداگانہ انتخاب اُنکے لیے اور ہندومت کیلئے مضر ہے۔ خواہ سیاسی نقطۂ نظر سے وہ کیا ہی ہو۔ جداگانہ انتخاب سے اُن کو جو نقصان پہونچیگا۔ اسکا صحیح اندازہ اسطرح کیا جاسکتا ہے کہ ہم یہ دیکھیں کہ پست ذات والے نام نہاد اونچی ذات کے ہندوؤں میں کسطرح پھیلے ہوئے ہیں۔ اور انکا انحصار اونچی ذات والوں پر کس قدر ہے جہانتک ہندوؤں کا تعلق ہے۔ جداگانہ انتخاب انمیں انشقاق و افتراق پیدا کردیگا۔ میرے لئے تو ان ذاتوں کا سوال زیادہ تر اخلاقی و مذہبی حیثیت رکھتا ہے۔ سیاسی نوعیت گو وہ اہم ہے لیکن اخلاقی مذہبی نقطۂ نظر کے سامنے وہ اپنی اہمیت فنا کر دیتی ہے۔ آپ میرے جذبات کا اندازہ اسیوقت کرسکیں گے جب کہ آپ یہ یاد رکھیں گے کہ میں اپنے عہد طفلی سے پست ذاتوں میں اصلاحی کام کرتا رہا ہوں۔ اور انکی خاطر کئی بار میں نے اپنا سب کچھ قربان کردیا ہے میں اس واسطے نہیں کہتا ہوں کہ مجھے اس پر کسیطرح فخر ہے کیونکہ میں محسوس کرتا ہوں کہ ہندو اُن مظالم کا ازالہ نہیں کرسکتا جو انہوں نے پست اقوام کو صدیوں تک پہونچائے ہیں لیکن میں جانتا ہوں کہ جداگانہ انتخاب تو کفارہ ہے اور نہ اس ذلت کو دور کرنیکا علاج جسمیں وہ عرصہ سے مبتلا ہیں۔

لہذا میں مؤدبانہ طور پر ملک معظم کی حکومت کو مطلع کرتا ہوں کہ اگر انھوں نے پست اقوام کیلئے جداگانہ انتخاب پیدا کیا تو میں اسوقت تک برت رکھونگا جبتک کہ ہلاک نہ ہوجاؤں۔ میں رنج کیساتھ اس امر کو محسوس کرتا ہوں کہ اس قسم کا قدم جبکہ میں قیدی ہوں ملک معظم کی حکومت کیلئے سخت پریشانی کا باعث ہوگا۔ اور بہت سے لوگ ایک ایسے شخص کی جانب سے کہ جو میری جیسی پوزیشن رکھتا ہو اس قسم کا قدم اُٹھانا نہایت غیر مناسب خیال کریں گے۔ اور اسے مجنونانہ حرکت بتائیں گے۔ کہ سیاسی میدان میں اس قسم کے طریقوں کو رائج کیا جائے۔ لیکن میں اپنی مدافعت میں جس امر پر زور دیسکتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں جو قدم اٹھانیکا ارادہ کررہا ہوں وہ میرے لئے کوئی نیا طریقہ نہیں بلکہ میری زندگی کا ایک جزو ہے۔ یہ ضمیر کی آواز ہے جسکی نافرمانی کی میں جرأت نہیں کرسکتا۔ خواہ اس سے میری عقل و دانش کی شہرت کو کتنا ہی نقصان کیوں نہ پہونچے۔ جہانتک میں خیال کرتا ہوں قید سے میری رہائی برت کے فریضہ کو میرے لئے ذرا بھی کم لازم نہیں بنا سکتی۔

تاہم میں امید کرتا ہوں کہ میرے تمام خطرات بے سروپا ہیں۔ اور برطانی حکومت کا یہ ارادہ ہرگز نہیں ہے کہ وہ پست اقوام کیلئے جداگانہ انتخاب رائج کرے۔

میرے لئے ایک اور معاملہ بھی اسجگہ ذکر کردینا مناسب ہوگا کہ جو میرے دماغ میں ہیجان برپا کر رہا ہے۔ اور مجھے ایسا ہی برت رکھنے کیلئے مجبور کرسکتا ہے۔ یہ معاملہ موجودہ تشدد کا طریقہ ہے۔ مجھے اسکا علم نہیں ہے کہ میرے دل میں کب ایسا خیال پیدا ہوگا۔ جو مجھے اس قربانی کیلئے مجبور کرسکیگا۔ جبر و تشدد مجھے جائز حدود سے گذرتا ہوا معلوم ہو رہا ہے۔ ملک میں حکومت کی دہشت انگیزی پھیل رہی ہے۔ انگریز اور ہندوستانی افسروں کو وحشی بنایا جارہا ہے۔ موخر الذکر اعلیٰ اور ادنیٰ افسران کا چال چلن خراب ہو رہا ہے۔ کیونکہ حکومت عوام کے ساتھ اُن کی غداری اور اپنے اعزار و اقربا کیساتھ اُنکے وحشیانہ سلوک کو انکا مستحق فعل تصور کر رہی ہے۔ آزادئ تقریر پر پابندیاں عائد کردی گئی ہیں۔ قانون اور امن کے نام پر غنڈا پن کیا جارہا ہے۔ جو عورتیں پبلک کی خدمت کیلئے میدان میں آئی ہیں اُن کو اپنی بیحرمتی کا خوف ہے اور مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سب کچھ آزادی کی اس اسپرٹ کو کچلنے کیلئے کیا جارہا ہے جس کی کانگریس نمایندگی کرتی ہے۔ جبر و تشدد صرف عام قانون کی خلاف ورزی کی تعزیر تک ہی محدود نہیں بلکہ یہ عوام کو مطلق العنانی کے نئے احکام کی خلاف ورزی کیلئے بھی مجبور کر رہا ہے جو کہ محض انکی تذلیل کیلئے بنائے گئے ہیں۔

ان جملہ طریقوں میں جیسا کہ میں سمجھ رہا ہوں مجھے جمہوریت کی کوئی اسپرٹ نہیں نظر آتی۔ لندن کے سفر سے میرا یہ خیال اور بھی پختہ ہوگیا ہے کہ آپ کی جمہوریت ایک نمائشی محدود شئے ہے۔ اہم ترین معاملات میں چند افراد پارٹیاں ہی فیصلے کرلیتی ہیں۔ اور وہ پارلیمنٹ میں نہیں بھیجے جاتے اور فیصلہ کے بعد اُنکی تصدیق وہ ارکین کر دیتے ہیں جن کو اسکا قطعی خیال نہیں ہوتا۔ کہ وہ کیا کررہے ہیں۔ مصر کے متعلق بھی یہی معاملہ پیش آیا۔ ۱۹۱۴ء کی جنگ کے متعلق بھی ایسا ہی ہوا۔ اور ہندوستان کے متعلق بھی ایسا ہی ہو رہا ہے۔ میرا تمام وجود اس خیال کے خلاف بغاوت کر رہا ہے۔ کہ ایک ایسے نظام حکومت میں جو کہ جمہوری کہلاتا ہے۔ ایک شخص کو ایک قدیم قوم کے متعلق جسکی تعداد تیس کروڑ سے بھی زیادہ ہو مطلق العنانی کے اختیارات حاصل ہوں۔ اور یہ کہ اس کے فیصلے تباہی کی خوفناک ترین طاقتوں کو مجتمع کرکے نافذ کردیے جائیں۔ میرے نزدیک یہ جمہوریت نہیں ہے اور یہ جبر و استبداد اقوام کے درمیان تعلقات کو جو کہ پہلے ہی سے کشیدہ ہو رہے ہیں زیادہ کشیدہ کیے بغیر زیادہ عرصہ تک جاری نہیں رکھ سکتا۔ جہانتک میں ذمہ دار ہوں اور یہ سوچتا ہوں کہ اس طریقۂ کار کو کیسے روک سکتا ہوں۔ اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ میں اس طریقہ کو تحریک سول نافرمانی بند کرکے نہیں روک سکتا۔ میرے لئے یہ عقیدہ کا معاملہ ہے میں خود کو قدرتی طور پر جمہوریت پسند سمجھتا ہوں۔ لیکن میرے دماغ میں جو جمہوریت ہے وہ اس جمہوریت سے کوئی مطابقت نہیں رکھتی۔ جو کہ دوسروں کو اپنی مرضی پر چلانے کے لئے جسمانی طاقت کا استعمال جائز سمجھتی ہے۔ اندریں حالات پر امن مزاحمت کو جسمانی طاقت کا ہر ایک ایسے موقع کیلئے نعم البدل تصور کرلیا گیا ہے۔ جبکہ اُس کی ضرورت ہو۔ اور اسکا استعمال حق بجانب سمجھا جاتا ہے۔ یہ مصائب انگیزی کا طریقہ ہے۔ اور اس پروگرام کا ایک جزو یہی ہے کہ ستیہ آگرہی ضرورت پڑنے پر بھوک ہڑتال کرکے اپنی روح کو تحلیل کردے میرے لئے وہ وقت ابھی نہیں آیا ہے مجھے یہ کاروائی کرنے کیلئے اپنے ضمیر کی آواز سنائی نہیں دی ہے۔ لیکن باہر جو واقعات رونما ہو رہے ہیں وہ میری بنیادی قوتوں کو ہلا دینے کیلئے کافی ہیں۔ بدیں وجہ پست ذاتوں کے سلسلہ میں برت کے امکانات کیلئے آپ کو تحریر کرتے ہوئے میں نے یہ محسوس کیا کہ اگر میں آپ کو تحریر نہ کروں کہ ایسے برت کا دوسرا امکان بھی موجود ہے تو میں دروغگوئی کا مرتکب ہونگا

یہ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے کہ میری جانب سے تمام خط و کتابت کو جو کہ میرے اور آپکے درمیان ہوئی ہے صیغہ راز میں رکھا جارہا ہے صرف سردار ولبھ بھائی پٹیل اور مسٹر مہادیو دیسائی جو کہ حال ہی میں میرے پاس بھیجدیے گئے ہیں اسکے متعلق سب کچھ جانتے ہیں لیکن آپ بلاشبہ اس مکتوب کو جسطرح چاہیں استعمال کریں۔

آپ کا صادق

دستخط۔ (ایم۔ کے) گاندھی

سر سموئیل ہور کا جواب!

مندرجہ ذیل مکتوب سر سموئیل ہور نے ۱۳ اپریل کو گاندھی جی کے جواب میں لکھا:۔

مکرمی مسٹر گاندھی۔

میں آپکے مکتوب مورخہ ۱۱ مارچ کے جواب میں یہ خط تحریر کرتا ہوں۔ میں فوراً یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ پست اقوام کیلئے جداگانہ انتخاب کے سوال پر میں آپکے جذبات قومی کی قوت پوری طرح محسوس کرتا ہوں۔ میں صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہم جو فیصلہ کریں گے وہ صرف قطعی صورت حال پر مبنی ہوگا جیسا کہ آپ کو معلوم ہوگا۔ لارڈ لوتھین کی کمیٹی نے دورہ ختم نہیں کیا ہے اور چند ہفتوں تک ہم اُس کے نتائج سے آگاہ نہیں ہوسکتے جب ہمارے پاس یہ رپورٹ آجائے گی تو ہم اُس کی سفارشات پر نہایت احتیاط کیساتھ غور کریں گے۔ اسوقت تک کوئی فیصلہ نہیں کریں گے جب تک کہ ہم کمیٹی کے پیش کردہ خیالات کے علاوہ آپ کے آپکے ہم خیال لوگوں کے خیالات پر جو اتنی قوت کیساتھ ظاہر کیے گئے ہیں۔ غور نہ کرلیں گے آپ کو کمیٹی کی رپورٹ کا انتظار کرنا چاہئے اور کسی قطعی فیصلہ پر پہونچنے سے قبل ان ان نقاط کا تیر ہی غور کرنا چاہیے کہ جو کمیٹی امور متنازعہ فیہ کے بارے میں پیش کریگی۔

اپنے روپیہ کو اپنے ہی ملک میں صرف کیجئے اور ہندوستان کے بنے ہوئے اونی کپڑے خریدیئے ایسا کرنے سے آپکے ہموطن بھائیوں کو روزگار حاصل ہوگا

یہ کپڑے دھاریوال میں بنائے جاتے ہیں

اون کی کتائی سے لیکر کپڑوں کی بنائی۔ رنگائی اور ان کی مکمل تیاری کا کام ہندوستانی ہی کرتے ہیں۔

مقامی ایجنٹ:۔
امپیریل ایجنسی جنرل گنج کانپور

فہرست اور نمونے میل آرڈر ڈپارٹمنٹ نمبر ۱۸۱ سے مفت طلب کیجئے

دی نیو ایجرٹن اولن ملس

دھاریوال پنجاب

مسٹر برلا کو گاندھی جی کا تار

کلکتہ - ۱۶ ستمبر - سیٹھ جیرام داس برلا کو گاندھی جی کا حسب ذیل برقیہ موصول ہوا ہے،

پریشان ہونے کی کیا بات ہے "خوش ہونیکا موقع ہے خدا کا بھیجا ہوا ایک موقع آیا ہے کہ میں پامال ترین انسان آبادی کی خاطر اپنی آخری قربانی پیش کردوں - مجھے قطعی یقین ہے کہ برت ملتوی نہوسکیگا - آئیندہ طریق کے متعلق کوئی پیشین گوئی کرنے یا مفید ہدایات بھیجنے سے قطعی قاصر ہوں "

ڈاکٹر سپرو کو مہاتما گاندھی کا جواب!

ڈاکٹر سر تیج بہادر سپرو کے تار کے جواب میں گاندھی جی نے مندرجہ ذیل تار دیا :-

آپکے تار کا شکریہ - آپ مجھ سے کبھی ایسے فیصلہ کی تبدیلی کے لئے نہ توکہیں گے نہ توقع کریں گے جو خدا کے نام پر کیا گیا ہو - یہ صرف میری لاچارگی تھی جسنے مجھکو اس فیصلہ پر پہونچایا - اگر خدا کو منظور ہے تو میں اس طویل برت کے باوجود عرصہ تک زندہ رہ سکونگا - اس دوران میں آپ اور آپکے دوسرے احباب فیصلہ کی کوشش کر سکتے ہیں -

اس تار کے ملنے کے بعد سر سپرو بمبئی میل سے کل بمبئی روانہ ہوجائینگے - پنڈت ہردے ناتھ کنزرو بھی آپ کے ساتھ ہی بمبئی روانہ ہوجائینگے -

صدر کراچی منیوسپلٹی کے نام گاندھی جی کا تار

کراچی - ۱۷ ستمبر - مہاتماجی نے مسٹر جمشید جی مہتہ صدر کراچی میونسپلٹی کے تار کے جواب میں لکھا ہے :-

" خدا کیلئے مجھے اپنے ارادے سے متزلزل ہونیکا مشورہ نہ دیجئے - کیونکہ میں نے اوسی کے حکم سے یہ عزم کیا ہے اگر وہ مجھے رکھنا چاہتا ہے تو رکھ لیگا لیکن میں اسوقت تک اپنی قربانی سے نہیں ہٹونگا جب تک کوئی متفقہ فیصلہ ہوجائے

امرتسر کے اچھوتوں کا متفقہ فیصلہ!

امرتسر، ۱۷ ستمبر - گلوالی دروازہ کے باہر اچھوتوں کا ایک کثیر التعداد جلسہ زیر صدارت چودہری ہیرالال منعقد ہوا - جسمیں پنڈت دیوکی نندن جانن، مہاشہ جگدیش چندر، بچھو رام - ماسٹر گیتارام نے تقاریر کی - اچھوتوں نے کہا کہ اگر مہاتما جی آنیوالے برت سے کچھ نقصان پہونچا تو ہم بھی بھوکے رہ رہ کر جان دیدینگے -

مسٹر راجگوپال آچاریہ کو حکومت کا جواب

پونہ، ۱۷ ستمبر - حکومت نے مسٹر سی راجگوپال آچاریہ کو اسکی اجازت دینے سے انکار کردیا کہ وہ جیل میں گاندھی جی سے ملیں - معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی جنھوں نے عہد کرلیا ہے کہ جیل میں کسی سے نہ ملیں گے اس کیلئے تیار تھے کہ اگر حکومت اجازت دیدے تو وہ مسٹر راجگوپال آچاریہ سے ملینگے اور اُسکو ایک خاص استثنا کی صورت دیدیں گے - مگر اجازت نہ ملنے کی صورت میں مسٹر راجگوپال آچاریہ آج ہی بمبئی واپس جائینگے -

---

بحکم جناب حاکم پرگنہ صاحب بہادر ڈیرہ پور ضلع کانپور

(۱) اشتہار حسب دفعہ ۱۱۰ (۱) ایکٹ مالگذاری اراضی نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء ممالک متحدہ آگرہ واودھ

(۲) اطلاعنامہ حسب قاعدہ (۶) سرکلر ۲۱ - مد ۲

تم مسیان متھرا پرشاد ولد گوری لال ساکن کمر کا پرگنہ جالون - کیونکہ جو شریک مخالفت موضع کھجوری محال جینی لال پرگنہ ڈیرا پور کے ہو اور درخواست بٹوارہ موضع مذکور میں جو کہ عدالت میں گذری ہے - شریک نہیں ہوئے ہو - اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تم کو بٹوارہ میں کچھ عذر ہو تو پیش کرو اور بروز سوموار تاریخ ۱۷ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۳۲ء کو بوقت ۱۰ بجے دن کے خود یا بذریعہ مختار مجاز کے بمقام کانپور حاضر عدالت ہوا ہو اور بلا اجازت عدالت کے عدالت سے نہ چلے جاؤ اگر مقدمہ ملتوی ہوگیا ہو تو بلا دریافت تاریخ پیشی کے عدالت سے نہ چلے جاؤ -

(۲) تم سے اس امر کی بھی رپورٹ طلب کیجاتی ہے کہ اگر بٹوارہ حلقہ کا بٹواری کرے تو بٹوارہ کی منظور کیے جانے کی حالت میں تم کو کچھ عذر تو نہوگا -

(۳) اگر تم کو شریک بٹوارہ ہونا منظور ہو تو اپنی درخواست قبل تاریخ مذکورہ بالا کے پیش کرو ورنہ تمہاری درخواست بیرون میعاد تصور ہوکر خارج ہوجاوے گی اور تم شریک بٹوارہ نہوسکو گے -

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

شملہ میں ہندو لیڈروں کی کانفرنس!

اچھوتوں کیلئے مزید نشستوں کی پیشکش

شملہ - ۱۶ ستمبر - فری پریس" کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ہندو لیڈر جنمیں ارکان اسمبلی بھی شامل ہیں راجہ نریندر ناتھ کی صدارت میں جمع ہوئے اور تجویز کی گئی کہ فرقہ وارانہ تصفیہ میں اچھوتوں کیلئے جتنی نشستیں دی گئی ہیں اُنسے کچھ زیادہ نشستیں عام حلقہائے انتخاب میں ہونا نہایت ضروری ہیں ایک تجویز میں جداگانہ انتخاب کو ہندو قومیت کے نشتر سے تعبیر کیا گیا ہے - جو ہندو کے جسم کو پارہ پارہ کردیگا ایک تجویز میں گاندھی جی سے پرزور التماس کیا گیا ہے کہ ملک کی متفقہ رائے کو دیکھتے ہوئے گاندھی جی اپنے نازک عزم کو ترک کردیں - اور اعلے ذات ہندوؤں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اچھوتوں اور پسماندہ اقوام کیلئے تمام مدارس، منادر، سرائے، تالاب، کنوئیں، وغیرہ بالکل آزاد چھوڑدیں - اس جلسہ میں مشہور لوگوں میں حسب ذیل حضرات بھی تھے :-

سر ہری سنگھ گوڑ - مسٹر ایم بسی راجہ - مسٹر کے بسی نیوگی - مسٹر لاہری - مسٹر جادھو - مسٹر ریڈی - مسٹر پرشاد سنگھ - رائے بہادر موہن لال - بھائی پرمانند - اور مسٹر بھویت سنگھ -

---

به اجلاس جناب شیخ زادہ محمد مہتاب علی صاحب صدیقی اسسٹنٹ کلکٹر بہادر درجہ دوم تحصیل کانپور -

اطلاع نامہ حسب دفعہ ۶۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

ممالک مغربی وشمالی

نمبر مقدمہ ۲۸۴

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب بہادر مقام کانپور

بابو سدھو گوپال ولد پنڈت اجودھیا پرشاد قوم برہمن ساکن کلکٹر گنج شہر کانپور ڈگریدار بنام شیورتن سنگھ ولد دلیپ سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع مویا پرگنہ وضلع کانپور مدیون

چونکہ بمقدمہ نالش بقایا لگان بنام تم شیورتن سنگھ مدیون کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ بقایا لگان بتاریخ ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۹۳۱ء صادر ہوئی اور مبلغ ما عہ ۱۵/۹ جو اب ازروئے ڈگری مذکور واجب الادا ہے اُن کی تفصیل ذیل میں درج کیجاتی ہے -

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۱۴۷	۵	۶
خرچہ نالش ...	۲۱	۱۱	۳
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۰	۰	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۳	۹	۶
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری بشرح ششماہی	۶	۵	۶
میزان	۱۷۸	۱۵	۹

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے - لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم شیورتن سنگھ مدیون کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ما عہ ۱۵/۹ جو ازروئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ وصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جنکی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہیں بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ -

تاریخ پیشی ۲۹ ستمبر سنہ ۱۹۳۲ء مقرر ہے!

پرگنہ کانپور موضع مویا محال شیورتن سنگھ پٹی نمبر ۲

نمبر	رقبہ	نمبر	رقبہ
۱۱۹	۶ بکہ	۶۳۸/۲	۵ بکہ
۱۲۰	۱۶ بکہ	۱۰۸۴	۱۵ بکہ
۱۲۲	۱۲ بکہ	۱۱۶۴/۱	۶ بکہ
۱۲۶/۱	۹ بکہ	۱۱۷۹	۱۰ بکہ
۱۲۶/۲	۹ بکہ	۱۱ قطعہ	
۶۳۸/۱	۸ بکہ		

دستخط

حاکم عدالت

مہر عدالت

ہندوؤں کا وفد گاندہی جی سے مل گیا!

بمبئی ۱۸ ستمبر - بمبئی کے ہندوؤں کے وفد کو گاندہی جی سے جیل میں ملنے کی اجازت دیدیگئی - چنانچہ یہ وفد جسمیں مسٹر متھرا داس وسنجی کھیم جی سر پرشوتم داس ٹھاکر داس، سر چُنی لال مہتا - اور مسٹر جی ڈی برلا تھے - آج ساڑھے ۵ بجے شام کو گاندہی جی سے یرودا جیل میں ملا -

---

LAL-IMLI
PURE WOOL
بُننے کے اونی دھاگے

لال املی کے اونی دھاگوں کے لئے ذمہ لیاجاتا ہے کہ یہ سو فی صدی خالص اونی ہیں - ان کو ہندوستانی کاریگر کانپور میں بناتے ہیں یہ چار اونس کے گولوں میں فوراً استعمال کے لئے تیار رہتے ہیں - ان کے بُنے ہوئے کپڑے دُھلنے میں بہترین اور پہننے میں خوشنما معلوم ہوتے ہیں -

کمسیر - تین روپیہ چار آنہ - فی پونڈ
رنگین - تین روپیہ - فی پونڈ
سفید - دو روپیہ ۱۴ آنہ - فی پونڈ

اس درخت کا نشان دیکھ لیجئے

ہندوستان میں بنائے جاتے ہیں

مقامی ایجنٹ
مسرز چونی لال درگا داس
مسٹن روڈ - کانپور

مفت نمونوں کے لئے ڈپارٹمنٹ نمبر ۵ کو لکھئے
دی کانپور اولن ملز
کانپور

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ
نوٹس

قطعات اراضی واسطے مکانات، دوکان، بنگلوں، کے کریٹ کمپاونڈ میں درمیان گوالٹولی والگن مل کے فروخت ہو رہے ہیں اور جلد ختم ہوجاوینگے دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ سے خریدیئے اور نقشہ ملاحظہ فرمائیے قیمت بہ اقساط ادا ہوسکتی ہے -

مہاتما گاندھی کے فیصلہ پر
انگریزی اخبارات کی آراء

گاندھی کی زندگی پر لاکھوں انسانوں کو قربان نہیں کیا جا سکتا

تحریک التوا پیش کرتے ہوئے مسٹر سی۔ ایس۔ رنگا آئر نے اسمبلی میں فرمایا تھا کہ اگر گاندھی جی مر گئے تو برطانیہ کے ہندوستان کیساتھ تعلقات بھی دفن ہو جائینگے۔ اسپر معاصر دی ایسٹرن ٹائمز رقمطراز ہے:۔

مسٹر گاندھی مر جائینگے یا زندہ رہیں گے اسکا فیصلہ وزیر اعظم نہیں کر سکتے بلکہ اسکا انحصار تو خدا کی مرضی پر ہے۔

مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے اور عیسائیوں کا بھی کہ تمام انسانوں کی جانیں خدا کے قبضہ میں ہیں۔ اُس کی ذات ذوالصفات کی مرضی کے بغیر کسی کی کیا مجال کہ بال بھر بھی اپنی زندگی بڑھائے اور دوسرے انسانوں کی زندگیوں کیطرح مسٹر گاندھی کی زندگی بھی خدا کی مرضی کے مطابق محدود ہے۔ ہم لاچار فانی انسانوں کیلئے یہ کہنا کافی ہے کہ برطانیہ کے ہندوستان کیساتھ تعلقات کی طوالت محدود ہے۔ لیکن اس (طوالت) پر مسٹر گاندھی یا اُن سے بھی زیادہ پاک و مقدس ہستی کا اثر نہیں پڑ سکتا۔ برطانیہ کے تعلقات اسوقت تک برقرار رہ سکیں گے جبتک وہ انصاف و عدل سے حکومت کرتی رہیگی۔ برطانوی حکومت کو ایک فرض انجام دینا ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ گاندھی جی کی زندگی پر لاکھوں انسانوں کو قربان نہ کرے بلکہ ہماری دلچسپی کرے کہ وہ امن قایم رکھیگی اور انصاف کریگی۔ برطانوی حکومت نے اگر مسٹر گاندھی کی دھمکی سے یا اسکی مضحکہ آمیز آہ و فغاں کیساتھ جو گاندھی کے پیرو بلند کر رہے ہیں ہتھیار ڈالدئے تو وہ کچھ بھی نہیں ثابت ہوگی۔ (ایسٹرن ٹائمز)

گاندھی جی کی زندگی پنڈت مالوی کے ہاتھ میں ہے

گاندھی جی کی دھمکی کے متعلق اسٹیٹسمین لکھتا ہے کہ مسٹر گاندھی کی پاکبازی کے ہم معتقد ہیں اور ہم اسے بھی تسلیم کرتے ہیں کہ وہ اپنے ارادہ پر ضرور عمل کیا کرتے ہیں۔ لہذا صرف تین ہی راستہ ہیں جو مسٹر گاندھی کو فاقہ مرگی سے باز رکھیں گے۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) برطانوی حکومت پسماندہ ہندوؤں کو اعلےٰ ذات ہندوؤں کے رحم وکرم پر چھوڑ دے یہ کہ آیا برطانی حکومت کو ایسا کرنا چاہئے خلاف عقل ہے لیکن پھر بھی ہم اسے ممکن فرض کہہ لیتے ہیں۔ (۲) پسماندہ اقوام یہ مطالبہ کریں کہ حکومت نے جو انھیں خاص نیابت دینے کا وعدہ کیا ہے انھیں اسے ترک کر دینے کی اجازت دیدی جائے۔ لیکن اسکا کچھ بھی امکان نظر نہیں آتا (۳) اعلےٰ ذات کے تمام ہندو لیڈر یہ اعلان کردیں کہ آیندہ سے اعلیٰ ذات ہندو پسماندہ اقوام کو اپنے ساتھ خلط ملط ہونے کی اجازت دینگے اور اُن کیساتھ کسی قسم کی بھی چھوت چھات نہ برتینگے در اصل تیسرا راستہ ہی بہتر معلوم ہوتا ہے۔ اور اسطرح سے مسٹر گاندھی کو فاقہ مرگی سے باز رکھا جا سکتا ہے۔

پنڈت مدن موہن مالوی سب سے زیادہ اس پروگرام پر عمل کر سکتے ہیں کیا وہ گاندھی جی کو موت کے پنجے سے چھڑا لینے کیلئے تیار ہونگے۔ (اسٹیٹسمین)

حکومت گاندھی جی کی دھمکی سے ہرگز متاثر نہ ہوگی

ہمارے دل میں لارڈ ولنگڈن کی اس تقریر کی یاد تازہ ہے جو انہوں نے حال ہی میں مجلس مقننہ ہند میں کی تھی۔ اسلئے ہمارے دماغ میں یہ خیال پیدا نہیں ہو سکتا کہ حکومت گاندھی جی کی دھمکی سے ذرا بھی متاثر ہوگی یا یہ سمجھے گی کہ دھمکی اُسی کو دی گئی ہے۔ اگرچہ حکومت گاندھی جی پر اس قسم کے عمل کرنیسے باز رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرے۔ لیکن ہم اُسے ایک لمحہ کیلئے بھی یہ مشورہ نہ دینگے کہ وہ اپنے ایک ایسے کام کو جو اُسنے انتھک محنتوں کے بعد سر انجام دیا ہے۔ صرف ایک شخص خالی قربانی کردے اور وہ شخص بھی ایسا ہو کہ جسنے ہندوستان کی مشکلات کے حل کیلئے کوئی تعمیری کام کیا ہی نہیں بلکہ ہمیشہ فریقوں کو آپس میں لڑاتا رہا۔ حکومت گاندھی جی کو جو کچھ وہ کرنا چاہتے ہیں۔ کرنے کی اجازت دے لیکن اُن کے نفقوں کی دیکھ بھال کرتی رہے کیونکہ رہائی حاصل کرنیکے لئے کہیں وہ بھی ایسی ہی چالیں نہ چلنے لگیں۔ سیاست میں ایسی دھمکیوں کو متاثر کرنیکے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے مگر برطانوی حکومت کے عزم و استقلال کو بھی پیش نظر رکھا جائے

انسے ۱۹۲۰ء میں نیک سوی لارڈ میور رکو رک کو رہا نہ کرکے عزم و استقلال کا ثبوت نہ دیا۔ مذکور الصدر آخر جیل میں مر گیا۔ ہمیں اس امر کی یاد دہانی کرانے کی ضرورت ہے کہ ص

ص حکومت اس معاملہ میں کچھ نہیں کر سکتی یہ تو متعلقین ہی کا کام ہے کہ وہ کوئی ایسا حل معلوم کریں جس سے گاندھی جی مطمئن ہو جانے پر اور اپنی قسم پر پیروی کرنیسے باز رہیں۔ (سول اینڈ ملٹری گزٹ)

گاندھی جی کی موت جوانمردوں کی موت نہ ہوگی

اگر مسٹر گاندھی نے اپنی غلط فہمیوں کے سبب اپنی دھمکی پر عملدرآمد کرنا شروع کر دیا اور برت رکھ لیا تو یہ ممکن ہے کہ حکومت ہند اُن کو رہا کردے کیونکہ انہیں برت ہی تو رکھنا ہے۔ خواہ جیل کی چار دیواری میں رکھیں یا اُسکے باہر۔ اُنکا رہائی کے بعد کیا رویہ ہوگا۔ اسکے متعلق تو وہ خود یا انکا ضمیر کہہ سکتا ہے۔ دنیا تو اُنکے برت سے دھوکہ میں آتی نہیں۔ مسٹر ریمزے میکڈانلڈ نے اپنے مکتوب میں یہ تحریر کرکے سب کو آگاہ کر دیا ہے کہ گاندھی جی کے برت رکھنے عرف نشاریہ ہے کہ وہ یہ نہیں چاہتے کہ پسماندہ اقوام جنکی بابت وہ خود فیصلہ تسلیم کرتے ہیں کہ اعلےٰ ذات کے جبر و استبداد کی وجہ سے وہ سخت نقصان اٹھا رہے ہیں مجالس مقننہ میں جداگانہ نشستیں حاصل کرکے اپنی قسمت کا فیصلہ اپنی منتخب شدہ نمائندوں کے ہاتھ میں دیدیں۔

لہذا اگر گاندھی جی کے برت کا منشا یہی ہے اور گاندھی جی نے اس لئے مرنا پسند کیا ہے تو اُن کی موت جوانمردوں کی موت نہیں (نیو اسٹیٹسمین)

محبان ہند لندن کا ارادہ

لندن، ۱۷ ستمبر۔ محبان ہند لندن نے طے کیا ہے کہ دوسری اکتوبر کو ۲۴ گھنٹہ کا برت گاندھی جی کے برت کی ہمدردی میں رکھینگے اور اس برت کے سلسلہ میں جو رقم کھانے کی بچے گی وہ گاندھی جی کو بھیجدینگے تاکہ وہ جسطرح چاہیں صرف کریں۔

اگر آپ تجربہ کرکے دیکھیں گے تو ضرور یقین ہو جاوے گا کہ

قبض و بدہضمی	خون اور منی کی خرابی	جریان احتلام سرعت انزال رقت منی	سخت سے سخت نامردی	
دل و دماغ اور معدہ	قوت حافظہ کی کمزوری	وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کرنے کے لئے		

مقویات سراج عالم آتنک نگرہ گولیاں لاثانی اور شرطیہ علاج ہیں

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایکروپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ للعہ

صحت و تندرستی کی لغت نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر مفت طلب فرماویں

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کرکے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کرکے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ایکروپیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

امساک کے لئے بے نظیر دوا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

نیوسکت واری روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہو کر از سرنو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ علاوہ محصولڈاک

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ ۲۹۲۔ کالبادیوی روڈ — لکھنؤ ایجنٹ۔ نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج
کانپور ایجنٹ۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ — الہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک
دہلی ایجنٹ۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک۔ — آگرہ ایجنٹ۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

منقدہ استار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ
بانی
ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ
ڈاکٹر ایس۔ کے برمن
سنہ ۱۸۹۴ء

پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کا بے مثل بڑا کارخانہ

روگ کا گھر کھانسی

کف کف REGD.
(کف۔ کھانسی و سردی کی لاجواب دوا)
پیتے ہی کھانسی کو دباتی اور کف کو پتلا کرتی ہے۔
کھانسی بہت ہی خوفناک مرض ہے۔ اسے کبھی بھی خفیف نہ سمجھیں۔ "کف کف" کے پیتے ہی کھانسی دب جاتی ہے کف خواہ کھانسی کی کیسی ہی زیادتی کیوں نہ ہو یہ دوا دور کرنے کا دعویٰ رکھتی ہے۔
قیمت فی شیشی کلاں ایکروپیہ چھ آنہ عہ محصول دس آنہ ۱۰ قیمت شیشی خورد بارہ آنہ ۱۲ محصول سات آنہ ۷

ہیلک صابون REGD.
دوا آمیز خوشبودار
آپ عمدہ سے عمدہ ولایتی صابن کے بجائے روزانہ اسے استعمال کر سکتے ہیں۔ اس کے متواتر استعمال سے جلدی بیماریوں کے ہونے کا احتمال نہیں رہتا۔ اور خارش خسرہ۔ پھنسی۔ مہاسہ۔ ریرین اور جلدی خشکی وغیرہ دفع ہوتی ہے۔
قیمت فی ٹکیہ سات آنہ ۷ محصول سات آنہ ۷
نمونہ دو آنہ ۲

ہیلک مرہم REGD.
کٹے جلے چوٹ وغیرہ پر لگانیکا مشہور مرہم ہیلک سے حادثہ زدہ چوٹ۔ زخم۔ سوزش۔ داد۔ سیلان خون اور آگ سے جلنے کا زخم فوراً آرام ہوتا ہے۔ فٹ بال کرکیٹ۔ جمناسٹک۔ کثرت وغیرہ کے کھلاڑیوں کو اور کارخانہ میں کام کرنے والوں کو ہمیشہ اپنے پاس رکھنا چاہیئے۔ اسمیں چربی یا کوئی ناپاک چیز وغیرہ نہیں ہے۔
قیمت فی ڈبہ دس آنہ ۱۰ محصول تین ڈبوں تک سات آنہ ۷ نمونہ فی ڈبی دو آنہ ۲

نقلی دواؤں سے ہمیشہ ہوشیار رہیئے

نوٹ ہماری دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ بغرض کفایت محصول اپنے مقامی ہمارے ایجنٹوں سے خریدیں۔ نمونہ صرف ایجنٹوں ہی سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

صیغہ نمبر (۷۵)، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ کانپور نیا گنج میں مسرس محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

[illegible] ... عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD. NO: A. 1424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے — احسن
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے — سیمابؔ

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ [illegible] ششماہی [illegible]

فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۱۶	کانپور، چہارشنبہ ۲۸ ستمبر ۱۹۳۲ء مطابق ۲۶ جمادالاول ۱۳۵۱ھ	نمبر ۳۶

نوائے راز

(از ابو الفضل راز چاندپوری مقیم جبل پور)

اک حقیقت ہی تخیل کا یہ اعجاز نہیں — بتکدے بھر میں ہی کوئی جو خدا ساز نہیں

کیا کہوں تجھ سے کہ دلدادہ دنیا تو ہے — اس سے آگے تری تخئیل کی پرواز نہیں

نازپروردہ فطرت کو جہاں سے مطلب — مجھ کو کیا غم کہ کوئی ہمدم و دمساز نہیں

نغمہ سنجی ہے مری ساز محبت کی صدا — بزم ہستی میں کوئی میرا ہم آواز نہیں

"فاش میگویم و از گفتۂ خود دل شادم" — نہ سہی کوئی اگر گوش بر آواز نہیں

ٹوٹ جائے نہ کہیں آج طلسم ہستی — بر سر لطف و کرم چشم فسوں ساز نہیں

بے نیازی سی بھی اُسکی مجھے حاصل ہو نیاز — دلنوازی ہی فقط موجب صد ناز نہیں

مرحبا مطرب خوشگو! یہ پیامِ اُلفت — حیف المحفل میں کوئی گوش بر آواز نہیں

عشق خوش کام و خوش انجام کی قرباں اے راز — اب وہ تکلیف و پریشانی آغاز نہیں

گاندھی جی کو بغیر کسی شرط کے رہا کرنا چاہیئے

بمبئی کونسل میں ہوم ممبر کے بیان پر تجویز التوا، گورنر نے اختیار خصوصی سے تجویز کو پیش نہونے دیا

پونہ ۲۱ ستمبر (خاص تار) بمبئی کے لیجسلیٹو کونسل میں آج سہ پہر کو راؤ بہادر جبتا لے نے یہ تجویز پیش کی کہ کل مہاتما گاندھی کے متعلق ہوم ممبر نے جو بیان دیا تھا۔ اس پر غور کرنے کے لئے اجلاس کو ملتوی کیا جائے۔ محرک کا خیال ہے کہ ہوم ممبر کا بیان مایوس کن ہے کیونکہ مہاتما جی کو بغیر کسی شرط کے رہا کر دینا چاہیئے تھا۔ صدر نے کہا کہ میں نے اس تجویز کو منظور کر لیا تھا مگر گورنر نے اپنے اختیارات خصوصی سے کام لے کر اس بنا پر اس کو نامنظور کیا کہ اس سے مفاد عامہ کو نقصان پہونچتا ہے۔

والیان ریاست اور وایسرائے کی کانفرنس

فیڈرل گورنمنٹ میں ریاستوں کی نشستوں کے متعلق اختلافات

پارلیمنٹری کمیٹی معاملہ کا تصفیہ کریگی!

شملہ ۲۰ ستمبر۔ وایسرائے اور والیان ریاست کے درمیان کانفرنس ہو رہی ہے۔ مختلف مسائل پر گفت و شنید ہو رہی ہے۔ ابتک کسی مسئلہ کے متعلق کوئی بات طے نہیں پائی ہے۔ جہاں جتنے والیان ریاست اصالتاً موجود ہیں۔ یا جنکے نمایندے کانفرنس میں شریک ہیں سب کے سب مسئلہ پیراماؤنٹسی یعنی حکومت بالادست کے اختیارات کے متعلق متفق الرائے ہیں۔ یہ لوگ اسپر زور دیتے ہیں کہ تاج برطانیہ وایسرائے کی وساطت سے خاندانی جانشینی۔ رسوم اور بد انتظامی حکومت کے متعلق مداخلت کرسکتا ہے مگر دوسرے امور تک اس مداخلت کی توسیع نہیں کی جاسکتی ہے مثلاً انکا خیال ہے کہ اگر کسی معاہدہ کے بارہ میں کوئی تنازعہ شروع ہو تو تصفیہ کے لئے اس کو فیڈرل کورٹ یا ٹریبونل میں پیش ہونا چاہیئے اور کسی ایسے حاکم کے پاس نہیں پیش ہونا چاہیئے جس پر ہندوستان کی فیڈرل حکومت کو کوئی اختیار نہ ہو کہا جاتا ہے کہ وایسرائے نے والیان ریاست کے خیالات کو نہایت ہمدردانہ طور پر سنا ہے۔ گو اس امر کو ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے کہ ان مسائل کے متعلق آخری فیصلہ وائٹ ہال یعنی حکومت برطانیہ کے ہاتھ میں ہے۔

سب سے زیادہ جھگڑا اس مسئلہ پر ہوگا کہ فیڈرل مجلس قانون ساز میں ریاستوں کو کتنی نشستیں ملینگی ایوان ریاست کی اسٹینڈنگ کمیٹی میں پٹیالہ بیکانیر کے والیان ریاست کی رائیں تفویق کہتی ہیں، مگر بعض بڑی ریاستیں مثلاً حیدرآباد اور میسور کے نمایندے ان رایوں سے متفق نہیں ہیں چھوٹی چھوٹی ریاستیں یہ چاہتی ہیں کہ ہر ریاست کو انفرادی حیثیت سے نمائندگی حاصل ہو اور بڑی ریاستیں یہ چاہتی ہیں کہ آبادی کے اعتبار سے ان کو نشستیں ملیں۔ معاملات حاضرہ پر نگاہ رکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ کل ریاستوں کو آخر میں اس پر راضی ہونا پڑیگا کہ ریاستوں کی نشستوں کا فیصلہ ایک پارلیمنٹری کمیٹی کے سپرد کیا جائے گا جس کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا اور ہر اس ریاست کو اسے ماننا پڑیگا جو فیڈرل گورنمنٹ میں شریک ہوگی۔ گزشتہ گول میز کانفرنس میں بھی یہی تجویز پیش کی گئی تھی۔

ایوان عالیہ

کانفرنس میں دیر تک اس تجویز پر بحث و تمحیص ہوتی رہی کہ فیڈرل گورنمنٹ میں ایک ایوان عالیہ ہو جس میں ۲۰۰ سے زاید ممبر نہ ہوں اور ان میں سے ۸۰ نشستیں والیان ریاست کو ملیں۔ سب نے اس کو تسلیم کیا کہ ہر ریاست کو انفرادی طور پر اسمیں نمائندگی ملنی محال اور ناقابل عمل ہے۔ اس لئے مختلف ریاستوں کی جماعتیں بنائی جائیں۔ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ جن ریاستوں کو ۲۱۔ ۱۹ اور ۱۷ توپوں کی سلامی کا حق حاصل ہے ان کو ۸۰ نشستوں میں سے ۴۵ نشستیں دیجائیں۔

چونکہ حیدرآباد کی آبادی ایک کروڑ ۴۰ لاکھ سے زاید ہے اسلئے اسکو ۸ یا ۱۰ نشستیں ملینگی میسور کی آبادی ۶۵ لاکھ ہے اس لئے اسکو ۴ یا کم از کم ۳ نشستیں ملینگی کشمیر، گوالیر، اور بردوان کو بھی تین تین نشستیں دیجائینگی ان نشستوں کی تقسیم کے متعلق ریاستوں میں سخت اختلافات ہیں۔

گول میز کانفرنس کے مندوبین

والیان ریاست کی اسٹینڈنگ کمیٹی یہ فیصلہ کرچکی ہے کہ گول میز کانفرنس کے نومبر والے اجلاس میں والیان ریاست کی نمائندگی کے لئے صرف ۴ ہر وزرا جائیں گے۔ اس فیصلہ میں رد و بدل کا کم امکان نظر نہیں آتا ہے۔ البتہ اس پر زور دیا جا رہا ہے کہ کانفرنس کے وقت لندن میں موجودہ چانسلر اور کم از کم دو سابق چانسلر موجودہ رہیں گے۔ جن سے مندوبین مشاورت کرسکتے ہیں۔ جن دو وزرا کا مندوبین میں ہونا طے پاچکا ہے وہ نواب لیاقت خان (پٹیالہ) اور سر منو بھائی مہتا (بیکانیر) ہیں جو بمبئی سے ۱۲ اکتوبر کو مسٹر کے ایم پینکر سکریٹری ایوان والیان ریاست کے ساتھ روانہ ہوجائینگے تاکہ پیشتر سے لندن میں ضروری انتظامات کرلیں۔

انقلابی نعرے لگانے پر گرفتاری

لکھنؤ ۲۴ ستمبر۔ فیض آباد کچہری کے احاطہ میں دو کانگریسی والنٹیر داخل ہوئے اور انھوں نے کچہری کے دروازے پر انقلابی نعرے لگانا شروع کردیئے اور کچھ کانگریسی نوٹس بھی تقسیم کئے لیکن ان کو پولیس نے گرفتار کرلیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے　زبان پر بھی ہو جو تیرے لیں ہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۱۶ | کانپور - چہارشنبہ - ۲۸ ستمبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۷

اچھوتوں کی کامیابی

ہزار ہا سال سے ہندو اچھوتوں کو نہ صرف حقوق انسانی بلکہ حیوانی حقوق سے بھی محروم کیے ہوئے تھے اور اگرچہ اس دوران میں بہت سے رہنماؤں نے اچھوتوں سے لعنت دور کرنے کی کوشش کی مگر سوائے ناکامیابی کے اور کچھ حاصل نہیں ہوا خود مہاتما گاندھی بھی اسکے لئے کوشاں تھے اور اس میں شک نہیں کہ انہوں نے ایک حد تک کامیابی بھی حاصل کی تھی مگر وہ کامیابی قابل اعتنا نہ تھی۔

مہاتما گاندھی اچھوتوں کو جداگانہ انتخاب کا حق دینے کے سخت مخالف تھے مگر حکومت نے فرقہ وارانہ فیصلہ میں اچھوتوں کو جداگانہ انتخاب دیدیا۔ مہاتما گاندھی نے اس طرز عمل کو ہندوؤں میں تفریق سے تعبیر کرتے ہوئے فاقہ کشی کا عزم کرلیا چنانچہ ۲۰ ستمبر سے فاقہ کشی شروع کردی۔

مہاتما گاندھی کا جو اثر و رسوخ ہندو قوم میں ہے اسکو دیکھتے ہوئے یہ خیال ہوتا تھا کہ ہندو مہاتما گاندھی کی جیسی زبردست ہستی کی جان ایسے معمولی کام کیلئے ضائع نہ ہونے دیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ فاقہ کشی کے اعلان کے ہوتے ہی تمام ہندوؤں میں ایک ہیجان سا پیدا ہوگیا۔ اور پنڈت مالویہ جیسے کٹر سناتن دھرمی بھی اچھوتوں سے مصالحت کیلئے کوشاں نظر آنے لگے۔

ڈاکٹر امبیدکر نے مسئلہ کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے اپنے مطالبات زیادہ سے زیادہ پیش کیے۔ چونکہ ہندو قوم کو مہاتما گاندھی کی جان عزیز بچانا منظور تھی اسلئے اُسنے نہایت فراخ حوصلگی اور کشادہ دلی سے ڈاکٹر امبیدکر کے مطالبات کو منظور کرلیا۔ اور دونوں نے متفقہ ایک معاہدہ پونا میں منظور کرکے حکومت کے پاس بھیج دیا۔ حکومت نے بھی نہایت بلند حوصلگی اور تدبر سے کام لیکر اس معاہدہ کو منظور کرلیا۔ اور مہاتما گاندھی نے ۲۶ ستمبر بوقت شام کو اپنا فاقہ ختم کردیا۔

مہاتما گاندھی نے جس دانشمندی سے قدم اُٹھاکر اچھوتوں کی ہزار ہا سال کی لعنت کو دور کردیا اُسکے لئے گاندھی جی بہت زیادہ تعریف و توصیف کے مستحق ہیں۔ اسمیں شک نہیں کہ مہاتما گاندھی اور پنڈت مدن موہن مالویہ جیسے کٹر سناتن دھرمی نے اچھوتوں کو مساوی حقوق دیکر تقریباً ہزار سال کی تاریخ کو پلٹ دیا اور یہ اقدام ہندو سوسائٹی میں ایک زبردست انقلاب عظیم ہے۔

ڈاکٹر امبیدکر بھی تعریف کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اچھوتوں کے مسئلہ پر نہایت دانشمندی سے قایم رہ کر اچھوتوں کی پانچ ہزار سال کی لعنت کو دور کراکے اُن کو ہندو سوسائٹی کا ایک جزو تسلیم کرادیا۔

مہاتما گاندھی کے ساتھ ہندو قوم کو جو عقیدت ہے اسکا ایک معمولی کرشمہ یہ ہے کہ چار روز کی قلیل مدت میں ہندوؤں سے چھوت چھات کی لعنت کو مٹوادیا

ہم مہاتما گاندھی سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ ہندوستان کو متحدہ ہندوستان بنانے کی خاطر بھی پختہ ارادہ کریں اور ہندو قوم کو اسکے لئے مجبور کریں کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر فراخ حوصلگی اور کشادہ دلی کا مظاہرہ کرکے ہندوستان کی تمام اقلیت کو اپنے ساتھ کرلیں۔

ہم کو یقین کامل ہے کہ اگر مہاتما گاندھی اچھوتوں کے مسئلہ کی طرح ہندو مسلم قضیہ کو بھی طے کرانے کا ارادہ کرلیں گے تو پھر خدا کی ذات سے پوری امید ہے کہ یہ مسئلہ بھی آناً فاناً میں طے ہوجائے گا۔

مسٹر کیلکر کی رجعت پسندی

مسٹر کیلکر نے دہلی میں ہندو مہاسبھا کی صدارت کرتے ہوئے جو خطبہ ارشاد فرمایا ہے۔ وہ سراپا منافرت اور فرقہ وارانہ عفونت کے پروپیگنڈے کے اور کچھ نہیں اس خطبہ میں مسلمانوں کو خاص طور پر ہدف نشانہ بنایا گیا ہے اور خواہ مخواہ اسکا رونا رویا گیا ہے کہ فرقہ وارانہ فیصلہ میں ہندوؤں پر مظالم کئے گئے ہیں۔ اور مسلمانوں پر حیلہ پروری کا الزام لگاکر مسٹر کیلکر نے اپنی بلند حوصلگی کا ان الفاظ میں ثبوت دیا ہے کہ:—

"وزیر اعظم نے مسلمانوں کو جو رعایت دی ہے اُسے وہ ترک کرنے کیلئے ہرگز آمادہ نہوں گے۔ بلکہ وہ نہایت ہوشیاری اور حیلہ پروری کیساتھ یہ صدا بلند کرتے رہیں گے کہ فرقہ وارانہ تصفیہ میں اُن کے ساتھ ظلم کیا گیا ہے۔ اور انکے مطالبات کے بیشتر جزو کو مسترد کردیا گیا ہے۔"

معلوم ہوتا ہے کہ گویا تو مسٹر کیلکر کو خدا نے اتنی عقل ہی نہیں دی ہے کہ وہ کسی فرقہ کے مفاد کو سمجھ سکیں یا وہ خواہ مخواہ دوسروں کو بیوقوف بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم کو تعجب ہے کہ لوکمانیہ تلک آنجہانی کا جانشین اسقدر رجعت پسندی پر کیسے اتر آیا۔ بہرحال ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ ایسے بداندیش لیڈروں سے ہر قوم کو محفوظ رکھے۔

روزنامہ مدینہ

یہ خبر صوبہ متحدہ کے لئے نہایت خوشی کی ہے کہ سہ روزہ مدینہ جو ایک عرصہ سے ملک و قوم کی خدمت نہایت متانت اور ایمانداری کیساتھ انجام دے رہا ہے وہ عنقریب روزانہ ہونیوالا ہے۔

صوبہ متحدہ میں ایک ایسے روزنامہ کی اشد ضرورت ہے کہ جو نہایت ایمانداری اور بے لوثی کیساتھ ملک و قوم کی ضروریات کو پبلک اور حکومت کے سامنے پیش کرے ہمعصر مدینہ نے سہ روزہ کی حیثیت سے ملکی و قومی مسائل کو جس بلند نظری کیساتھ پبلک اور حکومت کے سامنے پیش کیا ہے اس سے پوری توقع ہے کہ وہ ایک روزنامہ کی حیثیت سے بھی ملک اور قوم کی خدمات نہایت بے جگری کیساتھ انجام دیگا

ہم اہل ملک سے عموماً اور اہل صوبہ سے خصوصاً اپیل کریں گے کہ وہ روزنامہ مدینہ کے مستقل خریدار ہوکر کارکنان مدینہ کی ہمت افزائی فرمائیں۔

آئینہ کانپور

محمڈن جوبلی گرلز اسکول

محمڈن جوبلی گرلز اسکول نے مسلمان لڑکیوں کی تعلیم کے سلسلہ میں جو بے بہا خدمات انجام دی ہیں اس سے اہل شہر ناواقف نہیں یہ اسکول ابتدائی حالت میں بھلی بازار میں قائم کیا گیا تھا۔ ترقی کے بعد خورد محل پارک کے ایک مکان میں لایا گیا۔ اور اب مردانہ اسپتال کے سامنے والے بنگلہ میں ہے۔ اور مزید ترقی کے سلسلہ میں یہ اسکول کلکٹر صاحب کے بنگلہ کے قریب جارہا ہے اسمیں شک نہیں کہ اسکول کی آئندہ عمارت شہری آبادی سے الگ سی ہے مگر ہمارے خیال میں تردد کی کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔

البتہ ہمیں خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب کے اس رائے سے کلیتاً اتفاق ہے کہ بنگلہ کی چہار دیواری اور پردہ کا معقول انتظام ہونا چاہئے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ مس بوس جو کہ اسکول کی روح رواں ہیں وہ مسلمانوں کے اس مطالبہ کو ضرور پورا کردیں گی مس بوس صاحبہ نے ایک اشتہار بغرض اشاعت ہم کو بھیجا ہے جو کہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:—

اشتہار عام

اطلاع ہے کہ محمڈن جوبلی گرلس اسکول یکم اکتوبر ۱۹۳۲ء یوم سنیچر کو پریڈ مردانہ اسپتال کے سامنے سے (شیخ محمد ابراہیم کے بنگلہ سے) اُٹھ کر ایک عمارت نہایت شاندار اور وسیع اور آب و ہوا کے لحاظ سے نہایت مفید ہے جو سول لائن میں کلکٹر صاحب کے اور بیگ صدر رلینڈ کے درمیان میں اور ڈاکٹر عبدالصمد صاحب کے بنگلہ کے سامنے ہے اور گورنمنٹ سے منظور ہوگئی ہے۔ اُس میں اٹھ جائیگا۔ لہٰذا لائق مسلمان بھائیوں سے استدعا ہے کہ وہ ایک اچھی تعلیم حاصل کرنیکے واسطے اپنی لڑکیوں کو اسکول مذکور میں داخل کرائیں

ووٹر لسٹ! میونسپل بورڈ کی ووٹر لسٹیں مرتب ہوکر بغرض اعتراضات کچہری میں آویزاں کردی گئی ہیں عام طور پر لوگوں کا خیال ہے کہ امسال ووٹر لسٹیں بہت ناقص اور غلط مرتب ہوئی ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ڈرافٹنگ کمیٹی ووٹر لسٹوں کو درست کرنے میں انتہائی کوشش سے کام لیگی۔

مقدمہ سازش! منشی عبدالجلیل صاحب ڈپٹی کلکٹر نے جیل کے اندر مقدمہ سازش دہرہ دون کانپور کے ملزموں کی شناخت کی۔

پکٹنگ! اس ہفتہ ولایتی پارچہ کے تاجروں کی دوکان پر پکٹنگ کرنیکے جرم میں متعدد کانگریسی رضاکار گرفتار کیے گئے ہیں!

انقلابی نعرہ! ٹھاکر برچھی سنگھ کو تلیانہ میں انقلابی نعرہ لگانے کے جرم میں گرفتار کیا گیا ہے۔

ٹیلی فون کے کھمبوں پر جھنڈا۔ ٹیلی فون کے تاروں کے کھمبوں اور درختوں پر کانگریسی جھنڈا لگایا گیا جس کو پولیس نے اُتار لیا۔

جھنڈا لگانے کی ممانعت! مسٹر آر۔ ایف مودی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بذریعہ ڈگی اہل شہر کو اطلاع دی ہے کہ کوئی شخص اپنے مکان پر جھنڈا نہ لگائے اور جسکے یہاں لگا ہوا ہو وہ فوراً اُتارلیں۔

پھانسی و حبس دوام کی سزا۔ مولوی ضیاء الحسن صاحب اڈیشنل ڈسٹرکٹ و سشن جج صاحب کی عدالت سے پنڈت راجہ رام ساکن موضع کاٹر تھانہ موسی نگر کے قتل کے مقدمہ میں درگا۔ متھرا۔ اور بھونا اہیر کو پھانسی اور شیام لال جوالا۔ جگوا۔ اہیر کو حبس دوام کی سزا دیگئی ہے۔

آتش زدگی۔ لالہ بیجناتھ حلوائی واقع ہولا گنج کی دوکان میں آگ لگ گئی۔ مگر سیوا سمتی کے رضاکاروں اور فائر بریگیڈ نے آگ فوراً بجھادی۔ زیادہ نقصان نہیں ہونے پایا۔

ایک عورت گر گئی۔ پنڈت ہری ہر شنکر ساکن ٹپکا پور کی بیوی مکان کی چھت سے نیچے گرجانے کی وجہ سے بُری طرح مجروح ہوئی ہے۔

مسٹر نرونا کے خلاف مقدمہ! مسٹر گلزار محمد خاں وکیل نے مسٹر اوڈ کیٹر سے مسٹر ڈبلی نرونا اور اُنکے سکریٹری کے خلاف ایک دعوی بدیں مضمون دائر کیا ہے کہ یہ لوگ مستغیث کا بہتیرا مال اٹھالیگئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ عدالت نے وارنٹ تلاشی جاری کردیا ہے

گنگا پار شیر۔ گنگا پار ایک چھوٹا سا شیر آگیا ہے جو چھوٹے بچوں کو اٹھالیجاتا ہے۔ امید کہ حکام فوراً شیر کو مارنے کا انتظام کرکے لوگوں کو مطمئن کریں گے۔

مہاتما گاندھی کا بیان

پونہ ۲۷ ستمبر۔ گاندھی جی نے سالگرہ کے سلسلہ میں تبریکی پیغامات اور اخبارات کے نمائندوں کے بعض استفسار کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ:—

"آپ کی مبارک باد کا شکریہ۔ اگر حکومت اور کانگریس کیساتھ تعاون کی کوئی معقول تجویز پیش کیجائیگی تو اسپر مزید غور کرنیکے لئے مجھ سے زیادہ کوئی شخص مسرت محسوس نہیں کریگا میں صرف لفظ "معقول" پر زور دینا چاہتا ہوں میرے متعدد اعلانات کے باوجود یہ چیز عام طور پر محسوس نہیں کی جاتی ہے کہ فطرتی طور پر میں تعاونی ہوں۔ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے جب مناسب وقت آئے گا میں اپنا تمام وزن تعاون کے حق میں صرف کردونگا۔

پونہ کے ایک بیان کے مطابق مسٹر راجگوپال آچاریہ نے کہا کہ تعاون کا سوال اعتماد کے سوال پر منحصر ہے۔ اگر حکومت اس جانب کسیطرح جذبہ اعتماد پیدا کرسکتی ہے تو گفت و شنید میں شریک ہونے میں کانگریس کا اقتدار حائل نہیں ہوگا۔ ہندوستان میں بہت سے بڑے بڑے لوگ ایسے موجود ہیں جو اس جانب قدم صحیح اٹھا سکتے ہیں۔

گاندھی جی کی فاقہ شکنی کا اثر انگلستان میں

لندن ۲۷ ستمبر۔ کل دن میں یہ خبر مسرت کیساتھ سنی گئی کہ حکومت برطانیہ اپنے فرقہ وارانہ تصفیہ کے اس حصہ کو رد کرنے کیلئے تیار ہے جو اقلیتوں کے متعلق ہے اسکی بجائے میثاق پونہ کی شرائط ماننے کیلئے تیار ہے مسٹر میکڈانلڈ و مسٹر بالڈون کے درمیان اسپر بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ اخبارات میں گاندھی جی اور حکومت کے درمیان صلح ہونے پر اظہار اطمینان کیا جارہا ہے

اچھوتوں اور ہندوؤں میں سمجھوتہ ہو گیا

مہتما گاندھی، پنڈت مالویہ، اور ڈاکٹر امبیدکر وغیرہ نے دستخط کر دیئے

وزیر اعظم - وزیر ہند - اور وائسرائے کو تار

پونہ ۲۴ ستمبر - اچھوتوں اور ہندو لیڈروں کے مابین مجالس آئین ساز میں نشستوں کی تقسیم اور ان کی فلاح کے دیگر معاملات کے متعلق حسب ذیل سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر امبیدکر کے علاوہ گاندھی جی نے بھی اس میثاق کو تسلیم کر لیا ہے۔

انتخاب عمومی کی جملہ نشستوں میں سے صوبجاتی مجالس آئین ساز میں اچھوتوں کیلئے بہ تعداد ذیل نشستیں محفوظ ہونگی۔

مدراس (۳۰) نشستیں - بمبئی مع سندھ (۱۵) پنجاب (۸) بہار و اڑیسہ (۱۸) سی پی (۲۰) آسام (۷) بنگال (۳۰) یوپی (۲۰) کل (۱۴۸)

وزیر اعظم نے اپنے فیصلہ میں ہر مجالس آئین سازی جو ہیئت ترکیبی مقرر کی ہے۔ اسکی بنا پر یہ نشستیں مخصوص کیگئی ہیں۔

(۲) ان نشستوں کا انتخاب مخلوط ہوگا۔ مگر وہ حسب ذیل طریقہ کے ماتحت ہوگا۔ ایک حلقہ انتخاب میں جتنے اچھوت رائے دہندگان فہرست پر مندرج ہونگے انکا ایک انتخابی کالج ہوا کریگا یہ کالج ہر مخصوص نشست کیلئے بذریعہ واحد ووٹ چار اچھوتوں کی ایک پنچایت مقرر کیا کریگا۔ اور ایسے چار آدمیوں کو جنہیں سب سے زیادہ ابتدائی انتخاب میں رائے ملینگی عام انتخاب کے لئے امیدوار شمار کیا جائے گا۔

(۳) مرکزی جمعیۃ مقننہ میں بھی اچھوت و پسماندہ اقوام کیلئے نشستیں مخلوط انتخاب اور مخصوص نشستوں کے ذریعہ سے پر کیجاویں گی۔ جسکا طریقہ مجلس آئین کے طریقہ کی طرح ابتدائی انتخاب کے ذریعہ سے ہوگا۔ جسکا ذکر دفعہ ۲ میں اوپر درج ہے

(۴) مرکزی جمعیۃ مقننہ میں برطانوی ہند کی عام انتخابات کے ذریعہ پر ہونے والی جتنی نشستیں ہیں۔ اُن کا ۱۰ فیصدی عنصر اچھوتوں کیلئے مخصوص ہوگا۔

(۵) ابتدائی انتخاب کا طریقہ اور صوبجاتی مجالس آئین ساز و جمعیۃ مقننہ کے انتخاب کیلئے امیدواروں کی پنچایت کا تقرر کیا جانا جسکا اوپر ذکر آیا ہے۔ پہلے دس سال کے بعد ختم ہو جائیگا لیکن اگر باہمی سمجھوتہ سے اس فیصلہ کو دس سال سے قبل منسوخ کیا جاسکے تو ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ مگر ذیل کی شرط کے مطابق

(۶) صوبجاتی مجالس آئین ساز و مرکزی مقننہ میں اچھوتوں کی نیابت بہ تعین نشست کا طریقہ جسکا ذکر دفعہ ۱ اور ۴ کے درمیان میں آیا ہے۔ اسوقت تک جاری رہیگا جب تک اُن متعلقہ اقوام کے درمیان جو اس فیصلہ میں شریک ہیں اس کے خلاف کوئی سمجھوتہ نہ ہو جائے۔

۷ - مرکزی مقننہ اور صوبجاتی مجالس آئین ساز میں اچھوتوں کیلئے فرنچائز لوتھین کمیٹی کی رپورٹ کے ظاہر کردہ اشارات پر مبنی ہوگا۔

(۸) لوکل باڈیز کے انتخابات اور سرکاری محکمہ جات کی ملازمتوں میں تقرر کیلئے کسی شخص پر صرف اچھوت ہونیکی وجہ سے پابندی نہ ہوا کرے گی۔ اور ہر ممکن کوشش کیجائیگی کہ اچھوتوں کو ضروری تعلیمی لیاقت کیمطابق ملازمتوں میں کافی نیابت حاصل ہو جائے۔

(۹) ہر صوبہ کی تعلیمی امداد کیلئے اچھوتوں کی تعلیمی ترقی کیلئے ایک رقم علیحدہ معین کر دی جایا کریگی۔

دستخط کنندگان اس میثاق پر پنڈت مالوی ڈاکٹر امبیدکر مسٹر سی راجگوپال اچاریہ سر چنی لال مہتہ، راؤ بہادر ایم سی راجہ۔ مسٹر بی یاباو اور دیگر مندوبین کے دستخط ہیں۔

گاندھی جی اور میثاق

گاندھی جی ایک کھٹولہ پر لیٹے ہوئے تھے جب اُن کے پاس سمجھوتہ ہو جانیکی خبر ہوئی تو آپ کہنیاں ٹیک کر ذرا اٹھے اور ایک خشک مسکراہٹ کیساتھ اپنے اثبات کا اظہار کیا۔ یرودا جیل میں آخری بار اس میثاق پر (جو ہائپ کیا جا رہا ہے) گاندھی جی کے سامنے طرفین کے دستخط ہوئے تھے آج بہت سے لیڈر بمبئی سے روانگی کا انتظام کر رہے ہیں

وزیر اعظم کے نام لیڈروں کا تار

میثاق پونہ کے دستخط کنندگان نے حسب ذیل تار وزیر اعظم کے نام روانہ کیا ہے:-

اچھوت اور اعلیٰ ہندوؤں کے مندوبین کے درمیان بمبئی جو آل انڈیا کانفرنس ہوئی اسکے سمجھوتہ کے مطابق ہم آپکو مطلع کرنا چاہتے ہیں کہ مجالس آئین ساز میں اچھوتوں کی نشستوں کے معاملہ پر ہمارے درمیان ایک باہمی فیصلہ ہو گیا ہے جس کی نقل ہم نے حکومت بمبئی کے حوالہ کر دی ہے جو حکومت ہند اور آپ کو بھی بھیجی جائیگی۔

ہم نے گاندھی جی سے جیل میں چار روز تک ملاقاتیں کیں آج اُنکے برت کا پانچواں روز ہے۔ ان کی حالت سخت خراب ہے۔ وہ بہت کمزور و نحیف ہو گئے ہیں۔ طاقت برابر گھٹ رہی ہے۔ ڈاکٹروں کا اتفاق ہے کہ آپ ۲۸ گھنٹہ کے اندر اندر خطرہ کے نقطہ پر پہونچ جائینگے۔ ہمیں اُن کی زندگی کی حفاظت کرنی ہے نہ صرف اُن کی ذات کی خاطر بلکہ پبلک کے مفاد کیلئے بھی اسلئے آپ اپنے فیصلہ کے اس حصہ کو بدل دیں۔ جس میں اچھوتوں کیلئے جداگانہ انتخاب کی تجویز ہے۔ یہ تبدیلی نہایت جلد ہونی چاہئے۔ تاکہ وہ برت توڑ دیں۔ اگر دیر ہوئی تو خطرناک ہے۔ جس سے رائے عامہ پر سخت مضر اثر پڑے گا۔

ہمارے درمیان جو فیصلہ ہوا ہے اسکا اختصار درج کرتے ہیں۔ صوبجاتی مجالس آئین ساز میں اچھوتوں کے نمائندوں کے واسطے نشستیں مقرر کر دی گئی ہیں۔ تمام صوبوں میں نشستوں کی تعداد عام انتخابات میں آپکے فیصلہ ۷۱ نشستوں کی بجائے اب باہمی اتفاق رائے سے ۱۴۸ مقرر کی گئی ہیں۔ مرکزی مقننہ میں برطانوی ہند کے عام انتخابات کی نشستوں کا ۱۰ فیصدی عنصر اچھوتوں کیلئے مخصوص ہوگا۔ ان مخصوص نشستوں کا طریقہ انتخاب مخلوط ہوگا۔ جس کا طریقہ حسب ذیل ہوگا۔

اچھوتوں کے تمام افراد جنکے نام عام انتخابات کی فہرستوں پر ہوں گے ایک انتخابی کالج بنائیں گے۔ جو ہر مخصوص نشست کیلئے واحد ووٹ کے طریقہ کے ذریعہ اچھوتوں کی ایک پنچایت منتخب کیا کریں گے۔ چار افراد جنکو ابتدائی انتخاب میں سب سے زیادہ آراء موصول ہونگی۔ وہ عام حلقۂ انتخاب کی جانب سے امیدوار ہوں گے۔ تعین نشست اسوقت تک جاری رہیگا جب تک میثاق کنندگان خود اس کے خلاف کوئی باہمی فیصلہ نہ کرلیں۔ ابتدائی انتخاب کے خاص طریق کا نفاذ مع تعین نشست کے اگر قبل نہیں تو دس سال تک ...

فرقہ وارانہ فیصلہ سے اچھوتوں کی نشستوں کو محفوظ کرنیکا مطالبہ

ڈاکٹر امبیدکر کے شرائط مصالحت

سر تیج بہادر سپرو کی رہنمائی میں ہندو لیڈروں کا وفد گذشتہ شب جس سکیم کو گاندھی جی کی پسندیدگی حاصل کرنیکے لئے یرودا جیل گیا تھا اسکی نقل کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے در اصل یہ سکیم ڈاکٹر امبیدکر کا بیان ہے۔

حصہ اوّل

مجلس قانون ساز میں نمائندگی!

(الف) اچھوتوں کے لئے صوبجاتی مجالس قانون ساز میں نشستوں کی تعداد حسب ذیل ہوگی:-

نام صوبہ	کل نشستیں	نشستیں	حلقہ ہائے انتخاب
مدراس	۲۱۵	۳۰	۱۸
بنگال	۲۵۰	۵۰	۱۰
یوپی	۲۲۸	۴۰	۱۲
سی۔پی اور برار	۱۱۲	۲۰	۱۰
بمبئی	۲۰۰	۱۶	۱۰
پنجاب	۱۷۵	۱۰	۵
بہار و اڑیسہ	۱۷۵	۲۰	۷
آسام	۱۰۸	۱۱	۴

(ب) ان نشستوں کا طریقہ انتخاب تحفظ نشست کیساتھ مخلوط ہوگا۔ بشرطیکہ اول دس سال کیلئے مدراس۔

حلقہائے انتخاب میں بمبئی سی پی اور بنگال کے ۱۰ میں۔ آسام کے ۴ میں۔ بہار و اڑیسہ کے ۷ میں۔ پنجاب کے ۵ میں۔ اور یوپی کے ۱۲ میں۔ عام انتخاب سے پیشتر پسماندہ ہندوؤں کے ووٹروں کا ابتدائی انتخاب ہو۔ تاکہ ایسے دو شخص منتخب کیے جائیں جو فہرست انتخاب کنندگان مرتب کریں اور یہی لوگ پسماندہ ہندوؤں کی طرف سے نشست کا انتخاب میں مقابلہ کرینگے

(ج) ۱۰ سال کے بعد ابتدائی انتخاب کا طریقہ ختم ہو جائیگا اور تمام نشستوں کو مخلوط انتخاب اور تحفظ نشست کے ساتھ پر کیا جائے گا۔

(د) اچھوتوں کی مخصوص نمائندگی کا حق مخلوط انتخاب اور محفوظ نشستوں کے ساتھ مزید پندرہ سال کی مدت تک جاری رہیگا۔ اس مدت کے بعد اسکا تصفیہ اچھوتوں کے ووٹروں کے کہنے پر کیا جاوے گا۔

(ھ) اچھوتوں کو مخصوص نمائندگی کا حق مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں میں انہیں شرائط اور انہیں طریقوں پر آبادی کے تناسب سے حاصل ہوگا۔ جو صوبجاتی مجلس قانون ساز میں حاصل ہوگا۔

(و) کم از کم اچھوتوں کیلئے حق رائے دہی بالغان حاصل ہوگا۔ اچھوتوں کو حق رائے دہی صوبجاتی اور مرکزی دونوں مجالس قانون ساز میں حاصل ہوگا۔

حصہ دوم

لوکل بورڈ

(۱) تمام صوبہ کی میونسپل کمیٹیاں، لوکل بورڈوں، ڈسٹرکٹ، تعلقہ، دیہی یونینوں، اسکول بورڈوں، پنچایتوں، اور کوئی مقامی انجمن جو اسوقت موجود ہو یا آئندہ ہو سب میں اچھوتوں کو آبادی کے لحاظ حق نمائندگی کی اجازت حاصل ہوگی۔

۲ - تمام عام ملازمتوں خواہ وہ مرکزی ہوں یا مقامی۔ اچھوتوں کا تقرر کم از کم آبادی کے تناسب سے کیا جائے گا اور استعداد علمی کا خیال بھی کیا جائے گا۔ استعداد علمی کے علاوہ دیگر امور کے متعلق جو آئینی قواعد و ضوابط ہونگے ان میں نرمی پیدا کر کے پسماندہ ہندوؤں کی تعداد پوری کرنے کی تدبیر نکالی جاسے گی

۳ - ہر صوبہ میں تعلیمی گرانٹ سے اتنی رقم پسماندہ ہندوؤں کی تعلیم کیلئے سہولتیں بہم پہونچانیکی غرض سے محفوظ رکھی جائیگی۔ جو اس صوبہ میں ان کی آبادی کے تناسب ہو۔

۴ - دستور میں اسکا بھی انتظام ہوگا کہ پس ماندہ ہندوؤں کو اسکا حق حاصل ہے کہ اگر اُن کی تعلیم۔ حفظ صحت، پبلک ملازمتوں میں تقرر وغیرہ کے متعلق اُنکے مفاد کو نظر انداز کیا گیا تو وہ گورنر اور وائسرائے کے پاس انہی شرائط اور انہی اصول کے مطابق اپیل کر سکیں جن کا دستور کینیڈا کی دفعہ ۹۳ میں مذکور ہے۔

۴ تو ضروری رہیگا جسکے بعد وہ خود بخود ختم ہو جائیگا لوکل باڈیز اور سرکاری ملازمتوں میں تقرر پر کوئی پابندی عائد نہ ہوگی۔ کوشش کیجائیگی کہ تعلیمی معیار کو پیش نظر رکھتے ہوئے اچھوتوں کو مناسب نیابت حاصل ہو جائے۔ تعلیمی سہولتیں بہم پہونچانے کے لئے اچھوتوں کیلئے صوبجاتی گرانٹوں میں علیحدہ رقوم مقرر کر دیجایا کریں گی۔ ہندوستان آپکے فوری فیصلہ کا بیچینی کیساتھ انتظار کر رہا ہے۔

جیکر اور سپرو کا تار

وزیر اعظم۔ وائسرائے۔ اور وزیر ہند کے نام

سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکر نے وزیر اعظم وائسرائے اور وزیر ہند کے نام ذاتی حیثیت سے حسب ذیل تار روانہ کیا ہے

” اعلیٰ ذات ہندوؤں کے مندوب پنڈت مالوی جی اچھوتوں کے نمائندے امبیدکر اور مسٹر سرینواس (مندوبین گول میز کانفرنس) مسٹر ایم سی راجہ اور دیگر مندوبین جو مدراس اور متفرق صوبجات سے آئے۔ اچھوتوں اور اُنکے حقوق کے تحفظ کے معاملات پر ایک باہمی فیصلہ پر پہونچ گئے ہیں۔ گاندھی جی اس میثاق کے شرائط سے متفق ہو گئے ہیں۔ مکمل کاپی حکومت بمبئی اور حکومت ہند کو بھیجدی گئی ہے۔ آپ کو بھی آج بحری تار کے ذریعہ پیغام ارسال کیا جا رہا ہے۔ گاندھی جی کی طاقت روز بروز کم ہو رہی ہے۔ تمام ملک میں چھوت چھات کے یکسر ختم کر دینے کی زبردست تحریک شروع ہو گئی ہے اسلئے ہم آپسے درخواست کرتے ہیں کہ فیصلہ کے اس حصہ کو جسکا تعلق اچھوت اقوام کی نیابت سے ہے خارج کر دیں۔ اور فوری کارروائی کریں جسکا تمام ملک کو انتظار ہے۔ اور جسکی ستائش کیجائیگی۔ گاندھی جی کا برت توڑنے کی سخت ضرورت ہے۔ پس فوری کارروائی کیجائے جس سے صورت حال پر بڑا اثر پڑے گا۔

وائسرائے کو جو تار دیا گیا ہے اس میں بھی انہیں خبروں کا ذکر ہے۔ گاندھی جی کی تشویش کی حالت کا ذکر کر کے فوری فیصلہ کی درخواست کی گئی ہے۔

اسمبلی میں مساجد کے متعلق قرارداد!

شیخ صادق حسین صاحب ایم۔ ایل۔ اے نے اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں حسب ذیل قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیدیا ہے۔ یہ اجلاس نومبر ۱۹۳۲ء میں بمقام دہلی منعقد ہوگا۔ یہ اسمبلی گورنر جنرل باجلاس کونسل سے سفارش کرتی ہے کہ تمام مساجد جو حکومت کے قبضہ میں ہیں مسلمانوں کی قوم کو واگذار کر دی جائیں۔ اور یہ احکام جاری کر دیے جائیں کہ کوئی

[illegible]

ہندو مہاسبھا کی مجلس مضامین کے ریزولیوشن

دہلی ۲۰ ستمبر۔ ہندو مہاسبھا کی سبجیکٹ کمیٹی میں پروفیسر رادھاکرجی کا وہ رزولیوشن معمولی لفظی ترمیم کیساتھ پاس ہوگیا جیمیں وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ حل کی مذمت کیگئی ہے اور ہندوستان کے فرقہ وارانہ مسئلہ کو جمعیت اقوام کے معاہدے کے معیار پر حل کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

آل انڈیا ہندو مہاسبھا کا یہ اجلاس برطانی گورنمنٹ کے فرقہ وارانہ مسئلہ کو دیگر وجوہ کیساتھ حسب ذیل وجوہ کی بنا پر بزور مذمت کرتا ہے۔

(۱) یہ فیصلہ وزیر اعظم کو اپنے بیان دارالعوام مورخہ ۱۹ر جنوری ۱۹۳۱ء کی تردید کرتا ہے۔ جسمیں جداگانہ انتخاب اور وزن کردہ نمائندگی کی پرزور مذمت کی گئی تھی۔ اور جس کو قومی سیاسی نظام یا جماعت کے منافی بتلایا تھا۔

(۲) یہ فیصلہ ہندو قوم۔ سکھ۔ مسلمانوں کی اہم جزو۔ عیسائیوں، پست اقوام، نیز ہندوستان کی خواتین کی بہو تعداد جو انتخاب کے حق میں ہیں) متفقہ رائے کو اہانت آمیز طریقہ سے نظر انداز کرتا ہے۔

(۴) یہ فیصلہ پنجاب اور بنگال میں ہندو اقلیتوں کی مرضی کے بغیر جداگانہ اور فرقہ وارانہ انتخاب ان پر زبردستی عائد کرتا ہے

(۵) یہ فیصلہ عورتوں کے متفقہ مطالبہ کیخلاف اُن میں بھی جداگانہ انتخاب کو وسعت دیتا ہے۔

(۶) یہ فیصلہ اقلیتوں کے تحفظ کے نام سے صرف مسلمانوں کیلئے تحفظ بہم پہونچاتا ہے۔ خواہ وہ اکثریت میں ہوں یا اقلیت میں برخلاف سکے یہ فیصلہ ہندو اقلیتوں کو نہ صرف کوئی تحفظ ہی دیتا ہے بلکہ اُن کو اُن کی نمائندگی کے ایک جزو سے محروم کرتا ہے جسکے وہ آبادی کے لحاظ سے حقدار ہیں۔

مسلمانوں کو سب کچھ ملگیا

(۷) یہ فیصلہ اقلیتوں کے لئے مختلف طریقہ پیش کرتا ہے اور مسلمان اور یوروپین اقلیتوں کی حسب ذیل طریقہ سے حمایت کرتا ہے۔ ا۔ مسلمان اقلیتوں کو نمائندگی میں مصنوعی اور مطلق ویٹیج دیتا ہے۔

ب۔ یہ فیصلہ بنگال اور پنجاب کی ہندو اقلیتوں کی نمائندگی کو اس معیار سے بھی گرادیتا ہے۔ جس کی کہ وہ آبادی کے تناسب سے حقدار ہیں۔

ج۔ یہ فیصلہ سکھوں کو نمائندگی کے ویٹیج سے محروم کرتا ہے برخلاف اسکے الیسی حالات میں مسلمان اقلیتوں کو ویٹیج دیتا ہے

د۔ یہ فیصلہ یوروپینوں اور انیگلو انڈین اقلیتوں کو نمائندگی کا ایک ایسا ویٹیج دیتا ہے جو اُن کی آبادی کے لحاظ سے قطعی غیر مناسب ہے۔

(۶) اس سے پنجاب اور بنگال کی ہندو اقلیت کی نمائندگی کو کم کرکے اسقدر غیر مناسب بنا دیا گیا ہے۔ کہ ہندوؤں کے ادا کردہ ٹیکسوں اور ان کی معاشرت اور ترقی کے لحاظ سے مضحکہ خیز ہوگئی ہے۔

س۔ اس سے معاہدہ لکھنو کے توازن کا خاتمہ کردیا گیا ہے جو ایک متفقہ حل تھا اور جن کی سائمن کمیشن نے بھی تصدیق کی تھی

(۸) یہ فرقہ وارانہ فیصلہ ایک ثالث فیصلہ نہیں ہے جس کے فریق متعلقہ پابند ہوں۔ بلکہ یہ حکومت برطانیہ کا فیصلہ ہے۔

(۹) یہ دلیل کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کا متفقہ فیصلہ پیش نہیں کیا جارہا ہے لغو ہے کیونکہ:-

(ا) یہ مسئلہ خود حکومت ہی کیجانب سے پیدا کیا گیا ہے۔

(ب) اس کے حل میں حکومت کے پیدا کردہ حالات کے ذریعہ رخنہ اندازی ہوئی۔ مثلاً حکومت ہند کا جو ڈسپیچ شایع ہوا تھا اسمیں مسلمانوں کے تمام مطالبات منظور کرلیے گئے تھے۔ نیز قوم پرست مسلمان کو گول میز کانفرنس میں شامل نہیں کیا گیا

(۹) اندریں حالات چونکہ ایسے اسباب مہیا نہیں ہیں جنکے ذریعہ متفقہ فیصلہ کرنے میں سہولیت ہو۔ بریں وجہ ہندو مہاسبھا اپنے سابقہ ریزولیوشنوں کے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ ہندوستان کے فرقہ وارانہ مسئلہ کو سابقہ قومی فرقہ وارانہ حل کے مطابق جو کہ اقلیتوں کے منظور شدہ معاہدہ میں مضمر ہے اور جس کی حکومت ہند اور حکومت برطانیہ فریق اور دستخط کنندگان کی حیثیت سے پابند ہیں۔ اور جو کہ مسٹر ہنڈرسن کے الفاظ میں یورپ اور دنیا کے پبلک قانون کا ایک جزو بنا ہوا ہے۔ جس کی رو سے زبان۔ معاشرت۔ اور تعلیم و مذہب کے متعلق حقوق کے پورے تحفظ کی گارنٹی کیگئی ہے۔ لیکن یہ گارنٹی جداگانہ نیابت کے ذریعہ نہیں کیگئی ہے۔ اور ہندو مہاسبھا جملہ فرقوں کو دعوت دیتی ہے کہ وہ ان بین الاقوامی فرقہ وارانہ فیصلہ کی حمایت اس امر کو پیش نظر رکھ کر دیں کہ فیصلہ دنیا کی سب سے بڑی ثالثی جماعت نے کیا ہے۔

سبجکٹس کمیٹی میں دیگر بہت سے رزولیوشن پیش کئے گئے جن کے موضوعات مندرجہ ذیل ہیں:-

بھوپال اور حیدرآباد میں ہندوؤں کی حالت۔ رام گڈھو کی فسادات۔ سودیشی کا پرچار اور بدیشی کا بائیکاٹ ڈیفنس فورٹ کا قیام۔ ہندو یوتھ لیگ کا قیام۔ اغواء کی وارداتوں کا انسداد۔ سندھ کی علیحدگی کی مخالفت کیشمیر کے ہندوؤں کے حقوق۔ اور گلینسی کمیشن کی سفارشات۔ ہندو مہاسبھا کا پروپیگنڈا۔ اور اُس کے کام کی تنظیم۔

پروانشل مسلم تعلیمی کانفرنس کا آیندہ اجلاس

پراونشل مسلم تعلیمی کانفرنس صوبہ متحدہ کا نواں اجلاس لیالی کی تعطیل میں منعقد ہوگا۔ کانفرنس کی خوش قسمتی سے اس اجلاس کی صدارت ہمدرد قوم جناب نواب زادہ محمد لیاقت علی خاں صاحب ایم۔ اے کنٹب بیرسٹرایٹ لا۔ ڈپٹی پریسیڈنٹ کونسل صوبہ متحدہ رئیس کرنال نے منظور فرمائی ہے۔ اور سرگرم مجلس استقبالیہ کے صدر خان بہادر شیخ خلیل الدین احمد صاحب رئیس و آنریری اسپشل مجسٹریٹ بریلی ہیں۔ خان بہادر صاحب موصوف بیرونجات سے شرکت کرنیوالے ممبران کانفرنس کیلئے کھانے کا انتظام اپنی جیب خاص سے فرمائینگے۔ مہمانوں کے قیام کا انتظام مجلس استقبالیہ کریگی۔

امید ہے کہ برادران اسلام کانفرنس کی ممبری سے اجلاس کی عزت بڑھائیں گے۔ اور اپنے تعلیمی مفید مشوروں سے کانفرنس کے مقاصد کو تقویت بخشیں گے۔

اجلاس کانفرنس میں پیش کرنے کیلئے اگر کوئی صاحب بحیثیت ممبر کوئی تجویز بھیجنا چاہیں تو کانفرنس بدایوں میں ۲۰ اکتوبر سے قبل بھیج سکتے ہیں۔

قیام و طعام کے متعلق بیرونجات کے ممبران کانفرنس سے کوئی فیس نہیں لیجائے گی۔

فیس ممبری صرف تین روپیہ ہے

نظام الدین حسین جائنٹ سکریٹری

لنڈن۔ کی اطلاعات مظہر ہیں کہ جوقت وہاں اچھوتوں اور ہندوؤں کی اونچی ذات کے نمائندوں میں سمجھوتہ کی خبر پہونچی تو عام اطمینان کا اظہار کیا گیا۔ مسٹر جارج لینز بری نے اسموقعہ پر یہ توقع ظاہر کی کہ اب اس کے بعد ہندو مسلمان اور سکھوں وغیرہ میں بھی مفاہمت ہوجائیگا تاکہ تمام موجودہ مشکلات دور ہوجائیں

معاہدہ اٹاوہ سراسر ناقابل قبول ہے

شاہی ترجیحات سے دوسرے ممالک ہندوستان کے دشمن ہو جائینگے

ایوان تجار ہند کا مراسلہ حکومت ہند کے نام

بمبئی ۱۱ ستمبر (خاص تار) ایوان تجار ہند نے سکریٹری حکومت ہند کے محکمۂ تجارت کے سکرٹری کو حسب ذیل مراسلہ بھیجا ہے:-

اٹاوہ کانفرنس میں ہندوستانی اور برطانوی وفود کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے اُسکے متعلق اخبارات میں جو بیان شایع ہوا ہے اُسپر ایوان تجار ہند کی کمیٹی نے کافی غور و خوض کیا اس نے پہلے بھی ہندوستانی وفد کے اراکین کے خلاف احتجاج کیا تھا چونکہ ان کو حکومت ہند نے نامزد کیا تھا اور ہندوستانی تاجروں کے مفاد کو بالکل نظر انداز کردیا گیا تھا اور سرکاری مراسلہ کے شایع ہونے پر کمیٹی نے حکومت کے نام حسب ذیل برقی پیغام بھیجا تھا:-

ایوان تجار ہند کی کمیٹی معاہدہ اٹاوہ کانفرنس پر غور کررہی ہے پہلی نظر میں ہندوستان کا فائدہ نظر نہیں آتا ہے بلکہ اسکا اندیشہ ہوتا ہے کہ ہندوستان کے دوسرے گاہکوں کے منتشر ہوجانے سے ہندوستان کی تجارت کو نقصان پہونچے گا، اس لیے کمیٹی بہت مشکور ہوگی، اگر حکومت عوام الناس کی اطلاع کی غرض سے اُن اعداد و شمار کو شایع کردے جنکی بنا پر اس معاہدہ کو ہندوستان کے لیے مفید بنایا جاتا ہے کمیٹی یہ بھی جاننا چاہتی ہے کہ وفد کی رپورٹ کب شایع ہوگی،

سابقہ مراسلہ میں کمیٹی نے یہ ظاہر کیا تھا کہ سرکاری محصولات اور سرکاری مالیات کی عام حالت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسکی امید نہیں ہوسکتی کہ فی الحال معاہدہ کی کوئی گنجائش ہے۔ نیز اسکو ملحوظ رکھتے ہوئے بھی اس کا امکان نہیں ہوتا ہے کہ ہندوستان میں جو صنعتی ترقی پذیر ہیں اپنر اسکا اثر کیا ہوگا، اسطرح کمیٹی اسکو بھی نظر انداز نہیں کرسکتی کہ ہندوستان کے وہ گاہک جن کے ساتھ امتیازی سلوک کیا جائے گا، اِن کے دلمین انتقامی جذبات پیدا ہوں گے،

میری کمیٹی یہ بتادینا چاہتی ہے کہ ہندوستان کی حالت برطانوی مستعمرات سے بالکل جداگانہ ہے کیونکہ دول متحدہ کو مستعمرات کی برآمد اونکی درآمد سے بہت زیادہ ہے، تجارتی اعداد و شمار سے ظاہر ہوگا کہ ہندوستان برطانیہ کے ہاتھ جتنا مال فروخت کرتا ہے اُس سے کہیں زیادہ اُس سے خرید کرتا ہے، اس لیے برطانیہ کو جانے والے مال سے جتنا فائدہ ہوگا اُس سے کہیں زیادہ آنے والے مال پر نقصان ہوگا اس لیے نتیجہ ہندوستان کے مفاد کے خلاف ثابت ہوگا، اگر یہ فرض بھی کرلیا جائے کہ ہندوستان کے دوسرے ممالک پر ہندوستان کو ترجیح دینے سے ہندوستان کو اتنا ہی فائدہ ہوگا جتنا انگلستان کو ہندوستان کیطرف ترجیح دیے جانے پر حاصل ہوگا جب بھی یہ معاملہ کچھ مناسب و مفید نہین کیونکہ انگلستان سے ہماری درآمد برآمد کے مقابلہ میں زیادہ ہے،

یہ بھی ظاہر ہے کہ خام پیداوار اور اشیاء خوردنی کے متعلق ترجیح دینے کا فائدہ بیچنے والے کو نہیں بلکہ خریدنے والے کو ہوگا اور یہ دعوی کہ ہندوستان کی خام پیداوار ٹیکس سے بری رکھکر انگلستان ہندوستان کو فائدہ پہونچانا چاہتا ہے سراسر قابل اعتراض ہے غیر ممالک جو ہندوستان کی خام پیداوار خریدتے ہین وہ امتیازی چنگی کو دیکھ کر یقینی خفا ہوں گے اور ان کو جہاں یہ مال ملے گا وہاں سے خریدنے کی کوشش کرین گے،

سرکاری مراسلہ مین مذکور ہے کہ ترجیح دینے کی صورت کہ غیر ملکی مال پر محصولات مین اضافہ ہوگا یا دول برطانیہ کے مال کے محصولات کم کردیے جائیں گے یا ان دونوں طریقوں کا متحدہ عمل ہوگا، کمیٹی کا خیال ہے کہ برطانیہ کے حق مین موجودہ چنگی کو تخفیف کرنا ناممکن ہے کیونکہ اسطرح برطانیہ کو ترجیح دینے کا نقصان ہندوستانی ٹیکس ادا کرنے والون کو برداشت کرنا پڑے گا اور محصولات مین جو کمی ہوگی اُسے پورا کریں گے دوسری چیزوں پر ڈیوٹی لگانا ہوگی، جس کے خلاف سارے ملک میں غیظ و غضب کے جذبات بھڑکینگے، اور تجارت کو سخت صدمہ پہونچے گا، غیر برطانی مال پر زائد ڈیوٹی لگانے سے بعض اشیا کے متعلق خریداران پر ناقابل برداشت بار ہوجائے گا، اگر ہندوستانی خریدار کو کسی چیز کے بارے میں ناقابل برداشت بار اُٹھانا پڑا تو وہ محض ہندوستانی مصنوعات کو فائدہ پہونچانے کی غرض سے روا ہوسکتا ہے، تعجب ہے کہ جو لوگ ہندوستانی مصنوعات کو فائدہ پہونچانے کی غرض سے روا ہوسکتا ہے، تعجب ہے کہ جو لوگ ہندوستانی مصنوعات کو تحفظات دینے کے اس بنا پر مخالف ہین کہ اس سے بیجا بار اُٹھانا پڑتا ہے، وہ کسطرح شاہی ترجیحات کی حمایت کرتے ہین، حال میں صرف جاپان کے خلاف ناگہانی ڈیوٹی عائد کرنے کی درخواست کیگئی تھی لیکن تمام غیر برطانی ممالک کے خلاف منظور کی گئی، اس سے حقیقت حال کا اظہار ہوسکتا ہے، دوسرے ممالک مثلاً اٹلی سے آنے والے کپڑون پر ڈیوٹی لگانے کی ضرورت نہ تھی، کیونکہ وہاں طلائی معیار کا رواج ہے، ہندوستان کی رائے عامہ اسکو ہرگز پسند نہیں کرتی، کہ دول متحدہ امریکہ، فرانس، بلجیم، ہالینڈ، اور جرمنی وغیرہ جو ہندوستان کے بہترین گاہک ہیں، اِن کے خلاف اس قسم کا غیر منصفانہ سلوک کیا جائے کیونکہ اُس کے بعد بھی وہ انتقام لینے مین حق بجانب ہوں گے،

کمیٹی کی رائے ہے کہ ترجیح گھر سے شروع کیجائے اور ہندوستانی مصنوعات کو سب پر ترجیح دی جائے،

اگر حکومت نے معاہدہ اٹاوا کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی تو ہندوستان میں اس خیال کے لوگون کو بہت تقویت پہنچ جائیگی، جن کا عقیدہ ہے کہ ہندوستان کو سلطنت برطانیہ مین مساوات کا درجہ حاصل نہین بلکہ یہ شاہی مقاصد کی تکمیل کا آلہ کار ہے،

آرڈیننس کی تنسیخ اور سیاسی اسیروں کی رہائی

پشاور ۲۲ ستمبر۔ ملک خدابخش خاں لیڈر نیشنلسٹ پارٹی نے ۱۴ رزولیوشن سرحدی کونسل میں پیش کرنیکا نوٹس دیا ہے جسمیں آرڈیننس نمبر ۱ سنہ ۱۹۳۲ء کو سرحد سے خارج کرنے سیاسی اسیروں کو چھوڑنے اور کونسل کی ایک کمیٹی کے ذریعہ آرڈیننسوں کی کارکردگی پر رپورٹ کرنا شامل ہے۔ ایک تجویز میں اس ریگولیشن کا منسوخ کرانا ہے۔ جو صرف صوبہ سرحد کیلئے جاری کیا گیا ہے مالگزاری اور آبیانہ میں ۵۰ فیصدی تخفیف کی ایک تجویز یہ ہے کہ مقامی حکومت حکومت ہند سے اسباب میں گفتگو کرے کہ جب تک نئی حکومت ہند تیار ہو اسوقت مرکزی حکومت کی سالانہ امداد جو عارضی طور پر سرحد کیلئے منظور کیگئی ہے ایک آئینی صورت دیدی جائے

اخبارات کے نمایندوں کو گاندھی جی کا بیان
برت کے اسباب اور مذہب و سیاست سے اسکا تعلق

پونا - ۲۰ ستمبر - آج سہپر کو یرودا جیل گاندھی جی نے پریس کے نمایندوں سے ایک گھنٹہ تک ملاقات کی گاندھی جی نے کہا کہ انہوں نے آج بارہ بجے دوپہر ایک دلآویز حمد گانے کے بعد جو عباس طیب جی کی لڑکی نے تصنیف کی تھی - اپنا برت شروع کر دیا - اس حمد کے معنی حسب ذیل ہیں :-

" اے مسافر بیدار ہو ، اور اپنا بستر چھوڑ دے ، کیونکہ صبح ہو چکی ہے ، رات ختم ہو گئی ہے - تو اب تک کیوں پڑا سو رہا ہے - وہ شخص جو بیداری کے وقت پڑا سوتا رہتا ہے - اسکو اپنی بدنصیبی پر آنسو بہانے پڑتے ہیں - اور وہ شخص جو جاگتا رہتا ہے اپنے دل کی مراد حاصل کر لیتا ہے "

گاندھی جی نے اپنی حالت سے اس کی مطابقت کرتے ہوئے کہا کہ جب صبح ہو گئی تو خدا نے مجھے غافل نہیں پایا میں نے برت شروع کر دیا ہے اسلئے مجھکو آنسو بہانے کا کوئی سبب نہیں - کہ میں نے تاریکی کو اپنے پاس آنے نہیں دیا - یہی خیال میرے اس تھکا دینے والے سفر میں میرے ساتھ رہیگا -

" میری تقلید میں برت نہ رکھو "

جب گاندھی جی سے سوال کیا گیا کہ آیا سردار ولبھ بھائی پٹیل شری یت مہا دیو دیسائی نے بھی برت رکھا ہے تو گاندھی جی نے کہا کہ ان لوگوں نے صرف ایکدن کا برت رکھا ہے ، نیز یہ کہا " کہ اس سلسلہ میں میں ہر شخص سے کہنا چاہتا ہوں کہ میری ہمدردی کیلئے کوئی برت نہ رکھے - ایسا کرنا غلطی ہوگی میں نے یہ کام اسلئے کیا ہے کہ مجھے خدا کیطرف سے دعوت عمل پر کامل اعتماد ہے - اسلئے اگر دوسروں کو کوئی ایسی ہی ندائے غیب نہ ملے تو انہیں برت رکھنا نہیں چاہئے - ہاں تزکیہ نفس اور مقصد کیساتھ ہمدردی کیلئے صرف ایک دن کا روزہ رکھنا اچھی بات ہوگی - لیکن اگر اسوقت تک روزہ رکھیں جب تک ملک معظم کی حکومت کا بدل نہ جائے - تو ایک بری مثال پیش کرنے کے برابر ہوگا - اور اس سے کسیکو کوئی فائدہ نہیں ہوگا - اسطرح کا برت رکھنا حق اور فرض صرف اسی کا ہے جسنے اسکی اہلیت عمل میں باضابطہ ترتیب حاصل کی ہو -

اچھوتوں کی تخصیص

اس برت کے مقصد اور ڈاکٹر امبیدکر کے اس قول پر کہ گاندھی جی نے اپنے سب پتے نہیں دکھلائے ہیں - جب سوال کیا گیا تو گاندھی جی نے جواب دیا کہ :-

" میں نے اپنے سب پتے دکھلا دیے ہیں اور جہانتک موجودہ صورت حالات کا تعلق تھا میں جیلوں کی سلاخوں کے اندر سے کچھ نہیں کہہ سکتا تھا - اب جبکہ صرف چند گھنٹے مجھکو اسکا موقع ملا ہے میں پریس کے پہلے ہی سوال کا جواب دیتا ہوں جو بیان میں نے ۱۵ ستمبر کو حکومت کو بھیجا تھا - اگر اسی وقت شائع کر دیا جاتا تو میرا خیال واضح ہو جاتا میری اصل غرض مختصراً یہ ہے

" میرا برت صرف جداگانہ انتخاب کے خلاف ہے اچھوتوں کی آئینی تخصیص کیخلاف نہیں ہے - یہ کہنا کہ میں نے پامال فرقوں کے لئے اچھوتوں کی تخصیص کی مخالفت کر کے اسکو نقصان پہنچایا ہے کسی حد تک صحیح ہے - میں اسوقت بھی تخصیص کا مخالف تھا اور اب بھی مخالف ہوں - لیکن میرے سامنے آئینی تخصیص کی کوئی سکیم کبھی پیش نہیں کیگئی - کہ میں اسے قبول یا رد کرتا اس چیز پر فیصلہ کرنیکا کوئی سوال ہی نہ تھا -

ترقی کا راستہ

جب میں نے آئینی تخصیص کے متعلق اپنا خیال پختہ کیا تھا تو میں نے یقیناً اس کی سخت مخالفت کی تھی - کیونکہ میری ناچیز رائے میں یہ تخصیص پامال فرقوں کو فائدہ پہونچانے کی بجائے اُن کو نقصان پہونچائیگی - کیونکہ یہ اُن کے فطری ارتقاء کو روک دیتی - جب کبھی کوئی شخص کسی چیز پر بھروسہ کرتا ہے تو اس حد تک سادہ کمزور ہو جاتا ہے - اگر لوگ مجھ پر ہنسیں تو میں دعوی کرونگا جو میں نے ہمیشہ کیا ہے - کہ میں نسلی اعتبار سے اچھوت نہیں ہوں لیکن اپنی پسند سے اچھوت ہوں میں نے ہمیشہ اپنے طور پر کوشش کی ہے کہ میں اپنے آپ کو پامال فرقوں میں بھی سب سے ذلیل فرقہ کا نمایندہ سمجھوں کیونکہ اچھوتوں کے اندر بھی اعلیٰ ادنیٰ جماعتوں کی تفریق موجود ہے

میر النصب العین

میر النصب العین ہمیشہ ہی رہا ہے کہ میں اپنے آپ کو ان ذلیل ترین اچھوتوں میں سمجھوں جنکا خیال جہاں میں جاتا ہوں میرے ساتھ رہتا ہے - کیونکہ میں نے بھی یہ زہر کا پیالہ پیا ہے میں نے مالابار اور اوڑیسہ میں بہت سے اچھوت دیکھے اور مجھے یقین ہو گیا کہ ان کو اگر ترقی کرنا ہے تو یہ ترقی نشستوں کی تخصیص کی راہ سے نہیں ہو سکتی - بلکہ ہندو مصلحین کی جدوجہد سے ہو سکتی ہے - اور چونکہ میں نے محسوس کیا ہے کہ یہ تفریق اُن کی اصلاح کی تمام توقعات کا خاتمہ کر دیگی اسلئے میری روح نے اسکے دور کرنیکا عہد کیا ہے -

انجام کا آغاز

مجھے یہ صاف طور پر بیان کر دینا ہے کہ جداگانہ انتخاب کی تنسیخ میری منطق کیلئے تشفی بخش ہو جاویگی - لیکن اسکی روح کیلئے تشفی بخش نہوگی - اور خود ساختہ اچھوت ہونیکی حیثیت سے میں ہندوں اور اچھوتوں کے ایک مصنوعی معاہدہ سے مطمئن نہیں ہونگا -

میں جو کچھ چاہتا ہوں ، میں جسکے لئے زندہ ہوں اور جس کیلئے مرنے میں مجھے خوشی ہوگی - وہ جڑ اور بنیاد سے اچھوت پن کا خاتمہ ہے اسلئے میں ایک زندہ معاہدہ چاہتا ہوں جسکا حیات بخش اثر کل نہیں آج ظاہر ہو جائے اور اس معاہدہ پر ایک ایسے آل انڈیا مظاہرے سے مہر ثبت کر دی جائے جسمیں ہندو اچھوت ایک جگہ ہو جائیں - ایک تھیٹر کے تماشہ کیطرح نہیں ، بلکہ برادرانہ طور پر گلے ملکر اپنی زندگی کے اسی خواب کو پورا کرنے کیلئے میں اس آتشیں دروازے میں داخل ہوا ہوں -

برطانوی حکومت کے فیصلے نے میری امیدوں کا بھی قطعاً خاتمہ کر دیا تھا اس کی فیصلہ کن علامت میں نے ایک طبیب کی صحیح نگاہ سے دیکھ لی جسکا کہ مجھے دعوی ہے اس لئے جداگانہ انتخاب کا ترک کرنا اسی انجام کا ایک آغاز ہے

میری زندگی کی کوئی حقیقت نہیں

میں ان تمام رہنماؤں کو جو بمبئی میں ہوں یا کہیں ہوں اس عاجلانہ فیصلہ کیخلاف متنبہ کرتا ہوں میں اپنی زندگی کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتا - ایسی ایسی سینکڑوں جانیں اگر اس اعلیٰ مقصد کیلئے دی جائیں جب بھی ان بیدردانہ مظالم کا پورا کفارہ نہیں ہوگا - جو ہندوں نے ان مجبور عورتوں اور مردوں پر صدیوں تک کیے ہیں - خود بنی نوع انسان کا خاندان اسکام میں میری مدد کریگا - اگر میں اسکام پر دل سے کربستہ ہو گیا ہوں اس دل سے جو ایک انسانی کی امکانی کوشش سے صاف کیا گیا ہو اور کینہ اور غصہ سے پاک ہے اسلئے آپکو معلوم ہونا چاہئے کہ میرا برت اعتماد پر مبنی ہے - وہ اعتماد جو مجھے اس مقصد پر ہندوں کی انسانیت پر انسانی فطرت پر اور سرکاری دنیا پر حاصل ہے

برت کی مذہبی حیثیت

جب گاندھی جی کی توجہ اخبار " ڈیلی ہیرلڈ " کی نکتہ چینی کیطرف مبذول کیگئی ، جس نے لکھا ہے کہ یہ برت صرف دستور اساسی کے ایک ادنیٰ جزو کیلئے رکھا گیا ہے تو " " جی نے " کہا کہ اُسے کسی شکل و صورت میں سیاسیات سے کوئی تعلق نہیں ہے - لیکن اسکے یہ معنی نہیں ہیں کہ اسکا کوئی سیاسی نتیجہ نہیں ہوگا - اسکے سیاسی نتائج بہت عظیم ہونگے مگر اصولی چیز اسکا مذہبی اور اخلاقی پہلو ہے - میں نے یہاں مذہب کے لفظ کو سب سے زیادہ وسیع معنی میں استعمال کیا ہے - کیونکہ اچھوت پن پر حملہ کر کے میں اس مسئلہ کی تہ تک پہونچ گیا ہوں -

اسلئے یہ چیز ایسی ہے کہ سیاسی حیثیت سے سوراج سے بھی بلند تر ہے - اور میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ دستور اساسی بالکل ایک بار گراں بن جائیگا جسمیں پامال فرقوں کو یہ احساس ہو کہ اچھوت پن کا بار ان کے سینہ سے ہٹا دیا گیا -

چونکہ انگریزی حکام تصویر کا یہ رخ زندہ نہیں دیکھتے - اسلئے وہ اپنی بے علمی ایسے مسائل کا فیصلہ کرنے بیٹھتے ہیں جو کروڑوں انسانوں کے بنیادی وجود پر اثر انداز ہوتا ہے یہاں میرا مطلب ہندوؤں اور اچھوتوں سے ہے - یعنی پامال کرنیوالوں اور پامال ہونیوالوں سے ، اسلئے سرکاری طبقہ کو اس غفلت سے بیدار کرنے کیلئے میں نے اندرونی آواز کی دعوت پر اپنی زندگی سے اسکا مقابلہ کرنا چاہا ، آپ یقین کریں کہ میں اپنے آپ کو سلامت رکھنے کی پوری کوشش کرونگا - تاکہ ہندو ضمیر اور برطانوی ضمیر زندہ ہو جائے اور اس روح فرسا تکالیف کا خاتمہ ہو -

وزیر اعظم نے معاہدہ پونا منظور کر لیا !
گاندھی جی نے برت توڑ دیا !

پونہ - ۲۶ ستمبر اس خبر کے پہونچتے ہی کہ وزیر اعظم نے معاہدہ پونہ کو منظور کر لیا ہے - اور فرقہ وارانہ فیصلہ میں تبدیلی کر دیں گے مہاتما گاندھی نے اپنا برت توڑ دیا اور آج پانچ بجے شام تک جب کہ آپنے برت توڑا ہے آپکے برت کو کل ایک ہفتہ پانچ گھنٹہ ہوئے تھے -

جب اس خبر کی سرکاری طور پر تصدیق ہو چکی یعنی ایوان اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ میں اعلان ہو چکا تو سب سے پہلے یہ خبر ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور جو آج ہی یہاں آئے ہیں مہاتما گاندھی کے پاس لے کر گئے مہاتما گاندھی نے اس خبر کو سنتے ہی ایک دعائیہ جلسہ فوراً کیا جس میں اُن کے چند دوست اور اعزا شریک تھے اور اُس میں شکر کی ادائگی کے بعد ایک گلاس میٹھا لائم جوس پی کر اپنا برت توڑ دیا -

ہندوستان کے ہر گوشہ سے مبارک باد کے تار موصول ہو رہے ہیں - اور کثیر التعداد میں موصول ہو رہے ہیں - جن میں لوگ ہندوستان کے رہنمائے اعظم کی قیمتی زندگی کے بچ جانے پر اپنے جذبات مسرت کا اظہار کر رہے ہیں - اور معاہدہ پونا کو ہندوؤں کے معاشرتی عہد کا ایک خوش گوار باب سمجھتے ہیں -

اور امید کرتے ہیں کہ اب ہندوں سے ذات پات کے جھگڑے مٹ جائیں گے -

سرسوتی لوئیاں

یہ ایک اعلیٰ قسم کی لوئی ہے
جسے ہندوستانی
Dhariwal کاریگر
دھاریوال (پنجاب) میں بناتے ہیں
اگر آپ کو اچھی اور مناسب
قیمت کی لوئی درکار ہے - تو اس
لیبل کا دھیان رکھیے -
کئی خوشنما رنگوں میں ملسکتی ہے
سائیز
۱۰۸ انچ × ۵۴ انچ
قیمت ۰ - ۱۲ - ۵ روپے

SARASWATI
REGISTERED

آج ہی ایک لوئی خریدیے
ہندوستان بھر میں کپڑے
کے بیوپاریوں سے ملسکتی ہیں

مقامی ایجنٹ :- امپریل ایجنسی - جنرل گنج - کانپور -

یا براہ راست میل آرڈر ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۴۸ کو لکھیے
دی نیو ایجرٹن ؤولن ملز دھاریوال پنجاب

ہندوستان میں دیسی صنعت پارچہ بافی کی تاریخ

جاپان اور لنکا شائر کے کپڑے کا اثر

ملک کی صنعت پارچہ بافی پر پچاس سالہ اعداد

گذشتہ ۷۰ سال میں ہندوستان کی ملوں میں خاطر خواہ ترقی ہوئی ہے، ہندوستان کے شہر بمبئی میں سب سے پہلی مل ۱۸۵۶ء میں مسٹر کاؤس جی ناتا بھائی ڈاور نے جاری کی تھی اور اس کے بعد دوسری ملیں کھلیں، لیکن زیادہ تر ترقی مندرجہ ذیل ۲۰ سالیں ہوئی،

سال	ملین	کرگھ	لوم
۱۸۶۶ء	۱۳	۳۰۹۰۰۰	۳۴۰۰
۱۸۷۷ء	۵۱	۱۲۴۴۰۰۰	۱۰۳۰۰
۱۸۸۰ء	۵۶	۱۶۴۰۰۰۰	۱۳۵۰۰
۱۸۸۴ء	۶۳	۱۶۰۰۶۰۰	۱۴۵۰۰
۱۸۸۹ء	۹۳	۲۲۹۶۸۰۰	۱۸۴۰۰
۱۸۹۴ء	۱۲۷	۳۲۶۳۸۰۰	۲۵۳۰۰
۱۸۹۹ء	۱۵۶	۴۰۴۶۱۰۰	۳۶۶۰۰
۱۹۰۴ء	۱۹۵	۵۰۰۰۹۰۰	۴۲۰۰۰
۱۹۱۰ء	۲۲۳	۵۷۸۰۱۲۴	۷۴۷۵۷
۱۹۱۴ء	۲۳۹	۶۲۰۸۷۵۸	۹۰۲۶۸
۱۹۲۰ء	۲۵۳	۶۷۶۳۰۰۰	۱۱۹۰۷۰
۱۹۲۶ء	۳۳۴	۸۷۱۴۰۰۰	۱۵۹۰۰۰
۱۹۲۸ء	۳۳۵	۸۷۰۴۰۰۰	۱۶۶۰۰۰
۱۹۳۱ء	۳۴۸	۹۱۲۴۷۶۸	۱۷۹۲۵۰

لنکا شائر کے مالکان مل ابتدا ہی سے ہندوستان کے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے ہمیشہ مخالف رہے ہیں۔ وہ متواتر اس فکر میں لگے رہے ہیں کہ ہندوستان کی اس صنعت کو ابتدا ہی میں نیست و نابود کر دیں، گذشتہ صدی کے اعلیٰ حکام کبھی کبھی علانیہ طور پر کہدیا کرتے تھے کہ گورنمنٹ ہند کو لنکا شائر کے مفاد کو ایک لمحہ کے لیے بھی فراموش نہ کردینا چاہیے بیرونی مال کی چنگی دس فیصدی سے گھٹا کر ۵ فیصدی کردی لیکن لنکا شائر والوں پر اسکا کوئی اطمینان بخش اثر نہ ہوا اور وہ

اسکو بالکل اٹھا دینے پر زور دینے لگے، جب تک ہندوستان کی اقتصادی حالت کمزور رہی اسوقت تک تو حکومت کچھ نہ کر سکی لیکن حالات کے روبہ اصلاح ہوتے ہی اس نے ۱۸۸۲ء میں چنگی بالکل اڑادی، یہ حالت ۱۸۹۴ء تک جاری رہی امسال گورنمنٹ ہند نے بیرونی مال پر ۵ فیصدی چنگی لگانا شروع کردیا، اس پالیسی کا سر فیروز شاہ مہتہ مرحوم تک نے مخالفت کی اور کہا کہ اس سے ہندوستانی ملوں کے کاروبار کو سخت نقصان پہنچیگا لیکن حکومت ہند کے کان پر جوں نہ رینگی اور صرف یہی نہیں بلکہ اس کے دو سال بعد بیرونی مال کی چنگی ۵ فیصدی سے گھٹا کر ۳½ فیصدی کردی گئی اور اس طریقہ سے مانچسٹر کو ۵ لاکھ کی بچت رہی اور ہندوستانی ملوں کو ۱۱ لاکھ کا خسارہ اٹھانا پڑا۔

ہندوستانی ملوں پر مصائب

ادھر گورنمنٹ ہند ہندوستانی ملوں کے کاروبار کو پامال بنانے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی اور ادھر مشرق بعید میں کچھ اور نئی گل کھلا جس سے ہندوستانی ملوں کو سخت صدمہ پہنچا، گذشتہ صدی کے آخر ۲۰ سال میں ہندوستانی ملوں کا مال خصوصیت سے باہر جاتا تھا، اس کے خاص خریدار چین اور جاپان تھے، آخری دس سال میں تو جاپان نے ہندوستان سے صرف سوتی مال ہی منگایا جس کا مال مندرجہ ذیل اعداد و شمار سے معلوم ہو سکتا ہے کہ جاپان کب اور کس قدر مقدار میں مال گیا،

سال	روپیہ
۱۸۷۵ء	۵۰۰۰
۱۸۷۶-۷۷ء	۱۰۷۰۰۰
۱۸۸۷-۸۸ء	۶۷۸۰۰۰
۱۸۸۸-۸۹ء	۱۲۲۰۰۰۰۰

یعنی سب سے زیادہ آخری سال میں گیا، جاپان اپنے یہاں ملیں جاری کرنے کی فکر میں تھا۔

۱۸۹۰ء میں پہلی مل قائم ہوئی اور اس کے بعد نہایت تیزی سے ملیں پر ملیں جاری ہونے لگیں، حسب ذیل نقشہ سے معلوم ہوگا کہ جاپان میں ملیں کتنی تیزی کے ساتھ قائم کی گئیں،

سال	ملز	کرگھ	لوم (تکلے)
۱۹۰۷ء	۱۰۸	۱۵۴۰۴۵۲	۹۴۶۲
۱۹۱۲ء	۱۲۷	۲۱۷۶۴۴۸	۲۱۸۹۳
۱۹۱۷ء	۱۷۱	۲۰۶۰۴۷۵	۳۶۰۸۱
۱۹۲۲ء	۲۳۵	۴۵۱۷۷۱۲	۶۰۷۶۵
۱۹۲۷ء	۲۵۷	۶۹۱۶۲۶۶	۷۸۳۵۲
۱۹۲۸ء	۲۵۸	۶۲۷۲۱۸۶	۷۹۷۷۷
۱۹۲۹ء	۲۵۹	۶۵۲۹۳۹۴	۸۷۸۷۰

اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہندوستان سے جاپان میں جو مال جاتا تھا اوس میں تیزی سے کمی واقع ہونے لگی، ۱۸۹۹ء اور ۱۹۰۰ء میں صرف ۶۰۰۰۰ روپیہ کا مال گیا اور جلد ہی ہندوستان سے مال جانا بند ہوگیا اور برخلاف جاپانی مال سے ہندوستان کا بازار پٹ گیا، آجکل ہندوستان کی ملوں کے مقابلہ میں مانچسٹر نہیں بلکہ جاپان ہے،

گورنمنٹ ہند نے ہندوستانی ملوں کے تحفظ کے ۱۹۱۷ء میں بیرونی کٹ پیس مال پر ۷½ فیصدی چنگی کے بجائے ۳½ فیصدی چنگی لگائی تھی اور برستور رہنے دی لیکن اس سے کچھ مزید فائدہ حاصل نہ ہوا، ہندوستان کے مالکان مل اور لیڈر جد و جہد کرتے رہے کہ ہندوستان کے مال پر جو چنگی لگائی گئی ہے اسکو فوراً اٹھا دینا چاہیے،

۱۹۲۱-۲۲ء میں جو فسکل کمیشن بیٹھا تھا۔ اسکے اکثر ممبروں نے بھی اسکے اٹھا دینے کی سفارش کی۔ غرضکہ ۱۹۲۲ء میں یہ چنگی اٹھادی گئی۔ لیکن پھر بھی جاپان کے چمکدار اور ارزاں مال کیا تھا ہندوستان کا مال مقابل میں نہ ٹھہر سکا۔ کیونکہ ۳۰ سالہ ایام جنگ کے جاپان کو اپنا مال کھپانے کا اچھا موقع ملگیا جاپان کی مزدوری اسقدر ارزاں ہے اور انتظام اتنا اچھا ہے کہ جاپان ہندوستان سے روئی لیکر جاپان چنگی ادا کرتا ہے اور پھر اس سے مال تیار کرکے ہندوستان میں لاتا ہے گویا اسی طریقہ سے وہ پچیس فیصدی چنگی گورنمنٹ کو ادا کرتا ہے اور پھر بھی ہندوستان کے مال سے سستا پڑتا ہے۔

حکومت برطانیہ کا معاہدہ پونا پر اظہار مسرت

اسمبلی میں ہوم ممبر کا بیان

شملہ۔ ۲۶ ستمبر۔ مسٹر ہیگ ہوم ممبر نے ایوان اسمبلی میں اعلان کیا کہ حکومت برطانیہ نے اس خبر کو نہایت اطمینان اور مسرت کیساتھ سنا کہ پونہ میں اچھوتوں اور اعلےٰ ذات کے ہندوؤں کے درمیان معاہدہ ہوگیا ہے۔ اور اچھوتوں کی نیابت کا مسئلہ طے ہوگیا۔ اور مسرت کا مقام ہے کہ وزیراعظم نے اس معاہدہ کو منظور کرلیا۔

چین اور جاپان کا مقابلہ

منچوریہ میں چینی محاصل خانے بند کردیے گئے

شنگہائی ۲۴ ستمبر۔ منچوریہ میں محاصل وصول کرنیکے جسقدر چینی دفاتر تھے سب بند کردیے گئے۔ طے پایا کہ جہانتک ہوسکے چنگی چین ہی میں وصول کرلی جایا کرے۔ اس طریقہ سے منچوریہ کا اعلان کہ چین غیر ہے، غلط ثابت ہوجائے گا۔

جمعیۃ اقوام کی مجلس کے اجلاس میں (جنیوا) کا ایک پیام مظہر ہے کہ:۔

"مسٹر ڈی ویلرا نے جاپان پر سخت اعتراض کیا کہ اس نے منچوکو کی آبادی تسلیم کرنے میں بڑی عجلت کی ہے وہ انہوں نے کہا کہ لٹن کمیشن کی رپورٹ پر غور کئے بغیر جاپان نے اپنا فیصلہ کرنے میں جو عجلت کی ہے وہ کسی طرح بھی جائز نہیں ہے۔

کونسل نے جاپان کی اس تجویز کو منظور کرلیا ہے کہ رپورٹ پر غور و خوض کی کارروائی یکم اکتوبر تک ملتوی کردی جائے۔ تاکہ اس عرصہ میں رپورٹ طبع ہوجائے۔ اس سے قبل چین نے یہ تحریک کی تھی کہ رپورٹ پر ۱۹ اراکین کی کمیٹی غور کرے جو چین اور جاپان کے قضیہ کو طے کرانے کیلئے مقرر ہوئی تھی۔ لیکن یہ تجویز منظور نہیں ہوئی

ریل کی آمدنی میں تین لاکھ کا اضافہ

شملہ۔ ۲۳ ستمبر۔ ہفتہ مختتمہ ۱۰ ستمبر میں سرکاری ریلوں کی آمدنی میں ۳ لاکھ روپیہ کا اضافہ ہوگیا کل آمدنی ایک کروڑ ۵۴

۳۵۲

آج کل کی تمام موسمی علالتیں (امراض)

بدہضمی ... متلی ... قے ... ہیضہ ... دست ... انفلوئنزا ... کھانسی

یا دیگر موسمی بخار تمام ہاضمہ کی خرابیوں کے نتائج ہیں اسلئے ان سب کے لئے آجکل ہر ایک ڈاکٹر حکیم و ویدا ایک

"امرت دھارا" (رجسٹرڈ)

نہ صرف ہاضمہ کی تمام خرابیوں کے لئے زمانہ میں مشہور ہے بلکہ کمال کی انٹی سپٹک بھی ہے ہیضہ بخار وغیرہ سے ہمیشہ محفوظ رکھتی ہے!

گھر میں رکھیے۔ جیب میں رکھیے!

بھولئے نہیں صحت روپیہ اور وقت سب کو بچاویگی!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ آٹھ آنے

احتیاط:۔ نقلوں سے بچو! سخت و دیرینہ امراض میں ہر گز دیکھ دیکھ کر تشویش بڑھادیں گی صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو!

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون لاہور
خط و کتابت و تار کیلئے پتہ امرت دھارا ۶۱۵ لاہور امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاک خانہ

ہندوستانی یونیورسٹیوں کی گراں تعلیم!

ایک اوسط درجہ کالج میں ہندوستانی طالب علم کا خرچ

مسٹر منڈلے شیراز مشہور ماہر اقتصادیات کا تخمینہ!

مسٹر منڈلے شیراز مشہور ماہر اقتصادیات نے ہندوستانی یونیورسٹیوں کی تعلیم کے مصارف کی تحقیقات پر ایک نہایت دلچسپ و پراز معلومات مضمون سپرد قلم کیا ہے اسے ہندوستانی والدین اور طلبہ کے طبقہ کی آگاہی کے لیے بالخصوص پیش کیا جاتا ہے:-

اِسوقت حکومت اور ہندوستان کو سب سے زیادہ جو تشویش ہے وہ یہ ہے کہ تعلیم پر کتنا خرچ ہو رہا ہے، میں اس مضمون میں بتانا چاہتا ہوں کہ ایک باپ یا سرپرست کو اپنا لڑکا یا لڑکی کسی ہندوستانی یونیورسٹی (مثال کے طور پر ایک اچھی یونیورسٹی بمبئی کو ہم لے لیتے ہیں) میں پڑھانے پر کیا خرچ کرنا پڑتا ہے۔ ہر کالج کے اخراجات اور صوبوں کی حالت کے اعتبار سے یونیورسٹی تعلیم کے مصارف میں کمی و بیشی ضرور ہوگی مگر میں اس مضمون میں اوسط مصارف کو لے رہا ہوں، اس لیے بمبئی یونیورسٹی کو تمثیلی طور پر پیش کر کے قاری کے سامنے ایک مجموعی نظریہ پیش کرتا ہوں،

ذیل میں جو اعداد و شمار دیے جا رہے ہیں وہ زیادہ تر گجرات کالج کے طلبہ کے ہیں، یہ کالج ایک آرٹ کالج ہے، گو اس میں صیغۂ سائنس بھی ہے، یہ کالج بمبئی یونیورسٹی کے ملحق ہے احمد آباد کیطرح یہ کالج بھی بہت خوشحال ہے، فیسوں سے ایک لاکھ دس ہزار روپیہ کی آمدنی ہے، وقف سے ۲۷ ہزار روپیہ ملتا ہے اخراجات ۲۱۶۸۷۶ روپئے ہے اس میں سے (۰۰۰ ۱۸۹ روپئے) صرف تنخواہوں کے ہیں، طلبہ کی تعداد ۷۸۶ ہے اور ۳۱ اساتذہ کا اسٹاف کام کر رہا ہے، غرض یہ کہ اول درجہ کا کالج ہے،

کالج کی فیس ۸۲ روپیہ فی ششماہی یا تقریباً ۱۶۴ روپیہ سالانہ ہے فیس کے اس حصہ میں، ۱۵ روپیہ سرکاری خزانہ میں جاتا ہے اور باقی روپیہ جمخانہ، لائبریری اور اسی قسم کے دیگر مدات میں خرچ ہو جاتا ہے،

بمبئی یونیورسٹی بی۔ اے، کے امتحان کی فیس ۷۵ روپیہ لیتی ہے،

اگر کورس امتیازی، بی، اے، کا ہو تو یہ رقم ۸۵ روپیہ ہو جاتی ہے، چارسالوں میں امتحانی فیس کی تقسیم اسطرح ہوتی ہے:-

سال اول، آرٹس، دس روپے، ایف اے آرٹس ۲۵ روپے بی، اے پاس ۴۰ روپئے، سائنس کے درجوں میں امتحانی فیس ۱۰۰ روپیہ ہو جاتی ہے،

امتحانوں کے مصارف تقریباً ہر یونیورسٹی میں اسی قسم کے ہیں،

کل اخراجات کا تخمینہ یہ لگایا گیا ہے:-

کتابوں پر اوسطاً ہر سال تقریباً ۵۷ روپئے، سفر پر جو رقم خرچ ہوتی ہے وہ کم و بیش ہوتی رہتی ہے، اوسطاً ۳۰ روپے سمجھے جاتے ہیں کپڑوں پر ۵۵ روپیہ خرچ ہوتے ہیں، غرض بی، اے پاس طالب علم کے کل سال میں ۵۸۸ روپیہ خرچ کرنے پڑتے ہیں، بی ایس سی میں ۵۹۳ روپے خرچ کرنے پڑتے ہیں، بیک نظر کل اخراجات اس نقشے کو دیکھنے سے معلوم ہو سکتے ہیں:-

مد	بی اے (پاس)		بی ایس سی	
کالج فیس	۱۶۴	روپئے	۱۶۴	روپئے
امتحانات کی	۱۸٫۷۵	روپئے	۲۶٫۲۵	〃
دارالاقامة	۴۵٫۲۵	〃	۴۵٫۲۵	〃
خوراک	۱۶۶	〃	۱۶۶	〃
کتابیں	۵۷	〃	۵۷	〃
سفر	۳۰	〃	۳۰	〃
کپڑے	۵۵	〃	۵۵	〃
تفریحات	۱۷	〃	۱۷	〃
چندے	۱۰	〃	۱۰	〃
متفرقات	۲۳	〃	۲۳	〃
کل میزان	۵۸۸	〃	۵۹۲٫۵	〃

غرض یہ ہے کہ ایک یونیورسٹی کالج میں ۳۵ سے ۴۰ روپیہ ماہوار تک خرچ ہوتا ہے، کیمبرج، اور آکسفورڈ میں انہی طلبہ کے لیے (۳۰۰) پونڈ اور (۳۵۰) پونڈ کی ضرورت ہوتی ہے!

حکومت کے شاہی قیدیوں کو کیا الاونس دیا جاتا ہے

مسٹر ایچ۔ جی۔ ہیگ ہوم ممبر نے اسمبلی میں شاہی قیدیوں کے الاونس کے متعلق ایک بیان پیش کیا۔ جو زیر ریگولیشن ۳ مجریہ ۱۸۱۸ء اور بمبئی ریگولیشن نمبر ۲۵ مجریہ ۱۸۲۷ء کے مطابق نظر بند ہیں۔ ہوم ممبر اُن افراد کی جائے نظر بندی کے متعلق کوئی بیان نہ دینگے۔ اس قسم کے کل قیدیوں کی تعداد ۱۴۲ ہے۔ جن میں صرف ۲ بمبئی ریگولیشن کے ماتحت نظر بند ہیں۔ ان قیدیوں میں سے اکثریت بنگال، پنجاب اور سرحد کے رہنے والوں کی ہے۔ بمبئی ریگولیشن کے ماتحت قید شدہ افراد گاندھی اور سردار پٹیل ہیں۔ ہوم ممبر کی بیان ہے (۱) گاندھی جی اور سردار پٹیل کو سو سو روپیہ ماہوار دیا جاتا ہے۔ ان کے خاندان کو کوئی الاونس نہیں دیا جاتا

سوبھاش بوس کو ۴½ روپیہ یومیہ کے علاوہ ۳۲ روپیہ ماہوار دیا جاتا ہے۔ اِن کے خاندان کو کوئی الاونس نہیں دیا جاتا۔ تقریباً ایک سو روپیہ اسوقت دیا گیا تھا جب وہ جیل میں داخل کیے گئے۔ اُن کے خاندان والوں یا دیگر متعلقین کو کوئی امداد نہیں دیجاتی ہے۔ بھارت چندر بوس کو بھی وہی رقم اور الاونس دیا جاتا ہے جو مسٹر سوبھاش چندر بوس کو دیا جاتا ہے۔ مگر بھارت چندر بوس کے خاندان کو دو سو روپیہ الاونس بھی دیا جاتا ہے اس کے علاوہ ۱۳۲۴ - اور سالانہ ۱۳۰۰ - ۱۱۵۷ - ایک اور رقم یکمشت بھی ادا کیگئی ہے۔ جو بیمہ سے متعلق ہے۔

مسٹر سین گپتا کو ۴½ روپیہ یومیہ مع ۳۲ روپیہ ماہوار الاونس ادا کیا جاتا ہے۔ اسکے علاوہ ۱۰۰ روپیہ اُسکے داخلہ جیل کے وقت اخراجات کی صورت میں ادا کیا گیا۔ اسکے علاوہ ۲۲۵ روپیہ ہر سہ ماہی پر ایک بیمہ کمپنی کو بطور قسط ادا کیا جاتا ہے خان عبدالغفار خاں اور ڈاکٹر خاں جنھیں ۲۴ دسمبر ۱۹۳۱ء کو گرفتار کیا گیا تھا۔ انھیں دو سو روپیہ الاونس دیا جاتا ہے اُن کے خاندان والوں یا متعلقین کو کوئی امداد نہیں دیجاتی البتہ ڈاکٹر خاں کے کنبہ کو پانچسو روپیہ ماہوار اور دو صد روپیہ ماہوار اس صورت میں دیا جاتا ہے کہ.... اُنکی انگریزی بیوی کے بطن سے پیدا شدہ لڑکا اور لڑکی انگلستان میں بغرض تعلیم مقیم ہے۔

کشمیر میں پھر فرقہ وارانہ فساد ہوگیا!

ایک ہلاک اور ۳۵ زخمی!

سری نگر ۲۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ شب فرقہ وارانہ فساد کیوجہ سے مجروحین کی تعداد میں ۱۷ کا اضافہ ہو گیا۔ اسپتال میں داخل شدہ مجروحین کی تعداد ۳۵ تک پہونچ گئی ہے گذشتہ شب امن کیساتھ گذر گئی۔ تمام شب شاہی دستہ سڑکوں پر گشت کرتے رہے۔ ہسپتال میں ایک مجروح پنڈت کل رات ہلاک ہو گیا فساد آج صبح تک جاری رہا۔ لیکن صورت حالات پر قابو پا لیا گیا مصالحتی کمیٹیاں بنائی جا رہی ہیں۔ ۱۲۸ اشخاص کو ہسپتال میں ٹھہرنے کا حکم ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں اب تک صرف ایک شخص ہلاک ہوا ہے یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ مجمع کو منتشر کرنے کے لئے ملٹری اور پولیس کو نہ تو گولی چلانی پڑی اور نہ لاٹھی چارج کرنا پڑا۔

۳۰ ستمبر کو یوم حج و احترام مساجد و اوقاف منایا جائے

حکومت تمام مسلمانوں کی رائے عامہ کے خلاف رپورٹ حج کمیٹی کے مسودہ کو قانونی شکل دینے پر مصر ہے نیز ۱۸۵۷ء کے مابعد کی ضبط قرار دہ مساجد و اوقاف کے واگذاشت اور دیگر پابندیوں کے اٹھانے کیلئے آمادہ نظر نہیں آتی۔ اسلئے نہایت ضروری ہے کہ ۳۰ ستمبر کو جلسہ عام منعقد کر کے اسلامی حمیت اور ایمانی و اتفاقی عزم کا عام مظاہرہ کیا جائے۔ اس یوم کا پوسٹر جسمیں تجاویز بھی ہونگی دفتر سے شایع ہوگا۔ لیکن سابق یوم حج کے تجربہ سے معلوم ہوا کہ اکثر جگہ پوسٹر ڈاک سے غائب ہو گئے اسلئے الجمعیۃ اور دیگر اخبارات کی اطلاع پر کارروائی کی جائے اور پوسٹر نہ پہونچنے کی وجہ سے کارروائی ملتوی نہ ہونا چاہیئے۔ تمام مسلمانوں کو کامل اتحاد و اتفاق سے یوم حج و احترام مساجد و اوقاف کو کامیاب بنانا چاہیئے۔

احقر العباد ابوالمحاسن محمد سجاد
قائم مقام ناظم مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علمائے ہند

کرایہ کیلئے مکان خالی ہے!

مچھلی بازار کے مکان جس میں ہماری تانبے کے برتنوں کی دوکان تھی اُسکو کرایہ پر اُٹھانا منظور ہے۔ مکان کے نیچے کا حصہ جوتہ وغیرہ کے کارخانہ کیلئے نہایت موزوں ہے اور اوپر کا حصہ رہنے کیلئے۔ مکان میں بجلی لگی ہوئی ہے اور کارخانہ و رہائش دونوں کیلئے نہایت عمدہ اور موزوں ہے۔ ضرورتمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ سے گفتگو کریں:-

لالہ بھگوڑی مل۔ دوکان تھوک برتن تانبا۔ مولگنج کانپور

والیان ریاست کی کانفرنس میں سمجھوتہ!

نزاعی معاملات کیلئے ثالثی عدالت

شاہی اقتدار کی تشریح و توضیع

شملہ ۲۳ ستمبر۔ تین دن سے مسلسل بحث و مباحثہ کے بعد والیان ریاست کی کانفرنس جو ہز اکسلنسی وائسرائے کی صدارت میں جاری تھی ختم ہو گئی۔ کہا جاتا ہے کہ بعض اہم معاملات کے متعلق حکومت اور والیان ریاست کے درمیان تشفی بخش فیصلہ ہو گیا ہے۔ دوران مباحثہ میں سرسی پی راماسوامی آئر اور ہز ایکسلنسی پولٹیکل سکریٹری بھی موجود تھے۔ والیان ریاست چاہتے تھے کہ لفظ "پیرامانٹی" یعنی شاہی اقتدار کی واضح تشریح کر دی جائے۔ یہ تشریح کم و بیش متفقہ طور پر کر دی گئی۔ مثلاً حکومت بالا کو جو نگرانی کے اختیارات ہونگے۔ وہ صرف شدید بدنظمی اور وراثت خاندانی کے معاملات میں استعمال کیے جاینگے لیکن دستور اساسی میں ایسے تحفظات شامل کر دیے جاینگے جن سے وائسرائے کو کسیقدر آئینی طور پر عمل کرنا پڑے وائسرائے کو یہ بھی اختیار ہوگا کہ بدنظمی کی بنا پر کسی والی ریاست کیخلاف فیصلہ کرنے سے پہلے کسی دوسرے والیان ریاست سے مشورہ کرے اسیطرح وراثت کے جھگڑوں کا فیصلہ بھی رسم و رواج کے مطابق کیا جائے گا۔ کانفرنس کی سب سے اہم کارروائی کا تعلق اُن نزاعی معاملات سے تھا جو تاج اور ریاستوں کے درمیان یا وفاقی حکومت کے مختلف حصوں کے درمیان پیدا ہوں۔

LALIMLI
PURE WOOL
TRADE MARK
لال املی کی خالص اونی لوئیاں
جو ہندوستان میں ہندوستانی کاریگر بناتے ہیں!
نمبر ۲۲۱ لوئیاں ۴۵"×۹۰" ۳ روپے ۴ آنے فی لوئی
〃 ۲۲۴ ۵۰"×۱۰۶" ۴ روپے ۴ آنے 〃
〃 ۳۱۶ ۵۰"×۱۰۶" ۴ روپے ۱۲ آنے 〃
مفت نمونوں کیلئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۸ کو لکھو۔
دی کانپور اولن ملز کانپور۔

فوج میں مسلمان کیوں زیادہ ہیں؟

شملہ ۱۲ ستمبر۔ سردار سنت سنگھ کو ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ملٹری سکریٹری سر ایلگزنڈر نے کہا کہ ۱۹۱۴ کی افواج میں سکھوں کا تناسب ۱۹ فیصدی تھا۔ اور مسلمانوں کا تناسب ۳۰ فیصدی ہندو مع گورکھا ۳۰ فیصدی۔ اور دسمبر ۱۹۳۱ء میں سکھ ۱۶ فیصدی مسلمان ۳۴ فیصدی اور ہندو ۳۲ فیصدی تھے۔

سر ہنری گولڈنی نے کہا کہ افواج میں اینگلو انڈین موجود نہیں ہیں مسٹر نوگی نے کہا انکی حالت بھی ہندوستانیوں کے مانند ہے

مسٹر جوشی نے ایک قوم کو فوج میں تفویق دینے کی پالیسی کے خلاف مطالبہ کیا کہ اگر بقول سکریٹری افواج کی یہ پالیسی بہترین حاصل کردہ ہے۔ تو کیوں اس پالیسی کو دوسرے محکموں کی ملازمتوں میں استعمال نہیں کیا جاتا۔ سر راماسوامی آئر اوف دی ہوس نے سر جوشی کو مشورہ دیا کہ وہ اس سوال کو مت اٹھائیں۔

نابالغ لڑکا اور بیویاں کتنی تعداد میں جیل گیے

شملہ ۱۲ ستمبر۔ اسمبلی میں سردار سنت سنگھ کی درخواست پر مسٹر ہیگ ہوم ممبر نے عورتوں اور نابالغ لڑکوں کی سزایابی کیلئے ایک بیان پیش کرتے ہوئے کہا کہ میں افسوس کرتا ہوں کہ انکی سے سزا تازیانہ یا قید سخت کے سزایافتگان کی تعداد یا انہیں کسقدر کو تازیانہ مارے گئے انکی تعداد نہیں بتا سکتا لیکن ۳۰ نومبر ۱۹۳۱ء تک بیدرہ سے کم عمر نابالغ لڑکوں کی تعداد میں سزائے قید دیگئی ۲۱۵۲ تھی۔ اور سولہ برس سے کم عمر کے نابالغوں کی تعداد جنہیں سزائے قید یا عدم ادائیگی جرمانے کے عوض قید کی سزا دیگئی انکی تعداد یکم جنوری ۱۹۳۱ء سے ۱۱ جولائی تک ۲۲۹۳ تھی ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۲ء

سو سال قبل ہندوستان کی صنعت پارچہ بافی کے معجزے

ڈھاکہ کی ململ اور دیگر عجائبات ایک قدیم سیاح عالم کی زبان سے

(ایک قدیم انگریزی رسالہ سے)

آج ۳۰۰ سال پہلے ہندوستان صنعت و حرفت میں کیا مرتبہ رکھتا تھا اگر یہ معلوم کرنا ہو تو ہمیں ڈھاکہ کی ململ کی تاریخ پر سرسری نظر ڈالنی پڑے گی۔ بنگال کی باریک ململ کی داستانیں ہم اپنے بزرگان سلف سے سنتے آرہے ہیں اور قدیم زمانہ میں اس ململ نے دنیا کو محو حیرت بنا دیا تھا، اسکی کیفیت اس زمانہ کے سیاحوں کے روزنامچہ سے بخوبی معلوم ہوسکتی ہے،

سلیمان نامی ایک عرب نے ڈھاکہ کی ململ کے متعلق لکھا ہے کہ: ـ "کہ اس ملک میں ایسی چیز ہے کہ دنیا بھر میں دستیاب نہیں ہوسکتی یہ چیز اس قدر باریک اور نازک ہے کہ اگر اسکی پوشاک بنائی جائے تو وہ ایک انگوٹھی میں سے نکل سکتی ہے، یہ چیز سوت سے تیار ہوتی ہے اور اسکا نمونہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، بعض کپڑے تو اس قدر باریک ہوتے ہیں کہ اگر اُس کے کپڑے پہنے جائیں تو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ وہ کپڑے پہنے ہوئے ہے یا برہنہ ہے یہ دور سے نہیں معلوم ہوتا"

ایک دفعہ ایسا واقعہ پیش آیا کہ جسوقت شہنشاہ اورنگ زیب کی شہزادی دربار میں آئی تو شہنشاہ ممدوح کی آنکھیں بالکل پھر گئیں، شہزادی نے فوراً جواب دیا کہ آپ فضول کیوں ناراض ہوتے ہیں، میں نے ایک کیا بلکہ یکے بعد دیگرے سات پوشاک پہنی ہوئی ہیں،

اس واقعہ سے ہندوستان کی صنعت و حرفت کا کمال معلوم ہوسکتا ہے، مختلف ممالک سے اسکی مانگ آتی تھی اور راجہ مہاراجہ ۸۰۰۰۰ روپیہ گز ڈھاکہ کی ململ خریدتے تھے۔

حکومت مغلیہ کی سرپرستی میں اس صنعت نے بڑی ترقی کی کیونکہ اپنے دربار میں غیر ممالک سے جو سفیر آتے، بادشاہ سلامت زیادہ سے زیادہ یہی اعزاز بخشتے تھے کہ انھیں ڈھاکہ کی ململ کا ایک تھان عنایت کرتے، اس قسم کے تحفہ کا ذکر خیر کرتے ہوئے ٹیونیر ور لکھتا ہے کہ ایرانی سفیر نے اپنے بادشاہ کیجانب سے شتر مرغ کے انڈے کی مانند ایک جواہرات سے مرصع ناریل کی نذر میں پیش کی لیکن جس دم وہ کھولا گیا تو اُس میں ساٹھ ہاتھ کی ایک پگڑی نکلی ململ کے لیے بڑی مانگ پائی جاتی تھی،

سنہ ۱۹۲۰ء تک ہندوستان سے جن اشیا کی برآمد ہوتی تھی ان میں ڈھاکہ کی ململ کا نمبر اول درجہ پر تھا، بعد ازان جب سے ولایتی ارزان اور کمزور کپڑا ہندوستان میں آنے لگا اسوقت سے ململ زوال پذیر ہوتی چلی گئی اور رفتہ رفتہ ہندوستان میں ململ سازی کے کام کا خاتمہ ہوگیا،

ہندوستانی پارچہ کی اہمیت

انگریزوں کے آنے سے پہلے ڈیڑھ صدی تک سوتی کپڑے کے متعلق ہندوستان دنیا بھر میں اول درجہ رکھتا تھا، لیکن اس کے بعد اقتصادی لوٹ مار کا بازار گرم ہوگیا، جس وقت ہندوستان پارچہ بافی میں صف اول پر تھا، اُسوقت یورپ برطانیہ سے ہندوستان میں لانے کے قابل ایک بھی چیز نہ تھی،

ہندوستان میں غیر اقوام کی تجارت

ہندوستان کے پارچہ میں کثیر منافع کی امید پر انگریز، فرنچ نے پارچہ کے کاروبار میں حصہ لینا شروع کردیا اور اس مقابلہ میں آخر کار انگریز سب سے سبقت لے گئے، اور سنہ ۱۹۔۔ء میں ۴۰ سال کے بعد انگریزوں نے ہندوستان میں چار کوٹھیاں قائم کیں جس کے باعث ہندوستان سے براہ راست انگلینڈ سوتی کپڑا جانے لگا اور ہندوستان کا مال عمدہ ہونے کے باعث مال کی روانگی میں دن بدن اضافہ ہونے لگا۔

اسوقت ہندوستان سے تقریباً ۱۵۰ قسم کے کپڑے کی برآمد ہوتی تھی اور برآمد میں اسقدر اضافہ ہوا کہ سنہ ۱۶۹۰ء میں یہاں ۰۰۰ ۔۔۔ تھان روانہ ہوئے تھے وہاں سنہ ۱۷۲۵ء میں ۱۷۵۰۰۰ تھان ممالک غیر کو روانہ ہونے لگے، لیکن بعد ازان کمپنی کے ملازمان کو حکم موصول ہونے لگا کہ اگر حسب ضرورت پارچہ دستیاب نہ ہو تو سوت روانہ کیا جائے چنانچہ سنہ ۱۷۲۸ء میں ۵۲۸ سوت کی گٹھڑیاں انگلینڈ کو روانہ کی گئیں گویا سوت کی برآمد سے ہندوستان میں سوت کی قیمت میں اضافہ ہونے لگا اور نور باقوں کو نقصان ہونے لگا،

ہندوستان میں جس تھان کی قیمت عام طور پر ۶ شلنگ تھی وہاں لندن میں اسکی قیمت ۲۰ شلنگ پڑتی تھی اس لیے

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کرکے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کرکے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

امساک کے لئے بے نظیر دوا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

یوسکت واری روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہوکر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ علاوہ محصولڈاک

راج ویدنارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ ۲۹۳۔ کالبادیوی روڈ
لکھنؤ ایجنٹ۔ نگم میڈیکل ہال نالہ نخ گنج
کانپور ایجنٹ۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ
الہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک
دہلی ایجنٹ۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک۔
آگرہ ایجنٹ۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

اگر آپ تجربہ کرکے دیکھیں گے تو ضرور یقین ہو جاوے گا کہ

قبض و بدہضمی	خون اور منی کی خرابی	جریان احتلام سرعت انزال رقت منی	سخت سے سخت نامردی
دل و دماغ اور معدہ	قوت حافظہ کی کمزوری	وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کرنے کے لئے	

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں لاثانی اور شرطیہ علاج ہیں

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایکروپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ للعہ

صحت و تندرستی کی لغت نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر مفت طلب فرماویں

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

ڈی ایس

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ

ٹریڈ مارک رجسٹرڈ
مستقبہ استار
بانی
ڈاکٹر ایس۔ کے برمن
سنہ ۱۸۸۴ء

پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کا بے مثل بڑا کارخانہ

روگ کا گھر کھانسی

کف کف REGD.

(کف۔ کھانسی و سردی کی لاجواب دوا)
پیتے ہی کھانسی کو دباتی اور کف کو پتلا کرتی ہے۔

کھانسی بہت ہی خوفناک مرض ہے۔ اسے کبھی بھی خفیف نہ سمجھیں۔ "کف کف" کے پیتے ہی کھانسی دب جاتی ہے کف خواہ کھانسی کی کیسی ہی زیادتی کیوں نہ ہو یہ دوا دُور کرنے کا دعویٰ رکھتی ہے۔
قیمت فی شیشی کلاں ایکروپیہ چھ آنہ ۱۶ محصول دس آنہ ۱۰ قیمت شیشی خورد بارہ آنہ ۱۲ محصول سات آنہ ۷

ہیلک صابون REGD.

دوا آمیز خوشبودار

آپ عمدہ سے عمدہ ولایتی صابن کے بجائے روزانہ اسے استعمال کرسکتے ہیں۔ اس کے متواتر استعمال سے جلدی بیماریوں کے ہونے کا احتمال نہیں رہتا۔ اور خارش خسرہ۔ پھنسی۔ مہاسہ۔ برین اور جلدی خشکی وغیرہ دفع ہوسکتی ہے۔
قیمت فی ٹکیہ سات آنہ ۷ محصول سات آنہ ۷
نمونہ دو آنہ ۲

ہیلک مرہم REGD.

کٹے جلے چوٹ وغیرہ پر لگانیکا مشہور مرہم
ہیلک سے حادثہ زدہ چوٹ۔ زخم۔ سوزش۔ داد۔ سیلان خون اور آگ سے جلنے کا زخم فوراً آرام ہوتا ہے۔ فٹ بال کرکٹ۔ جمناسٹک۔ کثرت وغیرہ کے کھلاڑیوں کو اور کارخانہ میں کام کرنے والوں کو ہمیشہ اپنے پاس رکھنا چاہیئے۔ اسمیں چربی یا کوئی ناپاک چیز وغیرہ نہیں ہے۔
قیمت فی ڈبہ دس آنہ ۱۰ محصول تین ڈبوں تک سات آنہ ۷
نمونہ فی ڈبی دو آنہ ۲

نقلی دواؤں سے ہمیشہ ہوشیار رہیئے

نوٹ ہماری دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ بغرض کفایت محصول اپنے مقامی ہمارے ایجنٹوں سے خریدیں۔ نمونہ صرف ایجنٹوں ہی سے دستیاب ہوسکتا ہے۔

صیغہ نمبر (۷۵) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ کانپور نیا گنج میں مسرس محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور،

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD. NO. A. 1424

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۶ | کان پور چہارشنبہ ۵ اکتوبر سنہ ۱۹۳۲ء مطابق ۳ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۰ھ | نمبر ۳۷

جذبات بسمل

(جناب بسمل الہ آبادی)

پیشتر سے تھا مجھو روشن حساب زندگی
ہے نفس کی آمد و شد پر حساب زندگی

یہ نصیحت کر رہا ہے ساقی روز ازل
ہو نہ جانا مست پی پی کر شراب زندگی

سینکڑوں غم ہیں ہزاروں رنج ہیں لاکھوں الم
کیا بتاؤں آپ سے کیا ہے حساب زندگی

کیوں نہ ہو درس جہاں میں اس کو پورا تجربہ
عمر بھر الٹے جو اوراق کتاب زندگی

زندہ رہنے والے کچھ اس کو بتا سکتے نہیں
مرنے والوں سے کوئی پوچھے حساب زندگی

سوتے تھے کاشانۂ ہستی میں ہم غفلت کی نیند
دیکھتے گذری ہے ساری عمر خواب زندگی

دل اگر خوش ہے تو سب کچھ خوش نہیں تو کچھ نہیں
یہ ثواب زندگی ہے یہ عذاب زندگی

رہ نہیں سکتا کبھی اس کا سرور اس کا خمار
پینے والے کیا کریں پی کر شراب زندگی

بام پر آنے کو لے بسمل ہے کوئی مہروش
آج ہی شاید لب بام آفتاب زندگی

ڈوب جائیگا کسی دن آفتاب زندگی
بند ہونے سے ہے اسکے بند باب زندگی

وزارت برطانیہ کے جدید آئین

لندن ۳۰ ستمبر . جدید کابینہ وزارت میں سر جان گلمور وزیر داخلہ مسٹر والٹر ایلیٹ وزیر زراعت اور سر گاڈفری کالن وزیر سکاٹ لینڈ کے علاوہ جو وزراء شامل کئے گئے ہیں ان کے جدید عہدہ یہ ہونگے۔

(۱) مسٹر بالڈون لارڈ پریوی سیل
(۲) مسٹر ہور بلیشیا وزیر خزانہ
(۳) ڈاکٹر برگن پارلیمنٹری سکریٹری بورڈ آف ٹریڈ
(۴) ارل دت بلے موتھ . پارلیمنٹری انڈر سکریٹری نو آبادیات
(۵) کرنل ہیڈلم . پارلیمنٹری نائب وزیر محکمہ رسل و رسائل
(۶) مسٹر بٹلر نائب وزیر ہند

جدید حکومت کے وزراء کی پوری فہرست ابھی مکمل نہیں ہے . کیونکہ وزیر معدنیات کا تقرر ابھی باقی ہے۔

مسٹر بالڈون . لارڈ پریزیڈنٹ اوف کونسل اور لارڈ پریوی سیل دونوں عہدوں کے فرائض انجام دینگے . مسٹر بالڈون . لارڈ پریوی سیل کے عہدہ کی تنخواہ نہ لینگے اس طرح ۴۰۰۰ پونڈ سالانہ بچ جائینگے۔

تباہ کن لہروں کے باعث ۱۹ افراد ہلاک اور ۱۰۰ زخمی

واشنگٹن ۲۹ ستمبر . شدید طوفان کے باعث پورٹو ریکو میں تقریباً ۱۹ افراد ہلاک اور ۱۰۰ زخمی ہوگئے یہ اعداد و شمار ان تازہ ترین اطلاعات کے مطابق ہیں جو ریڈ کراس ایسوسی ایشن کی جانب سے موصول ہوئیں معلوم ہوا ہے کہ ۷۰۰۰ افراد خانماں برباد ہیں رپورٹ مظہر ہے کہ ان مصیبت زدگان کی امداد کے لئے کپڑے اور ادویات مہیا کر دئے گئے . طوفانی لہریں اب سان وا سا اور جمیکا کے پاس سے گذر رہی ہیں

تیسری گول میز کانفرنس کی مندوبین کی عارضی فہرست

شملہ ۳۰ ستمبر . امید ہے کہ گول میز کانفرنس کے مندوبین کے مسئلہ پر جو نومبر کے تیسرے ہفتہ میں لندن میں منعقد ہوگی . اسمبلی میں حلقوں میں خیال آرائیاں جاری تھیں . لابی کی گفتگو سے پتہ چلتا ہے کہ نمائندوں کی تعداد کا مسئلہ کہ وہ ۲۵ ہونگے یا ۳۰ یا ۴۰ بدستور برطانوی حکام کے زیر غور ہے معلوم ہوا ہے کہ ریاستوں کے نمائندگان کے متعلق ایک اہم مسئلہ طے ہو چکا ہے . چونکہ والیان ملک نے طے کیا ہے کہ وہ اپنے وزراء کو بطور نمائندہ لندن بھیجیں گے . لہذا اب یہ تجویز کی جائیگی کہ مختلف ریاستوں کو جو دعوت نامہ نمائندگان کے متعلق بھیجے جائینگے . ان پر وزیر اعظم کی منظوری حاصل کی جائیگی . اسی طرح سابقہ کانفرنس میں جو مشکلات بدینوجہ حائل ہوگئی تھیں کہ وزراء ریاست دوران مباحثہ میں اپنی ذاتی رائے بیان کرنے کے بعد بھی اپنے اپنے والی ملک سے قطعی اجازت حاصل کرنے کے محتاج رہتے تھے وہ دور ہو جائیگی اور اب جو وزیر گول میز کانفرنس میں جائے گا . وہ پورے پورے اختیارات کے ساتھ نمائندگی کر سکے گا .

برطانوی ہند کا وفد:- برطانوی ہند کے وفد کا جہاں تک تعلق ہے اس وقت تک مختلف فہرستیں شایع ہو چکی ہیں ، تاہم بحالت موجودہ کوئی قطعی رائے قائم نہیں کی جا سکتی . مگر لابی حلقوں کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض ڈیلی گیٹ کے نام ان فہرستوں میں قطعاً شامل ہونگے مثلاً سر تیج بہادر سپرو . مسٹر ایم آر جیکار . ہز ہائنس دی آغا خان . چودھری ظفر اللہ خان . مسٹر این ایم جوشی . مسٹر بیتھیل وغیرہ .

دیگر مندوبین کا جہاں تک تعلق ہے اسمبلی کے لابی حلقوں کی اطلاعات مظہر ہیں کہ سر ہری سنگھ گوڑ اور سر عبدالرحیم بھی جو اسمبلی کی مختلف پارٹیوں کے لیڈر ہیں شامل ہونگے . اس کے علاوہ جن افراد کا نام لیا جا رہا ہے . ان میں ڈاکٹر خان . سر محمد اقبال مسٹر عزیز الحق لفٹنٹ کرنل ہنری گڈنی سر کاؤس جی جہانگیر دیوان بہادر راماسوامی مدلیار سر فیروز سیٹھنا مسٹر سی وائی چنتامنی ڈاکٹر امبید کار ، مسٹر رائے سنگھ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ بنگال اور پنجاب سے ایک ہندو اور ایک سکھ ممبر بھی نامزد کئے جائینگے .

یہ فہرست نہ صرف یہ کہ عارضی ہے بلکہ اس میں قطعاً تبدیلی کا امکان ہے کیونکہ اگر پونا کی گفتگوؤں کے نتیجہ کے طور پر کانگریسی بھی اس میں شامل ہوئے تو تعداد میں تبدیلی لازمی ہو جائیگی .

آرڈیننس بل کثرت رائے سے سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا

شملہ ۳۰ ستمبر . اسمبلی نے ۵ یوم کے گرما گرم مباحثہ کے بعد حکومت کی اس تجویز کو ۴۲ آرا کے مقابلہ میں ۶۴ آرا سے منظور کر لیا کہ آرڈیننس بل کو ایک مجلس منتخبہ کے سپرد کیا جائے . غیر سرکاری اراکین کی جانب سے تین تجاویز اس مفاد کی پیش کی گئیں تھیں کہ اس بل کو رائے عامہ سے استصواب کے لئے مشتہر کیا جائے لیکن ان میں سے دونوں تقسیم آراء کے بغیر مسترد ہو گئیں اور تیسری تجویز ۴۲ آرا کے مقابلہ میں ۶۳ آرا سے مسترد کر دی گئی۔

مسٹر ہیگ نے مباحثہ ختم کرتے ہوئے اعلان کیا کہ بل کے تحت حکومت کو اختیارات حاصل ہونگے وہ صرف تحریک سول نافرمانی کا سدباب کرنے میں استعمال کئے جائیں گے . کیونکہ اگر اس تحریک کا انسداد نہ کیا گیا تو مستقبل میں ہر آزاد دستور اساسی کے لئے یہ تحریک مہلک ثابت ہوگی .

مسٹر ہیگ نے اس امر کو واضح کیا کہ حکومت مجلس منتخبہ میں کسی ایسی ترمیم کو ہرگز منظور نہ کریگی . جسکی وجہ سے آرڈیننس بل محض "دستور العمل" رہ جائے . مذکورہ تجویز منظور ہونے کے بعد اسمبلی کا اجلاس ۱۷ نومبر تک کے لئے ملتوی ہوگیا جبکہ نئی دہلی میں ایک خاص اجلاس ہوگا .

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پر توحق عزم مستقل ہیں ہے　زبان پر بھی ہی ہو جو تیرے دلمیں ہے

ہفتہ وار صداقت

جلد ۱۶ | کانپور چہار شنبہ ۵ اکتوبر ۱۹۳۶ء | نمبر ۳۷

ہندو مسلم سمجھوتہ کی کوشش

ہندو اور اچھوت سمجھوتہ میں مہاتما گاندھی اور پنڈت مدن موہن مالویہ کو جو شاندار کامیابی نصیب ہوئی اس سے محبان وطن کو یہ محسوس ہونے لگا کہ شاید اب وہ وقت بالکل قریب آگیا ہے کہ ہندوستان کی تمام اقلیتوں کے نفاق و شقاق کا خاتمہ ہوکر انکے ساتھ بھی سمجھوتہ ہو جائے۔

چنانچہ ہندو مسلم سمجھوتہ کیلئے ڈاکٹر ٹیگور مولانا ابوالکلام آزاد اور ڈاکٹر سید محمود وغیرہ نے اپیلیں شایع کرکے ہندو مسلم لیڈروں سے اس امر کی درخواست کی کہ وہ ملک کے نفع و نقصان کا خیال کرکے ہندو مسلمانوں کے اختلافی مسائل کو جلد سے جلد طے کرکے ملک کو معراج ترقی پر پہونچانیکی سعی کریں۔ خدا کا شکر ہے کہ ان اپیلوں کا اثر اندازہ سے بہت زیادہ ہوا اور تقریباً تمام محبان وطن اسکے لئے تیار ہوگئے کہ ہندو مسلم سمجھوتہ ضرور اور جلد ہونا چاہیئے۔ کیونکہ بلا ہندو مسلم سمجھوتہ کے ملک معراج ترقی تک نہیں پہونچ سکتا۔

اب تازہ خبروں سے یہ معلوم ہوا ہے کہ بمبئی میں مولانا ابوالکلام آزاد پنڈت مدن موہن مالویہ مولانا شوکت علی سیٹھ عبداللہ ہارون شیخ عبدالمجید سندھی اور ڈاکٹر سید محمود کے درمیان ہندو مسلمانوں کے اختلافی مسائل اور جدا گانہ انتخاب پر نہایت شرح و بسط کے ساتھ گفتگو ہوئی ہے اور اگرچہ یہ تمام گفتگو ابھی تک پردہ اخفا میں ہے مگر اس گفتگو کے متعلق نہایت امید افزا خیالات کا اظہار ہو رہا ہے۔ اور امید کیجاتی ہے کہ غالباً مولانا محمد علی مرحوم یا اسی قسم کے دیگر فارمولا پر جدا گانہ انتخاب کا مسئلہ بھی طے ہو جائے۔

مولانا شوکت علی چونکہ ۱۴ اکتوبر کو امریکہ جانے والے ہیں اسلئے پنڈت مدن موہن مالویہ نے انسے یہ درخواست کی ہے کہ وہ فی الحال امریکہ کی روانگی ملتوی کر دیں کیونکہ امریکہ جانے سے زیادہ اہم ہندو مسلم سمجھوتہ ہے اور یہ امید کیجاتی ہے کہ غالباً مولانا شوکت علی امریکہ کی روانگی ملتوی کرکے ہندو مسلم سمجھوتہ کو اختتام پذیر کرنے میں منہمک ہو جائیں گے۔ بہر حال ہم ہندو مسلم لیڈران سے پوری توقع کرتے ہیں کہ ذاتیات یا جزوی فائدہ کو نظر انداز کرکے ملکی فلاح و بہبود کیلئے ہندو مسلم مسائل طے کرکے ملک کو معراج ترقی پر پہونچانے کیلئے اپنے امکانی امداد سے دریغ نہ کرینگے۔ آخر میں ہم بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہیں کہ تو ہمارے ان رہنماؤں کو عقل سلیم عطا فرما کہ وہ اپنے ملک کے نفع و نقصان کا خیال کرکے اور ذاتیات سے بالاتر ہوکر ہندو مسلم سمجھوتہ کے لئے تیار ہو جائیں۔ آمین!

آل پارٹیز کانفرنس سے قبل مسلم آل پارٹیز کانفرنس طلب کیجائے

شملہ ۴ اکتوبر ڈاکٹر محمود اللہ بیرسٹر ایٹ لا سکریٹری مسلم نیشنلسٹ پارٹی نے پریس کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ مجھے امید ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد اور ڈاکٹر محمود کی بر وقت اپیل کو جس کا منشاء ایک آل پارٹیز کانفرنس کے ذریعہ ہندو مسلمانوں اور سکھوں کے تنازع اختتام ہے اسی طرح قبول کیا جائے گا جسطرح اچھوتوں کے مسئلہ پر توجہ رکھی گئی تھی۔

میں ایک عملی تجویز پیش کرتا ہوں کہ اس سے قبل کہ ہم ایک آل پارٹیز طلب کریں مسلمان لیڈروں کی باہمی کانفرنس بلائی جائے تاکہ وہ اپنے اختلافات کو ختم کردیں۔ اور چھوٹے چھوٹے اختلافات کو نظر انداز کرکے ایک متحدہ سکیم آل پارٹیز کانفرنس میں برائے غور و خوض پیش کریں۔

یقین ہے کہ اس طرح مسلمان لیڈر اور تمام مسلم قوم دنیا کو ایک مرتبہ اور یہ ظاہر کردیں گے کہ مسلمان آزمائش کے وقت میں متحد ہو سکتے ہیں اسی طرح اپنے سکھ بھائیوں سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ وہ بھی غور کریں میں تمام ملتوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہندوستان کی سیاسیات فرقہ پرستی کا اپنے اپنے مذہب کلچر تعلیم اور سیاسی مفاد کے تحفظ کے ساتھ خاتمہ کردیں۔ (بقیہ کالم ۴)

۴ ممبر چھاؤنی بورڈ کے خلاف یہ الزام لگایا ہے کہ انھوں نے ۹۸۰۳ وصول کرکے حساب میں جمع نہیں کیا ہے۔

چارٹرڈ بنک آف انڈیا نے محمد عمر صاحب جرم کے خلاف ایک استغاثہ دائر کیا ہے کہ انھوں نے ۱۱۱۵ روپیہ ۲ آنہ ۱۰ پائی کی ہنڈیاں دیکر وصول کر لیا مگر بعد کو ہنڈیاں بلا ادائیگی واپس آگئیں۔

مسئلہ ہند پر برطانوی وزراء کی اہم کانفرنس

لندن ۴ اکتوبر لارڈ ویلنگٹن سرسموئیل ہور۔ لارڈ ارون اور مسٹر آر اے بٹلر نائب وزیر ہند کے درمیان ہز اڈاونگ سٹریٹ میں مسئلہ ہند پر ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔

آئینۂ کانپور

فہرست رائے دہندگان آئندہ میونسپل الکشن کے لئے جو فہرست رائے دہندگان مرتب ہوئی ہے اس پر اعتراضات کرنے کی آخری تاریخ ۳ اکتوبر تھی چنانچہ اسدن کچہری میں امیدواران ممبری اور ووٹران کی بڑی گرماگرمی تھی کہا جاتا ہے کہ تقریباً ۴ ہزار درخواستیں اندراج و اخراج نام کی گذری ہیں معلوم ہوتا ہے کہ اس مرتبہ امیدواران ممبری کے ولولے بہت بڑھے ہوئے ہیں اور الکشن کے زمانہ میں بڑی گرماگرمی اور چہل پہل رہیگی۔

تعلیمی کمیٹی ناجائز ہوگئی ڈسٹرکٹ بورڈ کی تعلیمی کا گذشتہ انتخاب لوکل حکومت نے اسلئے ناجائز قرار دیدیا ہے کہ انتخاب میں ٹھاکر گلال چندر سنگھ کے پرچہ نامزدگی کو ڈسٹرکٹ بورڈ نے ناجائز قرار دیا تھا اپیل ہونے پر حکومت نے ڈسٹرکٹ بورڈ کے فیصلہ کو ناجائز قرار دیتے ہوئے کل انتخاب ہی کو ناجائز قرار دیکر دوبارہ انتخاب کا حکم دیا ہے اور ڈپٹی انسپکٹر مدارس کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ صدر تعلیمی کمیٹی سے چارج لیلے۔ اس حکم کا اطلاق باہر کے ممبروں پر ہوگا۔

لارڈ ارون پارک بابو سورج نرائن مہیشری عرف نیترا بابو نے مول گنج میں ایک پارک اپنے والد لالہ چھیدی لال اور لارڈ ارون انجہانی کے نام سے بنوایا تھا۔ اب بابو صاحب موصوف نے لارڈ ارون کا اسٹیچو بنواکر پارک میں لگوایا ہے اور اسکا نقاب کشائی ۳۰ ستمبر کو مسٹر آر۔ الف موڈی آئی۔ سی۔ ایس۔ او بی۔ ای۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کی اور شہر کے ہندو مسلم یورپین روساء اور حکام سب ہی نے اس موقع پر شرکت کی۔

مسٹر ٹوپٹ کو اڈریس مسٹر سی۔ ٹوپٹ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول کا تبادلہ میرٹھ کو ہوا ہے۔ چنانچہ آپکو الوداع کہنے کے لئے اسٹاف اسکول نے معززین شہر کو مدعو کرکے ایک الوداعی جلسہ ۲ اکتوبر کو مسٹر آر الف۔ موڈی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں کیا جسمیں اساتذہ اور طلبا کی طرف سے اڈریس۔ نظمیں اور تحفے پیش کئے گئے۔ جلسے کے بعد ایک پرتکلف ایٹ ہوم بھی دیا گیا اور قریب شام کے یہ پرتکلف صحبت ختم ہوئی۔

رائے بہادر بابو اشرفی لال نے اسکول کا چارج لے لیا ہے اور مسٹر ٹوپٹ ۴ اکتوبر کو میرٹھ روانہ ہو گئے۔

مہاتما گاندھی کی سالگرہ ۲ اکتوبر کو مہاتما گاندھی کی سالگرہ منائی گئی اور تقریباً سارے شہر کے ہندوؤں نے رات کو روشنی کی اور رات کو خورد محل پارک میں اچھوت اور اعلیٰ ذات کے ہندوؤں نے مل کر بڑے پیمانہ پر بھوجن کیا۔

گذشتہ فساد کی یاد گذشتہ فساد کانپور کے مقدمات سلسلہ میں بنگالی محال اور ہرسہائے محال کے مقدمات کا فیصلہ ڈسٹرکٹ جج و اڈیشنل ڈسٹرکٹ جج نے سنا یا اور کل ملزمان کو بے قصور قرار دیتے ہوئے ۲۴ ہندو اور ۸ مسلمانوں کو صاف بری کر دیا۔

دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دسہرہ کے موقع پر بطور حفظ ماتقدم کے ۲ ہفتہ کے لئے چھاؤنی میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کردیا ہے اور کوئی شخص بلا اجازت اسلحہ لیکر نہیں نکل سکتا رام لیلا کے جلوس کے لئے اجازت دیدی گئی ہے۔

فرینڈلیس آف انڈیا لیگ فرینڈلیس آف انڈیا لیگ کے ممبران گذشتہ ہفتہ کانپور بھی آئے اور متعدد حضرات سے ملاقات کی۔

یوم گاندھی حسب معمول ۲ اکتوبر کو مہاتما گاندھی ڈے کے سلسلہ میں ہڑتال ہوئی اور تمام ہندو بازار بند رہے۔

شام کو جلوس نکالا گیا اور چار آدمیوں کو پولیس نے گرفتار کیا۔

بھوک ہڑتال مقدمہ سازش دہرہ دون کے ملزمان میں سے ایک ملزم جو کہ دہرہ دون اسکول کے ماسٹر تھے سات روز سے بھوک ہڑتال کئے ہوئے ہیں

شہر چھوڑنے کا حکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے غنڈا ایکٹ کے ماتحت مندرجہ ذیل لوگوں کو ایک ہفتہ کے اندر شہر چھوڑ دینے اور ۲ سال تک شہر اور ضلع میں نہ آنے کا حکم دیا ہے کہ:-

رام پرشاد۔ شیام نرائن۔ منگلی پرشاد اور زمان خان

سزائیں جائنٹ مجسٹریٹ صاحب کی عدالت سے مہادیو پرشاد اور وہاب کو ۲-۲ سال قید سخت کی سزا ہوئی بابو رام۔ دوارکا۔ فوجدار سنگھ اور کیدار ناتھ۔ رامیشور اچھے لال اور وجیت سنگھ کو بکٹنگ کے جرم میں ۶-۶ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی۔ دشرت سنگھ رام کمار لڑکوں کو بکٹنگ کے جرم میں ۱۲-۱۲ بید کی سزا دی گئی۔

پستول برآمد ہوا ٹھاکر دولارے سنگھ کو جھور کے جنگل میں پولیس نے گرفتار کرکے اسکے پاس سے ایک ریوالور برآمد کیا۔

تمبولی کی دوکان پر قبضہ رام غلام تمبولی کی دوکان واقع کوپر گنج پر پولیس نے قبضہ کر لیا ہے کیونکہ پولیس کو اسکی تلاش ہے اور یہ دوکان مقفل کرکے لاپتہ ہو گیا ہے

ایک لڑکی کا اغوا شیو نامی سونار کو پولیس نے اس جرم میں گرفتار کیا ہے کہ اس نے ایک ۹ سالہ دھوبی کی لڑکی کو اغوا کیا تھا۔

۲۰ سیر بھنگ پولیس نے نوگھرہ میں رادھے شیام شیو نرائن کے مکان کی تلاشی لیکر ۲۰ سیر بھنگ برآمد کی اور اس کو گرفتار کر لیا۔

ناجائز شراب کی کشید انچارج تھانہ کرنیل گنج نے ایک مکان کی تلاشی لیکر گردہاری اور ستاہ جھمنیا و منیا کو ناجائز شراب کشید کرتے ہوئے گرفتار کیا۔

گرفتاری پولیس نے نواب گنج میں زیر دفعہ ۴۰۶ و ۴۲۶ مہادیو پرشاد اور لچھمی نرائن سنار کو گرفتار کیا ہے

مکان گرنے سے موت ٹپکا پور میں ایک مکان کے گر جانے سے ایک ۱۲ سالہ لڑکی دب کر مرگئی اور ایک ضعیفہ کو شدید چوٹ آئی۔

قتل کاس چوبدار ساکن ہیرامن کے پوروہ کو کسی نامعلوم شخص نے رات کو قتل کر دیا۔

مجروح زمیندار کا انتقال ۴ اکتوبر کو اسپتال میں دیبی چرن زمیندار کا انتقال ہو گیا جنکو بندوق سے ایک شخص نے زخمی کیا تھا۔

خیانت مجرمانہ مسٹر بھٹاچاریہ نے سسر سرکار

پست اقوام کے بعد گاندھی جی کا کام ختم نہیں ہوا

فرقہ وارانہ مسائل کے تصفیہ کیلئے آل پارٹیز کانفرنس کی تجویز

اہل ملک سے مولینا ابوالکلام آزاد اور ڈاکٹر سید محمود کی اپیل

کلکتہ، ۲۷ ستمبر - حضرت مولانا ابوالکلام آزاد نے مندرجہ ذیل بیان اخبارات کو بغرض اشاعت ارسال فرمایا ہے:-

"بلاشبہ گاندھی جی کے برت کا تعلق بالواسطہ پست اقوام کے ساتھ تھا - لیکن اسکے یہ معنے ہرگز نہیں کہ سیاسیات میں یہی ایک بڑی چیز تھی - یا صرف اسی کی وجہ سے گاندھی جی نے اپنے جسم کو تکلیف دی - جبتک فرقہ وارانہ مسئلہ کے دیگر پہلو بھی نیک اعتمادی، اتحاد، اور خوش اسلوبی کیساتھ حل نہ ہو جائینگے اسوقت تک گاندھی جی کی روح کو امن وطمانیت حاصل نہیں ہو سکتی اگر یہ درست ہے تو کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ سکھوں، ہندوؤں اور مسلمانوں کے متنازعہ فیہ مسائل کو حل کرنیکے لئے انقطاعی تدابیر اختیار کی جائیں -

میں تجویز کرتا ہوں کہ اس مقصد کے حصول کیلئے ایک آل پارٹیز کانفرنس منعقد کیجائے گی - جو گاندھی جی کے برت ترک کرنے کے بعد منعقد ہو - میں توقع کرتا ہوں کہ عوام جوش وخروش اور سچائی کے ساتھ اس تجویز کا خیر مقدم کریں گے -

ڈاکٹر سید محمود صاحب کا بیان

ڈاکٹر سید محمود صاحب سابق سکرٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی پونہ جاتے ہوئے الہ آباد ٹھہرے اور مندرجہ ذیل بیان دیا

"گاندھی جی نے عزم نے ثابت کر دیا کہ ہندو قوم زندہ ہے اور اُس نے آج وہ استحکام حاصل کر لیا ہے جو گذشتہ ہزار سال میں بھی اُسکو حاصل نہ تھا - تعصبات دور ہو گئے اور ان کو گہری قبر میں دفنا دیا گیا - کیا اب ہندوؤں سے یہ توقع کرنا کچھ بعید ہو گا کہ وہ دیگر مسائل کو بھی آیندہ جا رہفتوں میں طے کر دیں اور اس طرح سیاسیات کو اونچے درجہ پر پہونچائیں - میں ہندوؤں کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ مسلمان قوم باہمی اعتماد کے لئے تیار ہے اور جب یہ مسئلہ پیش ہو گا - تو وہ خلاف توقع حوصلہ افزا جواب دیگی -

---

پست اقوام کیساتھ جدید معاہدے کی دفعات!

اچھوتوں کو ہندوں نے کیا مراعات دیں؟

پونہ پست اقوام کی نیابت طریق انتخاب اور مجلسی آزادی کے متعلق پونہ میں ہندو اور اچھوت اقوام کے لیڈران کے درمیان جو گفت وشنید ہو رہی تھی - وہ کامیاب طور پر ختم ہو گئی - گاندھی جی، سر تیج بہادر سپرو، مسٹر جیکر - ڈاکٹر امبیدکر - وغیرہ لیڈران نے ایک معاہدہ پر دستخط کر دیے ہیں - اس معاہدہ کا پورا مضمون حکومت بمبئی کی وساطت سے حکومت ہند اور برطانی حکومت کو روانہ کر دیا گیا ہے - جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:-

(۱) جملہ صوبجاتی مجلس قانون ساز میں پست اقوام کے لئے نشستوں کی تخصیص کیساتھ مخلوط انتخاب کا طریقہ جاری کیا جائے گا -

(۲) مرکزی مجالس قانون ساز میں برطانوی ہند کی "عام" (یعنی ہندو) نشستوں میں سے ۱۰ فیصدی نشستیں اچھوتوں کیلئے مخصوص ومحفوظ رکھی جائیں گی -

(۳) پست اقوام کے جملہ رائے دہندگان کی ایک انتخابی جماعت ہو گی - جو ہر نشست کیلئے چار امیدواروں کا ایک گروہ منتخب کرے گی ان چار امیدواروں کو عام انتخابات میں حصہ لینے اور مقابلہ کرنے کا حق حاصل ہو گا -

(۴) نشستوں کی تخصیص اسوقت تک جاری رہیگی جبتک کہ متعلقہ اقوام باہمی فیصلہ سے اسکے خلاف کسی معاہدہ پر نہ پہونچ جاویں -

(۵) ابتدائی انتخاب کا طریقہ اس سال کی میعاد کے بعد خود بخود ختم ہو جائے گا -

(۶) تعلیم، ملازمت، ادارت عامہ کی رکنیت کے متعلق پست اقوام پر کوئی پابندی عائد نہیں ہو گی - اور ذات والے ہندوؤں کے مقابلہ میں اُن کو مساوی حقوق حاصل ہوں گے

دو سو ریلوے ملازموں کی علیحدگی -

لاہور - ۱۷ ستمبر - این ڈبلیو ریلوے کے ایجنٹ نے یونین کو ایک مکتوب تحریر کیا ہے کہ صرف ۱۸۳ ریلوے ملازمین علیحدہ کئے جاویں گے - جن کو مناسب آسامیاں خالی ہونے پر دوبارہ جگہ دی جائیں گی -

---

جداگانہ انتخاب ایک لعنت ہے!

عیسائی پادریوں کا اعلان

بمبئی ہندوستانی عیسائی کے مقتدر علما اور پادریوں نے بمبئی سے ایک اعلان کیا ہے جس کے دوران میں وہ کہتے ہیں کہ:-

"اگر ہندوستان کے مجوزہ دستور اساسی کی بنیاد بھی فرقہ وارانہ طریق انتخاب رہا جسے فرقہ وارانہ مسئلہ کے فیصلہ میں اس حد تک پہونچا دیا گیا تو یہ ان ہندوستانی عیسائیوں کی رائے میں ایک اہم قومی لعنت ہو گی - اب جب کہ گاندھی جی نے سب لوگوں کی توجہات کو اسی مسئلہ کی طرف مرکوز کر دیا ہے ہم لوگوں کی آنکھیں بھی ہندوستان کے مستقبل کے لئے کھل جانی چاہئیں - جہاں تک عیسائیوں کی جماعت کا تعلق ہے اُن کے لئے جیسا کہ رائٹ ریونڈ دی ایس اذاریہ بشپ آف ڈورناکال نے کہا ہے انہیں نہ صرف سب سے الگ کر دینے کا باعث ہو گا بلکہ اُن کی جماعت کی ترقی کی راہ میں حائل ہو گا - اور مختلف جماعتوں میں تصادم پیدا کر دے گا -

تیسری گول میز کانفرنس میں گاندھی جی کی شرکت

شملہ - ۲۸ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ تیسری گول میز کانفرنس میں ۳۰ نمایندوں کی بجائے ۲۲ نمایندوں کو مدعو کیا جائے گا - کہا جاتا ہے کہ ان نمایندوں میں گاندھی جی پنڈت مدن موہن مالویہ، اور شریمتی سروجنی نائیڈو کے نام شامل ہونگے

بحکم جناب بابو رام ادگرہ لال سری واستو صاحب بہادر ششکش وسب جج کانپور

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط نیلام)

اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱ قاعدہ ۶۶)

بعدالت سشن سب جج بہادر کانپور مقام وضلع کانپور

مقدمہ نمبر اجرا ۲۶ سنہ ۱۹۳۲ء

مقدمہ نمبر ابتدائی ۱۱۲ سنہ ۱۹۲۹ء

تبنا تھ پرشاد ولد بینی دھر قوم ویش ساکن کلکٹر گنج شہر کانپور وگوبند پرشاد وسورج پرشاد پسران مہندر پرشاد اقوام ویش ساکنان حسین گنج ضلع فتحپور خود وولی رادھا رتن نابالغ ورام ناتھ ودیبی دیال ولد بنسگوپال اقوام ویش ساکنان حسین گنج ضلع فتحپور وکاتا پرشاد ولد گجادھر پرشاد قوم ویش ساکن حسین گنج ضلع فتح پور ومرلی منوہر ولالہ پسران نابالغان رام ناتھ بولایت گوبرا ہنداس ساکن ٹیکاری پرگنہ ہنگام ضلع فتحپور درادھے شیام ومعہ نابالغان پسران کامتا پرشاد بولایت کامتا پرشاد اقوام ومدعیان وڈگری داران ساکنان حسین گنج ضلع فتحپور -

ابنام جے نراین وغیرہ مدعا علیہم مدیونان

بنام - جے نراین پسر بینی لالہ درگا پرشاد ومسماۃ درگا دئی بیوہ درگا پرشاد ورام سروپ ورام سرن ورام شنکر وشیر سنگھ پسران نابالغان جے نراین بولایت جے نراین ساکنان محلہ کلکٹر گنج شہر کانپور - حال مقیم قصبہ دیوریا تحصیل دیوریا ضلع گورکھپور ملازم فرم بھانامل گلزاری لال وشیوسرن سنگھ ولد منان سنگھ قوم ٹھاکر وکشوری ہربال سنگھ ولد شیوسرن سنگھ ورامیشر نابالغ بولایت شیوسرن سنگھ ٹھاکر چچا حقیقی ساکنان غازی پور ضلع فتح پور - مدیونان

چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان تبنا تھ پرشاد وغیرہ ڈگریداران نے واسطے نیلام جایداد مرہونہ مکان کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ بتاریخ ۲۱ اکتوبر سنہ ۱۹۳۲ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے آج بتاریخ ۵ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۳۲ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا -

دستخط

بحکم لکھپت رائے منصرم عدالت

مہر عدالت

امریکہ میں ایک کروڑ پندرہ لاکھ بیکار

واشنگٹن یکم اکتوبر - امریکن فیڈریشن آف لیبر کے اندازہ کے مطابق جو اس نے حال میں شایع کیا ہے - اگست کے اختتام تک ممالک متحدہ امریکہ میں بے روزگاروں کی تعداد ۰۰۰ ۱۱۵ تک پہونچ چلی ہے - (ریوٹر)

باجلاس خاں صاحب نواب سید اقبال بہادر صاحب نریری منصف

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۷ سنہ ۱۹۳۰ء

بعدالت آنریری منصفی پرگنہ امرتپور مقام شمس آباد ضلع

منشی سنگھ ولد ہنجل سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع میر سنگھ پور پرگنہ امرت پور ضلع فرخ آباد مدعی

بنام ننکا پسر نابالغ چرن سنگھ ولد خوشحالی سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع میر سنگھ پور پرگنہ امرت پور ضلع فرخ آباد مدعا علیہ بولایت زوجہ چرن سنگھ والدہ خود قوم ٹھاکر ساکن میر سنگھ پور پرگنہ امرتپور ضلع فرخ آباد - مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۴ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام شمس آباد اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو - اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو - اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے - پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو -

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہو گا

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۵ ماہ فروری سنہ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا -

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

نواب صاحب بھوپال کا شاہانہ عطیہ

چھوت چھات دور کرنیکی تحریک سے ہمدردی کا اظہار

ہز ہائینس نواب صاحب بھوپال نے مندرجہ ذیل تار پنڈت مالویہ کو بھوپال سے ۲۹ ستمبر کو ارسال فرمایا ہے:-

میں اچھوتوں کی بہبودی کی مسرت آمیز واطمینان بخش حل پر مخلصانہ مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میں اپنی اظہار خوشنودی کے لئے پانچہزار روپیہ پیش کرتا ہوں جو اس فنڈ میں شمار کیا جائے جو اس تحریک کے لئے جمع کیا جا رہا ہے - میری تمنا ہے کہ آپ اس معزز اور اہم کام میں کامیاب ہوں -

پنڈت مالویہ نے مندرجہ ذیل جواب دیا -

میں حضور کی اس ہمدردی اور شاہانہ عطیہ کا تہ دل سے

دھاریوال کے اونی دھاگے

Used all over India

DHARIWAL

INDIA

تمام ہندوستان میں استعمال کئے جاتے ہیں

ان کو ہندوستانی کاریگروں نے خاص ہندوستان کے اون سے کات کر تیار کیا ہے - دھاریوال کا کوئی بھی سامان غیر ملک سے نہیں منگوایا جاتا نمونوں کے کارڈ کے لئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۴۸ کو لکھیئے

مقامی ایجنٹ

امپیریل ایجنسی جرنیل گنج کانپور

دھاریوال ملس پنجاب میں بنائے جاتے ہیں

اچھوت کی لعنت نہ مٹنے پر دوبارہ برت شروع کرنیکا عزم

مسلمانوں کا اعتماد حاصل کرنے کیلئے میں جان قربان کر دونگا

مہاتما گاندھی کا ولولہ انگیز اعلان

پونہ۔ ۲۶ ستمبر۔ مہاتما گاندھی نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو ذیل کا پیغام دیا ہے:۔

میں نے اپنا برت خدا کے نام کے ساتھ گرو دیو اور ایک فاضل پنڈت پراچر شاستری (مجذوم قیدی) اور بہت سے محبوں اور دوستوں کے سامنے توڑا۔

افطار سے پہلے پنڈت پراچر نے بنگالی حمد گائی اور اُسکے بعد اوپنشد سے کچھ منتر پڑھے پھر اُسکے بعد ہماری محبوب ترین حمد "ویشنا بھجن" سنائی گئی۔ گذشتہ سات روز کے عرصہ میں طول و عرض ہند میں خدا کا ہاتھ کام کرتا ہوا نظر آرہا تھا۔ بحری تار جو میرے برت کی حمایت میں دنیا کے ہر حصہ سے موصول ہوئے ہیں اُن سے میری جسمانی اور روحانی تکلیف بہت کم ہو گئی لیکن اس وقت تک میرے جسم کو اطمینان حاصل نہ ہوگا جب تک ہندو سے اچھوت کی لعنت بالکل کم نہ ہو جائے اگر خدا کو یہ منظور نہیں ہے کہ میری زندگی میں اس لعنت کا خاتمہ ہو تو مجھے اسکا یقین کامل ہے کہ ہزاروں ایسے حقیقی مصلح موجود ہیں۔ جو اس لعنت سے ہندو دھرم کو پاک کرنے کیلئے اپنی جانیں بخوشی قربان کر سکتے ہیں جہانتک میرا خیال ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ تصفیہ ہر طرح سے مستحسن کہا جا سکتا ہے۔ یہ دلوں کے ملنے کے سامان ہیں۔

اور ایک طرف تو میں ڈاکٹر امبیدکر اور راؤ بہادر سری نواس اور اُن کی جماعت کا ممنون ہوں یہ بہت ممکن تھا کہ وہ اونچی ذات والے ہندوؤں سے اُنکے آبا و اجداد کے گناہوں کا انتقام لینے پر آمادہ ہو جاتے۔ اور اگر وہ ایسا کرتے تو کم از کم میں اُن کے رویہ سے ناراض نہ ہوتا اور میری موت اچھوتوں کے صدیوں کے مصائب و آلام کی ایک حقیر قیمت ہوتی۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ انھوں نے نہایت مستحسن راہ اختیار کی اور تمام مذاہب کے اصول کے مطابق درگذر اور عفو کرنیکے مسلک کی پیروی کی۔ ہمیں امید ہے کہ اونچی ذات والے ہندو اس تصفیہ کے ہر ہر حرف کا احترام کرتے ہوئے اُس کو عملی جامہ پہنائینگے یہ تصفیہ فی الحقیقت انجام کا آغاز ہے۔ اسکا سیاسی حصہ نہایت اہم ہے

یہ سچ ہے کہ اصلاح کے وسیع میدان میں بلاشبہ اس تصفیہ کو بہت کم جگہ ملی ہے۔ اس اصلاح کی تکمیل اسوقت ہوگی جب ہندو من حیث القوم مذہبی و خانگی نامعقولیت کی پابندیوں سے آزاد ہو جائیں گے۔

مجھ پر عہد شکنی کا الزام عائد کیا جا سکتا ہے اگر میں کھلے الفاظ میں اپنے رفقا اور عام ہندوؤں کو تنبیہ نہ کر دوں اگر اس اصلاح تکمیل میں سستی یا غفلت کی گئی۔ اور اس کو قلیل عرصہ کے اندر عملی جامہ نہ پہنایا گیا تو میں یقیناً اسوقت پھر برت شروع کر دونگا۔ میں نے سوچا تھا کہ اس کیلئے کوئی مدت معین کر دوں لیکن پھر مجھے خیال پیدا ہوا کہ جبتک ضمیر کی کوئی آواز نہ آئے اسوقت تک اقدام مناسب نہیں معلوم ہوتا۔ اس آزادی کی خبر اچھوت کے گھر میں پہونچ جانی چاہئے اور یہ اسیوقت ہو سکتا ہے کہ اصلاح کرنے والوں کی سرگرمیاں تمام دیہات و قصبات پر حاوی ہو جائیں۔ لیکن اُسکے ساتھ میں یہ بھی ہدایت کرتا ہوں کہ مجھے دوبارہ برت کی اذیت سے بچانیکے لئے کسی قسم کی زبردستی یا جبر کو راہ نہ دیجائے

ہمیں لازم ہے کہ اوہام پرستوں اور جاہلوں کو آہستہ تحمل جفاکشی اور ذاتی قربانیوں کے ذریعہ سے رام کرنے کی کوشش کریں اور جبر و استبداد سے سخت احتراز کریں۔

میری یہ بھی تمنا ہے کہ تمام فرقے اس مفید المثال حل پر عملدرآمد کریں تاکہ ہندوستان میں باہمی اتحاد اور باہمی اعتماد کے نئے دور کا آغاز ہو۔ میں یہاں ہندوؤں، مسلمانوں، اور سکھوں کو خاص طور پر متوجہ کرتا ہوں مسلمانوں کیلئے آج بھی میں وہی ہوں جو ۱۹۲۰ء میں تھا۔ میں اب بھی اُنکے درمیان دائمی صلح و اتحاد کیلئے جان قربان کرنے کیلئے تیار ہوں۔ جیسا کہ میں نے دہلی میں کیا تھا مجھے امید ہے کہ اور میں دعا کرتا ہوں کہ یہ عظیم الشان تحریک جو اس سلسلہ میں شروع کی گئی ہے بار آور ثابت ہو کر دوسرے فرقوں کو بھی مایوس نہ کرے گی۔

آخر میں میں حکومت جیل کے عہدیدار اور اُن ڈاکٹروں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنھیں حکومت نے میری نگہداشت کیلئے مقرر کیا تھا۔

مجھ پر حد سے زیادہ توجہ کی گئی۔ اور میری خدمت کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا جیل کے عہدیدار نہایت تندہی سے اپنے فرائض انجام دے رہے تھے۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ انھیں اس خدمت کا افسوس نہیں ہے۔ میں اعلیٰ سے لیکر ادنیٰ عہدیدار کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ برطانی کابینہ کا شکریہ ادا کرنا بھی لازمی ہے۔ جسنے فیصلہ کرنے اور مجھ تک پہنچانے میں بڑی جلدی کی۔

میں سمجھتا ہوں کہ کابینہ نے فطرتی طور پر تصفیہ کا وہی حصہ تسلیم کیا ہے جسکا تعلق وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ اعلان سے ہے مجھے معلوم ہے کہ اُنھیں غالباً آئینی مشکلات پیش آئیں گی۔ لیکن میں اپنے دوستوں کو یقین دلاتا ہوں کہ جہانتک میرا تعلق ہے میں مکمل تصفیہ کی حمایت میں ہوں۔ اور اُس کو عملی جامہ پہنانے کیلئے میں اپنی جان کو بطور ضمانت پیش کر سکتا ہوں یا ہم خود کوئی اس سے بہتر تصفیہ آپس میں بیٹھ کر کر لیں گے

خلافت کانفرنس کانگریس سے صلح کرنے کے لئے تیار ہے

بمبئی ۳۔ اکتوبر۔ بکتمنیہ کی ٹنٹ کو چھوٹے قبرستان میں مسلمانوں کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر اہتمام خلافت کمیٹی منعقد ہوا۔ کرسی صدارت پر شیخ عبدالمجید سندھی صدر اجمیر خلافت کانفرنس متمکن تھے۔ آپ نے فرقہ دار اتحاد کے مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے بتلایا کہ وہ ہر ایسے اقدام کا خیر مقدم کرتے ہیں جس کے ذریعہ سے فرقہ دار تصفیہ کامل کیا جا سکے۔ انھوں نے اس بات پر بڑا زور دیا کہ میری گول میز کانفرنس میں شریک ہونے سے قبل لیڈروں کو کوئی باہمی تصفیہ کر لینا چاہیئے۔ انھوں نے غیر مبہم الفاظ میں اعلان کر دیا کہ خلافت کانفرنس کانگریس سے باعزت سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ (ا۔پ)

مندروں کے کھول دینے کا قانون

صوبجات متحدہ کی مجلس مقننہ میں ایک مسودہ

مراد آباد۔ ۳۰ ستمبر۔ ساہو جوالا سرن کوٹھی والا۔ رکن مجلس مقننہ نے ایک مسودہ قانون پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے جس کی رو سے وہ یہ چاہتے ہیں کہ صوبہ کے اندر اچھوتوں کیلئے تمام مندر کھل جائیں گے اور کسی میں کوئی پابندی نہ رہے گی نہ کوئی شخص کوئی رکاوٹ ڈال سکے گا۔

گول میز کانفرنس کا مقرر کردہ ایجنڈا

تحفظات اور مسئلہ مدافعت پر غور و خوض!

جدید صوبجات اور مرکز و صوبوں کے تعلقات کا تعین

شملہ۔ ۲۹ ستمبر لندن کی تیسری گول میز کانفرنس میں حسب ذیل اہم مسائل پر غور و خوض کیا جائے گا۔

(الف) ۱۔ مضامین حسب ذیل عنوانات پر تقسیم کر دیئے جائیں گے۔

سڑکیں، پل، گھاٹ، وغیرہ، لائٹ ہاؤس، جہازرانی، انڈین آڈٹ ڈیپارٹمنٹ، تجارت، تجارتی کمپنیاں اسلحہ جات کی نگرانی، اور ریلوے پولیس۔

۲۔ ریاستوں میں ریلوے علاقہ جات

۳۔ وہ قبضے جو مرکز کے انتظام حکومت میں ہوں گے

۴۔ خارج شدہ علاقے

۵۔ ریاستوں کے فیڈریشن میں داخل ہونے پر اُنسے کسی قسم کے صلحنامے ہونگے۔ یا کن رسمی قوانین پر عملدرآمد ہوگا۔

ب ۱۔ اختیارات قانون سازی کی مرکزی اور صوبجاتی مجالس قانون ساز میں تقسیم،

۲۔ فیڈرل مجلس قانون ساز کی ترتیب و تشکیل اور اُسکے اراکین کی تعداد۔

۳۔ جس وقت فیڈرل کے بجائے مرکزی مسودات قانون یا مرکزی مسائل پر غور کیا جائے گا۔ اسی وقت جس طریقہ عمل کی پیروی کیجائے گی اس کی تفصیلات۔

۴۔ مدافعت (الف) ایک مقررہ مدت کیلئے معمولی اخراجات مدافعت کے متعلق مفصل انتظامات (ب) مجلس قانون ساز میں محکمہ فوج کی نیابت۔

(۵) مالی تحفظات

۶۔ مرکز اور صوبجاتی کے درمیان عام تحقیقات

۷۔ صوبجاتی قوانین۔

ج ۱۔ ہائی کمشنر کی آئندہ پوزیشن اور اُن کے فرائض

۲۔ صوبجاتی حدود کا از سر نو تعین

۳۔ جدید صوبجات۔

د۔ مخصوص کمیٹیوں کی رپورٹیں مثلاً

۱۔ فیڈرل فینانس کمیٹی کی رپورٹ

۲۔ فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ

۳۔ دیسی ریاستوں کے متعلق تحقیقات کرنے والی کمیٹی کی رپورٹ

قومی زندگی کی تکمیل کیلئے مسلمانوں کا اشتراک از بس ضروری ہے

ڈاکٹر ٹیگور کے قابل قدر جذبات

پونہ ۲۷ ستمبر۔ گاندھی جی کی سالگرہ کے سلسلہ میں ڈاکٹر ٹیگور ایک پیغام میں فرماتے ہیں:۔

آج ہم اچھوتوں سے مفاہمت ہو جانے پر خوشیاں منا رہے ہیں۔۔۔ ابھی ہمیں اس بات کا نہایت رنج والم ہے کہ ہم نے اپنے مسلمان بھائیوں کا اعتماد نہیں حاصل کیا۔ حالانکہ یہ بات ہماری قومی کی تکمیل کیلئے نہایت ضروری ہے۔

ہم مسلمان بھائیوں کو یقین دلاتے ہیں کہ صرف اچھوت کی لعنت مٹا کر ہم یہ نہیں سمجھتے کہ ابھی ہمیں بہت کچھ کرنا ہے اور وہ یہ ہے کہ دونوں بھائی یعنی ہندو اور مسلمانوں کو صحیح معنوں میں آپس میں متحدہ متفق کرنا ہے۔ ان ہر دو اقوام کو ایک دوسرے کا رفیق کار ہو کر ہندوستان کی آزادی کیلئے پہلو بہ پہلو کوشش کرنی چاہیئے۔ اور انکا اتحاد دلی اتحاد ہے جسکی بنیاد دیانت داری اور محبت پر رکھی جائے جب ہی یہ اتحاد اصلی معنوں میں اتحاد کہلا سکتا ہے۔ میں مہاتما گاندھی کے اس بیان کی جو آپنے پریس کو بھیجا ہے تائید کرتا ہوں اور اپیل کرتا ہوں کہ ہندوستان سے باہمی مغائرت کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیا جائے آؤ ہم تمام مرد اور عورتیں متحد ہو کر اس زبردست مہم کو سر کرنیکے لئے اٹھیں اور جو ہمارے سامنے رکھی ہے۔ اور عام قوموں کو اتحاد و اتفاق اور صلح و آشتی کا پیغام دیں۔

وزیر اعظم کا فیصلہ گاندھی جی کو کسطرح ملا!

فاقہ شکنی کا منظر!

پونہ ۲۶ ستمبر (خاص تار) وزیر اعظم کا جواب مہاتما گاندھی کو چار بجکر بیس منٹ پر ملا۔ آپنے بستر پر لیٹے ہوئے اُسکو پڑھا اور کچھ دیر تک اس پر غور کرتے رہے۔ تب بغیر کوئی لفظ بولے ہوئے اوسکو اپنے دوستوں کو دیدیا۔ جنہوں نے اُسے پڑھا اور اسپر باہم بحث و تمحیص کی۔ مہاتما جی نے اس بحث و تمحیص میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ اُسکے بعد گاندھی جی نے اُن لوگوں سے اس بیان کا مفہوم دریافت کیا۔ اور سب نے متفق ہو کر یہ ظاہر کیا کہ یہ بیان نہایت ہی اطمینان بخش ہے اور اب فاقہ شکنی جاری رکھنے کی کوئی وجہ باقی نہ رہی مہاتما جی اِن کی باتوں کو سنتے رہے۔ اور کہا کہ فاقہ شکنی کا سامان تیار کیا جائے۔ شاعر ٹیگور نے گیتا نجلی سے نہایت دھیمی آواز میں ایک گیت گایا۔ اُس کے بعد سب لوگوں نے گاندھی جی کا مرغوب خاطر بھجن گایا۔ ایک سی کلاس قیدی بھی موجود تھا۔ اُسنے بھی ایک گیت گایا جس میں سچے وشنو کی تعریف کی گئی ہے۔ بچوں کو پھل وغیرہ تقسیم کئے گئے مسز کملا نہرو نے دو نارنگیوں کا عرق نکالا جو مسز گاندھی نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے گاندھی جی کو دیا۔ گاندھی جی نے بستر پر بیٹھ کر آہستہ آہستہ اُسے پیا۔

مسٹر ولبھ بھائی پٹیل اور مسٹر مہادیو ڈیسائی مہاتما گاندھی کو سنبھالے ہوئے تھے۔ اسطرح وہ برت جو صرف دو دوستوں کے سامنے شروع ہوا تھا تقریباً ایک سو احباب و اقربا کی موجودگی میں ختم ہوا۔

کانپور میں انتخاب کا پہلا جلسہ!

گذشتہ ۲۵ ستمبر ۱۹۳۲ء کو باشندگان دلیل پوروہ کا ایک جلسہ عام بمقام مندر پنڈت کنجبہاری لال دلیل پوروہ میں پنڈت منولال جی مصر کے زیر صدارت ہوا جسمیں یہ طے ہوا کہ باشندگان دلیل پوروہ کو چودہری مہیشری پرشاد کے کام سے اطمینان ہے اور ہم اُن کے احسان مند ہیں۔ آپنے ہمارے محلہ میں ہر غریب اور امیر کی امداد کی ہے۔ اور کرتے رہتے ہیں۔ ممبری میونسپل بورڈ کے زمانہ میں آپنے ہر شخص کے کام میں اپنا وقت ضایع کیا ہے ہمارے محلہ کے ہر ایک کوچہ میں کھرنجے لگوا دیے ہیں صفائی کا بہت ہی اچھا انتظام کر دیا گیا ہے۔ کئی جگہ نمبر روشنی کی بتیاں لگوا دی ہیں۔ ہم لوگ بہت عرصہ سے پانی کا ٹکس دیتے تھے مگر محال ہیں پانی کا واٹر مین نہ تھا اور نل لگوانے میں بہت دور سے کنکشن لگانا پڑتا تھا جسمیں بہت صرفہ ہوتا تھا مگر لوگ پہلے بہت کوشش کر کے تھک گئے تھے مگر آپنے ہمارے یہاں مین لگوا دیا ہے اور ایک عام پانی کا نل بھی لگوا دیا ہے ہمارے یہاں کی سٹرک دس بارہ سال سے نہ بنی تھی آپنے بہت اچھی سڑک بنوا دی ہے ہمارے محلہ میں ایک پارک بھی بنوانے کا انتظام کر دیا ہے جو کہ ایک ماہ کے بعد بن جاوے گا۔ جسکا کام شروع ہی ہونے والا ہے ہمارے محال میں ایک چرہی جانوروں کے پانی پینے کیلئے بھی بنوا دی ہے۔ گذشتہ ہندو مسلم دنگے میں بھی آپنے ہم لوگوں کی کافی امداد کی تھی۔ دنگے کے بعد دنگے کے مقدمول اور ریلیف کے سلسلہ میں آپنے بہت قابل تعریف کام کیا ہے۔ اب میونسپلٹی کا انتخاب عنقریب ہے۔ اور ہم لوگ چودھری مہیشری پرشاد سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ اس بار پھر ممبری کے لیے کھڑے ہوں ہمارا محلہ آپ کو بلا کسی مخالف بھیجنا چاہتا ہے۔ اور ہم سب لوگ آپ کی امداد کریں گے۔

منولال مصر - کنج بہاری تیواری - منی لال سنار - بھجن لال - گر پرشاد دیکشت - چھوٹے لال - پورن پرشاد میا شنکر شکل - جمنا پرشاد باجپئی - منوہر پرشاد تیواری بھولا ناتھ - بھگوتی پرشاد شکل - کرشن لال - امبے پرشاد بدلورام - منولال - رام بھجن شکل - منی رام شکل - دینا ناتھ جردہان -

پہلی گول میز کانفرنس پر ۶ ۳/۴ لاکھ روپیہ صرف ہوا

شملہ ۳۰ ستمبر سر سی - پی راماسوامی آیر نے مسٹر مسعود احمد کو آج اسمبلی مطلع کیا کہ وہ دوسری گول میز کانفرنس کے اخراجات میں اسی اصول پر عمل کیا گیا ہے جو پہلی کانفرنس کے سلسلہ میں اختیار کیا گیا تھا۔ پہلی کانفرنس کے خرچ میں ہندوستان کو ۹۴۰۲۸۹ و ۶ لاکھ روپیہ برداشت کرنا پڑا گیا دوسری گول میز کانفرنس کے اخراجات کے متعلق ابھی اعداد و شمار وصول نہیں ہوئے ہیں لیکن اندازہ ہے کہ اس کا بھی خرچ ۲۷۰۰،۰۰ کے لگ بھگ ہوگا۔ ملک معظم کی حکومت نے جو خرچ برداشت کیا ہے اس کے متعلق کوئی اطلاع نہیں۔

غازی مصطفےٰ کمال پاشا کو برطانیہ کا اعزاز

عربی اخبارات کی معرفت ہم یہ اطلاع شایع کر چکے ہیں کہ عقبہ کے مسئلہ پر ترکوں میں بڑا جوش ہے۔ گو ابھی تک برطانوی ذرائع سے کوئی خبر نہیں آئی ہے کہ اصل واقعہ کیا ہے تاہم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صورت حال نازک ضرور ہے چنانچہ قاہرہ کا ایک لاسلکی تار مظہر ہے کہ وہاں یہ خبر پہنچی ہے کہ انگلستان کے سیاسی حلقوں میں افواہ بہت گرم ہے کہ ملک معظم جارج پنجم عنقریب سب سے بڑا اعزاز "دو نائٹ آف گارٹر" غازی مصطفےٰ کمال پاشا کی خدمت میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اس اعزاز کو لیکر یا تو شہزادہ ویلز یا شہزادگان میں سے اور کوئی غازی پاشا کے پاس انقرہ جائیں گے۔

مقدمہ سازش میرٹھ کے مصارف کا اندازہ

۱۶ لاکھ ۴۵ ہزار روپیہ

شملہ ۲۳ ستمبر - آج کونسل آف اسٹیٹ میں سوالات کے وقت مسٹر ایم۔ جی ہیلٹ ہوم سکرٹری نے بیان کیا کہ ماہ اگست کے آخر تک مقدمہ سازش میرٹھ کے سلسلہ میں مرکزی حکومت کا ۱۶ لاکھ ۴۵ ہزار روپیہ خرچ آچکا ہے۔ استغاثہ کے مصارف کا اندازہ ۱۲ لاکھ ۸۰ ہزار ۴۸۳ ہے اور مقدمہ کی پیروی کیلئے ۲۱۱۲۶ روپیہ ہے سال رواں میں ماہ اگست سے اکتوبر تک مصارف کی مجموعی تعداد ایک لاکھ ۷۵ ہزار ۶ سو ہے۔

مجلس اقوام کی پالیسی پر نکتہ چینی

سر آغا خاں کی طرف سے مایوسی کا اظہار

جنیوا ۲۸ ستمبر۔ سر آغا خاں نے جمعیۃ الاقوام کے عام اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے جمعیۃ کی پالیسی پر سخت نکتہ چینی کی اور گذشتہ سال کی سرگرمیوں پر مایوسی کا اظہار کیا کہ اسنے اپنی تمام توجہ یورپ سے وابستہ مسائل پر صرف کی ہے آپنے کہا کہ ہندوستان دنیا کی اقتصادی کانفرنس میں شرکت کا منتظر ہے آپنے تخفیف اسلحہ پر زور دیا اور مسٹر ڈی ویلرا کے خیال کی تائید کی

غازی مصطفےٰ کمال پاشا

(بقیہ مضمون صفحہ ۴)

ہوں کہ کمال پاشا، کو ترکی کے لیے اولاد نرینہ کی ضرورت ہے، لیکن میں بانجھ ہوں آہ! یہ میرا کیا قصور ہے، ؟

کمال پاشا نے میرے شگفتہ دل کی کلی کو مرجھا یا لیکن میرے دل کا دریائے محبت ابھی تک خشک نہیں ہوا اور مجھے اپنے شوہر کے ساتھ وہی محبت ہے، جیسی سمرنا میں پہلی صحبت کے وقت تھی، میری محبت ابدی ہے اور جیسے میرے دل پر آج تک کسی غیر شخص کا سایہ تک نہیں پڑا ہے ویسے ہی مجھے امید ہے کہ اس بے رُخی کے بعد بھی کمال پاشا کے دل پر کوئی دوسری عورت قبضہ نہ کر سکے گی، لیکن مخلوق انسانی نے محبت کو کچل ڈالا ہے :-

میں اپنی باقی زندگی تڑپ تڑپ کر گذاروں گی اور شوہر پرستی کا لاجیب عہد کر لیا ہے، ترکی کی نجات دہندہ کی اہلیہ ہونے کا مجھے فخر ہے اور اس فخر کی جھلک میں تمام زندگی صبر کرونگی اور میں اپنے ملک کی فلاح و بہبود کے لیے اپنی جان دیدونگی کیونکہ میں اپنی روح کے مالک کے حکم سے اپنی زندگی قربان کرنے پر آمادہ ہوں، اور آخری دم تک اپنے دلبر سے پھر ملنے کا انتظار کرتی رہونگی،

مجھے امید ہے کہ پھر ایک دفعہ اُن کا دل میرے لیے کھل جائے گا،،!

LALIMLI
PURE WOOL
TRADE MARK
لال املی کی خالص اُونی ٹوپیاں
جو کہ
ہندوستان میں ہندوستانی کاریگر بناتے ہیں
مفت نمونوں کیلئے ڈپارٹمنٹ نمبر ۸ کو لکھو
دی کانپور اوولن ملز کانپور

بمبئی ۳ اکتوبر مولانا ابوالکلام آزاد اور ڈاکٹر سید محمود گذشتہ ہفتہ یہاں تشریف لائے اور پنڈت مالویہ اور دوسرے ہندو لیڈروں سے تبادلہ خیالات کر رہے ہیں قیاس کیا جاتا ہے کہ آپ ہندو لیڈروں پر زور دے رہے ہیں کہ بمبئی میں آل پارٹیز کانفرنس منعقد کر کے فرقہ وار مسئلہ کر لیا جائے۔ (ا - پ)

جھوٹے دوست کی طرح
نقلی دوا مصیبت میں دھوکہ دیتی ہے!
نقلیں اصل کی خوبیوں کا دھوکہ دینے کیلئے بنائی جاتی ہیں اسلئے اصل کی خوبیاں نہ رکھنے والی دوائیوں کی نقلیں صرف دام کا ہی نقصان کرتی ہیں بلکہ کسی وقت پر دھوکہ دینے کی وجہ سے پُر خطر ہوتی ہیں نقل پر آپ بھروسہ نہیں کر سکتے ہیں کوئی دوائی خرید نے وقت شری ہوش پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدیہ اٹیڈیٹر دلیش اپکار لاہور کی بنائی ہوئی
امرت دھارا
رجسٹرڈ
ہی سینکڑوں امراض کیلئے رام بان ہے کچھ لوگ اس کی بڑھتی ہوئی بکری دیکھ کر اس کی نقلوں سے پبلک کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں پبلک کی صحت و دولت کا نقصان ہوا اسلئے آپ کو مشورہ دیا جاتا ہے آپ ہمیشہ پنڈت جی کا نام دیکھ کر اصل امرت دھارا ہی خریدا کریں!
قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ - نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ - نمونہ صرف آٹھ آنہ
خط و کتابت و تار کیلئے پتہ - امرت دھارا ۱۱ لاہور
المشتہر مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون - امرت دھارا روڈ - امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

میں مسلمانوں کیلئے اب بھی ۱۹۲۰ء والا گاندھی ہوں

پونہ ۲۷ ستمبر۔ گاندھی جی نے ایک طویل بیان معاہدہ پونہ اور برتکے متعلق شایع کیا ہے۔ جسمیں آپ فرماتے ہیں کہ قربانی کا شعلہ اس وقت تک ٹھنڈا نہیں ہوسکتا جب تک کہ ہندوؤں میں چھوت چھات کا ذرا سا بھی نشان باقی رہے گا۔ گاندھی جی نے ڈاکٹر امید کر اور سری نواس شاستری وغیرہ کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا ہے۔ گاندھی جی نے امید ظاہر کی کہ پست اقوام کی نیابت کے متعلق جو معاہدہ لکھا ہوا ہے۔ اس کی دیگر اقوام بھی تقلید کرینگی آپنے فرمایا کہ میں مسلمانوں کیا تھا اب بھی وہی ہوں جو ۱۹۲۰ء میں تھا۔ میں مختلف قوموں کے درمیان مستقل صلح اور مضبوط اتحاد پیدا کرنے کی غرض سے اپنی جان تک پیش کرنے کے لئے تیار رہوں۔

گاندھی جی نے اپنی سالگرہ کے موقع پر تبرکی پیغامات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت اور گول میز کانفرنس کے ساتھ تعاون کے لئے کسی معقول تجویز پر غور کرنے کے واسطے میں ہر وقت تیار ہوں۔ لیکن میں لفظ معقول پر زور دیتا ہوں جو اعلانات کے باوجود یہ خبر عام طور پر کبھی نہیں جاتی کہ میں فطرتی طور پر تعاونی ہوں اور جب وقت آئیگا تو میں اپنا تعاون پر اپنا تمام زور صرف کردونگا۔

اگر آپ تجربہ کر کے دیکھیں گے تو ضرور یقین ہوجاوے گا کہ

قبض و بدہضمی | خون اور منی کی خرابی | جریان احتلام سرعت انزال رقت منی | سخت سے سخت نامردی

دل و دماغ اور معدہ | قوت حافظہ کی کمزوری | وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کرنے کے لئے

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں لاثانی اور شرطیہ علاج ہیں

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ للعہ

صحت و تندرستی کی نعمت، نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر مفت طلب فرماویں

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

ایک انگریزی کلب پر انقلابیوں کا ہیبتناک حملہ!

ایک انگریزی خاتون اور ایک بنگالی انقلابی لڑکی ہلاک

چاٹگام ۲۶ ستمبر۔ ہفتہ کی شام کو چاٹگام کے قریب پہاڑ تلی میں ریلوے یوروپین انسٹی ٹیوٹ میں ایک نہایت افسوسناک حادثہ بم بازی ہوا جس میں ایک بوڑھی یوروپین عورت مقتول ہوئی دو پولیس افسر اور گیارہ دوسرے افراد جنمیں سے ۵ صنف نازک سے تعلق رکھتی ہیں سخت مجروح ہوئے۔

اس افسوسناک اور تشویش انگیز واقعہ کی تفصیلات حسب ذیل ہیں۔ آسام بنگال ریلوے یوروپین انسٹی ٹیوٹ پہاڑ تلی رات کے گیارہ بجے عیش و طرب کی محفل گرم تھی۔ اور رقص ہورہا تھا کہ یکایک ایک زبردست دھماکہ ہوا۔ اور رائفلوں اور پستول کی منحوس آوازیں آئیں۔ انسٹی ٹیوٹ پر انقلابیوں کی ایک جماعت نے حملہ کردیا تھا۔ معلوم ہوکہ انقلابیوں کی ایک جماعت جسمیں دس افراد شریک تھے۔ پولیس کی رائفلوں ریوالوروں اور بموں سے مسلح ہوکر رات کے دس بجے چوری چھپے تاریکی کی پناہ میں عمارت میں داخل ہوئی۔ اور اُسکے مکینوں پر حملہ آور ہوئی۔ عمارت کو گھیر کر انہوں نے روشن کمرے میں بمب پھینکے اور راونڈ فائر کیے۔ جس سے قہقہے اور نشاط پرور نعرے یکایک زخمیوں کے گریہ و فغاں میں تبدیل ہوگئے۔ مسز سلون ایک بوڑھی عورت یوروپین خاتون اور چند دوسرے پولیس کے افسر اور یوروپین زخمی ہوئے ۵ عورتیں بھی زخمی ہوئیں اُن کی حالت ہسپتال میں رو بہ اصلاح ہے بوڑھی یوروپین عورت کے دل پر ایک گولی لگی اور وہ وہیں فوت ہوگئی

بم بازوں کا فرار

بم باز حملہ کرنے کے بعد رات کی تاریکی میں غائب ہوگئے افسر اور فوج کے سپاہی فوراً موقعہ واردات پر پہونچ گئے چلے ہوئے بم کے ٹکڑے اور دو بغیر استعمال شدہ انسٹی ٹیوٹ میں پائے گئے۔ جب موقعہ واردات کے گرد و پیش کو دیکھا گیا تو ایک بنگالی لڑکی کی لاش پائی گئی۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ اسنے زہر کھا کر خودکشی کرلی ہے یہ لڑکی مردانہ لباس پہنے ہوئے تھے۔ اور اسکا نام پرتی لاتا وادھر بتایا گیا ہے اس کی عمر بیس سال کی ہے اور یہ کپتان کامران کے قتل کے سلسلہ میں مفرور تھی۔

ایڈیٹر اسٹیٹسمین پر انقلاب پسند کا دوبارہ حملہ

کلکتہ ۲۸ ستمبر۔ سر الفریڈ واٹسن ایڈیٹر اسٹیٹسمین پر آج بنگالی انقلاب پسند نے حملہ کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سر الفریڈ اپنی موٹر کار میں سیر و تفریح کی غرض سے جارہے تھے۔ ایک کار آپ کی کار کے قریب آئی اور آپ پر دس گولیاں چلائی گئیں۔ سر واٹسن کے دونوں بازو زخمی ہوئے۔ آپکے سکریٹری کے خفیف زخم آیا۔ لیکن موٹر کا ڈرائیور بری طرح زخمی ہوا۔ سر الفریڈ کی حالت خطرناک نہیں ہے زخموں کی مرہم پٹی کیلئے آپ کو شفاخانہ پہونچا دیا گیا ہے۔ حملہ آور حادثہ کے بعد فوراً فرار ہوگئے۔ اور اب تک ان کا سراغ نہیں لگا ہے شہر کے باہر ایک موٹر کار میں تین لاشیں نکلی ہیں۔ یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ حادثہ کا ان لاشوں سے تعلق ہے یا نہیں۔ قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ چند ماہ ہوئے کہ سر الفریڈ پر ایک انقلاب پسند بنگالی نے حملہ کیا تھا لیکن نشانہ خطا گیا تھا اور حملہ آور نے خودکشی کرلی تھی۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۱۰۰ سنہ ۱۹۳۲ء ابتدائے معمولی بعدالت جناب منصف صاحب بہادر اترولہ مقام گونڈہ

شیو نراین تیواری ولد کھونٹی پیشہ مہاجنی ساکن بلرام پور محلہ کھلوا پرگنہ بلرام پور ضلع گونڈہ۔ مدعی

بنام گوبردھن وغیرہ مدعا علیہ

بنام گوبردھن پرشاد ولد رگھوناتھ پرشاد قوم کورمی پیشہ زمینداری ساکن موضع گوبرہا پرگنہ بانسی سعدپوری ضلع بستی مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ الـ ۹۵ تمسکی کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۷ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اپنی جوابدہی کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر تم استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز ان کو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۲۲ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۳۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

وقت حاضری بدفتر منصفی اترولہ مقام گونڈہ۔ ایجسے ہے بجے تک

مہر عدالت بحکم حسن رضا منصرم

عدالت منصفی اترولہ مقام گونڈہ۔

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ

بانی ڈاکٹر ایس۔ کے برمن

مشہور استار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ سنہ ۱۸۹۲ء

پچاس برس سے مشہور معروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

عورتوں کے مرض پرسوت کے لئے

RE ابلاری GD.

(امراض مستورات کی دوا)

اس دوا کے استعمال سے عورتوں کی کل بیماریاں جیسے کم و زیادہ دنوں میں ماہواری ہونا۔ خون پتلا آنا۔ سر کمر پیڑو کے درد۔ متلی وغیرہ اور خرابی حیض کی کل شکایتیں فوراً جاتی رہتی ہیں۔

قیمت فی شیشی ڈھائی روپیہ ۲؍

ڈاک محصول دس آنہ ۱۰؍

REGD. کیشراج

(سر کے تیلوں کا بادشاہ)

مشہور لیڈروں کا پسندیدہ

خوشبودار تیلوں میں سب سے اچھا اور مفید دوا آمیز

بغیر آمیزش وصالیٹ آئل۔ اس تیل کو استعمال کیجئے۔

قیمت فی شیشی پندرہ آنہ ۱۵؍ ڈاک محصول دس آنہ ۱۰؍

(نمونہ تین آنہ ۳؍۔ صرف ایجنٹوں ہی سے مل سکتے ہے)

نوٹ:- دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں

صیغہ نمبر ۷۵ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ: کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

امساک کے لئے بے نظیر دوا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

ینوسکت وارمی روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہوکر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ علاوہ محصول ڈاک

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ ۲۹۳ کالبا دیوی روڈ

لکھنؤ ایجنٹ۔ نگم میڈیکل ہال ناکہ فتح گنج

کانپور ایجنٹ۔ گنگا پرشاد ماچیسی نیا گنج چورستہ

الہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک

دہلی ایجنٹ۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک۔

آگرہ ایجنٹ۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور میں شایع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور،

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD, NO; A, 1424

جمال پر تو حقِ عزمِ مستقل میں رہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السّلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۶ | کان پور چہار شنبہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۲ء مطابق ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ | نمبر ۳۸

تمہارا ذکر کرتے ہیں تمہارا نام لیتے ہیں

(مرزا حبیب اللہ بیگ فضا تلمیذ حضرت نوح ناروی)

زباں سے بیٹھتے اٹھتے ہم اتنا کام لیتے ہیں
تمہارا ذکر کرتے ہیں تمہارا نام لیتے ہیں

وہ محفل میں ادا و ناز سے جب کام لیتے ہیں
ہم اپنے دونوں ہاتھوں سے کلیجہ تھام لیتے ہیں

ستم قاتل کب اپنے سر کوئی الزام لیتے ہیں
وہ سب کو قتل کرتے ہیں قضا کا نام لیتے ہیں

عجب عالم رہا کرتا ہے اپنا بزم جاناں میں
کبھی منھ دیکھ لیتے ہیں کبھی دل تھام لیتے ہیں

حسینان جہاں سے ہم جہاں میں بے غرض ہو کر
انھیں کے نام لیوا ہیں انھیں کا نام لیتے ہیں

مرے آگے بھری محفل میں ذکر غیر کیا معنی
مجھے نفرت ہے جس سے وہ اسی کا نام لیتے ہیں

فضا ہم کیا بتائیں عشق میں کیسی گذرتی ہے
نہ دل آرام لیتا ہے نہ ہم آرام لیتے ہیں !

مہاتما گاندھی کے بغیر کوئی تصفیہ ہونا ناممکن ہے

مولانا شوکت علی کا برقیہ وائسرائے کے نام

بمبئی ۶ اکتوبر۔ مولانا شوکت علی نے حسب ذیل برقیہ وائسرائے کے پرائیویٹ سکریٹری کے نام ارسال کیا ہے:۔

"میں انگلستان ہوتا ہوا امریکہ جا رہا ہوں براہ کرم میرا الوداعی سلام وائسرائے کو پہونچا کر میری طرف سے عرض کر دیں کہ میں نے ہندوستان کی مختلف جماعتوں اور فرقوں کے مابین کوئی مختتم اور فیصلہ کن تصفیہ ہونے کے متعلق مولانا ابوالکلام آزاد، ڈاکٹر سید محمود، اور پنڈت مالویہ سے تبادلۂ خیال کیا۔ لیکن آخر میں اس نتیجہ پر پہونچا کہ مہاتما گاندھی کے تعاون کے بغیر کوئی ایسا تصفیہ نہیں ہو سکتا کہ جس سے محض مختلف فرقوں کو ہی اطمینان نہ ہو بلکہ حکومت برطانیہ بھی یکساں مستفید ہو سکے۔ اسوقت مہاتما گاندھی کی رہائی حکومت کی بہت بڑی امداد اور اُس کی بہی خواہی سے تعبیر کی جائے گی اگر بدقسمتی سے مہاتما گاندھی کو رہا نہ کیا جا سکے تو کم از کم اتنا ضرور ہونا چاہیے کہ اُن سے ملاقات کی پابندیاں اٹھالی جائیں تا کہ ذمہ دار لیڈر آزادانہ طور پر اُنکے مفید مشورے سے مستفید ہو سکیں۔

مہاتما گاندھی کے نام مولانا شوکت علی کا برقیہ

بمبئی ۶ اکتوبر۔ مولانا شوکت علی نے وائسرائے کے برقیہ کے ساتھ مہاتما گاندھی کے نام بھی ذیل کا برقیہ ارسال کیا ہے،

"مجھ سے اور مولانا ابوالکلام آزاد، ڈاکٹر سید محمود سے خوشگوار گفتگو ہوئی اور توقع ہے کہ اس سے مسلمانوں میں باعزت مفاہمت ہو جائیگی۔ میں اور میرے رفقا نے پنڈت مالویہ سے بھی نہایت امید افزا اور قابل اطمینان ملاقاتیں کی ہیں میں آج ہی چند دیرینہ ضرورت کی بنا پر امریکہ جا رہا ہوں۔ اور آخری تصفیہ کے وقت انگلستان پہونچ جاؤں گا۔

میری استدعا ہے کہ آپ اپنے ہمہ گیر اثر سے کام لیکر ہندوستان کی مختلف جماعتوں میں جنمیں حکومت برطانیہ اور والیان ریاست بھی شامل ہیں۔ کسی باعزت سمجھوتہ پر آمادہ کر کے اور میرا پیام قبول کریں۔ اور ہماری بہن سروجنی نائیڈو تک پہونچا دیں

ہندوستان کی برآمد میں ۶۵ کروڑ اور درآمد میں ۳۰ کروڑ کا خسارہ

ہندوستان کی تجارت درآمد و برآمد میں خوفناک نقصان

ہندوستانی تجارت کی رپورٹ متعلقہ سنہ ۳۲-۱۹۳۱ء آج شائع ہوگئی۔ رپورٹ سے ثابت ہوتا ہے کہ ہندوستانی تجارتی حالت ۳۱-۱۹۳۰ء سے بھی زیادہ بری حالت میں ہے اور اسکی وجہ عالمگیر اقتصادی زوال ہے۔ رپورٹ کے تبصرہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ سال بنا میں ہندوستان کی برآمد برآمد میں ۲۹ فیصدی یعنی ۶۵ کروڑ کا خسارہ رہا اور برآمد میں ۳۰ کروڑ یعنی ۲۳ فیصدی کی کمی ہوئی۔ درآمد میں کمی کے زیادہ تر وجوہ سیاسی پیچیدگیوں کی نسبت اقتصادی زوال ہے صنعت پارچہ بافی سے متعلق درآمد میں نہایت ہی زبردست کمی واقع ہوئی اور تقریباً ۶ کروڑ روپیہ کا خسارہ رہا۔ اور روئی کی برآمد میں ۲۳ کروڑ روپیہ کی کمی ہو گئی۔ چاول۔ چمڑہ۔ اور کچا چمڑا نیز جوٹ کی برآمد میں بھی اسی نسبت سے اثر پڑا ہے

۵۰ کروڑ کا سونا باہر بھیجا گیا۔

اناج کی برآمد میں ۱۵۱ لاکھ سے زیادہ کی کمی واقع ہوگئی اگرچہ اناج کی مقدار جو روانہ کیگئی ہے وہ گذشتہ سال ہی کے برابر ہے۔ سونے کی برآمد کے اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ ۵۰ کروڑ کا سونا باہر بھیجا گیا۔ اور ۲½ کروڑ کی چاندی کی درآمد کی گئی۔ اور صرف ۲۶ لاکھ کے کرنسی کے نوٹ برآمد کیے گئے۔ حسب ذیل نقشہ سے ۳۲-۱۹۳۱ء کا ۳۱-۱۹۳۰ء سے مقابلہ کیا گیا ہے

درآمد

نام اشیاء	سنہ ۳۲-۱۹۳۱ء	سنہ ۳۱-۱۹۳۰ء
اتجارتی توازن	۹ کروڑ روپیہ	۳۸ کروڑ روپیہ
۲- تجارتی سامان	۲۶ " "	۶۴ " "
۳- کپڑا	۳۵ " "	۴۱ " "
۴ کچی روئی	۹۰۰۰، ٹن	۵۳۰۰۰ ٹن
۵ قند	۵ لاکھ "	۱۰ لاکھ "
۶- منرل آئل ڈیل	۲،۷۰۰۰۰ گیلن	۲۴۲۰۰۰۰۰ گیلن
۷- " " "	۹۰۴ لاکھ پیپے	۱۰۴۸ لاکھ پیپے

انکے علاوہ ہندوستان میں مشینری اور دھات کی اشیا کی درآمد میں ۴ کروڑ کی کمی ہوئی۔

ہندوستان کی برآمد

نام اشیاء	سنہ ۳۲-۱۹۳۱ء	سنہ ۳۱-۱۹۳۰ء
۱- روئی	۲۳ کروڑ روپیہ	۴۶ کروڑ روپیہ
۲- اناج	۲۰۴۷ لاکھ "	۳۹۳۸ لاکھ "
۳ کچا چمڑہ	۴۹۴۰۰ ٹن	۶۳۰۰۰ ٹن
۴- رنگا ہوا چمڑہ	۸۹۲ لاکھ روپیہ	۱۱۴۷ لاکھ روپیہ

اس کے علاوہ جوٹ کی برآمد میں ۱۲ کروڑ روپیہ چاول کی برآمد میں ۳۱۱ لاکھ روپیہ (وزن ۲۷،۰۰۰۰ ۱ پاؤنڈ) تیل کے بیجوں کی مقدار ۰۰۰ یعنی ۵ فیصدی اور قیمت میں ۱۳ فیصدی کی کمی ہوئی

ہندوستان کے کاشتکار دس ارب روپیہ کے مقروض ہیں

کسانوں پر قرضہ کی صوبہ وار فہرست

مختلف صوبجات کی بینکنگ کمیٹی کی رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ بحیثیت ہندوستان کے تمام کسانوں پر ایک ارب روپیہ قرضہ ہے اس سلسلہ میں جو بڑی بڑی رقموں کا قرضہ صوبجات کے مطابق اور کسانوں کی آبادی کے لحاظ سے تقسیم کرنے پر اصلی حالت کا پتہ بخوبی لگ سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ زمین کی پیداوار کے لحاظ سے کسانوں کی سالانہ آمدنی کیا ہے اگر اسکا بھی حال معلوم ہو جائے تو اُن کی حالت کا اندازہ ہم بہت کچھ لگا سکتے ہیں۔ ذیل میں جو اعداد و شمار درج کیے جاتے ہیں اُس سے کسانوں کی حالت کا کم و بیش اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

صوبہ	مقدار قرضہ تمام صوبہ کا	فی کسان مقدار قرضہ	کاشت اراضی کے فی ایکڑ قرضہ کا بار
آسام	۲۲- کروڑ	۱۳ روپیہ	۳۷ روپیہ
بنگال	۱۰۰ "	۳۱ "	۴۳ "
بہار و اڑیسہ	۱۵۵ "	۵۱ "	۶۳ "
بمبئی	۸۱ "	۴۹ "	۲۵ "
صوبہ متوسط	۱۵۰ "	۵۰ "	۴۴ "
پنجاب	۱۳۵ "	۹۲ "	۵۰ "
صوبہ متحدہ	۱۲۴	۳۶ "	۳۶ "

بسم اللہ الرحمن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
ہفتہ وار
صداقت
جلد ۱۲ | کانپور چہارشنبہ ۱۲ / اکتوبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۸

مسلمانوں میں اتحاد کی کوشش

بمبئی میں مولانا شوکت علی، مولانا ابوالکلام آزاد، اور پنڈت مدن موہن مالوی کے درمیان ہندو مسلم سمجھوتہ کے متعلق جو گفت و شنید ہو رہی تھی وہ اگرچہ اختتام پذیر تو نہیں ہوئی مگر امید افزا ضرور ہے۔ چنانچہ مولانا شوکت علی نے اخبار "ٹائمز آف انڈیا" کے نامہ نگار سے ایک ملاقات کے دوران میں فرمایا کہ:-

"اب تک جو مطالبات گفتگو میں آئے اُن تمام پر تقریباً سمجھوتہ ہو گیا۔ ہمارا خیال ہے کہ اب مسلمان اپنے تمام اختلافات مٹا دیں گے۔ اور میں آزادی کے ساتھ کہتا ہوں کہ جو مشورہ تمام سربرآوردہ مسلم لیڈروں سے میں نے کیا ہے وہ نہایت امید افزا ہے۔"

مسلمانوں میں اتحاد کیلئے ایک مسلم کانفرنس کے انعقاد کی ضرورت پر مولانا نے اظہار خیال کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:- "میں نے ہندوستان کے تقریباً تمام مسلم لیڈروں کو سمجھوتہ کے بنیادی اصول سے مطلع کر دیا ہے اور انسے مشورہ طلب کیا ہے جسکے جواب میں تقریباً ان سب نے مسلمانوں کی ایک مجلس شوریٰ دہلی یا لکھنؤ میں منعقد کرنے کی رائے دی ہے اور اس کانفرنس کے متفقہ فیصلہ کے بعد ہندوؤں سے سمجھوتہ کی ضرورت پر اتفاق کیا ہے۔"

چنانچہ مولانا نے مسلم لیڈروں میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنیکی غرض سے ۱۵ اور ۱۶ / اکتوبر کو لکھنؤ میں ایک مجلس شوریٰ منعقد کرنے کا اعلان کر کے تمام ممتاز لیڈروں کو اس مجلس شوریٰ میں مدعو کیا ہے۔

ہمارے خیال میں اس سے قطع نظر کہ ہندو مسلم سمجھوتہ ہو یا نہ ہو مگر مسلم لیڈروں کی اتحاد و اتفاق کی کوشش کو کسی طرح غیر محمود نہیں کہا جا سکتا مگر افسوس کہ اس خالص اصلاحی تحریک کی مخالفت بھی ڈاکٹر سر محمد اقبال، سر محمد یعقوب، ڈاکٹر شفاعت احمد خاں، مولوی محمد شفیع داؤدی، مسٹر غزنوی اور سر عبداللہ سہروردی کی طرف سے شروع ہو گئی ہے۔ ان حضرات نے ایک مشترکہ بیان شایع کر کے اس مسلم مجلس شوریٰ کو بے وقت اور نقصان دہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ افسوس!

چونکہ ہندو مسلم سمجھوتہ کیلئے مہاتما گاندھی کی آزادی یا ملاقات کی آزادی ضروری ہے۔ اسلئے مولانا شوکت علی نے ہز اکسیلنسی والسرائے سے یہ استدعا کی ہے کہ مہاتما گاندھی کو یا تو رہا کر دیا جائے یا اُن سے ملاقات کرنے کی آزادی دیجائے۔ مگر اُس کے جواب میں ہز اکسیلنسی والسرائے کے پرائیویٹ سکریٹری نے مولانا کو لکھا ہے کہ:- "اگرچہ ہز اکسیلنسی والسرائے آپ کی اس اقدام کو بنظر استحسان دیکھتے ہیں لیکن آپ کو پہلے اسکا یقین کر لینا چاہئے کہ آپ کی اس کارروائی پر آپ کو مسلم قوم کی حمایت حاصل ہے یا نہیں اور اسی سلسلہ میں آپ کی توجہ اس بیان کی طرف دلائی جاتی ہے کہ جو آل انڈیا مسلم کانفرنس کے پریسیڈنٹ اور دیگر حضرات کی جانب سے ۷ / اکتوبر کو شایع ہوا ہے۔"

ہز اکسیلنسی والسرائے کے جواب سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان چند حضرات کی وجہ سے حکومت کو یہ شک ہو رہا ہے کہ شاید عام طور پر مسلمان ہندو مسلم سمجھوتہ کے موافق نہیں حالانکہ یہ بالکل اظہر من الشمس ہے کہ مسلمان ہندو مسلم سمجھوتہ کو نہایت ضروری سمجھتے ہیں۔ اور ۷ / اکتوبر کے بیان کی حیثیت ذاتی رائے سے زیادہ کچھ نہیں نیز یہ بھی ظاہر ہے کہ بیان شایع کرنے والوں کا اثر و اقتدار پبلک پر صفر کے برابر ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ مولانا شوکت علی نے لکھنؤ میں مسلم کانفرنس منعقد کر کے ایک اہم خدمت انجام دینے کی کوشش کی ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ مولانا اور دیگر داعیان کانفرنس ان بیانات کی متعلق پرواہ نہ کرتے ہوئے لکھنؤ میں کانفرنس ضرور منعقد کریں گے۔

ہم کو یہ معلوم کر کے نہایت مسرت ہوئی کہ جن ۳۰ مسلم لیڈران کو کانفرنس میں مدعو کیا گیا تھا انمیں سے ۲۵ حضرات نے دعوت کو قبول کر کے شرکت کا وعدہ کیا ہے اور امید ہے کہ وہ کانفرنس میں شریک ہو کر اتحاد مسلمین کی کوشش فرمادیں گے

چونکہ لکھنؤ کانفرنس میں نیشنلسٹ پارٹی جمعیۃ العلماء - خلافت - اور مسلم کانفرنس کے نمائندے شریک ہونگے - اسلئے اس کانفرنس کے فیصلہ کو حقیقی معنوں میں مسلمانوں کا فیصلہ کہا جائے گا - اور چند متذکرہ بالا حضرات جنھوں نے ایک بیان شایع کر کے اتحاد مسلمین کی مخالفت کی ہے اُن کی حقیقت عام مسلمانوں اور حکومت دونوں کے سامنے روز روشن کی طرح ظاہر ہو جائیگی۔

بہرحال ہماری دعا ہے کہ لکھنؤ کانفرنس اپنے نیک مقصد میں کامیاب ہو اور ایک دفعہ پھر ہندوستان میں امن و امان کا دور دورہ ہو - آمین!

چیف جسٹس شاہ سلیمان کا جدید تقرر

جسٹس سر شاہ سلیمان صاحب لنکا میں چھٹیاں گذارنے کے بعد گذشتہ ہفتہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ چونکہ سر شاہ محمد سلیمان کو اس عدالت کا رکن مقرر کیا گیا ہے جو لنڈن میں بیٹھ کر ہندوستان اور انگلستان کے مابین فوجی سپاہی کی تربیت کے اخراجات کا تصفیہ کرے گی اسلئے آپ ۲۷ / اکتوبر کو الہ آباد سے روانہ ہو جائیں گے تاکہ ۲۹ / اکتوبر کے جہاز پر سوار ہو سکیں - خیال ہے کہ جسٹس موصوف کی روانگی سے عدالت عالیہ الہ آباد میں چیف جسٹس کا جو عہدہ خالی ہوگا اس کیلئے جسٹس لال گوپال مکرجی کا تقرر عمل میں آئیگا

آئینہ کانپور

سودیشی نمائش کانپور کی سودیشی لیگ نے ایک سودیشی نمائش بانکا دویالیہ واقعہ مال روڈ پر کرنے کا فیصلہ کیا تھا - چنانچہ انتظامات مکمل ہو گئے اور ۷ / اکتوبر ۵ بجے شام کو مولانا آزاد سبحانی نے سودیشی نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے ایک نہایت مدلل مگر مختصر تقریر میں سودیشی تحریک کو ہندوستان کیلئے نہ صرف حق بجانب بلکہ ضروری بتایا -

یہ نمائش ۱۵ / اکتوبر تک رہیگی نمائش اگرچہ مختصر پیمانہ پر ہے مگر نہایت کامیاب اور شاندار ہے۔ نمائش کے سلسلہ میں ۱۳ / اکتوبر کو ایک مشاعرہ بھی ہوگا جس میں امید کیجاتی ہے کہ لکھنؤ کے بہترین شعرا بھی تشریف لائینگے

آزاد پارٹی کا جلسہ ۱۰ / اکتوبر ۸ بجے شام کو خورد محل پارک میں زیر صدارت مولانا حسرت موہانی آزاد پارٹی کا ایک عام جلسہ ہوا - جسمیں ہندو مسلمان دونوں نے شرکت کی اور مولانا آزاد سبحانی نے پارٹی کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے ایک مدلل تقریر ارشاد فرمائی -

ہز اکسیلنسی غازی جمال پاشا ہز اکسیلنسی غازی جمال پاشا نمایندہ حکومت حجاز آجکل ہندوستان کا دورہ فرمارہے ہیں چنانچہ اسی سلسلہ میں آپ کانپور بھی تشریف لائے تھے - اور خان بہادر حافظ ہدایت حسین بیرسٹر ایم - ایل - سی کے بنگلہ پر ہز اکسیلنسی موصوف نے مقامی مسلم اخبارات کی اڈیٹروں سے ملاقات فرما کر حج وغیرہ مسائل کے متعلق تبادلہ خیالات فرمایا

۱۰ / اکتوبر کو ہز اکسیلنسی موصوف نے دفتر الانصاف - صداقت اور صدائے مسلم میں بھی تشریف لا کر شرف ملاقات بخشا اور حج کے متعلق گفتگو فرماتے رہے -

بورڈ میں عورتوں کی نامزدگی لوکل حکومت نے اعلان کیا تھا کہ جو جماعتیں یا جو لوگ لوکل بورڈوں میں عورتوں کی نامزدگی سے دلچسپی رکھتے ہیں انکو چاہئے کہ ۱ / اکتوبر تک وہ اپنے ضلع کے کلکٹر کے پاس اپنی رائے بھیجدیں چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ میں عورتوں کی نامزدگی کے سلسلہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس متعدد مستورات کے نام بھیجے گئے ہیں جنمیں سے خاص نام یہ ہیں:-

مسز پرنسپل چٹرجی
مسز بی - پی سریواستوا
مسز بھٹناگر
مسز کاملے لیڈی ڈاکٹر

کانپور کی زمین خون کی پیاسی ہے! گذشتہ فساد کانپور کے بعد سے کانپور پر کچھ ایسی آفت آئی ہے کہ کوئی ہفتہ ایسا نہیں ہوتا کہ جسمیں دو چار اموات غیر متوقع نہ وقوع پذیر ہوتی ہوں - چنانچہ گذشتہ ہفتہ میں بھی تین موتیں غیر متوقع ہوئی ہیں -

قتل ا کہا جاتا ہے کہ ۸ / اکتوبر کو ۵ بجے شام کے درمیان سجلہ مچھلی بازار کے قریب ایک شخص مسمی محمد نعیم نے ایک دوسرے شخص مسمی محمد ظہور کو قرولی سے زخمی کر دیا اور اسپتال جاکر مجروح کا انتقال ہو گیا اس قتل کے متعلق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ قتل الکشن کے سلسلہ میں ہوا ہے -

اور پولیس نہایت سرگرمی سے تحقیقات کر رہی ہے۔

موٹر سے موت | کراچی خانہ میں ایک موٹر گیرج میں موٹر صاف کیا جا رہا تھا کہ یکایک موٹر چل نکلا اور ایک ۱۲ سالہ لڑکا کچل کر مر گیا۔

غرقابی | کراچی خانہ کے قریب نہر میں ایک ۶ سالہ لڑکی ڈوب کر مر گئی۔

اینٹی ہڑتال لیگ کا جلوس ۱ / اکتوبر کو منتظمان اینٹی ہڑتال لیگ نے ایک جلوس نکالا - جلوس کے آگے ایک سائن بورڈ تھا جسمیں ہڑتال کرنے کے نقصان لکھے ہوئے تھے۔

بھوک ہڑتال کانپور - دہرہ دون، کے ایک ملزم نے ایک ہفتہ سے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے اور ابتک جاری ہے۔

پنڈت رگھبر دیال بھٹ پنڈت رگھبر دیال بھٹ ویدو میونسپل کمشنر ایک شہادت کے سلسلہ میں کانپور جیل لائے گئے ہیں۔

پکٹنگ کے الزام میں گرفتاری ولایتی کپڑے کی دوکان پر پکٹنگ کرنے کے الزام میں ۳ ہندو رضا کاروں کو گرفتار کیا گیا ہے

کانگریسی اشتہار ایک ہندو کو کانگریسی اشتہار تقسیم کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے

خانہ تلاشی ۶ / اکتوبر کو پولیس نے گوبر گنج کے ایک مکان کی خانہ تلاشی اس خیال سے لی کہ یہ مکان کانگریس کا مرکز ہے - مگر سوائے کچھ کاغذات کے اور کوئی شے ہاتھ نہیں آئی - اور نہ گرفتاری ہوئی

اندھوں کی تعلیم گذشتہ میونسپل بورڈ کے جلسہ میں چودھری مہیشری پرشاد مختار کی یہ تجویز کہ اندھوں، گونگوں، اور بہروں کو مفت تعلیم دیجاوے بالاتفاق پاس ہو گئی۔

انتخاب کے متعلق جلسہ گذشتہ ۲۷ / اگست ۳۲ء کو بمقام ککول باغیچہ اور اس کے قریب کے باشندگان نے ایک جلسہ زیر صدارت وید ہردیو شاستری کے آئندہ میونسپل بورڈ کے انتخاب کی نسبت کیا جسمیں مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا۔

کانپور میونسپل بورڈ کے گذشتہ انتخاب میں اس وارڈ سے باشندگان نے چودھری مہیشری پرشاد جی کو ممبر بنا کر بھیجا تھا چودھری صاحب نے اپنے فرائض ہر طرح سے ہمدردی کیساتھ ادا کیے - اور ہر وقت امداد کو تیار رہتے ہیں جسکے لئے ہم احسانمند ہیں اور شکریہ ادا کرتے ہیں اور اُن سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ آئندہ انتخاب میں پھر کھڑے ہوں ہم لوگ پورا یقین دلاتے ہوئے وعدہ کرتے ہیں کہ اُن کو انتخاب میں ہر طرح سے امداد دینگے اور اپنا ممبر بنائیں گے۔

رجسٹرڈ کمپنی مولانا آزاد سبحانی ایک لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے ایک رجسٹرڈ کمپنی قایم کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں - یہ کمپنی گاڑھے کا کاروبار کریگی اس کمپنی میں ایک خاص بات یہ ہوگی کہ ہر ایک شخص صرف اس کمپنی کا ایک ہی حصہ جو کہ مبلغ دس روپیہ کا ہوگا لے سکے گا

شہر چھوڑنے کا حکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مندرجہ ذیل اشخاص کو غنڈا ایکٹ کے ماتحت ۳ سال کیلئے شہر چھوڑنے کا حکم دیا ہے:-
سری لال، رام مدن - اجاگر سنگھ - دھرم سنگھ، منگل پرشاد - وشنو ناتھ - موہن گپتا - بدری پرشاد - بلنکے لال، چھتی لال

ایسٹ انڈیا کمپنی کے ملازمین اور ہندوستان کی دولت

حضرت ٹیپو سلطان شہیدؒ کے محلات کو کیونکر لوٹا گیا

کروڑوں روپے کی دولت، جواہرات اور قیمتی اشیاء کیونکر ولایت پہنچیں؟

مسٹر س انگریز مشہور مورخ نے حال ہی میں ایک مضمون ایسٹ انڈیا کمپنی کے ملازموں کی لوٹ مار اور ہندوستان کے خزانوں کی چھین جھپٹ کے حالات تحریر کئے ہیں، ان حالات کو ہندوستان کی آگاہی اور تاریخ کے ایک اہم ورق کو نمایاں کرنے کی غرض سے مرتب کرکے شائع کیا جا رہا ہے!۔

۱۹ویں صدی کی ابتدا تک یہ قاعدہ تھا کہ لڑائی میں جو کچھ لوٹا گیا اسے کمپنی کے مقامی گماشتوں، فوجی افسروں اور مقامی شاخوں کے دارو غہ جات نے نہایت آسانی کے ساتھ تقسیم کر لیا، لندن میں "کمپنی بہادر" (یہ نام اسوقت کے ہندوستانی ایسٹ انڈیا کمپنی کے لیے استعمال کرنے لگے تھے جو بعد میں دستاویزات اور فارسی دفتروں میں استعمال کیا جانے لگا) کے ڈائرکٹروں کے فرشتوں کو بھی خبر نہ ہوتی تھی،

انیسویں صدی کے ابتدائی دور کے بعد لڑائیوں کے مال غنیمت اور دیسی ریاستوں سے حاصل کی ہوئی بخششیں اور نذرانے تقسیم کرنے کا یہ طریقہ ختم کر دیا گیا، جو اس کے بعد قاعدہ بنا کہ تمام روپیہ اور وہ اشیا اور سوغاتیں مرکزی ایجنسی کے پاس بھیجی جایا کریں، ۲۰۰ سال تک ہر طرف کے مال جمع ہوتے رہتے تھے اس کے بعد افسر سابقہ دفتر دیکھکر بچے کھچے پائے ہوئے اور کچھ گماشتوں میں تھوڑا بہت روپیہ تقسیم کر دیتے تھے، زیادہ تر روپیہ لندن میں بھیجا جاتا یا یہیں پر ہی خرد برد کر دیا جاتا تھا اس زمانے میں انگریز بہت خسیس ہوا کرتے تھے، معمولی آدمی چند شلنگ سے زیادہ خرچ نہ کرتا تھا، اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کا کتنا روپیہ جائز اور ناجائز طریقوں سے ولایت کھنچکر چلا گیا

کمپنی کے مقامی گماشتوں کو اعلیٰ افسران کی جانچ پڑتال اور دیگر افسروں کی باز پرس کا خاص خیال رہتا تھا، اس لیے وہ روپیہ کو مختلف طریقوں سے ولایت بھیجنے کا انتظام کیا کرتے تھے،

ایک ملازم کمپنی میجر پرائس (جو ۱۷۸۰ء سے ۱۸۰۰ء تک ملازم رہا) کے متعلق پرانے کاغذات سے معلوم ہوا ہے کہ اس نے ہندوستان کی ایک لڑائی میں اپنی ٹانگ کٹوا کر بڑی خطیر رقم کمائی اور جب ولایت گیا تو اس کے بعد کافی بھاری سازو سامان و نقد روپیہ تھا،

یہاں یہ امر قابل لحاظ ہے کہ "کمپنی بہادر" کے احکام کے رو سے افسروں کو نذرانے اور بخششیں منظور کر لینے کی اجازت تھی لیکن اس کے خلاف سخت احکام جاری تھے کہ ہندوستانی رئیسوں اور شہزادوں پر کسی طرح جبر نہ کیا جائے اگر کوئی اپنی مرضی سے کسی افسر کی خدمت کر دے تو کچھ حرج بھی نہیں معلوم ہوا ہے کہ میجر پرائس نے جب ۱۷۹۲ء میں کمالی (جنوبی ہند) کے مقام پر ایک باغی ہندو راجہ پر فتح پائی تو اسے ایک ہزار روپیہ نقد اور جواہرات کا ایک صندوقچہ پیش کیا گیا جس میں کم از کم پانچ چھ ہزار روپیہ کے جواہرات ہوں گے،

اسی افسر نے قلعہ بھگی (جو ضلع کنارا میں واقعہ ہے) کو فتح کرکے بہت سا مال اپنے قبضہ میں کیا، چنانچہ میجر پرائس اپنی ڈائری میں لکھتے ہیں،

"میرے ساتھ ایک اور افسر تھا، ہم قلعہ فتح کرکے اندر داخل ہوئے ہمارے سامنے دولت اور جواہرات کا ڈھیر تھا، قیمتی شالیں، ریشمی پارچہ جات ساڑیاں اور طرح طرح کی بیش قیمت اشیا تھیں جتنی چیزیں ہم اپنے ساتھ لا سکے انکی مجموعی قیمت لاکھ سوا لاکھ سے کم نہ ہوگی، (یاد رہے کہ اُسوقت کا روپیہ بھی آجکل کے روپیہ سے قیمتی ہوا کرتا تھا) ان دونوں نے یہ روپیہ آپس میں تقسیم کر لیا"

یہی افسر اور جگہ تحریر کرتا ہے "جب ہم نے سوکیسر کے قلعہ کو فتح کیا تو بڑی مایوسی ہوئی، کیونکہ جب ہم اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ ایک بہت بڑا خزانہ جو تہ خانہ میں بند تھا پہلے ہی سے دیسی فوج اپنے ساتھ لے گئی ہے اور ہمارے لیے کچھ نہیں ہے، بڑی مشکل سے کوئی چھ ہزار کی مالیت کا سامان ملا، یہ ہمارے جیسے افسروں کے لیے یقیناً ایک نعمت تھی، ہم بچاروں کو صرف ۳ روپیہ روزانہ ملتے تھے۔

طلسمی دولت:- سرنگا پٹم کے مشہور قلعہ کو فتح کرنے کے بعد کمپنی نے فیصلہ کیا کہ جواہرات روپیہ اور سامان (جسکی مجموعی قیمت ۲۵۰۰۰۰ پونڈ تھی) کو موقع پر ہی تقسیم کر لیا جائے جس مقادنے جس قدر خدمت کی ہے اس کا لحاظ اور اندازہ لگا کر اسے مال غنیمت میں سے حصہ دیدیا جائے اس تقسیم کے لیے ایجنٹ مقرر کر دیئے گئے، میجر پرائس لکھتے ہیں کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا، قلعہ کی دولت دیکھکر آنکھیں پتھرا گئیں، دیکھا نہیں جاتا تھا کہ ایسی طلسمی دولت ناقابل یقین تعداد اور مقدار میں کہاں سے آگئی، مختلف قسم کے پارچے، طرح طرح کی قیمتی و نادر اشیا، سونے چاندی کے ظروف اور جواہرات اور موتیوں کے بے مثل ولاجواب ذخیرے سامنے کھلے پڑے تھے، ہماری عقل حیران تھی، فرد حساب بھی تیار نہ کر سکتے تھے معلوم ہوا کہ بیرونی دروازوں سے بہت سے سپاہی اور توپخانہ کے لوگ گھس آئے تھے اور کافی مال لیکر چمپت بنے تھے،

میجر پرائس ایک اور جگہ یوں رقمطراز ہے:-

شہر میں بھی ہر شخص نے (خواہ وہ ہندوستانی افسر تھا یا یورپین) خوب لوٹ مار کی، بیسیوں گھروں میں جا کر روپیہ چھین لیا، ڈاکٹر مٹن کو ہم، نمبر کی رجمنٹ کا ایک سپاہی نے نہایت معمولی رقم پر وہ کپڑے بیچے جس میں اس قدر قیمتی جواہرات جڑے ہوئے تھے کہ اُنکی مجموعی قیمت کا اندازہ ایک ہندوستانی جوہری نے ۴۰ ہزار پونڈ لگایا تھا! بعض اور زیوروں کی قیمت کا اندازہ لگانے سے جوہری بھی قاصر تھے، اس سپاہی نے یہ کپڑے ایک گھر میں چرائے تھے، اور اپنی رجمنٹ کے اس ڈاکٹر کے ہاتھ نہایت معمولی رقم پر بیچ ڈالے تھے،

حضرت ٹیپو سلطان کا ہار:- ایک سپاہی ولیم بولٹ جس سے کہ حضرت ٹیپو سلطانؒ کی شہادت منسوب کیجاتی ہے، حضرت غازی کے گلے سے ایک ہار اوتارا جو ۱۵۰۰۰ روپیہ کا تھا، اسے اس نے صرف ۵۰۰ روپے میں بیچدیا، معلوم ہوا ہے کہ محل کے جواہرات کے صندوقچوں کی لوٹ جنکی تعداد (۳۰۰۰۰۰) پونڈ تھی، اسیوقت آپس میں افسروں نے تقسیم کر لی،

تقسیم کا طریقہ: تقسیم کا طریقہ یہ تھا کہ تمام جواہرات اور زیورات کو میز پر پھیلا دیا گیا تھا اور ڈھیریاں بنا دی گئی تھیں، پھر ہر ڈھیری کی قیمت ایک ہندو جوہری کے ذریعہ سے تخمینہ کرائی گئی جس کے بعد یہ چیزیں افسروں کو تقسیم کر دی گئیں، سوائے لارڈ ہیرس کے جو کہ کمانڈر انچیف تھے باقی سب افسر میزوں کے گرد بیتابی کے ساتھ جمع ہو گئے تھے، لارڈ صاحب اپنی بڑی پوزیشن کیوجہ سے نہیں آئے، مگر انھیں ان کا حصہ خیمہ میں ہی بھجوا دیا گیا تھا،

ایک لاثانی ہار لارڈ ہیرس کے ڈھیر میں ایک وہ ہار بھی تھا جس کی قیمت (۱۲۵۰۰) پونڈ بتائی جاتی ہے یہ ہار اس مندر کے مورتی کے پیٹ میں سے نکلا تھا یہ مورتی حضرت ٹیپو سلطان نے ایک بدھ مندر سے اُٹھوا کر محل میں رکھوا دی تھی،

سر ڈیوڈ بیرڈ کو ان کے حصہ میں ایک انگشتری ملی جسکی قیمت ۵۰ ہزار تھی مگر انھوں نے اسوقت غصہ میں آکر اسے پھینک دیا تھا کہ یہ تو رنگا ہوا شیشہ ہے، ایک سپاہی نے اسے اُٹھا کر ۵ ہزار میں فروخت کیا،

میجروں کو جواہرات تقسیم کرنے کے بعد باقی جواہرات اور قیمتی اشیا دیگر افسروں اور سپاہیوں پر تقسیم کر دی گئیں،

بیمثل تخت: حضرت ٹیپو سلطان نے ایک تخت بیمثل ساخت کا بنایا تھا جو خالص سونے کی چادروں کا تھا اس کے پشتہ پر ایک ہما کی تصویر تھی جو سونے اور جواہرات کی بنی ہوئی تھی، تخت چار سونے کے شیروں کی پشت پر قائم تھا، اس تخت کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے ڈھیر لگا دیئے گئے، ۱۰۰ پونڈ ہر شخص کے حصہ میں آئے، تخت کی چھت جنرل گانٹ کے ہاتھ ۲۵۰ پونڈ میں فروخت کر دیا گیا، جو انھوں نے بعد میں اس سے سہ گنا زیادہ قیمت پر علیحدہ علیحدہ ٹکڑوں کی صورت میں فروخت کر دیا،

بادشاہ کو نذرانہ:- اس تخت کے ساتھ کے دو شمشیر جو ٹھوس اور خالص سونے کے تھے بادشاہ کو ولایت بھیجدیئے، اس کے ساتھ کچھ ادر چیدہ جواہر اور قیمتی ہتھیار بھی روانہ کیے،

یہ تو افسر اور حاکموں کو ملا - ہر سپاہی کو جسے "پرائیوٹ" کہا جاتا ہے تقریباً چھ چھ پونڈ ضرور مل گئے لیکن انھوں نے پرائیوٹ طور پر کافی روپیہ پیدا کر لیا، کیونکہ میجر پرائس لکھتا ہے کہ بہت سے یورپین سپاہیوں نے کئی کئی ہزار کے جواہرات بیچے اور پھر نوکری چھوڑ کر اپنے گھروں کو چلے گئے، بعض سپاہیوں کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ انھوں نے ایک شراب کی بوتل کی خاطر کئی کئی سو روپے کی مالیت کے جواہرات کوڑیوں کے دام بیچ دیئے،

ان تفصیلات سے جو سرکاری کاغذات سے خود معلوم ہوتی ہیں سمجھا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کے دیگر حصص مثلاً بنگال کے محلات، اودھ کے شاہی خانوں، دہلی کے بادشاہ اور پنجاب کے علاقوں اور سندھ کے امیروں راجپوتانہ کی ریاستوں اور دیسی راجدھانیوں سے انگریزی افسروں فوجی حاکموں، گماشتوں، کارندوں اور حتیٰ کہ معمولی سپاہیوں نے جائز اور ناجائز طریقہ سے کس قدر روپیہ اینٹھا۔!!۔

گاندھی جی کا وزن ایک پونڈ کم ہو گیا

بمبئی ۱۰ اکتوبر۔ گاندھی جی کے صاحبزادے مسٹر دیوداس گاندھی نے اخبارات کو بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ گاندھی جی کا وزن ایک پونڈ کم ہو گیا ہے اور اب سو کے بجائے ۹۹ ہے گاندھی جی نے بکری کا دودھ پینا شروع کر دیا ہے اور آہستہ آہستہ تبدیلی

جداگانہ انتخاب کے حامی لیڈروں کا اعلان

شملہ ۹ اکتوبر۔ سر محمد اقبال۔ مولانا شفیع داؤدی۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خاں۔ سر ذوالفقار علی خاں۔ ڈاکٹر ضیاء الدین۔ سر محمد یعقوب۔ غلام بھیک نیرنگ۔ اور خلیفہ شجاع الدین کی دستخطوں سے حسب ذیل بیان شائع ہوا ہے:-

فرقہ وارانہ تصفیہ کی ترمیم کیلئے چند مسلمانوں نے گفتگو شروع کی ہے۔ اُس کو ہم نے اخبارات میں پڑھا - اس گفتگو کا تعلق صرف طریقہ انتخاب معلوم ہوتا ہے۔ اور اسکے علاوہ شاید کسی نے ان مسائل پر نہیں توجہ کی جو مسلمانوں کے نزدیک خاص اہمیت رکھتے ہیں - مثلاً پنجاب و بنگال میں مسلمانوں کی موثر اکثریت سندھ کی علیحدگی - وفاقی مجالس آئین ساز میں مسلمانوں کی نشستیں اور کابینہ و دیگر ملازمتوں میں مسلمانوں کی کافی نمائندگی - گذشتہ دس سال میں جو واقعات پیش آئے ہیں اُن کو مد نظر رکھ کر ہر شخص کو معلوم ہو جائیگا کہ مسلمانوں نے ہندو مسلم سمجھوتہ کیلئے ہمیشہ کوشش کی ہے اس وقت جداگانہ اور مخلوط انتخاب کا مسئلہ چھیڑنا بالکل فضول ہے کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ ایسے نازک موقعہ پر ہماری قوم جداگانہ انتخاب کے تحفظ کو ترک کر دینے پر تیار نہیں ہے - صرف نمائندگی کے مسئلہ پر گفتگو کرنا بالکل لاحاصل ہے - ہاں اگر ہندوؤں کے لیڈر کوئی ایسی تجاویز پیش کریں جو اُن تمام مسائل پر حاوی ہوں تو ہم ان پر غور کرنے کے مخالف نہیں ہیں - مگر ہم مسئلہ کو بالکل واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ تجاویز ہندوؤں ہی کی طرف سے پیش ہونا چاہئے -

تحریک مفاہمت پر حاجی عبداللہ ہارون کا بیان

کراچی ۱۰ اکتوبر۔ بمبئی کی تحریک پر سیٹھ عبداللہ ہارون نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ مجھ سے اور میرے نیشنلسٹ مسلم دوستوں سے بمبئی میں جو گفتگو ہوئی تھی اُسکا حال میں نہیں بتلا سکتا - لیکن میرے خیال میں گفتگو اس حد تک پہونچ گئی ہے کہ اگر ہندو لیڈر تھوڑی سی فراخدلی سے کام لیں تو سمجھوتہ ضرور ہو جائے گا ۔ اگر میرے ساتھیوں میں کوئی سمجھوتہ نہ ہوا تو مجھے فرقہ وارانہ تصفیہ خواہ وہ کیسا ہی کیوں نہ ہو ماننا ہی پڑے گا -

لیکن میں اپنے ہندو بھائیوں سے مفاہمت کو زیادہ پسند کرتا ہوں - میرے مطالبات وہی چودہ نکات ہیں لیکن میں ایک تاجر ہوں اور اپنے مخالف کی بات کل کی کل مان لینے کو بھی تیار ہوں میں بذات خود جداگانہ انتخاب کا اتنا حامی نہیں ہوں لیکن میرے دوسرے مسلم دوست جداگانہ انتخاب ہی کو مانتے ہیں - اس لیے جماعت بندی کے اصول پر میں اُن کا ساتھ دے رہا ہوں - مگر میں ہندو تحریک مفاہمت کا خیر مقدم کرتا ہوں -

صوبجات متحدہ میں وقوعات ڈکیتی

لکھنؤ ۹ اکتوبر - گذشتہ ماہ ۱۷ ستمبر تک اضلاع یو۔پی۔ میں مسلح اور غیر مسلح ڈکیتی ۲۲ - واقعات ہوئے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

آگرہ ۲ - ایٹہ - ۲ - گونڈہ ۱ - ہردوئی ۱ - جھانسی ۱ فتحگڈھ ۲ - بدایوں ۱ - کھیری ۱ - لکھنو - رائے بریلی ۱ - شاہجہانپور ۱ - اعظم گڈھ ۲ - بستی ۳ - کانپور ۱ - گورکھپور ۱ - پرتاب گڈھ ۱ -

ان اضلاع میں بحیثیت مجموعی سب سے زیادہ واقعات کی تعداد گورکھپور کی ہے - جہاں جنوری ۱۹۳۲ء سے اس وقت تک ۸۰ ڈکیتیاں ہوئیں - دوسرا درجہ کانپور کا ہے بعد آگرہ - اور فتحگڈھ - رائے بریلی وغیرہ ہیں -

”محبت“ یعنی نفسیاتِ انسانی کا ایک طلسمی پہلو

غازی مصطفےٰ کمال پاشا اور لطیفہ خانم کی والہانہ محبت

مصطفےٰ کمال پاشا کی داستانِ عشق

مصطفےٰ کمال پاشا کا شمار آج دنیا کے بڑے آدمیوں میں ہوتا ہے، ابھی تک یہ فیصلہ نہیں ہوا کہ فلان شخص کو ہم بڑا آدمی کیون سمجھتے ہین؟ لیکن اسمیں کچھ ایسی خصوصیتیں ہوتی ہین کہ اسکو خاص شخص کے طور پر مخاطب کیا جاتا ہے جسکی قوت ارادی ناقابل تسخیر ہوتی ہے، کوئی بھی اسکو اپنے ارادہ سے باز نہیں رکھ سکتی، محبت، اس طلسم سے کوئی نہین بچ سکا، لیکن قوتِ ارادی کے سامنے کوئی چارہ نہین چلسکتا، کیونکہ بڑا آدمی ادائیگی فرض کے سامنے محبت کی بھی کوئی پروا نہین کرتا،

نپولین بونا پارٹ نے اپنے دل کو پاش پاش کرکے جوزیفائن کو طلاق دیدیا اور مسولینی نے بھی اپنی شادی شدہ اہلیہ کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا تھا، مصطفےٰ کمال پاشا نے بھی اپنی لطیفہ خانم کو حب وطن کی قربان گاہ پر چڑھا دیا تھا، اور قربانی کی آگ میں محبت کو جلانا پڑا تھا،

مصطفےٰ کمال پاشا اور لطیفہ خانم

سنہ ۱۹۲۲ء مین ٹرکی کے دل شہنشاہ کمال پاشا نے یونانیون کو شکست دیکر سمرنا تک پہونچا دیا تھا، لیکن سمرنا کا فاتح ایک دلپسند نازنیں کے سامنے اپنے ہتیار ڈالدیتا ہے،

اس نازنیں کا نام لطیفہ خانم تھا اور دونون ایک دوسرے سے محبت کرنے لگتے ہین اور دونون کی ایک دوسرے سے شادی ہو جاتی ہے اور کمال پاشا، اسکو لیکر انگورہ واپس پہنچتے ہین۔ ابھی تک اس نئی شادی شدہ خاتون کچھ دن بھی نہ گذرے تھے کہ کمال پاشا اسکو کانٹا سمجھنے لگے،

ایک جانب شباب کی امنگ اور جوانی کی ترنگ ہے دوسری جانب ٹرکی ہے اور ٹرکی کے فساد کی خواہش محبت اور عقل میں کشمکش پیدا ہو رہی ہے، یعنی دل و دماغ کے مابین تصادم ہوتا ہے، لیکن دل بازی ہار جاتا ہے،

لطیفہ خانم کو حکم ہوتا ہے کہ ”محبت کو لطیفہ خانم پر قربان کرو۔ لیکن خوبصورتی بذاتِ خود متکبر ہے، اور کہتی ہے کہ ”بندہ پرور محبت میں حکومت کیسی؟“

لیکن کمال پاشا کا فیصلہ لاریب ہے، جس نے کل ہی چار لاکھ یونانیون کو تلوار کے گھاٹ اتار دیا تھا، وہ آسانی سے اپنے دل کا خون کر سکتا ہے، لطیفہ خانم کے آنسو اس کے پتھر دل کو نہ پگھلا سکے،

نپولین ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ مین ہمیشہ ایک ہی چیز سے خوف کھاتا ہون اور وہ ”کسی نازنین کے آنسو ہین“، لیکن کمال پاشا پر یہ ہتھیار کارگر نہ ہو سکا، لطیفہ خانم کو طلاق دے کر اپنی اکثر خواہشون کو کچل ڈالا اور زندگی کی کلی ہمیشہ کے لیے کھلا گئی۔۔

اس واقعہ سے ٹرکی میں بہت دنون تک دھوم مچی رہی اور کمال پاشا کے موافق اور مخالف اکثر دلائل دے گئے، لیکن آخری فیصلہ تاریخ کے ہاتھ مین ہے۔

طلاق کے بارے مین کمال پاشا نے ایک اخبار مین مندرجہ ذیل بیان دیا ہے۔

لطیفہ خانم نے مجھے بہت نقصان پہنچایا اسکی عادت مجھے ذرا بھی پسند نہ تھی وہ میرے اکثر اختیارات مین حصہ طلب کرتی تھی اور میرے خیالات پر تسلط حاصل کرنا چاہتی تھی، اور میرے پروگرام کو بدل دینا چاہتی تھی، وہ نہایت سنگ دل واقع ہوئی تھی، اسکی بڑی خواہش یہ تھی کہ ٹرکی کی ملکہ کا تاج میرے سر پر ہو، اسکی تمکنت و تدبر میرے سامنے بھی سر تسلیم خم کرنا نہین چاہتی تھی،

لطیفہ خانم کا جواب

پاؤن سے روندی ہوئی محبوبہ بہت دنون تک سر اونچا نہ کر سکی، لیکن کمال پاشا کے بیانات سے اُسکا کلیجہ کانپ اُٹھا اور اُس نے اپنے شہنشاہ کمال پاشا کو مندرجہ ذیل جواب دیا۔

”میری بدقسمتی کا اب کوئی ٹھکانا نہین ہے لیکن مین صبر کرتی ہون آج مین جوزیفائن کی صف میں کھڑی ہون، ہم دونون عورتین صرف اس لیے پیدا ہوئی تھین کہ دنیا کے دو سپہ سالار اعظم کے دل کے فلسفہ پر اپنا قبضہ کرلین اور بعد مین عرش سے فرش پر گرا دی جائین،

مین ”کمال“ کی ملکہ تھی اور ”جوزیفائن“ ”پولین“ میں پوری نہین ہون، لیکن فرانس کا نوشتہ تقدیر جوزیفائن کی عمر مین تڑپتا رہا تو مجھے پختہ یقین ہے کہ ترکی کا شہنشاہ کبھی نہ کبھی لطیفہ کے لیے بے چین ہو جائے گا، کیونکہ خدائے تعالےٰ نے ”لطیفہ“ ”جوزیفائن“ کی تقدیر یکسان بنائی ہے ہماری دونون کی قسمت مین بہت کچھ مساوات ہے،

میری زندگی صادق محبت سے سرشار ہے جو بلا وجہ موت کی سزا پر ختم ہو گئی، جیسے جوزیفائن بے قصور تھی، ویسے ہی میرا بھی کوئی قصور نہین ہے، مین اپنی خالص محبت کی قسم کھا کر کہتی ہون کہ مین بالکل بے قصور ہون، مین اپنے اقبال مند شوہر سے اسی طرح محبت کرتی ہون جسطرح جوزیفائن نپولین سے، لیکن نہین، میرا ایک گناہ ہے اور اس گناہ کے لیے جوزیفائن بھی جواب دہ تھی،

میرا قصور صرف یہی ہے کہ میری کوئی اولاد پیدا نہوئی مین ٹرکی کی آبادی مین کوئی اضافہ نہ کر سکی یہی میرا گناہ ہے،

اور اس خامی کو گناہ ہی تسلیم کرنا پڑے گا، کیونکہ کمال پاشا اسکو گناہ سمجھتے ہین اور مین بھی اسکو تسلیم کرتی ہون کہ یہ تقدیر کا نہین بلکہ میرا ہی قصور ہے، جوزیفائن شاید میری شکل مین پھر پیدا ہوئی ہے، لیکن کیا نپولین، اور کمال پاشا کی عظمت مین بھی ایسا ہی یکسانیت ہے، اس سوال کا جواب دینے مین ایک مصیبت زدہ کو تاریخ نہین کہہ سکتی، صاف صاف کہہ سکتی ہون کہ ”کمال“ کی عظمت کے مقابلہ مین نپولین کی فضیلت زیادہ تھی، نپولین اپنی اہلیہ کو دل سے چاہتا تھا،

ایک دفعہ جوزیفائن کو نپولین یہ کہنے لگا کہ ”تم میرا جانشین پیدا نہین کر سکتین، اس لیے مین تم کو طلاق دیتا ہون“،

نپولین سچ مچ بہادر تھا اس لیے اس نے اپنے دل کی بات کا اظہار کر دیا، اب اُسکے مقابلہ مین کمال پاشا کو دیکھو یہ بھی لطیفہ کی پرستش کرتا تھا لیکن جب اسکو معلوم ہوا کہ یہ بھی جوزیفائن کی مانند بانجھ ہے اور اس سے اولاد پیدا نہین ہو سکتی اس وقت اسکا حوصلہ خطا ہو جاتا ہے اور اس مین شک نہین کہ وہ بھی نپولین کی مانند اپنی اہلیہ کو طلاق دیتا ہے، لیکن اس کے لیے مجھ پر بے سروپا الزام لگایا ہے،

پس ایسی صورت مین اگر کمال پاشا اپنی اخلاقی قوت سے کام لیتا تو اس کے آگے نہ صرف مین بلکہ تمام دنیا سر جھکاتی جیسے نپولین کے سامنے جوزیفائن کے ساتھ تمام دنیا جھک پڑی تھی،

اُف مین سمجھی ہون کہ قسمت نے مجھے بانجھ بنا دیا میں جا ہتی

(باقی بر صفحہ ۹ کالم ۴)

ہندوستان کے فوجی نظام اور نظم و نسق کی کیفیت

کیا ہندوستان کی حفاظت کے لیے گورا فوج ناگزیر ہے ایک انگریز سپہ سالار کے خیالات

ہندوستان کی فوج کا (ہندوستان اور انگریزی بجٹ) ۵۷-۵۸ کروڑ ہے اور اس میں سے ۲۸-۳۲ کروڑ کی بچت کا ذریعہ پہلے بتایا جا چکا ہے اور اس میں جن باتون کا ذکر اذکار نہیں کیا گیا ہے، ان کا ذکر علیحدہ کرنا ہی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ یہ ۲۸-۳۲ کروڑ کی بچت، ہندوستانیون کی اقتصادی اور عوام الناس کی ترقی کے متعلق استعمال مین لائی جاسکتی ہے،

ہندوستان کی کل فوج دو لاکھ ۱۸ ہزار ہے اور اس مین بھی صرف ہندوستان کی فوج ایک لاکھ ۵۸ ہزار ہے اور باقی ۶۰ ہزار برطانوی فوج ہے اور ان سبکو تین حصون میں تقسیم کیا گیا ہے،

(۱) آگے رہنے والی محافظ فوج،

(۲) لڑنے والی (فائٹنگ فیلڈ فورس)

(۳) ملک کی حفاظت کے لیے رکھی ہوئی فوج انٹرنل سیکوریٹی ٹروپ،

(۴) پیدل ڈویژن اور پانچ رسالہ بریگیڈ۔

گورا فوج رکھنے کا مقصد:- انگریزون کے علاوہ تمام ہندوستانیون کو اور دنیا کے تمام جنگ کے دلدادہ ممالک کو بخوبی معلوم ہے کہ ۶۰ ہزار برٹش فوج اندرونی امن و امان کے لیے نہیں رکھی گئی ہے، کہ اگر خدانخواستہ ہندوستان میں بغاوت ہو جائے تو اوس کے انسداد کی غرض سے یہ فوج رکھی گئی ہے، یہ بات نہین ہے انگریز اس امر سے واقف ہین، لیکن دیگر ممالک کے لیے اسکو اندرونی حفاظت کے کام سے مشتہر کیا گیا ہے،

ابھی حال مین ۹۰ ہزار ستیہ گرہی جیل مین گئے ہین ان مین ۱۶ ہزار مسلمان تھے، لیکن پھر بھی ممالک غیر پر ظاہر کیا جاتا ہے کہ اگر ہم ہندوستان سے دست برداری اختیار کرلین گے تو ہندو ستان اور مسلمان باہمی طور پر لڑ پڑیں گے۔

سنہ ۱۸۵۷ء کو چھوڑ کر گذشتہ ایک صد سال مین اندرونی حفاظت کے لیے برٹش افواج کی کبھی ضرورت نہین محسوس ہوئی تمام محاذ پر یہی ہندوستان کی دیسی فوج تھی اور گوری فوج سے کبھی کام ہی نہین لیا،

دوسرے اپنی حفاظت کرنے کی طاقت ہم مین ہے، علاوہ برین یہ بھی ہم سے کہا جاتا ہے کہ ہندوستان کی گوری فوج غیر ممالک [illegible] ہندوستان کی حفاظت کے لیے ہے لیکن [illegible] انگریزون کے متعدد جھوٹے بیانات مین سے ایک ہے، [illegible] شمالی مغربی [illegible] ۸۰ چڑھائیان کی گئی ہین، ذیل مین ان مہم کے اعداد و شمار درج کیے جاتے ہین اور جن میں گوری اور کالی فوج کا فیصدی تناسب دکھایا گیا ہے، اس سے یہ معلوم ہوگا، کہ ان مہمات میں برٹش افواج کا کہاں تک استعمال کیا گیا ہے،

سال	نام مہم	گورون کا فیصدی تناسب
سنہ ۱۸۵۱-۵۲ء	مہمند	۱۲
سنہ ۱۸۵۲ء	رانی زئی اور اتم خیل	۱۰
سنہ ۱۸۵۳ء	سشرادی	۰
سنہ ۱۸۵۵ء	اورک زئی	۰
سنہ ۱۸۶۰ء	وزیری	۰
سنہ ۱۸۵۳-۵۷ء	ڈیرہ غازی خان	۰
سنہ ۱۸۶۰ء	محسود	۰
سنہ ۱۸۶۸ء	کالے پہاڑ کی مہم	۱۲
سنہ ۱۸۷۲ء	دوار	۰
سنہ ۱۸۷۷-۷۸ء	زودر کی مہم	۹
سنہ ۱۸۸۱ء	محسود	۰
سنہ ۱۸۹۰-۹۱ء	گھائی دھاپ	۸
سنہ ۱۸۹۱ء	میران زئی کی مہم اول	۰
سنہ ۱۸۹۱ء	”	۸
سنہ ۱۸۹۴-۹۵ء	محسود کی مہم	۸
سنہ ۱۸۱۰ء	محاصرہ محسود	۰

کل ۲۱ مہمات ہیں تین میں گوری فوج کا فیصدی تناسب ”۱۲“ میں ۱۵- دو میں ۱۲- ایک مین ۱۰ چار میں ۹۸ میں (۴) تھا

مہم	کل ہندوستانی فوج کا فیصدی تناسب	گوری فوج کا ہندوستان کی فوج کے مقابلہ مین تناسب	
۳	۸۴	۶	۱
۲	۸۵	۶ و ۷	۱
۲ (ب)	۸۸	۸ و ۳	۱
۱	۹۰	۱۰	۱
۴	۹۲	۱۲	۱
۹	۱۰۰	..	..

جو کم و بیش گوری فوج سرحد شمال مغربی کیجانب جاتی ہو وہ لڑنے کے لیے نہین بلکہ درحقیقت سلطنت برطانیہ کی حفاظت کے لیے جاتی ہے، یہ سرحد ہندوستان کے خرچ سے گوری [illegible]

دوسرے الفاظ میں وہ برٹش افواج کے لیے چراگاہ ہے،

اور ہندوستان مین گوری فوج رہنے سے عوام الناس پر بُرا اثر پڑتا ہے اور انکی ہمت پست ہو جاتی ہے، یہ تو ممکن ہے کہ برٹش افواج پر جو ۲۸-۳۲ کروڑ روپیہ صرف ہوتا ہے انگلینڈ اس کو ادا کرنے کو تیار ہو جائے، لیکن یہ ناممکن ہے کہ اسکو ہندوستان سے ہٹا کر انگلینڈ بلانا کو کبھی مد نظر نہ ہوگا،

ایک انگریز سپہ سالار کے خیالات، لارڈ راڈیر نے اپنی ایک کتاب مین یہ لکھا ہے کہ انگلینڈ کے ہر ایک پونڈ کا نصف حصہ ہندوستان سے ہی آیا ہے اس کا مفہوم ہے کہ اگر برٹش قوم کو زندہ رہنا ہو تو اسکو ہر طرح کی کوشش کرکے اور ضرورت لاحق ہو تو سنگین کی نوک سے ہندوستان پر پورا قبضہ اپنے ہی پاس رکھنا چاہیے، جہاں پر انگریزون کے لیے یہ خیال ٹھیک ہے وہان ہندوستانیون کے لیے اُن کے نقطہ نگاہ سے بھاری فرق ہے،

ہندوستان کے سابق کمانڈر انچیف الف، ایم براؤن سلوکی کی ایک کتاب میں مختلف نوٹ ہے، ”معلوم ہوتا ہے کہ اگر انگریز تلوار کی طاقت سے ہندوستان پر قبضہ رکھتے ہین، بلکہ ہندوستان ہماری ہمدردی اور بہی خواہی کا مستحق ہے،

لیکن جب اپنے ہاتھ کی تلوار چھوڑنے یا کسی دوسرے کی تلوار پر بھروسہ رکھنے کا موقع آتا ہے اُسوقت اپنی تلوار کی طاقت پر فتح شدہ یا قبضہ مین رکھے ہوئے ملک کے متعلق اپنی دماغی اور حقیقی محبت کو محدود ہی رکھنا چاہیے، ہم نے تلوار کی طاقت سے ہندوستان جنوبی افریقہ اور مصر کو اپنے قبضہ میں رکھا ہو اور ہر ایک ملک نے منزدار ہمارا قبضہ اُٹھا دینے کی کوشش کی ہے یہ خیال کرنا غلطی ہے کہ عمدہ دستور اساسی سے فتح شدہ ملک پر قبضہ رکھ سکتے ہین، نہایت کمزور بنی نوع انسان، اصلاحات کو سر پر لٹکتی ہوئی تلوار ہونیکی وجہ سے ہی اسکو قبول کرتی ہین اپنی

ٹرکی کا نشاۃ جدید، ملک کی بہبودی کے وسیع ذرائع

نوجوان ترکون کی حُب الوطنی، نیا جوش اور جذبہ اُمنگین شاہراہ عمل پر

۳ سالہ صنعتی اسکیم اور اقتصادی و سیاسی وقار کا استحکام

ترکی کے نظم و نسق میں بہت کچھ تبدیلی عمل میں لائی گئی ہے، گذشتہ سال ٹرکی کو تجارتی کاروبار کے سلسلہ میں بڑا نقصان اُٹھانا پڑا تھا، اس لیے امسال نئی اسکیم اختیار کی گئی ہے، اور سوئٹ، روس کے ساتھ مصالحہ کے جدید فیکٹریاں قائم کی گئی ہین جس سے لوگون میں بڑا جوش و خروش پھیل رہا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ ترکی کا نصب العین یہ ہے کہ ملک میں اعلیٰ پیمانہ پر مشنری کاروبار کو فروغ دیا جائے، چونکہ وہان کے مزدورون اور کسانون کو گذشتہ دو سال تک دوچار ہونا پڑے گا،

پس اس لیے توقع کیجاتی ہے کہ جدید پروگرام سے اُس مین خاطر خواہ فائدہ حاصل ہوگا، کیونکہ صنعت و حرفت میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔

صنعتی جد و جہد:۔ سوئٹ روس سے جو مشنری خرید گئی تھی وہ آنے لگی ہے اور جو نئی نئی فیکٹریوں اور کارخانوں کے لیے انجینر خورد و خوص سے کام لے رہے ہیں توفیق رشطوبے کا بیان ہے کہ:۔

کسی ملک کی ترقی و بہبودی صنعت و حرفت کی جد و جہد سے ہی عملی صورت اختیار کر سکتی ہے، آجکل اقتصادی مشکلات، میں ہر ایک ملک پھنسا ہوا ہے لیکن روس نے دنیا میں ایک ہی مرقع پیش کیا ہے، خون کی ندی میں نہایا ہوا روس آج اپنی سرتوڑ جد و جہد کے باعث طلائی آفتاب کے طلوع کو دیکھ رہا ہے:۔

جمعیۃ الاقوام:۔ ٹرکی نے ۶۔ جولائی کو لیگ آف نیشن مین بطور ممبر نام درج کرایا تھا اور اب صرف دو سلطنت الگ ہین ایک امریکہ اور دوسری روس، روس امریکہ اور ٹرکی کو ممبر بنانے کے لیے اسپین کی جانب سے تحریک کی گئی تھی جس کی تائید یونان نے کی تھی جس سے ٹرکی جمعیت اقوام کا ممبر بن گیا،

جس وقت ٹرکی نے جمعیت الاقوام کی ممبری قبول کی تو میجر جنرل سرگریں وائل راٹری نے ٹرکی کی بہادری اور اُسکی مستقل مزاجی کی تعریف کی کہ گیلی پولی فلسطین اور گذشتہ جنگ عظیم مین ٹرکی نے نہایت دلیری سے دشمن کا مقابلہ کیا تھا،

عملی بیداری:۔ لیکن آجکل کے ترک نوجوان اس قسم کی باتون کو خودکشی کے مرادف سمجھتے ہیں اور موجودہ نوجوان اپنے اہل وطن ہر قسم کی مشکلات سے نجات دلانا چاہتے ہین اور وہ میجر جنرل سرگریں وئے کی مدح سرائی سے غلط فہمی میں نہیں پڑ سکتے اور ہفتہ وار نئے نئے پروگرام مرتب کر رہے ہیں،

جدید قوانین:۔ ۵۔ جون ۱۹۳۲ء کو ٹرکی کی پارلیمنٹ میں ایک ایسا قانون پاس کیا گیا ہے کہ جس کی رو سے ترک ہی فلان پیشہ کو اختیار کر سکتا ہے اور جو شخص اسکی خلاف ورزی کا مرتکب ہوگا، اُس پر ۲۵۰ ڈالر تک جرمانہ کیا جائے گا اب اس قانون سے ایک حصہ انگریز اور دو حصہ اہل امریکہ متاثر ہوئے ہیں لیکن اب تو ہزارون یونانیون اور اطالویون اور پرشیا والون کو حجام - ویٹر، موٹر ڈرائیور، گویئے، ترجمان درزی، موچی اور روحانی ڈاکٹرون کو اپنے اپنے پیشہ سے باز رہنے کا حکم دیا گیا ہے،

صنعتی اسکیم:۔ عصمت پاشا نے روس اور اٹلی کی سیاحت فرما کر اس کے طور پر ۱۳۱ سالہ پروگرام کی تحریک کو ہاتھ مین لے لیا ہے اور عصمت پاشا نے ٹرکی مفاد کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہر جگہ صنعتی حرفتی ادارے قائم کرنے کی جانب نوجوانون کی توجہ مبذول کی ہے اور اُن کا پروپگنڈا ہر چہار طرف ہو رہا ہے، ٹرکی کے ۳ سالہ پروگرام پر ہی ٹرکی کی آئندہ امیدون کا انحصار ہے، گویا صنعت و حرفت کی ترقی کے ساتھ ساتھ فوجی تیاریان بھی عمل میں لائی جا رہی ہین ایک جانب جب جمعیۃ الاقوام تخفیف اسلحہ جات پر گفت و شنید کر رہی ہے تو دوسری جانب تخفیف اسلحہ جات بنانے کے آرڈر دے رہی ہے،

یہ بات حیرت انگیز معلوم ہوتی ہے لیکن ساتھ ہی صنعتی کاروبار کو فروغ دینے کے لیے، شوگر فیکٹری کے لیے تیاریان ہو رہی ہیں اور روئی کے کاروبار مین بھی روزافزوں ترقی پائی جاتی ہے اور کوئلہ کی کانوں کو زیادہ سے زیادہ سود مند بنانے کے لیے ہر طرح کی کوششیں عمل میں لائی جا رہی ہین، عصمت پاشا نے اپنے تدبیر کا شاندار مظاہرہ کیا ہے اور آپ نے روس سے ۸۰۰۰۰۰۰ ڈالر کا مال اُدھار لیا ہے اور اٹلی سے ۱۵۴۲۰۰۰۰ ڈالر کا مال بطور مستعار لینے کی تجویز کی ہے ۱۵۴۲۰۰۰ ڈالر کے ۱/۳ حصہ رقم سے مشنری اور صنعتی الآت کی خریداری پر صرف کیا جائیگا اور دوسرا تیسرا حصہ نقد لیا جائے گا، اور باقی رقم سے اٹلی سے ٹرکی کے لیے چار تارپیڈو و تباہ کن کشتیان اور دو سب میرین دغوطہ خور کشتیان، کی قیمت کے حسابات میں ادا کی جائینگی،

لوہے کی پیداوار:۔ ٹرکی کی یہ خواہش ہے کہ جہان تک ممکن ہو اپنے ہی ملک میں آہنی کان معلوم کیجائین اور علاقہ ناوان مین تلبنے کی کان سے یہ دھات حاصل کرکے جنگ کے لیے گولی بارود کی صورت میں تیار کی جائے

تین سالہ پروگرام، گورنمنٹ ٹرکی گذشتہ دس سال سے صنعت و حرفت کو ترویج دینے کے لیے خاطر خواہ کوششیں کر رہی ہے لیکن گذشتہ سال اسکو اقتصادی کساد بازاری دوچار ہونا پڑا جسکی وجہ سے وزیر اعظم عصمت پاشا نے ایک نئی اسکیم مرتب کی ہے سرسری نظر سے دیکھا جائے تو آج ٹرکی مین صنعت و حرفت، تجارت و فلاحت کے بڑی چہل پہل دیکھنے میں آرہی ہے اور انکی موجودہ ذہنیت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ روس کی تقلید کرنے کی آرزو رکھتے ہین روس نے پانچ سالہ پروگرام مرتب کیا اور اسکو اس مین خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوئی اسیطرح ٹرکی نے بھی ۳ سالہ سکیم ترتیب دے کر اسکو پایۂ تکمیل پر پہنچانے کا عزم کیا ہے،

جدید انجمنیں:۔ ٹرکی کے نوجوان کے کالجون کو کئی کئی انجمنین عالم وجود میں آرہی ہین جن میں دنیا بھر کی کساد بازاری پر بحث و مباحثہ ہوتا رہتا ہے اور وہ اس اقتصادی کساد بازاری کو رفع کرنے کے لیے سرتوڑ کوششیں کر رہے ہیں اور وہ چاہتے ہین کہ یہان بھی روس کی مانند مشترکہ طریقہ پر زراعت کو فروغ دیا جائے،

صوبہ متوسط کا ہندوستانی گورنر

شملہ کی خبر ہے کہ سرسی پی راما سوامی آئر کو صوبہ متوسط کا گورنر مقرر کیا جائے گا۔

آپ کا سوراج وحشیانہ ہے جو مذہب کے لیے مہلک ہے

پرماتما کے لیے ہندو دھرم کا ستیاناس نہ کرو

پنڈت مالوی کے نام مسٹر اچاریہ کا دلچسپ خط

شملہ ۱۸۔ ستمبر مسٹر ایم کے اچاریہ نے پنڈت مدن موہن مالوی کے نام ایک نہایت دلچسپ خط لکھا ہے جس مین اچھوتون کی مذہبی حیثیت پر بحث کرتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اُنھیں ہندوؤں کے مندروں اور کنوون پر آنے کی ہرگز اجازت نہیں خط درج ذیل ہے،

پیارے پنڈت جی،

کیا آپ نے بھی اپنے پیدائشی حقوق کو نہایت معمولی معاوضہ میں ضائع کرنے کا تہیہ کر لیا ہے! آپ نے بھی چند سیاسی حقوق کی خاطر زندگی کے اعلیٰ منبط اور روحانیت کے کمال کو فسخ کرنے کا عزم کر لیا ہے؟ کیا آپ کا عقیدہ بھی یہی ہو گیا ہے کہ ہر گائے خور شراب کی کشید کرنے والا موچی اور گوشت خود روحانی رفعت اور خدا ترسی کے بغیر اس قابل ہو گیا ہے کہ اسے بھارت ورش کی پاک اور مقدس عبادت گاہوں میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے؟ کیا آپ اپنے آپکو خدا کا اوتار خیال کرتے ہین اس مقصد عظیم کی تکمیل کی خاطر نازل کیا گیا ہے؟ یا گاندھی جی خدا کا اوتار ہیں؟ اگر آپ پسند فرمائین تو آپ اچھوتون اور ہندوؤن کے لیے ایسے جدید مندر تعمیر کرین جہان آپ کے جدید عقیدہ کے مطابق دونون قومین عبادت کر سکین، لیکن آپ پُرانے مندروں کو اس ناپاک مقصد کے لیے کسطرح استعمال کر سکتے ہین؟

کیا آپکی خواہش یہ ہے کہ وہ لوگ جو ہندؤن کی عبادت کو ضائع کرنا نہین چاہتے، ہر مندر کا فرش اُن کے خون سے رنگین نظر آئے؟ کیا یہ آپکی اہنسا ہے؟

اونچ جاتیوں کے ہندو گاندھی جی کے اعمال کے ذمہ دار نہین، جو اپنی بے شمار اور مُہلک غلطیون کا اعتراف کر چکے ہین؟ اگر گاندھی جی اچھوتون کے لیے جداگانہ اور مخلوط انتخاب جیسے فضول مسئلہ پر اب فاقہ کشی کا عزم کیے بیٹھے ہین تو اونچ جاتیون کو اس سے کیا تعلق ہے! اونچی جات کے ہندؤن نے اچھوتون کے لیے مخلوط انتخاب کی مخالفت نہین کی خدارا ذرا بتایئے کہ عقل و استدلال کو مخلوط انتخاب اور قبل از وقت ہندوؤن کی بے حرمتی سے کیا تعلق ہے؟ فرض کیجیے کہ کل گاندھی جی "قومی اتحاد" کے لیے ہندوؤں کو مسلمان ہو جانے کی تلقین کرین اور عدم تعمیل کے نتیجہ پر فاقہ کشی سے مرجانے کی دھمکی دین تو پنڈت جی آپ بتایئے کہ کیا آپ مسلمان ہو جائیں گے؟ اب آپ کون سے استدلال کے ذریعہ ویدک دھرم کے ضبط کو ضائع کرنا چاہتے ہین اور یہ آرزو ہے کہ ہندؤن کے دروازے ان لوگوں پر کھول دیے جائیں جو گائے خور اور گوشت خور ہیں؟ کیا آپ بھی گاندھی جی کے برت کو مذہب کی قربانی پر معاشرتی اصلاح کا ذریعہ نہیں بنا رہے؟

میں نے گاندھی جی کے ساتھ بار بار اس مسئلہ پر بحث کی ہے کہ ان کا مندرون کی ستیہ گرہ کا طریقہ تمام قوانین روحانیت کے خلاف ہے اور اس سے برہمن کی مذہبی حیثیت بالکل ساقط ہو جاتی ہے اور نچلا کو خدا ترسی کے راستہ میں ترقی کرنے نہین دیتی، لیکن یہ گاندھی جی کا نہایت ہی نرالا عقیدہ ہے کہ اونچ جاتیوں کے ہندو، اچھوتون کے گناہ کا کفارہ ادا کریں، کیا آپ کا بھی یہی عقیدہ ہے؟ کیا آپ اس کے لیے کسی دھرم سے کوئی سند پیش کر سکتے ہیں؟ دنیائے قدیم مین پرلاد ھانے سوراج کے ایک غلط تصور کے لیے کسی چیز کو قربان نہیں کیا تھا، لیکن اب چند سیاسی حقوق کے خاطر آپ ہمین خدا ترسی سے محروم کر رہے ہین اور ہمین اس دھرم کے ضائع کرنے اور ہندون کی بے حرمتی پر مجبور کیا جا رہا ہے،

پیارے پنڈت جی آپ بھی اب گاندھی جی کے سپہ سالار بن گئے ہین کیا آپکے پہلو مین وہ دیرینہ ہندوانہ دل نہیں رہا؟ برائے خدا آپ مجالس وضع آئین کی تمام نشستین خواہ اچھوتون اور مسلمانون کے حوالے کر دیں، یا کسی دوسرے گاندھی کے چیلے یا مذہبی یا سیاسی مصلح کے سپرد کر دی جائیں لیکن آپ کے سناتن دھرم کا واسطہ دیکر میں یہ کہنا چاہتا ہون کہ اپنے ہندو ہموطنوں کو اپنے عزیز مذہب پر قائم رہنے دیا جائے اور ہندوؤں کو ناپاک کرنے کی کوشش سے احتراز کیا جائے؟ ہم لوگون کو آپکے وحشیانہ سوراج کی ضرورت نہیں، ہم یہی چاہتے ہیں کہ ہم ایسے علیحدہ رہنے دیا جائے، آپ بھی ہندو دھرم کے نام پر ایک وقت میں اس قسم کی مخلصانہ درخواستیں کر چکے ہین،

آپ مصیبت زدہ ہموطن (دستخط) ایم، کے اچاریہ)

جمعیۃ العلما کے ڈکٹیٹر کی گرفتاری

نئی دہلی ۸۔ اکتوبر۔ مولوی محمد اسمٰعیل ڈکٹیٹر جمعیۃ العلمائے ہند کو آج آرڈی ننیس کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا۔

Dhariwal Shrikrishna
322 Lohi
REGISTERED
اس لیبل کا دھیان رکھئے
یہ ایک خوبصورت لوئی نظر آتی ہے
ہاں۔ واقعی!
Dhariwal
دھاریوال کی
خالص اُونی لوئی نمبر ۳۲۲
جو کہ ہندوستان میں کاتی، بُنی، رنگی اور تیار کیجاتی ہے۔
مقامی ایجنٹ:۔
امپیریل ایجنسی جنرل گنج کانپور۔
مفت نمونوں کے لیے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۳ کو لکھو
دی نیو ایجرٹن اون ملز
دھاریوال پنجاب
114

مسلم لیڈروں سے شیخ عبدالمجید سندھی کی اپیل

بمبئی - ۷ر اکتوبر - شیخ عبدالمجید صدر خلافت کانفرنس نے ذیل کا پیغام پریس کو بغرض اشاعت بھیجا ہے۔

بمبئی میں مسلم نیشنلٹ اور حامیان خلافت صلح کی جو گفت و شنید کر رہے ہیں اس کے بارہ میں مَیں نے مسلم لیڈروں کا انفرادی اور مجموعی بیان جو انہوں نے پریس کو بھیجا ہے بغور پڑھا - میں اُن مسلم لیڈروں کو یقین دلاتا ہوں کہ حامیان خلافت کسی جماعت سے اختلاف کرنا نہیں چاہتے اور نہ اختلاف کرنے کا اب وقت باقی رہ گیا ہے - ہمارا اہم ترین مقصد مسلم اتحاد ہے اور مسلمانوں کے مطالبات کو تسلیم کرانا ہے -

مہاتما گاندھی محترم فرقہ وار تصفیہ کے لئے بہت خواہاں ہیں جنکی تائید ڈاکٹر ٹیگور اور ہندو پریس نے بھی کی ہے پنڈت مدن موہن مالویہ بھی کوئی باعزت سمجھوتہ کیلئے راضی ہیں اس صورت میں مسلم لیڈروں کا یہ فرض ہے کہ وہ آل پارٹیز کانفرنس کے انعقاد سے پیشتر آپس میں ملکر کسی ایک نقطہ نظر پر جمع ہو جائیں - ہمارا ارادہ اختلافات بڑھنے کا نہیں - بلکہ انھیں ہمیشہ کے لئے مٹا کر متحد ہو جانے کا ہے میری استدعا ہے کہ آپ اور ہم یکجا جمع ہو کر اپنے مطالبات کی روشنی میں تمام مسائل پر غور کریں - ہم ایسا تصفیہ چاہتے ہیں جو انگلستان اور ہندوستان دونوں کیلئے مفید ثابت ہو - کیونکہ ہم اپنے غیر ملکی دینی بھائیوں کو نظر انداز نہیں کر سکتے -

سمجھوتہ کی گفتگو امید افزا ہے

مولانا شوکت علی صاحب کا ٹائمز آف انڈیا کو بیان

ٹائمز آف انڈیا کے نامہ نگار خصوصی سے فرقہ وارانہ مسئلہ کے سلسلہ میں قوم پرست لیڈروں کی کانفرنس کے بعد مولانا شوکت علی صاحب نے فرمایا کہ اب تک جو مطالبات گفتگو میں آئے ان تمام پر تقریباً سمجھوتہ ہو گیا ہے ہمارا خیال ہے کہ اب مسلمان اپنے تمام اختلافات مٹا دیں گے اور میں آزادی کے ساتھ تم سے کہتا ہوں کہ جو مشورہ قوم پرست مسلم لیڈروں سے مَیں نے کیا ہے وہ نہایت امید افزا ہے - پنڈت مدن موہن مالویہ جنسے میں اُن کے گھر پر ملا تھا - وہ مجھ سے اور میرے رفقا کیساتھ بہت مہربانی سے پیش آئے - وہ بھی سمجھ گئے ہیں کہ اب اس مسئلہ کے حل کا زمانہ آگیا ہے - جسمیں تمام اہل برطانیہ والیان ریاست - مسلمان - سکھ - اور ہندوؤں کے لئے اصل اور باعزت سمجھوتہ ہو میں یقین رکھتا ہوں کہ تنہا اس قسم کی صلح ہندوستان میں امن پیدا کرے گی جس کی اُسے سخت ضرورت ہے -

کراچی - ۶ر اکتوبر - آج یہاں حاجی عبداللہ ہارون تشریف لائے آپ کا شاندار استقبال کیا گیا - آپ نے اعلان کیا کہ الہ آباد میں جو معاہدہ ہوا ہے وہ مادر ہند کی نمایاں خدمت کرتا ہے -

مسلم لیڈروں کی غیر رسمی کانفرنس

۱۶ر اکتوبر کو لکھنؤ میں منعقد ہو گی

بمبئی ۷ر اکتوبر - مولانا شوکت علی سے مولانا ابوالکلام آزاد اور ڈاکٹر سید محمود آج صبح تقریباً دو گھنٹہ تک گفتگو کرتے رہے - موضوع یہ تھا کہ مسلمانوں کی تمام جماعتوں کے لیڈروں کی ایک غیر رسمی کانفرنس جلد سے جلد کہیں منعقد کیجائے تاکہ باہم ایک نقطۂ نظر پر جمع ہو کر آل پارٹیز کانفرنس میں متحدہ مطالبہ پیش کر سکیں - دیر کی بحث و تمحیص کے بعد فیصلہ ہوا کہ آل انڈیا مسلم لیگ اور آل انڈیا مسلم کانفرنس، آل انڈیا خلافت کمیٹی، اور نیشنلسٹ مسلم پارٹی کے چند منتخب لیڈروں کی ایک غیر رسمی کانفرنس ۱۵-۱۶ اکتوبر کو لکھنؤ میں منعقد کیجائے

جدید اخبارات نکالنے کی کوشش

دہلی - ۶ر اکتوبر - ۱۳ لاکھ روپے کے سرمایہ سے ڈاکٹر انصاری نے ایک کمپنی بنائی ہے جو مختلف شہروں سے اخبارات نکالے گی انکا مقصد یہ ہے کہ قومیت پیدا ہو جائے دہلی سے بھی ایک انگریزی روزنامہ یکم نومبر ۱۹۳۲ء سے شایع کیا جائے گا -

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۹۵۶

بعدالت مال تحصیل ڈیراپور مقام ڈیراپور ضلع کانپور

ٹھاکر بشمبر سنگھ — مدعی

بنام منگلیا وغیرہ — مدعا علیہ

بنام منگلیا ولد جھبو وسوہن لال نابالغ ولد بھولا بولایت منگلیا چچا حقیقی ساکن لودری بہادر نگر مزرعہ ستورہ پرگنہ ڈیراپور — مدعا علیہم

واضح ہو کہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابتہ لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۰ر ماہ اکتوبر ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام ڈیراپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا - اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے - یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو اور ہر گاہ وہی تاریخ جو تمھاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم تائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے مسموع اور فیصل ہوگا

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳ر ماہ اکتوبر ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا -

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

جانوروں کی قربانی نہ کیجئے

بمبئی - ۸ر اکتوبر - بمبئی کی وہ انجمن جس کے نزدیک جانوروں کا ذبح کیا جانا ممنوع ہے بذریعہ تار تمام ہندو راجاؤں اور مہاراجاؤں سے استدعا کی ہے کہ دسہرہ کی تقریب میں کسی جانور کو ذبح نہ کریں - اس لئے کہ یہ مذہب کے خلاف ہے -

مدراس ۷ر اکتوبر - معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے اجازت دیدی ہے کہ سو بھاش چندر بوس کو بھوری (مینی تال) منتقل کر دیا جائے ۸ر اکتوبر کو آپ مدراس روانہ ہوں گے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۹۶۴

بعدالت مال تحصیل ڈیراپور ضلع کانپور

ٹھاکر بشمبر سنگھ — مدعی

بنام منگلیا وغیرہ — مدعا علیہ

بنام منگلیا ولد جھبو وسوہن نابالغ ولد بھولا بولایت منگلیا چچا حقیقی قوم لودھ ساکن لودری بہادر نگر مزرعہ ستوارہ پرگنہ ڈیراپور — مدعا علیہم

واضح ہو کہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابتہ لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۰ر ماہ اکتوبر ۱۹۳۲ء بوقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو - اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو اور ہر گاہ وہی تاریخ جو تمھاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے - پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم تائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو -

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے مسموع اور فیصل ہوگا -

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳ر ماہ اکتوبر ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا -

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

آرڈیننس بل کی مخالفت!

مدراس ۸ر اکتوبر - آرڈیننس بل کا جس حد تک اخبارات پر اثر پڑتا ہے بل کے اُس حصہ کے خلاف آواز احتجاج بلند کرنے کیلئے تمام اخبارات کے ایڈیٹروں کا ایک جلسہ ہندو اخبار کے دفتر میں زیر صدارت این سی کیلکر منعقد ہو گا -

بمبئی ۶ر اکتوبر مولانا شوکت علی نے ہندو مسلم اتحاد کیلئے امریکہ کا دورہ دو ہفتہ کیلئے ملتوی کر دیا ہے اور جہاز سے اسباب واپس منگالیا ہے -

دوائیاں خریدتے وقت
اصلی اور نقلی
ضرور دیکھ لیں

نقلی موتی رنگ روپ کے لحاظ سے اصلی ہوتی کا کام دے سکتے ہیں لیکن دوائی کے طور پر استعمال نہیں کئے جا سکتے نقلی دوائی استعمال کرنا اپنی صحت کو خطرہ میں ڈالنا ہے یاد رکھئے نقل تھوڑے عرصے کام نکالتی ہوئی بھی کسی مصیبت کیوقت ایسا دھوکہ دیگی کہ پھر کچھ تلافی کچھ نہ بنے گا!

کوئی دوا بید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید اور ایڈیٹر دیش اپکارک کی ہوئی

امرت دھارا

ہی سینکڑوں امراض کیلئے رام بان ہے کچھ لوگ اسکی بڑھتی ہوئی بکری دیکھ کر اس کی نقالی سے پبلک کو دھوکہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں جس سے پبلک کی صحت و دولت کا نقصان ہوا اسلئے آپکو مشورہ دیا جاتا ہے کہ آپ ہمیشہ پنڈت جی کا نام دیکھ کر اصلی امرت دھارا ہی خرید کریں!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ نمونہ آٹھ آنہ

ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کے ساتھ ہوتی ہے ہندوستان کی جس زبان میں چاہیں خط میں لکھدیں مفصل حالات کیواسطے رسالہ امرت منگوائیں کارخانہ کی دیگر چار سو ادویہ کی فہرست دیسی کتب مصنفہ پنڈت صاحب اور رسالہ امراض مخصوصہ مردانہ بھی جن کو ضرورت ہو گی مفت بھیجے جاتے ہیں

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ - امرت دھارا ۱۵ لاہور

مشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

صوبہ سرحد کی آئندہ کونسل کا اجلاس

سیاسی قیدیوں کی رہائی اور ۵ فیصدی تخفیف مالیہ

پشاور ۶ر اکتوبر مسٹر پیر بخش خاں رکن کونسل صوبہ نے جو مندرجہ ذیل تجاویز بھیجی تھیں کونسل کے آئندہ اجلاس میں جو ۱۰ر اکتوبر کو منعقد ہوگا پیش ہونگی۔

(۱) صوبہ سرحد کو ہیگ کمیٹی کی سفارش کے مطابق مرکزی حکومت کی آمدنی پر پورے اختیار کا حق دیا جائے۔

(۲) صوبہ سرحد میں جلد از جلد ایک صنعتی اسکول کھولا جائے

(۳) تمام سیاسی قیدیوں (نظربندوں) اور ان ملزموں کو جن پر مقدمات چلائے جارہے ہیں معاف کرکے رہا کردیا جائے۔

(۴) صوبہ سرحد میں گذشتہ دسمبر سے نافذ کردہ آرڈیننسوں کو پھر غور کرنے کیلئے غیر سرکاری ارکان کونسل کی ایک کمیٹی بنائی جا

(۵) سرحدی جرائم قتل کی وارداتوں اور سرحدی تحفظ کے سلسلہ میں جو خاص قوانین صوبہ سرحد میں نافذ کیے گئے ہیں منسوخ کردیے جائیں۔ ۶-اس صوبہ کے مختلف شعبوں اور محکموں میں جو ناخوشگوار واقعات رونما ہو رہے ہیں انکی تحقیقات اور انسداد کی تجاویز مرتب کرنے کیلئے غیر سرکاری ارکان کی کمیٹی کا قیام کیا جائے۔

(۷) موجودہ سال کی ابتر مالی حالت کو مدنظر رکھکر ریونیو کے مالیانہ اور آبیانہ میں ۵۰ فیصدی کی تخفیف کردی جائے

(۸) صوبہ سرحد میں اسلحہ جات پر لائسنس کی فیس کم کردی جائے

(۹) وائسرائے سے صوبہ سرحد سے آرڈیننس نمبر ۲ کو اٹھا لینے کی

شملہ میں ریلوے کانفرنس کا آغاز

شملہ ۱۰ر اکتوبر- انڈین ریلوے کانفرنس ایسوسی ایشن کا اجلاس آج صبح اسمبلی کے کمیٹی روم میں منعقد ہوا مسٹر ڈی-ای-ڈی جارڈ نے صدارت کی۔ حاضرین میں سر جاسیف بھور- رکن تجارت حکومت ہند سر گتھری راسیل چیف کمشنر ریلوے بورڈ- سر الان پارسنز رکن مالیات اور ہندوستان دیگر کے مختلف ریلوں کے نمائندے اور حکام شامل تھے

سر جاسیف بھور نے اپنی تقریر میں کہا کہ سال رواں کی پہلی ششماہی میں ریلوں کی کل آمدنی اس عرصہ کے گذشتہ سال کے مقابلہ میں نمایاں طور پر زیادہ ہے گذشتہ چند ہفتوں میں صورت حال میں جو اصلاح ہوئی ہے اگر اسکی رفتار جاری رہی تو امید واثق ہے کہ آخری نتائج کم از کم اتنے ہی اچھے ہوں گے جتنے کہ حکومت ہند نے بیزانیہ مرتب کرتے وقت توقع قائم کی تھی

سر گتھری راسیل نے عمدہ حالات کے لئے تیار ہونے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ اگر یاد رہی کی صورت حال میں اسیطرح اصلاح ہوتی رہی جیسی کہ گذشتہ چند ہفتوں میں ہوئی ہے تو ہمیں کافی بڑے پیمانہ پر نئی گاڑیاں خریدنی پڑیں گی اور میں خیال کرتا ہوں کہ آئندہ سال براڈ گاج دیکھوں کے خریدنے کیلئے ہمیں روپیہ مل سکے گا۔

سر جاسیف بھور نے اعلان کیا کہ ریلوں اور سڑکوں کے ٹریفک کے درمیان جو تفضانہ مقابلہ ہوا ہے اُس کے انسداد کے لئے حکومت ہند نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو تجاویز پیش کرے گی۔ کہ سڑکوں کی آئندہ ترقی کو کس طرح ریلوں کے ساتھ وابستہ کیا جاسکتا ہے اور کس حد تک موٹر ٹریفک پر مزید قبضہ کی ضرورت ہے۔ مقامی حکومتوں اور ریلوں کی ایک کانفرنس جنوری میں منعقد ہوگی- جس میں ہندوستان کے ٹرانسپورٹ سسٹم پر غور و خوض کیا جائے گا

ہندوستان میں کتنے کانگریسی کارکن گرفتار ہوئے!

۵۶ ہزار اندر- بیس ہزار باہر

بمبئی اور یوپی کا نمبر سب سے بڑھا ہوا ہے

سرکاری اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ (۱) گرفتار شدگان کی تعداد جو کہ آرڈیننسوں اور معمولی قانون کے کے تحت میں گرفتار ہوئے ہیں۔ ان کے اعداد و شمار حسب ذیل ہیں:-

صوبہ	مرد	عورتیں	میزان
مدراس	۲۴۹۸	۲۴۲	۲۷۴۰
بمبئی	۱۰۳۳۲	۶۵۶	۱۰۹۸۸
بنگال	۹۲۲۴	۶۲۹	۱۰۵۵۳
یو۔پی	۱۱۰۰۵	۴۲۴	۱۱۴۲۹
پنجاب	۱۴۳۸	۱۱۲	۱۵۵۰
بہار اڑیسہ	۱۹۹۵	۲۷۶	۹۸۷۱
سی۔پی	۳۴۷۶	۲۹۶	۳۷۷۲
آسام	۱۰۸۲	۸۷	۱۱۶۹
صوبہ سرحد	۵۲۹۰	۱	۵۲۹۱
دہلی	۸۹۶	۵۱	۹۴۷
کورگ	۲۰۱	۳	۲۰۴
اجمیر مارواڑ	۲۵۳	۷	۲۶۰
کل میزان	۵۵۹۹۰	۲۸۸۴	۵۸۸۷۴

وہ لوگ جو کہ معمولی قانون اور آرڈیننس کے تحت میں ہنوز جیل میں ہیں اُن کی تعداد حسب ذیل ہے:-

میزان کل	۲۱۴۲۲	۸۴۳	۲۲۲۶۵

حجر اسود کے ٹکڑے جوڑ دیے گئے

اس سے قبل ناظرین یہ خبر پڑھ چکے ہیں کہ ایک افغانی نے حجر اسود کو توڑ کر اسکا ایک ٹکڑا چرا لیا تھا جس کی پاداش میں اسکو قتل کردیا گیا تھا- اب معاہرام القرئے راوی ہے کہ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود نے اس ٹکڑے کو اپنی اصلی جگہ پر چسپاں کردیا ہے پیشتر اطلاع دیدی گئی تھی کہ جمعرات کے دن صبح کو حجر اسود کا یہ ٹکڑا اپنی جگہ نصب کیا جائیگا چنانچہ اس اطلاع کے بموجب سلطان ابن سعود قصر اعلی سے مسجد الحرام تشریف لائے سب سے پہلے آپنے وداعی طواف کیا اور مقام ابراہیم میں نماز پڑھی پھر عظمۃ السلطان حجر اسود کے طرف تشریف لیگئے اور مقطوع حصہ کو اسکی جگہ نصب کردیا- جہاں سے اسکو توڑا گیا تھا- خشک اور عنبر سے انجینئروں نے ایک مصالحہ تیار کیا تھا جس کی مدد سے حجر اسود کا یہ ٹکڑا جوڑ دیا گیا۔

جس وقت یہ ٹکڑا اپنی جگہ پر رکھا گیا اسوقت رئیس القضاہ مدیر پولیس اور علماء و فضلا کا ایک جم غفیر موجود تھا- اسکے بعد جلالۃ الملک کعبہ مشرف میں داخل ہوئے وہاں نماز پڑھی اور خدا کے انعام و افضال کا شکریہ ادا کیا؛

دنیا کی اقتصادی کانفرنس

جنیوا-۹ر اکتوبر اطلاعات مظہر ہیں کہ عنقریب لنڈن میں دنیا کی اقتصادی کانفرنس منعقد ہونے والی ہے جس میں جمعیت اقوام کے نمائندے شریک ہوکر اقتصادیات پر غور خوض کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ روس افغانستان اور حجاز اور مصر کو بھی دعوت شمولیت دیجائیگی ابھی تک اس کی کوئی تاریخ مقررہ نہیں کی گئی ہے۔

حکومت بمبئی کو سنہ ۱۹۳۲ء میں

ایک کروڑ ۱۸ لاکھ کا خسارہ

حکومت بمبئی کی سنہ ۳۲-۱۹۳۱ء کے آمد و خرچ کے متعلق ایک متعلق رپورٹ مظہر ہے کہ اس سال کے اختتام پر ایک کروڑ ۱۸ لاکھ خسارا ہوا- خسارہ کی وجہ کساد بازاری اور سول نافرمانی کی تحریک ہے- حکومت کو اراضیات سے ۳۳ لاکھ روپے محکمہ آبکاری سے ۵۵ لاکھ روپے محکمہ ڈاک تار سے ۱۵ لاکھ روپے اور محکمہ جنگلات سے ۱۲ لاکھ روپے کم آمدنی ہوئی حکومت کو صرف چنگیوں سے گذشتہ سالوں کی نسبت ۲۱ لاکھ روپے زیادہ آمدنی ہوئی پیٹرول ٹیکس سے حکومت کو گذشتہ سالوں کی نسبت ۵ لاکھ روپے زیادہ آمدنی ہوئی تخمینہ لگایا گیا ہے کہ سنہ ۳۲-۱۹۳۱ء کے اختتام پر بھی حکومت کو ایک کروڑ ۱۱ لاکھ کا خسارا برداشت کرنا پڑیگا- اسلئے حکومت مزید تخفیف کرنے اور کفایت شعاری سے کام لینے پر مجبور ہوگی۔

گاندھی جی کی رہائی کا مسئلہ!

وزیر اعظم و حکومت ہند میں اختلاف!

دہلی -۹ر اکتوبر- مسٹر بی داس ممبر اسمبلی نے نمائندہ پریس سے دوران ملاقات میں حکومت کی "دو عملی پالیسی" کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جبر و استبداد کا دور دورہ ہے- لیکن اصلاحات کا نام و نشان تک نہیں- آپنے حکومت کے خلاف یہ الزام لگایا کہ حکومت نے اس زبردست مصالحتی تحریک کی ترقی میں دیدہ دانستہ رخنہ اندازی کی ہے جو نیتاؤں کے درمیان پردہ میں شروع ہوئی تھی- مسٹر بی داس نے اس سرگرم افواہ کا بھی ذکر کیا کہ مسٹر میکڈانلڈ وزیر اعظم نے حکومت ہند سے یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ گاندھی جی کو رہا کردیا جائے- لیکن شملہ نے ایسا کرنے میں اپنی نارضامندی کا اظہار کیا- آپنے اس امر پر اظہار افسوس کیا تھا کہ تعاون اور صلح کیلئے دروازہ بالکل بند کردیا گیا۔

حضرت مولانا حسین احمد کیطرف سے تائید

دیوبند حضرت مولانا حسین احمد صاحب کی نذر بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مولانا ابوالکلام آزاد نے آل پارٹیز کانفرنس منعقد کرنے کی جو تجویز پیش کی ہے وہ نہایت اہم اور ضروری ہے- میں بھی اس کی پرزور تائید کرتا ہوں- میرا خیال ہے کہ اگر ہندو قائدین اس تجویز پر سنجیدگی اور رواداری کے ساتھ غور کریں تو مسلمانوں کی طرف سے اس کانفرنس کو کامیاب بنانے اور ایک سمجھوتہ مرتب کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا جائے گا ضرورت ہے کہ ہندو، مسلمان، اور سکھ سب اپنی اپنی توجہات اس مسئلہ پر مرکوز کریں- میری رائے میں پنڈت مالویہ اور سر تیج بہادر سپرو موجودہ صورت پر

امریکہ میں مسٹر پٹیل کی سرگرمیاں!

نیویارک ۱۳ر اکتوبر مسٹر وٹھل بھائی پٹیل سابق صدر اسمبلی ۲۲ر ستمبر کو نیویارک پہونچ گئے- وہ عنقریب لیکچروں کا سلسلہ شروع کرنے والے ہیں- تاکہ امریکہ کو ہندوستان کی سیاسی حالت اور مہاتما گاندھی کے برت کے متعلق حقائق سے آگاہ کرسکیں- ہندوستانیوں سے پوچھا گیا کہ ایک وفد نے آپکا استقبال کیا- "پائونیر" کے خاص نمائندے سے انٹرویو کے دوران میں آپنے فرمایا کہ مستقبل قریب میں ہندوستان میں سمجھوتہ نہیں ہوگا- کیونکہ برطانیہ اسوقت تک سمجھوتہ کیلئے تیار نہیں ہے- پوچھا گیا کہ اگر خدانخواستہ مہاتما گاندھی مرگئے- تو غالباً اسکا کیا اثر ہوگا سر پٹیل نے اس سوال کو زیر بحث لانے سے انکار کردیا- اور کہا کہ گاندھی جی کا وجود سلامت

LALIMLI
PURE WOOL
بُننے کے اونی دھاگے
لال املی کے اونی دھاگوں کے لیے زور دیا جاتا ہے کہ یہ سو فی صدی خالص اُون ہیں ان کو ہندوستانی کاریگر کانپور میں بناتے ہیں یہ چار اونس کے گولوں میں فوراً استعمال کے لئے تیار ملتے ہیں ان سے بنے ہوئے کپڑے دھلنے کے بہتر ہیں اور پہننے میں خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔
اس درخت کا نشان دیکھ لیجئے
ہندوستان میں بنائے جاتے ہیں
مکسچر تین روپیہ چار آنہ فی پونڈ
رنگین تین روپیہ فی پونڈ
سفید دو روپیہ ۱۲ آنہ فی پونڈ
مقامی ایجنٹ
مسرز چرنجی لال درگا داس
مسٹن روڈ۔ کانپور
مفت نمونوں کے لئے ڈپارٹمنٹ نمبر ۵ کو لکھئے
دی کانپور اولن ملز
کانپور

کی رائے ہیں کسی مرکزی مقام پر کل ہندوستان کے مسلم لیڈران کی ایک کانفرنس ہونی چاہئے۔

بمبئی ۶ راکتوبر مولانا شوکت علی نے پریس کو ایک بیان دیا ہے کہ میں ایک باعزت صلح کیلئے اپیل کر رہا ہوں۔ اور کام کر رہا ہوں۔ جس سے مسلمانوں کو اپنے سدھارنے کا موقع ملیگا۔ لڑائی جھگڑے سے ہمیں نقصان پہونچے گا۔ میں اپنے خیالات پر قایم ہوں اور کسی شخص کو میں نے زبردستی مان لینے پر مجبور نہیں کیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس نازک موقع پر مسلم لیڈران آپس کے تفرقہ کو نظر انداز کر دینگے اور ایک تعمیری پروگرام کیلئے راہ نکالینگے اسلئے ہر شخص کو اتفاق ہے کہ آپس میں مصالحت ہوجانا چاہئے۔ اور مجھے ہر جگہ مصالحت کیلئے لوگوں کی خواہش معلوم ہوئی ہیں۔ میں اپنے خلافتی ساتھیوں کے ساتھ پنڈت مالویہ سے اچھی طرح گفتگو کرچکا ہوں اور میرے خیال ایک ایسے موقع پر کسی فریق کی جانب سے سوداگرانہ اسپرٹ ظاہر نہ ہوجانا چاہئے۔ مجھے امید ہے کہ اس مقصد عظیم کے حصول کیلئے ہر شخص متحد ہوجائے گا۔ اور صدر خلافت کی صلح کی کوشش میں امداد دیگا۔ میں والیسرائے ہندو اور مسلمان دونوں کے لیڈروں سے اپیل کرتا ہوں کہ صلح کیلئے کوئی دقیقہ اور کوشش اُٹھا نہ رکھیں۔

یو۔پی۔ میڈیکل۔ بورڈ کے ممبر

نینی تال۔ ۷ راکتوبر۔ حکومت صوبہ متحدہ نے مندرجہ ذیل حضرات کو ۳ سال تک یو۔پی میڈیکل بورڈ کا ممبر منتخب کیا ہے:۔
حکیم عبدالحمید (لکھنو) حکیم ظہیر عالم (الہ آباد) کویراج برتاب سنگھ (بنارس) پنڈت شیام لال لکھنو۔

ہندو مسلم مفاہمت میں اُمید کی جھلک

گاندھی جی کی رہائی کیلئے والیسرائے کو تار

بمبئی ۷ راکتوبر۔ بمبئی میں ہندو مسلم مفاہمت کی کوششیں امید افزا طور پر ترقی کر رہی ہیں۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بیرال لاٹ قوم ایک ایسے شرائط کا مسودہ تیار کر رہے ہیں۔ جو ہر فرقہ کیلئے قابل قبول ہوسکے۔ مولانا شوکت علی جنکو کسی مصالحت کی توقع ہے والیسرائے کے پرائیویٹ سکریٹری کو اس مضمون کا تار روانہ کیا ہے۔ " براہ مہربانی میرے انگلستان ہوتے ہوئے امریکہ جانے کے موقع پر والیسرائے سے آداب و تسلیم عرض کردیجئے۔ اور میری یہ درخواست اُنکے سامنے پیش کردیجئے میں مولانا ابوالکلام آزاد، ڈاکٹر محمود، اور پنڈت مدن موہن مالویہ سے مختلف فرقوں کے درمیان ایک مصالحانہ اور مستقل سمجھوتہ ہوجانیکے لئے گفتگو کرچکا ہوں مگر میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ مہاتما گاندھی کی موجودگی کے بغیر ایسا فیصلہ کرنا دشوار امر ہے کہ جسے نہ صرف مختلف طبقوں میں صلح ہوجائیگی بلکہ اہل انگلستان کو بھی اس سے آرام پہونچیگا۔ اسوقت مہاتما گاندھی کی رہائی گورنمنٹ کی ہمدردانہ روش کا ثبوت ہوگی۔ اور اگر بدقسمتی سے یہ ناممکن ہو تو کم از کم گاندھی جی اور ذمہ دار لیڈروں میں ملاقات کی ہر ممکن سہولتیں بہم پہونچائی جائیں"۔ اس کیساتھ ہی مہاتما گاندھی کو بھی اس مضمون کا تار مولانا شوکت علی صاحب نے روانہ کیا ہے " مولانا ابوالکلام آزاد اور ڈاکٹر سید محمود سے جو پرخلوص گفتگو ہوئی ہے۔ اُس سے مسلمانوں میں مصالحت ہوجانیکی توقع کیجاتی ہے۔ میں اپنے بھائیوں کے ساتھ پنڈت مالوی سے بھی گفتگو کرچکا ہوں جو امید و اطمینان کی ایک خوشگوار فضا پیدا کر رہی ہے۔ مجھے اپنے سابقہ وعدوں کی بناء پر آج امریکہ چلا جانا چاہئے مگر آخری فیصلہ کیلئے میں انگلستان پھر واپس آسکتا ہوں میں آپسے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اپنے اثر سے کام لیکر مختلف جماعتوں اور حکومت انگریزی و ہندوستانی والیان ریاست میں تصفیہ کرادیں۔ میرا پیار قبول کیجئے اور ہماری بہن مسز نائیڈو کو بھی پہونچا دیجئے"۔

پنڈت مدن موہن مالویہ، مولانا ابوالکلام آزاد، ڈاکٹر محمود، سردار سلیمان قاسم مٹھا وغیرہ کی درخواست پر مولانا شوکت علی نے دو ہفتہ کیلئے اپنا سفر امریکہ ملتوی کر دیا ہے۔

سیاسی حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ مولانا شوکت علی نے بالکل آخری وقت اپنا سفر ملتوی کردینا ہندو مسلم مفاہمت کیلئے ایک فال نیک ہے۔ مولانا شوکت علی کے اسباب جہاز وکٹوریہ پر پہنچ ہی پہونچ چکا تھا مگر پھر مولانا نے عین وقت پر ایک آدمی کو روانہ کردیا کہ وہ انکا اسباب اتار لائے۔

پنڈت مالویہ اور دیگر ممتاز لیڈروں سے گفتگو کے بعد جب مولانا نے پریس کے نمائندوں سے انٹرویو کیا۔ تو آپنے فرمایا کہ آج شام کو میں مالوی جی اور دیگر اکابرین سے ملا ہوں پنڈت جی میرے اور میرے بھائی پر بہت مہربان رہے اور اسکا ان کو بھی احساس ہے۔ کہ مصالحت کی خوشگواریاں ہم سے نزدیک ہیں میں ہندو مسلمانوں، سکھوں، انگریزوں اور والیان ریاست کے مابین ایک باعزت مصالحت کو چاہتا ہوں۔ اس قسم کی مصالحت سے دراصل ہندوستان کو وہ امن و امان میسر آسکتا ہے جسکی اس وقت سخت ضرورت ہے۔ پنڈت مالویہ اور مجھ سے جو گفتگو ہوئی تقریباً ہر بات میں مصالحت و اتفاق ہے۔ اور مجھے اس کی بہت امید ہے کہ انجام کار ایک ایسا تصفیہ ہوجائیگا جو ہر جماعت کیلئے قابل قبول ہوگا۔

پونہ۔ ۶ راکتوبر۔ شیخ عبدالمجید سندھی صدر خلافت کانفرنس کیطرف سے بمبئی کونسل کے مسلمانوں کے لیڈر کو مسلم لیڈروں میں جو گفتگو ہوئی ہے۔ اسکے بارے میں حسب ذیل تار ملا ہے " مولانا شوکت علی، مولانا ابوالکلام آزاد اور ڈاکٹر محمود مسلمانوں میں کامل اتحاد پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ یہ تینوں حضرات ۱۲ نکات کا متفقہ طور سے مطالبہ کررہے ہیں۔ انتخاب کیلئے مولانا شوکت علی بغیر کسی شرط کے مخلوط انتخاب کو نہیں مانتے۔ مگر مولانا محمد علی کے فارمولا کے معیار پر سمجھوتہ کیلئے تیار ہیں۔ کسی اور ایسے حل پر جس سے تحفظ حقوق ہوسکے مولانا ابوالکلام آزاد۔ اور ڈاکٹر محمود نے وعدہ کیا ہے کہ وہ مسلم مطالبات ماننے کیلئے متفقہ طور پر ہندوؤں سے اصرار کرینگے ورنہ متحدہ طریقہ سے کام کرنیکے لئے ہم سے ملجائینگے۔ براہ مہربانی اپنے رائے سے مطلع کیجئے۔

سر شاہ نواز خاں بھٹو بمبئی کونسل کے مسلم گروپ کے لیڈر نے آج ایک میٹنگ کی جسکے فیصلہ پر انہوں نے صدر خلافت کانفرنس کو حسب ذیل تار بھیجا ہے " بمبئی کونسل کے مسلم نمائندگان ص

اگر آپ تجربہ کرکے دیکھیں گے تو ضرور یقین ہوجاوے گا کہ			
قبض و بدہضمی	خون اور منی کی خرابی	جریان احتلام سرعت انزال رقت منی	سخت سے سخت نامردی
دل و دماغ اور معدہ	قوت حافظہ کی کمزوری	وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کرنے کے لئے	
مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں لاثانی اور شرطیہ علاج میں			
قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ للعہ			
صحت و تندرستی کی لغت، نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر مفت طلب فرماویں			
آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ			

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ

بانی ڈاکٹر ایس کے برمن

سنقسو استار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ سنہ ۱۸۸۴ء

پچاس برس سے مشہور و معروف دیسی پیٹینٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

عورتوں کے مرض پرسوت کے لئے

REGD. ابلاری

(امراض مستورات کی دوا)
اس دوا کے استعمال سے عورتوں کی کل بیماریاں جیسے کم و زیادہ دنوں میں ماہواری ہونا۔ خون پتلا آنا۔ سر، کمر، پیڑو کے درد۔ متلی وغیرہ اور خرابی حیض کی کل شکایتیں فوراً جاتی رہتی ہیں۔
قیمت فی شیشی ڈھائی روپیہ ۲؍۸
ڈاک محصول دس آنہ ۱۰؍

REGD. کیشراج

(سر کے تیلوں کا بادشاہ)

مشہور لیڈروں کا پسندیدہ

خوشبودار تیلوں میں سب سے اچھا اور مفید دوا آمیز

بغیر آمیزش وہائیٹ آئل۔ اس تیل کو استعمال کیجئے۔
قیمت فی شیشی پندرہ آنہ ۱۵؍ ڈاک محصول دس آنہ ۱۰؍
(نمونہ تین آنہ ۳؍ صرف ایجنٹوں ہی سے مل سکتا ہے)

نوٹ:۔ دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں

صیغہ نمبر ۷۵ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ: کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کرکے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کرکے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

امساک کے لئے بے نظیر دوا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

یوسکت واری روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہوکر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ علاوہ محصول ڈاک

راج وید نارائن جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ ۲۹۳۔ کالبادیوی روڈ
لکھنؤ ایجنٹ۔ بگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج
کانپور ایجنٹ۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ
الہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک
دہلی ایجنٹ۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک۔
آگرہ ایجنٹ۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD No. A 1494

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام — فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۶ | کان پور، چہارشنبہ ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۹۳۲ء مطابق ۱۰ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۱ھ | نمبر ۳۹

اِنتخابِ جُداگانہ

(از مولانا ظفر علی خاں)

مذہب کی شرط کیا ہے مسلمان کیلئے — جس کے نہ ماننے سے وہ ہے مورد عذاب

ایمان غیب پر ہو مگر پختگی کیساتھ — تھا اس سوال کا یہی قرآن میں جواب

اعلان کر رہے ہیں مگر مفتیان ہند — اس باب میں ہر لشئہ خود اللہ کی کتاب

ان محرمان ستر ازل کے خیال میں — اسلام کی ہے شرط جداگانہ انتخاب

یہ شرط اٹھ گئی تو بس اسلام مٹ گیا — ہندوستان میں خانہ ملت ہوا خراب

ہندو سے لیلیا اگر اسلامیوں نے ووٹ — تھامے ہوئے چلینگے وہ الحاد کی رکاب

کافر ہی کافر آئیں گے اس ملک میں نظر — وہ ہونگے اور انکے ستم ہائے بیحساب

فطرت میں جو ہیں بشیر وہ بنجائیں یوں شغال — اے رب کعبہ کیسا ہے آزا لایہ انقلاب

کیوں ڈرنے لگ گئیں ہیں تو نسے خدا پرست — عصفور سے لرز نیلگا کس لئے عقاب

باطل کی کیا مجال کہ رُخ حق کو دیکھے — لائی ہے رات بھی کبھی نور سحر کی تاب

مخلوط انتخاب کو منظور تو کرو — ہوتے ہی رائج اسکے سب اُٹھ جائینگے نقاب

تم ظلمتوں کے وہم سے ہو پیچ و تاب میں — اور منشاء ہے حق کا درخشندہ آفتاب

(زمیندار)

مصطفےٰ نحاس پاشا اور مہاتما گاندھی

مصطفےٰ نحاس پاشا کا برقی پیغام

مہاتما گاندھی۔ برود ایل (پونا)، ہندوستان

آپ کا یہ عزم صادق کہ وطن کی وحدت برقرار رکھنے اور ابنائے وطن میں پھوٹ ڈالنے والی پالیسی پر احتجاج کرنیکے لئے آپ اپنی جان تک دیدینگے تو مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ آپکے عزم صادق نے مصری قوم کے دل ہلا ڈالے ہیں۔ وہ مصری قوم جسے اسکی نئی بیداری کے لئے مصائب والم اور قربانیوں کے مقدس رشتہ نے ہندوستان کیساتھ جوڑ دیا ہے وہ مصائب والم و قربانی جو اپنے نصب العین یعنی آزادی اور قومی عزت کے حصول کی راہ میں ود مدت سے برداشت کر رہی ہے

مصری قوم جسے حب وطن نے باہم متحد کر دیا ہے، اور اسکے فرقوں کے اختلافات مٹا ڈالے ہیں پورے وثوق اور یقین کیساتھ آرزو کرتی ہے کہ ہندوستانی قوم گاندھی کی جان بچانیکے لئے متحد ہو جائیگی۔ اور یہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا جب تک تمام ہندوستانی فرقے اپنے جھگڑے دور کر کے ایک نہ ہو جائیں۔

تمام مشرقی قومیں جو اپنی آزادی کیلئے جد وجہد کر رہی ہیں ہندوستانی قوم سے التجا کرتی ہیں کہ اسکے بلند مقصد کے حصول کیلئے کوشاں ہو جیسے گاندھی جی اپنی جان قربان کر رہے ہیں۔

مہاتما جی میں آپ کی خدمت میں اور جلیل القدر ہندوستانی قوم کی خدمت میں مصر کی طرف سے اور مصری قوم کیطرف سے اپنے دلوں کی سچی محبت واخوت کا تحفہ پیش کرتے ہوئے ہم سب کی اس آرزو کا اعلان کرتا ہوں کہ حق و حریت و مساوات کے اصول قائم ہوں جن کیلئے ہم زندہ ہیں اور جنکی راہ میں مرینگے۔ "مصطفےٰ النحاس"

گاندھی جی کا برقی جواب

گاندھی جی نے مصطفےٰ نحاس پاشا کے تار کا حسب ذیل جواب دیا:-

آپکے تار کا میرے دل پر بہت گہرا اثر ہوا خدا سے دعا ہے کہ اس پاک روزے کا اثر سب کیلئے عام کر دے اور ہمیں اور سب کو اتحاد کی نعمت سے شاد کرے۔ میں اپنے اس روزے کے زمانہ میں وہی مصری چادر اوڑھتا ہوں جو میرے آخری سفر کے موقع پر مجھے ساحل مصر پر دی گئی تھی میرا بھروسہ بزرگ و رحیم خدا پر ہے

ام المصریین کا برقی پیغام

مہاتما گاندھی۔۔۔۔ برودا ایل (پونا)، ہندوستان

مصری قوم جو شروع سے جذبات محبت اخوت و فخر کیساتھ اُن کوششوں کا مطالعہ کر رہی ہے جو ہندوستان اور اُس کے جلیل القدر رہنما مہاتما گاندھی کیطرف سے آزادی کی راہ میں مبذول کیجا رہی ہیں۔ آج وہی مصری قوم مرد بھی اور عورتیں بھی دھڑکتے ہوئے دلوں اور اُترے ہوئے چہروں کیساتھ اس عظیم الشان اور پر رعب عزم کو دیکھ رہی ہے جو ہندوستان کے اتحاد و آزادی کی خاطر اپنی جان فدا کر دینے کا مہاتما گاندھی نے کیا ہے

میں اپنے مرحوم شوہر کیساتھ ان کامیاب کوششوں کی مسرت میں شریک تھی جو انہوں نے مصر کے مسلمانوں اور قبطیوں میں مقدس اتحاد پیدا کرنے کے لئے کی تھیں۔ اور جن کا نتیجہ بھی اخوت کی صورت میں دنیا کے سامنے موجود ہے۔ لہذا بیجا نہ ہوگا اگر میں یہ کہوں کہ میں اپنے دل کی گہرائیوں سے آرزو کرتی ہوں کہ تمام ہندوستانی فرقے باہم متحد ہو جائیں۔ تاکہ ہندوستان کو نجات حاصل ہو اور ہندوستان کے فرزند اکبر۔۔۔۔ مہاتما۔۔۔۔ کی جان بچ جائے کیونکہ مہاتما کی زندگی تمام مشرق بلکہ تمام انسانیت کی اشتراکی ملکیت بن چکی ہے۔

(صفیہ زغلول)

گاندھی جی کا برقی پیغام

ام المصریین کے تار کا جواب مہاتما گاندھی نے اس طرح دیا کہ:-

"آپ کے بہت افزا لطیف پیغام کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ اللہ کی مشیت پوری ہو جائے۔"

پنجاب کی گفتگوئے مصالحت کا نتیجہ

لاہور۔ ۱۰ اکتوبر۔ مسٹر گوندا لوی سکریٹری پنڈت مالوی جی نے آج سپہر کو امرتسر جاتے ہوئے فرمایا کہ پنجاب میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جو مصالحت کا خواہشمند نہ ہو۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ہر جماعت اس مسئلہ میں اپنی ذاتی مشکلات میں مبتلا ہے لہذا اس معمہ کا جو کوئی حل بھی ہو وہ باعزت اور اطمینان بخش ہونا چاہئے۔ نہ صرف کسی مخصوص جماعت کیلئے بلکہ سادی طور پر ہندوں، مسلمانوں، سکھوں عیسائیوں اور تمام متعلقہ جماعتوں کے لئے پنجاب میں گفتگوئے مصالحت کے دوران میں جو نہایت آزادانہ اور صاف صاف ہوئی ہر فرقہ اور ہر جماعت کی اندرونی مشکلات واضح ہو گئیں۔ لیکن باوجود ان تمام باتوں کے عام رائے ہے کہ پنڈت جی مالوی جی گفتگوئے مصالحت کو جاری رکھیں۔ تاوقتیکہ کوئی اطمینان بخش تصفیہ کی صورت پیدا نہ ہو جائے۔ خود مالوی جی اپنے اس مشن کو جاری رکھیں گے۔ اور وہ پنجاب سے اس امید کیساتھ جا رہے ہیں کہ اس بظاہر مشکل معمہ کا خوش گوار اور اطمینان بخش حل حاصل ہو جائے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۱۶ | کانپور۔ چہارشنبہ۔ ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۹

لکھنؤ کانفرنس میں مسلمانوں کا اتحاد ہو گیا

کچھ ایسی منحوس گھڑی سے آج سے ۴ سال قبل لکھنؤ آل پارٹیز کانفرنس میں مسلمانوں کے درمیان اختلافات شروع ہوئے تھے کہ مسلمانوں کا شیرازہ درہم و برہم ہو گیا۔ اور ان اختلافات کی بدولت مسلمانوں کو جسقدر عظیم الشان نقصانات برداشت کرنے پڑے کہ اُسکا ذکر کرتے ہوئے انتہائی صدمہ ہوتا ہے اور ان اختلافات کی وجہ سے کچھ ایسے حالات پیدا ہو گئے تھے کہ کسی کو گمان بھی نہیں ہوتا تھا۔ کہ مسلمان پھر متحد ہو کر کوئی قومی یا ملکی خدمت انجام دے سکیں گے مگر خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آج ہم بھی لکھنؤ میں مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کا امید افزا اور دلخوش کن نظارہ دیکھ رہے ہیں۔ اسمیں شک نہیں کہ لکھنؤ کانفرنس میں شریک ہونے والے رہنماؤں نے اخلاق کا مظاہرہ کر کے اور اتحاد پیدا کر کے مسلمانوں کو تباہی و بربادی کے خوفناک جنگل سے بچا لیا۔ ورنہ مسلمانوں کیلئے یہ ایک ایسا نازک وقت تھا کہ اگر اب بھی اتحاد بین المسلمین نہ ہوتا تو پھر مسلمانوں کی تباہی و بربادی یقینی تھی۔

لکھنؤ کانفرنس کی مفصل کارروائی کسی دوسری جگہ درج ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ مسٹر جناح کے تیرہ ۱۳ نکات اور مخلوط انتخاب مولانا محمد علی مرحوم کے فارمولا یا اسی قسم کے کسی دوسرے فارمولا کی شرط کیساتھ سب نے بالاتفاق منظور کر لیا۔

اس کانفرنس کے فیصلہ کی اہمیت کا اندازہ اس سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ مسلم کانفرنس، مسلم لیگ، جمعیۃ خلافت، جمعیۃ العلماء، شیعہ کانفرنس اور مسلم نیشنلسٹ پارٹی کے معززار کان نے اس مطالبہ کو بالاتفاق منظور کیا ہے۔

مہاتما گاندھی بارہا اعلان کر چکے ہیں کہ اگر مسلمان اتفاق کیساتھ کوئی مطالبہ پیش کریں تو ہندو قوم اُسکو ضرور منظور کرے گی۔ مگر قسمتی سے باوجود کوششوں کے مسلمان ایک مطالبہ پر متحد نہ ہو سکے۔ لیکن جبکہ ہندوستان کی ہر جماعت نے ملکر ایک متفقہ مطالبہ منظور کیا ہے تو ہم کو پوری امید ہے کہ ہندو قوم فراخدلی اور تدبر سے کام لے کر مسلمانوں کے اس متفقہ مطالبہ کو فوراً منظور کرے گی۔

اس سلسلہ میں پنڈت مدن موہن مالوی جو زبردست کوشش کر رہے ہیں اس سے پوری امید ہوتی ہے کہ ہندو مسلم سمجھوتہ انشاءاللہ جلد ہو جائیگا ہم کو خدا کی ذات سے پوری امید ہے کہ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ ہندوستانی آپس کے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر ہندوستان کی حقیقی خدمت پر تیار ہو جائیں گے۔

ہم امید کرتے ہیں انشاءاللہ جلد آل پارٹیز کانفرنس منعقد ہو کر ہندوستان اپنے متفقہ مطالبہ کو حکومت کے

ساتھ پیش کرے گی اس کے لئے جلد جدوجہد شروع کر دیگا

بقیہ آئینہ کانپور

کانگریسی بگل گذشتہ ہفتہ متعدد جگہ کانگریسی بگل نامی اشتہار چسپاں پائے گئے۔ جن کو پولیس نے نوچ ڈالا۔

اسکول میں مارپیٹ معلوم ہوا ہے کہ سی۔ پی اسکول کے ماسٹروں اور اسکول کمیٹی کے ممبروں میں مارپیٹ ہو گئی ہے۔

جواریوں کی گرفتاری کلکٹر گنج کے چوراہہ پر ۸ اشخاص کو جوا کھیلنے کے جرم میں پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔

عدالتیں بند جسٹس مسٹر للت موہن جج الہ آباد ہائیکورٹ کے انتقال کی خبر آنے پر کانپور کی دیوانی عدالتیں آنجہانی کے ماتم میں بند کر دی گئی تھیں۔

غنڈہ ایکٹ معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے عبدالشکور ساکن فیلی بازار اور مُدی دلداری ساکن سبزی منڈی کو غنڈا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کیا ہے۔

خلاف فطری جرم میں سزا عدالت جائنٹ مجسٹریٹ نے جیون رام کو زیر دفعہ ۳۷۷ و ۱۱۴ - ۲ سال قید اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا اور ستیہ نراین کو ایک سال قید اور ۵۰۰ سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔

مقدمہ فتحپور کا فیصلہ بابو چتربہاری لال سشن جج نے بابو اودھ بہاری لال آنجہانی تحصیل کھجوا ضلع فتحپور کے قاتلوں کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ پیارے لال۔ بھگوان۔ ہنومان۔ چھیدا۔ درگا دھاری کو حبس دوام کی سزا دی گئی۔

بم کے مقدمہ کا فیصلہ عدالت سشن جج نے ناچ گھر بم کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ اور مسٹر منی لال پانڈے جنکو عدالت ماتحت نے ۲ سال قید سخت کی سزا کا حکم دیا تھا بری کر دیا۔ اور شیو نراین کی ۲ سال قید سخت اور جرمانہ کی سزا بحال رکھی۔

فوج کی روانگی ہائی لینڈ لائٹ انفنٹری فوج صوبہ سرحد کو یہاں سے بھیجی گئی ہے

ناجائز شراب انسپکٹر آبکاری نے گنگا چرن۔ بابولال۔ کولکا۔ اور ڈوری کو ناجائز شراب بنانے کے الزام میں گرفتار کیا ہے

آئینہ کانپور

کونسل انتخابات! بعض لوگ کوشش کر رہے ہیں کہ چونکہ میونسپل ووٹرلسٹیں بہت ناقص تیار ہیں۔ اسلئے انتخابات کو کچھ دنوں کیلئے ملتوی کر دیا جائے۔ اس میں شک نہیں کہ امسال ووٹرلسٹیں بہت ہی ناقص تیار ہوئی ہیں۔ مگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور الکشن افسر صاحب ووٹر لسٹوں کی درستی پر خاص طور پر متوجہ ہو گئے ہیں۔ اور انتہائی کوشش اور کھولیتیں بہم پہونچا رہے ہیں۔ کہ کسی طرح ووٹر لسٹیں صحیح اور درست ہو جائیں۔ چنانچہ ۲۱ اکتوبر کو ووٹر لسٹیں دوبارہ لگائی جاویں گی اور ان پر اعتراضات ۲۵ اکتوبر تک الکشن افسر صاحب سنیں گے۔

ہمارا خیال ہے کہ انتخابات کو ملتوی کرنا بالکل فضول ہے اور ہم حکومت سے پبلک مفاد کی خاطر پُرزور الفاظ میں اپیل کرتے ہیں کہ انتخابات کو ہرگز ملتوی نہ کیا جاوے۔

انتخاب اور عورتیں معلوم ہوا ہے کہ میونسپل بورڈ کیلئے جو ایک خاتون کا انتخاب ہونے والا ہے جسکو وہ خود چندہ کر کے منتخب کرنا چاہتی ہیں۔ چنانچہ ایک جلسہ ہوا جس میں مسز بھٹناگر کو منتخب کیا گیا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ آئندہ میونسپل انتخاب میں مندرجہ ذیل عورتیں دلچسپی کا اظہار کر رہی ہیں۔ مسز ہتون۔ مسز بی۔ پی سری واستو بھٹناگر۔ مسز چیٹرجی۔ اور مسز کاملے لیڈی ڈاکٹر۔

انتخاب اور کانگریس! مقامی کانگریس کمیٹی کی طرف سے ایک اشتہار شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ میونسپل انتخاب میں مقامی کانگریس کسی قسم کا کوئی حصہ نہ لیگی ورنہ کسی امیدوار کو کھڑا کریگی۔ اور نہ امداد دے گی اسلئے پبلک کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ کسی کو کانگریس کے نام پر ووٹ نہ دیں

اچھوتوں کا مطالبہ معلوم ہوا ہے کہ کانپور کی اچھوت سبھا میونسپل انتخابات میں ۱۰ فیصدی جگہوں کا مطالبہ کر رہی ہے۔ اسکا خیال ہے کہ چونکہ کانپور میں اچھوتوں کی آبادی ۱۰ فیصدی ہے اسلئے پونا پیکٹ کے مطابق ۱۰ فی صدی جگہوں کے وہ حقدار ہیں۔

ہوائی جہازوں کا اسٹیشن مسٹر آر۔ ایف۔ موڈی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی کوششوں کی بدولت کانپور میں ہوائی جہاز کا اسٹیشن بن گیا ہے اور اب جو ہوائی جہاز اسطرف سے گذریں گے وہ یہاں ٹھہرینگے مسٹر موڈی کو ہوائی جہاز سے بہت دلچسپی ہے چنانچہ گذشتہ ہفتہ آپ ہوائی جہاز پر بیٹھ کر جھانسی تشریف لیگئے تھے۔

معلوم ہوا ہے کہ لالہ کملاپت اور ونسی صاحب لالہ بھگوان داس اور مسٹر باگلا بھی ہوائی جہاز خریدنے والے

مسلم وارڈ نمبر ۹ کے امیدواروں سے ضمانت

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مسلم وارڈ نمبر ۹ کے دونوں امیدواروں سے ۲۰ ہزار کی دو دو ضمانتیں اور دس دس ہزار کا ایک ایک مچلکا اور ان کے ۱۴-۱۴ ساتھیوں سے مختلف رقوم کی ضمانتیں اور مچلکہ دفعہ ۱۰۷ کے ماتحت لینے کا نوٹس دیا تھا چنانچہ ۱۷ اکتوبر کو عدالت جائنٹ مجسٹریٹ میں ان لوگوں نے حاضر ہو کر ضمانت اور مچلکہ داخل کر دیئے ان ضمانتوں اور مچلکوں کی مجموعی تعداد تقریباً تین لاکھ روپیہ ہوتی ہے جن لوگوں کو نوٹس دیئے گئے تھے انمیں سے محمد عظیم اور نور محمد کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور تین آدمی غیر حاضر رہے۔ ان ضمانتوں اور مچلکوں کی عذرداری کیلئے ۲۴ اکتوبر کی تاریخ مقرر کی گئی ہے

ضمانت نامنظور مسٹر عبدالمجید جو کہ ظہور کے قتل کے سلسلہ میں ماخوذ ہیں اُن کی ضمانت کی درخواست ڈسٹرکٹ جج نے نامنظور کر دی ہے خبر ہے کہ اسکی اپیل ہائیکورٹ میں کی جائے گی۔

سودیشی نمائش سودیشی نمائش ۷ اکتوبر سے شروع ہو کر ۱۵ اکتوبر کو نہایت کامیابی کیساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

اہل شہر نے سودیشی نمائش کا زبردست خیر مقدم کیا جسکا بین ثبوت یہ ہے کہ باوجود ۲ آنہ داخلہ کے ٹکٹ کے تقریباً ۷ ہزار آدمیوں نے روزانہ نمائش دیکھی اور اسطرح صرف داخلہ کے ٹکٹ سے نمائش کو ۷ سو روپیہ روزانہ کی آمدنی ہوئی۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آئندہ سال سودیشی لیگ اس سے بڑے پیمانہ پر سودیشی نمائش کا انتظام کرے گی۔

لالہ کملاپت صدر نمائش کمیٹی نے ۱۷ اکتوبر کو بالکا ودیالیہ ہال میں سودیشی نمائش کے ورکرس سودیشی لیگ کے ممبران اور شہر کے متعدد معززین کو ایک پرتکلف دعوت طعام دی۔ مسٹر باجپئی اور سید ذاکر علی صاحب نے نمائش کی کامیابی پر اہل شہر اور کارکنوں اور خصوصاً ڈاکٹر مسین صدر سودیشی لیگ اور لالہ کملاپت صدر نمائش کمیٹی کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا اور یہ امید ظاہر کی کہ اہل شہر سودیشی چیزوں کی ترقی و بہبودی میں برابر کوشش کریں گے۔

تیسرے چیمبر کی منظوری کانپور میں ایک تیسرے چیمبر آف مرچنٹس قائم ہوئی ہے۔ جس کے صدر لالہ کملاپت ہیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے بھی اس چیمبر کو منظور کر لیا ہے

گورسہائے کاٹن ملس گورسہائے کاٹن ملس کا مقدمہ ۲۴ اکتوبر سے مولوی سید افتخار حسین صاحب اڈیشنل ڈسٹرکٹ و سشن جج صاحب بہادر کی عدالت میں شروع ہوگا۔

رام لیلا رام لیلا کا تہوار حسب معمول نہایت شان و شوکت کیساتھ اختتام پذیر ہوا۔ پولیس کا انتظام نہایت بہتر اور عمدہ تھا کوتوال صاحب کی مستعدی اور جفاکشی قابل تعریف ہے۔

کھدر اور چنگی چودھری مہتری صاحب مختار اور میونسپل کمشنر میونسپل بورڈ کے آئندہ جلسہ میں مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش کرنے والے ہیں۔

"چونکہ صوبہ کی ۸۶ میونسپل بورڈوں نے کھدر سے چنگی ہٹالی ہے اور ایسا کرنے سے مالی نقصان بھی صفر کے برابر ہے اسلئے میونسپل بورڈ کانپور بھی کھدر سے چنگی ہٹا لے اور حکومت سے پرزور الفاظ میں درخواست کی جائے کہ وہ اسکو منظور کرے"

ولایتی دوا فروشوں کو نوٹس معلوم ہوا ہے کہ شہر کے ۷ ولایتی دوا فروشوں کے پاس بائیکاٹ کمیٹی کے پاس سے انتباہی نوٹس آئے ہیں کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر انگریزی دواؤں کو اپنی دوکان سے ہٹا دیں

پکٹنگ گذشتہ ہفتہ بھی ولایتی کپڑے والوں کی دوکانات پر کانگریسی رضاکاروں نے پکٹنگ کیا اور متعدد رضاکار گرفتار ہوئے۔

پولیس کانفرنس خانصاحب منشی آغا محمد خاں صاحب ڈی۔ ایس۔ پی کوتوالی شہر کی صدارت میں تھانہ داران شہر کا ایک جلسہ ہوا اور متعدد تجاویز منظور کی گئیں

نقد و تبصرہ

تاریخ ادبیات ایران

علامہ روزگار پروفیسر ایڈورڈ براؤن "لٹریری ہسٹری آف پرشیا"

لکھکر دنیا پر ثابت کر دیا کہ انکو ایران کے ساتھ محبت نہیں بلکہ عشق تھا۔ یہ شہرۂ آفاق کتاب اپنی بیش بہا خصوصیات کی بدولت دنیا میں مقبولیت عام اور شہرت دوام حاصل کر چکی ہے۔

گو فردوس کا اردو ادب کا خزانہ اس بے بہا جواہر سے محروم تھا۔ مگر ہم انجمن ترقی اردو حیدرآباد دکن کا ممنون ہونا چاہئے کہ اس نے توجہ کر کے اس کتاب کا ترجمہ مولوی سید سجاد حسین صاحب ایم۔ اے۔ مددگار پروفیسر اردو عثمانیہ کالج حیدرآباد دکن سے کرایا۔ اور مولوی عبدالحق صاحب جیسے بلند پایہ ادیب نے اس ترجمہ پر نظر ثانی کی۔ اور یہ ترجمہ "تاریخ ادبیات ایران" کے نام سے اردو میں شایع ہو گیا۔

اصل کتاب کے موضوع کے متعلق کچھ لکھنا اسلئے فضول ہے کہ یہ طے شدہ بات ہے کہ فارسی ادب کی تاریخ پر اتنی اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں شایع ہو سکی۔ پروفیسر براؤن نے اس کتاب میں ایران کی عہد بہ عہد ترقی کا اس خوبی سے مرقع کھینچا ہے کہ انسان حیرت میں ہو جاتا ہے۔ بہر حال یہ کتاب چھپا ہوا ہے اور متعدد فصلوں کے ساتھ تقریباً ۵۰۰ صفحات پر ختم ہوئی ہے کتاب دیدہ زیب ہے۔ قیمت مجلد للعہ اور غیر مجلد للعہ

ہم اردو ادب کے بہی خواہوں سے اسکی استدعا کرتے ہیں کہ وہ اس کی ایک ایک کاپی منگوا کر اپنے کتب خانہ کو زینت دیں۔ ملنے کا پتہ:۔

انجمن ترقی اردو - اورنگ آباد - دکن -

قانون وقف علی الاولاد

مسلمانوں کی جائدادیں جس طرح سود در سود کے پھیر میں تباہ و برباد ہوتی ہیں۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں "قانون وقف علی الاولاد" ہی ایک ایسا قانون تھا جس سے جائداد محفوظ رہ سکتی تھی مگر اس قانون کو پریوی کونسل کے ایک فیصلے نے ختم کر دیا تھا جسکا خمیازہ مسلمانوں کو بہت کافی بھگتنا پڑا۔

علامہ شبلی مرحوم - اور مسٹر محمد علی جناح نے یہ محسوس کر کے کہ بلا اس قانون کے مسلمانوں کو شدید نقصان پہونچ رہا ہے اور بلا اسکے مسلمانوں کی تباہی و بربادی یقینی ہے یہ کوشش شروع کر دی کہ یہ قانون دوبارہ مسلمانوں کیلئے بنا دیا جائے۔ چنانچہ ان دونوں بزرگوں کی انتھک کوششوں کے بدولت "قانون وقف علی الاولاد" ۱۹۱۳ء میں دوبارہ قانون بنا دیا گیا۔

مگر مسلمان ناواقفیت کی بدولت اس قانون سے کوئی خاطر خواہ فایدہ نہیں اٹھا سکے کیونکہ اُن کو اس قانون کے فوائد پر پوری نظر نہ تھی ضرورت اس امر کی تھی کہ یہ قانون یعنی "ایکٹ ۶ سنہ ۱۹۱۳ء" اردو میں مع شرح کے لکھا جائے اور اس کے نفع و نقصان سے مسلمانوں کو مطلع کیا جائے۔

ہم کو مولوی محمد اسمعیل صاحب ایڈوکیٹ میرٹھ کا ممنون ہونا چاہئے کہ انھوں نے اس ضرورت کو محسوس کر کے ایکٹ ۶ سنہ ۱۹۱۳ء یعنی قانون وقف علی الاولاد کو نہ صرف اردو جامہ پہنایا بلکہ نہایت محنت اور جانفشانی کیساتھ قانون وقف علی الاولاد کے متعلق تمام مسائل شرعی یعنی فرقہ اہل السنت و اہل التشیع کو نہایت صاف اور عام فہم زبان میں لکھ کر ایک کتاب کی صورت میں شایع کر دیا ہے

ہمارا خیال ہے کہ یہ کتاب نہ صرف صاحب جائداد بلکہ قانون پیشہ حضرات کیلئے بھی نہایت مفید ہے۔ قیمت ۲ ملنے کا پتہ دفتر قانون دماغت - باب العلی - شہر میرٹھ

دین و دولت

مولانا سید محمود علی صاحب ہلوی فاضل منشی فاضل پروفیسر بندھیر کالج ریاست کپورتھلہ نے قوموں کے عروج و زوال کے علل و اسباب پر یہ کتاب لکھی ہے۔ پروفیسر صاحب نے اس کتاب میں تمام دنیا کی قوموں کی تاریخ کو اختصار مگر نہایت مدلل اور عام فہم زبان میں بیان کر کے ہر قوم کے عروج و زوال کے متعلق قانون الٰہی نے جو صورت اختیار کی ہے اسکا تجزیہ کیا ہے اور مسلمانوں کو متنبہ کیا ہے کہ دیکھو قرآن پاک میں جو قوانین قوموں کے عروج و زوال کے متعلق بیان کیے گئے ہیں وہ مسلمانوں پر بھی عاید ہو سکتے ہیں اور مسلمانوں کے زوال و ادبار کے علل و اسباب بھی وہی ہو سکتے ہیں جو دوسری قوموں کے لئے قرآن پاک میں بیان کیے گئے ہیں۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ان ہی قوانین کی روشنی میں اپنے مستقبل کو بہتر اور درست کرنے کی کوشش کریں۔

اسمیں شک نہیں کہ دنیا کے قوموں کے عروج و زوال کی تاریخ میں سب سے زیادہ حیرت انگیز شے جو نظر آئے گی وہ یہ ہوگی کہ عرب کے وحشی درندوں کو اسلام نے چشم زدن میں فرشتوں کا ہم پلہ بنا دیا اور وہ دیکھتے دیکھتے ذرے سے آفتاب بن گئے عرب کے گداؤں نے شاہوں کے تخت و تاج کو الٹ دیا اور جہلائے علم و فن کے خزانے مرتب کر کے رکھدیے آخر کس تعلیم نے انکو اس درجہ پر پہونچایا یہ کس کی تعلیم کا نتیجہ ہے قرآن پاک کی اسلئے مسلمان جب ہی ترقی کر سکتے ہیں جب کہ وہ تعلیم قرآن پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

پروفیسر صاحب کی یہ تصنیف اس قابل ہے کہ مسلمان اس کو نہایت غور سے پڑھکر قرآن مجید کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کریں ورنہ اُن کی تباہی و بربادی یقینی ہے اچھی کتابت و طباعت اور کاغذ کیسا تھ شایع کی گئی ہے تقطیع بڑی حجم ۲۶۰ صفحات قیمت صرف ۸ ملنے کا پتہ انجمن حمایت الاسلام - لاہور

غلبہ روم

سورہ روم کی یہ ایک تاریخی تفسیر ہے اس سورۃ میں کلام پاک نے یہ پیشین گوئی کی تھی کہ اہل روم اگرچہ ارض ادنیٰ د اقیانے کوچک سے مغلوب ہو چکے ہیں مگر عنقریب وہ پھر دوبارہ غالب ہونے والے ہیں۔ اور یہ تاریخی تفسیر مولانا ظفر علی خانصاحب مالک و ایڈیٹر اخبار زمیندار نے اپنے پہلے قید فرنگ کے زمانہ میں لکھی تھی اسمیں شک نہیں کہ مولانا نے سورہ روم کی تفسیر میں تاریخ ایران و روما پر ایسی زبردست روشنی ڈالی ہے کہ وہ آپ ہی جیسے بلند پایہ ادیب اور مورخ کا حصہ ہے کتاب کی خوبی کیلئے مولانا کا نام ہی کافی ہے اس کتاب کو انجمن حمایت الاسلام لاہور نے جو مسلمانوں کی نہایت زبردست دینی خدمت انجام دے رہی ہے شایع کیا ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ مسلمان اس کتاب یعنی غلبہ روم کو خرید کر کے خود بھی استفادہ حاصل کریں گے اور انجمن حمایت الاسلام کو بھی فائدہ پہونچائیں گے۔

کتاب کی قیمت دو روپیہ عہ

ملنے کا پتہ:- انجمن حمایت الاسلام - لاہور

جامع الرضوی

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو صرف سترہ حدیثیں یاد تھیں اسلئے فقہ حنفیہ کا دار و مدار بجائے ارشادات نبوی صلعم کے صرف قیاس پر ہے

اس خیال کی تردید کیلئے مولانا محمد ظفر الدین صاحب قادری رضوی نے نہایت محنت شاقہ کے بعد تمام فقہ حنفیہ کے مسائل کو احادیث نبوی سے ماخوذ بتاتے ہوئے اسکے ثبوت میں صحاح ستہ و دیگر معتبر کتب احادیث سے تقریباً ۹ ہزار احادیث پیش کر کے اسکو دو حصوں میں شایع کر دیا ہے

ہمارے پیش نظر جو کتاب ہے وہ اس مجموعہ کا دوسرا حصہ ہے جسمیں صرف مسائل طہارت و صلوٰۃ کے متعلق احادیث ہیں مولانا کی یہ کوشش علمی حیثیت سے نہایت بلند ہے اور اس کوشش کی جسقدر بھی تعریف کی جائے وہ کم ہے

ہمارا خیال ہے کہ چونکہ احادیث کا ترجمہ اُردو میں نہیں ہے اسلئے یہ کتاب صرف عربی داں طبقہ ہی کیلئے مفید ہو سکتی ہے۔ اگر انکا ترجمہ بھی کر دیا جاتا تو کتاب عوام لوگوں کیلئے بھی مفید ہو سکتی تھی

ہم امید کرتے ہیں کہ کتاب کے دوسرے ایڈیشن کے موقع پر مولانا اس پر توجہ فرما دیں گے -

باعتبار ضخامت کاغذ قیمت ہر ایک حصہ کی دو روپیہ آٹھ آنہ ۲ دو روپیہ ۸ ملنے کا پتہ:-

محمد مختار الدین قادری رضوی - ڈاکخانہ ہند - پٹنہ

آل انڈیا مسلم کانفرنس کا شاندار فیصلہ

ہندو مسلم سمجھوتہ کیلئے راستہ صاف ہو گیا

مسلم کانفرنس کی پہلی میٹنگ

لکھنؤ - ۱۵ اکتوبر - سلیم پور ہاؤس میں مسلم کانفرنس کی پہلی ایک بے ضابطہ میٹنگ دو بجے سے شروع ہوئی - لیکن ۵ بجے شام کے قریب چاء اور نماز کیلئے برخاست ہو گئی - یہ جلسہ پریس کیلئے بند تھا - اکثر لیڈران کے چہرہ فکرمند تھے لیکن نیشنلسٹ ممبر خوش تھے - سیٹھ عبداللہ ہارون کا چہرہ زیادہ فکرمند تھا - وہ جلسہ سے نکلتے ہی اپنے خیمہ کیطرف بڑھے - اور چلنے کی تیاریاں شروع کر دیں - اسوقت پریس کے تمام نمائندوں نے انکو گھیر لیا - ہارون صاحب کو یہ بات پسند نہیں آئی کہ ایک پارٹی تمام پارٹیوں پر زور ڈالکر کوئی فیصلہ کرائے - وہ یہ چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ابتدا ہندوؤں کیجانب سے ہو - ڈاکٹر ضیاء الدین احمد نے بھی کچھ ایسے ہی خیالات کا اظہار کیا - لیکن معلوم ہوتا تھا کہ وہ جلد راضی ہو جائیں گے ڈاکٹر محمود مسکراتے ہوئے ہارون صاحب کے پاس آئے اور کہا کہ پرسوں کے نامہ دل سے دو بجے چلئے - اور بند کمرے میں جا کیلئے کچھ کیا - لیکن بقیہ لیڈران زیادہ تر خاموش تھے لیکن دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ فضا قابل اطمینان ہے - اب شام تک تمام امیدیں وابستہ ہیں -

مسلم کانفرنس کی دوسری بے ضابطہ نشست

لکھنؤ ۱۵ اکتوبر - مسلم کانفرنس کی دوسری بے ضابطہ نشست ۷½ بجے سے دس بجے رات تک جاری رہی - اس نشست میں ڈاکٹر محمود، مولانا شوکت علی - مولانا حفیظ الرحمٰن، مولانا ظفر علی خاں وغیرہ نے پر اثر تقریریں حالات موجودہ پر کیں - اگرچہ اس وقت بھی پریس کو اجازت نہیں تھی تاہم دریافت کرنے پر معلوم ہوا - کہ مولانا محمد علی مرحوم کے اس فارمولا پر جسکو انھوں نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں مرتب کیا تھا بہت غور رہا - اور مسٹر جناح کے ۱۴ نکات پر بھی اس سلسلہ میں غور کیا گیا - لیکن معلوم ہوا ہے کہ اس مباحثہ میں اب زیادہ وقت نہ صرف ہوگا - اور جلد از جلد مختلف سیاسی خیال کے لیڈران ایک مرکز پر آ جائیں گے - اور امید کیجاتی ہے کہ ایک کمیٹی تیسری نشست میں اسلئے بنائی جائیگی کہ وہ سمجھوتہ کیلئے آل پارٹیز کانفرنس میں اپنے متفقہ مطالبات کی صورت میں پیش کریگی - اور جہاں تک اندازہ کیا گیا فضا نہایت موافق رہی

خصوصاً پنڈت مالوی کے تار نے بہت جلد اس تذبذب کو دور کر دیا

مسلم کانفرنس کا دوسرا دن - تیسری بے ضابطہ نشست

لکھنؤ - ۱۶ اکتوبر - مسلم کانفرنس کی تیسری نشست آج صبح ۹½ بجے سے شروع ہوئی اجلاس میں تقریباً ستر نمایندے مختلف صوبجات اور مختلف اسکول کے موجود تھے جیسمیں (مسلم کانفرنس - مسلم لیگ جمعیۃ العلماء - مسلم نیشنلسٹ - شیعہ کانفرنس) وغیرہ کے نمایندے تھے جلسہ کی کارروائی آج بھی بند کمرے میں ہوئی - لیکن نمایندہ انڈیپنڈنٹ نیوز سروس نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ جلسہ کی کیا فضا ہے یہ معلوم ہوا کہ جلسہ میں سب سے زیادہ اس اہم مسئلہ پر گفتگو ہوئی کہ سمجھوتہ کیلئے کونسا فارمولا ایسا بنایا جائے جسپر تمام مسلمانوں کو بھی اتفاق ہو اور وہ آل پارٹیز کانفرنس میں بھی قابل قبول ہو - کہا جاتا ہے کہ تجاویز بہت تھیں لیکن صرف چند فارمولے غور کرنے کے لئے منتخب کئے گئے ہیں - جسمیں مولانا محمد علی کا فارمولا - مسلم نیشنلسٹ فارمولا - ہلال زبیری کا فارمولا - اور فیڈرل سسٹم ہے لیکن فیڈرل سسٹم کو کانفرنس نے قبول نہیں کیا - ہاؤس نے متفقہ طور پر ایک کمیٹی سولہ اشخاص کی جسمیں مختلف صوبوں اور مختلف سکولوں کے نمایندوں کو شریک کیا گیا ہے - بنائی گئی - تاکہ وہ کمیٹی ان فارمولوں پر غور کر کے ۲ بجے کی نشست میں اپنی سفارشات کیساتھ بحث و مباحثہ کیلئے پیش کرے کمیٹی میں خاص طور پر مولانا شوکت علی، ڈاکٹر ضیاء الدین، مسٹر آصف علی، مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا ظفر علی خاں، راجہ نواب علی ہلال احمد زبیری، سیٹھ یعقوب حسن وغیرہ بھی شامل ہیں - کانفرنس اپنا اجلاس دو بجے سے شروع کرے گی - خیال کیا جاتا ہے کہ لیڈران آج اپنا بیان بھی شایع ہونیکے لئے پریس کو دینگے

مسلم کانفرنس کا شاندار فیصلہ

لکھنؤ - ۱۶ اکتوبر - آج چار بجے شام سے آل انڈیا مسلم کانفرنس کی آخری نشست بھی بند کمرے میں ہوئی - اس اجلاس میں شرکا کی تعداد کا اندازہ تنہا اشخاص سے بھی زیادہ ہے جسمیں مسلم جماعتوں کے مختلف نمایندے (آل انڈیا مسلم لیگ - آل انڈیا مسلم کانفرنس آل انڈیا جمعیۃ العلماء - آل انڈیا مسلم نیشنلسٹ، آل انڈیا شیعہ کانفرنس آل انڈیا خلافت کانفرنس) ہر صوبہ کے شریک تھے یہ اجلاس اپنی اہمیت کے لحاظ سے ایک ایسا اجلاس تھا جسپر ہندوستان کے شاندار مستقبل کا دار و مدار تھا جلسہ میں مولانا محمد علی کے فارمولے کے اصولوں کو مدنظر رکھکر غور کیا گیا جسکو کہ مجوزہ کمیٹی نے اپنی سفارشات کیساتھ پیش کیا اگرچہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اسپر کسطرح مباحثہ کیا گیا لیکن یہ معلوم ہوتا تھا کہ زیادہ مباحثہ کی صورت پیش نہیں آئی بلکہ اس نشست میں فضا بالکل موافق رہی - اسلئے کہ ہاؤس نے جلد ہی متفقہ طور پر ایک فیصلہ کر کے حسب ذیل اشخاص کی ایک کمیٹی اسلئے بنا دی کہ وہ ہندو مسلم سمجھوتہ کیلئے انھیں لائنوں پر ہندوؤں اور سکھوں سے گفتگو کرے - جو عنقریب کسی مقام پر مجتمع ہوں گے -

(۱) مولانا ابوالکلام آزاد کلکتہ (۲) مولانا شوکت علی بمبئی (۳) نواب محمد اسمٰعیل میرٹھ (۴) شیخ عبدالمجید سندھی کراچی - (۵) سردار سلیمان قاسم مٹھا بمبئی - (۶) راجہ نواب علی خاں لکھنؤ (۷) راجہ صاحب سلیم پور (۸) یوسف سیٹھ فیض مدراس - (۹) سید جعفر شاہ کاکاخیل پشاور (۱۰) مولانا حسین احمد دیوبند (۱۱) چودھری خلیق الزماں لکھنؤ (۱۲) مولانا ظفر علی خاں لاہور (۱۳) سید عبدالعزیز پٹنہ (۱۴) ڈاکٹر ضیاء الدین احمد اٹاوہ (۱۵) شاہ مسعود احمد بہار (۱۶) حافظ ہدایت حسین کانپور (۱۷) مولانا اکرم خاں بنگال (۱۸) سیٹھ یعقوب حسن مدراس نواب زادہ یوسف علی بلوچستان -

آل انڈیا مسلم کانفرنس کی منظور کردہ تجاویز

لکھنو۔ ۱۶ اکتوبر۔ سلیم پور ہاؤس بھی لکھنو کی تاریخ میں وہ مبارک و مسعود مقام ہے کہ جہاں ملک کے مسلم زعماء نے مجتمع ہو کر ہندوستان کی تاریخ میں ایک مبارک باب کا اضافہ کر دیا ہے۔ اور ہندوستان میں ایک خوشگوار مستقبل کیلئے حسب ذیل تجاویز متفقہ طور پر پاس و منظور کیں۔

(۱) چونکہ ہندوستانی مسلمانوں کو جائز سیاسی خواہشات کے حصول کیلئے بہ شرط ضروری ہو کہ مختلف الخیال مسلمانوں میں اتفاق و اتحاد پیدا ہو۔ اور چونکہ صوبجاتی اور وفاقی مجالس قانون ساز میں ذمہ دار حکومت کے قیام کیلئے مختلف الخیال اقوام ہند کے مابین ایک متحدہ سمجھوتہ لازمی ہے اور چونکہ اس کانفرنس میں تمام مسلم مطالبات کے متعلق مکمل اتفاق ہو گیا ہے جسمیں طریق انتخاب کا مسئلہ بھی مندرجہ ذیل طریقوں پر شامل ہے یہ کانفرنس اعلان کرتی ہے مذکورہ بالا مطالبات کی قطعی منظوری کے بعد صوبجاتی اور سنٹرل مجالس قانون سازی کے طریق انتخاب کے متعلق اُسی حلقوں سے گفتگو ہو سکتی ہے جسکی بنیاد مولانا محمد علی کے فارمولے کے اصول یا کسی دوسرے قابل اطمینان طریق انتخاب پر ہو گی اور جسکی تصدیق ایک نمائندہ کانفرنس سے کرانی لازمی

(۲) یہ کانفرنس مالوی جی کی اس رائے کو پسند کرتی ہے کہ کانفرنس کی ایک کمیٹی بنائی جائے جو کہ ہندو، سکھ نمائندوں سے تبادلۂ خیالات کرے اور مالوی جی کو و نیز دیگر ہندوستانی محبان وطن کو یقین دلاتی ہے کہ مسلمان اپنی قوم کی بہبودی کیلئے کسی دوسری قوم سے پیچھے نہیں ہیں۔ چنانچہ ایک کمیٹی بنائی گئی تاکہ وہ اس کانفرنس کی تجویز کے مطابق فرقہ وارانہ انتخاب کی بابتہ فیصلہ کرے۔ اور اونکو اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ اگر ضرورت سمجھیں تو اپنی تعداد میں اضافہ کر سکتے ہیں

سیٹھ عبداللہ ہارون کا بیان
لکھنو کانفرنس سے نکلجانے کا سبب

لکھنو ۱۵ اکتوبر۔ سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون نے نمائندہ پریس کو ذیل کا بیان دیا ہے :۔

مینے مولانا شوکت علی سے استدعا کی تھی کہ وہ لکھنو کانفرنس سر دست اسوقت تک ملتوی کر دیں جب تک ہندو مہا سبھا اور کانگریس کے لیڈر تصفیہ کیطرف کوئی پیشقدمی نہ کریں میں کراچی سے مظفر پور اپنی خانگی ضرورت سے جا رہا تھا راستہ میں لکھنو پڑتا تھا میں نے مولانا شوکت علی کو برقیہ بھیجا کہ وہ مجھے اسٹیشن پر ملیں چنانچہ مولانا مجھ سے اسٹیشن پر ملے اور رائے دی کہ میں سفر ملتوی کر کے اپنے خیالات سے دوسرے زعماء کو آگاہ کروں ایک غیر رسمی جلسہ میں مینے اُن لوگوں سے تبادلۂ خیالات کئے اور تمام مشکلات پیش کرتے ہوئے مینے کہا کہ اگر کانفرنس ملتوی نہیں کیگئی تو آئندہ فرقہ وار تصفیہ میں زیادہ رکاوٹیں پیش آئیں گی۔ لیکن کانفرنس کے ارکان مجھ سے متفق نہ ہوئے اور اُن کی راہ میں روڑہ اٹکانا نامناسب سمجھ کر میں باہر چلا آیا۔

سکھ پولیٹیکل کانفرنس کو مسٹر لیا رام کا برقیہ

لائل پور۔ ۱۵ اکتوبر مسٹر کے۔ ایل۔ رلیا رام نے سکھ پولیٹیکل کانفرنس کی استقبالیہ کمیٹی کے صدر کو مندرجہ ذیل برقیہ بھیجا ہے۔

مجھے قوی امید ہے کہ سکھ جو قوت برداشت شجاعت اور قربانی کے جذبات کے رہنما مشہور ہیں۔ ملک کی موجودہ نازک حالت سیاسی حالت میں ملک کی رہنمائی کرینگے اور دوسرے لوگ ان کی تقلید کرتے ہوئے ملک کی تمام اقوام کو متحد کر کے ایک زبردست اور طاقتور متحدہ قوم میں تبدیل کرنے کی کوشش کریں گے۔

مولانا شوکت علی صاحب
کا سبق آموز بیان

لکھنو۔ ۱۶ اکتوبر۔ کانفرنس کے اختتام پر مولانا شوکت علی نے نمائندہ انڈیپنڈنٹ نیوز سروس کو بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ میں انڈیپنڈنٹ نیوز سروس کی معرفت اپنی خوشی کا اظہار کرتا ہوں۔ کہ ہم مسلمانوں نے جو کہ ہر خیال اور ہر جماعت کے نمائندوں پر مشتمل ہیں۔ باہم فیصلہ کر لیا ہے کہ میں قدر اسپر بنہایت خوش ہوں لیکن میری خوشی میں کمی سلئے ہے کہ ہمارے مہربان ساتھی جنہوں نے کہ میری طرح مسلم کانفرنس میں بڑے ایثار و ہمدردی کیساتھ کام کیا ہے آج ہمارے ساتھ شامل نہیں ہیں۔ اور جتنے مسلمان یہاں موجود ہیں جسقدر ممکن ہو گا یہ کوشش کرینگے کہ اُنکو مطمئن کر دیں کہ ہمارا کام درست ہے تاکہ ہم آئندہ اُن کے صلاح و مشورہ سے فائدہ اُٹھائیں سر محمد اقبال، شفیع داؤدی، سر محمد یعقوب ایسے اشخاص جنہوں نے کہ میرے ساتھ بارہ سال تک ہندوستان کی بہبودی کے لئے کوشش کی ہے آج ہم کو یاد آتے ہیں اور میں اپنے ایک دوست کو بھی چھوڑنا نہیں چاہتا میں چاہتا تھا کہ وہ یہاں ہوتے اور دیکھتے کسطرح نیشنلسٹ مسلمانوں نے بخوشی تمام مسلم مطالبات کو منظور کر لیا۔ تاکہ ملک میں ایک خوشگوار فضا پیدا ہو۔ کسطرح انھوں نے غیر مشروط انتخاب مشترکہ چھوڑنے پر تیار ہو گئے۔ تاکہ مولانا محمد علی کے فارمولا یا اور کوئی مناسب فارمولا جو کہ سب کو منظور ہو) پر غور کیا جا سکے میں بغیر کسی مبالغہ کے کہہ سکتا ہوں کہ میں ایک جہاندیدہ سپاہی ہوں۔ دوست دشمن یکساں طور پر جانتے ہیں کہ کوئی شخص مجھ کو دھوکا نہ دیگا۔ ایک ہوشیار سپاہی کے مانند یا ایک بہترین کھلاڑی کیطرح ہمیشہ مینے ہر چیز پر نظر رکھی اور ہر موقع کا پورا پورا فائدہ اُٹھایا دیرینہ رفیقوں سے آج جو مدد ملی ہے وہ میری امیدوں سے بڑھ کر ہے۔ اور انکی یادگار میرے دماغ میں عرصہ تک قائم رہیگی آج رات کو کانفرنس کی چیدہ کمیٹی کی جانب سے میں مالوی جی کو تار دونگا جسمیں کہ انکی دعوت کا شکریہ ادا کیا جائے گا۔ اور یہ درخواست کیجائیگی کہ ہم لوگوں کے مشترکہ میٹنگ کیلئے بہت جلد تاریخ مقرر کیجائے۔ اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہم کو ایسی ہی کامیابی دے جیسی کہ آجکل ہوئی ہے ہم تمام لوگ نے غلط فہمیوں کے باعث تکلیفیں اٹھائیں۔ لیکن اب وقت آگیا ہے کہ ان مصیبتوں سے نجات ہو اور ہم زیادہ قابل اطمینان خیالات کو جگہ دیں۔ آج میں سب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی جنگجویانہ پالیسی کو چھوڑ دیں اور صرف امن و امان کا خیال کریں جو کہ ہم کو یہ موقع دیگا کہ ہم اپنے ملک کیلئے کچھ کام کر سکیں کانفرنس نے مہربانی کر کے مجھ کو یہ اجازت دی ہے کہ میں مسلم کانفرنس کے اُن ممبران کو کمیٹی میں شریک ہونیکے لئے مدعو کروں جو کسی وجہ سے یہاں نہ آسکے ہیں سر محمد اقبال۔ شفیع داؤدی۔ سیٹھ عبداللہ ہارون۔ سر محمد یعقوب اور دیگر دوستوں کو آج ہی دعوت دونگا۔ کہ وہ آئیں اور ہمارے ساتھ ملکر مالوی جی ہندو قوم کے نمائندوں سے تبادلہ خیالات کریں۔ تاکہ ہم لوگ کسی ایسے شاندار نتیجہ پر پہونچیں جس سے ہندوستان ہر شخص کیلئے ایک بہترین جگہ ہو جائے

لکھنو میں جمعیتہ العلماء ہند کا جلسہ

لکھنو ۱۵ اکتوبر۔ لکھنو کانفرنس کے انعقاد سے پہلے آل انڈیا جمعیتہ العلماء ہند کی مجلس عاملہ کا اجلاس آج صبح منعقد ہوا۔ مولانا ابو الکلام آزاد کے علاوہ اور بھی جلیل القدر علماء شریک تھے جلسہ میں دو قرار دادوں کے ذریعہ لکھنو کانفرنس کا خیر مقدم کیا گیا اور دوسری قرار داد انتخاب مخلوط کی کششوں کی تحقیق کی حمایت کی گئی۔

نقل معاینہ مسٹر جی۔ ایم ہارپر اسکوائر آئی سی ایس ڈپٹی کمشنر لکھنو

حکیم ہادی رضا خاں صاحب ایم۔ آر۔ اے ایس نے ازراہ مہربانی مجھے اپنا تکمیل الطب کالج دکھایا۔ کالج ۱۹۰۲ء سے جاری ہے جسکو عرصہ ۳۰ سال کا ہو چکا ہے۔ تعداد طلباء مختلف رہی ہے ۱۹۱۳ء میں ۸۰ طلباء تھے ۱۹۲۸ء میں ۳۵ تھے اور اسوقت ۴۶ طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ ملک کی اقتصادی حالت خراب ہونیکی وجہ سے و نیز گورنمنٹ گرانٹ میں تخفیف کی وجہ سے اس ادارہ کو بہت سخت نقصان پہونچا ہے کالج کو اپنی پہلی عظیم الشان عمارت چھوڑنا پڑی جیسی کہ بورڈنگ ہاؤس کا بھی معقول انتظام تھا یہ کالج اب حکیم صاحب ہی کی عمارت میں ہے علاوہ حکیم صاحب کے تین پروفیسر اور کام کرتے ہیں۔ کالج کے اخراجات سالانہ تین ہزار روپیہ ہیں شفا خانہ میں بھی اخراجات ہوتے ہیں۔ جسکی مجموعی تعداد چھ ہزار روپیہ ہوتی ہے۔ ان وجوہ کی بنا پر یہ ضرورت ہے کہ کم از کم پانچ ہزار چار سو روپیہ (۵۴۰۰) چندے اور فیس وغیرہ سے حاصل کیا جائے جو حقیقت میں دشوار کام ہے شفاخانہ میں رجسٹر حاضری سے واضح ہوتا ہے کہ سال گذشتہ بارہ ہزار سے زائد مریضوں کا علاج کیا گیا۔ اور امسال یکم اپریل سے (۱۸ اگست ۱۹۳۲ء) اسوقت تک پانچ ہزار سے زیادہ مریض رجوع بہ علاج ہوئے ہیں۔

اسمیں شک کی گنجائش نہیں ہے کہ موجودہ عمارت میں جو ایک گنجان آبادی میں واقع ہے کام نہایت دشواری سے چلایا جا رہا ہے اور یہ بڑی بدقسمتی کی بات ہے کہ اتنی قدیم درسگاہ جسکا کہ حکیم صاحب جیسی شخصیت کا اعلیٰ اثر ہو اسکو زیادہ کشادہ اور وسیع عمارت میں جگہ نہ دیجائے جو اسکی ہر قسم کی کامیابی و ترقی کا متحمل ہو۔ (دستخط جی۔ ایم۔ ہارپر۔ ڈی۔ سی لکھنو)

آئندہ آنے والے انتخاب کیلئے
پریم نگر کے باشندوں کی میٹنگ

گذشتہ ۱۲ اکتوبر کی شام کو ۸ ½ بجے ایک میٹنگ رائے صاحب بابو بالگندجی کے مکان پر باشندگان پریم نگر کی جناب پنڈت مادھو پرشاد جی پانڈے (ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر مدارس) کی صدارت میں ہوئی میٹنگ میں چودھری مہیشوری پرشاد کی خدمتوں کا بیان ہوا۔ اور رزولیوشن ہوا کہ ہم چودھری مہیشوری پرشاد کی خدمتوں سے متاثر اور خوش ہیں۔ آئندہ انتخاب میں چودھری صاحب کے کھڑے ہونے پر اُن کو اور امیدواروں کے مقابلہ میں ترجیح دیجاوے اس رزولیوشن کی تائید اور مزید تائید کے بعد حاضرین نے بھی بڑی خوشی کیساتھ اس تجویز کو بالاتفاق منظور کیا اور یہ طے پایا کہ چودھری مہیشوری پرشاد کو انتخاب کے موقع پر ووٹ دیے جاویں۔ تاکہ زمانہ مستقبل میں بھی ہم لوگ اُنکی خدمتوں سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اور دیگر امیدوار جو کھڑے ہیں اُنکو آنے جانے کی تکلیف بھی نہو۔

پنڈت مادھو پرشاد پانڈے

بابو مہیشوری پرشاد کو انتخاب کرینگے
باشندگان محلہ سیسہ مئو کی منشاء

مقامی باشندگان محلہ سیسہ مئو کی ایک میٹنگ جناب پنڈت گوری شنکر جی کی صدارت میں ہوئی اور اس میٹنگ میں یہ غور کیا گیا کہ انتخاب میونسپل کمشنروں میں کسکو منتخب کیا جاوے میٹنگ میں یہ بھی پیش ہوا کہ محلہ سیسہ مئو عرصہ سے میونسپلٹی کے حدود میں شامل ہے ہم لوگ عرصہ سے ٹیکس ادا کر رہے ہیں لیکن یہاں کی پبلک کا کبھی کوئی لحاظ نہیں کیا گیا۔ اور نہ چار سال پہلے پبلک کے نفع کا کوئی کام ہی ہوا تھا۔ ہم لوگوں کی خوش قسمتی سے پچھلے انتخابات میں بابو مہیشوری پرشاد ہمارے وارڈ کے ممبر ہوئے آپ سے ہر کام آسانی سے ہو جاتی ہیں آپ ہر چھوٹے بڑے سے شریفانہ برتاؤ سے ملتے ہیں۔ اور ہر طرح سے مدد کرتے رہے آپنے ہمارے محلہ کی تمام گلیوں میں کھمبے لگوا دیے ہیں۔ چوڑی سڑکیں بنوا دی ہیں۔ پانی پینے کے سات نل لگوا دیے ہیں۔ صفائی کا مناسب انتظام کرا دیا ہے اور متعدد بجلی کی بتیاں بھی لگوا دی ہیں۔ آپنے پبلک کے فائدہ کیلئے ہسپتال، لائبریری۔ لڑکوں کے کھیلنے کا میدان قائم کرا دیا۔ ان کاموں میں آپ کو بہت زیادہ دقتیں اُٹھانا پڑی ہیں بلکہ سیسہ مئو کے بازار کے قائم کرنے میں بہت زیادہ کوشش کی آپکی بدولت بازار ابتک جاری ہے آپنے ہندو مسلم فساد کے موقعوں پر تعریف کے لایق کام کئے۔ اسلئے ہم لوگ بابو مہیشوری پرشاد صاحب سے عرض کرتے ہیں کہ وہ اسمرتبہ پھر اس وارڈ سے کھڑے ہوں ہم لوگ اُنکی پوری مدد کرینگے۔

گوری شنکر شکل، منا سنگھ۔ بھگوان دین۔ چھیمن لال۔ راجکمار تیواری سیوک رام۔ جگموہن لال نگم، شیام لال۔ ابھے سنگھ۔ بابو لال ڈاکٹر سالک رام۔ ایشور ناتھ۔ سورج پرشاد شکل۔ منو تیلی ٹھاکر حکم سنگھ۔ رام گوپال۔ ٹھاکر گیراج سنگھ۔ سیواچیت مشرا رام نراین تیواری۔ منوہر لال۔ ٹھاکر نواب سنگھ۔ برج بھوشن اوستھی۔ نونہال بہادر۔ گنگا سہائے۔ بچو لال۔ مہابیر پرشاد تیواری۔ بابو لال مصر۔ برج موہن لال۔ بھگوتی پرشاد مصر۔ مہابیر پرشاد دبک سٹر۔ للو سنگھ گیا پرشاد کالیہ۔ ڈھکن مستری۔ بچو مصر۔ شیو پرشاد عرف مان سنگھ۔ بندراین۔ گوبردھن لال۔ دیوی دین تیلی۔ رام پرشاد مصر۔ درگا ہی لال تیلی۔ بنیو تیلی۔ درشن لال تیلی۔ گنگا چرن شوکل۔

مالوی جی اور سکھ رہنماؤں کی کامیاب گفتگو

لائل پور۔ ۱۶ اکتوبر پنڈت مدن موہن مالوی جی اور رانا رنزنا تھ پنجاب کے سکھ رہنماؤں سے گفتگوئے مصالحت کر رہے ہیں۔ جو لیغہ راز ہے۔ اس گفتگوئے مصالحت میں سکھوں کے دیگر رہنماؤں کے علاوہ سردار اجل سنگھ اور مسٹر سمپورن سنگھ نمائندگان گول میز کانفرنس بھی شامل ہیں۔ مسٹر رلیا رام آف ینگ مین کرسچین ایسوسی ایشن جو عیسائیوں کے مشہور رہنما ہیں۔ اس گفتگوئے مصالحت میں موجود ہیں۔

(مابقی) معلوم نہیں لیکن حالات نہایت خوشگوار اور امید افزا معلوم ہوتے ہیں۔ اُمید ہے کہ پنڈت مالوی جی آج شام کو سکھ کانفرنس کے کھلے اجلاس میں تقریر بھی کریں گے۔

ن بدازدارانہ کانفرنس کی تفصیلات تو ۴

خودغرض حضرات کے چہرے سے نقاب اُٹھ گیا ہے

شملہ بھر کانفرنسوں کی اتحاد دشمنی کو نظر انداز کر دیا جائے

خان بہادر مولوی بشیر الدین کا ولولہ انگیز بیان

خان بہادر مولوی بشیر الدین صاحب اپنے اخبار البشیر میں فرماتے ہیں کہ :-

جو لوگ اپنی لیڈری اور اپنے انتخاب کا دار و مدار جداگانہ انتخاب پر سمجھتے ہیں - لکھنؤ سے مصالحت کی خبر سنتے ہی اُن میں پریشانی پیدا ہوگئی - اور انھوں نے فوراً ایسوسی ایٹڈ پریس میں تار چھپوانے شروع کر دیے کہ انتخاب کے متعلق کوئی گفتگو ہی فضول ہے - اور جو حق جداگانہ انتخاب کا مسلمانوں کو مل چکا ہے اس حق کو مسلمان چھوڑنے کو تیار نہیں ہیں - البتہ جو مسلمانوں کے دوسرے مطالبات ہیں اُن کی نسبت مسلمان گفتگو کرنے کیلئے تیار ہیں - کس قدر شرم اور افسوس کا مقام ہے کہ وزیر اعظم نے سوائے جداگانہ انتخاب کے مسلمانوں کے تمام مطالبات کو ٹھکرا دیا - بنگال میں مسلمانوں کی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کر دیا گیا - پنجاب میں اکثریت کے اصول کو تسلیم نہیں کیا گیا اور بجائے ۵۶ فیصدی نشستوں کے دینے کے ۴۹ فیصدی نشستیں مسلمانوں کو دینا منظور کیا - لیکن ان حامیان جداگانہ انتخاب نے وزیر اعظم کے فیصلہ کی مذمت نہیں کی اور جب کسی جماعت کی طرف سے یہ مطالبہ ہوا کہ وزیر اعظم کو اپنا فیصلہ تبدیل کرنا چاہئے تو ان حضرات نے نہایت زور شور کے ساتھ اس مطالبہ کی مخالفت کی کیا یہ تمام واقعات اس امر کی دلیل نہیں ہیں کہ حامیان جداگانہ انتخاب کو قوم کا کچھ بھی درد نہیں ہے ان کو جو کچھ فکر ہے وہ اسکی ہے کہ کیونکر ہم بلا مقابلہ یا خفیف مقابلہ کے بعد کامیاب ہو سکتے ہیں - چونکہ وزیر اعظم نے مسلمانوں کے تمام مطالبات کو مسترد کر کے صرف جداگانہ انتخاب کو منظور کیا ہے - ان لوگوں کا یہی ایک مقصد تھا جو کہ پورا ہو گیا قوم چاہے تباہ ہو یا برباد لیکن ان کی ممبری کسی نہ کسی طرح سے قائم رہے یہ ہے ذہنیت حامیان جداگانہ انتخاب کی لیکن ہم ڈنکے کی چوٹ یہ بات کہتے ہیں کہ قوم زیادہ عرصہ تک احمق بنی نہیں رہ سکتی - اور حامیان جداگانہ انتخاب کی سیاسی موت عنقریب آنے والی ہے - جو اعلانات اسوقت یہ لوگ شائع کر رہے ہیں - ان کو دیکھ کر ہم یہ پیشین گوئی کرنے پر مجبور ہیں کہ یہ لوگ اپنی قبر اپنے ہاتھوں سے کھود رہے ہیں اور اگر ان حضرات نے اپنی ذہنیت کو تبدیل نہ کیا اور جداگانہ انتخاب قائم رہا تو اب کا انتخاب ویسا آسان نہ ہوگا جیسا کہ ابتک ہوتا رہا ہے - بلکہ اس دفعہ مقابلہ نہایت سخت ہوگا اور بہت کافی روپیہ اور وقت ان لوگوں کو انتخاب کے وقت صرف کرنا پڑے گا -

کیا یہ افسوسناک امر نہیں ہے کہ بجائے اسکے کہ مسلمانوں کی مختلف پارٹیوں سے تبادلہ خیال کیا جاتا اور اُسکے بعد وہ اپنی کسی رائے کا اظہار کرتے لیکن اُنھوں نے صرف اس خبر پر کہ بمبئی میں گفتگو ہو رہی ہے فوراً پریس کے نام تار دے دیا یہ صرف اس وجہ سے تار دیا تاکہ ان کو بھی مسلمانوں کا لیڈر شمار کرے حالانکہ یہ امر واقعہ ہے کہ ہر ایک صاحب بصیرت مسلمان نے اس تار کو نفرت اور حقارت سے پڑھا کیونکہ جن لوگوں کے نام سے یہ تار شائع ہوا ہے اُن کی نسبت پہلے ہی معلوم تھا کہ وہ کسی سمجھوتہ پر رضامند نہوں گے اسی وجہ سے ہم نے متعدد بار اس خیال کا اظہار کیا کہ جب مختلف خیال کے مسلمان کانفرنس بلائیں تو مسلم کانفرنس والوں کو اس میں شریک نہ کیا جائے چونکہ خود غرضی نے انکی آنکھوں دماغ اور عقل پر پردہ ڈال دیا ہے اور انکی شرکت سے اسکے کوئی صحیح نتیجے گفتگو مصالحت میں رکاوٹ پیدا ہوگی اسوجہ سے ان مسلم نما مسلم کانفرنس والوں کو بالکل نظر انداز کر دینا چاہئے - ان گورنمنٹ کا لاڈلا ہی بنا رہنے دیا جائے - اور وہ گورنمنٹ سے بہت کچھ نفع حاصل کر سکتے ہیں کریں ہم تاروں دلشاد لیکن قوم کو ایسے گندم نما جو فروش لیڈروں کی ضرورت نہیں ہے - مسلمان ان خودغرض لیڈروں کی بدولت کافی نقصان اُٹھا چکے ہیں - لیکن اب

سر اقبال کے نام سر آغا خان کا بحری تار

مسلمانان ہند کو چند مشورے

دہلی ۱۱ اکتوبر حاجی رشید احمد سکریٹری دہلی مسلم ایسوسی ایشن کو حسب ذیل دو بحری پیغامات سر آغا خان کی جانب سے موصول ہوئے ہیں جنہیں آل انڈیا مسلم کانفرنس کے ارکان کے درمیان گشت کرا دیا ہے - پہلے پیغام میں مذکور ہے :-

میرے خیال میں اب وہ وقت نزدیک آ گیا ہے جبکہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کا پورا اجلاس طلب کرنے کی ضرورت ہے تاکہ مسلمانوں کے مسلمہ دعوے کے متعلق آیندہ گول میز کانفرنس میں شریک ہونے والے مسلم نمایندوں کو قطعی ہدایات دی جاسکیں مزید براں اس موقع پر علیحدگی سندھ کے مسئلہ کو قطعی طور پر ختم کر دینے کے لئے پورا زور دیا جائے بنگال کے متعلق میری رائے یہ ہے کہ مسلمانوں کو مزدوروں اور زمینداروں کی نشستیں حاصل کرنے کے جانب پر توجہ مرکوز کرنا چاہئے تاکہ وہ تمام ایوان میں پنجاب کی طرح عملی طور پر ۵۱ فی صدی نمایندگی حاصل کر سکیں حالات خواہ کیسے ہی مایوس کن ہوں لیکن مصالحت کا دروازہ ہمیشہ کیلئے بند نہیں کیا جا سکتا - اس چیز کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ تیسری گول میز کانفرنس پر جو مسلم نمایندے بھیجے جائیں - اُن کو قطعی ہدایات حاصل ہوں - تاکہ وہ مسلمانوں کا مستقبل محفوظ کرتے ہوئے ان کو عملی جامہ پہنا سکیں تدبر کا تقاضہ ہے کہ کانفرنس میں مسلم لیگ کے لیڈروں کو بھی مدعو کیا جائے - اس بحری پیغام کی نقل سر محمد اقبال کو روانہ کر رہا ہوں -

دوسرا پیغام

دوسرا پیغام جو ہز ہائنس سر آغا خان کی طرف سے موصول ہوا ہے یہ ہے کہ :-

میں اس نظریہ کی پر زور حمایت کرتا ہوں کہ جملہ مسلم مفاد کی خاطر بحر صورت کمل تیار انتخابات میں جب تک کہ دستوری ترقیاں قدم نہ بڑھائیں ایک متحدہ پارٹی کے قیام کی ضرورت ہے علاوہ ازیں میں آپ سب حضرات سے اس امر کا متمنی ہوں کہ آپ میرے سابقہ تار میں جب بیان کردہ طریق کار پر زمینداروں اور مزدوروں کی نشستیں بھی حاصل کی جائیں تاکہ مسلمان مناسب اکثریت حاصل کر سکیں - متحدہ کام کریں - آیندہ چند ماہ نہایت ہی اہمیت رکھتے ہیں - مہربانی فرما کر مسلم لیڈروں کو ان کی اہمیت سمجھا دیں - اور میں اپنی طرف سے پوری پوری کوششوں میں مصروف ہوں "

لکھنؤ کانفرنس میں شرکت کی دعوت

۸۰ حضرات میں سے صرف ۵ نے شرکت سے انکار کیا ہے

بمبئی ۱۲ اکتوبر - لکھنؤ کانفرنس میں شرکت کیلئے ابتک ۸۰ اشخاص کو دعوت دیجا چکی ہے جن میں سے صرف ۱۰ آدمیوں کا جواب موصول نہیں ہوا - ۴ حضرات نے کانفرنس کی کامیابی کی خواہش ظاہر کی ہے گو اپنی علالت کی بنا پر کانفرنس میں نہ شریک ہونے پر معذرت طلب کی ہے - ۶ اشخاص نے لکھا ہے کہ اسوقت تک کانفرنس میں شریک نہوں گے جب تک ہندو مسلم مفاہمت کی دعوت پہلے ہندوؤں کی طرف سے نہ آئے - باقی حضرات نے شرکت قبول کر لی ہے اور کانفرنس میں ضرور شریک ہوں گے کل حضرات سے استدعا ہے کہ ۱۵ اکتوبر کی صبح تک لکھنؤ پہونچ جائیں اور اپنی روانگی کی اطلاع راجہ صاحب سلیم پور (لکھنؤ) کو بروقت بھیجدیں -

میثاق اٹاوہ کی رپورٹ

شملہ - ۱۲ اکتوبر - حکومت ہند نے آج شام کو اٹاوہ کانفرنس کی رپورٹ شائع کر دی اس رپورٹ میں تمام اشیاء اور شرح چنگی کی تفصیل وار فہرست دی گئی ہے

انڈین امپورٹ بورڈ کو اختیار ہے کہ بعض اشیاء پر گراں قدر چنگی لگائے اور بعض اشیاء کو جس سے قوم کو مجموعی فائدہ مقصود ہو چنگی معاف کر دے - یا برائے نام لگائے - ملک کی صنعت کی حفاظت کیلئے ایک حفاظتی چنگی لگانے کا اختیار بھی بورڈ کو حاصل ہوگا ذیل کی اشیاء پر چنگی برائے نام لگائی جائے گی -

(۱) زراعت کے آلات - ۲ - بعض ضروری ادویات مثلاً کونین (۳) تعلیم و تربیت میں اضافہ کرنیوالی اشیاء مثلاً چھاپہ خانہ اور اسکے لوازمات - (۴) وہ اشیاء جنکی صنعت ابھی ابتدائی مرحلے کر رہی جیسے طیارہ سازی - آلات ریڈیو - (۵) رنگ وغیرہ (۶) ریلوے انجن اور اسکے لوازمات -

رپورٹ کے آخر میں درج ہے کہ ملک معظم کی حکومت نے ہندوستان کو اس سلسلے میں تمام مراعات دی ہیں جس سے کوئی دوسرا ملک متمتع ہو رہا ہے - رپورٹ کی چودھویں شرط کے مطابق جانبین کو ہر وقت اختیار حاصل ہوگا کہ وہ چھ ماہ قبل انقطاع کا نوٹس دیں اور اُسکے ساتھ ہی یقین کر لیتا ہیں تغیر و تبدل کا بھی پورا اختیار حاصل ہے - اسی اثنا میں دونوں جانبین تبادلہ خیالات کریں اور اگر کوئی تصفیہ نہو سکا تو شرکت جماعت چھ ماہ کا نوٹس دیکر اپنی تجویز لازماً تسلیم کرا سکتی ہے

رپورٹ کے پہلے حصہ کی رو سے فیڈرل انڈیا کی جدید قوم کو کامل حق حاصل ہوگا کہ اس تصفیہ کی پالیسی پر وہ اپنے نقطۂ نظر سے دوبارہ غور کرے -

امریکہ میں پریسیڈنٹ کا انتخاب

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے صدر کا انتخاب ہونے والا ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کے کاشتکار موجودہ صدر مسٹر ہوور سے غیر مطمئن ہیں - مسٹر روزویلٹ جمہوری پارٹی کے امیدوار ہیں ان کی کامیابی کی بڑی امید ہے -

گول میز کانفرنس کے مندوبین

سول اینڈ ملٹری گزٹ کی خیال آرائی

لاہور ۱۲ اکتوبر سول اینڈ ملٹری گزٹ کے خیال میں تیسری گول میز کانفرنس میں غالباً مندرجہ ذیل مندوبین شریک ہوں گے - سر آغا خاں - چودھری ظفر اللہ خاں (پنجاب) سر محمد اقبال پنجاب (۴) ڈاکٹر شفاعت احمد خاں یو - پی (۵) مسٹر اے - ایچ - کے - غزنوی بنگال - اخبار مذکور یہ بھی لکھتا ہے کہ امید نہیں کہ مسلم مندوبین کی تعداد ۵ سے زیادہ ہوگی لیکن اگر اس سے زیادہ ہوئی تو غالباً سر محمد یعقوب کو شامل کر لیا جائے

وائسرائے کا عزم لندن

گورنر بمبئی قائم مقام وائسرائے ہوں گے

"امرت بازار پتریکا" کے نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ غالباً لارڈ ولنگڈن مئی یا جون میں ولایت جائیں گے - تاکہ ملک معظم کی حکومت کے آئینی اصلاحات کے سوالات پر تبادلہ خیالات کر سکیں - آپ اکتوبر میں ہندوستان واپس آجائیں گے اس اثنا میں بمبئی کے گورنر سر فریڈرک سائکس جو تین پریزیڈنسی گورنروں میں سب سے سینئر ہیں بطور وائسرائے کام کریں گے

دھاریوال کے اونی دھاگے

Used all over India

تمام ہندوستان میں استعمال کیے جاتے ہیں

ان کو ہندوستانی کاریگروں نے خاص ہندوستان کے اونی کام کیلئے تیار کیا ہے دھاریوال کا کوئی بھی سامان خریدنے سے پہلے نمونوں کے کارڈ دیکھئے

مقامی ایجنٹ: امپیریل ایجنسی جنرل گنج کانپور

دھاریوال ملز پنجاب

لکھنؤ کا اسلامی اجتماع

(از مولانا شوکت علی)

مجھے افسوس ہے کہ میرے بعض عزیز ساتھیوں اور مکرم دوستوں، مثلاً سر محمد اقبال، مولانا شفیع داؤدی، اور غلام رسول مہر نے اب تک لکھنؤ کانفرنس میں شرکت کے بارے میں اپنا خیال تبدیل نہیں کیا، اگر ڈاکٹر شفاعت احمد نہ آتے تو مجھکو رنج نہ ہوتا، کیونکہ وہ ہمارے دلی ہم خیال نہیں، اُنھوں نے سیاسی لحاظ سے ہم لوگوں کے تعاون اور خدمات سے کافی فائدہ اُٹھایا ہے، اور ایک خاص قسم کی شہرت حاصل کرلی ہے جس پر ہم کو مطلق رشک نہیں ہو سکتا، ملک کے ہر گوشہ میں تائیدی خطوط اور تاروں کی بھرمار ہو رہی ہے مدراس سے ہر خیال کے مسلمان جن میں ایکطرف سیٹھ جمال محمد سیٹھ یعقوب حسن، اور مسٹر عبدالحمید خانصاحب تو دوسری طرف مسٹر عبداللطیف فاروقی، سیٹھ فیض اور دیگر خیال کے بھائی تائید کر رہے ہیں۔ یو، پی سے نواب محمد اسمٰعیل خان صاحب سابق صدر خلافت کانفرنس اور راجہ صاحب سلیم پور صدر مسلم کانفرنس یو، پی اور دیگر احباب شریک ہو رہے ہیں، بمبئی کے سردار قاسم مٹھا، مسٹر ہنداوے، مسٹر نبی اللہ، مسٹر حاجی بیرسٹر، علاوہ جمعیت خلافت کے ارکان کے شرکت کر رہے ہیں، مسٹر حاجی بمبئی پریسیڈنسی مسلم لیگ کے سکرٹری ہیں، اور ان کا وہ تار شائع ہو چکا ہے جس میں اُنھوں نے سر محمد یعقوب صاحب پر کانفرنس میں شریک ہونے کے لیے زور دیا ہے، سرحد سے میان جعفر شاہ کاکا خیل، میان احمد شاہ بیرسٹر، خان عبداللہ خان، مسٹر اللہ بخش یوسفی، حاجی عبدالرحیم صاحب اور دیگر احباب کے شریک ہونے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں،

شیعہ کانفرنس کے صدر راجہ نواب علی صاحب اکیڈیٹری مرزا جعفر علی صاحب کو بھی دعوت دی گئی ہے، اور امید ہے کہ وہ بھی شرکت فرمائیں گے،

جمعیت علمائے ہند دہلی کی جانب سے مولانا حسین احمد صاحب اور مولانا محمد سجاد صاحب امیر شریعت بہار اور جمعیت علمائے کانپور کی جانب سے مولانا مظہر الدین صاحب اور مولانا عبدالماجد صاحب قادری بدایونی کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے، نیز ہماری طرح کے لوگ جو کانگریس کی مخالفت کر چکے ہیں، وہ بھی شریک ہونگے، اور کانگریس کے حامی اور دیگر خیال کے لوگ بھی شریک ہوں گے، اور یہ سب اس لیے نہیں ہو رہا ہے کہ ہندوؤں اور حکومت سے سمجھوتہ کیا جائے بلکہ مقصد یہ ہے کہ خواہ وہ دوسروں سے سمجھوتہ ہو سکے یا نہ ہو سکے مگر کم از کم مسلمان آپس میں متفق اور متحد ہو جائیں اور سب ملکر دین مقدس کی خدمت اور مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کریں،

کانگریس کے حامیوں نے بھی ہمارے تیرہ مطالبات سے اتفاق کرلیا ہے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے، طریقہ انتخاب کے بارے میں بھی اُن کو معلوم ہو گیا ہے کہ غیر مشروط مشترکہ انتخاب مسلمانوں کو قبول نہیں ہے، مولانا محمد علی مرحوم کا فارمولا اور جدید پینل سسٹم اور دیگر طریقوں پر آزادانہ بحث و تحیص کے بعد یہ طے ہوگا، کہ مسلمانوں کے لیے فی الحال کون سا طریقہ مفید ہو سکتا ہے،

بدقسمتی سے مسلمانوں میں جو اختلافات اب تک رونما ہوتے رہے ہیں، انھوں نے ہمارے قومی شیرازہ کو منتشر کر دیا ہے، علاوہ ازیں تعلیم میں ہم پیچھے ہیں، تجارت میں ہمارا نام نہیں، اور ان تمام مصیبتوں اور پستیوں کے باوجود ہم ابھی خانہ جنگی کے نقصانات کو محسوس نہیں کرتے، لاہور کی مسلم کانفرنس کو توڑنے والے ہمارے ہی بھائی احراری مسلمان تھے،

جنھوں نے صدر اور سکریٹری صاحب کی بات تک نہیں سُنی، اور اسیطرح ہر اسلامی مفاد رکھنے والی تحریک کی مخالفت مسلمانوں ہی کی جانب سے شروع کی جاتی ہے، اگر ڈاکٹر شفاعت احمد کی تماش کے لوگ لکھنؤ کی مجوزہ کانفرنس میں شریک نہ ہوئے تو چنداں تعجب کی بات نہوگی، مگر ڈاکٹر سر محمد اقبال اور مولانا شفیع داؤدی صاحب کا شریک نہ ہونا اور اپنے عزیز دوستوں اور رفقائے کار کی اس درخواست کے باوجود کہ خواہ یہ حضرات اختلاف ہی کے لیے کیوں نہ شریک ہوں لیکن شریک ہوں ضرور اور اپنے خیالات کو صفائی کے ساتھ پیش کریں، ان حضرات کا شرکت سے گریز کرنا نہایت تکلیف دہ بات ہے،

میں مسلم کانفرنس کے اجلاس خاص کی صدارت بھی کر چکا ہوں اور اب بھی میری خواہش کے بغیر مجھکو اس کا نائب صدر مقرر کیا گیا ہے، میں نہیں سمجھ سکتا کہ مسلم کانفرنس کے ارکان کو میری اور میری جماعت کے جانب سے بدگمانی کی کیا وجہ ہو سکتی ہے، کانفرنس میں ہر خیال کے مسلمانوں کی کافی نمایندگی کا لحاظ رکھا گیا ہے، اور ہر طبقہ کے مسلمانوں کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے، سندھ سے حاجی عبداللہ ہارون صاحب سر شاہنواز بھٹو اور بنگال سے بھی انشاء اللہ کافی تعداد میں مسلمان شریک ہونگے، کیونکہ ہمیں بنگال کی مسلم اکثریت کے لیے جان لڑانا ہے، فرقہ وارانہ تصفیہ میں بلوچستان کا تذکرہ تک نہیں، سندھ کی علیحدگی کو کھٹائی میں ڈالدیا گیا ہے، اور اگر ہم نے توجہ نہ کی تو صوبہ سرحد کو اصلاحات نہ ملیں گی، اور سرحد کے زمینی انتظامات کے نام سے کچھ بندشیں عائد کیے جانے کا اندیشہ ہے، ان حالات میں یہ ظاہر ہے کہ مسلمان متفق ہوکر جو مطالبات پیش کریں گے ان کا حکومت اور ہندوؤں دونوں پر اثر پڑنا لازمی ہے، میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میرے عزیز بھائی جو اتحاد کی قدر و قیمت کو جانتے ہیں، آج اس سے کیوں انحراف کر رہے ہیں، میں سر محمد اقبال اور مولانا شفیع داؤدی صاحب کو پھر تار دے رہا ہوں، اور امید ہے کہ یہ دونوں بھائی ضرور تشریف لائیں گے،

مولانا ظفر علیخان صاحب نے شروع میں تو تائید فرمائی تھی لیکن ان کے دوسرے تار سے مجھے رنج ہوا، جب مدراس کے بھائی کانفرنس میں شریک ہو رہے ہیں تو ان کو بھی ضرور شریک ہونا چاہیے، میرا دعوی ہے کہ مسلمانوں میں ۹۹ نہیں بلکہ ۹۹½ فیصدی اتحاد باہمی کے لیے بیتاب ہیں، اگر ہندو اپنی شرائط پیش نہیں کرتے تو نہ کریں یہ ان کی غلطی ہے، لیکن صرف اس وجہ سے مسلمانوں کا اتحاد کیوں روکا جائے،

کانگریس کا جس قدر سختی کے ساتھ میں نے اور میری جماعت نے مقابلہ کیا ہے وہ سبکو معلوم ہے، محض اسی بنا پر ہندوؤں نے میری ساری قومی خدمات کو فراموش کر دیا اور میری بدنامی اور رسوائی میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی پس یہ کیسے خیال کرلیا گیا کہ میں اسقدر نادان ہو گیا ہوں کہ اسلام اور مسلمانوں کے مفاد کو فروخت کر دوں گا، اور وہ بھی بغیر کسی قیمت کے

میرا دعوی ہے کہ اگر ہم نے اس کانفرنس کو کامیاب بنا دیا تو ہندو اور حکومت دونوں ہمارے مطالبات تسلیم کرنے پر مجبور ہونگے، کیونکہ کسیکو اس کے بغیر چارہ نہیں، ہماری جماعت دونوں کو دلدل سے نکالکر ترقی کے راستہ پر لا رہی ہے اور انشاءاللہ ہندوستان کی تاریخ میں ہماری جماعت کا یہ کارنامہ زرین حروف میں لکھا جائے، میں نے نہایت صبر و تحمل، اور پابندی نظام کے ساتھ مسلمانوں کی تمام جماعتوں سے اشتراک عمل کیا ہے، اس لیے اگر مسلم لیگ کے صدر صاحب شریک ہونگے تو بھی مجھے رنج ہوگا، کیونکہ وہ بھی میرے دوست ہیں، گو ان کے سیاسی خیالات کا صحیح اندازہ کرنا سخت دشوار امر ہے۔

مسلمان اپنی قسمت کا فیصلہ اس حقیر جماعت کے سپرد نہیں کرسکتے، جس کا مقصد حیات اعیان حکومت کی رضا جوئی کے سوا کچھ نہیں ہے، اور جس کے افراد ہمیشہ اپنی ذاتی اغراض کی تکمیل میں لگے رہتے ہیں، جن کی ہمیشہ سرکاری عہدوں پر نظر رہتی ہے، تاکہ جب موقع ہو وہ اپنے لیے کچھ نہ کچھ سمیٹ لیں، اسی لیے میں سر محمد اقبال اور مولانا شفیع داؤدی صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے مخلص دوستوں اور آزمودہ کار ساتھیوں کے ساتھ اسقدر بے اعتنائی کا برتاؤ نہ کریں، یہ دونوں حضرات اسلام کے سچے خادم اور مسلمانوں کے حقیقی ہمدرد ہیں، مجھے یقین ہے کہ ان کی یہ بے اعتنائی جو غلط فہمی پر مبنی ہے ایک عارضی چیز ثابت ہوگی، اور وہ لکھنؤ کی کانفرنس میں جو مسلمانوں کے شاندار مستقبل کا پیش خیمہ ہوگی ضرور شرکت فرمائیں گے،

(خلافت)

ہندو مسلمان سمجھوتہ کے لیے بے چین ہیں

مولانا ابوالکلام کا بمبئی سے جاتے ہوئے بیان

مولانا ابوالکلام آزاد اتوار کے روز تیسرے پہر کو کلکتہ میل سے کلکتہ روانہ ہوگئے،

کلکتہ روانہ ہونے سے پہلے کرانیکل کا نامہ نگاران سے وکٹوریہ ٹرمینس پر ملا، انھوں نے ملک کی سیاسی صورت حال کی مبارک تبدیلی اور ہندو مسلمانوں میں فرقہ وارانہ مسائل کے عمدہ حل کی عام خواہش پر اظہار اطمینان کیا۔

مولانا نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ عام طور سے اسکی خواہش ہے اور میں نے ہر جگہ اس خواہش کو محسوس کیا، لیکن میرا خیال ہے کہ یہ خواہش بمبئی میں نسبتاً زیادہ ہے، میں نے ہندو مسلم دونوں کو نہ صرف طیار بلکہ باعزت سمجھوتہ کے لیے بے چین پایا، یقینی بمبئی اس فضا سے گفتگو میں کامیابی نصیب ہوگی، جس میں ہم ایک ہفتہ مشغول رہے،

مولانا نے کہا کہ اگرچہ قابل افسوس فرقہ وارانہ فساد بمبئی میں رونما ہو چکا ہے، لیکن اس گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ بمبئی میں قومیت کا احساس بہت زیادہ بڑھ گیا ہے، ثابت ہوتا ہے کہ بمبئی اندرونی حالت اچھی ہے، خوشی ہے کہ فسادات گئی گذری بات ہوگئے، آجکل ہر شخص کا یہ خیال ہے کہ ذہنی اتحاد کسطرح حاصل ہو، اس سے ظاہر ہے کہ کوئی چیز بمبئی کو آگے بڑھنے سے نہیں روک سکتی، بمبئی جس سمت جا رہا ہے اگر دوسرے حصوں نے اسکی پیروی کیگئی تو مجھے امید ہے کہ جو کام ہمارے سامنے ہے اسکے حصول میں آسانی ہوگی،

سوال کرنے پر مولانا نے جواب دیا کہ وہ سیدھے کلکتہ جا رہے ہیں جہاں وہ روز ٹھہر کر لکھنؤ چلے جائیں گے تاکہ لکھنؤ کے لیڈر اس کانفرنس پر وقت پر شرکت کر سکیں، کانفرنس ختم ہوتے ہی وہ بمبئی واپس آئیں گے کیونکہ انکو یقین ہے کہ لکھنؤ کانفرنس کا تمام کام یہیں ہوگا،

مجوزہ لکھنؤ کانفرنس کی مخالفت

مسٹر غزنوی اور مسٹر سہروردی کا مشترکہ بیان

کلکتہ ۱۰ اکتوبر (خاص تار) مسٹر اے، ایچ غزنوی، ممبر لیجسلیٹو اسمبلی اور ڈاکٹر اے سہروردی ایم، ال، اے نے حسب ذیل مشترکہ بیان شائع کیا ہے:-

گو ہم اس کے لیے مضطرب ہیں کہ ایسی صلح اور نیک نیتی کی سچی خواہش کا دل سے خیر مقدم کریں جس سے ہندو اور مسلمانوں کے درمیان فرقہ وارانہ مسائل کا پائدار سمجھوتہ ہو جائے تاہم اسکو پوری طرح ظاہر کر دینا چاہتے ہیں کہ بنگال کے ذمہ دار مسلمانوں کے حلقہ میں مولانا شوکت علی کے انکے پرانے کانگریسی رفقائے کار کی حرکات نے جو نیشلسٹ مسلم کے خطاب سے پکارے جانے پر خوش ہوتے ہیں نہایت بُرا اثر پیدا کیا ہے، اور غصہ کے جذبات کو اُبھار دیا ہے کیونکہ لوگ انکی حرکات کو مشتبہ نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور یہ شبہ کرتے ہیں کہ اسطرح نہایت ہوشیاری کے ساتھ ہندوستان کے مسلمانوں کے سیاسی مطالبات اور تحفظات کے متعلق انکے اتحاد کو افتراق میں تبدیل کرنے کی کوشش کیجا رہی ہے تاکہ تقریباً ۵ سال سے بڑی مشکلات کے باوجود مسلمان جو جد و جہد کر رہے ہیں اُسکے جائز ثمرہ سے محروم ہو جائیں، نہ مولانا شوکت علی اور نہ اُن کے سابق کانگریسی مسلم رفقاکار خواہ اپنے فرقہ میں ان کی پوزیشن کیسی ہی کیوں نہو یہ دعوی کرسکتے ہیں کہ وہ ہندوؤں کے نمایندہ ہیں اور انکی جانب سے سمجھوتہ کرسکتے ہیں، لہذا ہمارا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گاندھی جی کو ابھی خدا کیطرف سے ایسا حکم نہیں ہوا ہے کہ مسلمانوں کے آگے شاخ زیتون (یعنی دعوت صلح) پیش کریں، اگر گاندھی جی نے کبھی صلح کا ہاتھ بڑھایا تو ان کو کسی مولانا یا پنڈت سے نہیں بلکہ ہز ہائینس آغا خان سے گفت و شنید کرنی ہوگی جو مسلمانان ہند کے اسوقت مسلمہ سیاسی لیڈر ہیں جب سے وہ مورلے منٹو ریفارم کے نافذ ہونے سے پیشتر آل انڈیا مسلم وفد کے صدر کی حیثیت سے لارڈ منٹو کے پاس پہونچے تھے، ہم ہندو بھائیوں پر اچھی طرح واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ان کے قوم پرور مسلم احباب نے جو طریقہ اختیار کیا ہے اُس سے یا لکھنؤ کی مجوزہ کانفرنس سے کوئی مفید نتیجہ برآمد نہ ہوگا کیونکہ اس میں نیشلسٹ مسلم جماعت کے علاوہ کوئی دوسرا ذمہ دار نمایندہ بنگال سے شریک نہوگا، پبلک کو دھوکا دینے کی کوشش سے کوئی فائدہ نہ ہوگا، کیونکہ مسلمان مختلف طریقوں سے بار بار جس رائے کا اظہار کر چکے ہیں اس میں بعجلت کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی ہے مفید وقت اور بیش بہا قوت کو فرو نفس کی بیکار کوشش میں ضائع کرنے کے بجائے اس امر کی کوشش کرنی چاہیے کہ جدید اصلاحات کا نفاذ جلد از جلد ہو

ہندو اکثریت کوئی خاص فارمولا پیش کرے

مولانا مظہر الدین کا تار

بمبئی ۱۰ اکتوبر مولانا مظہر الدین اڈیٹر الامان دہلی نے مندرجہ ذیل تار مولانا شوکت علی صاحب کے نام آج بھیجا ہے بہر کیف نتیجہ کو مدنظر رکھتے ہوئے لکھنؤ میں غیر رسمی گفتگو کا دعوت نامہ ملا۔ نہایت ضروری ہے کہ ہندو اکثریت براہ راست یا ڈاکٹر محمود کی وساطت سے کوئی خاص فارمولا پیش کرے،

مولانا شوکت علی کا برقیہ

لکھنؤ ۱۷ اکتوبر - آج مولانا شوکت علی نے سر تیج بہادر سپرو اور پنڈت مالویہ کو سلیم پور ہاؤس سے برقی پیغام بھیجے ہیں - جنہیں انکو اطلاع دی گئی ہے کہ مسلم کانفرنس کی قرار داد کے بموجب جلد از جلد سکھوں اور ہندوؤں سے گفتگوے مصالحت کیلئے کوئی تاریخ مقرر کیجئے -

عدالت عالیہ الہ آباد کے جج کی اچانک موت

الہ آباد - ۱۵ اکتوبر - مسٹر جسٹس کینڈ ڈینیز جج ہائیکورٹ کو آج صبح بستر پر مردہ پایا گیا آپ کل بالکل تندرست تھے اور بخیر وخوبی عدالت کا کام کرتے رہے کہا جاتا ہے کہ آپکی موت حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے ہوئی جسٹس موصوف حال ہی میں ولایت میں چند دن گذار کر واپس آئے تھے

انڈین کرسچین ایسوسی ایشن

لکھنؤ ۱۵ اکتوبر - یوپی انڈین کرسچین ایسوسی ایشن کا سالانہ جلسہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۲ء کو لکھنؤ میں منعقد ہونے والا ہے -

نوٹس ڈسچارج بنام قرضخواہان

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب بہادر جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۱۰ نمبر انسالونسی ۱۹۳۱ء

رادھا کشن ولد چھنی لال و رام نراین ولد رادھا کشن اقوام ویش ساکنان نیا گنج شہر کانپور انسالونٹان

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں انسالونٹان نے ایک درخواست شروع کیے جانے ڈسچارج کے گذرانی ہے اور عدالت نے اسکی سماعت کیلئے ۱۸ نومبر ۱۹۳۲ء مقرر کی ہے - لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جس کسی کو کوئی اعتراض ہو روبرو عدالت ہذا پیش کرے - المرقوم ۵ ستمبر ۱۹۳۲ء

مہر عدالت — بحکم آر بی شرما منصرم عدالت خفیفہ کانپور

اجلاس جناب مولوی سید محمد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بلہور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ادہ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۲۵۸

بعدالت مال مقام بلہور ضلع کانپور

چودھری رام نراین — مدعی

بنام مہابیر — مدعا علیہ

بنام مہابیر ولد بھیروسہ قوم بھاٹ ساکن [illegible] پرگنہ [illegible]

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۸ ماہ اکتوبر ۱۹۳۲ء بوقت دس بجے دن بمقام بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو - اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو - اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو - اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا -

ہندوستان کے مفاد کیلئے قومی اتحاد!

لارڈ لوتھین کی تقریر

لندن ۱۳ اکتوبر - انگلستان کی لبرل جماعت کے کونسل ہال کے جلسہ کے روبرو تقریر کرتے ہوئے لارڈ لوتھین نے ایک تقریر زبردست کی جس کے دوران میں آپنے فرمایا کہ ہندوستان کے مفاد کیلئے قومی اتحاد بہت ضروری ہے ہندوستان کیلئے فرقہ بندیوں کا فیصلہ نہایت ہی نقصان دہ ثابت ہوگا خوش قسمتی سے بیان کی مختلف پارٹیوں میں ہندوستان کے بارے میں کوئی تفرقہ بھی نہیں ہے اسوقت آزاد لبرل پارٹی کی حکمت عملی کیلئے موقع ضرور ہے - وہ بھی حکومت کے خلاف نہیں - لیکن رجعت پسندوں کے خلاف جو گول میز کانفرنس کے انعقاد کیخلاف اپنی آواز بلند کیے ہوئے ہیں - رجعت پسندوں اور لبرلوں کے درمیان اصولی اختلافات ہیں لبرل پارٹی کے حامی اسوقت تک حکومت کا ساتھ دیں گے جب تک کہ حکومت ہندوستان کے متعلق اسی طرز حکمت عملی پر قائم رہے گی

نوٹس انسالونسی بنام جملہ قرضخواہان!

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۵۰ نمبر انسالونسی ۱۹۳۲ء

مسٹر اے - ایچ گیسٹاری - ساکن بنگلہ ۵۴ چھاؤنی کانپور سائل -

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں سائل نے ایک درخواست قرار دیئے جانے دیوالیہ کے گذرانی ہے اور عدالت نے اسکی سماعت کیلئے ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۲ء مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جس کسی کو کوئی عذر ہو وہ روبرو عدالت ہذا بتاریخ معینہ پیش کرے در صورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی -

المرقوم ۵ ستمبر ۱۹۳۲ء

بحکم آر بی شرما — منصرم عدالت خفیفہ کانپور — مہر عدالت

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا -

نالش موقوفی [illegible] مادھو رام پرگنہ بلہور ضلع کانپور بابتہ لگان ۱۳۳۹ فصلی

نمبر	رقبہ	لگان
۵۴۳	۱۰ بگہ	۱۱/-
۵۴۴	۸ بگہ	۹/-
[illegible]	۱۸ بگہ	[illegible]

(دستخط حاکم عدالت) مہر عدالت

زر اصل [illegible] زر سود [illegible] میزان کل [illegible]

یورپی جنگوں کے ہولناک شرارے

ہالینڈ کی ایک اخبار نے ان مقتولین کی ایک اجمالی فہرست شائع کی ہے جو گزشتہ دو سو برس کی آٹھ لڑائیوں میں مارے گئے - "سات سالہ" کی جنگ میں جو لوگ مارے گئے ان کی تعداد ۵۵۴۰۰۰ ہے - "فرانس کی جنگ" میں جو لوگ مارے گئے انکی تعداد ۴۰۰۰۰۰۰ ہے نپولین کی جنگ میں ۷۰۰۰۰۰۰ انسان قتل ہوئے - کریمیا کی جنگ میں ۷۸۵۰۰۰ انسان موت کے گھاٹ اترے - امریکہ کی جنگ آزادی کے سلسلہ میں ۰۰۰۰۰۰ لاکھ اشخاص ہلاک ہوئے - روس اور جاپان کی لڑائی میں ۶۲۴۰۰ سپاہی مارے گئے - بلقان کے معرکہ میں ۲۸۰۰۰ نوجوان کام آئے - آخری جنگ جو کہ جنگ عظیم کے نام سے مشہور ہے اس میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد دو کروڑ تیس لاکھ ہے - گویا تہذیب کا زمانہ خونریزی کی دوڑ میں سب پر فوقیت لے گیا -

اجلاس جناب بابو کرشن بہاری لال صاحب ماتھر تحصیلدار ڈیرہ پور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ادہ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۹۶۹

بعدالت مال تحصیل ڈیرہ پور مقام ڈیرہ پور ضلع کانپور

ٹھاکر بشمبر سنگھ — مدعی

بنام اریال سنگھ وغیرہ — مدعا علیہ

بنام رویال سنگھ ولد ادھار سنگھ ٹھاکر ساکن خان پور وحال سکونت لکھنؤ محلہ [illegible] برمکان پنڈت رام سیوک لال ترپاٹھی سمپادک اخبار مادھوری - و مسماۃ اندرانی کنوز زوجہ بھادر سنگھ ٹھاکر ساکن خان پور وحال سکونت بہری کالی برمکان ٹھاکر بلونت سنگھ پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور — مدعا علیہم

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ لگان ۲۶ اریل ۱۴ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲ ماہ نومبر ۱۹۳۲ء بوقت دس بجے دن بمقام ڈیرہ پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو - اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر اور جوابدہی دعوی کی کرو - اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے - پس تم کو لازم کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے اور فیصل ہوگا -

ڈاکٹر مونجے کی جنگی ذہنیت کا مظاہرہ!

لائل پور - ۱۵ اکتوبر - سردار سمپورن سنگھ کو ڈاکٹر مونجے کیطرف سے ذیل کا برقیہ موصول ہوا ہے :-

آپ کا برقیہ موصول ہوا - مجھے بیحد صدمہ ہے کہ میں ۸ اکتوبر سے پیشتر سکھ پولیٹیکل کانفرنس میں شامل ہونے کیلئے نہیں پہونچ سکتا ہندو مہاسبھا مخلوط انتخاب کی قیمت اتنی گراں ادا کرنے پر ہرگز آمادہ نہیں ہوسکتی - کہ بنگال و پنجاب میں اکثریت رکھنے والے طبقہ مسلمانوں کی آئینی اکثریت تسلیم کرے - پنجاب کے ہندوؤں کو آبادی سے کم نیابت پر مجبور کرے - اس کے ساتھ اور صوبوں میں (مسلمانوں کو) ویٹج سے بھی بہرہ ور کرے اور سندھ کو علیحدہ صوبہ بنایا جانا گوارا کرے -

اجلاس جناب بابو کرشن بہاری لال صاحب ماتھر تحصیلدار ڈیرہ پور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ادہ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۹۴۹

بعدالت مال مقام ڈیرا پور ضلع کانپور

ٹھاکر بشمبر سنگھ — مدعی

بنام مسماۃ اندرانی کنوز — مدعا علیہ

بنام مسماۃ اندرانی کنوز زوجہ بھادر سنگھ ٹھاکر ساکن خان پور حال مقیم بہری کالی برمکان بلونت سنگھ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ [illegible] کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲ ماہ نومبر ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام ڈیرا پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو - اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دعوی کی کرو - اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا -

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۵ ماہ اکتوبر ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا -

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۵ ماہ اکتوبر ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا -

(دستخط حاکم عدالت) — مہر عدالت

LALIMLI
PURE WOOL

لال املی کی خالص اونی لوئیاں جو کہ ہندوستان میں ہندوستانی کاریگر بناتے ہیں

[illegible]

کاونپور وولن ملز [illegible] کانپور

گاندھی جی کی رہائی خود اُن ہی کے اختیار میں ہے

والسرائے کیطرف سے ایک تار کا جواب

نئی دہلی، ۱۳ر اکتوبر - مدراس لبرل لیگ نے ہز اکسیلنسی والسرائے کی خدمت میں اس مضمون کا ایک تار ارسال کیا تھا کہ مہاتما گاندھی کو غیر مشروط طور پر رہا کر دیا جائے اسلئے اس موقع پر اُن کی رہائی کی اشد ضرورت ہے اس تار کے جواب میں ہز اکسیلنسی کے پرائیویٹ سکریٹری نے مندرجہ ذیل تار سری - ایس - سوامی آئر کو دیا ہے :-

ہز اکسیلنسی آپکے برقیہ کا شکریہ ادا فرماتے ہیں اور آپکے جذبات کی قدر کرتے ہیں لیکن وہ آپ کو یاد دلانا چاہتے ہیں کہ حکومت کی پوزیشن کو وزیر ہند کی اس تحریر نے پوری طرح واضح کر دیا تھا جو ۲۹ر اپریل کو دارالعوام میں کی گئی تھی - .... جبکہ انھوں نے صاف صاف کہدیا تھا کہ تحریک سول نافرمانی کے ساتھ ساتھ کسی مصالحت کا کوئی امکان نہیں - اور نہ یہ سوال اٹھ سکتا ہے لہذا یہ بات ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ مسٹر گاندھی کے یہ وقت یہ اختیار میں ہے کہ وہ اس مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں جو آپنے اظہار کیا ہے اور یہ کامیابی تحریک سول نافرمانی کو ختم کر دینے سے ہو سکتی ہے

والسرائے کے نام سر سلیمان قاسم کا تار!

گاندھی جی کی رہائی سے صلح جلد ہو سکتی ہے

بمبئی - ۱۰ر اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ سر دار سلیمان سیٹھ نے جو ہندو مسلم مصالحت میں مولانا شوکت علی اور پنڈت مالوی کی امداد کر رہے ہیں ایک تار گاندھی جی اور دوسرا والسرائے کے نام ارسال کیا ہے - والسرائے کو لکھا ہے :-

ہندو مسلم مصالحت ممکن ہو سکتی ہے اور اگر آپ گاندھی جی کو رہا کر دیں تو کامیابی کا امکان بہت جلدی ہو سکتا ہے

گاندھی جی کو لکھا ہے کہ :-

مینے آپ کی رہائی کیلئے والسرائے سے درخواست کی ہے اور یہ کہ مصالحت کی امید کافی ہے

ڈاکٹر امبیدکر کو تیسری گول میز کانفرنس میں شرکت کی دعوت

بمبئی - ۱۵ر اکتوبر - ڈاکٹر امبیدکر کو کل حکومت بمبئی کی طرف سے تیسری گول میز کانفرنس میں شرکت کیلئے دعوت نامہ موصول ہوا ہے معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے شرکت منظور کر لی ہے

مسٹر شاستری اور مسٹر چنتامنی کو دعوت نہیں دی گئی

الہ آباد - ۱۷ر اکتوبر - معلوم ہوا ہے کہ مسٹر سی نواس شاستری اور مسٹر سی وائی چنتامنی کو گول میز کانفرنس میں شرکت کیلئے ابھی تک دعوت موصول نہیں ہوئی ہے -

امرت دھارا
(رجسٹری) (تمہارے گھر کا حکیم)
بیماری تکلیف تشویش اور خرچ بچانے کو ہمیشہ پاس رکھو!
قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ نمونہ صرف آٹھ آنہ
مفصل حالات جاننے کیلئے رسالہ "امرت" مفت منگوائیں
خط و کتابت و تار کے لئے پتہ :- امرت دھارا ۱۱۵ لاہور

اگر آپ تجربہ کر کے دیکھیں گے تو ضرور یقین ہو جاوے گا کہ
قبض و بدہضمی | خون اور منی کی خرابی | جریان احتلام سرعت انزال رقت منی | سخت سے سخت نامردی
دل و دماغ اور معدہ | قوت حافظہ کی کمزوری | وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کرنے کے لئے
مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں لاثانی اور شرطیہ علاج ہیں
قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ للعہ
صحت و تندرستی کی نعمت، نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر مفت طلب فرماویں
آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

اینگلو آئرش گفتگوئے مصالحت کا ناکام خاتمہ

لندن - ۱۵ر اکتوبر - آخر کار اینگلو آئرش گفتگوئے مصالحت کا خاتمہ ہو گیا - اور خاتمہ بھی ناکام ہوا - اس گفتگوئے مصالحت کی ناکامی کی اطلاع سب سے پہلے مسٹر جے - ایچ - ٹامس نے اخبار کے نمایندوں کو دی - جبکہ آپ گیارہ بجے دن سے لیکر پونے چھ بجے شام تک کی نشست کانفرنس سے واپس آئے - اخبارات کے نمایندوں نے مسٹر ٹامس سے دریافت کیا کہ یہ کانفرنس کل پھر ہوگی اس کا جواب مسٹر ٹامس نے صاف الفاظ میں یہی دیا کہ "نہیں" بدقسمتی سے گفتگوئے مصالحت ناکام رہی - اور صورت حال حسب دستور قایم رہی، آپنے بعد میں یہ بھی فرمایا کہ اسکے متعلق دارالعوام میں شنبہ کے دن اعلان کر دیا جائیگا - اسکے بعد ہی ایک سرکاری کمیونک بھی شایع ہوگا جسمیں صرف یہ تھا کہ بدقسمتی سے کسی مصالحت پر پہونچنا تقریباً ناممکن معلوم ہوا اور آخر گفتگوئے مصالحت ختم ہو گئی"

کیا مسٹر فنر براکوے نے انڈیا لیگ سے استعفیٰ دیدیا

لندن ۱۵ر اکتوبر - مسٹر فنر براکوے نے حال ہی میں انڈیا لیگ سے استعفیٰ دینے کے ارادے کا اعلان کرتے ہوئے بیان کیا کہ ایسوسی ایشن میں بہت سے ممبران پارلیمنٹ جو لیبر جماعت سے تعلق رکھتے ہیں شامل تھے لیکن جب انھوں نے ہندوستان کی تحریک قومی کو دبانے کے وقت خاموشی اختیار کی تو میں اس نتیجہ پر پہونچا کہ وہ ہندوستان کے مخلص اور قابل اعتماد دوست نہیں ہیں

مسٹر فنر براکوے نے یہ بھی فرمایا کہ ایسی صورت میں میں اسکو فریب سمجھتا ہوں کہ مہاتما گاندھی کی گرفتاری کے سلسلہ میں حکومت پر کوئی حملہ کیا جائے - جب کہ مسٹر گاندھی اور دوسرے لیڈروں کے علاوہ ساٹھ ہزار دیگر ہندوستانیوں کی گرفتاری پر کوئی احتجاج نہیں کیا گیا -

مدن منجری گولیاں
یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ
رمن ولاسی گولیاں
امساک کے لئے بے نظیر دوا ہے - قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ
ہوسکت واری روغن
اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ علاوہ محصولڈاک
راج ویدنا این جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)
بمبئی برانچ ۲۹۳ - کالبا دیوی روڈ
کلکتہ ایجنٹ - نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج
کانپور ایجنٹ - گنگا پرشاد باجپئی بیانگنج چورستہ
الہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک
دہلی ایجنٹ - جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک -
آگرہ ایجنٹ - رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

ڈاکٹر ایس - کے برمن لمیٹڈ
ڈاکٹر ایس - کے برمن
بانی
منتقدہ استار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ S.K.B. سنہ ۱۸۹۴ء
پچاس برس سے مشہور معروف دلیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ
عورتوں کے مرض پر سوت کے لئے
RE ابلاری GD.
(امراض مستورات کی دوا)
اس دوا کے استعمال سے عورتوں کی کل بیماریاں جیسے کم و زیادہ دنوں میں ماہواری ہونا - خون پتلا آنا - سر، کمر، پیڑو کے درد - متلی وغیرہ اور خرابی حیض کی کل شکایتیں فوراً جاتی رہتی ہیں -
قیمت فی شیشی ڈھائی روپیہ عہ
ڈاک محصول دس آنہ ۱۰ر
REGD. کیشراج
(سر کے تیلوں کا بادشاہ)
خوشبودار تیلوں میں سب سے اچھا اور مفید دوا آمیز
مشہور لیڈروں کا پسندیدہ
بلا آمیزش وھائیٹ آئل - اس تیل کو استعمال کیجئے -
قیمت فی شیشی پندرہ آنہ ۱۵ر ڈاک محصول دس آنہ ۱۰ر
(نمونہ تین آنہ ۳ر - صرف ایجنٹوں ہی سے مل سکتا ہے)
نوٹ :- دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں - اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں
صیغہ نمبر ۷۵ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ
ایجنٹ : کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور -

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD, NO; A; 1424

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن — بمبئی

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۲ عہ — ششماہی ۳ عہ

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام — فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۶ | کان پور چہارشنبہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۲ء مطابق ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ | نمبر ۴۰

دلچسپ افسانہ

ایک ہمہ دان ایڈیٹر

(مشہور ظریف مسٹر مارک ٹوین کے قلم سے)

میں نے ایک زراعتی اخبار کی عارضی طور پر ایڈیٹری منظور کرلی۔ میری حالت اس وقت بالکل ویسی تھی جیسی اس شخص کی ہوسکتی ہے۔ جو زندگی بھر کبھی کشتی پر نہ بیٹھا ہو اور اچانک اسے جہاز کا ناخدا بنا دیا جائے۔ لیکن میں مجبور تھا بے روزگار تھا معقول تنخواہ سامنے تھی مجھے خدمت قبول کرلینی پڑی، اصلی ایڈیٹر کو تبدیل آب و ہوا کے لئے جانا تھا۔ اس نے مجھ سے درخواست کی کہ واپسی تک اسکی جگہ پر کام کروں۔ میں نے کسی قدر کانپتی ہوئی آواز میں کہا بہتر۔ مدت سے میں بیکار تھا، اس لئے کام میں ایک خاص مسرت محسوس ہوئی۔ بڑی ہی چستی و چالاکی بیدار مغزی سے میں نے قلم اٹھایا۔ اور اخبار لکھ ڈالا۔ ایک ہفتہ گزر گیا۔ اب مجھے اپنی تحریر کا نتیجہ معلوم کرنے کا بے چینی سے انتظار تھا۔

ایک دن میں مغرب کے قریب دفتر سے اتر رہا تھا۔ سیڑھیوں پر سے آدمیوں کی ایک بھیڑ دکھائی دی، بھیڑ میں سے ایک آواز سنائی دی" یہی صاحب ہیں" اس ریمارک پر میرا دل مسرت سے لبریز ہوگیا۔

دوسرے دن جب میں دفتر پہونچا تو کل سے بھی زیادہ بھیڑ نظر آئی میرے پہونچتے ہی ان میں کھلبلی پڑ گئی فوراً راستہ صاف ہوگیا میں مضبوط قدموں سے سیڑھیوں پر چڑھنے لگا۔ اتنے میں ایک آواز میرے کان میں آئی یہی صاحب ہیں تم نے صورت دیکھی ؟ میں اس انداز سے بدستور چڑھتا رہا۔ گویا میں نے کچھ سنا ہی نہیں۔ لیکن اس صدا نے میرے دل کی عجیب حالت کردی تھی، مارے خوشی کے جامے سے باہر ہوا جاتا تھا جس وقت میں بالائی منزل پر پہونچا چند قہقہوں کی آواز سنی۔ دفتر کے کمرے میں داخل ہوا تو دو شخص اندر سے ہنستے ہوئے نکلے اور سیڑھی سے بھاگ گئے۔ مجھے تعجب ہوا لیکن فرط مسرت سے میرا دماغ اس قابل نہیں رہا تھا کہ ان لوگوں کی حرکت پر غور کرتا میں خاموشی سے اپنی کرسی پر بیٹھ گیا اور ٹیک لگا کر دم لینے لگا۔ مشکل سے ایک یا دو منٹ گذرے ہونگے کہ ایک شخص اندر داخل ہوا۔ قیمتی پوشاک پہنے تھا گھنی ڈاڑھی منہ پر تھی، بال سفید تھے۔ میں نے اسے بیٹھ جانے کو کہا۔ وہ بیٹھ گیا۔ بالکل چپ تھا اسکی خاموشی بتارہی تھی کہ کچھ کہنا چاہتا ہے لیکن جرأت نہیں ہوتی میں نے خیال کیا کہ مجھ غریب سے مرعوب ہے ڈرتا ہے کہ اتنے بڑے ایڈیٹر سے کس طرح باتیں کرے۔

کچھ دیر کے بعد اس نے اپنی ٹوپی اتار کر زمین پر ڈالدی۔ ٹوپی کے اندر سے رومال نکالا اور پیشانی پر سے پسینا پونچھا۔ پھر اپنے گنجے سر پر اسے زور سے رگڑا۔ اور پہلو بدل کر جیب میں ہاتھ ڈالا میں نے دیکھا اس نے وہی اخبار نکالا جس کا میں عارضی طور پر ایڈیٹر مقرر ہوا تھا۔ پھر اس نے اخبار اپنی رانوں پر کھول کر بچھا لیا اور رومال کے کونے سے عینک صاف کرنے لگا۔

"جناب ہی نئے ایڈیٹر ہیں" اس نے بڑی سنجیدگی سے سوال کیا ؟ جی ہاں، میں نے جواب دیا" اب سے پہلے بھی آپ کو زراعتی اخبار یا رسالہ لکھنے کا اتفاق ہوا ہے" اس نے پہلو بدلتے ہوئے سوال کیا" نہیں" میں نے جواب دیا۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ ایک زراعتی اخبار کی ادارت کے فرائض انجام دینے پر مجبور ہوا ہوں"۔

"یہی میرا خیال بھی تھا" اس نے غور سے مجھے دیکھکر کہا۔ کیا جناب کو زراعت کے فن میں کوئی علمی یا عملی تجربہ ہے؟"

غالباً نہیں" میں نے سادگی سے جواب دیا۔

میں نے بھی خیال کیا تھا۔ اس نے عینک آنکھوں پر رکھتے ہوئے کہا۔ پھر عینک کے اوپر سے مجھے متعجبانہ مگر تیز نگاہوں سے دیکھکر کہنے لگا۔ میں آپ کو ایک عجیب چیز سنانے آیا ہوں کہ یہ تحریر آپ کی لکھی ہوئی ہے۔ یہ کہکر اس نے اخبار میں سے حسب ذیل عبارت پڑھی۔

"گاجر کو اسکی شاخیں پکڑ کر نہیں اکھاڑنا چاہیئے بلکہ کسی آدمی کو درخت پر چڑھا دینا چاہیئے کہ شاخیں ہلا دے۔ اس سے گاجر خود بخود گر پڑیگی

اتنا پڑھ کر وہ چپ ہوا اور عینک کے اوپر سے مجھے دیکھنے لگا۔ جناب۔ کچھ دیر کے بعد اس نے کہا۔ آپ اس عبارت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ ضرور یہ تحریر حضرت ہی کے قلم سے نکلی ہوگی؟

ہاں میں نے کسی قدر غصے سے کہا۔ آپ کیا چاہتے ہیں۔ اس میں رائے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ عبارت نہایت بامعنی اور معقول ہے مجھے یقین ہے کہ سال گزشتہ لاکھوں گاجروں کی بربادی صرف اس وجہ سے ہوتی ہے کہ شاخیں پکڑ کر انہیں اکھاڑ لیا جاتا ہے۔ حالانکہ اگر ہم اس طریقہ کو چھوڑ دیں اور درخت پر آدمی چڑھا کر اس کی شاخیں ہلوائی جائیں۔

"سبحان اللہ" وہ میرا قطع کلام کرکے چلایا۔ خدا آپ پر رحم کرے کیا گاجر کوئی تناور درخت ہے

میں نے برہمی کے ساتھ جواب دیا حضرت یہ صرف ایک استعارہ ہے آپ تشبیہ اور کتابوں کی اصطلاحوں سے ناواقف ہیں۔ جس آدمی کے سر میں عقل کا ایک ذرہ بھی موجود ہے، وہ عبارت پڑھتے ہی سمجھ لیگا کہ شاخیں ہلانے سے مقصود گاجر کی جڑ آہستہ ہلا کر نکال لینا چاہیئے" ہے یہ سنتے ہی وہ آدمی غصے سے بیخود ہو کر کھڑا ہوگیا۔ اخبار پھاڑ کر زمین پر دے مارا۔ اور یہ کہتا ہوا چلا گیا۔ خدا تمہاری جڑ ہلا ڈالے احمق کندۂ ناتراش۔

اس عجیب آدمی سے چھٹکارا ملا ہی تھا کہ دروازے سے ایک الو کی طرح کی شکل نظر آئی ایک لمبا

(باقی آئندہ)

آل پارٹیز مسلم کانفرنس لکھنؤ

(از علامہ رشیدی)

آج پھر ہندو مسلماں ملتے ہیں باہم گلے
ہو رہا ہے آج پھر بچھڑے ہوؤں میں اتحاد

لکھنؤ اے لکھنؤ صد آفریں صد آفریں
ہاں خدا پوری کرے تیری تمنا اور مراد

غنچۂ دل کو کھلا دے گر نسیم اتفاق
دامن مقصود میں بھر جائیں گلہائے مراد

منتشر شیرازۂ ملت کہیں ہو مجتمع
اس سے بہتر اور کیا ہے گر ہو قایم اتحاد

یوں ہی رہیئے راہ استقلال پر ثابت قدم
ہوگا اور ہو کر رہے گا آخر اک دن اتحاد

کوششیں ہیں ان کی اک فال مبارک ملک کو
زندہ باد اے ضیغم اسلام شوکت زندہ باد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۱۶	کانپور - چہارشنبہ - ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۲ء	نمبر ۴۰

لکھنو کانفرنس کے خلاف آواز

ہم کو یہ دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ بعض ناعاقبت اندیش مسلم اخبارات اور خودساختہ لیڈر لکھنو کی مسلم کانفرنس کے خلاف آواز بلند کرنے کی جرأت کررہے ہیں اور یہ لوگ انتہائی بے حیائی کیساتھ یہ کہہ رہے ہیں کہ لکھنو کانفرنس حیدر نیشنلسٹ مسلمان اور اُن کے ہم خیالوں کی ایک کانفرنس تھی۔ حالانکہ یہ امر مسلمہ ہے کہ لکھنو کانفرنس میں مجلس خلافت مسلم کانفرنس۔ مسلم لیگ۔ جمعیتہ العلمائے ہند دہلی وکانپور وشیعہ کانفرنس اور نیشنلسٹ جماعت کے تمام ذمہ دار حضرات شریک تھے اور سب نے بالاتفاق مسلمانوں کے ۱۳ نکات مع جمعیتہ العلمائے ہند دہلی کی ترمیم پرسنل لا کے منظور کیے اور سب اس زاویہ نگاہ پر متفق ہوگئے کہ مخلوط انتخاب مولانا محمد علی مرحوم کے فارمولا یا کسی دوسری اسی قسم کی شرائط کے ساتھ منظور کرلیا جائے

مولانا محمد علی مرحوم نے یہ فارمولا اپنے بستر مرگ پر مرتب کیا تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس فارمولا میں جداگانہ انتخاب کی پوری خصوصیت موجود ہے۔ اس فارمولا کا مقصد یہ ہے کہ ایک اقلیت کے امیدوار کو چاہے جتنے بھی زائد ووٹ ملیں مگر وہ اس وقت تک کامیاب امیدوار نہیں کہا جاسکتا کہ جب تک اس کی ملت کے ۴۰ فیصدی ووٹ اسکو نہ ملجائیں

اس فارمولا یا دوسری اسی قسم کے فارمولا کی شرط کے ساتھ مخلوط انتخاب سے بیزاری اور جداگانہ انتخاب پر اصرار کرنا بالکل لغو اور بے معنی ہے۔ ہمارے خیال میں کوئی ذی فہم انسان ایسی صورت میں جداگانہ انتخاب پر اصرار نہیں کرسکتا۔ چنانچہ تمام مسلم اخبارات اور لیڈران نے نہایت اطمینان قلب کیساتھ اس سمجھوتہ کو منظور کرلیا ہے اور خود مسٹر جناح جو کہ ۱۴ نکات کے بانی کہے جاتے ہیں انہوں نے بھی تیرہ نکات تسلیم کرانے کے بعد جداگانہ انتخاب سے دست برداری کی تائید کی ہے

ان تمام حالات اور واقعات کے بعد جو خودغرض اشخاص لکھنو کانفرنس کی مخالفت کررہے ہیں اُن کی حقیقت مسلمانوں سے پوشیدہ نہیں اور خدا کی ذات سے یہ پوری امید ہے کہ مسلم پبلک ان خودغرض اشخاص کے جال میں اب نہ آئے گی۔ کیونکہ مسلم پبلک کو یہ اچھی طرح معلوم ہوگیا ہے کہ ان کو سوائے اپنے مفاد کے پبلک کے مفاد سے کوئی واسطہ نہیں اور یہ لوگ ہمیشہ اپنے حلوے مانڈے ہی کی خیر منایا کرتے ہیں۔

ہم کو معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کے اجلاس میں ڈاکٹر ضیاء الدین نے جو کہ لکھنو کانفرنس میں بھی شریک تھے۔ کانفرنس کے نقطہ نظر کو نہایت خوبی کے ساتھ پیش کیا اور کانفرنس کے واقعات کی موجودگی میں مسلم لیگ کیلئے یہ ناممکن ہوگیا کہ وہ ڈاکٹر صاحب کے پیش کردہ واقعات سے انکار کرے۔

مگر چونکہ لیگ کے اجلاس میں رجعت پسندوں کی اکثریت تھی اسلئے ڈاکٹر صاحب کی تجویز جو کہ کانفرنس کی تائید میں تھی منظور نہ ہوسکی۔ مگر ڈاکٹر صاحب کے پیش کردہ واقعات کے بعد لیگ کو اسکی جرأت ہی نہ ہوسکی کہ وہ کانفرنس کے خلاف کوئی تجویز منظور کرتی۔ اور لیگ نے مجبوراً مندرجہ ذیل تجویز منظور کی:۔

"ہندوستان کی مختلف ملتوں کے درمیان مفاہمت کی غرض سے جو کوششیں کیجارہی ہیں خواہ وہ کہیں کی جاتی ہوں لیگ اُن کو بنظر استحسان دیکھتے ہوئے اپنا فیصلہ ان جملہ گفتگوؤں کے متعلق محفوظ رکھتی ہے

آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل نے موجودہ سیاسی صورت حال پر پوری طرح غور وخوض کیا ہے اور اسکی رائے ہے کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق ملک معظم کی حکومت کے فیصلہ سے مسلمانوں کو جو پوزیشن حاصل ہوئی ہے اُسے اختلافی بحث کے دائرے میں اس وقت تک نہ لایا جائے جب تک کہ کوئی تجویز یا اسکیم جو فرقہ وارانہ تصفیہ کے بدل کے طور پر پیش کی جائے۔ ملت اسلامیہ کی پوزیشن میں بنیادی اصلاح نہ کرتی ہو اور متعلقہ اقوام کے انتخاب میں اُنکے رسوخ کو موثر نہ بناتی ہو۔"

یہ تجویز اگرچہ نہایت احتیاط کیساتھ مرتب کی گئی ہے مگر اسکا مطلب نہایت صاف اور کھلا ہوا ہے کہ اس وقت لیگ کے نزدیک اگرچہ جداگانہ انتخاب ضروری ہے لیکن اگر مسلمانوں کی پوزیشن فرقہ وارانہ فیصلہ کی نسبت قومی فیصلہ میں زیادہ بلند ہوجائے تو لیگ مخلوط انتخاب پر غور کرنے کے لئے تیار ہوجائے گی۔

ہمارا خیال ہے کہ مسلم لیگ جیسی رجعت پسند جماعت سے اس سے بہتر کسی تجویز کی امید رکھنا ہی حماقت ہے اور ہم اس تجویز کو ایک فال نیک سمجھتے ہیں۔

لکھنو کانفرنس کے بعد خدا کا شکر ہے کہ چند خودغرض اشخاص کے سوا ملت اسلامیہ کے تمام افراد اپنے مطالبات پر متحد ہیں اور آئندہ ۵ نومبر کو الہ آباد میں سکھ، ہندو اور مسلمانوں کے درمیان فرقہ وارانہ مسائل کے متعلق جو گفتگو ہوگی اُسمیں ملت اسلامیہ کے تمام افراد ایک دل ہوکر اپنے مطالبات پیش کریں گے۔

ہمکو سکھ اور ہندو لیڈران سے پوری توقع ہے کہ وہ ملک کی بہبودی کی خاطر مسلمانوں کے ۱۳ نکات منظور کرلیں گے

اور اس کانفرنس میں مخلوط انتخاب کا کوئی موزوں حل تجویز کرلیا جائے گا۔ جس سے فسترکہ قومیت کو نقصان نہ پہونچنے پائے۔

آئینہ کان پور

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا دورہ مسٹر آر ایف موڈی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ وکلکٹر فصل کا معاینہ کرنے کیلئے آجکل ضلع کا دورہ کررہے ہیں

لا ممبر کی تشریف آوری۔ سر بی۔ ایل متر لاء ممبر حکومت ہند گذشتہ ہفتہ کانپور تشریف لائے اور مسٹر باگلا نے آپ کو ایک گارڈن پارٹی دی۔

لڑکی کنوئیں میں۔ کہا جاتا ہے کہ پنڈت سورج پرشاد ساکن موضع دوان تھانہ سکندرانے ایک ٹھکرائن کو بٹھا لیا تھا۔ جس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی اُسکو ایک ۹۰ فٹ گہرے کنوئیں میں ڈالدیا گیا۔ پولیس نے اس لڑکی کو زندہ نکال لیا۔ اور اسکی ماں کو گرفتار کرلیا۔ ماں اس جرم کا مرتکب پنڈت سورج پرشاد کو بتاتی ہے پنڈت سورج پرشاد مفرور ہے اور لڑکی کی ماں جیل بھیجدی گئی۔

ایک طالب علم کی خودکشی مسٹر بنسی دھر تیواری طالب علم سناتن دھرم کالج نے افیون کھاکر خودکشی کرلی۔ لاش ڈاکٹری معاینہ کیلئے اسپتال بھیجدی گئی۔ خودکشی کی وجہ اب تک کچھ نہ معلوم ہوسکی

سوگر مل میں آگ کانپور فائر بریگیڈ نے نار سوگر مل کی آگ جاکر بجھائی آگ تقریباً ۲ گھنٹہ کے بعد بجھائی جاسکی۔

انٹی ہرتال لیگ اینٹی ہرتال لیگ کی جانب سے شہر میں آر۔ ڈی۔ بی کے نام سے ایک پمفلٹ ۴ صفحہ کا "کانگریس بگل" کے جواب میں شایع کیا گیا ہے۔

دلالوں کا وعدہ لالہ جھنا لال وبتونا تھ دلال غیرملکی کپڑے کے اس وعدہ پر کہ وہ آیندہ غیرملکی کپڑا نہ خریدینگے کانگریس کے رضاکاروں نے پکٹنگ بند کردی

کپڑے جلادیے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ کوپر گنج میونسپل ہال کے سامنے بدیشی کپڑوں کو جلایا گیا ہے

ناجائز شراب سید ابرار حسین صاحب انسپکٹر آبکاری تحصیل کانپور نے ۴ اکتوبر سے ۱۱ اکتوبر کے درمیان ۴ مقامات پر تلاشی لیکر ناجائز شراب بکثرت برآمد کی ہے

جواریوں کی گرفتاری مسٹر اطہر علی ویاد علی سب انسپکٹران تھانہ انور گنج نے کرسواں میں ۶ جواریوں کو گرفتار کیا ہے۔

سشن سپرد۔ مسٹر بنرجی حاکم پرگنہ بلہور نے بالادین۔ شیورام۔ اور امبکا پرشاد۔ کو زیر دفعہ ۳۰۲ و ۴۶۰ سشن سپرد کردیا۔

اورنگ پور کی ڈکیتی کے سسلہ میں گزاری، بھجن لال۔ اور بھوپے کو بھی سشن سپرد کیا گیا ہے۔

قانون اسلحہ:۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ پولیس نے شہر کے مختلف حصوں میں مکانات کی تلاشی لے کر متعدد لوگوں کو گرفتار کیا تھا۔ چنانچہ اب ایک مقدمہ جائنٹ مجسٹریٹ نے جیل میں شروع کردیا ہے۔ اور مسٹر باجپئی۔ اجندر دت نگم۔ امبکا پرشاد۔ اور تپو لال نیم کے خلاف مقدمہ پیش ہوا ہے

اچھوت سبھا۔ کانپور کی اچھوت سبھا آیندہ میونسپل انتخاب کیلئے بے چین نظر آرہی ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ ۲۷ اکتوبر کو بھول والی گلی میں ایک جلسہ ہونے والا ہے۔

گرفتاریاں پنڈت لال برشاد کانگریس کے اشتہارات تقسیم کرتے ہوئے گرفتار کیے گئے ہیں۔

پربھو دین حلوائی ساکن نیا چوک کو پولیس نے زیر دفعہ ۱۰۹ گرفتار کرلیا۔

لاتا۔ رگھوبر اور راشرفی تھانہ بھوگنی پور سے ڈکیتی کے جرم میں گرفتار کرکے لائے گئے ہیں۔

سزائیں مسٹر نراین سنگھ ڈپٹی کلکٹر نے:۔ برکاش کھتری کو ایک سال قید سخت اور ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔

سکھا کو قانون اسلحہ کے ماتحت ۲ سال قید سخت اور ۲۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔

رشوت ستانی مولوی حشمت علی صاحب ڈپٹی کلکٹر نے رگھو نندن پٹواری پر رشوت لینے کے الزام میں مقدمہ قایم کردیا ہے

شہر چھوڑنے کا حکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مندرجہ ذیل لوگوں کو ۱۲ گھنٹہ کے اندر ایک ماہ کیلئے شہر چھوڑ دینے کا حکم دیا ہے:۔

مسرز:۔ للّو دلال۔ لکشمی کانت پانڈے۔ اودے نراین رام اوتار۔ رام سروپ۔ دھنا سنگھ۔ دوارکا پرشاد گپتا

ریلوے گارڈ کی خودکشی ایم۔ ایچ۔ منس ریلوے گارڈ نے ریلوے اسٹیشن کوارٹر نمبر ۲ میں پستول مارکر خودکشی کرلی ہے۔

مقدمہ سازش پروفیسر متھرا پرشاد گپتا جو کہ مقدمہ سازش دہرہ دون میں ماخوذ ہیں اُن سے دس دس ہزار روپیہ کی دو ضمانتیں اور دس ہزار کا ایک مچلکہ مانگا گیا ہے۔

شیولی کی ڈکیتی سید احمد علی صاحب ڈپٹی کلکٹر نے شیولی کی ڈکیتی کے مندرجہ ذیل ملزموں کو سشن سپرد کیا ہے منوہر۔ دھنپت۔ جھبو۔ للّو۔ اور شنکر۔

تیسری گول میز کانفرنس کے نمایندے

بالآخر ۲۳ اکتوبر کو تیسری گول میز کانفرنس کے ہندوستانی اراکین کے ناموں کا اعلان ہوگیا۔ ان کی تعداد ۲۹ ہوگی اگرچہ کانفرنس سابقہ کانفرنس کی نسبت ہئیت ترکیبی میں چھوٹی ہوگی مگر امور متعلقہ کے لحاظ سے اسے بہت زیادہ اہمیت حاصل ہوگی۔ سرکاری بیان مظہر ہے کہ وزیر اعظم کی دعوت کے مطابق برطانوی ہند اور دیسی ریاستوں کے حسب ذیل اراکین گول میز کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ کانفرنس کا اجلاس ۱۵ نومبر یا اُسکی قریبی تاریخوں میں شروع ہوجائے گا۔ اور اس میں دستوری معاملات پر بحث ہوگی۔ روسا ہند کو جو دعوت نامہ ارسال کئے گئے ہیں انہیں انکی ذاتی طور پر یا اپنی طرف سے ایسے نمایندوں کے ذریعہ نیابت کا حق دیا گیا ہے جو ان کی جانب سے پوری ذمہ داری سے معاملات کو پیش کرسکیں مندوبین کے نام یہ ہیں:۔

ہندوستانی ریاستوں کے مندوبین

(۱) بڑودہ	رائے بہادر وی۔ ٹی کرشنام ارچاریہ
(۲) بھوپال	رائے بہادر راجہ اودہ نرائن بساریہ
(۳) بیکانیر	سر منو بھائی مہتہ
(۴) حیدرآباد	نواب سر محمد اکبر حیدری
(۵) کشمیر	مسٹر وجاہت حسین ای سی ایس
(۶) کولہاپور	رائے بہادر ڈے ۔ اے سوروے

لکھنؤ کانفرنس کی مکمل کارروائی

مسلمانوں کی سب جماعتیں مل گئیں!

مشروط انتخاب مخلوط پر آمادگی کا اظہار

لکھنؤ - ۱۶ر اکتوبر دو دن کی مسلسل اور انتھک کوششوں کے بعد آخر کار مسلمان قائدین نے جو یہاں جمع ہوئے تھے ایک ایسی راہ نکالی جس پر سب متفق ہو گئے۔ اور آج اتوار کے دن ٹھیک ۵ بجے سلیم پور ہاؤس کے شاندار ہال میں مسلمانوں کے باہمی اتحاد کا اعلان ہو گیا اور متفقہ تجویز منظور ہو گئی - مسلمانوں کے تیرہ مطالبات پر سب متحد ہو گئے - اور سب نے بیک آواز کہہ دیا کہ جداگانہ انتخاب مسلمانوں کے مفاد کیلئے سخت مضر ہے اور اگر ان کے تیرہ مطالبات منظور ہو جائیں تو وہ مخلوط انتخاب کو بخوشی منظور کر لیں گے - کانفرنس نے پنڈت مدن موہن مالویہ کی دعوت مسلمان قائدین ہندو مسلم تصفیہ کے لئے ہندو لیڈروں سے آ کر گفتگو کریں بخوشی منظور کر لی گئیں - توقع ہے کہ لاہور اور الہ آباد میں مالوی جی کی ہندو اور سکھ لیڈروں سے گفتگو کے بعد ہندو مسلمان اور سکھ رہنماؤں میں کبھی عنقریب مفاہمت ہو سکے گی - اور ہندوستان میں قومی اتحاد کا سنگ بنیاد رکھ دیا جائے گا۔

کانفرنس کی تفصیلات

کانفرنس کا سب سے پہلا دن نہایت خوشگوار تھا - باوجود علامہ اقبال اور مولانا شفیع داؤدی کی مخالفت کے مسلم کانفرنس کے نہ صرف سربرآوردہ ارباب اور سابق عہدے دار بلکہ اس کے متعدد اراکین بھی چلے آ رہے ہیں - اور قوی توقع تھی کہ کانفرنس کامیاب ہوگی۔

پہلے دن کی کارروائی

مسلمان رہنماؤں کی مصالحتی کانفرنس کا سب سے پہلا اجلاس ہفتہ کے دن چار بجے راجہ صاحب سلیم کی صدارت میں سلیم پور ہاؤس میں منعقد ہوا - سب سے پہلے صاحب صدر مولینا ابو الکلام آزاد صاحب اور مولانا شوکت علی نے اجتماع کے مقاصد اور مسلمانوں میں کامل اتحاد پر زور دیا - مولانا ظفر علیخاں نے بھی ایک پرزور تقریر کی - مولینا آزاد اور مولینا شوکت علی صاحب کی تقریروں نے کانفرنس کی کامیابی کا پورا یقین دلایا قوم پرور جماعت کے قاید مولینا آزاد نے صاف صاف بتلایا کہ اگر مسلم کانفرنس والے اور حامیان جداگانہ انتخاب یہ چاہتے ہیں کہ ہندو ان کے تیرہ مطالبات کو منظور کر لیں تو انہیں اسکی کوشش کرنا چاہئے کہ باہمی اتحاد سے فرقہ وارانہ مسئلہ کا تصفیہ ہو جائے مولانا نے مخلوط انتخاب پر زور دیا اور کہا کہ مسلمانوں کا مفاد اسی میں ہے کہ وہ اسے زیادہ اختلاف نہ کریں اور اسے قبول کر لیں - دونوں بزرگوں کی تقریروں کا بہت اچھا اثر ہوا۔

کون لوگ شریک ہوئے

شرکا میں مسلمانوں کی سب اسلامی جماعتوں کے نمائندہ شریک ہوئے جنمیں نمایاں شخصیں مولانا شوکت علی، شیخ عبد المجید سندھی، سردار سلیمان قاسم مٹھا - مولینا عرفان - میاں جعفر شاہ اور میاں احمد شاہ - مسٹر یوسفی حافظ محمد عثمان - میاں فیروز الدین احمد وغیرہ، جمعیۃ خلافت کے اراکین - مولانا ابو الکلام آزاد - چودھری خلیق الزماں - ڈاکٹر سید محمود - مسٹر رفیع احمد فاروقی - ڈاکٹر محمود اللہ جنگ وغیرہ، قوم پرور جماعت کے اراکین - مولانا حسین احمد - مولانا محمد سجاد صاحب مفتی محمد نعیم صاحب - اور مولانا عبد الحنان صاحب مولانا حفیظ الرحمن صاحب مولانا قطب الدین عبد الوالی صاحب جمعیۃ العلمائے ہند دہلی کے اراکین - مولانا کرم علی صاحب اور مولانا عبد الحامد صاحب جمعیۃ العلمائے کانپور کے اراکین شاہ مسعود احمد صاحب - ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب سید ذاکر علی صاحب، راجہ صاحب سلیم پور - نواب محمد اسمٰعیل خانصاحب آنریبل سید یوسف امام - اور سیٹھ یعقوب حسن صاحب وغیرہ مسلم کانفرنس کے اراکین، راجہ نواب علیصاحب مرزا عابد حسین صاحب سید ظہیر علیصاحب، اور دیگر اراکین - شیعہ کانفرنس خاص طور پر قابل ذکر ہیں - پنجاب کے خیالات کی نیابت کیلئے مولانا ظفر علیخاں صاحب مفتی محمد نعیم صاحب - اور مولانا عبد الحنان صاحب موجود تھے - بنگال سے مولانا عبد الجبار صاحب سکریٹری بنگال خلافت کمیٹی اور مولانا محمد اکرم صاحب شریک ہوئے - مدراس سے سیٹھ یعقوب حسن صاحب اور مولانا عبد اللطیف صاحب فاروقی تھے - سیٹھ حاجی عبد اللہ ہارون نے بھی کانفرنس کے بیضابطہ شورہ میں شرکت کی اور اختتام کانفرنس تک سلیم پور ہاؤس میں مقیم رہے -

کیا کیا گفتگو ہوئی!

چونکہ یہ ابتدائی کانفرنس بے ضابطہ تھی - اس لئے کارروائی میں اخبارات کے نمایندوں کو شریک ہونے کی اجازت نہ تھی - اور بحث بند کمرے میں ہوئی تاہم معلوم ہوا ہے کہ ابتداء سے ہر جماعت کی طرف سے ہم آہنگی اور باہمی اتحاد کے جذبات کی اظہار کیا گیا - اور یہ کہا گیا کہ موجودہ حالات میں مسلمانوں کو اپنے اندرونی اختلافات کو اس وقت بالکل بھول جانا چاہئے اور جہاں تک ہو سکے موجودہ سیاسی حالات اور فرقہ وار مسئلہ کے سرکاری فیصلہ کی روشنی میں ایک متفقہ معاہدہ مرتب کر لینا چاہئے تاکہ مسلمان اسے ہندوؤں اور حکومت دونوں سے منوا سکیں

اختلافی آواز

معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب اور سیٹھ عبد اللہ ہارون صاحب نے مسلم کانفرنس کے بعض اراکین کی عدم شرکت کا بھی ذکر کیا - لیکن انہوں نے بھی اسکا اعتراف کیا کہ اب ہمیں ایک مرکز پر آ جانا چاہئے - یہ دونوں حضرات کانفرنس کی انعقاد کی مخالفت کرتے رہے لیکن شرکاء کانفرنس پر اسکا اثر نہیں ہوا - مولانا شوکت علی صاحب کے متعلق معلوم ہوا کہ انہوں نے علامہ سر محمد اقبال اور مولانا شفیع داؤدی کے انکار پر اظہار افسوس کیا اور یہ فرمایا کہ مصالحت کی کوشش علیحدگی کی ذمہ داری انہی لوگوں پر ہے - جو کہ کانفرنس میں نہیں آئے کیونکہ دعوت نامہ سب لوگوں کو یکساں طور بھیجے گئے -

کانفرنس کا فیصلہ

پہلے دن کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہوا - قرارداد کی شکل پر بظاہر بڑا اختلاف معلوم ہوتا تھا - لیکن پھر بھی قوی امید تھی کہ کانفرنس ایک متحدہ محاذ قایم کر کے منتشر ہوگی ہر شخص خواہ وہ کسی جماعت کا تھا اسپر تلا ہوا تھا کہ مسلمانوں کی صف بندی کیجائے اور باہمی اختلافات مٹائے جائیں - کیونکہ بغیر اسکے مسلمانوں کے مطالبات منظور نہیں ہو سکتے -

تصفیہ کی صورت

تصفیہ کی صورت ابتداء ہی سے یہ تھی کہ اسکی بنیاد حسب ذیل امور پر ہو

(۱) پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کیلئے ۵۱ فیصدی نشستوں کے تعین مخلوط انتخاب کیا تھا -

(۲) اقلیت والے صوبوں میں موجودہ یا سرکاری فیصلہ کے مطابق مسلمانوں کو زائد نشستیں اور شرو طریقہ پر مخلوط انتخاب کی شرطوں میں مولانا محمد علی صاحب کا فارمولا - اور میثاق پونہ کی شرط - یعنی نیل کا طریقہ - یا اور کوئی طریقہ جسمیں ہندو مسلمان آپس میں رضامند ہو جائیں -

۳ - سندھ صوبہ سرحد اور بلوچستان - کو مکمل صوبہ تسلیم کر کے مساوی اصلاحات -

۴ - مرکز میں ⅓ نشستیں - وزارتوں میں اقلیت والے صوبوں میں مسلمانوں کے حقوق کو تسلیم کرنا -

۵ - ملازمتوں وغیرہ میں کسی ایک جماعت کو ٹھیکہ نہ ملے - بلکہ سب کو باعتبار آبادی کے دیا جائے -

۶ - مسلمانوں کی شریعت زبان تہذیب اور تمدن کا تحفظ اور خالص اسلامی معاملات میں اسلامی طریقہ پر تصفیہ - وغیرہ بنیادی امور زیر غور ہیں - اُمید ہے کہ ان سب مطالبات کو منظور کر لیا گیا - تو مسلمان مخلوط انتخاب کو منظور کر لیں گے

مالوی جی کا تار

کل شام کو مالوی جی کا جو تار مولانا شوکت علی صاحب مولانا ابو الکلام آزاد، ڈاکٹر سید محمود اور راجہ صاحب سلیم پور کے نام آیا تھا اسکا کانفرنس پر بہت اچھا اثر پڑا - بعض لوگوں کی طرف سے جو یہ خیال کیا جاتا تھا کہ ہندو لیڈروں کی طرف سے کوئی قدم نہیں اُٹھتا اسکا جواب ہو گیا -

تجاویز

سہ پہر میں کانفرنس کے دوسرے اجلاس میں عبد اللہ ہارون صاحب - چودھری خلیق الزماں اور مولانا حسین احمد صاحب وغیرہ کی تقریریں ہوئیں - جن کے بعد ایک گھنٹہ کے لئے اس غرض سے اجلاس ملتوی کر دیا گیا کہ شب کے باضابطہ اجلاس کیلئے اس تبادلہ خیال کی روشنی میں جو اس بیضابطہ کانفرنس میں ہوئی ہے قراردادیں مرتب کر لیجائیں -

کانفرنس کا پہلا باضابطہ اجلاس

کانفرنس کا سب سے پہلا باضابطہ اجلاس ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب میں منعقد ہوا - مسلمانوں کے تیرہ ۱۳ مطالبات کی متفقہ تائید کے متعلق تجویزیں پیش کی گئیں - اور اجلاس پر اس بات پر بحث ہوئی کہ آیا پہلے مخلوط انتخاب کی شرائط پر بحث کیجائے یا پہلے اس قسم کی ایک تجویز منظور کیجائے کہ مسلمان تیرہ مطالبات پر متفق ہیں اسکے بعد قیود پر بحث ہو بالآخر جناب مولانا محمد علی صاحب کے فارمولا اور ریزولیوشن پیکٹ پر بحث شروع ہوئی تقریباً دس بجے تک مختلف پہلوؤں پر غور کیا گیا - اور مخلوط انتخاب کی ان دونوں تجویزوں کے حسن و قبح پر روشنی ڈالی گئی - اسکے بعد دوسری صبح کیلئے اجلاس ملتوی ہو گیا -

اتوار کی صبح کا اجلاس

اتوار کی صبح کو پھر جناب راجہ صاحب سلیم پور کی صدارت میں اجلاس شروع ہوا - اور رات کی بحث جاری کی گئی اس سلسلہ میں یہ سوال پیدا ہوا کہ چونکہ بحث و مباحثہ میں وقت زیادہ صرف ہو رہا ہے اسلئے کم از کم اس قسم کی ایک تجویز منظور کی جائے جسمیں مسلمانوں کے متفقہ مطالبات کا ذکر ہو - جو ہندوؤں کے سامنے پیش ہو سکیں -

مسلم کانفرنس کی تجویز

سب سے پہلے شیخ عبد المجید صاحب سندھی نے مسلم کانفرنس کی اس قرارداد کے مطابق تیرہ مطالبات پیش کیے جو یکم جنوری ۱۹۳۲ء کو منظور ہوئی تھی - اور ان کے منظور کر لیے جانیپر مخلوط انتخاب کو کسی ایسی شرط کیساتھ قبول کر لینے پر زور دیا - جسپر ہندو مسلمان سب متفق ہو جائیں

جمعیۃ علمائے ہند کی تجویز

جمعیۃ العلماء ہند کی تجویز میں منجملہ دیگر مطالبات کے سب سے زیادہ زور اسلامی شریعت کے تحفظ اور اس کے نفاذ پر تھا - انہوں نے پرسنل لاء کی توضیح کے لیے ایک فٹ نوٹ داخل کیے جانیپر اصرار کیا -

ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کی ہوشیاری

اس سلسلہ میں ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے بڑی ہوشیاری کیساتھ مسلمانوں کے کسی مطالبہ اور طریق انتخاب کا ذکر کیے بغیر یہ تجویز پیش کی کہ یہ کانفرنس مالوی جی کی دعوت پر ہندو لیڈروں سے گفتگو کرنے کے لئے چند اراکین مقرر کرتی ہے

کمیٹی کا تقرر

غرضکہ اسی قسم کی مختلف تجاویز کی تحریک سے یہ اندیشہ تھا کہ کہیں کانفرنس کا مقصد ہی فوت نہ ہو جائے - اور باہمی اختلافات میں مزید اضافہ نہ ہو جائے - چنانچہ نواب محمد اسمٰعیل خاں صاحب کی تحریک پر اور ڈاکٹر سید محمود کی تائید سے یہ طے پایا کہ تیرہ اراکین کی ایک کمیٹی بنا دی جائے جو ان تمام تجاویز پر غور کر کے ایک متفقہ تجویز مرتب کر دے جو کانفرنس میں پیش ہو چکی ہیں - تاکہ جو تجویز منظور ہو کمیٹی میں ہر تجویز کے محرکین کو بھی شامل کر لیا گیا ہے - اسکے بعد اجلاس شام تک کیلئے ملتوی ہو گیا

سب کمیٹی کا اجلاس

سب کمیٹی کا اجلاس بالکل پرائیوٹ تھا - لیکن معلوم ہوا ہے کہ کافی بحث و مباحثہ کے بعد ایک تجویز مرتب ہوئی جو متفقہ کہی جا سکتی تھی - کمیٹی نے اپنا کام تین بجے کے قریب ختم کیا جس کی وجہ سے عام اجلاس چار بجے سے پہلے منعقد نہ ہو سکا

آخری عام اجلاس

آخری اجلاس چار بجے شام کو آج شروع ہوا سب کمیٹی کی کامیابی کی خبر اراکین سب کمیٹی کے بشرے سے ظاہر ہو گئی تھی جنہوں نے ساری کانفرنس میں امید کی لہر دوڑا دی -

علماء کرام کی تحریک

کانفرنس کا اجلاس جونہی شروع ہوا اور تجویز پڑھی گئی تو سب سے پہلے جمعیۃ العلماء ہند نے اس بات پر زور دیا کہ اس تجویز میں اُنکی اس توضیح کو شامل کیا جائے جو انھوں نے سہارنپور کے اجلاس میں پرسنل لاء کے متعلق منظور کی ہے جلسہ میں کافی بحث کے بعد بالاتفاق اسے منظور کر لیا گیا -

اتحاد کا اعلان

اسکے بعد حقیقتاً اتحاد کا اعلان ہو گیا - اور اسکی عملی صورت پیدا ہو گئی - اور جو قرارداد منظور کی اسمیں مسلمانوں کے ان تیرہ مطالبات کی جو مسلم کانفرنس کی طرف سے اب تک پیش ہوتے رہے ہیں - جمعیۃ العلمائے ہند کی توضیح (متعلق بہ تحفظ شریعت) کیساتھ منظور کیے گئے - اور بالاتفاق یہ طے پایا کہ اگر ہندو اور سکھ انھیں قبول کر لیں تو مسلمان مخلوط انتخاب پر رضامند ہیں - جسکا تصفیہ ہندو اور سکھ لیڈروں سے مل کر کیا جائے گا - اسکی گفتگو کیلئے تقریباً پندرہ اراکین کی کمیٹی بنائی گئی جو مالوی جی اور دیگر ہندو اور سکھ رہنماؤں سے تبادلہ خیالات کریگی

اراکین کمیٹی

اراکین کمیٹی میں سربرآوردہ حضرات مولانا ابو الکلام آزاد مولانا شوکت علی صاحب، ڈاکٹر سید محمود صاحب، نواب محمد اسمٰعیل خاں - راجہ صاحب سلیم پور - راجہ سید نواب علی صاحب شیخ عبد المجید سندھی مولانا ظفر علی خاں - ڈاکٹر ضیاء الدین - سیٹھ یعقوب حسن - مولانا حسین احمد صاحب - مولانا محمد سجاد - شاہ مسعود احمد شاہ وغیرہ حضرات ہیں -

کانفرنس کا اختتام

سب سے آخر میں پرزور اور مسرت انگیز تقریروں میں تجویز منظور کی گئی اور مولانا حسین احمد صاحب کی اختتامی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی -

ملک کے گوشہ گوشہ سے تائیدی تار

پنجاب کے اخبارات اور اینگلو انڈین پرچوں میں کانفرنس کی مخالفت کا ذکر کیا جا رہا ہے حالانکہ مولانا شوکت علی صاحب ڈاکٹر سید محمود صاحب مولانا ابو الکلام آزاد صاحب، اور مولانا حسین احمد صاحب وغیرہ ایک ایک آدمی کے نام دو دو سو

الہ آباد میں مسلمانوں ہندوؤں اور سکھوں کی کانفرنس منعقد ہوگی

مولانا شوکت علی صاحب اور پنڈت مالوی کی ملاقاتوں کے نتائج

دہلی - ۲۱ر اکتوبر - کل صبح پنڈت مدن موہن مالوی دہلی پہونچ گئے - اور وہ براہ راست ہلی روڈ میں مولانا شوکت علی صاحب کی جائے قیام پر پہونچے - یہاں پر مولانا شوکت علی صاحب - شیخ عبدالمجید صاحب سندھی صدر خلافت - مسٹر سید عبدالعزیز بیرسٹر ایٹ لا کے ساتھ طویل گفتگو ہوتی رہی - گفتگو کے اختتام پر جو تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک ہوئی حسب ذیل مشترکہ بیان پنڈت مدن موہن مالوی اور دیگر مسلم لیڈروں کی جانب سے شایع کیا گیا -

مشترکہ بیان:- ہم نے حالات پر غور کیا اور فیصلہ کیا کہ تمام ملتوں کے درمیان فوری تصفیہ کیلئے ہندوؤں اور سکھوں کے نمائندگان کی ایک میٹنگ ۳۰ر اکتوبر ۱۹۳۲ء کو الہ آباد میں منعقد کیجائے جو لکھنو کانفرنس کی مقررہ سب کمیٹیوں کیساتھ مشورہ کرکے تمام ملتوں کے درمیان فوری تصفیہ کیلئے راہ تلاش کرے - جس کے بعد ایک اور آل پارٹیز کانفرنس جسمیں عیسائی پارسی، اینگلو انڈین، یوروپین، اور دیگر ملتوں کے نمایندے شامل ہوں گے - قطعی تصفیہ کرنے کے لئے منعقد کیجائے گی

مولانا شوکت علی کی وایسرائے سے درخواست ملاقات معلوم ہوا ہے کہ پنڈت مدن موہن مالوی کے ساتھ گفتگو کرنیکے بعد جناب مولنا شوکت علیصاحب نے وایسرائے سے دوسری ملاقات کیلئے درخواست کی اور یہ ظاہر کیا کہ چونکہ وہ جلدی دہلی سے جانیوالے ہیں اس لئے ملاقات جلد ہونی چاہئے

صلح کیلئے صلح کی ذہنیت ہونی چاہئے

مسٹر آر بھقر مور ایڈیٹر اسٹیٹسمین دہلی اڈیشن سے ملاقات کیلئے جانے وقت مولانا شوکت علی صاحب نے ذیل بیان کو حسب ذیل بیان دیا :-

" صلح کے لئے یہ ضروری ہے اور ذہنیت اور فضا بھی صلح جوئی کی پیدا کیجائے - مجھے امید ہے کہ ہندو میری کوششوں کو سراہینگے - اور کانگریس پر زور دینگے - کہ وہ تحریک نافرمانی کو واپس لیلیں - میں اُس صلح کا آرزومند ہوں جو کہ ایک ملت اور طبقہ کیلئے ہوگی - جسمیں عورتیں بھی شامل ہیں -

مستقبل کے متعلق مولانا نے فرمایا کہ :-

میں ہز اکسلینسی کے جواب کا منتظر ہوں - ممکن ہے کہ میں کل تک مقیم رہوں - کیونکہ دہلی رہنے کا مقصد اولی صرف یہی تھا کہ فرقہ وارانہ سمجھوتہ کے متعلق ابتدائی مراحل پر گفتگو کرکے میں طے کرلوں -

پنڈت مالوی سے دوسری ملاقات معلوم ہوا ہے کہ مولینا شوکت علی نے پنڈت مالوی سے ایک اور ملاقات کی جو تقریباً ۱½ گھنٹہ تک جاری رہی جسمیں آیندہ الہ آباد کانفرنس کی تفصیلات پر غور کیا گیا

تاروں کی کثرت مولانا شوکت علی نے پریس کو مطلع کیا ہے کہ انہیں ہر روز بکثرت تار و خطوط اس قسم کے موصول ہو رہے ہیں جسمیں لکھنو کانفرنس کے نتایج پر مبارکباد دیجا رہی ہے

مولانا شوکت علی کی رامپور کو روانگی مولینا شوکت علیصاحب اپنے صاحبزادہ مسٹر احمد علی اور سکریٹری کی معیت میں کل شب رامپور روانہ ہوگئے - امید ہے کہ کل صبح دہلی واپس تشریف لائینگے

پنڈت مالوی کمزور ہوگئے پنڈت مدن موہن مالوی آج تمام دن مصروف رہنے کے باعث بہت ماندہ ہوگئے انہوں نے کلکتہ کا سفر ایک ہفتہ تک ملتوی کردیا ہے

گول میز کانفرنس سے قبل

"اتحاد کانفرنس" کے انعقاد کی تجویز

کل صبح امرتسر سے پنڈت مالوی کی آمد کے بعد، مالوی مولوی کانفرنس کی گفتگو کا ماحصل یہ تھا :-

مولانا شوکت علی صاحب :- میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ ہندوستان میں فرقہ وارانہ یکجہتی کیلئے گاندہی جی کو رہا کردینا چاہئے -

پنڈت مالوی :- موجودہ صورت حالات کے پیش نظر گاندھی جی کی موجودگی نہایت ضروری ہے -

مولانا شوکت علی اور پنڈت مالوی کے درمیان نہایت دوستانہ گفتگو ہوتی رہی - مولانا شوکت علی نے پنڈت مالوی کو وایسرائے کیساتھ ملاقات کی روئداد سنائی اور کہا کہ میں نے حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ گاندھی جی کو رہا کردے مولانا نے کہا مجھے امید ہے کہ ہندوستان میں بہت جلد امن و امان کا دور دورہ ہوجائے گا -

پنڈت مالوی کا اظہار خیال:- پنڈت مالوی نے دوران گفتگو میں ایک ایسی یونیٹی کانفرنس کے انعقاد کی ضرورت بتائی جسمیں ہندوستان کے مختلف العقیدہ اور ہر خیال کے لوگ شرکت کریں اور تجویز کیا کہ یہ کانفرنس گول میز کانفرنس سے قبل منعقد کیجائے تاکہ اسمیں گول میز کانفرنس اور برطانوی حکومت کے قبول کرنیکے لئے ایک مشترکہ پروگرام تیار کیا جائے پنڈت مالوی نے کہا کہ اس قسم کی کانفرنس کا انحصار اس فرقہ وارانہ اتحاد پر مبنی ہے جو ہندوؤں اور سکھوں اور مسلمانوں کی آیندہ کانفرنس کے نتائج کے طور پر حاصل ہو -

ہندوستان ٹائمز کے نامہ نگار کا بیان!

ہندوستان ٹائمز کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ پنڈت مدن موہن مالوی امرتسر سے دہلی پہونچتے ہی مولانا شوکت علی کی جائے قیام پر موٹر میں تشریف لیگئے - اور ڈیڑھ گھنٹہ تک گفتگو کی یقین کیا جاتا ہے کہ وایسرائے گاندھی جی کو رہا کرکے فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل میں اعانت کرنیکے لئے تیار ہیں - بشرطیکہ کانگریس کی جانب سے رویہ کی تبدیلی کا کوئی اشارہ کیا جائے -

دوپہر کے بعد مولانا شوکت علی برلا ہاوس تشریف لیگئے جہاں پنڈت مدن موہن مالویہ مقیم ہیں - اور بڑی دیر تک بند کمرے میں گفتگو کی -

جب پنڈت مالویہ جی شوکت علی سے ملنے گئے تو مولینا نے فرمایا "کہ ہم پرانے زمانہ کے لوگوں کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں - جن کو ہر وقت موت کیلئے تیار رہنا چاہئے - اسلئے ہمیں اسکا خیال رکھنا چاہئے کہ ہمارے مقاصد ہماری موت سے قبل ضرور پورے ہوجائیں -

ہز اکسلینسی وایسرائے

ہندو مسلم اتحاد کے متمنی ہیں

مولانا شوکت علی اور ہز اکسلینسی کی ملاقات

نئی دہلی - ۱۹ر اکتوبر - آج شام کو ہز اکسلینسی وایسرائے نے مولانا شوکت علی کو شرف باریابی بخشا - اور اس ملاقات میں مولانا شوکت علی نے ہز اکسلینسی کو لکھنو کانفرنس کی تفصیلات سے آگاہ کیا - مولانا شوکت علی جب ملاقات کے ۴۵ منٹ صرف کرکے ایوان وایسرائے سے برآمد ہوئے تو اخبار کے نمایندوں سے اس ملاقات کے متعلق صرف یہ کہا کہ ملاقات خوشگوار اور ہمدردی سے لبریز تھی - مولانا نے بعد میں یہ بھی فرمایا کہ ان پر ہز اکسلینسی کی اس خواہش کا نہایت خوشگوار اثر پڑا کہ ہندوستان کی مختلف جماعتوں میں اتحاد و اتفاق دیکھنے کے متمنی ہیں - مولانا شوکت علی نے فرمایا کہ اس ملاقات میں صرف فرقہ وارانہ سوال ہی پر گفتگو نہیں ہوئی بلکہ اور تازہ حالات پر بھی گفتگو ہوتی رہی - مثلاً گول میز کانفرنس وغیرہ -

برطانیہ کیجانب سے تجارتی معاہدہ کی تنسیخ کا نتیجہ

ماسکو - ۲۰ر اکتوبر برطانیہ نے روس کیساتھ تجارتی معاہدہ کو منسوخ کرکے ایک نازک صورت حال پیدا کردی ہے یقین کیا جاتا ہے کہ روس ضرور انتقام لے گا - اور برطانی مال کی درآمد پر سخت پابندی عائد کرے گا -

اسکاٹلینڈ نے بھی ہوم رول کا مطالبہ کردیا

سر ہربرٹ سموئل کی جماعت نے طے کیا ہے کہ آیندہ وہ اسکاٹ لینڈ کیلئے بھی ہوم رول کا مطالبہ شروع کرینگے - انھوں نے قوم پرور جماعت کے ایک وفد سے حال ہی میں گلاسکو یہ کہا کہ وہ اس مسئلہ کو ہرگز اب نظر انداز نہ کرینگے - پرتھ میں ایک تقریر کے دوران میں سر ہربرٹ نے ایک پروگرام پیش کیا جسکے مطابق ان کا خیال ہے کہ بیروزگاری کم ہوجائیگی - وہ روس کیساتھ تجارت کے حامی ہیں -

مہاتما گاندھی کیلئے آسانیاں بہم پہونچادو

لندن ۱۹ر اکتوبر - مسٹر رسل صدر انڈیا لیگ اور پروفیسر ہارلڈ لاسکی نے سر سپرو مسٹر دی - ایس شاستری اور مسٹر ایم - آر جیکار کو بحری پیغام ارسال کیا ہے کہ ہم پرزور طریقہ پر آپ کی توجہ مبذول کرتے ہیں کہ آپ مسٹر میکڈانلڈ کو تار دیکر مہاتما گاندھی جی کیلئے ہر ممکن آسانی بسلسلہ تبادلۂ خیال حاصل کرنیکا مطالبہ کریں اور اگر مسٹر میکڈانلڈ انکار کردیں تو ہم کو امید ہے کہ آپلوگ لندن کانفرنس کے

بقیہ مضمون صفحہ ۴

بلاقی اختلاف بھی دور ہوجائیگا - پنجاب کے مسلمانوں کی قلیل تعداد جداگانہ حلقہ انتخاب کے حق میں ہے لیکن ہندو اور عیسائی مخلوط انتخاب چاہتے ہیں - صرف یہی اختلاف ہے کہ جسکی وجہ سے ہندو مسلمان پہلے سیاسی طور پر ایک دوسرے سے برے نظر آتے ہیں یہ اختلاف ایک نہ ایک دن دور ہی ہوجائیگا لیکن سول ملٹری گزٹ چلا رہا ہے کہ اگر مخلوط انتخاب کا اصول تسلیم کرلیا گیا تو پنجاب میں فساد

جھوٹے دوست کی طرح

نقلی دوا مصیبت میں دھوکہ دیتی ہے!

نقلیں اصل کی خوبیوں کا دھوکہ دینے کیلئے بنائی جاتی ہیں اسلئے اصل کی خوبیاں رکھنے والی دواؤں کی نقلیں صرف نام کا ہی نقصان کرتی ہیں بلکہ کسی وقت پر دھوکہ دینے کی وجہ پرخطر ہوتی ہیں نقل پر آپ بھروسہ نہیں کرسکتے ہیں کوئی دوا نو دو عیب بھوش پنڈت ٹھاکر دت شرما وید اڈیٹر دیش اوپکار لاہور کی بنائی ہوئی

امرت دھارا

بہت سے خود غرض لوگ اسکی بڑھتی ہوئی بکری دیکھکر اس کی نقلوں سے پبلک کو دھوکہ دینیکی کوشش کرتے ہیں پبلک کی صحت و دولت کا نقصان ہوا اسلئے آپکو مشورہ دیا جاتا ہے آپ ہمیشہ پنڈت جی کا نام دیکھکر اصل امرت دھارا ہی خرید کریں!

قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ - نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ - نمونہ صرف آٹھ آنہ

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ امرت دھارا نمبر ۱۱ لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون - امرت دھارا روڈ - امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

لکھنؤ کانفرنس کی نمایندہ حیثیت

اہم شرکاء کی صوبہ وار فہرست

لکھنؤ کی مسلم کانفرنس میں ملک کے دور دراز گوشوں سے جو نمایندہ شخصیتیں مجتمع ہوئیں اُن کی تعداد سینکڑوں تک پہونچتی ہے ہم اُن میں سے مشہور حضرات کے اسمائے گرامی صوبہ وار عنوانات کے ماتحت درج کرتے ہیں تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ ہر صوبہ کی کسطرح نمایندگی ہوئی۔

صوبہ سرحد

میاں جعفر شاہ صاحب کاکاخیل، میاں احمد شاہ صاحب مسٹر یوسفی صاحب۔

صوبہ پنجاب

مولانا ظفر علی خاں، مولانا مفتی محمد نعیم صاحب۔ مولانا عبدالحنان صاحب۔ مسٹر فیروز الدین۔ مسٹر شمس الحق جرنلسٹ مسٹر عبداللہ یوسف۔

صوبہ یو۔ پی

نواب اسمٰعیل خانصاحب۔ راجہ صاحب سلیم پور۔ ڈاکٹر سید محمود۔ حضرت مولانا حسین احمد صاحب حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب۔ راجہ نواب علی صاحب۔ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد۔

صوبہ بہار

مسٹر عبدالعزیز بیرسٹر۔ قاضی احمد حسین سابق ایم۔ ایل سی۔ مسٹر شاہ محمد مسعود احمد ایم۔ ایل۔ اے۔ حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب۔ (نائب امیر شریعت صوبہ بہار)

بنگال

حضرت مولانا ابوالکلام آزاد۔ محمد اکرم خاں صاحب مولانا عبدالجبار صاحب۔

بمبئی و سندھ

مولانا شوکت علی صاحب۔ حاجی سیٹھ سلیمان قاسم مٹھا شیخ عبدالمجید صاحب جے۔ ایس۔ حاجی۔ مولانا محمد عرفان صاحب۔

مدراس

سیٹھ یعقوب حسن صاحب۔ مولوی عبداللطیف فاروقی صاحب یوسف سعید فیاض صاحب۔

دہلی و اجمیر و میواڑ

مسٹر آصف علی صاحب۔ سید محمد جعفری صاحب۔ غازی محی الدین صاحب۔

بلوچستان

نواب زادہ یوسف علیخاں۔ سردار غلام رسول خان صاحب ان کے علاوہ ہر صوبہ کے بکثرت ڈیلیگیٹ شریک تھے۔ اور اُن سے زیادہ افراد اور انجمنوں کے تائیدی تار موصول ہوئے تھے۔

سربرآوردہ شرکاء کانفرنس کی جماعت وار فہرست

یوں تو کانفرنس میں ہر خیال اور ہر جماعت کے صدہا اراکین شریک تھے مگر مشہور و سربرآوردہ حضرات کی جماعت وار فہرست حسب ذیل ہے:-

مسلم کانفرنس

(۱) نواب زادہ محمد اسمٰعیل خانصاحب۔ (۲) مولانا شوکت علی صاحب (۳) شاہ محمد مسعود احمد صاحب ایم۔ ایل۔ اے (۴) ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب (۵) سید ذاکر علی صاحب (۶) راجہ صاحب سلیم پور (۷) حسین امام صاحب۔

جمعیۃ خلافت

(۱) مولانا شوکت علی صاحب (۲) شیخ عبدالمجید صاحب سندھی (۳) مولانا محمد عرفان صاحب (۴) سیٹھ حاجی سلیمان قاسم مٹھا (۵) غازی محی الدین صاحب (۶) میاں جعفر شاہ صاحب کاکاخیل (۷) میاں احمد شاہ صاحب (۸) فیروز الدین صاحب (۹) مولوی محمد عثمان صاحب۔

جمعیۃ العلماء

(۱) حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی (۲) حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب (۳) حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب (۴) حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب (۵) حضرت مولانا بشیر احمد صاحب (۶) حضرت مولانا ابوالکلام آزاد صاحب (۷) مولانا ظفر علی خاں صاحب (۸) حضرت مولانا قطب الدین عبدالوالی صاحب (۹) حضرت مولانا عنایت اللہ صاحب (۱۰) حضرت مولانا محمد میاں صاحب۔ (۱۱) حضرت مولانا قاری عبداللہ صاحب (۱۲) حضرت مولانا فخر الدین صاحب (۱۳) مولانا محمد خفیع صاحب (۱۴) حضرت مولانا انیس احمد صاحب نگرامی۔ (۱۵) مولانا ریاست علی صاحب۔

نیشنلسٹ پارٹی

(۱) مولانا ابوالکلام آزاد صاحب (۲) ڈاکٹر سید محمود صاحب (۳) مسٹر خلیق الزماں صاحب (۴) مسٹر آصف علی صاحب (۵) مسٹر محمود اللہ جنگ (۶) قاضی احمد حسین صاحب ایم۔ ایل۔ سی۔ (۷) مسٹر یعقوب حسن صاحب۔ (۸) مسٹر رفیع احمد قدوائی۔ ۹۔ مولوی اکرم خانصاحب۔

شیعہ کانفرنس

(۱) راجہ نواب علیصاحب (۲) مرزا محمد ظفر حسین صاحب (۳) مرزا عابد حسین صاحب (۴) سید حیدر مہدی صاحب (۵) سید عباس

مسلم لیگ (۱) عبداللطیف فاروقی (۲) ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب

مسلمانوں کیلئے مذہبی تحفظات

کانفرنس نے حسب ذیل تین دفعات کو جو جمعیۃ العلماء ہند کے اجلاس منعقدہ ۳ اگست ۱۹۳۲ء میں بمقام سہارنپور منظور کی گئی تھیں مسلم مطالبات کی تشریح و توضیح کے طور پر خصوصیت کیساتھ منظور کیا ہے اور اِبتھی آل پارٹیز مسلم کانفرنس والی قرارداد کے ساتھ گفت و شنید کی اساس پر بنایا جائیگا

(۱) ہندوستان کی مختلف ملتوں کی کلچر۔ زبان۔ رسم الخط پیشہ۔ مذہبی تعلیم۔ مذہبی تبلیغ۔ مذہبی ادارے۔ مذہبی عقائد۔ مذہبی عقائد۔ مذہبی اعمال۔ عبادت گاہیں۔ اوقاف آزاد ہونگے اور حکومت ان میں مداخلت نکریگی۔

(۲) دستور اساسی میں اسلامی پرسنل لاء کی حفاظت کیلئے خاص دفعہ رکھی جائے گی جس میں تصریح ہوگی کہ مجالس مقننہ اور حکومت کی جانب سے اسمیں مداخلت نہ کیجائے گی۔ اور پرسنل لاء کی مثال کے طور پر یہ چیزیں فٹ نوٹ میں درج کیجائینگی مثلاً۔ احکام نکاح۔ طلاق۔ رجعت۔ عدت۔ خیار بلوغ تفریق زوجہ۔ خلع۔ عنن و مفقود۔ نفقہ زوجیت حضانت ولایت نکاح و مال۔ وصیت۔ وقف۔ وراثت تکفین و تدفین قربانی وغیرہ۔

(۳) مسلمانوں کے مقدمات فیصل کرنے کیلئے جنمیں مسلمان حاکم کا فیصلہ ضروری ہے۔ مسلم قاضیوں کا تقرر کیا جائے گا اور اُن کو اختیارات تفویض کیے جائینگے۔

گول میز کانفرنس کا اجلاس

لندن ۲۱ اکتوبر۔ گول میز کانفرنس کا اجلاس ۱۵ نومبر سے لندن میں شروع ہوگا

مسلمانوں کے سیاسی تحفظات

مسلمانوں کے جن سیاسی مطالبات پر اتفاق و اتحاد ہو گیا ہے وہ حسب ذیل ہیں:-

(۱) وفاقی طرز حکومت کا قیام۔ اور اختیارات مابقی صوبوں کو

(۲) کسی ملت پر اثر انداز ہونے والے مسودات قانون کے لئے اس ملت کی ۳/۴ اکثریت کا لزوم۔

(۳) نشستوں کی تخصیص۔

(۴) اقلیت والے صوبوں میں ویٹج۔

(۵) پنجاب اور بنگال میں آئینی اکثریت کا قیام۔

(۶) مرکزی اور صوبائی وزارتوں میں جائز حصہ۔

(۷) ملازمتوں میں متناسب حصہ۔

(۸) صوبہ سرحد اور صوبہ بلوچستان میں مساوی طرز حکومت

(۹) صوبہ سندھ کی علیحدگی۔

(۱۰) مرکز میں ۱/۳ نمایندگی۔

(۱۱) بغیر اجزاء وفاق کی رضامندی کے دستور اساسی میں ترمیم نہ ہوسکیگی۔

(۱۲) مسلمانوں کی تعلیم، زبان، مذہب، اور خیراتی اداروں کے تحفظ اور ترقی کیلئے سرکاری امداد میں کافی حصہ۔

(۱۳) مسلمانوں کے پرسنل لاء کا تحفظ (اس کی تشریح کے مطابق جو جمعیۃ العلماء ہند کی ہے)۔

لاہور ۲۲ اکتوبر چونکہ آرڈیننس ختم ہو رہا ہے اسلئے حکومت پنجاب کونسل میں ایک بل پیش کرکے مزید اختیارات حاصل کریگی۔ بل شایع کردیا گیا

سرسوتی لوئیاں

یہ ایک اعلیٰ قسم کی لوئی ہے جسے ہندوستانی Dhariwal کاریگر دھاریوال (پنجاب) میں بناتے ہیں اگر آپ کو اچھی اور مناسب قیمت کی لوئی درکار ہے۔ تو اِس لیبل کا دھیان رکھیئے۔

کئی خوشنما رنگوں میں ملسکتی ہے

سائز ۱۰۸ انچ × ۵۴ انچ

قیمت ۰ - ۱۲ - ۵ روپے

SARASWATI
REGISTERED

آج ہی ایک لوئی خریدیئے ہندوستان بھر میں کپڑے کے بیوپاریوں سے ملسکتی ہیں

مقامی ایجنٹ:- امپریل ایجنسی جنرل گنج - کانپور

یا براہ راست میل آرڈر ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۸ کو لکھئے

دی نیو ایجرٹن وولن ملز دھاریوال پنجاب

صوبہ متحدہ کی کونسل میں آرڈیننس بل

لکھنؤ ۲۲ اکتوبر۔ حکومت صوبہ متحدہ نے سرکاری گزٹ میں ایک بل شایع کیا ہے یہ بل کونسل کے اجلاس میں پیش کیا جائیگا چونکہ ۹ دسمبر کو آرڈیننس کی میعاد ختم ہو جائے گی۔ اسلئے مزید اختیارات حاصل کرنے اور سول نافرمانی کی تحریک کو ناکامیاب بنانے اور امن و امان قایم رکھنے کیلئے یہ بل پیش کیا جائے گا۔

آرڈیننس کو قایم رکھا جائے

بمبئی ۲۱ اکتوبر یوروپین ایسوسی ایشن کا جلسہ ہوا جس میں طے پایا کہ آرڈیننس کو اس وقت تک حکومت واپس نہ لے جب تک کہ تحریک سول نافرمانی بند نہ ہو جائے۔ اس پر افسوس کیا گیا کہ گاندھی جی نے وایسرائے کی عطا کردہ رعایت سے فائدہ اُٹھا کر رہا نہیں ہوئے۔

نوٹس ثبوت قرضہ بنام قرضخواہان

بحکم جناب بابو بہاری لال صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ صاحب بہادر کانپور

۵۴ نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۳۲ عیسوی

رگھوبر دیال ولد بھگوان دین قوم برہمن ساکن سلیم پور پرگنہ و ضلع کانپور انسالونٹ۔

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں رگھوبر دیال عدالت ہذا سے ۲۶ اگست سنہ ۱۹۳۲ء دیوالیہ قرار دیا گیا تھا۔ اور اسکو ۶ ماہ کی مدت بغرض ادخال درخواست ڈسچارج کے عطا ہوئی تھی۔ اب عدالت نے ۷ دسمبر سنہ ۱۹۳۲ء بغرض ثبوت قرضہ کے مقرر کی ہے ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اپنا قرضہ ثابت کریں۔ المرقوم ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۲ء

مہر عدالت

بحکم آر۔ پی۔ شرما
منصرم عدالت خفیفہ کانپور

(بقیہ صفحہ ۳)

اور تین تین سو تار ملک کے مختلف مقامات اور اسلامی انجمنوں کی کیطرف سے کانفرنس کی تائید میں آئے ہیں۔ اور مصالحت پر آمادگی ظاہر کی ہے۔

مہمانوں کی خاطر ومدارات

کانفرنس کے تقریباً تمام مہمان جناب راجہ صاحب سلیم پور کے مہمان تھے۔ راجہ صاحب کی مہمان نوازی خاطر اور وسیع اخلاق نے تمام شرکاء کو گرویدہ بنالیا۔ صرف یہی نہیں کہ آپ مہمانوں کے آرام وآسایش کا خیال رکھتے تھے بلکہ کانفرنس کی صدارت اخبار کے نمائندوں کی ملاقات اور نج کے مشوروں کی غیر معمولی مشغولیت میں بھی برابر اور بڑی باقاعدگی سے حصہ لیتے رہے۔ جسکا ہر شخص کو اعتراف تھا۔ مگر کانفرنس تین ہی دن میں ختم ہوگئی اور مہمان داری کی آسایشیں اور پرتکلف دعوتیں اس قدر دلچسپ تھیں۔ کہ مہمان سلیم پور ہاؤس میں اخیر وقت تک مقیم رہے

نیشنلسٹ مسلم پارٹی کا ایک جلسہ جمعہ کے دن سہ پہر میں چودھری خلیق الزمان صاحب کی کوٹھی پر مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مولانا ابوالکلام صاحب آزاد صدر جلسہ تھے چودھری خلیق الزماں، ڈاکٹر سید محمود صاحب، مولانا حسین احمد صاحب، ڈاکٹر ایس محمود اللہ جنگ صاحب، راجہ نواب علی صاحب مرزا عابد حسین صاحب، سید حیدر مہدی صاحب وغیرہ حضرات موجود تھے۔ جلسہ نے قرار دیا کہ اگر مسلم کانفرنس اور دیگر جماعتیں مخلوط انتخاب کی تجویز کو منظور کرلیں تو باہمی اتحاد اور اتفاق کی خاطر قوم پرور جماعت اُنکے دیگر تیرہ مطالبات کو تسلیم کرلیگی جائیگی اس شرط کیساتھ انہوں نے مصالحت کی تجویز کا خیر مقدم کیا۔

جمعیۃ علمائے ہند کا مشاورتی جلسہ

جمعیۃ علمائے ہند کا ایک مشاورتی جلسہ بھی ہفتہ کے دن سلیم پور ہاؤس میں مولانا قطب الدین عبدالوالی صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مولانا ابوالکلام صاحب آزاد۔ مولانا حسین احمد صاحب۔ مولانا ریاست علی۔ مولانا محمد شبیر صاحب۔ مولینا محمد شفیع صاحب، مولانا حفیظ الرحمن صاحب۔ اور مولانا مفتی محمد نعیم صاحب وغیرہ شریک تھے۔ چودھری خلیق الزماں صاحب اور مولانا ڈاکٹر سید محمود صاحب کو بھی خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ جلسہ میں موجودہ صورت حال پر غور کیا گیا اور باہمی اتحاد اور اتفاق کی خاطر باہمی سمجھوتہ کی تجویز کا خیر مقدم کیا گیا اور قرار دیا گیا کہ جمعیۃ اپنی تجاویز پر قائم رہتے ہوئے مصالحت کی ہر تجویز کا خیر مقدم کرے گی۔

بقیہ مضمون کالم ۲

نمایندہ بلوچستان کا بیان۔ نواب زادہ یوسف علیخاں اور سردار غلام رسول خاں (بلوچستان) نے کہا کہ ہم لوگ سیاسیات کی دنیا میں نو وارد ہیں ہم لکھنو کانفرنس کے مسلم رہنماؤں کے طرز عمل سے خوش ہیں اور امید کرتے ہیں کہ ہمارے ہندو بھائی بھی ہمارے جائز مقاصد میں ہماری امداد کریں گے انہوں نے لکھنو کانفرنس کے فیصلہ کی تائید کی۔ اور کہا کہ اس سے ایک نیا دور شروع ہوتا ہے

(**بقیہ مضمون کالم ۳**) اور اس خزاں رسیدہ چمن میں آمد بہار کے غلغلے پھر سنائی دینے لگیں گے۔ لیکن صد ہزار شکر ہے اس کریم کارساز کا جسنے مسلمانوں کے گم کردہ راہ کارواں کو صراط مستقیم پر گامزن ہونے کی توفیق عطا فرمائی اور دنیا کی اس نعمت عظمیٰ سے بہرہ مند کیا۔ جو اقوام وملل کی زندگی میں اُن کے عروج وارتقاء کیلئے نفوس حیات پرور کا حکم رکھتی ہے۔ (خلافت)

سنہری تاریخ کا دن ہندو مسلمان اور سکھ لیڈروں کی کانفرنس کی تاریخ آج ۲۰ر اکتوبر کو مقرر ہوگئی۔ اور طے پایا کہ ۳۰ر اکتوبر کو الہ آباد میں یہ کانفرنس ہو ہمیں امید ہے کہ اس دن دن کے عرصہ میں نہ صرف قائدین ملت بلکہ تمام اخبارات کانفرنس کی کامیابی کیلئے مناسب فضا پیدا کردیں گے۔ تاکہ ہندوستان کے خانگی جھگڑے آسانی کیساتھ طے ہوجائیں اور ملک کو امن وسکون

تمام ہندوستان میں اتحاد واتفاق کی خوشگوار فضا

لکھنو کانفرنس کے بعد زعماء ہند کے امید افزا بیانات

ہندو مسلم اخبارات کے مصالحانہ تبصرے

رہنمایان ملک کے خیالات

مولانا ابوالکلام آزاد کا بیان۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے فرمایا کہ فرقہ وارانہ نزاع کے متعلق چار سال کی تاریخ یہ کہتی ہے کہ بہتر سے بہتر حل تلاش کرنے کی پوری کوشش کیگئی لیکن ناکامیابی اور عام مایوسی کی انتہا اسوقت ہوگئی جبکہ وزیر اعظم نے فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل کیلئے اعلان کیا جس سے ہندوستان کی کسی جماعت کو تشفی نہیں ہوئی۔ اور ہندوستانی مسلمانوں کی حیثیت اور بھی ناگفتہ بہ ہوگئی۔ وقت کی سب سے بڑی ضرورت یہی ہے ایک متفقہ حل کیلئے ذرایع تلاش کیے جاویں۔ مولانا آزاد نے ہندوؤں اور سکھوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے اندر فیاضی کے جذبات پیدا کریں۔ اور اس مسئلہ کو وسیع زاویہ نگاہ سے دیکھیں۔ گفت وشنید کا اصلی موضوع اب مشترکہ انتخاب کا طریقہ ہے

راجہ صاحب سلیم پور کا بیان! لکھنو کانفرنس کے صدر راجہ صاحب سلیم پور نے فرمایا کہ کانفرنس بہت کامیاب ہوئی۔ اس میں آسام کے علاوہ تمام صوبوں کے نمایندہ شریک تھے۔ لیکن آسام کے مسلمانوں نے بھی ہمارے کام میں ہماری تائید کردی تھی۔ وہ تمام مطالبات جو دہلی کی مسلم کانفرنس منعقدہ یکم جنوری میں منظور کیے گئے تھے۔ نیشنلسٹ مسلمانوں نے منظور کرلیے۔ بجز طریقہ انتخاب کے جو مولانا محمد علی صاحب مرحوم کے فارمولا یا کسی دوسرے متفقہ حل پر موقوف ہوگا۔ مسلمانوں کی ان دونوں جماعتوں میں ایک کامل اتحاد ہوگیا ہے پنڈت مدن موہن مالویہ کی دعوت میں منظور کرلی ہے کہ اُنسے اور دیگر ہندو رہنماؤں سے فرقہ وارانہ مسئلہ پر بحث کریں میرے خیال میں اب کوئی شک نہیں ہے کہ بہت جلد ان دونوں فرقوں میں صلح اور مفاہمت ہوجائیگی۔ میں پنجاب کے ہندو بھائیوں اور سکھ بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ وقت کا خیال کریں اور پنڈت مدن موہن مالویہ کی مدد سے اپنے اختلافات کا حل نکالکر اپنی روایتی فیاضی کا اور "زندہ دلان پنجاب" ہونے کا ثبوت دیں۔ میں اس خوشگوار علامت پر بہت خوش ہوں کہ ہندو مسلم اور سکھ جماعتیں آپس میں متحد ہوکر آیندہ دستور اساسی کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں گی۔

راجہ نواب علی صاحب کا بیان ایسوشی ایٹڈ پریس کے نمایندہ سے ملاقات کرتے ہوئے شیعہ کانفرنس کے صدر راجہ نواب علی صاحب نے فرمایا کہ مسلم اتحاد حاصل ہوگیا اور مستقبل قریب میں بین الاتحاد بھی حاصل ہوجائیگا۔ یہ ایک غلط فہمی تھی کہ شیعہ حضرات کانفرنس کے الگ رہنا چاہتے ہیں۔ شیعہ کانفرنس کی مجلس عاملہ کے جلسہ میں صرف یہ بات کہی گئی تھی کہ ابتک انھیں کوئی دعوت نامہ موصول نہیں ہوا ہے۔ لیکن جب انھیں دعوت میں شرکت دی گئی تو وہ خوشی سے شریک ہوگئے

صوبہ سرحد کے نمایندہ میاں جعفر شاہ اور میاں احمد شاہ صوبہ سرحد نے کانفرنس کے نتائج پر اظہار اطمینان کیا اور کہا کہ جو نتیجہ حاصل ہوا ہے اس سے فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل کو بڑی مدد پہنچے گی۔

(باقی کالم ایک پر)

مسلم اخبارات کی آواز!

باہمی اختلافات ختم ہوگئے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ مسلمانوں کے مذہبی اختلافات ختم ہوگئے۔ پھوٹ دور ہوگئی رنجشیں نکل گئیں۔ تمام مسلمان ایک ہوگئے۔ بھائی بھائی ہوگئے اللہ کی نظر میں ہمیشہ وہ بھائی بھائی تھے۔ مگر شیطان الرجیم نے اُن کے دل بگاڑ ڈالے تھے۔ انمیں عداوت پیدا کردی تھی۔ انھیں دشمن بنادیا تھا۔ لیکن آج شیطان الرجیم سرنگوں ہے۔ اُسکی ذریات پر بدحواسی چھائی ہوئی ہے کیونکہ اللہ کے فضل واحسان سے مسلمان آج پھر بھائی بھائی ہوگئے ہیں مبارک ہیں پندرہ اور سولہ اکتوبر کے دن۔ مبارک ہے لکھنو کا شہر۔ مبارک ہیں شوکت علی اور اُن کے ساتھی، کیونکہ انہی دنوں میں، اسی شہر میں۔ انہی لوگوں کے ہاتھوں سے مسلمانوں کے دل جڑے ہیں۔ اُن میں الفت ومحبت پیدا ہوئی ہے آج شیطان کیلئے اور شیطان کی ذریات کیلئے روسیاہی اور موت ہے کہ تمام شرارتیں ٹوٹ چکی ہیں اور حق کا بول بالا ہوچکا ہے

(ہند جدید)

اتحاد ملت کے خوشگوار آثار

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

لاہور۔ دہلی۔ اور کلکتہ کے بعض رجعت پسندوں کے نفاق انگیز کوششوں، خفیہ ریشہ دوانیوں، اور بے ہنگام شور وشر کے باوجود اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ سلیم پور ہاؤس لکھنو کا وہ قومی وتاریخی اجتماع توقعات سے کہیں زیادہ کامیاب رہا۔ جسکی تحریک مولانا ابوالکلام آزاد۔ اور ڈاکٹر سید محمود نے ہندوؤں کے مسلمہ اور بزرگ ترین لیڈر پنڈت مدن موہن مالوی جی کے مشورہ سے بمبئی میں شروع کی تھی۔ اور جو مولانا شوکت علی صاحب کی تائید سے حسب مراد کامیاب ہوئی (حقیقت)

نئی اُمیدیں اور نئے ولولے! لکھنو کانفرنس ہندوستان کی تاریخ میں ایک جدید باب کا افتتاح کرتی ہے۔ آج عرش بریں سے ملائکہ مقربین مسلمانوں کی اس بھری محفل پر رحمت باری کے پھول برسانے کو قطار در قطار اتر رہے ہیں۔ آج وہ جو سراپردۂ غیب میں بظاہر خوابیدہ مگر در پردہ اپنی حیات افزا نگاہ کو شہید ملت کے لئے ملت بیضا کیلئے وقف کیے ہوئے ہے اپنے روحانی تصرف سے ہمارے دلوں میں ایک نیا درد ایک نیا سوز ایک نئی تڑپ پیدا کررہا ہے آج مدتوں کے بچھڑے ہوئے آپس میں مل رہے اور جو باقی رہ گئے ہیں اُن کے گلے ملنے کے امکانات بہت وسیع ہوگئے ہیں۔ آج رشتۂ اخوت اسلامی نئے سر سے نئے انداز کیساتھ استوار ہوتا ہے۔ اور ہندوستان کیلئے بالعموم اور اسلامی دنیا کیلئے بالخصوص ایک نیا دور نئے امیدوں اور نئے ولولوں کے ساتھ شروع ہوتا ہے (زمیندار)

خزاں رسیدہ چمن میں بہار! ابھی چند روز پیشتر کون گمان ہوسکتا تھا کہ مسلمانان ہند کا منتشر شیرازہ مجبر العقول طریق پر ایکبار پھر سلک تحاد میں منسلک ہوجائیگا (باقی کالم ایک پر)

ہندو پریس کا مصالحانہ رویہ

امن اور چین کی زندگی۔ مولانا ظفر علیخاں پنجاب کے ایک مقتدر مسلم لیڈر ہیں۔ انہیں عوام مسلمانوں میں جو رسوخ حاصل ہے وہ پنجاب کے کسی دوسرے مسلم لیڈر کو حاصل نہیں۔ ان حالات میں مولانا صاحب کا مسلم کانفرنس کی کارروائی سے کلیتہً اتفاق کرنا اس امر کی بین دلیل ہے کہ پنجاب کے عام مسلمان لکھنو کی مسلم کانفرنس کے فیصلوں سے اتفاق کریں گے۔ ہمیں کامل امید ہے کہ مولانا شوکت علی اور مولانا ظفر علیخاں کی متحدہ کوششیں پنجاب کے مسلمانوں کو ایک مرکز پر لانے میں کامیاب ہونگی۔ اور فرقہ پرست مسلمانوں کو ایسی منہ کی کھانی پڑیگی کہ ممکن ہوسکتا ہے کہ آیندہ چند سال کیلئے وہ سیاسیات سے الگ ہوجائیں۔ اور میدان ایک بار پھر قوم پرستوں کے ہاتھ میں آجائے۔ اور اگر ایسا ہوگیا سمجھ لینا چاہئے کہ ملک کو امن اور چین کی زندگی بسر کرنیکا کئی سال کے بعد ایک خوشگوار موقع ملجائے گا۔ (پارس)

مسلمانوں کا قابل اطمینان اقدام

لکھنو کانفرنس کے بعد فرقہ وارانہ اتحاد کی جانب دوسرا اقدام آل پارٹیز کانفرنس کا انعقاد ہوگا۔ یہ امر موجب اطمینان ہے کہ لکھنو کانفرنس نے پنڈت مالویہ کی تجویز کا خیر مقدم کرتے ہوئے ہندوں اور سکھوں کے نمایندوں سے گفت وشنید کرنے کیلئے ایک کمیٹی مقرر کردی ہے۔ مولانا شوکت علی نے مالوی جی کو کمیٹی کے تقرر کی اطلاع دیتے ہوئے ان سے آل پارٹیز کانفرنس کے انعقاد کی تاریخ اور مقام کے تعین کی درخواست کی ہے مولانا شوکت علی کا ارشاد ہے کہ ہندوستان دو ہفتہ میں متحد ہوجائے گا۔ یہ الفاظ یقیناً نہایت امید افزا ہیں۔ اسکے یہ معنی ہیں کہ مسلمانوں کے درمیان اپنے مطالبات پر اب اتنا اتفاق رائے موجود ہے کہ دوسرے فرقوں کیساتھ صاف صاف گفت وشنید نہایت آسانی سے ہوسکتی ہے اور بلا کسی تاخیر کے ایسا فرقہ وارانہ سمجھوتہ مرتب ہوسکتا ہے جو کہ وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ فیصلہ کی جگہ لے سکیگا (تیج)

سچے محبان وطن کا فرض

اس وقت ہندوستان کا سب سے اہم سیاسی مسئلہ درپیش ہے اسلیے ہر ہندوستانی کا فرض ہے کہ اس گتھی کو سلجھانے میں اپنے رہنماؤں کی تائید کریں۔ نہ کہ ڈیڑھ ڈیڑھ اینٹ کی جدا جدا مسجد بناکر قومی شیرازہ کو منتشر کریں اور اپنی خودنمائیوں کو زندہ رکھنے کیلئے آزادی وطن کو ہمیشہ کیلئے خیرباد کہدیں۔ وقت نازک ہے۔ قومی عزت۔ اتفاق اور اتحاد کی مقتضی ہے۔ خود غرضیوں کے نظر فریب جال سے بچنا ہر سچے محب وطن کا فرض ہے ضرورت ہے کہ ہم اپنے معمولی معمولی اختلافات کو بھلا کر ایک دوسرے کے سچے معاون اور مددگار بنکر قومی آزادی کے راستہ پر گامزن ہوں ؎

غلامی میں نہ کام آتی ہیں تقدیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوق عمل پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں (ویربھارت)

موجودہ حالت میں سمجھوتہ ناگزیر ہے! اجمال مسلمان لیڈروں کو اب یہ خیر خوشی ہے کہ سندھ کی علیحدگی حکومت اپنی مصلحتوں

بڈھوں سے سمجھوتہ کرلو

ورنہ مضطرب نوجوان دروازے پر کھڑے ہیں!

والیسرائے سے مولانا شوکت علی صاحب نے کیا کہا

والیسرائے سے مولانا شوکت علی کی ملاقات کے متعلق مزید حالات معلوم ہوئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مولانا شوکت علی نے والیسرائے سے دوران ملاقات میں یہ بھی کہا تھا کہ:۔

" بوڑھے اس جہان فانی سے اٹھتے جاتے ہیں اور یقین ہے کہ سابقہ قومیں جلد ختم ہو جائیں گی۔ مولانا محمد علیؒ کا انتقال ہو چکا ہے۔ پنڈت مالوی بیمار رہتے ہیں اور خود میری صحت بھی کچھ اچھی نہیں نوجوان دروازے پر تیار کھڑے ہیں اور بےچین ہیں لہذا یہ آسان ہوگا کہ ہندوستان میں بوڑھوں سے صلح کرکے امن وامان قایم کر دیا جائے میری صلح ایسی ہوگی کہ ہر تمام جماعتوں کے لئے ہو جنمیں برطانوی باشندے بھی شامل ہیں

لندن میں خوفناک بلوہ، پارلیمنٹ پر چڑھائی

لندن۔ ۱۹ر اکتوبر۔ بیکاروں کے مظاہرہ جات جو گذشتہ چند دنوں سے بڑھتے جاتے ہیں کل شام کو ایک پیچیدہ صورت اختیار کرلی۔ لندن کے مختلف حصوں سے ہزاروں کی تعداد میں بیکار جمع ہو گئے۔ انہوں نے کونٹی ہال کیطرف مارچ کرنا شروع کر دیا تھا۔ کہ انہیں راستہ میں سوار پولیس اور پیدل پولیس نے روک لیا جسپر مجمع نے سنگباری شروع کر دی۔ پولیس نے ڈنڈوں سے جواب دیا۔ اور مظاہرہ کنندوں کو منتشر کر دیا۔ مظاہرہ میں سے اکثر زخمی ہوئے۔ ۳۲ افراد گرفتار کر لیے گئے پولیس کے ۱۲۰ افراد بھی زخمی ہوئے۔ بلوائیوں نے بہت سی کھڑکیاں دوکانیں، اور ٹرام کی کھڑکیاں توڑ ڈالیں۔ لوٹ مار بھی ہوئی مگر حالات ... کو ... قابو پا لیا گیا۔ بیکار اس پروگرام پر کہ دارالعوام پر پیش قدمی کرتے پورا نہ کر سکے۔

انگلستان میں سرخ خطرہ

روس سے وائرلیس کے ذریعہ ہدایات موصول ہو رہی ہیں

لندن، ۱ر اکتوبر۔ ہزاروں کی تعداد میں بیکار جن کی تنظیم کمیونسٹ اور انڈیپنڈنٹ لیبر جماعتوں سے تعلق ہے۔ لندن کیطرف بڑھ رہے ہیں لندن اور صوبہ کے مختلف حصص میں مظاہرہ جاری ہیں۔ جو منظم گروہ لندن کیطرف بڑھ رہے ہیں وہ بہت زیادہ ڈسپلن کیساتھ مارچ کر رہے ہیں لندن میں اسوقت تقریباً ایک درجن انقلابی پرچوں کی فروخت ہو رہی ہے۔ اور ہزاروں کی تعداد میں ایسے لوگ موجود ہیں جو ہر روز وائرلیس کے ذریعہ روس سے ہدایات حاصل کر رہے ہیں۔

بحکم جناب بابو جنہاری لال صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیارات انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۵۸ نمبر انسالونسی ۱۹۳۲ء

تیو شنکر لال ولد سدھو قوم برہمن ساکن لوکمن محال شہر کانپور — سائل

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں سائل نے ایک درخواست انسالونسی مشعر قرار دیے جلنے دیوالیہ کے گذرانی ہے اور عدالت نے اس درخواست کی سماعت کے لئے ۲ر دسمبر ۱۹۳۲ء مقرر کی ہے۔ پس بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے جس کسی قرضخواہ کو کوئی عذر ہو روبرو عدالت ہذا تاریخ معینہ پیش کرے۔ درصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی

آمرقوم ۲۲ر اکتوبر ۱۹۳۲ء بحکم آربی شرما منصرم عدالت خفیفہ

(مہر عدالت)

قانون اوقاف اور بوہرہ قوم

حکومت نے مستثنی کرنے سے انکار کر دیا

بمبئی ۱۹ر اکتوبر۔ بمبئی کونسل نے مسٹر میر محمد بوچ کی ایک تجویز زیر بحث کی جسمیں حکومت سے درخواست کیگئی تھی کہ بمبئی کے مسلم اوقاف کی تحقیقاتی کمیٹی نے جو سفارشات کی تھیں اُن کو عملی جامہ پہنانے کیلئے اور مرکزی کمیٹی اوقاف قایم کی جائے بمبئی کے تمام مسلم فرقوں کے اوقات پر جو ... آرگو کمیٹی نے ایک ترمیم پیش کی کہ داؤدی بوہروں کو اس قانون سے مستثنی قرار دیا جائے۔

دیوان بہادر ... نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ تجویز میں جن سفارشات کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے بیشتر حکومت نے نافذ کر دی ہیں۔ اور داؤدی بوہروں کو مستثنی کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ چونکہ مسٹر قادری سکریٹری اوقاف ایک مسودہ قانون اس سلسلہ میں پیش کرنیکا وعدہ کر چکے ہیں اسلئے محرک کو اپنی تجویز واپس لے لینی چاہئے۔

جاپان اور روس کے دوستانہ تعلقات

... ۔ جاپان ... ٹوکیو جاتے ہوئے مسٹر کوکی ہیروٹا جاپانی سفیر متعین روس آج ... ایک انٹرویو میں انہوں نے فرمایا کہ جاپان کے متعلق روس کا رویہ دوستانہ ہے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ جاپان میں مسٹر ہیروٹا کی آمد سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جاپان حملہ نہ کرنے کے متعلق پیکٹ کے سلسلہ میں جلد ہی روس کیساتھ گفت وشنید کرنے والا ہے اسکا پہلا نتیجہ یہ ہوگا کہ روس منچوکیو کی ریاست کو منظور شدہ قرار دیدیگا۔

مسٹر عباس طیب جی کی پنشن بند کر دیگئی

بمبئی ۱۲ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ریاست بڑودہ نے مسٹر عباس طیب جی ریٹایرڈ چیف جسٹس بڑودہ ہائی کورٹ کی پنشن بند کر دی آپ کو سول نافرمانی میں حصہ لینے کے جرم میں متعدد بار سزا ہو چکی ہے۔

دہلی ائل فیملی کی نمایندگی کا مسئلہ

لکھنؤ ۲۲ر اکتوبر۔ بنارس سے اطلاع ملی ہے کہ منارٹیز کانفرنس کے صدر پرنس بخت بہادر سراج الدین ممبر دہلی رائل فیملی نے ایک خاص جلسہ میں یہ تجویز پاس کر کے گورنمنٹ اور سر تیج بہادر سپرو کو لکھا ہے کہ ملک کے آئندہ آئین میں دہلی رائل فیملی کے حقوق کی حفاظت کیلئے اودھ کے رئیس خان بہادر نواب سید حامد حسن خاں تعلقہ دار و آنریری مجسٹریٹ کو اپنی نمایندگی کیلئے منتخب کیا جاتا ہے موصوف سے یہ بھی استدعا کیجاتی ہے کہ دارالسلطنت دہلی کے معزول خاندان شاہی کے حقوق کی حفاظت کریں۔ کیونکہ آئندہ نظام حکومت میں انکو سخت خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔

پبلک سروس کمیشن شملہ

لکھنؤ ۲۲ر اکتوبر۔ سکریٹریٹ کے کلرکوں ٹائپ کرنیوالوں اور اُسکے دفتروں کا امتحان ۸ر نومبر ۱۹۳۲ء کو بمبئی کلکتہ مدراس۔ شملہ۔ لاہور اور الہ آباد میں ہوگا۔

اضلاع یوپی میں وقوعات ڈکیتی

لکھنؤ ۲۱ر اکتوبر۔ اضلاع یوپی میں گذشتہ ہفتہ اکتوبر تک گیارہ وقوعات مسلح اور غیر مسلح ڈکیتی کے ہوئے جنکی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

باندہ ۱۔ اٹاوہ ۱۔ میرٹھ ۳۔ بدایوں ۱۔ گونڈہ ۱۔ اعظم گڈھ ۱۔ کانپور ۳۔

بحکم جناب بابو جگ موہن کشور صاحب منصف بہادر کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۴۳۲ ۱۹۳۲ء

بعدالت منصفی کانپور ضلع کانپور

مسماۃ گنگا دئی بیوہ بابو سالگ رام قوم کایستھ ساکن کرنیل گنج شہر کانپور — مدعی

بنام ہلاسی ولد موے قوم بودھ ساکن کرنیل گنج کانپور — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعیہ نے آپ کے نام ایک نالش بابت ... رہنامہ کے دائری ہے۔ لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۷ر نومبر ۱۹۳۲ء وقت ۱۰½ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے۔ یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپکے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر آپ اپنی جواب دہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۶ ماہ اکتوبر ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم عدالت)

کلکتہ کے ہندؤں اور مسلمانوں کا مشترکہ جلسہ

کلکتہ ۲۲ر اکتوبر۔ البرٹ ہال میں آج شام کو ہندؤں اور مسلمانوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا شوکت علی۔ پنڈت مالوی اور مولانا آزاد کی مساعی جمیلہ کی داد دیتے ہوئے فرقہ وارانہ مصالحت اور اتحاد کی پرزور تائید کی گئی

الہ آباد کانفرنس ۳ر نومبر کو منعقد ہوگی

نئی دہلی ۲۳۔ اکتوبر۔ پنڈت گوبند مالویہ صاحبزادہ پنڈت مالوی نے ذیل کا بیان پریس کو برائے اشاعت بھیجا ہے اسمبلی اور پنجاب کونسل کے اجلاس ۷ر نومبر کو منعقد ہونگے اسلئے ارکان سے گفت وشنید کرنیکے لئے مالویہ جی نے مولانا شوکت علی کیساتھ فیصلہ کیا ہے۔ کہ الہ آباد کانفرنس کو ۳ر نومبر پر ملتوی کر دیا جائے۔ اور ہندو اور سکھ لیڈروں سے اپیل کی ہے کہ وہ کانفرنس کے انعقاد سے کم از کم دو روز پیشتر الہ آباد پہونچ جائیں۔ تاکہ ابتدائی جلسہ منعقد کئے جاسکیں پنڈت جی آج رات کو روانہ نہیں ہونگے۔

بنگال پریزیڈنسی مسلم لیگ کیطرف سے

لکھنؤ کانفرنس کی تائید

کلکتہ۔ ۲۲ر اکتوبر۔ بنگال پریزیڈنسی کی مسلم لیگ کی کونسل کے ایک غیر معمولی اجلاس میں جس کی صدارت مولانا اکرم خاں نے فرمائی ذیل کی قرارداد منظور کیگئی۔

تمام مسلم طبقوں کے باہم متفق اور متحد ہو جانے پر جلسہ ہذا اظہار تشکر اور اطمینان کرتا ہے۔ اور لکھنؤ کانفرنس کا متفقہ فیصلہ تہ دل سے منظور کر کے اُس کی بہت زبردست حمایت کرتا ہے۔

LAL-IMLI
PURE WOOL
بننے کے اونی دھاگے

لال املی کے اونی دھاگوں کے لئے ذمہ لیا جاتا ہے کہ یہ سو فیصدی خالص اونی ہیں۔ ان کو ہندوستانی کاریگر کانپور میں بناتے ہیں۔ یہ چار اونس کے گولوں میں فوراً استعمال کیلئے تیار رہتے ہیں ان کے بنے ہوئے کپڑے دھلنے میں بہترین اور پہننے میں خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔

مکسچر	تین روپیہ چار آنہ	فی پونڈ
رنگین	تین روپیہ	فی پونڈ
سفید	دو روپیہ ۱۲ر آنہ	فی پونڈ

اس درخت کا نشان دیکھ لیجئے

ہندوستان میں بنائے جاتے ہیں

مقامی ایجنٹ
مسرز چرنجی لال درگا داس
مسٹن روڈ۔ کانپور

مفت نمونوں کے لئے ڈپارٹمنٹ نمبر ۹ کو لکھئے

دی کانپور اولن ملز
کانپور

دلچسپ افسانہ

ایک ہمہ دان ایڈیٹر

(بقیہ صفحہ اوّل)

دبلا پتلا آدمی کھڑا تھا - کچھ دیر تک چپکا کھڑا رہا - پھر سر اُٹھایا خوفناک نگاہوں سے مجھے دیکھا چند انچ اور آگے بڑھا - اور جیب سے وہی اخبار باہر نکالا - میں متحیر تھا کہ الٰہی! کیا ماجرا ہے - بالکل سچ پوچھئے تو اس شخص کی صورت نے مجھے مرعوب کر دیا تھا "تم ہی نے یہ لکھا تھا؟" اُس نے دیوانوں کی سی آواز میں کہا یہ مجھے پڑھ کر سناؤ ہاں ہاں پڑھو پڑھو جلدی پڑھو - ورنہ میں گر پڑوں گا میرا دماغ چکرا رہا ہے جلدی کرو، جلدی کرو -

میں گھبرا گیا - جلدی سے اخبار اُسکے ہاتھ سے لیلیا اور جس عبارت کی طرف اُس نے اشارہ کیا تھا اُسے پڑھنے لگا

"کدو کا درخت شہتوت کے مشابہ ہوتا ہے دیہات کے باشندے اس کے پھل اور اس کی دیگر اشیاء رغنی روٹیوں میں بھرتے اور کھاتے ہیں - شہری باشندے اپنے مویشیوں کو اس کے پھل کھلاتے ہیں ... کھانے سے گائے بھینسوں کا دودھ گاڑھا ہوتا ہے - قدیم زمانے سے دستور چلا آتا ہے کہ کدو کا درخت فصل بہار سے نصب کرتے ہیں کیونکہ یہ درخت نہایت گھنا اور تناور اور سایہ دار ہوتا ہے"

میں یہاں تک پڑھنے پایا تھا کہ وہ شخص جھکا اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بہت زور سے مصافحہ کیا - بس بس اُسنے چلا کر کہا - اب مجھے یقین آگیا کہ بحمد اللہ میرا دماغ درست ہے - میں پاگل نہیں ہوا ہوں - کیونکہ تم نے یہ عبارت بالکل اسیطرح پڑھی ہے جسطرح آج صبح بار بار میں نے پڑھی تھی - اسوقت مجھے اپنی نگاہوں اور عقل پر شبہ ہو گیا تھا - فرط اضطراب سے مجھ پر ایک عجیب کیفیت طاری ہو گئی تھی - میرے گھر والوں کو یقین ہو گیا تھا کہ دیوانہ ہو گیا ہوں

میں مبہوت ہو کر اپنی کرسی پر بیٹھا تھا میں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ اسکا جنون یہاں آتے آتے ذرا کم ہو گیا تھا ورنہ نہ معلوم میری کیا حالت کر دیتا - یہ سوچ رہا تھا کہ خلاف توقع اصلی ایڈیٹر کو کمرے میں داخل ہوتا ہوا دیکھا نہایت ... پیشانی پر بل پڑے ہوئے کہنے لگا - الحمد اللہ کہ سفر پر نہ روانہ ہوا تھا - ورنہ قیامت ہی برپا ہو جاتی - اخبار کی شہرت برباد ہو گئی میں سمجھتا ہوں کہ ہمیشہ کیلئے برباد ہو گئی - بلاشبہ اخبار کی فروخت بہت زیادہ ہو گئی ہے کبھی اتنے پرچے نہیں بکے تھے جتنے آج بک گئے ہیں - لیکن کیا کوئی آدمی اسے گوارا کر سکتا ہے کہ دیوانہ بن کر شہرت حاصل کرے - اور پاگلوں کی سی بڑ ہانک کر روپیہ پیدا کرے خدارا مجھے بتاؤ کہ کس شیطان نے تجھے میرے اخبار کی ادارت قبول کرنے پر آمادہ کیا تھا - تم نے پہلے کیوں نہ بتایا کہ زراعت کی الف بے بھی تم نے نہیں پڑھی - تمہیں یہ بھی نہیں معلوم کہ گاجر کا پودا کیسا ہوتا ہے - درخت کس جگہ بویا جاتا ہے - اس منحوس وقت پر لعنت جب تم نے یہ کام قبول کرنے کی درخواست کی تھی براہ عنایت آپ ابھی تشریف لیجائیے - میں نے سفر ملتوی کر دیا سفر پر اور سفر کرنے والے پر لعنت - لیکن تم نے پہلے ہی کیوں نہ کہہ دیا کہ تم زراعت سے اسدرجہ جاہل ہو -

قارئین کرام میں آپ سے اقرار کرتا ہوں کہ ایڈیٹر کی اس آخری جملے نے مجھے بہت تکلیف دی - میں غصہ سے بدحواس ہو گیا - اور بڑی تلخی سے کہنے لگا کہ تم مجھ سے کیا جواب چاہتے ہو! ساری عمر میں پہلی مرتبہ ایسی نامعقول گفتگو میرے کانوں نے سنی ہے - لیکن لوبئے پر پنے جوڑے مضمون لکھنے والے کیا تجھے نہیں معلوم کہ اخبار نویسی کی دنیا میں چودہ برس سے کام کر رہا ہوں - اس تمام مدت میں آج پہلے میں نے کبھی نہیں سنا کہ اخبار نویسی کیلئے اتنی قابلیت کافی سے زیادہ ہے کہ کاغذ پر قلم گھسیٹ آجاوے -

تمھارے اخبار کی حقیقت ہی کیا ہے - کیا پدّی کیا پدّی کا شوربہ - دنیا کے بڑے بڑے اخبارات و رسائل کو ذرا آنکھ کھول کر دیکھو ان میں مختلف اہم موضوعوں پر کون مضامین لکھتے ہیں - ناٹک اور ڈراموں پر تنقید کن قلموں سے نکلتی ہے وہ لوگ ہوتے ہیں جنکو اس فن میں اتنی بھی قابلیت نہیں ہوتی کہ جتنی مجھے فن زراعت میں حاصل ہے کتابوں پر ریویو جو لوگ لکھتے ہیں جنھوں نے زندگی بھر دس سطر کا بھی کوئی رسالہ تصنیف یا تصنیف نہیں کیا - تجارتی و اقتصادی معاملات پر لمبی چوڑی تمہیدیں لوگ لکھتے ہیں جو یا تو دیوالیئے اور قلاش ہو چکے ہیں یا مسرف فضول خرچ ہوتے ہیں - عقلمند تم جانتے ہو کہ شراب کے خلاف اخلاقی مضامین کون لکھتے ہیں - یہ وہ ہوتے ہیں جن کے منہ سے کبھی شیشہ جدا نہیں ہوتا - جنہیں ایک سطر لکھنے کیلئے ایک گلاس چڑھانے کی پہلے ضرورت ہوتی ہے زراعتی اخبار و رسائل کی ایڈیٹری کون کرتے ہیں معاف کیجئے گا آپ ہی جیسے حضرات تم آج مجھے اخبار نویسی کے گر سکھانے آئے ہو حالانکہ میں نے منزلوں اس راہ میں ۴ بار پڑھ چکے ہیں - مجھ پر اسکا کوئی راز مخفی نہیں - مجھے معلوم ہے کہ جو اخبار نویس جتنا زیادہ جاہل اور لغو نویس ہوتا ہے اتنی ہی زیادہ شہرت حاصل کرتا ہے - روپیہ کماتا ہے - عزت پیدا کرتا ہے - قسم خدا کی اگر میں عالم کے بجائے جاہل ہوتا باحیا ہونے کے بجائے بے حیا ہوتا، خاکسار ہونے کے بجائے طرار و لسان ہوتا تو میرے لئے اس سے زیادہ آسان بات اور کوئی نہ تھی کہ اس ملک میں لازوال شہرت اور عظیم دولت حاصل کر لیتا - لیکن ہر آدمی کو الگ طبیعت ملی ہے چونکہ تم نے مجھ سے یہ توہین آمیز برتاؤ کیا ہے اسلئے میں تمھارے کام سے ابھی دست بردار ہوتا ہوں - لیکن تم پر یہ واضح ہو جانا چاہئے - کہ میں نے اپنا فرض باحسن الوجوہ انجام دیا ہے خود تمھیں اعتراف ہے کہ اخبار کی اشاعت اس ہفتہ بہت زیادہ ہو گئی ہے - اگر ایک ہفتہ میں اور رہ جاتا تو بیس ہزار تک بکری ضرور ہو جاتی - تم نے اپنا نقصان کیا میرا کچھ بھی نقصان نہیں ہوا - اچھا خدا حافظ یہ کہہ کر میں نے اپنی چھڑی اٹھائی اور دفتر سے رخصت ہو گیا -

(ماخوذ)

الٰہ آباد ہائیکورٹ کا قائم مقام چیف جسٹس

الٰہ آباد - ۲۲ اکتوبر - ۲۰ اکتوبر کو سر سلیمان چیف جسٹس الٰہ آباد ہائیکورٹ لندن جا رہے ہیں اس لئے آپکی جگہ سر لال گوپال مکرجی کا تقرر کیا گیا ہے

احمد آباد ۲۲ اکتوبر بادل سنگھ نے وزیر ہند پر ۲ سو روپیہ کیلئے دیوانی عدالت میں دعویٰ دائر کیا ہے کہ بیٹے کا جرمانہ بابت کیوں

اگر آپ تجربہ کر کے دیکھیں گے تو ضرور یقین ہو جاوے گا کہ

قبض و بدہضمی		خون اور منی کی خرابی		جریان احتلام سرعت انزال رقت منی	سخت سے سخت نامردی	
	دل و دماغ اور معدہ		قوت حافظہ کی کمزوری		وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کرنے کے لئے	

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں لاثانی اور شرطیہ علاج ہیں

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ للعہ

صحت و تندرستی کی لغت نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کامشاستر مفت طلب فرماویں

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

مستند اسٹار ٹریڈ مارک رجسٹرڈ

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن

سنہ ۱۸۸۴ء

پچاس برس سے مشہور و معروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

REGD. ابلاری

(امراض مستورات کی دوا)

اس دوا کے استعمال سے عورتوں کی کل بیماریاں جیسے کم و زیادہ دنوں میں ماہواری ہونا - خون پتلا آنا - سر، کمر، پیڑو کے درد - متلی وغیرہ خرابی حیض کی کل شکایتیں فوراً جاتی رہتی ہیں -

قیمت فی شیشی ڈھائی روپیہ ۲؍۸ ڈاک محصول دس آنہ ۱۰؍

عورتوں کے مرض پر سوت کے لئے

REGD. کیشراج

(سر کے تیلوں کا بادشاہ)

مشہور لیڈروں کا پسندیدہ

خوشبودار تیلوں میں سب سے اچھا اور مفید دوا آمیز

بغیر آمیزش وہائیٹ آئل - اس تیل کو استعمال کیجئے -

قیمت فی شیشی پندرہ آنہ ۱۵؍ ڈاک محصول دس آنہ ۱۰؍

(نمونہ تین آنہ ۳؍ صرف ایجنٹوں ہی سے مل سکتا ہے)

نوٹ :- دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں - اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں

صیغہ نمبر ۷۵ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ : کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

امساک کے لئے بے نظیر دوا ہے - قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

یوسکت واری روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ علاوہ محصولڈاک

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ ۳۹۴ - کالبادیوی روڈ | لکھنؤ ایجنٹ - نگم میڈیکل ہال ناکہ فتح گنج

کانپور ایجنٹ - گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ | الٰہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک

دہلی ایجنٹ - جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک | آگرہ ایجنٹ - رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبد السلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا پرنٹر خواجہ عبد الواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD, NO; A, 1424

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

قیمت سالانہ ... ششماہی ...

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۶	کان پور چہارشنبہ ۲ نومبر ۱۹۳۲ء مطابق ۲ رجب المرجب ۱۳۵۱ھ	نمبر ۴۱

صدائے سازگار اتحاد

(از جناب غلام مصطفےٰ فخر سہسرامی)

مژدہ اے اہل وطن آمد بہار اتحاد
جھوم کر آیا ہے ابر کوہسار اتحاد

مست ہر سو پھر رہے ہیں بیقرار اتحاد
کون کہتا ہی نہیں ہم مائل صلح و صلاح

مسلم دل خستہ کی شیرازہ بندی ہو ابھی
تشنہ کامان وطن سیراب ہو جائینگے اب

حسن نیت چاہیے حسن عمل کیواسطے
دیکھئے کہتی ہیں کیا موجے و پیمانہ جی

مانتے ہیں ہم اسے فرض سیاست ضرور
ہندو و مسلم کا ملنا مجمع البحرین ہے

"لحن داودی" سر دنکا سُر کیوں پکار ہو

جلوہ آرامی شود روئے نگار اتحاد
لہلہا اٹھیگا بیشک کشت زار اتحاد

ہے نظر افروز کیف بادہ خوار اتحاد
ہے شعار اپنا ازل ہی سے شعار اتحاد

ہو عیاں عالم میں پھر لیل و نہار اتحاد
رخ ادھر کردے ذرا ای آبشار اتحاد

یہ جو حاصل ہو تو حاصل ہو وقار اتحاد
ہند میں پھیلی ہوائے خوشگوار اتحاد

دیرپا ہوجائے یارب یادگار اتحاد
ہو اگر دونو طرف ہاں اعتبار اتحاد

قوم نے سن لی صدائے سازگار اتحاد

سربلندی کیوں نہ ہو اقوام عالم میں ہمیں
فخر اگر ہو سر پہ تاج افتخار اتحاد

(الجمعیۃ دہلی)

بنگال کے ہندو لیڈر ہندو مسلم سمجھوتہ کیلئے تیار ہیں

حالات امید افزا اور تسلی بخش ہیں

کلکتہ ۳۰ اکتوبر کل شام کو بنگال کے ہندو لیڈروں سے پنڈت مدن مالویہ نے چار گھنٹہ تک گفتگو کی - دوران گفتگو میں تمام لوگوں کا رویہ بہت معتدل تھا اور وہ ہندو مسلم سمجھوتہ کیلئے بیتاب نظر آتے تھے - معلوم ہوا ہے کہ گفتگو اطمینان بخش طریق پر کامیاب رہی اور چند امور ایسے طے کئے گئے جو ہندو مسلمانوں کے اختلافات کو دور کریں گے کانفرنس کی کارروائیوں میں اخبارات کے نمایندوں کو شریک نہیں کیا گیا -

پنڈت مالویہ آج صبح چند مسلم لیڈران سے ملاقات کرینگے اور آج ہی شام کو الہ آباد روانہ ہوجائینگے - بر لبھی پنڈت مالویہ کی قیامگاہ پر پچاس سے زائد ہندو لیڈروں کا اجتماع ہوا - جہاں ان مسائل پر بحث و تحقیق ہوئی جو بنگال اور تمام ہندوستان پر اثر انداز ہونگے - سب سے بڑی بات یہ ہے کہ بنگال کے ہندو لیڈران مسلمانوں سے سمجھوتہ کے لئے تیار ہیں - کیونکہ انہوں نے مجلس مشاورت میں اپنے رویہ سے اس امر کو ظاہر کردیا تھا -

لندن کانفرنس کے عشاق کا بیان

بمبئی - ۲۹ اکتوبر - راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں شرکت کے لئے انگلستان کو روانگی سے قبل سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکر نے حسب ذیل مشترکہ بیان شایع کیا ہے -

ہم مایوسی یا مسرت کے جذبات لیکر انگلستان نہیں جارہے ہیں ہمارے راستہ میں یہاں اور انگلستان میں جو مشکلات حائل ہیں اُن سے ہم بخوبی واقف ہیں - اپنے نظریہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم یہ بخوبی سمجھتے ہیں کہ ہم صوبہ جات اور مرکز میں کس چیز کے خواہشمند ہیں - چنانچہ ہم اپنے نظریہ کے متعلق بہترین کوشش کریں گے اسوقت جو کچھ ہم کہہ سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ اگر مجوزہ آئین ایسا ہوا جس کی کہ ہم اپنے اس نظریہ کے مطابق جو سب کو معلوم ہے دیانتدارانہ طور پر تائید کرسکتے ہیں - تو ہم اسکی منظوری کیلئے سفارش کریں گے - برخلاف اسکے اگر مجوزہ آئین اس قسم کا ہوا کہ ہم تائید نہیں کرسکتے تو اس کام میں ہماری شرکت کا خاتمہ ہوجائے گا - جس کے متعلق گذشتہ تین سال سے کوشش کررہے ہیں -

کیا برار اعلیٰحضرت کو واپس کردیا جائیگا

نئی دہلی - ۲۹ اکتوبر - گذشتہ کچھ عرصہ سے برار کے مستقبل کے متعلق مختلف قیاسات کیے جارہے ہیں - چنانچہ کچھ "ہندوستان ٹائمز" نے اس مسئلہ کے متعلق جو فیصلہ ہوا ہے اُس کی تمام سرگذشت شایع کی ہے - لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ انقطاعی فیصلہ اسوقت تک نہیں ہوگا جب تک کہ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کا اجلاس ختم نہ ہوجائے - اطلاعات مظہر ہیں کہ حکومت ہند اپنے دوست اعلیٰحضرت نظام حیدر آباد کے ساتھ فیاضانہ برتاؤ کرنا چاہتی ہے - اور غالباً جو کچھ وہ مطالبہ کررہے ہیں اُسکا کثیر حصہ اُن کو حاصل ہوجائے گا برار کے ریاست حیدر آباد میں شامل ہوجانے پر اُن کو اپنا جھنڈا لہرانے اور سالگرہ کی رسم ادا کرنے کا حق حاصل ہوگا علاوہ ازیں انکے برار ویسٹ آفس کے ذریعہ آمدنی میں بھی اضافہ ہوگا - نیز برار کا ولیعہد مقرر کرنے کا بھی اُن کو اختیار ہوگا اس سلسلہ میں دہلی اور لندن کے درمیان گفت و شنید جاری ہے

اعلیٰحضرت حضور نظام کی بے مثل فیاضی

حضرت اقدس و اعلیٰ نے براہ خسروانہ بھنڈارکر اورینٹل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ پونہ کو ایک مہمان خانہ کی تعمیر کیلئے جو نظام گیسٹ ہاؤس کے نام سے موسوم ہوگا یکمشت مبلغ ۲۵ ہزار روپیہ سکہ کلدار اور انسٹی ٹیوٹ کیجانب سے مہابھارت کی اشاعت کیلئے دس سال تک سالانہ ایک ہزار روپیہ کلدار کی امداد منظور فرمائی ہے -

تیسری گول میز کانفرنس کے مصارف

نئی دہلی ۳ اکتوبر - توقع کیجاتی ہے کہ تیسری گول میز کانفرنس پر ۲ لاکھ روپیہ خرچ آیگا - یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس دفعہ وزرا کو والیان ریاست کی نمایندگی کرینگے اخراجات

چین میں جنگ بدستور جاری ہے

لندن ۲۹ اکتوبر کل دارالعوام میں انڈر سکریٹری معاملات خارجہ کپتان اڈن نے چین کے فوجی حالات پر ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سوچین اور شان ٹنگ میں جنگی حالات بدستور ہیں - شان ٹنگ میں صوبہ میں چیفو پر فوجی قوت کا مظاہرہ کیے بغیر قبضہ کرلیا گیا - جنگ بدستور جاری ہے - لیکن برطانوی باشندوں کی جانی و مال کیلئے کوئی خطرہ محسوس نہیں کیا جاتا -

گذشتہ چند ہفتوں سے چین کے بعض دیگر وسطی مقامات کے حالات تبدیل ہوگئے ہیں - اور فوجی افسر اکین کو یہاں نکال دینے

دور فاصلہ تک نکالنے میں کامیاب ہوگئی ہے اور خلیج ان کا ایک حصہ ان سے بالکل صاف ہوگیا ہے پیکنگ ہانکاؤ ریلوے پر ابھی حالات معمول پر نہیں آئے ہیں اور خطرہ باقی ہے -

مصر اور برطانیہ کے دوستانہ تعلقات

لندن ۲۹ اکتوبر کل دارالعوام میں سوال کیا گیا کہ کیا حکومت بتائیگی کہ موجودہ مصری گورنمنٹ اور برطانیہ کے مابین تعلقات کیسے ہیں ؟ اسکا جواب انڈر سکریٹری معاملات خارجہ کپتان اڈن کیطرف سے دیا گیا کہ اس بات کے اظہار سے خوشی ہوتی ہے کہ برطانیہ کا تعلق مصری گورنمنٹ کیساتھ دوستانہ ہے اسوقت مصری گورنمنٹ کا انتظام ترقی پذیر حالت میں ہے لیکن برطانیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
جمال پر توقع عزم مستقل میں ہے — زبان پہ مدعی ہو تو جیب سے تیر
صداقت ہفتہ وار
جلد ۱۶ | کانپور - چہارشنبہ - ۲ نومبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۴۱

آہ! سر علی امام

پٹنہ کی ۱۲ اکتوبر کی خبر ہے کہ سر علی امام جو کہ مسلمانوں کے ایک مقتدر لیڈر اور ہندوستان کے مایہ ناز فرزند تھے حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اتوار کی صبح کو انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سر علی امام دیوالی کی رخصت اپنے موسم سرما کے مکان یعنی رانچی میں گذارنے تشریف لائے تھے اور وہیں آپ کا انتقال ہوا اور دفن کئے گئے۔ آپ کا جنازہ نہایت خاموشی کے ساتھ اٹھایا گیا۔ اور جنازہ میں لیڈی امام سر حسن امام اور آپ کے قریبی اعزہ شریک تھے

سر علی امام کی موت کے اسباب جو معلوم ہوئے ہیں انسے معلوم ہوتا ہے کہ اتوار کی نصف شب کو جبکہ وہ آرام میں تھے اختلاج قلب کا دورہ ہوا جو تھوڑی دیر بعد جاتا رہا اور اسکے بعد دو دفعہ پھر دورہ ہوا اور طبی امداد پہونچنے کے قبل آپ اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

سر علی امام کا انتقال ایک قومی اور ملکی سانحہ ہے ایسے نازک دور میں آپ جیسے مدبر کی مسلمانوں کو خصوصاً اور ہندوستان کو عموماً ضرورت تھی اس وقت جبکہ آپ کے مشوروں کی ملک کو اشد ضرورت تھی آپ کا انتقال ناقابل تلافی نقصان ہے۔

سر علی امام ان بلند پایہ ہستیوں سے ایک تھے جنپر ہندوستان کو بجا طور پر فخر ہو سکتا ہے

سر علی امام موضع سنورا ضلع پٹنہ میں ۱۱ر فروری ۱۸۶۹ء کو ایک معزز خاندان سادات میں پیدا ہوئے کہ جو تمام صوبہ بہار میں اپنی علمی اور معاشرتی خصوصیات کی بدولت نمایاں ہے آپ کا خاندان سلطنت مغلیہ کے خاندان سے قبل ہندوستان آیا تھا۔ سر علی امام کے والد شمس العلما، نواب سید امداد امام اثر موجودہ زمانہ کے زبردست شاعر اور مستند عالم سمجھے جاتے ہیں۔ آپکے دادا خان بہادر سید وحید الدین پہلے ہندوستانی تھے جو کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بنائے گئے تھے۔ اور آپکے پردادا خان بہادر سید امداد علی ایک مشہور و معروف ملکی و قومی کارکن تھے۔

سر علی امام اپنی قانونی قابلیت کی بدولت زمانہ حاضرہ کے صف اول میں شمار کیے جاتے تھے آپ نے سنہ ۱۸۹۰ء میں بیرسٹری کی تعلیم حاصل کر کے کلکتہ ہائی کورٹ میں پریکٹس شروع کی اور اپنی قابلیت کا سکہ جما دیا

سر علی امام نے مسلمانوں کے پہلے سیاسی وفد کی قیادت کی جو کہ منٹو مارلے اسکیم کے سلسلہ میں مسلمانوں کے حقوق کی حیثیت و اہمیت ثابت کرنے انگلستان بھیجا گیا تھا

سر علی امام سنہ ۱۹۱۰ء میں بنگالی گورنری مجلس منتظمہ کے پہلے ممبر منتخب ہوئے اور اسی سال وائسرائے کی ایگزیکیٹو کونسل کے دوسرے ہندوستانی [illegible] پہلے مسلمان ممبر منتخب ہوگئے

اور آپ ہی کی کوششوں کی بدولت صوبہ بہار صوبہ بنگال سے علیحدہ ہوا۔

سر علی امام سنہ ۱۹۱۶ء میں جبکہ وائسرائے کی ایگزیکیٹو کونسل کی ممبری سے علیحدہ ہوئے تو آپ کو پٹنہ عدالت العالیہ کی ججی پیش کی گئی۔ اور اسی سال گورنر بہار نے آپ کو اپنی ایگزیکیٹو کونسل کا ممبر بنالیا

سنہ ۱۹۱۹ء میں اعلیٰ حضرت حضور نظام نے آپ کو حیدر آباد بلا کر صدر اعظم کے منصب پر فائز کیا۔ اور مؤید الملک کا خطاب عطا فرمایا۔

حکومت برطانیہ آپ کو ہندوستان کی طرف سے انجمن اقوام میں نمائندہ بنا کر بھی بھیج چکی ہے

گذشتہ دوسری گول میز کانفرنس میں بھی آپ شریک ہو چکے ہیں۔ اور وہاں آپنے نیشنلسٹ پارٹی کی ترجمانی کی۔ غالباً دوسری گول میز کانفرنس میں یہ واقعہ یادگار رہے گا کہ جب آپ نے کسی معاملہ پر کچھ کہنا چاہا تو صدر اعظم برطانیہ نے آپ کو روک دیا۔

بہر حال اس وقت جبکہ ہندوستان کو آپ جیسے مدبر کی اشد ضرورت تھی اور یہ ظاہر ہے کہ آپ جیسے مقنن سے آئینی گتھیوں کے سلجھانے میں ہندوستان کو بہت کچھ امداد مل سکتی تھی ہماری بدقسمتی سے قدرت نے آپ کو ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا کر دیا۔

نہ صرف ہم بلکہ سارا ہندوستانی اس مایہ ناز فرزند کی موت پر اُن کے والد سید امداد امام آپ کے بھائی حسن امام اور تمام خاندان اور دیگر اعزہ کے ساتھ شریک ہیں اور خدا سے دعا ہے کہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرماوے۔

الہ آباد اتحاد کانفرنس

لکھنو کانفرنس کی کامیابی کے بعد اس کی اشد ضرورت تھی کہ سکھوں ہندوں اور مسلمانوں میں بھی سمجھوتہ اور اتحاد ہو جائے چنانچہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کیلئے مولانا شوکت علی اور راؤ اور پنڈت مدن موہن مالویہ نے زبردست کوشش کی اور باوجود بیمار ہونے کے پنڈت مالویہ نے تقریباً سارے ہندوستان کا دورہ کر کے مختلف جماعتوں سے مفاہمت کے متعلق گفت و شنید کر کے لوگوں کو اسپر راضی کیا اور کہا جاتا ہے کہ ان تمام گفتگوؤں سے پنڈت مالویہ نہایت خوش اور مطمئن ہیں۔ اور امید کیجاتی ہے کہ ۳ر نومبر کی کانفرنس کامیاب ہوگی۔

ہم بھی سکھ، ہندو، مسلم لیڈروں سے مذہب و قوم اور ملک کے نام اپیل کرینگے کہ وہ الہ آباد کانفرنس میں یہ سمجھ کر شرکت کریں کہ بلا سمجھوتہ کے نہ اٹھیں گے ٭

آئینہ کانپور

دیوالی کا تہوار

دیوالی کا تہوار ہندوں کا ایک بہترین تہوار ہے مگر نہ معلوم کسطرح قمار بازی اس تہوار کا جزو لاینفک بنگئی ہے جس کی بدولت لاکھوں انسانوں کو پریشانی لاحق ہو جاتی ہے کانپور میں ہر ایک تہوار نہایت شد و مد کیساتھ منایا جاتا ہے چنانچہ یہاں دیوالی میں قمار بازی بھی اعلیٰ پیمانہ پر ہوتی ہے چونکہ حکومت ایک مذہبی رسم کیوجہ سے دو تین روز کیلئے قمار بازی کی عام اجازت دیدیتی ہے اسلئے عام راستوں پر نہایت آزادی کیساتھ جوا ہوتا ہے اور ہزاروں انسان اُسکے شکار ہو جاتے ہیں۔

امسال خانصاحب منشی امتیاز محمد خاں صاحب کوتوال شہر نے نہایت تدبر اور دانشمندی سے کام لیکر عام راستوں پر قمار بازی کے اڈے قایم کرنے کی سخت ممانعت کر دی تھی مگر چونکہ لوگ اسکے عادی تھے اسلئے انہوں نے اسکی کچھ زیادہ پرواہ نہ کی اور پولیس نے تقریباً ۵۶۳ جواریوں کو گرفتار کر لیا ہے

کہا جاتا ہے کہ تھانہ انور گنج سے ۱۳۸ تھانہ کرنیل گنج سے ۶۶ تھانہ کوتوالی سے ۱۳۲ تھانہ چھاونی سے ۶۶ اور باقی دیگر تھانوں سے گرفتار ہوئے ہیں۔ تقریباً سب لوگوں کو فوراً ضمانتیں لینے کے بعد چھوڑ دیا گیا۔

ہم کو امید ہے کہ امسال کے طرز عمل کی بدولت آیندہ سال دیوالی میں قمار بازی کا دور دورہ نہوگا۔ اور ہزاروں انسان تباہی و بربادی سے نجات حاصل کر سکیں گے۔

گول میز کانفرنس

حکومت نے صوبجات متحدہ کے مسلمانوں کی نمایندگی کے لئے خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا وایم ایل سی کو گول میز کانفرنس میں مدعو کیا ہے۔

میونسپل بورڈ کے اچھوت امیدوار

آدھ ہندو اچھوت سبھا نے ۲۶ اکتوبر کو ایک جلسہ کر کے مندرجہ ذیل لوگوں کو میونسپل بورڈ کے انتخاب میں حصہ لینے کیلئے نامزد کیا ہے

وارڈ نمبر ۱:- بھگت دھگن داس کریل (چمار)
بمقابل بابو رگھناتھ شیوال۔
وارڈ نمبر ۳:- چودھری شیو پرشاد (دھوبی)
بمقابل بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ
وارڈ نمبر ۵:- کیشو پرشاد کریل،
بمقابل ڈاکٹر سندر لال نگم
وارڈ نمبر ۱۰:- رام پرشاد دھانک
بمقابل رائے صاحب بابو بھگوان داس
وارڈ نمبر ۱۲:- ماسٹر موہن لال کریل
بمقابل پنڈت شیش نراین تیواری
وارڈ نمبر ۱۶:- ودیا سروپ کریل
بمقابل بابو رام نراین گرگ۔

لالہ نرنجن لال پر حملہ!

۳۰ر اکتوبر کی رات کو ۴ بجے لالہ نرنجن لال ولایتی کپڑے کے تاجر جبکہ ایک دوسرے ولایتی کپڑے کے تاجر کے مکان سے واپس آ رہے تھے۔ کہ ایک نامعلوم شخص نے حملہ کر کے ناک پر ضرب کاری لگائی اور ناک کے دونوں حصوں پر گہرا زخم لگا۔ باوجود کوشش کے حملہ آور گرفتار نہو سکا فوراً ہی ڈاکٹری امداد حاصل کی گئی اور مستند ڈاکٹروں نے آکر ناک کا زخم سی دیا۔

کہا جاتا ہے کہ لالہ جی کے دلال بدھو نامی شخص کا اکثر [illegible] ہو چکا ہے آپکی دوکان پر پکٹنگ کے سلسلہ میں تقریباً [illegible] سو دلال گرفتار ہو کر سزایاب ہو چکے ہیں۔

انسپکٹر جنرل پولیس

انسپکٹر جنرل پولیس کی تشریف آوری کے سلسلہ میں ۲۸ر اکتوبر کو کرزن پارک میں پولیس کا ایک پریڈ ہوا۔ اور پولیس افسران کو حسن کارگذاری کے صلہ میں انعامات دیئے گئے

خانہ تلاشی

پولیس نے مسٹر روپ کشور کے مکان واقع چیلا محال کی تلاشی لیکر تقریباً ۵۰ فوٹو جنگ سنگرام کے برآمد کئے اور لے گئی۔

ڈاکخانہ میں چوری

۲۸ر اکتوبر کی رات کو کلکٹر گنج کے ڈاکخانہ کا قفل توڑ کر ۱۶ روپیہ کے ٹکٹ چرا لیے گئے۔

ٹیکس کلکٹر کو سزا

مرزا محمد حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر کی عدالت سے بابو کنور بہادر میونسپل ٹیکس کلکٹر دفعہ ۴۰۶ یعنی غبن کے الزام میں ایک سال کی قید بامشقت اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔

میونسپل انتخابات

میونسپل بورڈ نے اپنے ۲ر نومبر کے جلسہ میں میونسپل انتخابات کے نامزدگی اور انتخاب کیلئے مندرجہ ذیل تاریخیں مقرر کی ہیں۔ نامزدگی کی تاریخ ۱۲ر نومبر سے ۱۵ر نومبر تک انتخاب کی تاریخ مسلمانوں کیلئے ۳ر دسمبر اور غیر مسلم کیلئے ۵ر دسمبر

آیندہ کانپور
میونسپل انتخاب کے متعلق جلسہ
باشندگان ڈپٹی کے پڑاو کی رائے

۱۱ر اکتوبر کی شام کو بمقام ڈپٹی کا پڑاو پنڈت [illegible] کی صدارت میں ڈپٹی کے پڑاو کے باشندوں کا ایک جلسہ آیندہ انتخاب کے سلسلہ میں منعقد ہوا جس میں حسب ذیل رزولیوشن بالاتفاق پاس ہوا گذشتہ انتخاب میں ہمارے وارڈ نمبر ۱۱ سے چودھری [illegible] پرشاد بحیثیت میونسپل بورڈ کے ممبر منتخب کئے گئے تھے چودھری صاحب نے اپنے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیئے اور پبلک کی ہر طرح کی خدمت کرتے رہے اور خدمت کرنیکے لئے تیار رہتے ہیں وہ پبلک کی ہر تکلیف رفع کرنے کیلئے ہر طرح کی کوشش کرتے رہتے ہیں اسلئے انکو ان خدمات کیلئے شکریہ ادا کرتے ہوئے جلسہ اُن سے تحریک کرتا ہے کہ وہ اس وارڈ سے آیندہ الکشن میں پھر کھڑے ہوں ڈپٹی کے پڑاو کے جملہ باشندگان وعدہ کرتے ہیں کہ ہم انکو ہر طرح سے امداد دینگے اور اپنا نمائندہ انھیں ہی منتخب کرینگے۔

منشی مادھو پرشاد۔ دیبی سہائے باجپئی۔ لالہ [illegible] لال ڈاکٹر گنگا پرشاد دھانکا۔ منشی لال۔ دیا شنکر۔ مہابیر۔ شیو رام جیدا سنگھ۔ بدری پرشاد۔ شیو ناتھ ورما۔ نواب سنگھ۔ اوما شنکر [illegible] رام ناتھ اوستھی۔ رام لال۔

باشندگان سیسہ مئو کی رائے

آج بتاریخ ۲۶ر اکتوبر سنہ ۳۲ء ۹ بجے شام کو تیرتھ بھون میں محلہ آنند باغ سیسہ مئو میں بابو تیج بھج سہائے کی زیر صدارت ایک جلسہ ہوا۔ اور یہ رزولیوشن بالاتفاق پاس ہوا۔ کہ بابو جھنگری پرشاد میونسپلٹی کا ممبر ہو کر اس محلہ کی بہت خدمت کی ہے۔ اور اسپر پبلک بھی یہ [illegible] انکو ووٹ دینا چاہتی ہے اور عرض کرتی ہے کہ وہ ممبری کیلئے اسیطرح پبلک کی پھر [illegible]

وزیر اعظم برطانیہ کا گاندھی جی کی رہائی پر اصرار

مولانا شوکت علی، والیسرائے اور ہندو سکھ لیڈروں میں تبادلہ خیال

بعض سرکاری اخبارات کے الزامات کا دنداں شکن جواب

بمبئی ۲۴ر اکتوبر۔ بمبئی کرانیکل نامہ نگار خصوصی لندن سے رقم طراز ہے۔ کہ وزیر اعظم گاندھی جی کی رہائی کے زبردست حامی تھے۔ مسٹر بالڈون کو بھی انہوں نے رضامند کر لیا تھا۔ لارڈ اروِن بھی ان کے ہم خیال تھے۔ لیکن حکومت پرست طبقہ بالکل اسکے خلاف تھا۔ خصوصاً سر جان سائمن کی پارٹی تو اس کے لئے قطعاً آمادہ نہ تھی۔ معلوم ہوا ہے موجودہ وزارت اب جو طریقہ کار اختیار کرنے والی ہے وہ حسب ذیل ہوگا:۔

۱۴ر نومبر کو وزیر اعظم لارڈ سنکے، سر تیج بہادر سپرو، مسٹر جیکر، مسٹر کیلکر اور سر آغا خاں میں تبادلہ خیال۔ اس کے بعد وزیر اعظم گول میز کانفرنس کی کارروائی کے پہلے ہی ہفتہ میں وزارت کی طرف سے ایک اعلان دیں گے جس میں اصلاحات ہند سودہ قانون میں تکمیل پر زور دیں گے۔

اس اعلان کے بعد خیال ہے کہ مسٹر شاستری اور دیگر دوستوں کے ذریعہ گاندھی جی کو اس بات پر رضامند کیا جائے گا کہ وہ حکومت پر اعتماد کریں اور کانفرنس کے دوران میں تحریک عدم تعاون بند کردیں۔ اگر مسٹر شاستری وغیرہ اس میں کامیاب ہوگئے تو گاندھی جی اور دیگر سیاسی قیدی فوراً رہا کردیے جائیں گے۔ اور رسمی طور پر صلح کا ایک سمجھوتہ ہو جائے گا۔

نامہ نگار یہ بھی لکھتا ہے کہ وزارت کے بعض ارکین کا یہ بھی خیال ہے کہ اٹاوہ اور بے روزگاری کے مسئلہ میں چونکہ وزیر اعظم سے انگلستان والے بہت ناراض ہیں اسلئے گاندھی جی پھر انگلستان گئے تو حکومت کے وقار پر اثر پڑے گا۔ کیونکہ وہ حسب سابق اب کے بھی ان حلقوں میں جائیں گے جہاں بیروزگاری زیادہ ہے۔

معاصر لبرٹی کا نامہ نگار مقیم لندن رقم طراز ہے کہ پارلیمنٹ کے مزدور ارکان گاندھی جی، پنڈت جواہر لال نہرو، کی صحت اور شریمتی سوبھاش چندر بوس کی حالت اور طبی رپورٹ کے متعلق دارالعوام میں چند سوالات دریافت کریں گے اور حکومت سے معلوم کریں گے کہ کانگریس کے ساتھ سمجھوتہ کیلئے حکومت نے کیا کارروائی اختیار کی مزدور جماعت کانگریس کے ساتھ صلح کرنے کی تجویز پیش کرے گی۔ اور حکومت پر اسے منظور کرنے کیلئے زور دے گی۔

مولانا شوکت علی کا مقصد

جب سے مولانا شوکت علی صاحب نے مسلمانوں کے مطالبات کو منوانے کی غرض سے ہندو لیڈروں خصوصاً مالوی جی سے گفتگو شروع کی ہے مختلف فرقوں کی طرف سے وہ قسم قسم کے طعنوں اور الزامات کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ شنبہ کی صبح کو مولانا جب رام پور سے واپس آئے تو اُن سے ان الزامات کا ذکر کیا گیا جس پر وہ بہت ہنسے اور فرمایا کہ "میری کوئی خاص غرض نہیں ہے میں بڈھا ہو چکا دنیا کا سارا لطف اُٹھا چکا عزت بھی ایسی ملی کہ لوگوں کو رشک آیا۔ ہر دلعزیزی بھی وہ نصیب ہوئی کہ جہاں جہاں گیا لوگوں نے اپنے شانوں پر جلوس نکالا اب نہ تو لیڈری کی آرزو ہے نہ قیادت کی تمنا۔ جو کچھ خواہش ہے صرف یہ ہے کہ زندگی کے یہ چند لمحات جو باقی ہیں انھیں ملک و ملت کی خدمت میں صرف کردوں۔

مولانا نے فرمایا کہ "مسلمانوں نے کم سے کم مطالبات جو پیش کیے تھے اُن پر ہم آخر وقت تک قایم رہے اور ہماری دلی تمنا تھی کہ وہ پورے کیے جائیں۔ لیکن جب انکا بڑا حصہ ٹھکرا دیا گیا تو قدرتی طور پر مجھے مسلمانوں کے مفاد کا فکر ہوا۔

علاوہ بریں میں نے یہ بھی دیکھا کہ جب تک ملک میں امن وامان قایم نہ ہوگا۔ کوئی قوم اپنی بہبو کا کوئی کام نہ کرسکے گی میں نے ایک خادم کی حیثیت سے یہ کوشش کی کہ میں ایک طرف مسلمانوں کے منصفانہ مطالبات کو پورا کراؤں اور دوسری طرف ملک میں عام اطمینان اور سکون قایم کروں اس سے زیادہ میری کوئی غرض نہیں ہے۔

میں نے انگلستان میں اپنے بعض دوستوں سے اور خود ہندوستان میں بھی یہ وعدہ کیا تھا کہ میں امن قایم کرنے کی پوری کوشش کروں گا۔ لکھنؤ میں ہم نے جو پہلا قدم اُٹھایا ہے وہ نہایت کامیاب ثابت ہوا۔ میں نے اپنے دوستوں اور رفیقوں سے جو میری اس کوشش کو اچھی طرح نہیں سمجھتے تھے یہ اپیل کی تھی کہ وہ میرے ساتھ ہو جائیں کیونکہ میں بغیر اُن کے کچھ نہیں کرسکتا۔ نیز انہیں بھی میری ضرورت ہے چنانچہ مولانا شفیع داؤدی آج شام کو دہلی آجائیں گے اور مجھ سے اُن سے گفتگو ہوگی۔ مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مسلم لیگ بھی لکھنؤ کانفرنس کی قرارداد کو منظور کرنے والی ہے۔

ہندو مسلم اتحاد کا اہم اقدام

ہمارا دوسرا قدم بہت ہی اہم ہے یعنی ہندو مسلمانوں اور سکھوں میں مفاہمت پنڈت مالویہ اس سلسلہ میں انتھک کوششیں کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ ان کی کوششوں سے جو سمجھوتہ ہوگا اس سے سب مطمئن ہو جائیں گے۔

بہت ہی نازک مسائل پر گفتگو ہو رہی ہے اور میں نے اس سلسلہ میں والیسرائے سے ملاقات کی ہے میں زیادہ سے زیادہ یہی کہہ سکتا ہوں کہ انہوں نے بڑی ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ اور ایک باعزت صلح سے وہ بہت خوش ہونگے ابھی کوئی نہیں کہہ سکتا کہ شرائط کیا ہے میں پریس سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ میری طرف سے الفاظ نہ گڑھیں۔ یا جو کچھ میں کہتا ہوں اُسکے خلاف معنی نہ لگائیں۔

وہ جلسہ جو الہ آباد میں ۳۰ر اکتوبر کو ہونے والا ہے اب ۵ نومبر کو منعقد ہوگا۔ کیونکہ سکھوں نے خود اپنی کانفرنس کے باعث اسکے التوا کی درخواست کی تھی۔ بیٹے ڈاکٹر مونجے سے گذارش کی تھی کہ وہ مجھ سے ملیں یا میں اُن سے ملوں انہوں نے براہ عنایت آج سہ پہر کو میرے پاس آنے کا وعدہ کیا ہے پنڈت مالویہ اپنی علالت کے باوجود تمام کوشش کرنے کو ہمہ وقت تیار ہیں۔

ہندوستان اور برطانیہ میں مصالحت

اگر خدا نے چاہا تو تیسرا عمل یہ ہوگا کہ الہ آباد کے سمجھوتہ کے بعد دہلی یا لندن میں ہندوستان اور برطانیہ میں سمجھوتہ ہوگا۔ میں ابھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اسکی شرائط ہوں گی۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ ہر شخص ایک متفقہ سمجھوتہ کا خواہشمند ہے۔ تاکہ ہم سب ملکر اس حیرت افزا ملک کی بہبودی کیلئے کام کرسکیں بیشن کوئی خطرناک ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ لوگ اس خطرہ میں نہ پڑیں گے۔ میں یقیناً چاہتا ہوں کہ گاندھی جی اس مفاہمت کو جلد کامیاب کرنے میں ہماری مدد کریں۔ اس کے لئے میں ہر شخص کے آگے جھکنے کو تیار ہوں اس میں مجھے شان یا فخر کا ذرا بھی خیال نہیں ہے۔

گول میز کانفرنس میں نہ جانے پر میری مایوسی کا جو ذکر کیا گیا ہے اُسکے متعلق مجھے یہ کہنا ہے کہ اگر چکاگو (امریکہ) کا ریڈیا تھ بورڈ مجھے اہم کام کیلئے چھوڑ دیتا

* تو میں خوشی سے دعوت قبول کرلیتا مجھے آج امریکہ روانہ ہونا اور ۲۷ کو امریکہ پہونچکر پروگرام کے مطابق اپنا لکچر شروع کردینا چاہئے تھا۔ میں امریکہ جانے کے لئے مضطرب ہوں اور امید کرتا ہوں کہ یہ التوائے سفر عارضی ہے۔

ہندوستان میں میرا کام بالکل خدا کے ہاتھ میں ہے ہم صرف کوشش کرسکتے ہیں اور نتیجہ کو اسپر چھوڑ دیتے ہیں جنگ سے صلح ہمیشہ بہتر ہے اور ہندوستان کو جنگ کا کافی حصہ مل چکا ہے۔ ہم سب باعزت صلح کے خواہاں ہیں۔ جو سب کے لئے مسرت کا موجب ہوگی۔

دہلی ۲۳ر اکتوبر۔ مولانا شوکت علی صاحب نے کل صبح پہونچتے ہی باہمی گفتگو اور مصالحت کو مختلف صوبوں سے تقویت پہونچانے کی کوششیں شروع کردیں معلوم ہوا ہے کہ مولانا آج (اتوار کو) ڈاکٹر مونجے سے بھی گفتگو کرنے والے ہیں۔ جو مولانا کی کوٹھی پر دوپہر میں یا اُس کے بعد جاویں گے۔ قوی امید ہے کہ اس نچ کی گفتگو کے بعد کوئی صورت ایسی نکل آوے گی کہ ڈاکٹر مونجے کے تازہ بیان سے جو خطرات پیدا ہوگئے ہیں وہ دور ہو جاویں گے۔

مولانا شوکت علی صاحب کی معلوم ہوا ہے کہ مولانا

والیسرائے سے ملاقات شوکت علی نے والیسرائے سے ملاقات کے دوران میں حسب ذیل انتہائی فقرہ کہا:۔

بوڑھے اس جہان فانی سے اُٹھتے جاتے ہیں اور یقین ہے کہ سابقہ نسلیں جلد ختم ہو جائیں گی۔ مولانا محمد علی کا انتقال ہو چکا ہے پنڈت مالویہ بیمار ہیں اور خود میری صحت اچھی نہیں نوجوان دروازے پر تیار کھڑے ہیں اور چیز یہ ہیں لہذا یہ آسان ہوگا کہ ہندوستان میں بوڑھوں سے صلح کرکے امن وامان قایم کردیا جائے۔ میری صلح ایسی ہوگی جو کہ تمام نسلوں کے لئے ہو جس میں برطانی باشندے بھی شامل ہیں۔

فرقہ وارانہ مصالحت کے بغیر لندن کانفرنس ناکامی

مسٹر محمد علی جناح کا اظہار خیال

لندن ۲۵ر اکتوبر۔ مسٹر محمد علی جناح نے نمایندے رپورٹر سے دوران ملاقات میں فرمایا کہ فرقہ وارانہ سمجھوتہ کی عدم موجودگی میں تیسری گول میز کانفرنس کے کامیاب ہونے کی کوئی امید نہیں ہے ہندوؤں اور مسلمانوں کیلئے موثر تعلقات کا دارومدار فرقہ وارانہ سمجھوتہ اور دوستانہ تعلقات [illegible] ہونے پر ہے۔ جس سے آیندہ آئین پر کامیابی کے ساتھ عملدرآمد ہونے کی گارنٹی ہو جائے گی۔ فرقہ وارانہ اختلافات دور ہونے پر حکومت خوداختیاری کا حاصل کرنا نہایت آسان کام ہے اس طریقہ کے سوائے ہندوستان کو سوراج ملنے کا اور دوسرا طریقہ نہیں۔ جب تک فرقہ وارانہ [illegible] ہوتا برطانیہ لازمی طور پر ثالث رہیگا۔ اور یہ قاعدہ ہے کہ ثالث کو وہ اختیارات حاصل ہوتے ہیں جن کے ذریعہ وہ اپنے فیصلہ کو زبردستی منظور کراسکے۔ گذشتہ دونوں گول میز کانفرنسوں کے ناکام ہونے کی یہی وجہ تھی کہ ہم اپنے فرقہ وارانہ مشکلات کا حل نہیں کر سکے تھے۔ اور اب جبکہ تیسری گول میز کانفرنس شروع ہونے والی ہے جس میں تمام مسائل طے ہو جانے چاہئیں اور اسوقت بھی ہم فرقہ وارانہ امور کے متعلق جھگڑ رہے ہیں ہمارا تمام وقت نہیں، تو وقت کا بہترین حصہ اور ہماری قوت اس گتھی کو سلجھانے میں رائیگاں جائے گی جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندوستانیوں کے ہاتھوں میں خصوصاً مرکز میں ذمہ داری دیے جانے کے مسئلہ کیطرف برطانیہ کے نمایندوں کی ٹھوس اور متحدہ توجہ مبذول نہ ہوسکے گی۔

اغلب ہے کہ ملک معظم کی حکومت کو ہی فیصلہ کرنا پڑے گا حکومت کو مندرجہ ذیل صورت حالات کا مقابلہ کرنا پڑے گا:۔

اول مہاراجگان کے درمیان کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا (۲) اس میں بھی ابھی شبہ ہی ہے کہ آیا برطانی ڈیلی گیٹوں میں بھی باہمی سمجھوتہ ہو جائے گا۔ (۳) برطانی اور ہندوستانی ڈیلی گیٹوں کے درمیان بھی سمجھوتہ ہونے کی امید نہیں ہے (۴) کانگریس راجی ہے گی لہذا اب تک جو فیصلہ جات ہو چکے ہیں اُن کو زبردستی ہندوستان کے سر تھوپ دیا جائے گا۔ اور اُن کو بطور متفقہ اسکیم یا ملک معظم کی حکومت کے ارشاد کے مطابق ہندوستان کے بہترین مفاد کے طور پر پاس کر دیا جائے گا۔

بیان کو ختم کرتے ہوئے مسٹر جناح نے ہر دو فرقوں کے لیڈران سے لندن پہونچنے سے قبل باہمی سمجھوتہ کرنے کی اپیل کی ہے۔

مولانا شوکت علی کو امریکہ سے مبارکباد

بمبئی ۲۴ر اکتوبر۔ مولانا شوکت علی کو شکاگو امریکہ سے ایک بحری پیغام موصول ہوا ہے جس میں انکو مبارکباد دی گئی ہے کہ وہ ہندو مسلم اتحاد پیدا کرانے اور ہندوستان کو ایک متحد ملک بنانے کیلئے کوشاں ہے اب مولانا کے لکچروں کا سلسلہ آٹھ ہفتہ نومبر سے شروع ہوگا۔

بیگم عالم کے نام گاندھی جی کا خط

لاہور ۲۲ر اکتوبر۔ بیگم عالم کو گاندھی جی کی مندرجہ ذیل چٹھی جو کہ ۱۸ر ماہ حال کو یرودا جیل سے بھیجی گئی تھی موصول ہوئی ہے:

پیاری بہن میں آپ کے خط اور تار کیلئے آپ کا بہت مشکور ہوں۔ ڈاکٹر صاحب کی علالت کے متعلق معلوم کرکے مجھے بڑا افسوس ہوا۔ پرماتما اُن پر نظر عنایت رکھے۔ براہ مہربانی اُن کی صحت کے متعلق ہفتہ وار اطلاع بھیجتی رہیے۔ کیا یہ شکایتیں اُن کو اس وقت بھی تھیں جبکہ وہ آزاد تھے میں امید کرتا ہوں کہ غالباً اسپتال میں اُن کا معقول معالجہ ہو رہا ہوگا آپ کو و نیز ڈاکٹر صاحب کو میرا سلام۔ میں ہندوں، سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان اتحاد کیلئے پرماتما سے دعا کرتا ہوں۔

اب تک کتنا سونا باہر جا چکا ہے

بمبئی ۲۲ر اکتوبر ہفتہ مختتمہ ۲۲ر اکتوبر سے غیر ممالک کو جو سونا گیا ہے اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس بار ۲۴۳۵۸۲۸ روپیہ کا سونا مزید گیا ہے۔ اس ہفتہ میں کل سونا ۱۰۹۳۹ ۱۰۰ روپیہ کا بھیجا گیا جب کہ گذشتہ ہفتہ میں ۵۶۳ ۲۰۳ ۷ روپیہ کا بھیجا گیا تھا جب سے برطانیہ نے طلائی معیار ترک کیا ہے۔ تب سے اب تک بمبئی سے ۸۹۱۳۰۸۰۰۳ روپیہ کا سونا باہر جا چکا ہے۔

ترکی عورت کا گریہ مسکین بچہ

معاصر الاطلاعات طہران جمہوریت اسلامبول کے حوالہ سے رقم طراز ہے کہ:۔

مصطفٰے آفندی یوزغاکی اہلیہ کے ایک بچہ پیدا ہوا ہے چربلی کی صورت ہے یہ بچہ تین گھنٹہ زندہ رہ کر مرگیا طبی کالج نے اس بچہ کو الیسرچ کیلئے حاصل کرلیا ہے۔

اتحاد کانفرنس الہ آباد میں شرکت کرنیوالے

ہندو، سکھ اور مسلمان نمایندوں کی فہرست

الہ آباد ۲۷ اکتوبر۔ پنڈت مدن موہن مالوی جو آج بعد دوپہر کلکتہ روانہ ہوگئے انھوں نے حسب ذیل بیان شایع کیا ہے۔:۔

مسلمان ہندو سکھ نمایندگان میں "افتتاحی کانفرنس" ۳ نومبر ۱۹۳۲ء ۲ بجے شروع ہوگی۔ اس سے قبل ہندو اور سکھ نمایندگان یکم نومبر کو باہمی شورے کریں گے۔

کانفرنس کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر سید محمود اور پنڈت گووندمالویہ الہ آباد کانفرنس کے جنرل سکریٹری مقرر کیے گیے ہیں۔ جو ضروری انتظامات کرے گی۔ شرکا سے درخواست کہ وہ ڈاکٹر کے۔ این کنجو ایڈوکیٹ کو اپنی آمد سے مطلع کریں اطلاع میں تاریخ اور وقت سے ضرور مطلع کیا جائے اور یہ بھی کہ آیا کہ اُن کے قیام کا بندولبت کیا جلے یا کیا صورت ہوگی

کانفرنس میں جن ہندوں اور سکھوں کو دعوت شرکت دیگئی ہے اونکے نام یہ ہیں:۔

ہندو اور سکھ نمایندونکی فہرست

(۱) ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور (۲) شری یت سی راجگوپال اچاریہ۔ (۳) سر پی ایس شوسوامی آئر۔ (۴) ماسٹر تارا سنگھ (۵) گیانی شیر سنگھ (۶) سردار امر سنگھ (۷) سردار اجل سنگھ (۸) سردار سمپورن سنگھ (۹) سردار سندر مجیٹھا (۱۰) پروفیسر جودھ سنگھ (۱۱) سردار سندر سنگھ (لائل پور) (۱۲) سردار گوپال سنگھ قومی (۱۳) راجہ نریندر ناتھ۔ (۱۴) بھائی پرمانند (۱۵) لالہ شیام لال (۱۶) بخشی سوہن لال (۱۷) چودھری چھوٹو رام (۱۸) لالہ دونی چند (۱۹) راجہ سر رام پال سنگھ۔ (۲۰) شری یت سی وائی چنتا منی (۲۱) سر تیج بہادر سپرو (۲۲) بابو پرشوتم داس ٹنڈن (۲۳) پنڈت ہردے ناتھ کنزرو (۲۴) مہاراج ادھیراج سنگھ دربھنگہ (۲۵) بابو راجندر پرشاد (۲۶) بابو راما نند چٹرجی (۲۷) بابو پدم راج جین (۲۸) ڈاکٹر بدھان چندر رائے (۲۹) شری یت جے این بابو (۳۰) شری یت بی سی چٹرجی (۳۱) شری یت جے سی گپتا (۳۲) ڈاکٹر رادھا کمد مکرجی (۳۴) شری یت بی داس (۳۵) شری یت ٹی پرکاشم (۳۶) مسٹر ایم آر جیکر۔ (۳۷) سیٹھ متھرا داس کھیم جی (۳۸) سیٹھ رام چند ہیراچند (۳۹) شری یت این سی کیلکر (۴۰) مکھی گوبند رام (۴۱) پروفیسر ایچ ایل چیلانی (۴۲) دیوان بہادر مرلی دھر (۴۳) سیٹھ لال چند نول رائے (۴۴) لالہ مہر چند کھنہ (۴۶) شری یت ایم ایس اینے۔ (۴۷) شری یت داس رام بگائی (۴۸) ڈاکٹر بی ایس مونجے (۴۹) شری یت ایم سی راجہ (۵۰) سیٹھ گوبند داس (۵۱) ڈاکٹر بی آر امبیدکار۔

مسلمان نمایندونکی فہرست

(۱) مولانا ابوالکلام آزاد (۲) چودھری خلیق الزماں (۳) ڈاکٹر محمد اکرم خاں (۴) سیٹھ یعقوب حسن (ارکان مسلم نیشنلسٹ پارٹی) (۵) شیخ عبدالمجید سندھی (۶) نواب اسمٰعیل خاں۔ (۷) شہید سہروردی (ارکان خلافت کمیٹی) (۸) سردار سلیمان قاسم مٹھا (۹) مسٹر یونس ہندی (ارکان مسلم کمیٹی (بمبئی) ۱۰) سید مرتضیٰ صاحب (۱۱) سیٹھ فیض یوسف دلالی (۱۲) راجہ نواب علیخاں (شیعہ پولیٹکل کانفرنس (۱۳) میاں جعفر شاہ کاکا خیل (۱۴) میاں احمد شاہ بیرسٹر (صوبہ سرحد) (۱۵) مولانا حسین احمد (جمعیۃ العلماء) (۱۶) مولانا مظہر الدین (جمعیۃ علماء کانپور) (۱۷) مولانا ظفر علی خاں (۱۸) مسٹر غزنوی (۱۹) ملک فیروز خاں نون پنجاب (۲۰) مولوی شفیع داؤدی (۲۱) حاجی عبداللہ ہارون (۲۲) راجہ صاحب سلیم پور (۲۳) مسٹر یوسف شریف بیرسٹر صوبہ سی پی (۲۴) نواب زادہ یوسف علیخاں (۲۵) سر شاہ نواز بھٹو (۲۶) شاہ مسعود احمد (۲۷) سید عبدالعزیز ✻

وائسرائے کیجانب سے مولانا شوکت علی کو جواب صاف

جبتک گاندھی جی تحریک نافرمانی سے قطعاً علیحدہ نہ ہوجائیں وہ رہا نہیں ہوسکتے

نئی دہلی ۲۷ اکتوبر۔ مولانا شوکت علی نے الہ آباد کی اتحاد کانفرنس میں گاندھی جی کی شرکت کو ضروری خیال کرتے ہوے گل وائسرائے کو ایک مکتوب روانہ کیا تھا جمیں آپنے گاندھی جی کی رہائی پر زور دیا تھا۔ اور اُن سے یروڈا جیل میں ملاقات کی اجازت طلب کی تھی اس مکتوب کا حسب ذیل جواب آج وائسرائے کے پرائیوٹ سکریٹری مسٹر اے سی میوائل کیجانب سے موصول ہوا ہے۔

ڈیر مولانا شوکت علی

آپ کا مکتوب مورخہ ۲۰ اکتوبر موصول ہوا جو اخبارات میں بھی شایع ہوگیا ہے میں نے اُسے وائسرائے کی خدمت میں پیش کردیا ہے۔ ہز اکسیلینسی آپ کی توجہ اس تار کی طرف مبذول کراتے ہیں۔ جو انہوں نے گذشتہ ۹ اکتوبر کو اسی مضمون کے سلسلہ میں سر سیوا سوامی آئر کو بھیجا تھا میں حوالہ کیلئے اُس تار کی نقل اس مکتوب کیساتھ منسلک کرتا ہوں اس پوزیشن کے پیش نظر جو اسمیں بیان کیگئی ہے آپ اس بات کو سمجھ سکیں گے۔ کہ جبتک مسٹر گاندھی سول نافرمانی سے قطعی طور پر علیحدگی اختیار نہیں کرلیں گے۔ ہز اکسیلینسی کو افسوس ہے کہ وہ اس وقت تک آپ کی درخواست منظور نہیں کرسکتے۔

جناب کا مخلص

(دستخط) ای۔ سی میوائل

ذیل میں اُس تار کی نقل درج کی جاتی ہے جو وائسرائے کے پرائیوٹ سکریٹری نے ۹ اکتوبر ۱۹۳۲ء کو سر سیوا سوامی آئر کے نام روانہ کیا تھا:۔

"ہز اکسیلینسی نے مجھ سے خواہش ظاہر کی ہے کہ میں آپکے تار کا شکریہ ادا کردں۔ وہ آپکے جذبات کو نظر استحسان دیکھتے ہیں۔ لیکن وہ آپ کو مطلع فرماتے ہیں کہ حکومت کی پوزیشن وزیر ہند نے دارالعوام میں واضح کردی تھی جبکہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ کسی اس شخص کیساتھ جسکا تعلق سول نافرمانی سے ہو تعاون کا سوال ہرگز پیدا نہیں ہوتا۔

لہٰذا ہر شخص کے لئے یہ چیز بالکل صاف ہے کہ مسٹر گاندھی کیلئے ہر وقت راہ کھلی ہوئی ہے۔ کہ وہ سول نافرمانی سے قطعی طور پر علیحدگی اختیار کرکے اس مقصد کو حاصل کرلیں جس کو آپ اتنا عزیز رکھتے ہیں۔

گول میز کانفرنس

کلکتہ ۲۸ اکتوبر بیان کیا جاتا ہے کہ سر بجے پرشاد سنگھ رائے وزیر لوکل سلف گورنمنٹ بنگال کو بھی تیسری گول میز کانفرنس میں شرکت کیلئے دعوت دی گئی تھی لیکن قدامت پسند خیالات رکھنے کی وجہ سے اُنوں نے اسکو منظور کرنے سے اپنی معذوری کا اظہار کیا ہے

محمد علی رح فارمولا

ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ مولانا محمد علی مرحوم کے جس فارمولے پر بنیاد مصالحت قرار دیا جا رہا ہے اُسے مولانا محمد علی مغفور کے اصل مضمون سے نقل کردیں:۔

ہم نے مدتوں غور و فکر کرنے اور احباب سے مشورہ کرنیکے بعد ایک پلین ترتیب دیا ہے جو یقیناً یہ پلین میجر اٹلی کے پلین سے زیادہ توجہ و غور و فکر کا مستحق ہے جس سے سائمن رپورٹ میں بحث کیگئی ہے اور وہ یہ ہے:۔

دونوں قوموں ہندو اور مسلمان کیلئے نشستیں محفوظ کردی جائیں لیکن کوئی امیدوار اسوقت تک منتخب نہیں ہوسکتا جبتک کہ وہ (۱) اپنی قوم کے دئے ہوئے ووٹوں میں سے کم از کم ۴۰ فیصدی ووٹ نہ حاصل کرے اور (۲) دوسری قوم کے دیے ہوتے ووٹوں میں سے کم از کم دس فیصدی ووٹ اُن جگہوں میں حاصل نکرے جہاں کہ دوسری قوم دس یا دس سے کم کی اقلیت کی ہے اور جہاں کہیں وہ دس سے زائد کی اقلیت میں ہے تو اُسکے کل دیے ووٹوں میں جبتک دس فیصدی ووٹ حاصل نہ کرے۔

اس صورت میں اُن کا کام چل جائیگا پہلی بات تو یہ ہوگی کہ ہر امیدوار کو ہاتھوں میں ٹوپی لیکر مؤدبانہ دونوں قوموں کے پاس جانا ہوگا جیسا کہ منٹو مارلے اصلاحات میں تھا جواب موجود نہیں ہے اور دونوں قوموں کی باہمی لگالی گلوچ جو مانٹگ چیمسفورڈ کے وقت سے جاری ہوگیا ہے اور ہندوستانی سیاست اور معاشرتی زندگی میں بھی جاری وساری ہے

دوم یہ کہ کوئی ایسا شخص اپنی قوم کی نمایندگی کیلئے منتخب نہیں ہوسکے گا۔ اپنی قوم کے کافی ووٹ حاصل کرسکے۔ اگرچہ یہ ضروری نہیں کہ کل ووٹ حاصل کرے جیسا کہ جداگانہ انتخاب میں اسوقت ہوتا ہے۔

سوم یہ کہ کوئی ایسا شخص منتخب نہیں ہوسکیگا جو دوسرے قوم کا بھی پسندیدہ نہو اس صورت میں فرقہ پروری کا خاتمہ ہوجائیگا اور صحیح قوم پروری کو نشو و نما پانے کا موقع ملیگا۔

اگر ایسی صورت پیش آجائے کہ کسی حلقہ کے جتنے امیدوار ہوں اُن میں سے کسی نے بھی دونوں قوموں کے کم کم سے مقررہ ووٹوں کو حاصل نکیا ہو تو پھر اس شخص کو منتخب سمجھا جائے جسے اپنے قوم کے دیے ہوئے ووٹوں میں سب سے زیادہ ووٹ حاصل ہوے ہوں موجودہ جداگانہ نیابت جواب لازمی بن گئی ہے (بقیہ کالم ۳ پر) ص

ص اس سے نجات کی بس یہی صورت ہوسکتی ہے۔ میں نئے دستور اساسی میں جیسے انگستان میں ہم سب ترتیب دے رہے ہیں اس سے زیادہ جداگانہ نیابت کو دخل کرنا نہیں چاہتا ہوں۔ ان شرائط کے بغیر مسلمان مخلوط نیابت کو کبھی قبول نہیں کریگا۔ کیونکہ مخلوط نیابت میں ایک غیر مستقل الرائے شخص اکثریت کے ۹۰ فیصدی ووٹ حاصل کرکے مسلمانوں کا نمایندہ منتخب ہوجائے گا خواہ پوری مسلم قوم اُس کی مخالفت پر کیوں نہ اتر آئی ہو۔ اور یہ ہمارے علم میں سب سے بڑی لغویت ہوگی۔

✻ اس غرض سے پانچ ہزار روپیہ اندا کیا ہے کہ چھوت چھات کو دور کرنے کی تحریک کے سلسلہ میں اس کو صرف کریں۔

ہندوستان میں بدیسی

کپڑوں کی بارش ہونیوالی ہے

روس، جاپان، اور لنکاشائر کا دلچسپ مقابلہ

لندن ۲۹ اکتوبر پیر کے روز مانچسٹر چیمبر آف کامرس کے اجلاس میں ایک عجیب و غریب اسکیم پیش ہونے والی ہے اگر اسکو منظور کرلیا گیا تو ہندوستان کی سودیشی تحریک کو زبردست دھکا لگیگا وہ اسکیم یہ ہے کہ لنکاشائر کے ایجنٹ ہندوستان آکر براہ راست ہندوستانی منڈیوں میں پارچہ پہونچائینگے۔ یہ اسکیم جام صاحب نوانگر کے مشورہ کا نتیجہ ہے۔ آپ گذشتہ موسم سرما میں لنکاشائر تشریف لیگئے تھے آپ کے مشورہ کے مطابق لنکاشائر والوں نے ہندوستانی پارچہ کے مقابلہ میں اپنا پارچہ نہایت سستی قیمت پر فروخت کرنیکا فیصلہ کرلیا ہے۔ مانچسٹر چیمبر آف کامرس کا بھی یہی ارادہ ہے کہ جاپان نے انگلستان کی نقل کرتے ہوئے ہندوستانی منڈیوں پر جو قبضہ کرلیا ہے اُس کی گرفت کو ڈھیلا کیا جائے اور اس کے پارچہ کی درآمد کو روک دیا جائے روسی پارچہ جاپانی پارچہ کے مقابلہ میں بہت ہی سستا ہے تاہم جاپان اس کوشش میں ہے کہ دہلی میں ایک مارکیٹ کھولا جائے جسمیں سستے سے سستا پارچہ کثیر مقدار میں فروخت کرنیکیلئے ہر وقت موجود رہے۔

چھوت چھات کو دور کرنیکے لئے ۵ ہزار روپیہ کا عطیہ

مدراس ۲۶ اکتوبر مہاراجہ پیتھاپورم نے مسٹر ایم سی راجہ کے نام ✻

LALIMLI
PURE WOOL
TRADE
لال اِملی کی خالص اُونی ٹوپیاں
جو کہ ہندوستان میں ہندوستانی کاریگر بناتے ہیں
دی کانپور اوولن ملز کمپنی لمیٹڈ کانپور

*۔۔۔۔۱۳۰۰۰ پونڈ ہی کیوں لیتی رہی اور اصلی اخراجات کیوں وصول نہیں کیے۔ اگر آج اسپر دوبارہ غور کیا جائے تو دفتر جنگ انگلینڈ کو ایک بڑی رقم گورنمنٹ ہند کو واپس کرنی پڑے یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ہندوستان انگلینڈ سے اپنی فوج کرتا ہے یہ رقم لیتے وقت ہندوستان کی آزادی تسلیم کرلی جاتی ہے اور اسکا کام کرنے کیلئے بجائے تجارتی طریقہ پر اس سے جملہ اخراجات طلب کیے جاتے ہیں۔ لیکن درحقیقت انگلینڈ سے فوجیں بھیجنے اور ہندوستان میں زبردست فوج رکھنے میں صرف ہندوستان کا ہی فائدہ نہیں بلکہ ہندوستان سے زیادہ فائدہ انگلینڈ کو ہے۔

بعدازاں سر ممدوح نے ۱۸۷۹ء کے شملہ آرمی کمیشن اور اس کے ممبران کی رائے کا حوالہ دیکر ثابت کیا ہے کہ فوج کے اخراجات پر گورنمنٹ ہند اور دفتر جنگ انگلینڈ کبھی متفق نہیں ہوئے۔ اور ممبران کمیشن نے بھی فوج کے اخراجات کے اڑا دینے کے لئے سفارش کی ہے

(نوٹ) حال میں ایک کمیشن مزید تقرر عمل میں آیا ہے جس میں سر شادی لال اور سر سلیمان چیف جسٹس لاہور وغیرہ ممبر بنائے گئے ہیں۔

بنگال میں ہندوؤں کی نمایندگی

اسٹار آف انڈیا کو معلوم ہوا ہے کہ سر این۔ این۔ سرکار ایڈوکیٹ جنرل بنگال نے جو اسوقت انگلستان میں ہیں۔ بنگال کے ہندوؤں کی طرف سے گول میز کانفرنس میں شرکت کی دعوت کو قبول کرلیا ہے۔

برّی بحری اور فضائی افواج کے اخراجات اور دلچسپ معلومات

(نوشتہ سر پرشوتم داس ٹھاکر داس)

"انڈین ریویو" میں سر پرشوتم داس ٹھاکر داس نے فوجی اخراجات پر ایک نہایت کارآمد مضمون لکھا ہے جسکا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

"ہندوستان کے فوجی نظم و نسق میں محکمہ جنگ انگلینڈ نے غدر ۱۸۵۷ء کے ۱۸۵۹ء میں حصہ لینا شروع کیا اور اسوقت ہندوستان میں مقیم انگریزی فوج انگلینڈ کی فوج کا ایک حصہ قرار دیدی گئی۔ اور اسکو دفتر محکمہ جنگ انگلینڈ بھرتی کرنے اور انکو یہاں روانہ کرینگا۔

ہندوستان کو وہ تمام فوجی اخراجات دفتر محکمہ جنگ انگلینڈ کو ادا کرانے پڑتے تھے جو دہ گورہ فوجی رنگروٹوں کو بھرتی کرنے اور اہتمام پر جو کچھ صرف کرنا تھا اُسکے علاوہ گورنمنٹ پر بعض دیگر پابندیاں عائد تھیں چنانچہ ان گوروں کو وہی تنخواہ وہی بھتہ چھٹیاں اور پنشنیں وغیرہ دینا پڑتی تھیں۔ جو دفتر محکمہ جنگ انگلینڈ تجویز کرتا تھا۔ پھر ان گورے رنگروٹوں کو ٹریننگ دینے کے اخراجات بھی انگلینڈ ہندوستان سے وصول کرتا تھا یہ اخراجات بڑی مقدار میں ہوتے تھے۔ اور انھیں کے سلسلہ میں دفتر جنگ اور گورنمنٹ ہند میں کشمکش ہوجاتی تھی۔

۱۸۶۱ء میں اس سوال پر غور کرنے کیلئے ایک کمیٹی مقرر کیگئی اُسنے یہ سفارش کی ہر ایک گورہ فوجی سپاہی پر گورنمنٹ ہند ۱۰ پونڈ سالانہ دفتر محکمہ جنگ کو دیا کرے چنانچہ اُس کی رو سے ۱۸۶۱ء سے ۱۸۶۹ء تک اوسطاً سالانہ ۶۳۱۲۴۴ پاونڈ گورنمنٹ ہند نے دفتر جنگ انگلینڈ کو دیا۔ ۱۸۷۰ء میں گورنمنٹ ہند نے اس قدر گراں خرچ پر دفتر جنگ انگلینڈ کو رقم ہذا دینے سے انکار کردیا اور ۱۸۷۱ء سے ۱۸۷۸ء تک اوسطاً سالانہ صرف ۲۴۰۰۰ پونڈ ادا کیے پارلیمنٹ نے ایک قانون نافذ کرکے اس رقم کی ادیگی کو جائز قرار دیدیا ۱۸۷۹ء سے ۱۸۹۰ء تک فوجی اخراجات کی کوئی مقررہ تعداد نہ رہی اور ایک دم رقمیں ادا ہوتی رہیں۔ لارڈ نار تھ بروک کی کمیٹی نے فوج کے فی سپاہی پر ۷ ½ پونڈ مقرر کردیا۔ لیکن فوج سے علیحدہ ہونے یا وفات پانے کی صورت میں جو خرچ ملتا ہے وہ اِسکے علاوہ تھا رقم اس شرح سے ۹۱-۱۸۹۰ء سے ادا کی گئی بعدازاں گورنمنٹ ہند نے ویلبی کمیشن کے سامنے یہ مطالبہ پیش کیا کہ ۷ ½ پونڈ فی کس بھی بہت زیادہ ہے۔ اس کمیٹی نے حسب ذیل مقصد کی سفارش کی:۔

ہم اس فیصلہ پر پہونچے ہیں کہ فی فوجی سپاہی کا خرچ کم کرنے ضرورت نہیں۔ ابھی ۵-۶ سال تک مزید اسی شرح سے رقم ادا کی جائے۔ اس کے بعد پھر اسپر غور کرنا چاہیئے ۱۹۰۶ء میں پھر اسپر غور و خوض ہوا اور ۱۹۰۸ء میں دفتر ہند اور دفتر جنگ میں سمجھوتہ ہوا اور فی کس گیارہ پونڈ ۱۰ شلنگ نیا قرار پایا ماہ جولائی ۱۹۲۱ء میں دفتر جنگ میں اس میں ایزادی فرما کر ایک دم ۲۸ پاونڈ ۱۰ شلنگ ادا کرنے کی سفارش کی۔ اور یکم جولائی ۱۹۱۶ء سے اسکو جاری کرنے کی سفارش کا اظہار کیا۔

۲۱-۱۹۲۰ء و ۲۲-۱۹۲۱ء میں اس شرح پر برطانی دفتر جنگ کو گورنمنٹ ہند نے غیر مستقل طور پر یہ اخراجات ادا کردیے۔ ماہ جنوری ۱۹۲۱ء میں انڈیا آفس نے اسکو کم کرنے کیلئے لکھا۔ لیکن یہ درخواست منظور نہ ہوئی۔ ماہ فروری ۱۹۲۲ء میں پھر اپیل کیگئی اور یہ شرح کم کرکے ۲۵ پونڈ ۵ شلنگ کردی گئی۔

۲۰-۱۹ء سے رائل ایرفورس (شاہی ہوائی فوج) کے اخراجات کے سلسلہ میں ہندوستان غیر مستقل طور پر ایک لاکھ پونڈ سالانہ وزراء ہوائی جہاز انگلینڈ کو دیتا رہا۔ اور فوجی ہوائی جہاز کے رنگروٹوں کی بھرتی بھی وہیں سے ہوتی رہی۔ ابھی تک انگلینڈ کی وزارت یہ ثابت نہ کرسکی کہ اس قدر گراں قدر رقم کا ادا کرنا مناسبت اور انصاف پر مبنی ہے اس رقم کے معنی ہیں فی فوجی سپاہی پر ۵۴ پونڈ فی فوجی سپاہی پر ان اخراجات میں انگلینڈ سے یہاں آنے اور انگلینڈ جانے کے باعث مزید اضافہ ہوجاتا ہے اس اضافہ کا باعث قدرے حسب ذیل ہے:۔

(۱) مسافر اور مال کے کرایہ میں ایزادی۔

(۲) گورے فوجیوں کو مزید آرام و سہولیت پہونچاؤ۔

(۳) منظور شدہ رخصت بیماری میں گورے فوجیوں کو معہ فیملیہ انگلینڈ کی آمد و رفت کیلئے رعایتی ٹکٹ دینا یہ سب خراجات گورنمنٹ ہند ادا کرتی ہے۔ ۲۳-۱۹۲۲ء میں یہ رقم دو لاکھ پونڈ تھی۔

ویلبی کمیشن کی ایک سفارش کی رو سے دفتر محکمہ جنگ برطانیہ فی گورے فوجیوں کی آمد و رفت کے لئے ۱۳۰۰۰ پونڈ سالانہ ادا کرتا ہے۔ ۱۹۰۸ء میں جبکہ گورنمنٹ کے فوجی اخراجات میں اضافہ کردیا گیا اسوقت اس رقم پر پھر غور کیا گیا ویلبی کمیشن نے لکھا تھا کہ انصاف کی نظر سے فوجیوں کی آمد و رفت کے اخراجات گورنمنٹ برطانیہ کو برداشت کرنے چاہییں اور یہ رقم آج ۱۳۰۰۰ پونڈ ہے۔

میں ابتک یہ نہیں سمجھ سکا کہ گورنمنٹ ہند انگلینڈ سے ابتک*

اگر آپ تجربہ کرکے دیکھیں گے تو ضرور یقین ہوجاوے گا کہ

قبض و بدہضمی	خون اور منی کی خرابی	جریان احتلام سرعت انزال رقت منی	سخت سے سخت نامردی	
دل و دماغ اور معدہ	قوت حافظہ کی کمزوری	وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کرنے کے لئے		

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں لاثانی اور شرطیہ علاج میں

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ للعہ

صحت و تندرستی کی نعمت، نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر مفت طلب فرماویں

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

بانی ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور و معروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا وسیع ہندوستانی کارخانہ

لال شر REGD

(لال شربت)

بچوں کیلئے طاقت سے بھرا ہوا

بچوں کے لئے ماں کے دودھ کے برابر

میٹھا ہے! مزیدار ہے!! مقوی ہے!!!

پرسوتی کے لئے بے بہا پشٹی

قیمت فی شیشی تیرہ آنہ ۱۳ر ڈاک محصول دس آنہ ۱۰ر

(نمونہ دو آنہ ۲ر صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے)

دب دمہ REGD. دمہ کی دوا

ایک ہی خوراک میں دمہ کو دباکر فوراً آرام پہونچاتی ہے۔ دوسری دواؤں کے استعمال سے ناامید شدہ مریض اس دوا کی ضرور آزمائش کریں۔ لاکھوں مریض اس سے مستفیض ہوچکے ہیں۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ چھ آنہ ۱عہ ڈاک محصول سات آنہ ۷ر

نوٹ:۔ دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں۔

صیغہ نمبر ۷۵ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کرکے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کرکے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

امساک کے لئے بے نظیر دوا ہے قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

نپوسکت واری روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ علاوہ محصول ڈاک

راج ویدنار این جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ ۳۹۳۔ کالبادیوی روڈ

کانپور ایجنٹ۔ گنگا پرشاد با جپئی نیا گنج چورستہ

دہلی ایجنٹ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک۔

لکھنؤ ایجنٹ۔ نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج

الہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک

آگرہ ایجنٹ۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد اشرفی پرسہ

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD, NO; A, 142

جمال پر توِ حق عزم مستقل میں رہے — احسن
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے — مبین

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۶ | کان پور چہار شنبہ ۹ نومبر ۱۹۳۲ء مطابق ۹ رجب المرجب ۱۳۵۱ھ | نمبر ۴۲

جذبات آسی

مصور درد مولانا عبد الباری صاحب آسی

عدم تک لے گئے ہم ساتھ اسباب پریشانی — نظر آتے ہیں مر جانے پہ بھی خواب پریشانی

یقیناً تا دم آخر مجھے گردش میں رکھے گا — دل وارفتہ یعنی موج گرداب پریشانی

تسلی سے تری اے چارہ گر تسکین کیا پائے — جو سیکھے اپنی دلجمعی سے آداب پریشانی

بظاہر کچھ نہیں اشک رواں پھر بھی غنیمت ہیں — پھلا پھولا ہے انسے باغ شاداب پریشانی

تماشہ کردنی ہے جذب شوق عشق کی طاقت — کہ وہ جلوہ بھی پردے میں ہے بیتاب پریشانی

دل و دین صبر و آرام و سکون سب کھوئے بیٹھے ہیں — اگر رہ میں تو کسکو روئیں ارباب پریشانی

کسی بے مہر کی محفل کا رنگین بادۂ عشرت — مرے جام تمنا میں ہے خونناب پریشانی

شب غم میں نتیجہ کیا ہے آنکھیں بند ہونے سے
کھلے رہتے ہیں ہر اک حال میں باب پریشانی

الہ آباد میں لبرل ایسوسی ایشن کا جلسہ

حالات حاضرہ کے متعلق اہم قراردادیں!

الہ آباد یکم نومبر (خاص تار) صوبہ متحدہ کی لبرل ایسوسی ایشن نے کل شام کو مسٹر چنتا منی کی صدارت میں جلسہ کیا جسمیں سب سے پہلے سر علی امام کی بے وقت موت پر اظہار افسوس کی قرارداد منظور ہوئی۔

اس کے بعد ہندو مسلمان اور سکھوں کو الہ آباد اتحاد کانفرنس میں شریک ہونے پر مبارکباد دی گئی۔ اور انکی مساعی کی کامیابی کے لئے انکے پاس ایک پیام بھیجا گیا۔

ایسوسی ایشن نے ایوان ثانی کے قیام کی اس وجہ سے مخالفت کی کہ وہ غیر ضروری اور نقصان دہ ہے اور چونکہ اس میں صرف اعلیٰ طبقہ کے لوگوں کی نمائندگی ہوگی اسلئے کاشتکاروں کی بہتری کے لئے جو تدابیر اختیار کی جائینگی۔ ان میں مزاحمت پیدا ہوگی اور اس طرح عوام کی بے چینی میں اضافہ ہوگا۔ ایسوسی ایشن نے اس پر زور دیا کہ موعودہ صوبجاتی خود اختیاری حکومت ایسی حبت لیبندانہ تجاویز سے اپنی قدر و قیمت بہت کچھ کھودیگی اور اس سے عام بے چینی رفع نہ ہوگی۔

ایسوسی ایشن نے آرڈیننس بل کی مخالفت کی اور کہا کہ نہ مرکز میں ایسے قانون کی ضرورت ہے اور نہ صوبوں میں بلکہ ایسے قوانین سے عام بے چینی میں اضافہ ہوگا۔

ایسوسی ایشن نے مہاتما گاندھی کے قید ہونے پر اظہار افسوس کیا۔ اور یہ رائے ظاہر کی کہ ملک میں معتدل حالت پیدا ہونے اور آئینی اصلاحات کی کامیابی کے لئے انکی رہائی از بس ضروری ہے حکومت نے اس مسئلہ میں جو روبہ اختیار کیا ہے اس سے لوگوں کے دماغ میں نہایت تکلیف دہ تاثرات پیدا ہو گئے ہیں۔ اور حکومت کو چاہیئے کہ تشدد کے بجائے نرمی کی پالیسی اختیار کرے اور اسکی ابتدا گاندھی جی کی رہائی سے کرے۔

ایسوسی ایشن نے یہ رائے بھی ظاہر کی کہ معاہدہ اوٹاوہ ہندوستان کے لئے نقصان رسان ہے۔

بنگال کی دہشت انگیزیوں پر تبصرہ

لندن یکم نومبر۔ رائل امپائر سوسائٹی کے ایک جلسہ میں ہندوستان کی دہشت انگیزیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے سر چارلس ٹیگرٹ سابق پولیس کمشنر کلکتہ کہنے لگے کہ بلا مبالغہ بنگال کی ہر ایک درسگاہ میں دہشت انگیزوں کی جماعت موجود ہے جو کہ باقاعدہ لیڈروں کی نگرانی میں انکی ہدایات کے مطابق کام کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قاتلانہ حملے اب غیر معروف نوجوانوں کی طرف سے ہوتے ہیں جنکو پولیس اچھی طرح سے جانتی پہچانتی ہے بھی نہیں۔ چنانچہ اب ایسے اشخاص روپوش ہیں اور پولیس انکی تلاش کر رہی ہے جن کیطرف کوئی انگلی بھی نہیں اٹھا سکتا تھا۔

نوجوانوں کو حکومت کی طرف سے متنفر کیا جا رہا ہے اور انکی ناتجربہ کاری اور کمزوری سے فائدہ اٹھانیکی کوشش کی جاتی ہے۔ انڈین سول سروس کے ارکان بڑی دلیری اور جانفشانی سے کام کرتے ہیں۔

سر سٹنلی جیکسن اس جلسہ کے صدر تھے۔ انھوں نے اپنی تقریر میں اس بات پر زور دیا کہ جب تک دہشت انگیزوں کا سلسلہ جاری ہے۔ خاموش ہنگامی قوانین کے ذریعہ ذمہ دار افسروں کے اختیارات میں مناسب توسیع ہونی ضروری ہے۔ بنگال کے باہر دہشت انگیزوں کے مراکز پائے جاتے ہیں۔ ان کا خاطر خواہ انسداد ہونا چاہیئے۔

یوپی کی مسلم ایجوکیشنل کانفرنس

اسلامیہ سکولوں کو ختم کردینے کی سفارش

نئی دہلی (بذریعہ ڈاک) ۲۹ اور ۳۰ اکتوبر کو بریلی میں صوبجات متحدہ کی پراونشیل مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس زیر صدارت نواب لیاقت علی خان (ڈپٹی پریزیڈنٹ لیجسلیٹو کونسل) منعقد ہوا صوبہ کے بعض ممتاز اکابر و عمائد اور مدارس کے انسپکٹر سب انسپکٹر۔ ہیڈ ماسٹر اور اساتذہ وغیرہ بھی اجلاس میں شریک تھے۔

قاضی جلیل الدین صدر مجلس استقبالیہ کی تقریر کے بعد کانفرنس کے صدر نواب لیاقت علی خان نے خطبہ صدارت پڑھا جو حقایق و معارف کا ایک بیش بہا گنجینہ تھا۔ انھوں نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ تعلیم نسواں کی ضرورت کا مسلمانوں نے کما حقہ احساس نہیں کیا۔ نیز مدارس نسواں کی بھی بڑی کمی ہے مسلم یونیورسٹی کے مصارف بہت زیادہ ہیں اور حکومت ابتدائی تعلیم کو مطلق اہمیت نہیں دیتی

آپ نے فرمایا کہ اگر ہندوؤں اور مسلمانوں کے مشترکہ مدارس میں مسلمانوں کی تہذیب و تمدن اور کلچر اور زبان کے تحفظ کا پورا پورا بندوبست ہوجائے لائق مسلمان اساتذہ کی خدمات حاصل کی جائیں تو اسلامیہ سکولوں کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی ہے

مندروں میں اچھوتوں کے داخلہ کی اجازت عام

مہاراجہ کشمیر کا اہم اعلان

سرینگر ۲ نومبر۔ حکومت کشمیر کی طرف سے ذیل کا سرکاری بیان بغرض اشاعت موصول ہوا ہے:۔

مہاراجہ جموں و کشمیر نے اچھوتوں کی ترقی و رفع کے مقصد رفیع کے پیش نظر اپنے احکام خسروانہ سے کام لیکر یہ فرمان نافذ فرمایا ہے کہ ریاست کے تمام مندروں میں اچھوتوں کو داخلہ کی اجازت عام دیجائے اور عبادت و زیارت کے معاملہ میں انپر کسی قسم کی کوئی پابندی عاید نہ کی جائے۔

مہاراجہ کا یہ اعلان آج مختلف مندروں میں آج جوش و خروش کے ساتھ پڑھا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
بحال پر تو حق عزم مستقل میں رہے — زبان پر بھی ہی ہو جو تیرے دل میں رہے
ہفتہ وار
صداقت
جلد ۱۶ | کانپور - چہارشنبہ - ۹ رنومبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۴۲

الہ آباد "اتحاد کانفرنس"

الہ آباد اتحاد کانفرنس کی طرف سارے ملک کی نظریں لگی ہوئی ہیں - اور ہندوستان کا بچہ بچہ اسکے لئے بے چین ہے کہ دیکھئے اتحاد قومی کے ناخدا باد مخالف کے جھونکوں سے اپنے بیڑے کو محفوظ رکھنے میں کامیاب ہوتے ہیں - یا نہیں -

اتحاد کانفرنس نے فرقہ وارانہ مسائل کو طے کرنے کے لئے ۱۰۰ آدمیوں کی ایک سب کمیٹی مرتب کردی تھی مگر اب اسکی تعداد تقریباً چالیس کے پہونچ گئی ہے اور اس سب کمیٹی کے طویل ہونے اور کبھی امید افزا اور کبھی مایوس کن خبروں کے آنیسے لوگوں میں بیم و رجا پیدا ہوگیا ہے -

اتحاد کانفرنس کی کمیٹی ۳ رنومبر سے اسوقت (۹ رنومبر) تک مسلسل جاری ہے - اور محبان وطن اسکے لئے برابر کوشاں ہیں کہ کسی طرح اتحاد کانفرنس کو کامیاب بنا کر اٹھیں - اگرچہ مولانا شوکت علی راجہ نریندر ناتھ و سردار سنگھ مجیٹھ کے چلے جانیسے یہ خوف پیدا ہوگیا تھا کہ شاید ان رہنمایان قوم میں اختلاف پیدا ہوگیا - مگر انہوں نے جو بیانات دیئے ہیں اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ اپنی مجبوریوں کی وجہ سے کانفرنس سے چلے آئے ہیں اور اُن کو خدا کی ذات سے امید ہے کہ کانفرنس کامیاب ہوگی

کہا جاتا ہے کہ بنگال و پنجاب کا مسئلہ تقریباً حل ہوگیا ہے - اور صرف سندھ کا مسئلہ اتحاد کی کامیابی میں روڑا اٹکائے ہوئے ہے - مگر خیال ہے کہ لیڈران قوم کو یہ پوری توقع ہے کہ وہ اتحاد کانفرنس کو کامیاب بنا کر اٹھیں گے - چنانچہ ، یوم سے مسلسل اختلافات کو مٹانے اور اسکا حل تلاش کرنے کی فکر میں منہمک ہیں

کانفرنس کی کارروائی دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب و بنگال وسندھ کے متعلق مندرجہ ذیل فارمولے پیش ہوئے ہیں :-

بنگال کے متعلق فارمولا ، نومبر کی صبح کو صدر کے حوالہ وہ تجویز کردی گئی جو یکم نومبر کو بنگالی ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان طے ہوئی تھیں اس تجویز کے مطابق ۵۱ فیصدی یعنی ۱۲۷ نشستیں مسلمانوں کو اور ۴۹ فیصدی یعنی ۱۲۲ نشستیں ہندوؤں کو اور باقیماندہ گیارہ نشستوں میں ، ۷ یوروپینوں کو ۲ دیسی عیسائیوں کو اور ۲ اینگلو انڈین کو دی گئی ہیں -

پنجاب کے متعلق سکھوں کا فارمولا - پنجاب کے متعلق سکھوں نے حسب ذیل "قطعی" فارمولا آج مسلمانوں کے سامنے پیش کیا :-

پنجاب کے جدید دستور میں نشستوں کی تقسیم حسب ذیل طریقہ پر ہوئی :-

مسلمان ۸۸ - ہندو ۴۷ - سکھ ۳۶ - عیسائی ۲ یوروپین ۱ - اینگلو انڈین ۱ - کل تعداد ۱۷۵ -

اس انتظام سے مسلمانوں کو ایک کی اکثریت حاصل ہوگی - لیکن اسکی قبولیت متعدد تحفظات پر مبنی تھی

سندھ کے متعلق مسٹر مالویہ کا نیا فارمولا -

پنڈت مدن موہن مالویہ نے حسب ذیل فارمولا سندھ کے متعلق پیش کیا :-

(۱) سندھ کو جدید دستور کے نفاذ کیساتھ علیحدہ صوبہ بنا دیا جائے - (۲) - ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو سندھ کی مالی خسارہ کو پورا کرنے کے ذرائع معلوم کرے اور تخفیف اخراجات کے متعلق سفارشات پیش کرے (۳) اس کمیٹی کی رپورٹ سندھ کے باشندوں کے سامنے بغرض استصواب پیش کی جائے -

سندھ کے ہندوں کیجانب سے تحفظات کا مطالبہ

سندھ کے ہندوؤں نے جن تحفظات کا مطالبہ کیا ہے اسپر مسلم لیڈران غور کرنے کیلئے تیار ہیں - بشرطیکہ سندھ کی غیر مشروط علیحدگی کے متعلق مسلم مطالبہ منظور کرلیا جائے سندھ کے ہندوؤں نے پنڈت مالویہ کے فارمولے (جو اوپر بیان کیا جاچکا ہے) کی مزید تشریح کرتے ہوئے حسب ذیل فارمولا پیش کیا ہے :-

(۱) طریق انتخاب مخلوط بہ تعین نشست ہو -

(۲) سندھ کو حسب ذیل دو شرائط کے تحت علیحدہ کیا جاسکے گا -

(الف) مرکزی ذمہ داری قائم کی جائے

(ب) مالی ذرائع و اسباب کی تحقیق کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے جسکی رپورٹ سندھ کے باشندوں کے سامنے پیش کی جائے - اُن کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ اس رپورٹ کو مسترد کردیں یا قبول کرلیں -

بقیہ آئینہ کانپور

میونسپل ووٹر لسٹ میونسپل ووٹر لسٹ چھپ کے تیار ہوگئی ہے اور غالباً ۱۰ نومبر کو شائع ہوگی - کہا جاتا ہے کہ مجموعی تعداد ووٹروں کی ۲۵ ہزار ہے جس سے ۱۱ ہزار مسلمان ہیں - امسال ووٹر لسٹوں پر ابجکشن (اعتراضات) اور کلیم (دعویٰ) کی تعداد ساڑھے ہزار اور ۳ ہزار بتائی جاتی ہے جس میں سے ۲۲ سو اور ۱۷ سو درخواستوں کو قبول کرلیا گیا شروع اکتوبر میں جو ووٹر لسٹ مرتب کرکے آویزاں کی گئی تھیں اُسکے متعلق کہا جاتا ہے کہ اکیس ۱۵ سو ووٹروں کے نام غائب اور ۲۲ سو کا اندراج فرضی تھا - اور ۵ سو ایسے ناموں کا اندراج تھا جو کہ باقی دار تھے

خبر ہے کہ ان بدعنوانیوں کے متعلق پولیس تحقیقات کررہی ہے اور جلد اسکا نتیجہ برآمد ہونے والا ہے

آئینہ کانپور

ضلع کی فصلی حالت

ضلع کی فصلی حالت کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ نہ تو بہت بہتر ہے اور نہ خراب اور بارش کے متعلق اعداد و شمار سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تحصیل ڈیرا پور میں بارش اوسطاً کچھ ٹھیک رہی اور تحصیل اکبر پور کی بارش اوسط سے قدرے زیادہ ہوئی - اور بھوگنی پور و گھاٹم پور کی بارش اوسط سے قدرے کم ہوئی - البتہ بلہور اور کانپور کی تحصیلوں میں جو کہ گنگا جی کے کنارے واقع ہیں اپنی بارش کی مقدار اوسط سے کافی کم رہی

پیداوار کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ :-

باجرہ بعض مقامات میں کم اور بعض مقامات میں اچھی مقدار میں پیدا ہوا ہے -

جوار کو البتہ باجرہ کے مقابلہ میں زیادہ نقصان پہونچا ہے

تل جو کہ عموماً ضلع میں جوار کے ساتھ بویا جاتا ہے اوسطاً اچھی مقدار میں پیدا ہوا ہے -

کپاس و گنا دونوں کی پیداوار نسبتاً بہت اچھی رہی مگر دونوں کی کاشت ضلع میں بہت کم مقدار میں ہے اور خصوصاً امسال کپاس کا رقبہ موسم گرما میں گنا کا یابی کی وجہ سے بہت کم ہوگیا تھا -

گنگا اور جمنا اور مختلف چھوٹے چھوٹے بہنے والے دریاؤں کے کنارے جو نشیبی حصہ واقع ہیں اُن کی حالت ضلع کے دیگر حصوں سے بالکل مختلف ہے اور ان نشیبی کھیتوں کی حالت تباہ ہے یہاں کی فصل اور خصوصاً جوار بڑی حد تک خشک ہوگئی ہے -

سارے ضلع کی مجموعی حالت کا اندازہ کرتے ہوئے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ امسال فصل خریف کو اچھی حالت میں نہیں کہا جاسکتا تاہم اُسکو برا بھی نہیں کہہ سکتے اور اسی وجہ سے یہ خیال ہوتا ہے کہ شاید حکومت امسال التوائے مالگذاری کو حق بجانب نہ قرار دے - البتہ ضلع کے وہ نشیبی حصہ جہاں کی فصل عموماً بالکل تباہ و برباد ہوگئی ہے وہاں کی مالگذاری کا التوا نہایت ضروری ہے اور امید کیجاتی ہے کہ شاید حکومت بھی اس حصہ کی مالگذاری کو التوا کردے -

آخر اکتوبر میں ہمارے ضلع کے ہر دلعزیز ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و کلکٹر مسٹر آر ایف موڈی ضلع کی فصلی حالت کا معائنہ کرنے کی غرض سے دورہ کرکے بچشم خود ضلع کی فصلی حالت ملاحظہ کرچکے ہیں اسلئے ہم کو پوری امید ہے کہ وہ نہایت ہمدردی کے ساتھ جہاں جہاں ضرورت ہوئی التوا کیلئے حکومت سے سفارش کریں گے -

ذاتیات

آنریبل خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب کی پوتی یعنی محمد صدیق صاحب مرحوم کی دختر کا عقد میاں محمد اسمٰعیل برادر نسبتی مسٹر محمد بشیر صاحب کے ساتھ ۵ رنومبر کو ہوا - ۵ رنومبر کو حافظ صاحب اور ۸ رنومبر کو محمد بشیر صاحب نے معززین شہر کو ایک پرتکلف دعوت طعام دی -

خان بہادر حافظ ہدایت حسین

۵ رنومبر کو رات کے اکسپریس سے خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا ایم ایل سی - ممبر گول میز کانفرنس ولایت روانہ ہونے کے لئے تشریف لے گئے -

میونسپل بورڈ کی ممبری کیلئے مطالبات

کانپور کے اچھوت رہنماؤں نے مسٹر برلا اور مہاتما گاندھی کو اس مضمون کے تار بھیجے ہیں کہ کانپور میں اچھوتوں کو آبادی کے تناسب سے دس جگہیں ملنی چاہئیں - مگر ہم اسوقت صرف سات جگھوں ہی پر قناعت کریں گے - آپ کانپور کے ہندوؤں کو ہدایت کیجئے تاکہ وہ ہم لوگوں کو بلا مقابلہ میونسپل بورڈ میں جانے دیں

سکھ

سکھوں کا مطالبہ ہے کہ چونکہ وہ کانپور میں کافی تعداد میں ہیں - اسلئے ایک جگہ میونسپل بورڈ کی ممبری کی اُن کو بھی ملنا چاہئے -

سول سرجن کا انتقال

گذشتہ اتوار کو کرنیل اڈنیل سول سرجن کانپور یکایک انتقال کرگئے آپ تقریباً ایک ماہ سے علیل تھے -

غنڈا ایکٹ

غنڈا ایکٹ کے ماتحت پولیس نے عبدالغفار اور رحیم اللہ کو گرفتار کرکے جیل بھیج دیا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے غنڈا ایکٹ کے ماتحت مندرجہ ذیل لوگوں کو نوٹس دیا ہے - کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر شہر سے چلے جائیں اور ۳ سال تک شہر میں نہ آدیں :-

محمد اسمٰعیل عرف بھولا - چمن عرف شوکت علی - رحیم بخش مخوت بالنگور - شہزادے - موتی لال - بچو سنگھ پہلوان - رامیشور منوہر لال - مولا چند - منا کلوار - شیو کار - شنکر با - جعفر ابہر دبی غلام - رام نرائن - رام ناتھ - بھتی مہراج - سیوا جی شیو بھجن - درباری لال - اور بنی لال پانڈے -

پستول برآمد ہوا

مسٹر شمبھو ناتھ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور مسٹر ٹیکا رام انسپکٹر خفیہ پولیس نے پریم نگر سیہ منو میں موہن لال کے ایک کرایہ دار کے ایک کمرہ کی تلاشی لی اور ۵ کارتوس کا ایک بھرا ہوا پستول - ایک ریوالور اور کچھ کارتوس برآمد کیے - جو طالب علم اس کمرہ میں رہتا تھا وہ لاپتہ ہے پولیس ایک سائکل اور کچھ کتابیں بھی اٹھا لیگئی ہے -

گرفتاری

پولیس نے مہابیر حلوائی ساکن سبزی منڈی کے مکان کی تلاشی لے کر کانگریس کے اشتہارات برآمد کیے اور مہابیر کو گرفتار کرلیا -

لیسنس ضبط

ٹھاکر پرشاد و شیام لال ساکن نوگھرہ کا لیسنس اور بندوق ضبط کرلیگئی

ناک کاٹنے والا گرفتار

کہا جاتا ہے کہ پولیس نے الہ آباد میں سیتا نند کو اس شبہ میں گرفتار کیا ہے کہ اس نے لالہ نرنجن لال تاجر بدیشی پارچہ کی ناک کاٹی تھی

ہرتال جلوس اور گرفتاری

۴ رنومبر کو یوم گاندھی کے سلسلہ میں ہندو دوکانداروں نے ہرتال کی اور شام کو لاٹھی محال سے ایک جلوس نکالا گیا پولیس نے مسٹر شرما ڈکٹیٹر نمبر ۳۳ کو گرفتار کرلیا -

جیل کے قواعد کی خلاف ورزی

مسٹر گنگا سہائے چوبے اور کنی لال پانڈے کے خلاف اس الزام میں مقدمہ چلایا جارہا ہے کہ انہوں نے جیل سے خطوط روانہ کیے تھے - اور کہا جاتا ہے کہ ایک خط میں انہوں نے یہ لکھا تھا کہ کرائسٹ چرچ کالج میں جاکر جیلر صاحب کے لڑکے کو سمجھاؤ کہ وہ اپنے والد سے کہے کہ جیل کے اندر قیدیوں کیساتھ اچھا برتاؤ کیا جائے -

پولیس میں حاضری

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مسٹر پرکاش نرائن سکسینہ کو حکم دیا ہے کہ وہ صبح شام پولیس تھانہ میں آکر حاضری دیا

صداقت کانپور -　　　　۳　　　　۹ر نومبر ۱۹۳۲ء

الہ آباد اتحاد کانفرنس کا پہلا اجلاس

سمجھوتہ کا مسودہ مرتب کرنے کیلئے ایک کمیٹی کا تقرر

الہ آباد ۳ر نومبر آج شام کو میو ہال میں الہ آباد اتحاد کانفرنس کا اجلاس شروع ہوا ایک سو سے زائد ڈیلیگیٹ شریک تھے - مولانا شوکت کی تحریک اور پنڈت مالوی کی تائید پر مسٹر رگھو اچاریہ باتفاق رائے صدر منتخب کئے گئے

صدر موصوف نے اپنی ابتدائی تقریر میں فرمایا کہ ہم ایک عجیب مقصد اور ایک عجیب کانفرنس کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں - ہم یہاں اس غرض سے جمع ہوئے ہیں کہ ایسے ذرائع معلوم کریں جو وزیر اعظم کے فیصلہ کو اطمینان بخش بنا دیں مختلف اقوام پر...... آج سر ہلا کر اس چیز پر غور کرنا چاہئے کہ ہمارے ساتھ جو ظلم کیا گیا ہے اسکا ازالہ ہم کس طریقہ پر کر سکتے ہیں - ہندوستان کے جدید دستور کا خیال کرنا چاہئے ان تمام چیزوں کے باوجود درجہ مستعمرات بہت دور نظر آتا ہے - اور جو کچھ درجہ ملنے والا بھی ہے وہ ہماری توقعات سے بہت کم ہے - کانگریس تو آئندہ دستور کو قبول نہیں کریگی آپنے مزید کہا کہ آج ہم ایک مشترکہ مقصد حاصل کرنے کیلئے جمع ہوئے ہیں - اگر ہم مفاہمت اور سمجھوتہ کی اس کوشش میں ناکام رہے تو نتیجہ تباہ کن ہوگا - ہم کو سمجھوتہ کیلئے ذاتی قربانی کرنا پڑے گی -

ہمارے خطرات خواہ کتنے ہی ذاتی حیثیت سے تعلق رکھتے ہوں لیکن اگر ہم نے دو چیزوں کا خیال رکھا تو ہم ضرور کامیاب ہو جائینگے - اول تو یہ کہ موجودہ انتظامات دس سال کے بعد ختم ہو جائیں گے - دوسرے یہ کہ ہر وہ چیز جو ہندوستان پر اثر انداز ہوگی جملہ اقوام اُسے مساوی طور پر تعلق رکھتی ہے - صدر موصوف نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ جب وہ سمجھوتہ کے سودے کیلئے بھاؤ چکائیں تو انہیں اپنے ضروری مطالبات میں تمیز کرنی چاہئے -

صدر صاحب نے ہندوں کے رویہ پر اظہار افسوس کیا کہ وہ مسلم اکثریت کے قیام کا خوف کرتی ہے آپ نے کہا کہ یہ خوف کبھی درست ثابت نہیں ہو سکتا -

ایک کمیٹی کا تقرر

پنڈت مدن موہن مالوی کی تجویز پر کانفرنس نے فیصلہ کیا کہ تقریباً ۲۰ نمائندوں پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو مختلف اقوام کے درمیان سمجھوتہ کے ذرایع دریافت کرے اور اپنی رپورٹ کل شام تک پیش کر دے

پنڈت مالوی نے کہا کہ مختلف تجاویز پر غور کرنے اور مختلف نقطہ ہائے نگاہ کا امتزاج کرنے کیلئے پورا موقع نہیں ملا - اسلئے کمیٹی کے ذریعہ مسئلہ پر غور کرنے سے وقت کی بچت ہو جائے گی -

کمیٹی کے ارکان کے اسمائے گرامی -

پنڈت مالوی کی تجویز پر جو کمیٹی مقرر کی گئی ہے اُسکے ممبران میں مہاراجہ دربھنگہ - مسٹر جے این باسو - مسٹر ٹی راما نند چٹرجی - مولانا ابو الکلام آزاد - مولانا شوکت علی مولانا ظفر علیخاں - راجہ سلیم پور - سردار سندر سنگھ - سردار اجل سنگھ - مسٹر راجگوپال آچاریہ - پنڈت مالویہ - ڈاکٹر مونجے اور ڈاکٹر ڈی سوسا ڈیزا　شامل ہیں -

پنڈت مالوی کی تقریر -

جب کانفرنس کا اجلاس وقفہ کے بعد دوبارہ شروع ہوا تو پنڈت مدن موہن مالویہ نے ڈیلیگیٹوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ سمجھوتہ حاصل کرنے کیلئے ہمیں کام کرنے کی ضرورت ہے - تمام ملک میں وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ تصفیہ کیخلاف بے چینی پھیلی ہوئی ہے اب ہم یہاں اتحاد کی ایک تازہ کوشش کیلئے جمع ہوئے ہیں - اگر ہم میں افتراق و انتشار باقی رہا تو قومی حکومت کا قیام غیر ممکن ہوگا -

پنڈت جی نے مزید کہا کہ اگر سمجھوتہ ہو گیا تو وہ برطانوی حکومت کو اختیارات کے ترک کرنے پر مجبور کر سکینگے کم از کم اس حد تک تو حاصل کر لیں گے جس حد تک وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے - جو پنڈت جی کے خیال میں بہت ناکافی ہے

مولانا شوکت علی کی تقریر

مولانا شوکت علی نے پنڈت مالویہ کے بعد تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ والسرائے کو مشورہ دینے والے چاہتے ہیں کہ پیشتر اسکے کہ وہ مہاتما جی کو رہا کرنے پر رضامند ہو جائیں ہم اپنی اپنی طاقت ثابت کر دیں اسطرح ہمیں اپنی عزت قائم رکھنے کا سوال پیدا ہو گیا ہے اور جب تک اتحاد نہ ہو جائے ہمیں ہرگز آرام کا سانس نہیں لینا چاہئے مولانا نے فرمایا کہ میں نے والسرائے کو مطلع کر دیا تھا کہ اتحاد کی گفت و شنید کو چلایا نہیں جا سکتا آپنے گاندھی جی کو رہا نہ کرنے پر والسرائے رویہ پر سخت نکتہ چینی کی اور فرمایا کہ اگر گاندھی جی کو یہاں لانا ممکن نہیں ہے تو آپکے لئے یہ ضرور ممکن ہے کہ وہ کام انجام دیں کہ گاندھی جی اگر خود ہم میں ہوتے تو انجام دیتے (نعرہ ہائے تحسین)

مولانا نے اپنی تقریر کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو ڈاکٹر مونجے سے لڑ سکتا ہوں لیکن ہم جب سی پی میں نظر بند کئے گئے تھے تو دوست تھے اور رفیق باغی تھے - اس سے کوئی خوشی حاصل نہیں ہو سکتی کہ میں ڈاکٹر مونجے کی ڈاڑھی پکڑ کر نوچ لوں یا وہ میری ڈاڑھی نوچ لیں (قہقہہ) اگر ایسا کرنے سے صلح ہو سکتی ہے تو میں تیار ہوں - لیکن میں بتا سکتا ہوں کہ صلح کا طریقہ یہ نہیں ہے ہمیں ہر واحد فرد کو یقین دلانا چاہئے کہ ہندوستان کے آزاد دستور میں اسکی پوزیشن اُتنی ہی بڑی ہوگی جتنی کہ بڑی سے بڑی اکثریت کی ہوگی - (نعرہ ہائے تحسین)

مولانا ظفر علیخاں کی تقریر

مولانا ظفر علی خاں نے ایک بصیرت افروز تقریر کی جس میں آپنے اپنے مخصوص انداز میں فرمایا " ہم یہاں ایسے زمانہ میں جمع ہوئے ہیں کہ جب ملک میں امن و صلح اور ہم آہنگی کی فضا موجود ہے اسلئے اگر آج ہندو اور مسلمان تمام باہمی مناقشات مٹا کر آپس میں بغلگیر ہو جائیں تو کیا ہندوستان کیلئے اس سے بڑھ کر کوئی اور مقام مسرت کا ہو سکتا ہے ہم اغیار سے روٹی کا سوال کرتے ہیں تو پتھر دیے جاتے ہیں ہم کیوں نہ اپنی پستی کو محسوس کر کے اسے دور کرنے کی کوشش کریں - لفظ آزادی ہمارا اور دو زبان ہونا چاہئے میں خداوند تعالی سے نہایت آزادی کیساتھ دعا کرتا ہوں کہ فرزندان ہند اپنے جھگڑے آپ مٹانے کے قابل ہو جائیں - اور بغیر اغیار کے منت کش ہونے کے اپنے عقدے خود حل کر لیں -

مسٹر - جے - این - باسو -

مسٹر جے این باسو (بنگالی) نے کہا کہ ہم اس کانفرنس میں موجودہ حالت سلجھانے کیلئے نہیں آئے بلکہ ہم اچھے مستقبل کی تعمیر کر کے اپنی تقدیر کا پانسہ پلٹنا ہے ہم ملک کے ہر حصہ سے چل کر یہاں آئے ہیں اسلئے ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ آپس میں اتحاد و یکجہتی پیدا کرکے ✱

✱ ہندوستانیوں میں باہمی محبت و اخلاص کی روح پھونک دے - ہم ایک گھر میں رہ کر ایک دوسرے سے جداگانہ ہوں گے - مجھے یقین ہے کہ اگر ہم موجودہ مسئلہ کو حل کر لینے کا تہیہ کر کے اپنی تجاویز پر عمل پیرا ہونگے تو ہمیں کامیابی ضرور ہوگی -

مہاراجہ دربھنگہ

مہاراجہ صاحب دربھنگہ نے فرمایا کہ آج کا دن ایک تاریخی دن ہے اور اسے کامیاب بنانے کیلئے کچھ دو' اور کچھ لو عمل کر کے ہمیں فرقہ وارانہ مناقشات کو دور کرنے میں کامیاب ہو جانا چاہئے -

ڈاکٹر ڈی سوزا

ہندوستانی عیسائیوں کے نمائندے ڈاکٹر ڈی سوزا نے کہا " ہماری سب سے بڑی آرزو قیام امن ہے عیسائی مذہب کا سب سے بڑا اصول آپس میں محبت و اخلاص و امن ہے - مجھے یقین ہے کہ اگر ہم تمام لوگ نیک ارادوں اور نیک نیتوں کو ہمراہ لائے ہیں تو مولانا ابو الکلام کے ارشاد کے بموجب آپس میں صلح و اتحاد کا رشتہ قایم کرنے میں ہم کبھی ناکام نہ رہیں گے -

اسکے بعد پنڈت مالویہ نے خواتین ہند کا تذکرہ کرتے ہوئے انہیں کانفرنس میں دعوت شرکت نہ دینے کی معذرت کی اور کہا کہ انہیں اسکے بعد بڑی کانفرنس میں مدعو کیا جائے گا -

نئی دھلی :- ۴ر نومبر ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ حکومت نے انڈین سول سروس کی تیسری خالی اسامی کیلئے مسٹر ایس ایم قادر کو منظور کر لیا ہے

انگلستان کی مایۂ ناز ایکٹرس کی وفا پرستی

شہید محبت کے آخری کلمات

مس سین ایکٹرس تھی اور ایسی ایکٹرس تھی جس پر انگلستان بھر کو ناز تھا جس وقت وہ اسٹیج پر آتی جذبات میں ہیجان پڑ جاتا - روح میں ہلچل مچ جاتی اور وہ ہر وقت بلبل کیطرح چہکتی رہتی لیکن اس کے نزدیکی دوستوں کے سوا کسی کو معلوم نہ تھا کہ کوئی نامعلوم روگ اُسے اندر ہی اندر کھائے جا رہا ہے وہ جانتے تھے کہ اسکی آنکھیں اور چہرہ تو ہنستا ہے مگر دل روتا ہے وہ باقاعدہ جلسوں میں شامل ہوتی مختلف پارٹیوں میں حصہ لیتی ہنستی کھیلتی، مگر جب تنہائی میں ہوتی تو غم و رنج کے بحر بیکراں میں غوطے کھاتی اور کسی کی یاد میں آنسو بہاتی لیکن کسیکو دیکھکر فوراً آنسو پی جاتی، دنیا کو معلوم تھا کہ تمام انگلستان کی مردہ روحوں کو پیغام مسیحائی دینے والی اور مردہ دلوں میں زندگی کی روح پھونکنے والی ہستی خود اسوقت سب سے زیادہ مصیبت زدہ رہتی ہے اس کے اندر یہ آگ آہستہ آہستہ سلگ رہی تھی، اچانک ایک روز آگ بھڑک اٹھی وہ صدمۂ فراق سے پاگل ہو گئی، اُس نے جدائی کی الناکیوں سے نجات حاصل کرنے اور شربت وصل سے شادکام ہونے کے لیے ریوالور کی مدد لی اور خاموش پرسکون کمرے میں جسکی ایک ایک اینٹ کو اُس سے ہمدردی ہو گئی تھی وہ اور صرف ایک گولی سے اُس کے پاس پہونچ گئی جس کی یاد اور محبت نے اُسے بہادلی بنا دیا تھا -

اُس کے دوستوں نے اُسکی خودکشی کا حال سُنا تو محو حیرت ہو گئے کسکو امید تھی کہ یہ ہر وقت خوش و خرم رہنے والی نازنین اسطرح خاتمہ کرے گی اور جو اسٹیج پر ٹریجک پارٹ کیا کرتی تھی کسی روز اپنی پیاری اور مخصوص پوشاک میں عملی ٹریجڈی " دنیا کے سامنے رکھ دے گی اس کی موت دنیا کے لئے ایک معمہ تھی، لیکن اس معمہ کو اسکی چٹھی نے حل کر دیا جو اس نے اپنے مرحوم خاوند کو لکھی تھی، اسکا ایک ایک حرف تیر و نشتر کا کام دیتا تھا، اس نے خودکشی کرنے سے پہلے لکھا!

" پیارے! میں تیرے انتظار میں اب بھی اسیطرح چشم براہ ہوں جس حالت میں مجھے تو نے اپنے سفر کی واپسی پر دیکھا تھا اسمیں مطلق تبدیلی نہیں ہوئی، وہی فراک زیب بدن ہے جو تو نے شوق سے میرے لیے سلائی تھی اور جسکو پہنکر میں دروازہ پر مسکراتے ہوئے تیرا استقبال کیا تھا سب کچھ اب بھی موجود ہے، مگر فرق صرف اتنا ہے کہ وہ تو سب کچھ پھر نظر آ جاتا ہے لیکن وہ پیاری صورت نظر نہیں آتی جس کے لیے یہ سب اہتمام کیا گیا تھا، آہ میں نے زندہ رہنے کی بہت کوشش کی اور اس سعی میں دنیا کو دھوکا دیا، دل کو دھوکا دیا، لیکن میں دراصل اپنی روح سے پر چکی ہوں -

میں ابتک یہ سوچ رہی ہوں کہ تو کہاں سدھارا اور کس لیے؟ صرف ایک دفعہ جاتے ہوئے پیارے بلا تو لیا ہوتا میں جانا نہ چاہتی تھی، لیکن تیری آمد سے مایوس ہو کر اب آنے پر مجبور ہو گئی ہوں "

لوگوں نے چٹھی کو پڑھا، دل آنکھوں کی راہ بہ نکلا اور اُسکو خاوند کی آغوش میں لٹا دیا گیا، جہاں وہ تا قیامت آرام کی نیند سوئیں گے، دفنانے کے وقت اس کے جسم پر وہی فراک تھا جو اس کے مرحوم خاوند نے اس کے لیے خاص طور پر تیار کرایا تھا اور ہاتھ میں انگوٹھی چمک رہی تھی جو دونوں کی محبت اولیں کی نشانی تھی،

محبت کے اس المناک حادثہ کا ملک کے گوشے گوشے میں ذکر ہو رہا تھا مرحومہ کا ایک دوست جو اس کے خاوند کا بھی بہت دلی دوست تھا اس کے خاوند کی موت کے بعد اکثر اس کے ہاں آیا کرتا تھا اور اسکو دلی تسکین دینے کی کوشش کرتا، اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک محبت سوختہ دل یا ایک مصیبت زدہ انسان کے لیے ہمدردی کے دو الفاظ بھی مرہم کا کام دیتے ہیں لیکن دل لگی کو دور کرنا کارے دارد والا معاملہ رکھتا ہے اُس نے اسکی موت کے بعد کہا " میں اسے تسکین دینے کی ہر ممکن کوشش کرتا، اُس نے کبھی خودکشی کرنے کا ارادہ ظاہر نہ کیا بلکہ وہ خودکشی کو بزدلی کے نام سے تعبیر کیا کرتی تھی،

وہ خوش رہنے کی کوشش کرتی لیکن نہ معلوم کون سی چیز اسکو اس طرف لے گئی مجھے یاد ہے وہ مجھ سے پوچھا کرتی تھی کہ کیا اس زندگی کے بعد بھی کوئی دوسری زندگی ہے؟ میں اس کی اس بات کو ہنسی میں اڑا دینے کا عادی تھا، وہ بھی مسکرا کر کوئی اور گفتگو شروع کر دیتی اسوقت مجھے شبہ تک نہ تھا کہ وہ کس مقصد سے یہ سوال پوچھ رہی ہے وہ اپنے خاوند کی موت کے بعد کبھی نیند بھر کر نہ سوئی نہ کبھی پیٹ بھر کر کھانا کھایا، وہ دیدہ و دانستہ ایسا نہ کرتی تھی بلکہ وہ صدمہ سے نیم پاگل سی ہو گئی تھی، تنہائی ملتے ہی کبھی ہنسنے لگتی، کبھی رو پڑتی، کبھی ہاتھوں سے اشارے کرنے لگتی، میں نے اسکی یہ تمام مجنونانہ حرکات بچشم خود دیکھی تھیں لیکن کسی سے اس کا ذکر نہ کیا، خودکشی کے روز اُس نے قد آدم شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر سنگار کیا، بال سنوارے اور وہی لباس پہنا جو اس کا خاوند پسند کیا کرتا تھا اور اُس نے اپنی ڈائری میں لکھا کہ وہ اپنے خاوند کی ملاقات کو جا رہی ہے، لوگ اس واقعہ کو خودکشی کا نام دے رہے ہیں ——— کیا یہ محبت کی توہین اور شہید الفت سے بے انصافی نہیں؟

مُعاہدہ اُوٹاوہ کے روشن پہلو

ذیل کے مضمون میں جو جریدہ اسٹیٹسمین میں شایع ہوا ہے معاہدہ کے روشن پہلو پر بحث کی گئی ہے۔ اور ثابت کیا گیا ہے کہ آئندہ اجلاس اسمبلی میں ۵۴ کے مقابلہ میں ۶۵ آرار سے حکومت کو فتح ہوجائے گی اور اوٹاوہ بل منظور ہوجائے گا:-

ہندوستان میں معاہدہ اوٹاوہ پر جو قسم قسم کی نکتہ چنیاں کیجارہی ہیں حکومت ہند کے رکن تجارت اور اُن کا محکمہ گذشتہ چند دنوں سے ان کا امتحان کرنے میں مشغول ہیں ان نکتہ چینیوں کو دو عنوانات کے تحت میں تقسیم کیا جاسکتا ہے سیاسی و تجارتی نقطۂ نظر سے نکتہ چینی کرنے والے حضرات اسے خواہ مخواہ بحیثیت مجموعی صرف برطانیہ کیلئے مفید قرار دیتے ہیں اور تجارتی نقطۂ نظر سے نکتہ چینی کرنے والے حضرات یہ کہتے ہیں کہ ہندوستان کے صرف اسی مال کو ترجیح دی گئی ہے جو برطانوی منڈیوں میں پہلے سے مقبول یا نیم مقبول تہا لیکن ان نکتہ چینیوں سے حکومت کے طرز عمل میں کوئی فرق نہیں آیا۔ وہ ابتک سمجھتی ہے کہ معاہدہ اوٹاوہ میں برطانیہ کو ہندوستان سے زیادہ رعایات نہیں دی گئی ہیں۔ اس کی خواہش ہے کہ اسمبلی کے اراکین معاہدہ اٹاوہ کا امتحان کرتے وقت اپنے دل سے اس خیال کو دور کردیں کہ ہندوستان پر برطانیہ قابض ہے بلکہ وہ یہ سمجھیں کہ ہندوستان آزاد ہوگیا۔ اور اسکے نمایندوں نے برطانیہ سے ایک تجارتی معاہدہ کیا ہے جسے اُسکے اوصاف کے مطابق انہیں پرکھنا ہے۔

فولاد کی صنعت پر اثر

یہ ثابت کرنیکے لئے کہ معاہدہ ہندوستان کیلئے مفید ہے حکومت ہند دلائل پیش کرتی ہے کہ معاہدہ کے اس حصہ پر جسکا تعلق صنعت فولاد سے ہے صرف ایک سال تک عملدرآمد کیا جائے گا۔ اسکے بعد صنعت فولاد کی کی نئی تحقیقات کرائی جائیگی۔ ہندوستان کی صنعت فولاد کی موجودہ حالت یہ ہے کہ اگرچہ یہاں بہت سا فولاد تیار ہوتا ہے لیکن بیرونی ممالک میں اُسے کوئی نہیں خریدتا گذشتہ زمانے میں ہندوستان کا فولاد سب سے زیادہ جاپان خریدا کرتا تہا لیکن اب اس نے بھی فولاد خریدنا بہت کم کردیا ہے کیونکہ وہ فولاد تیار کرنے کی صنعت کو خود اپنے ملک میں ترقی دے رہا ہے معاہدہ اٹاوہ کی رو سے ہندوستان میں تیار کیا ہوا فولاد جو بصورت دیگر ضایع جاتا ہے انگلستان میں بک سکیگا۔ معاہدہ اٹاوہ کی رو سے [illegible] تیار کئے ہوئے فولاد اور لوہے کے ڈنڈے [illegible] میں بک سکیں گے۔ انگلستان ان ڈنڈوں کو پہلے تو چادروں میں تبدیل کردے گا۔ اور پھر انہیں جست چڑھا کر ہندوستان روانہ کردیگا۔ معاہدہ کی شرط یہ ہے کہ ہندوستان ان چادروں کو صرف اسی وقت خریگا جبکہ اُسے یقین دلایا جائے کہ لوہا ہندوستان ہی سے خریدا گیا تہا۔ اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ ہندوستان کی چادروں کی ضرورت کو ٹاٹا کمپنی پورا کرے گی نہ کہ انگلستان

مخالفین کی جرح کا حامیان معاہدہ کی طرف سے جواب

مخالفین کی اس جرح کا کہ ہندوستان کے صرف اُسی مال کو ترجیح دی گئی ہے جو برطانوی منڈیوں میں مقبول ہے۔ حامیان معاہدہ اُٹاوہ یہ جواب دیتے ہیں کہ جن چیزوں کو مخالفین برطانوی منڈیوں میں مقبول کہتے ہیں وہ حقیقتاً مقبول نہیں ہیں۔ انکی قیمتیں ایسی ہیں کہ دوسرے ممالک کی اشیار بھی باآسانی مقابلہ کرسکتی ہیں۔ مثال کے طور پر لاکھ کو لے لیجئے معاہدہ اوٹاوہ کی ترویج سے پہلے برطانیہ میں ہندوستانی لاکھ کا مقابلہ کرنے کے لئے خود برطانیہ کی تیار کی ہوئی لاکھ موجود ہے لیکن آیندہ معاہدہ کی رو سے اسپر محصول نہیں لیا جائے گا۔ اس لئے وہ برطانوی لاکھ سے کہیں زیادہ سستی ہوجائے گی اور حقیقتاً برطانیہ میں مقبول ہوجائیگی۔

سرکاری حلقوں میں مزید یہ دلائل پیش کیے جاتے ہیں کہ قوم پرست ایک عرصہ سے چلارہے تھے کہ بیجوں سے ہندوستان ہی میں تیل نکالا جائے تاکہ تیل نکلنے کے بعد بیج مویشیوں اور کھاد کے کام آسکیں اور تیل دوسرے ممالک میں فروخت کیا جائے

معاہدہ اوٹاوہ کی رو سے ہندوستانی تیلوں پر دوسرے ممالک کی نسبت ۱۵ فیصدی کم محصول چارج کیا جائے گا۔ اسوجہ سے تیل نکالنے کے بعد بیج تو مویشیوں اور کھاد کے کام آسکیں گے جن سے ہندوستان کی زراعت کو فائدہ پہونچے گا اور تیل بہی برطانیہ میں خوب بک سکیگا۔

چائے کی تجارت کا مسئلہ

چائے کی تجارت کے متعلق یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ چائے کی کاشت سے ہندوستان کے تقریباً دس لاکھ مزدوروں کا پیٹ پلتا ہے اور اس تجارت میں ہندوستانیوں کا بہی بہت سا روپیہ لگا ہوا ہے اسلئے چائے کی تجارت کی حفاظت کا ایسا خاطرخواہ انتظام کیا گیا ہے کہ کافی طرح سے ہندوستان کی چائے دنیا کی تمام منڈیوں میں فروخت ہوسکے گی۔ گویا تمام منڈیاں ہندوستان کے ہاتھ آجائیں گی۔

ہندوستان کو ۶۰ لاکھ پونڈ کا نفع

سرکاری حلقوں میں جب دریافت کیا گیا کہ کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ آخر ہندوستان کو معاہدہ اوٹاوہ سے کتنے پونڈ سالانہ کا فائدہ پہونچے گا تو یہ جواب دیا گیا کہ صحیح صحیح تو کوئی نہیں بتا سکتا ہاں صرف اندازہ ہے کہ اس معاہدہ سے ہندوستان کو ۶۰ لاکھ پونڈ کا نفع ہوگا۔ اور برطانیہ کو ۵۰ لاکھ پونڈ کا صحیح اندازہ اس وجہ سے نہیں لگایا جاسکتا کہ جاپان جرمنی اور امریکہ جیسے ممالک ہر ممکن کوشش کریں گے کہ ہندوستان کی منڈیاں اِن کے ہاتہوں سے نہ چھنی جائیں اور وہ مقابلہ کرسکیں۔

برطانیہ مقابلہ میں قیمتیں گھٹا دے گا

برطانیہ بہی ممکن ہے کہ اپنی اشیار کو پہلے سے ارزاں کردے اور کسی حدتک برطانیہ میں ہندوستان کے اس مال کا جسپر محصول معاف کردیا گیا ہے مقابلہ کرے اندازہ لگایا گیا ہے کہ برطانیہ کے علاوہ دوسرے ممالک میں ہندوستان کا مال اسی قدر فروخت ہوتا رہے گا۔ جسقدر کہ پہلے فروخت ہوتا تھا۔ کیونکہ ہندوستان کا مطمع نظر یہ ہے کہ وہ برطانیہ کے ساتھ تجارت کو صرف اس حدتک وسعت دے کہ اسکا دوسرے ممالک کے ساتھ تجارت پر اثر نہ پڑسکے۔

ہندوستان چھ ماہ کا نوٹس دیکر ہندوستان چھ ماہ معاہدہ کو ترک کرسکتا ہے پہلے نوٹس دے کر معاہدہ سے علیحدہ ہوسکتا ہے اسلئے ہندوستان کو گھبرانا نہیں چاہئے۔ اسے تجربہ ضرور کرنا چاہئے اگر آیندہ چند سال کے دوران میں ہندوستان میں قومی حکومت نہ بھی قایم ہو تب بھی وہ معاہدہ سے علیحدہ ہوسکتا ہے سردست معاہدہ کو اس کے اوصاف کے مطابق پرکھنا چاہئے۔ سرکاری حلقوں میں یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اسکے اوصاف پرکھے بغیر معاہدہ کو محض انگروں کے ساتھ سیاسی تعصب کی بناپر نہ منظور کیا گیا تو انگلستان میں قدامت پسند پارٹی جو انگلستان میں پارلیمنٹ میں اکثریت میں ہے بدلہ لینے کیلئے کھڑی ہوجائے گی اور ممکن ہے کہ اسطرح ہندوستان میں اصلاحات کی ترویج میں دیر لگے۔ تاہم سرکاری حلقوں کو توقع ہے کہ ایسی صورت حالات نہ پیدا ہوں گی اور اسمبلی اس معاہدہ کو منظور کرے گی اب بھی حکومت کو توقع ہے کہ اسمبلی میں ۵۴ اراکین نے دیگر اس کی مخالفت میں رائے دی تو ۶۵ اِس کے حق میں رائے دیں گے اور معاہدہ اٹاوہ ضرور منظور ہوجائے گا۔

کیا ہندوستان اوٹاوہ کا فیصلہ منظور کرلیگا

پارلیمنٹ میں زبردست تقریریں

لندن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مزدور جماعت کے ایک سرگرم کارکن مسٹر لمن نے پارلیمنٹ میں یہ سوال کیا کہ کیا اوٹاوہ کانفرنس میں جو فیصلہ ہوا ہے اُسے ہندوستان منظور کرے گا۔ آپ نے اپنی یہ رائے ظاہر کی کہ یہ فیصلہ ہندوستان کی تجارت کو بجائے فائدہ پہونچانے کے نقصان پہونچا دے گا۔

بعد کے تاروں سے معلوم ہوا ہے کہ پارلیمنٹ میں اُٹاوہ سمجھوتے کے مسودہ قانون کی دوسری خواندگی پر تقریر کرتے ہوئے مسٹر کلن فلٹسر نے بہت زور دے کر یہ کہا کہ :-

ہندوستان کے جو مندوبین اوٹاوہ کانفرنس میں شریک ہوئے تھے وہ حکومت ہند کے نمایندے نہیں بلکہ باشندگان ہند کے نمایندے تھے یہ ہندوستان کے لئے بڑی اچھی بات ہے کہ وہ اپنی مرضی سے مملکت کی مالی ذمہ داری میں حصہ لے۔ مزدور جماعت کے رکن مسٹر گرنتھ نے ہندوستانی لوہے اور اسپات کے متعلق حکومت کی حکمت عملی پر پرزور مذمت کی اور کہا کہ جہانتک ہندوستانی کچے لوہے کا تعلق ہے ہندوستان نے اسکاٹ لینڈ اور جنوبی ویلس کی تجارت کا ایک تخت خاتمہ کردیا ہے آپ نے اس سلسلہ میں یہ بھی فرمایا کہ ہندوستانی محنت و شفقت سے لوہے اور اسپات کی تجارت کو جو نقصان پہونچا ہے اُس سے محافظت ہونا چاہئے۔

لارڈ اسٹرکلینڈ کی اہم تصریحات

مالٹا کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ جزیرہ مالٹا کی سینٹ میں تقریر کرتے ہوئے لارڈ اسٹرکلینڈ سابق وزیر اعظم نے بیان کیا کہ اگر آیندہ کوئی جنگ رونما ہوئی تو اس صورت میں برطانیہ مالٹا سے دست بردار ہوجائے گا۔ آپ نے بیان کیا کہ ایک ایسا طبقہ ہندوستان میں پیدا ہوچکا ہے کہ جو اسی کے حق میں ہے آپنے کہا کہ اگر اس صورت میں برطانیہ نے مالٹا سے کنارہ کشی اختیار کرلی تو فرانس جنگ کی دھمکی دے کر اسپر قابض ہوجائے گا آپنے یہ بہی کہا کہ یہ صرف لارڈ ڈشر کی مہربانی تہی کہ ابتک مالٹا کو اکیلا نہیں چھوڑا گیا آپنے کہا کہ آیندہ جنگ کا امکان انگلستان

اسمبلی میں اوٹاوہ بل پر مزید بحث

غیر سرکاری لیڈران کیجانب سے مخالفانہ تقریریں

نئی دہلی ۸ رنومبر آج جب اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا تو سوالات کے دوران میں سر جاسیف بھن رکن تجارت پر پٹرول کی قیمت کے متعلق سوالات کی بوچھار کی گئی۔ جس کے متعلق چند ممبران نے یہ رائے ظاہر کی کہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ پٹرول کی قیمت مقرر کرے۔ سر ہنری گڈسن نے دریافت کیا کہ سال گذشتہ کے ماہ ستمبر تک پٹرول سے خاص محصول سے ۲۲۲ لاکھ روپیہ کی آمدنی ہوئی تہی ....

... اس میں سے ابتک صرف ۲۲ لاکھ روپیہ کی رقم سڑکوں پر کیوں خرچ کی گئی ہے :-

اوٹاوہ بل پر مزید بحث

آج کا تمام دن بھی اوٹاوہ بل پر بحث میں گذر گیا یوروپین طبقہ نے بل کی حمایت کی مسٹر آرتھر مور اور مسٹر جارج مارگن نے اس امر پر زور دیا کہ بل پر تفصیلی غور وخوض ضروری ہے کیونکہ یہ سوال کہ ترجیح کا اصلی مطلب غیر ممالک کے خلاف محاصل بڑھانے سے معلوم ہوگا۔ یا برطانیہ کے خلاف محاصل کم کرنے سے ہندوستان کے لئے بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے

مسٹر انگلیسر یا الدر مسٹر ڈی ساوزا نے بھی بل کی حمایت کی اور ایوان سے اپیل کی کہ وہ سیاسی عناد کو برطرف کرتے ہوئے بل کے محاسن پر غور کرے اور اُسے قبول کرے دیگر ممبران نے بل کی مخالفت کی اور جو ترمیمات پیش کی گئی ہیں اُن میں سے کسی ایک کو قبول کرنے پر زور دیا۔

مسٹر رنگا آئر نے سب سے زیادہ جوشیلی تقریر کی آپنے خود کو ایک تجربہ کار ماہر دستکاری بتاتے ہوئے کہا کہ معاہدہ اوٹاوہ سے ہندوستان کی آہنی تجارت کی ترقی محدود ہوجائیگی

مسٹر اگروال نے بل کو معرض التوا میں رکہنے پر زور دیا تاکہ ممبران اسکا پورا پورا معاینہ کریں

مسٹر اسے ہون نے انگلستان کی تجارت کے خلاف زبانی جنگ کی۔ آپکا لہجہ اعتدال پسندانہ تھا۔ لیکن تقریر بڑی سخت تھی آپنے کہا کہ میں جن لوگوں کی نمایندگی کرتا ہوں وہ برطانوی مال کے مقاطعہ پر آمادہ ہیں اور میرا فرض ہے کہ میں وہ کام کروں جو میرے رائے دہندگان چاہتے ہیں۔ آپنے خیال ظاہر کیا کہ آپ کے رائے دہندگان کسی قسم کا تجارتی معاہدہ نہیں چاہتے۔

مسٹر مصرا۔ مسٹر اے داس۔ مسٹر لال چند سول رائے اور مسٹر رام کرشن نے اوٹاوہ کے معاہدہ کی مخالفت کی۔

آرڈیننس بل میں مجلس منتخبہ کی ترمیم

نئی دہلی ۷ رنومبر آرڈیننس بل کی مجلس منتخبہ نے مسودہ ذیل کی ترمیم پیش کی ہیں :-

(۱) مسودہ کی میعاد تین سال مقرر کی گئی ہے (۲) اکثر جرائم جنہیں مسودہ میں ناقابل ضمانت قرار دیا گیا تھا انہیں قابل ضمانت قرار دیا جاتا ہے (۳) مطابع کے باب میں فساد اور باہمی نفرت پھیلانے کی تعریف مندرج کردی گئی ہے جو مسودہ میں پہلے مفقود تھی۔ (۴) جائداد منقولہ اور فنڈ کی ترقی کے سلسلہ میں عدالت بالا کے اجلاس میں اپیل کیجاسکتی ہے اور ایگزیکیٹو حکومت کو ان عدالتوں کے فیصلہ کا پابند ہونا پڑے گا۔ (۵) پکٹنگ کی پابندیاں اس حد تک دور کردی گئی ہیں کہ ملکی صنعت کی ترقی کے لئے اور انگلستانی اشیاء کی خلاف پُرامن پکٹنگ جرم قرار نہیں دیا جاسکتا۔ بشرطیکہ اس کیلئے ایسی حرکتیں نہ کی جائیں۔ جو قانون کے خلاف ہوں (۶) مطبع کا باب اس سے نکال دیا گیا ہے اس فیصلہ پر ارکان کی اکثریت نے دستخط کردیا ہے

لیڈروں کے نام بیگم عالم کا تار

بیگم عالم نے مولانا شوکت علی پنڈت مدن موہن مالوی مولانا ابو الکلام آزاد اور ڈاکٹر سید محمود کے نام مندرجہ ذیل تار ارسال کیا ہے جس میں خدا کے نام پر فرقہ پرستی کا خاتمہ کرنے کی درخواست کی ہے۔

خدا آپ لوگوں کو آپ کی مصالحانہ کوششوں میں کامیابی نصیب کرے اسپرٹ میں وہ لوگ جو جیلوں میں مقید ہیں آپکے ساتھ ہیں۔ مقتدر لیڈر اپنی ادنیٰ بہن کی پکار پر دھیان دیں کہ کل کو فائدہ پہونچنے سے جزو کو بھی فائدہ پہونچتا ہے۔ میں اللہ کے نام پر دعا کرتی ہوں کہ الہ آباد میں فرقہ پرستی کا خاتمہ ہو جائے۔

میرے فرزند کی حالت ویسی ہی ہے۔ پیرنٹی کے متعلق غور کیا جا رہا ہے۔

مہاراجہ جودھپور ملک معظم کے حضور میں

لندن ۵ر نومبر۔ ملک معظم نے قصر بکنگھم میں سرای ایچ کے لئے بحیثیت گورنر جنرل ہند مہاراجہ جودھپور کو تاسع کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ اور ملک معظم کے دربار میں مہاراجہ جودھپور اور انکے برادر عزیز مہاراج اجیت سنگھ کو شرف باریابی بخشا گیا۔

گاندھی جی کے دوسرے برت کی توقع

بمبئی ۵ر نومبر مہاتما گاندھی نے یرودا جیل سے ایک بیان شائع کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت نے آپ کو جیل ہی کے اندر سے چھوت چھات کے خلاف اپنا جہاد شروع کرنے کی اجازت دیدی ہے تاکہ چھوت چھات کی لعنت دور ہو۔

معلوم ہوا ہے کہ جہاں تک چھوت چھات کے مسئلہ کا تعلق ہے گاندھی جی کو اسکی اجازت دیدی گئی ہے کہ وہ لوگوں سے جیل میں مل سکتے ہیں خط وکتابت کر سکتے ہیں اور بیانات شائع کر سکتے ہیں۔ گاندھی جی نے ان شرائط کو منظور کر لیا ہے۔ اور وہ ان سہولتوں کو صرف چھوت چھات کے مسئلہ میں مفید بنائینگے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی جب اس سلسلہ میں جیل کے اندر لوگوں سے ملاقات کرینگے اسوقت یہ کوئی ضروری بات نہیں ہے کہ کوئی جیل کا افسر بھی موجود رہے حکومت نے جیل کے اس قانون کو اس مخصوص صورت میں اٹھا لیا ہے گو کہ مہاتما جی کو اس سلسلہ میں جدید برت رکھنے کیلئے ہر طرف سے منع کیا جا رہا ہے لیکن اندیشہ ہے کہ کہیں گاندھی جی چھوت چھات کی لعنت کو قطعی طور پر ختم کرنے کیلئے جدید برت شروع نہ کر دیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی رہائی کی درخواست
مسز کملا نہرو کی علالت پر بعض اراکین جمعیۃ کی تشویش

نئی دہلی ۴ر نومبر۔ مسز کملا نہرو زوجہ پنڈت جواہر لال کی اہلیہ کی تشویشناک علالت کے خیال سے جمعیۃ مقننہ کے بعض اراکین کا خیال ہے کہ گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کو رہا کر دے تاکہ وہ اپنی اہلیہ کی تیمارداری کر سکیں۔

دہلی میونسپلٹی میں اچھوتوں کا انتخاب

دہلی ۴ر نومبر چیف کمشنر دہلی کا ایک اعلان مظہر ہے کہ پست اقوام کے حسب ذیل ممبران دہلی میونسپل کمیٹی کے ممبران منتخب ہوئے ہیں۔ علاقہ نمبر ۵ لالہ انند علاقہ نمبر ۶ لالہ چمن داس یہ لوگ بدھ سے کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کریں گے۔

پشاور کے صدر تھانہ کا تمام عملہ معطل کر دیا گیا

پشاور ۴ر نومبر مقامی حکومت نے پشاور کے صدر تھانہ کے تمام عملہ کو جس میں اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس بھی شامل ہیں معطل کر دیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ تھانہ میں سے ایک ڈائنامیٹ کارتوس برآمد ہوا تھا جس سے ایک خاکروب اور ایک پولیس افسر زخمی ہو گیا۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

مدراس کا جدید کابینہ وزارت

مدراس ۴ر نومبر کابینہ وزارت کے مستعفی ہو جانے کے باعث گورنر نے شعبہ ہائے منتقلہ کا چارج عارضی طور پر اپنے ہاتھ میں لے لیا اور راجہ بوبلی کو وزارت مرتب کرنے کے لئے مدعو کیا۔ جنہوں نے اپنے دو رفقاء کے نام گورنر کے سامنے پیش کر دیے ہیں اور گورنر نے اسے منظور کر لیا ہے۔ راجہ بوبلی چونکہ چیف منسٹر مقرر کئے گئے ہیں اسلئے گول میز کانفرنس میں شرکت نہیں کرینگے

حکومت برطانیہ ارب روپیہ قرض لے گی

لندن ۷ر نومبر ۳½ فیصدی سود کی شرح پر ۳۰ کروڑ پاؤنڈ قریب ۴ ارب روپیہ قرض لینے کی سکیم شائع کی گئی ہے یہ رقم ۹۷½ فیصدی کے حساب سے لی جائے گی اور ۵۳-۱۹۴۲ء میں یہ رقم مکمل طور سے واپس کر دی جائیگی مجوزہ قرض کا مقصد یہ ہے کہ کم سود پر وہ قرضہ بیباق کر دیے جائیں جن کی میعاد پوری ہو چکی ہے جیسے ۵½ فیصدی کی شرح سے ۱۱۴۰ لاکھ پونڈ کی ٹریژری بانڈ اور ۴½ فیصدی کی شرح سے ۱۴ لاکھ پونڈ کے ٹریژری بانڈ مجبب سے پتہ لگتا ہے کہ سود سے ہر سال تقریباً ۵ لاکھ پونڈ کی بچت ہوگی جون کے آخر سے ابتک جملہ اختتام کے قرضوں کے سود سے کل ۲۴۰ لاکھ پونڈ کی بچت ہوئی ہے

ہالینڈ کی ایک فرم کو ۵ لاکھ روپیہ کی فرمائش

لندن ۴ر نومبر اٹاوہ کانفرنس کے ایک ہندوستانی ڈیلیگیٹ نے ہالینڈ کی ایک کمپنی کو شکر سازی کے کارخانہ کی مشینری تیار کرنے کیلئے ۵ لاکھ روپیہ کا آرڈر دیا ہے اس خبر نے برطانیہ میں بے چینی پیدا کر دی ہے۔ حالانکہ تحقیق پر معلوم ہوا ہے کہ یہ آرڈر کسی بغض و عناد کی بنا پر ہالینڈ کو نہیں دیا گیا۔ بلکہ خرچ کا لحاظ کرتے ہوئے دیا گیا ہے۔ ہالینڈ کی کمپنی نے سب سے کم اجرت طلب کی تھی

بیگم شاہ نواز کی دہلی میں تشریف آوری

دہلی ۵ر نومبر بیگم شاہ نواز کل صبح دہلی تشریف لائیں ہز ایکسیلنسی وائسرائے سے ملاقات کی آپ گول میز کانفرنس میں شرکت کرنے کو لندن تشریف لیجا رہی ہیں۔

صوبجات متحدہ میں
ایوان ثانی کا قیام
جمہوری نظام کیلئے "بریک" کی تیاری

لکھنو ۳۰ر نومبر آج مجلس مقننہ میں صوبجات متحدہ نے تقسیم آرا کے بغیر خان بہادر حافظ محمد غضنفر اللہ کی تجویز منظور کر دی جس میں ایک ایوان ثانی کے قیام پر زور دیا گیا ہے اس ایوان کی حیثیت مجلس شوریٰ کے درجہ کی ہوگی۔ مباحثہ کے دوران میں تقریباً ہر ایک مقرر نے تجویز کی تائید کی اور حکومت کی جانب سے اسکی تائید کی گئی۔ لیکن سرکاری ارکان نے اس کو واضح کر دیا کہ تجویز کے حق میں استدلال کرنے کا حق صرف غیر سرکاری ارکان کو ہوگا۔ تجویز کی حمایت کرنے والوں نے کہا کہ جمہوری حکومت خود مختاری حکومت کیلئے برک اور ریور مہیا کرنے کی غرض سے ایوان ثانی کے قیام کی ضرورت ہے۔ صوبجات متحدہ میں بالائی ایوان کے لئے صحیح اور حقیقی نمائندے کافی تعداد میں مل سکتے ہیں

خان بہادر حافظ غضنفر اللہ نے تجویز پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ آئینی تاریخ نے ثابت کر دیا کہ ایک واحد ایوان کے ذریعہ قانون بنانا ناکافی غیر محفوظ اور خطرے سے پُر ہوتا ہے۔ اور یہ کہ ایوان ثانی حکومت کی ہر جمہوری طرز میں نہایت ضروری ہے۔ کہ اس ایوان کا کام یہ ہوگا کہ زیرین ایوان جو قوانین منظور کرے ان پر نظر ثانی کرے اور بعض دفعہ مجلس قانون ساز اور حکومت کے درمیان "ویٹو" (استردادی رائے) کی بنا پر جو تنازعہ پیدا ہو جاتا ہے اسکا انسداد کرے اس صوبہ میں تعلقداروں اور زمینداروں کی عجیب پوزیشن کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ نہایت ضروری ہے کہ ان کے مفاد کی حفاظت کیلئے کسی قسم کا بریک قائم کیا جائے۔ مزید برآں دستوری قانون کے عام اصول اور صوبہ کے خاص حالات کے پیش نظر ایوان ثانی کا قیام اشد ضروری ہے۔

نواب جمشید علی خاں نے تحریک کی تائید کی اور فرمایا کہ ایک ایسا ایوان ثانی جو مضبوط بنیادوں پر قائم کیا گیا ہو ملک کے لئے بہت زیادہ مفید ثابت ہوگا۔

راجہ راجیشور بالی نے بھی تجویز کی تائید کی **نواب چھتاری** ہوم ممبر نے کہا کہ ایوان کے سامنے جو تجویز ہے اس کے متعلق حکومت کی پوزیشن یہ ہے کہ غیر سرکاری ممبران کی رائے سے حکومت ہند اور حکومت برطانیہ کو مطلع کر دیا جائے۔ کہ اس جدید دستور میں صوبجات متحدہ میں واحد ایوان ہونا چاہئے۔ یا دو ایوانوں کی ضرورت ہے آپنے ایوان کو مطلع کیا کہ سرکاری ممبر رائے دینے سے گریز کریں گے آپنے یہ بھی کہا کہ حکومت ایوان ثانی کے قیام کے حق میں ہے۔ مسٹر برج نندن لال نے تجویز کی مخالفت کی نواب محمد یوسف وزیر بلدیات نے موافقت کی ٹھاکر راجپال سنگھ نے مخالفت کی۔ حافظ عبدالرحمن کی تجویز پر وزیر مالیات نے وعدہ کیا کہ نومبر کی قسط کی مالگذاری جمع کرانا بھی اسوقت تک سختی سے کام نہیں لیا جائے گا جب تک کہ کونسل حکومت کی پالیسی پر بحث نہیں کرے گی۔

گول میز برطانوی مندوبین کے ناموں کا اعلان
قدامت پسندوں کا غلبہ
مزدور جماعت نے شرکت سے انکار کر دیا

لندن ۴ر نومبر سرکار کی جانب سے اعلان کیا گیا ہے کہ گول میز کانفرنس میں جو تقریباً ۱۵ر نومبر سے دستوری مباحث شروع کرے گی برطانوی پارلیمنٹری وفد مندرجہ ذیل اصحاب پر مشتمل ہوگا

سرکاری مندوبین

(۱) رائٹ آنریبل جیمز ریمزے میکڈونلڈ وزیر اعظم برطانیہ،
(۲) بیرن سینکی۔
(۳) رائٹ آنریبل سر سموئیل ہور وزیر ہند،
(۴) رائٹ آنریبل سر جان سائمن وزیر خارجہ،
(۵) رائٹ آنریبل بیرن ارون سابق وائسرائے ہند،
(۶) رائٹ آنریبل جے۔ سی سی ڈیوڈسن،
(۷) آر۔ اے بٹلر نائب وزیر ہند،

غیر سرکاری مندوبین

(۱) ارل پیل۔ سابق وزیر ہند،
(۲) ارل ونٹرٹن سابق نائب وزیر ہند،
(۳) رائٹ آنریبل مارکوئیس ریڈنگ، سابق وائسرائے ہند،
(۴) مارکوئیس لوتھین۔ سابق نائب وزیر ہند،

مزدور پارٹی بھی مدعو کیا گیا تھا کہ وہ اپنے نمائندے نامزد کرے لیکن وہ سر دست مباحثہ میں شرکت کرنے سے انکار کرتی ہے وزیر اعظم کی عدم موجودگی میں لارڈ چانسلر صدارت فرمائینگے۔ سرکاری مندوبین میں سے سب کے سب وزراء ہیں یعنی کابینہ کے اراکین ہیں۔ لارڈ ہیلشام وزیر جنگ ہیں وہ اٹاوہ کانفرنس میں برطانوی وفد کے رکن بھی تھے۔ انہوں نے برطانیا فری اسٹیٹ کیساتھ تازہ مباحث میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ لارڈ ارون تعلیمی بورڈ کے جدید صدر ہیں مسٹر ڈیوڈسن انڈین سٹیٹس انکوائری کمیٹی کے صدر تھے مسٹر بٹلر نائب وزیر ہند ہیں سیمولٹ آزاد خیال لارڈ لوتھین کے متعلق ہونے پر انہیں اس عہدہ سے سپر فائز کیا گیا۔ لارڈ پیل ۱۹۲۲ء سے ۱۹۲۴ء تک اور ۱۹۲۸ء سے ۱۹۲۹ء تک وزیر ہند رہے اس زمانہ میں قدامت پسند پارٹی برسر اقتدار تھی لارڈ ونٹرٹن ۱۹۲۲ء سے ۱۹۲۴ء تک اور ۱۹۲۴ء سے ۱۹۲۹ء تک نائب وزیر ہند تھے۔ پارلیمنٹری وفد کیساتھ مندوبین قدامت پسند دو آزاد خیال اور تین نیشنل لیبر پارٹی کے اراکین ہیں۔

دھاریوال کے اونی دھاگے
Used all over India
DHARIWAL
INDIA
تمام ہندوستان میں استعمال کئے جاتے ہیں
ان کو ہندوستانی کاریگروں نے خالص ہندوستان کے اون سے کات کر تیار کیا ہے۔ دھاریوال کا کوئی بھی سامان غیر ملک سے نہیں منگوایا جاتا۔ نمونوں کے کارڈ دیکھنے کیلئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۸ کو لکھئے
مقامی ایجنٹ
امپیریل ایجنسی جنرل گنج کانپور
دھاریوال ملس پنجاب
جہیں بنائے جاتے ہیں

جمعیتہ علمائے ہند کا فیصلہ

الہ آباد ۲ رنومبر مولانا محمد شاہد احمد صاحب الہ آبادی بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ جمعیتہ علمائے ہند کی مجلس شاورت کا ایک جلسہ مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی زیر صدارت خان بہادر غضنفر علی ایم ایل سی کے دولت کدہ پر منعقد ہوا - حاضرین میں مولانا ابو المحاسن محمد سجاد، مولانا محمد حفیظ الرحمن، مولانا محمد ... مولانا محمد شاہد، مولانا محمد فاروقی، قاضی احمد حسین ... یہ اصحاب شریک تھے جلسہ میں متفقہ طور پر حسب ذیل قرارداد منظور کی گئی :-

جمعیتہ العلمائے ہند کی مجلس شاورت کا یہ اجلاس ممبران جج سلیکٹ کمیٹی کی توجہ اس قرارداد کی جانب مبذول کراتا ہے جو ۲۷ رمئی کو مراد آباد میں منظور کی گئی تھی - اور جس کی تائید تمام ملک میں متعدد عام جلسوں اور مظاہروں میں کیجا چکی ہے - یہ اجلاس اس امر پر زور دیتا ہے کہ سلیکٹ کمیٹی کو ... دونوں جج بل کسی غور وخوض کے بغیر اور اس نوٹ کیساتھ واپس کر دینے چاہئیں - کہ رائے عامہ ان کے خلاف ہے اور ان بلوں کو مذہبی مداخلت تصور کرتی ہے - مذکورہ قرارداد کی نقل ارکان اسمبلی کو روانہ کردی گئی ہے -

مسلمانوں کو ۱۴ کے بجائے ۲۰ مطالبات دیدو

سر سی - پی رائے کا اتحاد آموز بیان

کراچی ۳۱ راکتوبر - پرسوں شام کو نوجوانوں کے سامنے سر سی - پی رائے نے تقریر کی جمیں انہوں نے کہا کہ مسٹر جینا کے ۱۴ مطالبات ہیں اور میں مسلمانوں کے مزید ۶ مطالبات یعنی ۲۰ مطالبات پورے کرونگا - سر سی - پی رائے نے کہا کہ کونسلوں کی نشستیں کوئی اہمیت نہیں رکھتیں ہندو مسلمانوں کے اختلافات صرف پڑھے لکھے آدمیوں میں ہیں جن کی غرض صرف یہ ہے کہ وہ اپنے حلوے مانڈے کی فکر کریں عوام کے مسئلہ پر محض ہندو مسلم فرقے کے زاویہ نگاہ سے غور نہیں کیا جاسکتا - اصل غور طلب مسائل یہ ہیں کہ قحط - یا ... وہ جہالت کو کسطرح دور کیا جاسکتا ہے قومی حکومت سے ہندوؤں کے مقابلہ میں مسلمانوں کو زیادہ فائدہ پہونچے گا کیونکہ یہ ... ... ان ہی میں زیادہ ہیں

سر سی - پی رائے نے کہا کہ یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ اسلام تلوار کے زور پھیلا - ہندوستان میں اسلامی پایہ تخت کے قریب دہلی اور مرشد آباد (بنگال) کے چاروں طرف مسلمانوں سے زیادہ ہندو تھے - اس حصہ میں ہندوؤں کی اتنی غالب کثرت کیونکر غالب ہو گئی اگر اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا تو پھر مسلمانوں کی سلطنت ہونے کے باوجود وہاں ہندو کیونکر آباد ہو گئے - اگر یہ صحیح ہوتا تو ہندو وہاں ہندوؤں کو معدوم ہو جانا چاہیے تھا

اسلام کی بنیاد اخوۃ وجمہوریت پر

اسلام کے پھیلنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ اس میں اخوت اور جمہوریت پائی جاتی ہے اور ہندوؤں کے زوال کی وجہ یہ ہے کہ ان میں چھوت چھات ذات پات کا رواج ہے ہندوؤں کا یہ خوف محض بے بنیاد ہے کہ مسلمانوں کے عہد حکومت میں ان کا وجود فنا ہو جائے گا - بنگال میں صدیوں تک مسلمانوں نے حکومت کی ہے تاہم زمینداروں میں ۹۹ فی صدی ہندو ہیں -

سر سی - پی - رائے نے اس بات پر زور دیا کہ ہندو اور مسلمانوں میں زیادہ گہرے تعلقات پیدا کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ ایک دوسرے کو سمجھ سکیں اور دونوں کے شکوک وشبہات دور ہو جائیں -

عقد ثانی کے بعد

بیوائیں حق وراثت سے محروم نہیں ہوسکتیں

ہندوں کے قدیم طرز معاشرت کی اتباع میں مسلمانوں نے بھی جائدادوں اور جاگیروں کی حفاظت کیلئے اس قسم کے قوانین بنائے ہیں کہ بیوہ نکاح ثانی کرنے کے بعد بہت اور حصہ نہیں پاسکتی - مثلاً ممالک دکن میں یہ قانون تھا کہ اگر کسی جاگیرداروں کی بیوہ نکاح ثانی کرے گی تو اسکو اس جاگیر سے جو وظیفہ مل رہا تھا وہ فوراً بند ہو جائے گا - اس لغو اور ظالمانہ قانون کے باعث اکثر بیوائیں زندگی کی مصیبتوں کا پہاڑ بیوگی کے عالم میں کاٹنے پر مجبور ہو جاتی تھیں - بڑی خوشی کا مقام ہے کہ اعلیٰ حضرت شہریار دکن نے ایک فرمان خاص کے ذریعہ اس لغو قانون پر خط تنسیخ کھینچ دیا ہے

معلوم ہوا ہے کہ ایگزیکٹو کونسل کے سامنے یہ مسئلہ بحث کیلئے پیش ہوا اور اُسنے انتہائی افسوس کیساتھ دیکھا کہ قانون سابق کے باعث اکثر بیوائیں نکاح ثانی سے گریز کرتی تھیں اور اُنکے اخلاق واعمال پر اسکا بہت بُرا اثر پڑتا تھا اس نے اعلیٰ حضرت خلد اللہ ملکہ کی خدمت میں اس قانون کی ترمیم پیش کی جسے بندگان عالی نے منظور فرمالیا -

دہلی ۴ رنومبر حکومت نے چودھری ظفر اللہ خاں اور مسٹر جی ایس دت کی بجائے سر فضل حسین *

خواتین دہلی کا اجتماع

مصالحت کانفرنس میں اپنی نمایندگی کا مطالبہ

دہلی جدید یکم نومبر - آج دھرم سالہ لکشمی نراین میں زیر صدارت مسز پیارے لال خواتین کا ایک جلسہ منعقد ہوا - جمیں دو سو سے زائد خواتین موجود تھیں اور ذیل کی تین قراردادیں منظور کی گئیں :-

۱ - جلسہ ہذا کے خیال میں باہمی مصالحت میں اب زیادہ دیر نہونی چاہیئے یہی وقت ہے کہ اکثریت اور اقلیتوں کے لیڈر گفت وشنید کر کے آپس میں متحد ہو جائیں اور ملک کی ترقی کی راہ میں جو مشکلات اور رکاوٹیں حائل ہیں انہیں مل کر دور کر دیں -

۲ - ہمارے خیال میں الہ آباد کانفرنس میں عورتوں کی شرکت ازحد ضروری ہے - کیونکہ جس کانفرنس میں ہندوستان کے مستقبل کی سیاسیات کا فیصلہ ہوتا ہو اس میں نمایندہ عورتوں کو بھی بحث میں شامل کرنا چاہیئے - لہذا ہم مطالبہ کرتی ہیں کہ الہ آباد کانفرنس میں ہمیں بھی حصہ دیا جائے

(۳) یہ جلسہ آیندہ دستور حکومت کی لیجسلیچر میں عورتوں کے متعلق ذیل کے مطالبات کو از سر نو دہراتا ہے۔

(۱) حق رائے دہی بالغان (۲) انتخاب مخلوط (۳) خواتین کی تخصیص نشست کا انسداد

* اور سر چارلس والٹن کو کونسل آف اسٹیٹ کا ممبر نامزد کردیا ہے -

صوبہ متحدہ کیلئے دوسری مجلس قانون ساز

کونسل نے تجویز منظور کردی -

لکھنؤ ۳ رنومبر - خان بہادر حافظ غضنفر اللہ نے آج مجلس قانون ساز صوبجات متحدہ میں یہ تجویز پیش کی کہ حکومت صوبجات متحدہ ہند اس ضرورت کا اظہار کرے کہ جدید دستور اساسی کی تدوین کے وقت صوبجات متحدہ کے لئے دوسری مجلس قانون ساز کا قیام بھی پیش نظر ہے - جسکی سفارش فرنچائز کمیٹی نے کی ہے اور اس کے ممبر معقول فرنچائز سے منتخب کیے جائیں

اس غیر سرکاری تجویز کو کونسل نے منظور کرلیا اسکی تائید میں رائے راجیشور بلی وغیرہ کے علاوہ آنریبل منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ سلعت نے بھی نہایت پرزور تقریر کی

اوٹاوہ جانے میں برٹش مندوبین پر مصارف

ایک لاکھ ۵۶ ہزار روپیہ صرف ہوا -

لندن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مسٹر ٹامس نے پارلیمنٹ میں بتایا کہ اٹاوہ میں جو برٹش ڈیلی گیشن گیا تھا - اُس کے ہوائی جہاز اور معمولی مصارف کے مد میں بارہ ہزار پونڈ تقریباً "ایک لاکھ ۵۶ ہزار روپیہ صرف کرنا پڑا -

نئی دہلی :- ۶ نومبر کونسل آف اسٹیٹ کا اجلاس ۲۹ نومبر کو منعقد ہو گا جمیں اوٹاوہ بل اور آرڈیننس پر اگر وہ اسمبلی میں منظور ہو گئے تو غور کیا جائے گا -

۲۶۸۶

زندگی کی کشمکش میں آپ مصروف ہوں!

امرت دھارا کو ضرور پاس رکھیں کیونکہ آپ کو بہت سی تشویش خرچ اور تکلیف سے بچا دے گی!

حسن

کا دار ومدار اعلیٰ صحت پر اور اعلیٰ صحت کا

امرت دھارا (رجسٹرڈ)

... ہے - یہ بہترین گھریلو دوا ہے جو کہ آپ کو ہمیشہ امراض کے خطرے سے محفوظ رکھیگی - تقریباً جملہ امراض کو رفع کرنے والی زمانہ حال کی ایک دوا ہے - امرت دھارا علم طب کی مکمل ایجاد ہے - اس دوا کی فضیلت و سبقت کے لئے ہمارے پاس بلا طلب کردہ چھتیس ۳۶ ہزار سے زیادہ سرٹیفکیٹ موجود ہیں - غرضیکہ یہ تقریباً ہر مرض کا علاج ہے -

... نزلہ - زکام - ہیضہ - اسہال - پیچش - معدہ کا تیزابی ہونا - کان درد - بخار - نیند نہ آنا - یرقان - گردہ کی امراض - کمر درد - ملیریا - متلی - پلیگ - گنٹھیا - رنگیمن بادکی درد - داد - زخم - دمہ - خون بہنا - قبض - بدہضمی - کھجلی - سرخ - کلیجہ کی جلن - سوزاک - نمونیا - قے - درد اعصاب - سمندری بیماری وغیرہ امراض دور ہوتی ہیں -

قیمت فی شیشی ۲ دو روپے آٹھ آنہ - نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ - نمونہ آٹھ آنہ

ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کیساتھ ہوتی ہے - ہندوستان کی جس زبان میں چاہیئے خط میں لکھدیں! مفصل حالات کیواسطے رسالہ امرت منگوا دیں! اکار خانہ کی دیگر چار سو ادویات وطبی کتب مصنفہ پنڈت صاحب کی فہرست ور رسالہ امراض مخصوص ... جس کو ضرورت ہو مانگنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں -

احتیاط - نقلوں سے بچو کیونکہ سخت دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر دکھ تشویش کو بڑھاویں گی صحت کے معاملے میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو -

خط وکتابت تار کے لئے پتہ :- "امرت دھارا" ۱۱۵ لاہور

المشتہر

مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ - امرت دھارا بھون - امرت دھارا سٹرک - امرت دھارا ڈاک خانہ - لاہور

گاندھی جی کے برت پر ڈاکٹر امبیدکر کا تبصرہ

بمبئی ۷ نومبر۔ مہاتما گاندھی کے آئندہ برت کا تذکرہ کرتے ہوئے کہ گرگورو والیور مندر پہلی جنوری ۱۹۳۳ء تک اچھوت پر نہ کھولا گیا تو وہ برت رکھ کر اپنی جان دیدینگے ڈاکٹر امبیدکر نے پریس کے نمائندے سے کہا کہ یہ برت نہایت خطرناک ہے۔ کیونکہ کہ ہندوؤں کا فرقہ جس کے خلاف یہ برت رکھا جائے گا اپنی ضمیر کی آواز پر چلنے کے لئے تیار نہیں برعکس اسکے ممکن ہے کہ وہ چھوت چھات کے جواز میں اپنی حمایت کے لئے شاستروں سے چند منتر پیش کریں بلکہ اسطرح اُن کے اعتقاد اور ضمیر میں زبردست تصادم ہوگا۔ ڈاکٹر امبیدکر کا خیال ہے کہ مہاتما گاندھی کو ایسی ایسی چھوٹی باتوں (مندروں میں داخلہ کی اجازت) کیلئے اپنی جان کو خطرہ میں نہیں ڈالنا چاہیے۔ اور اُنکے نقطۂ نگاہ کے مطابق یہ چیزیں اچھوتوں کی اقتصادی اور خانگی ترقی کے لئے چنداں ضروری نہیں۔ آپنے کہا کہ اچھوت پر اگر ارتقار کے دوسرے دروازہ کھولدیے جائیں تو وہ ان مراعات سے درگزر کرسکتے ہیں اگر مہاتما جی یا کانگرس کے دوسرے ارکان اچھوتوں کی فی الحقیقت کوئی خدمت کرنی چاہتے ہیں تو انہیں محض یہ دیکھنا چاہئے کہ اچھوت زندگی کے ہر شعبہ میں مساویانہ برتاؤ سے مستفیض ہورہے ہیں۔

مولانا شوکت علی کا امید افزا بیان

بمبئی ۸ نومبر۔ مولانا شوکت علی نے جو امریکہ جانے کے واسطے الہ آباد سے کل صبح یہاں تشریف لائے نمائندہ ایسوشی ایٹڈ پریس سے انٹرویو کے دوران میں فرمایا کہ مجھے اتحاد کانفرنس کے کامیاب ہونے کی پوری توقع ہے کیونکہ اتحاد کا راستہ صاف کر دیا گیا ہے مزید اظہار خیال کرتے ہوئے کہ فرمایا کہ امریکہ جاتے ہوئے میں چار پانچ روز لندن میں بھی قیام کرونگا۔ اور سرکردہ برطانی مدبرین کو ہندوستان کی صورت حالات سے مطلع کرنے کیلئے اُن سے ملاقات کرونگا اور اگر ممکن ہوسکا تو اس موضوع پر لیکچر بھی دونگا۔ بعد ازاں امریکہ کو روانہ ہوجاؤں گا۔

آپ نے بیان کیا کہ مقامی اخبارات میں اتحاد کانفرنس کی ناکامی کے متعلق جو اطلاعات شایع ہوئی ہیں وہ بالکل غلط ہیں۔ لیڈر باعزت سمجھوتہ کے لئے جو ہر ایک نا قابل اطمینان ہو حتی الامکان کوشش کررہے ہیں۔ اپنے سفر کی وضاحت میں آپنے فرمایا کہ میں اس غرض سے جارہاہوں تاکہ میرے امریکی دوست مایوس نہوجائیں آپ کل شام بذریعہ وکٹوریہ جہاز امریکہ کو روانہ ہوجائیں گے۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۲ لگان ۱۹۳۲ء دفعہ ۱۳۲ ایکٹ ۳ ۱۹۲۶ء

بعدالت حاکم پرگنہ بھوگنی پور مقام کانپور ضلع کانپور

لالہ رام چرن لال — مدعی

بنام رام چرن وغیرہ — مدعا علیہ

بنام مسماۃ تلسا کنور بیوہ مدن گوپال ساکن سدہولی پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور — مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ لقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۷ دسمبر ۱۹۳۲ء بوقت دس بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ تم اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم تبائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو اور تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱ ماہ نومبر ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

مُسلم مشن ووکنگ کا مکتوب

مسٹر بی۔ عارفین جمیکا (ملک امریکہ ویسٹ انڈیز) کا قبول اسلام

جناب خواجہ کمال الدین صاحب کی تصنیف کردہ کتاب الموسوم بہ "آئیڈیل پرافٹ" پڑھنے کے بعد اسلام کے متعلق میرے تمام شکوک مثلاً عورت کے متعلق اسلامی تعلیم۔ بنی نوع انسان کیساتھ سلوک اور کئی دوسرے امور جنھیں عیسائی ممالک میں غلط رنگ میں پیش کیا جاتا ہے رفع ہوگئے ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ محض خدا نے ہی میری رہنمائی کی۔ اور میں اُسکے مبارک پیغمبر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیش کردہ مذہب کی تحقیق میں لگ گیا۔ میں اب عیسائی نہیں ہوں بلکہ اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اُسکے سچے رسول ہیں۔ اور اب میں مسلمان ہوگیا ہوں۔

دعا ہے کہ اللہ آپ پر اور آپکے مشن پر ان خدمات جمیلہ کے عوض رحمت نازل فرمائے جو انگریزی داں ممالک کو خدا کا صحیح رستہ دکھلاکر آپ بجالا رہے ہیں۔

از جمیکا (امریکہ ویسٹ انڈیز)

بی۔ عارفین عثمان

یہ کتاب اور اسکا اردو ترجمہ موسوم بہ "نبوت کا ظہور" ترجمہ ووکنگ مسلم مشن عزیز منزل برانڈرتھ روڈ لاہور سے مل سکتی ہیں۔

باجلاس شیخ اقبال حسین صاحب بہادر منصف ڈلمؤ مقام رائے بریلی

نوٹس بغرض ظاہر کرنے وجہ کے کہ اجرا کیوں نہ کیا جائے

بعدالت منصف صاحب بہادر ڈلمؤ مقام رائے بریلی

مقدمہ دیوانی نمبر ۱۰۸۱ سنہ ۱۹۲۶ء

مقدمہ اجرائے ڈگری نمبر خفیفہ ۳۳۳ سنہ ۱۹۳۲ء

رام پرتاب شاہ ولد بالا دین شاہ قوم ولش ساکن محلہ بالس ٹولہ رائے بریلی — ڈگریدار

بنام شیو رام — مدیون ڈگری

بنام شیو رام ولد دوار کا قوم برہمن ساکن پورہ بابا مزرعہ موضع محاری پور پرگنہ ڈلمؤ ضلع رائے بریلی۔ مدیون ڈگری

ہرگاہ رام پرتاب شاہ پسر قائم مقام بالا دین شاہ متوفی نے عدالت ہذا میں درخواست اجرائے ڈگری مقدمہ نمبر ۱۰۸۱ ۱۹۲۶ء اس بیان سے گزرانی ہے کہ ڈگری مذکور اُس کے حق میں منتقل ہوگئی ہے۔ لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم بتاریخ ۱۲ ماہ نومبر ۱۹۳۲ء اس عدالت میں حاضر ہو کر وجہ ظاہر کرو کہ اجرا کیوں نہ کیا جائے۔

آج بتاریخ ۲۰ ماہ اکتوبر ۱۹۳۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — بحکم منصرم عدالت

باجلاس جناب بابو رادھا کشن چودھری صاحب بہادر اڈیشنل منصف کانپور

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۵)

نمبر مقدمہ ۳۴۴ سنہ ۱۹۳۲ء

عدالت اڈیشنل منصفی کانپور

کشن لال عمر تخمیناً ۴۸ سال ولد پنڈت دیبی دیال برہمن ساکن انور گنج شہر کانپور — مدعی

بنام سابر سنگھ عرف بن سنگھ — مدعا علیہ

بنام سابر سنگھ عرف بن سنگھ ولد نامعلوم قوم ٹھاکر ساکن ناچگھر گنہ شہر کانپور — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ ماعہ ۱۱۲ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۵ ماہ نومبر ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳ ماہ نومبر ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — بحکم گنگا سرن سنگھ منصرم عدالت اڈیشنل منصفی

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

نمبر مقدمہ ۴ سنہ ۱۹۳۲ء دفعہ ۲۲۱ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

بعدالت جناب حاکم پرگنہ بہادر بھوگنی پور ضلع کانپور

پانڈے شیو پرشاد ولد درگا پرشاد قوم برہمن ساکن موضع پلندر پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور — مدعی

بنام بشمبھر پرشاد — مدعا علیہ

بنام پانڈے بشمبھر پرشاد ولد پراگ نرائن قوم برہمن ساکن موضع بجوہ پرگنہ بلہور ضلع کانپور — مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ حق نمبرداری کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳۰ ماہ نومبر ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن کے بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۵ ماہ نومبر ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

ہفتہ وار مفید عام گزٹ کا

نیو ائیر نمبر

اردو کے مشہور اخبار مفید عام گزٹ کو عوام کی خدمت انجام دیتے ہوئے اس سال پورے چودہ برس ہوجاوینگے اس خوشی میں کارکنان اخبار نے طے کرلیا ہے کہ مفید عام گزٹ کا نیو ائیر نمبر نہایت آب و تاب سے کثیر تعداد میں شایع کیا جاوے جس میں حالات حاضرہ علاوہ تازہ تحقیقات جدید متعلق تجارت و صنعت و زراعت و دیگر معاملات کی بابتہ دلچسپ مفید مضامین ہونگے بہترین نظمیں شایع ہونگی اس خاص نمبر کی قیمت ۴ر ہوگی جو منیجر مفید عام گزٹ سے ٹکٹ بھیج کر منگایا جاسکتا ہے مشتہرین کیلئے نادر موقع ہو۔ نرخنامہ اشتہارات فوراً پتہ ذیل سے طلب کیجیے۔ چندہ سالانہ ۲ ششماہی ۱

المشتہر منیجر مفید عام گزٹ فتح گڈھ (یو۔ پی)

LALIMLI

PURE WOOL

لال اِملی کی خالص اُونی لوئیاں

جو کہ ہندوستان میں ہندوستانی کاریگر بناتے ہیں

نمبر ۲۶ چک لوئیاں ۱۰۶ × ۵۲ — ۴ روپیہ ۱۰ آنہ فی لوئی

نمبر ۲۲۴ ۱۰۶ × ۵۶ — ۴

نمبر ۳۱۶ ۱۱۲ × ۵۴ — ۵

نمبر ۴۱۸ — ۳

مفت نمونوں کیلئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۸ کو لکھو

دی کانپور اُولن ملز کانپور

آرڈیننس بل کی منتخب مجلس کا اجلاس

صدر کے رولنگ کے خلاف احتجاج

جمعیۃ مقننہ کے گذشتہ اجلاس شملہ میں آرڈیننس ایک منتخبہ کمیٹی کے سپرد کردیا گیا تھا اور دہلی میں تقریباً ایک ہفتہ سے اسکا اجلاس ہورہا تھا جسمیں مسودہ کی دفعات پر بحث ہورہی تھی - یہ کمیٹی ۱۴ ارکین پر مشتمل ہے معلوم ہوا ہے کہ ان میں سات ایک رائے کے تھے - اور سات دوسری نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ ہر مختلف فیہ مسئلہ کا تصفیہ صدر کی رائے سے ہمیشہ حکومت کی موافقت میں ہوا جو سرکاری رکن یعنی لاممبر ہیں -

آخر کار یہ حالت اس حد تک پہنچ گئی کہ دوشنبہ کے دن چار ارکین منشی اطہر علی بالو گیا پرشاد سنگھ مسٹر پوری اور مسٹر مترا بطور احتجاج کمیٹی سے اُٹھکر چلے آئے ان چاروں ارکین نے ایک طویل بیان بھی شایع کیا ہے جس میں متعدد واقعات کا ذکر کیا ہے کہ کس طرح سے کمیٹی کا کام کیا جارہا ہے -

صدر کمیٹی پر اس بیان میں یہ الزام لگایا گیا ہے کہ وہ ہمیشہ اسبات کی کوشش کرتے تھے کہ حکومت کی بات رہے ایک موقعہ پر ایک رکن کی غیر موجودگی میں حکومت کی تعداد کم تھی - توہم پر ورارکین نے ایک مسئلہ پر رائے لینے سے زور دیا - لیکن مختلف طریقوں سے صدر نے اس میں تاخیر کی - یہاں تک کہ غیر حاضر رکن آگئے - اور حکومت کی اکثریت جب ہوگئی تب رائے لی گئی - ※

※ اسیطرح اس بیان میں صدر کے بعض دیگر فیصلوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے - جس کے متعلق کہا ہے کہ وہ ہر اعتبار سے غیر آئینی اور غیر دستوری تھے کمیٹی کے اوقات میں تبدیلی اور اسی قسم کے دیگر امور کے بیان میں تصریح کی گئی ہے -

کمیٹی کے بقیہ ۲ ارکین جو انڈی پنڈنٹ اور نیشنلسٹ پارٹی کے رکن ہیں اور جو رائے دیتے ہیں عموماً حکومت کے خلاف رہے ہیں - لیکن واک آوٹ میں شریک نہیں ہوئے اُن کے نام مسٹر جوگ - مسٹر سین اور مسٹر یادھو ہیں -

شیعہ پولٹیکل کانفرنس کا اجلاس

لندن کانفرنس سے مایوسی اور مخلوط انتخاب کی حمایت

لکھنو ۳۰ر اکتوبر - آج صبح شیعہ پولیٹکل کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے راجہ غضنفر علیخاں نے فرمایا کہ ہم فرقہ وارانہ اور ملکی دونوں لڑائیاں ساتھ لڑ رہے ہیں یعنی ہم بوجہ بے اعتباری معقول اور غیر معقول حقوق کا ایک دوسرے سے مطالبہ کررہے ہیں - گذشتہ موقعہ پر گول میز کانفرنس میں یہ باہمی جھگڑا پیش کردیا گیا - اور اسطرح ہندوستان کی جگ ہنسائی ہوئی - وہ طاقتیں جو کہ بالکل باہمی تفضول میں مبتلا ہیں اُن کو چاہئے کہ وہ اپنے تمام اختلافات دور کرکے آزادی ہند کے لئے سعی کریں -

تیسری گول میز کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے صاحب صدر نے فرمایا کہ اس کانفرنس کی ناکامیابی یقینی ہے - اس میں گاندھی جی دوسرے کانگریسی زعماء اور خاصکر مسٹر محمد علی جناح جیسے مدبران ملک کو شامل نہیں کیا گیا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ حکومت صرف اُن لوگوں کو چاہتی ہے جو اُس کے قول و فعل کی حمایت کرے - جہانتک ہندوستانیوں کا تعلق ہے حکومت نے اُنھیں کوئی قابل اطمینان اصلاحات نہیں دیں - جسکا ظاہر نتیجہ یہ ہے کہ ہر نمایندہ ایک کی مخالفت تو لیگا اور کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہوگا

راجہ صاحب نے مزید فرمایا کہ شیعہ جماعت ہمیشہ مشترکہ انتخاب کے حق میں رہی - ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے تیرہ مطالبات بمعہ مخلوط انتخاب تسلیم کرلئے جاویں - مولانا شوکت علی اور اُن کے رفقاء کار کچھ عرصہ کیلئے مشروط مخلوط انتخاب جاری کرنے کے لئے فکرمند ہیں - اور اگر ہندو بھائیوں نے یہ شرائط مان لیں تو اس سے زیادہ کوئی خبر باعث مسرت نہوگی - فرقہ وارانہ اعلان کا ذکر کرتے ہوئے غضنفر علی صاحب نے فرمایا کہ وزیر اعظم نے ایک شرط لگائی تھی کہ اگر دونوں فرقوں میں کوئی باہمی سمجھوتہ ہوجائے گا تو وہ اُسے تسلیم کرلیں گے - اور اسکا ثبوت یہ ہے کہ معاہدہ پونہ کو فوراً تسلیم کرلیا گیا - پنجاب کے مسئلہ کو زیر بحث لاتے ہوئے - کہ اگرچہ سکھ ایک غیر قوم ہے مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ وہ اپنی پڑوسیوں کے حقوق کو غصب کرے - مسلمان ان کی ان گیدڑ بھبکیوں میں آنے والا نہیں -

انڈین کرسچین کانفرنس کا اجلاس

مذہبی ومعاشرتی تحفظات کی قراردادیں

پونہ ۳۰ر اکتوبر - انڈین کرسچین کانفرنس کا عظیم الشان اجلاس جسمیں ہندوستان کے تقریباً تمام سرکردہ عیسائی شریک تھے - کل شام کو ختم ہوگیا - بڑی بحث وتحقیق کے بعد عیسائیوں نے انتخاب مخلوط کی حمایت کرتے ہوئے بالاتفاق وزیر اعظم کے اعلان میں تغیر وتبدل کی ایک قرارداد منظور کی اس کے بعد آیندہ آئین حکومت میں ذیل کی تجاویز کی سفارش کیگئی

ہندوستان کی فیڈریشن کا ہر شخص اپنی خواہش کے مطابق مذہب اختیار کرسکتا ہے - اُسے تبدیلی مذہب کی تمام مراعات دیجایں گی -

(۲) ہر قوم نہایت آزادی کے ساتھ اپنے مذہب کے ارکان بجالائے گی حکومت کو اس میں دخل دینے کا کوئی حق حاصل نہ ہوگا -

(۳) مذہب کی بناپر سرکاری عہدوں اور کسی اور شعبہ میں کسی قسم کی رعایت نہیں کیجائے گی -

(۴) ہر قوم اپنے مذہب کے اشاعت کیلئے کالج اور سکول کھول سکتی ہے -

(۵) ایسی حالت میں جب کسی قوم کو کسی دوسری قوم کے ساتھ پڑھنے میں اعتراض ہو تو اُن کے لئے علیحدہ اسکول حکومت کے خرچ پر کھولا جاسکتا ہے -

(۶) خانگی امور اور شادی کی رسوم میں ہر قوم آزاد ہوگی

(۷) کسی غیر ملکی جماعت پر جو اس ملک میں مذہبی یا تعلیمی خدمات انجام دے رہی ہیں پابندیاں نہیں عائد کی جائیں گی -

احمد آباد یکم نومبر ریاست بڑودہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ریاست کیجانب سے ایک فرمان جاری ہوا کہ مندروں کے دروازے بلالحاظ رنگ و قوم ہر ہندو پر کھول دیے جائیں -

اگر آپ تجربہ کرکے دیکھیں گے تو ضرور یقین ہوجاوے گا کہ

قبض و بدہضمی	خون اور منی کی خرابی	جریان احتلام سرعت انزال رقت منی	سخت سے سخت نامردی
دل ودماغ اور معدہ	قوت حافظہ کی کمزوری	وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کرنے کے لئے	

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں لاثانی اور شرطیہ علاج ہیں

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایکروپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ للعہ

صحت وتندرستی کی نعمت نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر مفت طلب فرماویں

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کرکے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری وسستی کو دفع کرکے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ایکروپیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

امساک کے لئے بے نظیر دوا ہے قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

پنوسکت داری روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہوکر از سر نو اصلی طاقت وقوت عضو میں آجاتی ہے قیمت ۲ تولہ کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ علاوہ محصولڈاک

راج ویدنارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ ۲۹۳ کالبادیوی روڈ - لکھنؤ ایجنٹ - نگم میڈیکل ہال نادفع گنج
کانپور ایجنٹ - گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ - الہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک
دہلی ایجنٹ - جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک - آگرہ ایجنٹ - رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

ٹی انس
ڈاکٹر - ایس - کے - برمن
لمیٹڈ

بانی - ڈاکٹر ایس - کے - برمن
SKB ٹریڈ مارک - قائم شدہ ۱۹ سنہ

پچاس برس سے مشہور ومعروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا وسیع ہندوستانی کارخانہ

لال اشر REGD
(لال شربت)
بچوں کیلئے طاقت سے بھرا ہوا

بچوں کے لئے ماں کے دودھ کے برابر
میٹھا ہے ! مزیدار ہے !! مقوی ہے !!!
پرسوتی کے لئے بے بہا پشتی

قیمت فی شیشی تیرہ آنہ ۱۳ر ڈاک محصول دس آنہ ۱۰ر
(نمونہ دو آنہ ۲ر صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے)

دب دمہ REGD. دمہ کی دوا

ایک ہی خوراک میں دمہ کو دباکر فوراً آرام پہونچاتی ہے - دوسری دواؤں کے استعمال سے نا اُمید شدہ مریض اس دوا کی ضرور آزمایش کریں - لاکھوں مریض اس سے مستفیض ہوچکے ہیں -
قیمت فی شیشی ایک روپیہ چھ آنہ ۶ر ڈاک محصول سات آنہ ۷ر

نوٹ : - دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں - اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں -

صیغہ نمبر ۷۵ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ : - کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

باہتمام خواجہ عبد السلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا - پرنٹر خواجہ عبد الواحد انتظامی پریس کانپور -

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD, NO; A, 1424

جمال پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
احسن

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۴۳	کان پور، چہار شنبہ ۱۶ ر نومبر ۱۹۳۲ء مطابق ۱۶ ر رجب المرجب ۱۳۵۱ھ	جلد ۱۶

ہندوستانی طریقہ امتحان کے نقائص

ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کی اہم تقریر

ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب جو ثانوی تعلیم کی کانفرنس منعقدہ آگرہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے، نہایت دلچسپ و سبق آموز تقریر ارشاد فرمائی۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ امتحانات کے منجت پر فی زمانہ تمام دنیا سوز کر رہی ہے، ۱۹۲۹ء میں موجودہ طریقہ تعلیم پر غور کرنے کے لئے یورپ میں ایک مجلس کا انتخاب عمل میں آیا تھا جس نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ موجودہ طریقہ امتحانات بیکار ہے۔ سر مائیکل سیڈلر بھی مذکرہ مجلس کے ایک رکن تھے، آپ کی رائے ہے کہ طریقہ امتحانات پر غور کرنے کے لئے ہر ملک میں ایک مجلس ہونی چاہیئے۔ مقرر نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ اس اہم مسئلہ پر ہندوستان میں کوئی توجہ نہیں کی گئی اور اس کا باعث ذمہ داری حکومت کی عدم موجودگی ہے،

ڈاکٹر صاحب کے تجربہ کے مطابق امتحانات کا طریقہ مستقلاً قایم کر دیا گیا ہے۔ اور اب اس رواج کی لعنت سے بچنے کا کوئی سامان نہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنی تقریر کو چار حصوں میں تقسیم کیا۔

(۱) انگریزی طریقہ امتحانات جسکی نقل ہندوستان میں کی گئی ہے

(۲) جرمنی طریقہ

(۳) فرانسیسی طریقہ

(۴) مقرر کی ذاتی رائے۔

انگریزی طریقہ

آپنے فرمایا کہ انگریزی طریقہ میں ممتحن اور طلبا ایک دوسرے کے لئے اجنبی ہوتے ہیں اور نتائج اعداد و شمار کے ذریعہ ظاہر کئے جاتے ہیں اس طریقہ امتحان میں سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ ممتحن حضرات باعتبار طبائع مختلف کیفیات کے مالک ہوتے ہیں۔ آپ نے اس سلسلہ میں ایک مثال پیش کی جس میں یونیورسٹی اور ممتحن کے ناموں کو ظاہر نہیں فرمایا کہ ایک ممتحن نے جوابات کی کاپیوں پر الگ الگ نمبر دیدیئے تھے، مگر افسران نے اس حقیقت کا کھوج لگا لیا آپنے ایک اور مثال پیش فرمائی جو بہت دلچسپ ہے یعنی خود ممتحن صاحب کی وہ کاپی جنہیں جوابات درج تھے، کے لیے تین منتخب اور مختلف ذہانت کے طلبا کے جوابات کی کاپیاں کئی ممتحن حضرات کے پاس بھیجیں، نتیجہ یہ ہوا کہ سب سے بہتر طالب علم کو صفیہ بہتر نمبر نہ مل سکے، اس کے معنی یہ ہوئے کہ ایک ہی قسم کے جوابات کی قیمتیں مختلف جانچ کرنے والوں نے مختلف کر دیں، اور سب سے بڑے امیدواروں کی جوابی کاپیوں میں مل گئی۔ اور اس طرح مختلف حضرات نے اول الذکر کو ۴۰ سے ۸۰ تک نمبر دیئے۔ آپنے اس امر کا بھی حوالہ دیا کہ ٹیچرز ٹریننگ کالج ٹرائلونڈرم کے مسٹر کپو سوامی نے طریقہ امتحان کی افادیت جانچنے طالب علم کو بھی ہمیشہ برے نمبر نہ مل سکے، مقرر کے خیال کے مطابق موجودہ طریقہ امتحان سے ذہانت اور لیاقت کی واقعی آزمایش نہیں ہوتی بلکہ کامیابی کم و بیش اتفاقات پر منحصر ہے، مقرر نے کہا کہ قرعہ اندازی موجودہ طریقہ امتحان کا برا بدل نہیں اجتماعی امتحانات مثلاً ہائی اسکولوں کے امتحانات کا تذکرہ فرماتے ہوئے آپنے پروفیسر البرٹ کا نام لیا جنہوں نے ممتحنوں کی غلطیوں کے مختلف مدارج مقرر فرمائے ہیں مثلاً بھول چوک کی غلطی، مختلف معیار کی غلطی اور پژمردگی تکان کی غلطی اس لئے جوابات کی کاپیوں پر نمبر دینے میں ہیتا ر اقسام کی غلطیوں سے بچنا غیر ممکن ہے، پروفیسر البرٹ کے خیال کے مطابق کم از کم وہ نمبر جن کے حصول پر کامیابی منحصر ہوتی ہے، امتحان کے نتائج کے بعد مقرر ہونے چاہئیں نہ کہ خود مختارانہ انداز کے ساتھ امتحانات سے قبل جیسا کہ آجکل ہوتا ہے، مقرر نے فرمایا کہ ہندوستان میں ناکام طالب علم پر بہت بھاری جرمانہ کیا جاتا ہے، یہ مشکل صرف ہندوستان ہی میں ہے دوسرے ممالک اس سے آشنا نہیں۔

جرمنی طریقہ

جرمنی طریقہ تعلیم کو سمجھنے کے لئے پرانے زمانے کے ہندوستانی کمیونوں اور پارٹ شالاؤں کے طریقہ تعلیم کو پیش نظر رکھنا چاہیے، جرمنی میں درجہ بندی یا ترقی کے امتحانات سے کوئی شخص واقف نہیں جرمنی کے مدارس میں اسکول کی خواندگی ختم کرنے کے بعد صرف ایک امتحان ہوتا ہے جسے امتحان منتہی (اسکول لیونگ) کہتے ہیں، یہ امتحان متعلقہ اسکول کے اساتذہ ہی لیتے ہیں اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ یہ اساتذہ تین سوالات منتخب کرتے ہیں جنہیں سے کسی ایک کو انسپکٹر امتحان طلبا کو جواب دینے کے لئے دیتا ہے، طلبا اس سوال کے جواب میں ایک مضمون لکھتے ہیں اور نتیجہ کا وہیں اور اسی وقت اعلان کر دیا جاتا ہے، اگر تحریری امتحان غیر تسلی بخش ہوتا ہے تو زبانی امتحان بھی لیا جاتا ہے۔ زبان کے امتحان میں امیدواروں کو اس امر کی اجازت ہوتی ہے کہ وہ لغات کی کتب سے امداد لے سکیں۔

حقایق و معارف

از جناب منظور حسین صاحب صفا (القادری)

میں بتادوں کیا کلیم و طور کا افسانہ تھا
کچھ نہیں تھا اک فریبِ جلوۂ جانانہ تھا

کوئی بیمارِ الم کی بات کو سمجھا نہ تھا
موت کی ہچکی نہیں تھی ہجر کا افسانہ تھا

مے پرستی میری فطرت کو ودیعت کی گئی
میری فطرت کا نوشتہ ہر خطِ پیمانہ تھا

حسن بنجاتا ہے خود آئینہ دارِ شانِ عشق
شمع کی لرزش میں عکسِ ہمتِ پروانہ تھا

بزم میں ہر دیکھنے والے کو چکر آگیا
تیری چشمِ مست تھی یا دور میں پیمانہ تھا

دل مجھے بخشا گیا تھا تیری الفت کیلئے
تیرا دیوانہ نہ بنتا میں کوئی دیوانہ تھا

مست آنکھوں سے پلادی تم نے کل کسکو شراب
سارا میخانہ فدائے لغزشِ مستانہ تھا

تھی بہارِ عارضی نوخیز کلیوں کی ہنسی
گلستاں میں گریۂ شبنم کوئی بیجا نہ تھا

جام و مینا کی تری میکش کو حاجت ہی نہ تھی
نبض کی جنبش میں فیضِ نرگسِ مستانہ تھا

عشق میں اور کامیابی کی توقع وہم ہے
اے دلِ ناعاقبت اندیش میں کہتا نہ تھا

اسقدر حسنِ ازل نے مجھکو ظلمت میں کہا
یعنی ماہر اپنی ہستی سے میں خود بیگانہ تھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے زباں پر بھی ہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار
صداقت

جلد ۱۶ | کانپور - چہار شنبہ - ۱۶ر نومبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۴۳

الہ آباد کانفرنس میں اظہار مسرت کا پر کیف نظارہ

مصالحت کانفرنس کی کارروائی ۱۴ر نومبر شب کے آٹھ بجے ختم ہوگئی - تمام اختلافات کا مرکز سندھ کا مسئلہ تھا - لیکن چونکہ اس کے متعلق تصفیہ ہوگیا ہے اسلئے یقین ہے کہ اب کانفرنس کے لئے کوئی مشکل کام نہیں رہ گیا ہے سندھ کا تصفیہ فی الحقیقت ایک شاندار کامیابی ہے خصوصاً اس لحاظ سے کہ یہ تصفیہ اُس وقت ہوا جبکہ کانفرنس کی ناکامی کا خاص و عام میں یقین ہو چلا تھا - پریس کے نامہ نگار اسکے بعد ہیں باہر کھڑے ہوئے تصفیہ کے منتظر تھے اتنے میں ڈاکٹر کنجو کا کمرہ جس میں کمیٹی کا اجلاس ہو رہا تھا خوشی کے نعروں اور تالیوں کی آواز سے گونج اُٹھا - ابھی باہر والے عالم تحیر میں تھے کہ پنڈت مالویہ مسکراتے ہوئے باہر تشریف لائے اور اعلان کر دیا کہ سندھ کے متعلق تصفیہ ہوگیا تمام ارکان دیر تک ایک دوسرے کو اس فقید المثال کامیابی پر مبارک باد دیتے رہے - اس اثنا میں مولانا ظفر علی خاں نے فی البدیہہ ایک مرصع نظم کہہ کر جلسہ کی رونق بڑھائی - اس کے بعد لوگوں نے دیر تک مصافحہ و معانقہ کئے - تھوڑی دیر کے بعد صاحب صدر باہر تشریف لائے - اور پریس کے نمائندوں کو مخاطب کرکے فرمایا کہ سندھ کی علیحدگی بعض شرائط و تحفظات کے ماتحت بالاتفاق تسلیم کرلی گئی - کمیٹی کا اجلاس کل سہ پہر کو پھر منعقد ہوگا -

سندھ کی بحث ختم ہونے کے بعد

شیخ عبد المجید سندھی نے بجواب استفسار فرمایا کہ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے میں نے کمیٹی کے سامنے بارہا اعلان کر دیا تھا کہ مجھے الہ آباد میں دفن ہو جانا بطیب خاطر منظور ہے لیکن بغیر فرقہ وارانہ تصفیہ کے یہاں سے جانا ہرگز گوارا نہیں - ہمیں یقین ہے کہ ہم بہت جلد ہندوستان کو متحد دیکھیں گے -

مسٹر راجگوپال اچاریہ نے فرمایا کہ کانفرنس کی تازہ کامیابی کے مدنظر فرقہ وارانہ اتحاد کا یقین دلایا جاسکتا ہے مولانا ابو الکلام آزاد نے فرمایا کہ یہ مبارک ترین ساعت تھی جس میں سندھ کا مسئلہ حل ہو کر ختم کر دیا گیا ڈاکٹر مونجے نے فرمایا کہ یہ سمجھوتہ قابل اطمینان ہے اور آپ نے شیخ عبد المجید اور اُن کی جماعت کو قابل قدر رہنمائی پر مبارک باد دی -

مسٹر دیجے راگھو اچاریہ صدر کانفرنس خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے - آپ نے فرمایا کہ میرا الہ آباد میں اتنی مدت تک ٹھہر جانا رائگاں نہیں ہوا -

ڈاکٹر چیت رام گدوانی نے کہا کہ اس فیصلہ سے مجھے حقیقی مسرت حاصل ہوئی ہے بمبئی کے جرائد میں ہمیشہ یہ خبر شایع ہوتی تھی کہ سندھ کے ہندو قومی اتحاد کی راہ میں روڑے اٹکا رہے ہیں - لیکن یہاں آ نے

کے بعد معلوم ہوا کہ اگرچہ الیکس ہندو کانفرنس کی طرف سے انتباہ کیا گیا تھا کہ سندھ کی علیحدگی کی صورت میں قبول نہ کریں تاہم قومی اتحاد کے بڑے مفاد کے پیش نظر وہ صلح پر آمادہ تھے -

سندھ کی علیحدگی کے شرائط

سندھ کو علیحدہ صوبہ قرار دیا جائے - اور اُسے وہی اختیارات حاصل ہوں جو دوسرے صوبہ جات کو حاصل ہیں - اور اقلیت کے حقوق کی حفاظت کی جائے وزارت مشترکہ طور پر مجلس قانون ساز کے سامنے جوابدہ ہوں گی اور وزارت میں ایک ہندو وزیر ضرور ہوگا - اگر کسی قانون سے اقلیت کے ۳۰ ممبر اختلاف کریں گے تو وہ پیش نہ کیا جاسکے گا اور اگر وزارت اصرار کرے گی تو مرکزی حکومت ججوں کی ایک آزاد کمیٹی بنائے گی جسمیں اقلیت کی قوم سے تعلق رکھنے والا صرف ایک جج ہوگا - اس کمیٹی کا فیصلہ وزارت کیلئے ضروری ہوگا اور اگر وزارت اسے ماننے میں تیار نہ ہو تو مستعفی ہونا پڑے گا - انتخاب مشترکہ ہوگا اور ہندوؤں کے لئے ۳۰ فیصدی نشست مخصوص ہوں گی -

۱۰ سال کے بعد اگر ہندو پسند کریں تو انکی نشست تناسب آبادی کی بنا پر متعین کردی جائیں گی لوکل باڈیز میں بھی انتخاب مشترکہ ہوگا - سرکاری عہدوں پر پبلک سروس کمیشن کے ماتحت تقرر ہوا کرے گا - پبلک سروس کمیشن میں ایک تہائی ہندو ہوں گے ۶۰ فیصدی آسامیاں امتحان مقابلہ کے بعد پر کیجائیں گی - اور ۴۰ فیصدی اسطرح پر کیجائیں گی کہ فرقہ وارانہ توازن قائم رہے باشندگان سندھ کو ہر حالت میں فوقیت دیجائے گی - اختلاف مذہب کی وجہ سے کسی شخص سے خاص قسم کا برتاو نہ کیا جائیگا محکمہ انگریزی اور محکمہ جوڈیشل کو علیحدہ کیا جائے گا سندھ کے لئے ایک ہائیکورٹ یا چیف کورٹ بنایا جائیگا یہ معاملہ بذات خود کوئی علیحدہ معاہدہ منظور نہ کیا جائیگا بلکہ دوسرے معاہدوں کے ساتھ ساتھ قابل عمل ہوگا سندھ کے رہنماؤں کی ایک کانفرنس مقرر کی جائے جو خسارہ کے دور کرنے کے مسئلہ پر غور کرے -

معلوم ہوا ہے کہ مخلوط انتخاب کے سلسلہ میں مولانا محمد علی کا فارمولا اس تجویز کیساتھ منظور کر لیا گیا ہے کہ ہر ممبر کو اپنی قوم کے ۳۰ فیصدی ووٹ ضرور حاصل کرنا چاہئے - مرکز میں نیابت کے متعلق طے پایا کہ مسلمانوں کو ۳۲ فیصدی نشستیں دیجائیں سکھوں کا مسئلہ زیر غور ہے ان تمام معاملات کے طے ہو جانے کے بعد مسئلہ اتحاد کانفرنس کے کھلے اجلاس میں پیش کیا جائے گا -

آئینۂ کان پور

امیدواران ممبری میونسپل بورڈ کانپور

مسلم اور غیر مسلم اصحاب نے میونسپل بورڈ کی ممبری کیلئے مندرجہ ذیل وارڈوں سے امیدوار ہونے کی درخواست دی ہے :-

مسلم وارڈ

وارڈ نمبر ۱ - (۱) سید محمد اسمٰعیل (۲) محمد صدیق (سید محمد رضا موجودہ ممبر آیندہ امیدوار نہیں)

وارڈ نمبر ۲ - (۱) حاجی محمد شفیع (موجودہ ممبر) (۲) حافظ محمد حسین (۳) حاجی قمر الدین (۴) کنور اے - ایم غفور خاں -

وارڈ نمبر ۳ - (۱) بابو رحمت اللہ (موجودہ ممبر) (۲) سید واجد حسین (۳) محمد اسمٰعیل (۴) رحمت اللہ (۵) ایل ایم ہدایت اللہ (۶) محمد حنیف - (۷) حافظ محمد حسین (۸) منظور علی (۹) داور بخش -

وارڈ نمبر ۴ - (۱) میاں محمد سعید (موجودہ ممبر) (۲) مصطفےٰ حسین نیر علیگ (۳) محمد نبی (۴) محمد اسلام (۵) محمد سعید (۶) مولا بخش (۷) عبد الصمد -

وارڈ نمبر ۵ (۱) مسٹر محمد بشیر (موجودہ ممبر) (۲) عوض علی (۳) سید احمد شاہ (۴) ایس ایم بشیر (۵) احمد شفیع - (۶) عابد علی (۷) حاجی قمر الدین -

وارڈ نمبر ۶ (۱) خان بہادر سید بشیر الدین (موجودہ ممبر) (۲) حاجی قمر الدین (۳) محمد علی

وارڈ نمبر ۷ - (۱) خانصاحب نواب شیخ محمد ابراہیم (موجودہ ممبر) (۲) مظہر الدین (۳) محمد صدیق -

وارڈ نمبر ۸ - (۱) سید احمد حسین (موجودہ ممبر) (۲) سید احمد شاہ مختار (۳) محمد اکبر (۴) محمد رشید (۵) افضل حسین (۶) عبد العزیز -

وارڈ نمبر ۹ - (۱) شیخ محمد حنیف (موجودہ ممبر وارڈ نمبر ۱۰) (۲) عبد الصمد (۳) حمید احمد - (حافظ محمد صدیق موجودہ ممبر آیندہ امیدوار نہیں)

وارڈ نمبر ۱۰ - (۱) شیخ وحید احمد - (۲) ابو الفرح (۳) عرفان الحق -

وارڈ نمبر ۱۱ - (۱) محمد سعید (موجودہ ممبر) (۲) حاجی قمر الدین (۳) امجد علی وکیل -

غیر مسلم وارڈ

وارڈ نمبر ۱ - (۱) بابو درگا شنکر سوال (موجودہ ممبر) (۲) ہیرا لال (کریل) (۳) بندلیشور پرشاد

وارڈ نمبر ۲ - بابو مدن گوپال (موجودہ ممبر) (۲) مسز سوشیلا سری واستوا (۳) پرمانند (۴) بیتو لال (۵) صاحب لال (۶) مکتا پرشاد باجپئی (۷) بشمبھر ناتھ (۸) جھنگا لال (۹) بندلیشور پرشاد

وارڈ نمبر ۳ - (۱) بابو برجندر سروپ (موجودہ ممبر) (۲) شیو پرشاد (دھوبی) (۳) رام بھروس (۴) رام دین (۵) اوم پرکاش -

وارڈ نمبر ۴ - (۱) کاشی ناتھ بھلا (۲) دیو نراین باجپئی (۳) رام پرشاد نگم (۴) رام پرشاد - (بابو ہمنت کار موجودہ ممبر آیندہ امیدوار نہیں)

وارڈ نمبر ۵ - (۱) ڈاکٹر سندر لال (موجودہ ممبر) (۲) سرلا دیوی (۳) لچھمی نراین (۴) بخت نرائن (۵) سرجو برن (۶) پربھو دیال اگروال (۷) نراین پرشاد خلیفہ (۸) شیو نندن (۹) شیو منگل پرشاد (۱۰) اے - این رام پال (۱۱) کنہیا لال (۱۲) سکھدیو پرشاد

وارڈ نمبر ۶ - (۱) ڈاکٹر پریم نراین (بلامقابلہ) پنڈت سدھ گور سرن اوستھی موجودہ ممبر امیدوار نہیں اور کوئی دوسرا آدمی امیدوار نہیں ہوا -)

وارڈ نمبر ۷ - پنڈت رامیشر مصرا وید (موجودہ ممبر) (۲) شیو نراین مصرا (۳) لکشمی نراین (۴) منی لال (۵) رامیشر (۶) ست نراین (۷) چندر دھر -

وارڈ نمبر ۸ (۱) پنڈت رگھبر دیال بھٹ (موجودہ ممبر) (۲) رام لال عرف بچن بابو (۳) بنواری لال (۴) راما کانت مصر

وارڈ نمبر ۹ - (۱) پنڈت اجودھیا ناتھ تیواری (موجودہ ممبر) (۲) پنڈت سری رتن شکلا (۳) شیو دت عرف للو جی (۴) برہمی آسا لی وید -

وارڈ نمبر ۱۰ - (۱) جاگیشور پرشاد (۲) اندر سنگھ (۳) نند کشور (۴) مچھن پرشاد (۵) ہربلاس (۶) حکم چند (۷) بھوپ نراین (۸) صاحب سنگھ - (بابو بھگوان دال موجودہ ممبر آیندہ امیدوار نہیں)

وارڈ نمبر ۱۱ - (۱) چودھری مہیشری پرشاد مختار (موجودہ ممبر) (۲) بابو ستیلا چرن (۳) پراگ دت (۴) مکتا پرشاد (۵) نراین پرشاد (۶) اوما شنکر (۷) جگرن ناتھ (۸) اوما شنکر دیکشت (۹) شبو انند -

وارڈ نمبر ۱۲ - بابو نراین پرشاد نگم (موجودہ ممبر وارڈ نمبر ۱۵) (۲) لالتا پرشاد - (۳) رام پیارے (۴) بشمبھر ناتھ مصرا

وارڈ نمبر ۱۳ - (۱) بابو لال مصرا (موجودہ ممبر) (۲) بناری داس (۳) شیو ناتھ پرشاد (۴) ڈاکٹر بھجیت عرف ڈاکٹر صاحب - (۵) سدھ شور (۶) رگھو ناتھ پرشاد (۷) نراین پرشاد (۸) جھوری لال -

وارڈ نمبر ۱۴ - (۱) پنڈت شیش نراین تواری (موجودہ ممبر) (۲) رام رتن مختار (۳) پنڈت اما شنکر اوستھی - (۴) گنگا پرشاد (۵) مہابیر پرشاد (۶) لالہ مول چند

وارڈ نمبر ۱۵ - بالو جنگ بہادر (موجودہ ممبر وارڈ نمبر ۱۲) (۲) رام ناتھ - وارڈ نمبر ۱۶ - بابو رام نراین گرگ (موجودہ ممبر)

بقیہ آئینۂ کان پور

یتیم خانوں کی امداد چودھری مہیشری پرشاد مختار و میونسپل کمشنر نے آیندہ بورڈ میں پیش ہونے کیلئے ایک رزولیوشن بدیں مضمون بھیجا ہے کہ :-

حکومت یتیم خانوں کو یتیموں کی پرورش کے لئے فی یتیم للعہ دیتی ہے مگر بورڈ صرف ایک روپیہ جو بالکل ناکافی ہے اسلئے آیندہ سال سے ہندو مسلم یتیم خانوں کو میونسپل بورڈ عا فی یتیم کے حساب سے دیا کرے -

پرواز کلب کو عطیہ - کانپور پرواز کلب کو لالہ کملاپت نے ۲½ ہزار روپیہ اور رائصاحب بابو بھگوان داس نے پانچسو روپیہ کا عطیہ دیا ہے -

قانوناً شادی رد کردی گئی - ایک انگریز نے اپنی پہلی بیوی کو طلاق دیکر دوسری شادی کا سامان کیا اور مہمان وغیرہ بھی جمع ہوگئے کہ عین وقت پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا حکم آیا کہ قانوناً چھ ماہ سے پہلے شادی نہیں کیجاسکتی - اور اسطرح قانوناً...

اُٹاوہ بل کی تفصیلات

غیر ملکی اشیاء پر شرح محصول

جمعیۃ مقننہ کے میثاق اٹاوہ پر غور کرنے کیلئے جو کمیٹی مقرر کی گئی تھی اُسکا اجلاس کل جمعہ کے دن رکن تجارت حکومت ہند کی صدارت میں منعقد ہوا - یہ طے کیا گیا تھا کہ کمیٹی کے اراکین کو اوٹاوہ ٹیرف بل کا مسودہ دیا جائے تاکہ وہ حکومت کی تجاویز پر پوری طرح غور کر سکیں چنانچہ یہ فیصلہ کہ مسودہ اس وقت تک شایع نہ کیا جائے گا جب تک کہ جمعیۃ مقننہ میں پیش نہ کر دیا جائے - مسترد کر دیا گیا اور کل جمعہ کے دن سہ پہر کو اسے شایع کر دیا گیا -

سودہ کے نقشہ الف کی اکثر ہدایات انڈین ٹیرف ایکٹ کے نقشہ نمبر ۲ کے ماتحت ہیں جس کی رو سے محصول کا نرخ پندرہ فیصدی کا ۲۵ فیصدی کر دیا گیا ہے - اسمیں وہ زائد محصول بھی شامل ہیں جو گذشتہ سال عائد کیے گئے ہیں - برطانوی مال پر رعایت کرنے کی وجہ سے اسپر صرف ۲۰ فیصدی محصول ہوگا - اور غیر برطانوی مال پر ۳۰ فیصدی مندرجہ ذیل اشیاء پر پہلے بغیر امتیاز کے ۵۰ فیصدی محصول تھا - لیکن اب برطانوی مال پر ۴۰ فیصدی اور غیر برطانوی پر ۵۰ فیصدی ہوگا :-

۱ - کارتوس
۲ - بجلی کے قمقمے
۳ - آلات موسیقی
۴ - تمباکو کے لوازمات علاوہ تمباکو و دیا سلائی کے
۵ - کہلونے اور کھیل کا سامان مندرجہ ذیل مال پر خاص نرخ سے محصول لگایا جائے گا -

آتشی آلات حرب :- برطانوی مال پر اٹھارہ روپیہ بارہ آنہ ۶ پائی - ۴۰ فیصدی بغیر امتیاز کے جو زیادہ ہو غیر برطانوی پر اٹھارہ روپیہ بارہ آنہ - اور دس فیصدی بغیر امتیاز کے یا پچاس فیصدی غیر امتیازی - جو زیادہ ہو کانوں میں استعمال کرنے کا تیل :- برطانوی مال پر ایک آنہ فی گیلن اور غیر برطانوی پر ۳ آنہ فی گیلن -

شراب :- پیپوں کی شکل میں برطانوی مال پر ۴ انی گیلن اور غیر برطانوی پر ایک روپیہ دو آنہ فی گیلن
ایک کوارٹ کی بوتل پر برطانوی پر دو آنہ ۴ پائی فی بوتل اور غیر برطانوی پر ۳ فی بوتل -

برطانی خوشبو دار اسپرٹ پر باون روپیہ آٹھ آنہ فی گیلن اور غیر برطانوی پر ۶۰ روپیہ فی گیلن -

برطانوی ادویات پر ۲۷ روپیہ فی گیلن اور غیر برطانوی پر ۲۹ روپیہ فی گیلن -

برطانی جوتوں پر ۲۰ فیصدی اور غیر برطانوی پر ۳۰ فیصدی اور دونوں صورتوں میں کم از کم ۵ آنہ فی جوڑا ہوگا -
برطانوی سیمنٹ پر ۱۳ روپیہ ۱۲ آنہ فی ٹن اور غیر برطانوی پر ۱۸ روپیہ ۴ آنہ فی ٹن -

برطانوی وائرلیس کے سامان پر ۴۰ فیصدی اور غیر برطانوی پر ۵۰ فیصدی -

برطانوی موٹروں پر ۳۰ فیصدی اور غیر برطانوی پر ۳۷ روپیہ ۱۲ آنہ فیصدی برطانوی موٹر لاری وغیرہ ۲۰ فیصدی اور غیر برطانوی پر ساڑھے ۲۷ فیصدی بعض قسم کے لوہے کے سامان پر ساڑھے ۱۵ فیصدی غیر امتیازی محصول تھا - لیکن اب برطانوی مال پر ۱۰ فیصدی اور غیر برطانوی پر ۲۰ فیصدی ہوگا -
برطانی ایلومونیم تانبہ اور جرمن سلور کے مال پر ۲۰ فیصدی نوآبادیات سے آنے والے مال پر ۳۰ فیصدی اور غیر برطانوی پر [illegible]

ادنی تاگہ اور دیگر ادنی برطانوی مال پر (علاوہ اُن کے جنکا ذکر الگ کیا گیا ہے) ۲۰ فیصدی اور غیر برطانوی مال پر ۳۰ فیصدی محصول ہوگا -
برطانوی صابن اور دیگر سامان آرائش پر ۲۰ فیصدی اور دیگر ممالک کے سامان پر ۳۰ فیصدی محصول ہوگا - سمجھوتہ کی نقشہ ایچ کی رو سے ان تمام اشیاء پر جنپر پہلے ۲۵ فیصدی غیر امتیازی محصول تھا اب ۲۰ فیصدی غیر امتیازی نوآبادیات کے مال پر اور ۳۰ فیصدی دیگر ممالک کے مال پر عائد کیا جائے گا -

آرڈیننس بل کو دوبارہ شایع کرنیکی ضرورت

اب تک ایک سو ترمیمات پیش کیجا چکی ہیں!

دہلی ۱۲ نومبر - اوٹاوہ بل پر غور کرنے کیلئے جو کمیٹی مقرر کی گئی تھی اُسنے آج فیصلہ کیا ہے کہ میسرز ٹاٹا اینڈ سنز کو دعوت دی جائے کہ وہ اپنے نمایندے آئرن اور اسٹیل کے متعلق تحقیقات کے دوران میں شہادتیں دینے کے لئے روانہ کریں

مسٹر بی داس اور شیخ صدیق حسن آرڈیننس بل کو دوبارہ مشتہر کرنے کی تحریک پیش کرینگے جسکے متعلق چیدہ کمیٹی نے اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے -

مسٹر ایس سی مترا اور مسٹر تھامپن بل کی عمر میں تخفیف کی یہ تحریک پیش کریں گے کہ یہ بل پاس ہونے کے بعد تین سال کی بجائے صرف ۶ ماہ یا ایک سال تک نافذ رکھا جائے - انہوں نے یہ ترمیمات پیش کرنے کا بھی نوٹس دیئے ہیں کہ بل پر عملدرآمد کے کام کو اس طریقہ پر ترتیب دیجائے کہ لوکل حکومتیں بل کو یا بل کی کسی دفعہ کو بذریعہ نوٹیفکیشن کسی خاص علاقہ میں نافذ کر سکے گی -
مسٹر تھامپن یہ تجویز بھی پیش کرینگے کہ بل کو صوبجاتی مجلس آئین ساز کی سفارش پر کسی علاقہ میں نافذ کیا جائے -

مسٹر ایس سی مترا ایک اور ترمیم پیش کریں گے کہ بل کو صوبجاتی جس کے ذریعہ متعدد جرائم کی سزاؤں میں تخفیف مقصود ہوگی - اسکا مقصد سزا کو ایک سال کے بجائے تین ماہ قید اور ۲۰۰ روپیہ جرمانہ تک محدود کرنا ہوگا -
لیکن ہوم ممبر بل کی قوت میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں گے - وہ سرکاری افسران کے بائیکاٹ کے جرم کی سزا تین ماہ بجائے جس کے لئے چیدہ کمیٹی نے سفارش کی ہے ۶ ماہ کرنا پسند کریں گے - وہ اس امر کی بھی کوشش کریں گے کہ بری و بحری ہوائی افواج کے ملازمان کا شمار بھی سرکاری ملازمان میں کیا جائے -
مسٹر ایس سی مترا یہ تحریک پیش کریں گے کہ پر امن ترغیب دہی کو جرم کی نوعیت سے نکال دیا جائے -
مسٹر اے داس اور مسٹر ایس سی مترا کے پاس بل انسداد دہشت انگیزی (بنگال) کے لئے چند ترمیمات بھی برائے اشاعت موجود ہیں -
مسٹر بھگت رام پوری آج یہاں پہونچ گئے ہیں وہ آرڈیننس بل میں مزید ترمیمات پیش کرنے کا نوٹس دینے کا ارادہ کر رہے ہیں اور اب تک ایک سو ترمیمات پیش کی جا چکی ہیں -

اہل کانپور کیلئے ایک ضروری اطلاع

مکرمی محترمی جناب ایڈیٹر صاحب "صداقت" زاد مجدہ - السلام علیکم - مزاج شریف -
میں ایک ضروری اطلاع بذریعہ اس عریضہ کے آپ کو اطلاع کرنے کے مستدعی ہوں کہ آپ اپنے اخبار گوہر بار میں اس کی اشاعت فرما دیں - تاکہ عامۂ ناس آگاہ ہو کر نفع یاب ہوں - وہو ہذا -
ہمارے اس محلہ چمن گنج میں کچھ عرصہ سے ہم لوگوں کی پرزور کوشش اور استدعا پر جناب حکیم مولوی رشید محمد اظہر الدین صاحب مطب کر رہے ہیں - میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ ایسی کامل اور نادر تشخیص اور معقول علاج آج تک نہیں دیکھا ہوں تو نے بارہا حکیم صاحب ممدوح کے مطب میں ایسے ایسے نازک مریضوں کو دیکھا ہے جو شہر کے مشاہیر اطبا اور ڈاکٹروں کے علاج سے مایوس ہو کر حکیم صاحب کے پاس آئے اور شفایاب ہو کر چلے گئے میرے خاص دو عزیز جو ضلع اناؤ سے بغرض علاج آئے تھے اور ابتدا میں یہاں کے ڈاکٹر صاحبان اور اطبا سے رجوع لائے اور عرصہ تک علاج کرتے رہے - مرض کی شدت اور عدم صحت سے مایوس ہو کر حکیم صاحب ممدوح کے علاج سے صحت کامل پا کر وطن گئے - حکیم صاحب کے علاجوں میں جو سہولتیں اور دواؤں کی قیمتوں میں مقابلۃً وہ خوبی ہے کہ غریب سے غریب شخص کو کبھی ناگوار نہیں ہوتا اور غربا اور نادار لوگوں کے ساتھ جو مراعات آپ نے روا رکھی ہیں وہ ہر طرح پر قابل ستائش اور مدحت ہیں -
میں اپنا نیک اور بہتر مشورہ ہر خاص و عام کو حکیم صاحب ممدوح سے رجوع کرنے کو دیتا ہوں - حکیم صاحب ممدوح محلہ چمن گنج متصل پارک محمد علی قیام پذیر ہیں -

المعلن
سید محمد عبد الرحیم
کلرک میونسپل بورڈ کانپور

برما کی علیحدگی کے حامی کو شکست

رنگون ۱۱ نومبر - برما کے انتخابات میں جہاں پولنگ شروع ہے ہر ایک پارٹی کی قوت حسب ذیل ہے :-
(۱) علیحدگی کے حامی ۲۱ (۲) علیحدگی کے مخالف ۱۴ - (۳) غیر جانبدار (۸)
(۱) پیپل پارٹی ۱۳ (۲) آزاد خیال ۹ (۳) دیگر پارٹیاں ۲۳ -
اعداد و شمار سے یہ بات ظاہر ہوگئی ہے کہ علیحدگی برما کے مسئلہ کو کافی حمایت حاصل نہیں - مسٹر پو جو علیحدگی کے زبردست حامی تھے - انہیں نہایت بری طرح شکست ہوئی - جس کی وجہ سے حامیان علیحدگی برما کو نقصان اٹھانا پڑا -

شاستر کی رو سے اچھوت مندر میں داخل نہیں ہو سکتے

حکومت ہند کے نام ہندؤں کی یادداشت

میرٹھ ۹ نومبر آل انڈیا ورن آشرم سوراجیہ سنگھ نے ایک طویل میموریل حکومت ہند کے پاس روانہ کیا ہے جس میں مندروں میں اچھوتوں کے داخلہ کے خلاف حفاظت کا مطالبہ کیا گیا ہے - میموریل میں مذکور ہے کہ مندر میں اچھوتوں کا داخلہ شاستر دھرم، عمل اور روایات کے خلاف ہے - مذکورہ میموریل کیساتھ بعض اچھوتوں کے دستخط سے ایک اپیل بھی منسلک کیگئی ہے کہ وہ مندر میں داخل نہیں ہونا چاہتے میموریل کے آخر میں تیسرے جارج ملکہ وکٹوریہ کے شاہی اعلان کے حوالہ سے مذہبی مداخلت کے خلاف حفاظت پر زور دیا گیا ہے -

انگلستان کی روانگی پر انڈیا لیگ کے وفد کا بیان

بمبئی ۱۰ نومبر - انڈیا لیگ وفد جو مسٹر میٹرز مسٹر میٹس، مس ولکنسن اور مسٹر واٹسن پر مشتمل تھا ہندوستان کے دورہ کے بعد انگلستان روانہ ہو گیا - اس وفد نے جو بیان روانگی سے قبل ہندوستان کی موجودہ سیاسی صورت حال کے متعلق دیا ہے اُسکی تفصیلات موصول ہوگئی ہیں

وفد مذکور کے رکن مسٹر میٹرز نے کہا کہ جو کچھ میں نے ہندوستان میں دیکھا ہے اُس سے مجھے کوئی صدمہ نہیں پہنچا اور نہ کچھ حیرت ہوئی حالانکہ جو کچھ میں نے دیکھا ہے وہ ہر انگریز کو حیرت زدہ بنا دیگا -
جو کچھ میں نے یہاں دیکھا ہے کہ وہ وہائٹ ہال اور شملہ کی پالیسی اور کانگریسی سرگرمیوں کا لازمی نتیجہ ہے برطانیہ اس قدر وسیع پیمانہ پر سخت گیر پالیسی جاری کر کے اپنی ذمہ داری سے جو ناگزیر ہیں عہدہ برآ نہیں ہو سکتا - دہلی اور وہائٹ ہال اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں جس میں ۱۹۲۰ء میں آئرلینڈ کے متعلق جارج برکن ہیڈ اور چرچل مبتلا تھے لیکن جن لوگوں کو مسٹر لائڈ جارج نے قاتل اور بدمعاش کہا تھا ایک ماہ کے بعد انہیں کے ساتھ معزز و مساوی قوم کی حیثیت سے معاہدہ پر دستخط کر دیئے -

برطانیہ اور آئرلینڈ کی اقتصادی کشمکش

آئرلینڈ کی آمد پر دوگنا محصول

لندن ۹ نومبر برطانیہ اور آئرستان کے درمیان جو اقتصادی جنگ جاری ہے اُس نے اب خطرناک صورت اختیار کر لی ہے - برطانی خزانہ کا تازہ فرمان مظہر ہے کہ آئرستان کی درآمد پر آج سے دوگنا محصول وصول کیا جائے گا - اس فرمان کو بالکل انہی اشیاء سے تعلق ہے جو پہلے حکم میں شامل کی گئی تھیں آئرستان نے ۵ جولائی سے ۱۵ اکتوبر تک برطانیہ ۵۷۳۰۰۰ پونڈ کی رقم خراج زمین کے سلسلہ میں ادا نہیں کی اور برطانیہ نے آئرستان کے تاجروں سے ۳۰۰۰۰۰ پونڈ کی رقم وصول کر لی - اب جدید شرح محصول سے اس کمی کو بھی پورا کیا جائے گا -

گول میز کانفرنسوں پر لاکھ پونڈ کا خرچ

لندن ۱۰ نومبر سر سیموئل ہور وزیر ہند نے دار العلوم میں بیان کیا کہ تینوں گول میز کانفرنسیں جو ہو چکی ہیں (جن میں یہ کانفرنس بھی شامل ہے) اور موجودہ کانفرنس کے اخراجات ۱۹۵۰۰۰ پونڈ کے قریب ہیں جن میں سے ۱۷ ہزار پونڈ برطانیہ اور ۱۲۴ ہزار پونڈ ہندوستان برداشت کرے گا -

اوٹاوہ کانفرنس کے معاہدہ سے ہندوستان کو نقصان ہونچیگا

سیٹھ گھنشیام داس برلا کا بیان!

سیٹھ گھنشیام داس برلا نے اوٹاوہ کانفرنس کے معاہدہ کے نقائص دکھاتے ہوئے ایک مضمون تحریر کیا ہے جس کا ترجمہ درج ذیل ہے :۔

میں اعداد و شمار سے یہ ثابت کرونگا کہ اوٹاوہ کے سمجھوتہ سے ہندوستان کو جو کچھ حاصل ہوگا اُس سے زیادہ اُس کو دینا پڑے گا۔ ابھی تک پوری سرکاری رپورٹ نہیں ملی ہے۔ جو کچھ سرکاری طور پر شائع ہوا ہے اُس سے سمجھوتہ کا خیال کیا جاسکتا ہے۔ اس اقرار کی رو سے حسب ذیل اشیار پر ہندوستان انگلینڈ کو رعایت دے گا۔

موٹریں۔ موٹر سائیکل۔ اُن کے پرزے۔ عمارتی کام کا سامان۔ کیمیا ادویات۔ ایلومونیم۔ تانبہ سیسہ جرمن سلور جت۔ پیتل۔ رنگ۔ اونی کپڑا۔ مشینری (۲۵ فیصدی محصول کی) اس کے بعد سوتی پارچہ پر رعایت دینے کا سوال ٹیرف بورڈوں کی سفارش کے بعد طے کیا جائیگا۔ لیکن دس فیصدی رعایت کا قول دیدیا بھی گیا ہے۔ لوہے کے سامان پر اب بھی رعایت ہے اور سوتی کپڑوں کی مشینری کا تو مذکورہ بالا سطور میں ذکر آچکا ہے۔

نفع و نقصان ۔ مذکورہ بالا اشیار پر رعایت دینے کے بدلے برطانیہ نے ہندوستان کی اکثر اشیار پر رعایت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ مندرجہ ذیل اعداد و شمار میں ہندوستان کی کن اشیار پر برطانیہ رعایت دیگا اور کن برطانوی اشیاء پر ہندوستان رعایت روا رکھے گا۔ یہ بخوبی طور پر معلوم ہوجائیگا۔ اس کیساتھ قیمتی اعداد و شمار سے یہ اچھی طرح معلوم ہوجائے گا کہ اس داد و ستد سے ہندوستان کو نفع ہوگا یا نقصان۔

ہندوستان میں درآمد ۔ حسب ذیل اشیار پر ہندوستان اس کو (برطانیہ کو) رعایت دیگا نیز ساتھ ہی وہ اعداد

ہندوستان میں درآمد

(لاکھ روپیہ میں)

اشیا	سنہ ۲۹-۱۹۳۰ء	سنہ ۳۰-۱۹۳۱ء	اشیار	سنہ ۲۹-۱۹۳۰ء	سنہ ۳۰-۱۹۳۱ء
موٹر کار	۹۶	۷۱	صابون	۳۹	۲۴
موٹر سائیکل	۱۰	۸	صابون کا مصالحہ	۲۸	۲۹
موٹر لیس وغیرہ	۱۸	۱۵	کھلونے	۱۵	۱۲
عمارتی سامان	۶۵	۴۸	چھتری	۱۱	۶
کیمیا	۱۸۹	۱۴۱	کارتوس	۱۱	۹
ادویات	۹۵	۶۴	موم جامہ	۶	۳
چینی کے برتن	۶۶	۱۸	انجن پیکنگ	۳	۳
فرنیچر	۱۴	۱۲	خوشبودار اسپرٹ	۵	۳
ظروف آہنی وغیرہ	۱۰	۱۴۱	چاک لیٹ	۲	۲
مشینری اوزار	۳۰۳	۲۶۵	کھانے کی ٹکیاں	۱۹	۱۵
چمڑے کی اشیاء	۳۸	۳۰	خشک میوہ	۱	۱
ایلومونیم	۴۰	۲۱	خشک مچھلی	۴	۳
تانبہ	۳۰	۳۰	دیگر اشیاء خوردنی	۴۹	۴۰
سیسہ	۴	۳	مچھلی کا تیل	۳	۴
جرمن سلور	۳	۲	[illegible]	۲۸	۲۶
جت	۱۲	۵	عرق	۴	۲
پیتل کانسی	۵۶	۲۸	شیشوں کی [illegible]	۲۴	۲۰
زنگ	۱۰۰	۶۴			
سٹیشنری	۵۶	۴۴	رقیق رنگ	۰	۱
ربڑ کی اشیار	۱۱۱	۷۴	[illegible]	۶۰	۳۴
گھوڑے گاڑی کا سامان	۷	۶	[illegible]	۳۶	۱۸
سائیکل	۹۷	۴۸	نقلی ریشم	۰	۱
جاذب روشنی کا سامان	۲۲	۱۷	نقلی پارچہ	۴۲	۱۳
جوتے۔بوٹ	۱۷	۱۰	سوتی کپڑے	۳۸۸۴	۱۳۸۷
برش	۵	۴	سوت	۱۹۶	۱۲۷
رسی	۵	۵	لوہا۔فولاد	۹۲۹	۵۰۳
کارک	۱	۱	پھلوں کا رس	۸	۶
چھری۔چاقو کٹلری	۱۱	۸	اونی پارچہ	۱۲۸	۶۷
			مشینری	۰	۷۰
گوند	۲	۲	سگریٹ	۲	۱

میزان کل ۶۹۸۶ — ۳۷۰۰

*تخم ۱۸۰ ۱۲۴ جوٹ ۵۵۶ ۲۲۳

میزان کل ۵۳۹۷ ——— ۴۱۴۸ ۴۵

ہندوستان سے برآمد

ہندوستان کی مندرجہ ذیل برآمد پر انگلینڈ نے رعایت دینے کا فیصلہ کیا ہے برطانیہ میں جو اشیاء ہندوستان سے جاتی ہیں اُن کے اعداد و شمار مع قیمت ذیل میں درج کئے جاتے ہیں :۔

(لاکھ روپیہ میں)

اشیار	سنہ ۲۹-۱۹۳۰ء	سنہ ۳۰-۱۹۳۱ء
سوتی کپڑا اور سوت	۴۲	۲۰
خام دہات	۱۹	۱۸
دری قالین	۳۰	۳۸
جوٹ کے کپڑے	۳۱۷	۱۴۲
چمڑا	۶۹۷	۱۴۲
بیجوں کے تیل	۱۵	۹
کھلی	۸۰	۶۱
تیل	۲۵۶	۱۴۴
چاول	۵۰	۲۲
قہوہ	۵۴	۵۲
تمباکو	۴۲	۳۸
چائے	۲۲۰۹	۱۹۹۵
مصالحے	۲۶	۱۱
موم	۱۰۲	۴۷
لاکھ	۱۳۱	۵۴
غلہ کا بھوسہ	۸۹	۴۷
لکڑی	۱۰۰	۷۴
خام سیسہ	۱۵۴	۱۵۵
خام لوہا	۳۳	۳۸
جو	۶	۱
کھاد	۴	۴
کتھوڑ	۱۰	۷
اون	۲۰	۲۷
کھاد تخم	۳۹	۲۱
برڈ	۳۴	۳۸
صاف شدہ چاول	۲۰	۲۳
ابرک	۴۳	۲۵
سن	۱۲	۵

بغرض غور و فکر سنہ ۳۰-۱۹۳۱ء کے اعداد و شمار پر نظر ڈالئے ان اعداد و شمار سے معلوم ہوگا کہ برطانیہ کے ۲۷ کروڑ روپیہ کے مال پر ہمیں کیا رعایت دیتی ہے اور اُسکے معاوضہ میں تقریباً اسی قدر ۱۸ کروڑ کے مال پر انگلینڈ ہمیں رعایت دیگا۔ سرسری نگاہ میں یہ تبدیلی درست معلوم ہوتی ہے لیکن نظر تعمق سے دیکھنے پر معلوم ہوگا کہ جس قدر چمک ہے اسیقدر اصلی سونا نہیں۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ ہندوستان کے جس مال پر انگلینڈ رعایت دیگا۔ اُس سے ہندوستان کو واقعی طور پر کچھ فائدہ ہوگا بھی یا صرف نمائش ہے۔

برطانیہ نے جن اشیار پر رعایت دینا طے کیا ہے ان میں ایک خاص چیز چائے ہے صرف ۲۰ کروڑ کی چائے ہی ہندوستان سے باہر جاتی ہے چائے پر تو ہم کئی سال سے رعایت طلب کر رہے ہیں۔ فرنگی کمیشن کے الفاظ میں کہا جائے تو ہندوستان اور سیلون چائے کے متعلق رعایت حاصل کر رہے ہیں۔ برطانیہ میں جو چائے روانہ ہوتی ہے اسکا ۸۵ فیصدی حصہ ہندوستان اور اور سیلون سے جاتا ہے۔ اس لئے اس رعایت سے برطانوی خریداروں کو قیمت کیساتھ رعایت بھی ملجاتی ہے جاوا وغیرہ سے بھی انگلینڈ چائے منگاتا ہے لیکن وہ بہت کم ہوتی ہے اسلئے اس مقابلہ سے ہندوستان کو کوئی خاص فائدہ نہیں ہونچتا۔ پھر ایک بات اور بھی ہے ہندوستان میں چائے کے باغیچوں کے مالک ۹۰ فیصدی یوروپین اور زیادہ تر انگریز ہیں۔ اور صرف ۱۰ فیصدی ہندوستانی ہیں۔ اسلئے چائے کی رعایت پر جو منافع ہوگا۔ اسکا دس فیصدی حصہ ہندوستانیوں کو ملے گا۔ لسلئے برطانیہ نے ہندوستانی اشیار میں سے چائے پر جو خاص رعایت دی ہے اُس سے ہندوستانیوں کو کوئی خاص فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(۹ آرڈر ۵ قواعد ادہ ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۱۹۵ سنہ ۳۱ و ۳۲ء

بعدالت تحصیلدار صاحب کانپور مقام کانپور

مسماۃ گنگا دئی وغیرہ — مدعی

بنام بلدیو سنگھ وغیرہ — مدعا علیہ

بنام بلدیو سنگھ ولد درگا سنگھ و رام کشن ولد گردہاری سنگھ اقوام ٹھاکران ساکن محال موضع دیباپور پرگنہ و ضلع کانپور — مدعا علیہم

واضح ہو کہ مدعیان نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۴ ماہ نومبر سنہ ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو۔ پیش کرو۔ اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۸ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا۔ دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

گول میز کانفرنس کے اجلاس کی تیاریاں

۲۱ نومبر سے باقاعدہ کارروائی شروع ہوگی

لندن ۱۲۔ نومبر برطانی لاسلکی پیغام مظہر ہے کہ ہندوستانی گول میز کانفرنس کے تیسرے اجلاس کی پہلی نشست موجودہ انتظامات کے مطابق دارالامرا کے کمیٹی روم میں جمعرات کو ہوگی۔ جبکہ وزیر اعظم ہندوستانی مندوبین کا باضابطہ طور پر خیر مقدم کرینگے۔ اور ابتدائی کارروائی انجام پائے گی۔ روزانہ باقاعدہ اجلاس ۲۱ نومبر سے شروع ہوگا جبکہ ایجنڈے کی فہرست پر غور کیا جائے گا۔

برطانیہ کی پالیسی کا آئرلینڈ کیطرف سے جواب

برطانوی مال پر ۵۰ فیصدی محصول لگا دیا گیا۔

ڈبلن ۱۱ر نومبر۔ آئرش فری اسٹیٹ نے برطانی مال پر ۲۶ نئے محصول لگانیکا فیصلہ کیا ہے اکثر اشیار پر پہلے ہی سے ٹیکس ہے۔ لیکن اس کی شرح بڑھا کر ۵۰ فیصدی کردی گئی ہے ۳۳ فیصدی ترجیحی شرح بھی اس میں شامل ہوگی۔ مسٹر ٹامس وزیر مستعمرات نے کہا کہ اگر فری سٹیٹ تجارتی معاہدہ کی پابندی کو محسوس کرتی ہے تو برطانیہ فری سٹیٹ کے مال پر چنگی واپس لے لیگا۔ اور ایک تجارتی معاہدہ

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

بعدالت مال جناب بابو مرلیدھر صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم ڈیرا پور

نمبر مقدمہ ۵۵

چونکہ بمقدمہ نالش برمن سنگھ بنام تم ادجگرا کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ ۳۷ لغایتہ سنہ ۳۹ف بتاریخ ۶ر اگست سنہ ۱۹۳۲ء صادر ہوئی اور مبلغ ۲۸ سے جواب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُنکی تفصیل ذیل میں درج کیجاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۹	۱	۶
خرچہ نالش ...	۱۱	۸	۹
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۰	۱	۶
خرچہ اجرائے ڈگری	۲	۱	۶
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	۶	۰	۹
میزان	۲۸	۱۴	۰

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا انفصال ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم ادجگرا ولد گسہریا کہار ساکن پیاگ پور مزرعہ خان پور پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور۔ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ۲۸/۱۴ جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں۔ اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جنکی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے۔ بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۲۹ر نومبر سنہ ۱۹۳۲ء

تفصیل اراضی

پرگنہ ڈیرا پور موضع ستورہ محال روپ سنگھ

نمبر کھیت	رقبہ کھیت	
۴۰۰	۵ بکر	۳ ر

مہر عدالت

(دستخط حاکم عدالت)

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

اجلاس جناب بابو مرلیدھر صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم ڈیراپور
نمبر مقدمہ ۶۹۳

بعدالت مال مقام ڈیراپور ضلع کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش نواب سید مبارک علی بنام تم دیبی سنگھ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ ۱۳۳۷ف لغایتہ ۱۳۳۹ف بتاریخ ۳۰ نومبر سنہ ۱۹۳۱ء صادر ہوئی اور مبلغ ۳۰ ۷ ۱ جو اب ازروئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں۔ اُن کی تفصیل حاشیہ پر درج کیجاتی ہے

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۱۰	۸	۱۰
خرچہ نالش	۱۱	۲	۹
سود بابتہ زراصل و خرچہ نالش ...	۰	۱۳	۰
خرچہ اجراء ڈگری ...	۱	۱۴	۹
سود بابتہ خرچہ اجراء ڈگری ... گزٹ	۵	۱۵	۹
میزان	۳۰	۷	۱

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفاء رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم دیبی سنگھ ولد رام سنگھ ٹھاکر ساکن کشواپور پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ۳۰ ۷ ۱ جو ازروئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جنکی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۲۸ نومبر سنہ ۱۹۳۲ء

تفصیل اراضی

پرگنہ ڈیراپور - موضع کشورپور محال عباس علی

نمبر کھیت	رقبہ کھیت	
۱۶۰	۱۰ بجہ	۱۲ ۶
۱۶۱	۱۷ بجہ	"
۲ قطعہ	۲۷	۱۲ ۶

(دستخط حاکم عدالت)

(مہر عدالت)

بحکم جناب بابو جیتر بہاری لال صاحب جج خفیفہ

بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور
۴۳ نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۳۲ء

پیار علی ولد حسن علی قوم مسلمان ساکن پوروہ ہیرامن شہر کانپور مالک فرم حسن علی قرضخواہ سائل

بنام محمد عمر خاں عمر تخمیناً ۳۰ سال ولد ایچ- ایم داؤد قوم مسلمان ساکن فراشخانہ شہر کانپور مالک فرم ایچ ایم اینڈ سنس فراشخانہ کانپور — فریق ثانی

بنام محمد عمر خاں — فریق ثانی

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں پیار علی سائل نے ایک درخواست انسالونسی گذرانی ہے کہ محمد عمر خاں فریق دیوالیہ قرار دیا جاوے - چنانچہ عدالت نے اس درخواست کی سماعت کیلئے ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۳۲ء مقرر کی ہے لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم وجہ ظاہر کرو کہ تم دیوالیہ کیوں نہ قرار دئے جاؤ۔ درصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

بحکم آر۔ لی۔ منصرم عدالت خفیفہ کانپور (مہر عدالت)

لندن میں گول میزی مندوبین کا استقبال

سر تیج بہادر سپرو کا بیان۔

لندن ۱۲ر نومبر وکٹوریہ اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر آج بہت زیادہ ہجوم تھا - جو سر اکبر حیدری اور سر تیج بہادر سپرو - مسٹر جیکر - سر کاؤس جی جہانگیر مسٹر کیلکر، ڈاکٹر شفاعت احمد خاں راجہ سر سلیم پور سردار تارا سنگھ اور چودہری ظفر اللہ خاں گول میزی مندوبین کے خیر مقدم کے لئے موجود تھا

حاضرین میں لارڈ سینکے وزیر اعظم کے نمائندے سر سموئیل ہور - سر لی - این مترا - سر فنڈلیٹر اسٹوارٹ - سر مارس وائر سر ریجنالڈ گلانسی - سر ہیڈرٹ کار ممبران انڈیا کونسل - کرنیل سپرسن اور مسٹر اے لطیفی موجود تھے

مندوبین پژمردہ نومبر کی دوپہر کو یہاں پہونچے لیکن سب بشاش پر امید اور کام شروع کر دینے کیلئے متفکر معلوم ہوتے تھے - سر تیج بہادر سپرو نے ریوٹر کے نمائندے سے ملاقات کے دوران میں فرمایا کہ :-

ہم ایک ایسے دستور کے حصول میں مدد کرنے کی غرض سے آئے ہیں جو ہندوستان میں ترقی پذیر رائے عامہ کو مطمئن کر دے گا اور ہندوستان کو اس قابل بنا دے گا کہ وہ تعمیری کام شروع کر دے اور مختلف جماعتیں دستور کی حدود کے اندر اپنے پروگرام پر عملدرآمد شروع کر دیں -

ہم سب سے زیادہ مضطرب ہیں کہ ہندوستان میں جو ناگوار صورت حال پیدا ہوتی ہے وہ جلد ختم ہو جائے - وزیر اعظم نے جو اعلان کیا تھا ہم اُسے پایہ تکمیل تک پہونچانے کیلئے کام کریں گے - ہم اُسے اپنا فرض خیال کریں گے کہ کانفرنس کے سامنے جملہ ترقی یافتہ عناصر کے نقطہ ہائے نگاہ کو پیش کر دیں - اور خود کسی خاص جماعت کی نمائندگی نہ کریں

ڈوور میں مسٹر ولسینٹ سوتھل سکریٹری نے مندوبین کا استقبال کیا - دس مندوبین تو لندن پہنچ چکے ہیں اور باقی ۱۹ توقع ہے کہ ہفتہ کے دوران میں پہونچ جائینگے

سر شاہ محمد سلیمان چیف جسٹس الہ آباد ہائی کورٹ اور سر شادی لال چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ ممبران ٹریبونل جو فوجی اخراجات پر غور کرے گی - اس ٹرین سے یہاں پہونچے - دفتر جنگ اور دفتر ہند کے نمائندوں نے ہر دو صاحبان کا استقبال کیا۔

یوپی آرڈیننس بل میں ترمیم

لکھنو ۱۲ر نومبر صوبجات متحدہ کی مجلس قانون ساز نے جو چیدہ کمیٹی کو خاص اختیارات کے مسودہ قانون پر غور کرنے کیلئے مقرر کی تھی - اُس نے سفارش کی ہے کہ مسودہ قانون کو میعاد ۳ سال تک محدود کی جائے اور اسکے تحت میں جو جرائم ہوں وہ قابل ضمانت قرار دیے جائیں - اور جب مسودہ قانون قانونی صورت اختیار کرے تو وہ تمام صوبہ میں بیک وقت عائد نہ کیا جاوے بلکہ مقامی حکومت سرکاری جریدہ کے ذریعہ اعلان کرے - چیدہ کمیٹی نے سزاؤں میں تخفیف کر دی ہے

قرضہ جنگ کو کانفرنس کے فیصلہ تک ملتوی کیا جائے

لندن ۱۲ر نومبر ایک اطلاع سے ظاہر ہوتا ہے کہ برطانیہ و فرانس کی جانب سے ریاستہائے متحدہ امریکہ پر زور دیا جا رہا ہے کہ وہ قرضہ کی ادائیگی تمام قرضہ جنگ کی کانفرنس کے نتائج تک ملتوی کر دے -

اسمبلی کے آئندہ اجلاس کا ایجنڈا

نئی دہلی ۱۳ر نومبر آئندہ ہفتہ اسمبلی کے اجلاس میں جو ایجنڈا زیر بحث آئے گا اُس میں ایک تو آرڈیننس بل اور دوسرا مسودہ قانون انسداد دہشت انگیزی بنگال ہیں - غیر سرکاری ممبران کی جانب سے بعض ترمیمات کا نوٹس دیا جائے ہے - ان ترمیموں کا مقصد یہ ہے کہ آرڈیننس بل اور بنگال بل کی سخت گیری کو کم کر دیا جائے مسٹر بی داس اور شیخ صادق حسین صاحب مسٹر ایس سی مترا اور مسٹر تھامپسن نے بل کو مشتہر کرنے اور اسکی میعاد میں کمی کرنے پر زور دیا ہے -

معاہدہ اٹاوہ کی چیدہ کمیٹی کا اجلاس

دہلی ۱۳ر نومبر معاہدہ اوٹاوہ کی چیدہ کمیٹی نے کل صبح اپنا اجلاس شروع کیا - اجلاس نے یہ تجویز منظور کی کہ کمیٹی اُن امورات کے متعلق روزانہ کمیونک شائع کرے - جس پر وہ بحث کرتی ہے تاکہ عوام کو خیال آرائیاں کرنے کا موقع نہ ملے -

کل صرف تمباکو پر ترمیم کے لئے بحث ہوئی لیکن کوئی فیصلہ نہ ہو سکا ماہرین کی آمد کا انتظار ہے وہ بہت جلد دہلی میں پہونچ جائیں گے - اور اُن کے ساتھ اس مسئلہ پر مزید بحث ہوگی -

کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ مسرس ٹاٹا اینڈ سنس لمیٹڈ سے استدعا کیجائے کہ وہ اپنا نمائندہ نامزد کرے جو کمیٹی کے روبرو فولاد اور لوہے پر مجوزہ ترمیم کے متعلق شہادت دیں -

کمیٹی پیر سے اپنا اجلاس ڈھائی بجے سے شروع کیا کرے گی - تاکہ اُس کے اراکین اسمبلی کے اجلاسوں میں بھی شرکت کر سکیں -

الیوسی ایٹیڈ چیمبرز آف کامرس کے منتظمہ کمیٹی کا فیصلہ

معاہدہ اٹاوہ کی چیدہ کمیٹی کے روبرو شہادت دینے سے انکار

دہلی ۱۳ر نومبر الیوسی ایٹیڈ چیمبر آف کامرس (ملحقہ ایوان تجارت) کی منتظمہ کمیٹی نے اپنے اراکین کو مطلع کیا ہے کہ وہ معاہدہ اٹاوہ کی چیدہ کمیٹی کے روبرو شہادت دینے سے گریز کریں -

الیوسی ایٹیڈ چیمبرز کی منتظمہ کمیٹی کی رائے ہے کہ اسمبلی کے یورپین اراکین ان کے خیالات کی خوب ترجمانی کر سکتے ہیں - اب وقت نہیں ہے کہ اُن کی اراکین چیدہ کمیٹی کے روبرو شہادت دیں -

منتظمہ کمیٹی کے جلسہ نے صدر کی اُس تجویز کو منظور کر لیا کہ اسمبلی کے یوروپین اراکین کو مشورہ دینے کیلئے ایک سکریٹری مقرر کیا جائے - ہندوستان کے آئندہ دستوری مجالس آئین ساز میں الیوسی ایٹیڈ پریس کی نیابت کے مسئلہ پر بھی منتظمہ کمیٹی نے غور و خوض کیا۔

سرسوتی لوئیاں

SARASWATI
REGISTERED

یہ ایک اعلیٰ قسم کی لوئی ہے
جسے ہندوستانی
Dhariwal کاریگر
دھاریوال (پنجاب) میں بناتے ہیں
اگر آپ کو اچھی اور مناسب قیمت کی لوئی درکار ہے - تو اس لیبل کا دھیان رکھیے -
کئی خوشنما رنگوں میں ملسکتی ہے
سائیز
۱۰۸ انچ × ۵۴ انچ
قیمت ۵ - ۱۲ - ۰ روپے

آج ہی ایک لوئی خریدیئے
ہندوستان بھر میں کپڑے کے بیوپاریوں سے ملسکتی ہیں

مقامی ایجنٹ :- امپیریل ایجنسی - جنرل گنج - کانپور -

یا براہ راست میل آرڈر ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۴
دی نیو ایجرٹن ووولن ملز - دھاریوال پنجاب کو لکھیے

ہندوستان کے اقتصادی مستقبل کو تباہ کردینے کی سازش

میثاق اوٹاوا کے متعلق تاجرانِ ہند کا دردمند اعلان

حکومتِ ہند کے وفد اوٹاوا کی رپورٹ کی روشنی مین حکومت متحدہ، اور حکومت ہند کے مابین جو تجارتی معاہدہ عمل مین آیا ہے اس پر ایوان تجارت وصنعت ہند کے فیڈریشن کی کمیٹی نے غور کیا، اس تمام مواد کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد جو کمیٹی کے سامنے پیش کیا گیا تھا، کمیٹی اس نتیجہ پر پہنچی کہ امپیریل کانفرنسون کے انعقاد کے لیے حکومت برطانیہ محض اس لیے مضطرب تھی کہ برطانی سلطنت کے بازار ومین برطانی مصنوعات کو محفوظ کردیا جائے، امپیریل اقتصادی کانفرنس اوٹاوا نے تمام سابقہ اجلاسون کی کارروائی سے اس بنا پر انکار کردیا کہ ہز مجسٹی کی حکومت متحدہ، ڈومینیون اور ہندوستان کے مابین جو مفاہمت ہوئی ہے اُسمیں اصول تبادلہ کو تسلیم کرلیا گیا ہے، امپورٹ ڈیوٹیز ایکٹ ۱۹۳۲ء اس سلسلہ مین ایک اقدام تھا، حکومت متحدہ کی مالی حکمت عملی کو جس کی اساس آزاد تجارت پر تھی پہلے کمنا ڈیوٹیز ۱۹۱۵ء کے ذریعہ تحفظ کی صورت میں تبدیل کیا گیا، بعدازان قانون مصنوعات اور ڈالی ُ اسٹف امپورٹیشن ایکٹ ۱۹۲۱ء کے ذریعہ بڑھا گیا،

برطانی مصنوعات اور ترجیحی مطالبہ کا مقصد

جنگ عظیم کے بعد برطانی مصنوعات اپنے رقیبوں کا مقابلہ نہ کرسکیں مشرقِ بعید کے بازار ونمیں یا ستہائے متحدہ امریکہ ورجاپان اور ہندوستانمین برطانی درآمد کے اعداد وشمار کے مطالعہ سے اس حقیقت کا پتہ چل جاتا ہے کہ سال بسال ہندوستان کے بازار ون مین حکومت متحدہ کی مصنوعات کے پاؤن کسطرح اُکھڑتے گئے، ۵۷ فیصدی اور ۱۹۳۰ء ۳۱-۱۹۳۰ء میں صرف ۴۲ فیصدی رہ گئی سال ۳۱-۱۹۳۰ء مین مزید انحطاط رونما ہوا، ہندوستان اور نوآبادیون کی تمام حکومت کے ممکن اور مفید ذرائع برطانی مصنوعات مین ذرا بھی ترقی کا باعث نہ ہوسکے اور برطانی مصنوعات کو ایک بھیانک مستقبل نے گھیر لیا،

۱۹۲۷ء میں ہندوستان کے اندر روپیہ کی قیمت ایک شلنگ چھ پنس ہو جائے اور ستمبر ۱۹۳۱ء میں سونے کے معیار کو حکومت متحدہ کے ترک کردینے سے بھی برطانی مصنوعات کو کوئی مدد نہ مل سکی اور برطانی مصنوعات اس ملک میں وہ حیثیت حاصل نہ کرسکیں جو اُنھیں جنگ سے قبل حاصل تھی اگرچہ مذکورۂ بالا دونون صورتون سے برطانی، مصنوعات کو دیگر ممالک کے مقابلہ میں جہاں سونے کا معیار قائم تھا ۴۵ فیصدی تناقت حاصل ہوگئی تھی وہ برطانی مصنوعات کو اپنے حریفوں کے مقابلہ میں دس فیصدی مزید ترجیح کی ضرورت ہے، یہ ضرورت برطانیہ کے اقتصادی کارفرمائی کے دعوی پر بہت اچھی روشنی ڈالتی ہے،

اسلیے امپورٹ ڈیوٹیز ایکٹ ۱۹۳۲ء حکومت متحدہ میں بے روزگاری کم کرنے اور برطانی مصنوعات کو نفع پہنچانے کی خاطر ڈومینیون اور ہندوستانیون کو معاہدہ پر آمادہ کرنے کے لیے حکومت متحدہ کے ہاتھ میں ایک زبردست ہتھیار تھا، مفاہمت کے ذریعہ برطانی مصنوعات کو جو نفع حاصل ہوا ہے اسکا اثر ہندوستانی وفد کے دماغ پر طاری تھا، اسی اثر نے ان کو غلط راستہ پر ڈالدیا، کیونکہ معاہدہ کی بناء صرف یہ تھی کہ بیرونی ممالک کی ہندوستانی ضروریات کی مصنوعات کو ہٹا کر برطانی مصنوعات کے لیے ایک اور بازار حاصل کرلیا جائے، متعدد تجارتی عہدنامے جو حکومتِ متحدہ نے ڈومینیون اور ہندوستان سے کیے ہیں، ان میں ہر ایک معاہدہ ہز مجسٹی کی حکومت متحدہ کی مصنوعاتی پالیسی کیطرف ایک قدم ہے جس کا قدم برطانی مصنوعات کا تحفظ ہے،

ہندستانیکو خام پیداوار باہر بھیجنے پر مجبور کردیا ہے

بدقسمتی سے اس ملک میں حکومت ہند کی مصنوعاتی پالیسی اپنی نہیں جو وطنی مصنوعات کو ترقی دے سکے اور جو خام پیداوار سے فائدہ اُٹھانے کے سلسلے میں حوصلہ فزائی کرسکے یہ کمیٹی اس طریقہ پر بحث نہین کرنا چاہتی جس کے مطابق ترجیحی تحفظ کی سرکاری پالیسی سوت اور فولاد کی صنعتون میں کام کرتی ہے لیکن اگر حکومت حسب ذیل صنعتون کی تعمیر کے لیے ایک مستقل مالی پالیسی پر عمل کرتی مثلاً تیل کی صنعت، خوردنی تیلون اور صابون کی تیاری، شیشہ کی ساخت، ادویہ اور کیمیاوی اشیاء کی تیاری تو زرعی پیداوار اور دوسرے خام مسالہ جات کے استعمال مین بہت زیادہ اضافہ ہوسکتا اور اس ملک کو ان اشیاء کے ذریعہ زیادہ دولت حاصل ہوتی،

کمیٹی یقین کرتی ہے کہ ازروے معاہدہ خام اشیاء پیدا کرنے والے اپنی پیداوار غیر ممالک کو بھیجنے کے لیے مجبور کردیے گئے ہین اور حد یہ ہے کہ جب کسی مخصوص صنعت میں بیرونی اغراض ومفاد کی شمولیت کردی جائے گی تو نیم مکمل اشیاء بنانیوالون کو بھی مکمل اشیاء بنانے کا موقعہ نہ مل سکیگا۔

عظیم الشان ترجیح پر چھوٹی صنعتون کی قربانی

چھوٹی چھوٹی صنعتیں مثلاً صابون سازی، شیشہ سازی کیمیاوی اشیاء، عرق ادویہ، سائنٹفک آلات، اوزار سنگار کی اشیاء، رنگ، وارنش، کپڑا اور بیٹی کے تل جنھیں ۲۵ فیصدی محصول درآمد کے ایک پشت پناہی حاصل تھی، اب اُنکو معاہدہ اوٹاوا کی تصدیق کیوجہ سے برطانی صناعون سے زبردست مقابلہ کرنا پڑے گا، اسکا اثر سرمایہ کے صرف اس حصہ پر ہی نہین پڑے گا جو ان مصنوعات پر لگایا گیا ہے بلکہ اس ملک کی مصنوعات مالیہ کی اصل رقم پر بھی متاثر ہوگی کیونکہ اسطرح ملک کی نوخیز صنعتون کی حوصلہ افزائی حکومت نہ کرسکے گی معاہدہ کی تصدیق بعض درآمدی اشیاء کے سلسلے میں اجارہ دارون کی تخلیق کیطرف مائل کرے گی، اس سلسلے المونیم کی مصنوعات کی مثال بالکل چسپان ہوتی ہے، ۱۰ فیصدی کی ترجیح سے برطانی اور کناڈین المونیم نکالنے والے المونیم حلقون مین خوش نصیب اجارہ دار بنجائین گے اوراس حقیقت کے پیش نظر کہ ان برطانی اور کناڈین اغراض ومقاصد نے ہندوستان مین برتن بنانے کے کارخانے قائم کردیئے ہین اور وہ اُن کارخانون کا مقابلہ بازار میں کررہے ہین جن کے مالک ہندوستانی ہین اور جن کا انتظام ہندوستانیون کے ہاتھ میں ہے، مصنوعاتی لائن مین برطانی اور کناڈین مفاد صرف یہی کوشش نہیں کرے گا کہ وہ درآمدی تجارت مین اجارہ داری کا سلسلہ پیدا کردے، بلکہ دس فیصدی کا صریح منافع جو معاہدے کے ماتحت اُنکو حاصل ہوگا اسکی وجہ سے وہ اس سطح کو حاصل کرنے کی کوشش کرینگے جس پر تجارت کی مصنوعاتی لائن میں آجکل ہندوستانی مفاد قائم ہے،

پروفیسر وکیل کا پمفلٹ

ہندوستانی نقطہ نظر کو جہان تک فوائد کا تعلق ہے جو معاہدہ کی روسے جانی برآمد ہندوستان مین حاصل ہونگے اور اس کے عوض مین ہندوستان کی برآمد کو فائدہ پہونچیگا نہایت قابلیت کیساتھ پروفیسر سی این وکیل پروفیسر اقتصادیات بمبئی یونیورسٹی اور اُن کے شریک کار مسٹر ایم سی منشی نے ایک پمفلٹ کے اندر واضح کردیا ہے اس پمفلٹ کا عنوان "ہندوستان اور برطانیہ عظمیٰ کے مابین اوٹاوا کا تجارتی معاہدہ" ہے، اس پمفلٹ کی ایک مطبوعہ کاپی فیڈریشن کی کمیٹی کو بھی دی گئی تاکہ اوٹاوا معاہدہ کی تصحیح قیمت کا اندازہ لگانے مین آسانی ہوجائے، پمفلٹ میں جو اعداد وشمار دیے گئے ہیں وہ اُن اعداد سے مختلف نہین ہیں جو وفد کیطرف پیش کیے گئے ہین اور ابتک نہ حکومت ہند نے اور نہ ہندوستانی وفد اوٹاوا نے ان اعداد وشمار کو غلط قرار دیا ہے، کمیٹی کی یہ خواہش نہیں کہ وہ تجارت ہند کی برآمد ودرآمد کے ہر جزو کی تفصیلات مین جائے، اسلیے وہ مذکورۂ بالا پمفلٹ کیطرف حکومت ہند کی توجہ مرکوز کرتی ہے،

فیاضانہ غدر

مستعمراتی سلطنت سے تجارت ہند کی برآمد ودرآمد کے اعداد وشمار کی عدم موجودگی میں فیڈریشن کی کمیٹی اس فیاضانہ غدر کو پرکھنا نہین چاہتی جو مراعاتی فوائد کی وسعت کے متعلق حکومت ہند کے وفد نے پیش کیا ہے کہ عہدنامہ کی روسے مستعمراتی سلطنت کے اندر سلطنت کے اندر ہندوستان منافع حاصل کرے گا، اس حقیقت نفس الامری کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ سینٹ جرمن آن لے کی ۱۹۱۹ء کی کنونیشن مین نوآبادیون کو اور محافظ سلطنتون کو شاہی ترجیح کی اسکیم کے ماتحت نہین لایا جاسکتا تھا۔

ایک ظالمانہ ہتک آمیز مذاق

یہ سمجھ لینا بعید از عقل ہے کہ مستعمراتی سلطنت ہندوستان کو کیا دیگی کمیٹی اس احساس کو دور نہیں کرسکتی کہ یہ ایک ظالمانہ مذاق ہے جس مین ہندوستانی شہریون کے ساتھ وہ مساویانہ برتاؤ نہین کیا گیا جو سلطنت متحدہ اور ڈومینیون کے سفید مہاجرین کے ساتھ کیا گیا ہے مگر ہندوستانی وفد دون کی لے رہا ہے کہ ان ہی نوآبادیون اور محافظون کے ممالک میں ترجیحی برتاؤ حاصل کرلیا گیا ہے یہ نہین کہا جاسکتا کہ وفد کو ان خامیون کی اطلاع نہین دی گئی تھی جن کے ماتحت مختلف محافظ ممالک اور نوآبادیوں مین ہندوستانی آبادی مصیبت برداشت کررہی ہے کیونکہ سر پرسوتم داس ٹھاکرداس نے بحیثیت چیرمین کونسل آف امپیریل انڈین سٹیزن شپ ایسوسی ایشن سر اتول چٹرجی کو اوٹاوا مین اقتصادی موالات کے سلسلے مین بالخصوص تعاونی اقتصادی مجلس کی یاد دلاتے ہوئے ہندوستانیون کے خلاف ان توہین ونفرت آمیز قوانین کے نیلے سے بذریعہ بحری تار آگاہ کردیا تھا جو نوآبادیون کے سلسلے میں نافذ ہین، حکومت ہند کے وفد نے ان ہجرتی قوانین میں اصلاح کی کوشش بدینوجہ نہین کی کہ حکومت ہند، صرف ڈومینیون بلکہ محافظ سلطنتون اور برطانی سلطنت کی نوآبادیون میں ہندوستانی حیثیت مین کوئی اصلاح نہین کرسکی بلکہ وہ خاموش رہی،

کمیٹی محسوس کرتی ہے کہ معاہدہ کا حصہ جو مستعمراتی سلطنت کے لیے ترجیحی برتاؤ سے متعلق ہے زخم خوردہ کی توہین سے مرادف ہے، وفد نے جو معاہدہ کیا ہے ملک اس کے ماتحت گردہ رہا ہے۔

انکار کا سبب

یہ جو کچھ ہوا وہ قدرتی نتیجہ تھا اس رویہ کا جو حکومت ہند نے اختیار کیا اور اس کوشش کا جو اوٹاوا میں کیگئی، وفد کی ترتیب ہی بذات خود غلط تھی حتی کہ مسٹر لانسبری دارالعوام کی مخالفت جماعت کے رہنما نے معاہدہ اوٹاوا کی بحث کے دوران مین کہدیا کہ حکومت ہند کا وفد اوٹاوا ہندوستان کے تجارتی طبقہ کا نمایندہ نہین تھا۔

ہندوستان کے وفد نے جب یہ تجویز پیش کی تھی کہ سلطنت متحدہ مین آنے والی غیر ملکی روئی پر محصول عائد کردیا جائے تو برطانی وفد نے ان کو جو زجر وتوبیخ کی تھی اور جس کا تذکرہ اس کی رپورٹ کے ۸۹ وین پیرے مین درج کیا گیا ہے اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ ہندوستان کی تجارت سے متعلق معاملات کا فیصلہ کرنے کے لیے کیا طریقہ اختیار کیا جارہا ہے کمیٹی وفد کی رپورٹ نمبر ۲۶ کا حوالہ دیتی ہے جس کے مطالبہ سے یہ اثر مرتب ہوتا ہے کہ حکومت ہند کا وفد ان شرائط کو تسلیم کرنے کے لیے مجبور تھا جو برطانی وفد نے پیش کیں اور جو عہدنامہ میں موجود ہیں یہی حکومت ہند کی کمزوری ہے جس پر وہ اب بھی قائم ہے اور جس کی وجہ سے امپیریل کانفرنسون مین ہر ہندوستانی معاملہ پر برطانی حکومت کو حکومت کرنے کا موقعہ رہا ان ہی وجوہ سے فیڈریشن کی کمیٹی حکومت شرکت اوٹاوا کانفرنس کے خلاف اس دلیل کے ساتھ احتجاج کرتی ہے کہ ہندوستانی ہاتھون مین سپردگی اختیار کے وقت ملک کی آیندہ حکومت کو کسی متبادل محصول عہدنامہ کا پابند بنادینا حکومت ہند کے لیے انتہائی ناپسندیدہ فعل ہے، وفد کی رپورٹ

امرت دھارا
نہ صرف عورتوں، مردوں، بوڑھوں، بچوں، جوانوں کی امراض دور کرنے کے باعث انسانوں کی غمگسار ہے بلکہ
مال مویشی چرند پرند و پالتو گھریلو جانوروں
کی امراض دور کرنے سے ان کی بھی یار ومددگار ہے یہی باعث ہے کہ لاکھوں انسانوں کی یہ رائے ہے کہ
امرت دھارا ہر گھر میں ہر جیب میں ہر وقت موجود رہنی چاہیے
سینکڑوں سارٹیفکیٹ اس مطلب کے موجود ہیں کہ امرت دھارا حیوانات کی امراض کو اکسیر ہے "چند خطوط کا خلاصہ دیکھیے"
سردار رادھا کشن صاحب انسپکٹر گورنمنٹ سروے سیکشن الہ آباد سے تحریر فرماتے ہیں۔ میرا ایک خوبصورت قسم کا طوطا تھا۔ جس کو خارش ہوئی۔ اُس نے تمام بال خارش سے نوچ ڈالے تھے۔ امرت دھارا سے خارش دور ہوئی اور بال جم گئے۔ میرا ایک پالتو کتا بھی تھا جس نے کسی بیماری کے باعث دودھ کچھ نہ کھایا۔ کوئی دوائی کارگر نہ ہوئی۔ آخر امرت دھارا دینے سے فوراً آرام ہوا۔
پنڈت کالنتی رام دت مدرس پپری لکھتے ہیں۔ کہ ان کی گائے نے بچہ دیا۔ مگر آنول نہ گری۔ امرت دھارا دینے سے فوراً آرام ہوا۔
رائے دیوان چند صاحب رائے بہادر ایم۔ اے۔ ایل ایل بی فرماتے ہیں کہ انکی گھوڑی کو سخت شول تھا۔ امرت دھارا دینے سے جاتا رہا۔
ایسے ہی بے شمار سارٹیفکیٹ موجود ہیں!
قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ نصف ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ آٹھ آنہ
ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کے ساتھ ہوتی ہے ہندوستان کی جس زبان میں چاہے خط میں لکھدیں۔ مفصل حالات کے واسطے رسالہ امرت منگوائیں یا کارخانہ کی دیگر پیٹنٹ ادویات کی فہرست اور کتب مصنفہ پنڈت صاحب کی فہرست اور رسالہ امراض مخصوصہ مردان جس کو ضرورت ہو منگائے مفت روانہ کیے جاتے ہیں۔
مشتہر: ڈاکٹر ... رکا پتہ: امرت دھارا ۱۱۵ لاہور
مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

پیرا نمبر ۱۳ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس دلیل کی قوت کے اثر سے حکومت ہند کا دفد بھی متاثر ہوئے بغیر رہیگا چنانچہ دو ہیکل نمبر ۱۴ کی شمولیت پر مجبور ہوے جس کی رو سے فریقین کو معاہدہ کی تنسیخ کا حق دیا گیا ہے، کمیٹی کا خیال ہے کہ معاہدہ کی دفعہ ۱۴ کی صورت سے بھی ملک کے لیے مفید نہیں ہے کیونکہ ملک میں نیشنل حکومت کے قیام میں تین یا چار سال کا عرصہ لگے گا، اور اگر جدید حکومت نے معاہدہ کی تنسیخ بھی کر دی تب بھی جو تنازعہ کہ معاہدہ تصدیق کیوجہ سے پیدا ہوگا اس کے سمجھنے میں کم از کم دس برس لگ جائیں گے، اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ معاہدہ کی تصدیق کہاں تک عقلمندانہ ہوگی جب کہ اس تصدیق سے کم از کم دس سال تک کے لیے تجارت میں گریز پیدا ہوتی ہے

۵ کروڑ کا مزید بار

بحالت موجودہ کمیٹی کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جس سے یہ معلوم کیا جاسکے کہ حکومت ہند کے موجودہ محصولات میں ترجیحی محصول کا اضافہ کسطرح کیا جائیگا، البتہ ان اعداد و شمار و نتیجہ کے پیش نظر جو پروفیسر وکیل کے پمفلٹ میں درج ہیں کمیٹی یہ سمجھنے پر مجبور ہے کہ یہ محصول اضافے نہ صرف ان انفرادی تاجر کے لیے مشکلات کا باعث ہوں گے جو ابیپار کے علاوہ دوسری جگہوں سے مال منگاتا ہے اور اسطرح برطانی صناعوں کو مزید فائدہ حاصل ہوجائے گا بلکہ ہندوستان کو اضافہ جاتی محصولات کی وجہ سے تقریبًا چار یا پانچ کروڑ کا نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔

معاہدہ اوٹاوا ہمارے مفاد کے لیے منافی ہے

ان تمام امور کے پیش نظر فیڈریشن کی کمیٹی کو اس حقیقت کے اظہار میں کوئی باک نہیں ہے کہ وہ معاہدہ جو ہز مجسٹی کی حکومت سلطنت متحدہ و حکومت ہند کے مابین ہوا ہے اور جسکو وفد کی رپورٹ کی روشنی میں پڑھا اور سمجھا گیا ہے بلاشک و شبہ ملک کے تجارتی و صنعتی قومی مفاد کے سراسر منافی اور غیر فائدہ بخش ہے۔

امریکہ کے انتخابات میں صدر جمہوریہ کو شکست

شراب نوشی کی حمایت نے روزویلٹ کو کامیاب بنا دیا!

نیویارک۔ ۹ نومبر۔ فرینکلن روزویلٹ (ڈیموکریٹک) ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدر منتخب ہو گئے ہیں مسٹر ہور (ری پبلکن) کو بھاری کثرت آرا سے شکست ہوگئی۔ مسٹر ہور کو ریاست نیویارک جنوب اور وسطی مغرب میں پوری ناکامی ہوئی۔ بے روزگاروں غریب کسانوں اور تاجروں نے جن پر موجودہ کساد بازاری کی ضرب کاری لگی ہے۔ اور جس کیلئے موجودہ حکومت کو ذمہ دار قرار دیا جاتا ہے۔ متحد ہوکر مسٹر ہوور کو ان کے عہدے سے ہٹانے کی کوشش کی اور وہ کامیاب ہو گئے۔ امریکہ کے انتخابات کی تاریخ میں اتنی بھاری تعداد میں رائیں کبھی وصول نہیں ہوئی گورنر روزویلٹ کی کانگریس ریاست نیویارک رہی۔ جہاں انہیں ۴۷ حلقہ ہائے انتخاب سے رائے ملیں۔ اور اسطرح انہوں نے صرف نیویارک کے شہر میں مسٹر ہور کی نسبت ۸ لاکھ رائیں زیادہ حاصل کیں۔

ڈیموکریٹک پارٹی ۵۳۰ حلقہ ہائے انتخاب میں سے ۲۷۴ حلقہ ہائے انتخاب میں اپنی کامیابی کا دعوی کرتی ہے یقین کیا جاتا ہے کہ مسٹر ہور کو ۱۹۲۸ء کے انتخابات میں جو دو کروڑ ایک لاکھ رائیں ملی تھیں ان سے ۵۰ لاکھ زیادہ رائیں مسٹر فرینکلن ریزوویلٹ کو ملیں گی۔

مسٹر ریزوویلٹ کے انتخاب کا غالبًا ایک نتیجہ یہ ہوگا کہ قانون امتناعی شراب نوشی منسوخ کردیا جائے گا اور "خشک امریکا (جس سے اب وہ مشہور ہے)" "تر" امریکہ بن جائیگا اور ہر گوشہ میں شراب خانے ہی شراب خانے نظر آویں گے۔

مسٹر روزویلٹ کے انتخاب سے دنیا کی اقتصادی کانفرنس کے حالات میں ایک اہم تبدیلی ہوجائے گی۔ کیونکہ گورنر روزویلٹ امریکن محاصل میں کمی اور قرضہ کی ادائیگی کے سوال پر نظر ثانی کی جانب مفاہمانہ رویہ رکھتے ہیں۔

معاہدۂ اٹاوہ کا جائزہ!

مسٹر موڈی کی عاقبت اندیشانہ تحریک

نئی دہلی ۱۰ نومبر تجارتی معاہدہ اٹاوہ کے متعلق مسٹر ایچ۔ پی موڈی نے ایک نہایت عاقبت اندیشانہ تجویز پیش کی۔ کہ حکومت اس کی اجازت دے کہ ایوان اس معاہدہ کا پوری طور پر باقاعدہ کارروائی سے قبل جائزہ لے لے اس تحریک پر نہایت شدومد سے بحث ہوئی مگر آخر کار تحریک منظور ہو گئی

تمام جماعتوں نے اس سے اتفاق کیا کہ پندرہ ممبروں کی ایک کمیٹی اس معاہدہ کا جائزہ لے اور گواہیاں سننے کے بعد ۲۱۔ نومبر تک رپورٹ پیش کردے۔ اس وقت تک بل پیش نہ ہوگا۔ اس کمیٹی میں سات سرکاری ممبر ہوں گے سات مخالف ممبر اور صدر

جرمنی کے نئے انتخابات

برلن، ۷ نومبر تازہ انتخابات میں تقریبًا ۳ کروڑ ووٹ کا اندازہ لگا ہے۔ ذیل میں تمام جماعتوں کی مکمل فہرست دیجاتی ہے جس سے انکی قوت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ نازی ۱۹۵۔ اجتماعین (سوشلسٹ) ۱۱۹۔ اشتراکین (کمیونسٹ) ۹۷۔ وریانی ۷۴۔ جرمن قوم پرور ۵۲۔ جرمن جماعت خلق ۱۸

LAL-IMLI
PURE WOOL

بُننے کے اُونی دھاگے

لال املی کے اُونی دھاگوں کے لئے ذمہ لیا جاتا ہے کہ یہ سو فیصدی خالص اُونی ہیں ان کو ہندوستانی کاریگر کانپور میں بناتے ہیں یہ چار اونس کے گولوں میں فورًا استعمال کیلئے تیار رہتے ہیں۔ ان کے بُنے ہوئے کپڑے دُھلنے میں بہترین اور پہننے میں خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔

اس درخت کا نشان دیکھ لیجیے

ہندوستان میں بنائے جاتے ہیں

مقامی ایجنٹ

مسرز چرنجی لال درگا داس
مسٹن روڈ کانپور

مفت نمونوں کیلئے ڈپارٹمنٹ نمبر ۸ کو لکھئے

دی کانپور اولن ملز
کانپور

اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

فرد تعلیقہ

حقیت زمینداری ۲ ۶/ پائی ۸ فقس تین آنہ چھ پائی آٹھ فقس محال بنی دھرپٹی نمبر ایک موضع دیوچلی پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور

مہر عدالت بحکم گنگا سروپ نگم منصرم

اجلاس جناب بابو مرلیدھر صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم ڈیرا پور

اطلاع حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

بعدالت مال ڈیرا پور مقام ڈیرا پور ضلع کانپور نمبر مقدمہ ۳۳۷

چونکہ بمقدمہ نالش نواب سید عباس علی بنام تم دیوکی کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ ۳۸ ف لغایۃ سنہ ۳۹ ف بتاریخ ۲۹ جون سنہ ۱۹۳۲ء صادر ہوئی اور مبلغ للعہ ۹۴/ ۱۴/ ۹ جواب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل ذیل میں درج کیجاتی ہے

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۶۹	۱۰	۳
خرچہ نالش ...	۱۵	۰	۳
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۰	۱۴	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۳	۰	۰
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری۔ گزٹ	۶	۷	۳
میزان	۹۴	۱۴	۹

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم دیوکی ولد گنگا دین کلوار ساکن نہرہ پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ للعہ ۹۴/ ۱۴/ ۹ جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ وصول ہونے اطلاع ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۲۸ نومبر سنہ ۱۹۳۲ء

تفصیل اراضی

پرگنہ ڈیرا پور موضع نہرہ محال عباس علی۔

نمبر کھیت	رقبہ کھیت	
۴۹۶	للعہ ۸ بجر	عہ ۸
۶۱۳	۶ بجر	"
۶۱۹	۳ بجر	"
۶۳۱	۷ بجر	"
۴ قطعہ	۵ بجر	عہ ۸

(دستخط حاکم عدالت) مہر عدالت

۱۹۰۵۸ سیاسی قیدی

اواخر ستمبر تک مجموعی تعداد

جیلوں میں سیاسی قیدیوں کی تعداد اب روز بروز کم ہوتی جاری ہے چنانچہ تازہ ترین اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ ہر صوبہ میں انکی تعداد حسب ذیل ہے:۔

مدراس ۱۰۶۳۔ بنگال ۲۰۶۴۔ پنجاب ۶۳۵ صوبہ متوسط ۷۱۵۔ صوبہ سرحد ۱۹۱۲۔ کورگ ۵۵۔ بمبئی ۵۱۰۴۔ صوبجات متحدہ ۳۸۸۷۔ بہار و اڑیسہ ۲۴۵۲ آسام میں ۵۳۳۔ دہلی ۲۸۲۔ اجمیر میواڑ ۷۶۔

یہ سب قیدی آرڈی ننس کے ماتحت سزایاب ہوئے

بحکم جناب بابو رادھا کرشن چودھری ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ منصف صاحب بہادر اکبرپور مقام کانپور

حکم امتناعی درحالیکہ جائداد غیر منقولہ بعلت اجرائے ڈگری قابل قرقی ہو۔

(آرڈر ۲۱ قاعدہ ۵۴)

بعدالت منصفی اکبرپور مقام و ضلع کانپور مقدمہ نمبر ۲۷ بابت سنہ ۱۹۲۸ء خفیفہ کانپور اجرا نمبر ۱۴۶ بابتہ سنہ ۱۹۳۲ء

شیو غلام ولد چھنی لال قوم ویش ساکن خلاصی لین شہر کانپور۔ ڈگریدار

بنام سرجو پرشاد عرف منا لال و سورج پرشاد عرف جیا لال و مولچند نابالغان پسران رام غلام قوم ویش بولایت پرم سکھ معرفت بدری پرشاد گیا پرشاد آڑھتیہ لکڑی والے واقعہ جوہی کاپل شہر کانپور نہر گنگ کا پل کانپور مدیونان

بنام سرجو پرشاد و سورج پرشاد و مولچند نابالغان پسران رام غلام بولایت پرم سکھ مذکور مدعاعلیہ

ہرگاہ آپنے ایفاء اُس ڈگری کا نہیں کیا جو آپ پر بتاریخ ۲۴ ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۸ء بمقدمہ نمبر ۲۷ سنہ ۱۹۲۸ء بحق شیو غلام بابت مبلغ -/۱۵/979 صادر ہوئی تھی لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ آپ یعنی مدیونان مذکور تا وقتیکہ حکم ثانی اس عدالت سے صادر نہو جائداد مصرحہ فرد تعلیقہ منسلکہ کو بذریعہ بیع یا ہبہ کے یا اور طور پر منتقل کرنے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں۔ اور تمام اشخاص جائداد مذکور بذریعہ خرید یا ہبہ کے یا اور طور پر لینے سے باز رکھے گئے ہیں۔

آج بتاریخ ۹ ماہ نومبر سنہ ۱۹۳۲ء میرے دستخط

ہندوستانی طریقہ امتحان کے نقائص

بقیہ مضمون صفحہ اوّل

کیونکہ اُنکا خیال ہے کہ طالب علم کو اپنی روزانہ زندگی میں بھی لغت کی کتب سے کام لینا پڑے گا۔ جرمنی کی یونیورسٹیوں میں بھی ایک ہی امتحان ہوتا ہے اور سند جو دیجاتی ہے وہ ڈاکٹریٹ (حکمت) کی ہوتی ہے۔ زمانہ تعلیم کے اختتام پر طالب علم اپنے ممتحنوں کو خود منتخب کرتا ہے جنکی تعداد ۳ ہوتی ہے اور امتحان کا وقت دو گھنٹے سے زیادہ نہیں ہوتا۔ امیدوار کو ایک مقالہ (تھیس) بھی لکھنا پڑتا ہے اور اگر وہ ناکام ہوتا ہے تو اسکا اثر اس استاد پر پڑتا ہے جس نے اس مقالہ کے لکھنے میں امیدوار کی رہنمائی کی تھی نہ کہ ناکام ہونے والے طالب علم پر۔

فرانسیسی طریقہ

فرانس کا طریقہ تعلیم بہت مکمل ہے وہاں ابتدائی اور ثانوی دونوں امتحانات کا رواج ہے۔ مگر وہاں کے امتحانات جیسے نہیں ہوتے وہاں کے امتحانات کے متعلق کوئی بات پوشیدہ نہیں رکھی جاتی۔ لیکن جب تحریری امتحانات ہوتے ہیں تو پبلک کو داخلہ کی اجازت نہیں ہوتی مگر جوابات کی کاپیوں کو ہر شخص دیکھ سکتا ہے۔ زبانی امتحان ممتحنوں کے ایک بورڈ کے ذریعہ جوری کے ایک مقدمہ کی طرح ہوتا ہے۔ ممتحنوں کو وائس چانسلر مقرر کرتا ہے۔ اور یہ مقررہ بورڈ ان مرکزوں کا دورہ کرتا ہے جو اس سے متعلق ہوتے ہیں۔

نتائج کا اعلان فوراً ہی کر دیا جاتا ہے جرمنی کیطرح فرانس میں بھی تین سوالات مقرر کیے جاتے ہیں۔ اور امیدوار کیلئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ ایک سوال پر مضمون لکھے۔ عرصہ امتحان تین دن سے زائد نہیں ہوتا۔ تمام امتحانات سال میں دو مرتبہ بڑی تعطیلات سے قبل اور مابعد ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ فرانسیسی طریقہ میں بہت خوبیاں ہیں۔ اسمیں کوئی راز نہیں اس میں رٹنے کا کام نہیں۔ اور نہ یہ اتفاق پر منحصر ہے نمبر دینے کا کام کسی ایک شخص کے مزاجی کیفیات کے سپرد نہیں کر دیا جاتا۔ وہاں تین ماہ ہندوستان کیطرح تعطل و بیکاری میں ضایع نہیں ہوتے۔ جو طالب علم پہلے امتحان میں ناکام ہوجاتا ہے اُسے دوسرے امتحان میں شرکت کی اجازت ہوتی ہے فرانس کا طرز امتحان اعداد سے نہیں ٹوٹتا۔ جبکہ انگریزی طریقہ جو ہندوستان میں رائج ہے۔ ہمیشہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اسلئے کہ موخرالذکر بہت سے ماتحت ممتحنوں کو چاہتا ہے جن کے کام میں یکسانیت پیدا کرنا ناممکن ہے۔ فرانسیسی یونیورسٹیوں میں دو امتحانات ہوتے ہیں ایک بی اے کے برابر ہوتا ہے دوسرا ڈاکٹریٹ کا۔ بی اے میں تین مضمون ہوتے ہیں اور امیدوار کو صرف کسی ایک مضمون کو پاس کرنا پڑتا ہے یہاں تک کہ وہ تین سال میں تینوں مضامین پاس کر لیتا ہے۔

قابل عمل مفید اور اہم مشورے

ڈاکٹر ضیاء الدین نے جرمنی طریقہ امتحانات کے متعلق فرمایا کہ اس طریقہ کو اختیار کر لیا جائے کیونکہ جرمنی طریقہ ہندوستانی روایات کے مماثل ہے۔ اسمیں ضرورت ہوتی ہے معتمد اور حریت اساتذہ کی.......

(۱) پبلک امتحانات کی کثیر تعداد کو ختم کر دیا جائے اسکول کی تعلیم کے اختتام پر صرف ایک امتحان ہونا چاہئے۔ انٹرمیڈیٹ کا امتحان بھی موقوف ہو جانا چاہئے۔

(۲) سال بھر میں دو امتحانات تعطیل کلاں سے پہلے اور بعد میں ہونے چاہئیں۔

(۳) ناکام طلبہ کو صرف ان مضامین میں دوبارہ امتحان دینے کی اجازت دی جائے جنمیں وہ ناکام ہوئے ہیں۔

(۴) ممتحن بورڈ امتحانی مراکز کا دورہ کیا کرے اور فوراً نتائج کا اعلان کر دیا کرے

(۵) اگر ایسا ہو تو یہ امر دشوار ہوگا کہ کونسا امیدوار صوبہ میں اول رہا مگر اول آنے والا شخص ہمیشہ فرضی ہوتا ہے اور اُسکے معلوم کرنے کی ضرورت نہیں۔

انسپکٹر غیر ضروری ہیں!

ڈاکٹر صاحب کی رائے ہے کہ یونیورسٹیوں میں صرف دو امتحانات ہونے چاہئیں۔ ایک بی اے کا اور دوسرا ڈاکٹریٹ کا اول الذکر کیلئے سند قطعی طور پر امتحان کے نتیجہ کے ذریعہ دیجانی چاہیے اور موخرالذکر کے لئے مقالہ (تھیس) کی بنا پر۔

ڈاکٹر صاحب نے مدارس کے انسپکٹروں، درجاتی، اور انٹرمیڈیٹ امتحانات کے موقوف کیے جانے پر بہت زور دیا

حکومت کے انکار کا اندازہ

ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ میں نے صوبہ متحدہ کی مجلس قانون ساز کی رکن کی حیثیت سے لوکل گورنمنٹ صوبہ ہذا سے طریقہ امتحان میں اصلاح کی تحریک کی مگر مجھے جواب دیا گیا کہ یہ معاملہ ✲

✲ مرکز سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن اسکے بعد جب لیجسلیٹو اسمبلی کے رکن کی حیثیت سے میں نے حکومت ہند کو اسطرف توجہ دلائی تو جواب دیا گیا تعلیم کا تعلق صوبجاتی ہے اسلئے حکومت اس سلسلہ میں کچھ نہیں کر سکتی۔

ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ مسئلہ مذکور تمام ہندوستان کے لئے اہم مسئلہ ہے اگر حکومت اس طریقہ میں اصلاح سے انکار کرتی ہے تو تمام ذمہ دار ہندوستانی ماہرین تعلیم کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک کی رہنمائی کریں۔

سر جان سائمن کی پالیسی سے جرمنی میں ہیجان

برلن ۱۱ نومبر سر جان سائمن نے دارالعوام میں تخفیف اسلحہ کے متعلق جو خاکہ تیار کیا تھا۔ اُسے جرمنی پر گہرا اثر ڈالا ہے اور اُسکو خوفناک اقدام کے نام سے تعبیر کیا جا رہا ہے جو جرمنی پر تخفیف اسلحہ کی کانفرنس میں دوبارہ شریک ہونے کا دروازہ کھولدیگا جرمنی نے فرانس اور دوسری حکومتوں سے کہہ دیا تھا کہ وہ ایٹرلوکارنو میں ہرگز شرکت نہیں کرے گا جسکا مطلب یہ تھا کہ وہ معاہدہ مارسیلز پر نظر ثانی نہیں کریگا سر جان سائمن نے جرمنی کے مساوی اصول کے حق کو شرط پر تسلیم کر لیا تھا کہ وہ دوسری حکومتوں کے ساتھ جنگوں کو ترک کرنے کا اعلان کر دے۔

لندن ۱۲ر نومبر۔ لندن کے مالی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت ہند ایک قرضہ جاری کرنے والی ہے۔

اگر آپ تجربہ کر کے دیکھیں گے تو ضرور یقین ہو جاوے گا کہ

قبض و بدہضمی | خون اور منی کی خرابی | جریان احتلام سرعت انزال رقت منی | سخت سے سخت نامردی

دل و دماغ اور معدہ | قوت حافظہ کی کمزوری | وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کرنے کے لئے

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں لاثانی اور شرطیہ علاج ہیں

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ للعہ

صحت و تندرستی کی نعمت، نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر مفت طلب فرماویں

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور و معروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا وسیع ہندوستانی کارخانہ

لال شربت REGD

(لال شربت)

بچوں کیلئے طاقت سے بھرا ہوا

بچوں کے لئے ماں کے دودھ کے برابر

میٹھا ہے! مزیدار ہے!! مقوی ہے!!!

پرسوتی کے لئے بے بہا پشتی

قیمت فی شیشی تیرہ آنہ ۱۳ر ڈاک محصول دس آنہ ۱۰ر

(نمونہ دو آنہ ۲ر صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے)

دب دمہ REGD. دمہ کی دوا

ایک ہی خوراک میں دمہ کو دبا کر فوراً آرام پہونچاتی ہے۔ دوسری دواؤں کے استعمال سے نااُمید شدہ مریض اس دوا کی ضرور آزمایش کریں۔ لاکھوں مریض اس سے مستفیض ہو چکے ہیں۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ چھ آنہ ۱؎ ڈاک محصول سات آنہ ۷ر

نوٹ:۔ دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں۔

صیغہ نمبر ۷۵ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

امساک کے لئے بے نظیر دوا ہے قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

یونسکت وارسی روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ علاوہ محصولڈاک

راج ویدنارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ ۲۹۳۔ کالبادیوی روڈ — لکھنؤ ایجنٹ۔ نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج

کانپور ایجنٹ۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ — الہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک

دہلی ایجنٹ۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک۔ — آگرہ ایجنٹ۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور میں شایع ہوا، پرنٹر خواجہ عبدالواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD No. A 1494

جمال پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن — سیمی

ہفتہ وار

صداقت

قیمت سالانہ ۔ ششماہی ۔ ممالک غیر

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۶ | کان پور، چہارشنبہ ۲۳ نومبر ۱۹۳۲ء مطابق ۲۳ رجب المرجب ۱۳۵۱ھ | نمبر ۴۴

ریاکاری کا ایک پرانا اعتراف

(ڈاکٹر سر محمد اقبال کی ایک پرانی نظم)

میں نے اقبال سے از راہِ نصیحت یہ کہا
تو بھی ہے شیوہ اربابِ ریا میں کامل
جھوٹ بھی مصلحت آمیز ترا ہوتا ہے
ختم تقریر تری مدحتِ سرکار پہ ہے
درِ حکام بھی ہے تجھکو مقامِ محمود
اور لوگوں کی طرح تو بھی چھپا سکتا ہے
نظر آجاتا ہے مسجد میں بھی تو عید کے دن
دست پروردترے ملک کے اخبار بھی ہیں
اس پہ طرہ ہے کہ تو شعر بھی کہہ سکتا ہے
جتنے اوصاف ہیں لیڈر کہ وہ ہیں تجھ میں سبھی

حاملِ روزہ ہے تو اور نہ ہے پابند نماز
دل میں لندن کی ہوس لب پہ ترے ذکرِ حجاز
ترا اندازِ تملق بھی سراپا اعجاز
فکر روشن ہے ترا موجدِ آئینِ نیاز
پالیسی بھی تری پیچیدہ تر از زلفِ ایاز
پردۂ خدمتِ دیں میں ہوسِ جاہ کا راز
اثرِ وعظ سے ہوتی ہے طبیعت بھی گداز
چھیڑنا فرض ہے جن پر تری تشہیر کا ساز
تیری مینائے سخن میں ہے شرابِ شیراز
تجھ کو لازم ہے کہ ہو اٹھ کے شریکِ تگ و تاز

غمِ صیادِ نہیں اور پر و بال بھی ہیں
پھر سبب کیا ہے نہیں تجھکو دماغِ پرواز

(مدینہ)

ہندوستانی گیہوں کو فوقیت دیگئی

اٹاوہ کی مسودۂ قانون پر بادشاہ نے منظوری دیدی

لندن ۱۶ نومبر۔ اٹاوہ کے سمجھوتہ کے مسودہ قانون پر شاہی منظوری دیدی گئی ہے اور گزشتہ شب سے اس کا نفاذ کر دیا گیا۔ اگرچہ ہندوستان کی مجلس مقننہ میں یہ مسئلہ زیر غور ہے لیکن اس منظوری کے بعد ہی عام سلطنت میں جس طرح کہ دیگر نو آبادیات مراعات سے فائدہ حاصل کرینگی ہندوستان بھی کریگا۔ اور اسٹریلیا اور کینڈا کی طرح ہندوستان پر بھی اثر پڑے گا۔ تمام نو آبادیات میں سے ایک آئرلینڈ ہی ایسا ملک تھا جو ان مراعات سے محروم ہے اس کی وجہ وہ اقتصادی جنگ ہے جو ہندوستان و برطانیہ کے درمیان جاری ہے۔

اسٹریلیا نے ایوان کے نمائندگان کی دوسری خانہ گی میں ۱۸ کے مقابلہ پر ۴۲ آرار سے بل منظور کر لیا۔ ہندوستان کے فائدہ کی صورت جو بیان کی گئی ہے اسمیں گیہوں کی جو سب سے اہمیت رکھتی ہے۔

گردوارہ ننکانہ میں بم کا دھماکا

لاہور ۱۶ نومبر۔ قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ گوردوارہ میں ایک بم پھٹا تھا جس سے تین اشخاص مجروح ہوئے تھے تندرست ہونیکے بعد ان تینوں اشخاص کو شبہ میں گرفتار کر لیا گیا۔ امرتسر میں ایک سکھ اسی سلسلہ میں گرفتار کیا گیا

جاپان نے کس طرح سیاسی و اقتصادی عروج حاصل کیا!

لا کالج ہال میں سر ہری سنگھ گوڑ کی تقریر

دہلی ۱۰ نومبر۔ سر ہری سنگھ گوڑ نے گزشتہ شام لا کالج ہال دہلی میں تقریر کی۔ آپ نے جدید جاپان کے متعلق اپنے تاثرات ظاہر کئے۔ آپ نے گذشتہ موسم گرما میں جاپان کا دورہ کیا تھا۔

جلسے کی صدارت مسٹر ایچ پی لوڈن نے فرمائی۔ حاضرین میں سفیر جاپان قابل ذکر ہیں۔

فاضل مقرر نے جاپانیوں کی زندگی کے دماغی۔ اخلاقی۔ تعلیمی معاشرتی اور اقتصادی پہلوؤں کی تشریح کی۔ آپ نے تقریر کے آغاز میں جدید و قدیم جاپان کا موازنہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جاپان نے تھوڑے سے عرصے میں صنعت و حرفت کو خوب ترقی دے لی ہے۔ ان کی ترقی کی راہ میں اُن کا مذہب حائل نہیں اور یہی اُن کی ترقیوں کا راز ہے۔

جاپان کی صنعتیں نہایت مستحکم ہیں اور وہاں کے مزدور ہندوستان کے مزدوروں سے تین گنا زیادہ ہنر مند ہیں۔ ان ہی وجوہ سے جاپان صنعت و حرفت میں برطانیہ عظمیٰ کو بھی شکست دے رہا ہے، میں جاپان میں سب سے زیادہ جس چیز سے متاثر ہوا وہ جاپانیوں کی حب وطنی ہے، وہاں ہر شخص کا مطمح نظر یہ ہے کہ وہ اپنی ذات کی نہیں بلکہ وطن کی خدمت کرے۔ کیونکہ وطن کی ترقی میں خود ان کی ترقی پنہاں ہے۔

جاپانیوں نے تاریخ کے اسباق سے فائدہ اٹھایا اور انھوں نے خیال کیا کہ اگر وہ اپنی زندگیوں میں سرگرم نہ بنے تو نہ صرف انکی آزادی خطرے میں پڑجائیگی بلکہ وہ دوسرے ممالک کے ساتھ اپنی تجارت کو بھی کھو بیٹھیں گے۔

جاپان میں تعلیم دینے کے طریقوں کی بابت سر ہری سنگھ گوڑ نے فرمایا کہ انکا تعلیمی نظام دنیا کے دیگر ممالک کے نظاموں کا مجموعہ ہے بچوں کے مستقبل کا اسی وقت فیصلہ ہو چکا ہے جبکہ وہ ابتدائی مدارس میں قدم رکھتے ہیں۔ انھوں نے اختتام میں کہا کہ اگرچہ جاپان بھی متعدد مصیبتوں کے ہاتھ تنگ ہے، لیکن اس کا تاریک پہلو اسکی درخشاں تصویر پر اثر انداز نہیں ہوتا۔

دنیائے اسلام کی آبادی

مسلمانوں کی مردم شماری کے متعلق اب تک عام طور پر یہ مشہور تھا کہ وہ چالیس کروڑ سے زیادہ نہیں ہیں لیکن لندن کے اخبار "سٹریٹ" نے اپنی تازہ ترین اشاعت میں جو اعداد و شمار شایع کیے ہیں اسمیں اصحیح یہ تعداد ۷۰ کروڑ بتائی ہے اور اسکی تقسیم حسب ذیل دی ہے۔

شمالی افریقہ	۲۹۴۶۸۰۰۰
مغربی افریقہ	۲۰۱۱۱۰۰۰
شرقی یورپ	۷۱۰۲۰۰۰
مشرقی قریبہ و ایشیائے کوچک	۳۱۷۲۰۰۰۰
ملایا	۲۰۳۴۰۹۲
انڈو چائنا جارا دینو	۲۵۹۸۵۰۰۰
وسطی اور جنوبی افریقہ	۹۲۸۰۰۰
شرقی افریقہ	۹۲۵۷۰۰۰
سوویٹ روس	۱۲۳۲۵۰۰۰
ہندوستان	۸۹۱۱۸۵۱۴
چین	۲۹۸۰۰۰۰
دیگر ممالک	۶۶۸۱۳
میزان	۶۹۶۰۷۰۶۶۰

تیسری گول میز کانفرنس میں برما کی علیحدگی کا سوال

لندن ۱۵ نومبر۔ ہندوستان مندوبین کا گول میز کانفرنس میں یہ موضوع زیر بحث بنا ہوا ہے کہ تیسری گول میز کانفرنس میں برما کا کیا درجہ ہے۔ نمایندگان برما کے انتخابات پر تفصیلی غور کر رہے ہیں۔ آج اکثر نمایندگان نے برما کے سوال پر غور و خوض کیا۔ سوال زیر بحث یہ تھا کہ ہندوستانی مندوبین اپنے کارین یہ امر لاسکتے ہیں کہ وہ برما کی شمولیت کے لئے مطالبہ کریں۔ یا یہ مسئلہ برلن کے لئے انتظار کیا جائے۔

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پر توحق عزم مستقل میں ہے زبان پر بھی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت ہفتہ وار

جلد ۱۶	کان پور - چہارشنبہ - ۲۳ رنومبر ۱۹۳۲ء	نمبر ۴۴

قومی فیصلے کی تصدیق کی ضرورت

خدا کا شکر ہے کہ سترہ دن کی مسلسل کاوش کے بعد ہندو مسلم اور سکھ رہنماؤں نے الہ آباد اتحاد کانفرنس میں ایک ایسا سمجھوتہ مرتب کر لیا جس پر سب کا اتفاق ہو گیا اور نہایت شاندار کامیابی کیساتھ الہ آباد اتحاد کانفرنس کا اجلاس ۱۰ نومبر کو ختم ہوا۔

سکریٹری صاحب الہ آباد اتحاد کانفرنس نے اعلان کیا ہے کہ ۲۴ ردسمبر کو الہ آباد میں آل پارٹیز کانفرنس ہوگی۔ اس وقفہ میں مختلف ملتوں کو چاہیے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں سے اس سمجھوتہ کی تصدیق کرا کے آل پارٹیز کانفرنس میں شرکت کریں۔

یکم دسمبر کو لکھنؤ میں مسلم رہنماؤں کی کانفرنس اسی غرض سے منعقد ہو رہی ہے کہ وہ اتحاد کانفرنس کے فیصلہ پر غور کر کے اپنی رائے کا اظہار کریں اور اسی طرح ہندو اور سکھ رہنماؤں کی کانفرنس بھی منعقد ہو رہی ہے ہم کو امید ہے کہ ہندوستان کی تمام ملتیں ہندوستان کے نفع و نقصان کو ملحوظ رکھتے ہوئے الہ آباد اتحاد کانفرنس کے فیصلہ کو جزوی ردوبدل کیساتھ منظور کر کے اپنی عقل و دانش اور حب الوطنی کا ثبوت دینگی۔

ہم کو افسوس ہے کہ بعض اتحاد شکن مسلمانوں نے دھلی میں مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ کا جلسہ کر کے الہ آباد اتحاد کانفرنس کے فیصلہ کو بلا کافی غور و خوض کے مسلمانوں کیلئے ناقابل قبول قرار دیدیا اس جلسہ کی حقیقت شیخ عبدالمجید سندھی صدر خلافت سید محمد حسین نواب محمد اسمٰعیل اور سید ذاکر علی صاحب کے بیانات سے اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے

بہرحال ہم امید کرتے ہیں کہ لکھنؤ کی مسلم نمایندہ کانفرنس چند عاقبت اندیش خود غرض اور اتحاد شکن لوگوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے مسلمانوں کے حقیقی نفع و نقصان کا لحاظ کرتے ہوئے اپنا فیصلہ صادر کرے گی۔

آخر میں ہم ہندوستان کی تمام ملتوں سے اس کی اپیل کرتے ہیں کہ وہ اتحاد و اتفاق کی اہمیت کو محسوس کریں۔ اور ہندوستان میں ایک دفعہ پھر اتحاد و اتفاق کی خوشگوار فضا پیدا کر کے ہندوستان کے مستقبل کو روشن بنانے کی کوشش کریں تاکہ ہندوستان کی آیندہ نسلیں تباہی و بربادی سے محفوظ ہو جائیں۔

بہرحال ہماری دعا ہے کہ "اے خدا تو اہل ہند کو اسکی توفیق عطا فرما کہ وہ اپنے نفع و نقصان کو سمجھ کر اتحاد و اتفاق کے لئے دل و جان سے مستعد ہو جائیں" - آمین -

آئینہ کانپور

میونسپل انتخابات

۱۹ رنومبر کو مارواڑی اور مسلم اور ۲۱ رنومبر کو غیر مسلم امیدواروں کی نامزدگی ہوئی۔

ریٹرننگ افسر صاحب نے نامزدگی شروع کرنے سے پیشتر یہ رولنگ دیدی تھی کہ کوئی امیدوار ایک سے زائد وارڈوں سے نامزدگی نہیں کرا سکتا۔

یہ رولنگ بعض امیدواروں کیلئے نہایت مفید اور بعض کیلئے نہایت تکلیف دہ ثابت ہوئی چنانچہ حاجی قمرالدین صاحب نے اس رولنگ کی اپیل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے کی مگر اپیل نامنظور ہو گئی۔

وارڈ نمبر ۷ یعنی خانصاحب شیخ محمد ابراہیم صاحب کے مقابلہ میں منشی مظہرالدین صاحب بھی اپنی نامزدگی کرانا چاہتے تھے چنانچہ وہ اپنی نامزدگی کی تحریک و تائید کیلئے دو ووٹر صاحبان کو لائے تھے۔ مگر ان میں سے ایک ووٹر صاحب کی شناخت وکیل نے نہیں کی اسلئے ریٹرننگ افسر صاحب نے انکو مزید مہلت دی مگر آخر وقت تک باوجود انتہائی کوشش کے بھی وہ کسی وکیل سے انکی شناخت نہ کرا سکے اسکے بعد انہوں نے ایک درخواست دی کہ مجھے کل تک کی مہلت دی جاوے چنانچہ ریٹرننگ افسر صاحب نے انکو مہلت دیکر دوسرے دن ۱۲ بجے دن کا وقت مقرر کیا لیکن اس دن مظہرالدین صاحب اُن ووٹر صاحبان کو نہ لا سکے اور انہوں نے دیگر دو اشخاص کو پیش کرنا چاہا۔ جسکو ریٹرننگ افسر صاحب نے خلاف قاعدہ قرار دیا اسکی اپیل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے کیگئی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بھی اس اپیل کو نامنظور [illegible]

حقیقت یہ ہے کہ وارڈ نمبر ۷ شیخ محمد ابراہیم صاحب جیسے قابل اور تجربہ کار کو بلا مقابلہ بھیجنا چاہتا تھا مگر بعض ناعاقبت اندیش اور خود غرض اشخاص نے بلا وجہ شیخ صاحب کو پریشان کرنیکے لئے ایک صاحب کو کھڑا کر دیا جو کہ نامزدگی بھی نہ کرا سکے بہرحال وارڈ نمبر ۷ کا خیال پورا ہوا اور شیخ صاحب بلا مقابلہ منتخب ہو گئے۔ ہم اس کامیابی پر شیخ صاحب کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

وارڈ نمبر ۱۔ سے سید محمد اسمٰعیل کے علاوہ محمد صدیق صاحب نے بھی نامزدگی کرائی تھی مگر بعد کو درخواست واپس لیلی گئی اور سید محمد اسمٰعیل برادر مکرم سید محمد رضا صاحب بلا مقابلہ منتخب ہو گئے۔

وارڈ نمبر ۲۔ سے حاجی محمد شفیع حاجی قمرالدین اور حافظ محمد حسین کی نامزدگی ہوئی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ حاجی محمد شفیع صاحب حاجی قمرالدین صاحب کے حق میں دست بردار ہو جائینگے۔ اور حاجی قمرالدین اور حافظ محمد حسین میں زبردست مقابلہ ہوگا۔

وارڈ نمبر ۳ سے متعدد نامزدگیاں ہوئی ہیں مگر خیال کیا جاتا ہے کہ مقابلہ بابو رحمت اللہ منظور علی اور واجد حسین میں ہوگا۔

وارڈ نمبر ۴۔ سے بھی متعدد نامزدگیاں ہوئی ہیں مگر مقابلہ میاں محمد سعید پنجابی اور مصطفےٰ حسین نیر علیگ میں ہوگا

وارڈ نمبر ۵۔ سے متعدد نامزدگیاں ہوئی ہیں مگر حقیقی امیدوار بابو عیوض علی اور محمد بشیر صاحب بارایٹ لاہی ہیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ بابو عیوض علی صاحب بیٹھ گئے۔ اور محمد بشیر صاحب بلا مقابلہ منتخب ہو گئے

وارڈ نمبر ۶ - میں خان بہادر سید بشیرالدین اور منشی محمد علی صاحب میں مقابلہ ہے۔ عام خیال ہے کہ خان بہادر صاحب ضرور کامیاب ہونگے۔

وارڈ نمبر ۷۔ سے خانصاحب شیخ محمد ابراہیم بلا مقابلہ منتخب ہو گئے۔

وارڈ نمبر ۸ - میں سید احمد حسین اور سید احمد شاہ مختار سے مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۹ میں شیخ محمد حنیف اور عبدالصمد صاحب سے مقابلہ ہے عام خیال ہے کہ محمد حنیف صاحب کامیاب ہو جاوینگے

وارڈ نمبر ۱۰ - میں ڈاکٹر ابوالفرح کے بیٹھ جانے سے شیخ وحید احمد صاحب بلا مقابلہ منتخب ہو گئے۔

وارڈ نمبر ۱۱ میں حاجی محمد سعید اور سید امجد علی وکیل میں مقابلہ ہے عام خیال ہے کہ حاجی محمد سعید صاحب کامیاب ہو جائینگے

غیر مسلم وارڈ

وارڈ نمبر ۱ - میں بابو درگا شنکر سیوال - بندلیشری پرشاد - سریواستو اور سیرالال کریل میں مقابلہ ہے - مگر امید کیجاتی ہے کہ بابو درگا شنکر سیوال کامیاب ہونگے -

وارڈ نمبر ۲ میں بابو مدن گوپال کا سو شیلا دیوی سے زبردست مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۳ - میں بابو برجندر سروپ کے مقابلہ میں شیو پرشاد دھوبی ہے مگر عام خیال ہے کہ بابو صاحب کے مقابل کو اسقدر ووٹ لانا بھی دشوار ہے کہ ضمانت واپس ہو سکے

وارڈ نمبر ۴ - میں بابو کاشی ناتھ بھلا - ویدنراین باجپئی رام پرشاد نگم میں زبردست مقابلہ ہے - نہیں کہا جا سکتا کہ کون کامیاب ہوگا -

وارڈ نمبر ۵ میں ڈاکٹر سندر لال کا دیگر امیدواروں کے علاوہ سرلا دیوی سے زبردست مقابلہ ہے

وارڈ نمبر ۶ - میں ڈاکٹر پریم نراین بلا مقابلہ منتخب ہو گئے۔

وارڈ نمبر ۷ - میں پنڈت رامیشر مصرا کا مقابلہ پنڈت شیو نراین مصر سے ہے اور امید کیجاتی ہے پنڈت شیو نراین مصرا کامیاب ہو جائینگے -

وارڈ نمبر ۸ - میں پنڈت رگھبر دیال بھٹ ہمیشہ بلا مقابلہ منتخب ہوتے ہیں مگر چونکہ وہ فی الحال جیل میں ہیں اسلئے متعدد لوگوں نے اس وارڈ سے نامزدگی کرائی ہے مگر عام خیال ہے کہ سب لوگ بھٹ جی کے حق میں دست بردار ہو جائینگے

وارڈ نمبر ۹ پنڈت اجودھیا ناتھ تیواری کا مقابلہ پنڈت سری رتن شکلا سے ہے مقابلہ زبردست ہے نہیں کہا جا سکتا کون کامیاب ہوگا -

وارڈ نمبر ۱۰ - میں سرجاگیشر پرشاد اور سردار اندر سنگھ کا مقابلہ ہے - خیال کیا جاتا ہے کہ سرجاگیشر کامیاب ہونگے

وارڈ نمبر ۱۱ میں چودھری ہیشری پرشاد کا مقابلہ متعدد لوگوں سے ہے مگر عام خیال ہے کہ چودھری صاحب کامیاب ہونگے

وارڈ نمبر ۱۲ - میں بابو نراین پرشاد نگم کا مقابلہ برہانند صاحب سے ہے کہا جاتا ہے کہ نگم صاحب کامیاب ہونگے

(باقی بر صفحہ ہذا کالم ایک کے نیچے ملاحظہ ہو)

(بقیہ آئینہ کانپور)

وارڈ نمبر ۱۳ - میں بابو لال مصرا کا مقابلہ ڈاکٹر بیجت عرف ڈاکٹر صاحب اور جھوری مل سے ہے نہیں کہا جا سکتا کہ کون کامیاب ہوگا۔

وارڈ نمبر ۱۴ - میں پنڈت ستیش نراین تواری کے مقابلہ میں پنڈت اوماشنکر اوستھی رام رتن مختار اور موہن لال عرف ڈینگر ماسٹر ہیں کہا جاتا ہے کہ پنڈت ستیش نراین تواری اور اوماشنکر اوستھی ڈینگر ماسٹر کو امداد دیں گے اور اس طرح حقیقی مقابلہ رام رتن مختار اور ڈینگر ماسٹر میں ہوگا عام خیال ہے کہ ڈینگر ماسٹر کامیاب ہو جائینگے۔

وارڈ نمبر ۱۵ - میں بابو جنگ بہادر بلا مقابلہ منتخب ہو گئے

وارڈ نمبر ۱۶ - میں بابو رام نراین گرگ کے مقابلہ رام پرشاد سے ہے - مگر خیال کیا جاتا ہے کہ گرگ صاحب کامیاب ہو جائینگے۔

وارڈ نمبر ۱۷ - میں کروڑی مل کے مقابلہ میں متعدد امیدوار ہیں - مگر نہیں کہا جا سکتا کہ کون کامیاب ہوگا - لیکن یہ یقینی ہے کہ اس وارڈ سے کوئی پسماندہ طبقہ کا آدمی منتخب ہوگا -

مارواڑی وارڈ - مارواڑی وارڈ سے دو آدمی منتخب ✕ ہوتے ہیں۔ امسال رامیشر پرشاد باگلا تو امیدوار ہی نہیں ہیں اور کدار ناتھ مراکا کے منتخب ہونے میں لوگوں کو شک ہے البتہ وشونا تھ بھارتیہ اور منی لال لوٹیا کے منتخب ہو جانیکی امید ہے اگرچہ اس وارڈ سے دھنیا نائی بھی امیدوار ہے مگر اُسکی کامیابی کی توقع کم ہے۔

بابو نراین پرشاد نگم کی رائے

یہ دیکھ کر بڑی تکلیف ہوتی ہے کہ چند اشخاص پست اقوام کو ہندو سوسایٹی میں مساوی حقوق دینے کی تحریک کے ناجائز طریقہ سے آیندہ میونسپل انتخابات میں اپنے ذاتی اغراض حاصل کرنیکے لئے آلہ کار بنا رہے ہیں۔ چنانچہ بعض خود غرض اشخاص نے بورڈ کے اندر پارٹی بنانے کی غرض سے پست اقوام کیلئے زیادہ تعداد میں نشستیں حاصل کرنیکا پروپیگنڈا شروع کر دیا ہے اسمیں کچھ مضائقہ نہیں لیکن اُسکی حقیقت صرف اسقدر ہے کہ اس پردہ میں بعض قابل اشخاص کو بورڈ سے باہر رکھا جائے - اس حقیقت کا بین ثبوت یہ ہے بعض نہایت قابل امیدواروں کے مقابلہ میں اچھوتوں کو کھڑا کر دیا گیا ہے - اور اسطرح اچھوت امیدواروں کو اپنی کامیابی کیلئے شطرنج کا مہرہ بنایا جا رہا ہے جسکی کسیطرح بھی تائید نہیں کیجا سکتی اہل شہر کے مفاد کی حفاظت کیلئے ضروری ہے کہ وہ امیدوار بورڈ میں ضرور پہونچ جاویں جنکی ✕

اتحاد کانفرنس الہ آباد کی حیرت انگیز کامیابی

پنجاب و بنگال میں آئینی اکثریت اور صوبہ سندھ کی علیحدگی تسلیم کرلی گئی

صوبہ سرحد کا مساوی درجہ اور بلوچستان میں اصلاحات

الہ آباد اتحاد کانفرنس نے جو فیصلے ابتک کیے ہیں انکا مکمل ترجمہ حسب ذیل ہے :-

مذہب اور معاشرت کا تحفظ

دستور اساسی میں بنیادی حقوق کے متعلق جو دفعات ہونگی ان میں لازمی طور پر متفقہ ملتوں کیلئے یہ ضمانت لازمی طور پر شامل ہوگی کہ کلچر، زبان، رسم الخط، تعلیم، مذہبی عقاید، مذہبی اعمال، اور مذہبی اوقاف محفوظ ہوں گے پرسنل لاز کے تحفظ کے لئے دستور اساسی میں مخصوص دفعات داخل کی جائیں گی۔

مختلف صوبوں کے اقلیتوں کے سیاسی اور دیگر حقوق کا تحفظ مرکزی حکومت کا کام ہوگا - اور اُس کے دائرہ اختیارات میں داخل ہوگا۔

پرسنل لاز

کسی ملت کے پرسنل لاز میں ترمیم نہ کی جائیگی بجز اس صورت کے کہ کوئی ملت مجالس قانون ساز میں اپنے نمایندہ کے ذریعہ خود اس خواہش کا اظہار کرے اور ان نمایندوں کو اپنی ملت کی رائے عامہ کی حمایت حاصل ہو۔

مسلمانوں کے جو پرسنل لاز اسوقت برطانوی ہند میں نافذ ہیں اُن کے اندر کوئی تبدیلی نہ ہوسکے گی - بجز اس کے کہ وہ اسلامی اصولوں کے مطابق ہوں - (یعنی وہ قوانین جو جو اسلامی اصولوں کے منافی ہوں انہیں بدلوایا جا سکیگا۔

مذہب پر اثر انداز ہونیوالے مسودات قانون

اگر کوئی ایسا مسودہ قانون منظور ہوگیا جس کے متعلق کسی مجلس مقننہ میں کسی ملت کے ¾ نمایندوں کی یہ رائے ہو کہ وہ اُن کے مذہب یا مذہبی معاشرت پر اثر انداز ہوتا ہے یا جس کے متعلق مجلس مذکور کے ¾ اراکین کا یہ خیال ہے کہ اس سے عام بنیادی حقوق پر اثر پڑتا ہے تو ان نمایندوں یا اراکین کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ مسودہ قانون کی منظوری کے ایک مہینہ بعد تک صدر مجلس کے سامنے اپنا اعتراض پیش کریں - صدر مجلس اس اعتراض کو گورنر جنرل یا گورنر کے پاس جیسی کہ صورت ہو بھیجدے اور گورنر جنرل یا گورنر کے اُس کے بعد لازمی طور پر اس مسودہ قانون کو ایک سال کیلئے ملتوی کردے اور اس مدت کے ختم ہوجانے پر اُسے پھر مجلس مذکور کے پاس بھیجے گا - جب یہ مسودہ قانون مجلس مقننہ میں دوبارہ پیش ہوگا اور اس کے بعد ہی مجلس مقننہ اُس میں کوئی ایسی ترمیم و تنسیخ نہیں کریگی جس سے مذکورہ بالا اعتراض رفع ہوجائے تو گورنر یا گورنر جنرل کو جیسی کہ صورت ہو اسکا اختیار ہوگا کہ وہ خواہ مخواہ اُسکی منظوری دینے سے انکار کردے - یا منظوری دیدے لیکن اسکے باوجود ایسے مسودہ قانون کے جواز و عدم جواز کا فیصلہ سول سپریم کورٹ میں پیش کیا جائے گا - اور اُس ملت کے دو افراد جن پر یہ قانون اثر انداز ہوتا ہوگا اس بنا پر مقدمہ دائر کرسکیں گے کہ اُن کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہوتی ہے - پنجاب، بمبئی، بہار اور یوپی میں جو مخصوص تحفظ منظور کیا گیا ہے اُس پر اس تحفظ کو کوئی اثر نہ پڑے گا

وزارتیں

مرکزی حکومت کی کابینہ میں حتی الامکان مسلمانوں، سکھوں اور دوسری کثیر التعداد اقلیت والی ملتوں کو جو ہندوستانی قوم میں شامل ہیں رواج کے ذریعہ داخل کیا جائیگا پہلے دس سال میں ایک نشست مرکزی حکومت میں سکھوں کو پیش کی جائے گی۔

صوبہ وار حکومتوں کی ترتیب میں صوبوں کی اہم ہندوستانی اقلیتوں کے حقوق کا لحاظ بذریعہ رواج رکھا جائے گا۔

ملازمتیں

ایک غیر جانبدار پبلک سروس کمیشن تقرر کرے یہی کمیشن قابلیت کا معیار مقرر کرے گا اور پبلک ملازمتوں کی اہلیت کا بھی لحاظ رکھے گا اور اُس کے ساتھ ساتھ اس اصول کو بھی مدنظر رکھے گا کہ تمام ملتوں کو ملک کی پبلک ملازمتوں میں منصفانہ حصہ حاصل کرنے کا مساوی موقع بہم پہونچے - پنجاب کے پبلک سروس کمیشن میں مسلمانوں، ہندوؤں، سکھوں کی نمایندگی ہوگی - اور اسطرح تمام صوبجاتی پبلک سروس کمیشنوں میں صوبہ کی اہم ملتوں کی نمایندگی ہوگی

اس پر اتفاق ہوگیا کہ سات اشخاص کی ایک کمیٹی مزید اراکین کو اپنے اندر شامل کرنے کے حق کیساتھ مقرر کیجائے جو اس قسم کی ایک اسکیم پیش کرے جس کے ماتحت مندرجہ بالا اصول کو بہترین طریق پر عملی جامہ پہنایا جاسکے۔

نوٹ :- کمیٹی میں تین ہندو، دو مسلمان، ایک سکھ، اور ایک عیسائی شامل ہوں گے۔

فوج و عدالت

اسپر اتفاق ہوگیا کہ تمام ہندوستان میں فوج اور عدالت کے دروازے تمام ہندوستانی فرقوں کے لئے کھلے ہوئے ہونگے دونوں محکموں میں بھرتی صرف قابلیت و صلاحیت کے معیار پر ہوگی - اور وہ فرقہ داریت صوبہ واریت اور جماعتی سیاسیات سے بالاتر ہوں گے۔

اختیارات مابقی

اختیارات مابقی کے متعلق اس پر اتفاق ہوگیا کہ مرکز اور صوبوں کے اختیارات کی فہرستیں نہایت تفصیل کیساتھ بنادی جائیں گی - اور مرکزی حکومتوں کو صوبوں کے اختیارات واپس لینے کا حق حاصل ہوگا جو مضمون خاص طور پر کسی فہرست میں موجود نہ ہوگا وہ دوسرے مضامین سے اپنے تعلق اور مناسبت کے اعتبار سے تقسیم کیا جائے گا - مشتبہ مضامین کے متعلق شکوک و شبہات کا آخری فیصلہ سپریم کورٹ کے اختیار میں ہوگا فوری ضرورتوں کے موقعہ پر جبتک امتناعی یا آخری احکام حاصل نہ کرلیے جائیں مرکزی حکومت کی رائے غالب رہے گی۔

مرکزی مجلس مقننہ

چونکہ ان اراکین کے تناسب اختیارات اور اعمال کے متعلق قطعی معلومات اس وقت تک ہم نہ پہونچے ہیں جو آل انڈیا فیڈرل مجلس مقننہ میں ریاستوں کی طرف سے آئیں گے اس لئے مندرجہ ذیل تصفیہ صرف برطانوی ہند کی نشستوں میں تخصیص کے متعلق کیا گیا ہے۔

اس پر اتفاق ہوگیا کہ مرکزی مجلس مقننہ میں برطانوی ہند کی مجموعی نشستوں میں ۳۲ فیصدی نشستیں مسلمانوں کے لئے اور ۴ ½ فیصدی سکھوں کیلئے مخصوص ہوں گی

صوبوں میں پاسنگ

اس پر اتفاق ہوگیا کہ آیندہ ۱۰ سال تک وہی پاسنگ قایم رہے گا جو مسلم اقلیتوں کو برطانوی کابینہ کے فیصلہ سے قبل حاصل تھا۔

بلوچستان

اس کانفرنس کی رائے میں باقاعدہ دستوری طریق حکومت کے فوائد بلوچستان کو بھی ملنے چاہیئں اس مقصد کے حصول کے لئے کیا طریقہ ہو اس پر بعد میں غور کیا جائیگا

صوبہ سرحد

صوبہ سرحد کو اسی قسم کا نظام حکومت حاصل ہوگا جیسا کہ دوسرے صوبوں کو ملے گا۔

بنگال

(۱) نشستوں کی تخصیص کیساتھ مخلوط طریق انتخاب قایم ہونا چاہیئے۔

۲ - مسلمانوں کو ۵۱ فیصدی نشستیں ملیں گی اور ہندوؤں اور دوسری قوموں کو جو عام انتخابات میں شامل ہیں ۴۹ فیصدی نشستیں ملیں گی - اور ان دونوں صورتوں میں مخصوص حلقہ کے انتخاب بھی شامل ہونگے۔

۳ - دس سال کے بعد خود بخود نشستوں کی تخصیص، اور تمام مخصوص حلقہ ہائے انتخاب ختم ہوجائینگے۔

۴ - ایک کمیٹی مقرر کیجانی چاہیئے جو مزید نشستیں حاصل کرے اور مسلمانوں، اور ہندوؤں کے جس تناسب پر اتفاق ہوا ہے اُس کے متعلق دونوں کے ملتوں کے حقوق کو پورا کرنے کے لئے نشستوں کو تقسیم کرے - اور دفعہ ۱ و ۲ میں جو معاملات مذکور ہیں اُن کا تصفیہ کرے۔

۵ - مسلمانان بنگال کو مخلوط انتخاب اُسی صورت میں قبول ہوگا کہ انہیں تمام ہاؤس میں ۵۱ فیصدی نشستیں حاصل ہوجائیں

۶ - دونوں ملتیں ملکر اس کی جدوجہد کریں گی کہ مرکز اور صوبوں میں فوراً مکمل ذمہ دارانہ حکومت قایم ہو۔

۷ - جب نشستوں کی تخصیص ختم ہو تو لازمی طور پر حق رائے دہی بالغان میں تسلیم کرلیا جائے۔

۸ - تمام مندرجہ بالا دفعات ایک دوسرے کیساتھ مربوط ہیں

پنجاب

اس پر اتفاق ہوگیا کہ مندرجہ ذیل انتظامات پنجاب میں صرف دس سال تک نافذ رہیں گے :-

۱ - پنجاب کی وزارت میں کم سے کم ایک ہندو اور ایک سکھ ضرور ہوگا۔

۲ - وزارت ذمہ مجلس مقننہ کے سامنے مشترکہ ہوگی۔

۳ - اگر کسی مسودہ قانون پر یا وزارت کی کسی پالیسی پر مجلس مقننہ میں تمام اقلیت والی ملتوں کے ⅔ اراکین اس اعتبار سے اعتراض کریں گے کہ وہ مسودہ یا پالیسی امتیازی ہے یا کسی اقلیت کے مخصوص مفاد پر مضر اثرات ڈالتی ہے اور اس اعتراض کو وزارت صحیح تسلیم کرے گی - تو اس مسودہ قانون یا اس پالیسی کو واپس لیلیا جائیگا - اگر وزارت نے یہ تسلیم نہ کیا کہ وہ مسودہ قانون یا وہ پالیسی اس قسم کی ہے تو یہ معاملہ مرکزی حکومت کے مقرر کردہ ٹریبونل (عدالت ثالثی) کے سپرد کیا جائے گا جسمیں ۳ ہندوستانی جج ہونگے ان ججوں میں سے کسی ایک ملت کے دو جج نہیں ہونگے اور جس ملت کو شکایت ہوگی اسکا ایک جج ضرور ہوگا - اس ٹریبونل کا فیصلہ ایک مہینہ کے اندر صادر ہوجائے گا اور صوبجاتی حکومت کو اسے قبول کرنا پڑے اگر وزارت اس کے تسلیم کرنیسے انکار کردے گی تو اُسے مستعفی ہونا پڑے گا۔

اگر اسی قسم کا کوئی مسودہ قانون کسی غیر سرکاری رکن کی طرف سے پیش کیا گیا اور اسپر اسطرح اعتراض کیا گیا تو اسمیں بھی یہی طریق عمل اختیار کیا جائے گا۔

مندرجہ بالا تحفظ یوپی، بہار اور بمبئی میں بھی نافذ العمل ہوگا

۴ - مجلس مقننہ میں مخصوص حلقہ ہائے انتخاب کو شامل کرکے نشستوں کا تناسب حسب ذیل رکھا جائے گا۔

مسلمان	۵۱ فیصدی
سکھ	۲۰ فی صدی
ہندو	۲۷ فیصدی
عیسائی اینگلو انڈین، یوروپین	۲ فیصدی

تجویز یہ ہے کہ مجلس مقننہ میں نشستیں ۲۰۰ کردی جائیں اور (وزیر اعظم کے فیصلہ میں ۱۷۵ ہیں - لیکن آخری طور پر خواہ کچھ تعداد رہے مختلف ملتوں کا وہی تناسب رکھا جائے گا جو اوپر مذکور ہے

۵ - تمام مندرجہ بالا دفعات آپس میں ایک دوسرے سے مربوط ہیں۔

سندھ

اسپر اتفاق ہوگیا کہ سندھ کو ایک علیحدہ صوبہ بنادیا جائے اور اُسے اتنی ہی خود مختاری حاصل ہو جتنی کہ برطانوی ہند کے دوسرے بڑے صوبوں کو دی جائے اور جس قسم کے تحفظات دوسرے صوبوں کی اقلیتوں کو دیے گئے - اسی قسم کے تحفظات سندھ کی اقلیتوں کو بھی دیے جائیں۔

۱ - وزارت مجلس مقننہ کے سامنے مشترکہ طور پر ذمہ داری ہوگی، اور اُس میں کم سے کم ایک وزیر ہندو ہوگا۔

۲ - پنجاب فارمولا کی دفعہ ۳ میں جس مسودہ یا پالیسی کا ذکر کیا گیا ہے اُسپر وہی طریق عمل اختیار کیا جائے گا جو اس فارمولا میں مذکور ہے

۳ - الف - شہری اور دیہاتی حلقہ ہائے انتخاب میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے لئے حق رائے دہی کا معیار یکساں ہوگا۔

ب - دس سال کے بعد اس اصول کو قایم رکھتے ہوئے جو (الف) میں بیان کیا گیا ہے اس امر کی سعی کیجائے کہ فہرست رائے دہندگان میں مختلف ملتوں کا تناسب منعکس ہو۔

(ج) طریق انتخاب مخلوط ہوگا اور تمام ہاؤس میں ہندوؤں کے مخصوص حلقوں کو شامل کرنے کے بعد ہندوؤں کے لئے ۲۰ فیصدی نشستیں مخصوص ہونگی۔

اگر دس سال کے بعد ہندوؤں نے خواہش ظاہر کی تو ان کے لیے نشستوں کی تخصیص تناسب آبادی کے اعتبار سے کردی جائے گی - اور انہیں مزید نشستوں کیلئے مقابلہ کا حق حاصل ہوگا

(د) لوکل باڈیز میں اور اس نمایندہ مجلس میں جو قانون کے ذریعہ قایم کیجائے - طریق انتخاب مخلوط ہوگا - اور اکثریت کیلئے نشستوں کی کوئی تخصیص نہیں ہوگی - البتہ اگر اقلیت کی طرف سے یہ مطالبہ ہو کہ اس کیلئے نشستیں مخصوص کردی جائیں کہ اکثریت اور اقلیت دونوں کی نشستیں تناسب آبادی کے اعتبار سے مخصوص کردی جائیں گی

(ھ) پبلک فارمولا میں بھرتی کا اختیار غیر جانبدار پبلک سروس کمیشن کو حاصل ہوگا ملازمین میں سے کم سے کم ½ ہندو ہونگے - ۴۰ فیصدی ملازمتیں کھلے مقابلہ کیلئے رکھی جائینگی - اور ۴۰ فیصدی ملتوں کے تناسب کو درست کرنے کیلئے ہونگی تقرر کرنے میں کمیشن سندھیوں اور سندھ میں بود و باش رکھنے والوں کو ترجیح دے گا -

(و) کوئی امتیازی قانون یا امتیازی ٹیکس نافذ نہ کیا جائے گا اور کسی شخص کو اُسکی ذات اس عقیدہ یا فیصلہ کی وجہ سے اقتصادی حقوق حاصل کرنے سے محروم نہ کیا جائے گا - اور اس اصول میں اراضی کی خرید و فروخت یا مختلف پیشہ یا حرفے اختیار کرنے کے حقوق بھی شامل ہوں گے۔

اسکا اثر سندھ کے کسی موجودہ قانون پر نہیں پڑے گا - سر شاہنواز بھٹو اور پروفیسر جیلانی سے درخواست کیجاتی ہے کہ وہ اس اصول کے مطابق "مزارع" کی تعریف وضع کرنے کیلئے اپنی سفارش پیش کریں - جو آئندہ پیش ہونے والے مسودہ قانون میں شامل کیجاسکے ان کا فیصلہ قابل قبول ہوگا۔

(ز) ایگزیکیٹو کو عدالت سے علیحدہ کردیا جائیگا - اور عدالت اگزیکٹو کے اثر سے آزاد ہوگی۔

(ح) سندھ میں ایک چیف کورٹ یا ہائی کورٹ ضرور ہوگا۔

علیحدگی سندھ کے مطابق یہ معاہدہ تمام فرقہ وارانہ تصفیہ کا ایک جزو ہے اگر کسی وجہ سے یہ تصفیہ بحیثیت مجموعی عمل میں نہ آسکے تو علیحدگی سندھ کا معاہدہ بھی ختم ہوجائے گا۔

اس پر بھی اتفاق کیا گیا کہ اس مہینہ کے اختتام سے قبل سندھ

کے لیڈروں کی ایک کانفرنس کیجائے جو ایک ایسی کمیٹی کے تقرر پر غور کرے جو برین کمیٹی کے ظاہر کردہ خسارہ کو پورا کرنے کے ذرایع و وسائل کی تحقیقات کرے اور یہی کانفرنس اس کمیٹی کی رپورٹ کو باشندگان سندھ کے سامنے پیش کرنے کے سوال پر بھی غور کرے۔

مخلوط انتخاب

اس پر اتفاق کہ تمام انتخابات میں مخلوط طریق انتخاب اختیار کیا جائے گا۔ لیکن آیندہ دس سال کیلئے مولانا محمد علیؒ کا فارمولا کی مندرجہ ذیل ترمیم شدہ تجویز نافذ رہے گی۔

ان امیدواروں میں سے جو اپنی ملت کے کم سے ۳۰ فیصدی ووٹ حاصل کرلیں گے وہ امیدوار کامیاب قرار پائیگا جسے مجموعی طور پر سب سے زیادہ ووٹ حاصل ہونگے۔

اگر کوئی امیدوار ایسا نہ ہوا جسے اپنی ملت کے تیس فی صدی ووٹ حاصل ہوں تو ان دو امیدواروں سے جنھیں اپنی ملت کے سب سے زیادہ ووٹ حاصل ہونگے وہ امیدوار کامیاب ہوں گے جنہیں مجموعی تعداد زیادہ ہوگی۔

دس سال کے بعد ۳۰ فیصدی کا یہ قاعدہ خود بخود ختم ہو جائے گا۔ لیکن بہرحال اس سے قبل بھی ہر ملت کو اس کی آزادی حاصل ہوگی کہ وہ اس قاعدہ کو چھوڑ کر خالص مخلوط انتخاب قبول کرے۔

مرکز میں ذمہ داری

کانفرنس کی پختہ رائے ہے کہ ہندوستان کی ضروریات کو پورا کرنے اور باشندگان ہند کی آیندہ فلاح و بہبود کا یقین دلانے کیلئے ضرورت اس امر کی ہے کہ مرکز میں ایسی حکومت قایم کی جائے جو پوری طرح باشندگان ہند کے سامنے ذمہ دار ہو اور جسے قومی حکومت کے تمام حقوق حاصل ہوں۔

اس لئے یہ کانفرنس مطالبہ کرتی ہے کہ حکومت ہند پر ہندوستانی باشندوں کو اقتدار دیا جائے اور صرف ایسے تحفظات قایم رکھے جائیں جنکا ہندوستان کے مفاد میں ہونا ظاہر و باہر ہو اور جن کیلئے بذریعہ قانون ایک مدت مقرر ہو۔

ارتباط باہمی

اس پر اتفاق ہوگیا کہ اس تصفیہ کے مختلف حصے آپس میں ایک دوسرے کیساتھ مربوط ہیں اور یہ تمام تصفیہ ناقابل تجزیہ ہے اور اس کا نفاذ مجموعۃً ہونا چاہیئے۔

برطانیہ کیطرف سے تجدید اسلحہ کی تجاویز

جنگی حربوں کی تبدیلیاں

لندن ۱۰ نومبر کانفرنس تخفیف اسلحہ کی بیورو کا جو اجلاس کل جنیوا میں منعقد ہوا۔ اسمیں برطانی ڈیلیگیٹ سر جان سائمن نے تخفیف اسلحہ کی جو تجاویز پیش کی ہیں انمیں سفارش کیگئی ہے کہ جنگی جہازوں اور تباہ کن کروزروں کی طاقت میں بہت تخفیف کردی جائے۔ آب دوز کشتیوں کا محکمہ توڑ دیا جائے اور بڑے بھاری ٹینکوں کی ممانعت کردی جائے لمبی توپوں کے گھیروں میں تخفیف کردی جائے۔ اور ملٹری اور بحری ہوائی جہازوں کو بین الاقوامی معاہدہ سے بالکل خارج کردیا جائے۔ سر سائمن نے ان تجاویز کو تخفیف اسلحہ کی نئی تجویز کی صورت میں نہیں پیش کیا بلکہ اس تجویز کی صورت میں پیش کیا ہے کہ جس کی بنا پر جرمنی نے مساوات کا جو مطالبہ کیا ہے اسکا حل نکالا جائے یہ بات صاف ظاہر کردی ہے کہ:۔

"مساوات کے اصول پر ایک دم عمل نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اور کانفرنس کا مقصد تخفیف اسلحہ میں یقینی تخفیف کرنا ہے۔"

الہ آباد کی شاندار کامیابی پر

لیڈران کا اظہار خیال

مولانا ابوالکلام آزاد

الہ آباد۔ ۱۷ نومبر۔ بمبئی کرانیکل کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے کہ آج سہ پہر کو مولانا ابوالکلام آزاد نے پنجاب میل سے کلکتہ روانہ ہونیسے پیشتر حسب ذیل خیالات کا اظہار فرمایا:۔

۱۸ اگست کو جب یہ کام شروع ہوا تو میرا دل امیدوں سے پر تھا مگر اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی جانتا تھا کہ میرا راستہ مشکلات سے گھرا ہوا ہے ہر ہر قدم پر خطرات تھے مگر اپنی توقعات سے بڑھ کر ہمیں ایسی زبردست کامیابی حاصل ہوئی کہ مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ میری تمام پبلک زندگی میں سب سے زیادہ مسرت بخش کام یہی ہوا ہے۔ گذشتہ دس سال میں ہم اُن مسائل کو حل کرنے کیلئے بارہا اکٹھے ہوئے جنکو ہم نے یہاں حل کیا ہے اور اکثر یہی ہوا تھا کہ کوئی نہ کوئی مسئلہ غیر حل شدہ رہجاتا تھا بغیر اتحاد حاصل کئے ہم محض اسی وجہ سے منتشر ہو جاتے تھے۔ مجھے یاد آتا ہے کہ ہم ایک بار دن بھر بلوچستان کے مسئلہ پر بحث کرتے رہے جو بحث ناکام ثابت ہوئی مگر اب کی مرتبہ وہی مسئلہ دو منٹ میں حل ہوگیا۔

گذشتہ دو ہفتہ میں اکثر نہایت نازک لمحہ آجاجا کرتا تھا مگر اس وقت ہر شخص جو وہاں موجود تھا یہی خیال کرتا تھا کہ ہم پورے عزم وارادے سے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ اور یہ بات ہمیں گذشتہ دس سال میں کبھی نہیں حاصل ہوئی تھی میرا یقین ہے کہ ہندوستان کی سیاسی تاریخ میں یہ سب سے بڑا کارنامہ ہے۔ اور وہ وقت دور نہیں جب وہ نتایج جن کا ہم نے بے صبری کیساتھ مدتوں انتظار کیا ہے امر حقیقت ہو جائیں گے۔ جہاں اتحاد کانفرنس کا تعلق ہے ہر شخص یہ محسوس کرتا تھا کہ اس کانفرنس کی زندہ روح پنڈت مالویہ ہیں۔ مالوی جی کی پوری زندگی قومی جذبات کی داستان ہے۔ مگر یہ کامیابی ان کی تمام کامیابیوں سے بالاتر ہے

ڈاکٹر سیّد محمود

ڈاکٹر سید محمود صاحب نے بیان کیا کہ "میثاق پونہ الہ آباد کانفرنس اور برما کے انتخابات کے نتایج نے متواتر یہ ثابت کردیا کہ ہندوستانی قوم ابھی مردہ نہیں ہوئی ہے یہ مایوس کن حالت سے متحدہ قوم میں تبدیل ہو رہی ہے خدا کا شکر ہے کہ ہم آخرالامر تین فرقوں کے درمیان دوستانہ مفاہمت کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ہندوستان کے عیسائی اور اینگلو انڈین سے ابھی سمجھوتہ ہونا باقی ہے۔ اور امید کرتا ہوں کہ اس کے حاصل کرنے میں ایک دن بھی نہ صرف ہوگا۔ مالوی جی قوم کے ابدی شکریہ کیساتھ مستحق ہیں ان کے بعد مولانا ابوالکلام آزاد کا نمبر آتا ہے ان دونوں حضرات نے ملک کی بڑی اہم خدمت انجام دی ہے میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ اس واقعہ پر ساری قوم کیطرف سے خوشی کا اظہار کیاجائے ڈاکٹر محمود نے بھی فرمایا کہ مولانا ابوالکلام آزاد اور میں نے بمبئی کے اس مطالبہ پر زور دیا کہ آیندہ اتحاد کانفرنس بمبئی میں منعقد ہو میرا خیال ہے کہ یہ عزت بمبئی کو حاصل ہونی چاہیئے تھی کیونکہ اتحاد کی تحریک سب سے پہلے بمبئی سے شروع ہوئی اور بالخصوص بمبئی کی خواتین نے جو خدمات انجام دی ہیں اسکا تقاضہ تھا کہ اُن کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے آخری اتحاد

× کانفرنس کے منعقد کرنے کی عزت بمبئی کو دیجاتی۔

مگر جو لوگ یہاں موجود تھے انہوں نے الہ آباد کو ترجیح دی اور وہ غالباً اس وجہ سے کہ یہاں بڑی زبردست کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ ذاتی طور پر میری رائے ہے کہ اگر آل پارٹیز کانفرنس بمبئی میں ہوتی تو ہندوستان کے اس ممتاز شہر میں ایک نئی زندگی پیدا ہو جاتی بہرحال بمبئی کو اب بھی اس پر فخر کرنا چاہیئے کہ متحدہ قوم بنانے کی یہ تحریک ایک دفعہ پیشتر وہیں سے شروع ہوئی۔

ڈاکٹر سید محمود نے یہ بھی کہا کہ میں نے سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکار کو برقی پیغام بھیجدیا ہے کہ مکمل مفاہمت ہوگئی جسکی تفصیل عنقریب لندن کو روانہ کردی جائے گی ڈاکٹر سید محمود کل جونپور تشریف لیجائیں گے۔ اور وہاں سے ۲۱ نومبر کو چھپرہ پہونچیں گے۔ میرٹھ کے نواب محمد اسمعیل نے جو مسلمانوں کے نہایت ممتاز مندوب تھے آج شام کو یہاں سے روانہ ہونے سے پیشتر بیان کیا کہ:۔

"میں خوش ہوں کہ ہمیں بڑی زبردست کامیابی حاصل ہوئی یہ مفاہمت نہایت ہی عدل و انصاف پر مبنی ہے اور ہم اس کی کوشش کریں گے کہ تمام مسلمان اس کی تصدیق کریں۔

پنڈت گووند مالویہ

الہ آباد ۱۷ نومبر۔ اتحاد کانفرنس کی کمیٹی نے کل شام ۷½ بجے اپنا کام ختم کردیا۔

پنڈت گووند مالویہ نے اس کے خاتمہ پر مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے:۔

ہم سب خوش ہیں اور بہت خوش کہ سترہ روز کی سخت محنت کے بعد اتحاد کانفرنس کی کمیٹی نے ان تمام امور کے متعلق متفقہ سمجھوتہ کرلیا۔ جنہوں نے بدقسمتی سے ملک کے مختلف فرقوں کو چند سال سے ایک دوسرے سے جدا کردیا تھا۔ مسئلہ کی دشواریاں اس سے خیال کیجاسکتی ہے کہ کمیٹی کو تقریباً ۱۵۰ گھنٹہ تقریر میں صرف کرنا پڑے جب کہیں جاکر سمجھوتہ ہوا لیکن یہ تمام محنت اس نتیجہ کے مقابلہ میں کچھ نہیں جو ہم کو حاصل ہوگیا ہے پنجاب بنگال سندھ، اور مخلوط انتخاب کے اہم مسائل کا متفقہ طور پر فیصلہ ہوگیا۔ اقلیتیں ان تحفظات سے بالکل مطمئن ہیں اور اکثریتیں خوش ہیں کہ انہوں نے اعتماد اور نیک نیتی کا اثر قایم کرلیا معلوم ہوا ہے کہ آج کی گفتگو کا نتیجہ یہ نکلا کہ کمیٹی کی مکمل ذمہ دار حکومت یعنی مرکز میں پوری ذمہ داری کے ساتھ قومی حکومت کے اصول کو تسلیم کرلیا گیا جسمیں قلیل معینہ مدت کیلئے پارلیمنٹ کے قانون کے ذریعہ ایسے تحفظات منظور ہوں جو ہندوستان کے مفاد کیلئے نمایاں طور پر ضروری ہیں یہ بھی تسلیم کرلیا گیا کہ مختلف اور سمجھوتہ ایک دوسرے کیساتھ لازم و ملزوم ہوں گے اور ایک اتحاد کی صورت پیدا کریں گے۔

مولانا ظفر علیخاں

الہ آباد ۱۷ نومبر الہ آباد کانفرنس میں مسلمانان پنجاب کے سربرآوردہ مندوب مولانا ظفر علی خاں نے اخباروں کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ الہ آباد نے ایک تاریخ مرتب کی اتحاد کانفرنس میں ان فرقہ وارانہ اختلافات کا پورے طور پر تصفیہ ہوگیا۔ جن کے لئے ہندوستان کے مدبرین مدت سے ناکامیاب ہو رہے تھے مسلم مندوبین لکھنو کانفرنس کے پابند تھے ہندو اور سکھ مندوب قابل مبارکباد ہیں کہ انہوں نے اس فیصلہ کے تمام امور میں بحث و تحقیق کی اور اپنا رویہ اختیار رکھا مسلمان اپنے مطالبات پر قایم تھے۔ اور انہوں نے متحد ہو کر کام کیا۔

مرکزی مجلس قانون کی نمایندگی کے معاملہ میں انہوں نے ۳۲ فی صدی قبول کرلیا۔ اُس سے اُن کا یہ مقصد تھا کہ سمجھوتہ ہو جائے اور کانفرنس ٹوٹنے نہ پائے۔ الہ آباد کے فیصلوں کو تاریخ میں جدید بین الجماعتی تعلقات کی ابتدا کی حیثیت سے لکھا جائے گا۔ اور اس سے ہندو انگلستان کے رشتہ میں بہت بڑی تبدیلی ہو جائے گی۔ ہندوستان اب پورے طور پر متحد ہوگیا ہے۔ اور تمام دنیا اس کی خواہش کے سامنے سر جھکا کردے گی۔

ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور

الہ آباد ۱۸ نومبر اتحاد کانفرنس کی کامیابی پر سارے ہندوستان کے متعدد آدمیوں کی طرف سے مبارکباد کے پیام موصول ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور نے پنڈت مالویہ کے نام ایک برقی پیام بھیجا ہے جسمیں مذکور ہے:۔ ملک میں اتحاد پیدا کرنے کی آپ نے جو مبارک سعی فرمائی ہے اُس کی کامیابی کیلئے میں خوب و روز مستدعی رہتا ہوں

سر تیج بہادر سپرو کا مراسلہ

سر تیج بہادر سپرو نے روانگی لندن سے پیشتر پنڈت مالویہ، مولانا شوکت علی، مولانا ابوالکلام آزاد، ڈاکٹر محمود کے نام ایک مراسلہ بھیجا تھا جس کو آج شایع کیا گیا ہے اس مراسلہ میں سر تیج بہادر سپرو بیان کرتے ہیں کہ مجھے یقین ہے کہ اگر یہ مسئلہ پہلی گول میز کانفرنس کے وقت طے ہو جاتا تو بہت سی مشکلات جو ہمارے راستہ میں ہماری کوششوں کے نام ہونے کے باعث پیدا ہو گئی ہیں وہ ہرگز پیدا نہ ہوتیں میرا خیال ہے کہ آپ جمہوریت اور وطن پرستی کی بنیاد قایم کرنا ہوگی اور اس مفروضہ پر آگے بڑھنا نہیں ہوگا کہ ہماری زندگی میں یہ امور حقیقت ہیں

محمد علی فارمولا اور میثاق پونہ کا حوالہ دیتے ہوئے سر تیج بہادر سپرو فرماتے ہیں کہ میرے خیال سے اصل مسئلہ یہ نہیں کہ ایسے فارمولے اصولاً صحیح ہیں یا نہیں بلکہ دیکھنا یہ ہے کہ ان عارضی معاہدہ کی بنا قایم ہوسکتی ہے یا نہیں تاکہ آیندہ کام ہموار طریقہ سے ممکن العمل ہو جائے۔

دستور میں ترمیم کے متعلق سر تیج بہادر سپرو لکھتے ہیں کہ مختلف ملکوں کے دستوروں کا ملاحظہ کیا جائے اور دستور کے بعض حصوں کو چند سال تک بالکل نظرانداز کردیا جائے

اخیر میں تیج بہادر لکھتے ہیں کہ فرقہ پروری کی لعنت کو دور کرنا چاہیئے اور یہ صرف اس وقت دور ہوسکتی ہے جبکہ وطنیت میں دل سے یقین رکھنے والے ہندو اور مسلمان اس کی طرف پوری توجہ فرمائیں۔

مہاتما گاندھی کا سناتنیوں کو چیلنج

پونا ۱۸ نومبر شری یت کا وتھا سر نارائن راؤ آف سوادہر ماسو سنگھ کے اُس خط کیطرف جو اخبارات میں شایع ہوچکا ہے مہاتما گاندھی کی توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔ جسپر آپ نے بیان کیا کہ مجھے کاوتھا سر نارائن کا مراسلہ موصول ہوچکا ہے اور میں نے اُنہیں لکھدیا ہے کہ میں انہیں اور اُنکے ہر ایک ساتھی سے ملنے کیلئے ہمہ وقت حاضر ہوں۔ وہ جب چاہیں مجھ سے ملاقات کرسکتے ہیں۔

میں اُن سناتنیوں سے بحث کرنیکے لئے بالکل تیار ہوں کہ جو مجھے قائل کرکے سناتنی بنانے کی توقع رکھتے ہیں۔ اور میں اُنکو کھلی دعوت دیتا ہوں کہ بے تکلف تشریف لائیں اور میرے ساتھ بحث و مباحثہ کریں۔

لاہور - ۱۹ نومبر لندن کے مشہور و معروف ڈاکٹر مولانا داؤد سیانڈرس جنکی اسلامی خدمات کا شہرہ تمام عالم میں ہوچکا ہے آجکل ہندوستان تشریف لانے والے ہیں۔

گول میز کانفرنس کا اجلاس شروع ہو گیا

وزیر اعظم، وزیر ہند، اور آغا خاں کی تقریریں

کانفرنس کا ایجنڈا منظور ہو گیا

لندن، ا نومبر۔ تیسری گول میز کانفرنس کے ابتدائی اجلاس میں مسٹر میکڈانلڈ (صدر کانفرنس) نے مندوبین کا تہ دل سے خیر مقدم کیا۔ اور یہ امید ظاہر کی کہ اُن کی خدمات سے سب لوگ مطمئن ہو جائینگے۔ چونکہ وہ ایک دوسرے کی عام رایوں سے واقف ہیں اس لئے یہ امید ہوتی ہے کہ وہ فوراً کاروباری اصولیہ تفصیلات پر غور کرنا شروع کر دیں گے۔ اور کرسمس سے پیشتر سب کاموں کو باسانی ختم کر دیں گے۔

مسٹر میکڈانلڈ نے کہا کہ ممکن ہے کہ میں اکثر جلسوں میں شریک نہ ہو سکوں مگر جب کبھی سرکاری مندوبین اس کو ضروری سمجھیں گے کہ حکومت کے کسی قطعی رائے کو ظاہر کریں تو وہ خود دوسری اور میرے رفقار کار کی رائے متصور ہو گی۔

وزیر اعظم نے یہ رائے ظاہر کی کہ کل امور کو لفظ بلفظ قلمبند کرنا ضروری نہیں کیونکہ کانفرنس کی کارروائی کمیٹی کے بحث و مباحث کے طور پر ہو گی۔ لیکن کانفرنس مختلف روئداد ضرور مرتب ہو گی۔ پہلی کانفرنسوں کی طرح نشر و اشاعت کیلئے اور کاموں کی نگرانی کیلئے تین اشخاص کی ایک کمیٹی مقرر ہو گی۔

ہز ہائینس سر آغا خاں نے ہندوستانی مندوبین کی طرف سے وزیر اعظم کے مخلصانہ جذبات کا جواب دیا۔ ہز ہائینس نے بیان کیا ہے کہ ہم اس عزم کیساتھ واپس ہوئے ہیں کہ کامیاب ہو کر اٹھیں۔ اور امید کرتے ہیں کہ کرسمس تک ایسے نتائج پر پہونچ سکیں گے۔ جس بنا پر ایسا قابل عمل دستور مرتب ہو سکیگا۔ جو اہل ہندوستان کے جائز عزائم کو پورا کر سکے۔

آئندہ طریقہ عمل

سر سمویل ہور نے بیان کیا کہ ایجنڈے کا مقصد یہ ہے کہ ایسے مسائل پر غور خوض کیا جائے جن پر اب تک کافی بحث و مباحثہ نہیں ہوا۔ اور گذشتہ بحث ...... و مباحثہ کے اعادہ سے پرہیز کیا جائے۔ میں امید کرتا ہوں کہ کانفرنس کا اجلاس ۲۰ دسمبر تک ختم ہو جائے گا تاکہ حکومت اپنی تجاویز پر غور کر سکے۔ اور پارلیمنٹ کی مشترکہ مجلس منتخبہ پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں اپنی رپورٹ پیش کر سکے۔

وزیر ہند نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ممکن ہے طریقہ کار یہ ہے کہ بعض مضامین کیلئے بعض دن مقرر کر دیئے جائیں عموماً یہ بات مناسب نہیں معلوم ہوئی کہ چھوٹی چھوٹی کمیٹیاں مرتب ہوں۔ مگر مالیات اور تجارتی تحفظات کے متعلق ایک چھوٹی کمیٹی کا مرتب کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

ایجنڈا

کانفرنس میں وزیر اعظم کی یہ تجویز منظور ہوئی کہ ایک پریس کمیٹی بنائی جائے اور اُس کے بعد عارضی طور پر حسب ذیل ایجنڈا منظور ہوا۔ جس میں حسب ضرورت اضافہ ہو سکتا ہے

(۱) فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ ۲ فیڈرل ایوانہائے حکومت کے تعداد اور اُسکے انتخاب کا طریقہ۔

(۲) مرکز اور اجزائے ترکیبی (قانون سازی اور انتظامی) کے باہمی تعلقات

(۳) گورنر جنرل اور گورنروں کے خاص اختیارات اور ذمہ داریاں

(۴) مالی اور تجارتی تحفظات۔

(۵) امانت (مالیات اور اُسکے متعلق مسائل)

(۶) مجلس تحقیقات ریاستہائے ہند اور مالیاتہ فیڈرل گورنمنٹ کی رپورٹ۔

(۷) اساسی حقوق

(۸) ہندوستان کی مجالس قانون ساز اور اُسکے مقابلہ میں پارلیمنٹ کے اختیارات

(۹) ریاستہائے ہند کے قواعد جانشینی۔

آئندہ اجلاس

اس کے بعد کانفرنس کا اجلاس ۲۱ نومبر روز دوشنبہ تک کیلئے ملتوی ہو گیا۔ ۲۱ نومبر کے بعد کانفرنس کا اجلاس روزانہ ۱۱ بجے دن سے ہوا کرے گا اور سہ پہر کا اجلاس ۲½ بجے دن سے شروع ہو گا۔ منگل کو پارلیمنٹ کے افتتاح ہونے کے باعث صبح کا اجلاس نہیں ہو گا۔

آج کا اجلاس آدھ گھنٹہ سے کچھ زیادہ دیر تک ہوا اجلاس شروع ہونے سے پیشتر اور ختم ہونے کے بعد مندوبین ایک دوسرے کا خیر مقدم کرتے رہے ہندوستان کے مندوبین بالخصوص لارڈ اروِن کی طرف متوجہ تھے۔

سر جان سائمن۔ لارڈ ریڈنگ، اور لارڈ پیل۔ کانفرنس میں شریک نہ ہو سکے۔

سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکار وزیر اعظم کے پاس بائیں جانب بیٹھے۔ اور باقی برطانوی ہند کے مندوبین مع بیگم شاہ نواز کی نشستیں بائیں کنارے پر صدر کے ٹھیک سامنے تھیں۔ لارڈ سینکی اور سر سمویل ہور وزیر اعظم کے دائیں جانب بیٹھے تھے۔ اور اُنکے بعد دوسرے برطانی مندوبین اور ریاستہائے ہند کے نمائندوں نے دائرہ کو مکمل کر دیا تھا۔

بیکانیر کے وزیر اعظم کے خیالات

لندن ۱۰ر نومبر گول میز کانفرنس کی کارروائی نہایت مبارک حالات میں شروع ہوئی۔ سر منو بھائی مہتہ دیوان ریاست بیکانیر نے رویٹر کے نمائندے سے بیان کیا کہ اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ وزیر اعظم کی تقریر ایک کاروباری آدمی کی تقریر تھی۔ جس سے مندوبین کو یقین ہو گیا کہ حکومت ہمیشہ امن و دوستی قایم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ ریاست ہائے ہند کے نمائندے امید کرتے ہیں کہ جدید دستور کامیاب ثابت ہووے گا۔

سر منو بھائی مہتہ کا خیال ہے کہ مجلس قانون ساز کو اتنا وسیع کیا جائے کہ جہانتک ممکن ہو سکے مختلف ریاستوں کے نمائندے انفرادی نمائندگی کے اصول پر اس میں شریک ہو سکیں۔

اتحاد کانفرنس الہ آباد کے فیصلہ کی تائید کی ضرورت

مسٹر سی۔ راجگوپال اچاریہ کیطرف سے ہندو مہا سبھا کو تنبیہ

پونا ۱۹ر نومبر۔ مسٹر سی راجگوپال اچاریہ نے ذیل کا بیان بغرض اشاعت بھیجا ہے:-

الہ آباد کانفرنس کے انعقاد میں ہندو مہا سبھا کمیٹی نے اتحاد کانفرنس کمیٹی کے فیصلہ کے متعلق جو خیال ظاہر کیا تھا اُس سے تشویش میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے یہ امر نہایت افسوسناک ہے کہ پنڈت مالویہ اور ڈاکٹر مونجے کی غیر حاضری میں ہندو مہا سبھا نے خواہ مخواہ پیش از وقت اظہار رائے کی ضرورت سمجھی اتحاد کانفرنس کے دوران میں ڈاکٹر مونجے کے مصالحانہ رویہ پر اس حقیقت کے پیش نظر کہ وہ آخری سمجھوتہ پر اپنی مہر تصدیق ثبت کر چکے ہیں۔ مجھے قوی امید ہے کہ ہندو مہا سبھا اس فیصلہ کی تائید کرے گی

سمجھوتہ کا خلاصہ اور اُسکا بہترین حصہ یہ ہے کہ ہندو مسلمان اور سکھ ہر جگہ انتخابات میں مل جُلکر حصہ لینگے مخصوص نشستیں حاصل کرنے کیلئے تمام امیدواروں کو آن جماعتوں کے کم از کم تیس فیصدی ووٹ حاصل کرنے ہونگے جن کی مفاد کی نگہداشت اور حمایت کیلئے وہ کھڑے ہوئے ہیں اس شرط کے ماتحت انتخابات کی نوعیت مخلوط ہی ہے جس جماعت کیلئے نشستیں مخصوص کی گئی ہیں اس پر ہر خیال کے اشخاص کو ۳۰ فیصدی کی شرط کی رو سے کافی حصہ ملیگا اور مقابلہ کا فیصلہ تمام حلقہائے انتخاب کے ووٹ پر ہی ہوگا۔

یہ فیصلہ اصول جمہوریت کے ہرگز خلاف نہیں۔ واضح رہے کہ دقیانوسی طریقوں سے اقلیتوں کو پامال یا نظر انداز کرنے کا نام جمہوریت نہیں ہو سکتا۔ متحدہ قومیت کا پہلا اصول یہ ہے کہ اقلیتوں کے مفاد کے تحفظ کا یقین دلا دیا جاوے۔ پنجاب کے متعلق تحفظات کا جو فارمولا وضع کیا گیا ہے وہ ہر جگہ عائد نہیں ہوگا۔ اس فارمولا سے صرف یہ مقصود ہوگا کہ کسی جماعت کے مفاد خصوصی کو نقصان پہونچانے والی کارروائی نہ ہو سکے۔ اس فارمولا کی بنا پر یہ اندیشہ نہیں کرنا چاہیئے کہ حکومت کی چلتی گاڑی میں روڑے اٹکا کریں گے۔

یہ معاہدہ حق و انصاف پر مبنی اور اور ہمارے لئے فخر و مباہات ہے اسکی شرائط ایک دوسرے پر منحصر ہیں۔ اگر کسی ایک جزو میں تغیر و تبدل کیا گیا تو متعلقہ جماعتوں کی طرف سے اس کی منظوری مشکوک ہو جائے گی۔

ہمیں توقع ہے کہ ملک کی تمام فرقہ وارانہ مجالس اتحاد ✻ کانفرنس کے فیصلہ کی تائید کریں گی اور اس میں کسی قسم کی ترمیم و تغیر کی کوشش نہیں کی جائیگی حقیقت یہ ہے کہ اتحاد کا راز اعتماد باہمی میں مضمر ہے۔ جو الہ آباد میں حاصل کیا جا چکا ہے۔ یہ دو ہفتہ کی سخت محنت و مشقت کا عظیم الشان نتیجہ ہے اور اس پر ہندوستانی کا اظہار مسرت و شادمانی ہے۔

سرسوتی لوئیاں

یہ ایک اعلیٰ قسم کی لوئی ہے
جسے ہندوستانی
Dhariwal کاریگر
دھاریوال (پنجاب) میں بناتے ہیں
اگر آپ کو اچھی اور مناسب
قیمت کی لوئی درکار ہے۔ تو اس
لیبل کا دھیان رکھیئے۔
کئی خوشنما رنگوں میں ملسکتی ہے
سائز
۱۰۸ انچ × ۵۴ انچ
قیمت ۰ــ۱۲ــ۵ روپے

SARASWATI
REGISTERED

آج ہی ایک لوئی خریدیئے
ہندوستان بھر میں کپڑے
کے بیوپاریوں سے ملسکتی ہیں

مقامی ایجنٹ:- امپیریل ایجنسی، جنرل گنج - کانپور

یا براہ راست سیل آرڈر ڈیپارٹمنٹ نمبر ۴۱ کو لکھیئے
دی نیو ایجرٹن ووُلن ملز دھاریوال پنجاب

آل پارٹیز کانفرنس

الہ آباد میں ۵ر دسمبر کو منعقد ہوگی

الہ آباد ۱۰ر نومبر۔ پنڈت گووند مالویہ جنرل سکریٹری اتحاد کانفرنس اطلاع دیتے ہیں کہ کانفرنس کی کمیٹی نے اپنا کام ۳ر نومبر سے شروع کر دیا۔ اور گذشتہ شب ۱۰ بجے ختم کر دیا۔ اب آیندہ ۲ر دسمبر ایک بجے دن کو اپنی .... رپورٹ اتحاد کانفرنس میں پیش کرے گی جس کیلئے کہا جارہا ہے کہ ۴ر دسمبر کو دوپہر کے وقت اتوار کے دن میو ہال الہ آباد میں دوبار منعقد ہو۔ اس اثنا میں مختلف نمایندگان سے جو کمیٹی میں موجود تھے درخواست کیگئی کہ وہ اپنی موقر انجمنوں سے اس سمجھوتہ کی تصدیق کرادیں۔

کمیٹی کے جلسے جنمیں ہندو، مسلمان، سکھ اور ہندوستانی عیسائیوں کے نمایندہ شامل تھے۔ ۲۳ر دفعہ ہوئے جنمیں ایکسو چھبیس گھنٹہ گفتگو ہوتی رہی اور ان تمام امور پر متفقہ طور پر فیصلہ ہوگیا۔ جن کا تعلق ہندوؤں، مسلمانوں، سکھوں سے ہے۔ چونکہ ہندوستانی عیسائی گفتگو کے اخیر حصہ میں موجود نہ تھے۔ اس لئے خصوصاً انسے تعلق رکھنے والے امور اور چند دوسری باتیں جو اخیر میں پیدا ہوئیں کمیٹی کے دوسرے جلسہ پر اٹھا رکھی گئی ہیں۔ جب کمیٹی کی رپورٹ کانفرنس کے سامنے سمجھوتہ کی تکمیل کے لئے پیش کی جائیگی۔ تو اس سمجھوتہ کو اس بڑی آل پارٹیز کانفرنس کے سامنے رکھا جائیگا جس میں ملک کی تمام اہم سیاسی اور فرقہ دارانہ انجمنوں کے نمایندے مدعو کیے جائینگے۔ ان میں عورتوں کی انجمن کے نمایندے بھی ہونگے۔ اور عیسائیوں، اینگلو انڈینوں، تجار، مزدور اور زمیندار و نیز لبرل اور ایتھوں کی نمایندگی ہوگی۔ یہ کانفرنس پھر گذشتہ ۵ر دسمبر ۱۹۳۲ء کو منعقد کرنیکے لئے دعوت دی جارہی ہے۔

مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کا کانووکیشن

علیگڈھ ۱۹ر نومبر۔ مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کا سالانہ جلسہ تقسیم سندات ۲۲ر دسمبر ۱۹۳۲ء کو منعقد ہوگا۔ اور سٹریچی ہال میں ۱۱ بجے آنریبل سر فرینک نوئس رکن اگزیکیٹو کونسل کانووکیشن اڈریس پڑھیں گے۔

لکھنؤ ۲۲ر نومبر۔ صوبجات متحدہ کی ایوان کونسل کا اجلاس ۲۶ر نومبر سے شروع ہوگا اور سب سے پہلے آرڈیننس بل پر ایک گرم مباحثہ

بحکم جناب بابو مرلیدھر صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم ڈیراپور ضلع کانپور

اطلاع حسب دفعہ ۱۳۸ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

بعدالت مال ڈیراپور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۳۷

چونکہ بمقدمہ نالش سونے سنگھ بنام تم رام غلام وغیرہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا۔ ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ ۳۶ سنہ لغایتہ ۳۹ فصلی سنہ بتاریخ ۲۹ر جولائی سنہ ۱۹۳۲ء صادر ہوئی اور مبلغ ۱۱۶ عـہ۱۳ جو ازروے ڈگری مذکو واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل ...	۸۲	۳	۰
خرچہ نالش ...	۲۱	۸	۳
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۱	۰	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۴	۱۰	۹
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری۔ گزٹ	۶	۷	۰
میزان	۱۱۶	۱۳	۰

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ادا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم رام ناتھ و لبشمبر ناتھ پسران و پسران بولایت سماۃ دولاری کنور مادر خود ساکن بان پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ۱۱۶ عـہ۱۳ جو ازروئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں ۱۵ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جنکی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۷ر دسمبر سنہ ۱۹۳۲ء مقرر ہے۔

تفصیل اراضی

پرگنہ ڈیراپور موضع بان محال لالہ سنگھ

۱۴۹۲	بیالہ ۱۲ / ۱	لعہ ۱۲ آر
۱۴۹۷	۱۶ / ۱ ۱۴ بجر	عـہ ۴ر
۲ قطعہ		۱۳ آر عـہ

(دستخط حاکم عدالت) (مہر عدالت)

بحکم جناب مسٹر جگ موہن کشور صاحب ٹنڈن منصف بہادر کانپور

حکم امتناعی درحالیکہ جائداد غیر منقولہ بعلت اجرائے ڈگری قابل قرقی ہو

(آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۵۴)

بعدالت منصف صاحب بہادر کانپور

مقدمہ نمبر ابتدائی ۱۶۰۱ سنہ ۱۹۳۰ء

مقدمہ نمبر اجرا ۵۹۳ سنہ ۱۹۳۲ء

رام سنہی و بلاقی لال پسران بنی دھر اقوام ویش ساکنان موضع حاجی پور قدیم عرف چندہ کا پوروہ پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور ڈگریداران۔ مدعی

بنام کالی شنکر ولد مادھو پرشاد قوم برہمن ساکن نجف گڈھ پرگنہ و ضلع کانپور مدیون ڈگری۔ مدعا علیہ

بنام کالی شنکر مدیون ڈگری

ہرگاہ آپ نے ایفا اس ڈگری کا نہیں کیا جو آپ پر بتاریخ ۱۳ر ماہ اگست سنہ ۱۹۳۰ء بمقدمہ نمبر ۱۶۰۱ سنہ ۱۹۳۰ء بحق ڈگریداران بابت مبلغ ۳۱۹/۱۱/۰ صادر ہوئی تھی لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ آپ یعنی مدیون مذکور تاوقتیکہ حکم ثانی اس عدالت سے صادر نہو جائداد مصرحہ فرد تعلیقہ منسلکہ کو بذریعہ بیع یا ہبہ کے یا اور طور پر منتقل کرنے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں اور تمام اشخاص جائداد مذکور بذریعہ خرید یا ہبہ کے یا اور طور پر لینے سے باز رکھے گئے ہیں۔ تاریخ پیشی مقدمہ ۳۰ نومبر سنہ ۱۹۳۲ء مقرر ہے۔

آج بتاریخ ۱۸ر ماہ نومبر سنہ ۱۹۳۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

پانچ آنہ چار پائی حقیت زمینداری مسلم محال کالی شنکر منجملہ مسلم موضع حاجی پور قدیم پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور

بحکم رامیشر دیال منصرم (مہر عدالت)

اتحاد کانفرنس الہ آباد کے فیصلوں کو ناقابل عمل بنانیکی ناپاک مساعی

دہلی میں لیڈران کرام کا اجتماع

نئی دہلی ۲۰ر نومبر۔ آل انڈیا مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ کونسل کی مجلس عاملہ کا متحدہ اجلاس زیر صدارت سر عبداللہ ہارون آج صبح سے شروع ہوا۔ حاضرین کی تعداد تقریباً ۵۰ تھی۔ جن میں ذیل کے حضرات قابل ذکر ہیں۔

مسٹر محمد ابراہیم علیخاں ایم۔ ایل۔ اے۔ مسٹر طفیل احمد خاں (علیگڈھ) بیرسٹر۔ مسٹر عبدالعزیز پشاور نواب سر ذوالفقار علی خاں ایم ایل اے۔ نواب زادہ خورشید علیخاں (لاہور) مسٹر احمد نواز ایم ایل اے مسٹر ایم۔ ایس مہتدی غلام بیتین۔ نواب ناہر سنگھ جی۔ الیور سنگھ جی ایم ایل۔ اے۔ مفتی محمد صادق۔ خانبہادر رحیم بخش محمد سعید۔ کپتان شیر محمد خاں۔ ایل ایم اے کما۔ اسمٰعیل خاں علی خاں۔ ایم۔ ایل اے حاجی رشید احمد سید امیر حسین۔ مولوی شفیع داودی ایم۔ ایل۔ اے۔ مسٹر انوار العظیم ایم ایل اے۔ مسٹر ظہور احمد بیرسٹر نواب محمد یوسف، مسٹر فیروز خاں نون، خواجہ نظام الدین سید عبدالجبار سید ذاکر علی۔ مسٹر محمد معظم مسٹر سیٹھ عبداللہ ہارون ایم ایل اے۔ نواب جمشید علی خاں۔ سید حبیب۔ مسٹر غلام رسول مہر بی۔ اے نواب اسماعیل خاں۔ مسٹر فضل حق پراچہ۔ سید حبیب سید مرتضیٰ ایم۔ ایل اے۔ سید مہر شاہ۔ ڈاکٹر ضیاء الدین عبدالمتین چودھری ایم۔ ایل۔ اے وغیرہ

اس کانفرنس میں بانیان کانفرنس نے متعدد تجاویز پیش کر دیں۔ جو سراسر الہ آباد کی صلح کانفرنس اور اُسکے فیصلے کے خلاف تھیں۔ الہ آباد کانفرنس کے فیصلہ کو ناقابل قبول ٹھہرایا گیا تھا آخرکار یہ تجویز منظور ہوگئی کہ الہ آباد کانفرنس کا فیصلہ ناقابل قبول ہے

اس سے قبل کہ یہ تجویز منظور ہو۔ شیخ عبدالمجید سندھی صدر آل انڈیا خلافت کمیٹی۔ نواب محمد اسمٰعیل سابق صدر آل انڈیا مسلم کانفرنس، سید ذاکر علی۔ مسٹر محمد حسین بیرسٹر ممبران مجلس عاملہ آل انڈیا مسلم کانفرنس واک آوٹ کر گئے اور اس کانفرنس سے اپنی بیزاری کا اظہار کر دیا۔

مسٹر چارلس لیوک پر قاتلانہ حملہ

راجشاہی ۱۹ر نومبر۔ مسٹر چارلس لیوک سپرنٹنڈنٹ راجشاہی جیل پر قاتلانہ حملہ کی سلسلہ میں جو تفصیلات موصول ہوں۔ انمیں بیان کیا جاتا ہے کہ کل ۵½ بجے شام مسٹر لیوک احاطہ جیل کے باہر موٹر میں سوار جارہے تھے اُن کے پہلو میں اُن کی میم صاحبہ اور پچھلی نشست پر اُنکی لڑکی بیٹھی تھیں کہ یکایک ایک نوجوان نے اپنی بائیسکل موٹر کے آگے ڈالدی۔ مسٹر لیوک کو موٹرکار روکنا پڑا کار رکتے ہی نوجوان نے تڑاتڑ فائر شروع کر دیئے مسٹر لیوک کی گردن اور گال پر گولیاں لگیں نوجوان فرار ہوگیا کہا جاتا ہے کہ حملہ آور تین تھے۔ مسٹر لیوک کو فوراً اُنکے بنگلہ پر پہونچایا گیا۔ فرسٹ ایڈ کے مطابق انکی مرہم پٹی کیگئی خون زیادہ خارج ہونے سے اور ریڑھ کی ہڈی میں ناقابل برداشت

جناب کوی ونود ویدبھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما ویدموجد امرت دھارا کی تیار کردہ

چند ادویات متعلقہ خوبصورتی

۲۳۲

چت موہنی (رجسٹرڈ) اُبٹن — اس اُبٹن کو غسل کے وقت استعمال کرنے سے چہرے کے بدنما کیل، چھائیاں وغیرہ دور ہوجاتی ہیں چہرے کی رنگت دن بدن نکھرتی جاتی ہے قیمت ایک روپیہ۔ نمونہ ۴ر

حسن افزا (رجسٹرڈ) دل سندری — یہ غسل کے بعد استعمال ہوتا ہے یہ ایک قسم کا روغن ہے جو چہرہ کو چمکاتا ہے اور داغ کیل وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ غسل کے پہلے ابٹن اور غسل کے بعد حسن افزا استعمال ہو تو بس کہنا ہی کیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ نمونہ چار آنے

شبرس (رجسٹرڈ) — یہ دوائی صرف چہرے کی چھائیوں کے واسطے ہے۔ اس سے تمام چھائیاں دور ہوجاتی ہیں قیمت دو روپے۔ نمونہ ۸ر

باغ پھول تیل (رجسٹرڈ) — بالوں پر تمام تیلوں کا سرتاج ہے۔ بالوں کو نرم و ملائم بناتا ہے اور بڑھاتا ہے سر کو ٹھنڈا رکھتا ہے۔ صرف خوشبودار ہی نہیں بلکہ دماغ کے لئے مفید ہے۔ قیمت ایک روپیہ

انکھو ٹھنڈ (رجسٹرڈ) سرمہ نمبرا — یہ سرمہ روزانہ استعمال کے واسطے ہے آنکھوں کو اکثر امراض سے محفوظ رکھتا ہے بصارت کو قایم رکھتا ہے اور طراوت بخشتا ہے۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنہ ۸ر نمونہ ۱ر

مکھ رعب (رجسٹرڈ) — مونچھیں بڑھانے کا تیل! یہ تیل نہ صرف مونچھوں کو بڑھاتا ہے۔ بلکہ ہر جگہ کے بالوں کو بخوبی بڑھاتا ہے اور ان کو قائم و ملائم بناتا ہے۔ رعب دار چہرہ کیسا بھلا معلوم ہوتا ہے قیمت دو روپے۔ (نمونہ ۶ر)

بال اڑانیکی بے نظیر دوائی — اس دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر نرم سے نرم جگہ کے بال بغیر کسی تکلیف کے جسم سے دور ہوجاتے ہیں جس نے منگوایا۔ اسی نے تعریف کی۔ قیمت ۶ر نمونہ ۱ر

مصالح پان — پان کھانے والے اصحاب کو جہاں حفظان صحت ... پان نہیں ملتا ... تکلیف ہوتی ہے ان کے لئے یہ مصالحہ بنایا گیا ہے۔ ایک چٹکی پتہ پر رکھ کر کھانے سے پان جیسا ہی رنگ اور مزا آویگا اسکے علاوہ بدبو کو دور کریگا ... قیمت ایک روپیہ۔ نمونہ ۲ر

پران سکھ (رجسٹرڈ) — پستانوں کو ڈھلکنے سے بچاتا ہے۔ اور ڈھلکے ہووں کو اصلی حالت پر لاتا ہے بڑے پستان واقعی عورت کے لئے وبال جان ہوتے ہیں قیمت چار روپے۔ نمونہ ایک روپیہ

گولی پان — وہ لوگ جو پان کا بڑا پتہ بغیر منہ میں ڈالنے کے پان کا مزا لینا چاہتے ہیں وہ ان گولیوں کو کھاویں ایک گولی کھانے سے پان کا مزا بھی آویگا اور رنگ بھی اور باقی اوصاف مصالح پان جیسے ہیں قیمت ۶۰ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ ۲ر

فہرست مفصل مفت منگائیے

خط و کتابت کا مکمل پتہ

المشتہر

امرت دھارا ۱۱۵ لاہور۔ منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

افتتاح پارلیمنٹ

کے موقع پر ملک معظم کی تقریر

لندن ۲۲ نومبر آج ملک معظم نے پارلیمنٹ کا افتتاح فرمایا۔ ملک معظم فیلڈ مارشل کی وردی میں تھے۔ ملک معظم اور ملکہ معظمہ جو وقت اپنی شاہی طلائی گاڑی میں بکنگھم پیلس تشریف لے چلے۔ اس وقت تمام تماشائیوں نے نہایت جوش و خروش کے ساتھ تالیاں بجائیں دارالامرا میں نہایت ہی اہتمام تھا اور حاضرین میں پرنس آف ویلز بھی شامل تھے ملک معظم نے افتتاح کرتے ہوئے نہایت ہی اہتمام تھا اور حاضرین میں پرنس آف ویلز بھی شامل تھے۔ ملک معظم نے افتتاح کرتے ہوئے نہایت پر زور آواز سے تقریر فرمائی آپ کی تقریر میں ہندوستان کا بھی ذکر خیر تھا۔ جو ذیل میں درج ہے۔

"میرے وزرا اور دونوں ایوانوں کے متعدد ممبر گول میز کانفرنس میں ہندوستانی ریاستوں اور برطانی ہند کے نمائندوں سے مل رہے ہیں اور اُن کو امید ہے کہ اس کانفرنس کے اختتام پر آپ کے سامنے ہندوستان کے جدید نظام کے متعلق تجویز پیش کریں گے۔ یہ چیز میری تمام مملکت کیلئے نہایت اہم ہوگی اور میں آپ لوگوں کی کارروائیوں کو نہایت دلچسپی کے ساتھ دیکھتا ہوں گا۔

صوبہ متحدہ کی کونسل

لکھنؤ ۲۲ نومبر۔ ہم کو اطلاع ملی ہے کہ صوبجات متحدہ کی ایوان کونسل کا اجلاس ۱۴ نومبر سے شروع ہوگا۔ اور سب سے پہلے آرڈیننس بل پر اسکے بعد بجٹ پر ایک گرم مباحثہ کی توقع کی جاتی ہے۔

بحکم جناب سید رشید احمد صاحب بخاری سٹی تحصیلدار بہادر کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۶ ۱۹۳۲ء

بعدالت جناب سٹی تحصیلدار صاحب بہادر کانپور

لالہ پیارے لال ولد بدری داس قوم ہیتیوری ساکن ہیتیوری محال شہر کانپور مدعی

بنام (۱) بدلو ولد جوڑے قوم ملاح (۲) کالیچرن ولد جوڑے قوم ملاح (۳) منگی ولد جوڑے قوم ملاح (۴) سورجا ولد جواہر قوم ملاح ساکن و کاشتکار موروثی موضع چنداری محال محمد عارف پرگنہ و ضلع کانپور مدعا علیہم۔

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲ ماہ دسمبر ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن کے بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلق مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو حاضر کرو۔ نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہاری مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۷ نومبر ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا۔ مہر عدالت (دستخط حاکم عدالت)

مندوبین گول میز کانفرنس کے بیانات

الہ آباد کانفرنس کی اثر اندازیاں

لندن سے اب یہ تفصیلات موصول ہوئی ہیں کہ مندوبین گول میز کانفرنس کے لندن ہونچکر کیا کیا بیانات دیے ان میں سے چند کے بیانات اجمالی طور پر پیش کیے جاتے ہیں

سر پرشوتم داس ٹھاکر داس نے فرمایا کہ میں اُس وقت تک کوئی بیان نہیں دیسکتا جبتک مجھکو یہ معلوم نہ ہو جائے کہ الہ آباد کانفرنس میں کیا اور لندن میں ہندوستان کے متعلق کیا ہو رہا ہے۔

مسٹر این۔ سی۔ کیلکر نے فرمایا کہ اب وہ وقت قریب ہے۔ کہ کچھ نہ کچھ طے ہو جائے اور ہندوستان کو حکومت کیطرف سے قطعی طور پر اشتراک عمل یا اختلاف کی دعوت دی جائے۔

ڈاکٹر امبید کار نے فرمایا کہ مجھکو انتہائی مسرت ہے کہ اچھوتوں کا مسئلہ اب خارج از بحث ہے اُن کو امید ہے لیکن وہ قطعی طور پر نہیں کہہ سکتے بہر حال آثار ہیں کہ کانفرنس کامیاب ہوگی

سر مرزا اسمٰعیل نے فرمایا کہ مجھکو ہمیشہ سے زیادہ اب یقین ہے کہ ہندوستان کی ریاستیں ضرور فیڈریشن میں شامل ہو جائیں گی۔

بیگم نواز نے فرمایا کہ میں اس مرتبہ لندن آکر بہت خوش ہوں اور مجھکو امید ہے کہ میں ہندوستان کیلئے عموماً اور ہندوستانی خواتین کیلئے خصوصاً بہتر خدمات انجام دے سکوں گی۔

معلوم ہوتا ہے کہ الہ آباد کانفرنس کا فیصلہ مندوبین گول میز کانفرنس کیلئے اسقدر غیر اہم نہیں ہے جسقدر ہندوستان کی بعض جماعتیں اس کو غیر اہم سمجھتی ہیں۔

اتحاد کانفرنس سے بے تعلقی کا اظہار

کلکتہ ۱۲ نومبر۔ یوروپین حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ الہ آباد کانفرنس کے سمجھوتہ کی کوئی وقعت نہیں۔ چند سرکردہ یوروپینوں نے یہ اظہار کیا ہے کہ فرقہ وارانہ مسئلہ ہندو مسلمانوں سے تعلق رکھتا ہے۔ انہوں نے فرقہ وارانہ حقوق کا مطالبہ نہیں کیا۔

اس لئے کسی اتحادی گفتگو میں حصہ لینے کی ضرورت نہیں۔ وہ حکومت کے فیصلہ کو بحال رکھنا چاہتے ہیں۔

حکم قرار داد دیوالیہ

بعدالت منشی عبدالحق صاحب ڈسٹرکٹ جج بہادر بارہ بنکی

بمقدمہ دیوالیہ ۳ ۱۹۳۲ء

پرمیشور بنام چھبن وغیرہ

درباره درخواست مورخہ یکم جولائی ۱۹۳۲ء بابت دیوالگی منجانب پرمیشور ولد گوپال قوم کوری ساکن موضع حسین پور پرگنہ سرسوہ تحصیل حیدر گڈھ ضلع بارہ بنکی ڈاکخانہ سرسوہ درخواست مندرجہ بالا و سماعت فریقین پیش ہو کر بموجب حکم مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۳۲ء

حکم ہوا کہ

پرمیشور دیوالیہ قرار دیا گیا اسکو چاہیے کہ وہ درخواست بریت اندر چھ ماہ داخل کرے اور قرضخواہان اپنا قرضہ بتاریخ ۲۱ دسمبر ۱۹۳۲ء کو ثابت کریں۔ المرقوم ۱۸ نومبر ۱۹۳۲ء

بحکم سجاد حسین منصرم

مہر عدالت — عدالت ڈسٹرکٹ و سشن جج بارہ بنکی

مولانا شوکت علی الہ آباد کے فیصلے

کی تائید میں

لندن ۲۰ نومبر امریکہ روانہ ہونیسے پہلے مولانا شوکت علی نے ملاقات کے دوران میں فرمایا کہ مجھ کو امید ہے کہ برطانوی افراد بھی الہ آباد کے فیصلہ کو بنظر استحسان دیکھیں کیونکہ اُن کا مقصد صلح ہے اور مسلمانوں کے نقطہ نظر سے میں یہ صرف کہتا ہوں کہ جو لوگ اس فیصلہ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اُن کے علاوہ عام ہندوستان کے مسلمان صرف باعزت صلح کی تائید میں ہیں۔ اور باعزت صلح الہ آباد میں حاصل ہو گئی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نہایت خوش و خرم امریکہ جا رہا ہوں۔ اس لئے کہ میں نے برطانیہ کے ذمہ دار وزرا سے ملکر ہندوستان کی اصلی صورت حال واضح کر دی ہے۔ مجھ کو امید ہے کہ تمام دنیا مصالحت کی تائید میں ہوگی اس لئے کہ ہر شخص اپنے گھر کو باقاعدہ بنانے کیلئے صلح کا مشتاق ہوتا ہے۔ مجھ کو امید ہے کہ لارڈ ولنگڈن بھی باعزت صلح پر زور دیں گے تاکہ اصلاحات کے نفاذ میں آسانی ہو

صوبہ متحدہ میں کسقدر فرقہ وارانہ لڑائیاں ہوئیں

لکھنؤ۔ ۲۲ نومبر۔ پولیس کی ایک رپورٹ جو صوبجات متحدہ کے متعلق ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ تین میں فرقہ وارانہ لڑائیوں کی سب سے زیادہ بڑی وجہ تحریک سول نافرمانی تھی جس میں سب سے بڑا جھگڑا کانپور کا تھا جو بدترین نمونہ فرقہ واری کا تھا۔

۱۹۲۹ء میں ۲۸ جھگڑے ۱۹۳۰ء میں ۱۷۷ اور ۱۹۳۱ء میں ۸۰۸ فرقہ وارانہ لڑائیاں تمام صوبہ میں ہوئیں۔ جس نے عوام کی پریشانی میں اور زیادہ اضافہ کر دیا۔

الہ آباد کی مفاہمت کی تصدیق

مسلم رہنماؤں کی کانفرنس لکھنؤ میں ہو رہی ہے

الہ آباد اتحاد کانفرنس کی تصدیق کا کام شروع ہو گیا۔ مسلم رہنمایان قوم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ مسلمانوں کی کل جمعیتوں مثلاً مسلم لیگ۔ مسلم کانفرنس جمعیت العلماء خلافت کمیٹی اور نیشنلسٹ مسلم پارٹی کے نمائندوں کی کانفرنس یکم و دوم دسمبر کو لکھنؤ میں منعقد ہو۔ جس کانفرنس کا مقصد یہ ہوگا کہ الہ آباد کانفرنس کی مفاہمت کی تصدیق کی جائے۔ ہندوؤں اور سکھوں کی اسی طرح کی کانفرنس تقریباً انہیں تاریخوں میں الہ آباد میں منعقد ہوگی۔

سندھ مسلم کانفرنس کا اجلاس

حیدر آباد ۲۰ نومبر۔ مسلم آزاد سندھ کانفرنس کا اجلاس پرسوں ختم ہوا۔ صدر کانفرنس پیر غلام مجدد صاحب نے اپنے خطبہ صدارت میں سندھ کی تاریخ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ سندھ کی علیحدگی اُسکی اقتصادی زراعتی اور صنعتی ترقی کیلئے نہایت ضروری ہے۔

کانفرنس میں سر علی امام مرحوم کی وفات پر تعزیت کی تجویز منظور ہوئی۔ کانفرنس نے سندھ کی علیحدگی کے متعلق کئی تجویزیں منظور کیں۔ کانفرنس کی کسی تجویز میں الہ آباد کانفرنس کا ذکر نہ تھا

معاہدہ الہ آباد گول میز کانفرنس میں پیش کیا جائے گا

لندن ۲۰ نومبر۔ سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکر نے الہ آباد اتحاد کانفرنس کا سمجھوتہ پر اپنی رضامندی کا اظہار کیا اور اُسے گول میز کانفرنس کے سامنے پیش کرنے کا خیال رکھتے ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ ہر دو صاحبان اس امر پر زور دیں گے کہ الہ آباد کا فیصلہ قوم کا فیصلہ ہے اسے جدید دستور کی تدوین میں نظر انداز نہ کیا جائے۔

LAL-IMLI
PURE WOOL

بننے کے اُونی دھاگے

لال املی کے اُونی دھاگوں کے لئے ذمہ لیا جاتا ہے کہ یہ سو فیصدی خالص اُونی ہیں ان کو ہندوستانی کاریگر کانپور میں بناتے ہیں یہ چار اونس کے گولوں میں فوراً استعمال کیلئے تیار رہتے ہیں۔ ان کے بنے ہوئے کپڑے دُھلنے میں بہترین اور پہننے میں خوشنما معلوم ہوتے ہیں

مکسچر — تین روپیہ چار آنہ — فی پونڈ
ہیمپی — تین روپیہ — فی پونڈ
سفید — دو روپیہ بارہ آنہ — فی پونڈ

اس درخت کا نشان دیکھ لیجئے

LALIMLI

ہندوستان میں بنائے جاتے ہیں

مقامی ایجنٹ

مسرز چرنجی لال درگا داس
مسٹن روڈ۔ کانپور

مفت نمونوں کیلئے ڈپارٹمنٹ نمبر ۸ کو لکھئے

دی کانپور اولن ملز
کانپور

462

* ایل ی کی گورنمنٹ کا چارج لیا ہی تھا کہ ایک مقدمہ اٹھ کھڑا ہوا جس میں ٹیمنی پارٹی کے بہت سے افسران کے خلاف سنگین الزامات تھے۔ ان میں میر وجی ورکر بھی شامل تھے۔ اس مقدمہ کی تحقیقات میں گورنر نے بہت حصہ لیا تھا جہاں گورنر کی ہدایات کے مطابق کام کر رہے تھے یہ شکایت سننے میں آئی کہ گورنر روزویلٹ ٹیمنی پارٹی سے الجھنے میں گریز کرتے ہیں۔ اور یہ امر صحیح تھا کیونکہ گورنر نے ان افسران کو برخاست کرنے کا قطعی طور پر فیصلہ نہ کیا تھا۔ آخرکار گورنر نے واکر کا معاملہ براہ راست طور پر نہایت دانشمندی سے اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور مسٹر ورکر نے بُرے نتائج کا خیال کر کے خود ہی استعفے

اتنی دیر تک ریٹائر ہونے کے بعد گورنر روزویلٹ پھر سیاسیات میں داخل ہو گئے۔ لیکن اسمیں فریب کی کوئی بات نہیں۔ ال اسمتھ کے لئے دوبارہ صدارت کے لئے بطور امیدوار کھڑا ہونا ناممکن ہے۔ ٹیمنی پارٹی نے مسٹر روزویلٹ کو اپنا لیا اور جمی ورکر کو نظرانداز کر دیا۔

آل انڈیا مہاسبھا کا اجلاس

دہلی جدید۔ ۱۹ر نومبر۔ آل انڈیا ہندو سبھا کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۲ر دسمبر کو الہ آباد میں منعقد ہوگا۔ جس میں الہ آباد کانفرنس کی سب کمیٹی کے تصفیہ پر غور و خوض کیا جائے گا

امریکہ کے نئے صدر مسٹر رُوزویلٹ کی سیاسی زندگی

سابق گورنر نیویارک کی زندگی کے دلچسپ حالات

مسٹر فرینکلن ڈیلن روزویلٹ مسٹر ہوور سابق صدر امریکہ کے مقابلہ میں کامیاب ہو گئے۔ اور بہت سے ووٹوں کی موافقت سے امریکہ کے صدر منتخب ہو گئے مسٹر روزویلٹ اپنے دوستوں میں ایف۔ ڈی کے نام سے مشہور ہیں اور تھیوڈور روزویلٹ کے دور کے رشتہ دار ہیں۔ جن کی چچازاد بہن سے انہوں نے شادی کی ہے۔ ان کے ۴ لڑکے اور ایک لڑکی ہیں۔ ۱۹۲۸ء میں انہیں نیویارک اسٹیٹ کا گورنر منتخب کیا گیا۔ اور وہ ٹینس کے زبردست کھلاڑی اور اعلیٰ تیراک تھے۔ لیکن انہیں فالج نے آ دبایا۔

ان کے صدر منتخب ہونے پر کرنل رابرٹ لیمین و جمہوریت پسند اگرنر مقرر ہے ہیں۔ اور مسٹر جان ورین نیویارک کے سینٹر مقرر ہوئے ہیں۔

مسٹر فرینکلن روزویلٹ کے مختصر سے حالات درج ذیل ہیں۔ اس سال انتخاب میں امیدوار ایک دوسرے کے مخالف ہی نہیں بلکہ ان میں ایک حد تک تضاد واقع ہوا ہے۔ لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ہوور اور روزویلٹ اسقدر زبردست مخالف ہیں جسقدر ۱۹۲۸ء میں ہوور اور ال اسمتھ تھے لیکن ان کے اختلافات بہت نمایاں ہیں۔ اور سیاسی طور پر وہ ایک دوسرے کے زبردست مخالف ہیں۔

مسٹر روزویلٹ ایک تجربہ کار اور کامیاب خادم قوم ہیں اور ان کے نام میں ایک جادو سا بھرا ہوا ہے اور وہ ایک اعلیٰ شخصیت رکھنے والے خوش قسمت انسان ہیں۔ اور بہت شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ اور اکثر لوگ اُن کے مداح ہیں۔

مسٹر روزویلٹ کی عمر اسوقت ۵۰ سال ہے اور یہ ۵۰ سال انہوں نے انتہائی خوش قسمتی کے ساتھ بسر کیے ہیں۔

آپ نیویارک سے ہارورڈ یونیورسٹی میں گئے اور اپنے رشتہ دار تھیوڈور پریذیڈنٹ کے اثر سے بہت جلد سیاسیات میں حصہ لینے لگے۔ تیس برس کی عمر میں اسٹیٹ سینٹر ہونے کے بعد دیگر پارٹیوں کے مقابلہ میں جمہوریت پسند پارٹی کے لیڈر بن گئے۔

۱۹۱۳ء میں وڈرو ولسن نے اپنا ایڈمنسٹریشن قائم کیا اور جوزیفس ڈینیل کو بحری محکمہ کا انچارج بنا دیا ڈینیل نے مسٹر فرینکلن روزویلٹ کو انڈر سکریٹری کا عہدہ پیش کیا۔ جسپر ایک وقت تھیوڈور فائز تھا۔

ولسن کا زمانہ ۱۹۲۱ء میں ختم ہو گیا۔ اور مسٹر فرینکلن روزویلٹ نے کافی اور نمایاں طور پر سیاسی طاقت حاصل کر لی لیکن مرحلہ کی آئندہ ترقی میں چند رکاوٹیں حائل ہو گئیں اور انہیں کچھ عرصہ کے لئے پبلک زندگی سے الگ ہونا پڑا۔ ایک دن بہت ہی سرد پانی میں تیرنے کے بعد انہیں فالج نے آ دبایا اور کئی سال تک وہ چلنے کے قابل نہیں رہے لیکن اس مصیبت میں بھی انہوں نے ہمت نہیں ہاری اور طبیعت کو مطلق مضمحل نہ ہونے دیا۔ اور اس مجبوری کی حالت میں انہوں نے نیویارک میں پہلے کی طرح وکالت کی پریکٹس شروع کر دی۔ اور ابھی وہ لاٹھیوں کے بل پر ہی چلتے تھے کہ ۱۹۲۴ء میں انہوں نے ایک زبردست تقریر کی جسکے اثر سے ال اسمتھ صدارت کے امیدوار کے طور پر کھڑے ہوئے۔ ابھی اُن کی حالت اچھی نہیں ہوئی تھی کہ انہیں ۱۹۲۸ء میں نیویارک کی گورنری کے لئے مقابلہ کرنے کی ترغیب ہی نہیں دی گئی بلکہ مجبور کیا گیا۔

اس عہدہ کا کام انہوں نے تقریباً ۴ سال تک کیا اور موجودہ انتخاب میں انہوں نے اس سرگرمی اور شوق سے مقابلہ کیا کہ تھیوڈور کے زمانہ کی یاد آنکھوں میں پھر جاتی ہے۔ اب بھی وہ ایک چھڑی اور ڈنڈے کے سہارے سے چلتے ہیں۔ اور بعض حلقوں نے جو یہ تنبیہ کی کہ ایک بیمار آدمی کو وہائٹ ہال میں نہ بھیجا جائے غیر حقیقی اور سنگدلی پر مبنی تھی۔ اپنی اسٹیٹ میں مسٹر روزویلٹ کی پوزیشن بہت مشکل تھی۔ نیویارک کے جمہوریت پسند گورنر کو ٹیمنی پارٹی کی (جو نیویارک کی مقتدر پارٹی ہے) حمایت ضرور حاصل ہونی چاہئے۔ مسٹر روزویلٹ کی ٹیمنی پارٹی سے پہلے بہت عرصہ سے موافقت تھی۔ لیکن دفعتاً انہیں ایسے معاملہ کو ٹھیک کرنا پڑا جس سے خطرہ کا امکان تھا۔ ابھی اُس نے *

اگر آپ تجربہ کر کے دیکھیں گے تو ضرور یقین ہو جاوے گا کہ

قبض و بدہضمی		خون اور منی کی خرابی		جریان احتلام سرعت انزال رقت منی	سخت سے سخت نامردی
دل و دماغ اور معدہ		قوت حافظہ کی کمزوری		وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کرنے کے لئے	

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں لاثانی اور شرطیہ علاج ہیں

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ للعہ

صحت و تندرستی کی لغت، نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر مفت طلب فرماویں

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

بانی
ڈاکٹر۔ ایس۔ کے۔ برمن
ٹریڈ مارک
سنہ ۱۹۱۹

پچاس برس سے مشہور و معروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا وسیع ہندوستانی کارخانہ

لال شر REGD.

(لال شربت)

بچوں کیلئے طاقت سے بھرا ہوا

بچوں کے لئے ماں کے دودھ کے برابر

میٹھا ہے!
مزیدار ہے!!
مقوی ہے!!!

پرسوتی کے لئے بے بہا پشتی

قیمت فی شیشی تیرہ آنہ ۱۳ر ڈاک محصول دس آنہ ۱۰ر
(نمونہ دو آنہ ۲ر صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے)

دب دمہ REGD. دمہ کی دوا

ایک ہی خوراک میں دمہ کو دبا کر فوراً آرام پہونچاتی ہے۔ دوسری دواؤں کے استعمال سے ناامید شدہ مریض اس دوا کی ضرور آزمائش کریں۔ لاکھوں مریض اس سے مستفیض ہو چکے ہیں۔
قیمت فی شیشی ایک روپیہ چھ آنہ ڈاک محصول سات آنہ ۷ر

نوٹ:۔ دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں۔

صیغہ نمبر ۷۵ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ کانپور برانچ میں محمد حنیف احمد نصیر صاحبان

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

امساک کے لئے بے نظیر دوا ہے قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

یوسکت داری روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہو کر ازسرنو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ، علاوہ محصول ڈاک

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ ۲۹۲۔ کالبا دیوی روڈ
کانپور ایجنٹ۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج
دہلی ایجنٹ۔ جمنا داس رنگ کو چاندنی چوک
لکھنؤ ایجنٹ۔ مجمع میڈیکل ہال ناکہ فتح گنج
الہ آباد ایجنٹ۔ یونائیٹڈ اسٹورس چوک
آگرہ ایجنٹ۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا نیز خواجہ عبدالواحد انتقامی پرنٹر پبلشر

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD, NO; A, 1424

جمال پرتوحق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۶ | کان پور چہار شنبہ ۳۰ نومبر ۱۹۳۲ء مطابق یکم شعبان سنہ ۱۳۵۱ھ | نمبر ۴۵

پیام اتحاد

از مولانا علی محمد صاحب ایجاد

تم دیئے جاؤ مسلمانو صلائے اتحاد ؛ خود چلے آئینگے سب زیر لوائے اتحاد
گونج اٹھے پھر زمانہ میں صدائے اتحاد ؛ صاف ہو جائے کدورت سے فضائے اتحاد

صلح کل شیوہ تمہارا اور مسلک آشتی ؛ گلبن تسلیم ہو تم بلبل باغ بھی
دھوم ہے مشرق سے تا مغرب تمہارے خلق کی ؛ منتشر شیرازہ ملت نہ ہونے دو کبھی

ہاں پلا ساقی شراب عجز کا بھر کر ایاغ ؛ پاک ہو جائے خیال خود ستائی سے دماغ
آرزو یہ ہے نزاع باہمی سے ہو فراغ ؛ دور ہو جائیں جگر سے بغض دیرینہ کے داغ

جگمگا دے بزم ہستی جلوہ ایثار سے ؛ پھول برسیں برق کے بدلے تری گفتار سے
شور ہو جائے اخوت کا بپا رفتار سے ؛ مرحبا کی آئیں آوازیں در و دیوار سے

ظلمت بیگانگی در قوم ما باقی ہنوز
خیز اے شوکت چراغ ملت بیضا فروز

نوبل انعام حاصل کرنیوالے مسٹر گلیس وردی

امسال سب سے بڑے ادیب کی حیثیت سے انگلستان کے مسٹر جان گلیس وردی کو نوبل انعام حاصل ہوا ہے۔ اس بات سے پتہ چلتا ہے کہ امسال دنیا کے ادیبوں میں مسٹر گلیس وردی سب سے زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کے قبل بھی ہر سال دنیا کے بڑے بڑے ادیب اس انعام کو حاصل کر چکے ہیں۔ جنمیں مسٹر برنرڈ شا کورگی بار کر۔ اور ٹیگور کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

لیکن امسال نوبل پرائز کے حاصل کرنے والے مسٹر گلیس وردی ان سب میں ایک ممتاز حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ اس کے قبل جتنے آدمیوں کو اس انعام کے حاصل کرنے کا فخر حاصل ہوا ہے اُن میں سے زیادہ تر ایسے ہیں کہ جن کے ادبی کارنامے محدود تھے۔ دیگر الفاظ میں یہ ادیب ایسے تھے کہ جو کسی خاص فن کے ماہر خیال کیے جاتے تھے۔ مثلاً کوئی تو بہت بڑا شاعر تھا اور کوئی بے مثل ناول لکھتا تھا۔ اور کسی کو سوانحی حالات لکھنے کا ملکہ تھا۔ لیکن مسٹر گلیس وردی میں یہ خاص بات ہے کہ وہ جس طرح کی شاعری کرتے ہیں اسیطرح اُنکو ناول نویسی میں بھی کمال ہے۔ اور ڈرامہ نویسوں میں بھی وہ اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ اتنی کامیابی زمانہ حال میں کسی بھی ادیب کو حاصل نہیں ہوئی۔

انگریزی علم ادب میں مسٹر گلیس وردی نے ایک تلاطم عظیم برپا کر دیا ہے۔ اتنی سلیس بامحاورہ اور اعلیٰ پیمانہ کی انگریزی لکھنے والے ادیب انگلستان ہی میں بہت کم پائے جاتے ہیں۔ اور یہی بات اُنکی شہرت کا باعث ہوئی۔ امریکہ میں اُن کی بڑی عزت ہوتی ہے۔ چنانچہ ہر سال اُن کو امریکن یونیورسٹیوں میں لکچر دینے کی دعوت دی جاتی ہے

اس میں شک نہیں کہ مسٹر گلیس وردی ایک لاثانی ادیب ہیں جن پر اہل فرنگ جتنا ناز کریں تھوڑا ہے کیونکہ اُن کے باعث انگریزی علم ادب کی بڑی ترقی ہونے کی امید ہے۔ مسٹر گلیس وردی مسٹر برنارڈ شا جیسے ادیبوں کے باعث ہی ۱۹۰۰ء سے لے کر اس وقت تک انگلستان کو تیسری مرتبہ نوبل انعام حاصل ہو چکا ہے دیگر ممالک اور بالخصوص ہندوستان کے ادیبوں کو اس بات سے سبق لینا چاہئے اور یہ کوشش کرنا چاہئے کہ اس ملک میں بھی ڈاکٹر ٹیگور جیسے ادیب پیدا ہوں۔ تاکہ وہ ادبی دنیا میں ہندوستان کے لئے عظمت حاصل کریں۔ اور اس نام جارد انگ عالم روشن کریں۔

حکومت برطانیہ کو امریکہ کا الٹی میٹم

جنگی قرضے ادا کرو ورنہ صاف انکار کردو

لندن ۲۵ نومبر۔ اس وقت یورپ میں جنگی قرضہ جات کا مسئلہ ہی بحث کا موضوع بنا ہوا ہے لندن کے سیاسی حلقوں میں مختلف قسم کی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں اور کسی خطرہ کا احساس کیا جا رہا ہے یہی وجہ ہے کہ حکومت برطانیہ نے امریکن گورنمنٹ کے جواب کو شایع کرنا مناسب نہیں سمجھا برطانیہ نے قرضہ جات کو ملتوی کرنے کی اپیل کی تھی لیکن امریکہ نے رد کر دی۔ وہ اپنے فیصلہ پر قایم ہے انگلستان کے اخباروں میں خبریں شایع ہو رہی ہیں اُن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ قرضہ کی قسط ادا کرنیسے قاصر ہے اس کا خزانہ خالی ہے اور ۲۰۰ لاکھ پونڈ کی گراں قدر رقم برطانوی حکومت کی کمر توڑ دیگی۔ یہ قسطہ ۱۵ر دسمبر کو واجب الادا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ برطانوی وزارت نے ابھی تک اس کا فیصلہ نہیں کیا ہے کہ صدر ہوور کو کیا جواب دیا جائے۔ اور کابینہ کی اگلی میٹنگ تک تصفیہ نہیں ہو سکتا ایک طرف تو برطانیہ کا خزانہ خالی ہے اور دوسری طرف امریکہ بضد ہے کہ وہ کبھی بھی قرضہ جات کی تاریخ ملتوی نہیں کریگا ✱

✱ برطانیہ کیا فیصلہ کرے گا؟ اس کا جواب تو بالکل صاف ہے کہ برطانیہ ادا نہیں کر سکے گا۔ لیکن مصیبت تو یہ ہے کہ امریکہ کبھی اپنے فیصلہ کو ملتوی نہیں کرے گا معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ کانگریس امریکہ جنگی قرضہ جات کے متعلق متفق ہے لیکن کمیشن کے تقرر پر بہت سا اختلاف رائے ہے۔ بعض حلقوں میں امیات کا بھی اظہار کیا جاتا ہے کہ اگر برطانیہ واٹلی وغیرہ نے بھی قرضہ دینے سے انکار کر دیا تو نہایت خوفناک حالات رونما ہونیکا اندیشہ ہے

مسٹر جناح الہ آباد کانفرنس کی تائید میں

لندن ۲۶ نومبر۔ مس ایلن ولکنس کی جائے رہایش پر ہمدردان ہند کی ایک پرائیویٹ میٹنگ میں الہ آباد کی وضاحت کرتے ہوئے مولانا شوکت علی نے فرمایا کہ حکومت باربار یہ کہا کرتی تھی کہ اگر ہندوستان کے مختلف فرقہ جات میں سمجھوتہ ہو تو حکومت اُسے منظور کرے گی الہ آباد کا معاہدہ اسکا جواب ہے آج صبح مینے مسٹر جناح سے ملاقات کی تھی وہ اس معاہدہ سے مطمئن ہیں۔ مولانا نے یہ بھی رائے ظاہر کی کہ اس معاہدہ کے مخالفین جو میٹنگ دہلی میں ہوئی تھی وہ ایک ہی خیال کے لوگوں کی میٹنگ تھی۔ اور انہوں نے معاہدہ میں نقص نکالنے کی کوشش کی ہے عام مسلمانان کی زبردست عہ

عہ اکثریت تہ دل سے اس معاہدہ کی حامی ہے۔ مذکورہ بالا میٹنگ میں سی۔ ایف۔ اینڈروز مسٹر رابرٹ برنیکس ممبر پارلیمنٹ اور میسرز پیتھوک لارنس اور ہف ڈالٹن شامل تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پر توحق عزم مستقل میں ہے زبان پہ بھی ہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

جلد ۱۶ | کانپور - چہارشنبہ - ۳۰ر نومبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۴۵

مساعی اتحاد اور حکومت کا فرض

موقر ہمعصر خلافت نے مندرجہ بالا عنوان سے ایک شذرہ لکھا ہے جسکو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں :-

ہندو مسلم اتحاد کیلئے عملی سعی شروع ہوتے ہی رجعت پرور عناصر اپنی پوری قوت سے مقابلہ کیلئے صف آرا ہو گئے ہیں اور یہ ثابت کیا جا رہا ہے کہ عامۃ المسلمین کی تائید و حمایت ان زعمائے محترم کو حاصل نہیں ہے جو فرقہ وارانہ اتحاد کیلئے غایت خلوص سے کوشاں ہیں۔ بلکہ ان لوگوں کی حیثیت نمایندگی زیادہ وسیع ہے جو اتحاد کمیٹی کی تجاویز کی مخالفت کر رہے ہیں اور لکھنؤ کانفرنس کے آغاز کے وقت حضرات ندان شملہ سے جو خط و کتابت ہوئی تھی اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس خیال کو غیر معمولی اہمیت دی جا رہی ہے

ہم اپنے ضمیر و ایقان اور تجربہ کی بنا پر یہ عرض کرنے کی جرأت کرتے ہیں کہ عامۃ المسلمین نہ صرف مساعی اتحاد کا دلی خیر مقدم کرتے ہیں بلکہ وہ تکمیل اتحاد کیلئے بیتاب ہیں۔ اور رجعت پسندانہ سرگرمیوں کو انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جسکے ثبوت میں وہ قرار دادیں پیش کیجا سکتی ہیں جو ملک کے مختلف حصص میں متعدد اسلامی انجمنوں نے منظور کی ہیں۔ جن میں داعیان اتحاد کو یقین دلایا گیا ہے کہ اسلامی ہند دل و جان سے انکے ساتھ ہے۔ اور اگر وقت آئے گا۔ تو ان کی تائید میں فیصلہ کن مظاہرے کیے جائینگے۔

اس بین حقیقت پر پردہ ڈالنے کی کوشش سخت مضحکہ خیز ہے اور افسوس ہے کہ ارکان حکومت کو اس بارہ میں شدید غلط فہمی میں مبتلا کیا جا رہا ہے۔ اسکے متعلق کوئی صفائی پیش کرنا مقصود نہیں ہے لیکن ہم وہائٹ ہال کے ارباب لبت و کشاد سے مودبانہ عرض کرینگے کہ وہ صورت حال کا صحیح اندازہ کرنے کے بعد کوئی رائے قائم کریں۔ تو زیادہ بہتر ہوگا۔ کیونکہ صرف چند افراد کے دعاوی اور بے ربط بیانات سے کسی صحیح نتیجہ پر پہونچنا ناممکن ہے۔

مسلمان ۵ سال تک کانگریس کے مقابلہ میں متحدہ محاذ قایم کرکے جنگ کرتے رہے ہیں اور ابھی تک اسکی تحریکات میں شریک نہیں ہوئے ہیں لیکن اتحاد کیلئے ان کی خواہش ایک سے زائد مرتبہ عملی شکل اختیار کر چکی ہے - اور اب کہ اسکی کامیابی تقریباً یقینی ہو گئی ہے وہ صرف رجعت پسندوں کی دسیسہ کاریوں سے گمراہ نہیں ہو سکتے۔

الہ آباد کانفرنس میں جو کچھ طے ہوا ہے اس پر نظر ثانی کرنیکے لئے لکھنؤ میں دوبارہ مسلمانوں کا اجتماع ہو رہا ہے - اور اس اجتماع میں مخالف و موافق دونوں جماعتوں کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے اسلئے ہمارا فرض ہے کہ ہم معترضین و مخالفین نیز ارباب حکومت کو اس اندھا دھند مخالفت کے نتائج سے آگاہ کر دیں اور صلح و آشتی و بہبودی ملک و ملت کے نام پر ان سے درخواست کریں کہ وہ مساعی اتحاد میں ہماری معاونت کریں تاکہ ہندوستان اپنی منزل مقصود تک پہونچ سکے اور برطانیہ سے بھی اسکے تعلقات ناخوشگوار ہونے پائیں

ممکن ہے کہ بعض لوگ حکومت کو یہ یقین دلانا چاہتے ہوں کہ مسلمانوں کی اکثریت وزیر اعظم کے فیصلہ سے مطمئن ہے لیکن یہ اتنی صریح غلط بیانی ہے کہ جسکی تردید بھی غیر ضروری معلوم ہوتی ہے - کیونکہ مسلمانوں کے مطالبات آج بھی وہی ہیں جو ۱۹۲۸ء میں تھے جب نہرو رپورٹ کے خلاف تمام ہندوستان میں احتجاج کیا گیا تھا - اور یہ ظاہر ہے کہ وزیر اعظم کے فیصلہ میں ان کے اکثر اہم ترین مطالبات مسترد کر دیے گئے ہیں۔

پنجاب و بنگال میں آئینی مسلم اکثریت کا قیام کا مطالبہ پنجاب میں محض اکثریت کی توقعات اور بنگال میں یوروپین جماعت کو زائد استحقاق یا رنگ یکر مجروح کر دیا گیا ہے سندھ کی علیحدگی کو مشروط کر دیا گیا ہے اور بلوچستان کا کہیں ذکر تک نہیں آیا۔ لیکن الہ آباد کے اجتماع میں ان مسائل کا دو ٹوک فیصلہ ہو گیا ہے اور اب تفصیلات پر بحث و تحقیق باقی ہے - اور مسلمان جن چیزوں پر ترمیم کرنا چاہتے ہیں ان پر بحث و تحقیق کیجائے گی۔

نظر بریں اس مخالفانہ پروپیگنڈہ کی حقیقت سے پردہ اٹھانا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جو بعض افراد اور جماعتوں نے ذاتی اغراض کی بنا پر شدومد کیساتھ شروع کر دیا ہے تاکہ ہم افتراق انگیزی کے نتائج بد کی ذمہ داری سے سبکدوش ہو جائیں - اور مسلمانوں کو قعر گمراہی میں گرنے سے بچایا جاسکے

اسلامی مطالبات کے بارہ میں ہمارا ہمیشہ یہ طرز عمل رہا ہے کہ حکومت اور ہندو اکثریت میں سے جو کوئی مصالحانہ رویہ اختیار کرے انکے ساتھ کامل تعاون کرکے اس کے ادعا کی آزمایش کریں اس لیے جب گول میز کانفرنس میں مسلمانوں کو دعوت شرکت دیگئی تو ہم نے اسپر لبیک کہا اور ہمارے معتمد علیہ مندوبین نے نہایت صفائی کے ساتھ مسلمانوں کی پوزیشن مدبرین برطانیہ کو سمجھا دی۔

لیکن اس جدوجہد کا جو مایوس کن نتیجہ برآمد ہوا وہ وزیر اعظم کے فیصلہ سے ظاہر ہے۔ کہ مسلمانوں کے چودہ مطالبات میں سے تقریباً تمام اہم ترین مطالبات کا استخفاف کر دیا جائے - اور اُن میں سے ایک کو بھی قابل اطمینان طریق سے پورا نہیں کیا گیا۔

لہٰذا - ہندو زعماء کی مفاہمت پر آمادہ ہو جانیکے بعد ہمارا فرض تھا، کہ ہم ان کے ادعائے صلح و مفاہمت کو بھی آزما کر دیکھتے اور فرقہ وارانہ چپقلش کو دور کرنے کی کوشش کرتے چنانچہ خدائے برتر کے فضل سے اسکا حسب مراد نتیجہ برآمد ہوا اور اصول و مبادی کے لحاظ سے ہمارے اور دیگر فرقوں کے مابین اتحاد کی تکمیل ہو چکی ہے اور جو ...

چیدا بو بخش قلمبند پر لنگ کا چھی انشاءاللہ معاہانہ طریق ...

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ کا انتخاب

میونسپل بورڈ کا انتخاب ۳ر دسمبر کو مسلم وارڈوں اور ۵ر دسمبر کو غیر مسلم ہوگا :-

سید محمد اسمٰعیل (وارڈ نمبر ۱) مسٹر محمد بشیر (وارڈ نمبر ۵) شیخ محمد ابراہیم (وارڈ نمبر ۷) شیخ وحید احمد (وارڈ نمبر ۱۰) ڈاکٹر پریم نراین (وارڈ نمبر ۶) بابو جنگ بہادر (وارڈ نمبر ۱۵) سے بلا مقابلہ منتخب ہو چکے ہیں۔ دیگر وارڈوں میں زبردست مقابلہ ہے - امیدوار تو ہر وارڈ میں متعدد ہیں - مگر زبردست مقابلہ کرنے والوں کا نام ذیل میں درج کیے جاتے ہیں :-

وارڈ نمبر ۲ - حاجی قمر الدین - حافظ محمد حسین

وارڈ نمبر ۳ - منظور علی - سید واحد حسین -

وارڈ نمبر ۴ - میاں محمد سعید - مصطفےٰ حسن نیر

وارڈ نمبر ۶ - سید بشیر الدین - مسٹر محمد علی

وارڈ نمبر ۸ - سید احمد حسین - سید احمد شاہ

وارڈ نمبر ۹ - شیخ محمد حنیف - عبد الصمد -

وارڈ نمبر ۱۱ - حاجی محمد سعید - سید امجد علی -

وارڈ نمبر ۱ - درگا شنکر سیوالی - ہیرا لال کریل -

وارڈ نمبر ۲ - سوشیلا دیوی - پرمانند - مدن گوپال

وارڈ نمبر ۳ - بابو برجند سروپ - شیو پرشاد دھبلی

وارڈ نمبر ۴ - کاشی ناتھ بھلا - وید نراین باجپئی -

وارڈ نمبر ۵ - سرلا دیوی - سندر لال

وارڈ نمبر ۷ - پنڈت رامیشر مصرا - پنڈت شیو نراین مصرا

وارڈ نمبر ۸ - پنڈت رگھبر دیال بھٹ - ×

وارڈ نمبر ۹ - پنڈت اجودھیا ناتھ تواری - پنڈت سری رتن شوکلا -

وارڈ نمبر ۱۰ - جاگیشور پرشاد - اندر سنگھ - مہادیو پرشاد (اچھوت)

وارڈ نمبر ۱۱ - چودھری مہیشری پرشاد - ایک اچھوت

وارڈ نمبر ۱۲ - بابو نراین پرشاد نگم - پرمانند -

وارڈ نمبر ۱۳ - بابو لال مصرا - رگھوناتھ پرشاد - ڈاکٹر صاحب

وارڈ نمبر ۱۴ - موہن لال عرف ڈینگر ماسٹر - رام رتن مختار

وارڈ نمبر ۱۶ - بابو رام نراین گرگ - مولچند صراف - رام پرشاد

وارڈ نمبر ۱۷ - کروری مل - ایک اور اچھوت -

مارواڑی وارڈ (۲ جگہ) وشنو ناتھ بھارتیہ - دھنیا (نائی) منی لال لوٹیا -

ایجوکیشن کمیٹی کی چیرمینی کا انتخاب!

ڈسٹرکٹ بورڈ کی ایجوکیشن کمیٹی میں دوبارہ مندرجہ ذیل حضرات کامیاب ہوئے ہیں :-

(۱) پنڈت سری رتن شوکل - (۲) ٹھاکر بہاری سنگھ - (۳) پنڈت منوہر لال (۴) ٹھاکر شمبر سنگھ - (۵) لالہ گوکل چند (۶) لالہ راج بہادر (۷) چودھری عشرت حسین (۸) منشی ماجد علی -

ایجوکیشن کمیٹی کی چیرمینی کا انتخاب ۳ر دسمبر ۲ بجے دوپہر کو ہونے والا ہے - خیال کیا جاتا ہے کہ پنڈت سری رتن شوکل دوبارہ چیرمین منتخب ہو جائیں گے -

وفات اہل شہر نے یہ خبر نہایت افسوس کیساتھ سنی ہوگی - کہ معین الدین احمد صدیقی - ایم اے ایل ایل بی وکیل - جو ایک نہایت پر جوش نوجوان تھے - حرکت قلب بند ہو جانیکی وجہ سے ۲۴ر نومبر کی صبح کو انتقال کر گئے "انا للہ وانا الیہ راجعون "

مسٹر ڈبلو - سی - ڈی - نروناجو کہ شہر کے ایک مشہور تاجر تھے - ۲۲ر نومبر کو طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے -

جے - این سین - والد بزرگوار ڈاکٹر ایس - این سین ۹۳ برس کی عمر میں ۲۶ر نومبر کو انتقال کر گئے -

ہم کو ان حادثات کا انتہائی افسوس ہے اور ان کے پسماندگان کیساتھ دلی ہمدردی ہے -

اچھوتوں کا وفد ۲۹ر نومبر کو مختلف ذات کے اچھوتوں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے اس سلسلہ میں ملاقات کی کہ حکومت کسکو اچھوتوں کی طرف سے نامزد کرے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے توجہ کیساتھ ہر پارٹی کے خیالات سنے -

ہز اکسیلنسی کی تشریف آوری ہز اکسیلنسی گورنر ۳۰ نومبر کو سلسلہ فلائنگ کلب تشریف لانے والے ہیں -

رجبی شریف ۲۷ر نومبر ۲ بجے دن کو پریڈ گراونڈ سے رجبی شریف کا جلوس اٹھا امسال ۱۲۹ انجمنوں میں سے صرف ۶۰ انجمنوں نے جلوس میں شرکت کی اسلیئے جلوس بہت مختصر رہا - مولوی مظہر الدین اور مولوی شفیع داؤدی بھی شریک جلوس اور جلسہ ہوئے تھے -

پستول برآمد چیت بھگت سنگھ ساکن کھڈکانہ کے مکان کی پولیس نے تلاشی لیکر ایک پستول برآمد کیا اور بھگت جی کو گرفتار کر لیا -

گذشتہ فساد مسٹر گھوش اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں میاں محمد سعید میونسپل کمشنر کیخلاف گذشتہ فسادات کانپور کے سلسلہ میں زیر دفعہ ۳۰۷ جو مقدمہ چل رہا تھا اسکا فیصلہ سنا دیا گیا اور میاں محمد سعید بلا قصور سمجھ کر رہا کر دیے گئے

یوم جھنڈا ۲۸ر نومبر کو کانگریس کی طرف سے یوم جھنڈا اس طرح منایا گیا۔ کہ پھول باغ میں جھنڈے کا گانا گایا گیا - اور مختلف درختوں اور کھمبوں پر کانگریسی اشتہارات چپاں کیے گئے - جنکو پولیس نے اکھاڑ ڈالے -

گرفتاریاں غنڈہ ایکٹ کے سلسلہ میں بھگوان پرشاد ورگھوبر ساکن ہر بنس محال اور من خان ساکن بشتر خانہ کو گرفتار کیا گیا ہے -

مقدمہ سازش بمبئی کے سلسلہ میں موہٹ کمار مکرجی ساکن روٹی گودام کے مکان کی پولیس نے تلاشی لیکر کچھ کاغذات برآمد کیے - اور مکرجی کو گرفتار کر لیا -

شمبھو - ہر نند رائے - اور دھنی رام کو پکٹنگ کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے -

سزائیں عدالت نے بیج ناتھ اور بدری پرشاد کو پکٹنگ کرنے کے الزام میں ۶ - ۶ ماہ قید سخت کی سزا دے دی ہے -

رام نراین چودھری کو آرمز ایکٹ کے ماتحت ایک سال قید سخت اور ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دے دی گئی -

* پر تصفیہ ہو جائیگا - پس جناب وزیر اعظم نے اپنے فیصلہ میں جو اعلان کیا تھا اسکی پابندی ارکان حکومت کا اخلاقی فرض ہے ہم امید کرتے ہیں کہ اگر ہندو مسلمانوں میں مفاہمت کی تکمیل ہو گئی تو حکومت اپنے وعدہ کے مطابق سابق فیصلہ کو مسترد کرنے اور متفقہ ترمیمات کو قبول کرنے میں تامل نہ کرے گی -

مسلمانوں کے مطالبات اور اتحاد کانفرنس کا فیصلہ

ایک نتیجہ خیز اور فیصلہ کن مقابلہ

ہم ذیل میں مسلمانوں کے چودہ مطالبات کا مقابلہ الہ آباد اتحاد کانفرنس اور وزیر اعظم کے فیصلہ کیا تھا کرتے ہیں تاکہ ناظرین کرام خود اندازہ لگا سکیں کہ مسلمانوں کے خواہشات کہاں تک الہ آباد اتحاد کانفرنس میں پوری ہوئی ہیں۔

نمبر	مسلمانوں کے مطالبات	اتحاد کانفرنس کا فیصلہ	وزیر اعظم کا فیصلہ
۱	طرز حکومت وفاقی ہونا چاہئے اور اختیارات مابقی صوبوں کو ملنے چاہئیں۔	طرز حکومت وفاقی ہوگا۔ تمام اختیارات صوبوں اور مرکز میں تقسیم کر دیئے جائینگے۔ مرکز کو صوبوں کے اختیارات چھیننے کا حق حاصل نہ ہوگا اختیارات مابقی پر تنازعہ کی صورت میں سپریم کورٹ فیصلہ کرے گا	طرز حکومت وفاقی ہوگا۔ اختیارات مابقی کے متعلق حکومت نے کوئی فیصلہ نہیں کیا۔
۲	کوئی مسودہ قانون ایسا منظور نہ ہونا چاہئے جس پر کسی ملت کے ۳/۴ اکثریت کو مخصوص اعتراضات ہوں	اگر کسی مسودۂ قانون پر ملت کے ۲/۳ اراکین کو مخصوص اعتراضات ہوں تو اسکے نفاذ سے پہلے صدر مجلس مقننہ کے سامنے اعتراض کیلئے پیش کیا جائیگا اور اسکے بعد سپریم کورٹ سے فیصلہ حاصل کیا جائے گا۔	حکومت کا فیصلہ خاموش ہے
۳	صوبہ اور مرکز کی مجالس مقننہ میں مسلمانوں کے لئے نشستوں کی تخصیص ہونا چاہئے۔	صوبجاتی اور مرکزی مجالس مقننہ میں نشستوں کی تخصیص کردی جائے گی	نشستوں کی تخصیص کیگئی ہے مگر مسلمان مطمئن نہیں ہیں۔
۴	اقلیت والے صوبوں میں مسلمانوں کو وہی پاسنگ (ویٹج) حاصل ہونا چاہئے جو اس وقت حاصل ہے	اقلیت والے صوبوں میں مسلمانوں کو وہی پاسنگ حاصل رہیگا جو بحالت موجودہ وزیر اعظم کے فیصلے سے قبل حاصل تھا۔	اقلیت والے صوبوں میں پاسنگ دیا گیا ہے۔
۵	پنجاب بنگال اور دوسرے مسلم اکثریت والے صوبوں میں نشستیں اسطرح محفوظ کردینی چاہئے کہ مسلمانوں کی اکثریت کسی صورت میں مبدل با قلیت نہ ہو	پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کو ۵۱ فیصدی کی آئینی اکثریت حاصل ہوگی جو کسی وقت اور کسی صورت میں مبدل بہ اقلیت نہ ہو سکے گی	پنجاب میں مسلمانوں کی اکثریت کو آئینی طور پر محفوظ نہیں کیا گیا اور بنگال میں اکثریت کو قطعاً مبدل بہ اقلیت کر دیا گیا۔
۶	مرکزی اور صوبجاتی وزارتوں میں مسلمانوں کو اپنا جائز حق ملنا چاہئے	مرکزی اور صوبجاتی وزارتوں میں مسلمانوں کے جائز حقوق کا لحاظ ایک اہم اقلیت کی حیثیت سے کیا جائے گا	حکومت کا فیصلہ خاموش ہے
۷	صوبہ سرحد اور بلوچستان میں اسی طریقہ سے اصلاحات کا نفاذ ہونا چاہئے جو دوسرے صوبوں میں اختیار کیا گیا ہے۔	صوبہ بلوچستان میں بھی اصلاحات نافذ کی جائینگی۔ اور صوبہ سرحد کو بھی وہی درجہ حاصل ہوگا جو دوسرے صوبوں کو ملیگا۔	صوبہ بلوچستان کو اصلاحات دینے سے انکار کردیا گیا اور صوبہ سرحد کو دوسرے ہندوستانی صوبوں کے مساوی نظام حکومت نہیں دیا گیا معلوم نہیں کہ آیندہ دوسرے صوبوں کیساتھ صوبہ سرحد کو بھی مزید اصلاحات مساوی درجہ کیساتھ دیجائینگی یا نہیں۔
۸	صوبجاتی اور مرکزی ملازمتوں میں مسلمانوں کو مناسب حصہ ملنا چاہئے۔	صوبجاتی اور مرکزی ملازمتوں میں مسلمانوں کو جائز حصہ دیا جائیگا۔ اور ایک کمیٹی جسمیں دو مسلمان شامل ہونگے اعداد و شمار کی تفصیلات مرتب کریگی	حکومت کا فیصلہ خاموش ہے
۹	صوبہ سندھ کو بمبئی سے علیحدہ کر دینا چاہئے۔	صوبہ سندھ کو مالی مشکلات سے بے نیاز ہوکر غیر مشروط طریق پر علیحدہ کر دیا جائیگا صرف وہاں کی اقلیت کو اسیطرح تحفظات دیے جائینگے جسطرح کہ دوسرے صوبوں کی اقلیتوں کو ملے ہیں۔	ابھی تک سندھ کی علیحدگی کا حکومت نے اقرار نہیں کیا۔
۱۰	مرکز میں ۱/۳ نمایندگی مسلمانوں کو ملنی چاہئے	مرکز میں یورپینوں کو چھوڑ کر ۱/۳ نمایندگی مسلمانوں کو ملیگی جو تمام برطانوی ہاؤس کا ۳۲ فیصدی ہوگی	حکومت کا فیصلہ خاموش ہے
۱۱	دستور اساسی میں ترمیم نہ ہونی چاہئے جبتک تمام اجزاے وفاقی اسکی خواہش ظاہر نہ کردیں	اسپر غور نہیں کیا گیا کیونکہ دیسی ریاستوں کو یہ حق نہیں دیا جاسکتا تھا کہ وہ تمام ہندوستان کی ترقی کو جب چاہیں روک دیں	یہ مطالبہ تسلیم نہیں کیا گیا خیال ہے کہ پارلیمنٹ اپنے ہاتھ میں رکھے گی
۱۲	مسلمانوں کے تعلیم، زبان، مذہب، وغیرہ کا تحفظ کیا جائے گا۔	مسلمانوں کا تمدن، زبان، رسم الخط تعلیم مذہب وغیرہ کی حفاظت کی جائے گی۔	حکومت کا فیصلہ خاموش ہے
۱۳	مسلمانوں کے پرسنل لا کا تحفظ کیا جائے	مسلمانوں کا پرسنل لا محفوظ ہوگا اسمیں کوئی ترمیم و تنسیخ نہیں کی جائیگی البتہ مسلمانوں کو یہ حق حاصل ہوگا کہ جو خلاف شریعت قوانین اس وقت تک منظور کیے جاچکے ہیں انھیں اسلامی اصولوں کے مطابق بدلوا دیں	حکومت کا فیصلہ خاموش ہے
۱۴	جن مقدمات میں مسلمان حاکم کے فیصلہ کی ضرورت ہے اُن کا فیصلہ کرانے کیلئے قاضی مقرر کیے جائیں	قاضیوں کے تقرر پر الہ آباد میں ۴ دسمبر کو کمیٹی کا جو اجلاس ہوگا اس میں فیصلہ کیا جائے گا	حکومت کا فیصلہ خاموش ہے

پنڈت مالویہ کا لندن کو برقیہ

برطانوی اعتراضات کا دندان شکن جواب

الہ آباد ۔ ۲۳ نومبر ۔ الہ آباد اتحاد کانفرنس کے سمجھوتہ کی جو اطلاع بذریعہ بحری پیغام انڈیا ریویو کو ولایت بھیجی گئی تھی اسپر لندن والوں نے اعتراض کرتے ہوئے تصفیہ کو ناقابل تسلیم قرار دیا ہے۔ پنڈت مالویہ نے برطانوی اعتراض کے جواب میں ذیل کا بحری پیغام ولایت بھیجا ہے:—

میرا یہ پیغام کہ ہندو، مسلم، اور سکھ نمایندوں پر مشتمل اتحاد کانفرنس نے باہمی سمجھوتہ کرکے فرقہ وارانہ اختلاف کا حل معلوم کرلیا ہے۔ بالکل درست تھا تمام جھگڑوں کا تصفیہ متفقہ طور پر ہوا۔ اور کمیٹی اُسکے شایع کردینے کا اختیار دے کر برخاست ہوئی۔ کمیٹی کا ملتوی شدہ اجلاس پھر ۳ دسمبر کو ہوگا۔ جسمیں بعض چھوٹے چھوٹے مسائل پر بحث کرکے اُن کا فیصلہ کرلیا جائے گا۔ اور اُسکے بعد ۴ دسمبر کو کمیٹی کی رپورٹ کانفرنس کے سامنے پیش کرکے اُن تجاویز پر قطعی طور پر منظور کیا جائے گا۔ ڈاکٹر مونجے صدر ہندو مہا سبھا اس سمجھوتہ میں خود شریک تھے اور مجھے یقین ہے کہ وہ نہایت دیانت داری اور صدق دلی سے اس سمجھوتہ پر قایم رہیں گے اور میرا یہی خیال سکھوں کے بارہ میں بھی ہے۔ مسلمانوں سے مجھے پوری توقع ہے کہ اس پر وہ قایم رہیں گے۔ نواب محمد اسمٰعیل خاں سابق صدر آل انڈیا مسلم کانفرنس، شیخ عبد المجید سندھی صدر آل انڈیا خلافت کانفرنس اور دیگر مسلم زعماء نے بھی متحد ہوکر جداگانہ انتخاب کا مطالبہ چھوڑ دیا اور ہندوؤں نے ان کے وہ ۱۴ مطالبات جن کیلئے وہ مدت سے کوشش کر رہے تھے مخلوط انتخاب کے بدلے منظور کرلیے اس لئے اس بات کا ہرگز امکان نہیں کہ کوئی مسلمان بھی اس سمجھوتہ کو تسلیم کرنے سے انکار کرے مجھے توقع ہے کہ دہلی میں مسلمانوں کی ایک جماعت نے جو عاجلانہ فیصلہ کیا ہے۔ اُس میں بھی ترمیم ہوجائے گی اور اپنی جماعت کی توقیر اور مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ اس سمجھوتہ کی حمایت کریں گے۔ اور مخالفین کو بعد میں پچھتانا پڑیگا

پنڈت مالویہ کا لندن کو دوسرا برقیہ

الہ آباد ۲۳ نومبر ۔ پنڈت مدن موہن مالویہ نے لندن کو ایک بحری برقیہ ارسال کرکے اعلان کردیا ہے کہ اتحاد کانفرنس کے متعلق جو انہوں نے پچھلا برقیہ بھیجا تھا وہ بالکل صحیح و درست ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ تمام مسائل متفقہ طور پر حل کردیے گئے ہیں۔ ڈاکٹر مونجے کانفرنس کی ایک جماعت سے ذمہ دارانہ تعلق رکھتے تھے۔ اور میرا خیال ہے کہ وہ اپنے فیصلہ کا احترام کرتے ہوئے اس سے منسلک رہیں گے۔ اسی طرح سکھ بھی اپنے قول و قرار کا پاس کرینگے۔ نیز مجھے پوری توقع ہے کہ مسلمانوں کی جماعت بھی اس تصفیہ کا احترام کرے گی۔ مجھے یقین ہے کہ دہلی میں بعض مسلمانوں نے تیزی اور عجلت کو راہ دیکر جو فیصلہ صادر کیا ہے اسپر نظرثانی کی جائے گی۔ اور مسلمان میثاق الہ آباد پر پورے طور سے کاربند ہوں گے جو لوگ اس کے خلاف شورش برپا کر رہے ہیں اُنہیں ناکامی اور مایوسی کا منھ دیکھنا پڑے گا۔

بحکم جناب بالو رادھا کشن چودھری صاحب اڈیشنل منصف بہادر کانپور

سمن بغرض قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ ۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۸۳۴ سنہ ۱۹۳۲ء

عدالت منصفی اکبر پور مقام کانپور

پنڈت کشن لال عمر تخمیناً ۴۵ سال ولد پنڈت دیبی دیال قوم برہمن ساکن انور گنج شہر کانپور — مدعی

بنام سایر سنگھ عرف منی سنگھ — مدعاعلیہ

بنام سایر سنگھ عرف منی سنگھ عمر تخمیناً ۴۴ سال ولد نامعلوم قوم ٹھاکر ساکن ناچگھر کہنہ کانپور — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت تخلیہ و کرایہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۴ ر دسمبر سنہ ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا بمعرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں۔ اور آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جنپر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۳ ر ماہ نومبر سنہ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا۔

بحکم گنگا سروپ منصرم

عدالت منصفی کانپور

بمبئی کونسل میں آرڈیننس بل پر بحث و تمحیص

مسودہ کی حمایت میں گورنر بمبئی کی تقریر

بمبئی ۲۲ر نومبر بمبئی کونسل کے آج سہ پہر کے اجلاس میں گورنر بمبئی نے اپنی تقریر میں کہا :-

کانگرس کے چیلنج نے جو ابھی تک .. ختم نہیں ہوا اس بات کی ضرورت پیدا کر دی ہے کہ آرڈیننس کے تعویق کیے ہوئے بعض خصوصی اختیارات کا دور قایم رہے آج کا زیر بحث مسئلہ نہایت اہم ہے - جس پر موجودہ حالات پر قابو پانے اور حکومت کا اقتدار قایم رکھنے کا دارومدار ہے - جنوری سنہ ۳۲ء میں لیڈروں کی تحریک کا مقصد انقلاب اور حکومت کا تختہ الٹ دینا تھا - انہوں نے حکومت کو مجبور کر دیا کہ آرڈیننس نافذ کر کے اُن کی ان دھمکیوں کا انسداد کرے - اور اس تحریک کو دبا دے - امید کیجاتی تھی کہ میثاق دہلی کے بعد سول نافرمانی کی تحریک رک جائے گی لیکن بہت جلد واضح ہو گیا کہ اس میثاق کی چنداں پرواہ نہیں کی گئی - کیونکہ کانگریس کی سرگرمیاں پھر جوش و خروش سے شروع ہو گئیں - کانگریس کی اکثریت نے اسے بھلا دیا اور دم بھر میں پھر سول نافرمانی شروع کر دی گئی - میثاق دہلی پر دستخط کرنے کے صرف ۲ دن بعد مسٹر ولبھ بھائی پٹیل نے بمبئی کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں دو ماہ کیلئے اپنی شمشیر نیام میں رکھ لینی چاہئے - لیکن خیال رہے کہ ہماری شمشیر نیام میں پڑی پڑی زنگ آلودہ نہ ہو جائے - چند روز کے بعد بمبئی میں پنڈت جواہر لال نے کہا کہ میثاق دہلی کا مطلب منطقی طور پر یہ نہیں کہ حکومت اور ہمارے مابین ابدی امن کا معاہدہ ہو چکا ہے - لوگوں کو چاہئے کہ وہ اپنی جنگ بدستور جاری رکھیں تاکہ گھمسان یا معرکہ میں وہ اپنے جوہر بھول نہ جائیں - اور زیادہ دلیرانہ ہو کر لڑیں - اس کے بعد اس زمانہ میں جب مہاتما گاندھی ایک مقام میں اصلاحات اور نئے آئین حکومت کا مسودہ تیار کر رہے تھے - ان کے حامی ہندوستان میں خطرناک اور خوفناک تحریکیں شروع میں مصروف اور ان کا مقصد محض حکومت کو تہ و بالا کرنے کا تہا جس سے حکومت کو کافی خطرہ پیدا ہو گیا - چنانچہ ان سرگرمیوں نے ظاہر کر دیا کہ میثاق دہلی محض ایک دکھاوا تھا اور دراصل کانگریس بدستور اپنی سرگرمیوں میں مصروف عمل تھی اور حکومت کے اس وقت کے قوانین اور اور تعزیرات میں چونکہ کوئی ایسا حربہ نہ تہا - جس سے اُن سرگرمیوں کو فوراً روکا جاتا - اس لئے آرڈیننس نافذ کرنے پڑے -

ان آرڈیننسوں کے اثر کا یہ نتیجہ ہوا کہ پریزیڈنسی اور گجرات کے علاقہ میں ایکبار پھر امن پیدا ہو گیا - اور وہ واقعات رک گئے جن سے بمبئی بدنام ہو رہا تہا - حکومت کو ان آرڈیننسوں کی مدد سے معاملہ وصول کرنے میں بہت سہولت ہو گئی عدم تعاون کی زد بھی روک لی گئی - اور امن پسند حکومت کے امن پسند لوگوں کو خدا خدا کر کے آرام نصیب ہوا - امن قائم کے پیدا ہونے کے بعد آرڈیننس کے اختیارات خصوصی کی میعاد ختم ہونے والی تھی - لیکن چونکہ ابھی اُن اختیارات کے بغیر کانگرس کی شورش کو نہیں دبایا جا سکتا تہا - اس نے اُن اختیارات کی میعاد میں مزید توسیع کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے اور ایوان کے سامنے ان اختیارات کا بل پیش کیا گیا ہے - گو تحریک کی نافرمانی کافی حد تک دبائی جا چکی ہے تاہم اسکے محرک ابھی اپنے ارادوں سے باز نہیں آئے اور اگر آرڈیننس منسوخ ہو گئے تو تو اُن کی سرگرمیاں از سر نو شروع ہو جائیں گی - ابھی تک بمبئی کے مضافات اور کنارا ڈسٹرکٹ میں سرگرمیاں کسی حد تک جاری ہیں - خدا کے فضل سے پریذیڈنسی دہشت انگیزی کے مرض سے محفوظ ہے صرف ایک مرتبہ کلابہ کے سٹی ویژنل مجسٹریٹ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا بل کی دفعات محض اس قسم کی سرگرمیوں کے موجودہ اور آئندہ امکان کے تدارک کیلئے ہیں - حکومت چاہتی ہے کہ آئندہ حکومت کرنے والوں کیلئے نہایت مکمل اور بہتر حالت میں کام کرنے والے قانون موجود ہوں - اسلئے ایوان سے امید کیجاتی ہے کہ اس بل پر پورے غور و خوض سے کام لیا جائے گا -

ڈاکٹر مونجے کیطرف سے ہندو مہاسبھا کی پوزیشن کی صراحت

دہلی - جدید - ۲۲ر نومبر ڈاکٹر مونجے نے مندرجہ ذیل بیان پریس کو اشاعت کیلئے بھیجا ہے :-

مسٹر راجگوپال اچاریہ کے بیان سے اور خاص کر اُن کے بیان کے اُس حصہ سے جو مہاسبھا سے تعلق رکھتا ہے جس پر اِلہ آباد کانفرنس کے دوران میں بحث کی تھی - ایک طرح کی غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے - ہندو سبھا کے خیر خواہوں اور سرگرم کارکنوں کی طرف اعتراضات کیے گئے ہیں - میں چاہتا ہوں کہ اس غلط فہمی کو دور کر کے اصل بات قابل فہم بتا دی جائے - مہاسبھا اور ہیں اکثریت والی جماعت کی آئینی اکثریت اور جداگانہ انتخاب کے اصول کے سخت خلاف ہیں - مہاسبھا سندھ کی علیحدگی پر بھی چند خاص وجوہ کی بنا پر معترض تھی - جو سب کو معلوم ہیں - اور جن کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے - الہ آباد کانفرنس میں شامل ہو کر آپس میں باعزت سمجھوتہ کی تجویز دریافت کرنے کی کوشش کی - کانفرنس میں صرف دو صوبوں بنگال اور پنجاب کے سکھ اور مسلم نمایندے مدعو تھے اور اسپر مہاسبھا کو اعتراض تھا - لیکن مسلمانوں کی آئینی اکثریت سے اتفاق کر لیا گیا - اسکے بعد سندھ کا مسئلہ تسلیم کر لیا گیا - چنانچہ سبھا کے تین اعتراض کو یوں روک دیا گیا یہانتک کہ ان صوبوں میں سے کسی نے بھی اس تصفیہ کی مخالفت نہیں کی - اور اسکے بعد مرکزی اسمبلی میں مسلمانوں کی نمایندگی کو کم کر کے ۳۲ فیصدی کیا گیا چنانچہ مخلوط انتخاب کا مجوزہ فارمولا پبلک کے سامنے پیش کیا گیا ہے اب اس فیصلہ پر مختلف فرقوں کی طرف سے مہر تصدیق کا ثبت ہونا باقی ہے - مسلم جماعتوں کا جہاں تک تعلق ہے - مسلم لیگ کی مجلس عاملہ آل پارٹیز مسلم کانفرنس اور جمعیت العلماء کانپور نے اس سمجھوتہ کو ناقابل تسلیم قرار دیا ہے -

سندھ کے ہندو اور بنگال و پنجاب کے ہندو و سکھ باقی رہ گئے ہیں - لیکن روز روشن کی طرح سے ظاہر ہے کہ اگر مسلمانوں نے اس فیصلہ کو ٹھکرا دیا تو باہمی مناقشات بدستور رہیں گے -

آرڈیننس کی حکومت

کے خلاف ۱۴ ممالک کا متفقہ احتجاج

بین الاقوامی لیگ جنیوا کی ہنگامہ خیز قرارداد

جنیوا - ہندوستان کے متعلق بین الاقوامی کمیٹی نے ذیل کا بیان شایع کیا ہے - اسپر ۱۴ ممالک کے نمایندوں کے دستخط ہیں - اور ۱۰ اکتوبر کو جنیوا میں بین الاقوامی لیگ کے اسمبلی کے ہر ایک رکن کو دیا گیا -

ہم دستخط کنندگان ذیل جو بین الاقوامی کمیٹی متعلق ہندوستان کے ممبر ہیں - اور جو جنیوا میں قایم کی گئی ہے اور جو تمام دنیا کی بڑھتی ہوئی رائے عامہ کی نمایندہ ہے ہندوستان کی خطرناک حالات کیطرف جس سے حکومت کے دو ممبروں کا تعلق ہے - بین الاقوامی لیگ کے تیرھویں اسمبلی کے مندوبین کی توجہ مبذول کراتے ہیں کیونکہ ہم جنیوا میں سیاست کی متلاشی ہیں کہ دنیا کے تعاون کو ترقی دے کر اسلحہ کی تخفیف کرنا چاہتی ہیں - اور اس بات کا احساس کیے بغیر نہیں رہ سکتیں کہ مشرق و مغرب کے درمیان اختلافات کی جو خلیج روز بروز وسیع ہوتی جا رہی ہے وہ اس ملک میں دنیا کی صلح کیلئے خطرے کا سبب ہے اور جسکا آغاز منچوریا کے واقعات سے ظاہر ہوتا ہے

میری زندگی ہندو مذہب کی اصلاح کیلئے وقف ہو چکی ہے

یرو داجیل سے مہاتما گاندھی کا اعلان

بمبئی ۲۲ر نومبر - ایوننگ نیوز آف انڈیا پونا کے نامہ نگار کی ملاقات کی دوران میں مہاتما گاندھی نے اس سوال کے جواب میں کہ وہ آیا اپنا تمام وقت اچھوتوں کیلئے وقف کر چکے ہیں - مہاتما گاندھی نے کہا -

میں نہیں کہہ سکتا کہ آیا میرا ارادہ اسوقت بھی ہے اور نہ ہی ایسا ہو سکتا ہے - مجھے صاف طور پر یہ کہہ دینا پڑتا ہے کہ میری زندگی ہندو مذہب کی اصلاح کیلئے وقف ہو چکی ہے لیکن اسکے ساتھ ہی مجھے اور باتوں کی طرف بھی توجہ کرنی ہے - بایں ہمہ میں اپنی زندگی کو متعدد مختلف مہمات کیلئے سر کرنے میں تقسیم کرنے کے قابل بھی نہیں سمجھتا - کیونکہ میری میری زندگی صرف ایک زندگی ہے - اور میری ایک ہی سطح سے تمام سرگرمیوں کا ظہور ہوتا ہے - میری زندگی کا مقصد اولین تلاش حق اور امن پسندی ہے - خواہ اس میں کوئی بہت بڑی اہم بات ملحوظ ہو یا بالکل معمولی ہی ۔

مرکزی ذمہ داری کے بغیر ہندوستان مطمئن نہیں ہو سکتا

ڈاکٹر امبیدکار کا بیان

لنڈن ۲۰ر نومبر ڈاکٹر امبیدکار نے رائٹر کے نمایندے سے ملاقات کے دوران میں کہا :-

میں خوش ہوں کہ فرقہ وارانہ تصفیہ کا سنگ گراں ہٹ گیا اور سابق کانفرنسوں کے تحفظات کے بغیر آئینی مسائل پر بحث کرنے کی راہ صاف ہو گئی ہے مجھے امید ہے کہ گول میز کانفرنس کا نتیجہ برطانیہ اور ہندوستان دونوں کیلئے یکساں نفع بخش ہوگا معاہدہ پونا کے پیش نظر مجھے کسی خاص مفاد کی ترجمانی اور حمایت نہیں کرنی ہے - لیکن بریجنوں کے حقوق کے تحفظ کیلئے چند فرقی ترامیم پیش کراؤں گا - کانفرنس کے نتیجہ میں جو مجلس وضع آئین کیلئے معرض وجود میں آئے گی - اُس سے ان ڈیڑھ کروڑ اچھوتوں کے مفاد کو بھی تعلق ہوگا - جو ریاستوں کے باشندے ہیں اور معاہدہ پونا میں شامل نہیں ہیں -

جدید آئین بلا تاخیر توقف نافذ کر دیا جائے گا - اور اس میں مرکزی ذمہ داری محض اصولاً ہی نہیں بلکہ صوبجاتی خود مختاری کیساتھ شامل ہے - صحیح الخیال ہندوستانی ان تحفظات کی مخالفت نہیں کریں گے - جو زمانہ انتقال اختیار کے لئے ضروری ہے - لیکن وہ اس سے ہرگز مطمئن نہیں ہو سکتے - کہ آئین نافذ کر کے مرکزی ذمہ داری کو ملتوی کر دیا جائے یا اُسے ایسے امور پر منحصر کیا جائے جو خود بخود وقوع میں آنے والے نہ ہوں -

کونسل آف اسٹیٹ کے جدید صدر

دہلی ۲۲ر نومبر ہندوستان کے گورنر جنرل اور وائسرائے نے آنریبل سر مانک جی دادا بھائی کے - سی - آئی - ای کو سر ہنری مانکرف اسمتھ کے بجائے کونسل آف اسٹیٹ کا صدر مقرر کرنا منظور کر لیا ہے -

اِتحاد کانفرنس کمیٹی الہ آباد

کامل نمایندہ کانفرنس تھی

ڈاکٹر محمود اور پنڈت گوبند مالویہ کا اعلان

الہ آباد - ۲۱ر نومبر - پنڈت گوبند مالویہ اور ڈاکٹر محمود جنرل سکریٹری مصالحت کانفرنس الہ آباد نے ذیل کا بیان پریس کو بغرض اشاعت ارسال فرمایا ہے :-

اتحاد کانفرنس کمیٹی کی حسب ہدایت ہم نے کمیٹی کے مجوزہ فیصلہ کی اصل تمام و کمال شایع کر دی ہے - ہم یہاں بتلا دینا چاہتے ہیں کہ یہ کمیٹی کامل نمایندہ کانفرنس تھی - اور اسکا بدیہی ثبوت یہ ہے کہ اس کانفرنس کے تمام ملک کے ۱۲۱ نمایندے شریک ہوئے جن میں ۶۲ ہندو اور ۳۹ مسلمان ۱۱ سکھ اور ۸ ہندوستانی عیسائی تھے - نیز یہ ارکان ذیل کی جماعتوں کے روح رواں اور اصل نمایندے شمار کیے جاتے ہیں -

ہندو مہا سبھا - راشٹریہ ہندو سبھا - پنجاب انڈین نیشنل برو - نیشنلسٹ - تجارتی زمینداران - سندھ ہندو سبھا - آل انڈیا خلافت کمیٹی - آل انڈیا مسلم کانفرنس آل انڈیا مسلم نیشنلسٹ پارٹی - آل انڈیا مسلم لیگ - آل پارٹیز کانفرنس - مسلم یوتھ لیگ جمعیۃ العلماء ہند - پنجاب احرار پارٹی - آل انڈیا شیعہ کانفرنس سرحدی سکھ لیگ - سکھ خالصہ دربار - سکھ نیشنلسٹ - بیرون پنجاب کے بہاروں کے نمایندے اور ہندوستانی عیسائی کمیٹی کی منظور کردہ قراردادیں مذکورہ صدر جماعتوں کی طویل بحث و تمحیص کے بعد اور غور و خوض کی نتائج ہیں - ہر قرارداد اسوقت منظور کی گئی - جب تمام جماعتوں کے نمایندے پورے طور پر مطمئن ہو گئے - کہ جن جماعتوں کی نمایندگی وہ کر رہے ہیں اُن کے تحفظات بالکل کامل و اکمل ہیں - انہوں نے الہ آباد سے رخصت ہوتے وقت وعدہ کیا کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے سامنے کانفرنس کمیٹی کی متفقہ قراردادیں پیش کریں گے - اس کے بعد ۲۴ دسمبر کی کانفرنس میں اُنکے خیالات کی ترجمانی کریں گے کانفرنس ان تمام امور اور خیالات پر کافی غور کرنے کے بعد کوئی آخری فیصلہ صادر کریگی

آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس

لاہور - ۲۲ر نومبر - دیوان بہادر راجہ نریندر ناتھ صاحب ایم اے ایل سی نے آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس کی مجلس استقبالیہ کی صدارت قبول فرمائی اس کانفرنس کے منتخب صدر غالباً ڈاکٹر ضیاء الدین احمد - ایم - اے - ایم - ایل - اے سی - آئی ای ہوں گے - اور اس سلسلہ میں اُن سے خط و کتابت جاری ہے -

تیسری گول میز کانفرنس کی کارروائی

کیا مرکز میں فرقہ وارانہ نیابت کا فیصلہ بھی حکومت کریگی

لندن ۲۳ر نومبر - ۲۱ر نومبر کو گول میز کانفرنس میں آج فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ پر غور کیا گیا - اور لوتھین کمیٹی کی یہ سفارش کہ صوبجاتی مجالس آئین ساز میں حق رائے دہی کے معیار کو براہ راست ووٹ تک وسیع کیا جائے عام طور پر منظور کیگئی -

یہ بھی تسلیم کیا گیا کہ رائے دہی کا بنیادی اصول اس اصلاحات کو قرار دیا جائے جس کی فرنچائز کمیٹی نے سفارش کی ہے اور یہ کہ اچھوتوں کے ووٹوں کا تناسب اچھوتوں کے ہر صوبہ کی آبادی کا دس فیصدی تناسب قرار دیا جائے

وفاقی مجلس مقننہ ہند کی نمایندگی کا مسئلہ!

۲۳ر نومبر کو آج جب گول میز کانفرنس نے وفاقی جمعیۃ مقننہ یوروپین تجارتی طبقہ کی نمایندگی پر بحث کی اسکا اظہار کیا گیا کہ اگر ان مفاد کو کافی نمایندگی نہ دی گئی تو ان کو سیاسیات میں حصہ لینے کے لئے کوئی شے راغب نہیں کرے گی -

اس امر پر بھی زور دیا گیا کہ مبیئی کے مالکان کارخانجات کو بھی کافی نمایندگی دی جائے - زمینداروں کی نمایندگی کے متعلق لوتھین کمیٹی کی سفارشات متفقہ طور پر منظور کرلی گئیں -

آج ۱۵ مندوبین نے تقریریں کیں - اجلاس تمام دن جاری رہا - کانفرنس نے اس امر پر اتفاق ظاہر کیا کہ لوتھین کمیٹی کی سفارش کے مطابق وفاقی جمعیۃ مقننہ میں برطانوی ہند کی پست اقوام کی نشستوں کیلئے تعلیم کو رائے دینے کا معیار قرار دیا جائے

عورتوں کو حق رائے دہی

لاسلکی پیغام مظہر ہے کہ گول میز کانفرنس نے کل عورتوں کے حق رائے دہی پر بحث ختم کر دی -

تعلیم اور جائداد کے معیار پر ۲۱ مرد رائے دہندگان کے مقابلہ میں ایک خاتون - اور عورتوں کی حق رائے دہی کے سلسلہ میں ابتدائی تعلیم کے بجائے محض حرف شناسی کو ترجیح دی جائے - کیونکہ اسطرح رائے دہندگان کی تعداد میں اضافہ ہوجائے گا -

بیویوں اور بیواؤں کے حق رائے دہی پر بحث میں اختلاف پایا گیا - اور اس حق پر متعدد اعتراضات اٹھائے گئے - بالآخر یہ قرار پایا کہ اس معاملہ پر مزید بحث اور غور وخوض کیا جائے براہ راست ووٹ دینے کی حمایت کی گئی -

لندن ۲۴ر نومبر گول میز کانفرنس نے کل اپنے اجلاس میں تجارت مزدوروں اور زمینداروں کے مفاد کی خاص نمایندگی کی حمایت کی - بعض ارکان نے یہ رائے ظاہر کی کہ مزدوروں کے لئے آٹھ نشستیں بہت کم ہیں - چند دیگر اصحاب نے اس رائے سے اتفاق نہیں کیا - اور کہا کہ ممکن ہے پست اقوام میں سے بھی بعض مزدور نمایندے منتخب ہوں - کانفرنس نے یہ خیال کیا کہ مزدوروں کیلئے جو نمایندگی تجویز کی گئی ہے اس کے کافی ہونے کے سوال پر حلقہ ہائے انتخاب کی مزید تحقیق کی روشنی میں غور کیا جائے گا

کانفرنس نے وفاقی بالائی ایوان پر بھی بحث کی - اور یہ فیصلہ کیا کہ اگر چھوٹی اقلیتوں کی نیابت کے سوال کا اطمینان بخش سوال حل ہوجائے تو برطانی ہند کے نمایندوں کا انتخاب صوبجاتی مجالس قانون ساز واحد قابل انتقال رائے (سنگل ٹرانسفر ایبل ووٹ) کے ذریعہ کریں گی -

مسلم مندوب کیجانب سے انتباہ

ایک مسلم مندوب نے اس امر کو ظاہر کیا کہ مسلمان اس طریقہ انتخاب پر خود کو اس وقت تک پابند نہیں کریں گے جبتک انہیں یہ یقین نہ ہوجائے کہ اس کا تمام ایوان میں فرقہ وارانہ نیابت پر کیا اثر پڑے گا -

بالائی ایوان میں خاص نمایندگی نہیں ہوگی

کانفرنس نے طویل بحث وتحیص کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ بالائی ایوان میں کسی خاص مفاد کی نمایندگی نہ کی جائے -

مرکزی مجالس قانون ساز میں فرقہ وارانہ نیابت

مرکزی مجالس قانون ساز کے سائز پر بہت کچھ اختلاف رائے پایا گیا بالآخر اس سوال پر بحث ملتوی کردی گئی تاکہ مندوبین غیر رسمی طور پر کوئی متفقہ فیصلہ کرسکیں - مباحثہ کے دوران میں بالواسطہ طور پر فرقہ وارانہ نیابت کا سوال بھی پیدا ہو - لیکن اس کی نسبت بھی یہی فیصلہ کیا گیا کہ مندوبین غیر رسمی بحث کرکے کوئی متفقہ حل پیش کرسکیں -

مرکزی مجالس قانون ساز کا سائز

مرکزی مجالس قانون ساز کے سائز پر جو اختلاف رائے موجود ہے اسکی کئی صورتیں ہیں اول تو ریاستیں متفق نہیں ہیں - بعض ریاستی نمایندے تو کمیٹی کی سفارشات کی تائید کرتے ہیں - لیکن اسکے برخلاف زیادہ چھوٹی اور کم درجہ کی حیثیت رکھنے والی مجالس کے قیام کی زبردست حمایت کیگئی جہانتک برطانوی ہند کا تعلق ہے اکثر مندوبین لوتھین کمیٹی کی سفارش کو پسند کرتے ہیں - مسلم نمایندوں کو اعتراض ہے کہ ریاستہائے ہند کو مرکزی مجالس قانون ساز میں اتنا زیادہ پاسنگ دیا جائے جو انکی شماری طاقت سے بہت زیادہ ہو -

معلوم ہوا ہے کہ مسلم مندوبین کی تجویز یہ ہے کہ ریاستی نشستوں کی تعداد ریاستی آبادی کے تناسب سے مقرر کی جائے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مسلمان برطانی ہند کی نشستوں کا ۲۵ فیصدی حصہ ریاستوں کو دینے کیلئے تیار ہیں - بشرطیکہ ریاستیں معاہدہ کے ذریعہ انکی نمایندگی کو ۱/۳ میں پورا کردیں - مسلمانوں کے اس مطالبہ کو ابتک تسلیم نہیں کیا گیا ہے - ریاستوں کو پاسنگ دینے کے متعلق اعتراض ہیں سر اے پی پیٹرو بھی شریک ہیں جنکا خیال ہے کہ مسلمانوں کے مطالبہ کو پورا کرنے اور مخصوص مفاد کو نمایندگی دینے کے بعد اتنی کم رہ جائے گی کہ دیگر اقوام ومفاد کی نمایندگی بمشکل سے پوری ہوسکے گی -

ایک دوسری دقت سرہنری گڈنی کے اس مطالبہ سے پیدا ہوگئی ہے - کہ بالائی ایوان میں چھوٹی اقلیت کی نمایندگی کا ضروری انتظام کیا جائے -

معلوم ہوا ہے کہ برطانوی حکومت کی جانب سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ وہ ان اختلافات کا تصفیہ نہیں کرنا چاہتی - لیکن اگر مندوبین باہمی طور پر کوئی متفقہ فیصلہ نہ کرسکے تو وہ مرکز میں نیابت اور اسکے سائز کا فیصلہ کردیگی اس اعلان کے بعد مندوبین نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ ان اختلافات کا تصفیہ غیر رسمی گفتگو میں کریں - اور اسطرح جو حل دریافت ہو وہ کانفرنس کے سامنے پیش کردیا جائے -

مزید تفصیلات

رپوٹر کا بیان ہے کہ کل کی کارروائی میں جو قدرے رکاوٹ پیدا ہوگئی تھی - اسکی وجہ سے وہ گول میز کانفرنس کی سرگرمیوں سے جمود نہیں پیدا ہونے دیا جائے گا -

لوتھین کمیٹی کی رپورٹ سے جو مسائل پیدا ہوئے تھے تقریباً ان سب پر کمیٹی بحث ختم کرچکی ہے اور اب ایجنڈے کے دوسرے عنوان یعنی طریق رائے دہی اور وفاقی مجالس قانون ساز کے سائز پر بحث شروع کرے گی رپوٹر کا خیال ہے کہ مندوبین نے مرکز میں فرقہ وارانہ نیابت اور لجسلیچر کے سائز کے متعلق غیر رسمی طور پر کوئی متفقہ طور پر فیصلہ کرنے کی جو اعلان کیا ہے وہ امید افزا ہے اور توقع ہے کہ مندوبین اپنی مساعی میں کامیاب ہوگئے ہیں -

مرکزی وصوبجات کے تعلقات

کانفرنس نے کل مرکز وصوبجات میں آئینی تعلقات کے سوال پر بحث کی اور قرار پایا کہ مجلس واضع دستور وفاقی (فیڈرل سٹرکچر کمیٹی) کی دوسری جلد میں جن صیغہ جات کی تفصیل مرکزی صوبجات کے باہمی تعلقات کے سلسلہ میں پیش کی ان پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو حسب ذیل اصحاب پر مشتمل ہو -

لارڈ پیل صدر - سر تیج بہادر سپرو - چودھری ظفر اللہ خاں سر اکبر حیدری - سر سو بہادی مہتا - سر اے پی پیٹرو - مسٹر سرکار لارڈ ریڈنگ - سر سموئیل ہور - اور مسٹر ٹیلر -

اس کمیٹی کا اجلاس کل منعقد ہوگا - گول میز کانفرنس کا اجلاس ۲۸ر نومبر کیلئے ملتوی کر دیا گیا ہے - جبکہ کمیٹی کی رپورٹ پر غور وفکر کیا جائے گا -

---

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۴۵

بعدالت جناب منشی مرلیدھر صاحب اسسٹنٹ کلکٹر بہادر درجہ دوم مقام ڈیراپور ضلع کانپور

بابو شیتل سہائے　　مدعی

بنام منا سنگھ وغیرہ　　مدعاعلیہ

بنام منا سنگھ و زینت سنگھ و برما سنگھ پسران کندن سنگھ ٹھاکر ساکن ڈونڈولی پرگنہ ڈیراپور مدعاعلیہم

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ یکم دسمبر ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام ڈیراپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو - اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے - پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جنپر تم تائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو -

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا -

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۹ر ماہ نومبر ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا

مہر عدالت　　(دستخط حاکم عدالت)

مولانا شوکت علی کی سر آغا خان سے ملاقات

لندن ۲۲ر نومبر کل صبح مولانا شوکت علی نے ڈاکٹر انصاری سر شعیب قریشی اور سر شفاعت احمد خاں سے ملاقات کی بعدہٗ آپ نے ہز ہائی نس سر آغا خان، سر تیج بہادر سپرو - سر محمد اقبال اور مسٹر جناح سے ملاقات فرمائی -

---

حکم امتناعی درحالیکہ جائداد غیر منقولہ بعلت اجرائے ڈگری قابل قرقی ہو

(آرڈر ۲۱ - قاعدہ ۵۴)

بعدالت مال اجلاس جناب بابو مرلیدھر صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم مقام ڈیراپور ضلع کانپور

مقدمہ نمبر ۱۸ بابتہ ۱۹۳۲ء

چودھری رام نراین　　مدعی

بنام لچھمن　　مدعاعلیہ

بنام لچھمن وکاشی پسران رگھونندن ولد نعصر ولد رگھونندن برہمن مصر ساکن بچت جو پرگنہ ڈیراپور

ہرگاہ آپنے ایفا اس ڈگری کا نہیں کیا جو آپ پر بتاریخ ۷ر ماہ اپریل ۱۹۳۰ء بمقدمہ نمبر ۹۰۴ ۱۹۳۰ء بحق ڈگری دار مدعی بابتہ مبلغ 9-1-13 علاوہ خرچہ وسود آیندہ صادر ہوئی تھی لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ آپ یعنی لچھمن وغیرہ مذکور تاوقتیکہ حکم ثانی اس عدالت سے صادر ہو جائداد مصرحہ فرد تعلیقہ منسلکہ کو بذریعہ بیع یا ہبہ کے یا اور طور پر منتقل کرنے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں - اور تمام اشخاص جائداد مذکور بذریعہ خرید یا ہبہ کے یا اور طور پر لینے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں -

آج بتاریخ ۲۴ر ماہ نومبر ۱۹۳۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا - تاریخ پیشی ۱۰ر دسمبر ۱۹۳۲ء

دستخط حاکم عدالت　　مہر عدالت

فرد تعلیقہ

ایک قطعہ مکان تعمیر خام محدود ذیل معہ صحن ودروازہ واقع موضع بچت جو پرگنہ ڈیراپور - پورب - مکان چھتر سنگھ پچھم - راستہ - اتر - صحن دروازہ مکان ہذا - دکھن - مکان

Dhariwal Shrikrishna

322 Lohi

REGISTERED

اس نشان لیبل کا دھیان رکھئے

یہ ایک خوبصورت لوئی نظر آتی ہے ہاں - واقعی!

Dhariwal

دھاریوال

کی

خالص اونی لوئی نمبر ۳۲۲

جوکہ ہندوستان میں کاتی بنی رنگی اور تیار کیجاتی ہے

مقامی ایجنٹ

امپیریل ایجنسی جنرل گنج کانپور

مفت نمونوں کے لئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۳۲ کو لکھیں

دی نیو ایجرٹن اولن ملز

دھاریوال پنجاب

تجاویز منظور شدہ پراونشل مسلم ایجوکیشنل کانفرنس اجلاس نہم

منعقدہ ۲۹ و ۳۰ر اکتوبر ۱۹۳۲ء بمقام بریلی

نمبر۱۔ اس کانفرنس کی رائے میں ضروری ہے کہ اسلامیہ ہائی اسکول اور اسلامیہ انگریزی مڈل اسکولوں کے ہیڈ ماسٹر اور منیجر صاحبان کا ایک جلسہ بدایوں میں تعطیل ایسٹر میں منعقد ہو۔ اور نظامی صاحب جائنٹ سکریٹری کانفرنس اس کے کنوینر مقرر ہوں۔ یہ جلسہ اُن تمام مشکلات پر جس میں گرانٹ اِن ایڈ اور عمارات وغیرہ کے گرانٹ کی دقتیں شامل ہیں۔ اور جو اسلامیہ اسکول کے منیجروں کو متفقہ طور پر پیش آئی ہیں غور کرے گا۔ ان امور پر بھی غور کرے گا کہ جس سے ان مدارس میں باہمی اتحاد بڑھے۔

محرک۔ خان بہادر مولوی عبدالرحمن صاحب ایم۔ ایل سی

موئد۔ مولوی محمد منصور صاحب ہیڈ ماسٹر مشن اسلامیہ ہائی اسکول بدایوں۔

" مولوی ارشاد علی خاں صاحب ہیڈ ماسٹر فیض عام اسکول میرٹھ۔

(رزولیوشن پاس ہونے پر خانصاحب مولوی نثار بخش صاحب قادری سکریٹری مشن اسلامیہ ہائی اسکول نے منیجروں و ہیڈ ماسٹروں کے جو اس جلسہ میں شریک ہوں گے قیام و طعام کا انتظام اپنے صرف سے کرنیکا وعدہ کیا)

نمبر۲۔ مسلمان اساتذہ کی تعداد پرائمری اسکول مڈل اسکول ہائی اسکول اور کالجوں میں بہت کم ہے اور اس کمی کی وجہ سے مسلمانوں کی تعلیم کو نقصان پہونچا ہے اس کانفرنس کی رائے میں نہایت ضروری ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ ٹریننگ اور گورنمنٹ سنٹرل ٹریننگ اسکولوں میں جو ورنا کیولر مدارس کے استادوں کیلئے ہیں مسلمانوں کا کم سے کم ایک انتہائی تناسب مقرر کیا جائے۔

محرک۔ مولوی حمل علی صاحب ایڈوکیٹ بدایوں

موئد۔ مولوی طفیل احمد صاحب علیگ

نمبر۳۔ اس کانفرنس کی رائے میں نہایت اہم اور ضروری ہے کہ کم سے کم ایک تہائی جگہیں مسلمان طلبا کے لئے ٹریننگ کالجوں اور نارمل اسکولوں میں مخصوص کی جائیں

محرک سید ساجد رضا صاحب

موئد۔ مولوی ارشاد علی خاں صاحب ہیڈ ماسٹر فیض عام اسکول

نمبر۴ اس صوبہ میں تعلیم نسواں اور خاصکر مسلمان لڑکیوں میں بہت کم ہے لہذا یہ کانفرنس گورنمنٹ اور قوم سے ملتجی ہے کہ ضلع کے صدر مقام پر مسلم گرلس ہائی اسکول قایم کیے جائیں تاکہ اُن کی مذہبی اخلاقی تعلیم کا ضروری اور مناسب انتظام کیا جا سکے۔

محرک مولوی محمد یحییٰ صاحب ایم اے ایڈوکیٹ بدایوں

موئد۔ سید الطاف علی صاحب بی اے بریلی۔

نمبر۔ اس کانفرنس کی رائے میں مسلمانوں کی اقتصادی حالت کے لحاظ سے ضرورت ہے کہ گورنمنٹ تعلیمی اداروں کے نصاب تعلیم میں مختلف پیشوں بالخصوص زراعت اور دوسرے صنعتی شعبہ جات کی تعلیم داخل کرے اور نصاب تعلیم کی نظر ثانی کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرے۔ تاکہ وہ نصاب کو اس صورت میں تبدیل کردے جو حقیقی ضروریات زندگی کی تکمیل میں مدد دے

محرک حافظ ہدایت حسین صاحب ایم ایل۔ سی

موئد۔ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب سی، آئی، ای

نمبر۶۔ چونکہ مسلمانوں کی تعلیمی ضروریات کے متعلق گذشتہ سال کے اجلاس کانفرنس میں رزولیوشن نمبر۴ میں یہ طے ہوا تھا کہ ہز اکسیلنسی گورنر صاحب صوبہ متحدہ کی خدمت میں ڈیپوٹیشن جائے اور وہ میموریل پیش کرے لیکن میموریل اب مرتب ہو سکا ہے۔ اس لئے اس کانفرنس کی رائے ہے کہ اب ایک ڈیپوٹیشن جو اراکین ذیل پر مشتمل ہو نومبر آیندہ میں بمقام لکھنو حاضر ہو اور پریسیڈنٹ صاحب کانفرنس اس کی تفصیلات پرایویٹ سکریٹری صاحب ہز اکسیلنسی سے طے کرلیں اور اُن ممبران ڈیپوٹیشن کے اضافہ کا اختیار دیا جائے۔

(۱) نواب زادہ لیاقت علی خانصاحب صدر (۲) آنریری سکریٹری کانفرنس (۳) نواب سر مزمل اللہ خانصاحب بالقابہ (۴) ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب (۵) خان بہادر عبدالرحمن صاحب ایم ایل سی (۶) نواب عُمدہ یار جنگ بہادر (۷) خان بہادر فصیح الدین صاحب ایم ایل سی (۸) مولانا سید طفیل احمد صاحب (۹) مولوی اکرام عالم صاحب وکیل (۱۰) سید یوسف علی صاحب ایم ایل سی۔ (۱۱) جائنٹ سکریٹری کانفرنس

محرک نظام الدین حسین جائنٹ سکریٹری

موئد۔ مولانا سید طفیل احمد صاحب (علیگ)

نمبر۷۔ یہ کانفرنس آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنے دفتر واقع علیگڈھ میں ایک شعبہ معلومات قایم کرے جس میں مختلف صنعتی اسکولوں اور محکمہ جات کے امتحان کے مقابلہ پراسپکٹس اور قواعد مہیا رہیں۔ تاکہ اس شعبہ سے وہ تعلیم یافتہ نوجوان جو تلاش معاش میں سرگردان رہتے ہیں فایدہ اُٹھا سکیں۔

محرک۔ سید الطاف علی صاحب بی۔اے بریلی۔

موئد۔ سید ساجد رضا صاحب بی۔اے۔ ایڈوکیٹ آگرہ

نمبر۸۔ بلحاظ اس امر کے کہ اخبار بینی کا مذاق ملک میں روز بروز ترقی کرتا جاتا ہے۔ اور اخبار نویسی کی تعلیم کا کوئی انتظام صوبہ بلکہ ملک میں نہیں ہے اس لئے یہ کانفرنس کارکنان مسلم یونیورسٹی کو توجہ دلاتی ہے کہ وہ جرنلزم کی ایک کلاس یونیورسٹی کالج میں کھولدے۔

محرک۔ مولوی محمد یحییٰ۔ صاحب ایم۔اے ایڈوکیٹ بدایوں۔

موئد۔ مسٹر عزیز الرحمن صاحب ہاشمی گورکھپور۔

نمبر۹۔ ایڈڈ اسکولوں کی گرانٹ ان ایڈ میں جو تخفیف کیگئی ہے وہ بہت زیادہ ہے اس سے بالخصوص اسلامیہ مدارس کو مشکلات کا سامنا ہوا ہے۔ کیونکہ اسی نسبت سے اُنکو اپنے مدرسین کی تنخواہوں میں جو پہلے ہی سے گورنمنٹ اسکول کے استادوں کی نسبت سے کم تنخواہ پاتے ہیں کمی کرنی پڑی جس سے مدرسین کے طبقہ میں ایک قسم کی بددلی پیدا ہو گئی ہے۔ اس لئے یہ کانفرنس گورنمنٹ صوبہ متحدہ کے محکمہ تعلیم سے درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ اپریل سنہ ۱۹۳۳ء سے گرانٹ ان ایڈ کی تعداد کو بدستور سابق بحال کردے

محرک۔ مولوی ارشاد علی خانصاحب ہیڈ ماسٹر فیض عام اسکول میرٹھ۔

موئد۔ نظامی صاحب بدایونی

نمبر۱۰۔ چونکہ ورنیکولر ایجوکیشن بورڈ میں مسلمانوں کی نمائندگی کافی نہیں ہے۔ اس لئے یہ کانفرنس گورنمنٹ کے محکمہ تعلیم سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اس بورڈ میں پراونشل مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا ایک نمائندہ منتخب کرے۔ تاکہ وہ اسلامی نقطۂ نظر سے نصاب تعلیم بالخصوص تاریخ اور اُردو کی کتابوں کے انتخاب میں مدد دے سکے۔

محرک خانصاحب مولوی محمد حسن صاحب مچھلی شہری

موئد۔ سید الطاف علی صاحب بی۔ اے بریلی۔

نمبر۱۰۔ چونکہ ورنیکولر ایجوکیشن بورڈ میں مسلمانوں کی نمائندگی کافی نہیں ہے۔ اس لئے یہ کانفرنس گورنمنٹ کے محکمہ تعلیم سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اس بورڈ میں پراونشل مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا ایک نمائندہ منتخب کرے تاکہ وہ اسلامی نقطۂ نظر سے نصاب تعلیم بالخصوص تاریخ اور اُردو کی کتابوں کے انتخاب میں مدد دے سکے۔

محرک۔ خانصاحب مولوی سید محمد حسن صاحب مچھلی شہری

موئد۔ سید الطاف علی صاحب بی اے بریلی۔

نمبر۱۱۔ یہ کانفرنس گورنمنٹ صوبہ متحدہ سے درخواست کرتی ہے کہ پوسٹل لائف انشورنس جس میں ہر ملازم گورنمنٹ اپنی زندگی کا بیمہ کرا سکتا ہے اُسکو ایڈڈ ہائی اسکولوں کے مدرسین کے لئے بھی کھولدیا جائے تاکہ اُن مدرسین کیلئے بھی زندگی کا بیمہ کرانے کا ایک محفوظ طریقہ موجود ہو جائے اور انکو کفایت شعاری کی زندگی بسر کرنے کی ترغیب ہو۔

دتّ مکردھوج بٹی

مکردھوج یا چندرا ودے ویدک کی ایک مشہور چیز ہے۔ یہاں تک کہ ہندوستان بھر کے ڈاکٹروں کے افسر یعنی ڈائرکٹر جنرل نے بھی اس کو کھایا اور تعریف کی تھی مگر یہ ایسی چیز ہے کہ جس کو چار روپیہ تولہ سے۔ لے کر پانچ سو روپیہ تولہ تک بنایا جا سکتا ہے اور پھر سب کی شکل ایک ہوگی۔ کوئی پہچان نہیں ہے۔ ولایتی کمپنی مرک نے تو اب اسکو بھی ہندوستان میں بھیجنا شروع کیا ہے اور ایک روپیہ تولہ میں مل سکتا ہے۔ مکردھوج کا دوسرا درجہ رس سندھور بھی ۲ روپیہ تولہ سے لیکر پانچ سو روپیہ تولہ تک بن سکتا ہے۔

مکردھوج کے ہر حصہ ملک سے اشتہارات نکل رہے ہیں اور مریض جب اگر کہتے ہیں کہ مکردھوج بھی کھایا۔ کچھ فایدہ نہ ہوا یا نقصان ہوا تو دل کو افسوس ہوتا ہے۔ اوّل تو مکردھوج اصلی ہونا چاہیے۔ دوسرے چندرادے (مکردھوج) ایک یوگ واہی چیز ہے یعنی جیسی اشیا کے ساتھ ملتا ہے ویسے ہی اوصاف ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اس لئے پورا فایدہ دوسری ادویات کے ساتھ ملاکر اٹھایا جا سکتا ہے۔ بخاروں سے لیکر سب دوسری امراض کے واسطے علیحدہ علیحدہ اس کے نسخہ جات ہیں۔

قوت حیات طاقت کے واسطے مندرجہ ذیل پانچ قسم کی گولیاں ہمارے ہاں تیار رہتی ہیں۔ جو کہ شریمان پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدکے وسیع معالجات اور تجربات کا نتیجہ ہیں جونسی گولی آپ چاہیں کھاویں۔ خدا کے فضل سے ضرور فایدہ ہوگا۔ ایک روپیہ کی آزماکر تو دیکھئے۔

دت مکردھوج بٹی نمبر۱ یہ گولیاں مقوی دل و دماغ ہیں بھوک لگاتی ہیں ہضم کرتی ہیں جسم کو مضبوط کرتی ہیں بادی بلغم کو دور کرکے جسم کو چست کرتی ہیں۔ کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ درد کمر۔ گنٹھیا۔ گاوٹ زیادتی پیشاب سب کو فایدہ دیتی ہیں مردانہ امراض ہیں زیادہ خیال ان میں تقویت باہ کا رکھا گیا ہے چند دنوں کے اندر سستی دور ہونی شروع ہوتی ہے۔ نامرد جوانمرد ہو جاتا ہے۔ قیمت ۸ گولی ایک روپیہ ہے۔

دت مکردھوج بٹی نمبر۲ یہ گولیاں نمبر ا سے قوت باہ میں صرف [illegible] فولاد وغیرہ شامل ہونے سے زیادہ مقوی دل و دماغ و جگر ہیں۔ رنگ کو سرخ کرتی ہیں۔ ویریہ کو بڑھا کر گاڑھا کرکے سستی کو دور کرتی چلی جاتی ہیں۔ دافع جریان بسرعت درقت ہیں۔ قیمت ۵ گولی ایک روپیہ

دت مکردھوج بٹی نمبر۳ ان گولیوں کو زیادہ تر دافع سرعت بنایا گیا ہے ان سے سرعت دور ہو کر قوت امساک بڑھتی چلی جاتی ہے ویریہ خشک نہیں ہوتا بلکہ بڑھتا ہے بلغیر مسک سے اور یہ گولیاں بیحد ممسک ہونے کے علاوہ مقوی باہ بھی ہیں دوسری گولیوں کیطرح سستی پیدا نہیں کرتی ہیں کوئی منشی و مخدر چیز افیون وغیرہ اس میں نہیں ایک خوراک یقین دلانے کو کافی ہے اسکے علاوہ مندرجہ بالا کی سب خوبیاں اسمیں ہیں قیمت ۴ گولی چار روپے

دت مکردھوج بٹی نمبر۴ ویدک کی مشہور دوائی برہد چکر شیور رس کو چند ادویہ ملاکر بنایا جاتا ہے اکسیر ۱۵ کے نام سے ہماری پہلی فہرستوں میں موجود ہے اور سینکڑوں سارٹیفکٹ اسکے موجود ہیں یہ گولیاں زیادہ تر دافع جریان و احتلام ہیں ذیابیطس پر میہ عورتوں کی سفید رطوبت اور زیادتی پیشاب کو نافع ہیں پرانے بخاروں میں مفید ہیں بخار یا سنگرہنی وغیرہ امراض سے کمزور ہونے پر یا جب خرابی ویریہ کیساتھ بخار اندر معلوم ہوتا ہو تو ان گولیوں کو استعمال کرنا چاہیے۔ قیمت ۸ گولی ایک روپیہ۔

دت مکردھوج بٹی نمبر۵ یہ اصلی رسائن ہے۔ رسائن ویدک میں اسکو کہتے ہیں جس سے جسم کی کل قوتیں اور سارے اعضا طاقت پاتے ہیں پھیپھڑے درست کام کرکے عمر کو بڑھاتے ہیں اسکو ہمیشہ کھانے والے کی عمر بڑی لمبی ہو جاتی ہے اور بڑھاپا آتا نہیں۔ بڈھا کھاوے تو بھی جوان ہوتا ہے کیونکہ سب اعضا طاقت پاتے ہیں کمزوریاں دور ہوتی جاتی ہیں۔ امراض منی سب دور ہو کر قوت باہ و ویریہ بڑھتا ہے اگر ایک وقت یہ گولی یا دوسرے وقت دت معجون رسائن کھائی جاوے تو بال بھی سیاہ ہو جاویں گے اور جسم کی تمام پرانی مٹی ہوئی بیماریاں نکل جاویں گی مندرجہ بالا ۱-۲-۳-۴ تینوں گولیوں کے اوصاف تھوڑے تھوڑے اس کے اندر جمع ہیں قیمت ۲ گولی ایک روپیہ۔ انہی گولیوں کو راجاؤں مہاراجاؤں کے واسطے حسب فرمایش ہیرا وہ بگر جواہرات کے کشتہ جات ملاکر بنایا جا سکتا ہے جسکی قیمت ۲ گولی ۲ روپیہ ہوگی ہیرا والی گولیاں دق وسل کا ایک ہی علاج ہے۔

دت معجون رسائن جسم کو امراض سے پاک کرکے بڑھاپے کی جھریاں دور کرتی اور بال سیاہ کرتی جاتی ہے جوانی میں کھاویں تو بال بہت دیر تک سیاہ رہیں گے امراض بات جیسے گنٹھیا کمر درد۔ گاوٹ جکڑ اد۔ کبڑا پن اور امراض بلغم جیسے کھانسی پرانی دمہ وغیرہ دور ہو جاتی ہیں مقدار امساک وغیرہ ہوتا ہے کسی بھی مقوی اعضا رئیسہ گولی کیساتھ کھایا جا سکتا ہے یا اکیلے بھی اس کو کھا سکتے ہیں خوراک ۲ ماشہ سے ۱ ماشہ تک ہر روز قیمت فی تولہ دو روپے

خط و کتابت و تار کا پتہ :- امرت دھارا ۱۵ لاہور

المشتہر

مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

محرک۔ مولانا سید طفیل احمد صاحب علیگ

موئد۔ سید ساجد رضا صاحب ایڈوکیٹ آگرہ

نمبر ۱۲۔ یہ کانفرنس تمام صوبہ کی ڈسٹرکٹ محمڈن ایجوکیشن کمیٹیوں سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنے ڈسٹرکٹ بورڈوں سے درخواست کریں کہ جو اختیارات گورنمنٹ کے قواعد کے مطابق ڈسٹرکٹ بورڈ اُن کو تفویض کرتی ہے وہ اُن کو تفویض کر دے اور جب انکی استدعا پر ڈسٹرکٹ بورڈ ایجوکیشن کمیٹی عمل نہ کرے تو وہ گورنمنٹ کی توجہ اسطرف منعطف کروائیں۔

محرک:۔ مولوی ساجد رضا صاحب ایڈوکیٹ آگرہ۔

موئد مولوی فضل علی صاحب ایڈوکیٹ بدایوں

تائید مزید:۔ حکیم سید الرحمن صاحب پیلی بھیت

نمبر ۱۳۔ یہ کانفرنس اس امر کی ضرورت محسوس کرتی ہے کہ گورنمنٹ کو خاص طور سے توجہ دلائی جاوے کہ شرقی مدارس کی گرانٹ ان ایڈ میں اُن مدارس کے انگریزی کے مدرس کی بھی تنخواہ شامل کرلی جائے اور جو مدارس انگریزی تعلیم کا انتظام کرنا چاہیں اُن کو اُسکے لئے اضافی گرانٹ دی جائے۔

محرک:۔ چودھری اشتیاق احمد صاحب

موئد۔ سید ساجد رضا ایڈوکیٹ آگرہ

نمبر ۱۴ یہ کانفرنس گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ وہ لنڈلیں کمیٹی کی سفارشات پر جلد سے جلد عملدرآمد شروع کرکے صوبہ میں وسیع پیمانہ پر ابتدائی تعلیم کی اشاعت کرے

محرک:۔ مولانا طفیل احمد صاحب علیگڈھ

موئد سید ساجد رضا صاحب ایڈوکیٹ آگرہ

نمبر ۱۵۔ یہ کانفرنس گورنمنٹ سے مطالبہ کرتی ہے کہ صوبہ کے انٹرمیڈیٹ بورڈ اور ورنیکولر ایجوکیشن بورڈوں اور اُنکے ماتحت کمیٹیوں میں مسلم عنصر کم از کم ایک ثلث ہو تاکہ مسلم حقوق تمدن زبان۔ اور تعلیم کا کماحقہ تحفظ ہو سکے۔

محرک:۔ مولوی محمد یحییٰ صاحب ایڈوکیٹ بدایوں

موئد:۔ مولوی فضل علی صاحب ایڈوکیٹ بدایوں

نمبر ۱۶:۔ یہ کانفرنس انجمن اصلاح مسلم مدرسین صوبہ متحدہ کی اس درخواست کی نسبت کہ اس انجمن کی سرپرستی کانفرنس ہذا قبول کرے یہ تجویز کرتی ہے کہ وہ ورکنگ کمیٹی کے سامنے پیش ہو اور وہ امید کرتی ہے کہ ورکنگ کمیٹی اسکو منظور کرے گی

محرک:۔ مولانا سید طفیل احمد صاحب (علیگ)

موئد:۔ نظام الدین حسین صاحب نظامی۔

دنیا میں جنگجویانہ ذہنیت پیدا ہو رہی ہے

ہاؤس آف کامنز میں مسٹر چرچل کا یورپین سیاسیات پر تبصرہ

ہاؤس آف کامنز میں مسٹر چرچل نے یورپین سیاسیات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ مختلف اقوام میں دشمنی میں کے جذبات اور فوجی اسکیمیں بڑھ رہی ہیں۔ لوکارنو پیکٹ کے بعد ایسی حالت کبھی بھی پیدا نہیں ہوئی۔ جنگ کی ذہنیت واپس آرہی ہے اگرچہ فرانس پوری طرح مسلح ہے لیکن وہ پرامن ہے ہم عقلمندی سے اپنی زندگی میں جنگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کو روک سکتے ہیں۔ آج کل حالات اتنے موافق ہیں کہ مختلف یورپین ممالک میں اعتماد اور خوشگوار تعلقات قایم کیے جاسکتے ہیں۔ آپنے مزید کہا کہ شکست خوردہ ممالک کی جائز شکایات کا فیصلہ ہونا چاہیے۔ لیکن فتحمند ممالک کو برتری حاصل رہنی چاہیے۔

اگر تخفیف اسلحہ کے متعلق امریکہ کے مطالبہ کو مان لیا گیا تو دنیا میں حقیقی امن قایم کیا جا سکیگا۔ برطانیہ امریکہ کے مشورہ پر عمل کرنے کو تیار ہے۔

مجلس منتخبہ نے میثاق اوٹاوہ کو منظور کر لیا

سر عبدالرحیم مسٹر سارودا اور سیتارام نے دستخط نہیں کیے

نئی دہلی ۲۷ر نومبر آج اٹاوہ کمیٹی نے اپنی بحث و تحقیق ختم کرکے میثاق اٹاوہ پر تصدیق کے دستخط ثبت کر دیئے اور تین سال کی منظوری دیدی۔ تجویز کیا گیا کہ ۵ ارارکان پر مشتمل ایک کمیٹی قایم کی جائے جو میثاق اٹاوہ کے نافذ ہونے کے بعد اس بل کے متعلق سالانہ رپورٹ مرتب کرکے پیش کیا کرے۔ ۷ مسٹر سیتارام۔ مسٹر راجو۔ مسٹر سارودا۔ اور سر عبدالرحیم نے بل کی منظوری پر دستخط نہیں کیے کہا جاتا ہے کہ وہ اس بل کے خلاف نوٹ تحریر کرکے پیش کرینگے۔

سر ہری سنگھ گوڑ اور ڈاکٹر ضیاءالدین احمد بھی کمیٹی کو بھیجنے کیلئے علیحدہ ایک نوٹ تیار کر رہے ہیں۔

آل پارٹیز کانفرنس الہ آباد

۱۳ر دسمبر کو منعقد ہوگی

لاہور ۲۶ر نومبر پنڈت گووند مالویہ جنرل سکریٹری اتحاد کانفرنس نے ذیل کا اعلان شایع فرمایا ہے:۔

چونکہ پنڈت مدن موہن مالویہ اور مولانا ابوالکلام آزاد کو متعدد مراسلات موصول ہوئے ہیں جن میں مختلف جماعتوں نے اتحاد کانفرنس الہ آباد کی کمیٹی کے سمجھوتہ پر غور وخوض اور مشورہ کیلئے مہلت طلب کی ہے۔ اُس نے الہ آباد کانفرنس کے اجلاس کی تاریخ ۱۱ دسمبر اور ۱۲ر دسمبر پر ملتوی کر دی گئی ہے۔ آل پارٹیز کانفرنس کا اجلاس ۱۳ دسمبر کو الہ آباد میں منعقد ہوگا۔

اتحاد کانفرنس کے مسلم زعماء

۹۰ فیصدی مسلمانوں کے نمایندے تھے

لندن میں مولانا شوکت علی بصیرت افروز تقریر

لندن ۲۳ر نومبر۔ رپوٹر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ گذشتہ شب مولانا شوکت علی اپنی بیگم صاحبہ کے ہمراہ جو سنر سادو ہلی و بیلنگس وِلکنسن کے دولت خانہ پر تشریف لیگئے۔ اور ایک اجتماع کے سامنے زبردست تقریر فرمائی۔

آپ نے فرمایا کہ الہ آباد اتحاد کانفرنس میں شریک ہونے والے مسلم زعماء ہندوستان کے ۹۰ فیصدی مسلمانوں کے نمایندے تھے اس کانفرنس میں ہندو مسلم، سکھ نے مل جلکر متفقہ فیصلہ کرلیا۔ اور ان کے سیاسی مطالبات قطعی طور پر غیر متزلزل ہیں۔ مسلمان بڑی حد تک برطانیہ کو فنانس فوج وغیرہ کے متعلق ضروری تحفظات دینے کیلئے ہمہ تن تیار ہیں۔ لیکن برطانیہ کا اولین اولین فرض ہے کہ وہ ہندوستان کے اکثریت والے طبقہ سے جلد از جلد سمجھوتہ کرلے۔

یو۔پی میں وقوعات ڈکیتی

لکھنو۔ ۲۴ر نومبر گذشتہ ہفتہ کی رپورٹ سے اطلاع ملی ہے کہ یوپی میں اس ہفتہ ۵ر نومبر ۱۹۳۲ء تک اٹھارہ وقوعات ڈکیتی مسلح وغیر مسلح ہوئے۔

علیگڈھ ۱۔ بلند شہر ۲۔ فتح گڈھ ۱۔ ہمیرپور ا ن پوری ۱ میرٹھ ۱۔ متھرا ایک۔ بھرائچ ایک۔ بارہ بنکی ۱۔ ہردوئی ۱۔ کھیری ۱۔ لکھنو ۱۔ بستی ۱۔ [illegible] فیض آباد ۲۔ گورکھپور ۱۔

گوا ۲۳ر نومبر۔ گوا میں تحریک بائیکاٹ آپہونچی ہندو بدیشی مال کا بائیکاٹ کر رہے ہیں۔ یوروپین تاجر نقصان کا اظہار کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر عالم الہ آباد اتحاد کانفرنس میں شامل ہونگے

لاہور۔ ۲۶ر ڈاکٹر محمد عالم جنھیں کل شام کو رہا کیا گیا تھا۔ آج اسپتال سے نکل آئے ہیں اور اور ڈاکٹر موتی ساگر کے مکان نمبرہ فیروز پور روڈ میں فروکش ہیں آج شام کو پرتاب کا ایک نمایندہ آپکی خدمت میں حاضر ہوا۔ ڈاکٹر صاحب نے اُس سے بیان کیا کہ میری زندگی اپنی نہیں بلکہ قوم کی ملکیت ہے۔ اسلئے بیماری کے منہ سے اُسے بچانے کی کوشش کرونگا۔ اگر میرے سرجن نے اجازت دی تو اپریشن سے پہلے الہ آباد اتحاد کانفرنس میں شامل ہونے کا ارادہ رکھتا ہوں ہندو مسلم اتحاد میری زندگی کا جزو ہو رہا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اس کانفرنس میں حصہ لوں۔

ادبی مقدمہ کا فیصلہ

کل ۲۸ نومبر کو لکھنو کے مشہور ادبی مقدمہ مرزا فخر اللہ بیگ صاحب صابر بنام افقر موہانی کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ فاضل مجسٹریٹ مسٹر توک چند جینی۔ اسپشل مجسٹریٹ نے افقر موہانی کو دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند کے ماتحت ڈیڑھ سو روپیہ جرمانہ یا عدم ادائیگی جرمانہ میں چھ ماہ قید کی سزا کا حکم دیا۔

الہ آباد یونیورسٹی کے جدید وائس چانسلر

پنڈت اقبال نراین گورٹو کا انتخاب

الہ آباد ۲۳ر نومبر آج میور کالج کے وزیانگرم ہال میں الہ آباد یونیورسٹی کورٹ نے کثرت رائے سے ہز اکسیلینسی چانسلر پنڈت اقبال نراین گورٹو کو آیندہ ۳ سال کیلئے وائس چانسلر منتخب کرلیا۔

اس انتخاب کیلئے ۴ نام پیش کئے گئے تھے یعنی مسٹر عبداللہ یوسف علی۔ پنڈت اقبال نراین گورٹو۔ رائے بہادر پنڈت کنھیا لال۔ اور ڈاکٹر تاراچند ان چاروں ناموں پر بیلٹ کے قاعدہ سے ووٹ لیے گئے۔ اور جب تمام پرچے جمع ہو گئے۔ تو ہز اکسیلینسی چانسلر نے غور و [illegible] شماری کرنے کے بعد پندرہ منٹ کے بعد نتیجہ کا اعلان ترتیب وار کر دیا یعنی پنڈت اقبال نراین گورٹو۔ ڈاکٹر تاراچند۔ رائے بہادر کنھیا لال۔ اور مسٹر عبداللہ یوسف علی۔ اور یہ بھی اعلان کر دیا کہ پنڈت اقبال نراین گورٹو ۹ [illegible] ووٹوں کی زیادتی سے کامیاب ہو گئے۔

ریاست الور میں تشویشناک صورت حالات

ریاست الور کے ایک حد مواضعات میں زبردست ایجی ٹیشن جاری ہے لوگوں نے گڑ گاؤں سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر دھوکا میں سڑکوں پر بڑے بڑے گڈھے بنا دیے ہیں۔ تاکہ پہاڑی علاقہ میں جانے والے راستے بند ہو جائیں ایسا کرنے سے ان لوگوں کا مطلب یہ ہے کہ مہاراجہ الور کے جو افسر مالیہ وصول کرنیکے لئے آئیں وہ اُن کے گاؤں تک نہ پہونچ سکیں جس علاقہ میں اسوقت گڑبڑ پیدا ہو چکی ہے وہاں کے لوگ پرانی بندوقوں سے مسلح اور ان کے پاس گولی اور بارود وغیرہ بھی ہے ان میں سے کئی سو آدمی تو وہ ہیں جو کہ جنگ میں کام کر چکے ہیں یہ گڑبڑ آج پیدا نہیں ہوئی بلکہ اسکا خطرہ کئی دن سے پیدا ہو رہا تھا۔ مسلمانوں اور ہندوں کو شکایات تھیں اور وہ چاہتے تھے کہ ان شکایات کو دور کر دیا جائے۔ لیکن افسران کے گولی چلانے سے حالات خطرناک صورت اختیار کر گئے

گولی کرش گڑھ میں اسوقت نمبرداروں پر چلائی گئی تھی جب کہ انہوں نے مالیہ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ ایس ساری گڑبڑی کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ریاست کی طرف سے لوگوں پر مالیہ کی ادائیگی کیلئے تشدد کیا گیا۔ اور ایسے حالات پیدا ہو گئے۔ جو آج تشویشناک صورت اختیار کر چکے ہیں۔

LAL-IMLI
PURE WOOL

بُننے کے اُونی دھاگے

لال املی کے اُونی دھاگوں کے لئے ذمہ لیا جاتا ہے کہ یہ سو فیصدی خالص اُونی ہیں ان کو ہندوستانی کاریگر کانپور میں بناتے ہیں یہ چار اونس کے گولوں میں فوراً استعمال کیلئے تیار رہتے ہیں۔ ان کے بُنے ہوئے کپڑے دُھلنے میں بہتر بن اور پہننے میں خوشنما معلوم ہوتے ہیں

نمبر	تین روپیہ چار آنہ	فی پونڈ
نمبر	تین روپیہ	فی پونڈ
نمبر	دو روپیہ بارہ آنہ	فی پونڈ

اس درخت کا نشان دیکھ لیجیے

ہندوستان میں بنائے جاتے ہیں

مقامی ایجنٹ

مسرز جرنجی لال درگاداس
مسٹن روڈ کانپور

مفت نمونوں کیلئے ڈپارٹمنٹ نمبر ۸ کو لکھئے

دی کانپور اولن ملز
کانپور

اتحاد کانفرنس پر علامہ سید سلیمان صاحب ندوی کا تبصرہ

علامہ سید سلیمان صاحب ندوی اتحاد کانفرنس لکھنؤ پر تبصرہ کرتے ہوئے مجلہ "معارف" میں فرماتے ہیں کہ لکھنؤ کی سرزمین پر ہندو مسلم اتحاد کے ہر معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں گذشتہ مہینہ ایک اور معاہدہ کی بنیاد رکھی گئی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ پچھلے چند سالوں سے مسلمانوں کے سیاسی فرقوں میں جو افسوسناک اختلاف و افتراق پیدا ہو گیا تھا۔ اسکا بحمد اللہ خاتمہ ہو گیا۔ مسلم کانفرنس کے چودہ نکات میں تیرہ پر مسلمانوں کے تمام سیاسی فرقے متحد ہو گئے اور صرف مخلوط مشروط طریقہ انتخاب لیعنی کا کام رہگیا ہے

اور طے پایا کہ جب ہندو مسلم دونوں ان تیرہ دفعات کو تسلیم کرلیں اس چودھویں دفعہ پر باہم گفتگو کی جا سکتی ہے ہمارے نزدیک تحفظ حقوق کی اصلی دفعہ وہ ہے جس کو جمعیۃ العلماء نے پیش کیا ہے جداگانہ انتخاب میں اصل مقصد نہیں بلکہ ذریعہ ہے اگر تحفظ حقوق کی منزل ناسہم کسی اور راستے سے بھی ہو تو وہ راستہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔

برما کونسل میں برما کی علیحدگی کا مسئلہ

رنگون ۱۹ ار نومبر۔ برما کی مجلس قانون ساز کا اجلاس ۵ دسمبر سے شروع ہوگا۔ اور پانچ دن تک رہیگا ہر ممبر کو حلف اور نائب صدر کا انتخاب ہوگا۔ جو تین دن تک رہیگا برما کے انتخابات کی پوری تفصیل درج ذیل ہے

۴ علیحدگی کے مخالف ۴۶۔ علیحدگی کے موافقین ۱۲۹ اور غیر متعلق ۵۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر باما کی پارٹی کے صدر کے انتخابات میں بھی شرکت کرے گی۔

اتحاد کانفرنس اور برطانوی فیصلہ کا مقابلہ

الہ آباد میں راجگوپال اچاریہ سے جب سوال کیا گیا کہ بعض لوگ الہ آباد کی مفاہمت کو وزیر اعظم کے فیصلہ میں کیا فرق ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ الہ آباد کی اصل مفاہمت کی قیمت یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں میں اس سے اتحاد محبت کے جذبات پیدا ہوں گے۔ ورنہ الہ آباد کی مفاہمت کی شرائط کو وزیر اعظم کے فیصلہ کی شرائط سے مقابلہ کرنے سے اسکی قیمت کا اندازہ نہیں ہو سکیگا۔ ایک میرا ہے اور دوسرا الگری کا کیونکہ صرف مخلوط انتخاب دوسری کل شرطوں کے برابر ہے اکثریت جو یہ رعایت کی ہے کہ ہر امیدوار کو قلیل التعداد فرقوں سے کم سے کم ۳۰ فیصدی ووٹ ضرور حاصل کرنی چاہئے۔ ورنہ وہ اپنی محفوظ نشستوں کے حاصل کرنے میں حق بجانب نہیں سمجھے جائینگے۔ اس غرض سے بطور تجربہ کے عمل کیا جا رہا ہے کہ وہ عدل و انصاف کے مطابق ثابت ہو۔ پونہ میں پسماندہ اقوام کیلئے جو میثاق مرتب ہوا ہے جس کی گاندھی جی نے پوری تائید کردی کہ اسمیں بھی اسکا اہتمام کیا گیا ہے۔ کہ ان امیدواروں کی کامیابی یقینی ہو جائے جن پر پسماندہ لوگوں کو اعتماد ہو

نواب محمد اسمٰعیل خانصاحب کا بیان

نواب محمد اسمٰعیل خاں میرٹھی نے ایک بیان برائے اشاعت پریس کو بھیجا ہے جسمیں آپنے مذکورہ بالا ورکنگ کمیٹیوں کی میٹنگ سے اپنے چلے جانیکے متعلق وضاحت کی ہے آپ فرماتے ہیں کہ:

جب میں نے یہ محسوس کیا کہ ایسی جگہ جہاں لوگ اتحاد کانفرنس کے فیصلوں کے خاک میں ملا دینے کے ارادہ سے آئے ہیں وہاں میرے رہنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے تو میں اٹھ کر چلا آیا۔ میرے لئے اسکے سوا اور کوئی چارہ کار باقی نہ تھا کہ میں اپنے ہموطنوں کے پاس جاؤں اور ان سے ان فیصلوں کی تائید کرنے کی درخواست کروں۔

مسلم لیگ کے اجلاس سے واک آؤٹ
شیخ عبد المجید کا بیان

دہلی ۳۰ نومبر۔ شیخ عبد المجید صاحب سندھی صدر آل انڈیا خلافت کانفرنس نے اخبار کے نمائندہ کو بیان دیتے ہوئے کہا مجھے افسوس ہے کہ دونوں مسلم جماعتوں (مسلم کانفرنس مسلم لیگ) کے ارکان اتحاد کانفرنس پر کسی معقول وجہ بغیر غور کرنے کیلئے تیار نہیں اور انہوں نے اتحاد کے معاملہ میں ایک سنہری موقع کو کھو دیا ہے اگر یہ جماعتیں الہ آباد کی قرار دادوں کو مسترد کرنیکے بجائے ان میں کوئی ترمیم پیش کرتیں زیادہ مناسب ہوتا میں نے اجلاس شروع ہونے سے قبل کہا تھا کہ اتحاد کانفرنس کا فیصلہ آخری فیصلہ نہیں ہے۔ میں کسی مسلم نظام کی مخالفت کرنا نہیں چاہتا۔ کیونکہ وزیر اعظم کے فیصلہ کو بدلنے کیلئے ہمارے درمیان اتحاد کا ہونا لازمی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ لکھنؤ میں جب کانفرنس ہوگی اسمیں ان سب باتوں پر غور کیا جائے گا۔

مسٹر سید محمد حسین کا بیان

مسٹر سید محمد حسین بیرسٹر رکن مجلس عاملہ مسلم لیگ نے فرمایا اس جلسہ میں متعدد ارکان کا رویہ نہایت غیر مناسب اور سمجھوتہ کے خلاف تھا۔ اتحاد کانفرنس کی کمیٹی کے فیصلہ پر آزادانہ غور نہیں کیا گیا۔ پہلے ہی سے مرتب شدہ تجاویز پیش کر دی گئیں اور ترمیموں پر غور کیا گیا۔ الہ آباد کے تمام فیصلوں کو رد کر دیا گیا ہے میں نے ایسے جلسہ میں وقت ضایع کرنے کی بجائے وہاں سے اٹھ کر چلا جانا مناسب سمجھا۔

مسٹر سید ذاکر علی کا بیان

مسٹر سید ذاکر علی نے اپنے بیان میں فرمایا:۔

ہم یہاں یہ کہنے میں آئے تھے کہ الہ آباد کے فیصلہ پر آزادی سے غور کیا جائے۔ مگر یہاں آکر ہم نے ایسی عجیب و غریب صورتیں دیکھیں جنکا پہلے وہم و گمان بھی نہ تھا۔ یہ لوگ تو پہلے سے گھڑی ہوئی تجویز کو منظور کرنے کیلئے بے چین تھے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ لکھنؤ کانفرنس مسلم رائے کی حقیقی ترجمانی کرے گی اس میں مرکزی خلافت کمیٹی۔ احرار پارٹی۔ جمعیۃ العلماء ہند۔ کانفرنس۔ آل انڈیا مسلم یوتھ لیگ۔ دو مسلم والنٹیر کانفرنس نمائندگان شریک ہوں گے۔

سید ذاکر علی صاحب مشترکہ کانفرنس کی قرار داد منظور ہونے سے قبل اٹھ کر چلے آئے تھے۔

اگر آپ تجربہ کر کے دیکھیں گے تو ضرور یقین ہو جاوے گا کہ

قبض و بدہضمی	خون اور منی کی خرابی	جریان احتلام سرعت انزال رقت منی	سخت سے سخت نامردی
دل و دماغ اور معدہ	قوت حافظہ کی کمزوری	وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کر دینے کے لیے	

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں لاثانی اور شرطیہ علاج ہیں

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ للعہ

صحت و تندرستی کی لغت نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر مفت طلب فرماویں

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

بانی

ڈی انسٹی

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن

لمیٹڈ

ٹریڈ مارک

پچاس برس سے مشہور و معروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا وسیع ہندوستانی کارخانہ

لال شر REGD

(لال شربت)

بچوں کیلئے طاقت سے بھرا ہوا

پرسوتی کے لئے بے بہا پشتی

میٹھا ہے!
مزیدار ہے!!
مقوی ہے!!!

بچوں کے لئے ماں کے دودھ کے برابر

قیمت فی شیشی تیرہ آنہ ۱۳ر ڈاک محصول دس آنہ ۱۰ر
(نمونہ دو آنہ ۲ر صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے)

دپ دمہ REGD. دمہ کی دوا

ایک ہی خوراک میں دمہ کو دبا کر فوراً آرام پہونچاتی ہے۔ دوسری دواؤں کے استعمال سے ناامید شدہ مریض اس دوا کی ضرور آزمائش کریں۔ لاکھوں مریض اس سے مستفیض ہو چکے ہیں۔
قیمت فی شیشی ایک روپیہ چھ آنہ ڈاک محصول سات آنہ

نوٹ:۔ دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں۔

صیغہ نمبر ۷۵ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ کانپور نیاگنج ملک محمد حفیظ محمد نصیر صاحبان

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

امساک کے لئے بے نظیر دوا ہے قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

ینوسکت واری روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ علاوہ محصول ڈاک

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ ۲۹۳ کالبا دیوی روڈ
لکھنؤ ایجنٹ۔ نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج
کانپور ایجنٹ۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ
الہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک
دہلی ایجنٹ۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک۔
آگرہ ایجنٹ۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبد السلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا۔ پرنٹر خواجہ عبد الواحد آسٹانی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD. NO. A. 1424

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
احسن

ہفتہ وار

صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۶ | کان پور چہارشنبہ ۷ دسمبر ۱۹۳۲ء مطابق ۸ شعبان ۱۳۵۱ھ | نمبر ۴۶

ساقی نامۂ اقوام

یعنی وہ نظم جو اتحاد کانفرنس الہ آباد کے آخری اجلاس ۱۰ نومبر ۱۹۳۲ء شام کو حضرت ساغر نظامی نے اپنے مخصوص وجد آوریں لحن میں ارشاد فرمائی جس سے تمام اقوام ہند کے نمایندوں کے قلب یکساں طور پر متأثر ہوئے اور جو متفقہ طور پر ایک کامیاب نظم تسلیم کی گئی۔

ساقیا نوروز میخانہ ہے آج
جمع اک مرکز پہ ہیں اجزا تمام
ایک پیمانہ میں سب کو ڈھال دے
حوصلوں میں ہے بلندی جلوہ گر
اب کہاں وہ سوزش بیگانگی
مٹ گیا دیر و حرم کا امتیاز
نعرۂ میکش ہے صوت عندلیب

گردش ایام افسانہ ہے آج
فرق اس محفل سے بیگانہ ہے آج
ایک ہی ہم سب کا پیمانہ ہے آج
ہمتوں کا رنگ مردانہ ہے آج
اتحاد شمع و پروانہ ہے آج
عظمت کعبہ صنم خانہ ہے آج
ساز کی آواز مستانہ ہے آج

ساقیا برخیز و در دہ جام را
خاک بر سر کن غم ایام را

متحد بیٹھے ہوئے ہیں بادہ نوش
سب کے ساغر میں مئے یکرنگ ہے
بزم میں پھیلا ہوا تھا اختلاف
تھی گل و لالہ میں جنگ زرگری
ہم نے سب کو دعوت توحید دی
اب کہاں وہ عالم خواب نفاق
رنگ ابر و گلستاں آج ایک ہے

کوئی ہے افسانہ خواں کوئی خموش
ایک سا ہی سب کے پیمانوں میں جوش
کسقدر تھا خواب آگیں خواب دوش
اور گلچیں تھا خلاف گل فروش
ہم نے بھر دی کیف سے آغوش گوش
آگیا اک رجز مستانہ سے ہوش
سبزہ خیز و سبزہ ریز و سبزہ پوش

ساقیا برخیز و در دہ جام را
خاک بر سر کن غم ایام را

اور کچھ ہے آج شان میکدہ
ایک ساقی اک سبو اک جام پر
محتسب تک آج بے گانہ نہیں

ہے خدائی میہمان میکدہ
متفق ہیں مے کشان میکدہ
ہے یہی اخلاص شان میکدہ

سب ہیں سرخوش بیکس و سرمایہ دار
شاد ہیں آباد ہیں آزاد ہیں
برہمن خود ہے سبو بردار آج
عشرت امروز کی تکمیل کر

ساقیا برخیز و در دہ جام را
خاک بر سر کن غم ایام را

کیف و کم میں اب ہے مشکل امتیاز
زندگی ہے نام صلح و امن کا
مختصر افسانہ غم کر دیا
معجزہ نکلی شراب اتحاد
اے جزاک اللہ موج بیخودی
ہر کلی ہر پھول ہے گلشن میں آج
عید ہے میخانہ اقوام میں

ساقیا برخیز و در دہ جام را
خاک بر سر کن غم ایام را

گلشن ہندوستاں آزاد ہو
کاش یوں بھی انقلاب آئے کبھی
دامن بلبل میں ہو جان چمن
ہو مرتب اک نیا قانون شوق
کیا الٹ دوں تختۂ گلہائے تر
اے تجھ کو بربط کی قسم!

ساقیا برخیز و در دہ جام را
خاک بر سر کن غم ایام را

سر بہ خاک آستان میکدہ
ہے نئی دنیا جہان میکدہ
شیخ خود ہے پاسبان میکدہ
روح تشنہ ہے بیان میکدہ

ساقیا برخیز و در دہ جام را
خاک بر سر کن غم ایام را

چھیڑ دے چاہی جہاں سے اپنا ساز
منکشف یہ ہو چکا ہے ہمہ راز
عمر بادہ باد در عالم دراز
ہے لب محمود پر جام ایاز
رقص میں ہے آسمان حقہ باز
نوبہار زندگی سے سرفراز
فکر فردا سے ہے خاطر بے نیاز

ساقیا برخیز و در دہ جام را
خاک بر سر کن غم ایام را

جنت برباد پھر آباد ہو
خود مری ہر اک نظر صیاد ہو
پنجۂ گلچیں سے گل آزاد ہو
ایک نئی رسم وفا ایجاد ہو
میں مقید اور چمن آزاد ہو
سب سنا دے آج جو کچھ یاد ہو!

(مدینہ)

ساقیا برخیز و در دہ جام را
خاک بر سر کن غم ایام را

چارلس ڈکنز کی ہر دلعزیزی

یورپ میں چارلس ڈکنز کو ایک قابل رشک شہرت حاصل ہے اسکی ناولوں کو یورپ میں بڑی دلچسپی کیا تھ پڑھا جاتا ہے گو شکسپیر اور لانگ فیلو بھی زیادہ پڑھے جاتے ہیں لیکن ٹینی سن کی شاعری کو زیادہ قدر و قعت کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ لندن

بسم اللہ الرحمن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
جاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے زباں پہ بھی ہو جو تیرے دل میں رہے
ہفتہ وار
صداقت
جلد ۱۶ | کانپور - چہارشنبہ - ۷ر دسمبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۴۶

"وزیر اعظم" اور "الہ آباد کانفرنس" کے فیصلہ کا تقابل

الہ آباد کانفرنس کے فیصلہ کی اہمیت کو کم کرنے کی غرض سے جو افسوسناک پروپیگنڈہ بعض خود غرض اشخاص کر رہے ہیں اُسکے حسن و قبح کو واضح کرنے کیلئے مسٹر اللہ بخش یوسفی نے ایک نہایت مدلل مضمون لکھا ہے جسکو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اس مضمون میں حکومت اور الہ آباد کانفرنس کے فیصلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے جو اعداد و شمار دیے گئے ہیں اُس سے ہر شخص بآسانی یہ نتیجہ اخذ کر سکتا ہے کہ مسلمانوں کیلئے کون فیصلہ بہتر ہے (ایڈیٹر)

برطانی بلوچستان میں اصلاحات کا نفاذ

آل انڈیا مسلم کانفرنس کا مطالبہ یہ تھا کہ برطانوی بلوچستان میں اصلاحات کا نفاذ ان ہی اصولوں پر ہونا چاہیے جن پر دیگر صوبوں میں عملدرآمد کیا جائے لیکن گول میز کانفرنس میں مسلم مندوبین نے اسبارہ میں اپنا فرض ادا نہیں کیا اور برطانی حکومت پر اس کے متعلق کوئی زور نہیں دیا گیا نیز مسلم کانفرنس نے ان مندوبین کے طرز عمل کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی۔

برطانی بلوچستان جو عملی طور سے ایک مسلم صوبہ ہے اس کو آئینی حکومت کی تمام مراعات سے محروم کر دیا گیا، وہاں آزادی کا کوئی نام بھی نہیں لیسکتا۔

اس اسلامی مطالبہ کو برطانی وزیر اعظم نے قطعی نظرانداز کر دیا۔ لیکن الہ آباد کی اتحاد کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ اس صوبہ میں آئینی نظام حکومت کو نافذ کیا جائے اور اس مقصد کی تکمیل کیلئے ایک کمیٹی مقرر کیگئی ہے جو یہ فیصلہ کرے گی کہ بلوچستان کا سندھ سے الحاق کیا جائے یا صوبہ سرحد کے ساتھ۔ یا اُسکو ایک بالکل علیحدہ صوبہ بنا دیا جائے۔

صوبہ سرحد

اس صوبہ کے متعلق مسلمانوں کا مطالبہ یہ تھا کہ اس کی حیثیت اور ذمہ داری برطانی ہند کے دیگر صوبوں کے مساوی ہونا چاہیے۔ اس صوبہ کے باشندوں نے صوبجاتی خود مختاری کے حصول کیلئے بے انتہا قربانیاں کی ہیں لیکن گول میز کانفرنس کے مسلم مندوبین نے اس کیلئے اُس قسم کی سیاسی حیثیت کو تسلیم کر لیا جو دیگر صوبوں کے مساوی نہیں ہے۔

لیکن آل انڈیا مسلم کانفرنس نے یہ ظاہر کرنے کیلئے کہ مسلم مندوبین گول میز کانفرنس کو مسلم کانفرنس کی قرارداد کی خلاف ورزی کرنے کا کوئی حق نہ تھا۔ ایک لفظ نہ کہا۔

وزیر اعظم نے دوسری گول میز کانفرنس کے اختتام پر جو بیان شایع کیا تھا اُسمیں اپنے اس عندیہ کا اظہار کر دیا کہ صوبہ مذکور کو صوبجاتی ہی خود مختاری چند تحفظات کیساتھ عطا کیجائے گی۔ لیکن اتحاد کمیٹی الہ آباد نے صوبہ سرحد کو دیگر صوبوں کے مساوی درجہ عطا کرنے کی منظوری دیدی ہے اور اس کیلئے اس قسم کے نظام حکومت کا مطالبہ کیا ہے جو دیگر صوبوں میں نافذ کیا جائے گا۔

سندھ کی علیحدگی

یہ مسلمانوں کا تیسرا مطالبہ تھا لیکن برطانی حکومت نے علیحدگی کے اصول کو تسلیم کرتے ہوئے اقتصادی وجوہ کی بنا پر یہ مسئلہ معلق رکھا۔

اتحاد کمیٹی نے متفقہ طور سے علیحدگی سندھ کا مطالبہ کیا ہے یہ صحیح ہے کہ ہندو اقلیت نے چند تحفظات کا مطالبہ کیا ہے لیکن ان تحفظات کے بارے میں صاف طور پر یہ طے پایا ہے کہ اگر کبھی مسلم اقلیت نے یہی مطالبہ کیا تو ہندوؤں کو اسے منظور کرنا ہوگا اور نہ صرف یہ بلکہ اتحاد کمیٹی نے اُن ذرایع اور وسائل کی تحقیقات کیلئے بھی سفارش کی ہے جو سرکاری رپورٹ کے پیش کردہ خسارہ کو پورا کر سکتے ہوں اور اُن وسائل و ذرایع میں مرکزی حکومت کی جانب سے مالی امداد بھی شامل ہے بنابریں یہ صاف ظاہر ہے کہ علیحدگی سندھ کی تحریک شروع ہونے کے بعد پہلی مرتبہ نہ صرف سندھ کے ہندو اور مسلمانوں نے بلکہ تمام ہندوستان کے مسلمانوں نے اتفاق رائے سے علیحدگی سندھ کو ایک حقیقت نفس الامری بنا دیا ہے۔

پنجاب کی آئینی مسلم اکثریت

اسبارہ میں مسلمانوں کا مطالبہ یہ تھا کہ پنجاب میں ان کی آئینی اکثریت قایم ہو جائے اور گول میز کانفرنس کے مسلم مندوبین اقلیت کے معاہدہ کے بموجب ۵۱ فیصدی پر رضامند ہو گئے تھے لیکن برطانی وزیر اعظم کے فیصلہ میں ان کو آئینی اکثریت عطا نہیں کی گئی گو یہ صحیح ہے کہ سابق فیصلہ کے مطابق ان کو عملی اکثریت حاصل ہو جاتی ہے لیکن اب تک سکھ اور ہندو اقلیتیں مسلم اکثریت کی سخت مخالف تھیں خواہ وہ آئینی طور سے قایم ہوتی یا عملی طور سے

اتحاد کمیٹی نے پنجاب کی مجلس قانون ساز میں مسلمانوں کی آئینی اکثریت کو محفوظ کر دیا اور وہ بھی سکھوں اور ہندوؤں کی رضامندی سے۔

سکھ اور ہندو اقلیتوں نے پنجاب میں جن تحفظات کا مطالبہ کیا ہے وہی مسلمانوں کو صوبہ متحدہ، بمبئی، بہار و اڑیسہ میں دیے جائینگے جو ہندوستان کے تین ایسے بڑے صوبے ہیں جہاں ہندوں کی زبردست اکثریت ہے

الہ آباد کانفرنس نے اس بے انصافی کی تلافی کر دی جو مسلمانوں کے ساتھ ہندوستان کے ۵ صوبوں میں روا رکھی گئی تھی۔

ویٹج (پاسنگ) کا مسئلہ

مسلم اقلیتوں کو ویٹج دیے جانے کے مسئلہ کے متعلق اتحاد کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ موجودہ ویٹج آیندہ کیلئے بھی قایم رہینگے جسکے یہ معنی ہوتے ہیں کہ ویٹج کا وہ تناسب جو وزیر اعظم کے فیصلے میں مقرر کیا گیا ہے مسترد کر دیا گیا ہے وہ ویٹج جو اسوقت مسلم اقلیتوں کو حاصل ہے ذیل میں درج کیا جاتا ہے

نمبر	صوبہ	آبادی	فیصد وار نشستیں	کل نشستیں
۱	مدراس	۶/۷	۱۳/۴	۱۰/۶
۲	بمبئی	۱۹/۸	۳۳/۲	۳۵/۴
۳	صوبہ متحدہ	۱۴/۳	۱۳۱/۲	۲۶/۰
۴	بہار اڑیسہ	۱۰/۹	۲۵/۳	۱۸/۵
۵	صوبہ متوسط برار	۴/۴	۱۳/۲	۹/۶
۶	آسام	۳۲/۳	۳۶/۳	۳۰/۲

ان تمام حقایق کے باوجود الہ آباد اتحاد کانفرنس میں کسی آخری فیصلہ پر دستخط ثبت نہیں کیے گئے بلکہ اس امر کو ضروری سمجھا گیا ہے کہ مسلمانان ہند ایک دفعہ اپنے مشہور عالم مطالبات کی روشنی میں ان تجاویز پر غور و خوض کر لیں چنانچہ اسی لئے لکھنؤ میں ۱۰ اور ۱۱ دسمبر کو مختلف الخیال مسلم زعمار کو جمع ہونے کیلئے دعوت دی جا رہی ہے تاکہ وہ متحد و متفق ہو کر بیک آواز الہ آباد کی منظور شدہ تجاویز کو بحالہ قبول کر لیں یا اُن میں ترامیم پیش کریں۔

ہمیں امید ہے کہ مسلم زعمار اور مجالس وقت کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے لکھنؤ مسلم کانفرنس کو کامیاب بنانے میں کوئی کسر باقی نہ رکھیں گے۔ اور دنیا پر ظاہر کر دیں گے کہ مسلمان اپنے مشہور عالم مطالبات پر چٹان کی طرح قایم رہیں گے۔

آئینہ کانپور

مینوسپل انتخابات

مینوسپل بورڈ کانپور کے انتخابات مسلم ماروارٹی اور غیر مسلم ۳ر و ۵ دسمبر ۱۹۳۲ء کو ختم ہو گئے جن کے نتائج ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:-

وارڈ ۲ - حاجی قمر الدین (۲۶۶ ووٹ) حافظ محمد حسین (۱۸۳)
وارڈ ۳ - منظور علی (۳۶۵ ووٹ) رحمت اللہ (۸۰ ووٹ)
وارڈ ۴ - میاں محمد سعید (۴۲۳ ووٹ) مصطفےٰ حسین نیر (۳۸۲)
وارڈ ۸ - سید احمد حسین (۵۰۴ ووٹ) سید احمد شاہ (۲۲۰)
وارڈ ۹ - عبد الصمد (۳۵۲ ووٹ) محمد حنیف (۳۲۴)
وارڈ ۱۱ - سید امجد علی (۳۷۵ ووٹ) محمد سعید (۳۰۸ ووٹ)
وارڈ ۱ - درگا شنکر میوال (۵۴۸) ہیرا لال کریل (۴۸۰)
وارڈ ۲ - سوشیلا دیوی (۴۳۶ ووٹ) پرمانند (۳۱۷ ووٹ)
وارڈ ۳ - برجندر سروپ (۶۷۳) شیو پرشاد دھوبی (۵۵)
وارڈ ۴ - کاشی ناتھ بھلا (۴۴۲) وید نراین (۲۴۵)
وارڈ ۵ - سرلا دیوی (۷۲۶) بجنت نراین (۳۸۲ ووٹ)
وارڈ ۷ - شیو نراین مصرا (۷۵۲) رامیشور مصرا (۳۲۱ ووٹ)
وارڈ ۹ - پنڈت سری رتن (۵۶۷) پنڈت اجودھیا ناتھ (۴۸۳)
وارڈ ۱۰ - اندر سنگھ (۵۰۳ ووٹ) بھوپ نراین (۲۷۲ ووٹ)
وارڈ نمبر ۱۱ - چودھری بھیشری پرشاد (۵۷۶) پراگ دت (۲۶۳)
وارڈ ۱۲ - پرمانند مصرا (۴۹۸) نراین پرشاد نگم (۳۵۸)
وارڈ ۱۳ - بابو لال مصرا (۴۲۷) رگھوناتھ پرشاد (۲۷۷)
وارڈ ۱۴ - رام رتن تختار (۵۲۸) موہن لال عرف ڈینگر ماسٹر
وارڈ ۱۷ - کروری مل (۴۷۲) زبدا پرشاد (۲۲۲ ووٹ)
مارواڑی وارڈ ۲ جگہ:- وشنوناتھ بھارتیہ - منی لال نوٹیا

اپر انڈیا چیمبر آف کامرس

اپر انڈیا چیمبر آف کامرس نے مینوسپل بورڈ کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب کو اپنا نمایندہ منتخب کیا ہے:-

(۱) مسٹر جے۔ جی۔ راین۔ ایم۔ بی۔ ای
(۲) مسٹر پیکوڈ
(۳) بابو رام نراین خزانچی

یو۔ پی۔ چیمبر آف کامرس

یو پی چیمبر آف کامرس نے مینوسپل بورڈ کیلئے مندرجہ ذیل اصحاب کو اپنا نمایندہ منتخب کیا ہے:-

(۱) بابو دوارکا پرشاد سنگھ وکیل۔
(۲) بابو ہری شنکر باگلا۔

دفعہ ۱۰۷

مینوسپل الکشن کے سلسلہ میں دفعہ ۱۰۷ کے ماتحت حافظ محمد صدیق اور شیخ محمد حنیف اور دیگر ۱۲۸ اصحاب پر جو مقدمہ چل رہا تھا اُسکے متعلق جائنٹ مجسٹریٹ نے یہ کہکر سب کو بری کر دیا کہ چونکہ اب الکشن ختم ہو گیا ہے اور پولیس کو کوئی نقص امن کا خوف نہیں ہے اس لئے مقدمہ اُٹھا کر سب لوگوں کو بری کیا جاتا ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ غیر مسلم وارڈوں کے ممبران سے جو ضمانتیں اور مچلکے الکشن کے سلسلہ میں لئے گئے تھے وہ بھی بری کر دیے گئے ہیں۔

سرکاری ممبران کی نامزدگی

معلوم ہوا ہے کہ حکومت کا ارادہ ہے کہ مینوسپل بورڈ کیلئے ایک خاتون ایک عیسائی اور ایک اچھوت کو نامزد کرے۔

امیدواران چیرمینی

کہا جاتا ہے کہ مینوسپل بورڈ کی چیرمینی کیلئے مندرجہ ذیل حضرات امیدوار ہیں:-
بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ۔ بابو دوارکا پرشاد سنگھ وکیل
ڈاکٹر جواہر لال - بابو رام نراین گرگ - رائے صاحب بابو بھگوان داس - بابو گور پرشاد کپور عرف اللو بابو۔

ممبران بورڈ کے اسمائے گرامی!

آیندہ مینوسپل بورڈ کے ممبران کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں:-

(۱) سید محمد اسمعیل صاحب (۲) حاجی قمر الدین صاحب (۳) منظور علی صاحب پنجابی (۴) میاں محمد سعید صاحب (۵) محمد بشیر صاحب بیرسٹر (۶) خان بہادر سید بشیر الدین (۷) خانصاحب شیخ محمد ابراہیم (۸) سید احمد حسین علیگ (۹) عبد الصمد صاحب (۱۰) شیخ وحید احمد صاحب (۱۱) سید امجد علی وکیل (۱۲) بابو درگا شنکر میوال (۱۳) سوشیلا دیوی (مسز پی۔ پی۔ سری واستوا) (۱۴) بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ (۱۵) بابو کاشی ناتھ بھلا ایڈوکیٹ (۱۶) سرلا دیوی (۱۷) ڈاکٹر پریم نراین (۱۸) پنڈت شیو نراین مصرا۔ (۱۹) پنڈت رگھبر دیال بھٹ (۲۰) پنڈت سری رتن شکلا ایڈوکیٹ (۲۱) سردار اندر سنگھ (۲۲) چودھری بھیشری پرشاد مختار (۲۳) پنڈت پرمانند مصرا وکیل (۲۴) پنڈت بابو لال مصرا (۲۵) بابو رام رتن مختار۔ (۲۶) بابو جنگ بہادر مہروترا (۲۷) بابو رام نراین گرگ (۲۸) لالہ کروری مل (۲۹) وشنوناتھ بھارتیہ (۳۰) منی لال نوٹیا (۳۱) مسٹر جے جی۔ راین۔ ایم۔ بی۔ ای۔ (۳۲) مسٹر پیکوڈ (۳۳) بابو رام نراین خزانچی (۳۴) بابو دوارکا پرشاد سنگھ وکیل (۳۵) بابو ہری شنکر باگلا (سرکاری ممبران کی نامزدگی باقی ہے)

گول میز کانفرنس

نظم اور قانون کا شعبہ منتقل کر دیا جائے گا

گورنر جنرل اور گورنروں کے امتیازی اختیارات

لندن ۲۸ر نومبر ۱۹۳۲ء معاصر ٹائمز کا نامہ نگار خصوصی راوی ہے کہ آج لیبر از دو پہر کانفرنس کا اجلاس منعقد ہوا اسکے متعلق سر ہیول ہور نے اظہار اطمینان کیا۔ اور کہا کہ شعبہ نظم اور قانون کے انتقال کو متفقہ طور پر تسلیم کر لیا گیا۔ اور گورنر جنرل اور گورنروں کے ہنگامی اختیارات کا وسیع ہونا ضروری قرار دیا گیا۔ تاکہ امن عامہ میں کوئی خلل راہ نہ پائے۔

جدید دستور اساسی کے عملی طور پر نافذ ہونیسے ان تجاویز کے ماتحت بعض مشکلات سے دوچار ہونا پڑے گا۔ مثلاً پولیس کے متعلق بعض پیچیدگیاں پیدا ہونے کا امکان ہے وزیر ہند نے کانفرنس کو یقین دلایا کہ حکومت نیک نیتی کیساتھ نظم اور قانون کو منتقل کرنے پر تیار ہے۔ اور ہرگز یہ ارادہ نہیں رکھتی کہ ایک ہاتھ سے دیکر دوسرے ہاتھ سے واپس لیلے۔ تحفظات اپنی نوعیت میں خواہ کسی قسم کے ہوں لیکن حکومت یہ یقین دلانا چاہتی ہے کہ انتظامی معاملات میں کوئی خاص مداخلت نہیں کی جائے گی۔

مشکل کس موقع پر ہوگی؟

"ہنگامی" کی تعریف کرتے ہوئے وزیر ہند کہنے لگے کہ مثال کے طور پر اقلیتوں کا معاملہ ہے۔ وہ اپنا تحفظ چاہتی ہیں "ہنگامی" سے یہ مطلب نہیں کہ نظم اور قانون کی مشنری کے حقیقی طور پر خراب ہو جانے پر ہی ان اختیارات کو استعمال کیا جائے لارڈ اروِن کی رائے بھی یہی تھی کہ آیندہ کیلئے کوئی خاص خطرہ نہیں کہ ہنگامی اختیارات کا دفعتہً استعمال کرنا ضروری ہو کیونکہ حالات کے متعلق وزیر متعلقہ ہی موقع کی کارروائی کر سکتا ہے۔ لیکن اگر خطرہ کا کوئی موقع ہو سکتا ہے تو وہ یہ کہ کوئی غلط پالیسی اختیار کر کے اُس کو جاری رکھا جائے مثال کے طور پر پولیس کی مشنری کو خراب اور ناقص ہو نیر دینا۔ ان حالات میں گورنر جنرل یا اور گورنروں کو پورے اختیارات حاصل ہونگے کہ وہ مداخلت کریں۔ اس سے پہلے کہ حالات بد سے بدتر ہو جائیں۔

بنگال اور پنجاب

دوران مباحثہ میں اگر یہ نظم اور قانون کا انتقال سب چاہتے تھے لیکن بعض مندوبین بنگال کے متعلق بڑے مذبذب نظر آتے تھے۔ اور اُن کی رائے تھی کہ گورنر جنرل اور گورنروں کو خصوصی طور پر وسیع "ہنگامی اختیارات حاصل ہونا ضروری ہیں۔ چنانچہ ایک ہندو ڈیلیگیٹ نے صاف طور پر اسکا اظہار کر دیا۔

سردار تارا سنگھ نے موقع پا کر سکھوں کی شکایات کا اعادہ کر دیا جو کہ انکو وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق ہیں وہ کہنے لگے کہ پنجاب میں اس فیصلہ کے ماتحت فرقہ وارانہ جذبات بھڑک اُٹھنے کا امکان اور امن عامہ میں خلل پڑنے کا اندیشہ ہے۔

ریاستیں اور فیڈرل مرکز

فیڈرل مرکز اور ریاستوں کے تعلقات کے متعلق بحث و تمحیص شروع ہونیپر سر اکبر حیدری کہنے لگے کہ گورنر جنرل کو یہ حق حاصل ہونا چاہئے کہ وہ ریاستوں کو ہدایات دیا کرے لیکن چودھری ظفر اللہ خاں وغیرہ کی مجوزہ ہدایتیں پیش نظر رکھنا ضروری ہونگی جو کہ صوبجات کے متعلق انہوں نے بیان کی ہیں۔ گورنر جنرل کے یہ اختیارات فیڈرل حکومت سے متعلق نہیں ہونے چاہئیں بلکہ براہ راست تاج برطانیہ کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے اُن کو یہ اختیارات حاصل ہوں گے۔ سر مرزا اسمٰعیل نے کہا کہ میرے خیال میں گورنر جنرل کا یہ فرض نہیں ہونا چاہئے کہ وہ اسکی نگرانی کریں یا دیکھ بھال کرتے رہیں کہ آیا فیڈرل مضامین کا انتظام ریاستوں میں تسلی بخش طور پر ہوتا ہے یا نہیں۔ یہ فیصلہ کرنا اور اسکے متعلق دیکھ بھال کرنا فیڈریشن کا فرض ہوگا۔

سر منو بھائی مہتہ نے کہا کہ جہانتک حق مداخلت کا تعلق ہے ریاستوں اور صوبجات میں کوئی مشابہت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے الگ الگ ان پر گفت و شنید ہونا چاہئے ریاستوں کے خاص معاملات میں نہ تو فیڈرل مرکز اور نہ صوبجاتی گورنروں کو مداخلت کرنے کا استحقاق ہوگا۔ کیونکہ وہ فرمانرواؤں کے شاہی حقوق سے متعلق ہیں۔ فیڈرل معاملات کا انتظام کلیتہً ریاستوں سے مخصوص ہوگا۔ اور فیڈرل مرکز کی طرف سے اس کی دیکھ بھال ہوتی رہیگی۔ اور دیکھ بھال کرنے والے افسر کی رپورٹ ریاستی فرمانروا کے پیش ....

فیڈرل حکومت کے پاس نہیں جائے گی ایسے معاملات میں ریاست فیڈرل پالیسی کو برقرار رکھے گی۔ لیکن ضرورت کے ماتحت اسکو انحراف کرنیکا حق حاصل ہوگا۔ فیڈرل نگرانی گورنر جنرل کی طرف سے ہوتی چاہئے نہ کہ فیڈرل مرکز کی طرف سے۔

"تحفظات" اور "محفوظات"

لندن ۲۹ر نومبر ۱۹۳۲ء گول میز کانفرنس کے [illegible] میں آج ابتدائی مباحثات کے دوران میں سر جان [illegible] وزیر خارجہ موجود تھے انتظامی تعلقات پر بحث و تحقیق ہوتی رہی۔ ہندوستانی ریاستوں کے نمائندوں نے یہ مطالبہ کیا ریاستوں کو وہ تمام تحفظات حاصل ہونا ضروری ہیں جن کے ماتحت فیڈرل گورنمنٹ فرمانرواؤں کے شاہی اختیارات اور ذمہ داریوں اور تحفظات پر مباحثہ ہوتا رہا اور ان ہر سہ ضروری امور کو جدید دستور اساسی کی بنیاد قرار دیا گیا۔

تحفظات کے متعلق حکومت برطانیہ کی پوزیشن یہ تھی کہ وہ خاطر خواہ اور معقول ہونے چاہئیں۔ اور گورنر جنرل کو تعلقات خارجیہ اور مداخلت کے علاوہ مندرجہ ذیل سات عنوانات کے ماتحت ذمہ دارانہ حقوق حاصل ہونے ضروری ہیں۔

۱۔ امن عامہ میں مداخلت اور خلل وغیرہ کو روکنے کے اختیارات۔

۲۔ اقلیتوں کا استحفاظ۔

۳۔ ملازمتوں کے آئینی حقوق۔ ۴۔ گورنر جنرل کے متعلقہ جات پر اثر انداز ہونے والے معاملات ۵۔ ریاستوں کے حقوق کا استحفاظ۔ ۶۔ تجارتی امتیازات۔ ۷۔ تمام حصوں میں خوشگوار تعلقات برقرار رکھنے کی نگرانی۔

گورنر جنرل اور گورنروں کے ہاتھ میں بعض آئینی اختیارات بھی ہونے ضروری ہیں۔ مثلاً مجلس قانون ساز کو برخاست کرنا۔ اور قوانین کے متعلق منظوری دینا دستور اساسی کا احترام قائم رکھنے کیلئے اُنکے پاس مناسب اور کاری آئینی حربہ ہونا ضروری ہے۔

فیڈریشن کی مرکزی ذمہ داریوں اور بعض تحفظات کے متعلق بھی کچھ اختلاف رونما ہوا۔ ہندو لبرل تحفظات کے بارہ میں کہتے تھے کہ وہ اس حد تک نہیں ہونے چاہئیں۔ کہ عملی طور پر مرکزی ذمہ داری کو ہڑپ کر جائیں۔

گورنر جنرل کے شعبہ مدافعت اور تعلقات خارجیہ کی تفصیلی تشریح کا مطالبہ کیا گیا۔ تاکہ وہ وزرائے متعلقہ شعبہ جات منتقلہ پر ہی نہ حکمرانی کرنے لگیں۔ اسیطرح ہنگامی اختیارات کی مکمل تشریح اور انکا مکمل محل استعمال واضح کر دینا ضروری خیال کیا گیا اور بالآخر یہ قرار پایا کہ گورنر جنرل کو پورے اختیارات کا ملنا ضروری ہے۔

لندن ۲۹ر نومبر ۱۹۳۲ء آج گول میز کانفرنس تحفظات اور محفوظات کے چکر میں مبتلا رہی۔ لارڈ اروِن انگریزی نظریہ کی توضیح کرتے ہوئے کہنے لگے کہ پارلیمنٹ خواہ کتنی ہی وسعت نظری سے کام لے اور اسکو یہ خیال کرنا ضروری ہوگا کہ آیا تسلیم کردہ تحفظات کو عملی طور پر پورا کیا جاتا ہے یا نہیں؟

سر تیج بہادر سپرو کہنے لگے کہ تحفظات اُس حد تک نہیں کرنا چاہئیں کہ ذمہ دار حکومت ہی ایک بے معنی شے ہو جائے مجوزہ سپریم کورٹ اقلیتوں کے استحفاظ کے علاوہ تجارتی امتیازات کی حفاظت بھی کرے گا۔

آل انڈیا ملازمتوں کے لئے ضمانت ضروری ہے لیکن انکے لئے جملہ تحقیقات پبلک سروس کمیشن کو حاصل ہونگے۔ سر تیج بہادر سپرو نے گورنر جنرل کے بعض اختیارات خصوصی کے متعلق فرمایا کہ ٹھیک وسیع اختیارات اُنکو حاصل ہونے چاہئیں لیکن قوانین کی تصدیق اور مالی مطالبات کے موقع پر اُن کی منظوری یا نامنظوری کے اختیارات بہت قابل اعتراض ہیں۔ چنانچہ اسی وجہ سے ہمیشہ اختلاف اور بدمزگی پیدا ہو جاتی ہے۔ آج کے مباحثات میں لارڈ اروِن اور سر تیج بہادر سپرو نے نمایاں طور پر حصہ لیا سر غزنوی نے کہا کہ شعبہ نظم اور قانون کے انتقال کے متعلق مناسب نہیں ہے کہ بنگال کیساتھ امتیازی پابندیاں عائد کیجائیں کیونکہ ایسا کرنیسے [illegible] انگیزوں کو مزید اکستان [illegible] پیدا ہوگا۔ اور وارداتیں اور بھی زیادہ ہونے لگیں گی۔ انہوں نے بڑے وثوق کیساتھ کہا کہ صوبجاتی مجلس حاکمہ وغیرہ دہشت انگیزیوں کو کچل دینے کیلئے کافی ہونگی۔

اختیارات خصوصی کے بارہ میں لارڈ اروِن نے انگریزی نظریہ کو بڑی وضاحت سے بیان کیا اور کہا کہ پارلیمنٹ ہندوستان کے جائز مطالبات کے بارہ میں خواہ کتنی ہی وسعت نظری سے کام لے اُسکو پوری طرح سے اطمینان ہو جانا چاہئے کہ تحفظات عملی طور پر کماحقہ اختیار کیے جائیں گے۔ گول میز کانفرنس کا فرض ہے کہ وہ اسبات کا فیصلہ کرے کہ استحفاظ کن معاملات کیلئے لازمی ہوگا۔

لبرل پارٹی کا مطمح نظر

سر تیج بہادر سپرو کہنے لگے کہ اروِن گاندھی پیکٹ میں تین چیزیں نمایاں طور پر نظر آتی ہیں۔ فیڈریشن ذمہ دار حکومت اور تحفظات اور لبرل پارٹی کو اس سے اتفاق ہے تمام جماعتیں تحفظات کو عارضی طور پر جائز سمجھتی ہیں۔ لیکن لبرل پارٹی انکو کبھی پسند نہیں کرے گی۔ اگر ان تحفظات نے ذمہ دار حکومت کو ایک بار اور محض ایک فضول چیز بنا دیا۔

آپ نے فرمایا کہ مدافعت کے بعض شعبے وزیر کے سپرد کر دینے چاہئیں۔ لیکن جبتک تفصیلی طور پر یہ معلوم ہو جائے خارجہ پالیسی اور مدافعت کے متعلق حکومت کا مفہوم کیا ہے لبرل پارٹی محفوظات سے اتفاق نہیں کر سکتی۔

ذمہ داری کے متعلق آپنے فرمایا کہ ذمہ داری سے مراد اُس حاکم یا مجلس حاکمہ کی ذمہ داری ہے جو کہ مجلس مقننہ کے سامنے جوابدہ ہو اور قانون کی تائید سے وہ برسرکار رہے شعبہ جات منتقلہ کے بارہ میں وزیر متعلقہ کا مشورہ آخری ہوگا اگر تسلی بخش طور پر ایسا نہ ہو سکا تو لبرل پارٹی اس اسکیم کی مؤید نہیں ہوگی یہ درست ہے کہ بعض معاملات میں گورنر جنرل کو خصوصی اختیارات حاصل ہونے چاہئیں۔ کہ وہ مروجہ قانون کی پابندیوں سے بے نیاز ہو کر جو مناسب سمجھے کرے لیکن اگر ذمہ تحفظات کی بنا پر ایک بیکار چیز بن گئی تو خدا معلوم پھر وہ ذمہ دار حکومت کیا ہوگی۔ میں تو اس کے تخیل سے بھی لرزہ براندام ہو جاتا ہوں۔

آرڈیننس ختم ہو جانے چاہئیں

اسکے بعد سر سپرو نے اختیارات خصوصی اور ذمہ داری کو بات مختلف عنوانوں میں تقسیم کر کے اظہار خیال کیا اور کہا کہ گورنر جنرل کے اختیارات تصدیق بہت مخدوش ہیں اور اُنکی وجہ سے ہمیشہ اختلافات ہو جایا کرتے ہیں۔ امن عامہ کا قیام واقعی ایک ضروری چیز ہے لیکن معمولی طور پر آئے دن کے آرڈیننسوں کا خاتمہ ہو جانا چاہئے۔

حکومت مورد الزام ہے

کانگریس کو مقبول عام بنانے میں حکومت انگلینڈ کی پالیسی مورد الزام ہے۔ جس کی وجہ سے اعتدال پسند لوگ بھی علیحدہ ہو گئے پنجاب کے متعلق آپ کہنے لگے کہ بعض جماعتیں خواہ مخواہ خوش ہو رہی ہیں کہ وہاں کے مسلمانوں کی تھوڑی سی اکثریت دیگر اقلیتوں کے حقوق کو غصب کریگی۔ آخر دیگر صوبجات میں مسلمانوں کی اقلیت بھی تو موجود ہے۔

ہندوستانی خواتین کی حقوق رائے دہندگی

لوتھین کمیٹی کے رکن آنریبل میری پکھوزڈ نے لندن میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں خواتین کی پوزیشن ایسی ہے کہ کوئی شخص اُنکے حقوق رائے دہندگی سے انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن اسپر بھی بعض لوگ ایسے ہیں کہ خواہ مخواہ اس کی مخالفت پر کمربستہ اور تیار نظر آتے ہیں مدراس میں صرف ۸ فیصدی خواتین نے ووٹ دیئے تھے۔

آل پارٹیز کانفرنس ۲۴ر دسمبر کو منعقد ہوگی

کلکتہ ۳۰ر نومبر پنڈت گووند مالویہ جنرل سکرٹری اتحاد کانفرنس نے مندرجہ ذیل اعلان شایع کیا ہے:۔

آل پارٹیز مسلم کانفرنس کے اجلاس کی وجہ سے جو دس اور ۱۱ر دسمبر کو لکھنؤ میں منعقد ہوگا۔ الہ آباد کانفرنس کی تاریخیں پھر تبدیل کر دی گئیں ہیں۔ اب اتحاد کانفرنس کا اجلاس میو ہال الہ آباد میں ۲۳ر دسمبر کو ۱ بجے ہوگا۔ اور اور اتحاد کانفرنس کا اجلاس الہ آباد میں ۲۴ر دسمبر کو ½ بجے منعقد ہوگا۔ آل پارٹیز کانفرنس کا اگلے دن ۲ بجے اجلاس ہوگا۔ پنڈت مالویہ نے ہندوستان میں تقریباً ۴۰ ایسوسی ایشنوں کانفرنسوں اور سوسائٹیوں کو نمائندہ بھیجنے کی دعوت دی ہے مدعوین میں آل انڈیا ہندو مہاسبھا۔ آل انڈیا مسلم لیگ۔ آل انڈیا خلافت کمیٹی آل پارٹیز مسلم کانفرنس نیشنلسٹ مسلم پارٹی انڈین نیشنل کانفرنس آل انڈیا لبرل فیڈریشن۔ آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس۔ آل انڈیا کانفرنس آف انڈین کرسچین۔ آل انڈیا اچھوت لیوی ایشن۔ آل انڈیا اینگلو انڈین اینڈ یوروپین ایسوسی ایشن اور فیڈریشن آف انڈین چیمبرس آف کامرس بھی شامل ہیں

نیشنلسٹ پارٹی کے عہدیداروں کا انتخاب

نئی دہلی۔ یکم نومبر۔ اسمبلی کی نیشنلسٹ پارٹی آج ہری سنگھ گوڑ کے کمرہ واقع ویسٹرن ہوٹل میں عہدیداروں کے انتخاب کیلئے جمع ہوئی سر ہری سنگھ گوڑ لیڈر منتخب ہوئے مسٹر ڈنگا آئر ادھر بلا اس سر دھاڈپٹی مقرر کیے گئے مسٹر گیا پرشاد سنگھ سکریٹری۔ مسٹر رام کرشن ڈپٹی جوائنٹ سکریٹری۔ مسٹر ٹی داس سیٹ لیڈر۔ مسٹر ایس جی جوگ سیٹ مسٹر کے پی تھمپن خزانچی بنائے گئے تقریر میں بتلایا گیا کہ یہ انتخاب بل کے متعلق اُنکی اکثریت و اقلیت کی رپورٹوں پر کسیطرح اثر انداز

انسان کی سیاسی زندگی میں تغیرات کیونکر پیدا ہوتے ہین

دُنیا کی باگ صرف مزدورونکے ہاتھ مین ہے

زمانہ دراز سے انسانی دماغ انسانی مسرتون کے مسئلہ کیطرف رجوع ہے، انسانی مصیبت اتنی عیان ہے کہ زیادہ احساس اور زیادہ ہمدردی کے ساتھ کام کرنے کے لیے انسان مجبور تھا گرا فلاطون سے لیکر رابرٹ اوین کے زمانے تک تمام کوششین متعصبانہ ناقابل عمل قیاسی اسکیموں پر منتج ہوئیں،

نملط رہنمائی یا کمی عقل اِن متعصبانہ اور ناقابل عمل اور مشتبہ رکاوٹوں کا باعث نہیں ہے بلکہ تمام تر ذمہ داری سوشل سسٹم کے متعلق اقتصادی اور تاریخی علم کے فقدان پر ہے،

یہ صرف تھوڑے ہی عرصہ کی بات ہے کہ سوشل ترقی اور علمی انکشافات نے ہمین اس علم کا مالک بنادیا ہے جس کی امداد سے انسان ایک ایسے سوشل سسٹم کے قیام کے مقصد کو لیکر آگے بڑھ سکتا ہے جو انسانی مسرتون مین اضافہ کا ضامن ہو اور جس کی تمام مساعی کا مقصد وحید انسانی زندگی کےلیے خوشی ومسرت کی برکات مہیا کرنا ہے،

اس علم سے مسلح ہوکر برطانیہ عظمی کی سوشلسٹ جماعت کے بانیوں نے ایک ایسی تنظیم کو تشکیل کیا جو انقلابی مقصد کی خاطر خدمات انجام دے ارکس، انجلس اور لیوس مارگن جیسے سائنسدانون کے کارنامون نے ان کو بتایا کہ،

(۱) سوسائٹی ترقی کرتی ہے،

(۲) سوسائٹی انقلاب کے ذریعہ (تمام واقعات اور تاریخی زمانون میں) ترقی کرتی ہے،

(۳) یہ انقلابات ہمیشہ انقلابی طبقہ کے ان اعمال کا نتیجہ ہوتے ہیں جو انسانی ضمیر سے متعلق ہیں،

تاریخ بتاتی ہے کہ حاکمانہ طاقت کا مالک طبقہ اپنے زمانہ مین انقلابی تھا گر کوئی طبقہ دومرتبہ انقلابی نہین بنتا، انقلابی طبقہ حاکم طبقے سے قوت حاصل کرنے کے سلسلے میں مصائب برداشت کرتا ہے اور کامیاب ہوکر اپنی پوزیشن کو مستحکم بناتا ہے اور جس سوشل بنیاد نے اسکو طاقت عطا کی ہے اس کے قیام مین ایڑی چوٹی کا زور لگادیتا ہے اور فوراً ہی رجعت پسند بنجاتا ہے،

اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے جو کوششیں کیجاتی ہیں وہ ایک انقلابی جماعت کو وجود میں لے آتی ہیں جو ایک نئی معاشرت کے قیام کی کوشش کرتی ہے، اس طرح ایک طبقاتی جنگ وجود میں آجاتی ہے جس کا مقصد ایک جدید معاشرت کا قیام ہوتا ہے،

چونکہ امرائیت پیداواری ذرائع کے ایک حصہ یعنی زمینی قبضہ تک محدود تھی اس لیے سرمایہ داری کو اتنی تقویت پہنچائی گئی کہ اُس نے امرائیت کا خاتمہ کردیا، یہ صحیح ہے کہ ایک زمانہ مین امرائیت نہایت ضروری چیز تھی مگر دولت ایک دوسری شکل مین بھی موجود تھی جس پر امرا کا قبضہ نہ تھا، یعنی تاجرون اور صناعون کی دولت، یہ دولت سرمایہ دارون کے پاس تھی جنھون نے انقلاب پیدا کیا اور رجعت پسند بن گئے،

اب تک ہر وہ طبقہ جس نے کہ طاقت حاصل کی اپنے ساتھ ہی اپنی تباہی کی چیزین بھی لایا، کیونکہ ان مین سے ہر طبقہ کے وجود کا انحصار دوسرے اُس طبقہ کی تباہی پر رہا جو خود اول الذکر ہی کا حصہ تھا اور جو کامیاب انقلاب کیوجہ سے ایک جُدا اور علحدہ طبقہ بنگیا تھا،

گر سرمایہ داری کے زمانے میں پیداواری ملکیت پر سرمایہ دارون کا ہی قبضہ ہے، مالکین جائیداد کا کوئی دوسرا طبقہ ایسا نہین جو ان کی حکومت کے لات مار دے، یہ قطعی ناممکن ہے کہ اہل حکومت دیدہ و دانستہ اپنے زوال کا باعث بنین، اس لیے کہ ایک سسٹم اسطرح تو تباہ کی جاسکتی ہے کہ اسکی تباہی کا مقصد دانستہ طور پر پیش نظر ہو لیکن ایک جدید سسٹم کا قیام یعنی انقلابی عمل کا دوسرا حصہ ارادی اور دانستہ جدوجہد کا مقتضی ہے، اندرین حالات وہ کون لوگ ہوسکتے ہین جو انقلاب کے ایجنٹ بنکر سوشلزم کو حاصل کرلیں؟ وہ باقیماندہ طبقہ جو انقلاب پیدا کرسکتا ہے صرف مزدورون کا طبقہ ہے،

مگر اپنے اندر اس کام کی اہلیت پیدا کرنے کےلیے ضرورت ہے کہ مزدور اپنے اندر ذاتی بیداری کی ابتدا اپنی پوزیشن کی حقیقت کے علم سے ہونی چاہیے اُنھین اس امر کا یقین ہونا چاہیے کہ موجودہ سسٹم میں جب کہ وہ تمام دولت پیدا کرتے ہین اُن کا حصہ صرف اتنا ہوسکتا ہے جتنا کہ ایک دولت پیدا کرنے والے کافی ہوسکتا ہے، یعنی اُن کا حصہ اُن کی غذا کی قیمت سے زیادہ نہین بڑھ سکتا، انھین یہ بھی یقین ہونا چاہیے کہ موجودہ سسٹم مین وہ ہمیشہ بے روزگاری کی مصیبتون اندیشون اور افلاس کا شکار رہین گے، اس کے بعد انھین اپنی پوزیشن کے سلسلے مین یہ بھی یقین ہونا چاہیے کہ سوشل سسٹم کے قیام ہی مین انکی بہتری مضمر ہے، جو اُن کی محنت کی کم قیمتی کو دور کرکے سرمایہ دارون کی تباہ کن حرکات سے اُن کو نجات دلادے گا،

اس کے بعد وہ دیکھین گے کہ جب تک سرمایہ دارون سے قوت حاصل کی جائے گی جو مزدورونکی تباہی کے تنہا ذمہ دار ہین اسوقت تک دو طبقون کے درمیان لازمی جنگ جاری رہے گی ایک طبقہ تو وہ جو موجودہ سرمایہ داری کو برقرار رکھنے کی کوشش کرے گا اور دوسرا طبقہ وہ جو اول الذکر طبقہ سے متذکرہ طاقت چھین کر اشیا کو تمام سوسائٹی کی ملکیت میں تبدیل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اسطرح ایک طرف تو وہ طبقہ ہوگا جس کے ہاتھ مین حکومت ہے اور جو اپنی پوزیشن کو جس کے ذریعہ وہ تباہیان پھیلا رہا ہے برقرار رکھنے کی کوشش کرے گا، اسطرح ایک طرف تو وہ طبقہ ہوگا جسے غلام بنالیا گیا ہے اور جسے تباہ کردیا گیا ہے، یہ طبقہ اپنی آزادی کی کوشش کرے گا اسطرح یہ ایک طبقاتی جنگ ہوگی،

وہ طبقہ جو ان تمام چیزون کو سمجھتا ہے بیدار طبقہ ہے اسکو لیے صرف اُن طرق و ذرائع معلوم کرنے کی ضرورت ہے جن کی مدد سے وہ انقلاب کا ایک موزون آلہ بن سکے،

ہر سوشل رواج مین اُن لوگون کی پوزیشن بہت زیادہ اہم ہوتی ہے جو اس دولت کو پیدا کرتے ہین جس پر سوسائٹی کی زندگی کا انحصار ہوتا ہے ایک غلام، ایک آرام دینے والی جائداد منقولہ کیطرح جس کی حیثیت بہت کم تھی خریدا اور بیچا جاتا تھا جو چیز فروخت کی جاتی تھی وہ اُس کا جسم ہوتا تھا نہ کہ اُسکی محنت قوت یا یون کہہ لیجیے کہ اسکی پوزیشن ایک گھوڑے کی سی تھی،

برخلاف اس کے موجودہ زمانے کا مزدور ایک جائیداد کی حیثیت نہین رکھتا، آرام دینے والی شے اُس کا جسم نہین ہے بلکہ اُسکی محنتی قوت ہے، وہ ایک مشین ہے جو محنتی طاقت پیدا کرتی ہے، دوسری مشینون کیطرح کثرت استعمال سے اُسمیں خرابیان پیدا ہوسکتی ہین اور دوسری مشینون کیطرح اُس کے اندر سے بھی بجز اس چیز کے جو اس کے اندر ڈالی گئی ہو کچھ اور نہین نکالا جاسکتا،

برخلاف اس کے ایک مزدور کےلیے ضروری ہے کہ وہ ہر مشین کی طرح تمام دیگر ادنی حیثیت کی مشینون کے مقابلے مین اپنی اقتصادی خوبی کا ثبوت دیکر اپنے وجود کی ضرورت ثابت کردے، اس لیے انسانی مشین کو اپنے خرچ سے بہت زیادہ قیمت کا مال پیش کرنا پڑے گا، کیونکہ اس کا مقابلہ کرنے والے بھی موجود ہیں،

یہ مقابلہ کرنے والے جدید ذرائع اور مشینین ہین، سب سے زیادہ پیاری چیز محنتی قوت ہے، زیادہ تیز کام کرنے والی مشینین اور ترقی یافتہ ذرائع موجود ہیں جو دن بدن ترقی کررہے ہین اس لیے بے روزگارون کی بہت بڑی تعداد بہت کم اُجرت پر کام کررہی ہے ان متخالف قوتون کی باہمی آویزش کا نتیجہ ہے کہ محنتی قوت اپنی پیداوار کے اعتبار سے فروخت ہورہی ہے یا یون سمجھیے جیسا کہ بعض اوقات ہوتا ہے کہ اُجرت صرف اتنی ملتی ہے کہ غذا کی قیمت ادا کی جاسکے،

اب ہم اسطرف آتے ہین جہان سے مشکل شروع ہوتی ہے کہا جاسکتا ہے کہ اجرتون کے غذائی معیار کے مطابق ہونے کے سلسلے میں کسی صورت سے بھی یہ نہین بتایا جاسکتا کہ غذائی معیار سے کیا مراد ہے اور ہم بخوبی واقف ہیں کہ مختلف سرمایہ دار ممالک میں اگر اُن ممالک کو چھوڑ بھی دیا جائے جو مکمل طور پر سرمایہ دار نہین ہین، معیار زندگی بہت زیادہ مختلف ہے، غذائی معیار اعلی وادنی کیون نہیں ہے؟

اور جہان سے وہان کیون صحیح ہے؟

تمام اشیا، قطع نظر اس امر کے کہ وہ کتنی اقسام کی ہین، عام طور پر اپنی اصلی قیمت پر فروخت کیجاتی ہین ہر چیز کی قیمت وہ وقت محنت ہوتا ہے جو اس کے پیدا کرنے میں خرچ کرنا ضروری ہے، اس لیے باعتبار تناسب اشیا بدل ہوتی ہیں اُس لازمی وقت محنت کا جو اُن کے پیدا کرنے میں خرچ کیا جاتا ہے،

اس نتیجہ کا یقین سرمایہ کی رفتار نے دلایا ہے، سرمایہ زیادہ نفع بخش صورتون پر لگایا جاتا ہے، جب قیمتین ایک حد سے نیچے ہوتی ہین تو منافع زیادہ کم ہوتے ہین اس لیے سرمایہ کو اُن چیزون کیطرف منتقل کردیا جاتا ہے جنکی قیمتین زیادہ ہوتی ہین اور اس لیے زیادہ نفع ظاہر کرتی ہین نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ زیادہ قیمتی اشیا کی زیادہ پیداوار بازار مین اُنکی تعداد کو غیر معمولی بنادیتی ہے اور اُن کی قیمتین گرنا شروع ہوجاتی ہین یہ چیز زیادہ قیمتی اور کم قیمتی اشیا کی پیداوار کی تعداد کو صحیح کردیتی ہے اور اسطرح قیمتین بھی درست ہوجاتی ہین،

مگر مزدور اپنے پیداواری ذرائع (غذا وغیرہ) کو اپنی قوت محنت کے مقابلے مین کسی دوسری چیز سے نہین بدل سکتا، صحیح ہے اور اُن تجارتون مین ہاتھ پاؤن مارنے کی کوشش کرے گا جو زیادہ نفع پہونچاتی ہین مگر یہ چیز اُسے حاصل نہین ہوتی،

حقیقت یہ ہے کہ سرمایہ داری اپنی ضرورت کے پیش نظر اپنے مزدورون کی زندگی کا معیار مقرر کرتی ہے، سرمایہ دار مجبور ہین کہ وہ اپنے مزدورون کو تعلیم دلائیں، کیونکہ انھیں تعلیم یافتہ مزدورون کی ضرورت ہے اپنے عوض میں تعلیم مزدورون کے سامنے دوسری ضروریات پیش کردیتی ہے، اور اگرچہ وہ ان ضروریات کی طرف سے مطمئن ہونے کے لیے اُن کو ذرائع نہین بتاتی مگر وہ ضروریات خود ایک طریقہ اختیار کرلیتی ہے جو اطمینان بخش ذرائع مہیا کردیتا ہے۔ ضروریات کا پیدا کرنا معیار زندگی میں اضافہ کرتا ہے اور اس لیے اجرت مین اضافہ کی جنگ لازمی ولابدی ہے۔

یہ امر بھی قابل غور ہے کہ اگر اجرتون یا مزدوری مین معمولی معیار کے مقابلے مین کچھ اضافہ ہوجاتا ہے (جیسا کہ تجارتی مقابلے کے زمانہ میں سرمایہ دار کیا کرتے ہین)، تو مشینون اور ترقی یافتہ ذرائع کیطرف انتہا سے زیادہ توجہ ہوجاتی ہے جس کے معنی ہین تباہی مین شدت اور بے روزگاری میں اضافہ کا ہوجانا۔ حقیقتاً بہت سے ملازمین کو معلوم ہوگیا ہے کہ زیادہ پریشانیوں اور زیادہ شدید تباہیون کا مقابلہ کرنے کےلیے ضروری ہے کہ مزدور اپنا معیار زندگی بلند بنائیں۔

یہ بات سمجھ مین آسکتی ہے کہ مزدورونکا غذائی معیار خواہ وہ کچھ ہی کیون نہو شدت تباہی اور تناسب بے روزگاری کے نشانات سے مملو ہوتا ہے اس لیے خواہ معیار زندگی ذرا اعلی ہو یا ذرا ادنی بالآخر وہ محنت کارگر گی جسکی سرمایہ کو ضرورت ہے بہت ہی کم قیمت پر پیدا کیجاتی ہے اور اسی قیمت پر فروخت کیجاتی ہے،

پس مزدورون کے حالات بہت زیادہ مایوس کن ہین، کیونکہ انھین ہمیشہ غذائی معیار کے پیش نظر اپنی اجرتون کے لیے کوشش کرنا پڑے گی، مگر وہ زیادہ نہین کرسکتے، پیداواری ذرائع کی تمام وسیع اور عجیب وغریب اصلاحات وترقیات جو مالکین کے لیے دولت مہیا کرنے کی ذمہ دار ہوتی ہین، مزدورون کے لیے زیادہ سقیم حالات پیش کردیتی ہین ان اصلاحون مین مزدورون کے لیے زیادہ سقیم حالات پیش کردیتی ہین اِن اصلاحون مین مزدورون کا کوئی حصہ نہیں ہوتا، جملہ اصلاحات اور حلق دوستیان مزدورون کی حیثیت سے ذرا بھی بحث نہیں کرتین، آج بے روزگاری کو دفع کردیجیے، کل پھر مشینین پیدا کردینگی، مزدورونکو آزاد مکان اور آزاد روٹیان مہیا کردو مگر اُنھین بالکل ہی باقیماندہ ضروریات کے لیے جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے،

اِس لیے اصلاحات کی کوششیں بے سود ہین ہمارے مقابلے کے سسٹم کے اقتصادی قوانین کی سختیون نے مزدورون کو مغلوب بنادیا ہے،

حقیقت یہ ہے کہ سرمایہ داری مین ہمیشہ اصلاحات ہوتی رہی ہین اصلاحات ایک سراب ہین جسے سرمایہ دار مزدورون کو دکھاتے ہین اور مزدور دیکھکر غلط خیالات قائم کرلیتے ہین، اصلاحات اور اطمینان بخش اعلانات وذرائع مزدورون کو کسی قسم کی کوشش کرنے سے باز رکھتے ہین اور جب کافی جدوجہد کے بعد اصلاح حاصل کیجاتی ہے تو وہ سرمایہ دار کے سرمایہ کی حفاظت کرنے والی ضرورت ثابت ہوتی ہے۔

«سوشلسٹ اسٹنڈرڈ»

مسلمانونکی تمام سرکردہ انجمنوں کے نمایندونکو لکھنو میں جمع ہونے کی دعوت

لکھنو یکم دسمبر سید ذاکر علی سکریٹری مسلم کانفرنس لکھنو سے بذریعہ برقی پیام مطلع فرماتے ہیں کہ راجا صاحب سلیم پور جنھوں نے گذشتہ ماہ اکتوبر میں آل انڈیا مسلم کانفرنس کی صدارت فرمائی تھی اور ہندو مسلم لیڈروں کے ساتھ ملکر الہ آباد کانفرنس کی کامیابی کے لئے جدوجہد کی تھی کانفرنس کی قرارداد سے اتفاق کرتے ہوئے ملک کی تمام سرکردہ انجمنوں سے دردمندانہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ لکھنو میں ۱۰ اور ۱۱ دسمبر کو جمع ہوکر اتحاد کانفرنس کی قراردادوں پر غور کرلیں اس زبردست نمایندہ کانفرنس کے ڈیلیگٹ ۱۲ اور ۱۳ دسمبر کو اتحاد کانفرنس الہ آباد میں سکھ اور ہندو نمایندوں سے تبادلہ خیالات کریں گے روانگی سے پہلے لکھنو پہونچنے کے وقت اور تاریخ سے ضرور مطلع فرمائیں نیز آیندہ مسلم کانفرنس کے متعلق جو دریافت کرنا چاہیں وہ ذیل کے پتہ سے دریافت فرمائیں (سید ذاکر علی سکریٹری مسلم کانفرنس سلیم پور ہاؤس لکھنو)

جمعیت العلما کانپور کا سالانہ اجلاس

کلکتہ یکم دسمبر کلکتہ کے مسلم نمایندوں نے جمعیت العلماء ہند کانپور کو دعوت دی ہے۔ کہ وہ اپنا سالانہ اجلاس ۲۵ و ۲۶ دسمبر کو کلکتہ میں منعقد کریں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں کلکتہ کے مسلم زعما استقبالیہ کمیٹی کا تقرر بھی کرنے والے ہیں۔

بستی کے لئے ایک عظیم حادثہ

جناب حافظ سید نورالدین محمد صاحب وکیل کی وفات حسرت آیات

(از قاضی محمد عدیل صاحب عباسی وکیل بستی)

ہم اپنے مکرم دوست قاضی محمد عدیل عباسی صاحب وکیل بستی کا مندرجہ ذیل مضمون نہایت افسوس کیساتھ درج کرتے ہوئے اہل کانپور کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ حافظ سید نورالدین مرحوم ہمارے شہر کے ہر دلعزیز سابق سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ یعنی مولوی سید صبیح الدین احمد صاحب کے برادر بزرگ تھے اسمیں شک نہیں کہ مرحوم اعلی اخلاق و اوصاف کا ایک نمونہ تھے آپکے انتقال پر اہل بستی جسقدر بھی افسوس اور ماتم کریں وہ کم ہے ہم کو بھی اس جانکاہ حادثہ کا انتہائی افسوس ہے بہرحال ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالی مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرماوے اور مولوی سید صبیح الدین احمد صاحب و دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے -

(ایڈیٹر)

جناب حافظ سید نورالدین محمد صاحب وکیل بستی تاریخ ۲۴ر نومبر ۱۹۳۲ء قریب ۲ بجے دن کو اس عالم فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرما گئے (انا للہ وانا الیہ راجعون) مرحوم کو صرف دو تین یوم قبض و امتلاء و درد شکم کی شکایت تھی۔

۲۶ر نومبر ۱۹۳۲ء کو کچہری بھی تشریف لائے تھے مگر فوراً متلی شروع ہوگئی تھوڑی دیر کے بعد بڑے زور سے استفراغ ہوا آپکے بھتیجے مولوی سید نعیم الدین احمد صاحب وکیل کو خبر ہوئی تو فوراً دوڑے ہوئے آئے - اور انتظام کرکے مکان پہونچا دیا

۲۸ر نومبر ۱۹۳۲ء کو بھی حالت کچھ خدانخواستہ خراب تھی اور نہ کسی قسم کا تشویش انگیز اضمحلال تھا - دس بجے نعیم الدین صاحب پر تاکید بھی فرمائی کہ دیر ہو رہی ہے جلد کچہری جاؤ ۱ بجے کیا ایک کچہری میں خبر ہوئی کہ فنائے دوام کی آغوش وجود بزرگ کو لپیٹ لیا - فوراً تمام کچہریاں بند ہوگئیں تھوڑی ہی دیر میں اژدہام خلایق تھا تمام ہندو مسلمان وکلا امرا معززین اسوقت سے تجہیز و تکفین تک ہمراہ رہے - قریب ۵ بجے بعد نماز مغرب یہ نہایت ہی محترم ذات بحکم الہی سپرد خاک کیگئی نماز جنازہ میں ایک بہت بڑا ہجوم تھا -

جناب حافظ مرحوم کی زندگی ایک نمونہ کی زندگی تھی اور کیا بلحاظ اصولات زندگی اور کیا بلحاظ اخلاق و محاسن اب مشکل ہے کہ آنکھیں پھر کبھی ایسے وجود کو دیکھ سکیں مرحوم کا سن شریف اسوقت قریب ۸۰ سال کے تھا ۳۰ سال سے زائد سے یہ اصول تھا کہ ۳ سپارے قرآن مجید پڑھ لیتے تھے تب چارپائی پر تشریف لیجاتے تھے اور بلا کچھ بات کئے سو جاتے تھے اگر کسی ہنگامی ضرورت سے اسکے بعد کچھ بولنا ہی پڑا تو پھر تین سپارے پڑھ کر سوتے تھے معمول تھا کہ صبح تین بجے سویرے اٹھ بیٹھتے تھے اور اسوقت سے صبح تک برابر تلاوت کلام مجید فرماتے رہتے تھے اور بعد نماز فجر پھر یہی مشغلہ شروع ہو جاتا تھا آج بھی تلاوت و عبادت انوار الٰہیہ کی سپر بن کر حزن و ملال کو دفع کریگی آج بھی اوقات و معمولات مغفرت و رحمت الٰہی کے بادل بن کر برسینگے اور روح کو سیراب کریں گے ؎

حافظ در کنج فقر و خلوت شب ہائے تار

تا بود وردت دعا و درس قرآن غم مخور

حافظ صاحب مرحوم کے صرف ایک صاحبزادے تھے جنکا عالم جوانی میں انتقال ہوگیا اسوقت ایک پوتہ سید سلیم الدین یحیی ہے جنکی عمر ۱۵-۱۶ سال ہے اور جو اپنے ماموں کی نگرانی میں تعلیم پا رہا ہے کبھی کبھی اوسکا تذکرہ بڑی محبت و شفقت سے فرماتے تھے مگر جملہ حرکات و سکنات اس طرح تابع احکام الٰہیہ تھے کہ اس فرزند کے انتقال پر بھی جس خاموشی سے صبر فرمایا وہ دنیا میں آپ اپنی مثال ہے جنکی تقلید کوئی کرسکتے ہیں آپ کی زندگی ایک خاموش و باعذاز زندگی تھی نہ تو کبھی کسی کی تکلیف میں امداد کرنے سے گریز کیا اور نہ ہرگز آپکے ہاتھ یا آپکی زبان سے کسی کو تکلیف پہونچی بستی میں سیاسی جماعتوں کے تصادم سے اکثر حق و باطل دوست و دشمن کے امتیازات بھی مٹ گئے مگر مرحوم اپنی نہایت دانشمندانہ دوستوں کے باوجود کسی معاملہ میں کیسے در پئے آزار کسی جماعت سے آلودہ و ملوث نہیں ہوئے اپنے دامن کو ہمیشہ پاک رکھا اور ہر فریق سے ہمیشہ خراج عزت و تحسین حاصل کیا۔

سن شریف قریب ۸۰ سال کے تھا اور اس لحاظ سے وکالت خانہ میں سب سے بزرگ اور سب سے زیادہ سینیر تھے ہر شخص آپکا ادب و احترام کرتا تھا سب سینیر وکلا آپکے شاگرد تھے ایک عرصے سے موت کے وقت تک باتفاق رائے وکالت خانہ کے صدر رہے اور ہر وکیل آپ کو بزرگ و پیشوا سمجھتا رہا - اپنی زندگی میں فیض عام و نفع خلایق کا دسترخوان بچھا رکھا تھا دیوانی مال و فوجداری ہر صیغہ کے وکلا و مختاران کو حسبۃً للہ سکھانا اور تعلیم دینا ہمیشہ شیوہ رہا جبتک مختارکاری کا امتحان بند نہیں ہوا تھا اپنے مکان پر مدرسہ قایم کرکے پڑھاتے اور پاس کراتے تھے انہیں سب وجوہ سے سب کے دلوں میں انکی عزت و حرمت تھی۔

انتقال کے دوسرے دن ۲۹ر نومبر ۱۹۳۲ء کو ۱۰ بجے اول وقت بار ایسوسی ایشن ہال میں جملہ وکلا اکٹھا ہوئے سب کے چہروں پر حزن و ملال دوڑ رہا تھا ہر شخص اس اچانک موت سے متاثر تھا اتفاق رائے سے رائے بہادر بابو سرجو پرشاد صاحب ایڈوکیٹ و آنریری مجسٹریٹ و اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول صدر جلسہ قرار دیے گئے صدر نے کھڑے ہوکر ایک نہایت پرسوز تقریر کی اور اظہار رنج و ملال کا رزولیوشن پیش کیا جو سب نے کھڑے ہوکر پاس کیا یہ بھی طے ہوا کہ مرحوم کا ایک فوٹو بار ایسوسی ایشن ہال میں بطور یادگار رکھا جاوے یہ تھا وہ وجود گرامی جسکو موت نے ہم سے چھین لیا انکی مثال کو دیکھنے کیلئے آنکھیں ترسینگی مگر اب زمانہ میں قوت کہاں ہو اسقدر جامع شخصیت پیدا کرسکے مگر انسان مصالح فطرت سے مجبور ہے یہ مکانہ عالم یہ فتنہ دوران یہ شب و روز ایک نظام تغیر ملت کے ماتحت ہیں جنکا انجام آخری موت - موت - اور موت ہے ؎

آسماں مجبور ہے شمس و قمر مجبور ہیں

انجم سیماب پا رفتار پہ مجبور ہے

ہے شکست انجام غنچہ کا سبو گلزار میں

سبزہ و گل بھی مجبور نمو گلزار میں

بس بجز صبر و شکر کیا چارہ ہے عالم عناصر کی بنیاد ہی انسان کی مجبوری و بیکسی پر قایم ہے خدا مرحوم کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے

"آمین ثم آمین"

اسمبلی میں آرڈی ننس بل پر بحث

دفعہ ۷ کی ترمیمیں نامنظور کر دی گئیں

نئی دہلی ۳۰ر نومبر آج اجلاس اسمبلی میں آرڈی ننس بل کی دفعہ ۷ کے ضمن میں کئی ترمیمیں پیش کیگئیں لیکن سب کی سب استرد کر دی گئیں اور دفعہ ۷ منظور کرلی گئی یہ دفعہ پکٹنگ اور سرکاری ملازموں سے اس بنا پر سختی کا سلوک کرنے کے سلسلہ میں تھی کہ وہ بعض سرکاری ملازم ہیں بحث کے دوران میں سر ہری سنگھ گور لیڈر نیشنلسٹ پارٹی نے کہا کہ حکومت سول نافرمانی کی تحریک دبانے کے بجائے تمام سوشیل ریفارم کی سرگرمیوں کو بھی روکنا چاہتی ہے سر عبدالرحیم نے طنز کے طور پر سر ہری سنگھ سے پوچھا کہ آپ غور کیجئے کہ میثاق اوٹاوہ کی رو سے ہر قسم کے برطانوی مال کو جنمیں بیئر اور تمام اشیا جنمیں مثلاً شراب اور الکوحل شامل ہیں ترجیح دینے سے سودیشی کے پروپگنڈا کو تقویت نہ پہونچے گی (تالیاں)

سوم ممبر نے دوران بحث میں ہر دفعہ اسبات پر زور دیا کہ پکٹنگ براہ راست سول نافرمانی کی صورت ہے اسلئے اس تحریک کا دبانا اشد ضروری ہے۔

سوال کرنے پر سر برو جندرا متر لا ممبر نے علیحدگی برما کے بارہ میں کوئی بیان دینے سے انکار کردیا اور کہا کہ جب تک برما کا مسئلہ زیر بحث ہوگا یا برما کونسل میں پیش ہوگا یا جبتک اسمبلی میں اسے نہ رکھا جاوے گا میں اسکے بارہ میں سفارشات پر روشنی ڈالنے کیلئے ہرگز تیار نہیں کیونکہ سفارشات کا معاملہ بالکل ملک معظم کے اختیار میں ہے اور اسکے بارہ میں کسی قسم کا بیان دینے کی اجازت نہیں ہے -

برما ریاست میں نہ رکھنا چاہیے بلکہ برطانوی ہند سے کسی علیحدہ علاقہ میں رہنا چاہیے -

مہاتما گاندھی کا اعلان

پونا ۲۹ر نومبر - مہاتما گاندھی نے ذیل کا اعلان جاری کیا ہے - مجھے معلوم ہوا ہے کہ اکثر احباب محض درشن کیلئے ملاقات کرنے کی تکلیف گوارا فرماتے ہیں مجھے افسوس ہے کہ ملاقات پر پابندیوں کے مد نظر آج میں نے چند احباب کو مایوس کردیا ہے میں صرف انہیں حضرات سے ملسکتا ہوں جو اچھوت ادہار کے سلسلہ میں مجھ سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں لہذا میں تمام متعلقین سے استدعا کرونگا کہ وہ میرے اوقات کی پابندیوں کو مد نظر رکھیں اچھوت ادہار کے سلسلہ میں بھی جو لوگ مجھ سے ملنا چاہیں وہ اُسی وقت میں جب کوئی بڑا واقعہ پیش آئے یا کسی اہم معاملہ میں استصواب رائے زنی کرنی ہو ملیں - میرے اوقات پر اتنی زبردست پابندیاں ہیں کہ میں اُنکا مقابلہ کرنے سے قاصر ہوں سب سے بہتر یہ ہوگا کہ ملاقات کیلئے پہلے سے خط و کتابت کرلی جائے

امریکہ کے قرضہ کی ادائگی

بمبئی ۲ر دسمبر قرضہ کی ادائگی کے سلسلہ میں حکومت کی طرف سے جو سونا بذریعہ جہاز نیویارک کو بھیجا گیا اُسکی مالیت ۲ کروڑ ۱۵ لاکھ ۳۰ ہزار پانچسو ساٹھ روپیہ تھی - جسمیں ۲ کروڑ ۲۳ لاکھ اکسٹھ ہزار نوسو نو روپیہ سلاخ کا سونا اور چودہ لاکھ اڑسٹھ ہزار چھ سو اکیاون روپیہ کے پونڈ تھے -

سکھ حقوق کانفرنس کلکتہ

کلکتہ یکم دسمبر - آج کے جلسہ میں سکھ حقوق کانفرنس نے متعدد قرار دادیں پنجاب کے باہر سکھوں کے متعلق منظور کیں ایک قرار داد انتخاب مخلوط بلا تخصیص نشست کی حمایت میں منظور ہوئی لیکن اسکے ساتھ ہی یہ کہا گیا کہ اگر یہ ہو سکے تو پنجاب اور باہر کے سکھوں کو بھی وہی تحفظات ملنے چاہئیں جو دیگر اقلیتوں کو حاصل ہیں -

جنوبی ہند کی ریاستوں کا مسئلہ

پونا یکم دسمبر پونا میں جنوبی مرہٹہ ریاستوں کے والیان اور ان کے نمائندوں کا اجلاس لفٹنٹ کرنل ولبر فورس بیل کی شرکت سے کونسل ہال میں منعقد ہوا جسمیں ان ریاستوں کو حکومت بمبئی سے حکومت ہند کے ماتحت منتقل کر دینے پر بحث ہوتی رہی اجلاس خاص تھا لیکن اسقدر معلوم ہوا ہے کہ لفٹنٹ کرنل ولبر فورس نے اسبات کا اظہار کیا کہ تبدیلی ریاستوں کے حقوق اور وقار و حیثیت کیلئے مفید ثابت ہوگی اور انہیں فیڈرل چیمبر میں کافی حق ہو جائے گا اسپر ریاستوں نے اس تجویز پر اتفاق ظاہر کیا - دوسرا سوال ریذیڈنٹ جنرل کی جائے قیام کا تھا اس کے متعلق فیصلہ ہوا کہ اسے کسی خاص جگہ

دھاریوال کے اونی دھاگے

Used-all-over India

تمام ہندوستان میں استعمال کئے جاتے ہیں

ان کو ہندوستانی کاریگروں نے خاص ہندوستان کے اون سے کات کر تیار کیا ہے - دھاریوال کا کوئی بھی سامان غیر ملک سے نہیں منگوایا جاتا نمونوں کے کارڈ کے لئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۴۱ کو لکھیے

مقامی ایجنٹ :- امپیریل ایجنسی جنرل گنج - کانپور

دھاریوال ملس پنجاب میں بنائے

ہندوستان میں لوہے اور فولاد کے کارخانے

صنعت فولاد سازی کی ابتداء

ہندوستان مین آہنی کارخانون کے کھلنے کی تاریخ جسوقت قلمبند کیجائیگی توسب سے پہلے مسٹر جمشید جی نصروانجی ٹاٹا کے آہنی کارخانے کا نام لیا جائے گا،

یہ انگریزی عملداری اور اس سے پہلے ہندوستان کا لوہا غیر ملکیون کی توجہ اپنی جانب مبذول کر رہا تھا، ڈیڑھ ہزار سال سے بھی زیادہ ہوا کہ دہلی کے نزدیک قطب کے مینار کے نزدیک لوہے کی لاٹھ بنائی گئی کہ، آج بھی ماہران سائنس کو محو حیرت بنا رہی ہے، قدیم مندرون میں لوہے کا سامان اور جنگی اسلحہ جات آج بھی ہندوستان کی صنعت آہنی کی شہادت دے رہے ہیں،

جمشید پور مین لوہے کا کارخانہ آنجہانی ٹاٹا اُن کے فرزند نامدار جمشید سر دوراب ٹاٹا اور اُن کے رفقار کی ان تھک کوششون کا نتیجہ ہے مسٹر ٹاٹا کے دل مین آہنی کارخانہ قائم کے لیے بیسوین صدی کے آغاز سے ہی خیالات موجزن ہو چکے تھے اس بارے مین انھون نے اپنی خواہش کا اظہار گورنمنٹ ہند سے کیا، لیکن اس نے کوئی توجہ نہ دی، بالآخر مسٹر ٹاٹا ولایت تشریف لے گئے اور اپنی اسکیم اسوقت کے وزیر ہند کے سامنے پیش کی، جسکو اُنھون نے بخوشی منظور فرمایا وزیر ہند کی منظوری کے بعد مسٹر ٹاٹا نے یوروپ کے مختلف ممالک مین دورہ لگا کر آہنی کارخانون کا ملاحظہ کیا اور امریکہ سے ایک ماہر آہن کو ساتھ لے کر ہندوستان واپس ہوئے، بعد ازان آپ نے صوبۂ متوسط اور صوبۂ بہار واڑیسہ کے بعض مقامات کا معائنہ کیا جس کے بعد بنگال کے ماہر طبقات الارض بابو پرمتھ ناتھ بسو کے صلاح و مشورہ سے ضلع سنگھ بھوم (اُڑیسہ) میں ٹاٹا نگر سے ڈیڑھ میل فاصلہ پر جمشید پور نامی گاؤن مین ایک لوہے کا کارخانہ جاری کیا آج یہ جمشید پور گاؤن ایک بڑے شہر کیصورت مین منتقل ہوگیا ہے جہان کی آبادی دو لاکھ سے ہرگز کم نہین ہے، ۳۰ سال قبل یہ شہر سانکچی کے نام سے مخاطب کیا جاتا تھا، جو گنجان جنگل سے گھرا ہوا تھا،

لوہے کی کان

جمشید پور سے تقریباً ۴۰ میل کے فاصلہ پر ریاست میور بھنج واقع ہے جس میں گورومہاسانی نامی ایک موضع ہے جہان کم و بیش آہنی پتھر پایا جاتا ہی، اس لیے وہان سے پتھر آسانی کے ساتھ لانے کی غرض سے اس مقام پر یہ کارخانہ کھولا گیا ہی دوسرے جمشید پور کے نزدیک دو ایک ندیان بہتی ہین، اسلیے پانی کی بھی وہان خاطر خواہ سہولیت ہے،

آہنی پتھر سے لوہا نکالنے کے لیے چونے کا پتھر اور ڈینامائیٹ کی بھی ضرورت محسوس ہوتی ہے اور تمام سامان ضلع سنگھ بھوم کے نزدیک ریاست گام پور سے خاطر خواہ مقدار مین دستیاب ہوتا ہے کارخانہ کے لیے کوئلہ کی جو ضرورت ہوتی ہے وہ رانی گنج اور جھریا سے لایا جاتا ہے یہ کارخانہ دن رات ۲۴ گھنٹے چلتا رہتا ہے، اسمین ۴۰ ہزار آدمی کام کرتے ہین، اس کارخانہ مین تقریباً ۷۰۔۸۰ فٹ اونچی بڑی بھٹیان بنی ہوئی ہین جو گیس کے ذریعے سے گرم کی جاتی ہین، برقی طاقت سے لوہے کے پتھر بھٹی کے بالائی حصہ مین ڈالے جاتے ہین، نیز چونے کے پتھر ڈینامائیٹ کوک اور کوئلہ تینون کے مرکب سے لوہا پگھل کر علیحدہ برتن مین چلا جاتا ہے اور باقیماندہ بیکار شیشے نیچے دوسرے ایک برتن مین گر جاتے ہین اسطرح سے بھٹی میں سے جو لوہا باہر نکلتا ہی اسکو پھر پگھلا کر اور صاف کرنے سے اسپات (فولاد) بن جاتا ہے اس اسپات کو برقی کرین کے ذریعہ رولنگ مل مل پہنچایا جاتا ہے اور وہان ریل کی پٹریان اور دیگر اشیا تیار ہوتی ہین، رولنگ مل کا کام تماشائیون کے لیے نہایت لطف انگیز ہوتا ہے اوس کے علاوہ مختلف شعبہ جات مین ٹین، لوہے کی چادرین وغیرہ مختلف قسم کا آہنی سامان تیار ہوتا ہے، کارخانہ کے نزدیک ایک رصدگاہ بھی ہے، جہان آہنی سامان اور اسپات وغیرہ کا معائنہ کیا جاتا ہی۔

جمشید پور کے علاوہ ہمارے ملک مین ریاست میسور اور آسنسول کے نزدیک ہیراپول مین بھی لوہے کے کارخانہ ہین، لیکن ان دونون کارخانون مین لوہا تیار ہوتا ہی اسپات (فولاد) نہین، یہ کارخانے ہندوستانی ہونے پر بھی ان مین اعلیٰ عہدون پر یوروپین اور امریکن تعینات ہین لیکن امید ہی کہ جلد ہی ان کارخانون مین بھی اعلیٰ عہدون پر ہندوستانی انجینیر مقرر ہونگے، ان کے علاوہ، دہلی، کلکتہ، مدراس وغیرہ مین چھوٹے چھوٹے لوہے کے کارخانے بھی ہین، جہان ڈھلائی کا کام ہوتا ہے لیکن وہ لوہے کے لیے ہمیشہ دوسرون کے محتاج رہتے ہین:۔

برطانیہ کیطرف سے حکومت ایران کو دھمکی

طہران یکم دسمبر۔ حکومت ایران نے اینگلو پرشین آئل کمپنی کو رعایات دینا بند کر دیا ہے حکومت ایران کا عذر یہ ہے کہ چونکہ مراعات ایران میں آئینی حکومت قائم ہونے سے پیشتر دی گئی تھیں لہذا سابقہ مراعات و شرائط پر دوبارہ غور کرنیکی ضرورت ہے اور غور و بحث سے قبل مراعات کو منسوخ کیا جاتا ہے اینگلو پرشین آئل کمپنی حکومت ایران کے اس فیصلہ سے سخت مضطرب ہے اسنے طہران اور دیگر مقامات میں اپنے اشتہارات تقسیم کرائے جو راتوں رات پھاڑ ڈالے گئے۔ برطانیہ کے سرکاری حلقہ میں حکومت کے اس فیصلہ کا بغور مطالعہ کیا جا رہا ہے برطانیہ کو صرف یہی فکر نہیں ہے کہ وہ کمپنی کی حصہ دار ہے بلکہ اُس کو زیادہ تر تشویش اسبات سے ہے کہ برطانی بحری جہازات کو تیل کسطرح مہیا کیا جائے گا۔ برطانی مدبرین کا خیال ہے کہ حکومت ایران کا یہ فعل خلاف قانون ہے اگر حکومت ایران سابقہ معاہدہ کو توڑنے پر اصرار کریگی تو برطانیہ کو اس معاہدہ کو اپنے ہاتھ میں لینا پڑے گا۔

یو۔پی کونسل میں آرڈیننس بل پاس ہوگیا

لکھنؤ ۲ر دسمبر۔ کل یو۔پی کونسل نے بغیر رائے شماری کے ممبر مالیات کی تحریک پر ترمیم شدہ آرڈیننس بل منظور کر لیا گذشتہ تین دنوں میں غیر سرکاری ممبروں نے تقریباً ۲۰ ترمیات پیش کی تھیں لیکن حکومت نے زمیندار ممبروں کی امداد سے اُن میں سے بیشتر نامنظور کر دیں

فی الحال بل ایک سال تک نافذ رہیگا لیکن حکومت کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ سرکاری گزٹ میں اعلان کے ذریعہ اسکی میعاد میں دو سال کی توسیع کر دے۔

لندن معاصر ڈیلی ہیرلڈ رقمطراز ہے کہ حکومت برطانیہ نے ریاستہائے متحدہ امریکہ کو ۳ کروڑ پونڈ کی قیمت کا سونا بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے، پہلی قسط ۲۹ نومبر کو بھیجدی گی

گول میز کانفرنس سے واک آوٹ کی دھمکی

لندن ۳۰ر نومبر معلوم ہوا ہے کہ پنجابی ڈیلیگیٹ پنڈت نانک چند اور سردار تارا سنگھ نے گول میز کانفرنس کے اجلاس میں گورنمنٹ پر واضح کر دیا ہے کہ اگر پنجاب میں صوبجاتی خودمختاری کی بنیاد موجودہ کمیونل اوارڈ پر رکھی گئی ہے تو بشرط ضرورت وہ کانفرنس سے واک آوٹ کر جائیں گے۔ سردار تارا سنگھ نے اعلان کیا ہے کہ سکھ کسی بھی صورت میں مسلم اکثریت منظور نہیں کریں گے۔

مختلف صوبجات میں کوئی آئینی تمیز قایم نہ کیجائے

لندن یکم دسمبر۔ گول میز کانفرنس کا اجلاس آج بھی اختیارات خصوصی پر بحث ختم نہ کر سکا امید کیجاتی ہے کہ کل اس مضمون پر بحث ختم ہو جائے گی آج برطانی قدامت پسند جماعت کے نمائندہ نے مباحثہ میں افتتاح کیا جس نے اپنی تقریر میں اس چیز پر زور دیا کہ جو تحفظات پیش کیے گئے ہیں وہ زیادہ وسیع نہیں رہے بلکہ وزراء کو آزادی کیساتھ کام کرنیکے لئے ایک بڑا میدان حاصل ہوگا۔ مسلم مندوبین کی جانب سے گورنر جنرل کے مجوزہ اختیارات خصوصی پر اتفاق کیا گیا۔ صرف اس امر کی مخالفت کی گئی ہے کہ گورنر جنرل کی سلطنت دیگر حصص کے ساتھ عمدہ تعلقات اختیار حاصل ہو مسلم مندوبین نے یہ تجویز پیش کی کہ اگر دیگر مستعمرات کے دساتیر میں گورنر جنرل کیلئے یہ اختیارات محفوظ ہوں تو ہندوستان کے گورنر جنرل کیلئے یہ اختیارات محفوظ کیے جائیں۔ مسلم مندوبین نے اس امر پر زور دیا کہ صوبجات کے درمیان کسی قسم کا آئینی اختیار نہیں ہونا چاہیئے ورنہ دستور ناقابل عمل ہوگا۔ اُنہوں نے یہ بھی تجویز کی کہ گورنروں کے متعلق بھی صوبجات میں کوئی تمیز قایم نہ رکھی جاوے انہیں برطانی حکومت مقرر کرے اور وہ پبلک میں ہوں اور سول سروس سے تعلقات نہ رکھتے ہوں دیگر طبقات کی جانب سے بھی اس کی تائید کیگئی ہے

آئرلینڈ میں برطانی اشیاء کی درآمد ممنوع

لندن مسٹر ڈی ویلرا نے فری اسٹیٹ کے باشندوں کو متنبہ کیا ہے کہ کرسمس کے موقع پر جو اشیاء بیرون آئرستان سے خریدی جائینگی اور جدید مال احکام کے مطابق قابل محصول ہونگی ان پر چنگی ادا نہ کرنے والوں کو گرفتار کر لیا جائیگا اور وہ ۲ ہزار پونڈ جرمانہ یا دو سال قید کی سزا کا مستوجب ہوگا

برطانیہ کی تجارت

رگبی ۳۰ر نومبر معلوم ہوا ہے کہ برطانوی تجارت پہلے سے اسوقت ترقی پر ہے چنانچہ گذشتہ ۱۰ ماہ کے اندر مصنوعی سلک اور دیگر سوتی کپڑے ۳ کروڑ ۸۲ لاکھ ۴ ہزار ایک سو ۳۷ مربع گز جسکی قیمت ۱۶ لاکھ ۳ ۵ ہزار ۷ سو ۹۲ پونڈ ہے۔ انگلستان سے باہر بھیجے گئے گذشتہ سال سے ۶۷ لاکھ ۲۰ ہزار ۲ سو ۵ اگز زیادہ کپڑے کی کھپت ہوئی ہے۔

ریاست الور میں کمیشن کا تقرر

نئی دہلی۔ یکم دسمبر۔ سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ ہز ہائینس مہاراجہ الور نے ۳ معززین کی ایک کمیشن وزیر مال کے ماتحت بنائی ہے جو میو کی شکایات کی تحقیقات کرے گی غالباً کمیشن کے تقرر کا آج اعلان کر دیا جائیگا

گاندھی جی کی بھوک ہڑتال کی خبر غلط ہے

بمبئی ۴ر دسمبر مسٹر دیوداس گاندھی نے کل یروڈہ جیل میں گاندھی جی سے ملاقات کی آپ خوش و خرم تھے بھوک ہڑتال کی جو خبر بعض اخبارات میں شایع ہوئی ہے وہ غلط ہے

کراچی سے ایک نئی ہوائی سروس

کراچی ۳ر دسمبر۔ امپیریل ایرویز کا ہوائی جہاز موسومہ "ہورسا" کل ۱۵ ہزار کے قیمتی موتی اور ۱۱ سو پونڈ ہوائی ڈاک لے کر کراچی پہونچا یہ موتی ایک ہندوستانی سوداگر مسٹر گھنشام داس شارجاہ سے لے کر آئے ہیں

۱۱ر دسمبر سے کراچی سے ایک نئی سروس شروع ہوگی جو قاہرہ جایا کرے گی۔

سال بھر تک

جوان تندرست مرد اور قادر رہ سکتے ہو اگر دو ماہ سردیوں میں اکسیر بہت باجی کرن اوشدھ استعمال کرو جسکی خوبیاں ایک پرانی سنسکرت کی معتبر کتاب میں ذہن نشین کرنیکی غرض سے اسطرح لکھی ہیں:۔
اس کے برابر مفید دوائی دوسری نہیں دیکھی گئی۔ اس کے استعمال سے باہ و قوت ہاضمہ بڑھے۔ ۸۰ قسم کی بادی کے امراض۔ ۲۰ قسم کے بلغمی امراض۔ بدہضمی۔ بواسیر۔ یرقان۔ بھگندر۔ حبس اسہال۔ سنگرہنی۔ کھانسی۔ بخار۔ دمہ۔ وغیرہ کو دور کرے۔ لڑکا بخشتی ہے۔ تمام موسموں میں کھائی جا سکتی ہے۔ بڑھاپے کو دور کرنے والی رسائن ہے ۔
اس دوائی کے استعمال سے مردانہ تمام امراض مثل کثرت ..... جریان بسرعت ..... وغیرہ دور ہوتی ہیں چند دن کھانے سے ہی ایسی طاقت آتی ہے کہ ضبط ناممکن نسیان چہرے کی بیرونقی ذیابطیس نزلہ۔ زکام وغیرہ فوراً موقوف ہوتے ہیں لطف زندگی اٹھانا چاہیں تو اس دوائی کو استعمال کرو دیکھیں بیج کو گاڑھا کرتی اور پیدا کرتی ہے قیمت ۴۶ گولی چار روپے۔ ۳۲ گولی دو روپے اپنے ہاتھوں جو اپنے آپ کو بہت کمزور کر چکے ہیں وہ اس کے ساتھ ساتھ طلاء ۱۲ بھی استعمال کریں۔ ۵ اون میں پھر سے مرد اپنے آپ کو دیکھ لیں قیمت فی شیشی تین روپے نصف ۱۸
خط و کتابت و تار کا پتہ:۔ امرت دھارا ۱۵ لاہور
المشتھر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

جمعیۃ علمائے کانپور کے نام سے غلط فائدہ اُٹھانیوالوں کو تنبیہ

مولانا عبدالماجد بدایونی سکریٹری جمعیۃ علمائے کانپور کا اہم بیان

سیاسیات ہند میں مسلمانوں کی علمی و مستحکم جد و جہد کا سلسلہ تحریک خلافت کے بعد سے بڑی حد تک سرد ہو چکا ہے اس طویل زمانہ میں بحیثیت مجموعی اگر دیکھا جائے تو قربانی و ایثار کے نتائج اور شاندار حادثات سر اور محاربات کشمیر کے علاوہ نہیں مل سکتیں۔ اکثر و بیشتر ہماری تمام جد و جہد کا دائرہ باہمی مخالفت میں محدود نظر آتا ہے۔

بلاشبہ مسلم مطالبات و حقوق کیلئے ہمارے افراد نے مجلسی و اخباری سرگرمی خوب دکھائی اور پرشکوہ الفاظ میں اعلانات و بیانات جلی عنوانات کیساتھ خوب گئے مگر سوال یہ ہے کہ ہم نے دونوں گول میز کانفرنس کے بعد کیا عملی قدم بڑھایا یہی وہ چیز ہے جسے سید الاحرار مولانا حسرت موہانی اور جمعیۃ علمائے ہند کانپور نے دہلی کی مسلم کانفرنس میں با وضاحت عرض کیا تھا افسوس کہ ہم بھکاریوں کیطرح غیروں کی چشم و ابرو پر چل رہے تھے اور ہماری دنیا وزیر اعظم کے اعلانات میں پنہاں تھی۔ مگر اس طرف سے ہمیں کیا ملا اور ہمارے مطالبات کو کسطرح پامال کیا گیا کیا ان سب امور کے ابد ہمارا یہ فریضہ تھا کہ ہم مسلم کانفرنس کی طرف سے جو ملک کی ایک ذی اثر جماعت تھی کسی عملی جامہ و جارحانہ تحریک کا اقدام کرتے اکثر و بیشتر افراد اس پالیسی کے ماتحت دہلی مسلم کانفرنس سے لیکر لاہور مسلم کانفرنس تک برابر آخری اعلان کیلئے مصر رہے مگر افسوس کہ اس اکثریت کی بدولت جو بدقسمتی سے اس جماعت میں چلی آرہی ہے اور جسکا منتہا سوائے اسکے کچھ اور نہیں کہ اغیار کے چشم و ابرو پر حرکت کرے کسی دوسری جماعت کو کامیاب نہ ہونے دیا اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ نہ حکومت نے ہماری طرف التفات کیا اور نہ کانگریس نے ہمارے مطالبات تسلیم کیے اور نیز باہمی اختلاف کی خلیج اور پارٹی بازیوں نے اور بھی رہا سہا وقار ختم کر دیا گیا۔

گاندھی جی کے برت نے پالیٹکس میں نیا انقلاب پیدا کر دیا ہندو قوم جسمیں پہلے سے اتحاد و یگانگت کے عمیق جذبات کارفرما ہیں۔ اچھوتوں کیساتھ ہو جانے کے بعد اسکی سیاست کا رخ ہی بدل گیا۔ ہندو مسلم سیاست میں اچھوتوں کا مسلمانوں کیساتھ ہونا ایک ایسی تائید تھی کہ جسکی بدولت اکثر مواقع پر ہم مسلمانوں کے مسائل میں خاطر خواہ معاونت ہو جاتی تھی اس وقت اسپر بحث کرنے کی حاجت نہیں کہ ہندو جماعت کا اچھوت سے حقیقی معنوں میں اتحاد ہوا یا نہیں مگر یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ اچھوتوں کے متحد ہو جانے سے ہندو سیاست کہیں سے کہیں پہنچ گئی۔ ادھر پونا میں فیصلہ ہوا ادھر ولایت میں مہر تصدیق ثبت کر دی گئی۔

یہ ہے اس قوم کا سیاسی کارنامہ جو ہر آن اپنی ترقی و فلاح میں مستعد ہے ایک ہم ہیں کہ ہنوز منزل مقصود ہی نظر نہیں آتی۔ قابل تحسین ہیں۔ زعیم الہند مولانا شوکت علی صاحب و مسٹر عبدالمجید سندھی۔ نواب اسمعیل خانصاحب۔ اور دوسرے افراد جنہوں نے اپنی عمیق سیاسی نظر سے اس سیاسی تبدیلی کا مطالعہ کیا اور لکھنؤ کانفرنس کی حرکت کا آغاز کر دیا اور مدت کے بچھڑے ہوئے ایک سٹیج پر جمع ہو گئے۔ ایک طرف تو یہ حضرات باہمی مشوروں میں منہمک تھے دوسری سمت اپنے ہی احباب اختلافی فضا پیدا کرنے لگے۔ اگر کسی شخص نے اپنے جذبات قلبی سے یہ اپیل کی کہ اگر اس موقع پر مسلمانوں کی باہمی کشمکش دور ہو کر اتحاد پیدا ہو جانے کیلئے یہ کانفرنس اور ایسی شرکت ضروری ہے تو اس پر فوراً الزام کے تازیانے لگائے جائینگے اور ذاتی حملوں مخالف مضامین کی اشاعت کے سلسلے جاری کر دیے گئے۔ سمجھنے والے اسی وقت سے جانتے تھے کہ فیصلہ خواہ کتنا ہی بہتر نہ ہو مگر یہ افراد کسی عنوان تسلیم نہ کریں گے۔ لکھنؤ کے بعد الہ آباد کی مسلسل صحبتوں مختلفوں کا حشر بھی نظر آ رہا ہے۔ الہ آباد کی تجاویز اگر اول سے آخر تک سب غلط تھیں۔ تو اس کیلئے یہ ضروری یہ ہونا چاہئے تھا کہ مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ لکھنؤ و الہ آباد کے تمام مسلم زعما کارکنان کو جمع کرکے تبادلہ خیال کا موقعہ پیدا کرتی ہے۔ ورنہ کم از کم ہندو مہاسبھا کے فیصلہ کے بعد ہی اپنا اجلاس طلب کرتی۔ افسوس کہ ان دونوں شکلوں میں سے ایک پر بھی عمل نہ کیا گیا اور عاجلانہ طریقہ سے صرف چند گھنٹوں ۱۷ دن کی محنت پر پانی ڈالدیا گیا بلاشبہ اس عاجلانہ کارروائی سے مسلمانوں کی جماعتوں میں اور زیادہ خلیج اختلاف پیدا ہو گی۔

مسلم لیگ۔ مسلم کانفرنس کے جمعیۃ العلمائے ہند کانپور کا اجلاس بھی منعقد ہوا مگر جہاں تک مجھے علم ہے کہ اس جمعیۃ کے نائب صدر نواب محمد اسمعیل خانصاحب کو بھی دہلی پہونچنے سے قبل کوئی اطلاع نہیں کہ اسکا کوئی جلسہ دہلی میں ہو رہا ہے اسیطرح اور اصحاب بھی بے خبر ہیں۔ مجھے بھی کسی قسم کی کوئی اطلاع نہیں ممکن ہے کہ چند ممبران و کارکنان جو مسلم لیگ وغیرہ میں شامل تھے اور جمعیۃ کے رکن تھے ان میں اسکا ذکر ہو۔ جو یقیناً راز سربستہ کہلایا جا سکتا ہے۔

میں حضرات اخی المعظم امام العلما مولانا شاہ عبدالماجد صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ بانی جمعیۃ علمائے ہند کانپور کے وصال سے اب تک نہایت خاموشی سے تمام واقعات و حالات کا مطالعہ کر رہا ہوں اور ان کیساتھ اُن تمام افراد کا جنکو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کیساتھ حقیقی خلوص تھا احترام کرتا ہوں مگر اسکے یہ معنی نہیں کہ جمعیۃ علمائے ہند کانپور سے غلط فائدے حاصل کیے جائیں۔ اور جماعتی مشورہ کے بجائے ذاتی آرا سے کام لیا جائے اگر ذاتی تشخص و اقتدار سے بڑھ کر اس جمعیۃ کو مستحکم کرنا ہو تو بلاشبہ وہ ملک میں اپنا وقار قائم کر سکے گی۔ یہ مناسب نہیں کہ ہر شخص اپنی تنہا رائے سے جماعتی افراد کو اطلاع کیے بغیر اقدام کرے جبتک ہمارے اندر اخلاص و یگانگت پیدا نہ ہو ہماری جماعت کوئی مستحکم اور پائدار کام نہیں کر سکتی جو افراد ہمارے خاندانی اختلافات سے ناجائز فائدہ اٹھا کر کام کر رہے ہیں اُن کی یہ قبیح حرکت ہرگز کامیاب نہ ہو گی۔ کہ اندرونی معاملات میں غلط طریقے سے ہاتھ بڑھائیں انشاءاللہ مستقبل قریب میں انکا سدباب ہو جائے گا خدا ہم سب کو توفیق عطا فرمادے کہ ہم ایک نقطہ پر جمع ہو کر کام کر سکیں اور پارٹی فیلنگ کی مکروہ مساعی سے کنارہ کش ہو کر قوم کی خالصتاً لوجہ اللہ خدمت انجام دیں۔

(فقیر محمد عبدالحامد قادری بدایونی)
ناظم جمعیۃ العلمائے ہند کانپور

بحکم جناب مولوی بشیر علی خانصاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۹۵

بعدالت مال تحصیل کانپور

للو — مدعی

بنام سدھ گوپال — مدعا علیہ

بنام سدھ گوپال ولد بھیرول برہمن ساکن حال سیدڈھی پرگنہ کانپور — مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۰ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۲ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہو گا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳۰ ماہ نومبر سنہ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

بحکم جناب سید محمد عبدالصمد صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم۔ تحصیل قایم گنج۔ ضلع فرخ آباد۔

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۴۴

بعدالت مال تحصیل قایم گنج ضلع فرخ آباد

چونکہ بمقدمہ نالش بابو مہیشری سہائے خلف منشی بہادر سنگھ قوم کایستھ ساکن شمس آباد بنام تم نیچے و سالک پسران نابالغان رام دیال بولایت مسماۃ کشتی والدہ خود قوم کہار ساکن دیوار مہونہ پرگنہ شمس آباد پچھم کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ ۱۳۳۷ف لغایتہ ۱۳۳۹ف بتاریخ ۸ اگست سنہ ۱۹۳۲ء صادر ہوئی اور مبلغ [illegible] جو بابت ازروئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں انکی تفصیل ذیل میں درج کیجاتی ہے

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	[illegible]	۳	۰
خرچہ نالش ...	[illegible]	۱	۶
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش ...	[illegible]	۲	۰
خرچہ اجرائے ڈگری ...	[illegible]	۳	۶
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری ...	۰	۰	۰
میزان	[illegible]	۱۰	۰

99/1/5

اور چونکہ آجتک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم مدیون مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ 99/1/5 جو ازروئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ وصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو۔ ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہیں بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ۔ تاریخ پیشی ۲۳ ر دسمبر سنہ ۱۹۳۲ء

تفصیل اراضی

پرگنہ شمس آباد پچھم — نمبر کھیت کا

موضع دیوار مہونہ ۱۷۸ و $\frac{229}{2و1}$ و $\frac{304}{2و1}$ و ۳۱۹ و ۳۲۴ و $\frac{348}{2}$ ۱۲-۸ و $\frac{370}{2}$ و ۴۷۰ و ۳۶۷

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

اسمبلی میں گذشتہ شاہان دہلی کی اولاد کا تذکرہ

ایک ممبر اسمبلی نے سوالات کا نوٹس دیا

نئی دہلی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مسٹر مسعود احمد ممبر اسمبلی نے حسب ذیل سوالات کا نوٹس دیا ہے:—

(۱) کیا گورنمنٹ بتائیگی کہ شاہان دہلی کی اولاد کے کتنے افراد اس ملک میں رہتے ہیں اور کہاں کہاں سکونت رکھتے ہیں ان میں سے کتنے اشخاص پنشن یا خیراتی الاونس پاتے ہیں۔

(۲) کیا گورنمنٹ نے ان کی تعلیم کیلئے کوئی انتظام کیا ہے کیا منتخب یا نامزد شدہ نمائندوں کے ذریعہ کونسل یا اسمبلی میں انہیں کبھی نمائندگی ملی ہے۔

(۳) کیا انجمن خاندان بہادر شاہ بنارس نے اس سلسلہ میں گورنمنٹ آف انڈیا کو کوئی میموریل بھیجا ہے اگر بھیجا ہے تو گورنمنٹ نے اُسپر کیا کارروائی کی۔

LALIMLI
PURE WOOL
لال اِملی کی خالص اُونی لوئیاں
جو کہ
ہندوستان میں ہندوستانی کاریگر بناتے ہیں
نمبر ۲۲ چیک لوئیاں ۱۰۶ × ۵۰ ۴ روپے ۱۰ آنے فی لوئی
نمبر ۲۲۴ ۱۰۶ × ۵۰ ۴ روپے ۴ آنے
نمبر ۳۱۶ ۱۱۲ × ۵۴ ۵ روپے ۴ آنے
نمبر ۸۱۴ ۱۰۰ × ۴۲ ۳ روپے ۱۰ آنے
دی کانپور اولن ملز کانپور
TRADE MARK

گول میز کانفرنس کا اہم کام ختم ہو گیا

ڈیلی گیٹوں کی ہندوستان کو واپسی کیلئے تیاریاں

لندن ۲ دسمبر راونڈ ٹیبل کانفرنس میں آج بھی مخصوص اختیارات کے متعلق بحث ختم نہ ہو سکی مسلم ڈیلی گیٹوں نے باقی سلطنت کے دیگر حصص سے خوشگوار تعلقات قائم رکھنے کی بابت گورنر جنرل کے تمام مخصوص اختیارات عام طور پر منظور کر لیے ہیں ان مسلم ڈیلی گیٹوں کی ایک تجویز یہ بھی ہے کہ گورنروں کا تقرر برطانی گورنمنٹ ہی کو کرنا چاہیئے جنکو بجائے سول آفیسروں کے ملک کے ان سرکردہ افراد میں سے منتخب کیا جائے جو خدمت عامہ کا کام کرتے رہیں۔ مجوزہ تحفظات کے متعلق ہندوستانی ریاستیں عام طور پر متفق ہیں مختلف الخیال تمام ہندوستانی ریاستیں عام طور پر اس امر پر زور دے رہی ہیں کہ تحفظات کیساتھ مرکز میں ذمہ داری ضرور ہونی چاہیئے۔ تحفظات کے مسئلہ پر لارڈ ڈیبل نے ہندوستانی جذبات کا احترام کرتے ہوئے بیان کیا کہ اگرچہ تحفظات کا موثر ہونا ضروری ہے لیکن اسکا استعمال صرف ہنگامی مواقع پر ہونا چاہیئے سر جیکر نے اپنی تقریر میں مرکزی ذمہ داری پر انتہائی زور دیا۔ معلوم ہوا ہے کہ متعدد ڈیلیگٹوں نے ۲۴ دسمبر کو لندن سے ہندوستان کی واپسی کیلئے جہاز میں نشستوں کا انتظام کر لیا ہے

اگر آپ تجربہ کر کے دیکھیں گے تو ضرور یقین ہو جاوے گا کہ

قبض و بدہضمی | خون اور منی کی خرابی | جریان احتلام سرعت انزال رقت منی | سخت سے سخت نامردی
دل و دماغ اور معدہ | قوت حافظہ کی کمزوری | وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کرنے کے لیے

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں لاثانی اور شرطیہ علاج ہیں

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ للعہ

صحت و تندرستی کی لغت نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر مفت طلب فرماویں

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

بانی
ڈاکٹر ایس کے برمن
لمیٹڈ
پچاس برس سے مشہور و معروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

نئے سال کا نیا تحفہ

ڈائرکٹری جنتری ۱۹۳۳ء

سالہائے گذشتہ کی طرح امسال بھی عمدہ سفید چکنے کاغذ پر نستعلیق لکھی ہوئی خوبصورت جنتری شایع ہوئی ہے اس میں بہت سی مفید اور کارآمد باتیں درج ہیں سرنامہ قدر دان مفت طلب فرمائیں

ولاریا REGD. (کولاٹانک)

یہ دل و دماغ اور جگر کو طاقت پہونچانے میں بے مثل ہے اسکے استعمال سے دل کی دھڑکن کلیجہ کی کمزوری تھوڑی محنت سے سانس کا پھولنا دور ہو جاتا ہے اور سخت محنت کرتے بھی تکان نہیں ہوتی ہے اس سے خون اور اعصاب وغیرہ کی علتیں دور ہو جاتی ہیں گلے کی آواز سریلی ہوتی ہے ... اور گلے والوں کو ... قیمت فی شیشی ایک روپیہ دو آنہ محصول سات آنہ ... قیمت نمونہ ... چار آنہ ... صرف ایجنٹوں ہی سے مل سکتا ہے

نوٹ:- ہماری دوائیں ہر جگہ دوا فروشوں اور دوکانداروں سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔ محصول بہت بڑھ گیا ہے اس لئے بچنے کیلئے اپنے مقامی ایجنٹ سے خریدیں۔

ہیڈ آفس نمبر ۵ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:- کانپور ... محمد حنیف محمد نصیر صاحبان

”گورو ویور“ کا فیصلہ بذریعہ ووٹ ہو گا

مہاتما گاندھی کا بیان

پونا ۲۶ نومبر ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمایندہ سے ملاقات کے دوران میں مہاتما گاندھی نے اب بات سے فیصلہ کر لیا کہ گورو ویور کے مندر میں داخلہ کا مسئلہ بذریعہ ووٹ طے کیا جائے آپ نے کہا کہ اگر اس طریقہ سے نتیجہ داخلہ کے خلاف بھی ہوا تو میں برت نہ رکھونگا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اکثریت داخلہ کے حق میں ہے ووٹ سے فیصلہ کرنے والا بورڈ میرے منتخب کردہ نمایندہ اور سناتنی ہندوؤں پر مشتمل ہوگا۔ اور دونوں کو ووٹ کے ذریعہ طے پایا ہوا قطعی فیصلہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ اس سلسلہ میں مفصل بیان پھر شایع کرونگا۔

مولانا شوکت علی کی اپیل

لندن ۲۷ نومبر رائٹر کے نمایندہ نے مولانا شوکت علی سے گذشتہ شنبہ کی صبح کو امریکہ جانے سے پیشتر ملاقات کی آپ نے دوران گفتگو میں فرمایا کہ میں نے متعدد برطانوی لیڈروں سے ملاقات کر کے ہندوستان کے صحیح حالات اُن کے گوش گذار کر دیئے ہیں۔ میں مستقبل کی نسبت نہایت خوشگوار تعلقات رکھتا ہوں۔ میں نے ہندوستان کے مسلمانوں سے بذریعہ برقیہ اپیل کی ہے کہ وہ تمام ملک میں جلسہ منعقد کر کے الہ آباد کانفرنس کی حمایت کا شاندار مظاہرہ کریں۔

گرو ویور مندر میں اچھوتوں کے داخلہ کا مسئلہ

کالی کٹ ۴ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا اچھوت نوارک سنگھ نے اچھوتوں کے داخلہ کے سوال پر رائے شماری کے اخراجات کیلئے ایک ہزار روپیہ کی رقم منظور کی ہے۔

شاہ امان اللہ خاں کے سفیر تجارت کا منشی گرفتار

پشاور ۴ دسمبر تاج محمد خاں کو سابق شاہ امان اللہ خاں کے سفیر تجارت کے دفتر میں منشی تھے زیر دفعہ ۲ (ب) قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے پشاور کانگریس کمیٹی کی سرگرمیوں میں حصہ لینا شروع کر دیا تھا

حکومت ہند

اور ہندوستانی پریس کے تعلقات

سر الفرڈ واٹسن ایڈیٹر اسٹیٹسمین کی تقریر

لندن ۲۹ نومبر فورم کلب کے ایک ڈنر کے دوران میں سر الفرڈ واٹسن ایڈیٹر اسٹیٹسمین نے ایک تقریر میں کہا:- ہندوستان کے مستقبل سے تعلق رکھنے والا ایک اہم ترین سوال حکومت اور پریس کا باہمی تعلق ہے۔ ہندوستان کی آیندہ ہر دلعزیز حکومت کیلئے عام پبلک سے براہ راست تعلقات قایم کرنے کا طریقہ ایک حل طلب مشکل سوال کی صورت اختیار کر رہا ہے۔ کیونکہ آج کل ہندوستان کا پریس بالکل ہی حکومت کے خلاف ہے۔

خواہ کل کسی قسم کی حکومت کیوں نہ قایم کی جائے حکومت کے ہر فعل کی توضیح کیلئے ایک خاص علیحدہ پریس کی صورت اختیار کرنے کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ اور جبتک یہ انتظام نہ کیا جائے ہندوستان پر امن سے حکومت کرنا غیر ممکن ہے سرکاری پریس بالکل غیر مفید اور بیکار ثابت ہوگا۔ اسلئے سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ یا تو نئے اخبارات شایع کیے جائیں یا موجودہ اخبارات کی پالیسی کو بدل کر اُنکے ذریعہ حکومت کے ہر فعل کی تشریح اور اُنکے مقاصد کی ماہیت پبلک پر کرائی جائے اور جبتک حکومت اس مشکل کو حل نہ کرے گی نئے آئین حکومت کو کبھی عمل میں نہیں لایا جا سکتا۔

آئرلینڈ کا نیا گورنر جنرل

ڈبلن ۲۰ نومبر مسٹر ڈنیل بکلے کو جو کاروباری آدمی ہیں اور دوکان کرتے ہیں گورنر جنرل مقرر کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ نے لندن جا کر ملک معظم کا ہاتھ چومنے اور حلف وفاداری اٹھانے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے اپنے عہدے کا چارج لیا! انہیں دس ہزار پونڈ سالانہ تنخواہ ملا کریگی۔ جسکا بیشتر حصہ وہ گورنمنٹ کو واپس کر دیا کرینگے۔

مسٹر ڈنیل ۱۹۱۶ء کی بغاوت میں شامل تھے۔ انہوں نے ایک فوجی بینڈ مرتب کیا تھا اور سابق گورنمنٹ کے خلاف لڑے تھے انہیں گرفتار کر کے جلاوطن کر دیا گیا تھا۔ آپ پہلے پارلیمنٹ کے ممبر بھی تھے

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

امساک کے لئے بے نظیر دوا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

یوسکت واری روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہو کر ازسر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ علاوہ محصولڈاک

راج ویدنار این جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ ۳۹۲ - کالبا دیوی روڈ
لکھنؤ ایجنٹ - نیم میڈیکل ہال نارفح گنج
کانپور ایجنٹ - گنگا پرشاد باجپئی بنا گنج چورستہ
الہ آباد ایجنٹ - یونائیٹڈ اسٹورس چوک
دہلی ایجنٹ - جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک
آگرہ ایجنٹ - رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبد السلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا پرنٹر خواجہ عبد الواحد انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD. NO. A 1424

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام — فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۶ | کان پور چہار شنبہ ۱۴ دسمبر ۱۹۳۲ء مطابق ۱۵ شعبان ۱۳۵۱ھ | نمبر ۴۷

کلام آسی

از مصور "درد" مولانا عبدالباری آسی الدنی

جفا سے وفا کا صلہ دینے والے — یہ صدمے نہیں ہیں بھلا دینے والے
نہ سنئیے مرے دل کے حالات مجھ سے — یہ قصے نہیں ہیں مزا دینے والے
کہیں محو حیرت نہ ہو جائیں خود بھی — مجھے محو حیرت بنا دینے والے
دل اب یاس سے مطمئن ہو چلا ہے — نہ دیں آسرا، آسرا دینے والے
مرے دل کے داغوں کو تم کم نہ جانو — یہ ہیں دن میں تارے دکھا دینے والے
وہیں تک ہماری وفاؤں کی حد ہے — جہاں تک مٹا دیں مٹا دینے والے
لگایا ہے سینہ کے داغوں کو دل سے — یہی گل ہیں بوئے وفا دینے والے
ستم ہے کہ ہم کو نظر سے گرا کر — وہ ہیں بزم سے بھی اٹھا دینے والے
تغافل کے دانستہ خوگر ہوئے ہیں — مجھے طعنۂ ناروا دینے والے
بچینگے تو پھر ایک کوشش کریں گے — جلا دیں نشیمن جلا دینے والے

اگر دل سلامت رہیگا تو آسی
بہت مل رہینگے دغا دینے والے

میونسپل الکشن

از حضرت ایم - اسلم

میر صاحب کو جب سوجھتی دنیا سے انوکھی ہی سوجھتی - ایک روز بیٹھے بیٹھے فرمانے لگے کہ مرزا جی سے کچھ دل لگی کرنی چاہئے کیا اچھا ہو انہیں میونسپل کمشنری کیلئے کھڑا کروا دیں۔ حاشیہ نشینوں میں سے ایک بولا واللہ بہت خوب سوجھی آپ کو لطف تو بہت آئیگا

ہاں! میر صاحب ہنسکر کہنے لگے۔ بات ہے تو مزے کی لیکن اس دل لگی میں مرزا سارے شہر میں نکو بن بیٹھیں بس یہی ایک اندیشہ ہے ہمیں!

فکر نہ کیجئے ایک اور نے کہا شہر والے مرزا کی طبیعت سے خوب واقف ہیں یہ گالیاں بھی دیں تو لوگ بے مزا نہونگے

ہے تو ٹھیک! میر صاحب بولے لیکن مرزا غریب کے بارہ ہزار روپیہ اٹھ جائیں گے۔

حضرت! پہلے نے کہا مرزا اگر اپنی بات پر اڑ گئے تو پھر روپیہ پیسہ کی پرواہ نہیں کرنے والے۔

لیکن ہمیں مرزا کی تحقیر منظور نہیں۔ میر صاحب نے کہا بہت خاندانی آدمی ہیں۔

مشکل تو یہ ہے! دوسرے نے کہا مرزا خود اپنی ہنسی اڑواتے ہیں عزت بھی ہے دولت بھی ہے لیکن طبیعت کے ہاتھوں تنگ ہیں۔

میرے یار! ایک اور بولا طبیعت کا سوال نہیں مرزا صاحب کے پاس اٹھنے بیٹھنے والے زیادہ تر وہی لوگ ہیں جو پرلے درجے کے خوشامدی اور مطلب پرست ہیں اور سچ پوچھئے تو انہیں شہدوں کے باعث یہ عالی نسب شریف زادے شہر بھر میں تماشہ بنے پھرتے ہیں!

یہاں اسی قسم کی باتیں ہو رہی تھیں کہ مرزا صاحب بھی نہ جانے کیطرح جھومتے جھامتے تشریف لے آئے آداب عرض۔ تسلیمات عرض اور آپ بیٹھئے اور اجی آپ تشریف رکھئے جھک جھک کر کہتے جب کمر ٹیڑھی ہونے لگی تو مرزا صاحب میر صاحب کے پاس ہی بیٹھ گئے۔ میر صاحب کہنے لگے حضرت بڑی عمر ہے آپکی ابھی آپکا ہی ذکر ہو رہا تھا۔ مزاج تو اچھے ہیں۔

مرزا ایک اور تسلیمات بجا لاکر بولے اجی میر صاحب آپ ایسے مزاج پوچھنے والے ہوں تو پھر کیسے مزاج اچھا نہو۔ لیکن پیر و مرشد! یہ عمر بڑھنے کی دعا نہ دیا کیجئے آپ۔ ابھی اتنی ہی عمر میں دنیا بھر کے دھندے گلے پڑ گئے ہیں تو آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

خیر باشد۔ میر صاحب نے پوچھا آج تو آپ دنیا ہی سے بیزار ہوتے ہیں اجی حضرت ابھی آپکی عمر ہی کیا ہے۔ کے آدمی دیکھے پیر شدی یہی چالیس پینتالیس سال ماشاءاللہ ابھی تو جوان ہو ذرا آئینہ لیکر تو دیکھئے چہرہ انگارہ کیطرح دہک رہا ہے - بھئی قسم لے لو ہم نے تو کئی بار دیکھا کہ تم چلے جا رہے ہو - اور گذرنے والے پلٹ پلٹ کر دیکھ رہے ہیں کہ کس شان کا انسان چلا جاتا ہے -

مرزا صاحب مسکرانے لگے اور پھر ادھر ادھر دیکھکر کہا کہ پیر و مرشد چالیس پینتالیس سال کی عمر میں تو انسان پختہ ہی ہوتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ کئی روز سے وہ جو کمہار جو ہمارے محلہ میں رہتا ہے - اسکے گدھوں نے جان عذاب میں کر رکھی ہے۔ نصف رات رہے ڈھیچوں، ڈھیچوں کی خوفناک آواز نکالکر نیند حرام کر دیتے ہیں - پھر ایک نہیں دو نہیں پورے سات ہیں کم بخت خدا کا غضب اتنا خیال نہیں آتا کہ پڑوس میں شاہی خاندان کے ایک مرزا صاحب کی حویلی ہے انہیں تکلیف ہوتی ہوگی - اور اگر کبھی تنگ آکر اس پاجی جو کمہار سے کہتے ہیں تو جواب ملتا ہے -

"سرکار میں انکا منہ تو بند نہیں کر سکتا اور حضور بے زبان جو ٹھہرے عالیجاہ میں نے سمجھا تھوڑی رکھا ہے قبلہ صبح صبح اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ اور ہم جو آنکھیں بند کیے بھروں اللہ اللہ کیا کرتے ہیں وہ کسی گنتی میں شمار ہی نہیں یہ سنکر ایک صاحب کہنے لگے کہ یہ تو واقعی بہت بڑی بات ہے۔ مرزا صاحب! ایک اور نے کہا کاش کیوں نہیں داغ دیتے آپ۔

پیر و مرشد! ایک اور بولا جوتے لگوا دیجئے جو ذرا راہ پر آجائے گا۔

اجی نہیں میر صاحب کہنے لگے یہ باتیں مرزا جی کی شان کے خلاف ہیں۔ کچھ ہم ایک ترکیب بتاتے ہیں کہ

چھو کمہار اور اسکے گدھے تو ہے درکنار سارا شہر آپکے قدم چومے اور بڑے لاٹ صاحب کوٹھی پر بلائیں۔

بس لگے آپ بھی مذاق کرنے۔ مرزا نے سر ہلا کر کہا۔

بھئی قسم لے لو! میر صاحب بولے جو مذاق کرتے ہوں۔

تو پھر فرمائیے کیا صلاح ہے آپکی!

سنیئے میر صاحب ذرا سنجیدہ صورت بنا کر بولے میونسپل کمشنر بن جایئے۔

اے میر صاحب! پاس سے ایک اور نے کہا مرزا صاحب کریں ارادہ ضرور تو سارا شہر خدمت کیلئے آمادہ ہو جائے

میرے یار! ایک اور بولا: مرزا جی اشارہ کریں تو لوگ مرنے مارنے پر تل جائیں یہ میونسپل کمشنری ہے کیا چیز

کیا صلاح ہے آپ کی! میر صاحب نے پوچھا۔

دو چار سو کا خرچ تو ہوگا۔

میر صاحب: مرزا لوٹ دو چار ہزار بھی اٹھ جائیں تو مضائقہ نہیں لیکن مجھ اکیلے سے یہ بوجھ نہ اٹھیگا

اجی حضرت ہم نیاز مند حاضر ہیں۔ دو چار ادھر ادھر سے اٹھے - تو پھر مجھے بھی انکار نہیں - مرزا نے کہا۔ کل ہی درخواست دیدینگے - جلوس بھی نکالینگے مجالس بھی ہونگی - ایک اور نے صلاح دی، جلوس نکلینگے ہی - پاس سے ایک اور بولا لیکن مرزا صاحب کو تقریر بھی کبھی کبھی کرنی پڑے گی -

میرے یار مرزا ہنسکر کہنے لگے تم وقت تو آیند و ایک چھوڑ دس تقریریں کر دینگے -

خیال تو نہیں کوئی مقابلہ پر کھڑا ہو -

اجی لاحول پڑھو تم

یہ لاحول پڑھنا کونسا محل ہے مرزا صاحب نے پوچھا

(باقی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے ۔ زبان پر بھی ہی ہو جو تیرے دلیں رہے
ہفتہ وار
صداقت
جلد ۱۶ | کانپور۔ چہار شنبہ۔ ۱۴ دسمبر سنہ ۱۹۳۲ء | نمبر ۴۷

آل پارٹیز کانفرنس کی شاندار کامیابی

اتحاد کانفرنس الہ آباد میں ہندو مسلمانوں کا جو سمجھوتہ ہوا تھا اُسکے متعلق اگرچہ بعض ناعاقبت اندیش اور خود غرض مسلمانوں نے غوغائے عظیم اور مخالفت کرنے کی انتہائی کوشش کی مگر خدا کا شکر ہے کہ اس مخالفت بے جا کا اثر مسلمانوں پر مطلق نہیں ہوا۔ اور لکھنؤ میں ۱۱ و ۱۲ دسمبر کو آل پارٹیز مسلم کانفرنس کے اجلاس میں مندرجہ ذیل اسلامی انجمنوں نے شرکت کی:۔

(۱) آل انڈیا مسلم کانفرنس (۲) آل انڈیا مسلم لیگ (۳) آل انڈیا خلافت کمیٹی (۴) آل انڈیا نیشنلسٹ پارٹی (۵) آل انڈیا شیعہ کانفرنس (۶) آل انڈیا احرار پارٹی۔ (۷) جمعیۃ علمائے ہند (۸) جمعیۃ علمائے کانپور (۹) آل انڈیا مسلم یوتھ لیگ (۱۰) سنٹرل لیجسلیچر کے ممبر (۱۱) مسلم اسکاوٹس ایسوسی ایشن۔ (۱۲) جرگہ افغان۔

اس اسلامی اجتماع میں تقریباً تین سو رہنماوں نے شریک ہوکر اتحاد کانفرنس الہ آباد کے سمجھوتہ پر غور و خوض کر کے مندرجہ ذیل بیان لغرض اشاعت پریس کو دیا ہے کہ:۔

آل پارٹیز مسلم کانفرنس کا یہ اجلاس الہ آباد پارٹیز کانفرنس کی تجاویز پر کافی غور و خوض کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچا ہے کہ چند ترمیموں کیساتھ جو اس کانفرنس کے سامنے پیش ہوئی ہیں الہ آباد اتحاد کانفرنس کی تجاویز قابل قبول ہیں۔ اور اپنے نمایندوں کو جو الہ آباد اتحاد کانفرنس میں شرکت کیلئے جا رہے ہیں پورا اختیار دیتا ہے کہ وہ اس کانفرنس کے سامنے پیشکردہ ترمیمات کی روشنی میں آخری سمجھوتہ کرلیں۔

کانفرنس نے ساٹھ نمایندے جو مختلف فرقوں کے نقطہ ہائے نظر کی ترجمانی کریں گے الہ آباد اتحاد کانفرنس کے لئے منتخب کئے ہیں جو آج رات کی ٹرین سے روانہ ہوجائیں گے

ہمیں پورا وثوق ہے کہ اب لکھنؤ مسلم کانفرنس کی نمایندہ حیثیت سے انکار کرنے کی کوئی شخص جرأت نہیں کرسکتا۔ اور خدا کی ذات سے پورا بھروسہ ہے کہ آل پارٹیز الہ آباد کانفرنس میں مسلمانوں کی جزوی ترمیمات منظور کر لیجاوینگی اور ایک مرتبہ پھر سارا ہندوستان متحد ہوکر اپنے مطالبات حکومت برطانیہ کے سامنے پیش کرنے کے قابل ہوجائے گا

ریاست الور کا مسئلہ طے ہوگیا

ریاست الور کے مسلمانوں کو ریاست کے بعض قوانین سے سخت تکلیف تھی۔ چنانچہ بہت سے مسلمان وہاں سے ہجرت کرکے چلے آئے تھے اب یہ معلوم کرکے نہایت خوشی ہوئی کہ مہاراجہ صاحب الور کے نمایندوں اور مہاجرین الور کے نمایندوں میں گذشتہ ہفتہ دہلی میں ایک معاہدہ ہوگیا ہے۔ جسمیں تقریباً تمام مذہبی اور تعلیمی معاملات حکومت الور نے تسلیم کرلئے ہیں۔

معاہدہ کرنے والوں میں ریاست الور کی طرف سے چودھری گردھاری لال وزیر اعظم اور راجہ غضنفر علیخان وزیر مال اور مہاجرین الور کی طرف سے خانبہادر حاجی رحیم بخش سید غلام بھیک نیرنگ ڈاکٹر ضیاءالدین نواب ابراہیم علی خاں اور چودھری محمد حسین تھے۔

البتہ ریاست الور کے مسلمانوں کی اقتصادی شکایات ابھی باقی رہ گئی ہیں۔ جسکے متعلق ریاست الور کے نمایندوں نے وعدہ کیا ہے کہ چونکہ راجہ غضنفر علیخاں انکی تحقیقات کیلئے مقرر ہوئے ہیں اور وہ تحقیقات کرکے آخر ہفتہ دسمبر تک اپنی رپورٹ پیش کردیں گے۔ اسکے بعد وہ رپورٹ فوراً شایع کردیجائے گی لہذا اس اقتصادی مسئلہ کو سردست ملتوی کردیا جائے۔

مہاجرین نے اپنے نمایندوں کی ہدایت کے مطابق الور واپس جانا شروع کردیا ہے۔

ہم کو امید ہے کہ ریاست الور مسلمانوں کی اقتصادی حالت کو بھی درست کرنے کی کوشش کرکے ریاست کے مسلمانوں کو نہ صرف ممنون کرے گی بلکہ اپنے فرائض منصبی سے بھی سبکدوش ہوگی

ناک کاٹنے والا گرفتار

گذشتہ دیوالی کے زمانہ میں کانپور کے مشہور ولایتی کپڑے کے تاجر لالہ ترکجن لال کی ناک کاٹنے کی کوشش ایک شخص نے کی تھی اور فرار ہوگیا تھا۔ مگر اب پولیس نے اُسکو گرفتار کرلیا ہے اور اُسکی شناخت ہوگئی ہے۔ کہاجاتا ہے کہ یہ شخص راسٹریہ ودیالیہ کا طالب علم ہے۔

گھوڑ دوڑ میں حادثہ

۹ر دسمبر کو گھوڑ دوڑ میں مس ہاتم مشہور شہسوار اپنے گھوڑے سے نیچے گرپڑیں اور زبردست ضربات لگیں امکانی طبی امداد پہونچانیکے باوجود مس موصوفہ جانبر نہوسکیں افسوس!

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ اور انتخاب چیرمینی

میونسپل بورڈ کے موجودہ ممبران کی میعاد آج یعنی ۱۴ر دسمبر کو ختم ہوجاویگی۔ حکومت آیندہ انتخاب چیرمینی کی تاریخ گزٹ میں شایع کریگی اور اسی تاریخ پر ایک جوڈیشل افسر یعنی جج صاحب یا سب جج چیرمینی کے انتخاب کے جلسہ کی صدارت کریں گے۔ امروز فردا ہی میں تاریخ مقرر ہونے والی ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ ۲۴ر دسمبر سے قبل چیرمین میونسپل بورڈ کا انتخاب ہوجائے گا۔

میونسپل بورڈ کی چیرمینی کیلئے مندرجہ ذیل حضرات امیدوار ہیں یعنی بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ۔ بابو دوارکا پرشاد سنگھ وکیل۔ مسٹر جے۔ پی سریواستو بابو گوری پرشاد کپور عرف الو بابو۔ بابو رامیشور پرشاد باگلا۔ ڈاکٹر جواہر لال۔ بابو رام نراین گرگ۔ رائیصاحب بابو بھگوان داس۔ بابو رام نراین خزانچی۔ اور مسٹر اے ہون۔

مگر سوائے اول الذکر دونوں حضرات کے اور بقیہ امیدواران میدان سے ہٹ رہے ہیں۔ اور عام خیال ہے کہ آخر میں مقابلہ بابو برجندر سروپ اور بابو دوارکا پرشاد سنگھ ہی میں ہوگا۔ مقابلہ زبردست ہے عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ دونوں امیدواروں کو مندرجہ ذیل حضرات سپوٹ کریں گے۔

موافقین بابو برجندر سروپ

(۱) بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ (امیدوار) (۲) بابو رام نراین گرگ (۳) پنڈت سری رتن شوکلا (۴) ڈاکٹر پریم نراین (۵) بابو کاشی ناتھ کھجلا (۶) بابو منی لال نوٹیا (۷) بابو لشونا تھ بھارتیہ (۸) پنڈت شیو نراین مصرا وید (۹) بابو رام رتن مختار (۱۰) چودھری ہیشری پرشاد مختار (۱۱) بابو رام نراین خزانچی

موافقین بابو دوارکا پرشاد سنگھ

(۱) بابو دوارکا پرشاد سنگھ وکیل (امیدوار) (۲) بابو ہری شنکر باگلا (۳) سوشیلا دیوی (مسز بلی جی سریواستوا) (۴) سرلا دیوی (۵) بابو رگا شنکر میوال (۶) سردار اندر سنگھ (۷) بابو لال بہاری وکیل (۸) پنڈت برماتند مصرا وکیل (۹) بابو جنگ بہادر مہروترا (۱۰) لالہ کروڑی مل (۱۱) مسٹر جے جی رائن۔

اسیطرح دونوں فریقین کے ۱۱۔۱۱ ممبر موافق ہیں پنڈت رگھبر دیال بھٹ جیل میں ہیں اور مسٹر پیکوڈ کے متعلق یقینی طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کسطرف ووٹ کرینگے۔ مگر ممکن ہے کہ وہ بالآخر بابو برجندر سروپ کے موافق ہوجاویں۔

حکومت کے نامزد ممبران کا اعلان ابھی تک نہیں ہوا ہے مگر خیال کیا جاتا ہے کہ شاید مندرجہ ذیل حضرات نامزد کیے جائیں:۔

(۱) پرنسپل چٹرجی۔ مسز کاملے لیڈی ڈاکٹر اور بھگوانداس اھیروال

اگر یہ اطلاع صحیح ہے تو بھگوانداس تو یقینی طور پر بابو دوارکا پرشاد سنگھ کے موافق ہونگے البتہ بقیہ دونوں اصحاب ممکن ہے کہ دونوں امیدواروں کو مساوی تقسیم ہوجاویں اور اسطرح بابو برجندر سروپ اور بابو دوارکا پرشاد سنگھ کے موافقین کی تعداد مساوی یعنی ۱۳۔۱۳ ہوجاتی ہے۔

مسلم ممبران کے متعلق عام طور پر یہ خیال ہے کہ وہ ایک ساتھ کسی امیدوار کو پسند کرکے اُسکی امداد کریں گے۔ مگر اسی کے ساتھ یہ بھی افواہ ہے کہ شاید حاجی قمرالدین صاحب اختلاف کریں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ شاید بابو منظور علی اور مسٹر عبدالصمد اُنکے ساتھ رہیں۔

بہرحال یا تو کل ۱۱ مسلم ممبران ایک ساتھ ایک پارٹی میں رہیں گے۔ یا دو پارٹیاں ہوجاوینگی جسمیں ایک پارٹی ۸ ممبران اور دوسری پارٹی ۳ ممبران کی ہوگی ابھی تک یقینی طور پر نہیں کہاجاسکتا کہ مسلم ممبران کی مجارٹی کس امیدوار کے موافق ہوگی۔ مگر نہایت خفیف رجحان طبیعت مسلم ممبران کا بابو برجندر سروپ کے موافق نظر آتا ہے۔

بہرحال دونوں امیدواروں میں مقابلہ نہایت زبردست ہے اور یقینی طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ کون صاحب آیندہ میونسپل بورڈ کی چیرمینی کی باگ ڈور اپنے ہاتھ لیں گے

انجمن آئینہ ادب کا مشاعرہ

انجمن آئینہ ادب کانپور کا ساتواں سالانہ اجلاس زیر صدارت مولانا حسرت موہانی ۲۴ر دسمبر ۹ بجے رات کو حلیم مسلم ہائی اسکول میں منعقد ہوگا مصرعہ طرح یہ ہے:۔

وہ اک نگہ کہ بظاہر نگاہ سے کم ہے

قافیہ عالم ۔ غم ۔ ردیف ہے

عنوان نظم۔ محبت عنوان نثر اردو شاعری کا مستقبل

سامعین داخلہ کیلئے پاس سکریٹری صاحب سے حاصل کرسکتے ہیں۔

پوسٹ و ٹیلیگراف مسلم یونین! انڈین پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف

مسلم یونین ممالک متحدہ کا پہلا سالانہ اجلاس زیر صدارت سید محمد حسین بار ایٹ لا حلیم مسلم ہائی اسکول میں ۲۵ و ۲۶ر دسمبر کو منعقد ہوگا۔ سکریٹری صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ نمایندگان کے قیام و طعام کا انتظام یونین کی طرف سے ہوگا۔ اور ۲۴ر دسمبر سے اسٹیشن پر نمایندگان کے استقبال کیلئے والنٹیر موجود رہیں گے۔

۲۵ر دسمبر کو ۱۱ بجے دن سے کارروائی جلسہ شروع ہوگی

مسٹر نرونا کی وصیت

آنجہانی مسٹر نروناجز کا ابھی حال میں انتقال ہوا ہے اُنکے متعلق معلوم ہوا ہے کہ باوجود اس کے کہ اُنکے لڑکے موجود ہیں انہوں نے اپنی تمام جائداد وقف کردی ہے اور حکومت ہند کو اپنی جائداد کا متولی بنایا ہے۔ وقف میں ۲۰ لاکھ روپیہ اسپتالوں کیلئے رکھا گیا ہے خبر ہے کہ آنجہانی نرونا کے ورثا اس وقف کو ناجائز قرار دینے کی کوشش کررہے ہیں۔

اسمبلی میں آرڈیننس بل پاس ہو گیا

سر عبدالرحیم نے آخری لمحہ تک بل کی مخالفت کی!

افسروں سے نرمی اور اعتدال اختیار کرنیکی اپیل

نئی دہلی - ۷ دسمبر آرڈیننس بل جس پر تین ہفتہ تک بحث و مباحثہ ہوتا رہا - آج لیجسلیٹو اسمبلی میں ۵۶ موافق اور ۳۱ مخالف رایوں سے منظور ہو گیا -

اڈاوہ بل پر افتتاحی تقریر ہو جانیکے بعد آرڈیننس بل پر پھر بحث شروع ہوئی - اور بل کی تیسری قرات پر غور و خوض ہوا - شیخ صادق حسین کے سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ہیگ نے کہا کہ دہلی کے اخبار "نیشنل کال" سے دفعہ ۱۳ الف اور دفعہ ۱۷ الف قانون مطابع ہند بابتہ ۱۹۳۱ء کے ماتحت ضمانت طلب کیگئی ہے - چونکہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو یہ گمان ہوا کہ اسکے ناشر اور طابع کو حکومت کیخلاف تحریک سے تعلق ہے مسٹر گیا پرشاد سنگھ نے سوال کیا کہ کیا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اپنے حکمنامہ میں اُن دلائل کو ظاہر کر دیا ہے

مسٹر ہیگ نے جواب دیا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ میں صحیح طور سے یہ نہیں بتلا سکتا کہ حکمنامہ میں کیا تھا -

مسٹر لال چند نا ول رائے نے تیسری قرائت کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جدید دستور کے مرتب ہونے کی حالت میں اس بل کی مطلق ضرورت نہیں انہوں نے اُس تقریر کا حوالہ دیا جو وائیسرائے نے ۵ ستمبر کو کی تھی اور جس میں وائیسرائے نے اسکا اعتراف کیا تھا کہ اکثر عوام الناس کانگریسی تحریک سے بالکل الگ ہیں اگر یہ سچ ہے تو اس کے بعد سے کوئی ایسی بات نہیں ہوئی ہے جسکی بنا پر موجودہ بل کو حق بجانب کہا جا سکے - مقرر نے حکومت سے اپیل کی کہ وہ اپنے افسروں کو ہدایت کرے کہ وہ اس زبردست آلہ کو اعتدال سے استعمال کریں -

قانون مطابع کی دفعات کے متعلق مسٹر ناول رائے نے کہا کہ دوسرے ممالک میں اخبارات حکومت پر کنٹرول رکھتے ہیں اگر بعض اخبارات کچھ غلطی سرزد ہوئی ہے تو اسکی بنا پر سارے ملک کے اخبارات کا گلا گھونٹنا نامناسب ہے -

سر عبدالرحیم نے حکومت کی تشددانہ پالیسی پر نفرت کا اظہار کیا اور ثانیاً اصلاحات پر تنقید کی - ہوم ممبر نے بیان کیا ہے کہ حکومت جو کچھ کرتی ہے وہ درست ہے اُسکا مفہوم یہ ہے کہ عوام الناس کی رائے کوئی وقعت نہیں رکھتی اسی بنا پر موجودہ مسودہ قانون کو بجا و درست کہا جا سکتا ہے مگر حکومت اپنی پالیسی ہمیشہ مصالحت آمیز بتاتی ہے اگر یہ سچ ہے تو موجودہ بل سے اسکی مخالفت ہوتی ہے سر عبدالرحیم کا خیال ہے کہ موجودہ قوانین اُن تمام جرائم کے تدارک کیلئے کافی ہے جنکا سول نافرمانی کی تحریک کے سلسلہ میں ارتکاب ہو سکتا ہے - تاہم اس بل سے ظاہر ہوتا ہے کہ سول نافرمانی کے مظاہرات کی تحقیقات کیلئے موجودہ عدالتیں ناکافی ہیں - جہانتک کانگریس کا تعلق ہے اسکے لئے اس بل کی ضرورت نہیں کیونکہ کانگریس کی پالیسی یہ نہیں ہے کہ قانون کی گرفت سے نکل جائے بلکہ اُس کی پالیسی تو یہ ہے کہ لوگ سزائیں جھیلیں اور قیدخانوں کو بھر دیں - اسلئے بل کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کیساتھ سیاسی حقوق اور آزادی کو پامال کیا جائے افسوس کی بات ہے کہ گول میز کانفرنس نے بھی اسکو منظور کر لیا ہے کہ آرڈیننسوں کے نافذ کرنے کا اختیار گورنروں کو دیا جائے اور اسکے علاوہ گورنرس ایکٹ بھی پاس کیا جائے جس سے مجلس قانون ساز کے اختیارات پس پشت ہو جاتے ہیں اور یہ امر ظاہر ہے کہ ہندوستان کی پبلک موجودہ بل کے بالکل مخالف ہے میں سول نافرمانی کا حامی نہیں ہوں بلکہ میں اپنی ساری زندگی ججی اور وکالت خانہ میں گذاری ہے اور نظام حکومت کی ہر طرح امداد کی ہے مگر یہ ایسا انتظام حکومت نہیں ہے جس سے امن و امان پیدا ہو سکے - گو اس سے بعض مظاہرات عارضی طور پر فرو ہو سکتے ہیں -

سر عبدالرحیم نے یہ بھی کہا کہ اس بل کا اطلاق تمام ہندوستانیوں پر ہوتا ہے کسی خاص فرقہ یا طبقہ سے اسکو کوئی تعلق نہیں بدقسمتی سے ملک میں جو فرقہ وارانہ جذبات پیدا ہیں اُن سے حکومت کو ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہیے اور ایسا قانون نہیں وضع کرنا چاہیے جو عقل و فہم کے سراسر مخالف ہے کم از کم افسروں کو چاہیے کہ نرمی اور مہربانی سے عملدرآمد کریں - اور صرف اُن لوگوں پر اسکا نفاذ کریں جو حقیقی طور پر قانون کی خلاف ورزی کریں -

حکومت اور ہوم ممبر کو مبارکباد

مسٹر آرتھر مور لیڈر یورپین گروپ نے حکومت اور ہوم ممبر کو مبارکباد دی کہ انہوں نے آرڈیننس نافذ کرنے پر اکتفا کرنے کے علاوہ یہ آئینی ترکیب اختیار کی کہ مجلس مذا سے مجوزہ بل کے منظور کرنے کی خواہش کی - مسٹر مور نے اسمبلی کو بھی مبارکباد دی کہ اُس نے اس معاملہ میں حکومت کی تائید کی ہے - مرکزی اور صوبجاتی مجالس قانون ساز نے جو رویہ اختیار کیا ہے اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آئندہ دستور جدید کو نہایت آسانی اور اطمینان کیساتھ عملی جامہ پہنایا جائے گا - صوبجاتی کونسلوں نے گذشتہ ۱۵ ماہ سے جسطرح حکومت کی تائید کی ہے اُس سے یہ نتیجہ مرتب ہوتا ہے کہ جو لوگ ہندوستان کو وسیع پیمانہ پر ذمہ داری اور خودمختاری دینے کے مخالف ہیں - وہ سراسر غلطی کر رہے ہیں کیونکہ ذمہ داری ملنے ذمہ داری کا احساس پیدا ہوتا ہے اس بل کا مقصد ہے کہ جو قوتیں ہندوستان کی جذبات و عزائم کی تکمیل مزاحم ہیں انکا انسداد کیا جائے مسٹر مور نے حکومت سے پرزور ڈالا کہ ان قوانین کے وضع کرنے پر اکتفا نہ کرے بلکہ پوری سرگرمی سے ایسی اسکیم پر عملدرآمد کرے جس سے اقتصادی کونسلوں کی تخلیق ہو اور ملک کے ذرایع آمدنی کو ترقی دینے کیلئے اقتصادی تحقیقات کیجائے -

قومی جذبات کو پامال کرنے کی تدبیر

مسٹر سید مرتضیٰ نے کہا کہ حکومت اس بل کے ذریعہ جرائم کو روکنے کا ارادہ رکھتی ہے مگر دراصل اس سے قومی جذبات کو پامال اور رائے عامہ کو نظرانداز کیا جائے گا - جن لوگوں نے اختلاف رائے کے باعث مجلس مقننہ کا مقاطعہ کیا انہوں نے غلطی کی اگر وہاں رہ جاتے تو زیادہ مفید ثابت ہوتے اگر موجودہ حکومت لارڈ اروِن کی پالیسی پر عمل پیرا ہوتی تو سول نافرمانی کیلئے کسی نئے قانون کے بنانے یا پولیس کے اختیارات میں اضافہ کرنے کی ضرورت مطلق نہیں ہے -

اگر حکومت نے عوام کے جذبات کو اور مجروح کیا تو ہندوستان پر حکومت کرنا مشکل ہو جائیگا - عوام کو حق حاصل ہے کہ جہاں شراب فروخت ہوتی ہے یا بازاری عورتیں رہتی ہیں اُن جگہوں کی پکٹنگ کریں - اسلام نے ان چیزوں کو حرام قرار دیا ہے -

سر محمد یعقوب - اسلام میں پکٹنگ کرنیکا حکم نہیں ہے

سر سہروردی :- کیا اسوقت اسلامی قوانین کافی ہیں

صدر :- آرڈر! آرڈر

مسٹر دلال نے بل کی حمایت کی کیونکہ قانون پسند شہریوں پر اسکا کوئی اثر نہیں پڑتا ہے - اس بل سے ہوم ممبر کی یادگار ہمیشہ قایم رہے گی اور خودمختاری کا نازک درخت اسکے زیر سایہ نشو و نما پائے گا -

ادیاکی صاحب نے کہا کہ موجودہ بے چینی کی اصل وجہ یہ ہے کہ برطانی پالیسی نے لوگوں کو نامرد بنا دیا ہے ہندوستان نے جنگ عظیم میں برطانیہ کی نہایت اہم خدمت انجام دی ہے - جنگ عظیم میں ہندوستان اپنی منفعت کیلئے نہیں بلکہ انگلستان کے فائدہ کیلئے شریک ہوا تھا - جسکا دعویٰ تھا کہ ہم دنیا کی آبادی کیلئے جنگ کر رہے ہیں - لیکن جنگ کے بعد ہندوستان کو کیا ملا محض تشدد - مارشل لا - اور غیر مسلح مجمع پر گولیوں کی مار اسکول کے بچوں کو برطانی حکومت کے فوائد بتائے جاتے ہیں مگر طرفہ ماجرا یہ ہے کہ گلیوں میں لوگوں پر مار پڑتی ہے -

ہوم ممبر کی تقریر

مسٹر ہیگ ہوم ممبر نے بحث و مباحث کو ختم کرتے ہوئے یہ امید ظاہر کی کہ اگر کچھ عرصہ کیلئے یہ دفعات ملکی قوانین میں داخل ہو گئیں - تو آہستہ آہستہ اُنکے استعمال کی ضرورت جاتی رہیگی - اس امر کا بار بار اعادہ ہو چکا ہے کہ مقاطعہ اور پکٹنگ کے متعلق جو دفعات ہیں اُنکا اسوقت استعمال ہوگا جب عملی تحریک سے اس قسم کی حفاظت کی ضرورت لاحق ہوگی - اخبارات کی دفعات کے متعلق ہوم ممبر نے اپنے اس وعدہ کو دوہرایا کہ مقامی حکومتوں کو مخاطب کیا جائے گا - میں متوقع ہوں کہ اس بل سے فسادات کی تجدید میں رکاوٹ پیدا ہوگی - اور اس بل سے حکام کو جو اختیارات ملتے ہیں اگر اُن کے استعمال کرنے کی ضرورت لاحق نہ ہوئی تو مجھے زیادہ مسرت حاصل ہوگی ہم لوگ نہایت ہی تکلیف دہ زمانہ سے گذر رہے ہیں اور ایسے زمانہ میں ہندوستان جیسے بڑے ملک میں یہ امر دشوار ہو جاتا ہے کہ نئے طرز کی حکومت قایم کرنے اور جدید سیاسی خیالات یا تعلقات پیدا کرنے میں توازن قوت برقرار رکھا جائے گذشتہ چند سال میں ملک کے انتہا پسند لوگ سچے دل سے یہ یقین رکھتے ہوئے کہ وہ اپنے ملک کی بہتری کر رہے ہیں حتی الامکان حکومت کے کاموں میں مزاحم ہوئے ہیں - اور جس بنیاد پر نئی حکومت کی تعمیر ہوگی اُسکو برباد کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں

حکومت اُن لوگوں سے اشتراک عمل نہیں کر سکتی جو اپنی پالیسی پر عمل پیرا ہیں - جو ملکی مفاد کے سراسر خلاف ہے تاہم گول میز کانفرنس میں کافی اشتراک عمل ہو رہا ہے سول نافرمانی کی تحریک سے ملک میں جو خطرات ہیں اگر انکا انسداد ہو گیا تو پورے یقین و بھروسے کیساتھ ہم لوگ عصر جدید میں داخل ہوں گے - جسکے وسیع توقعات ہمارے سامنے ہیں - (نعرۂ تحسین)

۶۵ موافق اور ۳۱ مخالف رایوں سے مسودہ زیر بحث منظور ہو گیا -

وزیر ہند کی تجاویز

قطعی ناقابل قبول ہیں

گول میز کانفرنس کے لبرلوں کا اعلان

لنڈن ۹ دسمبر موافقت کے متعلق سر سموئیل ہور کی تقریر پر تنقید کرتے ہوئے گول میز کانفرنس میں اعلان کرنے کے بجائے لبرلوں نے لارڈ سانکی کو ایک چٹھی ارسال کی ہے کہ جس میں سر سموئیل ہور کے بیان پر اظہار اطمینان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مسٹر جیکر نے شنبہ کو جو یادداشت پیش کی تھی وہ زیادہ تر اس اصول پر کے ماتحت تھی کہ جسے پہلے تسلیم کیا جا چکا ہے یعنی گورنر جنرل کو فوج کی ذمہ داری اکے لئے خاص اختیارات حاصل ہوں گے ہماری یہ تجویز کہ لیجسلیچر کے ایک ممبر کو فوجی ممبر مقرر کیا جائے - منظور نہیں کی گئی اور نہیں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ سب کچھ گورنر جنرل کے ہی اختیارات میں ہوگا -

اس چٹھی میں لبرل ڈیلیگیٹوں نے اس امر کو بھی واضح کر دیا ہے کہ جب تک ہماری یا ایسی ہی تسلی بخش تجاویز منظور نہ کیجائیں ہندوستان کو سر سموئیل ہور کا بیان ہرگز قابل قبول نہوگا - گورنمنٹ کی طرف سے سر سموئیل ہور کے بیان کی تصدیق کے متعلق اس بیان میں لکھا ہے کہ مسٹر میکڈانلڈ نے کانفرنس کے آغاز میں یہ بیان کر دیا تھا کہ وزراء کے بیانات گورنمنٹ کی طرف سے دیے جاتے ہیں اس چٹھی پر سر سپرو و جماعت احمیر یعنی سر سپرو - مسٹر جیکر - سر پرشوتم داس ٹھاکر داس - مسٹر کاوس جی جہانگیر - مسٹر کیلکر - دیوان بہادر رام سوامی مدلیار - ڈاکٹر امبیدکر - سر این این سرکار - سردار تارا سنگھ پنڈت نانک چند اور مسٹر این ایم جوشی کے دستخط ہیں - جن میں تحریر کیا گیا ہے کہ ہم لوگ فوج اور مالیات کے متعلق سر سموئیل ہور کے بیان سے قطعی غیر مطمئن ہیں - اور کانفرنس کے مستقبل کے متعلق ہمیں بہت زیادہ فکر ہے ہم کابینہ کو مختصر طور پر آگاہ کرنا چاہتے ہیں کہ فوج کے متعلق سر سموئیل ہور کا بیان ہندوستان کے کسی طبقہ کو بھی منظور نہیں ہو سکتا - اور ایسا کوئی بھی آئین جو سر سموئیل ہور کی تجاویز پر مشتمل ہوگا کامیاب نہیں ہو گا لارڈ سینکی نے یہ خط انڈیا کیبنٹ کمیٹی اور سر سموئیل ہور کے حوالے کر دیا ہے -

مولانا مظہر الدین کیخلاف جمعیۃ العلماء کانپور کی قرارداد مذمت

لکھنو ۱۱ دسمبر آج جمعیۃ العلماء کانپور کی مجلس انتظامیہ کا بھی ایک جلاس منعقد ہوا اور اس میں اراکین جمعیت کو لکھنو کانفرنس اور الہ آباد اتحاد کانفرنس کی شمولیت کی دعوت دی گئی -

اسکے بعد اجلاس میں مولوی مظہر الدین معتمد جمعیۃ العلماء کے خلاف ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں ان کے رویہ کی مذمت کی گئی ہے - اور ان بغیر جمعیت کی اجازت کے دہلی کے اجلاس میں شامل ہو کر بیان پر دستخط کرنا نہایت قابل اعتراض اور مذموم فعل قرار دیدیا گیا -

نئی دہلی :- ۱۲ دسمبر آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا جلسہ ۲۴ و ۲۵ دسمبر کو دہلی میں منعقد کیا جائیگا جسمیں گول میز کانفرنس الہ آباد کانفرنس وغیرہ کی تجاویز پر غور کیا جائیگا

گول میز کانفرنس میں وفاقی مالیات اور فوجی تحفظات پر مباحثہ

انکم ٹیکس کو مرکز کے سپرد کرنیکی حمایت دیوالیہ حکومت کیساتھ اشتراک سے ریاستوں کا انکار!

لنڈن ۸؍ دسمبر آج صبح گول میز کانفرنس نے وفاقی مالیات پر بحث ختم کر دی۔ اور چند دن کیلئے اپنا اجلاس ملتوی کر دیا! تاکہ سب کمیٹیاں اپنا کام ختم کر سکیں۔

آج صبح وفاقی مالیات پر مباحثہ کے دوران میں ایک ریاستی مندوب نے ایوان والیان ریاست کی جانب سے کہا کہ وفاق کے قیام سے قبل ہندوستان پر ایک سو ۱۹ کروڑ کا قرضہ واجب ہے۔ جسکا بار ریاستیں برداشت کرنیکے لئے تیار نہیں ہیں۔ مقرر نے یہ رائے ظاہر کی کہ انکم ٹیکس کو صوبجات کو اس شرط پر دیا جائے کہ وہ قبل وفاق کے قرضہ جات وصول کریں قبل وفاق کے اخراجات پنشن برداشت کریں اور جدید صوبجات کے قیام پر جو رقم صرف ہوا ہے خزانہ سے ادا کریں .... مذکورہ ریاستی مندوب نے یہ تجویز پیش کی کہ ہندوستان پر جو قرضہ جنگ واجب ہے۔ اُسکے ایک حصہ کی ادائیگی لازین کانفرنس کے معاہدہ کے پیش نظر ملتوی کر دی جائے۔

دیگر ریاستی مندوبین نے ریاستوں کی بحری بندرگاہوں کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اُن کیساتھ اتحادیوں کا سلوک کیا جائے انہیں رقیب تصور نہ کیا جائے

وفاقی مالیات کی کمیٹی اور اینگلو انڈینوں کی تعلیم کی کمیٹی کے جلسہ آج دوپہر کے بعد منعقد ہونے مالی تحفظات کی کمیٹی کا جلسہ غالباً دوشنبہ کو منعقد ہو گا گول میز کانفرنس کا آئندہ اجلاس ان سب کمیٹیوں کا کام ختم ہونیپر منعقد ہو گا۔

انکم ٹیکس کی تقسیم جسٹس پارٹی کے ایک ممبر نے انکم ٹیکس کی تقسیم کے سوال پر بحث کرتے کہا کہ صوبجاتی مالیات کا خسارہ میں رکھ کر جدید دستور کا نفاذ غیر ممکن ہے۔ مقرر نے زور دیا کہ انکم ٹیکس صوبجات کو تفویض کیا جائے اور اڑیسہ کو علیحدہ صوبہ بنا دیا جائے۔

صوبجاتی مالیات کے متعلق ایک مسلم مندوب نے پیل کمیٹی کی سفارشات کی تائید کی۔

ایک قدامت پسند نے شک ظاہر کیا کہ انکم ٹیکس پر مجوزہ سرچارج صوبجات کی مالی حالت کو بہتر بنا سکیگا۔ صوبجات کو قرضہ لینے کی کامل آزادی حاصل ہونی چاہئے۔ تاکہ وہ بوقت ضرورت غیر ممالک سے روپیہ قرض لے سکیں۔

یوروپین مفاد کی جانب سے یہ رائے ظاہر کی گئی کہ انکم ٹیکس کی آمدنی صوبجات کو ملنی چاہئے۔ یوروپینوں نے سرچارج کی مخالفت کی۔

ریاستی مالیات! مسٹر جے۔ سی۔ سی۔ ڈیوڈسن نے ہندوستانی ریاستوں کے مالیات کی تحقیقات کمیٹی کی رپورٹ پر بحث کی۔ اور کہا کہ ریاستوں میں محصول کا واحد طریقہ یہ ہے کہ ایک اصول مرتب کیا جائے جسکا اطلاق ریاستوں پر انفرادی حیثیت سے ہو ریاستوں کے مابین قرضہ جات کے متعلق مسٹر ڈیوڈسن نے کہا کہ ریاستوں اور وفاق ہند کے درمیان اس قسم کا تعلق مناسب نہیں ہو گا۔ اور ایک بات کا تعلق دوسری ریاست کے ساتھ مفید مطلب ہو سکیگا۔ مقرر نے زور دیا کہ ریاستوں کیساتھ عمدہ سلوک ہونا چاہئے۔ برطانوی ہند انکو خود اپنی ساختہ شرائط پر وفاق میں شامل ہونیکے لئے مجبور نہیں کر سکتا اور دوسری جانب ریاستوں کو اس امر کا لحاظ رکھنا چاہئے کہ غیر مساوی طریق مالیات کی بنا پر وفاقی حکومت قایم نہیں رکھ سکتا۔ اس لئے کوشش یہ ہونی چاہئے کہ برطانی ہند اور ریاستی باہمی مفاہمت سے مالیات کا فیصلہ کر لیں۔

ریاستی نمائندوں کی گرمجوشی۔ معلوم ہوا ہے کہ ریاستی مالیات پر مباحثہ میں ریاستوں کے نمائندوں نے سرگرم حصہ لیا سر اکبر حیدری نے کانفرنس کو مطلع کیا کہ انہوں نے پیل کمیٹی کی رپورٹ پر اس شرط کے ماتحت دستخط کیے تھے کہ ہندوستان میں مالی حالت درست ہو جائیگی اور بعض اعداد و شمار کا اندازہ لگایا گیا ہے وہ حقیقت کی ترازو میں پورے اتریں گے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے امید موہوم ثابت ہوئی۔ اور مالی بدحالی بدستور قائم رہی۔ اگر بحالات موجودہ ریاستیں وفاق ہند میں شامل ہو گئیں تو وہ ایک دیوالیہ حکومت کیساتھ اشتراک کریں گی اسوقت ۹ صوبجات میں سے سات صوبجات خسارہ میں ہیں۔ مرکز کو بھی دستوری تبدیلیوں کیلئے روپیہ کی ضرورت ہے لہذا یہ اشد ضروری ہے کہ مرکز کیلئے ایک ٹیکس مثلاً انکم ٹیکس مہیا کیا جائے تاکہ وہ وفاق ہند سے قبل کا قرضہ ادا کر سکے اور صوبجات کو مالی امداد بہم پہنچا سکے سر منو بھائی مہتہ نے ایوان والیان ریاست کیجانب سے انکم ٹیکس کو صوبجات کیلئے مخصوص کرنے پر زور دیا ہے۔ آپنے کہا کہ ریاستیں بالواسطہ طور پر مرکز کی امداد کریں گی لیکن وہ ما قبل وفاق قرضہ کی ادائیگی کی ضمانت نہیں دیلیکتیں۔

فوجی اخراجات میں تخفیف کی اشد ضرورت

سر مہتہ نے زور دیا کہ وفاقی اخراجات میں زیادہ سے زیادہ تخفیف ضروری ہے۔ بالخصوص فوجی اخراجات میں زبردست کمی کی اشد ضرورت ہے اگر مالی استحکام میں کامیابی ہو گئی تو ریاستیں وفاق ہند میں بآسانی شریک ہو سکیں گی۔

بنگال کا تجارتی مطالبہ دیگر مقررین میں مسٹر غزنوی کا اسم گرامی قابل ذکر ہے آپنے بنگال کی تجارت کی اہمیت پر زور دیا۔ کہ سن کی برآمد کے متعلق بنگال کے مطالبات ناقابل تردید ہیں۔ انکم ٹیکس کے متعلق آپ نے یہ تجویز پیش کی کہ اسے فی الحال مرکز کو دیدیا جائے۔ جب مرکز کی مالی حالت درست ہو جائے تو صوبجات اس سے فائدہ حاصل کر سکیں گے۔

اڑیسہ کی علیحدگی کا مطالبہ۔ راجہ کمالی کوٹے نے آج گول میز کانفرنس میں پہلی بار تقریر کی آپنے اڑیسہ کو علیحدہ صوبہ بنانے کا پر زور مطالبہ کیا اور کہا کہ اڑیسہ کی علیحدگی کے سلسلہ میں جو مالی مشکلات پیدا ہونگی وہ ناقابل عبور نہیں ہیں

گذشتہ روز کی کارروائی۔ گول میز کانفرنس نے کل فوجی تحفظات اور وفاقی مالیات پر بحث ہوئی تھی۔ فوج کے متعلق وزیر ہند نے اعلان کیا کہ ہندوستانی افواج کے اخراجات میں تخفیف کی حد مقرر کرنا غیر ممکن ہے یہ بھی ممکن نہیں کہ ایک مقررہ میعاد کے اندر تمام افواج کو ہندوستانی بنا دیا جائے وزیر ہند نے اعلان کیا کہ وزیر دفاع اسمبلی کا رکن نہ ہو سکیگا نہ اسمبلی کو افواج کے نظم و نسق میں مداخلت کا حق حاصل ہو گا گورنر جنرل کو اس سلسلہ میں براہ راست اختیار ہو گا اور جب وہ چاہیگا۔ ہندوستانی افواج کو ہندوستان کے باہر بھی بھیج سکیگا۔ ایک مجلس دفاع قایم کی جائیگی۔ جو محض مشاورتی حیثیت رکھے گی۔

وفاقی مالیات کے متعلق وزیر ہند نے اعلان کیا کہ کانفرنس کو مالیات کے سوال پر بحث کے دوران میں علیحدگی سندھ کے سوال کو پیش رکھنا چاہئے۔ آپنے اس تجویز کی مخالفت کی کہ سکھر بیرج کے قرضہ کو سندھ اور بمبئی کے درمیان تقسیم کر دیا جائے اسلئے ۲۳ کروڑ کے خسارہ کو ۸ سال کے اندر پورا کرنیکے ذرائع معلوم کئے جائیں سر سموئیل ہور نے یہ بھی کہا کہ یہ مسئلہ حکومت نے علیحدگی سندھ کے اصول کو مالی خسارہ پورا ہو جانے کی شرط کے ماتحت تسلیم کیا ہے۔

اڑیسہ کی علیحدگی کے متعلق وزیر ہند نے کہا کہ یہ مسئلہ حکومت کے زیر غور ہے۔ حکومت فی الحال اسکے متعلق کوئی جواب نہیں دے سکتی۔

سر سموئیل ہور کے بیان کے خلاف سر تیج بہادر سپرو اور اُنکے رفقاء کار نے احتجاج کیا اور مالی و فوجی تحفظات کو تسلیم کرنیسے انکار کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ اسپر وزیر ہند واک آوٹ کر گئے تھے لیکن سرکاری طور پر اس کی تردید کی گئی ہے۔

کانپور میونسپل الکشن اور اوڈھا انچا

"ڈوڈو باتیں"

مندرجہ بالا عنوان سے ہمعصر اودھ اخبار نے کانپور میونسپل الکشن کے متعلق ایک مضمون لکھا ہے جسکو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں کہ :۔

کانپور کے میونسپل انتخاب کے موقع پر جنس قوی سے زیادہ جنس لطیف کے ڈنکے بج رہے تھے۔ چنانچہ دو خواتین اپنے مقابل مردوں کو مغلوب کرتی ہوئی آخر کار "ممبرہٴ میونسپل بورڈ" بن ہی گئیں اور اس اعتبار سے کانپور کے یہ مثال پیش کرنیکا امتیاز حاصل کر لیا۔ کہ اب ہندوستان کی عورت ذات بھی مردوں سے پیچھے رہنے والی نہیں ہے۔ وہ وقت گیا جب مرد نہایت ٹھاٹھ کیساتھ عورتوں پر حکومت کرتے تھے اور عورتیں اُنکی حکومت کو اسطرح تسلیم کرتی تھیں کہ گویا وہ صرف اسی لئے پیدا ہوئی ہیں کہ گھر کی چار دیواری میں قید رہ کر مرد کی اطاعت کرتی رہیں۔ بہر حال اب وہ وقت آگیا ہے عورت خم ٹھونک کر نہ صرف مرد کے مقابلہ میں آجاتی ہے بلکہ مرد کو اس مقابلہ میں شکست دیکر خود بھی کامیاب ہو جاتی ہے اگر ہندوستان کے مرد اس حقیقت پر یقین نہ کریں تو دیکھیں کانپور میونسپل انتخاب کی مثال اور یاد کریں سمجھے اور معنی۔

اور تو اور ہم نے تو یہ بھی سنا ہے کہ اہل کانپور اس بات کی انتہائی کوشش کر رہے ہیں کہ میونسپل بورڈ کی چیرمین کوئی عورت ہی ہو اگر اس کوشش میں کانپور والوں کو کامیابی حاصل ہو گئی تو پھر گویا کانپور میں عورت کا راج ہو جائیگا اور چیرمین صاحبہ ہندوستان کیلئے گویا پہلی مثال ہوں گی

بہر حال ان تمام اطلاعات سے ہم اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ لکھنو تو خیر خواہ مخواہ ہی بدنام ہے البتہ کانپور پر نائیت شدت سے غالب ہو چکی ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ واقعی چیرمین بھی کوئی عورت ہی ہو جائے گی لیکن جو شہر اپنے نمائندوں میں دو خواتین بورڈ کیلئے بھیج سکے اُس شہر میں اگر چیرمین بھی کوئی ماما ہو جائیں تو کیا تعجب ہے

خیر چیرمین صاحب یا چیرمینی صاحبہ" تو بعد میں طے ہو گا لیکن ایک بات ایسی ہے جسکا طے ہو جانا بہت ضروری ہے۔ یعنی انگریزی میں ممبران میونسپل بورڈ کو جو اگلے زمانہ میں صرف مرد ہوا کرتے تھے City Father کہا جاتا تھا جسکا ترجمہ ہوا "والد بلدہ" تو کیا خواتین ممبران میونسپل بورڈ City mother یعنی "والدہٴ بلدہ" کہلائینگی قرین قیاس تو یہی ہے کہ اگر ممبر مرد "والد بلدہ" کہلائیں تو عورت ممبر "والدہٴ بلدہ" کہی جائے۔ اس صورت میں تو کانپور بڑا خوش نصیب ہے جسکے سر پر بفضلہ ماں اور باپ دونوں کا سایہ قایم رہیگا۔

اب ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ کانپور کا یہ جدید بورڈ جس میں خدا کے فضل سے دو دو خواتین ممبر موجود ہیں اگر خدا نے چاہا تو چیرمین بھی کوئی خاتون ہی ہونگی اپنے شہر کی اُس نائیت میں جسکی بدولت وہ ممبر ہوئی ہیں کیا ترقی پیدا کرتا ہے ہم تو یہ کہیں گے کہ اگر تمام شہر کے مردوں کو چوڑیاں نہ پہنائیں تو کوئی بات ہی نہ کی بلکہ اس بورڈ اس کو تو چاہیے کہ اکبر الہ آبادی مرحوم کا یہ مصرعہ اپنے شہر کیلئے منظور کر دے پھر دیکھیے کیا لطف آتا ہے ؎

سب اوڑھنی اوڑھو کوئی دستار نہ باندھو

ابھی آپ کو چاہیے کہ اس دور مساوات کے اُس

فوج کو ہندوستانی بنانا خطرناک غلطی ہے

ڈیرہ دون میں کمانڈر انچیف کی تقریر!

ڈیرہ دون ۱۰؍ دسمبر سرکردہ حضرات کے بھاری مجمع کے سامنے جن میں اسمبلی کے ارکان بھی شامل تھے آج کمانڈر انچیف نے انڈین ملٹری اکاڈمی کی افتتاحی رسم ادا کی کمانڈر انچیف کے طلبار کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ فوج کو سیاسیات سے تعلق نہیں ہوتا فوجی قوم کے تنخواہ دار ملازم اور حکومت وقت کے ماتحت ہوتے ہیں جس وقت یہ شک ہو جائے کہ فوج یا اُسکے کچھ حصہ پر سیاسیات کا اثر ہو گیا اسوقت فوج پر سے قوم کا اعتماد اٹھ جاتا ہے سیاسیات کا اثر ہونیکی وجہ سے فوج غیر جانبدار نہیں رہتی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ملک میں ابتری اور خانہ جنگی شروع ہو جاتی ہے طلبار کو یہاں تین اصول سیکھنے ہیں جنھیں انہیں قومی فوج کے افسر کے طور پر ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے (۱) اپنے ملک کی حفاظت عزت اور ترقی (۲) اپنے ماتحتوں کی ترقی عزت اور آرام (۳) اُنہیں اپنے آرام اور حفاظت کا خیال سب کے بعد کرنا چاہیئے فوج کو ہندوستانی بنانے کا ذکر کرتے ہوئے کمانڈر انچیف نے فرمایا کہ واقعات نے سکین کمیٹی کی توقعات سے بھی زیادہ تیز رفتاری دکھائی اور ہم ایک سال کے اندر ہندوستانی سندھرسٹ کالج کھولنے کے قابل ہو گئے ہیں۔ یہ امر قدرتی ہے کہ ہندوستانی تاریخ کے اس مرحلہ پر جبکہ ملک دوسرے شعبہ جات میں آدھے سے زیادہ ذمہ دار گورنمنٹ کا فاصلہ طے کر چکا ہے۔ فوجی ترقی کے متعلق بے اطمینانی کا اظہار کیا جائے۔ بدقسمتی سے لوگوں کا خیال ہے کہ اگر ہم جو گورنمنٹ ہند کے سامنے جواب دہ ہیں اگر جلدی بازی سے کام لیں تو ہندوستان بہت جلد مکمل ذمہ داری حاصل کر سکتا ہے۔

ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ دنیا کی تاریخ میں ہندوستان کو سلف گورنمنٹ دینے کا سوال لاثانی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ لوگ جو خیالات کو عملی جامہ پہنا رہے ہیں جانتے ہیں کہ ان کے رستے میں کسقدر مشکلات حائل ہیں اگر ان کو سیاسی، مالی اور نظم و نسق کے معاملات میں اسقدر مشکلات کا سامنا ہے تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس ملک کی ڈیفنس کا سوال اور بھی مشکل ہے۔ اس بات کو جانتے ہوئے اگر ہم جلد بازی سے کام لیں تو ہم بیوقوفی کے مرتکب ہونگے

قیصر باغ لکھنؤ میں زعمائے اسلام کے عظیم الشان اجتماع کا روح پرور نظارہ

مفاد قوم و ملت کیلئے ہندوستان کی تمام انجمنوں کا متحدہ اقدام

نواب سر ذوالفقار علیخاں اور چودھری خلیق الزماں کی ولولہ انگیز تقریریں!

لکھنؤ ۱۰ دسمبر۔ آل پارٹیز کانفرنس کا پہلا اجلاس آج ۲ بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ ہندوستان کے ہر گوشہ سے نمایندے پہونچ چکے ہیں اور جہانتک خیال کیا جاتا ہے تمام مسلم جماعتوں کے نمایندے موجود ہیں۔ راجہ صاحب سلیم پور کے مکان پر ابتدائی گفت و شنید شروع ہو گئی ہے۔ نواب سر ذوالفقار علیخاں صدر منتخب۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ ڈاکٹر سید محمود۔ مسٹر آصف علی۔ شیخ عبدالمجید سندھی۔ اور دیگر زعماء گذشتہ دو گھنٹوں کی سہ پہر کے کھلے اجلاس میں شریک ہونیوالے ایجنڈا پر غور و خوض کر رہے ہیں جو زعماء لکھنؤ میں تشریف لائے ہیں اور جنکی تعداد تین سو کے قریب ہے نہایت خوش کن توقعات رکھتے ہیں۔ مقامی مسلم پریس الہ آباد کی تجاویز کی پرزور حمایت کر رہے ہیں۔ اور مسلم زعماء سے میثاق الہ آباد کو کامیاب طریقہ پر منظور کرنے کی اپیل کر رہے ہیں۔

لکھنؤ ۱۰ دسمبر۔ مسلم کانفرنس کا اجلاس آج ۳ بجے بعد دوپہر قیصر باغ بارہ دری میں ذیل کی مسلم انجمنوں کے نمایندے کانفرنس میں شریک ہوئے۔

آل انڈیا مسلم کانفرنس ۱۱۔ آل انڈیا مسلم لیگ ۷۔ آل انڈیا خلافت کمیٹی ۸۔ آل انڈیا نیشنلسٹ پارٹی ۱۳۔ آل انڈیا شیعہ کانفرنس ۴۔ شیعہ کانفرنس ۱۵۔ آل انڈیا احرار پارٹی ۸۔ جمعیۃ العلماء کانپور ۱۳۔ آل انڈیا مسلم یوتھ لیگ ۱۱ سنٹرل لیجس لیچر کے ممبر ۱۳۔ بنگال نیشنلسٹ پارٹی ۲۔ جمعیۃ العلمائے آسام ۱۔ جمعیۃ العلماء پنجاب ۳۔ جمعیۃ المسلم ۳۔ بنگال مسلم لیگ ۳۔ بنگال احرار ۳۔ سندھ خلافت کانفرنس ۱ یو۔ پی خلافت پارٹی ۲۔ نیشنلسٹ پارٹی ۳۔ مسلم اسکاؤٹس ایسوسی ایشن ۳۔ پنجاب نیشنلسٹ پارٹی ۱۔ جرگہ افغانان ۴

تلاوت قرآن کے بعد چودھری خلیق الزماں چیرمین استقبالیہ کمیٹی نے نمایندوں کا خیر مقدم کیا اسکے بعد سر ذوالفقار علیخاں صدر منتخب ہوئے، تالیوں کے درمیان کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

چودھری خلیق الزماں کی تقریر

ڈیلی گیٹوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے چودھری خلیق الزماں چیرمین استقبالیہ کمیٹی نے کہا کہ صرف وقت ہی بتائیگا کہ مسلمان باہمی طور پر سمجھوتہ کے حق میں ہیں۔ اور اس کانفرنس میں نمایندوں اور نمایندہ انجمنوں کی تعداد اس امر کی شہادت ہے کہ مسلم قوم تصفیہ الہ آباد کے حق میں ہے۔ جو لوگ تصفیہ الہ آباد کی خلاف ہیں وہ جداگانہ انتخاب کی خاطر مسلمانوں کے مفاد کی قربانی کرنے پر آمادہ معلوم ہوتے ہیں۔ میرے رائے میں جداگانہ انتخابات مسلمانوں کے مفاد کے منافی ہیں۔

جو حضرات اتحاد کانفرنس الہ آباد کی مخالفت کرنے کیلئے دہلی میں جمع ہوئے ہیں اگر تمام تجاویز پر غور کر کے اس امر کی صراحت کر دیتے کہ کونسی شرط مسلمانوں کے تیرہ[14] مطالبات کے خلاف قبول کی گئی ہے تو ہمیں معلوم ہو جاتا کہ گذشتہ آل پارٹیز مسلم کانفرنس کی قراردادوں کے برعکس جنہ کیخلاف کارروائی کیگئی ہے۔ لیکن وہ اس مقصد میں بالکل ناکام رہے۔

کیا اس سے یہ ظاہر صاف طور پر نہیں ہوتا کہ وہ مسلمانوں کے مفاد کیلئے جمع نہیں ہوئے تھے بلکہ اس اجتماع کا مقصد کچھ اور تھا۔

سر ذوالفقار علیخاں کی تقریر

سر ذوالفقار علیخاں صدر کانفرنس نے ۴۰ منٹ تک اردو زبان میں تقریر کی۔ اور کہا کہ ہندوستان کی تمام پارٹیوں کے نمایندے کے حامل ہیں۔ کہ اجتماع نے دنیا پر ظاہر کر دیا ہے کہ ہندوستانی خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان اپنے خانگی جھگڑوں کا دوستانہ طور پر متفقہ فیصلہ کرنیکے قابل ہیں ہندوستان کے باہر مسلمانوں کو ہندوستان کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ خیال کیا جا رہا ہے۔ مگر درحقیقت مسلمان بطور اقلیت وہی کر رہے ہیں جو دنیا کی اقلیت موجودہ حالات میں کرتی مگر یہ واضح رہے کہ وہ ہندوستان کے مختلف فرقوں میں اپنی مادر وطن کی ترقی کی راہ میں کسی سے پیچھے نہیں اس کانفرنس میں ہمیں اتحاد کانفرنس الہ آباد کے فیصلوں پر غور کرنا ہے اور امید کرنا چاہیئے کہ غور ہندوستان کے مفاد کو سامنے رکھ کر ہوگا ہمیں سوچ سمجھ کر اب بات کا فیصلہ کرنا ہے کیونکہ جو بات ایک بار کانسٹی ٹیوشن میں آ گئی اسکو مٹانا آسان کام نہیں ہووے گا۔

جب اتحاد کانفرنس ہمارے چودہ کے چودہ مطالبات پر غور کرنے کو تیار ہے تو سمجھ میں نہیں آتا کہ اس ملک کے کچھ مسلمانوں نے اس کانفرنس میں شرکت کو کیوں نامنظور کر دیا ہے۔

یہ امر قابل افسوس ہے کہ بعض ہندوں کے بوگے حضرات اپنے فرقہ اور ملک کے مفاد کو قربان کرنے کو تیار ہیں۔

آخر میں صاحب صدر نے تمام فرقوں اور بالخصوص پنجاب کے کونسل میں ۵۱ فیصدی اکثریت کیا تھ بھی مسلمان کیلئے ہندوؤں اور سکھوں کے تعاون کے بغیر گورنمنٹ کو چلانا ناممکن ہے۔

سبجکٹس کمیٹی کا اجلاس

لکھنؤ ۱۱ دسمبر۔ آل پارٹیز مسلم کانفرنس کی سبجکٹس کمیٹی نے گذشتہ شام اجلاس شروع کیا۔ اور تا حال بحث و تمحیص میں مصروف ہے ایتک تجاویز الہ آباد کا نصف حصہ ختم ہو چکا ہے کہا جاتا ہے کہ نصف حصہ تجاویز الہ آباد پر غور و خوض کے بعد نہایت معمولی شکلوں میں خفیف سی ترمیمیں پیش ہونیکے بعد منظور کر لی گئی ہیں امید ہے کہ اجلاس کی تمام کارروائی رات کا کافی حصہ گذرنے تک ختم ہو جائے گی۔ لیکن بالفرض اگر ایسا نہو سکا تو کل صبح پھر اجلاس شروع ہوگا۔ اور کام ختم کر دیا جائے گا۔

چنانچہ پنڈت مالویہ کو برقیہ کے ذریعہ اطلاع دیگئی ہے کہ وہ الہ آباد اتحاد کانفرنس کا اجلاس بجائے صبح کے شام پر ملتوی کر دیں۔

ہندوں، مسلمانوں سکھوں کے باہمی اتحاد سے ہندوستان میں وہ ہم آہنگی پیدا کر دیگا جو کوئی دستور بھی پیدا نہیں کر سکتا وہ دن نہایت مبارک دن ہوگا اور وہ گھڑی نہایت خوشی کی گھڑی ہوگی جب ہر طبقہ کے نمایندے الہ آباد میں بیٹھ کر تجاویز پر مہر تصدیق ثبت کر دیں گے سبجکٹس کمیٹی کا اجلاس پانچ بجے کے بعد ختم ہوا۔ اور ایک بیان تیار کیا گیا جسپر تقریباً ۲۰ زعماء کے دستخط لئے گئے۔ کانفرنس کا اجلاس ۲ بجے شروع ہوا۔ لیکن اجلاس میں پریس کے نمایندوں کو شریک ہونیکی اجازت نہیں دی گئی۔

آل پارٹیز مسلم کانفرنس کی سبجکٹس کمیٹی کا اجلاس

لکھنؤ ۱۲ دسمبر۔ سبجکٹس کمیٹی کا اجلاس آج صبح منعقد ہوا اور اگر توقعات کے مطابق اسنے اپنا کام سہ پہر تک ختم کر دیا تو کانفرنس کا کھلا اجلاس سہ پہر کے بعد رسمی طور پر قرارداد پیش کرنیکے لئے منعقد ہوگا۔ اس کے بعد اکثر نمایندے الہ آباد روانہ ہو جائینگے۔ ترمیمات اگرچہ بہت معمولی ہیں لیکن ان کی تعداد کثیر ہے یہی وجہ ہے کہ کمیٹی کا بہت سا وقت اسپر صرف ہو رہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ مختلف صوبوں کے اقلیتوں کے سیاسی اور دیگر حقوق کا تعلق مرکزی حکومت کی جاریات میں ہوگا جو سپریم کورٹ کے اختیارات کے ماتحت ہوگا مرکزی حکومت کے کابینہ کے متعلق غالباً کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ مسلمانوں کی نمایندگی ⅓ حصہ ہوگی نیز یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آسام میں مسلمانونکی ۴۰ فیصدی نمایندگی حاصل کرنیکا فیصلہ صادر کیا گیا ہے۔ بہر حال کہا جاتا ہے کہ اس قسم کی معمولی ترمیمات کا مقصد یہ ہے کہ کانفرنس کے کھلے اجلاس اور الہ آباد میں بہ نہایت آسانی کیساتھ تمام مراحل طے کر لیے جائیں

لکھنؤ ۱۲ دسمبر۔ آل پارٹیز مسلم کانفرنس کی سبجکٹس کمیٹی کا اجلاس ۳ ½ بجے ختم ہو سکا اسی دوران میں بعض نمایندے رخصت ہونے کیلئے تیار ہو رہے تھے شام کی ٹرین سے صاحب صدر دہلی تشریف لیجائیں گے بیان کیا جاتا ہے کہ کمیٹی نے پنجاب اور بنگال کے متعلق سارے مسائل حل کر لیے بعض معمولی ترمیمیں بھی قبول کر لی گئی ہیں مخلوط طریق انتخاب مخلوط کو قبول کر لیا ہے لیکن مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ نمایندگی کی حیثیت حاصل کرنیکے لئے مسلمانوں کو اقلاً سے کم از کم ۴۰ فیصدی ووٹ ضرور حاصل کرنا چاہیئے۔

سر ذوالفقار علیخاں کے تاثرات

لکھنؤ ۱۳ دسمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمایندے سے دوران گفتگو میں سر ذوالفقار علیخاں صدر آل پارٹیز مسلم کانفرنس نے فرمایا کہ "میں کانفرنس کے کام کی تکمیل کیلئے دہلی واپس جا رہا ہوں مجھے دوستوں نے مجبور کیا تھا کہ میں انکی طرف سے ترجمانی کرنے کیلئے الہ آباد کانفرنس میں شرکت کروں لیکن ہماری پہلی مصروفیتوں نے مجھے وہاں جانیسے روک دیا ہے مجھے کانفرنس کا نہایت خوشگوار تجربہ حاصل ہوا ہے جو مسلم قوم کی تمام بارسوخ جماعتوں کی نمایندہ تھی۔ اس کانفرنس میں یہ دیکھنا نہایت خوشگوار و تعجب خیز تھا کہ ہر شخص قومی جذبات سے متاثر ہو کر ملک کے اتحاد و ترقی کیلئے قربانیاں کرنیکے لئے ہمہ تن آمادہ نظر آتا تھا مجھے معلوم ہو گیا کہ یہی وہ لوگ ہیں جو ہندوستان کے ٹھوس مفاد کیلئے اور اپنے مقدس مقصد کی تکمیل میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اب تمام نمایندہ تجاویز میں ضروری ترمیم کرنیکے بعد الہ آباد روانہ ہو رہے ہیں اور مجھے کامل امید ہے کہ باہمی خلوص سے

سرسوتی لوئیاں

یہ ایک اعلیٰ قسم کی لوئی ہے
جسے ہندوستانی
Dhariwal کاریگر
دھاریوال (پنجاب) میں بناتے ہیں
اگر آپ کو اچھی اور مناسب
قیمت کی لوئی درکار ہے۔ تو اس
لیبل کا دھیان رکھیئے۔
کئی خوشنما رنگوں میں ملسکتی ہے
سائز
۱۰۸ انچ × ۵۴ انچ
قیمت ۰ — ۱۲ — ۵ روپے

SARASWATI
REGISTERED

آج ہی ایک لوئی خریدیئے
ہندوستان بھر میں کپڑے
کے بیوپاریوں سے ملسکتی ہیں

مقامی ایجنٹ:-
امپریل ایجنسی۔ جنرل گنج کانپور

یا براہ راست میل آرڈر ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۸ کو لکھیئے
دی نیو ایجرٹن وولن ملز دھاریوال پنجاب
116

اٹاوہ کمیٹی کے تین ارکین کا اختلافی نوٹ

غریب ہندوستانی خریدار کی مصیبتوں میں اضافہ

نئی دہلی ۲۸ر نومبر اٹاوہ کمیٹی کی اقلیتی رپورٹ جسپر سرعبدالرحیم دیوان بہادر سارودا اور مسٹر سیتارام رائے کے دستخط ہیں اسکا ضروری اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اس رپورٹ میں معاہدہ اوٹاوہ کی مخالفت کیگئی ہے۔

ہم کمیٹی میں اپنے رفقاء کار کی اکثریت کے اخذکردہ نتائج سے متفق نہیں ہیں اُن کا بیان ہے کہ انہوں نے پندرہ روز تک اس مسئلہ پر غور کیا اور بالآخر اس انتقالی نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ اس معاہدہ کو منظور کرلینا ہندوستانی مفاد کیلئے ضرور مفید ہے دوچار اصحاب جنہوں نے ہمارے روبرو شہادت ایکں سے مسٹر وکیل (جنہوں نے فیڈریشن انڈین چیمبرز آف کامرس کیجانب سے شہادت دی۔ مسٹر بی۔ گھوش اور مسٹر این آر سرکار نے یہ اپنی پختہ رائے دی ہے کہ ترجیحی ٹیرف کی اوٹاوا کی اسکیم ہندوستان کے مفاد کیلئے یقینی ہے۔

مسٹر سرکار کا بیان ہے کہ اُنکے چیمبر نے معاہدہ اوٹاوہ پر کئی بار غور کیا ہے اور وہ رائے جو کہ پیش کر رہے ہیں اُن کی چیمبر کی نیز اُن اشخاص کی جن سے وہ فرداً فرداً دریافت کرچکے ہیں ایک پختہ رائے ہے مسٹر دلال کا یہ بیان ہے کہ اُنکے اپنے فرم کیلئے فائدہ مند ہوگا لیکن عام طور پر اسکا کیا اثر ہوگا۔ اس بارے میں انہوں نے کوئی رائے نہیں دی ہمارے رفقار کار اسکو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ کہ ایسے ماہرین کی رائے اوٹاوہ کی معمولی اسکیم کے خلاف ہے۔

اسمبلی نے جوقت کمیٹی کا تقرر کیا تھا اسکا مقصد خاص یہ تھا کہ ہم تجارت پیشہ اور ماہرین کے خیالات دریافت کریں چنانچہ جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم ان خیالات و آرا سے جو ہم نے دریافت کی ہیں۔۔۔۔۔۔۔ لاپرواہ نہیں ہوسکتے۔

ترجیحی ٹیرف کی اسکیم جو اسوقت زیر بحث ہے وہ حکومت ہند کی ایجاد کردہ نہیں ہے۔ کہ اُسکی ملکی مفاد کیلئے ضرورت ہے علاوہ اسکے جب کبھی یہ ترجیحی ٹیرف کی تجویز پیش ہوئی تھی نامنظور کردیگئی۔ اسمیں شک نہیں کہ گذشتہ جنگ کے زمانہ سے اپنے صنعتی زوال کی وجہ سے برطانیہ اقتصادی مشکلات میں مبتلا ہے۔ اسکی تجارت میں بہت کچھ کمی ہوگئی ہے اور اُسکو بہت سا قرضہ سونے کی شکل میں ادا کرنا ہے علاوہ ازیں برطانیہ کو اپنی قوم کی اعلیٰ طرز معاشرت کے معیار کو قائم رکھنے کیلئے بھی روپیہ کی ضرورت ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ برطانیہ کی گورنمنٹ نے ایک ایسی پالیسی کی اسکیم ایجاد کی ہے جسکو برطانیہ نے بیشتر منظور نہیں کیا تھا۔

آیا اس پالیسی سے برطانیہ کو فائدہ پہونچیگا یہ ایک ایسا سوال ہے کہ جسپر برطانی اقتصادی مفکرین اور مدبرین میں بھی کثیر اختلاف رائے ہے لیکن ہم جس نظریہ سے اسپر غور کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ اس سے ہندوستان کو فائدہ پہونچے گا۔ چنانچہ اس بارہ میں اس سوال کے جو خاص پہلو ہیں اور جنپر ہم کو غور کرنا ہے وہ حسب ذیل ہیں :۔

(۱) آیا مستقبل قریب میں یا عرصہ تین سال کے اندر جسکی کہ اکثریت کمیٹی نے سفارش کی ہے اس معاہدہ سے ہماری برآمدی تجارت میں بحیثیت مجموعی اضافہ ہونے کا امکان ہے (۲) اگر مجوزہ اسکیم سے علیحدہ ہوجائیں تو کیا ہماری تجارت کو نقصان پہونچے (۳) فیکٹریوں اور دیہاتوں میں اس ترجیحی ٹیرف کا ہماری صنعت پر کیا اثر ہوگا۔ (۴) خریدار پر اسکا کسطرح اور کہاں تک اثر پڑے گا۔

۵۔ سرکاری مالگذاری پر اسکا کیا اثر پڑے گا۔

معاہدہ اوٹاوہ اسقدر وسیع اور جامع ہے کہ ہمیں اس امر پر تعجب ہوتا ہے کہ حکومت نے مجوزہ ترجیحات کے اثرات اور اُنکی قدر و قیمت کے متعلق تجارتی صنعتی اور زراعتی مفاد سے کیوں مشورہ نہیں لیا۔ ہمارے رفقار کار کا یہ بیان ہے کہ اس معاہدہ کی اگر کوئی پختہ کسوٹی ہے تو یہی ہے کہ ایک خاص عرصہ میں اس کے عملی اثرات کے نتائج کو دیکھنا چاہیے گویا اس کو پہلے جاری کردیا جائے بعد ازاں اُسکے حسن و قبح پر غور کیا جائے اب اگر اسکے یہ معنی ہیں کہ جس مذکورہ تحفظات پر ہم زور دے رہے ہیں وہ فضول ہوگئی تو ہم اس سے متفق نہیں ہیں۔

ہمارے رفقار کار کا یہ بیان ہے کہ غیر ملکی منڈیاں ہندوستانی تجارت کو محدود کرتی جارہی ہیں۔ اور دیسی مالوں کی قیمتوں میں کمی کرتی جارہی ہیں۔ غیر ممالک ہمارے لئے ہمیشہ سے مفید گاہک ثابت ہوئے ہیں ہماری تجارت غیر ملکوں سے برطانیہ کے مقابلہ میں کم نہیں ہوئی ہے۔ لہذا ہندوستان کی برآمدی تجارت پر ترجیح کا جو اثر ہوگا اُسکے متعلق ہماری رائے یہ ہے کہ مالوں کے اجارہ اور نیم اجارہ کی صورتوں میں ترجیح کے کچھ معنی نہیں زیادہ ترجیح کا یہ اثر ہوگا کہ تجارت غیر ملکوں سے ہٹ کر برطانیہ کیطرف رجوع ہوجائیگی تمام کچے مال کی پیداوار کی صورت میں توسیع کے امکانات شک و شبہات سے بہت زیادہ ہیں۔

اس امر پر بہت کچھ زور دیا گیا ہے کہ اگر ہندوستانی تجارت اوٹاوہ کی اسکیم سے علیحدہ رہی تو اُسکو نقصان پہونچیگا یہ خطرہ بے معنی ہے خالص تجارتی نقطۂ نظر سے بہت سی اشیاء یعنی کچا مال اور نیم تیار شدہ مال جو ہندوستان برطانیہ کو بھیجتا ہے اسکی برطانیہ کو اپنی حرفتوں کیلئے ضرورت ہوتی ہے۔ علاوہ اسکے کچھ دیگر اشیاء ایسی بھی ہیں جو خوراک کے ذمرہ میں آتی ہیں۔ مزید برآں اگر ہندوستانی تجارت کے خلاف اسطرح جہاد کیا گیا تو دونوں ممالک کے تعلقات پر اور بھی زیادہ اثر پڑے گا۔

لہذا ہم کو اسبارہ میں ذرا بھی شک نہیں کہ اگر معاہدہ اوٹاوہ کی تصدیق کردی گئی تو ہندوستانی خریدار جو پہلے ہی بوجھوں سے بہت کچھ دبا پڑا ہے اسپر اور بھی بار پڑ جائیگا۔ چنانچہ اس بارہ میں ہم اسمبلی کی خاص توجہ مبذول کراتے ہیں ہمیں امید ہے کہ اسمبلی اس عام اقتصادی پہلو کو نظر انداز نہ کرے گی ہندوستانی خریدار کو درآمدی اشیاء کے لئے اب زیادہ ادا کرنے پڑیگا۔ ہم یہ بھی ظاہر کردینا چاہتے ہیں کہ یہ نہایت نامناسب فعل ہے کہ ایک ملک کی تجارت کو کسی خاص ایک ملک سے منسلک کردیا جائے۔ چنانچہ معاہدہ کا اگر کوئی نتیجہ ہے تو بس یہی ہے کہ اس پالیسی کا نتیجہ دنیا کے دیگر ممالک پر بھی بلا واسطہ طریقہ سے پڑیگا۔ اسبارہ میں ہمارے شک و شبہات کو اور بھی بدرجہ تقویت ملتی ہے جبکہ ہم برطانی تجارت و صنعت کی تاریخ پر عام طور پر اور ہندوستانی برطانی تجارت کی تاریخ پر بالخصوص غور کرتے ہیں۔ بائیکاٹ کے اثرات کو مدنظر رکھتے ہوئے بھی غیر ملکی تجارت کا ایک نتیجہ یہ ہے کہ برطانیہ کے درآمدی مال میں نمایاں کمی ہورہی ہے لہذا ہم اس نتیجہ پر لازمی طور پر پہنچے ہیں کہ جس زبردست ترجیح کی معاہدہ کی ۱۶۳ دفعات میں سفارش کیگئی اُس سے ہندوستانی خریدار پر اور بھی زیادہ بار پڑیگا

میونسپل الکشن

بقیہ مضمون صفحہ اوّل

کوئی غیر شرعی کام تو ہم کر نہیں رہے۔

ہاں بھئی سچ کہتے ہیں! ایک نے ہنسکر کہا وہ دن آگئے اور پاس سے ایک بول اٹھا جب خلیل خاں فاختہ اڑاتے تھے۔

بکومت جی تم! مرزا نے غصہ سے کہا۔

میر صاحب یہ دیکھ کر کہیں مرزا صاحب ناراض ہوکر چلے نہ جائیں پوچھا کیوں حضرت ناچ گانا تو ہوا ہی کریگا پیر و مرشد! مرزا نے ہنسکر کہا جب چاہیں حاضر لیکن مرزا صاحب کو خود بھی ناچنا ہوگا۔ ایک نے دبی زبان سے کہا جھک مارتے ہو تم مرزا غصہ سے بولے میرے یار میر صاحب ہنسکر کہنے لگے تم ذرا وقت آنے دو سب کچھ ہی منوالیں گے۔

اچھا نیت شب بخیر

میر صاحب کے یہاں سے اُٹھ کر مرزا جی جب گھر پہونچے تو بیگم صاحبہ سے فرمایا اے سنو تو کچھ مشورہ کرنا ہے کہنے فرمایئے بیگم صاحبہ مسکرا کر بولیں۔ آج پھر کسی کی دعوت ٹھہری ہوگی۔

اجی نہیں مرزا صاحب تیوری چڑھا کر کہنے لگے تم حواکی بیٹیوں کو تو بس کھانے پینے کا ہی خیال رہتا ہے، پھر ادھر اُدھر دیکھکر یہاں بیٹھ جاؤ۔ ہمارے پاس بہت راز کی بات کہنا ہے تم سے

بیگم صاحبہ پاس بیٹھ کر سروتے سے چھالیہ کاٹنے لگیں۔ آپ بولے سنو تم عورت ذات کم عقل واقع ہوئی ہو۔ کہیں کسی سے ذکر نہ کر بیٹھنا۔ ورنہ لینے کے دینے پڑجائینگے۔ اور سچ پوچھو تو ہماری نہیں بلکہ ہمارے خلد آشیاں بزرگوں کی بھی عزت کا سوال ہے سنتی بھی

اے لو یہ سن تو رہی ہوں! بیگم چھالیہ کاٹتے کاٹتے بولیں۔ سن کیا خاک رہی ہو۔ آپ جھنجلا کر کہنے لگے تم چھالیہ کاٹ رہی ہو ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گویا تمہارے خیال میں ہم آج بھی بک رہے ہیں اے ہے آپ ناراض کیوں ہونے لگے۔ بیگم مسکرا کر کہنے لگیں۔ چھالیہ تو ہاتھوں سے کاٹتی ہوں لیکن کان تو آپ ہی کی طرف ہیں

اجی کیا واہیات ہو تم بھی مرزا گرج کر بولے کان ہماری طرف کیسے ہوسکتے ہیں دھیان تو تمہارا چھالیہ کیطرف ہے جب دھیان ہی نہیں تو پھر کان بھی نہیں۔ ہماری طرف یا تو چھالیہ کاٹو یا بات سنو۔ نہ تم کبھی شوق سے ہمارے پاس آکر بیٹھیں نہ تمہیں بات کرنے کا سلیقہ آیا۔

لیجئے میں چھالیہ نہیں کاٹتی۔ بیگم صاحبہ نے سروتہ ہاتھ سے رکھتے ہوئے کہا۔ یہ کہکر وہ ان کی طرف دیکھنے لگیں۔ تو ہاں!

مرزا بولے ہم کہہ رہے تھے کہ بڑے ہی راز کی بات سنو یہ تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ اس کم بخت جنو کمہار اور اس کے گدھوں نے بہت پریشان کر رکھا ہے۔ اور اسکے علاوہ محلہ میں اکثر لوگ جیسے جاہیئے ویسے ہم سے نہیں ڈرتے۔ کبھی وہ دن تھے کہ ہماری آواز سنتے ہی بچے گھروں میں دبک جاتے تھے اب ایک ترکیب ہمارے ذہن میں آئی ہے کہ وہی تم سے کہنا چاہتے ہیں لیکن تم ہمارے چہرے کی طرف ٹکٹکی باندھے کیا دیکھ رہی ہو۔ ہمارا چہرہ ہی تو ہے کوئی تصویر تھوڑی ہے

اے توبہ بیگم صاحبہ مسکرا کر کہنے لگیں تو گویا آپ کی طرف دیکھنا بھی گناہ ٹھہرا جو نہ دیکھوں تو دھیان نہیں جو دیکھوں تو آپ بگڑتے ہیں یہ تو وہی بات ہوئی کہ لگے تو اندھا نگلے تو کوڑھی۔ (اٹھتے ہوئے) لیجئے بندی چلتی ہے جو جی میں آئے کیجئے۔

آپ نے ہاتھ پکڑ کر بٹھالیا اور ہنسکر کہا ہم تو ذرا مذاق کرتے تھے اور تم خواہ مخواہ بگڑنے لگیں۔ اجی تم ہماری طرف نہ دیکھو تو پھر کون دیکھے۔ لو تمہیں ہماری ہی سر کی قسم ذرا سچ کہیو آج ہمارے چہرہ کی رانگت کیسی ہے اور وہ میر صاحب رات کہہ رہے تھے کہ انگارے کیطرح دہکتا ہے۔ اور سچ پوچھو تو کچھ غیر معمولی سی پتی تو ہمیں بدن میں محسوس ہورہی ہے۔

۳۶۷

خدا بچاوے

بعض امراض ایسی ہوتی ہیں کہ اُن کا نام لیتے ہی دل کانپتا ہے جنہوں نے اس ناہنجار مرض کے مریضوں کے ساتھ کبھی دوچار باتیں کی ہوں جو اس گھن کی طرح کھا جانے والی آمرض میں مبتلا ہوئے ہوں کہ جنہوں نے زندہ درگور اندر سے کھوکھلے۔ طاقت کھوئے ہوئے زندگی سے بیزار قسمت کو روتے ہوئے مریضوں کو دیکھا ہے۔ وہ فوراً کہیں گے۔

خدایا جریان کسی کو نہ ہو

ممکن ہے کہ پہلے پہل کوئی نمایاں نقص ظاہر نہ ہو مگر یاد رکھو کہ تھوڑے عرصہ بعد ہی مریض بالکل کھا ہو جائیگا جریان کی دوا کوئی خالی کام نہیں ہے جس اشتہار کو دیکھو یہی لکھا ہوتا ہے کہ سات دن کے اندر اندر جریان دور ہوجاتا ہے مگر آپ یقین کیجئے کہ سات دن چھوڑ سات مہینہ میں بھی وہ جریان کو دور نہیں کرسکتے۔ جریان کا علاج تجربہ کار وید حکیم اسکے بغیر کوئی نہیں کرسکتا ہمارے ہاں اس مطلب کے لئے بیسیوں ادویات ہیں اگر اشتہاری حکماء سے آپکو کسی قسم کی تلخی ہوچکی ہو تو آپ نمونہ منگوا کر یقین کرلیں۔ دو ادویات کا نیچے ذکر کیا جاتا ہے۔

اکسیر ۲۹ دوائی جریان — یہ جریان کیواسطے خاص طور پر مفید ہے۔ سرعت۔ احتلام کو نافع اور مقوی باہ ہے۔ قیمت ۳۲ گولی دو روپے۔ سولہ گولی ایک روپیہ۔ ۸ گولی ۸؍

اکسیر ۳۳ الف — جریان کے واسطے یہ لاثانی دوائی ہے۔ سرعت و احتلام کو بہت جلد فائدہ کرتی ہے۔ برج کو گاڑھا کرنے میں بیمثل ہے قیمت ۳۲ گولی دو روپے نمونہ ۸ گولی ۸؍

خط و کتابت و تار کا پتہ:۔ امرت دھارا ۱۱۵ لاہور

المشتہر:۔ منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سٹرک۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

اے رہنے دو نا یہ چونچلے، بیگم نے سر ہلا کر کہا مطلب کی کہیے! مرزا ایک آہ بھر کر بولے ہماری تو وہی مثل ہے کہ پوٹھے بیل کو بھس کون دے۔ خیر جو اللہ کی مرضی اچھا سنو ہمارا ارادہ ہے کہ شہر کی کمیٹی کے ممبر بن جائیں گو دو چار ہزار تو اٹھ جائینگے لیکن بڑے فائدہ کا سودا ہے

فائدہ! بیگم نے پوچھا - کیا فائدہ

اب ایک ہو تو بتلائیں بھی - مرزا سر کھجلا کر بولے سب سے پہلے تو اسی شہدے جنو کو محلہ سے نکلوا دیں گے پھر کوشش کر کے پارک ماسٹری والی کمیٹی کے صدر بن جائیں گے۔ اور یہ تمہارے دو چار ہزار تو دو مہینے کے اندر اندر ہی واپس کر دیں گے -

وہ کیسے کیا سرکار سے تنخواہ ملا کرے گی

اجی نہیں، مرزا نے ہنس کر کہا ایسے چھوٹی چھوٹی رقمیں تو اہل غرض گھر ہی پر دیجایا کریں گے - ٹھیکیدار اپنا اپنا حصہ علیحدہ ٹھہرا لینگے - پچیس فیصدی تو کہیں گئے نہیں اور پھر اسی پر کیا بس ہے شہر میں جتنے مکان تعمیر ہونگے یا مرمت ہونگے سب کو ہم سے اجازت لینی ہوگی اس سے معقول نذرانہ آجایا کرے گا - اور اگر کہیں کمیٹی کی زمین پر ہاتھ پڑ گیا تو عجب نہیں کہ دو چار بنگلے بھی مفت میں بنا لیں - اور پھر یہ جو تانگے شہر میں چلتے ہیں انہیں بھی ہم لائسنس دیا کریں گے۔ دو روپیہ فی تانگہ کو شیر مادر سمجھو سال بھر کا گھر کا خرچ تو اسی ایک سے آجایا کرے گا - دربار میں کرسی ملے گی اور تمہارے سر قسم جب لاٹ صاحب ہم سے مسکرا کر ہاتھ ملائینگے تو مزا ہی آجائیگا اور پھر بڑے بڑے رئیسوں کی عورتیں تمہارے پاس بھی سفارش کیلئے آیا کریں گی اور جو آئینگی خالی ہاتھ تھوڑے آئینگی مٹھائی اور پھل کے گھر میں ڈھیر لگے رہا کریں گے۔ لیکن ذرا احتیاط رکھنا بال بچوں کا گھر ہے ایسا نہو بچے زیادہ کھا جایا کریں اور ہمیں ڈاکٹروں کے پیچھے بھاگنا پڑے لیکن کمیٹی کے ڈاکٹر بھی تو ہونگے حکم دینگے کہ دونوں وقت بچوں کو دیکھ جایا کریں۔ اور دوائی وغیرہ تو کمیٹی کے اسپتال سے مفت آجایا کریگی ہیچ جانو بڑی ذمہ داری حکومت کا کام ہے اور دعا کیا کرو کہ کہیں رعایا پر ہمارے ہاتھ سے کوئی ظلم نہو جائے لیکن پیر جی کی قسم اس جو کمہار پر کبھی رحم نہیں کرینگے اگر فرشتے بھی آسمان سے اتر کر آجائیں تو بھی نہ مانیں گے۔

بیگم آنکھیں بند کیے یہ کتھا سن رہی تھی، کہ آپ گرج کر بولے ہم بک رہے ہیں اور تم سو رہی ہو باز آئے ہم ایسی جورو سے جانے کس کم بخت نے تمہیں بیوی بنوا ڈالا - اور تمہاری الٰہی بے اعتنائیوں اور لاپروائیوں نے تو ہمارا وقار خراب کر رکھا ہے - غضب خدا کا خوشی میں تو سونے کا خیال بھی منحوس معلوم ہوتا ہے - اور انہیں دیکھیے کس مزے سے میٹھی نیند لے رہی ہیں، بنی بیٹھی ہیں بڑے گھر والی

اور بیگم صاحبہ اجی واہ یہ منہ اور مسور کی دال بیگم صاحبہ ایک جمائی لیکر بولیں میں شیخ چلی کی کہانی سنتے سنتے تھک گئی - تم انسان ہو یا کسی فرنگن کا ارغنون باجہ یا بچھا ڈھول اللہ توبہ ہے مٹھ ہے تمہارا لیٹر بکس - کہ بس باتیں نکلی چلی آرہی ہیں زبان ہے یا قینچی کہ پھر پھر سے کتر کتر چل رہی ہے معلوم ہوتا ہے کہ کسی بھٹیاری کا دودھ پیا ہے تم نے لوجی شرافت کا زمانہ ہی نہ رہا بھوتنے لغیب اس شہر کے جیسے تم میونسپل کمشنر بنوگے -

مرزا صاحب کا دستور تھا کہ بیگم صاحبہ کے بگڑے تیور دیکھ کر جھٹ نرم پڑ جاتے تھے -

مسکین صورت بنا کر کہنے لگے کہ چلو چھوڑو اس جھگڑے کو جب تمہارے ہی قیاس میں ہم ممبر بننے کے قابل نہیں - تو شہر والے کیا خاک قدر کرینگے ہماری - اور پھر سر کھجلاتے ہوئے گھر میں تمہارا حکم چلتا ہے سب تم سے لرزتے ہیں - ہمیں تو تمہاری اجازت بغیر کوئی ایک گلوری بھی نہیں بنا کر دیتا پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ تمہارا پارہ اتنی جلدی کیوں چڑھ جاتا ہے - اور ہماری لعنت تو دیکھو کہ بس تمہارے قدم قدم پر بسم اللہ کہتے ہیں اور دیکھتے ہوئے جیتے ہیں - خدا کیلئے اتنا تو سوچ لیا کرو کہ ہمیں کسی وقت روٹھنا بھی تو ہو اب روٹھیں تو تمہارے سوا کس سے روٹھیں بھاڑ میں جائے ممبری تم کہو تو لو ہم کان پکڑتے ہیں -

مرزا جی نے کچھ ایسی مسکین صورت بنا رکھی تھی کہ بیگم صاحبہ کو ہنسی آگئی فرمانے لگیں آپ شوق سے ممبر بنیں کیوں ناراض ہونے لگی اللہ کا دیا سب کچھ گھر میں موجود ہے - شوق سے خرچ کیجیے - لو اب اٹھو بہت رات ہو گئی -

مرزا صاحب اٹھتے ہوئے بولے خدا کا شکر ہے کہ بات بڑھی نہیں، ورنہ ہمارا غصہ تو تم جانتی ہو بس اس وقت تک تو محلہ میں پکار پڑ جاتی

(باقی آئندہ)

نوٹس بنام قرضخواہان بابتہ توسیع میعاد ڈسچارج وبابتہ کیے جانے ڈسچارج!

حسب دفعہ ۲۷ و ۴۱ ایکٹ انسالونسی سنہ ۲۰ء

بحکم جناب بابو چتربہار یلال صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۱۰ نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۳۲ء

نظیر احمد خان ولد وزیر احمد خاں قوم پٹھان ساکن بھینسہ احاطہ بیگم گنج کانپور - انسالونٹ

ہر گاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں انسالونٹ نے ایک درخواست بیرون میعاد بابتہ کیے جانے توسیع میعاد ڈسچارج و کیے جانے ڈسچارج کے گذرانی ہے - عدالت نے انکی سماعت کیلئے ۶ فروری سنہ ۱۹۳۳ء مقرر کی ہے لہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جس کسی کو کوئی عذر ہووے روبرو عدالت ہذا پیش کرے درصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔

المرقوم ۸ ر دسمبر سنہ ۱۹۳۲ء

مہر عدالت　　بحکم آر بی شرما
منصرم عدالت خفیفہ کانپور

بحکم جناب بابو چتربہار یلال صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۲۷ نمبر انسالونسی سنہ ۱۹۳۲ء

اہند پرشاد ولد متھرا پرشاد قوم ویش ساکن شسطرنجی محال کانپور

ہر گاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں سائل نے ایک درخواست انسالونسی شمار قرار دیئے جانے دیوالیہ کے گذرانی ہے اور عدالت نے اسکی سماعت کیلئے ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۳۳ء مقرر کی ہے - لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسی کو کوئی عذر نسبت دیوالیہ انسالونسی کے ہووے روبرو

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۳ ایکٹ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۵

بعدالت حاکم پرگنہ بہادر اکبرپور بمقام کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش منشی بشن نرائن بھارگو بعہدہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لکھنؤ منیجر کورٹ آف وارڈس لکھنؤ - علاقہ بابو رام کمار وغیرہ

بنام تم رام او ہار وغیرہ کے جو عدالت میں منفصل ہوا - ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ بقایا لگان بتاریخ ۲۹ اکتوبر سنہ ۱۹۳۰ء صادر ہوئی اور مبلغ 285/2/3 جو از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں انکی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے -

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۲۲۲	۷	۰
خرچہ نالش	۲۱	۴	۰
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۲۴	۱۲	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۱۶	۱۱	۳
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	۰	۰	۰
میزان	۲۸۵	۲	۳

اور چونکہ آجکی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم بیوہ پرمیشر دین ولیہ للتہ وجینی دیوانا بالغان اقوام برہمنان ساکنان موضع تیوریا نہ شیولی پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ 285/2/3 جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جنکی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ

تاریخ بیتی ۷ ر دسمبر سنہ ۱۹۳۲ء مقرر ہے

تفصیل اراضی

پرگنہ اکبرپور موضع تیوریانہ شیولے

۱۵۸۹ بگہ ۳ بسوہ ۱۵۹۶ بگہ ۲ ۱۵۹۷ بگہ ۸
۱۵۹۹ بگہ ۴ ۱۶۰۰ بگہ ۹ ۱۶۰۷ بگہ ۱۱
۱۶۰۸ بگہ ۴ ۱۶۱۵ بگہ ۱۶ ۱۶۱۶ بگہ ۲
۱۶۲۲/۱ بگہ ۷ ۱۶۲۲/۲ بگہ ۱۶۲۲/۳ بگہ ۲ ۳۱۸۷ بگہ ۱
۴۴۱ بگہ ۳ ۳۴۸۷ بگہ ۱۲ ۱۶۱۴ بگہ ۱۰ ۱۶۱۹ بگہ [illegible] ۱۲ - /67 قطعہ - مہر عدالت - دستخط حاکم عدالت

گول میز کانفرنس ٹوٹ نہیں سکتی

لنڈن ۱۲ ر دسمبر سر مرزا اسمعیل نے گول میز کانفرنس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اسکا گمان کرنا بھی غلطی ہے آپ کے خیال میں کانفرنس یوم کلاں کے قبل ہی اپنے کام کو ختم کر لیگی - سر سپرو کی خدمات کانفرنس قابل داد ہیں اخبار ایزرو مورخہ ۱۱ ر دسمبر ناقل ہے کہ کانفرنس کی شکستگی کی خبر بالکل غلط ہے -

---

جنوری سنہ ۱۹۳۳ء کا نگار؟

(جناب نیاز کے قلم سے)

کم از کم دس جزو کی ضخامت پر شایع ہوگا اور وقف ہوگا صرف شہوانیات یا تاریخ الفحش کیلئے یعنی ایں عہد قدیم سے لیکر اسوقت تک کی فحاشی پر تاریخی، نفسیاتی و علمی نقطۂ نظر سے نہایت بسیط بحث کیجائیگی - اردو میں یہ بالکل پہلی چیز ہوگا - اور ہزاروں ایسی دلچسپ معلومات کا حامل ہوگا جو اسوقت تک نہ آپنے سنیں، نہ دیکھیں۔

مفصل فہرست عنوانات کی نگار ماہ نومبر و دسمبر میں شائع ہو چکی ہے سالانہ چندہ نگار پانچ روپیہ

جنوری سنہ ۱۹۳۳ء کا پرچہ علحدہ عہ میں ملے گا

منیجر نگار لکھنؤ

LAL-IMLI
PURE WOOL

بُننے کے اُونی دھاگے

لال املی کے اُونی دھاگوں کے لئے ذمہ لیا جاتا ہے کہ یہ سو فیصدی خالص اُونی ہیں ان کو ہندوستانی کاریگر کانپور میں بناتے ہیں یہ چار رنگوں کے گولوں میں فوراً استعمال کیلئے تیار رہتے ہیں - ان کے بُنے ہوئے کپڑے دُھلنے میں بہترین اور پہننے میں خوشنما معلوم ہوتے ہیں

مکسچر	تین روپیہ چار آنہ	فی پونڈ
ہیچین	تین روپیہ	فی پونڈ
سفید	دو روپیہ تیرہ آنہ	فی پونڈ

اس درخت کا نشان دیکھ لیجئے

ہندوستان میں بنائے جاتے ہیں

مقامی ایجنٹ

مسرز چرنجی لال درگا داس
مسٹن روڈ - کانپور

مفت نمونوں کیلئے ڈپارٹمنٹ نمبر ۸ کو لکھئے

دی کانپور اولن ملز
کانپور

اتحاد کانفرنس الہ آباد کی تیاریاں

الہ آباد ۱۲ نومبر - اتحاد کانفرنس الہ آباد کے اجلاس میں شرکت کرنے والے نمائندہ حضرات کی آمد زور شور سے جاری ہے - صاحب صدر ڈاکٹر موبجے کے علاوہ - مسٹر انی - مسٹر دیوداس گاندھی - اور مسٹر نولچند نول رائے - ڈاکٹر سیکسینہ - مسٹر لیلارام اور مسٹر ایلس کے نمائندگان عیسائی طبقہ اور سردار تارا سنگھ - گیانی شیر سنگھ - نمائندگان خالصہ دربار مسٹر جے این برمن الہ آباد پہونچ گئے -

ابھی تک مسلم نمائندہ تشریف نہیں لائے کیونکہ آل پارٹیز مسلم کانفرنس تا حال ختم نہیں ہوئی لیکن کانفرنس ہذا کے ختم ہوتے ہی وہ لوگ بھی الہ آباد پہونچ جائیں گے -

جمالوں کے رجسٹر نذر آتش کر دیئے گئے

لکھنؤ ۱۲ دسمبر کل سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں ایک عجیب و غریب واقعہ پیش آیا - بیان کیا جاتا ہے کہ کمرہ کی الماری کھولنے پر معلوم ہوا کہ غیر فیصل مقدمات کے ریکارڈ اور جرمانہ کے رجسٹر جل کر راکھ ہو گئے ہیں - مجرموں کا اب تک کوئی سراغ نہیں لگ سکا ہے

عراق پر برطانیہ کے احسانات

سنڈے اکسپریس نے عراق کے متعلق اپنے ایک مقالہ میں عراق پر برطانیہ کے احسانات یوں گنائے ہیں :-

(۱) ہم ۱۹۳۱ء میں عراق پر متصرف ہوئے اور عراق ہماری نگرانی میں آگیا - اور داخلی انتظام کی ذمہ داری ہم پر عاید ہو گئی -

(۲) اسکے بعد ہم نے عراق کا قومی لشکر تیار کیا تربیت کے لئے اپنے ماہرین جنگ کو رکھا - اور لشکر کے کل اخراجات ہم نے برداشت کیے -

(۳) عراق ترکی کا غلام تھا ہم نے اپنے تصرف کے بعد اس کو ترکی غلامی سے باہر نکالا -

(۴) ہم نے پارلیمنٹ کے ایک عظیم الشان قصر کو بطور ایوان تعمیر کیا اور محکمہ عدل بنایا -

(۵) پولیس کو تربیت دی - اور اسکو داخلی نظام کیلئے تیار کیا

(۶) ریلوے لائن تعمیر کی - ٹیلیفون، ٹیلگراف، اور لاسلکی کے مرکز قایم کیے - اور ان کو وسعت دی -

(۷) ۵ ہزار میل کی وسعت میں سڑکیں بنائیں -

(۸) پٹرول کے ذریعہ سے آمدنی کا ذریعہ پیدا کیا -

(۹) روئی کی زراعت کا آغاز کیا اور اسکی پیداوار کو نمایاں ترقی دی (۱۰) اور یہ سب کچھ صرف دس سال کی مدت میں کیا حتی کہ عراق کے صحرا کو زرخیز و سبزہ زار بنا دیا -

اسکے بعد یہی اخبار لکھتا ہے کہ عراق سے ہماری واپسی ایک خطائے فاحش تھی - جنون تھا - اور برطانوی تاریخ میں سب سے بڑی حماقت تھی اور اسی حماقت کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم نے ایسی حالت میں جبکہ ہمارے ملک کو سرمایہ کی اشد ضرورت تھی اپنے خزانہ سے ایک ارب پچاس کرور کی قیمتی رقم عراق پر صرف کر ڈالی ہم نے عراق میں دس سال گزارے ہیں اور آج ہم عراق سے واپس آ رہے ہیں لیکن اسطرح

خاص رعایتی قیمت کا اعلان

سستی - کمزوری - بڑھاپے - نامردی کی لاثانی خارجی دوا

حیرت انگیز کسمایدہ تیل مجرب المجرب

سنکھیا، افیون، کچلہ، حیوانی چربی وغیرہ تمام مضر صحت اور تکلیف دہ اجزاء سے مبرا صرف جڑی بوٹیوں سے تیار کیا ہوا روغن جسکے خارجی استعمال سے ان تمام غدود کو جنپر شباب، صحت، اور قوت مردی کا دارو مدار ہے نیز تمام اعصاب و پٹھوں کو بے انتہا قوت حاصل ہوتی ہے - اور تمام جسم پر استعمال کیا جا سکتا ہے کوئی مضرت مثل آبلہ، سوزش وغیرہ نہیں ہوتی - رنگت کو نکھارتا طبیعت میں امنگ جسم میں پھرتی اور رخساروں پر سیب کی سی سرخی پیدا کرتا ہے حرارت غریزی میں بہت ترقی کرتا ہے - سن رسیدہ بڈھوں نامردی کے مایوس العلاج مریضوں اور مجلوقوں کو اسکے متواتر یقینی طور پر لطف شباب از سر نو نصیب ہوتا ہے اسکے علاوہ نزلہ، رعشہ - درد کمر - ریاحی درد - آماس - موچ - گوبڑ بادی بواسیر - کثرت پیشاب - کو نیست و نابود کرتا ہے تندرستی کی حالت میں استعمال کرنیسے تمام جسمانی قوتوں میں بیحد اضافہ ہوتا ہے - ہزاروں مایوس مریضوں کو مرادیں پوری ہو چکی ہیں - آپ بھی اس سے فائدہ اٹھانے میں توقف نہ کیجیے آج ہی کسمایدہ تیل طلب فرما کر اسکا خارجی استعمال شروع کر دیجیے مجلوق کا پس و پیش برابر کرنیکے لئے کسمایدہ تیل کے ہمراہ سینک کی پوٹلی ضروری ہے جسکی رعایتی قیمت ۱۲ علاوہ محصولڈاک ہے - کسمایدہ تیل کی رعایتی قیمت فی شیشی جو تقریباً ایک ماہ کیلئے کافی ہے ۲ علاوہ محصول ڈاک و پیکنگ - دونوں ایک ساتھ منگانیسے محصول ڈاک معاف -

کامدھینو اوشدھالیہ کانپور (یو - پی)

اگر آپ تجربہ کر کے دیکھیں گے تو ضرور یقین ہو جاوے گا کہ

قبض و بدہضمی		خون اور منی کی خرابی		جریان احتلام سرعت انزال رقت منی	سخت سے سخت نامردی
دل و دماغ اور معدہ		قوت حافظہ کی کمزوری		وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کرنے کے لئے	

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں لاثانی اور شرطیہ علاج ہیں

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ

صحت و تندرستی کی لغت نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر مفت طلب فرماویں

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

ڈاکٹر ایس - کے - برمن

پچاس برس سے مشہور و معروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی دیسی کارخانہ

نئے سال کا نیا تحفہ

ڈائرکٹری جنتری ۱۹۳۳ء

سالہائے گذشتہ کی طرح امسال بھی عمدہ سفید چکنے کاغذ پر نستعلیق لکھی ہوئی خوبصورت جنتری شایع ہوئی ہے اس میں بہت سی مفید اور کارآمد باتیں درج ہیں معزز قدردان مفت طلب فرمائیں

کولاریا REGD. (کولاٹانک)

یہ دل و دماغ اور جگر کو طاقت پہونچانے میں بے مثل ہے اسکے استعمال سے دل کی دھڑکن کلیجہ کی کمزوری، تھوڑی محنت سے سانس کا پھولنا دور ہو جاتا ہے اور سخت محنت کرنے پر بھی تکان نہیں ہوتی ہے اس سے شراب اور افیون وغیرہ کی بد علتیں ترک ہو جاتی ہیں گلے کی آواز سریلی ہوتی ہے - لکچرار، معلم اور گانے والوں کو ہر وقت اپنے پاس رکھنا چاہئے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ دو آنہ محصول سات آنہ قیمت نمونہ ساڑھے چار آنہ جو صرف ایجنٹوں ہی سے ملسکتا ہے

نوٹ :- ہماری دوائیں ہر جگہ دوا فروشوں اور دوکانداروں سے دستیاب ہو سکتی ہیں محصول بہت بڑھ گیا ہے اس لئے اس سے بچنے کیلئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں -

صیغہ نمبر ۵، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ :- کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نعیم صاحبان

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ایک روپیہ

رمن ولاسی گولیاں

امساک کے لئے بے نظیر دوا ہے قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ

ینوسکت وارمی روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

راج ویدنارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاواڑ)

بمبئی برانچ ۳۹۳ - کالبادیوی روڈ - لکھنؤ ایجنٹ - نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج
کانپور ایجنٹ - گنگا پرشاد دیا شنکر بانگنج چوراستہ - الہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک
دہلی ایجنٹ - جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک - آگرہ ایجنٹ - رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبد السلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا - پرنٹر خواجہ عبد الواحد اتفاقی پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD, NO; A, 1424

جمال پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
احسن

ہفتہ وار

صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۶ | کان پور چہارشنبہ ۲۱ر دسمبر ۱۹۳۲ء مطابق ۲۲ر شعبان ۱۳۵۱ھ | نمبر ۴۷

میرے جنونِ عشق کی تحقیر دیکھنا

از جناب پیرزادہ محمد الیاس صاحب آثم دہلوی

دل کی خطا نہ آنکھ کی تقصیر دیکھنا
کچھ اپنے ظلم و جور کی تاثیر دیکھنا
جس کو سکون یاس بھی حاصل نہ ہو سکا
دیکھو کسی اسیر بلا کا یہ حال زار
اے شوق دید گر رخ روشن ہے بے نقاب
جس نے مری نگاہ کی طاقت بھی چھین لی
باقی کوئی امید نہ ارمان و آرزو
لیجائے دیکھئے مجھے وحشت کہاں کہاں
ہر ذرہ کائنات کا بن کر زبان حال
دنیا کو مثل گل ہمہ تن گوش کر دیا
اک فتنہ گر نظر کیطرف ہو کے رہ گئی
کرتی ہے عقل شوق کو مائل بہ مصلحت
سامان وحشت دل حسرت نصیب ہے
دیکھا جنھے کچھ بھی نہیں دیکھنے کے بعد

دیکھو تو میری حسرت تقدیر دیکھنا
کرتا ہوں آہ اے فلک پیر دیکھنا
اس محو انتظار کی تقدیر دیکھنا
لاچار سوئے حلقۂ زنجیر دیکھنا
حائل ہے پھر بھی پردۂ تنویر دیکھنا
دل چاہتا ہے پھر وہی تصویر دیکھنا
اس بیکسی میں موت کی تاخیر دیکھنا
کیا کیا دکھائے گردش تقدیر دیکھنا
کرتا ہے بابِ حسن کی تفسیر دیکھنا
تاثیر گل فشانی تقریر دیکھنا!
اے آہ کم نگاہی تاثیر دیکھنا
میرے جنونِ عشق کی تحقیر دیکھنا
گلشن میں رنگ و بو کو بغلگیر دیکھنا
کرنا نہ اُس نگاہ کی تحقیر دیکھنا

آثمؔ کی ہر خطا کو عبادت بنا دیا
اک منفعل نگاہ کی تاثیر دیکھنا

ریاست الور اور مہاجرین الور میں معاہدہ

مسلمانوں کے مطالبات منظور کر لیے گیے؟
تین مسجدوں کی واپسی کا اعلان

الور دربار کے نمائندوں اور مہاجرین الور کے نمائندوں کے درمیان گذشتہ ہفتہ دہلی میں جو معاہدہ ہوا ہے اُسمیں مہاجرین کے تقریباً تمام مذہبی اور تعلیمی مطالبات تسلیم کیے گئے۔

معاہدہ کرنے والوں میں الور دربار کی طرف سے چودھری گردہاری لال وزیر اعظم اور راجہ غضنفر علیخاں وزیر مال تھے۔ اور مہاجرین کی طرف سے خان بہادر حاجی رحیم بخش۔ سید غلام بھیک نیرنگ۔ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد نواب ابراہیم علی خاں اور چودھری محمد حسین تھے جنھیں آل انڈیا الور کانفرنس نے ریاست کے نمائندوں کیساتھ گفت و شنید کرنیکے لئے منتخب کیا۔

الور کی رعایا کو اقتصادی شکایات باقی رہ گئیں معلوم ہوا ہے کہ مسلم نمائندوں نے اس امر پر زور دیا ہے کہ ان شکایات کی تحقیقات آزاد اور غیر جانبدارانہ اشخاص کی معرفت کرائی جاوے۔ ریاست کے نمائندوں کیطرف سے یہ وعدہ کیا گیا کہ فی الحال راجہ غضنفر علی خاں جو ان شکایات کی تحقیقات دسمبر کے تیسرے ہفتہ تک ختم کر دیں گے۔ اور اُس وقت فوراً اُن کی تحقیقات کا نتیجہ اور ریاست کی تجاویز شائع کر دی جائیں گی۔ نیز یہ کہ مالیانہ کی معافی اور کے متعلق مہاراجہ صاحب ۱۲ر دسمبر کو اعلان کریں گے لہٰذا اقتصادی سوال کو ملتوی رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ مہاجرین کو مشورہ دیا جائے کہ وہ مندرجہ ذیل شرائط پر جو ریاست کے نمائندوں کیطرف سے منظور کیگئی ہیں اپنے وطن کو واپس چلے جائیں۔

شرائط معاہدہ

(۱) ریاست کے تمام اسکولوں میں جن میں پرائمری مڈل اور ہائی اسکول شامل ہیں۔ اردو بطور اختیاری مضمون کے پڑھایا جائے گا۔ اور لڑکیوں کے اسکولوں میں ہندی لازمی مضمون ہوگا۔ السنۂ شرقیہ کے جو مڈل اور ہائی اسکولوں اور کالجوں میں پڑھائی جاتی ہیں فارسی کیلئے بھی ویسا ہی انتظام کیا جائے گا جیسا کہ اور زبانوں میں ہے۔ (۲) غیر منظور شدہ اور غیر امدادی مدرسہ کھولنے کیلئے کھولنے سے پہلے اور کھولنے کے بعد سرکاری اجازات کی ضرورت نہوگی۔ ایسے اسکولوں کو اجازت ہوگی کہ اگر وہ چاہیں تو ریاست کے باہر کے ملازم رکھولیں یا باہر سے مالی امداد حاصل کریں۔ لیکن ایسے اسکولوں کو وقتاً فوقتاً محکمہ تعلیم کے مقرر کردہ فارمولوں پر اعداد و شمار بھیجنے پڑیں گے ریاست کے اہلکاروں کو ان اسکولوں کے معائنہ کا اختیار ہوگا لیکن افسران معائنہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کا احترام کرینگے اسکولوں کے متعلق جو قواعد اس وقت رائج ہیں مذکورہ بالا شرائط کے لحاظ سے اُن میں ترمیم کر دی جائے گی۔

(۳) ریاست کے اسکولوں میں تعلیم اور معائنہ کے اسٹاف میں مسلمانوں کے جائز تناسب کا لحاظ رکھا جائے گا۔ دیہاتی علاقوں میں اسکولوں کی تعداد بہت کم ہے آیندہ زیادہ کی جائے گی ایک مسلمان انسپکٹر مدارس جسقدر جلد ممکن ہوگا مقرر کیا جائے گا۔

(۴) ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب اُن تمام ملزمان کے حق میں انصاف برتیں گے۔ جو ۲۹ر مئی ۱۹۳۲ء کے فسادات کے سلسلہ میں سزا پا چکے ہیں اُن میں وہ ملزمان بھی شامل ہیں جنہیں ایک شخص مسمی رام دیال کے قتل کے سلسلہ میں سزا ہوئی ہے ان فسادات کے سلسلہ میں جن ملزمان کے خلاف مقدمات دائر ہیں یا جن کے خلاف وارنٹ جاری ہیں وہ سب مقدمات واپس لے لئے جائیں گے۔ (۵) جو مسلمان ۴ر جولائی ۱۹۳۲ء کے بعد ریاست سے ہجرت کر کے چلے آئے تھے اُن کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ لیکن مہاجرین میں پانچ اشخاص ایسے ہیں جو الور واپس پہونچنے کے ۱۰ دن کے اندر معافی مانگ لینے پر اُن عام معافی کے حقدار ہوں گے۔ ان پانچ کے نام حسب ذیل ہیں:۔ حافظ محمد ایوب خاں۔ محمد رمضان حافظ مقبول احمد۔ سید علی و نذیر احمد۔

(۶) اُن تین اشخاص کے متعلق جنھیں ایک شخص مسمی رام دیال ہندو تھا اور ۱۲ اشخاص مسمیان ... اور محمد خاں مسلمان تھے × جو فسادات کے دوران میں مارے گئے تھے اُن کے متعلقین کیلئے امدادی وظیفہ مقرر کرنے کی درخواست مہاراجہ صاحب سے کی جائیگی۔ اور دربار ایک مدارس کے ذریعہ اُن واقعات کا جو ۱۴ر نومبر کو دھوگر میں رونما ہوئے تھے تحقیقات کرائے گا۔ نیز اس امر کی تحقیقات کی جائیگی کہ ایک شخص مسمی نواز خاں ساکن تھوس کسطرح شہید ہوا

(۷) الور کی شاہی مسجد کسی دنیاوی غرض کیلئے استعمال نہیں کی جائیگی اور نہ اُس کی بے حرمتی کی جائے گی لیکن وہ محکمہ آثار قدیمہ کی تحویل میں رہے گی تین متنازعہ فیہ مسجدیں جن میں سے ایک بہادر پور میں واقع ہے دوسری مبارک پور میں اور تیسری نوال گاؤں میں فوراً مسلمانوں کے حوالے کر دی جائیں گی۔

(۸) ایک مسجد واقع بھم درکے متعلق پرانے کاغذات کا ملاحظہ کیا جائیگا۔ اور اُس کے مطابق مسلمانوں کے دعوے کا فیصلہ کیا جائے گا۔ مسجد خوشحال بالس اور تکیہ بدھو شاہ کی مرمت کی اجازت درخواست ہونے پر دے دی جائے گی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے — زبان پر بھی ہی ہو جو تیرے دلمیں ہے
ہفتہ وار
صداقت
جلد ۱۶ | کانپور - چہارشنبہ - ۲۱ دسمبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۴۸

جاپان کی نگاہیں ایشیائی ممالک پر

بدنصیب مشرقی دنیا یورپ کی غلامی سے ابھی آزاد بھی نہیں ہوئی کہ اُس کے سر پر نازل ہونے کیلئے غلامی کی ایک دوسری لعنت تیار ہے - اور جاپان نے ابھی سے اپنے دانت تیز کرنا شروع کر دیے ہیں کہ جوں ہی موقع ملے پورے ایشیا کو چٹ کر جائے

جاپان نے حال ہی میں منچوریہ کو ہضم کر لیا ہے مگر یہ لقمہ سرمایہ دار و ملک گیر جاپان کیلئے کافی نہیں - جاپان کا معدہ بہت بڑا ہے اور وہ بہت زیادہ خوراک چاہتا ہے منچوریہ کے بعد چین کے باقی علاقوں پر ہاتھ صاف کیا جائے گا اور جب چین بھی ہضم ہو چکے گا تو نظر آگے بڑھے گی -

جاپان ایک مشرقی ایشائی ملک ہے اور جب اُسے روس پر فتح حاصل ہوئی تھی تو تمام مشرقی دنیا نے خوشی منائی تھی کیونکہ جاپان کو اپنا سمجھا گیا تھا لیکن مشرق کی یہ بدنصیبی تھی کہ اسکا فرزند بجائے اس کے کہ یورپ کی قزاقی کو روکتا وہ خود بھی قزاقی کیلئے کمربستہ ہے جاپان کے سامنے ایک لمبا بر اعظم یعنی اسٹریلیا خالی پڑا ہے مگر جاپان اُسکی طرف نگاہ نہیں اٹھا سکتا کیونکہ اُس پر برطانوی علم لہرا رہا ہے چین چونکہ بے یار و مددگار اور کمزور ہے اسلئے جاپان باوجود بکثرت روابط کے اس پر پوری بے دردی سے ٹوٹ پڑا -

لیکن معاملہ چین ہی تک ختم نہیں ہو جائے گا - جاپان کے ارادے بہت وسیع ہیں اور اب اُس نے ظاہر کر دیا کہ وہ پورے ایشیا کو غلام بنائے بغیر نہ رہیگا -

تازہ یورپین اخباروں میں جاپانی اخباروں کے جو خلاصے شایع ہوئے ہیں وہ اس حقیقت کو ظاہر کر رہے ہیں - ہم ذیل میں بعض کا خلاصہ درج کرتے ہیں :-

جاپان کے جنگی کلب کے اخباروں کا بکو جا میں جاپانی وزیر جنگ جنرل اراکی اپنے مضمون میں لکھتا ہے :-

جاپانی قوم کو لازم ہے کہ اخلاص کیساتھ اپنی قومیت بلند کرنے کیلئے کوشش کرے - اور اسے اپنے خارجی معاملات میں بھی کبھی فراموش نہ کرے - جاپان کی قومیت صرف اپنے جزائر کے تنگ دائرہ میں ہی مقید نہیں رکھی جا سکتی - کم از کم مشرقی ایشیا میں حدود ہندوستان تک اسکا پھیل جانا ضروری ہے جس طرح متحدہ امریکہ کے لوگ اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں کہ شمالی اور جنوبی امریکہ کی حفاظت و قیادت کریں ٹھیک اسیطرح جاپان کا یہ حق بھی ناقابل انکار ہے کہ وہ تمام ایشیائی قوموں کا رہنما اور محافظ ہے چاہے قومیں اُس کی رہنمائی و حفاظت خوشی سے منظور کریں یا انھیں جبراً منظور کرنا پڑے تمام ایشیا سفید فام قوموں کی غلامی میں گرفتار ہے لہذا جاپان کا فرض ہے کہ سفید فام قوموں کے جرایم سے باز پرس کرے اور کسی مجرم کو بغیر سزا کے جانے نہ دے - جاپانی قوم کا فرض ہے کہ دول یورپ کی ہر اُس حرکت کا جراُت سے مقابلہ کرے جو جاپانی قومیت کی اسپرٹ اور جاپانی شہنشاہانہ مقاصد کیخلاف ہو یاد رکھنا چاہیئے کہ جاپانی شہنشاہی عدل اور انسانیت کے اصول پر قایم ہے -

جاپانی مشرقی ایشیا کے کسی حصّہ میں بھی کوئی بے چینی ہرگز گوارا نہیں کر سکتا - جاپانی شہنشاہانہ بنیادوں کے پہلو پر بے چینیوں کی پرورش نہیں کی جا سکتی -

ہر جاپانی باشندے کا فرض ہے کہ ایشیا میں امن و امان قایم کرنے کیلئے بھی تیار رہے تمام دنیا کو بتا دینا چاہیئے کہ ہم جاپانی جنگ سے نہیں ڈرتے ضرورت کے وقت ہم ضرور تلوار میان سے نکال لینگے کیونکہ تلوار کا فیصلہ ہی سب سے زیادہ سچا فیصلہ ہوتا ہے -

افسوس کا مقام ہے کہ منگولیا روس کے زیر اثر چلا گیا ہے حالانکہ منگولیا میں جاپان کے بیشمار مصالحہ موجود ہیں - اور جاپان کو اپنی سلامتی کیلئے منگولیا کی ضرورت ہے ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ بالشویک پورے مشرق اقصیٰ پر چھا جانا چاہتے ہیں - منگولیا کی صورت حال نے اُن کے حوصلے بہت بڑھا دیے ہیں -

ہمیں اعلان کر دینا چاہیئے کہ ہم اپنی راہ میں منگولیا کو روڑا بننے نہیں دیں گے بلکہ اس روڑے کو بزور شمشیر اپنی راہ سے ہٹا دیں گے -

جاپانی وزارات کا ایک اور رکن ڈاکٹر کاکو موری ایک اقتصادی رسالے "ویاموند" میں اسطرح اظہار خیال کرتا ہے کہ :-

جاپانی قوم کو بین الاقوامی معاہدوں نے ایک بہت ہی تنگ سرزمین میں قید کر رکھا ہے جبتک یہ معاہدے نافذ رہیں گے مشرق پر جاپان کا اقتدار قایم نہیں ہو سکتا اگر ہم بڑھنا اور پھیلنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ ہم ان معاہدوں کو کالعدم کر ڈالیں -

ہمارا مستقبل اسبات پر موقوف ہے کہ ہم اپنی موجودہ حدوں کے باہر کتنی سرگرمی سے عمل کر سکتے ہیں لوگ کہتے ہیں کہ منچوریا در اصل چین کا علاقہ ہے اچھا چین ہی کا سہی - لیکن جاپان منچوریا کے امن و امان کا ذمہ دار ہے - کیونکہ یہ ملک ہماری مدافعت کی پہلی لائن ہے - اور ہم اُسے اپنے ہاتھ میں رکھنے پر مجبور ہیں ہماری قومی پالیسی کی مخالفت امریکہ کی طرف سے ہوئی ہے یا روس یا انگلستان کی طرف سے ہم سب سے لڑیں گے اور سب کو اپنے آگے جھکنے پر مجبور کر دیں گے -

ہمیں مجلس اقوام کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ ہمیں یورپ کے معاملات میں دخل دینا نہیں چاہیئے مجلس اقوام صرف اسلئے قایم نہیں ہوئی ہے کہ ایشیا میں

آئینہ کانپور

خان بہادر امانت اللہ

غالباً یہ سنکر اہل شہر کو سخت افسوس ہو گا کہ شہر کے ہر دلعزیز خان بہادر ایس ایم امانت اللہ جیلر کا تبادلہ فیض آباد کو ہوا ہے اگرچہ آپ کے دوستوں کو یہ خوشی ہے کہ آپ ترقی پر جا رہے ہیں اور فیض آباد جیل میں بحیثیت سپرنٹنڈنٹ جیل آپ کا تقرر ہوا ہے مگر باوجود اس کے بھی اہل شہر کو آپ کے تبادلہ سے انتہائی قلق ہے - کیونکہ آپ ایک خلیق، ملنسار اور خدا ترس جیلر کی حیثیت سے کافی شہرت حاصل کر چکے ہیں اور اسکا بین ثبوت یہ ہے کہ سیاسی یا غیر سیاسی قیدیوں میں سے کسی کو بھی آپ کے طرز عمل سے کوئی شکایت نہیں پیدا ہوئی اور صوبہ کی قانونی کونسل میں تقریباً تمام بڑے جیلوں کی شکایات ہوئیں مگر کانپور کا جیل اس قسم کی شکایات سے بالکل محفوظ رہا ہے جس پر خان بہادر صاحب کو جسقدر بھی ناز ہو وہ کم ہے ۱۹۱۹ء میں موصوف کانپور کے جیلر ہو کر آئے تھے اور اُسکے بعد سے کانپور جیل نے آپ کے حسن انتظام کی بدولت جسقدر ترقی کی ہے وہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کانپور کا جیل اپنی مالی پوزیشن اور انتظامی حالت دونوں میں تقریباً تمام صوبہ میں ایک خاص حیثیت رکھتا ہے آپ کے حسن انتظام کی قدر دانی حکومت نے بھی کی اور آپکو خانصاحب و خان بہادر کے معزز خطابات سے سرفراز فرمانے کے علاوہ آپ کو سپرنٹنڈنٹ جیل کے عہدہ پر بھی سرفراز فرمایا ہے - بہر حال ہماری دعا ہے کہ آپ روز افزوں ترقی کریں -

گارڈن پارٹی

۲۱ دسمبر ۴ بجے سہ پہر کو رائے بہادر وکرما جیت سنگھ پارک میں شہر کے معزز ہندوؤں اور مسلمانوں کیطرف سے خان بہادر ایس ایم امانت اللہ جیلر کے اعزاز میں ایک پر تکلف اور بڑے پیمانہ پر گارڈن پارٹی ہونیوالی ہے -

چیرمینی کے انتخاب کی تاریخ

نہ معلوم کن اسباب کی بنا پر حکومت نے گورنمنٹ نامزد ممبران میونسپل بورڈ کے ناموں کا اعلان نہ اب تک کیا ہے اور نہ تاریخ انتخاب چیرمینی مقرر کی ہے -

انتخابات ۵ دسمبر کو ختم ہو گئے تھے اور آج تک چیرمینی کے انتخاب کی تاریخ نہ مقرر کرنے کی پالیسی کو کسی طرح بھی محمود نہیں کہا جا سکتا -

خیال کیا جاتا ہے کہ ۲۴ دسمبر کے گزٹ میں حکومت کے نامزد ممبران اور انتخاب چیرمینی کی تاریخ کا اعلان ہو گا اور جنوری کے پہلے ہفتہ میں چیرمینی کا انتخاب ہو گا -

چیرمینی کے امیدوار

معلوم ہوا ہے کہ رائے بہادر بابو اودھ بہاری لال - ایم - ایل - سی بھی چیرمینی کے امیدوار ہیں -

میونسپل بورڈ کو نوٹس

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے میونسپل بورڈ کو ایک نوٹس بدیں مضمون بھیجا ہے کہ ۳۱ دسمبر تک اکسائز بورڈ کے ممبران کو نامزد کر دیا جائے ورنہ اُسکے بعد بورڈ کا حق سلب ہو جائے گا اور حکومت ممبران کو خود نامزد کر دے گی -

میونسپل بورڈ کا جلسہ

۲۱ دسمبر کو رائے بہادر بابو وکرما جیت سنگھ ایڈوکیٹ ایم - ایل - سی چیرمین میونسپل بورڈ کی زیر صدارت بورڈ کا ایک جلسہ منعقد ہوا - جس میں دیگر امور کے علاوہ اکسائز بورڈ کے لئے مندرجہ ذیل پانچ ممبران منتخب کئے گئے (۱) خانصاحب شیخ محمد ابراہیم (۲) سید امجد علی وکیل (۳) بابو رام رتن مختار (۴) پنڈت برمانند مصرا وکیل (۵) بابو کاشی ناتھ بھلا وکیل -

پٹیشن

الکشن کے بعد پٹیشن کا ہونا ضروری قرار پا گیا ہے - چنانچہ معلوم ہوا ہے مسلم وارڈ نمبر ۴ و نمبر ۹ یعنی مصطفےٰ حسین صاحب بیرسٹر علیگ نے میاں محمد سعید اور شیخ محمد حنیف صاحب نے منشی عبد الصمد کے خلاف پٹیشن دائر کر دیا ہے - اور غیر مسلم وارڈ نمبر ۲، ۴، ۱۳، ۱۴ یعنی شریمتی سوشیلا دیوی، بابو کاشی ناتھ بھلا وکیل - پنڈت بابو لال مصرا وکیل اور بابو رام رتن مختار کے خلاف بھی پٹیشن دائر ہو گئے ہیں انکے علاوہ بھی اور پٹیشن دائر ہونے کی افواہ ہے -

اچھوت ڈے

۱۸ دسمبر کو کانپور میں بھی اچھوت ڈے منایا گیا اور علی الصباح اچھوت لڑکوں کے ساتھ دیگر اعلیٰ ذات کے لڑکوں کے کھیل ہوئے - اور بابو برجندر سروپ نے انعامات تقسیم کیے اُس کے بعد ایک جلوس احاطہ سانولداس اور دیگر اچھوت محلوں میں گیا - اور صابن تقسیم کیا گیا - شہر میں ان کے لئے چندہ بھی مانگا گیا -

۶ بجے شام کو نوگھرا پارک میں زیر صدارت بابو نرائن پرشاد ارورا، ایک جلسہ ہوا - جس میں آپ نے ایک تقریر کے دوران میں فرمایا کہ جب تک اچھوتوں کا کام پورا نہ ہو گا ہم برابر اُن کی درستی کیلئے کام کرتے رہینگے

ڈاکٹر مراری لال نے کہا کہ اچھوتوں کو برابر کے حقوق دے کر ہندوؤں کو اپنے کلنگ کے ٹیکہ کو بہت جلد دور کرنا چاہیئے -

شریمتی سرلا دیوی نے کہا کہ اگر ہندو اپنے چھوٹے بھائی کو علیحدہ کر دیں گے تو ہندوؤں کا سنگھٹن کیسے ہو سکتا ہے جلسہ ختم ہونے کے بعد ایک جلوس اٹھا جو کھلے بندوں میں اچھوتوں کو درشن کراتا رہا -

سزائیں

غیر ملکی کپڑے کی دوکانوں پر پکٹنگ کے سلسلہ میں مسرز سونے لال، رام سروپ ہر پال سنگھ کو ایک ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے سکھدیو پرشاد کو زیر دفعہ ۱۷، ۶ ماہ قید سخت اور پنڈت سونے لال کو ۶ ماہ قید سخت کے علاوہ ۱۰۰ ابید کی سزا ہوئی ہے -

ہر پال سنگھ اور رام سروپ کو ۱۰-۱۰ ابید کی سزا دی گئی ہے

گرفتاریاں

ولایتی کپڑے کی دوکانوں پر پکٹنگ کرنے کے الزام میں رام پرشاد اور بابو رام کو گرفتار کیا گیا ہے - پنڈت چھوٹے لال کو غنڈا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے

آتشزدگی

بنیا جہاز میں مزدوروں کے مکانات میں آگ لگ جانیکی وجہ سے صدہا مکانات جلکر خاک سیاہ ہو گئے -

الٰہ آباد میں ہندوستان کے حقیقی ترجمانوں کا عظیم الشان اجتماع

فرقہ وارانہ اتحاد کیلئے اتحاد کانفرنس کمیٹی کی امید افزا مساعی

الٰہ آباد ۱۳ر دسمبر آج صبح اتحاد کانفرنس کا اجلاس از سر نو منعقد ہوا۔ اور اس میں منظور شدہ تجاویز پر بحث کے بعد چند ایک ترمیمات کی گئیں۔

آج صبح بہت سے مسلم نمائندے بھی پہونچ گئے جن میں ذیل کے حضرات بھی شامل تھے۔

نواب محمد اسمٰعیل صاحب۔ شیخ عبدالمجید سندھی۔ سید ذاکر علی۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ ڈاکٹر سید محمود۔ مسٹر جعفر علی اور مسٹر آصف علی۔

سکھوں کے جدید مطالبات

سردار گوپال سنگھ قومی نے کہا کہ ہر سچے نیشنلسٹ کی خواہش ہے ایک قایم رہنے والے دستور کی بنیاد ڈالیں۔ اور اسمیں کسی فرقہ وار کا دخل نہو۔ قومی تعمیر کیلئے محض مخلوط انتخاب ہونا چاہیئے۔ جس میں نشستوں کی تخصیص کا سوال نہو۔ اسلئے الہ آباد اتحاد کانفرنس کے تصفیہ کو اس لحاظ سے بہترین تصور کرتے ہوئے میں اپنے ملک کے ہوشمند اور دوربین حضرات سے پرزور درخواست کرتا ہوں کہ وہ موجودہ صورت حالات کے ماتحت اس سمجھوتہ کو بسر وچشم تسلیم کرلیں۔ جہاں تک سکھوں کا تعلق ہے خالصہ دربار کی اگزیکیٹو کمیٹی اور سکھوں کی مرکزی جماعت نے اپنے نمائندوں کو فیصلہ کا پورا پورا اختیار دیاہے۔ چنانچہ وہ الہ آباد میں ترمیمات کو بھی ساتھ لے کر آئے ہیں۔ جو مسٹر تارا سنگھ اور دوسرے لیڈروں نے پیش کی ہیں۔ پنجاب کے باہر سکھوں نے مطالبہ کیا ہے کہ انہیں علیحدہ نمائندگی دی جائے اسلئے انہوں نے علیحدہ اپنے نمائندہ بھیجے ہیں۔ اگر انکے ساتھ انصاف کیا گیا تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ الہ آباد کے سمجھوتہ کو تسلیم کرنیسے انکار کریں

مہاراجہ الور کا برقیہ

مہاراجہ الور نے ذیل کا برقیہ بھیجا ہے :۔

" اتحاد میری روح کی روانی ہے۔ افتراق و اختلاف پیدا کرنا دنیا کی پرانی عادت ہے لیکن صحیح انسانوں کی اصلی زندگی اتحاد اور باہمی صلح وآشتی کا قایم کرنا ہے میں ایسے لوگوں کی دعوت کو بسر وچشم شکریہ کیساتھ قبول کرتا ہوں۔ "

عیسائیوں سے گفت وشنید

الہ آباد۔ ۱۲ر دسمبر۔ آج اتحاد کانفرنس کمیٹی اور ہندوں کے مابین ابتدائی گفت وشنید شروع کی۔ جو فارمولہ مرتب کیا گیا ہے اوس کے لحاظ سے ہندوں کو ۹۴ نشستیں مسلمانوں کو ۳۶۔ اور ۳ ہندوستانی عیسائیوں اچھوت طبقہ اور ۲ مزدور پارٹی کو دی گئی ہیں۔ یہ فارمولا کھلے اجلاس میں پیش ہوگا۔ یہ فارمولا مسٹر برمن جگناتھ نمائندہ آسام نے مرتب کیا ہے۔ اس ملاقات کے دوران میں مرکزی لیجسلیچر میں ہندوستانی عیسائیوں کی نشستوں پر غور کیا گیا۔

الہ آباد اتحاد کانفرنس کے سلسلہ میں ہز ہائینس مہاراجہ کی بھی ۱۴ر دسمبر کو آمد کی امید ہے۔ نمائندے ہر گاڑی سے آرہے ہیں اور صورت حالات امید افزا نظر آتی ہے

کانفرنس کے اجلاس کا التوا

الہ آباد ۱۳ر دسمبر الہ آباد اتحاد کانفرنس کے کھلے اجلاس کا انعقاد آج ساڑھے ۴ بجے قرار پایا تھا۔ مسٹر وجیہ راگھو اچاریہ صدر بمراہی پنڈت گوبند مالویہ سکریٹری ٹھیک وقت پر میو ہال پہونچے۔ لیکن معلوم ہوا کہ کمیٹی کا اجلاس ابھی ختم نہیں ہوا۔ اسلئے اتحاد کانفرنس کا اجلاس کل ۳ بجے بعد دوپہر منعقد ہوگا۔ اور آل پارٹیز کانفرنس ۴ بجے۔ معلوم ہوتا ہے کہ نمائندوں نے تجاویز الہ آباد میں کافی ترمیمیں پیش کی ہیں۔ جن پر بحث وتحیص کافی ضروری ہے اور غور وخوض سے پیشتر انہیں معلوم کرکے کانفرنس کے اجلاس میں پیش نہیں کیا جاسکتا۔

نیشنل گورنمنٹ کی قرارداد

الہ آباد۔ ۱۳ر دسمبر۔ آج اتحاد کانفرنس کمیٹی کے اجلاس میں جن امور پر بحث کی گئی۔ اُن میں نیشنل گورنمنٹ کے سلسلہ میں بھی ایک قرارداد تھی اسکے بارہ میں مسلم نمائندوں نے ترمیم پیش کی جس پر بحث وتحیص نے اسقدر طول پکڑا کہ بعید از توقع زیادہ وقت صرف ہوگیا اسلئے آج کا اجلاس پھر ملتوی کردیا گیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ کمیٹی نے مسلم نمائندوں کی ترمیم متفقہ طور پر منظور کرلی۔ اور اب نیشنل گورنمنٹ کی قرارداد حسب ذیل ہوگی۔

" اس مجلس کی متفقہ طور پر یہ رائے ہے کہ صرف مرکزی حکومت سے جسے پوری ذمہ داری حاصل ہو اور تشکیل حکومت کے پورے اختیارات ہوں ہندوستان کی ضروریات اور مطالبات کو تسلی بخش پیرایہ میں پورا کرسکتی ہے اور ایسی حکومت میں ہی لوگوں کا مفاد ہے اسلئے مجلس ہذا پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ حکومت ہند کی عنان ہندوستانیوں کے ہاتھ میں دیدی جائے۔ اور اس میں غیر ملکی فینانس کے معاملات کے اختیار بھی شامل ہوں۔ اور صرف ایسے تحفظات دیئے جائیں جو صرف دستور کے مقرر کردہ اوزانکے لازمی ہوں اور ساتھ ہی ہندوستان کے مفاد کو مدنظر رکھ کر دیئے گئے ہوں۔

الہ آباد ۱۴ دسمبر۔ اتحاد کانفرنس کمیٹی کا اجلاس کل نصف شب تک ہوتا رہا لیکن سوا چند معمولی مسئلے حل کرنے کے اور کوئی فیصلہ کن بات نہ کی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ بہت سی ایسی ترمیمیں زیر غور ہیں جن کی رو سے فیصلہ سرتاسر بدل جاتا ہے۔ اور موجودہ صورت حالات میں تجاویز الہ آباد کی تصدیق مشکل نظر آتی ہے لیکن معاملات کو جلد از جلد طے کرنے کیلئے ۲۵ افراد پر مشتمل ایک سب کمیٹی مرتب کی گئی۔ جس کے ذمہ آج دس بجے تک ترمیموں پر غور وخوض کا کام لگایا گیا بعض ترمیمیں ایسی ہیں کہ اگر وہ منظور ہوگئیں۔ تو فارمولے کے کئی حصے بالکل بدل جائیں گے۔ مسلمانوں کیطرف سے جو ترمیمیں پیش کیگئی ہیں اُن سے مخلوط انتخاب کے اصول میں تبدیلیاں رونما ہونگی۔ اور اسطرح پنجاب اور سندھ کے فارمولا میں بھی تغیر پیدا ہوتا ہے لیکن ان سے جو اثر دوسری جماعتوں پر پڑتا ہے وہ جماعتیں اُسکو منظور کرنے کیلئے تیار نہیں اور اپنے مطالبات پر اڑی ہوئی ہیں جن کا پہلے فیصلہ ہوچکا ہے ہندوستانی عیسائی بھی زائد نمائندگی کا مطالبہ کررہے ہیں

مسلمانوں کی ترمیمات

الہ آباد ۱۴ دسمبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں کی ترمیمات میں ایک اہم ترین ترمیم جو پیش کی گئی ہے وہ پنجاب فارمولا کی تیسری دفعہ کے متعلق ہے۔ اس فارمولا کا مفاد یہ ہے کہ ہر ایسی پالیسی جسے صوبہ کی وزارت حاصل کرنا چاہے گی لیکن وہاں کی اقلیت کے ۳/۴ ارکان اسے اپنے کسی خاص مفاد کیلئے ضرر رساں سمجھ کر اختلاف کریں تو اُسے فیصلے کے لئے سپشل ٹریبونل میں پیش کیا جائے گا اور اگر صوبہ کی وزارت اس فیصلہ کو تسلیم کرنیسے انکار کردے تو اُسے لازمی طور پر مستعفی ہونا پڑے گا۔ اس فارمولا کا اطلاق پنجاب، بمبئی، بہار واڑیسہ، اور یوپی کے صوبوں پر ہوگا علاوہ ازیں سندھ کے فارمولا میں بھی اسی قسم کے تحفظات کو منسوخ کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔

دوسری ٹھوس ترمیم جو مسلمانوں کی طرف سے پیش ہوئی ہے وہ کابینہ کے متعلق ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سکھوں کی طرف سے ایک ترمیم پیش کیگئی ہے۔ کہ اسپشل ٹریبونل کے تمام مصارف حکومت خود برداشت کرے گی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں کا وہ مطالبہ جو انہوں نے انتقالی امور کے متعلق ٹریبونل کے تقرر کو منسوخ کردینے کا کیا ہے ناقابل تسلیم ہوگا۔ کہا جاتا ہے کہ ایک سکھ نمائندہ نے اپنے احباب سے دوران گفتگو میں کہا کہ ہم نے پنجاب میں مسلمانوں کو ۵۱ فیصدی اکثریت محض اپنی تحفظات کے عوض دی ہے۔

کابینہ کے فارمولا کے متعلق مسلمانوں کی ترمیم پر بہت دیر تک بحث ہوتی رہی۔ جو ب کمیٹی کے التوا تک جاری تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں کی طرف سے مرکزی کابینہ میں ۳ نشستوں کی تخصیص کا مطالبہ غالباً اختلاف کا باعث ہوگا۔ جس کی مخالفت ہندو کریں گے بعض مسلمانوں نے اعلان کردیا ہے کہ وہ اپنے مطالبہ سے باز آجانے کو تیار ہیں۔ بشرطیکہ پنجاب اور مرکزی وزارتوں میں ہندوؤں اور سکھوں کی تخصیص نشست منسوخ کردی جائے لیکن سکھ اس مقررشدہ تخصیص کو چھوڑنا نہیں چاہتے مسلمانوں نے مذہب اور کلچر کے تحفظات کے سلسلہ میں اس دفعہ کی تنسیخ کا بھی مطالبہ کیا ہے جس کا مفاد یہ ہے کہ صوبوں کی اقلیتوں کے مذہبی اور دیگر حقوق مرکزی حکومت کے زیر سیادت ہوں گے۔ مخالفت پر مسلم نمائندے اپنی ترمیم واپس لے لینے کیلئے محض اس شرط پر تیار ہوگئے کہ کمیٹی پنجاب فارمولا کی دفعہ ۳ کو منسوخ کردے یا اُس میں ترمیم کرنی منظور کرے۔

مہاراجہ الور کی شرکت

الہ آباد ۱۴ دسمبر اتحاد کانفرنس کمیٹی کی بحث وتحیص تا جاری ہے اسلئے آج بعد دوپہر کے کھلے اجلاس میں معاملات پیش ہونے کی کوئی امید نہیں۔ مہاراجہ الور الہ آباد تشریف لے آئے ہیں۔ اور آج کے پروگرام میں سے صرف اسقدر حصہ پر عمل کیا جائے گا کہ مہاراجہ الور اور صدر کانفرنس تقریریں کرینگے اور اجلاس ملتوی ہوجائے گا۔

بعد کی خبر

آج ۳ بجے میو ہال میں اجلاس شروع ہوا۔ لیکن صاحب صدر نے سامعین اور حاضرین سے نہایت عجز کی ساتھ معذرت کی کہ چونکہ اتحاد کانفرنس کمیٹی کا اجلاس ابھی تک ختم نہیں ہوا۔ اور ترمیموں پر غور وخوض جاری ہے۔ اسلئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے اتحاد کانفرنس اور آل پارٹیز کانفرنس اجلاس کے کل صبح منعقد ہونیکا اعلان کیا گیا التوا کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ بعض نمائندے اپنی مجوزہ ترمیموں کی منظوری پر ضد کررہے ہیں کہا جاتا ہے کہ علیحدگی سندھ کا سوال پھر شروع ہوگیا ہے بعض مسلم نمائندے اس مسئلہ پر اڑے ہوئے ہیں۔ کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ کب متفقہ طور پر کوئی سمجھوتہ کرلیا جائے۔

شب کو سکھوں نے واک آوٹ کیا تھا۔ دوبارہ بحث ہوئی اور سکھوں نے اُسیں پوا اٹھا لیا۔ طول وطویل گفتگو کے بعد دفعہ ۳ میں مندرجہ ذیل الفاظ کا اضافہ کرکے ترمیم منظور کی گئی۔ یعنی "ہندوستانی ججوں" اس ترمیم کا مقصد یہ ہے کہ

اتحاد کانفرنس میں

تحفظات کے مسئلہ پر بحث

مہاراجہ الور اور دیگر رہنماؤں کی اتحاد آموز تقریریں

حکومت کو یقین دلانا چاہیئے کہ اب ہم متحد ہوگئے

الہ آباد۔ ۱۶ر دسمبر۔ آج بعد دوپہر میو ہال میں اتحاد کانفرنس کا پہلا اجلاس زیر صدارت راگھو اچاریہ منعقد ہوا اجلاس میں دیگر معززین اور عمائدین کے علاوہ مہاراجہ الور بھی شریک ہوئے

مہاراجہ الور کی تقریر

سب سے پہلے مہاراجہ الور نے ایک اتحاد آموز تقریر کی۔ اور فرمایا کہ ہم سب مادر وطن کی اولاد ہیں۔ میں اتحاد کے لفظ سے متاثر ہوکر یہاں آیا ہوں۔ حکیم اجمل خاں مرحوم کی دعوت پر میں ۲۴ گھنٹہ کے اندر شملہ پہونچ گیا تھا اور اب مولانا ابوالکلام آزاد اور پنڈت مدن موہن مالویہ کی دعوت پر ۴۸ گھنٹہ میں یہاں پہونچ گیا ہوں یہ دعوت ناقابل رد تھی۔ میں قیام اتحاد کیلئے ہر ممکن کوشش کرنے کو تیار ہوں۔ ہمارا وطن اپنے حقیقی نصب العین کی جانب بڑھ کر اپنا پیدائشی حق حاصل کرسکے۔ میں اپنا فرض ادا کرنے کیلئے یہاں آیا ہوں جس کیلئے ہم نے جنم لیا ہے پریاگ کے معنی قربانی کے ہیں۔ اور اتحاد دو اصول یعنی پریاگ اور قربانی سے حاصل ہوسکتا ہے مہاراجہ نے مزید فرمایا کہ اگر ہم میں خلوص ہے تو ہم ضرور کامیاب ہونگے۔ تحفظات اقلیتوں کے لئے بھی ضروری ہے اور اکثریتوں کیلئے بھی مگر بہتر تحفظات باہمی اخوت اور دوستی ہے اگرچہ کام مشکل ہے لیکن ہم کوشش کرکے فرقہ وارانہ تصفیہ کیلئے راہ صاف کرلینی چاہیے اور حکومت کو یقین دلادینا چاہیئے کہ اب ہم سب متحد ہوگئے ہیں۔

رہنماؤں کی تقریریں

مہاراجہ الور کی تقریر کے بعد شیخ عبدالمجید صاحب سندھی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک کی فلاح وبہبود کیلئے مسلمانوں کو اسی طرح تشویش لاحق ہے جس طرح دیگر اقوام کو ہم میں سے ہر شخص یہ عزم صمیم کرکے آیا ہے کہ ہم اتحاد قایم کیے بغیر واپس نہ جائیں گے۔ ہم سمجھوتہ کیلئے تہیہ کرکے آئے ہیں اور اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دینگے۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے مداخلت کرتے ہوئے فرمایا کہ اتحاد کا تہیہ کرکے ہی نہیں آئے ہیں بلکہ اس کو حاصل اور قایم بھی کرکے ہیں۔ شیخ عبدالمجید سندھی صاحب نے فرمایا کہ مولانا آزاد کی ترمیم کو میں بخوشی منظور کرتا ہوں۔ ڈاکٹر مونجے نے کہا کہ آج الہ آباد میں گنگا اور جمنا دونوں ملگئی ہیں اور ایک نئی لہر پیدا ہوگئی ہے گیانی شیر سنگھ نے گاندھی جی اور دیگر لیڈروں کی عدم موجودگی پر افسوس کا اظہار کیا۔ آپنے فرمایا کہ اتحاد ہی حالات کو کامیاب بنایا کرتے ہیں۔

والیان ریاست کے پیغامات

تقریروں کے بعد صدر جلسہ نے اعلان فرمایا کہ اتحاد کانفرنس کا کھلا اجلاس ۱۷ر دسمبر کو منعقد ہوگا مختلف والیان ریاست کی طرف سے ہمدردی کے جو پیغامات آئے تھے وہ پڑھ کر سنائے گئے۔ مندرجہ ذیل والیان ریاست نے خصوصیت سے اتحاد کانفرنس کی کامیابی کیلئے دعا کی :۔

مہاراجہ بڑودہ۔ مہاراجہ بیکانیر۔ نواب صاحب بھوپال۔ مہاراجہ پٹیالہ۔ مہاراجہ دھولپور۔ نواب صاحب رامپور۔ مہاراجہ دربھنگہ۔ اتحاد کانفرنس آج صبح منعقد ہوئی اور خوشگوار فضا میں تبادلہ خیال ہوا۔ تحفظات کے متعلق گذشتہ

ہندوستان کے افلاس و مظلومیت کی روح فرسا داستان

ہندو مسلم اختلاف کی کوئی بنیاد نہیں کانگریس کی قوت و وقار بدستور ہے

قیدیون کے ساتھ ناروا سلوک، پولیس کے وسیع اختیارات کا نتیجہ

انڈیا لیگ ڈیلیگیشن کی رپورٹ

انڈیا لیگ کے وفد نے ہندوستان کا دورہ اور حالات حاضرہ کا مشاہدہ کرنے کے بعد جو رپورٹ پیش کی ہے اس کے چیدہ چیدہ اقتباسات ذیل میں درج کیے جاتے ہین،

انڈیا لیگ لندن نے ہمیں ہندوستان کے حالات ورائے دریافت کرنے کی غرض سے گذشتہ ماہ اگست میں بھیجا، اپنے مختصر قیام میں ہم نے تمام برطانی ہند کی سیاحت کی، ہر صوبہ کے دیہاتی علاقون میں وفد نے اپنے وقت کا زیادہ حصہ صرف کیا، شہری حلقون مین ہم نے ہندوستان کے ہر قسم کے طبقہ، سرکاری وغیر سرکاری سب کے نمایندون اور رہنماؤن سے ملاقات کی

ہندوستان کی صحیح تصویر

جہان تک ہم سے ہو سکا ہم نے اپنے کام میں روایات سے بہت ہی کم کام لیا، بار بار ہمیں اس امر کا تجربہ ہوا کہ اعداد و شمار اور بیانات جو ہمیں بہم پہنچائے گئے وہ ہندوستان کی صحیح حالات کی تصویر پیش نہین کرتے جسکی ہمین تلاش تھی، عوام کے جذبات و احساسات سے واقفیت حاصل کرنا ہماری سب سے بڑی اور اصلی غرض تھی، ہم زیادہ تر ہندوستانیون کے مہمان رہے اور اُن ہی کے گھرون پر ہمارا قیام رہا، ہمارے میزبان رہنما اور دوست کسی ایک سیاسی مسلک یا کسی ایک مذہب کے پیرو نہ تھے، ہر صوبہ مین اور تقریباً ہر ضلع مین ہم نے بالالتزام حکام سے ملاقات کی اور اُن کا نقطۂ نظر معلوم کیا،

جب ہم انگلستان سے روانہ ہوے تھے تو ہمین بتایا گیا تھا کہ موجودہ وئسیرائے اور وزیر ہند کی پالیسی کامیاب ہے اور کانگریس کی تحریک کو قطعی طور پر کچل دیا گیا ہے ہمین یہ بھی بتلایا گیا تھا کہ حکومت خود اختیاری کی جدوجہد صرف تعلیم یافتہ ہندوؤن کی ایک اقلیت محدود ہے جنھون نے انجان عوام اور نوجوان بے روزگارون کو برباد کر دیا ہے ہمین یہ بھی امید دلائی گئی تھی کہ ہم مسلم ہندوستان کو بقیہ ملک کے ساتھ بر سر جنگ اور برطانوی راج کا انتہائی وفادار پائینگے۔

اختلاف آرار

شہرون اور قصبات میں ہمین مختلف رائیں حاصل ہوئین اختلاف بالعموم اس چیز پر تھا کہ زمانۂ سوراج میں اختیارات کی تقسیم کسطرح ہوگی حکومت خود اختیاری کی تمنا اور تشدد اور آرڈیننسون کی مخالفت مین ہندوستان متحد ہے، ہماری ملاقات ایسے ہندوستانیون سے بھی ہوئی جنھون نے وہی نقطۂ نظر بیان کیا اور وہی جملے دُہرائے جو حکام کا نقطۂ نظر ہے اور جو جملے حکام بیان کرتے ہین، اس طبقہ کے علاوہ ہر طبقہ سے برطانی اور ہندوستانی حکومتون کی معقولیت کا اعتماد اُٹھ گیا ہے برطانی حکومت پر اعتماد کا فقدان خاص طور پر ان لوگون مین بھی پایا گیا، جو ماڈریٹ کہلاتے ہین، اور جن کو حکومت کے بڑے بڑے ذمہ دار عہدے حاصل ہین،

باوجود جزئیاتی اختلافات کے جماعتی رہنماؤن نے بھی ہمین یہی بتایا کہ کانگریس ملک کی سب سے زیادہ قومی سیاسی جماعت ہے اگر آزادانہ انتخاب کیا جائے تو کانگرس زبردست فتح حاصل کرے گی اور بغیر کانگرس کے تعاون کے کوئی دستور اطمینان بخش طریقہ پر جاری نہیں کیا جاسکتا حتی کہ حکام نے بھی اسی قسم کی رائے کا اظہار کیا۔

ہیبتناک غربت و افلاس

دیہات میں ہم نے ہندوستان کو من حیث الجماعت دیکھا، ہندوستانی دیہات کے افلاس سے ہم بہت خوفزدہ ہیں، ہندوستانی دیہات غربت و افلاس کا مسکن ہین تباہ کن محصولات فراوانی لگان، غیر اقتصادی طریقہ کاشت، گرانباری قرضہ، جہالت اور فاقہ کشی کے بھیانک مناظر کی عمومیت انسان کا پتّا ہلا دیتی ہے، بعض دیہات مین ہم نے ڈاکخانہ اور ڈسٹرکٹ بورڈ کا ایک مدرسہ دیکھا جو معمولی حالات میں برطانی راج کے تنہا نشانات ہین، مگر آجکل آرڈیننسون کے زمانے مین، پولیس، زائد پولیس، سادہ لباس حکام وافرادان دیہات میں نمایان شخصیتین ہیں، ہم نے عام طور پر ان دور دراز دیہات میں مسلح پولیس، پولیس کی چوکیان اور اُن کے ساتھ برطانی طاقت کے جابرانہ مظاہرن کو بھی دیکھا ہے،

ہمارے سامنے ہندوستانی دیہاتی نے ان تمام افسانون کو غلط ثابت کر دیا جو اس کے متعلق زبان زد عوام ہین، اگرچہ وہ غیر تعلیمیافتہ ہے مگر وہ بے احساس اور بےخبر نہیں، وہ اپنے معاملات اور اپنے سیاسی و اقتصادی اسباب سے بخوبی واقف ہے، وہ برطانی راج کی تعریف نہین کرتا، وہ جانتا ہے کہ سوراج کی جنگ فتحمندی تک جاری رہیگی، وہ کانگریسون کو اپنا دوست سمجھتا ہے بلا شبہ ان دیہات میں ایک کانگریسی یا ایک رضا کار کو ہمیشہ خوش آمدید کہنے کے لیے تیار رہتے ہین، بجز وفاداران حکومت کے ہر ایک دروازے اس کے لیے کھلے ہوئے ہیں، جہان وہ مسکینون کی محبت کے جذبات قبول کرتا ہے،

دیہاتی کی زندگی

ہندوستانی گانوٴن بسلسلۂ اتحاد اپنی نظیر آپ ہے، اسکی آواز میں ہندو اور مسلمان کاشتکار اور مزدور سب شامل ہوتے ہیں، گویا ان سب کی آواز ہمیشہ ایک ہوتی ہے، جنگ کرنے مصائب اُٹھانے یا مفاہمت کرنے کے لیے وہ من حیث المجموع تیار ہوتا ہے، پر مگر دلائل و براہین جو شہری سیاست دان پر مستولی ہوتی ہین اُن سے دیہاتی قطعی ناواقف ہوتے ہین، بالخصوص ہندو رقبات کی جوان اور بوڑھی عورتین دیہی بیداری کی زبردست حصہ دار ہین، اور یہی باعث ہے کہ دیہات مین عدم ادائیگی محصولات کی تحریک اتنی زبردست حصہ دار ہین، اور یہی باعث ہے مزید برآن دیہات کانگریسی تحریک کو بہت بڑی مقدار میں جنگی مسالہ مہیا کرتے ہیں، چونکہ دیہاتی اولوالعزم ہوتے ہین انگلستان مین اکثر بیان کیا گیا ہے کہ ہندوستان کے عامۃ الناس پر جو دیہاتی ہیں، آرڈیننسون کا کوئی برا اثر نہین ہوا ہے، اپنے تجربہ کی بنا پر ہم اس بیان کو چیلنج کرتے ہیں، تعزیری پولیس جس کے اخراجات دیہاتیون کو ادا کرتے پڑتے ہین اسپشل پولیس اور مالیہ وصول کرنے والے حکام کی زندگی بعض اوقات ان دیہات میں ناقابل بسر ہو جاتی ہے، جائداد اور مکانات محفوظ اشیا رہین، اشیا کو منتقل یا ضائع کرتے وقت حکام اس قانون کی پرواہ بھی نہین کرتے جو انھین آرڈیننسون کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے، جرمانے اور تاوان دیہاتیون پر ایک زبردست بار ہین، اس کے علاوہ آرڈیننس تعلیمی اور دیگر معاشرتی ادارون کو بھی جو سیاسی تحریک مین حصہ نہین لیتے نہین بخشتے، ہمارے پاس ایسی نظیرین موجود ہین جن مین شفاخ ۔ ؟ اور اسکولون کو بھی آرڈیننس کے ذریعہ بند کر دیا گیا ہے

غیر ذمہ دار حکام

اگر ہم بنگال، آسام، گجرات، کنارا، اور دیگر رقبہ جات کے دیہات کی عدم ادائیگی لگان کی تحریک کے مخصوص اقعات کو سامنے رکھین تو ہمارے سامنے ایسے حالات آتے ہین جنکو کسی مہذب نظام سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا، جب امن وامان قائم کرنے یا لگان وصول کرنے کے لیے کسی حکومت کو ہر قسم کی اجازت دیدی جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ غیر ذمہ دار پولیس کا دور کیا کیا مناظر پیش کرتا ہے، نتیجہ یہ ہے کہ دیہاتی کے دل مین دن بدن حکومت کے خلاف نفرت بڑھتی چلی جاتی ہے، حکام ضلع کو نہ دیہاتیون کے حالات کی خبر ہے اور نہ اُن سے ہمدردی ہے، بعض حکام کہتے ہین کہ گانوٴن والے ہم سے محبت کرتے ہیں اور اس محبت کا ثبوت یہ دیا جاتا ہے کہ جب ہم گانوٴن میں جاتے ہین تو دیہاتی جمع ہو جاتے ہین، مگر اس حقیقت کو بیان نہین کرتے کہ مالیہ زبردستی وصول کیا جاتا ہے،

ہندوستان کے ہر گانوٴن میں مسٹر گاندھی کے نام سے ہر شخص واقف ہے، اور اس نام کی عزت کرتا ہے، گجرات مین سردار ولبھ بھائی پٹیل اور یوپی میں پنڈت نہرو کے نام زبان زد عوام و خواص ہین ان کی سزایابی نے ان کے اثر کو زیادہ قوی اور ان کے اقتدار کو زیادہ بلند کر دیا ہے۔

اصلاحات پولیس

دارالعوام مین رجعت پسند اکثر کوشش کیا کرتے ہین کہ ہندوستانی، پولیس کی تنخواہ زیادہ ہونی چاہیے، وہ سمجھتے ہین کہ پولیس ہی وہ حقیقی قوت ہے جس کے ذریعہ ہندوستان ہمارے قبضہ میں ہے اور وہ اس قوت کی وفاداری کو متیقن بنانے کے لیے مضطرب ہین، ہمارا خیال ہے اور بہت سے ہندوستانی بھی ہم سے اتفاق کرینگے کہ پولیس کی تنخواہ مین اضافہ اور اُنکے حالات کی بہتری اصلاحات کا ایک ضروری جزو ہے، بلاشبہ موجودہ حالت کی ناہمواری کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ پولیس اس جماعت کا نام ہے جس کی تنخواہ کم جس کا ڈسپلن خراب اور جس کے تعلیمی حالات ناگفتہ بہ ہین اور یہ وہ جماعت ہے جس کے ادنیٰ ملازمین کو بھی اس قدر وسیع اختیارات حاصل ہین کہ بے قصور افراد کی عزت، املاک اور آزادی کو اُن کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔

ہندوستان آنے سے پہلے ہم اس عام اصطلاح یعنی پولیس راج کے معنی مطلق نہ سمجھے تھے، مگر اب ہم نے اپنی آنکھون سے دیکھ لیا چھوٹے سے چھوٹے درجہ کے حکام وسیع اختیارات سے کام لیتے ہین اور ان اختیارات کو نہایت آزادی کے ساتھ استعمال کرتے ہین، آرڈیننسون نے پولیس کی زیادتیون کے خلاف ہر ایک تحفظ کو ختم کر دیا ہے، یہ آرڈیننس تمام ہندوستان مین نافذ ہین اور پولیس کے وہ افراد جن کی تنخواہین کم ہین وہ آرڈیننسون کو بیباکانہ استعمال کرتے ہین۔

یہ سمجھنا دشوار ہے کہ سول نافرانی کرنے والے لوگون کو گرفتاری مین قوت کیون استعمال کیجاتی ہے جب کہ یہ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ نہ وہ گرفتاری سے بھاگتے ہین اور نہ کوئی رکاوٹ پیدا کرتے ہین، یہ بتایا گیا ہے کہ یہ طریقے گرفتاریون کے مقابلہ مین زیادہ موٴثر اور زیادہ سستے ہین، یہ دلیل اپنے اندر ہی اپنی برائیان رکھتی ہے، ایک دوسری بڑی برائی کا مظاہرہ عام ہے یہ ہے کہ وہ مال جو ضبط کیا جاتا ہے، اُسکو بالواسطہ یا بلاواسطہ پولیس کو خریدنے کی اجازت ہے،

قیدیونکے ساتھ بدسلوکی

ہمین جیلون کو دیکھنے کی اجازت حاصل کرنے مین بے انتہا مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور چند واقعات ایسے بھی پیش آئے کہ ہمین اجازت نہین دی گئی، وفد نے جیلون کا معائنہ کیا ان کی تعداد صرف آٹھ ہے، بہرحال ہم نے ملک کے مختلف

نمونہ مفت — نمونہ مفت — نمونہ مفت

معدن ادب، مرکز اردو، دار السلطنت لکھنؤ کے مشہور تاریخی، ادبی باتصویر

رسالہ میخانہ کا دورِ جدید

انشاء اللہ جنوری ۱۹۳۳ء سے میخانہ دیگر مقبول رسائل کے مانند مروجہ سائز یعنی ۳۰×۲۰/۸ کے ۳۲ صفحات پر بہترین اور مفید مایہ ناز اہل قلم کے تازہ مضامین کہنہ مشق قابل ترین شعرا کے جدید افکار، فن آرٹ کے لاجواب فوٹو، باکمال اشخاص کی قابل قدر تصاویر سے آراستہ ہو کر میخانہ نوازونکی خدمت میں حاضر ہوا کریگا۔ اسوقت یوپی کا صرف یہی ایک رسالہ ہے جو مسلسل چار سال سے ادب اردو کی خدمت کر رہا ہے اسکی ترقی محض آپکے ادبی التفات پر موقوف ہے، امید کہ آج ہی آپ اسکو طلب فرما کر ممنون فرمائینگے۔

نمونہ مفت قیمت سالانہ عا۔ ششماہی عہ۔ طلبا سے سالانہ عہ۔ ششماہی عہ (علاوہ محصول وی۔پی)

مشترین کے ساتھ بجد رعایت کیجاتی ہے جو بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے

پتہ:- اسد انصاری ایڈیٹر میخانہ۔ پارچہ والی گلی لکھنؤ

حصص سے سابق قیدیوں کی شہادتیں فراہم کی ہیں، ہمیں اس امر میں کوئی شبہ نہیں کہ سیاسی قیدیوں کے ساتھ برے سلوک کی وبا عام ہے، اگرچہ قانون ہمیشہ ایک اور سب کے لیے یکساں ہوتا ہے مگر جیل کے حکام جو قانون جیل کی رو سے سزائیں دیتے ہیں خود اس قانون پر عمل نہیں کرتے قیدیوں کی زیادہ تعداد سی کلاس میں ہے جن سے معمولی اخلاقی قیدیوں جیسا سلوک کیا جاتا ہے، ان کے وارڈرس بھی اخلاقی قیدی ہیں جیلوں میں غذا کی قسمیں مختلف ہیں ہم نے جس غذا کو دیکھا ہے وہ ناکافی حد درجہ خراب اور نہایت گندی تھی،

حکام ہماری باتیں سننے کے لیے تیار تھے مگر وہ ایسی باتیں سننا نہیں چاہتے تھے جن میں انکی زیادتیوں پر تنقید کی گئی ہو آرڈی نینس نظام پر غالب ہیں، اگر شخصی طرز حکومت کوئی خراب چیز ہے تو آرڈی ننسوں کی نوکر شاہی حکومت بھی بے گناہ افراد کے لیے ایک زبردست مصیبت ہے، اضلاع میں ایسے حکام بھی ہیں جو ان زیادتیوں کو تسلیم کرتے ہیں اور بعض ان پر افسوس بھی کرتے ہیں ہمارا خیال ہے کہ ان سب خرابیوں کا سرچشمہ آرڈی ننس ہیں جن کی برائیوں سے طبقہ حکام کا بہترین حصہ بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا،

ہم یہ بھی بتا دینا چاہتے ہیں کہ ہر جگہ حکام نے ہم سے ملاقاتیں کیں اور ہمارے ساتھ مہربانی سے پیش آئے، نیز روایات کے خلاف ہم سے گفتگو بھی کی، ہم نے دیکھا کہ بہت سے حکام کے پاس بالخصوص حکام ضلع کے پاس اعداد وشمار کافی تعداد میں موجود ہیں مگر وہ عوام کے جذبات اور احساسات سے قطعی ناواقف ہیں، ہم بلاپس وپیش کہہ سکتے ہیں کہ ہم برطانی اور ہندوستانی دونوں قسم کے حکام سے ملے مگر وہ ہندوستانی عوام کی جماعتوں سے قطعی ہمدردی نہ رکھتے تھے انکا حکم اس لیے مؤثر نہیں کہ عوام کی مرضی کے مطابق ہوتا ہے بلکہ بعض اس وجہ سے کہ عوام کی مرضی کے خلاف ان کو اپنا حکم منوانے کی قوت حاصل ہے

فرقہ وارانہ مسئلہ

ہندوستانی حالات سے متعلق کوئی مضمون اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک ہندو مسلم مسئلہ کا تذکرہ نہ کیا جائے، مختصر یہ ہے کہ ہم نے دیہات میں فرقہ وارانہ فضا کو نہیں پایا، حتی کہ ان مقامات میں بھی جہاں اقلیتیں بہت ہی کم تعداد میں ہیں، اکثریت کا خوف نظر نہیں آتا، وہ خطرات اور شبہات جو شہروں میں رہنے والے ہندو مسلم سکھ رہنماؤں کی زبان پر رہتے ہیں ان کو ہندوستانی دیہات میں بہت تعجب کی نظر سے دیکھا جاتا اور ان کو بے بنیاد اور غیر متعلق سمجھا جاتا ہے،

گاؤں کے جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں اس کے خیالات متفق ہوتے ہیں اور اسکی آواز میں ہندو اور مسلمان سب شامل ہوتے ہیں شہروں میں ہم نے اختلافات دیکھے جو بعض مقامات پر بہت شدید ہیں، بہر حال یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ تمام ہندو تمام مسلمانوں کے خلاف ہیں، بلکہ اختلاف اسی قسم کا ہے جس قسم کا ان اقوام کی اندرونی جماعتوں کے اندر بھی موجود ہے، مسلمانوں کا نوجوان طبقہ کانگریس کا حامی ہے اور نام نہاد فرقہ وارانہ طبقہ میں بھی نیشنلزم کا احساس بہت قوی ہے کانگریس اور نیشنلسٹ ہندوؤں سے جو اختلاف ہے وہ صرف جزئیات میں ہے یہ کہنا صحیح نہیں کہ ہندوستانی مسلمانوں کی اکثر برطانی راج کی حامی ہے یا وہ حکومت خود اختیاری کے خلاف ہیں۔ اپنے قیام کے دوران میں ہم نے بچشم خود ہندوؤں اور مسلمانوں کو شرائط مفاہمت قبول کرنے کی کوشش کرتے

دیکھا ہے۔

ہم نے گاؤں میں اچھوت پن کے خلاف مسٹر گاندھی کی تحریک کے نتائج دیکھے ہیں، مسٹر گاندھی کا اخلاقی وقار اور وہ جمہوریت پسندانہ بیداری جسے آرڈی ننس بھی نہیں دبا سکے ذات پات کی لعنتوں کو دور کر رہی ہے، مفاہمت پونا کی سیاسی اہمیت کا اثر ہمارے دماغوں پر یہ ہوا ہے کہ ہندوستانی مسائل کے تصفیہ کے لیے حقیقتاً ہندوستان ہی موزوں جگہ ہے اور یہ تصفیے ہندوستان ہی میں ہونا چاہئیں نہ کہ ویسٹ منسٹر یا وہائٹ ہال میں۔

تشدد کی برکات

اعلیٰ حکام نے بھی اس امر کو تسلیم کر لیا ہے کہ تشدد بذات خود تلخی اور بے چینی کو دور نہیں کر سکتا۔ سرکاری حلقوں کا دعویٰ ہے کہ حکومت ایک ترقی یافتہ دستور اور صوبجات کے ہاتھ میں قوت اختیار دینے کی انتھک کوشش کر رہی ہے، کہا جاتا ہے کہ جب گول میز کانفرنس اپنا کام ختم کر دیگی اور دستور پیش کیا جائے گا تو امن قائم ہو جائے گا لیکن ہمیں کوئی امید نہیں اور نہ ہم کوئی ایسی نشانیاں دیکھتے ہیں۔

ہمارے خیال میں امن صرف اسی وقت قائم ہوگا جبکہ موجودہ پالیسی کو ختم کر دیا جائے گا اور تصفیہ حاصل کرنے کے لیے مسٹر گاندھی اور کانگریس کا اثر اندازِ تعاون حاصل کر لیا جائے گا، اس کے علاوہ تمام دوسرے طریقے ناکام رہیں گے، ہمیں افسوس ہے کہ حکومت اپنے غلط نظریہ پر اڑی ہوئی ہے، قومی تحریک کو نہیں کچلا جائے گا، یہ امر افسوس ناک ہے کہ وائسرائے کی حکومت اپنی پالیسی کے ذریعہ حقیقی امن کے تمام دروازے بند کر رہی ہے، ایسی پالیسی کی موجودگی میں اگر کوئی ہندوستانی برطانی ساکھ پر اعتماد نہیں رکھتا تو کوئی تعجب نہیں۔ ہم اس ہندوستان سے جا رہے ہیں، جس میں دس مہینے تک آرڈی ننسوں کی حکومت رہ چکی ہے، ابتداً آرڈی ننس تین مہینہ کے لیے نافذ کیے گئے تھے، مگر اب حکومت ان کو مستقل قانون کی شکل میں تبدیل کرنے کی ضرورت محسوس کر رہی ہے، آرڈی ننسوں کی ناکامی کا اس سے بہتر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے، آرڈی ننسوں نے زیادہ سے زیادہ بے اطمینانی اور بے چینی پھیلا دی ہے،

برطانیہ کا جاپان کو مشورہ
منچوریہ کے متعلق سمجھوتہ منظور کر لیا جائے

ٹوکیو کی ایک تازہ اطلاع مظہر ہے کہ برطانیہ نے جاپان کو یہ مشورہ دیا ہے کہ وہ منچوریہ کے متعلق اس سمجھوتہ کو نامنظور کر دے جو جنیوا میں صلح کرانے والی کمیشن کی مدد سے طے کیا جائے گا

مالدہ میں بغاوت

مالدہ۔ ۵ ار دسمبر۔ سونتھل جماعت کے چند سو افراد جو لوچوکٹا اور ساموآف بنتاری ضلع دیناج پور کی سرکردگی میں مسجد ادینہ میں داخل ہو گئے۔ اور چونکہ خود گاندی وضع قطع میں تھے لہذا مسجد کے ذمہ داروں کو نکال کر اعلان کر دیا کہ اب ہمارا راج ہے اس اطلاع کے پہونچتے ہی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور ۲۵ مسلح سپاہی معہ دیگر غیر سرکاری افراد کے موقع پر پہونچے لیکن وہ اثر قایم نہ کر سکے۔

ایک کانسٹبل پولیس پر باغیوں نے تیر چلائی اور وہ سخت زخمی ہوا سپرنٹنڈنٹ پولیس پر تیر اور تلوار سے حملہ کیا گیا۔ اس صورت میں پولیس نے گولی چلا دی اور تین سونتھل جماعت کے افراد ہلاک ہو گئے چار زخمی ہوئے اور سولہ گرفتار کر لیے گئے۔ اسکے بعد امن قایم ہو گیا لیکن تیر سے زخمی ہونے والا کانسٹبل آج صبح فوت ہو گیا۔

حکومت برطانیہ اور حکومت ایران

جنیوا ۱۴ ار دسمبر۔ اینگلو پرشین تیل کی کمپنی کے متعلق جو اختلاف حکومت ایران اور حکومت برطانیہ کے درمیان پیدا ہو گیا ہے اسکے متعلق معلوم ہوا ہے کہ حکومت ایران نے جمعیۃ اقوام سے اپیل کی ہے کہ اس کام میں جمعیۃ امداد کرے اور حکومت برطانیہ نے بھی یہ معاملہ جمعیت اقوام کے سپرد کر دیا ہے۔ اب ان دونوں طاقتوں کے درمیان جمعیۃ اقوام کی عدالت العالیہ کوئی فیصلہ صادر کرے گی۔

رشنلسٹ ایسوسی ایشن کا افتتاح

لکھنو ۱۵ ار دسمبر۔ گذشتہ شام کو گنگا پرشاد میموریل ہال میں ڈاکٹر آر۔ پی پرانجپئی وائس چانسلر لکھنو نے رشنلسٹ ایسوسی ایشن کا افتتاح کیا۔ اس تقریب میں یونیورسٹی کے پروفیسران۔ وکلاء۔ اور معززین شہر کافی تعداد میں موجود تھے۔ مسٹر پرانجپئی رشنلسٹ ایسوسی ایشن آف انگلینڈ کے ۱۹۰۴ء سے ممبر ہیں۔ اور اس میں ایسوسی ایشن کے اغراض و مقاصد حسب ذیل ہے کر دینا کی جقدر باتیں ہیں ان کے اسباب پر بحث کر کے ماننا چاہیئے۔ اس کے دو قسم کے ممبر ہوں گے۔ ایک تو وہ جو کہ تمام باتوں پر بحث و مباحثہ کریں گے دوسرے ممبر شہر میں اسی قسم کی سوسائٹیاں بنا کر عوام کو اپنا ہم خیال بنائینگے۔

ہندوستان میں سول نافرمانی کی رفتار

لکھنو ۵ ار دسمبر۔ اسپیشل پاورس آرڈیننس دفعہ ۷ آرڈیننس نمبر ۵ سنہ ۱۹۳۲ء میں ۸۳ مقدمات بہار و اڑلیہ میں ہوئے۔ دس صوبجات متحدہ میں۔ ۷ بنگال۔ دو بمبئی میں اور ایک مدراس میں۔ آرڈیننس نمبر ۲۔ دفعہ ۳۔ اور چاپٹر ۳۔ آرڈیننس نمبر ۱۰ سنہ ۱۹۳۲ء کی رو سے جنوری میں ۵۰۲۳ فروری میں ۱۳۴۸۔ مارچ ۱۳۵۔ اپریل ۱۵۳۔ مئی ۵۹۔ جون ۱۷۱ جولائی ۱۸۵۔ اگست ۹۶۔ اور ستمبر میں ایک سو سترہ گرفتاریاں ہوئیں۔

آرڈیننسوں کے ذریعہ جنوری و فروری میں ۹۲۹۴ مارچ میں ۷۹۱۸۔ اپریل میں ۱۵۱۲۔ مئی میں ۹۲۳ جون میں ۱۰۷۶۔ جولائی میں ۵۶۳۔ اگست میں ۵۴۶۔ اور ستمبر میں ۵۰۷ سزائیں ہوئیں۔

معمولی قانون اور آرڈیننسوں کے ذریعہ سے سول نافرمانی کی تحریک میں سزا یافتہ قیدیوں کی تعداد ستمبر کے آخر میں ۱۹۴۵۸۔ اکتوبر کے آخر میں ۳۴۳۴۲ انہی معافی مانگنے پر پچھلے اکتوبر کے آخر تک ۲۶۱۷ اشخاص رہا کیئے گئے۔

گذشتہ ماہ کے آخری ہفتہ میں یوپی میں آرڈیننسوں کے ذریعہ سے ۴۲ سزائیں اور معمولی قانون کے ذریعہ سے ۷۶ سزائیں ہوئیں۔ اب تک ۱۲۵۲۸ اسیرانہیں اور ۳۰۶۶ رہائیاں اور معافیاں ہوئیں۔

دنیا میں کیتھولک مشنوں کی تعداد

شہر ویٹیکن سے ایک رسالہ شایع ہوا ہے جس میں ان مسیحی مبلغوں کے اعداد و شمار شایع کیے گئے ہیں۔ جو آج رومن کیتھولک عقائد کی نشر و اشاعت کیلئے اکناف عالم میں کام کر رہے ہیں۔

رسالہ میں مذکور ہے کہ رومن کیتھولک مشنوں کی تعداد بیس ہزار ہے جنکے مقامی کارکنوں اور پادریوں کی تعداد پچاس ہزار ہے۔ تیس ہزار راہبہ عورتیں تبلیغ کا کام کرتی ہیں۔ اور ایک لاکھ مبلغ تمام اکناف عالم میں پھیلے ہوئے ہیں۔

اسی کے ماتحت ۱۷ ہزار قسیس بھی تبلیغی فرائض انجام دینے میں مشغول ہیں۔

امتحان آئی، سی، ایس

نئی دہلی ۱۴ ار دسمبر۔ پبلک سروس کمیشن اطلاع عام کے لئے اعلان کرتا ہے کہ انڈین سول سروس کا وہ امتحان جو جنوری سنہ ۱۹۳۳ء میں دہلی اور رنگون میں ہونے والا ہے اس کے نتائج دیکھ کر تین ہندوستانی اور تین برمی کامیاب امیدواروں ۴ کو علیحدہ علیحدہ سلسلہ ملازمت میں لیا جائے گا۔

دھاریوال کے اونی دھاگے
Used all over India
DHARIWAL
INDIA
تمام ہندوستان میں استعمال کئے جاتے ہیں
ان کو ہندوستانی کاریگروں نے خالص ہندوستان کے اون سے کات کر تیار کیا ہے۔ دھاریوال کا کوئی بھی سامان غیر ملک سے نہیں منگوایا جاتا
نمونوں کے کارڈ کے لئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۴۱ کو لکھیے
مقامی ایجنٹ: امپیریل ایجنسی۔ جنرل گنج۔ کانپور
دھاریوال ملس پنجاب میں بنائے جاتے ہیں

الہ آباد اتحاد کانفرنس کمیٹی نے آسام کا مسئلہ حل کرلیا

کانفرنس کی کامیابی کی خوشگوار توقعات

الہ آباد ۵ار دسمبر۔ اتحاد سب کمیٹی کا اجلاس گذشتہ شب دیرتک ہوتا رہا۔ صورت حالات پہلے سے کہیں زیادہ خوشگوار رہے۔ تاہم ابھی کمیٹی کے سامنے اکثر غیر طے شدہ امور پیش ہیں۔ جس سے خیال کیا جاتا ہے کہ کانفرنس دوبارہ ملتوی کی جائے گی۔ آسام کے نمائندہ ذیل کے فارمولا پر رضامند ہوگئے ہیں:۔

آسام کا فارمولا

کونسل کی کل سو نشستوں میں ہندوں کو ۴۱ (جنمیں دو خواتین بھی شامل ہیں) مسلم ۳۴ (معہ ایک خاتون) ہندوستانی عیسائی ۲۔ کوہستانی قبائل ۴۔ کامرس ۶۔ کمیٹی میں متعدد ترمیمیں پیش کی گئی ہیں۔ جنمیں ایک قرارداد کابینہ کے متعلق بھی ہے جسکا مسودہ غالباً حسب ذیل ہے:۔

(۱) مرکزی حکومت کے کابینہ کی تکمیل میں جہانتک ممکن ہوگا مسلم، سکھ، عیسائی فرقوں کے ارکان رواج کے متعلق شامل کئے جائینگے۔ مزید برآں پہلے ۱۰ سال کے اندر مرکزی حکومت کی تشکیل میں ایک نشست سکھ فرقہ کے رکن کو دی جائے گی۔ اور مسلمانوں کی نشستوں کی تعداد مناسب

(۲) صوبجاتی حکومت کے وزارتوں میں صوبہ کی اہم اقلیتوں کی مناسب نمائندگی کا خاص خیال رکھا جائے گا اور وزارت مرکزی کابینہ میں متحدہ طور پر ذمہ دار سمجھی جاے گی

ہندوستانی عیسائیوں نے تجویز کی کہ جہانتک صوبہ وزارت کا تعلق ہے اُن کے فرقہ کے اہم اقلیات سمجھا جائے لیکن اس تجویز پر کوئی فیصلہ صادر نہیں کیا گیا۔

سندھ کے ہندوؤں کا جدید مطالبہ

الہ آباد ۱۵ر دسمبر۔ اتحاد کانفرنس کی سب کمیٹی کا اجلاس ہنوز جاری ہے۔ سندھ کے ہندو نمائندے زیر سرکردگی ڈاکٹر جی۔ ٹی ہنگورانی صدر کراچی ہندو سبھا طے شدہ تحفظات کے علاوہ جدید ترمیمیں بطور تحفظات پیش کررہے ہیں مثلاً (۱) تعلیمی بجٹ کا کم از کم ½ حصہ ہندوؤں

پر خرچ کیا جاے (۲) فساد، لوٹ، قتل و غارت وغیرہ کے موقع پر مظلوم پارٹی کے نقصانات کی تلافی دوسرے فرقہ والوں سے کرائی جاوے گی۔ (۳) کوئی مرد ۲۱ سال کی عمر سے پہلے اور کوئی عورت ۲۵ سال کے سن سے پہلے اپنا مذہب تبدیل نہیں کرسکتی۔ (۴) محکمہ پولیس کے بڑے اور چھوٹے دونوں گریڈوں میں ہندوں کیلئے ۵۰ فیصدی ملازمتیں مخصوص رکھی جائیں۔

کانفرنس کے اجلاس کا التوا

الہ آباد ۵ار دسمبر۔ آل پارٹیز اتحاد کانفرنس کا اجلاس آج سہ پہر کو تیسری مرتبہ ملتوی کردیا گیا ڈاکٹر سید محمود جنرل سکریٹری نے اعلان کیا کہ سب کمیٹی نے اپنا کام ابھی ختم نہیں کیا۔ اسلئے کانفرنس کے اجلاس کو ملتوی کردینا پڑا۔ آپ نے فرمایا کہ کل دوپہر کو کانفرنس منعقد کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

مسلمانوں کا مطالبہ

الہ آباد ۵ار دسمبر۔ اتحاد کانفرنس کمیٹی کی بحث وتحقیق ابتک جاری ہے بیان کیا جاتا ہے کہ مسلمان اکثریت والے صوبوں میں اپنی ۵۱ فیصدی کی نمائندگی سے کسی طرح باز آنیپر تیار نہیں۔ ہیں اور باقی ماندہ نشستوں کی تقسیم کا حق ہندوں کی رضا پر چھوڑتے ہیں کہ وہ جسطرح چاہیں اور فرقوں میں توازن قائم کرلیں۔ کمیٹی کے ارکان الگ الگ جماعتوں میں گفتگو کررہے ہیں۔ اور مولانا ابوالکلام آزاد باہمی افہام و تفہیم کیلئے انتہائی جدوجہد کررہے ہیں۔ بمبئی سے اور بھی ارکان شمولیت کیلئے آئے ہیں۔

آسام کا مسئلہ آسام کا مسئلہ تمام جماعتوں کی حسب خواہش نہایت خوش اسلوبی سے طے ہوگیا آسام کے نمائندوں نے افہام و تفہیم کی سچی روح سے کام لیکر دوسروں کے لئے قابل تقلید مثال پیش کردی۔ اس سمجھوتہ کی رو سے مسلمانوں کو ۱۰۸ نشستوں میں سے ۵۴ نشستیں یعنی ۵۰ فیصدی ملی ہیں۔ جیسے مولوی عبدالکریم ایم ایل سی نے

برطانیہ کیطرف سے امریکہ کو قرضہ جنگ کی ½۲۲ کروڑ کی قسط پنجشنبہ کو ادا کردی جائیگی

فرانس، بلجیم اور پولینڈ کا قرضہ کی ادائگی سے انکار

لندن ۱۴ر دسمبر قرضہ جنگ کی ادائیگی کے متعلق یہ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہائے برطانیہ نے ریاستہائے متحدہ کے جنگی قرضہ کی قسط جو نو کروڑ ڈالر یا دوسرے لفظوں میں ۲۲ کروڑ ساڑھے ۶۲ لاکھ روپیہ کے برابر ہے پنجشنبہ کے روز ادا کردینے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ لیکن یورپ کی بہت سی حکومتوں نے قرضہ جنگ کی قسط کی ادائیگی سے بالکل انکار کردیا ہے جبیر ہیریٹ کے کابینہ نے مذمت کے طور پر استعفیٰ دینے کا فیصلہ کرلیا ہے اس بارہ میں رائیٹروں نے یورپ اعظم کے مختلف مقامات سے یوروپین خیالات کا مظاہرہ کیا ہے حسب ذیل ہے:۔

پیرس، حکومت کو قرضہ کے سوال میں شکست فاش ہوئی ہے۔ اسلئے اُسنے استعفیٰ کا فیصلہ کرلیا ہے۔

برسلیز، بلجیم، بلجیم نے ریاست ہائے متحدہ کو دسمبر کی قسط ادا کرنے سے صاف انکار کردیا ہے۔

پراگ۔ زیکو، سلوویکیا کے ایک وزیر نے اعلان کیا ہے کہ اُسکا ملک قسط تو ادا کردے گا لیکن حکومت متحدہ سے نظر ثانی کی اپیل نہیں کرے گا۔

گول میز کانفرنس کی کامیابی پر سکریٹری آف اسٹیٹ کا بیان؟

لندن ۱۷ دسمبر۔ لندن کی آخری اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ وزیر ہند اور سر تیج بہادر سپرو کی گفت و شنید کے بعد دونوں جماعتوں میں فوج کے مسئلے کے متعلق اتفاق ہوگیا۔ سکریٹری آف اسٹیٹ نے ایک ضیافت کے موقع پر فرمایا کہ ہندوستان کے ناامید لوگ گول میز کانفرنس کی ناکامی کے متعلق بدشگونی کررہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ برطانوی قدامت پسندوں اور سیاسی ہندوستان میں ایک جنگ برپا ہوگی۔

اسٹیٹسمین کا نامہ نگار لندن سے اطلاع دیتا ہے کہ برطانیہ اور ہندوستانی نمائندوں میں تحفظات کے مسئلہ پر ایک اختلاف رہ گیا ہے باقی امور طے ہوگئے۔ برطانیہ کا ارادہ ہے کہ وائسرائے کو روپے کی قیمت میں تبدیلی کا اختیار حاصل ہو۔ مگر ہندوستانی نمائندے اسکو تسلیم نہیں کرتے وہ کہتے ہیں کہ وائسرائے کو ویٹو کے اختیارات کافی ہیں۔

مہاتما گاندھی کے متعلق ممنوعہ فلموں کی تفصیل

بمبئی ۵ار دسمبر۔ بمبئی میں سرکاری گزٹ کے ایک اعلان کے ذریعہ ۱۴ ایسی دیسی اور انگریزی فلمیں قرار دی گئیں جن میں مہاتما گاندھی کی ہندوستان سے لندن کو روانگی ورود انگلستان اور وہاں اُنکی سرگرمیوں کے سین دکھائے گئے ہیں۔ اعلان میں لکھا گیا ہے کہ گورنران کونسل نے زیر دفعہ ۷ سینما ایکٹ بمبئی بورڈ آف فلم سنسر کی مصدقہ مندرجہ ذیل ۱۴ فلموں کے بمبئی پریزیڈنسی میں دکھانے کی اجازت واپس لیلی ہے:۔

(۱) مہاتما گاندھی برطانیہ میں (برٹش سکرین نیوز کمپنی)
(۲) برطانیہ میں گاندھی کی سرگرمیاں (؟؟؟)
(۳) گاندھی اور ملک معظم کی ملاقات (ایضاً)
(۴) کراچی میں کانگریس کی ۴۵ ویں سالگرہ (الیسٹرن فلم کمپنی)
(۵) ایضاً انگریزی (عنوان) ایضاً
(۶) مہاتما گاندھی رہائی کے بعد (نوجوان فلم کمپنی)
(۷) مہاتما گاندھی صلح کے بعد (امپیریل فلم کمپنی)
(۸) قومی جھنڈا لہرانے کی رسم اور سلامی (؟؟؟؟)
(۹) مہاتما گاندھی کا سفر برطانیہ (سرسوتی فلم لیبارٹری)
(۱۰) مہاتما گاندھی کی خبریں (پیراماؤنٹ پکچرز)
(۱۱) مہاتما گاندھی لندن میں (برٹش سکرین نیوز کمپنی)
(۱۲) مہاتما گاندھی کا ورود لنکاشائر۔ (〃)
(۱۳) مہاتما گاندھی اور چارلی کی ملاقات (؟!؟)
(۱۴) مہاتما گاندھی کی آمد لندن (برٹش ......)

جرمنی میں بے روزگاروں کی امداد

برلن۔ ۱۴ر دسمبر۔ اسٹیٹ کمشنر نے طے کیا تھا کہ بے روزگاروں کی امداد کیلئے ½۱۳ کروڑ روپیہ منظور کیا جائے چنانچہ کابینہ نے منظوری دیدی اور عنقریب اُس رقم کے مصرف کی متعلق اعلان کیا جائے گا۔

اوٹاوہ ٹیرف بل پر مہر تصدیق ثبت کردی گئی

مسٹر راجو اور عبدالرحیم کے تاثرات!

دہلی ۱۵ر دسمبر۔ لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس آج ختم ہوکر ملتوی ہوگیا آج کی کارروائی میں اٹاوہ ٹیرف بل شامل تھا۔ دفعات کے متعلق تمام مجوزہ ترمیمیں بالاتفاق مسترد کردی گئیں۔ اور آخری خواندگی کے موقع پر سر عبدالرحیم نے پرزور مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ انہیں یقین ہے کہ اس سمجھوتہ سے پبلک کا حقیقی مفاد خطرہ میں پڑجائے گا۔

مسٹر راجو نے کہا کہ انہیں سر جیٹی اور سر جوزف بھور کے ہاتھوں شکست نہیں ہوئی بلکہ شکست دینے کا سہرا اُن ہندوستانی بھائیوں کے سر ہے جنہوں نے لیجسلیچر کا بائیکاٹ کیا تھا۔

مسٹر رنگا آئر نے اس پر اظہار حیرت کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر راجو جو مجلس منتخبہ کی متفقہ رپورٹ پر دستخط کرنیکے بعد کی مخالفت پر کیوں آمادہ ہوسکتے ہیں۔ مسٹر ایس سی

مسترانے اعلان کیا کہ اس اقدام میں کوئی غیر آئینی امر نہیں ہے۔ سر جوزف بھور نے کہا کہ ہمارے احباب جو ہماری مخالفت کررہے ہیں۔ اسکا اعتراف کریں گے کہ ہم نے اس معاملہ میں انتہائی جنگ محض اس لئے کی ہے کہ ہمیں دیانت داری کیساتھ یقین تھا کہ یہ بل ہندوستانی کی مفاد کے لئے بہترین ثابت ہوگا (نعرہ تحسین) مخالف پارٹی نے اسپر ووٹ طلب نہیں کیے اور بل نعرہ تحسین کے درمیان منظور کرلیا گیا۔

انگلو پرشین تنازعہ لیگ اقوام کے سامنے

لندن ۵ار دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جب انگلو پرشین تنازعہ یعنی حکومت ایران اور حکومت برطانیہ کے درمیان اینگلو پرشین تیل کی کمپنی کا جھگڑا لیگ اقوام کے سامنے پیش ہوگا۔ اُس وقت لیگ کی صدارت مسٹر ڈی، ویلرا صدر منتخب سال رواں یا اُن کے ڈپٹی مسٹر کوزیے کرینگے۔

ڈبلن میں یہ بھی افواہ ہے کہ یہ تنازعہ ایک منتخب کمیٹی کے سپرد کیا جائے گا جو لیگ کے سامنے رپورٹ پیش کرے گی۔

۳۵۸۸
دھوکہ سے بچیں!
کوی فنود ویدبھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی ایجاد کردہ
رجسٹرڈ
امرت دھارا
(تمہارے گھر کا حکیم)
کی شہرت دیکھ کر نقالوں نے اس کی نقلیں بنانا شروع کردی اور کیوں نے پبلک کو دھوکہ دینے کے لئے ملتے جلتے نام رکھے ہیں۔ ایسی سب دوائیں معمولی سی نقلیں ہیں جو وقت پر مریض کو دھوکہ دیتی ہیں۔ امرت دھارا کا نسخہ پنڈت جی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا ہے نہ جان سکتا ہے اسلئے ہوشیار رہیے اور
اصلی سچی امرت دھارا کے سوائے نقل نہ خرید بیٹھیں!
قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے نصف ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ آٹھ آنے
خط وکتابت و تار کا پتہ:۔ امرت دھارا ۱۱۵ لاہور
المشتہر
مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون! امرت دھارا سڑک۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

کونسل آف اسٹیٹ

میں اوٹاوہ بل منظور ہوگیا

نئی دہلی ۔ ۱۷ر دسمبر آج کونسل آف اسٹیٹ میں اوٹاوہ بل پر بحث ہوئی۔ یوں تو بل کو کونسل کی حمایت حاصل ہوگئی ہے ۔ لیکن اصلاح پسند پارٹی کے ۱۴ر ممبران میں سے ۱ ممبر اس کے خلاف زبردست جنگ کر رہے ہیں بل کی دوسری اور تیسری کیلئے تین گھنٹے سے زیادہ بحث کی ضرورت نہ تھی لیکن لالہ رام سرن داس سید حسین امام رائے بہادر لالہ جگدیش پرشاد اور رائے بہادر جگدیش چندر بنرجی نے بحث کو طول دے کر کارروائی میں دو دن کی مزید توسیع کر دی ہے ۔

بحث کا اہم پہلو یہ تھا کہ بل کی مخالفت کے مقابلہ میں حمایت زیادہ تقریریں ہوئیں ۔

مسٹر ڈریک نے بل پر غور خوض کی تحریک پیش کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ ہمیں فیصلہ کرنے میں بڑے بڑے اصولوں کو پیش نظر رکھنا چاہئے ۔ اگر ہندوستان ترجیح کی اسکیم سے فائدہ نہ اٹھائے گا تو اس کی تجارت کو زبردست نقصان پہنچے گا ۔ آجکل جیسے نازک ایام میں تجارت کو خطرہ میں ڈالنا نہیں چاہئے ۔

سر مانک بھائی دادا بھائی نے فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ معاہدہ اٹاوہ منظور کر لینے سے ہندوستان صنعتی اور زراعتی طور پر خوش حال ہو جائے گا ۔

دیگر اصحاب جنہوں نے بل مذکور کی حمایت کی ان کے نام حسب ذیل ہیں :۔

سر اکبر خاں ، مسٹر محمود سہروردی ، مسٹر بینتھل ، مسٹر نراین ، سوامی چیٹی ، سید عبد الحفیظ ، سر مہر شاہ اور چودھری محمد الدین ۔ مندرجہ ذیل اصحاب نے بل کی مخالفت کی ہے

مسٹر جے سی بنرجی ۔ لالہ رام سرن داس ، مسٹر جگدیش پرشاد ، اور سید حسین امام ،

سر جوزف بھور نے فرمایا کہ مخالفین کے بیان کے مطابق ترجیح کا حکومت کی مالگذاری پر کچھ اثر نہ پڑے گا بلکہ تجارت میں توسیع کیساتھ ہندوستان کی قوت حافظہ کی مزید بڑھے گی ۔

نئی دہلی ۔ ۱۹ر دسمبر آج کونسل آف اسٹیٹ نے اٹاوہ بل بغیر کسی ترمیم کے منظور کر لیا ۔ اور اسکے بعد اجلاس ختم کر دیا گیا ۔

منارٹیز کانفرنس کا اسپشل اجلاس ؟

لکھنؤ ۲۰ر دسمبر ۔ الہ آباد سے اطلاع ملی ہے کہ رائے صاحب شیام لال صاحب کی صدارت میں منارٹیز کانفرنس کا ایک اسپشل اجلاس منعقد ہوا ۔ جلسہ نے بالاتفاق الہ آباد یونٹی کانفرنس سے اپیل کی کہ وہ چھوت چھات کو ہندوؤں کی روزانہ زندگی سے دور کریں اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے ساتھ بھی اچھا برتاؤ کریں ۔ جلسہ نے ڈاکٹر مونجے اور پنڈت مالویہ سے اپیل کی ۔ یہ لوگ آل انڈیا دہلی رائل فیملی کو لیجیے میں ہندوؤں سے ایک جگہ دلا کر اپنی فراخدلی کا ثبوت دیں اس طرح اگر ہندوؤں نے ایک جگہ دلا کر تو مسلمانوں سے بھی یہ کہنے کا موقع ہوگا ۔ اس کے علاوہ یونٹی کانفرنس ایک کمیٹی رائل فیملی کی تکالیف جانچ کیلئے مقرر کرے اور اس کیلئے ان کے نمائندہ خان بہادر نواب سید حامد حسین وثیقہ دار تعلقہ دار سے ان کی شہادت سے اور ان سے معلوم کرے کہ ان کے

کیا مطالبات میں یہ جلسہ درخواست کرتا ہے کہ پونا پیکٹ پر نظر ثانی کی جائے ۔ کیونکہ بنگال اور پنجاب کے ڈپریسڈ کلاس وغیرہ ہندوؤں میں بددلی پھیلی ہوئی ہے ۔ کانپور الکشن میں اچھوتوں کے نمائندہ کا ناکامیاب ہونا اس کی کھلی ہوئی مثال ہے اس سلسلہ میں مسٹر بنرجی اور قدرت اللہ کے خدمات کا اعتراف کیا گیا ۔

مندر میں اچھوتوں کا داخلہ جائز ہے یا نہیں

ایک شاستر ک کانفرنس طلب کرنے کی تجویز ؟

پونہ ۱۶ر دسمبر ۔ سکریٹری آل انڈیا ورن آشرم سوراجیہ سنگھ بمبئی نے مہاتما گاندھی کو ایک خط لکھا تھا جس میں یہ تجویز پیش کی تھی کہ مندر میں اچھوتوں کے داخلہ پر غور کرنے کے لئے ایک شاستر ک کانفرنس طلب کیجائے تا کہ یہ فیصلہ ہو جائے کہ مندروں میں اچھوتوں کا داخلہ شاستر کی رو سے جائز ہے یا نہیں

مہاتما گاندھی نے اسکا حسب ذیل جواب دیا ہے :۔

براہ مہربانی اچاریہ دھرو سے خط و کتابت اور مباحثہ کا کتاب وہ دلی اور ہمدردانہ توجہ سے مطالعہ کرونگا

مسودہ قانون دہشت انگیزی منظور ہوگیا

نئی دہلی ۔ ۱۶ر دسمبر کونسل آف اسٹیٹ نے آج مسودہ قانون انسداد دہشت انگیزی منظور کر دیا کسی واحد فرد نے بھی مخالفت میں آواز بلند نہیں کی تمام تقریریں اسکی حمایت میں تھیں ۔ مسٹر ہیلٹ ہوم سکریٹری نے بل کو پیش کرتے ہوئے کہا کہ اگر تشدد کی متعدی بیماری کا فوری علاج نہ کیا گیا تو اس کے جراثیم بڑھ جائیں گے اور پھر انکو ہلاک کرنا دشوار ہو جائے گا ۔

اجلاس جناب مولوی بشیر علی صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بہادر تحصیل کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ ۔ قواعد ۱و۵ ۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۸۲۸ بازیہ نمبر

بعدالت مال تحصیلدار صاحب پرگنہ کانپور مقام و ضلع کانپور

سری ٹھاکر رام کرشن مراری — مدعی

بنام جانکی — مدعا علیہ

بنام جانکی ولد سکھوا قوم گوپا ساکن بیابک پور بانگر وکاشتکار دخیلکار موضع لبابک پور بانگر پرگنہ کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۶ر جنوری ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہر گاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو ۔ اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصلہ ہوگا ۔ بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۶ر ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا ۔ مہر عدالت (دستخط حاکم عدالت)

اجلاس جناب بابو مرلیدھر صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم ڈیرا پور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

نمبر مقدمہ ۱۵۳۱

بعدالت مال مقام ڈیرا پور ضلع کانپور

بابو منگلی پرشاد — مدعی

بنام مان سنگھ — مدعا علیہ

بنام مان سنگھ نابالغ ولد کالکا سنگھ ٹھاکر بولایت کلیان سنگھ بہنوئی ساکن روسان پرگنہ چھپر امئو ضلع فرخ آباد کاشتکار موروثی موضع سرساہی پرگنہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳ر ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے بمقام ڈیرا پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کیساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہر گاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر و نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو ۔ اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تم بروز مذکور حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا ۔ بثبت میرے دستخط و مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۸ر ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا ۔ مہر عدالت

حکم قرار داد دیوالیہ

بعدالت منشی عبد الحق صاحب ڈسٹرکٹ جج بہادر بارہ بنکی

بمقدمہ دیوالیہ ۱۰۲ سنہ ۱۹۳۲ء

بلدیو پراگ نراین بنام گنگا پرشاد وغیرہ

درباره درخواست مورخہ ۲۲ر جولائی سنہ ۱۹۳۲ء مدخلہ بلدیو پراگ نراین پسران نتھا کوری ساکنان پوروہ تربھنی مزرعہ دلسیرائے پرگنہ رام نگر ضلع بارہ بنکی درخواست مندرجہ بالا و سماعت فریقین پیش ہو کر بموجب حکم مورخہ ۲۸ر نومبر سنہ ۱۹۳۲ء

حکم ہوا کہ

بلدیو پراگ نراین دیوالیہ قرار دیے گئے ۔ ان کو چاہئے کہ وے درخواست بریت اندر ایک سال داخل کریں اور قرض خواہان اپنا قرضہ بتاریخ ۳ر جنوری سنہ ۱۹۳۳ء کو ثابت کریں ۔

المرقوم ۱۹ر دسمبر سنہ ۱۹۳۲ء

بحکم منصرم عدالت

عدالت ڈسٹرکٹ و سشن ججی بارہ بنکی

پانچ نئی ملیں کھل رہی ہیں ؟

احمد آباد ۲۰ر دسمبر ۔ یہاں ۵ نئی ملیں کھل رہی ہیں انگلستان مشینوں کو آرڈر بھی دیا جا چکا ہے ۔

شروع سے اخیر تک

LAL-IMLI
PURE WOOL

لال املی کے خالص اونی کپڑے

ہندوستان میں بنائے جاتے ہیں

جو کپڑے

باہر سے نہیں منگوایا جاتا

یہ نام

اور ٹریڈ مارک

دیکھئے

بنانے والے

دی کانپور وولن ملز ۔ کانپور

مقامی ایجنٹ

مسرز جبر جی لال رگا دہن مسٹن روڈ ۔ کانپور

ہزاکسلینسی گورنر کا دربار

لکھنؤ ۱۸ دسمبر آج شب کو ساڑھے نو بجے سرمالکم ہیلی گورنر یوپی نے دربار عطائے خلعت و خطاب گورنمنٹ ہاؤس لکھنؤ میں منعقد فرمایا تمام راجگان تعلقداران اور دیگر درباریوں نے شرکت فرمائی۔ برقی روشنی سے گورنمنٹ ہاؤس بقعہ نور بنا ہوا تھا۔ ایک فوجی دستہ اور فوجی بینڈ بطور رنگ ق امتیاز قصر گورنری کے ایک گوشہ میں صف بستہ تھا۔ دربار گول کمرے میں منعقد ہوا۔ جہاں تمام اعیان و امرائے صوبہ ہذا درجہ بدرجہ متمکن تھے ہزاکسلینسی مع اپنے بالوے محترم و واشاف کے ٹھیک ساڑھے نو بجے دربار ہال میں داخل ہوئے۔ درباریوں نے سروقد تعظیم دی۔ وسیع ہال معززین و شرفا سے پر تھا۔ سب سے آگے کی صف میں نواب سر احمد سعید خاں صاحب آف چھتاری ہوم ممبر صوبہ متحدہ جناب سر لوا استوا صاحب وزیر تعلیمات رونق افروز تھے۔ سب سے پہلے گورنر صاحب نے والس صاحب کے گلے میں سی ایس آئی کا طلائی تمغہ پہنایا اُسکے بعد اور لوگوں کو خان بہادران، رائے بہادران وغیرہ کے خطاب عطا فرمائے۔

ہر ایک تمغہ کے ساتھ گورنر صاحب اُس شخص کے کارنمایاں جو اُس نے کیے بہ آواز بلند پڑھتے جاتے تھے سوا دس بجے دربار برخاست ہوا اور لوگوں کی چائے پانی سے پر تکلف ضیافت ہوئی۔

الہ آباد اتحاد کمیٹی کی رپورٹ

معاہدہ الہ آباد کی حمایت میں ارکان مجلس کے خلوص و دیانت کا مظاہرہ

نئی دہلی ۱۳ دسمبر۔ اتحاد کانفرنس کمیٹی کی رپورٹ کا مسودہ جو غور و خوض کے لئے اتحاد کانفرنس کے اجلاس میں پیش ہوگا۔ حسب ذیل ہے :۔

اس فرقہ وارانہ مسئلہ سے جسے حل کرنے کیلئے ہمیں دعوت دی ہے۔ گذشتہ سال میں نہایت سخت مشکلات پیدا کر دی ہیں۔ آج تک باہمی سمجھوتہ کی تمام تر کوششیں رائیگاں ثابت ہوتی رہی ہیں۔ لیکن ہمیں سر دست اُن مشکلات پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ جب ہم نے یہ مبارک کام شروع کیا تو ہمیں اس بات کا پورا پورا احساس تھا۔ کہ ہمارے ہاتھ میں کس قدر اہم اور بڑا معاملہ ہے۔ چنانچہ ہم ان تمام رکاوٹوں اور مشکلات سے واقف تھے۔ اور ہیں۔ جو ہماری سدراہ ہو سکتی ہیں۔ ہندوستان میں کئی سال سے فضا مکدر ہو رہی تھی۔ اور ہندوؤں، مسلمانوں اور سکھوں کے باہمی مناقشات اور اختلافات سے نہایت نازک صورت اختیار کر لی تھی لوگ عموماً متعصب اور خود غرضانہ نگاہوں سے ہر شے کو دیکھنے لگے۔ ہر طبقہ صرف اپنی غرض کے پورا کرنے کا خواہاں تھا۔ اسلئے کئی باتوں کو صرف تعصب کے زاویہ نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ مسلم طبقہ نے اپنے مطالبات صاف الفاظ میں پیش کر دیے۔ اُنکے نمائندوں نے زور دیا گیا کہ وہ ۱۴ مطالبات کو پورا کرا کے چھوڑیں سکھ طبقہ بھی اس بات پر اڑ گیا۔ کہ اُن کے تمام مطالبات حرف بحرف پورے کر دیے جائیں۔ چنانچہ ان کے سلسلے میں بھی پریس نے ۱۷ مطالبات شائع کیے۔ ہندوؤں نے اس پر اپنا اظہار خیال کیا اور کہنا شروع کیا کہ وہ ہر دو متذکرہ صدر طبقوں کے مطالبات کو پورا کرنے سے معذور ہیں۔ چنانچہ یہ تینوں باتیں مل ملا کر ہمارے لئے ایک نہایت سخت مشکل بن گئیں جس کا حل لازمی تھا۔ لیکن اُس کا حل سہل نہ تھا۔ ہم پر ہر طبقہ اپنے اپنے مطالبات کو پورا کرنے پر زور دے رہا تھا۔ لیکن ہم اس پیچیدہ مسئلہ کو دائمی حل کرنیکے لئے میدان میں اتر آئے۔ ہر نمائندہ جہاں اپنے طبقہ کے مطالبات سے واقف تھا۔ اُس نے نہایت کشادہ پیشانی اور صدق دلی سے دوسرے طبقہ کی مشکلات پر بھی غور کیا۔ چنانچہ وہ لوگ جو اس فرقہ وارانہ حل کے دریافت کرنے اور کشور ہند میں باہمی اتحاد یکجہتی اور صلح آشتی کا بیج بونے کیلئے ایک جا اکٹھے ہوئے انہوں نے تعصب خود غرضی اور تمام فرقہ وارانہ جذبات کو خیر باد کہہ کر اس نیک کام کو ہاتھ میں لیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہماری دیانتداری صداقت اور اتحاد کی دلی خواہش نے ہمیں کامیابی کا منہ دکھایا اور آج ہم خوشگوار متحدہ فیصلہ کو اس رپورٹ میں درج کر رہے ہیں۔

ہمارے فیصلہ میں نہ صرف باہمی اتحاد کا حل موجود ہے بلکہ اس میں اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ اور ہر قوم کی خاطر خواہ نمائندگی کا بہترین طریقہ بھی موجود ہے۔ ہمیں پوری توقع ہے کہ یہ سمجھوتہ ہر سہ اقوام کو دل و جان سے منظور ہوگا نہ صرف اُنکے لئے بلکہ تمام ملک کے مفاد کا باعث ہوگا۔

ہم نے جنرل سکریٹریوں سے درخواست کی کہ وہ ہمارا فیصلہ شائع کر دیں۔ تاکہ اتحاد کانفرنس کو اچھی طرح معلوم ہو جائے کہ لوگوں کا اسکے متعلق کیا خیال ہے۔ اس سے یہ مقصود تھا کہ ہر طبقہ اس فیصلہ پر غور کر سکے۔ جو اُسکے حق میں کیا گیا اور اُس پر مہر تصدیق ثبت کر دے۔

سکھ حضرات نے نہایت پر زور الفاظ میں فرمایا کہ ہم اس فیصلہ کو قطعی فیصلہ تسلیم کرنے کیلئے تیار ہیں البتہ اسے اپنی قوم کے سامنے پیش کر کے سفارش کریں گے کہ وہ اُسکو منظور کرے اس سمجھوتہ کے مختلف حصص کو وقتاً فوقتاً حل کیا گیا۔ اور بعد میں ایک سلسلہ وار مکمل فیصلہ کی صورت میں پیش کیا گیا جسکے متعلق کہا گیا کہ اسے دوبارہ توڑ پھوڑ کر اسمیں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ کیونکہ اس کے تمام اجزا بطور زنجیر کی کڑیوں کے ایک دوسرے سے وابستہ تھے۔ اور در اصل تھی بھی یہی بات کیونکہ ہر حصہ پر خوب غور کیا گیا تھا۔ اور اُسے جس طبقہ سے تعلق ہوتا تھا اُسکے ذمہ دار نمائندوں کی منظوری کے بعد اُسے مرتب کیا جاتا تھا۔ کوئی فیصلہ ووٹ یا اکثریت رائے کے لحاظ سے نہیں کیا گیا۔ بلکہ جب تک کہ سب لوگ اُس پر متفق و متحد نہ ہو گئے اُسے فیصلہ نہیں کہا گیا۔ اسلئے کسی اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا کہ ایک متحدہ اور متفقہ فیصلہ ہے جسے تمام نمائندوں نے برضا و رغبت صادر کیا ہے۔

اگر آپ تجربہ کر کے دیکھیں گے تو ضرور یقین ہو جاوے گا کہ

قبض و بدہضمی — خون اور منی کی خرابی — جریان احتلام سرعت انزال رقت منی — سخت سے سخت نامردی

دل و دماغ اور معدہ — قوت حافظہ کی کمزوری — وغیرہ امراض کو چند ایام میں نابود کرنے کے لئے

مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں لاثانی اور شرطیہ علاج ہیں

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ چار روپیہ للعہ

صحت و تندرستی کی لغت، نہایت عمدہ مضامین سے مزین کتاب کام شاستر مفت طلب فرماویں

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

ٹریڈ مارک ستارہ

بانی ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

ڈاکٹر ایس کے برمن

پچاس برس سے مشہور و معروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

نئے سال کا نیا تحفہ

ڈاکٹر برمن جنتری سنہ ۱۹۳۳ء

سالہائے گذشتہ کی طرح امسال بھی عمدہ سفید چکنے کاغذ پر نستعلیق لکھی ہوئی خوبصورت جنتری شائع ہوئی ہے اس میں بہت سی مفید اور کارآمد باتیں درج ہیں معزز قدردان مفت طلب فرمائیں

کولاریا REGD. (کولاٹانک)

یہ دل و دماغ اور جگر کو طاقت پہونچانے میں بے مثل ہے اسکے استعمال سے دل کی دھڑکن کلیجہ کی کمزوری۔ تھوڑی محنت سے سانس کا پھولنا دور ہو جاتا ہے اور سخت محنت کرنے پر بھی تکان نہیں ہوتی ہے اس سے شراب اور افیون وغیرہ کی بد عادتیں ترک ہو جاتی ہیں گلے کی آواز سریلی ہوتی ہے۔ لکچرار۔ معلم اور گانے والوں کو ہر وقت اپنے پاس رکھنا چاہئے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ دو آنہ عہ محصول سات آنہ ، قیمت نمونہ ساڑھے چار آنہ ۴ جو صرف ایجنٹوں ہی سے ملسکتا ہے

نوٹ :۔ ہماری دوائیں ہر جگہ دوا فروشوں اور دوکانداروں سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔ محصول بہت بڑھ گیا ہے اس لئے اس سے بچنے کیلئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں۔

صیغہ نمبر ۵، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ :۔ کانپور۔ نیا گنج میں محمد حنیف محمد لطیف صاحبان

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

امساک کے لئے بے نظیر دوا ہے قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

یو سکت وارمی روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ علاوہ محصولڈاک

راج ویدنارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر (کاٹھیاوار)

بمبئی برانچ ۳۹۲ کالبا دیوی روڈ — لکھنؤ ایجنٹ۔ نگم میڈیکل ہال نالہ فتح گنج — کانپور ایجنٹ۔ گنگا پرشاد ہاجیبیٰ نیا گنج چورستہ — الہ آباد ایجنٹ یونائیٹڈ اسٹورس چوک — دہلی ایجنٹ۔ جمنا داس اینڈ کو چاندنی چوک۔ — آگرہ ایجنٹ۔ رگھوناتھ اینڈ کو سیو کا بازار

باہتمام خواجہ عبد السلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا، پرنٹر خواجہ عبد السلام صداقت پریس کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD, NO; A, 1424

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن — سبحی

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۶ | کانپور، چہار شنبہ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۲ء مطابق ۲۹ شعبان ۱۳۵۱ھ | نمبر ۴۹

معرکۂ سکون و عمل

از مولوی محمد حسین صاحب محوی صدیقی لکھنوی لکچرار مدارس یونیورسٹی

جہاد زندگی میں کیوں تلاش ہی سکون کی — اے تغافل آشنا! یہاں عمل کا کام ہے
خراب آرزو نہو، یہ باتیں ہیں جنون کی — یہ کارگاہ سعی ہے، یہاں جسکا نام ہے

فروغ خاطر و سکون قلب جس کا نام ہی — یہ سامعہ فریب ہی، وہ باصرہ نواز ہے
ہر ایک اُنکی جستجو میں آج تیز گام ہے — کسے خبر کہ مرحلہ یہ سخت جانگداز ہے

یہ لفظ ہیں نہیں مگر وجود اُن کا دہر میں — ہزار اُنکو ڈھونڈیے نہ آئینگے کہیں نظر
نہ بحر میں، نہ نہر میں، نہ دشت میں نہ شہر میں — عبث نہ کھو عزیز جان اُنکی دھن میں بیخبر

امیر ہو، غریب ہو، فقیر ہو، کہ شاہ ہو — ہر ایک اُنکا شیفتہ ہی، بزم کائنات میں
ذرا بھی عقل و ہوش ہو تو کیوں کوئی تباہ ہو — میسر آئی ہی کسے یہ نعمت اس حیات میں

ملیگی بعد مرگ ہی، اگر یہ چیز مل سکی — پھر اس دو روزہ زندگی میں کیوں ہی اُسکی جستجو
کہ گوشۂ قبور میں ملی ہے یہ جسے ملی — ہزار حیف کھوئی تو نے اپنی زندگی جو یوں

سکون کہتے ہیں جسے ہی ایک نام موت کا — یہاں سکوں کی آرزو بھی ہم نفس گناہ ہی
وہی رہا وہی جیا کہ جسنے کام کچھ کیا — کیا نہ جسنے کچھ یہاں وہ خوار ہی تباہ ہی

یہ شورشیں یہ ولولے ہی زندگی کی جان ہیں — سکوت اور سکون میں کہاں مزہ حیات کا
اُٹھ اور کر کے کچھ دکھا جو ہمتیں جوان ہیں — نہیں تو چھوڑ معرکہ یہ بزم کائنات کا

نہ بدرقہ کی فکر کر، نہ خوف مشکلات کا — جو سعی و محنت و عمل ترے رفیق راہ ہیں
ترا ثبات عزم خود کفیل ہے نجات کا — یہ نارسائیوں کے وہم تیرے بدخواہ ہیں

فریب راحت و سکوں نہ کھا جو کامگار ہی — شراب زہردار ہے یہ آدمی کے واسطے
نہ دام یاس و بیدلی میں آ جو ہوشیار ہے — عذاب خوشگوار ہے یہ زندگی کے واسطے

بہادروں سے چھین لی ہیں اس نے دل کی قوتیں — جمال راحت و سکوں عدوئے عقل و ہوش ہی
مبارزوں کی توڑ دی ہیں معرکوں میں ہمتیں — یہ دل پہ چھا گیا تو پھر نہ ہوش ہی نہ جوش ہی

کیا ضعیف اس نے عزم رستم نبرد کو — اسی نے کھوئیں عظمتیں کلاہ تاجدار کی
اسی نے دلمیں دی جگہ خیال گرم و سرد کو — اسی نے ڈھائیں طاقتیں سپاہ بیشمار کی

یہ رہزن حیات ہے یہ دشمن نشاط ہے — سنبھل! کچھ اپنی طاقت نہاں کو آشکار کر
قوی ہے تیرا عزم دل تو غم کی کیا بساط ہی — بہا کے اپنا خون اس زمیں کو لالہ زار کر

الہ آباد کی اتحاد کانفرنس کے فیصلے

مسلم مطالبات کی مزید تصریح

قومی حکومت

اس کانفرنس کی پختہ رائے ہے کہ ہندوستان کی ضروریات کو پورا کرے۔ اور باشندگان ہند کی آئندہ فلاح وبہبود کا یقین دلانے کیلئے یہ امر لازمی ہے کہ مرکز میں ایسی حکومت قایم کی جائے جو پوری طرح باشندگان ہند کے سامنے ذمہ دار ہو اور جسے قومی حکومت کے تمام حقوق حاصل ہوں اس لئے یہ کانفرنس مطالبہ کرتی ہے کہ حکومت ہند پر بشمول فوج و تعلقات خارجہ و مالیات ہندوستانی باشندوں کو اقتدار دیا جائے اور ایک قلیل مدت کیلئے جسکا تعین آئین میں کر دیا جائے صرف ایسے تحفظات قایم رکھے جائیں جن کا ہندوستان کے مفاد میں ہونا ظاہر و باہر ہو۔

صوبجاتی حکومتیں

صوبوں کی حکومتیں خود مختار ہوں گی اور مجلس مقننہ کے سامنے پوری طرح ذمہ دار ہوں گی۔

اختیارات مابقی

اختیارات مابقی کے متعلق اس پر اتفاق ہو گیا کہ مرکز اور صوبوں کے اختیارات کی فہرستیں نہایت تفصیل کیساتھ بنا دی جاویں گی اور مرکزی حکومت کو صوبوں کے اختیارات واپس لینے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ جو اختیار خاص طور پر کسی فہرست میں موجود نہ ہوگا وہ دوسرے اختیارات سے تعلق اور مناسبت کے اعتبار سے تقسیم کیا جائے۔ جن اختیارات پر شبہات پیدا پیدا ہوں گے اُن کے متعلق آخری فیصلہ سپریم کورٹ کے دائرہ اختیارات میں ہوگا وزی مزدوری کے موقع پر جب جب تک کہ درمیانی امتناعی یا قطعی احکام حاصل نہ کر لیے جائیں مرکزی حکومت کی رائے غالب رہے گی۔

اس پر بھی اتفاق ہو گیا کہ فہرستیں تیار کرنے کیلئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔

مذہب، تمدن اور پرسنل لاز کا تحفظ

(۱) دستور اساسی میں بنیادی حقوق کے متعلق جو دفعات ہوں گی۔ اُن میں لازمی طور پر متعلقہ ملتوں کیلئے یہ ضمانت شامل ہوگی کہ اُن کا کلچر، زبان، رسم الخط، تعلیم، بشمول سرکاری امداد، مذہبی عقائد، مذہبی اعمال، اور مذہبی اوقاف محفوظ ہونگے

(۲) پرسنل لاز کے تحفظ کیلئے دستور اساسی میں مخصوص دفعات داخل کی جائیں گی۔

(۳) مختلف صوبوں کی اقلیتوں کے سیاسی اور دیگر حقوق کا تحفظ سپریم کورٹ کے دائرہ اختیارات میں شامل ہوگا۔

(نوٹ، اس قسم کے مقدمات کیلئے جو طریق کار مقرر کیا جائیگا وہ عاجلانہ ہوگا۔)

(۴) کسی ملت کے پرسنل لاز میں ترمیم نہ کی جاسکے گی۔ بجز اس کے کہ کوئی ملت مجلس مقننہ میں اپنے نمائندوں کے ذریعہ یا کسی اور طرح خود اس خواہش کا اظہار کرے اور رائے عامہ ان نمائندوں کی حمایت پر ہو

(۵) مسلمانوں کے جو پرسنل لاز اسوقت برطانوی ہند میں نافذ ہیں اُن کے اندر کوئی تبدیلی نہ ہو سکے گی بجز اس کے کہ وہ تبدیلی اسلامی اصولوں کے ماتحت ہو۔

(۶) اگر کوئی ایسا مسودۂ قانون منظور ہو گیا کہ جسکے متعلق کسی مجلس مقننہ میں کسی ملت کے ۲/۳ نمائندوں کی یہ رائے ہو کہ اُن کے مذہب یا مذہبی معاشرت پر اثر انداز ہوتا ہے یا جس کے متعلق مجلس مذکور کے ۲/۳ اراکین کا یہ خیال ہے کہ

(بقیہ مضمون صفحہ ۹ پر ملاحظہ فرمائیے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
بمال پر توحق عزم مستقل میں ہے — زبان پر بھی جو تیرے لیں ہے
ہفتہ وار
صداقت
جلد ۱۶ | کان پور- چہار شنبہ- ۲۸ر دسمبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۴۹

تیسری گول میز کانفرنس ختم ہوگئی

سر سیموئل ہور وزیر ہند نے تیسری گول میز کانفرنس کو ختم کرتے ہوئے جو آخری تقریر ارشاد فرمائی ہے اُس کو ہم کسی دوسری جگہ درج کر رہے ہیں۔

صاحب وزیر ہند کی تقریر کا یہ حصہ مسلمانوں کیلئے ضرور امید افزا ہے کہ آپ نے اس کا صاف الفاظ میں اعلان کردیا کہ حکومت نے قطعی فیصلہ کرلیا ہے کہ سندھ کو علیٰحدہ صوبہ بنادیا جائے گا اور مرکز میں مسلمانوں کو ۳۳⅓ فیصدی نیابت دیدی جائے گی۔ مگر اس تقریر سے کانفرنس کی کارروائیوں کے متعلق کوئی رائے قایم کرنا مشکل ہے۔ البتہ ہندوستانی مندوبین نے کانفرنس کی کارروائیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے جن خیالات کا اظہار کیا ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ جن مایوس کن حالات کی موجودگی میں یہ کانفرنس شروع ہوئی تھی۔ نتیجہ کے لحاظ سے کانفرنس اُتنی مایوس کن نہیں ثابت ہوئی۔

خدا کا شکر ہے کہ برطانوی اور ہندوستانی مندوبین نے اشتراک عمل سے کانفرنس کو ناکامیاب نہیں ہونے دیا جس کیلئے اہل ہند کو ان کا ممنون ہونا چاہئے۔

مگر ہماری رائے ہے کہ قرطاس ابیض کی اشاعت سے قبل کانفرنس کے متعلق کوئی صحیح رائے قایم نہیں کیجاسکتی بہرحال ہم کو امید ہے کہ قرطاس ابیض اہل ہند کی خواہشات کو ضرور کسی حد تک پورا کرسکے گا۔

ذیل میں ہم ہندوستانی مندوبین کی رائے کا خلاصہ درج کرتے ہیں:۔

مسٹر کیلکر نے گول میز کانفرنس کے نتائج پر تبصرہ کرنے میں اظہار افسوس کیا جس کی ترکیب میں وہ خود شامل تھے۔ بہر حال اُن کا خیال ہے کہ نتائج اتنے بُرے نہیں جتنا کہ وہ اس وقت سمجھتے تھے جب کہ انہوں نے شرکت کانفرنس کا دعوت نامہ قبول کیا لیکن نتائج اتنے بہتر نہیں ہیں جتنے وہ خواہشمند تھے

مسٹر غزنوی نے کہا کہ اس میں شک نہیں کہ سب سے زیادہ اہم وہ استحکام تھا جو مسلمانوں نے آخر وقت تک قایم رکھا۔ فرنچائز کی تجاویز مرکز اور صوبجات کے...... تعلقات کے باعث اب مسلمانوں کیلئے نسبتاً زیادہ قابل قبول ہیں۔ مسلمانوں نے اپنے نقطۂ نظر کی تشریح کردی اور کسی غلط فہمی کی گنجایش باقی نہ رہی۔ مسلمانوں نے آئین وامن کے قابل قبول فیصلہ پر پہونچے ہیں بھی امدادی مسلمانوں کے متحدہ کام کا نتیجہ یہ ہوا کہ آئین وامن کے سلسلہ میں پنجاب وبنگال جو بقیہ ہندوستان سے مختلف طرز عمل اختیار کرنا چاہتے تھے۔ اُسے شکست ہوگئی۔

سر اے۔ پی۔ پیٹرو نے کہا کہ ابھی بہت بڑا حصہ ایسا باقی ہے جہاں سمجھوتہ نہیں ہوسکا۔ بہر حال وہ اس جذبہ سے مطمئن ہیں کہ جس سے کانفرنس نے کام کیا آیندہ دستور اساسی جس بنیاد پر قایم ہوگا۔ وہ اب صاف کردی گئی ہے

دفاع اور مالیات کے متعلق سر سیموئل ہور کا بیان قطعی تھا شروع سے آخر تک سر سیموئل ہور باعث امداد رہے ہندوستان کے سیاسی خیالات کے تمام طبقات میں مصالحت کیلئے فوری قدم اُٹھانے کی ضرورت ہے۔

سر آغا خاں نے سر سیموئل ہور کی خدمات کی اور مساعی کی تعریف کی اور خاص انداز میں ہدیہ تبریک پیش کیا اور کہا کہ گول میز کانفرنس کا تیسرا اجلاس تاریخ میں یادگار رہے گا۔ اور اشتراک عمل اور یکجہتی کا اعتراف کیا۔ جو کہ مختلف ڈیلی گیٹوں میں رہا ہے سر آغا خاں نے امید ظاہر کی کہ ایکٹ بہت جلد پاس ہوجائے گا۔ جس سے دنیا کی سیاست میں اہم انقلاب آجائے گا۔

سر تیج بہادر سپرو نے کہا کہ ابھی تک تصویر کی تکمیل نہیں ہوئی ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ سر سیموئل ہور مرکز میں ذمہ داری کے متعلق محسوس کرتے اور جانتے ہیں کہ اس کے بغیر خود مختاری تباہ ہوجائے گی۔

سیاسی اسیروں کی رہائی کے متعلق سر سپرو نے کہا کہ اگرچہ سر سیموئل ہور نے کوئی باقاعدہ وعدہ نہیں کیا لیکن امید ہے کہ گورنمنٹ بہت حد تک مصالحانہ پالیسی کی مصلحت کا احساس کرے گی میں اب بھی کہتا ہوں کہ آئین میں فیڈریشن کی تاریخ کا تعین ہونا چاہیئے اور یہ سیاسی یا آئینی طور پر مشکل بھی نہیں ہے میرے خیال میں ڈیفنس کے متعلق سر سیموئل ہور کا بیان تسلی بخش نہیں ہے اگرچہ انہوں نے ہمارے خیالات کا چند امور کے متعلق احساس ضرور کیا ہے بہر حال اس سے نہ میں پُر اُمید ہوں اور نہ مایوس میں اسوقت یہی دیکھنا چاہتا ہوں کہ ابھی تک گفت وشنید اور مصالحت کا دروازہ بند نہیں ہوا ہے۔

الہ آباد اتحاد کانفرنس

الہ آباد اتحاد کانفرنس کا پہلا اجلاس بہتر نتائج کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا۔ اور سوائے بنگال کے تمام مسائل طے ہوگئے۔ ہم کو افسوس ہے کہ بنگال کے ہندوں نے جس فراخدلی کا ثبوت پہلی اتحاد کانفرنس میں دیا تھا وہ اُس پر قایم نہ رہ سکے۔ جس کی وجہ سے بنگال کا مسئلہ الجھ گیا۔ اور اس کانفرنس میں طے نہ ہوسکا۔

پنڈت گوبند مالویہ سکریٹری اتحاد کانفرنس نے اعلان کیا ہے کہ ۲۷ر دسمبر کو کلکتہ میں کانفرنس کا ماتحت اجلاس منعقد ہوگا۔

ہم کو امید ہے کہ بنگال کے ہندو اس ماتحت اجلاس میں بنگال کے مسئلہ کو ضرور طے کردیں گے اور اُس کے بعد متفقہ طور پر اہل ہند کی خواہشات حکومت برطانیہ کے سامنے پیش کی جاسکیں گی۔

روزنامہ زمیندار

ہم کو یہ معلوم کرکے نہایت افسوس ہوا کہ موقر معاصر "روزنامہ زمیندار" لاہور نے ۶ ماہ قبل جو ۲ ہزار کی ضمانت داخل کی تھی اُس میں سے حکومت پنجاب نے ۲ ہزار روپیہ ضبط کرلیا معاصر موصوف کیلئے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ اس کی ساری زندگی اسی مشغلہ میں گذری ہے اور تقریباً ہزاروں روپیہ اُس نے ضمانت کے سلسلہ میں حکومت پنجاب کے نذر کیا ہے۔

البتہ ضبطی ضمانت کی وجہ جو قرار دی گئی ہے وہ ضرور زیادہ تعجب انگیز ہے۔ کہا جاتا ہے کہ زمیندار کے ہفتہ وار انگریزی ایڈیشن میں ایک مضمون شایع ہوا تھا جمیں پولیس کی زیادتیوں اور ہندوستانی پولیس کے ساتھ غیر منصفانہ سلوک کی شکایت کی گئی تھی۔

اگرچہ یہ مضمون ہم نے نہیں دیکھا ہے مگر بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس مضمون کا مقصد پولیس کی اصلاح تھی نہ کہ حکومت کے خلاف۔ اس صورت میں ضمانت کا ضبط کرنا انصاف کے خلاف ہے۔

ہم کو امید ہے کہ اگر کارکنان زمیندار اس کے متعلق حکام بالا کو توجہ دلاویں تو شاید یہ حکم منسوخ ہوجائے۔

بہرحال ہم کو یہ سن کر خوشی ہوئی کہ کارکنان روزنامہ زمیندار نے یہ طے کرلیا ہے کہ دو ہزار روپیہ داخل کرکے اُسکی زندگی کو قایم رکھا جائے گا۔

انتخاب چیرمینی جلد ہو؟

سید احمد حسین اور بابو دوارکا پرشاد سنگھ کی تحریک وتایید سے گذشتہ میونسپل بورڈ کے جلسہ میں ایک رزولیوشن پاس ہوا ہے کہ نئے چیرمین کے انتخاب کی تاریخ حکومت کو بہت جلد مقرر کرنا چاہئے

پھانسی کی سزا مولوی ضیاء الحسن صاحب ایڈیشنل ڈسٹرکٹ سشن جج صاحب کی عدالت سے کلوسا کن ڈیرا الور کو قتل کرکے لوٹنے کے الزام میں پھانسی کی سزا دی ہے

ینگ مسلم ایسوسی ایشن ینگ مسلم ایسوسی ایشن کے کارکنان نے یہ طے کیا ہے کہ گذشتہ فساد کانپور میں جو مساجد شہید ہوئی ہیں یا اُن کو نقصان ہو چکا ہے اُن کی مرمت یا تعمیر ضرور ہوجانا چاہیئے چنانچہ اس کے مشورہ کے کیلئے مسلمانان کانپور کا ایک عام جلسہ ۲۸ر دسمبر ۶ بجے رات کو حافظ ہدایت حسین صاحب کے بنگلہ پر کیا جانا طے ہوا ہے

ناجائز شراب انسپکٹر صاحب آبکاری نے گنگا گھاٹ پر تین نوجوانوں کو گرفتار کیا جنکے پاس سے ناجائز شراب اور تاڑی برآمد ہوئی ہے

یوروپین لیڈی کی موت! ایک نوجوان یوروپین لیڈی جو کہ گھوڑے کی سواری میں نہایت مشاق تھی اور کئی ریسوں میں انعام پاچکی تھی وفات ہوگئی ہے۔ جنازہ میں یوروپین اور ہندوستانیوں نے شرکت کی۔

پکٹنگ منارام بوٹارام تاجران بدیشی کپڑہ کی دوکان پر پکٹنگ کے جرم میں پولیس نے گنگا سنگھ کو گرفتار کرلیا ہے

گائے کے دو بچہ ڈاکٹر گرجا شنکر ساکن بڑکا پور کی گائے کے دو بچہ پیدا ہوئے ہیں جو دونوں زندہ ہیں اور دونوں گائے کا دودھ پیتے ہیں۔

آئینۂ کانپور

انتخاب چیرمینی میونسپل بورڈ کی چیرمینی کا انتخاب ۱۰ر دسمبر کو ہوگا اور اس جلسہ کی صدارت مسٹر جے۔ ڈبلو الاب ڈسٹرکٹ وسشن جج کانپور فرمائینگے

نامزد ممبران ہم کو نہایت تعجب ہے کہ اس وقت تک حکومت نے گورنمنٹ نامزد ممبران کے ناموں کا اعلان نہیں کیا ہے بہرحال امید کیجاتی ہے کہ ۳۱ر دسمبر یا ۱۲ر جنوری کے گزٹ میں گورنمنٹ نامزد ممبران کے ناموں کا اعلان ہوجاے ہوگا۔

مسٹر چنتامنی گذشتہ ہفتہ مسٹر چنتامنی ایڈیٹر لیڈر الہ آباد تشریف لائے تھے کہا جاتا ہے کہ آپ کی تشریف آوری کی وجہ یہ تھی کہ رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ اور بابو برجندر سروپ میں چیرمینی میونسپل بورڈ کے متعلق تصفیہ کرادیں۔

جیلر صاحب کا تبادلہ خان بہادر محمد امانت اللہ صاحب جیلر ۵ر دسمبر کو بذریعہ موٹر فیض آباد تشریف لےگئے۔ آپ کو الوداع کہنے کیلئے متعدد احباب موجود تھے۔ خان بہادر صاحب کی جگہ خانصاحب منشی واحد علی صاحب تشریف لائے ہیں۔ ہم کو امید ہے کہ خانصاحب واحد علی صاحب بھی رحم دل اور ہر دلعزیز ثابت ہونگے

مسلم پوسٹ وٹیلیگراف یونین؟

۲۵ر و ۲۶ر دسمبر کو آل انڈیا مسلم پوسٹ وٹیلیگراف یونین کا اجلاس زیر صدارت سید ظہور علی صاحب بار ایٹ لا آف لکھنؤ منعقد ہوا۔ جمیں مختلف اضلاع سے متعدد نمایندگان نے شرکت کی۔

کانفرنس میں پوسٹ اور ٹیلیگراف کے مسلمان ملازمین کے حقوق کے تحفظ کی متعدد تجاویز پاس ہوئیں اور اعلیٰ افسران کے سامنے شکایات بھیجنے کی یادداشت بھی مرتب کی گئی۔ کانفرنس کے مقررہ صدر حاجی محمد حسین صاحب بار ایٹ لا آف الہ آباد بیمار ہونے کی وجہ سے تشریف نہ لاسکے جسکا یونین کو افسوس ہے۔

مسلم یونین کا اجلاس ۲۵-۲۶ اور ۲۷ر دسمبر کو زیر صدارت جناب چودھری ذوالفقار حیدر صاحب رئیس مجھن پور مسلم یونین کے اجلاس منعقد ہوئے۔

حافظ محمد صدیق صاحب صدر مجلس استقبالیہ نے مسلم یونین کے اغراض ومقاصد کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ یونین کا مقصد اولین یہ ہے کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے درمیان منافرت اور مغائرت کو دور کرکے اور مذہبی و نزاعی امور کو نظر انداز کرکے ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی کوشش کیجائے تاکہ موجودہ زمانہ کی ضروریات سے مسلمان پیچھے نہ رہ سکیں۔

چودھری ذوالفقار حیدر صاحب صدر اجلاس نے شیعہ وسنی مسلمانوں کی مشترکہ انجمن اور اُس کے اغراض ومقاصد سے اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے پوری امداد کا وعدہ فرمایا اور کامیابی کیلئے دعا کی۔

گرفتاری مقدمہ سازش دہرہ دون کے سلسلہ میں پولیس نے مسٹر اکار ناتھ وشو پرشاد کو گرفتار کرلیا ہے

ٹرام بند ہوجائیگی خبر ہے کہ ۱۰ر مارچ ۱۹۳۳ء سے ٹرام کا چلنا بند ہوجاوے گا۔

تیسری گول میز کانفرنس میں وزیر ہند کا اعلان

سندھ اور اڑیسہ کے علیحدہ صوبہ بنانے کا قطعی فیصلہ!

لنڈن ۲۴ دسمبر۔ آج صبح قصر ولیسٹ منسٹر میں آفتاب موسم سرمائی کی خشک شعاعیں ضوافشاں تھیں گول میزی مندوبین سخت سردی کے باوجود نہایت خوش وخرم تھے اور چہرہ پر نہایت بشاشت نظر آتی تھی۔ کارروائی کاروباری طریقہ پر ہوئی ضابطہ ورسم کی پابندی کا خیال نہ تھا۔ یہ تیسری گول میز کانفرنس کی نمایاں خصوصیت رہی ہے۔ مندوبین سگریٹ کے دھوئیں اڑا رہے تھے اور سرسموئیل ہور وزیر ہند ایک یونیورسٹی لیکچرار کے لب ولہجہ میں اہم ترین اعلان کر رہے تھے۔ مندوبین میں سر تیج بہادر سپرو کی حالت قابل دید تھی۔ آپ نہایت سنجیدگی ومتانت کے ساتھ وزیر ہند کے ایک ایک لفظ کو سن رہے تھے۔

ملک معظم کا پیغام

لارڈ سینکے نے گول میز کانفرنس کے اس آخری اجلاس کی صدارت کی اور کارروائی کا آغاز ملک معظم کے پیغام سے کیا جو حسب ذیل ہے:۔

گول میزی مندوبین! آپ نے اپنے کانفرنس کی خاتمہ پر میری نسبت جن وفادارانہ الفاظ کا اظہار کیا ہے اُس کا میں مخلصانہ طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ آپ کے سامنے جو مسئلہ تھا وہ قریبی غور وخوض کے بعد کس قدر مشکل ثابت ہوا ہے اور میں آپ کے مباحث کی روداد کا نہایت دلچسپی سے مطالعہ کرونگا یہ امر موجب اطمینان ہے کہ نیک نیتی کا جذبہ جو اس موسم میں انسانوں کے قلوب میں سب سے زیادہ نمایاں ہے آپ کے تمام جلسوں میں موجود رہا اور میں یقین کرتا ہوں کہ آپ کی مساعی ایک ایسے اشتراک عمل کی توثیق کا باعث ثابت ہوں گی کہ جنکی قوت اور استقلال میری تمام رعایا کے لئے اتنی زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ سال نو میں جناب کی فلاح وبہبود کیلئے میں اپنی بہترین خواہشات کے ساتھ میں آپ کو الوداع کہتا ہوں۔

مندوبین وجملہ حاضرین نے کھڑے ہو کر اس پیغام کو سنا۔

سرسموئیل ہور کی تقریر

شاہی پیغام کے بعد سرسموئیل ہور وزیر ہند نے کانفرنس کو مخاطب کیا اور کہا کہ وہ تعاون کیلئے بہت زیادہ متفکر ہیں۔ آپ نے وعدہ کیا کہ سر تیج بہادر سپرو نے گاندھی جی ودیگر اسیران سیاسی کی رہائی کیلئے جو اپیل کی ہے اس پر میں پوری طرح غور کرونگا۔ آپ نے کہا کہ کانفرنس نے اُس میدان کی از سر نو حدود بندی کردی ہے جس پر دستور قائم کیا جائے گا۔ کانفرنس نے جملہ مندوبین کے درمیان جدید تعاون پیدا کردیا ہے جو عمارت کو جلد از جلد مکمل دیکھنے کا عزم رکھتے ہیں۔

سرسموئیل ہور نے محسوس کیا کہ وفاق ہند کی اجرا کی تاریخ مقرر کرنے کی راہ میں مشکلات حائل ہیں لیکن آپ نے وعدہ کیا کہ حکومت ہر رکاوٹ کو جلد از جلد دور کرنے میں امکانی کوشش کرے گی۔ آپ نے کہا کہ حکومت نے قطعی طور پر فیصلہ کرلیا ہے کہ سندھ اور اڑیسہ دونوں کو علحدہ صوبہ بنا دیا جائے آپ نے یہ بھی ظاہر کیا کہ دفاع کے متعلق ہندوستانیوں کی پریشانیوں کو دور کرنے کیلئے بھی حکومت کچھ حد تک جانے کیلئے تیار ہے

سرسموئیل ہور نے کہا مسٹر لارڈ چانسلر آج ہم موجودہ حالات میں گول میزی دوستانہ جذبہ کو تازہ کرنے کی سعی ختم کر رہے ہیں۔ اس جذبہ کی شاہ ارتھر نے بنیاد ڈالی تھی اور اس شاہی توشہ خانہ کی مقابل دیوار پر وہ لٹکی تصویر نظر آرہی ہے۔ ہم اپنی کوششوں میں ناکام رہے ہیں دوسرے لوگ ہماری مثال کی تقلید کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ چند ہفتے گذرے کہ ایک سرکردہ امریکن میرے پاس آیا اور مجھ سے

ہمارے کام کے متعلق تفصیلات دریافت کرنے کی درخواست کی بظاہر وہ جزیرہ فلپائن کے لئے ایک گول میز کا تجربہ کرنے کی تجویز کر رہا ہے۔ اگر کوئی ہماری نقل کرے تو یقیناً ہم اپنے عمل پر فخر کرسکتے ہیں۔ اور اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہم جس تجربہ میں مشغول تھے اُسکا دنیا کے ہر گوشہ سے نہایت ہمدردانہ اور ہمدردانہ توجہ کیساتھ مطالعہ کیا گیا ہے۔

آج ہم اپنے گذشتہ کام پر غور کر رہے ہیں کل ہم آئندہ قدم پر نظر کر رہے ہوں گے۔ جہاں تک ماضی کا تعلق ہے ہم نے خالی میدان میں فضول جستجو نہیں کی ہے ہم نے ہوائی قلعہ کے بنانے کی کوشش نہیں کی ہے ہم نے فرانسی انقلاب میں سائز کی مانند کاغذی دساتیر پیدا کرنے کی سعی نہیں کی ہے از ابتدا تا انتہا دنیا کے سخت حقائق نے جن کو ہم جانتے ہیں ہمارا احاطہ کئے رکھا ہے ہم کو تین حصہ داروں کے مطالبات کی مفاہمت کا مقابلہ کرنا پڑا ہے۔ جو نسلاً بعد نسلاً ایک معاہدہ میں متحد ہیں۔ جس کے نتائج نہایت وسیع اور دوررس ہے برطانیہ عظمیٰ ایک جانب اور ہندوستانی ہند دوسری جانب حصہ دار ہیں۔ اور اب اتحاد وارتباط کا نیا رشتہ دریافت کیا گیا ہے

وفاق ہند کی حمایت

پچھلی گول میز کانفرنس کی عظیم کامیابی یہ تھی کہ اس نے پہلی مرتبہ ــ اور میں یہ یقین کرتا ہوں کہ دائمی طور پر یہ اصول قائم کیا کہ جدید رشتہ وفاق ہند کا رشتہ ہونا چاہئے جس میں تینوں جماعت کے حقوق کا پورا تحفظ کیا گیا ہو میں یقین کرتا ہوں کہ تاریخداں یہ کہیں گے کہ یہ فیصلہ برطانی سلطنت کی تاریخ میں انقلابی دور تھا۔ آج ہم کو اظہار تشکر کیا تھا ان ممبران کو یاد کرنا چاہئے کہ جنہوں نے اس مقصد کو عملی سیاست کے میدان میں حاصل کرنے کیلئے کوشش کی ہیں بالخصوص مہاراجہ بیکانیر کو یاد کرنا چاہئے جو میرے خیال میں سب سے پہلے والئی ریاست تھے جنہوں نے اس سلسلہ میں اپنے خیالات کا اثر کانفرنس پر ڈالا ہیں سر تیج بہادر سپرو کو بھی یاد کرنا چاہئے جو ــ اگر مجھے یہ کہنے کی اجازت ہے۔ سب سے پہلے ممبر کانفرنس تھے۔ جنہوں نے اس عظیم مقصد کی مشکلات کو محسوس کیا اور جنہوں نے ابتدائی زمانہ میں کسی اور ممبر کانفرنس کی نسبت وفاق کے بارہ میں بہت زیادہ تفصیلی گفتگو میں حصہ لیا۔ دوسری گول میز کانفرنس سخت مشکلات کے مقابلہ میں جمع ہوئی ایک جانب تو ہم عالم گیر اقتصادی نازک صورت میں مبتلا تھے اور دوسری جانب حکومت کی تبدیلی اور ہونے والے عام انتخابات کا مقابلہ کر رہے تھے ان چیزوں نے ہماری سرگرمیوں میں بڑی مشکلات پیدا کیں۔

فرقہ وارانہ مسئلہ کی مشکلات

لیکن ایک تیسری مشکل بھی تھی وہ مشکل ایک فرقہ وارانہ مسئلہ کی تھی ہم نے دیکھا کہ گذشتہ سال ہر بہترین خواہش کے باوجود بھی فرقہ وارانہ مشکل کی چٹان کے مقابل لایا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ گذشتہ سال کانفرنس کی ایک حقیقی کامیابی یہ تھی کہ اُس نے تحقیقات کا سلسلہ شروع کردیا جس میں سب سے زیادہ اہم وہ مفصل تحقیقات تھیں جو حکومت کے فرقہ وارانہ تصفیہ کا باعث ہوئیں۔ ان میں ان کمیٹیوں کی رپورٹیں بھی شامل تھیں جو گذشتہ سال ہندوستان گئیں یعنی لارڈ لوتھین کی کمیٹی مسٹر ڈیوڈسن کی کمیٹی اور مارڈ یوسٹس پرسی کی کمیٹی اور مجھے پورا یقین ہے کہ ان کمیٹیوں کے کام کے بغیر جو بادل ناخواستہ لیکن ناگزیر طور پر حکومت کو کرنا پڑا اجباری بحث و تحقیق اس سال بالکل غیر ممکن اور غیر مفید ہوتی۔

اب میں اس کانفرنس کے کام پر بحث کرتا ہوں اور میں نتیجہ کا فیصلہ دو فقروں میں بیان کردوں گا۔ سب سے پہلے تو میں یہ بیان کرونگا کہ ہم نے وسیع خطوط میں اس میدان کی حد بندی کردی ہے جس پر مستقبل کے مختلف حصص کی سرگرمیوں کی حدود زیادہ تفصیل کیساتھ قائم کی ہیں دوسرے یہ کہ میں اس نتیجہ کو پہلے اہم نتیجہ سے بھی زیادہ اہم خیال کرتا ہوں اور میں یقین کرتا ہوں کہ اس ہم سب میں ایک جذبہ تعاون پیدا کردیا ہے جو ایک ایسی عمارت کو دیکھنے کا عزم رکھتا ہے جو اس میدان کی تعمیر کی جائے گی جسکا ہم نے خاکہ تیار کیا ہے۔ اور جو خود مکمل ہے اور جلد از جلد مکمل ہو جائے گی۔

میں نے ابھی کہا تھا کہ ہم نے میدان کا نقشہ تیار کرلیا ہے۔ چند مثالوں کے ذریعہ جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں اُس کی تشریح کرنے کی اجازت دیجئے۔ میں آئینی عمارت کے بالترتیب حصوں کو لوں گا۔ میں اُس حصہ سے آغاز کر رہا ہوں جو ہندوستانی ہند یعنی ہندوستانی ریاستیں وفاق میں لیں گی۔ ہم نے اُن کے بارے میں یہ چیز بالکل صاف کردی ہے کہ معاہدہ جات اور دفعہ داریاں ہمارے اور اُن کے درمیان طے ہوتی ہیں۔ اُن کی نسبت کوئی خطرہ نہیں ہے میں امید کرتا ہوں کہ میں نے یہ صاف کردیا ہے کہ بالا دستی کی عام اصطلاح میں جو مسائل آتے ہیں وہ فیڈرل اسکیم میں ہرگز شامل نہیں کیے جائیں گے۔ میں یہ بھی خیال کرتا ہوں کہ ہم نے اس تحقیقات میں کچھ ترقی کرلی ہے جس کی صدارت لارڈ ڈاروِن نے اس ہفتہ میں ایک روز کی تھی۔ اور جس ان طریقوں پر غور کیا گیا تھا جن کے ماتحت ریاستہائے ہند وفاق میں شریک ہونے پر رضامند ہو سکتی ہیں۔

چلتے چلتے میں یہ کہدینا چاہتا ہوں کیونکہ میں یقین کرتا ہوں کہ اس سے ہمارے آئندہ مباحث میں یہاں بھی اور ہندوستان میں بھی مدد ملے گی۔ کہ ہم موثر وفاق کا مطلب ہمیشہ یہ لیتے ہیں کہ اُسمیں ریاستوں کی معقول تعداد شریک ہو اور بحالت موجودہ کم از کم نصف ریاستیں اور کم از کم نصف آبادی کو اس تعریف کی قسم سمجھیں گے جو ہمارے دل میں ہے اب میں وفاق اور اُس کے اعضاء پر بحث کرتا ہوں یہاں بھی یقین کرتا ہوں کہ ہم نے مرکز وصوبجات اور ریاستی اعضاء کے درمیان میدان کی حدود بندی کرنے میں بہت زیادہ ترقی کی ہے ہم نے وفاقی اور غیر وفاقی سرگرمیوں کی فہرست کا نہایت غور سے مطالعہ کیا ہے اور پہلے کی نسبت بہت زیادہ اتفاق حاصل کرلیا ہے۔ اب یہ چیز بالکل صاف ہے کہ وفاقی عمارت کے تینوں حصوں کی سرگرمیوں کی قطعی حدود بندی ہوگی۔ آج میں تفصیلات میں نہیں پڑنا چاہتا ہوں کہ تقسیم اختیارات کمیٹی کی رپورٹ آپ کو اور دنیا کو یہ بتادے گی کہ ہم نے اس جانب کتنی زیادہ ترقی کی ہے۔

وفاق ہند کا مسئلہ مالیات

وفاق ہند کے مالیات کا مسئلہ نہایت مشکل ہے لیکن وفاقی سرگرمیوں کے میدان میں نہایت اہم بھی ہے۔ بدقسمتی سے ہم اس مسئلہ پر ایسے وقت میں غور وخوض کر رہے ہیں جبکہ دنیا چاروں طرف سے پریشانیوں میں گھری ہوئی ہے اس نازک وقت میں دنیا کی کسی حکومت کے پاس اسقدر روپیہ نہیں ہے کہ وہ اپنی ضرورتوں کو پورا کر سکے میں خیال کرتا ہوں کہ میں یہ وعدہ کرسکتا ہوں کہ وفاق ہند کے مالیات کے مسئلہ میں بھی ہم نے کچھ ٹھوس ترقی کرلی ہے اگرچہ میں اسے تسلیم کرنے سے انکار نہیں کرسکتا کہ اختلافات ضرور ہیں انہیں ہمیں دور کرنا ہے مالیات کے مسئلہ میں بلا کسی اختلاف کے متحد ہو جانا تقریباً غیر ممکن ہی ہوتا ہے۔ میں لارڈ پیل سے عرض کرونگا کہ مالیات کے سلسلہ میں شروع شروع تو ہمیں مشکلات کا سامنا ضرور کرنا پڑے گا۔ لیکن کچھ عرصہ بعد اسکا انتظام نہایت خوش اسلوبی سے ہو سکیگا۔ ہم لارڈ پیل اور اُن کی کمیٹی کے بہت ممنون ہیں کہ انہوں نے ہمارے لئے ایک اہم کام سرانجام دیا میں کہہ سکتا ہوں کہ انہوں نے جو کچھ کیا ہے اُس سے حکومت کو بڑی مدد ملی ہے۔ اور وہ حکومت ہند اور ہندوستان کی صوبائی حکومتوں کے مشورہ سے جلد سے جلد مالیات کے متعلق فیصلہ کرسکے گی

وفاق ہند کے مالیات کے مسئلہ کے بعد اُس کی ایوان کی جماعت اور اُس میں نشستوں کی تقسیم کے مسائل آتے ہیں اس سلسلہ میں صاف طور سے میں یہ عرض کردینا چاہتا ہوں کہ وفاقی ایوان کو جماعت کے متعلق مجھے توقع تھی کہ ہم بہی زیادہ چیزوں پر متفق ہو سکیں گے اگرچہ گذشتہ چند ہفتہ کے دوران میں ایسا ہونا ممکن نہ ہوا۔ ہم پر یہ واضح ہو گیا ہے کہ ابھی بہت سے اختلافات ہیں جنھیں ہمیں دور کرنا ہے۔ اختلافات نہ صرف برطانی ہند اور ریاستہائے ہند کے درمیان ہیں بلکہ بڑی اور چھوٹی ریاستیں بھی آپس میں متفق نہیں ہیں۔ نیز ایوان والیان ریاست میں بھی اختلافات ہیں۔

مجھے پورا یقین ہے کہ ہمیں اُس چیز کے مستقبل قریب میں فیصلہ کرنا ہے آج میں یہ کہنے کی جرأت کرونگا کہ جہاں تک حکومت کا تعلق ہے ہم اس خیال پر پہنچے ہیں کہ ایوان ثانی کی تعداد خواہ کچھ بھی ہو گروہ بنانے کا کوئی طریقہ ضرور اختیار کرنا پڑیگا میں یہ اور کہونگا کہ ایوانوں کی جماعت کے متعلق ہندوستان میں ...... میں امید کرتا ہوں کہ مستقبل قریب میں ...

جو مباحث ہونے والے ہیں ہمیں اُن کا انتظار کرنا چاہئے میں امید کرتا ہوں کہ وہ کامیاب ہوں گے لیکن میں اس پر زور دونگا کہ یا تو متعلقہ جماعتوں کو جنکا اس مسئلہ سے براہ راست تعلق ہے اس نکتہ پر مستقبل قریب میں ضرور فیصلہ کردینا چاہئے ورنہ ہمیں اندیشہ ہے کہ ہمارے مستقبل مباحث کا بہت بڑا حصہ بڑی بڑی رکاوٹوں کا مقابلہ کرے گا۔ میں نے یہاں پھر آج یہ کہنے کی قطعی طور پر جرأت کی ہے کیونکہ میں متفکر ہوں کہ اس مسئلہ میں مذکورہ چیز آئندہ ترقی کی راہ میں رکاوٹ کا باعث نہ ہو۔ میں دیکھتا ہوں کہ کانفرنس کے متعدد ممبران کے قلوب میں یہ اضطراب پایا جاتا ہے اور یہ اضطراب کیساتھ میں ہمدردی رکھتا ہوں۔ کہ میں نے جو تفصیلات بیان کی ہیں وہ کہیں حل ہونے میں زیادہ وقت نہ لیں اور وفاق دور فاصلہ پر نہ جا پڑے۔ اور عملی سیاست میں حقیقت کی حیثیت سے باقی نہ رہے یہی بے چینی محسوس کرتے ہوئے سر تیج بہادر سپرو نے گذشتہ شب درخواست کی تھی کہ مسودہ قانون میں ایک قطعی تاریخ شامل کیجائے جب کہ وفاق کو معرض وجود میں آنا چاہئے وزیر ہند نے افسوس ظاہر کیا کہ وہ سر تیج بہادر سپرو کی درخواست منظور کرنے کے ناقابل ہیں۔

لارڈ سینکے نے وزیر ہند کے بعد تقریر کی اور برطانی مزدور جماعت اور انڈین نیشنل کانگرس کی عدم موجودگی پر افسوس ظاہر کیا۔ آپنے کہا کہ میں تو ان دونوں جماعتوں سے یہ کہونگا کہ یہاں ہم صلح کیلئے کوشش کر رہے ہیں تم خود جنگ کیلئے تیار ہو

لارڈ سینکے نے ہندوستانیوں کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے مقصد کی تکمیل کیلئے کوشش کرتے رہیں۔ اور ایک قابل عمل فقط اصلاحات قبول کرلیں۔ ہم نے وفاق کی راہ کو روشن کردیا ہے۔ کانفرنس میں نفاق کی نسبت اتفاق زیادہ رہا ہے۔ آخر میں آپنے والیان ریاست سے اپیل کی وہ شمولیت وفاق ہند کے متعلق فیصلہ میں تاخیر نہ کریں۔

نواب صاحب چھتاری کی میعاد میں توسیع

کلکتہ ۲۷ دسمبر۔ ایک کمیونک مظہر ہے کہ ہز مجسٹی شاہ جارج نے آنریبل کیپٹن نواب سر محمد احمد سعید خاں چھتاری کے سی آئی ای ایم بی ای رکن ایگزیکٹو کانسل صوبہ متحدہ کی مدت ملازمت میں یکم مئی ۱۹۳۳ء سے توسیع منظور فرمائی ہے۔

میونسپل الیکشن

از حضرت ایم اسلم

(سلسلہ کیلئے ۱۲ دسمبر کا پرچہ ملاحظہ فرمائیے)

صبح سب سے پہلا کام مرزا نے یہ کیا کہ شہر میں ڈونڈی پٹوا کر میونسپل الیکشن کیلئے کھڑے ہونے کا اعلان کروا دیا۔ دو محرر ووٹروں کی فہرست تیار کرنے کیلئے ملازم رکھ لیے۔ شام کو جب حاشیہ نشینوں کا دربار لگا تو الیکشن پروگرام تیار ہونے لگا۔

"کیوں بھائی" مرزا ادھر اودھر دیکھ کر بولے کچھ تم لوگوں کو بھی علم ہے کہ ہم نے نام خدا میونسپل الیکشن کی ٹھہرائی ہے کیا صلاح ہے آپ لوگوں کی۔"

"پیر و مرشد" ایک صاحب جو بٹیر پکڑے بیٹھے تھے بولے "یہ الیکشن ہے ہی کیا چیز بڑے بڑے اکھاڑے والوں کو مات دی ہے ہم نے تو۔ یہ دنگل ہی کیا ہے جو اکڑے اُسے ایک چپت لگوا دیجئے خود ہی راہ پر آجائے گا۔"

"میرے یار" ایک جو گوشہ ٹوپی والے نے کہا "کیا واہی تباہی بکے جا رہے ہو تم جانتے بھی ہو یہ عزت کا سوال ہے۔ چپتوں سے کام نہیں چلا کرتا۔"

"اور" مرزا صاحب بولے۔ "جیتے رہو خوب سمجھے اب تم ہی کچھ صلاح دو۔"

"پیر و مرشد" وہی کہنے لگا "سچ پوچھئے تو یہ ٹکوں کا کھیل ہے۔"

"ٹکے بھی اور تھوڑی منت خوشامد بھی" ایک اور نے کہا۔ "غریب اور امیر سبھی کا دروازہ کھٹ کھٹانا پڑیگا۔"

"بھیا" ایک اور بولا "ایسے معدے تو طعام علیہ السلام کی برکت سے سیر ہوا کرتے ہیں۔"

"برابر" پاس سے ایک فلسفی صورت والے بولے "حق بات کہی تم نے۔"

"فکر نہ کیجئے" مرزا صاحب کہنے لگے "چار پانچ ہزار بھی اٹھ جائیں تو پرواہ نہیں اور یہ جو آپ لوگ کہتے ہیں کہ لوگوں کے یہاں جانا بھی ہوگا تو اس کیلئے بھی ہم تیار ہیں لیکن اس پاجی جنو کمہار کے یہاں کبھی نہ جائیں گے۔"

ان لوگوں میں ایک منشی صاحب بھی تھے وہ چپکے بیٹھے سب کی سن رہے تھے مرزا اُن کی طرف دیکھ کر کہنے لگے "اے منشی جی آپ بھی تو کچھ کہئے۔"

حضرت" منشی بولے "جیسے آپ کھیل سمجھے ہیں وہ حقیقت میں کھیل نہیں۔ شیخ جی کا مقابلہ ہے اور وہ ایک مدت سے بلا مقابلہ ممبر ہوتے چلے آ رہے ہیں۔

"برابر" وہی فلسفی صورت والے پیر بولے! "حق بات ہے۔"

"اے یار!" مرزا نے ہنسکر کہا "برابر کی کیا رٹ لگا رکھی ہے تم نے۔ وقت آنے دو بالکل برابر کردیں گے تو ہاں صاحب! وہی جو گوشہ ٹوپی والے نے کہا "ہر روز دعوت بھی ہوا کرے گی۔ جہاں شہد ہوگا مکھیاں خود بخود آموجود ہوں گی۔

"اور جلوس بھی نکلا کریں گے"

"اور ہاں گانا ہے گا ہے طبلہ پر تھاپ بھی پڑنی چاہیے سنا نہیں! پازیب کی جھنکار بھی تو فتنہ محشر سے کم نہیں"

"برابر" فلسفی صورت والے پیر بولے "حق بات ہے"

اور مرزا نے ہنسکر کہا! اجی جب جیا ہو حاضر۔"

"خدا خوش رکھے ایک طرف سے آواز آئی "ارباب نشاط کے محلے بھی تو آپ ہی جیسے بزرگوں کے دم قدم سے آباد ہیں۔"

کچھ دیر پروگرام تیار رہا پھر یہ بزم احباب برخاست ہونے لگی۔ جب منشی جی بھی اٹھنے لگے تو مرزا نے کہا! اے منشی جی کہاں جاتے ہیں آپ" ذرا بیٹھئے تو سہی ابھی آپ سے تو بہت باتیں کرنی ہیں۔"

آخر میں جب سب جا چکے تو مرزا نے منشی جی سے پوچھا ان لوگوں کی باتیں تو آپ نے سن لیں اب فرمائیے کیا صلاح ہے آپ کی۔

"پیر و مرشد" منشی جی بولے "میر صاحب سے مشورہ کرنا چاہیے، بچوں کا کھیل نہیں ایک گرگ باراں دیدہ سے مقابلہ ہے آپکا حضرت کہیں بیٹھے بیٹھے جگ ہنسائی نہ ہو جائے"

"تو کیا ابھی چلئے گا؟"

"بسم اللہ" منشی جی نے اُٹھتے ہوئے کہا

جب یہ دونوں میر صاحب کے یہاں پہونچے تو اس وقت وہ اتفاق سے اکیلے ہی تھے چنانچہ جب تکلفات آداب و اُٹھک بیٹھک کے مراحل طے ہو چکے تو مرزا بولے ایک خاص مشورہ کیلئے حاضر ہوا ہوں

"ارشاد"

"اُسی کل والے قضیہ کے متعلق"

"قضیہ" میر صاحب نے حیران ہو کر پوچھا "کیا قضیہ"

"اجی میر صاحب" مرزا سر ہلا کر کہنے لگے، حد کردی آپ نے بھی شہر بھر میں تو چرچے ہو رہے ہیں اور آپ کو خبر نہیں" اور منشی جی نے کہا۔ "وہی میونسپل الکشن والا قضیہ ہے نا میر صاحب"

ہاں یاد آگیا" میر صاحب نے ہنس کر کہا "تو گویا آپ سچ مچ ہی تیار ہو گئے۔

تیار" مرزا صاحب قہقہہ لگا کر بولے پروگرام بھی بن گیا۔ اجی میر صاحب مرد اے خدا جب کوئی کام کرنے کی ٹھان لیتے ہیں پھر وہ کرتے کب ہیں اور پھر جو جو فیصلے ہوئے تھے عرض کر ڈالے میر صاحب چپکے چپکے سنتے رہے۔ پھر کہا کہ ہمارے خیال میں تو اشتہار لکھنے چاہئیں۔"

ہم نے تو سوچا تھا کہ معقد ود مرزا بیٹ جایا کوئی مرزا نے کہا" "نہیں اشتہار زیادہ موزوں ہوگا۔"

یونہی سہی" مرزا نے کہا لیکن اگر آپ پسند کریں تو اشتہار پر اپنا فوٹو بھی چھپوا دیں وہی جس میں ذرا مذاقیہ طور پر کچھ شکل وصورت بگاڑ دی جاتی ہے۔

"سمجھ گیا" میر صاحب ہنسکر بولے "آپکا مطلب کارٹون سے ہے"

"ہاں، ہاں کارٹون ہی۔"

"یہ تو کچھ موزوں نہیں معلوم ہوتا" منشی جی نے دبی زبان سے کہا۔"

کیوں موزوں معلوم نہیں ہوتا" مرزا نے پوچھا، کیا بڑے بڑے لوگوں کے کارٹون نہیں بنا کرتے۔

اور میر صاحب نے سر ہلا کر کہا "خیال تو اچھا ہے"

"اور جدت بھی تو ہے" مرزا بولے

"ہاں جدت میں تو کلام ہی نہیں" منشی جی نے بھی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا، "خوب سوجھی آپ کو۔

"اجی حضرت میر صاحب بولے "الہام کہئے"

اور منشی جی نے ایک آہ بھر کر کہا "خدا کی باتیں خدا ہی جانے"

جب گھر تشریف لائے تو بڑے فخر سے بیگم صاحبہ سے کہنے لگے تو صبح ہی دیکھیو شہر کے کونے کونے پر اشتہار چپاں ہونگے اور عین وسط میں ہمارا کارٹون بھی ہوگا کہ بس دیکھنے والے ایک بار تو پھڑک جائیں گے

"یہ کارٹون کیا بلا ہے" بیگم صاحبہ نے پوچھا

جس تصویر کا ذرا مذاقاً حلیہ بگاڑ دیا جائے اُسے فرنگیوں کی بولی میں کارٹون کہتے ہیں۔ مرزا بڑے لقانوں کی طرح بیان کرنے لگے۔ اور یہ بھی سن لو کہ صرف بڑے بڑے لوگوں کے ہی کارٹون بنا کرتے ہیں اور دیکھ لینا کل شام تک ہی بڑوں بڑوں کے ہی چھکے چھوٹ جائیں گے۔"

خدا خیر ہی کرے" بیگم کہنے لگیں یہ میر صاحب کوئی گل نہ کھلائیں۔"

"بس آفت تو یہ ہی" مرزا جھنجلا کر کہنے لگے تم اصلی دوستوں کی قدر و قیمت جانتی ہی نہیں اور یہ میر صاحب ہمارے بڑے "مجرب" دوست ہیں۔ وہ چاہیں تو کل ہی ممبر ہو سکتے ہیں لیکن محض دوستی کی خاطر ہم سے کہہ رہے ہیں خیر تمہاری بدظنی کا شاید لقمان کے پاس بھی علاج ہو۔ اب کل سے دونوں وقت کا کھانا باہر ہی پکا کرے گا۔ لنگر جاری کر دینگے جو کا جی چاہے آئے اور کھائے اور اگر کچھ بچ جائیگا تو خاص خاص دوستوں کے ہاں بھی بھجوا دیا کرینگے ایک تو احسان ہوگا دوسرے کام نکلے گا آجکل کمیٹی کی ممبری کیلئے نہ تو کوئی شرافت دیکھتا ہے اور نہ لیاقت کو پوچھتا ہے۔ بس سمجھ لو کہ سخی کا بیڑا پار ہے۔"

مرزا صاحب کی حویلی کے پاس ایک کھلی جگہ تھی وہاں شامیانہ لگوا دیا اور شام سے پہلے پہلے شہر بھر کے بفکروں نے یہاں ڈیرے ڈال دیے جدھر مرزا صاحب جاتے دس بیس ساتھ ہو لیتے اور دونوں وقت پلاؤ اور زردہ ڈٹ کر کھاتے اور کبھی کبھی جوش عقیدت دکھلانے کیلئے مرزا زندہ باد" "یا علی بجنق" "پیر بھایو اللہ اللہ ہی" کے فلک شگاف نعرے لگاتے۔

مرزا صاحب کا اب یہ دستور تھا کہ شام ہوتے ہی بیس پچیس مفت خوروں کو ساتھ لیکر گھر سے نکلتے اور گھر گھر ووٹ مانگتے پھرتے جس کے گھر جاتے صاحب خانہ خواہ امیر ہو یا غریب آپ مسکینوں کی صورت بنا کر اور ٹوپی اُتار کر کہتے "پیر و مرشد بھیک مانگنے آیا ہوں"

ہندوستان
کے بلند پایہ اور کثیر الاشاعت
مزاحیہ ہفتہ وار اخبار
سرپنچ
چندہ سالانہ امیراں سو (ﷲ)
چندہ سالانہ غربا سو (۳ روپے)
کا سالنامہ ۱۹۳۳ء
۱۵ جنوری ۳۳ء کو شائع ہو جائیگا۔ اس نمبر میں
ہندوستان کے تمام مزاح نگار، ادیب حضرات کے گراں پایہ مضامین کے ساتھ ہی ہاف ٹون رنگین و سادہ تصاویر، کارٹونس، اور کریکچرس کا ایک ذخیرہ ہوگا۔
حجم تقریباً ۱۵۰ صفحات اخباری بڑا سائز کاغذ اور طباعت نفیس
قیمت صرف ۸ر علاوہ محصولڈاک
سالانہ خریداروں کی خدمت میں یہ نمبر مفت پیش کیا جائیگا۔
ساتھ ہی ۲۵۰ روپیہ کا نقد انعام حاصل کرنے کے ذرائع ایک کارڈ لکھ کر معلوم کیجیے
پتہ
مینیجر: اخبار سرپنچ لکھنؤ

اب اس خانہ زاد کی لاج آپ ہی کے ہاتھ ہے۔" دیرینہ نیاز مند اور دعاگو ہوں۔ قوم کی خدمت کا بیڑا اٹھانے پر مجبور ہوں۔ کمیٹی میں مجھ سے بہتر آپ کا کوئی خادم نہ ہوگا۔ جہاں آپ کا پسینہ گرے وہاں اپنا خون بہادونگا۔ غلام بے دام سمجھ لیجئے۔ بھیا ہمارا نہ سہی ہمارے بزرگوں ہی کا خیال رکھنا!

یہ باتیں ختم ہوتے ہی ساتھ والے "مرزا زندہ باد" اور "یا علی پنجتن" کا نعرہ لگاتے اگلے دروازہ پر جا کھڑے ہوتے ہیں۔

دن میں کئی کئی بار چنو کمہار کے گھر کے سامنے سے بھی گذر ہوتا ہے لیکن یہاں رکن کسرِ شان اور ہتک سمجھتے مگر اتنا ضرور فرماتے جاتے بتلادیں گے اسے۔ شریفوں کو کیسے تنگ کیا کرتے ہیں۔ خدا کی قسم ہم تو محض پاجی کو نیچا دکھانے کی خاطر اس جھمیلے میں پڑے ہیں "پہلی ہی کمیٹی میں پاس کرویں گے کہ شہر میں گدھے رکھنا جرم ہے" "سول" بنا پھرتا ہے بڑا چنو کمہار۔ اتنا ٹیکس لگادیں گے کہ ایک ہی قسط میں گدھے قرق ہوجائیں۔ اور کٹیا مہاجن کی بھی پر چڑھ جائے۔

اور کئی بار ایسا بھی ہوا کہ مرزا جی اپنی "امت" کے ساتھ چنو کے مکان کے پاس پہونچے کہ لگے اُس کے گدھے ڈھیچوں ڈھیچوں کرنے۔ اس وقت آپکا پارہ بہت خطرناک طور پر چڑھ جاتا غصہ میں اکڑ فرماتے "دیکھا تم نے! پاجی نے انھیں بھی سیٹی پہ لگا رکھا ہے۔ ممبر ہولیں پھر سمجھ لیں گے بچیا سے۔ سول سارجن سے سند دلوادیں گے کہ گدھوں کے جسم پر طاعون کے جراثیم ہوتے ہیں۔ مرزا نہ کہنا ہمیں جو اس مردود کا ایک گدھا بھی جیتا چھوڑدیں۔ جلتا ہے کافر ہماری شان امارت دیکھ کر۔

کسی ستم ظریف نے چنو کمہار کو اُسکا ممبری کی درخواست دلوادی اور شہر میں ڈونڈی پٹوا کر اعلان کرادیا کہ "میں کمیٹی میں اپنے کمہار بھائیوں کی نمایندگی کرونگا۔" تو اُس دن سے شہر کے اکثر کمہار سر شام چنو کے یہاں جمع ہو جاتے۔ جب کھانے کا وقت آتا تو "مرزا زندہ باد" کے نعرے لگاتے اور مرزا جی کے شامیانہ میں آ گھستے اور مرزا صاحب اپنے لوگوں سے مسکرا کر فرماتے دیکھ لی نابلاد کی کرامت، لوکبے کا کنبہ ہی پلٹ آیا ہماری طرف کو کہتے ہیں، ہیں جادو وہ جو سر چڑھ کے بولے یہ لوگ تو محض برادری کے لحاظ سے چنو کے یہاں جا بیٹھتے ہیں۔ لوجی! مینڈکی کو بھی زکام ہونے لگا۔ اجی واہ چنوا اور کمیٹی کا ممبر ہو، جب کمہار ہونے لگا تو سمجھ لینا کہ انگریز بہادر کا وقار گیا۔"

اور یہ لوگ کھانا کھا کر پھر اُڑنٹنگ ہو جاتے۔

(باقی آئندہ)

الہ آباد اتحاد کانفرنس کی سب کمیٹی کا اجلاس

کلکتہ، ۲۷ر دسمبر۔ پنڈت مدن موہن مالویہ، مولانا ابوالکلام آزاد اور الہ آباد اتحاد کانفرنس کی سب کمیٹی کے دیگر ممبران آج شام کو برلا پارک میں جمع ہوئے اور آپس میں مشورہ کے بعد مقامی ہندوؤں کے نمایندگان سے ملاقات کی۔ اس کے بعد ہندو نمایندگان نے واپس آکر آپس میں گفتگو کی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ آج رات ممبران سب کمیٹی اتحاد کانفرنس سے پھر ملیں گے اسی دوران میں صوبجاتی ہندو سبھا نے پریس کو وہ تار روانہ کئے ہیں جو اسے بنگال کے متعدد اضلاع سے موصول ہوئے ہیں اور جن میں الہ آباد کی تجاویز کے خلاف سخت احتجاج کیا گیا ہے اور ہندوؤں کو آگاہ کیا گیا ہے کہ ان تجاویز پر رضامند نہ ہوں۔

الہ آباد اتحاد کانفرنس

کا شاندار اختتام

غالباً عنقریب ایک عظیم الشان کانفرنس ہوگی

الہ آباد، ۲۴ر دسمبر۔ اتحاد کانفرنس میں آج پنڈت مالویہ نے نیشنل گورنمنٹ کے متعلق ان رزولیوشنوں کو پڑھا جن میں ترمیمات ہو چکی ہیں۔ ترمیم شدہ رزولیوشن میں گورنمنٹ آف انڈیا کی کنٹرول کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ جسمیں مالیات ڈیفنس اور خارجی تعلقات بھی شامل ہیں۔ اس کے بعد بنیادی حقوق پر بحث ہوئی جس آزادی تقریر۔ زبان مذہب کے متعلق مسائل شامل ہیں۔ چنانچہ اس بارہ میں ایک کمیٹی مقرر کی جائے گی جو ایک نقشہ تیار کرے گی تمام شہریوں کو مساوی حقوق حاصل ہوں گے حکومت [illegible] مذہب ملت وجنس ہر ایک فرد کی زندگی و آزادی کی حفاظت کریگی۔ ہر ایک شخص کنوئیں پبلک مقامات اور سڑکیں وغیرہ استعمال کر سکے گا۔ نیز اسکو اسلحہ جات رکھنے کا [illegible] اختیار ہوگا۔ سکھوں کو کرپان رکھنے کی اجازت ہوگی۔ مرکزی گورنمنٹ کی زبان ہندوستانی ہوگی۔ جو بات میں رسم الخط اردو اور ہندی دونوں استعمال ہوسکیں گے صوبجاتی لیجسلیچروں میں صوبہ کی زبان استعمال ہوگی

نشستوں کی تقسیم

مرکزی لیجسلیچر میں نشستوں کی تقسیم حسب ذیل ہوگی۔

۳۲ فیصدی مسلمان۔ ۴½ فی صدی سکھ۔ دو فی صدی ہندوستانی عیسائی۔ یوروپینوں اور اینگلو انڈینوں کیلئے ایک مرکزی نشست۔ فوج میں بھرتی سب کیلئے کھلی ہوگی۔ اور ملٹری روایات کا لحاظ رکھا جائے گا۔ لیکن ساتھ ہی ان لوگوں کو بھرتی میں رکاوٹ ہوگی جن کا ملٹری اقوام سے تعلق نہیں

ملازمتیں

ملازمتوں کے متعلق سب کو بلا لحاظ مذہب ملت وجنس مساوی مواقع حاصل ہوں گے۔

مشترکہ انتخاب

مشترکہ انتخابات کے متعلق جو فارمولا ماہ نومبر میں تیار ہوا تھا وہ بجنسہ قائم رکھا گیا ہے۔ بنگال کا فارمولا جو ماہ نومبر میں منظور ہوا تھا۔ اُس کے متعلق کلکتہ کے اجلاس میں فیصلہ کیا جائے گا پنجاب کونسل میں مسلمانوں کی نشستیں ۵۱ فیصدی ہوں گی، سکھوں کی ۲۰ فیصدی ہندوؤں کی ۲۷ فیصدی ۱۔ ہندوستانی عیسائیوں کی ۳ فیصدی یوروپینوں اور اینگلو انڈینوں کی ایک مشترکہ نشست۔

سندھ کا مسئلہ

سندھ کا فارمولا کم وبیش وہی ہے صرف خفیف ترمیمات کی گئی ہیں یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ۱۵ جنوری کے اختتام سے قبل لیڈروں کی ایک کانفرنس ہوگی جس میں ایک کمیٹی مقرر کی جائے گی جو برین رپورٹ کے پیش کردہ خسارہ کو پورا کرنے کے متعلق غور کرے گی صوبہ سرحد اور بلوچستان کا رزولیوشن ماسوا خفیف ترمیمات کے بجنسہ وہی ہے مسلمانوں کے قاضیوں کے متعلق جو سوال اٹھایا ہے وہ غور وخوض کیلئے ایک کمیٹی کے سپرد کیا جائیگا۔

مولانا ابوالکلام آزاد نے ایک طویل تقریر کی جس میں انہوں نے بیان کیا کہ ہندوستان ابھی زندہ ہے اور وہ اچانک خواب غفلت سے بیدار ہو رہا ہے یہ مہاتما گاندھی یعنی ہندوستان کی آواز تھی جس نے وزیر اعظم کو فرقہ وارانہ اعلان کے ایک صفحہ کو چاک کردینے پر مجبور کردیا۔ جو فیصلہ ہندوستان پر زبردستی ٹھونس دیا جائے گا ایک ہندوستانی کیلئے اسکو خارج ونامنظور کردینا لازمی ہے۔ موجودہ صورت حالات میں اس سے بہتر سمجھوتہ نہیں ہوسکتا قومی نقطۂ نظر سے بھی اس سے بہتر سمجھوتہ تیار نہیں ہوسکتا۔ سخت تاریکی میں جو ہمارے گرد پھیلی ہے ہمیں شمع کے مانند یہ روشن خط دکھلائی دیا ہے۔ لہذا اس شمع کو اس تاریکی میں آفتاب کے مانند سمجھنا چاہیئے۔

مولانا ابوالکلام آزاد نے دوران تقریر میں مالوی جی کی بہت کچھ تعریف کی اور بیان کیا کہ وہ مشکلات کو اسطرح حل کردیتے ہیں جس طرح جادو کی چھڑی اپنی عمل کر رہی ہے۔ اور اُن کی زندگی کا یہ بہترین کارنامہ ہے مالوی جی کا خیال ہے کہ بنگال کا مسئلہ بھی طے ہوجائے گا آسام کے متعلق معاہدہ کے حصہ کی مرکزی لیجسلیچر میں تصدیق ہوجائے گی۔ اتحاد کانفرنس کے فیصلہ کی بموجب برٹش انڈیا کی تمام نشستوں میں سے ۳۲ فیصدی مسلمانوں کیلئے ۱۴ یعنی ۳۰۰ میں سے ۱۴ نشستیں سکھوں کیلئے ۲ فیصدی عیسائیوں کیلئے اور ایک نشست اینگلو انڈینوں کیلئے باقی تمام عام حلقہ جات ہوں گے۔

بابو راجندر پرشاد نے تقریر کے دوران میں بیان کیا کہ کانگریس اس معاہدہ کو تسلیم کرے گی اگر کانگریس کو یہ مسائل طے کرنے پڑتے تو یہ معاہدہ ایک مختلف چیز ہوتا۔ کانگریس کا منزل مقصود اب بھی آزادی ہے لیکن رزولیوشن کی ترتیب اس طرح کی گئی ہے کہ اُس میں ہر ایک چیز شامل ہو سکتی ہے۔

شیخ عبدالمجید سندھی نے بیان کیا کہ مسلمانوں نے اپنا فرض ادا کردیا ہے اب ہندوؤں کو واجب ہے کہ وہ اپنا فرض ادا کریں۔

شریمتی میتھو لکشمی ریڈی نے عورتوں کی جانب سے محبت وہمدردی کا پیغام سنایا۔ شریمتی ریڈی نے بیان کیا کہ عورتوں نے فرقہ وارانہ اعلان کی شروع ہی سے مخالفت کی ہے کیونکہ یہ عورتوں کے درمیان بھی پھوٹ پیدا کرتا ہے۔ ہم میں فرقہ وارانہ جذبہ نہیں ہے بنیادی حقوق کے معاہدہ کی کلاز میں جہاں جہاں یہ لفظ "مرد" درج ہیں اُس کے معنی یہ لئے جائیں کہ عورتیں بھی شامل ہیں۔ نیز یہ کہ مرد اور عورتوں کے ہوں مرزا آصف علی نے بھی اسی قسم کی تقریر کی۔

اس کے بعد ڈاکٹر مونجے۔ ماسٹر تارا سنگھ، سید محمود شری یت دیویداس گاندھی وغیرہ کی تقاریر ہوئیں۔

مسز حیدرم کی تحریک پر ایک رزولیوشن پیش ہوا جس میں اتحاد کانفرنس کی حضرات کو ریکارڈ میں شامل کیا گیا اور ملک کو اتحاد کی حصولیابی پر مبارکباد دی گئی۔

بعد ازاں پنڈت گووند مالویہ اعلان کیا کہ سب کمیٹی کی آئندہ میٹنگ ۲۷ر دسمبر کو کلکتہ میں منعقد ہوگی جسکے متعلق وقت اور جگہ کا بعد میں اعلان کردیا جائے گا۔

بنگال کے مسئلہ کے علاوہ آسام کا مسئلہ بھی آسام کے ڈیلی گیٹوں سے مشورہ کرنے کیلئے بالفعل چھوڑ دیا گیا ہے۔ کیونکہ آسام کی ڈیلی گیٹ بہت جلد ہی الہ آباد سے چلے گئے تھے۔

بنگال اور آسام کے مسائل طے ہوجانے کے بعد تمام معاہدہ کی تصدیق کی جائے گی۔

سرسوتی لوئیاں

یہ ایک اعلیٰ قسم کی لوئی ہے
جسے ہندوستانی
Dhariwal کاریگر
دھاریوال (پنجاب) میں بناتے ہیں
اگر آپ کو اچھی اور مناسب
قیمت کی لوئی درکار ہے۔ تو اِس
لیبل کا دھیان رکھیئے۔
کئی خوشنما رنگوں میں ملسکتی ہے
سائیز
۱۰۸ انچ × ۵۴ انچ
قیمت ۰-۱۲-۵ روپے

SARASWATI
REGISTERED

آج ہی ایک لوئی خریدیئے
ہندوستان بھر میں کپڑے
کے بیوپاریوں سے ملسکتی ہیں

مقامی ایجنٹ:-
امپیریل ایجنسی۔ جنرل گنج۔ کانپور

یا براہ راست سیل اینڈ ڈپارٹمنٹ نمبر ۴۱
دی نیو ایجرٹن وولن ملز دھاریوال پنجاب کو لکھیئے

سال رواں میں حج کے رعایتی مصارف

کمیونک گورنمنٹ حجاز ۱۳۵۱ھ وزارۃ مالیہ

فریضہ حج کی ادائگی پر آمادہ کرنے کیلئے حکومت حجاز نے اس سال تمام ٹکسوں، محصولوں اور کرایوں میں پچیس فی صدی تخفیف کرکے حسب ذیل اخراجات رکھے ہیں۔

حجاج کے جمیع مصارف کی تفصیل

	روپیہ	آنہ	پائی
جہاز سے جدہ کی گودی تک کولی کی اجرت	۰	۲	۰
گودی سے جدہ میں مکان تک اجرت کولی	۰	۱۲	۰
جدہ میں بوقت واپسی مکان سے گودی تک اجرت کولی۔ بواب	۰	۶	۰
	۰	۱	٦
بوقت سفر مکہ میں کولی کی اجرت موٹر سے سامان گھر تک پہونچانے کی اور بوقت واپسی سامان موٹر سے جدہ میں گھر تک پہونچانے کی	۰	۱۵	۰
جدہ میں گھر کا بھاڑا تین دن تک روزانہ ۴ آنہ مراد		۴	٦
چوتھے روز کے بعد سے روزانہ تین آنے۔	۰	۳	۰
میونسپلٹی کا ٹیکس ہر شقدف پر	۰	۴	۰
بوقت دخول فقط مطوفین کے نقیب کا ٹیکہ جدہ میں	۰	۹	۰
جدہ پہونچنے پر مطوفین کے وکیل کی فیس	۳	٦	۰
بوقت واپسی جدہ میں مطوفین کے وکیل کی فیس	۰	۱۵	۰
مکہ جاتے وقت حجاج کے ہمراہ برائے حفاظت جو لڑکا ہوگا اُس کی اجرت ہر حاجی سے	۰	۳	۰
نہر زبیدہ پر ہدیہ	۱	۸	۰
مدینہ میں نہر زرقہ پر ہدیہ	۰	۱۵	۰
زمزمی کی فیس	۲	۰	۰
حجاج کے کمروں کو نمبر دینے کی فیس	۰	۱۵	۰
حج کمیٹی کی فیس	۱	۲	۰
مطوفین کے شیخ کی فیس	۲	۴	۰
ایک اونٹ صرف دو پانجر لیجاتا ہے ایک پانجر کیلئے جدہ سے مکہ تک اور مکہ سے جدہ تک اونٹ کا کرایہ	۱۰	۰	۰
مکہ تک شقدف کی اُجرت	۵	۱۲	۰
مدینہ تک رٹرن جرنی اور مدینہ میں ۸ روز کی مدت کا وقفہ دیکر اونٹ کا کرایہ برائے ہر پانجر	۱۰۳	۰	۰
مدینہ تک ہر مسافر پر شقدف کا کرایہ	۱۵	۰	۰
عرفات تک اونٹ کا کرایہ مع شقدف کے	۱۵	۰	۰
مکہ میں گھر کی اجرت	۱۲	۰	۰
عرفات و منیٰ میں خیمہ کی اجرت	۴	۱۰	۰
مکہ میں مطوفین کی فیس برائے حجاج ہندی و بنگالی۔	۲۵	۰	۰
ملباری، سندھی، اور سلیمانی حجاج کیلئے مطوف کی فیس (یہ تخفیف بوجہ غریب کی گئی ہے کیونکہ یہ لوگ حجاج نسبتاً غریب ہوتے ہیں)	۱۹	۰	۰
بمبئی یا کراچی سے جدہ تک جہاز سے تھرڈ کلاس رٹرن جرنی کا کرایہ مع اجرت کشتی آتے جاتے وقت	۱٦۳	۰	۰

روپے ۲۵۰ — یہ رقم ۱۲½ گنی کے برابر ہے جسمیں تمام مصارف محصول ٹکیس شامل ہیں، سفر مکہ و عرفات و مدینہ والی الانعام مطوف وزمزمی امداد خیمہ زبیدہ و خیمہ زرقا قلی، وکشتی، وکرایہ مکانات جدہ و مکہ و مدینہ ومنیٰ و عرفات آمد و رفت

۱٦۳ — کرایہ جہاز از بمبئی یا کراچی تا جدہ ٹکٹ واپسی مع ٹیکس قرنطینہ۔

۴۱۳ — کامران و حجاز اور مع اجرت کشتی

سفر بذریعہ موٹر

ہندی اور بنگالی حاجیوں کے لئے

روپے ۳۴۵ — برائے جمیع مصاریف بالا

۱٦۳ — کرایہ جہاز وغیرہ برائے رٹرن جرنی

۵۰۸

سفر بذریعہ اونٹ

ملباری سندھی اور سلیمانی حاجیوں کیلئے

روپے ۲۱۰ — یہ رقم ۱۰½ گنی کے برابر ہے جسمیں تمام مصارف مذکورۂ بالا شامل ہیں۔

۱٦۳ — کرایہ جہاز وکشتی وغیرہ رٹرنی جرنی

۳۷۳

سفر بذریعہ موٹر

ملباری، سندھی اور سلیمانی حاجیوں کیلئے

۳۰۵ روپے برائے جمیع مصاریف مثل بالا

۱٦۳ ،، کرایہ جہاز وغیرہ

(فائدہ) چونکہ ملباری، سندھی اور سلیمانی حاجی نسبتاً غریب ہوتے ہیں انکے لئے اخراجات میں تخفیف کی گئی ہے

نظام الحج

۱۔ حکومت حجاز ہندوستانی سکہ روپیہ نہایت خوشی سے قبول کرتی ہے۔

۲۔ ہندی حاجیوں کو جدہ پہونچنے تک حکومت حجاز کو بطور ٹکیس وغیرہ ۲۰۵ روپئے ادا کرنے ہوتے ہیں اور حاجیان ملبار بنگال و افغانستان ۵ ۱۳ روپے یہ رقم اڈوانس ادا کرنی جاتی ہے۔

۳۔ یہ مقررہ ٹکیس وغیرہ ایک بار جب ادا ہو چکے تو پھر کسی صورت میں واپس نہیں دیئے جا سکتے۔

۴۔ مدینہ تک موٹر اور اونٹ کی اجرت میں صرف ۹۵ روپیوں کا فرق ہے لیکن حجاج موٹر سے صرف تین دن میں مدینہ پہونچتے ہیں اور اونٹ سے ۲۰ دن میں۔

۵۔ جو کوئی احرام باندھے ہوئے یہ چاہے کہ موٹر کا ہوڈ نکال دیا جائے تو اُس سے دس روپیہ کی فیس لیجائے گی۔

٦۔ مدینہ تک موٹر سے سفر کرنیوالوں کو مدینہ میں آٹھ دن تک ٹھہرنے کی مدت دیجاتی ہے۔ اور جو کوئی اس سے زیادہ ٹھہرنا چاہے اُسے موٹر کی تعطیل کیلئے زیادہ فیس دینی ہوگی جسکا نرخ حسب ذیل ہے:—

آنہ - روپیہ

۲۵-۰ نویں دن سے بیسویں دن تک

۳۰-۱۵ بیسویں دن سے تیسویں دن تک

۴۰-۰۰ تیسویں دن سے چالیسویں دن تک

(۷) جدہ سے مدینہ تک یا مکہ سے مدینہ تک موٹر کی اجرت ملکر

(۸) یہ ٹیکس فیس اجرت وغیرہ جو مقرر شدہ ہیں پورے ۱۳۵۱ھ کیلئے ہیں اور اُس میں کسی قسم کی زیادتی یا کمی ممکن نہیں ہے۔ اگر کوئی ان مقررہ رقموں سے کبھی کچھ زیادہ طلب کرے تو حاجیوں کو چاہیئے کہ فوراً پولیس کو خبر کریں اور حکومت اُس شخص کو سخت سزا دے گی جو مقررہ فیس سے زیادہ طلب کرے۔

(۹) جدہ سے مدینہ تک راہ میں جابجا حکومت نے ایسے اسٹیشن قائم کیے ہیں جہاں ہر قسم کا موٹر کا سامان مہیا رہتا ہے۔ مثلاً پٹرول، ٹائر ٹیوب وغیرہ وغیرہ اور باقاعدہ ہوٹلیں بھی کھلی ہوئی ہیں حجاج کے آرام و سہولت کیلئے

۱۰۔ حکومت نے حاجیوں کو ہر قسم کی خبر، ہدایت اور نصیحت دینے کیلئے مختلف زبانوں میں چھوٹے چھوٹے رسالہ شائع کیے ہیں۔

۱۱۔ حکومت نے خاص خاص انسپکٹر مقرر کیے ہیں جو حاجیوں کے پاس آتے رہیں گے اُن کی دیکھ ریکھ کریں گے اور اُن کی شکایتوں کو سنیں گے۔

۱۲۔ حکومت خاص خاص رسالہ شایع کریگی جنمیں تمام اشیاء خوردنی وغیرہ کی قیمتیں درج ہوں گی علاوہ ازیں ایکسچینج کی بھی خبریں دی جائیں گی۔

۱۳۔ حکومت ہر ہفتہ حاجیوں میں اس امر کا اعلان کرتی رہے گی کہ کن کن تاریخوں کو کون کون سے جہاز ہندوستان روانہ ہوں گے۔

۱۴۔ مکہ سے قریب طائف ہے جہاں حاجی لوگ ۴ گھنٹہ کے موٹر کے سفر سے پہونچ سکتے ہیں۔

فائدہ - حاجی عرفات و منیٰ بھی موٹر سے جا سکتے ہیں

المعلن

جمال پاشا الغزّی

حسب الحکم حکومت حجاز ہز اکسیلنسی جمال پاشا بغرض سہولت و اطلاع عازمین حجاز بمبئی میں کچھ عرصہ تک قیام فرمائیں گے، حج کے متعلق جو کچھ کسی صاحب کو معلوم کرنا ہو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر دریافت کرسکتے ہیں:

محمد علی زینل علی رضا، سیتارام بلڈنگ بمبئی

حجاز میں حاجیوں کے لئے موٹروں کا نرخ

چھوٹی موٹر - بڑی لاری

۱۳۰ روپے - ۲۰ روپئے جدہ سے مکہ تک یا مکہ سے جدہ تک

۳۰۰ ،، - ۲۰۰ ،، مکہ سے مدینہ تک رٹرن جرنی

۱۹۰ ،، - ۱۱۰ ،، مکہ سے مدینہ تک سنگل جرنی۔

سفر بذریعہ اونٹ

ہندی اور بنگالی حاجیوں کیلئے

بحکم جناب بابو رادہا کشن چودھری صاحب بہادر منصف اکبر پور بمقام کانپور

سمن بنام مدعا علیہ بنا بر حاضری حسب الغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ہ قاعدہ ۳ ۵)

بعدالت خفیفہ اکبر پور مقام کانپور

مقدمہ نمبر ۱۷۰ سنہ ۱۹۳۲ء بابتہ سنہ ۱۹۳۲ء

ٹھاکر درگا سنگھ ولد اندر سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع کاشی پور پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور　　مدعی

بنام شیوراج سنگھ　　مدعا علیہ

بنام شیوراج سنگھ عرف ببّو سنگھ ولد ہنومان سنگھ عرف بچا سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع کاشی پور پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور　　مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابتہ للعہ ۷ ہر کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۶ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجےدن کے عدالت ہذا میں اصالتاً حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمھاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو حاضر کرو۔ نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو اُسی روز پیش کرو۔

تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۳ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا۔

بحکم گنگا سروپ نگم
مہر عدالت　　منصرم عدالت منصفی اکبر پور مقام کانپور

پشاور ۱۷ دسمبر - ایک سرکاری گزٹ اعلان کرتا ہے کہ قانون تحفظ عامہ سرحد ۱۹۳۲ء کی دفعہ ۲ کے ضمنی دفعہ ۱ کے ماتحت اختیارات کے سلسلہ میں گورنر کانسل مسرت کیساتھ ہدایت فرماتے ہیں کہ قانون مذکور کی دفعات ۴، ۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۲۲، ۲۳ اور باب ۵ پشاور کے اضلاع میں ۲ دسمبر ۱۹۳۲ء سے چھ ماہ کے نافذ ہوگا۔

۲۲۴۷

امرت دھارا

سوالات

۱۔ اگر کسی کے سر درد، دانت درد، کان درد، چوٹ کا درد یا کوئی جسمانی درد ہو تو کیا لگانا چاہیئے؟

۲۔ اگر کسی کو بھڑ، بچھو، سانپ یا کوئی زہریلا جانور کاٹ جاوے۔ تب کیا لگانا چاہیئے؟

۳۔ اگر کسی کے پیٹ درد، بدہضمی، قے، ہیضہ، دست، پیچش وغیرہ اچانک آ جاویں تب کیا کھلانا چاہیئے؟

۴۔ اگر کسی کے زخم لگ جاوے ... تکلیف ہوے۔ تب کیا لگانا چاہیئے؟

جواب

لاکھوں استعمال کرنے والوں میں سے ۲۶ ہزار خطوط لکھکر بھیج چکے ہیں۔ مثلاً منت تیجرام صاحب ٹننگن مجسٹریٹ معظم آباد سے لکھتے ہیں: "آپ سے کئی مرتبہ امرت دھارا منگوایا اور عام طور پر گھر میں اور عملہ ماتحت میں اس کا استعمال کیا... واقعی جملہ بیماریوں کا ایک ہی علاج ہے۔ کوئی گھر امرت دھارا سے خالی نہیں رہنا چاہیئے۔ آپ کا دم غنیمت ہے پرماتما آپکے کارخانہ کو اس سے بھی زیادہ ترقی دے"۔ اب آپ سمجھ گئے کہ آپ کو کیا چیز پاس رکھنی چاہیئے؟

امرت دھارا رجسٹرڈ

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ صرف ۸ ؍

ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کے ساتھ ہوتی ہے ہندوستان کی جس زبان میں چاہیئے خطمیں لکھدیں۔ مفصل حالات کیواسطے رسالہ امرت منگوا لیں۔ کارخانہ کی دیگر جادو دواؤں کی فہرست اور طبی کتب مصنفہ پنڈت صاحب کی فہرست اور رسالہ امراض مخصوصہ زبان انگریزی مفت بھیجے جاتے ہیں۔

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ: "امرت دھارا" ۱۱۵ لاہور

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ - امرت دھارا بھون - امرت دھارا روڈ - امرت دھارا ڈاکخانہ - لاہور

روس میں بیکاری کا انسداد

تین سال کے بعد گیارہ لاکھ بیکاروں میں سے ایک بھی باقی نہ رہا

سرمایہ زراعت کی اسکیم اور صنعتی تنظیم کے باعث روس میں بیکاری کا قطعی طور پر خاتمہ ہوچکا ہے۔ ۱۹۲۸ء میں جہاں روس میں گیارہ لاکھ آدمی بیکار تھے وہاں ۱۹۳۱ء میں ایک بھی آدمی نظر میں نہ آیا۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ مزدوروں کی اجرت میں قبل کی بنسبت ۳۰ فیصدی کا اضافہ ہوگیا ہے۔ اسی طرح اُن کے کام کیلئے گھنٹہ بھی مقرر کر دیے گئے ہیں۔ وہ صرف ۷ گھنٹہ کام کرتے ہیں اور اُسمیں بھی جو لوگ زمین دوز یا کیمیاوی کارخانوں میں کام کرتے ہیں اُن سے صرف ۶ گھنٹہ کام لیا جاتا ہے گذشتہ دو سال میں معاش پیدا کرنے والوں میں ۲۵ فی صدی کا اضافہ ہوگیا ہے روس میں جہاں ۱۹۲۸ء میں بیمہ فنڈ کی رقم ۷۷ کروڑ تھی وہاں اب بارہ ارب ۷۰ کروڑ پر نوبت پہونچ چکی ہے۔ دنیا میں بھی ایک ایسا بیمہ فنڈ ہے جو قرض سے بری ہے اور جس کا سرمایہ صحت گاہوں، اور تعلیمی درسگاہوں میں لگا ہوا ہے۔

آمد و رفت کے ذرائع

جنگ عظیم یورپ سے پہلے روس میں ۵۸۰۵۴۱ کیلومیٹر (کیلومیٹر ۵ فرلانگ کا ہوتا ہے) ریلوے تھی وہ ۱۹۳۱ء میں ۸۰۰۰ ،۷ کیلومیٹر ہو گئی اس طرح یہ ریلوے پہلے ۳ کروڑ ۲۰ لاکھ ٹن مال لیجاتی اور ۸۰ کروڑ لوگوں کو سفر کی سہولیت بہم پہونچتی وہی اب چالیس کروڑ نوے لاکھ ٹن مال لیجاتی ہے اور ۱۹۱۳ء کی بہ نسبت اب ۲۷ کروڑ مسافروں کو لیجاتی ہے دنیا میں صرف روس کی ریل ہی ایسی ہے جس کو مال و مسافروں کی قلت محسوس نہیں ہوتی ہے۔

اشاعت تعلیم

اشاعت تعلیم میں بھی سوویٹ یونین روس نے قابل ذکر کام کیا ہے ۱۹۰۳ء میں جہاں ۷۳ فیصدی روسی ناخواندہ تھے وہاں اب صرف ۳۰ فیصدی روسی ناخواندہ پائے جاتے ہیں روس کے صنعتی اسکول میں سات لاکھ طلبا تھے اور اب ان میں دو لاکھ ۵ ہزار اور پرائمری میں و مڈل اسکولوں کے ۸۰ لاکھ طلبا تھے وہاں اب ۴ کروڑ ستر لاکھ طلبہ ہیں۔

صحت روس میں جہاں فی ہزار ۲۸ اموات واقع ہوتی تھیں وہاں اب صحت گاہوں کے باعث فی ہزار ۱۸ اموات ہوتی ہیں۔

مالگذاری اور ملکی اخراجات

۱۹۳۱ء کے بجٹ میں ۱۳ ارب روبل مالگذاری کی آمدنی کا لگایا گیا ہے۔ اور ۳۰ ارب روبل کے قریب ملکی اخراجات کا لگایا گیا تھا اسمیں سے ستر فیصدی صنعت اور کھیتی باڑی اور آمد و رفت کے وسایل کے ذریعہ (ریل وغیرہ) میں ۲۱ فیصدی سررشتہ تعلیم اور صرف ۹ فیصدی فوج پر خرچ کیا جاتا ہے۔ روس نے پیداوار میں مندرجہ ذیل ترقی کی ہے:-

اکائی	۱۹۱۳ء	۱۹۲۸-۲۹ء	۱۹۳۳ء
[illegible]	۲۳۰	۳۳۱	۸۳۶
تیل	۹۳	۱۴۳	۲۰۶
لوہا و معدنیات	۹۲	۴۸	۱۶۰
فولاد	۴۲	۳۵	۸۸
گاڑی	×	×	۳۳۹۰۰
[illegible]	×	۷۲۹	۵۶۰۰۰
بجلی (لاکھ ...)	۳۰۷۰	×	۶۴۶۳۱
[illegible]	۴۵۰	۱۳۴۹	۱۱۴۵۰
[illegible]	۱۵۷۵	۴۰۹۸	۲۰۰۰

مزدور لاکھ کی تعداد ۱۱۲ - ۱۰۹ - ۱۶۳ بیکار ایک بھی نہیں

چوتھے سال کا پروگرام ۱۹۳۲ء میں حکومت کی صنعتی پیداوار میں ۳۶ فیصدی کا اضافہ کیا جائیگا۔ جس سے ۴ سالہ پروگرام ۳ سال میں پورا ہوسکے۔ یہ پیداوار جنگ عظیم کی پیداوار سے چہار چند بڑھ جائے گی۔ پیداوار کے ذرایع مہیا کرنے والوں کارخانوں کی آمدنی ۴۴ فیصدی اور دیگر معمولی اشیاء کی پیداوار ۳۱ فیصدی کی ایزادی کا امکان ہے۔ ترقی یافتہ کاروبار میں مندرجہ ذیل طریقہ پر اضافہ عمل میں لایا جائے گا۔

کوئلہ ۹۰۰ لاکھ ٹن - فولاد ۹ لاکھ ٹن رولڈ فولاد ۷۶ لاکھ ٹن زراعتی مشین ۴۰۰ ۹ (لاکھ روبل) زراعتی کاروبار کے لئے ۸۲۰۰۰ روبل - ٹریکٹر پل ۴۰۰۰ ، ریلوے انجن ۱۳۰۰ روبل مال گاڑی کے ڈبے ۵۰۰۰ روبل اس میں ۹۰۰۰ سپلی کمیٹ اف ریلوے کے زیر نگرانی کارخانوں میں تیار کیے جائیں گے۔

ڈوپنج	۸ کروڑ	۷۰ لاکھ ٹن
نج باس	۴ "	۳۰ " "
ماسکو	۱ "	۱۸ " "
کاماگانڈا	ایک کروڑ ٹن	

اسیطرح لوہے کے کاروبار میں ایک ارب ۸۰ لاکھ روپیہ کا سرمایہ لگایا جائیگا ۱۹۳۲ء میں ۷۰۰۰ ،۱۱ لاکھ کیلومیٹر سے بجلی کی طاقت پیدا کی جائے گی اور مقامی مرکز و نیز ایک لاکھ کیلوواٹ

مزدوروں کی اجرت میں اضافہ بڑے کارخانوں میں ۱۹۳۲ء میں ۴۷،۰۰۰ ۵ آدمی کام کرتے تھے اُن میں اضافہ کرکے ۱۹۳۲ء میں ۴۲۱۰۰۰ کر دیے جائیں گے اسیطرح مزدوروں کی اجرت ۱۹۳۲ء میں ۱۹۳۲ء کی نسبت ۱۱ فیصدی بڑھا دی جائیگی اور اُن کی پیداوار کی طاقت ۲۲ فیصدی اضافہ کرنیکے بعد اخراجات میں ۷ فیصدی تخفیف کردی جائے گی ۱۹۳۱ء میں موسم خزاں میں جتی ہوئی زمین ۴۴،۹۷ لاکھ ہیکڑ تھی اسمیں متساوی کرکے امسال ۲۰،۱ ہیکڑ کردی اسیطرح فصل خریف کیلئے محفوظ ۳۹۲ لاکھ ایکڑ زمین میں اضافہ کرکے ۴۲۰ لاکھ ہیکڑ کردی گئی اور فصل کو ٹھیک طرح پر تیار کرنے کیلئے ۱۰ لاکھ ہارس پاور کے مشین کے ہل اور ۹۰ لاکھ روبل کی دیگر مشینیں بنائی جائینگی۔ جن میں فصل کاٹنے کی مشینوں کا خاص انتظام کیا جائے گا۔

مویشیوں کی پرورش کے لحاظ سے ۱۹۳۱ء میں کیٹل بریڈنگ ٹرسٹ کے ماتحت ۲۰ لاکھ مویشی تھے۔ ان کو ۲۹½ لاکھ کردیا جائیگا۔ زراعت و فلاحت پر جہاں ۱۹۳۱ء ۴ ارب ۶۰ لاکھ کا سرمایہ لگا ہوا تھا۔ اُس کو ۴ ارب ۳۶ لاکھ کردیا جائیگا۔ ریلوے پانی کے بند۔ سڑک و ہوائی جہاز و نیز ۳۳ لاکھ کا سرمایہ لگایا جائے گا۔ اور ریلوے میں ۱۱ لاکھ ۶۰ ہزار لوگوں کو کام دیا جائیگا۔ لوگوں کی تعلیم اور مجلس ضروریات پر ۱۹ ارب ۲۰ کروڑ روبل صرف کیے جائیں گے اور مختلف درسگاہوں سے مندرجہ ذیل طلبہ نکلیں گے۔ یونیورسٹیوں سے ۰۰۰ ،۵۰ - صنعت و حرفت کے اسکولوں سے ۰۰۰ ،۱۷۵ دستکاری و ہنر کے اسکولوں سے ۰۰۰ ،۶۴ سے ہر ایک کام میں روسی آدمی اور روسی اشیاء کا استعمال کیا جائیگا۔ ۱۹۳۱ء سوویٹ یونین کی ملکی آمدنی ۸۰،۳ کروڑ کی تھی اُس میں اضافہ کرکے امسال ۴۹۳ کروڑ روبل کر دیا جائیگی ۱۹۳۱ء میں مالگذاری ۴۳،۴ کروڑ ۵۹ لاکھ وصول کرنیکا اندازہ لگایا گیا ہے اسکام کیلئے جو ادارے قایم کیے گئے ہیں اُن کو بوکس کے نام سے مخاطب کیا جاتا ہے اور اس نام کا ایک اخبار جرمن، فرنچ اور انگریزی زبان میں نکلتا ہے جس کی اشاعت دنیا بھر میں ہوتی ہے

سر چمن لال سیتلواد کا بیان

بمبئی، ۲۷ر دسمبر سر چمن لال سیتلواد نے ایسوسی ایٹڈ پریس سے تیسری گول میز کانفرنس پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ:-

تیسری گول میز کانفرنس کی ناکامی و کامیابی کے متعلق اُس وقت کوئی فیصلہ کیا جاسکتا ہے جبکہ قرطاس ابیض شایع ہوجائے انھوں نے مزید کہا کہ جبتک کہ ترقی پسند طبقہ کے کم از کم مطالبات منظور نہ کرلیے جائیں اُس وقت تک ایسی دقت ہوگی۔ کہ ملک کو نئے دستور اساسی کے منظور کرنے کی ترغیب دلائی جائے

سر چمن لال نے اسکا اعتراف کیا کہ سر سیموئیل ہور کا افتتاحی بیان سابق بیانات کے مقابلہ میں بہت زیادہ امید افزا اور دل خوش کن تھا اسی کے ساتھ اسکا اعتراف بھی کیا کہ سر سیموئیل ہور نے ہندوستانی نقطہ نظر کو ایک حد تک پورا کرنے کی خلوص نیت کیساتھ خواہش ظاہر کی ہے لیکن زیادہ اہم یہ مسئلہ ہے کہ سر سیموئیل ہور اس جوش اور سرگرمی کو عملی جامہ پہنانے میں کہاں تک کامیاب ہوگئے۔ موصوف نے سکریٹری آف اسٹیٹ کے بیان کا خیر مقدم کیا جس میں یقین دلایا گیا تھا کہ حکومت وفاق کے راستہ سے رکاوٹیں دور کرنے میں اپنی انتہائی کوشش کرے گی۔ اور یہ کہ ذمہ داری کا اسوقت تک موثر تبادلہ نہیں ہوسکتا کہ جبتک مالی ذمہ داری کا موثر تبادلہ نہ ہو۔ لیکن سر چمن لال نے اس پر اظہار تاسف کیا کہ اکثر اہم مسائل مثلاً وفاقی مالیات و نشستوں کی تقسیم کے مسائل بالکل مبہم چھوڑ دیے گئے۔

سر چمن لال نے گورنر کے اختیارات خصوصی مالی تحفظات، اور فوجی پالیسی پر بھی اعتراضات کیے ہیں۔

اطلاع نامہ بنام دائنان دربارہ ادخال درخواست بریت

بعدالت منشی محمد عبدالحق صاحب ڈسٹرکٹ جج بہادر بارہ بنکی

مقدمہ دیوالیہ ۳/۷ سنہ ۱۹۳۲ء

رگھوبر — بنام — بھیرول وغیرہ

بمقدمہ قرار دیے جانے دیوالیہ مسمی رگھوبر ولد جب لال قوم کوری ساکن پیپرا پور ۰ مزرعہ موہنہ پرگنہ ستر کھ ڈاکخانہ بھانمؤ تحصیل نواب گنج ضلع بارہ بنکی

بنام جملہ قرض خواہاں متعلقہ مقدمہ ہذا

مطلع ہو کہ دیوالیہ مذکور الصدر نے اپنی بریت کی درخواست عدالت ہذا میں گذرانی ہے اور عدالت ہذا نے سماعت درخواست کیواسطے ۱۷ر فروری سنہ ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے مقرر کی ہے

المرقوم ۲۰ر دسمبر سنہ ۱۹۳۲ء

مہر عدالت — بحکم منصرم — (عدالت ڈسٹرکٹ و سیشن جج بارہ بنکی)

شروع سے اخیر تک

LAL-IMLI
PURE WOOL

لال اِملی کے خالص اُونی کپڑے

ہندوستان میں بنائے جاتے ہیں

کوئی بھی کپڑا باہر سے نہیں منگوایا جاتا

یہ نام اور ٹریڈ مارک دیکھئے

LALIMLI REGISTERED TRADE MARK

بنانے والے
دی کانپور وولن ملز ۸ کانپور

مقامی ایجنٹ:- مسرز چرنجی لال درگا داس مسٹن روڈ کانپور

الہ آباد کی اتحاد کانفرنس کے فیصلے

(بقیہ مضمون صفحہ اول)

اس سے رعایا کے بنیادی حقوق پر اثر پڑتا ہے تو ان نمایندوں یا اراکین کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ مسودہ قانون کی منظوری کے ایک مہینہ بعد تک صدر مجلس کے سامنے اپنا اعتراض پیش کر دیں صدر مجلس اس اعتراض کو گورنر جنرل یا گورنر کے پاس جیسی کہ صورت ہو بھیجدیگا اور گورنر جنرل یا گورنر اس کے بعد لازمی طور پر اس مسودہ قانون کو ایک سال کیلئے ملتوی کر دے گا اور اس مدت کے ختم ہو جانے پر اُسے پھر مجلس مذکور کے غور کیلئے واپس بھیجے گا۔ جب یہ مسودہ قانون مجلس مقننہ میں دوبارہ پیش ہوگا اور اُس کے بعد بھی مجلس مقننہ اسمیں کوئی ایسی ترمیم و تنسیخ نہیں کرے گی جس سے مذکورہ بالا اعتراض دور ہو جائے تو گورنر یا گورنر جنرل کو جیسی کہ صورت ہو اس کا اختیار ہوگا کہ خواہ وہ اس کی منظوری دینے سے انکار کر دے یا منظوری دیدے۔ لیکن اس کے باوجود ایسے مسودہ قانون کے جواز و عدم جواز کے فیصلہ کا مسئلہ سپریم کورٹ میں پیش کیا جاسکے گا۔ اور اس وقت کے وہ افراد جس پر یہ قانون اثر انداز ہوتا ہوگا اس بناء پر مقدمہ دائر کر سکیں گے کہ اُن کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔

فوج

اس پر اتفاق ہوگیا کہ فوج میں بھرتی بشمول بحری و ہوائی افواج ان تمام باشندگان ہند کیلئے کھلی رہے گی۔ جو ضروری قابلیتیں رکھتے ہوں خواہ اُنکا تعلق کسی مذہب اور کسی ذات سے کیوں نہ ہو۔ قابلیتوں پر غور کرتے وقت فوجی روایات کا لحاظ بھی رکھا جائے گا۔ لیکن کسی شخص کی بھرتی کیلئے یہ امر مانع نہ ہوگا کہ وہ فوجی روایات کا حامل نہیں ہے اس پر بھی اتفاق ہوگیا کہ فوج صوبہ واریت سے بھی آزاد ہوگی۔

وزارتیں

(۱) مرکزی حکومت کے کابینہ میں حتی الامکان مسلمان، سکھ، اور ہندوستانی عیسائی ملتیں رواج کے ذریعہ ضرور شامل کی جائینگی پہلے دس سال میں مرکزی وزارتیں ایک نشست سکھوں کو پیش کی جائے گی۔ اور مسلمانوں کی نشستیں کافی تعداد میں ہونگی

(۲) صوبجاتی حکومتوں کی ترتیب میں اہم ہندوستانی اقلیتوں کی کافی تعداد شامل کرنے کے متعلق اُن کے حقوق کو بذریعہ رواج تسلیم کیا جائے گا۔ وزارت مجلس مقننہ کے سامنے مشترکہ طور پر ذمہ دار ہوگی۔

نوٹ ۱: اقلیتوں کے وزراء کا انتخاب کرتے وقت اس امر کو ملحوظ رکھا جائے گا کہ مجلس مقننہ میں اُن اقلیتوں کے جو اراکین ہیں اُن کی کافی تعداد کا اعتماد انہیں حاصل ہے

نوٹ ۲: اس تصفیہ میں کوئی امر اس سے مانع نہ ہوگا کہ پارسیوں کے مثل چھوٹی اقلیتیں مجالس مقننہ میں داخل ہو سکیں یا وزارتوں میں تقرر حاصل کر سکیں۔

ملازمتیں

(۱) کوئی شخص محض اس بناء پر پبلک ملازمتوں کے کسی شعبہ میں داخل ہونے کے ناقابل قرار نہ دیا جائیگا۔ کہ وہ کسی خاص ملت، ذات یا مذہب، نسل یا نوع سے تعلق رکھتا ہے۔

(۲) کسی ملت، ذات، عقیدہ نسل یا نوع سے تعلق رکھنے کی بناء پر کسی شخص کو پبلک ملازمتوں میں ترقی یا تنزل حاصل نہ ہوسکے گا

(۳) غیر جانبدار مرکزی اور صوبجاتی پبلک سروس کمیشنوں کے ذریعہ تمام ملازمتوں پر تقرر کیے جائیں گے۔ یہی کمیشن پبلک ملازمتوں کی صلاحیت کو قایم رکھنے کیلئے قابلیتوں کا ضروری معیار قایم کریں گے اور اس اصول کے مطابق پبلک ملازمتوں مختلف ملتوں کی کافی نمایندگی حاصل کریں گے جو ان سفارشات کے مطابق ہوگی جو مندرجہ ذیل ضمنی دفعہ کے ماتحت مقرر کی جائے گی۔

(۴) پنجاب کے پبلک سروس کمیشن میں مسلمانوں، ہندوؤں اور سکھوں کی نمایندگی ہوگی، اور اسی طرح تمام صوبجاتی پبلک سروس کمیشنوں میں صوبہ کی اہم ملتوں کی نمایندگی ہوگی۔

(۵) اس پر اتفاق ہوگیا کہ سات اشخاص کی ایک کمیٹی صوبوں کے اندر کام کرنے کیلئے اختیار کیا جائے مقرر کیجائے جو اس قسم کی ایک اسکیم پیش کرے جس کے ماتحت مندرجہ بالا اصولوں کو بہترین طریقہ پر عملی جامہ پہنایا جاسکے۔

نوٹ۔ کمیٹی میں تین ہندو، دو مسلمان، ایک سکھ اور ایک عیسائی شامل ہوں گے (باقی آیندہ)

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

نمبر مقدمہ

بعدالت جناب حاکم تحصیل حسن گنج صاحب بہادر مقام اناؤ ضلع اناؤ

کالکا پرشاد ولد بینی شاہ قوم تقال کواری کلاں پرگنہ آسیون رسول آباد تحصیل حسن گنج ضلع اناؤ مدعی

بنام موتی وغیرہ ساکن موضع نور اللہ نگر پرگنہ آسیون رسول آباد ضلع اناؤ مدعا علیہ

ہلاسی ولد ہو قوم اہیر ساکن نور اللہ نگر عرف قبر ولی پرگنہ آسیون رسول آباد تحصیل حسن گنج ضلع اناؤ مدعا علیہم

ہرگاہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان حسب دفعہ ۱۰۸ ضمن ۱۴ بر لغایت دفعہ ۱۶ ایکٹ لگان اودھ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۴ ماہ جنوری ۱۹۳۳ء بوقت ۱۰ بجے دن کے بمقام اناؤ اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمھاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے اور تم کو لازم ہے کہ اُسی روز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو۔ پیش کرو۔

تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۰ ماہ دسمبر ۱۹۳۲ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

مسٹر سرینواس شاستری کا بیان!

مدراس، ۲۷ دسمبر آنریبل سری نواس شاستری نے گول میز کانفرنس کے متعلق ایک بیان کے دوران میں کہا:۔

کہ افتتاحی تقریروں میں سب سے زیادہ قابل توجہ سکریٹری آف اسٹیٹ کی تقریر ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسئلہ وفاق پر جو صورت حالات اب تک قایم رکھی گئی تھی لیکن اس بیان سے ظاہر ہے ترقی ہوتی ہے اہم مسایل کے حل کرنے میں جو مکمل کوشش کیے جانے کے تیقنات دلائے گئے ہیں وہ قابل اطمینان معلوم ہوتے ہیں لیکن کچھ زیادہ نہیں۔

وفاق ہند کے آغاز کیلئے وزیر ہند کی یہ شرط کم از کم نصف ریاستیں وفاق میں شمولیت پر آمادگی ظاہر کریں۔ اور ان کی تعلقات کی غیر معین حالت اور مرکزی ذمہ داری و صوبجاتی آزادی کے قیام میں درمیانی وقفہ کا عدم تعین ایسی ناقابل عبور مشکل پیدا کرتے ہیں۔ گفتگو کو ختم کرتے ہوئے مسٹر شاستری نے کہا کہ مجموعی حیثیت سے قطعی طور پر رائے زنی میں ہر شخص کو تکلف ہوگا۔ اس وقت تک لازمی انتظار کرنا چاہئے۔ جبکہ تجاویز مرتب ہو کر مشترک سلیکٹ کمیٹی کے سامنے پیش کر دی جائیں

ٹی اے ایس
ڈاکٹر ایس کے برمن
لمیٹڈ
ٹریڈ مارک
ڈاکٹر ایس کے برمن

پچاس برس سے مشہور و معروف دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

نئے سال کا نیا تحفہ

ڈابر جنتری سنہ ۱۹۳۳ء

سالہائے گذشتہ کی طرح امسال بھی عمدہ سفید چکنے کاغذ پر نستعلیق لکھی ہوئی خوبصورت جنتری شایع ہوئی ہے اس میں بہت سی مفید اور کارآمد باتیں درج ہیں عزیز قدردان مفت طلب فرمائیں

کولا دیا REGD. (کولا ٹانک)

یہ دل و دماغ اور جگر کو طاقت پہونچانے میں بے مثل ہے اسکے استعمال سے دل کی دھڑکن کلیجہ کی کمزوری، تھوڑی محنت سے سانس کا پھولنا دور ہوجاتا ہے اور سخت محنت کرنے پر بھی تکان نہیں ہوتی ہے اس سے شراب اور افیون وغیرہ کی بد علتیں ترک ہو جاتی ہیں گلے کی آواز سریلی ہوتی ہے۔ لکچرار، متعلم اور گانے والوں کو ہر وقت اپنے پاس رکھنا چاہئے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ دو آنہ عہ محصول سات آنہ، قیمت نمونہ ساڑھے چار آنہ ۴/۰ جو صرف ایجنٹوں ہی سے ملسکتا ہے

نوٹ:۔ ہماری دوائیں ہر جگہ دوا فروشوں اور دوکانداروں سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔ محصول بہت بڑھ گیا ہے اس لیئے اُس سے بچنے کیلئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں۔

صیغہ نمبر ۵، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ کانپور نیا گنج میں محمد حفیظ محمد نفیر صاحبان

हाई कोर्ट आफ़ जूडीकेचर मुक़ाम इलाहाबाद

मुक़ाम इलाहाबाद मोरखा २४ माह नवम्बर सन् १९३२

सेगा दिवानी

हुज़ूर तास आनर एबिल जस्टिस यंग

बमाम्ला इन्डीयन कम्पनीज़ ऐक्ट ७ बाबत सन १९२३

व यूनीयन इन्डीयन शूगर मिल्स कम्पनी लिमिटेड इन लिक्वीडेशन कानपुर

दरख्वास्त बमुक़ाम मुतफ़रका नम्बर ३६ सन् १९२६

फ़र्म विलास राय मंगल चन्द काटेन स्ट्रीट कलकत्ता सायल वज़रिये मिस्टर ए० सानियाल काउनसिल

बनाम

लाला बासदेव पटौधिया वग़ैरह तरफ़ सानी

नोटिस बनाम

लक्ष्मी नरायन वज़ीरिये वासदेव पटौधिया नम्बर २६ वारतूला स्ट्रीट कलकत्ता

तरफ़ सानी

चूंकि सायल मज़कूर ने दरख्वास्त मय हलफ़नामे के इस अदालत मे गुज़रानी है कि सायल मुस्तहक़ है कि जुमला रक़म बाक़ीमांदा कम्पनी मज़कूर जो बक़बज़ा लिक्वीडेशन है और जो मुतालिक़ डिस्रोजात जिसकी तशरीह शैड्यूल १ लुमयत ४ हरफ़ अलिफ़ में दर्ज है सायल को मरहमत फ़रमाये जाने का हुक्म सादिर फ़रमाया जाये लिहाज़ा तुम को इस तहरीर के ज़रीये से आगाह किया जाता है कि तुम असालतन या मारफ़त किसी एडवोकेट के जो हालत मुकदमा से बखूबी वकिफ़ हो बतारीख़ १३ माह जनवरी सन् १९३३ ई० बवक्त १० बजे दिन इस अदालत में हाज़िर होकर दरख्वास्त मज़कूर के खिलाफ़ वजह दिखावो अगर ऐसा न करोगे तो दरख्वास्त मज़कूर की समात और उसका फ़ैसला एक तरफ़ा किया जायेगा

आज बतारीख़ १७ माह दिसम्बर सन् १९३२ ई मेरे दस्तखत व मुहर अदालत से जारी किया गया

(दस्तख़त) सुप्रिन्टेन्डेन्ट

मुहर अदालत

(दस्तखत) डिपुटी रजिस्ट्रार

१७-१२-३२

باہتمام خواجہ عبد السلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا پرنٹر خواجہ الواحد انتظامی پریس کانپور